

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایکسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی کا اور اپنا دنگل حرمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول و دوم مین وہ سب حالات مرقوم ہوچکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

لیجانا خواجہ کا ایوان نہ طاق کو بعد رہا کرنے عیارون کے نذر زنبیل کرکے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کے وہان پہونچکر رہا کرنا سب عیارون کو انکا ایک سمت کو روانہ ہونا اِدھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے نکالکر کمند آصفلہ سے باندھکر وحدانیت خدا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام کیطرف جانا خواجہ کا اُس سے کہکر دریاے سحر ہٹانا ایوان کا سب سردارون کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا بادشاہ کا حکم جشن دینا سمندر کا برہم ہوکر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا مع دیگر داستانہاے متعلقہ جنکی رنگین بیانی و خوش مقالی دیکھنے پر موقوف ہے

جلد سوم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر زبان اُردو مین ترجمہ کیا او

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب قصہ جات نثر و نظم اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کا اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا مزید ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زبان یادگار زمانہ رہی - چونکہ شئے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہوجاے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہوکر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی -	
۱ - نوشیروان نامہ - جلد اول	عاپ
۲ - " جلد دوم	عاپ
۳ - ہرمز نامہ - متعلق نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ ب
۴ - ہومان نامہ - " "	عہ ب
۵ - کوچک باختر -	عاپ
۶ - بالا باختر	عاپ
۷ - ایرج نامہ - جلد اول	عاپ
۸ - " جلد دوم	عاپ
۹ - طلسم ہوشربا - جلد اول	عہ
۱۰ " جلد دوم	عہ
۱۱ - " جلد سوم	عا
۱۲ - " جلد چہارم	سے ر
۱۳ - " جلد پنجم کا حصہ اول -	عمار

نام کتاب	قیمت
۱۴ - طلسم ہوشربا - جلد پنجم حصہ دوم	[illegible]
۱۵ - " جلد ششم -	[illegible]
۱۶ - " جلد ہفتم	ـــ
۱۷ - بقیۂ طلسم ہوشربا - جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر -	عہ ر
۱۸ - ایضاً حصۂ دوم -	عا ب
۱۹ - صندلی نامہ - دفتر ششم -	عا پ
۲۰ - تورج نامہ - جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ -	سے ر
۲۱ - " جلد دوم "	صہ ر
۲۲ - لعل نامہ - جلد اول دفتر ہشتم	[illegible]
۲۳ - " جلد دوم	[illegible]
طلسم فتنۂ نور افشان - جلد اول جسکی خوبی دیکھ گی ملاحظہ پر موقوف ہی -	سے ر
۲ - " " جلد دوم	سے ر
۳ - " " جلد سوم	للعہ ب
ایضاً کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے	لعہ ب
طلسم ہفت پیکر - مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر - جلد اول	عہ ب
۲ - " جلد دوم	[illegible]
۳ - " جلد سوم	سے
طلسم خیال سکندری - جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین قمر -	عما
ایضاً جلد دوم	[illegible]
ایضاً جلد سوم	[illegible]

فہرست نفس کتاب دفتر آفتاب شجاعت جلد سوم

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع اکسید
چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دخل عنایت
فرما کر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول و دوم مین وہ سب حالات مرقوم ہو چکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

لیجانا خواجہ کا ایوان نہ طاقی کو بعد رہا کرنے عیارون کے نذر زنبیل کر کے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کے وہان پہونچکر
رہا کرنا سب عیارون کو اُنکا ایک سمت کو روانہ ہونا ادھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے نکالکر کمند آصف سے باندھکر
وحدانیت خدا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگوے بسیار مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر مراجعت کرنا خواجہ
کا اُس سے کہکر دریاے سحر ہٹانا ایوان کا سب سردارون کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین قید تھے صاحبقران کا طلسم
کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا بادشاہ کا حکم جشن دینا سمندر کا برہم ہو کر خود دریاے مقابلہ آنا
اور جنگ نا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا مع دیگر داستانہاے متعلقہ جنکی رنگین بیانی دفتر خیالی کی ہے

جلد سوم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیانی کمال شیوا زبانی منشی
تصدق حسین صاحب داستان گوے نے بحکم رئیس بااقتدار منشی اعجاز رگھوبر پرشاد قدرشناس
علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کی باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر زبان اردو مین تصنیف کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا سزاوار ہی اُس خالق برحق کو کہ جس نے اس طلسم جہان کو خلق فرمایا اور طرح طرح کے نیرنجات و عجائبات و نادرات خلق فرمائے انسانکو ایک قطرۂ نجس سے خلق کیا اور کیا کیا عجائبات اُسمین پیدا کیے کہ جن کے دریافت مین عقل کو حیرانی ہی اس جہان کا عجب کارخانہ ہی جو چیز ہی اُس سے صنعت خالق پیدا اور ہویدا ہی وہ خالق سب کا مالک ہی اُسکی کنہ ذات کے دریافت مین انبیا و اوصیا عاجز رہے اور ہمیشہ کلمۂ عجز زبان پر لائے اور اُسکی صفت و ثنا کرتے رہے وہ خالق یکتا کہ جسکا کوئی ہمتا نہین ہی وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اُسنے اپنے بندون کے لیے کیا کیا اشیاے نادرات پیدا کیے یہ اُسکی قدرت ہی کہ کبھی شام ہی اور کبھی پردۂ شب سے روز روشن پیدا ہوتا ہی شب براے آرام خلق فرمائی اور دن براے ضروریات دنیوی خلق کیا اسی طور سے اور بہت سے اس دہر کے نیرنجات ہین کہ جن کے دریافت مین عقل بالکل بیکار ہی انہی سے اُسکی ذات کا ثبوت ہوتا ہی کہ کوئی ان سب کا پیدا کرنے والا ہی وہ اپنے بندون پر مثل والدین کے شفقت کرتا ہی بلکہ اُس سے زیادہ یہ اُسکی قدرت ہی کہ اُسنے ہماری ہدایت کے واسطے نبی خلق فرمائے اور اپنی خالقی اور یکتائی کے ثبوت کے لیے اُنسے فرمایا کہ تم ہمارے بندون پر یہ امر ظاہر کرو کہ کوئی تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور انکو راہ نیک بتاؤ تاکہ وہ ضلالت کو ترک کرین اور میری طرف رجوع کرین اُسنے اپنی قدرت سے بہشت و دوزخ خلق کی اور فرمایا کہ تم میرے بندون کو راہ ہدایت دکھا کر اس امر کا وعدہ کرو تاکہ اگر تم راہ نیک اختیار کروگے تو تمکو اُسکے انعام مین بہشت کی سیر نصیب ہوگی ورنہ برخلاف اسکے اگر ضلالت مین مبتلا ہوگے تو سزا ملیگی ان انبیا و اوصیا نے طلسم جہان مین آکر علم ہدایت بلند کیا اُسکی وحدانیت کے ثبوت مین کوشش کی بندون کو اُسکی ذات رجوع کیا جو جو تکالیف اُنکو اس امر کے رواج دینے مین پہونچین اُن سب کی برداشت کی اُس سبب سے اُسکے حضور سے اُنکو مرتبۂ اعلیٰ ملا بس ثابت ہوا کہ اُسکی نعمات اور پرورش کا کوئی شکریہ ادا نہین کر سکتا ہی ہم کیا ہین جب کہ نبی و وصی بھی عاجز رہے کہ جن کو اُسنے وہ مرتبے عطا فرمائے کہ جنکے دیکھنے سے ملائک غبطہ کرتے تھے اُسنے اپنی قدرت سے ہمارے لیے وہ نبی خلق کیا کہ جو سب سے افضل و اعلیٰ تھا اُسکو خاتم المرسلین کا خطاب عطا فرمایا اُسکی شان مین یہ فرمایا کہ لولاک لما خلقت الافلاک اُسکو اپنا حبیب مقرر کیا لوح اس طلسم دہر کی اُسکے قبضۂ قدرت مین دی ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ و آلہ

وسیلے سے کلید فطانت سے اسرار اس طلسم کے ہم سب پر ظاہر کیے اور ہم کو راہ نیک بتائی اُنکو وصی بھی ایسا مرحمت کیا کہ جو تمام خلق سے افضل ہی اُسکا کوئی ہمتا نہین ہی اُسنے اپنی تیغ سے تمام عالم سے ظلمت کفر کو برطرف کیا اور دین نبی کے رواج دینے مین کوشش کی بعد نبی و علی کے اُنکی اولاد و امجاد کے نکلے مگر بیانشینان ہوتی آئی یہان تک کہ گیارہ امام اَور ہم کو عطا فرمائے جو کہ نسل مین نبی و علی کے تھے اُنھون نے بھی دین اسلام کے قائم رکھنے کی کوشش کی اور حرمت اسلام کو باقی رکھا کہان تک اُس خالق کی صفت و ثنا کی جائے کہ جس نے اپنے بندون کے لیے یہ نعمات خلق فرمائے کہ جنکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا ہی جسکے بیان اور تعریف مین زبان انسانی کو عجز ہی اشہب قلم کو میدان حمد و ثنا مین دوڑنے کی طاقت نہین ہی وہ بھی عاجز ہی بھلا کون ایسے خالق کی صفت کر سکتا ہی جو کہ ہمتا ہی اور اُسکا کوئی شریک نہین ہی وہ وحدہٗ لاشریک لہ ہی بس اب مین عنان اشہب قلم کو طرف میدان نعت کے پھیرتا ہون اور اُسکی حمد و ثنا کو ان ابیات پر ختم کرتا ہون

ابیات

دلا کر حمد و تعریف اُس خدا کی
کبھی ہی صبح گہ شام سیہ رو
کوئی ہی وصل سے جانان کے دلشاد
صدائے نغمۂ بلبل عیان ہی
کسی کو دیکھتے ہین صاحب تاج
گھری بھر مین جو دیکھا ہی فقیری
کوئی کیا جانے اُسکی مصلحت کو

طلسم دہر کی جس نے بنائی
دگرگون کیون نہ ہو رنگ زمانہ
کسی لب پر تبسم ہجر مین فریاد
کبھی دیکھا خزان دیدہ ہی گلشن
کوئی نان شبینہ کو ہی محتاج
یہ سب ہی اُسکی قدرت کا تماشا
یہ لازم ہی صفت حضرت کی لکھو

عطا کی اُسنے نیرنگی جہان کو
طلسمی ہی جہان کا کارخانہ
کبھی دیکھا تو فصل گل عیان ہی
لب بلبل پہ ہی فریاد و شیون
ابھی جاہل کسی کو ہی امیری
وہی یہ کھیل ہی سارے دکھاتا
اب آغاز نعت سرور کائنات و

مفخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ و آلہ الطاہرین اجمعین مین یون بلبل خامہ نغمہ زن ہوئی ہی بموجب اشعار

حبیب کبریا سردار دین
نہ ہوتے خلق ہر گز منفرد
نشہ لولاک مختار دو عالم
ہوئی عرش برین کی زینت و زین
جناب مالک جبریل و رضوان
تبھون نے بھی پڑھا حضرت کا کلمہ
نشان کفر دنیا سے مٹایا
پدر سے بھی سوا ہی اک یہ شفقت

شہ جن و بشر مختار کونین
شفیع المذنبین شاہ رسولان
معظم از ہمہ عالم و آدم
نسیم فیض حضرت سے ہری ہی
قسیم نار و خلد و حور و غلمان
طلسم کفر کو دم بھر مین توڑا
تبھون کو کلمۂ حق بھی سکھایا
درود اب بھیج کر آخر ہر اک آن

نہ ہوتی آپ کی گر ذات اقدس
جناب مصطفے محبوب یزدان
شب معراج مین حضرت کی نعلین
بہار افزا ہوا ہی باغ ایمان
خدا نے آپ کو بخشا وہ رتبہ
نہ بت چھوڑے نہ دین کفر چھوڑا
جہان کے واسطے رحمت تھے حضرت
کرون تحریر مدح شاہ مردان

زمزمہ سنجی عندلیب قلم در گلستان منقبت جناب امیر المومنین مظہر العجائب و مظہر الغرائب مولانا و مقتدانا حضرت علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ بموجب اشعار

زبان کو اب کوثر سے مین دھو کر
علی ہی نے در خیبر اُکھاڑا
قدم حضرت کے تھے دوش نبی پر

کرون تحریر اس جا وصف حیدر
علی کے زور کا سکہ ہی جاری
علی کا نعرہ اللہ اکبر

علی نے عمرو ود سا بت کو مارا
کہ جس نے کفر کی بستی اُجاڑی
وزیر نائب حق تھا مردان

ہوئے مشکل کشا ہے جو ہر انسان	جہاں میں کون تھا حضرت کا ہمسر	خدا نے تیغ دی احمد نے دختر
کروں کیا وصف میں مولا علی کا	ادب سے خامشی ہی مجھکو زیبا	

ترنم سرائی طوطی خوش بیان در نگارستان تالیف و تصنیف ان بہار بوستان سخن

بعد جواہر زواہر حمد و ثنا و لولوے نعت و گوہر آبدار منقبت کے شاہد مدعا پر

زیب و ترتیب کیا

یہ گم کردہ راہ شستہ سخن دہرزہ گرد کوچہ بیدانشی خاک پائے اہل دستگاہ یعنی شیخ تصدق حسین لکھنوی
خدمت میں والا شان عالی بارگاہ و بلند رتبہ گان عالی دستگاہ کے عرض رسا ہے کہ اول میں جو یادہ گوئی نسبت
تحریر دفاتر طلسم ہوشربا و ان بادہ وغیرہ اس حقیر نے کی تھی بعد اختتام ان دفاتر کے جب کہ آپ صاحبان
والا شان کی نظر کیمیا اثر سے زہ یا زہ گوئی میری گذری اور جب کہ آپ نے اسکو ملاحظہ فرمایا اور جس کو
آپ ناظرینان عالی فہم والا فطرت و قدر شناسان با حکمت نے اپنی طبع معنی شناس و خاطر دانش اساس
سے پسند فرمایا اور اس احقر کو ایوان کلام میں مسند توصیف و تعریف پر بٹھایا بحمد اللہ بموجب ع عالم
ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ ہیچ دل سے آپ سب حضرات کا شکریہ یہ ہیچمدان ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات
نے میرے کلام ناقص کو زینت توصیف سے آراستہ فرمایا اور عرصہ مدح گستری میں مرکب تقریر دوڑایا
انشا پرداز دہر آپ کے مطالب دلی بر لائے اور صفحہ ہستی پر نقش حیات آپ کا تا زمانہ قیامت شگفتہ
رکھے جب کہ دفاتر مذکورہ بالصدر تمام ہوئے تو ہیچمدان گوشہ بیکاری میں بیٹھا ہوا آپ لوگوں کی
مدح و ثنا کرتا تھا اور جناب بابو صاحب دام اقبالہ کی ترقی جاہ و اقبال کی اپنے خالق سے دعا کرتا تھا خلاصہ
یہ کہ بعد اختتام دفاتر مذکورہ کوچہ گرد دیار نادانی گوشہ تعطل میں بیٹھا رہا اور کوئی کار دنیوی کیا نہ کچھ
لکھا نہ پڑھا بعد عرصہ بعید ایک روز جناب بابو صاحب دام اجلالہ نے اس حقیر کو طلب فرمایا جب کہ یہ
حقیر حسب الطلب جناب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا کہ لعل نامہ تو
ہو گیا اب کوئی اور دفتر ان دفاتر سے نہیں ہے کہ جسکا تم ترجمہ کرو یہ سنکے میں نے دست بستہ عرض کیا
کہ داستان امیر حمزہ وہ دریائے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا بیان احاطہ تحریر سے باہر ہے یہ جو آپ نے
ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی اور دفتر نہیں ہے کہ جسکا تم ترجمہ کرو کیوں نہیں ہے حضور ابھی تو دفتر آفتاب شجاعت
باقی ہے کہ جسکا نام اس دفتر کے جلد دوم لعل نامہ میں دیا ہے کہ جو آج تک نہیں چھپا جسمیں صاحبقرانی
بدیع الملک کی ہے اور کئی دہ داستانیں ہیں اور نئے سحر ہیں اور عیاریاں جو کہ ان دفاتر میں نہیں تحریر
ہوئی ہیں وہ دفتر ان سب دفاتر سے عمدہ ہے اور مطالب سے مطالب نئے ہیں جب میں نے عرض کیا تو ارشاد
فرمایا کہ اچھا تم اسکا ترجمہ کرو یہ حکم سنتا تھا کہ میرے ہوش جاتے رہے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ
بعد ان دفاتر کے اسکا تحریر کرنا ایک امر مشکل ہے اور میں اپنے میں اتنی لیاقت نہیں پاتا ہوں کہ اس
امر مشکل کی برداشت کر سکوں مگر انکار بھی کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ الامر فوق الادب کا خیال آیا عرض کیا
کہ اگر خدا نے اپنا فضل شامل حال فرمایا اور آپ کی عنایت نے میرے حال زار پر مہربانی کی تو آپ کے اقبال
سے میں اسکا ترجمہ آپ کے حسب الارشاد کرونگا فرمایا اس امر کا خیال رہے کہ عبارت رنگین ہو طول بیجا
نہ ہو فحش سے پاک ہو میں نے جواب میں عرض کیا کہ جن امروں کی بابت ارشاد ہوا ہے ان امروں کا خیال

خیال رہیگا یہ عرض کرکے اور رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیونکر اس نامۂ نامی کو تصنیف کروں
گو اُسوقت تو خداے کریم کی ذات پر تکیہ کرکے اقرار کرلیا تھا مگر بڑی دقت ہوئی چونکہ اُسکے بھروسہ پر اس امر اہم
کا اقرار کیا تھا اُس نے اپنے فضل وکرم سے آسان کیا بموجب شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید
کہ ہراسان نشود + ایک طریقہ جدید خیال مین آیا فوراً حسب الارشاد فیض بنیاد قدردان ہنرمندان قربہ
شناس دانش وران صدر نشین ایوان جاہ وجلال صاحب فضل وکمال گوہر برج سخا اختر آسمان وفا
صدف بحر عطا مخزن جود وجہربانی حاتم فریدون مرتبت دارا حشمت عالی منزلت بموجب نظم

اختر برج عظمت واجلال
داور کشور سخندانی
آفتاب سپہر جود وسخا

گوہر درج دولت واقبال
مصلح انوری وخاقانی
داور کشور وفا وحیا

زینت بخش چار بالش عزت ورونق افزاے بساط دانش عالی جناب معلی القاب والا خطاب شریف بود
کرم گستر جناب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ واجلالہ قلم اُٹھا کر تحریر کرنا شروع کیا بفضل وکرم
خداوند جلیل سے دو جلدین تحریر کرکے حاضر خدمت کین جن کو منشی صاحب موصوف نے طبع فرماکر شایع فرمایا
یقین ہی کہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذری ہونگی اور جو مقامات اس حقیر نے اپنی عقل سے لکھے اُنکو ناظرین نے پسند
فرمایا ہوگا اب یہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بایماے آنجناب بطرز جدید لکھنا آغاز کی تاکہ یہ دفتر بھی تمام
ہو پس رحمت ذوالجلال شامل حال چاہیے تاکہ یہ جلد سوم بھی اختتام کو پہونچے اور جو جو مقامات وعجائبات کہ
مجکو تسطیر کرنا ہین مین اسمین تحریر کرون فضل خدا شامل حال ہونا چاہیے تاکہ یہ نامۂ نامی اور فسانۂ گرامی اپنی
مراد کو پہونچے اور لباس طبع سے مزین ہووے مین نے جو جو مقامات کہ رہ گئے ہین وہ اسمین بطرز نو تحریر کیے ہین
امید ہی خداوند کریم سے کہ یہ شاہد رعنائی ودلربائی ودلبر زیبائی دل مشتاقان بہ ہزاران کرشمہ وناز اپنا جلوہ دکھا کر
اشتیاق افزاے ہر پیر وجوان ہو اور ناظرین نکتہ بین پسند فرمائین اور مجکو خلعت تحسین وآفرین سے از سر نو
سرفراز فرمادین التماس ضروری خدمت ناظرین والا تمکین مین یہ ہی کہ جب اس نامۂ نامی افسانۂ گرامی کو ملاحظہ
کرین تو میری اس عرق ریزی کی داد عطا فرمادین اگر کوئی عیب عبارت مین ہو تو اُسکو پردۂ دل مین پوشیدہ
فرما کر میری جان فشانی کی داد دین کیونکہ انسان تو از سر تا پا خطا سے مرکب ہی مین نے اپنے نزدیک کسی مقام پر
اسکو بے ربط نہین ہونے دیا ہی اس گلستان بے موسم خزان مین طرح طرح کے پھول لگائے ہین اس نامہ کو
فحش سے پاک رکھا ہی کسی مقام پر حسن وعشق کی تقریر ہی کہین پر فراق کا ذکر ہی کہین جا سحر کی تیز لگیان ہین
کسی مقام پر طلسمات کی عجائبات جہان جنگ وجدل کا ذکر آیا ہی وہان پر تصویر کھینچ کر دکھا دی گئی ہی بس
مین نے بہت سرگرمی سے اس فسانۂ نو کو تحریر کیا ہی میری خداوند کریم سے یہی دعا ہی کہ پسند ناظرین ہو۔
آمین یارب العالمین علیہ توکلت وبہ نستعین

آرائش عروس داستان وآغاز بیان این نگارستان بلبل خامہ اس قصہ کو یون آغاز
اپنی زبان مین کرتا ہی کہ جانا خواجہ کا ایوان نہ طاقی کو بعد رہا کرنے عیارون کے
نذر زنبیل کرکے دربار سمندر شاہ سے طرف صحرا کرکے وہان پہونچ کر رہا کرنا سب
عیارون کو اُنکا ایک سمت کو روانہ ہونا اُدھر خواجہ کا ملکہ ایوان کو زنبیل سے

نکال کر کمند اصفا سے باندھ کر وحدانیت خدا کا بیان کرنا اُسکا بعد گفتگو کے بسیار
مطیع اسلام ہونا اور خواجہ سے رخصت ہو کر جانا طرف اپنے مقام کے خواجہ کا
اُس سے کہکر دریاے سحر مٹونا ایوان کا سب سرداروں کو رہا کرنا جو کہ دریاے سحر مین
قید تھے صاحبقران کا اسم اعظم کھولنا صاحبقران کا ہوش مین آنا سب کا خوش ہونا
خواجہ کا مع سرداروں کے بارگاہ مین آنا سب کا خوش ہونا اُن سرداروں کا بھی داخل
بارگاہ ہونا جنکو برق نے عیاری کرکے رہا کیا تھا سب عیاروں کا حاضر ہونا و برق ثانی و
قران ثالث کا اپنی اپنی عیاری روبرو اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران کے عرض کرنا بادشاہ
کا خوش ہو کر حکم جشن دینا سامان جشن ہونا اُدھر سمندر شاہ کا بارگاہ گرداب وغیرہ سے یہ
کہکر کہ جب ہم تم کو تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا مع سرداروں کے سمندریہ کو جانا وہان
پہونچکر ایک روز آرام کرکے دوسرے دن دربار کرنا اور یہ فکر کرنا کہ کیا تدبیر کی جاسے
اُدھر ایوان کا خواجہ سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر جانا اور ترک دنیا کرکے
گوشہ نشین ہونا اسکی خبر طائران سحر کا آکر سمندر کو دینا اسکا برہم ہو کر ایک ساحر کو روانہ
کرنا کہ تو جا کر ایوان کو میرے پاس لے آ اُسکا جانا ایوان کا آنا سمندر کا اُس سے براے
مقابلہ اہل اسلام کہنا اُسکا انکار کرنا سمندر کا سمجھانا اُسکا نہ قبول نہ کرنا سمندر کا برہم
ہو کر حکم قتل ایوان دینا منادی کا ندا کرنا سب کو معلوم ہونا خواجہ کا اس حال سے آگاہ
ہونا اور عیاری کرکے ایوان کو بچانا سمندر کا برہم ہو کر خود براے مقابلہ آنا اور جنگ
ہونا عشاق اُستاد سمندر کا قتل ہونا اور سمندریہ کا فتح ہونا سمندر کا طرف طلسم گنجور سلیمانی
بیکسے فرار کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

مرے ساقی بہت مدت ہوتی ہے
نہ وہ چنگ ورباب وساز عشرت
کہان وہ مغبچی رشک پری زاد
نہین ہے شاہد عشرت ملاقی
کچھ ایسی بیخودی ہے دل پہ چھائی
کہ فصل گل کے پھر آئے ہین ایام
وہی جلسے ہون میخانہ سجا ہو
خم مے کی طرح دل جوشش مین ہے
شریعت نے کیا تھا مجکو پابند
یہ قسمت مے کدے مین کھینچ لائی
لکھون وہ قصۂ رنگین و دلکش
صریر کلک سحر جوشش سراسر
دوائر حرف کے ہون شکل ساغر

کہ ترک احباب کی صحبت ہوئی ہے
نہین اب قلقل مینا کی آواز
کرے زاہد جنھین دیکھے سے فریاد
خزان دیدہ ہوا عشرت سے گلشن
نہین معلوم فصل گل کب آئی
رہائی قید توبہ سے ہے پائی
وہی رندون کا ساقی جم گھٹا ہو
کرون پھر جشن مین ترتیب عالی
سلاسل سے رہا توبہ کے مین ہون
مئے رنگین کا دے بھر بھر کے ساغر
کہ جس سے ہو دل ناشاد بھی خوش
لکھے الفاظ ہون سب اسطرح سے
بھرے سب بادۂ مضمون سے یکسر
زبان کلک سے یون ہون غزلخوان

نہ وہ جلسہ نہ وہ یارون کی صحبت
نہین شیشون کا اب اپنے دہن باز
پڑا ہون بستر غم پر نہین ساقی
غرض نغمہ کے ہے بلبل کا شیون
خدارا اب پلا ساقی مجھے جام
مرے پہلو مین دخت رز پھر آئی
سجین میخانہ مین چنگ و دف و نے
دل رندان ہوا غم سے خالی
ہوئی ہے بعد مدت کے رہائی
دکھاؤن رنگ مین نشہ مین آکر
قلم رقصان ہو فرش کاغذی پر
کہ جیسے رند ہین محفل مین بیٹھے
عیان ہون شاہد معنی نہان

غزل

کدھر ساقی ہے فصل گل پھر آئی
چمن مین نغمہ زن بلبل پھر آئی
دل پر داغ کی الجھن ہے گیسو
مری کشتی قریب ساحل پھر آئی
پتہ پایا نہ سہرے گل کا اُسنے
نئی کرکے تازہ کہانی

بہار کیف جوشش دل پھر آئی
ہوے ہین انجمن مین جام خندان
بہار لالہ و سنبل پھر آئی
شب ہجرت سحر ہونے نہ پائی
چمن مین ہر طرف بلبل پھر آئی
سخندان و سخن فہم و زمانہ

کھلی ہین باغ مین عشرت کی کلیان
صدا شیشون کی بھی قلقل پھر آئی
کدھر ہے نجم حرمان کا تلاطم
قدم تک اُسکی بھی کاکل پھر آئی
کہان تک ہوگی یہ رنگین بیانی
چنین آغاز کردہ این فسانہ

باغبانان چمن خیال و گل چینان حدیقہ مقال مبارزان عرصۂ سخن گستری و عسکر کشان میدان نکتہ پروری و فارسان مضمار جلادت و حلاوت شیران نبردگاہ شجاعت محصوران حصار سخندانی پناہ گزینان قلعہ معانی غازیان عرصۂ تحریر و مجادلان قتل گاہ تسطیر و جادوگران عرصۂ تقریر و ساحران نبردگاہ تحریر شمشیر مضامین آبدار سے ہمراہ افواج مخالف جہالت کے نبردآزما ہوتے ہین شاہ شکستہ میدا گستری کو یون شکست دیتے ہین اور اس طور سے اشہب خامہ کو میدان مضامین مین جولان کرتے ہین کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہے کہ خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی نے خداوند سامری کی عیاری کرکے پہلے اپنے سب عیارون کو الوان سے لے کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد الوان کو مع اُس کے سردارون کے یہ فقرہ دے کر نذر زنبیل کیا کہ تم کو سیر بہشت کرادون چنانچہ وہ تو فقرے مین آ گئی ملکہ سمندرو بھی مع اپنے سردارون کے چلا تھا کہ زحل ستارہ چشم نے سمندرو کو خبردار کیا اور اس بلا سے نجات دی چنانچہ خواجہ بعد تھوڑی دیر کے اپنی منڈھی اُڑا کر بارگاہ سمندرو سے چلے تھے یہ بھی بیان

ہو چکا ہی کہ سمندر گرداب شاہ وغیرہ کو سمجھا کر مع زحل اپنے دوست و دیگر سردارون کے طرف
سمندریہ کے روانہ ہوا ہی یہ بھی اُس جلد مین تحریر ہوا ہی کہ جن ساحرون کو برق ثانی نے عیاری
کرکے رہا کیا تھا وہ سب کے سب چند حملے لشکر ایوان پر کرکے اسکو تباہ کرکے اُسی عالم مین ایک
طرف کو روانہ ہوے ہین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ صاحبقران بسبب فراموش ہو جانے اسم اعظم کے
کے سحر ایوان مین مبتلا ہین اُنکی حالت بہت خراب ہی نصف سے زیادہ لشکر اسیر سحر ایوان
ہو چکا ہی جو کچھ باقی ہی وہ صاحبقران کے غم مین مبتلا ہی لشکر مین ایک کہرام برپا ہی ناموس مین
تلاطم ہی یہ حال ہی لشکر اسلام کا اب پہلے مین حال خواجہ ثالث کا تحریر کرتا ہون اور خواجہ کے حال
سے اس جلد کو آغاز کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ خواجہ جو اُس منڈھی کے ذریعہ سے دربار
سمندر شاہ سے نکلے اپنے منڈھی سے کہا کہ مجکو فلان صحرا مین پہونچا دے پس وہ منڈھی سنا اٹھا کر
اُس صحرا کی طرف چلی یہان لشکر مین ایک ہلڑ مچ گیا کہ وہ خواجہ ملکہ ایوان کو اسیر کرکے لیے
جاتے ہین کوئی خواجہ کا کچھ نہ کر سکا کیا غضب کے عیار ہین کس دلیری سے عیاری کرتے ہین بھائیو
بڑا غضب ہوا تھا وہ تو بادشاہ کو بھی اسیر کرکے لیے جاتے تھے خیر ہوئی اُنکے ایک دوست نے آکر
بچا لیا اُنکو اس حال سے آگاہ کیا جب سب کو معلوم ہوا سب نے سحر کیا کسی کے سحر نے اثر نہ کیا آخر کار
سب عاجز ہوے خواجہ نے اپنی راہ لی دیکھو وہ جاتے ہین بھائیو اتنے دن اور رات مین کئی طیاریان
ہوئین برق ثانی نے عیاری کرکے اپنے سب سردارون کو رہا کیا قران ثالث نے عطارد کو قتل کیا
برق نے لشکر بلا کو تباہ کیا بلکہ وہ چند سردار باقی رہے تھے اُنکو خواجہ گرفتار کرکے لے گئے ہم سب لوگ
ان عیارون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین کوئی صورت انکے ہاتھ سے مفر کی نظر نہین آتی خداوند تصور
نے اچھے لوگون سے سامنا کرایا ہی کہ جن کے افعال ہمارے خیال مین نہین آتے ہین ہم ہر مرتبہ دھوکا
کھاتے ہین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی ایک نے کہا کہ ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ خود دھوکا کھاتے ہین
تو ہماری کیا اصل ہی ہم کو تو انجام اسکا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ضرور ہم کو شکست ہوگی کیونکہ جو تدبیر
ادھر سے ہوتی ہی وہ اول تو خوب اپنا رنگ دکھاتی ہی بعد مین ایسی خراب ہو جاتی ہی کہ کچھ نہین
ہو سکتا ہی یا جو ساحر زبردست ادھر آتا ہی اول تو وہ آکر لشکر اسلام کو تباہ کرتا ہی انجام اُسکا یہ ہوتا ہی
کہ یا تو کسی ساحر کی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا اگر ایسا نہ ہوا تو عیاری کرکے قتل اُسکو کیا یا وہ
اُنکا شریک ہوا ہم تو یہی واقعہ دیکھ رہے ہین کہ یا تو قتل ہوے جو کہ مطیع نہ ہوے اور جو شریک
ہوے وہ قتل ہونے سے بچے ہم کو تو اسکا انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہی پس اہل لشکر کفار باہم یہ
تقریر کر رہے ہین انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی اب حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ خواجہ کو منڈھی نے لاکر
اُس صحرا مین اُتار دیا کہ جسکا انھون نے پتہ دیا تھا کہ اے منڈھی مجکو صحراے فرحت افزا مین پہونچا دے
جو کہ سمندریہ کے شمال کی طرف تھا وہ مقام بہت فرحت افزا ہی وہان اکثر سمندر جا کر سیر کیا کرتا تھا
وہ مقام بہت شاداب اور پر فزا ہی اُسکی فرحت اور فرحت فضا کے سبب سے سمندر نے اُسکا نام
فرحت افزا رکھا تھا اُسکا منتظم ساحر دل کش نامے سمندر کی طرف سے ہی اس صحرا مین ایک
مقام پر رہنے کے لیے ایک مکان سحر تیار کیا ہی اُسمین ہمہ وقت رہتا ہی بہت بڑا ساحر زبردست
سے ہی چنانچہ اسوقت بیرون بارہ دری کرسی پر بیٹھا ہوا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار کیونکہ
جب سے اسنے سنا ہی کہ خدا پرستون کا لشکر قریب سمندریہ آگیا ہی کئی مقابلہ ہو چکے ہین اُنکے

ہمراہ عیار ہین وہ بڑے غضب کے ہین عیاری کرکے ساحر کو قتل کرتے ہین جسکی چاہتے ہین صورت اُسکی بن جاتے ہین اُس نے اُس دن سے سب ملازمون کو چھوڑ دیا اور سب کارخانہ سحر کا تیار کیا کہ جس کام کی ضرورت ہوتی ہی اُس نے پتلے سحر کے تیار کیے ہین اُنکے ذریعہ سے کام لیتا ہی اُسپر بھی عیارون کی طرف سے بے خوف نہین ہی ہمہ وقت ہوشیار رہتا ہی اسوقت سے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی کہ اسنے دیکھا کہ ایک غبارہ بالاے آسمان بڑی تیزی سے جاتا ہی اُس نے اُسکو دیکھکر خیال کیا کہ شاید کوئی ساحر جاتا ہی اسکو اپنے پاس طلب کرکے کچھ حال جنگ وپیکار کا دریافت کرنا چاہیے بس یہ اپنے دل مین خیال کرکے اسنے دستک دی کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُس نے اُس پتلے سے اشارہ کیا کہ یہ جو غبارہ بالاے آسمان چلا جاتا ہی اسکو میرے پاس لے آ وہ پتلا سُنتے ہی فوراً طرف اُس غبارے کے چلا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ غبارہ نہ تھا بلکہ وہ منڈھی تھی جب کہ یہ پتلا قریب پہونچا اسنے آواز دی کہ ای جانے والے ذرا ٹھہر جا تجکو میرے مالک نے طلب کیا ہی چونکہ جب یہ قریب پہونچا تھا تو اس نے دیکھا کہ اُسمین ایک شخص دُبلا پتلا دراز قد بیٹھا ہوا ہی اسی سبب سے اُس پتلے نے یہ صدا دی تھی جب صدا اُسکی خواجہ کے کان مین پہونچی اور خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا اور منڈھی سے کہا کہ ای منڈھی اسی مقام پر قائم ہوجا منڈھی قائم ہو گئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک پتلا سحر کا میری طرف چلا آتا ہی یہ کلمہ اُس پتلے ہی نے کہا ہی کہ ای جانے والے ذرا ٹھہر جا میرا مالک تجھے طلب کرتا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کسی کے سحر کا پتلا ہی اُسکی طرف مخاطب کہا کہ کیا بکتا ہی تو کون ہی اور تیرا مالک کون ہی جو مین ٹھہر جاؤن خداوند سامری کی خدمت مین جاتا ہون مجکو اُنھون نے ایک ضرورت سے پردۂ دنیا پر بھیجا تھا بہشت سے مین اُس ضرورت سے فراغت کرکے جاتا ہون تو ہوتا کون ہی میرا روکنے والا جا میرے سامنے سے چلا جا کہین ایسا نہو کہ تجھ پر غضب خداوندی نازل ہو اور تو دم بھر مین جل کر خاک ہوجائے یہ جو صدا خواجہ نے زور سے دی دلکش جادو نے سُنی چونکہ اب خواجہ اُسکے قریب پہونچ چکے تھے جب یہ صدا دلکش نے سُنی کہ کوئی یہ کہتا ہی اسکو خیال ہوا کہ تو خود چل کر دیکھ کہ یہ کون ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی بزرگان دین سے ہو یہ پتلا جاکر روکے اُنکو غصہ آئے کوئی بلا نازل ہو تو بڑی خرابی ہو بس یہ دل مین خیال کرکے سحر کیا کہ پر پیدا ہوے یہ اُڑکر طرف اُس غبارے کے چلا کیونکہ یہ دیکھ چکا تھا کہ یا تو وہ تیزی کے ساتھ جا رہا تھا یا جبکہ میرے سحر کا پتلا قریب اُس کے پہونچا وہ ٹھہر گیا اور یہ صدا آئی اُس غبارے سے یہ اُس صدا کے سُنتے ہی تیزی سے پرہلا کرکے چلا تھا یہ ابھی پہونچا نہ تھا کہ پتلے نے آواز دی کہ ای شخص مین تجکو جانے نہ دونگا جب تک میرے مالک کے پاس نہ چلے گا خواجہ نے کہا کہ کیا تو زبردستی مجکو لے جائے گا اُسنے کہا کہ ہان خواجہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی ہم لوگ غلام ہین خداوند سامری کے ہم پر کوئی زیادتی نہین کرسکتا ہی تیری کیا اصل ہی تیرے مالک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین تو تو کیا ہی بھلا زبردستی لے تو جا ذرا ہم بھی تو دیکھین خواجہ اس بات کے تو استاد ہین کہ کسی کو گرما دینا ایک ادنا امر ہی بس جیسے خواجہ نے یہ کہا کہ ہم نے دیکھا نہین ہی کہ کوئی زبردستی لے جائے وہ پتلا یہ کہکر کہ اب دیکھ تو جست کرکے منڈھی کی طرف چلا دلکش چلا آتا ہی بلند ہوتا ہوا اسنے جو دیکھا کہ میرا پتلا منڈھی کی طرف تیزی سے چلا آواز دی کہ ای غلام من ٹھہر جا مین خود آتا ہون گو پتلے نے یہ صدا اُسنی چونکہ خواجہ گرما چکے تھے یہ کب رُکتا ہی ایک ساعت نہ کی جب تک دلکش پہونچے پہونچے یہ چاہڑا جیسے اسنے قصد کیا کہ جست کرکے منڈھی کے اندر جاؤن وہان تدبیر ہو چکی تھی پہلے ہی جیسے در کے اندر پہونچا اُلٹا لٹک گیا خواجہ نے ہاتھ بڑھا اُسکو پکڑ کر نذر زنبیل کر لیا یہ لاکھ کھینچا تنیا کچھ بھی نہ ہوا اتنے عرصہ مین دلکش

آگیا وہ ہی خواجہ اُسکو نذر زنبیل کرچکے تھے کہ دلکشن نے دیکھا کہ ایک بیچوبہ ہی اُسکے اندر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے اتنے عرصہ مین اپنی صورت بدل لی تھی ایک مرد بزرگ کی صورت مین تیار ہوگئے تھے جب اُس نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت حسین جوان تاج سر پر رکھے ہوے چلا آتا ہی یہ سنبھل بیٹھے انھون نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پتلا اسی کا تھا کہ وہ جب قریب پہونچا سحر کرکے اُس نے اپنے کو ہوا پر قائم کیا ادھر بالاے ہوا وہ منڈھی قائم ہی کہ اُس نے اپنے کو قائم کرکے ادھر اُدھر دیکھا جب اپنے پتلے کو نہ پایا تو حیران ہوا کہ میرا پتلا کیا ہوا مگر خاموش ہو رہا چونکہ اپنے اُسکو منڈھی کی طرف جست کرتے دیکھا تھا مگر یہ نہین دیکھا تھا کہ وہ اندر منڈھی کے جاکر غائب ہوگیا ہی اس نے اس خیال سے خاموشی اختیار کی کہ ان مرد بزرگ سے دریافت کرلونگا اور اُن مرد بزرگ کا ایسا کچھ رعب غالب تھا کہ کلام نہین کرسکتا ہی خاموش ہی حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی جرات کرتا ہی کہ کلام کرون مگر اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہی کلام کرتے ہوے خوف آتا ہی جب کچھ عرصہ ہوا تو خود اُن مرد بزرگ نے کہا کہ تو کون ہی اور کیون میری راہ روکے کھڑا ہی جا جدھر تجکو جانا ہو میرا حرج ہوتا ہی مین اپنی طرف جاؤن جب یہ اُس نے سُنا تو کسی قدر دل کو قوی کرکے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین آپ کی راہ روکے نہین کھڑا ہون بلکہ اپنے غلام کی تلاش مین آیا ہون مین نے آپ کو دیکھا کھڑا ہوگیا حیران ہون کہ میرا غلام ابھی ابھی یہان تھا وہ کیا ہوگیا یہ سُنکے انھون نے ایک قہقہہ لگایا اور جواب دیا کہ وہ پتلا تیرا غلام تھا تو نے ہم کو اُسکے ذریعہ سے طلب کیا تھا کیا تو نے ہم سے دریافت نہ کیا تھا کہ ہم کون ہین بدون دریافت کیے پتلے کو روانہ کیا تھا تو نے بڑی غلطی کی بہت بڑا دھوکا کھایا تجکو اپنے سحر پر اس قدر غرور ہوا ہی کہ ہم غلامان خداوند کے روکنے کو پتلہ ہاے سحر روانہ کیا تجکو لازم تھا کہ پہلے دریافت کرلیا ہوتا کہ یہ کون جاتا ہی پھر اُسکے بعد یہ حرکت کی ہوتی ہم لوگ تو اکثر اِدھر سے آتے جاتے ہین اگر ایسا ہی کیا ہوتا تو کسی صاحب لیاقت کو بھیجا ہوتا کہ وہ ساتھ لیاقت کے تقریر کرتا اُس نے تو آکر اپنا دباؤ ڈالا مین نے پہلے اُس سے کہا کہ ہم ضرورت سے جاتے ہین خداوند نے ایک کام کو پروانہ دنیا پر روانہ کیا تھا ہم تیرے ساتھ نہین چل سکتے ہین اُس نے جواب دیا کہ ہم زبردستی لے جائینگے بھلا پھر ہمارے روبرو کسی کی زبردستی کیا چل سکتی ہی کیونکہ ہم غلامان سامری ہین جیسی اُسنے گستاخی کی اُسکی سزا پائی اب اُسکا ملنا نہایت مشکل ہی تجکو بھی سمجھائے دیتے ہین اور اس وقت تیرے حال پر رحم کرتے ہین اب کبھی ایسی حرکت بدون سمجھے بوجھے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی اس امر کا خیال رہے کہ ہم لوگ اکثر بہشت سے بضرورت دنیا پر بحکم خداوند آتے ہین اسی راہ سے اب کبھی نہ روکنا ورنہ پچھتائے گا کسی نہ کسی کے ہاتھ سے سزا پائے گا اگر تو نہ آتا تو مین ضرور جاکر خداوند سے تیری شکایت کرتا وہ تیرے اوپر عذاب نازل کرتے مگر تیرے آنے سے مجکو تیرے اوپر ترس آگیا ہے اب تو جا اپنے مقام پر مین خدمت خداوند مین جاتا ہون یہ جو اُس نے سُنا ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مجھ سے بہت بڑی خطا ہوئی مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا معاف فرمایئے اور جو سزا میرے حق مین آپ تجویز فرمایئے مجکو اس جرم مین دیجیے اب کبھی ایسی حرکت نہ ہوگی خوب کیا کہ آپ نے اُسکو سزا دی وہ بہت گستاخ تھا دراصل ہم لوگون کی آپ کے روبرو کیا اصل ہی ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ خواجہ نے جواب دیا کہ ہم نے تیری خطا بدون تیرے کہے معاف کی صرف اس خیال سے کہ تو بالکل ناواقف تھا اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور سزا دیتے اور خداوند سے شکایت کرتے خیر اب تو جو ہوا سو ہوا مگر اب خیال

آئی

رکھنا اُس نے جواب دیا کہ ضرور خیال رکھونگا یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ لے تو جا اُس نے کہا کہ مین ایک امر کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے خواجہ نے کہا کہ بیان کر اُس نے کانپ کر عرض کیا کہ میری خواہش یہ ہی کہ دو چار منٹ کے لیے زمین پر تشریف لے چلیے تاکہ مین کچھ آپ کی نذر کرون اور چند اشیا براے خداوند بطور نذر روانہ کرون تاکہ خداوند میرے اوپر نظر مہربانی و پرورش رکھین اور کچھ خداوندی کی بندگی آپکے روبرو کرون یہ جو اُس نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ اس وقت ہم کو مہلت نہین ہی ہم کو عرصہ بہت ہوا ہی خداوند میرے انتظار مین بیٹھے ہونگے اگر اور عرصہ ہوگا تو خفا ہونگے مجکو یہ خوف ہی کہ کہین میرے اوپر اپنا عذاب نہ نازل کرین اُس نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت عرصہ نہ ہوگا آپ ابھی ابھی تشریف لے جایئے گا صرف مین آپ کا درشن کرلون بھلا میرا یہ مقدر کہان کہ اب پھر آپ کی زیارت نصیب ہو میرے نزدیک جیسے آپ کی زیارت کی ویسے خداوندگی کی کیونکہ آپ ہر وقت خدمت خداوند مین تشریف فرما رہتے ہین مین کچھ آپ کی خدمت کرلون تاکہ میری نجات کا سبب ہو اور بہت کچھ اُس نے اصرار کیا تب تو خواجہ نے جواب دیا کہ ہم کو بھی تیری خاطر منظور ہی لہذا ہم صرف تیری خاطر سے پھر زمین پر چلتے ہین ورنہ کبھی نہ چلتے اگر سمندر بھی کہتا تو ہم نہ قبول کرتے مگر چونکہ تیری تقریر نے ہمارے دل پر ایسا اثر کیا ہی کہ ہم کو قبول کرنا پڑا خیر عرصہ نہ کرنا بہت جلد جو کچھ تجکو دینا ہو دینا تاکہ مین خدمت خداوند مین جلد پہونچ جاؤن یہ کہکر منڈھی کی طرف اشارہ کیا کہ زمین پر مجکو پہونچا دے پس منڈھی طرف زمین کے متوجہ ہوئی اسکو اعتقاد اور ہوا پہلے بھی اسکو اعتقاد ہوا تھا کہ یہ کیا امر ہی یہ کیونکر ہوا پر قایم ہی صورت کو دیکھکر یقین ہو گیا تھا کہ یہ ضرور غلام ہین خداوند سامری کے بہشت سے آئے ہین پس جب منڈھی زمین کی طرف چلی یہ بھی عقب مین منڈھی کے آیا یہان تک کہ منڈھی زمین پر آکر قائم ہوئی یہ بھی اُترا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ بارہ دری مین تشریف لایئے خواجہ نے کہا کہ مین اسی مقام پر بیٹھا ہون جو کچھ تم کو دینا ہو اور خداوند کی خدمت مین عرض کرنا ہو کرو تاکہ مین جاؤن میرا بارہ دری مین کوئی کام نہین ہی اُسنے کہا کہ جہان آپ نے اس قدر مہربانی فرمائی اتنی پرورش اور فرمایئے میری عزت بڑھایئے خواجہ نے خیال کیا کہ وہان جانے مین کوئی نقصان نہین ہی کیونکہ میرا فقرہ اسپر اثر کر چکا ہی کہا کہ تم بہت پریشان کرتے ہو اگر مین یہ جانتا تو کبھی زمین پر نہ آتا آج ضرور میرے اوپر عتاب خداوند نازل ہوگا مگر خیر جو کچھ ہو صرف مجکو اس امر کا خیال ہی کہ شاید مین یہ حال خداوند سے بیان کرون وہ فرماوین کہ تم نے اسکی دل شکنی کیون کی اُسکے پاس کیون گئے اُس کے کہنے پر کیون نہ عمل کیا کیونکہ خداوند اپنے بندون کو بہت عزیز رکھتے ہین ہمیشہ اپنے بندون کی تعریف فرماتے ہین پس اسی خیال سے مین تیری خاطر کرتا ہون یہ کہکر اُٹھے وہ ایک طرف کو چلا آپ نے کیا کیا کہ گلیم اوڑھ لی اُسکی نظرون سے غائب ہو گئے وہ حیران ہوا کہ یہ کہان چلے گئے ادھر اُدھر دیکھنے لگا ادھر خواجہ بارہ دری مین آئے اسکو خوب آراستہ پایا تمام بارہ دری کو دیکھکر پھر باہر آئے وہ حیران کھڑا تھا کہ کیا ہوا بڑی کرامات ان مین ہی کہ یہ غائب ہو گئے کہ آپ نے بارہ دری مین سے آواز دی کہ اے بھائی یہان آؤ مین تو یہان پہونچ گیا تم ابھی تک اسی مقام پر کھڑے ہو یہ صدا جو اُس نے سنی پلٹ کر دیکھا کہ وہ مرد بزرگ بارہ دری کے در مین کھڑے ہین یہ کرامت دیکھکر وہ اور حیران ہوا اور دوڑکر آیا قدمون پر گرا بوسہ دیے آنکھون سے لگائے دل مین کہا کہ مین کیا خوش قسمت تھا کہ ایسے مرد بزرگ سے ملاقات نصیب ہوئی کہ جو ہمہ تن کرامت ہین مین تو یہان کھڑا رہا وہ بارہ دری مین پہونچ گئے مین تلاش کرتا رہا ان سے جس امر کی خواہش ظاہر کرونگا یہ خداوند سے کہکر ضرور اُسکو کرا دینگے

کیونکہ یہ ضرور مقربین خداوند سے ہین انکے خدمت خداوند مین بڑے مرتبہ معلوم ہوتے ہاین جب تو خداوند نے
انکو ایسی کرامت مرحمت فرمائی ہی کہ جس وقت چاہین چشم مردم سے پوشیدہ ہوجائین یہ دل مین خیال
کرکے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے پس خواجہ اُس کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے اُس نے بڑی
عزت سے مسند پر لاکر بٹھایا آپ دست بستہ سامنے کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ تم بھی بیٹھو جاؤ اُس نے
کہا کہ میری یہ مجال نہین ہی کہ آپ کے روبرو بیٹھ جاؤن خواجہ نے کہا کہ ہم حکم دیتے ہین وہ سلام کرکے
بائین طرف مسند پر بیٹھ گیا خواجہ نے کہا کہ ہان جلد بیان کرو کہ تمھاری کیا خواہش ہی اور تم کو کیا
خدمت خداوند مین عرض کرنا ہی اُس نے کہا کہ آپ کو زحمت تو بہت بڑی ہوگی مگر آپ مہربانی فرماکر
میری طرف سے یہ امر خدمت خداوند مین عرض کر دیجیے گا کہ وہ جو آپ کا بندہ دلکش جادو ہی اور
صحرائے فرحت افزا مین سمندر کی طرف سے منتظم ہی اُس نے عرض کیا ہی کہ ای خداوند آپ کے مہربانی
اور پرورش سے مجکو دولت دنیا کی کوئی ضرورت نہین ہی بہت کچھ میرے پاس ہی مگر دو امرون کی
خواہش ہی ایک تو یہ کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو میری حیات زیادہ فرمایئے اور دوسری خواہش میری
یہ ہی کہ مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی ہی صرف اس خیال سے کہ کوئی عورت حسین و خوبصورت
ہو تو شادی کرون گو اسوقت قدرت خداوندی سے اس دنیا پر بہت سی عورتین ہین جو کہ اپنے حسن و
جمال مین اپنا مثل دلنظیر نہین رکھتی ہین مگر مجکو پسند نہین آتی ہین مین جیسی معشوقہ چاہتا ہون ویسی
ممکن نہین ہوتی ہی پس خداوند اپنی مہربانی اور قدرت سے ایک عورت خلق فرمائین کہ جو میرے
پسند آئے تاکہ مین اُس کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون یہ صدمہ مجکو ہلاک کیے ڈالتا ہی کہ میری عمر تمام
ہوئی جاتی ہی مین نے آج تک اپنی شادی نہین کی کسی کو اپنا معشوق نہ بنایا پس یہ دو خواہشین میری
ہین مین ابھی دو امرون کا خداوند سے امیدوار ہون خواجہ نے کہا مین ضرور عرض کر دونگا اور بہت
اچھی طرح سے عرض کر دونگا ای دلکش جادو مجکو اس وقت تمھارے کہنے سے یاد آیا کہ اکثر
اوقات خداوند سامری تمھارا ذکر کیا کرتے ہین اب تمھارے نام سے واقف ہوا کہ وہ دلکش جادو
تم ہی ہو کہ جسکی بابت خداوند یہ اپنی ہم صحبتون سے فرماتے ہین کہ ایک بندہ میرا دنیا پر ہی کہ جو مجکو
بہت دوست رکھتا ہی اور مین نے اُسکو اپنی قدرت سے مال دنیا سے بہت کچھ دیا ہی مگر ایک امر کی
خواہش اُسکو ہی آج تک مین نے اُسکے مزاج کے موافق کوئی عورت نہین پیدا کی ہی پس مین ایک عورت
ایسی خلق فرماونگا کہ جو اُسکو پسند آئے ای دلکش اس امر کا خداوند کو تمھارے لیے خود خیال ہی اب
مین عرض بھی کر دونگا پس یقین ہی کہ خداوند ضرور ایسی عورت خلق فرمائین کہ جو تم کو پسند آئے یہ جو
خواجہ نے کہا اُس نے ہنس کر اور دانت نکال کر کہا کہ خداوند میرے حال پر بہت مہربان ہین بہشت
مین میرا ذکر فرماتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان پر دیکھو دنیا پر چند بندے ایسے ہین کہ جن کے حال پر خداوند
بہت مہربان ہین ایک تو تم دوسرے سمندر شاہ تیسرے اُستاد اُستاد عشاق اور اسی طرح سے اور
بہت سے بندے ہین کہ جن کے نام خداوند کے دفتر مین ساتھ اس لفظ کے تحریر ہین کہ یہ سب معشوق
خداوند ہین اُنھین معشوقون مین تم بھی ہو خوب ہوا کہ مین تمھارے کہنے سے چلا آیا اگر نہ آتا اور خداوند سے جاکر سب
حال عرض کرتا خداوند سنتے تو ضرور عتاب فرماتے کہ ہمارا معشوق تم کو اپنے مکان پر لیے جاتا تھا تم اُسکو
ناراض کرکے چلے آئے اب خداوند بہت خوش ہونگے ای دلکش مین تم سے ایک بات عرض کرتا ہون اگر
تم مانو تو بیان کرون دلکش نے کہا کہ فرمایئے مین بسر و چشم قبول کر لونگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس

چند تصویرین ہین جو کہ عورتین اب خداوند پیدا کریگا انکی کیونکہ طریقہ یہ ہی کہ جب کوئی مرد یا عورت پیدا کی جاتی ہی قبل اس بات کے کہ اسکا نطفہ شکم مادر مین صلب پدر سے قرار پائے چند فرشتے اس امر پر خداوند کی طرف سے مقرر ہین کہ وہ تصویرین بنا کر پیش کرتے ہین جو تصویر مرد یا عورت کی خداوند کو پسند آتی ہی وہ ان فرشتون سے لیلیتے ہین اور میرے پاس رکھ دیتے ہین جب کہ ایک سو تصویرین عورتون کی اور ایک سو مردون کی جمع ہو جاتی ہین اس وقت خداوند ان تصویرون کو لیکر ان فرشتون کو دے دیتے ہین جو کہ اسی کام پر مقرر ہین جب مرد عورت باہم ہم صحبت ہوتے ہین وہ اس وقت جاکر اس تصویر کا عکس ڈالتے ہین ہین پس قدرت خداوند سے اسی صورت کا مرد یا عورت رحم عورت مین وہ نطفہ اسی صورت پر قایم ہوتا ہی یہ طریقہ ان بندون کی پیدایش کا ہی جو کہ خوبصورت پیدا ہوتے ہین یون تو دن رات یہ امر جاری رہتا ہی کہ ہزارون بندے پیدا ہوتے ہین انکی پیدایش کا یہ طریقہ ہی کہ فرشتون نے تصویرین بنائین اور ان فرشتون کو دین کہ جو لیجا کر عکس ڈالتے ہین انھون نے جاکر عین وقت پر انکا عکس ڈالا نطفہ نے اسی صورت پر قرار پکڑا پس ان تصویرون مین سے میرے پاس چند تصویرین ہین اگر تم کو کوئی تصویر پسند آئے تو تم بیان کرو مین خداوند سے عرض کر دونگا کہ مین نے تصویرین دکھائی تھین یہ تصویر پسند کی ہی یہ عورت بہت جلد خلق فرمایئے تا کہ دلکش جادو اپنی مراد کو پہونچے یقین ہی کہ خداوند تیری خاطر سے اسکو پیدا کرین اور تو اپنی مراد کو پہونچے دلکش نے ہنس کر کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی خواجہ نے کہا کہ ای دلکش جو کچھ تم کو نذر دینا ہو جلد اوسکو لاؤ تاکہ مین تم کو تصویر دکھا کر پھر چلا جاؤن کیونکہ عرصہ بہت ہوا ہی دلکش نے کہا کہ کچھ ماحضر تو فرمایئے خواجہ نے کہا کہ ہم لوگ بہشت کے رہنے والے ہین ہم کچھ کھاتے ہین نہ پیتے ہین صرف ہماری زندگی اسی طور سے بسر ہوتی ہی اگر کھائین یا کچھ پی لین تو بہشت مین نہ جانے پائین پس اس امر سے مجکو معاف فرماؤ اس نے عرض کیا کہ کچھ میوہ وغیرہ کہا کہ یہان کا میوہ کیا حقیقت رکھتا ہی خوبکہ میوہ بہشت کا ہی جس کے دیکھنے سے سیری ہوتی ہی کھانے کی کیا ضرورت ہی مین دنیا پر کا میوہ بھی نہین کھا سکتا ہون اسنے کہا کہ اچھا ایک جام شراب نوش فرمایئے کہا کہ ہملوگ شراب بہشت پیتے ہین یہان کی شراب ہم پر حرام ہی یہ تم لوگون کے واسطے ہی اگر ہم یہان کی شراب پی لین تو خدمت خداوند مین نہ جانے پائین پس مجکو ان سب امرون سے معاف فرماؤ دلکش نے کہا کہ جو مرضی آپکی مین زیادہ اصرار نہین کر سکتا ہون یہ کہکر اٹھا اور ایک کمرہ کھولا اسمین سے چند صندوقچہ اٹھا کر لایا اور سامنے رکھے اور کہا کہ یہ تین صندوقچہ تو آپکے نذر ہین اور یہ سات صندوقچہ خداوند کے نذر ہین خواجہ نے انکو دیکھکر کہا کہ ان مین کیا ہی اس نے کہا کہ جواہرات ہین خواجہ نے کہا کہ اسکا بہشت مین کیا کام ہی یہ تو بالکل بیکار ہین وہان خود ہر مقام پر مثل کنکر پتھر کے انبار لگے ہوے ہین ہان کوئی اور چیز ہوتی تو کیا مضائقہ تھا اسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ سوائے اس صندوقچون اور روپیہ اشرفیون کے میرے پاس کیا ہی آپ اسکو قبول فرمائین اور خداوند سے بھی میری طرف سے یہ عذر کر دیجئے گا کہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا کہ مین نذر خداوند کو روانہ کرتا جو کچھ مین رکھتا تھا اسکو قبول فرمایئے یہ کہکر اور بھی لا کر صندوقچہ کھولے خواجہ نے ہر صندوقچے کو جواہر نادرات سے مملو پایا پانی منھ مین بھر آیا اور خیال کیا کہ بڑا مالدار ہی پس ان سب کو دیکھکر کہا کہ اچھا مین عرض کر دونگا مگر ای دلکش ایک اور امر میرے خیال مین آتا ہی اگر تم بھی پسند کرو اسنے عرض کیا بیان فرمایئے کہا تم کو لازم ہی کہ چند صندوقچہ جواہر کے ان فرشتون کو میری معرفت روانہ کرو کہ جو تصویرین بناتے ہین مین انکو دونگا تمھاری طرف سے اور یہ کہدونگا کہ ہم کو دلکش جادو نے بطور نذر کے دیے ہین اور اتنا کہا ہی کہ مین نے فلان عورت کی تصویر پسند کی ہی آپ اسمین اور کچھ نزاکت اور حسن زیادہ کر دیجیے پس وہ اور زیادہ

کر دینگے جو تصویر تم پسند کروگے اُسمین اور چند صندوقچہ اُن فرشتون کو دونگا کہ جو نطفہ پر عکس ڈالتے ہین
اُن سے کہونگا کہ دلکشش جادو ایک بندہ خداوند کا ہی اُسنے یہ جواہر تم کو نذر دیا ہی اور عرض کیا ہی کہ
آپ اس تصویر کا عکس اُن مردون کے نطفہ پر ڈالیے گا کہ جو خوبصورت ہون اور اُنکا نطفہ بھی صاف و
شفاف ہو تاکہ اُسکا اثر بھی اس عورت مین آئے اور اس تصویر کا عکس بخوبی نطفہ مین ظاہر ہو تاکہ کوئی بات
رہ نہ جائے اس سے یہ امر ہوگا کہ تمھاری زوجہ ایسی خوبصورت ہوگی کہ آج تک کسی کی نہ ہوگی آیندہ تم کو
اختیار ہی یہ جو خواجہ نے کہا اُس نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ رائے تو آپ نے خوب دی میرے بہت پسند
آئی یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور جاکر صندوقچہ اور لایا اور کہا کہ یہ اُن فرشتون کے لیے ہین جو کہ تصویرین
بناتے ہین اور یہ اُنکے لیے ہین کہ جو عکس تصویر نطفہ پر ڈالتے ہین پس خواجہ بالسٹ نے وہ سابق کے صندوقچہ
اور یہ صندوقچہ اُس کے روبرو نذر زنبیل کیے وہ حیران تھا کہ یہ سب کیونکر نے جائینگے جب یون غائب
ہوے تو وہ اور حیران ہوا اسکو بھی کرامات سمجھا متحیر ہوکر دریافت کیا یہ تو فرمایے کہ یہ سب صندوقچہ آپ
نے کیا کیے کہ ایک مرتبہ غائب ہوگئے جواب دیا کہ مین نے بہشت کو روانہ کردیے اُسنے کہا کہ کیونکر کہا کہ
میرے ہمراہ بھی چند فرشتے رہتے ہین جو کہ بحکم خداوند میری خدمت کے لیے مقرر ہین مین ہر ایک چیز اُن کے
ذریعہ سے بہشت سے طلب کرتا ہون جب مین دنیا پر ہوتا ہون اور جو چیز چاہتا ہون اُنکے وسیلہ سے بہشت
مین روانہ کردیتا ہون پس اُنھین کے ذریعہ سے یہ صندوقچہ بھی روانہ کیے جب مین جاؤنگا مجکو مل جائینگے
ہان اے دلکشش جادو یہ بیان کرو کہ یہ جواہرات اصلی ہین یا تم نے سحر سے تیار کیا ہی دلکشش نے
عرض کیا کہ اے خداوند کے نائب بھلا مین ایسا بیوقوف نہ تھا کہ آپکے اور خداوند کے و دیگر اہل بہشت کے
نذر کے لیے جواہرات نقلی دیتا کیا کوئی مجکو دھوکا دینا تو تھا نہین کوئی آپ نے مجھسے خواہش نہ کی تھی کہ
مین دھوکا دیتا یہ سب اصلی ہین سب پر کیا منحصر ہی جس قدر میرے پاس مال و دولت ہی یہان تک کہ یہ بارہ دری
و دیگر اشیاے آرایش سب اصلی ہین بعض ان مین سحر کی ہین مگر کم مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین سحر کی چیزین تیار
کرون جب کہ مجکو خداوند نے اپنی قدرت سے دیا ہی سحر کی چیزین وہ تیار کرے گا کہ جسکے پاس اصلی دولت کا
سامان نہ ہوگا خداوند کی عنایت سے مجکو اس امر کا خوف بھی نہین ہی کہ کوئی یہان سے لوٹ لے جائے گا
کیونکہ مین نے وہ تدبیر کی ہی کہ کوئی یہان نہین آسکتا ہی اس قصد سے کہ سرقہ کرے یہ آپ نے ملاحظہ کرلیا ہوگا
کہ نہ میرے پاس کوئی خادم ہی نہ ملازم ہان یہ سب کام جو کہ خادم و خدمتگار و نگہبان کے ہین تیلہ ہاے
سحر سے لیتا ہون وہی سب کام میرے کرتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ جب سے مین نے سنا ہی کہ اہل اسلام
کا لشکر قریب شہر سمندریہ آکر فروکش ہوا ہی اور مقابلہ ہو رہا ہی اُس دن سے مین نے سب کو چھوڑ دیا
اس خیال سے کہ مین نے یہ سنا ہی کہ اُس لشکر مین بڑے غضب کے عیار ہین اُنکی یہ ادنی حرکت ہی کہ وہ
جس صورت پر چاہتے ہین تیار ہوجاتے ہین کوئی اُنکی شناخت نہین کرسکتا ہی اور وہ ساحر کے دشمن جانی
ہین پس اُسکو قتل کرتے ہین پس مین نے خیال کیا کہ اگر وہ ادھر بھی آئے اور میرے کسی ملازم کی صورت بنکر
میرے پاس آئے تو بڑی خرابی ہوگی میری جان گئی اس سے ان سب کو چھوڑ دیا ہی اور تیلہاے سحر سے
کام لیتا ہون اُنکی تو کوئی صورت بن کر نہ آسکے گا پس اُس دن سے مین نے یہ تدارک کیا خواجہ نے کہا کہ تم نے
خوب تدبیر کی سواے اس تدبیر کے کوئی صورت عمدہ نہ تھی تم نے خوب اپنی حفاظت کی صورت نکالی ہی کیون نہ ہو
ساحر زبردست جہوردہ عاقل ہو مین تمھاری تعریف خدمت خداوند مین کرونگا بلکہ یہ کہونگا کہ اگر آپ دلکشش
کو شمندریہ کا بادشاہ مقرر فرماتے تو بہتر تھا کہ وہ سمندر سے زیادہ لائق اور بہت انجام بین ہی یہ سُن کے

دلکشش نے کہا کہ حضرت آپ کی غلام نوازی ہے ورنہ مین کسی لائق ہون ایک میری اور گزارش ہے اگر اسکو
بھی قبول فرمائین تو عین مہربانی ہے خواجہ نے کہا کہ وہ کیا عرض ہے بیان کرو اب عرصہ نہ کرو اُس نے عرض کیا
کہ اگر خلاف طبع عالی نہ ہو تو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے اِس حقیر کو آگاہ فرمایئے آپ کی بڑی مہربانی ہوگی
خواجہ نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض ہے میرا نام کیون دریافت کرتے ہو تمکو میرے نام کے دریافت کرنے
کی کیا ضرورت ہے اور میرے نام کے دریافت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا اُس نے عرض کیا کہ مین اسکو لکھکر اپنے
گلے مین بطور تعویذ کے اپنی حفاظت کے لیے ڈالونگا میرا یہ اعتقاد ہے کہ اسکی برکت کے سبب سے مین ہر بلا
سے محفوظ رہونگا دوسرے جب مین خدمت سمندر مین جاؤنگا تو اُس کے دربار مین یہ سب حال بیان
کرونگا آپ کا نام لونگا اس سبب سے میری بڑی عزت ہوگی دربار سمندر مین خواجہ نے کہا کہ کوئی
ضرورت نہ تھی مگر مجکو تیری خاطر شکنی منظور نہین ہے مین بتائے دیتا ہون اگرچہ میرے نام سے سوا
خداوند کے کوئی واقف نہین ہے مگر مجکو تیری اسی قدر خاطر منظور ہے کہ تجکو بھی مین آگاہ کرتا ہون بس میرا
نام خواجہ روح کش ہے اُس نے کہا کہ کیا آپ روح کھینچتے ہین جواب دیا نہین یہ امر نہین ہے بلکہ میرا
نام ہی یہ ہے جیسے تیرا نام دلکشش ہے کیا تو دل کھینچ لیتا ہے اُس نے جواب دیا کہ جی نہین کہا بس اسی
طور سے میرا بھی نام ہے یہ کہکر کہا کہ مین جاتا ہون اُس نے کہا کہ آپ نے تصویر نہ دکھائی کہ مین پسند کرتا کہا
کہ لو مین بھول گیا تھا یہ کہکر فوراً ہاتھ کو بغل کی طرف لے گئے وہان سے جو ہاتھ نکالا تو ہاتھ مین ایک لفافہ
تھا وہ اسکو دیا یہ اور حیران ہوا کہ یہ لفافہ آپ کے پاس کہان سے آگیا اسنے دل مین خیال کیا کہ یہ فرما چکے ہین
کہ چند فرشتے ہین کہ جو مین چیز یہان سے بہشت مین بھیجتا ہون وہ پہونچا دیتے ہین یا جو چیز مین بہشت سے
طلب کرتا ہون لے آتے ہین پس اُنھون نے لا دی ہوگی یہ خیال کرکے وہ لفافہ لیا خواجہ نے کہا کہ اِس
لفافہ کے اندر تصویرین ہین تم اپنے ہاتھ سے اسکو کھولو اور تصویرین دیکھو جو پسند آئے اُسپر نشان بنا دو یہ جو
خواجہ نے کہا اُسنے لفافہ کو چاک کیا جیسے چاک کیا ایک غبار سا اُس لفافہ سے نکلا وہ اُس کے دماغ
مین پہونچا فوراً اُسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا اُنھون نے نعرہ کیا کہ وہ مارا خوب دھوکا کھایا یہ کہکر
اُٹھے اور خنجر کمر سے نکالکر ایک ہاتھ مارا کہ اُسکا سر تن سے اُڑ گیا تاریکی ہوگئی سیاہ آندھی اُٹھی شور و غل کرنے لگے
ایک تلاطم برپا ہوا صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سب تاریکی برطرف ہوگئی آواز آئی کہ مارا
جوان مجکو کہ نام من دلکشش جادو بود منتظم صحرائے وحشت افزا افسوس مردیم و جان دادیم مطلب خود
نہ رسیدیم جب یہ صدا آچکی مطلع صاف ہوگیا کل سب علامت برطرف ہوئی اب خواجہ نے دیکھا کہ سب
سامان اُسی طور سے ہے پس جو اشیا اُن مین سحر کی تھین وہ تو مٹ گئین اور باقی موجود ہین خواجہ نے
خوشی خوشی سب سامان اُٹھا کر نذر زنبیل کیا مگر کچھ لے اُسمین سے بہت سا روپیہ و اشرفی و جواہرات
و دیگر اشیا ہاتھ آئین اُنکو بھی نذر زنبیل کیا بعد اس کے خواجہ نے جو خیال کیا تو بارہ دری کو اُسی طور سے
برقرار پایا پس خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مقام خوب ہے اسی مقام پر ایوان کو نکالکر قتل کیجیے یہ اپنے
دل مین خیال کرکے خواجہ نے پہلے سب عیارون کو زنبیل سے نکالا اور اُنکو ہوش مین لائے جب
اُنکو ہوش آیا اُنھون نے اپنے کو اُسی بارہ دری مین پایا خواجہ کو کھڑا ہوا دیکھا حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ
ہے کیونکہ ہم تو تونبچہ اُٹھانے گئے تھے ہم ہائے آسمان جا کر سب بیہوش ہوگئے تھے پھر ہم کو نہ معلوم ہوا کہ
ہم کہان گئے اور ہم پر کیا گذری اور خواجہ تمکو کیونکر پہونچے یہ سب کے سب حیران تھے کہ خواجہ نے کہا
کہ تم لوگ حیران نہ ہو مین سب حال تم سے دربار مین بیان کرونگا اور تمہارا واقعہ سنونگا یہان تم نہ ٹھیرو

اپنی اپنی راہ لو یہ جو خواجہ نے کہا ہر ایک بموجب حکم خواجہ اُٹھ اُٹھکر خواجہ کو سلام کرکے اس قلعہ مین وہان سے روانہ ہوا کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کیا امر ہی اور کیا سبب ہی کہ خواجہ نے ہم سے کہا کہ تم چلے جاؤ ہر ایک یہی خیال کرتا ہوا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا کوئی اُس مقام پر نہ ٹھہرا انکا حال پھر تحریر ہوگا اُسکے بعد خواجہ نے قران تالث کو بھی زنبیل سے نکالا انکو بھی خواجہ نے بیہوش کرکے جب ایوان کو داخل زنبیل کیا ہی اور سمندر پر یہ حال ظاہر ہوا ہی ساحرون نے سحر کرنا چاہا ہی تو زنبیل مین اس خیال سے داخل کیا تھا کہ یہ تو جاہل ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کسی ساحر پر جا پڑے تو بڑی خرابی ہو مفت مین اسکی جان جائے پس اس امر سے بہتر کوئی امر نہین ہی کہ اسکو نذر زنبیل کرو بس نذر زنبیل کر لیا تھا چنانچہ قران کو بھی نکالا ہوش مین لائے اب جو قران نے دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے ہین مین زمین پر پڑا ہوا ہون نہ دربار سمندر ہی نہ اہل دربار ہین دوسرا مقام ہی نہ خواجہ کی منڈھی ہی قران نہایت حیران ہوا کہ خواجہ نے کہا کہ ای قران تم اس وقت یہان سے چلے جاؤ مین کل تم سے بیان کر دونگا تمہارے ٹھہرنے کا یہان موقع نہین ہی نہ اس قدر مہلت ہی کہ مین کل واقعہ بیان کرون پس تم جاؤ یہ جو خواجہ نے کہا قران بھی اُٹھکر اور سلام کرکے باہر بارہ دری سے آئے قران خود حیران تھے کہ یہ کون مقام ہی یہ بارہ دری کیسی ہی مگر قران اُس مقام سے نہ گئے ایک گوشہ مین پوشیدہ ہو گئے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ کون مقام ہی کسی ساحر کے رہنے کا تو مقام نہین ہی کہ خواجہ یہان ہین اور وہ آجائے اور خواجہ کو غافل پاکر گرفتار کرے تو خرابی ہو اس سے تم یہان ٹھہرے رہو جب کوئی موقع آئے تو کچھ کام کرنا کہ جسکے سبب سے خواجہ کی جان بچے اگر نہ آئے تو چلے جانا یہ اپنے دل سے باتین کرکے پوشیدہ ہو رہے تھے یہان خواجہ نے جب عیارون کو رخصت کیا خود اکیلے رہے باہر بارہ دری کے منڈھی کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اسکے بعد پھر بارہ دری مین آئے بس ایوان سمطاقی کو زنبیل سے نکالا اور اسکو کمند اصفا دباصفا سے خوب مضبوط باندھکر ایک ستون فولادی سے باندھ دیا اور اسکی زبان مین سوزن دی خواجہ نے جو دیکھا تو اسکی پیشانی کو نور اسلام سے روشن پایا دل مین خیال کیا کہ یہ ضرور مطیع اسلام ہوگی اگر یہ شریک ہوجائے تو بڑی قوت ہوجائیگی کیونکہ ساحرہ زبردست ہی زمانہ سابق کی ساحرہ سے خداوند کریم اسکے دل مین اپنے فضل وکرم سے شمع اسلام کو روشن کرے زنگ کفر وکافری کو برطرف کرے یہ دعا کرکے خواجہ نے فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ اسکو چھینک آئی چند قطرے گندہ اسکے ناک سے گرے اسکو ہوش آیا اسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ نہ سمندر ہی نہ اسکا دربار ہی نہ ہیرے سردار ہین ایک مقام غیر مین بندھی ہوئی کھڑی ہون سامنے خواجہ کھڑے ہین اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی مین تو دربار مین تھی خداوند سامری تشریف لائے تھے مجکو اپنے قریب طلب کیا تھا خواجہ اور کل عیارون کو مجھ سے لیکر میرے روبرو داخل دوزخ کیا تھا فرشتہ عذاب کے ذریعہ سے مجکو طلب کیا تھا کہ تم مع سردارون کے آؤ تو مین تم کو سیر بہشت کرادون مین وسمندر اور کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلے تھے کہ سیر بہشت کرین پھر نہ معلوم کیا ہوا کیا خواب خراب دیکھا بھلا مین کہان اور خواجہ کہان یہ خیال کرکے آنکھین بند کرلین ادھر خواجہ نے کوڑا حضرت اسحاق کا ہاتھ مین لیکر یہ خیال کیا کہ یہ کمبخت یہ خیال کرتی ہی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون بس خواجہ نے کہا کہ ای ایوان ہوشیار ہو اور خبردار یہ خواب نہین ہی مین بیداری ہی مین تجکو دربار سمندر شاہ سے خداوند سامری بنکر پکڑ لایا تھا مین نے تو چاہا تھا کہ سمندر کا بھی کام تمام کردون مگر کیا کرون ابھی اُسکی قضا نہ تھی زندگی باقی تھی کہ اُسکے کسی دوست نے آکر اُسکو ہوشیار کر دیا وہ بچ گیا مگر تجکو گرفتار

کر لایا میرا کوئی کچھ نہ کر سکا بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا سحر نہ کارگر ہوا اے ایوان منم خواجہ ثالث خضر انا ابن عمر ثانی منم ریش تراشندۂ ساحران و سر برندۂ جادوگران و قاتل کافران منم شاہ عیار پہلک طرار ابن شاہ عیاران و ابن شاہ عیاران خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول ہون دیکھا اسکو عیاری کہتے ہین کیونکہ مین نے تیرے سحر کی تیلیان اپنے قبضہ مین کین پہلے کیونکر تیرے سحر کو ہٹا کر مین نے غارت کیا پھر تیلیان اپنے قبضہ مین لایا تو میرا کچھ نہ کر سکی بڑے بڑے ساحر تھے کسی نے نہ پہچانا کہ مین عیار ہون سب کو یقین ہوا کہ سامری ہون اے ایوان سامری کجا وہ کسی قعر دوزخ مین پڑا ہوا جلتا ہوگا وہ مرتد کہان اُس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہے اُسکے لیے ہمیشہ آتش دوزخ ہے وہ کیونکر آسکتا ہے یہ بھی ایک عیاری تھی کہ مین نے اُسکی صورت بر عیاری کی کیونکہ مین نے خیال کیا کہ تم لوگ اب اور کسی فقرے پر نہ آؤ گے سوائے اسکے پس مین نے یہ عیاری کی تجھکو اس فقرے سے اپنے قریب بلا کر کہ آؤ سیر بہشت کرا دین نذر زنبیل کیا سب لوگ اسی خوشی مین بیہوش و بدحواس ہو گئے تھے کسی نے نہ دیکھا کہ مین نے کیا کیا تیرے سب سردار میرے پاس ہین مین سمندر کو بھی لیتا مگر ناچار ہو گیا کہ اُسپر حال کھل گیا اے ایوان تو نے ہمارے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر ہم سب کو تیرے شر سے بچایا اور کیونکر تیری اُن اشیاے سحر کو کہ جن پر تجھکو بڑا بھروسا تھا غارت کیا اور اُنپر میرا قبضہ کرایا کیونکر میرے شاگردون کو تیرے ہاتھ سے امان اور قتل ہونے سے محفوظ رکھا اور کیونکر تیرے لشکر کو ایک پل مین غارت کیا اور کیونکر تیری قید سے لشکر اسلام کے اُن سردارون کو رہا کیا کہ جو تو خیمہ مین قید کر آئی تھی اور اپنے نزدیک خوب پہرہ چوکی مقرر کر آئی تھی کس چالاکی سے میرے شاگرد برق ثانی نے عیاری کی کہ تیرے بنائے کچھ نہ بن سکا وہ اپنا کام کر کے چلا گیا تو پہچان نہ سکی کیسی چالاکی سے میرے خلیفہ قران ثالث نے تیری وزیرزادی عطارد فلک شیر کو قتل کیا وہ بہت بڑی ساحرہ تھی تو اُس نے بھی کچھ قران کا نہ کر لیا اے ایوان دیکھ مین کیونکر دربار سمندر سے بچ کر چلا آیا کہ میرا کوئی کچھ نہ کر سکا سمندر منھ دیکھکر رہ گیا تجھکو بھی لے آیا تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی کہ کیونکر اُس نے سب لشکر کی جان بچائی اب تجھکو قتل کرونگا جو تیرا سحر ہے سب برطرف ہوگا جو سردار تیرے سحر مین مبتلا ہین وہ رہا ہون گے صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے گا یہ میرے خدا کی قدرت ہے کہ اتنی بڑی ساحرہ کو زیر کر لیا ورنہ تو نے تو لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا اے ایوان اسوقت تیرے خداوندون نے کچھ تیری کمک نہ کی یہ بلا آکر رد نہ کی اے ایوان میرا تو ایک خدا ہے اُسمین تو اتنی بڑی قدرت ہے تیرے تو تو نے دو سو خدا ہین اُنمین سے ایک نے آکر تیری مدد نہ کی اور وہ جو کہ اس وقت موجود ہین تو جسکی بندگی کرتی ہے جس بچہ شیطان نے اپنے کو خدا مشہور کر رکھا ہے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہے سب اُسکو خداوند کہتے ہین وہ ایک مرتد ہے بچہ شیطان نے اُس نے سب کو بہکایا ہے اے ایوان سوائے معبود کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے وہی سب کا خالق ہے اُسی نے ہر ایک کو پیدا کیا ہے وہی سب کا رازق ہے اُسی نے یہ سب اشیا خلق کی ہین ہم سب اُسکے بندے ہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اُسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا ہے یہ اُسکی قدرت ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے وہ بڑا معبود ہے یہ جتنے مرتد گذرے سب اُسکے بندے تھے انھون نے بسبب اپنی کم عقلی اور نادانی کے دعوے الوہیت و خدائی کیا اُنکے بہکانے سے ایک عالم گمراہ ہوا جمشید ملعون و سامری مردود کا کیا حال ہوا کہ اب تک آگ مین جل رہے ہین اے ایوان تو نے تواریخ مین لقاے بے بقا راندۂ درگاہ کبریائی خدائی کا حال دیکھا ہوگا کہ اُس کافر خاسر کو اٹھارہ ہزار ملک باختر کے باشندے سجدے کرتے تھے بخدائی مانتے تھے وہ مرتد برس دن کے بعد گنبد جہان نما مین

آگر اپنا چہرہ سب کو دکھاتا تھا بڑے بڑے پہلوان اُسکے مطیع تھے اُس نے بہشت و دوزخ بنائی تھی اُس نے اپنے عزیزون کے نام رکھے تھے کوئی جبرئیل قدرت کوئی میکائیل قدرت کوئی اسرافیل قدرت کسی کو اُس نے اپنا نبی مقرر کیا تھا ایک عالم اُسکی پرستش کرتا تھا دور دور اُسکی خدائی کا ڈنکا بج رہا تھا اُس نے علم کفر و نفاق بلند کیا تھا۔ مگر جب صاحبقران اول نے اُسپر لشکر کشی کی پہلے اُسکو دین اسلام کے قبول کرنے کی طرف رغبت دلائی اُسکے بعد جب اُس نے نہ قبول کیا تو مقابلہ ہوا میرے دادا خواجہ عمر عیار نے اُسکی ریش پر موت کر مونڈا اُسکو خبر نہ ہوئی یہ کیسا خدا تھا کہ بندے نے اُس کے ساتھ یہ حرکت کی اور اُسکو خبر نہ ہوئی اُس نے اُنکے پشم کا ایک بال بھی نہ کندہ کیا اُسی دن سے اُنکا لقب ریش تراشندہ کافران مشہور رہا پھر تو اُسکا یہ حال ہوا کہ وہ مخبوط خدائی چھوڑ کر بھاگا ہر ایک مقام پر پناہ گزین ہوتا تھا اور صاحبقران اول اُس کے عقب مین جاتے تھے اور اُس ملک کو تباہ کرتے تھے جس مقام پر نہ گیا مگر کہین پناہ نہ ملی کیون ایسا ہی خدا ہوتا ہی کہ بندے سے بھاگے اور پناہ نہ ملے آخر کو صاحبقران نے اُسکو قتل کیا کچھ بس نہ چلا اسی طور سے زبرجد شاہ و نمرود شاہ و فرعون نے خدائی مٹائی یہ کیسے خدا تھے یہ سب حال تم نے کتابون مین دیکھا ہوگا ان سب واقعات کو تم نے سُنا اور دیکھا کچھ عرصہ بھی ہوا اُسی طور سے صاحبقران ثانی نے بھی بہت سی خدائیان برباد کین چنانچہ زمرد ثانی وغیرہ نے چاہا تھا کہ پھر گلستان اسلام کو برباد کرین اور بجاے گلہاے اسلام کے خار کفر و بدعت کو لگائین مگر اُسکو صاحبقران ثانی نے نہ لگانے دیا اپنی تیغ صاعقہ بار سے قلع کیا صاحبقران نے اُنکے چراغ کفر و نفاق کی روشنی کو نہ پھیلنے دیا اپنی ہواے تیغ سے گل کر دیا ابھی کچھ زمانہ نہین ہوا ہی کہ آئینہ زندامہ جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدا بنکر بیٹھا تھا اور اُسکو اہل طلسم اپنا خدا جانتے تھے جب مقابلہ ہوا کچھ خدائی کام نہ آئی آخر کو فرار ہو کے نہ طاق مین آکر پناہ گزین ہوا ہی جسکے عقب مین ہمارے صاحبقران ثالث بموجب ارشاد صاحبقران ثانی اس طرف تشریف لائے ہین ای ایوان نہ طاقی خیال تو کرو یہ کیسے خدا تھے یہ سب سامان جو کہ ان سب نے درست کیے تھے ہو کیسے جب وہ سب مٹ گئے اسی صورت سے یہ خداوند تصویر بھی ہی کہ جسکی تم پرستش کرتی ہو سو یاد رکھو یہ بھی مثل اُنکے تیغ صاعقہ بار صاحبقران سے قتل ہوگا اُسکی بھی خدائی برباد ہوگی کیون اپنے کو حالت کفر مین قتل کرتی ہو یہ خیال کرو کہ اب تم میرے ہاتھ سے زندہ بچو محال ہی میرے خدا کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر اُسنے تمھارے ہاتھ سے مجھکو بچایا اور تم کو میرے قبضہ مین دیا یہ کب امید تھی اب تم اپنے خدا سے اس امر کی درخواست کرو کہ وہ تم کو میرے ہاتھ سے بچالے یا مجھکو اس امر کی سزا دے کہ جو مین نے تمھارے ساتھ کی ای ایوان سواے خداے برحق کے کہ جو سب کا خدا ہی اور کسی مین یہ قدرت نہین ہی وہ اگر چاہے تو کوہ کو کاہ کرے اور کاہ کو کوہ اگر وہ چاہے تو ابھی ایک قطرے سے دریاے ذخار پیدا ہو ابھی ایسا ابر آکر محیط ہو کہ جس سے بارش مروارید ہو یہ اُسی مین قدرت ہی کہ وہ سنگ سے لعل بدخشان پیدا کرتا ہی اور دیگر جواہرات زمین سے پیدا کرتا ہی یہ اُسکی قدرت کا ادنیٰ طفیل ہی کہ وہ صدف سے موتی پیدا کرتا ہی اُسنے آسمان و زمین بہشت و دوزخ شجر و حجر و دیگر اشیاے نادرات خلق فرمائے یہ عین اُسکی کبریائی ہی کہ وہ پردہ شب سے روز روشن کو پیدا کرتا ہی اور روز روشن سے شام ظاہر کرتا ہی دن کے لیے آفتاب عالمتاب کو خلق کیا تاکہ اہل دنیا اُسکی روشنی مین اپنے حوائج ضروری سے فراغت کرین رات

کے لیے ماہتاب و ستارے خلق فرمائے ہم لوگون کی راحت کے لیے وہ وہ اشیا خلق فرمائین کہ جن کی تعریف زبان سے نہین ہو سکتی ہی وہ ایسا رازق مطلق ہی کہ پتھر کے اندر جو کیڑا ہی اسکو بھی رزق پہونچاتا ہی یہ سواے اُس کے کوئی نہین کر سکتا ہی اُس نے غلہ پیدا ہونے کے لیے ابر بنائے تا کہ وہ برسین اُن کے سبب سے زمین سے غلہ پیدا ہو اور درخت ہر سبز رہین اُس نے ہم بندون کی راحت کے لیے ہوا خلق کی گلہاے خوشبودار پیدا کیے کہ جن کے سبب سے دماغ اکثر معطر ہوتے ہین اے ایوان اُسکی قدرت اسی امر سے ظاہر ہی کہ اُس نے ہم کو گوش و چشم لب و زبان ہاتھ پاؤن صدر و کمر مرحمت فرمائے کہ جن کے سبب سے ہم سُن سکتے ہین دیکھ سکتے ہین یہ دریافت کر سکتے ہین کہ یہ چیز شیرین ہی یا تلخ عقل عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ سے نیک و بد کا امتیاز کر سکتے ہین اس امر پر اُس نے اکتفا نہ کی اُس نے بزرگان دین و نبی پیدا کیے کہ وہ ہم کو راہ نیک بتائین اور کفر و ضلالت سے بچائین اُنپر جو جو ظلم اعداے دین نے کیے اُنھون نے اُسپر صبر کیا جسکے سبب سے اُنکو مرتبہ اعلی ملا یہ خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو امر مین نے بیان کیے کسی نے ان خدائیون سے کیے ہین کہ جو اپنے کو خدا کہتے ہین یہ انکی شان عدالت تھی کہ اُس نے انکو پیدا کیا اور عقل و خرد سے بہرہ مند کیا تمام نعمات دنیا انکو دین اُسپر انھون نے کفران نعمت کیا اور اُس کے ساتھ ہمسری کا دعوی کیا خود خدائی کرنے لگے اُس نے بھی انکو انکے حال پر رہنے دیا کہ کبھی تو انکو خیال آویگا یہ کب خیال کرتے ہین اور زیادہ تر بد افعالی پر کمر باندھی اے ایوان خیال تو کرو کہ جو قطرہ نجس سے پیدا ہو اور اسکی غذا بھی ایک مدت تک وہ چیز ہو جو کہ نجس ہو وہ خدائی دعوی کرے اے ایوان خداوند کریم ان افعال و خواص سے بری ہی جو کہ بندون کے لیے ہین اور تیرے خداؤن مین یہ سب خواص تھے خدائی صفت یہ ہی کہ نہ اُس کے ہاتھ ہون نہ پاؤن نہ گوش و چشم نہ صدر و کمر نہ شکم و پشت ایک بقعہ نور ہو دیکھتا سب کو ہو اسکو کوئی نہ دیکھے سُنتا سب کی ہو ہر مقام پر موجود ہو ہر ایک بندے کے دل کا حال اُسپر روشن ہو تیرے خداؤن مین یہ صفات کہان ہین اور تیرے خداوند تصویر مین یہ صفت کہان ہی وہ تو سب مثل ہم سب کے تھے اور یہ تیرا خدا بھی مثل ہم سب کے ہی ہمارے خدا پر ہر ایک دل کا حال روشن ہی تیرے خدا کو اپنی پشت کی بھی خبر نہ ہوگی کہ پس پشت کیا ہوتا ہی خدائی صفت یہ ہی کہ وہ کسی سے نہ بنا ہو اُس کے سبب بنے ہون نہ اُس کے مان ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ زوجہ نہ بیٹا نہ بیٹی وہ ان سب باتون سے بری ہو یہ سب باتین ہمارے خدا مین نہین نہ اُس کے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بھائی نہ بہن تمھارے خداؤن کے تو مان بھی تھی باپ بھی بیٹا بھی بیٹی بھی بھائی بھی وہ مثل ہم سب کے اپنی زوجہ سے مباشرت کرتے تھے یہ صفت خدا کی نہین ہی کہ مثل بندون کے اُسکو بھی ضروریہ کی ضرورت ہو وہ ان سب خواہشون سے مبرا ہی یہ سواے بندون کے اور کسی مین نہین ہی پس یہ اوصاف خدا کے ہین خدا کے اوصاف مین سے یہ بھی ایک صفت ہی کہ وہ عادل ہو ظالم نہو ظلم نہ پسند کرے حی ہو یعنی ہمیشہ زندہ رہے اُسکو مثل بندون کے فنا نہو ہمیشہ قائم ہو پس اپنی عقل سے دریافت کرو کہ یہ جو اوصاف مین نے بیان کیے ہین یہ سب تمھارے خداؤن مین تھے مین نے جہان تک دیکھا اور سُنا ان مین سے کوئی صفت اُنمین نہ تھی اے ایوان خیال تو کرو کہ بندے کو اُس نے کس طور سے پیدا کیا اور نو ماہ تک کیونکر اُسنے شکم مادر مین اُسکی پرورش کی اور قبل ولادت کے کئی دن پیشتر پستان مادر مین وہ شیر پیدا کر دیتا ہی اور کیونکر اُسکی پرورش کراتا ہی اگر وہ یہ محبت نہ دے تو کبھی پرورش اولاد کی نہ ہو سکے

اگر کوئی یہ کہے کہ انسان عقل رکھتا ہی وہ اس خیال سے کہ یہ ہمارے خون سے بنا ہی اس سبب سے پرورش کرتا ہو تو حیوان کو دیکھو کہ وہ کیونکر اپنے بچون کی پرورش کرتے ہین جب تک وہ اس قابل نہین ہوتے ہین اُنکی پرورش کی کوشش کرتے ہین جہان وہ اپنی فکر معاش کے قابل ہوے پھر اُنکو جدا کر دیتے ہین پس یہ الفت جو والدین کے دل مین ہوتی ہی یہ خدا کی طرف سے ہوتی ہی اگر وہ نہ الفت دے تو کبھی نہ پرورش ہو سکے پس ان سب امرون سے ثابت ہوا کہ وہی خالق ہی جو سب کو پیدا کرتا ہی اور ہماری پرورش کرتا ہی جس نے یہ سب نعمات خلق فرمائے وہ وحدہ لاشریک لہ ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی وہ یکتا ہی اُسکا کوئی ہمتا نہین پس ایسے خدا کی بندگی لازم ہی نہ اُس خدا کی کہ جو مثل ہم سب کے حوائج ضروری رکھتا ہو اور وہ بھی مثل ہم بندون کے پیدا ہو جسنے یہ سب اشیا خلق فرمائی ہین وہی سب کا خدائے برحق اور مطلق ہی ہم سب اُسکے بندے ہین ہم کو اُسکی بندگی لازم ہی اُس نے اپنی قدرت سے جن وانس وملک پیدا کیے ہین انسان کو خاک سے جن کو آگ سے ملک کو نور سے ہم کو اشرف مخلوقات کا خطاب عطا فرمایا ہم کو عقل سلیم عطا فرمائی کہ جس کے سبب سے ہم حرام وحلال کی تمیز کر سکتے ہین اُسی پر خداوند کریم نے نبی خلق فرما کر ان تیز وسیلے ہم کو آگاہ کر دیا کہ جو ہم پر حلال ہین اور حرام ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم بھی مثل حیوان غیر ناطق کے ہوتے ہم کو اُس نے حیوان ناطق مقرر فرمایا مگر ہماری جنس کو جنس حیوان سے جدا کیا ہماری پیدائش کا طریقہ دوسرا مقرر کیا پس ہم اُسکی صفت وثنا نہین کر سکتے ہین ہماری یہ لیاقت نہین ہی کہ ہم اُسکی حمد وثنا کر سکین مگر ہم اُسکو وحدہ لاشریک جانتے ہین اور اپنا خالق برحق ہم پر کیا منحصر ہی جمادات ونباتات بھی اُسکے وحدانیت کی گواہی دیتے ہین بموجب شعر مشہور گیا ہے کہ از زمین روید، وحدہ لاشریک لہ گوید، پس ایسے خالق کی بندگی لازم ہی اور وہی سب کا خدا ہی یہ سب خدائے باطل تھے صرف وسوسۂ شیطانی سے ان سب نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا ای الیوان جب کہ قیامت کا دن ہوگا اور جو جو مر گئے ہین سب زندہ کیے جائنگے اُس دن یہ حال ہوگا کہ زمین تو آہنی ہوگی آسمان مسی ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا ابھی تو آفتاب کی پشت اس طرف ہی بروز قیامت اُسکا مُنہ اوپر کو ہوگا تمازت آفتاب سے یہ حال ہوگا کہ ہر ایک انسان جلا جاتا ہوگا از سر تا پا پسینے مین ہر ایک ڈوبا ہوگا خداوند کریم تخت عدالت پر جلوہ فرما ہوگا ہر ایک اعمال نیک وبد کی پرسش ہوگی جن کے اعمال نیک ہون گے جنھون نے اُسکی راہ مین جہاد کیا ہوگا جنھون نے اُسکو بخدائی مانا ہوگا اُن کے اعضا گواہی دینگے کہ اس نے ہم سے افعال نیک کیے ہین ہم سے اس نے ہمیشہ نیک کام لیے ہین ای الیوان وہ دن ایسا دن ہوگا کہ سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اپنے اعضا اپنے دشمن ہون گے کوئی کسی کا دوست نہ ہوگا میزان عدالت سامنے ہوگی سب کے اعمال تولے جاتے ہون گے پس جب اعضا اُن کے گواہی دینگے اور اُنکے اعمال بھی نیک ہونگے وہ داخل بہشت کیے جائینگے جن کے اعمال بد ہون گے اور اُن کے اعضا یہ گواہی دین گے کہ اسنے ہم سے بد افعال کرائے ہین چونکہ ہم اس کے قابو مین تھے بدین سبب ہم ناچار تھے پس وہ داخل دوزخ کیا جائے گا فرشتگان عذاب اُسکو کھینچ کر دوزخ مین لے جا کر ڈال دین گے اُسکو آتش دوزخ جلا دے گی اُسی دن ان سب خداؤن سے دریافت کیا جائے گا جنھون نے دنیا پر آکر گمراہی اختیار کی اور ہر ایک کو گمراہ کیا ہی ہر ایک کے ساتھ ایک مجمع اُنکے بندگی کرنے والون کا ہوگا خداوند کریم دریافت فرمائے گا کہ ہم نے تم کو دنیا پر اسواسطے خلق فرمایا تھا کہ تم ہماری برابری کرو اور دعوی خدائی کرو اور ہمارے بندون کو گمراہ کر دو اس لیے پیدا کیا تھا کہ ہماری

عبادت کرو اسکا جواب دو اس وقت وہ تمھاری خدائی کیا ہوئی کہ جو تم دنیا پر کرتے تھے وہ لوگ جو کہ یہان
خدائی کرتے تھے یا کرتے ہین کچھ جواب نہ دینگے خاموش سر جھکائے کھڑے رہینگے پھر جناب احدیت کی طرف
سے حکم ہوگا کہ بیان کرو اس وقت کیون نہین اپنی خدائی کی قدرت دکھاتے ہو تمھارے بندگی کرنے والے
بھی تمھارے ساتھ ہین اُن سب کی سوائے خاموشی کے کچھ جواب بن نہ آئے گا جواب بھی دینگے تو یہ دینگے
کہ ہم سے خطا ہوئی ہم نے ضرور ایک عالم کو گمراہ کیا سوائے تیرے کوئی خدا نہین ہے تو بیشک خدائے
برحق ہے ہم سب گمراہی پر تھے ہمنے بالکل دعوی باطل کیے تھے ہم بھی تیرے بندے ہین اور یہ بھی مگر
اُس وقت اس اقرار کرنے سے کیا ہوگا ایک مدت تک تو اپنی کفر ونفاق مین بسر کی اب اس اقرار سے
کیا ہوگا جب وہ اقرار کرینگے کہ ہم بندے ہین اور تو خدا ہے ہمارے دعوے باطل تھے صرف طمع دنیا کے
لیے تھے ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ہم کو اس افعال کی سزا ملے گی اگر ہم یہ جانتے تو
کبھی ایسے دعوے نہ کرتے اُس وقت خدا کی طرف سے خطاب ہوگا کہ ہم نے نبی خلق فرمائے اور ایسے
بندے خلق فرمائے کہ جنھون نے ہماری راہ مین جہاد کیے اور تم سب کو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی
تم نے اُنکے کہنے کو نہ سُنا بلکہ اُنپر ظلم وستم کیے کہ وہ تمھارے ہاتھون سے پریشان ہوے مگر وہ تمھاری پند و
نصیحت سے باز نہ آئے اس وقت تم کہتے ہو کہ ہم اس امر سے واقف نہ تھے اس وقت تو کچھ اور خدائی دکھاؤ
کوئی قدرت نمائی کرو تاکہ یہ سب بندے جو تمھارے پیرو ہین تمھاری خدائی کا کرشمہ دیکھین یہ لوگ سر جھکا
لین گے اُس وقت فرشتگان عذاب کو حکم ہوگا کہ انکو لے جاکر انکے افعال کی مع انکے بندگی کرنے
والون کے سزا دو قعر دوزخ مین ڈال دو جیسی انھون نے دنیا پر جاکر ہماری ہمسری کی اور ہمارے
اس قدر بندون کو گمراہ کیا اُسکی سزا پائین اُس وقت میدان حشر مین تلاطم ہوگا بندگان معتوب کو
فرشتگان عذاب کشان کشان طرف دوزخ کے لے جائین گے اُس وقت اُنکا کوئی بچانے والا نہوگا
وہ ہر طرف چشم حسرت و یاس سے دیکھین گے کہ کوئی تو ہم کو پناہ دے مگر کوئی نہوگا اے ایوان یہ حال بروز
قیامت اُن خداؤن اور اُنکے بندگی کرنے والون کا ہوگا اور جنھون نے دین اسلام قبول کیا ہوگا اور
اُس مذہب باطل کو ترک کرکے کفار سے مقابلہ کیا ہوگا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہوے ہونگے اُنکا بڑا مرتبہ
ہوگا اُن کو بہشت مین جگہ ملے گی غلمان و حورین خدمت کے لیے ہون گے میوے جنت کے کھانے کو قصر
اعلی رہنے کو آب سلسبیل و کوثر پینے کو ملے گا جن لوگون نے دنیا پر اپنے خالق کی وحدانیت اور اُسکے
کل کامون کو تعقل کے ذریعہ سے پہچانا ہوگا اور یہ جانا ہوگا کہ یہ سب صنعت ہمارے خدا کی ہے جس نے
ہم کو پیدا کیا ہے اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا پس میرے نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ تو بھی اس مذہب باطل کو ترک کر اس
امر کو اپنے دل مین تو خیال کرنے کہ بفضل خدا سمندر ضرور شکست کھائے گا اور ہاتھ سے اہل اسلام کے
قتل ہوگا سمندریہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا نہ طاق بھی فتح ہوگا خداوند تصویر بھی تیغ صاعقہ بار
سے اہل اسلام کے واصل جہنم ہوگا نہ طاق پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگا آئینہ اندام بھی صاحبقران
کے ہاتھ سے مارا جائے گا ایوان تاجدار قتل ہوگا نہ طاق برباد ہوگا سمندریہ کے تو دن پورے ہو گئے
سمندر شاہ کا خاتمہ ہوا جاتا ہے اے ملکہ ایوان تو اپنی جان کو غنیمت جان اور دین اسلام قبول کر میری
اطاعت کر ورنہ یاد رکھ کہ تیرا جان بر ہونا میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہے اور یہ بھی یاد رکھ کہ اب یہان دین اسلام
کا ڈنکا نہ بجنا خارج از امکان ہے آیندہ تجکو اپنے فعل کا اختیار ہے تو اپنے مزاج کی مختار ہے یہ جو خواجہ
نے کہا ایوان خاموش آنکھین بند کیے ہوے سُنا کی پہلے تو خیال کر رہی تھی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون

جب خواجہ نے یہ تقریر کی تو اس نے آنکھ کھول کر دیکھا اب اسکو معلوم ہوا کہ خواجہ مجکو اسیر کر لائے ہین اور یہان مجکو باندھ دیا ہی اور میری زبان مین سوزن دی ہی جب یہ امر اسپر ثابت ہوا اسنے یہ بھی خیال اپنے دل مین کیا کہ در اصل اہل اسلام کا خدا اثر از بر دست و برحق ہی اور یہ سب خدا جو بیان کیے جاتے ہین باطل ہین یہ خیال کرکے خواجہ کی طرف اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکالیے تاکہ مین کچھ کلام کرون یہ جو اشارہ سے الوان نے کہا خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمر ثانی بھی ترسے بے خوف مثل اپنے باپ اور دادا کے ہین فوراً بڑھکر اسکی زبان سے سوزن لے لی اب اسکی زبان قابو مین آئی چونکہ ابھی تک یہ مسلمان تو ہوئی نہ تھی جب زبان قابو مین آگئی تو اس نے کیا خیال کیا کہ سحر کرکے کمند کو جلا دون اپنے کو قید سے رہا کرون خواجہ کو اسیر کرون اس حرکت کی سزا دون سحر جو یاد کرتی ہی بالکل یاد نہین بسبب برکت کمند آصفا و باصفا کے اسنے قصد کیا کہ کمند کو خوب زور کرکے توڑ ڈالون جس قدر زور اور طاقت کرتی ہی اسی قدر اور کمند کستی جاتی ہی جب اس نے دیکھا کہ نہ میرا سحر کام دیتا ہی نہ طاقت جب تو ناچار ہوئی اور خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای خواجہ یہ جو تم نے بیان کیا کہ خدا ہمارا ایسا ہی اور ایسا ہی اور ہمارے خداؤن کی مذمت کی یہ سب تقریر تمہاری بہت درست اور راست ہی مگر ہمارے خداؤن مین بھی وہ قدرت تھی کہ جس کے سبب سے انھون نے زمین و آسمان خلق کیے ہم سے بندے پیدا کیے اور بہت سی قدرتین دکھائین اور جواب ہمارے خدا ہین انکی قدرت ظاہر ہی جس طور سے تم اپنے خدا کی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ سب اشیا ہمارے خدا نے خلق کین اور جو ہمارے خدا تھے اور ہین وہ سب باطل تھے اور ہین ہمارے خدا کے بندے ہین مثل ہمارے اور تمہارے بس یہی دلیل ہم بھی بیان کرتے ہین کہ یہ سب چیزین ہمارے خداؤن نے پیدا کی ہین اپنی قدرت سے پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین ایسے جاگتی جوت کے خداؤن کو چھوڑکر خداے نادیدہ کی پرستش کرون اور اپنے مذہب قدیم کو ترک کرون یہ کو کبھی نہ ہوگا یہ کہکر الوان نے جھوٹ سچ بہت سی تعریف اپنے خداؤن کی کی خواجہ نے کہا کہ ای الوان مین نے تیرے روبرو خداوند کریم کی وحدانیت بیان کی مگر تیرے دل پر کچھ اثر نہ ہوا کسی شاعر نے سچ کہا ہی شعر

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ ٭ باب زمزم و کوثر سفید نتوان شد ٭

کیونکر ہوسکتا ہی کہ تیرے قلب سیاہ پر میری تقریر اثر کرے یہ کیونکر ہوسکتا ہی جس کے مقدر مین دین اسلام سے مشرف ہونا نہ تحریر ہو وہ کیونکر مسلمان ہو تیرے مقدر مین قتل ہونا میرے ہاتھ سے کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہی اور تیری قضا آگئی ہی پھر کیونکر تو ظلمت کفر سے نکلے اور روشنی اسلام سے تیری آنکھین روشن ہون تیرا قلب اس قدر تاریک بسبب ظلمت کفر کے ہو رہا ہی کہ وہ شمع اسلام کے نور کو قبول نہین کرتا ہی خیر مین اتمام حجت کے لیے پھر چند کلمہ بیان کرتا ہون اگر ابکی مرتبہ تو نے قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا کیونکہ میرے قلب پر سانپ لوٹ رہے ہین کہ صاحبقران تیرے سبب سے سحر مین مبتلا ہین اور بہت سے سرداران اسلام دریاے سحر مین قید ہین جب تو قتل ہوگی وہ لوگ رہائی پائین گے یہ کہکر خواجہ نے اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے اور ہر طرح ثابت کیا یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے بیان کی کہ فوراً الوان کے دل پر سے زنگ کفر برطرف ہوا خواجہ نے اپنی آب تقریر سے زنگ کفر کو صفحہ دل الوان پر سے دھو دیا خواجہ کی تقریر سنکے الوان نے جو خیال کیا تو اس کے دل نے اس سے کہا کہ خواجہ سچ کہتے ہین کہ یہ سب خداے باطل تھے کسی نے میری آکر کمک نہ کی اور خیال کرنے کا مقام ہی کہ اہل اسلام

کس بلا مین مبتلا تھے اور کیونکر وہ رہا ہوے مین نے سب عیارون کو اسیر کر لیا تھا وہ کیونکر میرے قبضہ سے نکل گئے اس سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کیونکر مجکو اسیر کر لایا کیونکہ جہان مین بیٹھی ہوئی تھی وہان بڑے بڑے ساحر بردست تھے یہ کیونکر مجکو گرفتار کر لایا گو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ خداے نادیدہ نے کس طور سے اُن سردارون اور عیارون کو بچایا اور کس آسانی سے عطارد میری وزیرزادی قتل ہوئی کہ جسکی نسبت یہ گمان بھی نہین ہو سکتا تھا کہ کوئی اسکو قتل کرے گا اور یہ سب رہا ہون گے مگر کس آسانی سے برق تانی نے عیاری کرکے سب کو رہا کیا اور میرے لشکر کو تباہ کیا کہ کوئی باقی نہ رہا اور قران ثالث نے کس عیاری سے عطارد کو قتل کیا کہ مجکو خبر بھی نہ ہوئی دراصل یہ سب اہل اسلام کے خدا کی برکت ہی اگر تمھارے خدا برحق ہوتے تو کبھی ایسا نہ ہوتا ضرور خبر لیتے اور اُن دشمنون کی طاقت ہم نہ ہوتی اور یہ نوبت نہ ہوتی مین نے کس تدبیر سے عیارون کو اسیر کر لیا میری تیلیون نے سب کو اسیر کر کے میرے حوالہ کیا مگر جب خواجہ و قران کو پکڑنے گئین تو غائب ہو گئین ایک بھی نہ آئی جب مین بہت پریشان ہوئی تو سامری بہشت سے تشریف لائے وہ تیلیان اُن کے پاس تھین بلکہ خواجہ و قران بھی اُن کے پاس تھے یہ کیا ہوا کہ مین اسیر ہو گئی مین تو بموجب سامری کے فرمانے کے بہشت کی سیر کو اُن کے قریب آئی تھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے یہی تقریر خواجہ سے کی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ایوان تو بڑی نادان اور احمق ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب تک اُنکی قضا نہ آتی وہ کیونکر تیرے ہاتھ سے مارے جاتے بلکہ تیرے لشکر اور عطارد کی قضا آ گئی تھی کہ وہ لوگ مارے گئے اسی سے قدرت خداوند کریم ظاہر ہی اے ایوان تو ہی دیکھ کہ تو نے کس طور سے عیارون کو اسیر کیا اور مین نے کیونکر تجھ سے لے لیا اے ایوان تجکو اپنی تیلیون پر بھروسا تھا وہ بھی میرا کچھ نہ کر سکین مین نے اُنکو بھی اسیر کر لیا اور تیرے اوپر عیاری کی تو ایسی احمق ہی کہ تو نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ بھلا سامری کہان اور پردہ دنیا کہان فرض کردم کہ وہ بموجب تم سب کے گمان ناقص کے خدا تھے اور بہشت مین جا کر مقیم ہوے تھے تو اُنکو کیا غرض تھی کہ وہ یہان آتے اور دربار مین شریک ہوتے بس یہ خیال دل مین کرنے تھی اُنکو کیا ضرورت تھی کہ وہ بندونکے پاس آتے یہ نہین ہو سکتا ہی بس اگر ایسا ہوتا تو وہ کیا یہان آتے جس بندے سے کے بلانے کی ضرورت ہوتی وہ اُسکو طلب کر لیتے اری ایوان یہ سب عیاری تھی مین نے اسی سبب سے یہ عیاری کی تھی تاکہ مین تیرے اوپر قبضہ کر لون یہ کہکر سب اپنی عیاری کی حالت بیان کی اور کہا کہ مین نے تجکو اس تدبیر سے اسیر کر لیا مین تو سمندر اور کل اہل دربار کو اسیر کر لیتا اور آج سبکا خاتمہ کرتا مگر ابھی اُنکی زندگی باقی تھی اُنکا رشتہ حیات ابھی قطع نہ ہوا تھا کہ سمندر کو اُس کے ایک دوست زحل جادو نے آکر خبردار کیا وہ ہوشیار ہو گیا اور لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مجکو اسیر کرے یا قتل مگر کوئی میرا کچھ نہ بنا سکا مین بلاخوف چلا آیا اری ایوان تیرے اور تیرے سردارون کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا تھا کہ مین نے اُن سب کو اسیر کر لیا تیرے سب سردار میرے پاس اسیر ہین اری ایوان سامری و دیگر ساحران جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے وہ سب بچہ شیطان تھے اور جو کہ اب موجود ہین وہ بھی اُسی قسم سے ہین ان سب پر لعنت کر اور دین اسلام قبول کر یہ تقریر جو خواجہ نے کی اور وحدانیت خدا بیان کی زنگ کفر آئینہ دل ایوان سے تو دور ہو چکا تھا اور نور اسلام اپنا جلوہ کر چکا تھا شمع اسلام نے اپنی روشنی سے اُس کے قصر قلب و دل کو روشن کر دیا تھا خواجہ سے کہنے لگی

کہ اے خواجہ مین دین اسلام اس شرط سے قبول کرتی ہون کہ تم مجھ سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ مین
تمہاری شریک ہوکر سمندر شاہ سے مقابلہ کرون اور اسکو یا اُس کے اہل لشکر کو قتل کرون کیونکہ اسکے
کئی سبب ہین اول تو یہ کہ میری بھائی سے اور سمندر شاہ سے بڑی ملاقات تھی اور مین سمندر شاہ
کو مثل بھائی کے خیال کرتی ہون بھلا تم ہی بتاؤ کہ کسی بہن نے آج تک اپنے بھائی کو قتل کیا ہی جو مین
قتل کرون اور دوسرے مجکو خود اُس سے ایک اُنس دلی اور محبت قلبی ہی مین کیونکر یہ گوارا کرونگی کہ جس سے
محبت ہو اُس سے ساتھ بدی کے پیش آؤن اور اسکو قتل ہوتے دیکھون مین جو یہان آئی تھی تو صرف محبت
سمندر مین آئی تھی اُس کے دشمنون کو قتل کرتی صرف یہ بہانہ تھا کہ مین اپنے بھائی اور نانی کے خون
کا عوض لینے آئی ہون اگر یہ ظاہر کرتی کہ سمندر کی کمک کو آئی ہون تو سمندر کو غرور ہوتا کیونکہ اُسنے
اکثر مجکو اور میرے بھائی کو طلب کیا مگر مین نے اور میرے بھائی نے چند سببون سے انکار کیا اول تو ہم اور
وہ ایک مدت تک ایک بادشاہ کے یہان رہے ہم ملازم تھے اور وہ بادشاہ کا لے پالک تھا مگر ہمارا اور
اُسکا مرتبہ ایک تھا جب اُسکو یہ ثروت اور حشمت نصیب ہوئی ہم نے اور بھائی نے یہ خیال کیا کہ اب
سمندر سے ملنا محض نادانی ہی کیونکہ وہ ہم کو نظر حقارت سے دیکھیگا اور کچھ وقعت نہ کریگا ہم کو صدمہ
ہوگا بس اس سے کنارہ کشی بہتر ہی اس سبب سے کوئی عذر معقول کر دیا دوسرے ہم نے اور بھائی نے
ملازمت خداوند نہ طاق کی ترک کی اور اپنے مقام پر آکر سحر کو اپنے درست کرنا شروع کیا ایسی محنت
و مشقت کی کہ ہمارے مثل کوئی نہ تھا بھائی نے وہ ایک سحر تیار کیا کہ اُسکے سبب سے ہم نے سرکشی کی خداوند
کو خراج دینا موقوف کر دیا اس سبب سے کہ یہ امر ہم کو بہت ناگوار ہوا کہ سمندر کو خداوند نے ہم پر فوق
دیا گو ہم لوگ عرصہ بعید سے خداوند کے نمک خوار تھے اور بہت سی خیر خواہیان کین اُسکا کچھ خیال
نہ کیا بس ہم نے سرکشی پر کمر کسی بڑی بڑی کوشش کی گئی کہ ہم خراج دین مگر کچھ نہ ہوا اسی سبب سے
ہم کو سمندر سے بھی رنج تھا گو وہ بے خطا ہی اسکی کوئی خطا نہ تھی دوسرے یہ خیال کیا کہ ہم لوگ تو خداوند
سے سرکشی پر آمادہ ہین کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر ہم کو غافل پاکر اور اسیر کرکے خداوند کے سپرد کر دے
ہم تو اُسکی محبت اور دوستی پر اُس سے غافل ہون وہ پردہ الفت مین ہم سے عداوت کرے صرف
بخیال خیر خواہی اور نمک حلالی کے اس وجہ سے ہم ہمیشہ اُس کے پاس آنے سے انکار کرتے رہے
جب بھائی صاحب برائے علاج نانی امان یہان آئے اور سمندر نے اُنکی قدر و منزلت کی اور کوئی
کبر و غرور کی بات نہ کی بہت اچھی طرح سے پیش آیا بہت عزت و آبرو کی اور بڑی خاطر سے ملاقات کی جو کچھ
بھائی صاحب نے کہا اُس نے بسر و چشم قبول کیا اسکی ہم کو امید نہ تھی اے خواجہ تم خود واقف ہو جس
طور سے سمندر پیش آیا اُس نے بھی وہی طریقہ برتا جیسا کہ قبل مین ہمارے اُس کے برتاو تھے یہان
تم نے بھائی صاحب کو قتل کیا بھائی صاحب قتل نہ ہوتے نہ وہ اپنے ایسے سحر کو یون برباد کرتے یہ صرف
الفت سمندر اور اُس کے برتاو نے کیا جب مجکو اس امر کی خبر ہوئی چونکہ مین تو سمندر کے ملاقات
کی مشتاق تھی یہان آئی اُس نے ابھی تک میرے ساتھ کوئی بُرائی نہین کی نہ کسی قسم کی میری بے عزتی
کی نہ میرے ساتھ کوئی خراب برتاو کیا بلکہ وہ اپنا بزرگ مجکو خیال کرتا ہی اور بہت عزت کرتا ہی اسی کے صلہ مین
بھائی نے بھی اپنی جان لڑا دی اور اس نوبت کو پہونچی کہ مثل گنہگارون کے تمہارے روبرو بندھی ہوئی کھڑی
ہون اور کچھ نہین کر سکتی ہون صرف اُسکی الفت اور عزت کرنے کا سبب ہی نہ وہ اس طور سے پیش آتا نہ
ہم کو اس امر کی جرأت ہوتی تیسرے سمندر میرے سامنے کا بچہ ہی مین نے اُسکو گود دیون مین پالا ہی

پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری شریک ہوکر اُس سے مقابلہ کرون جو تجھے مین نے اُسکا نمک بھی کھایا ہی
پس ایسی حالت مین اُس سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف ہی اور نمک حرامی ہی ہان اگر وہ کوئی بے عنوانی
کرتا اور میری عزت وآبرو نہ کرتا اُس وقت مین ایسا ہو سکتا تھا پس اس امر سے مین آپکے شریک
ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی ہان جب کسی اور سے مقابلہ ہوگا اور کوئی وقت سخت آپ پر یا آپ کے
لشکر پر پڑے گا آپ مجکو یاد فرمائین گے یا مجکو خبر ہوگی مین آکر ضرور کمک کرونگی اور اپنی جان عزیز آپ پر
اور صاحبقران پر نثار کرونگی کیونکہ مین آپکے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتی ہون اول تو یہ کہ آپ
نے مجکو دین اسلام بتایا جو کہ سچا دین ہی اور کفر وضلالت سے نکالا دوسرے یہ بہت بڑا احسان کیا
کہ مجکو قتل نہ کیا اگر آپ قتل کر ڈالتے تو مین کیا کرتی کسی کو خبر بھی نہ ہوتی سوے جہنم چلی جاتی وہان آگ
مین جلائی جاتی پس یہ دونون آپ کے احسان تاحیات اپنے مین فراموش نہ کرونگی اور آپ کی بندہ
احسان رہونگی اور آپکے دشمنون سے علاوہ سمندر کے مقابلہ کرونگی جہان تک ممکن ہوگا اپنی جان
عزیز نہ کرونگی اُن کے قتل کی کوشش کرونگی کیونکہ ابھی تو صاحبقران کو بڑے بڑے مرحلے طی کرنا ہین کوئی
سمندر ہی پر خاتمہ اس جنگ وجدل کا نہین ہی اور اس امر سے بھی آپ اطمینان رکھین کہ اگر آپ کے
شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی تو مین اُسکی بھی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی مین یہان سے
سیدھی اپنے مقام کو چلی جاونگی اور ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا کرونگی اور اُس مقام پر سے کبھی
باہر نہ آونگی ہان جب کوئی وقت سخت آپ پر آئے گا اُس وقت ضرور آونگی یا جو کوئی بلا آنے والی
ہوگی اور مجکو معلوم ہوگا اُس سے آگاہ کرونگی پس اگر آپ کو ان دونون شرطون سے میرا مسلمان ہونا
قبول ہو تو رہا فرمائیے ورنہ آپ کو اختیار ہی مین ان شرائط سے مسلمان ہوئی ہون خواجہ نے یہ تقریر
الیوان کی سُنکے تامل کیا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ ای الیوان یہ مجکو کیونکر یقین آئے کہ تو سمندر کی
شریک نہ ہوگی اور نہ مقابلہ کرے گی سمندر کی طرف سے کیونکہ جب یہ امر میرے اوپر ظاہر ہو چکا ہی کہ تو
سمندر سے الفت رکھتی ہی اور اُس الفت کے سبب سے میری شریک ہوکر اُس سے مقابلہ نہین کرتی ہی
پس جب تیرا اُسکا سامنا ہوگا اور تو اُسکو مایوس پائے گی ضرور اُسکی شریک ہوکر مقابلہ کرے گی
پس اُسوقت جب مین تجکو یاد دلاؤنگا کہ تو نے کیا اقرار کیا تھا تو اُس وقت جو مناسب ہوگا تو جواب
دے گی مجکو پھر تیرے اسیر کرنے کی تکلیف ہوگی تو تو دھوکا کھا چکی ہی میرے مکر مین مشکل سے آگئی مگر مین
وہ عیار ہون کہ تجکو پھر اسیر کرونگا یہ امر میری دانائی کے خلاف ہی کہ اس وقت تو مین تیرے مکر
مین آکر تجکو رہا کر دون اور اپنے کو آیندہ زحمت مین مبتلا کرون اور بندگان خدا جو کہ تیرے ہاتھ سے اُسوقت
مین لشکر صاحبقران کے قتل ہون اُنکا خون اپنے سر پر لون مین ایسا نادان نہین ہون کہ تیرے
فریب مین آؤن مین خود ہزارون کو فریب دیا کرتا ہون ایسے ایسے مکر میرے روبرو ہمہ وقت حاضر
رہتے ہین پس مین تو کبھی یہ امر قبول کرونگا دیدہ ودانستہ اپنے کو آفت مین نہ مبتلا کرونگا یہ جو خواجہ
نے تقریر کی الیوان نے کہا کہ ای خواجہ تم اس امر سے مطمئن رہو کہ مین اپنے قول کے خلاف کرون
اس وقت تم سے اپنی جان بچانے کے لیے مکر کر کے مسلمان ہون اور تم سے جھوٹ بولون اور اپنی جان
بچاؤن جب تم مجکو رہا کر دو مین تم سے منحرف ہو جاؤن اور پھر تم سے مقابلہ کرون ای خواجہ مین یہ امر کر کے
اپنے کو تمام عالم مین عہد شکن وپیمان شکن مشہور کرون اور مثل ہلال عید کے انگشت نما ہون ہر ایک
صاحب میری صحبت سے احتیاط وپرہیز کرین اور میرے قول کو دروغ جانین ای خواجہ انسان کے

جسم بھر مین ایک زبان ہی اسی زبان کے ذریعہ سے انسان ہر امر کا اقرار کرتا ہی اور لوگ اُسکی زبان پر اعتبار کرتے ہین پس جب زبان ہی کا ٹھیک نہ ہو اور وہ اپنے قابو مین نہ ہو تو بیکار ہی کہ کسی وقت کچھ کہا اور پھر اُس کے خلاف کیا جو صاحبان وضع ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین کبھی اُس کے خلاف نہین کرتے ہین چاہے پھر سر تن سے جدا ہو جائے جو اقرار کر لیا کبھی اُس کے خلاف نہ کرینگے جو کہ عالی خاندان ہین اور جن کے حسب و نسب مین فرق نہین ہی وہ کبھی اپنے قول و قرار سے نہین پھرتے ہین جان جانے کو اچھا جانتے ہین مگر اپنی بات سے پھرنے کو برا خیال کرتے ہین اے خواجہ جس کے باپ یا مان مین فرق ہوتا ہی اُسکی دو زبانین ہوتی ہین اور جو ایک مان اور ایک باپ سے ہوتا ہی اُسکی ایک زبان ہوتی ہی پس میری تو ایک ہی مان اور ایک ہی باپ تھا مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر میری جان بھی جاتی رہیگی تو اب مین کبھی سمندر کے شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگی تم پر کیا منحصر ہی جو کوئی اہل اسلام سے ہو اور تمہارے مقابلہ کا تو دل مین خیال بھی نہ لاؤنگی ہان اگر میرے باپ یا مان مین فرق ہوتا تو مین ایسا کرتی اے خواجہ جس کے باپ دو ہین اُسکی زبانین بھی دو ہین اگر سمندر مجکو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہوگا اور قتل بھی کر ڈالیگا مگر مین اُسکی شرکت نہ کرونگی قتل ہونا گوارا ہی مگر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی جو تم سے قول کر لونگی اُسکے خلاف کبھی نہ کرونگی اسوقت کا قول و قرار میرے سر کے ساتھ ہی اسی طور سے اگر تم مجکو اس وقت خواہ اور کسی وقت قتل کر ڈالو یہ کہو کہ مین اس شرط سے تجکو قتل نہ کرونگا کہ تو سمندر سے مقابلہ کر اور اُسکو قتل کر تو اپنا قتل ہونا قبول کرونگی مگر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی کیونکہ سمندر نے میرے ساتھ اسوقت تک کوئی برائی نہین کی ہی پس کیون مین اُس کے ساتھ برائی کرون اور اپنے کو انگشت نما کرون کہ الوان نے بخوف جان اہل اسلام کی شراکت کرکے سمندر سے مقابلہ کیا اور برسون کی ملاقات کا خیال نہ کیا ہان اگر سمندر کوئی برائی بھی کرتا تو اُس وقت بھی مین ایک مرتبہ درگذر کر جاتی اور اُسکو سمجھاتی اگر وہ خیال کرتا اور کوئی حرکت نہ کرتا تو خیر ورنہ اُس وقت مین جب اُس سے بڑی بڑی میرے خلاف طبع حرکتین ہوتین اُسوقت ضرور دشمن ہو جاتی دوسرے اگر اب کوئی میرے خلاف مزاج سمندر سے حرکت ہو اُس وقت ہان ٹھیک ہی کہ مین پہلے اُس سے عذر کرون وہ اگر اُسپر نادم ہو اور قائل ہو تو خیر ورنہ اُس وقت مین مین اپنی راے سے کام لون جو راے میری راے دے اُسپر عمل کرون پس مین ایسی حالت مین سمندر سے خلاف نہین ہو سکتی ہون نہ اب اُس کے شریک ہو سکتی ہون اُسکی تو شراکت غیر ممکن ہی کہ مین اُسکے شریک ہون کیونکہ میرے اُسکے زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ وہ کافر ہی اور مین متبع اسلام ہوتی ہون پس کافر اور مسلمان کی شراکت کیسی اے خواجہ تم اس امر کا خیال نہ کرنا کہ مین اس وقت تم کو دھوکا دے کر اپنی جان بچا لون یا خوف جان سے مکر کرتی ہون مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون نہ خوف جان سے مکر کرتی ہون کہ اس وقت تم مجکو رہا کر دو اور مین تم سے دغا کرون اور اپنے ذمہ یہ الزام لون کہ الوان نے خوف جان سے خواجہ سے مکر کیا اور ایک جھوٹا اقرار کرکے اپنی جان بچائی یہ بڑی مکارہ ہی اسکی بات کا اعتبار نہین ہی ہر در اسکے باپ مین فرق تھا جب تو اسکی زبان مین بھی فرق ہوا اگر یہ خواجہ سے جھوٹ نہ بولتی تو اسکو خواجہ رہا نہ کرتے ضرور قتل کرتے اس نے اپنی بات کا کچھ خیال نہ کیا جو کہ صاحبان لیاقت اور صاحبان وضع ہین اُن کے نزدیک میری کچھ قدر نہ ہوگی اور کوئی میری عزت نہ کرے گا اگر مین اپنے قول پر قائم رہونگی تو سب قدر کرینگے اور میرا نام نیک ہمیشہ دنیا پر قائم رہیگا گو تاوان برا کہین گے مگر نیکے کہنے سے کیا ہوتا ہی وہ اپنا سر کھائین گے اے خواجہ اگر مین اپنے قول کی صادق نہ ہوتی اور مین یہ خیال کرتی کہ مجھ سے پابندی

شہید نہ کی جاؤنگی تو مین کبھی اس امر کو تم سے نہ کہتی نہ کبھی ایسی تقریر کرتی دوسرے طریقہ سے اپنی جان
بچاتی تم سے مکر کرتی اب یہ مین کبھی نہ کرونگی کہ مسلمان ہوکر پھر کفر اختیار کرون اور اپنے کو راہ ضلالت
مین سرگردان کرون یہ کام عقلمندون کا نہین ہی ای خواجہ جو مین اسوقت کہتی ہون اُسی پر قائم
رہونگی اُس کے خلاف نہ کرونگی ای خواجہ جب آپ مجکو رہا کرینگے مین یہان سے سیدھی اپنے مکان
پر جاؤنگی ایک گنبد بنا کر اُسمین بیٹھ کر عبادت کرونگی کبھی باہر نہ نکلونگی ہان جب آپ طلب کرینگے
اُس وقت کی تو قسم نہین کھاتی ہون یا جب مجکو یہ معلوم ہوگا کہ اہل اسلام پر کوئی بلا آئی ہی اُسوقت
ضرور اُس گنبد سے باہر آؤنگی ورنہ کبھی نہ باہر آؤنگی نہ اب مین سمندر کے پاس جاؤنگی کہ مجکو اُسکی
صورت دیکھکر کچھ خیال ہو نہ مین اپنے حال سے سمندر کو آگاہ کرونگی سیدھی اپنے مقام کو جاؤنگی جو کچھ
مال و اسباب میرا یہان ہی سب مین نے سمندر کو دیا اُس سے بھی ہاتھ اُٹھا دیا کیونکہ جب مجکو دنیا سے کوئی
غرض نہین ہی تو مال دنیا میرے کس کام کا ہی خواجہ اب آپ چاہیے میرے قول پر اعتبار فرمائیے
چاہیے نہ فرمائیے جو کچھ مجکو عرض کرنا تھا مین نے عرض کیا قبول فرمانے کا آپ کو اختیار ہی جب یہ تقریر
ایوان نے اپنی ختم کی خواجہ خاموش کھڑے سُنا کیے جب وہ ختم کر چکی خواجہ نے اُسکی تقریر دل
لگا کر سُنی اور خیال کیا تو اُس کے کلام سے بوے صداقت پائی گئی اور سارا کلام اُسکا صداقت
سے خواجہ نے مملو پایا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام کو بھی پایا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ جو کچھ
کہتی ہی سچ کہتی ہی اور اپنے قول پر دائم رہیگی اور کبھی اپنے عہد سے نہ پھریگی قول کی دھنی معلوم
ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ مسلمان بھی ہوگی کیونکہ اسکے چہرے پر آثار اسلام پائے جاتے ہین
یہ تصور کر کے اور کچھ دیر فکر کر کے خواجہ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای ایوان ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین
گو ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ مکر کرتا ہی یا سچ کہتا ہی مگر شرع سے مجبور ہین کہ ہماری شرع مین
یہ امر ہی کہ جو دین اسلام قبول کرے اُسکو قتل نہ کرو خواہ وہ کسی طور سے قبول کرے خواہ مکر کرتا ہو خواہ
در اصل اسلام قبول کرنے پر راضی ہو تم اُسکو رہا کر دو خدا فرماتا ہی کہ ہم اُسکے حال سے واقف ہین اگر
وہ بُرائی کریگا ہم اُسکو بدی کی سزا ضرور دینگے ای ایوان تو نے جو کچھ کہا مین نے قبول کیا مگر ساتھ
دو شرطون کے اول تو یہ کہ تو اسم اعظم صاحبقران رہا کر دے اور اپنے دریاے سحر کو مٹا دے اور سب
اہل اسلام کو رہا کر دے اُنپر سے اپنا سحر اُتار لے اور صاحبقران پر سے بھی اور یہان سے چلی جا اور جو کچھ
تو نے کہا ہی اُسپر پابند رہ دوسرے یہ کہ اب کبھی سمندر رہ مین نہ آنا اگر تو اسکے خلاف کرے گی تو یاد رکھ
کہ مین ابکی مرتبہ تجکو زندہ نہ چھوڑونگا ایوان نے جواب دیا کہ خواجہ مین نے پہلے ہی عرض کیا ہی کہ
مین اب سمندر رہ نہ جاؤنگی نہ سمندر کے شریک ہونگی جب مین اقرار کر چکی ہون تو پھر کیون مین اپنے
اقرار کے خلاف کرونگی یہ کبھی نہ ہوگا کہ اقرار کے خلاف کرون دوسری شرط کا آپکے مین خود اقرار
کر چکی ہون پہلے شرط کا آپ کے یہ جواب ہی کہ مین نے پہلے ہی اس امر کا اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ
جب آپ مجکو رہا فرمائینگے مین پہلے اسم اعظم امیر رہا کر دونگی اُسکے بعد اُنپر سے اپنا سحر اُتارونگی
دریاے سحر کو مٹا دونگی اہل اسلام کو رہا کر دونگی کیا مین یہ کرتی کہ ان سب کو اسی آفت مین مبتلا
چھوڑ کر چلی جاتی پھر میرے مسلمان ہونے سے آپ کو فائدہ کیا ہوتا اس امر کا آپ کو ظاہر کرنا بیجا تھا
مین نے یہ دونون شرطین آپ کی بدل قبول کین خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے تمہاری دونون
شرطین قبول کین مگر ای ایوان اس امر کا خیال رہے کہ جب کوئی وقت سخت ہم پر آئے ضرور

اگر کمک کرنا ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان رکھین کہ یہ کنیز ضرور حاضر ہوگی یہ کہکر ایوان نے عرض کیا کہ ای
خواجہ ایک اور میری عرض ہی خواجہ نے کہا کہ وہ بھی بیان کرو ایوان نے عرض کیا کہ وہ عرض یہ ہی کہ جب
کوئی بلا میرے اوپر نازل ہو یا مین کسی آفت مین مبتلا ہون اور آپ کو معلوم ہو تو ضرور کمک فرمائیے گا خواجہ
نے جواب دیا کہ ای ایوان تو اس امر سے اطمینان رکھ جب ہم کو تیرے حال سے آگاہی ہوگی کہ تو فلان
آفت مین مبتلا ہی تو ہم ضرور تیری کمک کرینگے اور میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اہل اسلام تیری کمک کو موجود
ہون گے خود صاحبقران تیری کمک کو تیرے مقام سکونت پر آئین گے یہ سنکے ایوان نے عرض کیا
کہ اب آپ مجکو رہا کرین اور طریقہ دین اسلام اپنی زبان سے فرمائین تا کہ مین اُس سے آگاہ ہون یہ سنکے
خواجہ نے ایوان کو بڑھکر کمند اصفا و باصفا سے رہا کیا اور کہا کہ لے مین نے تجکو چھوڑ دیا تو اپنے قول
پر ثابت قدم رہنا یہ کہکر خواجہ ایوان کے پاس سے ہٹے اُس وقت ایوان نے اپنے دل مین خیال
کیا کہ ذرا خواجہ کا امتحان تو لو کہ اب یہ تو رہا کر چلے ہین اور مین انکے قبضہ مین نہین ہون گو مین اقرار
کر چکی ہون کہ بدی نہ کرونگی نہ در اصل اب مین بدی کرونگی انکو اسیر کر کے رہا کر دونگی یہ خیال اپنے دل
مین کر کے اب جو سحر کا خیال کیا تو سحر بھی یاد تھا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ جو حرکت ایوان نے کرنے کا قصد
کیا ہی صرف خواجہ کے امتحان کے لیے کہ یہ اب میرا کیا کر سکتے ہین کیونکہ مین تو رہا ہون یہ امر اُس نے خیال
کر کے خواجہ کی طرف چین بر جبین ہو کر کہا کہ ای خواجہ تم نے اسوقت بڑا دھوکا کھایا تم سا دانا میرے دام
تزویر مین پھنسا دیکھو یون دھوکا دیتے ہین تم کو یہ خیال باصل نہ آیا کہ مین صرف اس کے کہنے پر اسکو رہا
کیے دیتا ہون اگر کوئی یہ بدی کرے اور رہا ہو کر اپنے قول سے پھر جائے تو کیا ہو کوئی بھی اس طرح اپنے دشمن
کو صرف اُسکی تقریر سنکے یون چھوڑ دیتا ہی کوئی عقلمند ایسا نہ کرے گا ایسے عدو کو کہ جس کے قتل پر آمادہ ہو
اُسکو صرف اُسکی تقریر پر رہا کر دے اور اپنی جان کا کچھ خیال نہ کرے اب تم میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاؤ گے
مین اُسوقت مجبور تھی کہ تمہارے قبضہ مین تھی جو تم نے کہا مین نے قبول کیا اور تم سے مکر کیا اپنی جان
بچائی بھلا تم ہی خیال کرو کہ مین کیون اپنا مذہب آبائی ترک کرتی اور دین اسلام قبول کرتی صرف یہ تدبیر
جان بچانے کی تھی اب تو میری جان تمہارے ہاتھ سے بچ گئی اب تم میرا کیا کر لو گے ایک جنبش لب مین
مین تمہارا کام تمام کر دونگی اس وقت تو تم میرے ہاتھ لگے ہو جو تقریر اسکی خواجہ نے سنی اور اُسکے
تیور بدلے پائے اپنے دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا کہ بدون سمجھے اور بوجھے صرف
اُسکی تقریر سنکر اور چہرہ پر آثار نور اسلام دیکھکر اور اُس کے قول کو سچ جان کر رہا کر دیا اب اس کے ہاتھ
سے جان کا بچنا محال ہی بڑی نادانی کی خیر جو مرضی خدا یہ اپنے دل مین کہکر اور دل سے کہا کہ اگر اسی کے ہاتھ
سے قضا آئی ہی تو کیا چارا ہی مین نے تو موت کا خیال ہی ابھی تک نہین کیا ہی نہ کبھی کرونگا ای دل مین
بھی تو مثل اپنے دادا عمر اول کے موت سے خوف کرتا ہون ایسی بری چیز سے ڈرتا ہون اس وقت اسی کا
سامنا ہی یہ خیال دل مین کر کے اور دل سے باتین کر کے ایوان کی طرف بقہر و غضب دیکھا اور آنکھ
سے آنکھ ملا کر کہا کہ تو سچ کہتی ہی کہ مین تیرے قبضہ مین ہون مگر یہ امر غیر ممکن ہی میرا خدا میرا حامی و مددگار
ہی اُسی کی ذات کا ہر دم بھروسا ہی یہ کہکر اپنے دست راست کو اٹھایا اور کہا کہ تو کیا مجکو قتل کرے گی
اور کیا مجھ ایسے عیار سے مکر کرے گی یہ بھی ایک عیاری کا پیچ تھا ایوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ
باتین اور کسی سے کرو اب مین تمہارے مکر مین کب آتی ہون بدون قتل کیے ہوے اب تمہاری رہائی
غیر ممکن ہی مین بھی دیکھتی ہون کہ تمہارا خدا اب تمہاری کیونکر کمک کرتا ہی اور کیونکر میرے ہاتھ سے تم کو بچاتا ہی

خواجہ نے کلمہ سُنکے جواب دیا کہ اولکا تو مجکو کیا ڈراتی ہی مین ڈرنے والا نہین ہون میرا خدا ضرور میری کمک کرے گا پھر تجکو میرے قبضہ مین اسیر کرے گا مین تیری جان کا قاتل ہون یہ بھی ایک پیچ عیاری کا تھا کہ مین نے تجکو رہا کر دیا تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتی ہی یہ کہکر جو ہاتھ کو گردش دی اور ہاتھ نے خواجہ کے گردش کھائی پانچون گھائیون سے پانچ حباب چھوٹ گئے ایوان کے منھ پر پڑے اور بوے اور بیہوشی دماغ مین ایوان کے پہونچی اُسکو چھینک آئی اور بیہوشی نے اپنا اثر کیا ایوان چرخ کھا کر زمین پر گری خواجہ نے نعرہ کیا اور جست کر کے ایوان کی زبان مین سوزن دی اور پھر کمند آصفا دریا صفا سے اُسکے دست و پا باندھے اور اُسی ستون سے باندھ دیا کوڑا ایک ہاتھ مین لیا اور ایک ہاتھ مین خنجر لیا اور فتیلہ رفع بیہوشی اُسکو دیا اُسکے ناک سے چند قطرے گرم گرے اُس کے بعد اُسکو ہوش آیا اپنے کو پھر اُسی طور سے بندھا ہوا پایا زبان مین سوزن پائی آنکھ کھول کر جو دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ بقہر و غضب ایک ہاتھ مین خنجر دوسرے ہاتھ مین کوڑا لیے ہوے کھڑے ہین چہرے سے آثار قہر و غضب عیان ہین جب اُسکو ہوش آیا خواجہ نے ڈانٹ کر کہا کہ ای ایوان دیکھو ہمارے خدا کی قدرت کہ اُس نے پھر تجکو میرے قبضہ مین کر دیا اور مین نے پھر تجکو اسیر کر لیا اب تو میرے قبضہ مین ہی یا مین تیرے قبضہ مین ہون بے شرم کہ ایک ہاتھ لگاؤن کہ تیرا سر تن پر سے اُڑ جائے ہاتھ ہی سے اُس سخت کلامی کی اس کوڑے سے تجکو سزا دون تیری کھال گرا دون ارے ایوان وہ اپنے بندون کا ہر وقت حافظ ہی وہ تجھ ایسے نابکارون کے ہاتھ سے اپنے خاص بندون کی خونریزی کرانا گوارا نہین کرتا ہی جب اُسکو یہ امر گوارا نہین ہی پھر وہ کیونکر تجکو میرے اوپر غالب کرتا ای ایوان تو یہ خیال کرے کہ جب تو پھر کہے گی کہ مجکو رہا کر دو مین رہا کر دونگا ادھر تو نے رہا ہو کر میرے قتل کرنے کی فکر کی مین نے پھر تجکو گرفتار کر لیا اگر تو ہزار مرتبہ یا دس ہزار مرتبہ اسی طور سے کہے گی مین رہا کر دونگا اور پھر اسیر کر لونگا مین تیرے اسیر کرنے کو کافی ہون تو میرا کیا کر سکتی ہی یہ جو خواجہ نے کہا اور ایوان نے خواجہ کی نظر دیکھی بدیائی اشارے سے کہا کہ ای خواجہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو مین کچھ کلام کرون خواجہ نے کہا کہ اب مین تیرے فقرے مین آنے والا نہین ہون مین تیرے حال سے بخوبی واقف ہو گیا کہ تو بڑی مکارہ ہی مکر کرتی ہی اب یہ دھوکا اور کسی کو دینا اُس نے یہ تقریر سُنکے اشارے سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خواجہ تم سوزن زبان سے نکال لو تو مین کلام کرون اور منت کرنے لگی خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ منت کرتی ہی دل مین خیال کیا کہ ای خواجہ سوزن اس کے زبان سے نکال لو اور سُنو کہ یہ کیا بیان کرتی ہی یہ خیال دل مین کر کے سوزن آگے بڑھ کر اُسکی زبان سے نکال لی جب اُسکی زبان سے خواجہ نے سوزن نکال لی اور زبان اُسکے قابو مین ہو گئی ادھر اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ در اصل وہ خدا کیسا رحیم و کریم اور کیسا اپنے بندون کا حافظ ہی مین نے تو دل مین خیال کیا تھا کہ خواجہ اب مجکو اسیر نہ کر سکین گے مگر کس چالاکی سے اُسنے اسیر کر لیا کہ مجکو بالکل خبر نہ ہوئی واہ کیا اُسکی قدرت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اب اُسکا اعتقاد اور زیادہ ہوا اُدھر خواجہ دل مین خیال کر رہے تھے کہ اس وقت میرے قیاس نے غلطی کی اور عقل نے رائے نہ دی کہ یہ مکر کرتی ہی ای خواجہ اُسکی پیشانی سے تو آثار نور اسلام ہویدا تھے یہ کیا ہوا کہ یہ رہا ہوتے ہی برخلاف ہو گئی مین نے تو کبھی ایسی غلطی نہ کی تھی جیسی اسوقت کی مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ پھر اسیر کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوئی اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار تھا خواجہ یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسنے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ ماشاءاللہ کیا کہنا در اصل آپ کے مثل پردۂ دنیا پر کوئی عیار

نہ ہوگا کیا کام کیا اور کس چالاکی سے مجکو اسیر کیا کہ مین بالکل واقف نہ ہوئی واقعی آپ کا خدا سچا اور
برحق ہی مین صرف آپ کا امتحان کرتی تھی کہ دیکھون اب خواجہ تو مجکو رہا کر چکے ہین مین اُن سے بگڑ کر اور انکو
اسیر کرون گو مین پہلے ہی مذہب اسلام اختیار کر چلی تھی صرف آپ کا امتحان منظور تھا کہ دیکھون اب کیونکر مجکو
خواجہ اسیر کرینگے جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا آپ ہمارے بزرگ ہین مین اپنے قول پر اُسی طور سے قائم ہون آپ
کچھ خوف نہ کرین اور اپنے قول پر قائم رہین مین نے یہ کلام آپ سے کسی بدی کی راہ سے نکیا تھا بلکہ بطور
آزمائش کے آپ مجکو رہا کر دین اور اپنے قول پر قائم رہین خواجہ نے جواب دیا کہ ای مکارہ پہلے آئیا بھلا
اب مین کب تیرے مکر مین آتا ہون ایک مرتبہ دھوکا کھا چکا اب مجکو تیرے کسی قول کا اعتبار نہین ہی تو نے
مجکو دھوکا دیا تھا مگر وہ تیرا خیال بیجا تھا تو اگر ہزار مرتبہ رہا ہوگی اور مجھ سے آمادہ فساد ہوگی مین اپنے خدا کی
قدرت سے ہر مرتبہ تجکو اسیر کرونگا تو بیکار مکر کرتی ہی اب مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اگر تجکو میرا امتحان پھر
منظور ہی تو کہدے مین تجکو رہا کر دون اور پھر اسیر کر دون جس مرتبہ تو کہے ایوان نے کہا کہ خواجہ قسم ہی مجکو
اپنے بھائی کے سر کی اور اسکی روح کی کہ اب مین تم سے دغا نہ کرونگی یہ صرف تمہاری آزمائش تھی تم رہا
کر کے دیکھو تو خواجہ نے کہا کہ تو کیا ہی اور تیرا بھائی کیا تھا وہ بھی کافر تھا تو بھی کافر ہی مین کیونکہ یقین مانون کہ
تو اُسکے روح کی سچ قسم کھاتی ہی اب یہ دھوکا اور کسی کو دینا ایوان نے دیکھا کہ خواجہ کو غصہ آگیا اب تو
وہ پریشان ہوئی اور منت کرنے لگی اور کہنے لگی کہ خواجہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اُسوقت خواجہ نے کہا کہ اے
ایوان مجکو اُسوقت یقین آئے گا کہ جب دریا کے اوپر چل کر دریا کو برباد کرے گی اور صاحبقران کا
اسم اعظم کھولے گی اور سب اہل اسلام کو رہا کرے گی صاحبقران پر سے اسم سحر کے سحر کو ذبح کرے گی
اُسوقت مجکو تیرے اسلام لانیکا یقین ہوگا ایوان نے کہا کہ آپ مجکو لے چلیں مین موجود ہون اگر رہا ہوتی تو
مین خود آپ کو لے چلتی اب آپ مجکو لے چلیں یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور یہ کہکر سر المکنہ تمنا اور
باصفا کا ستونوں سے کھولا اور لے کر چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ اُس بارہ دری سے ایوان کو لے کر
باہر آئے ایوان کی یہ صورت ہی کہ خاموش سر جھکائے ہوئے کمند سے بندھی چلی آتی ہی اپنی حرکت نامعقول
پر بہت نادم ہی اپنے کو بہت ملامت کرتی ہی اور کہتی ہی کہ یہ تو نے کیا حرکت کی تجکو کیا فائدہ ہوا جو کوئی دیکھے گا
کیا کہے گا یہ تو یہ دل مین خیال کرتے ہوئے چلے آتی ہی خاموش خواجہ سر ایکڑے ہوئے ہین یہان تک کہ جب
خواجہ اُس صحرا کو طی کر کے طرف لشکر اور دریا کے چلے اُس وقت ایوان نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ
ہر ایک مجکو اس حالت مین دیکھکر ہنسے گا اور طعنہ زنی کرے گا باوجود کہ مذہب اسلام بھی قبول کیا اُسپر
بھی نجھے خواجہ اُس ذلت سے لائے اور کچھ عزت نہ کی یہ تصور کر کے خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ اب آپ
میری خطا کو معاف فرمائیے اور میرے قصور سے درگذر کیجیے جیسی مین نے خطا کی اُسکی سزا پائی ای خواجہ مجکو
اُس حالت سے نہ چلیے مین ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہونگی ہر ایک مجکو نظر حقارت سے دیکھے گا اور طعنہ زن
ہوگا کہ دین اسلام بھی قبول کیا اُسپر بھی خواجہ نے کچھ عزت نہ کی مثل قیدیون کے رکھا ای خواجہ میری
بھی ذلت ہی اور آپ کی بھی ذلت اس طرح لے جانے سے ہی یہ کہکر منت کرنے لگی اور رونے لگی اُسوقت
خواجہ کو بھی اُسکے اس کہنے سے خیال آیا کہ سچ تو کہتی ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ کو اس حالت سے لے جانا اچھا
نہین ہی ای خواجہ اُسوقت یہ تمہارے بس مین ہی جس طور سے چاہو لے جاؤ اور جو چاہے کام لو جب
یہ صاحبقران وغیرہ کو رہا کر چکے گی اور دریا سے سحر مٹا چکے گی اُس وقت ہم کو رہا کرنا ہوگا
موافق اپنے اقرار کے جب یہ رہا ہوگی اور اسکو خیال آیا کہ خواجہ اس ذلت سے دریا تک مجکو لائے ایسے کی

ستمگر الکت بیکار ہی جب یہ اپنے قول سے پھر گئے اور میرے کہنے پر قائم نہ رہے اور مجھکو چھوڑا جاتا تو تو کیون اپنے قول پر قائم رہ سمندر کی شریک ہو کر خواجہ سے مقابلہ کر ای خواجہ یہ ساحرہ زبردست ہی بیکار کو بندگان خدا کا خون ہوگا اتنی سی بات پر جو کہ اسوقت دوستی پر آمادہ ہو اُسکو دشمن کرنا کام عقلمندی کا نہین ہے ای خواجہ اس کے چہرے سے نور اسلام بھی ظاہر ہوتا ہی پھر کیون اسیر رکھو خدا پر تکیہ کر کے رہا کر دو اور ہوشیار رہو اگر کچھ بدی کرے اور تمہارے قابو مین آجائے ضرور قتل کرنا ایک نہ سُننا یہ خیال کر کے خواجہ نے اُس سے کہا کہ ای ایوان یہ نہ کہنا کہ مین نے دھوکا دیا اور تم میرے دھوکے مین آئے مین صرف تیری منت پر خیال کر کے تجکو رہا کرتا ہون مین تیرے فریب مین نہین آتا ہون ایوان نے کہا کہ ای خواجہ آپ اطمینان رکھین مین اب آپ سے دغا نہ کرونگی پس خواجہ نے ایوان کو کمند آصفا اور باصفا سے رہا کر دیا جیسے ایوان رہا ہوئی دوڑ کر خواجہ کے قدمون پر گری پانون کو بوسہ دیا آنکھین قدمون پر ملنے لگی اور رونے لگی خواجہ نے اُسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ ای ایوان مین تجھ سے بہت خوش ہوا یہ کہکر اُس کے آنسو اپنے دامن سے پاک کیے اور بہت تشفی و دلاسا دیا اُس نے کہا کہ مجکو مطیع اسلام فرمائیے خواجہ نے اُسکو طریقہ دین اسلام تعلیم کیا وہ مطیع اسلام ہوئی ناظرین پر ظاہر ہو کہ ابھی ایوان نے کلمہ طیبہ نہین پڑھا ہی اس سبب سے کہ اگر کلمہ پڑھونگی تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر بیکار ہی خواجہ سے عرض کیا تھا کہ اگر مین کلمہ پڑھتی ہون تو سحر فراموش ہوتا ہی اور ابھی آپ کو بڑے بڑے مرحلے طی کرنا ہین ایوان نہ طاق کے ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین پس جب نہ طاق و دیگر مقامات سے کہ جہان جہان ساحر ہین صاحبقران کو فراغت ہولے گی سب ساحر خواہ قتل ہون خواہ مطیع صاحبقران ہون اُس وقت مین کلمہ پڑھون گی اگر اس وقت پڑھ لون گی تو پھر مین کسی کام کی نہ رہون گی جیسے آپ ویسے مین بلکہ آپ تو اپنی جان بھی بچا سکتے ہین مین تو اس قابل بھی نہ رہونگی سوا اسکے کہ کوئی قتل کر ڈالے ایسی حالت مین میرا شریک ہونا اور نہ ہونا بیکار ہی یہ جو ایوان نے کہا خواجہ نے بھی خیال کہ ایوان سچ کہتی ہی پس خواجہ نے ایوان کو مطیع اسلام کیا جب ایوان مطیع اسلام ہو چکی اُس نے سحر سے تخت بنایا اُسپر خود بھی بیٹھی اور خواجہ کو بھی بٹھایا تخت کو سحر سے اُڑا کر طرف اُس دریاے سحر کے چلی جو کہ اُسنے سحر سے بنایا تھا اور اُسمین اہل اسلام مبتلائے سحر اسیر تھے اور اسم اعظم بھی اُسی دریاے سحر مین صاحبقران کے دل پر سے محو کیا ہوا ایک شیشے مین بند تھا یہ تو خواجہ کو لیکر اُدھر چلی ادھر قران ثالث نے جو کہ وہ خواجہ کے شریک ہوئی بہت خوش ہوے اور اُس صحرا سے طرف اپنے لشکر کے چلے اور عیار بھی کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر کیا جائے گا راوی نے بیان کیا ہی ۔ ایوان تخت سحر اُڑا کر اُس میدان مین آئی کہ جہان لشکر اسکا اُترا تھا وہان آکر دیکھا کہ ہزارون لاشین جلی ہوئی پڑی ہین اور راکھ کا انبار ہی ایک طرف خیمہ وغیرہ سوختہ پڑے ہوے ہین ایک جانب دور بر لشکر گرداب وغیرہ اُترا ہوا ہی دریاے سحر بہ رہا ہی درمیان لشکر اسلام و لشکر کفار کے اُس طرف لشکر کفار مین تو سب راحت سے بیٹھے ہین مگر لشکر اسلام سے صداے گریہ و زاری آرہی ہی ایک تلاطم برپا ہی دریا سے رونے کی صدا آرہی ہی یہ اپنا تخت بلندی سے زمین پر لائی اور کنارہ دریا کے آگئی اُسنے سحر کیا کہ دریا مین ایک مرتبہ تلاطم پیدا ہوا اور پانی دریا کا نیزون بلند ہوا اور شعلہ نکلے بعد برطرف ہونے تلاطم کے وہی حباب پیدا ہوا جسمین چراغ روشن تھا اور وہ پانی پر آکر قائم ہوا پس ایوان نے ایک تنکے کی کمان بنائی اور اُس کمان مین تنکے کا سر جوڑا اور اسم سحر پڑھ کر جو اُس ناوک کو رہا کیا وہ جا کر اُس حباب پر پڑا جیسے حباب پر پڑا حباب ٹوٹا ہو اسکا

جھونکا آیا وہ چراغ گل ہوا اس نے سحر کر کے طرف لشکر اسلام کے دم کیا اور اپنا سحر صاحبقران پر سے اُتار لیا ادھر وہ چراغ گل ہوا صاحبقران کا اسم اعظم رہا ہوا جب وہ حباب کو نور تجلی اور شمع کو گل کر چکی اور صاحبقران پر سے سحر کو دفع کر چکی اُس کے بعد اُس نے اپنا سحر کیا اور دریا پر دم کیا کہ وہ دریا دھوان ہو کر ایک آن مین اُڑ گیا اب خواجہ نے دیکھا کہ تمام اہل اسلام ساحر وغیر ساحر زمین پر پڑے ہوئے لوٹ رہے ہین ہر ایک کے جسم مین آبلے پڑے ہوئے ہین اور صدائے آہ آہ ہر ایک کے مُنھ سے بلند ہی یہ جو خواجہ نے دیکھا ایوان سے کہا کہ ان پر سے سحر دفع کرو کیونکہ انکی تکلیف اب مجھ سے نہین دیکھی جاتی ہی یہ جو خواجہ سے نے کہا ایوان نے اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُنکے جسم سے تمام قید سحر برطرف ہو گئی ابکی اس نے اسم سحر پڑھا کہ وہ سب کے جسم سے آبلہ دور ہوئے سب کو ہوش آیا ہر ایک نے دیکھا کہ ہم خاک پر پڑے ہوئے ہین نہ لشکر ہی نہ صاحبقران ہین اب جو غور کر کے دیکھا تو دیکھا کہ خواجہ روبرو کھڑے ہوئے ہین اور برابر خواجہ کے ایوان جادو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہی ان سب نے خیال کیا کہ ہم تو ہمراہ صاحبقران کے بمقابلہ ایوان جادو کہ خواجہ کے برابر بیٹھی ہی میدان مین آئے تھے صف آرائی ہمارے روبرو ہوئی ایوان کے سپہ سالار نے نکل کر مقابلہ کیا تھا اُسکو آئینہ اندام کی بھانجی منور جادو نے قتل کیا تھا کہ ستارے آسمان پر سے گرنے لگے بہت ساحرون کو وہ ستارے آسمان پر لے گئے اُس کے بعد خود ایوان نے نکل کر میدان مین دریائے سحر پیدا کیا تھا اُس دریا سے کشتی پیدا ہوئی تھی اُسمین ایک نازنین تھی اُس نے ہم کو آئینہ دکھایا تھا ہم اُس آئینہ کو دیکھکر دریا مین کود پڑے تھے یہ تو غیر ساحرون نے خیال کیا کہ اُسی گنبد سے ہم کو چراغ دکھایا تھا کہ ہم دریا مین کود پڑے پھر خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہم کو ہوش آیا تو اپنے کو خاک پر پڑا ہوا پاتے ہین نہ لشکر ہی نہ صاحبقران ہین نہ لشکر اسلام ہی نہ کفار یہ کیا امر ہی ہمارے تو ہوش اُڑے جاتے ہین یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کر کے باہم اشارے کیے اور یہی تقریر لی اُسکے بعد خواجہ کو اور ایوان کو جو دیکھا ہر ایک وہان سے خواجہ کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا اُنھون نے وہی تقریر بیان کی خواجہ نے کہا کہ شکر خدا کرو کہ اُس نے تم سب پر رحم کیا اور مجکو ملکہ پر غالب کیا ملکہ کو مین نے اپنا مطیع کیا اُنھون نے اگر تم سب کو رہا کیا یہ سُنکے ہر ایک نے ملکہ کی طرف دیکھا اور سلام کیا ہر ایک نے ایوان کی بہت تعریف کی خصوصاً ساحرون نے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی عنایت اور بندہ پروری ہی ورنہ مین کس قابل ہون سب نے جواب دیا کہ ملکہ اسوقت تمہارا سحر دساحری مین مثل و نظیر نہین ہی بس خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اب آپ میرے لشکر مین چلین اور صاحبقران اور بادشاہ سے ملاقات کرین ملکہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ابھی مین چند مدت مین صاحبقران کے نہ جاؤنگی مجکو صاحبقران سے شرم آتی ہی ہان جب کوئی ایسا کارنمایان کرونگی اُس وقت صاحبقران کی قدم بوسی حاصل کرونگی ابھی معاف فرمائیے پس ہر ایک سردار اور خواجہ نے بہت بہت ایوان نہ طاقی سے کہا اُس نے منظور نہ کیا آخر عاجز ہو کر خواجہ نے اُس سے کہا کہ بسم اللہ تم تشریف لے جاؤ مگر اپنے قول پر قائم رہنا اور ثابت قدم ایوان نے جواب دیا کہ جان جاتی رہے مگر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی خواجہ آپ بھی اپنے قول پر قائم رہیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور پس ایوان نہ طاقی خواجہ سے رخصت ہو کر اور سب سرداروں سے مل کر خواجہ کو سلام کر کے تخت سحر پر سوار ہو کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوئی کہ اسکا حال آئندہ تحریر

ہو گا جب ایوان جا چکی سب سرداروں نے خواجہ سے دریافت کیا کہ آپ نے کیونکر ملکہ ایوان کو گرفتار کیا اور ہم سب کو رہا کیا خواجہ نے جواب دیا کہ چلو لشکر مین لشکر کا تو حال دیکھین اور سب کیفیت روبرو صاحبقران کے دربار مین بیان کرونگا سُن لینا یہ کہکر خواجہ سب سرداروں کو ہمراہ لے کر طرف لشکر کے چلے اب تو راہ صاف سے طرف دریاے سحر درمیان مین تھا جو اُس پار جانے نہ دیتا تھا اب کیا ہی ادھر سے خواجہ چلے اور سب عیار اپنے اپنے مقام سے چلے اور وہ ساحر بھی کہ جن کو برق تانی نے رہا کیا ہی وہ بھی طرف لشکر کے آتے ہین اب ان سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا خواجہ اور ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہی اور کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ اب وہان کیا واقعہ گذرا

اب شمہ حال لشکر اسلام کا اور سمندر کا اور آنا خواجہ کا سب سرداروں کو لے کر اور صحت پانا صاحبقران کا یاد آنا اسم اعظم کا اور آنا سب سرداروں اور عیاروں کا ہر ایک کا اپنا حال بیان کرنا صاحبقران کا خوش ہو کر سب کو انعام و خلعت دینا اور حکم جشن فرمانا سمندر کو حال ایوان سے آگاہ کرنا اُسکو اسیر کرنا خواجہ کا اس حال سے آگاہ ہو کر عیاری کرنا اور پھر ایوان کو رہا کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

غزل

رندون کو شوق دید بہت ہی شراب کا　　ساقی ادھر کو پھیر دے منھ آفتاب کا
ہی شوق حد سے دید رخ لاجواب کا　　ہو دور جلد یہ کہین پردہ نقاب کا
یہ سوز غم سے عشق غرہ مین ہی دل کا حال　　ہو جس طرح سے آگ پہ عالم کباب کا
تندلے کے جلد جواب آئے نامہ بر　　ہون منتظر مین دیر سے خط کے جواب کا
امید ہی امید مین مختصر بھی ہو چکا　　پردہ اٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا
بکھری ہی زلف کب رخ پرنور یار پر　　ہی چودھوین کے چاند پہ دامن سحاب کا
ہر جوہر آئینہ کا دکھائے چراغ طور　　پرتو پڑے جو اُسمین رخ لاجواب کا
جب نور رخ سے تیرے زمین کو ملا فروغ　　گردون کے سمت پھر گیا منھ آفتاب کا
تیری گلی کی خاک مین سب مل کے رہ گئے　　اُٹھا جنازہ کس ترے خانہ خراب کا
پتھرائی آنکھین کہتی ہین یہ مرتے دم کہ ہین　　اب تک ہین منتظر ترے خط کے جواب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا کجے　　ساقی ہمین بھی دے کوئی ساغر شراب کا
بے یار ابر تر سے یہ برسات مین ہی ضد　　کرے مقابلہ میری چشم پر آب کا
فرقت کی شب کو تیرے تصور مین ہی پری　　پاتا نہین اثر بھی مین آنکھون مین خواب کا
اُس بت کے ہجر مین مجھے سودائی کر دیا　　یارب بُرا ہو اس دل خانہ خراب کا
تکلیف کی ہی تو کوئی بوسہ بھی دیجئے　　وصلت کی شب محل نہین شرم و حجاب کا

باغ جہان مین غور سے بلبل نگاہ کر　　آنسو بھرے ہین آنکھ کٹورا گلاب کا
دم مین بنا بھی اور بگڑ بھی گیا غریب　　کچھ رنگ تو نے بحر مین دیکھا حباب کا
غش آئے سیکڑون کو جلا طور سا پہاڑ　　جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا
نرگس مین جب کہ قطرۂ شبنم نظر پڑا　　آنکھو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی　　جھپکی نظر گمان ہوا آفتاب کا
ساقی بہار آنے کی ہی دے رہا خبر　　اُٹھا یہ جھوم جھوم کے ہر سو سحاب کا
جب ہی قسیم نار و جنان آل مصطفے　　کیا خوف ہی بدر تجھے روز حساب کا

بیت

سخن آرا سے گلزار معانی　　چنین آرد متاع نکتہ دانی

آرد یان خوش مقال و حاکیان عدیم المثال و مشاطان عروس سخن و مسیحان مرض اندوہ و محن و رامشگران بزم سخن و سکاران میدان معنی و عیاران سخن دانی اس داستان ندرت بیان کو صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر نوک خامہ سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ یہ داستان جلد دوم مین یہان تک بیان ہوئی ہی کہ بعد مقابلہ کرنے کے اور بعد اسیر ہونے اہل لشکر کے دریاے سحر مین و مبتلا ہونے صاحبقران کے سحر ایوان مین جب کہ ایوان نے دیکھا تھا کہ مین نے صاحبقران کو اپنے سحر مین مبتلا کیا اور نصف لشکر سے زیادہ مین نے غرق دریاے سحر کر دیا یہ کہکر طبل بازگشت پر چوب لگائی تھی کہ ای اہل اسلام مین تم کو آج رات بھر کی اور مہلت دیتی ہون اس شب بھر مین تم باہم صلاح کر لو اگر راے قرار پائے تو صبح کو آکر میری اطاعت کرنا ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کر دونگی یہ کہکر واپس گئی تھی اپنی فرودگاہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت سے عیار اس طرف رہ گئے تھے بہت سے صحرا مین منتشر ہو گئے تھے بہت سے گرفتار ہو گئے تھے مین تھے راوی نے حال ایوان و عیاریان عیارون کی و خواجہ کی اور رہا کرنا سردارون کا اور سطیع کرنا ایوان کو خواجہ کا اور سردارون و صاحبقران کو اُسکے سحر سے نجات دلانا اور ایوان کا طرف اپنے مقام کے خواجہ سے رخصت ہو کر جانا آخر جلد دوم و شروع جلد سوم مین بیان ہو چکا ہی اب حال صاحبقران تحریر ہوتا ہی کہ جلد دوم مین یہان تک تحریر ہوا ہی کہ جب ایوان میدان سے واپس ہو گئی تھی تو بادشاہ اُس باقی ماندہ لشکر کو لے کر اور صاحبقران کو اُس حالت سے لے کر فرودگاہ پر واپس آئے تھے یہ حال جو ناموس کو معلوم ہوا تھا ایک کہرام مچ گیا تھا تمام لشکر مین تلاطم تھا ہر ایک صاحبقران کے لیے بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ اشکبار نہو کسی کو اپنی جان کی فکر نہ تھی صاحبقران کی فکر تھی ہر ایک رو رو کر صاحبقران کی صحت کی دعا کر رہا تھا عجب ایک عالم تھا کہ وہ حال خدا کسی کو نہ دکھائے کہ جو حال اُس دن لشکر اسلام مین تھا ناموس مین الگ کہرام تھا ہر ایک اپنا سر و سینہ پیٹ رہا کوئی گریبان چاک کیے ہوے سر کے بال کھولے ہوے صحن خیمہ مین کھڑی سجدہ کر رہی تھی کوئی اپنی پیشانی نورانی خاک پر رکھے ہوے یون اپنے خدا سے ملتجی تھی کہ ای کریم ہم سب کے سر پر صاحبقران کو سلامت رکھو وہی ہم سب کے والی ہین انھین کے قدم سے اس لشکر کی رونق ہی خدا نخواستہ اگر انکا دم نہ ہوگا تو یہ لشکر تباہ ہو جائے گا ہم سب دربدر خاک بسر ہون گے کوئی خبر نہ لے گا کوئی بال کھولے ہوے پیشانی پر خاک ملے ہوے خدا سے کہ رہے تھے کہ ای فریاد رس بیکسان میری فریاد کو سن لے میرے وارث و والی کو بچائے اِس بلا سے کل اہل لشکر کو نجات دے ای کریم صاحبقران کو صحت دے ایوان ۸

کے ہاتھ سے نجات دے اگر خدانخواستہ صاحبقران کی کوئی دوسری نوبت ہوئی تو بادشاہ اپنے کو زندہ
نہ رکھینگے ہلاک کرینگے کیونکہ بادشاہ کی شاہی صاحبقران کی وجہ سے ہے اور اس لشکر کی رونق بھی
انھین دو دمون سے ہے جب کہ صاحبقران نہ ہونگے تو بادشاہ کبھی اپنے کو زندہ نہ رہنے دینگے
ہلاک کرینگے لشکر بھی تباہ ہوگا اے کریم ہم سب پر رحم کر ہم سب کی مانگ وکوکھ کو نہ اُجاڑ اے بیکسون کے
والی اے فریادرسون کی فریاد سُننے والے ہم سب کی فریاد سُن یے کوئی مشکل کشا کو پکارتی تھی کوئی دونا
پھیرا یکا ایک کا مان رہی تھی کوئی کونڈے مان رہی تھی کوئی صحنک مان رہی تھی کوئی کہتی تھی کہ اگر سر
صاحبقران پر سے یہ بلا ٹل جائیگی سب لشکر بچ جاے تو مین صحنک کرونگی کوئی خاک پر پچھاڑین کھا رہی تھی
کوئی تڑپ رہی تھی خواتین محل کا یہ حال تھا جو کہ خواصین اور پیشخدمتین تھین وہ اپنی جان دے رہی تھین
ہر ایک اپنے مالک کے ساتھ رو رہی تھی جو کہ باہر نکلتی تھین وہ اُس خیمہ مین گھڑی گھڑی آتی تھین تھین
جہان صاحبقران کو لیے ہوئے بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے سب سردار سر بالین صاحبقران جو کہ باقی تھے
موجود تھے اور رو رہے تھے یہ حال دیکھ دیکھ کر وہ عورتین محل مین جاکر کہتی تھین خواجہ بزرجمہر کی پوتے
سر بالین صاحبقران بیٹھے ہوئے تھے گھڑی گھڑی پر نبض دیکھ رہے تھے بادشاہ سے کہتے تھے کہ آپ پریشان نہ ہون
کوئی مقام خوف نہین ہے ابھی تک نبض اچھی ہے صرف صاحبقران سحر الیوان مین بسبب اسم اعظم فراموش
ہوجانے کے مبتلا ہوگئے ہین اگر الیوان قتل ہوجاے تو ابھی صحت ہوجائے اور سب طور سے بہتری ہے چندروز صاحبقران
کے سخت ہین چند ستارے خراب آگئے ہین یہ اُنکی نحوست ہے اب وہ دفع ہوے جاتے ہین حیات کے
خانہ سب درست ہین جان کا خوف کچھ نہین ہے بادشاہ فرماتے ہین کہ یہ ستارے خراب کب تک رہینگے
اور صاحبقران کی یہ حالت کب تک رہے گی اے خواجہ صاحب اب تو دم بدم ترقی ہوتی ہے خواجہ زادے
عرض کرتے ہین کہ اب زمانہ نحوست برطرف ہوا جاتا ہے اے حضور اگر صاحبقران کا بال بیکا ہو تو ہم نے اپنا
خون حضور کو بحل کر دیا ہے حضور ہم کو قتل کرین اور آج سے ہم علم رمل سے کوئی کام نہ لین یہ تقریر سن سن کے
وہ عورتین یہ خبر خواتین محل سے کہتی تھین کہ خواجہ زادے بادشاہ سے یہ عرض کرتے ہین محل دار دم بدم
بادشاہ سے آکر عرض کرتی ہے کہ حضور ناموس آپ سے عرض کرتے ہین کہ پردہ کرا دیجیے تاکہ ہم اگر
صاحبقران کو دیکھ لین بادشاہ فرماتے ہین اچھا مگر سردار صاحبقران کے پاس سے نہین ہٹتے ہین بالین
پر بیٹھے ہوے دعائین کر رہے ہین بعض رو رہے ہین راوی کہتا ہے کہ محل مین ناموس بیقرار و اشکبار ہین
بارگاہ مین سب سردار تڑپ رہے ہین لشکری جدا اپنی جان دے رہے ہین لشکر مین کہرام برپا ہے ہر طرف
صداے گریہ وزاری بلند ہے جو عیار لشکر سے نکل گئے تھے وہ جو لشکر مین آئے ہین یہ تلاطم جو دیکھا اہل لشکر
سے دریافت کیا اُنھون نے سب حال کہا بارگاہ مین آئے صاحبقران کی حالت دیکھی بادشاہ کو
دیکھا کہ گریبان چاک مُنھ پر خاک حواس پریشان لبون پر آہ آنکھون مین اشک بالین صاحبقران بیٹھے
رو رہے ہین اپنے کو زمین پر دے مارتے ہین پچھاڑین کھا رہے ہین سردار لپٹے ہوے بیٹھے ہین صاحبقران
مسہری پر خاموش پڑے ہین آنکھین بند ہین صرف منٹ منٹ بھر کے بعد مُنھ سے صداے آہ آتی ہے
غشی طاری ہے ہاتھ پانون سرد رخ زرد ہے ہونٹ خشک ہین صرف سانس کی آمد و شد کا شمار ہے عجب
طرح کا انتشار ہے یہ حال دیکھکر وہ عیار بھی رونے لگے چالاک ثانی وغیرہ جو بیرون بارگاہ اس فکر
مین نکلے تھے کہ کسی طور سے جا کر الیوان پر عیاری کرین خواجہ کو اس حال سے آگاہی کرین تاکہ وہ باہم
کچھ عیاری کرکے الیوان کو قتل کرین صاحبقران اس بلا سے نجات پائین اُنکو تلیان اٹھاے

گئی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ لشکر کے جو سردار اور سپاہی اسیر سحر ہوے تھے جنکے ناموس ہمراہ
تھے اُنکے ناموس مین کہرام تھا جن کے ناموس نہ تھے اُن کے ملازم اُنکو یاد کرکے رو رہے تھے ہزارون
خیمون مین کہرام برپا تھا صداے گریہ سے گوش فلک کر ہوے جاتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میدان حشر
ہی لشکر مین عجیب حالت ہر ایک کی تھی اگر اُس غم والم کی حالت تحریر کی جائے تو طول بیجا ہو اور اصل
مطلب رہ جائے خلاصہ یہ کہ وہ دن بصد رنج والم تمام ہوا آفتاب بحال پریشان غم کدۂ مغرب کو راہی
ہوا ماہتاب چاک گریبان سر بخاک غم خانہ مشرق سے نکلا ستارون کا یہ عالم تھا کہ بے نور تھے چاندنی
میلی تھی کہکشان نہ تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ رات نے نشان ماتم بلند کیا ہی ستارون کی بھی آنکھین رنج
والم سے پرنم تھین شب بسبب صدمہ رنج والم کے ایسی تاریک تھی کہ کچھ نہ معلوم ہوتا تھا آسمان اشک
شبنم سے رو رہا تھا ملایکہ صداے گریہ وبکا اہل لشکر کی سُنکے بیقرار ہو رہے تھے یہان لشکر مین گریہ وبکا کا
وہی عالم تھا صاحبقران کی وہی حالت تھی ناموس مین الگ ماتم تھا سردار الگ بیقرار تھے
بادشاہ الگ اشکبار تھے نہ کھانے کا ہوش تھا نہ پانی پینے کا خیال تھا غم سے عجیب حال تھا یہان
تک کہ وہ رات اسی عالم اشکباری وبیقراری مین کٹی آثار سحر فلک پر نمایان ہوے ماہتاب بصد
رنج وملال طرف ماتم کدۂ مغرب کے بحال پریشان چاک گریبان روانہ ہوا انجمن انجم درہم برہم ہوئی
ستارے نہان ہونے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے مگر یہ حال تھا کہ چال اُسکی عجیب طرح کی
تھی ہر مقام پر گری پڑی تھی قطرے شبنم کے جو زمین پر پڑے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا زمین رو رہی ہی
سبزہ تمام پژمردہ تھا گو وقت سحر تھا اشجار صحرا بسبب نسیم سحری کے جو حرکت کرتے تھے اور برگہاے
اشجار جو ہلتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کف افسوس مل رہے ہین طائران صحرا اپنے آشیانون سے نکل کر
درختون پر بیٹھکر بعوض نغمہ کے اپنی اپنی زبان مین نوحہ گری کر رہے ہین بلبلین چہچہہ زنی بھول گئی تھین
نوحہ کر رہی تھین دریا وتالاب کا پانی اُس صدمہ سے جوش زن تھا حباب جو اُبھر اُبھر کر بالاے آب
آتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے ہین موجین اس رنج سے مضطر تھین یا
میان دریا اُبھر آئی تھین گو پانی مین تھین مگر اس طور سے تڑپ رہی تھین اُس دریاے بحر شجاعت کے
غم مین جیسے بے آب کے سبب سے مچھلیان خشکی مین طپان ہوتی ہین ہر شے کو صدمہ تھا یہان تک گریبان سحر
اُس غم مین چاک ہوا آفتاب بصد اضطراب مشرق سے بر آمد ہوا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا مگر دھوپ کا یہ عالم تھا کہ میلی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس روز ہر ایک کو صدمہ تھا کہ زبان
قلم وقلم دوزبان سے تحریر نہین ہوسکتا ہی اُس نہنگ دریاے جرأت کے صدمہ سے اور گل گلشن شجاعت
کے مبتلاے سحر ہونے سے ہر شے کو اضطرار تھا ہر ایک صاحب زبان وغیر زبان سب بیقرار تھے اور
ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے جب کہ باغون وصحرا ودریا کا یہ حال تھا حق بجانب ہی اُن لوگون کا
جو کہ اُس درج کے دریگانہ تھے یا وہ لوگ جو کہ اُس معدن بحر سخا وبہادری سے وسیلہ ملازمت
رکھتے تھے اُنکا جو کچھ حال نہ ہو بجا ہی اب راوی اُس داستان غم والم کو کہان تک تحریر وتسطیر کرے
چشم قلم سے مثل ابر سیہ کے اشک جاری ہوتے ہین صفیر قلم جو کاغذ پر بلند ہوتی ہی اُس سے صداے
نوحہ بلند ہوتی ہی قلم کا بھی دل اس رنج سے شگافتہ ہی کاغذ اشک افشانی قلم سے نم ہی یہ صاحبقران
کا الم ہی خلاصہ یہ کہ وہ رات تمام اہل اسلام کو اُسی حالت سے بسر ہوئی اُسی صدمہ رنج والم سے سحر ہوئی نہ
کسی نے کھانا کھایا نہ پانی پیا نہ بچھونے پر سر رکھا رات بھر گریہ وزاری مین بسر کی اور رو رو کر حال تباہ ستہ

پہ

میں سحر کی ہر ایک چشم سے اپنا خون دل بذریعہ اشک کے بہاتا تھا اُن لوگوں کو بجائے طعام لذیذ کے لخت جگر غذا تھی اور بجائے آب سرد کے خون دل تھا ایک دانہ سوائے دانہ اشک کے لب آشنا نہ ہوا تھا عجب عالم تھا راوی نے بیان کیا ہی اسی حالت رنج و محن میں دوپہر بھر دن اور ایک شب بسر ہوئی کہ سب کے سب اُسی حالت میں مبتلا تھے ایک کو ایک کی خبر نہ تھی سوائے سلامتی صاحبقران کے دوسرا لفظ زبان پر نہ تھی یہ نہ معلوم تھا کہ کون کون لشکر میں ہی اور کون نہیں ہی اور کون معرکہ جنگ میں شہید ہوا کون مبتلائے سحر ہی باپ کو فرزند کی اور فرزند کو باپ کی خبر نہ تھی سب برائے تندرستی صاحبقران درگاہ جناب باری میں دعا کرتے تھے اور گھر میں ماں بہن ناموس سب دعا کر رہے تھے کہ سُننے والوں کے دل آب آب ہوئے جاتے تھے جو کہ سنگ دل تھے اُن کے دل بھی موم کی طرح سے پگھل جاتے تھے اکثر مسافر جو اُدھر سے نکلتے تھے وہ ناموس کی بین دل خراش سُنکے رونے لگتے تھے انسان کا کیا ذکر حیوان تک گریاں تھے یہ تو ذی روح ہیں جو کہ غیر ذی روح تھے وہ گریاں تھے دریا و نہر میں حباب کے آنسوؤں اور موجوں سے روتے تھے درخت بار بار کف افسوس ملتے تھے پہاڑ باہم ٹکرا تے تھے زمین سے دم بدم غبار بلند ہوتا تھا یہ آتے سے ابشار نہ جاری تھا صاحبقران کے رنج میں وہ اپنے دل سے پانی بہا رہا تھا یا اُس کے اشک [illegible] تھے راوی نے اس طور سے روایت کی ہی کہ جب وہ دن بھی اسی عالم میں قریب اختتام پہونچا اور اہل اسلام نے بلک بلک کر تندرستی صاحبقران کی دعا کرنی شروع کی بادشاہ نے تاج اُتار کر صاحبقران کی صحت کے لیے دعا کی اور یوں بصد گریہ و زاری بدرگاہ جناب باری عرض کرنے لگے اور یہ چند شعر مناجات کے زبان پر جاری کیے

مناجات

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں	عقوبت کرے جو سزاوار ہوں
ترا ایک بندہ ہوں میں بے ہنر	ترے عبد احقر کا ہوں میں پسر
الٰہی مرے حال پر رحم کر	گناہوں سے میرے تو اب درگذر
مری عرض کو جلد کر اب قبول	بحق محمد و آل رسول
عطا کر تو صاحبقران کو شفا	مرے حال پر رحم کر اے خدا

بادشاہ نے یہ مناجات شروع کی اور ادھر سردار وغیرہ سردار اندرون بارگاہ و بیرون بارگاہ ہر ایک سوار و پیادے نے بھی دعا کے لیے سر بلند کیا دریائے رحمت احدی نے جوش مارا دعا ہر ایک کی مستجاب فرمائی چونکہ وقت اجابت دعا کا بھی آپہنچا تھا ساعت نحس جو کہ صاحبقران پر تھی بر طرف ہو چکی تھیں دریائے آسمان کشادہ تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پڑا سب نے جو تڑپ کر دعا کی خدا نے رحم فرمایا اُن سب کی دعا کو قبول فرمایا یکایک صاحبقران کو ہوش آیا آنکھیں کھولیں اشارے سے پانی طلب فرمایا خواجہ زادے جو برابر بیٹھے تھے اُنھوں نے جو یہ حالت دیکھی ایک مرتبہ بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ صاحبقران کو ہوش آیا ہی پانی طلب فرماتے ہیں یہ سننا تھا کہ بادشاہ فرط خوشی سے شاد ہوگئے چہرہ سُرخ ہوگیا اُسی طور سے سر برہنہ قریب صاحبقران تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ صاحبقران چشم مبارک کو کھولے ہوئے ہیں اور بنظر حیرت [illegible] اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں یہ دیکھکر بادشاہ نے خواجہ زادوں سے فرمایا کہ اب آپ کی کیا رائے ہی پانی دیا جائے یا نہیں اُنھوں نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ آب انار دیا جائے وہ بہت سرد

کرکے بید مشک کیوڑا وغیرہ ڈال کر تاکہ قلب صاحبقران کو فرحت ہو جو گرمی بسبب سحر کے قلب پر ہے وہ
برطرف ہو تاکہ حواس صاحبقران درست ہوں کیونکہ کل سے سحر میں مبتلا تھے اور سحر بھی زبردست تھا اُسنے
تمام دل و جگر پر اپنا اثر کیا ہے خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ اُس آفت سے نجات دی یہ سُننا تھا اُسی
وقت بادشاہ نے حکم فرمایا کہ بہت جلد انار شیریں اور دواخانہ سے بید مشک وغیرہ لاؤ آبدارخانہ سے
برف لاؤ یہ حکم فرمانا تھا کہ ملازم دوڑ کر گئے اشیاے مطلوبہ لاکر حاضر کیں بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے
انار کو افشردہ کیا اُسکا عرق نکالا ادھر کسی سردار نے برف کو چھل کر گیلاس میں ڈالا کسی نے جھٹ پٹ
بید مشک کی بوتل سے بید مشک وکیوڑا نکالا آب انار کو جام بھر کرکے گیلاس بلوریں میں رکھا اور بید مشک
وغیرہ ڈال کر اور برف سے سرد کرکے بادشاہ خود اپنے ہاتھ میں لے کر قریب صاحبقران آئے
صاحبقران اسی طور سے بستر پر لیٹے ہوئے آنکھیں کھولے ہوئے دیکھ رہے تھے صاحبقران سے
بادشاہ نے فرمایا کہ پانی حاضر ہے یہ سُننا تھا کہ صاحبقران نے مُنہ کھولا اور اشارہ کیا کہ پلا دو
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے چمچہ میں لے کر مُنہ میں ڈالا چند چمچہ ڈالے تھے کہ صاحبقران کے قلب کو
فرحت ہوئی وہ حالت برطرف ہوئی اور قلب پر کی گرمی دور ہوئی حواس خمسہ درست ہوے وہ
گیلاس بادشاہ نے صاحبقران کو پلا دیا اُس کے پینے سے کچھ تسکین ہوئی صاحبقران نے
اشارے سے بادشاہ سے کہا کہ اپنے کان میرے مُنہ کے برابر لائیے فوراً بادشاہ اپنا کان صاحبقران
کے لب کے پاس لے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے آہستہ سے یہ فرمایا کہ میرے قلب و جگر میں آگ
لگی ہوئی ہے تھوڑا آب سرد اور پلائیے یہ سُنکے بادشاہ نے خواجہ زادوں سے کہا کہ اب صاحبقران
یہ فرماتے ہیں انھوں نے عرض کیا کہ آب انار اور دیجیے یہ کہکر عرض کیا کہ حکم صادر فرمائیے کہ یخنی تیار
کی جائے جس طرح سے ہم عرض کریں بادشاہ نے فرمایا کہ جلد داروغہ مطبخ سے کہو کہ حاضر ہو یہ فرماکر آپ
شربت انار پلانے لگے اُدھر خواجہ زادوں نے نسخہ تحریر کیا کہ داروغہ مطبخ کو ایک چوبدار جا کر بلا لایا اُسنے
آکر مجرا کیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ غلام حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ خواجہ زادوں
کے پاس جاؤ جو وہ فرمائیں [illegible] وہ اُن کے قریب آیا اُنھوں نے داروغہ سے کہا کہ ایک مرغ
کی یخنی اسی طور سے تیار کر لاؤ [illegible] اُسمیں ڈال کر یخنی تیار کرو اُسکو مقطر کر دو اسکے بعد اُسکو کسی
چیز [illegible] کو آگ میں گرم کرکے [illegible] اُسے یخنی میں ڈالنا اور تیار کرکے جلد حاضر کرو داروغہ بہت خوب
کہکر فوراً نسخہ لے کر دواخانہ میں آیا اور ادویہ لے کر فوراً باورچی خانہ میں گیا اور مرغ کو ذبح کرکے اور
صاف کرکے اُسمیں جو اشیا کہ ساتھ ڈالکر پکانے کی تھیں مثل الائچی وطباشیر وزہر مہرہ وغیرہ کے ڈال کر
پکایا اور یخنی کو توڑا اُس کے بعد اسکو صاف کرکے خوشبویات مشک وعنبر وغیرہ اور اجزا اسکے
مقوی جو نسخہ میں تحریر تھے ڈالے اور یخنی ظرف نقرئی میں پکائی گئی تھی کیونکہ حکم تھا اُس کے بعد
اُس کو مقطر کرنا [illegible] کیا جس طور سے کہ حکم ملا تھا اُسی طور سے تیار کرکے طرف بارگاہ کے لیکر
چلا یہاں بادشاہ نے [illegible] انار کا گیلاس تیار کرکے پھر صاحبقران کو پلایا اُس کے پینے سے
یہ حالت ہوئی کہ صاحبقران کے اب ہوش و حواس بالکل درست ہونے وہ آگ بھی کم ہو گئی
آہستہ سے کہا کہ مجھکو اُٹھا کر بٹھا دو بس سرداروں نے بغلوں میں ہاتھ دے کر اُٹھایا اور پشت کی
طرف گاؤ تکیہ لگا پھر بادشاہ نے گیلاس شربت انار کا تیار کرکے دیا ابکی صاحبقران نے اپنے
ہاتھوں سے لے کر نوش کیا اس گیلاس کا نوش فرمانا تھا کہ وہ حالت بالکل جاتی رہی طاقت آگئی کرنی

قلب کی برطرف ہوئی کہ اتنے عرصہ مین داروغہ یخنی نے کہا حاضر ہوا عرض کیا کہ یخنی حاضر ہے خواجہ زادون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور یخنی صاحبقران کے روبرو پیش کیجئے کہ وہ نوش فرمائین تاکہ طاقت آئے پس ایک سردار نے یخنی داروغہ سے لیکر روبرو صاحبقران کے پیش کی صاحبقران نے اُس کے ہاتھ سے لیکر نوش فرمائی خادم نے آفتابہ وغیرہ حاضر کیا صاحبقران نے کلی کی بموجب کہنے خواجہ زادون کے پانی سرد کیا ہوا نوش کیا اُس یخنی کا یہ اثر کرتا تھا کہ اُسی قدر طاقت قلب و دیگر اعضا مین پیدا ہوئی کہ بسم اللہ کہکر مسہری پر سے اُٹھے سردارون نے قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ لین فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہے مین اچھا ہون یہ فرماکر مسہری پر سے اُتر کر مسند پر آکر جلوہ فرما ہوئے بارگاہ کی عجیب حالت پائی جیسے ویران ہوتی ہے ہر سردار کو پریشان ملاحظہ کیا باوجودے کہ سب کو خوشی تھی اُسپر چہرون کا یہ حال تھا کہ پریشان تھے اُسوقت تک کسی کے حواس درست نہ ہوئے تھے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا حال تم سب نے اپنا بنایا تھا بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے یہ آپ فرمائین کہ اب آپ کا مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین سب طرح سے اچھا ہون یہ سُننا تھا کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ نوبت خانون مین حکم دیا جائے کہ شادی کی نوبت بجائیں توپ اندازون کو حکم دیا جائے کہ توپین فیر کرین چوبدارون نے یہ حکم قضا تسیم پہونچا دیا توپین خوشی کی بجنے لگین توپین فیر ہونے لگین اب سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صاحبقران نے صحت پائی ہر ایک کے ہوش و حواس درست ہوئے اس خوشی مین ہر ایک اپنے عزیز و یگانے کی یاد بھول گیا وہ جو ہر خیمہ سے صدائے گریہ و زاری بلند تھی موقوف ہوئی ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے وارث مارے گئے تو خدا نے اُنکو درجہ شہادت عطا کیا ہوگا اور حق نمک سے ادا ہوئے خیرخواہ مشہور ہوئے غازیون مین لکھے گئے ہم کو صدمہ تھا کہ وارث بھی مارے گئے اُن کے بعد جسکا بھروسا اور سہارا تھا جو ہم سب کا والی اور وارث بعد خدا کے تھا اُس کے بھی جان پر بنی ہے ہم کو اسکا صدمہ ہے پس جب یہ سب کو معلوم ہوا کہ صاحبقران نے فضل خدا سے صحت پائی ہر ایک اپنے دل مین نہایت خوش ہوا اور صدمہ و رنج برطرف ہوا اس امر سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک صاحبقران کے لیئے چاک گریبان تھا نہ کہ اپنے عزیزون کے لیئے ان سب حالات کی خبرین محلدار نے ناموس مین پہونچائین یہ خبر خوش سُنکے ناموس کے حواس درست ہوئے سب کو خوشی ہوئی ہر ایک عورت ادائی دوا نے لگی اور ہر ایک بی بی زمین پر برائے سجدۂ شکر جھکی اور اپنی پیشانی خاک پر رکھکر یون عرض کرنے لگی کہ ای میرے مالک و آقا تو نے ہم سب کے حال پر رحم فرمایا ہم سب کی دعا کو قبول کیا ہم کو خوشی کی خبر سُنائی ہم کو تو امید نہ تھی سجدے سے سر اُٹھا کر محلدار سے کہا کہ جا کر خبر تو لا اب کیا حال ہے وہ گئی اور خبر لائی کہ حضور اب تو صاحبقران مسند پر جلوہ فرما ہین سب سردار گرد و اطراف حاضر ہین صاحبقران ہر ایک سے باتین کر رہے ہین لشکر مین خوشی کی نوبتین بج رہی ہین توپین فیر ہو رہی ہین یہ سُنکے ہر ایک شاہزادی وغیرہ نے جو جو کہ صاحبقران سے قرابت رکھتی تھین اُس محلدار کو انعام دیا وہ انعام پاکر بہت خوش ہوئی یہان تو محل مین خوشی ہو رہی ہے ادھر بارگاہ مین صاحبقران مسند پر جلوہ گر ہین بادشاہ تشریف فرما ہین اور سب سردار جو کہ باقی تھے اور قید ہونے سے بچے تھے سب اپنے اپنے مرتبہ سے حاضر ہین خواجہ زادے روبرو موجود ہین کہ صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائیے بادشاہ نے سب حالت جو کچھ گذری تھی بیان کی الوان کا سحر سے دریا پیدا کرنا صاحبقران

نے فرمایا کہ اس امر سے تو مین بھی آگاہ ہون کہ اُس نے دریا پیدا کیا تھا اور ایک کشتی پیدا ہوئی تھی اُسکے بعد ایک حباب کہ جسمین چراغ روشن تھا کہ جسکا عکس اور روشنی میرے اوپر پڑی کہ جس کے سبب سے مجکو اسم اعظم فراموش ہوگیا تھا بالکل لوح قلب سے محو ہوگیا تھا زبان لکنت کرتی تھی ایک حرف بھی نہ یاد آتا تھا پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا مجکو غش آگیا اُس کے بعد نہ معلوم کہ کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر یہ ہوا کہ جب ہم نے آپ کی یہ حالت دیکھی آپ کو اُس مقام پر سے الگ لے گئے اُسی دریا سے ایک کشتی پیدا ہوئی اُسپر ایک نازنین سوار تھی اُس نے قریب کنارے آکر ہم سب سے کہا تم ملکہ الوان سے صلح کرلو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے ہم سب نے انکار کیا اُس نے آئینہ طرف غیر ساحرون کے یہ کہکے دکھایا کیونکہ اُسی کے ہاتھ مین تھا جسپر اُس آئینہ کا عکس پڑا وہ دیوانہ وار چلا اور جاکر اُس دریا مین غرق ہوگیا نصف سے زیادہ اُس نے سرداران لشکر و سواران و پیدلون کو غرق دریا کیا اتنے سحر مین مبتلا کرکے اُسکے بعد وہ کشتی غرق ہوگئی پھر ایک گنبد پیدا ہوا اُسمین بھی ایک نازنین تھی ایک نازنین ایسی خوبصورت تھی کہ حسن نے اُسکی بلائین لین اور ادا نے اس کے ادا کی قسمین کھاکر یہ اشعار پڑھنا شروع کیے

فدائے حسن و جمال تو گلعذار انند — شہید تیغ نگاہ تو شہسوار انند
اسیر حلقہ زلف تو پختہ کار انند — غلام نرگس مست تو تاجدار انند
خراب بادہ لعل تو ہوشیار انند

بہ پیچ و تاب نہ تنہا منم بجان حزین — کہ عالم ست بہت بے قرار و بے تسکین
زگفتنم اگر آشفتہ و چین بجبین — گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و ببین
کہ غنچہ لب تو از طرف ہزار انند

اُسکی گردن ہی کہ اک نور ہی سانچے مین ڈھلا — جس نے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر وہ چلا
آبداری سے جو ممسلو نظر آیا وہ گلا — رشک کی برق سے کیا جسم صراحی کا گلا
سوئے مے خانہ گلو اُسکا اگر منہ موڑے
ہوکے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

غرض وہ گنبد بھی جسمین وہ نازنین رشک مہ جبین تھی اُس طرف آکر قائم ہوا ادھر ساحران لشکر اسلام صف باندھے ہوئے کھڑے تھے اُس نازنین نے اُن سے بھی مثل نازنین اول کے تقریر کی انھون نے بھی جواب صاف دیا اُس نے شمع یا چراغ روشن کرکے دکھایا کہ جس کے اوپر اُسکی روشنی پڑی متشل غیر ساحرون کے دیوانہ ہوکر غرق دریا ہوا نصف سے زیادہ جب ساحر غرق ہوچکے کہ الوان نے اشارہ کرکے کہا وہ گنبد غرق ہوگیا اُس کے بعد الوان نے یہ کہکر طبل بازگشت بجوادیا کہ مین نے آج کے شب کی تم سب کو مہلت دی تم سب باہم صلاح کرکے صبح کو میدان مین آؤ اگر تم سب کی رائے اس امر پر قرار پائے کہ باہم صلح کرلی جائے تو اگر میری اور سمندر شاہ کی اطاعت کرلو ورنہ مین کل تم سب کا خاتمہ کردونگی ایک کو زندہ نچھوڑونگی اور صاحبقران تو رات بھر مین تمام ہو جاینگے کیونکہ اُنپر مین نے ایسا سحر نہین کیا ہی کہ وہ جانبر ہون یہ کہکر اور وہ اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر چلی گئی اُسکے جانے کے بعد مین بھی باقی ماندہ لشکر کو اور آپ کو لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا اور جو حال کہ آپ کی علالت اور بے ہوشی کے سبب سے ہمپر گذرا وہ خدا پر روشن ہی اور جو حال اہل لشکر کا آپ کے رنج و الم مین تھا اُسکا واقف خدا ہی خلاصہ جسکا یہ ہو کہ [illegible] کسی نے ایک دانہ نہین کھایا [illegible] دیا ہی سب اسے روتے اور دعا کرتے تھے

[illegible]

دوسرا کام نہ تھا یہی حال ناموس کا تھا جب آپ کے حواس درست ہوے ہین جب سب کو ہوش آیا گریہ و زاری موقوف ہوئی ہی ورنہ یہ حال تھا کہ صداے گریہ سے ایک کہرام برپا تھا یہ کہکر بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ تو فرمائیے اسم اعظم یاد آیا یا ابھی نہین یہ سُنکے صاحبقران نے جو خیال کیا تو اسم اعظم حرف بحرف یاد تھا بادشاہ سے فرمایا کہ اب تو بفضل خدا اسم اعظم مجکو یاد ہی یہ سُنکے بادشاہ اور سب سردارون کو خوشی ہوئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ جیسا ہم نے ان خواجہ زادون کو ہر فن مین کامل پایا ویسا تو ہم نے آج تک کوئی نہین دیکھا انھون نے آپ کی حالت ملاحظہ فرماکر فرمایا تھا کہ سب طرح سے صاحبقران کی جان کی خیر ہی صرف چند ستارے نحس آئے ہین اُن کے سبب سے صاحبقران اور لشکر پر یہ سختی ہی وہ دفع ہوئی جاتی ہے ویسا ہی ہوا ای صاحبقران یہ لوگ علم نجوم مین بھی کمال رکھتے ہین اور طبیب بھی حاذق ہین صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ ای ظل اللہ یہ لوگ مثل اپنے باپ و دادا کے ہر فن مین کمال رکھتے ہین جیسے کہ خواجہ بزرجمہر حکیم حاذق و رمال کامل تھے اُسی طور سے اُن کے فرزند خواجہ دریادل و خواجہ امید تھے اُن کے مثل یہ بھی ہین اِن کا کیا کہنا اِن کے علم و کمال کی کوئی برابری کر سکتا ہی یہ لوگ بڑے مرتبہ کے ہین ہم سے اُنکی قدر نہین ہو سکتی ہی جیسے کہ صاحبقران اول و ثانی نے اِسکے بزرگون کی قدر فرماتے تھے ہم تو اُس کے مثل نہین کر سکتے ہین یہ صرف اِن صاحبون کی الفت ہی جو ہمارے ساتھ ہین ورنہ ہم اس لائق کب تھے یہ تقریر جو صاحبقران نے فرمائی اور بہت تعریف کی اُس کے جواب مین خواجہ زادون نے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی اور ذرہ پروری ہی ورنہ ہم کسی لائق نہین ہین صرف بزرگون کے نام کو بدنام کرنے والے ہین ہم تو اُنکے غلامون کی برابری نہین کر سکتے ہین وہ کمال بھلا ہم کو کہان نصیب وہ صاحبان کمال سے تھے اور برگزیدۂ خدا تھے بموجب مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ہمارے اُن کے زمین آسمان کا فرق ہی یہ جو کچھ ہی صرف اُنکی جوتیون کا صدقہ ہی اُنکا نام لیکر جو کام کرتے ہین فضل خدا اور آپ کے اقبال اور اُن کے نام کی برکت سے درست ہو جاتا ہی ورنہ ہم کہان اور یہ امر اہم و مشکل کہان جو ہماری راے مین آتا ہی وہ عرض کرتے ہین خدا اُسکو اپنی رحمت سے بنا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہی ورنہ آپ کا بھی مثل و نظیر نہین ہی اُنھون نے یہ سُنکے بادشاہ اور صاحبقران کو تسلیم کی صاحبقران نے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین بڑی دیر سے خیال کر رہا ہون کہ خواجہ کہان ہین برق ثانی قران ثالث چالاک ثانی ضرغام ثانی جانسوز ثانی زاغچہ بن عمران مین سے کسی کا پتہ نہین ہی خصوصاً خواجہ جو کہ میرے عاشق دلشیدا تھے اُنکا نشان نہین ہی ہم پر یہ معرکہ گذر گیا اور وہ نہ آئے سردارون نے عرض کیا کہ حضور جب کل صف آرائی ہوئی تھی تو کل عیار لشکر سے نکل گئے تھے خواجہ ثالث بھی تشریف لے گئے تھے اُس وقت سے ان اشخاص کا پتہ نہین ہی کچھ عیار تو لشکر مین آئے وہ موجود ہین بلکہ کل تو چالاک ثانی بارگاہ مین آئے تھے آپ کا یہ حال دیکھکر چند عیارون سے کچھ مشورہ کرکے باہر بارگاہ کے گئے تھے پھر اُس وقت سے ہم نے نہین دیکھا کہ آئے یا نہین ہم کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا کسی کی کیا خبر لیتے صاحبقران نے اور سردارون سے خواجہ و عیارون کا حال دریافت کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا جو کہ بادشاہ نے فرمایا سب سے صاحبقران نے یہ تقریر سُنکے فرمایا کہ مین قسم کھاکر کہتا ہون میرے دوست صادق و یار جانی خواجہ ثالث نے عیاری کرکے ایوان جادو کو قتل کیا ہی اور میرے سب سردارون کو رہا کیا ہی ضرور اُسی سبب سے مجکو صحت ہوئی اور مجکو اسم اعظم یاد

آیا اور مین نے سحر ایوان سے نجات پائی یہ کام میرے دوست کا ہی وہ اسی فکر مین ہوگا اسی سبب
سے لشکر مین نہین آیا اور یہ سب عیار بھی اسی فکر مین ہون گے جس طرح سے خواجہ عمر اول کو صاحبقران
اول سے الفت تھی اور وہ اُن کے لیے اپنی جان کو عزیز نہ کرتے تھے اُسی طور سے اُن کے فرزند عمر ثانی
کو صاحبقران ثانی سے الفت تھی وہ بھی ہمہ وقت صاحبقران ثانی پر نثار ہوتے تھے مثل اُن دونون
صاحبون کے خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی کو میرے ساتھ الفت ہی انھون نے اپنی جان لڑا کر
ضرور ایوان کو قتل کیا کیونکہ اُن کے جان پر بنی ہوگی میری حالت دیکھکر سب سردارون نے عرض کیا
کہ حضور بجا ارشاد کرتے ہین یہ کام سوا ے خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی سچ ہی کہ نہ ایوان قتل ہوتی نہ
خواجہ اُسکو قتل کرتے نہ حضور صحت پاتے حضور ہم خود حیران تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کیا سبب ہی
کہ کل ایوان کہہ گئی تھی کہ مین صبح کو میدان مین آکر تم سب کا خاتمہ کر دون گی اگر تم صلح نہ کروگے ہم کو یہ
خوف تھا کہ ہم تو آپ کے رنج مین مبتلا ہین کیونکہ میدان مین جا کر مقابلہ کرینگے اور ایسی ساحرہ سے کیا لڑینگے پس یہ خیال کرتا تھا
کہ ہمسے تو امید نہین نہ جا پائینگا نہ لشکر جائیگا وہ کل اسی مقام پر ہم سبکو قتل کریگی خیر جو منظور الٰہی وہ ہوگا اس سے کیا
چارہ ہی اسی طور سے ہماری آئی ہی تو کیا اختیار اور آپ کی حالت دیکھ کر یہی جی چاہتا تھا کہ وہ ابھی
ہمکو قتل کرے تو بہتر ہی الحمد للہ کل جو ہم میدان مین کھڑے رہے اُس کے مقابلہ مین دو سبب سے
اول تو یہ کہ یہ خلاف تھا کہ ہم بدون آپ کے واپس جاتے ہوے واپس آتے اُنکے روبرو سے فرار
کرتے دوسرے آپ کی حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ اب زندگی بیکار ہی نہ ہٹتے بلکہ اُسکا طبل
بازگشت بجوا کر واپس جانا ناگوار تھا مگر کیا کرتے اگر دریاے سحر درمیان مین حائل نہ ہوتا تو ہم ضرور
تلوارین کھینچ کر اُسپر حملہ کرتے اور اسم اعظم کی اُسکو حسرت کرتے کہ اُسکو قتل کرتے یا اپنی جان دیتے مگر
دریاسے مجبور تھے صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو یقین ہی کہ آپ لوگ ایسے ہی جوان فرد اور سرفروش
ہین جیسا کہ آپ لوگ فرماتے ہین اس سے زیادہ مجھکو آپ لوگون سے امید ہی یہ فرمائیے کہ پھر آج وہ
میدان مین آئی تھی اور ادھر سے کوئی لشکر لے کر گیا تھا بادشاہ نے فرمایا نہ وہ آئی نہ ادھر سے
کوئی لشکر لے کر گیا اگر وہ جا کر طبل جنگ بجوا تا تو یہان بھی طبل جنگ بجتا کوئی نہ کوئی سردار ضرور
میدان مین لشکر لیکر جاتا گو یہ حالت تھی مگر اُسپر بھی مین نے یہ حکم دے دیا تھا کہ جاسوس قریب دریا
موجود رہین جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے ہمکو آکر خبر کرین تاکہ ہم بھی طبل جنگ بجوائین اور صبح کو
جا کر مقابلہ کرین اس وقت تک تو کوئی خبر طبل جنگ لے کر نہین آیا معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے طبل نہین
بجوایا ورنہ ضرور خبر آکر ہرکارے دیتے صاحبقران نے فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون خواجہ نے شب
ہی کو جیسے وہ میدان سے گئی اُسی وقت عیاری کی اُسکو طبل بجوانے کی بھی مہلت نہ ملی خیر تھوڑی
دیر مین معلوم ہوجائیگا راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو صاحبقران بادشاہ اور سردارون سے یہ تقریر
فرمارہے ہین اور خواجہ زادون کے واسطے حکم فرمایا کہ پچاس ہزار روپیہ اور خلعت گران قیمت حاضر کیا جائے
بموجب حکم روپیہ اور خلعت حاضر کیا گیا صاحبقران نے اُنکو روپیہ و خلعت مرحمت فرمایا ہی راوی
نے بیان کیا ہی کہ یہ وہ وقت ہی کہ جب خواجہ ثالث خضران بن عمر نے ایوان کو اپنا مطیع کیا ہی
اور قریب دریاے سحر لاکر پہلے اسم اعظم صاحبقران کی فکر کی ہی اور ایوان نے اپنا سحر صاحبقران
پر سے برطرف کیا ہی اور اُس سحر کو مٹایا ہی کہ جس کے سبب سے اسم اعظم صاحبقران کو فراموش
تھا اور سب سردارون کو دریاے سحر مٹا کر اپنے سحر سے رہا کیا اور خواجہ سے رخصت ہو کر طرف (۱۰)

اپنے مقام کے روانہ ہوئی تھی اور خواجہ سب کو لے کر طرف دریا، اور اپنے لشکر کے چلے تھے کہ یہان بسبب برطرف ہونے سحر کے صاحبقران نے صحت پائی اور لشکر مین خوشی ہوئی اس مقام پر ایک امر ضروری تحریر کرتا ہی ناظرین نکتہ بین پر ظاہر ہو کہ ایک امر اس حقیر سراپا تقصیر خاکپاے داستان گویان شیخ تصدق حسین کے خیال مین آیا ہی کہ یہ حقیر ہمیشہ اس فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ یہ جو اُستادون و داستان گویان ماسبق نے ونیز جو کہ موجود ہین بیان کیا ہی اور بیان کرتے ہین کہ اسم اعظم بند کر لیا مین کسی اعتراض کے سبب سے نہین عرض کرتا ہون بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین اُن پر اعتراض کر سکون بلکہ مین اپنے قیاس کے موافق عرض کرتا ہون کہ اسم اعظم کوئی انسان نہین ہی نہ کوئی حیوان ہی کہ جسکو ساحر نے سحر کر کے اسیر کر لیا اور شیشہ مین بند کر لیا جب وہ قتل ہوا یا اسیر ہوا اور وہ شیشہ توڑا گیا اُسوقت اسم اعظم چھوٹا یہ بالکل خلاف قیاس ہی کیونکہ اسم اعظم ایک آئیت آیات قران سے ہی یا کوئی دعا ہی کہ جس کے سبب سے دفع سحر ہوتا ہی اور ساحر کا سحر اثر نہین کرتا ہی اور اُس کے پڑھنے سے بلاے آسمانی و آفت ناگہانی دفع ہوتی ہی پس وہ کیونکر قید ہو سکتا ہی اور شیشہ مین بند ہو سکتا ہی کہین دعا یا آیت بھی بند ہوتی ہی اور قید ہوتی ہی اُسکا دعا اور آیت ہونا بہت سے طریقون سے ثابت ہی جیسا کہ نوشیروان نامہ کی پہلی جلد مین اسی حقیر نے تحریر کیا ہی کہ حمزہ صاحبقران جب کہ براے مقابلہ لندھور بحکم بادشاہ نوشیروان ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین اور شہبال عموی نوشیروان نے عیار سے صاحبقران کو چوری لیا ہی اور جے پور کے پاس قید کیا ہی جے پور نے مسلمان ہو کر صاحبقران کو رہا کیا ہی اور لشکر [illegible]
ہین اور بسبب طوفان کے جہاز تباہ ہوے ہین اور صاحبقران کا جہاز ٹوٹ گیا ہی اور صاحبقران ایک تختہ پر بیٹھے ہوے بعد تین روز کے ایک جزیرے مین پہونچے ہین اور اپنا لباس خشک کر کے ایک طرف کو روانہ ہوے ہین یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچے ہین کہ جہان بختیار شاہ جبر دلی کے فرزند سے اور ایک زنگی سے جو کہ داراب شاہ زیر بادشاہ ہند کی طرف سے براے مقابلہ آیا تھا مقابلہ ہو رہا تھا اور فرزند بختیار شاہ کو اُس زنگی نے قتل کیا تھا صاحبقران کو اُسکی جوانی پر رحم آیا تھا اور اُس کے بے گناہ قتل ہونے پر غصہ آیا تھا اور مقابلہ کر کے اُس زنگی کو قتل کیا تھا تمام لشکر نے صاحبقران پر حملہ کیا تھا صاحبقران لڑنے لگے اُسی حالت مین جے پور بھی مع بارہ ہزار کے لشکر سے پہونچا تھا اور امیر حمزہ صاحبقران کو مقابلہ کرتے ہوے دیکھکر حمزہ صاحبقران کی کمک کی تھی اور جناب حمزہ صاحبقران نے سرکی تھی بختیار شاہ اپنے فرزند کے قتل ہونے کی خبر سُنکے اور لشکر لے کر آیا تھا یہان آکر معلوم ہوا کہ حمزہ صاحبقران نے لشکر زنگی سے مقابلہ کر کے بھگا دیا تیرے فرزند کا عوض اُس سے لیا وہ بہت خوش ہوا تھا اور حاضر ہو کر صاحبقران کو بھی اپنے شہر مین لے گیا تھا بزم عشرت آراستہ کی تھی اور ناچ رنگ گانے بجانے کا بھی جلسہ مہیا کیا تھا اور ساغر بلورین بادۂ گلرنگ سے لبریز تھا صحبت بادہ نوشی گرم تھی ایک نازنین مہ جبین رشک قمر حور طلعت نے یہ مسدس عاشقانہ گانا شروع کیا حاضرین محفل کا دل اپنی جانب رجوع کیا ناظرین نہایت محظوظ ہوے

سیدھی باتون پہ ہی ہم سے یہ کجی تم پہ نثار
ایک جان اور ہی اب وہ بھی سہی تم پہ نثار
جگر و چشم و دل و سر ہی اجی تم پہ نثار
لاکھو جانین ہون تو کرتے ہین ابھی تم پہ نثار

یہی حسرت ہی کہ مرکر نہین پیدا ہوتے
ورنہ سو بار فدا آپ کے شیدا ہوتے

سمجھے ہم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی
ای صنم حسن پہ ان روزون غرور آپ کو ہی

ہی ستم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی
دمبدم حسن پہ ان روزون غرور آپکو ہی

زہر ہی آپکے حق مین یہ کہے دیتے ہین
زہر ہی آپ کے حق مین یہ کہے دیتے ہین

ان دنون کیسا مزاج ای مری جان آپ کا ہی
یون تو کہنے کو زمانہ ہی جہان آپ کا ہی

یہ تو فرمایئے کس سمت کو دہیان آپ کا ہی
دل مین جب جا ہو چلے آؤ مکان آپ کا ہی

ہم وہی ہین مگر آپ اور ہوے جاتے ہین
طور کچھ آپ کے بے طور ہوے جاتے ہین

اب تو کچھ اور ہی صورت ہوئی چشم بد دور
ماتھے پر روز چنی جاتی ہی افشان بھی ضرور

جم گیا رنگ ہزارون مین ہوے تم مشہور
زلف ہی آئنہ ہی کنگھی ہی با دست حضور

بجز آئنہ ہمین چہرہ دکھاتے نہین اب
پان مسی کے سوا منھ مین لگاتے نہین اب

بعد برخاست خاصہ اور پھر اسپخواری کے وقت یہ رونے لگا تھا حمزہ صاحبقران نے سبب گریہ دریافت جو کیا تھا تو اُس نے بیان کیا تھا کہ میرا فرزند جسکا نام خسرو ہی وہ طلسم مین گرفتار ہو گیا ہی اس نواح مین ایک ہزار طلسم ہین اُن مین سے ایک طلسم مین گرفتار ہوا ہی ایک طلسم آہوان ہی وہ طلسم بند ہی آہو کا شکار کرنے گیا تھا اُسی دشت مین اسیر ہو گیا اُس کے غم مین روتا ہون چنانچہ حمزہ صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا کہ مین جا کر تیرے فرزند کو رہا کر کے لاؤنگا اُس نے بہت منع کیا تھا مگر صاحبقران اول نے نہ سُنا اور اُس دشت مین گئے وہان بہت پریشان ہوے بقول راوی حضرت خضر تشریف لائے تھے اور صاحبقران کو اسم اعظم تعلیم فرمایا تھا پس اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ اسم اعظم کلام ہی وہ بند نہین ہو سکتا ہی حمزہ صاحبقران نے اُسی کے ذریعہ سے سعندکال جادو کو قتل کیا تھا دوسرے بدیع الملک کو جو کہ اب صاحبقران ہین اس دفتر مین فرار نور زر سے وصیت نامہ ملا تھا اور ایک لوح جیسا کہ لعل نامہ کی جلد دوم مین مرحلہ طلسم نور افشان مین تحریر ہی کہ جہان کی حاکم و مالک ملکہ ناوک فگن تھی لوح پر اسم اعظم تحریر تھا اور وصیت نامہ مین یہ وصیت تھی ملکہ تیری زوجہ ہی اُس سبب سے بدیع الملک نے ناوک فگن سے عقد کیا تھا کہ جس کے بطن سے رفیع اتجنت پیدا ہوے ہین جو کہ فاتح ہے طلسم نور افشان ہی پس اس بیان سے یہی ثابت ہی کہ اسم اعظم ایک دعا ہی وہ مثل طائردن یا انسان کے قید نہین ہو سکتا ہی گو استادان سابق نے اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی اور اس حقیر نے بھی اکثر مقام پر انکی پیروی کی ہی اور اسی طور سے اسم اعظم کو بند کیا ہی نوشیروان نامہ کی ہر دو جلد مین بعض مقام پر یا ہر جز نامہ مین یا بالا باختر یا کوچک باختر دایرج نامہ و تورج نامہ و صندلی نامہ و لعل نامہ وغیرہ مین بلکہ اس دفتر کی بھی پہلی جلد مین اور دوسری جلد مین وہی طریقہ اختیار کیا ہی اور قدم بقدم اُن سب کے یہ حقیر بھی چلا ہی اُس احاطہ سے باہر نہین ہوا ہی مگر اب حقیر کو خیال آ گیا گو قبل سے اس امر کا خیال تھا مگر بسبب اسکے کہ اُستاد بیان کر گئے ہین جرات نہ ہوتی تھی کہ ترک کرون مگر جب

چند میرے احباب نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کیا امر ہی اُس وقت مین نے اپنا قیاس ظاہر کیا اُنھون نے فرمایا کہ تیرا قیاس درست ہی تب مین نے جرات کرکے اس امر کو ترک کیا اور آیندہ سے یہ طریقہ نہ ہوگا کہ ساحر نے سحر کیا اس طور سے کہ اسم اعظم صاحبقران کو فراموش ہوگیا زبان بند کردی بس یہ کہنا چاہیے کیونکہ یہی طریقہ ہی جب کہ زبان بند گی اور اسم اعظم زبان پر نہ جاری ہوگا تو سحر کیونکر دفع ہوگا آیندہ اب یہ حقیر اس طور سے بیان کرے گا کہ ساحر نے ایسا سحر کیا کہ صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوگیا گو لوح سینہ پر نقش ہی مگر بسبب زبان بند ہونے کے زبان پر نہین آتا ہی اور دل اُسکی طرف سے پھیر دیا کہ اُسکی طرف رغبت نہین کرتا ہی اب آیندہ سے یہی طریقہ ہوگا وہ ساحر قتل ہوگا جب صاحبقران کی زبان کھلے گی یا وہ خود اپنا سحر برطرف کرے اُس وقت صاحبقران کو اسم اعظم یاد آئے اگر یہ طریقہ وہ لوگ بھی ایجاد کرتے تو اچھا تھا کیونکہ مین اُنپر اعتراض نہین کرتا ہون جو اُنکی راے مین آیا وہ اُنھون نے کیا کیونکہ وہ نقش اول تھے مین اُن کے کف پا کی برابری نہین کرسکتا ہون مگر اب مین اس احاطہ سے باہر جاؤن گا یقین کرتا ہون کہ ناظرین عالی فہم میری اس راے کو پسند فرمائین اور مجکو داد عنایت کرین خلاصہ یہ کہ یہ قیاس میرا تھا جو کہ مین نے ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کیا اگر قبول افتد زہے عز و شرف + ادم بر سر مطلب اے قلم تو اپنے مطلب کو بیان کر تجکو ان مضمون سے کیا سروکار اے قلم تو کدھر کو چلا گیا اپنے مطلب کو چھوڑ کر دیکھ ایسا نہ ہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ہم پر اعتراض کیا ہی ایسے خیالات کا ظاہر کرنا باعث خرابی کا ہوتا ہی بس اب عنان اشہب قلم کو طرف میدان مدعا کے پھیرتا ہون

	کجا بودم اکنون فتادم کجا		عنان قلم شد ز چنگم رہا

خلاصہ یہ کہ جب خواجہ ثالث نے الوان کو مطیع کرکے اُس سے سحر برطرف کرایا اور دریا مثا کے خواجہ طرف لشکر کے چلے وہ جو ہرکارے براے خبر طبل جنگ بحکم بادشاہ اسلام کنارے دریاے سحر کے مقیم تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ دفعۃً دریاے سحر برطرف ہوا اور دیکھا کہ خواجہ ہمراہ ایک ساحرہ کے کنارے اُس دریا کے آئے تھے اُس ساحرہ نے اُس دریا کو مٹا دیا یہ ایسے خوش ہوے کہ اُنھون نے پوری کیفیت نہ دیکھی صرف اسی قدر حالت دیکھکر طرف لشکر کے خوشی خوشی چلے یہان اُس وقت پہونچے کہ لشکر مین نوبتین بج رہی تھین خیر ہو رہی تھین تمام لشکر مین خوشی تھی یہ بھی خوش خوش داخل بارگاہ ہوے اُس وقت بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران سب سے وہی تقریر متذکرہ بالا کر رہے تھے اور سب سردار خوش بیٹھے تھے خواجہ زادے خلعت پاچکے تھے کہ اُنھون نے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دعا و ثناے شاہی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے سہ الٰہی تخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + یہ شعر پڑھکر یون عرض پیرا ہوے کہ ہم غلام بموجب حکم حضور کل سے کنارہ دریاے سحر کے مقیم تھے اس خبر کے دریافت کرنے کے لیے کہ جب لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو آکر حضور کو خبر دین ہم نے ہزار ہزار طرح سے اس امر کی کوشش کی کہ دریا کے اُس پار جائین اور حال دریافت کرین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر مقیم رہے اس وقت تک تو طبل جنگ نہین بجا مگر اسوقت ایک نیا واقعہ نظر آیا کہ خواجہ سلامت کنارے اُس دریاے سحر کے ہمراہ ایک ساحرہ کے تشریف لائے اُس ساحرہ نے کچھ پڑھکر اُس دریا کو مٹا دیا ہم یہ حال دیکھکر فوراً وہان سے روانہ ہوے کہ اس حال کی حضور کو خبر کرین اور صاحبقران کی حالت ملاحظہ کرین کہ صاحبقران کا مزاج کیسا ہی یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اور کچھ خبر بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اس سے زیادہ ہم کو اور کچھ نہین معلوم ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جاکر خبر لاؤ کہ اب کیا ہوا وہ

ہرکارے یہ حکم محکم پاکر اور آداب بجا لاکر بارگاہ سے نکل کر اُس طرف کو روانہ ہوے یہان صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سُنا کہ ہرکارون نے کیا بیان کیا مین جو کہتا تھا وہی ہوا معلوم ہوتا ہی
کہ خواجہ کسی ساحرہ کو اپنا شریک کر کے کسی مقام پر لائے ہین کہ جس نے ایوان کے سحر کو برطرف
کیا یہ ساحرہ بہت زبردست معلوم ہوتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کا اسوقت مثل و نظیر نہین ہی
اسی سبب سے تو خواجہ ثانی نے جب انکو مثل اپنے دیکھا تو لقب خواجہ سے سرفراز کیا اور اپنی بلائے دیئے
اور کسی کو نہ دیے یہ ضرور مثل خواجہ ثانی و اول کے ہین صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اسمین شک
کیا ہی اسی مقام پر تو خواجہ نے ایسی ایسی عیاریان کی ہین کہ کوئی نہ کرے گا بس نازک عیاری سے
عشاق نہ طاقی کو قتل کیا اور بس عمدہ عیاری سے ایوان سے زر کثیر حاصل کیا انکی کل عیاریان مثل
خواجہ اول کے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے جو روانہ ہوے تھے نصف راہ طی کر کے
پہونچے تھے کہ دیکھا خواجہ ثالث مع کل سرداروں کے جوکہ دریاے سحر مین قید تھے ساحر و غیر ساحر
طرف لشکر کے اُن سے باتین کرتے ہوے چلے آتے ہین ہنستے ہوے یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے
پانون پلٹے اور بارگاہ مین آکر صاحبقران سے خواجہ کی اور سرداروں کے آنے کی خبر دی بادشاہ
اور صاحبقران یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے مثل گل شگفتہ ہوے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ مع
سرداروں کے داخل لشکر ہوے ہر طرف غل مچ گیا کہ خواجہ سرداروں کو رہا کر کے لائے ہین ہر ایک
ملازم و خادم دوڑے اپنے آقا کو دیکھکر خوش ہوے خواجہ کو دعائین دینے لگے جوکہ لشکری تھے یعنے
سوار و پیدل اور جو ساحر سوار و پیدل تھے وہ تو لشکر مین پہونچ کر اپنے اپنے مقام کی طرف خواجہ
سے اجازت لے کر چلے گئے نیز کہ انکا کام بارگاہ مین کیا تھا نصف لشکر سے زیادہ اُس نے اسیر کر لیا تھا
بس ملازم اپنے اپنے آقا کو دیکھ کر خوش ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُن سرداروں کے بھی ملازم اپنے
آقا کو دیکھنے آئے تھے کہ جنکو عطارد آسمان سیر نے اسیر کیا تھا اُن سب نے اپنے آقاؤن کو جب نہ
پایا خواجہ سے عرض کیا کہ ہمارے آقا کہان ہین کیا آپ نے اُنکو رہا نہین کیا اُنکو اسیر رہنے دیا خواجہ نے
جواب دیا کہ کون اُنھون نے نام بتائے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ تو پہلے رہا ہو گئے تھے اُنکو تو برق
ثانی نے عیاری کر کے رہا کیا تھا کیا وہ ابھی نہین آئے اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین وہ ابھی کہان
تشریف لائے خواجہ نے جواب دیا کہ آتے ہون گے تم پریشان نہ ہو وہ رہا ہو چلے ہین یہ جواب
پاکر وہ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے گئے جو سردار رہا ہو کر خواجہ کے ہمراہ آئے تھے اُن کے ملازم
خواجہ کو از حد دعائین دینے لگے اور جا جا کر اُن کے ناموس کو اس حال سے آگاہ کیا وہ لوگ بھی
بہت خوش ہوے ادھر خواجہ سب سرداروں کو لے کر داخل بارگاہ ہوے اُن ساحرون اور سوارون
نے ڈیرا اوپر جا کر من کر لین جو کہ لائق بارگاہ مین جانے کے نہ تھے بس یہان جب خواجہ داخل
بارگاہ ہوے اور صحن بارگاہ مین پہونچے صاحبقران و بادشاہ و سردارون نے دیکھا کہ خواجہ
کیسے خوش خوش چلے آتے ہین صاحبقران نے سردارون سے فرمایا کہ خواجہ کا استقبال کرو سردارون
نے تا صحن بارگاہ خواجہ کا استقبال کیا یہان تک کہ خواجہ مجرا گاہ پر پہونچے صاحبقران و بادشاہ
کو مجرا کیا صاحبقران نے خوش ہو کر خواجہ کو اپنے قریب طلب فرمایا خواجہ صاحبقران کے
قریب جا کر بیٹھے پھر تو سب سردار مجرا کر کے اپنے مرتبہ سے بیٹھنے لگے ساحر ساحرون کی صف مین غیر ساحر
غیر ساحرون کی طرف جب سب بیٹھ چکے اُس وقت صاحبقران نے نگاہ اُٹھا کر سب کی طرف دیکھا کل

سردار اپنے غیر ساحر پائے اُن مین سے کوئی کم نہ تھا جب ساحرون کی طرف دیکھا اُن مین دیکھا کہ آفاق
شاہ اور اُسکی زوجہ و غزالان و سہراب و مرزخ آفتاب علم وغیرہ کوئی بیس سردارون کو نہ
پایا عیارون کے صف کی طرف جو دیکھا تو چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث وغیرہ کو
نہ پایا یہ ملاحظہ فرماکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیا کہ غیر ساحر جسقدر سردار
اسیر سحر ہوے تھے وہ تو سب موجود ہین اور جو ساحر سردار اسیر ہوئے تھے اُن مین چند سردار
نہین ہین نہ عیار ہین اسکا کیا سبب ہے یہ امر میرے قیاس مین نہین آتا ہے خواجہ نے جواب دیا
کہ اے صاحبقران اسکا یہ سبب یہ ہے کہ یہ جو سردار میرے ہمراہ آئے ہین یہ سب دریاے سحر مین
قید تھے اور کل لشکر ساحر و غیر ساحر اور جن سردارون کو آپ فرماتے ہین وہ دریا مین قید نہ تھے
بلکہ عطارد جادو کے سحر مین مبتلا تھے اُنکو برق ثانی نے عیاری کرکے کل شب کو رہا کیا تھا اور
وہ سب کے سب لشکر کو تباہ کرکے اور لشکر ایران کو غارت کرکے سب لشکر کو جلاکر چلے آئے تھے
مین تو جانتا تھا کہ لشکر مین پہونچ گئے ہونگے مگر یہان آنے سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک نہین آئے
ہین یقین ہے کہ آتے ہون اور جن عیارون کو آپ نے ارشاد فرمایا وہ بھی آتے ہونگے یہ سماعت
فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سردار دریا مین قید نہ تھے خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ
جی نہین نہ مین نے اُنکو رہا کیا بلکہ اُنکو مہتر برق ثانی نے رہا کیا ہے وہ کل ہی رہا ہوگئے تھے نہ
معلوم اُنپر کیا آفت آئی جو ابھی تک نہین آئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم سب واقعہ
بیان کرو کہ تم نے ان سب کو کیونکر رہا کیا اور برق ثانی نے کیونکر رہا کیا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ
قصہ طولانی ہے اور میرے حواس اس وقت درست نہین ہین جب حواس درست ہونگے اُس
وقت عرض کرونگا دوسرے جب سردار اور عیار ہونگے تاکہ آپ پر اور سب پر یہ ثابت ہو کہ
کس نے کام اچھا کیا اور یہ مین کیا جانون کہ برق نے کیونکر رہا کیا نہ مین کوئی برق کے ہمراہ تھا
خلاصہ اسکا یہ ہے کہ میری جان ایک نہ ایک دن ضرور جانے گی اور نقصان تو میرے مقدر مین
ہے کل سے آج تک دس ہزار کا نقصان ہوا علاوہ اُس کے جو کچھ کہ عیاری مین صرف ہوا مین ایسی
ملازمت اور عیاری سے باز آیا جو کچھ روپیہ میرا صرف ہوا ہے وہ آپ سے لیے لون تو خانہ کعبہ کو چلا جاؤن
کیونکہ یہان سب میرے جان کے دشمن ہین مین آپ کے ہمراہ رہ کر اپنی جان نہ دونگا اگر مر جاؤنگا
تو مجکو آپ سے یہ بھی امید نہین ہے کہ آپ میرے اہل و عیال کی پرورش کرین اور اُنکا کچھ مقرر کرین یہ
ہوگا کہ وہ بیچارے فاقہ کشی کرکے مر جاوینگے یا بھیک مانگینگے پس ایسی حالت مین لازم ہے کہ ہر ایک
کو اپنے اور اپنے اہل و عیال کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ جب مین سرفروشی و جان نثاری کرتا ہون اور
ہزارون روپیہ کا کام کرتا ہون جو کسی سے نہین ہوتا ہے اُس وقت آپ سے تین روپیہ مہینہ بھر کے بعد
ملتے ہین اُن مین سے بھی اگر کوئی ناغہ ہوجاتی ہے تو کاٹ لے جاتی ہے پس جب مین نہ ہونگا تو کون
سرفروشی کرے گا کہ آپ تین روپیہ دین اُن بیچارون مین کوئی ایسا نہین ہے اگر وہ خواہش بھی کرینگے
تو یہ حکم ہوگا کہ جو منصب تمہارے باپ کا تھا اگر تم اُسکو بجا لاؤ تو تمھاری پرورش کی جاوے اگر تم
اُس منصب کو نہ بجا لاؤ گے تو اللہ اللہ خیر صلاح ایسی حالت مین یہان سے کچھ نہ ملے گا اپنی بسر اوقات
کے لیے کوئی صورت کرو ہمارے یہان بدون خدمت کیے ہوے کچھ نہ ملے گا پس جب کہ مجکو یہ حال معلوم
ہے تو کیون مین اپنی جان دون یا خدانخواستہ میرے ہاتھ پاؤن بیکار ہوجائین تو بھی یہی حالت ہوگی کہ

آپ ایک حبہ نہ دینگے بس اب مین خانہ کعبہ چلا جاؤنگا ایسی نوکری سے باز آیا انسان کو اپنی اور اپنے
اہل و عیال کی فکر ضرور ہے وہان جاکر عبادت خدا کرونگا وہ کریم اپنی عنایت سے مجکو اور میرے اہل و
عیال کو رزق دے گا کیونکہ اُس نے رزق کا اقرار کیا ہے وہ رزاق مطلق ہے دیدہ و دانستہ تو جان نہین
دی جاتی ہے آپ کے ہمراہ سوا جان دینے اور مرنے کے کوئی کام نہین ہے جو جان دے اور اپنے سر کو
ہتھیلی پر لیے ہوئے پھرے اُسکو آپ سے فائدہ ہو وہی قلیل بس اپنی جان کی فکر ہر ایک کو لازم ہے
بقول شخصے کہ آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم دوسرے یہ امر اگر ہم نہ ہوے
اور آپ نے روپیہ دیا بھی تو ہم کو کیا ہم نے تو کوئی لطف نہ پایا ایسے ہم تین روپیہ سے باز آئے جو اپنی
جان کے خواہان ہون بموجب مثل پھیٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان جدا حافظ بندہ توکل جور و پیہ
صرف کیا ہے وہ لیکر چلا جائے گا جو نقصان مقدر مین تھا وہ ہوا ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ اگر میری چالاکی کام
نہ دیتی تو میرا کام تمام تھا الوان میرے خون کی پیاسی تھی مجکو قتل کرتی میرے گوشت کو زاغ و زغن
کھا جاتے کوئی اتنا بھی نہ تھا کہ لاش کو تلاش کرکے دفن کرتا اور غسل دیتا اور قبر پر دو پھول چڑھاتا
یا ایک آبخورہ اور دو روٹیون پر فاتحہ دلاتا کیونکہ میرے اہل و عیال اس قابل نہین ہین اول تو
بسبب نہ ہونے چار پیسون کے دو میرے لیے دست و پا ہین آپ سے یہ امید نہ تھی کہ کوشش فرماتے
اور ان سب امرون کو کرتے جب کوئی آکر خبر دیتا اُس وقت شاید منٹ بھر کے لیے افسوس کرتے
جو کوئی کہتا بھی تو یہ جواب دیتے کہ اُنھون نے چار پیسون کے لالچ مین اپنی جان دی سوا اس
امر کے دوسری بات نہ ہوتی ہم آپ سب کے لیے جان دیتے اُسکا انعام ہم کو یہ ملتا چونکہ میری زندگی تھی
جو اُسکے نیچہ سے بچ گیا خیر مالی پر بنی جو زندہ ہون تو پیدا کر کے جن جن کا مال اس عیاری مین لگ گیا ہے
ادا کردونگا اس وقت اُنکو تمسک لکھدونگا مگر اب مین کبھی عیاری نہ کرونگا کیا فائدہ ہوتا ہے
اگر تعریف ہوئی بھی تو اس تعریف سے کوئی پیٹ نہین بھرتا ہے مین تعریف کو اوڑھون یا بچھاؤن یا
لپیٹون کیا کرون بس میری جان اسی امر سے بچے گی کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن اور وہان جاکر اپنے
خالق کی عبادت کرون یہ جو تقریر خواجہ نے کی صاحبقران نے جواب دیا کہ اے خواجہ تم بد دماغ
نہ ہو جو کچھ تمھارا نقصان ہوا ہے وہ بھی ہم دینگے اور جو روپیہ تم نے صرف کیا ہے وہ بھی تم لو تم تو مثل
خواجہ اول اور خواجہ ثانی کے ہم سب کے جان بخش ہو اور ہمارے محسن ہو ہم تمھارے احسان
سے کسی وقت مین سبکدوش نہ ہون گے یہ کیا تم نے کہا کہ ہم خانہ کعبہ کو جائین گے تمھارے
سبب سے ہمارے لشکر کی رونق ہے جو مشکل کام ہوتا ہے وہ تمھارے سبب سے آسان ہوتا ہے اور
ساحرون کے قاتل تم ہی ہو اس وقت بھی تمھاری ہی وجہ سے مین نے اور میرے کل سردارون نے
الوان کے سحر سے نجات پائی ورنہ وہ سب کو قتل کرتی جان بری مشکل تھی یہ ہی تقریر ہر ایک سردار
نے کی اس تقریر سے خواجہ خوش ہوے خواجہ کے خوش ہونے کا زیادہ سبب یہ تھا کہ صاحبقران
نے فرمایا تھا کہ مین سب روپیہ دے دونگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے ابھی خواجہ نے عیاری کا
حال نہین بیان کیا ہے سب بیٹھے ہوے خواجہ کی تعریف کر رہے ہین انکو تو یہان مقام بارگاہ مین خواجہ
کی تعریف مین مصروف رکھا جاتا ہے اور حال قران ثالث کا تحریر ہوتا ہے کہ جب خواجہ الوان کو
لے کر بارہ دری سے باہر آئے تھے اور اُسکو لے کر طرف دریا کے چلے تھے اُس وقت قران ثالث
بھی اس مقام سے عقب مین خواجہ کے چلے تھے کیونکہ جب خواجہ نے سب عیارون کو زنبیل سے

زنبیل سے نکال کر چھوڑ دیا تھا اور کہا تھا کہ اب تم جاؤ مین بھی آتا ہون ہر ایک عیار تو وہان سے نکل کر طرف لشکر کے چلا تھا قران اُسی مقام پر رہے تھے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور بلا خواجہ پر آئے پس جب خواجہ قریب دریا پہونچے تھے اور دریا مٹا تھا خواجہ سب کو لے کر لشکر کی طرف چلے تھے خواجہ تو داخل بارگاہ ہوئے تھے اور تقریر کر رہے تھے قران بھی بعد دور ہونے دریائے سحر کے طرف لشکر کے چلے اور داخل لشکر ہوئے اہل لشکر نے قران کو دیکھ کر شور کیا کہ مہتر قران ثالث تشریف لائے مہتر قران ثالث ہر ایک سے ملتے ہوئے صاحب سلامت کرتے ہوئے مزاج پرسی کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے یہان بارگاہ مین سب کو دیکھا دل مین بہت خوش ہوئے شکر خدا کیا اور کہا کہ خدا نے پھر مجھکو یہ دربار دکھایا یہ خیال کر کے مجرا گاہ پر آ کر مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو اور اپنے مقام پر آ کر کھڑے ہوئے دیکھا کہ خواجہ قریب صاحبقران بیٹھے ہوئے ہین ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ قران ثالث بھی آ گئے خواجہ نے پلٹ کر قران سے کہا کہ ای قران ثالث تم کہان رہ گئے تھے اور سب عیار کہان ہین تم تو ہم سے پہلے چلے تھے قران نے جواب دیا کہ جب آپ نے ہم سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا اور کہا کہ تم لوگ جاؤ ہم بھی آتے ہین پس سب تو اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے مین نے خیال کیا کہ تم ابھی یہان سے نہ جاؤ کیونکہ یہ مقام ساحرون کا ہی شاید کوئی ساحر ادہر ہو اور استاد کسی بلا مین مبتلا ہو جائین تو کوئی تو ہو کہ جو استاد کی خبر لے اس خیال سے مین ٹھہر گیا تھا اُن سب کا حال مجھکو نہین معلوم کہ کدھر گئے پس جب آپ اُس ساحرہ کو لے کر بارہ دری سے واپس آ گئے اور تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو مین بھی تھوڑی دور عقب مین آپ کے آیا جب تخت غائب ہو گیا مین وہان سے لشکر کی طرف چلا جہان پر دریا تھا وہان آ کر آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس ساحرہ سے دریا مٹوا دیا ہی جب دریا مٹ گیا مین لشکر کی طرف چلا یہان آ کر پہونچا میرا تو یہ واقعہ ہی خواجہ نے صاحبقران کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ قران ثالث نے بھی بڑا کام کیا ہی بہت بڑی عیاری کی ہی مین کیا بیان کرون کہ جو عیاری کی ہی یہ عیاری تو میرے بھی گمان مین نہ تھی صاحبقران نے فرمایا کہ کیون نہ ہو کس کے فرزند ہین اور کس کے ہم نام ہین جو کہ جان بخش عمر کہلاتے تھے اُن کی بھی عیاری بڑی غضب کی ہوتی تھی صاحبقران نے بہت تعریف کی قران ثالث نے سر جھکا کر کہا کہ یہ سب آپ کا اقبال ہی اور استاد کا فیض صحبت ہی ورنہ مین کس لائق ہون یہان تو خواجہ و صاحبقران قران ثالث کی تعریف کر رہے ہین اب راوی اور عیارون کا حال تحریر کرتا ہی کہ جب اُن کو خواجہ نے ہوشیار کر کے رہا کیا تھا بارہ دری سے نکل کر سیدھے لشکر کی طرف چلے تھے مگر جب قریب دریا پہونچے دریا کو حائل پایا لاکھ لاکھ تدبیر کی اُس پار نہ جا سکے آخر ناچار ہو کر صحرا کی طرف چلے گئے اور فکر کرنے لگے کہ کیونکر لشکر مین جائین دور تک اسی خیال سے چلے گئے کہ شاید کہین سے راہ ملے مگر جب نہ پائی تو عاجز ہو کر ایک مقام پر بیٹھ رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ کیونکر اُس پار جائین اور جا کر لشکر کا حال دیکھین یہ لوگ اسی فکر مین مبتلا رہے جب وہ دن قریب ختم پہونچا پھر سب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور صلاح کی کہ چلو دیکھین اس وقت کوئی تدبیر پار جانے کی ہو یہ خیال کرتے ہوئے اور باہم تقریر کرتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے تو دریا کا نام و نشان نہ پایا ہر ایک سجدۂ شکر بجا لایا وہان سے مارے شادی مارتا ہوا ہر ایک لشکر مین آیا یہان آ کر لشکر مین چہل پہل پائی سب اہل لشکر ان عیارون کو دیکھ کر خوش ہوئے یہ سب سے ملتے ہوئے بارگاہ مین آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اگرچہ سب کسل مند تھے ہر ایک تھکا ہوا تھا مگر بسبب خوشی کے کسی کو اپنی تکلیف کا خیال نہ

تھا سب بیٹھے ہوئے تھے کہ عیار آکر حاضر ہوئے قواعد شاہی بجا لائے خواجہ کو سلام کیا اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے گو دربار کا طریقہ نہین ہی مگر سب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوئے ہین کہ خواجہ نے اُن عیارون سے کہا کہ تم کہان رہ گئے تھے برق ثانی نے بڑھکر یون عرض کیا کہ ہم سب جب کہ آپ سے رخصت ہوکر ہو جب آپ کے حکم کے لشکر کی طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے دریا کو کہ وہ حائل تھا لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر نہ آسکے آخر عاجز ہوکر واپس گئے جہان اس خیال سے گئے کہ اُس پار جائین دریا کو حائل پایا ایک صحرا مین جاکر بیٹھ گئے اسوقت وہان سے پھر چلے کہ شاید کوئی تدبیر بن آئے کہ ہم اُس جگہ پہونچ جائین جب اُس جگہ پہونچے دریا کا نشان نہ پایا لشکر مین آئے حاضر خدمت شریف ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ ای برق ثانی وہ سردار کہان ہین کہ جن کو تم نے عیاری کرکے رہا کیا تھا وہ تو کل ہی شب کو رہا ہوئے تھے کیا سبب ہی جو ابھی تک لشکر مین نہین آئے برق نے عرض کیا کہ مجکو کیا خبر جب مین نے اُن ساحرون کو قتل کیا جو کہ نگہبان تھے اور وہ سب رہا ہوئے اُنھون نے رہا ہوتے ہی لشکر کو ایوان کے غارت کرنا شروع کیا تمام لشکر مین آگ لگا دی ایک تلاطم برپا ہوگیا مین یہ صدا دے کر وہان سے اپنی جان بچا کر بھاگا اور سردارون سے کہا اب تم بھی اپنی اپنی جان اس بلا سے بچاؤ پھر مجکو نہین معلوم کہ وہ لوگ کدھر گئے سب اہل دربار یہ حال سُنکے خیال کرنے لگے کہ وہ لوگ بھی آتے ہونگے صاحبقران نے برق ثانی سے فرمایا کہ ای برق ثانی تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو برق نے عرض کیا کہ میری عیاری کا لطف آپ کو اُس وقت حاصل ہوگا کہ جب وہ سردار آلین گئے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران برق نے بھی آج بلا کی عیاری کی ہی صاحبقران نے برق کی بھی بہت تعریف فرمائی اب راوی اُن سردارون کا حال تحریر کرتا ہی جو کہ اُس معرکہ سے سب لشکر ایوان کو قتل کرکے اور خیمون دربارگاہون مین آگ لگا کر فرار کر گئے تھے اپنی جان بچا کر اس امر کا خیال رہے کہ وہ لوگ خوف کفار سے نہین بھاگے تھے بلکہ اُس دشت سے اس سبب سے نکلے تھے کہ خود اُن کے سبب سے تمام دشت آگ سے بھرا ہوا تھا دوسرے ساحر جو قتل ہو رہے تھے اُن کے مرنے کے سبب سے تاریکی ہوگئی تھی برفباری ہو رہی تھی آگ برس رہی تھی اُدھر خیمہ جل رہے تھے یہ غل کر رہے تھے بدین سبب یہ لوگ اُس مقام سے چلے کہ اب یہان کیا ہی اپنے لشکر کو چلین ایک ایک اپنا حربہ کرکے اُسی تاریکی مین روانہ ہوا چونکہ شب تھی اور ساحرون کے مرنے سے تاریکی بھی ہوگئی تھی بہ سب کے سب راہ فراموش کرکے دوسری طرف نکل گئے اگر راہ نہ فراموش کرتے تو ضرور یہ سب سرداران سب کے قبل پہونچتے انکا دریائے سحر کیا کرتا یہ تخت سحر پر سوار ہوکر دریا کے اُس پار چلے جاتے اُن مین ہر ساحر اپنے وقت کا سامری و جمشید تھا یہ سب ساحران زبردست سے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ سب راہ فراموش کر گئے چونکہ ایک مرتبہ حملہ کرکے نکلے تھے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا تھا سب ایک ہی مقام پر کھڑے ہوئے سحر کر رہے تھے دوسرے یہ امر باہم اُس حالت مین طے کر لیا تھا کہ اگر کوئی دوسری طرف مقابلہ کرنے جائے اور لشکر کو تباہ کرے تو وہ جو شمال کی طرف درخت صندل ہی اُس کے سایہ مین آکر کھڑا ہو ہم سب اُسی مقام پر آ ملینگے اور ایک مرتبہ حملہ اُسی مقام پر سے کرکے خدمت مین بادشاہ کے سب مل کر چلینگے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا کہ جو سردار اور طرف لشکر کے تباہ کرنے کو گئے تھے اپنے کوئی مشرق کی طرف کوئی مغرب کی طرف تو کوئی جنوب کی طرف کوئی شمال کو وہ سب اُسی درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوئے تھے ان سردارون نے چارون طرف سے گھیر کر اُس لشکر

کو تباہ کیا تھا کفار کو نکلنے کی راہ نہ دی تھی کفار کو سوائے راہ عدم کی دوسری راہ نہ ملی تھی چنانچہ سوائے
اُن سرداروں کے کہ جو ایوان کے ہمراہ تھے وہ تو زندہ بچے تھے اور سب واصل جہنم ہوئے تھے بس
یہ سب کے سب اُس درخت کے نیچے حملہ آور ہوئے تھے اور ایک حملہ کرکے نکل گئے یہ حال سب جلد دوم
میں تحریر ہو چکا ہے اب رزمگاہ آنا لشکر اسلام میں تحریر ہوتا ہے اور یہ امر کہ وہ اُس شب تاریک میں کدھر
گئے اور اُنکو اتنا عرصہ کیوں ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جو چلے تو لشکر کی طرف تو نہ چلے
اور ایک طرف کو چلے بڑی دور تک پیدل چلے گئے اُنکو لشکر کا کہیں نشان نہ ملا اُس وقت آفاق
نے سہراب سے کہا کہ اے سہراب ہم کو بڑی دیر ہوئی اُس مقام سے چلے ہوئے اور لشکر اسلام
کوئی ایسے فاصلہ پر نہ تھا کہ اتنا عرصہ ہوا ابھی تک لشکر کا نشان تک نہیں معلوم ہوتا ہے کیا ہم راہ
جلدی میں فراموش کر گئے خیال کرکے تو دیکھو کہ کس قدر یہ صحرا ویران اور سنسان ہے سہراب نے
کہا کہ اے آفاق شاہ میں خود بڑی دیر سے اسی فکر میں ہوں میں خود اس امر کو تم سب سے کہا چاہتا تھا
کہ یہ کیا امر ہے کہ تم نے کہا ذرا ٹھہر کر اور مشعل سحر روشن کرکے راہ کو تو دیکھو کہ ہم کس طرف چلے آئے ہیں
کہ مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم راہ فراموش کرکے آئے ہیں خیر اب
رات تو اسی مقام پر بسر کرو کیونکہ تھوڑی سی رات باقی ہے صبح کو یہاں سے طرف لشکر کے چلیں گے اگر
اس وقت چلتے ہیں تو یہ خیال ہے کہ پھر راہ نہ فراموش کر جائیں اور کسی طرف نکل جائیں دوسرے اسقدر
راہ جو چلے ہیں تو تھک بھی گئے ہیں تھوڑی دیر یہاں قیام کر لو تاکہ تکان بھی برطرف ہو اور صبح بھی ہو جائے
یہ جو مریخ نے کہا کوکبہ وغیرہ نے یہ رائے پسند کی پس اُسی صحرا میں اُن سب نے سحر سے ایک خیمہ
برپا کیا اور مشعلہائے سحر روشن کیں اُس خیمہ میں سب مقیم ہوئے ہر ایک نے اپنی راحت کے لیے
اسباب مہیا کیا یہاں تک کہ اُن سرداروں نے وہ رات اُسی صحرا میں بسر کی جب صبح ہوئی مسافر شب
طرف سرائے مغرب کے چلا گیا آمد قافلہ سالار روز کی منزل مشرق سے شروع ہوئی صبح ہو گئی اور
آفتاب نکل آیا ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت کی جب سب فراغت کر چکے اب جو آفاق شاہ
نے دیکھا تو خیال کیا کہ میں تو اپنے ملک کے قریب آ گیا ہوں یہ خیال کرکے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب تو
ہم اپنے ملک کے قریب آ گئے ہیں جس دن سے یہاں سے لشکر لے کر گئے ہیں اُس دن سے یہاں کا
کچھ حال نہیں معلوم ہے لہذا ذرا شہر میں چل کر شہر کی حالت کو دریافت کریں سب اہل شہر کو اپنے
مطیع اسلام ہونے سے آگاہ کریں جو کہ ہمارے دین کی شراکت قبول کرتے اُنکو رہنے دیں ورنہ
سب کو شہر سے نکال دیں مساجد کی بنا ڈالیں اور یہ دریافت کریں کہ کوئی سردار تو سمندر کی طرف
سے اس شہر پر قبضہ کرنے نہیں آیا تھا کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ شملاق نے ضرور سمندر کو اس امر کی رائے
دی ہوگی کہ کسی سردار کو برائے غارت شہر آفاقیہ روانہ فرمائیے تاکہ وہ شہر آفاقیہ کو غارت کرکے تمام
مال و اسباب پر آفاق کے قبضہ کرے چنانچہ منورہ جب تک شہر سے آئی تھی اُس وقت تک
تو کوئی نہیں آیا تھا شاید اس عرصہ میں کوئی آیا ہو تو معلوم ہو جائے گا دوسرے اس امر کا خیال ہے کہ
جب سب رعایا اپنے اپنے مذہب اصلی پر ہے اور میرے عزیز بھی اور وزیر بھی جب سردار آئے گا تو وہ
کہے گا کہ آفاق مرتد ہو گیا اُس نے اپنا مذہب ترک کیا تو ضرور سب کو خیال ہوگا اُسکی سرکشی کریں...
شہر پر قبضہ دے دیں گے پس جب میں جا کر سب کو اپنا شریک کر لوں گا اور آشکارا کر دونگا کہ سمندر نے
میرے ساتھ بدعنوانی کی اس سبب سے میں اہل اسلام کا شریک ہوا جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے

شہر مین رہے ورنہ چلا جائے اپنے عزیزون اور بیگانون کو مسلمان کرون اپنے وزیر کو مسلمان کرون اگر
یہ لوگ بھی مسلمان ہون تو خیر ورنہ قتل کرون اور کسی لائق کو یہان کا بادشاہ کرون اُسکو ہر ایک امر
کی فہمائش کرون تاکہ جب کوئی سردار سمندار کی طرف سے آئے وہ اُس سے مقابلہ کرے اور مجکو اس
حال سے آگاہ کرے تاکہ مین آکر اُسکی کمک کرون اور اپنے شہر کو شر اعدا سے بچاؤن اگر ایسا نہ کرونگا
تو مفت مین شہر ہاتھ سے نکل جائیگا چونکہ اب قریب آگئے ہین اس کام سے فرصت کرلون گو میرا قصد
تھا کہ مین صاحبقران سے مہلت لے کر یہان آؤن اور اپنا سب کام اپنے حسب دلخواہ کرون مگر مقابلہ
سے مہلت نہ ملی نہ ابھی ملے گی پھر اس قدر قریب آکر اور بے تکمیل مرام پھر جانا اچھا نہین ہی زوجہ نے کہا
کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی اور سب سے بھی کہو دیکھو وہ لوگ کیا کہتے ہین آفاق نے یہ کلام
زوجہ سے سنکے مرریخ وسہراب وغزالان وکوکبہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی راے بیان کی اور کہا
کہ آپ لوگ میرے ملک کی سیر بھی کرلین تو بہتر ہوگا اور یہ کام بھی ہو جائیگا چونکہ میرا ملک بہت قریب ہی مین
آج دن بھر مین یہ سب بندوبست کرکے سہ پہر کو یہان سے آپ سب کے ہمراہ چلونگا میری تو یہ راے ہی آئندہ
جو آپ سب صاحبون کی راے ہو مرریخ نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ ہم سب کو تمھارا فرمانا منظور ہی
مگر اس امر کا خیال ہی کہ شاید تم کو یہان عرصہ ہو جائے اور وہان مقابلہ ہو جائے تم اس امر سے بخوبی
واقف ہو کہ جیپی ساحرہ سے آج کل مقابلہ ہو رہا ہی اور وہ جلی ہوئی بہت ہوگی کیونکہ اول تو ہم سب اُسکے
قید سے چھوٹ گئے ہین دوسرے اُسکے لشکر کو تباہ کرکے نکل آئے ہین ایک بھی تو اُسکے لشکر مین زندہ
نہین رہا ہی کہین اس عرصہ مین وہ مقابلہ نہ کر بیٹھے تو خرابی ہو ہم یہان رہین اور وہان خدانخواستہ کوئی
نوع دگر ہو جائے تو اُس وقت سواے افسوس کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اور ندامت جو ہوگی وہ جدا
ہوگی گو یہ امر ہی کہ اگر ہم ہون گے تو کیا کرلینگے کیونکہ جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا ہم بدون اُس کے
حکم کے کچھ نہین کرسکتے ہماری کیا اصل ہی جو ہم کچھ کرسکین مگر ہان خیال ہوگا کہ اگر ہم ہوتے تو الوان
سے مقابلہ کرتے شاید ہمارے ہاتھ سے قتل ہوتی بس تمھارے ملک مین چلنے سے عرصہ کا خیال ہی یہ سنکے
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بجا ارشاد کیا مگر مجکو تین پہر سے زیادہ عرصہ نہ ہوگا ایک
پہر دن باقی رہے گا مین اُس پہر بھر مین آپ سب کو لشکر مین پہونچا دونگا کیونکہ مجکو بھی تو الوان کا
خیال ہی دوسرے عتاب صاحبقرانی کا خوف ہی کہ بدون اجازت اپنے شہر کو جاتا ہون مین خود
عرصہ نہ کرونگا مجکو خود اس امر کا خیال ہی کہ ایسا نہ ہو کہ وہان مقابلہ ہونے لگے تو خرابی ہو آج کے
مقابلہ سے اس سبب سے اطمینان ہی کہ الوان آج تو اُن سب کے غم مین مبتلا ہوگی خصوصاً عطارد
کا بہت غم کیا ہوگا اور اُس لشکر مین اُس کے بہت سے عزیز بھی ہون آئے جو قتل ہوے ہون گے اُنکا
بھی صدمہ ہوگا اور اُس نے سب کو جبل خیال بھی نہین کیا ہی وہ آج تو مقابلہ نہ کریگی کل مقابلہ کریگی
تب کو ہم بھی پہونچ جاینگے اے بھائی مرریخ ہم سچ کہتے ہین پھر ایسا وقت نہ ملے گا نہ ایسا موقع ہاتھ
آئیگا آپ لوگون کی عنایت سے میرا ملک شر اعدا سے بچ جائیگا اور بہت سے لوگ دائرہ اسلام مین
آئین گے نہ معلوم اب کب فرصت ہو اور کب ادھر آنا ہو اور اس عرصہ مین ملک کا رنگ دگرگون ہو اُس وقت
بڑی مشکل ہوگی مرریخ نے کہا کہ اچھا اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو بسم اللہ چلو مگر عجلت کا خیال رہے
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اس امر سے آپ اطمینان رکھیے بس آفاق نے یہ کہکر تخت سحر تیار کیا
اور چند تخت سحر تیار کیے ایک تخت سحر پر آپ سوار ہوا مع اپنی زوجہ اور اپنی زوجہ کی بھانجی کے اور تخت ہاے

سحر پر سب ساحر سوار ہوے تخت سحر کو آفاق نے طرف ملک آفاقیہ کے روانہ کیا ابر سحر سر پر سایہ افگن
تھا یہان تک کہ راہ طے کرکے داخل شہر ہوا یہان وزیر آفاق شاہ آفاق شاہ کی طرف سے سلطنت
کا انصرام کر رہا تھا دربار نہ آراستہ تھا اُسی طور سے دربار آراستہ ہوتا ہی جس طور سے زمانہ آفاق
شاہ مین ہوتا تھا سب امرا وزرا اراکین سلطنت و امیران ابہت و سرداران فوج و پہلوانان لشکر
و ساحران نامی حاضر دربار تھے سب اپنے اپنے مقام پر کرسیون پر اور دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے
تخت پر غاشیہ پڑا ہوا تھا وزیر کرسی پر بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ وزیر نے اہل
دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ ابکی مرتبہ جس دن سے بادشاہ تشریف لے گئے ہین حسب الطلب سمندر
شاہ کے تب سے تو کوئی خبر خیریت نہ معلوم ہوئی کہ مزاج مبارک کیسا ہی نہ معلوم سمندریہ مین ہین یا
کسی مہم پر بادشاہ نے روانہ کر دیا ہی کچھ حال نہ کھلا اہل دربار نے جواب دیا کہ وہ اپنے ملک سے تو آپ
کے سبب سے بالکل بے خوف ہین یہ خیال فرماتے ہین جیسے مین ملک مین رہا ویسے میرا وزیر اعظم
ملک دریا دل رہے اور اُنکو یہ بھی خیال ہی کہ ملک دریا دل سحر مین مثل میرے ہی کوئی میرے شہر پر جبر
وزیر با تدبیر کی زندگی اور موجودگی مین قبضہ کر نہین کر سکتا ہی پھر کیا ضرورت ہی کہ مین اُسکی بار بار خبر
لون جب یہان سے رخصت پاؤن گا تو جاؤنگا وزیر نے جواب دیا کہ یہ اُنکا خیال صرف غلام نوازی
پر منحصر ہی ورنہ مین کیا اُنکی برابری کر سکتا ہون بقول شخصے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ع وہ
قدردان ہین جو ایسے خیالات میری نسبت فرماتے ہین ورنہ مین اُن کے ایک ادنی غلام کی برابری
نہین کر سکتا ہون وہ تو بادشاہ ہین حاکم وقت ہین یہ صرف اُنکی ذرہ پروری اور بندہ نوازی ہی
خلاصہ یہ کہ میرا اُن کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی ای بھائیو مجکو اب بادشاہ کی مفارقت ناگوار ہی
ایک دم کا ہجر دشوار ہی مگر کیا کرون اس امر سے ناچار ہون کہ وہ ملک کا انتظام میرے سپرد کر گئے
ہین ورنہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو مین ترک کرکے چلا جاتا اب اگر چلا جاؤنگا تو انتظام ملک خراب ہوگا
دوسرے معتوب ہونگا گو مین کیا انتظام کرتا ہون آپ سب لوگ مہربانی کرتے ہین دوسرے
بادشاہ کا اقبال ہی اور فضل خداوند نہ طاق یعنی خداوند تصویر ہی کہ میرے ہاتھ سے یہ کام ہو رہا ہی
اہل دربار نے کہا کہ آپکے صاحب لیاقت ہونے مین کچھ فرق نہین ہی آپ ایسا خیرخواہ اور نمک
حلال اور مدبر اور منتظم اور کوئی نہ ہوگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
منورہ یہان سے گئی تھی تو وزیر وغیرہ سے خبر کرکے گئی تھی کہ مین اپنی خالہ اور خالو کے پاس جاتی ہون راہ
مین اس نے دریافت کیا تھا کہ خالہ امان کہان ہین تو اسکو معلوم ہوا تھا کہ لشکر اسلام مین ہین لشکر
اسلام کی شریک ہو گئی ہین یہ اس سبب سے آئی تھی عین وقت مقابلہ پر یہ تو جنگ مقرر تھا اس سبب
سے عرض کر دیا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ منورہ کے جانے کی کیا ان لوگون کو خبر نہ تھی اور اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ میری خالہ لشکر اسلام مین ہین ان لوگون کو آفاق کے حال سے خبر نہین ہی جب سے منورہ
یہان سے لشکر اسلام کی طرف گئی تو انکو بھی ضرور معلوم ہوگا ان لوگون کو اس حال کی اس سبب سے
خبر نہ تھی کہ یہ تو جانتے تھے کہ بادشاہ سمندریہ مین ہین انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ دریافت کرتے کہ
کہ بادشاہ کا کیا حال ہی ہان منورہ نے راہ مین دریافت کیا تھا تب وہ گئی تھی راوی نے اُس کا
حال جلد دوم مین تحریر کیا ہی جس وقت وہ اپنی خالہ کے پاس پہونچی یہان تحریر کرنے کی کوئی حاجت
نہین ہی قصہ مختصر وزیر نے یہ تقریر اہل دربار سے کرکے کہا کہ مین آج مکان پر جا کر حال بادشاہ کو

دریافت کرونگا اور یہ بھی دریافت کرونگا کہ وہ کہان تشریف رکھتے ہین آیا سمندریہ مین ہین یا کسی مہم پر گئے ہین جب معلوم ہو جائیگا تو ایک عرضی اُنکی خدمت اقدس مین روانہ کرونگا اور اُن کے مزاج کی کیفیت دریافت کرونگا سب نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت عمدہ ہی ہم کو بھی پسند ہی ابھی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک ہواے سرد کا جھونکا آیا اور اُس سے خوشبو ایسی پیدا ہوئی کہ سب کے دماغ معطر ہو گئے سب نے آنکھ اُٹھا کر طرف صحن بارگاہ کے دیکھا سب کو نظر آیا کہ ایک ابر سفید آسمان پر چھایا ہوا ہی اور اُس ابر سے موتی برس رہے ہین یہ سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ دیکھا اُس ابر سے چند تخت پیدا ہوے اُن تختون پر ساحران ذی وقار سوار ہین کہ یہ لوگ ابھی دیکھ رہے تھے کہ وہ تخت صحن دربار مین آکر اُترے اب جو سب نے بغور دیکھا تو سمجھا کہ ایک تخت پر تو ہمارا بادشاہ مع اپنی زوجہ اور منورہ کے تشریف رکھتا ہی اور تختون پر دیگر اقالیم کے ساحر ہین یہ حال دیکھ کر سب اہل دربار ایک مرتبہ اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے وزیر اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور سب خوشی خوشی ایوان سے صحن مین آئے اور صف بستہ ہو کر مودب کھڑے ہوے کہ وہ سب تخت زمین پر آئے وزیر نے آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ کو سلام کیا سب نے مجرا کیا آفاق شاہ نے سب کا سلام و مجرا لیکر اشارہ کیا کہ ان سب کو بھی سلام کرو سب نے بموجب اشارہ اُن سب سردارون کو جو کہ لشکر اسلام کے آفاق شاہ کے ہمراہ تھے سلام کیا اُن سب نے بھی جواب سلام دیا مگر ہر ایک سردار آفاق شاہ مع وزیر کے حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہین جن کو بادشاہ نے ہم سے سلام کے واسطے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی معزز ساحرون مین سے ہین ادھر آفاق شاہ مع اپنی زوجہ اور مریخ وغیرہ کے تخت پر سے اُتر کر طرف ایوان کے چلا اہل دربار سب عقب مین چلے وزیر نے بڑھ کر تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اے بھائی تم تخت پر بیٹھو مین تمھاری موجودگی مین کبھی تخت پر نہ بیٹھونگا مریخ نے کہا کہ بھائی یہ تخت تم کو تمھارا مبارک رہے مین نے خود تخت کو ترک کیا ورنہ تمھاری مہربانی اور عنایت سے مین بھی صاحب تخت ہون آفاق نے کہ مین اس غرض سے نہین عرض کرتا ہون کہ آپ صاحب تخت نہین ہین بلکہ میری یہ غرض ہی کہ جب آپ موجود ہین تو مین کس طور سے تخت پر بیٹھون مریخ نے ہاتھ آفاق شاہ کا پکڑا اور تخت پر بٹھایا اور کہا کہ بس باتین ہو چکین آفاق شاہ تخت پر بیٹھا زوجہ اُسکی کرسی پر منورہ اپنے مقام پر بیٹھی اور جو سردار لشکر اسلام کے تھے اُنکو آفاق شاہ نے بڑی عزت و حرمت سے بٹھایا جواہر نگار دنگلون و کرسیون پر اہل دربار سب اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے بیٹھتے ہی آفاق شاہ نے حکم دیا کہ ابھی شہر مین منادی کر دو کہ سب اہل شہر کیا جوان کیا پیر کیا امیر کیا غریب ہر صاحب پیشہ و غیر صاحب پیشہ و مسافر سب در دولت پر حاضر ہون اور میرا کل لشکر بھی موجود ہو اور چوبدارون سے کہا کہ تم جا کر میرے کل عزیزون کو میرے آنے کی خبر دو اور کہا کہ آپ کو اس وقت دربار مین یاد کیا ہی کچھ بادشاہ کو کہنا ضروری ہی یہ حکم محکم سُنکے چوبدار فوراً روانہ ہوے وزیر نے منادی کو طلب کرکے حکم بادشاہ سے آگاہ کیا منادی اُدھر روانہ ہوا ادھر آفاق شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہمارا کل لشکر حاضر ہو اور کل ملازم بھی حاضر ہون ہم اُن سب کو ایک حکم سُنائینگے اور شہر مین جس قدر مزدور ہون اور بیلدار اُن سب کو طلب کرو اور بہت جلد ان سب کامون کو انجام دو یہ حکم دے کر اور یہ کہکر کہ سب اہل دربار حاضر رہین مین محل مین ہو آؤن تو آکر دربار کرونگا یہ خبر محل مین بھی گئی کہ بادشاہ تشریف لائے ہین سب خواتین محل اور خواصین وغیرہ اپنے اپنے عہدون پر موجود ہو گئی

تھین یہان سب طریقہ سے استادہ تھین کہ بادشاہ یہ کہکر دربار سے مع زوجہ کے محل مین آیا سب آداب
مجرا بجالائین بادشاہ نے بارہ دری مین بیٹھکر سب اہل محل کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے تو دین اسلام
قبول کیا اور اہل اسلام کی شرکت کی سمندر کی رفاقت و مذہب تصویر پرستی ترک کیا پس جسکو اہل
محل سے میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے محل مین رہے ورنہ ابھی وقت چلا جائے نہین تو میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے راوی نے بیان کیا کہ سب اہل محل مسلمان ہوے اور
مطیع اسلام ہوے کوئی عورت عورات محل سے ملازم و غیر ملازم عزیز و بیگانہ ہر ایک زن نے اطاعت اسلام
قبول کی بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو انعام دیا اور کہا کہ اب تم چین سے رہو تمہارا گھر ہے یہ حکم دے کر بادشاہ
یعنے آفاق شاہ محل سے دربار مین آیا ادھر وزیر نے موافق حکم آفاق شاہ کے کل لشکر کو در دولت
پر حاضر کر دیا تھا اور مزدور و بیلدار بھی سب حاضر تھے ادھر منادی نے ندا کر دی تھی اہل شہر کو حکم بادشاہ
سے آگاہ کر دیا تھا سب اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا بزاز و پیر صاحبان حرفہ و صاحبان پیشہ و مسافر یہان تک
شیر خوار بچے تک زنان شہر جو کہ باہر نکلتی تھین سب در دولت پر حاضر ہوئین تھین کہ چل کر سنین بادشاہ
کیا حکم فرماتے ہین ادھر چوبدارون نے عزیزان بادشاہ کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ سب لوگ
بھی حاضر ہوے یہان دربار مین سب اہل دربار اور وزیر حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے کہ بادشاہ نے
یہ حکم صادر فرمایا اور یہ کون لوگ ہین جو بادشاہ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے محل مین جاکر کیا حکم دیا وزیر کو
تاب نہ رہی ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے خداوند میری خطا معاف ہو مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ یہ
غلام اس راز سربستہ سے آگاہ فرمایا جاوے کہ یہ کیا راز ہے اور حضور کہان تشریف فرما تھے اور یہ کون
بزرگوار ہین جو آپ کے ہمراہ ہین بادشاہ نے وزیر کی عرض سنکے فرمایا کہ تو سب حال سے تھوڑی دیر
مین آگاہ ہوجائے گا اور سب حال تجھ پر کھل جائے گا ہان ان لوگون سے آگاہ ہو کہ یہ جو میرے تخت کے
برابر دنگل پر متمکن ہین یہ شاہزادے ہین طلسم فیروزیہ کے انکا نام مریخ آفتاب علم ہے اور یہ
سہراب جادو ہین سپہ سالار سمندر اور یہ کوکبہ روشن تن ہے حاکمہ شہر کوکبیہ کی اور غزالان
جادو دختر آفتاب جادو سپہ سالار سمندر کی ہے اور یہ فلان ملک کے بادشاہ ہین اور یہ فلان ملک
کے یہ سب میرے ہمراہ میرے ملک کی سیر دیکھنے کو تشریف لائے ہین یہ جو وزیر نے تقریر بادشاہ کی سنی
خاموش ہو رہا اب معلوم ہوا کہ یہ سب ساحران زبردست ہین اتنے مین عرض بیگی نے آکر عرض کیا کہ
خداوند سب اہل شہر و لشکری و ملازم حضور و عزیزان حضور در دولت پر جمع ہین اس قدر مجمع ہے کہ
کثرت مردم سے راہ نہین ملتی ہے پیک نگاہ کا نکلنا دشوار ہے یہ سنکے آفاق شاہ تخت پر سے
اٹھا اور سب اہل دربار کو اپنے ہمراہ لیکر مع سرداران اسلام کے بیرون دربار آیا سب اہل شہر
نے بادشاہ کو مجرا و سلام کیا اسی طور سے لشکر کا مجرا و سلام ہوا اور عزیز و اقارب و جملہ حاضرین کا
آفاق شاہ وزیر کو اور سرداران اسلام کو ہمراہ لیکر ایک بلندی پر آیا اور سب اہل دربار کو اسی
مقام پر چھوڑا بلندی پر جاکر خود آفاق شاہ نے بآواز بلند کہا کہ اے اہل شہر و اہل لشکر ما بدولت
و عزیزان ما بدولت و ملازمان ما بدولت پہلے تم یہ بیان کرو کہ ایک زمانہ ہوا ہمکو تم سب پر حکومت
کرتے ہوے مین نے کبھی تم پر کوئی ظلم تو نہین کیا یا کسی کی فریادرسی مین کمی تو نہین کی تم مین سے
کسی پر کوئی ایسا خراج تو نہین زیادہ کیا کہ جس کے دینے سے تم عاجز ہوے ہو یا تم مین سے کسی کا مین نے
بجبر مال تو نہین چھین لیا یا کسی کو مین نے بے خطا قتل تو نہین کیا اگر کوئی ظلم یا ستم یا کسی کی فریادرسی

ہین کمی کی ہو تو بیان کردے وہ شخص کیونکہ زندگی کا کسی کے اعتبار نہین ہے عدم کا راستہ کھلا ہوا ہے برابر چلے جاتے ہین دنیا ناپیدا کنار ہے اسکا کیا اعتبار ہے بقول کسے سہ دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجھے + اور قصہ عمر کو کہانی سمجھے + دریاے حقیقت کو وہی جانے تیر + جو مثل حباب زندگانی سمجھے + مجکو بھی یہ خوف ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ مین مرجاؤن اور میرے سر پر گناہ رہ جائین تو بڑی خرابی ہو جسکا مین نے بظلم مال لیا ہو وہ کہدے جسکو مین نے بے خطا سزا دی ہو وہ کہدے جسکی فریاد رسی نہ کی ہو وہ کہدے تاکہ مین اس سے اپنی خطا بحل کرا لون یہ جو بادشاہ نے فرمایا اسوقت سب اہل شہر اور لشکر و ملازم و عزیز سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم نے آج تک تو تجھ سا بادشاہ عادل منصف سخی جری رحیم نہین دیکھا اگر یادرزمانہ ہزار مرتبہ گردش کرکے چاہیگی کہ تجھ سا بادشاہ و فرزند پیدا ہو کبھی نہ ہوگا ہم تیرے اوصاف حمیدہ کی کس زبان سے تعریف کرین ہم تیرے برابر سمندر شاہ کو بھی نہین جانتے ہین وہ تیرسے ور وظالم اور بخیل ہے اگر خداوند تصویر پھر دنیا کو خلق کرینگے تو بھی مثل تیرے کوئی بادشاہ نہ ہوگا ہم مین سے کوئی تیرا شاکی نہین ہے خداوند کریم ہم سب کے سر پر تجھ ایسے بادشاہ کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھین تیری عہد حکومت مین ہم چین سے بے خوف وخطر اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ دزدی کا خوف نہ ڈاکے کا خطر ہے پیٹ بھر کھاتے ہین نیند بھر سوتے ہین تیرے جان ومال کو دعا دیتے ہین یہ راحت وآرام تو کسی ملک مین کسی بادشاہ کے عہد حکومت مین رعایا کو نصیب نہ ہوگا جو ہم کو حاصل ہے ہم تیرے بدخواہون کو اگر پا جائین تو اس طور سے انکو ہلاک کرین کہ مرغان ہوا وماہیان دریا اُن کے حال پر رحم کھائین اور ہم کو ترس نہ آئے ہم وہ لوگ ہین کہ جہان تیرا پسینہ گرے ہم وہان اپنا خون گرادین اور جو بلا تیرے اوپر آنے والی ہو اسکو اپنے سر پر لین اگر خدانخواستہ کوئی غنیم ملک پر چڑھ آئے تو ہم سب کے سب پہلے اپنی جانین نثار کرین اور حق نمک سے ادا ہون کیونکہ تو نے ہم کو اسی طور سے خوش رکھا ہے اور راحت دی ہے جب سب نے یہ تقریر کی آفاق شاہ نے فرمایا کہ مجکو تم سب سے اس سے زیادہ امید ہے بس مین یہ تم سے کہتا ہون کہ جو امر مین کہونگا اُسکو تم لوگ بخوشی خاطر قبول کروگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو امر حضور اپنی زبان مبارک سے فرماینگے اُسکو ہم سب ضرور قبول ومنظور کرینگے تب آفاق شاہ نے کہا کہ آگاہ ہو میری غرض تم سب کے جمع کرنے سے یہ تھی کہ مین نے تو اطاعت سمندر شاہ کی ترک کی اور مذہب تصویر پرستی بھی ترک کیا اور دین اسلام مع اپنی زوجہ اور اہل لشکر کے جو کہ میرے ہمراہ تھے اختیار کیا اور خداپرستون کی شرکت اور صاحبقران کی اطاعت اور غلامی اختیار کی یہ کہکر آفاق شاہ نے بہت کچھ تعریف مذہب اسلام کی اور وحدانیت خدا کی کی اور صاحبقران کی بھی ازحد تعریف کی اور سب مذہبون اور خداوندون کی مذمت بیان کی جس کے سبب سے سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اہل دربار کے دلون سے زنگ کفر برطرف ہوگیا اور مثل آئینہ کے ہر ایک کے دل صاف ہوگئے اب تقریر آفاق شاہ نے ہر ایک کے لوح قلب سے زنگ کفر کو دھو دیا اُس کے بعد آفاق شاہ نے سرداران اسلام کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ایسے ایسے لوگ صاحبقران کے مطیع ہین ان مین بہت سے اور ملکون کے بادشاہ ہین اور بہت سے اسی ملک کے رہنے والے ہین اور سمندر کے ملازم اور خراج گزار مثل سہراب جادو وغزالان آہوچشم وکوکبہ روشن تن تھے کہ اُس کے ظلم وستم اور ناانصافی سے عاجز ہوکر اُسکی رفاقت ترک کی اور اُس کے خون کے پیاسے ہوسے

اور بہت سے مقابلہ کیے ہر ایک مقابلہ مین یہی لوگ سرسبز رہے ایّہا الناس آگاہ ہو کہ سمندر ر
نے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی اپنے ایسے خیرخواہ کے ساتھ نہ کرے گا یہ کہکر آفاق شاہ
نے ابتدا سے انتہا تک جو کچھ کہ اُنپر گذرا تھا بیان کیا اور اپنا اہل اسلام کی شراکت کرنا بیان
کیا اور کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لوگ بھی دین اسلام قبول کرین اور مذہب باطل تصویر پرستی
ترک کرین اور واقعہ جو کہ آفاق شاہ پر گذرا تھا اور خواجہ نے عیاری کر کے آفاق شاہ
کو رہا کیا تھا جسکا ذکر جلد دوم مین ہوا ہی آفاق شاہ نے اہل مجمع کے روبرو بیان کیا یہ حالات
سُنکے سب اہل مجمع نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم نے دین اسلام اختیار کیا اور مذہب
تصویر پرستی ترک کیا ہم سب تو آپ کے ہمراہ ہین جو آپ کی خوشی اور مرضی ہی وہ ہماری مرضی
آپ نے سُنا ہوگا کہ الناس علے دین ملوکہم پس جو مذہب آپ نے اختیار کیا وہ ہم نے بھی قبول
کیا کیونکہ کوئی تو بہتری آپ نے دیکھی ہوگی جو مذہب اسلام اختیار کیا اور کوئی تو خرابی مذہب
تصویر پرستی مین آپنے دیکھی ہوگی جو اُسکو ترک کیا بس ہم نے آپ کے کہنے کے موافق مذہب
تصویر پرستی پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا ای بادشاہ اگر سمندر کے ظلم کی خبر ہوتی کہ
اُس نے آپ پر یہ ظلم کیا تو ہم سب شہر سمندریہ کو تباہ کرتے اور سمندر کو محل مین گھس کر قتل کرتے
وہ حرامزادہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جا سکتا تھا مگر کیا کرین کہ ہم کو خبر نہ ہوئی ورنہ آپ
ہماری جان فروشی و غلامی کا لطف ملاحظہ فرماتے خدا خواجہ کو سلامت باکرامت رکھے کہ
جن کے سبب سے ہم نے پھر آپ کی صورت زیبا دیکھی جب آفاق شاہ نے دیکھا کہ سب
اہل مجمع میرے کہنے سے مذہب ترک کرنے پر راضی ہین اُس وقت آفاق شاہ نے پکار کر
کہا کہ مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون نہ یہ کہتا ہون کہ بجبر میرے کہنے کو مانو ہان یہ ضرور میرا سوال ہی
کہ جن جن صاحب کو اپنا مذہب ترک کرنا منظور نہو وہ میری عملداری سے نکل جائین کیونکہ ایسا
نہو کہ اُن کے خلاف مذہب ہونے سے میری طرف سے اُنپر کچھ ظلم ہو جو کہ میری بدنامی کا سبب
ہو اور مین ظالم مشہور ہون مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے کسی کو تکلیف ہو یہ جو
آفاق شاہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ ہم سب بخوشی دین اسلام اختیار کرتے ہین آپ
کے جبر سے نہین اختیار کرتے ہین اور ہم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو نہ اختیار کرے جب آفاق
شاہ نے یہ جواب پایا بس جو کہ ساحر تھے اُنکو مطیع کیا اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنکو کلمہ تعلیم کیا
اس طور سے کہ جو قواعد اسلام کی کتابین تھین اُنکو تقسیم کیا حکم دیا کہ ہم مدرسے جاری کرتے ہین
اُسمین سب جا کر قواعد اسلام کی تعلیم کیا کرین یہ حکم دے کر فرمایا کہ اب آپ سب لوگ اپنے اپنے
مکان پر تشریف لے جائین یہ حکم دینا تھا کہ وہ مجمع برہم ہوا سب آفاق شاہ کی تعریف کرتے
ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے اور اپنے اہل و عیال کو مسلمان کیا اب شہر آفاقیہ مین کوئی ایسا
نہ تھا کہ جو مطیع اسلام صدق دل سے نہو بعد مجمع برطرف ہونے کے آفاق شاہ نے بیلدارون
کو حکم دیا کہ جس قدر بتکدہ ہون سب منہدم کر دو اُسی وقت سب بیلدارون نے تمام شہر کے
بتکدے کھود ڈالے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس مجمع مین جس قدر لوگ آئے تھے سب کے گلے مین
تصویرین تھین جب سب مسلمان ہوئے وہ تصویرین گلے سے اُتار کر پھینک دین آفاق شاہ
نے اُنکو جمع کرا کے جلا دیا اُس کے بعد دربار مین آکر سب اہل دربار تھے جو [illegible]

مع خواجہ کی عیاری کے بیان کیا جو کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہی اور اپنے عزیزون کو بلا کر بہت کچھ انکو تسلی و تشفی دی جب لوگون نے اپنی خوشی سے مذہب تصویر پرستی ترک کر کے مذہب اہل اسلام اختیار کیا تب آفاق شاہ نے فرط طرب سے وزیر با تدبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ بہت جلد محفل جشن و طرب آراستہ ہو یہ حکم سنتے ہی وزیر دانشمند نے محفل نشاط برپا کی اور رقاصان زہرہ جبین و خوش گلو کو طلب کیا فوراً مطربان خوش نوا حاضر ہوئین اور یہ اشعار عاشقانہ گانا شروع کیا

اشعار

سبز رنگت یہ عجب نور ہی اللہ اللہ
خود طبیعت بھی بہت دور ہی اللہ اللہ
چہرہ بھی شمع شب طور ہی اللہ اللہ
کیا بھلا حور کا مذکور ہی اللہ اللہ

خوبصورت ہو گل باغ جوانی ہو تم
حسن مین پہلے پہل یوسف ثانی ہو تم

قد تو بوٹا سا ہی کیا پھول کا رنگ آپ کا ہی
جوک کی سیر ہی کمرے پہ پلنگ آپ کا ہی
فتنہ رفتار ہی کیا قہر کا ڈھنگ آپ کا ہی
اپنی مژگان کی خبر لو یہ خدنگ آپ کا ہی

تیر کو روک لو کچھ بات تو مانو صاحب
راہ چلتون کے کلیجون کو نہ چھانو صاحب

چال وہ کبک دری پانون پڑے آ آ کر
سحر کرتی ہی یہ تقریر لب شیرین پر
جی اٹھے مردہ جو تربت کو لگا دو ٹھوکر
زہر کھاتے ہین انھین باتون پہ سب جادوگر

مردہ آواز سنے آپ کی زندہ ہو جاے
سیکھے تقریر جو زندہ تو مسیحا ہو جاے

ہم سا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا پیارے
اگلی باتون پہ ذرا دھیان نہ آیا پیارے
خوب ان روزون بری سوجھی ہی اچھا پیارے
کہتے تھے دل بھی نہین آپ سے پیارا پیارے

ایسی باتون پہ کیسے لوگ برا کہتے ہین
بری چالون سے بھلا کسکو بھلا کہتے ہین

یہ اشعار جو اسنے بلحن داؤدی گائے حاضرین دربار نہایت محظوظ ہوے چونکہ وقت تنگ تھا لہذا آفاق شاہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو جب جلسہ برخاست ہوا تو آفاق شاہ نے اپنی سپاہ کو انعام اور اہل دربار کو علیٰ قدر مراتب خلعت مرحمت کیے اُس کے بعد وزیر کو اپنے قریب طلب کر کے حکم دیا کہ اب مین خدمت مین صاحبقران کی جاتا ہون کیونکہ وہان الوان نے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہی اور اپنی اس طرف کی حالت بیان کی اور کہا کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون اگر مقابلہ نہ ہوتا تو دو ایک روز قیام کرتا یا اجازت لے کر آتا تو بس اب مین پھر اپنی طرف سے تجکو حاکم کرتا ہون تم یہ تدبیر کرنا کہ مدرسہ بنانا اُن مین دین اسلام کی تعلیم دلانا اور جہان جہان سے بتکدے کھدے ہین اُس اُس مقام پر مسجدین بنوانا وہان موذن نوکر رکھنا اور جہان باقی ہون اُنکو بھی کھدوا کر اُس مقام پر بھی مسجدین تعمیر کرانا اور جس طور سے تم کام کرتے تھے اُسی طور سے کرنا اگر کوئی سردار سمندر شاہ کی طرف سے لشکر لے کر آئے اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم کو بھی اطلاع دینا ہم بھی برابر کمک بھیجین گے اگر بادل جب اس مہم سے صاحبقران کو مہلت ہوگی اور سمندر شاہ

قتل ہوگا اور سمندر پر فتح ہوگی تو مین صاحبقران کو مع بادشاہ اور کل سردارون کے یہان
لاؤنگا تم سب بھی صاحبقران کی زیارت کرنا اور قدم بوسی حاصل کرنا دریادل نے عرض کیا
کہ جو آپ نے ارشاد فرمایا ہی یہ غلام اسی پر کاربند ہوگا آپ اطمینان رکھین آپ کے غلامان جان نثار
سمندر سے تو خوف کرتے نہین ہین اُس کے سردارون کی بھی یہ حقیقت ہی کہ وہ ہم سے اگر مقابلہ
کرینگے اگر خود سمندر لشکر لیکر آئے تو وہ یہان سے زندہ بچ کر نہ جائیگا نہ کہ اُس کے سردار
آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مجکو تم سے ایسی ہی امید ہی سب یہ باتین ہی آفاق شاہ نے وزیر کو
تعلیم کرنے حکم دیا کہ خاصہ لاؤ پس بکاول نے خاصہ حاضر کیا آفاق شاہ نے مع سرداران
اسلام کے خاصہ نوش فرمایا بعد خاصہ تناول کرنے کے آفاق شاہ نے سردارون سے کہا کہ
تشریف لے چلیے پس اُسی وقت آفاق شاہ نے سامان سفر کیا تخت سحر تیار کر کے مع سرداران
اسلام اور اپنی زوجہ اور منورہ جادو کے سوار ہوکر وزیر اور سب سردارون کو عدل و داد اور
انصاف کی تاکید کر کے تختون پر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی
کہ آفاق شاہ نے یہ سب کام دوپہر مین کیا ہی اور بعد دوپہر کے جب کہ دوپہر دن باقی تھا سب سے
رخصت ہوکر طرف لشکر اسلام کے چلا شہر آفاقیہ سے نکل کر لشکر اسلام کا راستہ لیا تخت
سحر اڑاتا ہوا مع مریخ آفتاب علم کے چلا جاتا تھا کہ اسکو دور سے لشکر کے نشان نظر آئے
اس نے مریخ سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ کس قدر جلدی ہم لشکر اسلام مین پہونچ گئے ہین یہ خیال کرتا تھا
کہ میرا شہر بہت دور ہی کیونکہ رات کو کس قدر دیر تک چلے تھے تب یہان تک پہونچے تھے معلوم کس
طرف سے چلے تھے وہ کون سے راہ تھی ہم تو لشکر اسلام کو جاتے تھے ادھر بسبب فراموش کرنے
راہ کے چلے آئے مگر اس وقت بہت جلد پہونچے مریخ نے کہا کہ کیونکر ثابت ہوا کہ ہم لشکر مین پہونچ
گئے آفاق نے جواب دیا کہ نشان لشکر نظر آتے ہین ملاحظہ فرمایئے مریخ نے اودر دیکھا جدھر کا آفاق
نے پتہ دیا تھا مریخ نے دیکھکر کہا کہ اے آفاق شاہ اس طرف لشکر اسلام فرودکش نہین ہی نہ یہ
نشان لشکر اسلام ہین بلکہ یہ نشان لشکر کفار ہین ان نشانون مین کوئی علامت اہل اسلام کی علمون
کی نہین ہی آفاق نے کہا کہ یہ تو مین نے مان لیا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہین مین بھی کوئی علامت نہین
پاتا ہون اگر ایسا یقین کیجیے کہ ہم قریب لشکر پہونچ گئے ہین یہ نشان گرداب وغیرہ کے لشکر کے ہین مریخ نے جواب دیا کہ
یہ تم نے ٹھیک کہا پس اب سب نے اپنے تخت اُسی طرف روانہ کیے تھوڑی عرصہ مین قریب اُس لشکر کے
پہونچے دیکھا کہ ایک لشکر قریب چالیس ہزار کے زیر پہاڑ اترا ہوا ہی اسمین سب ساحر ہین کالے علم
نکلے ہوئے ہین خیمہ وغیرہ برپا ہین ایک بارگاہ وسط لشکر مین برپا ہی بازارین آراستہ ہین ساحران
غدار پھر رہے ہین یہ جو آفاق شاہ نے تخت پر سے دیکھا کہ نہ یہ لشکر اسلام ہی نہ لشکر گرداب شاہ
اور لشکر ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ یہ لشکر سمندر شاہ کا ہی سمندر یہ سے کسی طرف کو
جاتا ہی پس آفاق نے مریخ وغیرہ سے کہا کہ اے بھائی یہ خوب بردہ ہاتھ لگی ہی یہ لشکر ضرور کسی
ملک پر سمندر شاہ کی طرف سے جاتا ہی یا تو اُس ملک کے بادشاہ نے سمندر شاہ سے سرکشی کی ہی
یا خراج نہین دیا ہی یہ لشکر اُسی شہر کو تباہ و غارت کرنے کو جاتا ہی مریخ نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو مگر لشکر
سب ساحرون کا ہی آفاق شاہ نے جواب دیا کہ سمندر کا طریقہ ہی کہ جب یہ کسی ملک پر
لشکر روانہ کرتا ہی تو ساحرون کا لشکر روانہ کرتا ہی میری راے یہ ہی کہ اس پہاڑ پر چل کر قیام کرین اور

دریافت کرین کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہی اگر بن پڑے تو اس لشکر سے مقابلہ کرین مہرخ نے کہا کہ اچھا بس یہ سب کے سب پہاڑ پر آئے اور کوہ پر اُتر کر قیام پذیر ہوے آفاق شاہ نے اپنی جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اُسکے دو پتلے بنائے اُنپر سحر کیا کہ وہ پتلے گویا ہوے آفاق شاہ نے اُن سے اشارہ کیا اور کہا کہ بیان کرو یہ جو لشکر اُترا ہوا ہی کسکا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اسکا افسر کون ہی یہ جو اشارہ آفاق شاہ نے کیا وہ پتلے فوراً نگاہون سے پنہان ہوگئے ادھر آفاق شاہ نے مہرخ وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا سامان کرین اس لشکر پر ایک حملہ ضرور فرمایئے اور لشکر کو بھی مثل لشکر ایوان کے چارون طرف سے گھیر کر قتل فرمایئے کیونکہ یہ لوگ بھی سب یہان غافل ہین اُنکو ہمارے آنے کی خبر نہین ہی ہم دفعۃً جا گرینگے تو وہ لوگ پریشان ہوجاوینگے گو ہزارون ہین مگر دفعۃً ہمارے جانے سے پریشان ہونگے سب کمرین کھولے ہوے ہین جب تک حالات ضرب وحرب سے درست ہونگے اُس وقت تک ہم تہلکہ ڈال دینگے چارون طرف سے لشکر مین تلاطم برپا ہوجاویگا سب نے کہا کہ یہ راے آپ کی بہت اچھی ہی ایسی غفلت مین اُنپر حملہ کرنا چاہیے بس اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے کسی نے گولہ فولادی جھولی سے نکالا کسی نے ناریج سحر درست کیا کسی نے ترنج سحر کسی نے ناریل کسی نے پیکان سحر کسی نے آتش کے دانے کسی نے برق سحر بنائی کسی نے رائی سرسون کے دانے ہاتھ مین لیے آفاق و مہرخ و آئینہ اندام زوجہ آفاق نے اپنے اپنے سحر کو درست کیا کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلے آئے اُنھون نے آفاق شاہ سے یون بیان کیا کہ اے آفاق شاہ آگاہ ہو کہ یہ لشکر سمندریہ سے آیا ہی اور قریب پچاس ہزار کے ہی اس لشکر کا افسر بدمست خون ریز جادو ہی بحکم سمندر شاہ طرف آفاقیہ کے جاتا ہی کیونکہ سمندر شاہ نے بدمست کو پچاس ہزار کی جمعیت سے براے تاخت وتاراج آفاقیہ روانہ کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ جاکر آفاقیہ کو تاخت وتاراج کرو شہر کو منہدم کرکے اور عمارات شہر کو غارت کرکے تالاب بنادو اور اہل شہر کو قتل کرو ملازمین و عزیزان آفاق شاہ کو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر کرو مال و اسباب لوٹ لو اہل شہر سے ایک کو زندہ نہ رکھو ایسا تاراج کرو کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ شہر کبھی آباد تھا بس بدمست مع لشکر کے اُسی طرف جاتا ہی چونکہ برابر کئی روز سے چلا آتا تھا کسی مقام پر قیام نہ کیا تھا تمام لشکر پریشان ہوگیا تھا بدین سبب اس نے اس پہاڑ کے نیچے قیام کیا ہی کہ آج راحت لے لون اور لشکر بھی آسودہ ہوجائے تو کل یہان سے کوچ کرون چونکہ حکم قطعی سمندر شاہ کا ہی اور یہ حکم ہی کہ بہت جلد اس کام کو انصرام دو اور حاضر خدمت ہو بدین سبب اسکو بھی تعجیل ہی یہ تقریر سُننا تھی کہ ایک دود غلیظ تھا کہ آفاق شاہ کے کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا آتش غیظ وغضب کا نون سینہ مین مشتعل ہوئی نگاہ قہر اُن پتلون کی طرف دیکھا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اُنپر گرا اور اُنکو جلا دیا پتلون کو جلا کر آفاق شاہ نے مہرخ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نے سماعت فرمایا کہ ان پتلون نے کیا بیان کیا معلوم ہوتا ہی کہ اس سمندر شاہ کی شامت آئی ہی کہ اس نے مجھ سے عداوت پیدا کی ہی اور بدمست جادو کی بھی یہ لیاقت ہی کہ میرے شہر کو تاخت وتاراج کر سکے ہان اگر خود سمندر شاہ آتا اپنے استاد کو بھیجتا یا کسی اپنے وزیر یا سپہ سالار کو روانہ کرتا تو شاید شہر پر قبضہ پاتا بدمست کیا قبضہ پائے گا قریب شہر بھی تو نہ جانے پائے گا اے بھائی مہرخ جس قدر مین نے

سمندر شاہ کا پاس و لحاظ کیا اُسی قدر اُس نے مجھپر ظلم و ستم کیا دربار مین جو اُس نے میرے ساتھ سلوک کیا وہ سب آپ لوگون پر ظاہر ہی آپ نے سُنا ہوگا کہ مین نے سوا ے عذر کے کوئی کلمہ سخت نہین کہا اگر خواجہ عیاری کرکے نہ بچاتے تو مین قتل ہو چکا تھا گو میرا لشکر اُس وقت بھی آمادۂ فساد تھا جنگ و پیکار کے لیے تیار تھا مگر مین نے اُس وقت بھی سمندر کے نمک کا پاس کیا اور اپنے لشکر کو منع کیا اُسپر سمندر نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ میرے شہر کے بربادی کی فکر کی آپ بغور ملاحظہ کرین کہ جو کچھ خطا کی ہی مین نے کی ہی اہل شہر اور میرے عزیزون و ملازمون کا کیا قصور ہی جو ان بیچارون کے قتل و غارت کا حکم بدمست کو دیا ہی اب بدمست میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی ای بھائی مریخ کیا قدرت خداوند کریم ہی کہ اُس نے کس تدبیر سے ہم سب کو اُس طرف پہونچایا اور میرے خیال مین یہ امر آیا کہ مین چل کر اپنے شہر کی درستی کر لون یہ اُسکی نشان تھی کہ اُس نے یون پہونچایا کیونکہ اُسپر تو ظاہر تھا کہ یہ واقعہ پیش آنے والا ہی پس وہ سب کو یہان لے آیا اور یہ امر میرے دل مین اپنی قدرت سے پیدا کیا ورنہ میری خرابی ہوتی تمام اہل شہر پریشان ہوتے چونکہ ابھی اُنکے مقدر مین پریشانی نہ تھی اور اسکی قضا آچکی ہی اس سبب سے خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ مین اس طرف چلا آیا ورنہ مجکو کیا خبر ہوتی کہ بدمست سمندر کے حکم سے میرے لشکر اور عزیزون اور ملازمون اور ملک کی تباہی کے لیے جاتا ہی مریخ نے جواب دیا کہ ای آفاق شاہ وہ ایسا ہی خالق برحق اور معبود مطلق ہی کہ ہر حال مین اپنے بندون کا معین و مددگار ہی وہ بڑا رحیم و غفار ہی اپنے بندون کی وہ خود حفاظت کرتا ہی آفاق شاہ نے کہا کہ اب دیر نہ فرمائیے تشریف لے چلیے لشکر کو تباہ نہ فرمائیے پس یہ تقریر جو آفاق شاہ نے ختم کی ہر ایک سردار چلنے پر آمادہ ہوا اور کہا کہ چلیے پس آفاق شاہ آگے آگے اور عقب مین سب سرداران اسلام طرف لشکر بدمست کے براے مقابلہ چلے یہ تو ادھر جاتے ہین

اب شمہ حال بدمست کا تحریر کیا جاتا ہی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب آفاق شاہ کو خواجہ تالث ستی کی عیاری کر کے لے گئے تھے اور عیارون نے سمندر شاہ وغیرہ کو بیہوش کیا تھا اور سب کو اُن کے سحر کے تلے اُٹھا لے گئے تھے اور ہر ایک کو اُن کے مقام پر پہونچا دیا تھا چنانچہ دوسرے دن جو سمندر شاہ نے دربار کیا تھا تو شملاق وزیر سمندر شاہ نے چونکہ یہ آفاق شاہ سے کینہ رکھتا ہی کہا تھا کہ ای بادشاہ آفاق شاہ نے وہ حرکت کی ہی کہ جو کسی نے نہ کی ہوگی اور نمک حرامی پر کمر کسی ہی پس آپ کو لازم ہی کہ کسی سردار زبردست کو روانہ کرکے ملک آفاقیہ کو غارت کرائیے اہل شہر کو قتل کرائیے ملازمان و عزیزان آفاق شاہ کو قتل فرمائیے مال و اسباب کو غارت کرائیے یہ امید نہ رکھیے گا کہ اُس شہر کے باشندے یا ملازم یا عزیزان آفاق آپ کی اطاعت کرینگے یہ عقل سلیم کے بالکل خلاف ہی پس اِن سب کا قتل کرنا اچھا ہی اور موقع بھی خوب ہی کیونکہ ابھی لشکر اسلام مین آفاق ہی اپنے شہر کو نہین گیا ہی اگر وہ شہر مین ہوگا تو خرابی ہوگی کسی کے غارت کیے سے پھر شہر غارت نہ ہوگا سوا ے آپ کے کیونکہ آفاق ساحران زبردست سے ہی آپ کے دربار مین کوئی ایسا ساحر نہین ہی کہ جو آفاق سے مقابلہ کر سکے اور شہر پر قبضہ ہو یہ موقع بہت عمدہ تھا

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تقریر شملاق کی سمندر کو بہت پسند آئی تھی امراق وزیر نے بھی شملاق
کے قول کی تصدیق کی تھی پس اُسی وقت سمندر نے بدمست کو روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ آفاقیہ
مین جاکر شہر کو غارت کرنا اہل شہر و عزیزان و ملازمان آفاق شاہ کو قتل کرنا ذرا دل مین نہ رحم کرنا
اگر پناہ بھی مانگین تو نہ دینا تمام مال و اسباب لوٹ لینا ہر ایک عمارت شہر کو منہدم کرکے بلاخوف
وخطر تالاب بنا دینا اور بہت جلد اس کام سے فراغت کرکے اور سب کے سر لے کر آنا بدمست جادو
اسی وقت اپنے دنگل سے اُٹھا تھا اور باہر آیا تھا بموجب حکم سمندر شاہ پچاس ہزار کا لشکر لے کر
اور سامان سفر درست کرکے طرف آفاقیہ کے روانہ ہوا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس حقیر نے جلد
دوم مین یہ تحریر کیا ہی کہ سمندر کے چار وزیر ہین دو دست چپ کے اور دو دست راست کے ایک وزیر
برادر عم زاد ہی آفاق شاہ کا جو کہ دست چپ کے وزیر ہین اُن کے نام تحریر ہو چکے ہین مگر یہان پھر تحریر
ہوتے ہین شملاق و امراق یہ دونون بڑے بدذات کینہ نفس ہین ہر ایک سے عداوت رکھتے ہین
اور یہی دونون ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین جو وزیر کہ برادر آفاق ہے اُس کے یہ کام سپرد ہی
کہ وہ لشکر لیے ہمیشہ دورہ کیا کرتا ہی سال بھر کے بعد ایک مرتبہ آتا ہی اور دوسرا وزیر جو دست راست کا ہی
اُس کے سپرد یہ کام ہی کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہی وہ بھی گاہے گاہے دربار مین آتا ہی یہ دونون بہت
نیک ہین اور صاف باطن ہین چنانچہ جس زمانہ مین آفاق پر سمندر شاہ نے وہ ظلم و ستم کیا تھا
اُس زمانہ مین بھائی آفاق کا بھی دورے سے واپس آیا تھا دربار مین تھا یہ سب امر اُس کے روبرو ہوے
تھے وہ جب دربار سے گیا تھا اور دوسرا وزیر دست راست تو دونون نے باہم صلاح کی تھی کہ اب
دربار بادشاہ کا لائق آنے کے نہین ہی کیونکہ یہان پاجیون کا زمانہ ہی اہل لیاقت کی قدر نہین ہی اب
وہ صاحبان عزت کی عزت نہین رہی پس اب ہم تو اس دربار مین نہ آئین گے ہم کو یقین ہوتا ہی کہ
اقبال سمندر کا جاتا رہا اور ادبار آگیا جو اس کے ہمراہ ہوگا اُس کی بھی بے عزتی ہوگی پس یہ صلاح
کرکے دونون اپنے مقام پر گئے تھے اور برادر آفاق تو لشکر لے کر اور ایک عرضی روانہ کرکے
دورے پر چلا گیا تھا دوسرے وزیر نے دربار مین آنا ترک کر دیا تھا چنانچہ شملاق و امراق کی بن
آئی تھی اور خوب سمندر شاہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور ان لوگون کے نہ آنے کی کچھ پروا نہ
کی تھی پس اب دربار سمندر کا رنگ خراب ہوگیا ہی جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی یہ سب حال جلد دوم مین
مذکور ہو چکا ہی یہان صرف یاددہی کے لیے تحریر کیا پس بدمست جادو دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا
چلا آتا تھا اتفاق سے لشکر اُس کا تھک گیا اہل لشکر نے اُس سے شکایت کی کہ کسی مقام پر تو قیام
فرمایے کیونکہ اب تو ہم سے نہین چلا جاتا ہی جب تک کہ ہم قیام نہ کرلین گے اور راحت نہ پائین گے
چنانچہ بدمست جادو نے اُس دامنہ کوہ مین لشکر کو فرو کش ہونے کا حکم دیا تھا لشکر اُترا تھا
خیمہ وغیرہ برپا ہوے تھے بدمست کی بارگاہ برپا کی گئی تھی وہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھا سرداران
لشکر اپنے اپنے خیمون مین کہ کئی دن کے تھکے ہوے تھے کمرین کھول کر سب اپنے اپنے بستر لگا کر سو رہے تھے
کیونکہ اُنکو کوئی خوف نہ تھا جو لشکر کی حفاظت کے لیے طلایہ وغیرہ مقرر کرتے یہ لوگ تو بے خبر تھے اور
بدمست اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا چند سرداران معزز سے باتین کر رہا تھا اور شراب خواری مین مصروف
تھا باقی سردار اپنے اپنے خیمہ مین آرام پذیر تھے خواب مرگ مین مبتلا تھے کئی شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے
پس لشکر بدمست کا تو یہ حال راوی نے بیان کیا ہی کہ ان سب کی قضا آگئی تھی جو آفاق وغیرہ

اس طرف آنکلے اور آفاقیہ کا برباد ہونا خدا کو منظور نہ تھا خدا کی تو عجب قدرت ہے کہ وہ دم مین کاہ کو کوہ اور کوہ کو کاہ کرتا ہے اپنی قدرت سے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ جسکا نشان و گمان ہی نہین ہوتا ہے وہ اس طرح سامان غیب سے پیدا کرتا ہے کہ عقل انسان کو حیرانی ہوتی ہے بڑے بڑے عاقلان عالم و مدبران ہر فن اُسکی قدرت کے کامون کو نہین دریافت کر سکتے ہین اُنکی عقل کو ہر دم گردش رہتی ہے بہت سے اسی فکر مین دنیا سے طرف عالم بقا کے چلے گئے اور اُس کے کامون کو اور قدرت کی شناخت نہ کر سکے اور جو کہ زندہ ہین وہ بھی یہ حسرت اپنے دل مین لے کر دار فنا سے طرف عالم بقا کے چلے جائین گے اور کچھ نہ ہو سکے گا اُس کے کارخانہ قدرتی ہین وہ ایسا ہی خدا ہے کہ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پانی پلاتا ہے اور سب کا پیدا کرنے والا ہے بھلا کون اُسکی قدرت کو جان سکتا ہے اُسکی ذات عالم الغیب ہے کیونکہ اُس کے نزدیک ابھی افاقیہ کا تباہ ہونا اچھا نہ تھا اور بدمست کی قضا آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے تھی اُس نے یہ سبب پیدا کیا آمدم بر سر مطلب راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ تو عالم غفلت مین تھے پس آفاق شاہ مع سب سردارون کے لشکر مین پہونچا سب کو غافل پاکر مریخ وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ اپنا کام کرین یہ کہنا تھا کہ سب سردار چارون طرف منتشر ہو گئے آفاق شاہ اور اُسکی زوجہ بالائے آسمان گئی منورہ جادو اور چند سردار غرق زمین ہوے پس آفاق شاہ نے بالائے آسمان جا کر آتش سحر لشکر بدمست خونریز پر برسانا شروع کی برق گرانے لگا خیمون مین آگ لگ گئی ایک طرف سے مریخ نے لشکر پر سحر کیا کہ آگ نے گھیر لیا ایک جانب سے کوکبہ نے ایک طرف سے سہراب نے ایک سمت سے غزالان نے کسی نے نارنج مار کر کسی نے ترنج مار کر کسی نے گولہ مار کر کسی نے پیکان کا مینھ برسایا کسی نے دانے ماش کے مارے کسی نے سرسون کے دانے مارے ادھر منورہ نے وسط لشکر مین زمین سے نکل کر اب جو سحر کیا خیمون کی طنابین کٹ گئین خیمے گرنے لگے برق کڑک کڑک کر گرنے لگی ساحران لشکر بدمست جل جل کر گرنے لگے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا حشر برپا ہو گیا ساحرون کے مرنے کی علامت برپا ہوئی ہر غل مچانے لگے برف باری سنگ باری ہونے لگی ساحران لشکر اسلام نے قیامت برپا کر دی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگا دی آفاق شاہ نے برقین گرانا شروع کین مریخ نے آگ برسانا شروع کی آئینہ اندام نے اپنے بال کھول دیے کہ تاریکی ہو گئی کفار کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا منورہ نے اپنی حفاظت کر کے وسط لشکر مین کھڑے ہو کر اپنا سحر کرنا شروع کیا جب تک کفار خبردار ہون ہزارون قتل ہو گئے سیکڑون جل کر مر گئے ہزارون خیمون مین فی النار و السقر ہوے یہ تلاطم جو برپا ہوا ایک مرتبہ بدمست کے کان مین صداے شور و غل کی آئی اُس نے کہا کہ یہ کیسا شور و غل ہے کہ چند ساحر دوڑے ہوے بارگاہ مین آئے بدمست سے کہا کہ حضور غضب ہو گیا کوئی غنیم لشکر پر آ کر گرا ہے اُس نے لشکر کو تباہ کر دیا ہے جلد خبر لیجیے یہ سننا تھا کہ بدمست گھبرا کر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آیا چند سردار اسکے ہمراہ باہر آئے تھے اور ابھی بارگاہ مین تھے کہ آفاق شاہ نے اوپر سے برق بارگاہ پر گرائی بارگاہ مین آگ لگ گئی وہ ساحر اُسی بارگاہ مین جل گئے اُنکو باہر آنے کی مہلت نہ ملی بازار مرگ گرم ہوا ایک تلاطم برپا تھا ہر طرف سے ساحرون کے مرنے کی صدا آ رہی تھی لشکر مین آگ لگی ہوئی تھی بدمست جادو نے بیرون بارگاہ آ کر جو دیکھا کہ چارون طرف لشکر

کے آگ لگی ہوئی ہی تمام خیمہ لشکر کے جل رہے ہین اہل لشکر ایسے بدحواس ہین کہ سحر نہین کر سکتے ہین اپنے کو بچا نہین سکتے ہین ایک تلاطم برپا ہی جدھر بھاگ کر جاتے ہین راہ نہین ملتی ہی عجب بے بسی سے ہلاک ہو رہے ہین یہ ابھی دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ کسکا کام ہی اور کون آکر لشکر پر گرا ہی ابھی کچھ معلوم نہ ہوا تھا کہ ایک سردار نے کہا کہ خداوند ہٹیے آپ کی بارگاہ مین بھی آگ لگ گئی یہ سُن کے اس نے پلٹ کر دیکھا کہ بارگاہ جل رہی ہی یہ وہان سے ہٹا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو سردار اور لشکری اپنے خیمون مین سو رہے تھے وہ صداے شور و غل سُنکے اُٹھے اور قصد کیا کہ باہر نکلین مگر ممکن نہوا اُسی مقام پر جل کر راہی سفر عدم ہوے بہت سے سوتے رہ گئے اُنکو خبر بھی نہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بدمست جادو نے یہ دیکھا کہ لشکر مین بڑا تلاطم ہی اہل لشکر کے حواس باختہ ہین اس نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اور بارش ہونے لگی یہ جو آفاق نے دیکھا کہ ابر سحر پیدا ہوا ہی اُس سے بارش ہونے لگی بس فوراً آفاق نے ایک گولہ اُٹھا کر اسم سحر دم کر کے اُس ابر پر مارا کہ وہ ابر دھوان ہو کر اُڑ گیا اور آگ برسنے لگی یہ حالت جو بدمست نے دیکھی خیال کیا کہ لشکر سے نکل چلو یہان اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے چارون طرف سے گھیر لیا ہی بدون الگ جاے ہوے اس مقابلہ کا انجام نیک نہ ہوگا کیونکہ آفت تو برپا ہی اس حالت مین نہ دریافت کر سکتے ہین کہ لشکر پہ کون آیا ہی اور کس سے مقابلہ کرین اگر یہ دریافت کرتے ہین تو آگ جلائے دیتی ہی حریف قتل کرتا ہی یہ خیال اپنے دل مین کر کے پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر اس مقام سے نکل چلو یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی حریف نے ہم کو غافل پاکر اپنا بندوبست پورے طور سے کر لیا ہی یہ جو بدمست نے کہا اہل لشکر نے پکار کر کہا کہ کیونکر نکلین کیونکہ جس طرف جاتے ہین آگ لگی ہوئی ہی حریف نکلنے نہین دیتا ہی یہ قصد کرتے ہین کہ سحر کر کے اُڑ کر نکل جائین تو آسمان سے الگ آگ برس رہی ہی برق گر رہی ہی کوئی راہ نہین ملتی ہی سواے کوچۂ موت کے یہ جو اہل لشکر نے کہا بدمست جادو نے کہا کہ زمین مین غرق ہو کر نکل جاؤ یہ کہکر اور بدمست خود پانون زمین مین مار کر اور سحر کر کے غرق زمین ہو کر چلا اُس کے ساتھ اور چند سردار چلے کچھ اہل لشکر بھی اُسی طور سے چلے یہ حال جو منورہ نے دیکھا کیونکہ یہ تو لشکر مین کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی فوراً اُس نے سحر کیا کہ زمین پتھر کی ہو گئی اور شعلہ آگ کے نکلنے لگے یہ راہ بھی کافرون کے نکلنے کی بند ہوئی جو بدمست کی صدا کے ساتھ نکل گیا وہ تو نکل گیا باقی اُسی آفت مین مبتلا رہے اور راہی سقر ہوا کیے جس نے اسباب سحر سنبھالا کہ سحر کرے اوپر سے برق گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے لاشین جلنے لگی ناری مقام سقر تلاش کرتے تھے مگر نہ ملتا تھا سیدھے سفر کو چلے جاتے ملک الموت روحین قبض کر رہے تھے اور حوالہ مالک دوزخ کے کر رہے تھے کشتی حیات کافران دریاے آتش مین غرق ہو رہی تھی آب موت کی طغیانی تھی بحر فنا مین طوفانی تھی نہنگ قضا کا لقمہ ہو رہے تھے ماہی موت ہر ایک کو نگل رہی تھی امواج موت کے ہر ایک طپانچے کھا رہا تھا دریاے موت کے کنارے پر ہر ایک اُتر رہا تھا کسی کو بدون دریاے فنا مین غرق ہوے چارا نہ تھا ایسا بازار مرگ گرم تھا کہ سواے کوچۂ فنا کے دوسرا کوچہ ناریون کو نظر نہ آتا تھا نہایت بدحواس تھے مثل طائران وحشی کے ہو گئے تھے ہاتھ پانون کے طوطے اُڑ گئے تھے ایسے بدحواس تھے سحر نہ کر سکتے تھے اسباب سحر اُٹھاتے تھے مگر زبان ٦٠

نہ ہلا سکے تھے شہباز اجل پر کھولے ہوے سر پر قائم تھا ہر ایک مار یکا شکار کر رہا تھا مرغ روح نفس
جسم سے نکل نکل کر بد حواس پھر رہے تھے قصاب اجل تیغ تیز لیے ہوے ہر ایک کو ذبح کر رہا تھا
مثل گوسفندون کے کفار قتل کیے ہوے پڑے تھے اگر کسی نے سحر کیا بھی تو وہی سحر اُس کے
جان کا خواہان ہوا اپنے سحر سے آپ قتل ہوا اُلٹا سحر کیا بھلا اُس ہنگامہ مین کسی کے حواس
کیونکر درست ہون جو کوئی سحر بھی کرتا ہے وہ اُسی کی قضا کا بہانہ ہوتا ہے تھوڑے سے عرصہ مین تین
حصہ لشکر غارت ہو گیا یہان تو لشکر فنا ہو رہا ہے اور کوئی صورت مفر کی نظر نہ آتی تھی یہ لوگ
تو ورطۂ ہلاکت مین مبتلا ہین کسی صورت سے نجات نہین پاتے ہین اُدھر بدمست جادو
جو مع چند ساحرون کے غرق زمین ہوا تھا اور چند اہل لشکر اُس کے ہمراہ تھے وہ روز دیگر نکلا آکا
نکلنا تھا کہ وہ بھی لوگ نکلے اس نے جو دیکھا کہ جہان پر لشکر ہے وہان سے شعلہ آگ کے نکل رہے
ہین آگ آسمان پر سے برس رہی ہے ساحرون کے مرنے سے تاریکی ہو رہی ہے اُس مقام پر تلاطم
برپا ہے یہ دیکھکر اس نے اُن ساحرون سے کہا کہ جو اس کے ہمراہ زمین سے نکلے تھے کہ یہ امر میری
سمجھ مین نہ آیا کہ کون لشکر آ گرا کہ جسنے تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا اگر مین زمین مین غرق ہو کر نہ نکل
آتا تو مین بھی قتل ہوتا اب یہان آیا ہون دریافت کرتا ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے اُنھون نے عرض کیا
کہ اے خداوند دریافت فرمایے دیر نہ لگایے تاکہ اُسکا تدارک کیا جائے لشکر اس بلا سے نجات
پائے بدمست جادو نے کہا کہ دریافت کرتا ہون میرے حواس تو درست ہو لین یہ کہکر اس نے
جھولی سے کاغذ نکالا اور قلم اور دوات لے کر اُس کاغذ پر اس نے کچھ لکھا اور سحر کیا کہ حرف پیدا
ہوے پہلے اس نے لکیرین کھینچی تھین جب سحر کیا تو وہ حرف بن گئین بدمست جادو نے یہ
اُس کاغذ پر یہ تحریر پایا کہ اے بدمست آگاہ ہو کہ آفاق شاہ اور چند ساحران لشکر اسلام
ادھر سے جاتے تھے اُنھون نے جو لشکر کو تیرے یہان اُترے دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہے
اُنکو معلوم ہوا کہ تم آفاقیہ برائے غارت شہر جاتے ہو تو وہ لوگ تم کو غافل پا کر لشکر پر آن گرے
لشکر کو تہ و بالا کر دیا تلاطم ڈال دیا چارون طرف سے لشکر کو گھیر لیا ہے منورہ جادو لشکر مین کھڑی
ہوئی لڑ رہی ہے آفاق شاہ بالائے لشکر سے سحر کر رہا ہے اور باقی سردار چارون طرف پھیلے ہوے
ہین یہ لوگ قریب بیس سردارون کے ہین جلد اسکا تدارک کر سب لشکر قتل ہو چکا ہے صرف
تھوڑا سا لشکر باقی ہے وہ بھی قتل ہوا جاتا ہے ارے بدمست جلد تدبیر کر یہ جو اُس نے کاغذ پر تحریر پایا
فوراً سردارون سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا آفاق شاہ میرے ادھر آنے سے آگاہ ہوا تھوڑے سے
سردار لے کر آیا تم سب کو غافل پا کر قیامت برپا کر دی میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا مین اُس کے
مقابلہ کو جاتا ہون تم لوگ لشکر کی طرف جاؤ اُس کے ہمراہی گرد لشکر کھڑے ہوے سحر کر رہے ہین اُنسے
مقابلہ کرو چند سردار ہین اُنکو سب مل کر قتل کر لو جانے نہ پائین یہ جو بدمست نے کہا سب نے اپنے
کو اسباب سحر سے آراستہ کیا اور طرف لشکر کے چلے بدمست اپنے کو اسباب سحر سے آراستہ
کر کے ایک اژدر سحر سے پیدا کر کے اُس پر سوار ہو کر اور سحر کر کے طرف آسمان کے چلا اس نے سحر سے
دریافت کر لیا تھا کہ آفاق کس مقام پر ہے بس یہ اُسی طرف چلا جب بالائے لشکر پہونچا دیکھا کہ
لشکر مین تلاطم برپا ہے اس نے بڑا افسوس کیا دیکھا کہ جوئے خون جاری ہے ہزارون لاشین زمین
پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہین اسکو اپنے لشکر کے حال پر بہت تاسف ہوا اور صدمہ ہوا اب جو

اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ آفاق شاہ مع اپنی زوجہ کے تخت سحر پر سوار اور لشکر پر
سحر کر رہا ہی یہ نظر آتا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ اس کے کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذ گیا اور فرط غیض
سے کانپنے لگا قریب تھا کہ صدمہ غیض و غضب سے اژدر سے گر پڑے اس نے اپنے کو سنبھالا
اور آواز دی کہ او آفاق شاہ خبردار ہو جا مین تیرا حریف آپہونچا یہ کیا نامردون کی طرح
پوشیدہ سحر کر رہا ہی مردان عالم سے آنکھ چار کر اور سر بکہ ہو کر مقابلہ کر یہ کون حرکت تھی اور یہ کس
استاد نے تجکو تعلیم کیا ہی کہ حریف کو غافل پا کر اسپر حملہ کرنا کبھی سربکہ مقابلہ نہ کرنا تیری تو بڑی
تعریف سُنی تھی اُس کے خلاف پایا خیر جو تو نے کیا خوب کیا مگر بالکل جوانمردی کے خلاف کیا
یہ بھی کوئی شجاعت تھی کہ مجکو اور میرے لشکر کو غافل پا کر مقابلہ کیا اگر مقابلہ کی ہوس تھی تو سربکہ
ہو کر مقابلہ کیا ہوتا کہ کچھ تیرا کمال ظاہر ہوتا کچھ فرہ دونون طرف کے لوگ دیکھتے اور تعریف کرتے جسکو
خداوند تصویر ظفر دیتے وہ لیتا اب خبردار ہو جا مین آپہونچا ہون تیری جان کا ملک الموت ہون
تیری قضا یہان لیکر تجکو آئی ہی آج میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی گو تو نے چالاکی کی تھی اور چاہا تھا
کہ سب کو قتل کرکے اور اپنی جان بچا کر نکل جاؤن مگر چالاکی کام نہ آئی نامردی تھی کی اور مفت مین جان
بھی گئی یہ جو صدا کان مین آفاق شاہ کے پہونچی آفاق شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون
لاف زنی کر رہا ہی اور بیہودہ بکتا ہی مین نے تو بدمست جادو کی بارگاہ جلا دی کیا یہ بارگاہ سے
نکل آیا تھا جو یہ زندہ بچا یہ اپنے دل مین خیال کرکے دیکھا تو بدمست جادو کو دیکھا کہ اژدر پر سوار
لاف زنی کرتا ہوا چلا آتا ہی پس آفاق نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او بدمست اُسی مقام پر ٹھہر جا
کیا تو بیہودہ تقریر کرتا ہی تو نامرد ہی کہ مین او نامرد اپنی ہائی میرے اوپر گنوائی تو بھی نامرد ہی اور
تیرا بادشاہ بھی کہ جب تو نے اور تیرے بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ آج کل آفاق اپنے شہر مین
نہین ہی پس یہ موقع بہت اچھا ہی شہر کے غارت کرنے کا اگر آفاق ہوگا تو پھر یہ قبضہ نہ ہوگا
پس تجکو روانہ کیا میرے خدا نے مجکو یہان پہونچا دیا تیری سرکوبی کے لیے او نامرد مین تھوڑے
سے سردارون سے یہان تھا اور تیرے ہمراہ لشکر کثیر تھا اس سبب سے مین نے تیرے لشکر کو تباہ
کیا کوئی مین نے تیرے خوف سے پوشیدہ ہو کر نہین مقابلہ کیا بلکہ اپنے کم ہونے سے پس مین
تجھ سے ساحرون کے قتل کرنے کو کافی ہون اُسی مقام پر ٹھہر رہ مین آتا ہون اور ساری تیری
چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر آفاق شاہ نے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس
ابر سے شعلہ نکلے وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک اژدر پیدا کہ اُسپر چار جامہ کسا ہوا تھا پس
آفاق شاہ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اے جان من و راحت قلب و مونس تنہائی تم تو اسی مقام
پر رہو مین اس حرامزادے کے مقابلہ کو جاتا ہون اور اسکو قتل کرکے ابھی آتا ہون اس نے بہت
سر اُٹھایا ہی نہ معلوم یہ اپنے کو کیا خیال کرتا ہی اگر تم بھی میرے ساتھ زمین پر چلوگی تو یہ راہ نکل
جائے گی کفار راہ پا کر نکل جائین گے تم یہان سحر کیے جاؤ اور برق گرائے جاؤ ان ناریون کو چین نہ
لینے دو آفاق شاہ کی زوجہ نے کہا کہ جو تمھاری مرضی وہی مجکو منظور ہی تم کو سپرد خداوند
کریم کیا پس آفاق شاہ اپنی زوجہ سے یہ کلام کرکے اور تخت پر سے جست کرکے اژدر پر سوار
ہوا سحر جو کیا اژدر نے قلابہ آتشین مُنہ سے چھوڑا دھوان اُس کے دہن سے نکلا کہ تمام زمانہ تاریک
ہو گیا بل کرتا ہوا چلا اُدھر سے بدمست اژدر پہ سوار چلا آتا تھا اُس نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ

میری آواز سُنکے اور میری تقریر کا جواب دے کر اژدر پر سوار ہو کر میرے مقابلہ کو آتا ہی اُس نے
اپنا اژدر اُسی مقام پر روکا کہ آفاق شاہ پہونچ گیا بدمست نے کہا کہ ای آفاقی تم نے بڑی
نامردی کی کہ بدون آگاہ کیے میرے لشکر پر آگرے اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاؤ گے یہ دوسری
نادانی کی کہ میرے مقابلہ کو آ گئے کیا تم نہین جانتے ہو کہ میرا نام بدمست خونریز جابر ہی خون کا
بہانا میرا کام ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کر میری خدمت مین آؤ اور
میرے قدم پر سر رکھو مین تمہاری خطا کو معاف کر دون گا اور بادشاہ سے بھی سفارش کر کے معاف
کرا دون گا اور جو منصب اور مرتبہ تمہارا تھا وہ بھی برقرار رہے گا اور اُسی طور سے تمہاری عزت و
توقیر کی جائے گی اپنا مذہب اختیار کرو دوسرا مذہب چھوڑ دو تمہاری اطاعت کرنے سے اہل شہر
بھی امان پائین گے اور تمہارے عزیز بھی نہ قتل ہون گے نہ تمہارا مال و اسباب برباد ہو گا نہ شہر و
دیار غارت ہو گا اگر اس کے خلاف کرو گے تو میرے ہاتھ سے مارے جاؤ گے تم جدا قتل ہو گے شہر
جدا تاراج ہو گا عزیز جدا قتل کیے جائین گے سوائے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ آئے گا آفاق شاہ
نے جواب دیا کہ او مرتد میری کیا خطا معاف کرے گا تیری بھی یہ لیاقت ہی جو تو میری خطا معاف
کرے تو کیا ہی او تیرا بادشاہ کیا گیدی ہی جو وہ میری خطا معاف کرے گا پہلے اپنی تو خبر لے
مین نے اُسکا بہت پاس کیا ورنہ سر دربار اگر بگڑ جاتا تو سب اہل دربار کو معلوم ہو جاتا وہ جو
بڑے پہلو نشین ساحری ہین اور اپنے کو اُستاد مشہور کیا ہی انکو تو راہ فرار نہ ملتی صرف مین نے
اُس وقت نمک کا پاس کیا اب مین بالکل پاس و لحاظ نہ کرونگا جب تعلق نہ رہا تو کیا ضرور
ہی کہ پاس و لحاظ کرون اور او نا معقول تیرا بادشاہ تو میری پشم کندہ کر نہین سکتا ہی تو کیا
مجھکو قتل کرے گا اپنے دل کو سمجھا لے اور او احمق وہ خود تو میرے خوف سے آیا نہین تجھکو قتل
ہونے کو ادھر روانہ کیا ارے نادان سامری و جمشید آئین تو مین اُن سے مقابلہ کرون اور
انکو قتل کرون جو کہ اس وقت اپنے کو خداوند کہتے ہین میان ایوان تاجدار کی تو مین اصل جانتا
نہین ہون ارے گدھے جو کہ موجد سحر و ساحری ہین وہ تو مجھ سے مقابلہ کر نہین سکتے ہین تو تو
کیا ہی کل کا چھوکرا ہی مین نے تجھ ایسے بیسون لونڈے تیار کر کے اور اُنکو سحر تعلیم کر کے چھوڑ دیے
ہین ارے او بدمست مین ساری تیری بدمستی نکالے دیتا ہون سچ ہی کہ تو خونریز ہی دیکھ
تیرا ہی خون اس وقت زمین پر بہتا ہی ارے نادان سامری و جمشید تو میرے ملک پر قبضہ
کر نہین سکتے میرے خیر خواہ ایسے نہین ہین کہ تجھ ایسے چھوکرون سے خوف کھا کر بھاگ جاتے اگر تو
وہان جاتا تو جوتیان مار کر تیرا مغز ناک کی راہ نکال دیتے تجھکو بھاگنے رستہ نہ ملتا کتے کی موت مارا
جاتا خیر وہان جا کر اپنے جانے کا مزہ پاتا مگر مجبوری اس امر کی ہی کہ تیری موت تو اس مقام پر
میرے ہاتھ سے مقرر تھی وہان کیونکر جاتا ای بدمست مین کسی غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون نہ تکبر
کرتا ہون بلکہ کلمات عاجزی کرتا ہون کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہین ہی یہ امر اُسی کو
زیبا ہی کیونکہ اُسکی ذات وحدہ لاشریک لہ ہی ای بدمست یہ مرتبہ اور یہ عزت جو اہل اسلام کو
ملی اُسی فروتنی کا سبب ہی جو عجز کرتا ہی وہ سربلند رہتا ہی اور جو سر اُٹھا کر چلتا ہی ہمیشہ پست
ہوتا ہی تو دیکھ لینا کہ سمندر اس غرور کرنے کے عوض مین ایسا ذلیل ہو گا کہ باید و شاید یاد رکھ
کہ اب زمانہ انقلاب سلطنت سمندر شاہ آگیا ہی اور اسکا اقبال مبدل بادبار ہو گیا ہی کیونکہ

اُس نے ظلم پر کمر کسی ہی خیر خواہون اور دوستون کو اُس نے اپنا دشمن کہا ہی خیر خواہون کو بدخواہ تصور
کرتا ہی اور بدخواہون کو خیر خواہ یہ سب اُسکو ذلیل کرائین گے اور قتل کرائینگے اور جو اُسکا ساتھ
دیگا وہ بھی ذلیل ہوگا اُس نے میرے ساتھ وہ حرکت کی جو ادنی کے ساتھ بھی کوئی نہین کرتا ہی
اُس سیر الکفانہ کی اب میرے عزیزون اور شہر پر ظلم کرنے کا قصد کیا ظالم بہت جلد دنیا سے جاتا ہی
اور اُسکا مقام قعر دوزخ ہوتا ہی غریب آزاری بُری چیز ہی کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت بترس
از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن + اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید + ای بدمست تو ہی
انصاف سے بتا کہ اگر سمندر شاہ کے زعم ناقص مین خطاوار تھا تو مین تھا یا میری زوجہ
ان بیچارون اہل شہر اور میرے عزیزون کا کیا قصور اُس نے تجویز کیا جو تجھ ایسے نامرد کو میری
شہر کے برباد کرنے کو روانہ کیا اس قدر اُس نے ظلم پر کمر کسی کہ بے گناہ ہزارون بندگان خدا کے
خون کا قصد کیا ای بدمست اسی مین خیریت ہی کہ تو مذہب اسلام قبول کر اور راہ کفر و ضلالت
چھوڑکر میری اطاعت اختیار کر اور رفاقت سمندر شاہ و دین تصویر پرستی ترک کرو ورنہ
میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائے گا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آئندہ تجھکو اختیار ہی بدمست
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین بھی مثل تیرے اپنے کو بدنام کرون یہ فریب تو کسی احمق کو دینا
مجھ ایسا دانا تیرے اس فریب مین نہ آئے گا آفاق نے کہا کہ افسوس تیری قضا ہی آگئی ہی
مین کیا کرون بدمست نے جواب دیا کہ جس طور سے تو افسوس کرتا ہی اُسی طور سے مین
افسوس تیرے لیے کرتا ہون آفاق شاہ نے کہا کہ پھر دیر کس امر کی ہی جو حربہ تجھکو کرنا ہو کر
مین تو موجود ہون بدمست نے کہا کہ کیا اسی مقام پر مقابلہ کروگے میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ
زمین پر چل کر ہم اور تم مقابلہ کرین آفاق شاہ نے جواب دیا کہ مین نہ یہان مقابلہ کرنے
سے باہر ہون نہ زمین پر جہان تیرا جی چاہے مقابلہ کر بس جب یہ جواب آفاق شاہ
نے دیا بدمست نے اپنے اژدر کو اشارہ کیا کہ وہ طرف زمین کے چلا آفاق شاہ نے
بھی اپنے اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی زمین کی طرف چلا یہانتک کہ دونون زمین پر آکر پہونچے اور باہم
مقابل ہوے بدمست نے کہا کہ ای آفاق حملہ کر ضرب لگاؤ آفاق نے جواب دیا کہ تو
پہلے اپنا حربہ کر پیش قدمی ہمارے طریقہ مین حریف پر جائز نہین ہی یہ جو آفاق نے کہا
بدمست نے جواب دیا کہ تیری قضا ہی آگئی ہی مین کیا کرون لے خبردار ہوجا مین حربہ
کرتا ہون اس میرے حربہ سے بچنا یہ کہکر اُس نے اپنے جوڑے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی
ناظرین کو معلوم رہے کہ آفاق کے گلے مین ایک سفید رومال بندھا ہوا ہی بس بدمست
نے وہ ڈبیا نکال کر کہا کہ ای آفاق اس وقت مین تمہارا کمال دیکھتا ہون تم کیونکر میرے
اس حربہ سے بچتے ہو یہ کہکر بدمست نے اپنے اژدر کو پیچھے ہٹایا اور چند قدم کے فاصلہ پر جاکر
اور اُس ڈبیا کو آفاق شاہ کی طرف کرکے کھولا اور اشارہ کیا ڈبیا کا وا ہونا تھا کہ ایک
برق چمکی عجب چمک ہوئی تو آفاق نے دیکھا کہ اُس ڈبیا سے بالشت بھر کی ناگن سیاہ رنگ
کی نکل کر میری طرف آتی ہے آفاق شاہ نے جیسے اُس ناگن کو اپنی طرف آتے ہوے
دیکھا فوراً آواز دی کہ او بدمست دیکھ میرے کمال کو یہ کہکر وہ جو رومال گلے مین بندھا ہوا تھا
اُسکو فوراً جھٹ پٹ گلے سے کھولا اور اُس کے دونون سرے پکڑ کر بیچ سے جھٹکا دے کر

چاک کیا ادھر تو رومال چاک ہوا اُدھر وہ ناگن دو ہو کر زمین پر گری اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ناگن جل گئی ادھر آفاق شاہ نے دونون ٹکڑے رومال کے زمین پر پھینکے وہ شعلہ بن کر طرف بدمست کے چلے بدمست نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ نے میرا سحر جو کہ نہیے کمال کا تھا ایک آن مین رد کر دیا اور اپنا سحر میرے اوپر کیا اس نے فوراً اپنی زبان مین سوزن دی اور خون زبان سے لے کر اُس شعلہ پر مارا کہ وہ شعلہ برطرف ہوا اور آواز دی کہ ای آفاق تم نے میرا سحر رد کیا مین نے تمھارا اب مین پھر حربہ کرتا ہون تب جانون کہ تم اس حربہ سے بچو آفاق نے کہا کہ حربہ کرو اگر میرا خدا بچائے گا تو ضرور بچون گا ورنہ کیا چارا ہی جو اسکی مرضی بس آفاق تو یہ کہہ رہا تھا کہ اُدھر بدمست نے جھولی سے ایک بیضہ فولادی نکالا اور اُس پر کچھ اسم سحر پڑھ کر اور سیندور کے ٹیکے دیکر طرف آفاق کے پھینکا جب وہ بیضہ قریب آفاق پہونچا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ اُس کے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ برق تڑک کر آسمان پر گئی اور وہان سے چمک کر طرف آفاق کے چلی آفاق نے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق نہ مڑے گی اس نے اپنی کائنات کا سحر کیا ہی یہ ضرور قتل کرے گی اسکا رد کرنا محال ہی بس یہ جو آفاق کو معلوم ہوا اس نے سحر کیا کہ یہ تو غائب ہو گیا اور اسکی صورت کا ایک پتلا اسی مقام پر پیدا ہو کر قائم ہوا وہ برق اتنے عرصہ مین کڑک کر سر پر آفاق کے گری اور ناگون سے نکل گئی تاریکی ہو گئی برف باری ہونے لگی شعلہ زمین سے نکلنے لگے آواز آئی کشتی کہ نام من آفاق شاہ بود افسوس مردیم و جہان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا جو چلی اور کان مین جو زوجہ آفاق شاہ و مرتیح وغیرہ کے پہونچی سب گھبرا گئے زوجہ آفاق نے اپنے غصہ مین وہ سحر کیے تھے اور سب لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا اس خیال سے کہ مین اپنے شوہر مہربان کے پاس خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت جلد صحیح و سلامت پہونچ جاؤن کوئی سو دو سو آدمی اُس لشکر کے باقی تھے باقی پچاس ہزار کو ان سب نے حالت غفلت مین مار لیا تھا وہ ساحر باقی تھے جو کہ بدمست کے ساتھ غرق زمین ہو کر نکل آئے تھے یہ جو صدا کان مین زوجہ آفاق کے پہونچی اُس نے صدائے ہائے ہائے بلند کی اور اپنا گریبان چاک کیا اور قصد کیا کہ چوڑیان توڑ ڈالون مگر پھر خیال آیا کہ پہلے چل کر دیکھ تو لون کہ یہ کیا واقعہ ہی بس اُسی حالت غصہ مین آ کر ایک مرتبہ جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اسپر اسم سحر دم کر کے جو لشکر کفار پر مارا چارون طرف سے آگ نکلنے لگی آسمان پر سے آگ برسنے لگی زمین سے آگ اُبلنے لگی باوجودیکہ مشورہ نے اپنی حفاظت کر لی تھی مگر وہ تاب نہ لائی فوراً وہان سے غرق زمین ہو کر بھاگی گو زمین کو آفاق شاہ نے سخت کر دیا تھا مگر اُس کے مرنے سے اسکی وہ حالت برطرف ہو گئی تھی یہ تو غرق زمین ہو کر بھاگی ادھر اُس آگ نے اُن باقی ماندہ کفار کو جلا دیا فرار ہونے کی راہ نہ ملی سب جلنے لگے اسکا حال تو پھر تحریر ہو گا مگر راوی بیان کرتا ہی کہ یہ صدا جس سردار نے سُنی پریشان ہو کر اپنے مقام پر سے چلا مگر غصہ مین آ کر ایک سحر نادر لشکر پر کرتا ہوا کہ جس کے سبب سے کفار کو نکلنے کی مہلت نہ ملے اس خیال سے چلا کہ چل کر دیکھو تو کہ یہ کیا واقعہ ہوا کیونکر آفاق شاہ قتل ہوا کس نے قتل کیا ادھر تو سب سردار چلے اور ادھر آفاق شاہ کی زوجہ چلی یہ صدا جو بدمست نے سُنی اور علامت آفاق شاہ کے مرنے کی بلند ہوئی بدمست نے جھوم کر کہا کہ وہ مارا بہت شہرہ آفاق شاہ کے سحر کا

سُنتے تھے مگر میرے سحر سے نہ بچ سکا جو کامل ہوتے ہین وہ یون اپنے حریف کو قتل کرتے ہین یہ یہ تقریر کر رہا تھا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب اس نے دیکھا کہ لاشہ آفاق شاہ کا دو ٹکڑے زمین پر پڑا ہی اور اژدر کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے ہین اس نے خیال کیا اپنے دل مین کہ بہت بڑے ساحر کو مین نے قتل کیا تو میرا بہت بڑا سحر اس وقت مٹا جو کہ مین نے ایک عمر اپنی صرف کر کے تیار کیا تھا خیر مٹا تو مٹا مگر حریف کو تو قتل کیا مگر افسوس اس امر کا ہی کہ میرا لشکر تمام قتل ہو گیا اب مجکو پھر سمندر یہ جانا پڑا اور وہان سے اور لشکر لانا پڑا جب بادشاہ یہ خبر سُنیگا تو مجکو بہت انعام دے گا کہ مین مالا مال ہو جاؤن گا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اور لاش آفاق شاہ کی زمین پر پڑی تھی یہ حالت وجد مین بار بار جھوم رہا تھا اور اپنی بروت نحس کو جو کہ مثل پر زاغ کے اس کے منہ مین تھین تا و دے رہا تھا اور ہر مرتبہ تن تن کر اپنے سینہ اور بازو کو دیکھتا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ اس وقت اگر ساحری و جمشید بھی ہوتے تو میری اس ضرب سے نہ بچتے اگر مین لشکرون کے سامنے یہ سحر کرتا اور اتنے بڑے ساحر کو قتل کرتا تو سب میری تعریف کرتے افسوس اسوقت کوئی میری تعریف کرنے والا نہین ہی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر برق چمکی اس نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی اب جو اسنے دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ زوجہ آفاق شاہ بحال تباہ آتی ہی اُدھر زوجہ آفاق شاہ نے جو اُس مقام پر آکر زمین کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ بدمست تو اژدر پر بیٹھا ہوا خوشی مین جھوم رہا ہی اور میرے وارث کی لاش خاک پر دو ٹکڑے ہوئی ہوئی پڑی ہوئی ہی بس اسکی آنکھون مین دنیا تاریک ہو گئی اندھیرا آگیا ہائے وارث کہکر اس نے اپنے کو تخت سے گرایا اتفاق سے منورہ جادو جو غرق زمین ہوا چلی تھی اُس نے اسی مقام پر طبقہ زمین پر توڑا اور نکلی بدمست تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور افسوس کر رہا تھا کہ مفت اس عورت نے اپنی جان دی اس نے قصد کیا تھا کہ جب یہ قریب زمین پہونچے گی مین تو اسکو سنبھال لونگا کیونکہ یہ عورت بہت خوب صورت اور جوان ہی اگر مجکو قبول کرے گی تو اس کے ہمراہ عقد کر لون گا عیش کرونگا یہ تو اس خیال سے طرف آسمان کے دیکھ رہا تھا اسکو زمین کی کیا خبر اب یہ اس سبب خیال بھول گیا دوسری طرف متوجہ ہی کہ زمین سے منورہ نکلی اس نے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر پر سوار طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی اسنے جو اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھا کہ میری خالہ غلطان اور پیچان آسمان پر سے طرف زمین کے آتی ہی اسکو یہ دیکھ کر تاب نہ رہی بس اس نے فوراً سحر کیا کہ دو پنجہ پیدا ہوئے اُن پنجون نے آئینہ اندام کو درمیان مین روک لیا یہ جو بدمست نے دیکھا کہ خود بخود پنجہ پیدا ہوئے اور اُنھون نے زوجہ آفاق کو درمیان مین روک لیا مجھ تک نہ آنے دیا یہ کیا واقعہ ہی میری حسرت دلی نہ بر آئی قصد کیا تھا کہ اسکو روک کر سینہ سے لگاؤنگا لب و عارض کے چند بوسہ لون گا اظہار عشق اس کے سامنے کرون گا بیتابی دل بیان کرون گا گو اسکا شوہر میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہی اسکو صدمہ ہو گا مگر عورت کی ذات بے وفا ہوتی ہی اور اسی امر کی بھوکی ہوتی ہی کہ کوئی پیار کرے اور گلے لگائے فوراً اُس کے دام محبت مین پھنس جانے کی عجب مین یہ حرکت کرون گا اُسکا بھی دل خوش ہو جائے گا اور اپنے شوہر کا غم دل سے فراموش کرے گی میری طرف متوجہ ہو جائے گی چونکہ اس حرام زادے نابکار کا قصد فاسد تھا اور قصد خراب رکھتا تھا خدا نے آفاق کی آبرو بچانے کا یہ وسیلہ پیدا کیا کہ اُسکی بھانجی کو عین وقت پر پہونچا دیا کہ جس کے سبب سے اُس حرام زادے ملعون کی حسرت دلی دل ہی مین رہ گئی پوری نہ ہوئی

کیونکہ خدا اپنے بندے کی بدن ایک کافر کے ہاتھ سے آبروریزی کراتا وہ تو ہر وقت آبرو دجان کا حافظ و نگہبان ہی جب اس نے دیکھا کہ نیچون نے بالا ہوا یون روکا اور مجھ تک نہ آنے دیا تو اس نے خیال کیا کہ یہ سحر کسکا ہی اس نے جو اُدھر سے نظر پھیری اور طرف زمین کے اس خیال سے دیکھا کہ کیا کوئی اسکا مددگار آگیا کہ جس نے اسکو روک لیا پس کیا دیکھتا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کوئی بارہ گیارہ برس کی چہرہ مثل آفتاب کے روشن دونون عارض مثل ماہتاب کے تابان پیشانی نورانی زلفین دوش پر تیری ہوئین اُن زلفون کا یہ حال ہی کہ گویا بدر کامل ابر سیاہ مین نمایان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ روز و شب گلے مل رہے ہین یا ظلمت و نور ایک مقام پر جمع ہوے ہین آنکھین چشم آہو کو شرمندہ کرین بینی نور کے سانچہ مین ڈھلی ہوئی دانت ہیرے کی کنیان لب نازک برگ گل کو خجل کرنے والی اُس پر مجلس پھرانے لگی ہوئی اُس پر پان کی لالی یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق پھولی ہوئی ہی بموجب شعر ؎ شفق پھولی ہوئی ہی شام کو شہر بدخشان مین ؎ لب لعلین پہ مسی مل کے اُس نے پان کھایا ہی ؎ پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا درمیان محراب ابرو کے بموجب شعر ؎ نہین سیندور کا ٹیکا عیان محراب ابرو مین ؎ چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہی ؎ وہ ابروے عاشقان خنجر تیز یا شمشیر آبدار تھی جو اُسکا وار کیا پھر اُٹھکر پانی نہ مانگے مژگان کے تیر پرانے دل دوزی عشاق لیس تھے ناک مین ایک سونے کی نتھ کو اپنے کی نشانی غنچہ سا دہن کانون مین یاقوت کے بندے کہ وہ حرکت سے جو ہلتے تھے تو اُنکا عکس جو عارض پر پڑتا تھا تو عجب لطف دکھاتا تھا عاشقون کے دل پامال ہوے جاتے تھے صراحی دار گردن سینہ پر کچھ کچھ جوبن کا اُبھار کمر پتلی سراپا نور کے سانچے مین وہ ڈھلی ہوئی دھانی پوشاک پہنے کھڑی ہوئی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دھانون کے کھیت سے آفتاب تابان نے طلوع کیا ہی ریشمی کرتی زیب بدن تھی اور آستینون پر یہ شعر آبدار منہے لکھے تھے ؎

وہ باریک کرتی مثال ہوا ۔ عیاں ہو بہو جس سے تن کی صفا
مغرق زری کا وہ شلوار بند ۔ ثریا سے تابندگی مین دوچند
لگا پا سے وہ تا زمین تا بفرق ۔ سراپا جواہر کے دریا مین غرق
بھری مانگ موتی سے جلوہ کنان ۔ نمایان شب تیرہ مین کہکشان
وہ ہیرے کا نگر ابعد آب و تاب ۔ وہ صبح گلو مطلع آفتاب
وہ بالون کی بو رشک بوے ختن ۔ وہ ڈوبا ہوا عطر مین سب بدن
زمین سے معطر ہوا تا فلک ۔ زمانہ گیا اسکی بو سے مہک
وہ پہونچی زمرد کی اور دستبند ۔ نزاکت مین بھی شاخ گل سے دوچند
دمکتے یہ حنیا کلی کی پھبن ؎ ۔ کہ سورج کے آگے ہو جیسے کرن
فلک تک گئی حسن کی اُسکے دھوم ۔ لیا ہاتھ مشاطہ نے اپنا چوم

یہ جو عالم اُس قتال جہان کا بدمست نے دیکھا اُف کہکر سینہ پر ہاتھ رکھدیا اور دل سے کہا کہ یہ تو بڑے غضب کا سامنا ہوا اُسکی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور بیقرار ہوگیا وہ جو اسکا خیال فاسد طرف زوجہ آفاق کے تھا برطرف ہوگیا اور اسکی الفت نے اُس کے دل پہ اثر کیا اور خیال کیا کہ اگر یہ مل جائے تو کیا لطف حاصل ہو اسکو اپنی آغوش تمنا مین لے کر لب و عارض سے اس قدر بوسہ لون کہ یہ عارض جو گل سے ہین کثرت بوسہ بازی سے نیل گون ہوجائین اور یہ جو دو ثمر الفت اس کے

قدر رعنا مین لگے ہین ابھی پورے اُبھرے نہین ہین صرف شگوفہ ہوے ہین اگر ہاتھ آجائین تو کیا قلب تسکین پائے جان مین جان آئے اگر اسکا سیب ذقن بے آسیب مجکو مل جائے تو مین خوب فربے اُڑاؤن یہ تو اُس کے سراپا کو دیکھ دیکھکر اور اپنے دل سے وصل کی باتین اور الفت کی گھاتین کر رہا تھا وہ اسکی طرف متوجہ ہی نہ تھی کہ کون گدھا ہی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسکا دل بھی تقاضا کرتا تھا کہ دوڑکر لپٹ جا اپنی حسرت دل کو پورا کرلے یہ تو منورہ جادو کے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر اور اُسکی بھولی بھولی صورت پر عاشق ہوکر رہ گیا ادھر اُن دونون نجومن نے آئینہ اندام کو لاکر سامنے منورہ کے رکھ دیا یہ بیتاب ہوکر برابر اپنی خالہ کے بیٹھ گئی آئینہ اندام کو غش آگیا تھا بسبب زیادتی ہوا کے اور اپنے رنج وغم کے اس نے پہلو مین بیٹھکر اور شانہ پکڑکر ہلایا اور کہا کہ اے خالہ اماں ہوشیار ہو یہ آپ کی بھانجی منورہ آپ پر سے نثار ہو ذرا آنکھ تو کھولیے کچھ منھ سے تو بولیے کچھ حال دل تو بیان کیجیے کہ آپ پر کیا آفت آئی اب بدمست کو معلوم ہوا کہ یہ منورہ جادو ہی آئینہ اندام کی بہن کی بیٹی ہی یہ تو اُسکی طرف دیکھ رہا ہی وہ اپنی خالہ کو شانہ ہلا ہلاکر ہوشیار کر رہی ہی اور نرگسی چشم سے دُر اشک جاری ہین جب چند قطرے اشک کے آئینہ اندام کے رخسار پر پڑے اُسکو ہوش آیا اُس نے آنکھ کھول کر دیکھا کہ مین زمین پر پڑی ہون میری بھانجی میرے برابر بیٹھی ہوئی ہی مجکو ہوشیار کر رہی ہی پس جیسے اس نے آنکھ کھولی ہاے وارث کہکر رونے لگی اور اُٹھ بیٹھی اور سر پیٹنے لگی اُس وقت منورہ نے اپنے دوپٹہ کے دامن سے آنسو پونچھ کر کہا کہ اے خالہ اماں اپنی اس کنیز منورہ کو تو آگاہ فرمایے کہ آپ پر کیا صدمہ گذرا جو آپ نے اپنا یہ حال کیا ہی اگر مین نہ آجاتی تو آپ زمین پر تین استخوان چورا چورا ہو جاتے کیا ایسی مصیبت ہوئی آپ نے اپنے بال بھی پریشان کیے گریبان بھی چاک کیا دوپٹہ کی خبر نہین ہی نامحرم سامنے موجود ہین جب منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے اپنا سر پیٹ کر کہا کہ اے منورہ میرا راج و سہاگ لٹ گیا مین اپنے وارث سے چھوٹ گئی میرا سرتاج قتل ہو گیا مین کسی طرف کی نہ رہی ہاے ایسا چاہنے والا کہان سے لاؤنگی اپنی جوانی کیونکر بسر کرونگی اے بیٹی مین رانڈ ہو گئی میری مانگ اُجڑ گئی منورہ سے یہ کہکر اُدھر کو منھ کرکے کہا کہ اے صاحب تم مجھے جوانی مین رانڈ کر گئے تم نے اپنے ساتھ اس کنیز کو بھی اوداسے خدمت کے لیے لیا ہوتا وہان کون خدمت کرے گا صاحب نے تو جان دے کر کشاکش دنیا سے نجات پائی اس لونڈی کو واسطے مصیبت کے چھوڑ گئے یہ جوانی کا رنڈاپا کیونکر کٹے گا صاحب نے تو جام شہادت نوش فرماکر سیر گلشن جنان کا قصد کیا اس کنیز کو دنیا پر چھوڑ دیا تاکہ آلام دنیا مین مبتلا رہے یہ تو فرماتے گئے ہوتے کہ مین کس مقام پر بیٹھکر یہ مصیبت رنڈاپا بسر کرونگی مین اپنی یہ جوانی کیونکر کاٹونگی تم مجھے تباہ کر گئے ہاے میرے صاحب کدھر گئے مین کس دیس مین جاکر تلاش کرون کہان ڈھونڈون کوئی مجکو کالی کفنی رنگا دے مین اُسکو پہن کر اپنے وارث کی تلاش مین نکلون کوئی جاکر صاحبقران کو خبر کرے کہ میرا وارث مر گیا مین رانڈ ہو گئی وہ آکر اسکو دفن کرین قبر بنائین مین اب یہان سے نہ جاؤنگی اُنکی قبر پر جوگن بن کر بیٹھونگی اپنے صاحب کی قبر کو اکیلا نہ چھوڑونگی یہ بین کرکے جوروجہ آفاق روئی منورہ نے جو یہ بین سُنے اور اُس طرف دیکھا جدھر اُس نے رخ کرکے بین کیے تھے یہ نظر آیا کہ میرے خالو آفاق شاہ کی لاش دوپارہ زمین پر پڑی ہی بس یہ جو دیکھا

ہاے خالو جان کہکر زمین پر گری اور پچھاڑین کہانے لگی تڑپنے لگی صدف چشم سے دُر اشک نکلنے لگے
اُس عالم اضطراب مین سر دوپٹا کا ہوش نہ رہا بال کھل گئے دوپٹہ سینہ پر سے ہٹ گیا یہ جو عالم
بدمست نے دیکھا ایک برق تھی کہ دل پر گری دل کا اور عالم ہوا بیقراری زیادہ ہوگئی تیر عشق
کلیجے کے پار ہوگیا سوچا کہ عشق بُری بلا ہی اسکا مارا پانی نہین مانگتا ہی سچ ہی

عشق کی راہ مین اللہ نہ لائے دلکو
عشق کے دام مین ایزد نہ پھنسائے دلکو

عشق کی شکل الٰہی نہ دکھائے دل کو
عشق کے تیغ سے معبود بچائے دل کو

عشق وہ آگ ہی دوزخ ہی شرار جسکا
عشق وہ سم ہی کہ جیتا نہین مار جسکا

قیس کو اسنے کیا ملک جنون کا سلطان
گل ہی کیا بلبل بیدل ہی اسی سے نالان

اسی کے ہاتھ سے آخر گئی فرہاد کی جان
اسی بدکیش نے مجکو بھی کیا ہی حیران

عشق بیباک خدا سے بھی نہین ڈرتا ہی
گھر فرشتون کے دلون مین بھی یہی کرتا ہی

کبھی معشوق کی صورت یہ نظر آتا ہی
کبھی آنکھون سے لہو اشک کا برساتا ہی

کبھی عاشق کے لبون سے یہ فغان لاتا ہی
کبھی آنکھون مین یہ بجلی سا چمک جاتا ہی

دردین کر کبھی یہ دل کو دُکھا دیتا ہی
بنکے شمشیر کبھی خون جگر پیتا ہی

ایسی اک جان کے دشمن سے ہوئی ہی صحبت
جانتا مین تھا کہ لائے گی محبت آفت

کہ ملے پی نہ کبھی خواب مین اکدم راحت
اپنی تقدیر سے مجبور ہین اہل فطنت

ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما
کہ ہمیریم و کسے نالہ کند بر سر ما

پیشتر عشق کے آزار سے آگاہ نہ تھا
مائل کاکل پیچان کبھی واللہ نہ تھا

ایسا مشتاق کسی چہرے کا مین آہ نہ تھا
بت پرستی نہ کیا کرتا تھا گمراہ نہ تھا

دین و ایمان کو مرے غمزے نے برباد کیا
خانۂ دل کو مرے درد سے آباد کیا

بدمست لاکھ دل کو سمجھاتا ہی مگر دل کی لگی بُری ہوتی ہی یہی دل نے قصد کیا کہ اس بحر حسن خوبی
کو گلے سے لگا لون لب و عارض کے خوب بوسے لون اور یہ شعر زبان پر لایا ؎ آفاقہا گردیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام ✤ مہر بتان ورزیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ✤ یہ شعر پڑھتا ہوا اُس طرف
کو چلا ادہر منورہ نے اپنی گریہ وزاری کو ضبط کرکے ملکہ آئینہ اندام سے پوچھا کہ اے خالہ امان
خالو جان کو کس مرتد نے قتل کیا خالو جان تو ایسے نہ تھے کہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہوتے اُنکا مثل
اسوقت نہ کوئی ساحر ہی نہ کوئی پہلوان اور سحر و ساحری مین شہرہ آفاق تھے کون ایسا ساحر تھا
جس نے اُس نہنگ دریاے ساحری کو قتل کیا کیونکہ اگر سامری و جمشید زندہ ہوتے تو وہ خالو جان سے
مقابلہ نہ کرسکتے اور ساحرون کی کیا اصل ہی میرے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ اُنکو کسی نے دھوکے سے
قتل کیا اے خالہ امان وہ ایسے جوان مرد تھے کہ اُنکا کوئی مقابلہ فن سپہ گری مین بھی نہین کرسکتا ہی

نہ معلوم کیا ہوا جو وہ قتل ہوے مجکو اُن کے قاتل کا نام بتائیے نشان دیجیے ذرا مین بھی تو پہچانون
کہ وہ کون جوان مرد ہی مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین اُسکو پاجاؤن تو ابھی اُسکی بوٹیان کاٹون
اس طور سے قتل کرون کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اُس کے حال پر رحم کھائین اور مجکو
ترس نہ آئے مین اُس حرامزادے کو تہ تیغ کرون جس نے میری خالہ کو رانڈ کیا اور اُنکو رلایا
اور مجکو اس صدمہ مین مبتلا کیا مین بھی دیکھون کہ وہ کون ایسا زبردست ہی ایک جنبش لب
مین تو مین اسکا کام تمام کرونگی یہ جو منورہ نے کہا ایک مرتبہ آئینہ اندام نے ضبط گریہ کرکے
آنچل سے آنسو پونچھکر منورہ کی حالت پر نگاہ کی دیکھا کہ وہ تڑپ رہی ہی اور اپنی جان کھو
رہی ہی سر دوپٹا کا ہوش نہین ہی دوپٹہ کہین ہی ہاتھ کہین ہین زلفین پریشان ہین لب پر آہ
و نالہ ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی زبان پر دہچی تقریر ہی حواس باختہ ہین یہ جو حال ملکہ نے اپنی بھانجی
کا دیکھا خیال کیا کہ یہ کم سن ہی اس نے یہ کبھی واقعہ دیکھا نہین ہی نیا واقعہ پیش آیا ہی ایسا
نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے چونکہ اس نے کم سنی سے اسکو پرورش کیا ہی جب یہ کوئی چھ یا سات ماہ
کی تھی جب اسکی مان نے انتقال کیا تھا اُس دن سے اسی نے اسکو اس محبت کے ساتھ مثل اولاد
کے پرورش کیا دوسرے یہ امر تھا کہ اس کے اولاد بھی نہ تھی یہ زیادہ الفت کرنے کا سبب
ہی یہ حال دیکھکر اُسکو تاب نہ رہی شوہر کا غم بھول گئی اور خیال کیا کہ ایک صدمہ تو تھا اُس سے
ابھی نجات نہ ہوئی تھی کہ دوسری آفت مین اور مبتلا ہوتی ہون یہ خیال کرکے اپنے کو
سنبھال کر زمین سے اُٹھی اور منورہ کو گود مین اُٹھایا آنچل سے آنسو پاک کیے دلاسا
دیا پیار کیا اور کہا کہ اے بیٹی صبر کر جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب کیا رونے اور پیٹنے سے تیرے
خالو واپس نہ آئینگے وہ تو مر گئے اب وہ فکر کرنا لازم ہی کہ اُن کے قاتل کو ہم اور تم مل کر قتل
کرین اے منورہ اب ہم اور تم تمام عمر روئینگے یہ غم کیا جاتا رہیگا ہان اُس وقت کے
رونے سے اگر وہ زندہ ہو جائین تو رو لو تو نے عرفی کا شعر نہین سُنا کہ اُس نے کیا کہا ہی وہ بھی
مضمون کو کہتا ہی کہ رونے سے کچھ حاصل نہین ہوتا ہی رونا اُس وقت مین لازم ہی کہ اگر رونے
سے وہ شخص مل جائے کہ جس کے لیے روتے ہین تو اس تمنا مین ہزار برس رویا کرو ~~~ سہ
عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال ❊ صد سال مے توان بہ تمنا گریستن ❊ پس کیا فائدہ اپنا حال
خراب نہ کرو میرے حال پر نظر کرو اے فرزند وہ تیرے تو خالو تھے اُسپر تجکو اس قدر صدمہ ہوا
میرے دل کا کیا حال ہوگا کہ میری راحت برباد ہوئی راج لٹ گیا سُہاگ برباد ہوا مانگ
اُجڑ گئی دنیا کی راحتون سے چھوٹ گئی جوانی مین رانڈ ہو گئی مگر سواے صبر اور شکر کے کیا
چارہ ہی ہم اب جب تک زندہ رہین گے رویا کرینگے وہ بھانجی کو سمجھا تو رہی تھی مگر دل بھرا آتا تھا
اور یہی دل چاہتا تھا کہ خوب لاش سے لپٹ کر روؤں اگر بس چلے تو اپنے کو بھی ہلاک کرون مگر اس
خیال سے کہ اگر مین اپنی حالت تباہ کرونگی تو منورہ مر جائے گی پس اس خیال سے ضبط کیے
ہوے تھی دل ہی دل مین صدمہ اُٹھا رہی تھی کلیجہ مُنھ کو آتا تھا آنسو نکل آتے تھے
مگر اُنکو پی جاتی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اس طور سے آئینہ اندام نے اپنی بھانجی سے
کہا اُس وقت اس نے کہا کہ یہ تو سب آپ سچ فرماتی ہین مگر مین خالو جان کے قاتل کو تلاش
کہان کرون جو قتل کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ابھی ٹھہر و تلاش کرنا گو ملکہ کو بخوبی معلوم تھا

کہ بدمست اسی مقام پر موجود ہی مگر اس خیال سے کہ جب اُس نے میرے شوہر کو کہ جو بہت بڑا ساحر زبردست تھا قتل کیا اسکی کیا اصل ہی کہ یہ اسکو قتل کرے گی اسپر ظاہر کرنا کہ یہ تیرے خالو کا قاتل ہی محض نادانی اور حماقت ہی جس وقت یہ امر اسپر ظاہر ہوگا یہ فوراً مقابلہ کرے گی اگر خدانخواستہ یہ بھی قتل ہوئی تو میرے اوپر دوسرا صدمہ پڑے گا گو مین اور منورہ دو ہین مگر یہ ساحر زبردست ہی دوسرے میرے حواس بھی اُس الم سے درست نہین ہین جو مین مقابلہ کرون یہ دل مین خیال کرکے کہاکہ تلاش کرنا جب مل جائے گا اُس وقت مقابلہ کرکے قتل کرنا یہ کہکر اُسکو پیار کرنے لگی ادھر منورہ کی نگاہ بدمست خون ریز پر پڑی دیکھاکہ وہی ساحر ادھر کو چلا آتا ہی جسکو مین نے جب مین زمین سے نکلی ہون دیکھا تھا کہ یہ کھڑا ہوا طرف آسمان کے دیکھ رہا ہی جسکے سبب سے مین نے دیکھا تھا اور اپنے خالو کو طرف زمین کے آتے ہوئے دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُسکو ادھر آتے ہوئے دیکھکر ملکہ آئینہ اندام سے کہاکہ ای خالہ امان یہ کون بدسرشت سیاہ رو ہی جو ادھر کو چلا آتا ہی میری یہ حالت ہی جب سے اسکو مین نے دیکھا ہی دل کانپ رہا ہی مارے خوف کے مری جاتی ہون ایسی صورت ہیبت ناک اسکی ہی کہ ڈری جاتی ہون روح قالب بن بے چین ہی یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے کہاکہ کدھر اُس نے اشارے سے بتایاکہ وہ چلا آتا ہی کیا مہیب تشکل ہی یہ جو کہکر اشارہ کیا ملکہ نے دیکھا فوراً پہچان لیاکہ بدمست جادو ہی میرے شوہر کا قاتل ہی پکار کر کہاکہ ای بدمست تو ادھر کہان آتا ہی جا اپنی راہ لے ہم نہ معلوم کس آلام مین مبتلا ہین کیون ہماری طرف آتا ہی یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی خیال کیا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہم دونون کے قتل کے قصد سے آتا ہی بڑی خرابی ہوئی کہ اگر اس چھوکری کو معلوم ہوگیاکہ یہی میرے خالو یعنی آفاق شاہ کا قاتل ہی پھر اگر مین لاکھ منع بھی کرونگی یہ نہ مانے گی ضرور مقابلہ کرے گی کیا تدبیر کرون اور یہ مرتد چلا آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہم سب کی قضا یہان ہم کو کھینچ لائی ہی نہ معلوم اور سردارون پر کیا گذری کہ اب تک کسی نے خبر نہ لی کیونکہ اُنکے مرنے کی صدا نہ آئی اگر یہ خیال کرون کہ وہ بھی قتل ہوئے تو کوئی علامت اُن سب کے مرنے کی بلند ہوتی یہ کیا امر ہی کہ میرے شوہر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی بیرون نے غل مچایا اُن مین سے کسی کو خبر نہ ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب کے سب چلے گئے اگر اُن مین سے کوئی آجاتا اور اس مرتد سے مقابلہ کرتا تو اس چھوکری کی جان بچ جاتی کیونکہ یہ موئی مٹی کی نشانی ہی مجکو اپنے مرنے کا خوف نہین ہی بلکہ میری عین خوشی ہی کہ مین کسی تدبیر سے ہلاک ہوجاؤن تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن بلکہ اس مرتد کے ہاتھ سے قتل ہون تو بہتر ہو کہ مرتبہ شہادت پاؤن ملکہ نے یہ خیال کرکے دل سے کہاکہ اری کم بخت ایسے وقت مین کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی نہ کوئی دوست ہوتا ہی نہ اپنا جب اُن سب نے سُنا ہوگا کہ کسی نے آفاق شاہ کو قتل کیا اُس کے مرنے کی علامت بلند ہی بس وہ لوگ یہ خیال کرکے کہ ہم جسکے سبب سے اور مروت سے ڈر رہے تھے جب وہ قتل ہوگیا تو ہم کو کیا ضرور ہی کہ ہم یہان قیام کرین چلو لشکر کو چلو بس اس سبب سے سب کے سب چلے گئے بس تجکو اس کے بچانے کی اب فکر کرنا لازم ہی جہان تک ممکن ہو پہلے بنت ذوشامد اپنی اور اسکی جان بچا اگر یہ مانے تو خیر ورنہ بدرجہ لاچاری مقابلہ کر پہلے اپنے تو قتل کرا اُس کے بعد جو کچھ ہو خواہ یہ چھوکری زندہ رہے خواہ یہ بھی قتل ہو مگر تو اپنے دل پر اسکے قتل ہونے کا داغ نہ اُٹھا یہ خیال کرکے بدمست کی طرف دیکھا دیکھاکہ وہ اُسی طرح سے جھومتا ہوا چلا آتا ہی اس نے پھر پکار کر کہاکہ ای شخص تو ادھر

کیون آتا ہی ادھر ہم آفت زدہ بیٹھے ہوے اپنے وارث کو رو رہے ہین اگر تجکو کچھ مال و زیور کی خواہش ہی تو ہمارے پاس نہین ہی اور جو کچھ ہی بھی تو تو کہدے ہم اُسکو خود اُتار کر تیرے حوالہ کر دین تو اُسی مقام پر کھڑا رہ ہم آفت زدون کو نہ ستا اب ہم آفت مین مبتلا ہین کیون بیکسون کو پریشان کرنے آتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہ امر تو ضرور ملکہ کو معلوم تھا کہ زیور وغیرہ کی خواہش سے نہین آتا ہی بلکہ مقابلہ کی خواہش سے آتا ہی مگر یہ بات منورہ کے سُنانے کے لیے کہی تھی تاکہ یہ خوف نہ کرے نہ اسپر یہ ظاہر ہو کہ یہ ہم سے مقابلہ کو آتا ہی اور یہی خالو کا قاتل ہی جب یہ ملکہ نے کہا مگر بدمست نے سُنا بھی نہین کہ کیا کہا کیا نہین کہا وہ تو اور ہی خیال مین غرق تھا پہلے تو اس خیال سے چلا تھا کہ یہ زمین پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہی اور ابھی آپ مین نہین ہی اسکو اُٹھا کر خوب بوسہ لون شجر قد جانان سے ثمر آرزو حاصل کرون گلے سے لگاؤن دست تمنا کو طرف ثمر مراد کے دراز کرون اگر مل جائین تو کیا اچھی بات ہی خوب مزے کرون حظ دنیاوی اُٹھاؤن کیونکہ اسوقت یہ گل رعنا اپنے ہوش مین نہین ہی اور کوئی ایسی چیز بھی اُنکے پاس نہین ہی ایک پل پل کا دوپٹہ ہی وہ بھی پھٹ گیا ہی یہ تو اس خیال سے شعر عاشقانہ پڑھتا ہوا چلا تھا کہ جاتے ہی آغوش مین اُٹھا لونگا اُدھر وہ واقعہ ہوا کہ ملکہ نے اپنی بھانجی کو گود مین اُٹھا لیا اور پیار کیا اسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اس خیال سے چلا ہی کہ پہلے باآشتی طلب کرونگا اگر اُس نے بخوشی مجکو اس بت رعنا کو دے دیا تو خیر ورنہ مثل آفاق کے اسکو بھی قتل کرکے اسکو حاصل کرونگا اور اس گوہر ناسفتہ کو سفتہ کرونگا اسی مقام پر بزم خوشی برپا کرونگا اور اپنی مراد دلی حاصل کرونگا یہ اب اس خیال سے چلا ہی اور اپنے حال مین مجبور اشعار عاشقانہ وردِ زبان ہین

غزل

ہاے اس سودے سے پہلے در دہر کوئی نہ تھا　　داغ دل خندہ زن زخم جگر کوئی نہ تھا

غیر یار آنکھون مین اپنے جلوہ گر کوئی نہ تھا　　مردمان چشم سا اہل نظر کوئی نہ تھا

خوبصورت یون تو بہتیرے تھے لیکن یار سا　　نازنین نازک بدن نازک کمر کوئی نہ تھا

میرے نالون نے جو شب کی تھی قیامت آشکار　　جاگتا تھا فتنہ جو تھا بے خبر کوئی نہ تھا

دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز　　عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا

معرکے مین عشق کے سر ہاتھ پر رکھے ہوے　　واپسین دم تک تو مجھ سے پیشتر کوئی نہ تھا

چاشنی دونون کی چکھی ہی جو حق حق پوچھیے　　ان لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تھا

یار آ نکلا تو تھا صورت دکھاتا مین کسے　　جھٹ پٹے کا وقت تھا شمس و قمر کوئی نہ تھا

دیدہ و دل تھے منور تیرے نور حسن سے　　جلوہ فرما ہو نہ تو جس مین وہ گھر کوئی نہ تھا

عہد پیری مین جوانی تھی نہ اُسکے ولولے　　محفل شب مین سے ہنگام سحر کوئی نہ تھا

بلبل تصویر تھا باغ جہان مین تیری طرح　　با وجود بال و پر بے بال و پر کوئی نہ تھا

رکھتی تھی زلف رسا ے یار ہر اک مو دراز　　کون سے قصہ کو کہتا مختصر کوئی نہ تھا

تیغ کے جوہر دکھاتی تھی وہ ابرو جن دنون　　آشنا گردن سے اپنی اپنا سر کوئی نہ تھا

کونسے حلقے مین اُن زلفون کے تھے اک روز دل　　خانہ زنجیر سا آباد گھر کوئی نہ تھا

کھینچ لاتا تھا ہمارا جذبۂ دل یار کو　　نالہ و افغان سے جو تھا بے اثر کوئی نہ تھا

عشق کسکو حسن دلکش سے نہ تھا اے جان جان　　فکر سے غافل ترے جن و بشر کوئی نہ تھا

عالم محویت مین اس نے ملکہ کا کہنا بالکل نہین سُنا ہی نہ کچھ جواب دیا برابر چلا آتا ہی جب ملکہ نے دیکھا کہ مین نے دو مرتبہ اس سے پکار کر کہا اس نے کچھ جواب نہ دیا اور اُسیطرح یہ کہ چلا آتا ہی ایک مرتبہ برہم ہو کر کہا کہ او شخص تو کیا بہرہ ہی کہ ہمنے دو مرتبہ تجلو منع کیا اور کہا کہ ادھر نہ آ مگر تو نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اور نہ کچھ خیال کیا بس اُسی مقام پر ٹھہر جا جو تیری خواہش ہو ہم سے بیان کر تاکہ ہم بھی تو کچھ سُنین کہ تو اس طرف کس غرض سے آتا ہی اگر خواہش زر و زیور ہی تو ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ اُسی مقام پر ٹھہرا رہ ہم دیے دیتے ہین یا اور کچھ کہنا ہو وہ بھی کہہ ہم تیری طرح بہرے نہین ہین کہ نہ سُنین یہ جو ملکہ نے ڈانٹ کر کہا اور اب بدمست بھی قریب آچکا تھا ملکہ کی تقریر سُنی ایک مرتبہ تھم کر کہا کہ مین کوئی محتاج نہین ہون جو زر و زیور کی خواہش مین تمھاری طرف آتا ہون تمھارا زر و زیور تم کو مبارک رہے خداوند تصویر کی عنایت سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی تم لوگ میرے دشمن ہو اور مین تمھارا دشمن ہون مگر اب مین یہ چاہتا ہون کہ میرے تمھارے سلسلۂ محبت و اتحاد جاری ہو جائے درمیان سے یہ فتنہ و فساد برطرف ہو جائے رشتۂ دوستی قائم ہو جائے بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب کوئی باہم فساد کرنے سے فائدہ نہین جو لوگ کہ قتل ہوے ہین وہ فساد کرنے سے زندہ نہ ہو جائینگے اگر تم کہو تو مین وہ طریقہ بیان کرون مگر پہلے یہ خیال کر لو کہ جو مین تم سے کہونگا اُسکو قبول کرنا پڑےگا بدون اُسکو قبول کیے ہوے یہان سے تمھارا جانا محال ہی اب مین تم کو جانے نہ دونگا ہان اگر میری خواہش کے موافق کر دگی تو مین تم سے فراحم نہ ہونگا یہ جو بدمست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو کہ وہ کیا طریقہ ہی کہ جسکے سبب سے ہمارے اور تیرے سلسلۂ دوستی اور محبت قائم ہو جائیگا اور رشتۂ دشمنی قطع ہو جائیگا اور وہ کیا امر ہی کہ جسکے بدون قبول کیے ہوے تو مجلو یہان سے نہ جانے دیگا یہ امر خیال کرنے کہ اگر وہ امر جوکہ تو بیان کریگا اگر لائق قبول کرنے کے ہوگا تو قبول کیا جائیگا ورنہ جواب دیا جائیگا اور ہم سے مذہب کے بارے مین گفتگو نہ کرنا ورنہ ہم کبھی قبول نہ کرینگے یہ جو ملکہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ مجلو تم سے دو امر کہنا ہین اُنکے قبول کرنے پر تیری جان بخشی ہی ورنہ تو بھی مثل آفاق شاہ کے میرے ہاتھ سے قتل ہوتی یہ جو بدمست نے کہا منورہ نے جو سُنا ایک مرتبہ اپنے کان کھڑے کیے اور اپنی خالہ سے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی بموجب اس شعر کے یار در خانہ و من گرد جہان مے گردم ٭ آب در کوزہ و من تشنہ لبان مے گردم ٭ یعنی میرے خالو کا قاتل اسی مقام پر موجود ہی اور آپ فرماتی ہین کہ تلاش کرنا جب وہ مل جائیگا اُسکو قتل کرنا مین خود اُسوقت سے اسی فکر مین مبتلا تھی کہ کہان تلاش کرنے جاؤن کس سے دریافت کرون کیونکر پتہ پاؤن یہ نہ جانتی تھی کہ یہی ذات بابرکات ہین مین حیران تھی کہ یہ کون ہی اسکو تو مین نے کسی مقام پر دیکھا ہی اب یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خوب اس وقت اس نے اپنے کو ظاہر کیا اسکی قضا نے اِسکی زبان سے یہ کلمہ نکلوا دیا یہ جو منورہ نے کہا ملکہ نے چپکے سے کہا کہ ای بیٹی خاموش رہو سنو تو یہ ملعون کیا کہتا ہی پہلے اسکی تقریر سُن لو تو پھر مقابلہ کرنا یہ اب جائیگا کہان مین خود اسکی فکر مین تھی یا تو یہ مجلو قتل کریگا یا مین اسکو قتل کرونگی مگر پہلے اسکی بات سُن لینا ضرور ہی منورہ نے جواب دیا کہ وہ کچھ بیہودہ تقریر کرے گا بیکار کو دماغ خراب کریگا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر توبیخ کی باتین کرنے لگی یہ کہکر بدمست سے کہا کہ پہلے تم اپنا نام ظاہر کرو پھر یہ بتاؤ کہ تم نے آفاق شاہ کو کیون قتل کیا پھر یہ بیان کرو کہ وہ کیا دو طریقہ ہین بس یہ تقریر جو ملکہ آئینہ اندام نے کی تو

بدمست نے کہا کہ میرا نام بدمست خون ریز جادو ہی اور مین نے اس جرم پر آفاق شاہ کو قتل کیا کہ وہ سمندر شاہ سے منحرف ہو گیا اور اُس نے اہل اسلام کی شرکت کی بس بادشاہ کو غصہ آیا اُس نے مجکو برائے بربادی ملک آفاق شاہ روانہ کیا یہ خبر آفاق شاہ کو معلوم ہوئی وہ مجکو غافل پاکر میرے لشکر پر آپڑا اور تمام سپاہ کو برباد کیا ایک کو زندہ نہ رکھا خیمون مین آگ لگا دی جب مجکو معلوم ہوا مین اپنی جان بچاکر لشکر سے نکل آیا اور آفاق شاہ سے مقابلہ کیا بہت کچھ پہلے نصیحت کی جب اُس نے نہ مانا مین نے اُسے قتل کیا کیون او زوجہ آفاق تو اس حال سے بخوبی واقف ہی اور مجکو دھوکا دیتی ہی کہ کیا ہوا تو میرے نام سے بھی آگاہ ہی اور پھر نام دریافت کرتی ہی مین نے صرف اس غرض سے یہ تقریر تیرے روبرو بیان کی کہ مجکو تجھ سے رشتہ محبت و قرابت جاری کرنا ہی ورنہ کبھی نہ بیان کرتا راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ آئینہ اندام اُس کے نام سے اور سب واقعات سے آگاہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ جو سردار اور طرف مقابلہ کو گئے تھے انھون نے یہ صدا سُنی ہو کہ آفاق شاہ قتل ہوا وہ اُس کے قاتل کی تلاش مین آتے ہون راہ مین ہون ایسی تدبیر کر کہ عرصہ لگے گو یہ امید نہین ہی کہ وہ لوگ آئین مگر شاید کوئی مروت کرے ورنہ زوجہ آفاق شاہ یہ مہمل سوال نہ کرتی جسکی آگاہی سے واقفیت تھی پھر وہی سوال کرتی صرف دفع الوقتی مدنظر تھی جب یہ بدمست نے کہا تو زوجہ آفاق شاہ نے جواب دیا کہ وہ طریقہ بیان کر اور یہ بیان کر دہ کیا تدبیر ہی کہ میرے اور تیرے رشتہ قرابت جاری ہو اُسوقت بدمست نے کہا کہ پہلا سوال تو میرا یہ ہی کہ یہ جو گل رعنا اور بلبل باغ حسن و خوبی دختر گلزار محبوبی و نونہال گلشن مطلوبی و در صدف محبت تیری گود مین ہی اسکو مجکو دیدے تاکہ مین اس کے ساتھ اپنا عقد کرون اس سے اپنا کام دل حاصل کرون اس کے دُرِ ناسفتہ کو سفتہ کرون تاکہ اس کے شجر مراد سے میرا دل فرحت پائے میری آرزوئے دلی پوری ہو جب سے مین نے اس بت زیبا اور گل رعنا کو دیکھا ہی اور اسکے سراپا کو خیال کیا ہی اُس وقت سے مین اسکے چاہ ذقن مین مثل یوسف کے غرق ہو گیا ہون اور اسکے دام زلف مین اسیر ہوا ہون اس کے مژگان تیز نے میرے قلب و جگر کو گھائل کیا ہی اسکی محبت نے میرے دل پر اثر کیا ہی مین اسیر فریفتہ ہو گیا ہون مین اسکی الفت کے دام مین اسیر ہوا ہون دل پر میرا قابو نہین ہی میرا دل مثل مرغ بسمل کے قفس تسیم مین بیقرار ہی یہ چاہتا ہون کہ کسی صورت سے اس گل رعنا کو مثل بلبل کے آغوش مین لون اور اس قدر بوسہ لون کہ دل بیتاب قرار پائے اور میری مراد دلی بر آئے بیقراری دل کو تسکین ہو بدون اس کے وصل کے میرے دل کو قرار نہ ہوگا پس تجکو لازم ہی کہ اسکو میرے حوالہ کر تاکہ رشتہ قرابت جاری ہو تیری جان میرے ہاتھ سے بچے دوسرا سوال یہ ہی کہ تو مذہب اسلام ترک کر اور میرے ہمراہ سمندر شاہ کی خدمت مین چل مین اُس سے تیرا قصور معاف کرادونگا بلکہ بادشاہ تیری محبت مین مبتلا ہی اُس نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ تیرے شوہر کو قتل کرا کے جب تو رانڈ ہو جائے تو تجھ سے اپنی خواہش ظاہر کرے خواہ بخوشی خواہ زبردستی جس طرح ممکن ہو تجھ سے وصل حاصل کرے مگر اسکی آرزو پوری نہ ہوئی گو اُسکو اختیار تھا کہ جب وہ چاہتا زبردستی تیرے شوہر کے حیات مین تجھ سے اپنا مطلب حاصل کرتا مگر وہ خلاف انصاف سمجھا کہ موجودگی شوہر مین زبردستی خلاف ہی پس اب جب وہ یہ سُنے گا کہ آفاق شاہ قتل ہوا اسکی زوجہ خود میرے پاس اپنا قصور معاف کرانے آئی ہی بہت خوش ہوگا اُسی وقت تیرا قصور معاف کرے گا بلکہ کئی ملک

تجکو دے گا اور محل مین داخل کرے گا اگر تو راضی ہوگی تو تجھ سے وصل کا خواستگار ہوگا اور کام دل حاصل کرے گا بڑی راحت سے بسر ہوگی سب محلات سے تیری عزت ہوگی آفاق کیا محبت و عزت و راحت دیتا تھا جو سمندر شاہ دے گا تو اُدھر بادشاہ کے ساتھ مزے اڑا اور آفاق کا غم بھی نہ کر مر گیا مر جانے دے اپنی راحت کی فکر کر ایسا مرد نہ ملے گا جیسا سمندر شاہ ہے دیکھو کسقدر محل ہین اُسپر محل کرنے کی خواہش ہے دوسری صفت یہ ہے کہ جو عورت اُس کے پاس آئے پھر اُسکو دوسرے مرد کی طرف رغبت نہ ہووے ایسا تو مرد ہم نے دیکھا ہی نہین کہ صورت تو ہو سیاہ اور بدرو مگر زنان شکیلہ و جمیلہ محبت کرین یہ صرف اصلی مردی کا سبب ہے یہ صفت تو تیرے شوہر یعنی آفاق مین نہ ہوگی اصلی مردی ظاہر ہے کہ اُس نے سوا تیرے کوئی محل تک نہ کیا جب وہ ایسا تھا تو تیری خواہش کیا پوری کرتا ہوگا بس معلوم ہوا ہان جب تو سمندر شاہ سے ہم بستر ہوگی تو تجکو لطف ملے گا اور معلوم ہوگا کہ مرد ایسے ہوتے ہین اور دنیا مین یہ مزے ہین اُس وقت تجکو بادشاہ کی قدر ہوگی تو اُدھر بادشاہ کے ساتھ مزے اڑا اور اسکو مجکو دے مین اسکو اپنے گھر لے جاکر ساتھ عیش کے مزے اڑاؤن اُدھر تجکو دن عید رات شب برات ہوا ادھر مجکو بس یہی دو سبب تیرے کہنے کے ہین اگر اس کے خلاف کرے گی تو میرے ہاتھ سے اپنی جان سلامت نہ لے جاسکے گی مین تجکو قتل کرکے اس گل زیبا کو ضرور اپنے تصرف مین لاؤنگا کیونکہ مین اس کے لیے بہت بیقرار ہون یہ کہکر اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا یہ چند اشعار مشورہ جادو کی طرف اشارہ کرکے پڑھنے لگا

غزل

لائق دید ہے بلبل یہ بہار عارض	دل و جان سے نہ ہون کیونکر نثار عارض
گل سے بہتر ہین ترے یار یہ دونون رخسار	کیون ہزارون کی نہ ہو جان نثار عارض
پردہ زلف سے دکھلا کے وہ خال و ابرو	دل ہزارون کے کیے اپنے شکار عارض
واسطے اس مہ کامل کے کتان کی صورت	دل کو ہر روز نیا ہے شعار عارض
گل کی جانب مین اگر دیکھون تو آتی ہے ہنسی	دیکھکر کہتی ہے بلبل یہ بہار عارض
کسکا یہ صفحہ چہرہ روشن چمکا	کس نے دامن سے کیا پاک غبار عارض

شعر

ڈرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے	اب جان سے جاتا ہے یہ بیمار خبر لے

یہ شعر پڑھنے لگا جب یہ تقریر ملکہ آئینہ اندام نے سُنی ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر باہر نکل گیا فرط غیظ سے کانپنے لگی تمام عالم آنکھون مین تاریک ہوگیا ایک اندھیرا سا آگیا بند بند تھرانے لگا چہرہ فرط غصہ سے مثل آفتاب کے سُرخ ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین بس نہ تھا کہ جو بدمست کو پکڑ کر چبا جاتی مگر بسبب عورت ہونے کی ڈری اور کانپ کر غصہ کو ضبط کرکے نگاہ قہر بدمست کی طرف دیکھا افراط غیظ سے یہ حال تھا کہ کلام نہ کیا جاتا تھا منھ مین کف تھا مگر اُسپر بھی بدمست سے کہا کہ او مرد ولدالزنا کیا بیہودہ تقریر کرتا ہے اگر کوئی تیری بیٹی یا بہن ہو اُس سے اپنا کام نکال اور ہم بستر ہو اور سمندر نطفہ حرام کی سمیر ذکر تا کہ وہ تیرے روبرو ہم بستر ہو اُس وقت اُسکی مردی ظاہر دیکھا تجکو امتحان ہو جائے یا اپنی جورو کو بھیجدے کہ اُسکو مرد کی بہت خواہش ہے تجھ سے اُسکا دل سیر نہین ہوتا ہے او نالائق کیا ہم عورتون کے روبرو یہ بیہودہ

تقریر کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ایسی تقریر کرنے لگا دیکھ کہین آنکھین نہ کور ہو جائین تیری
تو کیا اصل ہی بڑے بڑے تو میری زندگی مین اُس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھ نہین سکتے ہین بس اپنی
زبان بند کر ورنہ بہت بچھتائے گا اس خیال کو اپنے دل سے دور کر ورنہ اسمین خراب ہوگا آیندہ تجکو
اختیار ہی چہ خوش کجا تو بچۂ بوم کجا وہ ہمای سعادت ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ جب انسان
کی شامت آتی ہی تو وہ ایسے ایسے خیالات پیدا کرتا ہی اور یہ جو تونے کہا کہ ترک مذہب کرو اور بادشاہ
کی خدمت مین چلو وہ خطا معاف کرے گا اپنے محل مین داخل کرے گا سمندر کی بھی یہ لیاقت
ہوئی کہ میری خطا معاف کرے اور مجکو داخل محل کرے داخل محل ہونے کی تیری ماں بیٹی جورو بہن ہر
وہ میری طرف بنگاہ بد دیکھ نہین سکتا ہی اگر دیکھے تو آنکھین نکال لون افسوس اس امر کا ہی تو
مجکو بے وارث خیال کرکے ایسی تقریر کرتا ہی اور جانتا ہی کہ اسکا کوئی وارث نہین ہی یہ نہ خیال کرنا میرے
بہت سے وارث ہین خداوند کریم لشکر اسلام کو اور بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران کو سلامت
با کرامت رکھے وہ میرے وارث ہین اگر وہ اسوقت یہان موجود ہوتے اور تو اس طور کی تقریر کرتا
تو دیکھتا کہ کیسی سزا ملتی تیری زبان گدی کی طرف سے کھینچ لی جاتی اور ایک ہاتھ پڑتا کہ سر تن سے اُڑ جاتا
اُس وقت مزہ اس تقریر مہمل کا پاتا کیا کرون مین خود تیرے لیے کافی تھی مگر شوہر کے غم نے مجکو مجبور
کر دیا بس جا تیری اسی مین خیریت ہی کہ مین کچھ تجکو سزا نہین دیتی ہون اور چھوڑے دیتی ہون اب کی
جو کچھ کہا تو یاد رکھنا کہ سر تن پر نہ ہوگا اگر اس لڑکی کی طرف بنگاہ بد دیکھا تو یہ خیال رکھنا کہ دونون آنکھون مین
تیرے میری دو انگلیان ہونگی تو مجکو اس امر سے خوف دلاتا ہی کہ اگر یہ امر قبول نہ کروگی تو مین تمکو
قتل کرونگا مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون آبرو کا صدقہ جان ہی پس اگر آبرو جانے والی ہو تو مر جانا
بہتر ہی یہ جو ملکہ نے کہا اُسکو یہ تقریر بہت ناگوار ہوئی اور برہم ہوکر کہنے لگا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی دیکھ
اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچتائے گی مثل اپنے شوہر کے میرے ہاتھ سے ماری
جائے گی سارا کبر و غرور نکل جائے گا مین تو ضرور اس پارۂ ماہ سے اپنا کام دل حاصل کرونگا کیونکہ مین
اُسپر مرتا ہون دل میرا میرے قابو مین نہین ہی جب سے اسکو دیکھا ہی اسکی مفارقت نے مجکو بیقرار
کر رکھا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اسکو میرے حوالے کر اور میرے ساتھ چل تو کیا مجکو سزا دے گی
میان آفاق شاہ تو سزا دے نہ سکے میرے ہاتھ سے قتل ہوے لشکر اسلام کی بھی یہ لیاقت ہی
کہ مجکو سزا دے یہ جو بدمست نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ پھر تو نے وہی تقریر کی بس اسی مین خیریت ہی کہ
تو اپنی جان سلامت لے کر چلا جا ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا اور قتل ہوگا اور اگر میری قضا تیرے
ہاتھ سے ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مگر یہ خیال کرلے کہ تو اس مہ پارہ پر میرے بعد خواہ میرے سامنے
قابض ہو یا اپنے تصرف مین لا سکے یہ امر بالکل محال ہی سراسر تیرا خام خیال ہی پس اپنے دل سے
اس خیال کو دور کر اپنی جان نہ دے یہ جو ملکہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتی ہی
مین تجکو قتل کرکے اس مہ پارۂ زاہد فریب پر ضرور قبضہ کرونگا دیکھ اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے
پر عمل کر اچھا اگر تجکو یہ امر منظور نہین ہی کہ تو ترک مذہب اسلام کرے اور میرے ساتھ بادشاہ کے پاس
جائے تو اس امر کو جانے دے تجکو اپنے فعل کا اختیار رہی مین تجھ پر اس امر کا جبر نہین کرتا ہون مگر یہ امر
تجکو ضرور کرنا ہوگا کہ میری معشوقہ کو میرے حوالے کر ورنہ مین زبردستی تجھ سے لے لونگا اور کچھ نہ ہوگا
دیکھ مین صرف اس امر کے لحاظ سے تیرے اوپر زبردستی اس امر کی نہین کرتا ہون کہ تو دین اسلام اختیار کر

اور خدمت مین بادشاہ کے چل کہ مجکو تجھ سے قرابت کرنا ہے اگر تو اس امر کو بھی قبول نہ کرے گی تو مین پھر کسی صورت سے نہ مانونگا تجھ سے بزبردستی اس گل رعنا کو بھی لونگا اور ترک دین اسلام بھی کراؤنگا اور تجکو باندھ کر خدمت بادشاہ مین لے جاؤنگا اگر تو اس وقت یہ کہے گی کہ مین اسکو تیرے حوالے کرتی ہوں جب تیرے اوپر دباؤ پڑے گا تو مجکو چھوڑ دے تو مین ہرگز نہ قبول کرونگا یہ صرف اس وقت قبول کرتا ہوں اور جب کہ میرے تیرے مقابلہ ہوا اور مین تجھپر غالب آیا اسوقت یہ امر محال ہے ہاں صورت صلح مین ہو سکتا ہے آیندہ تجکو اختیار ہے جو مجکو کہنا تھا وہ مین نے کہا اور حجت تمام کی تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ عورت جانکر دباؤ ڈالا یہ جو اس نے تقریر کی ملکہ نے جواب دیا کہ دور ہو میرے سامنے سے تو کیا مجکو گرفتار کرے گا دیکھ کیوں اپنی شامت بلاتا ہے بس اپنی زبان بند کر بیہودہ نہ بک راوی کہتا ہے کہ منورہ اپنی خالہ اور بدمست کی تقریر خاموش بیٹھی سنا کی ابھی تک یہ دونوں خاک پر بیٹھے ہیں جب منورہ نے دیکھا کہ اب تقریر کو طول ہوا اور یہ حرامزادہ بار بار میرا نام لیے جاتا ہے اور میری طرف اشارہ کرتا ہے ایک مرتبہ جھنجھلا کر خاک سے اٹھی اور اپنے دوپٹہ کو سنبھال کر اور اپنے کو ہر طرف سے پوشیدہ کر کے کہا کہ او نامعقول سمجھ شیدا ان کیا مہمل تقریر خالہ اماں سے کرتا ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ یہاں سے چلا جا تیرا ابھی یہ منہ کہ تو میری خواہش کرے ابھی تک تو مین خاموش سنا کی کہ اب چلا جائے اب چلا جائے تو ہم کو کیا سمجھا ہے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم جو صبر کرتے ہین تو دب گئے ہین ہم تیرے باپ سے بھی نہین دبتے ہین بس اگر اب کچھ کہا تو برا ہوگا تیرے حق مین بھلا نہ ہوگا یہ جو منورہ نے کہا اس نے جواب دیا کہ اے جان جہان ہم تو تم ہو میرے تمھارے مقابلہ رات کو پلنگ پر خوب ہوگا مین اس مقابلہ کے لیے تم کو طلب کرتا ہوں اسوقت دیکھونگا کہ کون زبردست ہے اور کون زیردست ہے اور مین تو تمھارے رنج دوری کا زخمی ہو چکا ہوں تم بیکار کیوں برہم ہوتی ہو تم ٹھہر جاؤ مین تمھاری خالہ کو قتل کر کے تم کو ابھی لے چلتا ہوں یہ سننا تھا کہ منورہ کو غصہ آگیا اور غصے مین آکر جھولی پر ہاتھ ڈالا نارنج سحر نکال کر کہا کہ دیکھ اب بھی میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ قتل ہوگا اسنے کہا کہ مین تو تمھارے ناز و ادا کا بسمل ہو چکا ہوں جان و دل سے فدا ہو چکا ہوں دل قابو مین نہین ہے تیری اداے جان ستان نے برا حال کیا ہے

ان سے ہے عیاں خواہش دیدار کسی کی — بیشک مری آنکھیں ہیں گنہگار کسی کی
اس چال کے قربان کہ کہتا ہے زمانہ — دل چھینے لیے جاتی ہے رفتار کسی کی
نرگس سی جو آنکھیں ہیں تو ہے پھول سی رنگت — صورت وہ ہے کیا خوب طرحدار کسی کی
تلواروں میں کیا قہر تھی آفت تھی کہ جادو — دل چھید گیا ہے نگہ یار کسی کی
ہر لحظہ مرے سامنے برپا ہے قیامت — پھرتی ہے مری آنکھ میں رفتار کسی کی
اللہ رے نزاکت جو پڑے زلف کا سایہ — کھا جائے کمر بل دم رفتار کسی کی
اے کبک دری پہلے تری چال یہ کب تھی — بے شبہہ اڑا لی ہے یہ رفتار کسی کی
یوسف کو زلیخا کی کبھی چاہ نہ ہوتی — صورت نظر آتی جو طرحدار کسی کی
سینے پہ وہیں لوٹ گیا سانپ ہمارے — آئی جو نظر کاکل خمدار کسی کی
بدمست وہیں ہو گئے نہ سنبھلا دل مضطر — جو آنکھ نظر آ گئی سرشار کسی کی
دل کیا ہے جو پہلو میں آ جائے نہ کیونکر — لہرائی ہیں زلفیں [illegible] کسی کی
ابرو کے اشارے سے کوئی دم میں نہ آئے — ہوتی ہے کہیں تیغ وفادار کسی کی

یہ کہکر منورہ نے نارنج اوری جانب دیکھکر کہا کہ ای پیاری معشوقون کا یہی کام ہی کہ عاشقون پر ستم کرین [illegible]
تمھارے کسی حربہ کا جواب نہ دونگا وہ ہاتھ ٹوٹ جائین جو تم پر کسی اور قصد سے اُٹھیں [illegible]
کرو مین اُسکو بسر و چشم قبول کرونگا یہ جو اُس نے کہا منورہ نے وہ نارنج اسم سحر پڑھکر اُسکی طرف پھینکا
اُس نے جو دیکھا کہ یہ نارنج اِس نے غصہ مین پھینکا ہی ساحرہ زبردست ہی اگر پڑ گیا تو کوئی نہ کوئی عضو
بیکار ہو جائیگا اس سے اپنے کو بچانا ضرور ہی یہ خیال کرکے اس نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا
اُسپر اسم سحر پڑھکر ہاتھ مین لے کر کھڑا ہوا جب وہ نارنج قریب آیا اس نے اشارہ اُس کاغذ سے کیا اور
منھ سے اُف کی جو کی شعلہ نکلا اُسنے اس نارنج کو جلا دیا اسنے جب اُس حربہ کو دفع کیا تو منورہ کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا
تم نے جان من تمھاری محبت کی کس قدر آگ میرے سینہ مین ہی کہ جس نے نارنج کو جلا دیا ہان کوئی اور
حربہ کرو یہ حال جو منورہ نے اور ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ یہ ساحر زبردست ہی مگر اسکی یہ باتین سنکے منورہ
کو غصہ آیا اور پھر جھولی پر ہاتھ ڈالا کہ اور کوئی حربہ نکالے کہ آئینہ اندام نے کہا کہ ای فرزند تو ٹھہر جا یہ تیرے
ہاتھ سے نہ قتل ہوگا مین ابھی اسکو قتل کرتی ہون اور اسکو اسکی اس چرب زبانی اور بیہودہ تقریری کی سزا
دیتی ہون منورہ نے جواب دیا کہ آپ ٹھہر جائین مین قتل کیے دیتی ہون یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی
اسکی کیا اصل و حقیقت ہی آئینہ اندام نے اسکو اُس کے ماں کی روح کی قسم دی اور اپنے سر کی کہ
تو حربہ نہ کر منورہ ناچار ہو گئی پس ملکہ نے اپنی جھولی سنبھال کر روبرو بدمست کے آئی اور کہا کہ او
بدمعاش تو نہ جانیگا کہ ہم دم میں سزا پائے گا کیا حربہ رکھتا ہی یہ سُنتا تھا کہ اُس نے سحر کیا ملکہ نے رد کیا اب
ملکہ نے سحر کیا اُس نے رد کیا اب ان کے اُن کے سحر چلنے لگے اور دونون طرف سے رد ہونے لگے کوئی
دس دس پندرہ پندرہ سحر کی نوبت آئی تھی اور باہم دونون طرف سے رد ہوتے تھے ملکہ جان لڑا کے
ہوئے مقابلہ کر رہی تھی کیونکہ آبرو کا مقدمہ تھا جب بدمست نے دیکھا کہ یہ بڑی ساحرہ اور جرات سے
مقابلہ کر رہی ہی اسپر غالب آنا ذرا مشکل ہی اس نے دل مین خیال کیا کہ یہ دھوکے سے چوٹ کھائے گی
بس یہ وقت کا انتظار رہا اب جو ملکہ نے پھر سحر کیا اس نے اسکو رد کیا اور کارد سحر نکالی اسپر اسم سحر دم
کرکے اور اپنی زبان سے خون لگا دیے کی ملکہ سے کہا کہ دیکھیے وہ میری کمک آ گئی اب تم میرے ہاتھ
سے کہان جاتی ہو ملکہ آئینہ اندام اپنے سادہ پن سے اس ملعون و نابکار کے کہنے سے
دھوکے مین آ گئی گو ساحرہ زبردست تھی مگر پھر عورت تھی جیسے ملکہ نے اُدھر دیکھا جدھر کا اُس نے
اشارہ کیا تھا بس فوراً اس نے وہ کارد کھینچ کر ماری کہ منورہ نے اسکے ہاتھ کی جھپک دیکھی پکاری کہ
خالہ امان بچیے اس حرامزادے نے دھوکا آپ کو دے کر اُدھر متوجہ کیا جب آپ اُدھر مخاطب ہوئین اسنے
اپنا حربہ کیا بس جیسے ہی منورہ نے کہا ملکہ نے اپنے کو بچایا تو مگر پلٹ کر اس خیال سے اسکی طرف دیکھا کہ دیکھون
اس نے کیا حربہ کیا [illegible] تھا کہ تو گرا کر ان چونکہ وہ کارد اسکے ہاتھ سے رہا ہو چکی تھی اور قریب
پہونچ چکی تھی اور ملکہ کی تقدیر مین زحمت لکھی تھی اور اسکی قضا ملکہ کے ہاتھ سے نہ تھی بلکہ ملکہ کو اسکے
ہاتھ سے زخمی ہونا تھا مُنھ پھیرتے ہی وہ کارد آکر پیشانی پر پڑی کوئی دو انگل پیشانی مین در آئی
تھی کہ ملکہ نے سحر کیا کہ وہ اُسی مقام پر ٹھہری آگے نہ بڑھ سکی اگر ملکہ سحر نہ کرتی تو اس پار سر کو توڑ کر باہر
نکل جاتی یا سینہ یا شکم پر پڑتی تو قلب و جگر کو کاٹ دیتی چونکہ ملکہ کی اجل اسکے ہاتھ سے نہ تھی
مگر قسمت زخمی ہونا تھا اس سبب سے پیشانی پر پڑی تو ملکہ نے سحر کرکے اس کارد کو پیشانی سے نکالا ایک فوارہ
خون کا پیشانی سے جاری ہوا خون مین نہا گئی معلوم ہوتا تھا کہ شفق مین آفتاب آ گیا ملکہ نے کچھ خیال نہ کیا خون کو اسی طور سے

پہنچنے دیا اور وہ کار دے کر اسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ او دغاباز و مکار جب تونے دیکھا کہ مین کسی طور سے غالب نہین آسکتا ہون تو تونے مجکو دھوکا دیا اور اپنا حربہ کیا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی خبردار ہو جا یہ کہکر ملکہ چلی چونکہ خون سر سے بہت نکلا تھا ملکہ کو غش آگیا کوئی دو قدم چلی تھی کہ غش کھاکر زمین پر گری ملکہ کو غش آنے کا یہ بھی سبب تھا کہ اسکے قلب پر مرگ شوہر کا بڑا صدمہ تھا رومیٹ کی بھی اُنس کے سبب سے قلب و جگر ناتوان ہو رہا تھا اُسپر اسقدر خون نکلا بس غش کھاکر زمین پر گری یہ جو حال منورہ نے دیکھا جھپٹ کر خالہ کے قریب آئی بدمست اُس طرف اس خیال سے چلا کہ اسکو گرفتار کرلون یا سر تن سے کاٹ لون اور خاتمہ کردون مگر منورہ بہت جلد قریب آگئی اور بدمست کو اس طرف آتے ہوے دیکھکر اپنے منھ کو بند کرکے اور آئینہ اندام کو پشت پر لیے کھڑی ہوئی کہ بدمست پہونچا اور کہا کہ اے جان من تم ہٹ جاؤ تاکہ مین اسکا سر کاٹ لون یہ میری اور تمھاری مفارقت چاہتی ہی جب مین اسکو قتل کر ڈالون گا تو کوئی قصہ باقی نہ رہے گا ہم تم خوب عیش سے بسر کرینگے یک جان دو قالب ہو جاوینگے دن عید ہوگی رات شب برات خدا وند تصویر نے یہ دن دکھایا کہ ہمکو تمکو ملایا یہ اشعار بے ساختہ زبان پر لایا ؎

آغاز جوانی ہی ادا اور ہی کچھ ہی
اب تو وہ صنم نام خدا اور ہی کچھ ہی

کہتے ہین ارادے مرے مجھ سے کہ بڑھا ہاتھ
سمجھاتی انھین شرط حیا اور ہی کچھ ہی

مین کیا کہون کیون کوستے ہین ناز سے مجکو
جسکی یہ سزا ہی وہ خطا اور ہی کچھ ہی

ہر ایک سمجھتا ہی مظاہر کو ہمہ اوست
کس کس سے کہون مین کہ خدا اور ہی کچھ ہی

اک اُمڈا لیتے ہین سب عشق کی بدنام
پر جو مزا اہل وفا اور ہی کچھ ہے

اچھا نہین ہنسنا دہن زخم جگر کا
تلوار کے کھانے کا مزہ اور ہی کچھ ہی

اُن شوخیون سے کرتی ہی بے چین کسی کو
ان نیچی نگاہون کی ادا اور ہی کچھ ہی

حور ان بہشتی کی مین کیون آنکھون کو دیکھون
ان آنکھون مین تو شیخ بسا اور ہی کچھ ہی

اے دل نہ اُلجھنا کبھی اُس زلف دوتا مین
اندھیر نہ کرنا یہ بلا اور ہی کچھ ہے

گو حضرت یوسف ہین بہت حسن مین مشہور
پر حسن ترا نام خدا اور ہی کچھ ہی

پہلے تو قیامت تھے اُن آنکھون کے اشارے
سرمہ جو لگایا تو ادا اور ہی کچھ ہی

غیلے بھی جو آئین تو مداوا نہین ممکن
بیماری اُلفت کی دوا اور ہی کچھ ہی

کچھ لطف نہین کوثر و تسنیم کا واعظ
نادان مے اُلفت کا مزا اور ہی کچھ ہی

وہ ابر وہ مہ اور وہ اُبھرا ہوا جوبن
وہ چشم وہ گیسوے دوتا اور ہی کچھ ہی

مین کہتے ہین اُسپر جو گرا غیر سے بولے
سمجھے سبب لغزش پا اور ہی کچھ ہی

زاہد نہین خالق سے جو مانگون چمن خلد
عاشق ہون مرے دل کی دعا اور ہی کچھ ہی

ہر جرم کے اظہار پہ اُس بت کا یہ کہنا
باتین نہ بنا تیری خطا اور ہی کچھ ہی

یہ سُنکر منورہ نے جواب دیا کہ بس اُسی مقام پر ٹھہر ورنہ بڑی خرابی ہوگی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو میرے روبرو میری خالہ امان کا سر کاٹے گا تونے دھوکا دے کر تو انکو زخمی کیا ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے کبھی زخمی نہ ہوتین بس خیریت اسی مین ہی کہ تو میرے روبرو سے چلا جا خبردار اب ایسی تقریر زبان پر نہ لانا یہ جو ملکہ یعنے منورہ نے کہا بدمست نے جواب دیا کہ اے جانی تم ہٹ جاؤ

مین تمھارے سبب سے قتل نہین کرسکتا ہون نہ تم سے مقابلہ کرسکتا ہون کیونکہ تم میری معشوقہ ہو ہان
بلکہ ہوسکی نے آج تک اپنی معشوقہ پر ہاتھ اُٹھایا ہو تو مین بھی ہاتھ اُٹھاؤن ملکہ منورہ نے کہا کہ تو نہین
مانے گا اپنی ہی بکے جائے گا دیکھ مین کہتی ہون کہ تیری موت آئی ہی تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی
بدمست نے جواب دیا معلوم ہوا کہ تم بہت سرکش ہو یون تم کبھی نہ مانوگی اگر اس وقت طرح
دونگا تو تم رات کو سرکشی کروگی مشکل سے قبضہ مین آؤ گی اب مین کہان تک تمھارا پاس و
لحاظ کرون سے خبردار ہوجاؤ اب مین تم سے اس اپنے زخمی کو لیے لیتا ہون اُس کے بعد تم پر قبضہ
کرتا ہون منورہ نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال جو میری زندگی مین میری خالہ کا سر کاٹ لے یا
میرے اوپر قبضہ پاسکے تجھکو قسم ہی اپنے خداوندگی کہ جو تدبیر سے باز رہ جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ
کہکر منورہ نے جھولی پر ہاتھ ڈالا یہ ادھر سے چلا ناظرین کو یاد ہوگا کہ راوی بیان کر چکا ہی کہ سب
سردار یہ صدا سُنکے چلے ہین کشتی کہ نام من آفاق شاہ بود اس خیال سے کہ چل کر تیسر لین کہ
آفاق شاہ کو کس نے قتل کیا اور ایک ایک سحر زبردست لشکر پر کر دیا تھا یہ تو ادھر آتے ہین ایک
حملہ اور ملاحظہ فرمایئے کہ جب بدمست لشکر سے نکلا تھا تو اس کے ہمراہ چند لشکری اور چند سردار
نکلے تھے یہ تو طرف آفاق شاہ کے چلا تھا اور اُن سب کو اور سردارون کی برائے تلاش روانہ کیا تھا پس
وہ سردارون کو تلاش کر رہے تھے کہ اُن کے کان مین آفاق شاہ کے مرنے کی صدا آئی پس وہ
سب کے سب خوش ہوگئے اور خیال کیا کہ چل کر دیکھو کہ ہمارے آقا نے آفاق شاہ کو قتل کیا ہی
پس جو باقی کار تھا وہ تو قتل ہوا جو سردار آفاق شاہ کے ہمراہ ہون گے وہ سب یہ خبر سُنکے
اُسی مقام پر ضرور آئین گے وہان ہمارے آقا تنہا ہون گے آقا کے پاس چلین پس وہ سب کے سب
واپس چلے راہ طے کر کے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر بدمست ٹھہرا ہوا مقابلہ کر رہا تھا اور منورہ
سے تقریر مذکورۂ بالا مین مصروف تھا کہ یہ لوگ پہونچے انھون نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی
اُس سے تھوڑے فاصلہ پر ایک عورت زخمی پڑی ہوئی ہی نہ معلوم زندہ ہی یا مر گئی ہی اور آقا ایک
لڑکی سے جو کہ کم سن ہی ابھی کوئی بارہ تیرہ برس کی ہوگی مگر خوبصورت بہت ہی سے برس پندرہ یا
سولہ کا سن ہو جوانی کی برائین جرار ون سے دین لقریر کر رہے ہین اور قصد اُسپر حملہ کرنے کا کرتے ہین
پھر کچھ خیال کر کے رُک جاتے ہین وہ لڑکی اُس عورت کو اپنی پشت پر لیے ہوئے سینہ سپر کیے ہوئے
کھڑی ہی اور وہ بھی قصد کرتی ہی کہ اگر یہ حملہ کرے تو مین رد کر دون کہ ان لوگون نے آکر ادب سے صف
باندھ کر کھڑے ہوئے اور بدمست سے کہا کہ حضور آپ ہٹ جائین ہم سب مل کر اسکو گرفتار
کرلین یہ جو صدا کان مین بدمست کے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ میرے سردار ہین
جو کہ میرے ساتھ بھی آئے تھے نکلے تھے اور جن کو مین نے اور سردارون کی تلاش مین روانہ کیا تھا جو کہ
آفاق شاہ کے ساتھ آئے تھے پس یہ دیکھکر اُس نے کہا کہ تم کھڑے رہو مین خود اسکو اسیر کرونگا یہ
بہت جلد ہوا ہے میرے ہاتھ آئے گا سب کو زخمی کرے گا یہ کہکر بدمست پھر اُسی طرف
متوجہ ہوا وہ سردار خاموش ہو کر کھڑے ہو گئے تماشہ دیکھنے لگے اُدھر منورہ نے جو دیکھا کہ چند سردار
بدمست کی مدد کو آگئے اب اسکے حواس جاتے رہے اس نے خیال کیا کہ دو کی دوا ایک
اب مین اکیلی ان تک ہون جب یہ افراد و دیکھے گا کہ مین اسیر ہوتی ہون اور خیرا
مین بچ نہ جاؤ گی ان سب کو حکم دے گا کہ گرفتار کرلو میری خرابی ہوگی عجب آفت

مین مبتلا ہوئی یہ خیال کر کے دعا کرنے لگی اے میرے کریم اے میرے معبود تو میرے اوپر رحم کر کہ مین نے دین
اسلام اختیار کیا ہے میری آبرو اس حرامزادے کے ہاتھ سے بچا لے سوا تیرے اب کوئی بچانے والا
نہین ہے کسکو پرا کمک بلاؤن یہ جو منورہ نے بلک کر تہ دل سے دعا کی تیر اجابت دعا الغرض ادہر
پہونچا وہ جو سردار خبر قتل آفاق شاہ سنکے چلے تھے اپنے مقام پر تو اُن مین غزالان آہو چشم
ایک قریبہ ظاہر ہوئی اُس نے دور سے دیکھا کہ ایک طرف فوج ساحر کھڑے ہین صف باندھے ہوئے
اسباب سحر سے آراستہ اور ایک سبب سے آگے کھڑا ہے کبھی پڑھتا ہے کبھی پھونکتا جاتا ہے اُس کے مقابلہ مین
ایک ساحرہ کم سن کھڑی ہے اور اُس کی پشت پر ایک ساحرہ زمین پر پڑی ہے اور کچھ فاصلہ پر ایک لاش
پڑی ہے پس غزالان آہو چشم یہ دیکھ کر بصد تیزی آئی اب جو قریب پہونچی تو دیکھا کہ وہ لاش تو
آفاق کی ہے اور زوجہ آفاق کی زخمی زمین پر پڑی ہے اور اُن کی بھانجی اُسپر اپنا سینہ سپر کیے ہوے
آمادۂ مقابلہ ہے اور بدمست اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہے چونکہ یہ بدمست کو پہچانتی تھی بدین سبب
کہ دربار سمندر شاہ مین جاتی تھی پس پہچان لیا یہ حال دیکھ کر منورہ کے پاس تو گئی نہین جست
کر کے درمیان مین منورہ اور بدمست کے آگئی اور کہا کہ او بدمست تجھ پر یہ جا کیا ایک نو دس
برس کی لڑکی سے مقابلہ کرتا ہے دیکھ اُس کے دل دہلکو کہ اُس نے تجھکو اپنی خالہ مجروح کے پاس
نہ آنے دیا ادہر بدمست نے دیکھا تھا کہ ایک برق کوند گئی اب جو غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لڑکی
ہے آفتاب جادو کی کہا کہ او غزالان تو اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ پچھتائے گی
کیونکہ مین اس وقت اس لڑکی کو گرفتار کر کے ضرور آئینہ اندام کا سر کاٹونگا اور اس سے وصل
حاصل کرونگا میرے اور تیرے باپ سے بڑی ملاقات تھی اسکا پاس کرتا ہون غزالان نے جواب
دیا کہ او بدمست تو خود اس وقت میرے روبرو سے ہٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مین تجھکو
اُس کے پاس تک نہ جانے دونگی بدمست نے جواب دیا کہ اے غزالان میرے تیرے مقابلہ کا اس
وقت مزہ نہین ہے بلکہ شب کو پلنگ پر جو مقابلہ ہوگا تو بڑے لطف سے ہوگا مگر ایک امر کا خیال رہے
جب کہ مین اپنی معشوقہ جو کہ میرے روبرو کھڑی ہے اس کے وصل سے کامیاب ہو لونگا تو تیری بھی حسرت
نکالونگا پہلے اُس کے قفل بستہ کو اپنی کلید سے کھولونگا اور اُس کے طلسم نہانی کو جو کہ مدت سے
بند ہے اور کسی نے فتح نہین کیا ہے فتح کر لونگا تو تیری خواہش کو پورا کرونگا اور تیرے بھی طلسم کو فتح
کرونگا یہ جو بدمست نے کہا غزالان کو نہایت غصہ آیا ایک مرتبہ برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہے تو اُس کے پردۂ عصمت تک کیا میرے صدق عصمت تک بھی ہاتھ نہین لے جا سکتا ہے یہ تیرا خیال
خام ہے تو اسی امید مین رہیگا یہ تیری آرزو پوری نہ ہوگی بلکہ یہی آرزو تو اپنے دل مین لے کر دنیا سے
جائیگا اور میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بس ایسی جو تو نے کچھ کہا تو یاد رکھ کہ تن پر سر نہ ہوگا یہ جو غزالان نے
کہا تو اُسکو بہت ناگوار ہوا اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ ادہر تو غزالان سے اور بدمست سے یہ تقریر ہو رہی
اُدھر وہ سردار جو چلے تھے یکے بعد دیگرے آنے لگے غزالان کے بعد سہراب جادو آئے اُنھون نے
بھی دور سے یہ معرکہ دیکھا جب قریب آئے تو پہچانا کہ لاش آفاق شاہ کی پڑی ہے اسکی زوجہ بھی
زمین پر زخمی پڑی ہوئی ہے منورہ اُسکے پاس کھڑی ہے غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی ہے یہ
بھی قریب منورہ کے آکر کھڑے ہوے ابھی کچھ دریافت نہ کیا تھا کہ مرغ آفتاب عظیم بھی آکر پہونچے اُنھون نے
بھی یہ معرکہ دیکھا وہ قریب سہراب کھڑے ہوے اور دیکھنے لگے کہ کوکبہ روشن تن بھی آئین وہ یہ معرکہ

دیکھکر کھڑی ہو گئیں اور جو سردار تھے سب آگئے مگر سب یہ معرکہ دیکھکر اور آکر خاموش ایک طرف کھڑے
ہو گئے کسی نے کچھ حال دریافت نہ کیا اب منورہ کے دل میں قوت آئی اس نے بیٹھکر ملکہ آئینہ اندام
کے سر کا خون صاف کیا ایک مرہم جھولی سے نکالا اور پارچہ کا پھایا بنا کر فوراً سر پر چڑھا دیا کہ جس کے سبب
سے خون کا نکلنا بند ہو گیا اسی کے شیشہ گلاب و کیوڑا نکالا اسکا چھینٹا منھ پر ملکہ کے دیا کہ اس سے
اُسکو ہوش آیا آنکھ کھولی منورہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیوں کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ آپ نے دیکھیے کہ کیا
ہوا کون کون آیا ہے آپ تو غش کھا کر گر پڑیں اُس نے قصد کیا کہ میں سر کاٹ لوں میں نے بڑھکر اُس سے
مقابلہ کیا کہ اُسکے سردار آگئے میں پریشان ہوئی میں نے دعا کی قدرت خدا سے ملکہ غزالان میں وقت
پر پہونچیں وہ مقابلہ کر رہی ہیں کہ اور سب سردار آگئے ہیں میں نے جو مہلت پائی آپ کو ہوشیار کیا یہ جو
آئینہ اندام نے سُنا یا کریم کہکر اُٹھ بیٹھی اپنے دوپٹہ وغیرہ کو درست کیا اب جو دیکھا کہ ایک طرف تو
بدمست سے اور غزالان سے مقابلہ ہونے کو ہے ایک طرف اُس کے سردار کھڑے ہیں ایک سمت
سرداران لشکر اسلام کھڑے ہیں جو کہ میرے شوہر کے ساتھ تھے یہ دیکھکر یہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور برابر
کوکبہ کے آکر کھڑی ہوئی مگر شکستہ اور غم زدہ کوکبہ نے کہا کہ اے بہن کچھ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا گذرا
آئینہ اندام نے جواب دیا کہ بہن جو مقدر میں لکھا تھا وہ گذرا شکر ہے اُسکا سوا صبر کے کیا چارہ ہے
خلاصہ یہ ہے کہ میں رانڈ ہو گئی اب سب حال جب اطمینان سے بیٹھوگی تو بیان کرونگی ابھی بیان کرنے کا
کونسی موقع ہے مقابلہ تو ہو رہا ہے کوکبہ سُنکے خاموش ہو رہی منورہ بھی اپنی خالہ کے برابر آکر کھڑی ہوئی
اُسکا بازو پکڑ کے ادھر بدمست نے جو دیکھا کہ اب تو بہت سے سردار آگئے یہ حیران ہوا جسکو دیکھا اُسنے
اُسکو زبردست پایا خیال کیا کہ اب بڑی دقت ہوئی خیر ان سب کو قتل نہ کیا تو اپنا نام بدمست نہ
پایا کیا خوف ہے میرے تو سردار میری کمک کو موجود ہیں اُدھر سرداران بدمست نے جو ان سرداروں
کو دیکھا باہم کہا کہ بھائیو ہوشیار رہنا اگر ہمارے آقا اسکو قتل کرلیں تو خیر ورنہ خواہ اس ساحرہ کے ہاتھ سے
زخمی ہوں خواہ قتل ایک مرتبہ ان سب پر حملہ کر دینا زندہ نہ جانے دینا اُن سب نے باہم یہ صلاح کر لی
ادھر بدمست نے غزالان پر حملہ کیا بعد تقریر بسیار کے اُٹھا کر تیغ مارا غزالان نے اُسکو رد کیا اب
سحر چلنے لگے جب دونوں سحر سے عاجز ہوے اُس وقت باہم تیغ سحر کھینچ گئے سپریں بلند ہو گئیں تیغیں
چلنے لگیں وار سپر و تیر رد ہونے لگے کئی ضربیں کی رد و بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر بدمست نے جھک کر
آواز دی کہ اے غزالان خبردار ہو جا میری اس ضرب کو رد کر یہ کہکر تیغ کا وار کیا غزالان سپر کو اُٹھا کر
وار روکنے کو تھی کہ وہاں پر ایک [illegible] خانہ تھا اسکا پانوں اُسمیں جاتا رہا بس جھکولا جو کھایا سپر
پر سے ہٹی اُدھر بدمست نے موقع پایا تیغ کو اُٹھا کر سر پر مارا کہ تا دو ابرو اُتر آیا ایسا تیغ سحر تھا اور
ہاتھ بھی بھرپور پڑا تھا کہ غزالان نے جلدی سے اپنے کو گرا دیا تیغ تو سر سے نکل گیا مگر جو پڑا زخم اور زیادہ
کھل گیا خون بہنے لگا کہ تمام خون میں شرابور ہو گئی بدمست نے پہلے تو قصد کیا کہ سر کاٹ لوں پھر
خیال کیا کہ میں سر کاٹنے کدھر جا کوئی نہ کوئی برابر مقابلہ آئے گا ادھر خون جو زیادہ نکلا غزالان کو غش
آگیا بدمست نے پکار کر کہا کہ جسکو حوصلہ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور اِس زخمی کو اُٹھا لے جائے
یہ جو بدمست نے کہا سہراب نے قصد کیا کہ میں مقابلہ کو جاؤں فرخ نے اپنے سر کی قسم دی بس
سہراب تھم گیا جس سردار نے قصد کیا فرخ نے اُسکو قسم دے کر منع کیا اور خود نکلنے کا قصد کیا
سمند کو دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا اُس کے سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا فرخ نے وہ

١٢

تاج اُس کے سر پر سے لے کر اپنے سر پر رکھا وہ تاج خل خود کے تھا پشت پر اُس طاؤس پکے زرہ وغیرہ بھی پس مریخ نے اپنے کو سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا اس خیال سے کہ یہ پہلوان بھی معلوم ہوتا ہے تلوار کی بھی لڑائی لڑتا ہے پس جب آلات حرب و ضرب سے درست ہو چکا اُس وقت دستک دی کہ صحرا کی طرف سے غبار پیدا ہوا سب اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے جب وہ غبار برطرف ہوا اُس غبار سے ایک اسپ سبک عنان خوشرو زین و لجام سے آراستہ پیدا ہوا وہ قریب مریخ آفتاب علم آیا مریخ نے اُسکی پشت پر ہاتھ چمکاری دے کر پھیرا پس ہاتھ پھیر کر مریخ نے رکاب میں پاؤں رکھکر پشت مرکب پر سوار ہوا عنان ہاتھ میں لی اور مرکب کا رخ طرف میدان کے کیا اور قصد کیا کہ گرم عنان کردن کہ کچھ فاصلہ پر درمیان مریخ اور بدمست کے روبرو یکایک زمین شگافتہ ہوئی ایک برق چمکی کہ دونوں طرف کے لوگوں کی آنکھیں جھپک گئیں اور صدا اسے رعد آئی کہ تمام صحرا ہل گیا دونوں طرف کے لوگ بھی ڈر گئے کفار زیادہ خوف زدہ ہوئے اہل اسلام صرف کانپ کر رہ گئے کفار تو مارے خوف کے گر پڑے کہ یہ کیا آفت آئی دفعتہ کون سی بلا نازل ہوئی اُس صدا کے آنے کے بعد ایک بہت تند شور ہوا کا جھونکا آیا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہے کچھ تاریکی بھی ہو گئی جب تاریکی برطرف ہوئی دونوں طرف کے لوگوں نے دیکھا کہ زمین میں بڑا سا غار پیدا ہے یہ حال دیکھکر مریخ آفتاب علم نے مرکب کو روک لیا اس خیال سے کہ یہ واقعہ دیکھ لوں کیا ہے ابھی مریخ دل میں خیال کر رہا تھا اور غزالان میدان میں بے ہوش پڑی تھی سہراب وغیرہ اُس کے لینے کو چلے تھے کہ یہ معرکہ پیش آیا سب تھم گئے ہیں اور حیران ہیں اُدھر خود بدمست پریشان ہے ساری بدمستی فراموش ہے حیرت کا ایک جوش ہے کہ یکایک اُس غار سے آگ کے شعلے نکلنے لگے اور آسمان پر جا کر غائب ہونے لگے جب شعلے نکلنا موقوف ہوئے پس ایک مرتبہ پھر برق چمکی اور اُس غار سے بہت سا دھواں نکلا وہ آسمان پر جا کر قائم ہوا اُس ابر دخانی میں ایک مرتبہ چمک ہوئی اور چند ستارے ٹوٹ کر اُس ابر سے اُس غار میں گرے اُس غار سے پھر ایک شعلہ نکلا کہ اُس نے اُس ابر دخانی کو بھی برطرف کیا اور خود بھی غائب ہو گیا اب جو سب نے دیکھا کہ اُس غار میں روشنی ہوئی اس طور سے کہ جیسے آفتاب طلوع ہوتا ہے سب اُس غار کی طرف دیکھنے لگے یہاں تک کہ دہن غار تک آئی اور غار سے نکل کر پھیلی اب سب نے دیکھا کہ اُس غار سے ایک گنبد طلائی پیدا ہوا کہ جسکے چاروں طرف دروازے تھے اور ہر دروازے پر ایک آفتاب بنا ہوا تھا اور کلس گنبد پر ایک بہت بڑا آفتاب تھا کہ وہ روشنی اُس آفتاب کی تھی اور ان آفتابوں کی بھی تھی اور ہر در گنبد پر ایک تخت بچھا ہوا تھا اُس پر ایک جوان بیٹھا ہوا تھا اُس کے روبرو سپر و تلوار رکھی تھی اور ایک شیر بزین و لجام سے آراستہ کھڑا تھا اُن جوانوں کی صورت سے رعب و داب پیدا تھا کوئی اُن سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا ایسا رعب تھا کہ وہ گنبد آ کر زمین پر قائم ہوا کہ ایک مرتبہ اوپر جو در تھے اُس گنبد کے تھے وہ خود بخود کھلے اُن میں چند پری زادیں پیدا ہوئیں کسی کے ہاتھ میں طبل تھا کسی کے ہاتھ میں نفیری تھی کسی کے ہاتھ میں جھانجھ تھی کہ اُنھوں نے سر باہر نکال کر نفیر بجانا شروع کیا ایک نے جھانجھ ایک نے طبل بجایا یہ جو صدا اُن جوانوں نے سُنی پس ہر ایک جست کر کے شیر پر سوار ہوئے اور وہ چاروں جوان صف بستہ کھڑے ہوئے اور مریخ وغیرہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہے کس کی آمد ہے کون ساحر آتا ہے کسی ساحر زبر کی آمد کا بند و بست ہے نہ معلوم بدمست کی کمک کو کوئی آتا ہے یہ لوگ تو یہ خیال کر رہے تھے

اُدھر بدمست وغیرہ بھی حیران تھے کہ نیا واقعہ پیش آیا تھا اُن سب کا یہ خیال تھا کہ کوئی ساحر اس ملک
ان لوگون کے آتا ہی انھین مین سے ہی جو کہ متفرق ہو گئے تھے یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے مگر دیکھو اُٹھی تا وقت
رہے تھے کہ یکایک وہ آفتاب جو کلس پر گنبد کے لگا تھا وہ جدا ہوا اور آسمان پر جا کر شق ہوا اور برق
چمکی اُس سے ابر پیدا ہوا اُس ابر سے موتی برسنے لگے ایک مرتبہ گنبد کو گردش ہوئی تھرا تھر کی صدا آئی
برق چمکی ایک دروازہ گنبد کا کھلا جدھر وہ جوان کھڑے تھے اُدھر کا اُس دروازے سے سب نے دیکھا
کہ ایک گنبد نور پیدا ہوا وہ زمین پر قائم ہوا اُس گنبد نور مین ایک بار شگاف ہوا وہ نور سب ایک مرتبہ
جمع ہو کر اُڑ گیا اب سب نے دیکھا کہ آفاق شاہ تاج سر پر رکھے ہوے لباس سُرخ پہنے ہوے تیغ
برق تاب بصد قہر و عتاب برہنہ ہاتھ مین غصہ چہرہ سے ہویدا خشم و غضب رخ سے پیدا ظاہر ہوا یہ
حال دیکھا دونون طرف کے لوگ حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہے آفاق شاہ تو قتل ہوا لاشہ اُسکا ابھی تک
زمین پر پڑا ہے یہ دوسرا آفاق شاہ کہان سے پیدا ہوا خصوصاً بدمست اور اُس کے سردار بہت
حیران ہوے بدمست کے تو حواس جاتے رہے کہ مین نے تو آفاق شاہ کو قتل کیا تھا یہ کیونکر آیا
بڑے غضب کی بات ہے کہ لاش اُسکی پڑی ہے تمام علامت بھی برپا ہوئی مرنے کی صدا آئی بیرون سے
غل مچایا یہ طرفہ ماجرا پیش آیا ہے یہ حیران تھا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہے اسکے حواس خمسہ مثل طائران
وحشت زدہ کے اُڑ گئے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے زاغ عقل پر پرواز پیدا کر کے طرف میدان حیرانی
کے روانہ ہوا شہباز فکر نے آکر گھیر لیا تھا شاہین فکر و تردد نے مرغ عقل کا شکار کیا ایک عالم حیرت مین آ کر
سکتہ کی صورت سے سم ہو کر رہ گیا اسکے سردارون کا بھی یہی حال ہوا اُنکو بھی یہی خیال پیدا ہوا کہ ہم
یہ خبر سُن چکے اور اپنے کانون سے یہ صدا سماعت کر چکے کہ کشتی مرا نام من آفاق شاہ بود اور علامت
آفاق شاہ کے مرنے کی دیکھ چکے خوشی خوشی اپنے مالک کے پاس آتے تھے یہان آکر اپنی آنکھون سے بھی دیکھا
کہ لاش پڑی ہے یہ آفاق شاہ کہان سے ظاہر ہوا ہر ایک حیران کھڑا تھا اور ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہا تھا
مگر بسبب حیرت کے کلام نہ کر سکتا تھا بدمست و سرداران بدمست کی یہ کیفیت تھی اُدھر مرجح وغیرہ
نے جو آفاق شاہ کو دیکھا اُنکو بھی حیرت ہوئی منورہ نے کہا کہ اے خالہ امان آپ تو فرماتی تھین کہ فرزند تمہارا
مین رانڈ ہو گئی تیرے خالو مارے گئے یہ کہان سے تشریف لائے ملکہ نے جواب دیا کہ اے فرزند میری عقل مین
نہین آتا ہے کہ یہ کیا امر ہے میرے اوپر کیا منحصر ہے ان سردارون سے دریافت کر لے کہ یہ سب بھی یہ حال
سُن چکے آئے ہین ورنہ مین اور یہ لشکر سے مقابلہ کر رہی تھی اسی بیچ مین بالاے آسمان اپنے تخت پر سوار لشکر
پر سحر کر رہی تھی کہ ایک مرتبہ تاریکی ہو گئی مین یہ سمجھی کہ آفاق شاہ نے بدمست کو قتل کیا یکایک میرے
کان مین صدا آئی کہ کشتی ہوا کہ نام من آفاق شاہ بود یہ سُنتا تھا کہ میرے حواس جاتے رہتے فوراً سحر کر کے
اس طرف کو آئی بس یہان آکر دیکھا کہ لاش زمین پر پڑی ہے یہ جو حال دیکھا مین نے اپنے کو گرا دیا تخت
پر سے تو پہونچ گئی کہ تو نے روک لیا ورنہ میرا خاتمہ ہو جاتا لاش تو تو نے بھی دیکھی ہے بلکہ ابھی تک پڑی ہے
منورہ نے جواب دیا کہ مین یہ نہین عرض کرتی ہون کہ آپ دروغ فرماتی ہین یا فرمایا تھا بلکہ میرا یہ مطلب
ہے کہ یہ معاملہ کیا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ یہ معاملہ خود میری عقل مین نہین آتا ہے کہ کیا ہے تھوڑے عرصہ مین
معلوم ہو جائے گا خاموش رہو ادھر ہر ایک سردار مثل مرجح وغیرہ کے حیران تھے کہ یہ کیا بات ہے یہ
لوگ بھی حیران ہین مگر حواس باختہ نہین ہین بلکہ خوش ہین سب سے زیادہ خوش و خرم منورہ اور ملکہ
آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ ہے ادھر تو یہ واقعہ ہے اُدھر آفاق شاہ جو اُس بقعہ نور

سے نکلا بس اُن شیر سواروں نے آفاق شاہ کو سلام کیا آفاق شاہ نے اُنکا سلام لے کر
اشارہ کیا کہ وہ ہر ایک جوان شیر پر سے کود کر اُسی طور سے آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا شیر اُسی مقام پر جا کر
کھڑا ہو گیا آفاق شاہ نے پھر اشارہ کیا کہ وہ ابر جو محیط ہوا تھا ایک مرتبہ سمٹ کر پھر آفتاب بن گیا
بارش موقوف ہو گئی برق کوندی سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب پھر اُسی طور سے کلس گنبد پر آکر
قایم ہوا آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ گنبد طلائی اُسی غار میں چلا گیا برق کی چمک پیدا ہوئی زمین
برابر ہو گئی یہ نیرنگ دیکھکر بدمست کے تو حواس جاتے رہے جب آفاق شاہ اُس گنبد کو روانہ
کر چکا اور زمین برابر ہو چکی اب آفاق شاہ نے تنکر ادھر اُدھر نگاہ کی دیکھا کہ ایک طرف میری زوجہ
اور سب سردار جو کہ میرے ساتھ تھے کھڑے ہیں اور مریخ آفتاب علم مرکب پر سوار آلات حرب و ضرب
سے آراستہ و اسباب سحر سے پیراستہ ادھر کو چلا آتا تھا مگر کچھ اب تھم گیا ہے حیران ادھر کو دیکھ رہا ہے اور
ایک طرف چند ساحر کھڑے ہیں لشکر سمندر شاہ کے اُنکے آگے بہت فاصلہ پر بدمست اژدر پر سوار
ہتھیار ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہے غزالان زمین پر پڑی ہے مگر مجروح ہے یہ جو دیکھا آفاق مریخ کے
قصد کو سمجھ گیا تھا بدمست کی طرف سے بڑھکر مریخ کو صدا دی کہ اے مریخ تم اسی مقام پر قیام کرو
تکلیف نہ فرماؤ میں اسکا ہم نبرد آگیا یہ بہت خوش تھا کہ میں نے آفاق شاہ کو قتل کیا اور
اس نے میرے بعد میری زوجہ اور بھانجی کو بہت کلمات سخت کہے ہیں میں سب سن رہا تھا سب
حال سے آگاہ ہوں اسکی سزا اسکو دیتا ہوں یہ میرا شکار ہے یہ معلوم اپنے دل میں سمجھا کیا ہے اب
یہ مجکو قتل کرے اس نے اپنے خیال ناقص میں مجکو قتل کیا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ اسکی جان کا میں
ملک الموت ہوں اب یہ میرے قبضہ سے نکل کر کہاں جاتا ہے اب یہ مجکو قتل کرے اُسوقت تو میں جانوں
کہ بڑا ساحر ہے جب سے میں نے غزالان کو مجروح دیکھا ہے میرے آنکھوں میں خون اتر آیا ہے مجکو اسکا
دم بھر کا زندہ رہنا ناگوار اور شاق ہے یہ جو آفاق نے کہا مریخ نے قصد کیا جواب دوں کہ آفاق
یہ تمکو مقابل بدمست ہوا چونکہ یہ قریب تھا یہ حال جو مریخ نے ملاحظہ کیا خاموش ہو رہے اور اپنے
مقام پر چلے آئے اُدھر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ دو پنجہ پیدا ہوئے بالین پر غزالان کے اور دو
پائین وہ چاروں پنجے غزالان کو اُٹھا کر اُس مقام پر لائے جہاں سب سردار کھڑے تھے یہاں مریخ
نے سحر سے تخت تیار کیا تھا وہ پنجہ اُس تخت پر لٹا کر غائب ہو گئے جب غزالان اُس مقام
پر سے جا چکی اُس وقت آفاق نے بدمست کی طرف نگاہ قہر دیکھکر اور برہم ہو کر ڈانٹ کر کہا کہ
کیا مدہوش حواس باختہ حیرت زدہ کھڑا ہوا مثل تصویر کے دیکھ رہا ہے مردان عالم سے آنکھ چار کر تو نے
ہمارا کمال دیکھا اب بھی کچھ جرات ہے کوئی سحر مثل میرے سحر کے یاد ہے یا نہیں بس وہی ایک سحر تھا
تیری تمام عمر کی محنت کا وہ ہی ایک ثمر تھا کہ اُس سے تجکو کچھ بھی نہ ہاتھ آیا ارے نادان جو کہ عقل مند اور
کامل ہوتے ہیں وہ اسی طور سے اپنے حریف کی ضرب سے بچتے ہیں اور حریف کو ذلیل کرتے ہیں تو تو بہت
خوش تھا کہ میں نے آفاق شاہ کو اپنے سحر سے قتل کیا اتنے بڑے ساحر کو مارا اُسپر بھی اکتفا
نہ کی اُسی عالم خوشی میں ظلم پر کمر کسی پہلے تو میری زوجہ کی طرف خیال بد کیا تھا خدا نے اُسکی آبرو
بچائی لڑکی کو جو دیکھا تو اُسکی طرف خیال فاسد کیا اُسپر نگاہ بد ڈالی اور بیہودہ تقریر کی عشق ظاہر
کیا دیکھ میں تیرا عشق سب نکالے دیتا ہوں اُنھوں نے جو عجز کیا تو نے نہ سُنا میری زوجہ کو زخمی
کیا اور قصد ہلاک کرنے کا کیا اگر یہ لڑکی نہ ہوتی تو تو ضرور قتل کرتا خیر خدا کو آبرو و جان دونوں تیرے سے

ہاتھ سے بچانا تھی کہ یہ لوگ پہونچ گئے اُن مین سے بھی ایک کو تو نے مجروح کیا اور قصد اُسکے بھی قتل کا ہوگا کہ مین آگیا یہ سب خبرین مجکو میرے پیر دے رہے تھے مین اپنا بندوبست کر رہا تھا کیونکہ تیرے سحر کے مٹانے کے لیے مین نے اپنے ہم شبیہ کو تیرے ہاتھ سے قتل کرا دیا اپنے کو تیری فریب سے بچایا کیونکہ تو نے سحر بہت زبردست کیا تھا یعنی تیرے کمال کا سحر تھا اب تیری نصف قوت رہ گئی ہو دیکھو یون حریف کی ضرب سے بچتے ہین اسکو کمال کہتے ہین تیری سمجھ مین بھی نہ آیا ہوگا کہ کیا ہوا کون قتل ہوا تو یہی خیال کرتا ہوگا کہ مین نے آفاق کو قتل کیا اپنے دل مین بہت خوش ہوگا اب مجکو دیکھکر تیرے حواس جاتے رہے ہون گے کہ یہ کیا ہو گیا ہو جب شعر من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ٭ کارے کہ خدا کند بشر را چہ مجال ٭ مین کچھ خیال کر رہا تھا کہ یہان دوسرا امر ہوا یہ امر کہ مین نے تیرے دل کو خوش کر دیا بس اب خبردار ہو جا تیری قضا آگئی ہے مین تجکو ان کلمات کی سزا دونگا جو تو نے بعد میرے میرے ناموس سے کہے ہین اسی تیغ سے تجکو قتل کرونگا یہ تجو ڈانٹ کر آفاق شاہ نے کہا ایک تو بد مست کے حواس باختہ تھے ہی اس تقریر سے اُس کے حواس اور جاتے رہے کلیجہ سینہ مین ہاتھون اچھلنے لگا دل سے کہنے لگا کہ بڑی خرابی ہوئی یہان تو دوسرا واقعہ ہو گیا مین کچھ سمجھا تھا اور ہو کچھ گیا اب اس کے ہاتھ سے بچنا دشوار ہے اسنے بڑی چالاکی کی میرے حواس اسکی اس چالاکی سے جاتے رہے بڑا فریب کیا میرے سحر کو مٹا دیا اپنی شبیہ قتل کرا کے افسوس مین نے بڑا دھوکا کھایا یہ دل سے باتین کرکے آفاق شاہ سے کہا کہ او آفاق تو بڑا مکار نکلا تو نے مجکو دھوکا دیا اگر مین یہ جانتا کہ تو دھوکا دیگا تو اسکا بندوبست کر لیتا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہے ابکی مرتبہ فریب کرکے اپنی شبیہ کو قتل کرا کے بچ گیا اب کیا کرے گا مین اسکا بھی بندوبست کرونگا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہر ایک مرتبہ اسی تدبیر سے تو بچ گیا ابکی بچنا دشوار ہو معلوم ہوا تو بڑا مکار ہے تو کیا مجکو قتل کر سکتا ہے مین خود تجکو قتل کرکے تیرے تمام ہمراہیون کو قتل کرونگا اور اپنی معشوقہ کو اپنے قبضہ مین کر دونگا اور اپنا تصرف کرونگا یہ جو بد مست نے کہا آفاق کو اُسکی تقریر پر نہایت غصہ آیا جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا تو بہت چرب زبان ہوا ہے عورتون سے تقریر کرکے تیری زبان کھل گئی ہے مجکو بھی غول الاٹن اور آنکھ اندھا تصور کیا ہے اب جو تو نے کچھ کہا مین تجکو زبان تیغ سے جواب دونگا یہ مقام بزم نہین ہے مقام رزم ہے ٭ بیارا آنچہ داری زمردی نشان ٭ کمان کیانی دگر زر گران ٭ بد مست نے جواب دیا کہ اچھا اب تم اپنا وار کرو آفاق نے جواب دیا کہ مین پہلے حربہ نہ کرونگا گو مین تجھ سے مقابلہ کر چکا ہون اور کئی حربہ تیرے رد کر چکا ہون مگر پھر بھی تو ہی پہلے حربہ کر بد مست نے یہ سُنکے ایک مرتبہ اپنے اژدر پر ایک کوڑا مارا اژدر سے صدا آئی جیسے کوڑا پڑا ایک شرارہ اژدر سے نکلا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے اُسکو بھی وہ اُسی مقام پر ٹھنڈا ہو کر گرا یہ دیکھکر وہ ناری جل گیا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اُس سے شیر پیدا ہوا اسنے اس شیر کو اشارہ کیا کہ آفاق کو کھا لے بس وہ غرا کے طرف آفاق کے چلا جب آفاق نے دیکھا کہ شیر میری طرف آتا ہے اس نے فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی وہی جوان شیر سوار جو کہ اُس گنبد طلائی کے دروازون پر بیٹھے تھے اُنمین سے ایک ظاہر ہوا اور سامنے آفاق کے آیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے آفاق نے کہا کہ اس شیر کو کھا لے جو میری طرف آتا ہے بس یہ کہنا تھا کہ وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر اس شیر کی

طرف چلا اتنے عرصہ مین وہ شیر بھی قریب آگیا تھا جیسے اسکا اور اُس شیر کا سامنا ہوا اُس جوان نے ڈانٹ
کر کہا کہ او نالایق کدھر جاتا ہی آ میری طرف مین تیرا بہت مشتاق تھا یہ جو جوان نے کہا وہ شیر اسکی
طرف چلا ادھر بدمستت نے اپنے سحر کو قوت دی اور پکار کر شیر سے کہا کہ پہلے اس جوان کا کام تمام
کر پھر آفاق شاہ کو قتل کرنا بس وہ شیر غرا کر اُس جوان پر آیا اور قریب پہونچ کر ایک پنجہ اُٹھا کر
قصد کیا کہ طمانچہ ماروں کہ منھ پھر جاے جیسے اُس شیر نے یہ قصد کیا اور پنجہ اُٹھایا ویسے ہی وہ جوان
شیر پر سے کود پڑا اور اُسکے قریب پہونچ کر اُسکے شکم کے نیچے ہو گیا اُسکا پنجہ خالی گیا اُسنے کیا کیا
کہ اُسکے دونون ہاتھ ایک ہاتھ سے پکڑ کر اور دونون پانوں ایک پانوں سے پکڑ کر اُٹھا لیا اور زمین پر دے
مارا اس طور سے کہ جیسے کوئی پھول کو پھینک دیتا ہی جیسے وہ شیر گرا یہ دوڑ کر اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور
کمر سے نیمچہ نکال کر اُس کے سینہ کو چاک کیا اور کلیجہ نکال کر کھانے لگا اُس شیر کا سینہ چاک ہوتا تھا کہ ایک
صداے مہیب آئی کہ اُس صدا کے اُٹھنے سے صحرا ہل گیا یہ جو حال بدمستت نے دیکھا اُس نے فوراً دستک
دی کہ زمین شق ہوئی ایک خرس پیدا ہوا اُس خرس بادیہ ضلالت نے اُس خرس کو اشارہ کیا
کہ اُس جوان کو کھالے وہ خرس اُس مقام پر سے پنجہ اُٹھا کر چلا ادھر آفاق نے دستک دی کہ دوسرا
جوان شیر سوار پیدا ہوا آفاق شاہ نے کہا کہ لینا اُس خرس کو میرے غلام تک نہ آنے دینا یہ سنتا تھا
کہ وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر خرس کے قریب آیا کہا کہ او صحرا کے جانور تو کدھر جاتا ہی میری طرف آ
اس نے اسکی طرف رخ کیا کہ بدمستت نے سحر کو زور دیا اُس جوان نے اپنے شیر پر سے کود کر اُس
خرس کے قریب آکر ایک طمانچہ جو مارا خرس کا سر تن پر سے اُڑ گیا اُسنے بڑھکر اور ہاتھ اُسکی کمر مین دے کر
زمین سے اُٹھا لیا اور قریب اپنے شیر کے لا کر اُسکا شکم چاک کیا یہ بھی کلیجہ نکال کر کھانے لگا اسکا شیر
خون پینے لگا اُسی طور سے پھر صدا آئی اُدھر اُس جوان اول کا بھی شیر شیر کا خون پی رہا ہی یہ سانحہ
بدمستت نے دیکھ کر پھر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا بدمستت نے کہا کہ ان دونون جوانون
کو مع شیر کے اور آفاق شاہ کو نگل جا یہ سنتا تھا کہ وہ اژدر شعلہ آتشین چھوڑ کر براے دمکشی
چلا کہ آفاق شاہ نے اشارہ کر کے دستک دی تیسرا جوان پیدا ہوا آفاق شاہ نے اُس سے
کہا کہ اس اژدر کو چیر کر پھینک دے پس وہ جوان شیر سوار اُسکی طرف چلا اُس نے دمکشی کی
یہ اُسی طور سے اُسکے منھ کے قریب پہونچ گیا قریب دہن پہونچا تھا کہ اس نے کلہ دونون طرف پکڑ کر
ایک چیخ ماری اور مثل کرباس کے پھاڑ ڈالا ویسی صدا آئی جیسی دو مرتبہ آئی تھی اُسکا دل نکال کر
اپنے شیر کو کھلانے لگا اب کی مرتبہ پھر بدمستت نے دستک دی کہ صحرا سے ایک سوار پیدا ہوا وہ
شیر پر سوار تھا اُس سے بدمستت نے کہا کہ ان تینون جوانون کو قتل کر اور آفاق شاہ کو وہ
تلوار لیکر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ چوتھا جوان پیدا ہوا اُس سے آفاق شاہ نے
اشارہ کیا کہ اس شیر سوار کو مار لے پس وہ جوان اپنے شیر کو بڑھا کر اُسکی طرف چلا وہ ادھر کو آتا تھا
باہم ہمدگر ہوے اُس نے تلوار ماری سوار آفاق شاہ نے خالی دی اور جھک کر اپنے شیر پر سے
اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو شیر پر سے اُٹھا لیا دوسرا ہاتھ ایک مرتبہ چمکا دیا کہ ایک برق چمک کر
گری کہ اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوے ادھر اُس جوان نے جسکو اُٹھایا تھا زمین پر دے مارا اور کود کر
ایک پیر پکڑ کر ایک دبا کر مثل کرباس کے چیر ڈالا دل و جگر نکال کر شیر کو کھلانے لگا اُسکے مرنے
سے ایک سیاہ آندھی اُٹھی ابر تاریک پیدا ہوا بہت غل و شور کی صدا آئی جب اس طور سے

چار دن حربہ بدمست کے برباد ہوئے اسکو بہت غصہ آیا ایک مرتبہ اس نے برہم ہوکر دستک دی اور
کہا کہ او فیلان مردم در جلد حاضر ہو اسکا صدا دینا تھا کہ صحرا کی طرف سے صدائے زنجیر آنے لگی سب نے
دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک نہایت بدمست اور قوی ہیکل فیل پیدا ہوا کہ دو دانت اُس کے
مثل نیزہ باہر نکلے ہوے بلندی مین مثل کوہ سیاہ ایسا کہ تاریکی ظلمات اُسکے روبرو کچھ اصل
نہین رکھتی تھی یہ سیاہی شب دیجور کی کوئی اصل تھی زیادہ تر دل کھارتے سیاہ خرطوم اُٹھائے
ہوے چلا آتا ہی پانون مین زنجیر آہنی سو من کی پڑی ہوئی جیسے بدمست نے دیکھا کہ بموجب
میری طلب کے فیلان پیدا ہو اکہا کہ ان سب کو اپنی خرطوم مین لپیٹ کر ہلاک کر وہ یہ اشارہ
پاتے ہی ایک چیخ زد رشتے مار کر اپنی خرطوم اُٹھا کر چلا آفاق شاہ نے دستک دی کہ وہی گنبد
طلائی پیدا ہوا اُسی طور سے آفتاب طلوع تھا جیسے گنبد ظاہر ہوا آفاق شاہ نے اشارہ
کیا اُس گنبد کی طرف اُسی گنبد مین ایک چمک پیدا ہوئی اُس سے ایک برق کوند کر آسمان پر گئی
اور وہان سے جو کڑک کر گری تو پشت فیل پر گری فیل دو پارہ ہوکر زمین پر گرا تاریکی ہو گئی جب
تاریکی بر طرف ہوئی صداے ہولناک آئی بعد صدا آنے کے سب نے دیکھا کہ وہ گنبد اور وہ جوان اُسی
طور سے ہین مگر فیل کے دو ٹکڑے پڑے ہوئے ہین بس یہ حال دیکھکر بدمست کو بہت ہی غصہ آیا
اپنے ہونٹ مارے غصہ کے کاٹنے لگا اپنی کف دست کو کئی مرتبہ کاٹا پس برہم ہوکر آفاق شاہ
سے کہا کہ تو نے پانچ حربے میرے رد کیے اگر ابکی تو میرے حربہ سے بچ جائے تو جانون یہ کہکر اپنی جوڑے
پر ہاتھ ڈالا ادھر آفاق شاہ نے اشارہ کیا کہ برق کوندی اب جو سب نے دیکھا نہ وہ جوان
تھے نہ شمشیر نہ گنبد تھا صاف میدان تھا وہ پانچون لاشین جانورون کی پڑی ہوئی تھین اُدھر
بدمست نے جوڑے سے ایک بیضۂ فولادی نکالا اور اُسکو ہاتھ مین لے کر آفاق سے کہا کہ خبردار
ہو جاؤ اب مین پھر اپنا حربہ کرتا ہون آفاق نے کہا کہ مین خبردار ہون ابھی تک مین نے کوئی حربہ
نہین کیا ہی مین تیرے حربہ رد کر رہا ہون یہ کہکر کھڑے ہوئے نگاہ اُسطرف لگی ہوئی کہ اب یہ کیا زہر اُگلتا ہی کہ
اُدھر بدمست نے اُس بیضہ کے منھ پر سے ڈانٹ کا لینا تھا کہ اُس سے ایک دھوان
نکلا بعد اُس دھوئین نکلنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ناگن نہایت سیاہ اور بڑائی کہ جسکی پھنکار
سے تمام صحرا کی گھانس جل گئی وہ اُس بیضۂ فولادی سے نکلی بدمست نے اشارہ آفاق
شاہ کی طرف کیا وہ چلی ایسی وہ ناگن تھی کہ اگر اُسکی ہوا لگ جاتی تو آدمی زندہ نہ رہتا کاٹنا
تو شئ دیگر ہی اور مختصر ایسی تھی کہ کوئی ایک وجب یعنی ایک بالشت پس وہ کسن سے وہان چلی
اور ایک چشم زدن مین آفاق شاہ کے قریب آگئی یہ تو خبردار تھے انھون نے اسم سحر پڑھ کر
اور اپنے کو سمیٹ لیا جیسے وہ قریب آئی اور اُس نے قصد کیا کہ منھ مارون آفاق شاہ نے
یہ کہکر کہ او ناگن کوڑا ہو جا اور بعد چالاکی اُسکی دم پر ہاتھ ڈالا بس ایسی چالاکی سے ہاتھ ڈالا تھا
کہ اُسکی دم ہاتھ مین آگئی اب جو جھٹکا دیتے ہین سب نے دیکھا کہ وہ ناگن نہ تھی آفاق شاہ کے
ہاتھ مین کوڑا تھا وہ ناگن کوڑا ہوکر رہ گئی آفاق شاہ نے بدمست کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو نے
اسی حربہ کے لیے کہا تھا کہ خبردار ہو جانا اور اپنے کو بچانا واہ کیا خوب حربہ کیا تھا بس تیرا کمال
دیکھ لیا اُدھر وہ موذی یہ رنگ دیکھکر پیچ و تاب کھانے لگا تمام بدن سیاہ ہو گیا اس قدر خون
نے جوش کیا یون زہر اُگلنے لگا کہ اے آفاق معلوم ہوا کہ تو ساحر زبردست ہی تو سحر سے نہ

بچا

نہ قتل ہوگا اب مین تجھکو نیمچہ یا تلوار سے قتل کرونگا یہ کہکر اپنے اژدر کو بڑھایا وہ بل کھا کر چلا یہ دل مین پیچ و تاب کھاتا ہوا آتا ہی اُسکی تقریر کا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ او موذی آ تو سہی دیکھو مین کیسا تیرا بل نکالتا ہون جب تک تیرا سر کچلا نہ جائیگا اُس وقت تک یہ تیرا زہر اُگلنا نہ جائیگا تیری سرکوبی کو مین موجود ہون نیمچہ سے خواہ تلوار سے مقابلہ کر وہ موذی اُس تقریر کو سُنکے مثل مار سر دم بریدہ کے بل کھا کر قریب پہونچ ہی تو گیا تلوار راہ مین نیام سے نکال لی تھی آتے ہی سر آفاق شاہ پر وار کیا آفاق شاہ نے سپر پر روکا تلوار چلنے لگی اور آفاق شاہ خالی دیتے رہے جب کئی وار رد کر چکے تو کہا کہ اب تو تو اپنا حوصلہ نکال چکا اب مجکو وار کرنے دے سہ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی از دل فراموش کن * بدمست نے جواب دیا کہ مین خود کہنے والا تھا کہ اب تم وار کرو میری تو عین خوشی ہی یہ کہکر اُس نے ہاتھ روک لیا کہ آفاق شاہ نے وہی تلوار جو کہ اُنکے ہاتھ مین برہنہ تھی بلند کی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون بدمست نے جو دیکھا کہ آفاق شاہ نے تلوار علم کی اس نے سحر کیا کہ کئی سپرین سحر سے بن کر اس کے سر پر قائم ہوئین اُسپر اس نے اکتفا نہ کی ایک سپر اور قائم کی اُس کے نیچے اپنی تلوار رکھی بس اُدھر آفاق شاہ نے نعرہ کر کے اپنا وار کیا سب نے دیکھا کہ یا تو تلوار بالاے سپر چمکی تھی یا زیر شکم اژدر نمایان ہوئی زمین کو بوسہ دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس تلوار نے ابر سپر کو مثل قرص نیر کے کاٹا تمام سپرون کو قلم کر کے تلوار پر آئی تلوار کو قلم کر کے سر پر آئی سر کو دوپارہ کر کے صراحی گردن مین اُتری وہان سے صندوق سینہ کے قفل کو کھولتی ہوئی شکم مین آئی شکم کی خبر لیتی ہوئی راکب کو دو کر کے پشت اژدر پر پہونچی وہان سے جو گذری تو زمین کی خبر لی بس بدمست مع اژدر کے چار ٹکڑے ہوا اُسکا مرنا تھا کہ صداے گیر و دار بلند ہوئی تاریکی ہو گئی برق چمکنے لگی آندھی سیاہ اُٹھی برف باری ہوئی شعلے نکلے آگ برسی جب یہ سب علامتین برطرف ہو گئین صدا آئی کہ کشتی مرا نام من بدمست خون ریز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نہ رسیدیم یہ صدا آکر وہ سب آثار حشر و نشر برطرف ہوئے تو سب نے دیکھا کہ بدمست کے دو ٹکڑے پڑے ہین یکایک اُن دونون ٹکڑون سے ایک شعلہ پیدا ہوا وہ جا کر اُن جانورون کے مردون پر پڑا وہ جلنے لگے ادھر اُس لاش بدمست مین بھی آگ لگ گئی سب جل کر خاک ہو گئے ہوا چلی اُس ہوا نے سب راکھ کو ایک مقام پر جمع کیا یعنے اُن جانورون کی راکھ اور بدمست کی راکھ مل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اُڑ کر بالاے آسمان گیا اُس نے تین مرتبہ صداے ہیہات ہیہات دی اور کہا کہ افسوس بدمست خون ریز ہاتھوں سے آفاق شاہ کے قتل ہوے موت نے اس قدر مہلت بھی نہ دی کہ اپنے کو بچاتے اپنی شبیہ مثل آفاق شاہ کے قتل کراتے یہ کہکر اور صدا دے کر وہ جانور سیاہ رنگ طرف سمندریہ کے چلا گیا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے تو سرداران بدمست یہ سمجھے تھے کہ مثل آفاق شاہ کے ہمارے آقا نے بھی اپنی شبیہ کو قتل کرایا اس خیال سے حملہ در پے ہوے تھے جب اُس طائر نے خاک سے پیدا ہو کر وہ صدا دی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا آقا قتل ہوا اصل مین شبیہ نہین قتل ہوئی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بدمست نے گو قصد کیا تھا جب آفاق شاہ نے تلوار لگائی تھی مگر اسکی قضا آچکی تھی کیونکر اُسکا قصد پورا ہوتا کہ وہ خود تو بچ جاتا اور اپنی شبیہ قتل کرا دیتا جیسا کہ آفاق شاہ نے کیا تھا گو اسنے بھی یہی قصد کیا تھا کہ اب تو مین سپرین وغیرہ

قائم کر چکا ہون خود نکل جاؤن شبیہ کو قتل کراؤن یہ بھی خیال کرتا رہا وہان ملک الموت نے اپنا کام کر لیا ہاتھ قضا کا پڑ گیا صرصر قضا نے بدمست کے چراغ ہستی کو گل کر دیا بدمست یہ حسرت لے کر اپنے دل مین چلا گیا ایک امر یہان پر اور لائق تحریر ہے وہ یہ ہے کہ ان ساحرون مین بسبب سحر کے یہ قدرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے کو پوشیدہ کر لے اور اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر جس قدر سحر مین کمال زیادہ رکھتا ہوگا اُسی قدر جلد اپنے کو پوشیدہ کر سکتا ہے اور اپنی شبیہ کو قتل کرا سکتا ہے اور جس قدر سحر مین کم مہارت ہوگی اُسی قدر دیر مین ایسا ہوگا چونکہ آفاق شاہ ساحران زبردست و کاملین سے تھا ایک چشم زدن مین خود پنہان ہوگیا اور اپنی شبیہ کو قتل کرا دیا تھا بدمست ساحر زبردست نہ تھا نہ ایسا کامل تھا اُسکو عرصہ ہوا مارا گیا اِس امر کا لحاظ رہے ناظرین کو کہ یہ امر یعنی شبیہ کا قتل کرانا کوئی میرا ایجاد نہین ہے بلکہ اسکو طلسم ہوش ربا مین سابقین نے تحریر کیا ہے جیسے کہ افراسیاب نے طلسم نور افشان مین جب کہ خورشید روشن ضمیر کو طلسم سیاہ سے رہا کرنے گیا تھا جسکو کوکب نے قید کیا تھا اور افراسیاب سے وکوکب سے مقابلہ ہوا تھا اِس مقام پر افراسیاب نے اپنی شبیہ قتل کرائی تھی پس کوکب کو تو معلوم ہوا تھا کہ افراسیاب قتل ہوگیا اُس نے اُسی پردے مین طلسم کو فتح کر لیا تھا پس اُسی طریقے کو حقیر نے بھی بیان کیا ہے دوسرے یہ امر ناظرین پر ظاہر ہو کہ ساحر جو دھوکا کھاتے ہین اور یہ نہین خیال کرتے ہین کہ شبیہ قتل ہوئی یا اصل مین وہ خود قتل ہوا اُسکا سبب یہ ہے کہ جیسے اصلی ساحر کے مرنے مین علامتین سحر کی برپا ہوتی ہین بیر عمل مچاتے ہین ویسے ہی شبیہ کے بھی قتل ہونے مین ہوتا ہے گویا خود وہ ساحر قتل ہوا پس یہی امر دھوکا دیتا ہے یہ تو مین بیان کر چکا ہون کہ ساحرین اِس امر کی بسبب سحر کے قدرت ہے کہ وہ اپنی شبیہ کو قتل کرائے مگر اِس عمل مین محنت زیادہ کرنی ہوتی ہے بدین سبب ساحر اِس عمل پر محنت نہین کرتے ہین جو کاملین سے ہین وہ محنت کرتے ہین اِس عمل کو بھی ساحر کرتے ہین گو سحر جب بتایا جاتا ہے تو یہ بھی تعلیم کیا جاتا ہے اگر محنت کی تو وہ قبضہ مین ہو جاتا ہے اگر محنت نہین کی تو ساتھ مشکل کے دو ایک دن مین اِس سحر پر قبضہ ہوتا ہے پس اِس سبب سے چھوٹے ساحر اسکو عمل مین نہین لاتے ہین اور بڑے ساحر جو عمل مین نہین لاتے ہین اسکا سبب یہ ہے کہ ہم شبیہ کے قتل کرانے سے قوت کم ہو جاتی ہے بدین سبب کاملین مین سے بھی کوئی اِس کام کو نہین کرتا ہے ہان جہان ایسی ہی ضرورت ہوتی ہے وہان ایسی حرکت کی جاتی ہے پس یہ سبب ہے جو ہر ایک ساحر اسکو نہین کرتا ہے اور اِس سحر پر نہین عمل کرتا ہے یہ کوئی نہ کہے کہ جانتے نہین ہین یا جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو پھر کیون اپنے کو قتل کراتے ہین عیارون کے ہاتھ سے یا مقابلہ مین جا کر اپنی شبیہ کو کیون نہین قتل کراتے نہ آنے کا تو وہی جواب ہے کہ آتا سب کو ہے کوئی محنت کر کے حاصل کر لیتا ہے کوئی نہین اگر محنت کرے وہ بھی عمل مین لانے لگے اور اِس امر کا یہ جواب ہے کہ وہ شبیہ کو کیون نہین مقابلہ مین قتل کراتا یا عیارون سے تو یہ سبب ہے کہ مین ابھی لکھ چکا ہون کہ قوت کم ہو جاتی ہے اور بڑی مشکل پڑتی ہے پس ایسے امر کو ہر ایک بات پر عمل مین لانا مشکل ہے ہان جب کوئی ایسی ہی مہم ہو تو ایسا کیا جاتا ہے دوسرے یہ امر ہے کہ جب اِس عمل پر محنت کی جاتی ہے اسکے جو پیر ہین وہ صاحب عمل سے یہ اقرار کر لیتے ہین کہ ہم کو ہر مقام پر نہ طلب کرنا ہمہ وقت ہم سے کام نہ لینا جب ایسی ہی اشد ضرورت ہو اُس وقت ہم سے کام لینا بدین سبب اور بھی ساحر اِس عمل کو کام مین نہین لاتے ہین بلکہ اسکو بُرا جانتے ہین خیر اس سے تو کچھ غرض نہین ہے ۱۰

اپنے مطلب سے مطلب ہی پس جب سرداروں نے دیکھا کہ ہمارا آقا در اصل قتل ہوا ہی وہ جس قدر تھے سب حربہ سحر لیکر آفاق شاہ پر چلے آفاق شاہ نے سحر کرنا شروع کیا یہ حال جو زوجہ سنے آفاق شاہ کی اور منورہ سنے اور مریخ وغیرہ نے دیکھا سب کے سب ادھر سے چلے ایک ہی حملہ مین اُن سرداروں کے پانوُن اُٹھ گئے اِن ساحروں کے سحر کی تاب نہ لاسکے باقی ماندہ کوئی دس بیس فرار کر گئے سب سرداروں نے قصد کیا کہ تعاقب کرین آفاق شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی چلو کفار کے لشکر کا تو حال دیکھین کہ اُسکا کیا حال ہی کیونکہ آپ لوگ تو میرے مرنے کی خبر سُنکے ادھر چلے آئے ہون گے اُنکو اُسی حالت پر چھوڑ دیا ہوگا اُنھون نے جو مہلت پائی ہوگی اپنا بند وبست کیا ہوگا سرداروں نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ہم یہ تدبیر کر آئے تھے کہ ایک سحر ایسا ہر ایک پر کر آئے تھے کہ اُس سے بچنا اُنکا محال تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اچھا تشریف تو لے چلیے پس سب سردار اپنے اپنے سحر کو درست کر کے ہمراہ آفاق شاہ کے لشکر کفار پر چلے یہان تک کہ قریب لشکر کفار کے پہونچے صدائین ساحرون کے مرنے کی آرہی تھین پس آفاق شاہ وغیرہ نے یہ صدائین سُنکے خیال کیا کہ ابھی کفار زندہ ہین لشکر مین پس ہر ایک نے پھر ایک ایک سحر کیا کہ جس سے پھر بازار مرگ گرم ہوا کفار مر مر کے واصل جہنم ہونے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصہ مین اُن لوگون نے کل لشکر کا خاتمہ کر دیا خاتمہ پہلے ہی ہو چکا تھا مگر جو کچھ باقی تھا وہ اب تمام ہو گیا جو اُس معرکہ سے بچ کر نکل گیا جو کہ بیرون لشکر ہو گیا وہ بچا اور جو لشکر مین رہا اُسکا تو خاتمہ ہوا جب سب لشکر تباہ ہو چکا اور ایک زندہ نہ رہا تو ان لوگون نے سحر سے دریافت کیا کہ اس لشکر مین کوئی زندہ تو نہین رہا معلوم ہوا کہ کوئی نہین رہا سب جل کر خاک ہو گئے اُس وقت سب نے مل کر سجدۂ شکر بدرگاہ بے نیاز کیا دعا مانگی دعا مانگ کر سحر کیا کہ ایک ہوا ایسی چلی کہ جس نے ہر ایک کے قلب کو تازہ کر دیا پس سب سرداروں نے سحر کیا کہ وہ جو آگ لگی ہوئی تھی اُسکو سحر سے برطرف کیا میدان صاف ہوا دیکھا کہ ہزارون مقام پر خاک کے انبار رہین بہت سے مقام پر کفار پڑے ہوے سسک رہے ہین مگر سر سے پانون تک آبلہ ہین یہ حال دیکھکر آفاق شاہ نے سحر کیا کہ چند جانور پیدا ہوے وہ جو پڑے ہوے تھے اُنکو اُٹھا اُٹھا کر لے گئے اب وہان سوا راکھ کے یا زر وزیور کے کوئی چیز اُس قسم کی مثل پارچہ یا انسان سے نہ تھی خیمہ جل گئے تھے کپڑے سب سوختہ ہو گئے تھے جب انسان جل گئے تو ان اشیا کی کیا ہستی ہی بس آفاق شاہ نے وہ سب مال وزر دیکھکر سردارون سے کہا کہ بسم اللہ اس سب کو آپ لوگ اپنے تصرف مین لائیں اُنھون نے کہا کہ ہم کو ضرورت نہین آپ کی مہربانی سے اور خدا کی قدرت سے بہت کچھ ہمارے پاس ہی ہمکو کسی شے کی ضرورت نہین ہی یہ جو سب نے کہا آفاق شاہ نے سحر کیا کہ بہت سے پتلے پیدا ہوے اُن سے کہا کہ تم یہ سب مال وزر اُٹھا لے جاؤ اور اسکو امانت رکھنا جب ہم تم سے طلب کرین ہمارے پاس لے آنا وہ پتلے سب مال وزر اُٹھا کر لے گئے اُس کے بعد آفاق شاہ نے سحر کیا کہ ہوا چلی وہ جو اسباب خاک جلی ہوئی جو کہ پڑی تھی اُڑا لے گئی میدان صاف ہو گیا آفاق شاہ نے مریخ سے کہا کہ اے مریخ اب تمھاری کیا مرضی ہی کہ اب یہان سے لشکر کو لے چلین یا یہ شب اسی مقام پر بسر کرین کیونکہ اس معرکہ مین سب دن تو تمام ہو گیا اگر تخت سحر پر بھی سوار ہو کر چلین گے تو تھوڑی دور جائین گے کہ رات ہو جائے گی کہین ایسا نہ ہو کہ پھر راہ فراموش کر جائین تو بڑی خرابی ہو مریخ

سنے کہا کہ ای آفاق شاہ میری تو یہ راے ہی کہ یہان سے چلو بس جس مقام پر شام ہو جائے
اُسی مقام پر ٹھہر جاؤ بس جس قدر راہ اس وقت طی ہو جائے وہی بہتر ہی کل صبح کو اُسی قدر مسافت
کم ہو گی آفاق سنے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت درست ہی بس اُس وقت سب نے اس راے
کو پسند کیا ہر ایک نے تخت سحر تیار کیا راوی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سب نے مل کر غزالان
کو ہوشیار کیا تھا اُس کے بھی مرہم کا پھاہا لگایا تھا سر کو باندھ دیا تھا وہ بھی ہمراہ ہی تخت سحر پر
سب سوار ہو کر چلے آفاق شاہ مع اپنی زوجہ کے تخت پر سوار تھا کہ اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ
تمھنے تو آج مجکو بہت پریشان کیا مین نے تو اپنی جان دی ہوتی اگر یہ لڑکی نہ آ جاتی مین نے جب
تمھاری لاش دیکھی اپنے کو تخت پر سے گرا دیا چونکہ تخت بہت بلند تھا اگر زمین پر گرتی تو استخوان
چورہ ہو جاتے مجھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ گذرا تھا آفاق شاہ نے کہا کہ اب جب ایک مقام پر
اطمینان سے بیٹھونگا تو بیان کرونگا زوجہ اُسکی خاموش ہو رہی راوی نے بیان کیا کہ آفاق
شاہ نے اپنی ہم شبیہ کی لاش کو دفن کر دیا تھا اُسی مقام پر اب راوی کہتا ہی کہ یہ لوگ
چلے آتے ہین یہان تک کہ کوئی چار کوس آئے تھے کہ ایک سبزہ زار ملا اور ایک بہت عمدہ پُر صفا پہاڑ
نظر آیا اُس سبزہ زار مین ایک چشمہ بھی آب مصفا کا تھا رات بھی ہو گئی تھی آفاق شاہ نے
مریخ سے کہا کہ اب اسی مقام پر شب بسر کرو مریخ نے کہا کہ اچھا غرض کہ تخت ہوا سے زمین پر لائے
بلندی پہاڑ پر آکر پہلے خوب سیر کی اُس کے بعد سحر سے ایک خیمہ تیار کیا اُسمین سب جا کر بیٹھے وہ
فرش وغیرہ سے خوب آراستہ تھا ہر ایک اپنے قرینہ سے بیٹھا اب باتین ہونے لگین مریخ نے
آفاق شاہ سے دریافت کیا آفاق شاہ نے کل حال جو کہ مقابلہ کا تحریر ہو چکا ہی اول سے
آخر تک بیان کیا اپنی شبیہ کا قتل کرانا اور اپنے مقام پر جا کر کہ جہان سحر اسنے تعلیم پایا ہی اور اسکا
جو کا بھی اپنے کو درست کرنا اور پیرون کا سب حال کہنے آگاہ کرنا اسکا بصورت مذکورۂ بالا آنا بیان
کیا اب سب کو پوری کیفیت معلوم ہوئی زوجہ آفاق نے اپنا حال بیان کیا پھر تو ہر سردار نے
اپنی اپنی کیفیت بیان کی سب خوش ہوے شکر خدا کا بجا لائے چونکہ تھکے ہوے تھے بعد تھوڑی دیر کے
ہر ایک نے کھانا کھایا کیونکہ جب اُس مقام سے چلنے لگے تھے تو کچھ بند و بست کر لیا تھا طعام وغیرہ سے
فراغت کر کے ہر ایک آرام پذیر ہوا یہان تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوے حوائج ضروری سے فراغت
کر کے اور تخت سحر تیار کر کے اُسپر سوار ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے اُنکا حال اب آیندہ تحریر ہوگا
اور ہر ایک اپنی حالت روبرو صاحبقران کے بیان کریگا

اب تتمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی

راوی کہتا ہی کہ جب عیار وغیرہ لشکر مین آ چلے اور صاحبقران ہر ایک کے آنے سے خوش ہوے
حال عیاری کا دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا تھا کہ ہماری عیاری کا حال جب سردار آ لینگے پس
اُسوقت ہم حال عرض بھی کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور کہا کہ اُسوقت ہم ہر ایک کو انعام
و خلعت بھی دینگے سب نے عرض کیا جو آپکی مرضی پس صاحبقران نے جو سردار کہ نہین آئے تھے اُنکا
انتظار دو پہر رات تک کیا کہ جس طور سے عیار آئے ہین شاید وہ بھی آ جائین جب زلف لیلاے شب تا کمر
پہونچی تو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ سردار اسوقت تک تو نہین آئے اُنکی نہ معلوم راہ مین کیا گذری جو وہ نہین آئے

دا

خیر صبح کو دیکھا جائے گا اگر صبح کو بھی نہ آئے تو کوئی تدارک کیا جائے گا یہ فرما کر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور اب تشریف محل میں لے جائیں بادشاہ یہ سُنکے اُٹھے صاحبقران بھی اُٹھے دونوں صاحب ناموس میں تشریف لے گئے سب سردار بھی اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمہ میں آئے لشکر میں ہر طرف خوشی مچی ہوئی ہے جاگ ہو رہی ہے نوبتیں خوشی کی بج رہی ہیں وہ رات نہ معلوم ہوتی تھی بلکہ شب قدر معلوم ہوتی تھی کسی خیمہ سے نماز کی صدا آرہی تھی کوئی دعا کر رہا تھا کوئی شکر اپنے خالق کا ادا کر رہا تھا کہیں گانا ہو رہا تھا غرض سب اپنے اپنے مقام پر خوش تھے یہاں جو بادشاہ و صاحبقران محل میں تشریف لائے سب خواتین محل میں بیٹھیں ہر ادنا و اعلےٰ انتظار میں صاحبقران و بادشاہ کے سوا یا نہ تھا صدقہ وغیرہ تیار رکھے تھے صحنک ہو چکی تھی کونڈے بھی ہو چکے تھے چند چیزیں باقی تھیں کہ جن پر خود صاحبقران و بادشاہ نذر دیتے تھے جیسے فا دہان محل نے صدا بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب خوش ہو گئے کہ بادشاہ و صاحبقران تشریف لائے سب برائے تعظیم تا در آئے استقبال کر کے لے گئے پہلے اس مقام پر لائے کہ جہاں منت و مراد کے کونڈے وغیرہ رکھے ہوئے تھے صاحبقران و بادشاہ سے نذر دلائی صاحبقران و بادشاہ بہت پہلے پہلے انکار کیا مگر مستورات کب مانتی ہیں آخر کو نذر دینا پڑی وہاں سے ایوان میں تشریف لائے اہل محل آکر مبارکباد دینے لگے اُنکو انعام ملنے لگا یہاں تک کہ اسی کاروبار میں صبح ہو گئی بادشاہ باہر تشریف لائے صاحبقران بھی تشریف لا کر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ سے قبل سب سردار آ چکے تھے سب عیار حاضر تھے صرف اُنھیں چند سرداروں کی کمی تھی باقی دربار سرداروں سے آراستہ تھا جب سب سردار آ چکے اور دربار آراستہ ہو چکا صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہم کو یقین تھا کہ شب کو وہ لوگ آ جائیں گے مگر معلوم ہوتا ہے کہ شب کو بھی نہیں آئے اگر آتے تو ضرور دربار میں آتے سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد فرمایا خداوندا وہ لوگ تو ایسے نہ تھے کہ کسی مقام پر ٹھہر جاتے کوئی نہ کوئی بلا میں مبتلا ہو گئے اگر حکم ہو اُنکی خبر کے دریافت کرنے کے لیے عیار روانہ فرمائے جائیں یہ جو اہل دربار نے عرض کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ سرداروں کی خبر کے لیے ہرکارے روانہ کر دو تاکہ اُنکی خبر معلوم ہو اگر کسی بلا میں مبتلا ہو گئے ہوں تو اُنکی رہائی کی فکر کی جائے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب میں ہرکارے روانہ کر کے اُنکی خبر منگاتا ہوں آپ کو اُن کے حال سے آگاہ کرتا ہوں یہ کہکر خواجہ نے ہرکاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم لوگ بہت جلد لشکر سے نکل کر دس دس پندرہ پندرہ کوس کی خبر لاؤ کہ اس حوالی میں کوئی قصبہ یا گاؤں تو نہیں ہے اور وہاں تو یہ سردار نہیں ہیں اگر معلوم ہو جائے کہ ہیں تو پھر یہ دریافت کرنا کہ کس مقام پر ہیں اور کس کام میں ہیں آیا کسی بلا میں تو نہیں مبتلا ہیں یہ جو حکم خواجہ نے ہرکاروں کو دیا وہ اُسی وقت مجرا کر کے بارگاہ سے باہر آئے اور سب سامان سے درست ہو کر برائے خبر روانہ ہوئے ابھی ہرکاروں نے نصف لشکر نہ طے کیا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر میں غل ہوا کہ وہ سردار بھی آگئے جو کہ غائب تھے جنکی فکر صاحبقران کو بہت تھی یہ جو غل ہرکاروں نے سُنا کہ کچھ غل لشکر میں ہو رہا ہے کہ آگئے آگئے انھوں نے خیال کیا کہ چل کر دیکھنا چاہیے کہ یہ غل کیسا ہے کیا کسی طرف سے کفار نے روز خون لشکر پر مارا بس یہ ہرکارے اپنے دل میں خیال کر کے واپس آئے قریب بارگاہ جو پہونچے تو زیادہ غل پایا اور ایک مقام پر بہت سے لوگوں کا مجمع دیکھا یہ جو اُس مقام پر آئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سردار کھڑے ہوئے ہیں کہ جنکی تلاش کے لیے ہم روانہ کیے گئے تھے ہرکارے بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ تو بہت تڑکے تخت ہائے سحر پر سوار ہو کر چل چکے تھے ایک پہر دن آیا ہوگا کہ یہ لوگ لشکر میں آکر پہونچے چونکہ واقف تھے کہ یہ وقت دربار کا ہے سب قریب

در بار آکر اُترے اہل لشکر نے جو دیکھا تو خوش ہو کر غل مچایا اُن کے ملازم وغیرہ یہ خبر سُنکے دوڑ آئے اب
اُنکو راہ نہین ملتی ہی کہ بارگاہ مین جائین وہ سب سے کہتے ہین کہ راہ دو بارگاہ مین جائین اہل لشکر و
ملازم وغیرہ کہتے ہین یہ تو فرمائیے کہ آپ لوگ کہان تشریف فرما تھے ہم سب تو بہت پریشان تھے وہ جواب
دیتے ہین کہ صاحبقران سے مل آئین اُنکی خدمت مین ہو آئین تو بیان کرین سردار تو یہ تقریر کر رہے ہین
وہ لوگ جانے نہین دیتے ہین یہ تو یہان رُکے ہوے ہین ہرکارون نے جو انکو دیکھا بس فوراً وہان
سے بارگاہ مین آئے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگے کہ آپ کی عمر دراز ہو ترقیِ
ستارۂ اوج و اقبال ہو ہم خبر خوش لے کر حاضر ہوے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو ہم
نے تم کو بہ ایں خبر سرداران روانہ کیا تھا تم اُنکی بھی کچھ خبر لائے یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیان
کرتے ہین یہ کہکر عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار آگئے حاضر خدمت ہوتے ہین بیرون بارگاہ ہین سب
اہل لشکر نے روک لیا ہی راہ نہین ملتی ہی کہ حاضر خدمت ہون یہ کہکر سب اپنی کیفیت بیان کی صاحبقران
نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جائے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا ہرکارے مجرا کرکے مجراگاہ پر پہنچے اور
بعد ازان نے خزانہ سے لاکر روپیہ اُنکو دیا اُدھر سردارون نے اہل لشکر سے عقب گذاری پائی اور داخل
بارگاہ ہوے سب اہل دربار دیکھکر خوش ہوگئے ان سب نے مجراگاہ پر سے بادشاہ و صاحبقران
کو مجرا کیا اُسکے بعد قدم بوسی حاصل کی اور سب اہل دربار سے ملے بعدہ اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب
اہل دربار نے دیکھا کہ ملکہ آئینہ اندام و غزالان کے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہی جب کُل سردار
جوکہ ابھی حاضر ہوے تھے بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون کو
عرصہ کہان رہا خیر تو ہی سیر ہوتے تھے یا التوا سے کسی سبب سے چلے گئے تھے سب آگئے باوجود سے کہ
یہ لوگ آپ سے بعد رہا ہوے اُسیر آگئے اور آپ پرسون رہا ہوے اور آج اسوقت آئے اسکا کیا سبب
ہی کچھ تو بیان فرمائیے اور ملکہ آئینہ اندام و غزالان یہ تو بیان کرو کہ یہ تمہارے سر مین کیا کوئی زخم لگا
جو سر مین پٹی بندھی ہوئی ہی کیا کسی مقام پر مقابلہ ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان زخم لگے اور
مقابلہ ہوا اور بفضل خدا از حضور صاحب اقبال ہمسے آپ کے غلام ظفریاب ہوے کفار مارے گئے یہ سُنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کس مقام پر مقابلہ ہوا اور کس سے ہوا اُنھون نے عرض
کیا کہ ہم عرض کرتے تھے اتنے مین آفاق نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اگر غلام کو اجازت ہو تو غلام عرض کرے
[illegible] غلام کو معلوم ہی پھر اُسکے بعد جو جو گذرا ہی وہ عرض کرے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو تب
آفاق نے [illegible] ابتدا سے حال شروع کیا عیاری برق ثانی کی سب کا رہا کرنا اور لشکر کو تباہ کرکے نکل جانا راہ
مین [illegible] کے قریب پہونچنا صبح کو سب سے صلاح کرکے شہر مین جاکر سب اہل لشکر کو سلمان کرنا
اور سب اہل شہر کو سلمان کرنے کے اپنا سب سردارون کو لے کر وہان سے روانہ ہونا راہ مین لشکر
[illegible] ملنا کہ [illegible] شہر کی تباہی کو جاتا تھا بس سب سے صلاح کرکے لشکر بدمست پر گرنا لشکر کو
تباہ کرنا ہر ایک سردار کا ایک طرف جاکر گرنا لشکر کا غارت ہونا اُسی حالت مین بدمست کا لشکر سے
نکل کر برائے مقابلہ طلب کرنا اپنا اپنی زوجہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر جانا اور اُس سے مقابلہ کرنا اُسکے سحر کو
رد کرکے اپنا سحر کرنا رد و بدل ہونا بدمست کا سحر کرنا اپنا اپنی زوجہ کو قتل کرانا اور خود نکل جانا اپنا اپنے خیمہ
مین جاکر جہان یہ سحر کو جگاتا تھا ہم کو درست کرنا بیرون کا خبر دینا کیونکہ یہ چند بیر مقرر کیا تھا کہ جو حال یہان
گذرے اُس حال سے ہم کو آگاہ کرنا وہ دم بدم کی خبر دیتے تھے بس اُس نے سب حال سُنکے اور اسباب

سے درست ہو کر اُس مقام سے روانہ ہوا اے خداوند یہان جو میرے مرنے کی صدا بلند ہوئی ان سب صاحبون نے اور آپ کی کنیز نے سُنی بیقرار ہو کر اپنے مقام سے چلا آپ کی کنیز کا بیان ہے کہ مین نے وہان پر آ کر دیکھا کہ تمھارا لاشہ پڑا ہوا ہے اور بدمست کھڑا جھوم رہا ہے مجکو تاب نہ رہی مین نے اپنے کو تخت سحر پر سے گرا دیا کہ آپ کی دوسری لونڈی منورہ بھی چل چکی تھی وہ اُس وقت اُس مقام پر رفیقہ زمین کو توڑ کر نکلی کہ جب یہ غلطان و پیچان چلی آتی تھی اُس نے روکا یہ کہکر آفاق نے کل تقریر جو بدمست سے اور آئینہ اندام سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ مقابلہ ہوا اور آپ کی کنیز زخمی ہوئی اُس نے قصد ہلاک کرنے کا کیا کہ منورہ حائل ہوئی اُس نے اس سے بھی قصد مقابلہ کیا کہ بدمست کے سردار آ کر پہونچے یہ پریشان ہوئی دعا کی ملکہ غزالان پہونچین انھون نے مقابلہ کیا وہ بھی اُس مرتد کے ہاتھ سے زخمی ہوئین بس یہ غلام آ کر پہونچا بھائی مریخ آفتاب علم نے اُس سے مقابلہ کا قصد کیا تھا کہ مین نے آ کر مقابلہ کیا آپ کے اقبال سے اُسکو قتل کیا اُسکے لشکر کو تباہ کیا چونکہ اس معرکہ مین رات ہو گئی تھی ایک صحرا مین شب بسر کی جب صبح ہوئی ادھر کو روانہ ہوئے حاضر خدمت ہو کر شرف ملازمت حاصل کی حضور اپنی کیفیت مزاج سے آگاہ فرمائین اور یہ ارشاد کرین کہ الیوان نے طبل جنگ تو نہین بجوایا صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے یہ نہ بیان کیا کہ یہ سوار کیونکر اُس مقام پر پہونچے کیونکہ یہ متفرق ہو گئے تھے آفاق نے عرض کیا کہ یہ امر مجکو نہین معلوم مین نے آپ کی لونڈی سے اسی قدر سُنا تھا اور مجکو میرے سحر نے بھی اسی قدر خبر دی ان سب صاحبون سے دریافت فرمایئے صاحبقران نے اُنکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ بیان کرو کہ تم کیونکر اُس مقام پر آئے ہر ایک نے بیان کیا کہ جب ہم لشکر پر گرے اور لشکر کو تباہ کرنے لگے تمام لشکر غارت ہونے لگا ہم سحر کر رہے تھے کہ ہمارے کان مین صدا آئی کہ کشتی مرا نام من آفاق شاہ بود بس ہم یہ سنتے ہی گھبرائے اور ایک ایک سحر لشکر پر کر کے ادھر کو چلے اُس وقت ہر ایک آ کر پہونچا کہ جب غزالان سے اور بدمست سے تقریر ہو رہی تھی اور آفاق شاہ کی لاش پڑی تھی ہم کو لاش دیکھکر بہت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتے تھے ہم سب کے سامنے غزالان زخمی ہوئین ہم سب نے قصد کیا تھا کہ ہر ایک دفعہ کر کے مقابلہ کرے مگر مریخ نے منع کیا خود برائے مقابلہ نکلنے کا قصد کیا تھا کہ آفاق شاہ آ پہونچے ہمارا یہ حال ہے جو عرض کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُن سب سردارون سے صاحبقران نے اپنی کیفیت بیان فرمائی کہ یہ واقعہ یہان گذرا خواجہ نے عیاری کر کے ہم سب کی جان بچائی یہ فرما کر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم اپنی عیاری بیان کرو کہ تم نے کیا عیاری الیوان پر کی اور اُسکو کیا کیا خواجہ نے کہا کہ پہلے سب عیار اپنی اپنی حالت بیان کرین اُسکے بعد مین بیان کرونگا یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے عیارون سے دریافت کیا برق نے اپنی عیاری ابتدا سے بیان کی اور اپنا اُس تلاطم سے نکل کر بھاگنا اور ایک پہاڑ پر سے اُٹھ جانا اور اپنے کو خواجہ کے پاس پانا اور وہان سے لشکر کی طرف چلنا عرض کیا قران ثالث نے اپنی عیاری اور سب کیفیت بیان کی سب اہل دربار نے دونون کی عیاریان سُنکے برق و قران کی بہت تعریف کی ہر ایک نے انعام دیا بادشاہ و صاحبقران نے دونون کو خلعت مرحمت فرمائے اُسکے بعد ہر ایک عیار نے اپنی اپنی حالت عرض کی یہ لوگ جو ہر طرف اُڑا اُڑا کر گئے تھے کوئی لشکر سے کوئی صحرا سے کوئی پہاڑ پر سے انھون نے کوئی عیاری نہین کی تھی جیسا کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکا ہے مگر سب کو انعام ملا بعد اُن سب کے خواجہ نے اپنی کل کیفیت عیاری کی ابتدا سے بیان کی ہر ایک مقام پر سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران تعریف فرماتے تھے یہان تک

کر خواجہ نے ایوان کا اسیر کرنا اور اپنا بارگاہ سے مع منڈھی کے جانا راہ مین دشت فرحت افزا مین پہونچنا
اُس ساحر سے مقابلہ ہونا جو کہ اُس دشت کا محافظ تھا اُسپر عیاری کرنا اور اُسکو قتل کرنا سب عیارون کو
زنبیل سے نکال کر اُنکو ہوشیار کرکے کہنا کہ تم لوگ جاؤ اُنکے جانے کے بعد ایوان کو زنبیل سے نکال لینا اور
ہوشیار کرکے اُسکو مسلمان کرنا اُسکا خود دریائے ہر مٹانا سب کو رہا کرنا اور اُسکا قول و قرار باہم قسم
ہونا اُسکا ان سب کو رہا کرکے طرف اپنے مکان کے جانا ادھر کو مع سردارون کے آنا ابتدا سے کل حال
جو کہ جلد دوم مین اور اس جلد کے اول مین تحریر ہوا ہے سب بیان کیا بہت تعریف ہوئی ہر ایک نے حالت
وجد مین آکر اور خوش ہوکر اپنی لیاقت کے موافق خواجہ کو زر و جواہر دیا خواجہ بہت خوش ہوے
صاحبقران و بادشاہ نے بھی خواجہ کو بہت زر و جواہر دیا اور خلعت گران قیمت اور جو کچھ خواجہ
نے بیان کیا کہ میرا صرف ہوا ہے اور بیہ کر گیا ہے سب دیا اُس دن خواجہ نے کئی کرور روپیہ لیکر اور
زنبیل مین رکھکر بہت خوش ہوے خواتین محل نے بھی خواجہ کے واسطے اور سب عیارون کے لیے انعام
بھیجا ہر ایک عیار مالدار ہو گیا جب سب کو انعام وغیرہ مرحمت ہو چکا اُس وقت بادشاہ نے
صاحبقران سے فرمایا کہ مین ایک جشن شاہانہ اس خوشی کا آراستہ کرونگا اور سب اہل لشکر و سردارون
کی دعوت کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے بس اُسی وقت بادشاہ نے سامان جشن
کا حکم فرمایا سامان ہونے لگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سب اہل
لشکر کو آگاہ کیا گیا کہ سب کی سات روز تک بادشاہ نے دعوت کی ہے بارگاہین آراستہ ہونے
لگین بازارین بھی جانے لگین طائفہ اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے نعمت کا سامان ہونے لگا
جہان جہان اس جشن خوشی کی خبر پہونچی اُس اُس مقام سے لوگ براے تماشہ چلے طلب کیے بھی چلے دس
کوس پانچ کوس لوگ اُس لشکر مین آکر جمع ہوے آتشبازی کی تیاری ہونے لگی بس وہ سامان کیا گیا کہ
شاید کبھی کسی بادشاہ نے کیا ہوگا بارگاہ شاہی وغیرہ ایسی آراستہ کی گئین کہ جنکی تعریف نہین
ہوسکتی ہے سب اہل لشکر کو نئی نئی وردیان دی گئین ملازمین لشکر کو زر مرحمت ہوے در خزانہ وا
کیا گیا غربا و مساکین کو روپیہ تقسیم ہونے لگا ہر ایک سردار و اہل لشکر و افسر کو حکم شاہی ہوا کہ سب اپنے
اپنے خیمون مین بزم عشرت آراستہ کرین جس چیز کی ضرورت ہو سرکار سے لین جس قدر روپیہ کی حاجت
ہو خزانہ شاہی سے لین ہر طرف اہل لشکر مین چہل پہل ہوگئی نوبت خانہ آراستہ کیے گئے بازارین
دو رویہ آراستہ ہوئین آئینہ بندی کی گئی بارگاہ شاہی سے لیکر تا حد لشکر دونون جانب ٹٹیان روشنی
کی لگائی گئین اُنپر گیلاس چڑھائے گئے ہر سردار کے خیمہ کی طرف راستہ بنایا گیا بارگاہ سے لیکر
ہر افسر و سردار کے خیمہ تک روشنی ہونے کا سامان کیا گیا اہل لشکر نئی نئی وردیان پہنے ہوے پھر رہے
ہین ایک ایسا سمان ہو گیا ہے کہ پیر فلک نے بھی باین پیرانہ سالی نہ دیکھا ہوگا جشن جمشیدی کی کوئی اصل
اُس بزم عشرت کے روبرو نہ ہوگی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا تمام لشکر مین روشنی کی گئی روز روشن
سے زیادہ اس شب کو لشکر مین روشنی تھی جو کوئی دور سے دیکھتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ آگ
لگی ہوئی ہے شاہ انجم نے بارگاہ نیلی مین بزم عشرت آراستہ کی شاہ خاور طرف اپنے عشرت کدہ
کے روانہ ہوا یعنے شام ہوگئی ماہتاب بصد آب و تاب فلک زمردین پر جلوہ فرما ہوا منجم فلک
نے اپنا سامان درست کیا کہ ترانہ شب شروع کرون جب شام ہوگئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی
بارگاہون مین بھی خوب روشنی ہوئی ہر ایک لشکری کے بستر پر باورچی خانہ شاہی سے طعام لذیذ روانہ کیا گیا

سرداروں کے خیمون مین بھی طعام لذیذ کے خوان کشتیون سے کسیے ہوئے چوبدار ہمراہ کوسے دار پگڑیان باندھے خوان
فرودرون کے سر پر اس تزک سے داروغۂ باورچی خانہ نے روانہ کیے جس مرتبہ کا جو سردار تھا اُس سامان سے جب
سب لشکر کو طعام پہونچ چکا اور سب فراغت کر چکے بس سب کے سب لباس نفیس پہن پہن کر طرف بارگاہ کے روانہ
ہوئے ادھر ہر گلی کوچہ مین گانا ہونے لگا کسی مقام پر پیپڑا ہو رہا تھا کہین حافظ کی سبھا تھی کہین پرھانڈ گا رہے تھے
کہین کوئی رنڈی ناچ رہی تھی کہین خیال ہو رہا تھا کسی مقام پر بھورک بج رہی تھی کوئی شوخ ادا ٹھمری گا رہی تھی
کوئی غزل عاشقانہ غرض کہ ایک عجب طرح کا سما تھا کہین نقال نقلین کر رہے تھے لشکر مین تو یہ رنگ تھا اُدھر
داروغۂ بارگاہ نے بادشاہ و صاحبقران سے عرض کیا کہ بزم عشرت آراستہ ہی حضور تشریف لے چلین بس بادشاہ
و صاحبقران تشریف لائے ظل اللہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران فلک بارگاہ اپنے دنگل شوکت پر
رونق افروز ہوئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہو کر بزم مین اہل بزم کو بادہ ناب سے مسرور
کرین راوی نے بیان کیا ہی کہ سب سردار اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوئے ہین حاضر دربار ہین یہ حکم جو فرمایا داروغہ
مے خانہ فوراً کشتیان طیار کر کے اور ساقیان حور لقا کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا بحکم بادشاہ ساغر لبریز کر کے پلانا شروع کیا
صاحبقران و بادشاہ و دیگر ہمراہیان صاحبقران نے ماء اللحم نوش فرمایا سب اہل محفل کو ساقی سیراب کر چکے اسوقت حکم شاہی
صادر ہوا کہ داروغۂ ارباب نشاط سے کہا جائے کہ وہ طائفے روانہ کرے چوبدارون نے یہ حکم قضا شیم داروغۂ ارباب
نشاط کو پہونچایا وہ فوراً ایک مطربہ حور لقا نازک ادا کو لیکر حاضر بزم عشرت ہوا مجرا گاہ پر اسنے مجرا ادا کیا اُس حور
لقا نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکی پیاری پیاری صورت دیکھکر ہر ایک کا دل مائل ہوا اُسنے سامنے آکر عجب
ناز و ادا سے سب اہل محفل کو دیکھا کہ سب کے دل پائمال ہو گئے اُدھر سازندون نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ
پڑی سارنگی کی صدا بلند ہوئی مجیرا بجنے لگا اُس پری پیکر نے گت شروع کی اس طریقہ سے ناچی کہ اہل محفل کو
بے گت کر دیا جب توڑا لیتی تھی ہر ایک کا دل پائمال ہو جاتا تھا عجب عجب ناز و ادا سے ناچی کہ جس کی
اوپر مطربہ فلک کو بھی رشک ہوا مشتری فلک ہمہ تن اُسکے ناچنے کے اوپر ذیفتہ ہو گئی گت ناچ چلے اسنے یہ غزل شروع کی غزل

اسکے ہاتھون مین دشت رسوا رہا
قیس سان میرا بھی اک چرچا رہا
دیکھیے کب سر قلم کرتا ہی یار
پاٹ دامن کا مرے دریا رہا
شمع رو کو بزم مین مین دیکھ کر
جب نہ قابو مین دل شیدا رہا
مثل گردون جستجوئے یار مین
زیست بھر عالم مین مین رسوا رہا

دل جو تیری زلف پر شیدا رہا
ہجر مین جب تک کہ مین روتا رہا
روز جاتا نازون مین یہ چرچا رہا
چاک کیجیے دامن صبر و شکیب
گرد پھرتا مثل پروانہ رہا
دل مرا اک شمع رو کے ہجر مین
دربدر مین رات دن پھرتا رہا

مثل لیلی جو ترا شیدا رہا
ابر باران منفعل ہوتا رہا
ہجر مین رونے سے ای دریائے حسن
ایک مدت دل مین یہ سودا رہا
غیرت مجنون ملا ہم کو خطاب
رات دن پروانہ سان جلتا رہا
اس دل وحشی کے باعث ای ہدف

یہ غزل جو اُسنے تتا تلا کر گائی تمام اہل محفل ساکت ہو کر رہگئے سمان
بندھ گیا ہر ایک عالم سکوت مین بیٹھا تھا یہ عالم تھا کسی کے لب پر آہ تھی کسی کے آنکھ سے آنسو روان
تھے کوئی اُف کر رہا تھا اُسکو انعام دیا گیا وہ مجرا بجا لا کر گئی دوسرا طائفہ حاضر ہوا سازندون نے ساز
ملایا اُسنے گت شروع کی بعد اُسکے غزل شروع کی جب یہ مطربہ بھی اہل محفل کے دل پائمال کر چکی انعام
کثیر پا کر رخصت ہوئی بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان طیار ہی بادشاہ و صاحبقران مع چند سرداران
عزیزان و کل عزیزون کے تشریف لائے نعمت خانہ مین خاصہ نوش فرمایا بعد تناول طعام باہر تشریف
لا کر آتشبازی کی سیر کی بعد اُسکے پھر بزم عشرت مین تشریف لے گئے ناچ و گانا شروع ہوا اب راوی

صاحبقران و بادشاہ و کل لشکر اسلام کو مصروف بزم عشرت رکھتا ہی اور کچھ حال لشکر کفار و سمندر شاہ و ایوان کا تحریر کرتا ہی بعدہ پھر صاحبقران کا حال تحریر ہوگا

اب سمندر شاہ وغیرہ کے حال مین قلم فرسائی ہوتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ بارگاہ گرداب سے چلا گیا گرداب نے بعد جانے سمندر شاہ کے چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ کیے تھے اور حکم دیا تھا کہ جو واقعہ وہان گذرے ہم سے آکر بیان کرنا خود دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا تھا وہ ہرکارے جو وہان سے روانہ ہوئے تھے اُنھون نے بہت کوشش کی مگر بسبب دریاے سحر کے اُس پار نہ جا سکتے تھے اُسی صحرا مین ٹھہر رہے تھے جب ایوان نے دریا شا پایا تو یہ ہرکارے سب سے پہلے روانہ ہوئے اور انکو یہ یقین ہوا کہ خواجہ نے ایوان کو قتل کیا یہ ایسے اپنے خیال کرتے ہوئے داخل لشکر اسلام ہوئے تھے لشکر مین تلاطم دیکھا تھا یہ بھی بارگاہ مین گئے صاحبقران نے جو صحت پائی اور جو کچھ کہ تدارک کیے گئے سب اِنکے روبرو ہوئے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے ایک طرف کھڑے تھے سب واقعہ دیکھ رہے تھے جب صاحبقران بخوبی اچھے ہوگئے اور مسند پر متمکن ہوئے تھے بادشاہ نے خیر ہونے کا نوبیوں کے حکم فرمایا تھا نوبتین بجنے لگین تھین وہان گرداب شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا سہ پہر کا وقت تھا دربار خاص تھا کہ انکے بھی کان مین نوبتوں کی صدا آئی اُنھون نے گھبراکے اہل دربار سے کہا کہ یہ نوبتوں کی صدا کہان سے آرہی ہی کیا واقعہ ہی کہ نوبت کی بھی صدا آئی اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ صدا تو لشکر اسلام کی طرف سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی گرداب شاہ نے فوراً حکم دیا کہ ہرکارے جائین اور خبر لائین اہل دربار نے عرض کیا تھا کہ حضور ہرکارے روانہ فرما چکے ہین وہ خبر لیکر حاضر ہونگے یہ سُنکے گرداب شاہ خاموش ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہی جب اُن ہرکارون نے یہ واقعہ دیکھا تھا باہم صلاح کی تھی کہ ہم کئی آدمی ہین اور سب تو یہان ٹھہرین اور خبر دریافت کرین اور جو کچھ گذرے اُسکو اپنی آنکھ سے دیکھین اور دو آدمی جاکر بادشاہ سے سب حال بیان کرین یہ جو باہم صلاح ہوئی تھی تو دو ہرکارے وہان سے چلے تھے اور باقی اُسی مقام پر ٹھہرے رہے تھے بس یہ داخل دربار ہوئے تھے گرداب شاہ سے مجرا کرکے اُنھون نے عرض کیا تھا کہ حضور صاحبقران نے سحر سے نجات پائی دریاے سحر سب مٹ گیا جو کچھ واقعہ دیکھا تھا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ اب ہم پھر لشکر اسلام مین جاتے ہین گرداب نے کہا کہ جاؤ وہ تو سلام کرکے چلے گئے تھے اور داخل بارگاہ ہوگئے تھے یہان گرداب شاہ نے اہل دربار و دیگر شاہون سے کہا کہ غضب ہوا خواجہ نے ملکہ ایوان کو قتل کیا جب ہی تو صاحبقران نے نجات پائی دریاے سحر سٹ گیا اہل اسلام مین خوشی ہی یہ اُسکی نوبتین بج رہی ہین نوبتین فیر ہو رہی ہین دیکھیے اب کیا ہوتا ہی سب نے کہا کہ جو ہونے والا ہی وہ ہوگا بادشاہ فرما گئے ہین کہ تم طبل جنگ نہ بجوانا جب تک ہم کوئی حکم نہ دین بس اس امر سے تو ہم بیخوف ہین کہ مقابلہ ہوگا کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہی کہ وہ طبل جنگ بجوائین یا مقابلہ کرین جب تک کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ نہ بجیگا اُسوقت تک وہ نہ بجوائینگے بس مقابلہ سے تو ہم بیخوف ہان جب کوئی حکم بادشاہ کا ہمارے نام آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا اگر حکم مقابلہ آیا تو ہم مقابلہ کرینگے ہم کو کوئی خوف نہین ہی ہم کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین اگر کوئی حکم اور طرح کا آیا تو اُس پر عمل کیا جائیگا ہم تو بادشاہ کے حکم کے پابند ہین گرداب شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی

لشکر اسلام کا تو کوئی خوف نہین ہی اگر وہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ بھی کرینگے تو ہم مقابلہ کرینگے ہان خوف ہی تو عیارون کا
کہ وہ اگر عیاری نہ کرین اُن لوگون نے جواب دیا کہ عیار ہم پر عیاری نہ کرینگے انکو ہم سے کوئی عداوت نہین ہی اگر
عیاری کرتے تو کتنا عرصہ ہوا ہی کہ ہم سب یہ لشکر یہان آیا ہی اب تک کئی مرتبہ کر چکے ہوتے پس اس امر سے
بھی بے خوف رہیے اور اگر وہ عیاری کرین بھی تو ہم کیا کر سکتے ہین گرداب شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا
اسکا انتظار کرنا لازم ہی کہ اب ہرکارے کیا خبر لاتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ وہان ہرکارے اُسوقت تک
رہے کہ جب تک بادشاہ و صاحبقران دربار برخاست کرکے محل مین تشریف نہ لے گئے اتنے عرصہ مین جو
کچھ واقعہ گذرا تھا وہ سب اُنھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا جب بادشاہ داخل محل ہوئے تھے اور سب
اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے تھے ہرکارے بھی طرف اپنے لشکر کے چلے تھے یہان گرداب شاہ وغیرہ
انکے منتظر تھے پس انھون نے داخل بارگاہ ہوکر اور مجرا کرکے کل واقعہ عرض کیا کہ اس طور سے صاحبقران
نے صحت پائی یون سب سردار ہمراہ خواجہ کے اور عیار آئے مگر ابھی تک چند سردار نہین آئے ہین اُن کے
انتظار مین صاحبقران اُسوقت تک بارگاہ مین تشریف فرما رہے جب وہ نہ آئے تو داخل محل ہوئے
مجھے اُن سردارون کی بہت فکر تھی اب حضور آ تو سب سردار بھی آگئے اور سب عیار بھی یہ یہ واقعہ گذرا یہ کہکر
سب حال جو کہ مین قبل کے خبر دن مین تحریر کرچکا ہون بیان کیا گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ یہ بھی معلوم
ہوا کہ خواجہ نے الیوان کو کیا کیا اُنھون نے عرض کیا کہ صاحبقران نے پوچھا تھا خواجہ سے خواجہ
نے جواب دیا تھا کہ سب سردار آلین گے تو مین بیان کرونگا یہ خبر بھی جو ہم نے عرض کی اب یہ غلام جاتے
ہین کل پھر جائینگے جو کچھ حال ہوگا سب آکر عرض کرینگے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ اچھا وہ سلام
کرکے اپنے مقام پر آئے گرداب شاہ وغیرہ نے دربار برخاست کیا تھا جاکر سو رہے تھے صبح کو پھر دربار
کیا تھا وہ ہرکارے لشکر اسلام کو گئے تھے داخل دربار ہوئے تھے یہانتک کہ سب واقعہ اُنکے سامنے گذرا
تھا جب دربار برخاست ہوا تھا وہان سے پھر یہ طرف اپنے لشکر کے چلے تھے یہان گرداب شاہ وغیرہ
نے دربار کیا سب حاضر دربار تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ نہ معلوم خواجہ نے الیوان کو کیا کیا قتل تو ضرور
کیا اگر قتل نہ کرتے تو یہ سب لوگ رہائی نہ پاتے سب نے جواب دیا کہ ضرور یہی باتین ہو رہی تھین کہ
ہرکارے حاضر ہوئے آداب شاہی بجالائے اور یہ عرض کرنے لگے کہ غلام لشکر اسلام سے خبر لیکر حاضر
ہوئے ہین گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے دربار کا آراستہ ہونا صاحبقران کا برآمد ہونا
خبر سرداران خواجہ سے کہنا کہ ہرکارے روانہ کرو خواجہ کا روانہ کرنا ہرکارون کا آکر خبر دینا سب سردارون کا
آنا اور اپنی اپنی حالت بیان کرنا جو کچھ اُنکی زبانی سنا تھا اور ہر ایک عیار کا اپنی اپنی عیاری و حالت
بیان کرنا اور خواجہ کا اپنی عیاری بیان کرنا اور خواجہ کا حال الیوان بیان کرنا ہرکارون نے جو خواجہ
سے سُنا تھا اور بعد اس سب کے سب کو انعام و خلعت ملنا بادشاہ کا حکم جشن دینا ہرکارون نے
روبرو گرداب شاہ وغیرہ کے بیان کیا یہ واقعات سُنکے سب کے حواس جاتے رہے اور متحیر ہوئے
ہر ایک کو ایک عالم سکوت ہوگیا بڑے عرصے تک سب خاموش بیٹھے رہے بعد تھوڑے عرصہ کے
گرداب شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ اب سب اہل اسلام کس فکر مین ہین اُنھون نے عرض کیا کہ اب تو
سامان جشن ہو رہا ہی بادشاہ نے جشن ہفت روزہ قرار دیا ہی صاحبقران کے صحت پانے کا اور اس
بلا سے نجات پانے کی خوشی کا اُسکے بعد جو کچھ اُنکو کرنا ہوگا وہ کرینگے پس اُنکو انعام دیکر رخصت کیا
جب وہ چلے گئے گرداب شاہ نے حباب شاہ وغیرہ سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا کہ الیوان

نے خواجہ کی شرکت کی اور سمندر کی شرکت سے انکار کیا اور ایسی خواجہ کی دوست ہوگئی کہ سب کو رہا کر دیا بہت بڑی ساحرہ شریک ہوئی ہے گرداب کی اس تقریر کا جواب شاہ وغیرہ نے یہ جواب دیا کہ یہی تو ہر کارون نے کہا ہے کہ ایوان نے خواجہ سے کہا ہے کہ نہ مین تمھاری شرکت کرونگی نہ سمندر کی ہان اگر کوئی بلا نازل ہوگی اُسوقت اگر تمھاری شریک ہونگی مگر سمندر کے مقابلہ مین نہ شریک ہونگی بس اس امر سے خوف کرنا بیکار ہے اور نہ معلوم اُسنے اُسوقت مکر کیا ہو اور اپنے مقام پر جاکر منحرف ہو جائے کیونکہ اُسنے خیال کیا ہو کہ اسوقت جان بچاکر یہان سے نکل چلو پھر دیکھا جائیگا اور جو کچھ خواجہ نے کہا اُسنے قبول کر لیا سب کو رہا بھی کر دیا اور اپنی دیانت اور اعتبار زیادہ کیا تاکہ خواجہ اُسکی طرف سے غافل ہون مین تو اس امر کو یقین کرکے کہتا ہون کہ ضرور اُسنے مکاری کی اب جب وہ خواجہ کو غافل پائیگی ضرور خواجہ سے اپنے ذلیل ہونے کا اور خواجہ کی سختی کا عوض لیگی بس یہ تدبیر اُسنے خوب کی ہم تو بہت خوش ہوئے بڑی عقلمندی کی خوب اپنی جان بچائی اُسکے نزدیک ان سب کا اسیر کر لینا کوئی بات مشکل نہین ہے اگر وہ قتل ہو جاتی اور یہ لوگ چھوٹ جاتے تو خرابی تھی اب جب وہ خواجہ کی پورے طور سے تدبیر کریگی ایک مہر مین ان سبکو اسیر کریگی گرداب نے کہا کہ یہ تقریر تو تم نے خوب بیان کی اور تمھاری راے اور تمھارا خیال قرین قیاس ہے مگر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کرنا پر ضرور ہے ان سب نے جواب دیا کہ یہ امر سب کو بھی منظور ہے بس یہ جب قرار پا گیا اُسوقت ایک عرضی مشتمل کل حال کے جو کچھ کہ ہارون سے سنا تھا تحریر کی اور اپنی طرف سے یہ امر تحریر کیا کہ جو حکم ہم کو ہو ہم اس پر عمل کرین طیار کرکے اور طائر سحر بناکر اُسکے ذریعہ سے سمندر شاہ کی خدمت مین روانہ کی وہ طائر سحر وہ عرضی لے کر طرف سمندریہ کے پر پرواز پیدا کرکے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہے

اب حال سمندر کا لکھا جاتا ہے کہ جب سمندر بعد جانے خواجہ کے اپنے سب سردارونکو لیکر اور زحل کو اپنے ہمراہ لیکر اور گرداب وغیرہ کو سب امر سمجھا کر روانہ ہوا تھا راہ طی کرکے داخل سمندریہ ہوا دربار مین آیا تخت پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے زحل ستارہ چشم بھی برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا اُسوقت سمندر کو خیال آیا کہ چند طائران سحر روانہ کرنا چاہیے کہ وہ ایوان کی خبر لائین کہ خواجہ اُسکے ساتھ کس طور سے پیش آئے اُسکو قتل کیا یا رہا کر دیا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اور کاغذ اُٹھا کر چند طائر برابر کبوتر کے مقراض سے تراشے ان پر سحر کیا کہ وہ جان دار ہوگئے اور اُڑنے لگے سمندر نے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم سب جاؤ اور جہان تم کو خواجہ مل جائین اُنکے ہمراہ رہنا اور وہ جس طور سے ایوان سے پیش آئین وہ سب حال دریافت کرکے ہم کو آکر خبر دینا یہ سنتا تھا کہ وہ طائر اُڑ کر روانہ ہوئے تھے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور ذکر خواجہ کی عیاری کا ہو رہا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ طائر خواجہ کو تلاش کرکے خواجہ کے ہمراہ تھے اُنھون نے سب واقعہ دیکھا تھا اور سب حالت ایوان کی اور جو تقریر خواجہ سے ہوئی تھی سب سُنی تھی اور جس طور سے ایوان خواجہ کے ساتھ پیش آئی تھی بس جب ایوان سب کو رہا کرکے اور دریا کو مٹا کرکے اپنے مکان کو روانہ ہوئی تھی اور خواجہ طرف لشکر کے تو وہ طائر بھی طرف سمندریہ کے چلے تھے بادشاہ کو خبر دینے کو اب یہ تو اُدھر کو جاتے ہین یہان سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہے اور سب حاضر دربار ہین خواجہ کی عیاری کا ذکر ہو رہا ہے ہر ایک تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا چالاکی کی ہے اور کس طور سے اپنا کام کیا ہے ایسا عیار تو ہم نے آج تک دیکھا نہ سنا ہان اکثر کتابون مین ہم دیکھا کرتے تھے اور واقعات

خواجہ اول پڑھا کرتے تھے اور سنا کرتے تھے خیال اپنے دل مین کرتے تھے کہ یہ جو کچھ ان کتابون مین تحریر ہی سب غلط ہی ایسا کبھی کہین ہو سکتا ہی انسان نہوا جنات ہو گیا ہم لوگ ساحر ہین مگر ایسی قدرت نہین رکھتے ہین وہ غیر ساحر ہو کر ایسے ایسے کام کرتا ہی یہ سب غلط ہی صرف اسی طور سے بطور تفنن تحریر کیا ہی تاکہ لوگ خواہش سے کتابین خرید کرین ہم کو نفع ہو مگر اب یقین ہو گیا کہ وہ واقعات اصلی ہین ان عیارون کے حالات دیکھ دیکھ کر سمندر شاہ نے کہا کہ ہم کو نہین معلوم ہی ان لوگون کی تعریف خداوند سامری و جمشید اپنی کتابون مین لکھ گئے ہین اُنکی وصیت ہی کہ جہان تک ممکن ہوا ان کو قتل کرو کہ یہ لوگ بنیاد سحر و ساحری کے مٹانے والے ہین بس جیسا اُنھون نے تحریر کیا تھا ویسا ہی پایا یہ سنکے زعل نے کہا کہ یہ لوگ اس طرف کیونکر آئے کیونکہ یہ مقامات تو کسی پر ظاہر نہ تھے سمندر نے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرون خداوند تصویر اس آئینہ اندام حاکم طلسم آئینہ کا برا کرے کہ وہ یہ آفت سے لیکر یہان آیا باوجودیکہ اپنے طلسم مین خدائی کرتا تھا خداوند تھا مگر جب خداپرست اُسکے طلسم پر آئے اور مقابلہ ہونے لگا انجام یہ ہوا کہ خداپرستون نے طلسم کو فتح کیا اور یہ کچھ نہ کر سکا انجام کار اپنے طلسم سے بخوف اہل اسلام بھاگا یہان آکر خداوند سے عرض کر آئی کہ مین اہل اسلام کے ہاتھون تباہ ہو کر آپ کے پاس پناہ لایا ہون چونکہ خداوند رحم دل ہین اُنکو اُسکے حال پر ترس آگیا اُسکو دامن پناہ دیا اپنے طلسم مین طلب کیا جب وہ داخل نہ طاق ہوا تو خداوند نے حکم فرمایا کہ اسکا امتحان لیا جائے تاکہ اگر یہ کامل ہو تو کسی مرحلہ کا اسکو حاکم کیا جائے امتحان جو لیا گیا وہ امتحان مین پورا نہ اترا بالکل سحر فراموش تھا خداوند کو اس امر سے اطلاع کی گئی چونکہ وہ پناہ دے چکے تھے اُنھون نے اپنی مروت و رحم دلی سے یہ امر گوارا نہ کیا کہ وہ اپنے طلسم سے نکال دیتے بس اُنھون نے حکم دیا کہ صحرائے ہولناک مین اسکو ساحر لے جائین اور تعلیم سحر کرین ایک سال تک چنانچہ اُسوقت بموجب حکم خداوند شبرنگ جادو و فرویان جادو طلب کیے گئے اور انکے سپرد آئینہ اندام کیا گیا چنانچہ وہ اُسکو لیکر طرف دشت ہولناک کے گئے ہین بھائی یہ خداپرست اُسی کے عقب مین اُسکے قتل یا اسیر کرنے کو آئے ہین انکے آنے کا یہ سبب ہوا یہان آکر جو پہونچے چند لوگ اس اطراف کے بھی مل گئے مثل صنوبر شاہ و دیوانہ بھوت و نبھوت کے اور جب ماہیان طوفان کش و سحران سپہر پوش سے مقابلہ ہونے لگا اُسی زمانہ مین سہراب میر اسپر سالار بھی اُنکا شریک ہو گیا اسنے بہت کمک کی راہ بتائی وہ لیکر آیا قتل آفتاب جادو کی تدبیر اسی نے بتائی سحران کے مکان تک وہی لیکر گیا عیار اُسی کے سبب سے دریائے سبز رنگ کے پار آئے بھائی دوسرا غضب یہ ہوا کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو شریک ہو گئی اُن لوگون کو اور کمک پہونچی اسکے بعد جو ملک کہ دریائے سبز رنگ کے بعد راہ مین ملے اُن سب ملکون کے بادشاہ شریک ہوئے ان سبھون نے دین اسلام قبول کیا مین نے سب کو تحریر کیا تھا کہ خداپرست ادھر نہ آنے پائین طرف دو بادشاہون سے مقابلہ ہوا ایک یقین خودپرست دوسرے محراب شاہ ان سے جب دونون مسلمان ہو گئے پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ مقابلہ کرے علاوہ اسکے دوسرا غضب یہ ہوا کہ جب خداپرست یہان آکر مقیم ہوئے اور مین نے سب اپنے خراج گذارون کو نامے لکھ لکھ کر طلب کیا چنانچہ ان مین سے جو آیا لیکن نے برلے مقابلہ ہوا کیا خواہ پہلوان ہوا خواہ غیر پہلوان یعنے ساحر وہ ہاتھ سے اُن لوگون کے قتل ہوا اگر زندہ بچا تو اُنکا شریک ہو گیا جیسے کہ کوکبۂ روشن ترن

یا آفاق شاہ مجکو آفاق شاہ سے ایسی امید نہ تھی یہ واقعات گذرے ہین سمندر نے کل واقعات جو کچھ اُس دن تک گذرے تھے سب بیان کیے زحل نے یہ حال سُنکر کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بلا میان آپ ہی کی لگائی ہوئی ہی پہلے آپ ہی پر خدا پرستون نے ہاتھ صاف کیا آپ ہی کے ملک کو غارت کیا تم کو کیا ضرورت تھی کہ تم نے مقابلہ کیا اگر وہ ادھر آئے تھے اور تم سے اُنھون نے راہ ادھر سے جانے کو طلب کی تھی تو تم نے دیدی ہوتی کیا ضرورت تھی کہ بیکار یہ دردسر مول لیا سمندر نے جواب دیا کہ آپ بڑے عقلمند ہین کہ اول تو مین نے خداوند کا نمک کھایا ہی دوسرے خداوند نے مجکو اسی لیے ادھر کو حکومت دیکر مقرر کیا ہی تیسرے جب کہ وہ خداوند سے مقابلہ کرتے تو کیا ہم بیٹھے رہتے کیونکہ یہ لوگ تو اور سب مذہبون کے دشمن ہین کہتے ہین کہ اور سب خدا باطل تھے خدا [illegible] نادیدہ ہمارا خدا ہی بس پھر کیونکر مین مقابلہ نہ کرتا جب کہ وہ ہمارے خدا کے دشمن ہین تو ہم کیون نہ انکے دشمن ہون جہان تک ممکن ہوگا ہم اُن سے مقابلہ کرینگے چاہے اس مین ہم فتح یاب ہون چاہے وہ لوگ ہم کو کوئی پروا نہین زحل نے جواب دیا کہ جب یہ امر ہی تو ضرور مقابلہ لازم تھا اور لازم ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کوئی دوپہر دن آیا ہوگا کہ ایک طائر ایوان کی دیوار پر آکر بیٹھا اور طرف سمندر کے دیکھکر اُڑا اور صفیر دی سمندر نے کہا کہ دیکھو یہ طائر کون ہی اور کیا کہتا ہی سب اہل دربار اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ طائر صفیر دیکر بزبان انسانی یون گویا ہوا کہ ای سمندر آگاہ ہو اور خبردار ہو کہ تیری بربادی حکومت کا زمانہ آگیا یہان سے لیکر تمام اطراف و جوانب مین نہ طاق کے مذہب اسلام جاری ہوگا خداوند طاق بھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہونگے اور نہ طاق بھی برباد ہوگا بس ای سمندر خبردار ہو جا اور مین تجکو خبر دیتا ہون کہ دلکش جادو کو جو کہ تیری طرف سے نگہبان دشت فرحت افزا کا تھا اُسکو خواجہ نے قتل کیا وہ بھی مارا گیا مین اُسکا بیر ہون اُسکے مرنے کی خبر دینے آیا ہون یہ کہا اُس جانور نے ایک آہ کی اُس کے منھ سے شعلہ نکلا وہ اُسپر اور پر گرا کہ اُس نے اُسکو جلا دیا وہ طائر جلکر خاک سیاہ ہوگیا یہ واقعہ سمندر نے جو طائر سے سُنا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ سُنا آپ نے اس طائر نے کیا خبر دی لو دوسرا واقعہ سنو کہ دلکش جادو کو بھی خواجہ نے قتل کیا جلے جاتے ایک ساحر کی اور جان لی مین کس بلا مین مبتلا ہوگیا ہون کیا تدبیر کرون دیکھا بھائی زحل تم نے کہ یہ کیا خبر آئی زحل نے کہا کہ مین تو یہان کے حالات سُنکے بہت حیران ہون کہ جدھر سے خبر آتی ہی ایک نئی خبر آتی ہی مین تو اتنے عرصے مین پریشان ہوگیا ایک آگ لگی ہوئی ہی سمندر نے کہا کہ یہی حال ہی کیا بیان کیا جائے یہ کہکے سمندر نے کتاب سامری اُٹھائی اُسمین دیکھا کہ دلکش جادو کو کیونکر خواجہ نے قتل کیا اُسمین وہی عیاری نکلی کہ یہ عیاری کرکے قتل کیا سمندر نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور حال دیکھون کہ وہ طائر آکر پہونچے جو کہ برائے خبر خواجہ گئے تھے اُنکو جو سمندر نے دیکھا کتاب بند کردی اور اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ خواجہ نے نئی عیاری کی کیا بیان کرون کہ کیا عیاری کی یہ کہکر جو عیاری کہ خواجہ نے کرکے دلکش جادو کو قتل کیا تھا وہ عیاری بیان کی کہ سب اہل دربار سنکے متحیر ہوئے اور کہا کہ کیا غضب کا عیار ہی ادھر سمندر اُن طائرون کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو وہ طائر بزبان انسانی گویا ہوئے کہ ہم یہ خبر لائے ہین کہ ہم جو بموجب آپکے حکم کے خواجہ کی تلاش مین نکلے تو خواجہ کو ہم نے جاکر دشت فرحت افزا مین پایا اسوقت جب کہ وہ ساحر دلکش کو قتل کر چکے تھے اور اُسکے مرنے

ہوا مست بلند تھی جب علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہم نے خواجہ کو پہچانا تاہم ایک طرف کو اُس بارہ دری کے اندر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے ہم نے دیکھا کہ پہلے خواجہ نے سب مال و اسباب اُٹھا اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد اور کپڑے وغیرہ ٹکڑے اُن کمرون کے بھی تال پر قبضہ کیا بعد اسکے خواجہ نے زنبیل سے عیارون کو نکالا اُنکو ہوشیار کرکے اُن سے کہا کہ تم جاؤ مین بھی آتا ہون جب وہ سب عیار چلے گئے اُسوقت خواجہ نے ہاکو زنبیل سے نکالا اور ستون سے باندھ دیا اور کوڑا لیکر اُنکو ہوشیار کیا جب وہ ہوشیار ہوئین تو اُنسے گفتگو ہونے لگی بہت عرصہ تک خواجہ نے کچھ کلام ایسے بیان کیا ہے کہ اگر ہم انکا نام اپنی زبان پر لائین تو ابھی جل جائین ملکہ نے وہ کلمے سنکے اُسکا جواب دیا خواجہ نے پھر وہ بیان کرنا شروع کیا نوبت باینجا رسید کہ خواجہ سے اور ملکہ سے یہ امر قرار پایا کہ تم ہم کو رہا کردو مین تم سے اقرار کرتی ہون کہ مین تمھاری اطاعت شراکت کرونگی مگر ساتھ دو شرطون کے اول تو یہ کہ مین نہ تمھاری شریک ہونگی سمندر شاہ کے مقابلہ مین نہ مین سمندر شاہ کی شریک ہوکر آپ لوگون سے مقابلہ کرونگی اور اگر کسی سے آپ سے مقابلہ ہوگا اُسوقت مین آپ کی شریک ہونگی آپ کے طرف سے اُس سے مقابلہ کرونگی اپنی جان فدا کرونگی اب سمندر شاہ کی کسی حالت مین شریک نہ ہونگی دوسری شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے کسی وقت اس امر کی خواہش نہ کرین کہ مین سمندر شاہ سے مقابلہ کرون راوی نے بیان کیا ہے کہ طائرون نے وہ سب تقریر جو کہ خواجہ سے اور الوان سے ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ خواجہ نے سب منظور کیا اور کہا کہ اب تم چلکر دریاے سحر کو مٹاؤ میرے سردارون کو رہا کرو صاحبقران پر سے سحر اتارو الوان نے اقرار کیا خواجہ نے اُسکو رہا کردیا جب وہ رہا ہوئی خواجہ سے پھر گئی اور کلام سخت کرنے لگی خواجہ نے پھر حباب مار کر اسکو بیہوش کیا اور پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا پھر وہی تقریر ہوئی انجام کار الوان نے پھر وہی اقرار کیا اور خواجہ کو لیکر دریا پر آئی سب سردارون کو رہا کیا دریا کو مٹا دیا صاحبقران پر سے سحر اتار لیا اور خواجہ سے رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئی اور خواجہ سردارون کو لے کر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوئے ہم یہ حال دیکھکر ادھر کو آئے اور حاضر ہوکر آپ کی خدمت مین آپ کو کل حال سے آگاہ کیا سمندر نے جو زبانی طائرون کے یہ حال سُنا بہت بڑا صدمہ ہوا مگر یہ امر سنکے کہ الوان نے اس طور کا اقرار کیا ہے اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی ہے بہت غصہ آیا اُسی حالت غیظ مین طائرون کی طرف جو دیکھا ایک برق گری کہ وہ سب طائر جل کر خاک ہوگئے جب اُنکو جلا چکا اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپنے الوان کا حال سماعت کیا کہ کیا اُس قحبہ نے حرکت کی ہے میرے ذہن مین آتا ہے کہ کسی ساحر کو روانہ کرون کہ وہ اُسکو اسیر کرکے میرے پاس لائے اگر نہ آئے تو اُسکا سر کاٹ لائے زندہ نہ رکھے اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوندا اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے خواجہ کے ساتھ فریب کیا جیسے پہلے مرتبہ کیا تھا اور پھر خواجہ نے اسیر کرلیا اب کی مرتبہ اُسنے یہ سب امر اس خیال سے کیے کہ مین یہان سے نکل جاؤن تو پھر کوئی تدبیر اپنے مقام پر جاکر کرونگی الوان کے نزدیک اہل اسلام کا اسیر کرلینا کوئی امر مشکل نہین ہے اسوقت چھوڑ دیا ہے اور رہا کردیا ہے اور صاحبقران پر سے بھی سحر کو اتار لیا ہے بعض اسباب سے وہ خواجہ کو اسیر کریگی اور خواجہ کو قتل کرکے اپنا اطمینان کرین گی اُسوقت خدا پرستون کا نام کریگی ہمارے نزدیک تو یہ اُنکا ایک ادنی سا مکر و فریب تھا اور دھوکا تھا جو خواجہ کو الوان نے دیا اور خواجہ فریب مین آگئے ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا

که آپ پہلے اُسکو یہان طلب کرین اور وہ آنے سے انکار کرے تو جانیے که وہ منحرف ہوگئی ہی اگر انکار نہ کرے اور چلی آئے تو اُس سے یہ امر دریافت فرمائیے که اب تمھارا کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی جو کچھ اُسکا قصد ہوگا وہ ظاہر کریگی اور بدون دریافت ایک امر شنیدہ پر اعتبار کرنا اور غصہ کرنا کام عقلمندونکا نہین ہی اور دوست کو دشمن بنانا یہ مقام خیال کرنے کا ہی که اگر اُسکا قصد بھی نہ ہوگا اور اُسنے فریب دیا ہوگا آپ کے اس غصہ فرمانے سے اور مقابلہ کرنے سے وہ منحرف ہوجائیگی اور شریک اہل اسلام ہوگی جیسے که آفاق شاہ نے کیا که وہ اپنی جان بچا کر چلا آیا تھا اور آپ سے اس امر کا خواستگار تھا که مجکو اجازت دیجیے تا که مین اپنے ملک مین جا کر اپنی زندگی بسر کرون آپ نے جلدی فرمائی اُس پر دباؤ ڈالا مگر وہ مرد عاقل تھا اُسنے تحمل کیا اور دوسری تدبیر سے یہان سے اپنی جان بچا کر نکل گیا کوئی فساد نہ کیا اور یہ عورت ہی عورت ناقص العقل ہوتی ہی اور جو اُسکے ذہن مین آجاتا ہی وہ کر گذرتی ہی بس کیا حاصل که ایسی ساحرہ زبردست کو بیکار اپنا دشمن بنانا پہلے اُس سے خود مقابلہ مین تقریر لڑانا زیبا ہی پھر دیکھا جائیگا اگر دراصل اُسنے انحراف کیا ہی اور وہ نہ راضی ہوگی اور انکار کریگی اُسوقت پہلے ہم اُسکو خوب نشیب و فراز دکھائینگے اُسکے بعد اگر وہ انکار کیے جائیگی ہم سب ملکر اُسکو اسیر کرینگے آپ کو اپنا کمال دکھائینگے یہ جو اہل دربار نے عرض کیا سمندر نے جواب دیا که جو تم سب نے کہا مین نے سُنا اور تمھاری رائے بہت درست ہی مگر یہ خیال کرلو اگر اُسنے اقرار کرلیا ہی تو وہ پھر اپنے اقرار سے نہ پھریگی اُسی پر قائم رہیگی بلکہ اپنی جان جانے کو غنیمت جانیگی عہد شکنی کو گوارا نہ کریگی جیسے آفاق شاہ نے کیا اگر اُسنے یہان آکر کوئی فساد کیا اور ہم لوگ اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوئے اور یہ خبر اہل اسلام کو پہونچی اور عیار وغیرہ وہان سے آگئے تو بڑی خرابی ہوئی یا مثل آفاق کے خواجہ اُسکو بھی رہا کر لینگے تو کیا ہوگا اس سے بہتر تو یہ ہی که جو کچھ ہونا ہو اُسی مقام پر ہوجائے یہان تک نہ آنے عشاق و گلاب و زحل وغیرہ اور کل اہل دربار نے کہا که ہم اسکا اقرار کرتے ہین که نہ وہ دربار مین فساد کریگی نہ کوئی معرکہ پڑیگا اگر وہ برخلاف ہوگی تو ہم ایسی تدبیر کرکے اُسکو اسیر کر لینگے که کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹیگی آپ اس امر سے خاطر جمع رکھیے دوسرا امر یہ ہی که چار سو بازار مین سولی دیجیے گا اگر آپ کے حکم کے خلاف کرے بلکہ خواجہ و دیگر اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کر دیگے که ہم تمھارے نئے دوست کو قتل کرتے ہین مثل آفاق کے اسکو بھی بچا لے جاؤ تو جانین اُسوقت ہم لوگون کی جان فشانی ملاحظہ فرمائیگا که ہم دیکھین گے که خواجہ کیونکر آتے ہین اور کیونکر ایوان پہنچتے ہین اُس دن منادی ندا کردے سب اہل شہر جمع ہوون ہم لوگ اُسوقت اپنا کمال دکھائینگے آفاق شاہ ایک دھوکے مین نکل گیا ورنہ یہ بھی ممکن تھا که آفاق شاہ بچ جاتا اور خواجہ لے جاتے غیر ممکن تھا اب تو ہم لوگ سب حالات سے آگاہ ہوگئے ہین یہ جو تقریر اہل دربار نے کی عشاق وغیرہ نے تائید کی سمندر نے کہا که اچھا کل مین کسی کو ایوان کے پاس روانہ کرونگا اور اُسکو طلب کرونگا سب نے کہا که یہ جو ہم نے عرض کیا بسبب خیر خواہی کے نہ کسی اور سبب سے سمندر نے کہا که یہ امر مجکو معلوم ہی که آپ لوگ میرے خیر خواہ ہین بس یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا زحل نے کہا که بھائی مین رخصت ہوتا ہون سمندر نے جواب دیا که مدت کے بعد تو آئے ہو ہر دو ایک دن رہو اور اس واقعہ کا انجام دیکھو کیا ہوتا ہی مین تو ابھی نہ جانے دونگا یہ جو سمندر نے کہا تو وہ ناچار ہوگیا ایک محل اُسکے قیام کرنے کے لیے

درست کیا گیا تھا وہ اُس محل مین آیا وہ محل سب اسباب ضروری سے آراستہ تھا وہان اُسنے قیام کیا یہان تک کہ شام ہوگئی سمندر نے مارے صدمہ کے پھر اُسدن دربار نہ کیا بلکہ محل سے باہر نہ آیا جب رات گذری صبح ہوئی سمندر نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے زحل بھی آکر اپنے مقام پر بیٹھا سب مجرا کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی سمندر نے کوئی حکم نہ دیا تھا کہ ایک طائر سیاہ رنگ دیوار پر آکر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکو دیکھا اہل دربار سے کہا کہ یہ جو طائر سیاہ آیا ہی یہ بھی کوئی خبر لایا ہی ملکہ خبر وحشت ہی یہ کہکر سمندر اُس طائر کی طرف دیکھنے لگا جیسے اُس طائر نے دیکھا کہ سمندر میری طرف متوجہ ہی ایک مرتبہ اُس مقام پر سے اُڑا اور بالائے آسمان گیا اور صدائے بیہات بیہات تین مرتبہ دے کر پھر اسی دیوار پر آکر بیٹھا اور سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ اے سمندر شاہ آگاہ ہو کہ مین بیرہون بدمست خونریز جادو کا اُسکو آفاق شاہ نے راہ مین قتل کیا اور لشکر کو غارت کیا طائر یہ کہہ رہا تھا کہ ایک برق گری کہ وہ جل کر خاک ہوگیا یہ جو اُس طائر سے سنا کہ مین بیر ہون بدمست جادو کا تو سمندر کو بڑا صدمہ ہوا سر پکڑ لیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوئے مگر بہت جلد اُنکو دامن سے پونچھ ڈالا اس خیال سے کہ زحل کہے گا کہ یہ مثل عورتون کے روتے ہین اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اس طائر نے پورا حال نہ بیان کیا کہ کیونکر بدمست قتل ہوا ذرا کتاب سامری مین تو دیکھون یہ خیال کرکے اور کتاب اُٹھا کر دیکھا اُس مین پوری کیفیت معرکہ جو آفاق شاہ اور بدمست سے ہوا تھا اور جس طور سے آفاق نے بدمست و لشکر بدمست کو تباہ و قتل کیا تھا سب تحریر پایا آفاق شاہ نے دانائی کی اپنے دل مین بہت تعریف کی اور کتاب کو بند کیا اور خاموش ہوکر فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور نے کتاب مین کیا حال ملاحظہ فرمایا کہ خاموش ہوکر بیٹھ رہے ہم غلامون کو بھی آگاہ فرمایئے بادشاہ نے یہ سُنکے کل حال اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور کہا کہ اس اس طرح سے بدمست آفاق کے ہاتھ سے مارا گیا اور لشکر تباہ ہوا ایک آدمی باقی نہ رہا صرف دو چار سردار بھاگ نکلے تھے وہ تو بچ گئے ورنہ سب مارے گئے یہ امر سُنکے اہل دربار بہت متحیر ہوئے سمندر شاہ نے زحل سے کہا کہ بھائی تم نے دیکھا کہ کیسی کیسی نئی نئی آفت نازل ہوتی ہی کہ جس کی خبر بھی نہ تھی خیال کرنے کا مقام ہی کہ آفاق کہان لشکر اسلام مین تھا کہان اپنے شہر مین پہونچا سب اہل شہر کو مسلمان کیا واپس چلا تھا کہ راہ مین بدمست کا لشکر ملا اُسنے اِن سب کو غافل پاکر وہ تدبیر کی کہ سب کے سب تمام ہوگئے تھے بدمست نے نکل کر مقابلہ کیا انجام اُس مقابلہ کا یہ ہوا کہ آفاق نے اپنی شبیہ قتل کرا کی اور پھر آکر بدمست کو قتل کیا لشکر یون تباہ ہوا جو کام مین کرتا ہون بہتری کے لیے اُسکا انجام بد ہوتا ہی اور کام بگڑ جاتا ہی کیسی آج کل تقدیر خراب ہوگئی ہی خداوند بھی خبر نہین لیتے ہین میرے ذہن مین آتا ہی کہ ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرون اُسمین تحریر کرون کہ میری تقدیر خراب ہوگئی ہی اُسکو بدل دیجیے اور کوئی عمدہ تقدیر مجکو دیجیے مین اس تقدیر سے بہت پریشان ہوگیا ہون زحل نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت عمدہ ہی مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ آج کل کچھ نظر عنایت خداوند کی تمھاری طرف سے پھری ہوئی ہی اگر تم نے عرضی روانہ کی اور کچھ سماعت نہ ہوئی تو کیا کروگے سمندر نے کہا کہ جو کچھ ہو اب تو مین روانہ کرونگا زحل نے کہا کہ کوئی عرضی روانہ کرنے کی ضرورت نہین ہی بلکہ تم خود چلے جاؤ سمندر نے کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت مناسب ہی خیر مین الوان کے قضیہ سے فراغ حاصل کرلون تو پھر جانے کی تدبیر کرون یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم مین

کوئی ایسا ہی کہ جو الیوان کے پاس جائے اور میرا پیام دے آئے اُس سے یہ کہے کہ تم کو بادشاہ نے طلب کیا ہی ایک اشد ضرورت ہی اگر وہ آئے تو خیر ورنہ مجکو آکر خبر کرے جو کچھ کہ وہ جواب دے اُس سے آگاہ کرے اُس کے بعد پھر مین تدبیر کرون اور اُسکو کسی نہ کسی طور سے طلب کرون یہ جو سمندر نے کہا ایک ساحر کہ نام اُس کا جرار جادو تھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ اس کام کو حضور کے یہ غلام سرانجام دیگا اور بجا لائیگا سمندر نے کہا کہ تم اپنے مقام پر بیٹھ جاؤ مین ایک حکم نامہ ابھی تم کو لکھے دیتا ہون یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ ایک حکم نامہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہم نے خبر پائی ہی کہ تم نے خواجہ کی قید سے رہائی پائی بہت خوشی ہوئی ہم کو تمھاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہی لہذا تم کو آگاہ کیا جاتا ہی کہ تم بفور دیکھنے اس رقعہ کے حاضر خدمت ہو تم سے ایک اشد ضرورت ہی بدون تمھارے آئے وہ ضرورت اجرا نہ ہوگی بس اسقدر تھوڑی تحریر کو بہت خیال کرو زیادہ کیا لکھا جائے منشی اُسطرف حکم نامہ لکھنے لگا ادھر سمندر شاہ تخت بیٹھا ہوا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جو معرکہ جنگ سے آفاق شاہ وغیرہ کے ہاتھ سے بچ کر بھاگے تھے راہ طی کرکے قریب نصف شب کے سمندریہ مین پہونچے چونکہ دربار کا وقت نہ تھا اس سبب سے اُسوقت دربار مین نہ آئے ایک مقام پر قیام پذیر ہوئے اپنے اپنے مکان پر بھی نہ گئے جب صبح ہوئی وہان سے طرف دربار کے چلے در دولت پر آئے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ وہ لوگ آئے ہین جو کہ بدمست کے ہمراہ آفاقیہ کو گئے تھے درگہ سالار نے کہا کہ بدمست کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ وہ مارے گئے لشکر تباہ ہوا ہم چند آدمی بچے تھے سو بھاگ کر آئے ہین یہ سنکے درگہ سالار دربار مین آیا مجرا کیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ حاضر در دولت ہوئے ہین جو کہ بدمست کے ہمراہ گئے تھے اُنکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ بس درگہ سالار باہر آیا اُنکو ہمراہ لیکر اندر گیا انھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور مؤدب مقام عرض پر کھڑے ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو تمھارا افسر کہان ہی وہ تو خیریت سے ہی تب تو انھون نے رو رو کر کل حال بیان کیا اور کہا کہ ہم اس طور سے بھاگ کر آئے افسر ہمارے تو حضور پر سے تصدق ہوگیے سمندر نے کہا کہ ہم کو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی جو ایسی غفلت کریگا اُسکا یہی انجام ہوگا یہ کہکر سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ اپنا علاج کرو جب اچھے ہونا تو پھر حاضر ہونا یہ سنکے وہ لوگ مجرا کرکے باہر آئے اور اپنے مکان پر آکر علاج مین مصروف ہوئے چونکہ زخمی تھے اس سبب سے سمندر نے اُنکو اُنکے مکان جانے کی اجازت دی جب وہ لوگ عرض کرکے چلے گئے اُسوقت سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ بدمست مفت قتل ہوا یہ کوئی نہین جان سکتا ہی کہ ہم اُسوقت قتل ہونگے یا ہم پر یہ آفت آنے والی ہی ہم ہوشیار ہو جائین ہمین اسوقت بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی بلا آجائے تو ہم کو کیا خبر ہو بدمست کی نہ کوئی خطا ہی نہ اہل لشکر کی خیر اب کیا کیا جائے اتنے عرصہ مین منشی نے حکم نامہ طیار کیا ابھی لفافہ مین بند نہ کیا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے زانو پر بیٹھا سب نے دیکھا کہ اُسکے گلے مین ایک کاغذ بطور رقعی کے ہی بس سمندر نے اس کاغذ کو دیکھکر اُسکے گلے سے اتار لیا اور منشی کو دیا کہ اسکو پڑھو چونکہ لفافہ پر مہر اور دستخط گرداب شاہ وغیرہ کی ہوئی تھی بس منشی نے وہ لفافہ لے کر چاک کیا اُسمین سے عرضی نکلی باآواز بلند پڑھا اُسمین کل حال تحریر تھا سردارون کا رہا ہونا زریا کا مٹنا صاحبقران کا صحت پانا الیوان کا خواجہ سے اقرار اور آفاق شاہ و بدمست کا مقابلہ کوئی حال باقی نہ تھا جو نہ تحریر ہو جو اُن سب نے ہرکارون سے سنا تھا سب

تحریر کردیا تھا اور اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ اب ہم کو کیا حکم ہوتا ہے جو حکم ہو ہم اُس پر عمل کرین اب تو یہان لشکر اسلام مین آج کل بہت بڑا جشن خوشی ہو رہا ہے سب عیش و عشرت مین مصروف ہین جب سمندر عرضی کے مضمون سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ پہلے اسکا جواب تحریر کرد کہ تم لوگ اسی مقام پر قیام پذیر رہو جب تک کہ ہم کوئی دوسرا حکم تم کو نہ تحریر کرین جو امر ہم کو منظور ہوگا ہم تم کو اطلاع دینگے تم اُس پر کاربند ہونا اور اسی پر عمل کرنا منشی نے جو کچھ سمندر شاہ نے کہا وہ تحریر کردیا اور لفافہ مین بند کرکے حاضر خدمت کیا سمندر شاہ نے وہ لفافہ لیکر اُس طائر کے گلے مین ڈالدیا وہ طائر جواب عرضی پاکر اُڑ گیا بعد جانے اُس طائر کے سمندر شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے سُن لیا کہ کیا عرضی مین تحریر تھا سب واقعات جو گذرے تھے خیر دیکھا جائیگا یہ مسلمان میرے ہاتھ سے بچ کے کہان ہین اسوقت خوشی کرلین آخر کو رو دینگے یہ سُنکے سب اہل دربار نے کہا حضور بجا ارشاد کرتے ہین ادھر منشی نے وہ حکم نامہ جو کہ بنام الوان کے سمندر نے تحریر کرایا تھا پیش کیا سمندر نے لیکر اُس لفافہ کو جرار جادو کو دیا کہ لو اس حکم نامہ کو لے جاؤ وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور سامنے آیا سلام کیا لفافہ ہاتھ مے لیا مجرا کرکے بارگاہ سے باہر آیا طاؤس سحر طیار کرکے اُس پر سوار ہوکر طرف نہ طاق کی سرحد کے ایوانیہ کی سمت چلا یہ سب ساحر جو کہ زبردست ہین سرحد نہ طاق مین رہتے ہین اور نہ طاقی کہلاتے ہین مثل اسکے کہ عشاق نہ طاقی الوان نہ طاقی اور اسی طور سے اور عشاق تو کئی ہین ہوش ربا مین کئی عشاق تھے عشاق دود دستی عشاق سبز رنگ ناظرین کو خیال رہے کہ نام کا مکرر ہونا کوئی امر نقصان نہین ہے اپنے ہی گھر مین اور خاندان مین خیال کرلیا جاے کہ ایک نام کے کسقدر آدمی ہوتے ہین بس وہ عشاق دود دستی اور عشاق سبز رنگ تھے اور یہ عشاق نہ طاقی تھا کہ جسکو خواجہ نے قتل کیا اور اب جو عشاق باقی ہے یہ حجرہ نشین یا گنبد نشین کے نام سے ہے بس جرار جادو نامہ سمندر شاہ لیکر طرف الوانیہ کے روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا اب حال دربار سمندر شاہ تحریر ہوتا ہے کہ جب جرار حکم نامہ لیکر چلا گیا اُسوقت سمندر شاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین بہت حیران ہون کہ مین نے بہت سے نامے اپنے خراج گذارون کو تحریر کیے تھے اُنمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مگر اُنمین سے چند آئے اور باقی نہ آئے اور بہت سے نامہ اُستاد نے تحریر کیے تھے اُنمین سے کوئی نہ آیا یہ کیا امر ہے میری عقل اس امر مین حیران ہے عشاق وغیرہ نے جواب دیا کہ اگر یہ کہا جاے کہ انکو نامے پہونچے نہین تو بالکل خلاف ہے کیونکہ ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہوتے ہین بس یہی امر ہے کہ وہ لوگ آئے نہین اور مدعا انکو آنا منظور ہے جو آنے والے تھے وہ آگئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین پھر انکو نامہ تحریر کرتا ہون اب کی اُسمین سخت کلمات تحریر ہونگے یہ کہکر سمندر نے منشی سے کہا کہ چند نامے تحریر کرو منشی بموجب حکم نامہ تحریر کرنے پر آمادہ ہوا ابھی سمندر نے مضمون نہ بتایا تھا کہ چند ہرکارے پسینہ مین غرق خاک مین آلودہ حاضر دربار ہوے اور مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے اور یون عرض کرنے لگے کہ ہم غلام براے بالادوی شہر سے باہر جنوب کی طرف گئے تھے جب کوئی شہر سے پانچ کوس پر پہونچے تو ہم نے ایک لشکر دیکھا کہ بہت بڑا فروکش ہے دور تک خیمہ و بارگاہ ہین برپا ہین لشکر کثیر ہے مگر ساحرون کا ہے ہم لوگ اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر چند شاہون کے ہین جو کہ ساحر ہین براے کمک شہنشاہ سمندر شاہ جاتے ہین اب اسمقام

پر آکر پہونچے ہین اپنے آنے کی بادشاہ کو خبر کرینگے ہم نے دریافت کیا کہ اُنکے نام کیا ہین اُسنے کہا کہ نام اِن بادشاہون کے یہ ہین زورق جادو و مواج جادو و موج جادو و بھنور جادو و تیزاب جادو و طوفان جادو و طغیان جادو و دریا پیما جادو و یرقان برق پوش جادو و رعدان رعد آواز جادو و ملکہ غبار انگیز ملکہ طوفان خیز ملکہ آتش خوار ملکہ موج خیز جادو و ملکہ دریا بار جادو و ملکہ سحر ساز جادو و ملکہ سطوبار ملکہ ستمگار جادو و ملکہ مہر شعار جادو و ملکہ خونریز جادو و فولاد دست فیل سوار گردن سوار قہار جادو و پلنگ سوار جادو و غضنفر شیر سوار کا یہ لشکر ہے یہ سب اس لشکر کے بادشاہ اور افسر ہین یہ جو ہرکارون نے سمندر سے کہا سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ مین ابھی یہی ذکر کر رہا تھا کہ مین نے ان سب کو طلب کیا تھا کوئی نہ آیا مین پھر نامے روانہ کرنیوالا تھا مگر خیر وہ لوگ آئے مگر ابھی بہت سے پہلوان و غیر ساحر و بادشاہ و ساحر و ساحرہ باقی ہین کہ نہین آئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ وہ بھی آتے ہونگے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نامے ان بادشاہون و پہلوانون ساحر و غیر ساحر کو پہونچے تھے ہر ایک نے سامان سفر کیا تھا اپنے اپنے ملک اور شہر سے روانہ ہوئے تھے جن مین سے ساحر و بادشاہ مثل گرداب شاہ وغیرہ کے آگئے تھے جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین مقیم ہین اور بہت سے نہ آئے تھے جب اُنھون نے آفاق شاہ کا واقعہ سُنا کہ اس بے مروتی اور بے عزتی سے سمندر شاہ آفاق شاہ کے ساتھ پیش آیا ہر ایک جو کہ صاحب عزت تھا اپنے لشکر کو لے کر پلٹ گیا اس خیال سے کہ ایسے ناقدر کے پاس جانا اور کمک کرنا خلاف عقل ہے جب اُسنے ایسے شخص کے ساتھ کہ جو بہت بڑا خیر خواہ تھا یہ سلوک کیا تو ہم کیا ہین اس امر سے تو یہ بہتر ہے کہ نہ جائین جو بادشاہ و ساحرہ واپس گئے اُنکے نام یہ ہین ایران جادو ملکہ لالہ رو ملکہ جمال رخشندہ ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ فیلان نیلم پوش ملکہ نیلوفر جادو ملکہ بنفشہ پوش جادو و ملکہ گل نافرمان جادو و ملکہ یاسمن ملکہ نسرین ملکہ نسترن قادر جادو معظم جادو و بزم جادو و ملکہ محفل جادو و ملکہ عشاق لالہ رو ملکہ ماہرو رفیع سحر ساز و سبیع سحر ساز ملکہ سنبل جادو و ملکہ نونہال جادو و ملکہ کاکل جادو و ملکہ گلعذار جادو یہ سب ساحر و ساحرہ اپنے اپنے ملک کو راہ سے واپس گئے تھے کہ انکا ذکر پھر کیا جائیگا یہ انجام کار ہین جب کہ سمندر پر فتح ہو جاتا ہے تو مسلمان ہوتے ہین باقی جو کہ اپنے مقام سے چلے تھے اُنمین سے اسقدر تو لشکر آئے ہین کہ جنکے نام تحریر ہوتے ہین اُنمین ہر ایک کے ہمراہ لاکھ و اتنی ہزار سے کم کا لشکر نہین ہے یہ سنکے سب اپنے اپنے مقام سے چلے تھے جب قریب سمندر کے پہونچے اور ہر ایک نے لشکر کی آمد دیکھی ہرکارے روانہ کرتے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہے جب ہر ایک کو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ لشکر طلب کیا ہوا سمندر کا ہے اور یہ لوگ بھی برائے کمک سمندر جاتے ہین تو باہم شریک ہو گئے بدین سبب یہ سب بادشاہ ایک مقام پر اُترے ہوئے تھے ابھی اور لشکر برائے کمک سمندر شاہ اُنکا ذکر آیندہ تحریر ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہان تو یہ لشکر اُترا ہوا تھا اور سب بادشاہ و ملکہ ایک بارگاہ مین جمع تھے اور عرضی سمندر شاہ کی خدمت مین تحریر کی جا رہی تھی کہ وہ ہرکارے دریافت کرکے سمندر کے دربار مین گئے تھے اور سمندر کو خبر کی تھی جیسا کہ تحریر ہوا سمندر نے سُنکے ہرکارون کی زبانی ہر ایک ہرکارے کو انعام دیا اور رخصت کیا اب اِن کی عرضی کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب یہ سب بادشاہ و ملکہ قریب سمندر کے پہونچے اور انکے خیمہ [illegible] ہوئے تھے ایک خیمہ مین جمع

ہوئے اور رائے ہوئی کہ اپنے آنے کی خبر بادشاہ کو کریں وہ جیسا حکم دیں ویسا کیا جائے پس عرضی تحریر کیجانے
لگی اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ ہم سب کے سب بموجب طلب حضور مع لشکر حاضر ہوئے ہیں اور قریب شہر
فروکش ہیں جو حکم ہم سب کی بابت ہو اُس پر عمل کریں زیادہ حد ادب یہ عرضی لکھی ہو چکی ان سب نے
ایک ساحر کے ہاتھ اپنی اپنی مہر و دستخط کرکے روانہ کیا وہ ساحر وہ عرضی لیکر اُس صحرا سے شہر میں آیا اور دولت
پر حاضر ہوا داروگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دو کہ چند بادشاہ جو کہ لشکر لئے حسب الطلب حضور کے آئے ہیں اُنکے
پاس سے عرضی لایا ہوں داروگہ سالار نے جا کر دربار میں بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک ساحر در دولت پر حاضر
ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں عرضی لے کر آیا ہوں اُن ساحروں کی جو کہ حضور کے حسب الطلب آئے ہیں
سمندر رنگ شاہ نے کہا کہ اُس ساحر کو بلا لو پس داروگہ سالار آکر اُس ساحر کو لے گیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرضی پیش کی سمندر رنگ شاہ نے وہ عرضی منشی کو دی منشی نے عرضی پڑھی جب سمندر رنگ شاہ مضمون
عرضی سے آگاہ ہوا منشی سے کہا کہ اسکا جواب تحریر کر دو کہ ہم چند سرداروں کو تمہارے پاس بھیجتے ہیں
یہ تمہارے لشکر کو جا کے مقام معقول پر اُترواکر اور تم کو ہمارے پاس لے آئینگے پس تم اُنکے
ہمراہ چلے آؤ منشی نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کر دیا اور سمندر رنگ نے کہا کہ سب جادو
حیات جادو و بناس جادو و شیطور جادو وغیرہ سے کہا کہ تم اس ساحر کے ساتھ جاؤ اُن بادشاہوں سے
ملاقات کرو اور لیکر ہمارے پاس آؤ اور اُنکے لشکر کو ایک مقام معقول پر اُترنے کا حکم دو اگر جس مقام پر
اُنکا لشکر اُترا ہے وہ مقام عمدہ ہو تو اُسی مقام پر فروکش رہنے دو تا کہ قریب شہر کے ہیں اور دور
ہوا اگر دور ہو تو اُن لوگوں کو یہاں سے جانے میں تکلیف ہوگی اسکا خیال رہے یہ تقریر سنکے وہ سردار
اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ ساحر کے باہر آئے اپنی اپنی سواری پر سوار ہوکر طرف
اُن لشکر کے چلے یہاں سمندر رنگ نے [illegible] دربار آراستہ کیا بہت سے
دنگل اور کرسیاں علاوہ اُن کرسیوں کے [illegible] خیال سے کہ جو بادشاہ آئینگے وہ اُن
کرسیوں پر و دنگلوں پر متمکن ہونگے یہاں تو دربار آراستہ کیا گیا اُدھر وہ سردار ہمراہ اُس ساحر کے
بیرون شہر آئے اور طرف لشکر کے چلے جب قریب لشکر پہونچے اُس ساحر نے سرداروں سے کہا
کہ آپ لوگ تشریف لائیں میں بادشاہوں کو خبر کردوں سرداروں نے کہا کہ اچھا پس وہ ساحر اُنسے
رخصت ہوکر لشکر میں آیا اور بارگاہ میں پہونچا یہاں سب بادشاہ بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے
اسکے نامہ بر کا کہ وہ پہونچا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ آپکے لینے کو سردار بادشاہ نے روانہ کیے
ہیں اُنھوں نے جواب عرضی منشی سے پڑھوا کر سُنا اور جو نامہ بر نے کہا وہ بھی سُنا پس اُسوقت
اپنے سردار برائے استقبال روانہ کیے سردار سمندر رنگ شاہ لشکر میں پہونچ چکے تھے کہ یہ سردار راہ
میں ملے صاحب سلامت ہوئی اُنکو ہمراہ لیکر بارگاہ میں آئے سب بادشاہ تا لب فرش آکر
اور استقبال کرکے لے گئے دنگل بیٹھنے کو ملے سب سردار بیٹھے وہ سب کے سب بہت خاطر
سے پیش آئے سمندر رنگ کا پیغام دیا اُنھوں نے کہا کہ جو بادشاہ کی مرضی ہو جو اُنھوں نے آپ کو حکم
دیا ہے اُس پر عمل فرمائیے ہم موجود ہیں پس سرداروں نے کہا کہ لشکر کو طیار ہونے کا حکم دیجیے تا کہ
لشکر طیار ہو اور ہم لوگ آپ کے لشکر کو مقام عمدہ پر قریب شہر فروکش کریں پس سب نے
اُسیوقت حکم طیاری لشکر کا دیا پہلے تو کہا تھا کہ آج یہاں قیام فرمائیے کل شہر میں لیے چلینگے
جب سرداروں نے کہا کہ بادشاہ آپ کے منتظر ہونگے اُس پر اُنھوں نے اُسیوقت کوچ

کا حکم دیا سب خیمہ وغیرہ بار ہوئے وہ لشکر قریب چھ سات لاکھ کے تھا اُسوقت روانہ ہوا جب بالکل قریب شہر پہونچا سرداران سمندر نے ایک مقام معقول دیکھکر لشکر کے فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا بارگاہین برپا ہونے لگین وہ سرداران سب شاہون کو لیکر چلے اُنمین ساحر بھی تھے اور ساحرہ بھی یعنی بادشاہ مرد بھی تھے اور عورتین بھی اور اُنکے سردار تھے یہان تک کہ وہ سب شہر کی سیر کرتے ہوئے دردولت پر پہونچے سمندر کو خبر ہوئی اُسنے اور سردار استقبال کے لیے روانہ کیے وہ ان سب کو لیکر دربار مین آئے سب نے سمندر شاہ کو مجرا کیا ساحرہ جو تھین وہ صف ساحرہ مین بیٹھین اور جو ساحر تھے وہ ساحرون کی صف مین علی قدر مراتب بیٹھے ۔ بادشاہ و سردار قریب پانچ سو کے تھے اب دربار سمندر کا خوب آراستہ ہوا سب نے سمندر کو نذر دی سمندر ان سب کو دیکھکر بہت خوش ہوا ساقی کو حکم دیا کہ ان سب کو شراب ناب سے سیراب کرو ساقی نے بموجب حکم سمندر سب کو جام بادۂ گلنار کا دیا ہر ایک شراب پی کر مست ہوا سمندر نے دریافت کیا کہ تم سب کا عرصہ کیون ہوا انھون نے عرض کیا کہ جب حضور کا پہلا نامہ پہونچا ہم نے بندوبست سفر کا کرنا شروع کیا ہم اُسی بندوبست مین مصروف تھے کہ دوسرا نامہ پہونچا ہم نے جلدی کی تیسرا نامہ پہونچا ہم نے اُسکا جواب تحریر کیا اُسکے بعد سفر کیا راہ مین جو کچھ عرصہ ہوا وہ ہوا جب ہم قریب شہر پہونچے ہر ایک یہان آچکا تھا ملاقات ہوئی باہم رائے کرکے ایک لشکر کر لیا آپ کی خدمت مین عرضی لکھی جب آپ نے طلب کیا فوراً حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ اور بادشاہ و پہلوان کیون نہ آئے کچھ تم کو معلوم ہی اُن سب نے عرض کیا کہ ہم کو کیا خبر وہ اپنے ملکون سے چلے ہونگے ہم سب اپنے اپنے ملکون سے آئے ہین راہ مین ہم نے سُنا تھا کہ وہ لوگ بھی چل چکے ہین حاضر ہونگے راہ مین ہونگے سمندر نے کہا کہ اب تم لوگ سب یہین مقیم رہو ہم تم سب کو اپنے ہمراہ لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے وہ لوگ بھی آلین جو کہ باقی ہین اُن سب نے عرض کیا کہ حضور نے اُن کن کو یاد فرمایا ہی سمندر نے ان سب کے نام لیے جو کہ نہ آئے تھے اُن سب نے عرض کیا کہ وہ لوگ ضرور حاضر ہونگے ہم کو جو حکم ملے ہم اُسکو بجا لائین سمندر نے کہا کہ ہر روز دربار مین حاضر ہوا کرو جب ہم لشکر کشی کرینگے تو تم سب کو ہمراہ لینگے انھون نے کہا کہ بہت خوب بس سمندر نے تھوڑے عرصہ تک دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ سب بادشاہ اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے سمندر نے حکم دیا تھا کہ آج ہم نے ان سب کی دعوت کی ہی ہمارے باورچی خانہ سے انکے لیے طعام لذیذ جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہر ایک کے لیے طعام لذیذ روانہ کیا گیا بس یہ طریقہ جاری ہوا کہ سب بادشاہ صبح کو دربار مین آتے تھے اور جب دربار برخاست ہوتا تھا اپنے لشکر مین چلے آتے تھے اب سمندر کا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ایوان کا تحریر ہوتا ہی

اب حال ملکہ ایوان جادو مہین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نے بیان کیا ذکر ملکہ ایوان سنہ طاقی جو خواجہ سے اقرار کرکے اور رخصت ہوکر اپنے شہر مین آئی اُسدن تو اُسنے دربار نہ کیا اُسکے دوسرے دن اُسنے دربار کیا اور اپنی بہن بارالا تاجدار کو طلب کرکے کہا کہ ای بہن مین نے تو ترک سلطنت کیا اور گوشہ نشین ہوئی لہذا مین تم کو اپنی طرف سے بادشاہ کرتی ہون اور تم سے کہے دیتی ہون کہ اگر سمندر شاہ تم کو براے کمک طلب کرے

تو ہرگز اُسکی ملک کو نہ جاتا نہ عاقبت انکار کرتا اگر وہ لشکر کشی کریگا اُسوقت دیکھ لیا جائے گا ماران نے عرض کیا کہ کیا امر ہی کہ آپنے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشین ہوئین ابھی تو آپ کی اتنی عمر بھی نہین ہوئی اور کیون سمندر شاہ کی ملک سے انکار ہی الیوان نے جواب دیا کہ اس امر مین ایک راز ہی وہ تم پر ظاہر ہو جائیگا ابھی اُسکا موقع نہین ہی کہ بیان کیا جائے بس جو مین کہتی ہون اُس پر عمل کرو تکرار نہ کرو اگر تم کو انکار ہو تو مین تمھاری دختر سوماق برق مزاج کو بادشاہ کرون میری پہلے ہی یہ رائے تھی کہ مین اُسی کو بادشاہ کرون مگر پھر یہ خیال ہوا کہ وہ ابھی بچہ ہی اُس سے امور حکومت ذرا مشکل سے سر انجام پائینگے اس امر کے لیے سن دار کی ضرورت ہی یا اور کسی کو ماران تاجدار نے عرض کیا کہ مجھکو انکار نہین ہی صرف یہ خیال ہی کہ لوگ کہینگے کہ کیا سبب ہی کہ ملکہ نے ترک سلطنت کیا اور کہین کہ جالم کیا ملکہ نے جواب دیا کہ کسی کا اجارہ نہین ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین کون ہم پر اعتراض کرسکتا ہی ماران خاموش ہوئی الیوان نے ماران کو تخت پر بٹھایا پہلے خود نذر دی اُسکے بعد کل اہل دربار سے نذر دلوائی اور حکم دیا کہ آج سے سکہ بنام ماران تاجدار جاری ہو یہ بندوبست کرکے وہان سے چلی آئی اور یہ حکم دیدیا کہ جو کوئی ماران کی نافرمانی کریگا اُسکو سزا دیجائیگی سب اسکے مطیع رہین سب نے عرض کیا تھا کہ ہم انکو بھی بجاے آپ کے خیال کرینگے یہ بندوبست کرکے ملکہ اپنے محل مین آئی جو اسباب ضروری اُسکو اپنے ہمراہ لینا تھا اُسکو لیا اور چند خادم وخواصین براے خدمت ہمراہ لیکر اُس باغ مین آئی جو کہ الیوان نے اپنے واسطے بنوایا تھا ہر ایک کو ایک مقام رہنے کو دیا اور کہا کہ میرے کھانے و پانی کی فکر رکھنا صرف تمھارے ذمہ یہ کام ہی اور میرے حال سے خبر نہ ہونا جو وقت میرے کھانے کا ہو اُسوقت میرے لیے کھانا لے آنا یا جب مین پانی طلب کرون پانی حاضر کرنا ہان رات کو میری حفاظت کرنا باقی ہم کو اپنے فعل کا اختیار ہی سب نے عرض کیا بہت خوب مگر سب حیران ہین کہ ملکہ کو کیا ہو گیا ہی سمندر پہ جو تشریف لے گئین تھین تو لشکر ہمراہ تھا وہان جاکر اپنی وزیرزادی کو طلب کیا وہان سے جو تشریف لائین تو تنہا اور ترک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوئین ہماری سمجھ مین نہین آتا ہی ایک نے دوسری سے اپنا حال ظاہر کیا سب باہم فکر کرتی رہین جب کوئی بات خیال مین نہ آئی تو عاجز ہو کر یہ جواب دیا ع امور مملکت خویش خسروان دانند ٭ گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ کوئی امر ہوگا ہم کو کیا کام ہم کو اپنے کام سے کام ہی جو حکم ہمکو ملا ہی ہم اس پر عمل کرین یہ خیال کرکے ہر ایک اپنے مقام پر جاکر بیٹھ رہی یہان الیوان ایک کمرہ مین آئی اور ایک تہمت باندھ کر ایک گوشہ مین بیٹھ رہی اور عبادت الٰہی کرنے لگی اُس طریقہ سے جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا کہ نہ سحر فراموش ہو نہ کافر رہے یہ تو یہان عبادت خدا مین مصروف ہی وہان دربار مین ماران سے اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند یہ امر ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ ملکہ یہان سے تو بہت سا لشکر لیکر براے ملک سمندر شاہ وبخیال مقابلہ اہل اسلام و براے لینے عوض خون عشاق برادر خود و ملکہ شعلہ جادو کے تشریف لے گئین تھین اور وہان جاکر اپنی وزیرزادی کو بھی طلب کر لیا اب جو تشریف لائین نہ لشکر ہمراہ ہی نہ وزیرزادی ہین بلکہ ایسی بیزار تشریف لائین کہ ترک سلطنت کی اور گوشہ نشین ہوئین یہ کیا امر ہی ملکہ ماران نے کہا کہ مین خود حیران ہون میری رائے مین تو یہ آتا ہی کہ سمندر سے کچھ فساد ہو گیا کیونکہ انھون نے منع بھی تو کیا ہی کہ اگر سمندر طلب کرے

تو نہ جانا انکار کرنا بس اس امر سے صاف ثابت ہی کہ کچھ سمندر سے فساد ہوا ہی بس اسی خیال سے ملکہ نے ترک سلطنت کی ہی اور ملکہ کے ہمراہ جو لشکر نہ آیا معلوم ہوتا ہی کہ سمندر سے مقابلہ ہوا ہی وہان لشکر کام آیا یا ملکہ وزیرزادی کے سپرد لشکر کو کر کے خود چلی آئی ہین عقب سے لشکر آئیگا تم لوگ پریشان نہ ہو مین دریافت کر کے تم لوگون سے کہدونگی مین خود حیران ہون ابھی ملکہ بیان نہ کرینگی یہ امر تم پر ظاہر ہوگا جب کہ عطارد وزیرزادی آئیگی اُسکو سب حال معلوم ہوگا سب اہل دربار یہ سُنکے خاموش ہو رہے ماران نے دربار برخاست کیا محل مین آئی سب اہل دربار اپنے اپنے مکان کو گئے مگر حیران تھے ماران جو محل مین آئی ملکہ کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چند خواصون سے اور کچھ اسباب ضروری لے کر اپنے باغ مین تشریف لے گئین ہین ماران خاموش ہو رہی یہ خبر تمام شہر مین منتشر ہوئی کہ ملکہ نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئین ہین اپنی بہن کو بادشاہ کیا ہی ہر طرف یہی چرچا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ماران کی ایک دختر ہی کہ اُسکا نام سوماق برق فراج ہی نہایت حسین اور خوبصورت ہی اُسکا سن ابھی کوئی نو دس برس کا ہی وہ اسم بامسمّے ہی بلا کی ساحرہ ہی اس مین ایسے ہنر ہین کہ اُسکے برابر کوئی نہین ہی مثل اپنی خالہ و بابان کے ہی ہر وقت برق بنی رہتی ہی اُسنے سحر سے ایک موتی بنایا ہی وہ اُسکے گلے مین پڑا رہتا ہی اُس موتی کا یہ اثر ہی اور یہ طریقہ ہی کہ مثل جام جم و آئینہ اسکندری کے ہی اُس موتی سے تمام حال گذشتہ و آیندہ معلوم ہو جاتا ہی وہ جس ملک کا حال چاہتی ہی دریافت کر لیتی ہی اس لیے اُسنے یہ موتی طیار کیا ہی اُسکا نام اُسنے گوہر جہات نما رکھا ہی چالیس ہزار لڑکیان اُسکی ہمسن اُسکے ساتھ رہتی ہین اُسنے اُن سب کو برق بنا رکھا ہی وہ بھی بلا کی ہین اشارون پر کام کرتی ہین جب وہ حکم کرتی ہی چالیس ہزار ایک مرتبہ برق بنکر گرتی ہین شہر اوکر دیتی ہین سوماق نے بیرون شہر ایک باغ طیار کیا ہی دن رات مع اپنی ہمسنون کے اُسی باغ مین رہتی ہی ہر روز صبح کو ان کے وخالہ کے سلام کو آتی ہی سوماق کو ملکہ الیوان نے پرورش کیا ہی مثل اپنی اولاد کے اُس سے محبت کرتی ہی دوسرا سبب یہ ہی کہ الیوان کے اولاد بھی نہین ہی اسکا شوہر بھی مرگیا ہی اور اسکی بہن کا بھی شوہر مرگیا ہی اور نہ عشاق کے کوئی اولاد تھی ان تینون بھائی بہن مین یہ ایک لڑکی ہی اسلیے اور یہ جان دیتا ہی خصوصاً الیوان زیادہ تر سوماق بھی الیوان سے بہت محبت کرتی ہی ابتک الیوان جانتی ہی وہ ماں سے تو بالکل واقف نہین ہی کہ یہ میری ماں ہی کو یہ ضرور معلوم ہی کہ مین اسکی لڑکی ہون مگر الیوان کو ماں جانتی ہی الیوان نے اُسکو جسوقت پیدا ہوئی اُسیوقت سے لے لیا تھا اور پرورش کیا تھا اسی سبب الیوان اُس سے وہ الیوان سے محبت کرتی ہی سوماق کو شعلہ جادو نے جو لہ نانی تھی الیوان وغیرہ کی سحر تعلیم کیا ہی اور عشاق نے شعلہ بڑی ساحرہ زبردست تھی ایسی ساحرہ تھی کہ جس کے تعلیم کیے ہوئے عشاق و الیوان و ماران ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور سوماق پر تو اُسنے بہت محنت کی ہی اُسکی تعلیم کی ہوئی ہی اُسکے بعد عشاق کی و الیوان کی و ماران کی جوان سب نے اور مقامات سے سحر تعلیم پایا ہی وہ بھی اُسکو تعلیم کیا ہی اس سبب سے سوماق بہت بڑی کاملہ اس سن مین ہو گئی ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ سوماق اُسدن بھی باغ مین تھی اور ماں کی سلام کو بھی نہ آئی تھی جو اُسکو معلوم ہوتا کہ خالہ تشریف لائی ہین دوسرا سبب یہ تھا کہ ابھی لڑکی تو ہی کھیل کود مین مصروف رہی نہ آئی سوماق نہر پر بیٹھی ہوئی پانی سے کھیل رہی تھی کہ ایک خواص دوڑی ہوئی ملکہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ ملکہ آپ کو مبارک ہو ملکہ الیوان آپ کی

بیٹی

خالہ صاحبہ تشریف لائین سفر سے ملکہ نے تیور پر بل ڈالکر کہا کہ خالہ کیسی وہ میری مان ہین اب ایسی بات
زبان پر کبھی نہ لانا ورنہ سزا دونگی ہان بیان کر کب تشریف لائین اُسنے کہا کہ کل تشریف لائین ملکہ نے
کہا کہ تو نے کس سے سُنا اُسنے کہا کہ مین ابھی در باغ پر گئی تھی دربان باہم کہہ رہے تھے کہ ملکہ تشریف
لائی ہین اور ایک خوشخبری اور سُنائی ہون وہ یہ ہی کہ ملکہ یاران تاجدار کو تخت سلطنت پر اپنے مقام
پر بیٹھایا اور خود ترک سلطنت کیا یہ بھی دربان کہہ رہے تھے یہ جو سوماق نے سُنا متفکر ہوئی اُسیوقت
تہر پر سے اُٹھی ادر بارہ دری مین آئی لباس تبدیل کیا چند مصاحبون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلی
داخل شہر ہوئی محل مین آئی مان سے ملی مان نے کہا کہ ای بیٹی کیا تم کو خبر نہین ہوئی کہ تمھاری والدہ ماجدہ
تشریف لائی ہین مگر ای سوماق ایک امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا امر تھا کہ اُنھون نے آکر مجکو تخت
حکومت پر بیٹھا دیا اور خود گوشہ نشین ہوئین مین نے انکار کیا تو برہم ہوئین دوسرا امر یہ ہی کہ لشکر
ہمراہ لے کر گئین تھین تنہا تشریف لائین وزیرزادی بھی ہمراہ نہ تھی ای فرزند تم اس امر کو اُنسے دریافت
کرو سوماق نے کہا کہ مین نے پرسون تک کا تو حال مرآتی مین دیکھا تھا اُنسے اور اہل اسلام سے مقابلہ
ہو رہا تھا بہت سے اہل اسلام کو اُنھون نے دریائے سحر مین قید کیا تھا صاحبقران کو مبتلائے
سحر کیا تھا لشکر مین ایک تلاطم تھا مین نے قصد کیا تھا مگر اُنکی قسم کا خیال آگیا اس سبب سے مین
نہین گئی پھر اُسدن سے مین نے کچھ حال نہین دیکھا کوئی مقام فکر نہ تھا جو دیکھتی یاران نے کہا کہ
یہ بھی تو اُنھون نے حکم فرمایا ہی کہ اگر سمندر برائے کمک طلب کرے تو تم نہ جانا انکار کرنا یہ کیا امر
ہی سوماق نے کہا کہ مین دریافت کرونگی وہ مجھ سے پوشیدہ نہ کرینگی وہ تشریف کہان رکھتی
ہین یاران نے کہا کہ اپنے باغ مین چند خواصون و خدمتگارون سے اور کچھ اسباب ضروری
لے کر گئی ہین بس سوماق اُسیوقت وہانسے اُٹھکر ایوان کے باغ مین آئی یہان آکر دیکھا کہ سب
خادم و خواصین الگ الگ بیٹھی ہوئی ہین جیسے اُنھون نے سوماق کو دیکھا سب برائے تعظیم
اُٹھ کھڑی ہوئین سلام کیا سوماق نے پوچھا کہ امان جان کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ
اس کمرہ مین ہین سوماق اُس طرف چلی خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو
کوئی آئے اُسکو بدون ہماری اطلاع کے نہ آنے دینا نہ تم مین سے کوئی بدون اطلاع آئے اگر
اسکے خلاف کروگی تو مین تم کو سزا دونگی بلکہ ہم نے عرض کیا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ یا صاحبزادی
تشریف لائین تو وہ تو بدون اطلاع تشریف لائین جواب دیا کہ کوئی ہو بدون اطلاع نہ آئے تو ہم خبر
کرین سوماق نے کہا کہ اچھا خبر کرو مین کھڑی ہون ایک خواص نے کمرے کے دروازے پر آکر کہا
کہ حضور آپ کی صاحبزادی ملکہ سوماق تشریف لائین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتی ہین
اُنکو کیا حکم ہوتا ہی ایوان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ اُسکو بھیجدو بس خواصون نے کہا کہ تشریف لے
جائیے اِدھر ایوان نے وہ سب سامان عبادت اُٹھا کر اور لپیٹ کر الگ رکھدیا کیونکہ ابھی
اُسکو یہ امر کسی پر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اتنے عرصہ مین سوماق پہونچی دیکھا کہ خالہ
ایک تہمت باندھے ہوئے ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہین سوماق نے سلام کیا ایوان
نے جواب دیا کہ عمر دراز سلامت رہو بیاہ ہونا نصیب ہو تمھارا دولھا آئے دولھن بنو ہمارے
ارمان پورے ہون چاند سے منہ پر سہرہ بندھے میرے قریب آؤ گلے سے لگاؤن مین نے
اپنی بچی کو بہت دن سے نہین دیکھا تھا دل لگا ہوا تھا مین ایسی بدحواس ہوئی کہ اپنی

پنجی سے بھی نہ ملی سوماق سر جھکا کر قریب گئی ایوان نے گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا منھ چوما پیار کیا اپنے برابر چوکی پر بٹھایا پوچھا کہ اچھی تو رہین مزاج کیسا ہے سوماق نے عرض کیا کہ دعا کرتی ہون آپ کا مزاج مبارک کیسا ہے ایوان نے جواب دیا کہ اچھی ہون زندہ ہون سوماق نے کہا کہ ای امی جان یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ کیا سبب ہے کہ آپ یہان سے لشکر لے کر گئین اور وہان جا کر عطارد کو طلب کر لیا پرسون تک اہل اسلام سے خوب مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کیا صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا آج آپ تنہا تشریف لائین یہان اگر ترک سلطنت کیا یا جی امان یعنی ملکہ باران کو حاکم کیا اور یہ حکم فرمایا کہ اگر سمندر شاہ پھر کمک طلب کرے تو انکار کرنا اور نہ جانا خود گوشہ نشین ہو بیٹھین ایوان نے جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا سب درست اور ٹھیک ہے مین نے ضرور اہل اسلام کو اسیر کیا اور صاحبقران کو مبتلاے سحر کیا تھا مگر میرے تنہا آنے کا یہ سبب ہے کہ بی عطارد مجھ سے برخلاف ہو گئین اور اُنھون نے تمام لشکر کو جو کہ میرے ہمراہ تھا اپنا شریک کر لیا اور خود سمندر سے آشنائی کر لی مجکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر نہ مانا مین نے سمندر سے اس امر کی شکایت کی اُسنے بھی کچھ خیال نہ کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ تمھارا کیا نقصان ہے مین نے عطارد سے کہا کہ تم نے بہت بیجا حرکت کی وہ مجھ سے فساد پر آمادہ ہوئی تب مجکو غصہ آیا مین وہان سے چلی آئی لشکر کو مین نے اپنے ہمراہ لانے کا قصد کیا اُنھون نے انکار کیا اور جواب دیا کہ ہم نے سمندر شاہ کی اطاعت و ملازمت کی آپ کی نوکری ترک کی یہ امر اور زیادہ تر مجکو ناگوار ہوا مین نے اُسی وقت عطارد سے کہا کہ اب مین اہل اسلام کو رہا کیے دیتی ہون اور صاحبقران پر سے اپنا سحر اتارے لیتی ہون اور دیکھتی ہون کہ تم اس معرکہ کو سر کر لوگی یہ جو مین نے کہا اُسکا جواب عطارد نے و سمندر نے یہ دیا کہ ہم کوئی تمھارے بھروسہ پر مقابلہ نہین کرتے ہین ایک زمانہ ہوا ہم کو اہل اسلام سے مقابلہ کرتے ہوے کیا تمھاری مدد کے بھروسہ پر ہمنے مقابلہ کیا تھا یا کرتے ہین تم سحر اتار لو اور بلکہ اہل اسلام کے شریک ہو جاؤ ہم اُنکے ہمراہ تم سے بھی مقابلہ کرینگے ہمارے نزدیک تمھاری کیا اصل ہے یہ تقریر ان دونون کی از حد ناگوار ہوئی اور مین وہان سے برہم ہو کر آئی ہون مین نے اپنا دریاے سحر مٹایا اہل اسلام کو رہا کیا صاحبقران پر سے سحر کو اتار لیا اور وہان سے اپنے شہر کو چلی آئی اور قصد کر لیا کہ جب تک سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہے مین حکومت نہ کرونگی کیونکہ اگر مین حاکم ہونگی اور سمندر طلب کریگا تو مجکو انکار کرتے بن نہ پڑے گا اُسوقت جانا پڑیگا اگر مین حاکم نہ ہونگی اور گوشہ نشین ہونگی اور سمندر طلب کریگا مین باران سے کہہ چکی ہون کہ تم انکار کرنا جب وہ انکار کریگی سمندر شکایت مجھ سے کریگا مین جواب دونگی کہ مین نے تو ترک حکومت کیا اور گوشہ نشین ہوگئی ہون میرا اُن لوگون پر کیا اختیار ہے وہ حاکم ہین اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہے اُس وقت سمندر کو پھر موقع شکایت کا نہ ہوگا اور نہ ہم کوئی اُسکے ماتحت ہین نہ خراج دیتے ہین جو وہ ہم پر جبر کریگا اور میری موجودگی مین وہ بہت زور ڈالیگا اور زمانہ سابق کے حالات اور ملاقات یاد دلائیگا اُسوقت مجکو مروت کرنا پڑیگی سوماق نے جواب دیا کہ اب میری سمجھ مین آیا کہ یہ امر ہے خیر آپنے جو کچھ کیا وہ بہت خوب کیا مگر عطارد سے یہ امید نہ تھی کہ وہ ایسی نمک حرامی کریگی ایوان نے جواب دیا کہ خیر اگر مین زندہ ہون تو عطارد سے اس نمک حرامی کا عوض لونگی اُسوقت موقع نہ تھا ورنہ مین اسی وقت عوض لیتی بموجب مصرعہ زندہ ہے اگر یار تو صحبت باقی

بی عطارد میرے ہاتھ سے بچ کر جاتی کہان ہین اسوقت تو وہ بھروسہ پر اپنے یار سمندر رکے مجھ سے خلاف ہو گئی ہین خیر دیکھا جائے گا ای سوماق ابھی اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر باران بھی پوچھے کہ تم نے دریافت کیا اُنھون نے کچھ سبب بیان کیا تو کہنا کہ اُنھون نے کچھ نہین بیان کیا بلکہ یہ جواب دیا کہ چندر روز مین یہ امر تم پر ظاہر ہو جائیگا اگر مین اور کسی کے مُنھ سے سنونگی تو یہ جان جاؤنگی کہ تو نے کہا سوماق نے جواب دیا کہ مین قسم کھاتی ہون خداوند کی کہ کسی سے نہ بیان کرونگی ایوان نے کہا کہ ہان بس بعد اس تقریر کے سوماق ایوان کے پاس سے اُٹھکر چلی آئی باہر جو آئی سب نے بیان کیا کہ ملکہ نے آپ سے کچھ سبب بیان کیا ترک حکومت کا سوماق نے جواب دیا کہ مین نے لاکھ لاکھ تو پوچھا قسمین دین ملکہ نے یہی فرمایا کہ تم کو چندروز مین معلوم ہو جائے گا اُسکے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین ناچار ہو گئی زیادہ نہ کہہ سکی وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہو رہے سوماق وہان سے محل مین آئی باران نے بھی پوچھا کہ ملکہ نے تم سے کچھ بیان کیا سوماق نے وہی تقریر باران سے بھی کہی باران بھی خاموش ہو رہی سوماق وہان سے اپنے باغ مین چلی آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی چونکہ ایوان سے سُن چکی تھی یہ سبب ہی اسوجہ سے اُسنے موتی کے ذریعہ سے نہ دریافت کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ ایوان نے ایک فقرہ جو کہ بالکل بے اصل تھا سوماق سے بیان کیا اور جھوٹ بولی اسکا سبب یہ تھا کہ اسکو ابھی یہ امر ظاہر نہ کرنا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اہل اسلام کی شرکت کی ہی اور سمندر کی شراکت ترک کر دی ہی اگر ظاہر نہ کرتی تو اسکو خوف تھا اول تو اسکو خوف اپنی جان کا تھا دوسرے شہر مین غدر مچ جانے کا تھا اور اسکو یہ خوف تھا کہ مجکو سوائے میرے عزیزون کے اور سب ملکر دھوکے سے اسیر کر لین گے بلکہ میرے ہمراہ میرے عزیز بھی اسیر ہونگے اور کیا عجب ہی کہ عزیز بھی میرے میری شراکت نہ کرین اور مجکو اسیر کر کے سمندر کے حوالہ کر دین اس خیال سے اسنے یہ فقرہ کیا بقول سعدی شیرازی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اس قول پر ایوان نے عمل کیا اور یون فقرہ کر کے اس امر کو ٹالا بلکہ اُس پر بھی یہ تحفظ کیا کہ اسکو منع کر دیا کہ تو کسی سے کہنا نہین اور سوماق سے جو یہ فقرہ کیا اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بخوبی جانتی تھی کہ اسکے پاس موتی ہی کہ جس سے اسکو کل حال گذشتہ و آئندہ جو یہ دریافت کرتی ہی معلوم ہو جاتا ہی البتہ ہو کہ مین نہ بیان کرون اور یہ اُس موتی مین دیکھے تو کل حال اس پر ظاہر ہو جائیگا جو کہ میرے خرابی کا باعث ہوگا اگر مین فقرہ کر دونگی اور کچھ جھوٹ سچ بیان کر دونگی اسکو میرے قول کا یقین ہی اُس پر یہ اعتبار کرے گی پھر موتی مین نہ دیکھے گی جو ایوان کا خیال تھا وہی ہوا کہ اُسنے اُس تقریر ایوان کو سچ جانکر پھر موتی سے کچھ نہ دریافت کیا ایوان نے اس طور سے یہ بلا اپنے سر سے ٹالی اب راوی کہتا ہی کہ اسکو چندروز گذرے تھے کہ ایوان گوشہ نشین ہوئی تھی اور باران حکومت کرتی تھی مگر طریقہ یہ تھا کہ جب باران دربار کو جاتی تھی پہلے ایوان کے پاس آتی تھی خواصین اُسکی خبر کرتین تھین وہ طلب کر لیتی تھی یہ سلام کر کے جو واقعات دن بھر مین گذرتے تھے اور وہان سے آکر دربار کو جاتی تھی اسی طور سے سوماق ہر روز صبح کو سلام آکر کر جاتی تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ باران دربار مین بیٹھی ہی سب اہل دربار حاضر ہین کچھ ملکی کاغذات دیکھ رہی ہی اُس پر مہر و دستخط کر رہی ہی یہان کا تو یہ رنگ ہی اب حال جرار چادو سماعت ہو کہ وہ جو سمندر شاہ سے رخصت ہو کر طرف شہر ایوانیہ کے چلا

شہر سمندریہ سے نکل کر کوہ و دشت طے کرکے قریب سرحد نہ طاق پہونچا وہان سے سیدھا طرف الوانیہ
کے چلا چونکہ یہ سب لوگ قرب و جوار ہین نہ طاق کے مقیم ہین اس سبب سے نہ طاقی کہلاتے
ہین انکے ملک بھی نہ طاق سے متعلق ہین اور یہ سب لوگ سرکش ہین کسی کو خراج نہین دیتے
ہین نہ کسی سے دبتے ہین مگر اپنے قول کے بڑے پختہ ہین چاہے جان جائے مگر اُس قول سے نہ
پھرین گے جب تک وہ شخص کہ جس سے اُنھون نے قول و اقرار کیا ہی کوئی برائی نہ کرے
اور جان و آبرو کا خواہان نہو بلکہ جان کے دینے پر آمادہ ہو جائین گے مگر اُس سے بُرائی نہ کرینگے
بلکہ یہ طریقہ ہی کہ اگر اپنا عزیز ہو اور یہ کہے کہ فلان کے ساتھ بُرائی کرو اور ہماری شرکت کرو کہ ہم
اُس سے مقابلہ کرین اور یہ لوگ اُس سے کسی قسم کا اقرار کر چکے ہون پھر اُس سے مقابلہ نہ کرینگے
نہ اپنے عزیز کے شریک ہونگے چاہے قرابت مین فرق آجائے جیسا کہ آفاق شاہ کے مقدمہ
مین گذرا کہ آفاق شاہ نے خواجہ سے اقرار کر لیا تھا کہ اب مین آپ لوگون سے مقابلہ نہ کرونگا
نہ آپکا شریک ہو کر سمندر سے لڑونگا پھر لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر آفاق شاہ نے قبول نہ کیا
یہ بھی دل مین قصد کر لیا تھا کہ چاہے سمندر قتل کرے مگر اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرونگا سمندر نے
ذلیل کیا سر دربار زد و جر آفاق شاہ کو غصہ آیا اور اہل دربار کو سب نے قصد کیا تھا کہ مقابلہ
کرکے آفاق شاہ کو رہا کر لین مگر آفاق شاہ نے منع کیا تھا اپنا مرنا گوارا کیا مگر اپنے قول سے
پھرنا یا سمندر سے مقابلہ کرنا نہ گوارا کیا تھا چنانچہ جب خواجہ عیاری کرکے لے گیے اور سب
نے یہ امر آفاق شاہ کو بتایا اور سمجھایا تھا کہ کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے نہ بھاگ کر آئے
ہو جواب اہل اسلام کی شرکت نہ کرو خواجہ تم کو عیاری کرکے لائے ہین سمندر تو ہم کو قتل
کر چکا ہمارے خدا نے ہم کو اس بلا سے نجات دی اور ہماری آبرو بچائی تم نے اپنی سی
سمندر شاہ کے ساتھ کی وہ اپنے قول پر قائم نہ رہا اور پھر گیا اُسنے تمھاری قدر نہ کی اب
کیا ضرورت ہی کہ تم اپنے قول پر قائم رہو سمندر تمھارے ساتھ برائی بھی کر چکا بس اُسوقت
آفاق کو بھی خیال آیا تھا اُسنے اہل اسلام کی شرکت کی تھی اُسوقت سے اِسوقت تک
شریک ہی اور پھر مقابلہ مین میدان مین آیا ہی اور مقابلہ کرتا ہی بس یہی طریقہ ہی سب کا جو کہ
اعلیٰ خاندان ہین آیندہ اس ایلوان کا بھی حال ظاہر ہوگا آمدم بر سر مطلب جرار جادو
بعد قطع منازل و طے مراحل کے داخل شہر الوانیہ ہوا شہر کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا بہت آباد
رعایا کو دل شاد ہر مقام پر نقورہ بج رہا ہی خرید و فروخت ہو رہی ہی سب رعایا آباد و مرفہ حال ہی کوئی
غریب و مفلس نہین معلوم ہوتا ہی سب خوش پوشاک ہین سپاہ زبردست ہین اہل شہر بہت
خوبصورت عورتون کا کیا ذکر ہی مرد بھی خوبصورت ہین عورتین تو نازک اندام پستہ قد گل رخسار
غنچہ دہن ہین حسن ملیح رکھتی ہین ناز و کرشمہ اُنکا ایک ادنی غلام ہی بہت صاحب حسن و جمال
ہین شہر بہت آباد ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی جو آباد نہ ہو ہر وقت ہر مقام پر مجمع رہتا ہی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ چوک ہی خصوصاً سہ پہر کو تو کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان سے آدمی ساتھ
فراغت کے گذر جائے شانہ سے شانہ چھلتا ہی یہ کثرت آبادی کی ہی کہ کوئی مقام ایسا
نہین ہی کہ جہان عمارت نہ ہو مگر عمارت پختہ ہی ہر گلی کوچہ صاف ہی ہر مقام پر نہر جاری ہی
اُسکے اِدھر اُدھر پھولون کے درخت لگے ہوئے ہین دو رستہ لالٹینین لگی ہوئی ہین سڑکین پختہ

ہین

ہین ناب دان جابجا بنے ہوئے ہین تاکہ برساتی پانی بہ جاے رعایا کے خیال سے ہر چوڑی سڑک پر نہر ہی
وہ آب صاف و شفاف سے لبریز ہی پل بنے ہوئے ہین نہر کے دونون طرف سڑکین ہین گاڑی وغیرہ چلنے
کے لیے ہر مقام پر شب کو روشنی سرکار کی طرف سے ہوتی ہی ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بندوبست ہی رعایا
کو ضرورت روشنی لیکر نکلنے کی نہین ہوتی ہی سرائین پختہ بنی ہوئین ہین مسافرون کے رہنے کا بہت
عمدہ بندوبست ہی اُنکے راحت کا کل سامان سرکار ایوان سے مقرر ہی بستر کھانا پینا وغیرہ سب سرکار
سے آتا ہی جس دن مسافر رہے اُسکا سب بندوبست سرکار سے ہوتا ہی اُسکو کسی قسم کی زحمت نہین ہوتی
ہی مگر سب رعایا ساحر ہی لشکر گاہ بہت عمدہ بنی ہوئی ہی اُس مین لشکر فروکش ہی چونکہ یہ اُسوقت پہونچا
تھا کہ دربار برخاست ہو چکا تھا اُسدن اسنے جی بھر کر تمام شہر کی سیر کی ہر گلی و کوچہ دیکھا شہر کو دیکھ کر
اپنے دل مین بہت حیران ہوا کہ کیا خوب بندوبست ہی یہ طریقہ تو سمندریہ مین بھی نہین ہی باوصفیکہ
سمندر شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اُسنے بھی رعایا کی راحت کے لیے اور مسافرون کی راحت کے لیے یہ
سامان نہین کیا ایوان بہت رعایا پرور ہی اسکو اپنی رعایا کا بہت خیال ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین
کرتا ہوا اور چوک کو طی کرکے قریب عمارات شاہی کے پہونچا اُس مقام کو سب مقامات سے زیادہ
تر آباد پایا پادشاہت راست کی طرف عمارت شاہی کے تمام عزیزون کے رہنے کے مقامات تھے عمدہ
عمدہ عمارتین تھین ملازم و خدمتگار وغیرہ بھرے تھے دست چپ کی طرف عمارت کے اراکین
سلطنت وزرا و امرا و افسران سپاہ کے مکانات تھے مگر سب بہت نفیس اور لائق بود و باش یہ
اُن سب عمارتون کو دیکھتا ہوا چلا گیا باغات کو دیکھا کہ کیسے کیسے پر بہار ہین اور کیا کیا عمدہ و نفیس
عمارتین اُنمین ہین یہ سب سامان دیکھ کر دنگ ہو گیا تین پہر دن بھرا اور ایک پہر رات تک مگر کل
شہر کی سیر نہ کر سکا آخر عاجز ہو کر ایک سرا مین جو کہ قریب عمارت شہر کے تھی فروکش ہوا صفت اس شہر مین یہ بھی
کہ جس طرف چاہو چوک چلے آؤ یا قریب عمارت شاہی آؤ ہر مقام سے اُس طرف کا راستہ تھا گویا
وہ شہر اس طور سے بنایا گیا تھا جیسے بھول بھولیان ہوتی ہین ہر سڑک ہر کوچہ و ہر گلی مین آکر
ملی تھی اور وہان سے عمارت شاہی کو گئی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اس صفت کا کوئی شہر اُس
زمانہ مین نہ تھا جیسا شہر الوانیہ تھا بس جرار جادو سرا مین آیا جو لوگ مسافرون کی خدمت کے
لیے مقرر تھے اُنھون نے جرار کو لا کر ایک کمرہ مین بٹھایا آب گرم لا کر پاؤن دھلائے پلنگ
بہت عمدہ اور نفیس لا کر بچھا دیا چراغ روشن کر دیا اور سب سامان مہیا کر دیا طعام گرم حاضر کیا اور
آب سرد جرار نے پوچھا کہ اس کمرہ کا اور سب سامان کا کرایہ کیا ہوا اور طعام کی کیا قیمت ہوئی
اُن لوگون نے جواب دیا کہ کیا آپ یہان اب کی مرتبہ تشریف لائے ہین اور کبھی تشریف نہین
لائے ہین جرار نے کہا کہ ہان اسی مرتبہ آنے کا اتفاق ہوا ہی تب اُنھون نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ
ہی کہ جو مسافر آتا ہی اُسکے لیے یہ سب سامان سرکار شاہی سے آتا ہی ہم لوگ اسی خدمت پر مقرر
ہین کہ مسافر کی خدمت کرین کسی قسم کی اُسکو زحمت نہ ہو جس دن تک اُسکا جی چاہے رہے جب
تک وہ رہیگا اُسکے لیے سب راحت کا سامان کیا جائیگا ایک حبہ نہ لیا جائیگا اس شہر مین جس
قدر سرائین ہین اُنمین سب مین یہی بندوبست ہی یہ تقریر سنکے جرار کے اور ہوش جاتے رہے اور
دل مین کہا کہ ایوان بہت سخی ہی اور بڑی منتظم ہی عورت ہو کر ایسی منتظم کیا خوب حکومت کرتی
ہی اس سے رعایا خوش نہ ہو تو کس سے خوش ہو یہ دل مین خیال کرکے اُسنے اُن لوگون سے

دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی گویہ واقف تھا کہ یہان کی بادشاہ ایوان نہ طاقی ہی مگر تجاہل عارفانہ کیا گو دراصل اس شہر مین یہ کبھی نہ آیا تھا مگر واقف تھا کہ فلان مقام پر اور فلان طرف شہر الوانیہ ہی دوسرے یہ سبب بھی تھا کہ شہر پناہ پر بخط جلی تحریر تھا کہ این شہر الوانیہ تاکہ جو کوئی آئے اُسکو نشان مل جائے یہ اسی سبب سے اور اپنے خیال کے موافق آ پہونچا بس جب جرار نے ان لوگون سے یہ امر دریافت کیا کہ یہان کا حاکم کون ہی انھون نے جواب دیا کہ یہان کا حاکم و بادشاہ تو ملکہ ایوان نہ طاقی تھین مگر جب سے ملکہ برائے کمک سمندر شاہ تشریف لے گئین اور وہان سے کوئی آج تین یا چار دن ہوئے تشریف لائی ہین انھون نے اپنی چھوٹی بہن ملکہ باران کو اپنی طرف سے حاکم کیا ہی اور خود گوشہ نشین ہوگئی ہین اب ملکہ باران تاجدار حاکم ہین یہ بھی مثل ملکہ کے سخی و منصف و عادل و منتظم ہین جرار نے کہا یہ کچھ معلوم ہوا کہ ملکہ کیون گوشہ نشین ہوئی ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم جب اُنکی ہمشیرہ کو اس امر کا علم نہین ہی تو ہم تو بلا زم ہین ہم کو کیونکر علم ہوگا بموجب شعر امور مملکت خویش خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا بخروش ٭ جرار نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ کہکر خوب سیر ہو کر کھانا کھایا آب سرد پیا بستر نرم پر جا کر لیٹا دو آدمی آئے وہ پاؤن دبانے لگے چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا اور تکلیف راہ سے کسل مند تھا اور آج دن بھر پھرا تھا راحت جو ملی سو گیا ایسا بے خبر سویا کہ کروٹ تک نہ لی یہان تک کہ صبح ہوئی یہ اُٹھا خادم نے پانی لا کر موجود کیا اسنے منہ دھویا اور ضروریات سے فرصت کی کہ کھانا آیا اسنے کھانا اس خیال سے کھایا کہ نہ معلوم وہان سے کب فرصت ہو بس کھانا وغیرہ کھا کر اور لباس پہنکر آپ طرف دربار کے چلا چونکہ کل دربار کو دیکھ چکا تھا سیدھا دربار کے قریب آیا دیکھا کہ سرداروں و امیروں و وزیروں و رئیسون کی سواریان کھڑی ہین کسی کی فنس ہی کسی کا تام دان ہی کسی کا بوچا کسی کا تخت رواں کسی کا مرکب کسی کا فیل مست کسی کا طاؤس کسی کا اژدر کسی کا شیر ببر ہر ایک سردار کی سواری اُسکے مرتبہ کے موافق در دولت پر موجود ہی انکے ملازم کھڑے ہوئے ہین کمرون مین ڈابین لگی ہوئی ہین اُن پر اُن سردارون کے نام تحریر ہین اسقدر کثرت سواریون کی ہی کہ راہ نہین ملتی ہی یہ سب کو طے کرتے در دولت پر آیا دیکھا کہ ایک کرسی طلائی پر ایک ساحر زبردست بعہدہ سپہ سالاری بیٹھا ہوا ہی اُسکی پشت پر اُسکے ملازم کھڑے ہوئے ہین سامنے صندلی رکھی ہوئی ہی اس پر سپر و تلوار و جھولی رکھی ہوئی ہی پیچوان لگا ہوا ہی خاصدار پانون کا رکھا ہوا ہی وہ ساحر بڑے عزم و شان سے بیٹھا ہوا ہی جرار اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا اُسکے قریب آیا اور کھڑا ہوا کہ اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا جرار نے سلام کیا اسنے جواب سلام دیا درگہ سالار نے جواب دیکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کس قصد سے یہان آئے ہو درگہ سالار نے جو یہ کہا جرار نے جواب دیا کہ مین فرستادہ ہون شہنشاہ سمندر شاہ کا انھون نے یہان کے حاکم کے نام ایک نامہ تحریر کیا ہی اور میرے ہاتھ بھیجا ہی میرا نام جرار جادو ہی میرے آنے کی خبر کردو بس درگہ سالار اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھا کر اندر گیا اور مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر ساحر سمندر کے یہان سے آیا ہی دربار مین حاضر ہونا چاہتا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی باران نے کہا کہ اُسکو دربار مین بھیجدو بس درگہ سالار باہر آیا اور جرار سے کہا کہ جاؤ تم کو طلب فرمایا ہی بس جرار پردہ اُٹھا کر اندر آیا ہی جلوخانہ کو فرش وغیرہ سے آراستہ پایا غلامان زرین کمر کو اُنمین صف بستہ کھڑا دیکھا یہ جلوخانہ کو طے کر کے دربار مین آیا

دربار میں آیا دربار کو خوب آراستہ پایا ہر ایک سردار کو دیکھا کہ وہ دنگل پر بیٹھا ہوا ہے خادم اُسکا اُسکے پشت پر کھڑا ہوا ہے وزیر اپنے مرتبہ سے کھڑا ہے ماران تاجدار تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اُسکے عقب میں غلامان زرین کمر کئی سو تلواریں برہنہ کیے ہوئے اُسکا سایہ سر پر کیے ہوئے کھڑے ہیں روبرو چوبدار دست بستہ کھڑے ہیں وہ رعب و داب ہے کہ ایسا رعب و داب سمندر کے دربار کا بھی نہیں ہے باوجودیکہ وہ مرد ہے اور بادشاہ جابر ہے اُس پر یہ شان و شوکت نہیں ہے جرار یہ رنگ دیکھکر دنگ ہو گیا مجرا گاہ پر آکر مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا ایک چوبی کرسی بیٹھنے کو ملی روبرو تخت شاہی کے یہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا اب جو اسنے غور سے دیکھا تو دربار کو ساحران نامی و سرداران ذی مرتبہ و امیران عالی مرتبت سے مملو پایا ہر ایک کو دیکھا کہ اپنے وقت کا سامری و جمشید و اسفندیار ہے اُدھر ملکہ نے ساقی کو حکم دیا کہ نامہ بر کو ساغر مے ناب کا دو ساقی نے ساغر شراب کا مملو کرکے جرار کو دیا جرار نے ملکہ کو سلام کرکے لے لیا اور پی گیا بس ساقی نے تین جام اُسکو دیے جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو اُسنے کہا کہ میں نامہ لایا ہوں سمندر شاہ کا ملکہ نے کہا کہ وہ نامہ کہاں ہے لاؤ مجھکو دو اُسنے جواب دیا کہ وہ نامہ میرے پاس ہے مگر میں آپکو نہ دونگا کیونکہ وہ آپ کے نام نہیں ہے بلکہ ملکہ ایوان ہفت طاقی کے نام ہے اور بادشاہ کا حکم ہے کہ اُنکے ہاتھ میں دینا سوائے اُنکے اور کسی کو نہ دینا اور کچھ زبانی پیام بھی ہے وہ جہاں تشریف فرما ہوں مجھکو اُنکے پاس بھجوا دیجیے میں اُنکو نامہ بھی دوں اور زبانی پیام بھی کہوں ماران نے کہا کہ انھوں نے ترک دنیا کیا ہے اور اب میں اُنکے مقام پر حاکم ہوں جو کچھ سمندر نے پیام دیا ہو مجھ سے بیان کرو اور نامہ بھی مجھکو دو جرار نے کہا کہ میں اپنے بادشاہ کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا ہوں اگر اُن سے ملاقات نہ ہوگی میں نامہ لیکر واپس جاؤنگا اور جاکر کہدونگا کہ اُنسے ملاقات نہیں ہوئی وہ گوشہ نشین ہو گئی ہیں اُنکے مقام پر جو اُنکی بہن حاکم تھیں وہ مجھ سے نامہ طلب کرتی تھیں میں نے نہیں دیا یہ نامہ حاضر ہے پھر جو بادشاہ حکم دینگے ویسا کیا جائیگا اگر وہ حکم دینگے تو میں پھر نامہ لیکر آؤنگا اور آپ کو دونگا اگر ممکن ہو تو اُن تک مجھکو پہونچا دیجیے کیوں مجھکو دوڑاتے ہو جو تقریر اُسنے عجز کے ساتھ کی پہلے تو ماران کو اُسکے نامہ نہ دینے اور انکار کرنے پر غصہ آیا تھا مگر جب اُسنے انکسار کیا اور عرض کیا کہ اگر میں خلاف حکم بادشاہ کروں تو سب مجھکو نمک حرام و نافرمان کہینگے اس تقریر سے ماران کو رحم آگیا اور کہا کہ ہم ملکہ سے عرض کرائے بھیجتی ہیں اگر وہ طلب کرتی ہیں تو ہم تم کو اُنکی خدمت میں روانہ کر دینگے اگر وہ نہ طلب کرینگی پھر ہم ناچار ہیں تمکو اختیار ہے خواہ نامہ ہم کو دینا خواہ واپس لے جانا اُس نے کہا کہ آپ خبر کرائیں ملکہ مجھکو ضرور طلب کرینگی پس ماران نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو ملکہ کے باغ میں جا اور اُنکے ملازموں کے ذریعہ سے خبر کرا کہ ایک نامہ بر سمندر کے یہاں سے آیا ہے اور آپ کے نام نامہ لایا ہے اور کچھ زبانی پیام بھی کہتا ہے میرا نام لینا کہ میں نے اُس سے لاکھ طرح کہا کہ نامہ ہم کو دو اور زبانی پیام بھی بیان کرو اُسنے کہا کہ مجھکو حکم بادشاہ کا نہیں ہے میں سوائے ملکہ کے اور کسی سے نہیں بیان کرونگا پس اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے وہ کہتا ہے اگر ملکہ نہ اپنی خدمت میں طلب کرینگی تو میں نامہ لیکر واپس جاؤنگا بس اگر حکم ہو تو اُسکو آپ کی خدمت میں روانہ کیا جائے ورنہ اُسکو جانے دیا جائے جو حکم ہو اُس پر عمل کیا جائے پس وہ چوبدار فوراً حکم پاتے ہی دربار سے باہر آیا اور ملکہ ایوان کے باغ میں آیا اور اپنی خبر اندر کرائی محلدار نے قریب دروازہ عرض کیا کہ حضور ایک چوبدار خاص شاہی

در باغ پر حاضر ہی اور کہتا ہی کہ مین ملکہ کے پاس ملکہ کی ہمشیرہ کا پیام لایا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ اُس چوبدار کو لے آؤ تا کہ وہ خود جو پیام لایا ہی بیان کرے کیونکہ ملکہ کو خیال ہوا کہ کیا سبب ہی جو پیام باران نے دربار سے بھیجا ہی کوئی نہ کوئی ضروری کام ہی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی فتنہ پردازی سمندر نے کی ہی اُسکے پاس سے کوئی نہ کوئی پیام آیا ہی یہ سنکے محلدار در باغ پر آئی اور اُس چوبدار کو لیکر اُس کمرہ کے پاس آئی یہان ملکہ یہ دل سے باتین کر رہی تھی کہ دیکھیے باران نے کیا پیام بھیجا ہی کہ محلدار نے عرض کیا کہ وہ چوبدار حاضر ہی آداب و تسلیمات عرض کرتا ہی ملکہ نے کہا کہ اُس سے کہو کہ وہ پیام بیان کرے مین سنتی ہون اُس چوبدار نے عرض کیا کہ ملکہ عالم ملکہ نے حضور سے عرض کیا ہی کہ ایک نامہ بر سمندر رپہ سے آیا ہی سمندر کا نامہ بنام حضور لایا ہی اور کچھ زبانی پیام بھی ہی مین نے لاکھ لاکھ اُس سے کہا کہ مجکو نامہ دے اور پیام بیان کر اُسنے کہا کہ مجکو حکم بادشاہ کا ہی کہ ملکہ الوان کے ہاتھ مین نامہ دینا اور انھین سے پیام بیان کرنا مین آپ کو نامہ دونگا نہ پیام بیان کرونگا اگر ملکہ سے ملاقات نہ ہو گی مین مع نامہ کے واپس جاؤنگا بس ملکہ نے کہا ہی کہ جو حکم ہو اُس پر عمل کیا جائے آیا اُسکو آپکی خدمت مین حاضر کیا جائے یا اُسکو مع نامہ کے واپس جانے دیا جائے یہ جو چوبدار نے بیان کیا ملکہ نے تھوڑی دیر سکوت کیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم سمندر ر نے کیا نامہ مین لکھا ہی اور کیا زبانی پیام دیا ہی اگر نہین طلب کرتی ہون تو وہ واپس جاتا ہی کچھ حال نہین کھلتا ہی طلب کرتی ہون اور اُس مین میری طلب لکھی ہی تو بڑی خرابی ہی اسی سکوت مین تھوڑے عرصہ تک رہی اُسکے بعد یہی رائے قرار پائی کہ طلب کر لون بس کہا کہ ملکہ سے کہنا اُسکو یہان مع نامہ کے بھیجدو بس چوبدار سلام کر کے باغ سے باہر آیا اور راہ طی کر کے دربار مین آیا یہان سب چوبدار کے منتظر تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھیے کیا حکم آتا ہی خصوصاً باران کو بہت فکر تھی کہ چوبدار نے آکر کہا کہ نامہ بر کو ملکہ نے طلب کیا ہی باران نے نامہ بر سے کہا کہ اس چوبدار کے ساتھ جاؤ بس جرار اُس چوبدار کے ساتھ دربار سے باہر آیا یہان باران نے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم سمندر ر نے کیا لکھا ہی اور کیا پیام دیا ہی ہم کو یقین ہی کہ سمندر ر سے فساد ہو گا اُسنے ضرور براے کمک طلب کیا ہو گا ملکہ اب نہ جائیگی وہ اس امر سے ناخوش ہو گا ادھر کو لشکر کشی کریگا یہان کوئی اُسکا باج گزار و ماتحت نہین ہی جو خوف کرے صرف زمانہ سابق کی ملاقات کا خیال ہی اگر وہ لشکر کشی کریگا اُس سے مقابلہ کیا جائیگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ سمندر رنکے سردار و اہل لشکر و خود سمندر ر ہم لوگون سے کیا مقابلہ کرینگے اُن سب کا حال خدا پرستون کے مقابلہ مین کھل گیا جب کہ غیر ساحرون ہی سے مقابلہ نہ کر سکے تو ساحرون سے کیا مقابلہ کرینگے باران نے کہا دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ معلوم نہین ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی وہان وہ چوبدار اُس نامہ بر کو لے کر در باغ پر پہونچا اور عرض کرا بھیجا کہ مین نامہ بر کو لے کر حاضر ہوا ہون محلدار نے جا کر ملکہ سے عرض کیا ملکہ نے کہا کہ چوبدار کو اُسی مقام پر ٹھہراؤ اور اُس نامہ بر کو اپنے ہمراہ لے آؤ محلدار جا کر جرار جادو کو لے آئی اور چوبدار سے کہا کہ تم ٹھہرے رہو چوبدار باہر سپاہیون کے پاس بیٹھ گیا ادھر محلدار نے نامہ بر کو لا کر کمرے کے قریب کھڑا کیا اور عرض کیا کہ نامہ بر حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ کرسی بیٹھنے کو دو وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا ملکہ نے پوچھا کہ سمندر رشاہ کا مزاج اچھا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ملکہ نے کہا کہ اور کیا حالات ہین اہل اسلام سے کہا ٹھہر گئی اُسنے عرض کیا کہ سب اہل اسلام حضور کے سحر

سے رہا ہو گئے صاحبقران نے بھی صحت پائی آج کل اُنکے یہان جشن خوشی ہی دوسری خبر یہ ہی کہ بادشاہ نے بدمست خونریز کو برائے غارت کرنے ملک آفاقیہ کے جو کہ آباد کیا ہوا آفاق شاہ کا تھا اور اسیر کرنے عزیزان آفاق شاہ کے پچاس ہزار لشکر سے روانہ کیا تھا کسی طور سے آفاق شاہ کو خبر ہو گئی وہ چند سردارون سے آئے اُنھون نے کل لشکر بدمست کو تباہ کیا اور بدمست کو بھی قتل کیا کوئی دس یا پندرہ سپاہی اور کوئی بیس سردار بچ کر آئے ہین باقی سب مارے گئے یہ حالات ہین پایوان نے کہا کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ اس خاکسار کو جرار جادو کہتے ہین ملکہ نے کہا کہ ای جرار جادو سمندر نے اب ظلم پر کمر کسی ہی دوست و خیر خواہ کو اپنا دشمن بنایا ہی اور جو کہ دشمن ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ حکومت اور شہر برباد ہو جائے اُنکو دوست و خیر خواہ جانتا ہی ضرور تباہ ہو گا کھو کیا ضرورت تھی شہر آفاقیہ کو غارت کرنے کی شہر آفاقیہ تو نہ غارت ہوا خود انکا لشکر غارت ہوا جب کہ ایسے دشمن سخت سے مقابلہ ہو رہا ہی ایسی حالت مین لشکر کے زیادہ کرنے کی فکر کرتا ہی نہ کہ اور کم کرنے کی نہ معلوم یہ رائے کس نے دی کون ایسا دوست تھا جسنے ایسی خراب رائے دی جرار نے عرض کیا کہ حضور آج کل بادشاہ کے زیادہ منھ چڑھے دو شخص ہین اور بادشاہ اُنھین کی رائے پر کام کرتے ہین اُنھین نے آفاق شاہ سے فساد کرایا اور دوست کو دشمن بنوایا اور جو دوست ہین اُنکی فکر کین ہین کہ وہ بھی بادشاہ سے کنارہ کرلین تو ہماری پوری پوری حکومت ہو جائے ہم پورے طور سے بادشاہ پر قابض ہو جائین اب کیا ہی بادشاہ اور سب کا کہنا ٹال دیتے ہین اور ہزار ہزار اُس مین نقص نکالتے ہین مگر اُن دونون کا کہنا نہین ٹالتے ہین جو وہ رائے دیتے ہین اُسکو بدل و جان قبول فرماتے ہین اُسی مین خرابی ہوتی ہی ہم نے تو نہین دیکھا کہ جو رائے اُنھون نے دی ہو وہ موافق ہوتی ہو سوائے خلاف کے یہ رائے بھی اُنکی تھی بادشاہ نے اس مین بھی زک اُٹھائی اور ایسا تمام ہوا ایک سردار مارا گیا ملکہ نے کہا کہ وہ کون ہین کیا عشناق حجرہ نشین اُستاد سمندر شاہ جرار نے کہا کہ جی نہین وہ تو جو رائے دیتے ہین بہت عمدہ اور اچھی ہوتی ہی مگر بادشاہ اُس پر عمل نہین کرتے ہین ملکہ نے کہا کہ پھر کون جرار نے کہا کہ شملاق و امراق وزیران دست چپ یہ دونون آج کل بادشاہ کے مزاج مین دخیل ہوئے ہین آجکل انکا دور دورا ہی بس انکے سوا کوئی نہین ہی بادشاہ کے نزدیک یہ بڑے دوست ہین مگر ہم سب کے نزدیک انسے بڑھ کر کوئی دشمن نہین ہی انکے ذات سے یہ حکومت و سلطنت تباہ ہو گی پہلے یہ سب دوستون و خیر خواہون کو بادشاہ سے بُرا کر کے جدا کر دینگے پھر اُسکے بعد خود بھی اہل اسلام سے مل جائینگے اور بادشاہ کو اسیر کر کے اُنکے حوالہ کر دینگے یہ ہوتا ہی ای خداوند جس قدر کہ ذی عزت و صاحب آبرو تھے اُنھون نے دربار مین اُسدن سے آنا ترک کیا جس دن سے آفاق شاہ کا قصہ ہوا ملکہ وزیران دست راست تو اب آتے ہی نہین ایک تو برائے دورہ چلے گئے ایک نے خانہ نشینی اختیار کی اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھا کرتے ہین یا تو اُنکا طریقہ تھا کہ آٹھوین دن آکر بادشاہ سے دستخط کرائے جاتے تھے اب اپنے ملازم کے ہاتھ دربار مین بھیجتے ہین اور ایک عرضی بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہی کوئی نہ کوئی عذر نہ حاضر ہونے کا تحریر ہوتا ہی بادشاہ یہ بھی نہین خیال کرتے کہ کیا سبب ہی کہ جو یہ نہین آتے ہین ایسے مدہوش ہین کہ اُس عرضی پر دستخط کر دیتے ہین یہ بھی نہین دریافت کرتے کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی رہے دوسرے وزیر جو کہ ہمیشہ دورے پر رہتے ہین انکا یہ طریقہ تھا کہ وہ سال بھر کے بعد آتے تھے

ایک ماہ تک یہان رہتے تھے سب واقعات بیان کرتے تھے وہ اُسی زمانہ مین آئے ہوئے تھے جب
آفاق شاہ کا واقعہ ہوا تھا اُنھون نے جو یہ رنگ دیکھا وہ اپنی عزت کو ڈرے دوسرے دن کوچ
کر گئے بس بادشاہ نے یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ کیون چلے گئے جب کہ بادشاہ ایسے بے خبر ہون تو ملک کیونکر
بچے گا ای خداوند جو کہ ذی عزت ہین وہ کیون آگر اپنے آبرو ریزی کرینگے یا کسی صاحب عزت کی آبرو
ریزی دیکھینگے اس سے اُن لوگون نے آنا ترک کیا اگر آبرو و جان ہے تو اور کہین نوکری مل جاویگی
ایسی بے عزتی کی نوکری سے تو بے نوکر رہنا اچھا ہے یہی ہر ایک نے خیال کر کے دربار کا آنا ترک کیا ورنہ پہلے
دربار مین جگہ نہ ملتی تھی آگے پیچھے کرسیان بچھتی تھین یا اب سیکڑون کرسیان خالی ہین ایسی حالت مین
خداوند تصویر ہی کچھ اپنا فضل کرین تو شاید یہ ملک اہل اسلام سے بچے ورنہ بچتے نہین معلوم ہوتا ہے
ملکہ نے جواب دیا کہ ای جرار ہان تو سچ کہتا ہے مین نے اب کی جا کر دربار کا عجب رنگ پایا سمندر کا
کچھ عجب طور دیکھا کہ یا تو جب مین کبھی ملاقات کو آیا کرتی تھی تو سمندر کو ہمہ تن امورات ملکی مین
مصروف پاتی تھی اور دن بدن دربار کی ترقی دیکھتی تھی ایک تو میرا جانا کہان ہوتا تھا کبھی چوتھے
برس یا پانچوین برس چلی گئی یا اب دربار بالکل سردارون سے خالی پایا یا تو دن بدن پرچہ اخبار سے
یہ ثابت ہوتا تھا کہ فلان ملک پر قبضہ ہوا فلان بادشاہ نے خراج دینا قبول کیا یا اب یہ ثابت ہوتا ہے
کہ فلان بادشاہ نے سرکشی پر کمر باندھی فلان بادشاہ اہل اسلام کا شریک ہو گیا ای جرار بہت سے
بادشاہ جو کہ صاحب لشکر تھے اور دریاے سبز رنگ سے شہر سمندریہ تک اُنکے ملک راہ مین
تھے اور سب سمندر شاہ کے مطیع تھے وہ بدون لڑے اور مقابلہ کے شریک اہل اسلام ہو گئے اب
سواے حالت بربادی کے دوسری حالت مین اخبار مین نہین دیکھتی ہون یہی سب واقعات دیکھ
دیکھ کر مین لشکر لے کر گئی تھی مین نے وہان کا جا کر عجب رنگ پایا سمندر کو جو دیکھا وہ تو شراب خواری
اور رقص و سرود و ناچ و رنگ و تماشہ بینی مین مصروف ہین سمندر کو سواے صحبت نازنینان مہ
جبین کے دوسری فکر نہین ہے یہ فکر ہے کہ کوئی باکرہ ملے اُس سے عیش کرون اہل شہر خوف سے
اپنی نا کتخدا لڑکیون کو شہر سے نکال لے گئے ہین ای جرار جادو باوجودیکہ سن شریف سمندر کا کوئی کم نہین
ہے بال تک سفید ہو گئے ہین اس پر یہ ہوس ہے مین نے سُنا ہے کہ ملکہ غزالان دختر آفتاب اسی خوف
سے سمندر سے منحرف ہو گئی کہ اُس کی طرف بھی خیال بد رکھتے تھے جرار نے کہا کہ آپ تو ملکہ غزالان
کو فرماتی ہین وہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ نسیم جادو کی طرف خیال فاسد رکھتے ہین اندھیر ہے کہ باپ
لڑکی سے ہم بستری کی تمنا رکھے اور اسکو بہ نگاہ بد دیکھے گو اس مذہب مین یہ امر جائز ہے مگر آجتک
کسی نے کیا نہین ایوان نے کہا کہ گو جائز ہو مگر بالکل خلاف ہے بس ای جرار مین یہ حال دیکھ کر
بہت پریشان ہوئی میرا دل نہ لگا وہان سے چلی آئی دوسرے مین نے اہل اسلام کے ساتھ
مقابلہ کیا بہت سے اہل اسلام کو مین نے اسیر کیا صاحبقران کو بتلاے سحر کیا ایسا کام تو کسی
نے بھی نہ کیا تھا مگر سمندر کو میری کچھ قدر نہ ہوئی جرار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا وہان تو مشہور ہے
کہ ملکہ اہل اسلام سے مل گئین سب اہل اسلام کو رہا کر دیا صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا خواجہ سے
اقرار کر لیا ہے کہ مین تمھاری شریک ہون اور سمندر کے شریک نہین ہون مگر یہ امر ہے کہ نہ تمھاری طرف
ہو کر سمندر سے مقابلہ کرونگی اور نہ اُسکی شریک ہو کر تم سے مقابلہ کرونگی ایوان نے کہا کہ
میری شراکت سب پر ظاہر ہے کہ تمام میرا لشکر اہل اسلام نے تباہ کر دیا ایک نہ بچا میری وزیرزادی

کو قتل کیا قران ثالث نے عیاری کر کے مجھ پر خواجہ نے عیاری کی مجھکو اسیر کر لیا جو سردار میرے ساتھ تھے اُنکو پکڑ لیا میں نے جب دیکھا کہ میری جان جاتی ہے میں نے اُسکے سرداروں کو رہا کر دیا اور صاحبقران پر سے سحر اُتار لیا اور وہاں سے چلی آئی یہاں آکر ترک دنیا کی اسی خیال سے کہ اب دنیا میں کچھ نہیں رہا یہ امر دیگر ہے کہ جو جس کا جی چاہے کہے اور تہمت لگائے مجھکو اسکی پروا نہیں ہے خیر اس قصہ سے تو کچھ حاصل نہیں ہے تم یہ بیان کرو کہ کیا پیام لائے ہو اور وہ نامہ کہاں ہے جرار نے کہا کہ ملکہ ایک امر آپ یہ فرمائیے کہ کیا آپ کا لشکر کام آیا وزیرزادی ہاری گئی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا تم اُس مقام پر نہ تھے جرار نے کہا کہ میں تو شہر میں تھا وہ لوگ بادشاہ کے ہمراہ تھے جو کہ اُنکے بزرگ ہیں شریک رہتے ہیں اور چند معزز سردار تھے مثل گلاب و عشاق وغیرہ کے مجھکو کیا معلوم کہ کیا واقعہ گذرا ملکہ نے جواب دیا کہ سنو جو واقعہ گذرا ہے یہ کہکر ملکہ نے کل واقعہ اپنا مقابلہ کرنا اہل اسلام سے اور اسیر کرنا عطارد کا سرداروں کو اور اپنا صاحبقران کو مبتلائے سحر کرنا اور سب کو دریائے سحر میں اسیر کرنا برق ثانی و قران ثالث کا عیاری کرنا عطارد و کل لشکر کا تباہ ہونا اور خواجہ کا عیاری کرنا اور اپنی چاروں پتلیوں کا خواجہ کے پاس جاکر اسیر ہونا اپنا اسیر ہونا سب بیان کیا جرار نے کہا کہ کیا خوب آپ نے تو یہ جان فشانی کی بدون کسی امر کے سوائے مروت کے اور دوستی کے کوئی آپ اُنکی ماتحت نہ تھیں نہ آپ کا ملک اُنکے ملک کے ماتحت ہے نہ آپ خراج دیتی ہیں نہ اُنھوں نے آپ کو برائے کمک طلب کیا تھا اُس پر تو آپ نے ایسی محنت کی اور اتنی بڑی زحمت اُٹھائی اگر اپنی جان بچانے کے لیے ایک کام کر گے اور سب کو رہا کر کے چلی آئیں تو کیا حرج ہوا اُس پر یہ تہمت لگائی گئی اور سب نے آپ کی طرف سے بادشاہ کو خوب بھرا اور آپکو بدنام کیا کیا زمانہ ہے بھلائی تو کوئی دیکھتا نہیں ہے بُرائی پر نظر ہے میرے نزدیک کوئی ایسی برائی کریگا تو کیا پائیگا اپنا سر کھائے گا ایوان نے کہا کہ مجھکو اسکا خوف نہیں ہے میں بالکل بے خوف ہوں اگر خراج دیتی ہوتی یا میرا ملک اُنکے ملک کے قریب ہوتا اُسوقت مجھکو خوف ہوتا نہ میں اب ملک کی مالک ہوں دوسروں کو اختیار ہے جو کچھ محبت والفت تھی وہ میرے اُنکے تھی اگر میں حاکم ہوتی ضرور پھر اُنکی کمک کرتی اگر وہ لوگ کمک نہ کریں یا جواب صاف دیں جب کہ وہ طالب کمک ہوں اور اُس پر سمندر کو غصہ آئے اور کسی کو برائے مقابلہ ادھر روانہ کرے اور یہ لوگ مقابلہ کریں تو منع نہیں کر سکتی نہ روک سکتی ہوں نہ اُن پر کسی امر کا جبر کر سکتی ہوں کہ تم ضرور کمک کو جاؤ یا لشکر سے مقابلہ کرو میں اب صاحب اختیار نہیں ہوں بلکہ دوسرے ہیں میں خود اُنکی روٹی پر پڑی ہوں اگر سمندر نے برائے کمک مجھکو لکھا ہے تو میرا یہ جواب ہے یاران کو تحریر کریں جو وہ جواب دے اُسکو سماعت کریں اُس سے نامہ و پیام ہو میں تو گوشہ نشین ہو گئی ہوں مجھکو کیوں تکلیف دیتے ہیں جرار نے کہا کہ جی نہیں کمک کے لیے نہیں لکھا ہے بلکہ اور کچھ مضمون ہے ایوان نے کہا کہ پھر لاؤ راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس مقام پر سوائے ایوان کے اور جرار کے اور کوئی نہ تھا اسی سبب سے تو ایوان نے جرار سے اس قسم کی باتیں کیں اور اسی خیال سے ایوان نے سب کو ہٹا دیا تھا حالت یہ تھی کہ ایک چلمن پڑی ہوئی تھی چلمن کے اسطرف باہر کمرے کے جرار بیٹھا ہوا تھا کمرے کے اندر ملکہ ایوان تھی بس جرار نے نامہ نکال کر ہاتھ بڑھا کر ملکہ کو دیا ملکہ نے وہ نامہ لے کر پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور جرار سے کہا کہ وہ پیام جو کہ زبانی

دیا ہی بیان کرو جرار نے عرض کیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ ہم نے سنا ہی کہ تم نے قید خواجہ سے رہائی پائی لہذا ہم کو
تمہاری ملاقات کا بہت اشتیاق ہی تم حاضر خدمت ہو اور ایک اشد ضرورت ہی بدون تمہارے آئے وہ انجام
نہ ہوگی بس یہ مجھ سے زبانی فرمایا تھا کہ کہدینا اور فرمایا تھا کہ کہدینا کہ جہان تک ممکن ہو بہت جلد آؤ
اگر ملنا ناگوار ہو تو ہاتھ یہان آکر دھونا ایوان نے جو یہ پیام زبانی سنا اور یہی مضمون تحریر بھی پایا
مسکرائی اور کہا کہ سمندر نے تو اس طور سے تحریر کیا ہی کہ جیسے کوئی اپنے تابعدار کو تحریر کرتا ہی یا اپنے
خراج گذار کو جن الفاظون سے طلب کرتا ہی دراصل سمندر کا دماغ خراب ہو گیا ہی مین صرف اُسکی محبت
اور الفت کے سبب سے اُسکی کسی بات کا خیال نہین کرتی ہون ورنہ کوئی دوسرا ایسے الفاظ تحریر کرتا
یا زبانی پیام بھیجتا تو مین اُسکو وہ دندان شکن جواب دیتی کہ وہ بھی یاد کرتا خیر اس سے کوئی غرض نہین ہی
آج کل اُنپر آلام بہت ہین اور شراب بھی بہ کثرت پیتا ہی اور عورتین بھی بہت سی ہین جو اُسکے ہر وقت
خدمت مین رہتی ہین تو دماغ اُسکا خراب ہو گیا ہی آج کل کی باتون پر اُسکے خیال کرنا بالکل عبث ہی اے
جرار تم ہماری طرف سے سمندر کو سلام کہنا اور کہنا کہ مین آتی ضرور بموجب آپ کی طلب کے مگر مجبور
اس امر سے ہون کہ مین نے ایک چلہ کھینچا ہی اور اُس مین شرط یہ ہی کہ جب تک وہ چلہ تمام نہ ہو اُس
مقام سے اٹھکر کہین نہ جائے اُسی مقام پر بیٹھا رہے اگر اسکے خلاف کرے گا تو جان کا ضرر ہی بس مین
معاف کی جاؤن جب چلہ تمام ہو جائیگا تو حاضر خدمت ہونگی اور میری طرف سے بہت عذر کر دینا
اے جرار تو نے خوب کیا جو ماران کو نامہ نہ دیا اور نہ پیام زبانی کہا ورنہ وہ سنتے ہی آگ ہو جاتی اور
اس تحریر کو دیکھکر ایسی برہم ہوتی اور ایسا جواب میان سمندر کو دیتی کہ انکو جواب دیتے بن نہ پڑتا
یا تو خاموش ہو رہتے یا کچھ اور تحریر کرتے اُسکا جواب پاتے اور اگر جرأت کرکے کسی کو ادھر برائے
مقابلہ روانہ کرتے تو پھر جان بچانی دشوار ہو جاتی یہ تو تم نے اسوقت دانائی کی اور نہ کچھ کہتا اُسنے کہا
کہ مین اب دربار مین کبھی نہ جاؤنگا ایوان نے کہا کہ یہ تم نے خوب بات کہی بس وہی مضمون جو
کہ ایوان نے زبانی جرار سے کہا تھا ایک پرچہ قرطاس پر تحریر کر دیا اور اُسکو بند کرکے جرار کو دیا اور ایک
خلعت مخلدار کو طلب کرکے کہا کہ خزانہ سے منگالو اُسنے اُسی وقت جاکر چوبدار سے کہا چوبدار نے آکر
ماران سے عرض کیا کہ ملکہ عالم ایک خلعت طلب فرماتی ہین ماران نے اُسیوقت خلعت روانہ
کر دیا ماران دربار مین اس انتظار مین بیٹھی ہوئی ہی کہ نامہ بر وہان سے آلے تو مین اُس سے دریافت
کرون کہ کیا جواب ملا اور کیا پیام لایا تھا یہان جب چوبدار خلعت لے کر آیا ملکہ نے جرار کو خلعت دیا
اُسنے خلعت لے کر ایوان کو سلام کیا اور جواب لے کر باغ سے باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ اب
تم جاؤ مین اپنے ملک کو جاتا ہون اُسنے کہا کہ دربار مین نہ چلو گے جرار نے جواب دیا کہ جس سے
ضرورت تھی مین اُنکے پاس ہو لیا اب دربار مین جانے کی کیا ضرورت ہی چوبدار یہ سنکے طرف دربار
کے روانہ ہوا جرار وہان سے چلا اُسکا حال پھر تحریر ہوگا جب چوبدار دربار مین آیا ملکہ ماران نے
پوچھا کہ کیا نامہ بر ابھی تک باغ مین ہی چوبدار نے عرض کیا کہ اُسکو جواب بھی ملا اور خلعت بھی
وہ اپنے ملک کو گیا بلکہ مین نے کہا کہ دربار مین چلو اُسنے جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہی
یہ تو ماران نے سنا خاموش ہو رہی دربار برخاست کیا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام کو گیا
ملکہ کے تو دل کو لگی ہوئی تھی یہ دربار سے سیدھی باغ مین آگئی اور ایوان کو اپنے آنے کی خبر
کرائی ایوان نے بلالیا اور کہا کہ اسوقت بے وقت آنے کا کیا سبب ہی ایوان نے عرض کیا

کہ میری طبیعت بہت پریشان تھی کہ نہ معلوم نامہ مین کیا تحریر تھا اور آپ نے کیا جواب دیا مین اس خیال سے دربار مین بیٹھی رہی کہ جب نامہ بر آپ کے پاس سے آئے گا تو اُس سے دریافت کرونگی مگر وہ ایسا ہوشیار تھا کہ وہان نہ گیا ای ملکہ تم کو سوماق کے سر کی قسم بیان فرماؤ کہ سمندر نے نامہ مین کیا ایسا امر تحریر کیا ہی کہ جس کا یہ حکم تھا کہ سواے ملکہ کے کسی اور کو نہ دینا مین بھی تو آگاہ ہون ایوان نے کہا کہ تم بیکار قسم دلاتی ہو مین لیے دیتی ہون مجکو سمندر نے طلب کیا ہی کہ ایک اشد ضرورت ہی بہت جلد آؤ بدون تمھارے آئے وہ کام اجرا نہ ہوگا اور یہی زبانی پیام تھا ماران نے کہا کہ یہ تو ایسا پیام نہ تھا کہ سواے آپ کے اور کوئی اُس سے واقف نہ ہو آپ پوشیدہ کرتی ہین ایوان نے کہا کہ سوماق کے سر کی قسم مین نے پوشیدہ نہین کیا جو اُسمین تحریر تھا مین نے بیان کر دیا ماران نے کہا کہ پھر آپ نے کیا جواب دیا ایوان نے کہا کہ مین نے یہ جواب دیا کہ مین چلے مین بیٹھی ہون نکل نہین سکتی ہون جب اُس سے فرصت ہوگی تو آؤنگی اور یہی تحریر کر دیا ماران نے جواب دیا کہ آپ نے صاف کہدیا ہوتا کہ مین ابھی نہین آسکتی ہون اس امر سے کیا فائدہ تھا ہم کوئی سمندر کی تابعدار نہین ہین نہ اُسکی ماتحت ہین ایوان نے جواب دیا کہ ای ماران وہ کار کرنا چاہیے نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے بس جب کہ اس طور سے اپنا مطلب حاصل ہو تو پھر کیون وہ کام کیا جائے جس سے کہ فساد کی بنا ہو بموجب مثل جو شخص شہد دینے سے مرے پھر اُسکو زہر کیون دیا جائے بس مین نے جو امر مصلحت وقت دیکھا اُسکو کیا تم کو میرے امور مین کیا دخل ہی ماران نے کہا کہ جو آپ کی راے مین جاتی ہون یہ کہکر وہان سے اپنے محل مین چلی آئی اور خاموش ہو رہی وہ دن تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو ماران نے پھر آکر ایوان کو سلام کیا اور دربار مین آئی سب اہل دربار حاضر ہوئے جب دربار جمع ہو چکا اہل دربار نے ماران سے پوچھا کہ حضور نے ملکہ عالم سے دریافت فرمایا تھا کہ نامہ مین کیا تحریر تھا اور کس امر کی ایسی ضرورت تھی جو سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا ماران نے جواب دیا کہ ہان مین نے دریافت کیا تھا انھون نے فرمایا کہ مجکو سمندر نے بلایا ہی کوئی اشد ضرورت ہی مگر ملکہ نے کہلا بھیجا کہ ابھی مجکو فرصت نہین ہی جب فرصت ہوگی مین آؤنگی اہل دربار یہ سُنکے خاموش ہو رہے ماران اپنے ملکی کاغذات دیکھنے لگی اسکا حال پھر تحریر ہوگا اُدھر سوماق جو اپنے باغ سے براے سلام ایوان آئی ایوان نے اُسکو گلے سے لگایا اور پیار کیا کہا کہ ای سوماق کل ہمارے پاس سمندر نے نامہ تحریر کیا تھا اور ہم کو بلایا ہی کوئی ضرورت شدید ہی اُس نامہ مین تحریر تھا کہ بدون آپ کے وہ ضرورت حل نہ ہوگی مین نے جواب دیا کہ مجکو فرصت نہین ہی کیونکہ مجکو جانا تو منظور نہ تھا جب فرصت ہوگی آؤنگی سوماق نے کہا کہ اُسوقت سمندر کو خیال نہ آیا جب کہ وہ باتین کین تھین کہ ہم کو پھر ضرورت ہوگی اُسوقت ہم یہ بے اعتنائی نہ کرین اب جو ضرورت ہوئی تو نامہ لکھا آپ کبھی نہ جائیے گا سمندر کو لکھنے دیجیے ہم لوگ سمندر کے باپ کے نوکر نہین ہین کہ اُسکے بُلانے سے چلے جائین ایوان نے کہا کہ مین نے اسی سبب سے تو یہ فقرہ کر دیا سوماق نے عرض کیا کہ خوب کیا یہ تقریر کر کے اور سلام کر کے اپنی مان کے پاس دربار مین آئی مان کو سلام کیا برابر کرسی پر تخت کے بیٹھی ماران نے کہا کہ ای فرزند تم نے سُنا کہ کل نامہ ملکہ عالم کے پاس سمندر کا آیا تھا پہلے نامہ بر یہان آیا مین نے بہت بہت اُس سے نامہ طلب کیا اُسنے نہ دیا اور یہی کہا کہ مین ملکہ کے ہاتھ مین دونگا مین نے

ملکہ سے کہلا بھیجا ملکہ نے اُسکو طلب کرکے نامہ پڑھا اور جواب نامہ دیا سوماق نے کہا کہ ہان مجھ سے
ملکہ فرماتی تھین مگر وہ یہ فرماتی ہین کہ نامہ مین یہ امر تحریر تھا کہ مجکو طلب کیا تھا یہ تو کوئی راز نہ تھا
کہ جواب نامہ آپ کو نہ دیا خیر معلوم ہو جائیگا یہ تقریر کرکے سوماق وہان سے اُٹھکر اپنے باغ
مین چلی آئی کہ اب سب کا حال پھر تحریر ہوگا

اب تتمہ حال سمندر راور نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی و دیگر حالات

پس راوی تحریر کرتا ہی کہ یہان سمندر رہر روز دربار کرتا ہے اور وہ بادشاہ جو کہ کمک کو آئے ہین ہر روز
دربار مین حاضر ہوتے ہین حسب دستور آج بھی دربار آراستہ تھا کہ سمندر رنے شملاق سے کہا کہ
ابھی تک جرار جادو الیوان کے پاس سے جواب لیکر نہین آیا کئی دن کا عرصہ ہو گیا ہی شملاق
نے جواب دیا کہ وہ آتا ہوگا یا اُسکو الیوان نے جواب نہ دیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جرار
شہر الوانیہ سے نکل کر اور طاؤس سحر پر سوار ہو کر چلا تھا بعد قطع راہ سمندر یہ مین پہونچا چونکہ دن تھا
دربار کا تھا دربار مین آیا یہان اسکا ذکر ہو رہا تھا کہ اہل دربار نے جرار کو دیکھ کر سمندر ر سے کہا
کہ حضور ملاحظہ کرین جرار جادو آ گئے جرار نے مجراگاہ سے مجرا کیا سمندر رنے پوچھا کہ الیوان کہان
ہی کیا وہ بعد کو آئیگی کیا تمھارے ہمراہ نہین آئی جرار نے کہا کہ مین عرض کرتا ہون جو کچھ واقعہ گذرا
ہی اور الیوان نے عرض کیا ہی سمندر رنے کہا کہ جلد بیان کر جرار نے عرض کیا کہ غلام جو الوانیہ مین
گیا تو معلوم ہوا کہ الیوان نے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی ہی حضور مین نے ایسا شہر
تو آباد اور یہ بندوبست کسی شہر مین نہین دیکھا جو الوانیہ مین دیکھا یہ کہکر کل حالت شہر الوانیہ کی
بیان کی سب نے الیوان کی بہت تعریف کی اُس نے عرض کیا کہ مین اُسوقت پہونچا تھا کہ
دربار برخاست ہو چکا تھا دن بھر مین نے شہر کی سیر کی اُسکے بعد سرا مین آکر اترا وہان سب راحت
کا سامان برائے مسافران سرکار الیوان سے تھا مین نے وہ رات راحت سے بسر کی سرا سے
مین مین نے یہ سُنا تھا کہ ملکہ نے گوشہ نشینی اختیار کی اپنی بہن ملکہ باران کو اپنی طرف سے
حاکم کیا جب صبح ہوئی مین دربار مین گیا وہان جاکر معلوم ہوا باران نے جو سنا کہ مین نامہ
لایا ہون مجھ سے نامہ طلب کیا مین نے نامہ نہ دیا جرار نے اپنی تقریر اور اپنا جانا الیوان کے
پاس اور اُسکا نامہ پڑھنا اور زبانی پیام سُننا سب بیان کیا اور کہا کہ ملکہ الیوان نے جواب دیا
کہ مین نے چلہ کشی کی ہی اور اس چلہ مین شرط ہی کہ جب تک تمام نہ ہو مقام چلہ کشی سے
باہر نہ نکلے پس مین مجبور ہون جب اس امر موجوعہ سے فراغت ہو جائیگی مین حاضر ہونگی اور
یہی جواب تحریر کیا ہی یہ کہکر وہ کاغذ جو کہ الیوان نے لکھا تھا پیش کیا سمندر رنے وہ کاغذ لیکر
منشی کو دیا منشی نے اُسے بہ صدائے بلند پڑھا جو کہ جرار نے بیان کیا تھا وہی تحریر تھا بس یہ
تحریر و پیام زبانی الیوان کا سُنکے سمندر ر خاموش ہو رہا مگر غصہ آیا شملاق کی طرف مخاطب ہو کر
کہنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُسنے تو عرض کیا اور جرار اپنی آنکھ سے دیکھ بھی آیا ہی بس ثابت
ہوتا ہی کہ اُسنے ضرور چلہ کھینچا ہی شملاق نے ابھی کوئی جواب نہ دیا تھا کہ افراق بول اُٹھا
کہ خداوند یہ سب الیوان کا فقرہ ہی اُسنے ضرور خواجہ سے اقرار کیا ہی وہ شریک اہل اسلام
ہوئی ہی اُسنے اسی سبب سے یہ فقرہ کیا اب وہ آپ کے پاس کبھی نہ آئیگی اُسنے سرکشی کی ہی

مگر کسی ہی اگر آپ زیادہ اُس پر جبر فرمائینگا وہ آمادۂ فساد ہوگی اُسنے یہی تو تدبیر کی ہی کہ آپ کنارہ کش ہوئی اور اپنی بہن کو بادشاہ کیا شملاق نے بھی امراق کے قول کی تصدیق کی اور کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ایوان یہ خیال کرتی ہی کہ مین کوئی بادشاہ کی ماتحت نہین ہون میری حکومت خود سر ہی نہ مین باج گذار ہون جو اطاعت کرون اُسکو اپنے سحر و ساحری پر ناز ہی وہ خیال کرتی ہوگی کہ مین کیون کسی کا دباؤ اُٹھاؤن کیا مین کسی کی فرمانبردار ہون جو حسب الطلب جاؤن میرا سمندر کیا کریگا اگر مقابلہ کریگا تو مین بھی مقابلہ کرونگی صرف میرے اُسکے سلسلہ محبت و اتحاد ہی وہ قطع ہوجائے گا خوف وہ کرے جو کہ ماتحت ہو جبکہ مین نے خداوندی کی اطاعت نہ کی تو سمندر کیا چیز ہی یہ جو بھائی امراق نے کہا کہ اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی بہن کو حاکم کیا صرف اس خیال سے کہ مین الگ رہونگی اور یاران مقابلہ کرے گی اگر کوئی شکایت کریگا تو مین یہ جواب دونگی کہ میرا اُن پر کیا زور ہی اُنکو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تو ترک دنیا کر چکی یہ جو تقریر سمندر نے سُنی کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو ضرور ایوان نے فقرہ کیا اور وہ خود سر ہوگئی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ شملاق وغیرہ نے ایسی تقریر کی کہ جس کے سبب سے سمندر کو نہایت طیش آیا اور غصہ آیا اور کہا کہ مین ایوان کا غرور سب نکالے دیتا ہون اب کی مرتبہ پھر طلب کرتا ہون اگر وہ آئی تو خیر ورنہ کسی سردار زبردست کو روانہ کرکے اُس سے مقابلہ کرونگا اور اُسکو حکم دونگا کہ اُسکا سر کاٹ لاؤ یا اسیر کر لاؤ اس حالت سے کہ ایسی حالت ہو کہ کبھی کسی بادشاہ نے کسی خونی مجرم کو بھی اس ذلت سے نہ اسیر کرایا ہو شملاق نے جواب دیا کہ ہان جب تک ان لوگون پر اس قسم کی سختی نہ ہوگی اُسوقت تک یہ لوگ داب ریاست کو خیال مین نہ لائینگے اس لئے بھی مثل آفاق شاہ کے حرکت کی ہی صرف اس خیال سے کہ مین اپنے ملک مین ہون سمندر میرا کیا کر سکے گا آپ کو اب سب نے ایسا خیال کر لیا ہی کہ گویا آپ کوئی چیز نہین ہین سب سرکشی پر آمادہ ہوگئے یہ سب آپ کا حلم ہی کہ جس کے سبب سے سب سرکش ہوگئے ہین اگر آپ قبل سے سیاست کرتے تو یہ نوبت نہ ہوتی حضور ریاست بدون سیاست کی نہین ہوتی آپ نے طرح دی اُن لوگون نے خیال کیا کہ بادشاہ ہم سے دب گیا اُنھون نے زور باندھا اگر پہلے سے آپ ظلم پر کمر کستے اور ذرا ذرا سی خطا پر سزا دیتے تو کبھی یہ سرکشی نہ ہوتی جو کہ باج گذار تھے وہ بھی اور جو کہ نہ تھے وہ بھی خوف کرتے آپ نے تو جو جس نے کہا کچھ خیال اُس پر نہ کیا اب ان لوگون کا زیر ہونا محال ہی کیونکہ زور پکڑ چکے ہین ہم لوگون کی صلاح تو یہ ہی کہ اب وہ تدبیر کیجیے اور ان سب کو اپنے قبضہ مین دباؤ ڈالکر کیجیے جب دو چار پر آپ ایسی سختی فرمائے گا پھر کسی کو جراءت نہ ہوگی دیکھیے جب سے آپ نے آفاق نمک حرام پر وہ سختی کی پھر کسی نے بھی سر اُٹھایا اہل دربار سے یا جو کہ بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہین میرے نزدیک کسی کے دل مین خیال بھی اس امر کا نہین آتا ہوگا یہ امر اتفاقی ہی کہ آفاق بچ گیا اب کوئی نہین بچ سکتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری رائے بہت ٹھیک ہی مین ضرور اب سیاست پر کمر باندھونگا یہ کہکر میر منشی سے کہا کہ ایک نامہ میری طرف سے اور بنام ایوان اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہم کو معلوم ہوا ہی کہ تو نے خواجہ ثالث سے اقرار کیا ہی کہ مین سمندر کی شراکت نہ کرونگی اور تو ہم سے منحرف ہوگئی ہی اہل اسلام سے شریک ہوئی ہی بس ابھی مین تیرے حق مین بہتری ہی کہ تو بموجب ہماری طلب کے ہماری خدمت مین حاضر ہو ورنہ یاد رکھ کہ مین خود وہان آؤنگا اور تمام شہر کو تباہ و برباد کرونگا اور تجھکو اس حالت خراب سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پر

مرغان ہوا و ماہیان دریا ترس کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئیگا آیندہ تجکو اختیار ہی بس اگر اپنی بہتری کی خواہش ہی تو فوراً چلی آ ورنہ مجکو اسی مقام پر موجود جان یہ جو مضمون نامہ کا عشاق و گلاب نے سنا و دیگر اہل دربار نے جو کہ صاحب عزت تھے اور خیر خواہ تھے ہر ایک نے دل مین خیال کیا کہ مثل آفاق شاہ کے ایوان سے بھی فساد ہوتا ہی اور یہ وزیر ایوان کو بھی بادشاہ کا دشمن کرتے ہین یہی امر خرابی حکومت کے ہونگے جب کہ دوست دشمن ہوجائینگے تو پھر کون کمک کریگا اس امر کا بھی بادشاہ کو خیال نہین آتا ہی کہ اسوقت ہمارے دربار مین بہت سے بادشاہ ایسے ہین کہ جو برائے کمک آئے ہین اگر وہ یہ حال بیرے ظلم کا دیکھین سے گے تو کیا اپنے دل مین کہین گے کیونکہ جب کہ بادشاہ کا اُن لوگون سے یہ حال ہی جو کہ نہ باج گذار ہین نہ ماتحت ہین تو ہمارے ساتھ کیا حال ہوگا ایسے سے خداوند بچائین کسی تدبیر سے بادشاہ کو اس امر سے باز رکھنا چاہیے یہ سب نے خیال کرکے سمندر سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی کچھ عرض کرین جو ہمارے خیال ناقص مین آتا ہی گو ہم وہ عقل نہین رکھتے ہین جو کہ وزرائے عالیمقدار رکھتے ہین مگر تم بھی جو کچھ عرض کرین وہ سماعت ہو بہ نظر خیر خواہی عرض کرینگے اُس پر عمل کرنا نہ کرنا حضور کو اختیار ہی سمندر نے کہا کہ آپ لوگ بیان کرین عشاق نے کہا یہ جو وزرا نے فرمایا بہت بجا ارشاد کیا کیونکہ اُن لوگون کی عقل مثل لقمان و ارسطو کے ہی جو یہ رائے دینگے بہت عمدہ ہوگی مگر ہمارے نزدیک اس امر مین کوشش کرنا بالکل بیجا ہی اگر اُس نے عذر کیا ہی چندے توقف لازم ہی شاید جیسا کہ اُسنے تحریر کیا ہی ویسا ہی ہو جب اُسکو فرصت ہوگی ضرور آئیگی ہان اُسوقت مین آئے تو پھر اختیار ہی ہمارے ایک دوست کو دشمن کرنا بالکل خلاف ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی سمندر نے کہا کہ یہ جو آپ نے کہا بہت ٹھیک ہی مگر میرا خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اس فقرہ مین محنت کرکے کوئی سحر تیار کرلے اور اُسکا دفع کرنا مشکل ہو اسی سبب سے اُسنے یہ فقرہ کیا اور یہ خیال آپ کا بالکل بے جا ہی کہ وہ دوست ہی اُس سے بڑھکر کوئی دشمن نہین ہی یا یہ کرے کہ وہ لشکر اسلام مین وہ سحر تیار کرکے چلی جائے تو بڑی خرابی ہو ہاتھ سے یہ شکار نکل جائے عشاق نے و دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ اس امر سے باز نہ آئے گا شملاق و امراق کی تقریر نے بادشاہ کے دل پر اثر کرلیا ہی شملاق و امراق کے شریک وہ بادشاہ بھی ہوگئے تھے جو کہ تازہ وارد ہوئے ہین اُن دونون نے چند دن مین اُن لوگون سے ایسی ملاقات بڑھا لی ہی اور یہ اُن سب پر ظاہر کردیا ہی کہ یہ لوگ جو کہ آج کل دربار مین ہین اُنہین چند ایسے مخرب ہین کہ جن کے سبب سے یہ خرابیان ہوئی ہین جو کہ سپہ سالار لشکر ہین اُنکی ہمشیرہ لشکر اسلام کے شریک ہین جو یہان واقعات گذرتے ہین اُنکی سب کی خبر بذریعہ اُنکے اہل اسلام کو ہوجاتی ہی یہ اپنی ہمشیرہ سے کہتی ہین وہ اہل اسلام سے بیان کرتین ہین اُنکو کب یہ گوارا ہوگا کہ اہل اسلام تباہ ہون وہ بادشاہ بھی اُن دونون کے شریک ہوئے ہین اُنکی رائے کو پسند کرتے ہین جب یہ رائے شملاق وغیرہ نے دی تھی تو اُن سب نے بھی تصدیق کی تھی اور بادشاہ نے کہا تھا کہ وزیر صاحب ٹھیک کہتے ہین جب عشاق و گلاب نے و دیگر اہل دربار نے یہ تقریر سمندر سے کی شملاق نے اُنکی طرف اشارہ کیا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ لوگ کیا رائے بادشاہ کو دیتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ دونون وزیر بڑے مفسد ہین یہ چاہتے ہین کہ یہ جو چند خیر خواہ ہین یہ بھی دشمن ہوجائین اور بادشاہ ہماری رائے پر کام کرین سوائے ہمارے اور کوئی دربار مین

نہ ہیے اور اسقدر بادشاہ کی راے مین اپنے کو دخیل کیا ہی اور اسقدر سمندر کے مزاج مین پیٹھے ہین کہ سمندر بھی سواے ان دونون کے دوسرے کی بات پر مطلق خیال نہین کرتا ہی جب شملاق نے ان سب کی طرف اشارہ کیا اُسوقت اُن بادشاہون نے سمندر سے کہا کہ جو وزیرون نے آپکے راے دی ہی ہمارے نزدیک بہت ٹھیک ہی ابھی سے اسکا تدارک بہتر ہی اور یہ لوگ غلطی پر ہین عشناق وغیرہ نے جو یہ دیکھا پھر جراءت نہ ہوئی کہ کچھ کہتے مگر گلاب نے جراءت کرکے عرض کیا کہ میری ایک راے ہی اگر پسند خاطر عالی ہو وہ یہ ہی کہ اس مضمون کا نامہ روانہ کیا جائے بلکہ یہ مضمون ہو کہ ہم کو ضرورت شدید ہی تم ازراہ مہربانی اپنے چلہ کو ترک کرکے چلی آؤ جب یہان سے فرصت کرکے جانا تو پھر چلہ کشی کرنا ہم کو تمھاری ذات سے یہ امید نہ تھی کہ ہم تمکو طلب کرین اور تم آنے سے انکار کرو وہ محبت والفت سابق کی کیا ہو گئی کیا تم نے سب بھلا دی یہ امر تو تمھاری ذات سے بعید معلوم ہوتا ہی اور بالکل خلاف مروت و دوستی کے ہی ہم پر ایک وقت پڑا ہی اور بدون تمھارے اُسکا حل ہونا دشوار ہی اور تم انکار کرتی ہو اس طور کے الفاظ نامہ مین ہون اس سے امید ہوتی ہی کہ وہ ضرور چلی آئیگی اگر اس مضمون کا خط جائے گا جو کہ حضور نے تجویز کیا ہی اس مین یہ خیال کریگی کہ بادشاہ کو میرے حال سے خبر ہو گئی انھون نے تب تو یہ نامہ لکھا ہی بس اب تو نہ جانا اگر جائینگی تو خرابی ہوگی بلکہ وہ فوراً طرف لشکر اسلام کے چلی جائیگی اور اسینے ملک کا بندوبست کر جائیگی پھر اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہی اور اُسکے ملک پر قبضہ پانا بھی مشکل ہی یا لشکر اسلام مین نہ جائے اور اپنا بندوبست کرلے اور مقابلہ کرے اُسوقت بھی خرابی ہوگی کیونکہ حضور دو طرف کیونکر مقابلہ کرینگے دونون دشمن سخت ہین ایک اہل اسلام ہین سے ایک زمانہ سے مقابلہ ہو رہا ہی دوسرے یہ بھی کوئی کم نہین ہی کوئی یہ نہ خیال کرے کہ فوراً ایلوان پر فتح حاصل ہوگی اسکے مقابلہ مین بھی مرادہ صرف ہوگا جب آپ اُدھر لشکر روانہ کرینگے ادھر فوج کم ہوگی اہل اسلام کا زرغہ ہوگا اُدھر مقابلہ کے لیے لشکر دیا کرینگے اُدھر کمی ہوگی وہ زرغہ کرینگے ایک آپ ہین کیونکر فکر فرمائے گا ایک نہ ایک کا قبضہ ملک پر ہو جائے گا اگر آپ خود لشکر لیکر براے مقابلہ اہل اسلام تشریف لے گئے ایلوان کو خبر ہوئی وہ اُس لشکر کو شکست دیکر شہر پر آ پڑی اور شہر پر قبضہ کرلیا اور عقب سے آکر آپ کے لشکر پر حملہ کیا اُدھر سے اہل اسلام نے حربہ کیا اور حضور کے دشمن گرفتار ہو گئے تو خرابی ہوگی یا آپ ایلوان کے مقابلہ کو تشریف لے گئے اہل اسلام نے کسی تدبیر سے شہر پر قبضہ کرلیا اور لشکر پر آکر گرے اُدھر سے ایلوان نے مقابلہ کیا اسوقت مین بھی خرابی ہی بس جیسا کہ بمقابلہ اختصار تاہی ہوش آپکا خیال تھا جب کہ وہ صندوقچہ لے کر چلی گئی تھی وہی امر تو ایلوان کے بھی مقابلہ مین ہوگا اور جب کہ وہ اس بہانہ سے آپکے پاس چلی آئیگی اور آپ اُسکو سمجھائینگے اور ہم سب لوگ اگر اُس نے اس فہمایش پر عمل کرلیا تو خیر ورنہ آپکو اختیار ہی خواہ اُسکو قید فرمایئے خواہ قتل اور ایک سردار زبردست کو مع لشکر روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر شہر پر قبضہ کرلے وہ لوگ تو غافل ہونگے باسانی قبضہ ہو جائیگا میری راے ناقص مین تو یہ آتا ہی یہ تقریر جو گلاب جادوگرنی کی سمندر نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا بس سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ یہ راے سپہ سالار کی بہت عمدہ ہی سمندر نے شملاق وامراق سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو انھون نے بھی کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی ان دونون نے اس سبب سے انحراف نہ کیا اس راے سے کہ سب اہل دربار کی راے

اُسکی راے کے موافق ہی اگر ہم اسکے خلاف کہین گے تو اسوقت پیش نہ جائیگی بس اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی
راے کو رہنے دو اپنا مطلب حاصل ہی اور گلاب نے اس سبب سے یہ راے دی تھی کہ شاید اُس
مضمون کا نامہ جائے اور ایوان اُس نامہ کو دیکھ کر برہم ہو ابھی تو اُسکا خیال دشمنی کا نہ ہو مضمون نامہ
دیکھ کر پیدا ہو تو خرابی ہی جب یہان آئیگی اگر وہ خصومت پر آمادہ بھی ہوگی تو ہم سب مل کر اُس کو
سمجھا دینگے وہ یقین ہی راضی ہو جائے اگر نہ بھی راضی ہوگی تو اکیلے ہی گرفتار کرلین گے کیونکہ یہ ممکن نہین
ہی کہ بادشاہ سے خلاف ہو اور بادشاہ طرح دے ہان اگر یہ دونون حرامزادے بادشاہ کو ورغلا ان
نہ دیتے تو ایسا ہی بادشاہ کرتے اول اُسکو طلب ہی نہ کرتے اگر طلب بھی کرتے اور اُسکو بر خلاف
پاتے تو کوئی سروکار نہ رکھتے مگر یہ تو آگ لگا چکے ہین خواہ وہ یہان آئے خواہ نہ آئے اُسکا اسیر یا
قتل ہونا ضرور ہی اس سے یہ امر ہی کہ ایک تو ہی اسیر ہوگی طرفین کے لوگ نہ قتل ہونگے اُس
حالت مین ہزارون کے خون ہونگے اور یہ بھی خیال گلاب نے اپنا عشاق سے ظاہر کیا تھا
اور کہا تھا کہ اسوقت اس صورت سے یہ بلا دفع ہوتی ہی عشاق نے بھی کہا تھا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک ہی تب گلاب نے بادشاہ سے کہا تھا جب سمندر نے دیکھا کہ سب کی راے
ہی بس اُسوقت سمندر نے منشی سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ نہ لکھو بلکہ جو مضمون سپہ سالار
بتائین وہ تحریر کرو گلاب نے پہلے تو القاب و آداب تحریر کرایا اُسکے بعد وہی مضمون جو کہ مذکور
ہو چکا ہی اُسکے بعد اور بہت سے کلمات عجز تحریر کرائے جو کہ خرد بزرگ کو تحریر کرتے ہین مضمون نامہ
سُن سُن کر یہ دونون بیٹھے ہوئے جلا کیے کیا کرتے کہ اُنھون نے دیکھا کہ سب نے اس راے کو پسند
کیا اگر ہم دونون انحراف کرینگے تو صریحاً مخالفت ظاہر ہوگی مگر اس پر بھی تاب نہ رہی بول اُٹھے اے
سپہ سالار ایسے کلمات تو نامہ مین نہ تحریر کرائیے جو کہ بادشاہ کی شان کے خلاف ہون جس سے
بالکل عجز ظاہر ہو گلاب نے جواب دیا کہ اور سب امور کا آپ کو بادشاہ نے اختیار دیا ہی مگر
اس تحریر نامہ مین میری راے ہی اور مجکو اختیار ہی جو مین چاہتا ہون تحریر کراتا ہون کوئی مین
خیر خواہی سے باہر نہین جو مین ذلت چاہونگا اگر سب خیر خواہ ہون تو مین بھی خیر خواہ ہون
سمندر نے کہا کہ اچھا اچھا تم لکھواؤ اور اُن دونون کو منع کیا تم نہ بولو اس نامہ کے مضمون کا
ہمارے سپہ سالار کو اختیار ہی شملاق وغیرہ خاموش ہو رہے مگر باہم اشارہ کیا کہا کہ بالکل ذلیل
کر کے بادشاہ کو لکھا ہی اور ایوان کو بہت کچھ تحریر کیا ہی وہ اور زیادہ مغرور کریگی اور خیال کریگی
کہ بادشاہ دب گیا اسکا یہ خیال ہی کہ وہ اس تحریر کے دیکھنے سے چلی آئیگی ہم یہ خیال کرتے ہین
کہ وہ اور زیادہ مغرور ہو جائے گی خیر دیکھو جو ہمارا خیال ہی وہی ہوگا بادشاہ کو افسوس ہوگا اور
کچھ ہاتھ نہ آئے گا باہم ایک دوسرے سے اشارہ مین یہ تقریر کیا کیا ادھر گلاب نے نامہ ختم
کیا منشی نے لفافہ مین بند کیا اُس پر مہر شاہی کی بادشاہ کے روبرو پیش کیا سمندر نے وہ نامہ
لے کر جرار سے کہا کہ تم ہی جاؤ کیونکہ تم ایک مرتبہ ہو آئے تم بخوبی واقف ہو ہر امر سے بس
پھر جرار اپنے مقام پر سے اُٹھا گلاب نے زبانی بھی بہت کچھ سمجھا دیا اور کہا کہ جہان تک
ممکن ہو اپنے ہمراہ لے آنا جو تقریر بیان ہوئی ہی وہ نہ بیان کرنا جرار نے کہا کہ کیا آپ نے مجکو
نادان تصور کیا ہی یہ کہکر جرار دربار سے باہر آیا اور طاؤس سحر پر سوار ہو کر طرف ایوانیہ کے
چلا جب سمندر نامہ روانہ کر چکا اُسوقت سمندر نے کہا کہ اگر ایوان آجائے اور میرے

کہنے پر عمل نہ کرے پس جسوقت مین اشارہ کرون فوراً تم سب اُسکو اسیر کر لینا بلکہ جیب سے وہ آسکے
اُس پر نہ ظاہر ہو مگر وہ حراست مین ہو جائے شملاق نے کہا بہت خوب یہ کہکر مجمع رخصت ہوا
برخاست کیا داخل محل ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے جو کہ دشمن تھے الیوان کے وہ بہت خوش ہوئے
اور جو کہ دوست تھے وہ مغموم تھے اور جو کہ خیر خواہ سلطنت تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ اب اس شہر کے تباہی کے دن آگئے بادشاہ اندھا ہو گیا ہے دوست دشمن کی تمیز نہیں ہے
وزیران دست چپ کو اپنا بہت بڑا خیر خواہ جانتا ہے ان دونون سے زیادہ کوئی دشمن نہین ہے
آفاق سے انھون نے یون عداوت کرائی اب انھون نے الیوان سے بھی عداوت کا سلسلہ پیدا
کیا اور عداوت ڈلوا دی گلاب نے کہا کہ مین نے ایک تدبیر کی ہے اگر وہ اس تدبیر سے چلی آتی اور
اُسنے ہم سب کے کہنے پر عمل کر لیا تو عداوت نہ ہوگی ورنہ وہ تو عداوت کرا چکے ہین یہ لوگ اسی
قسم کی باتین کرتے ہوئے اپنے مکان کو گئے اُدھر شملاق و امراق اپنے وزیرون اور دوستون سے
کہتے تھے کہ کیا خوب تدبیر ہم نے کی ہے کہ الیوان سے اور بادشاہ سے مخالفت ہو گئی یہ صرف اس غرض سے
کہ وہ جو اہل اسلام کی شریک ہوئی ہے اُسکو اہل اسلام کی شرکت نہ نصیب ہو اور بادشاہ
کے ہاتھ سے ماری جائے اگر وہ اہل اسلام کی شراکت کرے گی تو اُنکو بہت بڑی قوت حاصل ہوگی
بس ضرور اس تدبیر سے یہ قتل ہوگی یہ جو رائے سپہ سالار نے پیش کی کہ وہ یہان آجائے تو ہم سمجھا لینگے
یہ امر محال ہے گو انھون نے اپنی رائے ظاہر نہین کی ہے مگر اُنکا منشا یہی ہے خیر دیکھو کیا ہوتا ہے
راوی نے کہا ہے کہ شملاق وغیرہ ان بادشاہون سے جو کہ برائے کمک آئے ہین ایسی تقریر کرتے ہوئے
اُنکے لشکر مین آئے اور اُنکو اُنکے بارگاہ مین پہونچا کر تھوڑی دیر بیٹھ کر اور رخصت ہو کر اپنے
اپنے مکان پر آگئے یہان اسی طور سے پھر دربار ہونے لگا اب حال جرار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ راہ
طے کر کے الوانیہ مین پہونچا یہان مازان حکومت کرتی ہے اب ان لوگون کو کچھ بھی خیال نہین ہے
کہ کیا نامہ آیا تھا اور کیا ہوا سب عیش و عشرت سے بسر کر رہے ہین مگر الوان کو خیال ہے
کہ ضرور کوئی نہ کوئی پھر نامہ و پیام سمندر کے پاس سے آئیگا یہ اس خیال مین تھی اُدھر جرار
جب داخل الوانیہ ہوا سیدھا دروازہ پر آیا دربار مین نہ گیا اس خیال سے کہ کیا ضرورت ہے کہ
دربار مین جاؤن مجکو تو ملکہ الوان سے کام ہے بس جب یہ دروازہ پر پہونچا اسنے محلدار سے
کہا کہ ملکہ کو خبر کرو کہ نامہ بر سمندر شاہ کا جرار جادو نامہ لیکر حاضر ہوا ہے محلدار نے قریب
کمرہ جا کر عرض کیا ملکہ نے کہا کہ بُلا لو محلدار آ کر لے گئی چلمن پڑ گئی یہ کرسی پر بیٹھا سلام کر کے
ملکہ نے کہا کہ کیا پیام لائے ہو اور کیا رنگ ہے جرار نے کہا کہ اب تو بادشاہ کی کمک کئی ملکون
سے آگئی ہے بہت بادشاہ ساحر آئے ہین مگر ابھی ایک سبب سے لشکر اسلام پر بادشاہ نے
لشکر کشی نہین کی ہے اب اُنکا قصد ہے کہ مین خود لشکر کشی کرون صرف آپ کا انتظار ہے کہ ایک بہت
بڑی مشکل درپیش ہے وہ بدون آپ کے حل نہ ہوگی بادشاہ نے آپ سے فرمایا ہے کہ جس طور
سے ہو آپ میرے پاس تشریف لائیے آپ کی بزرگی سے مجکو بہت بڑی امید ہے کہ آپ
میرے کہنے کو نہ ٹالیے گا آپ کی ذات سے بڑی امید قوی ہے میرے اوپر ایسی ہی بلا آئی
ہے جو بدون آپ کے آئے دفع نہ ہوگی اگر مجکو ایسی اشد ضرورت نہ ہوتی تو مین کبھی آپکو
تکلیف نہ دیتا لہذا از راہ مہربانی آپ اپنے کام کو چھوڑ کر تشریف لائیے بعید از مہربانی نہ

ہوگا آپ میری بزرگ ہین اور بزرگون سے خردون کو بڑی بڑی امید ہوتی ہی یہ جو تقریر جبرار نے کی اور نامہ
نکال کر دیا اُسکو جو پڑھا الیوان نے اس بیان سے زیادہ تر اُس مین عجز وانکسار پایا بس خیال کیا
کہ جب سمندر نے اس طور سے لکھا ہی تو پلکر اُسکی کمک کرنی ضرور ہی سواے مقابلہ اہل اسلام
کے اور جس طرح کی بلا مین وہ مبتلا ہوا اُسکو دفع کرون وہ کوئی ایسی ضرورت ہی کہ جس کے لیے بار
بار طلب کرتا ہی دراصل خلاف مروت ہی ایسے وقت مین اُسکے پاس نہ جانا وہ کوئی زبردستی مجکو
براے مقابلہ اہل اسلام نہ روانہ کریگا نہ ایسا ہی کہ مجھ پر جبر کرے گا بس چلنا لازم ہی یہ خیال کرکے
الیوان نے جبرار سے کہا کہ تم ٹھہرو مین ابھی چلتی ہون اپنی چلہ کشی کو موقوف کرتی ہون گو دس
پندرہ دن کی میری محنت برباد ہوگی ہی مگر مین سمندر اپنے شفیق کے کہنے کو نہ ٹالونگی یہ کہکر محلدار
کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ جاکر سپاہی سے کہہ کہ وہ ابھی جاکر ماران و سوباق کو بلا لائے
مجکو ایک بہت بڑی ضرورت ہی محلدار نے جاکر دربان سے کہا چند سوار ہر وقت دربار پر
مسلح حاضر رہتے ہین اُنہین سے ایک طرف الیوان شاہی کے چلا ایک طرف باغ سوباق برق
رفتار کے جو کہ طرف الیوان شاہی کے گیا تھا پہنچ جاکر در دولت پر بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا
کہ ملکہ ماران تاجدار سے عرض کردو کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے آپ کو طلب فرمایا ہی محلدار نے
جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ اُسوقت دربار برخاست کرکے آئی تھی طعام نوش کر رہی تھی جیسے یہ پیام
سُنا فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی اور لباس [illegible] طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ کے چلی محلدار
سے کہا کہ سوار سے کہدو کہ وہ جاکر خبر کرے کہ ہم آتی ہین بس وہ سوار طرف باغ کے چلا اور
جاکر محلدار سے کہا کہ عرض کردو ملکہ تشریف لاتی ہین اُدھر دوسرے سوار نے جاکر سوباق کے
باغ کے دروازے پر اسکے آنے کی خبر کرائی محلدار نے آکر دریافت کیا کہ کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ
ملکہ الیوان نے ملکہ صاحبہ کو یاد فرمایا ہی فرمایا ہی کہ اسی وقت میرے پاس ہو جاؤ مجکو تم سے کچھ
اشد ضرورت ہی یہ جو محلدار نے جاکر کہا سوباق تڑپ گئی اُسوقت یا تو بیٹھی ہوئی اپنے کام بتون
سے سیر سے بہل رہی تھی یا [illegible] اُٹھی اور فوراً طاؤس سحر پر سوار ہوکر طرف باغ الیوان کے چلی
سوار ہمراہ ہوکر اور اجازت لے کر چلا آیا یہان قبل آنے سوباق کے ماران آکر پہونچی طاؤس
اپنا صحن باغ مین اُتارا جو ملازم اُس باغ کے تھے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام لیتی ہوئی
بارہ دری مین آئی جب قریب اُس کمرے کے پہونچی کہ جہان الیوان قیام پذیر تھی دیکھا کہ وہی
نامہ بر بیٹھا ہوا ہی جو کہ اُس دن نامہ لے کر دربار مین آیا تھا اور مجکو نامہ نہ دیا تھا اُسی کو
فوراً خیال گذرا کہ کچھ سمندر نے طلب کیا ہی اُسمین راے لینے کو ملکہ نے مجکو یاد کیا ہی یہ قریب
آئی اُسنے سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اندر چلی آؤ ماران چلمن اُٹھا کر اندر کمرے
کے گئی ابھی یہ پوری نہ بیٹھی تھی کہ سوباق بھی آکر پہونچی اُس نے بھی اپنا طاؤس صحن باغ
مین اُتارا اور سب ملازمون کا سلام لے کر یہ بھی بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ ایک
ساحر کرسی پر بیٹھا ہی جیسے جبرار نے سوباق کو دیکھا کرسی پر سے اُٹھ کر سلام کیا سوباق نے
اُسکا سلام لے کر چلمن اُٹھا کر بدون اجازت اندر چلی گئی وہان جاکر دیکھا کہ ماران بیٹھی ہین
یہ دونون کو سلام کرکے کھڑی ہوئی کہ الیوان نے مسکرا کر کہا کہ بیٹھ جاؤ کھڑی کیون ہو یہ
سلام کرکے بیٹھ گئی جبرار نے سوباق کو ایک بری جندہ پایا اپنے دل مین کہا کہ اس سن و سال مین

تو ابسکا یہ حال ہی ابھی کیا سن ہی جب جوان ہوگی تو آفت کی پرکالہ ہوگی اور حسین بھی خوب پایا ہی ایسی
حسین عورت مین نے آج تک نہین دیکھی غرض یہ تو اپنے دل مین سوماق کی شوخی و چالاکی و حسن کی تعریف
کر رہا ہی وہان سوماق نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ یہ ساحر کون ہی اور آپ نے مجکو اسوقت خلاف
وقت کیون یاد فرمایا ایوان نے جواب دیا کہ آپ تو بڑی تیز آئین کیا آپکو اسوقت کا میرا طلب
کرنا ناگوار ہوا کیا کچھ اسوقت کے آنے مین نقصان ہوا اگر کچھ نقصان ہوا ہو تو معاف فرمایئے
مین بیان کرتی ہون مین یہ نہ جانتی تھی کہ آپ کا نقصان ہوگا ورنہ مین نہ طلب کرتی مجھ سے خطا
ہوئی سوماق نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین میرا کیا نقصان ہوگا صرف بے وقت یاد فرمانے سے
طبیعت پریشان ہوگئی تھی ایوان نے گلے سے لگا یا پیار کیا اور کہا کہ پریشان نہ ہو کوئی پریشانی
کا امر نہین ہی یہ جو باہر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سمندر شاہ کا نامہ لیکر آیا ہی اور سمندر شاہ نے مجکو
طلب کیا ہی بہت عجز کیا ہی یہ نامہ موجود ہی بس ایوان نے سوماق کو نامہ دیا سوماق نے
نامہ پڑھا اور نامہ پڑھکر ماران کو دیا ماران نے بھی پڑھا جب ماران پڑھ چکی سوماق نے
ایوان سے پوچھا کہ آپ نے کیا جواب دیا ایوان نے کہا جواب اسکا کیا ہی مین جاتی ہون میرے
اور سمندر سے ایک مدت کی ملاقات ہی اور دوستی ہی بس مجکو اُس ملاقات کا خیال ہی دوسرے
اگر ملاقات بھی نہ ہوتی اور وہ مجکو اس طور سے طلب کرتا تو مین ضرور جاتی میرے جانے
مین کوئی نقصان نہین ہی تم لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین جاتی ہون تم ملو چاہے نہ ملو سمندر
سے اگر وہ تم کو طلب کرتا تم کو اختیار تھا مین نے اسی سبب سے تخت حکومت کو ترک کیا گوشہ
نشین ہوئی اور سب امور کا تم کو اختیار ہی مین تم پر جبر نہین کرتی ہون مگر مین جاؤنگی مین نے
تم کو اس لیے طلب کیا ہی تا کہ تم کو آگاہ کردون اس لیے کہ تم لوگ پریشان نہو ماران نے کہا کہ
یہ ہم کب عرض کرتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جایئن مگر اسکا کیا ہوگا کہ یہ جو آپ نے چلہ کھینچا
ہی ایوان نے کہا کہ وہان سے آکر پھر چلہ کشی کرونگی تم لوگ پریشان نہ ہونا مین بہت جلد
آؤنگی سوماق و ماران خاموش ہو رہین خیال کیا کہ اب ملکہ ضرور تشریف لے جایئن گی اتنا
تو سوماق نے کہا کہ بہت جلد تشریف لایئے گا اگر عرصہ ہوگا تو مین خود آپ کے پاس
حاضر ہونگی ایوان نے کہا کہ ہان اگر بیس دن سے زیادہ عرصہ ہو تو تم خود چلی آنا سوماق نے کہا بہت
خوب ماران نے ایوان سے کہا کہ ایک میری بھی عرض ہی وہ یہ ہی کہ اگر سمندر شاہ مجکو براے
کمک طلب کرے اور آپ سے راے لے کہ مین اُنکو طلب کرون تو آپ راے نہ دیجیے گا بلکہ
منع کر دیجیے گا کہ وہ مجکو نہ طلب کرے مین ہرگز اسکی کمک کو نہ جاؤنگی مجکو اپنے امورات ملکی سے
فرصت کب ہی جو مین کسی کی کمک کے لیے جاؤن دوسرے میرے اور سمندر کے کوئی ملاقات وغیرہ
نہین ہی نہ دوستی ہی وہ اپنے ملک کے بادشاہ ہین مین اپنے ملک کی بادشاہ ہون اُنکو اور
بہت سے بادشاہ باج دیتے ہین مجکو بھی دو ایک خراج دیتے ہین اُنسے کوئی پایہ کمی کا
نہین رکھتی ہون ہان انھون نے کبھی میری کمک کی ہوتی تو مین بھی انکی کمک کرتی اگر آپ راے دینگی
اور وہ طلب کرینگے تو اُنکا بھی قول اور آپکا بھی قول رایگان ہوگا مین اس امر مین آپ کی مروت
نکرونگی ایوان نے کہا کہ اے ماران مین کیون راے دینے لگی اگر وہ صلاح لینگے تو مین
منع کردونگی مین پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ تقریر ماران کی جرار کو بہت

ناگوار گذری اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکو بڑا غرور ہے اس سبب سے ضرور مقابلہ ہوگا جسوقت اسکو خبر ہوئی کہ میری بہن کو سمندر نے اسیر یا قتل کیا یہ فوراً لشکر لے کر پہونچے گی ہیرا بھی سے زورون پر ہے سمندر کو خیال مین بھی نہین لاتی ہے دیکھو تو کیسی تقریر کر رہی ہے اُدھر ایوان نے کہا کہ تم پریہم نہ ہو مین سمندر کو منع کردونگی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ تقریر ماران نے موافق منع کرنے ایوان کے کہ اگر سمندر برائے کمک طلب کرے تو انکار کرنا کمک کو نہ جانا صرف جرار کے سنانے کو کی تھی ورنہ اسکا موقع نہ تھا بس ایوان نے سوماق و ماران سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اب مین بھی جاتی ہون جو چاہا خداوند نے تو بہت جلد آتی ہون بس ایوان نے پہلے سوماق کو گلے سے لگایا اور پیار کیا گو سوماق کا دل نہ چاہتا تھا کہ مین ملکہ کو تنہا جانے دون مگر ناچار تھی نہ ماران کا دل گوارا کرتا تھا وہ بھی ملکہ سے مجبور تھی جب ایوان سوماق کو گلے سے لگا چکی اور پیار کر چکی اُسکے بعد ماران کو گلے سے لگایا اُسکے بعد وہ ہمت باندھے ہوئے کمرے سے باہر آئی دوسرا لباس بھی نہ پہنا طاؤس سحر طیار کیا اُس پر سوار ہوئی جرار سے کہا کہ آؤ چلین بس جرار نے بھی طاؤس سحر بنایا یہ بھی اُس پر سوار ہوا جب یہ سوار ہو چکا ملکہ اپنا طاؤس اُڑا کر چلی اُسکے عقب مین جرار چلا ملکہ سب ملازمین سے کہ گئی کوئی اس باغ سے نہ جائے مین بہت جلد واپس آتی ہون چلتے وقت ملکہ نے سوماق سے کہا کہ ای فرزند تم اپنا موتی ذرا ہم کو دے دو اس لیے کہ جس وقت ہمارا تم کو دیکھنے کو جی چاہیگا اُس موتی مین دیکھ لونگی سب حال تمھارا معلوم ہو جائے گا سوماق نے عرض کیا کہ مین کیا کرونگی جسوقت میرا جی چاہے گا تو مین کیونکر آپ کے حال سے واقف ہونگی ملکہ نے کہا کہ جو کچھ ہو موتی مجکو دے دو سوماق نے ناچار ہو کر موتی ملکہ کو دیا ملکہ نے موتی لے کر اپنے گلے مین ڈال لیا جب ملکہ چلی گئی سوماق اپنے طاؤس پر سوار ہو کر اپنے باغ کو گئی اور ماران اپنے طاؤس پر سوار ہو کر اپنے محل کو گئی سوماق سے سوماق کی مصاحبون نے پوچھا کہ ملکہ نے آپ کو کیون طلب کیا تھا سوماق نے سب حال بیان کیا سب سُنکے خاموش ہو رہین اسی طور سے ماران سے اُسکی مصاحبون نے دریافت کیا اُسنے بھی وہی حال سب بیان کیا سب خاموش ہو رہین صبح کو ماران نے دربار کیا سب اہل دربار جب آچکے اُسنے ایوان کا جانا سمندر پر کو حسب الطلب سمندر کے بیان کیا وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے اب یہان سوماق و ماران کو ملکہ کے انتظار مین رکھا جاتا ہے کہ سمندر کے پاس سے ہو کر تشریف لائی ہین سوماق کے پاس موتی بھی نہین ہے کہ جو وہ حال دریافت کر لے اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اول حال ملکہ ایوان نہ طائی تحریر ہوتا ہے کہ یہ طاؤس سحر اُڑائے ہوئے چلی آتی تھی اسکے عقب مین جرار اپنے طاؤس کو اُڑائے ہوئے آتا تھا تھوڑی دور یہ اپنے شہر سے آئی تھی کہ اسکو ایک کوہ پر بہار ملا یہ اُس کوہ پر اتری پہاڑ کی سیر کرنے لگی اسکے خیال مین آیا کہ ای ایوان تو ذرا اس موتی مین تو دیکھ کہ سمندر نے مجکو کس لیے طلب کیا ہے اسکو کیا ضرورت ہے بس یہ خیال کرکے موتی مین جو دیکھا اُس سے ظاہر ہوا کہ ای ملکہ تمھارا سمندر کے پاس جانا اچھا نہین ہے سمندر شاہ تمھارے ساتھ بدی پیش آئے گا وہ مروت و دوستی کا کچھ خیال نہ کریگا مگر انجام بخیر ہے تم اُسکے شر سے محفوظ رہوگی اگر نہ جاؤگی تو اچھا ہے گو سمندر تمھارے نہ جانے سے ادھر کو لشکر کشی کریگا مگر اسکا بھی انجام اچھا ہے یہ جو حال

ملکہ نے دیکھا خیال کیا کہ گو موتی سے ظاہر ہوا ہی کہ میرے ساتھ سمندر بدی کریگا مین بچاؤن مگر نہ جانے مین یہ امر ہی کہ وہ یہان لشکر کشی کرکے آئے گا اُسکے لشکر کشی کرکے آتے مین یہان خرابی ہی ہزارون کی جان جائے گی اور میرے جانے مین ایک میری جان جاتی ہی پھر یہ بھی ظاہر ہوا ہی کہ انجام اچھا ہی جانا بھی اچھا ہی دوسرے یہ سب کہین گے کہ ملکہ کیا سمجھ کر گئین تھین اور پھر راہ سے کیا سمجھ کر واپس آئین جانا ہی بہتر ہی یہ خیال کرکے ایوان نے گو موتی پہلے اسی خیال سے لیا تھا کہ مین سوماق کا حال دریافت کرتی رہونگی مگر جب یہ معلوم ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ اس موتی کا اُس مقام پر لے جانا اچھا نہین ہی نہ معلوم کیا ہو کیا نہ ہو اسکو کسی مقام پر بحفاظت رکھنا چاہیے جب وہان سے واپس آؤنگی تو لے لونگی خوب ہوا جو مین موتی لیتی آئی اگر سوماق کے پاس ہوتا اور وہ کسی وقت میرا حال دریافت کرتی اور اُس پر ظاہر ہوتا کہ سمندر ساتھ بدی سے پیش آئے گا تو وہ فوراً دربار سمندر مین جاتی اور آفت برپا کرتی اُس وقت خوب دل نے ایک بات بتائی یہ دل مین خیال کرکے ایوان ایک درخت کے پاس آئی اس درخت پر سحر کیا کہ اُسکا تنہ پھٹ گیا اسنے وہ موتی ایک ڈبیہ مین کرکے اُس شگاف درخت مین رکھدیا اور سحر کیا کہ وہ برابر ہو گیا بس یہ وہان سے اُس مقام پر آئی کہ جہان اسکا طاؤس کھڑا تھا اُدھر جرار ایک طرف سیر کو چلا گیا تھا اس امر سے کہ خوف تھا کہ ملکہ بھاگ نہ جائین کی کوئی مین یہ خبر نہین لیے چلتا ہون وہ اپنی خوشی سے چلتی ہین اس سبب سے یہ دوسری طرف سیر کو چلا گیا اسکو ملکہ کے موتی پوشیدہ کرنے کی خبر نہ تھی ملکہ نے طاؤس کے پاس آکر آواز دی کہ آؤ جرار چلین اُدھر سے جرار بھی واپس چلا تھا کہ بہت عرصہ ہوا سیر کرتے ہوئے اب ملکہ کو بُلا کر چلین کہ ملکہ کی آواز آئی یہ دوڑ کر آیا دونون سوار ہو کر طرف سمندر یہ کے چلے قطع راہ کرکے داخل شہر ہوئے اتفاق سے اُس وقت پہونچے کہ وقت دربار کا تھا دربار آراستہ تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے سمندر شاہ جرار ہی کا ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک جواب نامہ لیکر نہین آیا آج کئی دن ہوئے ہین یہ تو یقین ہی کہ ایوان آئے گی نہین اُس سے فساد ضرور ہوگا گلاب نے عرض کیا کہ حضور ایوان ضرور آئیگی آپ کے غلام نے ایسا نامہ نہین تحریر کرایا ہی کہ جس کے پڑھنے سے وہ نہ آئے بلکہ نہ آنے والی ہوگی تو ضرور اُس نامہ کو پڑھکر آئے گی سمندر نے کہا کہ معلوم ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر ایوان و جرار آکر قریب دربار اُترے ایوان نے جرار سے کہا کہ ای جرار مین تجھسے کہے دیتی ہون کہ سمندر میرے ساتھ بدی سے پیش آئے گا مجکو سب حال معلوم ہی مگر مین صرف سمندر کی دوستی کے امتحان کے لیے آئی ہون اور اپنی دوستی کا حق ادا کرنے ورنہ جب کہ مجکو معلوم ہی کہ سمندر میرے ساتھ بدی کریگا پھر مین نہ آتی مگر اپنا یہ طریقہ نہین ہی کہ جب تک کوئی امر ظاہر نہ ہو اُس پر عمل کرین جب اُسکی بدی ظاہر ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا سب یہ کہین گے کہ ایوان نے حق ملاقات ادا کیا یہ کہکر جرار سے داخل دربار ہوئی اُدھر عرض بیگی نے بڑھکر سمندر شاہ سے عرض کیا کہ حضور ملکہ ایوان مع طاؤس ہمراہ جرار جادو کے تشریف لائی ہین گلاب جادو طرف شملاق کے دیکھکر مسکرایا شملاق

کو یہ امر بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرتا عشاق سے گلاب جادو نے کہا کہ اُستاد بادشاہ فرماتے تھے کہ ایوان نہ آئیگی سُنا آپ نے کہ ایوان آتی ہے ادھر سمندر نے شملاق کو اشارہ کیا کہا کہ جو مین نے اُسدن کہا تھا اُسکا خیال ہے شملاق نے عرض کیا کہ غلام کو خیال ہے غلام بندوبست کر لے گا آنے دیجیے یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اُدھر ایوان جلوخانہ طی کر کے صحن دربار مین آئی ادھر سمندر نے کہا کہ ایک کرسی چوبکی لاکر روبرو تخت کے بچھا دیجائے تا کہ ایوان اُس پر بیٹھے گلاب نے عرض کیا کہ خداوند آپ ابھی سے یہ ذلت کے سامان اُسکے لیے نہ فرمایئے پہلے اُس سے دریافت تو کر لیجیے سمندر نے کہا کہ اے سپہ سالار تم کو اس امر مین کیا دخل ہے بس گلاب جادو خاموش ہو رہا اُدھر چوبدار نے لاکر کرسی چوبی بچھادی کہ ایوان آکر پہونچی جرار نے تو جا کر مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا ایوان نے قریب تخت پہونچکر سمندر سے صاحب سلامت کی سمندر نے اسکی طرف سے مُنہ پھیر لیا سمندر نے اس امر پر خیال کر کے کہ ایوان نے مجکو مجراگاہ پر سے کیون نہ مجرا کیا میرے تخت کے برابر آکر کیون صاحب سلامت کی اصل وجہ تو یہ تھی کہ اِسکے دل مین ایوان کی طرف سے عداوت تھی اُسکی ذرا سی بھی بات بُری معلوم ہوتی ہے اور ایوان نے موافق طریقہ سابق کے برتاؤ کیا کہ جب وہ قریب تخت آتی تھی اور سمندر سے آنکھ چار ہوتی تھی جب سلام وغیرہ کی نوبت آتی تھی بلکہ سمندر برائے تعظیم نیم قد تخت پر سے اُٹھتا بھی تھا بعض وقت تا لب فرش استقبال کرتا تھا آج سب امر اُسنے ترک کیے وجہ یہ تھی اسکو تو دوسرا خیال تھا ایوان یہ حالت دیکھ کر سمجھ گئی کہ جیسی خبر موتی نے دی ہے وہی امر ہے خیر میرا نقصان کیا ہے اُدھر سمندر نے خیال کیا کہ اسقدر بادشاہ جو کہ تازہ وارد دربار مین ہین وہ سب یہ خیال کرتے ہونگے کہ سمندر کی ایوان نے کچھ اصل نہ خیال کی برابر سے صاحب سلامت کی کتنی بڑی سُبکی کی بات ہے ایسے ایسے خیالات سمندر کے دل مین آئے بس اور زیادہ ایوان کی طرف سے سمندر کے دل مین عداوت ہو گئی اِدھر ایوان نے تمام دربار کو دیکھا دیکھا کہ کوئی کرسی خالی نہین ہے نہ کوئی دنگل نہ کوئی مقام میرے لیے مقرر ہوا ہے ہمیشہ اسکے لیے مقام برابر تخت کے مقرر ہوتا تھا آج نہ تھا اِسکو یہ امر بھی ناگوار ہوا اور اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ سمندر نے مجکو دھوکے سے بلا کر ذلیل کیا اتنے بڑے دربار مین جہان کہ اِسوقت ہزارون سردار اور بہت سے بادشاہ جلیل القدر بیٹھے ہوئے ہین باوجودیکہ بادشاہ ہین اور صاحب ملک و مال ہین مگر تیری برابری نہین کر سکتے ہین اُنکے روبرو تجکو ذلیل کیا اول تو تعظیم نہ کی دوسرے سلام نہ کیا مُنہ پھیر لیا تیسرے کتنی دیر سے تو کھڑی ہے کوئی مقام تیرے لیے نہ مقرر کیا بڑی ذلت دی خیر تو اپنی نیکی سے باز نہ آ لاکھ کوئی تیرے ساتھ برائی کرے تو نیکی کیے جا یہ قول کسی بزرگ کا ہے یہ خیال کر کے جو چوبی کرسی روبرو تخت کے بچھی ہوئی تھی اُسکو کھینچکر بیٹھ گئی مگر چین بر جبین اُسنے خیال کیا کہ اہل دربار نے بھی تیری تعظیم نہ کی نہ کوئی برائے استقبال اُٹھا آج یہ رنگ کیا ہے وہان سمندر نے منع کر دیا تھا کہ کوئی ایوان کی تعظیم نہ کرے نہ اُسکو سلام کرے پھر اُسنے خیال کیا کہ کسی نے آج مجکو سلام بھی نہ کیا خیر اِن لوگون کے سلام نہ کرنے اور تعظیم نہ کرنے سے تیری عزت نہ جاتی رہے گی یہی لوگ بد تمیز اور نالایق کہلائینگے میرا کیا جائیگا میری جو عزت ہے وہی رہیگی ای ایوان تو

اتنے عرصہ تک کھڑی رہی کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ بیٹھیے مین خود یہ کرسی کھینچکر بیٹھ گئی آج یہان آکر بہت
ذلیل ہوئی ایسی کبھی نہ ذلیل ہوئی تھی اتنی عمر بھر مین جیسی اسوقت ہوئی ہون ایوان تو یہ خیال کر
رہی تھی اُدھر عشاق و گلاب اپنے اپنے دل مین یہ کہ رہے تھے کہ سمندر نے بُری حرکت کی
ابھی ایوان کے ساتھ ایسی باتین نہ کرنا تھین شملاق وغیرہ خوش تھے کہ بادشاہ نے خوب کیا
جو ایوان کو ذلیل کیا اور جو بادشاہ تازہ وارد تھے اور سردار وہ بھی افسوس کر رہے تھے کہ اتنی
بڑی ساحرہ کو سمندر نے اپنے گھر پر طلب کرکے یون ذلیل کیا یہ وہ ہی کہ اسکی ہم سب عزت
کرتے ہین یا یہ آج یون ذلیل ہوئی سمندر بہت خراب آدمی ہی اگر ہم ایسا جانتے تو کبھی نہ آتے
اہل دربار مین تو یہ ہر ایک خیال کر رہا ہی ایوان خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہی کہ ایکمرتبہ
ایوان کی طرف سمندر متوجہ ہوا اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ تم لوگ کس قدر بد تمیز اور
نالائق ہوگئے ہو کہ ملکہ ایوان آکر روبرو میرے تخت کے چوبی کرسی پر بیٹھ گئین تم لوگون نے کچھ
خیال نہ کیا مین تو آج کل بہ سبب افکارات کے ایسا بدحواس ہو رہا ہون کہ مجھکو کسی امر کی خبر
نہین ہی یہ تقریر جو سمندر نے کی صرف اہل دربار کے آگاہ کرنے کو کہ جو نہ واقف ہون وہ آگاہ
ہو جائین یہ کہکر سمندر نے کہا کہ لاؤ کرسی ملکہ کے لیے ایوان نے خیال کیا کہ اب دوسری کرسی
پر بیٹھنا بالکل خلاف ہی سمندر کو جو کچھ ذلیل کرنا تھا کر لیا اب کوئی ضرورت نہین ہی یہ خیال کرکے
کہا کہ ای بادشاہ اب کوئی ضرورت نہین ہی مین خوب بیٹھی ہون کیا نقصان ہوا جو مین روبرو
تخت کے بیٹھ گئی کوئی میری عزت نہین کم ہو گئی سمندر نے کہا کہ یہ امر بالکل خلاف ہی آپ آکر
میرے برابر تخت پر بیٹھیے ایوان نے کہا کہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین تخت پر بیٹھون اب تو
مین جہان بیٹھ گئی بیٹھ گئی اب یہان سے نہ اُٹھونگی ای بادشاہ چاند پر خاک ڈالنے سے خاک اُسپر
نہین پڑتی ہی بلکہ اپنے مُنھ پر اُلٹی آتی ہی وجہ یہ ہی کہ جو کوئی دوسرے کو ذلیل کرتا ہی وہ پہلے
ذلیل ہوتا ہی اور صاحبان عزت کی نگاہ مین حقیر ہوتا ہی مین ایک زمانہ دیکھے ہوئے ہون
گرم و سرد عالم چشیدہ ہون میرے ساتھ کوئی کیا مکر و فریب کی تدبیر کریگا مین نے ہر رنگ کے
انسان فریبی اور مکار و غیر فریبی سب دیکھے ہین بڑے بڑے لوگون کی مین نے صحبت پائی ہی مین
اُن اُن مقامات اور اُن اُن بادشاہون کے دربار مین شریک ہوئی ہون کہ جہان ہر ہر ایک کا
ہوا اُونہ پڑتا اور ہر طور کا مین نے زمانہ دیکھا ہی اور سب طرح کے لوگ میری آنکھون سے گذرے
ہین چشم و ابرو سے آدمی کے دل کا حال پہچان لیتی ہون میرا سن اسی حالت مین گذرا ہی
مین نے دھوپ مین بال نہین سفید کیے ہین بس خیر اس امر کی کوئی ضرورت نہین ہی جو ہونا تھا
وہ ہوا اب اصل مطلب اپنی زبان سے بیان فرمائیے کہ وہ کیا ضرورت ہی کہ جس کے لیے مجھکو
آپ نے طلب کیا ہی وہ کیا ایسی ضرورت ہی کہ مین چلہ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ متواتر نامے بھیجے
مجھکو کچھ بن نہ پڑا زمانہ سابق کی محبت و ملاقات پر خیال کرکے آئی اگر مجھکو ایسی حالت مین خواہ
بھی طلب فرماتے تو مین نہ جاتی مگر مجھکو تمھاری ملاقات کا ایسا خیال تھا دوسرے اپنے اقرار
کا کہ مین چلی آئی جیسے آئی ذلیل بھی ہوئی مجھکو اس کا کچھ غم نہین ہی انسان کے ساتھ زمانہ
یکسان نہین رہتا ہی گا ہے چنین ہی گا ہے چنان ہی جو کہ قدردان اور خود صاحب عزت ہین
اور لائق ہین اُنکی نگاہ مین میری قدر و منزلت اب بھی وہی ہی جو کہ تھی ناقدردان اور نالائقون کا

کچھ ذکر نہین ہی خداوند اگر قہر بھی دین تو قدردان کی قہر سے برابر ہین ناقدر کی قہر کے برابر نہ دین اور مجکو تو
اس حال کی خبر بھی کہ میرے ساتھہ یہ برتاؤ کیا جاویگا مین صرف دو خیالون سے چلی آئی اول تو یہ
خیال کیا کہ زمانہ گیا ہے گا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ وہ راہ و رسم اور اب جو وقت پڑا تو شراکت کی
بلکہ طلب بھی کیا تو انکار کیا سچ ہی کوئی کسی کا برے وقت مین نہین ہوتا ہی کسی پر انسان بھروسہ
نہ کرے نہ کوئی دوست ہی نہ اتفاقی بس یہ خیال کرکے کہ تو زمانہ مین انگشت نما ہوگی دوسرے یہ
خیال ہوا کہ مین نے تم سے عہد و پیمان کیا تھا کہ جب تم پر کوئی مصیبت سخت پڑیگی اور تم مجکو طلب
کروگے مین ضرور آؤنگی تمھارے ساتھہ کبھی برائی نہ کرونگی خیال کرو کہ اے سمندر شاہ تم نے مجکو
طلب بھی نہ کیا تھا نہ اس حال کی خبر دی تھی مگر مین بواقعات سنکے خود مع لشکر آئی اور تمھاری
شریک ہوکر اہل اسلام سے لڑی بس جب کہ میری یہ حالت ہی تو تم طلب کرو اور مین نہ آؤن
اب بہت جلد اپنی ضرورت کو بیان کرو یہ تقریر جو الیوان نے کی سب اہل دربار نے کان کھڑے
کیے اور باہم اشارون مین کہا کہ سنا تم لوگون نے کہ الیوان باتون باتون مین کیا کہہ گئی خیال
کرو کہ جو کہ صاحبان لیاقت ہین وہ ایسی ہی تقریر کرتے ہین کہ دوسرے کو ناگوار بھی نہ ہو اور
اپنا مطلب بھی ظاہر ہو جاے اور جو برا و بھلا کہنا ہو وہ بھی کہہ لیا جاے اہل دربار مین تو
یہ تقریر ہو رہی ہی اشارون مین ادھر شملاق و امراق نے یہ تجویز قبل سے کر لی ہی کہ کئی سو ساحر
پوشیدہ مقرر کیے ہین کہ وہ کمندہاے سحر لیے ہوئے کھڑے ہین کہ ادھر بادشاہ خواہ وزرا کا
اشارہ ہو ادھر ہم الیوان کو اسیر کرلین گویا الیوان حراست مین ہی بس اسکی تقریر کا سمندر شاہ
نے یہ جواب دیا کہ اے الیوان مین نے تو تم کو طلب بیشک کیا ہی اور تم نے جو تقریر اسوقت
کی اسکا جواب مین تم کو دونگا مگر ابھی نہین کیونکہ ابھی موقع نہین ہی ہان مین وہ ضرورت تم سے
بیان کرتا ہون کہ جس لیے تم کو طلب کیا ہی اور تمھاری محبت اور دوستی کا امتحان کرتا ہون اسی
وقت ظاہر ہوئی جاتی ہی اگر تم نے زمانہ دیکھا ہی اور ہر رنگ کی صحبت اٹھائی ہی اور ہر ایک
کے حالات سے واقف ہو اور چشم و ابرو سے حال دل شناخت کر لیتی ہو اسی طور سے مین نے
بھی زمانہ دیکھا ہی اور ہر طور کی صحبت پائی ہی ہر ایک کے حال سے مین بھی واقف ہون اور جو
کسی کے دل مین ہوتا ہی اس سے مین آگاہ ہو جاتا ہون جو امر کہ انسان کے قلب مین ہوتا ہی
وہ میرے ناخنون مین ہوتا ہی کوئی مجھسے کیا مکر و فریب کریگا مین خداوند کی صحبت اٹھائے
ہوئے ہون اگر تم سامری و جمشید کی صحبت اٹھائے ہو تو مین خداوند طاق کی صحبت مین
پلا ہون اور پرورش پایا ہون تم صرف شریک صحبت ہوئین تھین مین نے نمک سے پرورش
پائی ہی تم پھر عورت ہو اور مین مرد ہون جو عقل و فطرت مرد مین ہوتی ہی وہ عورت مین نہین
ہوتی ہی عورت ناقص العقل ہوتی ہی خیر اس تقریر سے تو کوئی مطلب نہین ہی اصل ضرورت تم سے
یہ ہی کہ تم کو مین نے اس غرض سے یاد کیا ہی کہ یہ سب بادشاہ اپنا اپنا لشکر لیکر میری کمک کو
آئے ہین اور اب لشکر کثیر بھی ہو گیا ہی بس میری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ مین غیر ساحرونکے
مقابلہ کو جاؤن گو ان مین ساحر بھی ہین مگر وہ کون ہین انمین بہت سے ایسے ہین کہ میرے
ملازم تھے اب مجھسے منحرف ہو گئے ہین بہت سے اور اقالیم کے ہین تاہم مجکو انکے مقابلہ مین
جاتے ہوئے عار ہی اور میری شان کے خلاف ہی بس تم ان سب کو لیکر اور لشکر کثیر اپنے ہمراہ

لے کر جاؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو مین اپنے اُستاد کو بھی تمھارے ہمراہ کر دونگا اور اپنے سپہ سالار گلاب جادو
کو بھی اور ایک خزانہ تمھارے ہمراہ ہوگا تم کو کسی امر کی تکلیف نہ ہوگی یہ سب بادشاہ اور میرے
ملازم مثل میرے تمھاری اطاعت کرینگے اور تمھارے پا تخت ہونگے تمھارے حکم سے سرتابی نہ کرینگے
تمھارے کہنے کو اور حکم کو مثل میرے حکم کے خیال کرینگے گو مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم یہ خیال کرو گی
کہ مجکو ایسا کم عزت اور کم وقعت خیال کیا کہ غیر ساحرون کے مقابلہ کو اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ
کیا کہ جس کے مقابلہ مین جانا خود عار خیال کیا یہ امر ضرور خیال کرنے کے قابل ہے مگر مین کیا کرون کہ
مین کسی کو اس امر کے لائق نہین پاتا ہون رہے اُستاد اُنھون نے ان سب امرون سے انحراف اور ترک
دنیا کی ہے پہلے مین نے اُنھین سے کہا تھا اُنھون نے انکار کیا اور فرمایا کہ مین تو گوشہ نشین ہوا تھا
مگر صرف تمھاری محبت مین مین اپنے مقام کو ترک کر کے آیا ہون مگر یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ مین افسری
سپاہ کرون اور لشکر لے کر برائے مقابلہ جاؤن اس امر سے مجکو معذور رکھو مین نے بھی خیال کیا کہ
سچ فرماتے ہین پھر فرمایا کہ ہان کسی کو لشکر لے کر روانہ کرو مین اُسکے ہمراہ چلا جاؤنگا بس مین نے خیال
کیا کہ تم سے بڑھ کر کوئی نہین ہے گو جس طور سے میری کم عزتی اور ذلت ہوئی اسی طور سے تمھاری
بھی ہے مگر مجھ مین اور تم مین کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ تم اس شہر کی رہنے والی نہین ہو نہ اس ملک
کے بادشاہ ہو مین یہان کا بادشاہ ہون بس میری زیادہ ذلت ہے یہ نہ خیال کرنا کہ مجکو اپنے سے
اور اپنے عزیزون سے کم تصور کیا جو مجکو غیر ساحرون کے اور اپنے ملازمون کے مقابلہ کو روانہ
کیا مین تمھارا جانا ہمراہ لشکر کے مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون اور یہ جانتا ہون کہ گویا مین
ہی ہمراہ لشکر ہون یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا ایوان نے اس تقریر کا سمندر کی کچھ جواب
نہ دیا خاموش سنا کی جب کچھ جواب نہ ملا تو پھر سمندر نے اُس تقریر کو روبرو ایوان کے بیان
کیا اور کہا کہ تم نے کچھ جواب نہ دیا اُس وقت ایوان نے سر اُٹھا کر سمندر سے کہا کہ یہ جو کچھ
تم نے کہا مین نے سب سُنا اور مین اسکا کیا جواب دون اصل امر یہ ہے کہ جس طور سے اُستاد
عشناق حجرہ نشین نے ترک دنیا کی اور گوشہ نشینی اختیار کی اُسی طور سے مین نے بھی کی مجکو
لشکر لے کر جانے مین کچھ عذر نہ تھا مگر مین جب کہ ترک دنیا کر چکی اور گوشہ نشین ہو چکی تو پھر
مجکو امور دنیا سے کیا غرض دوسرے اگر مین ترک دنیا نہ کرتی تو بھی مین لشکر لے کر بدون تمھاری
ہمراہی کے برائے مقابلہ نہ جاتی کیونکہ یہ مقدمہ جنگ و پیکار کا تھا اسکو بن جاتے ہوئے نہ
کچھ عرصہ ہوتا ہے نہ بگڑ جاتے ہوئے ایک پل مین بگڑ جاتا ہے اور اسی طور سے بن جاتا ہے اگر بگڑ
جاتا تو سب مجکو الزام دیتے کہ جا نکر ایوان نے لشکر کو شکست دلوائی وہ کیا جانے لشکر
سے مقابلہ کرنا عورت تھی نہ اور بن جاتا تو کوئی تعریف بھی نہ کرتا یہ کہتا کہ غیر ساحرون سے
مقابلہ تھا اُن سے جنگ کا سر کرنا کتنی بڑی بات تھی ایک ادنیٰ ساحر جا کر فتح حاصل کر لیتا
اور یہ جو تم نے کہا کہ کسی امر کا خیال نہ کرنا اُسکا جواب یہ ہے کہ اس امر مین کوئی ذلت نہین ہے
نہ مجکو اس امر کا خیال جب ہوتا نہ اب ہے کہ بادشاہ نے بخیال ذلت کہ کون غیر ساحرون سے
مقابلہ کرے مجکو حقیر جان کر خود نہ گئے مجکو روانہ کیا یہ امر کوئی بے عزتی اور ذلت کا نہین
ہے نہ مجکو اسکا خیال ہے بس مین اس امر سے باز رکھی جاؤن مین ہمراہ لشکر کے خواہ افسر بنکر خواہ
نہ افسر بنکر برائے مقابلہ نہین جا سکتی ہون کسی اور کو تجویز فرمایئے سمندر نے اس تقریر کا

جواب یہ دیا کہ ای ایوان تم نے بیہودہ ہی تقریر نامناسب کی کہ جس کا کوئی نہ سر ہی نہ پاؤن میرے
اُستاد کہ جنکو ایک مدت ہوئی تھی ترک دنیا کیے ہوئے اُنھون نے تو اس امر کو میری خوشی اور
الفت سے منظور کر لیا اور ہمراہی لشکر پر اقرار کر لیا صرف سرداری لشکر کی نہین قبول کی اور
تم کہ جس کو ابھی ترک دنیا کیے ہوئے کچھ عرصہ نہین ہوا ہی انکار کرتی ہو اور پھر محبت و دوستی کا
دم بھرتی ہو اسوقت کی تقریر تمھاری بالکل اُس تقریر کے خلاف ہی جو کہ ابھی تم نے قبل اسکے
کی ہی اپنے پہلے ہی قول پر قائم رہو اور جو مین کہتا ہون اُس پر عمل کرو لشکر کی سرداری قبول
کرنے برائے مقابلہ اہل اسلام جاؤ یہ غدر تمھارا لائق قبول کرنے کے نہین ہی نہ مین قبول کرونگا
تم کو جانا ہوگا ہمراہ لشکر کے ایوان نے جواب دیا کہ ای سمندر مین یہ تو سچ کہتی ہون کہ مین نے
صرف تمھاری الفت اور محبت و ملاقات سابق کے سبب سے یہ امر گوارا کیا ورنہ کبھی مین
گوارا کرتی اب یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین لشکر لے کر جاؤن کیون مجکو پریشان کرتے ہو مین نے
اسی سبب سے ترک حکومت کی اور گوشہ نشین ہوئی تاکہ ان آلام سے محفوظ رہون اور
کسی قسم کی اب مجکو زحمت نہ ہو مین کیون اپنے سر پر بندگان خداوند کا خون لون جو چلہ
مین نے کھینچا ہی اُس مین اس امر کی ممانعت ہی کہ خون نہ دیکھے کسی کو اپنے روبرو قتل نہ کرائے کوئی
ظلم نہ کرے اول تو یہ ہی کہ مجھ سے خلاف طریقہ ہوا کہ ایام چلہ کشی مین اُس مقام سے چلی آئی
دوسرے اب یہ طریقہ کے خلاف ہوگا بس مجکو معاف کرو سمندر نے سب کا یہ جواب دیا
کہ مین کوئی عذر نہ سماعت کرونگا تم کو جانا ضرور ہوگا ایوان نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی مین
کوئی تمھاری تابعدار نہین ہون نہ تمھاری ماتحت ہون جو تم مجھ پر زور ڈالتے ہو مین یہ
زور تمھارا نہ اُٹھاؤنگی یہ بھی کوئی زبردستی ہی کہ سمندر نے کہا کہ اپنے بھلے نہ قبول کروگی تم کو
مین ہمراہ لشکر روانہ کرونگا اس خیال مین نہ رہنا نہ مین ماتحت ہون نہ باج گذار ہون میرے
اوپر کوئی زبردستی نہین کر سکتا ہی یہ خیال بھی نہ کرنا جسقدر ملک اور قصبہ زیر حد نہ طاق
ہین سب میرے ماتحت ہین اور مین سب کا حاکم ہون تو میری ماتحت ہو کر مجھ سے سرکشی
کرتی ہی یہ صرف میرے غفلت کا سبب ہی اور اس امر کا سبب ہی کہ مین نے خیال کیا کہ کیا
ان لوگون سے مزاحمت کی جائے اگر یہ اطاعت نہین کرتے ہین اور یہ خراج نہین دیتے
ہین تو خیر ان سے ملاقات دیرینہ ہی وقت ضرورت کام آوینگے اگر کوئی غنیم آئیگا اور اُس
سے مقابلہ ہوگا تو یہ سب شراکت کرینگے تم لوگون نے یہ خیال کیا کہ دب گیے ہم نے
دبا لیا واہ کیا خوب ہم کوئی غیر ہی نہین بس مروت ہو چکی اب مین مروت نہ کرونگا زیادہ مروت
مین یہی خرابی ہوتی ہی مین تم کو زبردستی ہمراہ لشکر روانہ کرونگا نہ جاؤ گی تو عدول حکمی کی سزا دونگا
ہم کوئی غیر ٹھہرے ایوان نے اس تقریر کا سمندر کو یہ جواب دیا کہ یہ سب تمھارا خیال خام
ہی ہم وہ لوگ ہین جو کہ آج تک کسی کے ماتحت نہین رہے نہ کسی کو خراج دیا ہمیشہ خود سر اور
سرکش رہے یہ صرف تمھاری ملاقات کا سبب ہی جو اسقدر بھی باتین مین نے اسوقت سنی
اور صرف اپنے عہد کا خیال ہی ورنہ دوسرا اگر ایسی تقریر کرتا تو اُسکو جواب سخت دیا جاتا ای سمندر
کیون مجکو تو پریشان کرتا ہی کیون مجھ تارک دنیا کو ستاتا ہی دیکھ پچھتائے گا سوائے افسوس
کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا مین یہ کہہ چکی ہون کہ مین نہ جاؤنگی اب اپنے قول سے نہ پھرونگی سمندر ۲۰

نے کہا کہ اگر تو یہ کہہ چکی ہے کہ مین نہ جاؤنگی اور اپنے کہے کی پابندی کریگی تو مین یہ سر دربار کہہ چکا ہون کہ تجکو
ہمراہ لشکر روانہ کرونگا جہان تک ممکن ہوگا روانہ کرونگا ورنہ اس تقریر کی سزا دونگا اور اس جرم کی علت
مین تجکو قتل کرونگا ای الوان تو صاف صاف یہ کیون نہین کہتی ہے کہ مین خواہش سے اقرار کر چکی ہون
کہ مین سمندر کی شریک ہوکر تم سے مقابلہ نہ کرونگی تو نے تو اہل اسلام کی شراکت اختیار کی ہے تو
نصف مسلمان ہوگئی ہے اب تو کیونکر اُنسے مقابلہ کریگی اور اُنکے مقابلہ مین لشکر لیکر جائیگی یہ بھی
تیری ایک فطرت ہے کہ تو نے سلطنت ترک کی ہین کسب تیرے اس فقرے مین آتا ہون مین تجکو
مطیع اسلام ہونے کی سزا دونگا اب تو یہان سے نہین جا سکتی ہے بدون اس امر کے یا تو ترک اسلام
کرکے میرے لشکر کے ہمراہ جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرنا ہوگا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا الوان نے کہا
کہ سمندر کیون بدعت کرتا ہے دیکھ مین تجھ سے کہتی ہون تجکو نہ ستا دوستون کو دشمن نہ کر جو کہ خراب
کرنے والے ہین اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو ورنہ خرابی ہوگی ای سمندر مین پہلے سمجھ گئی تھی جب تو نے کسی
طور سے آج میری عزت و آبرو نہ کی بلکہ ایسی حرکت کی کہ جس کے سبب سے مین ذلیل ہوئی ای سمندر
مین تجھ سے کہتی ہون کہ ان باتون سے تیری حکومت مین خرابی ہوگی صاحبان عزت تیرے
دربار مین آنے سے پرہیز کرینگے دیکھ سمندر ہوشیار ہو یہ جو خرابیان واقع ہوئی ہین تیری ان
حرکتون سے ہوئی ہین ای سمندر اپنے ہوش مین آ میرے اوپر ظلم و ستم نہ کر ورنہ پریشان ہوگا کیون
مجھ عورت بیوہ گوشہ نشین پر ستم کرتا ہے جس قدر تیرے درباری ہین اُن مین سے کوئی ساتھ
نہ دیگا سب بوقت سختی نکل جائینگے جو کہ دوست ہین وہی رہجائینگے دشمن سب بھاگ جائینگے
آفاق شاہ اسی سبب سے نکل گیا تو نے معلوم ہوتا ہے اُسکے ساتھ بھی ایسی ہی حرکت کی ہوگی
گو لوگون نے مجھ سے بیان کیا تھا مگر مجھکو یقین نہین آیا تھا اب یقین ہو گیا مین جو کچھ کہہ چکی ہون
کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤنگی اب اس سے نہ پھرونگی اور یہ بھی کہے دیتی ہون کہ تجھ سے
بھی مقابلہ نہ کرونگی جو تیرا جی چاہے میرے اوپر ظلم کر لے ان دونون امرون سے ایک بھی امر نہ
گوارا کرونگی نہ تجھ سے فساد کرونگی نہ اہل اسلام سے سمندر نے کہا کہ مین تجکو ابھی قتل کرونگا
ورنہ تو ترک شراکت اسلام کر مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون الوان نے جواب دیا کہ
یہ تو کبھی نہ ہوگا بس سمندر نے برہم ہوکر کہا کہ کیون اپنی شامت بلاتی ہے چونکہ سمندر تو اس
امر پر آمادہ تھا اور اسکو تو اسکو قتل کرنا منظور تھا فوراً حکم دیا کہ پکڑ لو یہ حکم کا دینا تھا کہ [illegible]
نے اشارہ کیا عقب سے چار سو کمندین الوان پر پڑین یہ اُسی طور سے اینٹھی رہی سب
نے اسیر کر لیا اسنے حرکت تک نہ کی اپنے کو اسیر کرا دیا جب اسیر ہوگئی سب نے باندھ لیا
اُسوقت سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ آہن گر حاضر ہون فوراً آہن گر حاضر کیے گئے سمندر
نے حکم دیا کہ اسکو قید شدید مین گرفتار کرو آہن گر ہتکڑیان بیڑیان لائے الوان نے خود اپنے
اختیار سے قید ہین لی بحکم سمندر شاہ چار سو ساحران نامی تلوارین برہنہ کرکے سر الوان پر
کھڑے ہوئے اور ایک ہزار ساحر اسباب سحر سے درست ہوکر بموجب حکم سمندر گرد
الوان کھڑے ہوئے جب یہ بندوبست ہوچکا اُسوقت سمندر نے الوان سے کہا
کہ اب تو اپنے کو کس حالت مین پاتی ہے اب بھی دیکھ میرے کہنے پر عمل کر ورنہ پچھتائے گی
مفت جان جائے گی صرف محبت خواہ ہین اُسوقت الوان نے اہل دربار کی طرف

دیکھکر کہا تم سب لوگ گواہ رہنا کہ مین نے سمندر کی کوئی خطا نہین کی تھی نہ مین سمندر کی ماتحت تھی نہ
ہون صرف اپنی زبان کی پابندی کے سبب سے مین اپنے کو قتل کراتی ہون ورنہ سمندر کی نہ سمندر
کے اہل دربار کی یہ لیاقت تھی کہ میری طرف بہ نگاہ تند و تیز دیکھ سکتے مین ان مین سے کسی کی اصل نہین
جانتی ہون ایک جنبش لب مین یہ سب دیوانہ ہوجاتے ہین مگر مین کہہ چکی ہون اور عہد کر چکی ہون کہ
تجھ سے کسی حال مین مقابلہ نہ کرونگی جب کہ میرے اسکے باہم دوستی اور سلسلہ اتحاد جاری ہوا تھا
انہی زمانہ مین میرے اور سمندر کے اقرار ہوا تھا کہ اسوقت تو باہم اسقدر ملاقات اور الفت ہوئی
ہی مگر جب کوئی مقدمہ ملکی یا مالی ہوگا اُسوقت ہمارے تمہارے مقابلہ ہوگا تو مین نے اقرار کیا تھا
کہ اگر تم میرے ملک و مال کو بھی ضبط کر لوگے اور مجھ پر ظلم کروگے تو مین کبھی اپنے عہد سے نہ پھرونگی
تم سے مقابلہ نہ کرونگی اپنی جان کا جانا گوارا کرونگی مگر مین مقابلہ نہ کرونگی بس مین تو اُسی قول پر ابھی
تک قائم ہون اور مرتے دم تک قائم رہونگی کیونکہ زبان تن بھر مین ایک عضو ہی کہ جو کوئی اقرار
کرتا ہی زبان سے کرتا ہی اسی سے ہر امر کا اقرار ہوتا ہی لوگ مال و دولت ہار جاتے ہین بیٹا بیٹی کو
ہارتے ہین جسکی زبان ایک اُسکے مان باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے مان باپ ہزارون بس
میری تو زبان ایک ہی مین کیونکر اپنے قول سے پھرون یا اگر میرے مان باپ ہزارون ہوتے تو میری
زبان بھی دو ہوتین تم سب لوگ دیکھو سمندر اپنے قول سے پھر گیا مین نے اُسوقت کا اقرار
اسوقت سمندر کو یاد دلایا اسکو اُسکی پابندی ضرور ہی جس طور سے مین پابند رہی ورنہ عہد شکن
کہلائے گا اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے جس طور سے سمندر سے اقرار کیا ہی اسی
طور سے خواجہ سے بھی اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین مطیع اسلام ہوئی اب مین سمندر کی شریک
ہوکر آپ سے مقابلہ نہ کرونگی نہ آپ کی شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ کرونگی بس خواجہ نے
مجکو میری زبان پر چھوڑ دیا اب یہ ممکن نہین ہی کہ مین اپنے قول سے پھر جاؤن اُنھون نے جو اقرار
کیا تھا کہ تم یہ کلمہ میری زبان سے یا اہل اسلام کی زبان سے نہ سننا کہ تم ہمارے شریک ہوکر سمندر
سے مقابلہ کرو بلکہ اُنھون نے مجکو اس امر سے منع بھی نہ کیا کہ تم اپنے مقام پر جاؤ بہ خوشی جانے دیا
پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین خلاف اپنے عہد کے کرون جب کہ اُنھون نے اپنے عہد کے
خلاف نہین کیا اب صاف صاف یہ امر ہی کہ چاہے جان جائے چاہے رہے مین ترک اسلام
بھی نہ کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اسی سبب سے تو مین نے ترک سلطنت کی ہی
اور گوشہ نشین ہوئی اُس پر بھی مجکو چین نہ ملا کچھ پرواہ کی بات نہین ہی مین اپنی جان کو کوئی
چیز نہین خیال کرتی ہون اپنے قول کو اور اپنی زبان کو ہان مقدم جانتی ہون میرا نام نیک دنیا
مین رہجائے گا کہ ایک عورت تو اپنے قول پر قائم رہی اور اُسنے اپنی جان دیدی مگر سمندر
اتنا بڑا بادشاہ اپنے قول سے پھر گیا سمندر عہد شکن و پیمان شکن مشہور ہوگا اور مین نیکنام
ہونگی اسوقت مین سمندر نے مقابلہ کرکے یا اہل اسلام سے اتنی بڑی نیکی کو برباد کرون
اور تمام عالم مین انگشت نما ہون تا قیام دنیا ساتھ بدی کے میرا ذکر ہر ایک کی زبان پر جاری
رہیگا بس دنیا مین دو ہی امر ہین ایک نیکی دوسرے بدی انسان کو لازم ہی کہ جہان تک
ممکن ہو نیکی کرے تاکہ نام ساتھ نیکی کے برقرار رہے بدی نہ کرے کہ ہر ایک نام اپنی زبان
پر جاری کرنے سے پرہیز کرے اگر جاری بھی کرے تو ساتھ کراہیت کے خیال کرنے کا مقام ہی

کہ نام نوشیروان و فریدون کس خوشی سے لوگ زبان پر لاتے ہین و نام ضحاک ماران کس بدی سے کے
ساتھ ہر ایک اپنی زبان پر جاری کرتا ہی یہ دنیا چند روزہ ہی بس اس مین جہان تک ممکن ہو
نیکی کرے اور اپنے ہر ایک قول پر قائم رہے ایک جان ہی جس کا جی چاہے لے لے مرنا ایک دن
پر ضرور ہی مین مرنے سے نہین ڈرتی ہون میرا خدا مجکو بچائے گا جس کا دین مین نے فی الحال اختیار
کیا ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی سوا اُسکے اور کوئی خدا نہین ہی یہ جو سب گذرے یا موجود
ہین سب شیطان اور بچۂ شیطان تھے اور ہین مین یہ مذہب باطل ترک کر چکی ہون اب کبھی نہ
پھرونگی نہ اپنے قول سابق سے پھرونگی سمندر کو اختیار ہی چاہے قتل کرے چاہے رہا کرے مین نہ
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ اُس سے نہ اسوقت کچھ بولونگی سر جھکا دونگی زیر خنجر جلاد مگر
سمندر یہ خیال رکھے کہ میرا خون ناحق بالا بالا نہ جائیگا کیونکہ مین بے گناہ قتل ہوتی ہون اور مجھ سا
کوئی پابند عہد و اقرار نہ ہوگا کہ مین نہ سمندر کی ملازم ہون نہ ماتحت نہ باج گذار صرف ملاقات
تھی اور بھائی کیا تھا اُس پر مین اپنے قول کو پورا کرتی ہون اور اپنی قتل کو گوارا کرتی ہون
صرف اس امر پر کہ مین مطیع اسلام ہوئی ہون اور خواجہ سے قول کیا ہی کہ تم سے مقابلہ نہ کرونگی
بس مجکو وہی خدا کہ جسکا مین نے دامن پکڑا ہی اور جس پر مین نے تکیہ کیا ہی وہ اسکا عوض سمندر
سے لے گا اور سمندر کی حکومت ضرور برباد ہوگی یہ دربدر تباہ پھرے گا اس کو جائے پناہ نہ
ملے گی اس ظلم و ستم کا یہ انجام ہوگا جیسا یہ اسوقت مجھ بے گناہ و بیوہ گوشہ نشین کو ستا رہا ہی
مین اس سے کچھ نہ کہونگی جو کہنا تھا وہ کہدیا یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی ایوان کی اس تقریر
سے تمام اہل دربار کانپ گئے اور خیال کرنے لگے کہ در اصل سمندر اسوقت اس پر بیکار ستم
کرتا ہی ضرور اسکے ادبار کا زمانہ آگیا یہی حرکت اسنے آفاق شاہ کے ساتھ بھی کی تھی وہ
بھی اسی طور سے عجز و انکسار کرتا تھا مگر اسنے نہ مانا اور اپنی کی اُسکی زندگی تھی وہ بچ گیا یہ بھی ضرور بچے گی
اہل دربار یہ خیال کر رہے تھے کہ ایوان نے کہا کہ ایک امر مین بھول گئی ہون اسکا ظاہر کرنا بھی بہت ضرور ہی وہ
یہ ہی کہ جو قید میرے اوپر سمندر نے قائم کی ہی یہ پہرہ اور یہ قید کوئی چیز نہین ہی مین ابھی چاہون تو سب
کو جلا دون قید کو توڑ کر پھینکدون مگر کیا ضرورت ہی مین کسی امر مین ناچار نہین ہون صرف مین اپنے قول کی
پابندی کرتی ہون یہ کہکر خاموش ہو رہی یہ کہا تھا کہ خداوند کریم اور اُس خدا کی جسکا مین نے دین قبول کیا
ہی اسوقت شان و قدرت دیکھتی ہون کہ اگر مر گئی تو داخل بہشت ہوئی اور یہ سب ظالم کہلائے ایوان
کی اس تقریر سے سمندر کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ معلوم ہوگیا کہ تیری قضا آئی ہی تو بد دن سزا پائے ہوئے
نہ مانے گی مین دیکھتا ہون کہ تونے جس خدا کا دین اختیار کیا ہی وہ کیونکر تجکو بچاتا ہی اگر اسوقت مین
تجکو چھوڑ دونگا تو سب اسی طور سے مجکو دبالین گے ہر ایک سرکشی کریگا اب مین بھی تجھ سے نہ کہونگا
یہ کہکر حکم دیا کہ چارسو بازار مین سولی تیار ہو پھر خیال کیا مجمع بہت ہوگا کہا نہین بیرون شہر اسی وقت
سولی کھڑی کی جائے میدان خونی کی طیاری کی جائے ہم آج سے پہر کو اسکو ضرور قتل کرینگے اور ایک
منادی تمام شہر مین اور اطراف شہر مین ندا کرے کہ جسکو تماشہ دیکھنا ہو کہ آج ایک مجرم سرکاری سولی
دیا جائیگا صرف اس جرم پر کہ اُس نے عدول حکمی کی ہی وہ آکر تماشہ دیکھے اور عبرت کرے کہ جو کوئی
عدول حکمی کرے گا اُسکا یہی حال ہوگا وہ اسی طور سے قتل کیا جائیگا منادی یہی ندا کرے
جاکر تمام شہر و اطراف مین اور میرے لشکر مین جو کہ بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہی اور لشکر اسلام مین اور

ایک رقعہ اس مضمون کا خواجہ کو تحریر کیا جائے کہ تمھاری بہت بڑی مشفقہ اور محبہ جس کو تم نے مطیع اسلام
کیا تھا آج سہ پہر کو قتل ہوگی اسوقت جانین کہ تم اگر مثل آفاق کے اسکو بھی قتل ہونے سے بچالو اور ایوان
کو میرے قبضہ سے لے جاؤ یہ حکم دیکر کہا کہ ایوان کو میرے سامنے سے لے جاکر قیدخانہ مین قید کرو مین اس
وقت تک دربار برخاست نہ کرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جسوقت تک کہ ایوان کو قتل نہ کرلونگا اور اسکا سر میرے
سامنے نہ آئے گا اسوقت تک مجھ پر کھانا اور پینا اور سونا حرام ہے اور جو کوئی اسوقت ایوان کی سفارش
کرے گا اسمین چاہے میرا باپ ہو یا میری اولاد ہو مین اسکو بھی ایوان کے ساتھ بعذاب شدید قتل کرونگا
قسم ہے مجھکو سرخداوندی کی کوئی مجھسے اس امر مین نہ کہے ورنہ وہ بھی قتل ہوگا اور مین ہر ایک کو قسم خداوند
کی دیتا ہون کہ کوئی سفارش نہ کرے ورنہ وہ بھی میرے ہاتھ سے زحمت اٹھائے گا آیندہ اسکو اختیار
ہے مین کسی کا اسوقت پاس نہ کرونگا راوی نے کہا ہے کہ جب سمندر سرخداوندی کی قسم کھا لیتا ہے تو پھر
کسی کی نہین سنتا ہے اسوقت سمندر کی یہ حالت تھی کہ چہرہ فرط غیض سے لال تھا منھ مین کف تھا
تلوار برہنہ سامنے رکھی تھی ایک مرتبہ سمندر نے پھر اس کلمہ کو اپنی زبان پر جاری کیا کہ جو کوئی
ایوان کی سفارش کرے گا وہ میرے ہاتھ سے مارا جائے گا جو لوگ قصداً اس امر کا میرے اہل دربار
سے رکھتے ہون وہ اپنے دل سے دور کرین اب کوئی میرے روبرو ایوان کا نام بھی نہ لے ورنہ میرے
ہاتھ سے قتل ہوگا یہ جو سمندر نے کہا جو جو قصد رکھتے تھے وہ وہ کانپ گئے پھر کسی کی جرات
نہ ہوئی کہ کچھ کہے سب اپنے اپنے مقام پر خاموش بیٹھے رہے ادھر سمندر نے منشی سے کہا کہ
تو نے رقعہ بنام خواجہ تحریر کیا اسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر نے کہا کہ پڑھو اس مین کیا تو نے
تحریر کیا ہے منشی نے رقعہ پڑھا اس مین تحریر تھا کہ اے خواجہ ثالث آگاہ ہو کہ ایوان جسکو
تم نے مطیع اسلام کیا تھا اور وہ مجھ سے منحرف ہوگئی ہے مین نے اسکو قید کیا ہے آج سہ پہر کو
قتل کرونگا تم اگر بڑے بہادر اور کامل عیار ہو تو آکر رہا کر لے جاؤ مثل آفاق شاہ کے
مین تم کو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون ہوشیار آنا آفاق شاہ کو تم دھوکے سے لے گئے
ہو اب مین جانون کہ جو تم ایوان کو لے جاؤ مین تم کو اس سبب سے آگاہ کیے دیتا ہون کہ بعد
کو تم یا کوئی اور یہ نہ کہے کہ ہم کو خبر ہوتی تو ہم ضرور رہا کر لے جاتے سمندر نے ہمارے خوف سے
پوشیدہ طور سے قتل کیا بس آیندہ تم کو اختیار ہے اطلاعاً قلمی کیا گیا سمندر نے کہا کہ یہ تو نے
خوب لکھا ہے بس منشی نے لفافہ مین بند کرکے اس پر سمندر کی مہر لگائی سمندر کے روبرو پیش کیا
ایوان اسوقت تک دربار مین موجود تھی یہ واقعہ دیکھ کر خیال کرنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی
جب یہ رقعہ خواجہ کو پہونچے گا خواجہ ضرور میرے رہا کرنے کو تشریف لائین گے کہین ایسا
نہ ہو کہ خواجہ اسیر ہو جائین مگر کیا کرسکتی تھی ناچار تھی کہ سمندر نے حکم دیا تھا کہ اسکی زبان
مین سوزن دے دو گو ایوان نے کہا تھا کہ اے سمندر تو یہ خوف نہ کر کہ مین سحر کرکے نکل جاؤنگی
مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے رگ و پے مین سحر اثر کرچکا ہے جس کو مین اشارے سے دیکھون وہ
گھل کر پانی پانی ہو جائے جب یہ ایوان نے کہا تھا تو سمندر نے کہا کہ اچھا مگر اب پھر
سمندر کو خیال آیا کہ سوزن دینا اسکی زبان مین بہ ضرور ہے اور ایک ساحر کو حکم دیا کہ
سوزن دیدے بس اب وہ بموجب حکم سمندر اپنے مقام پر سے اٹھا اور قریب ایوان
آیا اور کہا کہ زبان باہر کر تا کہ مین سوزن دون ایوان نے فوراً زبان باہر کی اسنے سوزن

سوزن دیگر پھر اٹھا اُسوقت ایوان نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر دیکھا بہ نگاہ قہر دیکھنا تھا کہ وہ فوراً پانی ہوکر بہ گیا
یعنی اُسکا نام و نشان تک نہ باقی رہا یہ جو حال اہل دربار نے ایوان کے سحر کا دیکھا سب کے حواس جاتے
رہے اور سب نے کہا اپنے اپنے دل مین کہ بہت بڑی ساحرہ کو سمندر قتل کرتا ہی اُدھر ایوان نے اشارہ
سے سمندر سے کہا کہ تو نے میرے سحر کا حال دیکھا سمندر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اُن لوگون سے کہا کہ
اسکو جلد دربار سے لے جاؤ بس سب لوگ جو کہ ایوان کے اوپر مقرر تھے ایوان کو لے کر دربار سے باہر
آئے یہان تمام شہر مین یہ خبر پھیل گئی کہ ایوان کو سمندر شاہ نے گرفتار کر لیا ہی صرف عدول حکمی کے
جرم پر آج سہ پہر کو وہ قتل کی جائیگی بعض تو یہ کہ رہے تھے باہم کہ یہ کوئی ایسی خطا نہین ہی کہ جس جرم
پر قتل کی جائے اور افسوس کرتے تھے اور خوف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ملک اب رہنے کے
قابل نہین رہا بادشاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا سب اُسکی خیرخواہی و نمک حلالی کو
بالائے طاق رکھا اُسکو ذلیل کیا قتل پر آمادہ ہوئے خیر وہ ملازم تھا اور باجگذار تھا ایوان کے ساتھ یہ
سلوک کیا جو کہ نہ ملازم ہی نہ باجگذار صرف ملاقات و دوستی ہی ایسے بادشاہ سے خداوند بچائین تو
آبرو بچے بعض خوش تھے اور کہتے تھے جو عدول حکمی کرے گا اُسکی یہی سزا ہی کہ یہان تو اہل شہر باہم
یہ تقریر کر رہے تھے کہ لوگ قید ایوان کی لے کر دربار سے باہر آئے سب اہل شہر نے ایوان کی
قید دیکھی اور افسوس کیا مگر ایوان کو دیکھا تو وہ بہت خوش تھی اُسکے چہرہ سے آثار خوشی ظاہر
تھے بلکہ وہ مسکراتی ہوئی چلی جاتی تھی اور رنجیدہ پیشانی ہر طرف دیکھتی تھی ذرا بھی حزن و ملال
چہرہ سے نہ ظاہر تھا یہان تک کہ سب لوگ لے کر قید خانہ مین آئے اور قید کیا اور خوب پہرہ
چوکی مقرر کیا یہان دربار مین سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ تم نے ایوان کے سحر کا حال دیکھا کہ
کیسی زبردست ساحرہ ہی ایسی ساحرہ کو مین کیونکر زندہ رہنے دیتا اس سے ہر وقت خوف تھا
سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر بموجب حکم سمندر منادی نے باہر شہر کے و اندر شہر کے جاکر یہ ندا
کی کہ حکم ہی سمندر شاہ کا کہ جسکو تماشہ قتل ایوان کا دیکھنا ہو وہ سہ پہر کو بیرون شہر آئے اور
تماشہ دیکھے جو کوئی عدول حکمی کرے گا اسکو ایسی ہی سزا دیجائے گی ہر ایک خیال رکھے یا جو
کوئی سمندر کے کہنے کو نہ مانے گا وہ اسی طور سے قتل کیا جائیگا یا جو کوئی ایوان کے حال پر
افسوس کرے گا یا آج سے نام لیگا اُسکو بھی یہی سزا ملے گی اور بہ عذاب سخت قتل کیا جائیگا
منادی نے یہ ندا اندرون شہر و بیرون شہر بموجب حکم سمندر شاہ بیرون شہر دس کوس تک
قصبون دیہات مین پہونچا دی اور یہان سے فرصت کر کے طرف لشکر کے چلا یہان دربار مین
سمندر نے وہ نامہ منشی سے لے کر ایک طائر سحر تیار کر کے اُسکے گلے مین لٹکا دیا اور اُڑا دیا
اور اُس سے کہدیا کہ یہ رقعہ تو خضران بن عمر کو پہونچا دے وہ طائر اُڑ کر چلا اُدھر سے وہ منادی
چلا ان دونون کا حال پھر تحریر ہوگا یہان بیرون شہر اُسی وقت سے میدان تیغ زنی کی طیاری
ہونے لگی ایک میدان صاف کیا گیا وہان فرش کیا گیا اُس پر کرسیان و دنگل بچھائے گئے
ایک تخت رکھا گیا ایک چبوترہ بنایا گیا ریگ کا بیرون شہر میدان خونی کی طیاری ہو رہی ہی
اُدھر ہر قصبہ و دیہات سے لوگ برائے تماشہ چلے دس کوس پانچ کوس اور شہر سے بھی لوگ
اس خیال سے چلے کہ اُس مقام پر بڑا مجمع ہوگا پہلے سے چل کر جائے معقول دیکھ کر قیام کرین
امیرون اور رئیسون نے اپنے ملازم روانہ کر دیئے انھون نے پہلے سے جا کر ٹیکرون پر دریان

بچھا بچھا کر بیٹھ رہے اور بہت سے اہل شہر طوایفون نے بھی اپنے یارون اور آشناؤن سے کہا کہ ہم بھی چلینگے غرض کہ ہر پیشہ اور ہر قسم کے آدمی بیرون شہر برائے تماشہ چلے سودے والے بھی خوانچے ولو کرے درست کر کر کے چلے پان والے پان کی کشتیان لگا کر روانہ ہوئے ساقی قلیان لیکر ماتنین اپنے اپنے تخت لیکر اُس میدان مین آکر بیٹھین کہان تک عرض کیا جائے غرض ایک میلہ جمع ہوگیا اور میلہ کا سمان ہوگیا یہان تو لوگ آآکر جمع ہو رہے ہین اور سودے والے سودا بیچ رہے ہین خرید و فروخت جاری ہی وہان دربار مین سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر طیار ہو کر جائے وہ جو کہ انتخاب کیا ہوا ہی بس گلاب جادو یہ حکم سُنکے دربار سے چھاؤنی مین آیا اور لشکر کو انتخاب کرکے جو کہ قریب پچاس ہزار کے تھا مسلح و مکمل کرا کے اپنے ہمراہ لے کر بیرون شہر آیا اور چار و طرف پہرہ مقرر کیا اور باقی لشکر کو حکم صف بندی دیا اور ایک احاطہ سا کھینچا اور سب کو حکم دیا کہ اس احاطہ کے اندر کوئی نہ جانے پائے سب باہر سے تماشہ دیکھین یہ بندوبست کرکے پھر دربار مین آیا سمندر نے پوچھا کہ بندوبست کر آئے کہا جی ہان ایک نامہ سمندر نے بنام کردابہ شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم نے ایوان کو اس جرم پر قید کیا ہی کہ اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور ترک اسلام پر راضی نہین ہوتی ہی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنے پر بس ہم اُسکو آج سہ پہر کو قتل کرینگے لہذا تم اپنے لشکر کو حکم دو کہ ہر ایک اپنے اپنے بستر پر مسلح و مکمل رہے کیونکہ ہمنے اس حال سے خواجہ و اہل اسلام کو اطلاع دی ہی شاید وہ لوگ یہ خبر پاکر غرغرہ کرین اس خیال سے کہ جاکر رہا کرلائین تو تم اُسوقت اُنسے مقابلہ کرنا اور راہ دینہ آنے دینا بہت تم تحریر کو زیادہ تصور کرنا اسکے خلاف عمل نکرنا یہ نامہ تحریر کراکے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا کہ اسکا بھی حال تحریر ہوگا اُسکے بعد سمندر نے حکم دیا کہ ہمارا بھی کل لشکر چھاؤنی مین طیار رہے جسوقت ہم طلب کرین اُسوقت فوراً حاضر ہو یہ حکم سرداروں نے اہل لشکر کو پہونچا دیا اُسی وقت سے کمر بندی ہونے لگی وہ جو بادشاہ سمندر کی کمک کو آئے تھے سمندر نے انکو بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی اپنے لشکر مین حکم کردو کہ سب لشکر طیار رہین اور پانچ پانچ ہزار ساحر ہر ایک اپنے لشکر سے طلب کریئے کہ وہ میدان مین آکر صف آرا ہون بس ہر ایک بادشاہ نے یہ حکم سُنکے اپنے اپنے لشکر کے سردارون سے کہا کہ تم جاکر بموجب حکم بادشاہ بندوبست کرو بس ہر ایک بادشاہ کا سردار دربار سے اُٹھکر آیا اور بموجب حکم سمندر بندوبست کیا پانچ پانچ ہزار ساحر ہر ایک کے کر اُس میدان مین آیا صف آرا ہوا اُدھر لشکر مین کمر بندی ہونے لگی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ غول غول اہل شہر و بیرون شہر کے لوگ و تماشبین چلے آتے ہین ان سب کو اس بندوبست مین اور ایوان کو قید چھوڑا جاتا ہی اب حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال لشکر اسلام و اُس منادی و دونون نامون کا تحریر کیا جاتا ہی و دیگر حالات قصہ ہذا

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین جشن خوشی تھا ہر طرف ایک چہل پہل مچی ہوئی تھی ناچ و رنگ ہو رہا تھا جیسا کہ سابق مین تحریر ہوا ہی بارگاہ صاحبقران مین و دیگر خیمون مین بزم عشرت برپا تھی ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مصروف عشرت تھا اُسی طور سے

آٹھ روز تک جشن عشرت برپا رہا طریقہ یہ تھا کہ جب نماز کا وقت آتا تھا ہر سردار اُٹھکر اپنے عبادت خانہ مین جاتا تھا نماز خالق ادا کرتا تھا اُتنی دیر تک رقص وسرود موقوف رہتا تھا جب آٹھ شبانہ روز گذرے آٹھوان دن تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ آج سہ پہر کو جلسہ عشرت برخاست کیا جائے کیونکہ سات روز ہوئے ہین کہ برابر جشن برپا رہا ہی آج آٹھوان دن ہی یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ آج جلسہ برخاست ہوگا لہذا تم بھی اپنا گانا ہم کو سُنادو خواجہ نے کہا کہ بہت خوب بس خواجہ نے اپنی نَے ہفت پیوندی زنبیل سے نکالی اُسکی قفلیان درست کرکے بجانا شروع کی پہلے یہ شعر گایا فارسی کا شعر آقا تھا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام ٭ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ٭ اسکو کئی مرتبہ بنا بنا کر گایا تمام اہل محفل دنگ ہوگئے ہر ایک کو محویت حاصل ہوئی اُسکے بعد خواجہ نے یہ چند شعر رندگے گائے

نظم

طوطی ہی کنج قفس مین میری زبان صیاد سُنا گیا مری تا صبح داستان صیاد	مین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد دکھایا کنج قفس مجکو آب ودانہ نے	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

یہ چند شعر جو خواجہ نے نَے مین گائے نوبت یہ ہوئی کہ تمام چرند وپرند گرد بارگاہ جمع ہوگئے اہل بزم کو محویت ہوگئی ہر ایک جھومنے لگا سب ساکت ہوگئے بڑے عرصہ تک محفل کا رنگ بدلا رہا اُسکے بعد جب کہ ہوش وحواس درست ہوئے تو خواجہ کو بہت کچھ انعام ہر ایک نے اپنی لیاقت کے موافق دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کوئی اور غزل گاؤ اب تو یہ جلسہ تمام ہوتا ہی خواجہ نے یہ غزل شروع کی

غزل

جگ مین کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا نہ سُنا ہوگا گر سُنا ہوگا دل زمانہ کے ہاتھ سے سالم جب سُنا ہوگا رو دیا ہوگا یک بیک نام لے اُٹھا میرا بن کے کیسے آہ کم رہا ہوگا قتل سے میرے وہ جو باز رہا	کہ ہنسنے مین رو دیا ہوگا تیکھے غم سے اب کی جی میرا کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا دل کے پھر زخم تازے ہوتے ہین جی مین کیا اُس کے آگیا ہوگا لیکن اُسکو اثر خدا جانے کسی بدخواہ نے کیا ہوگا آنسوؤن مین کہین گرا ہوگا	اُسنے قصداً بھی میرے نالے کو نہ بچے گا بچے گا کیا ہوگا حال مجھ غم زدہ کا جس تس نے کہین غنچہ کوئی کھلا ہوگا مرے نالون پہ کوئی دنیا مین نہ ہوا ہوگا کیا ہوا ہوگا دل بھی اے درد قطرۂ خون تھا

یہ غزل جو درد کی خواجہ نے بہ لحن داؤدی گائی تمام محفل محو ہوگئی ہر ایک پر عالم سکتہ طاری ہوا ہر ایک کی چشم سے دریاے اشک جاری ہوا بڑی دیر تک یہی رنگ محفل رہا جب سکوت ہوا خواجہ کو انعام ملا خواجہ نے سب زر وزیور وخلعت اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور صاحبقران سے کہا کہ میرے سر مین اسوقت کچھ درد ہوتا ہی اگر اجازت ہو تو مین اپنے خیمہ مین جاؤن کیونکہ اب جلسہ بھی تھوڑے عرصہ مین برخاست ہوگا صاحبقران نے اجازت دی خواجہ بارگاہ سے نکل کر طرف اپنے خیمہ کے چلے جب خواجہ وسط لشکر مین پہونچے انکے کان مین نقارے کی صدا آئی انھون نے غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی تمنادی نزادے کر نقارے پر چوب لگاتا ہی انھون نے ادھر اُدھر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی انکو وہ صدا زمین پر کی نہ معلوم ہوئی بلکہ آسمان پر کی معلوم ہوئی اب انھون نے سر اُٹھاکر جو دیکھا تو

کیا نظر پڑا انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہے اُسکے گلے مین ڈھول پڑا ہوا ہے وہ پہلے کچھ زبان سے کہتا ہے پھر چوب لگاتا ہے اور تمام لشکر مین بآواز ہوا خبر دیتا پھرتا ہے چونکہ لشکر مین ہر مقام پر ناچ و گانا ہو رہا تھا کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی خواجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا مگر خواجہ کو فکر ہوئی کہ یہ کیا کہتا پھرتا ہے یا تو خواجہ اپنے خیمہ کو جاتے تھے یا اُس خبر کے دریافت کرنے کے لیے اُس ساحر کے سایہ کے ساتھ ہولے اور ہر مقام پر غور کرکے سنتے ہین کہ یہ کیا کہتا ہے مگر بسبب شور و غل کے سُنائی نہین دیتا ہے خواجہ پر کیا منحصر تھا کسی نے نہ سُنا مگر خواجہ اُسکے سایہ کے ساتھ ساتھ لشکر کے کنارے پر آئے وہ کنارے لشکر کے جب پہونچا اُسنے صدا دی یہان شور و غل بہت کم تھا خواجہ نے سُنا کہ ایک منادی بالائے آسمان ندا کرتا ہے کہ اے اہل اسلام و فرقہ خداپرستان آگاہ ہو کہ سمندر شاہ نے ملکہ ایوان نہ طاقی کو اس جرم مین اسیر کیا ہے کہ تو شریک اہل اسلام ہوئی پہلے اُس سے بہت کہا کہ تو میری شریک ہو مگر اُسنے نہ مانا آخر کو بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا آج سہ پہر کو بیرون شہر قتل کی جائے گی دار پر کھینچی جائے گی جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ کہکر اُسنے چوب لگائی ہے جب صدا خواجہ نے سُنی خواجہ کو تشویش ہوئی خیال کیا کہ یہ اسنے کیا کہا کچھ سننا لازم ہے یہ خیال کرکے پھر چلے اُسنے لشکر سے نکل کر پھر صدا وہی لگائی اب خواجہ نے بخوبی سُنی بس خواجہ نے خیال کیا کہ ایوان کی کمک کرنا ضرور ہے یہ خیال کر لشکر کیطرف چلے وہ ندا کرتا ہوا طرف لشکر کفار کے چلا خواجہ ابھی کنارے پر لشکر کے تھے کہ ایک فراٹا ہوا انھون نے سر اُٹھا کر دیکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ طائر جسکو کہ سمندر نے نامہ دے کر روانہ کیا تھا وہ آکر پہونچا چونکہ طائر سحر تھا خواجہ کو پہچانتا تھا جیسے اُسنے خواجہ کو دیکھا دونون کوندے جوڑ کر خواجہ کے بازو پر آ بیٹھا جیسے ہی وہ شانہ پر بیٹھا خواجہ نے گھبرا کر دیکھا کہ یہ طائر کیسا میرے شانہ پر آکر بیٹھا ہے اب جو غور کرکے دیکھا تو اُسکے گلے مین دیکھا کہ ایک لفافہ بندھا ہوا ہے خواجہ نے خیال کیا کہ کسی نے ہم کو نامہ بھیجا ہے بس خواجہ نے چمکار کر اُسکے پشت پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش بیٹھا رہا خواجہ نے وہ لفافہ اُسکے گردن سے کھول لیا جیسے خواجہ نے لفافہ کھولا وہ فراٹا مار کر صاف اُڑا چلا گیا خواجہ نے خیال کیا کہ یہ نامہ دینے آیا تھا نامہ دے کر چلا گیا اب جو خواجہ نے لفافہ دیکھا اُس پر سمندر شاہ کی مہر تھی اب تو انھون نے اُس لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھا اُسمین وہی مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہے مکرر تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے خواجہ نے وہ مضمون پڑھ کر اپنے دل مین کہا کہ اے سمندر تو نے کیون آگاہ کیا مین اس منادی سے سُنکے ضرور آتا اور کوشش کرتا رہا کرنے کی بس خواجہ نے اپنے دل سے یہ باتین کرکے اُس نامہ کو زنبیل مین رکھا اور وہان سے خیمہ مین آئے اس حال سے کسی کو آگاہ نہ کیا تمام بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کر اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر اپنے خیمہ مین نقیب لگائی اس خیال سے کہ اگر مین اس حال کو سب سے بیان کرونگا تو سب عیار برائے تدبیر و عیاری روانہ ہونگے اور جاکر عیاری کرینگے اول تو سمندر خبردار ہے اور اُسنے اپنا بندوبست کر لیا ہے جب تو خبر کی ہے ورنہ غافل ہوگا نہین یہ جاکر عیاری کرینگے جب کہ وہ ہوشیار ہے نہ عیاری کام نہ دیگی وہ گرفتار ہو جائینگے پھر سمندر اور زیادہ خبردار ہو جائےگا اور کام بگڑ جائےگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کسی کو خبر بھی نہ کرو اور چلے چلو نہ لشکر سے سب کے سامنے جاؤ جو کوئی دریافت کرے اپنے خیمہ مین نقیب لگاؤ اسکی

ہے

راہ سے نکل چلو بس اس خیال سے خواجہ اپنے خیمہ مین نقب دے کر چلے یہان تک کہ دوسرا سر نقب کا بیرون
لشکر آکر ایک صحرا مین نکلا نقب سے نکلکر اُسکے مُنھ کو بند کر دیا اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوئے
طرف شہر سمندریہ کے چلے جب تھوڑی دور چلے خیال آیا کہ کوئی فکر تو کرو بس ایک درخت کے
نیچے بیٹھ گئے پہلے کتاب مہتر توفیق کی جو کہ بوستان خیال مین صاحبقران اصغر کا عیار تھا نکالی اُسکو
دیکھا کوئی عیاری پسند نہ آئی اُسکو اُٹھا کر بند کر کے رکھدیا اور کہا بہت اسکی عیاریون کی تعریف تھی کوئی
بھی عیاری ایسی اسنے نہین کی جو لائق تعریف ہو پھر خواجہ عمر بن امیہ ضمری اپنے دادا کی کتاب
نکالی اُسکو پڑھا ایک عیاری پسند آئی اُسکو بند کر کے نذر زنبیل کیا مہتر توفیق کی بھی کتاب اُٹھا کر رکھ
لی پھر خیال کیا اپنے دل مین کہ ای خضران اگر تم نے دادا جان کی عیاری کی ہوئی عیاری کی تو کیا کمال
کیا ہان اگر کوئی عیاری نئی کرو کہ تمھارا کمال بھی ظاہر ہو اور سمندر کو بھی معلوم ہو کہ یون عیاری کرتے
ہین بس یہ خیال دل مین کر کے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سو ساٹھ مکر پیش نگاہ آ کر حاضر ہوئے
اُنمین سے ایک پسند کیا اور بانہاے عیاری درست کر کے پاے شاطری مار کر ایک طرف صحرا کے
روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو عیاری کی فکر مین جاتے ہین یہان لشکر مین صاحبقران
و بادشاہ نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو راہی ہوئے بادشاہ و صاحبقران
محل مین تشریف لے گئے سب جا جا کر آرام پذیر ہوئے تمام لشکر کا جلسہ برخاست ہوا ہر ایک جاگا
ہوا تھا خواب راحت مین مصروف ہوا یہان تو سب آرام پذیر ہین اُدھر وہ منادی پہلے لشکر اسلام
مین آیا تھا جسکی صدا خواجہ نے سُنی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ شہر اور بیرون شہر و اطراف
و جوانب مین ندا کر چکا اُسکے بعد پھر لشکر اسلام مین آیا یہان آکر اُسنے ندا کی سواے خواجہ کے
اور کسی نے بہ سبب شور و غل کے نہین سُنی وہان سے لشکر کفار مین آیا یہان گرداب شاہ
وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ پہلے اُسنے صدا کنارے پر لشکر کے لگائی تھی اُنکے اُس عرضی
کا جواب آچکا تھا یہ لوگ اس امر کے منتظر تھے کہ جو کچھ حکم ہو اُس پر عمل کرین اہل اسلام کے
خوشی کرنے کی خبر سُن سُن کر دل مین جل رہے تھے کیا کر سکتے تھے مجبور تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
اُس ساحر نے صدا لگا کر ڈھول پر چوب لگائی سب اہل لشکر کے کان کھڑے ہوئے اُس نے
دوسری صدا دی سب نے سُنی وہی صدا تھی جو کہ اُسنے شہر مین دی تھی سب حیران ہوئے
کہ یہ کیا واقعہ ہے تیسری صدا اُسنے پھر دی اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ ایوان قتل ہوگی باہم
چرچے ہونے لگے کہ بادشاہ سے پھر جانے مین یہ ہوتا ہے مفت جان گئی بعض افسوس کرنے
لگے بعض خوش ہوئے چوتھی صدا اسنے بارگاہ کے قریب آکر دی جو کہ اہل بارگاہ نے سنی پھر
اسنے صدا دی اب تو گرداب نے حباب سے کہا کہ بھائی تم نے سُنا بادشاہ نے منادی
کرائی ہے کہ ہم آج سہ پہر کو ایوان کو قتل کرینگے اُس جرم پر کہ وہ اہل اسلام سے مل گئی ہے
وہ جو خبر ہرکارون نے آکر دی تھی کہ ایوان خواجہ کے شریک ہوگئی ہم سب نے کہا کہ اسنے
خواجہ سے مکر کیا وہ مکر نہ کیا تھا دراصل شریک ہوئی تھی اس امر کی بادشاہ کو معلوم ہوتا
ہے کہ خبر ہوگئی اور خبر کیسی ہوتا ہم نے خود بذریعہ عرضی کے خبر دی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یقین ہے کہ
پہلے اُسکو نصیحت کی ہوگی اسنے نہ مانا ہوگا آخر کو گرفتار کر لیا ہوگا بھلا کوئی شہنشاہ سے
مقابلہ کر سکتا ہے گو وہ بھی اپنے ملک کی بادشاہ ہے مگر کجا سمندر شاہ جو کہ اسوقت گئی ہے

ملکون کا بادشاہ ہی کجا الوان جو کہ دس پانچ ملکون کی بادشاہ بھلا کوئی سمندر شاہ سے مقابلہ
کر سکتا ہی کجا سمندر کجا ایلہ چھوٹا سا دریا بھلا پیل مست سے کہین چیونٹی مور ضعیف مقابلہ کر سکتی ہی
بس اس سرکشی کا یہ انجام ہوا کہ جان گئی اُسکی بادشاہ نے ہم لوگو نکو بذریعہ منادی کے خبر دی ہے
حباب شاہ وغیرہ نے کہا کہ ہم کو کیا بموجب مثل جو آگ کھائے گا وہ انگارے ہگے گا جو
جیسا کریگا ویسی سزا پائے گا یہ تو بادشاہ نے خوب کیا جو اُسکو سزا دی اور رونا تو بھی اب کان
ہوگئے اب کوئی ایسی خطا نہ کریگا اب چاہئے نہ اسوقت جاکر میان خواجہ الوان کو بچائین
گرداب نے جواب دیا کہ اسوقت بھلا جاکر کیا بچائینگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی بہت سے
اہل دربار افسوس کر رہے ہین بہت سے خوش ہین اُدھر وہ چارجی قریب بارگاہ پانچ مرتبہ کہکر
اور آئے آگے پھرا اور تمام لشکر مین پھر کر تمام لشکر کو آگاہ کیا اور ڈھول بجاتا ہوا طرف سمندریہ
کے روانہ ہوا اور یہ بھی اُسی مقام پر آکر ٹھہر گیا جہان میدان خونی تیار تھا لشکر کفار سے اہل
لشکر نے قصد کیا تھا کہ جاکر ہم بھی تماشہ دیکھین ابھی کوئی گیا نہ تھا دربار آراستہ تھا یہی ذکر
ہو رہا تھا سب الوان کو نادان کہ رہے تھے کہ وہ طائر آکر پہونچا جسکو سمندر نے نامہ لے کر
روانہ کیا تھا داخل بارگاہ ہوکر گرداب کے زانو پر بیٹھا گرداب نے اُسکے گلے سے نامہ لیا
سمندر شاہ کی مہر دیکھ کر پہلے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر چاک کر کے پڑھا اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا حباب شاہ کو دیا حباب شاہ نے پڑھا پھر اور بادشاہون نے
پڑھا جب ہر ایک پڑھ چکا اُسوقت اپنے سردارون کو حکم دیا کہ لشکر کو حکم دو کہ کل اہل لشکر
سامان جنگ سے مسلح و مکمل ہوکر اپنے اپنے بستر پر موجود رہین جسوقت ہم حکم دین ہمارے
ہمراہ ہولین بس سردار یہ حکم سنکے بارگاہ سے باہر آئے سب لشکر کو حکم دیا اُسوقت سب طیار
ہو ہو کر اپنے بستر پر بیٹھ رہے سب بند و بست کر کے اور سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر بارگاہ مین
آئے یہان سب مسلح و مکمل ہو چکے تھے خود گرداب شاہ وغیرہ اب یہ لوگ تو اس انتظار مین
ہین کہ اہل اسلام نرغہ کر کے طرف سمندریہ کے چلین تو ہم اُنسے مقابلہ کرین یہان اہل اسلام
کو اس حال سے خبر نہین ہی یہ لوگ تو منتظر ہین اِنکو منتظر رکھا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ
کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وقت سہ پہر آیا بس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ پچاس ہزار ساحر طلب
کرو کہ وہ حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ پچاس ہزار ساحر در دولت پر حاضر ہوئے سمندر شاہ
کو خبر ہوئی یہ ایک مرتبہ تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار و حاضرین
دربار کھڑے ہو گئے یہ جلوخانہ طے کر کے باہر دربار کے آیا یہان تخت روان موجود تھا
اُس پر سوار ہوا سب سردار و بادشاہ جو اسکے ہمراہ تھے وہ بھی سوار ہوئے شلاق و امراق
پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کرنے لگے ابر یاقوت رنگ سر پر آکر قائم ہوا اُس سے
یاقوت برسنے لگے کبھی گوہر برسنے لگے گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے پتلیان سحری روبرو رقص
کرنے لگین نقیب صدائے باادب باش لگانے لگے کہ سمندر نے حکم دیا کہ قیدی کو لاؤ
اور اُن پچاس ہزار ساحرون سے کہا کہ تم اُسکے گرد رہنا یہ حکم دیکر تخت کے بڑھنے کا حکم دیا
سواری بصد شان و شوکت چلی اتنے عرصہ مین داروغۂ زندان الوان کو اژدہے پر سوار
کیے ہوئے گرد اُسکے چار سوار تلوارین برہنہ کیے ہوئے اُنکے بعد ایک ہزار ساحران

زبردست نارنج و ترنج ہاتھون مین لیے ہوئے جھولیان شانون پڑی ہوئین اُنکے بعد پچاس ہزار اس
حفاظت سے لیکر قیدی کو عقب سواری سمندر شاہ چلے مگر الوان کا یہ حال ہی کہ بخندہ پیشانی ہرطرف
دیکھ رہی ہی ذرا سا بھی میل پیشانی پر نہین ہی بھی نہین ثابت ہوتا ہی کہ مجکو قتل کرنے لیے جاتے ہین ہر
طرف مسکرا مسکرا کر دیکھتی ہی سب کہتے ہین کہ یہ وقت رنج و غم کرنے کا ہی یا خوش ہونے کا ہم نے
آج تک سوا دو آدمیون کے وقت قتل ہنستے ہوئے نہین دیکھا ایک آفاق شاہ کو وہ بھی
اسی طور سے خوش تھے یا ملکہ الوان کو ان سوارون اور ساحرون کے عقب مین ہزارون اہل شہر
مرد و زن طفل و پیر چلے آتے ہین یہان تک کہ سواری سمندر شاہ کی شہر کو طے کرکے بیرون شہر آئی
سمندر شاہ طرف میدان خونی کے چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ قریب میدان خونی کے
پہونچا ایک شور ہوا کہ بادشاہ تشریف لائے ہل چل پڑ گئی سب نے مع سمندر شاہ کے دیکھا
کہ ایک طرف میدان خونی آراستہ ہی اُسکے چارون طرف لشکر کا پہرہ ہی ایک طرف لشکر سمندر شاہ
کا صف بستہ ہی ایک طرف اُن بادشاہون کے پانچ پانچ سو سوار صف بستہ ہین جو کمک کو آئے ہین دو طرفہ
اہل شہر و بیرونجات کے لوگون کا مجمع ہی ایک میلہ کا سمان ہی لوگ شطرنجیان و دریان و جاجمین بچھائے
ہوئے بیٹھے ہین کسی مقام پر افیون گھل رہی ہی گنتے چھل رہے ہین چاہ بن رہی ہی افیونی جمع ہین کسی
مقام پر امیران شہر کا مجمع ہی کسی جگہ رئیسان شہر ہین کسی مقام پر طبلہ بج رہا ہی ستار چھڑ رہا ہی کوئی
بیٹھا ہوا گا رہا ہی کوئی حقہ پی رہا ہی کسی مقام پر چوسر ہو رہی ہی کسی مقام پر بادشاہ چنگ ہو رہا ہی
طوائفان شہر کا ایک طرف مجمع ہی اپنے اپنے یارون و آشناؤن کے ساتھ آئی ہین ہنس بول رہی ہین
ساقنین تخت بچھائے بیٹھی ہوئی ہین نشہ بازون کا اُنکے قریب جمگھٹا ہی چرس پر دم پڑ رہے ہین کسی جگہ
مدک پی جا رہی ہی کسی طرف کلوار کی دوکان ہی شرابخواری ہو رہی ہی نشہ سے مست ہو ہو کر جھوم
رہے ہین شعر عاشقانہ پڑھ رہے ہین پان والے سفید پانون کی گلوریان لیے ہوئے پھر رہے ہین
ساقی حقہ پلا رہے ہین ہار والون کی ایک طرف بہار ہی خوانچہ والے ہر رنگ کی مٹھائی لگائے جا
بجا بیٹھے ہوئے ہین دال موٹ والے الگ ہین ایک طرف سے صدا آ رہی ہی کہ کیا گرما گرم کابلی
وچنے برسے ہین و آلو کے کچالو گرما گرم ایک طرف میوے والے اپنی صدا لگا رہے ہین ترکاری
والے جدا صدا لگا رہے ہین سکرنین بھاری بھاری لہنگے پہنے ہوئے خوبصورت خوبصورت
جوان جوان آڑے آڑے دوپٹہ شانون پر ڈالے ہوئے جنکے نارپستان و سیب ذقن دل کو پامال
کیے ڈالتی ہین کہہ رہی ہین فرا انگور کا ہی ولایتی نارنگیون مین کیا عمدہ سیب ہین کہ جنکے کھانے سے
بالکل آسیب نہ ہو ایک طرف کھلونے والے ہین ایک طرف جھولے گڑے ہوئے ہین اہل شہر
کے چھوٹے چھوٹے لڑکے جھول رہے ہین ہر ایک خوش تھا وہ میدان خونی نہ تھا گویا میلہ تھا رنگ
دیکھتا ہوا اور سیر کرتا ہوا سمندر قریب میدان خونی کے آیا تخت پر سے اترا اور اس مقام پر
آیا جو کہ اُسکے بیٹھنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا سمندر نے دیکھا کہ ایک جگہ سب اسباب سیاست مہیا
ہی سولی استادہ ہی کئی ہزار ناوک فگن کمانین کھینچے لیے ہوئے کھڑے ہین بہت سے ساحر
جھولیون مین تیر لیے ہوئے ہین الوان کو سنگسار کرنے کو ایک طرف کئی ہزار سوار تلوارین
برہنہ لیے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف بہت سے جلاد خنجر چمکا رہے ہین ایک طرف
تسمہ کش ایک طرف آرہ کش ایک طرف زبان کش ایک طرف چشم کش کھڑے ہین کا

اسباب سیاست موجود ہی یہ دیکھ کر سمندر شاہ تخت پر بیٹھا کل سردار اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ سمندر
نے حکم دیا کہ ایک ہزار ساحران زبردست بالاے ہوا جا کر بندوبست کرین اور اپنا پہرہ قائم کرین
کہ کوئی طائر بھی ادھر سے اُڑ کر نہ جانے پائے جب تک ایوان قتل نہ ہو لے بس فوراً ایک ہزار ساحر
بالاے ہوا گئے اور اُنھون نے خوب بندوبست بالاے ہوا کر لیا سمندر بیٹھا تھا کہ غل ہوا قیدی
آگیا قیدی آگیا بس وہ پچاس ہزار کا لشکر تو ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہو گیا ارابہ قیدی کا مع
ایک سو ساحرون اور چار سو سوارون کے اُس احاطہ مین آیا جو کہ گرد میدان خونی کے بنایا گیا تھا
صرف مٹی کی ایک بالشت بھر یا اس سے کم مونڈیر کھینچ کر کہ اس حد کے اندر سواے بادشاہ
اور سردارون اور اُن لوگون کے جو کار بار کرنے والے ہین کوئی اہل شہر سے نہ آنے پائے بس
جب ارابہ اُس احاطہ مین پہونچا داروغہ زندان خانہ ایوان کو اتار کر روبرو سمندر کے لایا
سمندر نے ایوان کو دیکھ کر داروغہ سے کہا کہ ہم نے تم کو کب حکم دیا تھا کہ اسکو تم ہمارے روبرو
لاؤ فوراً لے جاؤ داروغہ کانپ گیا فوراً ایوان کو لا کر ارابہ پر بٹھا دیا ادھر سمندر نے حکم دیا کہ
جلاد حاضر ہو یہ حکم دینا تھا کہ فوراً جلاد حاضر حاضر کہتا ہوا سامنے آیا سلام کیا سمندر نے حکم دیا کہ
وہ جو قیدی ارابہ پر بیٹھا ہوا ہی اسنے بہت بڑی میری خطا کی ہی اسکو سولی پر کھینچنا تیر باران
کرنا سنگسار کرنا پہلے اسکی زبان کھینچ لینا ہر طرح کے عذاب سخت سے اسکو قتل کرو تم کو انعام
دیا جائے گا جلاد نے عرض کیا کہ ذرا سمجھ بوجھ کر حکم فرمایئے قتل کرنا میرا کام ہی زندہ کرنا خداوند نہ
طاق کا کام ہی سمندر نے کہا کہ جو ہم تم کو حکم دیتے ہین تم اُس پر عمل کرو یہ سنکے جلاد شلنگین لگاتا
ہوا طرف ارابہ کے چلا ایک رومال میلا اسکے دوش پر پڑا ہوا اُس مین ہزارون خون کے
دھبے اُس بساہندی بو آتی ہوئی ایک کرتہ پہنے ہوئے وہ بھی خون سے بھرا ہوا ایک دھوتی
باندھے ہوئے سیاہ رو تیرہ درون کان ناک کے گلی مین ہار پڑے ہوئے خنجر ہاتھ مین اس
صورت سے قریب ارابہ کے آیا اور ایوان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ او مجرم چل چبوترے پر بس
ایوان کو ارابہ پر سے لے کر چلا اہل مجمع مین ایک غل ہوا کہ قیدی کو قتل ہونے جاتا ہی بعض
افسوس کرنے لگے اور جو کہ ہنس رہے تھے اُنسے کہنے لگے کہ یہ مقام ہنسنے کا نہین ہی بلکہ مقام
افسوس ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ اس بے بسی سے قتل کی جاتی ہی کہ نہ کوئی اُسکا حامی ہی نہ
مددگار نہ کوئی عزیز قریب ہی وہ یہ جواب دیتے ہین کہ جو ایسی سرکشی کریگا اُسکی یہی سزا ہی
بلکہ مقام خوشی ہی کہ اسنے اپنا مذہب ترک کرکے دوسرا مذہب اختیار کیا اور بادشاہ
سے سرکشی کی وہ خاموش ہو کر منھ پھرا لیتے ہین بعض رو رہے ہین حال پر ایوان کے جو کہ
رقیق القلب ہین واقعی کیا مقام ہی کہ کوئی قتل ہوتا ہی اپنی جان سے جاتا ہی لوگ خوش
ہو رہے ہین پوشاکین بدل بدل کر آئے ہین خوش خوش پھر رہے ہین کیا زمانہ کا رنگ ہی
یہ چرخ نیرنگ ساز بھی کیا کیا رنگ دکھاتا ہی کوئی کسی کے ہنسنے پر یہ شعر پڑھتا ہی شعر ترا مرگ
عدو جاے شادمانی نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست + کوئی کھڑا ہوا فلک تفرقہ پرداز
کی شکایت کر رہا ہی کہ تیرے بھی کیا رنگ ہین کبھی خاک مذلت پر بٹھاتا ہی کبھی تخت
حکومت پر کبھی کسی کی روبرو دست بستہ کھڑے ہین کبھی اُسکے روبرو ہزارون خادم
حاضر ہین مقام غور ہی یہی ایوان ابھی کل تک وہ مرتبہ رکھتی تھی کہ اسکے روبرو ہزارون

بلکہ لاکھون خادم حاضر ہونگے ابھی کل تک اسکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی یا آج خود براے گردن زدنی زیر دار جلاد لیے جاتا ہی اور کچھ بس نہین ہی ای فلک تیرا ابھی کیا رنگ ہی تو ہر مرتبہ ایک نئی بازی کھیلتا ہی تو صاحبان عزت کی عزت کا و صاحبان دولت کی دولت کا دشمن ہی تو کسی کا جاہ و حشم اپنی نگاہ کور سے دیکھ نہین سکتا ہی تجکو کسی کا تزک و حشم پسند نہین آتا ہی تو ہر ایک کی ثروت و عظمت کا جانی دشمن ہی جہان تو نے دیکھا کہ یہ خوش حال ہی اُسے برباد کر دیا او سفلہ مزاج یہ تیرا کیا حال ہی تجکو ہر ایک نے پائمالی کا خیال ہی کوئی زمانہ ناہنجار کی شکایت کر رہا ہی کوئی بخت بدکردار کو برا بھلا کہ رہا ہی کسی مقام پر غم و الم کا چرچا ہی کوئی خوشی خوشی پھر رہا ہی اُدھر جلاد نے ہاتھ ایوان کا پکڑ کر کہا کہ چل تیرے قتل کا حکم ہی ایوان بل کھا کر ارابہ پر سے اُٹھی کہ خانہ زنجیر مین غل ہوا اور جلاد نے سرا زنجیر کا پکڑا اور وہ سوار تلوارین برہنہ لیے ہوئے ہمراہ ہوئے اور وہ ہزار ساحر آئے ایوان قریب چبوترہ نہین پہونچی ہی سمندر نے ابھی ایک حکم دیا ہی دو حکم کی کسر ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر بالاے ہوا کا واقعہ ملاحظہ و سماعت فرمائیے کہ وہ ہزار ساحر جو بالاے ہوا بندوبست کیے کھڑے ہوئے تھے اُدھر سے طائر بھی نہ جا سکتا تھا اگر کوئی قضا رسیدہ دام اجل مین گرفتار ہو کر آ گیا انھون نے سحر کر دیا وہ جل کر خاک ہو گیا یہ تو حال تھا ہوا کا بھی گذرنا محال تھا کہ اُن ساحرون نے دیکھا کہ شمال کی طرف سے ایک تخت اُڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی اسی طرف کا رخ ہی انھون نے خیال کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی اسکو بڑھ کر روکو اُنمین سے چند ساحر اُس تخت کی طرف چلے وہ تخت اسقدر تیز آ رہا تھا کہ یہ جانے بھی نہ پائے تھے کہ وہ قریب آ گیا انھون نے دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ باچہرہ نورانی ایسا اُنکا رنگ سرخ و سفید ہی کہ جیسے مہندی اور شہاب کی امیزش سے پتلا بنایا جاے چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی چوگوشیا کلاہ سر پر چشمہ آنکھون پر لگا ہوا الماس نگار قبا و عبا پہنے ہوئے دوزانو تخت پر بیٹھے ہوئے ہین تخت خود بخود چلا آتا ہی چند کتابین تخت پر رکھی ہوئی ہین حکیمانہ وضع ہی ایک جریب ہاتھ مین ہی اُسکو ٹیکے ہوئے بیٹھے ہین سن شریف کوئی دو ڈھائی سو برس کا ہوگا بال و پلکین تک سفید ہو گئی ہین مگر چہرہ سے رعب و داب ظاہر ہی کوئی دفعتاً کلام نہین کر سکتا ہی چلے آتے ہین یہ جو واقعہ دیکھا ان ساحرون نے خیال کیا کہ یہ کوئی مرد متبرک اور خدا رسیدہ ہین ذرا انسے سمجھ بوجھ کر کلام کرنا چاہیے یہ امر اپنے دل مین خیال کرکے اور باہم صلاح کرکے قریب تخت آئے بہت ادب سے جھک کر سلام کیا اُن مرد بزرگ نے جو ان ساحرون کو دیکھا تخت روک لیا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو اور کیا ضرورت ہی جو سدراہ ہوئے ہو مین اپنی ضرورت سے جاتا ہون تمھارا کیا مطلب ہی بیان کرو انھون نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہ ہو تو ہم کچھ عرض کرین مرد بزرگ نے اس طور سے کلام کیا تھا کہ جو کچھ انمین حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے تھے جب انھون نے اس طور سے کہا تو اُنھون نے جواب دیا کہ بیان کرو ان ساحرون نے عرض کیا کہ اصل امر یہ ہی کہ ہم لوگ اس مقام پر براے نگہبانی و پہرہ کے مقرر ہوئے ہین طرف سے سمندر شاہ کے سبب اسکا یہ ہی کہ بادشاہ نے اپنے ایک مجرم کے قتل ہونے کا حکم اس میدان مین دیا ہی اور وہ بہت بڑا مجرم ہی اُسکے قتل کرنے کے لیے بڑے بڑے انتظام کیے ہین خود بادشاہ تشریف لائے ہین خوف یہ ہی کہ کوئی مددگار نہ آ جائے

کیونکہ اُسکے مددگار بہت سے ہین اور بڑے بڑے زبردست ہین زمین پر بھی خوب بندوبست ہی اور ایک ہزار
ساحر بالاے ہوا نگہبانی کر رہے ہین جو کوئی جانور ادھر سے پرند اُڑ کر جاتا ہی وہ جلا دیا جاتا ہی بس آپ اس
طرف سے تشریف نہ لے جائین دوسری طرف سے تشریف لے جائین ورنہ آپ کو زحمت ہوگی یہ کلام
سننا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے چین بر جبین ہو کر فرمایا کہ تمھارا بادشاہ کون ہی کہ جس نے بالاے ہوا و بالاے
آسمان بھی اپنا بندوبست کیا ہی اور ہوا پر کے جانے والون کا راستہ روکا ہی وہ کون ایسا زبردست ہی جو ہوا
پر بھی قرق بٹھاتا ہی اور بالاے ہوا بھی اپنی حکومت قائم کرتا ہی ذرا اُسکا نام تو مجھکو بتاؤ مین بھی تو سنون
ان ساحرون نے کہا کہ زمانہ اُسکے نام سے ماہر ہی اُسکی دریا دلی ہر ایک پر ظاہر ہی وہ ایسا ویسا بادشاہ
نہین ہی جو کوئی اُس سے واقف نہ ہو اُسکو سب جانتے ہین اُن مرد پیر نے کہا کہ ایک ہمین نہین واقف
ہین تب اُنھون نے کہا کہ سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ تب تو اُن مرد پیر نے تیور بدل کر اور کچھ کراہیت
سے کہا کہ وہ سمندر جو کہ ایوان تاجدار حاکم نہ طاق و خداوند نہ طاق کا غلام تھا اب اُسنے یہ مرتبہ
بہم کیا کہ بادشاہ ہو گیا اور زمین پر حکومت کرتے کرتے آسمان پر بھی حکومت کرنے لگا ایسا اُسکو
مرتبہ ملا اور وہ ایسا مغرور ہو گیا ہم تو اُسکی کچھ حقیقت نہین جانتے ہین ابھی کل کا ذکر ہی کہ وہ پس
پشت خداوند نہ طاق کھڑا ہو کر مگس رانی کرتا تھا آج وہ بادشاہ ہو گیا تمھارے نزدیک اُسکا مرتبہ
ہی اور بادشاہ ہی ہمارے نزدیک وہ کچھ مرتبہ نہین رکھتا ہی وہی غلام ہی تم اُسکا حکم مانو نگے
مین نہین مانونگا مین تو ادھر سے جاؤنگا ہم تو خاصان خداوند ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کر سکتا
ہی نہ ہم پر کسی کا حکم چل سکتا ہی ہمارے جو ذہن مین آتا ہی وہ ہم کرتے ہین ارے یہ تو بتاؤ وہ مجرم
کون ایسا زبردست ہی کہ جس کے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی اُنھون نے کہا کہ ایک ملکہ ایوان
نہ طاقی ساحرہ ہی اُسکے قتل کرنے کا یہ بندوبست ہی وہ بڑی زبردست ہی تب اُنھون نے کہا کہ
تم مت جاؤ مین اسی طرف سے جاؤنگا ان ساحرون نے کہا کہ خطا معاف ہم نہ جانے دینگے
اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ہم کو کوئی روک نہین سکتا ہی تمھاری تو یہ لیاقت نہین ہی کہ تم ہم کو
روک لو وہ جو تمھارا بادشاہ ہی ہم اُسکے بھی روکے سے نہین رُک سکتے ہین ہم مقربان خداوند سے ہین
اور خداوند کی صحبت کے رہنے والے ہین ہمارے بڑے مرتبہ ہین اُن ساحرون نے کہا کہ یہ امر
ضرور ہی کہ ہم آپ کا مقابلہ نہین کر سکتے ہین مگر ہان جسقدر ساحر بالاے ہوا ہین سب آپ کے
ہاتھ سے قتل ہو لین گے اُسوقت حضور کو اختیار ہی یہ جو تقریر ہونے لگی وہ مرد بزرگ بہت
برہم ہوئے کہا کہ تم لوگ بہت بدتمیز ہو میرے روبرو سے ہٹ جاؤ یہان جو ساحر آئے تھے
اُنمین سے چند ساحر تو اُنسے کلام کرنے لگے اور چند نے خیال کیا کہ یہ مرد بزرگ خاصان خداوند
سے معلوم ہوتے ہین یا کوئی فرشتہ ہون یا کوئی بندۂ مقرب بارگاہ ہون انکی خبر کرنا بادشاہ
کو ضرور ہی یہ خیال کرکے . وہان سے چند ساحر طرف زمین کے متوجہ ہوئے یہان سمندر
تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین کہ وہ ساحر آکر حاضر ہوئے باادب سلام کیا اور
ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے سمندر نے انکی طرف دیکھ کر کہا کہ کہو کیا خبر لائے ہو کہ کچھ
عرض کرتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان ایک امر ضروری عرض کرنا ہی سمندر نے کہا کہ بہت
جلد بیان کرو تب اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم بالاے ہوا گئے اور اپنا بندوبست
کر لیا کہ اگر ہوا بھی اِدھر سے گذرتی تو وہ بھی مجروح ہوتی اور ہمارے سحر مین اسیر ہو کر رہجاتی

اکثر طائر تو جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہم بندوبست کیے ہوئے اپنے کام مین مصروف تھے کہ ہم سب نے
دیکھا کہ ایک تخت شمال کی طرف سے چلا آتا ہی ہماری طرف ہم نے پھر کر اُس تخت کو روکنا چاہا
جب قریب تخت پہونچے تو ہم نے یہ واقعہ دیکھا کہ اُس تخت پر ایک مرد بزرگ حکیمانہ وضع بیٹھے ہوئے
ہین پلکین تک سفید ہین عبا و قبا پہنے ہوئے ہین کلاہ چوگوشیا سر پر ہی چند کتابین تخت پر رکھی
ہوئی ہین ایک چشمہ نادر کار الماس نگار لگائے ہوئے ہین یہ حال دیکھ کر اُنسے عرض کیا کہ
اِدھر سے آپ نہ تشریف لے جائین اِدھر سے راہ نہین ہی بموجب حکم بادشاہ یہان زمین پر
بموجب حکم ایک مجرم بادشاہ کا قتل ہوتا ہی اُسکے قتل کا بندوبست ہی چونکہ اُسکے مددگار بھی
بہت سے ہین بادشاہ کو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بالائے ہوا سے آکر لے جائے چنانچہ
اُنھون نے ہزار ساحر برائے بندوبست مقرر فرمائے ہین کوئی اِدھر سے نہ جانے پائے پرندہ بھی آئے تو
تو اسیر ہو جائے بس آپ اور طرف سے تشریف لے جائین یہ جو ہم نے کہا اُنھون نے پہلے دریافت
فرمایا کہ بادشاہ کا نام کیا ہی اور اُس مجرم کا کیا نام ہی ہم نے نام آپ کا بیان کیا اور ملکہ کا نام لیا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بندگان خاص سے ہین ہمارا جیدھر سے جی چاہتا ہی اُدھر سے
جاتے ہین ہم پر کوئی حکومت نہین کر سکتا ہی اگر تیرے بادشاہ کی حکومت ہی تو زمین پر ہی آسمان
و ہوا پر نہین ہی ہم اِدھر سے جائین گے یہ جو ہم نے سُنا ہم نے اپنے دل مین خیال کیا کہ حضور کو
بھی اس حال سے خبر دین اور جیسا حکم حضور فرمائین وہ ہم بجا لائین یہ جو تقریر سمندر نے سُنی خاموش
ہو رہا اور سر جھکا لیا خیال کرنے لگا کہ کیا حکم دون ایک مرتبہ اسکے دل مین خیال آیا کہ یا تو یہ
کوئی مرد بزرگ ہین اسطرف سے انکا گذر ہوا ہی یا کوئی فرشتہ مقرب ہی اے سمندر کہین ایسا
نہ ہو کہ خود خداوند کسی صورت مین برائے سیر تشریف لائے ہون اور اِدھر آنکلے ہون کیونکہ اُنکو ہر طرح
کی قدرت ہی چلکر ملاقات کرنا لازم ہی اور اگر ممکن ہو تو اُنکو یہان لاؤن اپنی حالت اُنسے عرض کرون
اُنکی دعا اپنے حق مین لون یہ تصور کرکے سردارون سے کہا کہ تم یہان رہو مگر ہوشیار رہنا مین اُن
مرد بزرگ سے مل آؤن اور دیکھ آؤن کہ کون صاحب ہین ایسے بزرگون سے ملنا ضرور ہی ابھی
آتا ہون ایسا نہ ہو کہ خداوند کسی صورت مین تشریف لائے ہون ایسا نہ ہو کہ میرے ملازمون کے
منع کرنے سے برہم ہون تو خرابی ہو یا کوئی عذاب نازل کرین اگر خداوند نہ ہون کوئی خاصان
خداوند سے ہون اس امر سے میرے حق مین دعائے بد کرین تو بھی خرابی ہو بس مین جا کر اُنسے
ملون اور اُنکو یہان لاؤن ایسے لوگون سے ملنا ضرور ہی یہ جو سمندر نے کہا سردارون نے عرض
کیا کہ آپ تشریف رکھین ہم مین سے جسکے نام حکم عالی ہو وہ جائے اور اُنکو لے آئے سمندر نے
کہا کہ تم مین سے کوئی نہ جائے تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو مین خود جاؤنگا سردار خاموش ہو رہے
بس سمندر نے اسم سحر پڑھکر دستک دی وہ تخت بلند ہونے لگا وہ ساحر جو کہ آئے تھے وہ بھی
چلے اُنھون نے بادشاہ کو پتہ دیا کہ وہ فلان مقام پر ہین پس سمندر تخت کو لے کر اُسی طرف
چلا بہت جلد اپنے تخت کو اُس طرف لایا سمندر نے دور سے دیکھا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی
اُس پر اُسی وضع کے مرد بزرگ تشریف فرما ہین جیسا کہ ساحرون نے بیان کیا تھا اور میرے
ساحر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہین اُدھر اُن بزرگ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تاج سر پر رکھے
ہوئے تخت پر سوار میری طرف آتا ہی اور چند ساحر اُسکے ہمراہ ہین یہان وہ مرد بزرگ اُن

ساحرون سے یہ کہرہے تھے کہ ہم ادھر سے ضرور جائینگے کیونکہ یہ ہماری راہ ہی ہم اکثر ادھر سے آتے جاتے
ہین آج تک کبھی روک ٹوک نہین ہوئی ہم کیونکر اس امر کو گوارا کرین ہم اکثر ادھر سیر کو آیا کرتے
ہین ہمارا تو یہ دستور ہی کہ ہم تمام عالم کی سیر کرتے ہین یہ وقت ہمارے تفریح کا ہی یہ کہرہے تھے
کہ سمندر پہونچا گو مرد بزرگ حکیم وضیع نے سمندر کو دیکھا تھا مگر جان کر اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا تھا
اور ساحرون سے مخاطب ہوگئے تھے سمندر نے پہونچکر اُنکے تخت کے قریب اپنے تخت کو روکا
اور جھک کر سلام کیا اُنھون نے خیال بھی نہ کیا کہ کون سلام کرتا ہی اُن ساحرون کی طرف متوجہ رہے
ایک مرتبہ اُن ساحرون نے جو کہ کلام کر رہے تھے سمندر کی طرف دیکھا پہچان لیا کہ بادشاہ خود
تشریف لائے ہین اُنسے کہا کہ اب آپ بادشاہ سے اجازت طلب کرلین ہم پر نہ خفا ہون خود
بادشاہ تشریف لائے ہین یہ کہکر وہ ساحر ہٹ گئے اب بالکل سمندر کا اور اُنکا سامنا ہوا سمندر
اپنا تخت قریب لایا اب سمندر نے پھر سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا سمندر نے پوچھا کہ
مزاج مبارک کہا کہ اچھا ہون یہ جو اُنھون نے جواب دیا تو سمندر نے کہا کہ آپ کیا فرما رہے تھے
میرے ملازمون سے یہ سب نالائق اور بے وقوف ہین مجھسے ارشاد فرمایئے اُنکو بات تک کرنے
کی تمیز نہین ہی یہ پہچانتے بھی نہین ہین کہ کس سے کس قسم کی تقریر کرنا چاہیے یہ کہکر اُن ساحرون
کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم لوگ سخت نادان ہوا اور بے عقل ہو کوئی ایسی بھی حرکت کرتا ہی کہ
ایسے بزرگون سے ایسی تقریر کرتا ہی جو آپ ارشاد فرماتے تھے کیون نہ قبول کرلیا یا فوراً ہم کو کیون
نہ خبر کی بیکار زحمت دی یہ کہکر اُن ساحرون سے اور اُن مرد بزرگ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ
آپ کو بڑی تکلیف ہوئی اِنکے ذات سے اور میرے سبب سے معاف فرمایئے اُنھون نے
تیوری بدل کر جواب دیا کہ اِنکی ذات سے کیون تکلیف ہوئی جو کچھ تکلیف یا راحت ہوئی
تمھارے ذات سے کہ تم نے اُنکو حکم دیا تھا کہ بالاے ہوا جاکر بندوبست کرو کوئی اِدھر سے
نہ جانے پائے وہ حکم بجا لائے اگر حکم نہ بجا لاتے تو اُسوقت بھی معتوب ہوتے عدول حکمی کی سزا
پاتے یہ لوگ اپنے منصب کو بجا لائے اِنکی کوئی خطا نہین ہی ملازمین کو اسی طور سے اپنے حاکم
کی اور آقا کی اطاعت لازم ہی مین اِنسے بہت خوش ہوا ہون ہان تم سے شکایت ہی جو تم نے یہ بیجا
حکم دیا یہ بھی کوئی زمین اور ملک ہی کہ قبضہ مین ہی حکم دیدیا کہ کوئی جانے نہ پائے اول تو یہ خلاف
ہی کہ زمین خداوند پر چلنے سے منع کرنا خیر وہ دوسرا امر ہی کہ ہم اُسکے مالک ہین منع کرتے ہین
بالاے ہوا تو کوئی منع نہین کرسکتا ہی نہ کسی کا حکم جاری ہو سکتا ہی یہ تمھاری بالکل نادانی
ہی اے سمندر تو نے سلطنت زمین کب اچھی طرح سے کی جو تو بالاے آسمان حکومت کرنا چاہتا
ہی بموجب شعر تو کارے زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + تیری حکومت کا حال
ہم پر ثابت ہوگیا کہ ایک مجرم کے قتل کرنے کے لیے اسقدر بندوبست جوکہ اپنا گنہگار رہی
بھلا یہ کیسی حکومت اور ریاست ہی اُس پر یہ خیال ہی کہ ہم بادشاہ ہین بالاے ہوا حکومت کیے
جاتی ہی کوئی ادھر سے جانے نہ پائے جب کہ وہ اپنا مجرم ہی تو پھر اُسکے قتل کے لیے اس قدر
بندوبست کی کیا ضرورت تھی سمندر نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا اُن مرد بزرگ نے کہا
کہ اے سمندر تو میری تقریر سنکے خاموش کیون ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سمندر نے سر اُٹھا کر
کہا کہ مین آپ کی بات کا کیا جواب دون سوا اُس امر کے کہ مین اپنی خطا پر نادم ہون

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے سمندر نے اُن مرد بزرگ کو دیکھا ہی ایسا رعب اُنکا اسکے دل پر چھا گیا ہی کہ
یہ کلام نہین کر سکتا ہی اور اپنے دل مین یہی خیال کر رہا ہی کہ ضرور یہ خداوند ہین اس جامہ مین تشریف
لائے ہین یا کوئی بہت بڑے مقرب بارگاہ ہین انسے ضرور اپنی حالت بیان کرنا چاہیے کیا ایسی تدبیر
کرون کہ انکو زمین پر لے چلون یہ تو یہ خیال کر رہا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ لے مین جاتا ہون مجکو عرصہ ہوتا ہی
مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین بیکار کسی مقام پر قیام کرون میری اوقات مین فرق آتا ہی لوگ جو کہ
میرے پاس آتے ہین میرے منتظر ہونگے مگر ای سمندر مین اتنا تم کو سمجھائے جاتا ہون کہ جو کام کیا کرو ذرا
سمجھ بوجھ کر کیا کرو عقل سے کام کیا کرو بے عقلی اور نادانی سے نہ کیا کرو اپنے ارکین سلطنت سے مشورہ
کر لیا کرو مین یہ خیال کرتا ہون کہ تمھارے ارکین سلطنت کیسے ہین کہ تم کو راے مناسب نہین دیتے
ہین کیسے وزیر ہین سمندر نے یہ تقریر سُنکے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ افسوس کیا عرض کرون اُن مرد بزرگ
نے کہا کہ ای سمندر تیرے آہ کشی اور افسوس کرنے سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ تو کسی آلام مین اور مصیبت
سخت مین مبتلا ہی بیان کر سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ مین آپ سے کیا بیان کرون ایک قصہ طویل ہی اب یہ
بیان فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان تشریف لیے جاتے ہین اسطرف کیونکر آپنے کا اتفاق
ہوا میری آنکھین آپ کے نور جمال سے روشن ہوگئین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ آپسے میرے حاجت
روا ہوگی اگر آپ مہربانی اور کرم فرمایئے از راہ مہربانی و عنایت میرے ہمراہ زمین پر تشریف لے چلیے
اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کلبہ تاریک کو منور فرمایئے مجکو سرفراز فرمایئے اپنے نام نامی و اسم گرامی
سے مجکو آگاہ فرمایئے اگر آپ کو میرا حال دلی و مطلب قلبی سننا ہو تو مجکو یقین ہی کہ اگر میری کمک
فرمایئے گا تو جو کچھ مصیبت میرے اوپر ہی سب دفع ہو جائے گی مین اس آلام سے فرصت پاؤنگا گو
آپکو زحمت تو ضرور ہوگی مگر میرا کام نکل جائے گا کیونکہ آپ مجکو بندۂ خاص خداوندی معلوم ہوتے
ہین آپ کی پیشانی نورانی سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین بہت بڑے خدا
رسیدہ ہین یہ تقریر سُنکے اُن مرد بزرگ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا بالکل خلاف ہی بھلا میرا یہ مرتبہ کہان
کہ مین بندگان خاص سے ہون مین ایک سگ دنیا ہون وہ جو بندے خاص ہین اُنکی صورت یہ ہوتی
ہی وہ یون مارے مارے پھرتے ہین وہ گوشہ عافیت سے باہر نہین آتے ہین سواے اپنے مقام
کے دوسرے مقام پر نہین جاتے ہین اہل دنیا سے اُنکو نفرت ہوتی ہی بھلا مجھ مین کب یہ قدرت ہی
کہ میرے سبب سے کسی کا کام اجرا ہو یا مصیبت دفع ہو مین خود مارا مارا پھرتا ہون وہ جو مثل تم
نے سُنی ہو اگر ایسے رنگریز ہوتے تو پہلے اپنی ڈاڑھی رنگتے میری تو یہ مثل ہی پیر خود در ماندہ ہین
شفاعت کسکی کرینگے بس یہ خیال تمھارا بیکار ہی اور مین کیا تم کو اپنا نام بتاؤن ایک گمنام ہون خداوندی کی
درگاہ کا ایک کتا ہون یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے مین وہان جا کر کیا کرون
اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون ٹھہر نہین سکتا ہون میرا بہت بڑا ہرج ہو گا اگر ٹھہرونگا
مجکو معاف کرو مین بیکار نہین فکر معاش مین جاتا ہون ای سمندر جو بندگان خاص ہین وہ کیا
یون پھرتے ہین اُنکے بڑے مرتبہ ہین اُن مرد پیر نے اس طور سے تقریر کی کہ سمندر کو اور زیادہ
اعتقاد ہوا اسنے اپنے دل مین کہا کہ جس طور سے ہو انکو لے چلو بہت خدا رسیدہ ہین انکی
تقریر سے ثابت ہوتا ہی بس یہ دل مین خیال کرکے اُسنے کہا کہ جو کچھ ہو مین آپ کو جانے
نہ دونگا ہارون زمین پر لیجائے ہوئے بدون آپ سے اپنی حاجت کہے ہوئے میرا دل گواہی

دیتا ہی کہ آپ کے سبب سے سب میرے کام اجرا ہونگے ہین اس مصیبت سے نجات پاؤنگا آپ کو قسم ہی خداوندی کی کہ میری عرض کو مانیے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھون نے جوابدیا کہ یہ صرف تیرا خیال خام ہی بھلا مین کیا تیری حاجت برلاؤنگا بیکار قسم نہ دے لے تو جا اپنا کام دیکھ جس کام مین مصروف تھا اُسکو انجام دے میرے جانے سے باز رہ میرے جانے مین نقصان میرا ہوگا اور تیرا کچھ فائدہ نہ ہوگا کیون اپنا ہرج کرتا ہی جا مجکو عرصہ ہوتا ہی سمندر نے جوابدیا کہ چاہے نقصان ہو آپ کا چاہے نفع ہو مین بدون آپ کو لیجائے ہوئے نہ مانونگا آپ کے جانے سے ضرور میرا نفع ہوگا اب سمندر نے قسمین دینا شروع کین تب اُنھون نے کہا کہ اچھا تو کہتا ہی کہ آپ میرے ہمراہ چلیے تو مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اس وقت مجکو جانے دو مین کل تمھارے پاس ضرور آؤنگا اسوقت میرا نقصان ہوگا مجکو ایک پل کی مہلت نہین ہی کل جو آؤنگا تو جتنے عرصہ تک کہیگا تیرے پاس بیٹھا رہونگا جو تو کہیگا سنونگا اسوقت مہلت نہین ہی سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین اسوقت آپ کو جانے دون جب اُن مرد بزرگ نے دیکھا کہ سمندر کسی طور سے مانتا ہی نہین ہی کہا خیر جو تمھاری مرضی چلو یہ کہکر اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت طرف زمین کے مائل ہوا یہان سب سردار بیٹھے ہوئے سمندر کا انتظار کر رہے ہین کہ ابھی تک کیا سبب ہی جو بادشاہ نہین تشریف لائے گیا اُنسے تکرار تو نہین ہونے لگی عشاق سے گلاب جادو نے کہا کہ اے اُستاد بادشاہ کو بڑا عرصہ ہوا گئے ہوئے کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئے عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے جو صاحب اُدھر سے جاتے ہونگے اُنسے باتین کر رہے ہونگے یہی ذکر تھا اور سب طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے کہ دیکھا سمندر شاہ چلا آتا ہی اور برابر اُسکے ایک تخت اور ہی اُس پر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے ہین حکیمانہ وضع اُنکی ہی یہان تک کہ دونون تخت زمین پر آئے سب سردار براے تعظیم اُٹھے سب نے جھک کر سلام کیا تخت سمندر کا اپنے مقام پر آکر قائم ہوا سب اُن مرد بزرگ کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ کون ہین مگر سب خاموش رہے جب سمندر شاہ بیٹھ چکا اسوقت سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُن مرد بزرگ نے عشاق کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے عشاق حجرہ نشین اچھے تو رہے تم سے تو بعد عرصہ ملاقات ہوئی ہی عشاق نے جو یہ کلمہ سنا غور کرکے دیکھا اور اپنے دل مین کہا کہ اس مرد بزرگ نے مجکو کہان دیکھا ہی یہ میرے نام سے کیونکر واقف ہوئے یہ تو بڑے خدا رسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ مین انسے واقف نہین ہون یہ میرے نام سے واقف ہین انھون نے مجکو کہان دیکھا عشاق تو یہ خیال کر رہا تھا کہ سمندر نے کہا کہ اے اُستاد آپ انسے واقف ہین یہ بڑے مرد باخدا اور صاحبان عرفان سے ہین اور بڑے بامروت مین اپنی ضرورت سے جاتے تھے مگر مین نے جو زیادہ اصرار کیا میرے ہمراہ تشریف لائے میرے نزدیک جو مین آپ سے اپنی حالت بیان کرونگا یقین ہی کہ جب یہ دعا کرینگے تو میری سب مرادین برلاوینگے اور مین سب مصیبتون سے نجات پاؤنگا سب مشکلین حل ہوجائینگی عشاق نے جواب دیا کہ گو مین نے حضرت کو کسی مقام پر نہین دیکھا مگر صورت سے جو جو امر آپ نے بیان کیے ہین ظاہر ہوتے ہین ایسے لوگ مقدر سے ملتے ہین یہ لوگ تو کبھی کبھی باہر گوشہ تنہائی سے باہر آتے ہین جب کوئی ایسی ضرورت ہوتی ہی اے سمندر شاہ اب تمھاری تقدیر اچھی ہوگئی ہی جو ایسے شخص

سے تم سے ملاقات نصیب ہوئی ہی سمندر نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ کہکر اُن بزرگ کیطرف سمندر متوجہ ہوا اور کہا کہ پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سب کو آگاہ فرمائیے اُنھون نے جواب دیا کہ تم کو میرے نام سنے سے کیا غرض ہی مین تمھارے کہنے سے چلا آیا ورنہ مین نے اہل دنیا سے ملنا ترک کیا ہی مین اُن لوگون سے ملتا ہون جو کہ مثل میرے ہین تم اپنی حالت بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذر رہی ہی سمندر نے کہا کہ جب تک آپ اپنے اسم مبارک سے نہ آگاہ فرمائیے گا مین اپنا مطلب نہ بیان کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ اے سمندر تم نے ہم کو بہت پریشان کیا اگر مین جانتا کہ آج اس راہ مین یہ بلائین ہین تو مین کبھی ادھر نہ آتا دوسری طرف جاتا جیسے تمھارے ملازمون نے روکا تھا مین اُسی وقت واپس چلا جاتا کس بلا مین مبتلا ہوا ہون میرے کام کا بھی ہرج ہوا زحمت ہوئی جس کام کو نکلا تھا اگر اور زیادہ عرصہ ہوا تو پھر وہ کام نہ ہوگا سمندر نے کہا میرے مقدر ہین آپ سے نیاز حاصل ہونا تھا پھر کیونکر نہ آپ ادھر تشریف لاتے یہ سنکے اُنھون نے کہا کہ یہ امر ضرور تھا مگر ادھر آکر بہت پریشان ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تم اپنے حال سے آگاہ کرو مگر مین حیران اس امر مین ہون کہ تمھارے پاس اسوقت اتنا بڑا شخص ہی کہ جس کا مثل و نظیر عالم مین نہین ہی جو کہ پہلو نشین سامری ہی جس کا اسوقت جواب نہین ہی اور پھر تم مصیبت مین مبتلا ہو جب ایسے شخص سے تمھاری مصیبت نہ برطرف ہو سکی تو مین کیا ہون مین انکی برابری بھی نہین کرسکتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ بہت سے ایسے کام ہوتے ہین کہ ایک سے نہین درست ہوتے ہین وہ جسکے ہاتھ سے ہونے والے ہوتے ہین بدون اُسکے سرانجام نہین پاتے ہین عشاق نے کہا کہ یہ صرف آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کسی لائق نہین ہون بدنام کرنے والا ہون مجھ سے تو ادنی ادنی اچھے ہین سبب یہ ہی کہ جو خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو اچھا کہتے ہین اور اپنے کو برا مگر جو اچھے ہوتے ہین وہ لاکھ اپنے کو پوشیدہ کرین مگر بسبب اپنے کمال کے ظاہر ہو جاتے ہین میرے نزدیک آج سمندر کے ہاتھ در بے بہا لگا ہی اب سمندر کے مقدر نے یاوری کی ہی جو آپ ایسے خاص بندے سے ملاقات ہوئی میری کیا اصل ہی مین آپ کے روبرو کیا کرسکتا ہون دوسرے یہ امر ضرور مقرر ہو چکا تھا کہ یہ کام آپ کی کمک سے سرانجام پانے والا تھا کیونکر مین اس کام کو سرانجام دیتا اُس مرد بزرگ نے کہا کہ وہ کام تو بیان کیجیے جو آپ سے نہ سرانجام پاتا سمندر نے کہا پہلے آپ اپنے اسم مبارک سے ہم سبکو آگاہ فرمائیے پھر مین تو عرض کرونگا جب سمندر نے زیادہ اصرار کیا تو اُن مرد بزرگ نے کہا کہ اے سمندر مجکو سب لقمان ثانی کہتے ہین میرا پیشہ حکمت ہی مین نے بڑے بڑے حکیمان حاذق سے یہ علم حاصل کیا ہی بلکہ مین نے اسقدر کوشش کی اس فن مین کہ لقمان ثانی کے نام سے مشہور ہوا اور یہ سب عنایت و مہربانی و فضل و کرم خداوند ہی کا ہی کہ مین نے اُنکی عبادت اور پرستش بہت کی اُسکے عیوض مین اُنھون نے یہ مرتبہ مجکو مرحمت فرمایا بلکہ اسقدر مجھ سے خوش ہوئے اور یہ ارشاد کیا کہ تم ہر روز ہمارے پاس بہشت مین آیا کرو مین نے اُن سے عرض کیا کہ مین ہر روز تو نہین حاضر ہو سکتا ہون ہان مہینہ مین ایک مرتبہ ضرور حاضر خدمت ہونگا فرمایا نہین مین نے عرض کیا کہ مجکو امور دنیوی سے مہلت نہین ہوتی ہی فرمایا دوسرے روز آیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین تو عرض کر چکا ہون ایک ماہ کے بعد حاضر ہوا کرونگا تب عاجز

ہوکر فرمایا کہ آٹھوین دن ضرور آیا کروین زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا مین نے منظور کرلیا اُسدن سے
آٹھوین روز مین خدمت خداوند مین جاتا ہون اب تو تم خوش ہوئے لے اب اپنا حال بیان کرو سمندر
نے کہا کہ یہ تو آپ نے خوب خوش خبری سُنائی بقول شخصے کہ میرے مقدر نے دراصل یاوری کی جو آپ
سے قدم بوسی حاصل ہوئی کیا اچھی وہ ساعت تھی کہ جسوقت مین یہان آکر یہو تخا تھا اب آپ پہلے
اپنی کل کیفیت سے آگاہ فرمایئے کہ کیونکر خداوندون سے ملاقات ہوئی اور وہ کیونکر آپ کو اپنے ہمراہ
لے گئے اور آپسے کیونکر پیش آتے ہین کبھی کبھی میرا بھی ذکر ہوتا ہی یا نہین اور آپ سے اُنسے کیونکر صحبت
ہوتی ہے لقمان ثانی نے کہا کہ تم کو اس حال کے دریافت کرنے سے کیا اپنا مطلب بیان کرو
دیکھو شام ہوتی ہے سمندر نے جواب دیا کہ اب مین جب تک کل حال آپ کا نہ سُن لونگا اُس
وقت تک نہ آپ کو جانے دونگا نہ اپنا مطلب بیان کرونگا اِدھر تو سمندر نے اصرار کیا اُدھر عشاق
و دیگر حاضرین جلسہ نے تب لقمان ثانی نے بیان کیا کہ اصل امر یہ ہے کہ جب مین علم حکمت سے
فراغ حاصل کرچکا اُسوقت مجکو خیال آیا کہ تو نے علم حکمت حاصل کیا اسمین اپنی عمر رایگان کی اس
سے اگر تو اپنے خداوندون کی عبادت کرتا اور اُنکی پرستش کرتا تو کتنا بڑا مرتبہ تجھکو ملتا صرف حکمت
کے پڑھنے سے حکیم مشہور ہوا اور سوائے فوائد دنیوی کے کوئی دینی فائدہ تیرا نہ ہوا اب تو
ان سب باتون کو ترک کر اور عبادت کر بس جب یہ ذہن مین آیا مین نے اُسوقت سے سب
سے ملنا اور ملاقات کرنا یک قلم ترک کیا اور ایک حجرہ مین کچھ اسباب ضروری لے کر بیٹھ رہا ایک
دوا مین نے طیار کی تھی کہ جس کے پاس رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ نہ بھوک معلوم ہوتی ہے
نہ پیاس نہ نیند آتی ہے بس وہ دوا مین نے اپنے پاس رکھ لی صفت یہ ہے کہ بول و براز کی بھی
ضرورت نہین ہوتی ہے اور مین نے اندر سے زنجیر بند کرلی اور عبادت خداوندون کی کرنے
لگا اسی حالت مین مجکو دس برس گذرے اب جو کوئی میرے پاس آیا مین اُس سے نہ ملا وہ چلا
گیا جب زمانہ دس برس کا گذرا ایک روز مین اُسی حجرہ مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ یکایک
سقف حجرہ خود بخود شگافتہ ہوئی اور اُس مین سے ایک نور پیدا ہوا مین حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہے
مین حیران حیران دیکھ رہا تھا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ اُس شگاف سے ایک تخت پیدا ہوا اس
تخت پر دو مرد مقدس تشریف فرما تھے اُنکے چہرون سے ایسا نور اور رعب ساطع و لامع تھا کہ
تمام حجرہ روشن ہوگیا اور ایسی ایک خوشبو آئی کہ میرا دماغ جان معطر ہوگیا بلکہ مجکو محویت کی
گھڑی سکنڈ تک نوبت رہی اور ایک عالم سکوت و حیرت میرے اوپر طاری رہا مگر رعب ایسا
تھا کہ مین خود بخود بدون اپنے اختیار کے کھڑا ہوگیا برائے تعظیم اور اُسی حالت بے اختیاری
مین مین نے اُن دونون صاحبون کو تسلیم کی کہ وہ تخت زمین پر آیا مین حیران حیران دیکھ رہا تھا
کہ اُنمین سے ایک صاحب نے فرمایا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ ہم کون ہین مین نے دست بستہ
عرض کیا مین نے نہین پہچانا تب اُنھون نے فرمایا کہ تو جنکی عبادت اور پرستش کرتا ہے مین
نے عرض کیا کہ مین اپنے خداوندون کی بندگی کرتا ہون فرمایا کہ تو ہماری ہی بندگی کرتا ہے
ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے تو نے خوب ہماری عبادت کی ایسے خوش ہوئے کہ ہم
خود تیری ملاقات کو بہشت سے دنیا پر آئے اب تو کچھ خوف نہ کر جا ہم نے تجھے اپنا
نظر کردہ کیا تو ہمارے بندگان خاص سے ہے اور تیرا مرتبہ برابر فرشتگان مقرب کے ہم نے

مقرر کیا تیرے ہاتھ مین ہم نے شفا دی تجھ سے کل دوائیان کلام کرینگی اپنی خاصیت بیان کرینگی اور نقصان اور فائدہ تیرے برابر اب کوئی حکیم نہ ہوگا تو جسکا علاج کریگا وہ شفا پائے گا تجکو تمام خزانے زمین کے دکھائی دینگے ہم تجکو یہ تخت دیتے ہین کہ تو اس پر سوار ہوکر تمام عالم کی سیر کرنا جدھر تو اس تخت سے کہے گا تجکو لے جائیگا مگر ایک مرتبہ ہمارے پاس ضرور آیا کرنا چنانچہ وہی تقریر ہوئی جو کہ مین نے قبل مین بیان کی بس جب مین نے آٹھوین دن کا اقرار کیا تب اُن دونون صاحبون نے فرمایا اچھا تیرا ہی کہنا ہم نے قبول کیا تب مین نے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک فرمایا کہ ہم سامری و جمشید ہین مین نے قدم چومے آنکھون سے لگائے اُن دونون صاحبون نے میری پشت پر ہاتھ رکھا کچھ میوے بہشت سے لائے تھے مجکو کھلائے کہ جسکا یہ اثر ہوا کہ جو علم مجکو معلوم تھے نہ مین نے پڑھے تھے وہ بھی میرے لوح سینہ پر کندہ ہوگئے بس ایک مرتبہ وہ دونون صاحب نظر سے غائب ہوگئے ہان یہ بھی فرما گئے تھے کہ اب تو اس حجرہ سے نکل اور اپنے کو ظاہر کرنا کہ تیری ذات سے تمام عالم کو فائدہ ہو ہم نے تجکو لقمان ثانی خطاب دیا کہ تو لقمان اول سے زیادہ ہی نگروہ اور مرتبہ کا شخص تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو خداوند نہ طاق کی اطاعت اور بندگی کر کہ اب دنیا پر وہی خدا ہین کیونکہ مین اُسوقت تک آپ کے خدائی کا قائل نہ تھا سوائے پوتے دو سو خدائیون کے جو کہ گذر گئے تھے اُسدن سے مجکو آپ کا مرتبہ معلوم ہوا اور مین نے جانا کہ یہی میرے خدا ہین بس جب خداوند تشریف لے گئے مین بموجب حکم خداوند حجرہ کھولکر باہر آیا میرا باہر آنا تھا کہ ایک شہرت ہوگئی کہ حکیم صاحب حجرہ سے باہر تشریف لائے وہ تخت مرحمت کردہ خداوند میرے پاس تھا چونکہ وہ وقت سہ پہر تھا مین اُس پر سوار ہوکر صحرا کی طرف چلا گیا جاکر جو مین نے صحرا کی پتون سے کلام کیا اُنھون نے اپنی خاصیت بیان کی در اصل مجکو تمام خزانے زمین کے نظر آنے لگے بس مین نے اُسدن سے یہ طریقہ اختیار کیا کہ صبح کو مطب کرنا شروع کیا ہزارون مریض آنے لگے جسکو نسخہ لکھ کر دیا وہ پہلے ہی نسخہ مین اچھا ہوگیا دو پہر کو لوگ سبق لینے کو آنے لگے سہ پہر کو مین برائے سیر جانے لگا جب خداوند کی خدمت مین جانے کا دن آیا مین نے تخت سے کہا کہ مجکو خداوند کی خدمت مین پہونچا دے وہ تخت مجکو لے کر آسمان پر گیا سب آسمان طے کرکے مجکو بہشت مین پہونچا دیا مین بہشت کی کیا حالت بیان کرون اور آسمانون کے اُنکی حالت بیان کرنے کے لیے ایک زمانہ طویل چاہیئے اب پھر کبھی ملاقات ہوگی اور مہلت بھی ہوگی تو بیان کرونگا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ وہ مقام خداوندون کے رہنے کا ہی اُسکی کیا تعریف بیان کی جائے احاطہ بیان سے باہر ہی بس اُس تخت نے مجکو ایک قصر یاقوت نگار مین پہونچایا مین نے جاکر دیکھا کہ بہت سے آدمی اُس قصر مین تشریف فرما ہین حورین خدمت مین حاضر ہین غلمان موجود ہین اور مسند پر خداوند جمشید و سامری جلوہ فرما ہین اُنکے گرد و پیش اور خداوند ہین مین نے پہلے خداوند جمشید و سامری کو سلام کیا اور قصد کیا کہ پائین مسند بیٹھون کہ خود خداوند نے فرمایا کہ ان لوگون کو بھی سلام کرو یہ تمھارے خداوند ہین مین نے بموجب ارشاد خداوند اُن سب کو بھی سلام کیا تب خداوند نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ مین بیٹھ گیا خداوند نے فرمایا جو میرے دہنی طرف ہین یہ لقا زمرد شاہ باختری ہین اور فرعون شاہ ہین اور زرجد شاہ ہین یہ سب خدا تھے اور میرے نائب تھے

اور جو بائین طرف ہین یہ نمرود شاہ و فرعون ثانی بقیاسے زرین تن بی بی دُم خبیثہ وغیرہ ہین
سب مجکو نام معلوم ہوگئے پوتنے دوسرے خداوند حاضر خدمت خداوند تھے خداوند نے دنیا کی کیفیت
مجھسے دریافت کرائی مین نے سب حالت بیان کی خداوند نے مجکو حکم دیا کہ تم آٹھوین دن ہمسے
تمام حالت دنیا کی بیان کیا کرو اور ہم چند فرشتہ مقرر کرتے ہین کہ وہ ہر وقت تمھارے پاس حاضر
رہا کرینگے جو کچھ تم کو عرض کرانا ہم سے منظور ہوا کرے اُسکو لکھ کر رکھا ہوا اور بجا کیا کرو وہ فرشتے تمھارا نوشتہ
ہم تک پہونچا دیا کرینگے ہم اُس کا جواب اُسی وقت تم کو بھیجدیا کرینگے اور تم ہم سے آٹھوین
دن آکر حال کہا کرو اُسکے بعد خداوند نے حکم دیا کہ اِنکو لاکر بہشت کے میوے دو غلمان نے
میوے لاکر دیے مین نے کھائے حور و نگار رقص دیکھا بعد اسکے پھر دنیا کا ذکر ہونے لگا مجھ خداوند
نہ طاق کا ذکر ہوا اُنکی کرامت کا مذکور ہوا مین بعد دو پہر کے خداوند دن سے رخصت ہو کر چلا
آیا اُسدن سے مین نے اپنا طریقہ یہی مقرر کر لیا کہ آٹھوین دن جا کر سب حال جو کہ دنیا پر گذرتا
ہے عرض کرتا ہون جہان تک مجکو خبر ہوتی ہے اور جو مجکو نہین معلوم ہوتا ہے وہ خود خداوند مجھسے
ارشاد فرماتے ہین کہ فلان ملک مین یہ واقعہ گذرا فلان سرزمین پر یہ حادثہ ہوا سبب خداوند
حاضر شدہ ہوتے ہین اور جب مجکو اشد ضرورت ہوتی ہے اور میری سمجھ مین کوئی امر نہین آتا
ہے تو مین بذریعہ عرضی کے خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجتا ہون وہ فرشتہ لے جاتے ہین
خداوند اسکا جواب مرحمت فرماتے ہین یہ حالت ہے میری جو کہ مین نے بیان کی اب بڑے دن
سے واقعات سمندر پر یہ خداوند فرمایا کرتے ہین کہ یہ واقعہ گذرا یہ حادثہ پیش آیا مین سُنا کرتا تھا مگر
چند آدمیون کی خداوند بہت تعریف کرتے ہین ایک تو عشاق دوسرے سمندر شاہ تیسرے
گلاب جادو چوتھے شملاق جادو و امراق جادو کوئی آفتاب جادو و سمندر یہ مین سپہ
سالار تھے وہ خداوند کی خدمت مین موجود ہین اور کوئی ملکہ ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران
سیہ پوش و عشاق نہ طاقی و ملکہ زعفران بنفشہ پوش یہ سب ساحر و ساحرہ تھوڑے عرصے
سے خدمت خداوند مین ہین خداوند انکی بہت خاطر کرتے ہین مجھ سے خود فرماتے تھے
کہ یہ لوگ ہاتھ سے عیاران لشکر اسلام کے مارے گئے یہ مارے نہ جاتے مگر مجکو منظور ہوا
کہ یہ بہت دنیا پر رہ چکے ہین اب انکو بلا لو بس مین نے طلب کر لیا بدین سبب یہ میرے
پاس چلے آئے مگر خداوند کو تعریف سمندر شاہ وغیرہ کی کرتے ہین مگر یہ بھی فرماتے ہین کہ یہ
جو آلام ہین سمندر شاہ پر اس سبب سے ہین کہ اُسنے ہماری بندگی بالکل ترک کی اور جو کہ
ہمارا نائب تھا اُسکو خدائی پانا گوا اسوقت اور اس زمانہ مین وہ خدا ہے اور ہم سب چولہ بدلکر
بالائے آسمان چلے آئے ہین مگر اُسکو لازم تھا کہ سمندر ہماری بندگی تو نہ ترک کرتا اور بالکل
ہم کو نہ بھول جاتا بس جو کچھ ہے اُسکے نزدیک خداوند نہ طاق ہے اسقدر اُسکو اُسکی عبادت اور
پرستش کا شوق ہوا کہ مجھ کو کوئی ہماری بندگی کرنے والا بھی ہے اُسکو بھی سمندر یہی فہمایش کرتا
ہے کہ خداوند نہ طاق کی بندگی کرو کیا خوب ہم کوئی نہ ہوئے جو کہ اول خدا ہین اور جس نے
تمام زمین و آسمان اور دنیا کو خلق کیا جو کہ موجد اس عالم ایجاد کے ہین اُنکی تو بندگی کوئی نہ
کرے اور جو کہ ہمارے بندے ہین اور ہم نے اپنا نائب اپنی طرف سے کرکے بھیجدیا ہے کہ
جا کر خدائی کرو وہ ایسے ہوئے کہ تمام عالم مین اُنکا دین رواج پا جائے کوئی ہمارا نام نہ لے بس

یہ امر ہم کو ناگوار ہوا ہم نے اُسکو مصیبت مین مبتلا کیا ابھی کیا مبتلا کیا ہے ادبار و شامت اُس پر نازل کرینگے تباہ و غارت کر دینگے اے سمندر مین نے جو یہ تقریر زبانی خداوند سے سنی مین نے عرض کیا کہ یا خداوند مجھکو بھی اُس سمندر شاہ کی مع اُسکے ہمراہیون کے صورت دکھا دیجیے تاکہ مین اُسکو پہچان لون اور اُس کی صحبت سے پرہیز کرون اگر کسی مقام پر مل جائے تو فہمایش کرون کہ تم یہ کیا غضب کرتے ہو تم نے خداوند اول کو ناراض کر دیا ہے اور اُنکے نائب کی بندگی کرتے ہو اور سب کو ترغیب دیتے ہو بس یہ جو عرض کیا فوراً خداوند نے اشارہ کیا کہ ایک حجاب سا میری آنکھون کے سامنے سے برطرف ہو گیا تمام دنیا کی حالت نظر آنے لگی تمام دنیا کو مین نے اسطور سے دیکھا کہ گویا میرے پیش نگاہ تھی جو جو اقالیم خدا پرستون کے قبضہ مین تھے اور جو جو اُنھون نے جنگ و پیکار کر کے حاصل کیے ہین سب خداوند نے مجھکو دکھائے فرمایا کہ یہ سب اقلیم میرے بندون اور میرے نائبون کے قبضہ مین تھی جنھون نے زیادہ غرور کیا ہے مین نے اُن پر غضب نازل کر کے خدا پرستون کے ہاتھ سے جلا دیا خداوند نے سب کے نام بتائے مدائن بالا باختر کوچک باختر ترکستان زیر بجاد زنگار ماوراء المعاس و کشمیر وغیرہ ہر چند تمام مجھکو یاد رہے پھر خداوند نے جو معبد خدا پرستون کا ہے مجھکو دکھایا اور فرمایا کہ یہی ایک مکان اہل اسلام کے قبضہ مین تھا اور اُنکا عبادت گاہ تھا اسی مقام پر وہ میرا بندہ جو کہ خدا پرست ہی پیدا ہوا تھا اسی مقام سے اُسنے خروج کیا ہم نے اُس کی نسل کو ایسی ترقی دی اور ایسا زور دیا کہ کوئی اُسکے ہم پلہ نہ ہوا چنانچہ خداوند نے صاحبقران اول یعنی حمزہ اول کو اور خواجہ اول یعنی عمر اول کو دکھایا اور فرمایا کہ یہی عیار تھے جو کہ بیباک طرار تھے اور جس نے اپنا لقب زنبیل تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران مشہور کیا تھا بھلا اسکی بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ ایسے ایسے کام کرتا صرف ہماری قدرت تھی اور ہم کو اُسکا نام کرنا تھا بہت کچھ تعریف فرمائی اُسکے بعد حمزہ صاحبقران کی بہت تعریف کی پھر فرمایا کہ جب یہ دونون خوب مقابلہ کر چکے اور اُنکے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ اب ہم سے بڑھ کر کوئی نہین ہے اور غرور کرنے لگے بس مین نے یہ امر اُنکے دل مین پیدا کیا کہ اب یہ مقابلہ نہ کرین بلکہ اپنے اصلی مقام جاے ولادت پر چلے جائین مین نے وہی امر اُنکے دل مین پیدا کیا اور اُنکی اولاد سے ایک کو صاحبقران کیا جو کہ صاحبقران ثانی وامیر ثانی کے لقب سے مشہور ہوا اور خواجہ عمر کی نسل سے ایک کو خواجہ ثانی یعنی عمر ثانی کیا خداوند نے اُن دونون کو بھی دکھایا اور شناخت کرایا کہ یہ صاحبقران ثانی و عمر ثانی ہین اُنکی بھی بہت تعریف فرمائی اور سب خدا پرستون کو دکھایا جو کہ مر گئے تھے اُنکو دکھایا کہ ان لوگون نے دنیا پر راحت پائی میرے مغرور و غیر مغرور بندون کو پریشان کیا مین نے انکو دوزخ مین ڈالدیا اب یہ ہمیشہ جلا کرینگے اے سمندر شاہ صداے آہ آہ آرہی تھی میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اور مین کانپنے لگا تھا اور وہ جو نسل سے صاحبقران اول و ثانی کے مر گئے تھے وہ بھی سب دوزخ مین تھے اور اسی طور سے خواجہ ثانی و اول کی نسل کے عیار تھے خداوند نے فرمایا کہ جب اُنھون نے یعنی صاحبقران ثانی و عمر ثانی نے طلسم آئینہ پر ہجوم کیا آئینہ اندام حاکم کو جو کہ خدائی کرنے سے مغرور ہو گیا تھا اور سواے اپنے کسی کو نہ جانتا تھا تباہ کر کے اشراق جادو بادشاہ طلسم آئینہ کو قتل کیا اور تورج کو اور سب

طلسم کو اپنے قبضہ مین کیا اور اُسکو خبر ہوئی کہ آئینہ اندام نہ طاق کو گیا ہے اُسکو بھی غرور ہوا بس
مین نے اُسکو بھی مثل صاحبقران اول کے اُسکے معبد کی طرف روانہ کیا یہی دل مین ٹھانکے بھی
ڈالدیا کہ وہ بھی اپنے معبد کو چلے گئے صاحبقران اول تو اکیلے گئے تھے مگر یہ مع ایک سوچالیس
عزیزون کے گئے تھے راہ مین انکے عزیزون نے بہت غرور کیا سو اُنکو مین نے اپنی قدرت سے
جلادیا کہ اُنکو میرے بندون نے ایک مقام پر پاکر تمام صحرا مین آگ لگادی چونکہ ان مین
بہت سے ایسے تھے کہ وہ جل گئے اور بہت وہان سے بھی زندہ نکلے یہ صرف میری قدرت نمائی
تھی وہ خام کعبہ جو کہ معبد اُنھون نے اپنا قرار دیا ہی گئے چنانچہ سمندر شاہ وغیرہ اور دیگر
ممالک کے بندون نے میری عبادت ترک کی تھی نہ طاق خدا کی بندگی کرنے لگے تھے اور یہ
لوگ مغرور بھی ہوگئے تھے بس مین نے اپنی قدرت سے بدیع الملک کو صاحبقران کرکے
اور خضران بن عمر ثانی کو مثل عمر اول کے خواجہ بنا کر وہی قوت صاحبقران کی بدیع الملک
کو عطا کی اور وہی مکاری خواجہ عمر کی خضران بن عمر کو مرحمت کی یہ لوگ بھی مثل اُن سب کے
ہین اور اُسی خاندان سے ہین طرف نہ طاق کے روانہ کیا تا کہ اس اقلیم کو بھی غارت کرین اور
بہت سے ملک ہین اُنکو بھی کیونکہ یہ سب لوگ مجھ سے پھر گئے ہین یہ فرما کر وہ ملک دکھائے
کہ جو خداوند کی بندگی کرتے ہین اور وہ ملک دکھائے جو کہ پھر گئے ہین انھین ملکون مین یہ ملک
تھے جو کہ تمھارے قبضہ مین تھے اور نہ طاق بھی تھا مجھ سے فرمایا کہ تو نے سمندر کی اور
اُسکے ہمراہیون کی خواہش کی تھی دیکھ لے بس یہ فرما کر جو اشارہ کیا میرے روبرو تمھارے
دربار کی تصویر نظر آئی تم تخت پر بیٹھے ہوئے تھے سب اہل دربار حاضر تھے بہت سے
لوگ تھے سب کو مین نے پہچان لیا خداوند نے نام بتائے کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہی یہ سمندر شاہ ہی
اور یہ جو برابر تخت کے کرسی پر ہی یہ اُسکا اُستاد ہی اور نام اسکا عشاق حجرہ نشین ہی یہ ہمارا
پہلو نشین تھا جب ہم چولہ بدلکر بالاے آسمان آئے تو اسنے دنیا کو ترک کیا اور گوشہ نشینی
اختیار کی چنانچہ جب سے یہ حجرہ نشین ہوا اسنے سمندر کو و دیگر لوگون کو سحر تعلیم کیا اب یہ
محبت مین سمندر کے حجرہ کو ترک کرکے آیا ہی باوجودیکہ میرا پہلو نشین ہی مگر پھر بھی میرے
طریقہ اور قاعدہ سے واقف نہین ہی اور نہ سمندر کو نصیحت کرتا ہی کہ یہ کیا کرتے ہو خیر اسکے
بعد اور اہل دربار کو دکھایا اور ہر ایک کے نام بتائے بہت سے اسوقت اس مقام پر
موجود ہین اور بہت سے نہین ہین اُسدن سے مین نے تم سب کو پہچان لیا اسی سبب سے تو
مین نے عشاق سے صاحب صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی اے سمندر مین اُسدن
سے اسی فکر مین تھا کہ کسی نہ کسی صورت سے تم سے ملاقات ہو مین تم کو اس حال سے آگاہ
کرون مگر مہلت نہ ملتی تھی کہ مین تمھارے پاس آتا آج حسن اتفاق سے ملاقات ہوگئی
پھر جب مین گیا خداوند نے تمھارا ذکر فرمایا اور بہت شکایت فرمائی اور جو واقعات گذرے
سب بیان فرمائے کہ یہ گذرا اور یہ گذرا چنانچہ جو کچھ دریاے سبز رنگ سے لیکر اور یہان
تک حالی گذرا ہی سب مجکو معلوم ہی کہو تو بیان کرون میرے نزدیک کیا ضرورت
ہی کہ مین بیان کرون مین تمھاری زبان سے سننے کا مشتاق ہون ابھی کل کا واقعہ ہی کہ
کل مین خدمت خداوند مین حاضر تھا خداوند نے تمھارا ذکر کیا پہلے تو بہت تعریف فرمائی

اُسکے بعد شکایت کی اور فرمایا کہ مین کبھی ناراض نہوتا مگر اُسکی اس حرکت سے کہ اُسنے مجھکو بالکل فراموش کردیا
میری بندگی ترک کی خصوصاً استاد کی تمھارے بہت تعریف فرماتے ہین جب مین جاتا ہون یہی ذکر
ہوتا ہی اب برس ڈیرھ برس سے دوسرا ذکر نہین ہوتا ہی چنانچہ کل افسوس فرمارہے تھے کہ حیف ہی
سمندر خواب غفلت سے نہ بیدار ہوا اور اُسنے اپنی حرکت نہ چھوڑی چنانچہ مین نے یہ تقدیر کردی
کہ وہ تباہ ہوا اور اُسکا ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جاے اُس پر کیا منحصر ہی نہ طاق بھی تباہ
ہوگا اور یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین جائینگے فرمایا کہ مین تجھکو خبر دیتا ہون ان سب امرون
کی اور اس امر سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ کل تجھ سے اور سمندر شاہ سے ایک مقام پر ملاقات
ہوگی تو اُسکو آگاہ کردینا مین نے لاکھ لاکھ دریافت کیا کہ کس مقام پر اور کیونکر مین تو جانتا تھا کہ
مجھکو اپنے امورات دنیوی سے مہلت نہ ہوگی میرے سمندر شاہ کے کیونکر ملاقات ہوگی مین ایک
مدت سے قصد کر رہا ہون اتفاق نہین ہوتا مگر مین نے بسبب اس امر کے کہ حکم خداوندی ہی
اور جو یہ فرماتے ہین وہ ہوتا ہی اس امر پر اصرار کرنا زیبا نہین ہی چنانچہ خاموش ہو رہا خداوند
نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا دوست ہمارا ہمارے پاس کل آئیگا ہم اُسکے بہت مشتاق ہین
بہت عرصہ بھی ہوا کہ ہم نے اُسکو دیکھا نہین ہی ہم اُسکو بہت دوست رکھتے ہین اور وہ ہم کو
ایسا تو کوئی نہین ہی جو اُسکے برابر ہو مین نے اور دیگر خداوندون نے عرض کیا کہ ہم کو بھی آگاہ
فرمائیے کہ وہ کون ہی تاکہ ہم اُس سے آگاہ ہون فرمایا کہ اسقدر لوگ میرے یہان میرے پاس ہین
اُنمین بھی کوئی اُسکے برابر نہین ہی ہم کو اُسکا اب دنیا پر رہنا نہایت شاق ہی ہم کل اُسکو طلب
کرینگے بدون اُسکے ہماری صحبت بدرنگ و بدمزا ہی یہ فرماکر فرمایا کہ تم لوگ اُسکے نام کے
مشتاق ہو سنو اُسکا نام ملکہ ایوان نہ طاق ہی یہ فرماکر ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ
دیکھ لو یہ اُسکی تصویر ہی ہم سب نے دیکھا اور عرض کیا کہ یہ خداوند کی بہت دوست ہی فرمایا کہ ہان
بہت دوست ہی اُسنے میرے لیے ترک دنیا کی ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین یہ فرماکر عشاق نہ طاقی
و ملکہ شعلہ سے فرمایا کہ تم ای عشاق نہ پریشان ہو اپنی بہن کے لیے ہم کل اُسکو یہان طلب کیے لیتے
ہین ہم خود اُسکے مشتاق ہین عشاق نے کہا کہ مین عرض کرنے والا تھا کہ حضور میری ہمشیرہ کو یا تو
طلب کرلین یا مجھکو اُسی مقام پر پھر روانہ فرمایئے کیونکہ مجھکو اب اُسکی جدائی بہت شاق ہی خداوند
نے فرمایا کہ ہم طلب کیے لیتے ہین وہ دنیا پر بہت رہ چکی یہی ملکہ شعلہ سے فرمائے کہ مین تیری نوا
کو دنیا پر سے بلائے لیتا ہون تیری کیا راے ہی ملکہ شعلہ نے بھی کہا کہ مجھکو اُسکی مفارقت نہایت شاق
ہی یہ تو آپ نے خوب ارشاد کیا مین خوش ہو گئی یہ سُنکے مجھ سے خداوند نے ایوان کی بہت تعریف
کی مین اُس ایوان کی ملاقات کا بہت مشتاق ہوا مین نے خداوند سے عرض کیا کہ اگر آپ ملکہ
ایوان کے مکان کا نشان مجھکو تعلیم فرمائین تو مین ضرور اُنسے پردۂ دنیا پر ملون ارشاد کیا کہ اسبرکی
مرتبہ جو تم آؤ گے تو تم سے اسی مقام پر ملاقات ہوگی تم بھی اُنکی صحبت سے بہت خوش ہوگے
مین نے عرض کیا اگر مین پردۂ دنیا پر ملاقات کرون تو کیا نقصان ہی فرمایا کہ آج کل اُسکے مزاج
مین کچھ فتور ہو گیا ہی دماغ خراب ہو گیا ہی وہ بہت بیہودہ بکتی ہی مثل دیوانون کے اُسکی تقریر
ہی کوئی آدمی اُسکی ملاقات کے قابل نہین ہی یہان جب وہ آئے گی تو پھر اُسکا دماغ اصلاح پر
آجائے گا اُسوقت یہ اس کے لایق ہوگی کہ کوئی اس سے ملے ابھی وہ اس لایق نہین ہی

اسی سبب سے اور مین اُسکو بلائے لیتا ہون ای سمندر رشاہ مین یہ تقریر سُنکے خاموش ہو رہا خداوند
بہت تعریف ایوان کی فرمایا کیے بعد تھوڑے عرصہ کے مین رخصت ہوکر چلا آیا مگر مجکو خیال تھا کہ
خداوند نے فرمایا ہی کہ کل تم سے اور سمندر رشاہ سے ملاقات ہوگی دیکھیے کیا سبیل ملاقات
کی نکلتی ہی چنانچہ مین آج ایک ضرورت سے اِدھر کو روانہ ہوا راہ مین یہ واقعہ پیش آیا تم سے
ملاقات ہوئی چنانچہ خداوند کا فرمانا راست ہوا کیون نہ ہوتا خداوند ہین بھلا کیونکر دروغ ہوتا
میرا تو یہ واقعہ ہی مجکو خداوند بہت مانتے ہین مین نے اپنی کل حالت بیان کی اب تم اپنی حالت
بیان کرو اور جو تم کو کہتا ہون کہو اور یہ بیان کرو کہ تم اسوقت اس مقام پر کیون آئے ہو کیا شکار
کے لیے اور یہ مجمع کیسا ہی اور یہ فوجین کیسی صف بستہ کھڑی ہین اور یہ ہوا پر کیون قرق ہی کہ
کوئی ادھر سے نہ جانے پائے ساحر مقرر ہین وہ بالاے ہوا بندوبست کر رہے ہین اسقدر
جم غفیر کیون ہی یہ ہزارون آدمی تیر و کمان لیے ہوئے کیون مستعد ہین اسکا کیا سبب ہی سمندر
نے کہا کہ مین اسکا کیا حال بیان کرون آپ میرے حال سے بخوبی واقف ہین لقمان ثانی نے
ایسی کچھ تقریر کی کہ سب کو اعتقاد ہو گیا ہر ایک اپنے اپنے دل مین اپنے مقام پر کہنے لگا کہ یہ
بڑے مقرب ہین سب حال انھون نے بیان کر دیا عشاق اس امر سے حیران تھا کہ مین تو انکو
جانتا نہین ہون یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوئے اب اُسکو بھی معلوم ہوا کہ یہ سبب ہی
کہ میرے نام سے واقف ہوئے کہ خود خداوند نے اپنی زبان سے فرمایا اور میری تعریف کی اسکے
ذریعہ سے کچھ باتین جو کہ میرے دل مین ہین مین خداوند کی خدمت مین عرض کرا بھیجونگا عذر و
معذرت کرونگا عشاق کو خوب اعتقاد ہو گیا ہی اور سمندر تو آنکھین بچھائے دیتا ہی کہ
لقمان ثانی نے کہا کہ ای سمندر جلد ہی بیان کرو مجکو عرصہ ہوتا ہی مجکو اپنی ضرورت سے جانا
ہی اور وہ ضرورت بہت شدید ہی دیکھیے جس چیز کی تلاش کو نکلا ہون کہان ملتی ہی صحرا صحرا
پھرونگا ہر شی سے کلام کرونگا اور شناخت کرونگا یہ جو لقمان ثانی نے کہا اور کہا کہ زیادہ
اصرار جو اس امر مین کرتا ہون اسکا سبب یہ ہی کہ خداوند سب حالات جو کہ میرے اوپر
گذرتے مین سب دریافت فرماتے ہین واقف ہوتے ہین مگر میری زبان سے سننے کے
مشتاق ہوتے ہین تو بیان کرونگا کہ اس مقام پر سمندر سے ملاقات ہوئی سمندر اس کام مین مصروف تھا
اس قدر مجمع تھا جب یہ سمندر نے سُنا سمندر نے کہا کہ آپ میری طرف سے بہت بہت
عذر کیجیے گا اور میری جانب سے عرض کیجیے گا کہ سمندر نے دست بستہ عرض کیا ہی کہ میری خطا
کو معاف فرمایئے اور میرے حال پر رحم فرمایئے اب مجھ سے ایسی خطا نہ ہوگی یہ امر مجھ سے
نادانستگی مین ہو گیا آپ کریم ہین رحیم ہین آپ پر ہر ایک کا حال روشن ہی ہر ایک کے
دل کا حال بخوبی آپ جانتے ہین ہر ایک کے حال سے بخوبی ماہر ہین بس میرے اوپر
رحم فرمایئے میرے قصور کو معاف و عفو فرمایئے مین اپنے گناہون سے بہت شرمندہ
ہون اب ایسے خیال بھی نہ کرونگا جو مجکو حکم ہو وہ مین کرون میرے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمایئے مجکو اسقدر قوت عنایت فرمایئے کہ مین اہل اسلام پر غالب آؤن اور ان سبکو
قتل کرون اور اپنے شہر سے نکالدون لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ای سمندر تم نے تو
اسوقت وہ مثل کی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان مین کہتا کچھ ہون جواب تم کچھ

دیتے ہو پہلے اپنی حالت تو بیان کرنا اور اس واقعہ کو بیان کرو پھر جو تم کہوگے مین خداوند سے عرض کرونگا اگر لائق عرض کرنے کے ہوگا اور تم کو تدبیر بھی بتاؤنگا اور طریقہ بھی کہ جو باعث تمھاری اچھائی بہتری کا ہوگا بس اُسوقت سمندر نے ابتدا سے اور اس مقام تک سب حال مجملاً بیان کیا کہ ایوان کو خواجہ ثالث نے اسیر کرلیا اور پھر اقرار لے کر اپنے اسیرون اور مبتلائے سحر کو رہا کرا کے چھوڑ دیا اور جو جو واقعے اور معرکے گذرے سب بیان کیے اور کہا کہ یہ یہ آفتین مجھ پر اُسدن سے نازل ہوئین ہین جس دن سے اہل اسلام اسطرف آئے ہین اور انکا قدم آیا ہے مین ان آلام مین مبتلا ہون لقمان ثانی نے فرمایا کہ یہی سب امر خداوند نے فرمائے تھے ہر ہفتہ کو یہی ذکر ہوا کرتا ہے کہ یہ جملہ حالت گذری ہین اُن سے سُن چکا ہون اور اب تم سے بھی سُن لیا مگر تم نے اس مقام پر آنا اور اس مجمع کا ہونا نہین بیان کیا اسکو بھی بیان کرو سمندر نے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون آپ سے کوئی امر پوشیدہ نہ کرونگا کیونکہ آپ سے پوشیدہ نہین رہے گا آپ پر ظاہر ہوگا اور آپ ایسا مقرب بارگاہ خداوندی کہان مجھکو ملے گا اور کون آپ سے بہتر ہوگا کہ جو مین اُس سے عرض کرونگا اُس پر ظاہر کرونگا آپ تو میرے مقدر سے مجھکو ملے اب میرے دن اچھے آگئے ہین نصیبے نے یاوری کی ہے لقمان نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کچھ حصول نہین ہے تم اپنی تقریر کو بیکار طول دیتے ہو جلد بیان کرو مجھکو جانا ہے میرا ہرج ہو رہا ہے یہ جو لقمان نے کہا اُسوقت سمندر نے کہا کہ جب مجھکو خبر ہوئی کہ ایوان سے اور خواجہ سے کچھ اقرار ہوا ہے مین نے جو اپنے مقام پر دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ایوان نے خواجہ سے اقرار کیا ہے کہ مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی شراکت کی مین نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا مگر ایک شرط کے ساتھ اگر آپ اُسکو قبول کرینگے ایوان نے خواجہ سے یہ شرط کی کہ مین آپ کی شریک تو ہوئی مگر شرط یہ ہے کہ آپ کی شریک ہوکر سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی اُسکے سوا تمام جہان سے مقابلہ کرونگی اور نہ اُسکی شریک ہوکر آپ سے مقابلہ کرونگی اول تو میرے اور اُسکے اب شراکت کیسی اور باہم ملاقات کیسی وہ کافر مین مطیع اسلام بس جب یہ اقرار مدار ہوگئے اُسوقت خواجہ نے ایوان کو رہا کیا ایوان نے جو دریائے سحر بنایا تھا مٹا دیا سب کو جو جو اُسمین قید تھے رہا کر دیا صاحبقران پر سے اپنا سحر اُتار لیا یہ سب بندوبست کر کے اپنے شہر مین گئی اس امر کا خیال ذہن اقدس مین رہے کہ نہ ایوان میری ماتحت ہے نہ باج گذار ہے بلکہ ایک خود مختار بادشاہ تھی کبھی اسنے کسی کو خراج نہین دیا نہ اُسکے بھائی نے ہمیشہ ساتھ خودسری اور سرکشی کے حکومت کی میرے اوپر کیا موقوف ہے خداوند کو خراج نہین دیتی تھی اُسنے ہمیشہ بر سر فساد رہتی تھی مگر مجھ سے از حد ملاقات تھی اور مجھ سے الفت کرتی تھی اس سبب سے میری اگر شریک ہوئی تھی دوسرے اپنے بھائی کے اور نانی کے خون کا عوض اُنکے قاتلون سے لینے کو آئی تھی لہ یہان اُس پر یہ آفت گذری اور اُسنے جو یہ اقرار خواجہ سے کیا کہ مین سمندر سے مقابلہ نہ کرونگی صرف میری محبت اور یہ سبب میرے خوف کے بس جب یہ اپنے مقام پر پہونچی اسنے اپنے شہر کا بادشاہ اپنی بہن کو کیا اور خود تارک دنیا ہوئی گوشہ عافیت اختیار کیا جب مجھکو یہ سب حال معلوم ہوا مجھکو بڑا غصہ آیا مین نے اُسوقت بذریعہ رقعہ کے طلب کیا ایوان

نے عذر کیا کہ مین اُنہین سکتی ہون چلہ کشی کی ہی چونکہ مجکو تو معلوم تھا کہ اسنے نفرت کیا ہی مین نے دوسرا رقعہ
تحریر کیا اُس مین بہت کچھ لجاجت کے کلمہ تحریر کیے جس کے سبب سے وہ آج صبح کو میرے دربار
مین آئی پہلے مین نے بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ میری کمک کر دو اور مطیع اسلام نہو اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرو مگر ایوان نے انکار کیا ہرگز ہرگز نہ راضی ہوئی مین نے بہت دھمکایا خوف دلایا مگر راضی نہ
ہوئی یہان تک مین نے کہا کہ مین تجکو قتل کرونگا اُسنے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہین ہی مین کسی امر سے
نہین ڈرتی ہون مجکو اپنی جان کا خوف نہین ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین اپنے قول سے نہ پھرونگی
نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی نہ یہ امر ترک کرونگی کہ مین مطیع اسلام نہون اور مذہب کفر مین مبتلا
رہون مذہب اسلام مذہب حق اور دین برحق ہی اور بہت سی تعریف مذہب اسلام کی کی اور
نہایت درجہ مذمت تمام مذہبون کی کی اُسکی اُسوقت کی تقریر سُنکے مجکو بہت غصہ آیا مین نے
حکم اسیر کرلینے کا دیا سب نے اسیر کرلیا مین نے اُسوقت تمام شہر و بیرون شہر منادی کرادی
کہ ایک مجرم سرکاری گردن مارا جائیگا جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے چنانچہ یہ مجمع وہی ہی مین نے
ایوان کو زندان خانہ مین قید کیا چونکہ سہ پہر کا وقت مقرر کیا تھا اور یہی مقام ہی بس مین بموجب
حکم کے یہان آیا یہان آکر سب اہل شہر کو جمع پایا چونکہ ایوان کے مددگار بہت ہین اسکے
عزیز بہت سے ہین اسکے پاس لشکر ہی دوسرے اب تو اسکی کمک اہل اسلام کرینگے انکا لشکر
بہت ہی اس خوف سے کہ کوئی رہا کر نہ لے جائے مین نے بندوبست کیا اور یہ سب لشکر
صف آرا کیے اور یہ سب تیر و کمان لیے ہوئے اُسکو تیرباران کرنے کو میرے حکم سے لیث ہین
اور مین نے بالاے ہوا اس لیے یہ بندوبست کیا تھا کہ شاید کوئی ساحر یہان آکے یہ بندوبست
دیکھ کر کہ یہان سے لیکر نکلنا بہت دشوار ہی بس بالاے ہوا آئے اور ایک مرتبہ زمین پر آئے
اور رہا کر لے جائے تو خرابی ہو اس لیے بلندی کا بھی بندوبست اس طور سے کیا بس مین ایک
حکم دے چکا تھا جلاد اُسکو لے کر چلا تھا مجکو یہ انتظار تھا کہ یہ چبوترہ ریگ پر پہونچ جائے
قریب دار تو دوسرا حکم دون کہ ساحرون نے آکر آپ کا حال بیان کیا مین اُسی طور سے چھوڑکر
آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اب جب آپ تشریف لے جائینگے تو مین اُسکا پورے طور سے
بندوبست کرونگا یہ میرا واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا جب لقمان ثانی نے سمندر کی تقریر
سُنی اور حال سے واقف ہوئے جواب دیا کہ تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ وہی
ایوان ہی جس کا ذکر خداوند فرماتے تھے وہ تو فرماتے تھے کہ میری بڑی دوست ہی تمہارے
بیان سے تو یہان دوسرا امر ثابت ہوتا ہی مگر یہ بھی تو فرمایا تھا کہ دیوانی ہو گئی ہی مجکو اس
امر سے شک گذرتا ہی کہ تم نے کہا کہ اپنے بھائی عشاق نہ طاقی و ثانی شعلہ جادو کے
خون کا عیوض اہل اسلام سے لینے آئی تھی اور تم نے نام بھی پورا اُسی ایوان کا لیا جس طور سے
خداوند نے فرمایا تھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی بس مجکو شک ہوتا ہی ذرا اُسکو میرے روبرو بلوا
لو کہ مین دیکھون کہ کون ہی کیونکہ مین تو خداوند کی خدمت مین تصویر دیکھ چکا ہون سمندر نے
جواب دیا کہ ایک نام کے بہت سے انسان ہوے ہین کوئی امر تعجب کا نہین ہی شاید
اسکے بھائی کا نام بھی وہی ہو اور ثانی کا اور اسکا بھی جیسا کہ خداوند نے فرمایا کہ یہ وہ
ایوان نہین ہی جس کی خداوند تعریف کرتے تھے بس کیا ضرورت ہی کہ مین ایسے مجرم کو آپ

کے رو برو طلب کرون جو کہ خداوندون کو برا بھلا کہتا ہو جو کہ اپنے قلب کو ناگوار گذرے اور کانون کو
برا معلوم ہو جو کہ اپنے خداوندون کی برائی کرتا ہو جو کہ برہمی کا سبب ہوا ور آپ کو بھی ناگوار ہو
اور غصہ آجائے وہ تو ایک بیباک ہی ضرور مذمت اور لعن کرنیکی کیا ضرورت ہی کہ بلا کر اور برا بھلا
کہلوایئین بس میرے نزدیک گویا اس امر کے موجد ہم ہونگے اور لوگ کہین گے کہ یہ لوگ جان کر اپنے
خداوندون کو برا بھلا کہلواتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کا اس تقریر سے منشا یہ تھا کہ یہ وہی
الیوان ہی جس کی خداوند لقمان ثانی سے تعریف فرماتے ہین بس اگر لقمان ثانی نے پہچان لیا اور
کہا کہ اسکو رہا کردو تو میرے حکم مین خلل ہوگا اور سیاست مین فرق ہوگا اگر مین نے ان کے کہنے پر
عمل نہ کیا تو یہ ناراض ہونگے انکو ناگوار ہوگا اور فی الحال انسے ایک ضرورت ہی یہ اس مین کمی کرینگے
بلکہ خداوند سامری و جمشید سے شکایت کرینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ مین سامنے طلب ہی نہ کرون یہ امر اپنے
دل مین خیال کرکے یہ تقریر کی تھی اور کہا میرے نزدیک اسکا طلب کرنا آپ کے رو برو اچھا نہین ہی
ورنہ جیسی مرضی لقمان ثانی نے کہا کہ تم طلب تو کرو یہ خوف نہ کرو کہ کوئی رہا کرلے جائیگا دوسرے
وہ میرے رو برو برا بھلا نہ کہے گی مین اسکو نصیحت کرونگا کچھ عجب نہین کہ مان جائے سمندر نے
کہا کہ بہت خوب یہ کہکر حکم دیا کہ الیوان کو یہان اسی طور سے لے آؤ یہ حکم پاکر چوبدار چلا ادھر جلاد
اسکو جہونرے تک لے کر پہونچا تھا زیر دار بٹھایا تھا حکم ثانی کا منتظر تھا کہ پہونچے اور رسن دار
پر کھینچون اور حکم ثالث آیا مین نے کام تمام کیا کہ اتنے عرصہ مین چوبدار پہونچا اور اسنے کہا کہ مجرم کو بادشاہ
نے طلب فرمایا ہی جلاد نے کہا کہ کیون اس چوبدار نے کہا کہ تم کو اس سے کیا غرض لے چلو چوبدار
سے یہ سنکے سرا زنجیر کا پکڑ کر داروغہ زندان الیوان کو لے کر چلا اسطرف جدھر سمندر مع اہل دربار
و لقمان ثانی کے بیٹھا ہوا تھا یہ تو قیدی کو لیکر آتا ہی ادھر سمندر نے کہا کہ اب مین آپ سے
عرض کرتا ہون کہ کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ خداوند مجھ سے خوش ہون اور میری خطا کو معاف کرین
اور بلا کو میرے سر سے دفع فرمائین مجھ سے قصور تو ضرور ہوا لقمان ثانی نے کہا کہ مین اب کی
مرتبہ جو ہفتہ کو خدمت خداوند مین جاؤنگا تمہاری سب حالت بیان کرونگا اور بہت کچھ کہونگا
سفارش بھی کرونگا جہان تک مجھ سے ممکن ہوگا مگر تم ایک کام کرو کہ اپنے کل حال کی ایک عرضی
تحریر کرو اس مین کل حال ہوا اور بہت کچھ عذر و معذرت کرو اور آج سے خداوند سامری و جمشید
کی بندگی پھر سے شروع کردو تاکہ خداوند تم سے راضی ہون اور خوش ہون انکا یہ غصہ برطرف ہو
اور مین بھی کہونگا بلکہ تم عرضی تحریر کرکے مجکو دو مین خود پیش کرونگا سوائے اس تدبیر کے کوئی
دوسری تدبیر نہین ہی سمندر نے کہا کہ یہ رائے آپ کی بہت عمدہ ہی مگر یہ تو فرمایئے کہ
مجکو کیونکر حال معلوم ہوگا کہ خداوند نے کیا فرمایا میری عرضی ملاحظہ فرماکر کیونکہ اب آپ سے
ملاقات ہونا غیر ممکن ہی لقمان ثانی نے جواب دیا کہ جو کچھ حال ہوگا مین تم کو بذریعہ تحریر کے
اطلاع دونگا مگر اس ہفتہ مین خداوندون کی بندگی بہت اچھی طرح سے کرنا جو کہ انکی خوشنودی
کا سبب ہو سمندر نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہی ویسا ہی کرونگا یہی کہہ رہا تھا کہ داروغہ
زندان الیوان کو لے کر حاضر ہوا ادھر اہل مجمع مین غل و شور ہوا کہ بادشاہ نے پھر قیدی کو
طلب کیا اور ایک مرتبہ سب اہل مجمع چلے کہ ذرا بڑھ کر سنین کہ قیدی سے اور بادشاہ سے کیا
تقریر ہوتی ہی یہ جو حال سوارون نے دیکھا سب لورد کا وہ لوگ رک رہے مگر یہ حال ہوا

که بعض بعض کچل گئے کچھ گر پڑے اُس پر بھی دو ایک دب دبا کر پہونچ گئے اور آڑ پکڑ کر کھڑے ہوئے ایسے مقام پر کہ جہان سے تقریر سُنائی دے اور کوئی ہم کو بھی نہ دیکھے اُنھون نے دیکھا کہ سب اہل دربار موجود ہین بادشاہ تخت پر متمکن ہی مگر ایک نیا شخص حکیم وضع برابر تخت بادشاہ کے بیٹھا ہوا ہی تخت پر اور بادشاہ اُس سے ہم کلام ہی یہی دیکھ رہے تھے اور کلام سُن رہے تھے کہ قیدی آگر پہونچا سمندر نے لقمان ثانی سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے ایوان حاضر ہی اُدھر ایوان نے دیکھا کہ سب وہی لوگ ہین مگر ایک شخص حکیم وضع سمندر کے تخت کے برابر ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور اُسکی سب عزت و آبرو کر رہے ہین ایوان نے بغور دیکھا اور سر جھکا لیا مگر ایوان کی یہ حالت ہی کہ بالکل ہراس نہین ہی چہرہ پر آثار مسرت ہین گویا اُسکو قتل ہونے کی خوشی ہی ایوان تو یہ دیکھ رہی تھی جو لوگ اس مقام پر بیٹھے ہوئے تھے باہم یہ اشارے کر رہے تھے کہ تم لوگ دیکھتے ہو ایوان کو یا اپنے مرنے کا ہراس نہین ہی بلکہ خوش ہی ہم نے آج تک ایسا کسی کو نہین دیکھا حاضرین مین تو یہ تقریر اشارون مین ہو رہی ہی اُدھر جب سمندر نے لقمان سے کہا لقمان ثانی نے بغور ایوان کی طرف دیکھا اور کہا کہ قیدی کو میرے قریب لاؤ داروغہ ایوان کو قریب لایا اب لقمان نے دیکھ کر کہا کہ ای سمندر یہ تو وہی ایوان ہی کہ جسکی تعریف خداوند فرماتے تھے اور بہت اسکی ملاقات کے مشتاق ہین تم نے بڑا غضب کیا کہ خداوند کے دوست پر ایسا ظلم صریح کیا اسی سبب سے خداوند تم سے ناخوش ہین بڑی خرابی ہوئی تھی کہ اگر مین تمھارے کہنے پر عمل کرتا تو یہ قتل ہو جاتی اور تم پر اس سے زیادہ عتاب خداوندی نازل ہوتا عجب کہ تم یہ جانتے تھے کہ یہ آج کل دیوانی ہو گئی ہی اس کے کسی فعل کا اعتبار نہین ہی تو تم نے یہ ظلم اس پر کیون کیا سمندر نے عرض کیا کہ مجھکو کیا معلوم کہ یہ دیوانی ہو گئی ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کیون ایسا کرتا اب آپکی زبان معلوم ہوا ہی اور یہ آپکے روبرو موجود ہی آپ ایوان سے کلام فرمائیے جس طور سے چاہیے سمجھائیے لقمان نے یہ سنکے سمندر کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایوان کی طرف دیکھ کر کہا کہ ای ایوان سلام علیک اچھی تو رہین ایوان جب سے یہان آئی ہی سر جھکائے کھڑی ہی نہ اسنے کسی کو سلام کیا نہ جو پہلے تو اسنے ایک نظر سب کو دیکھ لیا تھا پھر جو سر جھکایا تو سر نہ اٹھایا یہی خیال اسنے دل مین کر رہی تھی کہ یہ بھی کوئی کافر اور مرتد ہی جو برابر تخت سمندر کے تخت پر بیٹھا ہی اگر اسنے کچھ کلام مجھ سے کیا تو مین بھی صاف صاف جواب دونگی یہ تو اس خیال مین غرق تھی اُدھر لقمان نے سلام کیا اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون سلام کرتا ہی جواب بھی نہ دیا سمندر نے کہا کہ دیکھا آپ نے اسکی حرکت کو کہ آپ نے سلام کیا اسنے جواب بھی نہ دیا اُسی طور سے کھڑی رہی لقمان نے کہا کہ اُسکی حرکت پر خیال نہ کرو تم سے کیا غرض اب میرے اس کے تقریر ہوگی مین جانون اور ایوان سمندر خاموش ہو رہا کہ پھر لقمان نے کہا کہ ای ایوان ہم نے تم کو سلام کیا اور تم نے کچھ جواب نہ دیا کس خیال مین غرق ہو سر اُٹھا کر ہم سے دو دو باتین کر لو ایوان نے پھر جواب نہ دیا خاموش کھڑی رہی تیسری مرتبہ جب لقمان نے اسی تقریر کو اپنی پھر بیان کیا تو سر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر کہا کہ کیا بک بک کر دماغ کھاتا ہی مین تمھین پہچانتی ہون کہ تم کون ہو اور کیون سلام کرتے ہو مین تم لوگون کے

سلام کے جواب دینے کے لائق نہین ہون کیونکہ تم کافر ہو اور مین مطیع اسلام بس مین دنیا کو ترک کر چکا ہون اہل دنیا سے کیا مجکو مطلب مین اپنے معبود کی طرف لو لگائے ہوئے ہون اُسکی طرف اپنے قلب کو رجوع کیے ہوئے ہون خداوند کریم خواجہ کی عمر مین ترقی عطا فرمائے کہ جنھون نے مجکو ضلالت سے نکال کر راہ ہدایت پر پہونچایا باغ بہشت کی سیر کا مشتاق کیا ایسی حالت مین مین تم ایسے سگان دنیا و کافران دنیا کی بات کا کیا جواب دون مجکو بیکار یہان طلب کیا ہی اگر یہ خیال ہو کہ مین تم لوگون کے سمجھانے اور نصیحت کرنے سے مان جاؤن اور سمندر کی شراکت کرون اور اپنے راہ نما اور محسن و دیگر اہل اسلام سے سمندر مرتد کے شریک ہوکر مقابلہ کرون یہ غیر ممکن ہی ایک جان ہی جسکا جی چاہے وہ لے لے خواہ سمندر خواہ کوئی اور مجکو اسکا خوف نہین ہی کیونکہ دنیا چند روزہ ہی یہان کسی کو قیام نہین ہی سب کو فنا ہی سوائے ذات باری تعالیٰ کے جب کہ یہ امر ثابت ہی تو پھر کیون ایسی غفلت کی جائے اور اپنی عمر عزیز بیکار حالت کفر مین رائیگان کی جائے جس کا انجام یہ ہو کہ سوائے نار سقر مین جلنے کی دوسری صورت نہ ہو یہ کون سی عقل کا مقتضا ہی کہ بندون کو خدا خیال کرین وہ بندے جو کہ بالکل اپنے حال سے ماہر نہ ہون اور مثل ہمارے اُنکے بھی افعال ہون یہ صفت خدائی نہین ہی یہ جو تقریر ایوان نے کی سب خاموش بیٹھے رہے مگر ہر ایک کو غصہ بہت آیا اور ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کلمات اسوقت لقمان نے ایوان کو روبرو طلب کرکے ہم سب کو سنوائے سمندر بیٹھا ہوا تاؤ پیچ کھا رہا ہی مگر بسبب لقمان ثانی کے لحاظ کے کچھ جواب نہین دیتا ہی غصہ از حد ہی بار بار لقمان کی طرف دیکھتا ہی اور خاموش ہی صرف اتنا تو کہا کہ یہ کلام آپ کے سبب سے سننے مین آئے اب جلد اس سے تقریر کیجیے جو کچھ آپ کو کرنا ہو کیونکہ ہم کو ان کلمات کے سننے کی تاب نہین ہی لقمان نے بہ نگاہ قہر سمندر کی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تمھاری بہتری کا خواستگار ہون اور چاہتا ہون کہ تم اس امر سے بچو اور خون ناحق مین مبتلا ہو اور تم سے خداوند ناخوش نہ ہون تم کو یہ امر اگر ناگوار ہی تو جانے دو جو تمھارا جی چاہے وہ کرو مین جاتا ہون دراصل مجکو کیا غرض کہ مین پرایا قصہ اپنے سر مول لون اور جھگڑے مین پڑون مین کیون یہان بیکار اپنی اوقات برباد کرون سچ ہی کہ نیکی کا زمانہ نہین ہی جس کے لیے نیکی کرو وہ یہی جانتا ہی کہ ہمارے لیے بُرائی کرتا ہی مین جاتا تھا اور کہان بلا مین مبتلا ہو گیا وہان لوگ میرے منتظر ہونگے یہ جو لقمان نے کہا سمندر کا دم نکل گیا اور کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی معاف فرمایئے اب ایسی خطا نہ ہو گی جو امر میرے حق مین بہتر ہو وہ کیجیے لقمان نے کہا کہ نہین مجکو کیا ضرورت ہی کہ جو امر تم کو ناگوار ہو وہ مین کرون مین یہان تھوڑے عرصے کے لیے آیا ہون بلکہ اپنی خوشی سے نہین آیا ہون تمھارے جبر سے اپنا نقصان کرکے بس کیا ضرورت ہی کہ مین تم لوگون کو ناخوش کرون اور تمھاری طبع کے خلاف بات کرون سمندر نے کہا کہ کوئی آپ سے ناخوش نہ ہو گا آپ کا جو جی چاہے وہ فرمایئے لقمان نے کہا کہ جسکو ایوان کی تقریر ناگوار معلوم ہو وہ تھوڑے عرصے کے لیے اُٹھ کر چلا جائے اس مین کوئی ہو اگر یہ نہین منظور ہی تو خاموش بیٹھا رہے کیا آپ لوگون نے سعدی کا قول نہین سُنا جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہی کہ جب یہ امر معلوم ہو جاتا ہی کہ ہم قتل ہونگے تو جو اُسکی زبان مین آتا ہی وہ کہتا ہی جیسا کہ سعدی کی ایک حکایت ایک

بادشاہ اور ایک چور کی گلستان مین تحریر کی ہی کہ جب بادشاہ نے اُس چور کے قتل کا حکم دیا اُسنے
بادشاہ کو دشنام دینا شروع کیئن بادشاہ نے وزیر سے دریافت کیا کہ اسنے کیا کہا وزیر نے
کہا کہ یہ آپ کو دعا دیتا ہی بس بادشاہ نے اُسکو رہا کر دیا بس جب انسان پر آ بنتی ہی اور کسی
طور سے مفر کی صورت نظر نہین آتی ہی اور وہ مجبور بھی ہوتا ہی تو جو اُسکا جی چاہتا ہی وہ کرتا ہی
اگر ہاتھ سے بس نہین چلتا ہی تو زبان تیز کرتا ہی یہ مثل تو ضرور سُنی ہوگی کہ دبے پر چیونٹی کاٹ
کھاتی ہی بس اسوقت ایوان ناچار ہی جو اُسکے جی مین آتا ہی وہ کہتی ہی اسکا بُرا ماننا بیکار ہی
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر نے ایوان کے لانے کا حکم دیا تھا اُسوقت لقمان نے
کہا تھا کہ آپ لوگون نے اُسکی زبان مین سوزن ضرور دیے ہونگے یہ حکم دیجیے کہ سوزن نکال
لائین گو سمندر نے کہا تھا کہ وہ بہت بڑی ساحرہ ہی کہین ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائے اور سحر کرنے
رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو ہزارون کی جان جائے لقمان ثانی نے کہا تھا کہ میرے روبرو
اُسکا سحر کچھ کام نہ دیگا نہ وہ سحر کر سکے گی اس امر سے آپ اطمینان رکھین چنانچہ سوزن نکال
لیے گئے تھے اس سبب سے ایوان نے بھی تقریر کی تھی ورنہ اُسکو بسبب سوزن کے
طاقت گویائی کب تھی جب لقمان نے اس طور سے کہا سمندر خاموش ہو رہا اُس
وقت لقمان ایوان کی طرف متوجہ ہوئے کہ اے ایوان جو تم نے تقریر کی اسوقت
اسکا مین تمکو کیا جواب دون کیونکہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا ہی ہم لوگون کا نہین ہی خیر اس سے
تو ہم کو کچھ مطلب نہین ہی جو مین تم سے کہتا ہون اُسکو سُنو اور اُسکا جواب دو اور اپنے
مرتبے سے آگاہ ہو بس آگاہ ہو کہ میرا نام لقمان ثانی ہی مین ہر ماہ مین چار مرتبہ خداوند سامری
و جمشید کی خدمت مین جاتا ہون بہشت مین وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین اور جو مین اُنسے عرض
کرتا ہون وہ قبول کرتے ہین مین نے اکثر اُنکی زبان سے تمھاری تعریف سُنی وہ بہت تعریف
فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ ایک بہت بڑی میری دوست پردۂ دنیا پر ہی کہ جس کو مین بہت
دوست رکھتا ہون اور وہ مجکو ایسے دوست بہت کم ہوتے ہین وہ میری عبادت ہر وقت
کیا کرتی ہی مین اُس سے بہت خوش ہون جب مین نے خداوند سے نام دریافت کیا تو اُنھون
نے تمھارا نام لیا اور تمھاری تصویر مجکو دکھائی اے ایوان تمھاری تصویر خداوند کے پاس ہر وقت
رہتی ہی تم سے اُنکو اسقدر محبت ہی کہ کسی وقت اُس تصویر کو اپنے سے جدا نہین کرتے ہین
مین کہان تک اُنکی حالت الفت بیان کرون یہ ایک ادنی سی بات ہی کہ بات بات مین
تمھارا نام لیتے ہین تمھارے لیے بہشت مین ایک قصر تعمیر کرایا ہی جو کہ لعل و یاقوت و زمرد کا
ہی اُس پر تحریر ہی کہ این قصر ملکہ ایوان ساحرہ طاقی بس یہ تمھارا مرتبہ ہی مین اسوقت اتفاق سے
یہان پر آگیا ہون مین نے جو سُنا کہ کوئی ایوان ہی وہ قتل ہوتی ہی مجکو اشتیاق ہوا کہ
مین بھی اُسکو چل کر دیکھ لون کہ کون ایوان ہی یہ وہی تو ایوان نہین ہی کہ جس کی خداوند
تعریف فرماتے ہین یہان آکر سمندر سے کہکر تم کو طلب کیا اب جو تم کو دیکھا تو تم کو
پہچانا میرا مطلب یہ ہی کہ جب کہ تم خداوند کی دوست ہو اور خداوند تم سے الفت رکھتے ہین
اور تم خداوند سے ایسی حالت مین تم کیون خداوند کو برا کہتی ہو اور اُسکے خاص بندون
سے ایسے کلام کرتی ہو سمندر کا بھی بڑا مرتبہ ہی خداوند کے نزدیک تم اُسکی شراکت سے

انکار کرتی ہو اور اُسکے دشمنون سے مقابلہ کرنے سے انکار کرتی ہو وہ کوئی سمندر کے دشمن نہین ہین
بلکہ وہ اصل مین خداوند کے دشمن ہین وہ دین خداوندی کو مٹانے کی فکر کرتے ہین اور مٹا چکے ہین بس
ایسی حالت مین تم کو لازم ہو کہ تم سمندر کی شراکت کرو اور اُسکی کمک کرو تاکہ تم سے خداوند خوش
ہون اور تمھارے مرتبہ مین ترقی دین کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو کیون اس امر کو گوارا کرتی ہو
کہ سمندر تم کو قتل کرے یہ کیا حماقت ہو جو کچھ تم سے خواجہ نے کہا وہ سب اُسکا فقرہ تھا اُسنے تم کو
فقرہ دے کر اپنی جان کی حفاظت کی اور اپنے سردارون اور صاحبقران کو تمھارے پنجہ سے بچایا
یہ مذہب اسلام کوئی چیز نہین ہو نہ کوئی خدائے نادیدہ ہو سب یہ اہل اسلام کی باتین اور فقرہ ہین
تم ایسے کم عقلون کے بہکانے کے لیے تم ہی بتاؤ جو اوصاف وہ لوگ خدائے نادیدہ کے بیان
کرتے ہین بھلا ان باتون کو کب عقل قبول کرتی ہو کہ جب کہ خدا ایک بقعہ نور ہے نہ وہ کسی
سے بنا ہو نہ پیدا ہوا ہو بلکہ اُسی نے سبکو پیدا کیا ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو تم صاحب عقل و فراست ہو کر اُسکے
بہکانے مین آگئین تمھاری عقل سے یہ امر بعید ہو تم ایسے خداوند کے دوست ہو کر یون پلٹ گئین
خداوند فرماتے تھے کہ ایوان بڑی اپنے دین کی پختہ ہو اُسکے برابر کوئی پردہ دنیا پر صاحب ایمان
نہین ہو یہ تم کو کیا ہو گیا کیون اپنی جان عزیز کو برباد کرتی ہو اے ایوان مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا
ہو کہ جو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے والے مرے ہین اور یہان سے گئے ہین اور جو ہمارے
خداوندون کو برا کہتے تھے وہ قعر جہنم مین پڑے ہین اور جل رہے ہین کوئی اُنکی سماعت بھی نہین کرتا
ہو وہ لاکھو لاکھ فریاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نے توبہ کی ہم ایسا نہ جانتے تھے ہماری خطا
خداوند معاف کرین ہم نے اپنے کیے کی سزا پائی یہ اُنکی حالت ہو کہ قابل بیان نہین ہو اور جو
کہ اپنے مذہب اصلی پر مرے ہین اور ان خداپرستون کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین وہ بڑی
راحت سے ہین بہشت رہنے کو ملی ہے قصر اُنکے اعلی ہین حورین و غلمان خدمت مین ہین
اُنکے بڑے مرتبہ ہین چنانچہ مین نے تمھاری نانی شعلہ جادو و بھائی عشاق شرطاقی کو دیکھا
کہ وہ خدمت خداوند مین حاضر رہتے ہین اُنکے رہنے کے بڑے عمدہ اور نایاب قصر ہین حور و غلمان
بہشتی سے صحبت رہتی ہو خداوند بڑی عزت کرتے ہین برابر اپنے جگہ دیتے ہین اور بہت
خاطر کرتے ہین اُنسے تمھارا ذکر کیا کرتے ہین وہ بھی تمھاری بہت تعریف کرتے ہین اے
ایوان میرے کہنے کو مان لے اور اپنے دل سے اس خیال کو دور کر کیون اپنی جان کو مفت
ضائع کرتی ہو کوئی فائدہ نہ ملے گا مفت مین نار دوزخ سے جلے گی ہم سب کو تیرے حال پر
افسوس ہوگا جو سمندر شاہ کہتے ہین اُس پر عمل کر اُنکی شریک ہو دنیا کو مقام راحت و
آرام خیال کر یہ بہت عمدہ مقام ہو جو یہان راحت سے بسر کرتا ہو اسکو وہان بھی راحت
ملتی ہو اہل اسلام کے لیے وہان بڑی خرابی ہو آیندہ تجکو اپنے فعل کا اختیار ہو مین تیرا دو
ہون دشمن نہین ہون میرے کہنے پر عمل کر یہ جو تو نے خیال کیا ہو کہ اگر زندہ رہی تو ترک
دنیا کرونگی وہ تم لوگون کے لیے نہین ہو وہ اور لوگ ہین خداوند نے جب کہ حکومت اور
ثروت دی تو کیون ساتھ تکلیف کے بسر کرین حکومت کیون نہ کرین اگر تو اس امر کا
اقرار کریگی کہ مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی اور سمندر کی شراکت سے باز نہ آؤنگی
جہان تک ممکن ہوگا خداوند سمندر کے دشمنون کو قتل کرونگی تو ابھی سمندر تجکو رہا کر دیگا

تیرے قتل سے دست بردار ہوگا خداوند بھی خوش ہونگے اور تیری محبت اُنکے دل مین پیدا ہوگی گو اُنکا
قصد ہی کہ وہ تجکو آج کل مین اپنے پاس طلب کرلین تیرے بھائی اور نانی کی بھی یہی خواہش ہی مگر تیرے
اس امر سے کہ تو اُنکے دشمنون سے مقابلہ کریگی یقین ہی کہ نہ طلب کرین اور تجکو ثروت عنایت فرمائین
اگر ایسا نہ کریگی تو وہ ناخوش ہونگے اور جو کچھ الفت اُنکو ہی وہ بھی جاتی رہیگی بس مجکو جو کچھ کہنا
تھا مین نے کہا اب تو میری تقریر کا جواب دے یہ جو تقریر لقمان ثانی نے کی ایوان خاموش سُنا
کی کچھ جواب نہ دیا جب وہ خاموش ہوا اُسوقت کہا کہ اے لقمان بے ایمان تو اپنی تقریر ختم کرچکا
اب مین جواب دون ایوان کی اس بات پر لقمان بہت ہنسا کہ یہ جو ایوان نے کہا کہ بے ایمان
ہنسکر کہا کہ ہان جواب دو مین تمھاری کسی بات کا بُرا نہ مانونگا ایوان نے کہا کہ ایک شرط ہی کہ
جو مین جواب دونگی پھر جو تم چاہو کہ مین اُس سے پھرون یا تم اسکی تردید کرو مین اُسکا جواب دون
یہ غیر ممکن ہی بس تم بکا کروگے مین یہ خیال کرونگی کہ کتا بھوک رہا ہی ایک بات کا بھی جواب
نہ دونگی آخر تم خود عاجز ہوکر خاموش ہورہوگے کیونکہ مین جو جواب دونگی وہ ایسا ہوگا کہ
اُسکا رد کرنا غیر ممکن ہی تم سے تم پر کیا منحصر ہی اگر وہ جنکو تم خداوند کہتے ہو اور جنکا تم مذہب
رکھتے ہو اور جنکی بندگی کرتے ہو وہ بھی آئینگے تو اُنسے بھی جواب اُسکا بن نہ پڑیگا تو تمھاری
کیا اصل ہی معلوم ہوا کہ تم بھی کوئی بچہ شیطان ہو یا از قسم شیاطین ہو کہ ہر ایک کو بہکاتے
ہو مین تمھارے بہکانے مین نہ آؤنگی مین نے دنیا دیکھی ہی ہر قسم کے آدمی میری نظر سے
گذرے ہین میرے اُستاد نے مجکو ایسا سبق نہین تعلیم کیا ہی کہ تم ایسے طفل مکتب کے بہکانے
سے بہک جاؤن مین ایسی تقریر کرونگی کہ ساری حکمت آپ کی رہجائیگی نبض ساقط
ہوجائیگی حواس خمسہ مین اختلال ہوگا اندام پر رعشہ پڑجائیگا سکتہ کی نوبت ہوگی سب
نسخہ لکھنا قارورہ دیکھنا فراموش ہوجائیگا آپ خود مریض ہوجائینگے پھر مریضون کو کیا
ملاحظہ فرمائینگے آپ کی خود یہ حالت ہوگی کہ فرط وہم سے سر و دست آنے لگینگے
اگر کوئی مریض آئیگا اُسکو گاؤزبان کے مقام پر بنفشہ تحریر کردیجیے گا میرے جواب
دینے سے یہ حالت آپ کی ہوگی کہ زرد ہوجائیگا اختلاج ہونے لگیگا یرقان کی نوبت
پہونچیگی چارون خلط مستحیل بہ غصہ ہونگے خفقان زیادہ ہوگا تشنج ہونے لگیگا اضمحلال
کی حالت کے سبب سے نوبت بہ موت پہونچیگی مین یہ دیکھتی ہون کہ ابھی سے آپکا رنگ
بدلا ہوا ہی آپ کو خفقان بہت ہی پہلے اپنا علاج کیجیے پھر مجھ سے تقریر فرمائیے گا ذرا آئینہ
لیکر اپنی صورت تو ملاحظہ فرمائیے کہ تمام جسم مین خون کا نام نہین ہی صفرے کا غلبہ ہی اسی
سبب سے اُسکی گرمی کی وجہ سے آپ حواس باختہ ہورہے ہین مین کہتی ہون کہ آپ کو
کہین تپ نہ آجائے اُس سے نوبت سرسام کی پہونچے مادہ تپ محرقہ ہوجائے میری
تقریر سے آپ دق ہونگے نوبت دق کی پہونچیگی میرے نزدیک آپ کا قلب و جگر
خراب ہوگیا ہی کبد مین فساد ہی دماغی حالت آپ کی بہت خراب ہی آپ کیسے حکیم ہین
کہ اپنی حالت کو نہین سمجھتے ہین دوسرے کا مرض کیا تشخیص فرمائیے گا بھلا یہ تو بتائیے
کہ اسوقت میرے جسم مین کون سا خلط غالب ہی آیا خون زیادہ یا صفرا یا سودا یا بلغم
کس خلط کو غلبہ ہی اسی سے میری حالت اور آپ کی حکمت ظاہر ہوجائیگی یہ چند جملہ

جو ایوان نے کہے سب حاضرین ایوان کی صورت دیکھنے لگے اور لقمان تاملی کی تو یہ نوبت ہوئی کہ ساکت ہو کر رہ گئے یہ تقریر ایوان کی سُنکے کہا کہ ای ایوان معلوم ہوا کہ تم بہت چرب زبان ہو تمھارے جسم مین خون و صفرا ہی زیادہ خصوصاً اسوقت تمھارے خون مین جوش بہت ہی خیر میری ایک بات اور سن لو پھر جواب دینا ایوان نے کہا کہ وہ بھی بیان فرمائیے کوئی امر رہ نجائے لقمان نے کہا کہ وہ یہ امر ہی کہ تم پر اسوقت یہ مصیبت ہی اور تم اس بلا مین مبتلا ہو کوئی اہل اسلام سے تمھاری کمک کو نہ آیا وہ جو تمھارے بہت بڑے دوست تھے اور جنکے بہکانے سے تم اپنی جان کو برباد کرتی ہو وہ بھی نہ آئے یہ کیسے دوست ہین بس مین ختم کرتا ہون اب تم جواب دو ایوان نے کہا کہ ای لقمان تم تو حکیم ہو اور تمام جسم کی تشریح سے واقف ہو پہلے یہ بتاؤ کہ جسم مین کیا کیا اعضا ہین پھر مین جواب دون لقمان نے کہا کہ تم یہ بتاؤ کہ اندرونی اعضا کو پوچھتی ہو یا بیرونی ایوان نے کہا کہ تم سب اعضا کا نام لو مگر مجملاً لقمان نے کہا کہ اندرونی اعضا تو جسم انسان مین قلب و جگر ریہ امعا رحم کبد وغیرہ ہین اور بہت سی رگین ہین بہت سی اُنمین سے باریک ہین اور بہت دبیز ہین شرائین ہین دماغ سر انسان مین ہی ہڈیان ہین کریان ہین پسلیان ہین گوشت ہی چربی ہی ان سب سے انسان مرکب ہی بیرونی اعضا ہاتھ ہین پاؤن ہین صدر شکم رانین بازو انگلیان سر آنکھین کان ناک بال مُنھ پیشانی وغیرہ ایوان نے کہا کہ سر مین کیا کیا چیزین ہین لقمان نے کہا کہ بال گوشت عظم ناک کان آنکھین دانت زبان وغیرہ جب لقمان نے زبان کا نام لیا ایوان نے کہا کہ اب نہ بیان کرو میرا مطلب حاصل ہو گیا بس جسم انسان مین میرے نزدیک ایک زبان ہی کہ انسان جو اس سے کہتا ہی وہی کرتا ہی یا نہین لقمان نے کہا کہ یہ تو سچ ہی بلکہ میرا قول ہی کہ جس کے ماں باپ مین فرق ہی اسکی زبان مین فرق ہی بس ہر ایک انسان کو لازم ہی کہ اپنی زبان کی پابندی کرے جو زبان سے کہے پھر وہی کرے چاہے جان جاے چاہے رہے ایوان قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ جب یہ تمھارا قول ہی پھر کیون مجھ سے کہتے ہو کہ تم اپنے قول سے پھر و اور سمندر کی شراکت کرو مین نے جو زبان سے عہد کیا ہی کیونکر اُس سے پھرون کیونکہ میری زبان ایک ہی نہ میرے ماں باپ مین فرق نہ میری زبان مین فرق ہو سکتا ہی ضرور مین اُسکی پابندی کرونگی چاہے اس مین میری جان رہے چاہے جاے مین تو نہ پھری ہون نہ پھرونگی بس اس امر مین تمھارا کوشش کرنا اور کہنا بیکار ہی مین نے تمھارے ہی قول سے تم کو قائل کیا اور تمھارے ہی سوال سے تم کو جواب دیا ابھی تم کہہ چکے ہو کہ جس کے ماں باپ ایک اُسکی زبان ایک یہ تمھارا ہی قول ہی اب اس سے نہ پھرنا پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اپنی زبان کے خلاف کرون پہلے زبان کو کاٹ ڈالون پھر اُسکے خلاف عمل کرون یا اتنی امر کی غیرت نہ کرون کہ لوگ یہ کہین کہ ایوان نے اپنے قول کے خلاف کیا ضرور اسکے ماں باپ مین فرق تھا تو یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کیونکہ یہ مثل مشہور ہی آبرو کا صدقہ جان اور جان کا صدقہ مال ہی بس جب آبرو جاتی ہو تو جان دیدے مگر آبرو بچائے یہ کتنی بڑی بدنامی کی بات ہی کہ مین اپنے ماں باپ مین فرق لاؤن اور اپنے کو حرامی قرار دون یہ تو کبھی نہ ہوگا دوسرے میرے نزدیک تو جسم انسان مین سواے زبان کے کوئی عضو نہین ہی اگر زبان نہ ہو تو یہ سب عضو بیکار ہین کچھ کام کے نہین بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ مین اپنے عہد سے نہ پھرونگی لہذا اب

اس امر کو مجھ سے نہ کہنا کہ شراکت سمندر کی کرو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو اب جو کہو گے تو مین خیال
کرونگی کہ تمھاری زبان مین فرق ہی اور تم اپنے قول پر قائم نرہے ای میان لقمان یہ جو تم نے اعضا کے
نام لیے بیکار رہتے پہلے کیون نہ کہا کہ جسم انسان مین زبان ہی خیر اب مین تم کو تمھاری تقریر کا بطور
مختصر جواب دیتی ہون ذرا گوش ہوش سے سننا اگر عقل مند ہوگے تو ضرور قایل ہوگے مین اُس سے
تقریر کرتی ہون جو کہ منصف مزاج ہو مین سمندر ایسے جاہلون سے تقریر نہین کرتی ہون کہ جن کو
بالکل عقل نہین ہی اور طفل مکتب ہین ابھی مین انکو برسون پڑھاؤن اُس پر بھی یہ میرا مقابلہ
نہین کرسکتے ہین ای لقمان مین پہلے ضرور سامری پرست و جمشید پرست و تصویر پرست تھی
اور ضرور مین نے ایسی عبادت کی کہ جس کا بیان کرنا بیکار ہے اور مین اُس مذہب پر بہت
اچھے طور سے قائم تھی مگر دراصل میری عمر رائیگان ہوئی مجھکو کوئی فائدہ نہ ہوا صرف اسقدر
عمر میری کفر پرستی مین گذری بالکل ضلالت مین بسر ہوئی مجھکو پہلے ہی سے اس امر مین فکر تھی کہ یہ
مذہب کچھ ٹھیک نہین ہین کہ نہ کوئی ان مین طریقہ ہی نہ قاعدہ ہی باپ بیٹی سے بھائی بہن
مان بیٹے سے ہم بستر ہوتی ہی یہ کون طریقہ ہی مجھکو فکر تھی کہ اگر کوئی دوسرے مذہب والا مجھکو
مل جائے اور کسی صورت سے ان مذہبون کی تردید کرے تو مین ضرور اس مذہب کو ترک کردون
بس جب کہ مجھکو خواجہ نے اسیر کیا اور میرے روبرو ان سب مذہبون کی مذمت بیان کی اور
مجھکو فرق دکھایا تو میرے ذہن مین بھی آیا کہ خواجہ کا قول بہت ٹھیک ہی طول ہوگا ورنہ مین اُس
تقریر کو بیان کرون جو کہ خواجہ نے کی تھی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ خدا
واحد ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی اُسکی وحدانیت کی دلیل یہ بیان کی کہ اگر دو خدا یا اس سے
زیادہ ہوتے جیسا کہ بعض مذہبون مین ہی کہ پوتنے دو سو خدا ہین تو بندوبست عالم مین فرق
ہوتا اور کبھی ایک صورت پر انتظام عالم نہ ہوتا اور یہ ظاہر ہی کہ ضرور رائے مین اختلاف ہوتا
ایک خدا کچھ کہتا دوسرا کچھ باہم فساد ہوتا اگر یہ کہا جائے کہ ایک کے بعد دوسرا ہوا تو یہ
جواب ہی کہ اُن امور کو منسوخ کرتا اپنی رائے کے موافق کام کرتا اُسکو کیا ضرور تھا کہ وہ اُسی
بندوبست کو جاری رکھتا اُسی طور سے بہت سی اور باتین ہین کہ جنکی وجہ سے خدا کا ایک
ہونا ثابت ہی خدائے نادیدہ کا برحق ہونا اس امر سے ثابت ہی کہ اُسکو ہر امر کی خبر ہی اور
جو طریقہ اُسنے عالم کے ایجاد کا مقرر فرمایا وہی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا جس طور سے اُسنے
انسان پیدا کیے اسی طور سے پیدا ہونگے جس طریقہ سے اُسنے شجر پیدا کیے اُسی طریقہ سے پیدا
ہونگے غرض جو چیز اُسنے پیدا کی جس طریقہ سے پیدا ہوگئی اُسکی رزاقی اور خلاقی اور وحدانیت
اور قدرت ثابت ہی کہ وہ اس مقام پر ہر ایک کی کمک اور مدد اور رزق ہر ایک کو پہونچاتا
ہی کہ جہان عقل انسانی کام نہین کرسکتی ہی پتھر کے اندر جو کیڑا ہی اُسکو وہی رزق دیتا ہی اور وہ
جو آگ مین کیڑا ہوتا ہی اسکو رزق دیتا ہی اس مقام پر اسقدر لوگ جمع ہین بڑے بڑے
عقل مند ہین بھلا اُس کیڑے کا نام تو بتا دین اور تم تو کہتے ہو کہ مین ہر ہفتہ کو خداوندون کی
خدمت مین جاتا ہون تم ہی بتاؤ اگر وہ خداوند ہین اور تمام عالم کو اُنھون نے پیدا کیا ہی تو
سب حال سے واقف ہونگے ضرور تم سے نام بیان کیا ہوگا یہ جو الیوان نے کہا سب
سر جھکا کر رہ گئے لقمان خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا الیوان نے کہا کہ کسی نے نام نہ بتایا

اُسکو سمندر کہتے ہین اُسکو وہی خالق رزق دیتا ہی یہ سامری و جمشید وغیرہ مر گئے کیا رزق دینگے اور اُنکو
کیا خبر وہ عجب معبود ہین ای لقمان اُنکو اپنے پس پشت کی تو خبر ہوتی نہ تھی کہ کیا گذرتی ہی یہ کیا خدائی کرتے
بس خدا ایک ہی جو اوصاف خدا کے ہین وہ سب خدا سے نادیدہ مین ہین اور کسی مین نہین یہ سب بھی
اُسکے بندے تھے مثل ہمارے اور تمھارے یہ سبب سحر کے اُنھون نے نیرنجات پیدا کیے جو لوگ کم
عقیدہ تھے وہ اُنکو خدا کہنے لگے یہ خدا نہین ہین یہ کہین ہو سکتا ہی کہ خدا کے مثل ہماری اولاد ہو اور
مثل ہمارے ماں باپ ہون بھائی بہن ہون یا جو حرکات و سکنات ہمارے ہون وہی خدا کے
ہون جس طور سے ہم بول و براز کرتے ہین اور سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اور خواہش نفسانی
رکھتے ہون خدا بھی رکھتا ہو بس ہم مین اور خدا مین کیا فرق باقی رہا بس یہ سب باتین بندون کے لیے
ہین نہ کہ خدا کے لیے پس ثابت ہو گیا کہ یہ سب جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے بالکل نادان اور
گمراہ کرنے والے تھے بچہ شیطان تھے ہزار ہزار لعنت اُن پر اور پرستش کرنے والون پر
اہل اسلام کا خدا برحق ہی جیسا کہ وہ کہتے ہین بس وہی خالق زمین و آسمان و مالک ہر دو جہان ہی
اُسی نے ان سب اشیا کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا اُسنے یہ زمین و آسمان نار و جنان شجر و
ثمر جن و بشر حور و غلمان کون و مکان تخت و تاج وغیرہ ان سب کا پیدا کرنے والا وہی خدا ہی وہ
مثل بندون کے نہین ہی جو حرکات و سکنات ہم بندون مین ہین وہ اُن سب سے بری ہی اُسکی
ذات مجمع الصفات ہی وہ خالق کل کائنات ہی اُسی کے سب بندے ہین یہ سب مرتد تھے
جو جو خدائی کا دعوے کرتے تھے یا کرتے ہین یہ سب کو گمراہ کرنے والے ہین ای لقمان تو بھی
مجکو کوئی شیطان معلوم ہوتا ہی مین تیرے کہنے کو کیونکر یقین کرون کہ جو تو نے کہا ہی کوئی بھی آجتک
بہشت مین جا کر واپس آیا ہی جو تو آیا ہی کیسے خداوند اور کیسی بہشت وہ خود تو دوزخ مین پڑے
ہونگے اور جل رہے ہونگے اپنے اعمالون کی سزا پا رہے ہونگے یہ جو تو نے کہا بالکل غلط اور
جھوٹ ہی اور بالکل خلاف ہی صرف گمراہ کرنے کی باتین ہین مین تیری ان باتون مین نہ آؤنگی اور
یہ جو تو نے کہا کہ اہل اسلام کو وہان بڑی تکلیف ہی اسکی یہ بات ہی کہ اسکے خلاف تصور کرنا
چاہیے کہ اہل اسلام بڑی راحت سے ہونگے بلکہ کفار کو تکلیف ہو گی وہ لوگ نار جہنم سے
جل رہے ہونگے اور اہل اسلام بہشت مین میوے کھا رہے ہونگے حورون سے ہم بغل
ہونگے کیونکہ وہ لوگ مذہب صادق رکھتے ہین اُنکا خدا برحق ہی بس مین تجھ سے کہتی ہون
کہ تو بیکار مجکو گمراہ کرتا ہی مین گمراہ ہونے والی نہین ہون کہ اب مین دین اسلام کو ترک کر دونگی
اس امر کا مجکو بالکل خوف نہین ہی کہ کوئی مجکو قتل کریگا مین مرنے سے ڈرتی نہین ہون اگر
مجکو مرنے سے خوف ہوتا تو مین پہلے ہی جو کچھ سمندر نے کہا تھا قبول کر لیتی اسقدر تکلیف کیون
گوارا کرتی ای لقمان ثانی یہ مقام فنا ہی یہ سرا ہی یہان کوئی نہین قیام پذیر ہو سکتا ہی یہ راستہ
کھلا ہوا ہی آج مین کل دوسرا اس موت سے کسی کو پناہ نہین ہی ہر ایک دن سب کے لیے
ہی کیا بادشاہ کیا گدا اس کا مزا سب کو چکھنا ہو گا موت سب کے گلے کا ہار ہو گی موت سے
کسی کو مفر نہین ہی خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو بادشاہ ہفت کشور تھے اور جن کے پاس سب
سامان شاہی ہمہ وقت موجود رہتے تھے اُنکو اس موت سے مخلصی نہ ملی خالی ہاتھ چلے گیے
سوائے دو گز زمین اور کچھ پارچہ کے مال دنیا سے ساتھ نہ گیا اور یہی گدا کو بھی ملتا ہی بس

زیر زمین سب کا مرتبہ یکسان ہی ہان یہ امر ضرور ہی کہ جسکے اعمال نیک ہین اُسکو مرتبہ اعلیٰ ملتا ہی اور جس کے
بد ہین وہ اُسکی سزا پاتا ہی مقام افسوس ہی کہ یہان تو سب سامان اُنکی راحت کا تھا جب وہ مرگئے کوئی
سامان اُنکے ہمراہ نہ گیا طرہ اُس پر یہ ہوا کہ اُنکی قبرون تک کا نشان نہ باقی رہا کہ کوئی اُس پر فاتحہ پڑھتا
یا دو پھول چڑھا جاتا سواے حسرت و یاس کے کوئی اُنکی قبر پر نظر نہین آتا ہی تنہا کنج مرقد مین پڑے ہین
جو جو امر نیکی کے خواہ بدی کے اس عمر دو روزہ مین اُنسے ہوئے ہین وہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہین
جو نیکی کر گئے ہین وہ ساتھ نیکی کے مشہور ہین لوگ اُنکا نام ساتھ نیکی کے لیتے ہین اور جو بدی کر گئے
ہین لوگ اُنکا نام ساتھ بدی کے زبان پر جاری کرتے ہین مثل ضحاک و فرعون و بخت نصر کہ یہ
بادشاہان جابر سے تھے اور لوگ اُنسے خوف کرتے تھے یہ خلق آزار تھے اُنکے سبب سے سب کو
تکلیف ہوتی تھی رعایا اُنکی بربادی کی بہ سبب اُن کے ظلم و ستم کی دعاے بد کرتی تھی اور جو نیکی کرتے
تھے رعایا اُنسے خوش تھی اور اُنکی ترقی جاہ و منزلت کی دعا کرتی تھی وہ کون ہین مثل فریدون و منوچہر
و نوشیروان وغیرہ کے بس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مرنا ایک دن ضرور ہی بس وہ کام کیون نہ کرے
کہ جس کے سبب سے لوگ خوش ہون اور ساتھ نیکی کے یاد کرین نہ ظلم و ستم کرنا اور اس امر پر
آمادہ ہونا کہ جسکو چاہا قتل کیا کوئی خوف نہ کیا بالکل خلاف ہی جو لوگ ایسا کر گئے تھے یا کرتے
ہین وہ بروز قیامت جب کہ میدان قیامت مین اُس خالق برحق سے سامنا ہوگا اور وہ سوال
کریگا کہ تم نے کیون میرے بندون پر ناحق ظلم و ستم کیا اور اُنکو تکلیف دی ظالم لوگ اسکا کیا جواب
دینگے سواے سر جھکا لینے کے کچھ جواب نہین ہی بس مین نے آج کی حالت کو اور اس ظلم و ستم
کے انتقام کو بروز عدالت باز پُرس پر رکھا ہی کہ وہ خداے کریم اسکا انصاف کریگا جس کے
اوپر مین ایمان لائی ہون اے نقمان جب کہ یہ امر مجھ پر ثابت ہوگیا کہ مرنا آج بھی ہی اور کل بھی
تو پھر کیا ضرور ہی کہ مین گمراہ رہون اور اس خوف سے کہ مین قتل ہوتی ہون گمراہی اختیار کرون
بس یہ امر ضرور ہی کہ یہ دنیا مقام فانی ہی جاودانی نہین ہی ہم سب کا یہ حال ہی جیسے حباب
پانی پر ابھرتا ہی اور ذرا سی حرکت سے ہوا کی ٹوٹ جاتا ہی اسی طور سے ہم بھی ہین کہ جب
جھونکا ہواے موت کا لگا فنا ہوگئے اُسکو تو کچھ ٹھہرنے کا موقع بھی ملتا ہی ہم کو تو یہ بھی نہ ملیگا
جسقدر منشی ازل نے تحریر کر دیا ہی ضرور ہوگا بس یہ مقام غور طلب ہی کہ مین ایسی حالت مین
کیون موت سے خوف کرون جو میرے مقدر مین تحریر ہی ضرور پیش آئے گا وہ ہرگز ہرگز نہ
ٹلے گا تمھارا سمجھانا بالکل بیکار ہی مجکو تو تو بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی ہان تیرے گمراہ کرنے
سے یہ کافر جو کہ اس وقت یہان پر موجود ہین وہ گمراہ ہوگئے ہین تو کبھی نہ گمراہ ہونگی یہ کہکر ہزارون
کلمات لعن سب کو دیے اور سامری و جمشید کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور ہزار ہزار لعنت کی
اور کہا اب کوئی کلام مجھ سے نہ کرنا ورنہ اس سے زیادہ سخت جواب دونگی مین اب دین اسلام
نہ ترک کرونگی مرنے سے نہین ڈرتی ہون موت سے کچھ خوف نہین ہی مین اپنی جان سے
ہاتھ دھو چکی ہون اگر مرگئی اور قتل ہوئی تو مین بہت بڑا مرتبہ پاؤنگی شہدا مین مل جاؤنگی
باغ بہشت رہنے کو ملے گا اہل اسلام میری فاتحہ خوانی کرینگے سب مجھکو ساتھ نیکی کے یاد
کرینگے نام نیک میرا صفحہ دنیا پر باقی رہیگا سب یہی امر کہینگے کہ ایوان اپنے قول کی پوری
تھی جو اُسنے کہا تھا وہی کیا اپنے قول سے نہ پھری جب کہ یہ امر ثابت ہی کہ بعد مرنے کے

کچھ جاہ و حشم کام نہین آتا ہو سوائے حسرت دنیا مس کے اور کچھ قبر پر نظر نہین آتا ہو یہی گدا کی قبر کا حال ہو اور یہی شاہ کی بقول شاعر شعر جنھین تاج زر سے اور تخت طاؤسی میسر تھا ٭ اب اُنکی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہو ٭ جیسے وہ سب کے سب کنج مرقد مین دامن کفن سے منھہ پوشیدہ کیے ہوئے پڑے ہین اسی طور سے ایک دن ہم بھی پڑے ہونگے کوئی ہم کو بھی نہ یاد کریگا دنیا بے ثبات ہو کوئی اعتبار حیات نہین یہ امر اہل اسلام کے قول سے بخوبی ثابت ہو کہ وہ کہتے ہین سب کو فنا ہی بجز ذات پروردگار کے سب مرینگے اور سب کو ذائقہ موت کا چکھنا ہوگا ہان اُسکی ذات باقی رہے گی ہم لوگ یعنی اہل اسلام اس اپنے قول پر یہ دلیل لاتے ہین بزبان عربی اور یہ آیۃ پڑھتے ہین اور یہ قول ہم سب کا ٹھیک ہو اور مین عمل کرتی ہون آیہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ سب کو فنا ہو سوائے ذات کبریا کے کہ وہ باقی رہے گا بس جب فنا سب کو ہو اور سب فانی ہین تو کیا ضرورت ہو کہ تھوڑی سی زندگی کے لیے مین نے جو دین قبول کیا ہو اُس سے اس خوف سے کہ قتل ہوتی ہون انحراف کرون اور دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلاے نار جہنم کرون یہ تو میری عقل قبول نہین کرتی ہو دوسرے یہ امر ہو کہ مین اس امر سے بھی بے خوف ہون کہ یہ بھی قول اہل اسلام کا ہو کہ جب تک قضا نہین آتی ہو کوئی مر نہین سکتا ہو لاکھ اُسکے مرنے کی تدبیر کی جاسے کوئی اُسکا بال بیکا بھی کم نہین کر سکتا ہو ہان جب قضا آجاتی ہو تو لاکھ تدارک کیا جاسے کہ یہ نہ مرے مگر وہ زندہ نہین رہ سکتا ہو جو وقت جس کے لیے خدا نے مقرر فرمایا ہو وہ ٹل نہین سکتا ہو اور جس طور سے موت مقرر کی ہو وہ اُسی طور سے مرے گا اور جس مقام پر اُسکے مقدر مین مرنا ہوگا وہ ضرور اُسی مقام پر مرے گا بدون قضا کوئی کسی کو قتل نہین کر سکتا ہو کیا مجال ہو بموجب این آیہ اذا جاء اجلھم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون بس جب تک اُسکی طرف سے نہین آتی ہو اسوقت تک کچھ نہین ہو سکتا ہو جیسا کہ شاعر نے کہا ہو شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نہ برد رگے تا نخواہد خداے ٭ مین اس سے نہین خوف کرتی ہون جو جی چاہے وہ میرے ساتھ سلوک کرے میری نگاہ اُس خداے کریم پر ہو کہ جس پر مین ایمان لائی ہون اور اُسکی ذات پر میرا بھروسہ ہو اگر اُسکی طرف سے میری آگئی ہو تو کوئی کچھ نہین کر سکتا ہو نہ کوئی مجھکو بچا سکتا ہو اگر میری قضا نہین ہو تو سمندر تو کیا ہو اگر تمام عالم ایک ہو جائے گا تو میرا ایک موے جسم کم نہ ہوگا مگر یہ دنیا عجب مقام بے ثبات ہو اسمین قیام کرنا بیکار ہو یہ وہ مقام ہو کہ جہان سواے مکر و فریب کے کوئی دوسری راہ نہین ہو اسکو ترک کرنا بہتر ہو اور مین اسی خیال سے گوشہ نشین ہوئی تھی اور ترک کیا تھا مگر ظالمون نے مجھکو وہان بھی نہ قیام کرنے دیا میرے درپے آزار ہوئے اور مجھکو یہان طلب کر کے میرے ساتھ سلوک کیا خیر کوئی پروا نہین ہو جو اُسکی مرضی مین تو اُسکی رضا پر ہون یہی میرے خدا کو منظور تھا دراصل اس دنیا مین کس کی راحت سے بسر ہوئی یہ فلک کج رفتار و زمانہ ناہنجار ہر ایک کے درپے آزار رہا ہے کسی کو چین سے نہ رہنے دیا ہمیشہ بر سر فساد رہا کسی کو آوارہ کر کے مارا کسی کو دیوانہ کیا کسی کو بے خطا قتل کرایا کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ وہ عالم غربت و مسافرت مین ہو کہ اُسکے استخوان تک کا پتہ نہ بلا گوشت پوست اُسکا

طعمہ زاغ و زغن ہوا سوائے حسرت و یاس کے کوئی قبر پر اور جنازے پر رویا بھی نہیں بس جب یہ معلوم ہو گیا تو اس دنیا مین رہنا بیکار ہی اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اور مین یہ کہتی ہون سمندر سے کہ وہ میرے قتل کا حکم دے کیونکہ عرصہ ہوتا ہی مین بخوشی اپنی قتل پر آمادہ ہون اب مجھ سے کسی قسم کی تقریر نہ کی جائے ورنہ مین جواب نہ دونگی آیندہ اختیار ہی اگر جواب دونگی بھی تو وہ سخت جواب دونگی جو کہ سب کو ناگوار ہوگا اور وہ سبب میرے قتل ہونے کا ہوگا یہی مجکو منظور بھی ہی یہ جو تقریر ایوان نے کی اور سامری وغیرہ کو برا بھلا کہا نہایت سب کو ناگوار ہوا بلکہ ایوان نے تو لاکھون دشنام مغلظ و نفرین و لعنت سب خداوندون پر سب کے روبرو باعلان کیے اور کہا کہ جب تک تو نہین لین نے اہل اسلام کی شرکت کی تھی مگر اب ضرور کرونگی اگر اس بلا سے نجات مل گئی دیکھون کوئی میرا کیا کرتا ہی مجکو بھی کوئی اور بنایا ہی مین ایسی ویسی نہین ہون مین اب صاف صاف کہتی ہون کہ جس قدر اسوقت یہان بیٹھے ہوئے ہین یا جو اور سمندر کے مددگار ہین اُنکی مین کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے نزدیک طفل مکتب ہین بس مین کیا انسے خوف کرونگی نہ انھون نے مجکو سحر سے اسیر کیا نہ لڑکر پکڑا مین نے خود اپنے کو اسیر کرا دیا اگر مین نہ چاہتی تو کیا کسی کی قدرت تھی کہ مجکو اسیر کرتا مین خوب اس امر سے واقف تھی میرا سحر مجکو خبر دیچکا تھا کہ تیرے اوپر دربار سمندر مین آفت آئے گی مین خود آپ سے چلی آئی تاکہ میری نیکی اور سمندر کا ظلم و ستم سب پر ظاہر ہو جائے اور جو جو کہ صاحب لیاقت و عزت ہون سمندر سے پرہیز کرین ورنہ کیا مجکو کسی نے دھوکا یا فقرہ دیکر یا بجبر یا لڑکر اسیر کیا یہ کوئی امر نہ تھا اگر مین نہ آتی تو سمندر تمام عمر میرے لیے کوشش کرتا میرے گرد پاپوش کو بھی نہ پاتا اور مین بے خوف اسکے روبرو ہر روز آیا کرتی اور وہ میرا کچھ نہ کر سکتا جیسا کہ آفاق شاہ نے کیا کہ وہ بلا خوف سمندر سے مقابلہ کرتا ہی اور سمندر اُسکو دیکھکر جل جاتا ہی کچھ کر نہین سکتا ہی ضرور میرے نزدیک آفاق حق پر تھا سمندر نے اُس پر بھی ضرور ستم کیا اُسنے بہت اچھا کیا اور جو جو کہ سمندر سے کنارہ کر گئے مثل سہراب و عزالان و کوکبہ کے انھون نے بڑی عقلمندی کی اور خوب اپنی آبرو بچائی وہ بڑے دانا تھے ورنہ اُنکا بھی یہی حال ہوتا مین امید کرتی ہون اپنے خدا سے کہ اگر مین اُس آفت سے بچ گئی تو ضرور اہل اسلام کی کمک کرونگی اور اُنکی شریک ہونگی گو مجکو امید اپنے بچنے کی نہین ہی مگر شاید اُسکی قدرت سے بچ جاؤن تو عجب بھی نہین ہی مین نے اپنی یہ حالت یہ ظلم و جور گوارا کیا ہی صرف اپنی پابندی زبان کے سبب سے ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ مین اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی یہ میرے مقدر مین تھا جو کہ پیش آیا مین کہان تک اپنے دماغ کو خالی کرون اور بیکار کی تقریر کرون ایسے بد مغزون کے روبرو جو کہ کچھ سمجھ ہی نہین سکتے ہین یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی اہل جلسہ کو بہت غصہ آیا خصوصاً سمندر کو تو اس قدر غصہ آیا کہ لرزنے اور کانپنے لگا اور موچھون کو تاؤ دینے لگا صرف اُس حالت غیظ مین ایوان کی طرف دیکھکر کہا کہ جو کچھ تو نے کہا بالکل جھوٹ ہی تو خود سے نہین آئی بلکہ میرے جبر سے آئی نہ تجکو اس حال کی خبر تھی اگر خبر ہوتی تو تو کبھی نہ آتی مگر مین بھی تیرے لیے اسقدر کوشش کرتا کہ اگر تو زمین مین جا کر پوشیدہ ہوتی تو مین بھی مثل قطرہ آب کے غرق زمین ہو کر تیرے پاس

آتا اور تجکو اسیر کرکے لاتا اگر تو بالاے آسمان پنہان ہوتی تو مین بھی مثل آہ مظلومان کے آسمان پر جاتا اور تجکو پکڑ لاتا تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان اور میرے ملازمون نے تجکو لڑکر اسیر کیا ہی یہ ممکن ہی کہ کوئی اپنے کو از خود اسیر کرا دے تو شقی اسوقت جھوٹ بول رہی ہی تو میرے ہاتھ سے امان کب پائیگی جو اہل اسلام کی شریک ہوگئی ابھی سب حال معلوم ہوا جاتا ہی تیرا سر تن سے جدا کرا کے تیرے گوشت کے کباب تیار کرا کے زاغ و زغن کو تقسیم کرتا ہون تو بھولی کس بات پر ہی بس اپنی زبان روک ورنہ مین خود ابھی اپنے ہاتھ سے تجکو قتل کرونگا کیا کرون کہ حکیم صاحب کا ادب مانع ہی ورنہ مین خود تجکو اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا اگر تو یہ سخت کلامی میرے دربار مین کرتی تو اب تک کب کی تو قتل ہو چکی ہوتی اب مین دیکھتا ہون کہ تونے جس خدا کا دین قبول کیا ہی وہ اگر تیری مدد کرتا ہی میرے خوف کے سبب سے کوئی تیری رہائی کی فکر مین نہین آیا باوجودیکہ مین نے خبر بھی کر دی تھی اگر آج خواجہ آتے اور عیاری کرکے لے جاتے تو ہم جانتے اسدن حالت غفلت مین آفاق کو بھی لے گئے اور اس دن دربار مین بھی عیاری کر گئے آج نہ آئے اگر آج آتے تو ضرور اسیر ہو جاتے یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے سر اٹھا کر کہا کہ گو مین کہہ چکی تھی کہ اب جواب نہ دونگی مگر تو نے ایسی بات کہی کہ جواب دینا پڑا خیر سن لے اسوقت لقمان نے بھی یہی کہا تھا تیرے اور لقمان کی تقریر کا یہ جواب ہی کہ انکو کیا غرض ہی کہ وہ ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرین اور درد سر مول لین انھون نے راہ نیک بتا دی وہ کوئی اسکے ذمہ دار نہین ہین کہ ہم قتل نہ ہونے دینگے ہان اگر انکے لشکر مین ہوتی اور وہان سے کوئی مجکو پکڑ لاتا تو وہ ضرور کوشش کرتے اور تم سب کے چونا لگا کر لیجاتے تم کو خبر بھی نہ ہوتی یہ انکی عقل کے خلاف تھا کہ وہ تیرے آگاہ کرنے سے آتے اگر تو دھوکا انکو دیتا تو کیا کر لیتے اور یہی خواجہ نے خیال کیا ہوگا کہ دھوکا اور فریب ہی خوب ہوا جو نہ آئے مین بہت خوش ہوئی اور یہ جو تو نے کہا کہ تو جھوٹی ہی مین تو نہین جھوٹی ہون تو جھوٹا ہی اور تیرا باپ جھوٹا ہی ارے سمندر تو مجھ سے آنکھ چار کرکے بات کرتا ہی کیون زبان میری کھلواتا ہی اور کیون اپنی اہل دربار مین ذلت اٹھایا چاہتا ہی زیادہ جو کچھ کہے گا تو مین سب حالت تیری بیان کر دونگی سب کے روبرو بیکار کو ذلیل ہوگا جو تیری حالت سے واقف نہ ہوا ہین سب کو ہو اور اسکے روبرو تیری کی لے مین تیری پیدائش اور تیرے حال سے بخوبی واقف ہون بس خاموش ہو اور اپنے گریبان مین منھ ڈال لے دعا دے ایوان تاجدار کو کہ جن کے سبب سے یہ مرتبہ تجکو ملا ورنہ تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو اس مرتبہ کو پہونچتا تو کس رانی کرنا جانے یا حکومت ارے سمندر تیرے نطفہ کا بھی تو کوئی ٹھیک نہین ہی نہ معلوم تیری مان نے کس سے پیٹ رکھا لیا کہ تو پیدا ہوا نہ معلوم کسی بد قومے سے تجکو تیری مان نے جنا ہی یا تو کسی شریف کا نطفہ نہین ہی میرے نزدیک تو ضرور کسی بد قومے کا نطفہ ہی جب ہی تو شریف و اہل خاندان کی قدر نہین کرتا ہی سواے پاجیون کے کہ جو تیرے ہم مرتبہ ہین تجھ مین شرافت کی بالکل بو نہین ہی تیری صحبت کے لائق یہی کافی ہین جو کہ آج کل تیری صحبت مین ہین تو شرافت کی کیا قدر جانے حاصل یہ ہی کہ جو جیسا ہوتا ہی ویسے ہی لوگ اسکو پسند آتے ہین اب مجھ سے زبان نہ بلا ورنہ اور تیری حقیقت سب پر ظاہر کر دونگی اور میاں لقمان مجھ سے کیا تقریر کرینگے وہ قارورہ کا دیکھنا

اور نسخہ کا لکھنا اور نبض کا دیکھنا جانین یا صاحبان لیاقت سے تقریر کرنا جانین ہان اُنسے کوئی علم حکمت مین بحث کرے وہ اُس سے تقریر کرلین گے اور ان امرون کا کیا جواب دینگے اس طور سے جو ایوان نے کہا سمندر نے شرما کر سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا مگر لقمان نے کہا کہ اے ایوان تم کسی طور سے نہ مانوگی معلوم ہوا کہ تمھاری قضا آئی ہی خیر مین ناچار ہون مین نے چاہا تھا کہ تمھاری جان بچ جائے مگر تم نہین مانتی ہو اور بیہودہ تقریر کرتی ہو تم کو اختیار ہی بموجب مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس ٭ مجکو جو کچھ کہنا تھا مین نے تم سے کہا آیندہ تم کو اختیار ہی ایوان نے کہا کہ مین نے کوئی آپ سے سفارش نہین کی تھی کہ میری طرف سے آپ سمندر سے سفارش کر دیجیے جو آپ مجھ سے کہتے ہین آپ اپنے مقام پر تشریف لے جائین مریضون کو دیکھیے نسخہ تحریر فرمائیے کیون بیکار ان قصون مین پڑتے ہین یہ کوئی عرض نہین ہی کہ نسخہ تحریر کرکے اُسکو دفع فرمائیے آپ ان باتون کو کیا جانیے بیکار اس قصون مین آپ کی حکمت وغیرہ سب تشریف لے جائیگی کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ کہکر ایوان خاموش ہو رہی جب لقمان ثانی نے دیکھا کہ کسی صورت سے یہ نہین مانتی ہی سمندر سے کہا کہ تم کو اختیار ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اگر مین نہ طلب کرتا تو آپ ناراض ہوتے مجکو تو معلوم تھا کہ یہ بڑی خراب عورت ہی کسی صورت سے نہ مانے گی بڑے کامل اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی پھر کب کسی کے کہنے کو سنتی ہی خیر اسقدر اسکی زندگی اور تھی اور خداوندون کی مذمت ہم کو سنانے کو یہان یہ آئی اور ہمارے روبرو مذمت بیان کی صرف آپ کے سبب سے مین نے سزا نہ دی ورنہ مین خود اپنے ہاتھ سے اسکو اسی مقام پر قتل کرتا اور اس کو اس بیہودہ گوئی کی سزا دیتا لقمان نے کہا کہ جو کچھ اسنے کہا اُس سے نہ تمھارے مرتبہ مین فرق ہوا نہ خداوندون کے لب پر سے دل کا بھی ارمان نکل گیا مین نے اسکو صرف اس خیال سے نصیحت کی اور طلب کیے دیکھا کہ شاید خداوند یہ فرمائین کہ تم بھی اُس موقع پر اتفاق سے پہونچ گئے تھے تم نے نہ کوشش کی اُسوقت کیا جواب دیتا اب جو خداوند فرمائینگے تو مین عرض کر دونگا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر اسنے نہ مانا بس یہ سبب تھا یہ جو لقمان نے کہا سمندر نے داروغہ کو حکم دیا کہ اس لکاعہ کو لے جاؤ میرے روبرو سے اور جلاد سے کہو کہ فوراً قتل کرے ٭ میرا حکم برابر تین حکمون کے ہی یہ جو سمندر نے حکم دیا داروغہ لے کر چلا لقمان خاموش بیٹھے دیکھا کیے اور فکر کیا کیے ایک مرتبہ سمندر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تم ابھی اسے قتل نہ کرو مین ایک رقعہ ابھی اپنے خداوند کی خدمت مین تحریر کرتا ہون اُس مین کل حال لکھتا ہون آپ سے ایوان کے بارے مین راے لیتا ہون مین چاہتا ہون کہ تم اس کے قتل سے باز رہو کیونکہ یہ خداوند کی پیاری ضرور ہی اور اسکا دماغ بھی کر دراصل خراب ہی اگر خراب نہ ہوتا تو کبھی یہ ایسی تقریر نہ کرتی مجکو اس امر کا خیال آیا کہ اگر خداوند یہ فرمائین کہ جب کہ تم وہان موجود تھے اور تم نے بھی نصیحت کی اُسنے نہ مانا تو تم نے ہم کو کیون نہ خبر دی ہم نے تمھارے پاس فرشتہ کس لیے مقرر کیے ہین اسی امر کے لیے مقرر کیے ہین کہ جو کوئی امر اہم درپیش ہو اور تم نہ آسکتے ہو تو ہم کو اُنکے ذریعہ سے خبر دو جو ہم تم سے کہین اُس پر عمل کرو بس تم نے ایسا کیون نہ کیا ہم کو خبر دی ہوتی جو ہم کہتے تم وہ سمندر سے کہتے

وہ اُس پر عمل کرتا ای سمندر راگر یہ اعتراض خداوند نے کیا تو اسکا کوئی جواب نہین ہی خداوند تم سے
بھی اور مجھ سے ناخوش ہونگے اور پھر کسی صورت سے نہ مانین گے ایک تو تمھاری نافرمانی
سے ناخوش ہین اور ناخوش زیادہ ہونگے اور وہ جو مین نے راے دی ہی کہ خداوند کو اپنے حال
کی عرضی کرو مین سفارش کرونگا پھر کچھ اُسکا فائدہ نہ ہوگا بیکار ہوگی نہ میری سفارش اثر
کریگی یہ میری راے ہی اب جو تمھارے نزدیک بہتر ہو مین تمھارے فائدہ کا خواہان ہون
اور خیر خواہی چاہتا ہون کیونکہ تم مجھ سے بہت خلق سے پیش آتے ہو دوسرا سبب یہ ہی
کہ جب سے مین نے تمھاری تصویر اور تم کو دربار مین بیٹھے ہوئے دیکھا ہی اُسدن سے
تم سے مجھکو محبت ہو گئی ہی ہر وقت یہی جی چاہتا ہی کہ تم سے ملاقات کرون خداوند سے
عرض کرکے تمھاری تصویر دیکھا کرتا تھا اور منت کرکے خداوند کی تمھاری دربار کی حالت
دیکھا کرتا تھا جب مین نے کہا خداوند نے پردے جو کہ زمین و آسمان کے حائل ہین اٹھا دیے
اور تمھارے دربار کا مرقع پیش نگاہ ہو گیا جس طور سے کہ روز اول مین آیا تھا اُسی طور
سے گویا مین نے تم کو دنیا بھر نہ دیکھا تھا اُسی طور سے دیکھا تھا مگر محبت پیدا ہوئی تھی اور
ملاقات کا اشتیاق تھا خداوند کی قدرت سے آج ملاقات بھی ہوئی جبسے تم کو دیکھا اور زیادہ
انس ہو گیا اگر محبت نہ ہوتی تو مین کبھی نہ آتا یہ صرف محبت والفت کا سبب ہی کہ مین
تمھارے ہمراہ اپنا کام ہرج کرکے چلا آیا بس اسی خیال سے کہ وہ بات نہ ہو کہ جس سے
خداوند تم سے ناخوش ہون اور تمھاری بربادی کرین اور تم پر اپنا عذاب نازل کرین
جو کہ میرے لیے تکلیف اور رنج کا سبب ہو اور مجھکو صدمہ ہو سمندر نے یہ تقریر سُنکے عشاق
کی طرف دیکھا اور دیگر اہل دربار کی طرف سب نے جواب دیا کہ حکیم صاحب بجا ارشاد
کرتے ہین کوئی نقصان نہین ہی سب نے اس خیال سے کہا کہ دیکھین کہ کیونکر یہ جواب
منگا لیتے ہین ان کا جھوٹ و سچ سب اسوقت ظاہر ہو جائیگا اگر دراصل یہ کاملین سے
ہین تو ضرور سمندر کا کام اجرا ہوگا اور اہل اسلام کو سمندر کے ہاتھ سے ذلت ہوگی
سمندر نے بھی خیال کیا کہ کیا نقصان ہی تھوڑی دیر مین انکا [illegible] کا حال کھلا جاتا ہی کہ یہ
جھوٹے ہین یا سچے اگر سچے ہین تو خداوند کو جو ایوان سے [illegible] مین منظور ہوگا وہ تحریر فرمائینگے
مین اُس پر عمل کرونگا بس ضرور خداوند خوش ہونگے اور یہ بلا جو کہ میرے اوپر اسوقت
نازل ہی اور مین اس مصیبت مین مبتلا ہون میرے اوپر سے دفع کر لین گے اور حکیم صاحب
بھی خوش ہونگے میری سفارش کرینگے یہ جو سمندر نے خیال کیا اور سب نے یہی کہا کہ حکیم
صاحب کی راے بہت عمدہ ہی بس سمندر نے لقمان سے کہا کہ اچھا جو آپ کی راے
ہین تو آپ کی خوشی کا خواستگار ہون مجکو بھی تو آپ سے محبت ہو گئی ہی اور یہ میری
خوش نصیبی ہی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی اب ضرور میرے کل کام اجرا ہو جائین گے
مین آپ کو ناخوش کرنا نہین چاہتا ہون لقمان نے کہا کہ پھر داروغہ سے کہو کہ پھر لاے
ابھی ایوان کی قید کو نہ لے جائے سمندر نے عملاق سے کہا کہ داروغہ کو بلا تو عملاق نے
چوبدار کو حکم دیا داروغہ ابھی ایوان کی قید کو لے کر کچھ دور نہ گیا تھا کہ چوبدار نے جاکر
سمندر شاہ کے حکم سے آگاہ کیا وہ قید ایوان کو لے کر واپس آیا ایوان نے خیال کیا

کہ پھر کوئی تقریر کرے گا ابکی اگر اسنے تقریر کی تو مین وہ سخت جواب دونگی کہ لقمان اور سمندر کو
معلوم ہوگا اب تو جو زبان سے کہا وہ کہا جو کچھ ہو کوئی خوف نہین ہی جو ذلت ہونا تھی وہ
ہوگئی اب وہ واپس نہ آئے گی الیوان تو یہ خیال کر رہی ہی ادھر جب لقمان نے دیکھا کہ سمندر
نے یہ حکم دیا اور داروغہ لے کر ادھر کو چلا ہی لقمان نے کتاب اُٹھائی اُس مین سے کاغذ
نکالا قلمدان کھولا اُس کاغذ پر کچھ لکھا ایسے حرف لکھے کہ جو سمندر سے پڑھے نہ گئے کیونکہ لقمان
برابر تخت سمندر کے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا سمندر کا سامنا تھا اُسکے روبرو لکھا مگر اُس
سے پڑھا نہ گیا جب لکھ چکے ایک مرتبہ اُسکو بند کیا ایک لفافہ مین رکھا اُس لفافہ کو بند کر کے
ہاتھ اونچا کیا سب دیکھ رہے ہین کہ جب تک حکیم صاحب نے ہاتھ اونچا کیا اُس وقت
تک اُنکے ہاتھ مین وہ لفافہ تھا ادھر حکیم صاحب کی زبان سے یہ لفظ نکلی کہ ای فرشتہ
قدرت یہ میری عرضی خداوند کی خدمت مین پہونچا دے اور اسکا جواب لا دے اس کلمہ کا
نکلنا تھا کہ وہ لفافہ خود بخود ہاتھ سے غائب ہوگیا حکیم صاحب نے ہاتھ فوراً نیچا کر لیا
اتنے عرصہ مین داروغہ الیوان کو لے کر پھر اُسی مقام پر آگیا جہان پر الیوان نے کھڑے ہوکر
لقمان ثانی سے تقریر کی تھی لقمان نے ہاتھ کو نیچا کر کے الیوان سے کہا کہ تو غم نہ کر بلکہ
خوش ہو کہ مین نے تیرے بارے مین خداوند کی خدمت مین عرضی تحریر کی ہی اور تیری
سب تقریر اور کل حالت لکھی ہی جیسا وہ حکم دینگے اُس پر عمل کیا جائے گا الیوان نے
ہنس کر جواب دیا کہ تیرے اوپر ہزار ہزار لعنت اور تیرے خداوند پر بھی کرور کرور
لعنت وہ کیا کر سکتا ہی جو میرے بارے مین حکم دیگا کہین قعر دوزخ مین پڑا ہوا جل رہا
ہوگا اور تو کیا احمق ہی کہ تو اُس سے میرے بارے مین رائے لیگا ارے لقمان
سامری و جمشید و [illegible] کافران غدار جو کہ دعوے خدائی کرتے ہین یا کرتے تھے سب پکے
شیاطین و نطفہ حرام تھے اور یہ اُنکے نطفہ کا کچھ حال نہین معلوم کہ شیطان کا نطفہ ہی یا کسی
شیطان کا کہ جنھون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اور سب کو بہکا رکھا ہی [illegible] نطفہ
[illegible] سمجھے ہین ان سب کو اور تم سب کو خوک و سگ سے بدتر خیال کرتی ہون
تمھاری صورت دیکھنا حرام جانتی ہون میری اب خدا سے یہ دعا ہی کہ کسی طور سے مین تم سب
سے جدا ہوجاؤن تا کہ تمھاری صورت نحس مجھکو نظر نہ آئے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب خوک و
سگ بیٹھے ہوئے ہین ایسا اشکال مہیب و ہیبتناک ہین مگر مجبور و ناچار ہون یہ
کہکر الیوان خاموش ہو رہی سب اہل جلسہ الیوان کی اس تقریر سے متحیر [illegible] کر
رہ گئے اور جو جہان جگہ پر خاموش بیٹھے رہے لقمان نے جواب دیا کہ [illegible] معلوم
ہوا جاتا ہی تھوڑی دیر اور باقی ہی ضرور تیرے قتل کا حکم آئے گا یہ کہکر کہا کہ [illegible]
ہون جب لفافہ دیا تھا تو ہاتھ اپنا بلند کیا تھا اب کی مرتبہ بغل کیطرف لے گئے اور کہا
کہ لا دیجو [illegible] ہاتھ [illegible] لیا اب سب نے دیکھا کہ ایک لفافہ سر بمہر حکیم صاحب
کے ہاتھ مین ہی لقمان نے [illegible] اُس لفافہ کو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا اُس پر بوسہ دیا
اُسکے بعد سمندر کو دیا کہ تم [illegible] بولو کہ یہ مہر ہی خداوند کی اور پہچان لو اور آنکھون سے لگاؤ
سمندر نے دونون ہاتھ بڑھا کر وہ لفافہ لیا اور اسی طور سے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا

مہر پر بوسہ دیا اُدھر سب اہل دربار نے لقمان سے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم سب بھی مہر خداوندی کو آنکھوں سے لگائیں اور مہر پر بوسہ دیں لقمان ثانی نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہے بس سمندر سے کہا کہ جب آپ بوسہ وغیرہ دینے سے فراغت کر لیجیے گا تو اور لوگوں کو دیدیجیے گا تاکہ وہ بھی مہر خداوندی کی زیارت کر لیں بس اب تو بعد سمندر کے ہر ایک کے ہاتھ میں جانے لگا وہ اُسی طور سے چومنے لگا اور آنکھوں سے لگانے لگا نوبت بایں جا رسید کہ سب اہل جلسہ نے یکے بعد دیگرے اُس لفافہ کو چوما اور آنکھوں سے لگایا یہاں تک کہ پھر وہ سمندر کے ہاتھ میں آیا سمندر نے پھر اُسکی مہر کو بوسہ دے کر لقمان کو دیا لقمان نے لیکر اُس لفافہ کو چوما اور بہت احتیاط سے چاک کیا اُسکے اندر سے ایک کاغذ نکلا اُسکو لقمان نے کھولا بوسہ دیا کیونکہ اُسپر بھی مہر خداوندی موجود تھی بعد بوسہ دینے کے لقمان نے پہلے آہستہ آہستہ پڑھا جب سب پڑھ چکا تو کہا کہ سب حاضرین جلسہ میری طرف متوجہ ہوں اور سماعت کریں کہ جو کچھ حکم خداوند نے بابت ایلوان کے تحریر کیا ہے اور سمندر سے کہا کہ تم بھی سمندر نے کہا کہ میں تو مشتاق ہوں پھر ایلوان سے کہا کہ اے ایلوان تم بھی سنو جو تمھاری نسبت خداوند نے تحریر کیا ہے ایلوان نے کہا کہ وہ کیا دی ہے کیا تحریر کریگا وہ نار دوزخ سے جل رہا ہوگا ہائے ہائے کہ رہا ہوگا یہ کہکر خاموش ہوئی اُدھر لقمان نے پڑھنا شروع کیا پہلے تو کچھ اُس میں تعریف سب خداوندوں کی تحریر تھی اور اپنی شان و شوکت تحریر کی تھی اور لکھا تھا کہ اے میرے خاص بندے لقمان ثانی حکیم حاذق تجکو معلوم ہو کہ تیرا رقعہ بدست فرشتہ مقرب و ملائکہ قدرت ہمارے پاس آیا ہم نے اُسکو پڑھا تجکو مبارک ہو کہ تجھ سے اور سمندر سے ملاقات ہوئی کیونکہ تجکو سمندر کی ملاقات کا بہت شوق تھا ہم یہاں سے سب حال دیکھ رہے ہیں سمندر نے تیری بہت خاطر کی اور بہت اچھی طرح پیش آیا گو اُسکی ذات سے یہ امید نہ تھی کیونکہ اُسنے ہماری بندگی ترک کی اور میرے ایک ادنی نائب کی پرستش اختیار کی اور بندگی اور ہماری طرف سے بالکل دل کو اٹھا لیا ہم نے اُسکی اُسکو یہ سزا دی کہ اُسکے اوپر اپنے بندگان معتوب کو کہ جو خدا ئے نادیدہ کی بندگی کرتے ہیں اور ہم سے پھرے ہوئے ہیں مقرر کیا کہ وہ اُسکو سزا دے مگر آج ہم اُس سے کسی قدر خوش ہوئے کہ وہ تمھارے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا گو آج اُس سے بہت بڑی حرکت سرزد ہوئی جو کہ بہت خراب ہے کہ اُسنے ہمارے اس دوست کو ذلیل کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جس کو ہم اپنی روح سے زیادہ تر عزیز رکھتے ہیں ہم سب اُسکا ظلم و ستم دیکھ رہے تھے اور دیکھ رہے ہیں مگر تمھارے رقعہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے خطا ہے اور تم نے اُسکی سفارش بھی تحریر کی اور ایلوان کی حالت بھی اے لقمان میں ایلوان کو بہت عزیز رکھتا ہوں اگر وہ قتل ہو جاتی تو میں اُستنے طبقہ زمین کو اُلٹ دیتا تمام عالم آب ہو جاتا ایک کو زندہ نہ رکھتا اور یہ جو لوگ اسوقت اس مقام پر موجود تھے اُن سب کو داخل دوزخ کرتا اور سخت عذاب میں مبتلا کرتا کیونکہ ایلوان تو اپنے ہوش میں نہیں ہے اور اس پر یہ ظلم اُسکے ہوش میں نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ اُسکو خواجہ نے ایک ایسی چیز کھلا دی ہے کہ جب تک اُسکا اثر اُسکے جسم میں رہے گا

وہ ایسے ہی کلام کیے جائے گی اُسکو اس جرم پر سمندر نے اسیر کیا اپنے دربار مین ذلیل کیا اور قتل کرنے کو اس مقام پر لایا اور اہل شہر کو جمع کیا اسنے تو اُس پر اس طور سے ظلم و ستم کرنا شروع کیا کہ جیسے کوئی خونی پر کرتا ہی لقمان خیال کرو کہ اگر وہ اپنے ہوش مین ہوتی تو اس طور سے وہ اپنے کو گرفتار کرا دیتی یہ جو اُسنے کہا کہ سب یہ حال معلوم تھا کہ سمندر میرے ساتھ اس طور سے پیش آئیگا اُس پر مین چلی آئی یہ اُسنے سچ کہا بس اسی امر سے اُسکا دیوانہ ہونا ثابت ہی تم اسوقت ان سب کی تقدیرون سے بہونچ گئے اور سمندر نے تمھارے کہنے پر عمل کیا اور تم نے عقلمندی کی کہ تم نے مجھکو اس حال سے خبر دی اگر تم خبر نہ دیتے اور تم خاموش ہو رہتے تو مین تم سے بھی ناخوش ہوتا اور ان سب کے ساتھ تمکو بھی مبتلاے عذاب شدید کرتا مگر تم نے دانائی کی اپنی جان بچائی اور ان سب کی کیونکہ مین فرشتگان عذاب کو حکم دیچکا تھا کہ جب الوان کو قاتل قتل کرے تم فوراً بازمین پر طبقۂ زمین کو اُلٹ دینا وہ چل چکے تھے کہ تمھارا رقعہ پہونچا بس مین نے اُنکو منع کیا اب تم کو لکھا جاتا ہی کہ تم یہ کام کرو کہ الوان کو میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اپنے دوست سے ملون اور اُسکو میوے بہشت و آب کوثر کھلا پلا کر اُسکے جسم سے اُس اثر کو دور کرون تاکہ وہ اپنے ہوش مین آئے بس اگر اُسکی مرضی ہوگی تو پھر دنیا پر روانہ کر دونگا اور اگر یہ خواہش ہوگی کہ مین بہشت مین رہون تو یہان رہنے دونگا اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ یاد رکھو کہ اپنا عذاب نازل کرونگا تم یہ امر سمندر سے کہو اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ تم اس مقام پر سے چلے آؤ اور سمندر سے کہو کہ وہ قتل کرے اور ظلم و ستم کا مزا اُٹھائے کہ دوستان خداوند پر ظلم و ستم کرنے کا یہ مزا ہی یہ صرف تمھارا سبب ہی کہ مین نے اسقدر تحریر کیا بس اگر سمندر تمھارے کہنے پر عمل کریگا تو مین اُس سے ضرور خوش ہونگا اور اُسکا قصور سابق معاف کر دونگا اور جو کچھ اُسکی خواہش ہوگی وہ پوری کر دونگا گو وہ مجھ سے پھرا ہوا ہی مگر میرا بندہ ہی بس یہی امر اُسکے حق مین بہتر ہی آیندہ اُسکو اختیار ہی اے لقمان تم کو میری محبت اور الفت کا حال معلوم ہی جو کہ مجھکو الوان کے ساتھ ہی میرے ایسے دوست کو سمندر قتل کرے اور ذلیل اور مین سمندر سے خوش ہون یہ ممکن نہین ہی اے لقمان یاد رکھنا کہ اگر الوان قتل ہوگی پھر اس دنیا کا قائم رہنا محال ہی یہ اسی کے دم تک ہی زیادہ کیا لکھون بس یہی کافی ہی ارے غضب کیا کہ وہ تو اپنے ہوش مین نہین ہی اُس پر یہ ستم کیا اُسنے یہ اختیار کیا تھا کہ ترک سلطنت کرکے گوشہ مین بیٹھے اُسکو زبردستی طلب کیا خیال کرو کہ کوئی بھی ایسا کریگا کہ اپنی راحت کو ترک کرے اور دوسرون کو اپنے اوپر حاکم کرے یہ سواے اُسکے جو کہ نادان ہوگا یا کسی سبب سے دیوانہ ہوگیا ہوگا یہ اُسی چیز کا اثر ہی کہ جو خواجہ نے الوان کو کھلائی ہی تم کو یاد ہوگا کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ آج کل الوان دیوانی ہوگئی ہی خیال کرو کہ جو کچھ اُسنے کہا ہم سب کو کیا تم نے برا نہ مانا سمندر کون ہی جو برا مانتا ہی سزا دین تو دین ہم دین سمندر کون سزا دینے والا ہی الوان نے خطا کی ہی تو ہم سب کی کی ہی سمندر کون ہی کیا ہم سزا نہ دے سکتے تھے جو وہ اس امر پر آمادہ ہوا وہ کون تھا اور کیا اُسکو مطلب تھا کہ اُسنے یہ حرکت کی بس اسی مین خیریت ہی ہم اُس سے بہت خوش ہین اُسنے خوب کیا جو ہم کو برا بھلا کہا ہم کو اختیار ہی چاہے سزا دین چاہے نہ دین بس تم سمندر سے لیکر اُسکو ہمارے پاس اسی وقت روانہ کردو تھوڑی تحریر کو بہت جانو ہم اسکا علاج کرین گے ہم کو اُسکا اختیار ہی وہ ہماری ضرور دوستدار ہی زیادہ والسلام یہ جو عبارت لقمان ثانی نے پڑھی اور سب نے سُنا کل اہل جلسہ لرز گئے اور کانپ گئے خصوصاً سمندر کا تو یہ حال ہی کہ بہ سبب خوف کے کانپنے لگا اور لرزنے لگا یہ عالم تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب لرزہ چڑھی ہوئی ہی یہ رقعہ پڑھکر لقمان نے سمندر سے کہا کہ تم نے یہ سُنا رقعہ خداوند نے بہت غصہ مین تحریر کیا ہی اُنکو سب حال معلوم ہی وہ تمام دنیا کا حال جانتے ہین بڑا غضب ہوا کہ خداوند کو غصہ آگیا مین اُنکے غصہ سے بہت خوف کرتا ہون بس تم سُن چکے اب تو تم کو میرے قول کا باور ہوا ہوگا اور تم نے

یقین کیا ہوگا کہ مین سچ کہتا ہون مین نے اسوقت تمھارے ساتھ بہت بڑی دوستی کی ورنہ خرابی ہوتی بس
اگر تم خداوند کے تحریر پر عمل کروگے تو مجکو امید ہی کہ خداوند تم سے خوش ہونگے اور تمھارے اوپر سے اس بلا کو دفع
فرمائینگے اب بتاؤ تمھاری کیا راے ہی آیا مین ایوان کو پاس خداوند کے روانہ کرون یا دسمندر نے کانپکر کہا
کہ آپ کو اختیار ہی مین آپ کو منع نہین کر سکتا ہون جب کہ خداوند نے طلب فرمایا ہی تو مین کیونکر آپ کو منع
کرکے اپنے اوپر آفت نازل کراؤن خداوند کو ناخوش کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ ایوان موجود ہی مین اسوقت
کی تحریر سے خداوند کی ڈر گیا اب کل سے مین اُنکی ایسی عبادت کرونگا کہ کسی نے زمانہ سابق مین بھی نہ کی ہوگی
نہ اب کوئی کرتا ہوگا نہ زمانہ آیندہ مین کرے گا مین خداوند کو خوش کرونگا لقمان نے جواب دیا کہ تم پریشان نہ ہو
مین خداوند سے تمھاری سفارش کردونگا مگر تم اپنے کل حال کی عرضی اسوقت تحریر کراؤ دیر نہ لگاؤ سمندر
نے کہا کہ آپ ایوان کے قصہ سے فرصت کر لیجیے اُسکے بعد مین تم کو عرضی تحریر کرادونگا بس لقمان نے کہا کہ
سمندر مین تم پر جبر نہین کرتا ہون کہ تم ایوان کو میرے سپرد کرو بلکہ اگر تمھاری خوشی ہو اور تم کو میرے
کہنے اور اس تحریر کا یقین ہو تو میرے حوالہ کرو ورنہ تم کو اختیار ہی کیونکہ تم لوگ اہل دنیا سے ہو اور
مین اہل دنیا سے بہت خوف کرتا ہون کہ وہ بڑے مکار ہوتے ہین ایک کام خود کرتے ہین اور پھر
کہتے ہین کہ ہم کو فلان شخص نے دھوکا دیا یہ امر تمھاری خوشی پر ہی اپنے نیک و بد کا خیال کرلو اور انجام سوچ
لو سمندر نے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ جو کچھ امر فرماتے ہین میری اچھائی اور بہتری کے لیے نہ کچھ
میری برائی کے لیے بھلا آپ لوگ کیون مجکو دھوکا دینے لگے اب ایوان کا آپ کو اختیار ہی بھلا مین کیونکر
ایوان کو قتل کر سکتا ہون اول تو وہ خداوند کی بہت بڑی دوست ہی اور خداوند اُس سے محبت رکھتے
ہین دوسرے خداوند نے دوست کیا ہی اور تحریر کیا ہی اگر میرے کہنے کے خلاف ہوگا تو مین اپنا عذاب
نازل کرونگا ایسی حالت مین میری مجال ہی کہ مین کسی قسم کی سرتابی کر سکون ایک قدم بھی تو جادۂ اطاعت سے
باہر قدم رکھ نہین سکتا ہون غضب ہی کہ خداوند کی عدول حکمی کرون جس کا بندہ ہون اُسکے حکم کو نہ مانون تو
پھر ایسی عدول حکمی کرکے جاکر رہون کہان آپ ایوان کو بہت جلد خدمت خداوند مین روانہ فرمایئے
نہین ایسا نہ ہو کہ تاخیر ہو خداوند ناخوش ہون لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے جواب دیا
کہ جی ہان پھر لقمان نے کہا کہ تم خوشی سے کہتے ہو سمندر نے کہا کہ جی ہان اسی طور سے لقمان نے
سمندر سے تین مرتبہ کہلوایا اُسکے بعد کہا کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ سمندر نے اپنی خوشی سے ایوان
کو میرے سپرد کیا اس شرط پر کہ مین حسب الطلب خداوند کے ایوان کو اُنکی خدمت مین روانہ کرون
سب نے کہا کہ ہم لوگ گواہ ہین کہ بادشاہ نے اپنی خوشی سے آپ کے سپرد کیا جب یہ سب کہہ چکے
اُسوقت لقمان نے ایوان کی طرف منھ کرکے کہا کہ اے ایوان تو نے مضمون رقعہ سُنا کہ جو خداوند کے
پاس سے آیا تھا تجکو خداوند نے طلب کیا ہی اب تجکو خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جب جائین کہ
تو جاکر خداوند سامری سے بھی ایسی تقریر کرنا جیسے ہم سے کی ہی مگر کیا خوش قسمت ہی کہ خداوند نے
تجکو طلب کیا خوب قتل ہونے سے بچی اب کیون وہان سے دنیا پر آنے لگین باغ خلد مین رہوگی بہشت
کے میوے کھاؤگی آب کوثر پیوگی چین سے رہوگی خدمت خداوند مین عیر ہم سے تم سے آٹھوین دن
ملاقات ہوا کریگی خیر یہی ذریعہ ملاقات کا نکلا تمھارے سبب سے ہمارے بہت سے کام نکلا کرینگے
ہم تو بہت خوش ہوئے کیا اچھا وقت تھا کہ مین اسوقت ادھر آیا ایک دوست خداوند کی میرے
سبب سے جان بچی اور بہت سے بندگان خدا کی ورنہ اسقدر بندگان خداوند کی مفت جانین جاتین

اور سمندر مفت مین مبتلاے عذاب ہوتا مین بہت خوش ہوا کہ ایک کام میرے سبب سے ہوا کہ جس سے خداوند
خوش ہوئے ایوان ہم کو بھول نہ جانا ہماری ضرور سفارش خداوندی کی خدمت مین کرتی رہنا یہ احسان ہمارا یاد
رکھنا لقمان تو یہ تقریر کر رہا تھا مگر ایوان یہ خیال کر رہی تھی اپنے دل مین کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ بچہ شیطان مجکو
لے جائے گا یہ کیا امر ہی ضرور یہ بھی کوئی شعبدہ سحر کا ہی افسوس جان بچی مگر خرابی ہوئی یہ سب سحر کی باتین ہین کوئی
نہ کوئی بچہ شیطان ہی جس طرح سامری و جمشید تھے اسی طور سے یہ بھی ہی دیکھیے خدا کیا کرتا ہی ایوان یہ خیال
کر رہی تھی کہ لقمان نے وہ تقریر کی اسنے اسکا یہ جواب دیا کہ او لقمان یہ تو کسی احمق کو دھوکا دے مین تیرے
اس دھوکے مین آنے والی نہین ضرور تو بچہ شیطان ہی وہ کیدی کیا مجکو طلب کریگا خود پہلے اپنی تو خبر لے
آگ مین جل رہا ہوگا وہ اپنے پاس سمندر وغیرہ کو طلب کرے جو اسکی بندگی کرتے ہین یہ سب کارخانہ سحر کا ہی
ایسے دھوکے مین نہ آونگی بس تمھارے بس مین ہون جو چاہو وہ میرے ساتھ کرو لقمان نے کہا کہ سچ خداوند
نے تحریر فرمایا ہی کہ ایوان دیوانی ہی بخوبی ثابت ہی یہ کہکر کہا کہ تیرا جو جی چاہے وہ کہہ اور خیال کر ہم کو تیرے
قول و فعل سے کچھ مطلب نہین ہی ہم کو اپنے کام سے کام ہی یہ کہکر سمندر سے کہا کہ حکم فرمایئے کہ ایوان کے جسم
سے قید دور کی جائے اور جس ساحر کا سحر ہو وہ اپنا سحر بھی اُتار لے اگر اس حالت مین خدمت خداوندی مین
روانہ کرونگا تو خداوند ناخوش ہونگے کہ ہماری محبوب کو اس حالت سے ہمارے پاس روانہ کیا سمندر نے
کہا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جب قید سے رہا ہو جائے اور فساد کرے تو بڑی مشکل ہو لقمان ثانی نے جواب دیا
کہ تم خوف نہ کرو میری موجودگی مین فساد نہین کر سکتی ہی جب یہ لقمان نے کہا سمندر نے جواب دیا
کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف نہین کر سکتا ہون بس جو آپ کی مرضی یہ کہکر حکم دیا کہ جس جس ساحر
کا سحر ایوان پر ہو وہ اُتار لے اور جلاد کو بلاؤ کہ وہ آکر قید دور کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حکم دینا
تھا کہ جس جس ساحر کا سحر تھا اُسنے اُتار لیا فوراً جلاد آیا اُسنے جسم ایوان پر سے قید کو دور کیا بس ادھر
جسم ایوان پر سے قید دور ہوئی لقمان نے اشارہ کیا کہ اسکو میرے تخت کے قریب لاؤ چند ساحر
اُسکو پکڑکر قریب تخت لائے اُسنے کچھ نہ کہا خاموش چلی آئی صرف اس خیال سے کہ چل کر دیکھو تو لوکہ کیا
واقعہ ہی جب ایوان قریب تخت لقمان پہونچی لقمان نے کہا کہ ای فرشتگان مقرب بارگاہ واہی
ملائکہ قدرت یہ ایوان موجود ہی اسکو لے جاؤ خدمت خداوندی مین یہ کلام لقمان نے بالائے آسمان
دیکھ کر کیا سب اُس طرف متوجہ ہوئے یہان یکایک سب نے دیکھا کہ ایک جال سا ایوان پر پڑا اور
ایوان غائب ہو گئی یہ واقعہ دیکھکر سب حیران ہوئے لقمان ثانی نے کہا کہ سب سجدہ کرو کہ یہ بہت
بڑی قدرت نمائی ہوئی اور تم سب اس بلا سے بچے ایک سجدۂ شکر ادا کرو اور مین بھی سجدہ کرتا ہون یہ جو
لقمان نے کہا سب حاضرین جلسہ مع سمندر کے سجدے مین جھکے اس اثنا مین ایوان بالکل غائب
ہو گئی اب جو سب نے سجدہ سے سر اُٹھایا ایوان کا نشان تک نہ پایا پہلے ہی ایوان غائب ہو
چکی تھی خدمت خداوندی مین لقمان ثانی روانہ کرچکے تھے جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت لقمان
نے سمندر سے کہا کہ خوش ہو کہ تم میرے سبب سے اس بے گناہ کے خون سے بچے اب تم اپنے
مقام پر جاؤ مین اپنے کام کو جاتا ہون اب کی ہفتہ کو جو خدمت خداوندی مین جاؤنگا تمھاری سفارش
کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا عرض کرکے یہ بلا تمھارے سر سے دفع کراؤنگا یقین ہی کہ خداوند بھی تم سے
خوش ہو گئے ہونگے کیونکہ اُنکے کہنے اور انکی تحریر پر عمل کیا سمندر نے جواب دیا کہ ای حکمت مآب
یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین آپ کو اس طور سے جانے دون جب تک دعوت نہ کر لون میری خوشی

خوشی

یہ ہی کہ جو مجھکو میسر ہی اُسکو اُنش فرمایئے تاکہ برکت ہو اور میری ترقی کا سبب ہو آپ نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا کہ جو کوئی کسی کے ساتھ نہ کرے گا مجھکو بڑی آفت سے بچایا بہت بڑی بلا سے نجات دی مین آپ کا شکریہ کہان تک ادا کرون بموجب شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے ✦ نباید شکر تو ہرگز بپایانے ✦ پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسے اپنے مہربان اور شفیق کو جو کہ زیادہ مادر و پدر سے ہی جانے دون اور اُسکی کچھ خدمت نہ کرون آپ کی خدمت کرنا میرا فخر اور برکت کا سبب ہی لقمان نے جواب دیا کہ اے سمندر مین تمھارا کہنا ضرور ضرور قبول کرتا اور بسر و چشم تمھارے ہمراہ شہر مین چلتا اور جو تم مجھکو کھلاتے اُسکو نعمت عظمیٰ خیال کرتا مگر دو سبب سے مجبور ہون وہ یہ ہین کہ اول مین نے ترک دنیا کیا ہی کوئی چیز از قسم غلہ و دیگر اشیا مثل میوہ وغیرہ کے نہین کھاتا ہون اسکا سبب یہ ہی اگر تمکو کہ زندہ کیونکر رہتے ہو تو اُسکا جواب یہ ہی کہ جب مین پہلے دن خدمت خداوندی مین گیا تھا خضر نے مجھکو میوہ بہشتی و خرما کیا تھا مین نے کھایا تھا اور آب کوثر پیا تھا اُس دن سے نہ مجھکو خواہش طعام ہی نہ آب ہی و شکم میرا شکم پُر رہتا ہی اور سیراب رہتا ہون پس ایسی حالت مین مین کیا کہون کہ دعوت قبول کرون جب کہ مین نہ کھاتا ہون نہ پیتا ہون بیکار زحمت دون اور دوسرے کا نقصان کرون دوسرے سبب یہ ہی کہ مین اسوقت ایک ضرورت شدید سے نکلا تھا اور بہت پریشان تھا ایک چیز کی تلاش مین تھا اُسی چیز کو تلاش کرتا ہوا ادھر بھی نکل آیا تھا میرے علم نے مجھکو خبر دی تھی کہ وہ چیز دشت فرحت افزا مین ہی مین دشت فرحت افزا کو اُسکی تلاش مین جاتا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی تمھارے کہنے اور سننے سے مین تمھارے ساتھ چلا آیا بڑا ہرج ہوا اور نقصان کیونکہ بہت سے لوگ میرے انتظار مین پریشان ہونگے کیونکہ مین اُنسے یہ کہکر چلا تھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی وہ چیز تمھارے لیے لاتا ہون جسکی تم کو خواہش ہی مجھے پتہ مل گیا ہی کیونکہ وہ لوگ ایک مدت سے مجھکو پریشان کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ سواے آپ کے کوئی اُسکو نہین لا سکتا ہی مین خداوند سے بھی اجازت لے چکا ہون اُسکی بابت کہ مین جو چیز کہ فلان قوم طلب کرتی ہی اُسکو دون خداوند نے حکم فرمایا ہی کہ ضرور دو بس مین اُنکو ٹھہرا کر ادھر آیا ہون بڑا عرصہ ہوا اگر اور عرصہ ہوگا اور مین تمھارے ساتھ دعوت مین جاؤنگا بموجب تمھارے کہنے کے قیام کرونگا تو وہ لوگ پریشان ہونگے اور مجھکو کاذب و وعدہ خلاف تصور کرینگے اور پھر میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے آج تک مین نے کسی سے وعدہ خلافی نہین کی ہی کیونکر اسکا امر کرون بس اگر عرصہ ہوگا وہ پریشان ہوکر چلے جائینگے اور میری محنت و مشقت رائیگان ہوگی مین اُنکے نزدیک لغو ٹھہرونگا پھر کوئی میرے قول کا اعتبار نہ کرے گا بلکہ میری اس حرکت سے خداوند بھی ناراض ہونگے کہ تم نے صرف سمندر کے کہنے سے اسقدر آدمیون کو پریشان کیا اے سمندر اگر ایک دو ہوتے تو کوئی قباحت نہ تھی وہ تو سیکڑون اور ہزارون ہین پھر سب کا جمع ہونا ایک امر دقت طلب ہی دوسرا امر یہ ہی کہ جس چیز کی خواہش اُنھون نے کی ہی اور مدت سے خواہش کرتے چلے آتے ہین اتفاق سے وہ ملی ہی اور خرابی یہ ہی کہ اُسکا اثر ابھی تک ہی پھر وہ اپنا اثر نہ کرے گی اگر آج کا دن گذر گیا تو پھر برس دن تک ایسا موقع نہ ملے گا ہان اگر برس دن تک پھر سب زندہ رہین اور یہی تاریخ اور ساعت آئے تو پھر یہی اثر پیدا ہو جو کہ آج اُس چیز مین اثر ہی بس سبب کہ اُن بیچارون نے برس دن تک اس امید مین بسر کی اور ہر روز میرے پاس براے یاد دہی آیا کیے زحمت اُٹھائی اُنکی تقدیر سے یہ دن آیا اور مین زحمت کرکے چلا یہان تک پہونچا بس اگر مین نہ لے جاؤنگا تو با

جاؤنگا اور وہ لوگ پریشان ہوکر اپنے اپنے مکان کو چلے جائینگے تو کیا فائدہ ہوگا وہ محروم رہ جائینگے
اور میری مشقت رایگان ہوگی بس مین قیام نہین کر سکتا ہون آپ مین ضرور اپنے کام کو جاؤنگا یہ جو
لقمان ثانی نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر جو آپ نے فرمایا کہ مین نے ترک لذات کیا ہی اور بسبب
نوش فرمانے میوۂ بہشتی و آب کوثر کے مجھکو کسی امر کی خواہش نہین ہی بجا ارشاد ہوا میری خواہش
یہ ہی کہ آپ کی شراکت دعوت مین موجب برکت و سبب ثواب و باعث فخر ہی بس مین کسی طور سے
نہ گوارا کرونگا کہ آپ تشریف لے جائین ہان ایک سبب سے اور اس شرط سے کہ آپ مجھکو اس ضرورت
سے آگاہ فرمائیے کہ جس ضرورت کے لیے آپ تشریف لیے جاتے ہین اور جس کی خواہش مین ہزارون
آدمی آپ کے در دولت پر موجود ہین جنکے پریشانی کا آپ کو اسقدر خیال ہی اُسوقت جانے دونگا
مین بھی تو سنون شاید مین بھی اُس سے کچھ فائدہ پاؤن لقمان ثانی نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم تو میرے
اتالیق ہوگئے کہ مین تم کو اپنے ہر کام سے آگاہ کرون ای سمندر تم اس امر مین کوشش نہ کرو مجھکو جانے
دو بیکار اس زحمت مین نہ پڑو تم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چیز جس کی تلاش مین مین جاتا ہون وہ تمھارے
کام کی نہین ہی انھین لوگون کے کام کی ہی کہ جنکے لیے مین لینے جاتا ہون تم سے بیان کرنا بیکار ہی لے اب
زیادہ اصرار نہ کرو مین اب نہ مانونگا بیکار تم کو صدمہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ جب تک آپ بیان نہ
کرینگے مین جانے نہ دونگا مین نے خیر اس امر سے ہاتھ اُٹھایا کہ آپ میری دعوت کو قبول کرین یا
صرف مجھکو اس ضرورت سے آگاہ کردین پھر جب کبھی ملاقات ہوگی مین دعوت کرلونگا اگر آپ اس امر
کو نہ قبول کرینگے اور تشریف لے جائینگے مین اپنی جان دیدونگا میرا خون آپ کی گردن پر ہوگا
اول تو جہان تک ممکن ہوگا اسی امر کی کوشش نہ کرونگا جب بس نہ چلیگا تو جان دونگا لقمان نے
جواب دیا کہ واہ کیا خوب تم کو مثل مستورات کے نخرے بہت آتے ہین یہ امر اُس سے کرو جو کہ تمھارا
عاشق ہو یا معشوق مین کیونکر اس امر کو قبول کرون سمندر نے جواب دیا کہ جو کچھ ہوا تو مین آپ کو
نہ جانے دونگا کیونکہ آپ کا دامن میرے ہاتھ مین ہی دوسرے یہ امر بھی تو ہی کہ ابھی مین نے عرضی بھی
نہین تحریر کرائی ہی جب تک عرضی تحریر ہوا اُسوقت تک آپ مجھکو اس امر سے آگاہ فرمائیے سمندر
نے اسقدر عجز و انکسار کیا کہ لقمان ناچار ہوگیا اور عاجز ہوکر کہنے لگا کہ ای سمندر اچھا تو عرضی لکھوا
مین تجھ سے اُس امر کو بیان کرتا ہون مگر اُس کا اقرار کرلے کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا سمندر نے کہا
کہ قسم ہی مجھکو آپ کے سر کی و خداوندون کی کہ مین پھر آپ کو نہ روکونگا لقمان نے کہا کہ اچھا تم عرضی
کے تحریر ہونے کا حکم دو بس سمندر نے میر منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے خدمت ملک
خداوند سامری و جمشید مین تحریر کرو ہماری کل حالت لکھنا اور تحریر کرنا کہ میری خطا کو معاف
فرمائیے اور اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمائیے مجھکو اہل اسلام پر فتح مرحمت فرمائیے مین آپکی
خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون اور بہت سے کلمات عجز و انکسار تحریر کرنا جہان تک
ممکن ہون اُسنے عرض کیا بہت خوب اور مجرا کرکے اپنے مقام پر آیا عرضی تحریر کرنے لگا ادھر
سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھرون کو جائین ابوان کو خداوند
سامری و جمشید نے زندہ طلب کرلیا اب نہ قتل ہوگی اور سب اسباب سیاست واپس جائے
اور کل لشکر اور جو ساحر بالا سے ہوا بند و بست کیے ہوئے ہین وہ بھی واپس جائین اب کوئی ضرورت
نہین جلاد واپس جائین یہ جو حکم سمندر نے دیا اُسوقت منادی نے ندا کی سب متفرق ہونے لگے

ایک ہلڑ پڑ گیا کہ یہ کیا امر ہوا کہ یا تو قتل کا بندوبست تھا یا قتل موقوف ہوگیا اور حکم دیا گیا کہ الیوان قتل نہ ہوگی ہم نے اُسکو خداوندگی خدمت مین روانہ کر دیا معلوم ہوتا ہی کہ الیوان نے بادشاہ کی اطاعت کی خیر چلو معلوم ہوجائے گا یہ امر پوشیدہ نرہے گا ضرور تمام شہر مین مشہور ہوگا سب نے اپنے اپنے مکان کا راستہ لیا باہم کلام کرتے ہوئے چلے جو جو سپاہ آئی تھی سب طرف چھاونی کے واپس چلی جلاد اسباب سیاست لے کر طرف شہر کے واپس گئے وہ ساحر بھی جو کہ بالاے ہوا بندوبست کیے ہوئے تھے واپس آئے اور اپنے اپنے مقام کی طرف چلے یہان تو اب سب واپس جانے لگے کچھ لشکر جو کہ سواری کے ہمراہ آیا تھا وہ اُس مقام پر ٹھہرا رہا باقی سب واپس گیا ہر ایک بادشاہ کا بھی لشکر طرف اپنے فرودگاہ کے چلا یہان تو یہ بندوبست ہورہا ہی اُدھر وہ لوگ جو کہ گھس پل کر اور پوشیدہ ہوکر قریب اُس مقام کے آگئے تھے کہ جہان سمندر و دیگر اہل دربار بیٹھے ہوئے تھے اس واقعہ کے دریافت کرنے کو آکر پوشیدہ کھڑے ہوئے تھے اور سب حالت اور سب تقریر سُن رہے تھے وہ لوگ اُسی طور سے کھڑے رہے اس خیال سے کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہی مگر اور سب اہل مجمع اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے تھوڑے عرصہ مین سب مجمع متفرق ہوگیا تھوڑے سے آدمی اُس مقام پر رہ گئے اہل شہر سے اور کچھ لشکر اور وہ جو کہ ملازم سمندر و دیگر سردار و بادشاہ تھے اس پر بھی ہزارون آدمی تھے جب یہ حالت سمندر نے دیکھی اور یہ حکم دے چکا اُسوقت لقمان سے کہا کہ ہان بیان فرمایئے لقمان نے کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ ایک قصبہ ہی کہ اُسکا نام قصبہ مراد ہی وہان کے باشندے میرے پاس آئے سب جمع ہوکر اُنھون نے کہا کہ ہم نے آپ کی بہت تعریف سُنی ہی اور بہت کچھ آپ کے کمال کا چرچا ہی ہم آپ کی تعریف سُنکے آپ کی خدمت مین ایک عرض کرنے آئے ہین اور آپ سے التجا لائے ہین ہماری داد دیجیے اور ہمارے عرض کو قبول فرمایئے اُنھون نے پہلے بہت کچھ تعریف میری کی کہ جو باعث طول ہی اور اُس سے کچھ بھی نہین حصول ہی اصل مطلب اُنکا سُنو جب اُنھون نے اس طور سے کہا تو مین نے جواب دیا کہ اپنا مطلب بیان کرو اُنھون نے ایک زبان ہوکر کہا کہ آپ حکیم حاذق ہین کوئی دوا ہم کو ایسی بتایئے کہ ہم مرین نہین تا قیامت زندہ رہین مگر ایک شرط کے ساتھ کہ جو حالت ہماری اسوقت ہی جو جوان ہی وہ جوان رہے جو پیر ہی وہ پیر رہے جو بچہ ہی وہ جوان ہوکر اُسی حالت پر زندہ رہے یہ نہو کہ زندہ تو رہین مگر مثل مضغہ گوشت کے کچھ زمانہ کے بعد ہوجایئن کہ حس و حرکت جاتی رہے ہاتھ پاؤن بیکار ہوجایئن سواے پڑے رہنے کے دوسری حالت نہ ہو ہر ایک کا مُنھ تکا کرین دوسرے ہم کو کھلایئن پلایئن ایسی ہماری خواہش نہین ہی ہم ایسی ترقی عمر کے خواستگار نہین ہین بلکہ ایسی ترقی عمر کے خواستگار ہین کہ ہمیشہ اپنے پاؤن سے پھرین اور اپنے ہاتھون سے کام کرین نہ ہماری قوت کم ہو نہ کسی عضو مین فرق نہ کوئی قوت قوت خامسہ سے یا حواس خمسہ سے کم ہو سب اپنی اصلی حالت پر رہے اسی طور سے چلین پھرین اپنے کاروبار کرین اسی طور سے ہمارے یہان اولاد پیدا ہو اگر ایسا نہ ہو تو ہم کو خواہش ترقی عمر نہین ہی کہ جیسے آب حیات مین ہوتی ہی کہ بعد ایک مدت کے انسان بیکار ہوجاتا ہی سواے پڑے رہنے کے کوئی حس و حرکت اُسمین باقی نہین رہتی ہی بس یہ خواہش ہماری نہین ہی بلکہ یہ خواہش ہی کہ ہم مثل اسی طور سے رہین اور اسی حالت پر جو کہ اسوقت موجود ہی ہم کو ترقی عمر و درازی حیات ایسی درکار ہے اور یہی ہماری خواہش ہی اور آپ کے امکان مین ہی اگر آپ

انکار فرمائینگے ہم لوگ کبھی نہ قبول کرینگے یہ خواہش ہماری آپ کو پوری کرنا پڑیگی جب اُن سب نے اپنی یہ تقریر ختم کی مین نے جواب دیا کہ تم نے ایسی خواہش کی ہی کہ جو میرے امکان سے باہر ہی اور ممکن نہین ہی نہ مین خدا ہون نہ نائب خدا ہون نہ کوئی ایسا حکیم حاذق ہون نہ میرے خیال مین کوئی ایسی دوا ہی کہ جو مثل تمھاری خواہش کے اپنا اثر کرے اور تمھاری خواہش پوری ہو تم لوگ جاؤ یہ جو مین نے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہین کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کے امکان مین ہی اور آپ ہماری اس خواہش کو ضرور پورا کر سکتے ہین ہم بدون اپنی مراد پائے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اگر آپ اقرار نہ فرمائیےگا تو سب ملکر اپنی جانین آپ کے در دولت پر دینگے اور ہم سب کا خون آپ کی گردن پر ہوگا ہم سب اہل قصبہ قریب پانچ ہزار کے ہین سب اپنے کو ہلاک کرینگے یہ کہکر وہ لوگ عجز و انکسار کرنے لگے اور رونے لگے جب مین نے دیکھا کہ عجب آفت مین جان پڑی ہی صرف اُنکے ٹالنے کے لیے کہ یہ اسوقت تو ٹلین مین نے اُنسے کہا کہ اچھا تم لوگ آج تو جاؤ ایک ہفتہ کے بعد آنا مین کتابون مین دیکھونگا اگر کوئی نسخہ یا مفرد دوا نکل آئیگی تمھاری خواہش کے موافق تو مین تم کو بتا دونگا اور کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا کہ قسم کھائیے کہ مین ضرور کتابین دیکھونگا اور تمھاری خواہش کے موافق کوشش کرونگا مین نے قسم کھائی اُنھون نے کہا کہ اگر آپ نے صرف اسوقت ہم سب کے ٹالنے کے لیے یہ امر کہا کہ ہم ٹل جائین تو یہ خیال فرمالیجیے کہ پھر اگلی مرتبہ جو آئینگے تو ضرور اپنی خواہش کے موافق پائینگے اگر نہ پائینگے تو سب اپنے کو ہلاک کر ڈالینگے اسوقت پھر ہم کوئی امر نہ سنینگے نہ کسی بات کو آپ کی مانینگے مین نے جواب دیا کہ اس شرط سے کہ اگر کتاب مین کوئی مفرد یا مرکب نکلیگی اور میرے امکان مین اُسکی کوشش ہوگی تو مین کبھی نہ تم سے پوشیدہ کرونگا تم پر ظاہر کر دونگا اگر تمھارے کیے سے ہو سکیگی تم سب اُسکا بندوبست کرنا اگر تمھارے امکان سے باہر ہوگی مین اُسکے عمل کرنے کی کوشش کرونگا اُنھون نے جواب دیا یہ امر ہم نے مانا بس وہ لوگ چلے آئے اے شمسمندر اُنکے جانے کے بعد مجکو فکر ہوئی کہ تم سے اقرار تو کر لیا کون ایسی دوا ہی یا نسخہ جو اُنکی خواہش کے موافق ہو ضرور کہ ان سب سے جھوٹا بولنا پڑیگا اسی فکر مین تھا کہ خیال آیا کوئی نہ کوئی چیز خدا نے ضرور ایسی پیدا کی ہوگی اور اُس مین ضرور یہ خاصیت دی ہوگی کتابین تو دیکھو بس کتب خانہ مین [illegible] دیکھنا شروع کین قدرت خداوندی سے ایک مقام پر یہ تحریر تھا کہ زمانہ بہار مین ایک درخت خود بخود پیدا ہوتا ہی [illegible] ہین اُسکے پھل اور برگ کی یہ خاصیت ہی کہ اگر انسان اُسکو کھالے تو وہ کبھی نہ مرے ہمیشہ زندہ رہے [illegible] حیات ہو اگر جوان کھالے تو جوان رہے پیر کھالے تو پیر رہے بچہ کھالے تو جوان ہو کر رہ جائے پھر کبھی پیر نہ ہو اور سب قوتین باقی رہین اے شمسمندر جیسی اُنھون نے خواہش کی تھی کہ اس قسم کی دوا ہو وہی سب خواص اُسمین تحریر تھے اور اُسکا نام تحریر تھا مگر یہ بھی تحریر تھا کہ [illegible] جب کہ نوروز کا دن ہوتا ہی اور آفتاب کو شرف ہوتا ہی اسدن وہ درخت زمین سے نکلتا ہی [illegible] سبز رہتا ہی اور شاداب بعد اُسکے خشک ہو جاتا ہی جب وہ خشک ہو گیا پھر [illegible] باقی نہین رہتا ہی وہ بیکار ہی بس لازم اُس شخص کو ہی جو اُسکے پھل یا برگ کھانا [illegible] سبز [illegible] زمانہ مین کھالے جب آفتاب برج حمل مین ہو [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہی اُس مین ہزارون پھل ہوتے ہین اُسکے برگ و ثمر کی یہ خاصیت ہی کہ اگر ایک ثمر یا [illegible] برگ سوسن پانی مین جوش کر کے ہزارون آدمیون کو پلا دیے جائین وہی خاصیت پیدا ہوگی جو ثمر یا برگ کھانے سے ہوگی اور پیچ اُس

کی اس کام کی ہے کہ اُسکو خشک کرکے اپنے پاس رکھ لے جسکی کوئی افعی زہرآلود یا کوئی چیز کاٹے یا [illegible]
یا کوئی زہر دیدے اور معلوم ہوجائے قدرے وہ بیخ خشک پانی مین گھس کر پلادے بالکل زہر اثر نہ کریگا
اگر جان بلب بھی ہوگا زندہ ہوجائے گا زندہ رہے گا پھر اُس پر کوئی زہر اثر نہ کریگا یہ جو مین نے تحریر
دیکھا بہت خوش ہوا اور ایسا خوش ہوا کہ پھولون نہ سماتا تھا جامہ جسم مین تنگ ہوگیا دل سے کہا کہ
بڑی عمدہ چیز ہاتھ آئی ہے اُن سب سے سرخرو ہوا خداوند نے ابرو رکھ لی بات خوب تھی اب جو وہ بعد ہفتہ
کے آئینگے اُنسے کہونگا کہ تم خیال رکھو زمانہ بہار کو آنے دو ہم تم کو ایک دوا دینگے جو کہ تمھاری خواہشون کو
پورا کردیگی اور جیسی تم چاہتے ہو ایسی ہوگی مگر میرے پاس ایک دن بعد ہفتہ بھر کے سب ہوجایا کرنا مجکو
یاد دلاتے رہنا یہ خیال کرکے مین نے کتاب کو بند کیا نشان لگا دیا پھر خیال کیا کہ اسکا ذکر خداوند سے کرنا
بہت ضرور ہے بس اُسدن سے خوش رہنے لگا یہان تک کہ خداوند کی خدمت مین گیا اُنسے عرض کیا کہ ایک
امر کی اجازت کا خواستگار ہون مجکو اجازت مرحمت ہو انھون نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے سب
حال بیان کیا اور اُس درخت کا بھی حال بیان کیا اُنھون نے جواب دیا کہ تم کو اجازت ہے کہ چاہے تم
تمام عالم کو بھلاؤ چاہے اُسی قصبہ کے لوگون کو تم کو اختیار دیا گیا ہے خداوند نے اُسکے بہت سے خواص
اپنی زبان سے فرمائے جب خداوند نے بھی اجازت دی مین اور بہت مسرور ہوا صرف مجکو اسی امر
کا خیال تھا کہ شاید خداوند اجازت ندین مگر وہ میرے حال پر بہت مہربان تھے اجازت دے دی
مین وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا یہان تک کہ وہ ہفتہ گذرا سب لوگ آکر جمع ہوئے
پہلے تو مین نے اُنکو بہت کچھ پند و نصیحت کی نشیب و فراز دکھایا مگر جب اُنکو آمادہ پایا مین نے اُن
سے کہا کہ تم لوگ بیٹھو اور پریشان نہ ہو زمانہ بہار کا آنے دو ہم تم کو تمھاری خواہش کے موافق
دوا طیار کردینگے کیونکہ ہم نے جو کتابین دیکھین اُس مین ایک نسخہ نکلا مگر اُس مین [illegible]
چند برگ ہین جو کہ زمانہ بہار مین پیدا ہوتے ہین جب تک وہ نہ ہونگے اُسوقت تک تمھاری
خواہش پوری نہ ہوگی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو وہ مثل آپ نے فرمائی کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود ہم لوگ تو اسی امید مین تمام ہوجائینگے نہ معلوم کب زمانہ بہار کا آئے اور وہ [illegible] اور
برگ پیدا ہون ہم اس امید پر کب تک بیٹھے رہین نہ معلوم کون مرجائے اور کون زندہ رہے [illegible] ہم آپکی
ان باتون کو نہ مانینگے آپ ہم کو بہلاتے ہین تب مین نے قسم کھا کر کہا کہ تم پریشان نہ ہو زمانہ بہار
کا قریب ہے چار مہینہ باقی ہین کچھ عرصہ نہین ہے مین تم سے فقرہ نہین کرتا ہون بھلا یون بدون اُسکے
ایسی دوا طیار نہین ہوسکتی ہے جب مین نے قسم کھائی تب اُنکو یقین آیا اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیونکر
معلوم ہوگا کہ زمانہ بہار کا آگیا مین نے کہا کہ تم لوگ آج کی تاریخ لکھ لو بس آج سے مہینہ بھر کے
بعد میرے پاس آیا کرو اور دریافت کرجایا کرو جب وہ زمانہ آئے گا مین تم سے کہدونگا اور تم کو طلب
کرلونگا جس طور سے کہون اُس طور سے استعمال کرنا اُن سب نے قبول کیا اور رخصت ہوکر چلے گئے
اُسدن سے اُنھون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مہینہ بھر کے بعد آتے تھے یہان خود اسکی خواہش تھی
رات دن شمار مین گذرتا تھا اسی امر کی فکر تھی کہ وہ زمانہ آئے اور وہ شجر پیدا ہو وہ لوگ بھی آکر بعد
مہینہ بھر کے یاد دلاتے تھے نوبت باین جا رسید کہ وہ چارون مہینہ گذرے زمانہ بہار کا آیا اب مین
نے حساب لگایا کہ حساب سے ثابت ہوا کہ فلان دن شرف آفتاب ہے جب یہ معلوم ہولیا تو مین
نے علم نجوم سے دریافت کیا کہ وہ درخت کس صحرا مین پیدا ہوگا چونکہ کتاب مین تحریر تھا کہ ہر صحرا

مین پیدا ہوتا ہی خصوصاً جہان ترائی بہت ہوتی ہی اور زمین جہان کی سرسبز ہوتی ہی اسی خیال سے کہ کسی صحرا کی خصوصیت نہین ہی ہر جگہ ہوتا ہی مگر یہ تحریر تھا کہ جس زمین کی تعریف لکھی ہی اُسکا درخت بہت عمدہ ہوتا ہی اور بہت تاثیر ہوتا ہی بس مین نے اسی خیال سے علم نجوم سے دریافت کیا کہ ایسا صحرا کون ہی بس ثابت ہوا کہ اس قسم کا صحرا طرف شمال کے ہی شہر سمندر یہ سے قریب ہی اُس صحرا کا نام دشت فرحت افزا ہی وہان یہ درخت پیدا ہوتا ہی بس جب یہ معلوم ہوا مین نے اُس دن سے چلنے کا بندوبست کیا اور دن شماری کرنے لگا یہانتک کہ وہ لوگ آئے مین نے اُنکو خبر دی کہ تم فلان دن آنا ہم تم کو دوا دینگے چنانچہ وہ دن آچکا تھا جب صبح ہوئی مجکو معلوم ہوا کہ آج شرف آفتاب ہی مین نے کتابین نکالین اور وہ تخت طیار کیا جو کہ خداوند نے دیا تھا سب اپنا بندوبست کرکے چلنے پر آمادہ ہوا کہ وہ سب لوگ آکر پہونچے مجھ سے عرض کیا کہ لائیے مین نے کہا کہ اب مین جاتا ہون اُن ثمر اور برگ کے لینے کو مین نے سب دوا تیار کر لی ہی صرف اُنکے لانے کی کسر ہی وہ ملالون تو دون تم لوگ شام تک ٹھہرو مین ابھی لاتا ہون اور دیتا ہون اُن سب نے قبول کیا اور مین اُنکو بٹھا کر روانہ ہوا بہت سے صحرا و جنگل دیکھے کہین پتہ نہ چلا جو جو جنگل و صحرا راہ مین پڑے اُنکو تلاش کرتا ہوا ادھر کو آیا چونکہ معلوم تھا کہ اسی طرف دشت فرحت افزا ہی اور ایک مین نے طریقہ بھی ایجاد کیا ہی کہ جس سے سبب اطراف کا حال معلوم ہوتا ہی کہ فلان طرف فلان ملک ہی اور فلان طرف فلان صحرا ہی اسی سے دریافت کرکے ادھر کو چلا دوسرے تخت خداوندی مین یہ خاصیت ہی کہ جدھر کو اس سے کہو اُسی طرف لے جاتا ہی بس اُسی شجر کی تلاش مین جاتا ہون تاکہ اُسکو حاصل کرلون اگر آج کا دن گذرے گا تو پھر سال بھر پر گیا اس سے مجکو جلدی ہی بس اب نہ روکو جانے دو کیونکہ زمانہ بہت قلیل رہا ہی اگر یہ وقت ہین گذر گیا تو وہ خشک ہوجائے گا میری محنت بیکار ہوگی اور اُن سب سے شرمندگی ہوگی اور یہ کتابین اسی لیے ہمراہ ہین کہ اس مین اُسکی شناخت کی حالت تحریر ہی اسی مین دیکھکر اُسکی شناخت کرونگا سمندر نے جو یہ تقریر لقمان ثانی کی سُنی کہا کہ آپ نے اُس کا نام نہ بیان کیا تاکہ ہم بھی نام سے واقف ہوتے لقمان ثانی نے کہا کہ اُسکو ثمرۃ الحیات و شجرۃ الحیات کہتے ہین بس سمندر نے کہا کہ بھلا اب مین کب آپ کو چھوڑتا ہون مجکو ہمراہ لے چلیے اور اُس شجر کے برگ و ثمر کھلائیے تاکہ مجکو بھی حیات ابدی اور زندگی حاصل ہو یہ تو خوب چیز آپ نے بیان فرمائی میری خود ایسی خواہش تھی بلکہ مین عرضی مین لکھوانے والا تھا کہ خداوند سے اس امر کی خواہش کرون کہ میری عمر مین ترقی عطا کرین بلکہ سب اہل دربار کی عمر مین ترقی عطا فرمائین اور سب کو تا زمانہ قیام دنیا قائم رکھین بس خداوند سے عرض کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہ مطلب میرا حاصل ہوگیا کہ آپ ایسے مہربان اور شفیق کے ہاتھ ایسی چیز لگی جو کہ نایاب اور نادر زمانہ ہی بس مجکو بھی اُس سے سرفراز فرمائیے تاکہ میری بھی ترقی عمر ہو اور میرے اہل دربار کی بھی بس خلاصہ یہ کہ سمندر نے اس طور سے کہا کہ لقمان ثانی کو انکار کرتے بن نہ پڑا کہا کہ اچھا جو تمھاری مرضی مین تمھاری خوشی کا خواستگار ہون اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا بس تم اُن لوگون کو ہمراہ لو جو کہ تمھارے بہت خیرخواہ ہین اور بہت بڑے نمک حلال ہین اور چلو طرف دشت فرحت افزا کے سمندر نے جواب دیا کہ حکیم صاحب وہ صحرا تو میرے قلمرو مین ہی بلکہ مین نے اسکا نام فرحت افزا رکھا ہی مین اُس مین سیر کو آیا کرتا تھا وہ تو یہان سے

قریب ہی کوئی ایک کوس کے فاصلہ پر ہوگا یہ کہکر کہا کہ اگر ایسا ہوا اور اُس ثمر اور برگ شجر نے یہ اثر کیا تو پھر کیونکر اہل اسلام ہم سب کو قتل کر سکتے ہین ہم اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرینگے یہانتک کہ تمام عالم مین میری حکومت ہو جائے گی سب سرکشان جہان مجھسے خوف کرینگے ہر ایک میری اطاعت کریگا جب یہ سب کو معلوم ہوگا کہ یہ اب زندہ رہین گے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی سمندر نے جو یہ کہا لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ای سمندر جلدی کرو دیر نہ لگاؤ مگر یہ حکم دے دو کہ جن لوگون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤن اُنکے سوا کوئی میرے ہمراہ نہ آئے اگر آئے گا تو سزا پائیگا بس سمندر نے اُسی وقت قریب ڈیڑھ سو سردارون کے اور اُن بادشاہون کو جو ہمراہ کمک آئے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین چنانچہ کوئی دو سو آدمیون کے قریب ہو گئے تھے انتخاب کیا باقی کو حکم دیا کہ تم اسی مقام پر رہو مین آتا ہون تم سبکو اپنے ہمراہ لیکر شہر کو چلونگا یہ حکم دیکر منادی سے کہا کہ ندا کر دے کہ جو کوئی سوا اُن سردارون کے جو کہ بادشاہ کے ہمراہ ہین اور بادشاہ اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی بادشاہ کے عقب مین جائے گا وہ سزائے سخت پائیگا یہ منادی ندا کر دے یہ پہلے کل اہل جلسہ نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی جاکر بادشاہ کے ہمراہ وہ ثمر کھائین گے جسکو ثمرۃ الحیات کہتے ہین مگر اس قصد سے سبکے عزم فسخ ہو گئے اور افسوس کرنے لگے وہ جو چند آدمی اہل شہر سے آکر پوشیدہ ہوکر سب تقریر سُن رہے تھے اور یہ بھی حال سُنا تھا اُنھون نے اور ایوان کی کیفیت دیکھی تھی اُنھون نے بھی قصد کیا تھا مگر جب یہ حکم سُنا مایوس ہوکر رہ گئے سمندر نے اِدھر لقمان ثانی سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہان سے آکر میری عرضی لے کر اپنے مقام پر تشریف لے جائیے گا اس عرصہ مین عرضی طیار ہو جائے گی لقمان نے کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر سے کہا کہ چلو بس مین جب اُس درخت کو پہچان لونگا تو پھر اُسکا ثمر توڑ لونگا بس تم لوگ فوراً اُسکو توڑ توڑ کر کھانے لگنا جو جس کے ہاتھ آئے خواہ ثمر خواہ برگ سب نے کہا کہ اچھا لقمان نے کہا کہ مجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین ہی نہ میرے کہنے کی نوبت آئے اسی سبب سے مین تم کو اسی مقام سے سب طریقہ بتائے دیتا ہون بس یہ کہکر لقمان اپنے تخت پر سے اُترے اور کہا کہ چلو سمندر نے کہا کہ کیا پیادہ پا چلیے گا لقمان ثانی نے جواب دیا کہ ہان اُسکو تلاش کرنا ہی اگر تخت پر سوار ہوکر چلونگا تو کیونکر معلوم ہوگا تم لوگ بھی میرے ہمراہ پیدل چلو سمندر نے منظور کیا لقمان ثانی نے ایک کتاب تخت پر سے اُٹھالی اُسکو کھول کر ہاتھ مین لیا اور تخت سے کہا کہ میرے بالائے سر چل بس وہ تخت خود بخود بلند ہوکر بالائے سر لقمان ثانی آیا آگے آگے لقمان ثانی کتاب کو ہاتھ مین لیے ہوئے چلے اُنکے عقب مین سمندر و عشاق اُنکے عقب مین اور سب بادشاہ و سردار چلے جب سمندر کو لقمان ثانی اپنے ہمراہ لیکر چلے اُسوقت لقمان نے تخت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ جب دشت فرحت افزا آجائے تو تو ٹھہر جانا تاکہ معلوم ہو کہ یہان سے حد دشت بہار افزا ہی سمندر نے کہا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیے مجکو معلوم ہی کہ جہان سے سرحد شروع ہوئی ہی کیونکہ مین یہان اکثر برائے سیر آیا کرتا ہون مین نے سرحد بندی کر دی ہی لقمان نے کہا کہ اچھا یہ لوگ تو ادھر چلے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب یہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع چند سردارون کے طرف دشت فرحت افزا کے تشریف لے گئے جو لوگ اِس حال سے واقف تھے کہ بادشاہ لقمان ثانی کے ہمراہ ثمرۃ الحیات نوش فرمانے جاتے ہین وہ مایوس ہوکر رہ گئے یہ حال سوائے اُن لوگون کے کہ جو سردار تھے

اور اُس مقام پر موجود تھے مگر کسی کو نہ معلوم تھا یا اُن چند شخصون کو معلوم تھا کہ جو پوشیدہ کھڑے ہوئے
سُن رہے تھے مگر کیا کرتے مجبور تھے حکم شاہی سے بس جب سمندر رچلا گیا وہ لوگ بھی اُس مقام
پر سے اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے اور جو اہل شہر اُس مقام پر تھے وہ بھی یہ حال دیکھ کر چلے گئے
سب بازارین اُٹھ گئین اب سوائے کچھ فوج کے اور سردارون کے جو کہ سمندر رکے ہمراہ نہ گئے
تھے اور ملازمین کے کوئی اُس مقام پر اہل شہر سے نہ رہا یہان تو یہ حال ہے اُدھر سمندر رجب سرحد
دشت فرحت افزا پر پہونچا سمندر رنے لقمان سے کہا کہ یہان سے وہ صحرا شروع ہوا ہے بس یہ
سننا تھا کہ لقمان ثانی نے یہ ترکیب کی کہ ہر ایک شجر کو دیکھنا شروع کیا اور برگ و ثمر توڑ کر
سونگھنا شروع کیا نصف میدان طے کیا تھا کہ ایک مقام پر لقمان ثانی کھڑے ہو گئے اُس
مقام پر ایک حوض بنا ہوا تھا اُسکے کنارے کھڑے ہو کر ہر شجر کو دیکھنے لگے اور سونگھنے لگے
اور کتاب کو دیکھنے لگے بس ایک مرتبہ تخت کی طرف اشارہ کیا کہ وہ زمین پر آیا اُس پر سے اور
ایک کتاب اُٹھائی اُسکو کھولا اور چند قدم چلے کہ سب نے دیکھا کہ ایک درخت اُس مقام
پر کوئی گز بھر اونچا لگا ہوا تھا اور اُسکا چتر بہت تھا اُس مین پھل مثل انگور کے لگے ہوئے
تھے اور کچھ پھول بھی تھے انگور چھوٹے ہوتے ہین وہ برابر لیمون کے تھے مگر خوشہ خوشہ اور
سُرخ تھے بس جیسے لقمان ثانی نے اُس درخت کو دیکھا اور کتاب کی طرف دیکھا اور پھر غور
سے اُس درخت کو دیکھا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ قدم بڑھا کر چند خوشہ اُس درخت سے
توڑے اور اپنے تخت کی طرف چلے چونکہ تخت زمین پر بچھا ہوا تھا لقمان کا خوشہ توڑ کر
تخت کی طرف پلٹنا تھا کہ ایک مرتبہ سمندر رنے بڑھ کر اُس درخت سے ایک خوشہ توڑا اور
بلا خوف کھا گیا اُسکا کھانا تھا کہ اب تو لوٹ پڑ گئی ایک کے اوپر ایک گرنے لگا اس خیال
سے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ سب لوگ برگ و ثمر کھا جائین اور مین محروم رہجاؤن ثمرۃ الحیات
میرے کھانے مین نہ آئین یہ حالت تھی کہ کسی کو اُسوقت پاس و لحاظ نہ تھا ایک دوسرے سے
کشتی لڑنے پر آمادہ تھا اور ہٹائے دیتا تھا باہم ہشت و مشت ہو رہی تھی مین میرے اوپر وہ میرے
اوپر تھا یہ نقشہ تھا کہ جیسے شہد کے اوپر پروانے گرتے ہین جب کہ تقسیم کیا جاتا ہے یا تڈی سبزے
پر گرتی ہے لقمان ثانی وہ ثمر لے کر تخت پر آکر بیٹھ رہے اور تماشہ دیکھ رہے ہین مسکرائے جاتے
ہین اُدھر عجب تماشہ ہے کہ کوئی کسی کی نہین سنتا ہے اپنی فکر مین ایک دوسرے کو کھینچے لیتا ہے
اور کہتا ہے کہ تم کھائے چلے ہو ہٹ جاؤ مین کھالون یہ حال جو سمندر رنے دیکھا ایک مرتبہ غصہ کر کے
اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ لیا اور زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ لو سب کھالو بس سب اُس پر گر پڑے
سمندر رنے بھی مارے خوشی کے ایک خوشہ اور کھایا اور چند برگ بس سبکا اُسکے برگ و ثمر کھانا کیا تھا
گویا وہ آب حیات تھا کہ ایسی خوشی سے اُس کھانے کو سب نے کھایا کہ کوئی اس خواہش سے نعمت عظمیٰ کو
کبھی نہ کھائیگا جانور بھی اس خواہش سے نہ کھائینگے گو اُنکی خوراک ہے جیسے ان خرسان بے دم نے کھایا ایک ثمر و
ایک برگ باقی نہ رہا سوائے چند شاخون کے اور جڑ کے مگر وہ بھی ایسی تھی کہ اُسمین برگ کا نام بھی نہ تھا اُنکا یہ
عالم تھا کہ جیسے ٹڈی سبزے کو کھا جاتی ہے بس جب سب کھاچکے ایک مرتبہ الگ ہوئے جسکے
جسکے شکم مین اُسکا عرق رگ یا سفل اُسکو گرمی معلوم ہونے لگی سب سے پہلے سمندر رنے کھایا تھا
اُسکا یہ حال ہوا کہ شدت گرمی سے عرق مین غرق ہو گیا اور یہ نوبت ہوئی کہ چکر آنے لگا اسلیے بڑھا کہ حکیم صاحب

حکیم صاحب سے یہ حال بیان کرون کہ میری یہ حالت ہی بس چند قدم چلا تھا کہ ایسا چکر آیا کہ سنبھلا نہ گیا دھم سے منھ کے بل زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا یہ جو اُسکے وزیرون اور دیگر سردارون نے دیکھا سب اپنے اپنے مقام پر سے اُسکے اُٹھانے کو چلے جو چلا وہ دھم سے گرا اُنکو لگا لگ گیا کیونکہ سبکا یہی حال تھا کہ سر گردش کر رہے تھے قدم نہ تھمتے تھے لاکھ لاکھ ہر ایک نے اپنے کو سنبھالا مگر نہ سنبھل سکے گر پڑے کیونکہ وہ برگ ثمر اپنا اثر کر چکے تھے خوب کھاے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے ہی سب گر کر بیہوش ہوے اور اقبال ثانی کو یقین ہوگیا کہ سب بیہوش ہوگئے ہین ایک مرتبہ نعرہ کیا کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی اسوقت بابا جان و دادا جان ہوتے تو میری عیاری کی تعریف کرتے کیا کوئی میرے رو برو عیاری کرسکتا ہی عیاری اسکا نام ہی یہی ایسی عیاری کسی عیار نے خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی خواجہ اول وثانی نے بھی ایسی عیاری نہ کی ہوگی مین اُنسے گوے سبقت لیگیا یہ کلمہ کہکر پھر نعرہ کیا منم شاہ عیاران عیار بیباک طرار ریش تراشندۂ ساحران وسر برندۂ کافران منم شاہزادۂ ولایت اولی اب یہ سب نابکار اپنے کیفر کو میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین آج ہی تو سمندر میرے ہاتھ لگا ہی مین اسے کب زندہ چھوڑتا ہون اسکا سر تن سے جدا کرتا ہون یہ کہکر اور یہ نعرہ کرکے کہ منم خواجہ ثالث اور خنجر میان سے نکالکر اُٹھے اور طرف سمندر کے چلے ابھی قریب نہ پہونچے تھے قدم اُٹھاے چلے جاتے تھے خوش خوش نعرے کرتے تھے اور بہت خوش تھے کہ یکایک ایک کڑاکے کی صدا آئی بہت زور سے کہ خواجہ کانپ گئے اور سہم گئے یہ معلوم ہوا کہ ساتون آسمان پھٹ پڑے خواجہ کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیسی صدا آئی خواجہ نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ کیا ابر آیا ہی جو یہ رعد کی گرج ہی ایسی گرج تو مین نے اپنی عمر بھر کبھی نہ سنی تھی جیسی اسوقت صدا آئی یہ خیال کرکے دل مین خواجہ نے طرف آسمان کے دیکھا کہ نہ طاق کی طرف سے ایک لکۂ ابر نہایت تاریک چلا آتا ہی اُسی مین گرج بھی ہو رہی ہی اور یہ چمک بھی ہی خواجہ نے خیال کیا کہ خیر کیا نقصان ہی تم اپنے کام مین مصروف ہو بہت ہوگا ابر برسنے لگیگا پانی سے بچنے کے لیے منڈھی دانبالی نکالی تو یہ خیال کرکے زنبیل سے منڈھی نکالی اور کہا کہ اے منڈھی مثل چھتری کے میرے سر پر قایم ہوجا وہ منڈھی برابر چھتری کے ہوگئی بس یہ تدبیر کرکے خواجہ طرف سمندر کے چلے جیسے ہی قصد چلنے کا کیا اور قدم اُٹھایا اُس مرتبہ سے زیادہ گرج ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا خواجہ کانپ گئے بسبب لرزہ کے خنجر ہاتھ سے چھوٹ گیا اب جو خواجہ نے اپنے کو سنبھالکر طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھا کہ یہ کیا امر ہی کہ جب مین سمندر کی طرف بڑھنے کا قصد کرتا ہون اُسوقت صدا اے مہیب آتی ہی خواجہ کو یہ نظر پڑا کہ وہ جو ابر نہ طاق کی طرف سے اُٹھا تھا قریب آگیا ہی اور محیط ہوگیا ہی اُسی سے بار بار صدا آرہی تھی اور چمک بھی ہو رہی تھی یہ خیال کرکے دلسے کہا کہ کیسا تو آج بودا ہوگیا ہی کہ رعد کی صدا سے ڈرا جاتا ہی اپنا کام کر اے خواجہ تم کیسے مرد ہو یہ اپنی طرف خطاب کرکے کہا اور خنجر اُٹھاکر چلنے کا قصد کیا کہ پھر صدا آئی اب کی مرتبہ بہت زور سے اور بہت قریب سے برق چمکی خواجہ نے کچھ خیال نہ کیا اور قصد آگے بڑھنے کا کیا کہ ایک مرتبہ صدا آئی کہ اے ناشدنی ہم تجھکو منع کرتے ہین اور تو نہین مانتا ہی اپنے قصد کو فسخ کر دست خود در انگھدار ابکی مرتبہ اگر تو نے قصد کیا تو ایسی ڈانٹ بتاؤنگا کہ تیرا جگر شق ہوجائیگا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو پلٹ آ ورنہ پچھتائیگا دیکھ خبردار اب آگے قدم بڑھانے کا قصد نہ کرنا خواجہ نے جو یہ صدا سنی اپنے دل مین کہا کہ یہ کوئی سحر ہی سمندر کا تو خوف نہ کر اپنے کام سے

یہ سوچکر خواجہ بڑھے کہ صدا آئی تو نہ مانیگا ہم منع کرتے ہین تو نہین سنتا ہے اور صدا ہم پر
غضب کرتا ہے معلوم ہوا کہ تیری شامت آئی ہے بدون سزا پائے ہوئے تو اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا
یہ صدا خواجہ کے کان مین آئی خواجہ نے جواب دیا کہ تو بکا کرے مین اپنے قصد و ارادے سے نہین پھرتا
ہون اب سمندر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو مین ابھی قتل کرونگا یہ کہکر خواجہ
نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر کا کام تمام کردین ایک مرتبہ ایسی چمک ہوئی کہ خواجہ کی آنکھین خیرہ ہو
گئی تھین اور چکاچوند سی ہوگئی آنکھون سے [illegible] تاریکی سی چھا گئی برق چمک کر خواجہ پر گرا چاہتی
اگر منڈھی نہ ہوتی تو خواجہ جلکر خاک ہو جاتے مگر برق منڈھی کی [illegible] برق چمک کر
گری اور گرج ہوئی کہ تمام صحرا [illegible] دل ہل گئے یہ سمجھے کہ [illegible]
دم دبا کر [illegible] صحرا سے بھاگ گئے ایسا خوف طاری ہوا خواجہ کے [illegible]
کانپنے لگے حواس جاتے رہے اور گرج سے صدا آئی کہ تو نے غضب کیا [illegible]
اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام کرچکا تھا پس اگر اپنی خیر [illegible]
کردونگا آگاہ ہو کہ میرا نام رعد [illegible] سمندر کے بچانے کو
آیا ہون تو نے بڑے غضب کی عیاری کی سمندر کو بہت [illegible]
اب اپنے قصد سے باز رہ ابتو سمندر کو کسی طرح قتل نہین [illegible] خواجہ
نے سنا اپنے دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا سمندر بچ گیا مفت ہاتھ سے نکلا جاتا ہے [illegible]
تھوڑی دیر اور نہ آتا تو مین اپنا کام کرچکا تھا [illegible] قصد سے باز نہ آؤنگا جان
جان جاتی رہے یہ دل مین خیال کرکے اور خواجہ خنجر علم کرکے چلنے [illegible] ایسی صدا آئی کہ خواجہ
گر پڑے اور وہ ابر کڑک کر گرا کہ اُسنے جسقدر اُس مقام پر ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو
پوشیدہ کرلیا اور تاریکی ہوگئی اور چمک ہونے لگی اور گرج اور صدا آنے لگی کہ تو نہین مانتا
ہے کیون اپنی قضا سر پر بلاتا ہے یہ حالت جو خواجہ نے دیکھی اور اپنے دل مین قوت نہ پائی بس
اُٹھکر طرف اپنے تخت کے چلے اور دوڑ کر تخت پر بیٹھ گئے اور وہان جاکر اپنے حواس درست
کیے منڈھی نے کہا کہ تمام تخت کو چھپا لے منڈھی مثل چھولداری کے ہوگئی اُس ابر سے بجلیان
چمک کر منڈھی پر گرنے لگین صدائے رعد آنے لگی ہر مرتبہ پہلی مرتبہ سے زیادہ مہیب صدا آتی
ہے تمام صحرا مین تاریکی ہوگئی ہے یہ جو حال خواجہ نے دیکھا اور دیکھا کہ اب سمندر پر قابو پانا غیر ممکن
ہے خیال کیا کہ بیکار ہے یہان قیام کرنا بس چلو طرف لشکر کے یہ خیال دل مین کرکے تخت کی کل موڑی
اور منڈھی سے کہا کہ مجھکو لشکر مین پہونچا دے بس وہ منڈھی ایک مرتبہ اُڑکر طرف لشکر کے چلی خواجہ
تخت پر بیٹھے ہین مگر پھر پھر کر اُسطرف دیکھتے جاتے ہین خواجہ نے دیکھا کہ جب میر التخت وہان سے
چلا تو وہ برق کا چمکنا اور رعد کا گرجنا موقوف ہوگیا وہ تاریکی بھی برطرف ہوئی خواجہ نے دیکھا
کہ وہ ابر مثل غبار کے ہوگیا ایک مرتبہ زمین سے بلند ہوا خواجہ جا تو رہے ہین مگر اسی طرف
دیکھ رہے ہین کہ جب وہ ابر بلند ہوا زمین سے تو خواجہ نے دیکھا کہ وہ زمین سب صاف ہے جہان
سب ساحر بیہوش پڑے تھے کسیکا نام تک نہین ہے اور وہ ابر سناٹا مار کر طرف سمندر کے
چلا گیا خواجہ بھی اپنے لشکر کی طرف تخت پر سوار چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہ لشکر کی طرف
جاتے ہین مگر اب حال اُس ابر کا اور سمندر کا تحریر ہوتا ہے کہ اس ابر مین کون تھا جو سمندر کو اس

آفت سے بچا لیگیا اور سمندر پر جو گذری راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ ابر جو وہان سے چلا سیدھا شہر سمندر میں آیا اور جس مقام پر سمندر دربار کرتا تھا جس عمارت پر محیط ہوا وہان سناٹا تھا اور کوئی نہ تھا کیونکہ جسقدر ساحر مارے گئے وہ سب تو ہمراہ سمندر کے گئے تھے جو باقی رہے تھے وہ اپنے کاروبار میں مصروف تھے دربار میں بے اور سناٹا تھا پس راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین پر واضح ہو کہ وہ ابر سحر تھا اور اُس ابر مین رعد شور خنجر جادو تھا یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہے شہر طاق سے آیا ہے سمندر کے بچانے کو جیسا اُسنے خواجہ کو برج سے اڑایا تھا جب خواجہ ڈھونڈ رہے تھے اور ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ میں سمندر کو قتل کرون تو وہ کلمات خلاف تہذیب کہتا تھا جب خواجہ اپنے قصد سے باز نہ آئے تھے تو اُسنے ابر سحر اکر سب کو پوشیدہ کر لیا تھا اور ایسی سحر سے گرج و چمک پیدا کی کہ خواجہ تخت پر سے ادھر گرا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے جیسا کہ مذکور ہوا ہے اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ کچھ بچے پیدا کیے تھے اُن بچون کے ذریعے سے سمندر سب کو اُسی تاریکی اور ابر کی حالت مین اُٹھا کر اور اُنکو اُسی ابر پر ڈالکر طرف سمندر کے روانہ ہوا تھا یہانتک کہ شہر سمندر مین پہونچا اور خاص دربار سمندر شاہ کی عمارت پر جاکر ٹھہرا اُسکے آنے کا حال شہر طاق سے خود اُسکی زبانی روبرو سمندر کے بیان ہوگا پس اُسنے یہ تدبیر کی کہ اُنھین بچون کے ذریعے سے اُن سب کو ایوان دربار مین پہونچا جب سب کو پہونچا چکا اُس وقت خود بھی ابر سے نکلا اور ایوان مین آیا دیکھا کہ سب ابھی تک بیہوش پڑے ہوئے ہین پس اُسنے سحر پڑھا کہ ایک ہوا اسکے سر سے چلی وہ ہوا جسکے لگی اُسکو ہوش آیا سبب اثر بیہوشی کا دور ہوا اگرچہ اُس بیہوشی کا اثر بھی کم ہو چکا تھا اُسنے سحر دافع بیہوشی کیا سب کو ہوش آیا سب سے پہلے سمندر کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھولی اپنے کو ایوان مین فرش پر پڑا ہوا دیکھا خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے مین تو دشت فرحت افزا مین ہمراہ لقمان ثانی کے واسطے کھانے ثمرۃ الحیات کے گیا تھا اور ثمرۃ الحیات کھایا اُسکے کھانے سے گرمی معلوم ہوئی تھی مین پاس لقمان کے گرمی کی شکایت کو چلا تھا کہ مجھکو چکر آیا مین اُسی وقت بیہوش ہوگیا یہان کیونکر آیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب ہے اسی طور سے ہر ایک کو ہوش آیا اور ہر ایک نے یہی خیال کیا سب اُسی طور سے فرش پر پڑے ہوئے ہین اور یہی خیال کر رہے تھے کہ رعد شور خنجر جادو نے دیکھا کہ مین نے سحر بھی کیا اور کوئی ہوشیار نہ ہوا اسکا کیا سبب ہے کیا خواجہ نے اُس درخت کے پھلون مین زہر ملا دیا تھا کہ وہ کھا کر سب مر گئے یہ خیال کرکے سمندر کے قریب آیا اور اُسکے سرھانے بیٹھکر اُسکا شانہ ہلایا اور کہا کہ اے بھائی سمندر شاہ ذرا ہوشیار ہو اپنی حالت دیکھو کہ تم پر کیا گذری دشمنون نے اپنا کام کر لیا تمسا بھی کوئی نادان نہ ہوگا مین تمھاری حالت کی خبر پاکر شہر طاق سے آیا ہون اگر مین نہ آتا تو بڑا غضب ہوتا دشمن تمکو قتل کر ڈالتے خداوند نے اپنا فضل کیا کہ مین عین وقت پر پہونچا مین تمکو اُس مقام پر سے اُٹھا لایا ہون یہ تمھارا ایوان ہے ذرا ہوشیار ہوکر دیکھو اور اپنی سب حالت بیان کرو جب اُس ساحر نے کہا سمندر نے سنا اور سب نے بھی سنا سمندر نے آنکھ کھولکر دیکھا بغور تو اپنے ایوان کو پایا کہ جہان دربار کرتا تھا پس ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اور بادشاہ جو اُسکے ہمراہ بیہوش ہوئے تھے اور وہ ساحران سب کو اُٹھا لایا تھا ہوشیار تو ہو چکے تھے صرف اس خیال سے پڑے ہوئے تھے کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین شاید اُس ثمر کا یہی اثر ہے کہ جو کھاتا ہے بیہوش ہو جاتا ہے اُسکو ایسے ایسے خواب نظر آتے ہین

اگر ہم اُٹھ بیٹھین اور کچھ اُسکے اثر مین کمی ہو جاے تو سب محنت برباد ہو جبتک لقمان ثانی نہ فرمائین گے ہم نہ اُٹھین گے یہ سب خیال کر رہے تھے کہ اُسنے سمندر کا شانہ ہلا کر وہ تقریر کی سمندر اُسکی تقریر سُن کے اُٹھ کھڑا ہوا پس یہ سب بھی اُٹھ بیٹھے اور خیال کیا کہ یہ تو بنا چاہا سُننے مین آیا جب یہ سب اُٹھے سب نے دیکھا کہ ایک ساحر تہمت باندھے ہوے کُرتا پہنے ہوے قشقہ لگاے بھبھوت ملے ہوے کنور چندن کے لگے ہوے جھولی شانے پر پڑی ہوئی بڑے بڑے بال سر پر کالے کوڑیالے گلے اور ہاتھون سے لپٹے ہوے عقرب اُسکی پیشانی پر بیٹھے ہوے آنکھ اور منھ سے اور کانون سے شعلے نکل رہے ہین رنگ سیاہ ہی قد بہت دراز ہی ہاتھ پانوٗن مثل شاخ چنار کے ہین دو دانت منھ سے باہر ہین نیلے نیلے اور موٹے موٹے ہونٹ ہین اسقدر منھ پر چیچک کے داغ ہین کہ جیسے منھ کو بھڑون نے نوچا ہی اگر کوئی دیکھے اُسکو دن کو تو ڈر جاے عجب شکل مہیب ہی بچہ دیو دہ پیشیطان معلوم ہوتا ہی وہ از سر تا پا شعلۂ آگ بنا ہوا ہی ایسی صورت مہیب جو اُن سب نے دیکھی اور دیکھا کہ سمندر کے برابر بیٹھا ہوا ہی سب خوف زدہ ہوے خیال کرنے لگے کہ شاید خداوند نے کسی فرشتۂ عذاب کو ہم سب کی روح قبض کرنے کو روانہ کیا ہی یہ وہی فرشتہ ہی پہلے بادشاہ کی روح قبض کریگا پھر ہم سبکی یہ اسکا تقرر ہی یہ خیال کرکے سمندر کی طرف دیکھا اور پھر آنکھین بند کر لین جو کہ بہت بزدلے اور نہایت خوف زدہ تھے وہ کانپنے لگے مگر اب یہ کسی کی جرأت نہین ہوتی ہی کہ بات کرین یا پھر لیٹ جائین سب مثل تصویر کے بے حس و حرکت بیٹھے ہوے ہین اور خیال کر رہے ہین کہ اس بیداری سے تو وہ بیہوشی اچھی تھی کہ ایسی مہیب صورت تو نہ دکھائی دیتی تھی جو ہوشیار ہونے سے نظر آئی یہ کیا آفت پیش آئی ترقی عمر کے لیے ثمرۃ الحیات کھایا تھا نہ کہ اس لیے کہ روح قبض ہو جاے ثمرۃ الحیات نے تو سبکو ثمرۃ الممات کا اثر دکھایا کہ فرشتۂ عتاب قبض روح کو آیا بڑی خرابی ہوئی لقمان ثانی نے مفت مین جان لی اور فقرہ دیا معلوم ہوا کہ ثمرۃ الممات تھا ثمرۃ الحیات نہ تھا سب خاموش بیٹھے ہوے یہ خیال دل مین کر رہے ہین سمندر بھی اُسکی صورت دیکھکر حیران ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ ابھی تک کچھ اثر بیہوشی کا دماغ مین باقی تھا بالکل زائل نہ ہوا تھا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر کہا کہ اے بھائی تم کس لیئے آئے ہو ہمنے کوئی خطا نہین کی ہی خداوند کی کہ جو اُنھون نے تمکو ہم سبکی قبض روح کے لیے روانہ کیا ہی ہمارا ابھی جی یہان سے جانے کو نہین چاہتا ہی تم بیکار ہماری قبض روح کرتے ہو ہمنے اسی خیال سے کہ دنیا مقام راحت ہی اور رہ جاے فرحت ہو لقمان ثانی سے منت کرکے ثمرۃ الحیات کھایا تھا اس لیے نہین کھایا تھا کہ مر جائین بلکہ زندگی کے لیے کھایا تھا یہان اُسکے خلاف ہوا کہ بہت جلد موت کا سامان ہو گیا بھائی میرا ابھی جی دنیا سے جانے کو نہین چاہتا ہی نہ میرے ہمراہیون کا تم جاکر اہل اسلام کی روح قبض کرو کیونکہ وہ لوگ بہت سرکش ہین بلکہ میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ خداوند نے تمکو اُنھین لوگون کی قبض روح کے لیے روانہ کیا ہوگا تمکو دھوکا ہوا کہ تم یہان چلے آئے وہ لوگ بیرون شہر فروکش ہین جاکر اُنکی روح قبض کرو مگر اسکا خیال رہے کہ اُنکے مقابلے مین میر الشکر بھی فروکش ہی اُن لوگون کی روح نہ قبض کر لینا کیونکہ وہ سب میرے دوست اور میرے خیر خواہ ہین ہان اہل اسلام کی روحین قبض کرو کہ وہ سب خداوندون کے دشمن ہین ہم سب نے تو ثمرۃ الحیات کھاے ہین کہ جسکا اثر یہ ہی کہ کبھی انسان مرتا نہین ہی زندہ رہتا ہی تمکو ہم سبکی روحین قبض کرنے مین بڑی تکلیف ہوگی ہم مرینگے نہین یہ جو سمندر نے کہا رعد شور جبر نے خیال کیا کہ ابھی اسکے دماغ مین اثر بیہوشی باقی ہی

سمندر سے کہا کہ ای سمندر اپنے حواس درست کرو کیا بیہودہ تقریر کر رہے ہو کیسا فرشتہ عذاب اور کیسی قبض روح اور کیسا ثمرۃ الحیات کھانا ذرا ہوشیار ہو میری طرف دیکھو یہ کیا بکتے ہو کیا دیوانے ہو گئے ہو مین ہون تمھارا دوست رعد شور خیز جادو اور تم دیکھو کہ تم کہان ہو کیا واہیات بک رہے ہو جب یہ اُسنے کہا سمندر کے حواس بھی درست ہو چکے تھے سمندر نے پہچانا اور اثر اس بیہوشی کا بالکل زائل ہو چکا تھا اب سمندر نے غور سے دیکھا اور شناخت کیا اپنے کو اپنے ایوان مین فرش پر بیٹھے ہوئے پایا اور سب سردارون کو جو ہمراہ تھے اور شور خیز کو اپنے برابر دیکھا کہ وہ بیٹھا ہی نہ لقمان ہی نہ دشت فرحت افزا ہی اب تو سمندر کو خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی ایک مرتبہ شور خیز سے کہا کہ بھائی رعد شور خیز سلام علیک مزاج تو اچھا ہی تمھارا اسوقت کہان آنا ہوا کس غرض سے آئے تمنے آکر سارا کام میرا برباد کیا مجھکو تم کیون پاس سے لقمان ثانی کے لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی اُنھون نے تو میرے ساتھ بڑی مہربانی کی مجھکو اور میرے ہمراہیون کو ثمرۃ الحیات کھلایا اُسکے کھانے سے ہم لوگ بیہوش ہو گئے تھے کیونکہ اُسکا اثر یہ ہی کہ جو کوئی کھاتا ہی وہ بیہوش ہو جاتا ہی وہ اُسکا تدارک کرینگے اب وہ ضرور ناخوش ہوئے ہونگے تمنے بہت بڑے میرے دوست کو ناراض کر دیا وہ ضرور میری شکایت خداوند سے کرینگے ایسے لوگ قسمت سے ملتے ہین اُنھون نے اقرار کیا تھا کہ مین خداوند سے کہکر تمھارے اوپر سے یہ بلا دفع کرا دونگا اب وہ ناراض ہو گئے ہونگے اب وہ کیون میری سفارش خداوند سے کرنے لگے مین تو ایسے لوگون کی تلاش مین تھا اتفاق سے ملگئے تھے اُن مین بڑی بڑی کرامتین تھین اُنسے خداوند سے نامہ و پیام ہوتا ہی وہ آٹھوین دن خداوند کی خدمت مین جاتے ہین وہ بہت بڑے مقرب بارگاہ خداوندی ہین اُنھون نے ایک پل مین ایوان کو بموجب طلب خداوند خداوند کی خدمت مین روانہ کر دیا ایسے بزرگ اور بندے خاص کے پاس سے تم مجھکو یون لے آئے کیا ایسی ضرورت تھی ذرا ٹھہر گئے ہوتے جب وہ جاتے تو مین خود یہان آتا اُسوقت مجھسے بیان کرتے بس اسی مین خیریت ہی کہ تم مجھکو پھر اُسی مقام پر پہونچا دو مین منت و سماجت کر کے راضی کر لونگا تمنے بڑا غضب کیا واہ کیا خوب دوستی اور خیر خواہی تمنے کی ہی ایسا بھی کوئی کرتا ہی سچ کہا ہی کسی نے کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہی تمنے بہت بڑی نادانی کی سب محنت میری برباد کی سمندر کی یہ تقریر سُنکے اُس ساحر نے جواب دیا کہ ای سمندر ابھی تک تمھارے دماغ مین بیہوشی کا اثر باقی ہی مین تمسے کہتا ہون کہ اپنے حواس درست کرو ہوشیار ہو کر بیٹھو تو مین تمسے سب حالت بیان کرون بیکار مجھکو الزام دیتے ہو مین نے ضرور خیر خواہی کی ہی بلکہ تمھاری جان اور تمھارے ہمراہیون کی جان دست ظالم سے بچائی ورنہ وہ قتل کرتا ای سمندر کیسے لقمان ثانی اور کیسا خداوند سے سفارش کرنا لو صاف صاف سنو وہ خواجہ خفران بن عمرو عیار لشکر اسلام تھا وہ تمسے عیاری کر کے ایوان کو لیگیا اور اُسنے تمھارے قتل کی فکر کی تھی وہ تو مین وقت پر مین پہونچ گیا وہ ہی لقمان ثانی بنکر آیا تمنے اُسکو پہچانا بھی نہین اگر تمکو اور عرصہ ہوتا وہ تمکو اور تمھارے سب ہمراہیون کو قتل کرتا اب تمکو معلوم ہوا یا نہین اُس عیار نے وہ درخت اپنے ترکیب سے درست کیا تھا اُسمین بیہوشی پلائی تھی اُسکے برگ و ثمر سب بیہوشی آلودہ تھے اسی سبب سے تم سب کے سب اُسکو کھا کر بیہوش ہو گئے اور گر پڑے وہ قتل کرنے چلا تھا کہ مین آگیا پہلے مین نے اُسکو بہت خوف دلایا جب اُسنے نہ سُنا تو مین ابر سحر مین تم سب کو پوشیدہ کر کے یہان لے آیا اور تم سب کو ہوشیار کیا یہ واقعہ ہی جب یہ تقریر سمندر نے سُنی اور سب نے بھی سنی اب تو سب کے حواس درست ہوئے

اور خیال کیا کہ یہ تو دوسرا واقعہ بیان کر رہے ہین ذرہ سننا چاہیے کہ یہ کیا ماجرا تھا اگر ایسا ہوا تو بڑا دھوکا کھایا اور بہت بڑی عیاری ہوئی واہ کیا خوب عیاری کی اب سب نے پھر آنکھین کھولین تو در اصل اپنے کو ایوان دربار مین پایا اُٹھ اُٹھکر اُس ساحر کو سلام کیا اور سمندر بھی اُٹھکر اپنے تخت پر جا کر بیٹھا اور سب کو حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھو ایک سردار سے کہا کہ تم پہرے پر جا کر خبر کرو کہ سب ملازم حاضر ہون جو کہ یہان موجود ہین یہ سُنکے وہ سردار باہر آیا پہرے کے سپاہی سے کہا کہ جا کر سب کو خبر کرو جو جو سردار یہان موجود ہین کہ بادشاہ دربار مین تشریف لاتے ہین وہ سپاہی سُنکے حیران ہو گیا کہ بادشاہ تو بڑے جاہ وحشم سے تشریف لے گئے تھے یہ کیونکر چلے آئے کہ خبر بھی نہ ہوئی اُسنے اُس سردار سے یہی سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ تجھکو امورات شاہی مین کیا دخل ہے جو تجھکو حکم دیا گیا ہے اُسپر عمل کر جسطور سے اُنکا جی چاہا چلے آئے چاہا چپکے سے آئے چاہا سب کو خبر کرکے آئے وہ خاموش ہو رہا اُسنے جو سوار کہ اُس مقام پر برائے پہرہ اور اس امر کے مقرر تھے کہ اگر کوئی جلدی کی خبر کرنا ہو تو جا کر خبر کرین اُن سوارون سے کہا کہ بادشاہ دربار مین بروے ہوا تشریف لائے ہین اُنھون نے سردارون کو طلب کیا ہے جا کر خبر کرو وہ سوار یہ سُنکے مرکب اُڑا کر فوراً ہر ایک کے مکان پر آئے اور سمندر کے آنے کی خبر کی ابھی دن باقی ہے بس یہ خبر سُنکے ہر ایک اپنے اپنے مقام سے چلا اور داخل دربار ہوا یہان آکر پہلے مُجرا کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دیکھا کہ بادشاہ تھوڑے سے سردارون سے اور اُن بادشاہون سے جو کہ برائے کمک آئے تھے تشریف فرما ہین اور ایک نیا ساحر برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے مگر سب حیران ہین یہ دیکھکر اُن لوگون کی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین اسکا سبب یہ تھا کہ دیکھا سمندر غصے مین ہے چونکہ جب یہ سمندر کو معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کی اور ایوان کو رہا کر کے لیگئے تو بہت غصہ آیا اسی حالت غیظ وغضب مین تخت پر بیٹھا تھا اور سردارون کو طلب کیا تھا اسیوقت یہ خبر منتشر ہو گئی کہ بادشاہ بدون اطلاع اور سب سامان سواری اُسی صحرا مین چھوڑ کر دربار مین تشریف لائے ہین یہ خبر کا منتشر ہونا تھا کہ سب چوبدار و دیگر ملازم جو کہ اُس مقام پر تھے اور غلامان زرین کمر آکر حاضر ہوئے سمندر نے شملاق اپنے وزیر سے کہا کہ تم ایک حکم نامہ اُن سردارون اور ملازمون اور فوج کے نام لکھو کہ ہم یہان شہر مین چلے آئے ہین لہذا جو لشکر کہ ہماری ہمراہی کا ہے وہ تو اپنے مقام پر جائے اور کمر کھولے اور تم سب یہان حاضر ہو ہم دربار کرینگے اور سب سامان وہانسے چلا آئے ہمارا اِسوقت یہی جی چاہا کہ ہم وہان سے ادھر نہ آئے شہر کو چلے آئے یہ حکم نامہ بہت جلد تحریر کر دے پس شملاق نے بموجب حکم سمندر حکم نامہ تحریر کیا اور ایک چوبدار کو دیا کہ یہ حکم نامہ لے جاؤ اُس سوار کو دیدو جو کہ پہرے پر ہے اور اُس سے کہنا کہ فلان صحرا مین سب جمع ہین اور بادشاہ کا انتظار کر رہے ہین اُنکو جا کر یہ حکمنامہ دے اور زبانی بھی یہ کہے کہ بادشاہ دشت فرحت افزا سے شہر مین تشریف لے گئے ہین تم سب کو طلب کیا ہے دربار آراستہ ہے پس وہ چوبدار وہ حکم نامہ لیکر باہر گیا اور سوار کو دیا اور جو کچھ شملاق نے کہا تھا وہ بھی کہدیا پس وہ سوار یہ حکم سمندر سُنکے اور حکم نامہ لیکر اُسطرف کو چلا شہر کو چھوڑ کر اُس صحرا مین آیا یہان سب بیٹھے ہوئے بادشاہ کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ سوار پہونچا جو سردار وہان تھے اُنکو حکمنامہ دیا اُنھون نے اُسپر بادشاہ کی مُہر دیکھی حیران ہوئے کہ بادشاہ شہر مین کیونکر تشریف لے گئے پھر خیال کیا کچھ اِسمین راز ہوگا یہ خیال کرکے

اُس لفافے کو چاک کیا سوار نے جو زبانی چوبدار کی سُنا تھا سب بیان کیا اُن سب نے حکم نامہ بھی پڑھا پس
اُسوقت سب کے سب وہان سے آئے اپنی سواری پر سوار ہو کر چلے اور پُکار کر اُس سوار نے کہدیا
کہ جو لشکر اردلی کا ہو وہ تو در دولت پر حاضر ہو باقی چھاؤنی کو جاوے اور سب جلوس سواری بھی واپس
جاوے اور یہ سب سامان داخل توشک خانہ کیا جاوے پس جو لشکر چھاؤنی کا تھا وہ طرف چھاؤنی کے
اور اردلی کا تھا وہ طرف در دولت کے چلا اور سب ملازم وغیرہ بھی چلے یہان سمندر دربار مین بیٹھا
تو سب سردار حاضر مین سوا اُن سردارون کے کہ جو کہ اُس صحرا مین رہگئے تھے اور اُنکو طلب کیا ہی
اور سب مین اُسوقت رعد شور خیز نے سمندر سے کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا ذرا بیان تو کرو سمندر نے
کل حال اول سے یون بیان کیا کہ جب مجھکو معلوم ہوا کہ الیوان شریک اہل اسلام ہوئی مین نے
اُسکو بُلایا وہ آئی مین نے اُسکو بہت سمجھایا جب اُسنے نہ مانا مین نے اُسکو اسیر کیا اسی کے قتل کا حکم دیا
سب سامان سیاست اُس صحرا مین روانہ کیا سب اہل شہر کو اس حال سے خبر دی اور اپنے لشکر بھی
ایک لاکھ کے قریب اُس صحرا مین برائے بندوبست روانہ کیا اور اس حال کی اہل اسلام کو بذریعہ
منادی کے خبر کرائی خواجہ کو ایک رقعہ لکھا کہ اب آکر الیوان کو رہا کر لے جاؤ تو ہم جانین اُس لشکر کو
بھی اس حال سے آگاہ کیا کہ جو کہ مقابلہ اہل اسلام مین اترا ہوا تھا اُسکو حکم دیا کہ تم تیار رہنا جسوقت
اہل اسلام یلغار کر کے چلین تم اُنکو روک لینا اِدھر آنے نہ دینا ہزار ساحر برائے بندوبست بالائے
ہوا مقرر کیے یہ بندوبست کر کے مع سب سردارون کے اُس مقام پر گیا قیدی کو طلب کیا قیدی
حاضر ہوا اُس صحرا مین لاکھون اہل شہر کا مجمع تھا تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ایک حکم مین نے دیا تھا جلاد
الیوان کو لیکر چلا تھا کہ اُن ساحرون نے جو کہ بروے ہوا حفاظت کر رہے تھے آکر خبر دی کہ ایک
بزرگ تخت پر سوار بہ تجمیع وضع اُدھر سے جاتے تھے ہمنے اُنکو منع کیا اُنھون نے نہ مانا اور خیال کیا کہ
ہم آپ کو خبر کرین پس خبر کرنے آئے ہین مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ شاید خداوند ہون کیونکہ
اُنکو اختیار ہی جس صورت مین اور جس طریقے سے چاہین سیر کرین ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جائین
چلکر دیکھنا چاہیے پس مین خود گیا گو سردارون نے منع کیا مگر مین نے نہ سُنا جیسا اُن ساحرون نے
کہا تھا ویسا ہی پایا خلاصہ یہ کہ اُسنے ملاقات ہوئی بڑی دیر تک گفتگو رہی اُسکے بعد بہت کوشش کر کے
مین اُنکو لایا وہ زمین پر آئے اُنسے پہلے اُنکا حال دریافت کیا اُنھون نے بیان کرنے سے انکار کیا
جب ہم سب نے اقرار کیا تب اُنھون نے سب اپنا حال بیان کیا مین بہت خوش ہوا سمندر نے کل
حال جو کہ لقمان ثانی نقلی نے بیان کیا تھا اپنا خدمت خداوندی مین جانے کا اور مقرب بارگاہ ہونے کا
سب رعد شور خیز سے بیان کیا اور کہا کہ مجھکو خیال ہوا کہ ایسے کی خدمت کرنا باعث افتخار ہی مین نے
اپنی حالت بیان کی اور کہا میری سفارش خداوند سے کرنا اُنھون نے اقرار کیا کہ ایک عرضی لکھوا دو
مین عرضی پیش کر کے تمھاری سفارش کرونگا مین نے منظور کیا پھر اُنھون نے الیوان کی حالت دریافت
کی اُنھون نے الیوان کو اپنے روبرو طلب کیا بہت کچھ نصیحت کی آخر کو اُنھون نے اُسکو خدمت
خداوندی مین روانہ کیا سمندر نے کل حال الیوان کی تقریر کرنے کا لقمان ثانی سے اور پھر اُنکا
بذریعہ رقعہ خداوند سے دریافت کرنے کا اور جواب آنے کا اور الیوان کو روانہ کرنے کا اُسکے بعد
سب مجمع کو حکم اپنا دینا کہ متفرق ہو جاوے لقمان کا جانے کا سوال کرنا اپنا اصرار کرنا اُنکا انکار کرنا دعوت
سے اور کہنا کہ مجھکو ضرورت ہی اپنا اُنسے ضرورت کا دریافت کرنا اُنکا بعد اصرار بسیار بیان کرنا

پس اپنا اُنکے ہمراہ مع سرداروں کے جانا دشت فرحت افزا مین اور ثمرۃ الحیات کھانا اور بیہوش ہونا
سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا تم بیان کرو کہ تمکو کیونکر خبر ہوئی اور تم کیونکر اُسوقت
پہونچے یہ تم کیا کہ رہے ہو کہ وہ لقمان ثانی نہ تھے خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام تھے عیاری کرنے آئے
تھے عیاری کرکے الوان کو رہا کر لے گئے اور تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے کا قصد کیا تھا کہ
مین آکر پہونچا ورنہ وہ اپنا کام کر چکے تھے اُسنے جواب دیا کہ ای سمندر تجھسا نادان اور بیوقوف کوئی
نہوگا بقول اہل اسلام کہ وہ مثل کہتے ہین کہ گوز پہ گوز وضو پہ وضو ہر مرتبہ دھوکا کھاتا ہی پھر تجھکو خیال
نہین آتا ہی ارے نادان مین نے سچ کہا کہ وہ عیار لشکر اسلام تھا جب تو نے اُسکو رقعہ لکھا رقعہ اُسکو
پہونچا وہ اُسوقت روانہ ہوا صحرا مین آیا اُس درخت کو اپنی مرضی کے موافق بیہوشی سے درست
کیا کیونکہ عیاری تجویز کر چکا تھا اُسکے بعد لقمان ثانی کی صورت بنکر اسطرف آیا ارے کمبخت تجھکو یہ بھی
خیال نہ آیا کہ کیسے لقمان ثانی اور کیسے خداوند کیا لقمان ثانی زندہ ہین جو خدمت خداوند مین آتے
جاتے ہین سواے خداوند کے کوئی بھی بہشت مین جاکر پھر واپس آتا ہی پس اُسنے تمکو دھوکا دیا تم
دھوکے مین آگئے گو مجھکو پورا حال نہین معلوم ہی مگر یہ امر ضرور ہی کہ وہ خواجہ تھے اُنھون نے پہلے
ہمکو فقرہ دیکر الوان کو رہا کیا اُسکے بعد تمکو لیجاکر درخت کے پھل اور برگ کھلاے کہ جسکو بیہوشی سے
درست کیا تھا یہ بھی خیال نہ آیا کہ کوئی بھی ایسا درخت ہوگا جیسا کہ یہ بیان کرتے ہین سمندر نے جواب دیا
کہ مین نے خیال کیا کہ شاید خداوند نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو کیونکہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ
ہمکو نہین معلوم ہین اور وہ دنیا مین ہین اُس ساحر نے کہا کہ خیر مگر تمھاری عقل کو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے نہ
سحر سے دریافت کیا کہ یہ واقعہ اصلی کیا ہی اور یہ لقمان ثانی اصلی ہی بندوبست تو اسقدر کیا اور پھر ایسے
غافل ہوگئے یہ خیال تھا کہ وہ عیار عیاری آکر ضرور کریگا اور پھر نہ دریافت کیا نہ اوراق سامری مین
دیکھا گو کئی مرتبہ دھوکے کھا چکے تھے پہلے آفاق کے بارے مین دھوکا کھایا کہ وہ عیاری کرکے
آفاق کو رہا کر لیگیا پھر اُسنے عیاری کرکے عشاق نطاقی کا سحر مٹایا اُسکو قتل کیا پھر عیاری کرکے
الوان کو اسیر کر لے گیا ہر مرتبہ نئی عیاری کی اُس سے یہ امر کیا بعید تھا کہ وہ الوان کو نہ لیجاتا سمندر
نے جواب دیا کہ ضرور ہر مرتبہ دھوکا کھایا مگر ایسا کیا ہوتا ہی بیکار الزام دیتے ہو اِس مقام پر بڑے بڑے ہوتے
وہ بھی دھوکا کھا سکتے لیکن جب وہ الوان کو اسیر کر لے گیا ہی اور میری بھی اُسنے فکر کی تھی تو بابائی
نے آکر بچایا تھا اس مرتبہ انھون نے بھی دھوکا کھایا وہ موقع ہی دھوکا کھانے کا تھا اسقدر ضرور
نادانی ہوئی کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق سامری مین دیکھا ورنہ ضرور ظاہر ہوتا خیر اِس تقریر کو
ختم کرو جو ہونا تھا وہ ہوا اب اس الزام دینے سے کیا حاصل یہ بیان کرو کہ تم کیونکر آئے خداوند تو
اچھی طرح ہین اُس ساحر نے کہا کہ ای سمندر مین اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھکو خداوند کے بھائی الوان
نے طلب فرمایا یہ تو تمکو بخوبی معلوم ہی کہ کوئی نہ خداوند کے پاس جاسکتا ہی نہ اُنکے بھائی کے پاس جب
مین وہان حاضر ہوا انھون نے بذریعہ سفال کے اور سفال جادو نے بذریعہ اپنے نائب کے اور اُنکے
نائب نے بذریعہ اپنے نائب کے مجھسے کہا کہ ای رعد شور خیز جادو خداوند نے فرمایا کہ ابھی ابھی مین نے
دیکھا ہی کہ سمندر پر خواجہ نے اس طریقے کی عیاری کی جاکر اُسکو بچاؤ ورنہ خواجہ سمندر کو قتل کرینگے
سمندر پر تباہ ہو جائیگا بس تم جاکر سمندر کو بچاؤ کیونکہ خداوند نے ابھی حکم اپنے بھائی کو دیا ہی اور
انھون نے اپنے وزیر سفال جادو کو طلب کرکے دیا انھون نے اپنے نائب کو انھون نے مجھکو طلب

کرکے یہ حکم دیا کہ کسی ساحر کو بہت جلد سمندر ریہ کو روانہ کرو کہ وہ جاکر سمندر رکو بچاے میرے خیال مین کوئی
اس کام کے قابل نہ تھا پس مین نے تمکو طلب کیا اور خیال کیا کہ سواے تمھارے یہ کام اور کسی سے
نہ ہوگا پس تم بہت جلد جاؤ مین نے عرض کی کہ بہت خوب وہ عیاری تو مجھکو معلوم ہو جاے انھون نے
صرف اسقدر مجھسے بیان کیا جو کہ مین نے تمھارے روبرو بیان کیا ہی یہ مجھکو نہین معلوم کہ خواجہ نے کیا
تدبیر کی اس حال سے خداوند واقف ہونگے پس بھائی مین وہان سے چلا یہان آکر اسوقت پہونچا کہ
جبکہ خواجہ تمکو قتل کرنے کو خنجر لیکر چلے مین نے آکر تمکو بچایا جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون ہان بھائی مین نے
یہ ضرور دریافت کیا تھا کہ خداوند کو کیونکر خبر ہوئی تو انھون نے جوابدیا تھا کہ اول تو خداوند عالم الغیب
ہین سب حال اُنپر ظاہر ہین دوسرے وہ ہر وقت سیر کیا کرتے ہین ہر ایک کا حال دیکھا کرتے ہین کہ
کون کون میری عبادت کرتا ہی اور کون کون مجھسے منحرف ہی پس انھون نے یہ واقعہ بھی دیکھا ہوگا
اپنے بھائی کو طلب کرکے فرمایا ہوگا کہ اسکا بندوبست کرو سمندر رنے جوابدیا کہ یہ انھون نے سچ کہا
کہ بھی امر ہی وہ میرے حال سے ضرور آگاہ ہونگے خیر خوب تمنے آکر جان بچائی اس اثنا مین وہ سب
ساحر بھی آگئے تھے اور سب سردار بھی سمندر رنے جب یہ سب حال سُنا بہت غصہ آیا اسوقت دربار
برخاست کیا دوسرے شام بھی ہوگئی تھی سمندر رنے جب دربار برخاست کیا تو اُس ساحر نے کہا کہ
اب مین جاتا ہون سمندر رنے بہت روکا اُسنے جوابدیا کہ مجھکو جاکر عرض کرنا ہی کہ مین بموجب حکم خداوندی
زمین پر گیا اور سمندر رکو قبضۂ خواجہ سے بچاکر اور اُسکو اس حال سے آگاہ کرکے اُسکو اُسکے دربار
مین پہونچاکر حاضر ہوا ہون مجھکو کیا حکم ہوتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو عتاب خداوندی نازل ہوگا سمندر رنے
کہا کہ خیر جاؤ پس رعد شور خیبر جادو سمندر رسے رخصت ہوکر طرف نہ طاق کے روانہ ہوا کہ اسکا حال
تحریر ہوگا یہان سمندر رنے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور کچھ زہر مار کرکے
خواب غفلت مین مبتلا ہوے کیونکہ دن بھر کے گرسنہ بھی تھے اور تھکے ہوے بھی تھے سمندر ر بھی محل
مین گیا مگر بہت مغموم تھا کچھ زہر مار کرکے یہ بھی سو رہا اسکا حال پھر تحریر ہوگا اس مقام پر ایک امر
اور ضرور لائق تحریر ہی وہ یہ ہی کہ کوئی یہ نہ اعتراض کرے کہ نہ طاق مین کیونکر اس حال کی خبر ہوئی کہ وہان سے
ساحر نے آکر سمندر رکو بچایا اسکا واقعہ مجملاً یہ ہی کہ جلد دوم لعل نامہ مین تحریر ہوچکا ہی کہ نہ طاق معلق ہوا پر
قایم ہی وہان کا طریقہ یہ ہی کہ وہان کا حاکم الوان تاجدار جادو ہی اور وہی خدائی بھی کرتا ہی اسکو آجتک
کسی نے نہین دیکھا ہی سواے اُسکے بھائی اکوان تاجدار کے اور اکوان کو اُسکے نائب نے اور اُسکو
اُسکے نائب نے اور اُسکو اُسکے نائب نے پس یہ جو کہ آخری نائب ہی اسکو سب دیکھتے ہین اور یہ بھی
سب سے کام لیتا ہی جیسا کہ جلد دوم لعل نامہ مین آئینہ اندام جادو کے حال مین یہ سب واقعہ تحریر ہوچکا
بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہان جب نہ طاق کی فتح کا زمانہ آئیگا تو سب حال مفصلاً تحریر ہوگا
اور یہ بھی تحریر ہوچکا ہی کہ یہ سمندر ر غلام ہی الوان تاجدار کا اسکو الوان نے خفا ہوکر نکالدیا تھا
اسنے سحر کی تعلیم پائی تھی چنانچہ اسنے اس مقام پر آکر سمندر ریہ آباد کیا اور کچھ سحر عشاق سے بھی تعلیم پایا
اسکے پاس چند تحفے تھے نہ طاق کے کہ جسکے سبب سے یہ اتنا بڑا بادشاہ ہوگیا اور کہ ایسے ایسے ساحر اسکے
مطیع ہوے اور اسقدر ملک اسکے قبضے مین آئے اور سب ملازم و سردار خیر خواہ ملے بڑا [illegible]
تھا مگر اسکے غرور اور اسکے لہو و لعب نے اسکی یہ نوبت کی کہ یہ تباہ ہونے لگا اور جو جو نمک حلال
اور خیر خواہ تھے وہ اس سے کنارہ کشی کرنے لگے اسنے خود انکو اپنا دشمن کیا پس اس سے تو کوئی

مطلب نہین ہی جو مقدر مین ہوتا ہی وہ ضرور ہوتا ہی پس جب سے یہ یہان آیا تھا سال مین ایک مرتبہ ضرور نہ طاق کو جاتا تھا اور وہان سے سال بھر کی تصویرین لاتا تھا کہ جو ہر ماہ مین یہ تقسیم کرتا تھا سب کو بروز میلا جیسا کہ سابق مین تحریر ہوچکا ہی زبانی صنوبر شاہ کی جلد اول مین اسی سبب سے یہان کے لوگ تصویر پرست ہین اب یہ کئی سال سے نہین گیا ہی جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ انکی خبر گیری مین مصروف ہی اسکو جانے کی مہلت نہ ملی کہ یہ جاتا دوسرے وہ میلا بھی نہین ہوا دریاے سبز رنگ بھی برباد ہوا تباہی آگئی اسکو یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے اہل اسلام کو دفع کرون جب یہ دفع ہوجائین گے پھر اسی طور سے بند و بست کرلونگا اور نہ اپنے نہ جانے کا اور نہ حاضر ہونے کا خداوند سے عذر کرلونگا اسکو تو یہ خیال تھا ادھر الیوان کو یہ خیال ہوا کہ سمندر کو جو ثروت اور حکومت ملی تو وہ بہت بڑا بادشاہ ہوگیا اور سب طرح سے ہر ایک اسکی اطاعت کرنے لگا اور سب اسکے مطیع ہوے بہت سے ملک قبضے مین آئے تو اسکو غرور ہوگیا اس سبب سے اسنے ہمارا خیال ترک کیا خیر دیکھا جائیگا راوی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سمندر اسطور سے نہ طاق جاتا تھا کہ کسی کو خبر نہین ہوتی تھی اسی سبب سے بعض بعض مقام پر تحریر ہوا ہی کہ سمندر جب سے نہ طاق سے آیا ہی پھر نہین گیا پس الیوان تاجدار ایک تو ناخوش تھا ہی اور اسکو نہ طاق سے نکال چکا تھا مگر سمندر کے جانے اور تجر وغیرہ کرنے سے کچھ اصلاح پر آیا تھا اور یہ طریقہ جاری تھا کہ تصویرین دیتا تھا اور یہ کہہ دیا تھا کہ انکی پرستش تو اپنے ملکون مین جاری کر اب نہ جانے سے سمندر کے اور ناخوش ہوا بالکل اسکی طرف سے بے خبر ہوگیا اسکو ایک زمانہ گذرا آج کچھ بیٹھے بیٹھے جو سمندر کا خیال آیا اور خدمات سابقہ کو یاد کیا تو اپنے دل مین کہا کہ کیا سبب ہی جو سمندر ایک مدت سے نہین آیا نہ اسکی کچھ خبر آئی کیا مر گیا جو نہین آیا دریافت کرنا ضرور ہی کہ اگر مر گیا ہی تو اسکی جگہ پر کون بیٹھا اور اب کون سمندر یہ بادشاہ ہی پس یہ خیال کرکے الیوان سحر سے سمندر کے حال کو دریافت کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ سمندر ابھی زندہ ہی مگر اس آفت مین مبتلا ہی کہ آسیر خواجہ نے اپنی عیاریان کین اہل اسلام نے اس ملک کو گھیر لیا ہی دریاے سبز رنگ وغیرہ مٹ گیا بہت ساحر زبردست مارے گئے اور بہت سے اہل اسلام کے شریک ہوگئے یہ سبب ہی کہ سمندر جو نہین آیا ہی اور آسیر دقت سخت پڑا ہی ابتدا سے سب حال سمندر کا اور اہل اسلام کا ظاہر ہوا اور سبب اہل اسلام کے اسطرف آنے کا بھی معلوم ہوا الیوان نے سحر سے دریافت کیا کہ اسوقت سمندر کہان ہی پس یہ ظاہر ہوا کہ یہ واقعہ سمندر پر گذرا ایسی عیاری ہوئی کہ اب قتل ہوا جاتا ہی پس یہ دیکھتا تھا کہ الیوان کو رحم آگیا تھا فورًا اپنے بھائی کو طلب کرکے اسکو اس حال سے آگاہ کیا تھا کہ بہت جلد سمندر کی خبر لو چنانچہ اسنے اپنے نائب سے کہا تھا اور اسنے اپنے نائب سے اور اسنے اپنے نائب سے چنانچہ اسنے رعد شور خنجر جادو کو روانہ کیا تھا جیسا کہ مذکور ہوا ہی یہ واقعہ تھا جو رعد شور خنجر نے آکر سمندر کو خواجہ کے ہاتھ سے بچایا ورنہ ضرور خواجہ سمندر کو قتل کرتے دوسرے ابھی اسکی زندگی بھی باقی تھی پس اب راوی بیان کرتا ہی کہ الیوان تاجدار کی حالت اور کیفیت نہ طاق آیندہ تحریر ہوگی منفصل طور سے یہان صرف اس خیال سے تحریر کیا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ الیوان کو کیونکر سمندر کے حال کی خبر ہوئی کہ اسنے رعد شور خنجر کو روانہ کرکے سمندر کی جان بچائی پس اسطور سے خبر ہوئی تھی اسنے سحر سے دریافت کیا تھا اب راوی اس مقام پر دوسرا حال

تحریر کرتا ہی عنان قلم کو اصل مطلب کی طرف منعطف کرتا ہی اور میدان مدعا مین اشہب قلم کو جولان کرتا ہی کہ سمندر تو دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا اور جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا اب خواجہ کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ خواجہ جو اس مقام سے طرف اپنے لشکر کے چلے قریب لشکر پہونچے تخت کو زمین پر لاے اُسکو نذر زنبیل کیا منڈھی کی بھی اپنی اصلی صورت بنائی وہان سے داخل لشکر ہوے دیکھا کہ وہ وقت ہی کہ بادشاہ نے دربار خاص فرمایا ہی تھوڑے سے سردار حاضر دربار ہین باقی سب عزیز ہین خواجہ نے خیال کیا کہ اسوقت چلکر سب حال بیان کرون خواجہ طرف دربار کے چلے راوی نے تحریر کیا ہی کہ صبح کو تو جلسہ برخاست ہوا تھا دن بھر سب آرام پذیر رہے کیونکہ کئی شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے جب وقت سہ پہر آیا بادشاہ نے بیدار ہو کر امور ضروری سے فراغت کرکے نماز ظہر ادا کی بیرون محل آکر دربار کیا چند مغزز سردار اور سب عزیز حاضر ہوے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ آج کیا خوب گاے ہین یہ صحبت تخلیہ تھی اسوقت کوئی اور ذکر واذکار نہ تھے صرف جلسے کا ذکر تھا اور یہ ذکر تھا کہ خوب خواجہ نے ہم سب کو الوان نہ طاقی کے قبضے سے بچایا اور اسکو مطیع اسلام کیا انکی بھی عیاریان مثل خواجہ اول خواجہ ثانی کے ہین کیون نہ ہون یہ بھی تو اُسی گلشن عیاری کے شجر ہین اور اُسی نہال عیاری کے ثمر ہین ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا تھا کہ خواجہ آکر پہونچے سلام کرکے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمھارا ہی ذکر ہو رہا تھا سب تمھاری تعریف کر رہے تھے خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ کیا مین تعریف کو اوڑھون یا بچھاؤن خالی خولی تعریف سے میرا کیا ہوتا ہی مین کوئی خوش نہین ہوتا ہون ہان میری تعریف یہ ہی کہ مجھکو کچھ ملے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ ہان تمکو تو اسی سے مطلب ہی کہ ملے جاے خیر ہمسے جو کچھ ہو سکا ہمنے دیا اور جس سے ہو سکا اُسنے دیا کوئی اپنا گھر ندیگا خواجہ نے کہا کہ ہان ہمارا لیے کوئی نہین ہی اور ہم ہر ایک کے لیے جان دیتے پھرتے ہین اپنا مال و زر صرف کرتے ہین اور ہمکو ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ سمندر پر فتح حاصل ہو چنانچہ ہمنے الوان کو شریک کیا آپ لوگون کو اُسکے پنجے سے بچایا بڑے بڑے عیار لشکر مین ہین کسی سے نہ ہو سکا علاوہ اس کے ہر ایک کی فکر کرنا اور اس خیال مین رہنا کہ کوئی گرفتار نہ ہو جاے کیونکہ لشکر کفار قریب تر فروکش ہی اسکا خیال رکھنا کہ اب کون لشکر کفار مین آیا ہی اور کفار کیا فکر کر رہے ہین ہمکو ہر وقت اسی فکر مین گذرتا ہی اور سب چین سے آرام کرتے ہین نہ کسی سردار کو فکر ہی نہ کسی عیار کو ابھی کا ذکر ہی کہ ہم جو یہان سے جب جلسہ برخاست ہوا اور اپنے خیمے کو اس خیال سے چلے کہ اب چلکر سوئین کیونکہ سات شبانہ روز کے جاگے ہوے ہین وسط لشکر مین تھے کہ ایک ساحر آسمان پر ندا کرتا جاتا تھا کہ سمندر نے الوان نہ طاقی کو گرفتار کر لیا ہی آج سہ پہر کو قتل کریگا جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ آکر دیکھے اب لوگون کو خبر بھی نہ ہوتی اور نہ معلوم ہوتا الوان قتل ہو جاتی ہمکو تو فکر تھی کہ نہ معلوم الوان پر کیا گذری ہمنے جو یہ خبر سنی فورًا لشکر کفار کی طرف چلا کہ چلکر دریافت کرون کہ کیا واقعہ ہی اپنی راحت کا بھی خیال نہ کیا اب لوگ جو یہان سے جلسہ برخاست کرکے گئے آرام پذیر ہوے پھر یہ بھی نہ خبر ہوئی ہوگی کہ دنیا مین کیا گذرتی ہی خیر مین چلا تھا کہ ایک طائر نے آکر نامہ دیا مجھکو مین نے جو اسکو پڑھا تو سمندر نے لکھا تھا کہ جب مین جانون کہ تم عیار ہو کہ اب آکر الوان کو رہا کر لیجاؤ بس مین نامہ پڑھکر اسطرف کو روانہ ہوا راہ مین عیاری سوجی اب لوگون کو خبر بھی نہ کی اس خیال سے کہ بیکار کو پریشان ہونگے

اور کچھ مطلب نہ نکلیگا جبتک مین یہان سب کو خبر کرون اور آگاہ کرون اور یہ لوگ لشکر لیکر جائین وہان اُسکا کام تمام ہو جائیگا جتنے عرصے مین تم خبر کرو گے اُتنے عرصے مین کوئی تدبیر کرو اُسکی جان بچانے کی ہمکو تو اسقدر آپ لوگون کا خیال ہوا اور آپ لوگ ہمارا بالکل خیال نہ رکھین ہمیشہ ہمکو عزیز رکھین ای صاحبقران مین نے آج وہ کام کیا ہی کہ اگر دارا جان سے اور میری عیاری دیکھتے تو ضرور تعریف کرتے کیونکہ سمندر نے کل اپنا بند و بست کر لیا تھا اور یہ خیال اُسکو ضرور تھا کہ عیار عیاری کرنے آئینگے ای صاحبقران اُسنے یہ بند و بست کیا تھا کہ چارون طرف ساحرون و غیر ساحرون کا پہرہ تھا اور آسمان پر بھی ایک ہزار ساحر بند و بست کیے ہوئے تھے اور ہوا کو گذرنے نہین دیتے تھے پرند تک نہین جا سکتا تھا ایسے بند و بست مین مین نے جا کر عیاری کی اور کسی کو خبر نہ ہوئی مین نے سمندر کو قتل کیا ہوتا مگر اُسکی زندگی تھی بچ گیا مگر مین الوان کو رہا کر لایا کسی کی کیا مجال تھی جو ایسے مقام پر جا کر کوئی عیاری کرتا اور پھر سلامت چلا آتا جبکہ وہ آگاہ کر چکا ہو کہ اگر عیاری کرو کوئی تو اُسنے اپنا بند و بست کر لیا ہوگا میرا ہی کام تھا خیر مین یہان سے پہلے اُس مقام پر گیا جہان اُسنے الوان کے قتل کرنے کا بند و بست کیا تھا مین نے خوب بند و بست پایا وہان تک خیال کا بھی جانا محال تھا ہوا کا بھی گذرنا ممکن تھا مین وہان سے واپس آیا خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون کہ ایک عیاری خیال مین آئی وہ ہی عیاری کی تدبیر مین پڑی اپنا کام کر لیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ وہ عیاری ہم بھی تو سنین خواجہ نے کہا کہ آپ ایسے ناقدرون کے روبرو کیا بیان کرون اگر کوئی قدردان کے روبرو بیان کرون تو کچھ فائدہ ہو بس خلاصہ یہ ہی کہ مین الوان کو رہا کر لایا اس جانفشانی اور عیاری کا صلہ الوان سے ملیگا آپ کیا دیجیےگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم بیان تو کرو ہم تمکو دس ہزار روپے دینگے خواجہ نے کہا کہ پہلے منگا کر جمع کر دیجیے صاحبقران نے اُسیوقت منگا کر جمع کر دیے پھر بادشاہ نے بھی جمع کیے ہر ایک سردار و عزیز صاحبقران نے اپنے مرتبے کے موافق خواجہ کے لیے روپیہ طلب کیا اب اُس مقام پر قریب ایک لاکھ کے روپیہ جمع ہو گیا خواجہ نے کہا گو یہ روپیہ اُس عیاری کے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین رکھتا ہی مگر خیر آپ لوگون کی خوشی مجھکو منظور ہی مین بیان کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس مقام پر چند ہرکارے لشکر کفار کے بھی موجود تھے صورت بدلے ہوئے اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب سمندر کا حکم نامہ گرداب شاہ وغیرہ کے نام آیا تھا کہ تم اپنے لشکر کو تیار رکھو جب لشکر اسلام اسطرف کو یلغر کر کے آئے تو تم روکنا کیونکہ مین یہان الوان کو قتل کرتا ہون اُنکو بھی اسکی خبر کی ہی وہ لوگ ضرور اُسکی کمک کو آئینگے پس ان لوگون نے اپنے لشکر مین حکم کمربندی کا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے اپنے بستر پر مسلح تیار رہو جب ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ ہون چنانچہ کل لشکر مسلح و مکمل اپنے اپنے بستر پر موجود تھا اور کل سردار مسلح و مکمل دربار مین تھے اور گرداب شاہ وغیرہ بھی مسلح و مکمل تھے اور اسی انتظار مین تھے کہ جب اہل اسلام یلغر کر کے طرف سمندر یہ کے جائینگے ہم اُنسے مقابلہ کرینگے اور اُنکو روکینگے اسی خیال مین یہ سب بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند ہرکارے براے خبر روانہ کیے تھے کہ تم لشکر اسلام مین جاؤ اور دیکھو کہ وہان کیا بند و بست ہو رہا ہی وہ لوگ کس فکر مین ہین جب لشکر اسلام تیار ہو کر چلنے پر آمادہ ہو تو ہمکو آ کر فوراً خبر دینا یہ سبب تھا کہ ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے جب یہ ہرکارے آئے تھے تو اُنھون نے یہان لشکر مین کسیکو مسلح و مکمل نہین پایا بلکہ جابجا سوتے ہوئے لوگونکو پایا

لشکر مین سناٹا پایا مگر پہرہ چوکی کا خوب بند و بست تھا یہ لشکر مین پھرا کیے کہ شاید کچھ حال کھلے مگر نہ کھلا
یہ لشکر ہی مین تھے کہ دربار خاص آراستہ ہوا یہ صورت بدلکر پہونچ گئے تھے بس یہ دربار مین تھے
کہ خواجہ آئے اور خواجہ نے وہ تقریر کی آمدم بر سر مطلب اور گرداب شاہ وغیرہ اپنے دربار مین
اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ ہرکارے آکر خبر دین تو ہم لشکر لیکر جاکے مقابلہ کرین اہل اسلام کو آگے
قدم نہ بڑھانے دین بس انکا حال تحریر ہوگا خلاصہ یہ کہ جب خواجہ نے دیکھا کہ روبہ جمع ہی اسوقت کہا
کہ سماعت فرمائیے کہ مین نے کیا کام کیا ای صاحبقران جب مین اُسوقت بند و بست کو دیکھکر پلٹا اور
خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون پس میرے ذہن مین آیا کہ لقمان ثانی بنکر جاؤن مگر خیال کیا کہ یون
جانا بھی ممکن ہی اگر اسی طور سے چلا جاؤن تو ضرور پہچان لیا جاؤنگا بالاے آسمان سے جاؤن تو ضرور سب
دھوکا کھائینگے پہلے قصد ہوا تھا کہ چند پتلے اور شہدے زنبیل سے نکالون اُنکو اپنی راے کے
موافق آراستہ کرکے اپنے ہمراہ لیکر بطور سیر اُس مجمع مین جاؤن اور قریب سمندر پہونچکر اُسپر
اپنے کو ظاہر کرون کہ مین لقمان ثانی ہون مگر اس خیال سے کہ شاید پہچان لیا جاؤن یا جانا نہ ملے
دوسرے یہ بھی سن چکا تھا کہ حکم ہی کوئی اب نہ آئے اور ایک احاطہ بنایا گیا تھا کہ اُسکے اندر کوئی
نہین جانے پاتا تھا پس جانا نہ ملتا مین نے دوسری تدبیر کی اور خیال کیا کہ بالاے ہوا سے جانا
بہتر ہی پس ای صاحبقران پہلے مین نے دشت فرحت افزا مین جاکر ایک درخت کہ جو ابھی بودھا
تھا اُسکے تمام برگ پر بیہوشی ملی اور اُسمین بیہوشی کے بناکر ثمر لگاے مثل خوشہ انگور وہ ثمر ایسے
تھے کہ اصلی معلوم ہوتے تھے اُسکو اپنی راے کے موافق درست کرکے کیونکہ یہی عیاری
خیال کرچکا تھا اور ذہن اُسکو قبول کرچکا تھا کہ سمندر اسی مین دھوکا کھائیگا صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ درخت تمنے کیون درست کیا تھا خواجہ نے کہا کہ اسکا حال آپکو آیندہ معلوم ہوگا اگر بیان
کرونگا تو پھر کوئی لطف نہ ہوگا پس مین اُس درخت کو درست کرکے وہان سے چلا اور قریب
اُس مجمع کے آکر مین نے اپنی صورت حکیم وضع کی تبدیل کی ایک عینک لگائی مگر بہت عمدہ اور
لباس نفیس حکیمانہ وضع کا پہنا اور تخت زبرجد شاد کو نکالا اُسپر قالین آراستہ کیے اور چند کتابین
نکالکر اور قلمدان رکھا اور خود اُسپر سوار ہوا اُسکی کل موڑی وہ تخت بلند ہوا مین نے اُسطرف کا
رُخ کیا یہانتک مین تخت اُڑاکر اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ساحر اپنا بند و بست کیے ہوے کھڑے
تھے اُنھون نے جو مجھکو اوپر آتے ہوے دیکھا آکر منع کیا میری اُنکی تکرار ہونے لگی خواجہ نے جو
اُن ساحرون سے تقریر ہوئی تھی بیان کی اس حقیر نے اس سبب سے اس تقریر کو یہان پر نہین
لکھا کہ طول ہوگا طول سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ میری اُنکی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند ساحر اُنمین سے
سمندر کے پاس گئے اور میرے حال سے اُسکو آگاہ کیا وہ فوراً تخت پر سوار ہوکر آیا اُسوقت
پہونچا کہ مین اُن ساحرون کو ڈانٹ رہا تھا کہ سمندر آکر پہونچا میرے اُسکے سلام کی نوبت آئی
مزاج پرسی ہوئی اُسنے میرا حال دریافت کیا مین نے سب حال بیان کیا خواجہ نے سمندر سے
گفتگو ہونا اور سمندر کا اصرار کرکے لے جانا زمین پر اور اپنا بعد اصرار بسیار ہمراہ سمندر کے
آنا اور پھر جانے کا قصد کرنا سمندر کا روکنا سمندر کا بجد ہوکر حال دریافت کرنا اور اپنا نام
ظاہر کرنا کہ مین لقمان ثانی ہون اور وہ سب تقریر جو کہ مذکور ہوئی تھی بیان کرنا اور سب کا یقین
کرنا سمندر کا بہت خوش ہونا اور یقین کرنا اپنا ہر ایک بات پر زور دینا اور کہنا کہ مین سفارش

کرونگا تمھاری خداوندی سے سب تقریر صاحبقران کے روبرو بیان کی صاحبقران اور سب اہل دربار ہنسے خواجہ کی تقریر پر آخر کو اپنا سمندر سے کہکر الوان کو طلب کرنا اُسکا بولانے مین الوان سے عذر کرنا اپنا زور دینا اُسکا الوان کو طلب کرنا آخر کو اپنا ایوان کو نصیحت کرنا اُسکا انکار کرنا اپنا عاجز ہوکر سمندر سے کہنا کہ اسکو قتل کرڈالو اُسکا داروغہ کو حکم دینا کہ اسے لیجاکر جلاد کے سپرد کر پھر اپنا کہنا کہ مین خداوند سے تو اجازت لے لون اسے طلب کرلو پھر اُسکا آنا اپنا جھوٹ موٹ ایک رقعہ لکھنا اور اسکو بلند کرکے روانہ کرنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خواجہ نے رقعہ لکھا اور ہاتھ اپنا بلند کیا اور کہا کہ ای فرشتۂ قدرت یہ رقعہ خدمت خداوند مین پہونچا دے اس چالاکی سے اُس رقعہ کو آستین مین ڈال لیا کہ کسیکو بالکل ثبوت نہ ہوا بعد اسکے اُس رقعے کو اُسی مقام پر سے نذر زنبیل کرلیا اور بالکل کسی پر ظاہر نہ ہوا خواجہ نے کہا کہ مین نے اسطور سے اُس رقعہ کو غائب کیا اُسکے تھوڑی دیر کے بعد مین نے دوسرا رقعہ جو کہ قبل سے لکھکر زنبیل مین رکھ لیا تھا اس چالاکی سے نکالا کہ کسی پر ظاہر نہ ہوا سبکو یہ یقین ہوا کہ زیر بغل سے کسی فرشتے نے دیا پس راوی نے کہا ہی کہ جب خواجہ نے دوسرا رقعہ لیا تھا جیسا کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہی وہ زنبیل سے نکالا تھا عیاری اسکا نام ہی کہ کسیکو ثابت نہوا سبکو یہ یقین ہوا کہ فرشتہ دیگیا پس خواجہ نے اُس رقعہ کو پڑھنا اور سمندر وغیرہ کو اس امر پر آمادہ کرنا کہ مین ایوان کو خدمت خداوند مین روانہ کردون ان سبکا قبول کرنا اتنا سمندر سے تین مرتبہ اقرار لینا اُسکے بعد الوان پر سے ساحرون کا سحر اور قید دور کراکے اپنے تخت کے قریب بولاکر اور جال کو چالاکی سے نکالکر مارنا اس حال سے اپنا یہ کہنا کہ ایسا باریک ہو تا کہ کسیکو نظر نہ آئے ایوان کو جال مارکر نذر زنبیل کرنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ایوان قریب تخت خواجہ آ گئی تھی خواجہ نے یہ کہکر جال نکالا تھا کہ ای جال ایسا باریک ہو تا کہ کسیکو نظر نہ آئے مگر اس پھرتی اور چالاکی سے ہاتھ زیر بغل لے گئے تھے کہ کسیکو ثابت نہ ہوا نہ خواجہ کا جال سے کہنا ثابت ہوا پس جب ایوان جال مین پھنس گئی تھی اُسوقت خواجہ نے سب سے کہا تھا کہ سجدہ کرو سب سجدے مین خم ہوے تھے کہ خواجہ نے الوان کو نذر زنبیل کرلیا تھا پس خواجہ نے کہا کہ یہ مین نے تدبیر کی جب مین ایوان کو نذر زنبیل کرچکا اور سب سجدے سے اُٹھے مین نے سمندر سے سوال جانے کا کیا سمندر نے کہا کہ میری دعوت قبول فرمائیے خواجہ کا انکار کرنا خواجہ نے خود بیان کیا کہ جب مین نے بہت کہا تو سمندر نے کہا کہ اپنی ضرورت بیان فرمائیے تو مین جانے دونگا پس خواجہ نے وہ مصنوعی تقریر جو کہ سمندر سے کی تھی بیان کی اور کہا کہ مین نے سمندر سے یہ کہکر سب مجمع کو برطرف کرایا پس خواجہ نے بیان کیا کہ سمندر نے اقرار کیا کہ تو بکو بھی وہ پھل کھلائیے پس اپنا سمندر کو ہمراہ چند سردار دنکے لیکر جانا اور اُن سب کا وہ پھل اور برگ کھاکر بیہوش ہونا اور اپنا خنجر لیکر چلنا اور گرج و چمک کا ہونا اپنا خوف کرنا اس ساحر کی صدا آنا اور اپنا ہر مرتبہ قصد کرنا گرج و چمک کا زیادہ ہونا ایسکا سب ساحرون پر جو کہ بیہوش پڑے تھے گرنا اور اپنا تخت پر سوار ہوکر ادھر کو آنا سب بیان کیا کوئی امر چھوڑا نہین جو کچھ گذرا تھا وہ سب مع تفصیل کے صاحبقران کے روبرو اور بادشاہ اور اہل دربار کے روبرو بیان کیا جو جو کہ اُسوقت موجود تھے سب خواجہ کی اس عیاری اور اس

طراری پر بہت حیران ہوئے اور خواجہ کی تقریر اور فقرے سن سنکر بہت ہنسے اور خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے سب کو سلام کیا اور کہا کہ یہ مین نے عیاری کی آپ لوگ فرمائین کہ کچھ اچھی عیاری تھی اور مین نے کچھ کام کیا یا نہین سب نے جواب دیا کہ جیسی یہ وہ عیاری کی کہ بھلا کوئی کیا کریگا اور کسی کے ذہن مین کب آئیگا کہ یہ عیاری تھی آج ہم سب پر ظاہر ہوا کہ تم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے پوتے ہو اکثر سنا گیا ہے کہ وہ بھی ایسی عیاری اور چالاکی کرتے تھے اور ایسی ہی باتین پیدا کرتے تھے وہ ہی تمنے بھی کیا سب نے خواجہ کی استقدر تعریف کی کہ خواجہ خوش ہوئے اور کہا کہ یہ روپیہ مین لے لون صاحبقران و بادشاہ و سب سرداران نے کہا کہ بسم اللہ یہ سب آپ ہی کا حق ہے خواجہ نے وہ سب روپیہ جانچ کر نذر زنبیل کیا اور خوش ہوئے صاحبقران و بادشاہ نے خواجہ کو ایک خلعت بہت گران قیمت علاوہ اُس روپے کے مرحمت کیا خواجہ اور زیادہ خوش ہوئے وہ خلعت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مقام پر بیٹھ گئے ناظرین عالی فہم پر ظاہر ہو کہ خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس درخت کو بیہوشی آلود کیا تھا اور خود حکیمانہ وضع بنا کر اور تخت زبرجد شاہ پر سوار ہو کر چلے تھے اُس تخت مین کل لگی ہوئی تھی جہان اُس کل کو موڑ دیا وہ بلند ہو گیا اور جدھر کو اُسکا رخ کر دیا وہ اسی طرف کو چلا یہ وہی تخت تھا جسپر خواجہ سوار ہو کر اسدین آئے تھے جسدن سمندر کی صورت بنکر مشتاق ہو گیا تھا وہی تخت تھا جسپر لقمان ثانی بیٹھکر ... گئے تھے خواجہ نے چالاکی سے وہ رقعہ بھی نذر زنبیل کیا تھا اور اُسکا جواب بھی چالاکی سے زنبیل سے نکالا تھا جو اُسکا پہلے ہی سے ... تھا کیونکہ خیال کر چکے تھے کہ یہی عیاری کرونگا جب خواجہ ہمراہ تخت کے پہاڑ کی طرف دشت فرحت افزا کے چلے تھے اور تخت بالاے سر چلا تھا اُسی وقت خواجہ نے اُسکی کل موڑ دیا سب کی آنکھ بچا کر چالاکی سے کہ جتنی ہین کہ ہزارون آدمی تھے ... ثبوت ... گویا سب اندھے ہوگئے اصل امر یہ تھا کہ الوان کی قضا نہ تھی اُسکا بچانا خداوند کریم کو منظور تھا اسی سبب سے سب کو اندھا کر دیا اور سب کی عقل زائل کر دی ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ خواجہ عیاری کر سکتے ایسے بندوبست سے اور رہا کرلے جاتے یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا یہی سبب خواجہ سب عیاری بیان کر چکے خلعت و انعام پا چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ الوان کو زنبیل سے نکالو کہ اُسکا حال معلوم ہو کہ اُسکا کیا قصد ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا قصد کیا وہ اب انکی شریک ہے اگر آپ لوگ اُسکی رونمائی دین تو مین اُسکو زنبیل سے نکالوں تب اُسیوقت دس ہزار روپیہ جمع ہو گئے سب نے اپنے مرتبے کے موافق دیا صاحبقران و بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ دیا خواجہ نے وہ روپیہ بھی پرکھکر داخل زنبیل کیا اور الوان کو زنبیل سے نکالا وہ جو کفار کے لشکر کفار کے سب کیفیت سنا گئے کھڑے ہوئے اب الخنوان ... دیکھا کہ خواجہ نے الوان کو زنبیل سے نکالا خواجہ نے جیسے الوان کو زنبیل سے نکالا الوان جو باہر زنبیل کے آئی وہ حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی کہ مین کہان تھی اور کہان آگئی پہلے ایک تاریکی مین پہونچی پڑے ہوے تک وہان رہی اب جو باہر آئی تو نیا مقام ہے اب جو غور کرکے الوان نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ دربار صاحبقران کا ہے الوان نے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین اور صاحبقران دنگل پر اور بہت سے سردار گرد بیٹھے ہوے ہین مثل آفاق شاہ دکوکبہ روشن تن ورخ آفتاب علم

وسہراب جادو وغیرہ سے ایک طرف خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین چونکہ یہ ان سب کو میدان جنگ مین دیکھ چکی تھی اس سبب سے پہچانتی تھی آلوان نے سب سے پہلے مودب ہو کے بادشاہ کو سلام کہا قواعد شاہی بجا لائی پھر صاحبقران کو سلام کیا پھر خواجہ کو سلام کیا اسکے بعد سب حاضرین دربار سے صاحب سلامت کی مگر حیران ہے کہ مین کہان تھی اور کہان آگئی کچھ یہ واقعہ سمجھ مین نہین آتا ہے ادھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ الوان کے لیے کرسی لاؤ فورًا کرسی حاضر کی گئی الوان سلام کرکے کرسی پر بیٹھی مگر حیران ہے کہ کیا واقعہ ہے کہ اتنے عرصے مین صاحبقران نے حیران ہو کر الوان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے الوان تم کیون اسقدر حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہو کچھ بیان تو کرو الوان نے جوابدیا کہ حضور مین یہ حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہون کہ مین تو سمندر کے پاس اسیر تھی اسنے میرے قتل کی فکر کی تھی اور بہت بڑا مجمع تھا سب اہل شہر و دیگر اطراف و جوانب کے لوگ جمع تھے اور سمندر نے بہت بند وبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر نہ تھا سمندر میرے قتل کا ایک حکم دے چکا تھا کہ کوئی بچہ شیطان لقمان اسکے پاس آیا اسنے مجھکو طلب کیا اور بہت کچھ نصیحت کی مین نے نہ مانا اسنے غصہ کرکے مجھکو پھر سپرد سمندر کر دیا پھر کچھ سوچکر کہا کہ مین خداوند سے اجازت لیلون پھر نہ معلوم اسنے کیا کیا کیونکہ مین تو سر جھکائے ہوئے تھی اسنے اتنا مجھسے کہا کہ اے الوان تمکو خداوند نے طلب کیا ہے مین تمکو روانہ کرتا ہون یہ کہکر اسنے سمندر سے کہا میرے جسم سے قید دور کرا اپنے ساحرون کا سحر دور کرا کر اپنے تخت کے قریب بلا کر کوئی چیز ایسی میرے جسم پر ماری کہ مین بے حس و حرکت ہوگئی اور پھر مجھکو خبر نہین کہ کیا گذری پھر جو آنکھ کھلی اپنے کو تاریکی مین پایا اسکے بعد پھر مجھکو ہوش آیا کیونکہ مین بسبب تاریکی کے بیہوش ہوگئی تھی ہوش جو آیا تو اپنے کو اس دربار مین پایا نہ معلوم کہ یہ کیا واقعہ ہے صاحبقران مسکرائے اور فرمایا کہ خواجہ نے تمھارے لیے اپنی جان دیکر عیاری کی اور تمکو رہا کرا لائے اے خواجہ ذرا تم اپنی عیاری کی حالت بیان کرو بس خواجہ نے کہا کہ اے الوان سنو میری طرف متوجہ ہو پس خواجہ نے کل حالت اپنی عیاری کی ابتدا سے انتہا تک بیان کی اور سب حالت کہی اور کہا کہ اس طور سے مین تمکو رہا کرکے لایا ہون اب تم بیان کرو کہ تمپر کیا سمندر نے ظلم وستم کیا اور کیون قتل پر آمادہ ہوا تھا الوان نے سب اپنی حالت بیان کی سمندر کا طلب کرنا اپنا ترک دنیا کرنا بموجب طلب سمندر آنا سمندر سے بحث ہونا اسکا سمجھانا اپنا انکار کرنا سمندر کا حکم گرفتاری دینا سبکا ملکر اسیر کرنا اور سمندر کا حکم قتل دینا اپنا خداوند کریم پر نظر رکھنا سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمپر سمندر نے بڑا ظلم وستم کیا الوان نے کہا کہ جی ہان مگر میری ابھی قضا نہ تھی جو بچ گئی ورنہ قتل ہو جاتی سمندر نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا خداوند کریم خواجہ کی عمر مین برکت دے کہ انھون نے میری جان بچائی خداوند کریم انکی مراد دلی بر لائے مین کہانتک انکا شکریہ ادا کرون میری زبان مین اسقدر طاقت نہین ہے کہ انکی تعریف کرون مین خواجہ کی ایک ادنا کنیز ہون خواجہ نے مجھکو بے دامون خرید کر لیا مین اپنی زندگی بھر خواجہ کے احسان سے سر نہ اٹھا سکونگی خواجہ نے میری جان بخشی فرمائی دوبارہ میری زندگی ہوئی یا خدا نے جان بچائی یا خواجہ نے الوان نے یہ تقریر کی خواجہ نے جوابدیا کہ اے الوان میری بھی یہ لیاقت ہے کہ مین کسی کی جان بچاؤن یہ سوائے خداوند کریم کے دوسرے مین قدرت نہین ہے مین کوئی معاذ اللہ

خدا نہین ہون یہ بندے کی طاقت نہین کہ کسی کی جان بچاے یہ کلمہ کفر ہی اب کبھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لانا
ای الوان یہ بیان کر کہ اب تیرا کیا قصد ہی جو تو نے پہلے شرط کی تھی یا اب دوسرا ارادہ ہی میرے نزدیک
تو بہتر یہ ہوگا کہ اب تم ہماری شراکت کرو اور سمندر سے مقابلہ کرو کیونکہ اُسنے تمسے خلاف عہد کیا
اور تمھارے ساتھہ بدی پیش آیا اب تمکو لازم ہی کہ تم بھی خلاف عہد کرو اور اُسکے ساتھہ بدی پیش
آؤ الوان نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اگر ایک اپنے قول کے خلاف کرے تو دوسرا
بھی مثل اُسکے ہوجاے کیا تمنے نہین سُنا ہی اکثر بزرگون کا قول ہی کہ اگر کوئی تیرے ساتھہ بدی کیے جاے
تجھکو لازم ہی کہ تو اپنی نیکی سے نہ باز آ ساتھ اُسکے نیکی کیے جا تاکہ دیکھنے والے تیری تعریف کرین اور
اور اُسکی مذمت پس مین کیون وہ کام کرون کہ لوگ یہ کہین کہ الوان ذرا سی سختی مین نکل گئی اور
سمندر سے مقابلہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ ای الوان یہ تیرا خیال بہت ٹھیک ہی مگر اسکا سبب
یہی ہی کہ جو مین نے تمسے کہا وہ سبب یہ ہی کہ سمندر تکو جو کچھ تمھارے ساتھہ کرنا تھا وہ کر چکا اگر مین نہ جاتا
اور جاکر عیاری نکرتا تو وہ تمکو قتل کر چکا تھا پس اُسکے نزدیک تو تم اُسکے ہاتھہ سے نکل گئین وہ اپنا
فعل جو اُسکو منظور تھا کر چکا اب اُسکا کوئی دعوی اثمیر نہین ہی نہ کوئی اب تمکو الزام دے سکتا ہی کیونکہ تمنے
اپنے عہد کے خلاف نہین کیا اُسی پر قایم رہین اور اُسکے ظلم وستم سے سرتابی نہ کی اجو اُسنے ستم کیا وہ
تمنے گوارا کیا یہانتک اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئین اور یہ رد بدی یہ صرف ہم لوگون کی تقدیر تھی اور
ابھی تمھاری قضا نہین تھی کہ تم بچ گئین اور خداوند کریم نے تمکو بچالیا اگر تمھاری قضا آگئی ہوتی تو
میری کیا اصل تھی کہ مین تمکو بچا سکتا پس خدا نے تمکو اس واسطے زندہ رکھا ہی کہ تم اُسکی راہ مین
جہاد کرو اور اُسکی عبادت کرو تاکہ جو کچھ تمنے گناہ کیے ہین اور ایک مدت تک حالت کفر مین رہی ہو
وہ سب عفو ہو جائین اور دنیا سے پاک وصاف جاؤ تاکہ بہشت برین تمھارا مقام ہو اور تم بھی
عبادت گزارون مین شامل کیجاؤ اور جب تم اس دنیا سے جاؤ تو مرتبۂ شہادت پاؤ پس اب
اُس خیال کو اپنے دل سے دفع کرو اور میرے کہنے پر عمل کرو اب کوئی تمکو الزام نہین دیگا بلکہ یہی
کہیگا کہ الوان نے اپنی سی کی کہانتک کوئی حد بھی ہی اُسنے بہت عجز و انکسار کیا جب سمندر نے نہ مانا اور
اُسکے عجز و انکسار کی جانب خیال نہ کیا اور قتل پر آمادہ ہوا قتل کرنے کو لیگیا اُسپر بھی اُسنے سرتابی
نہ کی اور قتل پر اپنے راضی رہی اُسکو اور لوگ بچا کر لیگئے اور اُسکی جان بچائی احسان کیا اُسپر وہ
محسن کش نہ تھی جو محسن کشی کرتی سمندر کا یہ رنگ دیکھا تب اُسنے دوسرے کی شراکت کی پہلے تو
وہ ترک دنیا کرکے بیٹھی تھی اسی وجہ سے کہ نہ مین سمندر کی شراکت کرون نہ اہل اسلام کی دنیا کو مین
ترک کرون تاکہ کوئی میرے اوپر زور نہ ڈالے مگر اُسپر بھی سمندر نے اُسکو چین نہ لینے دیا اُسکو بلاکر
ساتھہ بدی کے پیش آیا آخر کو وہ خود کسی سبب سے بچی اُسنے شراکت ترک کی اور اہل اسلام کی شراکت
کی کوئی بری بات نہین کی بلکہ عقلمندی کی جو کہ عقلمند ہین وہ کبھی الزام نہ دینگے بلکہ تعریف کرینگے کیونکہ جو
اپنے سے بدی کرے اُسکے ساتھہ بدی کرنا زیبا ہی اہل لیاقت اور بزرگون کا قول ہی کہ جو اپنے سے
بدی نہ کرے اور اُسکے ساتھہ بدی کرے اُسکے ماں باپ مین فرق ہی اور جو اپنے ساتھہ بدی کرے
اور خود اُسکے ساتھہ بدی نہ کرے اُسکے بھی ماں باپ مین فرق ہی پس اگر سمندر بدی تمھارے ساتھہ
نہ کرتا اور تم بدی اُسکے ساتھہ کرتین تو ضرور خلاف تھا اور دنیا مین بدنام ہوتین اور ہم بھی برا کہتے
جبکہ مین نے پہلے تمکو گرفتار کیا تھا اور تمسے شراکت کو کہا تھا اور تمنے وہ عذر کیا تھا ہان اگر تم اُس وقت

میری شراکت کرتین اور سمندر سے انحراف کرتین تو مین ضرور یہ خیال کرتا کہ تمنے جان کے خوف سے
یہ امر کیا اور تمھاری شرافت و عالی خاندانی مین فرق ہو بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا پس جب تمنے ایسا نہین
کیا بلکہ تارک دنیا ہوئین اور سمندر سے مقابلہ کرنے سے انکار کیا تو اب کوئی نہین کہسکتا ہو سب
سمندر ہی کو الزام دینگے دوسرے تم نہ سمندر کی ملازم ہو نہ ماتحت ہو صرف ملاقات و دوستی و مذہبی کا
پاس تھا تمنے دوستی و ملاقات کو اپنے امکان بھر خوب نباہا اسکو تم کیا کرو کہ سمندر نے حق دوستی کو
نہ پہچانا اور تمھاری قدر نہ کی ہان اگر ملازم ہوتین تو شاید لوگون کو یہ گمان ہوتا کہ نمک حرامی کی
بس اب کوئی اس امر کو کہہ نہین سکتا تیسرے یہ کہ تمھارے اُسکے مذہبی فرق بہت بڑا ہو پس تمنے
اپنی عقبیٰ درست کرنے کے لیے اُس مذہب باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا پس ایسی
حالت مین تمھارے اُسکے ضرور دشمنی اور عداوت ہوگی اب وہ دوستی اور ملاقات کہان رہی کہ
جسکا تم خیال کرو اور مین تمپر کوئی دباو ڈالکر نہین کہتا ہون شاید تم اس کا خیال کرو کہ مین تمکو جو رہا
کرا لایا ہون اور تمکو پنجۂ قضا سے بچایا ہی مین اس سبب سے زور ڈالتا ہون یہ امر نہین ہو بلکہ تمھاری
خوشی پر ہو تم ایسا خیال نہ کرنا اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگی تو جو تمھارے حق مین منظور خداوند کریم
ہوگا وہ پیش آئیگا اور تمکو راحت ملیگی ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہو ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہو
کہ کسی پر زور و ظلم کرکے اپنا مذہب قبول کرائین اُسکی خوشی پر منحصر ہو جو اُسکی مرضی ہو ویسا وہ کرے
اگر اپنی بہتری اور اچھائی دیکھے تو اُسکو منظور کرے ورنہ اُسکو اختیار ہو کسی قسم کا تمپر ظلم و ستم نہین
کیا جاتا ہو تمپر کیا منحصر ہو یہان کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہو خوشی پر اُسکی موقوف ہو ہان اُسکے سب طریقے
اور قاعدے اور نیک و بد اور اچھائی اور برائی سب بتا دی جاتی ہو پس وہ جانے اور اُسکا کام
کوئی وہ ہمکو نہ بخشوائیگا اگر ہمارے کہنے پر عمل کریگا یہان بھی راحت پائیگا وہان بھی نہ عمل کریگا تو کیا
معلوم کیا گذرے کوئی ہم اُسکے اعمالون سے واقف نہین ہین ظاہر دیکھا جاتا ہو اسپر عمل کیا جاتا ہو
ای الوان یہ تو تمنے سُنا ہوگا کہ اپنی اپنی گور و اپنی اپنی منزل پس جیسے جسکے اعمال ہونگے ویسا اُسکے
ساتھ برتاؤ ہوگا تمکو کسی کے فعل اور افعال سے کیا غرض ہو جو ہمارا فرض تھا وہ ہمنے تمسے کہدیا
اور تمکو آگاہ کر دیا یہ کہکر خواجہ نے بہت سے کلمہ تعریف خداوند کریم مین اور اچھائی مذہب اسلام
مین اور بہت سے کلمہ مذمت دین سامری وغیرہ مین اور مذمت سامری و جمشید مین بیان کیے الوان
خاموش سُنا کی کچھ جواب نہ دیا جب خواجہ اپنی تقریر کر چکے اُسوقت الوان نے جواب دیا کہ ای
خواجہ یہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا مین نے سُنا اور بہت بجا ارشاد ہوا مین اِس سے انحراف
نہین کرتی ہون بلکہ مذہب اسلام تو مین نے اُسیدن قبول کر لیا تھا جسدن آپ نے مجھکو پہلے
اسیر کیا تھا اسی سبب سے تو مین نے ترک دنیا کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور جو کچھ آپ نے اُسدن
فرمایا تھا وہ بھی میری اچھائی اور بہتری کے لیے تھا اور آپ کی تقریر دلپذیر نے میرے دل پر ایسا
اثر کیا تھا کہ جسکا انجام یہ ہوا اور مین نے اُسپر بخوشی عمل کیا اور آج جو ارشاد ہوا یہ بھی میرے
لیے ہی مین ایسی نادان نہین ہون کہ دوست و دشمن کو نہ پہچانون پس مین نے آپ کے کہنے پر
عمل کیا مجھکو کوئی خوف نہین ہو مین نے آپ کی شراکت بدل قبول کی اور سمندر کو دیکھ لیا اور
سمجھ گئی اب مین سمندر کے باپ سے مقابلہ کرونگی اُسکی کیا اصل ہو نہ مجھکو اس امر کا خوف ہو
کہ اہل دنیا مجھپر طعنہ زن ہونگے اُنکی طعنہ زنی سے مجھکو کیا بقول آپ کے کہ جو نادان ہونگے وہ ایسا کرینگے

کہ الزام دینگے عقلمند تو خیال بھی نہ کرینگے اور کس کے منھ مین دانت ہین جو مجھکو الزام دے سکے بقول آپ کے نہ مین اُسکی ماتحت تھی نہ ملازم پس ملاقات و دوستی تھی جبتک اُسنے دوستی اور ملاقات کا پاس کیا اُسوقت تک مین نے بھی کیا پس جب وہ اُس سے پھر گیا تو مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین اُسکا پاس کرون پس میرا تو یہ قول اول سے ہی کہ جو اپنے سے بدشمنی پیش آئے اُس حالت مین جبکہ مین اُسکے ہمراہ کوئی امر دشمنی کا نہ کرون تو پھر مجھکو بھی لازم ہی کہ مین بھی اُسکے ساتھ دشمنی کرون ہان جسکے ساتھ مین دشمنی کرون وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو کیا مضایقہ ہی جیسا کہ میرے آپ کے گذرا کہ مین آپ سے بہ دشمنی پیش آئی آپ نے اُسکا عوض کیا مجھکو کوئی گلہ نہین ہی ہان صرف سمندر سے گلہ ہی اور اس امر کا خیال ہی کہ مین نے اُسکے ساتھ کوئی بات ایسی نہین کی کہ جس سے بوے عداوت ظاہر ہو پس اُسنے میرے ساتھ یہ حرکت کی پس تف ہی ایسی ملاقات اور دوستی پر کہ ایک تو سراسر دشمنی کرے دوسرا دوستی کا دم بھرے جائے پس مین نے ابھی جو وہ تقریر آپ سے کی صرف اس خیال سے کہ شاید آپ لوگون کو یہ شک ہو کہ یہ بڑی خراب عورت ہی اور بہ خوف جان اسنے یہ امر قبول کیا ہماری شراکت اختیار کی یا یہ کوئی کہے کہ اسکو سمندر سے مقابلہ منظور نتھا تو مین قسم کھاکر کہتی ہون کہ یہ امر نہ تھا بلکہ صرف اس امر کا ظاہر کرنا تھا کہ مین سمندر سے اسوقت تک خلاف نہین ہون مگر کیا کرون اُسکی حرکتون نے مجھکو مجبور کر دیا اگر مجھکو سمندر سے مقابلہ منظور ہوتا تو پہلے مین اُس سے وہ شرطانہ کرتی اور آپ کی شراکت قبول کر لیتی پس یہ امر مجھکو سب پر ظاہر کرنا تھا کہ مین نے سمندر کے ساتھ ایسی کی اور اُسنے اُس نیکی کا میرے ساتھ سلوک یہ کیا اس سبب سے مین نے انکار کیا کہ آپ مجھکو سمجھائینگے اُمین یہ سب امر ظاہر ہو جائیگا اگر مین اپنی زبان سے بیان کرونگی تو لوگون کو یہ خیال ہوگا کہ اِسنے سمندر پر الزام رکھا ضرور اسکی یہ خواہش تھی کہ مین سمندر سے مقابلہ کرون پس ایسے ایسے الزام لگا کر اُسکی شراکت سے دست بردار ہوے اور مقابلے پر آمادہ ہوے اس سے یہ ہوا کہ ہر ایک پر اُسکا ظلم و ستم اور میری مجبوری ظاہر ہو گئی اور سب نے سن بھی لیا یہ جو الوان نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ تمنے بڑی عقلمندی اور دانائی کی در اصل اچھا کیا تم بے خوف ہو جاؤ تمکو کوئی کچھ نہ کہیگا اگر کہیگا تو ہم اُسکا جواب دندان شکن اُسکو دینگے ادھر خواجہ نے الوان سے ایسی تقریر کی ادھر کل اہل دربار نے جو اُسوقت وہان موجود تھے سب نے الوان کو سمجھایا اور صاحبقران نے بلکہ آفاق شاہ وغیرہ نے بہت سے پہلو اچھائی کے الوان کو دکھائے الوان نے بھی خیال کیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین سمندر نے تیرے ساتھ بہت خراب حرکت کی اور کوئی دوستی اور یارانے کا خیال نہ کیا پہلے ذلیل کیا میرے مکان سے مجھکو طلب کر کے اُسکے بعد میری جان کا خواہان ہوا اگر خواجہ نہ بچاتے تو وہ ضرور قتل کرتا ایسے بد باطن اور ظالم کی شراکت یا اُسکے لیے ایسے لوگون سے بگاڑنا بالکل خلاف ہی پس یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے کہا کہ مین نے آپ لوگون کی شراکت بدل قبول کی اب مین سمندر سے مقابلہ کرونگی اور مین مطیع اسلام ہوئی آپ کی ایک ادنی کنیز ہون یہ کلام صاحبقران و بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اور کہا کہ اب مین آپ کے حکم سے کبھی سرتابی نہ کرونگی چاہے آپ لوگ مجھکو بلا جرم و خطا قتل بھی کرین مین یہی خیال کرونگی کہ ضرور میری کوئی نہ کوئی خطا تھی جب تو یہ امر میرے ساتھ کیا گیا صاحبقران نے جواب دیا کہ ہم بھی تیرے ہر امر کا خیال رکھین گے کیونکہ تو ہماری ہم مذہب ہی اس امر کا کبھی خیال بھی نہ کرنا کہ ہم لوگ

کبھی بے جرم و خطا کسی پر ظلم و ستم کریں ہمارا تو یہ طریقہ ہے کہ ہم اُسپر بھی ظلم و ستم نہیں کرتے ہین جو کہ خطا کرتا ہے
بلکہ ہمارا یہ حکم ہے کہ کوئی کافر پر بھی ظلم و ستم نہ کرے نہ کہ اپنے برادر دینی پر یہان ظلم و ستم کا طریقہ ہی نہین
آتا ہے نہ یہان کوئی ظلم و ستم کرتا ہے بس ابکی اوسے تو نے خوف رہ اب تمہاری جان تیرے جان کے ساتھ
ہے پہلے ہم قتل ہونگے پھر تیری نوبت آئیگی ہر ایک ہمارے دوستون اور سردارون اور عزیزون
مین سے تیری حفاظت کریگا اور تجھکو اپنے حد بھر عزیز خیال کریگا اور تیرے اوپر اپنی جان نثار کرنیکو
موجود ہوگا اپنے امکان بھر الوان نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین سبکی لونڈی ہون مین خود سب کے اوپر
اپنی جان فدا کرنے کو موجود ہون ایک ادنی کنیز ہون یہ جو کچھ آپ نے فرمایا سب آپ کی قدر دانی
اور غریب پروری ہے میری اتنی عمر ہوئی مین نے آجتک ایسے صاحب لیاقت و اہل قدر لوگ نہین
دیکھے ایسے لوگ تقدیر سے میسر ہوتے ہین جو کہ شریف اور سپاہی کی قدر کرتے ہین یہ میرا مقدر
تھا کہ مین انکی خدمت مین حاضر ہوئی بس طریقہ یہ ہے کہ قدردان سے بس چلتا ہے ناقدرے سے کچھ
بس نہین چلتا ہے آپ کی اس قدردانی اور مرتبہ شناسی سے ہر ایک آپ کے اوپر فدا ہونے کو
موجود ہے پس خداوند کریم آپ کو ہم سب کے سر پر سلامت رکھے مین نے تو ایسی مرتبہ شناسی اور
کسی مین نہ پائی جیسی آپ لوگون مین پائی اور مجھکو آپ کے قدمون پر خدا موت نصیب کرے
اور مین اب طریقۂ اسلام مین مرون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھی بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی قریب
تخت پہونچی اور قصد کیا کہ اپنا سر قدم بادشاہ پر رکھون بادشاہ نے ہاتھ سے اُسکا سر اُٹھا لیا اور
دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ یہ کیا کرتی ہے ایسی حرکت نہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ میری خطا
معاف فرمائیے کہ مین نے انکو بڑی زحمت دی تھی کہ آپ میرے سبب سے ایک شبانہ روز صدمہ و
رنج مین مبتلا رہے سب سردارون کا غم میری ذات سے آپ نے اُٹھایا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ
تیری خطا نہ تھی بلکہ ہمارے مقدر مین یہ تکلیف بدی تھی اور بہت کچھ اُسکو سمجھایا اور فرمایا کہ جا
اپنے مقام پر بیٹھ مین تجھسے بہت خوش ہون پس الوان بادشاہ کی تعریف کرتی ہوئی اور دعائین
دیتی ہوئی صاحبقران کے نزدیک آئی اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ میری خطا کو نہ بحل فرمائیے کہ مین نے
آپ پر سحر کیا تھا اور مین نے یہ قصد کیا تھا کہ آپ کو قتل کرون آپ اُس سحر مین مبتلا رہے آپ کو بڑی
تکلیف ہوئی یہ کہکر قصد کیا کہ سر کو قدم صاحبقران پر رکھون صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھاکر سینے
سے لگایا اور بہت شفقت سے فرمایا کہ اے الوان یہ کوئی خطا نہ تھی ہمارے تیرے مقابلہ تھا بس
جنگ و جدل مین یہی امر ہوتا ہے کہ باہم مقابلہ ہوتا ہے بس جسکا حربہ چلگیا وہ اپنا کام کرگیا اگر میرا
حربہ چل جاتا اور تو مرجاتی تو کیا ہوتا یا مین مرجاتا تو کیا تھا لڑائی مین یہی ہوتا ہے جب باہم دشمنی
ہوئی تو اسکا خیال نہین ہوتا یہ کوئی امر ایسا نہ تھا کہ مین کہون کہ تو نے میری خطا کی اور جبتک تو
ہمارے اور تمہارے دشمنی تھی اُس حالت مین خطا کیسی اور قصور کیسا ہر ایک کو اپنی فتح و ظفر
کا خیال تھا جو تمسے ہوسکا تمنے کیا اور جو ہمسے ہوسکا ہمنے کیا بس یہ کوئی امر نہین ہے مین تمسے
بہت خوش ہون اور تمہاری شراکت سے میرا دل بہت شاد ہوا یہ فرماکر اُسکو سینے سے لگایا
اُسنے دست صاحبقران کو بوسہ دیا اُدھر بادشاہ نے فرمایا کہ الوان کے لیے خلعت حاضر کیا جائے
پس فوراً خلعت فاخرہ حاضر کیا گیا اُدھر سے الوان جو پہنکے صاحبقران کی تعریف کرتی ہوئی تو
خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے بھی سینے سے لگایا بہت تعریف کی پھر تو ہر ایک سردار سے ملی

اور سب بہت خوش ہوئی صاحبقران نے بھی ایک خلعت براے ایوان اور ایک خلعت براے
خواجہ اور دس ہزار روپیہ نقد براے خواجہ طلب فرمایا اسی طور سے بادشاہ نے بھی اور ہر ایک
سردار نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق براے خواجہ روپیہ طلب کیا اُس خوشی مین کہ خواجہ
کے سبب سے ایوان نے تم سب کی شراکت کی اور خواجہ نے ایوان کی جان بچائی پس جب ایوان
سب سے مل چکی اور پھر بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کرکے کرسی پر بیٹھی اُسوقت بادشاہ
وصاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ خلعت تم پہنو اور دوسرا ایوان کو پہناؤ غرض بادشاہ وصاحبقران
نے ایوان کو خلع بخلعت فاخرہ کیا اُسنے سلام کرکے دونون خلعت پہن لیے اور بہت تعریف کی
اُدھر بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ نقد روپیہ اور یہ خلعت تمھاری نذر ہی اس
صلے مین کہ تمنے ایوان کو ہماری شراکت پر راضی کیا اور اُسکی جان بچائی خواجہ نے خوش ہوکر
اور سلام کرکے وہ سب نذر زنبیل کیا یہ کلام سُنکے صاحبقران کے ہر ایک سردار نے بھی نذر خواجہ
سے کیا خواجہ نے سب سے روپیہ لیکر نذر زنبیل کیا پس ایوان نے جو یہ طریقہ دیکھا اُسکے پاس ایک
مالا تھا کہ وہ اُسکے زیر پیرہن تھا خواجہ کو نہ معلوم تھا ورنہ خواجہ ضرور اُتار لیتے اس مالے مین
بہت عمدہ اور نادر موتی تھے وہ ہر وقت ایوان کے پاس رہتا تھا پس ایوان نے وہ مالا
گلے سے اُتار کر اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اس لونڈی کی بھی نذر قبول ہو گو یہ کوئی حقیقت
نہین رکھتا ہی پس اسوقت اسکو قبول فرمائیے آپ کی تو مندا رہ ہون جب اپنے ملک مین جاؤنگی
جو میرے لیے ہو سکے گا آپ کو صرف اس صلے مین دونگی کہ آپ نے میری جان قبضۂ ظالم
سے بچا دی ہی یہ تو صرف آپ کے پان کھانے کے لیے دیتی ہون بھلا مین کیا آپ کو دونگی
مین خود آپ کی دست نگر ہون مگر ہان جو کچھ مجھکو میسر ہوگا بطور نذر پیش کرونگی بموجب مصرعہ
اگر قبول اُفتد زہے عز و شرف خواجہ نے وہ مالا ہاتھ بڑھا کر لے لیا اور بہت ایوان کی تعریف
کی جب خواجہ کو ایوان مالا دیچکی اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ آج ایوان کی دعوت ہمنے کی ہی
ایوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اس کنیز کی بھی یہ لیاقت ہی کہ حضور کے یہان دعوت کھاے
یا حضور دعوت فرمائین ایک ادنیٰ ملازم کو حکم فرمائیے کہ وہ میری دعوت کرے یہ صرف آپ کی
کنیز پروری ہی ورنہ مین آپ کی کنیزون کی بھی ہمسری نہین کر سکتی ہون مین عذر تو نہین کر سکتی
ہون مگر ایک امر ہے کہ اگر اجازت ہو تو یہ کنیز آج اپنے مکان پر جاے اور اپنی بہن ماران
تاجدار و دیگر سردارون و اہل لشکر و اہل شہر کو مسلمان کرے اور وہان سے لشکر لیکر آئے
حاضر خدمت ہو اُسوقت حضور دعوت فرمائین تو میرے ہمراہیون کو بھی معلوم ہو کہ ہمارے
مالک کو ایسے قدردان آقا ملے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ اشنو ہم کہ چکے ہین اشنو تمکو ضرور دعوت
کھانا ہوگی ہان جب تم اپنا لشکر لیکر آؤگی پھر تمھاری دعوت مع تمھارے لشکر کے کیجائیگی ایوان
نے سر جھکا لیا اور بہت تعریف اپنے دل مین کی پس صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی
ایوان کی دعوت کل ہی اسی طور سے ہر ایک نے اعلیٰ قدر مراتب ایوان سے دعوت کا وعدہ
لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہلے ایوان نے بادشاہ کے یہان دعوت کھائی اُسکے بعد صاحبقران
کے یہان پھر ہر ایک سردار نے دعوت کی اسی طور سے سب سردارون کے یہان دعوت
کھائی جو جو کہ معزز تھے پس جب دعوت سے فراغت ہوئی طریقہ یہ تھا کہ شب کو ایوان سردار کے

یہان دعوت کھاتی تھی صبح کو حاضر دربار ہوتی تھی دوسرا سردار وعدہ لیتا تھا پہلے عزیزان
صاحبقران نے بعد بادشاہ وصاحبقران کے دعوت کی پھر سردارون نے جب دعوت سے فراغت
ہوئے اور سب دعوت کر چکے اب جوالیوان نہ طاقتی دربار مین آئی اور اپنے مقام پر بادشاہ
وصاحبقران کو سلام کر کے بیٹھی اسکے لیے مقام صف ساحران مین برابر مریخ آفتاب علم کے
مقرر ہوا اُسکی کرسی مریخ کے برابر بچھائی گئی ہر ایک کی خوشی سے اور یہ تو بارہا ذکر ہو چکا ہی
کہ جب کوئی شریک اہل اسلام ہوتا ہی تو اُسکا مشاہرہ اور اُسکے لیے خدمتگار و خواص و دیگر
اشیاے ضروریات و پیش خدمتین و خیمہ وغیرہ وچوبدار سرکار شاہی سے مقرر ہوتے ہین
اسی طور سے الیوان کے لیے بھی سب سامان مقرر ہوا یہ حال دیکھکر الیوان اور خوش ہوئی
ہر وقت بادشاہ وصاحبقران و دیگر اہل اسلام کی تعریف کرتی تھی اور سب اس سے بخوشی
ملتے تھے اور اسکی بہت خاطر کرتے تھے اسدن جو الیوان حاضر دربار ہوئی اُسنے بادشاہ و
صاحبقران سے عرض کی کہ کنیز اسوقت کچھ عرض کیا چاہتی ہی اگر اجازت ہو تو عرض کرے
بادشاہ نے فرمایا کہ شوق سے عرض کرو الیوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ لونڈی اس امر کی
امیدوار ہی کہ لونڈی کو اجازت ملے کہ وہ اپنے ملک کو جاے اور وہان جا کر سب کو مسلمان
کرے اور اپنا لشکر لیکر حاضر خدمت ہو کیونکہ اب سمندر سے بہت بڑا مقابلہ ہوگا لیس لونڈی
بھی اپنے جوہر حضور کو دکھاے گو یہ امر ضرور ہی کہ حضور میری کمک کے خواستگار نہین ہین
سمندر کو حضور ہی کا لشکر کافی ہی مگر لونڈی کے دل مین ہوس ہی کہ مین اپنا لشکر لاؤن اور سمندر
کو اپنے سحر کا تماشا دکھاؤن جیسے اُسنے مجھکو ذلیل کیا ہی مین بھی اُس سے اُس ذلت کا بدلہ لون
اسی امر مین یہ بھی ہوگا کہ سب کو مسلمان بھی کرون دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ مجھکو عرصہ ہوا ہی
کہ مین وہان سے آئی ہون بیس روز کا وعدہ کر آئی تھی کہین ایسا نہ ہو کہ میری بھانجی گھبرا کر
چلی آسنے اُسکو تو یہ معلوم نہین ہی وہ سیدھی سمندر ہی کو جائیگی سمندر تو دشمن ہو رہا ہی اُسکے ساتھ
نہ کوئی بدی کرے تو بڑی خرابی ہو گو وہ سمندر سے کم نہین ہی مگر خیال یہ ہی کہ سمندر کا طریقہ یہ ہی
کہ جہان جسکو اپنے سے زبردست پایا اُسکے ساتھ فریب کرتا ہی بس اسکو دھوکا دے اور
گرفتار کر لے تو میری بڑی بدنامی ہو اور مین کسی طرف کی نہ ہون اگر خدانخواستہ اُسپر کوئی
آفت آئے تو پھر میرا زندہ رہنا دشوار ہی کیونکہ مین اُس سے بہت اُلفت رکھتی ہون تیسرے
اس امر کا خیال ہی کہ شاید سمندر نے کسی کو میری طرف لشکر لیکر روانہ کیا ہو کہ جا کر شہر الیوانیہ
کو تاراج کرو اور الیوان کے عزیزون کو قتل کرو وہ پہونچا ہو اور اس سے مقابلہ ہوتا ہو
تو ایسی حالت مین میرا ہونا وہان پر ضرور ہی یا یہ امر سمندر نے کیا ہو کہ ایک نامہ میری شکایت کا
اُس مین میری بُرائی اور اپنی اچھائی اور میرا دین اسلام اختیار کرنا اور آپ کی شراکت کرنا
تحریر کی ہو صرف اس خیال سے کہ تا کہ یہ لوگ اُس سے منحرف ہو جائین اور اس سے دشمنی
کرین لیس اس سے مین چاہتی ہون کہ اپنے ملک کو جاؤن اور اسکا بندوبست کرون تا کہ
یہ فتنہ نہ اُٹھے مین خود سب کو پہلے سے سمندر کے حالات سے آگاہ کر دون یہ جو الیوان نے کہا
بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ بیشک تمھارا جانا مناسب ہی ہمنے اجازت دی کہ تم جاؤ مگر
بہت جلد آنا اُسنے جواب دیا کہ یہ کنیز بہت جلد حاضر ہوگی میرا خود دل وہان نہ لگے گا ان سب کا موں نے

بجا

فرصت کرکے بہت جلد حاضر خدمت ہوتی ہوں پس جب ایوان کو اجازت ملی تو ایوان اپنے مقام پر سے صاحبقران و بادشاہ سے رخصت ہوئی سلام رخصتی بجا لائی اُسکے بعد سب اہل دربار سے ملے خواجہ سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے تخت سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوئی اور تخت کو سحر سے اُڑا کر طرف اپنے شہر کے چلی پہلے اس مقام پر آئی کہ جہاں اُسنے سوماق اپنی بھانجی کا سوتی رکھا تھا وہ سوتی کہ جسکو اُسنے سحر سے تیار کیا تھا وہ کل حال بتا دیتا تھا یہ اُس سے اس خیال سے لائی تھی کہ میں اُسکے ذریعے سے حال دریافت کرتی رہونگی سوماق کا دوسرے اسکو یہ بھی خیال تھا کہ اگر سوتی اسکے پاس رہیگا اور مجھکو آنے میں عرصہ ہوا تو یہ اُس سے میری حالت دریافت کریگی اور جب اسکو معلوم ہوگا کہ خالہ پر یہ گذری خواہ اچھی ہو خواہ بُری یہ ضرور میرے پاس آئیگی اور مجھکو یقین ہو کہ سمندر ریو سے ساتھ یہ بدی پیش آئے نہیں یہ اگر سمندر سے مقابلہ کریگی پس اپنی طرف سے بھول نہ ہونا چاہیئے جو کچھ سمندر سلوک کرے اُسکو اُٹھانا چاہیئے ان خیالات سے یہ سوتی لے آئی تھی اور سمندر کے [illegible] اس سبب سے نہیں [illegible] کہ شاید میں قتل ہو جاؤں تو ایسی نادر چیز سمندر کو ملجائے جو کہ ایک محنت سے تیار ہوئی ہو پس اسے اُس پہاڑ پر درخت کی تنہ میں رکھدیا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہو پس اسنے اُس پہاڑ پر آکر پہلے اُس سوتی کو نکالا اور اپنے قبضہ میں کیا پس پھر وہاں سے تخت پر سوار ہوکر طرف اپنے ملک کے چلی کہ اسکا حال اب آئندہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جب اسکا حال تحریر ہوگا ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے اب دیگر حالات تحریر ہوتے ہیں وہ ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی نے بیان کیا ہو کہ جب ایوان رخصت ہو کر صاحبقران وغیرہ سے طرف اپنے شہر کے گئی بعد جانے ایوان کے بادشاہ نے و صاحبقران و دیگر سرداران نے ایوان کی بہت تعریف کی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسوقت آکر ہر ایک سردار نے کہ جو جو صاحب ملک و مال تھے مثل آفاق شاہ و [illegible] وغیرہ کے ایک ایک نامہ اپنی طرف سے اپنے ملک کے نائب کو اس طور سے تحریر کیا کہ تم بہ فور پہونچنے اس نامہ کے اپنے مقام پر کسی شخص معتبر کو حاکم شہر کرکے اور لشکر لیکر ہمارے پاس بہت جلد پہونچو پس یہ نامے تحریر کرکے اور طائر سحر بنا کر اسکو نامہ دیکر آفاق شاہ نے طرف اپنے ملک کے اور سبکو سب نے طرف اپنے ملک کے روانہ کیے کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اور اسی طور سے قیصر ممات باطن نے ایک نامہ اپنے نائب کو جو کہ حاکم طلسم مرآۃ العدم کا تھا اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت جلد اپنے مقام پر کسیکو حاکم کرکے اور لشکر ساحران وغیرہ ساحران لیکر بہت جلد شہر سمندر پر آؤ کہ یہاں سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے قیصر نے بھی اس نامہ کو روانہ کیا اسکا بھی حال تحریر ہوگا اُدھر مریخ آفتاب علم نے ایک نامہ اپنے نائب [illegible] کو اور ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کو روانہ کیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ ای [illegible] علم سحر و ساحری کے جاننے والے خداوند کے ماننے والے تم بہت جلد اپنے مقام پر کسی کو حاکم کرکے مع لشکر ساحران وغیرہ ساحران سمندر پر آؤ کہ یہاں اہل اسلام سے اور سمندر سے مقابلہ ہو رہا ہے دیر نہ کرنا اور جو نامہ اپنے بھائی کو تحریر کیا تھا اسکا یہ مضمون تھا کہ ای برادر جان برابر تمکو معلوم ہو کہ صاحبقران سے اور سمندر شاہ سے

جو کہ حاکم سمندریہ ہی مقابلہ ہو رہا ہی پس تمکو اہل اسلام کی کمک لازم ہی لہذا بہت جلد مع لشکر کے آؤ کیونکہ یہ وقت کمک ہی یہ دونون نامہ لکھکر اور طائر سحر بنا کر ایک طائر کو طرف طلسم فروریہ کے نامہ دیکر پاس اپنے نائب کے روانہ کیا دوسرے طائر کو نامہ دیکر طرف شہر مشتریہ کے کہ جہان کا حاکم مہتاب مشتری خصلت اسکا بھائی تھا روانہ کیا پس یہ سب نامے جاتے ہین یہان صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے صاحبقران کو ان نامون کی خبر نہین ہی بادشاہ ہر روز موافق دستور کے دربار فرماتے ہین اہل اسلام کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاے اور ان طائرون کو جو کہ نامہ لیکر ہر ایک کے گئے ہین راہ مین رکھا جاتا ہی اب یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے اب کچھ حال سمندر و گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ لوگ کس فکر و تردد مین ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ایوان کو خواجہ نے زنبیل سے نکالا اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اُسکو خلعت ملا اور بادشاہ نے اُسکی دعوت کی دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے جو کہ گرداب شاہ وغیرہ کے حکم سے یہان موجود تھے بعد دریافت کرنے کل حالات کے اور جسن نے عیاری سے کے اور تقریر ایوان کے بعد برخاست دربار اپنے لشکر مین آئے یہان گرداب شاہ وغیرہ اُنکے انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارے جو کچھ حال بیان کرین ہم اُسپر عمل کرین پس یہ ہرکارے دربار مین آئے بعد دعا دینے کے اور مجرا عرض کرنے لگے کہ ہم غلام بموجب حکم شاہی لشکر اسلام مین گئے تھے اور اُسوقت سے وہان موجود تھے ہمنے تو وہان کوئی سامان جنگ نہین دیکھا بلکہ آج جلسہ برخاست ہوا تھا سب راحت و آرام مین مصروف تھے سہ پہر کو بادشاہ نے دربار خاص کیا سب معزز سردار حاضر ہوے ہم بھی دربار مین گئے وہان موجود تھے کہ خواجہ آئے کہا ای خداوند بڑا غضب ہوا کہ خواجہ ایوان کو عیاری کرکے رہا کر لاے گرداب نے کہا کہ یہ کیا تمنے بیان کیا مفصل طور سے کہو تاکہ سمجھ مین آئے تب اُنھون نے ابتدا سے کل حال عیاری خواجہ کا اور ایوان کو زنبیل سے نکالنا اور اُسکا مطیع اسلام ہونا سمندر سے مقابلہ کرنے کو کہنا اور اُسکو خلعت کا ملنا اور سب کا اُسکی دعوت کرنا بیان کیا جو جو واقعہ گذرا تھا کل کہا کچھ نہ چھوڑا یہ حال سُنکے گرداب شاہ وغیرہ حیران ہوے اور باہم کہا کہ خواجہ نے بڑی غضب کی عیاری کی اور خوب ایوان کو رہا کر لاے یہ عیاری تو اُس عیاری سے زیادہ ہوئی جو کہ آفاق پری کی تھی اور بڑی جرأت کی بادشاہ کے آگاہ کرنے پر جا کر عیاری کی جب کہ وہان ایسا بند و بست تھا اور بادشاہ نے بہت بند و بست کیا تھا کہ یہانتک بند و بست کیا تھا کہ ہم سب کو بھی خبر دی تھی کہ تم لوگ بھی مستعد رہنا اگر خدا پرست ہماری طرف یلغر کرکے آئین تو اُنکو نہ آنے دینا مگر کیا خوب عیاری کی کہ کچھ نہ ہو سکا نہ کچھ بند و بست کام مین آیا خواجہ اپنا کام کرکے چلے آئے پس معلوم ہوا کہ اُنسے کوئی سرسبز نہ ہوگا اب بڑا غضب ہو گیا کہ ایوان شریک اہل اسلام ہوئی بادشاہ نے بُرا کیا کہ ایوان پر ایسا ظلم و ستم کیا جبکہ وہ گوشہ نشین ہوئی تھی اُسکو ستانا کیا ضرور تھا پڑا رہنے دیا ہوتا کیونکہ وہ اُنسے مقابلہ کرتی نہ بادشاہ سے ایک مقام پر پڑی رہتی یہان جیسے اہل اسلام سے فیصلہ ہو جاتا اُسوقت اختیار تھا نہ معلوم یہ راے کسنے دی جسنے دی بہت بُری راے دی حباب شاہ نے جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ہمکو ایوان سے بھی کوئی خوف نہین ہی کہ ایوان ہمسے زیادہ نہین ہی اگر شریک ہوئی ہی تو ہو ہم اُس سے بھی

مقابلہ کرینگے یہ الزام بادشاہ کو دینا کہ اُنھون نے بُرا کیا یہ بات خلاف ہی وہ شہنشاہ ہین جو اُنکی
رائے مین آیا وہ اُنھون نے کیا ہماری رائے سے اُنکی رائے عمدہ ہی ہم تو ایک یا دو ملک کے
حاکم ہین اُنکے قبضے مین بہت سے ملک ہین جیسا اُنکا مرتبہ ہی ویسی اُنکی رائے ہی ہم کبھی اسکا الزام
اُنکو نہ دینگے یہ کلمہ نمک حرامی پر دلالت کرتے ہین کہ جسکی اطاعت کرین اُسکو بُرا کہین بالکل خلاف
ہی پس جو اُنھون نے کیا خوب کیا اُسکی تقدیر مین اسی طور سے رہا ہونا تھا اِسکا کوئی گلہ نہین ہماری
رائے کیا اور رحم کیا جو ہم بادشاہ کو الزام دین اب ایسی بات زبان پر نہ لانا ہان ہم خواجہ کی ضرور
تعریف کرینگے کہ خواجہ نے ضرور رمر سکے کی عیاری کی اور بہت جرائت کی ہان اسکا عیاری نام ہی
یہ کہکر حکم دیا اپنے سردارون کو کہ فوج کو حکم دو کہ کمرین کھولین اور با راحت سے بیٹھین پس سب نے
یہی حکم دیا سردارون نے لشکر کو اِس حکم سے آگاہ کیا سب نے کمرین کھولین اور اپنے اپنے
بستر پر کمین سے بیٹھے کچھ مصروف اپنے اپنے کام مین ہوے کوئی کھانا پکانے لگا کوئی پوجہ
کرنے لگا کوئی نہانے لگا کوئی کھانا کھانے لگا اہل لشکر تو اس کاروبار مین مصروف ہوے
ادھر گرداب نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم پھر لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کے حالات
دریافت کرکے ہمکو خبر دیتے رہو کہ کیا فکر ہوتی ہی تاکہ ہم غافل نہ رہین اور ایوان کی حالت سے
ہمکو آگاہ کرتی رہو کہ وہ بادشاہ اور صاحبقران کو کیا رائے دیتی ہی کیونکہ اُسکو سمندر شاہ سے
بہت بڑی عداوت ہوگئی ہی پس اُنھون نے عرض کی کہ بہت خوب گرداب شاہ وغیرہ نے اُن
ہرکارون کو نوانعام دیکر رخصت کیا وہ پھر لشکر اسلام مین آئے یہان گرداب شاہ نے
منشی کو طلب کرکے اُسوقت ایک عرضی اِس مضمون کی سمندر کی خدمت مین تحریر کی کہ ہم بموجب حکم
عالی مسلح و مکمل آئے مگر یہان لشکر اسلام سے کوئی بھی طرف سمندریہ کے لشکر لیکر نہ چلا کہ ہم اُن
مقابلہ کرتے وہ لوگ تو عیش مین مصروف تھے چنانچہ ابھی ہمکو ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ
خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کر لائے اور وہ شریک اہل اسلام ہوئی پس اب جو حکم ہو وہ
ہم غلام کرین یہ لکھوا کر اور جو نوبت کیا ہو سکے اور جو تقریر کہ خواجہ سے اور ایوان سے ہوئی
تھی وہ اور ایوان کا شریک اہل اسلام ہونا اور سب کا اُسکی دعوت کرنا جو کچھ ہرکارون سے
سُنا تھا اور قبل مین جو پر ہوچکا ہی سب عرضی مین تحریر کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ اب وہ دعوت مین
ہی ہر ایک اُسکی دعوت کر رہا ہی جب اُسکو فراغت ہوگی تو وہ اپنے لشکر کو جائیگی اور اپنے
شہر کو جاکر اسلام آباد کریگی اور وہان سے لشکر لیکر آئیگی اور آپ سے مقابلہ کریگی زیادہ کیا عرض
کیا جائے اطلاعاً تحریر کیا ہی جو حکم ہو اُسپر عمل کرین جب عرضی تیار ہوچکی ہر ایک نے اپنی
اپنی مہر اُسپر کی اور لفافے مین بند کرکے ایک طائر سحر کے ذریعے سے خدمت سمندر شاہ مین
روانہ کی بعد روانہ کرنے عرضی کے دربار برخاست کیا سب نے جاکر اپنی اپنی پوشاک بدلی
راحت پذیر ہوے یہ سنکے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنکی
عرضی کا کیا جواب آتا ہی اب راوی سمندر کا حال تحریر کرتا ہی کہ سمندر بعد جانے رعد شور خیز کے
دربار برخاست کرکے محل مین گیا تھا اور ہر ایک سمندر کی مذمت کرتا ہوا جو کہ صاحب لیاقت
اور عزت تھا اپنے مکان پر آیا تھا اور جو کہ ظلم پیشہ تھا وہ سمندر کی تعریف کرتا تھا اور کہتا تھا
کہ سمندر نے خوب بندوبست کیا تھا مگر کیا کرے دھوکا کھا گیا مسخرہ اپنے اپنے مکان پر آکر خواب

غفلت مین مصروف ہوے اُسوقت یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی کہ خواجہ عیاری کرکے ایوان کو رہا کر لیگئے
اور یہ عیاری کی بادشاہ کو بھی قتل کیا تھا مگر اُنکو رعد شور خیز نے نہ طاق سے آکر بچا لیا ورنہ وہ بھی
قتل ہوجاتے سب اہل شہر کو یہ حال سنکے خوشی ہوئی کہ ایوان رہا ہو گئی مگر یہ حال سن کے صدمہ ہوا
کہ بادشاہ کو خواجہ نے قتل کیا ہوتا جب یہ حال سُنا کہ اُنکو رعد شور خیز نے بچا لیا تو خوشی ہوئی اہل شہر
مین تو ہر مقام پر یہی ذکر ہی کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی بہت بڑا کمال ظاہر کیا چونکہ رات کا وقت
تھا ہر ایک اپنے مکان مین بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا یہانتک صبح ہوئی سمندر خواب مرگ سے
بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا دربار کا دل لگا ہوا سب اہل دربار اور
اراکین سلطنت و امیران اہبت حاضر دربار ہوے دربار بخوبی آراستہ ہوا جب سب حاضر دربار
ہو چکے اُسوقت سمندر شاہ نے طرف اپنے اُستاد عشاق حجرہ نشین کے دیکھکر کہا کہ اُستاد خواجہ نے
بہت بڑی عیاری کی باوجودیکہ مین اس حال سے بخوبی آگاہ تھا اور جانتا تھا کہ خواجہ ضرور آئینگے
کیونکہ مین نے خود اُنکو اس امر سے آگاہ کیا تھا کہ آکر عیاری کرو پھر نہ خیال رہا اور دھوکا کھایا افسوس
اس امر کا ہی کہ نہ سحر سے دریافت کیا نہ اوراق جمشیدی نہ بیاض سامری مین اس حال کو دیکھا بالکل
خواب غفلت مین پڑ گیا حجاب غفلت آنکھون پر پڑ گئے عقل بالکل زائل ہو گئی کچھ خیال نہ آیا عشاق نے
کہا کہ وہ وقت ہی ایسا تھا کہ کبھی اس امر کا خیال بھی نہ ہوتا کیونکہ خواجہ نے دراصل وہ عیاری بڑی
عمدہ اور نادر کی تھی وہ ایسا موقع نہ تھا کہ یہ خیال ہوتا کہ خواجہ نے عیاری کی ہی کیونکہ اس بات کا
خیال کرنا ایسے وقت مین بالکل خلاف عقل تھا کہ جبکہ اس قسم کا بند و بست ہوا اور پہرہ چوکی ہو
یہ خیال کیا جاے کہ کوئی عیاری تو کرنے نہین آیا میرے نزدیک بالکل خلاف تھا یہ گمان کیونکر
ہوسکتا تھا کہ کوئی اپنی جان کا خیال نہ کریگا اور آکر عیاری کریگا اس امر سے بے خوف ہوگا کہ
عیاری ظاہر نہ ہوگی جبکہ اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمکو خود طلب کیا ہی کہ آکر عیاری کرو وہ ضرور خیال
کریگا کہ کوئی تو ضرور ایسا بند و بست کیا ہی کہ جب تو ہمکو آگاہ کیا ہی پس اگر مین نے جاکر عیاری کی
اور ظاہر ہو گئی تو خرابی ہوئی نکلنا دشوار ہوگا جان پر بنے گی جان بچنا دشوار ہوگی پس جب
یہ خیال تھا کہ کوئی یہان آکر عیاری نہ کریگا یہ بند و بست دیکھکر چلا جائیگا ایسے ایسے خیالات کرکے
پھر کیونکر گمان ہوتا کہ یہ کوئی عیار ہی ہان اگر ایسے خیالات نہ ہوتے اور ایسا بند و بست نہ ہوتا
تو ضرور اس امر کا گمان ہوتا پس میرے نزدیک خواجہ نے بڑی جرأت کی اور ہم نے غفلت
سے دھوکا نہین کھایا بلکہ اپنے نزدیک عقلمندی کی اور بہت بند و بست کیا مگر کیا ہوتا ہی اُسکے
مقدر مین رہا ہونا تھا وہ رہا ہو گئی اسکا شکریہ ادا کرو کہ اُس ظالم کے ہاتھ سے جان بچ گئی
اگر رعد شور خیز نہ آجاتا نہ جان بچتی دوسرے یہ امر بھی ضرور تھا کہ ایوان بے قصور بھی تھی
صرف تمنے اپنی سیاست بٹھانے کے لیے یہ ظلم و ستم کیا تھا اگر انصاف سے دریافت کرو اور
دیکھو تو وہ بالکل بے قصور اور بے خطا تھی اُسکا کوئی قصور نہ تھا اول تو وہ نہ تمھاری ملازم
تھی نہ ماتحت صرف اس سے ملاقات تھی اگر اُسنے ملاقات کا پاس کرکے تمھاری شراکت کی اور
اہل اسلام کا مقابلہ کیا تو تمپر بڑا احسان کیا جب اُسکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلت پہونچی اور اُسکی
جان پر بنی تو اُسنے صرف ملاقات کے خیال سے اُسکی شراکت نہ کی اور اپنی جان بچانے کے خیال
سے تمھاری شراکت سے انکار کیا اور گوشہ نشین ہوے اُسپر تمنے یہ ستم کیا پہلے اُسے ذلیل کیا

پھر اُسکے قتل کا قصد کیا وہ لاکھ لاکھ طرح سے عجز و انکسار کرتی رہی مگر تمنے اُسکا عجز و انکسار ایک نسنا یہ خداوند کو پسند نہ آیا ہمکو عالم غفلت مین مبتلا کیا اور اُسکو رہا کرا دیا تمھارے پنجے سے اور اُس ظلم و ستم کی تمکو سزا بھی دی کہ تمکو خواجہ کے ہاتھ سے ذلیل کرایا پس اب تمکو لازم ہی کہ تم اس امر کا خیال نہ کرو کہ ایوان میری شراکت کرے اب وہ ضرور اہل اسلام کی شراکت کریگی اور تمسے مقابلہ کریگی اور اُسکو کوئی الزام نہین دیسکتا ہی وہ حق دوستی و ملاقات ادا کر چکی اُسنے اتنا ہی کیا تو بہت کیا ورنہ کوئی ایسا نہین کرتا ہی اپنا عزیز نوکر تا نہین ہی نہ کہ دوست پس وہ بالکل بے قصور رہی اب میرے نزدیک اُس سے امید نیکی رکھنا محض حماقت ہی اُس سے خبردار رہنا وہ ضرور تمپر چوٹ کریگی ای سمندر تجھکو کیا ہو گیا ہی کہ تو ان سبکو اپنا دشمن بنائے لیتا ہی کہ جو جو کہ تیرے دوست ہین انھین کو تو اپنا دشمن خیال کرتا ہی اور جو خیرخواہ ہین اُنکی رائے پر عمل نہین کرتا ہی اور جو کہ دشمن اور بدخواہ ہین اُنکو دوست جانتا ہی اُنکی رائے پر عمل کرتا ہی یہ کیا امر ہی ای سمندر یاد رکھ یہ سب سامان تباہی اور بربادی حکومت کے ہین آیندہ تجھکو اختیار ہی پس مین تجھکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ جو صاحب عزت اور غیرت ہین وہ جب یہ تیری حرکتین سنینگے فوراً تیری صحبت سے کنارہ کشی کرینگے اور تیرے دربار مین آنا قبول نہ کرینگے فاقے کرتے مرجانا گوارہ کرینگے مگر اس ذلت کو نہ گوارہ کرینگے مین تیری نیکی اور خیرخواہی اور اچھائی کے لیے کہتا ہون پس تجھکو لازم ہی کہ جو کام کر اُنہین مین سب سے مشورہ کر اور اُس مشورے سے جو رائے قرار پائے اُسپر عمل کر آیندہ تجھکو اختیار ہی ہمارا اتنا ہی کام ہی کہ نیک و بد دکھا دینا یہ جو عشناق نے کہا سمندر نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا مگر شملاق نے کہا کہ اُستاد آپنے اسوقت بادشاہ کو بہت بڑا الزام دیا اور ایوان کیطرف سے ڈرا دیا ای اُستاد ایوان کی کیا اصل ہی جو وہ بادشاہ سے مقابلہ کریگی یہان اُسنے بادشاہ کا کیا بنا لیا جو وہان جا کر بنا لیگی جبکی کتری رہی ہم سب نے اسیر کر لیا اُسکی کبھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہم لوگون کے سامنے سحر کرے یا ہم سے ہمسری کا دعوی کرے اور وہ کون بادشاہ کے دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ عمل فرماتے ہین ہر امر مین آپ سبکی رائے لیتے ہین جب اُسپر عمل کرتے ہین کیا ایوان کے بارے مین آپکی رائے نہ تھی کہ وہ طلب کیجائے یا اُسپر بدعت نہ کیجائے سب اہل دربار کی رائے تھی یہ آپکا اُسوقت کا کہنا بیکار رہی جو شملاق نے کہا عشناق نے جواب دیا کہ ای شملاق مین تمھاری اس حل تقریر کا کیا جواب دون مگر اتنا تو ضرور کہونگا کہ اس دربار مین تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جو ایوان سے مقابلہ کر سکے کل ہی کا ذکر ہی کہ جو ساحر بموجب حکم سمندر ایوان کی زبان مین سوزن وسنبہ کو جلا تھا اُسکی طرف ایوان نے بقہر دیکھا تھا وہ پانی ہو کر بہ گیا تھا جبکہ اُسکا سحر اس قسم کا ہی تو پھر کون اُس سے مقابلہ کر سکتا ہی پس اگر وہ خود اپنے کو اسیر نہ کرا دیتی تو یہان کسی مین یہ طاقت نہ تھی کہ اُسکو گرفتار کرتا یا وہ اگر بگڑ جاتی تو صاف سب کو قتل کرکے نکل جاتی یہ کہنا تمھارا بیکار ہی کہ ایوان ہمسے کیا مقابلہ کریگی دوسرے یہ جو تمنے کہا کہ وہ کون دشمن ہین کہ جنکی رائے پر بادشاہ کام کرتے ہین مین اُنکا نام لیکر اسیلیے بھی سمندر کو خلاف کرون اور اپنا دشمن سمندر کو کرون کہ وہ اُسکے بہکانے سے میرے ساتھ بھی بدی پیش آئے کیا مجھکو ضرورت ہی اور یہ جو تمنے کہا کہ کیا آپکی رائے ایوان کے بارے مین نہ تھی ہرگز ہرگز میری رائے نہ تھی نہ یہان اُسکو بلانے کی نہ اسطور سے پیش آنے کی نہ مجھسے سمندر نے اس امر مین رائے لی جب سب کی رائے ہو چکی اور

ایک راے سب کی ہوئی تو سمندر نے ہم چند لوگون سے دریافت کیا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہے ہم سب نے دیکھا کہ اگر ہم اُسکے خلاف راے دیتے ہین تو اُتنے لوگون سے دشمنی ہوتی ہے ہمنے بھی کہا کہ یہ راے اچھی ہے اگر ہمسے راے لیجاتی تو ہم کبھی ایسی راے نہ دیتے جو کہ بالکل خلاف تھی اور جس سے فساد پیدا ہوتے ہین یہ جو عشاق نے کہا تو سمندر نے سر اُٹھا کر کہا کہ اُستاد مین آپکو جھوٹا تو نہین کہہ سکتا ہون مگر آپ کی بھی یہی راے تھی اُسکو طلب کیا جاے ہان شاید یہ راے نہ ہو کہ وہ قتل کیجاے کوئی مین نے اپنی اکیلی راے سے یہ کام نہین کیا جب سب کی راے ہوئی تو مین نے یہ کام کیا خیر وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا ہو گیا اب اس تقریر سے اور باہمی بحث سے اور میرے سر الزام رکھنے سے کیا حاصل خیر جو کچھ کیا مین نے خواہ نادانی خواہ عقلمندی سے کیا اب وہ واپس تو ہوگا نہین پس اسکی بحث سے کیا حاصل اب وہ کام بتایئے کہ جو کہ اسوقت کے موافق ہو اور کچھ بہتری اُسمین پائی جاے عشاق نے کہا کہ اُن لوگون سے راے لیجیے جو کہ آپکے مشیر کار ہین سمندر نے جواب دیا کہ اب مین کسی کی راے پر کام نہ کرونگا صرف آپکی راے پر عمل کرونگا پس جو میرے حق مین بہتر ہو وہ راے دیجیے عشاق نے کہا کہ اب مین اس کام مین راے نہ دونگا کیونکہ یہ کام بگڑ چکا ہے سب پھول پان میرے سر ہونگے لاکھ لاکھ سمندر نے کہا مگر عشاق نے قبول نہ کیا تب سمندر نے کہا کہ اُستاد اب آپ مجھکو الزام نہ دین جو میری راے مین آئیگا مین وہ کرونگا عشاق نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم میری راے پوچھا کرو سمندر نے جواب دیا کہ مین نے تو پہلے ہی آپ سے عرض کیا کہ اب مین آپکی راے پر عمل کرونگا آپ قبول نہین فرماتے ہین اُسپر عشاق نے جواب دیا کہ ایک شرط سے مین قبول کرونگا کہ جو مین راے دون تم اُسکے خلاف عمل نہ کرو اُس مین اپنی راے نہ دو جو مین کرون اُسکے خلاف نہ کرو سمندر نے کہا کہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ جو آپ راے دینگے مین اُسپر عمل کرونگا اُسکے خلاف نہ کرونگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ شملاق و امراق نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ کل کاروبار اپنے اُستاد کے سپرد کیے دیتا ہے اور یہ اُستاد اگر دیکھین گے کہ اہل اسلام جیت ہین اور ہم مقابلہ نہین کر سکتے تو ضرور مصالحت کر لین گے ہمارا جو خیال ہے وہ نہ ہوگا یہ اپنے دل مین سوچ کر باہم اشارہ کیا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکلی جاتی ہے بڑی خرابی ہوتی ہے بڑی مشکلون سے تو ہم بادشاہ کو اس طریقے پر لاے تھے اور وہ طریقے پر آے تھے ایک مدت کی محنت بیکار ہوتی ہے امراق نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے جو راے ہو شملاق نے کہا کہ ٹھہر جاؤ آج تخلیے مین بادشاہ سے کہا جائیگا اور اس امر سے اُنکے دل کو پھیرا جائیگا اور اُنکو سب نشیب و فراز دکھاے جائین گے امراق نے کہا کہ اچھا یہ صلاح باہم اشارون مین ہوئی اُدھر سمندر کے اور عشاق کے اقرار ہوا عشاق نے سمندر سے کہا کہ اگر تم میری راے کے خلاف کروگے تو پھر مین کسی امر مین تمھارے کسی طرح کا دخل نہ دونگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت اچھا راوی نے بیان کیا کہ سمندر یہی تقریر کر رہا تھا کہ ایک طائر آکر سمندر کے قریب تخت پر بیٹھا سمندر نے اور دیگر اہل دربار نے جو دیکھا اُسکے گلے مین ایک کاغذ ملفوف کیا ہوا پڑا ہے پس سمندر نے وہ کاغذ اُسکے گلے سے کھولا اُس لفافے کو جو چاک کیا تو اُس مین سے عرضی گرداب شاہ وغیرہ کی نکلی پس سمندر نے دبیر کو دی کہ عرضی کو پڑھو دبیر نے اُس عرضی کو بآواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین القاب و آداب تحریر تھا اُسکے بعد وہی مضمون تھا

جو کہ تحریر ہو چکا ہی اور ساری کیفیت خواجہ کی عیاری کی تھی اور ایوان کی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا
کہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہی یہ عرضی پڑھکر سمندر کو بہت غصہ آیا مگر غصے کو ضبط کیا اور عشاق سے کہا کہ اس امر
مین اب اپکی کیا راے ہی ایوان کی حالت آپ نے سن لی کہ وہ شریک اہل اسلام ہوئی اور اب اپنے
شہر کو اسلام آباد کرنے جائیگی اور لشکر لینے کو اب بابت ایوان کے آپ کی کیا راے ہی اور بابت
اہل اسلام کے مقابلے کے کیا راے ہی عشاق نے جواب دیا کہ بابت ایوان کے تو میری یہ راے
ہی کہ اسکو تو اسکی حالت پر چھوڑ دیجیے وہ اب آپ کی شریک نہ ہوگی اور نہ وہ آپ کی اطاعت کریگی اور
اہل اسلام سے مقابلے کے لیے گرداب شاہ وغیرہ کو تحریر فرمائیے کہ تم ابھی خاموش رہو یا تو ہم خود
لشکر لیکر آتے ہین یا کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے مقابلہ کریگا
پس میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ کسی کو افسر کرکے یہ جو لشکر آپ کی کمک کو آئین انکو براے مقابلہ
اہل اسلام روانہ فرمائیے کہ یہ لوگ جاکر مقابلہ کرین اور آپ یہان چین سے حکومت کیجیے سمندر نے
یہ راے سُنکے عشاق سے کہا کہ بہت خوب پس دبیر سے کہا کہ اسی عرضی کی پشت پر تحریر کر دو کہ تمھاری
عرضی ہمارے پاس پہونچی ہم سب حال سے بخوبی آگاہ ہوے تمکو لکھا جاتا ہی کہ تم لوگ ابھی خاموش
رہو ہم تمھاری کمک کے لیے کسی نہ کسی سردار کو مع لشکر روانہ کرتے ہین کہ وہ آکر اہل اسلام سے
مقابلہ کریگا جب وہ سردار مع لشکر تمھارے پاس پہونچ جاے اسوقت تم اور وہ شریک ہوکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرنا یا ہم خود لشکر لیکر آئینگے تا وقتیکہ کوئی دوسرا حکم تمھارے نام نہ پہونچے
اُسوقت تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یا کوئی افسر مع لشکر نہ پہونچے پس تمکو لازم ہی کہ تم مقابل لشکر اسلام
فروکش رہو دبیر نے یہی مضمون عرضی کی پشت پر تحریر کر دیا سمندر نے وہ عرضی لیکر اُس طائر کے
گلے مین باندھ دی وہ طائر جواب عرضی لیکر اُڑ گیا جب وہ طائر جا چکا اسوقت سمندر نے عشاق سے
کہا کہ اب کسکو لشکر لیکر روانہ کرون اول تو یہ بتائیے کہ یہ جو بادشاہ اور ملکہ میری کمک کو آئی ہین یہ
کیون اس امر کو قبول کرنے لگے کہ میرے سردارون مین سے کوئی انپر افسر کیا جاے اور یہ اُسکے
ماتحت ہون دوسرے کون ایسا افسر ہی جو اہل اسلام کے مقابلے کو جاے سواے چند آدمیون
کے عشاق نے کہا کہ جبکہ یہ لوگ جو کہ آپ کی کمک کو آئے ہین اور آپکے باج گزار ہین اور آپکے
طابع حکم ہین پس جو حکم اب انکو دیجیے وہ قبول کرینگے اگر یہ لوگ اس امر کو قبول نہ کرین تو آپ یہ کیجیے
کہ انھین مین سے کسی کو افسر سب لشکر کا کیجیے کہ وہ لشکر لیکر جاے یہ افسری نہ ہو کہ وہ سب پر حاکم ہو
بدون اُسکے کوئی کام نہ ہو صرف میدان جنگ مین اُسکا تخت قلب مین قایم ہو امور جنگ و جدل
مین اُسکی راے مقدم ہو اور اُسکی راے پر جنگ و پیکار ہو اور سب امرون کا ہر ایک کو اختیار ہی
اور جنگ مین کوئی اُسکی راے سے انحراف نہ کرے جو اُسکی راے ہو اسپر سب عمل کرین سمندر
نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہین ہی کہ کوئی انھین سے حاکم کیا جاے کیونکہ انھین ہر ایک اپنے اپنے
ملک کا بادشاہ ہی اور باہم برابری کا رتبہ رکھتا ہی پس کیونکہ ایک کی سب اطاعت کرنے لگے بصورت
فساد کی ہی باہم فساد ہوگا ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریگا غدر مچ جائیگا وقت مقابلہ کے باہم
تکرار ہوگی تو اہل اسلام کو زور ہو جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ ایک افسر ہوگا اور سب ہم رتبہ ہین
اگر اُسکی راے خلاف ہوئی اور دوسرون کی راے موافق ہوئی جو کہ ہماری بہتری کی ہی یا اُسکی
راے ہمارے موافق ہوئی اور دوسرون کی راے خلاف ہوئی اور باہم یہ تکرار ہوئی کہ نہین

یہ کرنا چاہیے اُسنے کہا کہ یہ ہونا چاہیے تو باہم تکرار ہونے لگی مقدمۂ جنگ خراب ہو گیا پس یہ امر تو
بالکل خلاف ہی کہ ان بادشاہون کو متفق کرکے اور اُنھین سے ایک کو سبکا افسر کرون پس یہ خیال
کر لیجیے کہ اسی مقام پر فساد ہوگا کہ ہر ایک یہ چاہیگا کہ ہم افسر ہون پس اگر یہ کیا جاے کہ اُنھین
سب کو حکم دیا جاے کہ تم سب ملکر ایک شخص کو تجویز کر دو کہ وہ تم سب پر امور جنگ مین بروز میدان داری
اہل اسلام افسر ہو اُسکے حکم کے تم سب پابند ہو تو یہ مجھکو بخوبی معلوم ہی کہ اُنھین بہت سے ایسے ہین
کہ باہم پرخاش رکھتے ہین پس جو جسکا دوست ہوگا اُسکی افسری کو قبول کریگا اُسیوقت دو فرقہ
ہو جائینگے اور باہم تکرار ہونے لگی تو وہ کام کیون کیا جاے کہ جس سے صورت فساد پیدا
ہو پس رہا یہ امر کہ اپنے سردارون مین سے کسیکو انکا افسر کرین پس پہلے آپ اُس شخص کو تجویز
فرمائیے اُسکے بعد اُنسے کہا جاے اگر یہ لوگ اُسکی افسری کو قبول کرین تو خیر ورنہ کسی اور کو تجویز
فرمائیے گا یا جو اُسوقت انکی راے ہو عشاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تمنے خود ہی میری راے مین
اختلاف کیا اور جو امر نہ ہونے والا تھا اُسکو ظاہر کیا ہر ایک کو ایک نئے طریقے سے آگاہ کر دیا اب
کیون کوئی کسی کی افسری قبول کرنے لگا چاہیے یہ امر ہوتے چاہے نہ ہوتے مگر تمنے سب کو بتا دیے
کہ یہ کرنا اور یہ کرنا خیر مین اس امر کو بھی سنکے ان سب کو اس امر پر راضی کر دونگا کہ تم جسکو اپنے
سردارون مین سے ان سب پر افسر کروگے یہ قبول کرلینگے سمندر نے جواب دیا کہ مین کب منع
کرتا ہون میری تو عین بہی خوشی ہی مگر ان چار شخصون کے سوا اب جسکو چاہیے ان سب کا افسر قرار
دیجیے اور اُسکے زیر حکم تمام فوج کرکے براے مقابلۂ اہل اسلام روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ
وہ چار شخص کون ہین سمندر نے کہا کہ دونون میرے وزیر دست چپ یعنی شملاق و امراق کہ یہ جائینگے
تو مین بہت پریشان ہونگا تیسرے برادر آفاق شاہ یعنی اشفاق جادو اول تو وہ یہان ہی
نہین اگر ہوتا بھی تو اُسکا جانا مناسب نہ تھا کیونکہ اُسکا بڑا بھائی شریک اہل اسلام ہی وہ ضرور
اعانت کرتا چوتھے گلاب جادو کہ یہ میرے تمام لشکر کا افسر ہی اِسکے جانے سے میرے لشکر مین ابتری
پڑ جائیگی اب آپکو اختیار ہی انکے علاوہ جسکو چاہیے افسر قرار دیجیے عشاق نے جواب دیا کہ مین
خود ہی شملاق و امراق کو نہ روانہ کرتا ہان اِن تینون سے کسیکو یا تو مین گلاب کو افسر کرتا یا اشفاق کو
تمنے اشفاق کی بابت راے خوب دی یہ میری عقل مین بھی آئی اب رہا گلاب اِسکو بھی تمھارے کہنے
سے نہ روانہ کرونگا اب جو مین خیال کرتا ہون تو سواے اپنے اور الطاف جادو وزیر چہارم
کے کسی کو نہین پاتا ہون یا مین جاؤن یا اُسکو روانہ کرون سمندر نے کہا کہ مین آپ کو نہ جانے دونگا
اگر آپ تشریف لے گئے تو پھر مین کیون نہ چلون کیونکہ اپکا جانا بمنزلہ میرے جانے کے ہی
بلکہ میرے جانے مین کوئی نقصان نہین ہی جیسا کہ اپکے جانے مین میری حقارت اور آپکی ذلت ہی
پس میرے نزدیک الطاف کو روانہ فرمائیے عشاق نے کہا کہ یہ میری راے ہی اُسکو طلب
فرمائیے یہ سنکے سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ الطاف جادو کو بُلا لاؤ اُس سے جاکر کہو کہ بادشاہ
نے تمکو اسوقت طلب کیا ہی بہت جلد حاضر خدمت ہو وہ چوبدار یہ حکم پاکر دربار سے باہر آیا اور
طرف مکان الطاف جادو کے چلا یہان شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین آپ کو ایک امر سے آگاہ
کرتا ہون وہ امر یہ ہی کہ جسدن سے آپ نے آفاق پر وہ بدعت کی اور آفاق کے قتل کا حکم دیا ہی
الطاف نے دربار مین آنا ترک کر دیا وہ جو آٹھوین دن آکر کاغذات دکھا کر دستخط کراتے تھے

رہ بھی اُنھون نے ترک کیا صرف کاغذات روانہ کر دیتے ہین اور خود نہین آتے ہین ہمکو تو اُنکا بھی
رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اور ہمارا اسوقت کا کہنا یاد رکھیے گا کہ وہ اس افسری سے انکار
کرینگے اول تو حاضر خدمت ہی نہ ہونگے اور اگر ہوے بھی تو انکار کرینگے کیونکہ چند آدمیون کو آپکی
اُسدن کی حرکت خلاف گذری تھی اُنکے نزدیک وہ بدعت تھی اسی سبب سے سب نے حاضری دربار
موقوف کی سمندر نے کہا کہ یہ امر تمنے بہت ٹھیک کہا مجھکو اس امر کا خیال نہ تھا ہان اُسدن سے مین نے
الطاف کو دربار مین نہین دیکھا جب کاغذ ملکی آئے اُسکے ساتھ ایک عرضی بھی تھی کہ مین علیل ہون
بسبب علالت کے حاضری سے مجبور ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاے کاغذات حاضر خدمت
ہین یہ ملاحظہ ہون مین نے کچھ خیال نہ کیا اسوقت تمہارے کہنے سے یاد آیا ضرور وہ بھی منحرف ہو گیا
اور اُسنے بھی اطاعت سے انحراف کیا ہی اور عدول حکمی پر کمر کسی ہی خیر دیکھا جائیگا اُسوقت معلوم
ہو جائیگا اگر آیا تو خیر ورنہ اُسکی عدم حاضری سے ثابت ہو جائیگا کہ اُسنے اطاعت سے انحراف کیا
اور کوچۂ سرکشی مین قدم رکھا یہ تقریر جو عشاق نے سُنی عشاق نے جواب دیا کہ یہ صرف تمہارا خیال
خام ہی وہ ضرور علیل ہوگا اگر علیل نہ ہوتا تو ضرور آتا اور اگر علیل نہ ہوگا تو ضرور آئیگا سمندر نے
جواب دیا کہ اُستاد اب میرے ملازمون کے بارے مین کوئی دخل نہ دیجیے گا اگر وہ میرے حکم کے
خلاف کرینگے پس جو میرے نزدیک اُنکے حق مین مناسب ہوگا وہ مین کرونگا آپکو مین نے صرف
امور ملکی اور امور جنگ کی بابت حکم دیا ہی کہ مین آپکی راے پر عمل کرونگا امور خانہ داری مین
کوئی آپکو دخل نہین ہی عشاق نے کہا کہ مین امور خانہ داری مین کب دخل دیتا ہون اور امور
جنگ و ملکی مین میرا کیا اختیار رہا ہی جو راے مین نے دی تمنے اُسکو رد کیا مین باز آیا ایسی راے دینے
سے کہ تم خود اُسے رد کرو چاہے وہ اس قابل ہو چاہے نہ ہو تم اُنمین ایک نہ ایک بی نکال دیتے ہو
چاہے وہ مانی جاتی ہو چاہے نہ سمندر نے کہا اب نہ بولونگا جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے جو امر میرے
خیال مین آیا مین نے آپ پر ظاہر کر دیا کہ شاید آپ نہ واقف ہون اگر آپ کے خلاف ہوا تو اب کچھ
نہ کہونگا یہ کہکر سمندر خاموش ہو رہا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر وہ چوبدار مکان پر الطاف جادو
کے پہونچا پہرے پر جا کر خبر کی کہ وزیر اعظم سے اطلاع کرو کہ چوبدار سرکاری آیا ہی کچھ اُسکو کہنا ہی پہرے
کے سپاہی نے محلدار سے کہا کہ حضور سے جا کر خبر کرو کہ چوبدار شاہی در دولت پر موجود ہی کہتا ہی
کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہی جو کہ میرے ذریعے سے پیام بادشاہ نے دیا ہی محلدار نے جا کر الطاف سے
کہا الطاف نے محلدار سے کہا کہ جا کر اُس چوبدار سے کہو کہ مین تو بہت علیل ہون باہر آ نہین
سکتا ہون پس جو کچھ تمکو کہنا ہو کہلا بھیجو مین اُسکے اوپر عمل کرونگا ایسا علیل ہون کہ بدون اعانت
دوسرے کے بستر پر سے ہل نہین سکتا ہون عرصہ ہوا ہی کہ حاضر دربار بھی نہین ہوا ہون ہر مرتبہ
اپنی علالت کی اطلاع بذریعہ عرضی کیے دیتا ہون کبھی کسی نے خبر بھی نہ لی کہ تم کیسے ہو مگر مین آگاہ
کرتا گیا نہ معلوم کون ایسی ضرورت ہوئی جو بادشاہ نے تمکو بھیجا یہ ہی تقریر محلدار نے آ کر اُس سپاہی
سے کہی سپاہی نے چوبدار سے کہی چوبدار نے کہا کہ کہلا بھیجو کہ اِنکو بادشاہ نے طلب کیا ہی بہت
ضرورت ہی فرمایا ہی کہ جس حالت مین ہو چلے آؤ ہمکو تمسے ایک ضرورت شدید ہی اور ہمنے تمکو
بہت دنون سے دیکھا بھی نہین ہی اور تمہاری علالت کی بھی ہمکو خبر ہی یہ جملہ چوبدار نے اپنی
طرف سے محلدار کی زبانی الطاف سے کہا چونکہ الطاف جادو نہ کچھ علیل تھا نہ بیمار صرف اُسی خوف سے

کہ جب بادشاہ نے **آفاق** کے ساتھ ایسی حرکت کی اُسکو سر دربار ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوا جو کہ برسون کا ملازم تھا اور بہت خیرخواہ تھا تو میری کیا اصل ہی ذرا سی عزت ہی اگر وہ جاتی رہی اور ذلت ہوئی تو کیا فائدہ اِس سے دربار مین نہ جاؤ یہان سے کاغذ روانہ کر دیا کرو اور ایک عرضی کہ مین علیل ہون جبتک یہ بلا ٹلے ٹالو یہی **الطاف** نے کیا کہ تا نو ماہ تک نہ آیا اسی طور سے بذریعہ عرضی کے کام نکالا سمندر نے بھی کچھ خیال نہ کیا کیونکہ وہ خود آفت مین مبتلا تھا اور مبتلا ہی اُسکو اپنے تن بدن کی تو خبر نہ تھی اور اُسکو کیا خبر ہوتی وہ اُدھر اِس فکر مین تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ اہل اسلام پر ظفر پاؤ ہون وہ کیا جانے کہ کون بیمار ہی اور کون اچھا ہی یا کسنے فقرہ کیا یا در اصل بھی امر ہی آج جو عشاق نے یاد دلایا تو یاد آیا اُسنے طلب کیا وہ بھی اپنی ضرورت سے ورنہ نہ طلب کرتا مگر الطاف کو ہر وقت خوف تھا کہ جب بادشاہ سے کسی نے کہدیا کہ **الطاف** کو طلب کرو تو ضرور خیال آئیگا جو دن گذرتا ہی وہ گذرتا ہی ایک نہ ایک دن ضرور طلبی ہوگی اسکو جو خوف تھا وہی ہوا کہ طلبی ہوئی کیون نہ ہوتی ملازم تھا پس جب مخلدار نے جاکر وہ پیام بیان کیا اسکے حواس جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ کسی نہ کسی نے بادشاہ کو میرے حال سے آگاہ کر دیا کہ انھون نے طلب کیا اب کیا کرون مجھکو دربار مین جانا منظور نہین ہی چاہے ملازمت رہے چاہے نہ رہے مین باز آیا ایسی ملازمت سے پس یہ خیال کرکے اُسنے کاغذ اور قلم اُٹھاکر ایک عرضی اِس مضمون کی تحریر کی کہ ای حضور مین نے بارہا خدمت عالی مین بذریعہ عرضی کے تحریر کیا ہی کہ مین بہت علیل ہون چنانچہ اِسی سبب سے حاضر نہین ہو سکتا ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے وہ میری عرضیان دفتر سرکاری مین موجود ہونگی اُنکو نکلواکر ملاحظہ فرمائیے مین عذر کرتا ہون کہ مجھمین اسقدر طاقت نہین کہ مین اپنے پاؤن سے براے بول و براز جاؤن جہان بستر علالت پر پڑا ہون اُسی مقام پر بول و براز بھی کرتا ہون دو آدمی مجھکو اُٹھاتے اور بٹھاتے ہین پس مین حاضر نہین ہو سکتا ہون صاحب فراش ہون ایسی حالت مین کیونکر حاضر خدمت ہون مین کچھ دنکا مہمان ہون مجھکو اس علالت سے امید نہین ہی کہ جانبر ہون میرے جو قصور کہ ہون اُنکو معاف فرمائیے معافی کا خواستگار ہون مجھکو حضور سے یہ امید نہ تھی کہ مین ایسا علیل ہونگا اور حضور میری خبر نہ لین گے یہ میرا مقدر کہ حضور نے میری خبر نہ لی اسکا مجھکو کچھ گلا نہین ہی پس مین حاضر نہین ہو سکتا ہون اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ فرماکر دریافت فرمائیے یہ لکھکر اور اپنی مہر کرکے اُس مخلدار کو دی اور کہا کہ چوبدار کو دے آؤ اُس مخلدار نے وہ عرضی لاکر چوبدار کو دی اور کہا کہ یہ عرضی خدمت بادشاہ مین لیجاکر پیش کر دینا اس مین سب حالت تحریر ہی پس وہ چوبدار وہ عرضی لیکر اُودھر گیا ادھر **الطاف جادو** نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا سامان کرین مین آج شب کو یہان سے نکلجاؤنگا کیونکہ بادشاہ ضرور اس امر کا درپے ہوگا کہ مین اُسکے پاس حاضر ہون اور مین جاؤنگا نہین کیونکہ وہ قدردان نہین ہی وہ ہر ایک کی عزت کا خواہان ہی آفاق کی تو عزت لے چکا اُسکے بعد اُسنے ابوان کی عزت لی جو کہ نہ اُسکی ملازم تھی نہ ماتحت تھی صرف ملاقاتی تھی ایسے کم ظرف اور ناقدرے کی ملازمت کرنا اپنی آبرو دینا ہی پس کیا ضرورت ہی کہ مین جاکر اپنی آبرو دون مجھکو یقین ہی کہ اُسنے مجھکو جو طلب کیا ہی تو وہ مجھکو ضرور براے مقابلہ اہل اسلام روانہ کریگا اور مین اُنکے مقابلے کو جاؤنگا نہین کیونکہ وہان **آفاق شاہ** ہی اور میرے اُسکے ملاقات ہی دوستی وہ لوگ بڑے زبردست ہین اُنسے مقابلہ کرکے اپنی آبرو دینا ہی یا جان پس ایسے لوگون سے کون

مقابلہ کرے جو کہ بحر شجاعت کے نہنگ ہون الیسون سے کون مقابلے کو جاے کہ جو صحراے بہادری کے شیر بیر ہون اُن لوگون سے جہانتک ہو سکے عقب گذاری کیجاے وہ لوگ بہت بہادر ہین اور سپاہی کی بہت قدر کرتے ہین پس مین کیون ایسے بہادرون سے مقابلہ کرون کہ جنکی بہادری اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہون اور ہر ایک کے دلون پر سکے بیٹھے ہون میان سمندر نے کیا کیا کئی مقابلے ہوے جب مقابلے مین لشکر گیا شکست کھا کر بھاگا اسی سبب سے خود بادشاہ سمندر شاہ نہین جاتا ہی ہر ایک کو روانہ کرتا ہی عشاق نہ طاقی گئے وہ بھی مارے گئے بی الوان گئین وہ بھی ذلیل ہو کر آئین اُنھون نے بادشاہ کے لیے اپنی جان دی بادشاہ نے اُسکا صلہ اُسکو یہ دیا کہ اُسکو ذلیل کیا اور قتل پر آمادہ ہوے میرے پانؤن کے نیچے سے زمین نکلگئی مین اب کبھی نہ جاؤنگا چاہے کچھ ہو مین نے ملازمت ترک کی آج شب کو اپنا سب مال اور اسباب لیکر نکلجاؤنگا الطاف کے بھائی مہربان جادو اور پسر خوش اندام جادو نے کہا کہ پھر کہان جائیے گا اور کس اقلیم مین رہیے گا الطاف نے کہا کہ مین صاف صاف کہدون مین یہان سے لشکر اسلام مین جا کر اُنکا شریک ہونگا میری بہت قدر ہو گی مین نے کتابون مین دیکھا تو مذہب اسلام مذہب حق ہی اور سب مذہب باطل ہین جو اُس مذہب مین مارا جائیگا وہ مرتبہ شہادت پائیگا اور بڑا مرتبہ ہو گا اور دیندار کہلائیگا اور جو اس مذہب کفر مین قتل ہو گا وہ کافر کہلائیگا اور داخل دوزخ کیا جائیگا یہ سب امر مجھکو کتابون سے ثابت ہوے ہین دوسرے یہ کہ گر مذہب اسلام حق نہ ہوتا تو کبھی وہ لوگ ایسے زبردست نہ ہوتے نہ آفاق اُنکی اطاعت کرتا نہ الوان تمنے الوان کا قصہ سُنا تو ہو گا کہ اُسکے ساتھ سمندر کیونکر پیش آیا اور وہ لوگ کیونکر پیش آے اور بہت قدر و منزلت کی وہ لوگ بہت شریف پرور اور صاحب لیاقت ہین پس ایسے لوگونکی اطاعت کرنا ہم لوگون کا فخر ہی اور ایسے لوگون کی اطاعت کرنا جو کہ ناقدرے اور کمظرف ہین بالکل خلاف عقل ہی پس مین تو ضرور جاؤنگا جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ میرا ساتھ دے ورنہ وہ اِسی مقام پر رہے یہ جو الطاف نے کہا سب نے کہا کہ ہم اُنکی ہمراہ ہین کیا عزیز اور کیا ملازم سب الطاف کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوے اسوقت سے سب اپنا انتظام کرنے لگے مال و اسباب کے بار باندھے جانے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ ناظرین نکتہ سنج پر ظاہر ہو کہ الطاف کا دل سمندر کی طرف سے اُسی دن پھر گیا تھا کہ جب اُسنے آفاق کے ساتھ وہ حرکت کی تھی وہ اِسی فکر مین تھا کہ کوئی پہلو ایسا ملے کہ مین یہان سے نکل جاؤن مگر نہ ملتا تھا جب سے اُسنے الوان کی حالت سُنی اُسوقت سے لو اُسنے حتماً قصد نکلجانیکا کیا اسی سبب سے اُسنے یہ عرضی تحریر کی اُسکو یقین تھا کہ سمندر جادو اِس عذر کو نہ قبول کریگا ضرور وہ کہدیگا مین نہ جاؤنگا پس یہی بنا فساد کی ہو گی مین یہان سے شب کو نکلجاؤنگا وہ ہاتھ ملکر رہجائیگا یہان تو الطاف نے یہ خیال کر کے اور سب کو مستقل کر کے اپنے نکلجانیکا انتظام کیا ادھر چوبدار نے داخل دربار ہو کر الطاف جادو کی عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کاغذ کیسا ہی اُسنے عرض کیا کہ الطاف نے عرضی بھیجی ہی ملاحظہ فرمائیے پس سمندر نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی دبیر نے پڑھی پس جب سمندر نے مضمون عرضی سُنا آگ ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ فقرہ ہی تو ماہ ہوئی کہ ابھی تک اچھا نہین ہوا اُسنے نمکحرامی پر کمر کسی ہی میری طرف سے اُسکو یہ لکھدو کہ جس حالت مین ہو

ضرور حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی تمپر نازل ہوگا ہم اس عذر کو تمھارے نہ سنین گے یہ عذر تمھارا بالکل مہمل ہی قابل قبول نہین ہی پس فورًا حاضر ہو آیندہ تمکو اختیار ہی مین کبھی نہ مانونگا پس یہ مضمون دبیر نے تحریر کر دیا عشاق نے کہا کہ ای سمندر مین پھر کہتا ہون کہ تم الطاف سے خبر نہ ہو وہ ضرور علیل ہی اگر علیل نہین بھی ہی اور اُسنے کسی سبب سے یہ عذر کیا ہی تو کیا نقصان ہی اُسکو اُسکی حالت پر چھوڑ دو وہ ضرور حاضر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی کیون دوست کو دشمن بناتے ہو اُسنے ملازمت کی ہی وہ کوئی تمھارا اغلام نہین ہی کہ جس حالت مین ہو وہ فورًا حاضر ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ دوست کو دشمن کرتے ہو اور کونسا طریقہ ہی یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین اس امر کو آپ کے کہنے پر عمل نہ کرونگا جو میرے راے مین آئیگا اُسپر عمل کرونگا یہ امور ملکی نہین ہین یہ امور خانگی ہین مین ملازمون کو کیونکر اُنکی حالت پر چھوڑ دون کہ وہ سرکشی کرین اور مین خاموش رہون نوکری نہ ہوئی خالا جی کا گھر ہوا جب چاہا آئے جب چاہا نہ آئے مین نے گھر مین بیٹھکر بسر کرنے کے لیے نہین نوکر رکھا ہی اپنی ضرورت کے لیے نوکر رکھا ہی جب میری ضرورت کے وقت وہ کام نہ آئے تو پھر کس کام کی ایسی ملازمت خیال کرنے کی جگہ ہی کہ نو ماہ سے بالکل دربار مین بھی نہ آئے یہ بھی خبر نہ لی کہ کیا گذری اور کیا نہ گذری ہم کسی نئے ملازم ہین جاکر اُسکو سلام نو کر آئین بالکل خیال نہین اگر مین اس امر مین طرح دیتا ہون تو اورون کو بھی جرائت ہوگی وہ اِسنے زیادہ سرکشی کرینگے اُسوقت مجھکو زحمت ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو امر میری راے مین آیا مین نے تمکو صلاح دی تم جانو اور تمھارا کام یہ کہکر عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے وہ حکم نامہ چوبدار کو دیا اور کہا کہ اِسکا جواب الطاف سے لے آؤ وہ لیکر پھر الطاف کے مکان پر آیا یہان سمندر دربار مین اس انتظار مین بیٹھا ہی کہ میرے حکمنامہ کا جواب آلے تو مین دربار برخاست کرون اگر الطاف آجاے تو اُسکو بموجب راے عشاق کے افسر سپاہ کر کے طرف اہل اسلام کے روانہ کرون خواہ وہ علیل ہو خواہ اچھا ہو اب مین اُسکو روانہ کرونگا یہ کیا معنی کہ جب ہمکو ضرورت ہوئی تو ایک عذر بارد کر دیا ہر روز اپنے گھر مین بیٹھے ہوے تنخواہ کھا رہے ہین اب جو ہمپر وقت پڑا ہی تو نکلے جاتے ہین ایسے ملازم کس کام کے یہ تو یہ خیال کر رہا ہی اور بہت غصے مین ہی وہان چوبدار مکان پر الطاف جادو کے پہونچا اور بذریعہ محلدار کے وہ کاغذ اندر بھیجا الطاف نے وہ کاغذ سب کو جمع کر کے پڑھا اور کہا کہ تمنے سُنا جو سمندر نے لکھا ہی اُسکے حال سے تم لوگ آگاہ ہوے اگر دراصل مین علیل ہوتا تو وہ اسکو بھی فقرہ خیال کرتا اور ضرور میرے اوپر شدت کرتا اور ستم کرتا کیونکہ اُسنے اب کمر ظلم و ستم پر کسی ہی سب نے کہا کہ پھر ایسے کی نوکری کو ترک فرمائیے اور جو آپکا قصد ہی وہ کیجیے اسوقت تو اس بلا کو کسی صورت سے ٹالیے اور شب کو نکل چلیے جب آپ یہان نہ ہونگے تو وہ پھر کس پر ظلم و ستم کریگا الطاف نے جواب دیا کہ ہان یہی تدبیر کرتا ہون اگر چلیگئی یہ کہکر اور کاغذ اُٹھا کر یہ تحریر کیا کہ آپ کا حکم نامہ پہونچا مین اُسکی عبارت سے آگاہ ہوا خیر آج تو نہین کل مین جس حالت مین ہونگا ضرور حاضر ہونگا جہان آپ نے میری اِتنے دنون کی عدم حاضری معاف فرمائی وہان آج کی بھی معاف فرمائیے مین آج اسکا انتظام کر لونگا کل سے وہین آکر پڑا رہونگا آپ کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہونگا تاکہ آپ کو

میرا فقرہ معلوم ہو جاے اور یہ ثابت ہو جاے کہ مین نے آپ سے فقرہ کیا اور آپ کی خدمت
مین جھوٹ بولا لیکن امیدوار ہون کہ آج کی حاضری میری معاف فرمائیے اور عدم حاضری کا
قصور عفو ہو یہ امر آپ کی غلام نوازی و ذرہ پروری و قدردانی سے بعید نہ ہوگا کہ جہان
اسقدر مہربانی فرمائی ہی ایکدن کی مجھکو مہلت اور عنایت فرمائیے زیادہ حد ادب سے عرض
قبول افتد زہے عز و شرف بندہ یہ لکھکر مجلدار کو دیا کہ اسی چوبدار کو لیجاکر دیدے مجلدار نے
لاکر چوبدار کو دیا چوبدار وہ کاغذ لیکر طرف دربار کے چلا یہان الطاف جادو نے کہا
کہ بھائیو جلدی کرو شب نے جواب دیا کہ ہم سب اپنا اپنا بند و بست کر چکے ہین صرف رات کا
انتظار ہی پس الطاف تو رات کے انتظار مین اپنے مکان مین سب سامان سے درست
بیٹھا ہی اس قصد سے کہ رات ہو تو مین یہان سے مع اپنے کل ہوا خواہون اور کل مال و
اسباب کے نکلجاؤن یہ تو اس قصد مین ہی ادھر چوبدار نے جاکر جواب حکم نامہ کا سمندر کے
حضور مین پیش کیا سمندر نے دبیر سے پڑھوایا دبیر نے پڑھا چونکہ سمندر کی طبیعت ظلم و
ستم کی طرف مائل ہوئی ہی اور اسکی تباہی کا زمانہ قریب ہی بدین سبب اسنے برہم ہوکر کہا
کہ کوئی حاضر ہی ابھی جاے اور جس حالت مین الطاف جادو ہو نے آئے اگر بخوشی نہ آئے
تو مع اسکے عزیزون کے گرفتار کر لاے یہ جو حکم دیا سب اہل دربار کانپ گئے لیکن
عشاق نے سمندر سے کہا کہ اے سمندر اسقدر غصہ کو کام مین نہ لاؤ ذرا انجام کا خیال کرو
اگر تم ادنی ادنی سے امر پر اپنے ملازمون و ماتحتون کے ساتھ اس طور سے پیش آؤگے
تو مجھکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہ ہو کہ سب تمھاری رفاقت سے منھ پھیر لین اور ملازمت کو ترک
کر کے چلے جائین تو پھر کیا ہو ایسے دشمن زبردست سے تو مقابلہ اور تم ملازمون کے
اور خیر خواہون کے ساتھ ایسی بے رحمی اور بدعت کرتے ہو آجکل تمکو انکی دلجوئی
کرنا لازم ہی نہ کہ ان پر بدعت اگر ساتھ دیتے بھی ہون تو نہ دین تمکو تو یہ امر لازم تھا کہ
تم ایسی تدبیر کرتے کہ اگر وہ لوگ تمسے خلاف بھی ہوتے تو راضی ہو جاتے اگر الطاف نے
یہ عذر تحریر کیا ہی کہ مین آج معاف کیا جاؤن کل جس حالت مین ہونگا حاضر خدمت ہونگا صرف
اسقدر دن اور شب بھر کا واسطہ ہی دیکھو وہ بھاگ نہ جائیگا اگر کل نہ آئے تو ایسا حکم
کل دینا سمندر نے تیوری بدلکر کہا کہ مین نے آپ کو کئی مرتبہ منع کیا کہ آپ میرے ملازمونکے
بارے مین نہ بولیے مگر آپ نے سماعت نہ فرمایا ہر مرتبہ آپ فرماتے ہین مین یہ آپ سے کہتا ہون
کہ بخیال آپ کے اگر وہ علیل ہی تو خیر اور اگر بخیال میرے اسنے فقرہ کیا ہوا اور وہ فرار کر جاے
تو کیا ہوا اسوقت سواے افسوس کے اور کچھ نہ ہاتھ آئے عشاق نے کہا کہ یہ صرف
تمھارا خیال ہی الطاف کبھی ایسا نہ کریگا اگر فرار بھی کر جائیگا تو تمھارا کیا نقصان ہی تم اسکے
مظلمہ سے بچوگے اور سب آسے بر آئینگے تمکو یہ خیال نہین آتا ہی کہ ایک آفاق والون
نے ایسا کہا کہ تمسے سرکش ہو کر تقریر نہ کی کیا ہر ایک ایسا کریگا اگر کسی نے سر دربار تمسے گفتگو
سخت کی جو کہ تمھاری بے عزتی کا سبب ہوتی تو کیا رہا سواے اسکے کہ تم اسکو قتل کرو اور
یا قید کرو مگر وہ عزت جو کہ اسکی تقریر اور بحث سے جائیگی وہ پھر واپس نہ آئیگی اگر تم اسکو
قتل بھی کر ڈالوگے مگر ہر ایک کی زبان پر یہ پھر جاری ہوگا کہ فلان شخص نے بادشاہ سے سر دربار

ایسی تقریر سخت کی کہ جو کہ بادشاہ کے لیے بے عزتی کا سبب ہوئی اور کوئی حقیقت بادشاہ کی نہ
خیال مین لایا سر دربار ذلیل کیا گو بادشاہ نے اسکو قتل کیا مگر وہ اپنے سی کر گیا تو کیا ہوگا اور
ہر ایک یہی کہیگا کہانتک کوئی پاس و لحاظ کرے بادشاہ نے تو یہ امر خیال کر لیا کہ ہر ایک کو
دبالون یا تنبیہ کیا ہی ذات نہین بیچی ہی بلا زبردستی کی تھی کوئی غلامی کا خط نہین لکھا تھا کیون ایسی
بات کی جاتی کہ جو کہ ملازمون کو بھی جرأت ہوتی ایک تو بے عزتی ہوگی دوسرے اور لوگ
الزام دینگے ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہوگا پس وہ بات کیون کیجاے کہ اور لوگ بھی برا
کہین میرے نزدیک تو کیون وہ کام کیا جاے کہ جس مین اپنی بدنامی ہو اے سمندر وہ بات
نہ کرو کہ سب برا کہین بموجب مثل کہ گر مین ڈھیلا والو نہ چھینٹ پڑے پس کیا ضرور ہی کہ غصے مین اگر
ہر ایک پر بدعت کرو ذرا تو سمجھے کو تم کرو مین تمسے اس امر کو کہتا ہون کہ جہان تمنے اتنے دنون
اپنی طرف سے طرح دی آج پھر کہنے سے طرح دو اسکا کل کا بھی وعدہ دیکھ لو سمندر نے
یہ تقریر عشتاق کی سنکے کہا کہ استاد آپ تو پریشان کر رہے ہین خیر مین آپ کے کہنے سے اسوقت
تو طرح دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ آج کوئی الطاف کے گھر پر نہ جاے ہان کل صبح کو جو وہ نہ آے
تو فوج جا کر اسکا گھر لوٹ لے اور اسکو مع اسکے ناموس و اقربا کے اسیر کر لاے اور حاضر
دربار کرے کوئی ضرورت حکم ثانی کی نہین ہی مین نے یہ حکم قطعی دیدیا ہی اگر اسکے خلاف
ہوگا تو سب کو سزا دیجائیگی یہ حکم دیکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کی
طرف چلے راہ مین یہ کہتے ہوے کہ اب بادشاہ نے بہت ظلم و ستم پر کمر کسی ہی بڑی خرابی
ہوئی ہی خیر جو کچھ ہمپر گذریگی اسکو برداشت کرینگے ہم وہ امر ہی نہ کرینگے کہ جس سے ہمپر کوئی
الزام آے ضرور بسبب ان بادشاہ نے ہمکو بنگاہ کج اگر دیکھا تو ہم اسکا پاس نہ کرینگے کہ ہم ملازم
ہین نمک کھایا ہی ضرور جواب سخت دینگے اور جو کچھ ہمارے ہاتھ پانون سے ہو سکیگا
کرینگے ایسی ایسی تقریر باہم کرتے ہوے اپنے اپنے مکان پر گئے جو بادشاہ کے لشکر لیکر
آئے تھے پرائے لیکن وہ باہم یہ کہتے ہوے گئے کہ دراصل سمندر نے بہت بدعت پر کمر کسی ہی
تو ہمکو کیا ہم تو پرائے ہین جب مقابلے سے اہل اسلام کے فراغت ہوگی ہم اپنے
گھر کو چلے جاینگے کوئی ہمیشہ کا تو سابقہ ہی نہین کہ ہم اس امر کا خوف کرین کہ کہین ایسا نہو
کہ سمندر ہمارے ساتھ بھی برتاو کرے سمندر ہمسے ایسے برتاو نہین کر سکتا ہی ہان اگر ہم خراج
دیتے ہوتے تو ایسا کر سکتا ہی کہ ہمپر زیادتی کرے یہ تقریر کرتے ہوے اپنے مقام پر پہونچے اور سب
ایک مقام پر جمع ہوے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ باہم یہ اسے قرار دے لین کہ اگر سمندر شاہ
ہمپر اپنے سردارون مین سے کسیکو افسر کرکے روانہ کرے برائے مقابلۂ اہل اسلام تو ہم
[illegible] یا خود چلے یا اپنے استاد کو روانہ کرے ہم اسکے کسی سردار کی افسری کو نہ قبول
کرینگے اس امر کو قبول کرینگے کہ ہم مین سے کسی کو افسر کرے سب نے کہا کہ اچھا جب یہ راے
قرار ہوئی تو سب اپنے اپنے خیمے مین جا کر آرام پذیر ہوے ادھر سمندر محل مین گیا اور جا کر
آرام پذیر ہوا عشتاق و امراق جو دربار سے مکان پر گئے ہر ایک نے امور ضروری سے فراغت
کی پھر عشتاق فراغت کرکے امراق کے مکان پر آیا امراق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ
نے عشتاق کو اختیار دیا اور کہا کہ جو آپ کی راے ہو اسپر عمل کرون ہماری اور تمھاری

راے کوئی نہ بہتر ہی عشاق کے نزدیک ہم دشمن ہین پس مفت مین اہل اسلام یہان قبضہ کر لینگے یہ امر
ضرور ہوگا کہ جب مقابلہ ہوگا اور اتفاق سے لشکر نے بادشاہ کے شکست کھائی عشاق بادشاہ
کو صلاح دیکر باہم مصالحت کرا لین گے اور اہل اسلام کا قبضہ کرا دینگے کیونکہ اُنکے تیور سے ثابت
ہوتا ہی ہم تم یون ہی رہ جائینگے پس کوئی تدبیر ایسی کرو کہ بادشاہ ہماری راے پر عمل کرے اور
اور جو ہم راے دین اُسپر کاربند ہوا اور یہ بھی راے عشاق کی ہمارے نزدیک اچھی نہین
ہی کہ کسی سردار کو بادشاہ ان سب بادشاہون پر افسر کر کے روانہ کرے کیونکہ اول تو یہ
خلاف ہی دوسرے یہ امر ہی کہ جو کوئی جائیگا جہان ذرا سختی پڑی ضرور شریک اہل اسلام ہو جائیگا
اُنکو قوت ہوگی ہماری طرف ضعف ہوگا ہمارے نزدیک تو بہتر ہی کہ خود بادشاہ جا کر [illegible] کرے
جسقدر روز لوگ یہان قیام کرتے ہین اُسیقدر اُنکو قوت بہم ہوتی جاتی ہی اب اُنکا قیام کرنا یہان
اچھا نہین ہی امراق نے کہا کہ چلو پھر بادشاہ کو ایسے امر کی صلاح دین سملاق نے کہا کہ مین اسی
لیئے تمھارے پاس آیا ہون کہ مین اور آپ ملکر چلین اور بادشاہ کو صلاح دین پس امراق و
سملاق دونون دیوان خانے سے باہر آئے اور سوار ہو کر طرف دردولت کے روانہ
ہوئے جب دردولت پر پہونچے اپنے حاضر ہونے کی خبر کرائی کہ آپ کے وزیر آپ کے پاس
حاضر ہوئے ہین اور قدمبوسی کے خواستگار ہین کچھ ضروری عرض کرنا ہی مخلدار نے جا کر سمندر
سے عرض کیا کہ آپ کے وزیر دست چپ حاضر ہوئے ہین باریابی کے خواستگار ہین وہی سمندر
کھانا کھا کر بہ ارادہ آرام خلوت کدہ مین گیا تھا کہ یہ خبر مخلدار نے جا کر بیان کی جیسے ہی سمندر نے
سملاق و امراق کا نام سنا فوراً باہر نکل آیا اور اُٹھ بیٹھا وہان سے اُس مقام خاص مین آیا
کہ جہان صحبت تخلیہ برپا ہوتی تھی وہان آکر مخلدار سے کہا کہ پہرہ پر کہدو کہ اُنسے کہو کہ وہ صحبت
تخلیہ کے مکان مین آوین مخلدار نے پہرے پر آکر کہدیا اُس سپاہی نے سملاق و امراق سے
جب یہ سنا تو دونون اُس مکان مین آئے دیکھا کہ سمندر مسند پر تنہا بیٹھا ہوا ہی دونون نے
سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ آؤ بیٹھو یہ دونون سامنے سمندر کے بیٹھے سمندر نے
کہا کہ اے سملاق و امراق کیون کیا ضرورت ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو کچھ ضروری باتین عرض
کرنا ہین جو ہم اسوقت حاضر خدمت فیضدرجت ہوئے اور حضور کو تکلیف دی سمندر نے کہا
کہ بیان کرو امراق نے کہا کہ حضور نے یہ کیا غضب کیا کہ اپنے اُستاد عشاق کو تمام اختیار ملکی و
امر جنگ و جدل اُنکے قبضے مین دیے اور کہا کہ جو آپکی راے ہوگی اُسپر ہم عمل کرینگے اسوقت تو ہم
بول نہ سکے کیونکہ یون ہی بدخواہ اور دشمن سب کے نزدیک ہین اور زیادہ ہوتے ہم نے
خیال کر لیا کہ بعد کو حضور سے عرض کر لین گے اور جو جو خرابیان اُنکے صاحب اختیار ہونے مین
ہین وہ سب ظاہر کر دینگے سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم آپکو اِس امر سے آگاہ
کرتے ہین کہ اُنکی راے پر اگر آپ عمل کرینگے تو یہ خیال فرمائیے کہ ملک آپ کے قبضے سے نکل جائیگا
وجہ یہ سبب ہی کہ وہ یہ امر جب دیکھین گے کہ اہل اسلام نے کئی معرکے سر کیے فوراً آپ کو راے
دینگے کہ صلح کر لیجیے اور اہل اسلام کو خراج دینا گوارا کیجیے اسی مین آپکے لیے بہتری ہی تو چونکہ
آپ اُنکو اختیار دے چکے اور اُستاد اپنے کو سب سے موافق کر چکے اگر اب اُس سے آپ
انحراف کرینگے تو آپ کو بڑی مشکل ہوگی پھر اُسوقت کوئی آپ کا ساتھ نہ دیگا بڑی خرابی ہوگی

ایک تو یہ نقص ہی دوسرا یہ نقص ہی کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اُنھون نے ابھی سے صورت فساد کی
نکالی وہ یہ ہی کہ اُنھون نے یہ راے آپ کو دی کہ ان بادشاہون مین سے کسی کو افسر کر کے
مع فوج روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرے پس جب آپ یہ سب باتین کرتے
تو فورًا باہم فساد ہوتا اور کوئی اس امر کو قبول نہ کرتا کیونکہ سب ہم مرتبہ تھے اور اگر آپ یہ کرتے
کہ کسی کو اپنے سردارون سے افسر کرے اور ان سب کو اُسکی ماتحت کر کے روانہ فرمائیے
یا فرماتے تو اُسوقت مین بھی فساد ہوتا کہ وہ اس امر کو قبول نہ کرتے اور نہ کرینگے اُسوقت
آپ کو غصہ اُن سب پر آتا کہ اُنھون نے میری عدول حکمی کی پس یہ بھی بناے فساد تھی اور پھر
آپ خیال فرمائیے کہ یہ سب امور ضرور ہوتے اگر اُنکی راے پر عمل فرمائیے گا اہل اسلام
سے تو مقابلہ درکنار ہی باہم فساد ہونے لگے گا اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر نے کہا کہ
یہ تمنے سچ کہا گو مین نے اُسوقت بھی یہ خیال کر کے اُستاد کو جواب نہ دیا تھا صرف یہی خیال
یہ تھا کہ تو ذرا اس امر کو قبول نہ کریگا انھین مین سے کسی کی افسری کو قبول کریگا نہ میرے
سردار کی افسری کو مگر اسوقت تمھارے کہنے سے میرے بھی خیال مین آیا کہ یہ ضرور صورت
فساد کی ہی ضرور یہ فساد ہوگا معلوم ہو گیا کہ اُستاد کی راے ضرور غلطی پر ہی مین اسکو کبھی نہ
قبول کرونگا امراق نے کہا کہ اُنکی راے پر کام کیجیے گا ورنہ پچھتائیے گا کیونکہ یہ بھی خیال
فرمائیے کہ اُنھون نے الطاف جادو کے مقدمے کو کیونکر ٹالدیا بیمار اسوقت کا کہنا یاد
رکھیے کہ اب الطاف جادو کو آپ نہ پائیے گا ہم دریافت کر چکے ہین کہ وہ اچھا ہی بیمار نہین
ہی صرف فقرہ ہی اور ہمیشہ اُسنے فقرہ کیا اُسنے اُسیدن سے سرکشی پر کمر کسی جسدن سے آفاق
پر آپ خفا ہوے چونکہ یہ لوگ آفاق کے بہت بڑے دوست تھے اُنکو یہ امر ناگوار گزرا
مگر کوئی مہلت اُسوقت ان سب نے فساد کا نہ دیکھا اس سبب سے فساد نہ کیا اگر ذرا بھی آفاق
آپ سے سخت کلامی کرتا اور فساد پر آمادہ ہوتا یہ سب کے سب آپ سے پھر جاتے اُسی کے
شریک ہو کر آپ سے مقابلہ کرتے مین ان سب کا رنگ دیکھ رہا تھا کہ بل کھا رہے تھے مگر
تو چار ہی تھے بلکہ آفاق خود ہی اس امر کا قصد نہ کرتا تھا اُسنے آپ کے خوف سے اپنے کو اسیر کرادیا
دوسرے یہ خیال کیا کہ مین اکیلا ہون یہان ہزارون آدمی ہین اگر اُسکو یہ معلوم ہوتا تو وہ ضرور
فساد کرتا پس مجھکو اُسی دن سے یقین تھا کہ یہ سب آپ سے ضرور پرخاش کرینگے چنانچہ الطاف
نے اُسدن سے آنا دربار مین موقوف کیا اور اشتفاق اُسی دن سے لشکر لیکر طرف اپنے ملک
کے چلا گیا اور الطاف نے فقرہ کرنا شروع کیا چونکہ آپ کو اور فکرین تھین اس سبب سے
آپ نے خیال نہ فرمایا کہ آپ الطاف کو طلب کرتے اب جو طلب کیا تو یہ امر اُسنے ظاہر کیا کہ مین
قبل سے عذر کرتا آتا ہون حاضر نہین ہو سکتا ہون گو آپ نے ضرور یہ خیال فرمایا کہ یہ فقرہ ہی
اور وہ حکم دیا پھر عشاق نے جو اُنکو بیکار کی تقریر کر کے اور کچھ نشیب و فراز دکھایا جو کہ
بالکل اصل نہین رکھتا تھا آپ راضی ہوگئے کہ اچھا کل اگر الطاف نہ آئے تو اُسکے ساتھ یہ سلوک
کیا جاے پس عشاق نے اُسکو بچا دیا اُسکے دوست اُسکو خبر دینگے وہ فورًا آج شب کو چلا جائیگا
مجھکو یہی معلوم ہی کہ وہ بیمار نہین ہی سمندر نے جواب دیا کہ مین نے ضرور دھوکا کھایا اب کیا
ہوتا ہی خیر اگر نہ گیا اور رہگیا اور نہ حاضر ہوا تو جو کچھ کل اُسکے لیے ہوگا دیکھ لینا مگر ہان مین نے

اُنکی راے پر عمل کرکے دھوکا کھایا ضرور اُنکی راے غلطی پر ہے دوسری راے اُنکے خلاف کہتے ہین
امراق نے کہا کہ تیسری راے بھی تو خلاف ہے سمندر نے کہا کہ وہ کیا امراق نے کہا کہ وہ یہ کہ اُنھون نے
الیوان کے بارے مین کہا کہ آپ خاموشی اختیار فرمائیے کچھ نہ کیجیے آپ نے قبول کر لیا اُسمین یہ نقص ہے
کہ آپ اگر اُسکی طرف سے غافل ہوگئے وہ تو شریک اہل اسلام ہوچکی ہی اور اُسنے یہ بھی ظاہر کیا ہو کہ
مین اپنے ملک مین جا کر سب کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر جا کر خدمت ہونگی پس اگر وہ اپنے
ملک کو گئی اور اُسنے سب کو مسلمان کر لیا اول تو یہ ہوا کہ زیر نہ طاق دین اسلام جاری ہوا اور ایک
ملک اور اہل اسلام کے قبضے مین آگیا پس جو ملک اُسکے قرب و جوار مین ہونگے اور الیوان سے
تعلق رکھتے ہونگے سب دین اسلام قبول کر لینگے تو بڑی خرابی ہوگی پھر کوئی ایسا پہلو نہ ہوگا
کہ آپ اُسطرف سے کمک طلب کرین اگر آپ لشکر لیکر برائے مقابلۂ اہل اسلام بیرون شہر تشریف
لیگئے اور اُن بادشاہون کو جو کہ مسلمان ہوچکے ہین یعنی جسکو الیوان اب جا کر مسلمان کریگی خبر
ہوئی کہ اب شہر خالی ہے پس وہ دوسری طرف سے آ کر شہر پر قبضہ کر لینگے اور آپکے لشکر ہو جایا یا
مارے گئے ادھر سے یہ لوگ اُدھر سے اہل اسلام پس ایسی کوئی صورت نہ ہوا سے فرار کے دو سری
نظر نہ آئیگی اور الیوان جا کر ضرور اُن بادشاہون کو کہ جو کہ سرکشی مین مثل الیوان اور اُسکے
ملک کے قرب و جوار مین او نکے ملک ہین اور الیوان سے اتحاد ہی ضرور اسلام کی طرف
رغبت دلائیگی وہ لوگ ضرور اسکے کہنے پر عمل کرینگے اگر ایسا ہی الیوان نے کیا اور اپنے ملک کو
اسلام آباد کیا اور اُن ملکون کو جو کہ باج دیتے ہین مسلمان کیا تو یہ خرابی ہوئی کہ زیر نہ طاق دین اسلام جاری
اور کہانتک دین اسلام کا نشان گرا اور لشکر جمع کرکے برائے کمک اہل اسلام آئی تو اُنکو اور زور
ہوا قوت بڑھی اس خاموش بیٹھنے مین یہ نقصان ہین سمندر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو آج جو راے
اُستاد نے دی وہ خلاف دی شملاق نے کہا کہ ہم سے آستادو نے کہا کہ کسیکو افسر کرکے روانہ فرمایئے
وہ اہل اسلام سے جا کر مقابلہ کرے فرض کردم کہ وہ افسر شکست کھا کر لیا آپ نے جو کسی سردار کو ہم مین سے افسر کرکے بھیجا
فرمایئے ہم اُسکی راے پر عمل کرینگے اور اگر اہل اسلام سے جا کر مقابلہ کیا اور لشکر اسلام کی فتح ہوئی اور یہ بھی اُدھر ملکے تو بیان کون
بیٹھنے تو جب سے اہل اسلام یہان آئے ہین یہ نہین دیکھا کہ کوئی لشکر لیکر گیا ہو اور اُسنے مقابلہ
اُنسے کیا ہو اور ظفر حاصل کی ہو یا تو مارا گیا یا شریک ہوگیا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ دو تین
لشکر روانہ کرکے اپنی لشکری قوت کو کم کیا جاے جو جائیگا یا تو جب کم زور پڑیگا شراکت کر لیگا یا کھیت
آئیگا یا مارا جائیگا آفاق نے جا کر کیا کیا ایک مرتبہ مقابلہ کیا ایک مقابلہ نہ کیا بعد اُسکے
ایک فقرہ لیکر وہان سے اپنا لشکر لیکر واپس آئے کہتے مین مقابلہ نہ کرونگا آخر کو اُنکے سبب
ہوکر گرداب شاہ وغیرہ گئے تو کیا بنا لیا ابھی تک بڑے بہادر سے پہلوان فیروز بک وایک قسم
گئے اُنھون نے مقابلہ کیا وہ مارے گئے ملکہ زعفران نے مقابلہ کیا وہ بھی ماری گئین تو بجائے
شراکت کی عشاق نے کیا بنا لیا شراکت نہ کی پر فساد میں ماری گئی اور الیوان اس سبب
بچین کہ شراکت کی پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ کسیکو روانہ کرکے اپنی قوت کم کیجاے
سمندر نے کہا کہ تمھین سچ کہتے ہو ضرور اُستاد کی راے خراب ہی اور سواے نقصان کے کوئی
صورت نفع نہین ہی اُن کی راے پر عمل کرنے مین پس تم بیان کرو کہ مین کیا کرون امراق نے
کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم کچھ عرض کرین سمندر نے کہا کہ ضرور تمکو اجازت دیگئی امراق نے کہا کہ

ہماری اور اُنکی راے مین بہت فرق ہے وہ پیر ہو گئے ہین اُنکی عقل ضعیف ہے حواس اُنکے درست نہین
ہین پس اُنکی راے ہمیشہ خراب ہوگی اور ہم لوگ ابھی جوان ہین ہماری عقل تیز ہے ہم مین ابھی رطوبت
باقی ہے پس ہم جو راے دینگے وہ کبھی خراب نہ ہوگی ہان اگر آپ اس امر کی قسم کھائیے کہ ہم تمہاری
راے پر عمل کرینگے تو ہم راے دین ورنہ بیکار ہے کیونکہ اسوقت آپ ہمسے راے لیجیے اور کل
جب سب دربار مین آئین اور اُستاد آپ سے فرمائین کہ میری یہ راے ہے آپ قبول کر لیجیے اور
ہماری راے بیکار ہو تو کیا فائدہ کیونکہ آپ اُنسے فرما چکے ہین کہ مین آپ کی راے پر عمل کرونگا
اُسکے خلاف کیونکر کیجیے گا وہ ناراض ہو نگے سمندر نے کہا کہ کہاں تو ان ابتو مین اُنکی راے پر کبھی
عمل نہ کرونگا اسر اسر اُنکی راے میرے حق مین بُری ہے اور بُری ہوگی پس تم اپنی راے ظاہر کرو
امراق نے کہا کہ آپ اس امر کی پہلے قسم کھائیے کہ مین جو تم راے دوگے اُسپر عمل کرونگا یہ نہ ظاہر کرونگا امراق
وشملاق کی راے ہے سمندر نے کہا کہ پھر کیا ظاہر کردون اِس ظاہر کرنے مین کیا نقصان ہے امراق نے
کہا کہ اسمین یہ نقصان ہے کہ وہ لوگ ہم دونونکو بجاے خیر خواہ دشمن جانتے ہین پس اور زیادہ اُنکو خیال ہوگا اور ہماری
دشمنی پر آمادہ ہونگے پس یہ راے ہے کہ آپ یہ فرمائیے کہ مین اب کسی کی راے پر کام نہ کرونگا
اپنی راے پر عمل کرونگا جو میرے حق مین بہتر ہوگا اور مین اپنے مقام پر خیال کر لونگا اُسپر
عمل کرونگا اور جو اسوقت ہم راے دین اُسپر عمل فرمائیے اور ہم وقتاً فوقتاً راے دیتے
رہین گے ان دونون نے سمندر کو اسقدر پھیرا اور ایسے ایسے نشیب و فراز و خرابیان
دکھائین کہ سمندر پھر گیا چونکہ یہ اُنسے محبت کرتا ہے اور اُنکو اپنا بہت بڑا دوست جانتا ہے پس اُنکے
کہنے مین آگیا اور یہ دونون بڑے مفسد اور فسادی ہین اُنکو یہی فکر ہے کہ کسی طور سے فساد ہو
جاے اور اہل اسلام سے ہمیشہ مقابلہ رہے کیونکہ اُنکے دلون مین اہل اسلام کی طرف سے بہت
کینہ ہے اور اُنکے قلب سیاہ ہین یہ کبھی مسلمان نہ ہونگے اُنکا خمیر کفر و نفاق سے کیا گیا ہے پس جب
سمندر نے یہ تقریر اُنکی سنی اُسکو پسند آئی اور کہا کہ تمنے خوب بات بتائی پس اُسوقت سمندر
نے لقو پر خداوندی اُٹھا کر جو کہ اُسکے گلے مین تھی کہا کہ مین اسی لقو پر کی قسم کھاتا ہون کہ کبھی
تمہاری راے کے خلاف نہ کرونگا اور کسی کی راے پر عمل نہ کرونگا جو تم راے دوگے اُسپر
عمل کرونگا اور نہ یہ ظاہر کرونگا کہ یہ میرے وزیرون کی راے ہے بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ میری راے ہے
نہ اسوقت کی تقریر کسی سے بیان کرونگا نہ یہ نقصانات جو تمنے بیان کیے ہین اُنسے کسی کو آگاہ کرونگا
پس اب تم اپنی راے سے مجھے ظاہر کرو جب یہ امراق وشملاق کو یقین ہوگیا کہ اب ہماری تقریر نے
نیز گفتگو نے سمندر کے دل پر اثر کیا اور بادشاہ نے قسم کھائی اُنکو یقین ہوگیا کہ اب سمندر اس
قسم سے نہ پھریگا تب امراق نے کہا کہ ہماری دونونکی راے بابت مقابلے کے یہ ہے کہ اب سب کو
روانہ کر کے دیکھ چکے سواے ذلت اور خواری کے اور شکست کے کچھ حاصل نہ ہوا پس اب
آپ خود لشکر لیکر جسقدر آپ کے پاس لشکر ہے اور جو آپ کی کمک کو آئے ہین اُن سب کو ہمراہ
لیکر اہل اسلام سے مقابلہ فرمائیے اور ایک ایسی جنگ فرمائیے کہ اہل اسلام کو بھی معلوم ہو جاے
ضرور آپکی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے اور اُس صورت مین جو کہ آپ کے استاد نے بتائی
ہے سواے کمی قوت اور بربادی سپاہ کے کوئی نفع نہ ہوگا اپنی راے ہے سمندر نے کہا کہ تمہاری
راے بہت ٹھیک ہے مین اسی پر عمل کرونگا اور کبھی اِس سے نہ پھرونگا سمندر نے اِسپر بھی

قسم کھائی اسکے بعد امراق وشتلاق نے کہا کہ بابت الیوان کے ہماری یہ راے ہی کہ ابھی وہ لشکر اسلام مین ہی پس ایسی حالت مین کسیکو تھوڑا سا لشکر لیکر طرف شہر الوانیہ کے روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر بیٹے الیوان کی بہن سے یہ ظاہر کرے بذریعۂ نامہ و پیام کے کہ تمھاری بہن مسلمان ہو گئی اُسنے اپنا دین آبائی ترک کیا خدا پرستون کا دین اختیار کر لیا اِس جرم پر سمندر شاہ نے اُسکو طلب کر کے بہت نصیحت کی اور سمجھایا اُسنے نہ مانا آخر اُسکے قتل پر آمادہ ہوئے اُسکو اہل اسلام کا عیار عیاری کر کے لیگیا اب اُسنے جاکر اُنکی شراکت کی اور اُنکی شریک ہو گئی ہی اور اُسنے اقرار کیا ہی کہ مین اپنے ملک کو جاؤنگی اور اہل شہر کو مسلمان کرونگی اور اپنا لشکر لیکر آؤنگی آپکی کمک کرونگی اور سمندر سے مقابلہ کرونگی پس سمندر شاہ نے مجھکو بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کرون اُسکے مرتد ہو جانے سے پس جب وہ دوسرے مذہب مین گئی تو اب تم لوگ اُسکا پاس نہ کرنا اور اُس سے مقابلہ کرنا کیونکہ تمسے اور اُس سے مذہبی فرق ہو گیا ہی اب وہ تمھاری شریک نہ ہوگی جبتک تم اُسکے شریک نہ ہوگے مذہب اسلام نہ قبول کروگے پس تمکو لازم ہی کہ تم ہماری شراکت کرو کیونکہ ہم اور تم ایک ہی مذہب مین اور باہمی ملت رکھتے ہین ہمارے تمھارے کوئی فرق نہین ہی اگر ایسا نہ کروگے تو ہمتمسے مقابلہ ہوگا پس وہ یہ پیام روانہ کرے اگر وہ اس امر پر راضی ہون اور آپکی شراکت کرین تو خیر ورنہ وہ سردار اُنسے مقابلہ کرے اور تمام شہر کو تاخت و تاراج کرے اہل شہر کو قتل کرے اور غارت مال و اسباب سب لوٹ لے عزیز و اقارب الیوان کو بحالت خراب گرفتار کر کے بہت جلد حاضر کرے سوا اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی اگر اُنھون نے آپکی شراکت کر لی تو خیر اگر شراکت نہ کی اور ملک تاراج ہو گیا لشکر تباہ ہوا تو پھر الیوان کس کو اسلام آباد کریگی اور کہان سے لشکر لیکر اہل اسلام کی کمک کو جائیگی آپکا مطلب ہر طور سے حاصل ہوگا سمندر نے کہا کہ ہان یہ راے خوب ہی ورنہ اصل اُستاد کی راے بالکل خلاف تھی اُنکی کوئی راے اچھی نہ تھی سمندر نے کہا کہ اب مین ایسا ہی کرونگا اب الطاف کے بارے مین کیا راے دیتے ہو امراق وشتلاق نے کہا کہ اُسکے بارے مین کیا راے عرض کیجاے اُسکے بارے مین آپ حکم فرما چکے ہین اب اپنے حکم کو منسوخ کرنا بالکل خلاف ہی سب یہ خیال کرینگے کہ بادشاہ کو اپنی زبان کی پابندی کا بھی خیال نہین کبھی کچھ حکم فرماتے ہین کبھی کچھ بس جو کچھ حکم فرمادیا فرمادیا اب اسمین کوئی کوشش جدید نہ فرمایئے اگر وہ کل حاضر ہوا تو خیر ورنہ اُسکا گھر کل لوٹ لیا جاے اگر وہ شب کو فرار نہ کر گیا تو اُسکو جس حالت مین ہو اسیر کر لیا جاے یہ بھی حکم آپکا بہت مناسب ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ان دونون نے اس سبب سے اسمین راے نہ دی کہ ایک امر تو خلاف ہو تا کہ بادشاہ کو ثابت ہو جاے کہ اُستاد کی ہر ایک راے غلط تھی کیونکہ یہ دریافت کر چکے تھے کہ الطاف بیمار نہین ہی صرف فقرہ کرتا ہی اور وہ سرکشی پر آمادہ ہی کبھی حاضر دربار نہ ہوگا عشاق نے سمندر سے کہا تھا کہ آج کوئی حکم اب ایسا نہ فرمائیے کہ جو خلاف ہو کل آپکو اختیار ہی اگر وہ حاضر ہو کل ضرور حاضر ہوگا پس اُنھون نے اسی سبب سے راے نہ دی تاکہ عشاق جھوٹا ہو اور سمندر کی نگاہ مین لغو قرار پاے پھر سمندر کسی امر مین عشاق کی راے نہ لیگا اپنا کام نکالیگا اور خوب اپنی چڑھی بارگاہ ہوگی پھر ہم سبکی راے پر عمل کریگا یہ دونو یہ ظاہر کر چکے ہین کہ الطاف بھاگ جائیگا پس اگر ہمارے خیال کے موافق ہوا تو ہم سچے ہوے اور عشاق جھوٹا ہوا یہ وجہ تھی کہ اُنھون نے الطاف کے مقدمے مین کوئی راے نہ دی پس جب یہ تقریر تمام ہوئی سمندر نے کہا کہ کل سے اِسکا بندوبست کیا جائیگا جب اِن دونون کو یقین

کہ بادشاہ اسکے خلاف نہ کریگا اور خوب ہی پڑھا چکے اور اس امر پر آمادہ کر چکے کہ بادشاہ خود مقابلہ کو
اہل اسلام کے لشکر لیکر جائے اور ایک سردار کو براستہ تاباجی شہر الیوانیہ مع لشکر روانہ کرے
اسوقت ان دونوں نے کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہیں اب آپ جا کر آرام فرمائیں کل جو کچھ ہمنے رائے دی
اسکے موافق عمل فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ آستانہ پر تقصیر ہے سمندر نے کہا کہ نہیں ابھی سے اسکے قائل
میری پیش نگاہ میں تم دونوں بڑے عقلمند ہو میری سلطنت میں کوئی ایسا نہیں ہے جیسے تم ہو اگر دو چار
اور ایسے عقلمند میرے پاس ہوتے تو میں تمام عالم پر اپنی حکومت قائم کرتا اور سب اقالیم میرے
قبضے میں آجائیں مگر کیا کروں کہ کوئی تمسا نہیں ملتا ہے میں کچھ نہ سمجھ کر تمکو اپنا وزیر قرار دیا اور اپنا رازدار
مقرر کیا وہ خوشامد کرنے لگی اور بہت کچھ تعریف کرنے لگے سمندر خوش ہوا بازو پر دو اگرچہ
زمرد کے جنکا مثل ونظیر نہ تھا دونوں کو انعام میں دیدیے وہ بہت خوش ہوئے اور سلام کرکے
لے لیے اور دوسرا سلام رخصت کرکے باہر آئے اور طرف اپنے مکان کے چلے ادھر سمندر داخل
محل ہوا اور اپنے مقام پر جا اسنے خیال کیا کہ آستاد کی رائے ٹھیک نہیں ہے ہاں وزیر دنگی چونکہ اسکا
دربار آچکا تھا اسکو عشتاق کی رائے خلاف معلوم ہوئی اور ان دونوں کی رائے ٹھیک معلوم
ہوئی کیونکہ یہ سبق ایسا پڑھا گئے تھے اور ایسے ایسے پہلو سمجھا گئے تھے کہ سمندر جس پہلو کو خیال
کرتا تھا انہیں کی رائے کا پہلو اسکو اچھا معلوم ہوتا تھا اور عشتاق کی رائے کا خراب معلوم ہوتا
تھا یہ دونوں بچے شیطان کے تھے بھلا انکے بہکانے سے سمندر کیونکر نہ بہکتا اور کیوں نہ انکی رائے پر
عمل کرتا اگر شیطان ان کے روبرو آجائے تو یہ مکر وکید میں اسکو اپنا شاگرد کریں اور باہم دونوں
میں فساد ڈلوا دیتے ہیں اور بہکاتے ہیں اسکو سبق پڑھاتے ہیں اب سمندر کب پھرتا ہے اسکے دل پر
انکی رائے مثل نقش کے ہوگئی ہے اور دل نے قبول کرلی ہے انکی رائے کا سکہ مملکت دل پر بیٹھ گیا
ہے اب کیا وہ برطرف ہوگا پس جب سمندر نے اپنے مقام پر بھی انکی رائے کو رائے پر عشتاق کی غالب
پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ مجھکو بہت عمدہ وزیر یہ دونوں ملے ہیں انکی رائے بہت
عمدہ اور نیک ہے اسی پر عمل کرونگا سمندر تو یہ خیال کر رہا ہے ادھر شلاق واہراق جو سمندر کو ورغلان
کے اور فساد پر آمادہ کرکے اپنے مکان کی طرف چلے راہ میں باہم صلاح کی کہ چلکر ذرا کچھ حال الطاف
کا دریافت کریں کہ دراصل وہ بیمار ہے اور اسکا قصد کیا ہے اگر وہ بیمار ہوا اور حالت علالت میں
کل دربار میں آیا تو ہم جھوٹے ہونگے بادشاہ خیال کریگا کہ یہ تو کہتے تھے کہ الطاف اچھا ہے اور
شب کو بھاگ جائیگا ان کے کہنے کے موافق ہوا الطاف حاضر بھی ہوا اور بیمار بھی ہے اگر دراصل
بیمار ہے تو اسکو کچھ ایسا بادشاہ کی طرف سے بدگمان کریں کہ وہ کل دربار میں نہ جائے تاکہ عشتاق
جھوٹا ہو جائے اور ہم سچے ہوں یہ صلاح کرکے الطاف کے مکان کی طرف چلے اور اسکے مکان
پر پہونچے سپاہیوں اور ملازموں نے جو دیکھا کہ سمندر شاہ کے دست چپ کے وزیر ہمارے
مالک کے مکان پر آئے ہیں سب کھڑے ہوگئے اور سلام کیا اور جھکر عرض کی کہ حضور ادھر
کیوں تشریف لاتے ہیں ہمارے آقا تو از حد بیمار ہیں صاحب فراش ہیں اٹھ نہیں سکتے ہیں اگر ارشاد
ہو تو خبر کردیں امراق نے کہا ہم ہی تو خبر سنکے انکی عیادت کو آئے ہیں بہت دنوں سے قصد
کر رہے تھے مگر کاروبار سرکاری سے مہلت نہ ملتی تھی کہ آکر اپنے دوست کی خبر لیتے آج ہمنے یہ خیال
کیا کہ کام تو یوں ہی رہینگے ہم جاکر اپنے دوست کو تو دیکھ آئیں تاکہ وہ شکایت نہ کریں اس دنیا

مین سوا اسکے اور کیا ہی کہ وقت مصیبت کسی کی خبر لینا یہی انجام دوستی اور ملاقات ہو اگر یہ نہو تو سب بیکار ہی وہ دوست کس کام کا کہ دوست کی خبر نہ لے یہ جو کہا وہ سپاہی خاموش ہو رہے اور محلدار کو بلا کر کہا کہ خبر کر دو کہ آپ کی ملاقات کے لیے اور آپ کی عیادت کے لیے وزیران دست چپ تشریف لاے ہین محلدار نے جا کر الطاف سے کہا کہ حضور وزیران دست چپ آپ کی عیادت کو یہان تشریف لاے ہین الطاف اپنے عزیز و اقارب سے بیٹھا ہوا اہل اسلام کی تعریف کر رہا تھا اور یہ کہ رہا تھا کہ آج شب کو ضرور یہان سے نکل چلین گے ورنہ کل ضرور کوئی نہ کوئی آفت ہم سب پر سمندر نازل کریگا اگر مین دربار مین نہ جاؤنگا اور یہ ضرور ہی کہ مین اب تو دربار مین نہ جاؤنگا وہ تو دربار جانے کے لایق نہین ہی گو فقرہ تھا مگر سمندر کو خیال نہ آیا کہ اسنے علالت کا عذر کیا ہی ہم اسکو ایسا نہ تحریر کرین کہ تم ضرور آؤ ورنہ سمجھاؤ گے مجھسے فقرہ کرتے ہو پس ایسے کی اطاعت کرنا عین حماقت ہی اگر در اصل مین بیمار ہوتا تو اسوقت بھی یہی حکم دیتا ایسی ایسی باتین کر رہا تھا کہ محلدار نے یہ آکر عرض کی الطاف نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ تمنے بادشاہ کی فطرت دیکھی کہ وزیرون کو بھیجا کہ جا کر دیکھ آؤ اور ان لوگون کو بھیجا جو کہ میرے دشمن ہین باطن مین اور ظاہر مین بڑے دوست ہین اب تم انکی تقریر سننا یہ بڑے مفسد ہین یہان سے جا کر ایک کی دس لگائین گے خیر آئے ہین تو آنے دو پردہ کیا کیا جاتے مین انکو یہان بلاے لیتا ہون یہ کہکر کہا کہ ایک میز میرے پلنگ کے برابر لگا دو اسپر بوتلین اور پیالے اور سامان دوائی رکھدو اور ایک چوکی برابر پلنگ کے لگا دو اسکے نیچے طشت وغیرہ رکھدو اور تمام ملازم مجھکو گھیر کر بیٹھ جائین ایک گاؤ لگا دو میری پشت پر تا کہ مین اس سے لگ کر بیٹھ جاؤن اور دو آدمی میری مگس رانی کرین اور ایک لحاف لاکر مجھکو اڑھا دو مین اپنے کو بیمارونکی صورت بناؤنگا پس جو کچھ الطاف نے کہا سب سامان کر دیا گیا دو ملازم پس پشت بیٹھکر مگس رانی کرنے لگے چوکی لگا دی گئی میز پر سب سامان دوائی کا رکھدیا گیا عرق وغیرہ کی بوتلین اور لحاف اڑھا دیا گیا گاؤ بھی لگا دیا الطاف سر مین پٹی باندھکر اور کچھ صندل وغیرہ سر مین لگا مثل بیمارونکے اس گاؤ سے لگ کر بیٹھا اور آہ آہ کرنے لگا اتنے عرصے مین پردہ بھی ہو گیا الطاف نے حکم دیا کہ انکو اندر لے آؤ پس محلدار نے پہرے والے سے آکر کہا کہ جو صاحب تشریف لاے ہین انکو اندر بلا لو حضور نے طلب کیا ہی پس یہ دونون حرامزادے یہان کھڑے ہوے تھے کہ سپاہی نے آکر کہا کہ تشریف لے چلیے اندر بلایا ہی یہ سنکر شملاق و امراق ہمراہ اس سپاہی کے اندر آئے وہ انکو لیے ہوے ایوان مین آیا انھون نے مکان کو باغ وغیرہ سے خوب آراستہ پایا اور جو سامان لایق وزرا اور امرا کے ہین وہ سب موجود تھے ایک طرف شملاق و امراق نے دیکھا کہ بہت سے لوگ بیٹھے ہوے ہین بارہ دری مین وہ سپاہی انکو لیکر اسطرف چلا جب یہ قریب پہونچے تو دیکھا کہ الطاف جادو ایک پلنگ پر لیٹا ہوا ہی گاؤ پیچھے لگا ہوا ہی سر مین پٹی بندھی ہوئی خادم پس پشت کھڑے ہوے مگس رانی کر رہے ہین چوکی برابر لگی ہوئی ہی میز پر سامان بیماری دھرا رکھا ہوا ہی ان دونون نے بغور طرف ایوان کے دیکھا جب یہ سب سامان نظر پڑا تو باہم کہا کہ سچ الطاف نے لکھا تھا کہ مین علیل ہون واقعی بہت علیل معلوم ہوتا ہی شملاق نے یہ کلمہ امراق سے کہا امراق نے الطاف کی طرف دیکھکر کہا کہ اے بھائی دیکھو تو کسقدر اسکے چہرے پر رونق ہی حالت صحت کا چہرہ معلوم ہوتا ہی میرے نزدیک یہ ہمارے آنیکی خبر سنکے بیمار بنا ہی مگر کہان بیمار اور کہان صاحب صحت

بھلا کہین بھی حالت بیمار کی پوشیدہ ہو سکتی ہی اگر بیمار یہ چاہے کہ مین اچھا بھی ہو جاؤن تو غیر ممکن ہی اگر
اگر یہ چاہے کہ مین بیمار بنون تو یہ بھی غیر ممکن ہی ضرور یہ بنتا ہی بجو امراق نے کہا شملاق نے غور کر کے
دیکھا کہا کہ تم سچ کہتے ہو ہان چہرے پر نور و نق ہی بالکل آثار علالت نہین پاے جاتے ہین فقرہ ہی ہین
تو دور سے دیکھکر خیال کیا تھا کہ غضب ہوا کہ یہ بیمار نکلا عشاق کا کہنا سچ ہوا اگر کیا ہوتا ہی تمنے جو خیال
کیا تھا وہ ہی نکلا ہمارا خیال آجتک غلط نہین ہوا آج کیونکر غلط ہوتا یہ باہم اشارے کرتے ہوے
بارہ دری مین آئے دو کرسیان برابر پلنگ کے بچھی ہوئین تھین اُسی پر آکر الطاف سے صاحب سلامت
کر کے بیٹھے اور سب سے بھی صاحب سلامت ہوئی ایک پہلو مین الطاف کے اُسکا فرزند تھا اور
ایک پہلو مین بھائی باقی اور عزیز و اقارب بھی بیٹھے ہوے تھے جب اُنھون نے الطاف کو سلام
کیا تھا الطاف نے بہت آہستہ سے جواب سلام دیا تھا ہر مرتبہ منھ سے آہ آہ کی صدا نکل رہی تھی
کہ اُنھون نے پوچھا کہ بھائی مزاج تو اچھا ہی یہ کیا حال ہو گیا کہ تم پہچانے نہین جاتے ہو اُنکے دل سے
تو طعن سے کہا الطاف نے آہستہ سے کہا کہ زندہ ہون تمھاری جان و مال کو دعا کرتا ہون آپ
لوگون کا تو مزاج اچھا ہی اور سب طرح سے خیریت ہی بادشاہ کا مزاج اچھا ہی اور سب سرداران سلطنت
ایران ابہت اچھے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ سب اچھے ہین الطاف نے کہا کہ تمھارے لشکر مین
سب خیریت سے ہین جواب دیا کہ ہان یہ کہکر کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کیسے ہو بالکل ضعیف
ہو گئے ہو چہرہ اُتر گیا ہی کیا علالت تھی اور اب کیسے ہو یہ سُنکر الطاف نے آہستہ سے کہا کہ اب بھی
خبر لی تو خوب کیا مجھکو تو آپ لوگون سے یہ امید نہ تھی کہ آپ لوگ میرے ساتھ اس طور سے پیش
آئینگے جبکہ ایسی ملاقات ہو کہ عزیزداری سے بڑھکر ہو ایسی حالت مین آپ لوگ یون بے خبر
ہو جائین اور خبر نہ لین مرتے مرتے بچ گیا کیا امید زندگی تھی آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا
تو ناہ ہوے ہین کہ مین نے قسم غلہ سے ایک دانہ نہین کھایا نہ پانی بھر پیا ایسا شدید بخار آیا کہ اُسنے
تمام اعضا توڑ دیے طاقت زائل ہو گئی نوبت یہ پہونچی کہ صاحب فراش ہو گیا چار آدمی اُٹھاتے
ہین اور چار بٹھاتے ہین بول و براز کو اپنے پانوُن سے نہین جا سکتا ہون گو برابر جو کی لگی ہوئی
ہی یہی لوگ بٹھا دیتے ہین اور پھر پلنگ پر لٹا دیتے ہین بھائی ایسا بخار آیا کہ پندرہ پندرہ دنتک
ہوش نہین آیا بیہوش پڑا رہا صرف سانس کا شمار رہا اسی سبب سے سب کو امید تھی کہ زندہ ہون
آنکھ نہین کھولی ایسی تپ تھی کہ جو لوگ برابر آکر بیٹھتے تھے وہ گرمی سے پریشان ہو جاتے تھے میرا
یہ عالم ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ تنور مین پڑا ہوا ہون ایک شمع ہی کہ جسم مین روشن ہی کہ وہ قطرے
جگر کو جلاے دیتی ہی یہ عالم تھا جو کہ مین نے بیان کیا مگر پرسون سے بخار تو برطرف ہو گیا کسی قدر
حرارت باقی ہی مگر اسیدن سے سر مین درد ایسا ہی کہ وہ ہلاک کیے دیتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک
نشتر ہی کہ سر مین خلش کر رہا ہی کسی پہلو قرار نہین ہی مین اسوقت دلپر جبر کیے ہوے آپ لوگونسے
کلام کر رہا ہون ورنہ میرا دل کلام کرنے کو نہین چاہتا ہی آپ لوگون نے تو بہت اچھا دیکھا گویا
مین اچھا ہون ورنہ یہ کب امید تھی کہ مین اچھا ہونگا یا میری یہ حالت ہو گی کہ کسی سے کلام کرونگا
پس جو جو حالت میرے اوپر گذر گئی وہ دل خوب جانتا ہی یا میرے تیماردار اس علالت مین سب کو
دیکھ لیا یہ چند عزیز اور میرے ملازم تو میرے کام آئے ورنہ کسی عزیز نے خبر لی نہ کسی دوست نے
سب کی عزیزداری اور ملاقات کا امتحان اس علالت مین مجھکو ہو گیا کوئی کسیکا نہین ہی مجھکو امید یہ نہ تھی

ہین نے کیسی کیسی عرضی مین حالت اپنی تحریر کی بادشاہ نے خبر تک نہ لی کوئی چوبدار تک نہ روانہ فرمایا نہ آپ لوگون نے خبر لی اگر زندگی ہی تو اچھا ہو جاؤنگا مگر اب سب سے امید قطع ہو گئی اگر موت آئی ہی تو کیا خوف ہی یہ جو الطاف نے کہا امراق نے شملاق کی طرف دیکھا اور باہم اشارے سے کہا کہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور بناتے ہین کسی بچے کو بنائین ہم ایسے گرگ جہاندیدہ کب بنے مین آتے ہین جیسے ہم انکی حالت سے واقف نہین ہوے اور یہ نہین سمجھے کہ یہ فقرہ ہی بنکر لیتے ہین یہ باہم اشارے کر کے بطور دنیا سازی کے کہا کہ واقعی بہت بڑی ہم سب سے غفلت ہوئی کہ تمھاری خبر نہ لی مگر ہم سب بھی مجبور تھے بادشاہ کی تو یہ حالت تھی کہ انکو کسی وقت اہل اسلام کی طرف سے مہلت نہین ملتی تھی آج فلان سردار کو برائے مقابلہ روانہ کیا اُسکے مرنے یا شریک اسلام ہونے کی خبر آئی کل دوسرے کو روانہ کیا وہ تو اس فکر مین ہین رہے ہم لوگ ہمکو اس فکر سے مہلت نہین تھی دوسرے اور کار و بار سرکاری تم نو ماہ سے نہین گئے تمھارا کام کرنا پڑتا ہی میان اشفاق دورے پر ہین اُنکا کام دیکھنا اپنا کام کرنا شب کو بھی مہلت نہین ملتی ہی کھانا پینا حرام ہی اُسپر فکر کہ بادشاہ کو کیا راے دیجاے کہ وہ ہم لوگون کی راے پر کام کرتے ہین یہ فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کیجاے کہ اہل اسلام پر ظفر حاصل ہو بس اسی فکر مین رات دن بسر ہوتی ہی اپنے تن بدن کا تو ہوش ہی نہین اور کسی کی کیا فکر ہو آج بہت سے کام ہرج کیے جو آپ کی عیادت کو آئے یہ خیال ہوا کہ یہ کار و بار تو اسی طور سے رہین گے مہلت ہو گی نہین چلکر دیکھ تو آؤ حالت مجبوری مین تھے ورنہ ہم اور یہ سُنتے کہ تم علیل ہو اور ایسے علیل ہو کہ صاحب فراش ہو اور عیادت کو نہ آتے ہان تمھاری صحت کی ہر وقت خداوند سے دعا کرتے تھے اور رو دیتے تھے یہ جو اُنھون نے کہا الطاف نے کہا کہ کیا ابھی اہل اسلام سے فیصلہ نہین ہوا اُنھون نے جواب دیا کہ نہین میان آفاق تو اُسی زمانے مین شریک ہو گئے تھے اُسکے بعد کئی مقابلے ہوے عشاق نہ طاق مارے گئے اُنکے عمشیر نے آکر مقابلے کیے وہ بھی ماری گئین نہ ظفریاب ہوئین اُنپر بھی بڑے بڑے الام گذرے کیا بیان کیا جاے ایک قصہ طولانی ہی کہانتک بیان ہو تمھارا ابھی دماغ بیکار خالی ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ ابھی اُسی طور سے مقابلے ہو رہے ہین یہ قصہ ابھی نہ فیصل ہوگا کیونکہ اہل اسلام کو دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ بی الوان نے بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کیا خواجہ عیاری سے اُنکو اسیر کر لیگئے وہ اُنکی شریک ہو گئین یہ کہکر کل واقعہ الوان کا بیان کیا اور کہا کہ اور بہت سے بادشاہ براے کمک آئے ہین اب یہ راے ہو رہی ہی کہ کیا کیا جاے کسطور سے مقابلہ کیا جاے عشاق حجرہ نشین اُستاد بادشاہ کی یہ راے ہی کہ ان سب پر کسی اپنے لشکر کے سردار کو افسر کر کے ان سب بادشاہون کو اُسکے ماتحت کر کے براے مقابلہ اہل اسلام روانہ کرو چنانچہ تجویز ہونے لگی عشاق نے تمھاری راے دی یہ راے بادشاہ نے پسند کی بلکہ مین نے کہا ہی کہ وہ علیل ہین نو ماہ سے تو عشاق نے کہا کہ بہت عرصہ ہوا اُنکی علالت کو اب وہ اچھے ہو گئے ہونگے چنانچہ ہمکو اُنکے کہنے سے بادشاہ نے طلب کیا جب یہان سے چوبدار نے جاکر تمھارا عذر بیان کیا بادشاہ کا دماغ تو آجکل خراب ہی اور اُنھون نے ظلم و ستم پر کمر کسی ہی مین نے الوان کی حالت تمھارے روبرو بیان کی کہ جو سلوک بادشاہ نے اُسکے ساتھ کیا اور جس طور سے ذلیل کیا بس ایسی تو حالت ہو رہی ہی بس فوراً غصہ آگیا اور ایک نامہ بنام تمھارے لکھوا کر روانہ کیا کہ جسکا مضمون تمنے پڑھوا کر سنا ہوگا ہین اور شملاق و عشاق نے منع بھی کیا ایک نہ سُنی اُسکا جواب بھی دیا کہ ہمنے اس لیے ملازم نہین رکھا ہی کہ گھر بیٹھے ہوے تنخواہ کھائین اور

جب کام کا وقت آئے تو ایک فقرہ کرین تم تو علیل ہو بادشاہ کو یہ خیال ہو کہ فقرہ کیا اگر علیل بھی ہین تو ہون لشکر کے ساتھ اُنکو جانا ہوگا اگر وہ انکار کریگا تو مین بری طرح پیش آؤنگا الطاف نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اُنکے حق بجانب ہی جو کچھ نہ فرمائین وہ بجا ہی وہ مالک ہین ہم اُنکے خادم ہین خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہی کل مین حاضر دربار ہونگا جو کچھ وہ حکم دینگے بجا لاؤنگا چاہے جیسی کیسی حالت ہو مین سرتابی نہ کرونگا یہ جو الطاف نے کہا اسکے ہوش اُڑ گئے اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ یہ دربار مین جانے کو کہتا ہی اور کہتا ہی کہ جو کچھ وہ حکم دینگے وہ بجا لاؤنگا بڑی خرابی ہوئی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ کل حاضر دربار نہ ہو اسپر عتاب شاہی نازل ہو عشاق جھوٹا ہوا اور ہم سچے ہون راوی نے کہا ہی کہ صرف الطاف نے اس خیال سے اسنے یہ کہا کہ کل مین حاضر ہونگا اور جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا کہ اگر مین یہ نہ کہتا ہون کہ مین دربار مین نہ حاضر ہونگا تو یہ اسیوقت جا کر ایک کی ہزار بادشاہ سے جڑینگے اور اُسکو غصہ دلائینگے اور اس امر پہ آمادہ کرینگے کہ ابھی اسیر کر لیا جاے ورنہ بھاگ جائیگا بادشاہ اِنکا کہنا بہت مانتا ہی ضرور انکے کہنے پر عمل کریگا جو میرا قصد ہی وہ فسخ ہو جائیگا مفت مین بدنام ہونگا اور ذلت جو کچھ ہوگی وہ الگ ہوگی اس سبب سے اسنے یہ کہا تھا پس جب اُنھون نے یہ سُنا اور خیال کیا کہ اس مین یہ خرابی ہی اور یہ جانیکو آمادہ ہی تو یہ اپنے دل مین کچھ سوچکر کہنے لگے کہ تھوڑا واقعہ تو سُن لو اور جو کچھ ہم کہین اُسکو یہ سمجھو کہ ہم تمھارے دوستی اور محبت کے سبب سے کہتے ہین ورنہ ہم کبھی نہ کہتے الطاف نے کہا کہ یہ تو مجھکو یقین ہی کہ آپ جو کچھ فرمائیے گا صرف محبت اور الفت کے سبب سے اور میری خیرخواہی کے سبب سے بیان فرمائیے امراق نے کہا کہ جب اُس حکم نامہ کا جواب یہان سے گیا اُسکے مضمون سے بادشاہ آگاہ ہوے تمنے یہ لکھا تھا کہ مین کل حاضر ہونگا پس بہت غصہ آیا حکم دیا کہ اسیوقت سپاہی جائین اور کوتوال بھی اگر الطاف جادو بخوشی آئے تو خیر ورنہ جس حالت مین ہو اُسے اسیر کر لائین مع اُسکی ناموس کے اُسکا گھر لوٹ لین اُسکے عزیزون کو اسیر کرین اور تمام شہر مین تشہیر کر کے داخل دربار کرین یہ کیا کہ اُسنے میری عدول حکمی کی یہ جو حکم دیا اُسوقت ہم سب نے اور عشاق نے عرض کی کہ اگر اُنھون نے لکھا ہی کہ آج مین حاضر نہین ہو سکتا ہون حاضری آج کی معاف کیجاے تو کیا نقصان ہی کل اگر نہ حاضر ہون تو یہ بھی حکم فرمائیے گا جب بہت سمجھایا تو غصہ فرو ہوا حکم دیا کہ اگر کل نہ حاضر دربار ہو تو کوئی ضرورت دوسرے حکم کی نہین ہی پس جو ہمنے حکم دیا ہی اُسکی تعمیل کیجاے اے بھائی تمھاری بابت یہ حکم دیا گیا ہی ہم سب کے تو جو اس جانتے رہیگے واقعی وہ دربار اب لایق شرفا کے نہین رہا ہمارے نزدیک اگر تم کل گئے تو بھی تمھارے لیے خرابی ہی وہ یہی حکم دینگے کہ لشکر کے ساتھ جاؤ اگر انکار کیا تو عدول حکمی کا جرم قایم کرینگے جیسا کہ ایوان پر قایم کیا گو وہ نہ ملازم تھے نہ ماتحت صرف ملاقات تھی اسپر اُسکو ذلیل کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوے اور ہم لوگ تو ملازم ہین ہمپر تو فوراً جرم قایم ہوگا اگر تم گئے تو بیمار ہو اور تمنے اقرار بھی کیا ہمراہ لشکر کے جانیکا تو ایسی حالت مین کیا کروگے ہر طرح تمھارے لیے خرابی ہی ہمنے تمکو وہان کے حالات سے آگاہ کر دیا کہ یہ واقعہ ہی اور بادشاہ کا تمھاری نسبت یہ خیال ہی وہ اب ہر ایک کی درپے آزار ہین پہلو ڈھونڈھا کرتے ہین کہ کوئی پہلو ایسا ملجاے کہ مین ظلم وستم کرون پس تمھاری ذلت ہماری ذلت ہی اور ہماری ذلت تمھاری ذلت ہی کیونکہ برسون کی

ملاقات ہی ایک مقام پر برسون رہے ہین عزیزداری سے زیادہ ہمسے تمسے برتاؤ رہے ہین اسی خیال سے آکر تمکو خبر کی کہ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ایک تو آپ کو سب حالت معلوم تھی ہمکو آگاہ بھی نہ کیا ہمارے نزدیک تمھارا دربار مین جانا اچھا نہین ہی اگر ہماری راے پر عمل کرو تو ہماری راے یہ ہی کہ تم کل ایک اِس مضمون کی عرضی کرو کہ مین فلان ملک کو جاتا ہون اپنا علاج کرنے کو مین نے سُنا ہی کہ وہان ایک بہت حکیم حاذق ہین اُنکے ہاتھ سے بہت سے مریض اچھے ہوے ہین یہ عرضی کرکے فورًا ابلا انتظار جواب کسی ملک کو دو ایک مہینے کے لیے چلے جاؤ جب خوب اچھی طرح اچھے ہو لینا تو آنا اُسوقت ہم بہت اچھی طرح سے سفارش کر دینگے اور بادشاہ کی بھی یہ حالت برطرف ہو جائیگی اہل اسلام سے بھی فیصلہ ہو جائیگا اُسوقت کوئی قصہ نہ ہوگا بھائی جان ہی تو جہان ہی اگر جان ہوئی تو جہان کو یا مال کو لیکر چاٹو گے یا آبرو نہ ہوئی تو کیا کروگے اپنے چار چشمون مین بے عزتی سے کیونکر بسر کروگے یہی سب کہین گے کہ سمندر نے انھین کو عدول حکمی کے جرم مین قید کیا یا سر دربار ذلیل کیا آفاق والیوان کی نسبت کہا جاتا ہی ہمنے دوستی کی راہ سے تمکو آگاہ بھی کر دیا اور اپنی راے بھی بتادی آیندہ تمکو اختیار ہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی ہم اس امر سے اور اِس حکم سے نہ آگاہ کرتے نہ اپنی راے اُسپر ظاہر کرتے یہ تقریر سُنکے الطاف نے کہا کہ تمنے اپنی ملاقات اور محبت کا حق ادا کیا دوست کو دوست کے ساتھ ایسی ہی قدر و محبت اور دوستی کرنا زیبا ہی تم اپنے حق دوستی سے سبکدوش ہوے تمسے کوئی شکایت نہین ہی تمنے خوب کیا جو آکر آگاہ کیا اور جو میرے حق مین بہتر تھی وہ راے بھی دی مگر میری راے سنو مین کل ضرور جاؤنگا اگر وہ ہمراہ لشکر جانے کو فرمائینگے مین کوئی عذر نہ کرونگا فورًا جس حالت مین ہونگا ہمراہ لشکر جاؤنگا کیونکہ مرنا بھی ضرور ہی ایک نہ ایک دن اگر یہان مرا تو کیا اور وہان مرا تو کیا مین اپنی جان سے عاجز ہون پس یہ تو چرچا رہیگا کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول حکمی نکی کس حالت مین اطاعت کی اچھا ہوگا کہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے مرون اور قتل ہون سب میرے گناہ عفو ہو جائینگے پس مین تو کبھی نہ اس امر کو قبول کرونگا جان کے خوف سے کہ الطاف نے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور نکل گیا اس مین جو میرے حق مین ہو وہ بہت اچھا ہی کل تم دیکھ لینا کہ کیا ہوتا ہی امراق و شملاق نے کہا کہ بسبب بخار کے تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہی یہ راے تمھاری بالکل خلاف ہی دیکھو ایسا نہ کرنا ورنہ بہت پریشان ہوگے سواے ذلت اور خفت کے کچھ نہ حاصل ہوگا الطاف نے کہا کہ جو کچھ ہو اُنھون نے جواب دیا کہ تم دیوانے ہو گئے ہو خیر اب تو ہم جاتے ہین کیونکہ تمکو ہمارے سبب سے تکلیف ہی اسی امر سے آگاہ کرنے کو آئے تھے لو تمکو خبردار کر چلے اب تمکو اختیار ہی ابھی تو بہت وقت ہی اپنے عزیزون سے اور اپنے فرزند سے راے لینا کیونکہ اُنکی راے سالم ہی تمھاری راے سے وہ لوگ صحیح ہین تم علیل ہو جو اُنکی راے ہو اُسپر عمل کرنا الطاف نے کہا کہ اچھا پس یہ دونون اُنسے صاحب سلامت کرکے چلے اشارے سے الطاف کے بھائی اور فرزند کو بُلایا وہ خود پہونچانے کو اُٹھے تھے اُنکو ہمراہ لیکر باہر آئے اور اُنکو بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ نہ جانے دینا ورنہ بڑی خرابی ہوگی بلکہ اُنکو لیکر نکل جاؤ تو اچھا ہی اور بہت سے نشیب و فراز دکھاے اُنھون نے کہا کہ ہم اپنے امکان بھر تو اُنکو نصیحت کرینگے قبول کرنے نکرنے کا اُنکو اختیار ہی کیونکہ وہ ہمارے بزرگ ہین ہم زبردستی نہین کر سکتے ہین ان دونون نے کہا کہ خیر ہمنے تمکو بھی آگاہ کر دیا اور اُنکو بھی ہم اپنا حق ادا کر چلے اُنھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر وہ

دونون اندر آئے یہ اپنے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے مکان کی طرف چلے راہ مین کہا کہ اب الطاف
نہ جائیگا وہ ماندہ تو ہی نہین صرف ہمارے دکھانے کو بنا تھا ضرور نکل جائیگا اگر جاتا بھی ہوگا تو یہ لوگ
منع کرینگے اور اُسکو دربار مین نہ جانے دینگے امراق نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا اگر ہم اسوقت نہ آتے
تو ضرور کل خفیف ہوتے بادشاہ کی نگاہ مین یہ دونون تو آپس مین تقریر کرتے ہوے اپنے اپنے
مقام پر آئے اور اپنی کارروائی پر بہت خوش ہوے اور اس انتظار مین رہے کہ کل یہ گل کھلیگا
ان کو تو اسی خوشی مین اور فکر مین رکھا جاتا ہے وہان جب یہ نامہ جا چکے اُسوقت الطاف نے
حکم دیا کہ یہ سب سامان لے جاؤ یہ بیکار ان حرامزادون نے آکر دماغ خراشی کی یہ ہمکو نصیحت
کرنے آئے تھے مین ان ایسے سیکڑون کو چرا دیتا ہون میرے آگے یہ طفل مکتب ہین مین ایسا
نادان تھا کہ انکو اپنے دل کے حال سے آگاہ کرتا یہ ایسے راگ کسی لونڈے کو جاکر دین اپنی محبت
جتانے آئے تھے ہمارے دل کا حال دریافت کرنے آئے تھے اور دیکھنے آئے تھے کہ کیا حال
ہے اگر مین کچھ بھی کہتا تو یہ ابھی تو جاکر بادشاہ سے لگاتے اور اُسکو پر اسے دیتے کہ ایسا بدنیت
فرمایئے کہ یہ جانے نہ پائے بس میرے ارادے مین فرق آتا اور مین مفت ذلیل ہوتا اور یہ لوگ
سب ہنستے اور مین کب ایسا تھا کہ انکے کہنے پر عمل کرتا اور کہتا کہ ہان مین ایسا ہی کرونگا مین نے
بھی اسی مصلحت سے کہدیا کہ مین کل ضرور جاؤنگا دربار مین جو وہ حکم دینگے اُسکو بجا لاؤنگا تاکہ انکو
موقع نہ ملے کہ یہ کوئی فتور برپا کرین میرا جو قصد ہے وہ ہے یہ کہکر اُٹھ بیٹھا اتنے عرصے مین بھائی
اور فرزند آئے اُنسے پوچھا کہ یہ نطفۂ حرام کیا کہتے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ کہتے تھے کہ سمجھا دینا کہ دربار
مین نہ جائین ورنہ خرابی ہوگی ہمنے بھی جواب دیا کہ اپنے امکان بھر کوشش کرینگے آیندہ اُنکو اختیار
ہے الطاف نے جواب دیا کہ خوب جواب دیا ہمکو لونڈہ بنانے آئے تھے مین نے خود لونڈہ بنا دیا
ذرا سی بھی چھاؤن نہ آیا کہ مین یہان سے چلا جاؤنگا یا دربار مین نہ حاضر ہونگا یہ کہکر دیکھی شک
الطاف نے مٹایا اور فرزند سے بیان کیا کہ یہ ابھی جاکر بادشاہ کو برخلاف کرتے میری گرفتاری کی
فکر کرتے میرا قصد فسخ ہوجاتا اور مین اسیر ہوجاتا اگر ذرا مین کہتا کہ مین دربار مین نہ جاؤنگا یہ بڑے
مفسد ہین اور میرے بڑے دشمن ہین یہ صرف دنیا سازی اور اس امر کی باتین تھین تاکہ مین انسے
اپنا حال دل کہون کیسے دوست بنے تھے کہ انسے بڑھکر کوئی نہ ہوگا بس مین نے خود انکو لونڈا
بنایا اور دھکا دیا یہ کہکر الطاف نے کہا کہ جو کچھ باقی ہے وہ بہت جلد سب باندھ لو کیونکہ اب زمانہ
بہت کم ہے سب بند وبست ہوگیا ایک تنکا بھی کسی نے نہ چھوڑا الطاف نے سب سے کہا کہ تمنے
سمندر کی حالت سُنی جو کچھ اُنھون نے سمندر کی بابت بیان کیا کہ یہ اُسنے حکم دیا اور یہ سب درست
اور صحیح تھا دیکھو تھوڑے عرصے مین معلوم ہوجاتا ہے وہ لوگ آتے ہونگے جو کہ میری طرف سے دربار
مین مقرر ہین اور میرے دوست ہین اُنسے سب حال ظاہر ہوجائیگا راوی نے بیان کیا ہے کہ چند
اہل دربار مین سے الطاف کے بہت بڑے دوست ہین جو کچھ حال روز دربار مین گذرتا ہے وہ سب آکر
اُس سے بیان کرتے ہین جب سمندر نے بابت الطاف کے حکم دیا تھا کہ کل یہ اُسکے ساتھ سلوک
کیا جائیگا اُنکو بہت غصہ آیا تھا مگر کیا کرسکتے تھے مجبور تھے جب دربار برخاست ہوا چلے اپنے
مکان پر گئے سب امور سے فراغت کرکے جو وقت کہ الطاف کے پاس جانیکا تھا جب وہ آیا الطاف
کو اُنکے آنیکی خبر ہوئی وہ انکے انتظار مین بیٹھا ہوا تھا جیسے معلوم ہوا کہ وہ لوگ آتے ہین فورًا

اُس مقام پر آیا کہ جہان اُسکے بیٹھکر باتین کرتا تھا جب سامنا ہوا پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی پھر الطاف نے دربار کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرضی کا آنا اور عشاق کا اعتراض کرنا سمندر کا اُس امر کا اقرار کرنا کہ جو آپکی راے ہوگی اُسپر عمل کرونگا عشاق کا راے دینا سمندر کا تقریر کرنا اور الطاف کا بعد ظہور ہونے ہر امر کے طلب ہونا اور یہان سے جواب کا جانا اور سمندر کا برہم ہونا اور حکم نامہ لکھنا اُسکا جواب جانا اور حکم دینا سمندر کا عشاق کا منع کرنا سمندر کا بہت دیر کے بعد قبول کرنا اُسکی حکم کے ساتھہ کہ اگر کل نہ آئے تو یہ اُسکے ساتھہ برتاؤ کیا جاے جو کہ شملاق و امراق نے بیان کیا تھا سب بیان کیا اور جو حکم سمندر نے دیا تھا کوئی امر اپنی طرف سے نہین بیان کیا بلکہ کہا کہ ہمکو بہت غصہ آیا مگر کیا کرتے الطاف نے جواب دیا کہ سچ ہو پس الطاف نے بھی شملاق و امراق کا آنا بیان کیا اور جو کہ اُنھون نے تقریر کی تھی سب بیان کی اُنھون نے کہا کہ کیا آے تھے الطاف نے کہا کہ ہان لیکن الطاف نے اُنکو بھی اپنے قصد سے نہین آگاہ کیا ہو کہ میرا یہ قصد ہو صرف یہ کہا ہو کہ مین دربار مین تو ہرگز نہ جاؤنگا چاہے جو کچھ میرے اوپر گذر جاے مجھکو گھر کا تاراج ہونا اپنا اور اپنے عزیزونکا اسیر و قتل ہونا گوارہ ہو مگر اُسکے دربار مین جانا گوارہ نہین ہو یہ ذلت گوارہ ہو کہ مین شہر بشہر مین تشہیر کیا جاؤن مگر وہ دربار کی ذلت نہ اُٹھاؤن وہ لوگ سُنکے خاموش ہو رہے افسوس کیا گیے تھوڑی دیر سُنکر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے یہ سب واقعات دن بھر مین تمام ہوے جب وہ لوگ پھر کر گئے تو شام ہو گئی جب کسیقدر تاریکی ہوئی الطاف اُسوقت کا منتظر تھا اُسنے حکم دیا کہ اب سب اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر میرے محل کی پشت کی طرف جو دروازہ چور رہا اُس سے نکلکر اور شہر پناہ کے چور دروازے طے کر کے فلان صحرا جو شمال کی طرف ہو وہان جا کر قیام کرین مین بھی آتا ہون جب یہان کوئی نہ رہیگا اُسوقت مین بھی آؤنگا ایک امر کا خیال رہے کہ جو کوئی راہ مین ملے خواہ اہل شہر سے ہو خواہ ملازم سمندر بدون دریافت کیے ہوے اُسکو قتل کرنا اُسکو ایک لمحہ کی مہلت نہ دینا کہ وہ کچھ دریافت کر سکے سب نے کہا کہ بہت خوب پس اُسیوقت سے دس دس بیس بیس ملازم اپنا اور الطاف جادو کا اسباب بھی لیکر اُسی دروازے سے نکلکر جانے لگے شہر کو طے کر کے اور شہر پناہ کے چور دروازے سے نکلکر اُس مقام پر جا کر قیام پذیر ہوے کہ جسکا پتہ الطاف نے دیا تھا جو کوئی راہ مین ملا بلا خوف و خطر اُسکو قتل کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ نوبت بانیجا رسید کہ تا نصف شب کل نکل گئے اب کوئی سواے الطاف اور اُسکے عزیزون کے ملازمون مین سے باقی نہین رہا اور سب اسباب لے گئے جو جواہرات تھا وہ اُنکے پاس تھا الطاف نے اُس مکان مین ایک تنکا بھی نہین چھوڑا جب زلف لیلاے شب تا کمر آئی اور الطاف کو معلوم ہوا کہ ابھی چند لوگ رہگئے ہین پس اُسنے سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آگے آگے اُسکا بھائی بیچ مین الطاف اور سب عزیز و ناموس و جواہرات لیے ہوے عقب مین اُسکا فرزند اسی طور سے مکان سے نکلے الطاف نے جانور تک ہمراہ لے لیے تھے کچھ بھی نہ چھوڑا تھا بالکل مکان خالی کر دیا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسکا مکان بالکل آخر شہر مین واقع ہوا تھا اور اُسکے مکان کی پشت پر بہت بڑا صحرا تھا اُدھر آبادی بالکل نہ تھی پس پشت مکان سے باہر آیا اور سب کو ہمراہ لیکر صحیح و سلامت نکلا ہوا صاف چلا گیا کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ہوئی سبب یہ تھا کہ چور گھر کی اُسکے مکان سے قریب تھی اور اُسپر جو سپاہی پہرہ دے رہا تھا اُسکو پہلے ہی قتل کر ڈالا تھا کوین خبر کرتا راوی کہتا ہو کہ یہ شہر سمندر یہ سے نکلکر اُس مقام پر آیا کہ جہان لوگ اُسکا انتظار کر رہے تھے اُنھون نے

جو قدم کی آہٹ سنی خیال کیا کہ معلوم نہین کہ کون آتا ہی سب ایک مرتبہ سنبہلکر بیٹھے اور آواز دی کہ
کون الطاف کے بھائی نے اُنکی آواز پہچانکر جواب دیا کہ گھبراؤ نہین ہم ہین اُنھون نے بھی صدا کو
پہچان لیا پس خاموش ہورہے اور خوش ہوے کہ آقا آگئے کہ اتنے عرصے مین الطاف جادو مع
ناموس و عزیزون کے پہونچا تھوڑی دیر دم لیا جب دم لے چکا تو کہا کہ اب چلو سب تیار ہوے
اُسوقت الطاف نے کہا کہ کوئی چیز تو مکان مین رہ نہین گئی یا کوئی آدمی باقی تو نہین رہا سنے
عرض کی کہ جی نہین پس الطاف اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر اسی تاریکی شب مین طرف لشکر اسلام کے
خوشی خوشی روانہ ہوا کہ اسکا حال انشاء اللہ تعالی آئندہ تحریر ہوگا جہان پر موقع ہوگا اب راوی کہتا ہی
کہ یہ لوگ تو نکل گئے انکا حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال شہر سمندر یہ تحریر ہوتا ہی کہ انکے جانے کے
بعد کیا گذری پس جب قریب صبح تھا یہ گشت اُسطرف آیا چونکہ اسکے ہمراہ روشنی تھی اسنے دیکھا کہ
شہر پناہ کا دروازہ کھلا ہوا ہی اور وہ سپاہی جو کہ پہرے پر تھا مرا ہوا پڑا ہی اسنے خیال کیا کہ بڑا غضب
ہوا کہ چور شہر مین آئے اور چوری کر کے مال و اسباب لے گئے اور اسکو قتل کر کے چلے گئے پس
کوتوال نے اُسکی لاش اُٹھوائی اسدن اتفاق سے دوسرا سپاہی پہرہ بدلوانے بھی نہ آیا طریقہ
یہ تھا کہ جب اُسکے پہرہ کا زمانہ ختم ہوتا تھا تو یہ جاکر اُسکو جگاکر پہرہ بدلوا دیتا تھا آج یہ تو گیا نہین تھا
اس سبب سے پہرہ بھی نہین بدلا گیا پس کوتوال نے اُسکی لاش اُٹھوائی اور کوتوالی مین لایا اس
اثنا مین صبح ہوگئی سمندر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوے شعلاق و امراق جو بیدار ہوے
اُنھون نے اپنے عیار سے کہا کہ جاکر ذرا خبر تو لاؤ کہ الطاف جادو کس فکر مین ہی وہ عیار الطاف کے
مکان پر بموجب حکم اپنے مالک کے آیا یہان آکر مکان کو خالی پایا ایک شخص بھی نہ تھا مکان مین سناٹا
پڑا ہوا ہر طرف ہو کا مقام تھا کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ جو کچھ مالیت رکھتی ہو صرف ظروف گلی سڑے
وہ بھی ٹوٹے ہوے یہ حال دیکھکر فورًا اپنے آقا کے پاس آیا سب حال اُسنے بیان کیا وہ بہت خوش
ہوے اور کہا کہ وہ مارا ہمارا حکم چلگیا ہم سچے ہوے عشاق جھوٹا پڑا اب بادشاہ کو ہمارے
قول کا بہت اعتبار ہوگا یہ کہکر خوشی خوشی سوار ہو کر طرف دربار کے چلے راہ مین سُنا کہ کوئی
شہر پناہ کے پشت کے دروازے پر کے سپاہی کو قتل کر کے چلا گیا اُسکا پتہ نہین ہی شعلاق نے
امراق سے کہا کہ یہ کام الطاف کا ہی وہ اسی طرف سے گیا ہی سب کو لیکر معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے روکا ہی
یہ اکیلا تھا وہ بہت سے ہونگے سب نے ملکر اُسکو قتل کیا چلو دربار مین اسکا تدارک کیا جائیگا
پس یہ راہ طی کر کے دربار مین آئے سمندر شاہ کو سلام مجرا کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ابھی
کوئی ذکر نہ ہونے پایا تھا کہ کوتوال شہر حاضر ہوا اور اُسنے مجراگاہ پر سے مجرا کر کے کہا کہ مین ایک
خبر تازہ لایا ہون مین جو روند پھرتا ہوا شہر پناہ کی پشت کے دروازے کی طرف گیا اُسکو کھلا
ہوا پایا اور جو سپاہی اُس مقام پر پہرہ دے رہا تھا اُسکا لاشہ پڑا تھا نہ معلوم کون اُسکو قتل
کر گیا شاید رات کو چور آئے وہ اُسکو قتل کر کے چلے گئے اُسکو موقع نہ ملا کہ چوری کرتا چلا گیا
سمندر نے کہا کہ یہ تمھاری غفلت ہی کہ تمنے اچھے طور سے حفاظت نہ کی خیر اسکی خطا تمھاری معاف
کیجاتی ہی اب ایسی غفلت نہ کرنا ورنہ عتاب سلطانی تم پر نازل ہوگا کوتوال نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کی کہ اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر ہو تو سزا دیجاے پس سمندر نے حکم دیا کہ لاش کو اُسکی اُسکے ورثا کو
دیدو تاکہ وہ اُسکا کریہ کرم کرین یہ کہکر سمندر طرف عشاق کے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے اُستاد اب تک

الطاف جادو نہین آیا کہا جب دربار برخاست ہوجائیگا اُسوقت آئیگا عشتاق نے جواب دیا کہ آنا ہوگا یہ کہکر ایک چوبدار کی دیکھکر عشتاق نے کہا کہ تم الطاف جادو کے مکان پر جاؤ اور کہو کہ تمنے کل عذر کیا تھا کہ مین آج حاضر نہین ہوسکتا ہون کل ضرور حاضر ہونگا یہ کیا کہ اسقدر دن آگیا اور تم نہین آئے اگر نہ آنا تھا تو کل تحریر کیون کیا اگر آنا ہو تو آؤ ورنہ عتاب شاہی تمپر نازل ہوگا وہ چوبدار یہ تقریر عشتاق کی سنکے دربار سے باہر آیا اور طرف مکان الطاف کے چلا یہان سمندر اور تقریر کرنے لگا وہ چوبدار اُدھر مکان پر الطاف کے پہونچا دیکھا وہ مقام ہو مار رہا ہے سب دروازے کھلے ہوئے ہین ایک چڑیا تک نہین ہے سناٹا ہے زبان سے یہ حال دیکھکر بہت جلد واپس آیا اور مقام عرض پر حاضر ہوکر دعا وثنائے شاہی بجا لایا عشتاق نے کہا کہ کیا خبر لائے کیا الطاف آتا ہے اُس چوبدار نے کہا کہ کیسا الطاف اور کیسا آنا وہان ہے کون ایک متنفس تو ہے نہین سناٹا پڑا ہے تمام مکان خالی ہے نہ الطاف ہے نہ اُسکے ملازم ہین ایک چیز تو چھوڑ نہین گیا ہے نہ معلوم کسوقت نہ نکلگیا ہے کل تک تو سب سامان تھا یہ جو عشتاق نے سنا چہرے کا رنگ فق ہوگیا جو کہ الطاف سے دوستی تھی اُنکو بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم الطاف کدھر چلا گیا پس ایک مرتبہ شتلاق واہ اق نے کھڑے ہوکر عشتاق کو سلام کیا اور کہا کہ اُستاد سلامت ہو اور سمجھ لیجیے ہے اگر ہم کل کوئی راے دیتے تو سب ہمکو الزام دیتے کہ تم بادشاہ کے دشمن ہو دوست کو دشمن بناتے ہو یہ کیا ہوا کیا بےخوف وخطر الطاف نکل گیا آپ فرماتے تھے کہ ضرور علیل ہے اجی حضرت یہ سب اُسکے فقرے تھے اب سمجھے صاف صاف یہ کہ جو اُسنے تقریر ہمسے کل کی ہے ہم اُسکی عیادت کو کل گئے تھے پہلے تو وہ ہمسے بہت اچھی طرح ملا اور کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ بادشاہ نے تمکو صرف میرے دیکھنے کو روانہ کیا ہے مین تو اچھا ہون صرف مین نے بادشاہ سے فقرہ کیا کیونکہ مجھکو اُنکی نوکری اب منظور نہین ہے اسی سبب سے مین نے تو ناہ سے دربار مین قدم نہین رکھا پس اب مین کبھی اُس دربار مین نہ جاؤنگا وہ دربار پاجیونکا ہے شرفا کے لائق نہین ہے بادشاہ میرا کیا کر سکتا ہے مین کوئی آفاق و ایوان تو ہون نہین کہ اپنے کو ذلیل کراؤن میری گرد قدم کو تو بادشاہ پائیگا نہین مین نے بہت کچھ سمجھایا مگر اُسنے ایک نہ سنی اور اُسنے بہت سے کلمے البتہ بادشاہ کی شان مین کہے کہ جنکو مین اپنی زبان پر لانا غیر مناسب جانتا ہون پس وہ شب کو سب کو لیکر نکلگیا اور یہ جو سپاہی مراعا شہرپناہ کے چوبدر وازے پر کوتوال کو بلا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے قتل کیا اُستاد آپ نے بڑا دھوکا کھایا آپ کے سبب بادشاہ نے بھی یہ جو شتلاق نے کہا عشتاق نے سر جھکا لیا خاموش ہوگیا پس سمندر کو غصہ آگیا فوراً حکم دیا کوتوال کو کہ تم مزدور لیکر جاؤ اور مکانات الطاف کو گرا دو اور جو اُسکے عزیز اس شہر مین ہون اُنکو گرفتار کر لاؤ جہان جہان ملین پس مین آج سے اپنی راے پر عمل کرونگا جو میری راے ہوگی اُسکے موافق کام کرونگا کسی کی راے پر عمل نہ کرونگا اُستاد کی راے پر عمل کرکے مین نے اتنا بڑا دھوکا کھایا کہ الطاف صاف بلا خوف وخطر ہم سب کو دھوکا دیکر چلا گیا ہم اُسکا کچھ نہ کر سکے اُستاد کوئی راے آپ کی ٹھیک نہین ہے جو رائین کل آپنے دی ہین سب خراب دی ہین مین کسی پر عمل نہ کرونگا نہ اب آپ مجھکو کوئی راے کبھی کسی مقدمے مین دیجیے گا کیونکہ مین اُسپر عمل نہ کرونگا بیکار آپ کو ناگوار ہوگا عشتاق نے برہم ہوکر جواب دیا کہ بہت بہتر آپ بھی مجھسے کسی امر مین نہ دریافت فرمایئے گا اور نہ مین بھی راے دونگا اُسوقت آپکو بھی ناگوار ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ گفتگو جب

اُستاد و شاگرد مین ہو چکی سمندر نے اُسوقت حکم دیا کہ چند سوار تلاش مین الطاف کی جائین جہان پر
وہ ملجاے وہ سوار ہمکو آکر خبر دین اور باقی اُسی مقام پر ٹھہرے رہین اور نہ اُسکو رہنے دین اور ساحر بھی
جائین پس سنگ شملاق نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت عمدہ ہی میرے بھی پسند ہی پس اُسوقت پچاس سوار
اور دس ساحر براے تلاش الطاف جادو روانہ ہوے کہ انکا ذکر کیا جائیگا اُودھر کوتوال نے جاکر
تمام مکان کو الطاف جادو کے گرادیا نشان تک باقی نہ رکھا اُسکے عزیزون کو تلاش کیا تو معلوم ہوا
کہ اس شہر مین کوئی اُسکا عزیز نہین ہی سب اُسکے ہمراہ گئے پس کوتوال نے آکر عرض کی غلام نے جاکر
تمام مکانات الطاف و عزیزان الطاف کے گرادیے نشان تک باقی نہ رکھا اور عزیزون کو جبکہ
تلاش کیا الطاف کے تو معلوم ہوا کہ کوئی عزیز اُسکا اس شہر مین نہین ہی سب اُسکے ہمراہ گئے
پس سمندر نے کہا کہ اب سے اور جبتک میری حکومت ہی اگر تمکو کوئی عزیز الطاف کا ملجاے یا دریافت
کرنے سے اُسکا پتہ لگے کہ اس شہر مین فلان عزیز ہی تو بلا تحقیق قرابت بلا بچار دریافت کے اُسکو
قتل کرنا تمسے کوئی پرخاش نہ کیجائیگی اگر ذرا سا بھی سلسلہ قرابت کا پانا اس مین اگر میرا عزیز بھی ہو
تو تم رعایت نہ کرنا ورنہ تمکو سزا دیجائیگی آیندہ تمکو اختیار ہی کوتوال نے کہا کہ مین کبھی رعایت نکرونگا
چاہے میرا باپ بھی ہو یہ حکم دیکر سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جو راے کل اُستاد نے
دی تھی کہ آج الطاف کی حاضری معاف کردو کل وہ ضرور حاضر ہوگا وہ خلاف نکلے پس جو راے اُنھون نے
دی ہی وہ سب خلاف ہوگی اُسکا انجام اچھا نہ ہوگا اب مین کل حکم دونگا کہ جو مجھکو کرنا چاہیے اور جو
میری راے ہوگی یہ کہکر سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر محل مین
گیا مگر شملاق کو بہت شرمندگی تھی ہر ایک اہل دربار کہتا تھا کہ الطاف نے بہت چالاکی کی جو کہ الطاف
کے دوست تھے وہ سب خوش تھے کہ اچھا ہوا آبرو بھی بچی اور جان بھی جو کہ دشمن تھے انکو صدمہ تھا
کہ مفت الطاف نکلگیا راوی نے کہا کہ جب سمندر دربار برخاست کرکے محل مین گیا اور کھانے
وغیرہ سے فراغت کرچکا فورًا ایک چوبدار کو روانہ کرکے شملاق و امراق کو طلب کیا وہ فورًا حاضر
ہوے مکان خلوت مین لے گیا اور کہا کہ جو راے تمنے کل دی ہی اُسی پر عمل کرون کوئی اسمین نقص
تو نہین ہی اُنھون نے کہا کہ شوق سے وہ راے بہت عمدہ ہی یہ کہکر کہا کہ کیون تمنے نہ حضور سے
عرض کیا تھا کہ الطاف شب کو فرار کرجائیگا وہی پیش آیا سمندر نے جواب دیا کہ تمنے سچ کہا تھا
تمھاری راے بہت ٹھیک اور عمدہ ہی پس مین تمسے کہتا ہون کہ میری ایک راے ہی کہ اُودھر تو مین
سامان لشکرکشی کرون اُدھر ایک نامہ بنام مالک قاسم گنجوری سلیمانی لکھون اور اُس سے کمک کا
خواستگار ہون اسمین تمھاری کیا راے ہی اُنھون نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت عمدہ ہی ہم اسکو پسند
کرتے ہین کیونکہ اسمین کوئی نقصان نہین ہی جب یہ وزرا نے کہا سمندر نے کہا کہ بس اسی لیے طلب
کیا تھا وہ رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان پر آئے سمندر محل مین گیا اب سمندر کو تو اس انتظار مین رکھا جاتا
ہی کہ کل صبح ہولے اور مین دربار کرون تو حکم و احکام موافق اپنے وزرا کے راے کے جاری کرون
اور کچھ حال گرداب شاہ وغیرہ کا تحریر ہوتا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ عرضی روانہ کرچکے تھے
اور اپنے اپنے خیمے مین جاکر آرام پذیر ہوے تھے دوسرے دن دربار کیا سب آکر حاضر دربار
ہوے کہ وہ نامہ بر جواب عرضی لیکر آیا گرداب شاہ وغیرہ نے مضمون عرضی پڑھا جو کہ جواب سمندر کیطرف
سے آیا تھا اور کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بار بار تحریر کرین کہ ہم کیا کرین آپ سواے اس امر کے

کہ جو یہان واقعہ گذریگا وہ ہم تحریر کردیا کرینگے جو سمندر کا جی چاہے وہ کرین خواہ خود لشکر لیکر تشریف لائین
خواہ کسی سردار کو روانہ کرین راوی نے بیان کیا ہو یہ کہکر خاموش ہورہے اُن ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ آج ایوان کی فلان خداپرست نے دعوت کی اب ہرکارے آکر یہ بھی خبر دیتے ہین کہ آج فلان فلان
خداپرست نے ایوان کی دعوت کی ہو کل فلان نے کی تھی گرداب وغیرہ ہر روز دربار مین آتے ہین اور
قریب دوپہر کے دربار برخاست کرکے اپنے خیمون مین چلے جاتے ہین مختصر یہ کہ آج ہرکارون نے آکر
خبر دی کہ آج دعوت سے فراغ ایوان کو ملا اور صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے اور اجازت لیکر
طرف شہر کے روانہ ہوئی اور یہ عرض کرگئی ہو کہ مین جاکر سب اہل شہر اور اپنے عزیزون و ملازمون کو
مسلمان کرونگی اُسکے بعد لشکر لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگی یہ خبر ہو جو کچھ ہمکو حکم ہو وہ ہم بجا لائین جو
فرمائیے تو لشکر اسلام مین رہین ورنہ اپنے لشکر مین گرداب شاہ وحباب شاہ وغیرہ نے کہاکہ اب لشکر
اسلام مین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہو کیونکہ ہمکو صرف اِس سے وہان رہنے کا حکم دیاگیا تھا کہ تاکہ
ایوان کی خبر دریافت ہوتی رہے کہ اُسنے اہل اسلام کو کیا صلاح دی چنانچہ یہ معلوم ہوگیا کہ وہ اب
اپنے شہر کو چلی گئی اب کیا ضرورت ہو پس تم لشکر مین رہو اب جب ہم تمکو حکم دینگے پھر جانا یہ کہکر اُنکو انعام
دیا وہ رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے یہان گرداب نے منشی کو طلب کرکے کہاکہ ایک عرضی ہم سب کی
طرف سے بادشاہ کو تحریر کردو اُسمین یہ حال ہو کہ یہان سب طور سے خیریت ہو صرف عرضی اس غرض سے
خدمت عالی مین تحریر کی ہو کہ ایوان آج اہل اسلام سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گئی ہو اس قصد سے کہ
سب اہل شہر اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آؤن باقی خیریت ہو اطلاعاً
عرض کیا منشی نے اِسی مضمون کی عرضی لکھکر پیش کی گرداب شاہ وغیرہ کی اُسپر مہر کی گئی پس لفافہ کرکے
حاضر کی گرداب نے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت سمندر مین روانہ کی اُسکے بعد دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اب انکا حال آیندہ تحریر ہوگا طائر عرضی لیکر اُدھر کو روانہ ہوا یہان
سمندر نے دربار کیا ہو حسب معمول سب حاضر دربار کفر آثار مین اپنے اپنے عہدے اور اپنے اپنے
قرینہ سے ونگلون وکرسیون پر بیٹھے ہوے ہین کہ سمندر نے ایک مرتبہ دبیر کو طلب کیا اور حکم دیاکہ
ایک نامہ ہماری طرف سے بنام حاکم طلسم گنجورۂ سلیمانی تحریر کرو اُسکا یہ مضمون ہو کہ ای برادر صاحب
آپ کو بعد تحفۂ سلام کے معلوم ہو کہ مجھکو آپ سے یہ امید نہ تھی کہ میرے اوپر یہ مصائب گذرینگے اور آپ
میری خبر نہ لین گے مین یہ خیال کرتا تھا کہ آپ میری ہر امر مین خبر لین گے آجکل میرے اوپر وہ مصائب
ہین کہ خداوند کسی اپنے بندے پر نہ ڈالین آپ پر کیا منحصر ہو خداوند نے بھی خبر لینا ترک کردیا پہلے تو
خداوند کیسی کیسی خبر لیتے تھے ابتو اُنھون نے ایک قلم میری طرف سے نگاہ پھیر لی اور میرا خیال
بُھلا دیا گو میرا ابھی یہ طریقہ تھا کہ سال بھر کے بعد خدمت مین جاتا تھا مگر بسبب آفت تازہ کے جس مین
آجکل مبتلا ہون کوئی پانچ برس سے نہین گیا ہون معلوم ہوتا ہو کہ اِسی سبب سے خداوند ناخوش ہوگئے
اور مجھ سے بالکل بےخبر ہوگئے ہین لہٰذا مین تمسے اس امر کا امیدوار ہون کہ میری اس مشکل مین
آکر کمک کرو اور خبر لو اور خدمت خداوند مین بھی میری طرف سے عرض کرو کہ وہ میرے حال پر رحم
فرمائین اور اِس آفت کو میرے سر پر سے دفع کرین گو بعد مدت کے کوئی عرصہ پندرہ دن کا ہوا ہو کہ
ایک مقام پر خداوند نے میری کمک کی اور میری جان بچائی بعد شور خیز کو روانہ کرکے اُسی کی زبانی
معلوم ہوا کہ خداوند ناخوش ہین مین نے اُسکے ذریعے سے بھی عرض کرا بھیجا ہو تم بھی کچھ میری طرف سے

سفارش کرو تاکہ خداوند کا غصہ فرو ہو ای بھائی گنجور شاہ جادو تمھارے برابر ذی رتبہ و صاحب عزم
و جلیل القدر اس اقلیم مین کوئی نہین ہی تم ایسے ہو کہ تمھارے پاس خداوند نے روح نطاق و جان
نطاق رکھی ہی اور خداوند تمکو بہت مانتے ہین اور عزت فرماتے ہین تم ایسے صاحب دیانت و امانت
ہو کہ خداوند نے اُن اشیاء پر تمکو حاکم کیا ہی کہ جو خداوند کے سبب بقاے حیات ہین سواے تمھارے
اُنھون نے اور کسی کو وہ نادرات اشیا سپرد نہین کین تمکو اپنے عزیزون سے زیادہ تر خیال کیا کہ
تحفہ جات نطاق تمھارے سپرد کیے تمھاری سب عزت و حرمت کرتے ہین پس میرے حال پر رحم کرو
اور اسوقت مین میری کمک کرو زبانی بھی اور ہاتھ پاؤن سے بھی میری کمک کے لیے لشکر روانہ
کرو ای بھائی یہ وقت غفلت کا نہین ہی تمکو خبر لینا میری پر ضرور ہی بلکہ تحیر کیا منحصر ہی جسقدر یہان بادشاہ
صاحب سپاہ و لشکر ہین سب پر میری کمک فرض ہی اور تحیر تو بڑا ایک زور ہی اور یہ بھی امید ہی کہ تمھارے
کمک کرنے سے میری بلا دفع ہو گی کیونکہ صاحب طلسم و مالک طلسم ہو تمھارا بڑا مرتبہ ہی تم مجھسے زیادہ
عقیل ہو ای بھائی یہ میری کمک نہین ہی بلکہ گویا سب بندگان خداوند کی کمک کی اگر تمھاری کمک کرنے
سے و دیگر بادشاہون کی کمک کرنے سے یہ بلاے تازہ دفع ہو گی تو خیال کرو کہ دین تصویر پرستی
دنیا پر قایم رہا ورنہ اس غفلت اور بےخبری سے یہ ہو گا کہ پھر کسی مقام پر کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا
سواے دین اسلام کے اور کوئی تم مین سے دکھائی نہ دیگا سواے خداپرستون کے اور کوئی بھی
خداوند نطاق کا نام بھی نہ لیگا سواے خداے نادیدہ کے اور اہل اسلام کا مثل اور طلسمون اور شہرون
کے یہان بھی قبضہ ہو جائیگا انھین کا سکہ جاری ہو گا جیسا کہ انھون نے ہزارہا ملک ساحرون و غیر ساحرون کے
طلسم تباہ کیے اور اپنا طریقہ اس مقام پر جاری کیا اسی طور سے اسکو بھی وہ تباہ و برباد کرینگے اور
اپنا طریقہ یہان بھی جاری کرینگے پس ہر بندۂ خداوند پر میری کمک فرض ہی مین کوئی ملک و مال کے لیے
نہین کمک طلب کرتا ہون بلکہ مذہب کے بچانے کے لیے اور دین تصویر پرستی قایم رکھنے کے لیے
ای بھائی یہ بلا تم سب پر میان آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ کے سبب سے نازل ہوئی ہی نہ وہ ادھر
آتے نہ یہ بلا نازل ہوتی نہ تم سب بندگان خداوند اس بلا مین مبتلا ہوتے تم لوگون نے یہ واقعہ سنا ہوگا
مگر مین تمکو بطور اجمال کے تحریر کرتا ہون کہ یہ بلا کیونکر آئینہ اندام جادو کے سبب سے تمپر نازل ہوئی
اسکا واقعہ یون ہی کہ جب خداپرستون کے ہاتھ سے زمرد ثانی و تورج حرامی و سختگان بھاگ کر طلسم آئینہ
مین آئے اشراق جادو و آئینہ اندام جادو نے انکو دامن پناہ دیا تم زمرد ثانی و تورج و سختگان کے حسب و
نسب سے واقف ہو انکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی کہ زمرد کس خاندان سے اور تورج کس خاندان سے
ہی اور سختگان پس زمرد تو فرزند تھا لقا کا جو کہ سابق مین خدائی کرتا تھا اور ہاتھ سے صاحبقران اول کے مارا
گیا اور تورج خاندان صاحبقران سے ہی مگر حالت کفر مین پیدا ہوا اسی حالت مین رہا اور سختگان اولاد
شیطان درگاہ لقا سے ہی مین نے صرف تمکو یاد دلایا کہ شاید تم بھول گئے ہو پس جب آئینہ اندام نے ان سبکو
پناہ دی آئینہ اندام طلسم مین خدائی کرتا تھا ان سب سے کہا کہ مجھکو سجدہ کرو تو ہم کمک کرینگے اہل اسلام سے
مقابلہ کرینگے گو زمرد خود دعوی خدائی کرتا تھا اور خدا تھا بھی اور علاوہ کئی ایک مقامات کے سب اسکو خدا
جانتے تھے مگر بسبب اسکے کہ اہل اسلام سے بہت پریشان تھا اور کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا یہان ملا تھا انکا
کہنا ماننا مناسب جانا سب نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے دامن پناہ دیا تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ اہل اسلام بھی اس طلسم
پر آئے پہلے آئینہ اندام اور اشراق زمرد و تورج وغیرہ کو طلب کیا اور کہا کہ اگر نہ دوگے تو ہم تمسے مقابلہ

کرینگے انھون نے انکار کیا خلاصہ یہ کہ مقابلہ ہونے لگا نوبت باینجا رسید کہ اہل اسلام غالب آئے اشراق
وغیرہ نے شکست کھائی چونکہ طلسم بہت بڑا تھا بدین سبب اُن لوگون کو زمانۂ جنگ وپیکار مین بہت
گذرا اسی زمانے مین آئینہ اندام نے ایک عرضی بنام خداوند تحریر کی تھی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ
میرے اوپر اہل اسلام نے نرغہ کیا ہے مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہون لہذا میری کمک ضرور
ہے یہان سے جواب روانہ کیا گیا تھا کہ اچھا کمک کیجائیگی یہان اس انتظار مین کہ عرضی آئے اور اُسکا جواب
جاے اہل اسلام غالب آئے اور کوئی ضرورت سفر کی آئینہ اندام کو سواے فرار کے نظر نہ آئی پس بہ
سامان کو چھوڑکر مع چند ساحرون کے وہان سے بھاگا اشراق وغیرہ کو طلسم مین چھوڑا خود نہ طاق
کو چلا گیا وہان طلسم مین غدر مچ گیا اشراق وغیرہ مع زہرہ و نورج کے ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئے
اہل طلسم نے امان طلب کی اہل اسلام نے اُنکو امان دی اس طلسم پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوا اور
جو ملک اُس طلسم کے تعلق تھے وہ بھی قبضے مین آئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی کہ جنھون
نے طلسم کو فتح کیا تھا اور اہل اسلام کے افسر اعلیٰ تھے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف
اپنے معبدگاہ کے ترک دنیا کرکے روانہ ہوے اور بدیع الملک کہ جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکو
لقب صاحبقران ثالث دیا اور تمام لشکر پر افسر کیا اور یہ وصیت کی کہ بدون قتل آئینہ اندام تم
آرام نہ لینا اور جو جو ملک کہ ساحرون سے آباد ہون اُنپر قبضہ کرنا تمام عالم مین دین اسلام کو رواج
دینا پس وہ تو یہ کہکر چلے گئے بدیع الملک نے پہلے خزانہ طلسمی نکلوایا اُسکے بعد مع کل لشکر کے طرف
نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ اُنکو قبل سے معلوم تھا کہ آئینہ اندام طرف نہ طاق کے گریز کر گیا ہے چنانچہ
وہ آکر دشت بہار افزا مین فروکش ہوے مع لشکر کے آئینہ اندام جو وہان سے بھاگا تو قریب نہ طاق
آیا اپنے آنیکی خداوند کو خبر کرائی خداوند نے اُسکو بدون دریافت حال اندر طلسم کے بلا لیا اُسکے
بعد جو حال معلوم ہوا تو پھر کیا ہو سکتا ہے یہ خیال فرمایا کہ اب تو دامن پناہ دے بیٹھے ہین اپنی عادت کے
خلاف ہے کہ جسکو پناہ دین پھر اُسکو نکال دین چنانچہ آئینہ اندام کا امتحان جو کیا گیا تو وہ سحر مین بالکل بیکار
نکلا ایک حرف بھی نہ آتا تھا پس جب یہ حال خداوند کو معلوم ہوا حکم فرمایا کہ اسکو تعلیم سحر کی کیجاے
اور جب یہ بالکل سحر مین کامل ہو جاے تو ایک پر مرحلہ بیرون نہ طاق بنا دیا جاے یہ وہان کی حکومت
کرے وہ مرحلہ بھی متعلق نہ طاق ہو چنانچہ اُسکی تعلیم کے لیے بموجب حکم خداوند دو ماہر جادو
قنبرنگ جادو جو کہ مدت سے بلا خدمت مشاہرہ معقول پاتے تھے طلب کیے گئے اُنھون نے سپرد
آئینہ اندام کو کیا اور ایک مکان صحرائے ہولناک مین تعمیر کیا گیا کہ جہان آئینہ اندام کو تعلیم سحر کیجاے
پس ساحران مذکور آئینہ اندام کو لیکر اُس صحرا مین لئے اور تعلیم کرنے لگے اے بھائی یہ آفت جو
ہمپر آئی ہے اسکا سبب یہ ہے جو کہ مین نے تحریر کیا نہ آئینہ اندام آتا نہ اہل اسلام ادہر آتے
یہ اُسکے قدم کی برکت تھی کہ آپ بھی تباہ ہوا اپنے ہمراہ اورون کو بھی برباد کیا پس جب اہل اسلام
دشت بہار افزا مین فروکش ہوے اُنھون نے ایک جشن کیا اور اپنے لشکر مین ایک بادشاہ تھا
اُسی زمانے مین صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی انھون نے صنوبر شاہ کو مسلمان کیا یہ خبر جو
دیوانہ بھوت ومبھوت کو پہونچی وہ برابر اسے مقابلہ آئے اُن دونون کو بھی بدیع الملک نے زیر کیا وہ
بھی اُسکے شریک ہوے یہ خبر جب سحران سبز پوش کو پہونچی اُسنے حباب جادو وسہراب جادو کو برائے
اسیری صنوبر شاہ وبدیع الملک روانہ کیا حباب جادو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا سہراب بچ

اسیر کر لیا وہ شریک اُنکا ہوگیا یہ ساری آفت اُسی کی ڈالی ہوئی ہے کیونکہ وہ یہان اکثر مقامات سے
بخوبی واقف ہے پس جب وہ شریک ہوا اسکی خبر سحران کو ہوئی کہ حباب مارا گیا اور سہراب اسیر ہوگیا
اسکو بڑا صدمہ ہوا اُسنے سامان جنگ کیا اُسی زمانے مین سہراب سحران کے پاس آیا اور کہا کہ مین مکر سے
اُنکا شریک ہوا تھا صرف اپنی جان بچانے کے لیے ورنہ مین بھی مثل حباب کے مارا جاتا مین تمھارا
شریک ہون ملکہ سحران کو یقین آگیا وہ خوش ہوئی جب اُسکو یہ معلوم ہوا اُسنے مجھکو خبر کی جب مجھکو خبر
ہوئی مین نے اُسوقت سحاب جادو و شجر جادو کو صنوبریہ مین بھیجا کہ تم جاکر صنوبر شاہ کو اسیر کر لاؤ مع
اُسکے اہل و عیال کے چنانچہ وہ گئے اُسیدن صنوبر شاہ نے کل اہل شہر کو مسلمان کیا تھا اُنھون نے
جاکر تمام اہل شہر کو درخت بنا دیا اور غارت کیا کیونکہ میرا حکم تھا اور صنوبر شاہ کو مع اہل وعیال و
وزیرون کے اسیر کر لائے اور میری خدمت مین حاضر کیا پس مین نے اُن قیدیون کو آفتاب جادو کے
ہمراہ پاس ملکہ سحران سیاہ پوش کے روانہ کیا اور اپنے سپہ سالار یعنی آفتاب سے کہا کہ تم جاکر سحران کی کمک
کرنا مجھکو یہ حال نہین معلوم تھا کہ سہراب مکر سے شریک سحران ہے صرف یہان کی حالت دریافت کرنیکے
لیے اس عرصے مین کہ جبتک آفتاب وہان پہونچے پہونچے ملکہ سحران نے کئی مقابلے کرکے بہت سے
اہل اسلام اسیر کر لیے اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش نے اسم اعظم صاحبقرانی بھی فراموش کرا دیا
کہ آفتاب پہونچا اُسنے سب اسیرون کو سپرد سحران کیا اور کہا کہ مین اپنا سحر تیار کرتا ہون ایک دم مین سبکو
غارت کرونگا سحران نے کہا کہ مرحبا جب یہ حال سہراب کو معلوم ہوا چونکہ وہ تو اسی لیے یہان آیا تھا
اُسنے یہ حال دریافت کرکے اسکی خبر اہل اسلام کو کی بھائی اہل اسلام تو کوئی چیز نہین ہین اُنکا قتل کرنا
کوئی امر مشکل نہین ہے کیونکہ وہ ساحر نہین ہین بلکہ غیر ساحر ہین ہان چند ساحر اُنکے ہمراہ ہین وہ کوئی چیز
نہین ہین وہ بھی یہ لیاقت رکھتے ہین کہ ہمسے مقابلہ کرین مگر ہان ایک پیادہ ہے کہ جو کہ ہزارون جسے
نہین بندہ ہے اُسکا مثل و نظیر نہین ہے بڑے غضب کا عیار ہے یون تو لشکر اسلام مین ہزارون عیار ہین
ہر ایک اپنے اپنے فن مین کامل و اکمل ہے مگر وہ سب کا افسر ہے اُس سے کوئی سر بر نہین ہو سکتا ہے اُسنے
بہت سے گھر برباد کر دیے جیسا کہ تمنے اکثر کتابون مین عمرو اول و ثانی کی عیاریان سُنی ہونگی کہ اُنھون
نے لاکھون بلکہ کرورون کو قتل کیا ہزارون ملک پر قبضہ کر لیا اسی طور سے اُسنے بھی یہان آکر وہ کام
کیا کہ بھلا وہ کیا کرتے یہ جو کچھ زور ہے اہل اسلام کو اُسی کے سبب سے ہے اُسکے سبب سے کسیکا بس نہین چلتا
ہے جہان کوئی آفت اہل اسلام پر آئی اُسنے عیاری کرکے اُسکو قتل کیا وہ آفت ٹل گئی چنانچہ جب اُسکو
معلوم ہوا کہ آفتاب جادو نے آکر سحر آفتاب تیار کیا ہے پس اُسوقت وہ چند عیارون کو لیکر چلا اُدھر کو
گو اِسپار دریاے سبز رنگ کے آنا مشکل تھا کیونکہ راستہ اُسکا کسیکو نہ معلوم تھا مگر اُسنے تلاش کرکے
نکال لیا اور اِسپار آیا آفتاب کو قتل کیا سحر اُسکا مٹایا اُسکے سحر سے اہل اسلام کو بچایا اُسکے بعد سہراب
سے ملکر ملکہ سحران کو قتل کیا اُسکے بعد ملکہ ماہیان طوفان کش کو مارا دریاے سبز رنگ کو مٹا دیا جبتک
مین [illegible] اُسنے سب کا خاتمہ کر دیا راہ صاف کر لی ابتو اہل اسلام کو راستہ مل گیا وہ
اُدھر کو چلے ہین [illegible] نے سب کو نامہ لکھکر طلب کیا اور جدھر سے اہل اسلام آتے تھے اُدھر کے شاہون کو لکھا
کہ [illegible] اہل اسلام کو نہ آنے دینا چنانچہ پہلے اہل اسلام یقین خود پرست کے ملک پر پہونچے اُسنے مقابلہ
کیا [illegible] ساحر [illegible] کو روانہ کیے ملکہ غزالان دختر آفتاب کو روانہ کیا یقین نے شکست کھائی
وہ شریک اہل اسلام ہوا اور غزالان بھی پس اہل اسلام وہان سے محرابیہ پر آئے محراب شاہ نے

بڑا معرکہ پڑا آخر وہ بھی مغلوب ہوکر شریک ہوا کیونکہ اہل اسلام کی کمک غیب سے ہوتی ہے پس جب یہ حال
اور بادشاہون نے سُنا اور یہ خیال کیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہ مغلوب ہوے اور کچھ نہ کرسکے تب سبنے
بدون مقابلہ اُنکی شراکت کی اہل اسلام کا دین قبول کرلیا چنانچہ امثال شاہ و اقبال شاہ و حیرت شاہ
و مراد شاہ سب مسلمان ہوے جس ملک پر اہل اسلام پہونچے اُس ملک کے بادشاہ نے اُنکا دین قبول
کیا میرے حکم پر عمل نہ کیا نہ میری تحریر کی پابندی کی جب یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضے مین آچکے اُنھون
نے ادھر کا قصد کیا جب یہ خبر مجھکو ہوئی کہ یہ سب مسلمان ہوگئے اور اب یہ سب ملکر اپنا اپنا لشکر لیکر خدا پرستون
کے ہمراہ اِدھر آتے ہین پس مین نے چند ساحر زبردست روانہ کیے کہ جاکر راہ مین اُنکو روکین چنانچہ اُنھون نے
جاکر راہ کا بندوبست کیا مگر کچھ نہ ہوسکا ایک ہاتھ سے سہراب کے اور ایک ہاتھ سے غزالان کے مارا گیا
باقی بھاگ کر میرے پاس چلے آئے کہانتک تحریر کرون یہ قصہ بہت طولانی ہے نوبت باینجا رسید کہ خدا پرست
مع کل لشکر کے آکر قریب سمندریہ کے اُترے میرے مددگار بھی آگئے تھے مثل قسیم و جسیم وغیرہ کے مین نے
اُنکو اُنکے مقابلے کے لیے روانہ کیا وہ بھی مارے گئے ہاتھ سے نقابدار کے پھر ارایک و تریاک روئین تن کو
کو روانہ کیا وہ بھی مارے گئے کوکبہ روشن تن میری کمک کو آئی تھی وہ بھی کسی سبب سے اُنھے شریک
ہوگئے زمرد جادو نے بہت سے خدا پرست اسیر کیے تھے اُس عیار یعنی خواجہ ثالث نے جاکر کوہ زمرد
کو تباہ کیا زمرد کو قتل کیا سب کو رہا کرلایا آفاق شاہ اپنے وزیر کو روانہ کیا اُسپر بھی عیاری ہوئی وہ
بھی مسلمان ہوکر اُنکا شریک ہوا اُسکے بعد گرداب شاہ وغیرہ آئے اُنکو روانہ کیا برائے مقابلہ چنانچہ ملکہ
زعفران بنفشہ پوش و ملکہ چیندرین یہ بھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئین عشاق نہ طاقی اپنی نانی
کے لیے اپنے ملک سے سمندریہ مین آے تھے اُنھون نے جو یہ آفت میرے اوپر دیکھی میری کمک کی
پہلے اُنپر عیاریان ہوئین خواجہ نے اُنکو بہت پریشان کیا آخر کو وہ پریشان ہوکر اپنے ملک کو روانہ ہو
اور اپنا ابر سحر جو کہ اُنھون نے بارہ برس مین محنت کثیر سے تیار کیا تھا لاے کہ مین اہل اسلام کو جلا دون
اُس عیار نے عیاری کی اُنکا ابر سحر مٹایا اور میرے تین کرور ساحر جلاے اُنکو بھی قتل کیا چاہتا تھا کہ مین فوراً
پہونچ گیا مین نے اُنکو بچایا اُنھون نے لامکان بنایا خواجہ نے وہان جاکر اُنکو اور اُنکے بھائی کو قتل کیا
اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طاقی اُنکے خون کا عوض لینے کو آئین پہلے اُنپر عیاریان ہوئین مگر وہ بہت ہوشیار
تھین بچگئین آخر کو یہ ہوا کہ اُنھون نے سب اہل اسلام کو دریاے سحر مین اسیر کیا امیر کو سحر مین مبتلا کیا اُنکی وزیرزادی نے
بہت اہل اسلام پکڑے مگر کچھ نہوا اُنکی وزیرزادی کو قران ثالث نے اور چند سرداروں کو برق ثانی نے قتل کیا اور اپنے
سرداروں کو رہا کر لیگئے اور خواجہ ثالث نے ایوان پر عیاری کرکے اپنے سب اہل لشکر کو رہا کرالیا
اور صاحبقران کو سحر سے نجات دلوائی اور اُنکو اپنا شریک کیا اب ایوان بھی شریک اہل اسلام ہوئین
ہین مختصر یہ واقعات ہین اب جب آپ سے اور مجھسے ملاقات ہوگی سب مفصل طور سے بیان کرونگا پس
مین آجکل اس آفت مین مبتلا ہون یہ بلا مجھپر نازل ہے پس اِس آفت مین میری کمک کرنا ضرور ہے کیونکہ
مین براے دین و مذہب مقابلہ کر رہا ہون اگر سمندریہ برباد ہوگیا تو پھر تمھاری باری ہے اُسکے بعد
نہ طاق ہے پس کل مقامات اُنکے قبضے مین ہین آیندہ تمکو اختیار ہے اے بھائی میرا اب یہ قصد ہے کہ میرے
پاس اِسوقت بہت سا لشکر جمع ہوگیا ہے اور بہت سے بادشاہ میری کمک کو آگئے ہین اور ابھی آنے
والے ہین پس اگر تم بھی کمک روانہ کرو تو مین اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر براے مقابلہ جاؤن اور
ایک ایسی جنگ عظیم واقع ہو کہ اہل اسلام بھی خیال کرین کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا اور کسی بادشاہ

زبردست تھا مجھکو اس امر کا یقین ہی کہ جب مین جاکر خود بہ نفس نفیس مقابلہ کرونگا ضرور فتح پاؤنگا آئندہ جو مرضی
خداوند اسمین کوئی چارہ نہین ہی بس مین تمھارے جواب کا منتظر ہون مین نے جو کچھ حال تھا تمکو خلاصہ طور سے
تحریر کردیا اب تمکو اختیار ہوچکا ہے میری کمک کرو چاہے نکرو مگر اسکا خیال رہے کہ میری سفارش ضرور خداوند
سے کسی تدبیر سے کرنا تاکہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اور کیا تحریر کرون گو بہت ابھی حال باقی ہی مگر مین نے
بسبب طول کے نہین تحریر کیا اس شعر پر اپنے نامہ کو ختم کیا شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ❊ تو دانی دگر
بعد ازین و سلام ❊ دگر پیر دم بتو پایہ خویش را ❊ تو دانی حساب کم و بیش را ❊ پس جب یہ مضمون سمندر شاہ
بنا چکا دبیر نے عرض کیا کہ بہت خوب مین ابھی تیار کیے لاتا ہون یہ عرض کرکے دبیر تو اپنے مقام پر آیا اور قلم و
قرطاس اٹھا کر نامہ بنام گنجور شاہ حاکم طلسم گنجور سلیمانی تحریر کرنے لگا کہ سمندر نے دوسرے منشی کو طلب
کیا اور اس سے کہا کہ تو ایک حکم نامہ بنام اشکفاق جادو تحریر کر اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ تمکو معلوم ہو
کہ میرا اب قصد مصمم ہوگیا ہی کہ مین خود جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون پس تمکو لازم ہی کہ جس کام مین مصروف
ہو اسکو ملتوی کرکے مع لشکر میرے پاس آؤ اگر مین شہر مین ملون تو خیر ورنہ مین مقابلے مین اہل اسلام کے
ہونگا اور رسد کا بندوبست کرتے ہوے آنا کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہی تاکہ اسکو کسی قسم کی تکلیف نہو
اگر کسی مہم پر ہو تو اسکو بھی ترک کرنا بعد کو دیکھا جائیگا بفور دیکھنے اس نامہ کے تم میرے پاس آؤ مگر
مع لشکر کے آنا اسکا خیال رہے کہ رسد کا ضرور تدارک چاہیے تھوڑے لکھے کو بہت تصور کرو یہ جو اسسے
سمندر نے کہا اسنے بہت خوب کہا اور اپنے مقام پر آکر وہ بھی تحریر کرنے لگا یہان تو دونون نامہ تحریر
کیے جاتے ہین ابھی سمندر کوئی اور حکم دینے نہ پایا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچا کہ جو عرضی گرداب شاہ وغیرہ
کی لیکر لشکر سے چلا تھا وہ برو سمندر کے آکر تخت پر بیٹھ گیا سمندر نے و نیز اہل دربار نے دیکھا کہ اسکے
گلے مین ایک کاغذ ملفوف ہی پس سمندر نے وہ لفافہ جو کھولا اسکے گلے سے تو وہ عرضی بھی گرداب شاہ
وغیرہ کی پس سمندر نے خود پڑھی اسمین کل حال لشکر اسلام کا تحریر تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ ایوان نطاقی اہل
اسلام سے رخصت ہوکر اپنے ملک کو گئی ہی اور صاحبقران وغیرہ سے اقرار کر گئی ہی کہ مین اپنے ملک مین
جاکر کل اہل شہر کو اور اپنے عزیزون کو مسلمان کرونگی اور جو ملک میرے قبضے مین ہین اور میرے قرب و
جوار مین ہین سب کو دین اسلام کی ترغیب دونگی اسکے بعد اپنا کل لشکر لیکر حاضر ہونگی ہمکو یہ خبر ملی تھی ہمنے
آپ کی خدمت مین اطلاع دی تاکہ آپ اسکا کچھ بندوبست فرمائین پس یہ جو سمندر نے تحریر پایا بہت غصہ
آیا غضبناک ہوا منھ مین کف بھر لایا اور کہا کہ اس ایوان کی قضا آگئی ہی یہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہی مین نے
درگذر جو کی تو یہ اترا گئی یہ کہکر دست چپ کی طرف دیکھا اور ایک ساحر کہ نام اسکا حیران بادلہ پوش تھا
بہت بڑا ساحر زبردست تھا برابر کرسی شملاق کے دنگل پر بیٹھا ہوا تھا اسباب سحر سے آراستہ اسکے اوپر
اسکی نظر پڑی اشارے سے اسکو اپنے قریب طلب کیا وہ اپنے دنگل پر سے اٹھکر ہاتھ باندھکر اسکے تخت کے
قریب آیا سمندر نے اس سے کہا کہ اے حیران بادلہ پوش مین تمکو حکم دیتا ہون کہ جبتک گنجور شاہ کے پاس سے
میرے نامے کا جواب آئے پس تم اسی ہزار ساحران زبردست کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر بخط مستقیم الوانیہ کو
جاؤ اور راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا کہین منزل نہ کرنا سواے الوانیہ کے پہلے بذریعہ نامہ و پیام کے اہل
شہر کو اور اسکو جو کہ ایوان کی طرف سے حاکم ہی اور ایوان کے عزیزون کو ایوان کے حال سے آگاہ کرنا
اور سمجھانا اگر وہ تمھارے کہنے پر عمل کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کرنا سب اہل شہر کو قتل کرنا اور عزیزان الوان کو
اسیر کرکے تشہیر کرنا اور قتل کرنا شہر کی بنیاد تک نہ باقی رکھنا اور جو کوئی بادشاہ انکی کمک کو آئے اسکو

ساتھ بھی یہی سلوک کرنا پس جو عزیز و اقربا الیوان کے باقی رہیں اُنکو اسیر کرکے میرے پاس لانا اس حکم میں
میرے فرق نہ ہو بالکل رحم نہ کرنا ورنہ میں تیرے ساتھ بہت بُرے طور سے پیش آؤنگا تجھکو لازم ہے کہ تو الیوان
سے قبل وہاں پہونچ جانا تاکہ وہ تمام شہر کو آکر غارت پاوے یا اپنے سے برخلاف اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی
کہ بہت خوب کیا مجال جو حکم عالی میں فرق ہو میں بعد برخاست ہونے دربار کے اُس طرف کو روانہ ہونگا
سمندر نے یہ سُنکے حکم دیا کہ ایک خلعت حاضر کیا جاوے پس فوراً خلعت حاضر کیا گیا سمندر نے وہ خلعت اُس
ساحر کو دیا اور کہا کہ دیکھو میرے حکم میں فرق نہ ہو اُسنے عرض کی کہ کیا مجال جو فرق ہو پس سمندر نے کہا کہ بعد
برخاست ہونے دربار کے تم آج ہی روانہ ہو جانا جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو پس وہ ساحر تسلیم بجا لاکر اپنے
مقام پر آکر بیٹھا اُسکے بعد سمندر نے گلاب جادو اپنے سپہ سالار و مرجان جادو اپنے دوسرے سپہ سالار
سے کہا کہ جب دربار برخاست ہو جاوے تو تمکو لازم ہے کہ اسّی ہزار ساحران زبردست کا لشکر انتخاب کرکے
ہمراہ جیران بادلہ پوش کے کر دینا اور ان سب کو آج ہی طرف الیوانیہ کے روانہ کرنا اور سامان سفر
درست کرو اور لشکر تیار کرو بلکہ بھرتی جاری کر دو اب میرا قصد ہے کہ میں خدا پرستوں سے خود مقابلہ کروں
جہاں جہاں لشکر میرا ہو وہاں وہاں سے طلب کر لو اور نئے ساحر ملازم کرو لشکر کو ترقی دو اور تم بھی اپنا
سامان کرو کہ میں صرف جواب نامہ کا انتظار کرونگا ادھر جواب نامہ آیا اُدھر اُسکے دوسرے دن میں نے
یہاں سے مع لشکر کوچ کیا ہر وقت لشکر تیار رہے کیا معلوم کس وقت جواب نامہ آجاوے پس اُسوقت
جب جواب آجاوے مجھکو حکم دینے کی ضرورت نہ ہو نہ عرصہ ہو اگر میرے اس حکم کے خلاف ہوگا تو میں
سزا دونگا اُنھوں نے دست بستہ عرض کی کہ ہمکو جیسا حکم دیا گیا ہے اُسی کے موافق عمل کرینگے اسکے خلاف
نہ ہوگا سمندر نے کہا کہ ہاں یہ کہکر سمندر نے سب سرداروں سے کہا کہ آپ لوگ بھی ہر وقت آمادہ سفر
رہیں ادھر میں حکم دوں اور آپ میرے ہمراہ ہو لیں سب نے جواب دیا کہ بہت بہتر پس سمندر نے اُن
بادشاہوں سے کہا کہ جو کہ کمک کو آئے تھے کہ آپ لوگ بھی اپنے لشکروں کو تیار رکھیں کہ جب میں لشکر
لیکر شہر سے باہر آؤں آپ ہمراہ ہو لیں اُنھوں نے جواب دیا کہ ہمارے لشکر ہر وقت آمادہ سفر رہتے
ہیں جب آپکا جی چاہے سفر فرمایئے یہ سُنکے سمندر نے اُن سپہ سالاروں کی طرف دیکھا کہ جو کہ غیر ساحر
لشکر کے سپہ سالار ہیں اور اُنکے یہ نام ہیں غواص نہنگ صورت و اژدہا صورت پیشانی پس اُنکی
طرف دیکھکر کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کا بندوبست کرو اور لشکر کی نگہداشت کرو اور سب آلات حرب و ضرب
درست کرو خیمہ و بارگاہیں وغیرہ بار کراؤ تاکہ بروقت کسی امر کی ضرورت نہ ہو اور سب سامان درست
ہو اُنھوں نے عرض کی کہ بہت اچھا آپ کے حکم کی تعمیل کیجاویگی بعد ازیں سمندر نے تیسرے منشی سے
کہا کہ اس عرضی کی پشت پر تحریر کر دو کہ ہم خود لشکر لیکر واسطے مقابلہ اہل اسلام آتے ہیں ہمارے اُترنے
کے لیے ایک میدان وسیع ہموار کرا لو اور جو درخت وغیرہ ہوں اُنکو قلم کرو پست و بلند زمین کو ہموار
کراؤ مگر اسکا خیال رہے کہ میرے فروکش ہونے کے لیے جو مقام ہو اور میرے لشکر کے پڑاؤ کے
لیے دریا کے کنارے ہو تاکہ پانی کی تکلیف نہ ہو اور اسکا بھی خیال رکھنا کہ میدان بہت وسیع ہو
اور پر از آب و گیاہ ہو کیونکہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہے کہ وہ سب اُس مقام میں آجائیں اور زحمت نہ ہو
اور میدان وسیع برابر مقابلہ رہے دبیر نے کہا کہ بہت اچھا یہ کہکر اور وہ عرضی سمندر کے ہاتھ
سے لیلی اور اُسپر وہی مضمون تحریر کرنے لگا سمندر نے اچھا مرجان جادو سے حکم دیا کہ غلہ وغیرہ کی ذخیرہ
اور رسد کا بندوبست کر دینا کہ وقت پر وقت نہ ہو اور لشکر کو تکلیف نہ ہو اُسنے جواب دیا کہ بموجب آپکے

حکم کے عمل کیا جائیگا پس اس عرصے مین اس دبیر نے کہ جسکو عرضی کی پشت پر جواب عرضی تحریر کرنے کو دیا تھا جواب تحریر کر کے حاضر کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کر کے حاضر کرو اُسنے ملفوف کر کے حاضر کیا سمندر نے اُس طائر کے گلے مین وہ لفافہ باندھ دیا اور اشارہ کیا وہ اُڑ کر طرف لشکر کے روانہ ہوا جب طائر جا چکا تو اُس منشی نے نامہ لا کر حاضر کیا کہ جسکو اشفاق کے نام تحریر کرنے کا حکم ملا تھا جو مضمون سمندر نے بتایا تھا سب تحریر کیا اور لا کر پیش کیا سمندر نے اُسکو دیکھا سب وہی مضمون پایا پس اُسکو دیکھکر حکم دیا کہ لفافے مین بند کرو پس منشی نے لفافہ مین بند کیا اور اُسپر مہر شاہی کر کے حاضر خدمت کیا پس سمندر نے ایک ساحر کیطرف دیکھا کہ نام اُسکا پیامبر جادو تھا روبرو اپنے طلب کیا پس پیامبر جادو روبرو حاضر ہوا سمندر نے وہ نامہ اُسکو دیا کہ یہ نامہ لیکر پہلے تو اشفاقیہ مین جانا اگر اشفاق جادو تمکو وہان ملجاے تو اُسکو یہ نامہ دینا اور زبانی پیام یہ کہنا کہ بادشاہ نے تمسے فرمایا ہی کہ تم جس کار و بار مین ہو اُسکو ملتوی کرو اور کل لشکر لیکر بہت جلد حاضر ہو اور رسد کا بندوبست کر لینا کیونکہ میرے ہمراہ لشکر بہت ہی مین اہل اسلام کے مقابلے کو جایا چاہتا ہون اور اُنسے مقابلہ کرونگا اگر وہ اپنے شہر مین نہ ہو تو جو اُسکی طرف سے حاکم ہو اُس سے ملنا اور یہی پیام میرا اُسکو دینا اور کہنا کہ تم لشکر لیکر سمندر شاہ کی کمک کو جاؤ اور اُس سے اُس مقام کو دریافت کر لینا کہ جہان اشفاق گیا ہو اُس مقام پر جانا اور میرے پیام سے اشفاق کو آگاہ کرنا اگر کسی مہم پر ہو یا دورے پر ہو پس سب کام سرکاری خواہ اُسکے ذاتی ہون ملتوی کرا کے اپنے ہمراہ لیکر مع لشکر اُسکو اِدھر آنا پیامبر نے کہا کہ بہت خوب اور نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیکر اور سلام کر کے دربار سے باہر آیا اور تخت سحر تیار کر کے طرف اشفاقیہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اِدھر اُس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا کہ جو بنام گنجور شاہ تھا سمندر کے روبرو پیش کیا پس سمندر نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا دبیر نے اُسکو ملفوف کیا پھر حاضر کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ مین ناظرین کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ سمندر کے روبرو ایک منبر آراستہ رہتی ہی اُسپر ایک آئنہ لگا ہی اُسپر غلاف پڑا رہتا ہی اور چارون گوشون پر اُسکے چار گلدستے رکھے رہتے ہین اور ایک حوض سنگ مرمر کا اُسپر رکھا ہوا ہی اُسمین پانی ہی اور ہر رنگ کی مچھلیان اُسمین پڑی ہین اور سنگ مرمر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہی اور چار صندوقچے رکھے رہتے ہین پس جب اُس دبیر نے وہ نامہ حاضر کیا سمندر نے ایک صندوقچے کی طرف دیکھا ایکبارگی وہ صندوقچہ خود بخود کھلگیا اُسمین سے ایک پتلی زمرد کی پیدا ہوئی اور سامنے سمندر کے آئی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی پس سمندر نے وہ نامہ اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ پاس گنجور شاہ جادو حاکم طلسم گنجور سلیمانی کے پہونچا دے اور اسکا جواب جو کچھ وہ دے لے آنا پس یہ سمندر کا کہنا تھا کہ اُس پتلی نے ہاتھ بڑھا کر وہ نامہ سمندر کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارے کے سب کی نگاہون سے غائب ہوگئی اور نامہ لیکر طرف گنجور سلیمانی کے روانہ ہوے اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد اس نامہ روانہ کرنے کے سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور اُسیوقت سے سامان سفر کرنے لگے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا جبکہ سمندر لشکر لیکر براے مقابلۂ اہل اسلام روانہ ہوگا اُدھر اُن دونون سپہ سالارون غیر ساحر نے جا کر لشکر کا بندوبست کیا اور بھرتی شروع کر دی اور سب سامان جنگ درست کرنے کا حکم دیا اور تیاری لشکر مین مصروف ہوا اسکا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا اُدھر مرجان جادو و گلاب جادو و حیران بادلہ پوش کو لیکر چھاؤنی مین آئے اور اُسی ہزار

ساحران زبردست انتخاب کرکے اُسکے ہمراہ کردیے وہ اُسیوقت سب کو لیکر اپنے ہمراہ طرف ایوانیہ کے روانہ ہوا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور یہ دونون بھی لشکر کا بند و بست کرنے لگے ساحر ملازم ہونے لگے اور حکم دیا کہ سب تیار رہین اور اپنے اپنے سحر کو تیار کرلین ساحرون مین بھی بند و بست سفر ہونے لگا اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا اب راوی سمندر کو اس انتظار مین چھوڑتا ہے کہ جواب نامہ گنجور شاہ کے پاس سے آلے تو مین لشکر لیکر کوچ کرون اور اہل لشکر کو اور اُن بادشاہون کو سامان سفر مین مصروف رکھا جاتا ہے اور ایوان کو طرف شہر ایوانیہ کے رہروی مین چھوڑا جاتا ہے اور الطاف جادو کو مع مال و اسباب و اہل و عیال کے طرف لشکر اسلام کے اور سواران سمندر کو الطاف کی تلاش مین اور اہل اسلام کو اس انتظار مین کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جاسے گرداب شاہ وغیرہ کو انتظار جواب عرضی مین اور آتش طائر کو جو کہ عرضی لیکر گیا تھا اور سمندر نے اُسکے ہاتھ جواب روانہ کیا ہے راہ مین اور پیامبر جادو کو طرف شہر اشتاقیہ کے اور تیلی زمرد کو طرف طلسم گنجور سلیمانی کے مع نارنجے اور جیران بادلہ پوش کو مع اسی ہزار ساحرون کے طرف ایوانیہ کے روان رکھا جاتا ہے اور اب یہانسے دوسرا حال تحریر ہوتا ہے یہ سب واقعات آیندہ تحریر ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات مستعار شعر

ازین قصہ یکدم فراموش کن ✤ زجاے دگر داستان گوش کن ✤ اب راوی دوسرا حال تحریر کرتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ حال جلد دوم کے آغاز مین تحریر ہوا تھا جب سے اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی اب مین عنان قلم کو اُس قصے کی طرف منعطف کرتا ہون اور اُن حالات کو تحریر کرتا ہون جو کہ جلد اول و دوم مین چھپے ہین اور ابھی تک تحریر نہین ہوے ہین ناظرین کو اُنکا اشتیاق ہوگا پس اگر عنایت پروردگار شامل ہوئی تو مین اُسکو بھی تحریر کرونگا اب

چند کلمہ داستان ارزنگ تن زمرد کے کہ وہ جو کوچ کرکے مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے اس قصد سے روانہ ہوا تھا کہ مین چلکر اپنی شادی ملکہ سیمتن سے کرون خواہ برجیس آفتاب پرست بخوشی کرسے خواہ بجبر اگر مقابلہ کریگا تو مقابلہ کرونگا پس اُس سے راہ مین مقابلہ ہونا نیرہ طہماس سے اُسکا شریک ارزنگ ہوتا اور ارزنگ کا قریب شہر آفتاب نما پہونچنا اسکی خبر ہونا برجیس کو اور باہم نامہ و پیام ہونا اُسکے بعد جنگ و پیکار ہونا اسی حالت جنگ مین جترنگ بن زمرد کا مع لشکر پہونچنا اور ایکطرف فرو کش ہونا اور ارزنگ سے مقابلہ ہونا بعد کئی جنگ کے باہم صلح ہونا اور دونو کا شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرنا آخر بعد جنگ بسیار باہم صلح ہونا و زنبیون کا فرذنکا ایک کرور اسی لاکھ کا لشکر لیکر خروج کرنا اور ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرنا اور انکو کفر آباد کرنا اور اسی طور سے سب ملکون کو تباہ کرتے ہوے طرف نطاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان

هذا ساقی نامہ

ہر کدھر او ساقی نیرنگ ساز	آئی بدلی بجتا ہے ہر سمت ساز	جھومتا ابر بہاری آگیا

بے خودی مین بھی خودی دکھلا گیا
ہر طرف گلشن کا سبزہ لہلہا
جو ہی صحن باغ مین خوش حال ہی
یاد ہی چشم خمار آلود کی
لا صراحی صبر کیجیے تا بہ کی
میری خواہش اینقدر ہی اس ڈھنگ کی
میکشی کرتا رہون جبتک جیون
عقل سے لون کام بیہوشی مین بھی
توڑ ڈالون خانۂ خمار کو
جو نہ کہنے کی ہون باتین وہ کہون
کبر و نخوت بھولے شیطان الرجیم
سحر سے نیرنگ سازی وہ کرون
سوے مطلب چل عنان کلک تھام
تمیز نشارہ ہوگے یہ فرقت مین مرگیا
مقتل بنی ہوئی ہی زمین دیار دل
پامال کرکے پاؤن نہ دھو دست شعلہ
جو ایک پل مین لیگئی صبر و قرار دل
کس ولولہ سے صدقہ ہوا نار دست کے
شہرگ سے ہو وچند نہ کیونکر وفار دل
بیت نویسندۂ قصّۂ دلستان
بدین زمزمہ شد ترنم سرا

زمزمہ کرتے ہین طائر باغ کے
دے رہا ہی فرش مخمل کا مزا
کہ رہے ہین میکشان بے حجاب
چاہیے ہی کچھ نہ کچھ ہو دل لگی
دے مجھے بنت عنب سی نازنین
ہو صراحی لبس مے گلرنگ کی
ساقی پہ رہے جنگ و جدل
لاؤ لاؤ ہو دے مے نوشی مین بھی
منھ مین جو آئے بکون دیوانہ وار
جاے خود فرعون بے سامان ہون
نشے مین شیطان کو بہکاؤن مین
سامری کی روح ہو مجھسے زبون
غزل جینا مرا ہو تمکو اگر ناگوار دل
تم حکم دو جہان پہ بنے وان مزار دل
راحت نہ سنگ حوادث سے مرکے بھی
ہر ایک قطرہ خون کا ہی یادگار دل
کشتہ کیا ہی برق تجلاے یار نے
کیا بے کلیجہ دل تھا مرا مین نثار دل
محشر تباہ ہوکے یہ کہتے ہین حشر مین
چنین گر داین داستان را بیان

میکشون کے ہر طرف ہین جمگھٹے
نہر گلشن آئینہ تمثال ہے
ساقیا چکھی سے چوکھی لا شراب
دختر رز سے مجھے اب عشق ہی
رند ہون ڈر مجھکو قاضی کا نہین
بے تکلف پھول گلشن مین ہیون
دخت رز ہو اور ہو اپنی بغل
پست کردون مین حریف زار کو
اور کرون دعوی کہ مین ہون
گو کہ حادث ہون ہون لیکن قدیم
کافرون کو راہ پہ لے آؤن مین
ای ہدف کر مختصر طول کلام
لے جاؤ برق حسن سے صبر و قرار دل
ارمان اپنے تیغ الم سے ہوے ہلاک
ٹکڑے ہی سو مقام سے لوح مزار دل
قربان لاکھ جان سے اس چشم ناز کے
روشن ہو شمع طور سے شمع مزار دل
وان قرب دوست اگر ہی تو یہ گھر ہی دوست کا
ہمکو نہ راس آئی زمین دیار دل
بزم سخن طوطی خوش نوا

راویان خوش تقریر و کاتبان عمدا قت تحریر و حاکیان شیرین گفتار و غزل خوانان صدق آثار و لشکرکشان میدان معنی و مسافران صحراے فصاحت، عساکر کشان دشت بلاغت و قلعہ گیران حصار معنی و ساحران نیرنگ مضامین شاہ بلاغت و فصاحت کو اسطور سے میدان قرطاس مین صف آرا کرتے ہین پادشاہ جہالت کو لشکر دانش سے یون شکست دیتے ہین اور اس قصّے کو اس طور سے بیان کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم و دقیقہ سنج معنی شناس کو بخوبی یاد ہوگا کہ اس داستان کو جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت مین اس مقام پر موقوف کیا تھا کہ ازرنگ بن زمرد یہ خبر پاکر کہ سلیم شیر صولت نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا اور زہرہ جبیں آفتاب پرست نے میرے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا اور مضمون نامہ پڑھا بہت غصّہ آیا اور بعد کئی دن کے لشکر کثیر قریب تین چالیس لاکھ کے طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا تھا گو حالات تمام جلد اول و دوم مین تحریر ہو چکی ہی مگر اس مقام پر بطور یاد دہی پھر تحریر ہوتی ہی، ناظرین کو معلوم ہو کہ جلد اول و دوم مین یہ حال تحریر ہوا تھا کہ ازرنگ نے شہر خورشید نگار سے بعد روانہ کرنے دو پہلوانون کے ایک طرف خانۂ کعبہ اور دوسری طرف طلسمات کے یہ خبر پاکر کہ بدیع الملک نے لشکر نیکہ نہ طاق پر لشکرکشی کی ہی پس یہ بھی اسطرف روانہ ہوا تھا راہ طی کرکے خاور پر پہونچا تھا اسکا بھی واقعہ تحریر

ہوچکا ہے جب خاور پر ازرنگ نے فتح پائی اور کل اہل شہر سے عہد و پیمان ہوا تھا اُس زمانہ میں ازرنگ
سیر کو نکلا تھا اتفاق سے مقبرہ ملک قاسم کی طرف چلا گیا تھا دریافت جو کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ مقبرہ
ملک قاسم کا ہے پس سنگدلان نے ورغلا کر اس امر پر آمادہ کیا تھا کہ اس مقبرہ کو منہدم کرے ازرنگ
بھی آمادہ ہو گیا تھا اُسنے بیلدار طلب کیے تھے یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تھی اور سب اس امر پر آمادہ
ہوئے تھے کہ ہم جیتے جی زندہ ہیں مقبرہ کو منہدم نہ ہونے دینگے اسی حالت میں خواجہ بازرگان سے اب
ازرنگ سے ملاقات ہوئی تھی اُسنے ایک تصویر دکھائی تھی جو کہ اُسنے دریا کے کنارے مگر ثریا سیمتن
کی کھینچی تھی پس ازرنگ اُسکو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا یہ لڑکی اس مقام پر سے اٹھا کہ اب تو مابدولت تو
اپنی معشوقہ کی فکر ہوئی ہے جب مابدولت اپنی شادی کر لینگے اُسوقت اہل اسلام سے اپنے والد کے
خون کا عوض لینگے اور اُن سب کو قتل کرینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے چنانچہ اُسوقت اُسنے ایک
نامہ بنام برجبیس آفتاب پرست نسبت اپنی شادی کے تحریر کیا تھا اور سلیم شیر صولت کے ہاتھ مع دس ہزار
سپاہ کے روانہ کیا تھا اور جب وہ پہونچا تھا اور نامہ پڑھا گیا تھا برجبیس بہت برہم ہوا تھا اور حکم
دیا تھا کہ ایلچی کے ناک کان کاٹکر شہر سے نکالدو یہ خبر اُسکو ہوئی تھی وہ تلوار لیکر چلا تھا کہ برجبیس نے
اپنے منھ پر سے نقاب اٹھا کہ اپنی صورت دکھائی تھی کہ وہ صورت دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا جب ہوش آیا
تھا تو برجبیس کو سجدہ کیا تھا مع نو ہزار کے اور شریک برجبیس ہو گیا تھا اور برجبیس آفتاب پرست اِس
فکر میں تھا کہ اب یہاں سے خروج کروں اور خداپرستوں سے مقابلہ کروں اور اپنے دین کو رواج
دوں پس یہ داستان تو اُس مقام پر چھوڑی تھی اب آیندہ برجبیس کا بھی حال تحریر ہوگا وہ جو ہزار سوار
باقی رہے تھے وہ جواب نامہ لیکر وہاں سے بھاگے تھے کیونکہ یہ اُس مقام پر نہ تھے ورنہ یہ بھی بیہوش
ہو جاتے جو اُنکا حال ہوا تھا وہی انکا بھی حال ہوتا یہ لوگ یہ واقعہ دیکھکر وہاں سے بھاگے تھے پس
ازرنگ کے پاس آئے تھے ازرنگ کو اس حال سے آگاہ کیا تھا چنانچہ ازرنگ نے یہ سنکے
کوچ کیا تھا پس اب ازرنگ کا حال تحریر ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ ازرنگ نے خاور سے جو کوچ
کیا ایک پہلوان زبردست مع ایک لاکھ سپاہ کے اُسکا پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد دوسرے
دن ازرنگ نے لشکر کو حکم سفر دیا لشکر میں نقارۂ سفری بجا لشکر چلا آفتاب لشکر میں دس ہاتھیوں پر تخت
کسا ہوا اُسپر ازرنگ تاج الماس سر پر رکھے ہوئے قبائے قلمکار زیب تن کیے ہوئے ہتھیار مرصع کا
لگائے چتر سر پر لگا ہوا خواصی میں سنگدلان بیٹھا ہوا مرچھل بال ہما کی ہوتی ہوئی عقب میں تمام لشکر اسی طرح کوچ کیا ارابون پر
بارگاہیں و خیمے لدے ہوئے خزانہ بار تھا عقب میں لشکر بیشمار تھا آگے کوس سفری بجتا ہوا شتر بختی ہوئے
سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اس سامان سے چلا سب لشکر کو نئی نئی وردیاں زربفتی تقسیم کی گئی ہیں ایک لاکھ
سپاہ کو جو کہ خاص اردلی کے تھے اُسکو اسلحہ مرصع کار عنایت کیے ہیں بڑے تزک و حشم سے طرف شہر آفتاب نگار
کے چلا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ ازرنگ اسقدر مشتاق تھا بلکہ ثریا سیمتن کا اور اسدرجہ اُسکو
عشق تھا کہ وہ راہ اُسکو راہ عدم سے زیادہ تھی دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا جب لشکر تھک
جاتا تھا تو قیام کرتا تھا ورنہ برابر راہ روی میں مصروف تھا ہراول لشکر مقام پر آب گیاہ دیکھکر قیام کرتا
تھا ازرنگ اُس مقام پر فروکش ہوتا تھا اسی طور سے کئی منزلیں طے کیں تھیں کہ ازرنگ نے حکم دیا
کہ لشکر روانہ ہو کیونکہ اُسنے ایک مقام پر قیام کیا تھا وہاں پر یہ حکم دیا تھا پس بوقت سحر وہاں سے
ہراول لشکر بارگاہ لیکر روانہ ہوا دو پہر راہ طے کی تھی کہ ایک صحرا لق و دق ملا کہ جہاں آب و گیاہ کا نام تھا

اُس دن دھوپ بہت تند تھی اسی سبب سے ازرنگ نے اُس دن کوچ نہ کیا تھا صرف پیش خیمہ روانہ کیا تھا خود اُسی خیمے مین قیام پذیر رہا تھا اور حکم دیا تھا کہ کل صبح کو یہان سے کوچ ہوگا یہ تو اُسی صحرا مین ہی اور ارمان شیر صولت کہ یہ ہراول لشکر ہی اور دوسرا نام اسکا جلد دوم مین تحریر ہوچکا ہی اسلیے دو دام مین پیش خیمہ لیکر اُس صحرا سے بموجب حکم ازرنگ چلا تھا کہ اُس صحرا مین پہونچا کہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی کہ جہان سوائے ریگ کے پانی وگیاہ کا نام نہ تھا درخت کا نونشان تک نہ تھا یہ بوقت دوپہر اُس صحرا مین پہونچا حرارت آفتاب و طپش دھوپ سے سبکی یہ حالت ہوئی کہ شدت سے راکب و مرکب کی زبانین نکل آئین سب ہانپنے لگے ارمان شیر صولت سے آکر شکایت کی کہ شدت عطش سے سب ہلاک ہوے جاتے ہین اُسنے کہا کہ کیا کیا جاے جلد قدم اُٹھا کر چلو شاید کہین پانی دستیاب ہو پس یہ سُنکے سب نے مرکب اُٹھاے اور چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ دور سے دو پہاڑ نظر آئے اہل لشکر نے باہم کہا کہ اِس پہاڑ سے ضرور پانی جاری ہوگا یہ خیال کرکے اور بہت جلد قدم اُٹھاے یہان تک کہ وہ صحرا اتمام ہوا اب صحراے سبزہ زار ملا بڑی بڑی دوب لگی ہوئی اشجار میوہ دار لگے ہوے بسبب کثرت اشجار کے شاخین زمین کے بوسے لے رہی تھین ایک نہر آب صاف و شفاف سے لبریز تھی پانی کو دیکھکر سب کی جان مین جان آئی اُس صحرا کی ہوا کھاکے غنچۂ دل شگفتہ ہوگئے ہواے صحرا نے وہ جز پژمردگی تھی اُسکو برطرف کیا پس سب نے خوشی خوشی پانی پیا مرکبون کو پلایا جب سب راکب و مرکب سیراب ہوچکے پس وہان سے آگے کو روانہ ہوے جب اُن پہاڑون کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ سواے درمیان مین سے اُن پہاڑون کے اور کوئی راہ نہین ہی کیونکہ دونون طرف وہ پہاڑ ہین پس اُنکے بیچ مین ایک سڑک پچاس گز کی چوڑی بنی ہوئی ہی پس ارمان شیر صولت مع لشکر کے اُس سڑک پر روانہ ہوا دیکھا اُسنے کہ دونون طرف پہاڑ ہین اسطور سے دربناے ہین اور ایسے خوشنما ہین کہ اُس مین صنعت صانع ظاہر ہوتی ہی یہ اُس پہاڑ کو دیکھتے ہوے برابر چلے گئے وہ پہاڑ کوئی قریب دو کوس کے احاطے مین تھے اور وہ سڑک درمیان مین تھی پس جب وہ پہاڑ طے ہوے اور اُنکے درمیان سے نکلے تو دیکھا کہ ایک صحرا پر از آب و گیاہ اور اشجار میوہ دار سے مملو ہی اور کیسی دوب لگی ہوئی ہی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کررہے ہین پس یہ جو عالم دیکھا ارمان نے لشکر کو حکم دیا کہ اِسی مقام پر پڑاؤ کرو اور خیمہ برپا کرو کیونکہ دوپہر کے تھکے ہوے ہین دھوپ کی بہت تکلیف اُٹھائی ہی طبیعت بہت کسل مند ہی خداوند بھی اُسی صحرا سے آئینگے اُنکو بھی تکلیف ہوگی پس لازم ہی کہ وہ بھی یہان آکر راحت پائین یہ کہکر خود مرکب بڑھاکر سیر صحرا کرنے لگا اور سردار بھی پھرنے لگے خوب سیر کی ایکجانب جو سیر کرتا ہوا گیا دیکھا کہ ایک پہاڑ بہت بلند ہی زمین سے تا پائین گیاہ سبز لگی ہوئی ہی گلہاے رنگارنگ کے درخت لگے ہوے ہین گلہاے خودرو کھلے ہوے ہین آبشار پانی کی مثل چادر کے گر رہی ہی اُسکے قطرے جو گرتے ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اُس پہاڑ کا عجب رنگ تھا یہ سما جو دیکھا تو ارمان کو یہ حسرت ہوئی کہ پہاڑ پر جاکر اُسکی سیر کرون راہ تلاش کی مگر نہ ملی سر اُٹھاکر جو دیکھا تو اوس کوہ سربلند پر ایک قلعہ سنگ قرمز کا بنا ہوا نظر آیا اُسکو سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا یہ دیکھکر ارمان کو حیرت ہوئی کہ یہ قلعہ کیسا ہی اور اس قلعے کا کون حاکم ہی اور یہ قلعہ کسنے اِس پہاڑ پر بنایا ہی بڑے عرصے تک اُس قلعے کو دیکھا کیا چونکہ راہ اُس پہاڑ پر جانے کی نہ ملی تھی اس سبب سے ناچار ہوگیا پہاڑ پر نہ جاسکا مجبور ہوکر اُدھر سے واپس ہوا

مگر اس فکر مین تھا کہ اس پہاڑ پر یہ قلعہ کیسا ہی اور کدھر سے اس پہاڑ کی راہ ہی کیا خوب قلعہ بنایا ہی اور کیا عمدہ پہاڑ ہی نہ معلوم اس قلعے مین کوئی رہتا ہی یا خالی ہی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا دل مین اُس مقام پر آیا کہ جہان لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا یہان سب سرکارون نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا کیے اثاثہ بارگاہ ارژنگی کا ایک جانب رکھا گرابون پر لدا ہوا تھا صرف بیل کھولے تھے ارمان نے خود آکر سب سامان درست پایا مرکب پر سے اُتر کر اپنے خیمے مین آیا پس ہر ایک سردار بھی سیر کر کے آیا ہر ایک نے اُس پہاڑ پر جانے کا قصد کیا مگر راہ نہ ملی سب واپس آئے چند سردارون نے ایک بیشہ کلک کا دیکھا کہ اُس مین نہر بنی ہوئی ہی کنارے اُسکے ایک چبوترہ ہی وہ مقام کسی پہلوان یا بادشاہ کے شکار گاہ کا ہی جب وہ سردار واپس آئے انھون نے سُنا کہ ہمارا سردار اپنے خیمے مین ہی سب اُس خیمے مین آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ارمان نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کدھر کو گئے تھے انھون نے عرض کیا کہ اُسی صحرا مین ہوا کھا رہے تھے اے خداوند کیا خوشنما پہاڑ ہی اور کیا عمدہ اُسپر قلعہ بنا ہوا ہی ہمنے بہت تلاش کی مگر پہاڑ پر جانے کی راہ نہ ملی آخر کو عاجز ہو کر واپس چلے آئے ارمان نے کہا کہ مین نے بہت تلاش کیا مگر مجھکو بھی راہ نہ ملی نہ معلوم اُس قلعے مین کوئی رہتا ہی یا نہین میرے نزدیک یہ قلعہ خالی ہی کسی زمانے مین کوئی اس مین رہتا ہو گا یہ قلعہ کسی بادشاہ جلیل کا تیار کرایا ہوا ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی شہر ضرور اس مقام پر آباد تھا اُس زمانے مین اُس قلعے کو تیار کیا ہی جب یہان کا کوئی بادشاہ ہو گا جب وہ شہر برباد ہو گیا یہ قلعہ بھی ویران ہوا اُس زمانے مین اسکا راستہ ہو گا بسبب اسکے کہ کوئی خبر لینے والا نہ رہا راہ بند ہو گئی ایک سردار نے کہا کہ اس پہاڑ کے شمال کی طرف ایک صحرا ہی کہ اُس مین کلک لگی ہی اور درمیان کلک کے ایک نہر بنی ہوئی ہی اور کنارے اُس نہر کے ایک چبوترہ ہی قاعدے سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی بادشاہ کی شکار گاہ ہی اُس مقام پر وہ آکر شکار کھیلا کرتا تھا یہ شکار گاہ بھی اُسی زمانے کی ہی ایک سردار بولا کہ اے خداوند ایک امر قیاس مین نہین آتا ہی کہ قلعے کو جو دیکھا تو سب سامان حرب و ضرب سے آراستہ ہی کسی زمانے مین یہ قلعہ کسی کے قبضے مین ہوتا اور اب کوئی نہ رہتا ہوتا تو ضرور اس طور سے یہ قلعہ نہ آراستہ ہوتا میرے نزدیک کوئی ضرور اُس قلعے مین رہتا ہی اور اسکا راستہ اور کسی طرف سے ہی ارمان نے کہا کہ تمھارا گمان غلط ہی یہ قلعہ اُسی زمانے کا آراستہ کیا ہوا ہی جو لوگ اس قلعے مین رہتے ہین کیا وہ پر رکھتے ہین کہ اُنکا پتہ نہین ہی کوئی راستہ ضرور بنانے کیا اُڑ کر جاتے ہین راستہ ضرور ہوتا اُسنے جواب دیا کہ کسی طرف ضرور راستہ ہو گا ارمان نے کہا کہ مین سب طرف تلاش کر چکا ہون کیا زمین کے اندر سے راستہ ہی یا آسمان پر سے یہ اسطور سے برہم ہو کر کہا کہ وہ خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے ارمان اپنے خیمے مین آرام کو چلا گیا اور سب سردار اپنی اپنی طرف اپنے اپنے مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے چونکہ تھکے ہوئے تھے شب راحت سے جا کر سو رہے یہ تو یہان بے خوف و خطر اُترے ہوئے ہین انکو کوئی خوف نہین ہی اُدھر کا حال سُنیے کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس قلعے مین ایک پہلوان رہتا تھا کہ نام اُسکا قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس بن عنقویل دیو ہو رہا تھا یہ نسل سے طہماس کی تھا بیٹا ہی غرماسپ کا پوتا ہی طہماس مگر لقا پرست ہی صغر سنی مین اس صحرا مین آیا تھا جب سے یہان مقیم ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب غرماسپ مارا گیا ہی تو اسکی مان جو کہ ایک شہر کی وزیر زادی تھی اور غرماسپ کسے اُس سے آشنائی ہوئی تھی غرماسپ اُسکو نکال لایا تھا چونکہ غرماسپ لقا پرست تھا اور وہ بھی لقا پرست تھی پس اُس طریقے کے موافق باہم عقد ہوا تھا

وہ غرماسپ سے حاملہ ہوئی تھی پس جب غرماسپ ہاتھ سے اسد دلاور کے قتل ہوا اُسکی زوجہ کو
خبر ہوئی چونکہ عزت دار تھی پھر اپنے شہر کو نہ گئی سیدھی صحرا کیطرف چلی گئی جب اُس صحرا مین پہونچی اور اس
پہاڑ پر آئی تو یہ قلعہ اُسکو نظر آیا پس یہ اُس قلعے مین آئی یہان ایک قزاق رہتا تھا اُسکا یہ طریقہ تھا
کہ وہ قافلہ لوٹ لیتا تھا اور اپنی اوقات بسر کرتا تھا اُسکے ماتحت پچاس ہزار سوار تھے اُنمین ہر ایک
اپنے وقت کا سام و رستم تھا وہ قزاق کہ جسکا نام شداد دزد تھا سبکا افسر تھا بڑا مال و اسباب اُسکے
پاس تھا اس قلعے کو اُسنے تیار کیا تھا اُسکا راستہ اُسنے وسط قلعے سے رکھا تھا ایک نقب اُسنے قلعے
سے کھودی تھی اُسکا دوسرا سرا لا کر اُس ملک کے جنگل مین نکالا تھا یہ اُس قلعے کا راستہ تھا ہرکارے
مقرر کیے تھے کہ وہ آکر خبر دیتے تھے کہ فلان قافلہ اسطرف سے جاتا ہی پس اُسکا یہ طریقہ تھا کہ جب
اُسنے خبر پائی فوراً سب سرداروں کو لیکر اُس نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آیا اور قافلے کو لوٹ کر
لیگیا اسی طریقے سے اُسنے لاکھوں روپیہ جمع کر لیا تھا شداد قلعے مین حکومت کرتا تھا ہزاروں
ملازم تھے مگر شداد نے اپنی شادی نہ کی تھی اُسکو عورت سے نفرت تھی سوا ورزش کے دوسرا
شغل نہ تھا خوب لقمے حرام کے کھا کھا کے موٹا ہوا تھا کوئی قافلہ ایسا نہ تھا کہ اُدھر سے جاے اور
وہ اُسکو نہ لوٹ لے یا کسی بادشاہ کی رسد جاے وہ نہ غارت کرے یہ ممکن نہ تھا یہ طریقہ تھا
ہر ایک اُسے دیتا تھا دوسرا سبب یہ تھا کہ کسیکو قلعے کی راہ نہ معلوم تھی کہ اُسپر لشکر کشی کی جاے
اس سبب سے وہ بہت بے خوف تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ شداد اس راحت و آرام سے
بسر کرتا تھا ایک دن وہ قلہ کوہ پر بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا اور سب سردار حاضر تھے سہ پہر کا
وقت تھا کہ زوجہ غرماسپ یعنی ملکہ ماہ پارا مع چند اپنی کنیزون کے آوارہ و سرگردان اُس صحرا
مین پہونچی نیچے ایک درخت کے بیٹھکر رونے لگی چند دن کی حاملہ تھی یہ رونے کی صدا جو اُسکے کان
مین پہونچی تھی اُسنے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آتا تھا کہ چند عورتین ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی
ہین اُنھین مین سے کوئی عورت رو رہی ہی پس اُسکو اُنکے حال پر ترس آیا اپنے ملازمون سے
کہا کہ جا کر ان عورتون کو میرے پاس لے آؤ نہ معلوم اُنپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یہ یون تباہ سرگردان
بحال خراب اس صحرا مین آئین ہین اگر اُنپر کسی نے ظلم و ستم کیا ہو تو مین اُسکو سزا دون میرا خود پیشہ
ظلم و ستم کرنے کا ہی مگر مین عورتون پر ظلم و ستم کرنا جائز نہین رکھتا ہون کیونکہ وہ بے دست و پا ہوتی
ہین یہ جو حکم اُسنے ملازمون کو دیا پس چند ملازم اُسی نقب کی راہ سے اُس صحرا مین آئے اور اُن
عورتون کے پاس پہونچے کہا کہ تمکو ہمارے مالک نے طلب کیا ہی پس جسنے تمپر ستم کیا ہی ہمارا مالک
اُسکو سزا دیگا اور تمھاری مراد بر لائیگا پس تم ہمارے ہمراہ چلو ماہ پارا نے اپنی کنیزون کی طرف
دیکھا اور اشارے سے کہا کہ اِنسے کہدو کہ ہم تمھارے مالک کے پاس نہ جائینگے ہمین اُنسے
کوئی غرض نہین ہی ہمپر کسی نے ظلم و ستم نہین کیا ہی ہم فلک کے ستاے ہوے ہین ہمپر آسمان مصیبت
و کوہ و بلا ٹوٹا ہی ہمکو فلک تفرقہ پرداز نے لوٹا ہی ہمپر آسمان نے ظلم و ستم کیا ہی پس ہم تمھارے
ہمراہ جا کر کیا کرین ہم یون ہی آوارہ و سرگشتہ رہین گے یہ تقریر اُن کنیزون نے اُن ملازمون سے
کی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم تمکو ضرور لے چلین گے ہم اپنے مالک کے حکم کو بجا لائین گے
یہ جو اُنھون نے کہا ملکہ نے کنیزون کی طرف دیکھا تھا پس کنیزون نے ملکہ کو سمجھایا کہ چلیے چلیے
دیکھیے کیا کہتا ہی ملکہ کنیزون کے سمجھانے سے چلنے پر راضی ہوئی تھی پس اُن ملازمون کے ہمراہ

نقب کی راہ سے اُس قلعے مین آئی اُن ملازمون نے اُن سب کو ایک قصر مین بٹھا کر اور شداد کو خبر کی تھی کہ اُن سب کو لے آئے ہین پس شداد وہان سے چلا یہان ماہ پارہ منھ پر سے نقاب اُٹھائے ہوے اُس مکان کی سیر کر رہی تھی اور اُس مکان کی صنعت دیکھکر بنانے والون کی تعریف کر رہی تھی کہ شداد آپہونچا اُسنے بخوبی ملکہ کو دیکھا اور تیر عشق ملکہ شداد کے دل پر پڑا اور گھائل ہو گیا پس فریفتہ ہوا اُدھر ماہ پارہ بھی شداد کو دیکھکر عاشق ہو گئی تھی کیونکہ جوان قوی تن تھا پس بسبب مرد غیر ہونے کے اُس سے حجاب کیا کچھ شرم آئی منھ کو نقاب سے پوشیدہ کر لیا شداد آکر کرسی پر بیٹھا اور اپنے برابر ملکہ کو کرسی پر جگہ دی اور بہت اعزاز سے بٹھایا ملکہ بصد ناز و ادا کرسی پر بیٹھی مگر منھ کو شرم سے چھپائے ہوے تھی کہ شداد نے ملکہ سے حال دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور آپ پر کیسی کیا آفت آئی جو آپ یون آوارہ اور سرگردان ہو کر نکلین ملکہ نے جواب نہ دیا مگر اُنکی ایک کنیز نے جواب دیا کہ یہ وزیرزادی ہین شہر ہونگار کے فرزند طرماسپ انپر عاشق ہوا تھا اور یہ اُسپر پس یہ اُسکے ہمراہ نکل آئین تھین چند دن تک اُسکے ہمراہ رہین وہ ایک مقابلے پر گیا تھا ہاتھ سے خدا پرستون کے مارا گیا یہ اُس سے حاملہ بھی ہین پس جب اُنکو معلوم ہوا کہ میرا شوہر مارا گیا یہ اس خیال سے اپنے ملک مین اپنے عزیزون کے پاس نہ گئین کہ مین بڑون کو اب کیا اپنا منھ دکھاؤن سب ہی کہین گے کہ یہ وہی ہی جو کہ ایک پہلوان کے ہمراہ نکل گئی تھی سب مین انگشت نما ہونگی پس یہ وہان سے بھاگین ادھر آنکلین اُس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کو یاد کر کے رو رہی تھین کہ تمھارے ملازم پہونچے تمھارا نام لیا کہ ہمارے مالک نے آپ کو طلب کیا ہی انھون نے انکار کیا مگر ہم سب نے اُنکو سمجھایا اور سمجھا کر اُنکو یہان لائے اِنپر بڑی مصیبت پڑی اِنکا یہ واقعہ ہی جو مین نے بیان کیا شداد نے جو یہ حکایت سُنی ملکہ سے کہا کہ اب آپ میرے کہنے پر عمل کرین میری بات سماعت کرین مین نے اپنی شادی آجتک نہین کی ہی نہ میرا قصد تھا کہ مین شادی کرون مجھکو تو عورت کے نام سے نفرت تھی مگر جب سے آپکو دیکھا ہی آپ کے دام اُلفت مین گرفتار ہو گیا ہون پس نہ میری کوئی عورت ہی نہ کوئی آشنا ہی آپ میرے ہمراہ عقد کر لین کیونکہ آپ بھی جوان ہین اور اور مین بھی جوان ہون مین آپ کی اطاعت کرونگا آپ مجھکو اپنا غلام تصور کرین مین آپ کی اطاعت سے کبھی باہر نہ ہونگا اور یہ آپ کا شوہر بھی مر چکا ہی اس تباہ پھرنے سے کیا حاصل شداد نے اِسطور سے تقریر کی تھی کہ ماہ پارا کو کچھ جواب دیتے بن نہ پڑا کچھ کہتی دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ بھی عاشق ہو چکی تھی اس سے اور بھی کچھ جواب نہ دیا صرف اِسقدر کہا کہ مین اِسکا جواب آپ کو کل دونگی کیونکہ آج تو مین تھکی ہوئی ہون میرے حواس درست نہین ہین شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اچھا اور اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ اِن لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے اگر کسی قسم کی شکایت کرینگے تو تمکو سزا دیجائیگی یہ کہکر وہان سے چلا اور جو کنیزین ملکہ کے ہمراہ آئین تھین اُنکو الگ طلب کر کے کہا کہ تم ملکہ کو اس امر پر راضی کرو کہ وہ میرے ساتھ عقد کر لین مین اُنکو بہت راحت دونگا اور تمھارا بڑا مرتبہ کرونگا بہت کچھ اُنکو سمجھا دیا تھا اور اُنکو سمجھا کے اپنے مکان پر آیا تھا اور وہ دن اور وہ رات تڑپ کر بسر کی اُدھر ملکہ نے جب شداد چلا گیا اور ملازمان شداد نے سب سامان راحت کے لیے ملکہ کی مہیا کر دیا تھا ملکہ نے اپنی کنیزون کو جمع کر کے اُنسے کہا تھا کہ تمھاری اس امر مین کیا رائے ہی جو کہ شداد کہتا ہی اول سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک تو اچھا ہی

کیونکہ اب آپکا کون ہی کہ جسکے پاس جائیگا اس تباہ پھرنے سے کیا حاصل ہی یہ مہنت آپ کی خاطر کریگا اور تمام مال و دولت کی آپ مالک ہونگی اسطورسے اُنھون نے کہاکہ ملکہ نے جواب دیاکہ اگر تمھاری یہی صلاح ہی تو خیر کل اُس سے کہدیناکہ جو تمنے ملکہ سے کہا تھا ملکہ نے قبول کرلیا یہ تو مین بیان کرچکا ہون کہ ملکہ خود بھی عاشق ہوچکی تھی اُسکو خود منظور تھا بدین سبب اُسنے اسطور سے قبول کرلیا اور یہ اپنے کنیزون سے کہاکہ تم اُسنے کہناکہ ملکہ کو قبول ہی یہ جو ملکہ نے کنیزون سے کہا وہ خوش ہوگئین اور خیال کیاکہ اب بھی راحت سے بسر ہوگی خلاصہ یہ کہ وہ دن گزرا اتفاد دوسرے دن جو شداد آیا تھا اُسنے ملکہ کی کنیزون کو طلب کرکے دریافت کیاکہ ملکہ کی کیا مرضی ہی اُنھون نے جواب دیاکہ ملکہ کو قبول ہی پس وہان سے ملکہ کے پاس آیا اور کہاکہ آپ نے میرے سوال کا جواب نہ دیا ملکہ نے اُس کنیز کی طرف اشارہ کیاکہ اُس سے دریافت کرلو اُس کنیز نے کہاکہ ملکہ کو آپ کے ہمراہ عقد کرنا قبول ہی پس شداد خوش ہوگیا اور کہاکہ مین سامان کرتا ہون اُسنے عقد کے سامان کا حکم دیا تھا چنانچہ ملکہ ماہ پارہ کا عقد ہمراہ شداد قزاق کے بطریق لقاپرستان ہوا تھا وہ چین سے وہان رہنے لگی تھی رات شب برات دن عید تھا غرماسپ اپنے شوہر کا غم بھی فراموش کرگئی تھی دوسرے شداد نے اُسکی اطاعت بھی خوب کی تھی بعد انقضاے مدت حمل کے لڑکا پیدا ہوا اس امر کا خیال رہے کہ مذہب زمرد پرستی مین یہ طریقہ نہ تھاکہ اگر عورت حاملہ ہو اور اُسکا شوہر مرجاے یا اُسکو چھوڑدے اُسوقت تک وہ عورت پھر عقد نہین کرسکتی ہی کہ جبتک لڑکا پیدا نہ ہولے جیساکہ اہل اسلام مین جاری تھا اور اب بھی جاری ہی بلکہ یہ طریقہ تھاکہ عورت کو ہروقت اختیار ہی موجودگی شوہر مین اگر وہ کسی پر عاشق ہو تو اُس سے عقد کرسکتی ہی یا حاملہ ہو اُس حالت مین بھی عقد کرسکتی ہی جبکہ یہ طریقہ تھاکہ باپ بیٹی کے ساتھ اور بیٹا مان کے ساتھ خواہ بہن کے ساتھ شادی کرسکتا ہی تو یہ امر کیا مشکل تھاکہ حالت حمل مین عقد ہوگیا یہ بھی رسم اُس زمانے کی تھی حاصل کلام کا یہ ہی کہ جب لڑکا پیدا ہوا تو اُسکا نام شداد نے اور اُسکی مان نے قرماسپ رکھا تھا اور قرماس بھی کہتے تھے بوزن طہماس کیونکہ یہ نبیرہ تھا طہماس کا شداد کو بہت خوشی ہوئی تھی بہت بڑا جشن کیا تھا دھوم سے چھٹی کی تھی سب کو جوڑے دیے تھے خلاصہ یہ کہ قرماسپ پسر غرماسپ کو پرورش کرنے لگا تھا نوبت باینجارسید کہ جب اُسکا سن پانچ برس کا ہوا تھا اُسکو پڑھنے بٹھایا تھا ہر فن کے اُستاد اُسکے لیے بڑی بڑی دور سے تلاش کراکے بلاے اور نوکر رکھے گئے تھے پس اُسکو ہر فن کی تعلیم ہونے لگی تھی مگر شداد نے اپنا پیشہ ترک نہ کیا تھا اُسی طور سے قافلہ لوٹتا تھا روز بروز ترقی ہوتی گئی تھی کہ قرماسپ نے عرصۂ چار سال مین ہر ایک فن کی خوب تعلیم پائی جب قرماسپ کو نو برس ہوا تو شداد علیل ہوا تھا کوئی چھ ماہ تک بیمار رہا تھا اُسکے بعد انتقال کیا عالم فنا سے طرف عالم بقا کے کوچ کیا فرشتگان عذاب نے اُسکو لیجاکر مالک کے سپرد کیا نار دوزخ جلانے لگی ملکہ ماہ پارہ اور قرماسپ نے بہت صدمہ کیا تھا چالیس دن تک سیاہ پوش رہے تھے بعد اُسکے اہل قلعہ نے ملکر اور سمجھاکر قرماسپ کو حاکم قلعہ کیا تھا قرماسپ حکومت کرنے لگا تھا مگر اُسنے اپنی تعلیم مین کمی نہ کی تھی بلکہ اور ترقی کی تھی چنانچہ تھوڑے عرصے مین اُسنے ہر فن مین کمال حاصل کرلیا تھا فنون سپہ گری مین خوب حاصل کیا دوسرے بڑا تنومند زورور صاحب طاقت تھاکہ اُسکے برابر کوئی صاحب قوت اُس قلعے مین نہ تھا وہ تیغہ چار سو من کا باندھتا تھا شل اپنے پردادا کے نیزہ سو من کا ساطور باندھتا تھا

جب اُسکا پندرہ برس کا سن ہوا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی کہ وہ پانچ ہزار سوارون کو ایک حملہ مین ہٹا دیتا تھا
اور اُنپر غالب آتا تھا جب یہ قوت اور یہ طاقت اہل قلعہ نے اُسکی دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور اُس سے
کہا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار یہ پیشہ کرتے تھے کہ قافلے غارت کرتے تھے اور جو روپیہ و مال و اسباب
لوٹ کر لاتے تھے اُسمین ہم سب کو بھی حصہ دیتے تھے اور خود بھی لیتے تھے اسی طور سے اُنھون نے یہ
سب روپیہ جمع کیا تھا اور اُس قلعے کے حاکم بنے تھے ہم اُنکی اطاعت کرتے تھے چنانچہ آپکو بھی یہ طریقہ
کرنا چاہیے قرماسب نے جواب دیا کہ اچھا مگر میری راے یہ ہو کہ مین ملک گیری پر کمر باندھون سب نے
راے دی تھی کہ ابھی یہ زمانہ نہین ہو کیونکہ آپ کے پاس اسقدر نہ لشکر ہو نہ اسقدر زر و دولت ہی ہان جب
مال و دولت آپ کے پاس ہو جاوے اور آپ لشکر بھی جمع کر لیجیے اسوقت آپ کو اختیار ہو لیس قرماسب
خاموش ہو رہا تھا جب دربار برخاست کر کے اندر محل کے گیا تھا اپنی مان سے سب حال بیان کیا تھا
اُسکی مان نے اسوقت اُسکو اپنے پاس بٹھا کر اُس سے کہا تھا کہ بگوش ہوش میری طرف متوجہ ہو اور میری
بات سن تیرا اصلی باپ یہ شداد نہین ہو بلکہ یہ تیرا دوسرا باپ تھا تیرا اصلی باپ مغر ماسب پسر طرماسپ
تھا کہ جسکے ساتھ میری پہلی شادی ہوئی تھی یہ جو ملکہ نے کہا قرماسب کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو نے
ابتک مجھسے پوشیدہ کیا جلد بتا کہ میرا باپ کہان ہو اور تو نے اُسکی زندگی مین یار کیا ماہ پارہ نے کہا
کہ اتنا غصہ نہ کر پہلے مجھسے سب حال سن لے پھر غصہ کرنا قرماسب نے کہا تھا کہ سچ سچ بیان کرنا ورنہ مین
تجھکو ابھی قتل کر ڈالونگا ماہ پارا نے جواب دیا تھا کہ مین سچ سچ بیان کرونگی یہ کہکر کہنے لگی تھی کہ سن بیٹا کلنکان
مین ایک پہلوان تھا کہ اُسکا نام تھا غنقوبیل اُسکو دیوتے پرورش کیا تھا وہ غنقوبیل دیو پرور کے
نام سے مشہور تھا اُسکا کوئی ہمسر نہ تھا اُس زمانہ مین بہت زبردست پہلوان تھا خداوند لقا کی بارگاہ
کا ستون قدرت کہلاتا تھا اُسکا ایک فرزند تھا اُسکا نام تھا طہماس بن غنقوبیل وہ اپنے باپ سے بھی
زیادہ ترقوی اور صاحب طاقت تھا سترہ سو من کا گرز باندھتا تھا اور اُس سے مثل تلوار کے
وقت جنگ کام لیتا تھا چنانچہ وہ بھی ستون قدرت کے لقب سے مشہور تھا اور خداوند ان دونون کی
بڑی عزت کرتے تھے مین کہانتک بیان کرون قصہ طولانی ہو خلاصہ یہ کہ جب خداوند پر اہل اسلام نے
لشکر کشی کی اور خداوند پریشان ہوے تو طہماس کو طلب کیا تھا طہماس نے جا کر چند اہل اسلام کو زخمی
کیا تھا اہل اسلام کا جو افسر اعلی یعنی صاحبقران تھا اُس سے جو طہماس سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے
طہماس کو زیر کر لیا ای فرزند طہماس تیرا پردادا تھا انہین اسیر کرکے اپنے لشکر مین گیا دین اسلام کے
قبول کرنے کو کہا تیرے پردادا نے قبول نہین کیا مگر اسکا اقرار کیا تھا کہ اب مین آپ کی موجودگی مین
کبھی میدان مین براے مقابلہ نہ آؤنگا نہ اسلحہ باندھونگا آپ مجھکو رہا کر دین چنانچہ پہلوان زبردست
تھا اہل اسلام پہلوان دوست ہین صاحبقران نے قبول کر لیا اور تیرے پردادا کو رہا کر دیا جیسا کہ
تیرے پردادا نے اقرار کیا تھا ویسا ہی کیا کہ اُسدن سے سب ہتھیار کھول ڈالے اور فقیر بنکر اپنے
بیٹے مین جا کر بیٹھ رہے اپنی زندگی بسر کرنے لگے اُنکے والد حکومت کرتے تھے ایک زمانہ یہ آیا کہ خداوند
سائل سے بھاگے اور قریب آذر کوہ کے پہونچے کسی ساحر نے صاحبقران و کل اولاد صاحبقران
کو اپنے سحر مین مبتلا کیا صرف لشکر اسلام مین بادشاہ اور ایک فرزند صاحبقران شیرویہ باقی رہ گئے یہ جو
حال خداوند کو معلوم ہوا اُنھون نے تیرے پردادا کو طلب کرکے کہا کہ تم نے صاحبقران سے اقرار کیا
تھا کہ جبتک آپ زندہ رہین گے آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا اب صاحبقران

لشکر مین نہین ہین اُنکا پتہ نہین ہر نہ اُنکی اولاد کا بس اب تم میری مدد کرو چونکہ یہ جو لقا نے کہا ایک طرفے کی
بات تھی اور تیرے دادا نے بھی خیال کیا کہ خداوند سچ فرماتے ہین دوسرے بادشاہ اسلام سے ایک
قسم کا کینہ بھی تھا تیرے پردادا کو خداوند سے اقرار کر لیا اور لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو گئے ادھر
سے بادشاہ نے مقابلہ کیا دونون لشکر صف آرا ہوے لشکر اسلام سے فرزند صاحبقران جو کہ علیل تھے
اور ہمراہ صاحبقران کے بسبب علالت کے نہ گئے تھے وہ یہ خبر سُنکے کہ طہماس نے سرکشی پر کمر کسی ہو اور لشکر
لیکر مقابلے کو آیا ہی بادشاہ نے اُسکے مقابلے مین لشکر آراستہ کیا ہو اُسی حالت تب مین میدان مین
آئے اور طہماس تیرے پردادا سے مقابلہ کیا بہت دیر کے بعد اُنکے ہاتھ سے پسر حمزہ مارا گیا اور
سردارون نے مقابلہ کیا زخمی ہوے بعض مارے گئے تیرے دادا کا بھلا کون مقابلہ کرسکتا تھا لشکر
اسلام بھاگا اور ایک پہاڑ پر جا کر قیام پذیر ہوا تیرے دادا نے سب مال و اسباب بارگاہ وغیرہ
پر قبضہ کر لیا دوسرے دن پہاڑ پر نرغہ کیا حمزہ صاحبقران کا پوتا نور الدہر لقا بدار بنکر آیا اُسنے
تھوڑے عرصے مین تیرے دادا کو زیر کر لیا سبب اِسکا یہ تھا کہ وہ تازہ دم تھا اور یہ دو دن سے
لڑ رہے تھے پس زیر ہو گئے اُسنے کچھ تیرے دادا پر ایسا افسون کیا کہ وہ مطیع ہو گئے اور اُسکی
اطاعت کر لی دین اسلام قبول کر لیا اُنکو لوگ یہ مشہور کرتے ہین کہ وہ نور الدہر پر عاشق ہو گئے
تھے بسبب اُسکے حسن و جمال کے خیر اُسکی رفاقت مین رہنے لگے قصہ مختصر اپنے باپ کو بھی مسلمان
کیا خداوند وہان سے بھی بھاگے اِسکے بڑے قصے ہین کہانتک بیان کرون اصل مطلب سے
غرض ہو خداوند بھاگتے پھرے اہل اسلام اُنکے عقب مین چلے گئے اب سنو کہ کیا ہوا طہماس کے
کئی فرزند تھے مگر اُن سب مین تیرے دادا جنکا نام طرماسپ تھا بہت زبردست تھے اُنکی شادی
ایک ملکہ کے ساتھ ہوئی تھی اُسکے بطن سے تیرا باپ غرماسپ جو کہ میرا شوہر تھا پیدا ہوا تھا مگر بڑا
زبردست تھا افسوس یہ ہو کہ جب وہ مارا گیا تھا اُسکا کچھ سن نہ تھا صرف پندرہ برس کا سن تھا وہ میرے
اوپر عاشق ہوا تھا اور مجھکو میرے شہر سے نکال لایا تھا میرے ساتھ عقد کیا کہ تو میرے پیٹ مین
آیا مین غرماسپ سے حاملہ ہوئی قرماسب نے کہا کہ ای والدہ میرے پردادا کیا ہوے اور دادا
اور والد کیونکر مارے گئے قرماسب کی ان نے کہا کہ اسکا قصہ بہت طویل ہو مگر مختصر طور سے بیان
کرتی ہون وہ یون ہو کہ حمزہ صاحبقران کا ایک پوتا تھا کہ اُسکا نام تھا ملک قاسم وہ خداوند کی
دختر پر عاشق ہوا تھا نور چکیدہ خالص کو نکال لیگیا تھا اور اُسکے ساتھ شادی کی تھی وہ اُس سے
حاملہ تھی چنانچہ کسی سبب سے لشکر اسلام تباہ ہوا ملکہ گیتی افروز دختر خداوند لشکر اسلام سے تباہ
ہو کر مع اپنی وزیر زادی کے نکل گئین صحرا مین آوارہ پھرنے لگین چونکہ زمانہ وضع حمل قریب تھا ایک
صحرا مین دونون کو درد زہ شروع ہوے کنارے ایک نہر کے دونون کے یہان لڑکے پیدا
ہوے نہ وہان قابلہ تھی نہ خادمہ سب اپنے ہاتھ سے کام کیا ابھی فراغت نہ ہوئی تھی کہ ایک سوداگر
اُسطرف پہونچا دونون عورتین لوگون کی آواز سنکر لڑکون کو چھوڑ کر بھاگ گئین خود تو بعد مدت
کے اپنے لشکر مین اپنے شوہر کے پاس چلی آئین اُن لڑکون کا یہ واقعہ ہوا کہ وہ سوداگر جو اُس
مقام پر پہونچا اُسنے جو لڑکے دیکھے چونکہ وہ لاولد تھا دونون کو اُٹھا لیگیا اپنے مکان پر آیا دایہ
نوکر رکھکر اُنکی پرورش کرنے لگا ایک کا نام شاپور رکھا جو کہ بہت دُبلا پتلا تھا اور جو کہ بہت
حسین اور خوبصورت تھا اور ملکہ کا لڑکا تھا اُسکا نام ایرج نوجوان رکھا یہانتک دونون جوان

ہوئے ایرج نوجوان کو تو فن سپہ گری کی طرف رغبت تھی اور شاپور کو فن عیاری کی طرف ایک زمانہ ایسا آیا کہ حمزہ صاحبقران سے اور خواجہ عمرو سے بگاڑ ہوا اور باہم فساد ہوا خواجہ نے بہت بہت فکر کی کہ کسی طور سے حمزہ کو زک دون مگر کچھ نہ بن پڑی آخر کو یہ فکر کی کہ کسیکو صاحبقران بنا کر لاؤن اور اُس سے اور حمزہ سے مقابلہ کراؤن چنانچہ خواجہ شہر فرنگوشیہ مین آئے اور شہر کی سیر کرنے لگے ایرج کو دیکھکر پسند کیا اور کسی نہ کسی تدبیر سے ایرج سے سکے ایرج آفتاب پرست اسکے قطب کی صورت بنکر اُسکو اپنے سے راضی کیا اور اُسکو سب فنون سپہ گری تعلیم کیے اور شاپور کو فنون عیاری یہ دونون ہر فن مین کامل ہوئے ایرج بہت صاحب قوت تھا پس کئی لاکھ کا لشکر لیکے فرنگوشیہ سے کوچ کیا تدبیر یہ کی تھی کہ وہان کے بادشاہ کو بھی بلا لیا تھا کہ جسکا نام مالک بن ملکوت شاہ تھا اُسنے ایرج کو اپنا فرزند کیا تھا ایرج کو خواجہ نے صاحبقران آفتاب پرستان مشہور کیا تھا پس اہل اسلام کے مقابلے مین آکر ایرج نوجوان ایکجانب آ کے فروکش ہوا پس ایک طرف لشکر اسلام فروکش تھا اور ایک طرف لشکر خداوند اور ایک طرف ایرج آکر اُترے پہلے خداوند کے لشکر سے مقابلہ کیا پھر لشکر اسلام سے اُسی زمانے مین تیرا دادا طرماسپ یہ خبر سُنکے کہ میرا باپ مسلمان ہو گیا ہی اور نبیرۂ حمزہ کی اطاعت کرلی ہی اور اُسکی غلامی کی ہی اس خیال سے لشکر لیکر آیا تھا کہ مین اپنے باپ کو زیر کرکے کہون کہ وہ تدبیر ہو گئی مین چلا تھا کہ اُنکو کوئی امر کا خیال نہین ہی پھیر مذہب قدیم پر لاؤن لشکر اسلام کے مقابلے مین جاکر اُترے تھے اور اپنے لشکر کو اُتارا تھا چونکہ ایرج اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا اُسنے جو تیرے دادا کو دیکھا بہت پسند کیا جب یہ میدان مین آئے اور اہل اسلام سے مبارز طلب کیا ایرج اپنے لشکر سے نکلکر میدان مین آیا اور تیرے دادا سے مقابلہ کیا کئی دنتک مقابلہ رہا آخر کو ایرج نے تیرے دادا کو زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر مین لیگیا اور اُسنے مذہب آفتاب پرستی قبول کرنے کو کہا اُنھون نے قبول کیا وہ مرد عاقل اور بڑی دوست تھے اُنھون نے ایرج کی اطاعت اختیار کی ایرج نے اپنے لشکر کا سپہ سالار کیا اور بہت عزت سے پیش آیا بہت دنون بلکہ برسون ایرج کے پاس رہنے بڑے بڑے معرکے پڑے خوب باپ بیٹون سے مقابلے ہوئے یعنی طہماس سے اور طرماسپ سے اور ایرج سے اور اہل اسلام سے طرماسپ نے اپنے دادا اعنقوبل کو پہاڑ پر جاکر اُس خطا پر قتل کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ تم دین آفتاب پرستی قبول کرو اُنھون نے انکار کیا پس طرماسپ نے اُنکو قتل کیا اور اُس مقام پر اپنا قبضہ کیا اور پھر ایرج کے پاس چلے نوبت بایںجا رسید کہ اُسی جنگ وپیکار مین طرماسپ تیرے دادا طہماس اپنے باپ کے ہاتھ سے مارے گئے اُدھر حمزہ نے اپنے پوتے کو زیر کر لیا وہ باہم ملگئے مگر ایرج نے اپنے دادا کا بڑا صدمہ کیا تھا طہماس بھی مارے گئے اپنے باپ کے مارے جانے کی حالت سُن کہ وہ کیونکر مارے گئے تیرے دادا یعنی طرماسپ تو اپنے باپ کے ہاتھ سے مارے گئے اُنکے قتل ہونے کی تو تو نے حالت سُنی اب اپنے باپ کی کیفیت سُن کہ ایک شہر مین پیدا ہوئے تھے جب سن وتمیز کو پہونچے اور میرے ساتھ عقد کر چکے تو اُنکو یہ خیال آیا کہ اپنے باپ کے پاس لشکر ایرج مین جاؤن اور بائیس ہلون یہ لشکر لیے ہوئے جاتے تھے کہ راہ مین نواسہ حمزہ کا اسد دلاور جو کہ ایرج سے اور تیرے دادا سے پرخاش رکھتا تھا اپنا لشکر لیے ہوئے جاتا تھا کہ تیرے باپ کے لشکر سے اور لشکر اسد سے مقابلہ ہوا جب اسد کو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر فرزند طرماسپ کا ہی طرماسپ اپنے باپ کی ملاقات کو

مع لشکر کے جانا ہی سدراہ ہوا تو بہت مقابلے کی آئی اسد مرد جوان اور سن رسیدہ تھا تیرا باپ ابھی بچہ تھا پندرہ برس کا سن تھا وہ ابھی فنون جنگ سے ماہر نہ تھا اسد سے مقابلہ کرچکا تھا بڑے بڑے بہادرون کے معرکے دیکھ چکا تھا دوسرے مرد عیار بھی تھا لیس مقابلہ جو ہوا تو اُسنے تیرے باپ کو بکر سے قتل کیا اور تمام مال واسباب لوٹ لیا لشکر بے سردار کو بھگا دیا تیرا باپ اسد تو اسد حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مجھکو خبر ہوئی مین نے بہت صدمہ کیا تو میرے شکم مین تھا مین تیرے حمل سے تھی لیس وہان سے بھاگی اِس قلعے کے نواح مین پہونچی شداد میرے اوپر عاشق ہوا چونکہ مین بے وارث کی ہو چکی تھی مین نے اُسکی مرضی کو اپنے حق مین بہتر جانا اُسکے ساتھ عقد کرلیا لیس تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اُسنے تجھکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تیری تعلیم و تربیت مین بہت کوشش کی کہ تو اس سن کو پہونچا اب جو واقعہ گزرا وہ تیرے روبرو گزرا ماہ پارہ اُسنے اول سے آخر تک سب حال طہماس کا اور طرماسپ کا اور غرماسپ کا بیان کیا اور کہا کہ تو اُس خاندان سے ہی تیرے باپ و دادا ہمیشہ زبردست رہے اور آفتاب پرست بلکہ تیرا باپ و دادا تو بڑا زبردست بھی تھا اور آفتاب پرست اور ہمیشہ اولاد ایرج کی اُنھون نے اطاعت کی گو ایرج اپنے دادا سے ملگیا اور مسلمان ہو گیا تھا مگر اُسکا ایک فرزند تھا کہ جسکا نام تورج تھا وہ ہمیشہ آفتاب پرست رہا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا رہا اور اُنکا شریک نہ ہوا لیس تجھکو لازم ہی کہ تو اولاد ایرج سے کبھی مخالفت نہ کرنا جو کہ زمرد پرست ہو یا آفتاب پرست ہو اُس سے اور اہل اسلام سے جہانتک ممکن ہو مقابلہ کر کے اپنے باپ و دادا کے خون کا عوض لینا اسی واسطے مین نے کل قصہ تیرے روبرو بیان کیا جب قرماسپ نے اپنی مان سے سب قصہ سُنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا کہ مین خاندان عالی سے ہون اور میرے باپ و دادا پہلوان تھے اب مین بھی مثل اُنکے نام پیدا کرونگا خوب ہوا کہ تمنے مجھے سب قصہ بیان کر دیا یہ مقام میرے فخر کا ہی ای والدہ تم دیکھنا کہ مین کیونکر اپنے باپ و دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لیتا ہون اب معلوم ہوا کہ میرے باپ و دادا اہل اسلام کے ہاتھ سے بیگناہ مارے گئے ہمگر خیر دیکھا جائیگا مین لشکر تیار کر کے اُنپر لشکر کشی کرتا ہون اور مین نے آج سے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا اور زمرد پرستی کو بھی رواج دونگا کہ دونون مذہب میرے خاندان مین تھے مین برسون تک لشکر لیکر اہل اسلام پر جاؤنگا مان نے جو یہ سُنا تو اُسکو یہ نصیحت کی اور قسم دی کہ ای فرزند تو لشکر جمع کر لے اور مال و دولت بہم کر لے اور خوب قوت و طاقت پیدا کر لے پھر اہل اسلام کے مقابلے کو جانا کیونکہ وہ لوگ بہت قوی ہین اور بڑے طاقت ور و صاحب زور ہین اُنھون نے بڑے بڑے پہلوان زبردست زیر کیے ہین جو کہ اپنے وقت کے رستم و سام ہین ابھی تجھمین اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی جب تو جاہ و حشم اُنکے مثل پیدا کر لیگا تو مین اجازت دونگی کیونکہ جبکہ تیرے باپ و دادا لشکر کثیر لیکر گئے تھے وہ تو زیر ہو گئے اور مارے گئے ابھی تجھمین وہ طاقت اور قوت نہین ہی کہ اُنسے مقابلہ کرے تو ابھی اپنے باپ و دادا کے مقابل نہین ہی یہ جو مان نے کہا قرماسپ کو بہت بُرا معلوم ہوا تھا مگر کچھ جواب نہ دیا خاموش وہان سے اُٹھکر چلا آیا تھا اپنے خوابگاہ مین اُسدن سے اُسکو یہ فکر تھی کہ مین وہ طاقت پیدا کرون اور قوت کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرون اُسدن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ صحرا مین جاکر ورزش کیا کرتا تھا اور اسقدر قوت بہم پہونچائی تھی کہ فیل مست کو ایک ضرب مشت

ہلاک کرتا تھا اور شیر زیان کو بدون اسلحہ قتل کرتا تھا اور نیزہ سومن کا ساطور باندھتا تھا اُس سے مثل تلوار کے کام لیتا تھا تمام قلعے مین آفتاب پرستی اور زمرد پرستی کو جاری کیا تھا گو مذہب زمرد پرستی تو قدیم سے جاری تھا مگر آفتاب پرستی کو بھی بہت ترقی ہوئی تھی اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے تھے اور اُنکو حکم دیا تھا کہ جو کوئی قافلہ اس صحرا مین آکر اُترے ہمکو آکر خبر دینا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُسکا دین و مذہب کیا ہی اور جو لشکر کسی بادشاہ کا اِدھر آئے تو ہمکو خبر کرنا مگر یہ دریافت کر لینا کہ اُنکا دین کیا ہی اگر وہ لوگ اہل قافلہ آفتاب پرست ہون تو ہمکو خبر نہ کرنا ہم آفتاب پرستون کو نہ لوٹین گے اور جس مذہب کے ہونگے لوٹ لین گے یا جو بادشاہ آفتاب پرست ہوگا اُسکو ہم نہ پریشان کرینگے اور جو مذہب رکھتا ہوگا اُسکو ضرور پریشان کرینگے پس یہی اُسکا طریقہ تھا کہ جو سوداگر آفتاب پرست ہوتا تھا وہ تو اُسکے ہاتھ سے محفوظ رہتا تھا اور جو دیگر مذہب رکھتا تھا وہ لوٹ لیا جاتا تھا اسی طور سے جو بادشاہ آفتاب پرست ہوتا تھا وہ تو مع لشکر سلامت نکل جاتا تھا باقی خواہ زمرد پرست ہو خواہ اور کوئی مذہب رکھتا ہو وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جاتا تھا یہی طریقہ قرماسپ نے جاری کیا تھا دوسرے صبح سے دوپہر تک اُس ملک کے جنگل مین ورزش کرتا تھا اور شکار کھیلتا تھا دوپہر سے شام تک قلعے مین جا کے حکومت کرتا تھا شام سے دوپہر رات تک پھر ورزش کرتا تھا اُسنے اپنے اوپر راحت و آرام کو حرام کر لیا تھا سواے ورزش اور زیادتی طاقت و قوت کے دوسرا کام نہ تھا بہت صاحب زور تھا اُسکو یہ بھی خیال تھا کہ میرے پاس لشکر و مال و دولت ہو جاے تو مین اہل اسلام پر لشکر کشی کرون اُسکو بھی ایک زمانہ گذر گیا یہ اُس عہد کا ذکر ہی کہ جب صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی تھی نوبت باینجا رسید کہ زمانہ دگرگون ہوا صاحبقران اول بھی خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اور ثانی بھی بدیع الملک صاحبقران ثالث ہوے اور اُنسے اور سمندر شاہ سے مقابلے ہوے اُس عرصے مین قرماسپ نے بھی بہت سا روپیہ جمع کر لیا اور ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر بھی جمع کر لیا اُسکی مان بھی مر گئی اب یہ خود اختیار بھی ہو گیا اِسکی طاقت و قوت کا شہرہ خوب اُس گرد و نواح مین ہوا مگر اسکا وہی طریقہ تھا اور اُسنے وہ ہی راستہ قلعہ کا جاری کیا تھا جو کہ شداد کے وقت مین تھا دوسرا راستہ نہ بنایا تھا اُسی طریقے سے یہ تاجرون کو لوٹا کرتا تھا اب اُسنے قصد کیا تھا کہ مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن یہ اُسکا بند و بست کر رہا تھا لشکر کی نگہداشت شروع کی تھی خیمے وغیرہ تیار ہو رہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی زمانہ مین ارمان پیش خیمہ لیکر ازرنگ کا اُس صحرا مین پہونچا اور صحرا مین اُترا قرماسپ کے ہرکارے تو اُس صحرا مین خبر کے لیے موجود تھے اُنھون نے جو لشکر کو فرودکش دیکھا لشکر مین آئے علمہاے لشکر کے پھریرے سیاہ پاے اُنپر تعریف لقاد زمرد ثانی و ازرنگ بن زمرد کی تحریر پائی اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ کسکا لشکر ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر خداوند ازرنگ کا ہی اُنھون نے کہا کہ کون خداوند ازرنگ پس اُنھون نے سب حال بیان کیا چنانچہ ہرکارے یہ حال دریافت کر کے لشکر مین اپنے قلعے مین آئے رات ہوگئی تھی دربار کا وقت نہ تھا اپنے مقام پر آکر سو رہے یہان ارمان بلا خوف و خطر اُترا ہوا ہی اُسنے رات براحت بسر کی جب صبح ہوئی اہل لشکر سے کہا کہ جب خداوند یہان آلین گے اور قیام کرینگے تو ہم یہان سے آگے کو کوچ کرینگے پس اِسی سبب سے ارمان اُس صحرا مین مقیم رہا صبح کو اُسنے کوچ نہ کیا یہ تو یہان فرودکش ہی اُدھر قلعے مین جب قرماسپ اپنے امور ضروری سے اور غذا وغیرہ سے فراغت کر کے دربار مین آیا اور سب سردار حاضر دربار ہوے تخت حکومت پر بیٹھا تو اُسوقت

اُن ہرکارون نے مجرا گاہ پر سے آکر مجرا کیا دعا و ثنا بجا لاکر یون عرض کی کہ ہم بموجب حکم سرکار صحرا مین برائے
دریافت حال موجود تھے اے پہلوان دوران و اے گرشاسب جہان ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر آکر اُس صحرا مین فرد کش
ہوا جو کہ زیر کوہ ہی اور آپ کا ورزش گاہ اور شکار گاہ ہی ہمنے اُس لشکر کے جو علم دیکھے تو سیاہ پائے اُس پر
خوک و سگ اور لقا و زمرد کی تصویرین بنی ہوئی تھین اور ایک تصویر علمون کے پھریرون پر نئی تھی جو کہ
ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُن علمون کی مگر تصویر خداوند آفتاب کی کسی پھریرے پر نہ تھی ہمنے غور کرکے جو دیکھا اُنپر
تعریف و ثنا خداوند لقا و فرزند خداوند لقا یعنی زمرد ثانی کی تحریر تھی خداوند آفتاب کی تعریف نہ تھی یہانتک
غنیمت تھا اب جو خیال کرکے دیکھا تو ایک نئی خداوند کی تعریف اُن پھریرون پر تحریر تھی اب کوئی ازرنگ
پیدا ہوے ہین اُنھون نے اپنے کو ظاہر کیا ہی کہ ہم خداوند ہین اور زمرد ثانی کے فرزند ہین یہ جو ہمنے
دیکھا اور اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ پیش خیمہ خداوند ازرنگ بن زمرد ثانی کا
لیکر طرف شہر آفتاب نما کے جاتے ہین خداوند ازرنگ نے بہ جبیں آفتاب پرست پر لشکر کشی
کی ہی اس خیال سے کہ اُنکو جاکر قتل کرین اگر وہ مذہب ازرنگی کو نہ قبول کرے دوسرا سبب یہ ہی
کہ خداوند بہ جبیں کی بہن ملکہ ثریا سے سیمتن پر عاشق ہوے ہین پہلے خداوند نے ملکہ کی طلب مین
نامہ لکھا اُنھون نے انکار کیا پس خداوند کو غصہ آگیا فوراً لشکر لیکر اُس طرف کو کوچ کیا اپنے سپہ سالار
ارمان کو اپنا پیش خیمہ دیکر روانہ کیا یہ وہی لشکر ہی اور یہ خداوند کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما
کے جاتا ہی یہ ماتحتی ارمان ہمنے دریافت کیا کہ ازرنگ نے کس شہر سے خروج کیا ہی انھون نے
جواب دیا کہ ازرنگ خداوند نے شہر خورشید نگار سے کوچ کیا تھا پہلے ایک پہلوان کو طرف طلسمات
کے روانہ کیا اور ایک طرف خانۂ کعبہ کے اور خود مع لشکر کے لشکر اسلام کی طرف کوچ کیا کیونکہ آجکل
لشکر اسلام سمندر ریہ پر ہی سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی پس جب خداوند خاور پر پہونچے حاکم خاور سے
مقابلہ ہوا لشکر خداوند ظفریاب ہوا خاور پر قبضہ کیا گیا پس اسی زمانے مین خداوند ملکہ پر عاشق ہوے
اور خداوند نے حکم دیا کہ ہم بعد معرکہ آفتاب پرستان کے اور بعد فراغ عقد ملکہ کے اہل اسلام سے
مقابلہ کرینگے اور اپنے مذہب کو رواج دینگے اور اپنی خدائی کو درست کرینگے خداوند نے یہ فرمایا
تھا کہ ایک مذہب اسلام تو تھا اب یہ دوسرا مذہب کہانسے پیدا ہوا ہان ایک زمانے مین پیدا ہوا تھا
مگر وہ مٹ چکا اب پھر مذہب آفتاب پرستی ظاہر ہوا اُس مذہب کو مٹانا بھی ضرور ہی پس خداوند نے ان دونو
قصدون سے اُس طرف کو کوچ کیا ہی اے خداوند ہمنے جو سُنا اُسوقت قلعے مین اُس لشکر کی خبر لیکر آئے یہان
آپ محل مین تشریف لیجا چکے تھے ہم بھی اپنے مکان پر چلے گئے صبح ہوئی حاضر دربار ہوے یہ خبر تازہ
ہی جو کہ ہمنے بیان کی خداوند اُس پہلوان کے ہمراہ لشکر کثیر ہی اور بہت نامی و گرامی زبردست پہلوان ہی اور
بارگاہ ازرنگی بھی ہمراہ ہی پس یہ جو قہرماسپ نے ہرکارون کی زبانی سُنا پس آگ ہوگیا کیونکہ
ہرکارون نے یہ کہا تھا کہ آفتاب پرستون پر ازرنگ نے لشکر کشی کی ہی اُسکا بھی مذہب آفتاب پرستی ہی
پس یہ سُنا تھا کہ غصہ آگیا اور منھ لعل ہوگیا تمام بدن کے بال مثل نکاون کے کھڑے ہوگئے منھ سے کف
جاری ہوگیا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ سے توڑ کر نکلگیا غصے سے تھر تھر کانپنے لگا اور کہنے لگا
کہ اس ازرنگ مردود کی شامت آئی ہی کہ آفتاب پرستون پر لشکر کشی کرکے جاتا ہی میرے ہاتھ سے یہ
بچکر کہان جائیگا مین بارگاہ وغیرہ چھین لونگا اُسنے کیا آفتاب پرستون کو بھی مثل خدا پرستون کے خیال
کیا ہی گو وہ لوگ بھی اس سے دبنے والے نہ تھے اور نہ مین نہ معلوم کیا اُنپر آفت آئی جو اُسنے شہر خاور پر

قبضہ کرلیا اور وہ بھاگ گئے ورنہ وہ ایسے فراریون کی کب سُنتے ہین اسکے باپ دادا ہمیشہ اہل اسلام سے پریشان رہے ہین اور بھاگتے پھرے ہین کہین جاے پناہ نہ ملی ہر ہان جب شربک ہو کر اہل اسلام سے لڑے وہ ہمین آفتاب پرست تھے صد اُسکی کمک کی اور اُسکے باپ دادا کی باوجودیکہ خدا تھی اور دعوی خدائی کرتے تھے لاکھون بلکہ کرورون لوگ سجدہ کرتے تھے اُسپر یہ حال تھا کہ گوشۂ امن تلاش کرتے تھے جسکے باپ و دادا کا یہ حال ہو اُسکا پوتا آفتاب پرستون پر لشکرکشی کرکے جاے اور اُنسے مقابلے کا قصد رکھے یہ تو کبھی نہ ہوگا پس اگر میرے ہاتھ سے سلامت نکلگیا تو شاید اُنسے مقابلے کی نوبت آئے یہ غیر ممکن ہر کہ مین یہ سُن لون کہ ازرنگ پرستون کا لشکر آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتا ہر اور مین خاموش بیٹھا رہون جانے دو ان خوب کیا جو برجیس نے اپنی ہمشیر کی شادی نہ کی اور انکار کیا ازرنگ کی بھی یہ لیاقت تھی کہ کوئی عالی خاندان اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کرے ایک سردار نے کہا کہ وہ سنا جاتا ہر کہ اپنے کو خداوندزادہ کہتا ہر اور خود بھی دعوی خدائی کرتا ہر اور بہت سے لوگ اُسکو بخدائی مانتے ہین پھر کیا ہوا جو اُسکو کوئی بادشاہ اپنے لڑکی نہ دیگا ازرنگ کے عالی خاندان ہونے مین کیا شک ہر عالی خاندان کیسے خدائی اُس گھر مین ہر لوگ اپنا فخر و افتخار جانکر اپنی لڑکی دینگے یہ خیال کرکے کہ ہمارا داماد خدا ہر ہماری لڑکی کا بڑا مرتبہ ہوگا قرماسپ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ ایسے بہت سے خدا ہوتے ہین کیا امر خدائی ایسا آسان ہر کہ ہر ایک خدائی کرنے لگے پس خدائی خداوند آفتاب کے لیے تھی یا جو کہ خدائی کر گئے اُنکے لیے تھی اور کوئی نہین کرسکتا ہر پس اگر ازرنگ خدا ہر تو مین اُسکا امتحان کیے لیتا ہون اگر وہ خدا ہوگا تو مجھکو زیر کرلیگا کیونکہ خدا کا تو یہ مرتبہ ہر کہ اُسنے سب کو خلق کیا ہر ہر شی اُسکے تابع ہر اُس سے سب زیر ہونگے وہ کسی سے نہ زیر ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم ابھی جاکر لشکر ازرنگ کو جو کہ پیش خیمہ اُدھر لیکر آیا ہر قتل کرکے بارگاہ پر اپنا قبضہ کرینگے جب ازرنگ یہان آئیگا اُسکے لشکر سے مقابلہ کرینگے اگر مجھکو شکست ہوئی تو مین اُسکی اطاعت کرونگا اور اُسکے ہمراہ جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرکے اور اُنکو شکست دیکر ازرنگ کی شادی ہمشیرہ برجیس کے ساتھ کرونگا اُسکے بعد خداپرستون سے مقابلہ کرونگا اور اُن سب کو غارت کرکے ازرنگ کی خدائی کو رواج دونگا اور اگر مین نے نہ شکست کھائی اور ازرنگ نے شکست کھائی پس اُسکو قتل کرکے کل اُسکے لشکر کو اپنے قبضے مین کرونگا اور اُسکا کل مال و اسباب لوٹونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اُسکو تباہ کرونگا اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دونگا پس کل لشکر میرا ابھی ابھی تیار ہو مین محل سے لباس رزم پہنکر آتا ہون اتنے عرصے مین لشکر تیار ہو جاے یہی وقت امتحان اور تقدیر آزمائی کا ہر یہ حکم دیکر فوراً اُٹھکر کھڑا ہوا اور داخل محل ہوا اُسکا حکم حکم نادری ہر اگر اُسکے خلاف ہوتا ہر جو یہ حکم دیتا ہر تو اسکو سزا دیتا ہر پس یہ حکم دیتا تھا اُسیوقت سپہ سالار اور سردارون نے حکم شاہی سے اہل لشکر کو آگاہ کیا اور حکم کمربندی کا دیکر خود بھی اسلحہ وغیرہ اپنے تن و بدن آراستہ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین کل لشکر مین کمربندی ہو گئی سبنے مرکبون پر زین کسے کل ہتھیار لگاے خود سرون پر رکھے نیزے ہاتھون مین لیے تیار ہوگئے سردار بھی اپنے اپنے مکانون سے مسلح ہوکر آئے اور در دولت قرماسپ پر پرا باندھکر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین قرماسپ بھی اپنے تن پر ہتھیار لگاے محل سے برآمد ہوا دیکھا کہ سب سردار مسلح و مکمل موجود ہین اور میری سواری کا مرکب بھی موجود ہر سپہ سالار سے پوچھا کہ کل لشکر تیار ہر اُسنے عرض کی کہ جی ہان

آپ تشریف لے چلیں یہ سنتا تھا کہ قرماسپ مرکب پر سوار ہوا عنان لی مرکب کو مہیز کیا آگے آگے قرماسپ عقب میں سب سردار اُنکے عقب میں لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے قرماسپ نے پلٹ کر حکم دیا کہ خاموش اور آہستہ آہستہ مرکبوں کو لاؤ شور نہ کرو تاکہ وہ لوگ آگاہ نہ ہوں ورنہ بارگاہ لیکر فرار کر جائینگے یہ جو قرماسپ نے حکم دیا سب نے اپنے اپنے مرکب کو قدم قدم روانہ کیا قرماسپ اُسی راہ سے جو کہ نقب کے ذریعے سے وسط قلعہ سے تھے زیر پہاڑ بیرون قلعہ کلک کے جنگل میں آمادہ ہوا وہ راستہ اِسقدر کشادہ تھا کہ پچاس سوار برابر چل سکتے تھے اور وہ جنگل کلک کا اتنا بڑا جنگل تھا کہ تین لاکھ آدمی اُس جنگل میں بخوبی پوشیدہ ہو سکتے تھے پس قرماسپ سب لشکر کو لیکر کلک کے جنگل میں آیا بیرون قلعہ اور اپنے لشکر کو طریقے سے آراستہ کر کے کھڑا ہوا ہرکاروں کو حکم دیا کہ جاکر دیکھو کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں آیا غافل ہیں یا ہوشیار صحرا میں اُنکا لشکر بھی ہے یا کوچ کر گیا ہے ہرکارے یہ حکم پاکے فوراً روانہ ہوئے صحرا میں آکر دیکھا کہ لشکر اُسی طور سے اُترا ہوا ہے اور سب بے خوف و خطر اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں ارمان شبیر صورت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے پس یہ حال دیکھکر وہ ہرکارے خدمت قرماسپ میں حاضر ہوئے عرض کی کہ سب لشکر اُسیطور سے فروکش ہے اور سب اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں اور بہت خوش ہیں پس یہ سنکے قرماسپ نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ تلواریں کھینچکر اور مرکب اُٹھا کر جا پڑیں اور قتل کرنا شروع کریں کچھ خیال نہ کریں یہ حکم دیا اور خود تلوار کو میان سے لیا اور ایک مرتبہ مرکب کو مہیز کیا قرماسپ کا مرکب مہیز کرتا تھا اور تلوار علم کرتا تھا فوراً ایک لاکھ پچاس ہزار تلواریں علم ہو گئیں اور سب نے مرکب اُٹھائے پس قرماسپ اُس کلک کے جنگل سے مثل سیل کے نکلا اور ایک بارہ لینا لینا کہکر لشکر ارمان شبیر صورت کے لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا یہ لوگ کمریں کھولے ہوئے اپنے اپنے مقام پر بے خوف و خطر بیٹھے ہوئے تھے کسی قسم کا اِنکو خوف نہ تھا پس یہ جو آفت دفعتاً آئی سبکے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی اُدھر بازار مرگ گرم ہو گیا لشکر قرماسپ لشکر ازرنگ کے سواروں اور پیدلوں کو بیدریغ تہ تیغ کرنے لگے ایک تلاطم ڈالدیا تمام لشکر میں ہلڑ مچ گیا کہ قزاقی کلک کے جنگل سے نکلکر لشکر پر گرے ہیں تمام لشکر تباہ کیے دیتے ہیں یہ جو شور و غل مچا ارمان اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا ہمراہ سرداروں کے شراب خواری کر رہا تھا ایک مطربہ گا رہی تھی کہ لشکر کے شور و غل کی صدا اُسکے کان میں پہونچی اُسنے چوبدار سے حکم کیا کہ خبر تو باہر جاکر لاؤ کہ یہ لشکر میں شور و غل کیسا ہے کیا خداوند تشریف لائے ہیں کہ ہمکو خبر نہ ہوئی اُنکا لشکر آگیا پس چوبدار باہر آیا اُسنے دور سے دیکھا کہ ہزاروں سوار لشکر میں پھر رہے ہیں تلواریں برہنہ اُنکے ہاتھ میں ہیں تمام لشکر میں تہلکہ پڑا ہوا ہے ایک غدر مچا ہوا ہے ہر طرف سے صدائے بزن و بکش کی آ رہی ہے لشکری قتل ہو رہے ہیں یہ حال دیکھکر وہ فوراً خیمے میں واپس آیا مگر یہ حال کہ حواس باختہ منھ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں رنگ رُخ فق آکر سامنے ارمان کے کھڑا ہوا ارمان نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیوں کیا خبر ہے کچھ بیان کر دیکھو تو باہر سے بالکل بدحواس آیا یہ کیا تیرا حال ہے اُسنے اپنے حواس درست کر کے کہا کہ میں بموجب حکم خیمے سے باہر گیا تو میں نے دیکھا کہ تمام لشکر میں غدر مچا ہوا ہے ہزاروں سوار زرہ پوش تلواریں علم کیے ہوئے لشکر خداوند کو قتل کر رہے ہیں اور وہ بیچارے بسبب اپنی بے سر و سامانی کے قتل کیے جا رہے ہیں کیونکہ یہ خبر تو تھی نہیں کہ کون آفت نازل ہوگی ورنہ اپنا بندوبست کر لیتے یہ جو اُس چوبدار نے کہا ارمان نے

سرداروں سے کہا کہ غضب ہو گیا قزاق لشکر پر آگرے مگر بڑے غضب کے قزاق ہیں کہ دن دہاڑے لوٹ
مار کرنے کو آئے سب تیار ہو جاؤ یہ کہکر جام شراب ہاتھ سے رکھدیا اور اٹھکر دوسرے خیمے مین گیا
ہتھیار تن پر لگانے لگا ادھر سردار بھی اُس خیمے سے نکل نکلکر اپنے اپنے مقام پر آئے مگر جب خیمے سے
باہر نکلے تھے تو دیکھا تھا کہ لشکر مین تلاطم ہوا تھا یہ دیکھتے ہوے اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے
تھوڑے عرصے مین مسلح و مکمل ہو کر اپنے اپنے مقام سے باہر آئے کہ ارمان بھی اپنے خیمے سے باہر آیا
یہ سب مرکب پر سوار ہو کر چلے اُسطرف کہ جدھر تلوار چل رہی تھی مگر یہ صدا خود دیتے ہوے کہ اے اہل لشکر
گھبرانا نہین ہم مسلح و مکمل ہو کر آگئے ہین تم لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر مقابلہ کرو یہ قزاق ہین ابھی انکو مار لو
یہ صدا جو اہل لشکر ارمان نے اپنے سردار کی سنی کسیقدر حواس درست ہوے جو جہان پر تھا اُسی مقام
سے تلوار لیکر لینا لینا کہکر چلا کہ قزاقون کو جانے نہ دینا گھیر کر مار لینا ادھر ارمان مع سردارون کے اُس
مقام پر پہونچ گیا اور لڑنے لگا گھمسان کی تلوار چلنے لگی ارمان نے اور دیگر سردارون لڑائی کو آکر
روکا اُدھر نقیبون نے سب لشکر کو ہوشیار کیا چونکہ دن تھا سب جاگ تو رہے تھے پس سب مسلح و مکمل
ہو ہو کے اور اپنے اپنے مقام پر سے چلے ابتو دونون لشکرون مین تلوار چلنے لگی سر تن پر سے
اُترنے لگے مگر لشکر قرماسپ کا یہ حال ہے کہ جب حملہ کیا لشکر ارمان کے پانون اُٹھا دیے طنابین کاٹکر خیمے
گرا دیے جو لوگ اپنے خیمون مین اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے تھے وہ اُسی مین دب کر رہ گئے اُنکے
ارمان دل کے دل ہی مین رہے حسرت جنگ پوری نہ ہوئی اصطبل سے مرکب شور و غل سنکے رسیان
توڑا کر بھاگے ارابون کے بیل ہر طرف پھر رہے ہین ایک غدر مچا ہوا ہے ایک طرف تلوار چل رہی ہے
تلوارون کی جھنکار بلند ہے ہزارون بجلیان کوند رہی ہین ایک سمت کو باہم نیزے چل رہے ہین اُنکی
سنانین مثل شرارون کے دھوپ مین چمک رہی ہین ایک طرف مرغ تیر پر کھولے ہوے اُڑ رہے
ہین اُدھر شہباز اجل اپنی طرف طائران روح کا شکار کر رہا ہے ہزارون مر کر گر رہے ہین بازار مرگ
گرم ہے ارمان کی عجب حالت ہے کبھی مرکب ڈپٹ کر اپنے لشکر کی خبر لیتا ہے کہ کیا حال ہے کبھی لشکر حریف سے
لڑنے لگتا ہے برق شمشیر کوند رہی ہے خرمن ہستی پر گر رہی ہے عجب حال ہے لشکر کا باوجودیکہ سب لشکر تیار
ہو گیا ہے برابر سے لڑ رہا ہے مگر پہلے جو حواس جاتے رہے ہین تو اب حواس درست نہین ہوتے ہین اور
بدحواسی سے لڑ رہے ہین خود قتل ہو رہے ہین لشکر قرماسپ باحواس عجب ساکھ سے لڑ رہا ہے لشکر
ارمان کے پانون اُکھڑے جاتے ہین ایک قرماسپ ایک تیغہ آبدار ہاتھ مین لیے ہے ہے اُس سے خون کی
بوندین ٹپکتی ہوئی حریف کو قتل کر رہا ہے اُسکے عقب مین اُسکے سب سردار زخمی شدہ برابر حملے کر رہے
ہین اُسکا لشکر ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہا ہے نقیب لشکر قرماسپ پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ جوانون
اسی طور سے لڑے جاؤ حریف کو مار لیا ہے اب تھوڑی دیر اور باقی ہے کہ حریف بھاگا جاتا ہے بدحواس
ہو کر لڑ رہا ہے یہ معرکہ سر کر لیا ہے اسطور سے نقیب دل بڑھا رہے ہین لشکر قرماسپ جم جمکر حملے کرتا ہے
ہر حملے مین لشکر ارمان کے پیر اُٹھا دیتا ہے اسی طور سے تھوڑے عرصے تک مقابلہ رہا لشکر ارمان تاب
مقابلہ نہ لا سکا پیچھے ہٹنے لگا اور لشکر قرماسپ اُسکو دبانے لگا پس نوبت یہ ہوئی کہ اب سب چھرمٹ
کھا کر فرار پر قرار لین یہ حال جو ارمان نے دیکھا ایک مرتبہ اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ کیسے بہادر ہو
کہ قزاقون سے بھاگے جاتے ہو نام بہادری اور جوانمردی کا ڈبوے دیتے ہو یہ جو ارمان نے کہا
اُدھر نقیبون نے دل بڑھائے بس پھر سب جمکر لڑنے لگے ارمان حریف کو قتل کرتا ہوا بڑھا اُدھر سے

قرماسپ لشکر ارمان کے سوارون کو قتل کرتا ہوا چلا آتا تھا کہ ارمان سے اور قرماسپ سے سامنا ہوگیا ارمان نے پکار کر کہا کہ او قزاق کہ ہر تین روپیہ کے پیادون پر ہاتھ صاف کرتا ہوا جاتا ہی مردان عالم سے آنکھ چار کرکے مقابلہ کرنا کہ پھر ہنر جنگ معلوم ہون یہ جو ارمان نے کہا قرماسپ نے صدا سُنی پلٹ کر جواب دیا کہ او نامرد ازلی تو قزاق ہوگا اور تیرا باپ یہ کیا کلمہ مردان عالم کی شان مین کہا مین وہ بہادر ہون کہ میرے خوف سے رستم و سام نے قبر مین جا کر کفن سے منھ اپنا پوشیدہ کرلیا ہی اور جب مین نعرہ کرتا ہون اُنکا بند بند میرے نعرے کی صدا سے گوشۂ قبر مین کانپ جاتا ہی مین تجھ ایسے بھگوڑے سے مقابلہ کرون تو جنکا پیرو ہی اُسکا ہمیشہ سے یہی طریقہ ہی اُسکے باپ دادا ہمیشہ بھاگ گیے ہین وہ بھی بھاگے گا تو کیا مقابلہ کریگا بھلا تو کیا تلوار کے روبرو ٹھہرے گا ادھر تلوار کا سامنا ہوا ادھر تو نے منھ پھیر لیا یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ بس زبان بند کر اور مجھسے آکر مقابلہ کر یہ کہکر اور مرکب کو مہمیز کرکے برابر قرماسپ کے پہونچا اور کہا کہ کیا تیرا نام ہی تاکہ تو میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا جاے یہ کیا تو نے طریقہ اختیار کیا ہی کہ جسکو غافل پایا قزاقون کی طرح سے لشکر لیکر آپڑا اور حریف کے لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت کے ہی قرماسپ نے تیوری پر بل ڈالکر جواب دیا کہ او نامرد تو کیا بک رہا ہی کیا تجھکو یہ خبر نہ تھی کہ اس بیشے مین ایک شیر نر رہتا ہی مع اپنے ہمراہیون کے کہ تو اُسکی بدون اجازت یہان لشکر لیکر آیا ارے آگاہ ہو کہ میرا نام قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ بن طہماس ہی یہ تمام صحرا اور پہاڑ اور وہ جو قلعہ سامنے ہی میرے قبضے مین ہی کوئی لشکر ادھر سے نہین جاتا ہی بدون میری اجازت کے دوسرے مین آفتاب پرست ہون مین نے سُنا کہ ایک لشکر اس صحرا مین اُترا ہی اور وہ پیش خیمہ کوئی ازرنگ ہی کہ اُسنے دعوی خدائی کیا ہی اُسکو لیکر آفتاب پرستون پر جاتا ہی اُسکا ارمان نام ہی پس مجھکو غصہ آگیا کہ اول تو بدون میری اجازت کے وہ اِس صحرا مین اُترا دوسرے اُسکو آفتاب پرستون سے مقابلے کی حسرت ہی پس مین نے خیال کیا کہ یہ حسرت اُسکی مین نکالدون گو مین نے قصد کیا تھا کہ خدا پرستون سے جاکر مقابلہ کرون اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کیا تھا پس مین نے تیرے آنیکی خبر سُنکے یہ عہد کیا کہ اگر مین اُن لوگون پر فتح پاؤنگا تو خدا پرستون پر بھی ظفریاب ہونگا اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو اپنے لشکر کو لیکر چلا جا اور بارگاہ وغیرہ مجھکو دیدے ورنہ میرے ہاتھ سے تو سلامت نہ جائیگا یہ بارگاہ مجھسے اِس خطا پر لیے لیتا ہون کہ تو نے میرے بیشے مین اپنے لشکر کو بدون میری اجازت کے کیون اُتارا دوسرے میرے پاس کوئی بارگاہ بھی نہین ہی یہ جو قرماسپ نے کہا ارمان نے جواب دیا کہ ارے نادان یہ تو کیا کہتا ہی ازرنگ خداوند ہی اور خداوندزادہ ہی میرا اور تیرا اور تمام عالم کا وہی خدا ہی اُسی نے سب کو پیدا کیا ہی وہی سبکا خالق ہی سواے اُسکے اور کوئی خدا نہین ہی خدائی اُسکے گھرانے مین ہوتی آئی ہی اُسکا دادا یعنی لقا زمردشاہ باختری ہجدہ ہزار ملک کا خدا تھا سب اُسکو سجدہ کرتے تھے اُسنے عالم خواب مین کچھ بندے خلق کیے تھے اُنکو قوت و طاقت بہت دی تھی اُنکی موت خلق کرنا بھول گیا تھا وہ خداوند لقا سے منحرف ہوگئے تھے اُنھون نے دوسرا خدا پیدا کرلیا تھا اور اپنا دین دوسرا کرلیا اور خداوند لقا سے برسر فساد ہوتے تھے اور ہزارون مقابلے ہوے چونکہ خداوند اُن بندون کو نہایت دوست اور مہربان جانتے تھے اور الفت اُنسے کرتے تھے کیونکہ وہ خوبصورت بہت تھے اور موت بھی خلق کرنا بھول گئے تھے پس اُنکے ہاتھ سے پریشان ہوکر

اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو امر خدائی کا مالک کرکے بالاے آسمان چلے گئے اُن بندگان خدا نے اِسقدر ترقی کی اور روز بروز ہزارون ملک اُنکے قبضے مین ہوگئے اور اُنھون نے اپنے دین ومذہب کا نام دین اسلام رکھا اور کہدیا کہ کل دین باطل ہین ہمارا دین برحق ہی پس اِسی پر زمرد ثانی سے بھی مقابلے رہے آخرکو وہ بھی پریشان ہوکر اور بند وبست خدائی کو اپنے فرزند ازرنگ کو سپرد کرکے اور رجولہ پر لگکر بالاے آسمان چلے گئے ہین پس یہ ایسے خدا ہین کہ انکے زمانے مین سب بندگان خدا کا خاتمہ ہوجائیگا اور آفتاب پرستی کوئی دین نہین زمانہ لقا مین حمزہ صاحبقران زمان کا پر دتا یہ دین ایجاد کرکے براے مقابلۂ حمزۂ صاحبقران آیا تھا چونکہ وہ بہت زبردست تھا اور اُس سے کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا اِس سبب سے اُسکا دین سب نے قبول کیا تھا جب وہ صاحبقران سے زیر ہوکر اُنکا شریک ہوگیا وہ دین مٹ گیا پھر اُسدن سے وہ دین نہ جاری ہوا گو ایرج کا ایک لڑکا تھا کہ نام اُسکا نوزج تھا یہ نہایت زبردست تھا پہلے اُسکا بھی دین آفتاب پرستی تھا مگر جب اُسکو ثابت ہوا کہ یہ دین میرے باپ کا ایجاد کیا ہوا تھا تو اُسنے بھی زمرد پرستی اختیار کی اور ہمیشہ جبتک خداوند لقا و خداوند فرعون رہے اور آسمان پر تشریف لے گئے اُنکے ہمراہ رہا جب وہ بالاے آسمان گئے اور خداوند زمرد ثانی خدا ہوے اُنکو سجدہ کیا اُنکے ہمراہ پھر مقابلے مین رہا آخرکو اُنکے ہمراہ وہ بھی بالاے آسمان گیا اب اُسکے دو فرزند ہین کہ وہ ہمراہ خداوند ازرنگ ہین وہ بھی مذہب ازرنگی رکھتے ہین سواے مذہب ازرنگی کے کوئی دوسرا مذہب سچا اور برحق نہین ہی جب خداوند نے سُنا کہ چند بدمعاشون نے بعد مدت پھر مذہب آفتاب پرستی کو رواج دیا ہی اور ایک جم غفیر بہم کیا ہی پس خداوند نے خیال کیا کہ ابھی یہ لوگ کم ہین اگر اُنکی طرف سے پہلوتہی کیجائیگی تو اُنکو بھی مثل خداپرستون کے زور ہوجائیگا اور یہ بھی ترقی بہم کرلینگے اُسوقت اِنکا استیصال بہت دقت کے ساتھ ہوگا جیسی میرے دادا نے پہلوتہی اُسوقت مین کی جب کہ یہ مذہب اسلام جاری ہوا تھا اور خیال کیا کہ یہ چند لوگ ہین جسوقت چاہونگا اِن کا خاتمہ کردونگا اُسکا انجام یہ ہوا پس ایسی نادانی کرنا بالکل حماقت ہی پہلے اُنکی فکر لازم ہی اہل اسلام کو ترک کرکے اُدھر کا قصد کیا اور مجھکو یہ اول لشکر مقرر کرکے اور اپنی بارگاہ دیکر اُدھر کو روانہ کیا چنانچہ مین نے کئی منزلین طی کرکے اِس مقام پر آیا چونکہ یہ صحرا بہت پُرفضا تھا مجھکو اچھا معلوم ہوا مین نے یہان قیام کیا مجھکو یہان کا قاعدہ معلوم تھا نہ اس صحرا کی حد پر کوئی ایسا کتبہ لگا ہوا تھا کہ یہ صحرا فلان پہلوان یا بادشاہ یا ظالم کے قبضے مین ہی اور یہان کا یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی اس صحرا مین اُترتا ہی تو اُس سے اجازت لے لیتا ہی بغیر اُسکی اجازت کے نہین لشکر کو اُتارتا ہی اگر ایسا ہوتا اور مین اُسکے موافق عمل نہ کرتا تو ضرور خطاوار تھا تجھکو لازم تھا کہ ایسی تحریر حد صحرا پر لگادی ہوتی یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین خداوند کی بارگاہ تجھکو دیدون مین یہ خیال کرتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اور یہ صحرا اور یہ قلعہ بھی خداوند کے قبضے مین آئیگا پس اِسی مین خیریت ہی کہ تو اپنے لشکر کو لیکر اپنے قلعے مین چلا جا اور اپنی زندگی کو غنیمت جان مین اِن گیدڑ بھبکیون مین نہین آنے والا ہون یہ کبھی کسی کی مجال ہی کہ بارگاہ ازرنگی کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے اگر اُدھر نگاہ کج دیکھے تو مین آنکھ نکال لون یہ جو ارمان نے کہا قرماسپ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو یہ کیا بیہودہ بک رہا ہی اس تقریر بیکار سے کیا حاصل ہی مین ضرور بارگاہ لونگا اور تجھکو اِس خطا کی سزا دونگا مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین کتبہ لگا دیتا پس یہ مقام جنگ ہی نہ جاے پند ونصیحت اور تدبیری کی

یہ مجال ہی کہ تو کسی کی آنکھہ نکال سکے سے دیکھہ ہین بنگاہ کج طرف بارگاہ کے دیکھہ رہے ہین اور بارگاہ پر
اپنا قبضہ کر لیا ہی اور قبضہ کرتے جاتے ہین تو روک ٹوک لے یہ جو قرماسپ نے کہا لیس ارمان کو تاب
نہ رہی فورًا نیزہ اُٹھا کر سینہ قرماسپ پر مارا قرماسپ نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا اور چند
طعن ہین نیزہ اُسکے ہاتھہ سے ہوائی کر دیا اُسکو بہت غصہ آیا نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہو گیا قرماسپ
نے پکار کر کہا کہ اِسی فنون پر تجھکو دعوی ہی کہ مین تجھکو سزا دونگا نیزہ تو تو روک نہ سکا یہ جو قرماسپ
نے کہا ارمان نے برہم ہو کر قبضہ تلوار پر ہاتھہ ڈالا اور تیغہ نیام سے کھینچکر خبردار خبردار کہکر قرماسپ
کے سر پر مارا قرماسپ نے سپر پر تلوار کو روکا اور ایک مرتبہ اپنی تلوار کو نیام سے لیکر اور خبردار
ہوشیار باش کہکر جو وار کیا ارمان نے سپر کو سپر کی پناہ کیا تلوار سپر کو مثل قرمن پنیر کے کاٹ کر سر پہ
آئی اور دوابرو اُتر آئی ارمان نے گھبرا کر دا استانو مارا کہ تلوار تو چھٹا کر سر سے نکل گئی چادر خون کی
سر سے جاری ہوئی اُسکو غش آنے لگا ارمان نے دونون ہاتھہ گردن مرکب مین ڈالدیئے اور
قرماسپ نے قصد کیا کہ بڑھکر ارمان کا سر کاٹ لون لیس یہ قصد دیکھکر بہت سے سردار اور سوار
درمیان مین آ گئے اپنے کو اُنپے افسر پر تیل ماش کیا مگر اُسکو پنجہ ظالم اور قضا سے بچا لیا ابھی
اُسکی قضا ابھی نہ آئی تھی ورنہ اِنکی کیا قدرت تھی کہ بچا سکتے قرماسپ تلوار پکڑ کر لشکر پر جا پڑا اور
قتل کرنے لگا ہزارون کو قتل کیا نوبت یہ ہوئی کہ لشکر ارمان شکست کھا کر بھاگا پڑاؤ تک چھوٹ گیا
خیمے وغیرہ اُسی مقام پر رہ گئے لاکھہ لاکھہ تدبیر کی کہ کسی طور سے بارگاہ کو لیجا دین مگر ممکن نہ ہوا
بارگاہ چھوٹ گئی چونکہ ارمان زخمی ہو چکا تھا دوسرے پہلے ہی سے بہت لشکر حالت غفلت مین
کام آ چکا تھا اور قدم اُٹھہ چکے تھے جب سردار زخمی ہوا اور کوئی لشکر کا بند و بست کرنے والا اور
پشت و پناہ اور روکنے والا نہ رہا تو لشکر بے سر کہانتک لڑے اتنے عرصے تک بھی لڑا اور مقابلے مین
ٹھہرا رہا تو بہت بڑا کام کیا آخر کو اُس درہ کوہ کی طرف بھاگا جدھر سے آیا تھا تھوڑی دور تک
لشکر قرماسپ نے تعاقب کیا بموجب حکم قرماسپ بعد جب قرماسپ نے یہ حکم دیا کہ جانے دو جس چیز
سے مطلب تھا اُسپر تو قبضہ کر لیا اب کیا فائدہ بیکار قتل کرنے سے یہ جو قرماسپ نے کہا سب اُسکے
تعاقب سے واپس آئے تمام مال و اسباب لوٹ لیا بارگاہ پر قبضہ کیا قرماسپ نے حکم دیا کہ یہ
بارگاہ ہمارے لیے برپا کی جاے ہم اِس مین بیٹھکر جشن خوشی برپا کرینگے اور اُن خیمون مین میرے
سب سردار رہین اور میر لشکر اور ہمارے لشکر کی سب لاشین اُٹھا کر ایک مقام پر جمع کر کے جلا
دی جائین اور لشکر حریف کے لاشے اِس غار کوہ مین ڈالدیے جائین تا کہ میدان صاف ہو جاے اور
بدبو نہ ہو اور جو لشکر ہمارا قلعے مین ہی اُسکو حکم دیا جاے کہ وہ بھی یہان چلا آئے کیونکہ جب یہ خبر
اژدرنگ کو معلوم ہو گی کہ میری بارگاہ فلان مقام پر میرے ہراول لشکر کے ہاتھہ سے میرے لشکر کو
قتل کر کے فلان پہلوان نے چھین لیا تو ضرور وہ لشکر لیکر آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا یہ جو حکم
قرماسپ نے دیا اُسیوقت سب خیمے برپا کیے گئے اور بارگاہ ارابون پر سے اُتار کر برپا کی گئی جب
قرماسپ مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوے اور سب سردار خیمون مین اُترے لاشے اُٹھائے
گئے گنتی شمار ہو گیا تو ایک ہزار لاشے قرماسپ کے لشکر کے لوگون کے تھے اور بیس ہزار لاشین
لشکر ارمان کی تھین اُن لاشون کو تو جہان قرماسپ نے حکم دیا تھا ڈالدیا اور اپنے لشکر کے
کشتون کو جلا دیا اور بموجب حکم قرماسپ جو لشکر قلعہ مین تھا اُسکو بھی طلب کر لیا قرماسپ نے بزم عشرت

اور سب سردارون کو جمع کیا ساقی کو طلب کیا وہ جام و صراحی لیکر حاضر ہوا سب کو شراب پلانے لگا ایک رقاصہ حاضر ہو کر یہ غزل گانے لگی غزل

ہر دم یہ شور قمری سرو چمن کے ہین
مشتاق اہل بزم نہایت سخن کے ہین
بلبل کی یہ دعا ہی کہ یارب تو خیر کر
معشوق ہین خطا کے نہ الیفے ختن کے ہین
فصل خزان کبھی ہی جہان مین کبھی بہار
کشتہ کیے ہوئے کسی گلپیرہن کے ہین
صیاد ہمسے کہنہ اسیر قفس ہمکو چھوڑ دے
محتاج بادشاہ و گدا اک کفن کے ہین

جنگل مین آج پھول کسی بیوطن کے ہین
پوچھے اگر تو کہدین خدا کے بھی سامنے
بگڑے ہوئے کچھ آج یہ نقشے چمن کے ہین
بلبل کیطرح ہوش مین آتی نہین بہار
نیرنگ سب یہ گردش چرخ کہن کے ہین
فرط قلق سے راتونکو اُڑ جاتے جس گھڑی نیند
مشتاق اک زمانہ سے سبز چمن کے ہین
اصلاح ہو گا ہمکو تصدق فشار قبر

پھر ایسی بات کہیے ای بادشاہ حسن
مارے ہوئے ہم اک بت پیمان شکن کے ہین
جیسے ہین گلعذار حسینان لکھنؤ
مبہوت ایسے عشق مین اُس گلبدن کے ہین
زخمونکے مسکرانے سے ثابت ہوئی یہ بات
افسانہ وہ کچھ ایسے غریب الوطن کے ہین
مرنیکے بعد دولت و حشمت سے کام کیا
کسواسطے کہ ہمتو محب پنجتن کے ہین

اُس مطربہ نے یہ غزل مصنف دفتر ہذا کی خوب بتا بتا کر گائی اور اہل بزم سب خوش ہوئے یہان تو بزم عشرت برپا ہی اور قرماسب بیٹھا ہی مگر بہت خوش ہی انکو تو یہان مشغول عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اور اب لشکر ارمان و ارمان کا و ازرنگ کا حال تحریر ہوتا ہی شمہ حال ازرنگ وغیرہ کا سماعت فرمایئے راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ تو ابھی اُس صحرا مین مع لشکر فروکش ہی کیونکہ اسکو اُس صحرا کی آب و ہوا بہت پسند آتی تھی جہان سے ارمان پیش خیمہ لیکر اُس مقام پر آیا تھا اور اُسپر یہ واقعہ گذرا اُس ارمان مین ارمان زخمی ہوا کہ مین پیش خیمہ آگے لیکر روانہ ہون یہ حسرت اُسکے دل مین رہی کہ اُسکے لشکر نے لشکر قرماسب سے شکست کھائی راوی نے بیان کیا ہی کہ لشکر ارمان شکست کھا کر اور ارمان کو زخمی لیکر طرف لشکر ازرنگ کے بھاگا تھا تھوڑی دور اہل لشکر قرماسب نے تعاقب کیا تھا یہ سب کے سب بحالت خراب بصورت زلف محبوبان پریشان مثل نرگس حیران بجو آنکہ ہاتھ منھ کے گئے ہوئے اپنے زخمی شدہ سردارون کو دوش پر اٹھاتے ہوئے انکے زخمون سے خون بہتا ہوا اُس درہ کوہ سے نکلے اور اُس صحرائے سبز و خرم کو طی کر کے صحرائے ہولناک مین پہونچے کہ جہان پانی نہ ممکن ہوا تھا اُس صحرا کو بھی بدقت طی کیا اور قریب لشکر کے پہونچے لشکر ازرنگ اُترا ہوا تھا سب خوش و خرم تھے اور رنگ رلیان رہے تھے ازرنگ تخت خدائی پر بیٹھا ہوا تھا ایک طرف دیلم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر اور ایکجانب اسلم بن تورج دنگل سپہ سالاری پر اور بعد کبر و نخوت بیٹھے ہوئے اور سب سردار حاضر تھے خنگان بعہدہ وزارت اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا جام شراب گردش مین تھا ثریا سمین کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ ایسی معشوقہ ہی کہ اُسکا ثانی اسوقت عالم مین نہین ہی خنگان کہہ رہا تھا کہ خداوند جلدی فرمایئے اور وہان پہونچیے اور ہر جس سے خواہ مقابلہ کر کے خواہ باآشتی ثریا سمین کو حاصل فرمایئے اُسکا طلسم بکارت اپنی کلید دلبری سے فتح فرمایئے اُسکے در ناسفتہ کو سفتہ فرمایئے اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے ورنہ وہ گوہر بیبہا اختر برج حسن و جمال آفتاب آسمان عزت و کمال کسی نہ کسی خداپرست کے قبضے مین آجائے گا آپ ہاتھ ملکر رہجایئے گا کچھ نہ حاصل ہوگا وہ مزے کریگا خوب اُسکے ساتھ اور آپکے سعدان سے زر آرزو حاصل کریگا اور کچھ نہ ہوگا کیونکہ اکثر مین نے سُنا ہی کہ جو صاحب حسن و جمال ہوتا ہی وہ اُنکے قبضے مین آتا ہی ازرنگ برہم ہو کر جواب دیتا ہی کہ یہ تو کیا بک رہا ہی تو اپنی شرارت سے باز نہین آتا ہی خنگان جواب دیتا ہی کہ مین جھوٹ نہین کہتا ہون سچ کہتا ہون نتیجہ نیک ہوگا

کہ جو مین کہتا ہون وہی ہوگا وہ کبھی آپ کے قبضے مین نہ آئیگی کوئی نہ کوئی بلبل باغ اسلام اس گلشن جمال کو لیجائیگا آپ کو اور اسکے بھائی کو داغ جدائی دیجائیگا اور کچھ نہ حاصل ہوگا ہان اگر آپ بہت جلد پہونچے اور مہرجبیں بھی راضی ہوگیا اور اسکے ساتھ شادی آپ کی کردی اور وہ بھی راضی ہوئی جبھی ورنہ غیر ممکن ہی یا اس عرصے مین کسی خداپرست نے اسکے حسن وجمال کی تعریف سن لی ہیں وہ آکر لے گیا ازرنگ نے جواب دیا کہ تو بکا کر مین ضرور اس سے اپنی آرزوے دل حاصل کرونگا اسکے نخل جوانی سے ثمر مراد توڑونگا اسکے ورنا شگفتہ کو شگفتہ کرونگا کیا مجال کسی خداپرست کی کہ اسکی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھے دیکھنا تو ایک طرف اگر اسکی طرف خیال فاسد بھی کرے تو اسیوقت سنگ سیاہ ہوجاے کیونکہ مابدولت کی وہ معشوقہ ہوچکی ہی بس نہین ہوسکتا ہی کہ کوئی اسکو بخیال فاسد دیکھ سکے سختگان نے کہا کہ تمنے ایسے بہت سے کرشمے سنے ہین نورچکیدہ قدرت کو اہل اسلام نکال لے گئے خداوند لقا انکا کچھ نہ کرسکے جبریل قدرت یعنی یاقوت شاہ کی منگیتر کو لیگئے قدرت کی کچھ نہ چلی اسی طور سے بہت سے واقعہ ہوے مین کہانتک بیان کرون مین نے کتابون مین دیکھے ہین جو کہ خداے اول تھے وہ تو سنگ سیاہ انکو کرنہ سکے اب سنگ سیاہ کرینگے جب کہ آپ پاس خدائی کمزور ہوکر آئی ہی ازرنگ نے یہ سنکے کہا کہ بس خاموش رہ زیادہ بک بک بیکار دماغ کو خالی نہ کر تو بہت گستاخ ہوگیا ہی یہ جو ازرنگ نے کہا سختگان خاموش ہوگیا اور کچھ باتین ہونے لگین کہ ادھر وہ شکست خوردہ لشکر داخل لشکر ہوا لوگون نے جو اسکا حال پریشان دیکھا اور زخمی پایا اور تباہ حال دریافت کیا ان لوگون نے کل حال بیان کیا ایک شوروغل لشکر مین ہوا چند ہرکارے کہ جو اسوقت لشکر مین موجود تھے یہ حال دیکھکر فورًا بارگاہ مین آئے اور مجراگاہ پر سے مجرا کرکے اور بد دعا دیکر یون عرض کرنے لگے کہ خداوند کو معلوم ہو کہ وہ جو لشکر ارمان کے ہمراہ پیش خیمہ شاہی خداوندی لیکر آگے گیا تھا وہ لشکر شکست کھاکر اور ارمان زخمی ہوکر سیاہ بحالت تباہ بارگاہ خداوندی کو قبضہ حریف مین دیکر داخل لشکر خداوندی ہوئی ہے ارمان کی بہت حالت خراب تھی اسکو دیکھکر ہم غلامون کا دل بہت بیتاب ہی یہ خبر غم ہم سنانے کو آئے یہ کہکر وہ ہرکارے خاموش ہورہے ازرنگ کچھ دریافت نہ کرنے پایا تھا کہ سختگان نے رقیدہ سر پر سے اتار کر اور ایک بار گردش دیکر کہا کہ مرگ تو مبارک باد یہ پہلے بدشگونی ہوئی کہ لشکر نے شکست کھائی اب خداوندی کی مہرجبیں آفتاب پر ظفر ہونا غیر ممکن ہی ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوے تھے کہ کوئی نہ کوئی افتاد ضرور پڑیگی خداوند یہان اس جھگڑے مین مصروف ہونگے کہ جسنے بارگاہ چھین لی ہی اس سے مقابلہ کرکے بارگاہ لون وہان اتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی معشوقہ خداوند کو لیجائیگا مہرجبیں کو معلوم بھی نہ ہوگا کیونکہ اسنے اپنی سیر کے لیے باغ کنارے دریا کے بنایا ہی روز سیر کو آتی ہی سوداگر سے یہ معلوم ہوچکا ہی اور کیا اس سوداگر نے یہی ایک تصویر بنائی ہوگی اور بھی بہت سی تصویرین اسنے بنائی ہونگی اور بادشاہون کے ہاتھ فروخت کین ہونگی ایک نہ ایک تصویر ملکہ ثریاے سیمتن کی اہل اسلام کے ہاتھ ضرور فروخت کی ہوگی وہ ضرور اس تصویر کو دیکھکر جلا ہوگا یہ تو مجھکو یقین ہی کہ یہ حصہ اہل اسلام کا ہی عجب نہین ہی کہ کہین اہل اسلام نے آکر بارگاہ چھین لی ہو اور ارمان کو شکست دی ہو یہ کام اہل اسلام کا ہی یہ دل گروا اور کسی کا نہین ہی جو لشکر خداوند سے مقابلہ

کر سکے یہ جو سختگان نے کہا ازرنگ نے جواب دیا کہ پھر تو اپنی بکنے لگا ہرکارون سے یہ تو دریافت کرنے
دیا کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کسنے شکست دی کسکے ہاتھ سے ارمان پر ارمان زخمی ہوا سختگان نے
ہنسکر کہا کہ ہرکارے موجود ہین اُنسے دریافت کرلیجیے ابھی وہ نہین گئے ہین مین سمجھا کہ کوئی خداپرست تھا
میرا کہنا کبھی غلط نہ ہوگا یہ کہکر خود سختگان نے ہرکارون سے کہا کہ بیان کرو کہ کسنے بارگاہ چھین لی اور کون
ایسا زبردست تھا کہ جسنے لشکر کو شکست دی جلد بیان کرو خداوند کو اُسکے حال کے سننے کا بہت اشتیاق
ہی انھون نے جواب دیا کہ ملک جی ہم لشکر مین تو تھے نہین اسی لشکر مین تھے اُسکے ہمراہ نہ تھے جب وہ
لشکر تباہ ہوکر یہان آیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے فرسخ بھر پر دو پہاڑ ہین اُنکے درمیان سے راہ ہی
اُسپار پہاڑون کے ایک جنگل بہت پرفضا ہی کہ لایق سیر و تماشہ ہی اُس صحرا مین ایک کلک کا بہت بڑا
جنگل ہی اور ایک بہت سربلند پہاڑ ہی اُسپر ایک قلعہ ہی مگر اُس پہاڑ کا کسی طرف سے راستہ نہین ہی اُسی
قلعے مین ایک پہلوان رہتا ہی کہ نام اُسکا قرماسپ ہی وہ اولاد سے غرماسپ کی ہی اور خاندان سے
طہماس کے مگر وہ آفتاب پرست ہی جب یہ لشکر جاکر اُس صحرا مین اُترا اور رات بسر ہوئی صبح ہوئی یہ لوگ
تو بے خوف و خطر بیٹھے ہوے تھے اُسکو خبر ہوئی کہ ایک پہلوان پیش خیمہ ازرنگ کا لیکر طرف آفتاب نگا
کے جاتا ہی ازرنگ نے دعوی خدائی کیا ہی اور آفتاب پرستون پر لشکرکشی کی ہی پس وہ بھی آفتاب پرست
ہی اُسکو بہت غصہ آیا وہ اُسیوقت اپنا لشکر لیکر زیر پہاڑ آیا نہ معلوم کس راہ سے اور لشکر پر ریزہ خون
کرا تمام لشکر تہ تیغ بیدریغ کیا ارمان سے اور قرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا
لشکر نے شکست اٹھائی بارگاہ وغیرہ پر اُسکا قبضہ ہوگیا یہ سب ارمان کو لیکر وہان سے بھاگے
اور اپنے لشکر مین چلے آئے یہ حال تمنے انھین لوگون کی زبانی سنا تھا جو بیان کیا پس ہمکو
نہین معلوم کہ یہ اصل واقعہ ہی یا دروغ ہی سختگان نے کہا کہ این گل دیگر شگفت ایک خداپرست
تو حریف تھے اب آفتاب پرست بھی حریف ہوگئے ہان یہ اُسکا نتیجہ ملا کہ جیسے خداوند آفتاب پرستون
پر لشکرکشی کرکے چلے تھے راہ ہی مین سامنا ہوگیا ملاحظہ فرمائیے کہ قرماسپ پسر غرماسپ نے
آپ کے لشکر کو شکست دی گو قرماسپ بھی اُسی خاندان سے ہی کہ جس خاندان سے طرماسپ تھا
وہ بھی آفتاب پرست تھا مگر وہ زر مرد پرستون پر جان دیتا تھا یہ اُسکا پوتا ہمارا دشمن ہوگیا ہی یہ
کہان سے پیدا ہوا اور بہت سے باتین سختگان نے ایسی کہین کہ ازرنگ کو غصہ آگیا اور برہم ہوکر
اُسنے کہا کہ کوئی ایسا ہی کہ لشکر لیکر جاے اور قرماسپ سے میری بارگاہ لے آئے اور اُسکو گوشمالی
سخت دے اور میری اطاعت پر راضی کرے اگر وہ نہ راضی ہو تو قتل کرے یہ جو ازرنگ نے کہا
دیلم بن تورج حرامی اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور کہا کہ مین جاکر قرماسپ کو اس گستاخی کی سزا دونگا
اور بارگاہ خداوندی کو لیکر اپنے قبضے مین کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا
ازرنگ اُسکی یہ تقریر سُنکے بہت خوش ہوا اور کہا کہ جسقدر تمھارا جی چاہے اپنا لشکر لو اور
میرے لشکر سے بھی جسقدر جی چاہے لشکر اپنے ہمراہ لو اور جاؤ تمکو سپرد بقدرت کیا دیلم نے
سلام کیا اور قصد جانے کا کیا کہ وہ لوگ جو کہ ہمراہ ارمان کے گئے تھے سب سردار جو قتل ہونے
اور زخمی ہونے سے بچے تھے ارمان کو لیکر بارگاہ مین آئے اور روبرو ازرنگ کے اُسکو بٹھا کر
قواعد شاہی بجالائے اور مجرا کیا اور تمام حال جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اور گذرا تھا سب
بیان کیا ازرنگ نے حکم دیا کہ ارمان کا علاج کیا جاے اور جو لشکر شکست کھا کر آیا ہی وہ ہمراہ

دیلم کے جاے اور اُنکو وہ مقام بتائے وہ ناواقف ہین پس بموجب ازرنگ سب ارمان کو اُٹھا کر
باہر لاے اور جرّاح کو طلب کرکے اُسکی زخم دوزی کی گئی اُسکا علاج ہونے لگا اُدھر دیلم بارگاہ سے
باہر آیا اور حکم دیا کہ میرا کل لشکر تیار ہو اور پچاس ہزار سوار لشکر خداوندی کے تیار رہوین پس فوراً
لشکر دیلم بھی تیار ہوگیا اور پچاس ہزار سوار لشکر ازرنگ کے تیار ہوے دیلم مرکب پر سوار ہوا
تمام آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر بہ مع لشکر کے جو کہ قریب دو لاکھ اسّی ہزار کے تھا اور
اُسی لشکر کو ہمراہ لیکر کہ جو شکست کھا کر آیا تھا طرف قرماسپ کے روانہ ہوا بہت جلد راہ طی کرکے اُس
مقام پر پہونچا کہ جہان پر درمیان پہاڑون کے راہ ہی پس دیلم نے اُن لوگون سے دریافت کیا
جو کہ ارمان کی ہمراہی تھے کہ جہان پر مقابلہ ہوا تھا وہ مقام یہان سے کتنی دور ہی بیان کرو اُنھون نے
کہا کہ اِن پہاڑون سے نکلے اور وہ صحرا ملا راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ نے دیلم سے کہا تھا کہ
تم اپنے ہمراہ ہرکارے لیتے جاؤ جب تم قرماسپ پر ظفر پانا تو مجھکو خبر کرنا مین مع لشکر وہان آجاؤنگا
پھر مین اور تم دونون ملکر کوچ کرینگے یا دیکھنا کہ لشکر کو شکست ہوگی اور قرماسپ غالب ہوگا
تو خبر کرنا مین آکر تمھاری کمک کرونگا پس دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرینگے اور یہی ہرکارون سے
کہا تھا پس جب دیلم اُس مقام پر پہونچا اور اُسکو معلوم ہوا کہ اِن پہاڑون کے اُسپار مقابلہ ہوا تھا
دیلم نے اِس خیال سے کہ شاید قرماسپ درۂ کوہ پر اِس خیال سے لشکر لیے ہوے درۂ کوہ پر موجود
ہوا کہ ازرنگ ہرزہ رنگ کسی کو براے مقابلہ روانہ کریگا پس جیسے وہ لشکر آئے مین اُسکو اُسی
مقام پر گھیر کر شکست دون اور مین اس امر سے غافل ہون اور شکست کھاؤن تو میری کرکری ہو
اور آبرو جاے سب یہ طعنہ زن ہون کہ بہت بڑا دعویٰ کرکے گئے تھے یہ بھی شکست کھا کر آئے
اِس سے ہوشیار چلنا چاہیے یہ خیال کرکے لشکر کو حکم دیا کہ سب خبردار ہو جائین تلوارین برہنہ
کرلین تیر سے سپر سے کرلین اور ہرکارون سے کہا کہ تم آگے جاؤ اور خبر لاؤ کہ حریف کیا کر رہا ہی
آیا درۂ پہاڑ مین پوشیدہ تو نہین ہی اور بارگاہ لیکر کدھر کو گیا وہ ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً داخل درہ
ہوے اُنکے عقب مین دیلم با خداوند ازرنگ کہکر چلا اُسکے عقب مین تمام لشکر ہرکارے
راہ طی کرکے اُس صحرا مین آئے دیکھا کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی بڑی چہل پہل ہی ہر طرف خوشی ہو رہی ہی
بارگاہ ازرنگی برپا ہی گرد اُسکے اور سرداروں کے خیمے ہین اُس مین ناچ ہو رہا ہی یہ حال
دیکھکر وہ ہرکارے اُلٹے واپس آئے ابھی دیلم نے نصف راہ نہ طی کی تھی کہ اُنھون نے آکر خبر دی
کہ خداوند قرماسپ مع اپنے لشکر کے اور بارگاہ کے صحرا مین اُترا ہوا ہی ابھی بارگاہ لیکر قلعہ مین
نہین گیا ہی وہی بارگاہ برپا ہی اُسی مین ناچ ہو رہا ہی سب لوگ بہت خوش ہین یہ حال جو دیلم
نے سنا لشکر کو حکم دیا کہ بہت جلد چلو ایسا نہ ہو کہ حریف کو خبر ہو جاے اور وہ آکر راہ روک دے
تو بڑی خرابی ہو پس یہ جو حکم لشکر کو ملا سب نے ایک مرتبہ باگین اُٹھا دین اور بہت تیزی کے ساتھ
لشکر کے مرکبون کو دوڑایا یہانتک وہ راہ طی کرکے اُس درے سے نکلے اب دیلم نے حکم دیا
کہ نقارے پر چوب پڑی جیسے نقارے پر چوب پڑی اور صداے نقارہ صحرا مین گونجی اور کان مین
لشکر قرماسپ کے پہونچی ایک مرتبہ اہل لشکر نے جو صحرا کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ جس درے مین
لشکر شکست کھا کر بھاگا تھا اُسی درے سے ایک لشکر کثیر نقارے بجاتا ہوا چلا آتا ہی اُسکے
آگے آگے ایک پہلوان زبردست از سر تا پا آہن مین غرق مرکب دورکابے پر سوار مسلح و مکمل اُسکے

عقب مین لشکر بیشمار یہ حال دیکھکر فوراً چند سوار داخل بارگاہ ہوے قرماسپ کو مجرا کرکے عرض کیا کہ خداوند خبردار ہوجائیے لشکر حریف برائے مقابلہ آیا ہی جس درے کی طرف وہ لشکر شکست کھاکر بھاگا تھا اُسی درے سے لشکر مع ایک پہلوان قوی ہیکل کے آپ کے مقابلے کو آیا ہی قرماسپ نے کہا کہ آنے دو اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردار بھی پس اسنے حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل ہوجائین اور لشکر مین کمربندی ہو شاید حریف اپنا عوض لے ہمکو غافل پاکر روز خون گرائے یہ حکم دیکر بہت جلد مسلح و مکمل ہوا اور بارگاہ سے باہر نکلا سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوکر آئے پس قرماسپ مع سرداروں کے کنارے پر لشکر کے آکر کھڑا ہوا اور آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھنے لگا اِدھر لشکر قرماسپ مین کمربندی ہونے لگی اُدھر دیلم بن تورج اپنا لشکر لیکر اُس درہ کوہ سے باہر نکلا اور لشکر حریف کو دیکھکر اور سب کو مسلح و مکمل پاکر حکم دیا کہ مقابلہ لشکر حریف میدان جنگ کی وسعت چھوڑکر خیمے وغیرہ برپا کیے جائین گو اسکا قصد تھا کہ جیسے قرماسپ ارمان کو غافل پاکر آگرا تھا ویسے ہی مین بھی لشکر پر اُسکے جا گرون کیونکہ یہ غافل ہی ضرور میری ظفر ہوگی مگر اُسنے درے سے باہر نکلکر سب کو خبردار پایا اور دیکھا کہ لشکر مین کمربندی ہو رہی ہی پس اسنے حکم لشکر کے اُترنے کا دیا اور اُدھر قرماسپ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مع ہزار بارہ سو سواروں کے اور مع لشکر کثیر کے درۂ کوہ سے نکلا اور اُسنے میرے لشکر کی طرف دیکھکر میرے مقابلے مین لشکر کو ٹھہرایا اور خیمے برپا ہونے لگے قرماسپ دیکھ رہا ہی اور اپنے سرداروں سے دیلم کی اور لشکر کی تعریف کر رہا ہی اور کہتا ہی کہ یہ کوئی پہلوان زبردست ہی اور عالی خاندان ہی کیونکہ اسکے ہمراہ لشکر بھی معقول ہی یہ مثل ارمان کے ایسا ویسا پہلوان نہین ہی دیکھو کس طریقے سے لشکر کو درہ کوہ سے نکالا ہی اور کس قاعدے سے صف بستہ کیا ہی جو کہ لشکر کا طریقہ ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہر کہ سر کرچکا ہی فنون جنگ سے خوب واقف ہی اگر یہ میرا رفیق ہو جائے تو اپنے لشکر کی سپہ سالاری اُسکو دون اور اپنا کل لشکر اُسکے سپرد کرون قرماسپ تو یہان اپنے سرداروں سے یہ تقریر کر رہا ہی اُدھر دیلم نے اپنے لشکر کو کمر کھولنے اور خیمے وغیرہ برپا کرنے کا حکم دیکر اور مع چند سرداروں کے مرکب کو مہمیز کرکے اُسطرف کا رُخ کیا کہ جدھر قرماسپ مع اپنے سرداروں کے مسلح و مکمل کھڑا تھا اور قرماسپ کو دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ جو پہلوان کنارے پر لشکر کے کھڑا ہی مع چند سرداروں کے معلوم ہوتا ہی کہ یہی لشکر کا افسر ہی اور مالک سپاہ و لشکر ہی دیکھو اُسکے چہرے سے شان دلاوری و شوکت بہادری پیدا ہی اور کسقدر مشابہ ہی طرماسپ بن طہماس سے گو ہمنے طرماسپ کو دیکھا نہین مگر اُسکی تصویر دیکھی ہی اُسکی تصویر سے بہت مشابہ معلوم ہوتا ہی مین خیال کرتا ہون کہ اُسی خاندان سے ہی سرداروں نے جواب دیا کہ آپ نے شاید سُنا نہین ہرکاروں نے تو بیان کیا تھا کہ قرماسپ بن غرماسپ بن طرماسپ نے بارگاہ ارمان تسخیر کی صورت سے چھین لی پس ثابت ہوا کہ یہ پوتا ہی طرماسپ کا دیلم نے کہا کہ تمنے سچ کہا ہان ہان مین نے بھی سُنا تھا مجھکو اسوقت خیال نہ رہا یہ تقریر کرتا ہوا آگے بڑھا اُدھر قرماسپ نے جو دیکھا کہ وہ پہلوان جو کہ آگے آگے لشکر کے تھا بعد کو سرداری اپنے لشکر کو فرودکش ہونے کا حکم دیکر مع چند سرداروں کے میری طرف آتا ہی یہ بھی مع اپنے سرداروں کے لشکر سے چلا اور لشکر کے باہر آیا اُدھر سے دیلم چلا اِدھر سے قرماسپ پس وسط راہ مین دونوں سے باہم ملاقات ہوئی جب باہم نگاہین چار ہوئین

قرماسپ نے بطریق آفتاب پرستی اور دیلم نے بطریق ازرنگ پرستی سلام کیا اور دونون مرکب روک کر کھڑے ہوئے بعد صاحب سلامت کی دیلم نے کہا کہ اُنکا نام قرماسپ ہی اور آپ کس خاندان سے ہین قرماسپ نے کہا کہ جی ہان مین ہی قرماسپ ہون اور مین خاندان طہماس بن عنقویل دیوزاد سے ہون طہماس میرے دادا ہین اور طرماسپ بن طہماس میرے دادا ہین اور غرماسپ بن طرماسپ میرے باپ تھے مین فرزند ہون پہلوان دوران گرشاسپ جہان غرماس بن طرماس کا میرا نام قرماس ہی اور مجھکو قرماسپ بھی کہتے ہین فرمائیے آپ کو کیا ارشاد کرنا ہی دیلم نے جوابدیا کہ ای قرماس مین نے تو سُنا تھا کہ تم بڑے بہادر ہو اور طریقۂ بہادری سے خوب واقف ہو اور خاندان دلاوران سے ہو مگر جو طریقہ تمنے اختیار کیا ہی وہ کبھی تمھارے باپ دادا نے نہین کیا وہ ہمیشہ حریف سے سر گھر ہو کر لڑے یہ تمنے کیا طریقہ اختیار کیا کہ حریف کو تمنے غافل پاکر اُسپر روز خون گری اور اُسکو زخمی کر کے بارگاہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور لشکر کو شکست دی یہ کونسی جوانمردی تھی اور تمکو یہ بھی نہ خیال آیا کہ ہم کس سے مقابلہ کرتے ہین یہ کون ہی یہ خداوند ازرنگ کا ہر اول لشکر ہی اور اُنکا پیش خیمہ لیکر جاتا ہی جو کہ ہمارا خداوند ہی کیا تمکو ارمان نے اس واقعہ سے آگاہ کیا تھا ای قرماسپ تمکو ضرور اسکا خیال کرنا زیبا تھا کہ تمھارے بزرگ ہمیشہ ایک مدت دراز تک لقاپرست رہے جو کہ خداوند ازرنگ کے دادا تھے اُنکی بندگی کی اور نجدائی اُنکو مانا عنقویل دیو پر ور لقاپرست تھا طہماس بن عنقویل بھی لقاپرست تھا اور ستون قدرت کہلاتا تھا مگر ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہ خداوند لقا سے منحرف ہو گیا اور اُنکی اطاعت ترک کی اُسکا سبب یہ تھا کہ وہ حمزہ اول کے پوتے نورالدہر پر عاشق ہو گیا تھا اُسکے عشق مین اُسنے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور دین اسلام قبول کر لیا اور اُسی مذہب مین مارا گیا اُسکے سبب سے عنقویل نے بھی دین اسلام قبول کیا تھا مگر اسکا خیال رہے کہ کوئی اُنھون نے نامردی سے اور عاجز ہو کر ایسا نہین کیا تھا ملکہ طہماس کو نورالدہر نے زیر کیا اور اُسکا یہ قول تھا کہ جو مجھکو زیر کرے مین اُسکا دین قبول کرون اور اسی طور سے عنقویل نے بھی نورالدہر سے زیر ہو کر دین اسلام قبول کیا پس اگر اسکے خلاف کرتے تو نامرد کہلاتے کہ اپنے قول کے خلاف کیا وہ لوگ اپنے قول کے پابند تھے اور اسطور سے کہ جسطور سے تمنے مقابلہ کیا حریف سے مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے تھے ہمیشہ سامنے جوانمردی کے لڑے گو مسلمان ہو گئے تھے اُنکی شجاعت و بہادری مین فرق نہ آیا عنقویل کے واقعہ کو خیال کرو تمنے سُنا ہوگا کہ طرماسپ نے لاکھ لاکھ چاہا کہ وہ دین اسلام ترک کرے اور ایرج نوجوان کی اطاعت کرے مگر اُسنے نہ قبول کیا اور یہی جواب دیا کہ مین نورالدہر کی غلامی قبول کر چکا ہون اب ایرج کی اطاعت نہ کرونگا آخر طرماسپ نے پریشان ہو کر اُسکو قتل کیا اُسنے جان دیدی مگر اطاعت نورالدہر سے منھ نہ پھیرا ای قرماسپ تیرے بزرگ ایسے تھے مدت تک زمرد پرست رہے اپنے دادا کو خیال کر کہ جبکہ طرماسپ کو جب اُسکو خبر ہوئی کہ میرے دادا اور باپ نے دین اسلام قبول کر لیا تو برہم ہو کر لشکر لیکر اس قصد سے آیا کہ باپ کو زیر کر کے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بہت بڑے بڑے معرکے پڑے ایرج نوجوان سے وہ آفتاب پرست تھے طرماسپ سے مقابلہ ہوا اُنھون نے تیرے دادا کو

زہر کر لیا اور اپنے مذہب مین لائے وہ ایسے صاحب وضع تھے کہ لاکھ لاکھ تدبیر طہماس نے کی
پر رفاقت ایرج کی ترک کرے اور دین اسلام قبول کرے مگر اُنھون نے نہ قبول کیا آخر
رفاقت ایرج مین جان دی اُنکو اُنکے باپ طہماس نے قتل کیا اسی خطا پر کہ یہ آفتاب پرست
ہو اور میری اطاعت نہین کرتا ہو ایسے سالکھ کے لوگ تھے کہ اُنھون نے جان دینا گوارہ کی مگر
اطاعت کرنا قبول نہ کیا یہ نہ خیال کرنا کہ ایرج آفتاب پرست تھا مگر بباطن لقا پرست تھا اطاعت
ایرج مین اطاعت خداوند لقا ہی پس طرماسپ تیرا دادا اطاعت خداوند لقا مین مارا گیا اگر وہ
زندہ ہوتے ضرور زمرد ثانی و ازرنگ بن زمرد کی اطاعت کرتے اور اُسکی بندگی سے سرتابی
نہ کرتے گو ایرج آخر مین مسلمان ہو گیا اور شریک حمزہ ہوا کیونکہ وہ اُنکا برو تا تھا اسی طرح
تمھارے باپ نے اسد کی اطاعت نہ کی گو کم سنی مین مارے گئے اسد کے ہاتھ سے عزماسپ
بھی بڑا زبردست پہلوان ہوتا اگر زندہ رہتا وہ بھی ضرور اسی خاندان خدائی کی مدد و کمک کرتا
مگر افسوس ہو کہ اُسکو قضا نے مہلت نہ دی وہ اپنے باپ سے ملنے کو چلا تھا اور لقا کو سجدہ کرنیکو
راہ مین اسد سے مقابلہ ہو گیا وہ کمسن بیجہاندیدہ زمین و آسمان کا فرق مارا گیا مگر اسد کی
اطاعت نہ کی اور اپنے مذہب کو ترک کرنا نہ قبول کیا ایسے بہادرون کے فرزند ہو کر تم ایسی
نامردی کرو اور اپنے خداوند سے مقابلہ کرو آفتاب و ماہتاب بھی تو خداوند لقا و زمرد ثانی و
ازرنگ کے پیدا کیے ہوئے ہین پس تمکو لازم ہو کہ تم بھی مثل اپنے باپ و دادا کے اطاعت
پر کمر کسو اور اس سرکشی سے باز آؤ تمھارے بزرگ خداوند کے بزرگون کے طابع فرمان رہے
تم اُنکے تابع فرمان ہو یہ کونسی نادانی ہو کہ اپنے خداوند سے مقابلہ کرتے ہو کوئی بھی آجتک اپنے
خدا سے لڑا ہو جو تم لڑتے ہو پس میرے کہنے پر عمل کرو بارگاہ خداوندی میرے سپرد کرو اور
رومال سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چلو مین تمھاری خطا خداوند سے معاف کرا دونگا اگر
اسکے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین تمسے مقابلہ کرونگا اور تمکو زیر کرکے خواہ قتل کرکے
بارگاہ اپنی قبضے مین کرونگا اگر تم اُس حالت مین اطاعت خداوندی پر راضی ہوگے تو تمکو
زندہ چھوڑ دونگا ورنہ قتل کر دونگا آیندہ تمکو اختیار ہو مین نے تمکو سمجھا دیا جو میرا حق تھا
مین نے ادا کر دیا مین اسی غرض سے بحکم خداوندی تمھارے مقابلے کو آیا ہون میرے کہنے پر
عمل کرو اپنی جوانی کو برباد نہ کرو اس زندگی کو غنیمت جانو یون برباد نہ کرو باہم مقابلہ کرنے
سے کیا حاصل بلکہ یہ فکر کرو کہ ہم اور تم ایک ہو کر اُس مرزبان زبردست سے مقابلہ کرین کہ جسکے
ہاتھ سے ہمارے اور تمھارے بزرگ قتل ہوئے ہین اور جنھون نے ہمارے اور تمھارے
خداوندون کو پریشان کیا ہو اور وہ اُنکے ہاتھ سے عاجز ہو کر بالائے آسمان چلے گئے
ہین وہ کون ہین یعنی اہل اسلام ابتو سب کو زیبا ہو کہ ایک دل ہو جائین اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرین اور اُنکو شکست دیکر اُنکا استیصال کرین پس قرماسپ تم میرے قول پر
عمل کرو اور جو مین نے کہا ہو اُسکو مانو تو تمھارا حسب لشکر سے ثابت ہو جائیگا تو میرے
کہنے پر عمل کروگے اور اپنے بزرگون کی طرح ... چلوگے یہ جو دیکھا ... قرماسپ نے
جواب دیا کہ پہلے یہ تو آپ فرمائیے کہ آپ کس خاندان سے ہین اور آپ کا ... کیا ہو پھر
مین آپ کو آپکی اس تقریر کا کافی جواب دونگا ... قرماسپ ... ہو کہ مین خاندان

حمزہ سے ہون میرا نام دیلم بن تورج ہی اور تورج فرزند رشید ایرج نوجوان کے تھے اور ایرج
فرزند رشید ملک قاسم کے تھے اور پروتے تھے حمزۂ صاحبقران کے اور نواسے تھے خداوند لقا کے
اور ملک قاسم فرزند تھے علمشاہ رومی کے علمشاہ رومی فرزند تھے حمزہ کے پس مین حمزہ کے
پروتے کا پوتا ہون ہمارے والد بزرگوار کو خیال کرد کہ خاندان اسلام سے تھے کہ جس خاندان مین کوئی
اُنکے قول کے موافق کافر نہین ہوا اگرچونکہ میرے والد کو یہ تصدیق ہوگیا تھا کہ دین اسلام کوئی
مذہب قدیم نہین ہی صرف حمزہ کے بزرگون نے لوگون کے گمراہ کرنے کے لیے یہ دین اختیار کیا ہی
اور حمزہ نے اُسکو رواج دیا ہی اُنھون نے نہ قبول کیا اور بشراکت خداوند لقا سے منھہ نہ پھیرا
اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی کبھی سرکشی نہ کی لاکھہ ایرج نوجوان اُنکے والد نے چاہا کہ بمثل میرے
دین اسلام قبول کرے مگر اُنھون نے نہ قبول کیا اور ہمیشہ برسر فساد رہے اور مقابلہ کرتے رہے
کیسے کیسے مقابلے کیے اپنے پردادا علمشاہ کو دربار فرعون شاہ ثانی مین سر دربار قتل کیا اپنے
دادا قاسم کو لشکر زوانہ کمر کے قتل کرا دیا پہلے آفتاب پرست تھے جب دیکھا کہ لقا خداوند برحق ہی
اُنھون نے لقا کی بندگی کی اور خدائی پایا دیکھو بہادر ایسے ہوتے ہین جو کہا زبان سے وہ
کیا اُسکے خلاف نہ کیا جبتک خداوند لقا زمین پر تشریف فرما رہے اُنکے ہمراہ رہے جب وہ اپنے
فرزند زمرد ثانی کو امور خدائی سپرد کر کے بالاے آسمان گئے تو میرے والد اُنکے ہمراہ ہر
معرکہ مین رہے نوبت باینجا رسید کہ خداوند زمرد ثانی بھی بعد مدت مدید بالاے آسمان تشریف
لے گئے اُنسے اور ہمارے والد سے ایسی اُلفت تھی کہ اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے گئے پس بعد
زمرد ثانی کے امر خدائی اُنکے فرزند ازرنگ کو ملا ہم لوگون نے اپنے باپ کی پیروی کی اور
اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کی اسلیے ہم بھی خداوند کے مطیع ہوے اور ہین بھی پس ہم لوگ ایسے
اپنے قول کے پابند تھے کہ اُس قول سے نہ پھرے سواے ہم تین شخصون کے اور کل خاندان
ہمارا خدا پرست تھا مگر ہمین تین شخصون نے دین اسلام نہ قبول کیا بلکہ اپنا مذہب قدیم
بھی ترک کیا یعنی آفتاب پرستی پس اے قرماسپ ہر ایک کو اپنے خاندان کے قدم بقدم رکھنا
زیبا ہی پس یہ کیا کہ پہلے تو کسی کے شریک ہوے جب دباؤ پڑا تو اُسکے شریک ہو گئے کہ جسکا
دباؤ پڑا بس چاہے جان جاے چاہے رہے جسکے شریک ہوے اُسکے شریک ہوے چونکہ
ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا اور یہی جو زبان سے کہا وہ کیا اسی طور سے ہمارے والد نے
لقا سے اقرار کیا تھا کہ مین آپ کی اطاعت سے سرتابی نہ کرونگا اور نہ میری اولاد پس اُسی پر عمل
کیا اُنھون نے بھی اور ہمنے بھی اب تک اور جبتک زندہ ہین عمل کرینگے کبھی ہمسے کوئی فعل اُس
قول کے خلاف نہ سرزد ہوگا پس تم بھی مثل میرے خداوند کے اطاعت کرو اور مثل اپنے
باپ دادا کے کہ جسطور سے وہ میرے دادا کی محبت مین مارے گئے اور اُنھون نے
دین اسلام قبول نہ کیا پس تم بھی میری اطاعت کرو وہ لوگ جسطور سے اُنکی عزت کرتے تھے
اُسی طور سے مین تمھاری عزت کرونگا قرماسپ نے جواب دیا کہ اب مجھکو ثابت ہوا کہ آپ
فرزند مین تورج بدرگ حرامی کے کہ جو فرزند تھے ایرج نوجوان کے جو کہ حالت کفر مین
بقول اہل اسلام کے پیدا ہوے تھے زوجۂ برادر فرخ تاج سے یہ تو آپ نے بجا ارشاد کیا
میرے باپ دادا نے بھی اپنے باپ دادا کی اطاعت سے سرتابی نہ کی اور اُنکے دادا نے

اُنکی بڑی عزت کی یہ مرتبہ بہم کیا کہ اُنکو اپنا سپہ سالار کیا اور جب وہ قتل ہوے تو اُنکو ماتم مین چالیس
دن تک سیاہ پوش رہے ویسی عزت کون کریگا جب وہ ایسی عزت کرتے ہین تو اُن لوگون نے بھی
اپنی جان نہ عزیز کی اُنپر نثار کی گو مجھکو بھی آپ کی اطاعت کرنا لازم بلکہ فرض ہی مگر اُسوقت کی اور اسوقت
کی حالت مین بہت فرق ہی آپ ایک گبر کی طرف سے مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہین اور مین اُسکو خدا اپنا
نہین جانتا ہون پس مین کیونکر آپ کی اطاعت کرون ہان اگر آپ اپنی طرف سے خود مجھسے مقابلہ کرنے
آتے تو مین ضرور آپ کی اطاعت کرتا یہ ممکن نہین ہی کہ مین بارگاہ آپ کو بدون مقابلہ کیے ہوے بیدون
یہ کسیکا اجارہ نہین ہی جسطرح جی چاہا حریف سے مقابلہ کیا اور مین نے کوئی پوشیدہ ہوکر مقابلہ نہین
کیا لشکر طلبکہ ارمان کو زخمی کیا اور لشکر کو شکست دی جب مین نے سُنا کہ یہ لشکر براے مقابلہ آفتاب
پرستان جاتا ہی چونکہ مین آفتاب پرست تھا مجھکو مذہبی پاس ہوا مین لشکر لیکر آیا لشکر سے مقابلہ کیا
ہزارون کی جان لی تب بارگاہ قبضے مین آئی مین نے پہلے ہی ارمان سے کہا تھا کہ تم اپنا لشکر لیکر
واپس جاؤ بارگاہ مجھکو دیدو اُسنے نہ قبول کیا میرے اُسکے مقابلہ ہوا مین اُسکی ضرب سے بچا مین نے
اُسپر حربہ کیا وہ زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی مین نے بارگاہ پر قبضہ کیا مین نے ہزارون جانین
گنوا کر اور اپنے لشکر کو برباد کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا ہی پس مین کیونکر بارگاہ دیدون اور کیونکر
ازرنگ کی اطاعت کرون پس اگر آپ براے مقابلہ آئے ہین تو مقابلہ کیجیے اگر مجھپر غالب آئیے
تو بارگاہ لیجیے ورنہ میری تو ہی اور مین تو یون بارگاہ نہ دونگا بدون ہاتھ منھ کٹے ہوے اگر مین
بارگاہ فریب سے یا دھوکے سے لیتا یا یہ مجھکو منظور ہوتا کہ مین بارگاہ لیکر چلا جاؤن یا مین
بہادر نہ ہوتا تو بارگاہ لیے ہوے کوئی یہان قیام کیون کرتا اپنے مسکن کو چلا نہ جاتا میر اتنہ بھی
تو آپ کو نہ معلوم ہوتا پس مین خود اس امر کو خلاف بہادری سمجھا اس سبب سے مین نے یہان
قیام کیا مین نے خیال کر لیا تھا کہ جب ازرنگ کو خبر ہوگی وہ کسی نہ کسی کو ضرور میرے مقابلے کو
روانہ کریگا پس اُسکے خوف سے کیون تم کسی طرف چلے جاؤ وہ کیا چیز ہی کہ جسکا مین خوف کرون جو
کوئی آئیگا مین اُسکو قتل کرونگا اور شکست دونگا پس مین کیون نہ مقابلہ کرون اور آپ ہی کا
قول ہی کہ میرے بزرگون نے جسکی اطاعت کی زیر ہوکر کی جب اپنے سے دوسرے کو زبردست
پایا اور اپنے اوپر غالب دیکھا طہماس نے وعنقویل نے نورالدہر کی اطاعت کی تو جب اُنسے
زیر ہوے تب اُنکا دین اختیار کیا اسی طور سے میرے دادا نے جنتک ایرج نوجوان نے
زیر نہ کر لیا اُسوقت تک اُنکی اطاعت نہ کی نہ اُنکا دین قبول کیا پس مین کیونکر آپ کی اور یا ازرنگ
کی بدون زیر ہوے اور مغلوب ہوے اطاعت کر لون اپنے بزرگون کے قول کے خلاف
کرون اُنکی پیروی کیونکر نہ کرون اگر مین نے اُنکے خلاف کیا تو پھر مین کب اُس خاندان سے
ہوا پس جو کوئی مجھکو زیر کرے وہ یہ بارگاہ بھی لے جاے اور مین اُسکی اطاعت بھی کرونگا اگر
مین زیر کر لون وہ میری اطاعت کرے دیلم نے کہا کہ تمنے یہ امر واجبی کہا پس میری بات سنو
جب یہ خبر ازرنگ کو معلوم ہوئی کہ قرباسپ بن غرماسپ نے میری بارگاہ چھین لی اور مین نے
تمھارا اور تمھارے باپ کا نام سُنا تمھارے دیکھنے کی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی پس خداوند
نے کہا کہ کوئی جا کر اُس سے مقابلہ کرکے میری بارگاہ لے آئے اور اُسکو میری اطاعت پر راضی
کرے اگر وہ میری اطاعت کیے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرے مین اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور لشکر لیکر

ادھر کو آیا اس خیال سے کہ مین جا کر مقابلہ کرون اور زیر کر لون تو میرا رفیق زیادہ ہو جاے کیونکہ اُسکے بزرگ میرے بزرگون کی خدمت مین رہے ہین اور میرے بزرگون نے قرماسپ کے بزرگونکو ہمیشہ زیر کیا ہی پس مین بھی جا کر اُسکو زیر کرون اور اپنی اطاعت پر راضی کرون پس میرے کہنے پر عمل کرو جبکہ تمھارا یہ قول ہی کہ جو کوئی مجھکو زیر کرے خواہ فنون سپاہ گری مین خواہ کشتی مین وہ مجھسے یہ بارگاہ بھی لے اور مین اُسکی اطاعت کرون اور اُسکا دین بھی قبول کرونگا پس کیون اہل لشکر طرفین کے باہم مقابلہ کرین اور خون ناحق ہو میرے تمھارے کل مقابلہ ہو جاے جو غالب ہو وہ اِس بارگاہ کا مالک ہو اگر تم مجھپر غالب آؤ مین تمھاری اطاعت کرون اور تمھارا دین اختیار کرون اور اگر مین تمپر غالب آؤن تو مین اِس بارگاہ کا مالک ہون اور تم میری اطاعت کرو قرماسپ نے کہا کہ مجھکو بدل قبول ہی اور مین آپ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون بہ شوق آپ طبل جنگ بجوائیے مین آپ سے مقابلہ کرونگا یہ جو قرماسپ نے کہا دیلم نے قبول کیا باہم قول قرار ہوا بعدہ وہ دونون اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے قرماسپ بارگاہ زرنگار مین آکر بیٹھا سب سردار آکر حاضر ہوے اور اُسنے دیلم کی بہت تعریف کی اپنے سردارون سے کہا کہ میرے دادا اُنکے دادا کے سپہ سالار تھے اور اِن کے دادا میرے دادا کی بڑی عزت کرتے تھے اُدھر دیلم اپنے لشکر مین آیا وہان خیمے وغیرہ برپا ہو چکے تھے دیلم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر ہوے قرماسپ کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہمارے نام پر ہم کل قرماسپ سے خود مقابلہ کرینگے پس بموجب حکم دیلم لشکر دیلم مین طبل جنگ پر چوب پڑی صداے نقارہ صحرا مین گونجی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے جب صداے طبل جنگ یکایک قرماسپ کے کان مین پہونچی اور ہرکارے کوس رزمی کے بجنے کی خبر لیکر خدمت قرماسپ مین حاضر ہوے دعا و ثناے شاہی بجا لا کر عرض کی کہ لشکر دیلم مین طبل جنگ بجا ہی دیلم نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی پس قرماسپ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بنام ہمارے طبل جنگ بجے ہرکارے حکم قرماسپ لشکر لشکر قرماسپ مین آئے اور بآواز بلند آکر کہا کہ قرماسپ نے حکم دیا ہی کہ ہمارے لشکر مین نقارۂ رزمی بجایا جاے کل ہم دیلم سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم قرماسپ کا پہونچا فوراً نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر قرماسپ کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا پس یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی جنگ کا سامان ہوا طلایہ پھر اکیا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند رہی جب صبح ہوئی ایکطرف سے دیلم اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا صف آرا ہوا ایک طرف سے قرماسپ اپنا لشکر لیکر آیا اور صفوف لشکر آراستہ کین تبرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی کرگیت کڑکا کہکے لشکر مین چلے آئے پس دیلم اپنے سب سردارون سے رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان مین آیا سرا پا میدان کا دکھایا اُدھر سے قرماسپ نے اپنے لشکر سے نکلنے کا سامان کیا کہ دیلم نے مبارز طلب کیا پس قرماسپ سب سردارون سے مانگر اور مرکب کا تنگ اپنی اپنی مرضی کے موافق درست کر کے سوار ہو کر طرف میدان کے چلا اور میدان مین پہونچکر دیلم سے ہم تنگ و رہو ا دونون کی سپرین لڑین شرارے سپرون سے نکلے دونو نکے مرکب برابر رکھے

کسیکا مرکب نہ پسیا ہوا پس دیلم نے کہا کہ اے قرماسپ تھکا ورین ہم اور تم برابر رہے پس اب مقابلہ
کرو قرماسپ نے کہا کہ کس امر کا انتظار ہے جو آپ حربہ رکھتے ہون وہ حربہ کیجیے پس سنتے ہی دیلم نے
نیزہ اُٹھایا اور سینۂ قرماسپ کو تاک کر وار کیا قرماسپ نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا باہم
نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی بموجب شعر دو نیزہ دو بازو دو مرد دلیر ہے تو گوئی کہ بود نر
دو نرہ شیر ہے بڑے عرصے تک نیزہ بازی رہی ایک دوسرے پر غالب نہ آیا دونون کے نیزے
بیکار ہو گئے سنانین ناکارہ ہو گئین دندانہ دار پڑنے لگے جب نیزہ بازی مین دونون عاجز
ہوے نیزے اُٹھا کر زمین پر پھینکدیے عمود اُٹھائے غربوس زین سے اُس سے لڑنے لگے کئی
ضرب کی ردو بدل ہوئی عمود بھی بیکار ہو گئے اُنمین پہل مڑ گئے اسکے بعد بڑے عرصے تک تیر و
کمان لیکر مقابلہ کیا ترکش خالی ہو گئے کمانین بھی رکھدین تیر بازی ہوئی اسمین بھی برابر رہے
پس تلوارین کھنچ گئین ردو قدح ہونے لگی دو بجلیان تھین کہ برابر چمک رہی تھین مرکب مثل
قل کے پھر رہے تھے کبھی دیلم نے سر پر ضرب لگائی قرماسپ نے رد کر کے کمر کا ہاتھ لگایا دیلم
نے رد کر کے پالٹ کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے بہرے کا ہاتھ لگایا دیلم نے تمانچہ لگایا اُسنے
بھنڈارے کا ہاتھ دیا اسی طور سے بڑی دیر تک تلوار چلی سپرین مثل غربال کے ہو گئین اور
تلوارون مین دانت بنگئے پس دیلم نے کمر کا ہاتھ لگایا قرماسپ نے اسکو رد کر کے سر کا ہاتھ
لگایا دیلم نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اپنی تلوار کو نیام مین کر کے دست چپ مین سپر کو خوب
مضبوط تھامکے اپنے کو بچایا جیسے تلوار قریب سر آئی سپر کی اوجھر جو دی تلوار پٹ پڑی
پس دست راست کو دراز کر کے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنا شروع کیا اُدھر
قرماسپ نے بھی زور کیا باہم زور ہونے لگے قرماسپ نے کہا کہ اے دیلم یہ ممکن نہین ہے کہ
اب میرے ہاتھ سے تلوار لے لو مین بھی کوئی ایسا کمزور نہین ہون ایک بچے کے ہاتھ سے
تو کوئی زبردستی لے نہین سکتا ہے نہ کہ مجھ پہلوان قوی کے ہاتھ سے دیلم نے کہا کہ اچھا تم زور
کرو باہم زور ہونے لگے مرکب طاقت رکابون کی تاب نہ لا کر زمین پر پیٹ کے بھل بیٹھ گئے
زبانین نکل آئین یہ حال جو اہل لشکر نے مرکبون کا دیکھا تو پکار کر دونون سے کہا کہ اگر
باہم زور آزمائی کرنا ہے تو پشت مرکبون پر سے اُتر کر زور آزمائی کر لو اور اپنی اپنی تقدیر
کو آزما لو یہ بے زبان تمھارے لنگرون کی تاب نہین لا سکتے ہین ہان گاو زمین تمھارے
لنگر اُٹھا سکتی ہے کیون بیکار بے زبانون کو ہلاک کرتے ہو پس یہ سنکے دونون جدا ہو گئے اور
اپنے اپنے مرکب پر سے کود کر دامن گردانکر اور اسلحہ تن سے اُتار کر زور کرنے لگے
اتنے عرصے مین بیلدارون نے اکھاڑا تیار کر دیا پس اکھاڑے مین اُتر کر کشتی ہونے لگی
جو پیچ دیلم باندھتا ہے قرماسپ اُسکا توڑ کر کے مثل برق کے نکلجاتا ہے اور جو داؤن قرماسپ
باندھتا ہے دیلم اُسکا توڑ کر کے مثل شرارے کے نکلجاتا ہے دونون برابر سے لڑ رہے ہین
اگر ٹکر دیلم نے ماری اور قرماسپ کے سر سے خون نکلا تو اُسکے جواب مین قرماسپ نے بھی
ایسی ٹکر ماری کہ اُسکا بھی سر مجروح ہوا اگر اُسنے تواز بند باندھا تو قرماسپ نے بھی اُسکا جوڑ
کیا اُسنے اندری چڑھادی اگر دیلم نیچے پکڑ لایا تو پہرون گھستا چلا کیا مگر چت نہ کر سکا اسیطرح سے
اگر قرماسپ پکڑ لایا تو بھی چت نہ کر سکا کسی نے دھوبی پاٹ کیا کسی نے گدھا لوٹن کیا اسطرح سے

باہم دانون پیچ ہو رہے ہین جوڑ بند بند ہو رہے ہین اگر قرماسپ نے ہٹین اکھیڑ بن تو دلیم نے
مانگ ایسی لگائی کہ دوسرا ہوتا تو فوراً گر پڑتا اسی طور سے بڑے عرصے تک لڑا کیے جب دونون
اہل لشکر نے دیکھا کہ کشتی جگر ہونے لگی اور کوئی زیر نہین ہوتا ہی کنارے اکھاڑے کے زین پوش
بچھا بچھا کر بیٹھ گئے کشتی کا تماشہ دیکھنے لگے کشتی جھگڑا کا بندھا ہوا ہی برابر سے لڑ رہے ہین مگر یہ
حال ہی کہ جہان پر جگر لڑنے لگتے ہین اسقدر پسینہ آتا ہی کہ وہ مقام تمام تر ہو جاتا ہی بلکہ کیچڑ ہو جاتی
ہی اسی طور سے تا شام باہم کشتی رہی جب شام ہو گئی قرماسپ نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ رات
برائے آرام ہی اور دن برائے جنگ دیکھا ہی اب ہم اور آپ کل پھر لڑینگے دلیم نے کہا کہ
اپنا یہ طریقہ نہین ہی بدون یکسو ہوئے مین میدان سے نہین جاتا ہون اگر اسی طور سے لڑو گے
تو تمام عمر فیصلہ نہ ہوگا ہر روز تازہ دم ہو کر مقابلہ کرینگے پس ایکسو ہو جائے جسکو خداوند ارزنگ
غالب کرین قرماسپ نے کہا کہ تاریکی شب مین کوئی کیا دیکھے گا اور ہم تم کیا مقابلہ کرینگے دلیم
نے کہا کہ میرے اور تمھارے نزدیک رات کا دن کرنا کیا مشکل ہی ابھی حکم دو روشنی ہو جائے
سب دیکھین قرماسپ نے کہا کہ بہت خوب پس قرماسپ نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ
روشنی کرو ادھر دلیم نے اپنے سردارون سے روشنی کرنے کا حکم دیا دونون طرف سے روشنی
ہو گئی ایسی روشنی ہوئی کہ روز روشن مین بھی ایسی روشنی نہ ہوگی دونون طرف دو شیر کے
کالنے آئے دونون نے پیے اور پھر لڑنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات بھی اسطور سے
کشتی مین بسر ہوئی صبح ہو گئی اُسدن بھی دن بھر کشتی رہی پھر شام ہوئی اُسی طور سے روشنی
ہوئی اب دونون کا یہ عالم ہی کہ جو جسکو پکڑ لاتا ہی پہرون وہ پڑا ہوا ہانپا کرتا ہی اور بمشکل نکلتا
ہی وہ رات بھی بسر ہوئی اور وہ دن بھی تیسری شب ہوئی وہ شب بھی اسی کشتی مین بسر ہوئی
تین شبانہ روز سے اہل لشکر نے طرفین کے نہ کچھ کھایا ہی نہ سوئے ہین صرف پانی پر قناعت کی ہی
کہ وہ رات گذری دوپہر دن تک اُسی طور سے لڑا کیے کہ جب دوپہر ہوئی تو قرماسپ نے کہا
کہ مین یہ آخری زور کرتا ہون یہ کہکر دونون مونڈھون پر دلیم کے پکڑ کر لے دوڑا دس قدم
پر لاکر پٹکہ مارا اُدھر اُسنے جھٹکا دیا اودھر دلیم نے اپنا لنگر قایم کیا کہ تا با سینہ غرق زمین ہو گیا
قرماسپ نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر اُسکا لنگر نہ اکھڑ سکا آخر کو عاجز ہو کر ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ
مین زور کر چکا اب آپ کی نوبت ہی بیرجو قرماسپ نے کہا دلیم نے اپنا لنگر توڑا اور نکلکر
اُسی طور سے دونون بازو قرماسپ کے پکڑ کر اور سر سینے مین اڑا کر لے چلا اُسی طور سے
قرماسپ نے بھی دس قدم پر آکر اپنا لنگر قایم کیا پکہ مارکر لنگر قایم ہوا وہان پر تو شق خانہ تختہ
اُسمین پانون جا رہا اُدھر دلیم نے جھٹکا مارا پس قرماسپ کا کولا اُتر گیا جوڑ پر سے اس زور سے
چمک ہوئی کہ قرماسپ کو چکر آ گیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آ گیا مگر اُسنے منھ سے کچھ نہ کہا اس
خیال سے کہ اگر یہ ظاہر کرونگا کہ میرا کولا اُکھڑ گیا ہی تو حریف یہ خیال کریگا کہ اُسنے فقرہ کیا ہی
یا یہ کہ اتنے سے درد کی تاب نہ لا سکا میری بہادری مین فرق آئیگا چاہے شدت درد سے
روح قالب سے نکلجائے مگر اُف نہ کرنا زبان سے اس امر کو ظاہر کرنا یہ خیال اپنے دل مین
کر کے درد کو ضبط کیا مگر درد بہت شدت سے تھا ضبط نہ ہو سکا رنگ رو متغیر ہو گیا چہرہ
زرد ہو گیا منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین درد بہت شدت سے ہو رہا تھا یہ اُسکو ضبط کیے

ہوئے تھا کہ اتفاق سے دیلم کی نظر اُسکے منھ پر پڑی اور منتشر پایا اور چہرے کو اُسکے مضمحل دیکھا خیال کیا
کہ اسکے ضرب شدید آئی ہے اُسکے سبب سے اسکے قلب پر صدمہ ہے مگر اپنے بسبب حجاب کے منھ سے کہا
نہین اور اُسکو ضبط کرتا ہے اسکی شدت سے درد ہو رہا ہے یہ خیال کر کے اور اُسکے چہرے کے تغیر کو
دیکھکر اپنے ہاتھ اسکے بازو پر سے اُٹھا لیے گو قصد کیا تھا کہ اسکی کمر زنجیر پکڑ کر زور کرون مگر جب یہ
حال دیکھا تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور الگ ہٹ کر کہا کہ کیون قرماسپ تمھارا مزاج کیسا ہے تمھارے
چہرے پر یہ تغیر کیون ہے کیا کہین درد اُٹھا ہے یا کوئی اعضا ٹوٹ گیا ہے یا کسی عضو مین درد ہے قرماسپ نے
جواب دیا کہ آپ علیحدہ کیون ہو گئے مین زور کیجیے مین موجود ہون میری طبیعت اچھی ہے نہ درد ہے نہ
کوئی عضو ٹوٹا ہے نہ بیکار ہوا ہے دیلم نے کہا کہ مین کبھی نہ مانونگا یہ دفعتہ تغیر کا ہونا دلیل ہے اسکی کہ کوئی
ضرب شدید آئی ہے یہ اپنا طریقہ نہین ہے کہ صید زبون پر ہاتھ ڈالین یا جو کہ کسی درد مین مبتلا ہو اسکو زیر کرین
جاؤ تم اپنا علاج کرو جب اچھے ہونا پھر مجھسے مقابلہ کرنا اُسوقت جو غالب ہو وہ بارگاہ لے اور جو مغلوب ہو
وہ اطاعت کرے قرماسپ نے کہا کہ بسبب جاگنے کے یہ حالت میری ہوئی ہے دیلم نے کہا کہ مجھکو فقرہ بندی
تمکو قسم ہے اپنے باپ کی سر کی سچ سچ بیان کرو اب مین تمسے اُسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا جبتک تم بیان نکروگے
اور اپنا علاج نہ کروگے اور اچھے نہو لوگے اُسوقت تک مین مقابلہ سے باز رہونگا جب یہ دیلم نے کہا
تو قرماسپ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ بڑا بہادر ہے اگر کوئی اور اس مقام ہوتا ضرور زیر کر لیتا
کیونکہ مجھ مین بسبب شدت درد کے طاقت نہین ہے بہت آسانی سے زیر کر لینا ایسے کی اطاعت کرنا اپنا
فخر ہے اور میرے باپ دادا ہمیشہ اسکے دادا کے مطیع رہے پس کیا نقصان ہے یہ خیال کر کے یہ اُسی حالت
مین دیلم کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ مین نے آپ کی اطاعت قبول کی مین آپ سے زیر ہو گیا بارگاہ موجود
ہے لیجائیے مجھے کوئی عذر نہین ہے کیونکہ مین نے آپ ایسا بہادر آجتک کسیکو نہین دیکھا اگر اور کوئی ہوتا
اسوقت کو غنیمت جانتا اور مجھکو اسیر کر لیتا آپ نے خوب پہچانا کہ میرے درد ہے پس جب آپ مجھکو بلکہ
اُس مقام پر لائے اور مین نے دیکھا کہ مین دس قدم تک آ گیا ہون مین نے لنگر مارا اُدھر مین نے لنگر
مارا اُدھر آپ نے جھٹکا دیا اس مقام پر موش خانہ تھا پیر میرا لوٹن اسمین جا رہا زور جو پڑا کولا اتر گیا اور
مین نے زور کر کے اُسکے نکالنے کا قصد کیا اور زیادہ ضرب آئی اسمین بہت شدت سے درد ہو رہا ہے
کہ مجھسے ضبط نہین ہو سکتا ہے مین ہی ایسا ہون کہ منضبط کیے ہوئے ہون اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ضرور
چلانے لگتا دیلم نے جواب دیا کہ مین تمھارے منھ کو دیکھکر پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمھارے ضرب شدید آئی
ہے بس یہ خلاف بہادری ہے کہ جب حریف کسی آفت مین مبتلا ہو اسکو زیر کرے یا اسیر قرماسپ نے کہا
کہ اب مین نے آپ کی اطاعت کی اور آپ کا مذہب اختیار کیا میرا فخر ہے آپ کی بندگی کرنا کیونکہ میرے
بزرگ آپ کے بزرگون کے تابع فرمان رہے ہین اور انکی غلامی کو اپنا فخر خیال کیا ہے صرف مجھکو
اپنی طاقت کا امتحان منظور تھا وہ ہو گیا اب آپ میرے لشکر مین تشریف لے چلین دیلم نے انکار کیا
مگر قرماسپ نے نہ مانا دیلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلا ملازمون نے تخت حاضر کیا اُسپر بیٹھکر
قرماسپ طرف اپنے لشکر کے چلا دیلم نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم لوگ بڑا اُو پر جاؤ مین بھی آتا ہون اور
اور ہرکارون سے کہا کہ خداوند سے کجا کر خبر کرو کہ وہ لشکر لیکر آئین قرماسپ نے اطاعت قبول کی
بارگاہ موجود ہے پس یہ سُنکے لشکر بڑا اُو پر واپس گیا کمرین کھولین چار شبانہ روز کے تھکے ہوئے
تھے اور جاگے ہوئے کچھ کھا پی کر اپنے اپنے مقام پر آرام پذیر ہوئے ہرکارے طرف لشکر اسلام

کے خبر کو روانہ ہوئے ادھر قرماسپ اپنی فرودگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا آپ بارگاہ مین آیا
سب سردار حاضر ہوئے کمنگر کو طلب کیا اُسنے آکر کورنش بجا لایا بندش کی مالش کر کے چلا گیا پس قرماسپ نے
سب سردارون کو جمع کر کے کہا کہ مین نے اپنے آقازادے کی اطاعت کی کیونکہ یہ میرے آقازادے
ہین میرے باپ دادا انکے بزرگون کے ہمیشہ مطیع رہے اور انکی غلامی سے سرتابی نہ کی اُسی طور سے
مین نے ان کی اطاعت کی پس تم سب بھی مثل میرے انکو اپنا آقا و مالک تصور کرنا سب نے کہا کہ جو آپکا
حکم ہی اُسکو بسر و چشم بجا لائینگے کبھی آپ فرمانے کے خلاف نہ کرینگے جب یہ سب نے جواب دیا پس
قرماسپ نے اُن سب کی بہت تعریف کی اور حکم دیا کہ بزم عشرت برپا کرو پس اُسیوقت سامان ہونے
لگا سب سامان ہو گیا تھوڑے عرصے مین بزم عشرت آراستہ ہوئی ساقیان سیمین ساق جام و سبو لیکر
بزم مین آئے رقاصان شوخ و شنگ حاضر ہو کر گانے بجانے لگین یہان تو بزم عشرت آراستہ ہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ یہ جو حرکت دیلم نے کی کہ جب اُسکا چہرہ متغیر ہو گیا ہاتھ اُٹھا لیا یہ اتنا بڑا اثر اُسکا تھا کہ تورج
بیٹا تھا ایرج نوجوان کا یہ صرف خاندان صاحبقران کا اثر اسمین آگیا تھا ورنہ یہ لوگ کب ایسی حرکت
کرتے ہین جسطور سے ہوتا ہی حریف کو زیر کرتے ہین پس یہان تو بزم عشرت آراستہ ہی دیلم خوشی خوشی
شراب پی رہا ہی خوش بیٹھا ہی وہان ارژنگ سخنگان اور سردارون سے روز کہتا تھا کہ ابھی کچھ خبر
دیلم کی نہین آئی نہ معلوم مقابلہ ہوا یا نہین اگر مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا کون غالب ہوا اور کون
مغلوب سخنگان کہتا تھا کہ وہ ملا بھی نہ ہوگا جو مقابلہ ہو وہ بارگاہ لیکر کسی طرف چلا گیا ہوگا دیلم تلاش مین
پھر رہا ہوگا جب اُس سے کسی مقام پر سامنا ہوگا تو مقابلہ ہوگا کیا اُسکا ہاتھ آنا امر آسان ہی وہ جلد پا ہوگا
ارژنگ کہتا ہی کہ تیرے ایسے ہی خیال ہوتے ہین ارژنگ ہر روز اسی انتظار مین رہتا ہی کچھ خبر دیلم
کی آئے دیلم کو گئے ہوئے پانچ روز گذر گئے تھے کہ پھر ارژنگ نے کہا کہ ابھی تک کوئی دیلم کی خبر
نہ آئی اور ہرکارے جا کر اُسکی خبر لائین ابھی ہرکارے نہ روانہ ہوئے تھے کہ ہرکارے جو کہ دیلم نے
خبر کرنے کو اُس مقام سے روانہ کیے تھے جبکہ خود ہمراہ قرماسپ کے اُسکے لشکر مین چلا تھا آکر لشکر مین پہونچے
اور سیدھے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے سخنگان نے کہا کہ کیا خبر تازہ لائے ہو بیان
کرو انھون نے کہا کہ ہم یہ خبر لائے ہین کہ ہم بحکم خداوند دیلم بن تورج کے ہمراہ گئے تھے وہ جو لشکر لیکر
برائے مقابلہ قرماسپ آگئے تھے ہم اُنکے پاس سے آئے ہین خداوند کو خبر دینے یہ جو اُن ہرکارون
نے کہا ارژنگ نے ایک مرتبہ خوش ہو کر کہا کہ جلد بیان کرو کہ دیلم کا مزاج تو اچھا ہی اور وہ خیریت
سے ہین انھون نے عرض کیا کہ وہ بھی خیریت سے ہین اور جملہ لشکر بھی آپکو مبارک ہو اور اسلم کیطرف
دیکھکر کہا کہ آپ کو بھی مبارک ہو آپ کے بھائی نے قرماسپ کو زیر کر لیا اُسنے اطاعت کی اور دیلم
انکو اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لیگیا ہی یہ جو ہرکارون نے کہا ارژنگ تو فرط خوشی سے اُچھل پڑا تخت
اور یہ عالم ہوا کہ پیراہن جسم مین تنگ ہو گیا اور اسلم کی بھی یہی نوبت ہوئی مارے خوشی کے
پھولون نہ سماتا تھا سخنگان نے ہرکارون سے بیان کیا کہ کچھ یہ تو بیان کرو کہ کیونکر زیر کیا کیا واقعہ
ہوا اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ چار شبانہ روز کی کشتی مین زیر کیا مگر سبب یہ ہوا کہ اوسکا زور کرکے
سے کو اُتر گیا انھون نے جو اُسکی یہ حالت دیکھی ہاتھ اپنا کھینچ لیا اُسنے کہا کہ یہ کیا آپ نے ہاتھ کیون
کھینچ لیا انھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی کہ جب حریف زبون ہو یا اُسکے ضرب شدید آئے
اور تب ہم اُس سے مقابلہ کرین اور زیر کرین یہ جو اُسنے سُنا پس اُسنے اطاعت کی اور کہا کہ مین نے

آپ کی اطاعت کی اپنے ہمراہ اپنے لشکر مین لے گیا ہی اُنھون نے مجھسے فرمایا کہ تم خدمت خداوند مین جاؤ اور میری طرف سے خداوند سے عرض کرو کہ آپ مع لشکر تشریف لائیے مین نے قرماسپ کو آپ کی اطاعت پر راضی کیا ہی پس اُنکو ہمراہ لیکر طرف آفتاب نما کے کوچ فرمائیے چنانچہ ہم خداوند کو خبر کرنے آئے ہین یہ اصل واقعہ ہی یہ جو ارزنگ نے سُنا اسیوقت خوش ہو کر حکم دیا کہ لشکر مین یہ اطلاع دیجاے کہ وہ سامان سفر کرین مین اسیوقت یہان سے طرف دیلم کے کوچ کرونگا یہ جو حکم دیا اور سب حاضرین دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی سامان کرین پس لشکر مین نقارۂ سفری پر چوب پڑی صداے رحیل بلند ہوئی سب نے اپنا اسباب بار کیا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہو گیا شاگرد پیشہ سامان سفر لیکر آگے کو روانہ ہوے تخت خداوندی ہاتھیون پر کسکر موجود کیا گیا ارزنگ اُسپر سوار ہوا آختگان خواصی مین بیٹھا اسلم اپنے مرکب پر سوار ہوا جلوس سواری آگے بڑھا سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے سڑک آگے کیفیتی ہوئی باغ روان ہمراہ بڑی شان و شوکت سے سواری ارزنگ کی چلی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار مرکبان ترکی و عراقی کوتل ہمراہ شتر بزارون خاص بردار چیدار لباس دلی مروارید زرد زربان زرق و برق پہنے ہوے عماے طلائی و نقرئی ہاتھون مین خاص گیدن پر زربفتی غلاف پڑے ہوے ماہی مراتب ہمراہ نقیب نقابت کرتے ہوے صداے باادب باملاحظہ دیتے ہوے آگے آگے چلے پس یہانتک کہ ارزنگ مع لشکر کے اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان آب و گیاہ کا نام نہ تھا وہان لشکر نے قیام نہ کیا پس اُسیوقت کوچ کیا یہانتک کہ لشکر اُس درۂ کوہ پہ پہونچا کہ جسکے اندر سے راستہ تھا پس ارزنگ نے لشکر کو اُسکے اندر سے چلنے کا حکم دیا وہ ہرکارے جو کہ براے خبر آے تھے آگے آگے تھے کوس سفری پر برابر چوب پڑ رہی تھی صداے نقارہ فضاے آسمان مین گونج رہی تھی نوبت بانیجا رسید کہ لشکر اُن پہاڑون سے نکلا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر دیلم کو ہرکارون نے بڑھکر خبر دی کہ خداوند تشریف لاتے ہین مع لشکر کے اور سپہ سالار کہان تشریف رکھتے ہین اُنھون نے کہا کہ وہ تو کل سے لشکر مین آئے نہین ہین قرماسپ کے لشکر مین موجود ہین پس وہ ہرکارے دوڑے ہوے لشکر قرماسپ مین آئے یہان دیلم و قرماسپ دونون بارگاہ مین بیٹھے ہوے ناچ دیکھ رہے تھے اب قرماسپ بھی ایسا ہو گیا ہی کہ اُٹھ بیٹھ سکتا ہی اور راہ بھی چل سکتا ہی کہ ہرکارون نے مجراگاہ پر سے مجرا کر کے دیلم سے عرض کیا کہ خداوند مع لشکر تشریف لاتے ہین یہ سنتا تھا کہ دیلم نے کہا مین تو جاتا ہون اپنے لشکر مین تاکہ لشکر کو ہمراہ لیکر خداوند کا استقبال کرون قرماسپ نے جواب دیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر بزم عشرت کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ تمام لشکر کو تیار کرو اور تم لوگ بھی آراستہ ہو مین اپنے آقا کے ہمراہ جاکر خداوند کا استقبال کرونگا اپنی خطا خداوند سے معاف کراؤنگا پس سب سردار بارگاہ کے باہر آئے اور لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہوا اُدھر دیلم نے اُن ہرکارون سے کہا کہ تم جاکر میرے سردارون سے کہدو کہ ہمارے افسر کا حکم ہی کہ سب لشکر تیار رہو ہم خداوند کے استقبال کو چلینگے ہرکارون نے یہ حکم دیلم کا سردارون کو آکر سُنا دیا سردارون نے اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت یہان بھی کمر بندی ہوئی اور لشکر تیار ہو گیا پس اُدھر جب سب لشکر قرماسپ کا تیار ہو گیا پس قرماسپ ہمراہ دیلم کے اپنا کل لشکر لیکر دیلم کے لشکر مین آیا یہان بھی لشکر تیار تھا پس دیلم نے اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر دیلم نے

صف باندھی اور ایک طرف لشکر قرماسپ صف بستہ ہوا یہ دونون برابر برابر مرکب پر سوار ہو کر مع اپنے سردارون کے کھڑے تھے کہ نقارے کی صدا آئی ہرسنے آبپاشی کرتے ہوے آئے پھر اور جلوس سواری آیا پھر مرکب کوتل آئے اُسکے بعد سوارون کے پرے کے پرے غول کے غول غٹ کے غٹ اسکے بعد تخت ارزنگ نمایان ہوا دیلم مرکب پر سے کود پڑا اُسکے ہمراہ اُسکے سردار قرماسپ بھی مرکب پر سے اُترا اُسکے بعد اُسکے سردار بھی اور سب لشکر کے سوار بھی پیدل ہوے علمہاے لشکر کو جلوہ ملا سلامی کے باجے بجے دیلم نے جھک کر ارزنگ کو سلام کیا پھر سجدہ کیا اُسی طور سے قرماسپ نے بھی بعد اُسکے دیلم اپنے بھائی سے ملا اور قرماسپ سے کہا کہ یہ میرے بھائی ہین قرماسپ نے اسلم کو بھی سلام کیا اور کہا کہ آپ بھی آقا ہین پس ارزنگ دیلم وغیرہ کو ہمراہ لیکر آگے بڑھا قرماسپ نے دیلم سے کہا کہ خداوند سے میری طرف سے عرض کیجیے کہ وہ میرے لشکر مین تشریف لے چلین اُنکی بارگاہ برپا ہو اُس مین تشریف فرما ہو دیلم نے ارزنگ سے عرض کیا ارزنگ نے قبول کیا بس ارزنگ لشکر قرماسپ مین آیا اپنی بارگاہ مین اُترا اتینون لشکر ایک ہوگئے وہ تمام صحرا لشکر سے پھر گیا ہزارون خیمے برپا ہوگئے ارزنگ بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر ہوے دیلم اور اسلم و دیگر سردار اپنے اپنے مرتبے سے بیٹھے قرماسپ کو قریب دیلم جگہ ملی اور اُسکے سردار اُسی صف مین بیٹھے قرماسپ نے بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا بزم عشرت اُسیوقت آراستہ ہوئی ارزنگ نے دیلم سے حال دریافت کیا دیلم نے پہلے قرماسپ کی بہت تعریف کی اُسکے بعد کل حال جنگ بیان کیا اور کہا کہ قرماسپ نے آپکی اطاعت کو اختیار کیا قرماسپ نے مع کل اپنے سردارون کے اُٹھکر ارزنگ کو سجدہ کیا مذہب آفتاب پرستی ترک کیا دین ارزنگی اختیار کیا ارزنگ کو اور خوشی ہوئی اُسکو بھی اپنا سپہ سالار کیا خلعت سپہ سالاری اُسکو دیا اُسنے سلام کرکے لیلیا ارزنگ نے قرماسپ کو اُسیوقت خطاب بد قدرت وستون قدرت کا دیا قرماسپ نے بہت خوش ہو کر بارگاہ نذر کی اور کہا کہ مین آپ کا ایک ادنی غلام ہون اِس عرصے مین سب سامان بزم موجود کیا گیا ساقی نے آکر سب کو شراب پلائی جب سب بادۂ ناب سے مست ہوے مطربان خوش گلو حاضر ہو کر ناچنے لگین وگائین بس سات روز تک بزم عشرت قرماسپ نے برپا کی اور ارزنگ کی دعوت کی غرض اٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا سب نے آرام کیا نوین دن ارزنگ نے حکم دیا کہ اب یہان سے کوچ کرو طرف آفتاب نما کے کیونکہ ہمکو تعجیل ہی فراق معشوقہ سے دل بہت بیقرار ہے اب ایک منٹ برابر ایک برس کے اور ایک دن برابر ایک ہزار برس کے معلوم ہوتا ہی بس آج سامان کرو کل یہان سے کوچ کرین سب نے عرض کیا بہت خوب قرماسپ نے عرض کیا کہ اگر مجھکو اجازت ہو تو مین اپنے قلعے مین جاؤن اور کسی کو اپنی طرف سے قلعے کا حاکم کرون اور سب بندوبست کرکے حاضر خدمت ہون اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلون ارزنگ نے کہا کہ بہت جلد آنا مین کل یہان سے ضرور کوچ کرونگا اُسنے جواب دیا کہ یہ غلام ابھی حاضر ہوگا ارزنگ نے کہا کہ جاؤ پس قرماسپ ارزنگ سے رخصت ہو کر باہر آیا اور اپنے سردارون کو اُسی مقام پر چھوڑا اور کل لشکر کو چند ملازم ہمراہ لیکر اُسی نقب کی راہ سے قلعے مین آیا سب اہل قلعہ کو قرماسپ کے آنے کی خبر ہوئی اُسنے آتے ہی دربار کیا سب کو جمع کیا پہلے حکم مذہب آفتاب پرستی کے ترک کرنے کا اور دین ارزنگی کے قبول کرنے کا دیا سب نے قبول کیا اُسکے بعد اپنے بھائی بیخبر دلاور کو جو کہ

صاحب شداد اور بطن ملکہ ماہ پارہ سے پیدا ہوا تھا اور اپنے طرف سے قلعے کا حاکم کیا اور شب کو
اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا اور اپنا سب واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مین تو مع لشکر ہمراہ ارزنگ
کے طرف آفتاب نما کے جاتا ہون وہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جاتے ہین سب نے کہا کہ ہم نیک
ہیں اور ہنجیر کو بھی مثل آپ کے خیال کرینگے اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کرینگے یہ کہکر سب نے بموجب حکم قرماسپ
ہنجیر کو تخت پر بٹھایا قرماسپ نے پہلے نذر دی پھر اور سب نے نذر دی جب قرماسپ اِن سب امورات
سے فراغت کرچکا تب سب سے رخصت ہو کر قلعے سے پھرا اُسی راہ سے لشکر سے آیا ارزنگ سے ملا راوی
نے بیان کیا ہے کہ یہان لشکر مین سب سامان سفر درست ہو چکا تھا اور ارزنگ اُسی دن ارمان کو
کہ وہ اچھا ہو چکا تھا برابر لشکر کے اور پیش خیمہ اُسکے سپرد کر کے طرف آفتاب نما کے روانہ
ہوا اُسی دن وہ دو منزل چلا گیا تیسری منزل پر اُسنے قیام کیا وہ دن اور رات ارزنگ نے
اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو مع لشکر کے کوچ کیا اُسنے تزک اور حشم سے جس تزک اور حشم سے ہمیشہ
چلا تھا بلکہ یہان لشکر اور زیادہ ہو گیا تھا ارزنگ نے بھی اُس دن دو منزل تک قیام نہ کیا تیسری
منزل پر جاکر ارزنگ نے قیام کیا ارمان جب لشکر ارزنگ اُس منزل پر پہنچا وہان سے اور
آگے روانہ ہوا پھر اُسنے تیسری منزل پر جاکر قیام کیا یہ ایک منزل کو تین منزل کرتا ہوا جاتا ہے ہر مرتبہ
تیسری منزل پر قیام کرتا ہے اسی طور سے ارزنگ بھی کوچ کرتا منزل کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ ارمان کو بعد پندرہ روز کے ایک دوراہا ملا اب جو مسافرون سے دریافت کیا کہ یہ دونون
راہین کدھر کو گئی ہین انھون نے کہا کہ یہ دونون راہین اقلیم خورشید کو گئی ہین ارمان نے
اُس سے پوچھا کہ شہر آفتاب نما کدھر کو ہے اُنھون نے جواب دیا کہ وہ شہر اُسی اقلیم مین ہے اور اب تو
وہ بہت شہر ہو گیا ہے پہلے وہ کچھ بھی نہ تھا جبکہ خورشید شاہ بادشاہ تھا جب سے اُسکا نواسہ پیدا ہوا
اور وہ یہان خداوند آفتاب ہوا اور خود خدائی کرنے لگا کیونکہ وہ خداوند آفتاب کا فرزند ہے
اسکا سبب یہ ہے کہ خداوند آفتاب دختر خورشید شاہ پر عاشق ہوے اُسکے باغ مین آکر اُسکے ساتھ عقد
کیا اور ہمبستر ہوے ملکہ حاملہ ہوئی پہلے برجیس پیدا ہوے پس خداوند نے اپنی قدرت سے ایک
قلعہ پیدا کیا اور ایک باغ اور گنبد اور ایک خانہ رزاق کہ جہان سے سب کو رزق تقسیم ہوتا ہے اور
ایک خانہ عیش کہ جہان بروز جشن نوروزی جس دن خداوند برجیس کی ولادت کا جشن ہوتا ہے سبکی
دعوت ہوتی ہے اور بہت سے سامان ہین ہم کہانتک بیان کرین اور فرزند خداوند کے پاس بڑا لشکر
ہے برجیس کے چار پیغمبر ہین اور بہت سے افسر ہین وہ ہمیشہ نقاب منھ پر ڈالے رہتے ہین قلعہ ایسا ہے
کہ اُسکے اندر سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہے ایک گنبد آفتاب نما ہے اُسمین خداوند تشریف رکھتے ہین
یہ قدرت خداوند ہے کہ ہمیشہ ہر رنگ کے پھول قلعے مین کھلے رہتے ہین اور صدا سے راگ و رنگ
آتی ہے بجانے والا نظر نہین آتا ہے ایک آسمان قلعے پر قایم ہے اُس سے ہر وقت بارش گل ہوا کرتی ہے
ایک آفتاب وسط قلعہ مین ہے اُسکی روشنی بارہ کوس تک رہتی ہے اور بہت سے آفتاب اُس قلعے پر ہین
اُس قلعے کا نام قلعہ آفتاب نگار و قلعہ آفتاب نما ہے بخط جلی زمرد و یاقوت کے حرفون سے تختہ طلا
پر لکھا ہوا ہے کہ این قلعہ آفتاب نگار و آفتاب نما وہ تختہ در قلعہ پر لگا ہوا ہے اسی طور سے ہر گلی و
کوچے پر پتھر کے لکھا ہوا ہے اندر باہر قلعے کے اُس گلی اور کوچہ کا نام اُس تختے پر تحریر ہے خداوند کی
طرف سے جو مسافر سرا مین اُترتے ہین طعام لذیذ اُنکو دیا جاتا ہے لشکر کی چھاونی شہر مین ہے اور کچھ

بیرون شہر ہو شہر بہت وسیع ہو اور بہت آباد ہو خصوصًا اب بہت کثرت سے آباد ہو گیا ہو کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ہو اسقدر عمارت اُس شہر مین تیار کی گئی ہین لب دریا تک عمارت بنگئی ہو اور بنتی چلی جاتی ہین اُس شہر مین کوئی محتاج نہین ہو فقیر کا نام تک نہین ہو تمام اقلیم خورشید نگار مین دین آفتاب پرستی جاری ہو ورنہ قبل مین مختلف مذہب کے بادشاہ حکومت کرتے تھے جب سے برجیس نے خدائی کی سب ایک مذہب ہوگئے اور اقلیمون سے لوگ آتے ہین دین آفتاب پرستی اختیار کرتے ہین
ارمان نے کہا کہ مین نے سوال کیا کیا تو نے تقریر طولانی بیان کی میرے سوال کا جواب دے یہ مین نے سب سُن لیا اُسنے کہا کہ تمنے یہ دریافت کیا کہ یہ دونون راہین کہان گئی ہین اور پھر پوچھا کہ شہر آفتاب نما کہان ہو پس مین نے کہا کہ یہ دونون راہین خورشید نگار یعنی اقلیم خورشیدیہ کو گئی ہین اور اُسی اقلیم مین شہر آفتاب نما ہو اور اب وہ دار السلطنت ہو اقلیم خورشیدیہ کا ایک راہ خشکی سے گئی ہو خشکی کی راہ سے دس روز مین پہونچو گے اور ایک راہ تری سے ہو مگر تری کی راہ سے پندرہ روز مین پہونچنا ہوگا کیونکہ یہ راہ پھیر کی ہو یہ کہکر وہ مسافر تو راہی ہوا یہ اُسنے نہ پوچھا کہ تم لشکر لیکر کیون جاتے ہو کیا کام ہو کسکا لشکر ہو اُسنے اپنی راہ لی پس ارمان خشکی کی راہ سے چلا اور ایک تختہ لکھکر اُس مقام پر لگا دیا کہ جو راہ شمال کو گئی ہو اُدھر سے نہ جانا مشرق کی راہ سے آنا یہی راہ شہر آفتاب نما کو گئی ہو اِسکے جانے کے دوسرے روز ارزنگ مع لشکر اُس مقام پر پہونچا پس اُس نوشتہ کو پڑھکر اُسطرف چلا تھا کیونکہ یہ بھی حیران ہوا تھا کہ کدھر جاؤن مگر تختے کے سبب سے اُسی طرف چلا راوی نے بیان کیا ہو کہ بعد دس روز کے ارمان اقلیم خورشیدیہ مین پہونچا ایک صحرا ملا اُس صحرا مین اُترا چند مسافر اُدھر سے جاتے تھے اُنکو اپنے قریب طلب کیا اُنسے دریافت کیا کہ اقلیم خورشیدیہ یہان سے کتنی دور ہو اُنھون نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ اقلیم خورشیدیہ مین داخل ہو چکے ہین یہ صحرا اُسی اقلیم مین ہو ایسے ایسے ہزارون صحرا مین اِسلئے زیادہ تر پُرفضا ہین اِسکی کیا اصل ہو ارمان نے کہا کہ شہر آفتاب نما یہان سے کتنی دور ہو اور کونسی راہ ہو اُسنے کہا کہ اُس شہر کی یہی راہ ہو اور یہان سے پانچ فرسخ پر ہو پہلے شہر خونخوار بعد خونریزیہ ملیگا داہنی طرف شہر کے اور بائین طرف شہر افریقہ وغیرہ ہو اسکے بعد ایک بہت بڑا صحرا ملیگا پس اُسکے بعد سے سرحد ہو شہر آفتاب نما کی راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ ہزار سوار اور اُنکے افسر جو بھاگ کر آئے تھے اُنمین سے کچھ تو ہمراہ ارمان کے تھے کہ وہ راہ سے واقف تھے اور باقی ہمراہ ارزنگ کے تھے مگر جب سلیم شیر صولت یہان آیا ہو تو اور طریقہ تھا اتنے عرصے مین اور طریقہ ہو گیا دوسرے وہ تری کی راہ سے گیا تھا یہ خشکی کی راہ سے آئے ہین اِس سبب سے وہ کچھ بتا نہ سکے خلاصہ یہ کہ وہ مسافر بھی بتا کے اپنی منزل کو چلے گئے اُسدن ارمان نے اُس مقام پر قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا ایک نوشتہ لکھکر درخت مین آویزان کر دیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ اِسی طرف سیدھے چلے آئیے پس راوی نے بیان کیا ہو کہ جب ارزنگ اُس مقام پر پہونچا بہت اُس مقام کو پسند کیا تین روز تک وہان قیام کیا ایک سوار نے وہ نوشتہ جو کہ ارمان نے ویران کیا تھا لا کر پیش کیا چونکہ ارزنگ حیران تھا کہ اب کدھر کو جاؤن اور کس طرف کو لشکر لیکر روانہ ہون کہ وہ نوشتہ جو دیکھا پس لشکر کو اُسی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا اور اُس مقام سے کوچ کیا راوی ارمان کو وارزنگ کو مع لشکر طرف آفتاب نما کے روان رکھتا ہو اور کچھ حال شہر آفتاب نما کا

اور ہر بہ جبیں کا تحریر کرتا ہوا اب

شمہ حال شہر آفتاب نما و برجبیس آفتاب پرست یعنی خداوند برجبیس کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نازک خیال اس قصے کو اس طور سے عرض کرتا ہو کہ یہ واقعہ اس مقام تک جلد دوم مین تحریر ہوا ہو کہ برجبیس پیدا ہوا اور جوان ہوا اور اُسکی بہن ثریا سے سیمتن پیدا ہوئی یہ بھی جوان ہوئی اسنے ایک باغ بنوایا ہو اُسی مین ہر روز مع چار سو یا پانچ سو انیسون اور جلیسون کے سیر کو جاتی ہو اور رات کو قلعے مین چلی آتی ہو برجبیس جبکہ جوان ہوا اور آفتاب جادو نے اپنے کو ظاہر کرکے اسطور سے کہ مین خداوند ہون خورشید شاہ سے برجبیس کو تاج و تخت دلوایا تھا اور قلعۂ سحر تیار کیا تھا اُسکے کل واقعات جلد دوم مین تحریر ہو چکے ہین جو کچھ اُس قلعے کی صفت ہو اُسی مین خانۂ عیش و خانہ رزق بنا تھا جس سے ہزارون آدمی بوقت صبح رزق پاتے تھے اور آفتاب نے مُنھ پر برجبیس کے غازۂ سحر ملا تھا کہ جسکی سبب سے جو اُسکی صورت دیکھتا تھا وہ سجدہ کرتا تھا برجبیس کے مُنھ پر ہر وقت نقاب پڑی رہتی تھی چنانچہ اقلیم خورشید کے سب بادشاہ مثل خونخوار شاہ و افریق شاہ کے مطیع ہوے تھے اور بہت سے اطراف و جوانب کی بادشاہ آکر آفتاب پرست ہوے برجبیس کا خدم و حشم دیکھکر اور جاہ و جلال سُنکے اور بے شمار شاہ منظور شاہ قیمور شاہ حصار شاہ اور تاتار شاہ معمار شاہ قلقار شاہ وغیرہ آفتاب پرست ہو سے اور بہت سے مثل ثمود شجر پرست کسو د کوہ پرست صمصام سنگ پیشانی شیران شیر صولت ببران ببر سوار ببران فیل پیکر پیلان خار پشت وغیرہ اور پہلوانان پیشہ اژدر پیشہ مثل منصور دراز آواز قیصور آدم خوار و مریخ مار خوار تھے آفتاب پرست ہوے ہین اور خداوند برجبیس کی ملازمت کی ہو تو اور بہت سے بادشاہ کہ جنکے نام یہ ہین مطیع ہوے تھے شہنشاہ حجرہ نشین کلاق شاہ اشتیاق شاہ یہ لوگ بھی کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے آکر شریک برجبیس ہوے تھے یہ بیان ہو چکا ہو کہ سلیم شیر صولت جو نامہ لیکر آیا تھا اور جب نامہ برجبیس کے پاس پہونچا تھا وہ پڑھکر بہت ناخوش ہوا تھا اور ایلچی کے ناک و کان کاٹنے کا حکم دیا تھا سلیم کو خبر ہوئی تھی یہ تلوار پکڑ کر چلا تھا کہ قلعے مین گھسکر برجبیس کو عین دربار مین قتل کرونگا مع اُسکے اہل دربار کے اور اُسکے ہمراہ جو اُسکا لشکر دس ہزار کا تھا وہ بھی چلا تھا چنانچہ جب برجبیس کو خبر ہوئی تھی اُسنے دریچۂ قدرت سے سر نکالکر اپنی صورت دکھائی تھی تو سلیم مع نو ہزار کے بیہوش ہو گیا تھا اور جب ہوش آیا تھا تو برجبیس کو سجدہ کیا تھا اور آفتاب پرستی اختیار کی تھی چنانچہ اُسکو عہدۂ جمعداری لشکر ملا تھا اور بڑا مرتبہ اسکا ہوا تھا ایک ہزار سوار جو کہ عقب مین تھے انھون نے جو یہ حال دیکھا تھا تو وہ اُلٹے واپس ہوے تھے اور وہ نامہ جو کہ چاک شدہ تھا بطور جواب لیکر خاور کی طرف گریزان ہوے تھے اور ارژنگ کو آکر خبر دی تھی ارژنگ اُسی پر غصہ کھا کر چلا تھا اُسکا حال تحریر ہوا کہ وہ اقلیم خورشید مین پہونچ گیا ہے اور برابر منزل بمنزل چلا آتا ہو اچلا آتا ہو پس راوی نکتہ سنج بیان کرتا ہو کہ جب سلیم شیر صولت شریک برجبیس ہوا اُدھر برجبیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ اے فرزند من وای نائب من آگاہ ہو کہ ایک ہزار سوار ہمراہیان سلیم شیر صولت سے جو کہ نامہ لیکر آیا تھا جواب نامہ لیکر فرار کر گئے ہین وہ ارژنگ کے پاس گئے ہین جب ارژنگ کو معلوم ہوگا وہ اُسیوقت لشکر لیکر آئیگا گو وہ تمھارا کچھ بنا نہین سکتا ہو اُسکو اُسنے دو دگرہ یہ تدبیر کی

کہ چند نامے لکھکر اُن ملکون کی طرف روانہ کرو کہ جو فوج اُسکو راہ مین ملین گے کوئی اُسکو نہ روکے
اور اُس سے نہ مقابلہ کرے تاکہ وہ یہان پہونچ جاوے یہان اُسکو اُسکی اس گستاخی کی سزا دیجائیگی
پس دوسرے دن برجیس نے جب دربار کیا اور تخت خدائی پر آکر اندرون پردۂ قدرت بیٹھا
اور خونخوار وافریق دونون پیغمبر نامرسل و کل اہل دربار اپنے اپنے مقام پر سب درجون مین آکر
بیٹھے اُسوقت برجیس نے اندر سے پردۂ قدرت کے آواز دی کہ ای خونخوار تم یہ کام کرو کہ مجھکو
بعلم قدرت ثابت ہوا ہی کہ ارزنگ نطفۂ حرام مع لشکر کوچ کر چکا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی وہ
ابھی لخیال خام مین اپنے کو خدا جانتا ہی اور خدازادہ لبس لقا وغیرہ میرے فرستادہ تھے اُنھون نے
یہان آکر دعوی خدائی کیا تھا وہ خدا نہ تھے بالکل یہ خیال اُسکا غلط ہی کہ میرے باپ دادا خدا تھے
مین بھی خدا ہون پس وہ یہان آکر اپنی سزا کو پہونچیگا اور اس سرتابی کی سزا پائیگا لہذا جو بادشاہ
کہ اسوقت یہان موجود ہین اور اُنکی طرف سے اُنکے ملکون مین اُنکے نائب ہین اور جو کہ اپنے
ملکون مین ہین اُنکو یہ تحریر کرو کہ اگر کوئی لشکر تمھارے ملک کی طرف سے ادھر کو آوے تو اُسکو
آنے دینا ہرگز ہرگز نہ روکنا ہم اسکو یہان آنیکی سزا دینگے تم کوئی تعرض نہ کرنا اگرچہ وہ تمسے برسر فساد
بھی ہو تو تم مقابلہ نہ کرنا ورنہ اُس عدول حکمی کی ہم تمکو سزا دینگے اور غضب خداوندی تمپر نازل کرینگے
خونخوار نے عرض کیا بہت خوب پس اُسیوقت اُس درجے کی طرف خونخوار نے نگاہ کی کہ جسمین صاحبان
قلم بیٹھے تھے یہ مین عرض کر چکا ہون کہ درجۂ بالا والے پائین کا حال دیکھ سکتے ہین اور پائین
والے درجہ بالا کا پس خونخوار نے اُنکی طرف دیکھکر اشارہ کیا پس جو کہ سب دبیرون کا افسر تھا
وہ اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھے ہوئے سب درجے طے کرکے روبرو خونخوار کے حاضر ہوا
پہلے اُسنے اُس پردۂ قدرت یعنی حجاب قدرت کی تعریف کی اور سجدہ کیا پھر خونخوار سے عرض کیا
کہ کیا حکم ہوتا ہی خونخوار نے وہی مضمون اُس سے بیان کیا اور کہا کہ اس مضمون کے بہت جلد
نامے تحریر کرو وہ سلام کرکے گیا اور اُسی مضمون کے نامے ایک ساعت مین لکھ لایا اور حاضر کیے
خونخوار نے کرسی پر سے اُٹھکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ نامے حاضر ہین آواز آئی ہاتھ بڑھاکر
منبر پر رکھدو پس خونخوار نے نامے رکھدیے ایک ہوا ایسی چلی کہ وہ نامون کو اُڑا کر لیگئی اور جو
نامہ جسکے نام کا تھا اُسکو پہونچا دیا ہر ایک مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ادھر برجیس جب نامہ روانہ
کر چکا یہ تو مین عرض کر چکا ہون کہ ہر وقت آفتاب جادو برجیس کے پاس پوشیدہ موجود رہتا ہی
اور برابر ہر ایک بات کی اُسکو خبر دیتا ہی اور جو وہ کہتا ہی اُسیپر برجیس عمل کرتا ہی پس آفتاب نے
برجیس سے کہا کہ ای برجیس قہار دیو کش قیصور آدم خوار و سیف ذر نیزہ باز و شبرنگ خود پرست
و حسام شیر صولت کو مع طوماہ شاہ سرشار شاہ کے بیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ بیرون شہر
آفتاب نما جاکر مقیم ہون اور جب ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکے نہ آنے دے ورنہ بڑی خرابی
ہوگی حریف اندر شہر کے اگر آگیا تو اہل شہر پریشان ہونگے اور غدر مچ جائیگا کیونکہ اُسکا قصد یہ ہی کہ
لشکر لیے ہوئے اندر شہر کے چلا آوے اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی اور بہت سے پہلوان ہین اور دوسرے
چرنگ بن زمرد جو کہ ایک ساحرہ ہے کہ نام اُسکا جمود تھا زمرد پر عاشق ہوئی تھی اور زمرد سے اُسکو
حمل رہا تھا شدادو شاہ کے شہر مین اُسکے بطن سے یہ پیدا ہوا تھا نمود اُسکی خالہ نے اُسپر عاشق ہوکر
اور محروم جادو و ملکہ انقرام جادو و جمرد جادو و ناشاد جادو کو ہمراہ کرکے اور اُسکی خدائی کو درست

کرکے کوئی بیس اُنیس لاکھ کا لشکر ہمراہ لیکر اور بہت سے بادشاہون کو اپنا شریک کرکے اور رستا بان
خدائی درست کرکے یہ دعوی کیا کہ مین خدا ہون اور مجھکو میرے بزرگون نے خانہ خدائی نصیب کیا
ہو ارزنگ میرے باپ کا غلام تھا وہ جھوٹا دعوی کرتا ہو کہ مین فرزند ہون زمرد کا نہ وہ فرزند زمرد ہو نہ
خدا ہو لیکن اُسنے اپنے ملک سے کوچ کیا ہو پہلے وہ خاور جاتا تھا چونکہ اُسنے سُنا تھا کہ ارزنگ
خاور پر ہو جب اُسکو معلوم ہوا کہ ارزنگ طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرکے گیا ہو تو اُسنے ادھر کا قصد
کیا ہو وہ بھی ہمراہ ہین ہو اُسکا یہ قصد ہو کہ مین پہلے ارزنگ سے مقابلہ کرکے اُسکو مٹاؤن کیونکہ وہ بھی خدا
ہون بس پھر اُسکے بعد اپنی خدائی کو درست کرون پھر تمسے وہ مقابلہ کریگا اُسکے بعد خدا پرستون سے مین یہ
خبر دیتا ہون کہ یہ دونون فرزند ہین زمرد کے مگر مختلف البطن اور دونون تمھارے شریک ہونگے اور تمھاری
اطاعت کرینگے لہذا تمکو لازم ہو کہ تم لشکر کو روانہ کرو کہ وہ ان دونون کو روکے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ پہلے
ارزنگ آئیگا اور تمسے نامہ و پیام کریگا اُسی عرصے مین جنبرنگ بھی آجائیگا اُسکے اور ارزنگ کے مقابلہ
ہوگا اور پھر باہم شریک ہوکر تمسے مقابلہ کرینگے یہ جو آفتاب جادو نے برجبیس سے کہا برجبیس نے اُسوقت
افریق کا نام لیکر کہا کہ ای مرسل دست جیب تم آگاہ ہو کہ سرداران دست جیب سے قیصور آدمخوار و ستور
نیزہ باز تمار و پوشن جسام شیر صولت کو مع طومار شاہ سرشار شاہ کی تیس لاکھ سپاہ سے روانہ کرو کہ وہ
بیرون شہر جاکر خیمہ زن ہون اور میدان جنگ کو آراستہ کرین اور جب ارزنگ آئے ہمکو خبر کرین کہ ہم
اُسکو روانہ کرین گے با قدرت خود کوچ کرینگے اور یہ بھی معلوم ہو کہ علاوہ ارزنگ کے ایک اور فرزند
کہ نام اُسکا جنبرنات ہو اُسکے ہمراہ بہت سے ساحر ہین اور لشکر کثیر ہی وہ بھی لڑکا ہو زمرد کا وہ بھی دعوی خدائی
کرکے اپنے مقام سے چلا ہو اُسکو یہ دعوی ہو کہ مین خدا ہون نہ ارزنگ خدا ہو نہ برجبیس بس وہ بھی جھوٹا
ہو اور ارزنگ بھی بس اُسکو بھی روکین اور ہمکو خبر کرین افریق شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس اُسیوقت
افریق شاہ نے پہلوانان نامبردگان کو طلب کرکے کہا کہ قدرت نے یہ حکم دیا ہو اُن سب نے پہلے سجدہ کیا
اُسکے بعد وہان سے اجازت لیکر زیر گنبد آئے اور بیرون قلعہ آکر اپنے مرکبون پر سوار ہوکر اپنے مقام پر
آئے ادھر اُن سردارون نے چھاونی مین جاکر بیس لاکھ کا لشکر انتخاب کرکے اور خیمہ و بارگاہ نکلوا کر اُسیوقت
طومار شاہ و سرشار شاہ کو ہمراہ لیکر نامبرگان نے کوچ کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ گو بیس لاکھ کا لشکر شہر
سے نکلگیا مگر اسقدر آبادی تھی کہ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ اس شہر سے دس آدمی نکلگئے ہین پس اُنھون نے بیرون
شہر جاکر مقام نفیس تجویز کرکے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوے سب اُن خیمون مین اُترے
بارگاہ جو برپا ہوئی اُسمین طومار شاہ و سرشار شاہ اُترے اُنکے برابر جو خیمے تھے اُنمین وہ سردار اُترے
لشکر کا پڑاو ہوا وہ مقام پر از آب و گیاہ تھا دریاے قہار جاری تھا اُسکو پہلو پر لیکر لشکر فروکش ہوے
یہ کارخانہ تھا کہ جب سے لشکر آکر اُترا برجبیس نے یہ بھی کہدیا تھا کہ کل لشکر کو کھانا یہان سے پہونچا کریگا تم
کوئی فکر نہ کرنا آب و طعام کا بند و بست نہ کرنا دونون وقت قدرت کے مطبخ سے کھانا لشکر کے لیے
علی قدر مراتب آیا کریگا لہذا وہی نکتہ سنج بیان کرتا ہو کہ بس یہ طریقہ تھا کہ دونون وقت ہر ایک کے بستر پر
کھانا علی قدر مراتب موجود ہو جاتا تھا اور پہلوانون اور سردارون کے اور بادشاہون کے لیے
خوان آراستہ ہوکر آجاتے تھے کوئی پہونچانے والا نظر نہ آتا تھا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ کارخانہ سحر کا
تھا آفتاب جادو سحر سے کل لشکر کو کھانا روانہ کر دیتا تھا بس برجبیس نے یہ بند و بست کیا تھا جو کہ تحریر
ہوا ہو برجبیس تو قلعے مین بیٹھا ہوا خدائی کر رہا ہو بالکل بیخوف و خطر ہو کوئی اُسکو فکر نہین ہو لوگ آ آکر

اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکی خدائی کے مقر ہوتے ہین یہان تو یہ سامان ہی اُدھر ارمان شہر صولت براول لشکر ارژنگ مع پیش خیمہ کے چلا آتا ہی جب اُسنے چند صحرا طی کیے اب اُسکو شہر ملنے لگے ہر ایک بادشاہ نے ہرکارے آن ناموں کے پہونچنے کے بعد مقرر کیے تھے کہ جب کوئی لشکر ادھر سے جاے اُس سے دریافت کرکے ہمکو خبر کرنا کہ اگر ارژنگ کا لشکر ہوگا تو ہم نہ مزاحم ہونگے اگر اور کوئی لشکر ہوگا اس سے ضرور مزاحم ہونگے چونکہ ہرکارے مقرر تھے انھون نے جو لشکر آتے ہوے دیکھا اہل لشکر سے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ارژنگ کا ہی ارمان شہر صولت ارژنگ کا پیش خیمہ لیکر طرف آفتاب نما کے جاتا ہی اُسکے عقب مین ارژنگ مع لشکر کثیر چلا آتا ہی وہ ہرکارے یہ جاکر اس شہر کے بادشاہ کو خبر دیتے تھے وہ خاموش ہو جاتا تھا اسی بعد جانے ارمان کے ارژنگ مع لشکر کے آتا تھا ہرکارے یہ دریافت کرکے فوراً بادشاہون کو خبر کرتے تھے نوبت باینجا رسید کہ ارمان قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا دور سے اُسنے دیکھا کہ ایک قلعہ بہت بلند سر بفلک کشیدہ بنا ہوا ہی اُسکے وسط مین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے برج پر ایک آفتاب لگا ہوا ہی کہ اُس سے شعاعین نکل رہی ہین اور گرد اُسکے بہت سے آفتاب ہین یہ قلعہ بہت دور سے دکھائی دیتا ہی یہ قلعہ جو ارمان نے دیکھا اہل سرداروں سے اور سوارون سے دریافت کیا کہ تم تو اسطرف آئے ہو ہمراہ سلیم شہر صولت کے یہ کون قلعہ ہی انھون نے دیکھکر عرض کیا کہ ای پہلوان جہان آپ کو مبارک ہو کہ آپ شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ گئے ہین یہ قلعہ وسط شہر مین ہی اسی مین برجیس خدائی کرتا ہی اُسکے گرد تمام شہر آباد ہی اور اہل شہر و سرداران لشکر کی عمارت ہی اور سب اہل شہر اس قلعے کے گرد رہتے ہین اور یہ قلعہ بہت وسیع ہی اور یہ آفتاب اس قلعے کے وسط کے برج پر بنا ہوا ہی اُسکی روشنی بارہ کوس تک بیرون شہر پھیلی ہوتی ہی اور بہت سے آفتاب اس قلعے کے آفتاب کے گرد ہین جسکو کہ آپ دیکھ رہے ہین سُنا ہی کہ اس قلعے پر ایک آسمان ہی ایسا صاف و شفاف ہی کہ اُس آسمان پر جو عمارت بنی ہوئی ہی وہ نیچے سے معلوم ہوتی ہی اُس آسمان پر سے پھول ہمیشہ برستے ہین اور قلعے مین ہزاروں چمن کھلے ہوے ہین اور عجائبات رنگ و بو نظر آتی ہی مگر گانے والا نظر نہین آتا ہی یہ جو ارمان نے سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہم منزل مقصود پر پہونچ گئے اب یہان سے شہر آفتاب نما کسقدر دور رہی انھون نے کہا کہ ایک منزل ہی اب کچھ دور نہین ہی ارمان نے اُسدن اسی مقام پر قیام کیا دوسرے دن صبح کو وہان سے روانہ ہوا وہ پھر دن راہ طی کی تھی کہ دور سے نشان لشکر نظر آئے ایک سردار نے ارمان سے عرض کیا کہ ای پہلوان جہان دیکھیے وہ سامنے سے علمہاے لشکر نظر آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر ادھر کو آتا ہی کوئی مقام معقول دیکھکر اور تجویز کرکے لشکر کو فرودگش فرمائیے تاکہ اگر لشکر حریف ہو شاید آپ کے ادھر آنے کی خبر سنکر آپ کے روکنے کو اور مقابلہ کرنے کو آتا ہو تو بڑی خرابی ہو ہم تو غافل ہون اور وہ شلق فرما سب کے ہم پر آپڑے اور قتل کرنا شروع کرے بارگاہ وغیرہ چھین لے یہ جو اُس سردار نے کہا ارمان کو بھی یقین ہو گیا اُسیوقت اُسنے ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کدھر کو جاتا ہی ہمسے مقابلہ تو نہین کرنے آتا ہی وہ ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً روانہ ہوے اور ارمان نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اسی صحرا مین مقام پر آب و گیاہ دیکھکر قیام کرو ابھی مرکب نہ اتر نہ سب اسباب بار رہے اور جبتک ہرکارے خبر لیکر نہ آئین یہ جو حکم دیا کل اہل لشکر ایک صحرا پر آب و گیاہ دیکھکر اُسمین صفین باندھکر کھڑے ہوے لشکر کے آگے ارمان اپنے مرکب کو روککر اور کل سرداروں کو لیکر کھڑا ہوا اُدھر وہ ہرکارے جو کہ روانہ ہوے تھے پاے شناطری مارکر اور راہ طی کرکے قریب اُس لشکر

آفتاب پرستان کے پہونچے کہ جو کہ بسر کردگی طوطار شاہ و سرشار شاہ و قیصور آدمخوار و سنتور نیزہ باز
و صمصام شمشیر صولت شبرنگ خود پرست کے براے مدد کے ارژنگ وغیرہ کے اترا ہوا تھا اور شہر آفتاب نما
کو پشت پر لیا تھا انھون نے دیکھا کہ کوسون تک خیمہ وغیرہ برپا ہین بازار بین آراستہ ہین جھنڈے گنبدات
کے ہوا سے لہرا رہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین سردارون کے خیمے
برپا ہین اُنپر دربان چوکیدار پہرہ دے رہے ہین سوار و دربان بیٹھے کھڑے ہین اُنکے سینون پر تصویر
آفتاب لگی ہوئی گرد اُس تصویر کے بخط جلی لکھا ہوا ہو کہ این تصویر خداوند آفتاب است اُسکے برابر ایک تصویر
بنی ہوئی ہو وہ انسان کی ہو اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہوئی ہو صرف چہرہ ہو اُسکے برابر بخط جلی لکھا ہوا ہو کہ این تصویر
نائب خداوند و فرزند خداوند خداوند جبیس است علمہاے لشکر کے پھریرون پر تعریف خداوند
آفتاب و جبیس تحریر ہو اور مذمت اور سب خداؤن کی خصوصاً لقاے بے لقا و زمرد شاہ ثانی و ارژنگ
وغیرہ کی بہت شد و مد سے تحریر ہو وسط لشکر مین ایک بہت بڑا علم ہو کہ اُسپر آفتاب بنا ہوا ہو اُس سے منور
پیدا ہو اُسکے برابر چہرہ جبیس کا ہو اُسکے اوپر بخط یاقوت رنگ بڑے بڑے حرفون سے تعریف آفتاب
و جبیس تحریر ہو اور سیاہ حرفون سے مذمت لقا و زمرد شاہ باختری و زمرد ثانی و ارژنگ پلید
تحریر ہو لشکر کے سوارون کی وردیان بہت زرق و برق ہین سب طلائی ہین ہر چیز پر سونے کا کام بنا
ہوا ہو ہر خیمے پر اور ہر بارگاہ پر آفتاب بنے ہوے ہین ہر دوکاندار کی دوکان پر آفتاب کی تصویر
ضرور رہی اور جبیس کی ہر کارے یہ سیر کرتے ہوے اور لشکر کو دیکھتے ہوے ہر مقام پر پھرتے ہوے
ایک مقام پر پہونچے وہان چند سوار بیٹھے ہوے فرش نفیس بچھا ہوا تھا حقہ برنجی آگے لگا ہوا تھا
شطرنج کھیل رہے تھے یہ بھی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ اُن مین سے ہر ایک نے اُنکی طرف دیکھا اور کہا
کہ آپ بھی تشریف لائیے کیونکہ یہ بھی بوضع شرفا تھے اور اسباب سفر اُنکے دوش پر تھا یہ مسافر بنکر لشکر مین
گئے تھے اُسنے اُنکو مسافر خیال کر کے کہا کہ آئیے تشریف لائیے اسکا تو یہ مطلب تھا یہ اسباب کو رکھ کے
بیٹھ گئے اُسنے خاصدان سے نکالکر اُنکو پان دیا انھون نے پان لیکر کھایا اُسنے پوچھا کہ آپ کون
لوگ ہین اور کدھر سے تشریف لاے ہین اور کہان تشریف لیجانے کا قصد ہو یہ جو بیٹھے تو اب سب
اُنکی طرف متوجہ ہوے شطرنج کو رکھدیا کیونکہ اُنکی صورت کچھ عجب طور کی تھی اس اقلیم کے یہ رہنے
والے نہ تھے اُنکی وضع پر نہ تھے اُنکی اور وضع تھی سب متعجب ہو ہو کر دیکھ رہے تھے یہ جو اُسنے کہا انھون نے
جواب دیا کہ ہم مسافر ہین ترکستان سے آتے ہین کیونکہ اس ملک مین مدت سے دین اسلام رائج ہو
اسلام کا ڈنکا بجتا ہو اب تک ہم پوشیدہ رہے مگر اب ہمسے برداشت نہ ہو سکی کہ ہم اپنے خداؤن کی مذمت
سنین لہذا ہم وہان سے چلے آئے نہ اپنے مین ہمنے اسقدر قدرت پائی کہ اُن لوگون سے مقابلہ کرین
ہم پچاس آدمی تھے اور وہ لاکھون جدھر جسکا جی چاہا وہ چلا گیا ہمنے راہ مین سُنا کہ شہر آفتاب نما جو کہ
اسوقت بہت بڑا شہر ہو اور خورشیدیہ کا دار السلطنت ہو وہان خداوند آفتاب نے نزول فرمایا ہو
اُنکا ایک فرزند ہو کہ جسکو انھون نے اپنا نائب کیا ہو وہ بہت شد و مد سے خدائی کرتا ہو کروڑون نے
اُنکا دین اختیار کیا ہو برا اختیار ہو چونکہ ہم بھی ایک مدت سے آفتاب پرست تھے ہمنے خیال کیا کہ ہماری
بسر اس ملک مین خوب ہوگی اُسی شہر مین چلکر رہو اور اپنی زندگی براحت بسر کرو چنانچہ لوگون سے دریافت
کرتے ہوے اور نشان پوچھتے ہوے اقلیم خورشیدیہ مین آئے اب شہر آفتاب نما کو دریافت کیا لوگون
نے پتہ دیا اسی پتہ پر اس مقام پر پہونچے جب یہان پہونچے تو یہ لشکر فروکش پایا ہم لشکر مین آئے لشکر کو

ایسا اُسنے پایا کہ ہمنے ہزارون سفر کیے لاکھون لشکر دیکھے مگر اس شان و شوکت کا لشکر نہین دیکھا آجکل جو شان و شوکت لشکر اسلام کی ہی وہ کسی لشکر کی نہین ہی یہ شوکت اُسنے بھی نہین پائی ہی ایک زمانے مین جب ایرج نوجوان آفتاب پرست تھے اُنکے بھی ہمراہ لشکر تھا مگر یہ شوکت نہ تھی جو اُس لشکر کی ہی خداوند لقا جو کہ اٹھارہ ہزار ملک باختر کا مالک تھا اور جو نسٹھ لاکھ کا لشکر زیر قبطول خدائی ہر وقت پڑا رہتا تھا اور لشکر کا کچھ شمار نہین باوجود اس مرتبے کے کہ خدائی کرتا تھا مگر اُسکے لشکر کے بھی ایسے نشان نہ تھے جو کہ ہمنے اُس لشکر کے دیکھے ہمکو حیرت ہوئی کہ یہ کس بادشاہ کا لشکر ہی چلکر ذرا اس کی سیر کرنا چاہیے بعد اسکے پھر طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہونگے چنانچہ لشکر مین آئے تمام دن ہوا پھر ہوے مگر لشکر کی حد و انتہا نہ معلوم ہوئی کہ کسقدر لشکر ہی اور اُسکا کون افسر ہی ہمکو یہ حیرت ہی اور یہی حسرت ہی کہ ہم اس لشکر کے حال سے واقف ہون یہ تو ہمپر ثابت ہو گیا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ کدھر جاتا ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کس مہم پر گیا تھا اور یہان کیون مقیم ہی غرض اُن سوارون نے جواب دیا کہ یہ کوئی مقام حیرت نہین ہی ایسے ایسے بہت سے لشکر ہین در اصل تمنے اس شان و شوکت کے لشکر نہ دیکھے ہونگے اب دیکھو گے اسکی کیا اصل ہی یہ ایک ادنی لشکر ہی آگاہ ہو کہ جس شہر کی تم تلاش مین منزلون سے یہان آئے ہو یہ اُسی شہر سے لشکر نکلکر آیا ہی اور یہ لشکر خداوندی ہی مگر ادنی لشکر ہی اسکے مثل ہزارون لشکر ہین اس لشکر کے افسر دو بادشاہ اور چار پہلوان ہین کہ جنکے نام یہ ہین قیصور آدمخوار ستور نیزہ باز حسام شیر صولت شبرنگ خود پرست طومار شاہ و سرشار شاہ اور وہ جو تم قلعہ دیکھتے ہو جسپر آفتاب تابان درخشندہ اور تابندہ ہی وہ ہی شہر آفتاب نما ہی یہ قلعہ اُسی شہر مین ہی اسی قلعے مین خداوند تشریف فرما ہین اور یہ لشکر جسکو تم دیکھ رہے ہو نہ کسی مقام پر گیا تھا نہ کہین جاتا ہی صرف شہر سے اس غرض سے بحکم خداوندی آیا ہی کہ کوئی ارزنگ بن زمرد ہی اور وہ یوتا ہی لقا یعنی زمرد شاہ کا اُسنے یہ دعوی کیا ہی کہ مین ہی خدا ہون اور کوئی خدا نہین ہی وہ ہر طرف اپنی خدائی کی نوبت بجاتا پھرتا ہی اُسکو خداوند آفتاب کے نزول کی خبر ہوئی پس اُسنے اِدھر کا قصد کیا کہ خدا تو مین ہون یہ خداوند آفتاب کون ہی مین جاکر مقابلہ کرکے خداوند آفتاب کو مٹا دونگا پس وہ لشکر کثیر لیکر اِدھر کو آتا ہی یہ حال خداوند کو بعلم خدائی معلوم ہو گیا قدرت نے اِن چار سردارونکو اور دو بادشاہون کو مع بیس لاکھ سپاہ کے روانہ فرمایا کہ تم بیرون شہر جاکر مقیم ہو اور جب ارزنگ لشکر لیکر آئے اُسکو روکنا اور مقابلہ کرنا اور ہمکو خبر دینا ہم کچھ تدبیر کرینگے گو ہمکو علم خدائی سے ثابت ہو جائیگا مگر تم بھی ہمکو خبر کرنا اے بھائیو اس لشکر کی کیا حقیقت ہی جب تم شہر مین جاؤگے اور دیکھوگے تو تمکو اور زیادہ حیرت ہوگی اور جب قدرت کی قدرت نمائیان اور شوکت نمائیان اور اپنے بندونپر مہربانیان اور بندہ نوازیان اور رحم دلی دیکھوگے تو دریاے حیرت مین ہمہ تن غرق ہو جاؤگے عجب نہین کہ تمکو سکتہ کی نوبت پہونچے پس جو شان خدائی اور قدرت نمائی چاہیے وہ خداوند آفتاب اور اُنکے نائب یعنی فرزند خداوند مین موجود ہی یہ قدرت نمائی ہی کہ جب سے لشکر یہان آکر مقیم ہوا ہی اُسوقت سے دونون وقت علی قدر مراتب کل لشکر کو خداوند کے مطبخ سے طعام لذیذ آتا ہی ہم اہل لشکر کو کوئی زحمت نہین کرنا پڑتی ہی بلا محنت و مشقت کھانا کھاتے ہین اور چین سے بسر کرتے ہین یہ جوان ہرکارون نے سُنا کہا کہ جو رہے خداوند آفتاب کی کیا قدرت ہی اور کیا شان ہی واقعی یہ قدرت اور یہ شان نہ ہمنے کسی خدا کی سُنی نہ دیکھی ہی ہمے انھون نے کہا ابھی کیا دیکھی ہی جب شہر مین جاؤگے تو دیکھ لینا کہ کیا قدرت ظاہر ہوتی ہی اُن ہرکارون

کہا کہ آپ یہ فرمائین کہ یہان سے شہر آفتاب تھا کسقدر فاصلے پر ہے اور اُس ملک مین کوئی سرا بھی ہے یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ کیا سامنے ہے کوئی ایک گھنٹہ کا راستہ ہوگا بہت زائد دو گھنٹہ کا اور سرا کو جو دریافت کیا تو سیکڑون سرائین ہین اور ہر سرا مین قدرت کی طرف سے لوگ مقرر ہین وہ جو مسافر آتا ہے اُسکا بند و بست کرتے ہین اُسکو راحت دیتے ہین آب و طعام کی فکر کرتے ہین طعام لذیذ اُسکو کھلاتے ہین جو دن اُسکا جی چاہے رہے اور جب وہ طرف اپنی منزل کے روانہ ہوتا ہے تو اُسکو وہ زاد راہ دیتے ہین اور طعام اُسکے ہمراہ کرتے ہین اسکے علاوہ اہل شہر کے لیے قدرت نے ایک خانہ رزق اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے بوقت صبح جو جو کہ مفلس اور کم مایہ ہین اُنکو اُنکے خرچ کے موافق رزق ملتا ہے وہ بلا محنت و مشقت اپنی اوقات بسر کرتے ہین لیکن تم سرا مین جاکر اُترو گے تم لوگون کو تکلیف نہ ہوگی خصوصاً آجکل تو اور بھی نہ ہوگی کیونکہ آجکل جشن عالم افروز ہو رہا ہے اس مین کل اہل شہر غریب سے لیکر امیر تک اور شہر کی عورات تک علاوہ اسکے ہر پیشے کے آدمی کل رعایاے شہر اور مسافر سب قدرت کے مہمان ہین خانۂ عیش مین سب کی دعوت ہوتی ہے اور ناچ و گانا بہشت کے لوگون کا سُننے مین آتا ہے عطر پان و پھول بٹتے ہین صفت یہ ہے کہ سب سامان درست ہو جاتا ہے کھانا چن جاتا ہے گانا سننے مین آتا ہے مگر یہ قدرت کی قدرت ہے کہ اِن سب کامون کا کرنے والا نظر نہین آتا ہے یہ جشن ایک ماہ تک برپا رہتا ہے جو جو مسافر جاتے ہین اور وارد شہر ہوتے ہین انکی بھی دعوت ہوتی ہے پس آجکل تمھاری بھی دعوت ہوگی برائے بود و باش مکان ملیگا آجکل قدرت کی سالگرہ ہے اسی زمانے مین خداوند برجیس زمین پر تشریف لانے ہین اور یہی زمانہ اُنکی ولادت کا ہے سال بھر کے بعد یہ بہت بڑا جشن ہوتا ہے اِس جشن کی مین کیا تعریف کرون یہ جو ہرکارون نے سُنا کہا کہ اچھا ابتو ہم لوگ جاتے ہین جب آپ لوگ اِس مہم سے فرصت کرکے شہر مین تشریف لائینگے تو آپ سے ملینگے اُنھون نے کہا کہ آج نہ جاؤ کل صبح کو جانا اِتنا دن اور یہ شب اسی مقام پر بسر کرو جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ یہ ہے کہ جبتک منزل پوری یعنی جس مقام پر قیام کرنیکا قصد ہوتا ہے اُستک نہین پہونچ لیتے ہین راہ مین نہین قیام کرتے ہین چاہے رات ہو جائے برابر راہ چلے جائینگے جہان سے ہم چلے ہین اور ہمنے قصد کر لیا ہے کہ ہم بیس کوس پر جاکر قیام کرینگے پس بیس ہی کوس پر قیام کرینگے پس اب بیرون شہر کے دوسرے مقام پر نہ قیام کرینگے دوسرے کوس دو کوس کے لیے کہ اب یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہے یہان رہجائین اور صبح کو پھر اپنے کو پریشان کرین اور سفر کی زحمت گوارہ کرین پس اب ہم ضرور جائینگے اور شہر ہی مین تو قیام کرینگے وہان آپ سے ضرور ملینگے یہ جو اُنھون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے یہ ہرکارے جو کہ مسافر بنے ہوئے تھے اُس مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے سامنے تو طرف شہر کے چلے جدھر کا اُنھون نے پتہ دیا تھا جب سامنا جاتا رہا اپنے لشکر کی راہ لی مگر تمام لشکر کو دیکھ لیا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جس مقام کی اُنھون نے سیر نہ کی ہو پس لشکر سے نکلکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے یہان اُن ہرکارون اور لشکر کے انتظار مین سردار مع لشکر کے اُسی طور سے کھڑے ہوئے تھے اور لشکر کو اُترنیکا حکم نہ پاتا تھا چونکہ ابھی منزل پوری نہ ہوئی تھی کہ ہرکارے آکر ہو بچے ملے تو بہت تعریف لشکر کی کی اور پھر کہا کہ لشکر قریب شہر آفتاب تھا اُترا ہوا ہے برجیس نے اس لشکر کی خبر پاکر کہ ارزنگ آتا ہے بارادے مقابلہ روانہ کیا ہے کہ اگر ارزنگ آئے تو اُسکو بیرون شہر روکنا ہم اور کچھ تدبیر کرینگے پس یہ لشکر خداوند کی روکنے کے لیے یہان اُترا ہے

قریب بیس لاکھ کے اور جو کچھ اُن لوگون سے سُنا تھا سب بیان کیا ارمان نے یہ جوہر کارون کی زبانی سُنا پس اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ مرکب بڑھاؤ ہم اب مقابل لشکر برجیس جاکر خیمہ وغیرہ برپا کرینگے یہ جو افسر کا حکم لشکر کو ملا سب نے مرکب اُٹھا دیے اور اسباب مال و اسباب بارگاہ وغیرہ کے بھی روانہ ہوے کوئی دو کوس چلے تھے کہ اب تمام لشکر حریف نظر آنے لگا خیال کرکے جو دیکھا تو اُس لشکر سے اور اِس لشکر سے کوئی پانچ کوس کا فاصلہ تھا پس یہ فاصلہ دیکھکر ارمان نے ایک یا دو کوس اور بڑھکر میدان جنگ وسیع درمیان مین دیکر اپنے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا اور خیمہ و بارگاہین برپا ہونے کا حکم دیا وسط مین بارگاہ ارزنگی جسکے اوپر بخط جلی اور بڑے موٹے موٹے حرفون سے خط گلزار مین یہ لکھا ہوا تھا کہ این بارگاہ خداوند ارزنگ برپا ہوئی اُسکے گرد اور خیمے سردارون کے امیرون کے وزیرون کے پہلوان معززہ کے برپا ہوے ارمان کا خیمہ برپا ہوا اور اُسکے سردارون کے خیمے برپا ہوے ارمان اسمین اُترا اور اُسکے سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین اُترے لشکر نے کمر کھولی اپنے اپنے بستر سے لگائے بازار مین آراستہ ہوئین جوہری بازار چوک و گنج وغیرہ برپا ہوے جھنڈے کھڑے کیے گئے علم لشکر نصب کیے گئے اور صف بندی کی گئی پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت بموقع لشکر مین اکر واقع ہوے تھے اور نقصان رسان تھے اُنکو قلم کیا اور کچھ واسطے سایے کے رہنے دیے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہے ارمان اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے کسل راہ کو دور کر رہا ہے اور سب سردار حاضر ہین جب یہ لشکر آیا تھا اور لشکر برجیس کے لوگون نے علم لشکر دیکھے تھے تو باہم یہ تقریر کرنے لگے تھے کہ لشکر ارزنگ آتا ہے یہ جو نشان نظر آتے ہین اُسکے لشکر کے ہین کہ اتنے مین ارمان مرکب پر سوار عقب مین لشکر بیشمار اور اماں لہ بارگاہ کا نظر آیا اور اُسنے اُترنیکا لشکر کے حکم دیا تھا پس لشکر برجیس سے ہرکارے براے دریافت حال روانہ ہوے اور لشکر ارمان کین پہونچے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے تو اُنکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ارمان شیر صولت کا ہے یہ ہراول لشکر ہوکر آیا ہے خداوند ارزنگ نے اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہے اور خداوند خود بھی تشریف لاتے ہین براے مقابلہ برجیس آفتاب پرست ہرکارے یہ دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور اہل لشکر سے سب واقعہ بیان کیا سب نے کہا کہ تمنے پہلے ہی سچ کہا تھا کہ یہ وہی لشکر ہے ہرکارون نے کہا کہ کل تک ارزنگ بھی آئیگا وہ ہرکارے لشکر سے یہ کہکر طرف اُس بارگاہ کے چلے جسمین قیصور آدمخوار و سنتور نیزہ باز و حسام شیر صولت قہار دیوکش و طلوبار شاہ و سرشار شاہ بیٹھے ہوے تھے دربار آراستہ تھا ہرکارون نے آکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو معلوم ہو کہ ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا آگیا کل تک اُسکا بھی داخلہ ہوگا آپ کے لشکر کے سامنے کوئی تین کوس کا فاصلہ دیکر فروکش ہوا ہے یہ سُنکے اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ تم اُسی لشکر مین جاؤ اور جب ارزنگ کے آنیکی خبر منتشر ہو تو ہمکو آکر خبر کرنا ہم بھی اُسکی آمد کا تماشہ دیکھینگے ہرکارون نے کہا کہ بہت خوب پس مجرا کرکے بارگاہ سے باہر آئے اور طرف لشکر ارمان کے روانہ ہوئے پس یہ لوگ بے خوف و خطر بیٹھے رہے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کسکا لشکر آیا ہے اُسی طور سے لشکر مین چہل پہل مچی رہی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہان ارمان لشکر لیکر اُترا اُدھر آفتاب جادو نے برجیس کو خبر دی کہ ارمان پیش خیمہ لیکر ارزنگ کا

آگیا پس تم طومارہ‌شاہ وغیرہ کو یہ خبر دو کہ جسوقت ارزنگ آئے تو تم لوگ اُس سے مقابلہ کرنا مگر جبتک یہان سے کوئی حکم تمھارے نام نہ پہونچے اِس امر کا خیال رکھنا کہ جب ارزنگ آئیگا تو وہ نامہ لکھیگا تمھارے نام تم اُس نامے کا یہ جواب دینا کہ ہم اسکا جواب نہیں دیسکتے ہین خداوند کو نامہ لکھو جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کرنا اور ہم تو اُنکے حکم کے منتظر ہین پس جب یہ جواب ارزنگ کو پہونچیگا وہ فوراً تمکو نامہ لکھیگا وہ نامہ بر لشکر مین آئیگا تم طومارہ‌شاہ وغیرہ کو لکھنا کہ وہ نامہ نامہ بر سے لیکر تمھارے پاس روانہ کردے پس تم اُس نامہ پر جواب جنگ لکھنا اور طومارہ‌شاہ وغیرہ کو الگ لکھنا کہ وہ ارزنگ سے مقابلہ کرین یہان سے اُنکی کمک ہوگی یہ آفتاب نے برجیس سے کہا برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے خونخوار کو آواز دی اور کہا کہ مابدولت کو علم خدائی سے معلوم ہوا کہ آج ارمان ہراول لشکر ارزنگ ہمارے لشکر کے مقابلے مین آکر فروکش ہوا ہی اور کل تک ارزنگ بھی آجائیگا پس ہماری طرف سے طومارہ‌شاہ وغیرہ کو تحریر کرو کہ وہ جب ارزنگ آجاے اور اُنکو نامہ تحریر کرے تو وہ یہ جواب دین کہ ہم اِسکا جواب نہیں دیسکتے ہین تم خداوند کو نامہ لکھو وہ جو کچھ جواب دین اُسپر عمل کرو اور جب نامہ خداوند کے نام تحریر کرنا اُسکو ہمارے پاس روانہ کرنا ہم اپنے ذریعے سے خدمت خداوندی مین روانہ کردینگے پس خونخوار نے اُسوقت اِسی مضمون کا نامہ لکھوا کر پیش کیا آواز آئی کہ کسی چوبدار کے ہاتھ روانہ کرو پس خونخوار نے اُسوقت ایک چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا وہ چوبدار نامہ لیکر بیرون شہر لشکر مین آیا اور داخل بارگاہ ہوکر طومارہ‌شاہ وغیرہ کو نامہ دیا پہلے طومارہ نے وہ نامہ لیکر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا اِسی طور سے دسمر شار شاہ وغیرہ نے چوما اور سر پر رکھا اُسکے بعد سب نے اُس نامے کو سامنے رکھکر سجدہ کیا کیونکہ اُسپر تصویر برجیس کی بنی ہوئی تھی اب نامے کو چاک کیا مضمون نامہ پڑھا پس اُسیوقت عرضی لکھی جسکا یہ مضمون تھا کہ حکمنامہ قدرت پہونچا حال مندرجہ سے یہ بندگان درگاہ قدرت آگاہ ہوے پس جیسا حکم عالی صادر ہوا ہی اُسپر غلامان قدرت کاربند ہونگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اور اس عرضی کو چوبدار کو دیا وہ چوبدار وہ عرضی لیکر قلعے مین آیا اور خونخوار کو دی خونخوار نے قریب حجاب قدرت جاکر پڑھی اور سنائی آواز داخل دفتر کی آئی پس یہان تو روز دربار حسب دستور ہوتا ہی وہان جب وہ دن گذرا اور شب آئی اور شب بھی بسر ہوئی یہ حقیر ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین اِسکا خیال نہ فرمائین کہ اِسنے کسی مقام پر صبح کا حال نہین تحریر کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ اس ناچیز کو اس امر کا خیال ہی کہ یہ دفتر طولانی نہ ہوجاے اور اصل مطلب رہجاے ابھی مجھکو بہت کچھ لکھنا ہی وہ مثل ہی کہ رات کم اور قصہ طولانی واقعات تو بہت ہین مگر اِسکا خیال ہی کہ طول نہ ہو اِسی سبب سے ہر مقام پر اختصار کرتا جاتا ہون گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر ناچار ہون خیر آمدم بر سر مطلب جب سحر ہوئی یہان دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُدھر ارزنگ طے مراحل و قطع منازل کرکے اپنے لشکر کے قریب پہونچا ہرکارونکو پہلے سے روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ میر الشکر کہان پر ہی اور اب شہر آفتاب تھا کسقدر فاصلے پر ہی پس ہرکارے جو راہ طے کرکے آئے تو اپنے لشکر کے علم دیکھکر داخل لشکر ہوئے مگر مقابل اپنے لشکر کے اور ایک لشکر شیر فروکش دیکھا پس بارگاہ مین آئے ارمان سے ملے اور کہا کہ خداوند تشریف لاتے ہین قریب آگئے ہین ہمکو پراسے خبر روانہ کیا ہی اور یہ لشکر کسکا ہمارے لشکر کے روبرو فروکش ہی ارمان نے کہا کہ یہ لشکر آفتاب پرستون کا ہی خداوند کے روکنے کے لیے شہر سے آیا ہی قریب تیس لاکھ

سے گئے ہی پس ہرکارون نے کہا کہ ہم جانتے ہین تم خداوند کے آنیکا بندوبست کرو یہ کہکر ہرکارے چلے گئے
یہان ارمان نے لشکر کو حکم دیا کہ سب کمرین باندھین اور آراستہ ہو کر صف بندی کرین خداوند تشریف
لاتے ہین یہ حکم دیتا تھا اُسوقت لشکر مین کمر بندی ہوئی سب لشکر تیار ہو گیا ارمان بھی مسلح و مکمل ہو کر
مع سردارون کے اپنی بارگاہ سے برآمد ہوا لشکر کی صفین آراستہ کین آپ روبرو لشکر کے مع سردار
براے استقبال ارزنگ کھڑا ہوا اُدھر لشکر برجبیس کے ہرکارون نے طومارشاہ وغیرہ کو جاکر خبر دی
کہ لشکر ارمان مین خبر منتشر ہی کہ ارزنگ آتا ہی بلکہ تمام لشکر مسلح و مکمل ہو کر اور صفین باندھکر براے استقبال
کھڑا ہوا ہی ہم آپ کو خبر دینے آئے ہین طومارشاہ وغیرہ نے بھی سردارونکو حکم دیا کہ آپ لوگ مسلح و مکمل ہو کر
تشریف لائین اور کنارے پر لشکر کے چلکر اُس لشکر کا تماشہ ملاحظہ کرین سب نے جواب دیا کہ جو آپکی مرضی ہی پس
طومارشاہ و سرشارشاہ نے حکم دیا کہ ایک تمگیرہ بہت بڑا عمدہ لشکر پر آراستہ کیا جاے اور اُسکے نیچے فرش
کیا جاے تخت وغیرہ آراستہ کیے جائین ہم آمد لشکر حریف کا تماشہ دیکھینگے یہ حکم دیتا تھا اُسوقت
سب بندوبست ہو گیا پس طومارشاہ و سرشارشاہ وغیرہ سب آکر مع سردارون کے دنگلون پر
اور کرسیون پر اور طومارشاہ و سرشارشاہ تخت پر بیٹھے بڑے تزک و حشم سے ایسا تزک و حشم تو بادشاہ
ہفت اقلیم کو بھی نہ میسر تھا کہ ان چھوٹے چھوٹے بادشاہون کو دیا تھا برجبیس نے یہان تو یہ بندوبست ہو
ارمان مع اپنے لشکر کے اور طومارشاہ وغیرہ مع سردارون کے کنارے پر لشکر کے بیٹھے ہوئے آمد
لشکر ارزنگ کا انتظار کر رہے ہین اُدھر ارزنگ جب قریب لشکر و شہر کے پہونچا تو پہلے اُسکو قلعہ
نظر آیا اور اُس پر آفتاب درخشان نظر آیا اُسنے جو کہ سردار اُسکے قریب تھے اُنسے دریافت کیا راوی
نے بیان کیا ہی جب سے یہ سرحد اقلیم خورشیدیہ مین پہونچا ہی تو اُسنے اُن مین سے ایک سردار کو اپنے
قریب بٹھا لیا ہی جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے اور وہان سے بھاگ کر آئے تھے جنکے خبر دینے سے
یہ لشکر لیکر چلا ہی پس ہر مقام کو اُس سے دریافت کرتا جاتا ہی جو اُسکو معلوم ہی وہ بتا دیتا ہی اور جو
نہین معلوم ہی اُس سے انکار کرتا ہی نوبت باینجا رسید جب اُسنے قلعہ اور آفتاب دیکھا تو کہا یہ کیا
مقام ہی اُسنے عرض کیا کہ خداوند منزل مقصود پر پہونچ گئے یہ قلعہ آفتاب نگار ہی اور یہ وسط شہر آفتاب نما
ہی اور اسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہی اب شہر آفتاب نما بہت قریب ہی یہ سُنکے ارزنگ
بہت خوش ہوا اور سخنگان سے کہا کہ دیکھا تو نے قدرت خداوندی کو کسقدر جلد اپنی منزل مقصود پر
پہونچے لشکر کو حکم دے کہ بہت جلد چلے اب کچھ عرصہ نہین ہی منزل مقصود بہت قریب ہی پس سخنگان
نے لشکر کو حکم ارزنگ سے آگاہ کیا سبنے اپنے مرکبونکو تیز کر دیا تھوڑی دور چلے تھے کہ ارزنگ
کو علم لشکر نظر آئے اب جو غور کر کے دیکھا تو ارزنگ نے اپنے لشکر کے علم پہچانے مگر اور علم جو کہ
لشکر برجبیس کے تھے نہ پہچانے سخنگان سے کہا کہ یہ جو اسطرف علم ہین اور تھوڑے سے ہین یہ تو لشکر
ارمان کے ہین مگر وہ جو بہت سے علم ہین اور دور ہین یہ نہ معلوم کس لشکر کے ہین سخنگان نے کہا کہ کوئی
اور لشکر براے مقابلہ آفتاب پرستان آیا ہوگا یہ علم اُس لشکر کے ہونگے یہ کہکر اور غور کر کے سخنگان نے
دیکھا اور کہا کہ پہلے مجھکو گمان ہوا تھا کہ اہل اسلام شاید آئے ہون مگر اب جو مین نے دیکھا تو یہ نشان
لشکر اسلام کے نہین ہین بلکہ اور لشکر کے ہین جو کہ مثل ہمارے ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر اور
قریب تخت پہونچکر ارزنگ کو دعا دی اور عرض کیا کہ ہم غلام بموجب حکم خداوند براے خبر گئے شہر
آفتاب نما بہت قریب ہی بلکہ خداوند اُسکی سرحد مین پہونچ گئے ہین تمنے خداوند کی تشریف آوری کی

خبر ارمان کو دی وہ لشکر لیے ہوے مقام پر فضا مین آیا قریب شہر آفتاب نما کے بارگاہ خداوندی برپا کیے
ہوے انتظار خداوند مین فروکش تھا آمد خداوند سنکے اُسنے لشکر کو تیار کیا اور براے استقبال صف
باندھکر استادہ ہوا ہی اور سب خبر بینند ہنجنگان نے ہرکارو سے کہا کہ تم لشکر مین گئے تھے کیا کوئی اور لشکر
بھی تمنے دیکھا تھا کہ اُس صحرا مین فروکش ہو انھون نے عرض کیا کہ جی ہان ہمنے ایک لشکر کثیر کو اپنے لشکر کے
مقابل فروکش دیکھا ہی حیرت ہوئی ارمان سے جو دریافت کیا انھون نے فرمایا کہ میرے آنے سے قبل یہ
لشکر یہان فروکش تھا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ارزنگ کے آنے کی خبر جو برجیس کو معلوم
ہوئی تو اُسنے قبل سے لشکر براے مقابلہ روانہ کیا تا کہ خداوند کو روکے اور اندر شہر کے نہ جانے دے یہ
لشکر آفتاب پرستون کا ہی یہ جو تیتے ارمان نے بیان کیا ہمنے اُسوقت جانا کہ یہ لشکر حریف ہی بس ہم یہی
عرض کرتے وہ لوگ بھی خداوند کی آمد کا تماشہ دیکھنے کو اپنی سرحد مین آکر بیٹھے ہین ہم خداوند سے عرض
کرنے والے تھے یہ جو ہرکارون نے کہا اُسوقت ارزنگ نے حکم دیا کہ لشکر طریقے سے روانہ ہو لیس یہ جو
حکم دیا لشکر مین بند وبست ہو گیا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اُنکے پانوُن مین گلبدن کے پائجامے
باناتکی کرتیان سرخ پگڑیان مشکون کے دہانون کے اوپر ہزارے لگے ہوے کئی ہزار سقے چھڑکاؤ
کرتے ہوے اُنکے عقب مین اور سب سامان بس اس طریقے سے لشکر چلا ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی یہانتک
کہ لشکر کے علم ارمان وطومار شاہ وغیرہ کو نمایان ہوے سب اُسیطرف دیکھنے لگے طومار شاہ وغیرہ نے
دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے گذرے اُنکے عقب مین کئی ہزار فیلان مست اُنپر علم اور ماہی مراتب
اُنکے پھریرون پر تعریف لقا و زمرد ثانی وارزنگ تحریر ہی اور ان تینون سکان مرتد کی صورتین بنی
ہوئی ہین ہاتھیونکی پیشانیون حلبی آئینے لگے ہوے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی بس وہ سقے اور فیلبان
سب ہاتھیون کو لیکر لشکر ارمان مین آئے اور ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوے اُنکے عقب مین برابر
سانڈنی سوار اُنکے بعد جو بدار غول کے غول خاص بردار غٹ کے غٹ اُنکے بعد مرکبان ترکی وعراقی دو
دو سائیس جو زریان ہاتھون مین لیے ہوے اُنکے بعد گرد وگرد دستہ کے دستہ سوار ان جلتہ پوش آئینہ بند
کہ گذرے اُنکے بعد سرداران ذی مرتبہ مرکبان باد رفتار پر سوار گذرے بس کوئی دس لاکھ کے قریب
لشکر گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ہاتھیون پر تخت کسا ہوا اُسپر ایک بچہ و بد مہیب صورت تاج سر پر رکھے
ہوے اور اُسکی خواصی مین ایک خرس بادیہ ضلالت عجب شکل کا بیٹھا ہوا مگس رانی کرتا ہوا اور بہت
سے سردار گرد اُسکے ہاتھیون پر سوار اور نقیب جی خداوند ارزنگ کی پکارتے ہوے ڈنکا ہوتا ہوا
ایک طرف اُن ہاتھیون کے دو پہلوان بہت قوی ہیکل اور ایک طرف ایک ساحر بہت زبردست اور
بہت سے ساحر اُن سب کے عقب مین لشکر بیشمار اور خزانہ اور خیمے ارابون پر بار طومار شاہ و سرشار شاہ
وغیرہ نے جو دریافت کیا تو ہرکارون نے کہا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہی یہ ارزنگ ہی اور اسکی خواصی مین
اسکا وزیر بختگان ہی اور داہنی طرف جو دو پہلوان ہین انمین ایک فرزند نورج تھا اُسکا نام دیلم ہی
اور دوسرا سپہ سالار ارزنگ کا ہی اُسکا نام قرماسپ ہی اسیکو دیلم نے زیر کیا ہی اور سب سردار اور
پہلوان لشکر بائین طرف دیلم کا بھائی اسلم ہی یہ بہت زبردست ساحر ہی اور لشکر ساحران کا افسر و سپہ سالار ہی اُسکے
ہمراہ سب ساحر سردار ہین اور لشکر قریب تئیس لاکھ کے ہی اور بہت سے شاہان اطراف اور ممالک ہمراہ ہین
یہ سُنکے طومار شاہ نے کہا کہ اِن سب کی قضا یہان اِن سب کو لائی ہی اس لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملہ مین فرار
کر جائیگا بڑے بڑے لشکر دنگی دیکھ ڈالا ہی نامی گرامی پہلوانونکو مار ڈالا ہی آخر کو بھاگے یا مارے گئے یہ بھی لشکر فرار

کر جائیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر ارزنگ نے بھی لشکر آفتاب پرستان کو دیکھا اور دیکھا کہ کوسون تک لشکر اترا ہوا ہی ارزنگ نے طوطیار شاہ وغیرہ کو دیکھا کہ زیر نگیرہ کار چوبی تخت پر اور رنگلون پر و کرسیون پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہین اور وہ شان و شوکت ہی کہ جو مجھکو بھی نہین نصیب ہی باوجودیکہ مین خداوند ہون اور خداوند زادہ ہون اور نہ کسی میرے بزرگون کو نصیب تھی ہرکارون سے پوچھا کہ کیا یہی برجیس ہی جو کہ تخت پر بیٹھا ہی اور یہ دوسرا کون ہی جو اُسکے برابر ہی اور یہ سب سردار ہین ہرکارون نے کہا کہ یہ برجیس نہین ہی بلکہ ادنی اُسکے ملازم ہین یہ ہی آپ سے مقابلہ کرنے کو بحکم برجیس آئے ہین اُنمین ایک طوطیار شاہ ہی اور دوسرا اسپر شار شاہ اور رہا وانون مین ایک قیصور آدمخوار دوسرا اسفنتور نیزہ باز تیسرا قہار دیو کش چوتھا شیر زنگ خود پرست پانچوان حسام شیر صولت ہی باقی اور سب سردار ہین مگر یہ سب ادنی مرتبہ کے لوگ ہین جو کہ اعلیٰ مرتبہ کے سردار ہین اور بادشاہ ہین کہ جنکو پیغمبری کا خطاب ملا وہ یہان نہین آئے ہین یہ سنکے ارزنگ کے حواس جاتے رہے سخنگان سے کہا کہ برجیس نے تو بڑا مرتبہ پیدا کیا کہ جسکے ادنی ملازم یہ شان و شوکت رکھتے ہین جو کہ میری بھی نہین ہی یہ کہکر ارزنگ اپنے لشکر کی طرف متوجہ ہوا پس ارمان مع کل لشکر کے ایک مرتبہ سجدے کو جھک گیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے سر اٹھایا سلام کیا گو کہ ارزنگ نے منع کیا تھا کہ کوئی ابھی مجھکو سجدہ نہ کرے اُسوقت تک کہ جبتک قبطول خدائی درست نہ ہو جاوے اور سامان خدائی نہ درست ہو جاوے اور خدا پرستون کا نہ خاتمہ ہو جاوے مگر اُسپر بھی یہ لوگ ایسے سیاہ قلب ہین کہ نہین مانتے ہین سجدہ کرتے ہین پس جب سجدے سے اُٹھے اور سلام سے فراغت کر چکے تمام لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اور باجے خوشی کے بجائے پس ارزنگ اُتر کر داخل لشکر ہوا اپنی بارگاہ مین آیا سب لشکر اُترا کمر کھولنے کا حکم ملا سب سردار ابھی اپنے خیمون مین گئے کوسون تک لشکر کا پڑاو ہوا اُس صحرا مین سوائے خیمون اور بارگاہون کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی دونون لشکر اُترے ہوے تھے اُسدن تو ارزنگ نے دربار نہ کیا اُدھر طوطیار شاہ وغیرہ کنارے سے لشکر کے بیٹھے تھے جب لشکر ارزنگ آچکا ارزنگ کی صورت دیکھکر طوطیار شاہ وغیرہ اور کل لشکر پر جتنے تھے ہنستا تھا اور کہا تھا کہ کیا شکل مبارک ہی بالکل لنگور کی صورت ہی صرف اُسکے دُم کی کسر ہی یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور یہی تقریر دربار مین بھی ہو رہی تھی اسی تقریر مین اور ہر ایک کو خوش ہوتے مین وہ دن تمام ہوا شب آئی اُس شب کو بھی سب نے بخوشی بسر کیا طوطیار شاہ وغیرہ نے اپنے لشکر مین دربار کیا اُدھر اپنے لشکر مین ارزنگ نے دربار کیا سب حاضر ہوے ارزنگ نے سخنگان سے کہا کہ اب کیا کیا جائے کیونکہ برجیس تک خبر ہو کیونکہ وہ تو شہر مین ہی اور یہ ہیرو شہر اُسنے میرے مقابلے کے لیے لشکر فروکش کیا ہی مین چاہتا ہون کہ پہلے مین ایک نامہ لکھون کہ جسمین کلمات نصیحت و پند ہون اگر وہ اُسپر عمل کرکے میری اطاعت کرے اور اپنی ہمشیر کی شادی میرے ساتھ کر دے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اپنی معشوقہ کو اُس سے حاصل کرون مگر میرا نامہ اُستک کیونکر جا سکیگا یہ تو لشکر اُترا ہوا ہی یہ لوگ ضرور روکینگے سخنگان نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ ابھی ایک نامہ ان سب کے نام تحریر فرمایئے اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہم براے جنگ نہین آئے ہین بلکہ ایک ضرورت سے آئے ہین ہمکو معلوم ہوا ہی کہ تمکو تمھارے بادشاہ نے ہمسے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہی پس اگر یہ امر ہی تو ہم اس سے بھی باہر نہین ہین طبل جنگ بجواؤ اور ہمسے مقابلہ کرو بلکہ بہتر یہ ہی کہ ہمارے آنیکی خبر اپنے بادشاہ کو کر دو وہ

جیسا تمکو حکم دے اُسپر عمل کرو باہم اپنے ایلچی کو مع نامہ کے روانہ کرتے ہین اُسکو اپنے بادشاہ تک
پہونچا دو بس اتنی باتون مین جو تمکو منظور رہو اُسپر عمل کرو ہم کسی امر سے باہر نہین ہین جو تم قبول کروگے
ہم اُسپر عمل کرینگے اگر مقابلہ تمکو مدنظر ہو تو ویسا تحریر کرو اگر ہمارے آنے کی خبر کرنا منظور رہو تو ویسا از
اگر ہمارے ایلچی کو راہ دینا ہو کہ وہ شہر مین جاے تو ویسا تحریر کرو علاوہ اسکے تمکو یہ بھی تحریر کیا جاتا ہی
کہ کیون گمراہی مین پڑے ہو اپنے خدا کو پہچانو تو مجھکو آکر سجدہ کرو میری اطاعت پر کمر باندھو مین تمھارا
خدا ہون برجیس نے جسکا اپنے کو فرزند کہا ہی کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون اور مین خدا ہون
یہ بالکل غلط ہی اور گمراہ کرنے کی باتین ہین تم سب کو گمراہ کر رکھا ہی آفتاب و ماہتاب سب میرے بندے
ہین اور میرے پیدا کیے ہوے ہین اور برجیس بھی میرا بندہ ہی اُسنے سرکشی کرکے کمر کسی ہی جیسا کہ
خداپرستون نے کمر کسی ہی پس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اِس گمراہی سے باز آؤ اور میری
اطاعت کرو ورنہ تمکو اختیار ہی جو حق میرا تھا مین نے تمکو سمجھا دیا اور تمکو آگاہ کر دیا اگر اسکے خلاف
کروگے تو یہ یاد رکھنا کہ سم بادپایان سے تمام لشکر کو پائمال کرونگا اُسکے بعد شہر کو غارت کرونگا اور
برجیس کو قتل کرکے تمام شہر پر اپنا قبضہ کر لونگا پس کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو میری اطاعت
کرو مین جانون اور برجیس تم کیون اُسکے کارن اپنی جان دو اُسنے تو یہ امر کیا کہ آپ تو شہر مین میرے
خوف سے بیٹھا رہا اور تمکو تیل ماش ہونے کو روانہ کیا ایسا میرا خوف اُسپر غالب ہوا کہ میرے
مقابلے کو نہ آیا تم ایسے لوگون کو روانہ کیا کہ جو کہ میری نہیب شمشیر سے فرار کر جائین جنگ و پیکار کی
بھی نوبت نہ آئے پس تم میری شراکت کر لو مین برجیس سے سمجھ لونگا تم بیکار سد راہ ہوتے ہو کیون
اپنی قضا بلاتے ہو اگر میری تحریر کے خلاف کروگے اور میری اطاعت نکروگے تو مین تمسے سمجھ لونگا
آیندہ تمکو اختیار ہی والسلام خیر ختام دیکھیے اِسکا جواب کیا آتا ہی مجھکو یقین ہی کہ جواب جنگ آیگا
پس طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کیجیے انکو شکست دیکر بھگا دیجیے جب یہ بھاگ جائین تو اِسی مقام پر فروکش
ہو جیے اور برجیس کو نامہ تحریر فرمائیے اپنے مطلب کے بارے مین پس جیسا وہ جواب دے اُسپر عمل
فرمائیے اگر وہ بہ آشتی آپ کے مطلب کو قبول کرلے تو خیر ورنہ اُس سے بھی مقابلہ فرمائیے اور شکست
دیجیے اور اپنی معشوقہ کو حاصل فرمائیے اُس سے آرزوے وصل پوری فرمائیے ارزنگ نے کہا
کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی پس اُسوقت ارزنگ نے دبیر کو طلب کرکے جو مضمون سخنگان نے
بتایا تھا تحریر کرنے کا حکم دیا اُسنے فوراً تحریر کیا پہلے تعریف لقا و زمرد ثانی و ارزنگ تحریر کی اُسکے
بعد مذمت اُس سب خداپرستان کی اُسکے بعد مطلب نگاری شروع کی جب نامہ تیار ہو چکا خدمت ارزنگ
مین پیش کیا ارزنگ نے دیکھکر حکم دیا کہ اسکو ملفوف کرکے حاضر کرو پس دبیر نے حاضر کیا مہر ارزنگی
اُسپر کی پس ارزنگ نے ایک پہلوان کہ نام اُسکا قیطار آئنہ بند تھا اُسکو اپنے روبرو طلب کیا اور
کہا کہ یہ نامہ لیکر تو لشکر برجیس مین جا جو کہ میرے لشکر کے مقابلے مین فروکش ہی اور نامہ طومارشاہ
وغیرہ کو دیکر اسکا جواب لے آ پس قیطار آئنہ بند نے سلام کرکے نامہ لیا اور خود مین رکھکر بارگاہ سے
باہر آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر سے نکلکر داخل لشکر برجیس ہوا تمام لشکر کو طی کرکے قریب بارگاہ
پہونچا اہل لشکر نے جو غیر شخص کو دیکھا اپنے لشکر کے خلاف پایا پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ مین خداوند
ارزنگ کا نامہ لیکر تمھارے افسر طومارشاہ وغیرہ کے پاس آیا ہون جب یہ اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ یہ
نامہ بر ہی پس سب خاموش ہو رہے یہ در بارگاہ پر پہونچا قصد اندر جانیکا کیا درگہ سالار نے کہا کہ اے

سوار بے ادب تو کہاں بدون اجازت کے اندر جاتا ہی پہلے ہمکو بتا کر تو کس غرض سے آیا ہی تاکہ ہم تیری خبر کرین اگر اجازت ہو تو اندر جانا ورنہ جدھر سے آیا ہی اُدھر کو واپس جانا قیطار نے کہا کہ تم جا کر خبر کرو کہ ایک پہلوان خداوند ارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہی وہ دربارگاہ پر موجود ہی اُسکے بارے مین کیا اجازت ہوتی ہی جب درگہ سالار نے سُنا اپنے دنگل پر سے اُٹھا اُسکو اُسی مقام پر ٹھہرایا اب اندر بارگاہ کے آیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر ارزنگ کا نامہ لیکر آیا ہی اجازت اندر آنیکی چاہتا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی طومار شاہ وغیرہ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجو اور حکم دیا کہ ایک کرسی چوبی روبرو تخت کے لاکے بچھا دو پس فوراً کرسی حاضر کی گئی اُدھر درگہ سالار نے کہا کہ تم اندر جاؤ تمھاری طلب ہی پس قیطار مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا اور مجراگاہ پر سے مجرا کیا روبرو تخت کے آیا طومار شاہ نے اشارہ کیا طرف چوبی کرسی کے پس سلام کر کے بیٹھ گیا مگر اُس بارگاہ کو ایسا آراستہ پایا کہ اُسکے حواس جاتے رہے ایسی بارگاہ نہ ایسا دربار کبھی اُسنے دیکھا تھا نہ زیب و آرایش دربار ارزنگی کی اتنی بڑی دیر تک دیکھا کیا کہ طومار نے کہا کہ ای نامہ بر تو کس کام کے لیے آیا ہی کیا حیرت زدہ ہو کر دیکھ رہا ہی پس جس کام کو آیا ہی وہ اپنا کام کر اور جا یہ سُنکے قیطار نے خود سے نامہ نکالکر طومار کے ہاتھ مین دیا پس طومار نے نامہ لیکر وبیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو وبیر نے نامہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ وبیر پڑھ چکا اُسوقت طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ نے مضمون نامہ سُنکر برہم ہو کر جواب دیا وبیر سے کہ ہماری طرف سے لکھو کہ ہمکو حکم خداوند نہین ہی ورنہ ہم تمکو اس تحریر سخت کا جواب دیتے مگر ناچار ہین خیر اُسپر بھی ہم تمکو یہ جواب دیتے ہین کہ یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ مین خدا ہون اور برجیس تم سب کو گمراہ کرتا ہی میری اگر اطاعت کرو اور برجیس بھی میرا بندہ ہی اور آفتاب و ماہتاب بھی میرے خلق کیے ہوے ہین یہ سب تمھاری تحریر اور تمھارا خیال سراسر غلط ہی بلکہ تو خداوند آفتاب کا خلق کیا ہوا ہی اور اُنکا بندہ ہی اور تونے گمراہی پر کمر کسی ہی اور تیرے بزرگون نے سب کو گمراہ کیا تھا اُنکو گمراہ کرتا ہی تجھکو لازم ہی کہ تو میرے پاس آ رومال سے باندھکر مین تجھکو خداوند کی خدمت مین لیجا کر تیرا قصور معاف کرا دونگا اور تو میرے لشکر کو کیا سم باد پایان پائمال کریگا تو اپنی خیر منا مین تیرے لشکر کو سم بادپایان سے ایسا تباہ کرونگا کہ سواے ملک عدم کے اور کسی جا پر جاے پناہ نہ ملیگی اور خداوند کیا تیرے خوف سے پوشیدہ ہونگے جب اُنکے غلام سر کوبی نہ کر سکین تو وہ تیرے مقابلے کو آئین ہمین کافی ہین بلکہ تو اپنی زندگی کی خیر منا ہمکو کیا تحریر کرتا ہی کہ ہم خیر منائین پس اب کبھی ایسے کلمات ہمکو نہ تحریر کرنا ورنہ بہت سخت جواب دینگے اور یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ ہمسے مقابلہ کرو یا میری شراکت کرو تاکہ مین برجیس سے مقابلہ کرون اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تیرے کیا شراکت کرینگے کہین غلامان خداوند بھی ایسے مردودون کی شراکت کرتے ہین مقابلے کے بارے مین یہ ہی کہ ہم بدون اجازت خداوند کے مقابلہ نہین کر سکتے دوسرے یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ ہماری خبر کردو خداوند کو اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمھارے ملازم نہین ہین یا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ ہم نامہ روانہ کرتے ہین ہمارے نامہ بر کو خدمت خداوندین روانہ کردو پس اسکا جواب یہ ہی کہ تمھارا ایلچی تو نہ جانے پائیگا ہان تم نامہ بنام خداوند تحریر فرماؤ اپنے ایلچی کے ہاتھ ہمارے پاس روانہ کرو ہم اُس سے لیکر خدمت خداوندین روانہ کردینگے اور اُسکا جواب حاصل کر کے تمھارے ایلچی کو دیدینگے پس اسطور سے تو تمھارا نامہ خدمت خداوند تک جا سکتا ہی ورنہ غیر ممکن ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ہم بدون اجازت خداوند کے تمسے مقابلہ نہین کر سکتے ہین اگر تم اس امر کو قبول کرو کہ ہم اپنے ذریعے

تمھارا نامہ خدمت خداوند مین بھیجدین تو خیر ورنہ تمکو اختیار ہی یہ لکھواکر طوماربشاہ نے اُس نامہ بر کو دیا اور بہت کچھ زبانی بھی کہا اور کہا کہ کہدینا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو پس وہ نامہ بر یہ جواب نامہ پاکے اور زبانی پیام سُنکے وہان سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کی راہ لی راہ طی کرکے اپنے لشکر مین پہونچا داخل بارگاہ ہوا ارزنگ کو جواب نامہ دیا ارزنگ نے دبیر سے پڑھواکر سُنا اور وہ جو پیام زبانی لایا تھا وہ بھی سُنا اُسنے دربار کی بہت تعریف کی جب ارزنگ مضمون جواب سے آگاہ ہوا بختگان سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی اُنہے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی نامہ لکھواؤ اور انھین کے ذریعے سے بھیجو میرے نزدیک بھی ممکن نہین ہی کہ تمھارا نامہ بر جاسے اول تو یہ لوگ سدراہ ہین اگر گیا بھی تو برجیس تک اُسکا پہونچنا غیر ممکن ہی کسی کے ذریعے سے نامہ جائیگا جیسے کہ قبل مین ہوا کہ سلیم شیر صولت کو ایک مقام معقول پر ٹھہرا کر مریخ مارخوار نامہ لیگیا تھا یہ جو بختگان نے کہا ارزنگ نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ہماری طرف سے برجیس کو تحریر کرو کہ قبل اسکے مین نے تمکو ایک نامہ تحریر کیا تھا طلب مین ملکہ ثریا سے بیٹی کے اور تحریر کیا تھا کہ کیا نقصان ہی کہ تم بھی خدائی کا دعوی کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ یہ لڑکی خداوند کی ہی پس مین بھی خدازادہ ہون میرے ساتھ عقد کردو اسکے جواب مین تمنے بہت سخت الفاظ تحریر کیے اور میرے ایلچی کی ذلت چاہی چونکہ وہ مرد جری تھا اُسکو اپنی ذلت گوارا نہوئی وہ قلعے پر چلا تمنے اُسکو اپنی صورت دکھائی اُسنے تمھاری صورت دیکھکر تمھاری اطاعت کی اور تمکو سجدہ کیا مع نو ہزار اپنے ہمراہیون کے تمھارا شریک ہوگیا جو باقی رہے انھون نے آکر مجھکو خبر دی چنانچہ مین وہان سے مع لشکر اِس قصد سے چلا کہ خواہ باشتی خواہ بجنگ و پیکار اپنی معشوقہ کو تجسے حاصل کرون جسکی جدائی مین بیقرار ہون پس مین یہان آکر پہونچا یہان تمنے قبل سے لشکر میرے مقابلے کے لیے روانہ کیا تھا اُسکو فرد کش پایا پہلے اُس سے جنگ کی خواہش کی اُنکو نامہ لکھا انھون نے جواب دیا کہ ہم اِس امر مین کچھ نہین کہ سکتے ہین اب خداوند سے نامہ و پیام ہمارے ذریعے سے بھیجے جیسا وہ جواب دین اُسپر عمل کیجیے پس تمکو قلمی ہوتا ہی اور مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ بخوشی خاطر اپنی ہمشیرہ کا عقد میرے ہمراہ کردو کوئی امر نقصان کا نہین ہی کیونکہ مین اُس خاندان سے ہون کہ جس مین ہمیشہ خدائی رہی میرے دادا کی خدائی کا حال سب پر بخوبی روشن ہی کہ جیسے وہ خدا تھے یہ تمام دنیا انھین کی خلق کی ہوئی ہی اور سب بندے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سب انکے عہد مین وہ ان سب کے معبود ہین گو وہ خداپرستون کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بالاے آسمان چلے گئے اِس امر مین بھی ایک مصلحت تھی وہ یہ تھی کہ اگر وہ بالاے آسمان نجاتے تو میرے باپ کیونکر خدا ہوتے پس وہ اپنے مقام پر اپنے فرزند زمرد ثانی کو خدا کرکے چلے گئے میرے باپ زمرد ثانی نے بھی بڑے شد و مد سے خدائی کی جب انکو یہ منظور ہوا کہ مین بھی اپنے باپ کے پاس جاؤن اور انکو بھی خداپرستون نے پریشان کیا وہ امر خدائی مجکو میرے سپرد کر گئے اگر یہ اعتراض کرو کہ خدا ہوکر بندون سے پریشان ہوے اسکا جواب یہ ہی کہ اِن دونون صاحبون کو اہل اسلام سے بہت الفت تھی وہ اہل اسلام کو اپنے ہاتھ سے غارت کرنا اور پھر اپنا عذاب نازل کرنا چاہتے تھے اِس سبب سے انھون نے گوارا کیا اور بالاے آسمان چلے گئے عاجز ہوکر نہین گئے بلکہ انکو اب یہ منظور ہوا کہ اہل اسلام کو غارت کرون پس خود چلے گئے مجھکو تخت خدائی سپرد کیا اور کہا کہ تم اہل اسلام کو غارت کرنا اور رعایت نہ کرنا پس تم دیکھ لینا کہ مین کیونکر اہل اسلام کو غارت کرتا ہون لیکن اصل امر یہ ہی کہ مین خاندانی خدا ہون میری تین پشتین گذری ہین کہ جو خدائی چلی آتی ہی پس مین خاندانی

ہوں تمھاری صرف ایک پشت ہی گو یہ امر قرین قیاس نہیں ہی کہ بھلا آفتاب جو کہ ذی روح نہیں ہی اور میرا
بندہ ہی وہ کیا خدائی کریگا اور کیا اُسکے یہان اولاد ہوگی خیر مین اسکو بھی مانے لیتا ہون پس اس سلسلے
یہ ہوگا کہ دو خدا ایک ہو جائینگے نصف دنیا مین تم خدائی کرنا اور نصف مین مین کرونگا میرے سبب سے
تمھاری بھی خدائی کو ترقی ہوگی اور یہ امر تمھاری عزت کا سبب ہوگا گو مین بخوبی جانتا ہون کہ کوئی ساحر
تمھارا مربی ہی اُسنے یہ سب سامان تمھارے لیے مہیا کردیا ہی اور کوئی ایسی شی تمکو دی ہی اور وہ تمھارے
پاس ہی خواہ تمھارے تاج مین ہو خواہ تمھارے پاس ہو جسکے سبب سے یہ امر ہوتا ہی کہ جہان تم نے
نقاب منھ پر سے ہٹائی اور لوگون نے تمھاری صورت دیکھی تمکو سجدہ کیا خیر اس سے ہمکو کوئی مطلب
نہین ہی ہمکو اپنے کام سے کام ہی ہم اس حیلے سے کہ تم ہمارے ہمراہ اپنی ہمشیر کی شادی کرو نصف
دنیا کی حکومت دیتے ہین کہ تم انھین خدائی کرو پس جب امور شادی سے فراغت ہو جاے مین اور تم دونون ملکر
اہل اسلام پر لشکرکشی کرین اور انکو غارت کرکے اپنی اپنی خدائی کو ترقی دین اسی سبب یہ امر باعث تمھارے
افتخار کا ہی کہ مجھ ایسا خدا تمھاری ہمشیر کی خواہش کرتا ہی اور چاہتا ہی سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی گو
ثریا سے معشوق کو بھی مین ہی نے پیدا کیا ہی اور اپنی ید قدرت سے اُسکی صورت بنائی ہی مجھکو علم خدائی
سے یہ امر ثابت ہو چکا تھا کہ خورشید شاہ کی دختر کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ اپنے کو ظاہر
کریگا کہ مین فرزند خداوند آفتاب ہون اور دین آفتاب پرستی کو رواج دیگا پس مین نے خیال کیا
کہ کوئی امر ایسا ہو کہ میرے اُسکے سلسلہ قرابت ہو اور اُسکی خدائی کو ترقی ہو گو ثریا کو مین نے اسی لیے
بنایا تھا کہ مین اُسکے ساتھ عقد کرونگا اُسی حالت مین اُسپر مین عاشق ہوا تھا اس فکر مین تھا کہ اُسکو
کہان پیدا کرون جو میرے تصرف مین آے پس جب مجھکو یہ امر اپنے علم قدرت سے ظاہر ہوا اور مجھکو
قرابت کا خیال ہوا مین نے تیری مان کے یہان اُسکو پیدا کیا اور جب وہ جوان ہوئی اُسکی تصویر
میرے پاس پہونچی مین عاشق ہوا اور مین نے تجھسے طلب کیا تو نے وہ جواب دیا مجھکو غصہ آیا مین لشکر لیکر
یہان آیا پس اب تمکو لازم ہی کہ اس امر کو بخواہش دلی و تمناے قلبی قبول کرو ورنہ آمادۂ جنگ
ہو کر شہر سے باہر آؤ مجھسے مقابلہ کرو [illegible] اور یاد رکھو کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین شہر
آفتاب [illegible] سے اپنے لشکر کی مرکبون کی خاک تک اُڑا دونگا اور ہر ایک کو اہل شہر سے
[illegible] ہزارون کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو یہ صرف ثریا سے معشوق اپنی معشوقہ کا
پاس ہی [illegible] تحریر کرتا ہون ورنہ میری عادت یہ ہی کہ جسنے ذرا سرتابی کی مین نے اُسپر فوراً اپنا
غضب [illegible] اُسکو غارت کردیا جیسا کہ ابھی خاور مین واقعہ گذرا کہ اُسکو مین نے غارت
کردیا [illegible] اہل شہر جو انکسار نہ کرتے تو مین تمام شہر کو سنگ سیاہ کردیتا میرے ہمراہ وہ لشکر جرار
ہی [illegible] قوی تن ہین کہ جو لاکھون کی اصل نہین جانتے ہین اپنے کو اور اہل شہر کو
اُنکی آب شمشیر سے بچاؤ اور میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ خرابی ہی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ
نہ کیا تھا مین نے اپنا حق ادا کردیا اب تم جانو اور تمھارا کام مین صرف اس نامے کے جواب کا منتظر ہون
اگر میرے حسب دلخواہ جواب آیا تو خیر ورنہ اگر خلاف آیا تو فوراً طبل جنگ بجواکر اس لشکر کو تمھارے
تباہ و غارت کرتا ہوا داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا اور اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا اُسکے وصل سے
اپنے دل کو شاد کرونگا اسی مین خیر ہی کہ میرے ساتھ عقد کردے اپنی جان کے پیچھے نہ پڑو آیندہ اختیار
ہی بموجب شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ہی [illegible] دانی دگر بعد ازین والسلام ۔ الرزنگ نے تمام میرے اس

نامہ ختم کر اور ایک نامہ میری طرف سے طومار شاہ وغیرہ کو اس مضمون کا لکھ دو کہ یہ نامہ سربستہ تمہارے پاس آتا ہی اسکو اسی طور سے ہمارے ایلچی سے لیکر برجیس کے پاس روانہ کر دو اور جو جواب وہان سے آئے اسکو اسی طور سے ہمارے پاس بھیجدو بموجب تمہاری تحریر کے یہ ہمنے کہا ورنہ تمہاری یہ مجال نہ تھی کہ تم ہمارے نامہ بر کو شہر مین نہ جانے دیتے اسی امر پر بڑا کشت وخون ہوتا چونکہ ہمکو خود فساد کرنا منظور نہین پس تمنے جسطور سے کہا ہمنے قبول کر لیا اب اسکے خلاف نہ ہو پس دبیر نے وہ نامہ بھی تیار کیا اور یہ بھی پس جب دونون نامہ تیار ہو چکے ارزنگ کی مہر دونون پر کی گئی ارزنگ نے دونون نامے قنطار آئینہ پوش کو دیے کہ طومار کے پاس لے جاؤ وہ نامہ لیکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوا لشکر طومار شاہ مین آیا یہان ابھی دربار آراستہ تھا درگہ سالار سے آکر کہا کہ پھر میری خبر کر دو کہ پھر نامہ بر ارزنگ کے پاس سے آیا ہی یہان سب یہی تقریر کر رہے تھے کہ دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہی یقین ہی کہ اس نامہ کے جواب کو دیکھکر اسکو مقابلے کی جرأت نہ ہو واپس چلا جائے کہ درگہ سالار نے عرض کیا پھر نامہ بر ارزنگ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی سرشار شاہ نے کہا کہ اسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے آکر قنطار سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی پس قنطار مرکب پر سے اترکر اندر گیا اسی چوبی کرسی پر بیٹھکر وہ دونون نامہ دیے اور کہا کہ یہ جو نامہ سبز لفافہ مین ہی یہ آپکے نام ہی اور جو سرخ لفافہ مین ہی یہ آپ کے خداوند برجیس کے نام ہی پس ہمارے خداوند نے کہا کہ اس نامہ کو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے اسکا جواب منگا دو تاکہ مین جواب لیکر یہان سے جاؤن جبتک جواب نہ آئیگا مین یہان موجود رہونگا پس طومار نے دونون نامہ لیکر جو اسکے نام تھا اسکو دبیر سے کہا پڑھو وہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی جب مضمون نامہ ختم ہوا اسوقت طومار شاہ نے کہا کہ ایک عرضی ہماری طرف سے خداوند کی خدمت مین اس مضمون کی تحریر کرو کہ ہم بموجب حکم قدرت یہان آکر فروکش ہوے اسکے دوسرے دن ہمارے آنے کے ہراول لشکر ارزنگ آیا اسکے بعد خود ارزنگ آیا اسنے ہمکو ایک نامہ لکھا جسکا مضمون یہ تھا پس وہی مضمون جو پہلے ارزنگ نے لکھا تھا لکھوایا ہمنے اسکا جواب اسکو دیا کہ ہم بدون اجازت خداوند تمسے مقابلہ نہین کر سکتے ہین پس اسکے جواب مین یہ نامہ آیا جو کہ حاضر خدمت ہی اور یہ نامہ ہمارے نام آیا جو کہ شامل عرضی ہی چونکہ مضمون نامہ کا جو کہ ہم غلامون کے نام آیا یہ تھا کہ اسکو اپنے خداوند کی خدمت مین روانہ کرکے جواب منگا دو ہمنے بجنسہ اس نامہ کو انکی خدمت مین روانہ کیا جو اسکا جواب قدرت کو منظور ہو تحریر فرمائین اور ہمارے پاس روانہ کر دین تاکہ ہم اس نامہ بر کو دیدین وہ لیکر ارزنگ کے پاس جائے اور جو ہمکو حکم ہو ہم اسپر عمل کرین نامہ بر جواب کا منتظر یہان ہی زیادہ حد ادب اب جب یہ عرضی تحریر ہو چکی اسپر سبنے دستخط کیے وہ عرضی اور وہ نامہ جو کہ ارزنگ کا بنام برجیس تھا ایک چوبدار کو دیا کہ یہ خدمت پیغمبر خداوند مین پہونچا دو اور کہنا کہ اسکو آج ہی پیش کرکے اسکا جواب حاصل کرکے ہمکو آگاہ فرمائیے کیونکہ نامہ بر یہان موجود ہی منتظر جواب ہی پس وہ چوبدار بارگاہ سے نکلکر فورًا طرف شہر کے روانہ ہوا وہان برجیس سے آفتاب جادو نے کہا کہ یہ واقعہ گذرا یون پہلے نامہ آیا اسکا جواب طومار شاہ نے دیا اسکے جواب مین اسنے نامہ تمہارے نام لکھا اور انکو لکھا کہ اسکو خدمت مین برجیس کی بھیجدو پس طومار شاہ وغیرہ نے وہ نامہ اور ایک عرضی اپنی طرف سے لکھکر اپنے چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا ہی تمہارے پاس پس تم سب کو حکم دو کہ چوبدار طومار شاہ کے پاس آتا ہی اسکو کوئی نہ روکے یہانتک کہ یعنی قریب حجاب قدرت آنے کرین اسکے آنیکی اسوقت اجازت

پس جب وہ نامے دستے اُسکو پڑھوا کر سُننا اور اُسکا جواب سخت تحریر کرنا پس جب جواب تحریر ہوگا جو تمکو
تعلیم کرونگا وہی تحریر کرانا برجیس نے یہ سُنکے افریق کو آواز دی کہ ای میرے پیغمبر نامرسل تم آگاہ ہو
کہ یہ امر مجھکو ابھی ابھی ظاہر ہوا ہی خدائی کے زور سے بس یہ کہکر جو کہ آفتاب جادو نے کہا تھا اُس سے
سب کو آگاہ کیا اور کہا کہ چوبدار کو نہ روکنا آنے دینا افریق نے اُسیوقت حکم برجیس سے آگاہ کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ بند و بست ہوا اُدھر وہ چوبدار راہ طی کرکے داخل شہر ہوا اور
قلعے مین آیا در گنبد پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کر دو پیغمبر خداوند کو کہ ایک چوبدار
طوطمار شاہ کے پاس سے عرضی لیکر آیا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمہارے آنیکی یہان خبر ہو چکی ہی تم
جاؤ برابر چلے جاؤ کوئی نہ روکے گا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی حکم ہو چکا ہی کہ چوبدار جو آئے
تو آنے دینا وہ ہمارا بندۂ خاص ہی اور خاص بندون کے پاس سے آیا ہی پس وہ چوبدار سب راہ
طی کرکے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان حجاب قدرت حائل ہی اور سوائے خونخوار و افریق و دیگر شاہان
کے جو کہ معززین کوئی نہین ہی اُسنے جا کر پہلے حجاب قدرت کی طرف جھُک کر سجدہ کیا اُسکے بعد سب کو
سلام کیا بعد سلام کرنے کے وہ عرضی اور نامہ نکالکر خونخوار کے روبرو پیش کیا طوطمار وغیرہ کا پیام بیان
کیا پس خونخوار شاہ نے اُٹھکر قریب حجاب جا کر عرض کیا کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہوگا مگر یہ
حقیر عرض کرتا ہی کہ ایک عرضی طوطمار شاہ کی مع نامہ ارژنگ آئی ہی اُسکے بابت قدرت کا کیا حکم ہوتا ہی
آواز آئی پہلے عرضی تم خود پڑھو اُسکے بعد افریق نامہ ارژنگ کا پڑھے اور دبیر کو طلب کرلو کہ ہم
اُسیوقت جواب عرضی و نامہ دونون تحریر کرا دین کہ ارژنگ کا نامہ بر وہان موجود ہی بس وہ نامہ
کا جواب لیکر ارژنگ کے پاس جائے کیونکہ وہ بھی جواب کا منتظر ہی پس خونخوار شاہ نے نامہ
افریق شاہ کو دیا خود عرضی کو کھولکر پڑھا جب عرضی خونخوار شاہ پڑھ چکا برجیس نے سُنی افریق
سے کہا کہ تم نامہ پڑھوا افریق نے نامہ پڑھا جب سب نامہ پڑھ چکا برجیس مضمون نامہ سُن چکا یہان دبیر
حاضر تھا آواز آئی کہ اے دبیر جواب نامہ لکھو دبیر نے فوراً قلم و قرطاس اُٹھا کر پہلے تعریف خداوند آفتاب
کی اُسکے بعد تعریف برجیس کی پھر سب پیغمبرون کی اور شان و شوکت لشکر کی اور سردارون کی تحریر
کی کیونکہ برجیس نے یہی حکم دیا تھا جب دبیر لکھ چکا اُسوقت صدا آئی کہ یہ لکھو مصرعہ جواب جاہلان
باشد خموشی ہے اِسکے بعد یہ تحریر کرنا کہ بھلا تو کیا خدائی کریگا اور تیری اصل کیا ہی اور تیرے بزرگ
کیا تھے اور وہ کیا خدائی کرتے تھے وہ سب میرے پدر بزرگوار خداوند آفتاب کے بندے تھے
اور تو بھی بندہ ہی مین اُنکا نائب ہون اُن لوگون کو بھی اور تجھکو بھی خداوند نے خلق کیا اور تمام
زمین و آسمان وغیرہ کو اُنھون نے دنیا پر آکر سرتابی اور سرکشی کی اور خدائی کا دعویٰ کیا پس
میرے پدر نے ایک فرقہ ایسا خلق کیا کہ جو خدائے نادیدہ کو مانتا ہی اُسنے لقا تیرے دادا اور زمرد
تیرے باپ کو پریشان کیا وہ اُنکے ہاتھ سے پریشان ہو کر بھاگے اور مقام امن تلاش کرتے
تھے مگر کہین پناہ نہ ملی آخر کو یکے بعد دیگرے اُنکے ہاتھ سے قتل ہوئے تیری بھی یہی حالت ہوگی
تو اُنکو کیا غارت کریگا سوائے میرے اور تجھ سگ خارشتی تیری کبھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمسے
سلسلہ قرابت جاری کرنا چاہتا ہی اور نبوذ خالقش کی ہمشیرہ کا خیال دل مین لاتا ہی اب اگر ایسا کلمہ
زبان پر لائیگا تو تیری زبان جلادی جائیگی بس اب کبھی ایسا خیال خام دل مین نہ لانا ورنہ پچھتائیگا
آیندہ تجھکو اختیار ہی یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ کوئی ساحر تیرا معین ہی یہ بالکل تیرا خیال خام ہی ہان پیچھا رہا

کہ جیسا جو کوئی ہوتا ہی ویسا ہی وہ میرے کو بھی جانتا ہی جیسا کہ تیرے دادا کا دیو بر ند مین تھا اُسکے سبب سے
اُسکی خدائی کی رونق تھی جب اُسکو خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے قتل کیا سب زینت ورونق مٹگئی ایسیطور
سے زبرجد شاہ کی مین دمامہ جادو تھی جو کہ تیرے دادا لقا کا بھائی تھا اُسکے سبب سے اُسکی خدائی
تھی دمامہ نے لعل بنا دیا تھا کہ جو تاج مین زبرجد شاہ کے لگا ہوا تھا کہ جسکی یہ تاثیر تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا
تھا وہ اُسکو سجدہ کرتا تھا تو وہ بھی جانتا ہی کہ میرے پاس بھی کوئی چیز اسی قسم سے ہوگی ارے احمق وہ
خدائے باطل تھے کہ اُنھون نے یہ سامان درست کیے تھے مین خدائے برحق ہون مجھکو ان امور کی
ضرورت نہین ہی کہ کوئی ساحر میرا معین ہو یا کوئی چیز ایسی ہو کہ جسکے سبب سے سب سجدہ کرین یہان بھی
قدرت ہی کہ سب صورت دیکھکر سجدہ کرتے ہین اور یہی نشان خدائی ہی مین مثل تیرے باپ کے خدا
نہین ہون اور اُسکی معین جمود جادو تھی جو کہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اُس محبت کے سبب سے اُسنے خدائی کو
تیرے باپ کی درست کیا تھا مگر وہ بھی اہل اسلام کا کچھ نہ کرسکی تجھکو کچھ خبر بھی ہی تو کیسا خدا ہی کہ کسی حال سے
نہین واقف ہی گو تیرا ابھی ایک ساحر معین ہی یعنی السلیم بن تورج اور اُسکا اُستاد اُنھین کے سبب سے
تونے دعوی خدائی کا کیا ہی کیسے غافل ہین کہ کچھ خبر نہین یہ شان خدائی ہی کہ دنیا کے حال سے آگاہ نہ ہو
بلکہ یہ شان خدائی ہی کہ جو دنیا پر گذرے اُس حال سے خدا واقف ہو جیسا کہ مین ہون کہ تو نے خدا دیے
اِدھر کا قصد کیا مین خبردار ہو گیا مین نے بندوبست کر لیا تیرے آنے سے قبل مین نے لشکر تیرے
مقابلہ کے لیے بیرون شہر روانہ کر دیا تو نے نامہ طومار شاہ کو لکھا مجھکو خبر ہو گئی طومار شاہ نے
تیرا نامہ اور اپنی عرضی میری خدمت مین روانہ کی چوبدار کے ہاتھ مجھکو خبر ہو گئی تجھکو کسی امر کی خبر نہین
ہی کہ دنیا پر کیا گذرا اور کیا گذرتا ہی اور کیا گذریگا اگر تو خدا ہی تو بھلا جو حال ماضی ہوا اور جو زمانہ موجود
مین گذرتا ہوا اور جو آئندہ گذریگا بیان تو کر دے جب تجھکو اپنے خاندان کی حالت نہین معلوم ہی
یہ نہین معلوم ہی کہ میری نشت کے پیچھے کیا گذرتا ہی تو تو کیا بیان کریگا یہ قدرت ہمین مین ہی اور سب
حال گذشتہ وموجود اور آئندہ سے ہمین واقف ہین ارے نادان تو کس خواب غفلت مین ہی اور
کسنے تجھکو یہ صلاح دی ہی کہ تو دعوی خدائی کر اور ایسے امر اہم مین اپنا سر دے خیر یہ تو تو نے نادانی
کی تو کی کہ خدائی کا دعوی کیا مگر یہ کونسی نادانی ہی کہ اتنے بڑے امر کی خواہش کی جو کہ تیری لیاقت کے
موافق نہین ہی اور نہ تو اُس مرتبے کے موافق ہی کہ تیرے ساتھ برتاؤ کیا جاے ارے نادان تو
بڑا بیوقوف ہی کہ مجھ ایسے خدا سے لڑنے آیا ہی اور نور خالص کی خواہش کرتا ہی کجا تجھ ایسا زاغ سیاہ
اور کجا وہ بلبل گلشن خدائی اگر تو نے ابھی اس امر کی خواہش کی اور مجھکو اِس امر کے بارے مین
تحریر کیا یاد رکھنا کہ وہ سزا سخت دونگا کہ تمام عمر نہ بھولیگا ارے نادان پہلے اپنے اس امر کو تو
ثابت کر لے کہ مین خدا ہون اور اپنے خاندان کی خدائی کو ثابت کرلے اور یہ ثابت کر کہ مین زمرد
ثانی کا فرزند ہون اور لقا کا نبیرہ ہون کیونکہ چترنگ بن زمرد جو کہ بطن سے جمود جادو کے پیدا ہوا
ہی بعد مرجانے زمرد ثانی نے شداد شاہ کے ساتھ جب جمود نے عقد کیا ہی اُسوقت مین حاملہ تھی لیکن بعد
زمانہ حمل کے لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام چترنگ رکھا گیا شداد نے اپنا لڑکا مشہور کیا تھا عالم جوانی مین
اُسکو بسبب طعنہ زنی لوگون کے خیال ہوا کہ میرا باپ شداد تھا یا کوئی اور اُسنے اپنی مان سے پوچھا تب اُسنے سب حال بتا
کیا جب اُسکو معلوم ہوا اپنی ماں سے کہ زمرد ثانی جو کہ خدا تھا مین اُسکا فرزند ہون میرے باپ اور دادا
خدا تھے پس جب سے چترنگ کو فکر ہوئی کہ مین دعوی خدائی کرون رات دن اسی فکر مین غرق

رہنا تھا پس برجیس نے کل حال چترنگ کے پیدا ہونیکا اور جوان ہونے کا اور ماں سے حال
زمرد ثانی کی خدائی پھیلنے کا اور لقائی خدائی کا جب یہ ظاہر ہوا تھا کہ مین خدازادہ ہون اِس فکر مین
مصروف ہونا کہ مین بھی دعوی خدائی کرون اُسی فکر مین شکار پر جانے کا ثمود اُسکی خالہ ہمشیر جمود بدا
کے عاشق ہونے کا ثمود جادو کا ہرن بنکر چترنگ کو لگا کر باغ مین لیجانے کا اور اُس سے ہم بستر
ہونے کا چترنگ کے اپنی کیفیت بیان کرنے کا اُسکا اقرار کرنا کہ مین تیری خدائی کو درست کر دونگی
رات بھر دونون کا باہم چین کرنے کا صبح کو چترنگ کا لشکر مین آنے کا دوسرے دن اپنے شہر
کی طرف روانہ ہونا اور مرکب پر ثمود کا اُٹھا لیجانا اور وہ صدا دینا جو کہ جلد دوم مین تحریر ہو چکی ہے
پس سب لشکر کا شداد کے پاس جانیکا اُسکو اس حال سے آگاہ کرنیکا شداد کا جمود سے جاکر
کہنا جمود کا شب کو تلاش فرزند مین جانا اور اپنی بہن کے باغ مین پہونچنا اور اُسپر ظاہر ہونا کہ ثمود
اُسکو اُٹھا لائی ہے پس باہم صلاح ہونا کہ ہم اور تم دونون ملکر خدائی کو اُنکی درست کرین پس ثمود کا
بموجب یاد دلانے جمود کے اپنے اُستاد کی کتابون کا نکال لانا اُس سے ظاہر ہونا کہ جبتک
مخروم جادو نہ آئیگا چترنگ کی خدائی نہ درست ہوگی ثمود کا بموجب نشان دہی براے تلاش
مخروم روانہ ہونا اور وہان جاکر مخروم کو لانا مع کل سامان کے اور ملکہ الفرام دختر مخروم کا اور
ناشناد کجادو و جبروت جادو کو لانیکا اور سب سامان خدائی کا مخروم کا آکر درست کرنیکا اور
جب سارا سامان درست ہو گیا چترنگ کو مع سامان خدائی کے ملک شداد مین پہونچانے کا
اور چترنگ کی خدائی کی شہرت ہونے کا اور بادشاہان اطراف کا آکر چترنگ کی خدائی کے مقر
ہونے کا اور لشکر کے چترنگ کے پاس جمع ہونیکا بعد مستقل ہونے اِس امر کے کہ مین خدا
ہون اور اِس حال کے سُننے کی کہ ارزنگ کوئی ہے کہ اُسنے دعوی خدائی کیا ہے یہ حال سُنکے اُسکا
برہم ہو کر یہ امر ظاہر کرنا کہ ارزنگ میرے باپ کا غلام تھا جب میرے باپ یعنی زمرد ثانی چولہ
بدلکر بالاے آسمان چلے گئے چونکہ یہ بہت مُنہ چڑھا تھا اور وہ اِس سے اُلفت کرتے تھے اور
چھوٹا سا پالا تھا پس ارزنگ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین فرزند ہون اور خدا ہون پس مین جاکر
اُسکو سزا دونگا کہ تو خدا نہین ہے بلکہ میرے باپ کا غلام ہے مین خدا ہون اور اُنکا فرزند ہون پس
اِس قصد سے چترنگ کا اپنے ملک سے مع کئی لاکھ کے کوچ کرنا طرف خاور کے راہ مین یہ حال
سُنکے کہ ارزنگ طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہے اِدھر کا اُسکے قصد کرنے کا اور روانہ ہونیکا جس
طور سے جلد دوم مین تحریر ہوا ہے سب اُس نامے مین تحریر کیا اور لکھا کہ پہلے اُس سے تو فیصلہ کرلے
کہ جو کہ تجھکو غلام اپنے باپ کا کہتا ہے کہ مین خدا ہون پھر اس امر کو ظاہر کرنا کہ مین خدا ہون ابھی یہ امر
بھی نہین قرار پایا ہے کہ تو خدا ہے ایک تو تیرا حریف بنا ہے اور وہ در اصل زمرد کا فرزند ہے وہ کہتا ہے
کہ تو غلام ہے تیرا کہنا مانا جاے یا اُسکا پہلے اُس سے فیصلہ کرلے پھر مجھسے مقابلہ کرنا اور اس امر کو
ظاہر کرنا اور میرے اوپر عذاب نازل کرنا اُسوقت یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ مین خدا ہون یا تو وہ
آج کے دسوین دن یہان مع لشکر کے پہونچیگا جب تیرے اُسکے فیصلہ ہو جائیگا تو پھر دیکھا جائیگا
اگر تو اِسکے خلاف کریگا تو یاد رکھ کہ میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ہے کہ جو ایک حملہ مین تیرے لشکر کو غارت
کر دیگا اور مین وہ عذاب نازل کرونگا کہ تو مع کل لشکر کے جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا پس تجھکو مین نصیحت
کرتا ہون کہ اب کبھی میرے مُنھ نہ لگنا اور نہ ثریاے سیمتن کی خواہش کرنا ورنہ یاد رکھ کہ مُفت مین تیری

جان مع کل لشکر کے برباد ہوگی پس یہی جواب نامہ ہی اگر تو میرے کہنے پر عمل کریگا تو اچھا رہیگا یہ خیال اپنے دل سے دور کر کہ مین تیرے ساتھ ملکہ قمر بانو سیمتن کی شادی کرون اچھا بخدائی مانون جبکہ مین خدا ہون یہ دونون امر غیر ممکن ہین اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو خراب ہوگا پس اگر تو یہ میرے کہنے کو یقین کرلیگا اور مجھسے نہ مقابلہ کریگا اور خاموش واپس جائیگا تو مین بھی تجھسے کوئی غرض نہ رکھونگا تو جانے اور خیرنگ اپنے باہم سمجھ لینا مجھکو تمھارے باہم کے فساد سے کوئی مطلب نہین ہی تم جانو اور وہ جانے مجھکو کوئی سروکار نہین ہی اگر اسکے خلاف کروگے تو مین ایک حملے مین تمکو غارت کردونگا اور یہ جو تمنے تحریر کیا کہ میرے خوف سے تم خود برا سے مقابلہ نہین آئے مین ایسا ویسا خدا نہین ہون بمثل تمھارے باپ دادا کے ہون کہ ادنی و اعلی کے مقابلے کو آؤن جبکہ میرے بندے موجود ہین جو کہ تجھسے مرتبے مین زیادہ ہین وہ موجود ہین تجھ ایسے لوگون کے مقابلے کو تو پھر مین کیون مقابلے کو آؤن شان ہی میری کہ مین تیرے خوف سے کہ جو کہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی قلعے سے باہر نہ آؤن جبکہ میرے بندے تیرے لیے کافی ہین تو پھر کیا ضرورت ہی بلکہ مین نے اپنے اُن بندون کو بھی نہ روانہ کیا ہی کہ جو کہ صاحب مرتبہ ہین یہ لوگ جو کہ تیرے مقابلے کو آئے ہین یہ بھی کوئی حقیقت نہین رکھتے ہین مین نے تجھکو ایسا خیال کیا کہ جیسے کوئی مرتبہ مثل ادنی غلامون کے ہوتا ہی پس اپنی لیاقت کی طرف خیال کرکے واپس جا اگر کچھ ہوس ہی اور دل مین حوصلہ ہی تو طبل جنگ بجواکر مقابلہ کر دیکھ کہ کیا ہوتا ہی مین نے بہت کچھ لکھا ہی کہانتک لکھون اب تجھکو اپنے فعل اختیار ہی گو مین یہ جانتا ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تجھکو نصیحت کرنا گویا اپنی بات کو رائیگان کرنا ہی خیر مین خدا تھا مجھکو زیبا تھا کہ مین بندونکو نصیحت کرون پس مین بھی تیرے اسی شعر پر اپنے نامے کو تمام کرتا ہون جو کہ تو نے اپنے نامہ کے آخر مین لکھا ہی شعر منت آنچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ جب یہ نامہ ختم ہوا دبیر نے بموجب حکم اسکو ملفوف کیا راوی کہانتک لکھے برجیس نے بہت کچھ کلمات سخت وسست تحریر کرائے تھے اسی مین نامہ طولانی ہوگیا یہان اختصار کا خیال ہی پس جب نامہ ملفوف ہو چکا افریق نے عرض کیا کہ نامہ تیار ہوگیا حکم ہوا کہ ہماری طرف سے ایک حکمنامہ بنام طومار شاہ وغیرہ تحریر کرو اسکا یہ مضمون ہو کہ اگر ارزنگ طبل جنگ بجوائے تو تم بھی طبل جنگ بجوانا اور [illegible] صف آرا ہونا یہان سے تمھاری کمک کیجائیگی تم کوئی خوف نہ کرنا پس یہ حکمنامہ بھی دبیر نے تیار کیا جب دونون کاغذ تیار ہوچکے برجیس نے حکم دیا کہ اسی چوبدار کو دو کہ وہ لیجائے اور طومار شاہ کو دیدینا کہ وہ ارزنگ کے پاس بھیجدین پس خوشخوار شاہ نے جو برجیس نے حکم دیا تھا اسکے موافق عمل کیا اس چوبدار کو دیا وہ چوبدار سجدہ کرکے اور سب کو سلام دونون کاغذ لیکر زیر گنبد آیا اور قلعے سے باہر نکلکر شہر مین آیا اور شہر کو طے کرکے لشکر مین پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا یہان قبطار آئینہ پوش بیٹھا ہوا تھا انتظار جواب مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ تھا کہ اُس چوبدار نے دونون لفافے طومار شاہ کو دیے طومار شاہ وغیرہ نے آنکھون سے لگائے اسپر بوسے دیے اسکے بعد اپنا نام جس لفافہ پر لکھا تھا اسکو چاک کیا اور پڑھا اسمین یہی تحریر تھا کہ یہ دوسرا لفافہ قبطار کو دینا کہ جو کہ اسکے جواب کا منتظر ہی تمھاری بارگاہ مین بیٹھا ہی اور ارزنگ کا نامہ لایا ہی اسکا نامہ بر ہی پس طومار نے وہ لفافہ قبطار کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ یہ جواب ہی ارزنگ کے نامہ کا پس قبطار اُس لفافہ کو لیکر کرسی پر سے اُٹھا اور سب کو سلام کرکے باہر بارگاہ سے آیا اپنے مرکب پر سوار ہوکر

اس لشکر سے نکلکر داخل لشکر ہوا اور اپنے لشکر مین پہونچکر بارگاہ مین آیا یہان ارزنگ جواب نامہ کا منتظر دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ قنطارہ آکر پہونچا اور روبرو تخت کے بادشاہ نے کہا کہ واقعہ بیان کر قنطارہ نے اپنا جانا دربار مین اور طومار کو نامہ دینا اور اسکا عرضی لکھکر اس نامے کے ہمراہ روانہ کرنا اور وہان سے جواب کا آنا پس یہ جو قنطارہ نے بیان کیا ارزنگ نے کہا کہ لاؤ وہ لفافہ کہان ہو پس قنطارہ نے لفافہ دیا اور خود سلام کرکے اپنے مقام پر آکر بیٹھا ارزنگ نے دبیر سے کہا کہ اس لفافہ کو چاک کرکے پڑھو پس دبیر نے لفافہ کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا اول تو تعریف برجیس اور خداوند آفتاب کی تحریر تھی اور مذمت تھی لقا و زمرد ثانی ذات ارزنگ کی یہ تحریر دیکھکر ارزنگ بہت برہم ہوا چہرہ اسکا لعل ہوگیا ارزنگ نے دبیر سے کہا اس عمل تحریر کو چھوڑو اصل مطلب کو پڑھو پس دبیر نے عرض کیا کہ یہ سب تحریر تمام ہوگئی ہو یہان سے مطلب شروع ہو پس اسنے مطلب پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا ارزنگ کا یہ حال تھا کہ مثل مار سر دم بریدہ کے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور مارے غصہ کے مونچھون کو تاؤ دیتا تھا منھ سے کف جاری تھا غیض و غضب طاری تھا مثل بید مجنون کے کانپ رہا تھا مثل ساہی کے تن پر بال کھڑے ہو گئے تھے ہر موے بدن ارزنگ کا فرط غیض سے استادہ تھا کرہ زمین بدلا کیا جبتک نامہ پڑھا گیا جب نامہ ختم ہوچکا اسوقت ارزنگ نے کہا کہ ای بختگان اسنے بہت سخت کلمے تحریر کیے ہین اور کیا واہیات کلمات تحریر کیے ہین کہ کوئی ادنی کو بھی نہ تحریر کریگا اور یہ جو اسنے لکھا ہو کہ چترنگ کوئی زمرد ثانی کا فرزند ہو بالکل غلط ہو کوئی میرے باپ کی زوجہ ... نہ تھی کہ جسکے بطن سے چترنگ پیدا ہوا ہو وہ بالکل جھوٹا ہو اور مخفی اسکا دعوی غلط ہو جب وہ یہان آئیگا تو اسکو جواب دیا جائیگا اور وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا وہ نہ معلوم اپنے دل مین سمجھا کیا ہو اول تو یہ امر بالکل غلط ہو گویا اسنے اپنی شان دکھائی ہو کہ ہم ایسے خدا ہین کہ حالات گذشتہ و آیندہ و موجودہ سے واقف ہین پس اسکے اس نامہ کا یہ جواب ہو کہ طبل جنگ بجوادو برجیس بدون اسکے نہ مانیگا اسکی شامت ہی آئی ہو خیر دیکھا جائیگا مجھکو بھی دیکھنا ہو کہ برجیس کیونکر ہمسے مقابلہ کرتا ہو اور ہمکو شکست دیتا ہو یقین کرلو کہ میرا لشکر اسکے لشکر کو بھگا دیگا بختگان نے کہا کہ آپ کا بہت درست خیال ہو پس ارزنگ نے کہا کہ ابھی طبل جنگ بجے دیر نہ ہو یہ جو حکم ارزنگ نے دیا اسیوقت بموجب حکم ارزنگ کوس حربی پر چوب پڑی صداے نقارہ و گونجی تمام لشکر مین غل مچ گیا زمین کانپ گئی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا حکم نواخت طبل جنگ دیکر ارزنگ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر دربار سے اٹھکر آئے سامان جنگ کرنے لگے لشکر مین درستی آلات حرب و ضرب ہونے لگی سب اہل لشکر یہان سامان جنگ کرنے لگے ادھر لشکر برجیس مین طومار شاہ وغیرہ کا دربار آراستہ ہو ابھی تک طومار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہو کہ اسکے کان مین صداے طبل آئی طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ بھائی ارزنگ نے طبل جنگ بجوایا ہو معلوم ہوتا ہو خداوند نے بہت سخت جواب دیا ہو پس اسنے برہم ہوکر طبل جنگ بجوادیا کوئی جاکر خبر تو لاے پس ہرکارے یہ حکم پاکر چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ارزنگ مین موجود تھے صداے طبل جنگ سنکے اور خبر نواخت طبل لیکر اپنے لشکر مین آئے اور داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے یون دعا دی کہ درگاہ خداوندی مین آپ کا بڑا مرتبہ ہو ہمیشہ خداوند آفتاب و نائب خداوند و پیمبر خداوندی برجیس کا آپ کے سرون پر ہمیشہ سایہ رہے اور آپ کے اوپر نظر عنایت رہے

آپ کی ترقی عمر ہو یہ دعا دیکر عرض کیا کہ بعد پڑھنے جواب نامہ کے ارزنگ نے طبل جنگ کا حکم دیا ہی اور دربار
برخاست کر کے چلا گیا بموجب حکم ارزنگ اُسکے لشکر مین نقارۂ رزمی بجا ہی سامان جنگ ہو رہا ہی اُسکا یہ
قصد ہی کہ کل غلامان خداوند سے نکلکر اور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہو کر مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ جو
ہرکارون نے کہا طومار شاہ نے سرشار شاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون میرا خیال کیسا درست نکلا کہ
ارزنگ نے طبل جنگ بجوایا ہی دیکھو وہی ہرکارون نے آکر خبر دی پس یہ کہکر طومار شاہ نے حکم دیا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل و بتائید خداوند آفتاب دہر جبیں کے طبل جنگ بجے اور ہمارے لشکر مین بھی
سامان جنگ ہو ہم کل نکلکر میدان جنگ مین ارزنگ سے مقابلہ کرینگے اور اُسکو اِسکی سزا دینگے یہ
جو اُسنے خداوند کی عدول حکمی کی اِس سبب سے طبل جنگ بجوایا ہی یہ جو حکم طومار شاہ نے دیا اُسیوقت لشکر
طومار مین بھی طبل جنگ پر چوب پڑی صدائے نقارۂ حربی وکوس رزمی فضائے صحرا مین گونجی اہل لشکر کو معلوم
ہوا کہ صبح کو لشکر ارزنگ سے مقابلہ ہوگا اُسیوقت سے لشکر مین سامان جنگ و تیاری رزم ہونے لگی طومار
وغیرہ بھی دربار برخاست کر کے اپنے اپنے خیمے مین گئے پس دونون لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا تھا
کسی مقام پر دونون طرف ہزارون بلکہ لاکھون سوار و پیدل بیٹھے ہوئے تلوارون کو صیقل کر رہے تھے
چرخ پر چڑھا رہے تھے کہ جسکے سبب سے عقل چرخ پیر کی چرخ مین آ رہی تھی کسی مقام پر لاکھون سوار و پیدل
اپنے اپنے خنجرونکو درست کر رہے تھے زرہون کو دھو رہے تھے خود و موزے و دستانین صاف کر رہے
تھے سپرین درست کر رہے تھے کمانین جو خانہ خورنہ کر گئین تھین اُنکو سینگ سانگ کر درست کیا ترکش سے
تیر نکالے جو کہ عمدہ عمدہ تھے اُنکو ترکش مین رکھا اور برے برے پھینکدیے اِسی طور سے دونون لشکر مین
سرداران و پہلوانان و افسران اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو اپنے اپنے خیمے مین بیٹھے ہوئے درست کر رہے تھے
باجے جنگی بج رہے تھے چاؤش پکارتے پھرتے تھے کہ ای جوانون کل روز جنگ ہی جو کہ بہادر ہین اُنکے
لیے عید ہی جو کہ بزدل ہین اُنکے لیے بڑی خرابی ہی ای جوانون خوش ہو کہ کل عروس مرگ سے وصل حاصل ہوگا
معشوق اجل آکر گلے سے ملیگا یہ چاؤش پکار رہے تھے جوانون کے دل بڑھا رہے تھے پس راوی نے
کہا کہ وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا شاہ خاور نے سلطان مغرب سے شکست کھائی سپاہ ظلمت نے لشکر
نور پر ظفر پائی یعنی شب آئی شاہ انجم نے تخت نیلی پر مع اپنے مصاحبان انجم و وزیران سلطنت جلوس کیا اور
شاہ خاور روز کو قیدخانہ مشرق شب مین قید کیا وہ آفتاب کا زرد رو ہو کر طرف مغرب کے روانہ ہونا
وہ جابجا دھوپ کی شعاع وہ شفق کا آسمان پر پھولنا وہ مشرق کی طرف سے سیاہی شب کا پھیلنا غنچون کا
مسکرا مسکرا کر نسیم کے جھونکون سے باغون مین کھلنا طائرون کا ہنگام شام و غروب آفتاب طرف اپنے
آشیانون کے پرواز کر کے واسطے بسیرے کے جانا چرندون کا طرف اپنے آشیانون کے و درندون کا
طرف اپنے آشیانون کے ایسی فکر تھی بسبب رات ہو جانے کے کہ ہرن شیر کے برابر سے نکلجاتا تھا وہ کچھ
تعرض نہ کرتا تھا باز کے پہلو سے کبوتر نوبت باینجا رسید کہ آفتاب غروب ہو گیا شام ہو گئی تاریکی شب پھیلگئی
ظلمت شب نے اپنا عمل کیا ہر طرف چراغ روشن ہوئے دونون طرف لشکرون مین گھنٹے و ناقوس بجنے
لگے دونون لشکرون مین صدائے جَرجَر پکاری جانے لگی لشکر طومار شاہ مین یا آفتاب یا بر جبیں کی جَر
تھی اور لشکر ارزنگ مین یا لقا یا زمرد ثانی یا ارزنگ کی جَر تھی ہر ایک پوجا پاٹ کر رہا تھا پس جب
پہر رات آئی تو دونون لشکرون مین لوگون نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی طلایہ پھرنے لگا اہل طلایہ نے
مشعلین روشن کین اور طلایہ کے لوگ صدائے حاضر باشی و ناظر باش و صدائے ہوشیار باش بلند کرنے لگے

سرداران ہر دو لشکر و اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف تھے کوئی مارے خوشی کے نہ سویا تمناے عروس مرگ
مین وہ شب بسر کی ہر ایک کو خوشی تھی کہ کل صبح کو عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے معشوقہ اجل ہمارے گلے کا ہار
ہوگی کسیکو یہ تصور ہی کہ دیکھیے کل کون گھٹ رہتا ہی اور کسکے قدم ہٹ جاتے ہین کون ثابت قدم رہتا ہی بہت
بڑے لوگون سے مقابلہ ہی وہ بھی کم نہین ہی کوئی کہتا ہی کہ دیکھیے کل کون آب شمشیر کے گھاٹ اُترتا ہی کسکی
کشتی عمر دریاے اجل کے پار ہوتی ہی کون کون غرق بحر فنا ہوتا ہی اور کون کون ساحل فنا کے کنارے
اُترتا ہی کون گلہاے زخم اپنے تن نازک پر کھاتا ہی کسکے بدن پر بدھیان گل زخم کی کھلتی ہین کوئی گرزہ گرن
سر کو تولکر کہتا تھا کہ کل ایک ضرب گرز مین اپنے حریف کو بیخود زمین کردونگا کوئی سیف کو ہلا کر کہتا تھا کہ یون وار
کرونگا کہ ایک ہاتھ مین سر حریف کا خاک پر غلطان نظر آئیگا کوئی نیزے کو تکان دیکر اپنے خیال کے موافق
کہتا تھا کہ یون حریف کو پشت مرکب پر سے اُٹھا کر زمین پر دے مارونگا کہ اُسکے استخوان سرمہ سا ہوجاینگے
سپر کو ہلاتے ہوے خیال کر رہا تھا کہ یون حریف کی ضرب کو روکونگا بعض کے روبرو تصویر جنگ
پھر رہی تھی کشتون کے انبار نظر آتے تھے بسمل لوٹ رہے تھے خاک پر زخمی کراہ رہے تھے بعض باہم
بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے کہ صبح کو میدان جنگ مین حریف سے مقابلہ ہی آؤ بھائی ہم تم گلے ملین نہ معلوم
پھر یہ دن نصیب ہون یا نہ ہون کون زندہ رہے اور کون نہ رہے باہم ملکر بیٹھ لین باتین کر لین کیون
بھائی دیکھیے کل کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون حریف کی ضرب کو بڑھکر روکتا ہی کل بہت بڑا معرکہ پڑے گا
ہزارونکا کمیت ہوگا خداوند آفتاب آبرو رکھے لین لشکر ارژنگ کے پہلوان کہتے تھے خداوند ارژنگ
آبرو رکھے لین ہر ایک لشکر کے لوگ اپنے خدا سے دعا کر رہے تھے بہادرون مین یہ تقریر تھی اور سامان
جنگ کی فکر تھی اور بہادری کا ذکر تھا بار بار خیمون سے اور بسترون پر سے اُٹھ اُٹھکر میدان مین آ آکر
کھڑے ہوتے تھے اور آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے دامنون کو تھام کر کے
دیکھتے تھے کہ نسیم سحری چلنے لگی جب کچھ آثار نہ پاتے تھے پھر خیمون مین جاکر اپنے مقام پر بیٹھکر باتین کرنے
لگتے تھے جو کہ بزدل تھے اُنکا یہ حال تھا کہ جب سے اُنھون نے صداے طبل سنی تھی کسیکو تو دست سر
دست آنے لگے تھے کسیکو تپ لرزہ آگئی تھی لحاف پر لحاف اوڑھکر پڑا ہوا تھا اگر کسی بہادر نے آکر کہا
کہ بھائی کل میدان جنگ مین مقابلہ ہی کہو کیا کہتے ہو جواب دیا کہ بھائی ہم کیا بتائین ہمسے تو سیاہ لرزہ تپ
سے مقابلہ ہو رہا ہی اُسنے آکر ہمکو گھیر لیا ہی اُسکے مقابلے سے فرصت ہوئی تو ضرور میدان مین جاکے
مقابلہ کرینگے ورنہ مجبور ہین دیکھو کس شدت سے تپ آئی ہی کہ تمام بدن جلا جاتا ہی اُنھون نے جواب دیا
کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ تم اچھے تھے طبل جنگ کا بجنا تھا کہ تمکو تپ آگئی معلوم ہوا کہ بڑے بزدل ہو اس
خوف سے تپ آئی کہ کل دیکھیے کیا ہوتا ہی یا تمنے فقرہ کیا اُسنے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس بہادر ایک
آپ ہین اور سب بودے ہین فقرہ کرنے سے کیا حاصل مرض کو آتے کچھ دیر لگتی ہی یہ بہادر سنکے چلا آیا
کسی نے دستون کی شکایت کی کوئی دراصل بنکر پڑا تھا جو کوئی مزاج پرسی کو آیا کہدیا کہ دردسر ہی یا تپ
آگئی ہی یا اسہال سے اس حال کو پہونچے ہین کہ پلنگ پر سے اُٹھنا دشوار ہی کسی نے اپنے خادم سے کہا
کہ ہمارا مرکب نصف شب کو کسکر حاضر کرنا ہم اپنے مکان کو جائینگے اُسنے کہا کہ آقا صبح کو مقابلہ ہی برسون نمک
کھایا ہی اور آپ مکان تشریف لیے جاتے ہین لوگ آپکی نسبت طعن کرینگے یہ کون حرکت ہی اُسکو برہم ہوکر
جواب دیا کہ کچھ پروا نہین ہی ہمنے کوئی جان دینے کے لیے ملازمت نہین کی تھی صرف بسر اوقات کے لیے
کہ اپنی اولاد کی پرورش کرین بھائی ابھی تو شادی ہوئی ہی اگر ہم کل حریف کے ہاتھ سے مارے گئے

تو وہ رانڈ ہوجائیگی کیونکر اُسکا رنڈاپا کٹیگا کیونکہ نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ صرف ہمارا سہارا ہی دوسرے جہان
ہی لوگ بہ نگاہ بد دیکھین گے ہم ایسی نوکری سے باز آئے کہ اپنی جان جاے ناموس تباہ ہو اگر ہم زندہ ہین
تو اور کسی مقام پر نوکری کرلین گے میان آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم اسوقت کے طعنہ
اُٹھانا اچھا اُس سے کہ سب تباہ ہون اُسنے کہا کہ یہ کیونکر آپ کو یقین ہوا کہ مارے ہی جائیے گا جواب دیا
کہ میدان جنگ مین سواے نیزہ و تلوار و گرز کے اور رسونت کے کیا ہی کوئی لڈو پیڑے تقسیم ہوتے
ہین اگر تمکو اس امر کا یقین ہی تو یہ وردی اور ہتھیار موجود ہین تم پہن لو اور میرے مرکب پر سوار ہوکر
میدان مین جانا مین تمھارے مقام پر تمھارا لباس پہنکر کام کرونگا مگر میدان جنگ مین نہ جاؤنگا
اسنے جواب دیا کہ کیا خوب واہ روپی تو آپ پائین مزے آپ کرین نام آپکا اور اگر مارے جائین تو ہم
ہماری اولاد تباہ ہو ہمکو کیا حاصل بعد میرے پھر یہ تو نہ ہوگا کہ اپنی تنخواہ مین سے کوئی دو روپیہ
مہینہ میری زوجہ کا یا اولاد کا مقرر کر دیجیے ایک مرتبہ ہنسکر جواب دیا کہ یہی خیال تو ہمکو بھی ہی کہ کوئی
ایسا نہین ہی کہ اگر مرجائین تو نصف تنخواہ جو کہ ہم اسوقت پاتے ہین اُنھین سے ہمارے ورثا پر کردے
پس ایسے مین کیا ضرور ہی کہ خواہ مخواہ اپنی جان دین بادشاہون کے تو یہ جھگڑے ہین کہ ذرا سی
زمین پر لڑ بیٹھے ہین آپ تو بیٹھے ہوے ہین کسی پر عاشق ہوے اُس سے طلب کیا اُسنے انکار کیا اُسپر
لشکرکشی کرکے چلے یہ بھی کوئی بات ہی اُسکو اپنی اولاد اپنی بہن کا اختیار ہی نہین آپ کے ساتھ شادی کرنا
اگر آپ عرش پر سے اُترکر آے ہین تو وہ چاہے جسکے ساتھ شادی کرتا ہی آپ کے ساتھ نہین کرتا ہی کوئی
زبردستی ہی اُسنے کہا کہ یہ تو نمک حرامی آپکی ہی کہ ایسے وقت مین یون نکلے جاتے ہین جبتک مفت کا
ملا کھایا اب جو اُسکے ادا کرنے کا وقت آیا تو بھاگ نکلے اُنھون نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تو بڑا چرب
زبان ہی اب جو کچھ منھ سے کہا ایک ہاتھ تلوار کا مارونگا کہ سر تن سے اُتر جائیگا اُسنے ہنسکر جواب دیا
کہ صرف منھ سے اور اسی کے خوف سے تو آپ بھاگے جاتے ہین اور پھر اُسیکا نام لیتے ہین دیکھیے
ایسا نہ ہو کہ کوئی سن لے تو بڑی خرابی ہو اگر آپ ایسے بہادر ہوتے تو حریف پر تلوار کھینچتے تا کہ کچھ حال
معلوم تو ہوتا دو دو ہاتھ چلتے اور اگر ایسے شمشیرزن ہوتے تو کیون یون آدھی رات کو نکلنے کا قصد
کرتے مین نے جو نصیحت کی مجھکو بے دست و پا پاکر یہ فرماتے ہو کہ ایک ہاتھ مین سر تن سے اُڑ جائیگا کیا خوب
سچ کسی نے کہا ہی کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارتا ہی یہ جو چاکر نے کہا اُنکو بہت غصہ آیا اور یہ کہا کہ چلا جا ورنہ
تیری قضا آئی ہی وہ ہنستا ہوا چلا گیا اور مرکب تیار کرکے لایا اور رکھوالنس لادنے کا خچر بھی پس اُنھون
نے خچر پر اسباب بار کیا اور مرکب پر خود سوار ہوے اُسی تاریکی شب مین نکل گئے اسی طور سے سیکڑون
سوار و پیدل دونون لشکرونکے جو کہ بزدل بہت تھے نکل گئے اور جو کہ کچھ دل رکھتے تھے کوئی بخار کا اور کوئی
دستون کا بہانہ کرکے پڑرہا اور اپنے کو میدان جنگ کے جانے سے بچا لیا دونون لشکرون کے
بزدلون کا یہ حال اور بہادرون کا وہ حال ہی کہ جو کہ تحریر ہوچکا ہی کہ خوش خوش ہین اور رات کو [illegible]
سے بسر کر رہے ہین تا سحر سیکڑون بزدل لشکر اور زنگ سے اور ظلمار شاہ سے نکلے مگر لشکر اور زنگ
سے بہت نکل گئے نوبت باینجا رسید کہ شہنشاہ انجم نے شاہ خاور سے شکست کھائی شاہ [illegible] اپنی سپاہ
انجم کے میدان فلکی پر سے گریزان ہوا اور عمل خسرو خاور کا ہوا سپاہ ظلمت نے پہلوانان [illegible]
شکست کھا کر گریز کیا طرف مغرب کے یعنی سیاہ نور کا عمل دنیا مین ہوا آثار سحر فلک [illegible]
فلکی نے صداے آواز بلند کی صحبت انجم درہم [illegible] ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے [illegible] جو کہ [illegible]

یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ رہے ہین پس دونون لشکرون مین گھنٹے و ناقوس بجنے لگے
یا خداوندا آفتاب و برجیس و ارزنگ کی صدا آنے لگی وردی صبح کی بجی سب اپنے اپنے بستر پر سے اُٹھے
پوجا پاٹ مین مصروف ہوے اُدھر نور سحر جو پھیلا اور گلہاے خودرو جو صحرا مین کھلے اُنکی خوشبو جو پھیلی تمام صحرا
مہک گیا وہ صبح کے وقت طائران خوش الحان کا درختون پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا اور آشیانون سے اُڑ اُڑ کے
براے فکر قوت لایموت جانا باد صبا کا اشجار گلہاے رنگارنگ سے ملکر چلنا درختون کا بسبب ہوا کے
متحرک ہونا آفتاب کا نکلنا اسکی شعاع کا صحرا مین پھیلنا برگ ہاے شجر پر پڑنا اُنکا مثل زمرد کے چمکنا باغ
عالم کا عجب سما تھا وہ صحرا عجب ہرا بھرا تھا سبزہ کوسون تک ہرا بھرا لہلہا رہا تھا اُسپر جو اوس کے قطرے
پڑے ہوے تھے وہ درغلطان معلوم ہوتے تھے بلبلین خوش پھر رہی تھین کبک دری قہقہہ کر رہی تھین
طاؤس رقص کر رہے تھے اور خوش ہو کر پکار اُٹھتے تھے بموجب اشعار

بوے گیسوے گلعذار آئی
سبز پتون مین گل جھلکتے ہین
فرش مخمل ہر دوب ہی جو ہری
چل رہی ہی نسیم فرحت خیز
شاہد گل کا دیکھکر جوبن
ہر طرف کو سمان بہار کا ہی

نخل گل جھومتے ہین مستانہ
جیسے جگنون کہین چمکتے ہین
ابر چھایا ہی مینھ برستا ہی
آرہی ہی ہواے عنبر بیز
چشم نرگس ہی محو نظارہ
ابر ہی ذکر وصل یار کا ہی

باغ عالم مین ہی بہار آئی
ایک جا پر ہین شمع و پروانہ
قہقہے مارتے ہین کبک دری
ہر طرف اک خوشی کا چرچا ہی
چہچہے کرتے ہین طیور چمن
ہی طرب زا فزاے ارض و سما
یہ عالم تھا کہ نمونہ بہشت برین

تھا وقت صبح جو تھا تو ہر چیز پر جوبن تھا ہوا چل رہی تھی چرندے و پرندے و درندے جھاڑیون سے اور
آشیانون سے نکل نکلکر صحرا کی ہوا کھا رہے تھے گل آفتاب چمن آسمان پر کھل رہا تھا اُسکا عکس جو آب دریا
پر پڑتا تھا تو ہر موج معلوم ہوتی تھی کہ طلائی ہی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزارون آفتاب پانی سے طلوع
ہو رہے ہین جا بجا دھوپ نکل آئی تھی صحرا کا یہ حال تھا اُدھر جب لشکر نے پوجا پاٹ سے فراغت پائی ہر ایک
کمر کسی مسلح و مکمل ہو کر مرکبون پر سوار ہوے پرے کے پرے غول کے غول طرف بارگاہ کے چلے اُدھر سردار
بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور لشکر کو مسلح و مکمل دیکھکر حکم دیا کہ طرف میدان جنگ کے جاؤ پس سوار
و پیدل غٹ کے غٹ رسالے کے رسالے باجے جنگی بجاتے ہوے علمون کے پھریرے لہراتے ہوے
طرف صحرا کے چلے اسطرف سے آفتاب پرست بھی بڑے جاہ و حشم سے دوسری طرف آئے کہ اتنے عرصے
مین ارزنگ اپنی بارگاہ سے نکلا تخت لاکر حاضر کیا سب کا مجرا ہوا ارزنگ تخت پر سوار ہوا خواصی مین
سنگتگان بٹھا داہنی طرف مرکب پر دیلم بن تورج اُسکے برابر قرماسیپ اور سرداران زبردست بائین
طرف اسلم بن تورج و ساحران زبردست کے پرے کے پرے ہنس و باز و طاؤس و اژدر پر سوار اور
ترسول ہاتھون مین پیشانیون پر قشقے لگے ہوے گلون مین مار و عقرب پڑے ہوے شانون پر بادلہ
کی جھولیان پڑی ہوئی آگے آگے نقیب بولتے ہوے طرف صحرا کے ارزنگ کا تخت چلا ہوا کے جو
جھونکے آئے سب کے دماغ معطر ہو گئے خنکی معلوم ہونے لگی باجے بجنے لگے اُس راہ کو طے کر کے
ارزنگ میدان جنگ مین پہونچا ایک مرتبہ سلامی کے باجے بجے علمونکو جلوہ دیا گیا تخت ارزنگ
قلب سپاہ مین آکر قایم ہوا صف بندی ہونے لگی صف آرا نکلے اُنھون نے صفین درست کین سم سے سم
دُم سے دُم کنوتی سے کنوتی ملائی رکاب سے رکاب ملی دوش بدوش چار آئنہ بند حلیتہ پوش کی پرے جمے
ابھی صف بندی نہ ہونے پائی تھی کہ اُدھر سے آمد لشکر طومار شاہ کی شروع ہوئی علم طلائی رنگ کے

لہراتے ہوئے عکس آفتاب سے چمکتے ہوئے آکر علمدار کھڑے ہوئے اب لشکر آنے لگا غول کے غول اور غٹ کے غٹ جوق کے جوق دستہ کے دستہ آکر پہونچے کہ اتنے مین طومار شاہ و سرشار شاہ مع سرداروں کے نمایان ہوئے دونون تخت پر سوار اُنکے برابر مرکبون پر قیصور آدمخوار سنتورہ نیزہ باز جساف سرسوت شبرنگ خود پرست قہار دیوکش اور سرداران زبردست مرکبون پر سوار تھے آکر پہونچے قلب لشکر مین دونون بادشاہون کا تخت قایم ہوا باجے جنگی بجے علم سلامی ہوئے اُدھر بھی صف آرا نکلے صفین درست ہونے لگین صف آرا نے میمنہ و میسرہ و ساقہ و کمینگاہ درست کیا قلب مین تخت قایم ہوا قرماسپ بر تبہ سپہ سالاری اُدھر کھڑا تھا اِدھر اسکے جواب مین قیصور آدمخوار کھڑا ہوا جب صفین درست ہوچکین اُسوقت تبردار دونون طرف سے نکلے اُنھون نے جھاڑی جھنڈی پست و بلند زمین کو ہموار کیا اور جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو کاٹ گرا دیا سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا کہ یکایک دونون طرف سے نقیب و کڑکیت نکلے نقیبون نے نقابت شروع کی یون جوانون کے دل بڑھانے لگے اور صدائین لگانے لگے ای جوانون کمر شمشیر نا جامۂ زنان نہ پوشید ای جوانون آج دن نام کا ہی وہ تلوار چلے کہ افسانہ رستم و اسفندیار صفحہ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے متجائے دیکھین آج کون کون ثابت قدمی دکھاتا ہی بڑھ بڑھکر حریف پر وار کرتا ہی تم اُن نام آورون کے یادگار ہو کہ جنکے افسانہ بہادری کے ابتک ہر ایک کی زبان پر جاری ہین آج اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ یہی ذکر بہادری دنیا مین باقی رہتا ہی اور جو بزدلی کرتا ہی اُسکا کوئی نام بھی نہین لیتا ہی خیال کرلو کہ اب نہ رستم باقی ہی نہ سام مگر اُسکا نام ہر ایک کی زبان پہ ہی آج دن نام آوری کا ہی بس وہ کام کرنا کہ جو کہ رستم و سام نے نہ کیا ہو آگے قدم بڑھکر پیچھے نہ ہٹین تن پر یون زخم لگین کہ جیسے گلہاے خوشبو کے ہار گلون مین پڑے ہوتے ہین دولھا بنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہو آج کام مرنا گویا نام کا پیدا کرنا ہی یہ دنیا مقام بے ثبات ہی اِس مین کسی کو ثبات نہین بس لازم ہی کہ نام پیدا کرو کہ تا کہ اسکے سبب سے سب یاد کرین خیال کرو بڑے بڑے بادشاہان اولو العزم تھے اُنکی قبر و تنک کے نشان مٹ گئے کوئی فاتحہ تک بھی نہین پڑھتا ہی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی ہان جو کہ نیکی و نام آوری پیدا کر گئے ہین اُنکو سب یاد کرتے ہین یہ دنیا وہ مقام ہی کہ کہین شادی ہی اور کہین غم غرض کہ یہان جو نام پیدا کریگا گویا اُسنے لطف زندگی پایا اور وہ دنیا پر آیا ایسی ایسی باتین جو نقیبون نے کہین صفون پر سناٹا سا ہوگیا سب ساکت ہوکر رہگئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب تصویر سے لگے بین صفون پر صف فرزگان کے اُداسی چھاگئی اُدھر کڑکیتون نے کڑکا کہا اور یہ شعر پڑھا شعر جوانون خبردار و ہشیار ہو تم سلاحون سے اپنے خبردار ہو ✽ دیگر بیاہ لاؤ بس عروس موت کو ✽ دو طلاق اِس زندگی کی سوت کو ✽ دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ✽ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ✽ نقیبون نے جو نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا دونون لشکرون کے بہادرون اور دلاورون کا یہ حال ہوا کہ فرط شجاعت سے ہر ایک کے چہرے لعل ہوگئے جوش شجاعت مین آکر جھومے قبضے شمشیر کے چومے ہر ایک نے قصد کیا کہ مرکبونکو بڑھا کر لشکر حریف سے غٹ بٹ ہوجائین اور جنگ مغلوبہ ہوجائے کوئی نیزہ ہلانے لگا کوئی تلوار چمکانے لگا کوئی کمان مین تیر جوڑنے لگا بعضون نے صفون سے مرکب بڑھا دیے یہ عالم تھا دونون لشکرونکا نقیب و کڑکیت کڑکا کہکر لشکر مین آئے ار زنگ [illegible] کے لشکر مین تمام علم جلوہ گری پر آئے ابھی دونون لشکرون سے کوئی نہ نکلا تھا کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے حجاب پیدا ہوئی دونون لشکر اُسی طرف دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ ایک ابر سفید رنگ بہت بارہ پاس ظاہر ہوا اور اِسقدر تیز آیا

پلک جھپکانے کی مہلت نہ ہوئی کہ وہ ابر لشکر طومار شاہ پر محیط ہو گیا اُس ابر سے بادل کی گرج اور برق کی چمک
پیدا تھی جب وہ ابر محیط ہو چکا اور گرج و چمک موقوف ہوئی اُس ابر سے صدا آئی کہ اے طومار شاہ و سرشار شاہ
خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار کوئی خوف نہ کرنا خداوند نے تمہاری کمک کے لیے ابر غضب کو روانہ کیا ہے لشکر
حریف پر عذاب نازل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ ابر نامہ لشکر پر جبیں پر نہ گرچکا تھا اُسنے دربار
برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر آئے دوسرے دن جب دربار آراستہ ہوا اور جبیں تخت پہ جا
قدرت آکر بیٹھا اُدھر آفتاب جادو نے جبیں سے کہا کہ آج سے میدان جنگ میں دونوں لشکر صف آرا
ہیں بس تم یہاں دربار کرو میں طومار شاہ کی کمک کو جاتا ہوں سب اہل دربار سے کہو کہ طرف مشرق کے
دیکھیں اور تم انکو خبر دو کہ وہاں بیرون شہر لشکر ارزنگ سے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ ہوگا سب لوگ وہاں کی
حالت نظر آئیگی گویا اُنکے روبرو مقابلہ ہو رہا ہے یہ کہکر آفتاب تو اُسیوقت وہاں سے سب سے پوشیدہ
ابر سفید تیار کر کے چلا گیا تھا سحر کیا تھا کہ سب کو اسی مقام پر سے حالت جنگ معلوم ہو یہ ابر سفید جو کہ
لشکر طومار پر آکر قائم ہوا تھا وہی ابر ہے جسمیں آفتاب جادو ہے القصہ جبیں نے اہل دربار سے کہا
کہ اے خونخوار سب کو آگاہ کر دو کہ سب طرف مشرق کے دیکھیں مجھکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہے کہ بیرون شہر
دونوں لشکروں میں مقابلہ ہونے والا ہے دونوں لشکر میدان جنگ میں صف آرا ہیں اُن سب کو وہاں کی
حالت اسی مقام پر سے نظر آئیگی کیونکہ میں نے وہ حجاب جو کہ حائل نگاہ ہے سب کی نگاہوں پر سے اُٹھا دیے
ہیں خونخوار نے یہ حکم سب کو سُنا دیا ہر ایک دربار کے لوگوں نے طرف مشرق کے دیکھا یہ نظر آیا کہ ایک
طرف طومار شاہ و سرشار شاہ لشکر جمائے ہوئے کھڑے ہیں اُنکے مقابل ارزنگ کا لشکر صف آرا ہے سب
ارزنگ کی صورت دیکھکر بہت ہنسے اب سب اُسی طرف دیکھ رہے ہیں یہاں کا تو یہ حال ہے اُدھر جب وہ
ابر محیط ہو چکا اور صدائے مذکور آچکی اُسوقت لشکر ارزنگ سے قنطار آہن پوش ارزنگ سے اجازت
لیکر نکلا اور اپنے مرکب کے تنگ کو درست کیا میدان میں آیا پیشتر مشتوری کی جب خود بھی غرق عرق
ہو گیا اور مرکب بھی بس برچھے کو زمین پر گاڑ کر اور اپنا دم راست کرنے کو کھڑا ہوا جب دم راست
ہو گیا اور پسینہ بھی خشک ہو گیا مبارز طلب کیا طرف لشکر حریف کے منھ کر کے اور کہا کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو
میرے مقابلے کو آئے اسطور سے جو مبارز طلب کیا لشکر طومار شاہ وغیرہ سے زنجبیل مردار خونخوار طومار شاہ
سے اجازت لیکر نکلا اور میدان میں آکر مستعد رہا دونوں مرکب برابر سے ہٹے بس مرکبوں کو انہوں نے
مسلکر پھیر مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی دونوں نیزے بیکار ہوئے عمود بازی ہونے لگی عمود بھی مثل نیزہ
بیکار ہو گئے پس تلوار چلنے لگی خوب رد و بدل ہوئی ایک مقام پر جو وار زنجبیل نے کیا قنطار نے خالی
اور اپنا وار کیا زنجبیل نے سپر کی پناہ کیا وہ تلوار سپر کو کاٹ کر سر پر آئی تا دو ابرو اُتر آئی اُسنے قصد کیا کہ
تلوار کو کھینچ لوں تا کہ حریف کا کام تمام ہو جائے زنجبیل نے دستانہ مارا کہ دستانہ قلم ہوکے کلائیاں مجروح تلوار
تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی اور غش آگیا اُسنے ہرنے پر مرکب کے سر رکھدیا قنطار
نے قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لوں کہ برجیل بھائی زنجبیل کا یہ حال دیکھکر اور طومار شاہ سے اجازت لیکر
فوراً میدان میں پہونچا اور بھائی کو پھیر دیا اور خود قنطار سے مقابلہ کیا اُسنے اُسی طور سے برجیل کو
بھی زخمی کیا جب برجیل بھی زخمی ہوا آخر جیل بار خوار نے آکر مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا بلاح گرز زن آیا اُسنے
مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اسی جنگ میں نصف دن گذرا تھا کہ پانچ پہلوان زخمی ہوئے یہ حال جو طومار شاہ
نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اے خداوند یہ کیا کہ حریف نے کئی میرے لشکر کے پہلوانوں کو

زخمی کیا ہی اور پھر مبارز طلب کر رہا ہی یہ کہتا تھا کہ صدا آئی کیون پریشان ہوتا ہی ہم کمک کو موجود ہین کسیکو
بہ اسے مقابلہ روانہ کرو جو صدا آئی پس اُسوقت لشکر طومار شاہ سے بہار گرزن مقابلے مین قنطار کے
آیا اور پکارا کہ لاجوجہ یہ بہادری کا رکھتا ہو تھے وہی تلوار جسپر سے سب کو زخمی کیا ہی اور آفتاب پرستون کا خون
چاٹ چکی ہی یہ کہکر وار کیا اُسنے بھی وار کیا اُدھر اُس ابر مین حرکت ہوئی وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک آفتاب نمایان ہوا
کہ اُسکی روشنی پھیلی جیسے ہی لشکر طومار نے آفتاب دیکھا فوراً سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا سر سجدے سے
اُٹھایا مگر لشکر ارزنگ کے لوگ اُس آفتاب کو دیکھکر حیران ہوے اُس آفتاب سے ایسی حدت پیدا ہوئی کہ لشکر
ارزنگ کے سب سوار و پیدل مارے گرمی کے پریشان ہوگئے تھوڑی سی دیر مین از سر تا پا غرق عرق
ہوگئے شدت عطش سے زبان تالو مین چپٹنے لگی مونھہ مین کانٹے پڑگئے ارزنگ کا تو یہ حال تھا کہ دم بدم گلاس
پر گلاس آب سرد کے پی رہا تھا مگر پیاس کم نہ ہوتی تھی النسان کا کیا ذکر ہی مرکب تک زبانین نکالے ہوے ہانپ
رہے تھے جو کہ مغز سردار تھے وہ دم بدم پانی پی رہے تھے سینے چھلنی ہوئے جان لگا لین تھین ہتھیار جو بدن پر آراستہ
تھے وہ جلاے دیتے تھے ہواے گرم جو چلتی تھی اُس سے جو ریگ کے ذرے اُڑکر جسم پر پڑتے تھے آبلے
ڈالدیتے تھے یہ حدت تھی اُس آفتاب کی دھوپ کی صفت یہ تھی کہ وہ حدت سواے لشکر ارزنگ کے اور کسیکو
نہ معلوم ہوتی تھی لشکر طومار شاہ اُسی طور سے کھڑا ہوا تھا بالکل گرمی نہ معلوم ہوتی تھی نہ اُس صحرا کے جانورونکو
معلوم ہوتی تھی یہ تو حالت گرمی کی تھی براے لشکر ارزنگ اُدھر میلاج سے اور قنطار سے مقابلہ ہو رہا تھا
گو گرمی کے سبب سے اُسکی عجب حالت تھی مگر کیا کرتا وہ لڑ رہا تھا کہ آفتاب کی کرنین اور عکس اور شعاع قنطار
پر پڑنے لگا اُسنے یہ اثر پیدا کیا کہ سر سے قنطار کے دھوان نکلنا شروع ہوا جیسے شمع کو روشن کردو اور اُس سے
دھوان نکلتا ہی گو گرمی کے سبب سے سب کی حالت غیر تھی مگر مقابلے کی طرف سبکی نگاہ لڑی ہوئی تھی لشکر ارزنگ
کے لوگون نے اور لشکر طومار کے اہل لشکر نے اُس دُخان کو دیکھا مگر کچھہ اُن لوگونکی سمجھ مین نہ آیا یہان باہم
نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ یکایک ایک شعلہ سر سے قنطار کے پیدا ہوا اور وہ اُسکے تمام جسم مین لگ گیا اور قنطار
مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا تمام ہتھیار بھی جلنے لگے ایک منٹ مین جلکر خاک ہوگیا نام و نشان تک باقی نہ رہا
ادھر وہ جلکر گرا اِدھر وہ آفتاب نہان ہوگیا اُس ابر مین اور صدا آئی کہ کیون طومار شاہ تمنے خداوند کی قدرت
دیکھی کیونکر حریف کو جلاکر خاک سیاہ کردیا کہ نام تک باقی نہ رہا سواے خاک اور کچھ نہین ہی جو خداوند سے
مقابلہ کریگا اُسکا یہی حال ہوگا لشکر ارزنگ نے جو دیکھا جہان پر قنطار تھا اُس مقام پر خاک کا انبار تھا نہ
راکب کا پتہ تھا نہ مرکب کا یہ حال دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اب وہ گرمی اور شدت عطش بالکل جاتی رہی کہین
گرمی کا نام بھی نہ تھا پھر سب کو راحت ہوئی گرمی کے سبب سے جو سب بدحواس تھے سبکے حواس درست ہوے
ہتھیارون کا جلنا برطرف ہوا مرکب بھی اپنے حواس مین آئے اِدھر میلاج نے آواز دی کہ جسکو تمنا مرگ کی ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ سنتار قوی بازو بھائی قنطار کا اپنا مرکب صف سے نکالکر ارزنگ سے
اجازت لیکر میلاج کے مقابلے مین آیا آتے ہی نیزے کا وار کیا میلاج نے اُسکے نیزے کے وار کو رد کرکے
اپنا جو وار کیا اُسکو پشت مرکب پر سے نیزے پر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کہ اُسکے اُستخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے اُسکے بعد اور ایک پہلوان لشکر ارزنگ سے نکلا اُسکو بھی میلاج نے نیزے سے ہلاک کیا تا شام
دس پہلوان میلاج نے ہلاک کیے اور ایک آفتاب کی حدت سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا دوپہر تک تو ارزنگ
کی فتح رہی بعد دوپہر کے آفتاب پرستون کی ظفر ہوئی جب شام قریب ہوئی سختکان نے ارزنگ سے کہا کہ
طبل بازگشت بجوا دیجیے ورنہ یہ پہلوان سب کو آج ہی قتل کریگا کیونکہ بڑا زبردست ہی پس ارزنگ نے طبل بازگشت بجوا دیا

جیسے ہی طبل باز پر چوب پڑی اور طومار شاہ نے سنی اپنے لشکر مین بھی طبل باز بجوایا پس میلاح میدان سے اپنے لشکر مین آیا اُدھر ارزنگ مغموم و محزون طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا طومار شاہ وغیرہ بھی مع اپنے لشکر کے فرودگاہ پر واپس آئے وہ ابر سفید بھی طرف شہر آفتاب نما کے واپس چلا گیا اُسی طور سے گرجتا ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ آج دن بھر برجیس قلعے مین گنبد آفتاب نما مین رہا اور تمام سامان جنگ دیکھا کیا اور کل اہل دربار بھی جب لشکر واپس گئے فرودگاہ پر برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آرام پذیر ہوئے وہ ابر قریب قلعہ آکر غائب ہو گیا یعنی آفتاب جادو اپنے مقام پر اُس آسمان مین آیا جو کہ بالائے قلعہ سحر سے بنا ہوا ہی جسکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہی یہان لوگ راحت پذیر ہوئے وہان ارزنگ نے جاکر دربار کیا لشکر نے کمر کھولی اُدھر طومار وغیرہ نے دربار کیا ارزنگ نے بصلاح سختگان پھر طبل جنگ بجوایا صدائے کوس حربی لشکر مین پھیلی سب سامان جنگ کرنے لگے ارزنگ طبل جنگ بجواکر خیمۂ خاص مین گیا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے مقام پر آئے اُدھر طومار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین پھر طبل جنگ بجا ہی صبح کو میدان مین آکر مقابلہ کریگا طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوانے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہی انکے دل قوی ہین کہ ہماری کمک پر خود خداوند ہین طومار نے بھی دربار برخاست کیا یہان بھی سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب موافق دستور کے درست کرنے لگے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا چاؤش پکارنے لگے سردار باہم دگر جنگ کرنے لگے وہ رات اسی طور سے بسر ہوئی صبح کو جب حسب قاعدہ دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے وہان شہر مین برجیس نے دربار کیا اُسی طور سے آفتاب جادو برجیس سے کہکر کہ مین توجاتا ہون تم سب کو حکم دو کہ مشرق کی طرف دیکھین آفتاب یہ کہکر ابر سفید بنا کر اور لشکر طومار پر آکر محیط ہوا یہان برجیس نے سب اہل دربار سے کہا کہ آج پھر طرف مشرق کے دیکھو سب واقعات جنگ نظر آئینگے کل کے واقعات تو دیکھے اور میری قدرت کو جانا یون اپنے بندون کی کمک کرتا ہون سب نے کہا کہ سوائے آپ کے کون خدا ہی پس سب اُسی طرف متوجہ ہوئے یہان یہ سب بندوبست ہوا اُدھر جب ابر محیط ہو چکا لشکر طومار سے میلاح گرز زن میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر ارزنگ سے میلاد خزین صورت نکلا ہم نگاور ہوا لعدہ نیزہ بازی ہونے لگی میلاد ہاتھ سے میلاح کے زخمی ہوا پس اُسنے پھر مبارز طلب کیا فولاد نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی اسکے ہاتھ سے مارا گیا بعدہ پھر ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اور ایک قوی تن نکلا وہ میلاح کے ہاتھ سے زخمی ہوا تا دو پہر میلاح نے دو سردارون کو جان سے مارا اور تین کو زخمی کیا اب جو اُسنے مبارز طلب کیا تو لشکر ارزنگ سے حداد سخت پنجہ نکلا اُسنے آکر میلاح کو زخمی کیا جب میلاح مجروح ہوا پس لشکر طومار سے ایک سوار میدان مین آیا اُسنے میلاح کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک سوار آیا وہ بھی حداد کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور ایک سوار میدان مین آیا بعد مقابلۂ بسیار وہ ہاتھ سے حداد کے مارا گیا یہ جو رنگ طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای خداوند آپ کے بندے قتل ہوتے ہین کمک فرمایئے صدا آئی کہ کسیکو برائے مقابلہ روانہ کر ولیس طومار نے قرطاس سخت جان کو اجازت دی وہ میدان مین آیا حداد سے ہم نبرد ہوا ابر آکے ہم نبرد ہوا ہی کہ اُس ابر سے ایک برق چمک کر گری کہ اُسکے سر پر آئی اسکے اہل لشکر نے بیتاب ہو کر کہا کہ ای پہلوان بچ تیرے سر پر برق آتی ہی جبتک خبردار ہو

کہ وہ برق گری ٹانگوں سے لگی وہ مرکر گرا آگ پیدا ہوئی لاش جلنے لگی کہ قرطاس نے مبارز طلب کیا اُدھر لشکر طومار شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ یا خداوند آفتاب کہکر سجدے مین جھکے لشکر ارزنگ کو حیرت ہوئی مگر بموجب حکم ارزنگ ایک پہلوان نکلا میدان مین آیا ہم نبرد ہوا ہاتھ سے قرطاس کے زخمی ہوا تا شام چار پہلوانکو قرطاس نے زخمی کیا اور تین کو جان سے مارا کہ شام ہوگئی ارزنگ طبل باز بجوا کر طرف فرودگاہ کے واپس گیا طومار اپنی فرودگاہ پر آیا ابر سفید اُسی طور سے طرف شہر کے چلا گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ ارزنگ نے پھر طبل جنگ بجوایا طومار شاہ کو خبر ہوئی اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری جنگ رہی موافق کل کے آج بھی برجیس دربار برخاست کر کے چلا گیا تھا رات بھر آرام پذیر رہا صبح کو پھر دربار مین آ کے موجود ہوا سب اہل دربار حاضر ہوئے حسب قاعدہ جو کہ دو روز سے مقرر ہے آفتاب برجیس کو خبردار کر کے چلا گیا ابر سحر مین پوشیدہ ہو کر یہان برجیس نے سب کو حکم مشرق کی طرف دیکھنے کا دیا یہ لوگ اُسطرف متوجہ ہوئے یہان دونون لشکر میدان مین صبح کو آکر صف آرا ہوئے ابر آکر محیط ہوا کہ لشکر طومار سے قرطاس سخت کمان نے نکلکر لشکر ارزنگ سے مبارز طلب کیا یہ سنکر مہرام سنگ صد پینہ آیا اور رد و بدل کے بعد تیغ نگاور ہونے کے نیزہ بازی ہونے لگی قرطاس نے مہرام کو نیزے سے مجروح کیا اور صدا دی کہ کسی اور کو میرے مقابلے کو روانہ کر دیا ایک گمنام سردار نکلا وہ جان سے ہلاک ہوا اسی طور سے قرطاس نے سات پہلوان زخمی کیے اور تین جان سے مارے دوپہر تک یہ رنگ دیکھا ارزنگ کے لشکر سے اوصاف تبرزن نکلا ارزنگ سے اجازت لیکر اور آتے ہی تبر کا وار کیا کہ قرطاس مجروح ہوا ایک سوار نے آکر اوصاف کا مقابلہ کیا قرطاس کو لشکر مین بھیجدیا وہ بھی اوصاف کے ہاتھ سے مجروح ہوا اور ایک سردار نکلا وہ بھی مجروح ہوا اور ایک سردار آیا وہ مارا گیا کہ یہ جو طومار نے دیکھا ایک مرتبہ ابر کی طرف منھ کر کے کہا کہ ای خداوند آپ کے بندے قتل ہوئے انکی کمک پر آنا ضرور ہے ابھی یہ کہتا تھا کہ صدا آئی تو پریشان نہ ہو ہم کمک کے لیے موجود ہین تعجیل نہ کر مقابلے کو کوئی جاتا ہے مرتاض قوی بازو بموجب اجازت و اشارۂ سرشار شاہ میدان مین بمقابلہ اوصاف آیا اور تیغ نگاور ہوا کہ اوصاف نے تبر کا وار کیا اُسنے خالی دیا اپنا وار کیا کہ اُسنے بھی خالی دیا اور قصد کیا کہ وار کرے کہ صدا آئی اوصاف سنبھل جا تیرے اوپر عذاب خداوندی نازل ہونے کو ہے یہ جو اُسنے سُنا پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور اوصاف مع مرکب کے اُس مین غرق ہوگیا پھر پتہ نہ ملا کہ کیا ہوا بعد تھوڑے عرصے کے لاش اوصاف کی اور مرکب کی زمین سے خود بخود نکلی اور اُس ابر سے صدا آئی کہ دیکھی قدرت خداوند آفتاب کی کہ کیونکر اُسکو ہلاک کیا اور آفتاب پرستون نے تو سجدہ کیا مگر ارزنگ پرست حیران ہوئے کہ مرتاض نے مبارز طلب کیا لشکر ارزنگ سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی ایک مقام پر وہ سردار مرتاض پر غالب آیا اور قریب تھا کہ مرتاض کو زخمی کرے یا قتل کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین ایک تلوار تھی کہ اُسنے اُس تلوار کو طرف آسمان کے اوچھال دیا وہ تلوار بالائے آسمان گئی اور وہان سے سر پر اُس سردار کے گری کہ اُسکے دو پرکالے ہوگئے زمین سے صدا آئی کہ منم ملک الموت قدرت لیون روح قبض کرتے ہین کوئی بھی خداوند برجیس نائب خداوند آفتاب سے مقابلہ کر سکتا ہے یہ صدا آکر وہ ہاتھ غائب ہوگیا مرتاض نے سنبھلکر پھر مبارز طلب کیا اور ایک سردار نکلا اُسکو مرتاض نے مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو جان سے مارا اور ایک سردار

نکلا وہ بھی مجروح ہوا قریب شام ایک پہلوان نکلا کہ اُس سے اور مرتاض سے تلوار چلنے لگی بڑے عرصے تک تلوار چلی قریب دوسو کے سردار و سوار لشکر ارزنگ کے اپنے لشکر کی صف سے نکلکر حرب وضرب کا تماشہ دیکھنے کو کچھ آگے بڑھ آئے تھے یہان تو رنگ بدل ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ آفتاب اُس ابر سے طلوع ہوا اُسکا عکس جو زمین پر پڑا زمین سے شعلے نکلنے لگے اِسقدر گرمی ہوئی کہ سب از سر تا پا تھوڑے عرصے مین غرق عرق ہوگئے مرکبون کی وہ اکیون کی دونون کی زبانین نکل آئین گو وقت شام کا قریب تھا آفتاب غروب ہوچکا تھا ہر ایک شدت گرمی سے پریشان ہونے لگا مگر یہ حال لشکر ارزنگ کا تھا آفتاب پرستون کا یہ حال نہ تھا وہ اپنے جیسے تھے ویسے رہے کہ ایک مرتبہ عکس جو اُس آفتاب کا اُس سردار پر پڑا وہ مثل خار خشک جلنے لگا اور تھوڑے عرصے مین جلکر خاک ہوگیا یہ تو جل ہی رہا تھا کہ وہ جو کچھ آگے آگئے تھے اُنپر عکس پڑا اور صدا آئی کہ اے ارزنگ اگر تو خدا ہے تو ان سب کو بچالے ہمنے اُنپر اپنا عذاب نازل کیا کہ یہ سب ابھی ابھی جلکر خاک ہوے جاتے ہین ارزنگ نے و کل اہل لشکر ارزنگ نے یہ صدا سنی ارزنگ تو بغلین جھانکنے لگا اور متفکر ہوا کہ کیونکر بچاؤن اُدھر عکس جو اُن سب پر پڑا اُنکے سرون سے دھوآن نکلنے لگا کہ دفعتاً اُنکے جسمون مین آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگے یہ تو جلنے لگے پھر ابر ارزنگ کے برابر سے صدا آئی کہ اب مین خدا ہون یا تو نہ بچا سکا مین نے اپنا عذاب نازل کیا یہ ادنی نمونہ میرے غضب کا ہے اِسی طور سے کل لشکر کو تیرے جلادونگا بھلا تو بندہ ہو کر خدا سے مقابلہ کرنے آیا ہے یہ جو صدا آئی ارزنگ منہ دیکھکر رہگیا کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا اُدھر وہ آفتاب ابھی ابر مین پوشیدہ ہوگیا اور وہ سب جلکر خاک ہوگئے ارزنگ دیکھا کیا کچھ نہ ہوسکا چونکہ شام ہوگئی تھی اور افسران بہت سے سردار لشکر ارزنگ کے کام آچکے تھے پس ارزنگ نے پریشان ہو کر طبل باز بجوادیا ابر اپنی طرف چلا گیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس آئے برجیس گنبد سے اُٹھکر محل مین گیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے یہان ارزنگ نے دربار کیا ظو بادشاہ نے اپنے لشکر مین دربار کیا اِس خیال سے کہ شاید پھر ارزنگ طبل جنگ بجوائے تو مین بھی اپنے لشکر مین طبل جنگ کا حکم دون وہان ارزنگ نے جب دربار کیا اور سب سردار کمرین کھولکر اور لباس درباری پہنکر حاضر دربار ہوے اُسوقت ارزنگ نے سختگان سے کہا کہ میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ یہ کیا امر ہے جو مقابلے ہوے میری شکست ہوئی لڑائی بنکر بگڑ گئی جہان دو ایک پہلوان لشکر حریف کے زخمی ہوے اور حریف نے ابر کی طرف دیکھکر فریاد کی پس اُس ابر سے اُسکی کمک ہوئی اور میرا سردار مارا گیا اور آج تو غضب ہوگیا قریب دوسو یا تین سو کے سواران لشکر جلکر خاک ہوگئے اِس آفتاب مین جو کہ ابر سے ظاہر ہوتا ہے اُسمین کیا اثر ہے کہ گرمی ایسی ہوتی ہے کہ حال تباہ ہوجاتا ہے اور جسپر عکس پڑتا ہے وہ جلجاتا ہے تمنے دیکھا کہ وہ لوگ آگے بڑھگئے تھے کیونکر جلے سختگان نے کہا کہ اے خداوند میرے نزدیک تو یہ کارخانہ سحر کا ہے اور یہ ابر سحر ہے اور یہ آفتاب سحر ہے کسی ساحر زبردست کا بنایا ہوا ہے جبتک ابر سحر نہ مٹے گا اُسوقت تک یہ حالت نہ برطرف ہوگی نہ آپکی ظفر ہوگی پس آپکے ہمراہ اسلم ایسے ساحر زبردست ہین اور ساحرون کا لشکر بھی ہے حکم دیجیے کہ کل سے غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین اور اِس ابر سحر کو مٹادین جو کہ لشکر حریف پر آکر محیط ہوتا ہے جو میری رائے مین آیا مین نے عرض کیا اسلم سے حکم فرمائیے اور سردارون سے بھی رائے لیجیے دیکھیے وہ کیا کہتے ہین اگر غیر ساحر عمر بھر مقابلہ کرینگے قیامت آجاے گی کچھ بھی نہ ہوگا دوسرے آپ علم خدائی سے دریافت فرمائیے ارزنگ نے ایک مرتبہ مسکراکر جواب دیا

کہ جو فعل خدائی کے تعلق ہین اُنمین علم خدائی کا کام ہوتا ہی اور جو کچھ دنیا کے متعلق ہین اُنمین کوئی علم خدائی کی ضرورت نہین ہی وہ صرف ناشنیدہ پر کام ہوتا ہی اور مین نے تجھکو اسی لیے عقل دی ہی اور اپنا مشیر مقرر کیا ہی سب امور دنیا کے لیے اور بعض اوقات تجھسے امر خدائی مین بھی مشورہ کرونگا مین نے منتر اسکے بہ بس پیشتر ہی قدرت سے تقدیر کی تھی کہ تو ایسی راے دے اور تیری راے بہت ٹھیک ہو یہ کہکر ارژنگ نے دیلم و اسلم و دیگر سردارون کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا راے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے دیلم و اسلم یہان آئے ہین اور یہ مقابلے ہوے ہین اُنکے بھی دل ارژنگ کی طرف سے پھر گئے ہین اور یہ خیالات ہین کہ پورے طور سے ثابت ہو جائے کہ یہ دراصل خداوند آفتاب ہین اور مہر جبیس اُنکا فرزند نائب ہی تو ہم ارژنگ کی بندگی ترک کرین اور اپنے مذہب قدیم پر آئین جو کہ باپ دادا کا مذہب تھا کچھ کچھ اُنکو ان واقعات سے یقین ہوتا جاتا ہی مگر ابھی یقین کلی نہین ہوا ہی اس سبب سے اپنے خیالات کو ظاہر نہین کیا ہی لشکر کے لوگ بھی ارژنگ کی طرف سے کچھ کچھ شک کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ کوئی سردار ارژنگ سے پھرے تو ہم بھی اپنے خیالات ظاہر کرین یہ رنگ اہل لشکر کا ہی پس جب ارژنگ نے اسلم و دیلم سے راے لی اُنھون نے یہی جواب دیا کہ وزیر ٹھیک کہتے ہین اور یہ ہی ہم سب بھی خیال کرتے ہین کہ حضرت یہ کارخانہ سحر کا ہی پس سب سردارون نے بختگان کی راے کی تائید کی ارژنگ نے کہا کہ مین تو بہت پیشتر تقدیر کر چکا تھا بھلا ممکن تھا کہ اُسکے خلاف ہوتا اسی سبب سے تو مین نے بختگان کو اپنا مشیر قرار دیا ہی کہ اُسکی راے ایسی ہوتی ہی کہ جو کہ موافق علم خدائی کے ہوتی ہی اب مین اُسکو اپنے امور خدائی مین بھی شریک کر لیا کرونگا بختگان نے اپنے دل مین کہا کہ تم تو ایسی ہی ہو کہ خدائی کروگے مین تمکو مثل تمھارے باپ دادا کے تباہ کرونگا جیسے میرے باپ دادا نے لقا و زمرد کو تباہ کیا اور در بدر پھرایا اور نوبت یہ ہوئی کہ خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے میرا کام سب کو گمراہ کرنے کا ہی چونکہ مجھکو اہل اسلام سے عداوت ہی اس سبب مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ایسا ہو کہ جو اہل اسلام کو پریشان کرے اسی سبب سے مین نے تمکو خدا بنایا تھا مگر تم ایسے عشق مین مبتلا ہوے کہ ادھر چلے آئے پس اب یہ مجھکو مدنظر ہی کہ تم تباہ ہو اور مین مہر جبیس کے پاس جاؤن اُسکو ورغلا کر خدا پرستون سے مقابلہ کراؤن ارژنگ سے خدا پرستون کے لیے کچھ نہ ہو سکیگا جب یہ مہر جبیس کا کچھ نہ کر سکا تو بھلا اُنکا کیا مقابلہ کریگا اور ثریا سے بیگم تو حق ہی اہل اسلام کا وہ ہی اُسکے وصل سے شادکام ہونگے اُسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ کرینگے یہی خیال کرکے اور قوت کم کرنے کی غرض سے اُسنے ارژنگ کو یہ راے دی کہ ساحرون سے مقابلہ کراؤ دوسرے اُسکو بھی یہی دیکھنا تھا کہ جو کہ ساحر مہر جبیس کا معین و مددگار ہی ساحران زبردست ہی یا کوئی ایسا ویسا ساحر ہی پس ساحرون کے مقابلے سے یہ حال ظاہر ہو جائیگا یہ خیال اپنے دل مین کیے تھے قبل ہی اور جب ارژنگ نے وہ کلمے کہے اُسنے پھر وہی خیال کیا اور ارژنگ کو بُرا بھلا دل مین کہا مگر ظاہر مین تعریف کی اور کہا کہ آپ میری بڑی تعریف کرتے ہین ورنہ مین کس قابل ہون ایک ادنی آپکا خادم ہون ہان یہ مرتبہ میرے باپ دادا کا تھا کہ وہ آپکی خدائی کے کامون مین راے دیتے مگر اُنکو خداوند لقا و زمرد ثانی اپنے ہمراہ لے گئے ہین مین ایک کندۂ ناتراش ہون جو بات ذہن مین آئی بیان کر دی اُسپر عمل کرنا نہ کرنا آپ کا فعل ہی ارژنگ نے جواب دیا کہ نہین ہم ضرور عمل کرینگے یہ کہکر اسلم سے کہا کہ پھر کل تم مقابلہ کرنا اپنے لشکر کے ساحرون کو مقابلے کے لیے روانہ کرنا اسلم نے کہا کہ آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے پس ارژنگ نے خوش ہو کر حکم دیا کہ طبل جنگ ساحرون کے لشکر مین بھی بجے اور غیر ساحرون کے بھی لشکر مین اور یہ ظاہر کر دیا جائے کہ کل ساحر مقابلہ کرینگے لشکر حریف سے کوئی غیر ساحر میدان مین نہ آئے

پس بموجب حکم ارژنگ لشکر مین طبل جنگ بجا تیاری ہونے لگی اپنا اپنا سحر جگانے لگے ہوم خانے روشن
ہوئے رائی سرسون کالے دانے گوگل کے جلنے کی بو آنے لگی بچہ خوک ذبح ہونے لگے کالی کلکتہ والی کے پکارنے
کی صدا آنے لگی کوئی لونا چماری کو پکارنے لگا ساحرون کے خیمے سے دھوآن بلند ہونے لگا گو یہ امر دیلم
کو بہت ناگوار ہوا کہ اسلم نے کیون اس امر کا اقرار کیا مگر خاموش ہو رہا لشکر مین تو تیاری جنگ ہونے لگی
ارژنگ نے حکم طبل جنگ دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے غیر ساحر تو
اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے کیونکہ یہ انکو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ساحر کرینگے ساحرون نے
اپنا سامان درست کرنا شروع کیا دیلم پہلے اپنے خیمے مین آیا کچھ زہر مار کرکے اسلم کے پاس آیا وہ سامان سحر مین
مصروف تھا کہ خادم نے اس سے کہا کہ آپ کے بھائی صاحب تشریف لائے ہین وہ ہوم خانے سے نکل آیا اور
کہا کہ کیون بھائی صاحب اسوقت کیون سرفراز کیا دیلم نے کہا کہ او اسلم تو نے بڑا غضب کیا کہ ارژنگ
سے اقرار کرلیا کہ مین مقابلہ کرونگا میرے نزدیک اسکے مقابلہ کرنا گویا خداوند آفتاب سے لڑنا ہے عجب ہے
خداوند آفتاب مین تیرا تو خیال بدل گیا ہے یہ کہکر جو کچھ اسنے اپنے دل مین خیال کیا تھا وہ اسلم پر ظاہر کیا
اسلم نے کہا کہ اے بھائی یہی میرا بھی خیال ہے صرف مین نے اپنا اطمینان کرنے کے لیے اس مقابلے کو قبول
کرلیا ہے گو یہ طریقہ ساحرونکا نہین ہے نہ یہ کارخانہ سحر کا ہے سختگان کی راے غلط ہے لیکن اگر یہ امر بخوبی ثابت
ہوگیا کہ یہ خداوند آفتاب ہین تو ہم ضرور ارژنگ کی اطاعت ترک کرینگے اور پرستش خداوند آفتاب پر
کمر بستہ ہونگے بھائی میرا یہ قصد ہے کہ اگر کل مقابلے مین غالب آیا تو خیر ورنہ اپنے استاد کو ملا کر مقابلہ کراونگا
سب طور سے اپنا اطمینان کرلونگا تاکہ بعد کو کوئی امر رہ جاے اور پھر پشیمانی ہو ارژنگ سے بھی بگڑے
اور کوئی امر نہ ہوا ابھی درجہ یقین کو یہ امر نہین پہونچا ہے کہ ضرور خداوند آفتاب مین شک ہے لیکن اس امر سے
یہ شک دفع ہوجائیگا اور یقین کلی ہوجائیگا دیلم نے کہا کہ ہان یہ راے تمنے خوب نکالی ہے لیکن اگر خداوند
ہین تو تمپر کیا منحصر اور تمہارے استاد پر کیا منحصر تمام عالم کے ساحر ایکطرف ہونگے اور مقابلہ کرینگے
تو بھی انکا کچھ نہین کرسکتے ہین اسلم نے جواب دیا کہ ضرور لیکن جب ہمپر یہ امر ظاہر ہوجائیگا اسوقت ارژنگ
پر زور ڈالینگے اور کہینگے کہ تم بھی خداوند کی اطاعت کرو اگر اسنے قبول کرلیا تو خیر ورنہ اسیر کرکے
اسکو خدمت خداوند مین لیجائینگے اور یہ تحفہ نذر کرینگے اس طور سے اس قضیے کو پاک کرینگے دیلم اسلم
کی راے سنکے خوش ہوگیا اور یہ کہا کہ تم اپنا کام کرو مین جاتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے مین آیا اور بلا خوف
وخطر سو رہا کیونکہ آج اسکو تو کچھ سامان کرنا نہ تھا یہان سامان جنگ ساحرون مین ہو رہا ہے ادھر
ہرکارون نے طومار شاہ وغیرہ کو خبر دی کہ آج لشکر ارژنگ مین یہ راے پیش ہوئی وہ راے
بیان کی جو کہ سختگان سے وارژنگ سے تقریر ہوئی تھی اور بیان کیا جب سب کی راے ہو چکی اسوقت
ارژنگ نے ساحرون کے نام طبل جنگ بجوایا کہ میدان مین اگر ساحر مقابلہ کرینگے باقی خیریت ہے
طومار شاہ و سرشار شاہ نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کوئی خوف نہین ہے ہم بندے
ہین خداوند برجیس و آفتاب کے وہ ہماری کمک کرینگے یہ حکم جو دیا یہان بھی کوس رزمی بجا دونون
لشکرون مین سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا لشکر آفتاب پرستان کو بالکل اس امر سے ہراس
نہ تھا کہ ساحرون سے مقابلہ ہے دل قوی تھے کہ خداوند کمک پر موجود ہین رات بھر تیاری جنگ ہوا کی
کہ اتنے مین ساحر روز نے ساحر شب کو شکست دی اور سامری وقت فلکی ہومخانہ مشرق سے
جھولی شعاع کی روش پر ڈالے ہوئے بھبھوت نور ملے ہوئے میدان فلکی پر جلوہ گر ہوا اور ساحر مغرب

اُس سے شکست کھا کر مع اپنے ہمراہیون کے طرف ہو مخانۂ مغرب کے کوچ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے
روانہ ہو گیا آفتاب عالمتاب نے اپنا جلوہ کیا پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی سب بیدار ہوے ارزنگ
سب کامون سے فراغت کرکے برآمد ہوا اور تمام لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ مین آیا صف آرائی ہوئی ادھر
سے طومار شاہ وغیرہ بھی لشکر لیکر آئے آج لشکر ارزنگ مین یہ بنا سامان تھا ہر طرف مجمرون پر بخورات جل رہا تھا
ساحر اپنے اپنے حربہاے سحر سے آراستہ تھے اور نرسول ہینسول بلند تھے ہر ایک ساحر سامری اپنے وقت کا
بنا ہوا تھا یہان لشکر صف آرا ہو رہے تھے وہان قلعے مین برجیس برآمد ہوا سب نے حاضر ہو کر جناب
قدرت کی طرف سجدہ کیا آفتاب نے برجیس سے کہا کہ مین جاتا ہون تمھارے بندون کی کمک کو کیونکہ رات
وہان یہ صلاح ہوئی ہی کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی پس غیر ساحر نہ مقابلہ کرین بلکہ ساحر مقابلہ کرین چنانچہ اس امر کے
لیے ساحر مقابلہ کرین رات طبل جنگ بھی ساحرون کے نام پر بجا ہی پس آج اسلم بن تورج جو کہ ساحر ہی اسکے
ہمراہ ساحرون کا لشکر ہی وہ مقابلہ کریگا قدرت کو کوئی خوف نہین ہی اگر تمام عالم کے ساحر جمع ہو کر مقابلہ کرین
تو بھی مابدولت کا کچھ نہین کر سکتے ہین پس آفتاب ابر سفید مین پنہان ہو کر روانہ ہوا یہان برجیس نے
خونخوار سے کہا کہ سب مثل ہر روز کے طرف مشرق کے متوجہ ہون آج قدرت کو معلوم ہوا ہی کہ ساحر مقابلہ
کرینگے میرے بندے سحر کا بھی تماشہ کرین اور میری قدرت نمائی کو دیکھین کہ کیونکر انپر میرا عذاب نازل ہوتا ہی
خونخوار نے سب کو آگاہ کیا سب اُسی طور سے اُسطرف متوجہ ہوے خونخوار نے عرض کیا کہ بھلا کوئی بھی قدرت
سے مقابلہ کر سکتا ہی ساحر کیا حقیقت رکھتے ہین آپکی بہت بڑی قدرت ہی پس یہان تو سب متوجہ ہین اُدھر وہ
ابر جا کر لشکر پر محیط ہوا جب نقیب نقابت کر چکے اُسوقت لشکر ارزنگ سے ایک ساحر کہ نام اُسکا جزیر
جادو تھا اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر اسلم وارزنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکارا کہ جسکو تمنا
مرگ کی ہو میرا مقابلہ کرے پس مرتاض اپنے مرکب کو بڑھا کر اور صف سے نکلکر طومار سے اجازت لیکر
میدان مین آیا اور کہا کہ کل مین نے ہی تیرے لشکر کے کئی سردارون کو زخمی کیا تھا اور ہلاک کیا آج ارزنگ نے
عاجز ہو کر غیر ساحرون کو منع کر دیا اور ساحرون کو براے مقابلہ روانہ کیا یہ کیسا خدا ہی کہ بندون سے عاجز ہی
یہ ہمارا خدا ہی اور اُس خدا کے ہم بندے ہین جو ہر امر پر حاوی ہی ہمکو دیکھو کہ ہم بلا خوف ساحر سے مقابلہ کرنے
آتے ہین گو ساحر نہین ہین یہ جو مرتاض نے کہا اُسنے جواب دیا کہ بس زبان اپنی بند کر اور حربہ کر پس مرتاض
نے نیزہ اُٹھا کر اُسکے سینے پر مارا اُسنے اسم سحر پڑھا کہ اُسکی قوت سلب ہونے لگی اور یہ بیحس وحرکت ہو کر
مرکب پر سے گرا کہ جزیر جادو نے آواز دی اور کسی کو روانہ کرو اور ایک سردار اجازت لیکر آیا وہ بھی مثل
مرتاض کے بیحس ہو کر گرا اور ایک پہلوان آیا وہ بھی گرا تب سرشار شاہ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای خداوند یہ وقت
مدد ہی روانہ فرمائیے کسی فرشتۂ قدرت کو وہ آکر اُسکا کام تمام کرے یا اسپر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ سرشار شاہ
کا کہنا تھا کہ آواز آئی قدرت نے فرشتۂ عذاب سے اسکے لیے حکم کر دیا ہی وہ اسکی روح قبض کیے لیتا ہی یہان یہ
صدا آرہی تھی اُدھر جزیر نے مبارز طلب کیا اِدھر سے ایک سوار مقابلہ کو چلا کہ سب نے دیکھا اُس ابر سے
یکایک صورت مہیب پیدا ہوئی کہ جسکے دیکھنے سے دیو کا بھی زہرہ آب ہو جاے اہل لشکر ارزنگ دیکھکر
خوف زدہ ہوے یہان لوگ خوف کرتے تھے اُدھر آواز آئی کہ ای جزیر میری طرف دیکھ اپنے سر پر پس جزیر نے
سر اُٹھا کر دیکھا جیسے ہی نگاہ اُسکی اُس چہرۂ ہولناک پر پڑی ایک زور سے چیخ ماری اور اپنے طاؤس پر سے گرا
دونون لشکر کے لوگ یہ سمجھے کہ خوف کھا کر گرا ہی کچھ لوگ ساحر اُسکے اُٹھانے کو چلے جبتک اُسکے قریب
آئین آئین کہ وہ پانی ہو کر بہگیا اُسکا نام تک نہ باقی رہا یہ لوگ اور حیران ہوے اُسی مقام پر ٹھہرکر گھر سے ہو کے

اور چند ساحرون نے نارنج و ترنج جھولیون سے نکالکر اُس صورت مہیب پر مارے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ کیا شان ہی خداوند آفتاب کی بندے خداوند سے اپنے مقابلہ کرتے ہین ابر قدرت پر اور ملک الموت قدرت پہ سحر کرتے ہین ہان اپنے دل کے ارمان نکال لو یہ بھی حسرت باقی نہ رہے خوب اپنا اظہار کر لو مین کوئی ایسا ویسا نہین ہون کہ دب جاؤن مین اصلی خدا ہون میری قدرت تمپر بخوبی ظاہر چکی ہی یہ تم لوگون نے نارنج سحر ابر پر مارے ہین یا گلہاے صد برگ پھینکے ہین یہ مذاق کسی معشوقہ سے کرو یہان کوئی تمھارا معشوق نہین ہی نہ فرشتگان قدرت کو اسقدر مہلت ہی کہ وہ تمھارے ساتھ گیند بازی کرین یہ لڑکیون کا کھیل ہی سب نے دیکھا کہ وہ ترنج و نارنج نہین ہین بلکہ گل صد برگ ہین جو کہ اِن ساحرون نے اُس چہرۂ ہولناک پر مارے تھے یہ سب حیران ہوے خصوصًا وہ ساحر تو بہت پریشان ہوے کہ ترنج و نارنج گل صد برگ بنگئے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیے اور قصد کیا کہ اپنے مقام پر پلٹ جائین آواز آئی کہ اب جا بھی سکتے ہو تمنے بہت گستاخی کی ساتھ قدرت کے فرشتہ کے تمپر عذاب نازل ہوتا ہی کیا گھر بنایا ہی کہ ایک حرکت کی پھر واپس چلے یہ بھی اژدرنگ نے تصور کیا ہی کہ جو چاہے بے ادبی کرے اور عذر کر لیا وہ خاموش ہو رہا اُسمین کچھ مادہ ہی نہین نہ وہ خدا ہی صرف اُسنے گمراہ کرنے کو اپنے کو خدا مقرر کیا ہی سب کو مکار رکھا ہی یہ لوگ اور حیران ہوے کہ اب کیا کرین پاؤن جو اٹھاتے ہین تو زمین سے نہین اُٹھتے ہین بالکل بیحس و حرکت ہو گئے ہین یہ تو حیران تھے کہ یہ کیا ہوا اُدھر اُس چہرے سے صدا آئی کہ میری طرف دیکھو تاکہ مین تم سبکی صورت کو پہچان لون کیونکہ تمنے مجھپر حربہ کیا تھا کہ اُن سب نے اُسطرف کو دیکھا وہی حال ہوا جو کہ جزیرہ جادو کا ہوا تھا کہ گر پڑا تھا یہ بھی سب گر پڑے اور پانی ہو کر بہ گئے یہ حال دیکھکر اسلم کو بہت غصہ آیا اور ساحر سے کہا کہ تو جا کر اس ابر سحر کو مٹا دے وہ ساحر بموجب حکم اسلم فورًا اژدر سحر کو بڑھا کر چلا جیسے سامنے اُس صورت کے پہونچا اور نگاہ اُس صورت پر پڑی اژدر پر سے گرا اُدھر اژدر پانی ہو کر بہگیا اُدھر پھر اسلم نے اور ایک ساحر کو روانہ کیا وہ بھی اسی طور سے کام آیا سہ پہر تک پچیس ساحر مارے گئے اُسوقت زھرہ جادو سپہ سالار اسلم کو تاب نہ رہی اپنا تخت سحر صف سے نکالکر اور اسلم سے اجازت لیکر اور یہ کہکر کہ مین اِس صورت کو مٹاے دیتا ہون اور ابر سفید کو بس اُسی مقام سے تخت سحر کو اُڑا کر طرف اُس ابر کے چلا اور فورًا تخت کو قریب اُس صورت کے لایا اور روک کر تخت کو کھڑا ہوا بالاے ہوا مگر اُدھر سے منھ پھیرے ہوے ہی جھولی سے بیضۂ فولادی نکالا مگر ابھی تک منھ پھیرے ہوے ہی اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اپنی زبان مین سوزن دیکر اور خون لیکر اُسپر ملکے دیے یہ تو یہ کام کر رہا ہی اُدھر اُس ابر سے آواز آئی کہ کیا خوب مقابلہ تو کرنے آیا ہی مگر اِدھر سے منھ پھیرے ہی کوئی بھی ملک الموت سے منھ پھیر سکتا ہی کہ تو ہی منھ پھیرے ہی اِدھر دیکھکر مقابلہ کر وہ اِس عرصے مین اپنے حربہ کو تیار کر چکا تھا بس پلٹکر اُسنے فورًا وہ بیضۂ فولادی اُس ابر اور صورت پر مارا اور پھر منھ پھیرنے کا قصد کیا مگر اُس حرکت مین اُسکی نگاہ اُس چہرے پر پڑ گئی بس نگاہ کا پڑنا تھا زھرہ نے آہ کی اور تخت پر سے گرا اور طرف زمین کے چلا صدا آئی کہ بہت ملک الموت سے منھ چھپاتا تھا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ ملک الموت کا سامنا نہ ہو کیا دل لگی ہی بس زمین پر آتے آتے پانی ہو کر بہ گیا اور وہ جو بیضۂ فولادی مارا تھا اُدھر وہ بیضہ قریب اُس ابر کے جا کر شق ہو گیا اُس سے شعلہ نکلکر چلا مگر یہ بھی ابر پہ گرکر پانی پانی ہوا اُسکا سحر بھی مٹا وہ شعلہ گل ہو کر رہ گیا وہ تخت جسپر یہ سوار تھا بکھرنے سے سے مٹ گیا آواز آئی کہ خداوند سے تخت پر سوار ہو کر لڑنے آیا تھا آخر کو خداوند نے غارت کر دیا بس یہ رنگ جو اژدرنگ نے دیکھا کہ آج بہت سے ساحر مارے گئے اور سپہ سالار اسلم بھی کام آیا اور شام بھی قریب آگئی تھی مغموم ہو کر سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا طلو مار شاہ بھی طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر واپس گیا

وہ چہرہ بھی اُسی ابر مین پوشیدہ ہوگیا اور ابر طرف شہر کے چلا یہ سب حالت اہل دربار کی برجیس نے گنبد پر سے دیکھی اور برجیس کی خدائی کی بہت تعریف کی جب دونون لشکر واپس گئے برجیس بھی دربار برخاست کرکے محل مین چلا گیا سب اپنے مقام پر آئے اور آرام پذیر ہوے یہان دونون لشکرون نے فرودگاہ پر پہنچکر کھولی یہان بارگاہ مین اپنی ارزنگ لباس بدلکر آیا اپنی بارگاہ مین طومار شاہ وغیرہ نے بھی دربار کیا اُدھر ارزنگ کے سردار آئے یہان آکے ارزنگ نے اسلم سے کہا کہ آج تمھارے ساحر بہت سے کام آئے نہ معلوم یہ کون ساحر ہی مگر بہت زبردست ہی سختگان نے کہا کہ وہ اپنا بندوبست کرچکا ہی زیادہ مشکل ہے اسپر ظفر حاصل ہوگی اور نہ اُسکا سحر مٹے گا اور یہ سحر اسلم کے مٹائے تو نہین مٹتا ہی یہ ارزنگ نے کہا کہ ای سختگان جو تم کہتے ہو بہت ٹھیک ہی یہ کلمہ سختگان کا اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ کل مین جاکر مقابلہ خود کرونگا اور ایک تاریخ مین مٹادونگا سختگان نے واسطے کرمانیکے کہا کہ ای اسلم اسقدر برہم نہ ہو یہ مین بخوبی جانتا ہون کہ آپ بہت زبردست ساحر ہین اور اپنے وقت کے سامری ہین مگر اس مقام پر آپکا سحر کارگر نہ ہوگا سبب اسکا یہ ہی کہ وہ بخوبی اطمینان کے ساتھ اپنا بندوبست کرچکا ہی جبتک کوئی ویسی محنت نہ کرے اسکا رد نہ حاصل کرے اُسوقت تک ممکن نہین یہ ایسے ویسے سحر سے برباد ہوگا یہ آپ کا کہنا کہ مین ایک تاریخ مین مٹادونگا بالکل خلاف عقل ہی اسلم نے کہا کہ بک بک تم کیا کہتے ہو مین نے کوئی ایسے ویسے ساحر سے تعلیم سحر نہین پائی ہی بلکہ اُس ساحر سے تعلیم سحر پائی ہی جو کہ پہلو نشین سامری و جمشید ہی جسنے بڑے بڑے ساحر و نکی آنکھین دیکھین اور اپنے ہمسرون کو ایک جنبش لب مین تمام کیا ہی جسنے چاہ اژدرہ پہ ایسے مقام پر قبضہ کیا ہی کہ یہان ہزارون بلکہ کروڑون ساحر اپنے وقت کے سامری و جمشید رہتے تھے اُن سب کو اپنا مطیع کیا ہی مین اژدرہ جادو کا شاگرد ہون سختگان نے کہا کہ جو کچھ ہو تم کچھ نہین کرسکتے ہو بدون محنت کیے ہوے تمہارا استاد بدون مشقت کیے ہوے اس ابر کو مٹا نہین سکتے ہین اسلم نے مونچھون پر تاؤ دیکر کہا کہ تو میرا نام اسلم ہی کہ کل اس ابر کو جو کہ آفتاب تمھاکی طرف سے آتا ہی نہ مٹادون محنت کرنا اور مشقت کرنا ادنی ساحرون کا کام ہی اور جو کہ ساحر ان زبردست ہین اُنکو کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہین ہی سختگان نے کہا کہ تم اپنے اُستاد کو پہلے طلب کرلو پھر مقابلہ کرنا اُسنے میری راے بیان کرنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہین اسلم نے کہا کہ کوئی اُنکے طلب کرنے کی ضرورت نہین ہی مین ہی کافی ہون وہ ایسے مقام پر آکر کیا کرینگے ہان اگر کوئی مقام سخت ہوتا تو وہ آتے یہ کہکر اسلم نے ارزنگ سے کہا کہ میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا سختگان نے اسلم کو ایسا گرمایا کہ اُسکو غصہ آگیا چونکہ سختگان کا منشا یہ تھا کہ اسلم مارا جاے کیونکہ یہ خاور مین بھی دیکھ چکا تھا کہ جب ارزنگ قاسم کے مقبرہ کھدوانے پر آمادہ ہوا تھا تو یہ دونون بھائی نکل گئے تھے اور کسی پر تو ظاہر نہ ہوا تھا سختگان نے تیور سے پہچان لیا تھا اُسوقت یہ بمصلحت ٹال گیا تھا اور جب سے یہان لشکر آیا ہی اور مقابلے ہوچکے ہین یہ پہچان گیا ہی کہ اُنکے تیور برے ہین بس اسی منشے سے اسنے اسلم کو گرما دیا کہ جب اسلم مارا جائیگا تو دیلم کا بھی زور کم ہوگا اول تو بھائی کا دشمن خیال کریگا اس سبب سے تعمیل کریگا دوسرے یہ بات بھی جاتی رہیگی اسکا اسلم پر بہت بھروسا ہی اگر یہ دونون نکل گئے تو لشکر مین اور قلت ہوجائیگی انکے سبب سے لشکر بہت ہی اگر یہ نکلکر برجیس کے شریک ہوگئے تو اُسکو قوت ہوگی اور سب حال معلوم ہوگا کیونکہ یہ بالکل حال ارزنگ کے واقف ہین انکا نکلجانا کوئی امر مشکل نہین ہی کیونکہ انکا میلان بھی طرف آفتاب پرستی کے ہی کیونکہ اُن کے باپ دادا ہمیشہ آفتاب پرست رہتے ہین گو وہ لوگ بمصلحت زمرد پرست ہوتے تھے اور یہ بھی کسی نہ کسی مصلحت سے اسوقت تک شریک ہین پس یہی تدبیر اچھی ہی کہ انکو قتل کراؤ اسلم کے قتل ہونے

دیلم کا ذرہ کم ہو جائیگا پھر یہ نہ جائیگا چنانچہ یہ اپنے دل مین تجویز کر کے اسنے اسلم کو گرمایا تھا وہ آمادہ ہو گیا پس ارژنگ کو سختگان نے اشارہ دیا کہ طبل جنگ بجوا دیجیے پس ارژنگ نے طبل جنگ بجوا دیا لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل اسلم میدان مین جاکر اس ابر سحر کو مٹائینگے اور یہ آفتاب پرستان مقابلہ کرینگے جو کہ ساحر تھے وہ اپنا سحر جگانے لگے غیر ساحر اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے اس خیال سے کہ کل جنگ مغلوبہ ضرور ہوگی اور بہت بڑا معرکہ پڑیگا ارژنگ نے دربار برخاست کیا خیمۂ خاص مین گیا اسلم اپنے خیمے مین آیا اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے دیلم اپنے خیمے مین اسلم نے اپنے خیمے مین آکر ایک نامہ بنام اپنے استاد کے تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد تشریف لائیے اور کل حالات یہان کے تحریر کیے اور ایک طائر سحر بناکر اسکے ہاتھ نامہ طرف چاہ اژدریہ کے روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر اڑ گیا پس اسلم نامہ روانہ کر کے ہومخانے مین آیا سحر جگانے لگا گوگل وغیرہ جلایا بچۂ خوک کو جھٹکا کیا اور غسل کیا اسکے خون سے یہ اپنا سحر تیار کرنے لگا اودھر ہر خیمے مین ساحر سحر جگانے لگے ادھر طلومار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے نام پر اسلم بن تورج کے اسنے اس اقرار پر اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کہ مین اس ابر سفید کو مٹادونگا اور کل آفتاب پرستون کو غارت کر دونگا باقی خیریت ہے پس طلومار شاہ وغیرہ نے سنکے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہمکو کچھ خوف نہین ہے خداوند اسکو بھی غارت کر دینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا یہان بھی طبل جنگ پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہوا کی کہ یکایک ساحر شب نے شکست کھائی مع اپنے ہمراہیون کے بخوف ساحر روز کے طرف ہومخانۂ مغرب کے راہی ہوا اور ساحر روز یعنی آفتاب جھولی شعاع دوش پر ڈالے ہوے ہومخانۂ مشرق سے میدان مین آیا اور تمام عالم کو اپنے نور جمال سے روشن کیا یعنے سحر ہوگئی پس ارژنگ مع کل لشکر کے و اسلم کے میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا اودھر سے طلومار شاہ وغیرہ بھی کل لشکر لیکر میدان مین آکر صف آرا ہوے وہان قلعے مین برہیا نے دربار کیا اور سب کو اس حال سے آگاہ کیا کہ آج اسلم نے قصد کیا ہے کہ مین مقابلہ کرون پس تم لوگ اسلم کا بھی مقابلہ دیکھو اور خیال کرو کہ یہ کس سے سرکش ہوتے ہین کہ خداوند سے مقابلہ کرتے ہین باوجود اس امر کے کہ کئی مرتبہ ذلیل ہو چکے ہین اور شکست کھا چکے ہین پس سب اہل دربار طرف مشرق کے متوجہ ہوے تمام معرکۂ جنگ انکے سامنے نظر آنے لگا وہ ابر سفید لشکر طلومار شاہ پر محیط ہوا نقیب نکلے نقابت کر کے لشکر مین آ بیٹھے اسلم نے قصد کیا تھا کہ مین میدان مین جاؤن کہ ایک پہلوان ہے کہ نام اسکا احرام شتر خوار ہے صف غیر ساحران سے نکلا اور دیلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھکو اجازت ملے تا کہ مین جاکر آفتاب پرستون سے خوب سا مقابلہ کرون اپنے جوہر شمشیر دکھاؤن دیلم نے جواب دیا کہ آج جنگ سحر ہے بھائی اسلم کے نام طبل جنگ بجا ہے تو دیکھ ہی چکا ہے کہ جو جاتا ہے یا مارا جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے اسلم یہ ابر سحر مٹائے پھر جاکر مقابلہ کرنا اسنے کہا کہ نہین میرا جی چاہتا ہے کہ اسی حالت مین جاکر مقابلہ کرون دیلم نے کہا کہ اسلم سے اجازت حاصل کر اگر وہ اجازت دے تو میدان مین جا پس احرام اسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ساحر وقت ایک امر کی مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے اسلم نے کہا کہ بیان کر اسنے کہا کہ مجھکو یہ اجازت ملے کہ مین جاکر مقابلہ کرون اسلم نے کہا کہ تیرے نام پر طبل جنگ بج چکا ہے مین کیونکر تجھکو اجازت دون دوسرے وہان سحر و ساحری کا معاملہ ہے تو ساحر نہین ہے مقابلہ کرینگا تو بیکار مارا جائیگا وہ عجز کرنے لگا آخر اسلم نے پریشان ہو کر اجازت دی وہ ارژنگ کے پاس آیا ارژنگ سے اجازت لیکر مرکب کا تنگ درست کر کے میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر طلومار سے نہ نکلا تھا یہ مبارز طلب کر رہا تھا کہ صحرا کی طرف سے ایسا گرد و غبار بلند ہو کہ جسکے

سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا نہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی تیار ہوگیا صحرا مین تاریکی ہوگئی درندے
و پرندے وچرندے یہ خیال کرکے کہ شام ہوگئی اپنے مسکن کی طرف گریزان ہوے انسان یہ خیال کرنے لگے
کہ آندھی سیاہ بہت شدت سے اٹھی ہے اور ابر سیاہ اُٹھا ہے سب نے برساتیان طلب کین کہ اُسے اوڑھ لین
تاکہ بارش جو ہو تو پانی سے محفوظ رہین پس دونون لشکر کے اہل لشکر اُس غبار کی طرف دیکھنے لگے وہ گرد و
غبار اسقدر تیز آیا کہ ایک چشم زدن مین اُس صحرا کے قریب آگیا اب سب نے سُنا کہ اس گرد و غبار سے آواز
گھنٹہ و ناقوس و ڈنکا و دیگر باجون کی آرہی ہے یہ صداے گھنٹ و ناقوس سُنکے سب اہل لشکر ہر دو لشکر
نے غور کرکے دیکھا تو نشان ہاے لشکر نمایان ہوے اُس لشکر مین پس ارزنگ نے اپنے لشکر کے
ہرکارون کو طلب کرکے اُنسے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے جو ادھر کو آتا ہے کوئی میری کمک کو آتا ہے یا آفتاب
پرستون کی اُدھر طومار شاہ نے بھی اپنے لشکر کے ہرکارون کو براے خبر روانہ کیا اُدھر وہ جو لشکر آرہا
تھا اُسکے بادشاہ و سردار نے جو دور سے دو لشکر میدان جنگ مین صف آرا دیکھے اپنے لشکر کے ہرکارون
کو طلب کرکے اُنکو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ دونون لشکر کون ہین جو کہ صف آرا ہین پس ہرکارے اُدھر
سے بھی چلے کچھ لشکر ارزنگ مین آئے اور کچھ لشکر طومار شاہ وغیرہ مین آئے انکا حال تحریر ہوگا یہان
اُس ابر سے صدا آئی کان مین کل لشکر آفتاب پرستون کے کہ تم لوگ پریشان ہو کہ یہ گرد و غبار جو بلند ہوا ہے
آمد لشکر کا ہے جترنگ بن زمرد بھائی ارزنگ کا جو کہ جمبو جادو کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور اسکی
خدائی کو مرحوم جمبو و کمشو و ناشاد جمروت وغیرہ نے درست کیا ہے اور وہ یہ دعوی کرکے اپنے مقام
سے چلا تھا کہ مین خدا ہون اور فرزند ہون زمرد ثانی کا اور ارزنگ میرے باپ کا غلام ہے فرزند
نہین ہے خدائی کا اُسنے بیکار دعوی کیا ہے سب کو گمراہ کرتا ہے مین اُسکو جا کر سزا دونگا اور اپنی خدائی کو
درست کر دونگا اُسکے بعد خدا پرستون و آفتاب پرستون کو سمجھ لونگا پس وہ خاور کی طرف چلا تھا
کہ راہ مین اُسنے سُنا کہ ارزنگ شہر آفتاب نما کی طرف گیا ہے وہ اُدھر کو مع بائیس لاکھ لشکر کے راہی ہوا
اور اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی بھی نہ تھی ورنہ نہ آنے پاتا کیونکہ میرے فرزند کا حکم ہے کہ کوئی لشکر بدون
اجازت میری غیر بادشاہ کا اقلیم خورشیدیہ مین نہ داخل ہو مگر یہ اُسطرف سے آیا کہ جدھر آبادی نہین ہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ اقلیم خورشیدیہ مین تین طرف ملک ہین اور ایک طرف صحرا ہین اس خیال سے
کہ اگر لشکر حریف آئے تو اسی صحرا مین اُس سے مقابلہ کرین دوسرے اُسطرف پہاڑ بھی ہین اور کل اقلیم کے
بادشاہون کی شکارگاہین بنی ہوئی ہین سب بادشاہ اُسی صحرا مین جا کر شکار کھیلتے ہین جب سے کہ جمبو نے
خدائی کی ہے تب سے اس سبب سے کوئی آدمی اُسطرف نہ تھا اور اب جمبو نے اُسطرف بھی ملکون کے
آباد کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ بندوبست ہو رہا ہے پس یہ لشکر اُسطرف سے آیا جب یہ صدا اہل لشکر نے سُنی
سب کو معلوم ہوا کہ جترنگ بن زمرد ثانی لشکر لیکر آتا ہے اُن سب کو تو معلوم ہوگیا کہ جترنگ کا لشکر ہے مگر
ارزنگ کو نہین معلوم ہوا اُدھر ہرکارے ارزنگ کے و طومار شاہ کے اُس لشکر کے قریب پہونچے
لشکر کو بہت آباد پایا اور بہت بڑا لشکر دیکھا لشکر کی تیاری جب لشکر یہان پہونچیگا تو تحریر ہوگی دو دو
مرتبہ تحریر کرنے سے طول ہوگا پس دونون لشکر کے ہرکارے دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین فوراً
آئے جو ہرکارے کہ طومار شاہ نے روانہ کیے تھے انھون نے وہی خبر آکر طومار شاہ کو دی جو کہ اُس
ابر کی صدا آئی تھی طومار شاہ وغیرہ کو تو قبل ہی سے معلوم ہو چکا تھا ہرکارون سے سُنکے کہا کہ اپنے
مقام پر جاؤ ہمکو خداوند تمھارے آنے کے قبل اس لشکر کے حال سے خبر دے چکے ہین وہ ہرکارے اپنے

مقام پر آکر لشکر مین کھڑے ہوے اُدھر ہرکاران ارزنگ جو اپنے لشکر مین خبر دریافت کرکے آئے ارزنگ سے کہا کہ یہ لشکر آپکے لشکر کی تلاش مین آیا ہی چترنگ شاہ کا ہی اُسنے اپنے کو فرزند زمرد ثانی مشہور کیا ہی اور کہتا ہی کہ مین خدا ہون ارزنگ زمرد کا غلام تھا اُسنے بیکار دعوی خدائی کیا ہی پس یہ سُنکے کہ آپنے خدائی کا دعوی کیا ہی لشکر کثیر لیکر خاور کی طرف کوچ کیا تھا جب سُنا کہ آپ اسطرف تشریف لاتے ہین نواح مین کو ... نہ کیا اُسکا قصد ہی کہ آپکے دشمنون کو قتل کرکے پھر خدا پرستون و آفتاب پرستونکو غارت کرے اُسکے بعد اپنی خدائی کو ترقی دے بہت لشکر ہمراہ ہی اور بہت سے بادشاہ اور ایک بہت بڑا گنبد ہی کہ اُسمین چترنگ سوار ہی اُسپر ایک ابر سنہری رنگ محیط ہی پس ارزنگ نے کہا کہ اگر آتا ہی تو آنے دو اپنی سزا اپنے کنارے مین دیکھیگا نابدولت کو کوئی خوف نہین ہی مین نوے ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کرچکا ہون کہ چترنگ میرے ہاتھ سے مارا جائے اور مین اُسکے کل لشکر اور مال و اسباب پر قبضہ کرون ارزنگ تو یہان یہ تقریر کررہا ہی اُدھر چترنگ کے ہرکارے دونون لشکرون کا حال دریافت کرکے خدمت چترنگ مین پہونچے اور عرض کرنے لگے کہ خداوندا ایک لشکر کہ جسکے علم طلائی ہین اور پھریرے زرنگار ہین اور اُنپر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی آفتاب پرستون کا ہی اور دوسرا لشکر جسکے علم کے پھریرے سیاہ ہین ارزنگ بدخو کا یہ وہ ارزنگ ہی کہ جسنے خدائی کا دعوی کیا ہی اور اپنے کو خداوند زمرد ثانی کا فرزند مشہور کیا ہی پس اُسنے اور آفتاب پرستون سے کئی دن سے مقابلہ ہو چکا ہی اور آفتاب پرست ہر مرتبہ غالب آئے ہین آج پھر مقابلہ اِسی سبب سے ہی دونون لشکر میدان مین صف آرا ہین پس یہ سُنکے چترنگ نے حکم دیا کہ نابدولت کا حکم ہی کہ بہت جلد اپنے کو میدان جنگ مین پہونچاؤ تاکہ مین جاکر ارزنگ سے مقابلہ کرون اُسکو اس گستاخی کی سزا دون یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر نے ایک مرتبہ مرکب اُٹھا دیے پیدل بھی یکسر دوڑے راوی نے بیان کیا ہی کہ اِسقدر گرد و غبار بلند ہوا کہ تاریکی ہوگئی شعر ز گرد و غبار کہ شد بر سپہر ✻ رہ رفتی خویش گم کرد مہر اُس گرد و غبار سے تلوارونکی جھنکار مرکبون کی ٹاپون کی بجنے کی آواز پیدلون کی دوڑنے کی آہٹ کی آواز آتی تھی اور سنانون کی مثل ستارون کے چمک علم کے پھریرے اُڑتے ہوے نظر آتے تھے پس وہ غبار جب قریب اُس صحرا کے پہونچا دونون لشکرون کے اہل لشکر اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ ہوا کو ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا دامن گرد شگافتہ ہوا اُس غبار سے بائیس علم بائیس لاکھ لشکر کی علامت کے نمودار ہوے سب نے دیکھا کہ آگے آگے کئی سو سقے وردیان پہنے ہوے اُنکے دوش پر مشکین چھڑکاؤ کرتے ہوے نمودار ہوے دو لشکر صف آرا دیکھکر ایک طرف نسق باندھکر کھڑے ہوے اُنکے ہاتھیونکے غول کے غول اُنپر فیلبان وردیان پہنے ہوے علمدار علم لیے ہوے بیٹھے ہین کپتون پر ہاتھیونکی زربفتی جھولین پڑی ہین پیشانیونپر آئینے ہین خرطوم مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی آکر ایکطرف کھڑے ہوے اُنکے بعد ماہی مراتب ڈنکے ہاتھی اور شتر اُنکے بعد شاتر نشان غول کے غول وہ ایکجانب کھڑے ہوے اب غٹ کے غٹ غول کے غول چوبدارون کے خاص بردارون کے بساولون کے آکر پہونچے وہ بھی ایکطرف کھڑے ہوے اُنکے عقب مین کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی زین و لجام سے آراستہ دو دو سائیس ہمراہ کھڑے ہوے اب لشکر آنے لگا جوق جوق سوار و پیدل آئے اور صف بستہ ہوے اب ڈنکے کی صدا آنے لگی اور نقیبون کی آواز سب نے دیکھا کہ ایک تخت نقرئی ہی دہ ہاتھیون پر کسا ہوا ہی اُسکے سات درجے ہین اُسپر ابر سوسنی رنگ کا محیط ہی بیچ کے درجے مین ایک تخت پر ایک جوان سیاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوے بڑی کبر و نخوت سے بیٹھا ہی سامنے اُسکے گلدستے رکھے ہوے ہین ایک آئینہ لگا ہوا ہی وہ بادشاہ جلیل القدر

پس پشت کھڑے ہین اور برابر تخت کے چار بادشاہ اُسطرف کرسیون پر بیٹھے ہین داہنی طرف کے جو درجے
ہین اُنمین کسی مین شراب خانہ ہو کسی مین دفتر ہو کسی مین اور بیٹھنے کے لوگ ہین بائین طرف کے جو درجہ ہین اُنمین
کسی مین نوبت خانہ ہو کسی مین ارباب نشاط ہین کسی مین اور شاگرد پیشہ ہین گرد اُن ہاتھیون کے بہت سے
بادشاہ مرکبون پر سوار اور سرداران قوی ہیکل مرکبون پر سوار صدا اے جگ خداوند چترتنگ کی بلند ہو نقیب صدا اے
ادب باش دیتے ہوے اور ہزارون سوار شمشیر ہاے برہنہ لیے ہوے عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار
ارابون پر خزانہ بار درمیان لشکر مین سیکڑون محافے ناموس کے اور میانے عقب مین لشکر کے اثاثہ بارگاہ
وغیرہ کا اور بہت سے خیمے پس وہ لشکر آکر ایکطرف اُس میدان مین کھڑا ہوا یہ لوگ دونون لشکر والے
اُس لشکر کو دیکھکر خاموش کھڑے رہے طومار شاہ وغیرہ کی تو نگاہ مین وہ لشکر کچھ نہ سمایا نہ وہ سامان مگر
ارزنگ دیکھکر حیران ہوا اور سختگان سے کہنے لگا کہ اِس چترتنگ نے خوب سامان مہیا کیا ہو اور خوب
شوکت بہم پہونچائی ہو اور بہت سے بادشاہون کو گمراہ کیا ہو خیر یہ جاتا کہان ہو میرے ہاتھ سے مین برجیس کے
مقابلے سے فراغت کر لون تو پھر اِس سے سمجھون یہ سب شان و شوکت جو کہ اِسنے محنت کر کے بہم پہونچائی ہو
وہ مابدولت کے لیے بہم پہونچائی ہو نہ معلوم اُن محافون مین کون ہو ہرکارون نے اُن محافون کا حال نہین
بیان کیا سختگان نے کہا کہ ہرکارون نے عرض کیا تھا کہ محافہ ہمراہ ہین اُنمین چترتنگ کی معشوقہ ہو اور
بہت سی خواصین و پیش خدمتین ہین ارزنگ نے کہا کہ یہ سب میرے حق کی ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی
ہو وہان جب لشکر اُس مقام پر پہونچا چترتنگ نے ایک مرتبہ نگاہ اُٹھا کر دیکھا اُدھر ملکہ النورام نے مہروم
کے پاس سے آکر چترتنگ سے کہا کہ مہروم نے کہا ہو کہ تم لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو اور خیمے وغیرہ برپا کیے
جائین آج ہی سے مقابلہ شروع کر دو ارزنگ سے اسکے لشکر کا سردار میدان مین کھڑا ہوا لشکر برجیس
سے مبارز طلب ہو تم اپنے لشکر کی صف بندی کر کے اپنے لشکر کے پہلوان کو حکم دو کہ وہ نکلکر مقابلہ کرے کیونکہ
ساعت بہت اچھی ہو تمھاری ظفر ہوگی پہلے ارزنگ کو غارت کر لو پھر آفتاب پرستون سے سمجھ لینا یہ بھی تمھارا
شکار ہو اُنکے بعد خدا پرستون کی باری ہو نہیں یہ کلمے جو ملکہ النورام نے چپکے سے چترتنگ شاہ سے کہے کسی نے
نہ سُنے نہ النورام کو دیکھا کیونکہ وہ تو سحر سے پوشیدہ اسکے پاس موجود رہتی ہو اور برابر سحر مین آیا جایا
کرتی ہو پس چترتنگ نے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر چارون طرف دیکھا چونکہ اِسکو ہرکارون سے معلوم ہو چکا تھا
کہ جس لشکر کے علم طلائی ہین وہ لشکر آفتاب پرستون کا ہو طومار شاہ وغیرہ طرف سے برجیس شاہ کے
یہ سنکر لشکر لیکر براے مقابلہ ارزنگ آئے ہین اور جسکے علم سیاہ ہین یہ لشکر ارزنگ کا ہو خود ارزنگ
لشکر لیے ہوے میدان مین موجود ہو اور یہ پہلوان جو میدان مین کھڑا ہو ارزنگ کی طرف سے مقابلے کو
نکلا ہو پس چترتنگ نے یہ دیکھکر اپنے لشکر کے سردارونکو حکم دیا کہ بہت جلد صف بندی ہو اور خیمے وغیرہ برپا
ہون ناموس و خزانہ اُتارا جاے ہم ارزنگ سے اِسیوقت سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمارا علم خدائی ہمسے
یہ کہتا ہو کہ آج ہی سے مقابلہ شروع کیا جاے یہ حکم دینا تھا کہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ برپا ہوے جب سب
برپا ہوگئے ناموس وغیرہ اُترے ارابون سے خزانہ اُتارا گیا بازارین آراستہ ہوئین جھنڈے کھڑے کیے گئے
اُدھر صف آرا نے نکلکر سب لشکر کی صفین آراستہ کین قلب لشکر مین چترتنگ کا تخت قایم ہوا ڈنکے پر چوب
پڑی جنگی باجے بجے علم لشکر جلوہ گری پر آے جب صف بندی ہو چکی اُسوقت چترتنگ نے اِشارہ کیا
بائین جانب پس فوراً ایک پہلوان کہ نام اُسکا سعد پر قوی تن تھا اپنے مرکب کو مہمیز کر کے روبرو تخت
چترتنگ کے آیا اور اجازت چاہی چترتنگ نے کہا کہ جاؤ اور اُس پہلوان کو جو کہ میدان مین کھڑا ہو قتل کرو

یہ سُنکے اُسنے سلام کیا اور مرکب کو جولان کیکے طرف میدان کے چلا اُدھر اُس پہلوان نے مبارز طلب کیا کیونکہ
اب اطمینان ہوچکا ہو جب اُسنے مبارز طلب کیا سمریہ نے صدا دی کہ ٹھہر جا مین تیرا حریف آتا ہون میرے تیرے
مقابلہ ہوگا مین تیری بہادری کا امتحان کرونگا یہ کہکر اور مرکب کو ڈپٹ کر اُسکے قریب پہونچا اور یہ کہا کہ کیون
اسقدر جلدی کرتا ہی مین آتا تھا جب سمریہ قوی تن اُسکے قریب پہونچا اُسنے اُسکی یہ تقریر سُنکے جوابدیا کہ میرے
تیرے مقابلہ نہین ہو بلکہ مین تو آفتاب پرستون سے مقابلہ کر رہا ہون تمسے کیا غرض جو تم مقابلہ کو آئے ہو
میرے حریف تو آفتاب پرست ہین سمریہ نے جوابدیا پہلے ہم لوگون سے مقابلہ کرلو اگر ہمپر ظفریاب ہوے
تو خیر ورنہ ہم تمھارے مقابلے کے لیے آئے ہین یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہا کہا معلوم ہوا کہ تیری قضا
ہی آئی ہو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہو اُدھر ارزنگ نے جو دیکھا کہ
جب چترتنگ میدان مین آکر پہونچا اپنے لشکر کو صف آرا کیا اور ایک پہلوان کو میرے پہلوان سے
مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تختگان سے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی مین ایک ہون دو لشکرون سے کیونکر
مقابلہ کرونگا اے وزیر مین کیا تدبیر کرون تختگان نے کہا کہ آپ ایک سردار کو پاس چترتنگ کے روانہ
کرین وہ جاکر چترتنگ سے کہے کہ ہمسے اور آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہی جب ہم اُنکے مقابلے
سے فراغت کرلین اُسوقت دیکھا جائیگا ہمارے آپکے کوئی ایسی دشمنی بھی نہین ہی اُنکے مقابلے کے
بعد باہم فیصلہ ہوجائیگا بلکہ یہ امر زیبا ہو کہ ہم اور آپ شریک ہوکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین لیکن
اگر آپکی یہ مرضی ہی کہ ہمارا پہلوان میدان ہی مین مقابلہ کرے مین اپنے پہلوان کو بلالیتا ہون تاکہ
آپ ہی کا پہلوان آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اگر دراصل مجھسے مقابلہ کرنا ہو تو خیر امر ناچاری ہی
ارزنگ نے تختگان کی یہ تقریر سُنکے فوراً اُسوقت ایک سردار کو وہی پیام دیکر روانہ کیا وہ راہ طی
کرکے پاس چترتنگ کے پہونچا اور ارزنگ کا پیام دیا چترتنگ نے پیام سُنکے جوابدیا کہ اُس ارزنگ
سے کہدینا کہ مین یہ خبر پاکر اپنے ملک سے چلا ہون کہ تو نے دعوی خدائی کیا ہی تو میرے باپ کا غلام ہی پس
غلام ہوکر میری ہمسری کرے مین نے خیال کیا کہ تجھکو چلکر اس گستاخی کی سزا دون تیری تلاش مین
پہلے خاور گیا وہان سُنا کہ تو شہر آفتاب نما کو گیا ہی ادھر کو کوچ کیا تجھکو سزا دینے آیا ہون یہان اگر تیرے
لشکر کو صف آرا پایا مین بہت خوش ہوا مین نے اپنے لشکر کے پہلوان کو تیرے پہلوان کے مقابلے
کو روانہ کیا یہ ممکن نہین ہو کہ مین مقابلہ نکرون ہان جب میرے اوپر ظفر پالیگا اُسوقت آفتاب پرستونسے
مقابلہ کرنا مین تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا اور مین تیرا کیا شریک ہونگا کوئی پایہ کمی کا رکھتا ہون تو
تیرا شریک ہون مین تجھکو بھی کافی ہون اور آفتاب پرستون کو بھی اور اب کوئی پیام مجھکو نہ دینا بس
مقابلہ کر یہ کہکر اُس سردار کو واپس کیا اُس سردار نے ارزنگ کو پیام چترتنگ کا دیا ارزنگ جواب
پیام سُنکے خاموش ہو رہا اُدھر اُس ابر سے جو کہ لشکر طومار شاد وغیرہ پر محیط تھا صدا آئی کہ ای بندگان
من آگاہ ہو کہ ہمنے ارزنگ کو مہلت دی کہ وہ چترتنگ سے مقابلہ کرے اور باہم سمجھ لے جب ارزنگ
کو بھی مقابلے سے فرصت ہوجائیگی اُسوقت ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرینگے خواہ یہ ظفریاب ہو خواہ چترتنگ
یہ دونون سگ باہم لڑلین اِنکے حوصلے نکلجائین اُسوقت تک کہ جبتک یہ باہم نہ لڑلین اور باہم نہ فیصلہ
کرلین کوئی ہمارے بندون سے مقابلے کو نہ جاسے یہ جو صدا آئی کل اہل لشکر طومار نے سجدہ کیا
اور صف بستہ کھڑے رہے اُدھر سمریہ سے اور اُس پہلوان سے مقابلہ ہونے لگا پہلے تگاور جیلی
سفر بہر کام کر کوئی دو قدم اور اُسکا مرکب کوئی چار قدم پسپا ہوا آخر کو دونون مرکبونکو رانون مین مسلکر

مقابل ہوے نیزہ بازی ہوئی مہرپر نے اُسکا نیزہ ہوئی کیا تلوار کی نوبت آئی وہ پہلوان ارزنگ کا ہاتھ سے سوبر کے مارا گیا پس ایکبرتبہ تمام لشکر چترنگ کے علم جلوہ گری مین آئے اور سب اہل لشکر نے تلوار بلند کرکے خدا وندی چترنگ کی بلندگی یہ امر ارزنگ کو بہت ناگوار ہوا پس ادھر مہرپر نے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے لشکر ارزنگ سے یہ صدا دیتا تھا کہ ایک پہلوان اور برابر مقابلہ ارزنگ سے اجازت لیکر آیا اور مہرپر سے لڑنے لگا خلاصہ یہ کہ وہ بھی مارا گیا پس تا شام مہرپر نے لشکر ارزنگ کے سات پہلوان جان سے مارے اور چار زخمی کیے چونکہ رات ہوگئی اور دن تمام ہوا ارزنگ نے بعلاج نخستگان طبل باز بجوایا تب دونوں لشکرون مین کوس بازگشت بجا اپنے اپنے مقام پر وہ لشکر واپس گئے وہ اب جو کہ لشکر طومار شاہ پر جو تھا حضرت شہر آفتاب نما کے موافق قاعدے کے واپس گیا وہان شہر مین برجیس نے دربار آراستہ کیا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند آج آپ کے لشکر سے مقابلہ نہین ہوا بلکہ وہ جو لشکر تازہ آیا تھا اُس سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوا اندرون بارگاہ سے صدا آئی کر سات دن تک اس لشکر سے اور ارزنگ سے مقابلہ ہوگا کیونکہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ چترنگ کا ہی جو کہ اپنے کو خدا کہتا ہی اور کہتا ہی کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور یہ ارزنگ غلام ہی میرے باپ کا یعنی زمرد ثانی کا جنے بیکار دعویٰ خدائی کا کیا ہی مین اسکو سزا دونگا پس اسی کی تلاش مین لشکر لیکر یہان آیا ہی پس اب باہم مقابلہ ہوگا یہ دونون سچے ہین یہ بھی زمرد ثانی کا لڑکا ہی اور وہ بھی انجام اس مقابلے کا یہ ہی کہ باہم دونون لجائین گے اور ہمارے لشکر سے مقابلہ کرینگے ہمنے بھی مہلت دی ہی کہ باہم سمجھ لین پھر تو ہم اپنا عذاب نازل کرینگے یہ دونون لڑکر اپنے اپنے دل کے حوصلے نکال لین یہ جو صدا آئی سب نے کہا کہ دراصل تو سچا خدا ہی کوئی تیرے برابر خدا نہین ہی اور یہ سب باطل خدا ہین برجیس یہ کہکر داخل محل ہوا اور دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مکان پر آئے وہان سب لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر اُترے کمرین کھولین ارزنگ نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا چترنگ نے اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار آراستہ ہو چکے چترنگ نے شنداد شاہ وغیرہ سے کہا کہ آج تو ہمارا لشکر آیا ہوا تھا اور ہر ایک کسل مند تھا پھر بھی ہمین غالب آئے اور کئی پہلوان نامی ارزنگ کے لشکر کے مارے گئے پس معلوم ہوا کہ میری ظفر ہوگی یہ سی تقریر ہو رہی تھی کہ اُس ابر سوسنی رنگ سے جو کہ ہمراہ لشکر تخت چترنگ پر محیط رہتا تھا اُس ابر مین مخدوم جادو و ناشاد جادو وغیرہ کاروبار خدائی کے منتظم تھے اور انصرام دختر مخدوم آکر سب باتین چترنگ کو تعلیم کرتی تھی جیساکہ جلد دوم مین ذکر ہوا ہی پس جب یہان دربار ہوا اور یہ تقریر چترنگ نے اہل دربار سے کی ملکہ انصرام پوشیدہ طور سے چترنگ کے پاس آئی اور کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم دو تاکہ بہت جلد فیصلہ ہوجاے اور تمھاری فتح ہوگی پس چترنگ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم کل ارزنگ سے پھر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا تیاری جنگ ہونے لگی جوہر کار نے بام جاسوسی لشکر طومار شاہ وارزنگ کے یہان موجود تھے خبر تواتر طبل جنگ لیکر اپنے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی طومار شاہ نے حکم دیا ہی کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے گو ہمسے مقابلہ نہین ہی مگر ہمکو لازم ہی کہ ہم بھی لشکر لیکر میدان مین جائین یہ حکم ہوتے ہی لشکر آفتاب پرستان مین بھی کوس رزمی پر چوب پڑی یہان بھی نقارہ بجا طومار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ لشکر چترنگ کے پہلوان قوی ہین دیکھا تمنے کہ سفر کے تھکے ہوے راہ کے ماندے تھے مگر آج ہی کی میدان داری مین کتنے پہلوان لشکر

ارزنگ کے قتل کیے اہل دربار نے جواب دیا کہ ہمکو یہ خیال ہوتا ہی کہ چترنگ کی ظفر ہوگی وہ غالب آیگا ارزنگ مغلوب ہوگا طومارشاہ وغیرہ نے جوابدیا کہ طریقے سے تو یہی معلوم ہوتا ہی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی بعد تھوڑے عرصے کے طومارشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آکر آرام پذیر ہوے ادھر چترنگ بھی طبل جنگ بجواکر خوشی خوشی دربار برخاست کرکے اپنے خیمۂ خاص ناموس مین آیا ثمود جادو سے سب حال بیان کیا وہ بھی خوش ہوئی اور کہا کہ تمھاری خدائی کو ترقی ہوگی چترنگ خوش ہی ادھر ارزنگ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی سب حاضر دربار مین ارزنگ نے سختگان سے کہا کہ ای منشور من تونے دیکھا کہ یہ نیا قصہ دوسرا اور پیدا ہوا جسقدر ربا بدولت کو جلدی تھی کہ کسی طور سے آفتاب پرستون سے مقابلہ ہوجاے میری معشوقہ میرے قبضے مین آئے اسیقدر عرصہ ہوتا ہی یہ چترنگ درمیان مین آکر کود پڑا اور میرے ہی لشکر سے مقابلہ کرنے لگا آج اسکے لشکر کے پہلوان غالب آگئے دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی سختگان نے جوابدیا کہ میری تو راے یہ ہی کہ اگر چترنگ صلح کرلے تو اچھا ہی آپ اور وہ ملکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرین اور اہل دربار نے یہ تقریر سنکے مثل دیلم واسلم وغیرہ کے کہا کہ یہ غیرممکن ہی کہ وہ صلح کرلے کیونکہ اسکا لشکر غالب آیا ہی ہان اگر مغلوب ہوتا تو صورت باہم صلح کی تھی ارزنگ نے کہا کہ تمھارا قول درست ہی خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آج کی لڑائی قابل اعتبار نہین ہی اس سے یہ نہین پایا جاتا ہی کہ اسی کی ظفر ہوگی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے حاضر ہوکر بہ دعا دی اور عرض کیا کہ لشکر چترنگ مین طبل جنگ بجا ہی چترنگ نے اس قصد سے طبل بجوایا ہی کہ کل صبح کو پھر میدان مین آکر بندگان خداوند سے مقابلہ کرے اور آتش بغض و نفاق کو دوبالا کرے ارزنگ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے ہم کل میدان مین جاکر اسکے لشکر سے مقابلہ کرینگے پس یہ حکم دینا تھا کہ لشکر ارزنگ مین بھی کوس حربی پر چوب پڑی راوی نے بیان کیا ہی کہ تینون لشکرون مین نقارۂ رزمی بجا تیاری جنگ ہونے لگی طومارشاہ و چترنگ دربار برخاست کرکے اپنے خیمۂ خاص کو گئے ہین مگر ارزنگ نے اپنا دربار نہین برخاست کیا ہی یہان باہم مشورے ہو رہے ہین انکو تو یہان باہم مصروف مشورہ رکھا جاتا ہی اور سب حاضر دربار ہین چترنگ و طومارشاہ اپنے اپنے خیمے مین مصروف عیش ہین اب حال اس نامہ کا تحریر ہوتا ہی جو کہ اسلم نے اپنے آشنا اژدر جادو کو لکھا تھا اور اسکو طلب کیا تھا وہ چاہ اژدریہ مین رہتا ہی پس طائر سحر کے ذریعے سے نامہ روانہ کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان چاہ اژدریہ مین اژدر جادو بیٹھا ہوا ہی اسکے مصاحب و شاگرد حاضر ہین سحر و ساحری کا ذکر ہو رہا ہی اژدر کہ رہا ہی کہ آجکل پردۂ دنیا پر بڑا غدر مچا ہوا ہی آفتاب جادو نے برجبیس کی کمک کی ہی اسکو خدا بنایا ہی اور بہت اسکی خدائی کو ترقی دی ہی ہزارون ملک برجبیس کے قبضے مین آئے ہین لاکھون آدمیون و بادشاہون نے دین آفتاب پرستی اختیار کیا ہی ارزنگ برجبیس پر لشکرکشی کرکے گیا ہی مین ارزنگ کی بسبب اسلم کے ضرور کمک کرتا مگر وہ بہت مغرور ہی اسنے مجھکو اس امر سے آگاہ نہین کیا مین بھی نہین گیا ادھر ثمود نے اپنے معشوق و آشنا چترنگ کی خدائی کو درست کیا ہی محروم جادو کو جسنے بعد مرگ جمشید کے ترک دنیا کیا تھا تلاش کرکے لائی ہی اسنے سب بندوبست کیا ہی چترنگ کے شریک بڑے بڑے ساحر زبردست ہین مثل محروم و ناشاد و انہدام و ثمود کے پس چترنگ یہ دعوی کرکے اور لشکر لیکر چلا ہی کہ مین خداوند زمرد ثاقی کا فرزند ہون ارزنگ غلام ہی مین خدا ہون میری خدائی سچی ہی اسکے ہمراہ بھی بہت بڑا لشکر ہی اور وہ بھی شہر آفتاب نما کے قریب پہونچ چکا ہی بہت بڑے معرکے ہونگے آخرانجام یہ ہوگا کہ

سب برجیس کے شریک ہونگے اور خداپرستون سے مقابلہ ہوگا اُسکے مصاحب دریافت کر رہے ہین کہ آخر اِن سب مین غالب کون آئیگا اژدر کہ رہا ہی کہ برجیس اُلعفون نے کہا کہ خداپرستون سے کیا ہوگا کون غالب ہوگا اژدر نے جواب دیا کہ اِسکا حال ابھی مین نہین کہ سکتا ہون پورے طور سے معلوم نہین ہوا ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ طائر جو کہ اسلم بن تورج کا نامہ لیکر اژدر کو چلا تھا آکر پہونچا نامہ اژدر جادو کی گود مین ڈالدیا اور خود سامنے بیٹھ گیا اژدر جادو نے نامہ اُٹھا کر پہلے کاتب کا نام دیکھا اُسپر اسلم کا نام پایا اہل دربار سے کہا کہ بہت دنون کے بعد اسلم نے نامہ لکھا ہی اب میری یاد آئی کوئی نہ کوئی سخت مصیبت پڑی ہی جو نامہ مجھکو لکھا ہی مجھکو اسلم سے بہت اُلفت ہی مین ضرور اُسکی کمک کرونگا یہ کہکر نامہ کو چاک کیا بہت کچھ عذر و معذرت تحریر تھی خلاصہ یہ تھا کہ بہت جلد تشریف لائیے ورنہ ہمکو زندہ نہ پائیے گا یہ مضمون دیکھکر اژدر کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اسلم سے بہت اُلفت ہی پس اپنے شاگردون اور مصاحبون سے کہا کہ مجھکو اسلم نے طلب کیا ہی اور بہت تاکید لکھی ہی لہذا مین تو جاتا ہون جسکو میرے ساتھ چلنا ہو وہ بہت جلد سامان سفر کرکے اُسیوقت آئے مین ابھی روانہ ہونگا یہ کہکر بالانہ ہو کو طلب کرکے حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ چلینگے اژدر نے کہا کہ بہت جلد سامان کرکے آؤ پس سب رخصت ہو ہو کر اپنے مقام پر آئے اور اپنا اپنا سامان کرکے اژدر جادو کے پاس آئے یہان اِس زمان اژدر نے سب سامان درست کر لیا تھا پس جب آچکے اُسوقت اژدر اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ارزنگ کے روانہ ہوا چنانچہ قطع راہ کرکے اُسدن آکر پہونچا کہ جسدن لشکر حمزہ نکل آیا تھا اور مقابلہ ہوا تھا لشکر ارزنگ کے چند پہلوان گرے تھے اور یہان مشورہ ہو رہا تھا یہ بھی اُسی شب کو آکر لشکر مین پہونچا اُسنے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سب بارگاہ مین بیٹھے ہوئے مشورہ کر رہے ہین پس یہ بارگاہ مین آیا صحن بارگاہ مین اُسنے اپنا تخت اُتارا ارزنگ وغیرہ باتین کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے سب کی آنکھون مین ایک چکا چوند سی ہوئی سبھون نے آنکھین ملکر کہا کہ کوئی ساحر آیا ہی یہ اُسکی آمد کی برق ہی اُدھر سب حیران تھے کہ یہ کیسی برق چمکی کہ وہ طائر جو کہ نامہ لیکر گیا تھا دربار اسلم کے آیا اور بزبان انسانی اسلم سے گویا ہوا کہ آپ کے اُستاد اژدر جادو تشریف لائے ہین اُنکا تخت صحن بارگاہ مین اُترا ہی یہ کہکر وہ طائر تو غائب ہو گیا اسلم مع کل ساحرون کے اپنے مقام پر سے اُٹھا ارزنگ نے اسلم سے کہا کہ کہان جاتے ہو اُسنے عرض کیا کہ اُستاد تشریف لاتے ہین ابھی مجھکو طائر سحر نے خبر دی ہی یہ برق اُنکی آمد کی ہی مین اُنکے استقبال کو جاتا ہون پس ارزنگ نے اور سردارون کو حکم دیا کہ تم بھی برائے استقبال جاؤ پس دیلم وغیرہ بموجب حکم ارزنگ ہمراہ اسلم کے چلے جیسے اسلم صحن بارگاہ مین پہونچا دیکھا کہ اژدر جادو مع اپنے شاگردون و مصاحبون کے طرف ایوان کے چلا آتا ہی پس اسلم یا اُستاد کہکر اور دوڑ کر اژدر سے لپٹ گیا سلام کیا اژدر نے اسلم کو گلے سے لگایا اور حال مزاج دریافت کیا اسلم نے کہا زندہ ہون پس اسلم اور سب سے ملا اژدر نے دیلم وغیرہ کو گلے سے لگایا اور باتین کرتا ہوا دربار مین آیا سبھون نے دیکھا کہ ایک بد شکل بد ہیئت ساحر ہی اگر اُسکو شیطان بھی دیکھ لے تو ڈر جائے گلے مین سانپ و عقرب پڑے ہوے منہ سے شعلے نکلتے ہوے آنکھین مثل تنور کے روشن قد بہت طویل ہاتھ پانون مثل شاخ چنار کے سیاہ رنگ شب تاریک مین جو کوئی دیکھے دیو سیاہ کا گمان ہو ہمراہ اسلم کے چلا آتا ہی سب بسبب خوف کے اُسکی صورت دیکھکر اور کانپ کر رہ گئے اُسنے آکر ارزنگ کو سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ جوڑنے

ارزنگ نے بمابر تخت کے کرسی مرصت کی کرسی پر بیٹھا اور سب اُسکے ہمراہی بھی تھے اور سب اہل دربار بھی تھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت اژدر نے اسلم سے کہا کہ کیون تمنے کیون مجھکو طلب کیا ہی اسلم نے جواب دیا کہ اُستاد کیا عرض کرون کہ جو آجکل بلا ہمپر نازل ہوئی ہی بہ وقت کمک ہی خداوند کی کمک فرمائیے اژدر نے کہا کہ بیان تو کرو کہ کیا وقت سخت پڑا ہی پس اسلم نے ارزنگ کا خروج کرنا اور رخاور پر جانا اُسکو فتح کرنا ملک قاسم کے مقبرے کے کھدنے کا حکم دینا اہل شہر سے عہد و پیمان ہونا اُسی حالت مین خواجہ حسین کا ملکہ ثریا سے سیمتن کی تصویر ارزنگ کو دینا ارزنگ کا اُسپر عاشق ہونا اور اپنے قصد کو فتح کرنا اور کہنا کہ بعد کتخدائی کے خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا نامہ برکو پاس برجیس کے طلب مین ملکہ کے روانہ کرنا اور برجیس کا جواب سخت تحریر کرنا نامہ بر کا شریک برجیس ہونا پس ارزنگ کا یہ خبر پا کر لشکر لیکر طرف آفتاب نما کے کوچ کرنا راہ مین قرماسپ کا شریک ہونا ارزنگ کا شہر آفتاب نما پر پہونچنا اور طوطی بار شاہ کا برجیس کی طرف سے لشکر لیکر آنا باہم نامہ و پیام ہونا آخرکو جنگ ہونا کبھی مقابلے ہوتا لشکر برجیس کا غالب آنا اپنا یہ خیال کرنا کہ یہ کارخانہ سحر ہو پس نامہ لکھنا اور چترنگ کا لشکر لیکر آنا اُس سے مقابلہ ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ بدون آپکی کمک کے یہ بلا دفع نہوگی اُسواسطے آپکو طلب کیا ہی کہ اِس بلا کو دفع فرمائیے کیونکہ یہ کارخانہ سحر کا ہی وہ برجیس تو تھا ہی اِس چترنگ نے بہت پریشان کیا ہی بیکار کی خدمت پر کمر کسی ہی یہ سُنکے اژدر نے جوابدیا کہ جب وقت سخت پڑا تو مجھکو طلب کیا پہلے خبر نہ لی اگر کوئی اور اِس مقام پر ہوتا تو کبھی اُسکی کمک نہ کرتا مگر کیا کرون کہ تیرا پاس ہی تیرے سبب سے ناچار ہون جہانتک مجھسے ممکن ہوگا کوشش کرونگا ضرور یہ سب کارخانہ سحر کا ہی مگر اِسکا برباد ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ آفتاب جادو جو کہ مربی اور سرپرست اور باپ ہی برجیس کا وہ ساحر زبردست ہی اور اپنا پورے طور سے بندوبست کر چکا ہی ہان جو کوئی اسقدر مشقت کرے اور سب سامان درست کرے وہ اِس کارخانہ کو برباد کر سکتا ہی مگر مین کوشش کرونگا اور چترنگ کو تو ایک دن مین مٹا دونگا وہ کوئی چیز نہین مگر میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ ارزنگ اور چترنگ باہم ایک ہو جائین تو بہتر ہی کیونکہ وہ بھائی ہی ارزنگ کا اور مردثانی کا فرزند ہی یہ کہکر کل حال چترنگ کی پیدایش کا اور اُسکی جدائی کے درست ہونے کا جو کہ جلد دوم مین تحریر کر چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین سب کے روبرو بیان کیا مین نے بسبب اِس امر کے طول ہوگا اور زیادہ تحریر کرنے کی اجازت نہین ہی بابو صاحب کا حکم ہی کہ اِسی جلد مین تمام ہو سب قصہ پس بطور پتہ سب حال تحریر کرتا ہون مجبور ہون ورنہ اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ ہان یہ دفتر بھی کوئی چیز ہی افسوس حوصلہ دلکا دل ہی مین رہگیا اور جو عرق ریزی مین نے کی تھی اور میرا خیال تھا وہ پورا نہوا ہان اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ کیا عجائبات اور نیرنجات و معرکہ مین تحریر کرتا جو کہ آجتک کسی دفتر مین نہین تحریر ہوے ہین اور وہ جو کہ ہوش ربا ہی اُسمین کبھی نہین لکھے گئے ہین مین اِس دفتر کو اسم بامسمیٰ کر دیتا مگر حکم بابو صاحب دام اقبالہ سے ناچار ہوگیا اور ہر مقام پر اختصار کیا اگر زندگی باقی ہی اور عمر نے وفا کی اِسکے بعد جو دفتر ہی اور وہ میرے پاس موجود ہی جسکا پتہ آخر جلد مین دیا جائیگا اگر اُسکے ترجمہ کی بابو صاحب نے اجازت دی تو مین اپنی جودت طبع اور رنگینی عبارت اُسمین ظاہر کرکے دکھادونگا وہ دفتر کارنامہ ہی سب دفاتر کی جان ہی جب ناظرین اُسکو ملاحظہ فرمائینگے تو میری یاوہ گوئی کا لطف پائینگے اُسکے روبرو یہ سب دفتر ایک ادنیٰ دفتر ہین بوستان خیال کی اُسکے روبرو کوئی اصلیت نہین ہی مگر شرط زندگی و اجازت

باپو صاحب ابھی مین اپنے مین اسقدر قوت نہین رکھتا ہون کہ اُسکو کہکر طبع کراؤن اسقدر زر کثیر کہان سے لاؤن جو اُس گوہر بیش بہا کو صدف طبع سے باہر نکالون اور نذر ناظرین کرون اگر خداوند کریم کو منظور ہوگا تو وہ اُسکا اسباب اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کریگا اور آپ لوگ اُسکو ملاحظہ کرینگے ورنہ مین اپنے صدف دل مین اُس گوہر نایاب کو لیکر کنج لحد مین چلا جاؤنگا اور نہ ظاہر کرونگا افسوس اس امر کا ہی کہ مین نے تو قصد کیا تھا کہ اسکو اسی دفتر کے ہمراہ بیان کرون مگر حکم سے باپو صاحب کے ناچار ہوگیا آمدم برسر مطلب کہ سب حال اژدر نے چتر رنگ کا بیان کیا اسکے بعد کل حال برجیس کا ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ایسی تدبیر کرو کہ تم اور خضر رنگ باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو شاید کوئی دوسرا انجام ہو یہ تقریر اژدر کی سنکے سخنگان نے جواب دیا کہ اُستاد ہم تو پہلے ہی سمجھے ہوئے تھے کہ برجیس کی بربادی غیر ممکن ہی کیونکہ اُسکا مربی بہت زبردست ہی اور یہ امر بھی غیر ممکن ہی کہ چتر رنگ ہمارا شریک ہو کیونکہ اسکو غلبہ حاصل ہوچکا ہی جبتک اُسپر کوئی دباؤ نہ پڑیگا وہ کبھی نہ شریک ہوگا اور سنتے بھی کہتے ہین کہ برجیس ہم مین سے کسی سے پریشان نہوگا سوائے اہل اسلام کے وہی اُسکی سرکوبی کرینگے اور نہ ثریا ہم مین سے کسی کو ملیگی سوائے اہل اسلام کے اُن مین سے کوئی شاہزادہ اسکو اپنے تصرف مین لائیگا ہم ہاتھ ملکر رہجاتے ہین کیونکہ یہ امر زمانۂ سابق سے چلا آتا ہی کہ جو کوئی خوبصورت اور حسین عورت ہم لوگون مین پیدا ہوتی ہی جبتک جوان نہین ہوتی ہمارے قبضے مین رہتی ہی جہان اور قابل ہوئی وہ اسے اپنے تصرف مین لائے اسکے گوہر ناسفتہ کو سفتہ کیا وہ اہل اسلام کا حصہ ہوگئی جیسے کہ دختران خداوند لقا ملکہ گیتی افروز وجہان افروز وجہر افروز جب جوان ہوئین اور اُنکی شادیان قرار پائین اہل اسلام زبردستی نکال لے گئے گھر مین گھسکر اور خداوند کچھ نہ کرسکے گو کہ اٹھارہ ہزار ملک کے خداوند تھے لاکھون آدمی سجدہ کرتے تھے جو لشکر لاکھون کا شہر بہر وقت زیر تسلط پڑا رہتا تھا مگر ان لوگون کا کچھ نہ کرسکے اُنھون نے لیجا کر مزے لیے پیچھے خداوند بنکے گوہر ملک کو کس شمشیر مدد سے لے گئے اور کچھ نہ ہوسکا اسی طور سے بہت سے واقعے ہوئے ہین کہانتک بیان کرون دفتر گذشتہ مین بیان بھی یہی واقعہ ہوگا کوئی نہ کوئی زبردستی ملکہ ثریا سے سیمتن کو لیجائیگا اور وہ بھی اُسکے ہمراہ بخوشی چلی جائیگی کیونکہ اُن لوگون مین جرأت و مردی بہت ہی اور یہ آلہ مردی بہت سخت رکھتے ہین کہ جسکو عورت دیکھکر فریفتہ ہوجاتی ہی اور اُسکے ساتھ نکلجاتی ہی مزے کرتے ہین کچھ خاندان و ناموس کا پاس نہین رہتا ہی میرے اسوقت کے کہنے کو لکھ لیجیے کہ ثریا سے سیمتن خود کبھی نہ کسی خداپرست پر فریفتہ ہوگی ابھی کوئی نظر آیا نہین ہی ورنہ ابتک خاتمہ ہوگیا ہوتا کسی کے قبضے مین آچکی ہوتی کوئی نہ کوئی اولاد بھی پیدا ہوچکی ہوتی مگر برجیس خوش تقدیر ہی جو ابھی تک ملکہ ثریا سے سیمتن کا پردۂ ناموس رخنہ اندازی اہل اسلام سے بچا ہوا ہی مگر یہ حصہ بھی اہل اسلام کا ہی خداوند پر کیا منحصر ہی برجیس خود ہاتھ ملکر رہجائیگا اور وہان دوسرونکا قبضہ ہوجائیگا وہ اسی خیال مین رہیگا کہ نور خالص کو کسی اور نور خالص کے ہمراہ منعقد کرون وہان نور قدرت اُسپر قبضہ کرلینگے اہل اسلام بڑے تقدیر کے اچھے اور بہت خوش قسمت ہین یہ میری تقریر گو اسوقت سب کو ناگوار ہوتی ہوگی مگر مین جو ہونے والا ہوتا ہی اسکو ظاہر کردیتا ہون یہ اثر مجھمین صرف خداوند کی خدمت مین رہنے سے آیا ہی کہ حال آیندہ کو بیان کرتا ہون سخنگان ہنس ہنسکر یہ باتین کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ سب تدبیرین بیکار ہین ملکہ ثریا سے سیمتن اہل اسلام کا حصہ ہی سب ہاتھ ملکر رہجائینگے جب ایسی باتین سخنگان نے کین اژدر رنگ کو نہایت غصہ آیا برہم ہوکر کہا کہ تو بہت گستاخ ہوگیا ہی خداوند کی شان مین اور معشوقۂ خداوند کی شان مین ایسے کلمے کہتا ہی اگر کوئی اور اس مقام پر ہوتا اسپر ضرور مین [illegible]

عذاب نازل کرنا بس اپنی زبان کو بند کر سخنگان نے جواب دیا کہ گستاخی معاف ہو صاف کہنے والا تو بُرا ہوتا ہی اپنا عذاب اہل اسلام پر نازل فرمایئے آفتاب پرستون پر چترنگ پر یا یہ وہ مثل ہی کہ کون ہاتھی اپنی فوج کو مارے یا یہ کہ دھوبی سے تو بس نہ چلا گدھے کے کان مروڑنے اُن لوگون سے تو بس نہ چلا ہم اوپر عذاب نازل کرنے لگے میان ایسے ہوتے تو اپنی دھاڑی رنگتے نخفان کے بڑے ہو بچھ ہو نہین سکتا وہ مثل ہی کہ گاؤ بجاؤ میان سے کچھ بھی نہین صرف ہم لوگون کے لیے عذاب وغیرہ ہی حریف سے ڈرتے ہو یہ جو تقریر سخنگان نے کی سخنگان کی اس تقریر پر کہ گاؤ بجاؤ میان سے کچھ بھی نہین سب اہل دربار ہنس پڑے بلکہ ارژنگ بھی ہنسنے لگا اژدر نے مسکرا کر جواب دیا کہ مالک جی گستاخی معاف کیا آپ نے خداوند کا امتحان کیا ہی جو آپ ایسا کہتے ہین سخنگان نے جواب دیا کہ اور کیا کہون اگر یہ لوگ اس قابل ہوتے تو انکے یہان کی اورلڑکیان کیون اہل اسلام کے ساتھ نکل جایا کرتین اسی امر سے ثابت ہی ارژنگ نے کہا کہ بس بیہودہ تقریر ہو چکی اب اصل مین راے کرو اژدر نے کہا کہ میرے نزدیک یہی امر بہتر ہی کہ کسی تدبیر سے چترنگ سے باہم صلح ہو جاتی یہ جو مالک جی نے کہا کہ جبتک چترنگ پر دباؤ نہ پڑیگا اسوقت تک وہ صلح نہ کریگا اِسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ کل کے مقابلے مین خداوند کی فتح ہوگی سخنگان نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو باہم صلح ہم کرادینگے بس یہ راے قرار پائی کہ وہ تدبیر کیجاے جو ارژنگ و چترنگ مین صلح ہو جاے سخنگان نے کہا کہ ایک راے میری ہی اگر صلح باہم چترنگ اور خداوند کے ہو جاے تو یہ امر باہم قرار پاے کہ ایک دن لشکر ارژنگ آفتاب پرستون سے مقابلہ کرے اور ایک دن لشکر چترنگ بس اِس سے یہ غرض ہی کہ اُن لوگون سے لڑو اگر چترنگ کا زور کم کیا جاے بس اگر ہم آفتاب پرستون پر غالب آے چترنگ کا تو زور کم ہوگا اُس سے مقابلہ کرکے اسکو بھی مٹا دینگے ہم تنہا رہجائینگے خدا پرستون سے لڑکر فتح حاصل کرینگے بلکہ یہ امر باہم قرار پاے کہ جبتک ہم طبل بازنہ بجوائین اسوقت تک لشکر واپس نہ آے بس جسدن لشکر چترنگ سے اور آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو اگر آفتاب پرست زیادہ قتل ہوگے ہون اور چترنگ کے سردار کم اُسدن خداوند جلد سے طبل باز بجوادین اگر لشکر چترنگ کے لوگ مغلوب ہون آفتاب پرست غالب ہون تو شام کو طبل بازگشت بجے تا کہ چترنگ کی قوت کم ہو اگر لشکر خداوند آفتاب پرستون پر غالب آئے تو شام کو موافق طریقہ طبل باز بجے اگر مغلوب ہو اور آفتاب پرستون کا غلبہ ظاہر ہو فوراً خداوند طبل باز بجوا کر واپس چلے جائین اپنی قوت کو کم نہ ہونے دین طبل باز کا بجنا خداوند اپنے اختیار مین رکھین اسطور سے بنا ڈالین یہ طریقہ لشکر چترنگ کے کم کرنے اور قوت کے توڑنے کا ہی یہ راے جو سخنگان نے بیان کی سبنے پسند کی اور بہت تعریف کی بس اسی تقریر اور مشورے مین تین پہر رات آگئی تھی طبل جنگ بج چکا تھا تیاری جنگ دونون لشکر دن مین ہو رہی تھی طلایہ پھر رہا تھا کہ ارژنگ نے بھی دربار برخاست کیا اور سب کو رخصت کیا آپ جاکر اپنے خیمہ خاص مین آرام پذیر ہوا سخنگان وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئے اژدر جادو اسلحہ کے خیمے مین آکر مقیم ہوا اپنا سحر تیار کرنے لگا کہ اُسکا قصد تھا کہ کل مین لشکر چترنگ سے مقابلہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اِن سب کو وہ رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی یہان لشکر نور نے اپنا علم بلند کیا اور سپاہ ظلمت نے شکست کھائی یعنی روز روشن پردہ شب سے ظاہر ہوا آفتاب نکلا دونون لشکر حسب دستور میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوے دہان اندرون شہر برجیس دربار مین آکر بیٹھا سب حاضرین دربار حاضر ہوے موافق ہرروز کے بموجب حکم برجیس سب مشرق کی طرف دیکھنے لگے ۱۴۰

سب نے دیکھا کہ تینون لشکر صف آرا ہین ابر سفید رنگ لشکر طوماریشاہ پر آکر محیط ہوا اُودھر ابر سوسنی رنگ
تخت چترنگ پر محیط ہو لشکر چترنگ وارزنگ سے نقیب نکلے انھون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا کہ
لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر چترنگ سے سرہر قوی تن اجازت لیکر میدان
مین آیا مبارز طلب ہوا بیابان سے قرماسیپ اپنے گینڈے کو جولان کرکے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم
نگاوردزن ہوا [illegible] سے بیان کیا ہی کہ اژدرجادو بیچ تخت سحر پر سوار صف ساحران مین کھڑا ہی ابھی اُسنے کوئی
تدبیر نہین کی ہی پس جب قرماسیپ سے وہ نگاوردزن ہوا سرہر کا مرکب [illegible] آخر مسئلہ باہم تمام نبرد ہوے
قرماسیپ نے سرہر کو ماہتور سے قتل کیا اور مبارز طلب کیا حریر بخت بازو لے لشکر مقابل [illegible]
کے ہاتھ سے مارا گیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا پس شام تک دس پہلوان تو زخمی ہوے اور
چھ ہاتھ سے قرماسیپ کے مارے گئے شام کو چترنگ نے طبل باز بجوا دیا تینون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ
پھر واپس گئے کمر بستگی کھولین سرداران لشکر نے دربار کیا اُسدن ارزنگ بہت خوش تھا قرماسیپ پر بہت
بہت زروجواہر نثار کیا چترنگ رنجیدہ واپس گیا اور طوماریشاہ نہ خوش تھا نہ رنجیدہ جب کبھی محل مین
دربار برخاست کرکے چلا گیا یہان [illegible] ارزنگ نے آج بصلاح اژدرجادو طبل جنگ بجوایا گو چترنگ
کا قصد نہ تھا مگر جب ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر ارزنگ مین طبل جنگ بجا ہی اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا اور
طوماریشاہ نے بھی ملکہ الفرام نے چترنگ سے کہا کہ رنجیدہ نہ ہو یہ لڑائی کا مقدمہ ہی کبھی تم غالب آئے کبھی
حریف سے جی چھوڑنا کل پھر مقابلہ کرنا پس طبل جنگ بجوا اُوا اسی سبب سے چترنگ نے بھی طبل جنگ بجوایا اور دربار
برخاست کرکے محل مین گیا اُدھر ارزنگ بھی اپنے خیمہ خاص مین گیا طوماریشاہ اپنے خیمہ خاص مین چترنگ نے
سب حال محمود سے کہا اور رانی مان جمود سے اُن دونون نے کہا کہ کیا نقصان ہی کل تمھاری ظفر ہوگی ایک
دن تمھاری ظفر ہوئی تھی آج کوئی ایسا سبب ہوا ہوگا کہ حریف غالب آیا تم کچھ خیال نہ کرو رنج نہ کرو
ہر ہر تمھاری ظفر ہوگی اِن دونون کے کہنے سے کسیقدر چترنگ کو اطمینان ہوا پس وہ رات تینون لشکر نے
سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو میدان مین صف آرا ہوئے حسب دستور سب کام موافق ہر روز کے ہوے
نقیب نکلے نقابت کی ابر سفید لشکر طوماریشاہ پر محیط ہوا جیسے دربار مین آکر بیٹھا [illegible] کہا تک بیان
کیا جاوے یہی طریقہ تھا جو کہ ذکر ہو چکا ہی پس لشکر ارزنگ سے قرماسیپ نکلا لشکر چترنگ سے مبارز طلب
کیا لشکر چترنگ سے ایک پہلوان نکلا وہ زخمی ہوا الغرض [illegible] اُسدن بھی ارزنگ غالب رہا
چترنگ مغلوب ہوا شام کو طبل باز بجا دونون لشکر واپس گئے ارزنگ نے خوش ہو کر طبل جنگ بجوایا
چترنگ و طوماریشاہ نے بھی بجوایا رات [illegible] ملکہ الفرام
نے کی اور کہا کہ اُستاد سے کہنا کہ اب کہانتک [illegible]
حال سے غافل ہین الفرام نے جاکر محرم سے کہا [illegible]
ہون کہ اگر مین کچھ تدارک کرتا ہون تو اُسکے طرف بھی اژدر [illegible] ساحری [illegible]
رد کریگا مجھ سے اُسکے مقابلہ ہوگا پس انجام یہ ہوگا کہ [illegible] ساری محنت بیکار [illegible]
وقعت نہ رہیگی پس کیا حاصل ہوگا مین اس فکر مین [illegible] چترنگ نے
نے چترنگ سے کہا چترنگ نے جواب دیا کہ میری طرف [illegible]
ہو جائیگا کچھ تو تدبیر کیجیے الفرام نے چترنگ کا پیام [illegible]
کہدو کہ مین آج سے کل پرسون تک [illegible]

صلح کرلو اور باہم شریک ہوکر برجیس سے مقابلہ کرو انہین پردہ فاش نہ ہوگا پس اس عرصے مین مین اپنا بندوبست کرلونگا اگر ارزنگ برجیس پر غالب آیا اسوقت ہم بھی اپنا بندوبست کر چکے ہونگے اس سے پھر مقابلہ کرینگے اور ارزنگ کو شکست دینگے کیونکہ تمنے جلدی کی ہین اپنے سحر کو پورے طور سے قبضے مین نہ لا سکا کیونکہ ایک مدت کا ترک کیا ہوا تھا اسوقت مین یہی امر بہتر ہے کہ جس طور سے ہو ارزنگ سے صلح کر لیجائے اور سب اپنا بندوبست کیا جاے آیندہ دیکھا جائیگا مین بھی اپنا سحر کامل طور سے درست کر لونگا اسوقت اژدر سے لڑکر اژدرجادو کو قتل کرونگا ابھی مین اژدرجادو سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون یہ جو الفرام نے چترنگ سے کہا چترنگ نے کہا کہ آپکو اختیار ہے اگر آپکی مرضی ہے کہ صلح ہوجاے تو وہ بھی کوئی تدبیر کرین مین تو انکے حکم کا پابند ہون الفرام نے محروم کو چترنگ کا پیام دیا محروم نے کہا کہ ہم اسکا بندوبست کرینگے وہ اطمینان رکھے میدان مین جاکر مقابلہ کرے یہی الفرام نے چترنگ سے کہا چترنگ خاموش ہو رہا دربار برخاست کرکے گیا ثمود اپنی آشنا جمود اپنی ماں سے سب حال کہا اور کہا کہ یہ پیام وسلام میرے اور محروم کے ہوے پس اسوقت یہ دونون پاس محروم کے آئین اور کہا کہ تمنے کیا چترنگ سے کہا انھون نے جواب دیا کہ یہ مین نے کہلا بھیجا تھا اور یہی صلاح ٹھہری ان دونون نے بہت تقریر کی آخرکو یہی امر قرار پایا کہ جو کہ پہلے تجربہ تھا یہی راے ہوئی کہ کسی صورت سے صلح ہو جاے پس یہ دونون چترنگ کے پاس آئین اور کہا کہ ہمنے بہت کچھ تقریر کی مگر محروم جادو نے نہین قبول کیا اور کہا کہ صلح ہونا بہتر ہے مین اژدرجادو سے مقابلہ نہین کرونگا کیونکہ مین اور وہ ایک ہی مقام کے بیٹھنے والے ہین میرے اسکے بہت ملاقات ہے مین اس سے نہ مقابلہ کرونگا اگر تم مین سے کسی مین قوت ہو تو مقابلہ کرو پس جب محروم انکار کرتے ہین تو ہم کیا ہین ہم بھی نہین مقابلہ کرسکتے ہین انھین کی راے پر رہنے دو اگر اپنی اچھائی چاہتے ہو اگر وہ خفا ہو کر چلے گئے تو سب کارخانہ مٹ جائیگا چترنگ نے کہا کہ مین کب انکی راے کے خلاف کرتا ہون انکو اختیار ہے یہ تقریر کرکے باہم عیش کرنے لگے صبح ہوئی تینون لشکر حسب دستور میدان مین آئے لشکر ارزنگ سے قرماسپ نے میدان مین آکر مبارز طلب کیا لشکر چترنگ سے اسکے مقابلے کو کئی پہلوان گئے زخمی ہوے اور جان سے مارے گئے دوپہر تک یہی معرکہ رہا بوقت دوپہر قرماسپ مبارز طلب کر رہا تھا کہ ایک رقعہ خود بخود پاس اژدر کے آیا اسکا مضمون یہ تھا کہ اے بھائی مجھکو یہ نہ معلوم تھا کہ تم ارزنگ کے سرپرست اور مربی ہو اگر مجھکو معلوم ہوتا تو کبھی یہ صلاح چترنگ کو نہ دیتا کہ ارزنگ سے مقابلہ کرے پس میرے تمھارے تو ایک مدت سے ملاقات ہے اور ہم اور تم ایک مقام کے بیٹھنے والے ہین ملاقات کا پاس کرو کوئی تدبیر ایسی کرو کہ باہم صلح ہو جاے اور ہم اور تم دونون ملکر برجیس سے مقابلہ کرین اسکو شکست دین اس سے کیا حاصل کہ باہم لڑکر اپنی قوت کو کم کرین خیال تو کرو کہ نہ ہم غیر ہین نہ تم اور ہم و تم جنکے سرپرست اور مربی ہین وہ بھی کوئی غیر نہین ہین ایک صدف خداوندی کے دو گوہر آبدار ہین ایک درج خدائی کے جواہر بیش قیمت ہین ایک شجر کے دونون ثمر ہین سیب کے دو ٹکڑے ہین یعنی ارزنگ بھی خداوند زمرد شاہ کے فرزند ہین اور چترنگ بھی پس اسیقدر اختلاف ہے کہ وہ دوسری زوجہ سے ہین یہ دوسری زوجہ سے صرف شکم کا فرق ہے ورنہ نطفہ تو ایک ہی ہے جس قطرے سے وہ پیدا ہوے ہین اسی سے یہ پس کیا ضرور ہے کہ باہم نفاق ہو یہ نہ معلوم تھا اگر بخوبی معلوم ہوتا تو کبھی ایسی نوبت نہ آتی باہم صلح ہو جاتی اور آفتاب پرستون سے سمجھ لیا جاتا جب دو لشکر ایک ہوکر انسے مقابلہ کرینگے تو ضرور انکو شکست ہوگی

فرض کرو کہ تم ہمپر غالب آتے اور ہم مغلوب ہوتے یہ تو ضرور ہوا کہ تمھاری بھی قوت کم ہوئی پھر حریف سے جو کہ ہمارا اور تمھارا دونون کا حریف ہی کیونکر مقابلہ کرو گے بس ضرور شکست کھاؤ گے اس سے کوئی فائدہ نہین ہی کہ باہم فساد رہے ایسی تدبیر کرنا لازم ہی کیونکہ تم مرد بزرگ ہو کہ باہم یہ جو دشمنی ہی نکلجاے اور ہم اور تم ایک ہو جائین والسلام یہ جو رقعہ پاس اژدر کے آیا اور اُسنے مضمون رقعہ پڑھا بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ جو مجھکو خیال تھا کہ باہم صلح ہو جاے آخر کو اُسی طرف سے پیام صلح آیا ہمکو اس پیام کے روانہ کرنے کی نوبت نہ آئی پس اُسوقت میدان جنگ مین اژدر نے دوات و قلم طلب کرکے اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ اس امر سے تم بخوبی واقف تھے بلکہ مین نہین واقف ہون کیونکہ یہان مین نہ تھا کہ تمھاری طرف سے مقابلے کا سوال ہوا بلکہ ہمکو منظور نہ تھا جو کہ تمھارا بادشاہ ہی آسنے آتے ہی اُسیدن مقابلہ شروع کر دیا گو ہم لشکر برجیس سے لڑ رہے تھے ہمنے اُسپر کہلا بھی بھیجا کہ ہمسے تمسے مقابلہ نہین ہی کیون مقابلہ کرتے ہو جواب ملا کہ ہم تمسے مقابلہ کرنے کو آئے ہین ضرور مقابلہ کرینگے آخر مجبور ہو کر مقابلہ کیا اسیکے دوسرے دن بھی مقابلہ ہوا اب جو ہم غالب آئے اور تم مغلوب ہوے تو تمنے صلح کا پیام دیا خیر گو یہ وقت صلح کرنے کا نہین ہی مگر ہم تمھارے سبب سے اور تمھاری ملاقات کے سبب سے اور تمھارے لحاظ سے اس امر کو قبول کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اچھا ہی باہم جو فساد ہی برطرف ہو جاے گو بڑی مشکل سے ارزنگ منظور کریگا کیونکہ وہ بہت زبردست اور مغرور ہی اور نہایت درجہ بد مزاج ہی اور کسی کا کہنا سماعت نہین کرتا ہی مگر ہم کسی نہ کسی طور سے اُنکو سمجھا دینگے تم جبرتنگ کو اس امر پر راضی کرو گو یہ ہم خیال کرتے ہین کہ یہ امر ضرور تھا کہ اگر تمھارا لشکر مغلوب ہوتا اور تم لوگ غالب آتے اور ہم صلح کا پیام دیتے تو تم کبھی نہ قبول کرتے خیر یہ صرف اُس ملاقات کا پاس ہی جو کہ ہمارے اور تمھارے زمانہ کم سنی سے ہی اور ہم اور تم ایک جا خدمت خداوند جمشید مین رہے ہین اُسی زمانے کی ملاقات کا خیال ہی جو یہ امر مین نے منظور کیا ہی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ لکھکر اژدر نے وہ پرچہ اُڑا دیا وہ پرچہ ہوا پر جاکر بالاے آسمان غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصے کے محرودم کے پاس پہونچا محرودم نے اُسنے پڑھا اور اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ آپنے بڑی مہربانی فرمائی اور بہت عنایت کی پس آپ لشکر لیکر واپس جائیے اور آپ براہ مہربانی ارزنگ کو راضی فرمائیے اِدھر جبرتنگ کو راضی کرتا ہون یہ لکھکر اُسی طریقے سے روانہ کیا جس طور سے پہلے روانہ کیا تھا یعنی پرچے کے ذریعے سے روانہ کیا تھا اُسی طور سے پھر روانہ کیا اژدر کے پاس وہ نامہ آیا اژدر نے پڑھا جواب لکھا کہ تم جبرتنگ سے کہو کہ وہ طبل باز بجوا کر واپس جائے ہم بھی واپس جائینگے جب یہ جواب محرودم کے پاس پہونچا محرودم نے بذریعۂ ملک الفرام کے جبرتنگ سے کہلا بھیجا کہ طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر واپس آ جائیے اب مقابلہ نہ کریے جو حکم جبرتنگ کو پہونچا پس جبرتنگ نے فوراً طبل باز بجوا دیا اُدھر اژدر نے ارزنگ سے کہا کہ آپ بھی طبل باز بجوائیے لشکر ارزنگ مین بھی نقارے پر چوب پڑی لشکر طومار شاہ مین بھی کوس بازگشت بجایا گیا تینون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے گھرین کھولین بستروں پر آرام سے بیٹھے یہان جبرتنگ نے اپنی بارگاہ مین دربار کیا ارزنگ نے اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے اپنی بارگاہ مین جب دربار ارزنگ آراستہ ہو چکا اُسوقت اژدر جادو نے اُس رقعہ کا آنا اور اپنا جواب تحریر کرنا بیان کیا اور کہا کہ آپکو لازم ہی کہ صلح کر لیجیے کیونکہ یہ بہت اچھا موقع ہی آپ کی بات بالا رہتی ہی آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آتے ہی آپ کو صلاح دی تھی کہ اگر جبرتنگ سے صلح ہو جاے تو بہتر ہی آپنے فرمایا تھا کہ

وہ کیون صلح کرنے لگا اب اُسکی طرف سے خود صلح کا پیام ہوا ہی پس لازم ہی کہ صلح فرمایئے ارزنگ نے جواب دیا کہ اُستاد مین تو نہ صلح کرونگا کیونکہ میرا لشکر غالب آیا ہی اور چترنگ نے مجھکو بہت کلمۂ سخت کہے ہین جب لشکر لیکر آیا تھا تو مین نے صلح کرنی چاہی تھی اُسنے قبول نہین کیا بلکہ انکار کیا اور مقابلہ کیا پس اگر اُسکا لشکر غالب آتا اور مین صلح کا پیام دیتا وہ کبھی نہ قبول کرتا پس مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین صلح کرون یہ تقریر اژدر نے جو ارزنگ کی سُنی کہا ای ارزنگ تم بالکل نادانی کرتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اس امر مین بڑی خرابیان ہین اور اپنی اسوقت بات رہتی ہی فرض کرلو کہ تم غالب آئے اور چترنگ نے شکست کھائی اور فرار کر گیا مگر یہ امر ضرور ہوا کہ تمھاری قوت بھی کم ہوئی لشکر بھی کم ہوا اور جو سحر مین نے اسوقت برائے مقابلہ برجبیس درست کیے ہین وہ چترنگ کے مقابلے مین مین نے صرف کیے ہین پس پھر جب محنت کرون اور سحر تیار کرون تو لشکر برجبیس کے ساحرون سے مقابلہ کرون کیونکہ جو کہ چترنگ کے معاون اور مددگار ہین وہ بھی ایسے ویسے ساحر نہین ہین بہت زبردست ساحر ہین اُنکے مقابلے مین بھی بہت مشقت کرنا ہوگی پس یہ خیال کرلو کہ جب تم چترنگ پر دباؤ ڈالوگے اُسوقت وہ اُسکی کمک کرینگے جب ثمیر دباؤ پڑیگا مین تمھاری کمک کرونگا پس ساحرون مین مقابلے ہونے لگے جو سامان کہ مین نے ساحران برجبیس کے مقابلے کے لیے درست کیا ہی وہ سب بمقابلۂ محروم جادو کام آئیگا پھر برجبیس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا اور اگر چترنگ کی فتح ہوئی اُسکو کیا ضرورت ہی کہ وہ برجبیس سے مقابلہ کرے اور ظفر حاصل کرے پس وہ ثمیر ظفر حاصل کرکے اپنے مالک کی راہ لیگا تمھارا مطلب رہجائیگا تم اپنی معشوقہ نہ پاسکوگے پس مناسب یہی ہی کہ تم صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر کو بھی یہی خوف تھا کہ مین محروم سے نہین لڑسکتا ہون جیسا کہ محروم کو اژدر سے خوف تھا اور اُسنے مقابلہ نہین کیا پس یہ ہی ڈر اژدر کو تھا اسی سبب سے وہ ارزنگ کو صلح پر راضی کر رہا تھا پس جب اسطور سے اژدر نے کہا ارزنگ نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا پس سب نے اژدر کے کلام کی تائید کی جب ارزنگ نے دیکھا کہ سب اژدر کے کلام کی تائید کر رہے ہین کہا کہ مین نے نوسے ہزار برس قبل یہی تقدیر کی تھی کہ اژدر جادو کے ذریعے سے چترنگ سے صلح ہوا ای اژدر جادو تمکو اختیار ہی مین نے تمکو اختیار دیا ہی کہ جس طور سے چاہو صلح کرلو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان ارزنگ کو اژدر نے صلح پر راضی کیا ہی اُدھر محروم نے ملکہ الفرام کے ذریعے سے چترنگ کو راضی کیا چترنگ تو پہلے ہی راضی تھا یہی تقریر کرکے محروم نے چترنگ کو بھی رضامند کیا پس اُسوقت ایک رقعہ بنام اژدر تحریر کیا کہ مین نے چترنگ کو راضی کیا ہی پس اگر ارزنگ راضی ہوا ہو تو باہم ملاقات ہوجاے اور دونون لشکر ایک ہوجائین اور برجبیس کے لشکر سے مقابلہ کیا جاے یہ لکھکر اُسپر سحر کیا کہ وہ رقعہ اُڑکر پاس اژدر کے آیا یہان اژدر اس فکر مین تھا کہ کیونکر اس حال کی محروم کو اطلاع دون کہ وہ کاغذ اُسکے پاس آیا اُسنے اُسکو پڑھا اور ارزنگ کو سنایا اور کہا کہ مین لکھے دیتا ہون کہ کل فلان صحرا مین تم چترنگ کو لیکر آؤ مین خبر دیتا ہون کہ مین ارزنگ کو لیکر آؤنگا باہم ملاپ ہوجائیگا جو نفاق کہ پڑا ہوا ہی وہ مٹ جائیگا سختگان نے کہا کہ شوق سے تحریر فرمایئے خداوند آپ کے کہنے سے باہر نہ ہونگے مگر یہ تحریر کر دیجیے گا کہ چند شرائط ہین جو کہ بوقت ملاقات بیان ہونگے اگر آپ لوگ اُنکو منظور کرینگے تو باہم فیصلہ ہوجائیگا گو ارزنگ راضی نہین ہوتے تھے مگر مین نے اُنکو مجبور کیا اژدر نے کہا کہ اچھا یہ کہکر خود اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ ہم فلان صحرا مین کل ارزنگ کو لیکر آئینگے تم بھی چترنگ کو

لیکر آتا مگر ایک امر یہ ہی کہ ارزنگ کو ہمنے مجبور کرکے راضی کیا ہی وہ راضی نہ ہوتے تھے چند شرائط
ہین اگر تم قبول کروگے تو باہم میل ہوجائیگا ورنہ مشکل ہی اور وہ بوقت ملاقات بیان ہونگے
یہ لکھکر اسی طور سے اُس نامے کو اُڑادیا وہ پاس محروم کے پہونچا محروم نے اُسکو پڑھا اور چترنگ
سے کہا کہ کل صبح کو تمکو فلان صحرا مین چلنا ہوگا وہان تمھارے اور ارزنگ کے ملاقات ہوگی ایک
خیمہ روانہ کردو کہ وہ وہان برپا کیا جائے پس یہ کلام النصرام نے چترنگ سے کیا چترنگ نے جوابدیا
کہ آپکو اختیار ہی اور حکم دیا کہ ایک خیمہ فلان صحرا مین برپا کیا جائے کل ہم وہان جائینگے یہ حکم دیکر
دربار برخاست کیا محمود کے پاس آیا سب حال بیان کیا اُسنے کہا کہ جو آپکی مرضی ہم آپکے خلاف نہین
کرسکتے ہین یہان تو یہ امر طی ہوگیا وہان ارزنگ نے بھی بموجب کہنے اژدرجادو کے دو خیمے اُس صحرا
مین روانہ کیے پس اُدھر سے ملازمان چترنگ خیمہ لیکر آئے اور برپا کیا سب سامان شہانہ آراستہ کیا
اُدھر سے ملازمان ارزنگ خیمہ لیکے گئے برابر خیمہ چترنگ کے برپا کیے ایک خیمے مین کل سامان مہیا
کیا اور ایک خیمہ درمیان خیمہ چترنگ وارزنگ کے برپا کیا اور بموجب اژدرجادو کے تعلیم
کی دو کرسیان برابر آراستہ کین اور کئی ایک دنگل گرد واطراف مین اور خوب اُسکو آراستہ کیا
سب سامان اُسیدن درست ہوگیا کہ وہ باقی دن اور رات تمام ہوئی سحر ہوئی اُدھر سے اژدرجادو
ارزنگ کو تخت پر سوار کرکے اور سامان سواری ہمراہ لیکر طرف اُس صحرا کے چلا یہ خبر طوطمار شاہ
وغیرہ کو ہوئی کہ آج چترنگ وارزنگ مین باہم صلح ہوئی ہی ارزنگ برائے صلح جاتا ہی یہ لوگ
بھی اپنے لشکر کے کنارے پر آئے برائے تماشہ کہ دیکھین کس شان وشوکت سے ارزنگ جاتا
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سواری ارزنگ کی اس شان سے روان تھی کہ آگے آگے جلوس
سواری تھا اُسکے بعد ایک تخت پر ارزنگ سوار تھا تاج سر پر تھا چتر طلائی لگا ہوا تھا خواصی مین
سختگان مگس رانی کررہا تھا برابر تخت ارزنگ کے اژدرجادو تخت سحر پر سوار تھا اسکے برابر ہمہ
مرکب سحر پر سوار اور ساحران نامدار کوئی ہنس پر سوار کوئی اژدر پر دوسری طرف دیلم وقراسیب
مرکبون پر سوار ودیگر سرداران نامدار پس ارزنگ اِس شان وشوکت سے طرف اُس صحرا کے
روانہ ہوا کہ جہان ملاقات چترنگ سے بدی گئی تھی اور راہ طی کرکے اُس خیمے مین داخل ہوا کہ جو کہ
اُسکے قیام کے لیے مقرر ہوا تھا اور ملازم قبل سے وہان موجود تھے ارزنگ اپنے خیمے مین اُترا تھا
کہ اُدھر سے چترنگ بھی اِس شان وشوکت سے آیا کہ تخت پر سوار ابر سوسنی سر پر سایہ فگن برابر تخت کے
داہنی طرف شداد شاہ وگلریز شاہ بائین طرف گلاب شاہ وغفار شاہ ودیگر سرداران آزمودہ کار
وزیر سلطنت پس پشت مگس رانی کرتا ہوا پس چترنگ بھی اُس خیمے مین آکر اُترا جو کہ اسکے قیام کے
لیے مقرر تھا جب چترنگ آچکا اُسوقت ایک رقعہ اژدر کے پاس آیا کہ ارزنگ کو خیمہ وسط مین
لائیے مین چترنگ کو لاتا ہون باہم ملاپ ہوجائے پس اژدرجادو نے ارزنگ سے کہا کہ آپ
تشریف لے چلیے ارزنگ تخت پر سے اُٹھا ہمراہ اژدر کے چلا اُسوقت ارزنگ کے ہمراہ [illegible]
ودیلم وقراسیب وسختگان تھا اور اژدرجادو تھا اور باقی سب اُسی خیمے مین رہے پس ارزنگ
اُس خیمے مین گیا اژدر نے ارزنگ کو ایک کرسی پر بٹھایا اور داہنی طرف دنگلون پر اپنی طرف
کے سردارون کو کہ یہ بیٹھ چکے تھے کہ ایک مرتبہ محروم جادو اُس ابر سوسنی سے باہر آیا مع فتاد جادو
کے اور ملک النصرام سے کہا کہ تم چترنگ کو لیکر آؤ مین اژدرجادو سے ملاقات کرتا ہون یہ کہکر اُس

خیمے مین آیا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر زبردست نہایت بدشکل منہ اور کانون سے شعلے نکلتے ہوئے قشقہ
پیشانی پر دیا ہوا جوگی وضع اُسکے ہمراہ اور چند ساحر سامنے سے نمودار ہوئے جیسے اژدر نے اُسکو دیکھا
اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تا صحن خیمہ اُسکا استقبال کیا اور سلام کیا گلے ملے مزاج پرسی ہوئی اژدر نے
کہا کہ بڑے عرصے کے بعد میری آپ کے ملاقات ہوئی جب سے خداوند جمشید و سامری آسمان پر تشریف
لے گئے ہین تب سے میرے آپکے ملاقات نہین ہوئی تھی اب ہوئی خوب ذریعہ ملاقات کا نکلا یہ باتین
کرتے ہوئے ایوان مین آئے اژدر نے بائین طرف کے دنگلون پر اُن سب کو بٹھایا اور یہ کہا خوب کیا
آپ نے کہ یہ ہم صلح کرائی ورنہ میرے آپ کے مقابلہ ہونا ملاقات سابقہ مین فرق آتا محروم نے کہا کہ مین
ایسا نہ ہونے دیتا کیونکہ آپ تو بڑے عرصے کے میرے دوست تھے گو مین نے بعد تشریف لیجانے
خداوندون کے ترک دنیا کیا تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا اور ایسا پوشیدہ ہوا تھا کہ کوئی نہ پا سکتا تھا
اگر تمود کے کہنے سے اور اُسکی کوشش سے ملا اور مجبور ہو گیا کہ چترنگ کی شراکت کی اور یہ سب بھایئیوقا
کی خوشی کی کیونکہ وہ وصیت کر گئے تھے اُنکے فرمانے کے بموجب پھر مین دنیا پر آیا ورنہ ممکن نہ تھا دوسرے
آپ سے ملاقات بدی تھی جو امر خداوند مقرر کر گئے تھے وہ ضرور ہونگے واقع بڑے عرصے کے بعد آپکی
زیارت نصیب ہوئی آپ نے تو خوب خوب سحر کیے ہین ہزارون شاگرد ہین اژدر نے جواب دیا کہ یہ صرف
آپکا حسن گمان ہے مین کیا سحر تیار کرتا کیونکہ آلام دنیوی مین مبتلا تھا ہان آپ نے سحر تیار کیے ہونگے کہ کسی کام
سے کچھ غرض نہین ایسی باتین باہم ہو رہی تھین اور سب خاموش بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے کہ خبر آئی کہ
چترنگ آتے ہین پس محروم جادو مع اپنے ہمراہیون کے تا در خیمہ برائے استقبال آیا پس چترنگ
داخل خیمہ ہوا اُسکے ہمراہ ملکہ انفرام تھی اور رشد اد شاد و گلریز شاہ و گلاب شاہ و غفار شاہ تھے پس
محروم ہمراہ چترنگ کا استقبال کرکے اُس مقام پر لایا کہ جہان ارزنگ تھا چترنگ چونکہ چھوٹا تھا ارزنگ
کو سلام کیا ارزنگ نے جواب سلام دیا اور سب سردارون نے بھی ارزنگ کے سردارون نے
چترنگ کو سلام کیا محروم نے لاکر چترنگ کو برابر کرسی ارزنگ کے کرسی پر بٹھایا اور اپنی طرف کے
سردارون کو داہنی طرف بیٹھنے کا حکم دیا سب بیٹھے پس اژدر نے حکم دیا کہ ساقی حاضر ہون ساقی
جام و صراحی لیکر حاضر ہوئے پہلے ایک ایک جام چترنگ و ارزنگ کو دیا اُسکے بعد کل اہل محفل کو
دیا جب سب بادۂ ناب سے گرم ہوئے اُسوقت محروم نے اژدر سے کہا کہ وہ کیا شرطین ہین
کہ آپ نے تحریر کیا تھا کہ بروقت ملاقات تحریر ہونگی بیان فرمایئے اژدر نے سنگکان کی طرف دیکھ کر کہا
کہ وہ شرطین ہمارے وزیر اعظم بیان کرینگے اُنسے دریافت فرمایئے محروم نے سنگکان سے کہا کہ آپ
بیان کرین سنگکان نے کہا کہ وہ شرطین یہ ہین کہ ہم اسطور پر صلح کو قبول کرتے ہین کہ جب دونون لشکر
ایک ہو جائین اور لشکر برجیس سے مقابلہ ہو تو ایک دن ہمارے لشکر کے سردار لشکر برجیس سے
مقابلہ کرین ایک دن اُنکے لشکر کے سردار دوسرے یہ کہ طبل بانہ بجوانیکا ہمکو اختیار رہے جب ہمکو منظور رہے
طبل بانہ بجوا دین چترنگ امور جنگ مین دخل نہ دین جسدن اُنکے سردار مقابلہ کرین اسدن بھی طبل بانہ
کا ہمارے خداوند کو اختیار رہے سبب اسکا یہ ہے کہ چترنگ شاہ ابھی بچے ہین ناآزمودہ ہین طریقہ جنگ سے
واقف نہین ہین کیونکہ ہمنے دیکھ لیا ان معرکون مین خداوند ہمارے معرکے جھیلے ہوئے ہین طریقہ جنگ
سے آگاہ ہین لشکر کا حال بخوبی جانتے ہین کہ یہ فرار کر جائیگا اور یہ میدان جنگ مین قایم رہیگا پس ایسی
حالت مین اُسی شخص کو ہر امر کا اختیار رہنا زیبا ہے پس اگر یہ دونون شرطین منظور ہون تو باہم صلح ہو جائے

ورنہ ہمکو صلح کسی صورت سے منظور نہین ہے یہ تقریر جو سخنتگان نے کی تو اسکا جواب محروم نے دیا کہ جو کچھ
آپ نے کیا سب ہمارے حق مین بہتر کیا ہمکو یہ شرطین بھی قبول ہین اور جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ فرمایئے سخنتگان
نے جواب دیا کہ بس اگر آپ کو منظور ہے تو ایک عہد نامہ تحریر فرمایئے تاکہ کسی وقت اگر آپ انکار کرین تو ہم اُسے
پیش کرین محروم نے کہا کہ اچھا بس اُسوقت عہد نامہ تحریر کیا گیا اُسپر چترتنگ اور جو جو اُسکے ہمراہ تھے اُنکی
مہرین کی گئین اور ارزنگ کی اور ہمراہیان ارزنگ کی بھی مہرین کی گئین اُسکی دو نقلین ہوئین ایک
ارزنگ کے دفتر مین داخل کی گئی دوسری چترتنگ کے پاس رہی جب عہد نامہ مکمل طور سے تیار ہو گیا
اُسوقت اژدر اپنے مقام سحر سے اُٹھا اور ارزنگ کا ہاتھ پکڑ کر اُدھر محروم نے چترتنگ کو اور دونوں کو
گلے ملا یا باہم تاج بدلے وہ بڑے خدا کے نام سے اور یہ چھوٹے خدا کے نام سے مشہور ہوے اُسوقت
حکم دیا کہ توپین سلامی کی فیر ہون لشکرون مین حکم پہونچا کہ باجے بجاے جائین خوشی کی نوبتین بجین اور یہان
سب نے ارزنگ و چترتنگ کو نذرین خوشی کی دین ارباب نشاط طلب ہوے انھون نے مبارکباد
گائی تھوڑے عرصے تک یہان جلسہ رہا اُسکے بعد یہ امر قرار پایا کہ چترتنگ اپنے لشکر مین جائین اور کل
لشکر کو شامل لشکر ارزنگ کرین اور کل سے لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے یہ جو اژدر نے سنا
اور محروم نے پس اُسیوقت اژدر ارزنگ کو لیکر اُس خیمے مین آیا اور اُسی شان و شوکت سے
سوار کرا کے لشکر مین لایا یہان توپین فیر ہو رہی تھین باجے بج رہے تھے نوبتین بج رہی تھین پس ارزنگ
جب لشکر مین پہونچا اور یہ طومار شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ ارزنگ سے اور چترتنگ سے میل ہو گیا یہ
اُسکی خوشی کی نوبتین بج رہی ہین یہ لوگ بھی تماشا دیکھنے کو کنارے پر اپنے لشکر کے آئے تھے جب
ارزنگ اپنے لشکر مین آگیا اور داخل بارگاہ ہوا یہ لوگ بھی اپنی بارگاہ مین چلے پردے بارگاہ
کے بلند کرا دیے اُدھر چترتنگ بھی اپنے لشکر مین گیا محروم جادو اپنی ابر سوسنی مین گیا پس چترتنگ نے
جاتے ہی حکم دیا کہ سب خیمہ اور بارگاہین اس مقام پر سے اُکھاڑ لیجائین اور برابر خیمہ بارگاہ ارزنگ
کے برپا ہون اور کل لشکر میرا شامل لشکر ارزنگ ہو ہماری انکی صلح ہو گئی یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت
سب کارپردازون نے بندوبست کیا خیمے وغیرہ اُکھڑ کر روانہ کیے اور داخل لشکر ارزنگ ہوے
ارزنگ کے حکم سے کیونکہ اُسکو ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چترتنگ کا لشکر آپ کے لشکر مین آتا ہے خیمے
وغیرہ روانہ ہو چکے ہین پس ارزنگ نے سخنتگان سے کہا تھا کہ مقام مناسب پر لشکر اُتروا دو اور خیمہ وغیرہ
برپا کرا دو پس سخنتگان نے بیرون بارگاہ آکر سب بندوبست کیا بارگاہ چترتنگ برابر بارگاہ ارزنگ
کے برپا ہوئی اور خیمہ سرداروں کے مقام مناسب پر برپا کیے گئے خیمہ ناموس بھی برپا ہوا لشکر آنے لگا
ایک طرف لشکر چترتنگ کے چھاؤنی ہوئی یہ خبر طومار شاہ کو ہوئی وہ کنارے پر آئے آمد لشکر کا تماشا دیکھا
گو پردے اُٹھے ہوے تھے مگر اپنے لشکر کی حد پر سے آکر تماشہ دیکھا راوی نے بیان کیا کہ تھوڑے عرصے
مین وہ میدان جہان چترتنگ اُترا ہوا تھا خالی ہو گیا کل لشکر شامل لشکر ارزنگ ہوا اور ابر سوسنی
بارگاہ چترتنگ پر آکر قائم ہوا اُسی طور سے چترتنگ آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اب اور گھما گھمی لشکر
ارزنگ مین ہو گئی کوسونک لشکر اُترا ہوا ہے نشانون کے پھریرے اُڑ رہے ہین باجے بج رہے ہین
دوسرا ارزنگ ہو گیا ہے یہ حال طومار شاہ وغیرہ دیکھکر اپنی بارگاہ مین آئے یہان بارگاہ ارزنگ مین
دو تخت برابر بچھاے گئے پس چترتنگ اپنی بارگاہ مین تھوڑی دیر ٹھہر کر مع اپنے سردارون کے بارگاہ
ارزنگ مین آیا اور جو تخت برابر تخت ارزنگ کے آراستہ تھا اُسپر بیٹھا اپنا تخت جسپر بیٹھکر خدائی کرتا تھا

اُسکو اپنی بارگاہ مین چھوڑ آیا بائین طرف سردار چترنگ بیٹھے اور داہنی طرف سردار ارزنگ اب دربار گا اور ارزنگ ہو گیا ارزنگ نے حکم دیا کہ ہمنے آج اپنے بھائی کی دعوت کی ہی سامان دعوت کیا جاے اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان دونون بادشاہ یعنی خداوند ارزنگ و چترنگ بارگاہ مین بیٹھے مین دربار آراستہ ہی سردار دونون کے حاضر ہین کہ سخنگان نے ارزنگ سے کہا کہ یا خداوند طبل جنگ بجوائیے لشکر برجیس سے مقابلہ فرمائیے ارزنگ نے سخنگان کے کہنے سے چترنگ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمھاری کیا راے ہی چترنگ نے جواب دیا کہ بھائی صاحب آپ کو اختیار ہی مین نے آپ کو اختیار دیا ہی جو آپ کی مرضی وہ میری راے مین آپ کی مرضی کے خلاف کوئی امر نہ کرونگا یہ جو چترنگ نے کہا ارزنگ بہت خوش ہوا اور کہا کہ اے بھائی صاحب مین برجیس پر غالب آؤنگا اور اسکے ملک پر قبضہ کر لونگا تو یہان کا تمکو بادشاہ کرونگا تم یہان خدائی کرنا اور مین لشکر لیکر اہل اسلام کے مقابلہ کو جاؤنگا اور اُنپر بھی ظفر حاصل کر کے لب ساحل مین جا کر قسطول کو درست کرونگا جہان دادا جان خدائی کرتے تھے اور تمام دنیا کے دو حصے کرونگا جو کہ بڑا حصہ ہوگا اُسمین مین خدائی اور حکومت کرونگا اور جو چھوٹا حصہ ہوگا اُسمین تم خدائی اور حکومت کرنا چترنگ نے جواب دیا کہ مین عرض کر چکا ہون کہ آپ کو اختیار ہی پس جو آپ میرے حق مین مناسب جانینگے وہ کرینگے مین اُسکو بسر و چشم قبول کرونگا کیونکہ آپ میرے بزرگ ہین اور مین خورد ہون یہ تقریر جو چترنگ نے کی ارزنگ اور خوش ہوا اور کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے اور کل آفتاب پرستون سے مقابلہ ہو یہ چترنگ سے کہکر ارزنگ نے دیلم د اسلم و قرماسیب و اژدر جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سبکی کیا راے ہی اُن سب نے جواب دیا کہ جو مرضی خداوند پس ارزنگ نے ایک مرتبہ مونچھون پر تاؤ دے کر اور داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ مین نے ہزار برس قبل ہی تقریر کر چکا ہون کہ طبل جنگ بجے اور کل لشکر برجیس سے مقابلہ کیا جاے ایہا الناس آگاہ ہو کہ اب دنیا مین خدا دو ہین ایک مین اور ایک بھائی میرا چترنگ جو کہ خاص میرے باپ کا نطفہ ہی اور ملکہ جمود کے بطن سے پیدا ہوا ہی اور اسوقت میرا شریک ہی تم سب انکو بھی اپنا خدا جانو اور انکی بھی اطاعت کرو مثل میرے جب مین لشکر مین نہ ہون تو سب انکی اطاعت کرین اور انکے کہنے پر عمل کرین ارزنگ نے یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر مین ہمارے طبل جنگ بجے ہم کل آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ حکم ارزنگ کا دینا تھا کہ نقارہ پر چوب پڑی دونون لشکر دین مین طبل جنگ بجا یعنی لشکر ارزنگ و چترنگ مین یہان تو طبل جنگ پر چوب پڑی جو ہرکارے لشکر ملو مارشاہ وغیرہ کے یہان بامر جاسوسی موجود تھے فوراً خبر لو اخت طبل لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے یہان لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنا سحر جگانے لگے پہلوان اسلحہ صاف کرنے لگے سردار درستی آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوے وہان بارگاہ مین ارزنگ نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق حاضر ہو کر بادۂ گلگون پلائین و مطربان خوش گلو و شوخ و شنگ حاضر ہوگئے اہل دربار کے روبرو گائین آج شب بھر ہم جلسہ دیکھینگے صبح کو میدان مین جا کر لشکر برجیس سے مقابلہ کرینگے کیونکہ ہمکو چترنگ سے ملنے کی بہت بڑی خوشی ہوئی اسکا جلسہ کرنا ہمکو ضرور ہی مگر اس امر سے ناچار ہین کہ لشکر حریف مقابلے مین اُترا ہوا ہی اور ہمکو بھی تعجیل ہی کہ کسی طور سے فیصلہ ہو جاے کو مین نے تمہ دعوت کا دیا ہی کہ سامان دعوت کیا جاے یہ کوئی دعوت نہین ہی پس جب مین برجیس پر ظفر پاؤنگا اور میری فتح ہوگی پس بعد فتح اس خوشی کا

جلسہ اور برجبیس پر ظفر پانے کا جلسہ اور اپنی کتخدائی کا جلسہ یہ تینون جلسے اسی زمانے مین مین برپا کرونگا اور ایسے جلسے کرونگا کہ آجتک کسی نے نہ کیے ہونگے تمام عالم کی دعوت کرونگا کئی کرور روپیہ صرف کرونگا تمام دنیا کے طائفے طلب ہونگے جو کوئی اُس جلسے مین شریک ہوگا اُسکو لطف حاصل ہوگا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ خدا ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپ کا مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ اہلکارون نے آکر عرض کیا سب سامان دعوت مہیا ہی جیساکہ آپنے حکم فرمایا تھا ارزنگ نے کہا کہ حاضر کرو پس اُسیوقت سب سامان حاضر کیا گیا ساقی حاضر ہوے اُنھون نے پہلے ارزنگ و چترنگ کو شراب پلائی پھر سب اہل دربار کو اُسکے بعد مطربان خوش گلو مع سازندون کے حاضر ہوے ہین ساز درست کرکے پہلے گت ناچی پھر غزل گانا شروع کی یہان تو جلسہ آراستہ ہی وہان طوطار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوے تھے کہ نقارے کی صدا کان مین آئی کہ طوطار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ نقارے کی کیسی صدا بلند ہوئی سرشار شاہ نے کہا کہ لشکر ارزنگ سے صدا آئی ہی کوئی جاکر دریافت کرے کہ کیسا نقارہ بجا ہی پس طوطار شاہ نے ہرکارون کو جو کہ حاضر دربار تھے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ ابھی وہ ہرکارے نہ گئے تھے کہ جوڑی ہرکارون کی پسینے مین غرق گردین آلودہ حاضر دربار ہوے اور بارگاہ سے مجرا بجا لاے لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر پہلے صفت دنیا خداوند برجبیس و آفتاب کی بجالاے اور بعد ان بادشاہون کے تعریف کرتے دعا دیکر یون عرض کیا کہ یہ غلامان باوفا لشکر ارزنگ مین برابر خبر موجود تھے کہ کیا واقعہ گذرتا ہی ہمنے دیکھا کہ لشکر چترنگ شریک لشکر ارزنگ ہوا خیمہ وغیرہ برپا ہوے چترنگ اپنی بارگاہ سے بارگاہ ارزنگ مین آیا برابر تخت کے بیٹھا بڑی خاطر ہوئی ارزنگ نے درستی سامان دعوت کا حکم دیا چنانچہ سامان دعوت ہونے لگا اُسی اثنا مین سختگان وزیر ارزنگ نے ارزنگ سے کہا کہ طبل جنگ کا حکم فرمائیے تاکہ کل مقابلہ لشکر طوطار وغیرہ سے کیا جاے ارزنگ نے چترنگ سے راے لی اُسنے کہا کہ آپ کو اختیار ہی پس ارزنگ نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد [illegible] لشکر غلامان خداوند برجبیس سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ خبر سنکے طوطار شاہ وغیرہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداوند آفتاب تابان طبل جنگ بجے ہمکو ارزنگ سے نہ کچھ خوف ہی نہ چترنگ سے ہماری کمک خداوند کرینگے اور ہرکارونکو انعام دیکر رخصت کیا چوبدارون نے جاکر نقارچیون کو حکم سے بادشاہون کے آگاہ کیا کوس حربی نوازش مین آیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا میدان مین جاتا ہی گا سب اپنے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے نوبت باینجا رسید کہ وہ دن تمام ہوا رات کی آمد شروع ہوئی طوطار شاہ وغیرہ دربار برخاست کرکے جاکر آرام فرما ہوے لشکر مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرنے لگا اُدھر لشکر ارزنگ مین بھی طبل جنگ بج رہا ہی سب سامان جنگ کر رہے ہین طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ارزنگ و چترنگ بارگاہ مین بیٹھے ہین ناچ ہو رہا ہی جلسہ آراستہ ہی جام گردش مین ہی دور ساغر ہوا ہی مطرب خوش گلو نہایت حسین ماہ رخسار کبک رفتار شیرین گفتار خجستہ خصال پری تمثال گا رہی ہی اہل محفل کو لبھا رہی ہی زہرہ فلک کو اُسکی صدا برابر غش آرہے ہین سب بیٹھے ہوے نشہ شراب سے مست جھوم رہے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوے ہین برابر انعام مل رہا ہی عجب خوشی کا ہنگام ہی کسیکو خبر دنیا کی نہین ہی کہ صبح کو کیا ہوگا

راوی نے بیان کیا ہے کہ ارزنگ و چترتنگ نے وہ رات بعیش و عشرت بسر کی کہ نوبت انجم برخاست
ہونے لگی مطربہ فلک مع اپنے سازندوں کے طرف عشرتکدہ مغرب کے راہی ہوئی آمد آمد سلطان فلکی
پر سلطان خاور کی شروع ہوئی علم شعاع بلند ہوا لشکر نور نے سپاہ ظلمت پر ظفر پائی سلطان روز کا غلبہ
ہوا شاہ شب نے شکست کھائی یعنی چاند مع ستاروں کے غروب ہوا آفتاب نکلا شب کافور ہوگئی جھونکے
نسیم کے چلنے لگے پھول باغوں میں کھلنے لگے قطرے شبنم کے در غلطان کا کان دکھانے لگے طائران خوش گلو
چہچہانے لگے سبزۂ صحرا جب آنکھوں میں کھپا جاتا تھا ایسی خنکی تھی کہ بدن کے بال کھڑے ہوئے
جاتے تھے جب نسیم کا جھونکا آتا تھا ایک دل کو فرحت ہوتی تھی جب خوب روشنی ہوئی لشکروں میں
صبح کی دوری بجی پوجا پاٹ ہونے لگا گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے ایک طرف جی خداوند ارزنگ و
چترتنگ و لقا و زمرد تاتی کی جے پکاری جانے لگی ساحر خداوند جمشید و سامری کی جے پکارنے لگے ایک طرف
خداوند آفتاب و برجیس کی جے کی صدا بلند تھی کوئی لوٹا لیے ہوئے آفتاب کو پانی دے رہا تھا اور
کوئی پھول چڑھا رہا تھا کوئی اشنان کر رہا تھا کوئی پوجا پاٹ کر کے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ
کر رہا تھا کوئی مسلح و مکمل مرکب پر سوار ٹہل رہا تھا دونوں لشکروں میں یہ حال تھا وہاں ارزنگ
نے جلسہ برخاست کیا اور حکم دیا کہ سب مسلح و مکمل ہو کر در دولت پر حاضر ہوں ہم برآمد ہوتے ہیں
پس سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور مسلح و مکمل ہو کر در دولت ارزنگ پر حاضر ہوئے
رات بھر کے جاگے ہوئے آنکھوں میں ایک تو نیند کا خمار تھا دوسرے بسبب شراب خواری کی
بدمست ہو رہے تھے آنکھیں بند ہوئی جاتی تھیں اسپر مزا یہ تھا کہ صبح کا وقت تھا جب صبا کا جھونکا آتا
آتا تھا سب کو غنودگی سی ہو جاتی تھی انگڑائیاں لیتے تھے مگر مجبور تھے کیا کرتے ادھر چترتنگ بھی
اس جلسے سے اٹھکر اپنے خیمے میں گیا اور اسنے بھی اپنے سرداروں کو مسلح و مکمل ہو کر حاضر ہونیکا
حکم دیا اور خود آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہونے لگا کہ اس عرصے میں سب سردار چترتنگ
کے بھی حاضر در دولت ہوئے کہ ارزنگ اپنے خیمے سے اور چترتنگ اپنے خیمے سے برآمد ہوا
کل لشکر دونوں کا تیار تھا سلامی کے باجے بجے سب نے سلام کیا یہ سب کا سلام و مجرا لیکر ایک
تخت پر پہلو بہ پہلو سوار ہوئے ابر سوسنی آکر سر پر چترتنگ و ارزنگ کے سایہ فگن ہوا انگشتگان
خواصی میں بیٹھا لشکر چترتنگ بائیں طرف کو اور لشکر ارزنگ داہنی طرف کو قائم ہوا سب بادشاہوں
نے آکے تخت کے گرد حلقہ کیا ساحروں نے اپنی اپنی سواری کو طلب کیا اور سوار ہوئے کل ساحروں
اسلحہ واژدر جادو لیکر ایک طرف کو قائم ہوئے ڈنکے پر چوب پڑی دیلم و قرماسپ بمرتبہ
سپہ سالاری اس شان و شوکت سے ارزنگ و چترتنگ کل لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلے
علموں کے پھریرے ہوا سے لہرا رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے ادھر سے یہ طرف میدان کے چلے
ادھر طومار شاہ بیدار ہوئے سب امور ضروری سے فراغت کر کے اور مسلح و مکمل ہو کر برآمد
ہوئے لشکر قبل سے تیار تھا سب سردار حاضر تھے کہ سب کا مجرا ہوا طومار شاہ وغیرہ سب کا مجرا
لیکر تخت پر سوار ہوئے تخت طرف میدان کے چلا عقب میں کل لشکر روانہ ہوا نشان طلائی کے پھریرے
جلوہ دکھا رہے تھے کہ ادھر طومار شاہ وغیرہ مع کل لشکر کے میدان جنگ میں پہونچے ادھر سے
ارزنگ و چترتنگ مع لشکر سیاہ ضلالت اثر کے آکر پہونچا صفیں آراستہ ہونے لگیں دونوں طرف
راوی نے اسطور سے بیان کیا ہے کہ بائیں طرف لشکر چترتنگ کے صفیں آراستہ ہوئیں اور داہنی طرف

سیاہ ارزنگ کی اور ایکطرف کل ساحرون کی پس ساحرون کے لشکر مین اسلم و اثدر کو مرتبۂ سپہ سالاری قایم ہوے اور غیر ساحرون کے لشکر مین دیلم و قرماسپ بمرتبہ سپہ سالاری قایم ہوے اُدھر لشکر طومار شاہ وغیرہ کی بھی صفین آراستہ ہوئین جب صف بندی ہوچکی تبر دارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقون نے دونون طرف سے نکلکر چھڑکاؤ کیا گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبون نے نکلکر نقابت آغاز کی یہان تو نقیب نقابت کر رہے ہین اب شہر آفتاب نما کا حال ملاحظہ فرمایئے کہ جب صبح ہوئی کل حاضرین دربار برجیس اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے اور داخل قلعۂ آفتاب نما اور گنبد آفتاب تابان ہوے اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے سب درجے حاضرین دربار سے مملو ہوگئے خونخوار شاہ و افریق شاہ اپنی اپنی کرسی پیمبری پہ بیٹھے کہ حجاب قدرت کو حرکت ہوئی سب حاضرین یا خداوند یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوے سجدے سے سر اُٹھایا صدا آئی کہ ای بندگان من دیکھو میرے قدرت کو اور آگاہ ہو اور جانو کہ سواے میرے کوئی دوسرا خدا تم سب کا نہین ہی سب نے کہا کہ امنا و صدقنا ہمنے خوب خوب تیری قدرت دیکھی اور تیری شان کو دیکھا تیری وہ شان جبروتی ہی کہ ہر ایک کو تیرے حضور مین کلام کرنے کی قدرت نہین ہی تو ہم سب کا معبود حقیقی ہی ہمنے وہ قدرت دیکھی کہ زبان نہین جو تیری قدرت کی تعریف کرسکین یا خداوند ہم سب تیرے بندے گنہگار ہین تو بڑا غفار ہی تیرا رحم و کرم ہم سب پر ہر وقت نازل رہتا ہی ہم سب بندگی و اطاعت سے باہر نہین ہین جو تیرا حکم ہو اُسکو ہم سب بسر و چشم بجا لائین جب سب اہل دربار یہ کہہ چکے پھر صدا آئی کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ جہانگ کسقدر دعوی کرکے آیا تھا کہ مین خدا ہون گو وہ میرا بندہ ہی مگر مغرور ہوگیا تھا اور یہی اُسکا انجام تم سبنے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ کیسا ارزنگ کے ہاتھ سے ذلیل ہوا آخر کو صلح کرلی ارزنگ سے اور اُسکا شریک ہوا بس اب دونون نے پھر قصد کیا ہی کہ میرے بندگان خاص سے مقابلہ کرین چنانچہ آج میدان مین لشکر لیکر آئے ہین اور صف آرا ہوے ہین تم سب میدان جنگ کی طرف دیکھو اور جنگ کا تماشا کرو کہ کیونکر میرے بندگان خاص اُن گمراہ بندون کو قتل کرتے ہین اور اُن سب پر میرا عذاب نازل ہوتا ہی یہ جو صدا آئی سب طرف مشرق کے متوجہ ہوے دیکھا کہ دونون لشکر میدان جنگ مین صف آرا ہین اور نقیب نقابت کر رہے ہین پس سب اُسطرف متوجہ ہوے حاضرین دربار اِنکو تو متوجہ رکھا جاتا ہی کہ یہ سب تماشاے جنگ مین مصروف ہین وہان نقیب نقابت کر رہے ہین اپنے لشکر مین واپس نہین آئے ہین کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک نور ظاہر ہوا کہ چلا آتا ہی وہ نور ایک مرتبہ آکر تمام لشکر آفتاب پرستان پر قائم ہوا اب جو لشکر ارزنگ و حیرتنگ کے لوگون نے دیکھا کہ اُس نور سے ایک آسمان نیلگون پیدا ہوا اور تمام لشکر پہ طومار شاہ کے محیط ہوگیا اُس آسمان سے نور پیدا تھا اُسکا عکس جو پڑتا تھا زمین پر تو زمین سے خود بخود غبار طلائی رنگ کا مگر نہایت باریک بلند ہوکر طرف آسمان کے جاتا تھا اور وہ غبار ابر طلائی بنکر زیر آسمان نیلگون قایم ہوتا تھا اُس سے بارش گلہاے خوشبو کی ہوتی تھی ایسی خوشبو اُس صحرا مین اُن پھولون کی ہوئی کہ جس سے صاف ثابت تھا کہ ہزارون نافۂ مشک کھولدیے ہین اور جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ جان کو معطر کردیتا تھا تمام صحرا مہکا ہوا تھا اور اُس نور سے منور تھا ایسا نور پھیلا تھا کہ معلوم ہوتا تھا ہزارون آفتاب نکلے ہوے ہین یہ حال لشکر ارزنگ و حیرتنگ نے جو دیکھا سب کو جرأت ہوئی مگر لشکر طومار شاہ وغیرہ یہ حال دیکھکر ایسے محو ہوے کہ سجدے کو خم ہوگئے اور پکار اُٹھے کہ کیا خداوند آفتاب تابان کی قدرت ہی

اور کیا شان ہے نائب خداوند و فرزند خداوند برجیس کی یہ کہکر سب نے سجدے سے سر اُٹھایا کہ ایک مرتبہ اُس آسمان پر سے صدا آئی کہ ای بندگان من و ای ایہا الناس آگاہ ہو اور دیکھو میری قدرت کو اور قائل ہو میری خدائی کے کہ آج عالم مین کوئی خدا سواے میرے ہی کہ جسکی یہ شان و شوکت ہو اور ایسی قدرت ہو پس تم سب میرے بندے ہو اور یہ جو تمھارے مقابلے مین کھڑے ہوے ہین یہ سب میرے بندے ہین اِنکے باپ و دادا کو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تھا اُنھون نے دنیا پر آکر مجھسے انحراف کیا اور خود دعوی خدائی کیا تم سب نے دیکھا اور سنتا ہوگا کہ کس ذلت سے مین نے اُنکو غارت کیا اور کیسا عذاب مین نے اُنپر نازل کیا یہ بھی مثل اُنکے مجھسے منحرف ہین اِنکو بھی ذلیل کرونگا اور اپنا عذاب نازل کرونگا یہ میرے عذاب سے بچکر کہان جاسکتے ہین جہانتک انکاجی چاہے غرور کرلین ابھی کل ہی کا ذکر ہی کہ چترنگ کس شور و شر سے آیا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون ارزنگ میرے باپ کا غلام ہی اور کس شور و شر سے ارزنگ سے مقابلہ کیا آخر انجام کیا ہوا کہ ارزنگ کے ہاتھ سے ذلیل ہوا اور پھر دشمن کا شریک ہوا سواے صلح کرنے کے کوئی تدبیر نہ بن پڑی آخر کو صلح کرلی اور اُسکا شریک ہوا ہمسے مقابلہ کرتا ہی اِن سب پر اپنا عذاب نازل کرونگا ہان مقابلہ کرو کوئی خوف اپنے دل مین نہ لاؤ یہ جو صدا آئی طوما رشاہ وغیرہ نے سر بلند کرکے طرف آسمان کے کہا کہ یا خداوند ہم آپ کے بندے ہین ایسے نامردون سے کہین ڈرتے ہین اگر تمام عالم ایکطرف ہو جاے اور ہمسے مقابلہ کرے تو بھی ہم قدم میدان سے نہ ہٹائین اور سب کو قتل کرکے اپنا نام کر جائین پھر صدا آئی ہان تم ایسے ہی لوگ ہو میری قدرت کو دیکھو اِس لیے کہ تمھارے دماغ معطر ہون اور روح کو تازگی ہو اور جسمون مین قوت ہو اس واسطے ابر طلائی سے پھول برساے اور ہواے سرد کے جھونکے پیدا کیے اور تم سب کو اپنے نور مین رکھا کہ بہار انتظار سے اور پر نور پڑ رہا ہی یہ میری رحمت تم سب پر ہی یہ سُنتا تھا کہ پھر سب نے سجدہ کیا اب جو سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ نقیب نقابت کرکے واپس لشکر مین آئے ہین صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا ہی ہر ایک جری جھوم رہا ہی قبضۂ شمشیر چوم رہا ہی عرکیون کو صفون سے بڑھاے دیتے ہین صف آرا صفین درست کر رہے ہین اُدھر چترنگ نے ارزنگ سے کہا کہ فرمائیے بھائی صاحب اگر آپ کی خوشی ہو اور آپکی مرضی ہو اور ناگوار طبع اقدس نہ ہو تو آج میرے سردار لشکر برجیس سے مقابلہ کرین آپ کے لشکر کے سردار تو اکثر مقابلہ کر چکے ہین اب آج میرے لشکر کے سردارون کی جنگ کا تماشا ملاحظہ فرمائیے ارزنگ نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو خیر میرے لشکر کے پہلوان کل مقابلہ کرینگے جبکہ ہم اور تم ایک ہوے تو اس سے کیا کہ ہم یہ کہین کہ نہین آج میرے سردار مقابلہ کرینگے کوئی غیریت نہین ہی تمکو اختیار ہی پس جو یہ جواب ارزنگ نے دیا پس چترنگ نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا بغور نگاہ اُٹھا کر پس بائین طرف کی صف سے لشکر گلریزشاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا سہیل گلریزی تھا اپنے گینڈے کو بڑھا کر روبرو ارزنگ و چترنگ کے آیا اور اجازت خواہ ہوا بہت زبردست پہلوان ہی ان دونون خداے باطل و گمراہ کنندہ نے اپنی آستین مرحمت اُسکی پشت پر جھاڑی اور کہا کہ جا تجھکو ہمنے اپنی ید قدرت کے سپرد کیا حریف کے لشکر کے سردارون کا کام تمام کر پس اُسنے سلام کیا اور گینڈے پر سوار ہو کر میدان مین آیا پہلے سراپا میدان کا دکھایا اسکے بعد اپنا دم راست کیا جب حواس بجا ہوے تو لشکر آفتاب پرستون کی طرف منھ کرکے کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کے لیے آئے اور

میرے ہاتھ سے مارا جائے اِسطور سے جو مبارز طلب کیا پس لشکر برجیس سے شبرنگ خود بدولت
نے اپنے مرکب کو بڑھایا اور طوطمار شاہ وغیرہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا جیسے ہی اُسنے شبرنگ
کو آتے ہوئے دیکھا اپنے گینڈے کو بہ عزم نگاورزنی پیچھے ہٹایا اور ہم نگاور رہا دونون کے مرکب
برابر رہے پس دونون مین مسلکر ہم مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی دونون نیزہ بازی مین بھی
برابر رہے گُمو دچلے آپس مین بھی برابر رہے نوبت تلوار کی آئی رد و بدل ہوئی آخرکار شبرنگ کو اُسنے
خبردار کر کے تلوار کا وار کیا شبرنگ نے سپر کو سر کی پناہ کیا تیغہ سپر کو کاٹ کے چار اُنگل سر مین در آیا
شبرنگ نے داستانہ مارا تیغہ تو سر سے نکلگیا مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی شبرنگ کو غشی طاری
ہوئی سہیل نے آواز دی کہ لیجاؤ اِس پہلوان کو اور کسی کو میرے مقابلے کے لیے روانہ کرو یہ جو
سہیل نے کہا پس بھائی شبرنگ کا جلترنگ کشتی گیر دعف لشکر پر کھڑا تھا اُسنے جو اپنے بھائی کا یہ حال دیکھا
تاب نہ رہی غصہ آگیا یہ بھی پہلوان زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست مرکب کو بڑھا کر میدان رزم
مین آکر جھومنے لگا سہیل نے دیکھا کہ یہ پہلوان سیاہ فام بد انجام ہاتھ پانون گول لانبا قد چوڑا سینہ
مرکب پر سوار میدان مین جھوم رہا ہے اُسنے دیکھکر آواز دی کہ اے پہلوان دوران کس فراق مین ہو
جلترنگ نے جواب دیا کہ میرا بھائی تیرے ہاتھ سے زخمی ہوا اب مین تیرے مقابلے کو آیا ہون مجھپر بھی
اپنا وار کر سہیل نے کہا کہ تم بہت بڑے نامی گرامی پہلوان ہو مین تمھاری سی قوت کہان سے لاؤن
البتہ اگر خداوند ارزنگ کی کمک ہوئی تو تجھکو مچھر کی طرح سے مل ڈالونگا تیرا غرور مٹاؤنگا یہ سُنکے
جلترنگ کو غصہ زیادہ ہوا بڑھکر نیزے کا وار کیا سہیل نے نیزے کو نیزے کی سنان پر رد کیا آخر
نیزہ بازی ہونے لگی چند تانین ردوبدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر سہیل نے نیزے کو گانٹھکر تھپکی کا
ہاتھ مار کر نیزہ جلترنگ کا ہوائی کیا جلترنگ نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا نیام سے نکالا سہیل نے بھی
تلوار کو کھینچا گھمسان کی تلوار چلنے لگی جھنکار کی آوازین بلند ہوئین تھوڑے عرصے تک تلوار چلی تھی
کہ جلترنگ نے قریب سہیل آکر تلوار کا وار کیا سہیل نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور گینڈے کو پھیر کر
داستانہ مار کر جلترنگ کی تلوار کو چھینکر اپنے قبضے مین کیا اور آواز دی کہ اب خالی ہاتھ کیا کریگا دیکھو
اسوقت تک مین تجھسے بیش ہون جلترنگ نے جواب دیا اب تجھسے کشتی مین مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر گینڈے
کود پڑا سہیل اپنے گینڈے سے کودا دونون نے رخت جنگ اُتار کر لنگوٹ باندھے اُسی میدان کی
بھوبھل مین خم مار کر دونون سامنے آئے ہاتھ ملا کر لپٹ پڑے کشتی ہونے لگی جلترنگ نے سامنے
کے زور کرتے کرتے گھسوٹا دیا سہیل فوراً بغلی بیٹھکر پکڑ لایا جلترنگ قینچی کا ڈھنگ دیکر دم توڑ کر
نکل بھاگا سامنے آکر خم مارا سہیل ایک گھٹنہ ٹیک کر کھڑا ہوا ریلا پیلا زور کرنے لگے دانؤن پر دانؤ
پیچ پر پیچ ہونے لگے اب وہ وقت آیا کہ پہلوان دوران وگرشاسپ جہان آفتاب تابان شکست خوردہ
تیغ لنگوٹ بالائے ضباع و شجاع الکعادرہ مغرب مین جا کر ڈنڈ پیلنے لگا دن غائب ہوا سیاہی شب کی صورت
نظر آئی جلترنگ نے کہا اب میرے تمھارے کل فیصلہ ہوگا اب رات ہوگئی ہے پار روشنی کا سامان کیا جائے
سہیل نے جواب دیا تم اپنے داؤن پیچ سے غافل مت ہو ہوشیار رہو سے لڑے جاؤ وہ روشنی ہوگی
کہ جس سے تمام عالم روشن و منور ہوگا کہ تھوڑے عرصے کے بعد پہلوان ماہ تابان اکھاڑہ مشرق سے نکلکر
مع شاگردان سیارگان میدان نہ برجدی مین آکر دونون پہلوانون کی کشتی دیکھنے لگا سیاہی شب نے
مارے خوف کے منھ چھپایا تمام عالم مین روشنی ہوگئی سہیل نے کہا میرے تمھارے اسی چاندنی مین

آج فیصلہ ہوگا جلترنگ بھی پہلوان قوی ہیکل ہی کل فنون سپاہ گری مین طاق شہرۂ آفاق ہی برابر لڑے جاتا
ہی ہر دانؤن کا جواب دیتا ہوا ہر پیچ کا توڑ کرتا ہوا لڑ رہا ہی جہان پہ پکڑ لاتا ہی گردن پر گھسنہ رکھکر گھستہ دیدیتا
ہی لنگر ڈالدیتا ہی کہ سہیل کو اٹھنا دشوار ہوتا ہی مگر اپنی زیادتی قوت سے نکلجاتا ہی اہل لشکر جانبین دیکھ رہے
ہین اور آپس کہ رہے ہین کہ آج تمام رات ہم لوگونکو بھی یون ہی گذریگی دونون پہلوان زبردست ہین گے
دیکھیے خداوند کسکو فتحیاب کرتے ہین غرض تمام رات کشتی رہی آخرکار جلترنگ کا دم بھر آیا ہانپنے لگا
سہیل نے ایک جھٹکا دیا کہ جلترنگ منھ کے بھل زمین پر آیا سہیل نے سواری کا دانؤن ڈالکر اس
زور سے کسا کہ جلترنگ کی ایک پسلی دوسری پسلی سے ملگئی آنتین منھ کے راستے باہر نکل آئین تمام
اہل لشکر دیکھ رہے ہین سہیل نے دیکھا کہ جلترنگ دم توڑنے لگا ہٹکر علیحدہ کھڑا ہوا ادھر لیلی شب مجنون
روز کے غم مین دم توڑنے لگی پہلوان ماہ تابان مع شاگردان انجم ہٹ کر اپنے قلعۂ مغرب مین گیا ستارۂ
سحری آسمان پر چمکا نسیم سحری چلنے لگی صبح کی وردی کا دنکا ہوا روح لیلی شب نکلگئی ادھر جلترنگ کا دم
نکلگیا اب وہ وقت آیا کہ آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا تمام دن روشن منور ہوا سہیل نے رخت جنگ جسم پر
آراستہ کیا گینڈے پر سوار ہوکر پھر میدان مین آکر للکارنے لگا اور آواز دی کہ ای شبرنگ تیرا بھائی
بڑا زبردست نامی گرامی پہلوان تھا دیکھا تونے کہ ایک پشہ کی طرح سے مین نے مل ڈالا اب اگر تجھکو دعوی
پہلوانی ہو تو تو پھر میرے مقابلے مین آ گو دو روز لڑتے ہوے مگر ابھی تیرے مقابلے کو بہت ہون
شبرنگ نے چاہا کہ اسی حالت زخم کاری مین مین بھی جا کر اپنے بھائی پہ جان فدا کرون لیس اور ایک
پہلوان لشکر طومارشاہ سے مقابلے کو آیا شبرنگ ہٹا کر خود مقابلہ کیا سہیل نے اسکو بھی زخمی کیا
پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اسکو سہیل نے جان سے مارا اور ایک پہلوان نکلا وہ
بھی زخمی ہوا دوپہر تک چار پہلوانون کو زخمی کیا اور دو کو جان سے مارا الیس جب دوسرا پہلوان
جو کہ قریب سہ پہر دن اور چار پہر رات مین اسکے ہاتھ سے مارا گیا طومارشاہ کو ہراس ہوا اور خیال
کیا کہ یہ کیا ہوا کہ آج جو میدان مین گیا وہ زخمی ہوا یا جان سے مارا گیا کیا خداوند کچھ خفا ہو گئے یہ خیال
دل مین کرکے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا جو آسمان کہ اسکے سر پر محیط تھا اور کہا کہ یا خداوند فرمایئے
کونسی ایسی خطا ہوئی ہی کہ آپ کے بندے ذلیل ہوے اگر کوئی گناہ ہوا ہو تو معاف فرمایئے ملاحظہ
فرمایئے کہ کئی سردار زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے حریف ہمپر تمسخر کرتے ہین جلترنگ
کتنا بڑا پہلوان مارا گیا ای خداوند تیری ذات عالم الغیب ہی تو ہر ایک کے دل کے حال سے واقف
ہی یہ جو طومارشاہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا کچھ صدا تو نہ آئی مگر ایک حرکت اس آسمان کو
ہوئی اور ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا ایک آفتاب اس سے پیدا ہوا اور اس پہلوان کے
مقابلے مین اسکا عکس ہوا ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ زمین سے شعلے نکلنے لگے حیوان و انسان لشکر
ارژنگ کے اور چترنگ کے بیقرار ہو گئے بشدت پیاس لگی زبانین نکل آئین منھ مین کانٹے
پڑ گئے ادھر عکس جو آفتاب کا سہیل پر پڑا اسکے سر سے دھوان نکلنے لگا ایک مرتبہ ایک شعلہ
پیدا ہوا کہ اسکے جسم سے کہ وہ جلنے لگا اس آفتاب سے صدا آئی کہ تمنے دیکھا بڑا غضب کیونکر مین نے
اسکو جلا دیا یہ صدا آکر اور ایک مرتبہ وہ آفتاب طرف زمین کے آیا چند سردار و سوار لشکر ارژنگ
کے شدت پیاس سے بیقرار ہوکر بڑھ آسے تھے آنیز گرا کہ وہ جلنے لگے اور غرق زمین ہو گیا لشکر
طومار کے لوگ تو سجدے مین گرے اہل لشکر ارژنگ و چترنگ نے دیکھا کہ یا تو وہ آفتاب غرق

زمین سے اٹھا یا یکایک اُس آسمان پر جاکر چمکا اور اُسی آسمان مین پنہان ہوگیا اور پھر اُسی طور سے
پھلون کی بارش ہونے لگی اہل لشکر طومارشاہ نے بانیر تابان و مہر درخشان کہکر سجدے سے سر اٹھائے
وہ شدت عطش و گرمی بھی برطرف ہوئی لشکر ارژنگ و چترتنگ کے ہوا اس خمسہ جو شش جہت مین منتشر
ہوگئے تھے جمع ہوئے سب کے ہوش درست ہوئے صفون مین جو درہمی واقع ہوئی تھی صف آرا نے
انکو درست کیا جب پھر صف بندی ہوچکی ابھی کوئی دوپہر دن آیا تھا کہ یہ معرکہ پیش ہوا تھا پس چترتنگ
نے پھر اپنے لشکر کی طرف دیکھا ایک پہلوان اور برائے مقابلہ میدان مین چترتنگ سے اجازت لیکر
آیا مبارز طلب کیا لشکر آفتاب پرستان سے قیصور آدمخوار نے اپنا مرکب نکالا اور طومارشاہ وغیرہ
سے اجازت لیکر میدان کا قصد کیا نبردگاہ مین پہونچکر اُس پہلوان سے مقابلہ کیا ایک ضرب تیغ مین اُسکو
دو پارہ کیا پس رسد لگ گئی چترتنگ کے لشکر سے سوار نکلنے لگے جو مقابلہ مین قیصور کے آیا
یا تو مارا گیا یا مجروح ہوا تا شام قیصور نے دس پہلوان لشکر چترتنگ کے زخمی کیے اور پانچ کو جان سے
مارا کہ آفتاب عالمتاب بصد اضطراب طرف میدان کے راہی تھا غروب ہوگیا تاریکی شب نے اپنا
عمل شروع کیا پس ارژنگ نے حکم دیا کہ کوس بازگشت بجے فوراً طبل بازیرچوب پڑی دونون لشکر
طرف فرودگاہ کے چلے لشکر طومارشاہ مین کوس بازگشت بجایا گیا طومارشاہ قیصور پر سے زر و
جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کمر کھولی سب تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین
آئے وہ آسمان نیلگون تو اُسی طور سے محیط رہا مگر وہ نور جاتا رہا یعنی وہ نور طرف شہر آفتاب نما کے
چلا گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہان برجیس نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مکان کو
گئے راوی اِس مقام پر خدمت ناظرین مین التماس کیے دیتا ہے کہ جبتک لشکر ارژنگ و چترتنگ سے
مقابلہ رہیگا اسی طور سے ہر روز برجیس سب کو قلعہ آفتاب نما و گنبد آفتاب تابان سے تماشائے جنگ
دکھایا کریگا اور شام کو دربار برخاست کرکے محل مین جایا کریگا اب ہر روز کی حالت برجیس لکھنے کی
ضرورت نہین ہے کیونکہ طول ہوتا ہے اور طول آپ لوگون کو پسند نہین ہے دوسرے مین خود بھی طول سے
پرہیز کرتا ہون یہی طریقہ تا اختتام جنگ برجیس کا رہیگا اور اِسی طور سے نور جو کہ آسمان نیلگون مین
سے پیدا ہوتا ہے اور وقت شام طرف شہر کے چلا جاتا ہے صرف آسمان قایم رہتا ہے تا اختتام مقابلہ اسکا
بھی یہی طریقہ رہیگا ہر مرتبہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے پس آمدہ بر سر مطلب طومارشاہ نے
تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین آکر دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے حکم ساقی کو دیا کہ سب کو جام مے دے
شراب خواری ہونے لگی طائفے حاضر ہوئے ناچ شروع ہوگیا یہان طومارشاہ وغیرہ مع حاضرین
دربار کے شرابخواری مین و ناچ و رنگ مین مصروف تھے وہان چترتنگ و ارژنگ جو میدان جنگ
سے طبل بازبجوا کر فرودگاہ پر واپس گئے اِن دونون نے بھی دربار کیا انکے بھی لشکر نے کمر کھولی سردار
لباس بدلکر حاضر دربار ہوئے بڑے عرصے تک یہ دونون کافر خاسر ارژنگ و چترتنگ سر جھکائے عالم
سکوت مین بیٹھے رہے اور سوچا کیے کہ بڑا غضب ہے کہ اگر دو ایک سردار لشکر طومارشاہ کا زخمی ہوے یا
خواہ مارے گئے اور ہمارا سردار جھگڑ لڑا تو آسمان سے آفتاب پیدا ہوا اُسنے اُسکو بھی جلا دیا اور اُسکے
ساتھ سو دو سو کی جان لی اسکی تدبیر کیا کیجائے یہی سوچا کیے جب کچھ خیال مین نہ آیا تو چترتنگ نے سر
اٹھا کر کہا کہ بھائی صاحب آپ نے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمایا کیا خرابی کی بات ہے کہ جب ہمارا سردار
جھگڑ مقابلہ کرتا ہے اور دو ایک کو قتل کرتا ہے یا زخمی اُس آسمان پر سے آفتاب نکلکر جلا دیتا ہے اِسکا کیا

علاج کیا جاے ارزنگ نے جواب دیا کہ مین خود اسی فکر مین مبتلا ہون تمنے تو آج یہ رنگ دیکھا مین جب سے
آیا ہون اور مقابلہ شروع ہوا ہو اُسدن سے یہی رنگ دیکھ رہا ہون اسی کے تدارک کے لیے مین نے
اژدر جادو کو طلب کیا ہو کیونکہ یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا ہو کہ یہ کارخانہ سحر کا ہو بس کچھ خیال نہ کرو اژدر جادو
اور تمھارے معین و مددگار مرحوم جادو وغیرہ اسکا بند و بست کرلینگے چترنگ نے کہا جو آپکی راے ہو
یہ کہکر خاموش ہو رہا ارزنگ بھی ساکت ہو رہا کچھ عرصہ گذرا تھا کہ سخنگان نے کہا کہ یا خداوند کل مقابلہ
کرنے کا قصد نہین ہو جو طبل جنگ کا حکم نہین فرمایا ارزنگ نے جواب دیا کہ نہین ضرور مقابلہ ہوگا اب
مقابلہ ہونا نہ رُکیگا یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان مین جاکر آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگے
اُنپر اپنا غضب نازل کرینگے سخنگان یہ کلمہ سُنکر مسکرایا اور کہا کہ گستاخی معاف آپ تو غضب نازل کرتے
رہجا ئینگے آپ پر اُنکا غضب نازل ہوگا جب سے آپ یہان تشریف لاے ہین اُسوقت سے غضب
نازل کرتے ہین مگر کچھ نہوسکا ہمیشہ آپ کے والد بزرگوار وحید نامدار خدا یہ ستون پر اپنا غضب نازل
فرماتے تھے کبھی سنگ سیاہ کرتے مگر ایک دن کبھی نہ نازل فرمایا نہ ایک انکا موے جسم کم کرسکے اسیطرح
سے آپ بھی فرماتے ہین مگر کچھ بھی جو ہوسکے وہی زبردست رہینگے یہ جو سخنگان نے کہا ارزنگ بہت برہم
ہوا اور کہا او سخنگان تو بہت گستاخ ہوگیا ہو ما بدولت کی شان مین ایسے کلمے کہتا ہو دیکھ تیرے اوپر
نہ میرا غضب نازل ہو مین تیرا پاس کرتا ہون اس خیال سے کہ تیرا دادا خداوند لقا کا بہت بڑا دوست تھا
اور اُنکی درگاہ کا شیطان تھا وہ اُسکی کسی بات کا بُرا نہ مانتے تھے وہی اُنکے ساتھ ایسی باتین کرتا تھا
اور تیرا باپ بختگان اور تیر میرے والد خداوند زمرد ثانی کے بہت بڑے مقرب تھے
اُسنے تقریر کرتے تھے زمرد ثانی بھی اُنکا پاس کرتے تھے پس مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ اسکے بزرگ
میرے بزرگون کے دوست تھے اور ساتھ اُنکے ہمیشہ رہتے اور آسمان پر اُنکے ہمراہ گئے پس مین بھی
اُسکی کسی بات کا بُرا نہ مانون کیونکہ اسکا طریقہ یہی ہو یہ اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلتا ہو مگر وہ لوگ
اسقدر بدتہذیب نہ تھے نہ ایسے کلمے کہتے تھے جیسے تو کہتا ہو مین اسوقت تیری خطا کو معاف کرتا ہون
اب کبھی ایسی گستاخی نہ کرنا ورنہ تجھکو بہت بڑی سزا دونگا سخنگان نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی
مہربانی فرمائی کہ میری خطا معاف کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب مجھسے کسی وقت مین ایسی خطا نہ ہوگی
اب مجھپر ثابت ہوگیا کہ آپ ضرور خدا ہین کیونکہ خدا کا یہی طریقہ ہوتا ہو کہ جو کوئی اُسکی خطا کرے
اُسکو معاف کردے اُسکا عوض نہ لے وہ رحیم ہوتا ہو پس اب مین کبھی کوئی کلمہ سخت نہ کہونگا یہ کہکے
سخنگان خاموش ہو رہا ارزنگ بھی اور طرف متوجہ ہوا پس ارزنگ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا
دیا تھا تو ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے راہی ہوے
تھے اور بموجب حکم ارزنگ طبل جنگ بجایا گیا سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان
درست کرنے لگے اپنے آلات حرب و ضرب کی تیاری مین مصروف ہوے وہان بارگاہ مین بعد اس
گفتگو کے ارزنگ نے یہ کہکر چترنگ سے دربار برخاست کیا کہ کل میرے لشکر کے سردار مقابلہ
کرینگے اُسنے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے چترنگ
اپنے خیمے مین آیا اور بعد تناول طعام ہمراہ ثمود کے عیش مین مصروف ہوا یہان لشکر مین طلایہ پھرنے
لگا ارزنگ بھی جاکر اپنے خیمے مین خواب مرگ مین مبتلا ہوا اُدھر ہرکارون نے جاکر طومار شاہ
کو خبر دی کہ لشکر ارزنگ مین کوس حربی بجا ہو اور وہ کل پھر میدان مین آکر بندگان خداوند آفتاب

پرستن

مقابلہ کریگا باقی خیریت ہے طومار شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین
جاکر اُسکے لشکر کو مثل آج کے شکست دینگے ہمکو کوئی خوف نہ اُس سے ہے نہ اُسکے لشکر سے کیونکہ ہم لوگ بندے
ہین خداوند آفتاب و برجیس کے اور ہم لوگ شیر ہین میدان جنگ کے ہم ایسے روباہ خصالون و شغال
منیشون سے نہین ڈرتے ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان بھی نقارہ نوازش مین آیا اہل لشکر کو
معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب درستی آلات حرب وضرب مین مصروف ہوے طلایہ پھرنے لگا وہ رات
دونون لشکرون کو سامان جنگ مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی طومار شاہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا اور
ارزنگ وچترنگ اپنا لشکر لیکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیبون نے نقابت کی اُسطور سے
برجیس آکر قلعے مین بیٹھا سب حاضر دربار ہوے موافق کل کے متوجہ ہوے تماشاے جنگ مین اُسی
طور سے نور اُس آسمان مین پیدا ہوا بارش گل ہونے لگی جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُسوقت
تمام علم خوک پیکر و سگ پیکر جلوہ گری پر آئے ناظرین کو خیال رہے کہ لشکر ارزنگ کے علم خوک پیکر
ہین گو ارزنگ ولقا و زمرد ثانی کی بھی تصویرین اُنپر بنی ہین اور لشکر چترنگ کے علم سگ پیکر اُنپر بھی
چترنگ و لقا وغیرہ کی تصویرین ہین پس جب سب علم جلوہ گری مین آئے تھم گئے بعد لشکر ارزنگ سے
مسمار تیغزن نے مرکب بڑھایا اور ارزنگ سے اجازت لیکر میدان مین آیا پہلے پھرا پا میدان کا دیکھا
جب خود غرق عرق ہوگیا اور مرکب بھی پسینہ کرلایا تو باگ روک کر اپنا دم راست کیا لشکر طومار شاہ کی
طرف رُخ کیا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو نکلے یہ صدا دیتا تھا کہ قیصور آدمخوار طومار شاہ
سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہمنگاور ہوا قیصور نے اُسکو گرد برد کر دیا بعد نگاورزنی کے نیزہ
بازی ہوئی قیصور نیزہ بازی مین غالب آیا گرزہ بازی مین بھی غالب آیا تلوار کی نوبت آئی کوئی
دس پندرہ ضرب کی ردوبدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر موقع پاکر جو قیصور نے تلوار لگائی تا دو ابرو
اُتر آئی مسمار نے داستانہ مار تلوار تو سر سے نکلگئی چادر خون سر سے جاری ہوئی قیصور نے آواز دی
کہ اسکو لے جاؤ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے مسمار کا بھائی معمار گرز مار ارزنگ سے اجازت
لیکر آیا وہ بھی ہاتھ سے قیصور کے زخمی ہوا اب تو پہلوان نکلنے لگے اور زخمی ہونے لگے دو ایک کو
قیصور آدمخوار نے جان سے مارا تین پہر دن اِسی طور سے گزرا کہ قیصور نے اِس عرصے مین پندرہ
پہلوان تو مجروح کیے اور تین جان سے مارے ارزنگ نے قصد کیا تھا کہ طبل باز بجوادے کہ
نیرنگ تیرانداز داہنی طرف کی صف سے اپنے مرکب کو جولان کر کے روبرو ارزنگ کے آیا اور
اجازت لیکر میدان مین پہونچا اور قیصور سے مقابلہ کیا گرز چلا نیزہ بازی مین دونون برابر رہے
تلوار کی نوبت آئی پچاس ضرب کی ردوبدل ہوئی ایک مقام پر قیصور کے مرکب نے سکندری
کھائی یہ اُس جھونک مین چلا اور مرکب کو سنبھالنے لگا کہ خود سر پر سے گر گیا نیرنگ نے اُسوقت
کو غنیمت خیال کر کے ضرب لگائی کہ تا دو ابرو قیصور کے تلوار سر مین در آئی اِسنے برہم ہو کر دستانہ
مار تلوار تو جھٹکا کر سر سے نکل گئی اِسنے قصد کیا کہ مین بھی حریف پر وار کرون مگر چادر خون جو سر سے
جاری ہوئی اُسکو بسبب خون کے جاری ہونے کے ضعف طاری ہوا اور غش آگیا پس نیرنگ نے
قصد کیا کہ سر کاٹ لون کہ ایک سردار نے جو یہ حال دیکھا فوراً اپنا مرکب دوڑا کر بدون اجازت
طومار شاہ نیرنگ سے آکر مقابلہ کیا اور کہا کہ او نامرد کوئی مجروح پر ہاتھ ڈالتا ہے نیرنگ نے
کہا تو مقابلہ کر جواب دیا کہ مین موجود ہون یہ کہکر قیصور آدمخوار کو واپس کیا اور آپ اُسکا مقابلہ کیا

اُسنے کہاکہ تلوار برسون کی قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہو نیزہ بازی وغیرہ فضول ہو اور ایک کو مین تلوار سے مجروح بھی کرچکا ہون یہ تم لوگونکا خون کبھی چاٹ چکی ہو بس تلوار ہی سے مقابلہ بہتر ہو اُسنے جواب دیا کہ اِس تقریر فضول سے کیا حاصل ہو حربہ کریہ مقام جنگ ہو نہ جاے گفتگو یہ سُنتا تھا کہ نیرنگ نے تلوار کا وار کیا اُس سردار نے اُسکو رد کیا وار باہم چلنے لگے جبکہ قیصور ایسا پہلوان اسکے ہاتھ سے مجروح ہوا تو اُسکی کیا اصل ہو جو لڑسکے تھوڑی ہی دیر مین یہ بھی مجروح ہوا زخم کاری لگے اِسنے پھر قصد کیا تھا کہ اسکا سر کاٹ لون کہ ایک اور پہلوان طومار شاہ سے اجازت میدان لیکر آیا اُسکو واپس کیا اُسنے نیرنگ سے مقابلہ کیا یہ بھی زخمی ہوا اور ایک پہلوان آیا وہ نیرنگ کے ہاتھ سے مارا گیا راوی نے بیان کیا ہو کہ چند سرداران لشکر ارزنگ کے نیرنگ کی جنگ کا تماشہ دیکھنے لگے اور صف سے بڑھ آئے تھے اُسکا دل بڑھا رہے تھے جب نیرنگ نے ایک پہلوان کو جان سے مارا اور قیمار گرز باز طومار شاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو چلا اب کوئی تھوڑا سا دن باقی ہو آفتاب غروب ہونے کو ہو جابجا دھوپ ہی رنگت دھوپ کی زرد ہو چلی ہو ارزنگ نے ابھی طبل نہین بجوایا ہو گو اُسکا قصد پہلے بھی ہوا تھا جب کئی سردار مارے گئے تھے مگر نیرنگ نے نکلکر اُسکے قصد کو فسخ کر دیا تھا اب اِسنے پھر قصد کیا تھا کہ مین طبل باز بجوادون کیونکہ میری فتح ہو اور میرا پہلوان غالب آیا ہو مگر قیمار کے نکلنے سے کہ وہ لشکر طومار شاہ سے نیرنگ کے مقابلے کو نکلا اِسنے طبل نہین بجوایا کہ نیرنگ اِسکو بھی زخمی یا قتل کرے تو پھر بجواؤن یہ تو یہ خیال اپنے دل مین کر رہا ہو اُدھر قیمار چلا آتا ہو کہ طومار شاہ نے طرف آسمان کے سر اُٹھا کر کہا کہ یا خداوند جلد کمک فرمائیے اور قیمار کو اِس کافر پر غالب فرمائیے اِسنے بہت بدعت کی ہو یہ طومار شاہ کا کہنا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان کو حرکت ہوئی اور شق ہو گیا آفتاب نکل آیا جیسے اُسکا عکس نیرنگ پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آگ مین ڈالدیا اور دھوآن سر سے نکلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد شعلہ خود بخود جسم سے پیدا ہوا کہ مثل ہیزم خشک کے نیرنگ جلنے لگا اُدھر وہ آفتاب اُس آسمان سے جدا ہوا اور تڑاک کر اُن سردارون پر گرا کہ وہ بھی مثل اُسکے جلنے لگے وہ آفتاب اُن سب کو جلا کر بلند ہو گیا اور آسمان پر جا کر غروب ہو گیا یہ حال جو قیمار نے دیکھا یا تو طرف میدان کے جاتا تھا یا اُسی مقام پر تھم گیا اُدھر ارزنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی اور بہت افسوس کیا نیرنگ اور اُن سردارون کا چونکہ شام ہو گئی تھی دوسرے ارزنگ کئی مرتبہ طبل باز بجوانے کا قصد بھی کرچکا تھا پس اُسنے حکم دیا کہ طبل باز بجے نقارے پر چوب پڑی صداے طبل باز سُنکے طومار شاہ نے بھی طبل باز بجوایا پس دونون لشکر طرف قیام گاہ کے واپس ہوے طومار شاہ قیمار کو لیکر اپنے مقام کے اوپر واپس آیا اُدھر جیرنگ وارزنگ مغموم ومحزون واپس گئے دونون لشکرون کے سوارون وپیدلون نے کمر کھولی بادشاہون نے دربار کیا سردار لباس تبدیل کرکے حاضر دربار ہوے یہان بارگاہ طومار شاہ مین ناچ ورنگ وشراب خواری ہونے لگی اُدھر ارزنگ نے بعد آراستہ ہونے دربار کے بصلاح جیرنگ وہنشگان حکم دیا کہ بجے طبل جنگ جیرنگ نے کہا کہ بھائی صاحب کل میرے لشکر کے سردارون کے مقابلہ کرنے کی باری ہو ارزنگ نے کہا کہ جو تمھاری راے ہو خیر تمھارے ہی لشکر کے سردار مقابلہ کرین کیا نقصان ہو یہ کہکر دربار برخاست ہونے کا حکم دیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے جب جیرنگ اپنی بارگاہ مین آیا ثمود نے پوچھا کہ آج کسکے لشکر نے مقابلہ کیا جیرنگ نے کہا کہ ارزنگ کے لشکر نے ثمود نے

کہا کہ کیا ہوا حیرتنگ نے جواب دیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور کیا ہوا اسی طور سے آفتاب نے نکلکر جلا دیا ثمود نے کہا کہ آفتاب جادو بہت بڑا ساحر زبردست ہے خیر دیکھا جائیگا حیرتنگ نے کہا کہ کل میرے لشکر کی باری ہے ثمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی اور لب حیرتنگ کے بوسے لینے لگی حیرتنگ کو بھی بیخودی طاری ہوئی باہم عیش ہونے لگے ارژنگ اپنے خیمے مین گیا اور خواب مرگ مین مبتلا ہوا اُدھر طومار شاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے طومار شاہ نے بھی کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارہ رزمی گڑگڑایا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صبح کو ارژنگ و حیرتنگ دونون اپنے اپنے مقام پر خواب مرگ سے بیدار ہوے خیمون سے نکلے لشکر لیکر میدان مین آگئے اُدھر سے طومار شاہ لشکر لیکر پہونچا صف آرائی ہوئی حسب دستور نقیبون نے نکلکر نقابت کی آج لشکر حیرتنگ سے مرید تیغ‌زن نکلا میدان مین آیا حسب اجازت ارژنگ و حیرتنگ مبارز طلب کیا قیمار گرزباز طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا باہم تگاور چلی نیزے کی نوبت آئی نیزے بیکار ہوے گرز چلنے لگا قیمار نے جو دو دستی گرز مارا مرید پیوند خاک ہوگیا استخوان کا نشان بھی نہ باقی رہا کہ کیا ہوے قیمار نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا اسکو بھی اُسنے گرز سے ہلاک کیا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی ہلاک ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان آیا اُسپر جو گرز کا وار کیا اُسکا شانہ اُتر گیا اُسکو اُسنے یہ کہکر واپس کیا کہ کسی اور کو میرے مقابلے کے لیے بھیجدے مین تجھسے مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ تو مجروح ہوگیا ہے پس وہ واپس گیا اور پہلوان آیا وہ بھی اسکی ضرب گرز سے مجروح ہوا تا دو پہر اُسنے سات پہلوان گرز سے زخمی کیے اور تین جان سے مارے یہ حال دیکھا شدید تبرزن حیرتنگ و ارژنگ سے اجازت لیکر اور مرکب کو جولان کرکے قیمار کے مقابلے کو آیا آتے ہی بدون کچھ کہے سنے تبر کا وار کیا قیمار کا شانہ زخمی ہوا مگر قیمار نے جرأت کرکے گرز کا وار کیا اِسنے خالی دیا اور پھر تبر کا وار کیا کہ سر قیمار کا مجروح ہوا یہ حال دیکھکر اور ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی اُسکے تبر سے مجروح ہوا اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ جان سے مارا گیا پس طومار شاہ نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا کہ یا خداوند آپ کے بندے مجروح ہوتے ہین انکی خبر لیجیے بس یہ کہنا تھا کہ آسمان شق ہوا دوسرا آفتاب نکلا ایک آفتاب تو نکلا ہوا تھا یعنی آفتاب اصلی اسکا ظاہر ہونا تھا اور عکس شدید پر پڑتا تھا کہ اُسکے سر سے شعلے نکلے اور وہ جلنے لگا آفتاب گڑگڑا کر زمین پر آیا اور اُسپر گرا کہ وہ خاک سیاہ ہوگیا جلکر صدا آئی کہ ہم اسی طور سے سب کو جلا دینگے پس پھر بلند ہوگیا اور آسمان مین جاکر پنہان ہوگیا ارژنگ و حیرتنگ وغیرہ کے ہوش جاتے رہے مگر ایسے کمبخت سخت ہین کہ ہوش جاتے رہے لیکن لشکر لیکر واپس نہ گئے حیرتنگ نے اشارہ کیا کہ ایک سردار اور بڑھا اسے مقابلہ باجازت حیرتنگ میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے سردار نکلے مقابلہ ہونے لگا سردار حیرتنگ نے اُس پہلوان کو زخمی کیا اُدھر سے اور ایک پہلوان گیا وہ بھی زخمی ہوا اسکا زخمی ہونا تھا کہ پھر سر اُٹھاکر طومار نے فریاد کی پس آسمان شق ہوا آفتاب ظاہر ہوا کڑک کر اُس سردار پر گرا اُسکو جلاکر خاک کر دیا اُسی طور سے بلند ہوکر آسمان مین گیا اور پنہان ہوگیا یہ دیکھکر ارژنگ و حیرتنگ کے حواس جاتے رہے ارژنگ نے اژدر جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد اسکی کوئی تدبیر فرمائیے اژدر نے جواب دیا کہ آج آپکے لشکر کے مقابلے کا دن نہین ہے جو مین تدبیر کرون ہان اگر آپ کے لشکر کے سردار مقابلے کو جاتے تو مین ضرور تدبیر کرتا حیرتنگ سے کہ فرمائیے کہ وہ اسکا تدارک بذریعہ اپنے ہرکارون کے کرین کیا

خاموش ہین یہ جو اژدر نے کہا ارزنگ نے چترتنگ کی طرف دیکھا اور کہا کہ سُنا تمنے اُستاد نے کیا جواب اِسکا بند و بست جلدی کرنا ضرور ہی کہانتک اہل لشکر کو قتل کرایا جاے چترتنگ نے یہ سُنکے طرف اُس ابر کے دیکھا اور کہا کہ سُنا آپ نے کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین اِی میرے فرشتگان عذاب اُس ابر سونی رنگ سے صدا آئی کہ اِی خداوند چترتنگ اب یہ جواب دیجیے کہ اسوقت تو تدارک ہو نہین سکتا ہی ہان اگر کل کی بھی میدان داری ہمین لوگ کرین تو اسکا بند و بست ہو پس یہی امر چترتنگ نے ارزنگ سے کہا ارزنگ نے سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ و اژدر کی طرف دیکھا سب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی گو خلاف عہد ہی مگر جبکہ وہ اور ہم ایک ہین تو کوئی نقصان نہین ہی کل کی بھی میدان داری سرداران چترتنگ کرین ارزنگ نے چترتنگ سے کہا کہ کیا نقصان ہی اگر یہی مرضی ہی تو شوق سے کل کی بھی میدان داری کو تمھارے لشکر کے سردار کرین ہان اپنے مطلب سے کام ہی اُن لوگون کو شکست دینے سے غرض ہی یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا و نیز چترتنگ بھی راوی نے بیان کیا ہی کہ ابھی کوئی دو پہر دن باقی تھا کہ یہ سردار آفتاب سے جلکر خاک ہوا تھا اور طبل باز بھی لشکرون مین نہین بجا تھا کہ لشکر واپس جاتے اُسی طور سے لشکر دونون طرف کے میدان مین صف آرا ہین نہ اِدھر سے کوئی نکلتا ہی نہ اُدھر سے نہ طبل باز بجتا ہی سختگان نے جو یہ رنگ دیکھا تو چترتنگ سے کہا کہ کیا کوئی اب آپ کے لشکر سے براے مقابلہ نہ جائیگا ایک ہی سردار کے مارے جانے سے آپ کے لشکر کا دل ٹوٹ گیا آپ کس برتے پر آئے یہ کیسے آپ کے لشکر کے بودے سردار ہین حیف کی بات ہی کہ آپ ایسا بودا لشکر لیکر براے مقابلہ تشریف لاتے تھے یا تو صاحب کسی کو براے مقابلہ روانہ فرمائیے یا خداوند سے کہیے کہ وہ طبل باز بجوادین گو موقع تو نہین ہی یہ کہانتک ہوگا کہ لشکر بیکار صف آرا میدان مین رہین پس معلوم ہوا کہ آپ کے لشکر مین کسیکا دل نہین ہی نہ کوئی بہادر ہی سب بزدل ہین جسکے آپ شریک ہون اُسکا لشکر بھی آپ کے لشکر کا طریقہ دیکھکر بزدل ہو جاے اُسکی بھی آبرو جاے بے عزتی ہو سر میدان وہ ذلت پاے یہ جو تقریر سختگان نے چترتنگ سے کی اور غیرت دلائی کسیقدر تانا پس چترتنگ کو حمیت آگئی اور اپنے لشکر کی صف کی طرف دیکھا ایک سردار رشک رستم و اسفندیار اپنے راہوار کو صف سے نکالکر روبروے چترتنگ کے آیا اور اجازت لیکر قصد میدان مین جانے کا کیا کہ سختگان نے کہا کہ بھائی اپنا نام بتا دو تا کہ ہم تمھارے نام سے آگاہ ہون کیونکہ ہمکو یہ امر معلوم ہی کہ تم اب میدان مین جاکے زندہ نہ واپس آؤگے یا کسی سردار کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور اگر ایسا نہ ہوا اور تم غالب آئے تو وہ آفتاب تمکو جلا دیگا پس نام مجھکو معلوم ہو جاے تو مین وہی نام لیکر تمھاری ماتمداری کرون اُسنے تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ کیا کلام بدشگونی زبان سے نکالتے ہو اور برہم ہو کر کہا کہ میرا نام منصور تیغ باز ہی مجھکو کیا کوئی قتل کریگا ہان اِس امر سے ناچار ہون کہ سحر سے بس نہین چلیگا شاید آفتاب سے جل جاؤن سختگان نے کہا کہ بھائی منصور آفتاب سے بچنے کی ہم تمکو تدبیر بتاتے ہین اگر تم اُسپر عمل کرو اُس تدبیر کو سُنکے تم یہ ضرور کہوگے کہ یہ میری مردمی و بہادری و دلاوری کے بالکل خلاف ہی کیونکہ تمھارے رخ سے جرأت آشکارا ہی مجھکو تمھارے حال پر بڑا افسوس ہی کہ تم ایسا پہلوان زبردست یون ضایع ہو کہ جسکا کچھ سر و پا نون نہین بے بس ہو کر مرو مقام افسوس ہی بھائی بس انسان کو لازم ہی کہ اپنی جان کی حفاظت کرے اور اُسکو جہانتک ممکن ہو بچاے کسی کے ہاتھ سے مرنا خواہ تلوار سے قتل ہونا اِس مین نام ہی مگر اِسطور سے جلکر مرنے مین کچھ کوئی نام نہین ہی

بس جو مین تدبیر بتاتا ہون اگر تمنے اُسپر عمل کیا تو اسقدر لوگ ہمکو کہین گے کہ جان کے خوف سے بھاگ گیا تم کسی بہادر کے روبرو سے نہین بھاگو گے بلکہ ایک بلاے ناگہانی سے کہ جسکا تم دفعیہ نہین کرسکتے ہو اُسکے دفع کرنے مین ناچار و مجبور ہو منصور نے جو یہ تقریر سنی جواب دیا کہ جلد بیان کرو کہ وہ کیا تدبیر ہی اِس تقریر بیجا سے کیا حصول ہی بیکار وقت ضایع کرتے ہو سختگان نے جواب دیا کہ میرا منشایہ ہی کہ جو گھڑی تم یہان ہو وہ ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون کہ خوب جی بھر کر دیکھ لون پھر تم کہان اور مین کہان تم مردون مین شامل ہوگے اور مین زندون مین ہونگا بھلا زندون مین مردون کا کیا کام اور مردون مین زندون کا کیا کام اُسنے کہا کہ تو تو یون ہی بیہودہ تقریر کیا کریگا مین جاتا ہون سختگان نے کہا کہ بھائی مجھکو تمسے از حد محبت ہی برہم نہ ہو لیجئے مین تمسے وہ تدبیر بیان کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ اگر تم کسی پہلوان کے ہاتھ سے زخمی ہوے تو واپس آؤگے اگر مارے گئے تو بڑا نام ہوا اور شاید تمنے دو ایک پہلوان اُس لشکر کے مجروح کیے یا قتل کیے اور تمھاری ظفر ہوئی تو تم یہ خیال رکھنا کہ جب طوطمار شاہ آسمان کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کرے اور آسمان کو حرکت ہو اور شق ہو اور آفتاب نکلے تو فوراً مرکب کی باگ پھیر کر اپنے لشکر کی طرف چلے آنا یون اپنی جان بچانا کوئی پس و پیش نہ کرنا اسمین تمھارے لیے کوئی قباحت نہین ہی کیونکہ تم اپنی جان کی حفاظت کروگے بلا سے اور کوئی تمکو بدنام نہ کریگا اگر کوئی اور اعتراض کرے تو یہ جواب دینا کہ مین نے جان کی حفاظت کی اور سپاہی کے چھتیس[٣٦] فن مین جس فن سے چاہا اپنی جان بچائی اور مین کسی سردار یا پہلوان کے روبرو سے نہین فرار ہوا بلکہ ایک بلا سے کہ جس سے کچھ بس نہین چلتا ہی بھاگ کر اپنی جان بچائی بر وقت یہ جواب دوگے تو پھر کوئی اعتراض نہ کریگا اگر تمنے میری اِس تدبیر پر عمل کیا تو جان بچی ورنہ مردہ تو ہو ہمکو تو تمھاری طرف سے ناامیدی ہی چترنگ شاہ تو تمکو اپنے ہاتھ سے کھو چکے ہین یہ تدبیر ہی جو کہ مین نے بیان کی منصور نے جواب دیا کہ یہ تو مجھسے نہ ہوگا چاہے جان جاے چاہے رہے مین تو میدان سے نہ بھاگونگا سختگان نے کہا کہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ میرا کہنا بیکار ہی یہ نہ مانینگے مگر پھر مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ تم اپنی نیکی سے نہ باز آؤ اور مین اپنا حق ملاقات ادا کرون وہ اُنکو اختیار ہی خیر جاؤ تمکو بسپرد خداوند لقا و زمرد ثانی کیا یہ کہکر اور سر برہنہ نہ فیدہ اُتار کر یون دعا مانگنے لگا کہ اے خداوند لقا و زمرد ثانی آپ منصور کو اپنے پاس نہ طلب فرمائیے گا مجھکو اِس سے بہت محبت دانش ہی مین آپ کا بندۂ خاص ہون آپ سے بمنت التماس کرتا ہون میری اسوقت کی دعا کو سماعت فرما کر قبول فرمائیے کیونکہ آپ بڑے رحیم ہین میرے حال پر رحم فرمائیے یہ آپ کا ایک ادنی سی رحم تھا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے جب کہ آپ سیائل مین قیطقول پر خدائی کرتے تھے عالم خواب مین مبتلا تھے آپ کی ریش مبارک پر پیشاب کر گئے موتیون کے لالچ مین آپ کی ریش کو مونڈ لیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی جب صبح کو آپ کو معلوم ہوا تو کوئی آپ نے اُس بندۂ گستاخ سے اس خطا کا عوض نہ لیا بلکہ وہ موتی مع ریش اُسکو معاف کر دیے گو وہ بندۂ مغضوب تھا اُسپر آپ نے رحم کیا اور مین بندۂ خاص ہون مین نے کبھی کوئی خطا نہین کی ہی بیگناہ ہون مجھکو یقین ہی کہ آپ ضرور میری خطا کو معاف کرینگے اور میری دعا قبول کرینگے اور اسی طرح سے بہت سے رحم آپ نے فرمائے ہین کہ جنکا ذکر بیکار ہی سب پر ظاہر ہی کہ آپ کی بیٹیان اور بہوین ہمراہ خداپرستون کے نکل گئین اور اُنکے ساتھ مزے کرنے لگین مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا اُنکی خطائین بخشدین نہ اُنپر اپنا غضب نازل کیا نہ خداپرستون پر آپکی ذات

الٰہی رحیم ہی یہ دعا کرکے رقیدہ سر پر رکھا اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا سختنگان کے اِن کلمات سے گو چتر تگ
وار زنگ کو بہت غصہ آیا مگر یہ خیال کرکے کہ یہ مسخرہ ہی کچھ نہ کہا مگر جو جو سردار و افسر و پہلوان قریب تھے
وہ منھ پر رومال رکھکر ہنسنے اور باہم اشاروں مین کہا کہ کیا حرامزادہ اور چرب زبان ہی کیسے کیسے
کلمے کہہ گیا مگر اسکا کوئی کچھ نہ کرسکا دو بہت بڑے عزیز لقا کے موجود تھے کچھ نہ بنا سکے سوا ے خاموشی
کے یہ لوگ تو باہم اشاروں مین یہ تقریر کر رہے ہین اُدھر منصور سختنگان کی تقریر سنتا ہوا ہنستا ہوا
مرکب کو اُٹھاے ہوے طرف میدان کے چلا جاتا تھا دل مین خیال کرتا جاتا تھا کہ سختنگان نے تدبیر
تو اچھی بتائی ہی اِس بلا سے جان بچانیکی دراصل کوئی اعتراض نہین کرسکتا ہی اگر کرے بھی تو بہت
سے جواب ہین یہ باتین دل مین کرتا ہوا اور خیال کرتا ہوا کہ جب وہ موقع آئیگا دیکھا جاے گا
میدان مین پہونچا پہلے خوب سراپا میدان کا دیکھا یا جب خود بھی از سر تا پا دریاے عرق مین غرق
ہوگیا اور مرکب بھی بس نیزے کو زمین مین گاڑکر اور مرکب کی باگ روک کر دم راست کیا بس
جسوقت پسینہ خشک ہوگیا لشکر آفتاب پرستون کی جانب دیکھکر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے وہ لوگ تو اِس انتظار مین تھے کہ کوئی نکلکر میدان مین آکر مقابلہ کرے
یہ صدا سنتے ہی بائین طرف سے ایک پہلوان نے مرکب نکالا طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان
مین آیا ہم تگا ور ہوا منصور کا مرکب کوئی دو قدم اسکا مرکب پانچ قدم پسپا ہوا دونون مرکبونکو
مسلکر ہم مقابل ہوے نیزہ بازی ہونے لگی منصور نے نیزے کو اسکی کمر مین بند کرکے قاش زین
سے اُٹھا لیا اور زمین پر مار اکہ اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے تتق گرد کا اُٹھا کہ جسنے اسکو پوشیدہ
کرلیا اُس تاریکی مین اُسکی روح ناپاک خاک کے پردے مین طرف دوزخ کے راہی ہوے یہ جرأت
دیکھکر لشکر چتر تگ وار زنگ مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا سب لشکر کے علم جلوہ گری
مین آئے سختنگان نے رقیدہ اپنا طرف آسمان کے اچھالا اور بہت خوش ہوا کہا کہ واہ کیا جرأت
کی ہی مگر اسکی خبر نہین ہی اسکو آفتاب ضرور جلا دیگا یہان سختنگان تو یہ تقریر کر رہا ہی اُدھر منصور
نے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا طومار شاہ سے اجازت لیکر اور مقابلہ کیا اُسکو بھی
منصور نے مثل اُسکے پیوند زمین کیا ابکی مرتبہ اُس مرتبہ سے زیادہ شور و غل ہوا اور سب نے
تعریف کی پھر اُسنے مبارز طلب کیا اور ایک پہلوان نکلا بہ اجازت طومار شاہ اِس سے اور بھی اُس سے
نیزہ بازی ہوئی کوئی کاربرآری نہ ہوئی تلوار کی نوبت آئی وہ منصور کے ہاتھ سے مجروح ہوا
اور ایک پہلوان نکلا اُسکے مبارز طلب کرنے پر طومار سے اجازت لیکر آیا تھا وہ بھی مجروح ہوا
اور ایک پہلوان نکلا وہ جان سے مارا گیا اب تو منصور تلوار لیے ہوے مثل شیر غضبناک کے
جھوم رہا ہی اور مبارز طلب کر رہا ہی حالت یہ ہی کہ جو کوئی مقابلے کو آیا یا تو مجروح ہوا یا مارا گیا قبضہ
تلوار سے خون ٹپک رہا ہی ار زنگ و چتر تگ خوش ہو رہے ہین چہرون پر آثار سرور ظاہر ہین
مگر سختنگان کہتا ہی کہ یہ مقام ابھی خوشی کا نہین ہی مین تو اُسوقت خوش ہونگا کہ جب یہ زندہ واپس
آئیگا آفتاب نہ جلائیگا مجھکو تو مایوسی ہی اسکی جان کی خداوند خیر کرین کیونکہ اُسنے کئی سردار مارے
اور بہت سے مجروح کیے ہین اب کچھ ہی عرصہ ہی کہ طومار شاہ فریاد کرے مین نے جو تدبیر بتائی اگر
وہ تدبیر کریگا تو ضرور جان بچیگی ورنہ مشکل ہی یہان یہ تقریر ہو رہی ہی ار زنگ و چتر تگ یہ جواب
دے رہے ہین کہ تو ہمیشہ سے ہماری راے جانتا ہی ہمارے روبرو ایسے کلمے زبان پر نہ لایا کر

وہان منصور مقابلہ کر رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کوئی ایک گھنٹہ دن باقی رہا اور منصور نے دوپہر سے اسوقت تک دس پہلوان مجروح کیے اور چار جان سے مارے نوبت یہ ہی کہ جو گیا مجروح ہوکر آیا اب طومار شاہ کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ تاج اُتار کر اور ہاتھون پر رکھکر سر کو بلند کرکے ہاتھ طرف آسمان کے اونچے کرکے یون فریاد کرنے لگا کہ یاخداوند درخشان مہتابان و آفتاب دوران وای نائب خداوند یعنی فرزند خداوند برجیس ان بندون سے کونسا ایسا قصور ہوا ہی کہ آپ دونون صاحب خفا ہوگئے ہین اور یہ عتاب ہی یون اپنے بندگان خاص کو حریف کے ہاتھ سے ذلیل کراتے ہین آج جو میدان مین گیا یا مجروح ہوا یا مارا گیا اگر یہی عتاب ہی تو آپ خود اپنا عذاب نازل فرمایئے آپ کے ہاتھ سے ذلت گوارہ ہی لیکن نہ ذلیل کرایئے بہتر ہوگا کہ ایک مرتبہ ہم سب کو اپنے عذاب سے قتل فرمایئے کیونکہ ہمسے دشمنون کی خوشی نہین دیکھی جاتی ہی وہ ہمکو دیکھ دیکھکر ہنستے ہین آپ کے بندے ہم ہوکر یون لوگ ہمپر ہنسین اور طعنہ زنی کرین جلد تک فرمایئے اس مرتد کے زور کو ڈھایئے یون جو طومار نے فریاد کی ایک مرتبہ آسمان کو بہت شدت سے حرکت ہوئی زمین کو زلزلہ سا ہوا صدا آئی مہیب آئی کہ کیون گھبراتا ہی ہم ابھی اپنا عذاب نازل کرتے ہین ہمکو سب امر کی خبر ہی ہم اپنے بندون سے غافل نہین ہین صرف ارژنگ و چترنگ کی خدائی کا تماشہ دیکھتے ہین اور انکے خوش کرنے کو اپنے بندون کو اُنکے سردارون کے ہاتھ سے قتل کراتے ہین ورنہ ہمارے بندون کو کوئی بنگاہ کج بھی دیکھ سکتا ہی تم لوگ اطمینان رکھو کہ جسقدر بندے اس مقابلے مین اُن لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین بلکہ اُسنے زیادہ بروز جشن ولادت اپنے فرزند کے جسدن اُنکی ولادت کا جشن ہوتا ہی اور سب بندگان ہماری دعوت کھانے آتے ہین پیدا کرینگے ہمنے یہان اُنکے بڑے مرتبے کیے ہین یہ لوگ یہ لوگ یہان بہت خوش ہین تو تاج کو سر پر رکھ مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون بلکہ اُسکے ہمراہ اور روز بھی یہ جو صدا آئی لپس سب اہل لشکر مع طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کے کانپ کر رہگئے اور یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوگئے یہ صدا ارژنگ و چترنگ و سختگان و کل لشکر نے سُنی سختگان نے تو اُسوقت پکار کر منصور سے کہا تھا کہ جب طومار شاہ نے تاج اُتار کر فریاد کرنا شروع کی تھی کہ ای پہلوان جہان دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اپنی جان بچاؤ اب بلا نازل ہوتی ہی طومار شاہ نے فریاد کرنا شروع کی ہی کوئی دم مین آسمان شق ہوتا ہی اور آفتاب ظاہر ہوتا ہی اور تم جلتے ہو مگر منصور نے کچھ خیال نکیا کہ یہ کیا بکتا ہی گو اُسنے اپنے دل مین یہ مصمم قصد کر لیا تھا کہ اُدھر آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اِس مین نے مرکب کو بھگایا اِس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی خوب سختگان نے جان بچانے کی تدبیر بتائی ہی ضرور مین اسکی تدبیر پر عمل کرونگا یہ اِس انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ آفتاب ظاہر ہو کہ مین بھاگون کہ وہ صدا آئی اُسنے بھی سُنی اُدھر سختگان اپنا منھ پیٹ رہا تھا کہ افسوس میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین نہ معلوم اِنکو کیا خیال ہی اپنی جان بچائین ارژنگ و چترنگ سے کہ رہا تھا کہ یہ میرے سخن نا شنو ہین مین نے پکار کر بھی کہا مگر نہ سُنا اپنی جان شاید اِنکو دوبھر ہی تھوڑا ہی عرصہ ہی بلا کے نازل ہونے مین کہ وہ صدا اُسنی ایک مرتبہ بیتاب ہوکر پکارا کہ بھائی منصور جلد بھاگو جان بچاؤ کیسے نادان ہو مین تمسے کتنی دیر سے کہ رہا ہون ارے تمنے کچھ سُنا ہی کہ کیا صدا آئی ارے حریف اپنا کام کر چکا ہی اب کچھ دیر نہین جو دم کی ہوا کھاتے ہو مفر اسی مین ہی کہ بھاگ کر لشکر مین چلے آؤ کیون مُفت اپنی جان تلف کرتے ہو اپنی جوانی پر رحم کھاؤ تمکو قسم ہی خداوند لقا و زمرد ثانی و ارژنگ و اپنے

خداوند چترنگ کے سر کی کہ میرے کہنے پر عمل کرو عاقل کو زیبا ہے کہ جو دوست کہے اُسپر عمل کرے یہ خیال کرکے
کہ کچھ تو بہتری ہے جو یہ ہمکو سمجھاتا ہے سختگان نے جو یہ پکار کر کہا چترنگ و ارزنگ نے برہم ہو کر کہا کہ بیکار اپنے
گلے کو چلا چلا کر پھاڑے ڈالتا ہے ہمارے کان کے پردے کھائے جاتا ہے تیری بلا سے وہ جل جائیگا تیرا
کیا ہو گا اگر اُسکو اپنی جان بچانی ہو گی بچا لیگا تو کیون بیتاب ہوا جاتا ہے تو نے سمجھا دیا قبول کرنے
نہ کرنے کا اُسکو اختیار ہے کیا اُسکو اپنی جان عزیز نہیں ہے کہ وہ فکر کرے کوئی تو بات اُسنے سوچ لی ہوگی
جو تیرے کہنے پر عمل نہیں کرتا ہر شخص کو اُسکی لیاقت کے موافق ہمنے عقل دی ہے وہ اپنے نیک و بد کو
خیال کرسکتا ہے سختگان نے کہا کہ کچھ بھی نہیں سوچا ہے مفت جان جاتی ہے خداوند مجھسے صبر نہیں ہو سکتا ہے
مین کیا کرون ارزنگ نے کہا کہ پھر ہمارے پاس سے علیحدہ ہوجا اور جہانتک تجھسے ہو سکے تو چلا
تیرا ہی گلا پڑ جائیگا ہمارا کیا جائیگا تو بڑا احمق ہے جو تجھسے صبر نہیں ہو سکتا ہے ارے احمق ہمنے جو اُسکی اسی طور
سے لکھی ہو کہ وہ جلکر مرے اب کوئی ہم تبدیل تو کر نہیں سکتے ہین کہ بدل دین تو ہمارے قدرت کے
کارخانون مین دخل دینا ہے جو لکھدیا لکھدیا کوئی مہاجنی کھاتا تو ہے نہیں کہ ہیر پھیر بدلا جاتا ہے یہ خدائی دفتر
ہے جو ہمین جسکے حق مین لکھدیا گیا یہ جو ارزنگ و چترنگ نے برہم ہو کر کہا اور یہ بھی کہا کہ تو کیون
مرا جاتا ہے ہم اپنی قدرت سے اس سے اچھے بندے پیدا کرسکتے ہین اُسکی کیا اصل ہے سختگان یہ
کہکر خاموش ہو رہا کہ میری بلا سے اُسکی جان جائیگی آپ بیکار خفا ہوتے ہین مین اُسکے اچھے کے لیے
کہتا تھا کوئی میرا نفع نہیں ہے ابھی جل جائے اُسکے ساتھ اور دس پانچ جل جائین میری بلا سے مجھکو کیا ہے
اگر یہ لشکر برباد ہوگا مین نوکری پیشہ ہون اور کسی مقام پر ملازمت کرلونگا اگر وزارت نہ ملیگی تو
خدمتگاری تو ملیگی تین روپے کی یہ بھی نہین تو مزدوری کرونگا دن بھر مین تین آنے پیدا کرلونگا یہ بھی اگر
نہ ہو سکیگی تو بھیک تو کہین نہین گئی ہے مین بہرصورت اپنی زندگی بسر کرلونگا اپنے بچے بالے وہ بھی
کچھ نہ کچھ کرکے پیدا کرلینگے جو لڑکے ہین وہ بھیک مانگینگے لڑکیان کسب کمائینگی جورو کمر پر
انگی ناٹک بنکر ٹھنکیگی میری عمر بہرطور بسر ہوجائیگی آپ لوگ مارے مارے پھرئیے گا کوئی دمڑی کو
بھی نہ پوچھے گا جہان جائیے گا یہی زبان سے نکلے گا من چہ تقصیر کردم میرے قدرت مابدولت جسکے
سامنے یہ کلمہ نکلا اُسنے گردن مین ہاتھ دیکر نکالدیا کہ یہ دیوانے ہوگئے ہین انکا یہان کام نہین ہے آپ
لوگون سے یہ کوئی پیشہ نہ ہوگا اپ ہی لوگون کی خرابی ہے مین جو کچھ کہتا ہون آپ کی بہتری کے لیے
کہتا ہون ارزنگ نے کہا کہ سختگان اسوقت میرا دل قابو مین نہین ہے مجھکو خفقان ہو گیا ہے تیرے
حواس پراگندہ ہین کہ تو مثل دیوانون کے کلام کر رہا ہے تیری بلا سے کچھ ہو سختگان نے کہا کہ مین سچ کہتا
ہون دیوانہ نہین ہون بلکہ اورون کو دیوانہ بناتا ہون بڑا سیانا ہون ارزنگ نے کہا کہ بس خاموش
بک بک کرکے دماغ پریشان کردیا اور بہت برہم ہو کر کہا سختگان تو یہان ارزنگ کے برہم ہونے سے
خاموش ہوا اُدھر منصور کے بھی کان مین وہ صدا آئی اور جو کچھ سختگان نے پہلے پکار کر کہا تھا وہ بھی
سنا تھا اور اب جو پکار کر کہا وہ بھی سنا اور وہ صدائے مہیب بھی سُنی اور خیال کرکے جو دیکھا تو آسمان
کو متحرک پایا خیال کیا کہ سختگان درست کہتا ہے اسکے کہنے پر عمل کر کیون اتنی سی بدنامی کے لیے اپنی لعل
سی جان برباد کرے ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے جورو بھی جوان ہے اُسپر رحم کھاے یہی بدنامی ہوگی کہ میدان
سے بھاگا جان تو بچیگی بس بھاگ یہ خیال کرکے تلوار کو میان مین کیا اور مرکب پر سنبھلکر بیٹھا اُٹھا کر
کوڑا مرکب کے مارا جس مرکب نے کبھی تازیانہ نہ کھایا ہو اُسپر جو کوڑا پڑا وہ بلبلا کر اور کنوتی بدل کر

چلا اُسنے اسکا رُخ لشکر کی طرف کیا اور مہمیز کو ترسے مارنے لگا اور اُسکو اپنے لشکر کی طرف لیکر چلا مرکب
اس تیزی سے جاتا تھا کہ ہوا سے سر د اُسکے گرد قدم کو نہ پہونچتی تھی بیک خیال و بیک نگاہ تھا کہ گر رہے
جاتے تھے سرپٹ زمین سے ملا ہوا چلا جاتا تھا یہ اپنی جان پر کھیلے ہوے پیٹھ پر جمے بیٹھا ہوا تھا یہ خیال
تھا کہ قبل اِسکے کہ آسمان شفق ہو اور آفتاب نکلے کہ مین لشکر مین پہونچ جاؤن تاکہ جان بچ جاے یہ تو
اُدھر بخوف جان مرکب کو بھگاے ہوے چلا جاتا ہے اسکی یہ حالت دیکھکر ایک مرتبہ کل لشکر طلوبار شاہ
وغیرہ نے غل کیا کہ وہ بھاگا ہے وہ بھاگا ہے کیا نامرد ہے کہ میدان سے بھاگا ہم شیران بیشۂ نبرد کا مقابلہ کرتا
اِسنے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہ لوگ کسکی نسبت کہ رہے ہین چلا جاتا ہے سختگان نے جو اُسکو بھاگتے ہوے
دیکھا ایک مرتبہ کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ کمر پر رکھکر دوسرا ہاتھ بلند کرکے اُنگلیان مٹکا کر تا تھیا تھیا کہکر ناچنے
لگا اور سُر مین یہ کہنے لگا کہ اور تیزی سے اور تیزی سے جہانتاب تیرے ہاتھ مین قوت ہو تازیانہ
لگاے جا بہت قریب آگیا ہے کچھ خوف نکر اب کچھ فاصلہ نہین ہے جو جو یہ صدا منصور کے کان مین
آتی ہے وہ وہ مرکب کو مارتا ہے اور یہ مرکب تلملا کر بھاگتا ہے تمام اُسکے پٹھون اور چوتڑون سے
خون جاری ہے تازیانہ کے نشان پڑگئے ہین زخمی ہو گیا ہے موزون کے کانٹون نے تمام شکم کو
مجروح کر دیا ہے اُسکے دونون ہاتھ دونون پانؤن برابر چلے جاتے ہین پانؤن سے ایڑ دیتا ہے اور
ہاتھون سے تازیانے لگا رہا ہے ابھی یہ لشکر مین پہونچا نہین تھا کہ یکایک صدا آئی کہ کہان تو
بھاگا جاتا ہے کیا بھاگ کر بچ جائیگا یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہے مین مثل چترنگ و ارزنگ
کے خدا نہین ہون کہ جو اُسکے روبرو سے بھاگ جائے پھر وہ اُسکا کچھ نہ کر سکین مین خدا اسے
برحق ہون اگر تو تحت الثری مین جاکر پوشیدہ ہوگا مین وہان تجھپر اپنا عذاب نازل کرونگا اگر
بالاے آسمان جاے گا وہان بھی تو اب بچ نہین سکتا ہے یہ لشکر کیا ہے کوئی خدا کے عذاب سے محفوظ
رہ سکتا ہے جسپر خدا کا عذاب نازل ہوا اُسکو کون پناہ دے سکتا ہے کس مین یہ قدرت ہے خیر ہمکو بھی دیکھنا
ہے کہ چترنگ و ارزنگ کیونکر بچاتے ہین تو انکی پناہ مین چلا ہے وہ بھی تو اپنے کو خدا کہلاتے ہین
ذرا ہم بھی تو انکی خدائی کی قدرت دیکھین اسکے تو خاندان مین خدائی ہوتی آئی ہے اُنکا دادا خدا تھا
باپ خدا تھا وہ خود بھی خدا ہین اور دو خدا ایک مقام پر ہین اور مین اکیلا ہون اگر ہین تو مجھسے
زیادہ زور ہوگا تو لشکر کو جاے امن خیال کرتا ہے خیر جا کیون اپنے ساتھ اور دس بیس کی جان
لیگا اب تو زندہ بچیگا جہان جائیگا مارا جائیگا اب یہ سب ایسی سُنتا ہے یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہے
سختگان نے جو یہ صدا سُنی منصور سے پکار کر کہا کچھ خوف نکرنا برابر چلا جا یہ صرف دھمکانے کی بات
ہے تیرے ڈرانے کے لیے کہتا ہے ادھر تو لشکر مین پہونچا اور پھر تیرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے یہان
دو خدا موجود ہین تجھکو بچا لین گے جو بلا تجھپر آئیگی دونون ملکر اپنی قدرت سے اسکو دفع کرینگے
کیا کسی کی مجال ہے جو یہان کوئی تجھکو جلا سکے تیری حفاظت ہو جائیگی یہ سب تیرے ڈرانے کے
لیے باتین ہین جس مین تو یہان نہ آئے اور حریف اپنا کام کرلے یہ کسی مین قدرت نہین ہے کہ
یہان آکر تجھکو اذیت دے خداوند ارزنگ موجود ہین یہ صرف اُسی میدان تک ہے اور جہانتک
وہ آسمان ہے تو نے خوب کیا جو وہان سے فرار کیا اب تھوڑا راستہ طے کیا ہے اور تھوڑا اور باقی ہے
ابھی تو نے مرکب کو تیز کیا اور تو پناہ مین خداوند ارزنگ و چترنگ کی پہونچا تو نے خوب میرے
کہنے پہ عمل کیا مین تجھسے بہت خوش ہوا سختگان یہ پکار کر کہ رہا ہے اور منصور سختگان کے کہنے کو سن رہا ہے

گویا اس صدا سے کسقدر رنج تھا یہ اپنے دل مین خیال کرتے کہ سب لشکر مین بھی پہونچکر جاگیا تو پھر کیا جانا
مگر سختگان کے جرأت دلانے سے اور مرکب کو تیز کیا یہ جب قریب لشکر پہونچا اودھر ایک مرتبہ آسمان کو
حرکت خوب ہوئی اور آسمان مین جیسی حرکت ہوئی اور وہ آسمان ایک مرتبہ حرکت کرکے وہان سے
چلا اس تیزی سے آیا کہ یہ لشکر مین نہ پہونچا تھا کہ اسکے سر پہ آکر قایم ہوگیا سختگان نے پکار کر کہا
کہ بھاگو ارے جلدی بھاگ بہت جلد داخل لشکر ہو کیونکہ آسمان سحر جو کہ لشکر طومار شاہ پر محیط
تھا تیرے قریب آگیا ہی یہ سنتا تھا کہ اپنے مرکب کو اور تیز کیا بس یہ جیسے اپنے لشکر مین پہونچا اور
مرکب کو اٹھائے ہوئے صف اول مین پہونچا اور قریب آیا اب مرکب کو روکا کیونکہ اسکو اطمینان
ہوا کہ مین اپنے لشکر مین آگیا ہون سختگان سچ کہتا ہی کہ یہان کوئی میرا کیا کریگا دو خدا ہین یہ دونو
ملکر مجھکو بچالینگے جو کچھ بلا مجھپر آئیگی اُس بلا کو دفع کر دینگے ایسا کوئی اندھیر تو ہی نہین کہ انکی موجودگی
مین جل جاؤنگا انکے قریب پہونچکر اور وہ کچھ اُسکا تدارک نہ کرینگے یہ نہ جانتا تھا کہ یہ گیدی کیا ہین
اِنکے بزرگون نے بھی کبھی کسی کو بچایا ہی جو یہ بچائینگے سوا ذلت اٹھانے کے اِسکو تو یہ اطمینان
ہوا تھا یہ مرکب کو روک کر صف اول مین آکر کھڑا ہوا مگر پشت پر اس خیال سے کہ مین بھی تمام پسینے
مین غرق ہون اور مرکب بھی میرے حواس بھی درست نہین ہین ٹھہر کر اپنے ہوش و حواس بھی درست
کرلون پھر خدمت مین خداوندون کی جاؤن دیکھون اب یہ آفتاب میرا کیا کرتا ہی یہ تو کھڑا ہوا اپنا
دم راست کر رہا ہی مرکب کو چمکار رہا ہی سب نے دیکھا کہ وہ جو آسمان درانہ ہو کر آیا تھا جب اُس
صف کے مقابل پہونچا اور یہ اُس صف مین پہونچکر تھا ایک مرتبہ وہ آسمان شق ہوا اُس سے وہ
ہی آفتاب پیدا ہوا اور چمکا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ گرمی کی شدت ہوگئی باوجودیکہ موسم سرما تھا
سب کو دھوپ اچھی معلوم ہوتی تھی چونکہ دن جو تمام ہوگیا تھا سب کو خنکی معلوم رہی تھی اِس آفتاب
کی دھوپ نکلنے سے سب کے دم مین دم آتے تھے غنیمت ہوگیا تھا مگر یہ نہ جانتے تھے کہ یہ دھوپ
نہین ہی بلکہ شعلہ ہاے دوزخ ہین ایک ہی منٹ مین ایسی حدت ہوئی کہ سب کے ہتھیار جلنے لگے
ازسرتاپا دریاے عرق مین غرق ہوگئے مرکبونکی زبانین نکل آئین مارے پیاس کے اور گرمی
کے مارے یہ حال دلیرون کا ہوا کہ سایہ تلاش کرنے لگے سپر دنکو چہرے کی پناہ کیا اِس سے کیا ہوتا ہی
گرمی نہین کم ہوتی بلکہ اور گرمی بڑھتی جاتی ہی تمازت گرمی سے چہرے مثل تانبے کے ہوئے جاتے
ہین منصور کی تو یہ نوبت ہوئی کہ ششدر سا ہو کر رہگیا گو پشت صف اول پہ تھا مگر اسکی حالت سب سے
زیادہ تباہ تھی زبان منھ سے نکل آئی تھی تالو مین کانٹے پڑگئے تھے زبان لپٹی جاتی تھی یہ نوبت تھی
اودھر وہ آفتاب بلند ہوا جو جو آفتاب بلند ہوتا تھا وہ وہ گرمی زیادہ ہوتی تھی اب جو اسکا عکس
اُس صف کے لوگون پر پڑا سب کے سرون سے دھوان نکلنے لگا دھوآن نکلکر ایسا بلند ہوا
کہ منصور پشت پر صف کی تھا اُسپر بھی عکس پڑا اُسکے بھی سر سے دھوان مثل بخارات کے نکلا اسطور سے جیسے کہ
کسی ظرف مین پانی لو اور اُسکو بند کردو اور سرپوش مین سوراخ کردو اور اُس ظرف کو آگ پر
رکھکر آنچ کرو جب وہ پانی جوش کھاتا ہی اور بخار اُس سوراخ سے نکلتا ہی یا جسطور سے انجن کے
بمبے سے دھوآن نکلتا ہی اسطور سے اُس صف کے لوگون کے سرون سے دھوان نکل رہا ہی
اور منصور کے سر سے بھی دھوان اسی طور سے نکل رہا تھا اب یہ کسی مین طاقت نہ تھی کہ اپنے مقام
سے حرکت کرسکے کیونکہ یہ طریقہ تھا کہ جہان آفتاب کا عکس پڑا قوت حس و حرکت فوراً زائل ہوگئی انکا

سبب یہ تھا کہ شاید کوئی بھاگ کر عکس کے سامنے سے نکلجائے تو قوت پہلے زائل ہوجائے اِن سب کی تو
یہ حالت تھی اور باقی گرمی کے سبب سے پریشان تھے اودھر اُس آفتاب سے صدا آئی کہ دیکھا تمنے
میری قدرت کو میرے غضب کو کہ وہ میرے غضب کے خوف سے بھاگ کر لشکر مین آیا یہان بھی نہ بچا
اور اپنے ساتھ اوروں کی بھی جانین لی گو کہ وہ تھا صرف اُسی پر غضب نازل ہوتا مگر منظور یہ ہوا کہ ان
سب پر بھی اپنا غضب نازل کروں تاکہ اوروں کو عبرت ہو پھر کوئی ہمارے بندے سے مغضوبوں کو اپنے پاس نہ
آنے دے جیسے انھون نے اپنی صف مین جگہ دی ایسی سزا پائی یہ نگاہ ہو کہ ہم جسپر اپنا غضب نازل کرین
وہ بچ جائے اور لوگ اُسکو پوشیدہ کرلین اور ... رعایت کرین اے حیرتنگ و ارزنگ تمکو بڑے
دعوے ہین تم دونون خود بھی خدا ہوا اپنے خیال مین اور اُن سب کو بھی تمنے گمراہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے
خدا کو نہین پہچانتے ہین اور تم کہتے تھے کہ میرے باپ دادا بھی خدا ہین یہ سب میرے بندے ہین اور
اُنکے زمین و آسمان کو مین نے پیدا کیا ہے اور میرے باپ دادا نے اِسوقت کچھ قدرت خدائی نہین
دکھاتے ہو منصور اور ان سب کو نہین بچاتے ہو اگر تم مین یہ قدرت نہین ہے تو پھر کیون تمنے ایسا
دعوی کیا پس اُنکو پکارو جو کہ بڑے خدا تھے اور تمھارے خیال مین وہ آسمان پر موجود ہین وہ کچھ
تمھاری کمک کرین اور اِن سب کو بچالین کچھ تو قدرت دکھاؤ جو زبان سے کہا ہے اُسکو ظاہر کرو
ارے نادانو وہ بھی میرے بندے تھے اور تم بھی میرے بندے ہو انھون نے بھی گمراہی اختیار
کی تھی اور اپنے ہمراہ لاکھون کو گمراہ کیا تھا تمنے بھی گمراہی اختیار کی ہے اور لاکھون کو گمراہ کر رکھا ہے دیکھو
خدائی کے یہ معنی ہین کہ ایک وہ آسمان بنایا جسپر اپنا ظہور دیکھا اور ایک آسمان یہ بنایا اِس مین فرشتگان
عذاب کو پوشیدہ کیا کہ جو سرتابی کرے اُسکو سزا دے تم بھی کوئی چیز بنا کر دکھاؤ کیون اپنی شامت بلا
ہو پس خیر اسی مین ہے کہ اس گمراہی سے باز آؤ اور میرے فرزند برجیس کی اطاعت کرو اور اُسکو اور
مجھکو سجدہ کرو اور ای ارزنگ تو یہ خیال خام اپنے دل سے دور کر کہ نور چکیدہ قدرت سے تیرا
وصل ہو بھلا تو کہان اور وہ گوہر آبدار و لولوے شاہوار کہان یہ سررشتہ کبھی نہ ہوگا تو اسی امید
مین مرجائیگا ہم اپنی قدرت سے اُسکے ساتھ ہم بستر ہونے کے لیے اور ایک مرد ذی مرتبہ خلق کرینگے
جو کہ نور قدرت سے بنا ہوگا کسی حسین و خوبصورت کے شکم مین اپنا نور اُتارینگے اُس نور سے لڑکا
پیدا کرینگے وہ ثریا کے ساتھ منعقد ہوگا وہ اُسکے وصل سے کامیاب ہوگا نور قدرت کے لیے نور
قدرت ہونا چاہیے ہم تیرے دادا لقا کی طرح نہین ہین کہ اُسنے دعوی خدائی کیا اور اپنی لڑکیون کو
نور قدرت کے خطاب سے مشہور کیا کہ یہ نور چکیدہ قدرت ہین مثل گیتی افروز و جہان افروز کے
اور اُنکو خداپرست لے گئے اور لقا کچھ نہ کرسکا یہ ویسے نور قدرت سے نہین ہین کہ جسکو ایسے ویسے
لوگ نگاہ اُٹھا کر دیکھین اگر اُسکی طرف خیال بد کرین تو جل جائین پس اس امر سے دستبردار ہو اور
اپنی زندگی کو غنیمت جان ورنہ اب جو ایسے خیال کریگا تو پچھتائیگا ہمنے سمجھا دیا اور لے اب ان سب کو
تم دونون ملکر بچالو مین جلاتا ہون یہ جو صدا آئی وہان کس کے حواس درست تھے بسبب گرمی کے
سب پریشان تھے جو اُسکو سُنتا اور جواب دیتا مگر جب بختیارک نے سُنا تو ارزنگ و حیرتنگ سے کہا
کہ کیا آپ لوگ خاموش ہین کچھ آپ نے سُنا ہے کیا آپ کی شان مین اور آپ کے بزرگون کی شان مین
اس آسمان پر سے صدا آئی کچھ اسکا جواب زبان سے ارشاد فرمایئے گا یا خاموش ہی رہنا ہے گا ہان
ایک خاموشی ہزار بلا کو رد کرتی ہے اگر اسوقت آپ لوگ کچھ بھی کہیے وہ غصے مین سب کو جلا دے

ایک بھی زندہ نہ رہے مجھکو یقین ہی کہ یہان بھی کچھ نہ حاصل ہوگا سوائے ذلت کے اگر زیادہ کدوکوشش
کیجائیگی تو جانین جائینگی ورنہ ذلت ضرور حاصل ہوگی لقا و زمرد ثانی نے تو خدا پرستون کے ہاتھہ سے
ہمیشہ ذلت اُٹھائی اور اُنکا کچھ نہ کرسکے آپ لوگ آفتاب پرستون کے ہاتھ سے ذلیل ہوجیے گا اگر اس
امر کو غنیمت جانکر کہ جان بچے اور خفت اُٹھاکر یہان سے واپس چلیے تو خیر ورنہ جان تو ضرور جائیگی یا
خداوندا اپنے بندون کی کمک فرمائیے دیکھیے سب کو وہ آفتاب جلائے دیتا ہی یہ کہکر چترنگ کی طرف
مخاطب ہوکر کہا کہ آپ تو بہت بڑا دعویٰ کرکے آئے تھے کہ مین خدا ہون ارژنگ میرے باپ کا
غلام ہی اسوقت کچھ خدائی کام نہین کرتی نہ اُنکی نہ اُنکی وہ قدرت کدھر گئی وہ خدائی کدھر گم ہوگئی آپ کے
خاص بندے ہلاک ہوتے ہین اور آپ خاموش دیکھ رہے ہین یہ جب سختگان نے کہا ارژنگ وچترنگ
نے برہم ہوکر کہا کہ تیرا مذاق اسوقت بھی نہین جاتا یہان تو جان پر بنی ہی بسبب گرمی کے تو مذاق کررہا ہی
ہم تیرا بہت پاس کرتے ہین سختگان نے جواب دیا کہ مین تو سچا امر کہتا ہون اگر وہ بندے نہین بچائے
جاتے تو اسقدر قوت دکھائیے کہ یہ گرمی کم ہوجائے یہ جو کہا ارژنگ وچترنگ نے تیوری چڑھاکر
سختگان کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور کہا کہ بکتا ہی یہان تو یہ کرشمہ تھا کہ سختگان اُنکو خفیف کررہا تھا اس
خیال سے کہ شاید ارژنگ اژدر جادو کو حکم دے کہ مقابلہ کرے یا مجروم کو چترنگ اس آفتاب کے
روکنے کے لیے روانہ کرے یہ اس غرض سے تان رہا تھا مگر وہ ایسے نہ تھے کہ اسکے تان نے سے
کوئی حرکت کرتے اور اُسکا کہنا ناگوار ہوتا اِسنے اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا یہ بکتا رہگیا اُدھر وہ آفتاب
یہ صدا دیکر ایک بار چمکا اور یا تو بلند ہورہا تھا یا لوٹ کر اُس آسمان سے طرف زمین کے چلا اور ایک
صف کے وسط مین آیا اور جھک کر اُس صف پر گرا اُسکا گرنا تھا راوی نے بیان کیا کہ وہ ایک آدمی
پر گرا تھا کہ اُسکے جسم سے شعلہ نکلا وہ آفتاب اُسکو جلاکر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ ایک
ایسا شعلہ زمین سے نکلا اُس صف کی صف مین سب کے جسمون سے شعلے نکلے اور جلنے لگے اور منصوبہ
کی تو یہ نوبت ہوئی کہ مثل درخت چنار کے درخت بھی ایسا کہ جو کہ بالکل خشک ہوگیا ہو اور اسطور سے
جلنے لگا واقعہ یہ ہوا کہ یا تو وہ خاموش کھڑا تھا اور اُسکے سر سے دھوآن نکل رہا تھا کہ ایک مرتبہ
سر سے شعلہ نکلا جلنے لگا تماشہ یہ تھا کہ اُس صف مین ایک ہزار آدمی تھے وہ سب جلتے رہے مگر کچھ
آگین ایسے تھے کہ نہین جلتے تھے مگر اُنکے سر سے دھوان نکل رہا تھا اُنکے جسم سے شعلے نہین نکلے
وہ اسی طور سے کھڑے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون شعلے بلند ہین یا برابر انار چھوٹ رہے
ہین یا برابر ہزارے روشن ہین اسطور سے وہ لوگ جل رہے تھے یہ حالت دیکھکر کل اہل لشکر ارژنگ
وچترنگ توبہ توبہ کرنے لگے حواس جاتے رہے سب بدحواس ہوگئے وہ گرمی کی تکلیف بھی بھول گئے
اب سب کو اپنی اپنی جانون کی فکر ہوئی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ آتش غضب ہم تک آجائے تو بڑا غضب ہو
ہم لوگ تلکر ہلاک ہوجاوینگے یہ خیال کرکے ہر ایک اپنی اپنی جان بچانے کی فکر کرنے لگا اُدھر وہ جو
غرق زمین ہوا تھا بس تھوڑے عرصے کے بعد قریب تخت ارژنگ وچترنگ زمین خودبخود شق ہوئی
اور وہ آفتاب نکلا اور رسن سے بلند ہوگیا اور آسمان مین جاکر پنہان ہوگیا مگر یہ صدا اُس سے
بلند تھی کہ دیکھا تمنے میرے غضب کو اور میری خدائی کو اب بھی مین خدا ہون یا تم اسی طور سے تم سب کا
خاتمہ ہوگا تم تو دو تھے ایک سے بھی اپنے بندون کو نہ بچا لیا میرے غضب کو نہ برطرف کیا دیکھو
یون جلادیتے ہین یہ صدا ارژنگ وچترنگ نے سنی مگر مارے خوف کے دم نہ مارا ایسی جیسے ہی

آفتاب پنہان ہوا وہ گرمی وغیرہ سب دفعتًا جاتی رہی وہی خنکی ہوگئی ہر ایک کے حواس درست ہوئے
اُدھر وہ صف کی صف جلکر خاک ہوئی مع قیصور کے مگر چند سوار اسی طور سے کھڑے رہے جب سب کے
حواس درست ہوئے اور خوف برطرف ہوا تو اُس صف کے مقام پر راکھ کا انبار دیکھا کہ جابجا انبار
لگے ہوئے ہیں صفت یہ ہے کہ مع راکب و مرکب جلجاتے ہیں حیوان بھی نہیں بچتا ہے ہتھیار جو کہ آہنی چیز ہے وہ بھی
جل جاتے ہیں سختگان اُس صف کی طرف دیکھکر چترنگ و ارژنگ سے کہتا ہے کہ افسوس ایسی صف کی جان
مفت برباد ہوئی یہ سنکے سب منصور کے سبب سے جلے نہ وہ انہیں بھاگ کر آتا نہ یہ جلتے یہ کیسا بری عجوبہ
کی ہے منصور نے کہا کہ اے خداوند ملاحظہ فرمائیے کہ ابھی چند کس باقی ہیں دیکھیے اُسی طور سے کھڑے ہیں
کیا سبب ہوا کہ یہ نہیں جلے یہ بھی تو اُنھیں میں شامل ہیں جبکہ ہزار آدمی جلے یہ کیونکر بچے ارژنگ اور
چترنگ نے کہا کہ مجھکو خود اس امر کی حیرت ہے کہ یہ کیا امر ہے کوئی جاکر انکو بلا لائے کہ میں انسے دریافت
کروں راوی نے بیان کیا ہے کہ کل لشکر کو اس امر کی حیرت تھی کہ یہ کیا امر ہے جب ارژنگ نے سختگان
سے یہ کہا سختگان نے ایک چوبدار سے جو کہ برابر تخت کے کھڑا ہوا تھا کہا کہ تو اُس صف میں چلا جا اور
وہ جو لوگ جلنے سے بچے ہیں اور خاموش کھڑے ہیں اُنکو بلا لا وہ چوبدار چلا یہاں ارژنگ
نے کہا کہ نہ معلوم بیچارے منصور پر کیا گذری آیا وہ بچا یا نہیں چترنگ نے جواب دیا کہ وہ کیا بچا
ہوگا سختگان نے کہا کہ بھلا وہ بچ سکتا تھا اُسنے تو یہ آفت برپا کی اپنے ساتھ اتنوں کی جان لی کہو
تمکو بھاگ کر آنا کیا ضرور تھا اگر بھاگے بھی تھے تو صحرا کی طرف بھاگے ہوتے کہ یہ لوگ تو نہ ہلاک
ہوتے ارژنگ نے سختگان کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑا پاجی ہے اور بڑا مرشد ہے پہلے خود اُسکو یہ
تدبیر بتائی کہ بھاگ آ وہ نہ بھاگتا تھا تو اُسکو یہاں سے پکار پکار کر اور یہ کہہ کہکے آیا وہ کیا جب
وہ بھاگا اُدھر کو آیا تو اُسکو لشکر میں بلایا اب جو وہ بیچارہ جلگیا اور اسقدر لوگ اُسکے ہمراہ جلے
تو سارا الزام اُسکے سر پر رکھدیا کہ یہ اُسنے کیا یہ سب تیری بدذاتی اور حرامزدگی ہے میں تجھکو خوب جانتا
ہوں پہلے یوں کہا پھر یہ کہتا ہے نہ تو ایسا اُسکو تعلیم کرتا نہ وہ اس امر کا مرتکب ہوتا معلوم ہوا کہ یہ
امر تجھکو منظور تھا کہ اُسکے ہمراہ اوروں کی بھی جان جاے یہ امر تیری ذات سے ہوا تو اُسکو
بھی اور اُن سب کو بھی جلوا آیا تو بڑا مفسد ہے تیری وہ مثل ہے کہ چور سے کہے کہ چوری کر اور شاہ
سے کہہ کہ تیرا گھر لٹتا ہے منصور کو وہ تدبیر بتائی اُسنے جو اُسپر عمل کیا اُسکے سبب سے یہ امر ہوا تو
تونے سارا الزام اُسکے سر پر دیا میں خوب تیری باتوں کو سمجھا خیر دیکھا جائیگا سختگان نے کہا کہ خداوند
میرے اوپر بیکار خفا ہوتے ہیں میری کیا خطا ہے میں نے اُسکو تدبیر بتائی تھی یہ نہیں کہا تھا کہ تو لشکر میں
بھاگ کر آنا اپنے ساتھ اوروں کی بھی جان لینا اگر میں یہ کہتا تو گنہگار تھا جو کچھ میں نے کہا آپ
لوگوں کے روبرو کہا ہاں جب میں نے دیکھا کہ وہ اُدھر بھاگ کر آتا ہے اُسوقت میں نے خیال کیا
کہ اگر اب یہ اور طرف بھاگ کر جائیگا تو ہلاک ہوگا میں نے پکار لیا تو میرا کیا قصور ہے یہاں تو یہ تقریر
ہو رہی ہے ادھر وہ چوبدار اُس صف میں گیا اور وہ جو سوار مرکب پر کھڑے تھے اُنسے پکار کر کہا
کہ چلو تمکو خداوند چترنگ و ارژنگ طلب فرماتے ہیں کچھ صدا اُنسے نہ آئی کسی نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا
اُسی طور سے کھڑے رہے اُسنے پھر پکار کر کہا مگر وہی کلمہ کہا پھر صدا نہ آئی ایکی مرتبہ پھر اُسنے وہی
کلمہ کہا اور کہا کہ کیا تمھارے کان بہرے ہوگئے ہیں کہ میں پکارتا ہوں تم جواب نہیں دیتے ہو
پھر صدا نہ آئی ابتو اُسکو غصہ آیا اُسنے بڑھکر ایک سوار کا پاؤں پکڑکر ہلانے کا قصد کیا جیسے پاؤں پر

ہاتھ ڈالا وہ اسطور سے اُسکے ہاتھ مین آگیا کہ جیسے کوئی چیز کہ آگ مین جلائی اور وہ جگہ اُسی طور رہتے قایم رہتے ہین سبب اسکے کہ اُسکو حرکت نہین دی ہو اپنی اصلی حیثیت پر جہان اسکو ذرا اسی حرکت دی جھڑ وہ مٹ گئے اسطور سے واقعہ گذرا جیسے اسنے پانون پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہوکر رہگیا تب اسکو چہرہ چھونے اسنے مرکب کی گردن پر ہاتھ رکھا وہ بھی راکھ ہوگیب خلاصہ یہ کہ اسنے جس مقام پر ہاتھ رکھا وہ راکھ ہوگیا پس اسنے اسکے پاس سے ہٹ کر دوسرے کو دیکھا اسکی بھی یہی حالت ہوئی کہ وہ راکھ ہوکر رہگیا اُسی طور سے راکھ کا ڈھیر تھا جیسے اور سب تھے بس اب اسنے جسقدر اس صورت سے کھڑے تھے سب کو جا جا کر دیکھا دیکھا تو اُسی طور سے پایا سب اسکے ہاتھ لگانے سے راکھ ہوگئے اسکا سبب یہ تھا کہ کل گوشت و پوست و استخوان جلکر راکھ ہوگئے راکب و مرکب دونون کے دو جو دھوان نکلتا تھا وہ ان سب چیزون کے جلنے کا تھا چونکہ سحر سے جلے تھے اور یہ بھی منظور تھا کہ کچھ مزاق بھی ہو اس سبب سے اسی طور سے قایم رہے جو مذاق منظور تھا وہ پورا ہوا وہ چوبدار وہان سے حیرت زدہ ہوکر واپس چلا طومار شاہ وغیرہ نے جو یہ حالت دیکھی ایک قہقہہ لگایا اور پکار کر کہا کہ کیسے یہ خدا ہین کہ جنکو یہ نہین معلوم کہ یہ سب راکھ ہین چوبدار کو اُنکے لینے کے بہیے روانہ کیا ذرا آنکھ کھولکر دیکھو کہ وہ کیا ہوے چوبدار خالی واپس آیا ہی جو طومار شاہ وغیرہ نے کہا ارزنگ وغیرہ کو اور خفت ہوئی کہ وہ چوبدار آکر پہونچا اُسنے سب حال بیان کیا اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ سب کے سب راکھ ہوگئے تھے انھین کی راکھ کے انبار تھے بہت خفیف ہوے اُسی حالت خفت مین حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے چونکہ شام ہوگئی تھی طبل باز پر چوب پڑی لشکر طومار شاہ مین بھی چوب پڑی دونون لشکر واپس ہوے طرفین فرودگاہ کے اور فرودگاہ پر پہونچکر کمرین کھولین آسودہ ہوے بادشاہ لباس تبدیل کرکے بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا طومار شاہ وغیرہ خوش خوش گئے تھے وہان ناچ و رنگ ہونے لگا ارزنگ و چترنگ نے بھی دربار آراستہ کیا یہ لوگ مغموم تھے ناچ وغیرہ کا حکم نہین دیا سب متفکر و متردد سر جھکاے ہوے بیٹھے تھے یہان اپنی بارگاہ مین طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ یہ کچھ نہ کھلا کہ یہ لوگ کیونکر جلے کیونکہ جب خداوند زمین پر تشریف لاے ہین اور کل لشکر یا خداوند کہکر سجدے کو جھکا ہوگیا اب جو سر اُٹھا کر دیکھا تو سب کو جلتا پایا سرشار شاہ نے جواب دیا کہ آج خداوند کو بڑا غصہ تھا غصے فرمایا بھی تو خوب ہلاک کر کی تھی پس اگر اُس صف مین لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سب جل جاتے اور ان سب کی جانین منصور بنے لین نہ وہ بھاگتا نہ یہ سب جلتے طومار شاہ نے کہا خوب ہوا یہ کہکر ناچ دیکھنے لگا یہ تو یہان ناچ و رنگ مین مصروف ہین وہان چترنگ و ارزنگ مغموم بیٹھے ہین کہ سختگان نے کہا کہ اب اسکی تدبیر کوئی کیجاے کہانتک لشکر کو تباہ کرایا جائیگا آج اُسنے ایک صف جلادی کل وہ دو صفین جلا دیگا پرسون سب کو جلا کر خاک کر دیگا یہان تدبیر ہوا کرتی ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنھون نے خدائی کا بندوبست کیا اپنے کو پہلونشین سامری و جمشید کہتے ہین اور پھر کوئی تدبیر نہین کرتے ہین ارزنگ نے جواب دیا کہ مین نے تمھارے سامنے اُستاد سے کہا تھا اُنھون نے جواب دیا تھا کہ آج ہمارا دن نہین ہے چترنگ اسکا بندوبست کرین مین نے چترنگ سے کہا اُنھون نے اُسوقت میدان مین مجھکو جواب دیا کہ کل کی بھی میدان داری میرے ذمے ہے مین اسکا بندوبست کرونگا پس کل بندوبست ہو جائیگا خوف و تردد انتشار کس

امر کا ہو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ ہر مقام پر اپنا کام کر سکتا ہی یہ کہکر چتر نگ سے کہا کہ کیون کل بھی تمھارے سردار مقابلہ کرینگے چتر نگ نے کہا کہ مین اسکا جواب کل صبح کو بوقت میدان مین جانے کے دونگا یقین ہی کہ کل میرے ہی سردار مقابلہ کرین اور اس آفتاب کا خاتمہ ہو جاے سخنگان نے کہا کہ یہ کیسی بات ہی اسمین تو خرابی ہی کہ ہم تو اِس بھروسہ پر رہین کہ کل آپ کے سردار مقابلہ کرین گے ہم کوئی بند و بست نہ کرین اور آپ صبح کو یہ جواب دین کہ آج آپ کے سردار مقابلہ کرین کل میرا دن ہی میرے سردار مقابلہ کرلین گے یہ تو کچھ نہ ہوا ایک بات پختہ ہو کر فرمایئے چتر نگ نے کہا کہ ضرور میرے سردار مقابلہ کرینگے آپ لوگ کچھ بند و بست نہ کرین پس یہ کلام سنکے ارزنگ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً کوس حربی بجایا گیا لشکر ارزنگ و چتر نگ مین طبل جنگ بیدرنگ بجنے لگا سب سردار اپنا اپنا بند و بست کرنے لگے آلات حرب و ضرب درست ہونے لگے ادھر ہرکارہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر خدمت طومار شاہ مین حاضر ہوے مجراگاہ پر سے مجرا بجا لاے عرض کیا کہ لشکر چتر نگ سے سردار مقابلہ کرین گے طومار شاہ نے بھی حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے فوراً یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجا صداے نقارہ فضاے ارض و سما مین گونجی شعر ز نقارہ آواز آمد برون * کہ دولست دولست گردون دون * یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا پس طومار شاہ نے دربار برخاست کیا اِس خیال سے کہ دِن بھر کے لوگ تھکے ہوے ہین اور کل پھر معرکہ آرائی ہی لہذا کچھ دیر تو راحت پالین اُدھر چتر نگ و ارزنگ نے بھی دربار برخاست کیا سویرے سے اِسی خیال سے ارزنگ اپنے خیمۂ خاص مین جاکر خیال معشوقہ مین مبتلا ہوا اور اشعار عاشقانہ پڑھ رہا ہی تصویر خیالی ثریاے نسیمتن کی پیش نگاہ ہی دل سے باتین کر رہا ہی اِسکی تو یہ حالت ہی چتر نگ جو اپنے خیمے مین گیا تو تمود جادو اپنی معشوقہ و جمبو جادو اپنی مان سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ آج یہ واقعہ گذرا مین نے تم لوگون اور محروم جادو وغیرہ کے بھروسے پر اقرار کر لیا ہی کہ کل یہ بلا دفع ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین پس کوئی تدبیر تو کرو تمود نے جواب دیا کہ مین محروم کے پاس جاتی ہون اُس سے کہتی ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتا ہی یہ کہکر جمبو سے کہا کہ آؤ بہن چلو پس دونون اُسی وقت سحر کرکے اُس ابر سوسنی کی طرف روانہ ہوئین قریب اُسکے پہونچکر دستک دی فوراً ایک آواز آئی کہ کون ہی اُنھون نے کہا کہ ہم ہین تمود و جمبو دلبس یہ سُننا تھا کہ ابر شق ہوا اور دروازہ پیدا ہوا یہ دونون اُس دروازے سے داخل ابر ہوئین دیکھا کہ محروم جادو و جمرو جادو اور ناشاد جادو بیٹھے ہوے سحر کر رہے ہین تمود و جمبو نے محروم کو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیکر اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ یہ دونون بیٹھ گئین کہ ملکہ الفرام بھی اپنے مقام پر سے آئی وہ بھی آکر بیٹھی محروم نے اسم سحر کو تمام کیا اِن دونون کی مزاج پرسی کی اور کہا کہ اِسوقت آنے کا کیا سبب ہی تمود نے کہا کہ آپ کو دیکھا نہ تھا دوسرے اِسنے آفتاب پرستون نے بڑا اندھیر کر رکھا ہی آجکا واقعہ آپ نے دیکھا سب حال آپ پر ظاہر ہی اب کہانتک انتظار کیا جاے چتر نگ اِن کے بھروسے پر وعدہ کر آیا ہی کہ کل مین پھر مقابلہ کر دنگا اور اِس بلا کو دفع کرونگا آپ نے کوئی تدبیر کی ہی محروم نے کہا کہ جب ارزنگ نے ... کہا کہ استاد کوئی تدبیر کیجیے اور اژدر نے جواب دیا کہ مین آج تدارک نہین کر سکتا ہون کل کرونگا آج چتر نگ اپنے مددگار سے اُسکا بند و بست کرائین چتر نگ سے ارزنگ نے کہا وہ حیران ہوا کہ مین ہی نے تو خبر دی کہ تو اقرار

کرلے کہ کل پھر میرے سردار مقابلہ کرینگے اور اسکا بندوبست ہوجائیگا پس اُسنے میرے کہنے سے اقرار کیا مین اُسوقت سے اسی فکر مین مصروف ہون اور کام کرچکا ہون بس اب تم جاؤ اور چترنگ کو مطمئن کرو کہ وہ پریشان نہ ہو کل سب بندوبست ہوجائیگا یا ہمین نہین یا آفتاب جادو نہین دراصل اُسنے بہت سر اُٹھایا ہے میری راے یہ ہے کہ کل پہلے تم مین سے ایک جاکے مقابلہ کرے شاید تمھارے ہی ہاتھ سے یہ فتح حاصل ہو جمود نے کہا کہ آپکے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین میرا خود قصد یہی ہے کہ مین مقابلہ کرون میرے بعد ثمود مقابلہ کریگی اس عرصے مین آپ کل بندوبست کرلیجیے کامحروم نے کہا میرا ابھی یہی مطلب ہے یہ کہکر اُن دونون کو محروم نے رخصت کیا اور خود سحر تیار کرنے لگا اِنکا حال پھر ظاہر ہوگا بوقت مقابلہ یہ دونون اُس ابر سکوسنی رنگ سے نکلکر خوشی خوشی اپنے خیمہ مین آئین یہان چترنگ منتظر بیٹھا تھا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہے کہ ثمود نے جمود نے آکر سب حال چترنگ سے بیان کیا جو تقریر باہم ہوئی تھی اور کہا کہ تم اطمینان رکھو اسکا بندوبست ہوجائیگا کل پہلے تمھاری والد مقابلہ کرینگی اگر وہ غالب آئین تو خیر ورنہ مین مقابلہ کرونگی اگر مین بھی غالب نہ آئی تو پھر محروم جادو مع اپنے شاگردون اور ملکہ النفرام جادو کے مقابلہ کرینگے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے انھون نے سب بندوبست کرلیا ہے اور ہم بھی اپنی فکر کرچکے ہین یہ کہکر جمود اپنے خیمے مین آئی اور شداد شاہ کو اِس خیال سے طلب کیا کہ کل بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہے جو کہ اپنا کامل طور سے بندوبست کرچکا ہے جسکے مقابلے سے اژدر جادو و محروم جادو پہلوتہی کرتے ہین ایک دوسرے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے پس کیا معلوم کہ انجام کیا ہو جنگ سادوسردارہ دشاید مین قتل ہوجاؤن تو حسرت رہجاے بہتر ہے کہ اپنے معشوق کو بلاکر اُس سے آخری وصل تو حاصل کرلون اُس سے مین نے بڑی راحت پائی خوب میری آتش بیقراری کو شداد نے اپنی آب مردمی سے فرو کیا الیسا مرد کوئی مجھکو نہین ملا مین نے ہزارون مرد دیکھے مگر جیسا یہ شداد ہے کسی کو بھی نہین پایا کوئی شداد کی برابری کرسکتا ہے چین دل کو چین دیتا ہے قلب کو قوت دیتا ہے آنکھون کو بصارت دیتا ہے دل کو راحت دیتا ہے پس یہ خیال اپنے دل مین کرکے شداد کو طلب کیا اور خود مقام خلوت مین جاکر بیٹھی شداد بموجب طلب جمود کے اُسکے خیمے مین آیا خواصون سے پوچھا ملکہ عالم کہان ہین مجھکو کیون طلب کیا ہے مین موجود ہون یہ سُنکر خواصون نے کہا کہ ملکہ خلوت خانے مین ہین آپ اُنسے کہو یہ سُنکر اُسکو خوشی ہوئی چہرہ فرط خوشی سے لعل ہوگیا کیونکہ مدت سے اُسکو قربت نہین ہوئی تھی ترس رہا تھا پس سمجھ گیا کہ ملکہ کو خواہش ہوئی ہے ہمبستری کو طلب کیا ہے یہ کہتا ہوا چلا کہ اِس فراموش شدہ کو کیون طلب کیا ہے اِسوقت کسواسطے یاد فرمایا ہے یہ کہتا ہوا پردہ اُٹھاکر خلوت خانے مین داخل ہوا اور جیسے ہی جمود نے شداد کو دیکھا دوڑکر لپٹ گئی عالم بیخودی مین خود بوسے لینے لگی ابتو شداد بھی بالکل آپے سے باہر ہوگیا بیقراری وصل سے آنکھون مین ڈورے پڑگئے شداد نے بھی اپنے دست گستاخ کو دراز کیا سینے پر ہاتھ رکھکر آہین سرد بھرنے لگا اور یہ مصرع پڑھنے لگا

دِکھلاکے فالسون کو شریفون کا جی ملا

دونون نے اپنی حسرت دل کو پورا کیا جمود نے کہا کہ اے آرام دل عاشقان تم تو ہمکو بھول گئے ہم بستر پر تنہا پڑے ہوے تڑپا کرتے تھے اور تمکو کچھ خیال نہ تھا لو آج آخری حسرت نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو کیونکہ کل آفتاب جادو سے مقابلہ ہے

مین نے خیال کیا کہ کل تو مقابلہ ہوگا لہذا آنکو اسوقت بولا کر دیکھ لون تا کہ حسرت دید باقی نہ رہے اور ارمان دلی دونون کے نکل جائین گو مین نے تمھارے ساتھ اور تمنے میرے ساتھ خوب چین کیا خوب میرے باغ جوانی سے ثمر مراد حاصل کیے اور مین نے تمھارے مگر اسپر بھی ابھی تک دل مین حسرت باقی ہو تو آج جہانتک تمھارا جی چاہے مجھکو ستا لو مین انکار نہ کرونگی شدّاد نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو خدا وند وہ نہ کرین کہ مین دنیا پر ہون اور تم نہ ہو کل تم ضرور آفتاب پر غالب آؤگی کوئی مقام خوف نہین ہو کل ہم تمھارے ساتھ ہمکنار ہونگے جمود نے جواب دیا کہ یا ہم تمھارے ساتھ ہمکنار ہونگے اور بوسہ بازی کا مزہ حاصل کرتے ہون گے یا صیاد اجل کے حوالے ہونگے یہ کہکر اور ہاتھ پکڑکر شدّاد کا پلنگ پر آئی اور کہنے لگی کہ اب اپنا دل خوش کرو تم کیون رنج کرو رات بہت کم ہو پس ادھر شدّاد شاہ اپنی روسیاہی مین مصروف ہوا اور خوب خوب مزے حاصل کیے ادھر ہمشود نے چتر نگ کا ہاتھ پکڑکر خلوت خانے مین جاکر خوب پیار کیا اور کہا کہ لو آج خوب ستا لو حسرت دل جہانتک ہو نکال لو نہ معلوم کل کیا ہو یہ سنکے اُسنے بھی جواب تسکین دیا اور کہا کہ تم ضرور غالب آؤگی پریشان نہ ہو یہ کہکر روسیاہی مین یہ بھی مصروف ہوا تو ہر روز اپنا منھ کالا کیا کرتا تھا اسکو کیا تھا رات بھر دونون نے یعنی چتر نگ و شدّاد نے جمود و ہمشود کو پریشان کیا اور نہ خود سوئے نہ سونے دیا روسیاہی مین مصروف رہے وہ رات اسی فعل مین بسر کی ادھر رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بیدرنگ بجا کیا سپاہی درستی آلات حرب و ضرب مین مصروف رہے طلایہ پھر رہا ہو صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہو کہ وہ وقت آیا کہ زنگی شب کو شاہ ذیشان آفتاب تابان نے اپنے نیزہ ہاے شعاعی و تیر ہاے نورانی سے زخمی کرکے شکست دی اور ظلمت شب برطرف ہوئی روشنی روز روشن کا عالم ایجاد پر عمل ہوا یعنی سحر ہوئی شدّاد و چتر نگ نے وہ شب تمام روسیاہی مین بسر کی جب صبح کو دونون اپنے خیمون سے اپنی اپنی معشوقونکو گلے لگاکر نکلے ادھر ارزنگ اپنے خیمے سے نکلا رات بھر نیند نہ آئی یاد معشوق مین تڑپا کیا بموجب شعر کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہو + کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہو ٭ الٰہی یہ شب کیسی شب ہو ہماری ٭ نہ سوتے کٹے ہو نہ روتے کٹے ہو ٭ کہ لشکر آراستہ ہوکر حاضر ہوا پس ارزنگ و چتر نگ تخت پر سوار ہوے رات کی روسیاہی کا اثر ابھی تک چہرہ چتر نگ پر تھا ہمشود نے تخت سحر تیار کیا تھا اُسپر خود بھی سوار ہوئی اور جمود کو بھی سوار کیا رات کی کل حالت اپنی بیان کی جمود نے بھی اپنی کیفیت کہی اور کہا کہ مین نے بھی خوب راحت سے تمام شب بسر کی ابر شوخی نے اپنا سایہ سر پر چتر نگ و ارزنگ کے کیا شدّاد کو گو پہلے یہ امر نہ معلوم تھا کہ جمود ساحرہ ہو سبب اس سے اور جمود سے آشنائی ہوئی تھی مگر جب سے ہمشود اور محروم آئے اور خدائی کا بند و بست کیا ظاہر ہو گیا مگر اسنے کسی پر ظاہر نہ کیا تھا آج صبح کو جب لشکر طرف میدان کے چلا ایک طرف سرداران چتر نگ مع شدّاد شاہ اور گلاب شاہ و گلریز شاہ وغیرہ کے تھے ایک طرف سرداران ارزنگ بھی مثل دیلم بن تورج و اسلم بن تورج و قرماسب بن غرماسب اور لشکر ارزنگ تھا اژدر جادو اژدر پر سوار تھا اور پہلوے چتر نگ مین تخت پر ہمشود و جمود بیٹھین اس شان و شوکت سے لشکر میدان مین پہونچا اُدھر سے طوبار شاہ بھی بیدار ہوکر اور اپنا کل لشکر لیکر میدان مین آیا دونون لشکر صف آرا ہوے نقیب نکلے نقابت کرکے لشکر مین آئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا ابھی کوئی

مقابلے کو نہین نکلا تھا کہ سختگان نے چترنگ سے کہا کہ فرمایئے آپ کے سردار مقابلہ کرینگے یا کہ خداوند کے چترنگ نے جواب دیا کہ نہین میرے لشکر کے سردار مقابلہ کرینگے سختگان نے کہا کہ تم کسی کو میدان مین روانہ فرمایئے پس یہ جو سختگان نے کہا چترنگ نے اپنے عیار سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پہلوان و افسر میدان ہین مقابلے کو نہ جاے آج حوران جنت جو میرے ہمراہ ہین وہ ہی آفتاب پرستون سے مقابلہ کرینگی اُسکے بعد مین اپنا غضب ان سب پر نازل کرونگا کہ اس امر سے فرشتگان عذاب ظاہر ہونگے وہ مقابلہ کرینگے اور سب کو قتل کرینگے آج مجھکو غیظ آگیا ہی پس اُس عیار نے بموجب حکم چترنگ سب اہل لشکر کو آگاہ کر دیا جب یہ امر ہو چکا اُسوقت چترنگ نے جمود کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ ہان لینا ان سب کو یہ سُنتا تھا کہ اُسنے دستک دی جیسے دستک دی ویسے فراسنے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ ایک طاؤس اسپیر زرین کسا ہوا اُڑکر برابر تخت کے آیا پس جیسے ہی طاؤس برابر تخت کے آیا فوراً جمود جست کرکے اُس طاؤس پر سوار ہوئی اور روبرو ارزنگ و چترنگ کے آئی چترنگ نے کہا کہ اے حور جنت جا تجھکو مین نے اپنے بھائی صاحب کے یدقدرت کے سپرد کیا اس آسمان اور آفتاب کو جو کہ اِس آسمان سے ظاہر ہوتا ہی مٹا دے پس یہ سُننا تھا کہ جمود نے سلام کیا اور طاؤس کو اُڑا کر چلی اور پکار کر کہا کہ اے آفتاب پرستون تم ٹھہرے رہو مین اِس آسمان کو مٹا لون تو پھر تم سبکو قتل کرونگی اُسکی اس تقریر پر سب آفتاب پرستون مین ایک قہقہہ بلند ہوا اُن سب نے پکار کر کہا کہ ضرور ایسا کرنا لازم ہی تو بڑی بہادر ہی یہ سنتے ہی طاؤس کو اُڑاتے ہوے چلی جاتی تھی یہانتک کہ قریب اُس آسمان کے پہونچی اِسنے طاؤس کو روکا دونون لشکرون کی نگاہ لڑی ہوئی ہی کہ دیکھیے یہ کیا کرتی ہی سب اُسی طرف متوجہ ہین جیسے اسنے طاؤس کو روکا اُس آسمان سے ایک قہقہہ کی صدا آئی کہ سب نے قہقہہ مارا اور یہ آواز آئی کہ او جمود جادو کیون قضا آئی ہی کیا تو کوئی کارخانہ سحر کا سمجھی ہی کہ جو سامان سحر لیکر میرے پیدا کیے ہوے آسمان کو مٹانے آئی ہی بڑی نادان ہی بہت بلند پروازیان کرنے لگی ہی مین بھی کوئی مثل مخروم کے ساحر ہون کہ مین نے اپنے سحر کے زور سے برجیس کو ساحر بنایا ہی وہ فرزند خداوند آفتاب ہی اور مین برحق خدا ہون مین نے مثل مخروم کے سحر سے کوئی کام نہین لیا ہی یہان سحر کا بالکل دخل نہین ہی جیسے کہ مخروم سحر سے چترنگ کو خدا بنا کر لایا یہان ارزنگ کا جو دباؤ پڑا اُسکا شریک ہو گیا یہان وہ کارخانہ نہین ہی بقول کسے مصرعہ دیکھے ہین ایسے خواب پریشان ہزار ہا ہ تو جو طاؤس سحر پر سوار ہو کر میرے مقابلے کو آئی ہی تو نے زمین پر کیا کام کیا جو یہان آئی جا اپنے عاشق کے ساتھ روسیاہ کر جیسے شب بھر کیا تجھکو اِن کامون سے کیا غرض تجھکو روسیاہی سے مطلب یا مقابلے سے اور تیرا مقابلہ تو تیرا عاشق شداد کریگا ارے کمبخت تو کیون اپنے کو خراب کرتی ہی اگر مرگئی تو پھر کون شداد کے ہمراہ روسیاہی کریگا اور کون اُسکو راحت دیگا وہ بہت پریشان ہوگا حبا کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی تجھسے جب زمین پر کچھ نہ ہو سکا تو تو یہان کیا کریگی بقول شاعر شعر

تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ بر آسمان نیز پرداختی ٭

دیکھ تیری راحت مین فرق آجائیگا وہان کوئی ایسا مرد نہ ملیگا جو رات بھر روسیاہی مین مصروف رہے وہ مقام اِن باتون سے پاک ہی وہان کون تیری آگ کو فرو کریگا وہ مقام اس لایق نہین ہی کیون اپنی لذت مین فرق لاتی ہی آیندہ تجھکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ جو صدا آئی اول تو سب نے سستی لشکر طلو مارگے

لوگ تو ہنسنے لگے شداد شاہ کو بڑی خفت ہوئی کہ میری معشوقہ کی شان مین ایسے کلمے کہے گئے لیکن
جمود کو بہت غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ کیا پوشیدہ بیٹھا ہی اور بیہودہ تقریر کر رہا ہی سامنے آکے
مقابلہ کر جب مین جانون ایسے کارخانے بہت سے مین نے بنائے ہین یہ دھمکیان اور کسی کو تو دینا
مین ایسی دھمکیون مین نہین آنے والی ہون بڑی پکی ہون جو خام ہون اُنکو ایسی باتین پڑھا مین خوب
واقف ہون کہ تو آفتاب جادو ہی تو نہین اپنی معشوقہ کے ساتھ رو سیاہ کرتا ہی جو مجھکو طعنہ دیتا ہی اس
فعل سے کون خالی ہی جب مین جانون کہ تو بڑا مرد ہی کہ سامنے آکر مقابلہ کر یہ کیا کہ پردے مین بیٹھے ہوے
ہین اور مقابلہ کر رہے ہین یہ مردون کا کام نہین ہی سامنے آکر مقابلہ کر تو حال اس سحر کا اور ساحری کا
معلوم ہو تو نے شاید یہ مثل نہین سنی میری زبانی سُن لے کسیکا قول ہی کہ جبتک اونٹ پہاڑ کے نیچے
نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی کہ مجھسے بڑا کوئی نہین ہی جہان آیا تب اُسکو حال معلوم ہوتا ہی وہی نقشہ
تیرا ہی کہ یہان کوئی ساحر نتھا سب غیر ساحر تھے اُنکو تو نے سحر سے چند عجائبات دکھائے وہ سمجھے کہ ضرور
یہ خداوند ہین وہ سب تیرے اوپر ایمان لائے تو نے اپنا بندوبست کر لیا ہم اُسوقت جانتے کہ جب
ساحر ہوتا اور تو یہ بندوبست کر لیتا بیشک تو سچا تھا لیس اسی مین خیر ہی کہ روبرو آکر مقابلہ کر
ورنہ مین آج اس سب کارخانہ سحر کو مٹا دونگی بیکار کی تجھکو خفت ہوگی یہ جو جمود نے کہا پھر قہقہہ
کی آواز آئی اور صدا آئی کہ تو میرے جمال کی تاب نہ لا سکے گی جو مجھکو روبرو بلاتی ہی مثل ان سب کے
جلکر خاک ہو جائیگی وہ جو بہت بڑے ساحر زبردست ہین میان محرم وہ تو میرا کچھ کر نہین سکتے
ہین تو کیا ہی تو جا اور اُنکو بھیجدے کہ وہ آکر اس آسمان کو مٹا دین جمود نے کہا کہ جب اُنکی لونڈیان
اس کام کے کرنے کو موجود ہین تو اُنکو کیا ضرورت ہی جو وہ ایسے ویسے سے مقابلہ کرین مین ہی
کافی ہون آواز آئی کہ تو مٹا دیگی اسنے کہا کہ ہان آواز آئی کہ تو میرا جلوہ دیکھے گی اسنے کہا کہ ہان
تیرا رو سیاہ دیکھونگی آواز آئی کہ جلجائیگی جو ابد یار دیکھا نہین ہی آواز آئی کہ ہم تو ابھی نہ نکلین گے اس سبب سے کہ تو
ہمارے نور جمال کی گرمی سے جلجائیگی تیرے دل کی حسرت دل ہی مین رہجائیگی پہلے تو اپنی
حسرت نکال لے اس آسمان کو مٹا لے پھر تو ہم خود ہی ظاہر ہونگے کوئی از خود نکلنے کی ضرورت
نہ ہوگی لو اور سنو کہ کارخانہ خدائی کو سحر سے مٹانے آئی ہی اپنا حربہ کر یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ تو یون
کیون باہر آنے لگا جبتک ذلت نہ اُٹھائیگا سچ کہا ہی کسی نے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے
ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو وہ خیال کرتا ہی کہ مجھسے بڑھکر کوئی نہین ہی
لے اب اس آسمان کو بچان لے یہ کہکر اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج چھوٹا سا اپنے
جوڑے سے نکالا اُسپر کچھ قلم سے خط بنائے زبان مین نشتر دیا خون لیکر اُسپر ٹپکے دیے لیس کچھ
پڑھ کر اُس نارنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اُسکا عالم یہ تھا کہ اُس سے شعلے
نکلتے رہتے تھے اور سب ایک مقام پر جمع ہوتے تھے بالا ہے ہوا اُدھر نارنج چلا اِدھر اُسنے
جلدی سے اپنی ران مین کارد سے زخم ڈالا اور خون لیکر اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُس نارنج کی طرف
پھینکا جیسے ہی وہ نارنج قریب آسمان پہونچا پھر قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ لو اپنا حربہ کر چکی
خدا سے لڑ چکی دیکھ ہمارے قدرت کو کہ کیسے بڑی قدرت اور شان ہی تو تو اپنا حربہ کر چکی اور اپنی
حسرت نکال چکی واقعی تو نے بہت بڑا کمال کیا کہ خدا پر حربہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ تو نمرود کی قوم سے
ہی اُسنے بھی تو خدا سے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا تھا اور تیر مارا تھا وہ تیرا کوئی بزرگ ہوگا تو نے بھی

اُسکی پیروی کی اور جو تیرا کمال کا سحر تھا وہ کیا واقعی مین اصلی خدا نہ ہوتا اور زمین خداے برحق نہ ہوتا
مثل تیرے خیال کے سحر سے یہ سب کارخانہ درست کیا ہوتا تو ضرور تو نے مٹا دیا تھا کیون نہ ہو
ساحرہ زبردست ہو مگر سانح کو آنخ کیا ہو خیال تو کر کہ تو نے نارنج پھینکا تھا یا گل صد برگ اب جو
جمود نے دیکھا تو دراصل وہ نارنج نہین ہو بلکہ گل صد برگ ہو اسنے اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ گل
اسکے پاس آیا اسنے ہاتھ مین لے لیا جمود پر کیا منحصر سب نے دیکھا کہ پہلے نارنج تھا اب گیندے کا
پھول ہو گیا پہلے سخنگان نے بہت تعریف کی تھی مگر یہ حال دیکھکر منھ بنا لیا اور کہا کہ آپ کی بھی خبر
نہین ہو مجھکو انجام بُرا معلوم ہوتا ہو چیتر نگ نے گھور کر دیکھا سخنگان نے سر جھکا لیا اس واقعہ
سے جمود کو خفت بہت ہوئی کہ میرا سحر سامنے دو دریاے لشکر کے رد ہو گیا اُس آسمان سے صدا
آئی کہ خفیف نہ ہو اور کوئی حربہ کر یہ کوئی خفت کی بات نہین ہو اسنے جھلا کر اور خون پیشانی مین
نشتر دیکر جلد مین لیکر کچھ پڑھکر دم کیا اور ان شعلون پر مارا جو کہ بالاے ہوا اُس نارنج سے نکلکر
قایم ہوے تھے جیسے خون اُنپر پڑا وہ ایک مرتبہ بھڑک کر چلے اسنے کہا کہ ہان جلا دو اس آسمان
کو بڑی تیزی سے چلے جیسے قریب پہونچے گل یاسمن ہوکر رہگئے اور زمین پر گر پڑے صدا آئی کہ
کیا پھول بار بار اِدھر پھینکتی ہو یہان کوئی فرشتہ ایسا نہین ہو جو تیرے اِن اشارون سے تیرے
اوپر عاشق ہو کوئی حربہ عمدہ کر کہ سب لوگ جانین کہ تو بہت بڑی ساحرہ ہو اسکو اور خفت
ہوئی ابکی مرتبہ اِسنے اُس گل صد برگ کو جو کہ نارنج کا بنا ہوا تھا اپنی پیشانی کے خون سے
رنگین کرکے اور اسم سحر دم کرکے بہت تیزی سے اُچھالا اور کہا کہ تو ہی جاکر جلا دے اور
اپنے طاؤس کو کوڑا کیا کہ وہ بھی بلند ہوکر چلا اسنے سحر کرنا شروع کیا اور زور زیادہ دیا آواز
آئی کیون زیادہ زحمت کرتی ہو اور بڑبڑاتی ہو سب نے دیکھا کہ اُس آسمان سے ایک انگشت
ظاہر ہوئی جیسے ہی وہ پھول قریب پہونچا اُس انگشت نے اشارہ کیا کہ اُسکی پتی پتی جدا ہوگئی
اور ستارہ بنکر طرف زمین کے چلی یہ معلوم ہوتا تھا کہ چنگاری آگ کی ہو کہ جلتی ہوئی چلی آتی
ہو آتے ہی لشکر چیتر نگ کی ایک صف پر گری جسکے سر پر وہ چنگاری پڑی اُسکو جلا دیا قریب
دو سو آدمی کے جلکر خاک ہوے آواز آئی کہ دیکھی تو نے ہماری قدرت تیرے ہی حربے
سے ہمنے تیرے لشکر کو تباہ کیا اُدھر لشکر مین غل ہوا کہ ملکہ ایسا سحر نہ کرو کہ جو کہ ہمکو ہلاک کرے
واہ کیا خوب مقابلہ کیا اپنے ہی لشکر کے لوگون کو ہلاک کیا اسکو اور خفت ہوئی ابکی برہم ہوکر
اسنے کہا کہ یہ کیا نامردی ہو کہ سامنے آکر مقابلہ نہین کرتا ہو اگر بڑا مرد ہو تو سامنے آکر مقابلہ کر مجھسے
تو مین عورت ہی جوانمرد ہون یہ جو اسنے کہا جواب ملا کہ تو کئی مرتبہ بُلا چکی ہو ابھی مین آتا ہون اور
دیکھتا ہون کیونکر میرے جمال کی تاب لاتی ہو معلوم ہوا کہ تجھکو جلنا منظور رہا ہو ہوشیار ہو جا اور
تو اپنے ارمان بھی نکال چکی ہو اب کوئی حسرت بھی نہین باقی رہی جمود نے جب یہ سُنا اور
سب حاضرین میدان نے بھی بس جمود نے جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک کارد نکالی اُسکو اپنے
خون سے رنگین کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ جیسے یہ آسمان سے نکلی ویسے کارد کو لیکر
مارون بس کارد کو لیکر اور طاؤس پر بیٹھی جانے کے کھڑی ہوئی اُدھر آسمان کو حرکت ہوئی کہ
جیسے یہ واقعہ سخنگان نے دیکھا اپنا منھ پیٹ لیا ... تاب ... چیتر نگ سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھیے
اب اسکا بچنا محال ہو کوئی دم مین یہ جلکر خاک ہوتی ہو مفت مین اسکی جان گئی بشداد

کی راحت مین خلل آیا ای شداد ہاے معشوقہ کہارولو اور اب کسکے ہمراہ روسیاہ کہاکہ ہوگے کون تمکو اپنے وصل سے کامیاب کریگا کس سے مزے دنیا کے اٹھاؤگے وہ جاتی ہین ادھر آفتاب ظاہر ہوا اور اسکا عکس پڑا وہ جلین ارزنگ وچترنگ نے کہا کہ کیون بیکار کو فال بد منھ سے نکالتا ہی وہ سن لیگی تو برا مانیگی سخنگان نے کہا کہ فال بد کیسی دیکھ لینا جو مین کہتا ہون وہ ہوگا تین حربے کیے ایک بھی تو کارگر نہوا قریب تک تو پہونچا نہین چترنگ نے کہا کہ تیری بلا سے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر آسمان شق ہوا اور ایک مرتبہ آفتاب ظاہر ہوا ناظرین کو خیال رہے جب یہ آفتاب آسمان سے نکلتا ہی تو آفتاب اصلی غائب ہو جاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ آفتاب جادو اپنے سحر کا لکہ اسپر قایم کر دیتا ہی اس خیال سے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک تو نکلے ہوے ہین دوسرے اور نکلے لوگون کو شک نہو اور جہان پوشیدہ ہوا وہ آفتاب نکل آتا ہی پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہی ہر ایک یہ کہ خداوند پہلے اس آسمان پر سے اس آسمان پر آتے ہین یہان سے ظاہر ہوتے ہین اس سے کسی کو کچھ شک بھی نہین ہوتا سب اسی آفتاب کو جانتے ہین پس جیسے آفتاب ظاہر ہوا اس آسمان سے جمود نے وہ کارد اس آفتاب پر ماری جیسے کارد قریب پہونچی ایک شعلہ نکلا کہ وہ کارد مثل ہیزم کے جل گئی آواز آئی کہ دیکھا تو نے ہمنے کارد آہنی کو جلا دیا لے خبردار ہو جا میری طرف رخ کر میرا جمال دیکھ بہت کہتی تھی کہ سامنے آؤ سامنے آؤ پس جیسے یہ صدا آئی جمود نے اپنا منھ اس آفتاب کی طرف کیا کیونکہ اسنے کارد مار کر منھ پھیر لیا تھا جیسے منھ پھیرا اور عکس آفتاب کا اسپر پڑا اسنے اپنے اوپر سحر دم کر کے منھ پھیرا تھا مگر جیسے عکس پڑا اسکی قوت بالکل زائل ہو گئی حس وحرکت جاتی رہی بت ہو کر رہگئی اب اسقدر بھی طاقت نہ رہی کہ حرکت کر سکے ادھر سخنگان نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لو ملکہ جمود تو ہاتھ سے گئین ادھر عکس جو پڑا جمود کو بالکل سحر فراموش تھا اور اسی طور سے دھوان نکلنا شروع ہوا ایک چند ساعت دھوان نکلا تھا کہ ایک شعلہ اسکے اس مقام سے نکلا کہ جو کہ شداد کے تصرف مین تمام رات رہا تھا اور ہمیشہ رہتا تھا اسنے اس طاوس کو بھی جلایا اور اسکو بھی جیسے وہ جلنے لگی ویسے آفتاب ایک بارگی ٹک کر زمین پر گرا اور غرق زمین ہو کر دوسرے مقام پر ظاہر ہوا اور بلند ہو کر اس آسمان مین پنہان ہو گیا اسکا پنہان ہونا تھا کہ آسمان اصلی پر آفتاب اصلی نکل آیا اور اس آفتاب کی چمک کی کرن سے ایک چکاچوندھی دونون لشکرون کے لوگون کی نگاہون مین ہو گئی تھی اور طوماروشاہ وغیرہ تو سجدے کو خم ہو گئے طوماروشاہ وغیرہ نے سر اٹھا کر اور اہل لشکر چترنگ وارزنگ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو اس آفتاب کو پوشیدہ پایا اور آفتاب جو کہ بالاے آسمان نکلا ہوا تھا اسکو ظاہر پایا اور جمود کو دیکھا کہ جلتی ہوئی طرف زمین کے آتی ہی زمین تک آتے آتے جلکر خاک ہو گئی زمین پر جو گری تو ر دکہتی آواز آئی افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا جوان مجھکو کہ نام میرا جمود جادو تھا یہ سنتے ہی شداد نے تو اپنا سر پیٹ لیا اور چترنگ کے منھ پر ہوائیان اڑنے لگین منھ سے نکلا کہ ہاے والدہ ماجدہ سخنگان نے کہا کہ ہمکو تو پہلے سے یقین ہو گیا تھا مگر ممنون نے جو یہ حالت دیکھی اور جمود کے مرنے کی صدا سنی تاب نہ رہی خون عزیزی نے جوش مارا ہاے بہن کہکر اپنا گریبان چاک کیا اور اسی حالت بیقراری مین دستک دی کہ ایک ہنس پیدا ہوا یہ اسپر تخت پرسے جست کرکے سوار ہوئی اور پلٹ کر جو سحر کیا تو تخت چلنے لگا

اور حالت غیظ مین بیقرار ہوکر چلی ارزنگ وخیرنگ سے اجازت بھی نہ لی بلکہ اپنے معشوق سے بھی نہ ملی سخنگان نے جو اُسکو اسطور سے دیکھا جاتے ہوئے پکار کر کہا کہ آپ بھی ہمسے جدا ہوتی ہین اور کہان جاتی ہین ابھی تو تمود کے غم سے فراغت نہین ہوئی ہو کہ آپ تشریف لے چلین اپنے غم سے بچائیے گا اپنے ماتم مین نہ رولائیے گا ورنہ بڑا غضب ہوگا ایسی جلدی نہ فرمائیے ہم سب سے مل تو جائیے کیونکہ یہ امید کرنا کہ وہان جا کر کوئی واپس آئے بالکل بیکار ہو جو جائیگا وہ مارا جائیگا بی تمود نے کونسا دقیقہ اُٹھا رکھا مگر کچھ نہ ہوا آپ بھی جا کر خفیف ہونگی انجام یہ ہوگا کہ مفت مین جان برباد ہوگی کیون اپنی جوانی کو تلف کرتی ہو ابھی کیا ثمر باغ جوانی سے پایا ہوگا مین جانتا ہون کہ کوئی دس برس کا سن ہوگا گو دنیا کے کل مزون سے واقف ہو چکی ہوگی مجھکو خوب معلوم ہو کہ تم معشوق ہو ہمارے خداوند کے بھائی کی خداوند خیرنگ کی تمنے خوب خوب اُنکو مزے دکھائے ہین وہ تمکو پیار کرتے ہین ہر روز نور خداوند تمھارے شکم مین اپنے آلے سے اُتارتے ہین اسی سبب سے تو تمھارا حُسن چمکتا جاتا ہو کیون خداوند کو اپنا داغ دیتی ہو اب کون نور شکم مین اُتروائے گا ارے بخاڈ جو ہوتا تھا وہ ہوگیا سوائے ذلت اور خواری کے کچھ نہ حاصل ہوگا تمود نے اُسکی کچھ بھی نہ سُنی خاموش جوش الم مین ہمس اُڑاتے ہوئے چلی گئی سخنگان کی اس تقریر سے سب ہنس پڑے گو خیرنگ کو رنج تھا مگر اُسکے بھی دانت نکل آئے سخنگان سے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہو وہ بات کر جو سب کو اچھی معلوم ہو ابھی وہ پہونچی نہین تو نے بدشگونی کی تقریر کی یہ تمود ہو جمود سے بہت زبردست ہو جمود اسکے روبرو چھوکری تھی یہ جا کر اپنا کام کریگی آسمان کو برباد کریگی سخنگان نے جواب دیا کہ کیا ہوگا یہ دو چار منٹ اُس سے زیادہ لڑیگی مگر میرے نزدیک وہان جا کے اسکی بھی عقل چکر مین آئیگی اس سے بھی کچھ نہ ہو سکیگا ایک تو جمود کا غم دوسرے جوان تیز مزاج لیکن کچھ نہ ہوگا ہمکو رونا پڑیگا خیرنگ نے گھور کر دیکھا سخنگان نے مسکرا کر منھ پھیر لیا اور کہا کہ جو کچھ ہوگا تھوڑی دیر مین ظاہر ہو جائیگا اُدھر تمود حالت غیظ مین ہمس کو اُڑاتے ہوئے قریب آسمان پہونچی جیسے ہی پہونچی قہقہہ کی صدا بلند ہوئی آواز آئی کہ لو یہ آئے ہین لڑنے کو وہ تو لڑ چکین اور اپنی جان برباد کر چکین اب انکو حوصلہ ہوا ہو کیون تم بھی میرا جمال دیکھوگی ہان تم کیون میرا جمال دیکھنے لگین تم اپنے خداوند خیرنگ کا جمال ظاہری و باطنی دیکھوگی اُسکے ہمراہ مُنھ سیاہ کروگی خیر آؤ جو تم کو بھی حوصلہ ہو نکال لو تمھاری بھی حسرت باقی نہ رہے پھر جو ہونا ہو وہ ہوگا کیون اسقدر بہن کے غم مین بدحواس ہو ہمنے اُسکو بُلا لیا ہو مہمان اُسکے لیے ہمنے ایک مرد خلق کیا ہو اُسکو اُسکے سپرد کیا ہو تمکو بھی بلا لیتے ہین تیری بہن کے پاس پہونچائے دیتے ہین تو کیون پریشان ہوتی ہو کچھ دیر کی دیر ہو بہت عرصہ نہین ہو تمود نے جواب دیا کہ وہ ایسی تھی کہ جمال دیکھکر جل گئی مین ایسی نہین ہون بلکہ اپنے جمال سے دوسرون کو جلا دیتی ہون بس ہوشیار ہو جاؤ مین حربہ کرتی ہون مین گفتگو کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے آئی ہون آواز آئی حربہ کر ہمکو کوئی خوف نہین ہو ہم ایسے خدا نہین ہین کہ بندون سے خوف کرین یہ سننا تھا کہ تمود نے ایک مرتبہ دستک دی کہ سب نے دیکھا کہ دو عقاب پیدا ہوئے اُنکے پرون پر ایک صندوق بہت بڑا رکھا ہوا ہو وہ بہت جلد قریب تمود کے آئے تمود نے جوڑے سے کنجی نکالی اُس صندوق کو وا کیا جیسے اُسکا پٹرا اُٹھایا فوراً ایک ناگن کیسی سیاہ اُسکے اندر سے نکلی کہ جسکے کاٹے کا منتر نہ تھا اگر پھونک مارے

تو جہانتک اُس پھونک کا اثر جاوے خواہ انسان ہو خواہ حیوان خواہ نباتات ہو خواہ جمادات سب
جلکر خاک ہو جاوے جیسے ہی وہ ناگن نکلی ثمود نے فوراً اپنی ران چیر کر اور خون لیکر اُسکو پلایا کہ اُسکی
وہ تیزی کم ہوئی اُسنے اُسکو اُٹھا کر اپنے شانے سے لپیٹ لیا اب صندوق سے ایک صندوقچہ نکالا
اور ایک فولادی ڈبیہ اور ایک گلدستہ اور ایک آئینہ کہ اُسپر غلاف مخمل سیاہ کا چڑھا ہوا تھا ان
اشیا کو نکالکر اُس صندوق کو بند کر دیا ایک نارنج وکارد بھی نکالی جب صندوق بند کر چکی قفل دیا
کنجی جوڑے میں رکھی کچھ پڑھکر دستک دی کہ وہ عقاب جسطرف سے وہ صندوق لیکر آئے تھے
اُسی طرف پرواز کر گئے یہان حیرت نگ نے سختگان سے کہا کہ تمنے دیکھا کیسے زبردست یہ حور ہے
اِسنے کیسا کیسا سامان اپنی ظفر کا مہیا کیا ہے اب یہ آسمان نہ بچیگا سختگان نے کہا کہ جو کچھ ہو مین یہ ہی
کہونگا کہ اسکا بھی انجام مثل ثمود کے ہوگا حیرت نگ منہ پھیر کر خاموش ہو رہا اُدھر ثمود نے آواز دی
کہ ہوشیار ہو جاؤ مین حربہ کرتی ہون آواز آئی کہ تو بھی حسرت نکال لے یہان کچھ بھی نہ ہوگا یہ سُنتا تھا
کہ ثمود نے اُس ناگن کو بازو سے کھولا اور اُسکی دم پکڑ کر اور پھر اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ اُس مین اُس سے
زیادہ تیزی و تڑپ پیدا ہوئی جبکہ وہ صندوق سے نکلی تھی اُسنے فوراً اُسکو اپنی زبان مین نشتر
دیکر زبان کا خون اُسکو دیا اور زیادہ تر وہ تیزی ہوئی بس اِسنے دستک دی کہ ایک پتلی اسکی
پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک طبق حلوے کا تھا دوسرے ہاتھ مین ایک کاسۂ شیر کا
اور اُس حلوے پر ایک دل رکھا ہوا تھا بس ثمود نے وہ طبق اُس پتلی کے ہاتھ سے لیکر اُس
ناگن کے آگے رکھا اور کہا کہ لے یہ تیری خوراک ہے مین نے تجھکو دی ہے یہ حلوا اور دل موجود ہے اور
یہ کاسۂ شیر اِسکو کھا کر اور شیر کا کاسہ پی کر میرا کام کر بس یہ کام ہے کہ جا کر اِس آسمان کو پھونک دے
اور جو کوئی اِس آسمان مین ہو اُسکو بھی مدت سے تیری پرورش اسی دن کے لیے کر رہی تھی
یہ جو ثمود نے کہا اُس ناگن نے سُنا فوراً اپنا منھ اُس طبق مین ڈالدیا پہلے اُس دل کو کھا لیا پھر تمام
حلوا کھا گئی اور بعد اُسکے اُس کاسۂ شیر کو پی لیا گو چھوٹی سی ناگن تھی مگر بلا لغزش تھی سب حلوا کھا لیا
اور سب دودھ پی لیا اور سر اُٹھا لیا ثمود کی طرف دیکھا اِشارہ یہ تھا کہ کیا حکم ہوتا ہے ثمود نے کہا
کہ جا اور اپنا کام کر اگر کام میرے حسب دلخواہ کر کے آئیگی تو پھر اور تجھکو حلوا و شیر دونگی یہ سُنتا تھا
کہ وہ منھ پھیر کر مثل باد صرصر کے اُڑ کر طرف آسمان کے جو کہ لشکر طوبار شاہ پر چھایا تھا چلی ایسی تیزی
سے جاتی تھی کہ نظر نہ آتی تھی اور ایسی حدت تھی اُسکی کہ جو پرندہ اُسکے قریب آجاتا تھا جل جاتا تھا یہانتک کہ وہ قریب آسمان پہونچی
اور ہوا پر قایم ہوئی اُسنے دم چھوڑا منھ سے شعلہ نکلا جیسے ہی آسمان پر پڑا خاموش ہو گیا بمضمون اِس شعر کے ع گشتگی
تیرگی یہ برق خاطر مانوس ہے اگر جو شرر لیسے اُٹھا کہ شعلہ نا فوراں ہو ہوا اب اُسنے دم کشی شروع کی جو شعلہ منھ سے نکلتا
تھا بالکل آسمان پر اثر نہ کرتا تھا یہان ثمود اسم سحر کو پڑھکے دستک دیکر اُسکو زور دے رہی تھی
جو جو زور دیتی تھی وہ وہ دم کشی کرتی تھی مگر بالکل کچھ اثر نہ ہوتا تھا بڑے عرصے تک وہ اُسی طرح
سے منھ سے شعلے نکالا کی یہ تو اِس شغل میں مصروف ہے اور ثمود زور دے رہی ہے کہ ایک مرتبہ
اُس آسمان سے قہقہہ کی صدا آئی اور کسی نے کہا کہ خوب سانپ کا تماشہ کیا اب اپنی ناگن کو بچالے
یہ صدا آئی اور ایک ہاتھ اُس آسمان سے پیدا ہوا اُسمین ریسمان تھی جیسے اُس ناگن نے دم
چھوڑا وہ ہاتھ بلند ہوا اور ایک حلقہ اُس ریسمان کا اُسکے اوپر پڑا کہ سر اُسکا اُس حلقے مین پھنسا
بس جھٹکا پڑا اور وہ ہاتھ مع اُس ریسمان و ناگن کے غائب ہو گیا لشکر طوبار شاہ نے یا خداوند

آفتاب تابان کہکر شور و غل کیا لشکر ارزنگ وغیرہ کو حیرت ہوئی ثمود ہاتھ ملکر رہگئی پس اُسنے وہ ڈبیہ اُٹھاکر اور کچھ پڑھکر اُسکو کھولا اُسمین سے بھی ایک ناگ بہت زہردار بہ رنگ سبز نکلا دونون آنکھین اُسکی دو انگارے تھے اُسنے نکلتے ہی آنکھ ثمود سے ملائی اور دم چھوڑا ثمود نے کہا کہ تو مجھکو کیا دیکھتا ہی تیری ناگن اُس آسمان کے قریب جاکر غائب ہوگئی تو جاکر آسمان کو جلاکر اپنی ناگن کو لے آ یہ سُننا تھا کہ وہ جھپٹ کر چلا جیسے قریب آسمان پہونچا کہ آواز آئی کیا رسی کے سانپ بنا بناکر بھیجتی ہی دیکھ یہ سانپ ہی یا رسی اور وہ ناگن تھی کہ رسّی اسکو قدرت کہتے ہین کہ ہم نے دونون کو رسی بنا دیا دونون لشکرون نے دیکھا کہ وہ جو ناگ چلا تھا بڑی تیزی سے وہ ریسمان کا ٹکڑا تھا اور ایک ریسمان کا ٹکڑا اُس آسمان سے نکلا دونون طرف زمین کے چلے جیسے قریب زمین پہونچے کہ ایک شعلہ زمین سے نکلا وہ دونون ٹکڑے جلکر خاک ہوگئے ثمود کو بہت غصہ آیا پس اُسنے نارنج کو اُٹھاکر اُس کارد سے کاٹا اور دونون ٹکڑے نارنج کے ایک داہنی طرف اور دوسرا بائین جانب پھینکا اور اُس کارد کو درمیان مین اُنکے کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ گڑگڑاہٹ کی صدا پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ رنگ ثمود کی داہنی طرف سے اور سرخ رنگ بائین طرف سے اور درمیان مین اُن ابر کے برق چمک رہی تھی جیسے وہ ابر قریب ثمود پہونچا ثمود نے اشارہ کیا زبان سے صرف اسقدر کہا کہ لینا اِس آسمان کو پس وہ دونون ابر ایک مرتبہ گڑگڑاکر اُس آسمان پر چلے جیسے قریب آسمان وہ ابر و برق پہونچے آسمان کو حرکت ہوئی اور آفتاب نکل آیا آفتاب کا نکلنا تھا جیسے عکس اُن ابرون و برق پر آفتاب کا پڑا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ابر و برق مثل روئی کے گالے کے جلگئے آفتاب پنہان ہوگیا ثمود کو اور غصہ آیا اُسنے صندوقچہ اُٹھاکر کھولا جیسے صندوقچہ کھولا ایک برق چمک کر چلی اُسنے اشارہ کیا کہ وہ برق پاتو آسمان کی طرف بلند ہوتی تھی پلٹکر اُس آسمان کی طرف جو کہ محیط لشکر تھا چلی اُسنے پڑھنا کچھ شروع کیا ثمود نے اُس صندوقچے سے ایک شیشہ نکالا اُسمین پانی بہ رنگ سبز تھا اُس شیشے کو کھولا اور پانی لیکر چلو مین اُس برق پر چھینٹا دیا اُس برق مین اور تیزی ہوئی اُسنے دوسرا چھینٹا دیا جیسے تیسرا چھینٹا دیا کہ وہ برق کڑک کر چلی یہ شیشہ ہاتھ مین لیے ہوے تھی اور قصد تھا کہ چوتھا چھینٹا دون کہ اُس آسمان سے ایک ماہی پیدا ہوئی اور مقابل اُس برق کے آئی جیسے برق چلی اُسنے دہن اپنا کھولکر اوپر کو سانس لی وہ برق مثل تیر کے اُسکے دہن مین چلی گئی اُسنے دہن بند کرلیا اور اپنی دم کو بلند کرکے حرکت دی اُس سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ ہاتھ پر ثمود کے گرا اگرچہ ثمود نے اُف کیا وہ شعلہ گو خاموش ہوگیا مگر اُسکی حدت جو ہاتھ کو محسوس ہوئی وہ شیشہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور زمین پر گرا اور گرکر ٹوٹ گیا ثمود کو بڑا صدمہ ہوا صندوقچہ اُٹھاکر زمین پر دے مارا کہ چکنا چور ہوگیا اور جھلاکر گلدستے کو اُٹھاکر طرف آسمان کے پھینکا وہ گلدستہ قریب آسمان پر پہونچکر ہوا پر قایم ہوا اور ہر ایک پھول اُس گلدستے سے جدا ہوا اور شرارہ بنکر طرف آسمان کے چلے جیسے ہی قریب آسمان پہونچے سب گل ہوکر زمین پر گرپڑے پس ثمود نے اشارہ کیا کہ وہ گلدستہ پھر اُسکے پاس آیا اُسنے سحر کیا کہ وہ گلدستہ بیضۂ فولادی ہوگیا اُسنے اُس بیضہ کو اسم سحر پڑھکر اُس آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا اٹوٹنے کی صدا آئی اور ریزہ ریزہ ہوکر زمین پر گرا اب تو اُسکو نہایت غصہ آیا اُسنے وہ آئینہ ہاتھ مین لیا اور اسم سحر پڑھکر اُسکا غلاف

بر طرف کیا اور فوراً اسکا رُخ طرف اُس آسمان کے کیا یہ سحر اسکا ایسا تھا کہ جیسے عکس اُس آئینہ کا اُس
آسمان پر پڑا وہ آسمان حرکت مین آیا اُسنے زور دیا یا تو اِس سحر مین مصروف تھے اُدھر جیسے آسمان
حرکت مین آیا اور ایک پایہ شق ہوا اُس سے ایک چہرہ ہیبت ناک پیدا ہوا جیسے اُس چہرہ کا
عکس آئینہ مین نمایان ہوا وہ آئینہ بالکل بے نور ہو گیا اور تڑاق سے آواز آئی ٹوٹ گیا زمین
پر گر پڑا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا ہوا اب یہ اور کچھ تدبیر کیا چاہتی تھی کہ آواز آئی اے ثمود میری طرف
دیکھ مین تیرا بہت مشتاق تھا مجھکو فراق تیرا بہت شاق تھا یہ جو ثمود نے سُنا اُسکی طرف دیکھا
ثمود کو یہ نظر پڑا کہ ایک صورت خوفناک میرے روبرو ہی جیسے آنکھ ثمود کی اُس صورت
پر پڑی ایک چیخ ماری چیخ کا مارنا تھا کہ ایک شعلہ اُس صورت کے مُنہ سے نکلا کہ وہ آکر ثمود کے
لپٹ گیا وہ صورت تو فوراً اُس آسمان مین پوشیدہ ہو گئی آواز آئی کہ تمنے ہمارے فرشتۂ عذاب
کی صورت دیکھی اور کیونکر ہمنے ثمود کو غارت کیا اُدھر ثمود مثل درخت چنار کے جلنے لگی پس جلتی
ہوئی طرف زمین کے چلی لشکر چترنگ دارزنگ مین شور گریہ وزاری بلند ہوا اسکے حواس جاتے
رہے چترنگ کا تو یہ حال ہوا کہ اُسنے اپنا گریبان چاک کر ڈالا ہائے ہائے کہکر رونے لگا پس
سختگان نے کہا کہ بیکار ہی مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بھی ہاتھ سے گئین آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایسی
ویسی نہین ہین کہ ہاتھ سے جائین ملاحظہ فرمایئے کہ کون کون سی تدبیر نہین کی مگر کچھ بھی نہوا آخرکار
اپنی جان اِنھون نے آپ کے اوپر سے نثار کی اس رونے اور حالت تباہ کرنے سے کیا ہو دیکھا
اُدھر ثمود جلتی ہوئی زمین پر آئی اور بالکل خاک ہو کر رہگئی آندھی سیاہ بہت شدت سے اُٹھی
سنگ باری ہوئی برف باری ہوئی برقین چمک چمک کر زمین پر گرین زمین کو زلزلہ سا ہوا غبار
اُٹھا بیرون نے غل مچایا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ثمود جادو نبود افسوس مردیم وجان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی روشنی ہوئی سب نے راکھ کا
انبار پایا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو اشیا چترنگ کے پاس ساختہ ثمود جادو وحمود جادو تھین اُن
دونون کے مرتے ہی وہ بھی جلکر خاک ہو گئین چترنگ کف افسوس ملکر رہگیا خیال کرنے لگا
کہ تیری خدائی کا یہان خاتمہ ہوا نہ ثمود ایسی شفیق ملیگی نہ خدائی کا بندوبست ہو گا اور مجھکو عروج
ہو گا افسوس بڑی مشفقہ نے تیرا ساتھ چھوڑا اب جور کا مزہ اِس سے تھا مانگا لطف اس سے
تھا کبھی کسی امر مین اِنکار نہ کیا اُدھر سختگان کو مزاق کی سوجھی پکار کر کہا کہ اے میان شداد اب
آپ نہ چترنگ برابر ہو گئے آپ کی بھی زوجہ نے انتقال کیا اور انکی بھی زوجہ نے مگر وہ بری
حالت سے مرین کہ اُنکے دوسرے مقام سے آگ لگی انکے سر سے خیر دونون ملکر تمام ہوئین کیا
آگ اِن دونون کے بھری تھی کہ اپنی آگ سے آپ جلین سختگان نے جو یہ کہا سب منھ پر رومال
رکھ کے ہنسنے لگے چترنگ کے بھی دانت نکل آئے مگر راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے ثمود کے
مرنے کی صدا بلند ہوئی اور تاریکی برطرف ہوئی ایک مرتبہ اُس ابر سوسنی رنگ کو حرکت ہوئی
جو کہ چترنگ کے سر پر محیط تھا اور اُسمین برقین چمکنے لگین گرج ہونے لگی اور وہ ابر حرکت
کرکے اُس مقام سے چلا سختگان نے چمک دیکھی اور گرج سنی سر اُٹھا کر دیکھا تو نظر آیا کہ ابر
سوسنی کو حرکت ہی اُسی مین یہ سب آفت ہی اور وہ آہستہ آہستہ اُس سمت کو جاتا ہی جدھر وہ آسمان
محیط ہی پس اُسنے سر پیٹ لیا اور رقیدہ سر پر سے پھینکدیا اور چترنگ سے کہا کہ خبر لیجیے سب کارخانہ

آپ کا بربار ہوتا ہی وہ ابر بھی ہمارے مقابلہ جاتا ہی جو کوئی اس ابر مین ہو اُسکو منع فرمایئے
ورنہ جمود و ثمود کی سی حالت ہوگی اور سوا سے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ سب تدارک بیکار
ہین اِن آفتاب پرستون پر ظفر پانا امر دشوار ہی کوئی بہت زبردست ساحر ہی اور وہ اپنا کامل
طور سے بندوبست کر چکا ہی چتر رنگ نے اس ابر کی طرف دیکھکر سخنگان سے کہا یہ ایسے ویسے لوگ
نہین ہین جو ابر مین ہین کہ مثل جمود و ثمود کے مارے جائین اب یہ آسمان پر پہنچے گا سخنگان نے
کہا کہ آپ نے ثمود کی بھی نسبت ایسے ہی کلمے فرمائے تھے انجام کیا ہوا چتر رنگ نے کہا کہ وہ
میرے منع کرنے سے نہ مانین گے کیونکہ غصہ آگیا ہی سخنگان نے کہا کہ مین عرض کرون چتر رنگ نے کہا کہ
ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سخنگان یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ افسوس یہ بھی ہاتھ سے گئے اور
ناظرین کو خیال رہے کہ ثمود و جمود کے مقابلے مین دو پہر دن ختم ہوا ہی دو پہر دن باقی ہی جو یہ
ابر سوسنی رنگ چلا ہی اور یہ بھی خیال رہے کہ جو تخت اور گلدستہ مردم وغیرہ نے تیار کرکے
تخت نقرہ پر نصب کیے ہین جس پر چتر رنگ بیٹھکر خدائی کرتا تھا وہ سب مردم وغیرہ کے سحر کا تھا جو کہ
اُسنے بنایا تھا اس قابل نہ تھا کہ میدان مین آئے وہ بارگاہ مین تھا یہان چتر رنگ ہمراہ ازرنگ
کے تخت پر سوار ہوکر آتا تھا ہان جب اپنی بارگاہ مین جاتا تھا تو اسی تخت پر بیٹھکر دربار کرتا تھا
بس مردم برسر مطلب کہ وہ بہت بڑی تیزی سے ایک آن مین مقابل آسمان نیلگون ہوا جب یہ قریب
پہنچا سب نے شور کیا آسمان سے آواز آئی کہ چہ خوش یہ بڑی شان و شوکت سے مقابلے
کو آئے ہین پہلے کیون نہ آئے جب دو کو اپنے اوپر سے صدقہ کر لیا اب کیون دیوانہ ہوا ہی
مین خوب پہچانتا ہون کہ تو مردم جادو ہی اور تیری دختر الفرام جادو تیرے پاس ہی اور دونون
تیرے شاگرد ہین یہ سب میرے پیدا کیے ہوے ہین اسلیے واقف ہون کیون قضا آئی ہی فرشتۂ
قدرت کو حکم دونگا کہ وہ سب کی روح قبض کر لیگا ارے کوئی بھی خدا سے لڑتا ہی جو تو لڑنے
آیا ہی جمود و ثمود کی قضا آئی تھی تو کیا انجام ہوا اُسکا اور ثمود نے کیا کر لیا سب کی روحین فرشتۂ قدرت
نے قبض کرلین اور نہین جلا دین وہ ہی انجام تیرا بھی ہوگا چہ خوش خدا سے مقابلہ کرتے ہو تم
سب بندے میرے سرکش ہو جبتک سزا نہ پاؤگے نہ مانوگے اُس ابر سے صدا آئی کہ تو بہت
مغرور ہو گیا ہی جمود و ثمود کو قتل کرکے دیکھ مین سارا غرور نکالے دیتا ہون تو میرے
حال سے واقف نہین ہی مین پہلو نشین سامری ہون بس ہوشیار ہو جا اب بہت بڑے شخص
سے مقابلہ ہی مین مثل جمود و ثمود کے سحر نہ کرونگا میرے تیرے دو ایک سحر کا امتحان ہوگا جو
غالب آئے تو وہان سے جیتا ہوا سحر کر مین یہان سے دو ابھی جمود کرہ یا نہین کہ انھون نے
ایسے سحر کیے اور نادانی کرکے اپنی جان دی خیر اب کوئی مقام تقریر نہین ہی مین حربہ کرتا ہون تو
رد کر آواز آئی کہ حربہ کر ہم خدا ہین اور خبردار ہین خدا کسی وقت اپنے بندون سے اور اپنے
کاروبار سے غافل نہین ہوتا ہی اگر غافل ہو تو سب کارخانہ مٹ جائے بس یہ صدا آکر موقوف
ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ وہ ابر سوسنی رنگ شق ہوا اور اُس سے چار ہاتھ پیدا ہوے اُن
چارون ہاتھون مین چار ترنج تھے ایک مرتبہ اُن ہاتھون نے وہ ترنج اُس آسمان پر مارے
وہ ترنج برابر آسمان کے جاکر شق ہوئے اور چار برقین اُنسے پیدا ہوئین وہ چلین یا تو
آسمان کی طرف چلی تھین جیسے قریب آسمان پہونچین اُس آسمان سے یہ صدا آئی کہ برقو

اپنے خدا کو پہچانو اور میرے حکم کو مانو جاؤ سو جو انان جتر نگ کو جلا دو بس وہ برقین چمک کے
پلٹ پڑین اور کڑک کر لشکر جتر نگ پر چلین یہان لشکر مین غلغلہ پڑ گیا ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہوئی
سب کے حواس جاتے رہے کہ دیکھیے کون کون جلتا ہی اُدھر مخروم نے جو یہ صدا اندر ابر کے سُنی
ایسا سحر کیا کہ ایک سقف آہنی فورًا لشکر جتر نگ پر محیط ہو گئی سب لشکر اُسکے سایہ مین آگیا یا تو لشکر
کے لوگون نے قصد کیا تھا کہ میدان سے فرار کر جائین اپنے سرون پر سایہ جو دیکھا تو ٹھٹھے لیکن وہ
برقین جو کڑک کر گرین اُس سقف آہنی کو شق کر کے لشکر جتر نگ کی صفون پر گرین اور چار سو جوان
جلنے لگے اور پھر بلند ہوئین کہ آسمان سے صدا آئی کہ اِس ابر کو جلا دو وہ چلین یہ جو مخروم نے دیکھا
کہ میرے ہی سحر کو اُسنے اپنے قبضے مین کر کے پہلے لشکر کو تباہ کیا اور میری طرف اُسکو حکم دیا ہی اگر
یہ برقین ابر پر گرین تو ابر کو بھی جلا دینگی اِسنے یہ بندوبست کیا کہ ایک مرتبہ اُس ابر سے سر نکالا اور
اُن برقون کی طرف دیکھکر کہا کہ لوہا نہین ہو جاتی ہو یہ کہنا تھا کہ وہ چار دن کار دآہنی تھین اور زمین پر
گر پڑین اُدھر لشکر بھاگ رہے تھے اِس خیال سے کہ پھر کہین وہ برقین چمک کر نہ گرین کہ ہم بھی ہلاک ہون غل
مچ گیا ہی سوار الگ بھاگے جاتے ہین پیدل الگ جتر نگ نے بصلاح سنجگان نقیبون کو حکم دیا
کہ پکار کر کہو کہ پریشان نہ ہو وہ برقین برطرف ہو گئین ہمنے اپنی قدرت سے اُنکو مٹا دیا اب تم سب
اطمینان سے کھڑے رہو نقیبون نے پکار کر کہا سب کے حواس درست ہوے مگر خوف زدہ ہین
صف آرانے پھر صفین درست کین اُدھر مخروم نے دیکھا کہ اِسنے بڑا غضب کیا خوب میرے حربے کو روکا
بس بیٹھے بیٹھے اِسنے سحر کیا کہ وہ ابر ایک مرتبہ حرکت مین آیا اور اس زور سے چلا کہ شعلے نکلنے لگے
اور جاتے ہی قریب آسمان کے اِس زور سے اُس سے لڑا کہ ایک تڑاخے کی صدا آئی کہ گوش گردون
کر ہوگئے زمین کو زلزلہ سا ہوا دونون لشکرون کے سپاہیون اور افسرون کے دماغ
پریشان ہوگئے کلیجے ہلگئے مرکب بگدر یان کرنے لگے اُس ابر سے شعلے نکلے سب کو یقین ہوا کہ
آسمان پھٹ پڑا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس آسمان کو حرکت نہوئی ہان یہ ابر پھٹ گیا پھر مخروم نے
سحر کر کے ابر کو آسمان سے لڑا دیا ابکی اُس سے زیادہ آواز ہوئی اور شعلے نکلے اب برابر ضرب
چل رہی ہی کہ ابر سوسنی جا کر آسمان سے لڑتا ہی اور صداے مہیب آتی ہی شعلے نکلتے ہین نوبت
باینجا رسید کہ اس ابر کے دو ٹکڑے ہو ہو کر زمین پر گرنے لگے مگر آسمان اسطور سے قایم ہی جب
مخروم نے دیکھا کہ اس سے بھی کچھ نہ ہوا بلکہ میرا ہی سحر رد ہونے لگا سحر کیا کہ وہ ابر پھر اُسی مقام پر
آکر قایم ہوا اُس آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے بھلا جو کہ ہمارا بنایا ہوا ہو وہ
تیرے مٹانے سے مٹ نہین سکتا ہم مین اور تجھ مین کچھ فرق بھی ہو ناضرور ہی ہم خدا اور تو بندہ جو چیز
کہ خدا کی بنائی ہوئی ہو اُسکو بندہ کیونکر مٹا سکے بندے کی چیز کو خدا مٹا سکتا ہی پس خدا مین اور
بندے مین یہی فرق ہی مخروم نے جواب دیا کہ سب حال معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون بندہ ہی اور کون
خدا یہ کہکر مخروم نے سحر کیا کہ ایک ابر خود بخود اُٹھا وہ آکر اُس آسمان پر برسنے لگا اُس سے پتھر
کی بڑی بڑی سلین گرین تھین اور آسمان پر گر کے ریزہ ریزہ ہو جاتی تھین مگر آسمان کو کچھ ضرر بھی
نہ کرتی تھین جب مخروم عاجز ہوا سحر کیا کہ ابر برطرف ہو گیا آسمان سے آواز آئی کہ یہ بھی حسرت نکال لے
اور جو کوئی حسرت باقی ہو وہ بھی نکال لے پھر تو تیرا خاتمہ ہی مین فرشتۂ عذاب کو حکم دے چکا ہون
کہ اِن سب کی روحین قبض کر لو وہ اپنے مقام سے چل چکا ہی یہان مخروم نے افراسیاب و ناشاد سے کہا

کہ یہ بڑا زبردست ساحر ہی مین نے اپنے کمال کے سحر کیے تم لوگون نے بھی کمک کی مگر بالکل بیکار ہوئی
خیر اب مین یہ سحر آخری کرتا ہون تم لوگ بھی کمک کرو یعنی مین ایک بیضۂ فولادی اُس آسمان پر مارتا
ہون اگر پڑ گیا تو اُسنے آسمان کو توڑ دیا اور گرا دیا تم لوگ بھی اُسپر سحر کرنا اور جب آسمان منہدم
ہوکر گرنے لگے اور کوئی شخص اُس آسمان سے ظاہر ہو فوراً تلوارین لیکر ابر سے نکلکر اُسپر راہ
مین وار کرنا زمین پر نہ گرنے دینا اگر زمین پر گرا تو پھر اوسکا روکنا محال ہوگا ایک جنبش لب مین
سب کا خاتمہ کردیگا یہ سحر مین نے یعنی بیضہ سامنے جمشید و سامری کے تیار کیا تھا اُنھون نے اُسکی بہت
تعریف کی تھی مین نے اُسکو آجتک نہین نکالا اسکا رد ممکن نہین ہی مجھسے خود ہی نہ تیار ہو سکا کہ اسکا
رد تیار کرون اُن سب نے کہا کہ بہت خوب پس مخروم نے اپنی چوڑے سے ایک بیضہ جو کہ برابر
بیضۂ ابلق کے تھا مگر فولادی تھا نکالا اُن سب نے دیکھا کہ اُسپر ہزارون ٹکڑے دبے ہوے ہین
ہر رنگ کے اور کچھ لکیرین بنی ہوئی ہین پس مخروم نے اپنے بازو مین نشتر دیکر خون لیا اور ایک
بچۂ خوک کو جو کہ دس دن کا تھا پہلے ہی سحر سے منگا رکھا تھوڑا سا خون لیکر پانی مین ملا کر پہلے خود
غسل کیا اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی غسل کرو اُنھون نے بھی غسل کیا پس اور خون اُس خوک کا
اور اپنے بازو کا خون دونون شامل کرکے اُس بیضۂ فولادی کو اُس سے رنگا اور اسم پڑھکر دم
کیا پس اُس بیضہ کو ہاتھ مین لیا اور اُس ابر سے ہاتھ نکالا سب نے دیکھا کہ پھر ابر سے ایک ہاتھ نکلا یہ
سب دیکھ رہے تھے کہ مخروم نے با سامری و جمشید کہکر اُس بیضہ کو آسمان پر مارا اس خیال کر شاید کہین بیضہ بیکار ہو پر بالا اُدھر
اُن سب نے سحر کیا وہ بیضہ مثل گولے کے کہ جیسے توپ سے گولہ نکلکر جاتا ہی چلا اور جاتے ہی آسمان پر
پڑا دھماکا ہوا اور وہ آسمان حرکت مین آیا اور جا بجا سے شق ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرنے لگا
اور زمین تک آتے آتے وہ ٹکڑے ہوکر اُڑ گئے لشکر حیرت نگار زرنگار مین ایک شور ہوا کہ
وہ مار اسب خدائی رنگئی کیا عالم کیا ہی دن نہ ہو یہ کیسی مین سامری تھے بھلا انسے کون مقابلہ کرتا یہ
شور و غل کرتے سب نے دیکھا کہ دیکھو کہ کیا اب ہوتا ہی یہ واقعہ نظر پڑا کہ وہ آسمان اُسی طور سے
قائم ہی اُن سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ کیا ہی کہ ہم سب نے ابھی ابھی دیکھا تھا کہ وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر زمین پر گر آیا اب جو دیکھا تو اُسکو اُسی طور سے محیط پایا یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا
یہان زمین پر تو یہ لوگ یہ حیرت کر رہے ہین واقعہ اسکا یہ ہی کہ جب آفتاب جادو کو معلوم ہوا کہ
مخروم نے اپنا سحر کمال کا جو کہ روبرو سامری و جمشید کے تیار کیا تھا اُسکا قصد کیا ہی کہ وہ نکال کر حربہ
کرے وہ اپس آسنے سحر سے ایک آسمان اُسی رنگ کا فوراً آسمان پر قایم کیا کہ وہ بیضہ فولادی اگر
اُس آسمان پر پڑیگا تو ضرور آسمان ٹوٹ جائیگا بس بہتر یہ ہی کہ یہ تدبیر کرو کہ اسکا سحر بھی رد ہو اور
آسمان بھی سلامت رہے پس یہ تدبیر کی اُس بیضہ نے اُس آسمان کو توڑا جو کہ اُسوقت سحر سے بنا تھا اُس آسمان کی
آنچ بھی نہ آئی مخروم وغیرہ کو یقین ہوا کہ میرے سحر نے اپنا کام کیا آفتاب نے بہ عیاری مخروم کے
سحر کو رد کیا تھا اور آفتاب اُسی طور سے اپنے مقام پر اندر آسمان کے بیٹھا ہوا تھا بہت بڑا دھوکا
مخروم کو اُسنے دیا یہ نادان تھا کہ دھوکے مین آگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے وہ آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر گرا مخروم نے خوش ہوکر اپنے شاگردون سے کہا کہ بہت جلد جاؤ اور آفتاب کو پکڑ
لاؤ خواہ قتل کرو مین بھی آتا ہون وہ سب کے سب اس قصد سے اُٹھکر چلے تھے چاہا تھا کہ ابر کو
شق کرکے نکلین سر باہر نکالکر جو دیکھا تو آسمان کو قایم پایا پلٹ کر مخروم سے کہا کہ اُستاد آسمان تو

اسی طور سے محیط ہی کہان منہدم ہوا یہ کیا آپ فرماتے ہین محروم نے حیرت زدہ ہو کر کہا کہ کیا تم لوگ
نادان ہو گئے ہو میرے سحر نے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور میرے سامنے گرنے لگا تھا کہ مین ادھر
چلا آیا کہ اور تدبیر کرون انھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ کرین کہ محروم نے یہ سنکے سر باہر نکالا
دیکھا کہ واقعی آسمان موجود ہی یہ حیران ہوا اور اسی اندر جا کے کتاب اٹھا کر دیکھا اُس سے
ظاہر ہوا کہ اُسنے فوراً سحر سے دوسرا آسمان اُس آسمان پر قایم کیا تھا اُسکو تیرے سحر نے برطرف
کیا اُسنے تیرے سحر کے زور کو کم کر دیا اور تیرا سحر مٹا دیا تو نے بڑا دھوکا کھایا یہ جو محروم نے تحریر
پایا اپنا منھ پیٹ لیا اور اپنی دختر اور شاگردون سے سب واقعہ بیان کیا اُنکو بھی حیرت ہوئی
ہر ایک سنکے ہوش اُڑ جاتے تھے محروم نے اُنکو تسکین دی اور کہا کہ پریشان نہ ہوئین دوسری
تدبیر کرتا ہون یہ لوگ یہان حیرت مین تھے اور لشکر پر زمین پر اُدھر آسمان سے آواز آئی کہ ہمنے
تیرا دل رکھ لیا اور اپنی قدرت سے دوسرا آسمان تیرا اُسکے مٹوا دیا تاکہ تیرا دل خوش ہو جائے
اور تیرے جی سے دل مین حسرت نہ ہو اُسکو بھی نکال [illegible] کیونکہ فرشتۂ قدرت یعنی قابض ارواح
تیرے پاس آ چکا ہی صرف میرے حکم کی دیر ہی ادھر حکم دیا اُدھر اُسنے روح قبض کر لی محروم نے غضبناک
ہو کر [illegible] کہا اتنا ہی حکم [illegible] جب حال معلوم ہوا جاتا ہی تو میرے ہاتھ سے اب
کہان جاتا ہی بڑا دھوکا دیا خیر [illegible] آخری تدبیر ہی [illegible] ایک گولہ فولادی لیکر ہاتھ اپنا ابر سے باہر
نکال کر اُسی آسمان پر مارا گولہ چلنے لگا قریب تر پہونچا تھا کہ ایک ہاتھ خود بخود پیدا ہوا اُسنے اُس
گولے کو درمیان مین روک لیا اور چرخ دیگر اُس ابر پر مارا اور صدا آئی کہ لے اب خاتمہ
کر دیا بہت مغرور ہو گیا تھا جب سے پالا پڑا تھا اب اگر کچھ قدرت رکھتا ہی تو اپنے کو بچا محروم
نے جو یہ صدا سُنی سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ وہ گولہ [illegible] سے ابر پہ آتا ہی چونکہ ابر سحر کا ہی اُسکے اندر
سے سب باہر کا حال معلوم ہوتا ہی باہر والون کو اندر کا حال نہین معلوم ہوتا ہی پس محروم نے
اُسی مقام پر سے بیٹھے ہی انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ گولا بیچ سے شق ہو گیا اُس سے ایک برق چمک کر چلی
دوبارہ اشارہ کیا کہ وہ پلٹ کر ایک مرتبہ کڑکڑا کر جو ابر پر گرتی ہی اُسکو مثل روئی کے گالے کے لختہ
لختہ کر دیا اور آگ لگا دی کہ وہ ٹکڑے جلنے لگے لشکر طلسم مار شاہ مین یا خداوند کا شور ہوا اور
لشکر ازرنگ و چترنگ مین ہائے محروم جادو کا غل ہوا کیونکہ ابتو سب کو معلوم ہو گیا ہی کہ اس
ابر مین محروم جادو مع اپنی دختر کے اور شاگردون کے سب غل مچانے لگے کہ ہائے محروم جادو
آپ بھی ہمسے جدا ہو گئے لشکر طلسم مار شاہ مین خوشی ہوئی کہ اس ابر پر بھی خداوند نے اپنا غضب
خداوندی نازل کر کے جلا دیا یہان سب کو لشکر چترنگ وغیرہ مین یقین ہوا کہ محروم جادو جل گئے
سب رونے لگے اُدھر وہ ہاتھ یہ اشارہ کر کے غائب ہو گیا محروم نے دیکھا کہ میرا ابر سحر جلنے لگا
اور لختہ لختہ ہو گیا اور اپنی دختر الفرام و ناشاد وغیرہ کو پکار کر آواز دی کہ ہوشیار ہو جاؤ اُسنے
میرے ابر کو مٹا دیا اگر تم مین سے کوئی زمین پر گرا تو استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے یہ سُننا تھا کہ
ہر ایک نے سحر کر کے اپنے کو ہوا پر قایم کیا اور محروم نے بھی جب اپنے کو ہوا پر قایم کر چکا تو سب سے
کہا کہ چلو زمین پر اب وہان سے کوئی تدبیر کرینگے یہ چارون ساحر اُسی آگ مین اپنے کو سحر سے
بچاتے ہوئے کہ آگ جلا نہ دے زمین پر آئے یہان شور مچا ہوا تھا ہائے محروم جادو واے
محروم جادو یہ حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیون میرا نام لیکر رو رہے ہین اُسنے زمین پر

اُکر اپنے لباس کو درست کیا اُن سب نے اپنے حواس درست کیے اتنے عرصے مین وہ ابر جلکر خاک ہوگیا اُس سحر کے مٹنے سے جو تاریکی وغیرہ ہوئی تھی وہ سب برطرف ہوئی اب جو حیرت نگ نے میدان کی طرف دیکھا تو اُسکو نظر آیا کہ محر وم مع اپنے شاگردون کے میدان مین کھڑا ہوا ہی اُسکے حواس درست ہوے اپنے خود پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ غل نہ کرو محر دم جادو زندہ ہین وہ سامنے میدان مین کھڑے ہین اب سب نے دیکھا سب کو اطمینان ہوا وہ شور و غل موقوف ہوا یہان محر وم جادو نے سحر کیا کہ ایک نہر بہت بڑی اُس میدان مین جاری ہوئی کیسا اُسکا پانی صاف و شفاف تھا کہ تہ تک کا حال صاف معلوم ہوتا تھا محر وم نے انفرام اور اپنے شاگردون سے کہا کہ مین سحر کرتا ہون شاید میرا سحر رد ہو اور آسمان شق ہو اور آفتاب ظاہر ہو تو فوراً تم سب اپنے کو اس نہر مین گرا دینا تمھارے لیے کوئی باعث ضرر نہ ہوگا اور آفتاب کا عکس تمھارے لیے باعث خرابی ہوگا پس اُسکا عکس اپنے اوپر نہ پڑنے دینا ورنہ طاقت زائل ہو جائیگی اور مثل ثمود و جمود و دیگر لوگون کے جل جاؤگے کچھ خوف نہ کرنا اور مین تو فوراً کود پڑونگا کیونکہ مجھکو اپنی جان بہت عزیز ہی مین اپنے کو بہت بچاے رہتا ہون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب اُدھر آسمان پر سے آواز آئی کہ تو نے میرا غضب دیکھا کیون تو نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ آسمان کو مٹا دون مگر تیرے کیے کچھ بھی نہ ہوسکا پشیمان تو بجا بہت ہوے ہوگے کیونکہ مین خدا تھا اور مین نے ذرا سے اشارے مین تیرا ابر جلا کر خاک کر دیا اب بھی ایمان لایا یا نہین یا ابھی کچھ حوصلہ باقی ہی اگر باقی ہو تو نکال لے کیون گمراہی پر کمر باندھے ہی محر وم جادو نے جواب دیا کہ کیا بکتا ہی مین کیا تجھسے کم ہون ابھی سب مٹاے دیتا ہون یہ کہکر اور جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا کہ جسپر بڑے بڑے بال تھے اُس ترنج کو بائین ہاتھ مین لیا اور پھر ہاتھ ڈالکر جھولی مین ایک ناریل نکالا اُسکو بھی سب نے دیکھا کہ رنگا ہوا ہی بس ایک مرتبہ وہ ترنج اُس آسمان پر یہان سے مارا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا طرف آسمان کے چلا بعد اُسکے اُس ناریل کو پھینکنے کا قصد کیا تھا اور اُسی طرف دیکھ رہا تھا یعنی آسمان کی طرف اور انفرام وغیرہ بھی دیکھ رہی تھی جیسے ہی اُسنے قصد ناریل کے مارنے کا کیا ویسے آسمان کو حرکت ہوئی اور آسمان شگافتہ ہوا اور آفتاب نکل آیا یہ آفتاب جو کہ اصلی تھا اُسکے ظاہر ہونے سے فوراً پوشیدہ ہوگیا اُسکی روشنی پھیل گئی تمام عالم منور ہوگیا چونکہ یہ سب دیکھ رہے تھے محر وم نے فوراً ناریل تو آفتاب پر مارا اور خود اُس نہر مین پھاند پڑا اُسکا کودنا تھا کہ انفرام و ناشاد وغیرہ بھی کود پڑے اور غرق ہوگئے اُدھر عکس جو اُس آفتاب کا اُس ترنج و ناریل پر پڑا دونون جلکر خاک ہوگئے وہ آفتاب بلند ہوا اور گرمی ہوگئی ہر ایک کی حالت تباہ ہونے لگی شدت گرمی سے بدحواس ہونے لگے خون جسم مین مثل آب گرم کھولنے لگا ہر ایک سایے کو تلاش کرنے لگا زمین تپ رہی تھی ہواے گرم کے جھونکے اسطرح سے آنے لگے کہ ہر ایک کے دلونکو جلانے لگے ہر ایک کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ ہم جلے جاتے ہین کہان جائین کدھر سایہ ڈھونڈھین کہین پناہ کی جگہ نہین ہی زمین بھی مثل آگ کے جل رہی ہی عجب اسوقت حالت تھی جو ذرے اُڑ اُڑ کر جسمون پر پڑتے تھے آبلے ڈالے دیتے تھے عجب عالم تھا اُدھر وہ آفتاب بلند ہو کر نہر پر قایم ہوا اور اُسکا عکس جو نہر پر پڑا تو تمام پانی نہر کا کھولنے لگا اور جوش مارنے لگا عجب عالم ہوا جانوران آبی بیتاب و بیقرار ہو کر

اُبھر آئی تھی تھوڑے عرصے مین نہر کے پانی کا یہ حال ہوا تھا کہ جوش کھانے لگا تھا اور نیزون بلند ہو ہو کر اُس نہر مین گرنے لگا یہ عالم تھا کہ جسکے اوپر چھینٹ پڑ جاتی تھی آبلہ پڑ جاتا تھا اندر پانی کے محروم و ناشاد وغیرہ کا یہ حال تھا کہ اُنکو تیرنا دشوار تھا گو سحر سے اپنی حفاظت بخوبی کر لی تھی اور محروم وہان کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ اسیر غالب آوُن یہ تو کسی طور سے مغلوب نہین ہوتا میرے بڑے حربے کو اسنے رد کیا اب کیا تدارک کرنا چاہیے جو یہ مغلوب ہو یہ تو یہان یہ سوچ رہا ہی اور انصرام و ناشاد وغیرہ کا یہ حال ہی کہ کانپ رہے ہین رنگ رخ زرد ہی ہوائیان اُڑ رہی ہین محروم نے جو یہ دیکھا تو اُن سب سے کہا کہ تم لوگ اپنے کو کوئی ماہی کوئی نہنگ کوئی مگر بنا لے سحر سے کیونکہ آفتاب ضرور یہان آئیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا جب تمکو وہ نہ پاویگا تو اپنے دل مین یہ خیال کریگا کہ صرف مین ہی تھا اِس طور سے تم سب بچ جاوُگے اگر وہ میرے اوپر غالب آگیا اور اگر مین غالب آیا تو پھر کیا ہی بس یہ سنکے انصرام نے سحر کیا کہ مچھلی کی صورت پر ہو گئی ناشاد نے اپنے کو مگر بنایا جبروت نے اپنے کو نہنگ کی صورت بنایا مگر یہ سب گرد محروم کے کھڑے ہین اُسکے پاس سے الگ نہین ہوتے ہین یہان تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین محروم نے ایک گولہ فولادی ہاتھ مین لیا ہی اُسکو سحر سے درست کیا ہی اور اِس قصد سے کھڑا ہی کہ اِدھر آفتاب یہان آیا اور مین نے گولہ مارا راوی نے بیان کیا ہی کہ بیرون نہر وہ آفتاب تھوڑے عرصے تک بالاے ہوا قائم رہا اور عکس اُسکا نہر پر پڑا کیا مگر گرمی کی وہی حالت تھی کہ سب بیقرار تھے اور شدت عطش سے بیتاب تھے کہ راکب و مرکب دونون دریاے عرق مین از سر تا پا غرق تھے اُدھر وہ آفتاب اُسی طور سے قائم ہی جب چمکتا ہی اور گرمی زیادہ ہو جاتی ہی اور آنکھون مین چکاچوندسی ہو جاتی ہی سب حیران ہین لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگ کہ رہے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آج یہ ثابت ہوتا ہی کہ اسی طور سے سب کے سب تمام ہو جائینگے لشکر آفتاب پرستون کا یہ حال ہی کہ صداے یا خداوند کے نعرے بلند کر رہے ہین اور بہت خوش ہین کہ یکایک وہ آفتاب یا تو قائم تھا یا متحرک ہوا اور جھک کر اُسنے زمین کا رخ کیا اور دفعتہً کڑک کر اُسی نہر مین گرا سب نے دیکھا کہ تمام نہر کا پانی طلائی رنگ کا ہو گیا اور جو جانوران آبی بالاے پانی بیقراری کے سبب اُبھر آئے تھے سب جلکر خاک ہو گئے اُنکے جسمون سے خود بخود آگ نکلی اُسنے جلا دیا پانی کی یہ نوبت ہوئی کہ جوش کھا کر اُسبلنے لگا اور خشک ہونے لگا اب پانی کے اندر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جیسے وہ آفتاب پانی مین گرکے غرق ہوا محروم تو اِس انتظار مین کھڑا تھا کہ آفتاب آئے تو گولہ مارون بس جیسے ہی آفتاب پانی مین گرا اور غرق ہوا محروم نے دیکھا کہ وہ ظالم آیا فوراً گولہ مارا اور کہا کہ بچ او آفتاب میرے حربہ سے کہ یہ جو محروم نے کہا آفتاب سے صدا پیدا ہوئی کہ ابھی تک تیرا غرور نہین گیا تو اپنے خدا سے ایسی تقریر کرتا ہی دیکھ جل جائیگا اور یہ گولہ تیرے سحر کا ہی یا موم خام کا ہی دیکھ تو بھلا یہ گولہ میرا کیا کریگا اب جو غور کرکے محروم نے دیکھا تو واقع مین وہ گولہ موم خام کا تھا اب تو اِسکے حواس باختہ ہوئے مگر اسنے جرأت کرکے اپنی جھولی سے ایک نارنج نکال کر مارا وہ قریب آفتاب پہونچکر جل گیا اُدھر سایہ جو آفتاب کا مچھلی اور نہنگ و مگر پر پڑا اُنکی صورتین بدل گئین ہر ایک اپنی اصلی صورت پر آگیا آفتاب سے صداے قہقہہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کیا خوب آدمی سے جانور بنے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ خدا سے بھی کوئی پوشیدہ ہو سکتا ہی مجکو پہلے ہی بزور علم اپنی خدائی و قدرت سے معلوم ہو گیا تھا کہ تم جانور آبی بنے ہوئے گرد محروم کے کھڑے ہو دیکھو میرے آگے ہی اپنی اصلی صورت پر آگئے کیون اپنے کو محروم کے ساتھ ہلاک کرتے ہو دیکھو مجھ خدا کو اب بھی پہچانو میری قدرت کے قائل ہو یہ تو گمراہ ہی اور تم سب کو بھی گمراہ کر رہا ہی اب اِس پر تو

عذاب نازل ہوتا ہی اور ہر ایک حیران تھا کہ یہ کیا ہوا یہ تدبیر بھی نہ پوری ہوئی مگر کسی نے جواب نہ دیا جب کہ محروم نے دیکھا کہ یہ دونون حربہ بھی میرے خالی گئے یہ سوچ کر پھر اسنے سحر کیا کہ بصورت مگر ہو گیا اور منھ کھولکر اِس قصد سے چلا کہ اِسکو دم کشی کرکے نگل جاؤن یہ تو اُدھر سے چلا اُدھر افصرام و ناشاد نے ترنج و نارنج و ناریل جھولیون سے نکال کر اور اسم سحر اُنپر دم کرکے آفتاب پر مارے سب اُسکے قریب آکر جلکر خاک ہو گئے یہ دونون نیچہ سحر پکڑ کر دوڑے کہ مارے نیچون کے اسکے پرزے پرزے کرینگے اس آفتاب کو توڑ ڈالین گے اُدھر سے یہ چلے اور اُدھر سے محروم دہن باز کرکے اُسکے قریب پہونچا جیسے ہی عکس آفتاب کا محروم پر پڑا فوراً اپنی اصلی صورت پر آگیا دم کشی نہ کرنے پایا یہ تینون بھی قریب پہونچ گئے تھے بس ایک صدائے مہیب اُس آفتاب سے آئی وہ سب کے سب مع محروم کے بیہوش ہو گئے اور گرے کسی کو اپنے حال کی خبر نہ رہی یہان بیرون آب لشکر ارژنگ و چترنگ کے لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی گو آفتاب نہر مین غرق تھا مگر گرمی اُسی طور سے تھی سخنگان نے چترنگ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی بہت بڑا اسحر کر پڑا کہ نہ تو ابھی تک محروم نکلے نہ آفتاب بلند ہوا چترنگ نے جواب دیا کہ میرے اُستاد ایسے ویسے نہین ہین کہ وہ مغلوب ہو جائین ضرور اُسکو قتل کرینگے سخنگان نے جواب دیا کہ جو کچھ ہوگا وہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی مگر مجکو انجام اچھا نہین نظر آتا ہی میرے نزدیک محروم بھی مغلوب ہونگے وہ غالب آئیگا اِسکا سبب یہ ہی کہ اگر ذرا بھی محروم کو غلبہ ہوتا تو یہ حدت اور گرمی کم ہوتی کسقدر عرصہ ہوا ہی آفتاب کو غرق نہر ہوئے کم ہونا کیسا اور گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہی یہ تقریر ہو رہی تھی کہ دیکھا سب نے کہ پھر نہر کو طلاطم ہوا پہلے سے زیادہ اور پانی جوش مارنے لگا اور بالکل کم ہو گیا مگر رنگ پانی کا طلائی تھا اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ کندن چمک رہا ہی اور ایک نور اُس پانی سے پیدا ہی بس جب نہر مین پانی نے جوش مارا اور نہر مین طلاطم ہوا سب نے دیکھا کہ سناٹا ہوا ایک برق سی کوند گئی اب سب نے دیکھا کہ وہ آفتاب نہر سے نکلنے لگا نوبت باینجا رسید کہ پانی سے باہر نکلا اور بلند ہونے لگا مگر لرزان اور سرخ اسقدر کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ تاۂ آہنی کو آتش مین ڈال کر خوب گرم کیا ہی اور وہ سرخ ہو گیا ہی طوطی مار شاہ نے تو سرشار شاہ سے کہا کہ غضب ہو گیا خداوند کو جلال آگیا دیکھو کہ کیا اسوقت حالت ہی بس یہ لوگ تو تو یہ کرنے لگے اُدھر وہ آفتاب جب کچھ بلند ہوا دیکھا کہ اُس سے چار ہاتھ پیدا ہین کہ بسبب ضو کے اُنپر نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی کہ یہ ثابت ہو کہ یہ کیسے ہین ہان اسقدر ثابت ہوتا تھا کہ اُن ہاتھون مین زنجیر طلائی ہین کہ جو پانی مین غرق ہین یہ لوگ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ ہاتھ کیسے ہین اور یہ زنجیرین کیسی ہین یہ بھید کچھ نہین کھلتا کہ یہ زنجیرین کیون پانی مین غرق ہین سب دیکھ رہے ہین کہ جو جو آفتاب بلند ہوتا ہی وہ وہ زنجیرین باہر نکلتی آتی ہین یہانتک کہ وہ زنجیرین تمام ہوئین سب نے دیکھا کہ ہر ایک زنجیر کے سرے مین ایک آدمی بندھا ہوا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ محروم و ملکہ افصرام و ناشاد وغیرہ ہین اور بالکل بیہوش ہین اور بے حس و حرکت ہین ہاتھ پاؤن سب بندھے ہوئے ہین یہ دیکھنا تھا کہ لشکر چترنگ مین طلاطم مچگیا چترنگ اسقدر روتا کہ بیان سے باہر دامن چاک کیا ارژنگ حیران ہو کر رہگیا اژدر حیا دو متحیر ہو کہ یہ کیا واقعہ گذرا اتنا بڑا ساحر یون اسیر ہو گیا اور کچھ بس نہ چلا اسلم بن نوروج نے اژدر سے کہا کہ اُستاد یہ کیا امر ہی کوئی اسیر غالب نہین آتا کیا کیا تدبیرین محروم نے اپنے بچانے کی کین اور دیکھو یہ بادشاہ کی مگر ایک پیش نہ گئی سب بیکار ہوئین ایسی تدبیرون سے ہوتا کیا ہی اژدر نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون ای اسلم یہ میرے ہی ہاتھ سے مغلوب ہوگا اور کوئی اسیر غالب نہ آئیگا اسلم نے اور دیکھیے سخنگان نے چترنگ سے اُدھر کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا ہوا جو مجکو گمان تھا وہی ہوا اسیر تو غالب

آنا محال ہی کسیکی کیا مجال ہی بس معلوم ہوا کہ سب کا خیال خام ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی مگر چترنگ نے کسی بات کا تشنگان کی جواب نہین دیا ہاے استاد ہاے استاد زبان پر ہی اور اشکون کا تار بندھا ہوا ہی ادھر وہ آفتاب بلند ہو کر قریب آسمان پہونچ گیا یہ چارون اُسی طور سے لٹکے ہوئے ہین مزا یہ ہی کہ اب سبکو اپنی فکر نہین ہی نہ گرمی کا خیال ہے نہ پیاس کی فکر ہی ابھی تک گرمی اُسی طور سے ہی جب آفتاب قریب آسمان پہونچا تو اوس آسمان سے صدا آئی کہ اے بندگان من دیکھو تم سب نے قدرت میری کہ کیونکر مین نے انکو گرفتار کر لیا ہی بھلا کوئی بھی خدا سے لڑ سکتا ہی جو لڑتے آخر کو اپنی سزا کو پہونچے اب انکی روح ملک الموت قدرت قبض کریگا جو اپنے خدا سے سرکشی کرتا ہی اور انحراف اُسکو یہی سزا دی جاتی ہی بس تم سب کو معلوم ہو کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے اور دین آفتاب پرستی نہ قبول کروگے اور اس گمراہی سے باز نہ آؤگے تو مثل انکے اور جمود کے اور ثمود کے اور دیگر لوگون کے جو کہ میرے عذاب مین مبتلا ہوئے ہین تم سب پہ بھی عذاب نازل کرونگا اور سب کو غارت کر دونگا یہ صدا آئی اور آفتاب اُس آسمان مین غروب ہو گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ شام بھی قریب تھی آفتاب اصلی غروب ہو چکا تھا اب وہ گرمی بھی کم ہو گئی بالکل جاتی رہی اب سب کے حواس درست ہوئے اب جو خیال کر کے دیکھا کہ آفتاب تو پنہان ہی مگر وہ چارون زنجیرون مین باہر ہین اور یہ لوگ اُسمین اٹکے رہے ہین لشکر چترنگ مین ماہ ارزنگ مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ہر ایک رو رہا ہی چترنگ اپنی جان دے رہا ہی اُدھر دیکھا ایک آسمان شق ہوا اور ایک شکل مہیب ظاہر ہوئی کہ جسکے چار سر تھے سولہ آنکھین سر پر بال بڑے بڑے سولہ ہاتھ ہر ہاتھ مین تلوار شعلے منھ سے نکلتے ہوئے آنکھین مثل انگارے کے چمکتی ہوئین آسمان سے باہر آیا اور قریب اُن چارون کے آیا اور پکارا کہ دیکھو میری صورت مین ہون ملک الموت قدرت قابض ارواح مجکو پہچان لو مین بحکم خداوند ان چارون کی روح قبض کرنے آیا ہون اور اسی طور سے تم سب کی روح بھی قبض کرونگا تم سب جانتے کہان ہو صرف خداوند کے حکم کا منتظر ہون یہ کہکر پہلے اُسنے انضرام کو اُس زنجیر سے کھولا اور گردن ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے تلوار ماری کہ سر تو ہاتھ مین رہگیا اور تن طرف زمین کے چلا اُسنے جلدی سے سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑا اور فوراً ناشاد کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اُسکا بھی سر پکڑ کر تلوار ماری کہ سر تن سے جدا ہو کر ہاتھ مین رہگیا تن طرف زمین کے چلا اُسنے سر کو بھی چھوڑ دیا اور جبروت کو اُسی طور سے قتل کیا لیکن ان تینون ساحرون کے مرنے کی جو علامت بلند ہوئی لشکر مین ایک تلاطم مچگیا ہر ایک چیخین مار کر رونے لگا اُدھر اُس صورت مہیب نے محروم کو زنجیر سے کھولا اور اُسی طور سے اُسکا بھی سر قلم کیا اور تن طرف زمین کے چلا اُسنے سر کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دیا اور اُف جو کی تو منھ سے شعلہ نکلا اور وہ شعلہ آکر تن محروم سے لپٹ گیا اور ابھی ابھی وہ تینون تن اور سر بھی زمین پر نہ پہونچے تھے اُس شعلہ نے اُنکو بھی لیا چارون تن جلنے لگے پھر وہ شکل مہیب اُسی آسمان مین غائب ہو گئی ایک تلاطم عظیم اُس عالم مین محروم کے مرنے سے برپا ہوا آگ برسنے لگی سیاہ آندھیان پے در پے بلند ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہو گیا بڑی بڑی ظلمین سنگ کی اور برف کی گرین ہیر تدبیر بھول کر غل مچانے لگے اُس تاریکی سے یہ صدا آ رہی تھی ہاے ملکہ انضرام و ناشاد جادو و جبروت جادو ہاے محروم جادو ابھی تمھارا کیا سن تھا تمتو پہلو نشین سامری و جمشید تھین ہاے ظالم نے تمکو کس بیدردی سے قتل کیا رحم بھی نہ آیا پھر یہ کہتی تھی اور چلی جاتی تھی تھوڑے عرصہ تک یہ تلاطم رہا اب تاریکی رفع ہوئی آوازین برابر آتی تھین کہ افسوس ہم مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم مارا ہم سب کو کہ نام ہمارے انضرام و ناشاد و جبروت و محروم جادو ستے جب صدا آچکی

اور وہ تاریکی ہر طرف ہوگئی سب صاف ہوگیا کوئی علامت سحر کی باقی نہ رہی بس راوی نے یہ بیان کیا ہے
کہ جو جو چیزین چترنگ کی پاس انضرام و ناشاد و جمروت و محروم کے سحر کی تھین سب جل گئین وہان
بارگاہ مین تخت مین ایک مرتبہ آگ لگ گئی خود بخود وہ جلنے لگا ایسے شعلے بلند ہوئے کہ بارگاہ بھی جلنے لگی اور
وہ گلدستہ بھی اور جو جو اشیا اُس بارگاہ مین تھین سب مین آگ لگ گئی جو وہان کے منتظم و محافظ تھے وہ
یہ حال دیکھکر بھاگے جو رہگئے تھے وہ جلنے لگے جو بھاگے تھے وہ طرف میدان کے چلے کہ چترنگ کو جاکر خبر کرین
وہان میدان مین تلاطم مچا ہوا ہی ہر ایک نے اپنا گریبان چاک کیا ہی چترنگ نے قصد کیا تھا کہ اپنے کو ہلاک
کرین کہ ارزنگ و سختگان نے منع کیا اور سمجھایا شدادشاہ نے اپنی بری حالت کی ہی جب اہل لشکر نے
دیکھا کہ محروم کے مرنے کی علامت بلند ہوئی اور محروم کا تن جلکر خاک ہوگیا اور تاریکی دفع ہوئی بس سب نے
قصد کیا کہ تلوارین پکڑکر لشکر طومارشاہ پر جا پڑین مرکبون کی باگین اُٹھانے کا قصد کیا تھا سختگان کو پہلے سے
اِس امر کا خیال تھا اور وہ بار بار دیکھتا تھا وہ لشکر چترنگ کے قصد کو سمجھ گیا اُسنے ارزنگ سے کہا کہ اب
اور غضب ہوتا ہی کہ لشکر چترنگ نے جنگ مغلوبہ کا قصد کیا ہی اگر اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی تو قیامت ہوجائیگی
اول تو یہ امر ہی کہ شام ہوگئی ہی دوسرے آفتاب جادو کو بہت غصہ ہی اسوقت سب کا خاتمہ ہی چترنگ سے
کہیے کہ وہ منع کرین کہ یہ کیا غضب کرتے ہو یہ جو سختگان نے کہا ارزنگ نے چترنگ سے کہا کہ ذرا اگر یہ
موقوف کردو اور اپنے لشکر کو منع کرو کہ یہ کیا غضب کرتے ہو ایسا کبھی غضب بھی نہ کرنا ورنہ اسوقت
سب کا خاتمہ ہوجائیگا چترنگ نے کہا کہ وہ لوگ کیا کرتے ہین ارزنگ نے کہا کہ اُنھون نے جنگ
مغلوبہ کا قصد کیا ہی اگر اسوقت مغلوبہ ہوئی تو سب لشکر کا خاتمہ ہی یہ جو ارزنگ نے چترنگ سے کہا
چترنگ نے اُسیوقت نقیبون کو حکم دیا کہ پکار کر کہدو کہ خداوند منع کرتے ہین کہ اسوقت جنگ مغلوبہ نہ کرنا
ورنہ خرابی ہوگی نقیبون نے بموجب حکم چترنگ سب لشکر مین پکار کر کہدیا اُنھون نے اپنا قصد فسخ کیا
اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہے سختگان نے ارزنگ سے کہا کہ اب کس امر کا انتظار ہی طبل باز بجوا دیجیے
بس فوراً ارزنگ نے حکم دیا کہ طبل باز بجے فوراً نقارے پر چوب پڑی اور ارزنگ نے فیلبان
کو حکم دیا کہ ہاتھی کو طرف فرودگاہ کے پھیر دے اُسنے ہاتھی کا رخ پھیر دیا بس لشکر نے بھی اپنا رخ بدلا
ارزنگ و چترنگ گریان و نالان اور لشکر چترنگ کو بھی گریان اپنے ہمراہ لیکر واپس چلا اُدھر لشکر
طومارشاہ مین بھی طبل بازگشت نوازش مین آیا طومارشاہ کل لشکر کو لیکر خوشی خوشی اپنی فرودگاہ پر آیا
لشکر نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے طومارشاہ لباس بدل کر بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اپنے
اپنے تبدیل لباس کرکے حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا طومارشاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ سب کو شراب
پلاؤ اُسنے فوراً جام لبریز کرکے ہر ایک کو دینا شروع کیا طومارشاہ نے حکم دیا کہ مطربان خوش گلو حاضر
ہوکر مبارکباد گائین بس اُسی وقت طائفہ حاضر ہوئے مبارکباد گانے لگے صحبت ناچ و رنگ برپا
ہوئی یہان تو خوشی ہو رہی ہی وہان لشکر چترنگ و ارزنگ جو فرودگاہ پہ پہونچا کمر کھولی اور ہر ایک
بشر محروم کا نام لیکر اور چیخین مارکر رونے لگا اسقدر کثرت گریہ تھی کہ آواز نہ سُنائی دیتی تھی کوئی ایسا نہ تھا
کہ جو نہ روتا ہو چترنگ و شداد و گلریز شاہ و غفارشاہ و گلاب شاہ و زنارشاہ وغیرہ کی تو حالت تباہ
تھی لوگون نے اِن سب کو پکڑکر مرکبون پر سے اور چترنگ کو تخت پر سے اُتارا ابھی بارگاہ مین نہ پہونچے
تھے کہ محافظان بارگاہ چترنگ چاک گریبان بحال پریشان روتے ہوئے پہونچے اُنھون نے یہان کی حالت
بہت خراب پائی ہر طرف ہائے محروم و انضرام و شود و جمود کی صدا بلند ہی یہ اور حیران ہوئے کہ یہ کیا

واقعہ ہوا ایک سے دریافت جو کیا تو اُسنے کہا کیا تم سو رہے تھے دونون لشکر ایک مقام پر ہین اور اتنا بڑا معرکہ
گذرا تمکو خبر نہوئی اُنھون نے کہا کہ ہم بارگاہ مین تھے اور یہ معرکہ جو کچھ ہوا ہی میدان مین ہوا ہی ہم خود خبر کرنے آئے
تھے کہ تخت خداوندی و بارگاہ اور کل اشیا جل گئین بلکہ اُسکے ساتھ کے محافظ بھی جلے ہم یہ خبر کرنے میدان کو جاتے
تھے کہ خداوند کو اس حال سے آگاہ کرین یہانسے ابھی چلے تھے کہ لشکر آیا اسکی ہمنے یہ حالت دیکھی سنا کہ خداوند
بارگاہ ارژنگ مین ہین ہمنے کہا کہ جاکر اُسے خبر کر دین تم بیان کرو کہ یہ کیا معرکہ گذرا اُسنے یہ سنکے کل حال بیان کیا
ابتو یہ بھی رونے لگے اور اُسی حالت سے قریب چترنگ آئے ابھی چترنگ و ارژنگ بارگاہ مین نہ گئے تھے کہ
انھون نے قریب چترنگ پہونچکر اور رو کر سب حال بیان کیا کہ خداوند انکے تخت مین خود بخود آگ لگ گئی تمام
بارگاہ جل گئی یہ سننا تھا کہ چترنگ نے کہا کہ کیون نہ جل جاتی کہ جبکہ اُسکا بنانے والا ہی نہ رہا وہ مارا گیا خیر مین تو
تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ جاؤ مین کیا کرون وہ یہ خبر کرکے چلے گئے پس چترنگ و ارژنگ اور کل سردار بارگاہ ارژنگی
مین آئے یہان بھی دربار آراستہ ہوا سرداران چترنگ اور خود چترنگ اور وہ بادشاہ جو ہمراہ چترنگ ہین سب گریبان
چاک ہین ارژنگ اور اُسکے سردار خاموش بیٹھے ہوئے رو رہے ہین جب دیکھا کہ کسی سوا رستے گریہ کم نہین ہوتا
ارژنگ نے چترنگ کو خوب سمجھایا اور خاموش کیا چترنگ کے خاموش ہونے سے اور سب نے بھی ضبط گریہ کیا
اب سب خاموش بیٹھے ہین کہ سختگان نے ارژنگ سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا کل مقابلہ ہوگا یا نہین ارژنگ
نے کہا کہ مین کیا بتاؤن میری تو عقل کو حیرانی ہی کہ کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو سوائے شکست کے کچھ نہین
نظر آتا ہی اگر مقابلہ نہین کرتا ہون تو کیا کرون یہ گوارا نہین ہوتا ہی کہ سپاہ دستہ بدون حصول مقصد اور اس
خوف سے کہ لشکر تباہ ہوتا ہی چلا جاؤن سب یہ کہین گے کہ کیا سمجھکر لشکر لیکر گئے تھے جب دباؤ پڑا تو بھاگے کہیئے
تو عجب مخمصے مین مبتلا ہون سختگان نے کہا کہ میری صلاح یہ ہی کہ صلح کر لیجیے اور اُنکے شریک ہوکر خداپرستون
پر چترجلیس کو ورغلان کرکے چلیے مجکو یقین ہوتا ہی کہ ضرور یہ خداپرستون پر غالب آئیگا اور وہ اُنکے ہاتھ سے ضرور
مغلوب ہونگے اب اُنکی بربادی کا زمانہ آگیا ہی یہ خوب شخص ہاتھ لگا ہی اور اگر یہ خداپرستون کے ہاتھ سے مارا
گیا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہی اور اگر وہ مارے گئے تو بھی اپنا مطلب حاصل ہوا دونون طرح سے اپنا ہی مطلب
ہی ارژنگ نے کہا کہ ابھی تو مین اسکا جواب نہین دیتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ کل مقابلہ کیا جائے کیونکہ اب
چترنگ کی بھی یہی صورت ہی اُسکے ابھی حواس درست نہین ہین وہ اپنے استاد و اپنی والدہ اور زوجہ
کے غم مین مبتلا ہی اُسکو فراغت ہولے تو اُس سے بھی رائے لی جائے سختگان نے کہا کہ مین نے مانا ارژنگ
نے کہا کہ جب اُسوقت جیسی صلاح ہوگی خواہ مقابلہ کی خواہ صلح کی وہ کیا جائیگا ہان بالفعل تو کل مقابلہ موقوف
ہی یہ جو اژدر نے سنا کہ کل مقابلہ نہوگا فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک بات سن لیجیے
ارژنگ نے کہا کہ فرمائیے اژدر نے کہا کہ کل ضرور مقابلہ فرمائیے یہ نہین ہو سکتا ہی کہ کل مقابلہ نہو مجکو بھائی
مرحوم کے مرنے کا بڑا صدمہ ہی کیا کرون مین اس سبب سے ناچار ہو گیا کہ شام ہو گئی تھی اگر کچھ بھی دن ہوتا
تو ضرور جاکر مقابلہ کرتا مجکو بدون آفتاب جادو کو ایسے ہوئے چین نہ آئیگا خواہ اسمین مین ہی قتل ہون خواہ
حریف کو قتل کرون سختگان نے جواب دیا کہ استاد تعجیل نہ فرمائیے ذرا سمجھ بوجھکر کام کیجیے ایسی جلدی مین
خرابی ہوگی دوسرے خداوند فرما چکے ہین کہ کل مقابلہ نہوگا انکی رائے پر عمل فرمائیے عجلت مین کام خراب
ہوتا ہی اژدر جادو نے کہا کہ جو کچھ ہو جائے خراب ہو جائے درست ہو مین تو نہ مانونگا کل ضرور جاکر مقابلہ کرونگا
اگر لشکر نہ جائیگا نہ جائے بلکہ ارژنگ اور آپ اسی مقام پر رہین کوئی میرے ہمراہ نہ جائے مین تنہا جاکر مقابلہ
کرونگا مین کسی کے بھروسے پر تو مقابلہ کرنے نہین جاتا ہون تم لوگ خیر سے رہو مین ساحر ہون [illegible]

کروگے صرف تماشائی ہو اگر نہ جاؤگے تو کیا ہوگا کل کا مقابلہ نہ موقوف ہوگا یہ جو اژدر نے کہا سختگان نے
یہ کہکر اژدر کی طرف سے منھ پھیر لیا کہ مین کیا کرون تمھاری بھی قضا آئی ہے ارزنگ نے کہا کہ استاد کو منع
فرمائیے کہ وہ ہرلے مقابلہ کوشش نہ کرین ذرا تو صبر کرین دو ایک دن تو ٹھہرین پھر دیکھا جائیگا ارزنگ نے
بہت سمجھایا مگر اژدر نے نہ مانا تب تو ارزنگ نے ناچار ہو کر حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اور چوبدار حکم لیکر نقارخانہ
کو جاچکا اسوقت اژدر جادو اپنے دنگل پر آکر بیٹھا ادھر چوبدار نے حکم ارزنگ سے نقارچیون کو آگاہ کیا
اُنھون نے کوس حربی پہ چوب لگائی صدائے نقارہ بلند ہوئی سب کو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ
ہوگا شب بھر سامان جنگ مین مصروف ہوئے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے ہرکارے لشکر
آفتاب پرستون کے خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے بارگاہ مین آکر کافرنے کافر
کو ہاتھ اُٹھاکر بد دعا دی اسکے بعد عرض کیا کہ لشکر ارزنگ مین بھی طبل جنگ بجا ہے کل پھر وہ میدان
مین آکر مقابلہ کریگا طومارشاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی کوس حربی بجے فوراً یہان نقارۂ حربی بجایا گیا اہل لشکر
طومارشاہ کو بھی معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا دو پہر رات تک طومار
شاہ نے دربار کیا اسکے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے آلات حرب وضرب کو درست
کرکے سو رہے طلایہ پھرنے لگا ہوشیار باش بیدار باش کی صدا بلند ہوئی وہان بارگاہ ارزنگ مین جب
حکم طبل جنگ بجنے کا ہوچکا اور طبل جنگ بج چکا اژدر اپنے مقام پہ آکر بیٹھا اُسوقت اسلم بن تورج نے
کہا کہ استاد پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اسکے بعد آپ مقابلہ فرمائیے گا اژدر نے کہا کہ اے اسلم تم یہ بیکار کہتے ہو
جبکہ جمود ایسی ساحرہ وثمود ایسی وتحروم ایسا ساحر نہ غالب آیا تو تم کیا ہو بس بہتر یہ ہے کہ مین ہی جاکر مقابلہ
کرون اسلم نے بہت کہا مگر اژدر نے نہ مانا اسلم ناچار ہو گیا یہان بھی ارزنگ نے دربار برخاست کیا
چہرنگ اپنی بارگاہ مین سویا ثمود سے بارگاہ کو خالی پاکر بہت رویا شداد بھی گریہ وزاری مین مصروف ہوا
جو کہ خواصین وغیرہ ثمود کی ملازم تھین وہ بھی بہت روئین یہان لشکر مین رات بھر گریہ وزاری کی صدا بلند رہی
لشکر چہرنگ وارزنگ کے لوگ مصروف سامان جنگ تھے اور تحروم کو بھی روتے جاتے تھے اور
سامان جنگ بھی کرتے جاتے تھے طلایہ پھر رہا ہے اُدھر اژدر نے جاکر اپنے خیمے مین اپنے سحر کو جگایا سختگان
اپنے خیمے مین بہت متفکر ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے میرے نزدیک تو اژدر کی بھی قضا آئی ہے کیونکہ اسنے بہت
جلدی مقابلے مین کی ہے آجکل آفتاب پرستون کا ستارہ اقبال ترقی پہ ہے اُنپر کوئی غالب نہوگا اگر عالم عالم ایک
ہوجائے ارزنگ نے برا کیا کہ اژدر کے کہنے پر عمل کیا طبل جنگ بجوادیا بڑی خرابی ہے انجام اسکا اچھا نہین
ہے سوائے شکست اسکے یہ اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا اپنے دل سے باتین کر رہا ہے ارزنگ اپنے خیمۂ خاص مین پلنگ
پر لیٹا ہوا ہے یاد معشوق مین مبتلا ہے اشعار عاشقانہ زبان پہ ہین تصویر جو کہ خواجہ حسین سوداگر سے مول لی
تھی وہ ہاتھ مین تھی اُسکو مخاطب کرکے باتین کر رہا ہے کبھی روتا ہے کبھی منت کرتا ہے کبھی شعر پڑھتا ہے یہ رنگ
ہے یہان دونون لشکرون کے بہادرون نے وہ رات جاگ کر بسر کی طبل جنگ برابر رات بھر بجا کیا کہ یکایک
آثار سحر فلک زبرجدی پر نمایان ہوئے نور سحر نے افق مشرق سے ظہور کیا ظلمت شب کافور ہوئی نسیم سحری
کے جھونکے چلنے لگے بلبلین آمد سحر دیکھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہائے درخت پر بیٹھین گلون کو شگفتہ
دیکھکر چہچہے کرنے لگین طائران خوش الحان بعد خوشی حمد الٰہی مین مصروف ہوئے سبزہ برابر کوسون روئیدہ
تھا اُسپر قطرہائے شبنم جو پڑے تھے تو در غلطان معلوم ہوتے تھے صبا جو باغون سے ہوکر آئی تھی تو اُسکے
دوش پر خوشبوئے گل سوار تھی دماغون کو معطر کرتی تھی اُدھر شہنشاہ انور نے اپنے رخ نورانی پر سے نقاب

شب کو دور کیا اور عالم مین ظہور کیا اپنے نور جمال سے تمام دنیا کو معمور کیا یعنے صبح ہوگئی آفتاب عالم تاب بعد آب
وتاب دریچۂ مشرق سے برآمد ہوا ہر ایک بستر سے اُٹھا لشکر دون مین وردی سحر بجی پوجا ہونے لگا گھنٹ وناقوس
بجنے لگے لوگ اشنان کرنے لگے ہار پھول موافق اپنے اپنے مذہب کے چڑھانے لگے جے کی صدا بلند ہوئی بعد
فراغت امور دینی وضروری سنکے کمرین کسین اور مسلح ومکمل ہوکر چلے سرداران اپنے اپنے خیمون سے نکلے حاصل کلام
طومار شاہ برآمد ہوا لشکر کو آراستہ پایا تخت تیار ہر ایک بادشاہ سوار ہوا لشکر کو حکم طرف میدان کے روانہ ہونے کا
دیا تخت شاہی بھی روانہ ہوا طومار شاہ وغیرہ لشکر کو لے کر میدان جنگ مین پہونچے صف بندی کا حکم دیا
اُدھر ارزنگ بھی بیدار ہوا اور خیمے سے برآمد ہوا لشکر بھی تیار تھا تخت پر سوار ہوا چترنگ بھی اپنے خیمے مین
بیدار تھا گو اُسکا قصد یہ تھا کہ میدان جنگ مین نہ جاؤنگا اُسنے دل سے کہا کہ ای چترنگ میدان مین آج
ضرور چل اور مقابلے کا تماشا دیکھ کیونکہ اژدر جادو نے بہت ہامی سے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی اژدر
کے مقابلے کا تماشا ضرور دیکھنا چاہیے بس یہ خیال کرکے اور لباس تبدیل کرکے برآمد ہوا یہان ارزنگ
اُسی وقت اپنے خیمے سے نکلا تھا کہ چترنگ نے ارزنگ کو سلام کیا ارزنگ نے کہا کہ کیون بھائی میدان
کو چلوگے چترنگ نے جواب دیا کہ جی ہان بس ارزنگ نے چترنگ کا ہاتھ پکڑکر اپنے برابر بٹھالیا کل
لشکر کا مجرا ہوا لشکر چترنگ بھی تیار تھا بس ارزنگ لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلا علم خوک پیکر
وسگ پیکر جلوہ گری پر آئے ارزنگ لشکر لیے ہوئے میدان مین پہونچا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسدن
اژدر بھی بہت سامان سے ہمراہ لشکر تھا ایک تخت پر سوار تھا جھولی بادلہ کی شانے پر پڑی ہوئی کالے
کوڑیالے گلے مین اور بازوؤن پر لپٹے ہوئے قشقہ صندل کا ماتھے پر کھنور چندن کے لگے ہوئے بھبھوت منھ پر ملا
ہوا ایک گیروا کرتا پہنے ہوئے تہمت بندھی ہوئی ایک اول آہنی اُسکے ہاتھ مین تھا اُسمین کڑا پڑا ہوا تھا
اور اُسکے ہاتھ مین بھی ایک آہنی کڑا پڑا ہوا تھا سامنے تخت پر ایک کانسہ رکھا ہوا تھا اُسمین پانی بھرا ہوا
تھا اور ایک مچھلی سرخ رنگ اُسمین پڑی ہوئی تھی اور کچھ بخورات تخت پر رکھا ہوا اس سامان سے اژدر
ہمراہ ارزنگ کے میدان مین آیا طومار شاہ تو آچکا تھا دونون طرف صف بندی ہونے لگی اور جب
صف بندی ہوچکی سقون نے نکل کر آبپاشی کی تبرداروں نے جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا بیلدارون
نے پست وبلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی بے ثباتی دنیا مین چند شعر پڑھے مذمت دنیا
بیان کی لشکر کی صفون پر سناٹا ہوگیا جب نقیب نقابت کرکے لشکر مین گئے اب لشکر طومار شاہ کے لوگ
اس انتظار مین ہین کہ دیکھئے کون میدان مین برائے مقابلہ آتا ہی کہ یکایک اژدر جادو نے اپنا تخت بڑھایا اور
روبرو ارزنگ کے آیا اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر مقابلہ کرون یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ ای
اژدر جادو مین نے تمکو اپنے ید قدرت کے سپرد کیا ان سب آفتاب پرستون کی موت تیرے ہاتھ سے ہی مین یہ تقدیم
کرچکا ہون اسی ہزار برس پیشتر منجمگان نے یہ سنکے ہنسکر کہا کہ جی ہان آپ نے یہ تقدیر کی ہی کہ اژدر جادو بھی
مثل محروم وغیرہ کے قتل ہون مین تو یہ جانتا ہون اور ای اژدر ہمکو تمسے بھی یاس ہی افسوس تمنے بہت جلدی
کی اور ہمسے فراق کی سامان کی فکر کی سوائے افسوس کے کیا کیا جائے اژدر نے کہا کہ تمکو ایسی ہی باتین آتی
ہین تم اپنی زبان کو بند کرو اور کچھ نہ کہو یہ کہکر ارزنگ وچترنگ کو سلام کیا اور تخت کو اُڑا کر چلا تمام علم جلوہ گری
پر آئے اژدر اپنا تخت اُڑاکر میدان مین آیا اور مقابل لشکر طومار شاہ کے ہوکر اپنے تخت کو روکا اور چند
شعبدے دکھائے سحر کیا کہ ایک ابر آکر برسا اُس سے موتی گرے اُسکے بعد سحر کیا کہ بہ تین چمک کر زمین جابجا
غار ہوگئے وہ جب اپنے سحر کی نیرنگیان دکھا چکا آواز دی کہ ای آفتاب پرستون تم مین سے جسکو آرزوے مرگ

ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دیتا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر طومار شاہ کے علم جلوہ گری پر آئے اور طرطوس
نیزہ باز نے قصد کیا طومار شاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ جاؤن کہ آسمان پرسے صدا آئی کیا غضب کرتا
ہی ساحر ہوکر ساحر کے مقابلے کو نکلتا ہی ٹھہر جا ہم اِس پر اپنا عتاب نازل کرتے ہین یہ اپنے دل کی حسرت
نکال لے یہ آواز جو آئی طرطوس ٹھہر گیا سب آفتاب پرست بہت خوش ہوئے یہ صدا اپنے لشکر کو دے کر
اژدر کو آواز دی کہ او اژدر جادو اب تو مقابلے کو آیا ہی محرم کل مع اپنے شاگردون کے آیا تھا تو اُسنے
کیا کیا جو تو آیا کیون اسقدر گمراہ ہوا ہی اپنے خدا کو پہچان سجدہ کر کیون اپنی جان برباد کرتا ہی جس طور سے مین نے
اپنا عذاب اُن سب پر نازل کیا ہی اُسی طور سے تیرے اوپر بھی نازل کردونگا اور تو دیکھ لینا کہ یہ سب میرے
عذاب مین مبتلا ہونگے اپنی گمراہی سے باز آئین یہ ممکن نہین ہی تو کیون اپنے کو انکی ہمراہی مین برباد کرتا ہی اپنی
جان کو غنیمت جان دنیا مین زندگی مقدم ہی کیا ضرور ہی جو بیکار کو ضائع کی جائے ہان کچھ ایسی ہی ضرورت ہو
تو کیا مضائقہ ہی دوسرے یہ امر ہی کہ بندے سے بندہ اگر مقابلہ کرے تو یہ امید ہو کہ ہم بھی غالب آئین گے
اور جبکہ خدا سے مقابلہ ہو اور جسکے قبضے مین تمام عالم کی جان ہو اُس سے کون لڑسکتا ہی بس ٹھہر جا اپنی جان
کو بچا ورنہ میرے عذاب مین گرفتار ہوگا ملک الموت روح قبض کر لیگا تو محرم وغیرہ کا انجام دیکھ چکا ہی
اژدر جادو نے صدا دی کہ او نامرد و نامعقول تو کیا یہ بک رہا ہی سامنے آکر مردان عالم سے مقابلہ کر یہ کیا کہ پردے
مین بیٹھا ہوا ہی اور بک رہا ہی آواز آئی کہ تجھکو بھی تو جمال خداوندی کی دیکھنے کی خواہش ہی خبر معلوم ہوگا تو بھی
تاب لا سکے گا خیل جنود کے بلکہ خاک ہو جائیگا تو اپنا حوصلہ نکال لے پھر مین اپنا جمال دکھا دونگا زیادہ بک بک
نکر یہ سنتا تھا کہ اژدر جادو کو غصہ آگیا فوراً جھولی پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکالے اُنپر اسم سحر پڑھکر
اپنے چارون طرف پھینکا بعدہ اُس جھولی سے ایک گولہ فولادی نکالا اُسپر اسم پڑھکر وہ گولا اُس آسمان پر مارا
وہ گولہ قریب آسمان جاکر شق ہوا اُسی سے ایک غبار بلند ہوا وہ غبار بصورت ابر ہوگیا اُسنے اشارہ کیا کہ وہ
ابر ایک مرتبہ جاکر آسمان پر اِس زور سے پڑا اور آسمان سے لڑا کہ سب کے دل ہل گئے صداے ہولناک و مہیب
پیدا ہوئی کہ گردون دوار کو بھی زلزلہ سا ہوگیا زمین کانپنے لگی پرند بھاگے چرند پریشان ہوئے اُدھر وہ ابر
ٹکر لگا کر ہٹا اسنے پھر اشارہ کیا پھر وہ ابر چمک کر اُس آسمان سے لڑا اُس سے بھی صدا پیدا ہوئی راوی نازک
خیال نے بیان کیا ہی کہ اِسی طور سے دس مرتبہ وہ ابر آسمان سے جاکر لڑا مگر آسمان کو حرکت تک نہوئی ابر بھی
اُسی طور سے قائم رہا یکایک ایک برق چمک کر اُس ابر پر گری کہ جسکے سبب سے وہ ابر لخت لخت ہوگیا اور مثل
روئی کے گالون کے ہوا مین اُڑنے لگا آواز آئی تو نے ہماری قدرت دیکھی کہ کیونکر تیرے ابر کو مٹا دیا اژدر نے
کچھ جواب نہ دیا برہم ہوکر اور ایک گلدستہ تخت پر رکھا تھا اُسکو اُٹھا کر اور اسم سحر دم کرکے مارا وہ گلدستہ تھا گویا ہزارون
توپین اُسمین بھری ہوئی تھین قریب آسمان جاکر اُس سے صدائین پیدا ہوئین کہ جسکے سبب سے تمام عالم مین
تزلزل پڑگیا یہانتک کہ وہ صدائین موقوف ہوئین اب سب نے دیکھا کہ ایک عقاب تیز پرواز منقار اُسکی
فولادی پنجہ اُسکا برابر فیل کے قریب آسمان ہوا پر قائم ہی جیسے ہی وہ عقاب ظاہر ہوا اژدر نے حکم دیا کہ ای عقاب
اِس آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے جو اسکے اندر ہو اُسکو تو کھا لے یہ کہنا تھا کہ وہ عقاب جھپٹ کر قریب آسمان
گیا اور منقار و پنجہ اُسپر مارے مگر کچھ نہوا شرارے نکلے پھر اُسنے جھنجھلا کر پنجے مارے پھر شرارے نکلے اب عقاب
پیہم حملہ کرتا ہی مگر کچھ اثر نہین ہوتا ہی تھوڑے عرصہ تک یہ معرکہ رہا بعد اسکے وہی عقاب اپنے حملے کر رہا تھا
کہ برق کوند کر گری عقاب کو جلا دیا عقاب کا جلنا تھا کہ ایک فیل مست ہوا پر خود بخود ظاہر ہوا کہ جسکا قد بہت
دراز تھا خرطوم فولادی تھی بڑے بڑے دو دانت باہر تھے بس اژدر نے کہا کہ ای فیل تو ہی اس آسمان

سحر کو برباد کرے گے جو کوئی ہو اُسکو ہلاک کر رکھنا تھا اژدر کا کہ وہ فیل بڑی تیزی سے چلا اور جاتے ہی اُسنے ایک ٹکر ایسی لگائی کہ اگر پہاڑ پر لگاتا توبیچ سے اُس پہاڑ کو دو ٹکڑے کر کے زمین پر گرا دیتا مگر اُس آسمان کو خبر بھی نہوئی اُس فیل نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اِس آسمان کو برباد کر دون مگر ممکن نہوا یکایک اُس آسمان سے ایک ہاتھ پیدا ہوا جیسے ہی اُس فیل نے جا کر ٹکر ماری اُس ہاتھ نے اُسکی خرطوم پکڑ لی اور جھٹکا دیا کہ مُنھ کے پاس سے اُکھڑ گئی خرطوم کا اُکھڑنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے مُنھ سے نکلا وہ ہاتھی مثل فیل آتشبازی کے جلنے لگا کچھ تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک گینڈا بہت بڑا ہوا پر قائم ہی اُسکو بھی اژدر نے اشارہ کیا اُسنے بھی کئی حربے کیے مگر کچھ نہوا یکایک پھر ہاتھ آسمان سے ظاہر ہوا اُسمین ایک تلوار تھی جیسے ہی گینڈے نے ٹکر لگائی وہ تلوار کمر پر پڑی کہ صاف اُسکو دو کر دیا پھر تاریکی ہوئی اب جو تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک شیر ژیان ہوا پر اُڑتا ہوا چلا آتا ہی آتے ہی اُسنے رخ طرف اژدر کے کیا اژدر نے اشارہ کیا وہ آسمان کی طرف پلٹ پڑا جاتے ہی طمانچہ مارا اور مُنھ اِسی طور سے کئی مرتبہ نوبت آئی کہ یکایک دو پنجے پیدا ہوئے ابکی مرتبہ جیسے ہی اُسنے حملہ کیا اور مُنھ مارا دونون پنجے اُسکے دہن مین در آئے اور مثل کرپاس کہنہ کے اُسکو چیر کر پھینکدیا ایک شور قیامت افزا بلند ہوا تاریکی ہوئی جب وہ تاریکی دفع ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک دیو قوی ہیکل بدشکل مہیب صورت ایک پارچۂ کوہ دوش پر رکھے ہوئے ہوا پر قائم ہی اُسنے پلٹ کر طرف اژدر کے دیکھا اژدر نے اشارہ کیا کہ اِس آسمان سحر کو گرا دے یہ اشارہ کرنا تھا کہ اُسنے پیچھے ہٹ کر اور اُس پارچۂ کوہ کو اُٹھا کر اُس آسمان پر مارا کہ ایک صدائے تڑاقہ پیدا ہوئی گوش گردون کر ہو گئے شعلے نکلے اُسنے پھر اُسی پر اُسکو روکا اور پھر ابکی اُس سے زیادہ طاقت سے مارا پھر ویسی ہی نوبت ہوئی اُسنے پھر روکا پھر مارا نوبت باینجا رسید کہ اُس دیو نے ہر مرتبہ اپنی قوت اُس پر ختم کی مگر کچھ نہوا ابکی مرتبہ جو اُسنے مارا اور شعلے نکلے ایک شعلہ اُنھین شعلون مین سے اُسپر آ کر گرا اُسنے اُسکو جلا دیا یہ بھی مثل دیو آتشبازی کے جلنے لگا ابکی مرتبہ بہت شور قیامت افزا و تلاطم عظیم ہوا جب تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ آسمان اُسیطور سے قائم ہی اور اب کوئی نہین اُسکے مقابلے مین ہی سوائے اژدر جادو کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس گلدستے مین پانچ رنگ کے پھول تھے وہی پانچ طرح کے حملے ہوئے جب اژدر نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا اور کوئی کام نہ نکلا اُسکو بہت غصہ آیا اور اُٹھا کر اُس جام آب کو زمین پر مارا کہ وہ پانی شرارہ ہو کر اُڑ گیا اور وہ ماہی ایک مرتبہ تڑپ کر چلی طرف لشکر طومار شاہ کے مُنھ سے شعلے نکالتی ہوئی جہان پر لشکر طومار شاہ تھا وہان کی زمین جابجا سے شق ہونے لگی اور پانی نکلنے لگا طرفۃ العین مین ایک بحر ذخار موجزن ہو گیا اور لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تلاطم مچ گیا یہ جو عالم طومار شاہ وغیرہ نے دیکھا ایک مرتبہ تاج سرون سے اُتار کر محتاج ہوئے اور یون فریاد کرنے لگے کہ ای خداوند آفتاب ہمسے کونسا ایسا گناہ سرزد ہوا کہ ہمپر یہ عذاب نازل ہوا یہ آواز آئی کہ پریشان نہو تم مین سے کوئی غرق نہوگا یہ صرف اژدر جادو کا شعبدہ ہی اُسکو اپنے دل کی ہوس نکال لینے دو یہ لوگ تو معروف دعا تھے اُدھر وہ ماہی بھی پہونچی یا تو اُسکے مُنھ سے شعلے نکل رہے تھے یا آب حباب نکلنے لگے اور آ کر اُس دریا مین وہ شناوری کرنے لگی جسپر اُسنے حباب مارا وہ جلنے لگا یا غرق ہو گیا اُدھر ماہی جلا رہی ہی اور غرق کر رہی ہی اُدھر پانی سب کو ڈبو رہا ہی ایک تلاطم ہی کہ مچا ہوا ہی کوئی نصف لشکر تہ و بالا ہوا تھا کہ آسمان پر سے آواز آئی کہ ای پانی وای ماہی تم دونون میرے بندے ہو اور میرے بندون کو ہلاک کر رہے ہو جاؤ لشکر ارزنگ و چترنگ کو اسی طور سے غرق کر دو یا تو دریا اِس مقام پر جوش مار رہا تھا اور دمبدم ٹھہر جاتا تھا یا یک مرتبہ بالکل خشک ہو گیا وہ ماہی بھی اُسی پانی کے ہمراہ غائب ہو گئی پھر ذرا

ذرا تری کا نام بھی نہ رہا سب نے دیکھا کہ جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ سب کے سب زمین پر کھڑے ہین
ایک بھی ضائع نہین ہوا سب بہت خوش ہوئے اور یا خداوند کہکر سجدے کو خم ہوئے اب جو سجدے
سے سر اُٹھایا تو کیا دیکھا کہ لشکر ارژنگ وچترنگ مین تلاطم مچا ہوا ہی دریاے ناپیداکنار موجزن ہی وہ
ماہی اُسی طور سے غرق کر رہی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی حالت ہوئی کہ یکایک یہان لشکر بادشاہ
ارژنگ وچترنگ تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور پانی اُبلنے لگا لشکری غرق ہونے لگے لشکر مین تہلکہ مچگیا
کہ ہم غرق ہوئے جاتے ہین یہ تو اُلٹی تدبیر ہوگئی ای اژدر جادو تینے کیا قصور کیا جو ہمکو غرق کرتے ہو یہ جو شور وغل
اژدر نے سُنا پلٹ کر جو دیکھا تو لشکر مین تلاطم پایا سنجگان نے پکار کر کہا کہ انکی تو کسی ہاتھی کی سی مثل ہوگئی بقول
کسے کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارے وہی حرکت آپ نے کی یہ جو سنجگان نے کہا اژدر کو خفت ہوئی بس برہم
ہوکر اُسنے چند دانے ماش کے اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُس پانی پر اُسی مقام سے ماری اُس ماہی پر اور کہا کہ
جل جا اور خشک ہوجا جیسے ہی دانے ماش کے مارے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے پانی کو بھی خشک کر دیا
اور ماہی کو بھی جلا دیا لشکر مین امن ہوا تلاطم موقوف ہوا جو لوگ غرق ہوئے تھے بعض اُنمین ہلاک ہوئے
تھے اور باقی زندہ تھے پھر لشکر کی صفین درست ہوئین آواز آئی کہ دیکھا تونے جسنے تیرے ہی ہاتھ سے تیرے
سحر کو مٹوا دیا یہ قدرت ہی خدائی کی بس اب اژدر کو غصہ آگیا ایک مرتبہ جوڑے پر ہاتھ ڈال کر ایک کارد
نکالا اور ڈبیہ بس اُس کارد سے اُس بچہ خوک کو ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر ایک پیالے مین رکھا اور ماش
کا آٹا جھولی سے نکالا اُسکو اُس خون سے گوندھا اور ایک پتلہ بنایا اُسکے مُنھ مین ایک گولہ فولادی رکھا اور
ہاتھ مین ایک چھوٹی سی کارد جھولی سے نکال کر دی اب اُسپر سحر کرنا شروع کیا اور اُسپر خون کے چھینٹے
دینا شروع کیے نوبت باینجا رسید کہ وہ پتلہ بصورت انسانی ہوگیا جب صورت انسان پر ہوا تو پکارا کہ میری
خوراک لا اژدر نے فوراً اپنی ران کو خنجر سے چاک کیا اور اُسکا خون اُسکو دیا اُسنے اُس مقام پر مُنھ لگا
دیا جسقدر اُس سے خون پیا گیا پی لیا پھر مُنھ اُس مقام پر سے اُٹھایا یہان اژدر نے یہ تدبیر کی تھی کہ
بچہ خوک کا دل وجگر نکال رکھا تھا جیسے ہی اُسنے مُنھ اُٹھایا ویسے ہی اُسنے وہ دل وجگر اُسکے آگے رکھدیا
اُسنے وہ بھی کھا لیا اب گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہی اژدر نے وہ ڈبیہ جو جوڑے سے نکالی تھی اُسکو کھولا اور ایک
چھوٹا سا بیضہ فولادی نکالا اُسپر خون وسیندور کے ٹیکے دیئے اور رائی سرسون گوگل لونگ گوگرد کو آگ پر
ڈالا اُس سے دھوان بلند ہوا وہ بھی اُس بیضہ پر لیا جھولی سے ایک شیشہ نکالا اُس شیشہ مین وہ دھوان بند کیا اور
خوب مضبوط ڈاٹ دی اور ایک شیشہ نکالا اُسمین وہ خون خوک لیا اور کچھ اسم سحر اُسپر پڑھا کہ وہ خون جوش
مارنے لگا فوراً اُسنے اُسکا مُنھ بند کر دیا جب یہ سب تدارک کر چکا اژدر نے وہ شیشے اور وہ بیضہ اُس پتلے
کو دیا اور کہا کہ ای بھائی یہ سب چیزین لیجا اور اُس آسمان پر مار جب یہ آسمان ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے
تو جو کوئی اُسمین ہو اُسکو اس کارد سے ذبح کرنا کیونکہ وہ میرا دشمن قوی ہی جب تو اُس آسمان کو مٹا کر اور
اُس میرے دشمن کو قتل کرکے آئیگا تو مین تجکو وہ چیز دونگا کہ تو بھی بہت خوش ہوگا یہ سُنکے وہ پتلہ مثل تیر کے
اژدر جادو کو سلام کرکے چلا جاتے ہی اُسنے آسمان کے قریب وہ شیشہ جسمین غبار تھا آسمان پر مارا وہ آسمان پر پڑتے ہی
ٹوٹ گیا اُس سے وہ دھوان نکلا تمام عالم پر غبار ہوگیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سواے دھوئین کے
کچھ نظر نہ آتا تھا وہ دھوان لشکر طومار شاہ کے لوگون مین گیا اور جسکی آنکھ مین لگا وہ نابینا ہوگیا ایک
تلاطم مچگیا یا خداوند اس بلا سے بچائیے اُدھر اُس پتلے نے دوسرا شیشہ اُٹھا کر آسمان ساختہ سحر آفتاب پر
مارا وہ بھی پڑکر ٹوٹ گیا اور خون جو اُسمین تھا وہ جوش کھا کر بالاے آسمان گیا اور ابر خونی رنگ بنکر تیار

ہوا اور اُس ابر سے خون لشکر طوطار شاہ پر برسنے لگا جسپر قطرہ خون کا پڑا وہ پتھر کا ہو گیا دو بلاؤن مین لشکر
مبتلا ہوا یہ واقعہ دیکھکر سب نے آنکھین بند کر لی تھین کہ دھوان نہ لگے اب خون برسنے لگا اور لوگ پتھر کے
ہونے لگے اور زیادہ پریشان ہوئے کہ کیا کرین اگر آنکھین کھولتے ہین تو نابینا ہوتے ہین اور اگر نہین
کھولتے ہین اور کوئی تدبیر نہین کرتے ہین تو پتھر کے ہوئے جاتے ہین لشکر طوطار شاہ ایک آفت مین
مبتلا ہی تھا کہ تمام لشکر مین پڑا ہوا ہی ہزارون مع راکب و مرکب سنگ سیاہ ہو کر رہگئے ہین طوطار شاہ وغیرہ
سیرین سرون پر روکے ہوئے ہین بہت سے لشکری زیر سایۂ درخت کھڑے ہین صفین درہم و برہم ہو گئی
ہین یہان تو یہ حال ہی طوطار شاہ دعا مانگ رہا ہی اُدھر اُس تپلے نے یا سامری کہکر اور چیخ مار کر وہ بیضہ
فولادی جو کہ اژدر نے اُسکو دیا تھا آسمان پر مارا وہ بیضہ آسمان پر پڑا ایک تڑاقہ ہوا کہ تمام صحرا گونج گیا
یہ ثابت ہوا کہ ہفت طبق آسمان زمین پر گرے زمین جابجا سے شق ہو گئی پانی نکل آیا مردے زیر زمین دہل
گئے کنج مرقد مین گوشۂ امن تلاش کرنے لگے خفتگان زمین نے یہ خیال کیا کہ قیامت آگئی اسرافیل نے
صور قیامت پھونکا رستم ایسا بہادر زیر زمین کفن مین کانپ کر رہگیا گوشۂ کفن سے مُنھ چھپا لیا یہ حالت
اُس صدا سے ہوئی بہت لوگ ہلاک ہو گئے حاملہ عورتون کے جو کہ شہر آفتاب نما و دیگر اطراف مین تھین
اُنکے حمل ساقط ہو گئے بہت سی عمارتین ہل کر رہگئین قلعہ آفتاب نما کو بھی حرکت ہوئی برجیس یہان
بیٹھا ہوا ہی تماشۂ جنگ مین مع اہل دربار کے مصروف ہی قلعہ کو جو حرکت ہوئی سب اہل دربار پکارے
کہ یا خداوند بچائیے قلعہ کو جنبش ہی برجیس نے پردۂ قدرت کے اندر سے کہا کہ پریشان نہو مین موجود ہون کچھ
نہو گا سب خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے ہی وہ بیضہ پڑا اور یہ صدا بلند ہوئی بس اُس بیضہ
کا پھٹنا تھا کہ آسمان شق ہو گیا اور وہ تپلہ فوراً کارد لیکر اندر اُس آسمان کے مثل تیر کے داخل ہوا اور تلاطم
مچ گیا اژدر نے سحر کرنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جیسے وہ تپلہ داخل آسمان ہوا وہ شگاف فوراً
بند ہو گیا وہ تپلہ مثل تیر کے چلا جاتا ہی کہ ایک مقام پر رُکا کیونکہ اندر اُس آسمان کے بہت بڑی وسعت تھی
جیسے ہی رُکا ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اُسکی گردن پکڑلی وہ چلانے لگا کہ اژدر جادو مجکو بچائیے میری جان نکلی
کیونکہ حریف زبردست نے پکڑ لیا ہی اب کون سنے کیونکہ اژدر تک آواز بھی نہین آتی تھی اُس ہاتھ نے
اُسکو پکڑ کر رسی سے باندھا اور اُسکے ہاتھ سے کارد چھین لی اور لٹکائے ہوئے صرف ہاتھ معلوم ہوتا ہی اور کچھ
نظر نہین آتا ہی چند قدم چلا کہ پھر آسمان شق ہوا اور اُس ہاتھ نے اُس تپلے کو باہر نکالا اور کہا کہ اے اژدر دیکھ
تیرا سحر پکڑا گیا گو تو نے بہت بڑا سحر کیا تھا اگر کوئی ساحر ہوتا تو ضرور تو نے اُسکا سحر بھی دفع کیا تھا اور اُسکو قتل بھی
کیا تھا مگر خدا سے کیا زور بندے کا چلتا ہی آخر مُنھ کی کھائی اب اپنے سحر کو بچالے یہ کہکر اُسی کارد سے اُس
تپلہ کو ذبح کیا وہ بہت چلایا اور پھڑکا مگر کچھ نہوا ذبح کر کے اُسکو پھینکدیا وہ تو ہی ماش کا آٹا تھا مگر ابھی تک
اُسی طور سے دھوان لشکر پر محیط ہی اور ابر خونی برس رہا ہی لشکر مین تلاطم ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر
نے بہت زبردست سحر کیا تھا یہ سحر وہ تھا کہ جو بشرکت سامری و جمشید تیار ہوا تھا اور اُسکا رد نہ تیار ہو سکتا تھا
اگر آفتاب جادو اپنا بندوبست نہ کر چکا ہوتا تو ضرور یہ سب کارخانہ اُسکا مٹ جاتا چونکہ اُسکو سحر سے
سب حال معلوم ہو چکا تھا اُسنے سب بندوبست کر لیا تھا اور ساحر زبردست بھی تھا اِس سبب سے ہر
مرتبہ غالب آیا ہر حربہ سحر اژدر کا اُسنے رد تیار کر لیا تھا اِتنا بھر مین بس جب وہ تپلہ بھی اُسکے سحر سے دفع
ہوا دوسرا سبب یہ ہی کہ سومنات جادو جو کہ اُستاد آفتاب ہی وہ بھی تو شریک آفتاب ہی اور ایسا زبردست
ساحر ہی کہ اژدر وغیرہ اُسکے آگے سکے طفل مکتب ہین یہ تنہا بیٹھا نشین سامری و جمشید ہی بہت سے سحر اُسکے

پاس ایسے ہین کہ جنکا رد سامری و جمشید نہین کرسکے اُنکی صلاح سے اُسنے تیار کیے ہین ایسا ساحر ہو کہ غازۂ سحر تیار کیا ہو کہ جو کہ بر جبیس کے مُنھ پر ملا ہو کہ جسکے سبب سے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکو کوئی رد نہین کرسکتا ہو اور نہ اُسکے اثر کو مٹا سکتا ہو یہ زور اور آفتاب جادو کو ہو اُسی نے یہ سب چیزین تیار کی ہین اور اُسی نے آفتاب کو اسقدر زور دیا ہو یہ اُسی کا سحر ہو وہ بھی کمک کر رہا ہو اور آفتاب بھی ان سب سے زبردست ہو بس دو ساحر زبردست جب ایسی تدبیرین کرین تو پھر کون مقابلہ کرسکتا ہو اور وہ اس طور سے شریک آفتاب ہو کہ کوئی ساحر اُسکے حال سے آگاہ نہین ہو سوائے آفتاب کے یا اُسی دختر کے کہ دختر سومنات تو جانتی ہو ان دو کے سوا کوئی واقف نہین ہو بس آمدم بر سر مطلب بس جب اژدر جادو کا یہ بھی سحر رد ہوا اژدر نے قصد کیا کہ اور کوئی سحر کرے کہ آواز آئی او اژدر بس ہو چکا اب ہوشیار ہو جا کہ مین اپنا عذاب تیرے اوپر نازل کرتا ہون کیونکہ میرے بندے تیرے سبب سے بلا مین مبتلا ہین اور لوگ اُنکو بیکار کو پریشان کرتا ہو ہان اگر تو تنہا میرے اوپر حربہ کیے جاتا تو مین ابھی تجکو اپنے عذاب مین نہ مبتلا کرتا مگر تو تو اُنکو عاجز کرتا ہو اب خبردار ہو جا مین اپنا جلوہ تجکو دکھاتا ہون بس یہ صدا آئی اور آسمان کو حرکت ہوئی اژدر سمجھ گیا کہ اب آسمان شق ہوگا اور آفتاب نکلیگا اور میرے اوپر عکس پڑیگا اور جب مین جلنے لگونگا تو زمین پر گر پڑیگا بس یہ امر اپنے دل مین خیال کرکے اسنے فوراً کچھ جھولی سے نکال کر اپنے جسم پر ملا اور تخت پر سے زمین پر آیا اور اسم سحر پڑھکر ایک قلابازی لگائی اور اب سب نے دیکھا کہ ایک اژدر طویل القامت میدان مین کھڑا ہو سر اسکا مثل گنبد فلک کے ہے اور دونون آنکھین دو تنور روشن ہین دم کا اُسکے نشان تک نہین ہو سیاہ اسقدر ہو کہ ظلمات ظلمات اُسکے آگے کوئی حقیقت نہین رکھتی ہے بال بڑے بڑے ہین جب دم کشی کرتا ہو جسقدر سبزہ بڑا بڑا صحرا مین لگا ہو مُنھ سے شعلے نکلتے ہین تو وہ سبزہ جل جاتا ہو اور بڑے بڑے سنگریزے و درخت جڑ سے اُکھڑ کر اُسکے منھ مین چلے جاتے ہین پشت و شکم پر سفید داغ ہین ہر بُن مو سے شعلے نکل رہے ہین سر پر ایک چوٹی ہو اُسکے گرد و اطراف کا سب سبزہ خاک ہو گیا ہو جل کر جب زمین پر منھ مارتا ہو غار ہو جاتا ہو یہ تو اُسکی صورت ہو لشکر یون کے اُس اژدر کو دیکھکر ہوش جاتے رہے مرکب بگدر یان کرنے لگے راکب پٹری جانے لگے مگر مرکب بار دو سکتے نہین ہین اُس اژدر نے ایک مرتبہ بل کھا کر آسمان کی طرف سر بلند کیا یہ معلوم ہوا کہ گویا پہاڑ لمبت رحائل ہو گیا اُس اژدر نے مُنھ کھولدیا اور اُس آسمان ساختہ آفتاب کی طرف بلند کیا مُنھ سے شعلے نکلنے لگے اژدر جادو نے تو یہ تدبیر اس خیال سے کی کہ اس امر سے تو مین نے اپنا اطمینان کر لیا ہو کہ اُسکا عکس میرے اوپر نہ اثر کریگا بس اگر مین اسی صورت پر رہونگا تو وہ میرے اوپر گریگا اور مقابلہ ہوگا اُس سے اژدر بنکر اور مُنھ کھول کر زیر آسمان کھڑا ہون جب اُسکا عکس میرے اوپر اثر نہ کریگا تو یہ برہم ہو کر میرے اوپر گریگا مین دم کشی کر کے اُسکو نگل لونگا وہ آفتاب بنا ہوا ہو میرا کچھ نہ کرسکیگا شکم مین جاتے جاتے شعلہاے سحر سے جل کر خاک ہو جائیگا بس اس سبب سے صورت اژدر یہ تیار ہوا تھا یہ تو اُس انتظار مین منھ کھولے ہوئے کھڑا ہو اُدھر آسمان کو حرکت ہوئی آسمان شق ہوا اصل آفتاب تو ابر سحر مین آفتاب کے پنہان ہوا اور آفتاب جادو آفتاب بنا ہوا اُس آسمان سے ظاہر ہوا بس گرمی اُسی طور سے ہوئی اور لشکر زنگ و حبش کے لوگون کی وہی حالت ہوئی اُدھر آفتاب نے اپنا عکس اُس اژدر پر ڈالا چونکہ وہ اپنی حفاظت کر چکا تھا کیونکہ یہ بھی تو ساحر زبردست ہو اِس سبب سے اُس عکس نے اپنا پورا اثر نہین کیا اسقدر تو ضرور ہوا کہ گرمی معلوم ہونے لگی اور دل و جگر مین آگ لگ گئی بیقرار ہونے لگا مگر یہ مال نہین ہوا کہ دم ان نکلے ہان گرمی بہت معلوم ہونے لگی اُدھر آفتاب چند دقیقہ

قائم رہا جب وقت اُسکا گذرا کہ جس عرصہ مین آئینہ عکس کے پڑنے سے انسان جلکر خاک ہو جاتا ہو اور یہ تماشا تو ایک
مرتبہ آفتاب چمک کر اور کڑک کر آسمان سے جدا ہو کے بطرف اژدر کے بہت تیزی سے چلا مثل تیر شہاب یا شرارہ
سنگ کے پہنچتے ہی اُسکے دہن کے قریب پہونچا اُسنے شعلہ چھوڑا اُسنے مُنہ باز کر دیا مُنہ تو کھولے ہوئے کھڑا تھا
دم کشی کی کہ آفتاب مثل گولہ کے اُسکے دہن مین داخل ہو گیا اُسنے فوراً مُنہ بند کر لیا اُدھر وہ آفتاب اُسکے
دل و جگر کو جلاتا ہوا شکم کی آنتون کو بھی پشت کو توڑ کر ایک مرتبہ کڑک کر نکلا میان اژدر جو کچھ سوچے تھے
ہو کچھ گیا بموجب شعر الٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا ✣ آخر اس بیماری عشق نے کام اپنا
تمام کیا ✣ سوچا کچھ تھا ہو کچھ گیا اُدھر تو آفتاب نکلا سب نے دیکھا کہ آفتاب اُسی طور سے چمک رہا ہو اور
فوراً اُسی سمت بلند ہو کر آسمان مین پوشیدہ ہو گیا اُدھر جسم اژدر سے شعلہ نکلا کہ جسنے اُسکو جلانا شروع کیا وہ
یکایک جل گیا بس اُسکا جلنا تھا کہ ایک تلاطم مچگیا تاریکی ہو گئی صدائین ہولناک آنے لگین برقین چمک چمک کر
گرنے لگین آندھی سیاہ اُٹھی برفباری و سنگباری ہونے لگی خون برسنے لگا بیر تدبیر جمال کہ ہاے اژدر
جادو واے اژدر جادو کا شور کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک یہ تلاطم رہا زلزلہ سا زمین کو ہوا تاریکی ایسی
ہوئی کہ دن کی رات ہو گئی یہانتک کہ وہ علامت سحر جو کہ ساحر کے مرنے سے بلند ہوتی ہو برطرف ہونے لگی اب
اُس تاریکی سے یہ صدا آئی کہ کُشتی مرا نام من اژدر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم جب
یہ صدا آچکی وہ سب علامتین برطرف ہوئین روشنی ہوئی تاریکی جاتی رہی مطلع صاف ہو گیا لشکر ارزنگ و چترنگ
و خود ارزنگ و سختگان و چترنگ و اسطرح ان تو سب جو دیکھا کہ نہ وہ اژدر ہو نہ کچھ ہو لاش اژدر جادو
کے مثل جلے ہوئی خاک ہو کر پڑی ہو تخت بھی جل گیا یہ دیکھنا تھا کہ ارزنگ نے ہاے اُستاد
ہاے اُستاد کہکر اپنا گریبان تا بدامن چاک کیا سختگان نے کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ انکی بھی قضا ہو
جو یہ اسقدر جلدی کرتے ہین مگر ہمنے منع بھی کیا کسی نے نہ سُنا آخر اسکا نتیجہ دیکھا یہ کہکر سختگان نے گریبان
چاک کیا چترنگ بھی شریک حال ہوا کیونکہ وہ خود ہی تو اپنے غمون مین مبتلا تھا کل ہی اُسکی زوجہ و مان
و استاد قتل ہوئے تھے یہ جو تھا اور غم ہوا دونون لشکر ان کے سردار ان نے جو دیکھا کہ ہمارے افسر دین
نے اپنے گریبان چاک کئے ان سب نے بھی ہاے اژدر جادو کہکر گریبان چاک کیے اور رونے لگے
اُدھر ارزنگ نے اپنے حواس درست کر کے لشکر کو اپنے حکم دیا کہ دونون لشکر ملکر ان آفتاب پرستون
کو قتل کرو میدان سے نہ زندہ جانے دو ایک آفتاب پرست زندہ نہ بچے انسے عوض خون اژدر جادو
رعد و صاعقہ جادو و شعلہ جادو و چہرہ جادو و انصرام جادو کو یہ حکم دینا تھا کہ لشکر ارزنگ و لشکر چترنگ
تلوارین علم کر کے سپرین اُٹھا کر نیزے بلند کر کے گرزگران تول کر مرکبون کی باگین اُٹھا کر ایک مرتبہ بلغر
کر کے اور بڑی بڑی شان سے ہوئے لشکر طومار شاہ وغیرہ پر بقصد مغلوب چلے ارزنگ نے فیلبان کو
حکم دیا کہ ہاتھیون کو چھوڑا طرف میدان جنگ کے اُتنے ہاتھی بھی بڑھائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین جوش آیا ہو
یہ اسقدر لشکر تھا کہ جہانتک نظر ہو جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سواے تلوارون اور نیزون کے کچھ نہ نظر آتا تھا اور
مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے صور ہل رہا تھا یہ لوگ تو مثل مور و ملخ کے نرغہ کر کے چلے اُدھر کا حال
ملاحظہ ہو کہ جب آفتاب نے اژدر جادو کو گرکر جلا دیا اور وہ قتل ہوا اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی وہ جو اُسکے
سحر کا دھواں تھا اور ابر خونی کہ جو برس رہا تھا سب دفع ہو گیا اور جو لوگ نابینا اور سنگ سیاہ کے ہو گئے
تھے سب حالت اصلی پر آگئے تھے کہ اتنے عرصے مین تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی صفین درست ہوئین کہ
طومار شاہ وغیرہ نے جو لشکر ارزنگ وغیرہ کو بقصد فاسد اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے لشکر کو بھی حکم دیا کہ ارز

پرست بقصد فاسد تمھاری طرف آتے ہین لینا انکو یہانتک نہ آنے دینا یہ حکم جو ملا توکل آفتاب پرست تلوارین میان سے نکال اور مرکب اُٹھا کر ایک مرتبہ ادھر سے چلے انکے بھی مرکبون کے ٹاپون سے زمین معرکہ ہل گئی تخت طومار شاہ وغیرہ کا بڑھا باجے جنگی بجنے لگے قرنا کو دم ملا نفیر بجی کوس کر گرائے تاشون کی صدا بلند ہوئی جوانون کے دل بھر آئے علمون کے پھریرے لہرائے وہ لوگ بڑھے جو وسط میدان مین تھے کہ جہان لاش اژدر جادو کی پڑی ہوئی تھی کہ یہ لشکر بھی پہونچ گیا دونون لشکر غٹ پٹ ہوگئے تلوار چلنے لگی سنانین چمکنے لگین گھٹا ڈھالونکی بلند ہوگئی خنجر بازی ہونے لگی گرز گران کی صدائین بلند ہوئین جھنکار تلوارونکی تا بہ فلک جانے لگی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی قیامت کی تلوار چل رہی تھی سرون کے ڈھیر لاشون کے انبار ہوگئے سوار و پیدل مجروح ہو ہو کر دونون لشکرون کے گرنے لگے اور مثل مرغ نیم جان کے تڑپنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ملک الموت روحین قبض کر کر کے دونون جانب کے اہل لشکر کی مالک جہنم کے حوالے کرنے لگے ہر طرف لاشون کے انبار ہوگئے مرکب سواران کشتہ و مجروح کی لاشون کو روندتے پھرتے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی تمام لاشین پائمال ہوئی جاتی تھین مرکبون کی ٹاپون سے جو غبار اُڑ اُڑ کر بالائے آسمان جاتا تھا تو ایک آسمان خاکی بنکر تیار ہوگیا جیسا کہ شاعر نے کہا ہے شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ٭ بڑے غضب کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی تھی نقیبون کی یہ حالت تھی کہ پکارتے پھرتے تھے کہ جوانون یہ وقت جان لڑادینے کا ہے جان لڑادو نام پیدا کرو اُس مقام پر قیامت کی لڑائی اور ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ دریائے خون صحرا مین جاری تھا لاشین جو سوار و پیدل کی اُس دریائے خون مین گرین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مگر شناوری کر رہے ہین ہاتھ پیرون کی مچھلیان معلوم ہوتی تھین تلوارین ناگنین تھین، انکی دراز سپر بن سنگ پشت کا عالم دکھاتی تھین سر حباب معلوم ہوتے تھے تلوارین چمک چمک کر جو لشکر پر گرتی تھین تو ابر سپر کو پارہ پارہ کردیتی تھین نیزے جو خون مین ڈوب کر بلند ہوتے تھے اور اُنکی سنانین بسبب عکس آفتاب کے چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت رمانی کے ٹکڑے آسمان پر چمک رہے ہین سوار باہم سلم خٹ پٹ تھے خنجر چل رہے تھے اُنکی چقا چاق آگ بلند تھی وہان پر دریائے خون جاری تھا اور یہ ہر ایک جانب کو روان تھا جیسا کہ شاعر نے کہا ہے شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ٭ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ٭ عجب عالم تھا ترک فلک بھی اُس جنگ مغلوبہ کو بھی دیکھکر کانپ رہا تھا پیر فلک لرزان تھا صدائے دلیران سے صحرا گونج رہا تھا جوانون کے نعرون کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ایسی جنگ مغلوبہ تھی کہ گاؤ زمین کے پاؤن تھرائے جاتے تھے وہ یہ کہتی تھی کہ آج زمین پر کیا معرکہ ہے جو اسقدر زمین کو زلزلہ ہے سبب اسکا یہ تھا کہ قریب اسی نوے لاکھ کے تینون لشکر تھے اور باہم ملے ہوئے لڑ رہے تھے دلیرون نے جو نقیبون کی صدا سُنی اور امنگ جنگ زیادہ ہوئی دل توڑ توڑ کر لڑنے لگے ارزنگ پرستون و چترنگ پرستون کا یہ قصد ہے کہ ہم غالب آئین آفتاب پرست اپنی فتح چاہتے ہین ایک طرف ساحران لشکر ارزنگ کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے اسلم بن تورج سحر کر رہا ہے اُنکے نارنج و ترنج چل رہے ہین ایک طرف تمر ماسپ لڑ رہا ہے ایک جانب دیلم مقابلہ کر رہا ہے دونون لشکرون کے سوار و پیدل مر مر کر گر رہے ہین بسمل کراہ رہے ہین صدائے اہو بلند ہے کسی جانب سے بزن و بکش کی صدا آتی ہے ادھر تو یہ جنگ ہو رہی ہے اور بسبب اسلم کے و دیگر ساحرون کے سحر نے آفتاب پرست زیادہ کام آرہے ہین کہ یکایک آسمان شق ہوا اور آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو لشکر ارزنگ و چترنگ پر پڑنے لگا اور صدا آئی کہ مین اپنا عذاب سب پر نازل کرتا ہون اور اپنے آتش نور جمال سے

سب کو جلائے دیتا ہوں بس عکس جو پڑنے لگا ارژنگ وجیترنگ پرست جلنے لگے اب آفتاب
پرستوں کی بن آئی یہ قتل کرنے لگے قریب تھا کہ علم لشکر کو آفتاب پرست گرادیں اور شکست دیں یہ رنگ
جو سختگان نے دیکھا اور خیال کیا کہ آفتاب پرست غالب آئے اور قریب ہے کہ لشکر جھرمٹ کھا کر میدان
جنگ سے فرار کرے اور کسی قدر لشکر نے گھونگھٹ بھی کھایا تھا کچھ پہلوانوں نے رخ بھی پھیرا تھا اسنے خیال
کیا کہ اگر ایسا ہوا تو غضب ہو گیا یہ لوگ پڑاؤ پر بھی دم نہیں لینے دینگے دوسرے آفتاب سحر بھی نکل آیا
کہ جسکے سبب سے یہ لشکر کا حال ہوا ہے ہزاروں اتنے ہی عرصے میں جلکر خاک ہو گئے ہیں آج ہی تو
خاتمہ ہو جائیگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ اپنے دل میں خیال کرکے ارژنگ سے کہا کہ کیا تماشہ دیکھ رہے
ہو کیا لشکر کا آج ہی خاتمہ کرادوگے ایک تو یہ نادانی کی کہ جنگ مغلوبہ کا حکم دیا دوسرے یہ حماقت ہے کہ طبل باز
نہیں بجواتے ہو ارے غضب ہوا جاتا ہے آفتاب پرست غالب آئے ہیں تمھارے لشکر کا رنگ بے رنگ ہے
کوئی دم میں فرار کرتے ہیں یہ لوگ پڑاؤ تک پیچھا نہ چھوڑینگے اور یہ آفتاب اسوقت سب کو جلا دیگا
کوئی نہ بچے گا ارژنگ نے گھبرا کر سختگان سے کہا کہ پھر میں کیا کروں جو تقدیر کرتا ہوں بگڑ جاتی ہے اب جو
بتاؤ وہ تقدیر کروں سختگان نے مسکرا کر کہا کہ دعوی خدائی تو آپ کرتے ہیں اور تقدیر کرنا مجھ سے دریافت
کرتے ہیں کس بھروسے پر خدائی کا دعوی کیا اگر قدرت نہ تھی تو کیا میری کمک پر کیا تھا میں کیا جانوں جو جی چاہے
وہ تقدیر کرو ارژنگ نے کہا کہ ای سختگان میرے دادا اکثر تیرے دادا سے دریافت کرکے تقدیر کرتے
تھے اکثر امور خدائی اُنھوں نے اُنکے سپرد کیے تھے اسی طور سے زمرد ثانی پدر میرے تمھارے باپ سے صلاح
کرکے تقدیر کرتے تھے بس میں بھی اُنھیں کی پیروی کرتا ہوں میں نے بھی اکثر امور خدائی تیرے سپرد کیے
ہیں بس جو تو بتا وہ میں کروں یہ مقام مذاق کا نہیں ہے میرے حواس درست نہیں ہیں ایک تو غم اژدر
جادو کا دوسرے لشکر کے شکست کھانے کا الم تیسرے تیری باتوں نے الگ جگر کو خون کر دیا ہے چوتھے خیال
معشوقہ و تصور یار جانی نے قلب و جگر کو کباب کیا ہے میں یہاں آکر تباہ ہو گیا میں تو کس ولولہ اور کس خیال
میں تھا مگر یہاں آکر دوسرا حساب ہوا سختگان نے جواب دیا کہ جی ہاں اور ثریا پر فریفتہ ہو جیسے اور عشق
میں بلبلا کر خدا پرستوں کے مقابلے کو چھوڑ کر ادھر آئے ہیں پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ ثریا کا ملنا امر محال
ہے یہ خیال بالکل بیکار ہے اس امر میں کوشش کرنا نہایت درجہ ذلیل ہے اور سوائے جگر خون کرنے کے کچھ بھی
حصول نہیں سراسر فضول ہے یہ کسی نہ کسی خدا پرست کا حصہ ہے ارژنگ نے کہا کہ پھر تو وہی باتیں کرنے
لگا کیا منشا یہ ہے کہ لشکر شکست کھا کر بھاگے جلد بتا سختگان نے کہا کہ کیا تدبیر بتاؤں تم ایسے نادان ہو اور
کم عقل ہو تو خدائی بیکار کرتے ہو بیکار بندگان زمرد ثانی ولقا کا خون اپنی گردن پر لیتے ہو میاں سہل
تدبیر تو یہ ہے کہ طبل بازگشت بجوادو سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے ارژنگ نے ایک بلند
قہقہہ مارا اور کہا کہ اسی ہزار برس پیشتر میں یہ تقدیر کر چکا تھا کہ اپنے وزیر کی رائے پر اس مقابلہ میں کام
کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ پھر نقارچی کو حکم دو کہ وہ طبل باز پر چوب لگائے یہ حکم سنکے سختگان نے کھڑے ہو کر رومال
ہلایا اور نقارچی کو اشارہ کیا کہ بیٹھا ہوا کیا دیکھ رہا ہے طبل باز بجادے یہ جو اشارہ اُسنے پایا چوب اُٹھا کر
دھما دھم نقارے کو پیٹنا شروع کیا اُدھر آفتاب پرست اسقدر غالب آئے تھے کہ اُنکو مارتے اور قتل
کرتے ہوئے ایک فرسخ تک پیچھے ہٹا لائے تھے گو یہ بہت تھے مگر سبب یہ تھا کہ ایک تو آفتاب کی گرمی
ہلاک کیے دیتی تھی دوسرے آفتاب جلا رہا تھا تیسرے بسبب شدت پیاس کے حواس درست نہ تھے
کیا مقابلہ کرتے جو تھے یہ لوگ قتل کر رہے تھے اگر تھوڑی دیر اور طبل باز نہ بجتا تو لشکر کے قدم بالکل اُٹھ

جاتے اور اُدھر چلے تھے آکر ایک سحاب اور آفتاب چھپ گیا تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوتے جیسے ہی صدائے
طبل بلند ہوئی برابر سے طوماں شاہ کے صدا آئی کہ اُن لوگوں سے باخبر ہو کر طبل بازگشت بجوادیا اور امان
چاہیں اب نہ قتل کرو تم بھی طبل بازگشت بجوا کر واپس جاؤ ہم اپنا عذاب نازل کرینگے یہ جاتے کہاں ہیں
یہ سنتا تھا کہ طوماں شاہ نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا مہمان [illegible] پیچھے جب پہونچی سرداران لشکر طوماں
شاہ اپنے پشت و دست کو کاٹتے کر رہ گئے کہ یہ کیا ہوا شاہ نے کہا کہ طبل بازگشت بجوادیا ہم تو لڑائی کو فتح کر چکے
تھے اب باقی کیا تھا اگر [illegible] لشکر فرار کر جاتا افسوس ہیں ہیں کر رہ گئے ہاتھوں کو ملتے اپنا ادھر لشکر
ارژنگ و چترنگ [illegible] کہ اسی طبل کی [illegible] جان میں جان آئی [illegible] سیلہ و دشنہ [illegible]
موقوف ہوا آفتاب بھی آسمان میں پنہان ہو گیا دن بھی تمام ہو چکا تھا اب ارژنگ نے حکم دیا کہ لشکر
فرودگاہ پر واپس چلے ادھر محاسب شمار کر کے عرض کیا کہ [illegible] ہزار لوگ ہماری طرف کے اس جنگ میں کام
آئے اور کسقدر لشکر طوماں شاہ کے [illegible] لشکر ارژنگ [illegible] لشکر طوماں شاہ میدان سے فرودگاہ پر واپس
نہیں گیا تھا سب اسی مقام پر موجود تھے ارژنگ و چترنگ بھی تھے کہ اس آسمان سے صدا آئی کہ ای
بندگان مرتدین [illegible] اس سبب سے امان دی اور مہلت دی کہ تم باہم صلاح کر لو اور اس گمراہی
سے باز آؤ خیال کرو کہ [illegible] کہ جس پہ تکاور بڑا بھروسہ تھا وہ کیونکر میرے عذاب میں مبتلا ہوئے
اور بچا لو اپنی جان [illegible] بہتر یہ ہوگا کہ صلاح کر کے برجیس کی اطاعت کرو اگر اسکے خلاف
کرو گے تو ایک دم میں سب کو پھونک دونگا [illegible] دو دن کی مہلت دی جاتی ہے کہ اس زمانے میں جو کچھ
تمکو کرنا ہو کر لو [illegible] زمانہ مہلت کے پھر کسی کی نہ سنونگا سب کو جلا کر خاک کر دونگا تمکو اختیار
تھا کہ آج ہی [illegible] کر دیتا مگر اس سبب سے کہ شاید تم راہ راست پر آجاؤ اور گمراہی سے باز آؤ آئندہ تمکو
اختیار ہے اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو اطاعت کرنا ورنہ انجام اچھا نہیں ہے یہ کہکر کہا کہ ای طوماں شاہ لشکر
لیکر واپس جا اور دو دن تک راحت سے بسر کر اگر یہ لوگ تیرے پاس التجا لائیں کہ ہم اطاعت کرتے ہیں
تو انکو برجیس کی اطاعت پر راضی کر کے اور [illegible] وہاں لیکر [illegible] معزز لوگوں کو خدمت خداوند برجیس
میں روانہ کرنا کیونکہ چند ہزار لشکر ہیں اگر وہ یہ لوگ قبول کرینگے تو جان انکو ملیگی ورنہ اپنا عذاب نازل
کرونگا یہ آواز آکر پھر کچھ صدا نہ آئی طوماں شاہ وغیرہ نے محاسب کو طلب کر کے حکم دیا کہ شمار کر کے
عرض کرنا کہ کسقدر بندگان خداوند کام آئے اور کسقدر بندگان مرتد مارے گئے بس یہ حکم دے کر طوماں
شاہ لشکر لیکر فرودگاہ کی طرف واپس چلا اور پڑاؤ پر پہونچکر لشکر کو حکم دیا کہ کمر کھولو اور حکم دیا کہ جو
مجروح ہوں انکا علاج کیا جائے کہ اسی اثنا میں محاسب نے آکر عرض کیا کہ بندگان خداوند اس
جنگ میں بیس ہزار کام آئے اور بندگان مرتد ساٹھ ہزار اور دس ہزار بندگان خداوند مجروح ہوئے
یہ سنکے طوماں شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو دفن کرو اہلکاروں نے جاکر سب کو دفن کر دیا یہ حکم دے کر
طوماں شاہ خیمہ میں گیا اور اسدن کسی نے دربار نہ کیا اسدن کا دربار موقوف رہا چونکہ رات تو میدان
جنگ میں ہو گئی تھی یہاں تو یہ بندوبست ہوا ادھر ارژنگ و چترنگ جو لشکر کو ہمراہ لیکر واپس
گئے ابھی اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ محاسب نے آکر عرض کیا کہ ساٹھ ہزار آپ کے لشکر سوار پیدل
کام آئے اور بیس ہزار مجروح ہوئے ارژنگ نے حکم دیا کہ مردوں کو دفن کرو اور مجروحوں کا علاج کرو
یہ حکم دے کر فرودگاہ پر پہونچا خیموں کا اسی وقت سے علاج ہونے لگا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا چترنگ
سے کہا کہ بھائی آج تو تمکو بہت [illegible] دربار نہ کرینگے تم بھی جاکر آرام کرو ادھر میں بھی اپنے خیمہ خلوت

مین جاتا ہون چترنگ کو رخصت کرکے اپنے خیمۂ خلوت مین آیا یاد معشوق و یاد اژدر مین اور اپنی حالت ادبار تباہی پر بڑے عرصے تک رویا کیا اُدھر چترنگ بھی اپنے خیمے مین جاکر یاد ثمود و محروم مین رویا کیا لشکر مین ہر طرف صداے گریہ وزاری بلند ہی کوئی ہاے فرزند کہکے رو رہا ہی کوئی ہاے بھائی کہکر گریہ کر رہا ہی کوئی اپنے شوہر کو رو رہا ہی کوئی بھانجے کو کوئی بھتیجے کو کوئی داماد کو اسلم اپنے اُستاد کے غم مین مبتلا ہی یہان رات بھر تمام لشکر مین صداے نالہ و افغان بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی سب لباس سیاہ پہن پہن کر لشکر ارزنگ کے سردار اپنے عزیزون و اژدر کے غم مین سیاہ پوش و لشکر چترنگ کے بھی سردار و خود چترنگ غم ثمود و جمود و محروم مین سیاہ پوش ہوا ارزنگ بھی الم اژدر مین سیاہ پوش تو نہین ہوا مگر سیاہ پٹرا بازو یا سر مین باندھ لیا ارزنگ نے صبح کو دربار کیا سب آکر حاضر ہوئے جب سب دونون طرف کے سردار آچکے دربار کفر آثار ضلالت شعارون سے معمور ہو گیا اُسوقت ارزنگ نے چترنگ سے کہا کہ بھائی تمنے کل کی تقریر سُنی کہ کیا صدا آئی تھی بھائی بڑا غضب تو یہ ہی کہ بھاگ بھی نہین سکتے ہین بسبب اہل عالم کی طعنہ زنی سے کے دوسرے یہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ بدون حصول معشوقہ یہان سے جاؤن بس چاہے جان جائے چاہے رہے مین تو نہ جاؤنگا اور نہ اِن مقتولون کا ماتم کر سکتے ہین کیونکہ آج و کل کی مہلت ہی آسمین کیا ماتم کرین تمھاری کیا صلاح ہی جو راے ہو وہ بیان کرو چترنگ نے کہا مین کیا عرض کرون میرے حواس خود باختہ ہین مین تو بالکل بے دست و پا ہو گیا ہون میری راے کیا اور مین کیا بس جو آپکی راے مین آئے وہ کیجیے مجکو جنکا بھروسہ تھا وہ سب قتل ہوئے اُنمین سے ایک نہ رہا مگر ہان مین اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آفتاب پرستون پر غالب آنا یہ امر بہت دشوار ہی کیونکہ جب اژدر جادو و محروم جادو غالب نہ آئے تو اور کون ایسا ہی ایک تو اُس لشکر کے سوار و پیدل افسر و سردار بہادر ہین دوسرے یہ آفتاب اور قیامت کرتا ہی اِس سے کون سر بر ہوگا اب تو کوئی نہ آپ کا ایسا مددگار ساحر ہی کہ جو مقابلہ کرسکے اسکو ہٹادے اور آفتاب جادو کو قتل کرے اور نہ میرے خیال مین کوئی ساحر ایسا زبردست دنیا مین ہی جو کہ ہمسر ہو آفتاب جادو کا بس اِس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی سواے ذلت اُٹھانے اور شکست کھانے کے دوسرا امر نہوگا آیندہ جو آپکی مرضی بندہ ہر امر مین آپ کا شریک ہی سواے آپ کے اور کسکا شریک ہون اور کسکے پاس جاؤن میرا تو سب تزک و حشم خاک مین ملگیا مین کسی طرف کا نہ رہا یہ جو تقریر چترنگ نے کی ارزنگ کے بھی آنسو نکل آئے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہی میرا بھی حال ہی مین کس سے راے لون اور کیا کرون چترنگ نے کہا کہ آپ مثل میرے ناچار و مجبور نہین ہین جیسا کہ مین ہون آپ کے ہمراہ اسوقت ایسے ایسے لوگ ہین کہ جو کہ اپنے وقت کے لقمان و فلاطون ہین اُنسے مشورہ فرمائیے ارزنگ نے کہا کہ وہ کون لوگ ہین چترنگ نے کہا کہ دیلم بن تورج و اسلم بن تورج موجود ہین ترماسپ ایسا عقیل و بہادر آپ کے پاس ہی اِن سب سے راے لیجیے ارزنگ نے کہا کہ یہ لوگ بہادر ہین اِنکو کیا مطلب اور کیا دخل امور خدائی مین یہ لڑنا اور مرنا جانین تمسے اِس سبب سے راے لیجاتی ہی کہ تم میرے برادر ہو اور میری طرح تم بھی خدائی کرتے ہو اور ہم اور تم ایک ہی شخص کی اولاد ہین گو فیما بین شکم کا فرق ہی مگر میرا اور تمھارا خون تو ایک ہی کیونکہ جس نطفے سے تم پیدا ہوئے اُسی سے مین بھی پیدا ہوا ہون جو امر خدائی کے تمکو یا مجکو معلوم ہونگے وہ اِن لوگون کو نہ معلوم ہونگے اُنسے جو راے لونگا تو یہ یہ راے دینگے کہ ہمارے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ مقابلہ فرمائیے ہم مقابلہ کرینگے چترنگ نے کہا کہ اچھا اُنسے نہ راے لیجیے اسوقت آپ کے ہمراہ وہ شخص ہی کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ ہمارے باپ دادا کے پاس رہے بلکہ شریک رہے ہر امر مین ہمارے باپ

اور دادا نے اُسکے بزرگون کو اکثر ایسے امر اہم خدائی کے سپرد کیے اور اُسکی راے پر کام کرتے تھے وہ ہی
مشیر امور خدائی تھے ویسا ہی یہ عقل و فہم مین اپنے وقت کا لقمان اِس زمانہ کا ارسطو عقل مین جالینوس فن استا مین
ارسطاطالس ہی اُس سے راے لیجیے ارزنگ نے کہا کہ تمنے جسکی اسقدر تعریف کی وہ کون ہی چتر نگ
نے کہا کہ آپ کا وزیر اعظم دستور معظم یعنے فلاطون جہان سختگان بن بختگان کہ جسکی عقل کے اسوقت جھنڈے
گڑے ہوئے ہین ملاحظہ تو فرمائیے کہ کل کیا کام کیا ہی اور کیا عقلمندی کی ہی اور کسقدر جلد لشکر کی حالت سے
واقف ہوگئے اور آپ سے عرض کر کے اور راے دے کر طبل باز بجوا دیا ورنہ کل ہی خاتمہ ہوگیا تھا یہ
جو چتر نگ نے کہا سختگان نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپکی غلام نوازی و بندہ پروری ہی ورنہ مین
کس قابل ہون ایک محض نالائق و بے عقل کندۂ ناتراش سراسر بد معاش یہ آپ عزت افزائی فرماتے
ہین جو کہ عالی مرتبہ لوگ ہین وہ اپنے ملازمون و نمک خوارون کی اسی طور سے قدر کرتے ہین جن لوگون
کا آپ نے ذکر فرمایا وہ دراصل اِس قابل تھے کہ جو کچھ انکی تعریف کی جائے وہ سب اُنکی شان مین کم
ہی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ کل بڑی عقلمندی کی اُسوقت عقل لڑ گئی ورنہ یہان ہمہ وقت تو اِس امر کی
فکر رہتی ہی کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہی حضور آمدنی کم مصارف زیادہ اُسپر غضب یہ کہ اولاد کی کثرت ہمہ وقت اسی
فکر مین رہتا ہون مین کیا راے دونگا اور میری کیا راے چتر نگ نے کہا کہ یہ سب تمھاری لیاقت پر دلیل
ہی کہ جو تم اسقدر انکسار کرتے ہو بس جو تم راے دوگے وہ بہت عمدہ اور صائب و نایاب ہوگی یہ کہکر
ارزنگ سے کہا کہ انسے راے لیجیے ارزنگ نے کہا کہ مین نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کر چکا ہون کہ ایسے
وزیر سے راے لونگا یہ کہکر سختگان کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ ہان بیان کرو کہ تمھاری راے کیا ہی اِس
مقدمہ مین کہ آیا یہانسے فرار کیا جائے یا مقابلہ یا اطاعت مقابلہ مین جو خرابی ہی وہ بھی تمپر ظاہر ہی اور یہان سے
فرار کرنے مین جو خرابی ہی وہ بھی ظاہر ہی اور اطاعت کرنے مین جو نقصان ہین اور فائدے ہین وہ سب تمپر
ہویدا ہین سختگان نے پہلے تو بہت انکار کیا جب ارزنگ نے کسی طور سے نہ مانا تو کہا کہ اچھا مین ایک
شرط سے راے دیتا ہون پہلے اُسکو آپ سماعت فرمالین اور قبول کرلین تو پھر مین اپنی راے بیان
کرون اسکا خیال رہے کہ مین جو راے دونگا وہ آپکے مفید ہوگی اور آپکی خیر خواہی کی صورت سے
دونگا اور یہ چاہونگا کہ کسی طور سے آپکو ذلت نہو اور ترقی کی صورت پیدا ہو ارزنگ نے کہا کہ وہ شرط
بیان کرو سختگان نے کہا کہ وہ شرط یہ ہی کہ جو مین کہون اُسپر عمل فرمائیے اُسکے خلاف عمل مین نہ لائیے
دوسرے اگر مین کوئی امر خلاف عرض کرون اُسکی تردید دوسرے کرین اور وہ معقول ہین کوئی نہ بولے بلکہ
سب قبول کرین ارزنگ نے کہا کہ ہمنے قبول کیا ہمنے یہان کے مقدمات تیری راے پر چھوڑے
جو تو کہیگا ہم اُسپر ضرور عمل کرینگے چاہے میری سلطنت برباد ہو اور چاہے اچھائی ہو یہ سنکر سختگان نے
کہا کہ خرابی کبھی نہو گی آپ اِس امر سے اطمینان رکھین یہ سنکے ارزنگ نے پکار کر کہا کہ سب اہل دربار
آگاہ ہون کہ ہمنے آج سے سختگان کو اپنی خدائی کے کامون مین شریک کیا اکثر ہم اسکی راے پر ہی
کام کیا کرینگے اور ہمنے آج سے اسکو مشیر قدرت کا خطاب دیا یہ سنکے سختگان اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بہت
مؤدب ہو کر ارزنگ و چتر نگ کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنی راے بیان کرتا ہون خداوند کو یاد
ہوگا کہ جسوقت جب ابتدا مقابلہ ہونیکا تھا اور بعد شکست ہونے بہرام جادو کے لشکر فرودگاہ پر واپس آیا ہی اور
اپنے دربار فرمایا ہی اور راے لی ہی آپ نے مجھسے تو مین نے اُسدن بھی عرض کیا تھا کہ اب مقابلہ کرنا
مناسب نہین ہی اور اُسکے پہلو بتا دیے تھے مگر ہمارے اتر جادو کو یہ امر ناگوار ہوا تھا اور اُنھون نے

زبردستی آپکو عاجز کرکے طبل جنگ بجوایا جو انجام مین سوچا تھا وہی ہوا گو مین نے منع بھی کیا مگر اُنھون نے نہ سنا خیر اسکی شکایت کرنا بیجا ہی ہان اگر وہ ہوتے تو مین سلام کرتا وہ تو خدمت سامری و جمشید و لقا و زمرد ثانی مین ہین بس اصل امر یہ ہی کہ مقابلے مین جو نقصان ہین اور جو خرابیان ہین وہ سب آپ پر ظاہر ہین آپ پر کیا موقوف ہی کل اہل دربار بلکہ کل اہل لشکر پر سواے نقصان مال اور بربادی جان کے دوسرا نفع نہین ظفر پانا امر دشوار ہی اور یہان سے فرار کرنے مین سواے ذلت کے کوئی نفع نہین ہر ایک کی نگاہ مین ذلیل ہونا پڑیگا بس اب رہا امر اطاعت اسمین بہت سے فائدے ہین اُنکو مین بیان کرتا ہون ذرا سب صاحب سماعت فرمائین اور جو امر بیجا مین عرض کرون آپ اُسکی تردید فرمائین اول تو یہ خیال کر لیا جائے کہ اطاعت مین کوئی نقصان نہین ہی سواے نفع کے وہ نفع تو مین پھر عرض کرونگا پہلے مین اِس امر کو آپ لوگون پر ثابت کیے دیتا ہون کہ خداوند ہوکر بندون کی اطاعت کرین اور وہ بندے جو کہ مرتد ہون اور دشمن جان اگر اس امر کا کوئی اعتراض کرے تو یہ جواب ہی کہ جبکہ خداوند لقا جو کہ سبائل مین قیطول خدائی پر بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ اُنکو خدائی مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے جنکے چار پیغمبر تھے مثل گنجاب و گاولنگی کے جو کہ ہر ایک بادشاہ بزرگ تھا اور لشکر کثیر رکھتا تھا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی و دلاوران گرامی کہ جو وقت مقابلہ دیو کو پشہ ضعیف جانتا تھا خداوند کی اطاعت کرتے تھے خداوند لقا کے پاس بھی لشکر کثیر تھا ادنی سی بات ہی کہ چونسٹھ لاکھ لشکر کی چھاؤنی ہمہ وقت زیر قیطول رہتی تھی اسکے علاوہ اور لشکر تھا آپ نے سُنا ہوگا کہ خداوند لقا برس دن کے بعد یوم جشن نوروزی اپنے جمال باکمال سے سب کو مشرف فرماتے تھے اُسدن اٹھارہ ہزار ملکون کی خلقت خداوند کے جمال سے مشرف ہوتی تھی طریقہ یہ تھا کہ جب سب جمع ہو جاتے تھے تو خداوند دریچۂ قدرت سے اپنا مُنھ نکال کر سب کو اپنے جمال سے مشرف کرتے تھے اُسدن خداوند کا دیدار نصیب ہوتا تھا جو کہ ایسی شان و شوکت رکھتا ہو اُسکو کیا ضرورت ہی کہ کسی کی اطاعت کرے مگر اُنھون نے بھی اطاعت کی اِسکا قصہ یون ہی کہ جب ملک قاسم و بدیع الزمان یہ دونون خداپرست خداوند کے نور خالص یعنے ملکہ گیتی افروز دختر ملکہ جہان افروز زوجہ اسد دلاور اور ملکہ مہر افروز دختر یاقوت شاہ کو باغ سے نکال لے گئے اور خداپرستون کا سبائل مین قدم آیا اور اِن دونون خداپرستون نے لشکر خداوند پر شبخون و روز خون مار کر لشکر کو تباہ کیا اسمین اسیر بھی ہوئے چونکہ خداوند لقا نے اُنکو عالم خواب مین خلق کیا تھا اُنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے اِس سبب سے اُنکو مرنے کی عادت نہ تھی دوسرے وہ بندے حسین و خوبصورت بہت تھے اور اب بھی ہین اور ہمارے خداوند رحم دل تھے اس سبب سے اُنپر رحم بھی آجاتا تھا اور رحم نازل کرکے پھر اُنکو بچا لیتے تھے چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ عذاب نازل کیا اور اپنے بندگان خاص کو اُسی عذاب مین مبتلا کیا اور اُنکو بچا لیا اگر اُن واقعات کو بیان کرون تو طول ہوگا ادنی سی یہ بات تھی کہ جب ملک قاسم نور چکیدۂ قدرت کو نکال لے گئے اور گرفتار ہوکر خدمت خداوند مین حاضر ہوئے اور حکم ملا کہ دوزخ مین ڈالدو چنانچہ بموجب حکم خداوند دوزخ مین ڈالے گئے مگر پھر خداوند کو رحم آگیا فرشتۂ قدرت کو بھیجکر نکلوا لیا خیر اِسکا سبب یہی تھا کہ وہ جوش خداوندی تھا یہ خیال ہوا خداوند کو اگر یہ مر گیا تو بیٹی رانڈ ہو جائیگی جوان ہی کیونکر جوانی بسر ہوگی بدیع الزمان پر بھی اسی سبب سے رحم کیا اور واقعات ہین کہ انکے بیان کرنیکی کیا ضرورت چھپے نہین ہین آپ لوگون کی نظرون سے گذری ہونگی کہان تک خداوند لقا کے بیان فرمایا خلاصہ یہ کہ دختران ناکتخدا کو نکال لیگئے اور

عذاب نازل کرنے دیا ایسے بھی خداوند کم ہوتے ہین بس جب خداپرست یعنی بندگان منحرف نے آکر سمائل
مین مقابلہ کیا تو نوبت یہ پہونچی کہ بسبب رحم خداوند لقا کے وہ ہر مرتبہ ظفریاب ہوئے خداوند کو
شکست ہوئی بڑے دادا بھی شاہزادگان ایران کے ہمراہ خدمت مین خداوند کی آئے خداوند کو اُنکی
تقریر پسند آئی اُنکو اپنا مشیر قرار دیا امور خدائی مین اکثر مشورے لیا کرتے تھے دوسرا لقب اُنکو شیطان
درگاہ ملا اِس سے کچھ غرض نہین جسکو یہ واقعات دیکھنا ہون کوچک باختر و بالا باختر و ایرج نامہ
وغیرہ جو کہ بالکل واقعات خداوند لقا و حمزہ سے مملو ہو دیکھ لے میرے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا
اُسمین خداوند کی اطاعت کا کرنا بھی تحریر ہو یہ حال بھی ہر ایک پر منکشف ہوگا کوئی عیب نہین ہی جب
ایسے خداوند نے اطاعت کی اور ایک مقام پر نہین کی کئی مقام پر بس خلاصہ یہ کہ خداوند سائل سے
خداپرستون کے ہاتھ سے عاجز ہوکر بھاگے گو بسبب اپنے رحم کے یہ حالت ہوئی مگر بھاگے اب شہر بشہر
دیار بدیار پھرتے ہین ہر ایک کے دامن مین پوشیدہ ہوتے ہین خداپرست تعقب مین جاتے ہین یادہ
بادشاہ جو کہ خداوند لقا کو پناہ دیتا ہی جبکہ خداپرستون سے مقابلہ ہوتا ہو اُنکے ہاتھ سے مارا جاتا ہی خداوند
وہانسے فرار کرتے ہین یا شہر یکہ خداپرستان ہوتا ہو اُسوقت خداوند فرار کرتے ہین ہزارون ملک
اسی طور سے خداپرستون کے قبضہ مین آئے لاکھون ساحر مارے گئے چنانچہ عنظلی آباد وغیرہ یہ ملک ساحرونکا
کے تھے یہان بھی خداوند آئے والی ملک نے دامن پناہ دیا خداپرست پہونچے اِس ملک کو فتح کیا یہان سے
خداوند بھاگ کر اور ملک مین تشریف لیگئے مگر کہین پناہ نہ ملی خلاصہ یہ کہ مجکو تو یہ بیان کرنا ہی کہ خداوند
لقا نے اطاعت کی اور کئی مقام پر اتفاق سے شہر اختتم پر جمشید شاہ اختمی نے دامن پناہ دیا بڑی
عزت کی اُسی زمانہ مین ایک پہلوان کوہ الوند سے خدمت خداوند مین آیا اُسنے خداپرستون سے مقابلہ
کیا خواجہ عمر بن امیہ ضمری شاہ عیاران عیار پیک رفتار کا ایک فرزند تھا سکندر عیار انگیز اُسکو
خواجہ صاحب بہت عزیز رکھتے تھے وہ اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے غم مین خواجہ نے اُسکی ناک سوتے
مین کاٹ لی میرے دادا کی فطرت سے یہ ہوا کہ حمزہ کو خفیف کیا حمزہ نے اُس خفت مین عمرد کو گرفتار
کرکے خداوند کے حوالہ کیا خداوند نے قتل کرنا چاہا وہ رہا ہو گیا پھر حمزہ نے گرفتار کرکے حوالہ کیا پھر یہی
ہوا کہ رہا ہو گیا اب حمزہ سے اور اُس سے بگاڑ ہو گیا پہلے اُسنے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ حمزہ سے میل
ہو جائے مگر میل نہوا تب اُسنے بڑے بڑے فساد برپا کیے نوبت بانیجا رسید کہ وہ شہر فرنگوشیہ مین گیا وہان
ایک تاجر بچہ ایرج نامے تھا بڑا زبردست تھا اُسکا دین و مذہب آفتاب پرستی تھا پس خواجہ نے اُسکو
فنون سپہ گری تعلیم فرمائے اور اُسکو صاحبقران بنایا وہان ایک پیر تھا کہ نام اُسکا پیر قطب دوران
نائب آفتاب تابان تھا خواجہ نے اُسکو قتل کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر لشکر کثیر لیکر اور ایرج کو
صاحبقران بناکر اختتم پر آئے حمزہ سے بڑے بڑے مقابلہ ہوئے خداوند سے بھی مقابلہ کی نوبت
آئی کئی مقابلہ ہوئے آخر کو خداوند اُس سے عاجز ہوئے کیونکہ وہ بھی بہت خوبصورت تھا دوسرے
اور بھی ایک سبب تھا اِس سبب سے خداوند نے اُسپر رحم کیا اور میرے دادا کی رای سے اُسکی اطاعت و
شراکت کی اِس شرط پر کہ تو اِن خداپرستون کو قتل کرکے مجکو قیلول پر پہونچا دے اُسوقت مین تیرا دین قبول
کرلونگا ایرج نے منظور کرلیا اُسوقت ایرج و خداوند ایک ہو گئے جب ایرج کو ایک ساحرہ نے
ہفت منظر سلیمانی کو قتل کیا اسمین یہ بھید تھا کہ اُسکو تو اُٹھا لیگئی اور اُسکی صورت بناکر اور کسی کو
بستر پر ڈالدیا تب خداوند بھاگ کر زبرجد نگار کو گئے تھے کہ زبرجد شاہ کی اطاعت کسی شرط پر منظور کی کہ اگر خداپرستون

پر تم غالب آؤ گے تو مین تمھارے دین کو قبول کرونگا خلاصہ یہ کہ خداپرست وہان پہونچے اُس ملک کو بھی تباہ کیا دمامہ کو مارا خداوند والے بھی بھاگ گے اس عرصہ مین ایرج نے اُس ساحر کو مار کر پھر خروج کیا تھا اُسکے شریک ہوئے اور پھر بہت عرصہ تک ایرج خداپرستون سے لڑتا رہا آخر کو زیر ہوا حمزہ سے تب معلوم ہوا کہ یہ حمزہ کا پوتا اور خداوند کا نواسہ بلکہ گیتی افروز کا فرزند ملک قاسم کا جگر بند ہے اِس سبب سے خداوند نے اُسپر اپنا عذاب نہ نازل کیا تھا کیونکہ اُنکو علم خدائی سے ثابت ہوگیا تھا کہ یہ میرا نواسہ ہے بس اپنے اہل دربار سے اِسی طور سے خداوند لقا نے بہت مقام پر اطاعت کی کہانتک بیان کرون آفتاب پرستون کی اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہے ہمارے خداوند بزرگون نے اطاعت کی ہے یہ تو آپ کے خاندان مین ہوتا آیا ہے زمرد ثانی نے بھی توسج بن ایرج کی کئی مقام پر شراکت کی اور اطاعت کی جسکے فرزند اسلم و دیلم ہین وہ بھی تو آفتاب پرست تھا یہ توسلسلہ پہلے سے جاری ہے اگر آپ لوگون کو یقین نہو تو ایرج نامہ و کوچک باختر و بالا باختر و ہندبی نامہ و توسج نامہ و ہوشربا وغیرہ [illegible] ان واقعات کو دیکھ لیجیے کہ خداوند نے کہان کہان اور کس کس شخص کی اطاعت کی سب میرا جھوٹھ سچ ظاہر ہو جائیگا اہل دربار نے کہا کہ تمنے جو کہا وہ ہم سب کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا دوسرے کتابون کا حوالہ دیا بس اب رائے ظاہر کرو سخنگان نے جواب دیا کہ بس میرے نزدیک اطاعت کرنا کوئی عیب نہین ہے خداوند کو لازم ہے کہ آفتاب پرستون کی اطاعت کرین بر جلیس کی اطاعت اِس شرط پر کرین کہ اگر تم خداپرستون سے مقابلہ کروگے اور اُنکو غارت کروگے اور میرے باپ دادا کی ملک مجھکو دلا دوگے اور سبائل مین پہونچا دوگے تو مین تمھارا دین قبول کرونگا ابھی اطاعت کرتا ہون اور تمھارا شریک ہون اسوقت جو تم کہو گے وہ مین قبول کرونگا یقین ہے کہ وہ لوگ بھی قبول کرلین اطاعت کرنے مین بہت سے نفع ہین اور نقصان کوئی نہین ہے اول تو یہ کہ ہمیشہ خداوند اُنکے ہمراہ رہین گے خداوند کو اُنکی معشوقہ کی حالت معلوم ہوتی رہیگی دوسرے یہ کہ اگر اتفاق سے ملکہ ثریا سے سیمتن سے ملاقات بھی ہوگئی تو کیا عمدہ بات ہے یہان سے جاتے ہین یہ نقصان ہے کہ یہ امر کسی وقت مین نہ نصیب ہوگا کہ معشوقہ کی شکل دیکھنے مین آئے اطاعت کرنے مین یہ امر ضرور ہے کہ شاید کبھی صورت دیکھنا نصیب ہو جائے اور مقابلہ کرنے مین سوائے شکست کے دوسرا نفع نہین ہے اطاعت ہی مین نفع ہے کیونکہ یہ لوگ مجکو زبردست معلوم ہوتے ہین اور آفتاب جادو زبردست ساحر ہے یہ اُن لوگون کو جلا کر خاک کر دیگا اب کوئی ایسا شخص کہ بالائے آسمان جاکر آفتاب جادو کو قتل کرے لشکر اسلام مین نہین ہے بس ضرور خداپرست اِنکے ہاتھ سے غارت ہونگے یہ غالب آئینگے کیسے دشمنان قومی کا اِنکے سبب خاتمہ ہوگا بس شراکت و اطاعت اِسی شرط پر کی جائے اور کہا جائے کہ لشکر کو برائے مقابلۂ خداپرستان روانہ کرو اگر یہ اُنکے ہاتھ سے مغلوب ہوئے اور خداپرست غالب آئے تو بھی اپنا مطلب ہے کہ یہ دشمن قومی تھا خوب اِسکے مقابلہ سے فراغت ہوئی ہمکو تو انہین سے ایک کا برباد کرنا مدنظر ہے کیونکہ ہم ایسے نہین ہین کہ دونون سے مقابلہ کرین اور دونون پر غالب آئین جبکہ ہم ایک سے مقابلہ کرینگے تو یہ امر ضرور ہے کہ ہمارے لشکر کی قوت نہ کم ہوگی بس جب لشکر کی قوت کم ہوگئی تو پھر ہم دوسرے سے مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہینگے خواہ اُنکے مقابلہ مین کم ہو تو خداپرستون سے مقابلہ کرسکین گے تو اُنکو اور زیادہ زور ہو جائیگا ایک تو وہ لوگ بکثرت ہین دوسرے قوی ہین تیسرے یہ امر ہوگا ہم کم ہونگے ضرور شکست کھائین گے اور کچھ نہوگا سوائے بھاگنے کے بھاگے پھرینگے اگر آپ کو چھوڑ کر اُنسے مقابلہ کرتے ہین تو اُنکے مقابلہ مین اِسکے

مقابلہ سے زیادہ دقت ہی اور لشکر کام آئیگا ایک خاوری کے مقابلہ مین ایک لاکھ لشکر مارا گیا کوئی ملک
بڑا نہ تھا نہ وہان کوئی حاکم زبردست تھا صرف معمولی لشکر تھا اُسنے ایسی جوانمردی کی کہ ہوش پراگندہ
ہوگئے بس جب سرداران قوی اور لشکر کثیر سے مقابلہ ہوگا تو ضرور لشکر زیادہ کام آئیگا تو پھر آفتاب پرستون
کے مقابلہ کے قابل نہ رہین گے کیونکہ یہی لوگ قوی ہین انکا زور رہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ برجلیس کی اطاعت
کرکے ان شرطون پر جوکہ مین نے بیان کین ہین برجلیس کو خداپرستون سے لڑوادو اور انکو قتل کراؤ
اور خود تماشہ دیکھو انجام یہ ہوگا کہ اگر یہ غالب آئے تو خیر اُنسے سمجھ لیا جائیگا کیونکہ اُنکا لشکر کم ہوجائے گا
فوجی قوت اُنکی کم ہوگئی رہی آفتاب جادو کی تدبیر اس زمانہ مین کوئی ساحر زبردست تلاش کیا جائیگا
اُسکو اپنا شریک کیا جائے گا کہ وہ آفتاب سے مقابلہ کرکے اُسکو قتل کرے اور یہ بھی ہوگا کہ آفتاب
نے جو جو سحر قوی اور زبردست تیار کیے ہین وہ اہل اسلام کے مقابلہ مین صرف ہوجائینگے اور کام آئینگے
کیونکہ اب تو خداپرست بھی اپنے ہمراہ لشکر ساحران رکھتے ہین گو وہ لوگ مقابلہ نہین کرتے ہین مگر ہان جبکہ ساحرون
سے مقابلہ ہوتا ہی اسوقت مین کمک کرتے ہین اور ساحر اہل اسلام کے ہمراہ زبردست زبردست ہین مثل
مسیح آفتاب علم وغیرہ کے تو ضرور ہی کہ آفتاب کے کمال کے سحر کام مین آئین اور یہ سب سحر اُسکے برباد
ہون بس قوت سحر بھی کم ہوجائیگی ادنی ساحر اگر خداپرستون پر غالب آئے تو آفتاب کو مار لیگا پھر
سوائے آپکے کوئی نہوگا تمام عالم مین آپ کا زور ہوگا اور اگر آفتاب کو اہل اسلام نے قتل کر ڈالا تو
بھی برجلیس کا زور کم ہوگا اُسوقت شراکت اور اطاعت سے انحراف فرمایئے گا بس ایک طرف سے آپ
اور دوسری طرف سے خداپرست اسکو گھیر کر مار لین پھر خداپرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت فرمایئے اور
سبائل مین چلکر قیطول خدائی کو درست فرمایئے اُسپر خدائی کا سامان ہو اور اپنی معشوقہ ثریا سے سیمتن کے
وصل سے مزے اڑایئے اُس گوہر ناسفتہ کو اپنے تیشہ سے سفتہ فرمایئے کیونکہ نتیجہ یہ ہوگا کہ جب برجلیس مارا جائیگا تو پھر کون انکار کریگا
زبردستی اُسپر قبضہ فرمایئے گا دوسرے یہ کہ اگر آفتاب جادو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا گیا اور برجلیس
کی قوت کم ہوئی اور آپنے انحراف پر کمر کسی وہ ضرور مانع آئیگا اُسوقت آپ یہ بیان کرین کہ اگر اپنی ہمشیر کا عقد میرے
ہمراہ کردو تو مین راضی ہوتا ہون تمھاری شراکت پر وہ اُسوقت ضرور اِس امر کو قبول کرلیگا کیونکہ وہ وقت
مشکل کا ہوگا جان پر بنی ہوگی ایسی صورت مین معشوقہ کے وصل سے بھی کامیاب ہوجایئے گا مراد دلی بر آئے گی
رہا یہ امر کہ اطاعت پر برجلیس کو راضی کون کرے اسکا ذمہ مین کرتا ہون کہ ان سب باتون پر راضی مین
کرادونگا اُدھر وہ راضی ہوا بس اُسکے دوسرے دن یہان کوچ کریگا مع لشکر اور جو ملک راہ مین
خداپرستون کے ملین گے مین اُسکے ہاتھ سے غارت کراتا ہوا اُسپر اُسکا قبضہ کراتا ہوا دل اُسکا بڑھاتا ہوا
برائے مقابلہ اہل اسلام کے مقابلہ مین پہونچا دونگا اور لڑوا بھی دونگا اسمین ضرور یہ ہوگا کہ ایک حریف آپکا
کم ہوجائیگا خواہ خداپرست خواہ برجلیس دونون طرح سے اپنا مطلب ہوگا جو باقی رہیگا اُس سے آپ مقابلہ
کرکے غارت فرمایئے گا اور دو حریفون سے تو کسی طور سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین بس میری رائے یہ ہی
کہ اطاعت مین ہر طرح کا نفع ہی کوئی پہلو نقصان کا نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو دشمن قوی ہی یعنے خداپرست
اُنکے مقابلے سے فراغت ہوتی ہے اور وہ لوگ ضرور اِسکے ہاتھ سے مارے جائین گے پھر اِسکا مار لینا
کوئی امر مشکل نہین ہی کیونکہ لشکر بھی کم ہوگا سحر جو جو کہ قوی ہین وہ سب کام آچکے ہونگے آفتاب پر بھی ہوجائیگا
بس اپنا مطلب ہوجائیگا اور یہ امر بدون اس تدبیر کے بن نہ پڑیگا معشوقہ کی بھی کیفیت معلوم جائے گی
اور اگر بن پڑا تو کسی کے ذریعہ سے پیام وسلام بھی کیا جائے گا اگر وہ رضامند ہوگئی تو اُسکو اپنے قبضہ

کر لیا جائیگا جبتک کہ فیصلہ ہو اُس سے پوشیدہ طور سے اور آپ سے ملاقات کرا دی جائیگی آپ عیش فرمائیے گا
جب بعد کو ظاہر ہوگا تو پھر دیکھا جائیگا اور مقابلہ کرنے مین یہ نفع نہین ہین آیندہ آپ کو اختیار ہی خواہ ہماری
راے پر عمل فرمائیے خواہ نہ فرمائیے جو میری راے ناقص مین آیا مین نے عرض کر دیا یہ کہکر سخنگان نے
اپنی تقریر ختم کی بس سب اہل دربار نے مع چترنگ کے کہا کہ بہت معقول تدبیر ہی اور بہت مناسب راے
ہی دراصل سراسر اِس اطاعت کرنے مین نفع ہی اور امروز مین سراسر نقصان ہی بس یہی امر بہتر ہی جو کہ وزیر اعظم
نے بیان کیا ارزنگ نے جب سُنا اور دیکھا کہ سب نے سخنگان کی راے سے اتفاق کیا خصوصًا اسلم
و دیلم و قرماسپ نے زیادہ تر پسند کیا کیونکہ اِسکا مذہب قدیم ہی اِس خیال سے کہ بعد مدت پھر مذہب
قدیم پر آگئے ہین جب یہ امر ارزنگ پر ظاہر ہوا کہ سب کی راے یہ ہی تو بہت خوش ہوئے اور چہرہ فرط خوشی
سے لال ہو گیا مثل گھمنڈ کے پھول گیا آپکو بھول گیا ایسی خوشی ہوئی کہ سب غم جاتے رہے اسنے خیال کیا کہ
خوب تدبیر میرے وزیر نے نکالی کہ شراکت لشکر آفتاب پرستان رہتی ہی اور معشوقہ کی بھی حالت معلوم
ہوتی رہیگی اگر موقع بن پڑا تو کسی کو درمیان مین ڈال کر اور پیام و سلام کرکے اُسکو راضی کر لین گے یہ خوف
جاتا رہیگا کہ نہ معلوم معشوقہ پر کون قابض ہو دوسرے جو کہ دشمن زبردست اور قوی خداپرست ہین اُنسے
یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ وہ ملکہ پر عاشق ہو کر ملکہ کو لیجائین اُنکے بھی تباہی کی صورت پیدا ہوتی ہی وہ
لوگ ضرور انھین لوگون کے ہاتھ سے غارت ہونگے کیونکہ یہ اُنسے قوی ہین بس سخنگان کا قول درست
ہی جب اِنکی قوت کم ہو گی اُسوقت مقابلہ کرکے ہم اِنکو غارت کرینگے آفتاب کا سحر بھی کم ہو جائیگا اِس
عرصہ مین اسلم بھی اپنے سحر کو قوی کر لیگا اور کوئی ساحر زبردست مین اپنی قدرت سے خلق کرکے آفتاب
کو قتل کراؤنگا اُسوقت تو مقابلون سے مہلت نہین ملتی ہی امر خدائی کو کیونکر دیکھون اور کیا فکر کرون کیونکہ
ساحر زبردست خلق کرون اُسوقت یہ ہوگا کہ خداپرست و آفتاب پرست مقابلہ کرینگے مجکو مہلت ہوگی
مین اپنے سب کام درست کر لونگا کیا خوب راے دی ہی یہ باتین اپنے دل سے کرکے ایک امر
بہت بلند قہقہہ لگایا اور پکارا کہ ای بندگان ما بدولت بہ جنید قدرت مرا کہ مین نے کیسی عقل و فطرت اپنی
سے اپنے وزیر کو دی ہی کہ جسنے ایسی راے دی جو کہ سراسر عمدہ اور مناسب وقت ہی اِسی سبب سے تو مین نے
اسے وزیر کیا اور مشیر قدرت کا خطاب مرحمت کیا کوئی میری قدرت کو سمجھ سکتا ہی سواے میرے مین نے
نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کی تھی کہ مین آفتاب پرستون کے ہاتھ سے خداپرستون کو غارت کرادون اور
اُسکے بعد اِن سب کو مین اپنے عذاب مین مبتلا کرکے غارت کرون اور اپنا مذہب تمام عالم مین رواج
دون سب مجکو سجدہ کرین ایک دین ہو اِس تدبیر سے یہ سب مذہب جو کہ باطل ہین غارت ہون اور اپنی
معشوقہ کو اپنے قبضے مین لاؤن بھلا کون میری قدرت کو جان سکتا ہی سواے میری ذات کے مین اسوقت
اپنے دادا خداوند لقا اور اپنے باپ زمرد ثانی سے کم نہین ہون بلکہ وہ تقدیر کرتے تھے اُنکی تقدیر کی
ہوئی بگڑ جاتی تھی بسبب اُنکے رحم کے مین جو تقدیر کرتا ہون اُسکو پلٹتا نہین ہون کیونکہ رحم میرے دل
مین نہین ہی مین ظلم کو پسند کرتا ہون دیکھنا کہ اِن خداپرستون پر آفتاب پرستون کے ذریعہ سے کیسا کیسا
عذاب نازل کرتا ہون کہ یہ بھی یاد کرینگے اور بالکل مجکو رحم نہ آئیگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال
زار پر رحم کھائین گے اور مین رحم نہ کھاؤنگا کیونکہ وہ بندے مغرور بہت ہین اور مین نے اِن آفتاب
پرستون پر دو سبب سے اپنا عذاب نہین نازل کیا کیونکہ یہ منظور تھا کہ اُنکے ہاتھ سے خداپرستون کو غارت
کراؤن کیونکہ تقدیر کر چکا تھا دوسرے یہ کہ میری معشوقہ کے عزیز ہین اگر مین اُنپر عذاب نازل کرون اور

اور جب معشوقہ پر قبضہ پاؤن وہ وقت موقع سے انکار کرے اور یہ سوال کرے کہ تو کیسا میرا عاشق ہی کہ تو نے میرے بھائی اور دیگر عزیزون کو غارت کیا اور اب مجھ سے وصل کا خواستگار ہی مین کبھی نہ منظور کرونگی کیونکہ تو میرا بھی دشمن ہی جبکہ تو میرے عزیزون اور بھائی کا دشمن ہی ضرور میرا بھی دشمن ہو بس مین اُسوقت کیا جواب دونگا اور یہ امر ضرور معشوقہ کو ناگوار ہوگا کہ میرے عاشق نے میرے عزیزون پر ظلم کیا ایسی بات کرنا معشوق کو ناراض کرنا ہی بس یہ خیال کر کے مین نے اپنا عذاب ان لوگون پر نہین نازل کیا بلکہ مین خود ہر مرتبہ اُنسے مغلوب ہوگیا اپنے بندون کو اُسکے عزیزون کے ہاتھ سے قتل کرایا کہ وقت موقع کے اُسکو انکار کا اور شکایت کا موقع نہ ملے جو کہ میرے اضطراب کا سبب ہو اور بے قراری کا انپر عذاب نازل نہ کرنے کا یہ سبب ہی اور انکے ہاتھ سے مغلوب ہونے کی یہی وجہ ہی ورنہ ایک پل مین مین انکو غارت کر دیتا یہ سمجھے کیا اور یہ بھی انکی قدرت تھی کہ مین اُنسے مغلوب ہوتا یہ جو ارزنگ نے کہا سب احمق اور کیدی پکار اُٹھے کہ آمنا و صدقنا تو ایسا ہی خدا ہی تیری ہی قدرت کو اور علم خدائی کو کون جان سکتا ہی جو تقدیر کرتا ہی خوب سمجھ بوجھکر کرتا ہی تیرے برابر کوئی خدا نہین ہی تو خدائے برحق ہی ہم سب تیرے بندے ہین ہم سبکی روح تیرے قبضے مین ہی تو سب کا مالک و مختار ہی ہم سب تابعدار ہین یہ کہکر سب خاموش ہوئے کہ ایک مرتبہ سخنگان نے کہا کہ بس اب تبرے بین بگھارنے لگے اور اپنی قدرت جتانے لگے ابھی کچھ ہوا نہین ہی ایسے تو یہ ہین کہ انھون نے یہ تقصیر کی تھی سب کام وقت پر منحصر ہوتے ہین پہلے اسکی تدبیر تو کیجیے کیونکہ اُن لوگون کے پاس جاتا ہی اور انکو راضی کرتا ہی یہ کون کام مجھ کا ازالہ ہی کہ فوراً ہو جائیگا ارزنگ نے کہا پھر جو تو بتا وہ کرون کیونکہ یہ سب امر تو مین نے تیرے اوپر منحصر کیے ہین جو تو کہیگا اُسپر عمل کرونگا یہ سنکر سخنگان نے کہا کہ ایک نامہ بنام طومار شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کیا جائے کہ ہمکو اطاعت کرنے مین خداوند کے کوئی عذر و انکار نہین ہی ہم مجبور ہین بس اگر آپکو منظور ہو تو ہم اپنے وزیر کو روانہ کرتے ہین اُسکو خدمت خداوندی مین روانہ فرمایئے جو عذر ہمکو پیش کرنا ہین ہم اُنکو خداوند برجیس سے عرض کرین بذریعہ اپنے وزیر کے کہ جسکا نام سخنگان ہی اگر وہ قبول کرلین اور جو امر کہ وہ فرمائین اُسکا جواب وہ دے بس دونون طرف سے تقریر ہوکر طے ہو جائے کہ ہم اطاعت کرلین یہ جو سخنگان نے کہا ارزنگ نے کہا کہ پھر نامہ تحریر کرا اُسوقت دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کیا گیا بہت کچھ آفتاب تابان کی اور برجیس کی تعریف لکھی گئی اُسکے بعد اُسکے ناموں کی اور پیغمبرون کی تعریف تحریر کی گئی پھر اپنا مطلب تحریر کیا لفافہ بند کر کے دبیر نے پیش کیا وہی مضمون تھا جو کہ بالا مذکور ہو چکا ہی سخنگان نے دبیر سے کہدیا تھا جب دبیر نے نامہ تیار کر کے پیش کیا بس سخنگان نے قراسب سے کہا کہ تم یہ نامہ لیکر لشکر طومار شاہ مین جاؤ اور اُسکا جواب لاؤ یہ نامۂ خداوندی ہی اسکے لیجانے کے قابل تم ہی ہو وہ اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور اُس نامہ کو سخنگان کے ہاتھ سے لیا اور بوسہ دیا اور سر سے باندھکر بارگاہ سے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف لشکر طومار شاہ کے روانہ ہوا جو ہرکارے لشکر مین بامر جاسوسی لشکر طومار شاہ کے موجود تھے یہ خیال رہے کہ جب یہ راے ہوئی ہی تو جو جو خدمتگار و ملازم بارگاہ مین تھے وہ سب باہر کردیے گئے تھے صرف سردار تھے تو ہرکارے گو صورت بدلے ہوئے تھے مگر بارگاہ مین نہ تھے اُنکو اندر کی حالت معلوم تھی ہان جب قراسب باہر آیا اور طرف لشکر کے چلا تو دریافت کرنے سے انکو ظاہر ہوا کہ یہ ارزنگ کا نامہ لے کر طومار شاہ کے پاس جاتا ہی بس یہ خبر لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان سخنگان نے ارزنگ سے کہا کہ جواب نامہ آلے تو اور تدبیر کرون بس اگر یہ جواب آیا کہ اپنے

وزیر کو روانہ کرو کہ وہ آکر تمسے تقریر کرے اور تمہارے عذرات بیان کرے تو مین کل حضور جاؤنگا اور جو شرطین مین نے یہان بیان کین وہی مین وہان بھی بیان کرونگا اور اپنی طاقت لسانی سے برجیس کو راضی کراؤنگا پھر آپ کو لیجاکر ملاقات کراؤنگا اُسکے بعد اِس امر پر آمادہ کرونگا کہ لشکر لیکر کوچ فرمایئے دیکھیے تو مین کیونکر آفتاب پرستون کو خداپرستون سے لڑوائے دیتا ہون دو مین سے ایک کا خاتمہ کراتا ہون بلکہ یہ کرونگا کہ باہم جو جو امر طے ہونگے اُسکی تحریر باہم درمیان مین ہوگی مناسب طور سے بذریعۂ اقرار نامہ و عہدنامہ کے تاکہ ہم اور وہ دونون اپنے اپنے اقرار و عہد پر قائم رہین اور کوئی عہد شکنی نہ کرسکے ارزنگ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی جو تم طے کرا دوگے اور جس طور سے تم کہوگے مین قبول کرلونگا بس جب یہ تقریر ہوچکی سختگان اپنے مقام پر بیٹھ گیا اور یہ انتظار کرنے لگا کہ دیکھیے کیا جواب نامہ آتا ہی یہان تو ارزنگ و چترنگ وغیرہ انتظار نامہ کر رہے ہین اُدھر طومار شاہ وغیرہ دربار مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے بد دعا دی ہاتھ اُٹھا کر اور مجرا کیا اور عرض کیا کہ ارزنگ نے ایک نامہ آپکے نام تحریر کیا ہی ایلچی نامہ لیکر آتا ہی طومار شاہ نے کہا کہ آنے دو بلکہ درگہ سالار کو حکم دیا کہ اگر ایلچی نامہ ارزنگ کا لیکر آئے دینا کوئی خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی کہدینا کہ جانے کی آپکی خبر ہوگئی ہی یہان یہ بندوبست ہی اُدھر قرماسپ اپنے لشکر کو طے کرکے اور جو میدان درمیان مین دونون لشکر والون کے برائے مقابلہ چھوڑ دیا گیا تھا اُسکو طے کرکے داخل لشکر طومار شاہ ہوا سب لشکر کی سیر کرتا ہوا بارگاہ پر آیا کسی قسم کا ظلم و ستم ایلچی نے نہین کیا دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ ارزنگ کا نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی اسنے عرض کیا کہ تشریف لیجایئے آپکی خبر ہوچکی ہی ہمکو حکم ہی کہ اگر نامہ بر آئے تو آنے دینا روکنا نہین بس قرماسپ مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا صحن بارگاہ کو طے کرکے ایوان مین پہونچا بطریقۂ ارزنگ پرستان کے سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا طومار شاہ نے اشارہ کیا چوبدار نے ڈنگلہ روبرو تخت کے بچھا دیا اُسپر بیٹھ گیا طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ جو بادشاہ اور سردار بحکم برجیس لشکر لیکر آئے تھے وہ سب موجود تھے بلکہ سب بادشاہ ایک ہی تخت پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے تھے دربار خوب آراستہ تھا سرداران قوی ہیکل کرسیون و دنگلون پر متمکن تھے سب قوی تن و قوی من تھے دربار نہ تھا بیشۂ شیران تھا قرماسپ اُس دربار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ایسے سردار نہ ارزنگ کو نصیب ہین نہ چترنگ کو جیسے جیسے کہ اِس دربار مین ہین بھلا ارزنگ کیا مقابلہ کرسکتا تھا ضرور شکست کھاتا یہ تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا تھا کہ طومار شاہ نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام لبریز کرکے نامہ بر کو دیا قرماسپ نے جام بڑھکر لے لیا طومار شاہ نے پوچھا کہ آپ کا نام مبارک کیا ہی اور آپ کہان کے رہنے والے ہین اور ارزنگ کے کیونکر شریک ہوئے اور یہان کس غرض سے تشریف لائے ہین قرماسپ نے جواب دیا کہ نام میرا قرماسپ بن عزماسپ بن طرماسپ بن طہماس بن عنقویل دیو پرور ہی میرے دادا لقاپرست تھے حمزہ کے پوتے نے اُنکو زیر کیا جبکہ خداوند لقا خدائی کرتے تھے چونکہ وہ خوبصورت بہت تھا یہ اُس پر عاشق ہوگئے اُنھون نے اُسکا دین قبول کرلیا اور عنقویل نے بھی اپنے باپ کو اِسی امر پر راضی کیا وہ بھی زیر ہوکر خداپرست ہوگئے میرے دادا طرماسپ یہ خبر سُنکے برائے مقابلہ طہماس اِس خیال سے آئے کہ اُنکو زیر کرکے پھر اصلی دین پر لاؤن مقابلے ہوئے چونکہ اُس زمانے مین ایرج نوجوان صاحبقران آفتاب پرستان بھی وہان موجود تھے مع لشکر خداپرستون سے لڑ رہے تھے اُنسے اور میرے دادا طرماسپ سے مقابلہ ہوا وہ ایرج نوجوان سے زیر ہوگئے اُنھون نے آفتاب پرستی

اختیار کی چنانچہ وہ اُنکے ہمراہ رہے بڑے بڑے معرکے پڑے آخر کو اپنے باپ طہماس کے ہاتھ سے عالم زخمداری مین قتل ہوئے اُنکے فرزند عزماسپ اپنے باپ سے ملنے کو جاتے تھے ابھی سن کچھ نہ تھا کہ اسد سے مقابلہ ہوا بسبب کمسنی اور ناواقفی کے اسد کے ہاتھ سے مارے گئے یہ سب واقعات تو آپنے ملاحظہ فرمائے ہونگے تفصیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی جب سے میرے دادا نے آفتاب پرستی اختیار کی تھی اُسدن سے ہم سب آفتاب کو خدا جانتے تھے بخدائی مانتے تھے جو کہ دین آجکل آپ لوگون کا ہی میرے دادا بھی اسی مذہب مین قتل ہوئے اور باپ بھی گو ایرج حمزہ کے ہاتھ سے زیر ہوکر خدا پرست ہوئے کیونکہ اُنکے پوتے تھے مگر ہم سب اُسی مذہب پر رہے جب یہ واقعہ ہوا ہی تو مین پیٹ مین تھا میری والدہ حاملہ تھین جب میرے باپ مارے گئے اور لشکر فرار ہوا تو وہ بھی بھاگین اور ایک صحرا مین پہونچین وہان قلعہ تھا بہت بڑا اُسمین ایک حاکم بہت زبردست قوی ہیکل رہتا تھا وہ حاکم قلعہ تھا وہ اُنپر عاشق ہوا اور اُنکو لیگیا وہ لقا پرست تھا اُسنے اُنکے ہمراہ عقد کیا جب مین پیدا ہوا اُسنے میری پرورش خوب اچھی طور سے کی میری تعلیم مین بہت کوشش کی جب مین نو برس کا ہوا خوب پڑھگیا مین حاکم قلعہ ہوا مینے اپنی مان سے سب حال سُنا دین آفتاب پرستی کو رواج دیا سب اہل قلعہ آفتاب پرست ہوئے مین حکومت کرنے لگا سب فنون سپہ گری سے جب ماہر ہوچکا تو قصد کیا کہ خدا پرستون سے باپ دادا کے خون کا عوض مقابلہ کرکے لون مین نے جو یہ قصد اپنا اپنی مان سے ظاہر کیا اُسنے کہا کہ نہ ابھی تیرے پاس لشکر ہی نہ سپاہ ہی تو اُنسے مقابلہ کرے گا وہ لوگ بہت قوی ہین لشکر جمع کرلے تو پھر مقابلے کو جانا مین نے خیال کیا سچ کہتی ہین بس اُسی دن سے لشکر جمع کرنے کی فکر شروع کی اور یہ تدبیر سوچی کہ جو کوئی قافلہ خواہ لشکر آفتاب پرستون کا میرے قلعے کی طرف سے جاتا تھا اُسکو مین نہین غارت کرتا تھا ہان اگر کوئی دوسرے مذہب کا لشکر جاتا تھا تو ضرور غارت کرتا تھا اُسی زمانہ مین ارزنگ مع لشکر کے پہونچے معلوم ہوا کہ ارزنگ پرستون کا لشکر آیا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو شہر آفتاب نما کو جاتا ہی بس مجھکو غصہ آیا کہ یہ آفتاب پرستون کے مقابلے کو جائے اور مین آفتاب پرست ہوکر جانے دون قلعے سے نکلکر لشکر پر گرا اور ہراول لشکر سے بارگاہ چھین لی سب بھاگ گئے ارزنگ کو خبر ہوئی اُسنے دیلم اپنے سپہ سالار دست راست کو مع لشکر روانہ کیا اُسنے آکر مجھسے مقابلہ کیا مین کشتی لڑنے لگا کہ میرا کولا اتر گیا دیلم نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ جاکر علاج کرو جب اچھے ہونا تو آکر مقابلہ کرنا مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تورج کے فرزند ہین اور تورج فرزند تھے ایرج کے بس مین نے اس سبب سے انکی اطاعت کی یہ میرے بزرگ ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جنھون نے مجکو راہ راست دکھائی اور ہمارے بزرگ اطاعت کرتے رہے انکے بزرگون کی اُنھون نے ارزنگ سے ملاقات کرائی ارزنگ نے اپنا سپہ سالار مقرر کیا بہت نوازش کی اُسدن سے مین اُنکے ہمراہ ہون آج آپکے پاس اُنکا نامہ لیکر آیا ہون یہ نامہ موجود ہی اسکا جواب تحریر فرمائیے طومار شاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا جب مضمون نامہ ختم ہوا اور طومار شاہ مضمون سے واقف ہوا تو قرماسپ سے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین یہ نامہ مع اپنی عرضی کے خدمت خداوند مین روانہ کرتا ہون جو جواب وہانسے آئیگا مین اُسپر کاربند ہونگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک عرضی ہم سب کی طرف سے خدمت خداوند مین اس مضمون کی تحریر کرو کہ پہلے تو کل حالات جنگ تحریر ہون بعد القاب و آداب کے پھر یہ تحریر ہو کہ ہم بموجب حکم خداوند یہان فروکش تھے کہ قرماسپ سپہ سالار ارزنگ نامہ لیکر آئے ہین وہ نامہ اُسی طور سے بذریعہ اپنی عرضی کے حاضر خدمت کیا اور جو

جواب مناسب ہو وہ تحریر فرمایا جائے تاکہ ہم اُنکو دیدین بدون اطلاع سرکار ہم جواب نہ دے سکے کہ نہ معلوم کیا جواب دیا جائے گا بس جو حکم ہو وہ ہم بجا لائین کیونکہ سپہ سالار یہان موجود ہو زیادہ حدادب بس دبیر نے جس طور سے کہ طومار شاہ نے کہا عرضی تحریر کی اُسپر دستخط و مہر کرکے طومار شاہ کو دی طومار شاہ نے وہ عرضی اور نامہ دونون کو ایک چوبدار کو جو کہ پس پشت طومار شاہ کھڑا تھا اُسکی پیشانی پر لکھا تھا بخط جلی این خاص چوبدار خداوند برجیس وہ دونون کاغذ دیے اور کہا اسکا جواب بہت جلد لیکر آوہ سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شہر کے روانہ ہوا یہان قرماسپ سے کہا کہ آپ اپنے واقعات مفصل طور سے بیان فرمائیے جبتک کہ جواب نامہ آئے پس قرماسپ نے بیان کرنا شروع کیا جو جو امر بیان کرنے سے رہگئے تھے یہان قرماسپ اپنے حالات بیان کر رہا ہو اُدھر چوبدار عرضی و نامہ لیے ہوئے جاتا ہو یہان شہر آفتاب نما مین اندرون قلعہ آفتاب نگار و گنبد خورشید آثار مین برجیس عقب حجاب قدرت تخت خدائی پر بیٹھا ہوا ہو اکیسون درجے حاضرین دربار سے معمور ہین ہر پیشہ کے لوگ موجود ہین جو جسکا مرتبہ ہو وہ اُس مرتبہ سے بیٹھا ہوا ہو یہ بارہا عرض ہوا ہو کہ درجے زیر و بالا واقع ہوئے ہین بالا والے نیچے والون کو بخوبی دیکھتے ہین یہ گنبد و قلعہ ساختہ سحر ہو اس سبب سے یہ بات ہو ورنہ ممکن نہین ہو جبکہ یہ خاصیت ہو کہ اندر سے بیرون کا حال معلوم ہوتا ہو تو یہ کیا بات ہو پس اس طور سے دربار آراستہ ہو افریق شاہ و خونخوار شاہ برتبۂ پیمبری قریب حجاب قدرت کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین آج کوئی مقابلہ تو لشکر سے ہو نہین کہ تماشاے جنگ کا حکم ہو سب اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہین حکم و احکام جاری ہو رہے ہین آفتاب جادو بھی میدان جنگ سے اُس آسمان پر سے چلا آیا ہو جو کہ محیط لشکر طومار شاہ ہو مگر آسمان اُسی طور سے قائم ہو اپنے اصلی مقام پر ہو یعنے اُس آسمان پر جو کہ قلعے پر قائم ہو جس سے ہمہ وقت بارش گل ہوا کرتی ہو اور صداے راگ و رنگ آتی ہو اور خوشبو پس مثل اپنے قاعدے کے آفتاب نے کہا کہ برجیس آگاہ ہو کہ آج ارزنگ پرستون نے دربار کیا اور باہم یہ تقریر ہوئی یہ کہکر وہ سب تقریر جو کہ سختگان نے بیان کی اور کہا کہ جو صلاح اُنھون نے کی ہو سب بیکار رہے اسکے خلاف ہوگا ارزنگ وغیرہ کی تو کیا قدرت ہو کہ وہ ثریا کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکین پس جب یہ راے ہو چکی تو اُنھون نے ایک نامہ طومار شاہ کے نام لکھا اُسکا مضمون وہی تھا جو کہ سختگان نے نامہ مین تحریر کیا تھا وہ نامہ قرماسپ لیکر لشکر مین آیا پس طومار شاہ نے اُس نامہ کو پڑھکر اور ایک عرضی لکھکر تیرے پاس روانہ کیا ہو تو جب نامہ آئے اور عرضی نامہ کی پشت پر تحریر کرا دینا کہ تم اپنے وزیر کو روانہ کرو جو وہ شرائط بیان کریگا اگر لائق قبول ہونگے تو ہم قبول کرینگے ورنہ اور تمنے ہماری اطاعت قبول کی جو جو راے بیان ہوئی ہو سب ہمیں بعلم خدائی ظاہر ہو ای برجیس ارزنگ و چترنگ کے شریک ہونے سے یہ امر ہوگا کہ تجکو خداپرستون کے مقابلے مین تکلیف زیادہ نہوگی سختگان اُنکا بہت بڑا دشمن ہو پس تمکو ان ملکون پر لیجلے گا کہ جو اسلام آباد ہین تو اُنکو غارت کرتا ہوا بسر خداپرستان پہونچ جائیگا تو خداپرستون پر بھی ظفر پائیگا مثل ارزنگ کے اس سے بڑی کمک ملیگی بہت سے ملک ہاتھ آئینگے ضرور ارزنگ کی اطاعت کو قبول کرلینا اب تو یہ امر قبل آنے چوبدار کے ان سب پر ظاہر کردیے اور کہدیے کہ مجکو بعلم خدائی معلوم ہوا ہو اور طومار شاہ کی عرضی کی پشت پر یہ تحریر کرنا کہ اس نامہ کو اُسی طور سے سپہ سالار ارزنگ کو دیدو و تم یہ دیکھنا جبتک کہ اُنکا وزیر نہ آئے تو اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر و قلعہ ہونا تمام عجائبات جو کہ مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیے ہین وہ سب دکھانا اُسکے بعد ہماری خدمت مین لانا برجیس نے کہا

کہ اچھا آفتاب یہ تعلیم کرکے اپنے مقام پر چلا گیا یہ سب امر سوائے برجیس کے اور کسی نے نہین سنے
برجیس نے حجاب قدرت کے اندر سے آواز دی کہ آگاہ ہو کہ آج یہ واقعہ لشکر ارزنگ مین گذرا
بس جو کہ آفتاب نے بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ چوبدار نامہ لیکر آتا ہی نامے کا یہ
مضمون ہی مضمون نامہ بھی سب بیان کر دیا اور جو صلاح سختگان نے ارزنگ کو دی تھی وہ بھی بیان
کی اور کہا کہ یہ سب مجکو اپنی قدرت سے ظاہر ہوا کیونکہ مین نور روشن ضمیر ہون اور کیون نہون کہ خدا ہون
اور فرزند خدا ہون سب کافرون نے کہا کہ بجا اور درست اور آمین کیا کلام ہی بس یہان تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اُدھر وہ چوبدار داخل شہر ہوا شہر کو طی کرکے قلعہ مین آیا قلعہ کو طی کر کے گنبد مین آیا اسکو کون روکتا
کیونکہ یہ خاص چوبدار ہی بس اکیسون درجہ طی کر کے درجۂ خاص مین پہونچا پہلے حجاب قدرت کو
سلام کیا اور سجدہ پھر اسکے بعد خونخوار شاہ و افریق شاہ کو اور عرض کیا کہ ایک عرضی طومار شاہ
کی اور ایک نامہ جو کہ ارزنگ کے پاس سے آیا تھا مین لیکر آیا ہون خداوند سے عرض فرمائیے یہان
افریق شاہ نے اُٹھکر اور دست ادب جوڑ کر قریب حجاب جاکر عرض کیا آواز آئی کہ عرضی و نامہ
لے کر پڑھو بس افریق شاہ نے لیکر پڑھنا شروع کیا کیونکہ آج اُسکا دن تھا کہ وہ کلام کرے ایک
دن خونخوار شاہ کلام خداوند سے کرتا ہی اور ایک دن افریق شاہ بس جب نامہ و عرضی پڑھ چکا
افریق شاہ سب حاضرین نے سُنا اکیسون درجہ کے لوگون نے حجاب قدرت سے صدا آئی کہ یہ نامے
کی پشت پر لکھدے اور چوبدار کو دیدے بس وہی مضمون جو کہ آفتاب نے بتایا تھا نامے پر لکھوا دیا اور جو
عرضی کی پشت کا تھا وہ عرضی پر لکھوا دیا اور افریق شاہ نے لکھدیا اور عرضی تو اسی طور سے اور نامہ
ملفوف کر کے اور مہر لگا کر چوبدار کو دیدیا اور کہا کہ لیجا طومار شاہ کو دینا کہ نامہ اسی طور سے قرماسپ
کو دیدے جواب تحریر ہو گیا اور جو عرضی پر حکم ہو اُسپر عمل کرے اور وہ چوبدار سلام و سجدہ کر کے روانہ
ہوا برجیس نے حکم دیا کہ کل تمام شہر آئینہ بند ہو اور سب اہل شہر پوشاک نفیس سے آراستہ ہون اور بیس
لاکھ کا لشکر زیر گنبد آکر صف بستہ ہو اور کل اہل دربار نفیس پوشاک پہنکر آئین دربار خوب آراستہ
کیا جائے کیونکہ وزیر ارزنگ کا آئے گا قدرت اُسکو اپنی شان و شوکت دکھائین گے یہ سب
سامان ہم ہر ایک مکان پر اپنی قدرت سے پہونچا دینگے کوئی تردد نہ کرے بس برجیس نے جب یہ
حکم دیا اُسیوقت سے سب سامان ہونے لگا تمام شہر مین منادی ہو گئی کہ کل کوئی سوائے پوشاک نفیس
کے معمولی کپڑے پہنکر نہ نکلے چھاونی مین اُسی وقت حکم پہونچا دیا گیا کہ کل صبح کو بیس لاکھ سپاہ زیر
قلعہ آکر صف بستہ ہو جائے اُن بیس لاکھ کو نئی وردیان مرحمت ہوئین بس یہان کا سامان جب سختگان
آئیگا اُسوقت بیان کیا جائیگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہی کہ کیسی آرائش ہوئی ہی یہان بند و بست ہو رہا
ہی انکو اسی طرح [illegible] کیا جاتا ہی اُدھر چوبدار نے جاکر عرضی و نامہ سربمہر دیا طومار شاہ وغیرہ
نے مہر خداوندی دیکھکر پہلے سجدہ کیا پھر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا پھر عرضی کو پڑھا جو کچھ چوبدار
[illegible] افریق شاہ نے کہا تھا اُسے لکھدیا بس طومار شاہ نے وہی مضمون پشت عرضی پر بھی پایا نامہ
قرماسپ [illegible] پشت پر جواب تحریر ہی ہم اُس جواب سے واقف نہین ہین ورنہ بیان
[illegible] کا نہین ہمکو جو حکم ملا ہی ہم اُسپر کاربند ہونگے اور جو آیندہ
[illegible] قرماسپ وہ نامہ لیکر اور سب کو سلام کر کے بارگاہ سے باہر آیا
[illegible] حکم دے کر دربار برخاست کیا کہ کل لشکر مین خوب آراستگی ہو اور سب نیا سامان

کیا جائے کیونکہ کل ارزنگ کا وزیر ضرور آئیگا خداوند کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی اور ایک لاکھ سپاہ تیار رہے کہ اُسکو ہم سب کے ہمراہ چلنا ہوگا اور دل مین وزیر ارزنگ کے سب سردارون سے کہا کہ آپ لوگ بھی کل سویرے سے دربار مین تشریف لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس طومار شاہ و سمر شار ساد وغیرہ دربار برخاست کرکے اور ہرکارون کو یہ حکم دے کہ تم لشکر ارزنگ مین جاؤ جو کچھ واقعہ گذرے ہمکو خبر دو اور جب ارزنگ کا وزیر ادھر کو آئے تو اُسکے آنے کی خبر دو ہرکارے روانہ ہوئے طومار شاہ وغیرہ اپنے خیمون مین گئے یہان تو بندوبست ہونے لگا کہ اِسکا بھی ذکر پھر ہوگا اِدھر قرماسپ اپنے لشکر مین آیا اور قریب بارگاہ آکر مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور قریب تخت آکر وہ نامہ پیش کیا ارزنگ نے کہا کہ کیا جواب لائے قرماسپ نے کہا کہ نامہ بر کی تحریر سے مجکو بھی معلوم ہوا یہ کہکر جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا ارزنگ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا بہت کچھ تحریر تھا مگر القاب و آداب ندارد نہ کسی کی تعریف نہ توصیف سوائے آفتاب کے وہی مضمون تھا جو کہ آفتاب نے برجلیس سے کہا تھا یہی تحریر تھا کہ ہمنے تمھاری اطاعت قبول کی اور جو تمھارے وزیر نے تمکو رائے دی ہی جسپر تم اطاعت کرنے پر راضی ہوئے وہ سب ہمکو بعلم خدائی معلوم ہی جب تمھارا وزیر آئیگا ہم قبل اُسکے بیان کرنے کے بیان کر دینگے اگر تم نہ اطاعت پر راضی ہوتے تو پرسون مین ضرور تم سب پر اپنا عذاب نازل کرتا اور جلاکر خاک کرتا یہ قصہ پاک کرتا مگر تم اطاعت پر راضی ہوئے خیر اب کیا برائی کرون مگر ہمارے خیال مین یہ ہی کہ تم برائی پر ہو مگر ہمارا کیا کر سکوگے اپنے مُنہ کی کھاؤگے لہذا تمکو خبر دی جاتی ہی کہ کل تم اپنے وزیر سخت گان یعنے مشیر قدرت کو روانہ کرو میرے لشکر مین جو کہ تمھارے مقابلے مین ہی اُنکو میرا حکم پہنچ چکا میرے پیغمبرون کے پاس طومار شاہ وغیرہ اُسکے اپنے ہمراہ لیکر تمام عجائبات دکھاتے ہوئے میری خدمت مین حاضر کر دینگے یا بدولت اُس سے خود تقریر کرینگے جو وہ شرطین کریگا قبول کی جائینگی جو لائق قبول ہونگی اور باہم عہدنامہ و اقرارنامہ تحریر ہو جائیگا تا کہ تم اس اپنے قول سے انحراف نہ کرو اور کوئی نئی بات نہ پیدا کرو کیونکہ تمھاری طبیعت مین ابھی سے فساد ہی زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جو مضمون ارزنگ وجہ تنگ نے سُنا سخت گان سے کہا کہ سن لیا وہ سب حال سے آگاہ ہین سخت گان نے جواب دیا کہ آگاہ ہونے کو کیا ہوا ساحر زبردست ہی دریافت کر لیا ہوگا جب تقریر ہوگی دیکھا جائیگا ارزنگ نے کہا کہ آپ کل تشریف لیجائیے سخت گان نے جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ میرے ہمراہ کون کون چلے گا جو جو چلے وہ کھڑا ہو جائے بس اسلم و دیلم و قرماسپ وغیرہ کھڑے ہوئے سخت گان نے کہا کہ ایک شرط سے مین چلتا ہون میرے کسی امر مین دخل نہ دیجئے گا جو مین حرکت کرون اُسکو خاموش دیکھے جائیے گا کچھ اعتراض نہ کیجئے گا اور جو کسی مقام پر کوئی امر میرے یا آپ کے خلاف ہو اُسپر بھی ہم نہ بولیے گا چاہے ذلت گوارا فرمائیے گا ورنہ کام خراب ہوگا اِن سب نے کہا کہ بہت خوب جو تمنے کہا ہی ہم اُسپر عمل کرینگے سخت گان نے کہا کہ کل بہت تڑکے لباس نفیس بدل کر اپنے خادمون وغیرہ کو درست کرکے ہمراہ لیکر آئیے سو سوار اپنے اپنے لشکر سے آزمودہ اور قوی کہ جنکی وردیان عمدہ ہون اپنے ہمراہ لائیے اور ارزنگ سے کہا کہ بیس ہزار سوار اور دس ہزار پیدل کو حکم فرمائیے کہ نئی وردیان زیب تن کرکے بوقت سحر در دولت پر حاضر ہون اور آپ بھی سویرے سے دربار مین تشریف لائین میری سواری کا سامان ملاحظہ فرمائین وہ بیس ہزار اور دس ہزار پیدل میری سواری کے ہمراہ چلین کچھ شان و شوکت سے تو مین جاؤن تا کہ معلوم ہو کہ وزیر خداوند کی جسکو مشیر قدرت لقب ملا ہی

یہ اُسکی سواری ہے ارزنگ نے اُسیوقت جو کچھ سختگان نے کہا وہ حکم دیدیا اُسیوقت سے سامان ہونے لگا یہان بھی ارزنگ نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے خیمون مین آئے دیلم و اسلم و قرماسپ سامان کرنے لگے اپنے اپنے لشکر مین حکم دیا کہ سو سو سوار زرّین وردیان پہن کر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر کے خیمون پر بستر کے جلد حاضر ہون یہ حکم دے کر اور سامان کرنے لگے اُدھر سختگان نے اپنے خیمے مین جا کر اپنا بندوبست کرنا شروع کیا راوی اسکے بیان کیا ہے کہ وہ اُسقدر دن تمام ہوا شب آئی وہ شب بھی سختگان و اسلم وغیرہ نے اختر شماری مین بسر کی کہ فلک پر آثار سحر نمایان ہوئے سختگان نے جامہ ایک سو کلی کا پہنا زرنیدہ سر پر رکھا ہتھیار لگائے سب الماس نگار بیرون خیمہ خادم و خدمتگار زرّین وردیان زیب تن کیے ہوئے مؤدب کھڑے ہین سائیس خچری کو ساز و یراق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہے ایک مرتبہ خیمے کا پردہ اُٹھا اور سختگان خیمے سے برآمد ہوا سب نے سلام کیا سختگان نے سب کا سلام لیا اور اپنی خچری پر سوار ہو کر طرف بارگاہ کے چلا اُدھر سے اسلم پوشاک نفیس پہن کر یاقوت کی پچکاری کی طلائی کُنڈلون کی زرہ پہن کر ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے خیمے سے برآمد ہوا اسکے سوار بھی زرّین وردیان کارچوبی پہنے ہوئے خادم و خدمتگار بھی در خیمہ پر موجود تھے مرکب با ساز و یراق مرصع حاضر تھا یہ اُسپر سوار ہو کر سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا طرف بارگاہ کے چلا دیلم اپنے خیمہ سے نکلا اُسکی زرہ پر زمرد کا کام کیا ہوا تھا اُسکے بھی خادم و خدمتگار و سوار زرّین وردیان پہنے ہوئے تھے قرماسپ کی زرہ پر فیروزے کا کام تھا یہ بھی اُسی سامان سے خیمے سے اور سب کو ہمراہ لے کر طرف بارگاہ کے چلا یہان بیس ہزار کا لشکر زرّین وردیان پہنے ہوئے یراق زرق برق تن پر لگائے ہوئے صف بستہ کھڑے تھے ارزنگ و جبرتنگ بارگاہ مین آ چکے تھے اور سب سردار بھی دربار آراستہ تھا کہ سختگان پہونچا ارزنگ و جبرتنگ کو سلام کیا اور اپنے مقام پر آ کر بیٹھا کہ اسلم آ کر پہونچا اپنے سوارون کو باہر ٹھہرا کے سلام کر کے وہ دنگل پر بیٹھ گیا دیلم آیا وہ بھی بیٹھ گیا قرماسپ آیا وہ سلام کر کے بیٹھ گیا جب سب آ چکے اُسوقت سختگان نے کہا کہ یہ خادم اب رخصت ہوتا ہے ارزنگ نے کہا جاؤ تمکو سپرد اپنے یدِ قدرت کے کیا بس ارزنگ نے بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے سختگان اپنی کرسی پر سے اُٹھکر چلا اسلم و دیلم و قرماسپ بھی دنگلون پر سے اُٹھے ارزنگ وغیرہ کو سلام کر کے ہمراہ سختگان کے باہر بارگاہ کے آئے بس سختگان خچری پر سوار ہوا اسلم و دیلم و قرماسپ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے بیس ہزار لشکر کے علم کھل گئے پھریرے نیئے سنئے ماہی مراتب جو کہ سواری وزیر کے ہمراہ ہوتا ہے سب تھا ڈنکا بجتا ہوا باجے بجتے ہوئے داہنی طرف سختگان کے قرماسپ و دیلم بائین طرف اسلم جلوس سواری آگے آگے چلا نقیب نقابت کرتے صدائین باادب باش کی لگاتے سے آگے روانہ ہوئے سقّے گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے آگے آگے تھے اور جلوس سواری تھا جب ہرکارون نے دیکھا کہ سختگان سوار ہو کر طرف ہمارے لشکر کے چلا بس ہرکارے لشکر طومار شاہ کے یہ خبر لے کر اپنے لشکر کی طرف راہی ہوئے یہان ارزنگ بارگاہ مین بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھا کیا جب سواری سختگان کی روبرو سے نکل گئی تو ارزنگ نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر طومار شاہ مین جا کر خبر لاؤ کہ کیا گذری اور اگر موقع ملجائے تو شہر مین جانا ہرکارے روانہ ہوئے یہان ارزنگ بارگاہ مین بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا ہے کہ سختگان واپس آ لے تو دربار برخاست کرون اُدھر بوقت سحر طومار شاہ سے نے برآمد ہو کر دربار کیا بارگاہ خوب آراستہ تھی تمام کرسیان مرصع کار تھین اور دنگل طلائی مرصع کار صف بصف آراستہ تھے وہ سردار لباس مرصع کار پہنے

ہوئے اور ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے بیٹھا ہی بارگاہ مخمل کاشانی کی کارچوبی بہ پاتھی ایسی آراستہ و پیراستہ تھی کہ طلا و یاقوت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگی ہوئی ہی خادم و خدمتگار وچو بدار سب وردیان نئی نئی پہنے ہوئے تھے اور جام و صراحی کی کشتیان قرینے سے آراستہ تھین انپر کارچوبی تورے پوش پڑے تھے در بارگاہ پر درگہ سالار لباس زرین پہنے ہوئے دنگل طلائی پر ہتھیار لگائے ہوئے بیٹھا تھا پردۂ زنبوری کارچوبی پڑا ہوا تھا اُسکے خادم مؤدب کھڑے ہوئے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ سواری وزیر ارژنگ کی آتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک لاکھ سوار وردیان کارچوبی پہنے ہوئے طلائی کلاہ سرون پر ہتھیار مرصع کار لگائے ہوئے قریب بارگاہ کھڑے تھے جب ہرکارون نے یہ خبر آکر طومار شاہ سے بیان کی طومار شاہ نے انعام دے کر اُنکو رخصت کیا اور پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے تاکہ سواری کا سامان دیکھون اُدھر سواری سختگان کی داخل لشکر طومار شاہ ہوئی سختگان اور اُسکے کل ہمراہیون نے دیکھا کہ جب حد لشکر پر پہونچے کہ جابجا سوار وردیان نئی نئی پہنے ہوئے کھڑے ہین طومار شاہ نے دیکھا کہ آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے عقب مین ماہی مراتب ڈنکا ہوتا ہوا اور جلوس سواری لشکر قریب تیس ہزار کے ہمراہ ایک شخص عجیب الخلقت جامہ پہنے ہوئے رفیدہ سر پر رکھے ہوئے خچری پر سوار دہنی طرف اُسکے ایک جوان بہت قوی اور اُسی کے برابر قرماسیپ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا وہ جوان زمرد کے کام کی زرہ پہنے ہوئے اور جو کہ نامہ لے کر آیا تھا وہ فیروزے کے کام کی زرہ پہنے ہوئے اور بائین پر دوسرا جوان وہ بھی بہت زبردست یاقوت کے کام کی زرہ پہنے ہوئے بڑے شان و شوکت سے سواری وزیر ارژنگ کی آتی ہی اسکی نگاہ مین یہ شان و شوکت کچھ نہ معلوم ہوئی خاموش بیٹھا ہوا دیکھا کیا اپنے عیار سے کہا کہ تو جا کر سختگان سے میری طرف سے پیام دے کہ طومار شاہ نے کہا ہی کہ اب آپ کو لازم ہی کہ ڈنکے کو موقوف کرائیے اور ماہی مراتب کو سلامی کرائیے کیونکہ اب آپ ہمارے لشکر مین تشریف لائے ہین یہان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ ہر ایک کے آگے ڈنکا بجے اور ماہی مراتب سواری کے ہمراہ رہے جبتک آپ اپنے لشکر مین تھے تو ہمارا کوئی ہرج نہ تھا ہم خلاف دستور نہین کر سکتے یہان یہ سب سامان تو خداوند کی سواری کے ہمراہ ہوتا ہی یا پیغمبران خداوند کی سواری کے ہمراہ یا جس لشکر مین خداوند کی تصویر ہوتی ہی جیسے میرے لشکر مین ہی اگر ایسا نہ فرمائیے گا تو ہم نہ آنے دینگے بس عیار پاے شاطری مار کر قریب سختگان آیا سواری حد لشکر پر تھی اور سب کو بڑھا کر سختگان کے پاس پہونچا اور سلام کر کے طومار شاہ کا پیام سختگان کو دیا سختگان نے یہ مناسب نہ جانا کہ مین اسکے خلاف کرون کیونکہ مین تو عرضی لیکر آیا ہون ایسا نہو کہ مین اُنکے کہنے کے خلاف کرون تو کوئی خرابی ہو یہ خیال کر کے اپنے دل مین کہا کہ سب علم و ماہی مراتب سلامی ہو جائین ڈنکا نہ بجے اب کوئی ضرورت نہین ہی بس یہ جو حکم دیا ڈنکا موقوف ہو گیا نشان سلامی کر دیے گئے نقیب وغیرہ صدائین لگاتے ہوئے چلے آتے تھے یہان طومار شاہ بیٹھا ہوا سواری کا تماشہ دیکھ رہا ہی اُدھر سختگان نے دیکھا جبکہ لشکر مین پہونچا کہ بازارین آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی آئینہ بندی کی ہوئی ہی سوار و پیدل پھر رہے ہین لشکر اُترا ہوا ہی جھنڈے بازارون کی لہرین لے رہے ہین یہ سیر لشکر کی کرتا ہوا چلا آتا ہی کہ جب وسط لشکر مین پہونچا اور زیادہ تر سامان پایا سردارون کے خیمے نظر آئے دیکھا یساول چوبدار پھر رہے ہین خیمون پر سوارون کے پہرے ہین بیٹھون مین باجے جنگی بج رہے ہین لشکر کی شان و شوکت کو اور آراستگی کو دیکھکر حیران ہو گیا اور خیال کیا کہ ایسا لشکر کسی کا نہین ہی جیسا کہ آفتاب پرستون کا ہی کہ کلس بارگاہ کا نمودار ہوا طلائی تھا اُسپر آفتاب بیٹھا ہوا تھا اول تو یہ تھا کہ ہر مقام پر آفتاب کی تصویر

تھی ہر ایک کی وردی مین کارچوبی تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی پس اُسی طور سے مع اپنے لشکر کے قریب بارگاہ پہونچا دیکھا ایک لاکھ کا لشکر ایک طرف بارگاہ کے صف بستہ ہی مگر سب کارچوبی لباس پہنے ہوئے ہین اور سب کے ہتھیار مرصع کار ہین اور سب کے سینون پر آفتاب کی صورت بنی ہوئی ہی پس جب یہ قریب بارگاہ پہونچا طومار شاہ نے چند سردارون کو حکم دیا کہ جاکر وزیر ارژنگ کو استقبال کرکے لے آؤ وہ سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب سختگان قریب بارگاہ آچکا اہالیان طومار شاہ نے چار کرسیان طلائی مرصع کار روبرو تخت کے آراستہ کرائین اِن چارون کے لیے کہ یہ سردار جاکر سختگان سے ملے صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی اُسکے بعد سختگان وغیرہ کو مرکبون پر سے اُتارا درگہ سالار کھڑا ہو گیا سلام کیا ایک خادم نے بڑھکر پردہ اُٹھایا سرداران طومار شاہ سختگان وغیرہ کو ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوئے سات جلوخانہ تھے ہر ایک جلوخانہ آراستہ تھا غلامان زرین کمر صف بصف استادہ تھے یہانتک کہ سختگان وغیرہ جلوخانہ طے کرکے صحن بارگاہ مین آئے سختگان نے بارگاہ مخمل سنہر کاشانی کی کارچوبی پائی حواس جاتے رہے پس وہ سردار سختگان کو لیکر ایوان مین آئے جہان کہ طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ تخت طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار معزز کرسیون پر متمکن تھے اُنکے عقب مین خادم وغیرہ دست بستہ کھڑے تھے بہت قرینہ سے بارگاہ آراستہ تھی وہ بارگاہ نہ تھی بلکہ بقیۂ ہر بران تھا ہر ایک سردار اسلحہ جواہر نگار لگائے ہوئے تھا پس وہ سردار سختگان وغیرہ کو اُسی مقام پر لائے کہ جہان سے مجرا سلام ہوتا ہی پس سختگان نے بطریق آفتاب پرستان سلام کیا طومار شاہ وغیرہ و کل اہل دربار حیران ہوئے کہ یہ تو ارژنگ پرست ہی اسنے کیون سلام ہمارے طریقہ کا کیا سب نے جواب سلام دیا مگر یہ امر اسلم و دیلم و قہرماسپ کو ناگوار ہوا اسکا اسطور سے سلام کرنا چونکہ اِس اقرار سے اپنے ہمراہ لایا تھا کہ تم میرے کسی امر مین دخل نہ دینا اس سبب سے خاموش رہے پس اِن سب نے بھی بطریق ارژنگ پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ سختگان وغیرہ سلام کرکے آگے بڑھے کہ طومار شاہ نے چوبدار کو اشارہ کیا کہ اُسنے اُنسے کہا کہ یہ جو کرسیان روبرو تخت کے آراستہ ہین آپ لوگون کے لیے ہین پس سختگان وغیرہ سلام کرکے اُسی طریقے سے بیٹھے کہ دہنی طرف دیلم و قہرماسپ د بائین طرف اسلم بیٹھے جب سختگان وغیرہ بیٹھ چکے اُسوقت وہ سردار جو کہ اِنکے استقبال کو گئے تھے وہ بھی اپنے اپنے مقام پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا طومار شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ اِن لوگونکو جام شراب دو پس ساقی نے سب کو جام شراب دیے اِن سب نے سلام کرکے لے لیے اور لاجرعہ پی گئے جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے اُسوقت طومار شاہ نے سختگان سے کہا کہ آپ اپنے نام سے آگاہ فرمایئے گو واقف تھا اور اِس امر سے کہ آپ تو ارژنگ ولقا پرست ہین پھر آپ نے بطریق قوم آفتاب پرستان کیون سلام کیا سختگان نے کہا کہ میرا نام سختگان بن بختیارک بن بختک بن القش بن سنگ سفید ہے مرد ایرانی ہون میرے پردادا یعنے القش بادشاہ قباد حاکم مدائن کے وزیر اعظم تھے اُنکے بعد میرے دادا بختک وزیر ہوئے اُسی زمانہ مین بزرجمہر بھی وزیر تھے جبکہ نوشیروان مالک عادل کسری تخت پر متمکن ہوئے اُنھون نے بختک کو وزیر کیا چنانچہ وزارت ہمیشہ سے میرے خاندان مین چلی آتی ہی قصہ طویل ہی نوشیروان نامہ وغیرہ مین سب حال تحریر ہی جبکہ نوشیروان نے ترک سلطنت حمزہ کے ہاتھ سے عاجز ہوکر کیا اور مدائن کو واسطے اپنی بسر کرنے کے حمزہ سے طلب کر لیا خیال فرمایئے کہ جو بادشاہ ہفت کشور رہا ہو اُسے کسی مقام

پر پناہ نہ ملے خداپرستون کے ہاتھ سے یہ خداپرست ایسے زبردست ہین سخنگان نے ابھی سے اہل اسلام کی اُنسے برائی اور قوت کا ذکر شروع کر دیا بس ای بادشاہ آخر کو مدائن مانگ لیا سر کرنے لگا اُسی کی آمدنی ہین اور تمام ملکون پر اہل اسلام قابض ہوئے طومار شاہ نے کہا کہ آپ کا قطع کلام ہوتا ہی کہ حمزہ تھا کون اور نوشیروان سے وجہ عداوت کیا تھی جواب دیا کہ اِسکا کل حال نوشیروان نامہ مین عداوت حمزہ کا حال سب تحریر ہی اُسکو ملاحظہ فرمالیجیے چونکہ یہ قصہ طویل ہی اور مجکو جلدی ہی کہ کسی طور سے خدمت خداوند آفتاب مین پہونچون اُنکی ملازمت کا بہت اشتیاق ہی حضوری حاصل کرکے سعادت کونین حاصل کرون شکر ہی کہ آپ کے نور قدم سے میری آنکھین روشن ہوئین مجکو آپکی بھی ملازمت کا نہایت اشتیاق تھا ایک مراد تو حاصل ہوئی ایسی لسانی سخنگان نے کی کہ کل اہل دربار مع طومار شاہ اُسکی تقریر کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے اور دل مین خیال کرنے لگے کہ بہت مرد معقول ہی یہ لائق شاہون کی صحبت کے ہی جب یہ خداوند کی خدمت مین جائیگا خداوند اِسکو بہت پسند کرینگے اور اُسکی تقریر سُنکے بہت خوش ہونگے طومار شاہ نے کہا کہ ای سخنگان تم اِس قصہ کو مختصر طور سے بیان کرو پھر ہم کتاب مین تو دیکھ لین گے تمھاری زبانی مجکو سننے کا اب اشتیاق ہی سخنگان نے جواب دیا کہ آپکی صرف غلام نوازی ہی خیر سماعت فرمائیے اِسکا خلاصہ یہ ہی کہ سرزمین عرب مین ایک مقام ہی کہ اُسکا نام مکہ ہی اور یہ حمزہ عرب ہی اور یہ خیال رہے کہ عرب جوانمرد اور بے مروت ہوتے ہین کہ اِن خداپرستون کا معبد ہی کہ جسکا نام خانہ کعبہ ہی بس حمزہ خواجہ عبدالمطلب کا فرزند ہی اور عبدالمطلب مجاور خانہ کعبہ تھے بس حمزہ مجاورزادہ ہی نہ کوئی ملک تھا نہ ایسی دولت وہ جو کعبہ مین لوگ آکر چڑھایا کرتے تھے اُسی پر بسر ہوتی تھی مگر عالی خاندان سے تھے لوگ عزت کرتے تھے جب حمزہ پیدا ہوا ہی تو نوشیروان نے اپنا پسر خواندہ کیا تھا اس خیال سے کہ نوشیروان نے خواب دیکھا تھا بہت ہولناک اُسکی تعبیر اہل تنجیم نے یہ بیان کی تھی کہ خیبر مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ نام اُسکا ہشام ہوگا وہ تیرا تاج وتخت لے لیگا بس نوشیروان نے سوال کیا تھا کہ اُسکا قاتل کون ہی اُنھون نے بیان کیا تھا کہ اُسکا قاتل حمزہ ہی جو کہ سرزمین عرب مین مکہ مین خواجہ عبدالمطلب کے یہان پیدا ہوگا بس بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ بزرجمہر کو روانہ کیا تھا کہ تم جاکر اُس طفل کو پرورش کرو اور میرا فرزند کرو چنانچہ خواجہ بزرجمہر گئے یہ بھی مسلمان تھے اِنھون نے خوب اچھی طور سے اُسکی پرورش کی وہ لڑکا یعنے حمزہ جوان ہوا اور بہت زبردست پہلوان ہوا اُسنے کئی پہلوانون کو بادشاہ کے قتل کیا اب اُسنے ملک گیری پر کمر کسی جو ملک عرب مین تھے سب پر قبضہ کر لیا بادشاہ کو خبر ہوئی میرے پردادا کے سمجھانے سے اُنھون نے یہ بادشاہ سے کہا کہ یہ تو آپکا پسر خواندہ ہی اُسکی یہ کیا حرکت ہی کہ آپ ہی کے ملکون کو غارت کرتا ہی اور اپنا دینی رواج دیتا ہی اِسکا قتل کرنا بہتر ہی کئی سردار روانہ کیے وہ حمزہ سے زیر ہوکر اُسکے شریک ہو گئے اُسی زمانہ مین نوشیروان کا تاج وتخت ہشام نے شکارگاہ مین نوشیروان کو تنہا پاکر چھین لیا اور قید بھی کر لیا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو کسی فطرت سے رہا ہوکر چلے آئے تھے مگر ہشام تاج وتخت لیکر حمزہ سے [illegible] ہو گیا تھا بس جب حمزہ سے مقابلہ ہوا حمزہ نے قتل کیا بعد اُسکے تاج وتخت لیکر حمزہ مدائن مین آیا بادشاہ کو تاج وتخت دیا نوشیروان بہت خوش ہوا بڑا اعزاز کیا اب نمک حرامی کو حمزہ کی خیال فرمائیے کہ نوشیروان کی ایک دختر اور دو فرزند تھے دختر جو تھی وہ بہت حسین اور خوبصورت تھی کہ جسکا مثل نہ تھا اُسکا نام ملکہ مہرنگار تھا ایک فرزند کا نام ہرمز دوسرے کا نام فرامرز تھا حمزہ دختر نوشیروان مہرنگار پر فریفتہ

ہوا اور ملکہ حمزہ پر کیونکہ حمزہ بھی بہت حسین تھا بس پوشیدہ طور سے شب کو ملکہ کے پاس جانے لگا اسمین
بڑے بڑے معرکہ پڑے ہندوستان کو بادشاہ نے روانہ کیا بڑے بڑے قصہ ہوئے نوبت باینجا رسید کہ بادشاہ
نے حمزہ کے قتل کی بہت سی تدبیرین کین اور کئی مرتبہ اُسکی غیبت مین جبکہ وہ کسی مہم پر گیا ہوا تھا قصد کیا کہ
دختر کا عقد کر دون جب سامان عقد کیا وہ آگیا درہم و برہم ہو گیا اُسی عرصے مین ملکہ کو حمزہ نکال لے گیا
اب حمزہ سے اور بادشاہ سے بگڑ گئی مقابلے ہونے لگے اُسی زمانے مین حمزہ زخمی ہو کر پردۂ قاف کو
گیا وہان جا کر دیوؤن سے لڑا تمام سرکشان قاف کو زیر کیا بادشاہ قاف نے اپنی دختر کے ساتھ عقد کیا
اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہا یہان اُسکا عیار ملکہ مہر نگار کو لیے لیے ملک بملک پھرا کیا نوشیروان اسی فکر
مین رہا کہ کسی تدبیر سے ملکہ ہاتھ آجائے ممکن نہوا حمزہ کا عیار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری بلا کا عیار تھا ویسا
نہوا ہی نہوگا چند واقعات سخنگان نے خواجہ عمرو کے بیان کیے اور پھر حمزہ کا قاف سے آنا اور ملکہ
سے عقد کرنا بیان کیا اور نوشیروان کا ملک بملک تباہ پھرنا اور حمزہ کا عقب مین جانا آخر عاجز ہو کر
ملک مدائن مین طلب کر کے بسر کرنا ہرمز و فرامرز کا خروج کرنا اور مقابلہ ہونا اور ہرمز وغیرہ کا فرار
کرنا اور بسائل مین جانا بیان کیا اور کہا کہ میرے دادا خداوند لقا کی درگاہ کے شیطان تھے اور اُنکو
خداوند نے منشیر قدرت لقب عطا فرمایا تھا جیسے مجکو خداوند ارزنگ نے مگر مجکو ابھی عہدۂ شیطانی نہین عطا
ہوا ہی بس اس سبب سے مین ایرانی ہون یہ واقعہ ہی سخنگان نے کل حالات صاحبقران اول اور
ثانی کہے اور یہ بھی حال جو کہ میرے دہنی طرف بیٹھے ہوئے ہین جنکی زرہ مین زمرد جڑا ہوا ہی اور جو بائین طرف ہین
جنکی یاقوت کی جڑاؤ زرہ ہی یہ تورج بن ایرج کے فرزند ہین جو کہ زمرد ثانی کے شریک رہے
راوی نے بیان کیا ہی کہ سخنگان نے جو حالات نوشیروان نامہ و ہرمز نامہ و بالا باختر و لوکرے
باختر و صندلی نامہ و ہوشربا و تورج نامہ و لعل نامہ مین تحریر ہین سب مختصر طور سے بیان کیے اور
کہا کہ یہ سب کتابین ملاحظہ فرمالیجیے اب طومار شاہ وغیرہ کو سب حالات معلوم ہوئے اور کہا کہ خدا پرست
بہت سرکش اور مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا ان سب کو ہمارے خداوند ایک پل مین غارت کر دینگے سخنگان
نے کہا کہ یہ جو آپ نے دریافت کیا کہ تمنے بطرلق آفتاب پرستان کیون سلام کیا اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے
جو دیکھا اور خیال کیا تو خداوند آفتاب کی بہت بڑی قدرت دیکھی بس ثابت ہو گیا کہ یہ خدا برحق ہین
اور سب باطل تھے کیونکہ مین عرض کر چکا ہون کہ زمانۂ خداوند لقا مین بھی ایرج نے آفتاب پرستی
کو رواج دیا بہت بہت کرامتین ظاہر ہوئین تھین لقا نے بھی ایرج کی اطاعت کی تھی بس یہ مذہب
قدیم ہی کسی مصلحت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کیا ہوگا اب پھر ظہور کیا اپنے نور سے عالم کو معمور کیا گو ہر روز
اپنا جمال سب کو صبح سے شام تک دکھاتے تھے مگر یہ نہین ظاہر فرماتے تھے کہ ہماری پرستش کرو نہ ابھی
یہ امر ظاہر کیا بس جب یہ امر ہی تو مین نے خیال کیا کہ کیون گمراہی مین رہون بس اُسی طریقہ سے سلام کیا
طومار شاہ وغیرہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ان لوگون مین تم بہت عقلمند ہو خداوند تمسے بہت خوش
ہونگے اگر تم ایسی باتین خداوند کے روبرو کروگے سخنگان نے کہا کہ اے بادشاہ آپ مجکو خداوند کی خدمت
مین لیچلیے کیونکہ اب مجکو خداوند کی دوری ناگوار ہی اُنکی خدمت مین حاضر ہونے کا بہت اشتیاق ہی یہان
ٹھہرنا بہت شاق ہی طومار شاہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ ہماری سواری طیار ہو ہم سخنگان وزیر ارزنگ کو لیکر
خدمت خداوند مین جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب سامان سواری در دولت پر حاضر کیا گیا بس طومار
شاہ و سرشار شاہ مع قیصور و حسام و شبرنگ و دیگر سرداران نامی کے چلنے پر آمادہ ہوئے کہ آکر

چوبدار نے عرض کیا کہ سواری در دولت پر موجود ہی بموجب حکم حضور یہ سنتا تھا کہ طومار شاہ و سرشار شاہ مع اپنے سرداروں و سختگان کے تخت پر سے اُٹھے بیرون بارگاہ آئے دونوں بادشاہ تخت پر سوار ہوئے سختگان اپنے چتری پر اور سب سردار مرکبوں پر سختگان نے اپنا چہرہ برابر تخت کے لگا لیا وہ جو لاکھ سوار مسلح و مکمل در بارگاہ پہ حاضر تھے وہ بھی ہمراہ ہوئے اور تیس ہزار جو سختگان کے ہمراہ آئے تھے بس طومار شاہ یہاں سے روانہ ہوا جلوس سواری آگے آگے مگر ماہی مراتب نہ تھا اور سب جلوس تھا یہ تو یہاں سے چلا وہاں برجیس نے نکلکر دربار کیا سب اہل دربار لباسہائے نفیس سے آراستہ بیس لاکھ سپاہ زیر قلعہ صف بستہ طلائی خود سروں پر بازارین شہر کی و قلعہ کی پیراستہ اہل شہر پوشاک عمدہ سے مزین دوکانیں آراستہ جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ وزیر ارژنگ یہاں آتا ہی بس سب اپنے قرینہ سے ہو جاؤ طومار شاہ اُسے لے کر چل چکا ہی چند سردار جائیں اور در قلعہ پر کھڑے ہوں اُسکے ہمراہ تیس ہزار کا لشکر ہی اُسکو بیرون شہر روکیں اندر نہ آنے دیں صرف سختگان و اسلم و دیلم و قرماسپ کو لائیں مع چند ملازموں کے اور ہمارے بندگان خاص طومار شاہ و سرشار شاہ اور سرداروں کو اور ہمارے لشکر کو بھی بیرون قلعہ صف بندی کا حکم دیں جہاں یہ بیس لاکھ صف باندھے ہوئے کھڑے ہوں اور لشکر ارژنگ ایک طرف کھڑا ہوا اور جب سختگان قلعہ میں آئے اور قلعہ کی سیر کر کے دربار میں آئے تو صرف سختگان کو حجاب قدرت کے قریب طلب کیا جائے اور اُسکے سردار ہمارے سرداروں کے صف میں بٹھائے جائیں ملازم ملازموں کے درجہ میں انکی کوئی ضرورت یہاں آنے کی نہیں ہی جو کچھ گفتگو ہوگی سب سماعت کر لیں گے اور یہ مکان ایسا ہی کہ بالا سے نیچے کا حال ظاہر ہوتا ہی اور پائین سے بالا کا حال بس کیا ضرورت ہی اور کوئی سردار معزز نہ جائے کیونکہ وہ کوئی نامی آدمی نہیں ہی گو کہ یہ ارژنگ کا وزیر ہی مگر لقا کے شیطان کا پوتا ہی اور یہ ارژنگ کوئی بادشاہ جلیل سے نہیں ہی جو اُسکے وزیر کے استقبال کے لیے سردار جائیں یہ صرف لشکر کے بندوبست کے لیے کہ میں نے طومار شاہ کو اِس امر سے آگاہ نہ کیا تھا کیا ضرورت ہی کہ لشکر غیر قلعہ میں آئے بس جب یہ حکم اندر سے حجاب کے جاری ہوا خونخوار شاہ نے سرداروں کو دیار ادمی نے بیان کیا ہی کہ چند سردار کم مرتبہ کے یہ حکم پا کر اپنے مقام سے اُٹھکر بیرون گنبد آئے مگر وہ بھی سرداران ارژنگ سے معزز تھے اور اعلے درجہ کے لباس سے آراستہ تھے اور دروہ قلعہ پر آکر کرسیوں پر بیٹھ گئے کرسیاں مرصع کار تھیں یہاں تو یہ بندوبست ہوا اُدھر برجیس نے حکم دیا کہ ایک چوکی چوبی برائے سختگان روبرو حجاب قدرت کے بچھائی جائے اُسی وقت چوکی پہونچا دی گئی یہاں تو یہ سب سامان ہو رہا ہی اُدھر طومار شاہ اُسی جاہ و حشم سے سختگان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل شہر ہوا تمام شہر میں ایک شور و غل ہی کہ ارژنگ کا وزیر آتا ہی اہل شہر برائے تماشہ جنکے مکان سر راہ ہیں اپنے دروازوں پر کرسیاں بچھائے ہوئے اپنے دوستوں سمیت بیٹھے ہیں بعض اپنے مکان کے کمروں پر طوائفان شہر بنا ؤ کیے ہوئے کمروں پر بیٹھی ہیں اُنکے بھی کمروں پر اہل شہر کا مجمع ہی کچھ لوگ دوکانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں لاکھوں آدمی ٹہل رہے ہیں یہ غلغلہ جو ملکہ ثریا سے سیتن نے سُنا تو اپنی خواصوں سے دریافت کیا کہ آج شہر میں غل کیسا ہی اُسدن وہ باغ کی سیر کو نہیں گئی تھی اُنھوں نے عرض کیا کہ کیا عرض کریں کہ مہمل بات ہی اُسنے کہا کہ بیان تو کرو انھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ کوئی شخص ارژنگ موا موڑی کاٹا ہی وہ آپکی تصویر کو دیکھکر آپ پر عاشق ہوا اور اُس نے نامہ خداوند کو تحریر کیا ہی

کہ ملکہ کا عقد میرے ہمراہ کر دیجیے کیونکہ مین بھی خدازادہ ہون ملکہ نے کہا کہ وہ کیونکر خدازادہ ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی خداوند لقا تھا گو اُسکو خداوند نے اپنا نائب کہا تھا اُسنے دنیا پر آکر دعوی کیا کہ مین خدا ہون جب وہ مرگیا تو اُسکا فرزند زمرد ثانی تھا اُسنے دعوی کیا جب وہ مرگیا تو اُسکے فرزند ارزنگ نے دعوی کیا اِس طور سے خدازادہ ہی مگر یہ سب مرتد اور باطل خدا تھے بس جب یہانسے جواب صاف گیا تو وہ لشکر لے کر مقابلہ کو آیا بہت سے مقابلہ ہوئے آخر کو وہ عاجز ہوا ہر مرتبہ لشکر خداوند سے شکست کھائی اب اُسنے عاجز ہوکر درخواست صلح کی کی بس اُسکا وزیر واسطے گفتگو کے آتا ہی یہ سننا تھا کہ ملکہ آگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ وہ کون حرامزادہ ہی جو مجھپر عاشق ہوا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو مین خود جاکر اُسکو قتل کرتی تمنے مجکو خبر بھی نہ کی خیر اب ذرا چل کر اُس نطفۂ حرام وزیر کی صورت تو دیکھون کہ کیا صورت ہی اور مین ایسی خوبصورت ہون کہ میرے اوپر لوگ عاشق ہونے لگے مجھسے تو بدصورت زیادہ کوئی عورت نہو گی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ بھی مع اپنی خواصون کے اپنے محل کے بالا خانے پر آکر متمکن ہوئین موتیون کی چلمنین پڑگئین اور اہل شہر کی بھی عورتین اپنے اپنے مکان پر چلمنین ڈالے ہوئے کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھین یہان تو یہ حال ہی اُدھر جب طومار شاہ لشکر کو طی کر کے حد لشکر سے باہر ہوا سختگان و دیلم و اسلم و قرماسپ و اہل لشکر ارزنگ نے دیکھا کہ ایک پختہ سڑک بنی ہوئی ہی اور دونون طرف سڑک کے نہر جاری ہی اور سبزہ لگا ہوا ہی اور باغ آراستہ ہین مقام بہت پرفضا ہی یہ دیکھتے ہوئے چلے آتے ہین کہ دور سے شہر پناہ کی دیوار اور پھاٹک نظر آیا اِن سب نے دیکھا کہ وہ دیوار مثل آئینہ کے چمک رہی ہی اور پھاٹک بھی اُدھر پھاٹک کے ایک آفتاب بہت بڑا لگا ہوا ہی کہ وہ خود دے رہا ہی جب یہ سب قریب دیوار پہونچے تو دیکھا کہ دیوار رنگا جمنی ہی اور ایسی صیقل کی گئی ہی کہ مثل آئینہ کے معلوم ہوتی ہی اور پھاٹک کے پٹ طلائی ہین اور دونون طرف دو دو سہ درہ ہین اُنمین لوگ بیٹھے ہین سوارون کا پہرہ ہی نئی وردیان کارچوبی تنون مین خود نقرئی سرون پر ہین مرکبان ترکی ساز و یراق سے درست کھڑے ہوئے ہین قریب کوئی پانسو کے اُنکا پہرہ ہی پھاٹک پر جب اُنھون نے سواری طومار شاہ کی آتے ہوئے دیکھی سب صف باندھکر کھڑے ہوئے اور سلام کیا جیسے سختگان وغیرہ نے اندر پھاٹک کے قدم رکھا ایک مرتبہ خود بخود صدا آئی کہ جو خداوند برجیس کی بس سواری مع لشکر کے داخل شہر ہوئی سختگان نے شہر کو آباد رعایہ دل شاد ہر ایک گلی و کوچہ کو صاف و شفاف اور آئینہ بند پایا ہر مقام پر جوچوڑکی بازار دیکھی شہر کو کسی مقام پر ویران نہ پایا عمارت عمدہ و نفیس نہایت بلند ہر مقام پر کٹورہ کھنک رہا ہی گرم بازاری ہو رہی ہی اہل شہر کا ہر مقام پر مجمع ہی تاجر و جوہری اپنی اپنی دوکانون پر بیٹھے ہوئے ہین غل ہوا کہ وزیر ارزنگ کی سواری آئی سختگان نے دیکھا کہ ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع ہی اور اگر جوہری بازار ہی تو دونون طرف جوہری بیٹھے ہوئے ہین اِسی طور سے ہر بازار کو خیال فرمائیے بازارون کے نشان لوڑ رہے ہین اُنپر تصویر آفتاب کی بنی ہوئی ہی دلال بولی بول رہے ہین خرید و فروخت جاری ہی طوائفان شہر کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین ہر مقام پر چمن لگے ہوئے ہین نہرین جاری ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین مگر سب نفیس لباس سے آراستہ ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یوم عید ہی آپس مین ہنس بول رہے ہین سختگان کی جو صورت دیکھی اور خچری پر سوار تو باہم اشارے ہونے لگے اور کہنے لگے کہ واہ کیا صورت ہی کوئی بن مانس یا جانور ہی ہمنے تو آجتک اِس شکل کا انسان نہین دیکھا سختگان نے جو دیکھا تو اُس شہر کے زن و مرد کو خوبصورت اور حسین پایا گویا حسن اُن سب کے حصہ مین تھا وہ شہر غیرت وہ

لندن وچین تھا ہر زن ومرد سخنگان کو دیکھکر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند ایسی صورت تو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی یہانتک کہ طومار شاہ سخنگان کو لیکر قریب قلعہ پہونچا سخنگان نے قلعہ کو جو دیکھا تو بہت بلند تھا سر بفلک کشیدہ اُسکی ہر دیوار پر الماس کاری کی ہوئی روزن بنے ہوئے در قلعہ نہایت بلند اور وسیع تھا اُسپر آفتاب جو بنا تھا وہ ضو دے رہا تھا اسی آفتاب کی روشنی بارہ کوس تک جاتی تھی پھاٹک زمرد سبز کا تھا اُسمین یاقوت کی کیلین تھین سخنگان وغیرہ نے اور لشکر ارژنگ نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر زیر قلعہ صف بستہ ہی مگر سب کے سرون پر خود طلائی ہین وردیان نفیس ہین بس یہ دیکھتے ہوئے آگے بڑھے کہ جیسے ہی قریب در قلعہ پہونچے کہ وہ سردار اپنے مرکبون پر سوار ہو کر طومار شاہ کے پاس آئے سلام کیا اور کہا کہ حکم خداوندی ہی کہ تم اپنے لشکر کو بھی اور لشکر ارژنگ کو بھی بیرون قلعہ رہنے دو قلعے مین لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی صرف تم اور تمھارے سردار اور سخنگان اور اُسکے سردار اور چند ملازم بس یہ جو اُنھون نے کہا اور حکم سے خداوند کے آگاہ کیا طومار شاہ نے حکم دیا اپنے لشکر کو کہ تم اِس لشکر مین چلے جاؤ جو کہ صف آرا ہی بس وہ لشکر الگ ہو گیا اور اُس لشکر مین صف باندھکر شامل ہو گیا طومار شاہ نے سخنگان سے کہا کہ آپ بھی اپنے لشکر کو حکم دین کہ وہ بھی صف بستہ ہو کیونکہ اندر قلعہ کے جانیکا حکم نہین ہی سخنگان نے ناچار ہو کر حکم دیا لشکر ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہو گیا بس سخنگان و اسلم و دیلم و قرماسپ و چند خدمتگار رہگئے اسی طور سے طومار شاہ و سرشار شاہ و حشام و شبرنگ و تیمور و دیگر سرداران نامی اور چند ملازم رہے سخنگان نے دیکھا کہ در قلعہ پر ایک تختہ طلائی لگا ہوا ہی اُسپر بخط جلی زمرد سے لکھا ہی کہ این قلعۂ آفتاب نما مسکن خداوند برجیس اور لقا و زمرد ثانی و ارژنگ کی مذمت تحریر ہی بہت بڑا علم در قلعہ پر نصب ہی ایک ہزار سوارون کا پہرہ ہی اسی طور سے ہر مقام پر تھا اور ہر مقام پر آفتاب کی تصویر بنی ہوئی تھی جب سے شہر مین آئے ہین کوئی مقام اُس سے خالی نہ تھا اور ہر جگہ اُسپر مذمت لقا وغیرہ کی تحریر تھی اور صفت یہ تھی کہ خواہ لشکری ہو خواہ رعایا خواہ دوسرے شہر کا باشندہ خواہ مسافر سب کے سینون پر تصویر آفتاب کی لگی ہوئی تھی گرد اُسکے تعریف تحریر تھی بس سخنگان مع اپنے ہمرا ہیون کے ہمراہ طومار شاہ کے داخل قلعہ ہوا سخنگان وغیرہ نے قلعہ کو شہر سے زیادہ تر آباد پایا یہان کے باشندون کو شہر کے باشندون سے زیادہ خوبصورت دیکھا اور یہان کی کل عمارت طلائی پائی اور ہر مقام پر چمن دیکھے کہ طلائی ہین نقرئی زمردی یاقوتی اور ایک آسمان دیکھا کہ وہ بالاے قلعہ محیط ہی اور ایسا صاف وشفاف ہی کہ اُسپر جو عمارت بنی ہوئی ہی سب نظر آتی ہی اور سب باشندے اُس آسمان کے معلوم ہوتے ہین مگر بہت خوبصورت ہین کہ اُنکے رخون پر نگاہ نہین ٹھہر سکتی ہی اُس آسمان پر بھی چمن بندی کی ہوئی ہی اور ہر وقت بارش گل ہو رہی ہی صداے رقص ونغمہ آرہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی طومار شاہ سخنگان کو سیر کراتا ہوا اور ہر مقام کو بتاتا ہوا کہ یہ خانۂ عیش ہی اور سب اُنکے حال سے آگاہ کرتا ہوا اور یہ بتاتا ہوا کہ یہ خانہ رزق ہی چلا آتا ہی اسی طور سے شہر کے بھی کل حالات سے آگاہ کرتا تھا کہ یہ فلان کی عمارت ہی اور یہ فلان کی عمارت ہی ہر مقام پر پہرہ چوکی بیٹھا ہی بس اسی طور سے طومار شاہ سب حالات سے آگاہ کرتا ہوا در گنبد پر آیا کہ جہان خداوند برجیس خدائی کرتا تھا سخنگان نے یہان سب سے زیادہ سامان پایا حاجب و دربان یساول وچوبدار پیدل وسوار لاکھون تھے سب نفیس پوش تھے قلعہ مین ہر مقام پر آفتاب بنا ہوا تھا در گنبد پر بھی آفتاب بہت بڑا لگا ہوا تھا اور نشان اُسکے بھی روشن بہت تھے اور اُسی طور سے یہان بھی تختہ لگا ہوا تھا وہی الفاظ تحریر تھے اور وہ گنبد ایک ٹھوال شب سبز کا

تھا بس طومار شاہ تخت پر سے اُتر کر قریب در آیا اور سب نے سجدہ کیا علاوہ سنختگان و اسلم و دیلم و قرماسیپ کے جب سجدہ کر چکے آستان کو بوسہ دیا سر اُٹھایا اور سنختگان سے کہا کہ آئیے یا خداوند بر چلیں کہکر اندر داخل ہوئے کسی نے نہ روکا کیونکہ طومار شاہ ہمراہ تھا اب سنختگان نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا جلوخانہ ہی سب سامان سے آراستہ ہی اور دونون طرف غلامان زرین کمر کھڑے ہوئے ہین اور فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہی کہ جسپر طلائی کام ہی جب وہ جلوخانہ تمام ہوا دوسرے جلوخانہ مین آئے اُسکو اس سے زیادہ آراستہ پایا یہان نہ یادہ غلام تھے یہان بھی کارچوبی فرش تھا اِسی طور سے پانچ جلوخانہ تمام ہوئے چھٹے جلوخانہ مین آئے یہان کی زمین نقرئی تھی اور اُسپر یاقوت و زمرد کی پچیکاری کی ہوئی تھی ساتوین جلوخانہ مین طلائی زمین تھی زمرد و الماس کی پچیکاری تھی آٹھوین جلوخانہ کی زمین یاقوت کی تھی اُسپر بھی زمرد و الماس کی پچیکاری تھی نوین جلوخانہ کی زمین زمرد کی تھی اُسپر یاقوت و الماس کی پچیکاری تھی جب سب جلوخانہ تمام ہوئے یہ خیال رہے کہ ایک جلوخانہ سے دوسرے جلوخانہ مین زیادہ تر سامان تھا سنختگان وغیرہ کو حیرت تھی یہ حیرت ہوئی جاتی ہی جب سے داخل شہر ہوا ہی بہت حیران ہی کہ یہ نئے مقام مین یہان سب عجائبات ہین بھلا کون ایسے لوگون سے مقابلہ کر سکتا ہی کہ جہان یہ سامان ہو دراصل یہی خدائی کے معنے ہین اور یہ سامان ہو تو خدائی کیجاتی ہی سب کو زیر کرکے لشکر جمع کر لیا خدائی کرنے لگے خدائی کے لیے یہ سامان درکار ہین یہ سامان دیکھکر ہر ایک کہہ سکتا ہی کہ یہ خدا ہی ایسی خدائی تو لقا نے بھی نہین کی گو اٹھارہ ہزار ملک زیر نگین تھے کرورون روپیہ تھا جو چاہتا سو کرتا مگر کیا کر سکتا تھا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا سیر کرتا ہوا حیرت سے دیکھتا ہوا چلا آتا تھا بس جب جلوخانہ ختم ہوئے اُس مقام پر سب سے زیادہ بندوبست پایا ایک پردہ پڑا تھا طومار شاہ نے قریب پردہ پہونچکر کہا کہ اجازت ہی مین آؤن مع سنختگان کے یہ کہنا تھا کہ پردہ خودبخود بلند ہو گیا کوئی بلند کرنے والا نظر نہ آیا اِن سب کو سوا طومار شاہ وغیرہ کے حیرت ہوئی اب جو پردہ اُٹھا دیکھا کہ ایک زینہ بھی زمرد کا ہی اور گرد اُسکے طلائی کام کیا ہوا ہی بس طومار شاہ آگے آگے چلا عقب مین اُسکے سب کوئی پندرہ زینے طی کیے ہونگے کہ ایک دروازہ زمردی نظر آیا اُسپر پردہ پڑا ہوا تھا اور وہان بھی پہرہ تھا مگر وہ سب جو کہ پہرے پر تھے خاموش کھڑے تھے اور ایک طلائی زنجیر لٹک رہی تھی اُسمین ایک گھنٹہ آویزان تھا طومار شاہ نے آگے بڑھکر وہ گھنٹہ ہلایا آواز آئی کہ برابر چلے آؤ تمھارے آنے کی اجازت ہی اِس صدا کا آنا تھا کہ خودبخود پردہ چرخی پر کھینچ گیا اب طومار شاہ اندر چلا جب جلوخانہ تمام ہوا اُسکے عقب مین یہ سب تھے سنختگان نے دیکھا وہ ایک بہت وسیع درجہ ہی یشب سبز کا اُسمین فرش مخمل کا کیا ہوا ہی بس وہ درجہ لوگون سے مملو ہی مگر سب کی وضع خدمتگارون کی سی ہی سب دست بستہ صف بصف کھڑے ہین طومار شاہ کو سب نے سلام کیا طومار شاہ سلام لیتا ہوا برابر چلا گیا اُسکے جو ملازم تھے وہ طریقہ سے واقف تھے اُس درجہ مین ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہو گئے سنختگان کے ملازمون نے قصد جانے کا کیا جو کہ وہان پہرے پر تھا اُسنے کہا کہ تم لوگ اِسی مقام پر ٹھہرو اپنے مالک کو جانے دو تمھارے جانے کا حکم نہین ہی یہان کا یہی طریقہ ہی کہ ملازم اِسی مقام پر رہتے ہین وہ ناچار ہو کر ٹھہر گئے طومار شاہ وغیرہ اُس درجہ کو تمام کرکے ایک دروازے پر پہونچا وہان بھی پہرہ تھا اور پردہ پڑا ہوا تھا یہ جا کر کھڑا ہوا اور کہا کہ مین حاضر ہون پردہ خودبخود بلند ہو گیا سنختگان وغیرہ نے دیکھا کہ زینہ ہی یہ اُسپر روانہ ہوئے اُسی طور سے بعد زینے کے پھر دروازہ ملا اور پھر زینہ تھا اور پردہ پڑا تھا اور گھنٹہ لٹکتا تھا زنجیر کو حرکت دی پردہ اُٹھ گیا طومار شاہ اندر آیا اِس جلوخانہ

کے بعد درجہ ملایشب انگوری کا وہان سختگان نے دیکھا کہ ہزارون چوبدار ہین مگر سب مودب استادہ ہین سب نے سلام کیا طومار شاہ کے چوبدار اُس درجہ مین حسب قاعدہ کھڑے ہوگئے اور ایک نے سختگان کے ہمراہ جو چوبدار تھے اُنسے کہا کہ تم بھی اِسی مقام پر رہو تمکو جانے کا آگے حکم نہین ہے وہ بھی ٹھہر گئے اِسی طور سے تیسرا زینہ ملا اور اُسی طریقہ سے جو کہ پہلے اور دوسرے گذرا تھا گذرا تیسرے درجہ مین مین پہونچے یہ درنقرئی تھا یہان یساول کھڑے تھے اِنکے ہمراہ کے بھی یساول وہین ٹھہر گئے یہ لوگ چوتھا زینہ تمام کرکے اُسی طریقہ سے چوتھے درجہ مین پہونچے یہان سب مصاحب سرداروں کے تھے طومار شاہ وغیرہ کے مصاحب اُسی مقام پر رہے سختگان وغیرہ کے ہمراہ جو مصاحب تھے وہ پانچوین زینہ کو طے کرکے پانچوین درجہ مین پہونچے یہان سامان بہشتی تھا یہان کی زینت طلائی تھی بس اِس درجہ کو تمام کرکے اور چھ زینون کو طے کرکے چھٹے درجہ مین پہونچے یہان سامان عشرت ہر قسم کا موجود تھا سازندے موجود تھے ہر قسم کا ساز لیے ہوئے یہ سب ساتوین درجہ مین اُسی طریقہ سے یہ خیال رہے کہ اُسی طور سے ہر دروازے پر پہرہ تھا اور پردہ تھا اِس درجے کی زمین سنگ مرمر کی تھی مگر بہت نفیس یہان مطربان خوش گلو و خوش آواز و حسین و صاحب جمال اُنمین ہر ایک زہرہ خصال مشتری تمثال تھی مگر سر جھکائے ہوئے خاموش ادب سے بیٹھی ہوئی تھین ہر ایک دریاے جواہر مین از سرتاپا غرق تھی اور یہ بھی خیال رہے کہ سختگان نے ہر درجہ مین آفتاب دیکھا کہ لگا ہوا ہے اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہے لیکن اُسی طریقہ سے یہ آٹھوین درجہ مین پہونچے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون منشی و دبیر و صاحبان دفتر بیٹھے ہوئے ہین قلمدان آگے رکھے ہوئے ہین طلائی میزون پر یہ درجہ پکھراج زرد کا تھا اِس درجہ کو طے کرکے نوین درجہ مین پہونچے یہان دیکھا کہ افسران سپاہ مگر کم مرتبہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین سر جھکائے ہوئے سپرین تلوارین سامنے رکھی ہین یہان سختگان نے طومار شاہ سے پوچھا کہ یہ لوگ فوج کے افسر ہین طومار شاہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ یہ لوگ کوتوالی کے ملازم ہین جو پیادے کوتوالی مین نوکر ہین اور جو سپاہی اور سوار پہرے والے ہین اُنکے افسر ہین یہان سے آگے چلے دسوین درجہ مین پہونچے وہان بھی صاحبان سپر و شمشیر کو سختگان نے کرسیون پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور یہ درجہ عقیق سرخ کا تھا طومار شاہ سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین پیادون و سوارون کے جمعدارون کی نشست ہے یہ اُنکا درجہ ہے ہزارون آدمی تھے اُسی درجہ کو اور زینہ کو طے کرکے گیارھوین درجہ مین پہونچے وہ درجہ عقیق زرد کا تھا دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہان تومندار سوارون و پیدلون کے ہین وہ بھی ہزارون تھے یہان سر اُٹھا کر جو سختگان نے دیکھا تو جسقدر درجے باقی تھے سب کا حال معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی ہر درجہ مین ہین اور سب کے اِدھر جو درجہ ہے وہان ایک پردہ پڑا ہے اُسکے برابر کرسیون پر دو بادشاہ سرنگے بیٹھے ہوئے ہین اور کوئی نہین اب زمین کیطرف جو دیکھا تو فرش مخمل گسترده تھا مگر جو درجے انھون نے ختم کیے تھے سب نظر آتے تھے دیلم وغیرہ دیکھکر حیران ہوئے طومار شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ یہ قدرت خداوندی ہے کہ بالا والے پائین والون کو دیکھ سکتے ہین و پائین والے بالا والون کو اور اسی طور سے ہر درجہ والے ہر درجہ والون کو سختگان وغیرہ کو حیرت ہوئی گیارھوین درجہ کو طے کرکے بارھوین درجہ مین پہونچے وہان دیکھا کہ وہ درجہ عقیق سبز کا ہے وہان بھی صاحبان لشکر موجود ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ دار ہین کل لشکر کے جو کہ اسی لاکھ سے کم نہین ہے تیرھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ عقیق سفید کا تھا یہان بھی لوگ تھے صاحبان سپاہ سے سختگان نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو خاص سپاہ ہے خداوندے دنی کی یہ اُسکے جمعدار ہین

چودھوین درجہ مین پہونچے یہ درجہ گچ راج سفید کا تھا یہان بھی لوگ بہت عمدہ پوشاک سے آراستہ و پیراستہ تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ تومندار ہین لشکر خاص خداوند کے پندرھوین درجہ مین جب پہونچے اُسکو زبرجد کا دیکھا اور وہان بھی اُسی طریقے سے لوگ تھے معلوم ہوا کہ یہ اُسی لشکر خاص کے رسالہ دار ہین سولھوین درجہ مین جب سے گئے اُسکو مرجان سرخ کا پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہان دونون لشکرون کے کم مرتبہ کے سردار ہین سترھوین درجہ مین جب گئے وہ درجہ نیلم کا تھا اُسمین بھی ہزارون آدمی تھے دریافت سے معلوم ہوا کہ اس درجہ مین سرداران ہر دو لشکر خاص و عام کے اعلے درجہ کے سردار ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ بس ان لوگون کے ہمراہ جس مرتبہ کا آدمی تھا اُسی مرتبہ کے درجہ مین رہگیا اٹھارھوین درجہ مین جب پہونچے تو سختگان نے دیکھا کہ میرے ہمراہ تو دیلم و اسلم و قرماسپ ہین اور طومار شاہ کے ہمراہ سرشار شاہ و قیصور و حسام و شبرنگ اور جو اُس مرتبہ کا سردار تھا وہ ہی باقی سب اپنے اپنے درجہ مین رہگئے سختگان نے نیچے کی طرف جو دیکھا تو ہر درجہ مین اپنے سردارون و طومار شاہ کے سردارون کو پایا اور سب کے نیچے کے درجہ مین دفتری ملازمان ہین اپنے ملازمون کو دیکھا کہ وہ لوگ پائین سے یہان کی سیر کر رہے ہین اُسکو بڑی حیرت ہوئی بس یہ درجہ فیروزے کا تھا یہان سب فیروزہ پوش تھے اور اسی طور سے جس درجہ کا جو رنگ تھا اُسی رنگ کا لباس وہان کے پہننے والون کا تھا اگر کوئی اور رنگ کا لباس پہن کر آیا اُسکا بھی لباس جب اُس درجہ مین پہونچا ویسا ہی ہو گیا یہ مقام زیادہ تر حیرت کا تھا کہ لباس کا رنگ کیونکر تبدیل ہو جاتا تھا بس اب جو سختگان نے اُن سب کو دیکھا پوچھا کہ یہان کون لوگ ہین طومار شاہ نے جواب دیا کہ یہان وزیران مملکت و سپہ سالاران لشکر و مصاحبان خداوند و مشیران سلطنت ہین سختگان نے کہا کہ اسقدر وزیر جواب دیا کہ خداوند کے وزیر ہین اور جو بادشاہ دیگر ملکون کے خداوند پر ایمان لائے ہین اُنکے وزیر ہین اور اُنکے سپہ سالار و سفیر دیگر اقالیم ہین اور سوداگر ہین بس اس مقام پر قیصور و حسام و شبرنگ رہگئے اِنکے دنگل آراستہ تھے اُنھون نے **دیلم و قرماسپ** وغیرہ سے کہا کہ اب آگے آپکے بھی جانے کی اجازت نہین ہے آپ بھی یہان تشریف رکھیے یہ لوگ ٹھہر گئے خود بخود تین کرسیان آکر آراستہ کی گئین یہ خیال رہے کہ سب درجون مین جہان سے کرسیان و دنگل شروع ہوئے ہین سب مرصع ہین اور طلائی ہین بس اُنیسوین درجہ مین سختگان اور طومار شاہ و سرشار شاہ یہ تین آدمی پہونچے یہ درجہ یاقوت کا تھا یہان سب یاقوت پوش تھے بس یہ دیکھکر سختگان نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جواب دیا کہ یہ سب عزیزان خداوند ہین بس وہان سے بیسوین درجہ مین آئے یہ درجہ پھر زمرد کا تھا جیسے درجہ اول تھا یہان سب سبز پوش تھے سرون پر تاج تھے نیم تختون پر بیٹھے ہوئے تھے اُنکے طریقہ سے سختگان کو معلوم ہوا کہ یہ سب بادشاہ ہین مگر دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہ اور ملکون کے بادشاہ ہین بس طومار شاہ و سرشار شاہ اُسی درجہ مین رہگئے اور کہا کہ آپ آگے تشریف لیجائین ایک دروازہ ملیگا اُسپر پہرہ ہوگا اُسپر جاکر یہ کہیے گا کہ مین وزیر **ارژنگ** حاضر ہون وہان پہرہ ستون قدرت کا ہے پردہ خود بخود اُٹھ جائیگا آپ اور کسی سے کلام نہ کیجیے گا جب پردہ اُٹھ جائے خاموش زینہ پر چلے جائیے گا جب زینہ تمام ہوگا پھر دروازہ پر پردہ ملیگا وہان بھی پہرہ ستون قدرت و ید قدرت کا ہوگا اور گھنٹہ لٹکا ہوگا آپ اُسکو حرکت دیجیے گا پردہ اُٹھ جائیگا آپ جلوخانہ کو طے کر کے تیسرے دروازہ پر پہونچیے گا وہان پہرہ ستون قدرت اول کا ہوگا وہ آپ سے دریافت کرینگے کہ تم کون ہو جو اِن سب درجون کو طے کرکے آئے ہو آپ کہیے گا کہ مین وزیر ارژنگ ہون بموجب طلب خداوند آیا

اطلاع فرمائیے بس زیادہ اور کچھ نہ کہیے گا وہ یہ سنکے خاموش ہو جائیگا اور ایک مرتبہ گھنٹہ ہلائیگا بس جب وہ سکے کہ جائیے اور پردہ اُٹھے اُسوقت آپ مؤدب اور خوب طریقۂ ادب سے جائیے گا کہ وہ مقام متبرک ہر سوا ے پیغمبرون کے اور کوئی نہین جاسکتا ہر آپ کا بہت پاس کیا گیا ہر جو آپ کو اُس مقام پر جانیکی اجازت ہوئی ورنہ کیا قدرت تھی سختگان نے کہا بہت خوب مین اُسی طریقہ سے زینہ کو طے کرکے جسن طور سے طومار شاہ سے کہا تھا اور جلو خانہ کو طی کرکے آخر کے دروازے پر پہونچا ان تینون دروازون پر بڑے بڑے قوی ہیکل اور بڑے بڑے طویل القامت پہلوان نظر آئے اول جہان سے افسران لشکر کے درجہ شروع ہوئے تھے اور پہلوانون کے وہ سب زبردست تھے ایک درجہ مین دوسرے درجہ سے زیادہ قوی وطویل القامت تھے مگر یہ لوگ اُنسے بدرجۂ اولی قوی تھے راوی نے بیان کیا ہر کہ جس درجہ مین افسران کوتوالی تھے اُسی درجہ مین سب اسباب سیاست بھی تھا مثل جلادان مریخ صولت وچشم کتان بہرام خصلت و دیگر قسم کا اسباب سیاست حد ادہزارون ہتھکڑیان بیڑیان لیے ہوئے موجود تھے فرشتگان عذاب بھی تھے یہ سب طومار شاہ نے سختگان کو بتا دیا تھا یہ حقیر خدمت مین ناظرین مین عرض کرتا ہر کہ مین اِس مقام کو بہت عمدگی اور ربط کے ساتھ تحریر کرتا مگر بسبب طول کے اختصار پر ختم کیا گو اگر تحریر کرتا تو بہت ہی عمدہ طریقہ ہوتا کیا کرون کہ ایک تو بابو صاحب کا حکم نہین ہر کہ طول ہو بلکہ یہ حکم ہر کہ اِسی جلد مین سب حالات ہون کہ جس سبب سے میرا ولولہ کم ہو گیا اور دوسرے آپ لوگون کا خیال کہ آپ لوگ طول کو پسند نہین فرماتے ہین بس اگر اِس مقام پر کسی قدر طول ہوا ہو تو اُسکو معاف فرمائیے گا کہ بدون اِسکے چارہ نہ تھا اگر مین درجون کا حال نہ تحریر کرتا اور کسی مقام پر ذکر کرتا کہ فلان درجے کے لوگ مقابلے کو نکلے اُنکے نام حکم ہوا یا سختگان کی ہمراہی ہر مقام ٹھہرنے لگتے تو یہ اعتراض ہوتا کہ یہ بیان نہین کیا دوسرے مین عرض کر چکا تھا کہ گنبد کے اکیس درجہ ہین بس ضرور ہوا کہ ہر درجہ کا حال تحریر ہو پس بطور مختصر تحریر کر دیا اِس طول کو معاف فرمائیے گا آپکی عنایت سے بعید نہو گا بس جب سختگان اُس مقام پر پہونچا اور اُس پہلوان سے تقریر مذکورۂ بالا ہوئی بس اُسنے وہ تقریر سُنکے گھنٹہ ہلایا اور گھنٹہ ہلاکہ پردے کے پاس کھڑا رہا کہ خود بخود پردہ اُٹھا اُسنے اشارہ کیا سختگان کو کہ جاؤ بس سختگان مع پاپوش کے چلا اُسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کیا بے ادبی ہر ایسے مقام متبرک پر تو جاتا ہر اور پاپوش پہنے ہوئے اسکو اُتار تا جا سختگان نے پاپوش اُتاری اُسنے ہاتھ چھوڑ دیا یہ اندر آیا وہان جو پہونچا دماغ اِسکا مشک وعنبر کی خوشبو سے معطر ہو گیا دیکھا کہ چارون طرف چمن جواہر کے لگے ہوئے ہین اُنمین پھول کھلے ہوئے ہین اُس سے خوشبو چلی آتی ہر لوٹے لخلخون کے رکھے ہوئے اُنمین عود وعنبر ومشک سلگ رہا ہر وہ عجب مقام فرحت افزا اور راحت دہ ہر روح کو طاقت وقلب کو قوت دل کو فرحت حاصل ہوتی ہر وہ درجہ ایک ڈال الماس کا ہر ہر در و دیوار سے صداے نغمہ وسرود آ رہی ہر طائران خوش رنگ جو دیوارون پر بیٹھے ہوئے ہین وہ چہچہہ زنی کر رہے ہین سب تعریف بر جلیس مین مصروف ہین اسنے یہ سمان دیکھکر طرف بالا کے دیکھا اُسی آسمان کو جو کہ قلعہ پر محیط تھا محیط پایا طرف زمین کے دیکھا سب حال درجۂ آخر تک کا معلوم ہو گیا قلعہ کی طرف خیال کرکے دیکھا تمام عمارت قلعہ اندر ستے دیوارون کے اور سب سامان نظر سے شہر کی سمت کو خیال کرکے دیکھا تو جو دیکھ آیا تھا سب نظر آیا اب تو اسکو ایسی حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران وششدر ہو کر رہگیا سکتہ کی نوبت پہونچی خاموش کھڑا ہر اور دل مین کہ رہا ہر کہ بیشک یہ کارخانہ خدائی کا ہر ضرور یہ خدا ہر یہ قدرت کسی ساحر مین نہین ہر کہ ایسے کام سحر سے لے

سواے خدا کے یہ تو یہان یہ خیال کر رہا ہی اور ایک امر مین نے نہین بیان کیا پہلے اُسکو عرض کر چکا تھا کہ ملکہ ثریا سے سیمتن بھی اِسکے دیکھنے کو اپنے بالاخانہ پر تشریف لائی تھی اُسکا حال نہین تحریر کیا بس اب عرض کرتا ہون کہ جب اِسکی سواری یعنے سختگان کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ نے جو سختگان کی صورت دیکھی اور دیلم واسلم و قرماسپ کی اپنی خواصون سے کہا کہ اِن مونڈی کاٹون کی کیسی صورت خراب ہی اور کیسے بدشکل ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی کے غلام ہین یہ انسان ہین یا حیوان خداوند کبھی خواب مین بھی ایسی صورت نہ دکھائین یہ کہتی ہوئی اور ارزنگ کو برا بھلا کہتی ہوئی اپنی خواصون سے یہ تقریر کرتی ہوئی کہ جیسے یہ بدشکل لوگ ہین ویسے ہی اِنکے بادشاہ بھی ہونگے بالاخانہ سے ایوان مین آئی خواصون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا شکل تھی ایک ہمارے خداوند کے بندے ہین کہ اُنمین جو ہی وہ حور و پری سے حسن زیادہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ کیون نہون بندۂ خاص ہین یہ تو مرتد بندے ہین خداوند انکو غارت کرین کہین ایسا ہو کہ اب خداوند اپنا عذاب نازل کرین ملکہ تو اسمقام پر تقریر کر رہی تھی یہان گنبد مین سختگان حیران و ششدر کھڑا ہی کہ یکایک ایک آواز مہیب آئی کہ او سختگان کہان آیا ہی اور کیا حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی یہ مقام ایسا نہین ہی کہ تو یون بے ادب کھڑا رہے مؤدب ہو جا اور جس کام کو آیا ہی اُسکو بیان کر اور اپنے مقام کو جا یہان زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہین ہی یہ جو سختگان نے سنا کانپ گیا جو کچھ حیرانی تھی سب نکل گئی اپنے حواس مین آیا ایک مرتبہ بہت جھک کر اور ہاتھ باندھکر طرف اُس پردہ کے جو کہ حائل تھا چلا وہان خونخوارشاہ وافریق شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اُسنے پہونچکر اور بہت جھک کر سلام کیا پہلے پردے کی طرف پھر چارون گوشون کی طرف مگر اس طور سے کہ گویا گت ناچا سلام کرکے اُسنے ایوان کی چوکھٹ یعنے آستان کو بوسہ دیا اور پیشانی اُسپر ملی مگر یہ سلام جو کیا تو بطریق آفتاب پرستان کیا اور کھڑا ہو گیا سر جھکا کر اسنے دیکھا کہ اُس مقام پر ہزارون آفتاب ہین اور وہ پردہ جو ہی وہ گھڑی گھڑی رنگ بدل رہا ہی اور تمام ایوان مین مخمل کاشانی سفید کا فرش کیا ہوا ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی اُسمین جواہرات لگا ہی موتی برابر بیضۂ مرغ کے ہین وہ موتی خود بخود ٹوٹ جاتے ہین اُنسے خوشبو پیدا ہوتی ہی اور صدا آتی ہی کہ یا خداوند آفتاب و نائب خداوند برجلیس اور پھر برابر ہو جاتے ہین ہر دیوار و در سے یہی صدا آتی ہی یہ کھڑا ہوا سب کرشمہ اور تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اندر سے حجاب کے صدا آئی کہ ای خونخوارشاہ پیغمبر من سختگان سے کہو کہ وہ یہان آئے اور اِس چوکی پر جو کہ بچھی ہوئی ہی بیٹھ جائے ہم اُس سے سوال کرینگے اور جو وہ کہے گا اُسکا جواب دینگے بس یہ سنکے خونخوارشاہ نے سختگان کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ حاضر ہو طلب کیا ہی بس خونخوارشاہ کے اشارہ کرنے سے سختگان آستان ایوان کو چوم کر اور بہت جھککر تسلیمین کرتا ہوا ایوان مین آیا آتے ہی اُسنے پھر اُسی طور سے چارون طرف سلام کیا اور اپنے کمر و کولے کو مٹکا کر اور قصد کیا کہ حجاب کو بوسہ دے کہ خونخوارشاہ نے بہ نظر تیز دیکھا تھم گیا اندر سے حجاب کے قہقہہ کی صدا آئی اُسکی اِس حرکت پر اور بہت سی حرکتین مسخرے پن کی کین کہ جو کہ باعث خوشی کا ہوئین اِدھر یہ قریب چوکی آکر کھڑا ہوا ہاتھ باندھے ہوئے مگر اِدھر اُدھر برابر دیکھ رہا تھا اور سر ہلاتا تھا اور کمر و کولے کو پھر صدا آئی کہ ای خونخوارشاہ اِس سے کہو کہ یہ چوکی پر بیٹھ جائے ہمنے اجازت دی کھڑا کہانتک رہیگا خونخوار نے سختگان سے کہا سختگان نے پھر سب طرف سلام کیا اُسی طور سے اور چوکی کو بوسہ دیا یہ کہکر چوکی پر قدم رکھا کہ یا خداوند آپکی حفاظت مین مین نے اپنی جان دی یہ کہکر چوکی پر دو زانو مؤدب سر جھکا کر بیٹھا مگر حرکتین مسخرے پن کی کیے جاتا ہی

جب یہ بیٹھ چکا تو اندر سے صدا آئی کہ اس سے پہلے دریافت کرو کہ تو تو مرد ایرانی تھا تیرا باپ ایرانی تھا پھر یہ کیا ہوا کہ تیرا باپ شیطان درگاہ لقا ہوا اور تو ابھی ارزنگ کی درگاہ کا شیطان نہین ہوا گو تیرے نام سے اور تیرے بزرگون کے نام سے ہم خوب واقف ہین مگر تو اپنی زبان سے بیان کر مع ولدیت اور اپنے کیفیت حالت ایران سے بیان کر سخنگان نے باشارۂ خونخوار شاہ ہاتھ جوڑ کر اپنا حال بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ ای خداوند نہ میرا نطفہ ایران مین رحم مادر مین قرار پایا نہ میرے باپ کا نہ معلوم کس مقام پر قرار پایا ہان میرا دادا ایرانی تھا اُسکا بھی نطفہ ایران مین قرار پایا تھا اور وہ پیدا بھی ہوا تھا میرا باپ اور مین تو نہ معلوم کہان پیدا ہوا میرا دادا خداوند لقا کا شیطان تھا میرا باپ زمرد ثانی کا شیطان تھا جسکی مذمت خداوند کے یہان ہر مقام پر تحریر ہی یہ دونون اسی قابل تھے کبھی کچھ نہ کر سکے خداوند پر تو ظاہر ہی کہ لقا کی لڑکیان جو کہ نور خالص سے پیدا ہوئین تھین خداپرستون کے ہمراہ نکل گئین وہ کچھ نہ کر سکا ہو ین قبل اسکے کہ شادی ہو راہ سے خداپرست لیگئے جبکہ وہ لوگ اُنکو لیکر یہان شادی کرنے کو آتے تھے تو کیا کر لیا اُسکے علاوہ یہ بہت بڑی ذلت ہوئی کہ اُنکی ریش جسمین موتی تھے ایک عیار نے اُسیر پیشاب کرکے مونڈ لی اُنکو خبر نہوئی نہین معلوم یہ کیسے خدا تھے کہ انکو خبر نہوتی تھی اگر کوئی فعل بد بھی کرتا تو خبر نہوتی اُنھون نے کیا کر لیا سوائے اسکے کہ مجکو رحم آتا ہی مین اِن لوگون کی قضا خلق کرنا بھول گیا ہون یہ بندے خرابی ہین اور کیا کیا سوائے ذلت و خواری اُٹھانے کے باوجودیکہ اٹھارہ ہزار ملک پر قبضہ تھا اور سب سجدہ کرتے تھے مگر ایک خداپرست کا بھی تو کچھ نہ بنا سکا جو اُنکا جی چاہا اُنھون نے لقا کی گت کی ویسے ہی زمرد ثانی تھے اور ویسا ہی ارزنگ ہی جیسے کسی نے مثل کہی ہی اور بہت ٹھیک کہی ہی سگ زرد برادر شغال دیگر گیا تری کیا کدو لعنت بہر دو بس اس ارزنگ کے ہاتھ سے ناک مین دم ہی اُس امر کی خواہش کرتا ہی کہ جو کہ اُسکے لائق نہین ہی بھلا خداوند خیال کرین کہ کجا نور خالص اور کجا یہ ظلمت کہان یہ پیوند ہو سکتا تھا مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا نہ سُنا ایک ملک خداپرستون کا اُنسے مقابلہ کرکے لے لیا تو غرور ہو گیا اور دل مین یہ خیال کر لیا کہ مین خدا ہون اور خدازادہ ہون اسکا سبب یہ تھا کہ کوئی زبردست سردار اُس ملک مین نہ تھا اور اسقدر لشکر تھا کہ مقابلہ ہوتا اسکے ہمراہ لشکر سولہ لاکھ کا تھا وہ لوگ دو لاکھ تھے مگر اُسپر بھی اُنھون نے ناک مین دم کر دیا تھا اگر لشکر اُنکے پاس کثیر ہوتا یا کوئی سردار زبردست ہوتا یا اور ملکون مین اسکی خبر ہو جاتی تو میان کو بھاگتے راستہ نہ ملتا لقا و زمرد تو کچھ دنون مقابلہ مین بھی ٹھہرے تھے یہ تو ایسے بھاگتے کہ پھر اُس طرف کا رخ بھی نہ کرتے ایسی جوتیان کھاتے کہ صورت پہچانی بھی نہ جاتی مگر وہ لوگ کیا کرتے ہر طرح سے مجبور تھے دوسرا اسامان ہو گیا تھا وہ تو میرے سبب سے اور عشق کے سبب سے بچ گئے اس عشق نے بچا لیا گو اُسکا انجام اچھا نہوا اُس سے زیادہ ذلیل ہوئے مگر اُن لوگون کے ہاتھ سے آبرو بچ گئی اُسکا قصہ بھی کہا اور یہ کہکر تمام حال خاور پر قبضہ کرنے کا اور عہد نامہ لکھنے کا اور ملک قاسم کے مقبرے کے منہدم ہونیکا اور اہل شہر کے بگڑنے کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مقبرہ ذرا سا بھی منہدم کیا جاتا پھر تو قیامت آجاتی ارزنگ کا پتہ نہ ملتا خواجہ حسین کے آنے کا اور تصویر فروخت کرنے اور عاشق ہونے کا بھی حال کہا اور کہا کہ یہ کہکر اُس مقام سے اِس طرف کو راہی ہوئے کہ بعد عقد خداپرستون سے سمجھ لونگا بس یہ غرور ہوا کہ مین اب سب پر غالب آؤنگا یہان آکر وہ ذلت ملی کہ اب کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ساری تقدیر کرنا بھول گئے یہ حال اسکا ہی بس یہ سب کے سب لائق لعنت اور مذمت ہین آواز آئی کہ تو نے نہ اپنا نام بیان کیا اور نہ اپنے بزرگون

کانہ اُس عیار کا پہلے اِن سب نامون سے آگاہ کر پھر تمام حال خداپرستون کا کیونکر تو نے اُنکی بہت تعریف
کی تھی اور بہت اُنکی قوت وطاقت کی حالت بیان کرتا ہی بس سب حال اُنکا ابتدا سے بیان کر کچھ رہ
نہ جائے گو ہمپر ظاہر ہی مگر ہمارے اہل دربار اور بندے بھی سن لین جو حال تو فراموش کریگا ہمپر ظاہر ہی یا
تو پوشیدہ کریگا ہم تجکو سزا دینگے سختگان نے جواب دیا کہ جہانتک مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہی اور
مین نے کتابون مین دیکھا ہی اور جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی اور جو جو امر میرے سامنے گذرے
ہین اور مجکو شنیدہ ہین اور دیدہ ہین مین سب بیان کر دونگا کبھی پوشیدہ نہ کرونگا اگر ایسی حرکت کرون
تو ضرور سزا ملے یہ کہکر اُسنے پہلے اپنا نام بیان کیا کہ میرا نام سختگان ابن بختگان ابن بختیارک ابن
بختک ابن القش ابن سگ سفید پھر اندر سے پردے کے قہقہہ کی صدا آئی اور کل درجون کے لوگ
مسکرائے کیونکہ یہ امر ہر مرتبہ عرض کر چکا ہون کہ یہ صفت ہی جو یہان تقریر ہوتی تھی سب درجون کے لوگ
ہنستے تھے آمدم بر سر مطلب پھر صدا آئی کہ اسکی وجہ بیان کر کہ سگ سفید تیرا کون تھا کہا کہ میرا دادا
اور سکڑ دادا تھا یہ خیال نہ کوئی نہ کرے کہ وہ اصلی سگ تھا اصل امر یہ تھا کہ القش کے دادا کے یہان
کوئی لڑکا زندہ نہ رہتا تھا اُنھون نے اِس خیال سے سگ سفید نام رکھا وہ انسان تھا اُس عیار
کا نام جو آپ نے دریافت فرمایا مین نام لیتے ہوئے خوف کرتا ہون گو اُنھون نے عیاری کو ترک کیا
ہی اور خانہ کعبہ مین جا کر بسے ہین مگر اُنہین اب بھی یہ قدرت ہی کہ وہ جہان چاہین چلے جائین میرے
بزرگ اُس عیار کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے میرے دادا اور پر دادا کو اُسقدر جوتیان مارین
کہ گنج ہوگیا وہ اثر ابتک نہ گیا اُنکی اولاد کے سر مین گنج ہوتا ہی خداوند ملاحظہ فرمالین میرے بھی سر مین
موجود ہی یہ کہکر اور رفیدہ سر پر سے اُتار کر دکھایا کہ دیکھیے سب نے ملاحظہ کیا کہ کیسا اُسکا سر صاف صاف
ہی ایک بال کا بھی نشان نہین ہی سختگان نے پھر سر پر رفیدہ رکھ لیا اور کہا کہ یہ نشانی موجود ہی کیونکر اُنکا
نام لون دوسرے گستاخی ہی کہ اُنکا نام بہت ادب سے لیا جاتا ہی اگر مین نام لون اُسی طریقہ سے تو خداوند
کو ناگوار ہوگا اور میرے اوپر عتاب ہوگا کہ میرے روبرو ایک بندے کا ادب کیا تو مین کیا کرون آواز
آئی کہ تو شوق سے نام اُسی طریقہ سے لے ہمکو ناگوار نہوگا بس یہ سُنکے سختگان اُٹھا اور رفیدہ سر پر سے
اُتارا چارون کونون کو سلام کیا بہت ادب سے پھر اور سات سلام کیے اُسکے بعد ٹھٹک کر اور سر پر
ہاتھ پھیر کر اور یہ کہکر کہ مین آپ کا نام لیتا ہون ناچار ہون اور مین آپکی عادت سے واقف ہون کہ
جب چار مرتبہ کوئی آپ کا نام لے اُس مقام پر آپ تشریف لاتے ہین مگر جب سے آپ نے
عیاری ترک کی یہ عادت بھی چھوڑ دی خیر مین نام لیتا ہون یہ کہکر اور کہا کہ میرے سر پر آپکی مہربانی
کی نشانی بھی موجود ہی جو کہ آپ نے میرے بزرگون پر عنایت فرمائی ہی بس یہ کہکر پہلے بہت بڑا القاب
پڑھا اُسکے بعد بہت تعریف کی اُسکے بعد کہا کہ شاہزادۂ ولایت اول شاہ عیاران درندۂ بیدرنگ قلعہ
گیر بے جنگ شاہ عیاران عیار یک طرار ریش تراشندۂ کافران سر برندۂ ساحران یعنی خواجہ عمرو بن
امیہ ضمری نامدار یہ کہکر اور رفیدہ سر پر رکھکر بیٹھ گیا اور کہا کہ اُنھون نے عیاری کر کے ریش لقا کو
پیشاب سے مونڈا تھا سختگان کی اِن حرکتون پر سب لوگ بہت ہنسے اندر حجاب کے برجیس بھی
بہت ہنسا اُدھر سختگان نے ابتداے نوشیروان نامہ سے لے کر اور آخر لعل نامہ تک کل حالات
بیان کیے کوئی مقام نہ چھوڑا مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اُسمین لقا کی دخترون کا بھی بھاگنا
اور جو جو گتین لقا کی خواجہ عمرو کے ہاتھ سے بنین اور دیگر عیارون کے ہاتھ سے اور عمرو ثانی کے

ہاتھ سے سب بیان کین اور کہا کہ ارزنگ کو ملک قاسم سے بہت دشمنی تھی کہ ملک قاسم ملکہ گیتی افروز
کو جبکہ وہ باکرہ تھی نکال لیگیا تھا بدیع الزمان دوسری دختر کو اسد نواسہ حمزہ پوتی کو لقا کی لیگیا
اور لقا کچھ نہ کرسکا سواے خاموشی کے اُنھون نے مزے کیے لڑکے جنین اصل امر یہ ہی کہ جو کوئی عورت حسین وجمیل اور
خوبصورت لڑکی باکرہ ہمارے مذہب اور ہماری قوم مین یا دوسرے مذہب یا دوسری قوم مین جو کہ اہل اسلام کے
نزدیک کافرین ہوتی ہی وہ حصہ ہی اہل اسلام کا ضرور وہ لیجاتے ہین اور اپنا قبضہ کرتے ہین مین نے بہت سے
واقعات سنے اور دیکھے حقیقت یہ ہی کہ اگر کوئی لڑکی حسین وخوبصورت اور قومون اور مذہبون مین پیدا
ہوئی جبتک وہ مجرد رہی اور قابل شادی نہوئی اور اِس قابل نہوئی کہ مرد کے کام مین آسکے
اُسوقت ایک تو اُسنے اُسی مذہب اور ملت مین پرورش پائی اپنے مان باپ کے گھر مین جب ان
سب باتون کے قابل ہوئی بس اہل اسلام لیگئے اور وہ بھی بخوشی چلی گئی دراصل وہ لوگ بہادر
بھی بہت ہین اور حسین بھی ہین کہ اُنکا بہادری اور خوبصورتی مین مثل ونظیر نہین ہی بس وہ اُنپر خود ہی
عاشق ہوجاتی ہی اور پھر اپنے مان باپ کی دشمن ہوجاتی ہی اور مذہب اُنکا اختیار کرلیتی ہی بہت سے
ایسے واقعہ ہوئے کہ مین کہانتک بیان کرون وہ لوگ مرد بھی ایسے ہین کہ جاتے ہی حمل رہتا ہی اور
لڑکا پیدا ہوتا ہی تو وہ لڑکا اپنے مان باپ سے زیادہ بہادر ہوتا ہی مجھکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی
جب سے مین یہان آیا ہون برجلیس سمجھ گیا آواز آئی بس زیادہ بیہودہ نہ بک ورنہ زبان جل جائیگی
اور عذاب نازل ہوگا سختگان نے کانپ کر اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مینے تو کوئی کلمہ خلاف نہین
عرض کیا اب مین اِسکا ذکر بھی نہ کرونگا اور من نور خالص ملکہ ثریا کی نسبت کوئی امر بدگمانی کا اگر
دل مین لایا ہون یا لاؤن تو خداوند میرے اوپر ضرور اپنا عذاب نازل کرین وہ ایسی نیک اور پارسا
اُنکی صورت کوئی دیکھ نہین سکتا ہی جبتک کوئی مثل اُنکے نور خالص سے نہ پیدا ہو اُسوقت تک ورنہ
وہ اسی طور سے رہینگی اُنکی طرف کون دیکھ سکتا ہی جو دیکھے وہ جلکر خاک سیاہ ہوجاسے آواز آئی بس
اب زیادہ لسانی نہ کر اب یہ بیان کر کہ تو تو ارزنگ پرست ہی تو نے کیون آفتاب پرستون کے
طریقہ پر سلام کیا یہ سوال جب ہوا ہی کہ جب سختگان نے کل حال حمزہ کا ابتدا سے آخر تک اور
اُنکی اولاد کے حال بیان کرنے سے فراغت پائی اور یہ کہا کہ حمزہ کا حال ختم ہوگیا جب یہ سوال ہوا تو
اُسنے جواب دیا کہ مین ضرور ارزنگ پرست تھا اور ہون مگر مین نے خداوند کی ایسی قدرت دیکھی
کہ میرے ہوش جاتے رہے درجۂ گمان سے درجہ یقین کا مرتبہ حاصل ہوا کہ ضرور آپ خدا ہین اور یہ
سب باطل اور کافر تھے بس مین نے اُسی طریقہ پر سلام کیا اور چارون طرف اِس سبب سے سلام کیا
کہ خدا ایک مقام پر نہین ہی مجھکو کیا معلوم کہ کدھر ہی پردے کے اندر کا حال کیونکر معلوم ہوتا بس مین نے
چارون طرف سلام کیا کہ تاکہ میرا اسلام قبول ہو برجلیس ہنسا اور آواز آئی کہ تو بڑا عقلمند ہی خیر اب اپنے
مطلب اصلی کو بیان کر کہ تو کس ضرورت سے آیا ہی سختگان نے کہا کہ خداوند پر سب حال ظاہر ہی میرے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آواز آئی کہ سن تو اسلیے آیا ہی کہ ہمسے اور ارزنگ سے صلح ہوجائے
اور ارزنگ ہماری اطاعت کرے یہ کہکر کل تقریر جو کہ ارزنگ سے سختگان نے کی تھی بیان
کی اور کہا کہ تو نے ارزنگ کو صلح پر راضی کیا ان پہلوؤن پر خیر اب تو بیان کر کہ کیا امر ارزنگ کو منظور
ہی کیا کیا شرطین کرنا ہین سختگان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو مین بیان کرون آواز آئی کہ تو
شوق سے بیان کر تو تو پیامبر ہی تو ہمیشہ بیقصور ہی ہمکو جو کچھ عوض لینا ہوگا ارزنگ سے لین گے یہ سنکر

سختگان نے عرض کیا کہ پہلی خواہش ارژنگ کی یہ ہی کہ میرا عقد ملکہ کے ہمراہ ہو جائے جس لیے مین
اسقدر زحمت اُٹھا کر یہان آیا ہون اور اتنی بڑی ذلت بھی پائی لشکر بھی تباہ ہوا مال بھی برباد
ہوا پھر مطلب نہ حاصل ہوا بس خداوند میرے حال پر رحم فرما کہ میری خواہش کو برلائین اُنکے رحم و کرم
سے بعید نہوگا مین اپنی مراد دلی کو پہونچون اور میری آرزو قلبی برلائیے کیونکہ مین اِس صدمہ سے مرا جاتا ہون
گو مین اُنکے برابر نہین ہون اور نہ برابری کا دعوی کرتا ہون مگر ہون خاندان بزرگ سے میرے بزرگ
خدائی کرتے آئے ہین اور مین دعوی کرتا ہون مگر خداوند کی موجودگی مین نہین اور ملکون مین جو کہ آبائی
ہین پس کیا نقصان ہوگا آیندہ خداوند کو اختیار ہی اب میری آبرو و زندگی خداوند کے قبضہ مین ہی چاہے
زندہ رکھین چاہے قتل کرین چاہے ذلیل و خوار کرین چاہے سرفراز یہ کہکر سختگان خاموش ہوا اسی خیال
سے کہ جب اِسکا جواب ملے تو پھر اور عرض کرون اندر سے آواز آئی کہ تو سب بیان کرلے پھر
ہم سب کا ایک مرتبہ جواب دینگے مگر اُس آواز سے غصہ ظاہر تھا سختگان نے کہا کہ دوسری
خواہش اور شرط یہ ہی ارژنگ نے کہا ہی کہ مین اُسوقت خداوند کو سجدہ کرونگا کہ جب خداوند سب
خداپرستون پر اپنا عذاب نازل کرکے غارت کردینگے اُسوقت مین ضرور سجدہ کرلونگا اور جانونگا کہ ضرور
آپ خدا ہین گو اب بھی یقین ہو گیا مگر اُسوقت حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوگا اور کوئی عذر کا موقع نہوگا
تیسری خواہش وہ شرط یہ ہی کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور سب ملک جو جو کہ اُنکے قبضے
مین ہین اُنپر آپ قابض ہوجائین اور تمام عالم مین آپ کا دین جاری ہو اُسوقت جو ملک میرے آبائی
ہین مجکو مرحمت ہون اور مین اُنہین جا کر خدائی کرون قیطول خدائی درست کرون پس جب مین خدا
ہونگا اور آپ بھی جو تقدیر کرونگا آپ سے رائے لیکر کرونگا کیونکہ آپ بڑے خدا ہونگے وہ ایسی ہوگی کہ پھر
کبھی خلاف نہوگی اور یہ بھی میری خواہش ہی کہ کسی طور سے مین اپنے آبائی ملکون پر قبضہ پاؤن اور اپنا
آبائی طریقہ اختیار کرون اور رہا یہ امر کہ اگر آپ یہ گمان فرمائین کہ خود کیون نہین خداپرستون سے مقابلہ
کرکے اپنے آبائی ملکون پر قبضہ نہین کرتا ہی تو اُسکا یہ جواب ہی کہ ابھی میری خدائی نے اچھی طرح شہرت
نہین پائی ہی نہ میرے پاس اُنکے مقابلہ کے قابل لشکر ہی پس مین اِسی فکر مین تھا کہ کوئی تو معین و مددگار
ایسا زبردست ہو کہ جو اُنکو غارت کرے پس جب مین نے خواجہ حسین سے یہان کی حالت سُنی بہت
خوشی ہوئی اُسوقت خیال کیا کہ آپ سے کمک طلب کرون جب اُسنے تصویر دکھائی تو مین ملکہ پر بہت
فریفتہ ہوا اور اِس امر سے اور خوش ہوا کہ اب بسلسلہ قرابت بھی ہوجائیگا ضرور پاس ہوگا پس اِسی خیال
سے نامہ تحریر کیا جواب نامہ یہانسے سخت گیا اُسوقت کچھ جمعیت آگئی لشکر لیکر اُتر آیا گو یہ بہت بڑی خطا
ہوئی اُسکی سزا پائی پس اب میرا قصور معاف کیا جائے اور میری اطاعت ساتھ اِن سب شرطون کے
قبول فرمائی جاوے اور لشکر میرے ہمراہ کیا جائے کہ مین اُسکو لے کر خداپرستون پر روانہ ہون اور جو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین اُنکو غارت کرتا ہوا اُنکے سر پر پہونچون اور مقابلہ کرون آپ عذاب نازل کرکے
اُنکو غارت فرمائین بہتر یہ ہوگا کہ خود خداوند بھی تشریف لیچلین فرشتۂ قدرت اُنکے کہنے سے کہ یا تو کل
آکر اطاعت کرو تمکو مہلت دی جاتی ہی ورنہ بعد گذرنے میعاد مقررہ کے تمپر عذاب نازل ہوگا کہ تم
سب غارت ہوجاؤگے خوف پیدا ہوا کہ اسقدر مقابلہ کیے تو کیا ہوا سوا اسے شکست کے ضرور ہم سب
غارت ہونگے اپنے مشیرون سے جو صلاح کی اُنکی بھی رائے ہوئی کہ اِن شرطون پر صلح کرلو آپ کے کرم و
رحم سے اور بندہ پروری سے بعید نہین ہی کہ آپ میری خواہشون کے موافق منظور نہ کرین میری اطاعت

اِن شرائط سے منظور فرماکر مجکو اپنے بندون مین سرفراز فرمائیے مین ادنا آپ کا بندہ ہون بس میری یہ خواہش ہی جو کہ مین نے اپنے وزیر کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین عرض کی آیندہ آپ کو اختیار ہی سخنگان نے اپنی تقریر کو ختم کیا اِس طور سے اور اِس چرب زبانی اور لسانی سے کی کہ برجلیس بہت خوش ہوا گو بعض بعض مقام پر غصہ آیا مگر وہ ایسا چالاک تھا کہ ایک امر اپنے مطلب کا کہتا تھا اور پھر ایسی تعریف کرتا تھا کہ غصہ فرو ہو جاتا تھا اور یہ بھی کہا کہ ارژنگ نے قبول کیا کہ بعد قبول کرنے میری اطاعت کے مجکو طلب فرماکر اپنی ملازمت سے سرفراز فرمائیے کیونکہ مین آپ کا خورد ہون اور آپ بزرگ ہین ہر طرح سے اور یہ بھی عرض کیا کہ یہ جو مین نے تقریر و شرائط اپنے وزیر کی زبانی عرض کرائے ہین اگر کوئی لفظ خلاف شان و شوکت و مزاج کے ہو اور کوئی گستاخی ہوئی ہو اُسکو از راہ بزرگی معاف فرمائیے گا کیونکہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا کا مصداق ہو جائے مین نے تو اپنے نزدیک کوئی ایسی لفظ نہین استعمال کی ہی کہ جو کہ خلاف ہو اور یہ بھی عرض کیا ہی کہ جب سب امر طی ہو جائین تو ایک اقرار نامہ و عہدنامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ مین اپنے قول و اقرار سے نہ منحرف ہون آپکی نسبت تو ایسا گمان کرنا بالکل خلاف ہی اور بہت بڑی گستاخی ہی صرف اپنے قول کی پابندی کے لیے کہ شائد بھول جاؤن تو اپنی تحریر دیکھکر نادم ہون اور عذر کرلون بس اور زیادہ کیا عرض کرون آپ خود میرے دل کے حال سے واقف ہین آپ کے روبرو عرض کرنا بالکل حماقت ہی یہ کہکر سخنگان خاموش ہوا اور اِس شعر پر اپنی تقریر ختم کی شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی دیگر بعد ازاین والسلام ✤ دیگر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ✤ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے جب سخنگان خاموش ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو آواز آئی کہ تو اپنی تقریر کو ختم کرچکا اب جواب دیا جائے یا کچھ اور کہنا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے ارژنگ کی پیامبری کو تمام کیا اب کچھ نہین عرض کرنا ہی جواب کا امیدوار ہون جو جواب مرحمت ہوگا وہ جا کر اُنسے کہدونگا مین تو پیامبر ہون مین یہ عرض کرتا ہون کہ اُسنے اول جو خواہش کی ہی وہ تو نہایت درجہ بیجا ہی اُسکا قبول ہونا تو محال ہی یہ اُسکا خام خیال ہی باقی اور شرائط تو قبول ہونگے ضرور ارژنگ ذلت اُٹھائیگا یہ سودا نہ اُسکے سر سے نکلے گا نہ وہ اپنی اچھائی کا اور آرزو اپنی کنار مین دیکھے گا یہ سودا اُسکو تباہ کرے گا اسقدر تو برباد کیا اور زیادہ تباہ ہوگا جبتک اِس امر سے باز نہ آئیگا اُسوقت تک اُسکا دامن امید گل آرزو سے نہ بھریگا اُسوقت تک جبتک نہ یہ خیال کریگا کہ اِس امر کو ترک کرو ملکہ کے وصل سے دست بردار ہو اور یہ آرزو نہ کرو اُسوقت اپنی کنار مین شاہد امید کو نہ پائیگا اور محال ہے اُس سے بس اور سب امر بھی محال ہین اپنی راے حضور مین ظاہر کرتا ہون اگر حضور اِس امر کو اِس امر کو اِس طور سے قبول کرین کہ اپنے تئین جب ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو غارت کردینگے اور اُنکے ہم سے فراغت پائین گے اُسوقت ہم اِس امر کو قبول کرینگے اور تمھارے ساتھ عقد کر دینگے تو کوئی نقصان حضور کا نہو گا آیندہ حضور کو اختیار ہی یہ جو سخنگان نے کہا آواز آئی کہ تو پیام لے کر آیا ہی یا ہمکو راے دینے بس تو اپنا منصب جو تھا ادا کرچکا اب جو تو نے کوئی کلام کیا تو سزا ملیگی ہمسے جواب اسن ہم کوئی تیرے تابعدار ہین یا تو ہمارا مشیر ہی جو ہم تجھ سے راے لین تو بھی احمق ہی اور تیرا بادشاہ بھی ہو تو مصرعہ وزیر سے چنین شہریارے چنان ✤ اب خاموش رہ ہم جواب دیتے ہین اگر اس امر کی اُسکو صلح منظور ہو گی تو صلح ہو گی ورنہ کل اُسپر اور اُسکے لشکر پر اُسکے عذاب نازل ہوگا ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اُسنے تمکو یہ

اجازت دی ہی کہ جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اور جسطور سے تیری راے ہو عہد و اقرار کرنا ای سختگان جواب سُن یہ جو اُسنے خواہش کی ہی کہ عقد ہو جائے یہ خواہش اُسکی بالکل بیکار ہی یہ امر تو نہایت دشوار ہی تونے اُسکو سمجھایا بھی نہین کہ یہ کیا امر کہتے ہو اُسکے دماغ سے ابھی تک یہ بات نہین نکلی ابھی اُسکے سر پر ولولۂ عشق سوار ہی خیر ہمکو کیا باوجودیکہ اتنی بڑی ذلت اُٹھائی اسقدر زحمت گوارا کی اُسپر بھی اُسکو ہوش نہ آیا ہم اُسکا انتظام کیے دیتے ہین اُسکے سر پر سے جن عشق کو اُتارتے ہین وہ بغیر سزا پائے ہوئے اپنی اِس حرکت سے باز نہ آئیگا جو امر ہماری مرضی کے خلاف ہی وہ ہر مرتبہ اُسی کی خواہش کرتا ہی ہم جواب سخت دے چکے ہین بڑا بے غیرت ہی جو پھر اِس امر کو زبان پر لایا تو بتا کیا سمجھکر اُسنے یہ خواہش ظاہر کی اُسکو ہمسے کیا برابری کا دعوی ہی اُسکا دادا مرتد تھا ہمنے اُسکو خلق کیا اُسنے ہمسے انحراف کیا اُسکا انجام کیا ہوا کہ دوسری قوم کے لوگون سے ذلیل کرایا آخر کو مارا گیا جو کہ ایسا ہو اور کوئی اُسکی وقعت نہو پھر بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُس سے سلسلۂ رشتہ داری کیا جائے بس اُس سے کہنا کہ اِس امر کو اپنے دل سے بھلا دے اور اسکا خیال بھی نہ لائے ورنہ بہت خراب ہوگا اگر نہ دست بردار ہوگا تو مفت جان برباد ہوگی آیندہ اُسے اختیار ہی یہ کہکر بہت کچھ سخت و سست لقا و زمرد و ارزنگ کو کہا اور کہا اسی مین خیر ہی اُس سے کہدینا کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھی زبان پر نہ لائے ورنہ غضب خداوندی مین مبتلا ہوگا اور بہت ذلیل ہوگا ابھی کچھ نہین ہوا ہی اور دوسری شرط جو اُسنے کہی ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ ہمکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو لشکر کشی کرکے خداپرستون پر جائین اور اُن سے مقابلہ کرین جبکہ وہ ہمارے دشمن نہین ہین اپنا دشمن بنائین اگر یہ امر ہمکو مدنظر ہوتا تو ابتک ہم نہین رہتے اُنکو غارت ہی کر چکے تھے بس جب وہ دھیان مین آئیگی یا آتی اُس سے سمجھ لیا جاتا تو وہ خداپرستی ترک کرتے یا ہم اُنکو غارت کرنے کو قصد نہ تھا مگر خیر جبکہ ارزنگ نے ہمارے دامن مین آکر پناہ لے اور ہمکو اپنا معین مقرر کیا ایسی حالت مین ہمکو بھی لازم ہوا کہ اُسکی کمک کرین اور خداپرستون سے مقابلہ کرین اور اُنکو غارت کرین کیونکہ اب اُنکو زمانہ بہت ہوا ہی اور بہت سر اُٹھایا ہی تمھارے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے بہت سرکشی پر کمر کسی ہی اور بہت سے ملک اُنکے قبضہ مین ہین سختگان نے عرض کیا یہ ملک کیسے نصف دنیا پر اُنکا قبضہ ہی گو وہ بھی بندے ہین مگر ابتک تیرا پاس بہت ہی کیونکہ تونے یہان آکر پناہ لی ہی اور یہ ایک حجت پیش کی ہی کہ مین اُسوقت سجدہ کرونگا کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرینگے بس ہمپر فرض ہوا کہ یا تو اُنسے مقابلہ کرکے اُنکو بھی آفتاب پرست کرین یا غارت کرین ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم اپنا لشکر تیرے ہمراہ کرین کہ تو جاکر مقابلہ کرے جبکہ تیرے بزرگ اُنسے ہمیشہ شکست کھا کیے اور مغلوب رہے تو کیونکر اُنپر غالب آئیگا تو بھی مغلوب ہوگا میر لشکر بھی بدنام ہوگا بس مین خود اُنکے مقابلے کو لشکر لے کر چلونگا مگر شرط یہ ہی کہ ارزنگ یہ خیال کرلے کہ اب کبھی ملکہ کا نام بھول سے بھی زبان پر نہ لائے تو اِس صورت مین یہ شرط اُسکی قبول ہی اور اطاعت بھی صرف اُسکے یہان آنے کے سبب سے یہ امر گوارا کیا جاتا ہی اور اُسکے عجز و انکسار کرنے سے ورنہ ہمکو کوئی ضرورت نہ تھی سبب اِسکا یہ ہی کہ ہم رحم دل ہین اُسکے عجز و انکسار پر ہمکو رحم آگیا ہمنے قبول کرلیا سختگان نے عرض کیا بہت آپکی بندہ پروری ہوئی خداکو یہی امر زیبا ہی کہ جو جو کچھ عرض کرے اُسکو قبول کرے آواز آئی کہ بہت لسانی نہ کر سن یہ جو اُسنے شرط کی ہی کہ جب آپ خداپرستون کو غارت کرلین اور تمام عالم پر آپکا قبضہ ہو جائے اُسوقت میرے ملک آبائی مجکو حوالہ فرمائیے تاکہ مین اُنپر قبضہ کرکے قیطول خدائی درست

کرون اور خدائی کرون بس مجکو کیا ضرورت ہی کہ جبکہ مین ارزنگ کی خاطر سے مرتد اس امر سے کہ وہ میرے پاس عاجز ہوکر پناہ لایا اور یہ شرط کی اپنے اُن بندون کو کہ جنکو مین نے ہر ایک پر غالب رکھا ہی اور اُنکو اپنے یدِ قدرت سے بنایا ہی اور تمام زور و طاقت اُنکو دیا ہی غارت کرون ایک دین جاری کرون پھر یہ امر کرون کہ کچھ ملکون پر ارزنگ کا قبضہ کراکے اُسکو اجازت دون کہ وہ خدائی کرے پھر دو مذہب ہون جب ارزنگ کے پاس کچھ لوگ جمع ہون اور لشکر ہو جائے وہ دعوی کرے کہ مین خدائے برحق ہون اور برجیس و آفتاب باطل کیا خوب مین خود اپنے ہاتھ سے قصہ مول لون اور درد سر خرید کرون یہ کون عقلمندی اور دانائی ہی بالکل یہ امر خدائی کے خلاف ہی کہ اپنا برابر والا پیدا کرون اُسوقت تم سب لوگ اعتراض کرو کہ اگر ارزنگ خدا نہ تھا اور خدا زادہ نہ تھا تو کیون خداوند نے قبول کیا اور حکم دیا کہ اِن ملکون پر تم اپنا قبضہ کرو اور خدائی کرو ہان یہ شرط اس طور سے قبول کی جاتی ہی کہ جب سب ملکون پر اور تمام دنیا پر میرا قبضہ ہو اور خدا پرست میرے عذاب مین مبتلا ہوکر غارت ہون اُسوقت ارزنگ اپنے آبائی ملک سلے لے اور وہین حکومت کرے اور وہان کے لوگ اور خود ارزنگ میری خدائی کے قائل ہون تو کیا نقصان ہی ورنہ اُسکی خواہش کے موافق ہمکو قبول نہین ہی جو اُسکا جی چاہے وہ کرے یہ جو سختگان نے سنا دل مین خیال کیا کہ یہان اسوقت تو اس بلا کو دفع کرنا ہی جو یہ شرط کرین قبول کر لو کہا کہ یہ بھی ارزنگ کو قبول ہی اسی طور سے کہ جس طور سے آپ نے بیان فرمایا آواز آئی کہ وہ جو اُسکی خواہش تھی اور ہی کہ مین اپنے آبائی ملکون پر قابض ہوا نہیں سو وہ مطلب اُسکا حاصل ہی مگر اسی شرط سے کہ جب مین خداپرستون کو غارت کر لون اور ارزنگ میرا دین قبول کرے اور اپنے آبائی طریقہ کو ترک کرے اور اُسکے جاری کرنے کا نہ قصد کرے اور نہ ملک کا خیال دل مین رکھے تو اُسکی اطاعت قبول ہی ورنہ قبول نہین ہی اُسکی خاطر سے ہم خود اپنے مقام سے حرکت کرینگے گو ہمارا قصد نہ تھا مگر اُسکی خاطر ہمکو ازحد منظور ہی یہ جو ہمنے اُس پر اور اُسکے لشکر پر عذاب نازل کیا یہ صرف چشم نمائی تھی اور اُسنے جو خطا کی تھی کہ اس غرور مین لشکر لیکر آیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا اور مقابلہ کیے یہ نہ خیال کیا کہ مین بندہ ہوکر خدا سے مقابلہ کرتا ہون اُسکو یہ خیال تھا کہ مین بھی خدا ہون میرا باپ خدا تھا اور دادا اور یہ نہ جانتا تھا کہ خدا سے باطل ہین اور سچا خدا خداوند آفتاب ہی مین اگر پہلے ہی یہ درخواست کرتا کہ میری کمک فرمایئے مین خداپرستون کے ہاتھ سے بہت عاجز ہون اور یہ امر نہ کرتا کہ نورِ خالص کی نسبت خیال فاسد کرتا تو یہ نوبت کیون آتی بس جیسی حرکت کی اور غرور کیا ویسی سزا پائی جب غرور دماغ سے برطرف ہوا اور سب بل نکل گیا اب سارا نشہ ہی اور بیہودہ غرور کہ مین خدا ہون اور خدا کا بیٹا ہون اور پوتا ہون سب معلوم ہوتا ہی کہ جاتا رہا ذرا سے شکست کھانے سے یہ خوف غالب ہوا کہ ایسا نہو کہ عذاب نازل ہو جان ایسی عمدہ شی ہی بخوف جان اطاعت کرنے پر راضی ہوئے مگر ابھی کچھ غرور اور یہ خیال باقی ہی کہ مین خدا ہون اور میرے باپ دادا خدا تھے جو یہ خواہش ظاہر کی کہ مین بعد فراغت ہم اہل اسلام اسکو سائل وغیرہ دلائل اور خدائی کرے ابھی اسقدر اثر ہی دوسرے یہ خیال ہی کہ مین عالی خاندان ہون میرے ساتھ عقد ملکہ کر دیجیے کہنا کہ کیون اسقدر مغرور رہا ہی کیا ابھی اچھی طور سے یہ نشہ غرور سر سے نہین گیا ہی بس اگر تجکو منظور ہون تو یہ شرطین کہ مین نے ابھی بیان کی ہین تو میری خدمت مین آ ورنہ تو جان اور تیرا کام اور یہ بھی کہدو کہ اگر تو خیال کرے کہ جب مین خدمت مین جاؤنگا تو مجکو خاص مقام پر طلب فرمائینگے تو کبھی نہوگا

تیرا ابھی یہان آنا دشوار تھا چونکہ پیام لیکر آیا تھا اس سبب سے یہان طلب ہوا ورنہ جہان سب ملکون کے
وزیر تھے اُسی مقام پر تو بھی رہتا ہم تجھسے بہت خوش ہوئے تو اگر منظور کرے تو ہم تجکو اپنی درگاہ کا
شیطان مقرر کرین پس سے یہ امر ہوگا کہ جب ہم دربار کیا کرینگے تو تجکو یہان طلب کر لیا کرینگے اور قصہ
خداپرستون کا سُنا کرینگے تو خوب بیان کرتا ہی اگر یہ امر نہ قبول کریگا تو یہ ہوگا کہ جہان اور سب وزیر ہین
اُس مقام پر تو بھی بیٹھا کریگا اور ارزنگ تو اُسی درجہ تک آئیگا کہ جہان اور ملکون کے بادشاہ ہین
اُنھین کے درجون مین اسکو بھی جگہہ ملیگی یہان آنا محال ہی یہ بھی کہدینا اگر ان سب امرون پر منظور ہو تو
خیر عہدنامہ تحریر کیا جائے وہ اُسپر اپنے دستخط مع اپنے سردارون اور اپنے بھائی کے کردے اور ایک
نقل اپنے پاس رکھے اور اصل بادولت کے دفتر مین داخل کرے یہ سُنکے سخنگان نے ہاتھ جوڑکر
جواب دیا کہ یہ آپکی عزت افزائی اور غلام نوازی ہی ورنہ مین کس قابل ہون میرے نہ ہے نصیب اور
قسمت کہ آپ مجکو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر فرمائین اور اِس مقام تک آنے کی اجازت ملے یہ میرا
مقدر کب تھا آپکی مہربانی اور بندہ پروری سے کیا بعید ہی کہ جو کچھ نہو وہ کم ہی مین کیون نہ قبول کرونگا
مجکو بدل قبول ہی یہ کہکر اور کھڑے ہو کر بہت ادب سے چارون طرف جھک کر سلام کیا اور بہت تعریف
بر جلیس کی کی اور عرض کیا کہ حکم فرمائیے عہدنامہ تحریر ہو سب شرطین قبول ہین اگر ارزنگ نہ
قبول کریگا تو مین زبردستی قبول کراونگا ورنہ مین اُسکے پاس سے آپکی خدمت مین چلا آؤنگا یہان مجکو
بہت آرام ملیگا اور راحت آواز آئی کہ تجکو اختیار ہی سخنگان نے عرض کیا کہ حضور عہدنامہ پر دستخط
سب کے کرا کے اور اپنی مہر کر کے کل لیکر حاضر ہونگا آواز آئی کہ جو سردار اور پہلوان و افسر جس مرتبہ کا
ہوگا اُسکو اُس درجہ مین جگہہ ملیگی سخنگان نے عرض کیا کہ بہت خوب آواز آئی کہ اے خونخوار شاہ
دبیر کو حکم دو کہ جو شرائط تمنے بیان کیے ہین یہ ایک پرچۂ قرطاس پر تحریر کر کے حاضر کرے اور جب
وہ لاوے تو اسکو دیکھکر سخنگان کو دینا وہ پھر ارزنگ کے اور اُسکے بھائی کے اور دستخط سردارون کے
وافسران کے وپہلوانون کے کرا کے حاضر کرے بس اُسوقت خونخوار شاہ نے دبیر کو حکم سے خداوند
کے آگاہ کیا طریقہ یہ ہی کہ ایک پرچہ پر لکھدیا میز وقلمدان دونون کے روبرو رکھا ہوا ہی بس اِدھر کوئی
حکم صادر ہوا اُنھون نے قرطاس پر تحریر کیا بس وہ حکم جسکے نام ہوا وہ کاغذ خود بخود اُڑکر اُسکے پاس
پہونچگیا وہ اُسکے انتظام مین مصروف ہوا بس جب خونخوار شاہ نے قرطاس پر تحریر کیا وہ کاغذ افسر
دفتر کے پاس گیا اُسنے اُسوقت دبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ عہدنامہ تحریر کرو یہ عرض کر چکا ہون کہ جو یہان
تقریر ہوتی ہی سب سنتے ہین اور سب کو یاد رہتی ہی ہر درجہ والے سنتے ہین بس دبیر شرائط سُن چکا تھا
اُسنے وہ شرائط تحریر کیے یہ تو تحریر کر رہا ہی وہان آواز آئی کہ اے سخنگان یہ بیان کر کہ آجکل خداپرست
کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ جب سے امیر ثانی یعنے صاحبقران ثانی تورج وزمرد ثانی
کو قتل کر کے مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانۂ کعبہ کے گئے اور اپنے مقام پر شہزادہ
بدیع الملک کو صاحبقران کر گئے اور لقب صاحبقران ثالث کا دے گئے پس شاہزادہ
بدیع الملک نے بعد حاصل کرنے خزانۂ طلسمی کے مع کل لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کیا کیونکہ
آئینہ اندام جادو حاکم طلسم اشراقیہ یعنے طلسم آئینہ بھاگ کر نہ طاق کو گیا ہی اور صاحبقران ثانی
بدیع الملک کو تاکید کر گئے ہین کہ بدون قتل آئینہ اندام جادو کے تم آرام نہ کرنا اور جن جن ملکون مین
کافر مقیم ہون سب کو قتل کر کے قبضہ کر لینا بس بدیع الملک عقب مین آئینہ اندام کے گئے ہین

جب ارزنگ نے خروج کیا تھا اور قصد لشکر کشی کیا تھا تو نامہ ایوان تاجدار خداوند نہ طاق کا آیا تھا کہ تم یہان آؤ اور اہل اسلام سے مقابلہ کرو کیونکہ وہ لشکر کثیر لے کر میری طرف آئے ہین اور دیکھو کیونکر یہان غارت ہوتے ہین تمھارا ہی نفع ہی پس ارزنگ نے طرف نہ طاق کے کوچ کیا تھا اُس زمانہ مین خداپرست دشت فرحت افزا مین مقیم تھے اور بندوبست مقابلہ کر رہے تھے اور بلکہ یہ بھی سُنا تھا جبکہ ہم ملک خورشید نگار مین تھے جو کہ جاے ولادت ارزنگ ہی کہ جو ملک قرب وجوار دشت بہار افزا مین تھے اُن سب پر خداپرستون نے قبضہ کر لیا ہی مگر نہ طاق پر اسی سبب سے نہین گئے ہین کہ ایک دریاے سبز رنگ حائل ہی اُسکی بربادی کی فکر مین خضران بن عمرو ثانی جو کہ عیار ہی شاہزادہ بدیع الملک کا اور مثل خواجہ اول یعنے عمرو اول و خواجہ ثانی یعنے عمرو ثانی کی بھی فکر مین گیا ہی پس ارزنگ لشکر لیکر طرف نہ طاق کے چلا راہ مین خاور ملا خیال ہوا کہ جو ملک اہل اسلام کے ہین اُنکو غارت کرتے ہوئے بر سر اہل اسلام نہ طاق مین پہونچو چنانچہ ویسا ہی کیا خاور کو غارت کیا اور اُسپر قبضہ کیا کوچ کرنے کا قصد تھا کہ مقبرے کا قصہ روبکار ہوا اُس سے فرصت نہ ملی تھی کہ اِدھر کو آنا ہوا مگر راہ مین سُنا تھا کہ خضران نے عیاری کرکے آفتاب جادو و سحران جادو و ماہیان طوفان کش جادو کو مار دریا برباد ہوا لشکر کوچ کرکے ملک یقینیہ پر پہونچا یقین سے مقابلہ ہوا آخر کو یقین بھی مسلمان ہوا محرابیہ پر لشکر اسلام گیا وہان بھی بہت بڑا مقابلہ ہوا محراب شاہ بھی شریک ہوا اور مسلمان ہو گیا چونکہ ایک ساحر اور ایک ساحرہ سُنا گیا ہی کہ اہل اسلام کی شریک ہو گئی ہی وہ رواروی کرکے لیے جاتی ہی پس اور جو ملک راہ مین سلے وہ سب بادشاہ بدون مقابلہ شریک ہوئے اب سُنا ہی کہ لشکر سمندریہ پر فروکش ہوا اور سمندر شاہ سے جو کہ حاکم سمندریہ ہی برابر مقابلے ہو رہے ہین اِسکے بعد نہ طاق ہی پس آجکل اہل اسلام سمندریہ پر ہین ابھی کسی کو نہ شکست ہوئی ہی نہ ظفر بلکہ کئی مرتبہ سمندر جادو نے شکست کھائی ہی مگر مقابلہ کر رہا ہی پس اہل اسلام سمندریہ پر ہین یا خداوند اگر حکم ہو تو مین کچھ عرض کرون آواز آئی کہ بیان کر سختگان نے عرض کیا کہ خداوند کو اِس معرکہ سے تو فرصت ہو گئی اب خداوند یہ تدبیر کرین کہ لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ آمادہ ہو سفر کے لیے پس خداوند لشکر کثیر ہمراہ لیکر اور ارزنگ کو لیکر براے غارتگری اہل اسلام کوچ فرمائین تاخیر نہ فرمائین اگر اہل اسلام نے نہ طاق فتح کر لیا تو اُنکو اور زیادہ قوت ہو جائیگی کہ وہان خزانہ کثیر اور مال کثیر ہی ایک تو وہ لشکر کثیر رکھتے ہین دوسرے اور لشکر کی قوت بھی ہو جائیگی تیسرے یہ ہوگا کہ جو عزیز و اقارب اہل اسلام کے ہین سب ایک مقام پر جمع ہو جائین گے اُسوقت بڑی دقت ہوگی اِسی سے جو خداوند نہ طاق پر پہونچ جائین گے تو بہت اچھا ہوگا مین ہمراہ ہونگا جو جو ملک زیر زمین اور سپاہ کثیر رکھتے ہین اُنکو خداوند کے ہاتھ سے غارت کرا دونگا اور اُنپر خداوند کا قبضہ ہو جائیگا پس خداوند اُن ملکون پر جو کہ اہل اسلام کے قبضہ مین ہین اپنا قبضہ کرتے ہوئے اور اہل اسلام کو غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے سر پر پہونچ جائین اِس سے یہ نفع ہوگا کہ جب یہ آفت اہل اسلام پر آئیگی تو ایک دوسرے کی کمک نہ کر سکے گا یہ خیال ہوگا کہ اگر ہم اُسکی کمک کو گئے اور یہان کوئی بلا نازل ہوئی تو بڑی خرابی ہوگی اور اہل اسلام کی قوت کم ہوگی بدیع الملک کے پاس جو لشکر ہی سوا اُسکے اور کوئی نہو گا کیونکہ یہ لوگ تو یہان غارت ہو چکے ہونگے پس اِس سے بہتر کوئی تدبیر انکے غارت کرنے کی نہین ہی اور اگر یہ سب ایک مقام پر جمع ہو گئے تو پھر خداوند کو انکے غارت کرنے

مین بڑی مشکل ہوگی آیندہ مرضی مولا از ہمہ اولی میری عقل مین جو آیا تھا عرض کر دیا آواز آئی کہ تیری راے
بہت ٹھیک ہی ہم خود اسی تدبیر مین تھے جب سے ہمنے اپنے علم خدائی سے معلوم کیا تھا کہ تو براے صلح
آتا ہی اس سبب سے کہ تو عقلمند ہی ہمنے اپنی درگاہ کا شیطان کرنا تجکو چاہا ہی ایسا ہی ہوگا مین پرسون تک
یہانسے کوچ کرونگا اگر ارزنگ نے عہدنامہ پر مہر کر دی پس تو اہل اسلام کے ملکون کو میرے لشکر سے
غارت کرانا مین اپنا عذاب نازل کر دیا کرونگا اُن لوگون پر جو نافرمانی کریگا اور جو اطاعت پر راضی ہوگا
اُسپر نہین سختگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگر خداوند اس طور سے تشریف لیجاوینگے اول تو یہ
ہوگا کہ دین آفتاب پرستی کو رواج ہوتا جائیگا ملکون پر قبضہ ہوتا جائیگا دوبارہ زحمت نہ کرنا پڑے گی
دوسرے اہل اسلام بہت جلد غارت ہونگے آواز آئی کہ اسی طور سے کیا جائیگا یہ تقریر ختم ہوئی تھی کہ
ایک چوبدار خود بخود ظاہر ہوا اُسنے کچھ کاغذ خونخوار شاہ کو دیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دبیر عہدنامہ
لکھ چکا اُسنے اپنے افسر کو دیا افسر نے اُسکو دیکھکر اور ہاتھ بلند کر کے کہا کہ یہ عہدنامہ حاضر ہی بس یہ چوبدار
اسی غرض سے مقرر ہی کہ جو نامے اور کاغذ تحریر ہو آئین تو ہم تک پہونچا دینا یہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہے
سواے اس درجہ کے لوگون کو کہ جہان پر جلیس ہی جہان یہ کہا کہ یہ کاغذ حاضر ہی اور ہاتھ بلند کیا اُسنے
لے لیا اور یہان پہونچا دیا بس جب خونخوار کو وہ عہدنامہ لاکر دیا خونخوار نے دیکھکر اور پڑھکر اور
کھڑے ہوکر عرض کیا کہ عہدنامہ طیار ہوکر آگیا حاضر ہی آواز آئی کہ تم دیکھکر سختگان کو دیدو اور کہدو کہ
اسپر مہر و دستخط کرا کے اور نقل کرا کے روانہ کر دے نقل وہان رہنے دے خونخوار نے وہ عہدنامہ لاکر
سختگان کو دیا اور جو حکم تھا اُس سے آگاہ کیا سختگان نے عرض کیا کہ کل خود ارزنگ لیکر حاضر ہوگا
اور اب مین رخصت ہوتا ہون تاکہ جاکر اُسکا بندوبست کرون آواز آئی کہ جاؤ خونخوار شاہ کو حکم
ہوا کہ طومار شاہ وغیرہ سے کہو کہ لشکر کو جائین جب کل ارزنگ آنے تو اُسکے ہمراہ کل لشکر لیکر
آئین لشکر کو چھاؤنی مین اُترنے کا حکم دین اور خود مع کل سردارون کے دربار مین مع ارزنگ کے
حاضر ہون اور لشکر ارزنگ کو بیرون شہر قیام کرنے کا حکم دین اور ایک خلعت گران قیمت سختگان
کو اور ایک ایک خلعت علے قدر مراتب اسکے ہمراہیون کو علاوہ اہل لشکر کے مرحمت ہو اور ایک ایک سو
روپیہ کل اسکے ہمراہ کے لشکر کے آدمیون کو سرکار بادولت سے دیا جاے بس یہ دونون حکم لکھکر
خونخوار شاہ نے روانہ کیے طومار شاہ وغیرہ تو آمادہ ہوے ایک حکم خزانچی کو گیا وہ فوراً توڑے
روپیہ کے لیکر بیرون قلعہ آیا اور کل لشکر ارزنگ کو جو کہ ہمراہ سختگان کے آیا تھا سو سو روپیہ دیا اور
ملازمون و چوبدارون تک کو اُدھر داروغہ توشک خانہ خلعت کی کشتیان لے کر در گنبد پر حاضر ہوا
یہ یہان انتظار کر رہا ہی کہ خزانچی نے روپیہ تقسیم کر کے یہ کاغذ پر تحریر کیا کہ تعمیل حکم سرکار کی گئی وہ
کاغذ دفتر مین آیا اور وہ اسی چوبدار کے ذریعہ سے خونخوار شاہ کے پاس پہونچا اُسنے دیکھکر مہر کر دی
اسی طور سے توشک خانہ کے داروغہ کا بھی کاغذ آئیگا اُسپر بھی مہر کر دی جائیگی بس سختگان چوکی پر سے
اُٹھا اور بہت جھک جھک کر چارون کو سلام کیا اور خونخوار شاہ و افریق شاہ کو سلام کیا اور ایوان سے
آکر ایوان کے آستان کو بوسہ دیا پیشانی ملی اُسکے بعد پچھلے قدم اُس دروازے تک آیا اور پھر سلام کر کے
اندر دروازے کے داخل ہوا بس زینہ طے کر کے اُس درجہ مین آیا جہان طومار شاہ وغیرہ تھے وہ
اُسکے ہمراہ ہوے حاصل کلام یہ کہ جو جو لوگ سختگان کے اور طومار شاہ وغیرہ کے جن جن درجون
مین تھے سب ہمراہ ہوتے گئے یہانتک کہ بیرون گنبد آئے داروغہ نے ہمراہیان سختگان کو حسب

لیاقت مع سختگان کے خلعت دیے یہ سب خلعت پاکر بہت خوش ہوئے کوئی خلعت اُنمین ایسا نہ تھا کہ جو گران قیمت نہو بس قلعے سے باہر آئے اور سوار ہو کر اُسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے طومار شاہ اُسی طور سے اپنے لشکر مین آیا سختگان سے کہا کہ بارگاہ مین تشریف لیچلو سختگان نے کہا کہ اب جاؤنگا بس سختگان وہانسے بھی رخصت ہوکر اور اپنا لشکر ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور لشکر آفتاب پرستون سے نکل سکے اُسنے حکم دیا کہ ڈنکا بجے اور علم بلند ہون بس بموجب حکم کے سب سامان درست ہوا ارزنگ کی طرف سختگان چلا یہان ارزنگ انتظار کر رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ وزیر اعظم آتے ہین راوی نے بیان کیا ہر کہ طومار شاہ نے بھی لشکر مین آکر دربار کیا اور ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ ارزنگ کیا کرتا ہر آیا وہ عہدنامہ کو تا ہی یا نہین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہوئے یہان طومار شاہ انتظار مین ہرکارون کے بیٹھا ہوا ہی اُدھر جب ہرکارون نے ارزنگ کو خبر دی اُسنے چند سردار براے استقبال روانہ کیے یہ اُدھر سے چلے سختگان مع جاہ و حشم کے داخل لشکر ہوا اُسی طور سے لشکر کو طی کر کے قریب بارگاہ پہونچا وہ سردار آکر ملے اِسنے دربارگاہ پر پہونچکر سب سامان کو رخصت کیا لشکر اپنے مقام پر جاکر فروکش ہوا بس سختگان مع کل سردارون کے جو کہ براے استقبال آئے تھے اور جو کہ ہمراہ تھے داخل بارگاہ ہوا سب مقام مجراگاہ پر سے مجرا بجا لائے اور اپنے اپنے مقام پر پہونچے سختگان بیٹھا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت سختگان نے کل حالات بیان کیے ابتدا سے طومار شاہ کے پاس جانا اور جو حالت لشکر کی دیکھی اور اُسکا لے کر شہر مین جانا اور شہر کی کیفیت اور وہان کے باشندون کا حال اور جو جو واقعات دیکھے تھے وہ سب بیان کیے اور قلعے کے دروازے پر جو تحریر تھا وہ سب بھی بیان کیا داخل قلعہ ہونا قلعے کی کیفیت وہان کے سب مقامات کی حالت بیان کر رہا ہی اور بہت تعریف کرتا جاتا ہی گنبد مین سب درجون کا حال برجیس کے قریب پہونچنا حجاب سے آواز آنا باہم تقریر ہونا اور عہدنامہ تحریر ہونا کل حال ابتدا سے انتہا تک اپنے لشکر مین آنے تک کا اور خلعت پہننے تک کا بیان کیا ذرا سا نہ چھوڑا اور عہدنامہ پیش کیا اور کہا کہ اِن سردارون کی اور چترنگ کی اور چترنگ کے سردارون کی مہر و دستخط اور اپنی فرمائیے اور نقل کر اسکے اپنے پاس رکھیے اور اصل لے کر کل چلیے اور ملاقات فرمائیے یہ طریقہ ملاقات کا ہی کہ جس درجہ مین سب بادشاہ ہونگے اُسی مین آپ کو جگہ ملیگی اور مجکو تو شیطان درگاہ کا خطاب ملگیا آیندہ آپکو اختیار ہی اگر اِسکے خلاف عمل مین لائیے گا تو عذاب نازل ہوگا اور مین تو آپ کے پاس سے چلا جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا ارزنگ نے جو عہدنامہ پڑھا بالکل اُس تقریر کے خلاف پایا سختگان سے کہا کہ یہ تو اِن شرائط کے خلاف ہی سختگان نے کہا کہ آپ کیسے نادان ہین بھلا کیونکر وہ شرائط جو کہ بیان کیے تھے قبول کر لیتے ہین وہ ہی سب شرطین سواے عقد ملکہ کے ہین وہ اُنھون نے نہین قبول کین ہین باقی کوئی ایسی شرط نہین ہی کہ نہ قبول کی ہو اور وہ کیونکر اِس امر کو قبول کرتے کہ مین خدائی کرون اور ارزنگ بھی اُسمین یہ شرط ہی کہ بادشاہت کرین اپنے آبائی ملکون مین پھر سختگان نے اپنا شرطون کو بیان کرنا اُسکا جواب جو کہ بالا گذرا ہی اور مذکور ہوا ہی بیان کیا اور کہا کہ مین نے اِس سبب سے منظور کیا کہ خدا پرستون کا تو قصہ پاک ہو پھر اِنسے سمجھ لیا جائے گا کوئی نقصان نہین ہی اِس عہدنامہ پر دستخط کرنے سے اِنکا قصہ پاک ہوگا اہل اِسلام سے سمجھ لیا جائیگا ہم مین دو وجہ لغو ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہین ہی اُسمین سے ایک لڑیگا ایک مارا جائیگا

اپنا مطلب ہر طرح سے حاصل ہی یون جو ارزنگ کو سمجھایا سختگان نے اُسنے قبول کرلیا اپنے سر اور چترنگ کی مہر کرادی اور کل اہل دربار کی سختگان کی بھی مہر ہوئی دبیر نے اُسکی نقل کرلی بس سختگان نے ارزنگ سے کہا کہ لشکر کو حکم دیجئے کہ کل وہ طیار رہے بس صبح کو ملاقات کو تشریف لیچلیے ارزنگ و چترنگ نے سب سرداروں کو حکم دیا اور کل لشکر کی طیاری کا حکم دیا اور ایک نامہ بنام طومار شاہ لکھا کہ آپ بھی کل تیار رہیے گا صبح کو ہم خداوند کی ملاقات کی اور قدمبوسی کو آپ کے ہمراہ چلینگے ہم ادھر سے لشکر لیکر آئینگے آپ وہان ہمارے منتظر رہیے گا بس دونون ملکر چلینگے ایک عیار کے ہاتھ روانہ کیا وہ ہرکارے جو کہ خبر لیکے آئے تھے یہ خبر لیکر بارگاہ مین آئے طومار شاہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نامہ آتا ہی وہ عیار نامہ لیکر آیا طومار شاہ کو دیا طومار شاہ نے منشی کو دیا اُسنے پڑھا طومار شاہ نے جواب تحریر کردیا کہ بہت بہتر وہ جواب لیکر اپنی بارگاہ مین آیا طومار شاہ کا جواب ارزنگ کو دیا ارزنگ نے جواب معقول پاکر دربار برخاست کیا اور خود بھی اور چترنگ بھی دونون کے سردار اور جو بادشاہ کہ مطیع تھے سب سامان چلنے کا کرنے لگے لشکر مین بھی بندوبست ہونے لگا یہان تو یہ سب سامان مین مصروف ہین وہان طومار شاہ نے سب سردارون و لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو کل تیار رہو کہ ہم بموجب حکم خداوند شہر مین جاکر اپنے مقام پر مقیم ہونگے ارزنگ نے اطاعت کرلی اب مقابلہ نہوگا یہ حکم دیکر اُسنے بھی دربار برخاست کیا سب لشکر مین سامان ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب باندھنے لگے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہو اور وہان شہر آفتاب نما مین برجیس نے بموجب فرمایش آفتاب حکم صادر کیا کہ شہر مین اور قلعہ و گنبد مین آج سے سامان سے زیادہ سامان کیا جائے اور منادی نے ندا کردی کہ کل اہل شہر تماشہ کرین کہ ارزنگ جو کہ خدائی کا دعوی کرکے آیا تھا اُسنے اطاعت کی اور وہ شہر مین آئیگا اُسکی آمد کا تماشہ بیرون شہر جاکر دیکھین کیونکہ اُسکا لشکر شہر مین نہین آئیگا ہان وہ صرف اپنے کل سردارون اور بادشاہون سے مع اپنے بھائی کے آئیگا اور اُسکی خانہ عیش مین دعوت ہوگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ آج سے زیادہ سامان سب جگہ کیا گیا یہ خبر ملکہ کو بھی ہوئی اُسنے بھی اپنے بالاخانہ پر سامان نشست کا حکم دیا یہان بھی بندوبست ہونے لگا اب کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی صرف اسقدر کافی ہی کہ آج سے زیادہ مجمع ہوگا اور سامان ہوگا ایک مرتبہ سختگان کی آمد مین تو بیان ہو چکا ہے دوبارہ کی کوئی ضرورت نہین ہی اب راوی بیان کرتا ہی کہ برجیس نے کیون ارزنگ کی اطاعت کو قبول کیا آفتاب جادو نے برجیس سے کہا کہ کل وزیر ارزنگ آئیگا اور اطاعت کا پیام لائیگا تم قبول کرلینا کیونکہ اُسمین بڑے نفع ہین اول تو یہ کہ تم خداپرستون کے حال سے واقف نہین ہو کہ وہ کیسے ہین اور نہ اُنکے جنگ کے طریقہ سے دوسرے یہ کہ وہ جو شریک ہوگا اور ہمراہ ہوگا تو اُس سے بڑی کمک ملیگی اُسکا وزیر تمکو اُن ملکون پر لے چلیگا جو کہ خداپرستون کے قبضہ مین ہین بس اُنپر قبضہ کرنا اور غارت کرنا جب تم اِس طور سے ملک غارت کرتے ہوئے بدیع الملک کے مقابلہ مین پہونچوگے اور تمہاری خدائی کی شہرت ہوگی تو بدیع الملک کو بھی خیال ہوگا کیا عجب ہی جو اطاعت کرلے ورنہ قتل تو ضرور ہوگا اِسکے قتل کرنے سے کوئی نفع نہین ہی ہان جب خداپرست غارت ہونگے تو پھر اِسکو بھی خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے لوگون کو غارت کیا تو میری کیا اصل ہی اسوقت اطاعت کرتا ہی اسوقت بجائی مانیگا کچھ ملک دیدینا اُسمین حکومت کریگا یہ بھی نفع ہی کہ اسوقت اِس لالچ مین کہ خداپرست اُنکے ہاتھ سے

غارت ہونگے تمام عالم پر قبضہ کر لیگا جہان خدا پرست ہونگے اُسکے سبب سے تمام عالم مین خدائی کو تمھاری
رواج ہوجائیگا مگر ان شرطون کے ساتھ جو کہ بالا مذکور ہو چکی ہین آفتاب جادو نے جہبیس کو سمجھایا تھا اسی
سبب سے برجہبیس راضی ہوگیا ورنہ مشکل تھا یہ بھی کہا تھا کہ ارزنگ کے قتل کرنے سے اور شکست کھانے
سے کوئی تمھارا نام نہین ہوگیونکہ یہ بھی تو مثل اُن بادشاہون کے ہے جو کہ تم سے شریک ہوئے ہین ہان
اگر اسکی کمک سے اور مدد سے خدا پرستون پر غلبہ ہو تو البتہ اس کمک و مدد سے یہ خیال کرنا کہ ہم کمزور ہو اہل اسلام سے
مقابلہ نہین کرسکتے ہو بلکہ اس کمک اور مدد کے یہ معنے ہین کہ اسکے وزیر کی رائے سے وفطرت سے جو امر ہوگا وہ اچھا ہوگا
بس اگر خدا پرستون پر غالب آسکے تو نام بھی ہوگا اور شہرت بھی زیادہ ہوگی کیونکہ وہ بہت بڑے دشمن
اور بڑے قوی ہین اُنکا غارت کرنا واجب ہی بس جب وہ مغلوب ہوئے تو پھر تمسے کوئی مقابلہ نہ کریگا
بلکہ تمھارے منھ بھی نہ چڑھے گا بدون مقابلہ سب عالم پر قبضہ ہو جائیگا اسکی اطاعت سے یہ نفع ہین اسکا
قتل کرنا کوئی بات نہ تھی نہ ہی مگر کیا ضرور ہی جبکہ وہ ہمیشہ انکسار کرتا ہی برجہبیس نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی
مرضی اگر یہی رائے ہے تو مین قبول کرلونگا ویسا ہی کیا جو کہ کہا تھا آفتاب نے کہا کہ اب تم لشکر کشی
کا سامان کرو اور اہل اسلام کی طرف تم خود لشکر کے ہمراہ رہنا مین بھی رہونگا کیونکہ مین تو خدا ہون اور تم میرے
فرزند ہو اور ملکہ ثریا سے تین کو بھی ہمراہ لے لینا یہان کسی کو سرداران زبردست سے اپنی جانب سے
نائب کرتا یہ قلعہ وگنبد وغیرہ اسی طرح سے قائم رہیگا برجہبیس نے قبول کرلیا تھا یہی کہا تھا کہ ہان ایک
آسمان ہر وقت تمھارے لشکر پر ہشیار رہیگا جب کوئی وقت سخت تم پر پڑے تو اُس آسمان کی طرف دیکھکر
ایک دو پتھر مارنا اور کہنا کہ اے باباجان و خداوند اس بلا کو دفع فرمائیے مین اپنا عذاب نازل کرونگا
اور بہت سے کلمے تعلیم کیے تھے کہ جو وقت پہ تحریر ہونگے برجہبیس نے یہ خیال کیا تھا اور وہ مسخرہ یہ سمجھا تھا
کہ میرا باپ یعنے خداوند مجکو علم خدائی سے آگاہ کرتا ہی اور میری اچھائی اور شہرت کا خواستگار ہی وہ نہ جانتا
تھا کہ کاتب تقدیر نے خط پیشانی مین جو قلم قدرت سے تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا اُس حال سے غافل تھا
اور اس امر کا غرور تھا کہ مین خود خدا ہون اور میرا باپ بھی خدا ہی جب وہ ضعیف ہوجائین گے مین
بالکل مختار ہونگا تمام عالم کا جو چاہونگا کرونگا ابھی نائب ہون مگر اسوقت بھی مجبور نہین ہون جو چاہتا
ہون کرتا ہون وہ مسخرہ یہ نہ جانتا تھا کہ یہ کفر ہی اور خدا وہی ہی جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن سے خلق
کیا جو سب کو رزق دیتا ہی جسنے سب کو خلق کیا وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور ہم سب
اُسی کے بندے ہین وہ تو عجب رحیم ہی جو جو کرتا ہی اُسکی سزا وہ اُسوقت نہین دیتا ہی رفتہ رفتہ اس
خیال سے کہ شاید اب بھی یہ اپنی حرکت سے باز آئے وہ تو بڑا حکیم اور عادل ہی اس سبب سے اُسنے
عذاب و ثواب و سزا و جزا قیامت پر موقوف رکھی ہی دو راستہ بتا دیے ہین ایک نیکی دوسرا بدی جو نیک راہ
چلے گا اُسکا مرتبہ بڑا ہوگا بہشت مقام ہوگا جو راہ بد کو اختیار کریگا اُسکی سزا پائیگا نار دوزخ سے جلایا
جائیگا نبی و امام خلق فرمائے تاکہ جو جو بندے گمراہ ہین اُنکو راہ نیک پر لائین اُنکی پرورش اور عنایتون
کا کہانتک ذکر کیا جائے افسوس یہ کیسے لوگ تھے جو دعوی خدائی کرتے تھے اور اپنے خدا کو بھول گئے
تھے بس جیسا اُنھون نے کیا ویسی سزا پائی اور ملیگی آمدم برسر مطلب برجہبیس کو یہ خیال تھا اور یہ سب امر
آفتاب جادو نے برجہبیس کو قبل آنے سحرنگاران کے سمجھا دیے تھے برجہبیس نے اُسپر عمل کیا برجہبیس نے
بعد جانے سحرنگاران کے اور اس حکم دینے کے دربار برخاست کیا محل مین آیا سب سردار اپنے اپنے مقام
پر آئے سامان کرنے لگے اہل شہر بھی سامان مین مصروف ہوئے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی

لیلائے شب نے اپنی زلفین کھولین شاہ انجم نے تخت زبرجدی پر جلوس فرمایا بزم عشرت جمع ہوئی شہنشاہ انجم نے وہ شب بعد خوشی بسر کی اپنے نور جمال سے عالم کو منور کیا یہان سرداران ارزنگ وچترنگ واہل لشکر ارزنگ وچترنگ نے وہ شب اس خوشی مین بسر کی کہ کل شہر آفتاب نما کی سیر ہوگی سرداران بہرجبیس نے اس مسرت سے بسر کی کہ صبح کو ارزنگ کی سواری کا تماشہ کرینگے اہل شہر بھی بہت خوش تھے ارزنگ کے دیکھنے کے بہت مشتاق تھے یکایک آسمان پر آثار سحر نمایان ہوئے صحبت انجم درہم وبرہم ہوئی شاہ انجم نے گریز کی آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی شہنشاہ نیر اعظم سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے بصد آب وتاب تخت نیلو فری پر جلوہ گر ہوا اور اپنے نور جمال سے تمام دنیا کو منور ومعمور کیا صبح ہوگئی اِدھر لشکر طومار شاہ تیار تھا طومار شاہ بر آمد ہوا کل لشکر کوسے کر صف آرا ہوا انتظار ارزنگ کا کرنے لگا خیمے وبارگاہین سب بار ہوگئین اور وہ جو آسمان محیط تھا ایک مرتبہ خود بخود غائب ہوگیا یہان ارزنگ خواب سے بیدار ہوا سب سردار اور لشکر چترنگ کا اور ارزنگ کا تیار تھا صرف اِن دونون کے بر آمد ہونے کی دیر تھی کہ ارزنگ اپنے خیمے سے نکلا سب لشکر اور سردارون کا مجرا ہوا سب کا مجرا لے کر دونون بھائی ایک تخت پر بیٹھے تختگان خواصی مین بیٹھا اور سب بادشاہ جو کہ مطیع تھے گرد تخت کے ہوئے دیلم واسلم وقرماسب وغیرہ سرداران چترنگ نامی وگرامی سب اپنے اپنے طریقہ سے ہمراہ رکاب نحوست آثار ہوئے جلوس سواری کے بڑھنے کا حکم دیا ڈنکا ہوا کچھ لشکر یہان براے حفاظت بارگاہ وغیرہ چھوڑ دیا ہو اور شاگرد پیشہ ہین اِس جاہ وحشم سے ارزنگ طرف لشکر طومار شاہ وغیرہ کے چلا یہ اپنے نزدیک بڑے تزک وحشم سے جاتا ہو وہان اِس تزک وحشم سے ادنا ادنا عہدیدار جب کہین جاتے ہین تو زیادہ اُنکے ہمراہ تزک ہوتا ہو یہ کیا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ سولھ لاکھ کا لشکر اسکے ہمراہ خاور سے آیا تھا اور کچھ لشکر لاکھ سوا لاکھ کا قرماسب کا راہ سے شامل ہوا تھا اور چترنگ کے ہمراہ بھی بیس بائیس لاکھ کا لشکر تھا بس یہ سب قریب چالیس لاکھ کے دونون لشکر تھے یہ سواری کے ہمراہ تھے اور جلوس سواری علاوہ تختگان نے ارزنگ سے کہا کہ جب قریب لشکر طومار شاہ پہونچیے گا تو ڈنکے کی موقوفی کا حکم دیجیے گا اور علم لشکر کو سلامی ہونے کا کیونکہ یہ وہان کا طریقہ ہو اور مجھپر گذر چکا ہو ارزنگ نے کہا کہ اچھا وہان شہر آفتاب نما مین بہرجبیس نے دربار کیا آج کل سے زیادہ آرائش دربار ہو کل کی آرائش کی کوئی حقیقت نہین ہو اور سردار بھی کل سے زیادہ ہین اور لباس فاخرہ سے مزین ہین اِسی طور سے قلعہ وشہر کی آرائش ہو اور اہل شہر بکثرت ہین اور براے تماشہ بیرون شہر بھی مجمع ہو چونکہ کل حکم ہوا تھا کہ ہم دعوت کرینگے خانہ عیش مین اُسکا بھی بندوبست ہو درنہ خانہ عیش واہو وہان بھی بڑا سامان ہو بہرجبیس نے اہل دربار کو حکم دیا کہ تم سب اُس طرف دیکھو جدھر ہمنے حکم دیا تھا جبکہ جنگ وپیکار تھی تمکو سواری ارزنگ کی نظر آئیگی ارزنگ اِس تزک وحشم کو بہت کچھ خیال کرتا ہو ہمارے ادنا بندے اِس سے زیادہ جاہ وحشم اپنے ہمراہ رکھتے ہین یہ حکم سنکے سب اُسی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ ایک طرف لشکر طومار شاہ صف بستہ کھڑا ہو بارگاہین وغیرہ لدچکی ہین اور جہان پر لشکر ارزنگ فروکش تھا وہان سناٹا ہو کچھ لشکر اور شاگرد پیشہ لوگ ہین خیمے وغیرہ خالی ہین ارزنگ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے خواصی مین تختگان پہلو مین چترنگ گرد وپیش شاہان جلیل جو کہ اسکے مطیع ہین اور اُسکے بعد سپہ سالار لشکر آگے آگے جلوس سواری سقے آبپاشی کرتے ہوئے نقیب بولتے ہوئے عقب مین لشکر بیشمار چلا آتے ہین طرف لشکر طومار شاہ کے جب قریب لشکر

طومار شاہ کے سواری ارژنگ کی پہونچی ڈنکا موقوف ہو گیا علم سلامی ہوئے کیونکہ ارژنگ بموجب کہنے سختگان کے حکم دے چکا تھا یہ سب دیکھ رہے ہین یہان جب بالکل سواری قریب آئی طومار شاہ وغیرہ بڑھکر چلے صاحب سلامت کی ارژنگ وچترنگ سے مزاج پرسی ہوئی بس طومار شاہ وغیرہ کا بھی تخت برابر تخت ارژنگ کے آیا طومار شاہ نے لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر طرف شہر کے روانہ ہوا چنانچہ جب قریب شہر پہونچا تو طومار شاہ نے کہا کہ ای ارژنگ شاہ حکم ہی خداوند کا کہ لشکر ارژنگ بیرون شہر ٹھہرے ارژنگ مع اپنے کل سردارون کے شہر مین آئے اور داخل قلعہ ہووے قلعے کی سیر کرے اسکے بعد میری خدمت مین آئے بس لشکر اسی مقام پر ٹھہرے اسکو حکم فرمائیے ارژنگ وچترنگ نے اپنے لشکر کو حکم ٹھہرنے کا بیرون شہر دیا اور خود مع جملہ سردارون کے کیا ادنا اور کیا اعلے کے سب کو ہمراہ لیکر داخل شہر ہوا آج اُس سے زیادہ مجمع تھا اور آراستگی بھی جو اہل شہر بیرون شہر آئے تھے وہ سیر سواری کر کے اندر شہر کے گئے اور باہم تقریر کرنے لگے کہ ارژنگ شاہ تو ایک عجیب شکل کا آدمی ہی بن مانس یا حیوان معلوم ہوتا ہی اُسکا بھائی اُس سے زیادہ بدشکل ہی سواری آپنے دیکھی بڑے جاہ وحشم سے اپنے نزدیک آیا ہی ہماری نظر مین تو کچھ بھی وہ جاہ وحشم نہین معلوم ہوتا ہی ہمارے شہر کے کوتوال صاحب جو دربار کو جاتے ہین تو اس سے زیادہ سامان ہوتا ہی بس یہان یہ تقریر ہو رہی ہی اور اہل شہر اُسکی صورت کو سُنکے اُنکی زبانی ہنس رہے تھے جو کہ دیکھ آئے ہین وہان بیرون شہر لشکر ارژنگ وچترنگ صف بستہ ہوا طریقہ سے چونکہ سختگان کی آمد مین بیان ہو چکا ہی کہ جہان سے لشکر طومار شاہ کی حد ہی اور وہ لشکر اُترا ہوا تھا اُس مقام پر سے تا شہر پناہ ایک سڑک وسیع ہی اور گرد اُسکے بھی دونون طرف نہر بنی ہوئی ہی اور چمن بندی ہی بس اُسی سڑک پر لشکر کھڑا ہوا تھا ارژنگ شہر مین آیا شہر کو خوب آباد اور رعایا شاد ہر ایک کو خوش حال پایا شور وغل ہوا اہل شہر مین کہ وہ سواری آگئی وہ سواری بڑھی سب تماشائی اُس طرف متوجہ ہوئے ہر ایک دیکھکر ہنسنے لگا اور تمسخر باہم کرنے لگے مگر ارژنگ وچترنگ اُسی طور سے شہر کی سیر کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین سختگان سب مقامات کے نشان دیتا ہی کیونکہ یہ کل آچکا ہی اور طومار شاہ اسکو نشان دے چکا ہی یہانتک کہ سواری ارژنگ کی زیر قصر ملکہ پہونچی ملکہ بھی دیکھ رہی تھی وہ ارژنگ کی صورت دیکھکر اور موے کہکر ہٹ گئی اور پکاری کہ سیوتی وشبو ذرا دیکھنا کہ کیا بدشکل انسان ہین یہی ارژنگ ہی خداوند ایسی صورت نہ دکھائے مین تو ڈر گئی یہ خیال کیا کہ کوئی کالی بلائین ہین ایسے کالے ہین کہ ظلمت شب بھی انکے آگے گرد ہی اگر کوئی رات کو دیکھ لے تو ڈر جائے اُسپر یہ تاج مرصع اور یہ لباس نفیس کیا اچھا معلوم ہوتا ہی اسکی بھی مٹی خراب ہوئی ذرا غور کر کے دیکھ پیشانی پر کسقدر برص کے داغ ہین وہ اِس ظلمت کے چراغ ہین کیا صورت خداوند نے دی ہی بس اِس صورت وشکل پر کیا یہ سر مین سودا سمایا ہی اگر خوف خداوند نہوتا تو ضرور تعریف کرتی یہ سیوتی وغیرہ سے کہکے پھر اُسی طرف متوجہ ہوئی سواری جا چکی تھی اپنے قصر سے اُتری اور ایوان مین آکر مذمت کرنے لگی یہان ارژنگ کو لیکر طومار شاہ داخل قلعہ ہوا تمام قلعہ کی سیر کرائی سختگان نے دیکھکر کہا کہ یہ قلعہ بھی کل سے زیادہ آج آراستہ ہی سب مقامات بتائے یہانتک کہ در گنبد پر پہونچے اندر گنبد کے اُسی طور سے داخل ہوئے جو کہ سختگان کے قصہ مین بیان ہوا ہی بس سرداران ارژنگ وچترنگ و طومار شاہ ہر ایک درجہ مین علے قدر مرتبہ ٹھہرنے لگے نوبت باینجا رسید کہ ارژنگ وغیرہ و طومار شاہ وغیرہ وسختگان تو اُس درجہ مین رہ گیا کہ جہان

وزیر و سپہ سالار مقیم تھے اور اُنکی جگہ تھی یہ سب اُس درجہ مین آئے کہ جہان بادشاہون کا مقام تھا
بس یہ سب نیم تختون پر بیٹھے ارژنگ و تخیرہ بھی ناچار بیٹھے گیا کہتے ہین ارژنگ و چترنگ نے جو
دیکھا تو اُس مقام پر سے اوپر کے بھی درجہ کا حال معلوم ہوتا تھا اور نیچے کے بھی درجون کا اور بیرون شہر
کا بھی اور شہر و قلعہ کا بھی اِسکو دیکھتا پر حیرت ہوتی جاتی ہی جب سب بیٹھ چکے بار تمام ہو چکا اُسوقت پردۂ
قدرت کے اندر سے آواز آئی کہ سختگان کو یہان طلب کرو اور کہو کہ عہد نامہ لیتا آئے یہ جو آواز سب نے
سُنی کوئی ایسا اُس گنبد مین نہ تھا کہ جسنے یہ آواز نہ سنی ہو سختگان نے جو سُنی تو بہت خوش ہوا کہ میری طلبی ہوئی
بس یہ اِس انتظار مین تھا کہ حکم ہو تو مین جاؤن جب یہ حکم حجاب قدرت کے اندر سے صادر ہوا افریق
شاہ نے پلٹ کر دیکھا کہ ایک چوبدار پیدا ہوا اُسی وقت افریق شاہ نے اشارہ کیا سختگان کیطرف
اور کہا کہ اسے خداوند نے طلب کیا ہی یہ سب جو نقل ہی نے دیکھا جو واقعہ وہان گذرتا ہی وہ سب کو نظر آتا
ہی بس وہ چوبدار غائب ہو گیا اور وہ قریب سختگان ظاہر ہوا اور کہا کہ چلو خداوند نے طلب کیا ہی بس
سختگان اپنے جامہ اور رفیدہ کو سنبھال کر اُٹھا عہد نامہ جو اُسکے پاس کل سے تھا اُسکو بھی لیا اور اُسی دالان
سے یہ پہونچا جس طور سے کل گیا تھا اور وہی حرکتین کرتا آج چوکی تک سامنے مرتبہ تھا جوئی کٹہرے ہونکانے کا حکم
ملا یہ کھڑا رہا اور عہد نامہ ہاتھون پر رکھکر روبرو افریق شاہ وخجستہ تخت افریق شاہ کے پیش کیا کہ یہ عہد نامہ موجود ہی بس وہ
نامہ افریق شاہ نے لیکر اور قریب حجاب جاکر عرض کیا کہ یہ عہد نامہ مکمل طور سے موجود ہی حکم ہوا کہ اسکو
پڑھو اور اِسی مقام پر سے ارژنگ سے دریافت کرو کہ یہ سب شرائط تمکو قبول ہین تمنے اپنی مہر کی ہے
اور اپنے بھائی کی اور کل سردارون کے دستخط کیے ہین جب وہ کہے کہ ہان تو اسوقت اِس عہد نامہ کو دفتر
سرکار مین داخل کرو اور احتیاط سے رکھا جائے کہ جب ضرورت ہو تو نکل آئے افریق شاہ نے
بموجب حکم اُسکو پڑھا اور سب کو سنایا ارژنگ سے دریافت کیا اُسنے اقرار کیا بس اُسپر کچھ لکھکر میز پر
رکھدیا کہ وہ خود بخود اُڑکر افسر دفتر کے پاس گیا اُسنے اُسکو احتیاط سے رکھا جب یہ سب ہو چکا آواز آئی
کہ ہمنے سختگان کو اپنی درگاہ کا شیطان مقرر کیا اور شیطان کا خطاب دیا ایک طوق طلائی اُسکی گردن مین
ڈالا جائے جو کہ مرصع ہو اُسپر تحریر ہو کہ این شیطان درگاہ خداوند آفتاب تابان و نائب خداوند آفتاب تابان
یہ جو حکم دیا اُسی وقت طوق خود بخود پاس افریق شاہ کے آگیا افریق شاہ نے وہ طوق سختگان
کو پہنا دیا سختگان بہت خوش ہوا خلعت مرحمت ہوا اُسکو پہن کر خوب ناچا اور بہت تعریف کی اور
ہزارون سلام کیے آواز آئی کہ ہان کچھ حال اُن خدا پرستون کا بیان کرو سختگان نے واقعات حمزہ کے
بیان کیے اور زور و قوت کی تعریف کرنے لگا اور حسن و جمال کی توصیف اور ہر مرتبہ یہ کہتا تھا کہ خداوند
کو لازم ہی کہ کوچ فرمائین اور اُنکو غارت کرین وہ بہت سے بہت مغرور ہین یہان سختگان یہ حرکتین
کر رہا ہی وہان ارژنگ بیٹھا ہوا آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا ہی اول تو معشوق سے نہ ملنے کا غم و الم دوسرے
اپنی شکست کھانے کا اور اطاعت اِس مجبوری سے کرنے کا ہر مرتبہ یہ خیال کرتا تھا کہ کل کا ذکر ہی کہ
ہم صاحب اختیار تھے ہمارے دربار مین لوگ سہمکن تھے یا آج ہم ایک ادنا کے دربار مین مجبور بیٹھے
ہوئے ہین جو کہ ہمارے بزرگون کا بندہ ہی اُسکو کسی سبب سے یہ عظمت و شان بہم ہوئی اور ہم ایسے ناچار
ہوئے کہ اطاعت کی کیا گردش فلکی ہی کوئی اعتبار اِس چرخ ناہنجار کا نہین یہ جسکو چاہے ذلیل کرے
اور جسکو چاہے سرفراز کرے اِس سے کسی کو چارہ نہین ہی بموجب شعر یک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند
نے نادری + دیگر یک گردش چرخ پیدا دگر + نہ تو ذر بجا ماند نہ کر و فر + کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا اپنے

حال پر بہت افسوس کرتا ہو سچ ہو کہ کوئی صاحب اختیار ہو کر ناچار ہو گو ابھی تک وہی اختیار ہو
لشکر موجود ہو مگر ایسی مشکل ہو کہ کچھ کام نہین آتا ہو سوائے اطاعت کرنے کے کبھی انسان غرور و تکبر نہ کرے
اسکا ثمرہ برا ہوتا ہو اور یہ تو اس چرخ سفلہ پرور کا طریقہ ہو کہ پہلے خوب عروج دیتا ہو اور پھر ایسا گراتا ہو
کہ سب کی نگاہ مین ذلیل و خوار ہوتا ہو ارزنگ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہو اور فلک کی مذمت
کرتا ہو اور آہ سرد بھرتا ہو یہ جو ارزنگ کی حرکت تھی آہوں کی صدا برابر اُس مقام پر بھی آرہی تھی کہ جہان
جناب قدرت کے قریب افریق شاہ و خونخوار و غیرہ بیٹھے تھے اور سختگان بہت خوش کھڑا تھا کہ
یکایک اندر سے یہ صدا آئی کہ جس سے غصہ ظاہر ہوتا تھا افریق شاہ وغیرہ کانپ کر رہگئے
آواز آئی کہ ای شیطان درگاہ سختگان ارزنگ کو منع کر کہ یہ کیا حرکت ہو ادب سے بیٹھے یہ کیون دم بدم آہ
سرد بھرتا ہو کیا اسکو ادب دربار سے بہرہ نہین ہو اگر اب ایسی حرکت کریگا تو عذاب نازل ہوگا سختگان
نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین اسوقت بھی منع کیے دیتا ہون اور پھر بھی سمجھا دونگا آپ اُسکے حال پر میری
خاطر سے رحم فرمایئے آواز آئی یہ جو کچھ ہوا تیری خاطر سے ہوا ورنہ کبھی اطاعت نہ قبول کیجاتی سختگان نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر اور ارزنگ سے اشارہ کر کے منع کیا کہ یہ کیا حرکت ہی ارزنگ نے
خود سنا تھا ناچار ہو گیا بعد تھوڑے عرصے کے حکم ہوا کہ ای افریق شاہ ہمکو سختگان و ارزنگ کی بہت
خاطر عزیز ہی کیونکہ یہ ہمارے پاس پناہ لائے ہین اور تمنے ان سے اقرار کیا ہو کہ ہم خداپرستون کو غارت
کرینگے لہذا تمکو حکم دیا جاتا ہو کہ تم آج ہی کل لشکر کو آگاہ کر دو کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرینگے سب لشکر تیار
رہے سفر کے لیے ہم کوچ کرینگے اور توشک خانہ سے اسی ہزار لباس اور سلحہ خانہ سے اسلحۂ نادر کار اور
بارگاہ برجیسی و بارگاہ آفتاب نگار و دیگر بارگاہ زرنفتی وغیرہ خیمہاے نادرکار نکلواؤ اور کل ان
سب لوگون کو یعنے قیصور آدم خوار و مہار دیوکش و شبرنگ خودپرست و حسام نرد آزما اور
طومار شاہ و مہرشاد شاہ کو مع دو لاکھ اسی ہزار سواران جرار کے پیش خیمہ لیکر روانہ کرو
کہ وہ بیرون شہر جاکر مقیم ہون اور جب ہماری آمد کی خبر سنین تو آگے کو روانہ ہون یہ کہکر سختگان سے کہا
کہ ای شیطان درگاہ بس بیان کر کہ کس طرف کو پیش خیمہ روانہ کیا جائے کیونکہ یہ دنیوی کام ہین اسمین
تیری راے ضرور ہو تو ہم بھی واقف ہین مگر تیری راے پر ہم لشکر کشی کرینگے سختگان نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ میرے نزدیک تو پیش خیمہ طرف شہر فرنگوشیہ کے روانہ کیا جائے کیونکہ یہان کے باشندے قبل مین بھی
آفتاب پرست تھے اس نوجوان نے یہانسے خروج کیا تھا پہلے اسی ملک پر قبضہ فرمایا اور یہ
ملک بھی بہت زرریز ہو اسکے بعد اور ملکون پر نزول اجلال و ورود اقبال فرمایئے گا راوی نے بیان کیا ہو
کہ سختگان کو سب اہل اسلام سے عداوت تھی مگر ایرج و ملک قاسم وغیرہ سے زیادہ خصومت تھی
پہلے خواب مین ارزنگ کو اسی نے ملک قاسم کے مقبرہ کو منہدم کرنے پر راضی کیا تھا اب یہ
برجیس کو اُس ملک کی طرف لیکر چلا ہو جو کہ ملک ایرج کے متعلق ہو اور ملک ایرج کیطرف
سے یہان حاکم ہو بس جب یہ سختگان نے عرض کیا حکم ہوا پرسون یہ لوگ پیش خیمہ لےکر طرف ملک
فرنگوشیہ کے راہی ہون اور جو چھوٹے چھوٹے ملک راہ مین ملین اُنکو ابھی نہ غارت کرین چھوڑ دین
بلکہ آبادی کی طرف سے نہ جائین صحراون و بیابانون کی طرف سے جائین مقام پر آب و گیاہ مین قیام کرین
تاکہ لشکر کو تکلیف نہو اور ہم بھی عقب سے لشکر لیکر آتے ہین رسد کا بندوبست ہر مقام پر کرلین اور جب
فرنگوشیہ پر پہونچے تو مقام نفیس و سرسبز دیکھکر قیام کرین تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہو اس حکم مین فرق نہو

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسی ہزار جوانان آزمودہ کار لشکر خاص سے منتخب کرکے اُنکو وہ لباس و اسلحہ دیے جائین کہ وہ زیب تن کرین اور گرد ہماری سواری کے رہین اور ایک خیمہ و بارگاہ ایسی ہمراہ ہو کہ جسمین ناموس کا قیام ہو کیونکہ ناموس بھی ہمارے ہمراہ ہوگا اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ قلعہ کے فلان درجہ مین ہمارا تخت رکھا ہوا ہے کہ جسکا نام تخت قدرت ہے وہ نکالا جائے ہم اُسپر سوار ہو کر ہمراہ لشکر کے چلین گے اور دوسرا تخت بھی نکال لیا جائے جو کہ بارگاہ مین آراستہ ہوگا اور جو تخت اُس درجہ مین ہین وہ سب نکال لیے جائین کہ انپر یہ سب بادشاہ جو کہ دربار مین ہین بیٹھین گے اور ہماری سواری کے ہمراہ چلین گے اور یہان ہم اپنی طرف سے مرتاض شاہ حاکم مرتاضیہ کو کہ وہ کبیر السن ہے لائق ہمراہی کے نہین ہے اور دوسرے مرد عاقل اور جہاندیدہ ہے حاکم کرینگے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے اور اسیطور سے سب سامان حسب معمول کیا کرے کوئی فرق نہو اور قریب تین لاکھ کے لشکر یہان رہیگا برائے حفاظت شہر و قلعہ اُسکو حکم دیا جائیگا کہ وہ یہان ہمارے نیابۃً حکومت کرے اور جب کوئی مہم اُسپر آئے اور بلا نازل ہو یا کوئی لشکرکشی کرکے آئے تو وہ ہمکو خبر دے اگر نامہ بر روانہ کریگا تو عرصہ مین پہونچیگا خبر دینے کا یہ طریقہ ہمنے ایجاد کیا ہے کہ وہان جو واقعہ ہو تحریر کرکے حجاب قدرت کے اندر رکھے گا ہم تک پہونچ جائیگا جو حکم دینا ہوگا ہم اُسکو اُس سے آگاہ کردیا کرینگے اور ارزنگ سے کہا جائے کہ وہ اپنا لشکر لیکر اُسی مقام پر فروکش ہو اور پرسون آمادہ رہے کہ جب ہم شہر سے برآمد ہون اور اُسکے لشکر کے قریب پہونچین وہ بھی ہمراہ ہولے اور اسوقت ارزنگ کی مع اُسکے کل سرداروں کے خانۂ عیش مین دعوت ہے اور مرتاض شاہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اسی طور سے سب طریقہ جاری رکھے اور مسافرون کی خبر لیتا رہے اور جشن وغیرہ کرتا رہے کسی طریقہ مین فرق نہو جو طریقے اور قاعدے ہماری موجودگی مین ہین یہی سب رہین جب ہم آئین تو کوئی شکایت دشمنین ورنہ عذاب نازل کرینگے اور شہر مین منادی کرائی جائے کہ پرسون خداوند کوچ فرمائین گے برائے نمازگری اہل اسلام کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہے کسی طور سے راہ پر نہین آتے ہین اُنکو سزا دینا لازم ہوئی بس کل اہل شہر و کل باشندگان اقلیم خورشید یہ معلوم ہو کہ خداوند نے اپنی طرف سے مرتاض شاہ کو اپنا نائب کیا ہے اُسکی سب اطاعت کرین اگر کوئی اُسکی اطاعت سے سرتابی کریگا اور وہ ہمسے فریاد کریگا ہم اُسپر اپنا عذاب نازل کرین گے ہمکو دور نہ خیال کرین اور سب یہی طریقہ جاری رہین گے جو ہماری موجودگی مین ہین اسی طور سے دربار ہوا کریگا صرف ہم نہ ہونگے جو جسکو عرض معروض کرنا ہے وہ مرتاض شاہ سے کرے ہم اُسکو حکم دیے جاتے ہین وہ ہمکو خبر کیا کریگا جو ہم اُسکو حکم دینگے وہ اُسپر عمل کریگا اب دربار برخاست ہو یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست کیا افریق شاہ نے جو جو حکم برجیس نے دیے تھے سب کی تعمیل کرنا شروع کی اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے پہلے بحکم برجیس افریق شاہ اور خونخوار شاہ نے شہر مین منادی کرائی صفت یہ تھی کہ منادی یہان ہوئی مگر جسقدر ملک اُس اقلیم خورشید یہ مین تھے سب اس حکم سے آگاہ ہوئے وہان کے بادشاہ اور نائب و باشندے اُسکے بعد افریق شاہ وغیرہ نے طومار شاہ و سرشار شاہ و حصام و قیصور و قباد و شبرنگ کو آگاہ کیا اور کہا کہ تم لوگ سامان سفر کرو اُسکے بعد مرد شیر افگن جو کہ سپہ سالار لشکر خاص قدرت ہے اُسکو ہمراہ لیجاکر اسی ہزار لباس اور اسلحہ نکلوا دیے اور کہا کہ لشکر پرسون تیار رہے مرد شیر افگن نے کہا کہ مین حکم خداوند سُن چکا ہون بعدہ ارزنگ کو لیجا کر خانۂ عیش مین پہونچایا برائے دعوت مع کل سردارون کے بادشاہ

ارژنگ نے دیکھا کہ مکان بہت نفیس بنا ہوا ہی یاقوت سرخ کا اور ستون بھی سرخ ہین فرش نفیس سے آراستہ و پیراستہ شیشہ آلات بکثرت لگا ہوا ہی چمن بندی بھی ہی جانوران خوش رنگ چہچہے زنی کر رہے ہین آواز نغمہ و سرود آرہی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوا جاتا ہی بس افریق شاہ نے لا کر ان سب کو کرسیون پر بٹھایا جب اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکے ہر ایک کے روبرو خود بخود پان الائچی ہار وغیرہ موجود ہوگئے جسم مین کسی نے عطر مل دیا اُسکے بعد افریق شاہ اُس مقام پر ارژنگ وغیرہ کو لیگیا جہان انتظام طعام تھا سب نے دیکھا کہ جب سب بیٹھ چکے افریق شاہ نے قصد کیا تھا کہ جو جس مرتبہ کا ہی اُسکو اس مرتبہ سے بٹھائے آواز آئی کہ ہمارے نزدیک گدا و شاہ سب برابر ہین یہان مرتبہ اور غیر مرتبہ کی کوئی ضرورت نہین سب ایک دسترخوان پر کھانا کھائین بس سب ایک مقام پر بیٹھے کہ خود بخود کھانا دسترخوان پر چن دیا گیا کوئی چننے والا نظر نہ آیا ہر قسم کا کھانا تھا کوئی ضرورت بیان کرنے کی نہین ہی آواز آئی کہ ہاتھ دھو بس ہزار دن آفتابے اور سلفچی خود بخود پیدا ہوگئے سب نے ہاتھ دھوئے کوئی دھلانے والا نظر نہ آیا اب یہان افریق شاہ بھی نہین ہی سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا ہاتھ دھو کر باہر آئے کرسیون پر بیٹھے یہان افریق شاہ تھا ناچ رنگ کی صدا آنے لگی پھر اُسی طور سے عطر و پان ہر ایک کو کشتی خود بخود ملی بس افریق شاہ کو حکم ہوا کہ اب اِنسے کہو کہ اپنے لشکر کو جائین اور جو ہمنے کہا ہی اُس پر عمل کرین افریق شاہ ارژنگ وغیرہ کو لیکر باہر آیا خانۂ عیش سے سختگان بھی ہمراہ تھا ان سب کو ان کامون کی خبر خود بخود ہو جانے سے حیرت ہوئی ہر ایک حیران ہوا بس جب خانۂ عیش سے باہر آئے ارژنگ افریق شاہ سے رخصت ہو کر بیرون قلعہ آیا شہر کی سیر کرتا ہوا بیرون شہر آیا اور اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر اپنی فرودگاہ پر آیا سختگان سے راہ مین شکایت کی کہ میری وقعت برجیس نے کچھ نہ کی مجکو مثل سب بادشاہون کے خیال کیا مین تو اپنے غم مین مبتلا تھا آہ سرد بھی بھرنے کو منع کیا سختگان نے کہا کہ تم بڑے نادان ہو ارے خداوند اپنا وقت ٹالنا اور کام نکالنا ہی جو کچھ گذرے اُسکو برداشت کرو کوئی حرج نہین ہی جب وقت پڑتا ہی تو دانا کی خوشامد کرتے ہین یہ تو بڑا آدمی ہی وقت پر ایک چمار کی خوشامد کی جاتی ہی یہ تو بہت بڑے مرتبہ کا شخص ہی اور کیا اُسنے تمھاری کم عزتی کی جو اُسکے دربار کا طریقہ ہی وہ اُسنے برتا اِس طور سے سختگان نے سمجھا دیا کہ ارژنگ خاموش ہو رہا جب قریب بارگاہ پہونچا حکم دیا کہ پرسون کل لشکر تیار رہے بوقت صبح اور ارمان شیر صولت مع پیش خیمہ لیکر ایک لاکھ بیس ہزار سے ہمراہ ہراول لشکر خداوند برجیس جائے اور جہان وہ اپنا لشکر فروکش کرے اُسی کے ساتھ یہ بھی مقام معقول دیکھکر میری بارگاہ برپا کیا کرین کیونکہ مین نے حکم بموجب حکم برجیس دیا ہی اُسنے مجھ سے فرمایا ہی یہ حکم دے کر اپنے خیمۂ خاص مین داخل ہوا دربار نہ کیا کیونکہ وقت دربار کا گذر گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ ارژنگ تو یہان یہ حکم دے کر خیمے مین گیا تھا لشکر اُترا وہان شہر آفتاب سب تمامین افریق شاہ نے طومار شاہ کو ہمراہ لیجا کر بارگاہین و خیمہ وغیرہ نکلوا دیئے اور ایک بارگاہ اور چند خیمے معقول برائے ناموس نکلوائے اور ایک سو ایک محافہ زرنگار و نادر کار نکلوا کر درست کروائے بس سپہ سالار لشکر کو یہ حکم دیا کہ دو لاکھ اسی ہزار کا لشکر کل تیار رہے کہ وہ ہمراہ پیش خیمہ جائیگا خزانہ کھلوا کر کرورون روپیہ ارابون پر بار کرایا اور سپرد طومار شاہ وغیرہ کیا سب خیمے و بارگاہین ارابون پر بار ہوئین برجیس کے لشکر کے چار سپہ سالار ہین اور دو لشکر ہین ایک خاص اور ایک عام جو لشکر خاص ہی اُسکے چار سپہ سالار ہین اول سپہ سالار مرد شیر افگن اور دوسرا سپہ سالار

مسمار قوی تن تیسرا سپہ سالار قیصار تبرزن چوتھا سپہ سالار شمشاد گرز باز اُس لشکر مین تیس لاکھ
جوان ہین کہ جو اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اِسکی چھاؤنی زیر قلعہ ہوا۔ اِس لشکر مین پانسو پہلوان ہین
کہ جنکا لقب ستون قدرت ہی ان سب کے افسر و سردار وہ تین بھائی ہین جو کہ بیرن شہر رہتے
ہین صحرا مین اور لشکر کشی کر کے آئے تھے اور ایمان لائے تھے بعد مقابلہ جنکا ذکر جلد دوم مین ہو چکا ہی اور
دوسرا لشکر جو ہی جسکی چھاؤنی اندرون شہر و بیرون شہر ہی اُسکے بھی چار سپہ سالار ہین اُنکے نام بھی یہ ہین کہ
فولاد پنجہ کش حداد نیزہ باز قنطور تبرزن سنتو سنگ پیشانی انمین سب سے اول قنطور ہی اِس لشکر
مین اسی لاکھ جوان ہین اور بیس ہزار پہلوان ہین جو کہ مثل نہین رکھتے ہین تو سب لشکر برجبیس کا ایک کرور
دس لاکھ کا ہی اِس لشکر کی حد و انتہا کچھ نہین ہی افریق شاہ نے قنطور سے کہا کہ دو لاکھ اسی ہزار جوان
ہمراہ طومار شاہ وغیرہ کے کر دو اور اُنکے افسر اور تین لاکھ سپاہ کو منتخب کر لو کہ وہ شہر مین مع افسرون کے مقیم
رہے اور یہ خیال رہے کہ کوئی افسر زبردست باقی نہ رہے کہ جو ہمراہ نہو یہان کسی زبردست کی ضرورت
نہین ہی مرتاض شاہ بہت مرد عاقل ہی اور جری بھی ہی یہ حکم دے کر افریق شاہ اپنے مکان پر آیا
یہان سب بند و بست ہونے لگا اور افریق شاہ نے اُسی دن اُس درجہ کو کھلا کر وہ تخت اور دوسرا
تخت اور سب تخت نکلوائے جو تخت کہ ہمراہ لشکر رہیگا وہ تو رہنے دیا اور سب جو تخت بارگاہ مین آراستہ
ہوگا اُسکو اور تختون کو طومار شاہ کے سپرد کیا کہ تم اِنکو اپنے ہمراہ لیجاؤ مین جب یہ سب بند و بست ہو چکا
وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی بسر ہوئی برجبیس نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے سوائے
طومار شاہ وغیرہ سب سامان سفر سے درست ہو کر اپنے مقام سے چلے لشکر تو دو لاکھ اسی ہزار کا تیار
تھا کیونکہ قنطور بند و بست کر چکا تھا اُسکو طومار شاہ نے ہمراہ لیا بارگاہون اور خیمون اور خزانے کے
ارابے بیچ مین لیے اور خود مرکب پر سوار ہوا اور سب بھی ہر سے جا کر زیر قلعہ آیا اور گنبد آفتاب نما
کو سلام کر کے کھڑا ہوا سب حاضرین دربار دیکھ رہے ہین جب یہ صف بستہ کھڑا ہو چکا اپنے طریقہ سے لشکر
کو درست کر کے اجازت کے لیے افریق شاہ کو حکم ہوا کہ طومار شاہ سے کہو کہ پیش خیمہ لیکر جائے
اجازت ہی اور راہ سے ارژنگ کا بھی پیش خیمہ لے لے کہ اُسکا لشکر ہمراہ ہوگا بہت ہوشیاری اور
خبرداری سے یہ جو حکم ہوا افریق شاہ نے تحریر کر کے میز پر رکھا فوراً کاغذ اُڑ کر پاس طومار شاہ کے
آیا اُسمین اجازت تھی پس سلام آخری کر کے مرکب کی باگ اُٹھا کر اور پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا بڑے
جاہ و حشم سے چلا اِسکا جاہ و حشم تحریر کرنا بیکار ہی طول ہوگا لہذا سب اہل شہر برائے تماشہ کھڑے ہوئے
تھے کہ پیش خیمہ خداوندی کے جانے کی سیر کرین کہ سامنے سے نشان لشکر نمودار ہوئے سب اُسطرف
متوجہ ہوئے حاصل کلام سقے آبپاشی کرتے ہوئے نکل گئے اور جلوس سواری آیا وہ گذر گیا اب آمد
لشکر ہوئی وسط لشکر مین ارابون پر بارگاہین اور خیمے اور خزانہ تھا اُسکے طومار شاہ و سرشار شاہ
کی مرکب تھے بعد ازان قیصور و حشام و شبرنگ وغیرہ مرکبون پر سوار تھے اِنکے عقب مین لشکر تھا بڑے سامان
سے پیش خیمہ برجبیس نے روانہ کیا تھا طومار شاہ جبتک اندرون شہر رہا تو آہستہ آہستہ لشکر کو چلنے کا
حکم دیا جب بیرون شہر آیا تو باگین اُٹھا دین پانسو ارابون پر خزانہ تھا اور آٹھ سو ارابون پر بارگاہین
وغیرہ تھین طومار شاہ شہر سے نکلکر قریب لشکر ارژنگ پہونچا وہان قیام کیا جب رات بسر ہوئی
صبح ہوئی لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور ارژنگ سے کہا کہ تم بھی اپنا پیش خیمہ میرے ہمراہ کر دو کیونکہ مجکو حکم
خداوندی ہی کہ ارژنگ کا بھی پیش خیمہ اپنے ہمراہ لیے جانا یہان ارژنگ و چترنگ تیار رستے

اور کل لشکر اُنکا قریب چالیس لاکھ کے تھا یہان ارمان شیر صولت پیش خیمہ لیے ہوئے کھڑا تھا ایک لاکھ بیس ہزار سے جب یہ پیام آیا تو ارزنگ نے ارمان شیر صولت کو حکم دیا کہ طومار شاہ کے ہمراہ جاؤ بس ارمان شیر صولت اُسیوقت لشکر لیکر روانہ ہوا مع بارگاہ ارزنگی وچتر زنگی کے طومار شاہ اُسکو ہمراہ لیکر چلا کیا راہ کو صاف کرتا ہوا یہ تو جاتا ہے یہان ارزنگ انتظار مین کھڑا ہی کہ خداوند لشکر لیکر آئین تو مین اُنکے ہمراہ ہون اِسنے اُسدن سے دربار نہین کیا جب سے یہ برجیس کے پاس سے آیا ہی راوی کہتا ہی کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہوچکا تھا برجیس نے یہ حکم دے کر اُسدن دربار برخاست کیا تھا کہ ہم کوچ کرینگے اور مرتاض شاہ کو اُس درجہ مین طلب کرکے قریب حجاب قدرت یہ سب امر بتا دیے تھے اور طریقہ خبر کرنے کا جو کہ تحریر ہوچکا ہی اور کہدیا تھا کہ اگر کوئی سرکشی کرے یا سرتابی فوراً مجھکو خبر دینا مین اُسکا بندوبست اُسی مقام سے کردونگا یہ جو کچھ حکم و احکام برجیس جاری کر رہا ہی سب آفتاب جادو کی تعلیم سے ہی غرضکہ جملہ امور مرتاض شاہ کو تعلیم کرکے دربار برخاست کیا شہر مین خبر پھیل گئی کہ کل خداوند کوچ کرینگے اُسی دن سے اہل شہر انتظام کرنے لگے اِس خیال سے کہ خداوند کی سواری کا بھی تماشہ دیکھین یہان قنطور نے آکر تین لاکھ لشکر کو حکم دیا کہ تم یہان رہو براے حفاظت شہر اور چوہتر لاکھ بیس ہزار کو حکم دیا کہ صبح کو مسلح و مکمل اور سب سامان سفر سے درست ہوکر زیر قلعہ آکر صف آرا ہونا اور اُن تین لاکھ کے افسرون کو حکم دیا کہ تم بہت ہوشیار رہی اور خبرداری سے کام کرنا یہ حکم دے کر اپنے مکان پر آیا خود بھی سامان سفر کرنے لگا اُدھر مرد شیر افگن نے بیس لاکھ سے اسی ہزار جوان انتخاب کرکے وہ لباس جو کہ زمرد رنگ کے تھے اور وہ اسلحہ جو کہ مرصع تھے اُنکو دیے اور کل لشکر کو حکم دیا کہ کل صبح کو سامان سفر سے آراستہ ہوکر زیر قصر خداوندی صف آرا ہونا اور وہ تخت ایک سو اکیس ہاتھیون پر افرق شاہ نے زنجیرہاے طلائی سے کسوا دیا اور حکم دیا کہ زیر قصر کل صبح کو لیکر آنا اور خود بھی جاکر سامان سفر کرنے لگا یہان محل مین آکر برجیس نے اپنی ہمشیر ثریا کو طلب کرکے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے براے مقابلۂ خداپرستان اور اُنکو غارت کرینگے کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی وہ راہ پر نہین آتے ہین لہذا تم بھی سامان سفر کرو اور اپنی مان ملکہ بدر سیم تن کو بھی یہی حکم دیا اِن دونون نے قبول کیا اور اپنے ملازمون کو طلب کرکے برجیس کے روبرو سامان سفر کی تیاری کا حکم دیا راوی کہتا ہی کہ اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا وہ دن اِسی سامان مین تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی مسافر شب نے اپنا اسباب باندھا اور مع اپنے ہمراہیون کے منزل مغرب مین چلا گیا اور مسافر روز نے اپنا جلوہ دکھا کر مسافت فلکی کو طے کرنے لگا یہان زیر قلعہ دونون لشکر آکر صف آرا ہوئے ایک طرف لشکر خاص اور ایک طرف لشکر عام اور ہاتھی زیر قصر لگا دیے گئے اور محافہ در قصر ناموس پر اور سب سردار سامان سفر سے درست ہو ہوکر اپنے اپنے مرتبہ سے آکر کھڑے ہوئے کوتوال شہر بھی آیا اور مرتاض شاہ اپنے سردارون کو لے کر مع کوتوال شہر کے ایک طرف اور وزیر روشن دل بھی ایک طرف کھڑا ہوا ہی کیونکہ یہ بھی ہمراہ جائیگا سپہ سالار سردو لشکر بندوبست کرنے پھرتے ہین وہان محل مین برجیس بیدار ہوا لباس شاہی سے آراستہ ہوا اِدھر آفتاب جادو نے ایک ہزار ساحر پوشیدہ طور سے مقرر کیے اور کہا کہ جب کوئی یہان آفت آئے ہمکو فوراً خبر کرنا ہم جہان ہون اُنکو اُسی آسمان مین جگہ دی جو کہ محیط قلعہ تھا اور اُنکے افسر کو حکم دیا کہ تم ہر وقت اِس پردے کے اندر رہنا جو کاغذ مرتاض شاہ لکھکر یہان رکھے اُسکو ہمارے پاس کسی ساحر کے ذریعہ سے

پہونچا دینا اور جو ہم حکم دین اُسکو بیان کر دینا اس طور سے کہ مین فرشتۂ قدرت ہون مجکو خداوند نے بھیجا ہی
یہ حکم دیا ہی اُسپر عمل کرو آفتاب نے ان کامون سے برجلیس کو آگاہ نہ کیا تھا صرف یہ کہدیا تھا کہ جو خبر کرنا
ہو وہ ہرتاص شاہ لکھکر یہان رکھدے تم تک پہونچ جائیگی یہ سب بندوبست آفتاب نے کیا تھا
یہانتک کہ جب برجلیس آراستہ ہو چکا حکم دیا کہ ناموس سوار ہون بس سوار ہونے لگے سب عورات
محل مین گئین مگر اُسپر بھی تین ہزار عورتین ہمراہ تھین برجلیس کے محافہ الماس نگار مین ثریا سیمتن
سوار ہوئی اور دوسرے محافہ زمرد نگار مین ملکہ بدر سیمتن مان برجلیس کی اور محافون مین
وزیرزادیان شاہزادیان سوار ہوئین جب سب ناموس سوار ہو چکے یہانتک کہ صاحبان خدمت بھی پہونچ گئین
برجلیس بالاے گنبد آیا یہان سب سردار حاضر تھے افریق شاہ وغیرہ نے سلام کیا اسکا طریقہ یہ ہی
کہ کیونکر معلوم ہوا کہ خداوند آگئے جب برجلیس آتا ہی تو خودبخود ہر در و دیوار سے یا خداوند کی صدا پیدا
ہوتی ہی اور ایک خوشبو ایسی آتی ہی کہ سب کے دماغ معطر ہو جاتے ہین بس جب برجلیس آیا اور سب کو
معلوم ہوا سب کھڑے ہو گئے سجدہ کیا سلام و مجرا ہوا برجلیس نے کہا کہ سب سامان درست ہی افریق شاہ
نے کہا کہ خداوند سوار ہون سب سامان درست ہی اور آگیا کہ سب سردار بیرون گنبد جاکر اپنے اپنے مقام
پر کھڑے ہون اور فیلبان ہاتھیون کو برابر دریچۂ قدرت کے لگا دین تاکہ ہم سوار ہون بس یہ حکم سنکے سب
حاضرین گنبد باہر گئے اور بیرون قلعہ آکر اپنی اپنی سواری کے پاس ٹھہرے ہوئے فیلبانون نے ہاتھیون
کو برابر دریچۂ قدرت کے لگا دیا تو وہ دریچہ بلند تھا اُسکے برابر آگیا برجلیس نے جو سر نکال کر دیکھا تو
تمام لشکر سے شہر کو مملو پایا اور اہل شہر کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوئے ہین ایک طرف ہرتاض شاہ کھڑا ہوا ہی
مع سب سردارون کے جو کہ یہان رہنے والے ہین کوتوال شہر بھی اپنے پیادون کو لیئے ہوئے کھڑا ہی
ایک طرف وزیر کی سواری بھی کھڑی ہوئی ہی یہ سب سامان دیکھکر برجلیس کا دماغ بالاے آسمان گیا
اور بہت خوش ہوا کہ مجکو یہ مرتبہ ملا میرے والد بزرگوار خداوند نے یہ مرتبہ عطا کیا ہی کہ جو اسوقت
کسی کو نہین ملا ہی نہ کوئی میرے برابر ہوگا یہ اپنی کلاہ کج کرکے اُس دریچہ سے نکلکر تخت پر آکر بیٹھا اگر
کسی نے اسکو دیکھا بھی نہین راوی نے تخت کا حال یون بیان کیا ہی کہ تخت کس قسم کا تھا اُسکی صورت
یہ تھی کہ اُس تخت مین سات در تھے درمیان کا در بہت بڑا تھا اُسپر موتیون کا پردہ پڑا ہوا اور اُس در سے
ایسی شعاعین اور نور پیدا ہوتا تھا کہ نگاہ نہ کام کر سکتی تھی کہ کوئی دیکھ سکے اور یہ سحر تھا آفتاب جادو
کا تاکہ برجلیس کسی کو نہ نظر آئے اور اُس در کی پیشانی پر ایک آفتاب لگا ہوا تھا کہ جس سے نور پیدا
تھا اُسکے سبب سے اور نگاہ نہ کام کرتی تھی اور اُس تخت پر ایک گنبد بنا ہوا تھا اُسکا کلس طلائی تھا
اُسپر بھی ایک آفتاب بنا تھا کہ اُسکا نور کوسون جاتا تھا اور اُس در پر ایک تختہ لگا ہوا تھا طلائی اُسپر خط
جلی تحریر تھا کہ این مقام نائب خداوند یعنے برجلیس فرزند اور اُسکی پشت پر دروازہ لگا تھا کہ
جسکو کھول کر برجلیس دریچۂ قدرت سے اندر آیا جب برجلیس تخت پر آکر بیٹھا وہ دروازہ خودبخود
بند ہوگیا اور غائب ہوگیا اور درمیان کے در کے دہنی طرف لکھا تھا کہ این مقام مخبر خداوند ست یعنے
خونخوار شاہ اور بائین طرف لکھا تھا کہ این مقام افریق شاہ اور اُنین کرسیان آراستہ تھین
رستے چار در اُنین بھی کرسیان تھین ایک کی پیشانی پہ تحریر تھا کہ این مقام وزیر روشن دل اور ایک
طرف لکھا تھا کہ این مقام سپہ سالار قدرت لشکر خاص قدرت یعنے مرد شیر افگن دہنی طرف کے آخر
در پر اور بائین طرف کے آخر در پر تحریر تھا کہ این ہر دو مقام عشرت ایک پر لکھا تھا کہ این میخانۂ خداوندی

اور ایک پر لکھا تھا کہ این مقام آبدارخانہ خداوندی اور وہ تخت طلائی تھا بس جب برجلیس تخت پر سوار ہوا ایک صدا پیدا ہوئی کہ یا خداوند آفتاب تابان اور خوشبو آئی کل لشکر نے سجدہ کیا بس برجلیس نے سوار ہوتے ہی آواز دی کہ ای افریق شاہ تم اپنے مقام پر آؤ جہان تمھارا نام لکھا ہی اور خونخوار شاہ سے کہو کہ وہ اپنے نام کو دیکھکر اپنے مقام پر آئے اور وزیر روشن دل اپنے مقام پر اور سپہ سالار قدرت شیر افگن کا جو مقام ہو وہ وہان ٹھہرے اِس صدا کا آنا تھا کہ افریق شاہ اُس درجہ مین آیا بذریعۂ نردبان کے اور خونخوار شاہ بھی اپنے درجہ مین وزیر اپنے درجہ مین اور شیر افگن اپنے درجہ مین جو یخانہ تھا وہ سامان میکشی سے آراستہ تھا مگر اُسمین کوئی نہ تھا اور جو آبدارخانہ تھا وہ بھی اپنے سامان سے درست تھا مگر اسمین بھی کوئی نہ تھا آفتاب نے برجلیس سے کہا تھا کہ تجکو جس چیز کی ضرورت ہو یا جو کوئی تجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو تو یہ کرنا کہ جو آسمان تیرے تخت پر قائم ہوگا اُسکی طرف اشارہ کر کے کہنا کہ یا والد بزرگوار فلان شخص فلان چیز کی خواہش رکھتا ہی تیرے پاس آجائیگی یا جس بارگاہ مین تو بیٹھا ہو اور طلب کرے تو اُسوقت بھی بارگاہ کے سقف کی طرف دیکھکر وہی کلمہ کہنا اور جب تجکو ضرورت ہو اُسوقت یہ کارروائی کرنا مگر آہستہ سے تاکہ کوئی نہ واقف ہو یہ تعلیم کر دیا تھا بس جب خونخوار شاہ وغیرہ بھی سوار ہو چکے اُسوقت برجلیس نے آواز دی کہ اے خونخوار شاہ اب سب کو حکم دو کہ سوار ہون اور مرتاض شاہ سے کہو کہ وہ قلعہ مین جائے اور کوتوال کو حکم دو کہ وہ اپنا کام دیکھے ہم لوگون کے ساتھ بیرون شہر تک جانے کی ان لوگون کی کوئی ضرورت نہین ہی بس ہمکو پہونچا چکے اور سب بادشاہون کو حکم دو کہ وہ گرد تخت کے ہاتھیون سے اُتر کر مرکبون پر سوار ہو کر چلین اور جو لشکر خاص ہمارا ہی اُسکو حکم دو کہ وہ ہماری سواری کے ہمراہ با شمشیرہاے برہنہ ہون اور صداے خداوند آفتاب بلند کرین اور وہ جو اسی ہزار سوار ہین جنکو لباس نفیس سرکار بادولت سے ملے ہین وہ روبرو تخت کے رہین اور محافہاے ناموس درمیان لشکر مین بڑی نگہبانی کے ساتھ سواران لشکر گرد اُنکے بھی ہون یہ جو کہا خونخوار شاہ اور افریق شاہ نے سپہ سالارون کو طلب کر کے حکم سے آگاہ کیا مرتاض شاہ یہ حکم پا کر قلعہ مین مع سب سردارون کے گیا اور گنبد مین پہونچا ایک درجہ کو کھلا ہوا پایا باقی بیس درجہ بند تھے اسنے دربار اپنا آراستہ کیا برجلیس نے مرتاض شاہ سے کہدیا تھا کہ ایک درجہ تیرے بارگاہ کیلیے کھولا ہوگا باقی سب بند ہونگے ہان جب تجکو کسی امر کے خبر کرنے کی ضرورت ہو تو تو اُس درجہ سے اُٹھکر ہر درجہ کے دروازے پر جانا اور کہنا کہ مین حجاب قدرت کے قریب جاؤنگا فوراً دروازے کھل جایا کرینگے بس جب تو وہان جانا اور جو کچھ خبر کرنا ہو یا عرض اُسکو لکھکر اندر حجاب قدرت کے کھڑا رہنا تاوقتیکہ جواب نہ آئے وہانسے نہ آنا جب جواب خواہ زبانی خواہ تحریری ملجائے چلا آنا پھر اسی طور سے سب درجے بند ہو جائین گے یہی طریقہ ہمیشہ جاری رکھنا بس مرتاض شاہ نے آکر سب درجون کو بند پایا جو درجہ کھلا تھا اُسمین دربار کیا اُدھر کوتوال شہر اپنے پیادون کو اپنے ہمراہ لے جا کر اور سلام کر کے بندوبست کرنے لگا جو لوگ اہل شہر سے سڑک وغیرہ پر تھے اُنکو منع کیا اور کہا کہ سامنے سے ہٹ جاؤ کیونکہ سواری خداوند کی آتی ہی کوئی دب کر پائمال نہو جائے اور در دولت سے لیکر تا در شہر پناہ و بیرون شہر جہانتک سڑک بنی تھی اور اہل شہر کا مجمع تھا پہرہ پیادون کا مقرر کیا بس جب یہان برجلیس یہ حکم دے چکا اور اسی طور سے بندوبست ہو گیا تب برجلیس نے حکم دیا کہ جلوس سواری روانہ ہو نقیب صداے بادب باش دین بس یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا ہوا شاہی

لشکر کے پھریرے کھل گئے ایک کروڑ چار لاکھ بیس ہزار لشکر کے نشان بلند ہوئے اسی ہزار سوار
تلوارین برہنہ کرکے روبروے تخت برجلیس کے صف بستہ ہوئے اُنیس بیس ہزار گرد تخت باشمشیر برہنہ
چلے سب شاہان دیگر اتالیسم مرکبون پر سوار ہوکر ہمراہ ہوئے سپہ سالار لشکر اپنے اپنے مرتبون
سے چلے محافہاے ناموس کو قلب لشکر مین لیا اس تزک وحشم سے سواری برجلیس کی شہر سے روانہ
ہوئی عقب مین لشکر بیشمار قطار در قطار باجے بجتے ہوئے نقیب صدا دیتے ہوئے ڈنکے پر چوب
پڑتی ہوئی خداوند آفتاب کے جرکی صدا بلند تھی راوی بیان کرتا ہی کہ ایک آسمان نیلگون بالاے
لشکر محیط تھا اور سر پر برجلیس کے اُس آسمان مین ایک آفتاب پیدا تھا کہ اُسکی روشنی سب لشکر پر
پڑرہی تھی تمام لشکر کے علم طلائی تھے اور لشکر خاص کے علم بھی طلائی تھے مگر مرصع کار اور خود و زرہ لشکر
خاص کے طلائی تھے اور دیگر لشکر کے خود فولادی مگر ایسی صیقل کی ہوئی تھی کہ مثل آئینہ کے ضو دیتی
تھی نیزے بلند تھے تلوارین علم تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی گرز دوش پر تھے پہلوانون کے بس
مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوئے ہمراہ تھے وردیان زرق برق تھین نشانون کے پھریرے کارچوبی
تھے اُس آسمان سے صداے راگ ورنگ دیا خداوند کی آرہی تھی پھول برس رہے تھے خوشبوے
دماغ معطر ہوئے جاتے تھے ہواے سرد کے جھونکے آرہے تھے دلون کو بشاش کررہے تھے اور
دوسری صفت یہ تھی کہ آگے آگے لشکر کے سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے یہ طریقہ تھا کہ خود بخود سڑک
بنتی جاتی تھی اور اِدھر اُدھر سڑک کے نہر آب خوشگوار روان ہوتی جاتی تھی اور گرد نہر کے چمن بندی
ہوتی جاتی تھی یہ نیا طریقہ تھا کوس بھیہ بھرتا جاتا تھا سڑک سرخی کی تیار ہوتی جاتی تھی اُسپر سقے چھڑکاؤ
کرتے جاتے تھے نوبت باینجا رسید کہ سواری مثل باد بہاری کے شہر سے باہر آئی اور طرف صحرا کے
روانہ ہوئی یہ تو اُدھر سے بصد جاہ وحشم وشان وشوکت چلے آتے ہین یہ حکم ہی کہ جب لشکر ارزنگ
آجائے تو ٹھہر جانا کیونکہ اُسکو بھی ہمراہ لیچلنا ہی بس یہ تو جاتے ہین اُدھر ارزنگ کل لشکر کو ہمراہ لیے
ہوئے مع چترنگ اپنے بھائی کے اِسی انتظار مین لشکر کی صفین آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہی کہ لشکر
برجلیس وسواری برجلیس آجائے تو اُسکے ہمراہ چلون کہ یکایک شہر آفتاب نما کی طرف سے ایک
نور پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون شرارے
ہوا پر اُڑ رہے ہین ڈنکے کی صدا آرہی ہی سختنگان نے کہا کہ خبردار ہوجائیے برجلیس کی سواری آتی ہی
اور نقیبون کو حکم فرمائیے کہ وہ لشکر مین پکار دین کہ سب آمادہ کوچ ہوجائین تاکہ عرصہ نہو ارزنگ نے
بموجب کہنے سختنگان کے نقیبون کو حکم دیا بس نقیبون نے پکار دیا کہ سب خبردار ہوجائین اور آمادہ سفر
ہون برجلیس مع لشکر کے آتا ہی اب عرصہ نہین ہی یہ جو لشکر مین خبر ہوئی بس سب اہل لشکر اُسی طرف
متوجہ ہوئے ارزنگ وچترنگ وسختنگان مع سردارون کے متوجہ ہوا اب سب نے دیکھا کہ
سامنے سے نشانہاے طلائی نمایان ہوئے جب قریب پہونچے تو یہ نظر آیا کہ کوس بھیہ آگے آگے پھرتا
ہوا سڑک بنتی ہوئی دونون طرف سڑک کے نہر روان آب شفاف کی نہر کے برابر چمن گلہاے خوشبو کے
کھلے ہوئے خود بخود اُنپر طائران خوش الحان بیٹھے ہوئے چہچہہ زنی کرتے ہوئے گذرے یہ سامان دیکھ
ارزنگ وچترنگ وسختنگان وکل سردار وافسران سپاہ وکل اہل لشکر کے ہوش جاتے رہے اور
حیرت ہوئی سب چشم براہ ہوگئے نیا تماشہ نظر آیا کہ جو کبھی نہ دیکھا تھا کہ چمن خودبخود تیار ہوتے جاتے
ہین روبرو سے گذر گئے اب دیکھا کہ سقے ہزارون گلبدن کے پائجامے پہنے ہوئے سرخ بانات کے

اُسپر کارچوبی کام بنا ہوا پائجامہ گھٹنون تک لپیٹے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے مشکین دوش
پر اُنکے ڈھالون پر فوارے چڑھے ہوئے مشکون مین بجائے پانی کے گلاب کیوڑہ بھرا ہوا کئی ہزار سقے
چھڑکاؤ کرتے ہوئے آتے ہین گرد و غبار کو بٹھاتے جاتے ہین جب زمین پر گلاب کیوڑہ گرتا ہو اُسکے
سبب سے خاک بیٹھتی ہو اور کچھ غبار بلند ہوتا ہو اُس سے ایسی خوشبو پیدا ہوتی ہو کہ تمام راہ تک جاتی
بس چھڑکاؤ کرتے ہوئے گذر گئے اُنکے عقب مین دس ہزار کئی سو ہاتھی قطار در قطار خرطوم مین زنجیرہاے
طلائی لپیٹی ہوئین مستکون پر آئینے طلائی چوکھٹون کے لگے ہوئے پیشانی رنگی ہوئی اُنپر لکھا ہوا کہ این نشان لشکر خداوند
آفتاب جھولین کارچوبی مخمل سرخ کی پڑی ہوئین فیلبان وردیان نئی نئی پہنے ہوئے وہ بھی سب
کارچوبی سینون پر تصویر آفتاب و برجیس بنی ہوئی اگریان سرون پر کجگ طلائی ہاتھون مین لیے
ہوئے بیٹھے ہین اُنکے عقب مین علمدار اُسی طور کی وردیان پہنے ہوئے چھڑ بغل مین دبائے ہوئے
پھریرے کھولے ہوئے ہین پھریرے سب سرخ ہین اُنپر زردوزی بنی ہوئی ہو تصویر آفتاب و برجیس
بنی ہوئی لطریف ان دونون کی تحریر ہو نشان طلائی ہین اور کچھ نشان اُنکے عقب مین مرصع ہین اُسپر یہ
تحریر ہو کہ این نشان لشکر خاص خداوند برابر چلے جاتے ہین اُنکے بعد ماہی مراتب کے ہاتھی اُسی طور سے
آراستہ تھے اور یہ بھی قریب چار پانچ ہزار کے تھے اُنکے بعد سانڈنیان باسامان مرصع و سانڈنی سوار
نادرکار وردیان زیب تن کیے ہوئے اُسپر بیٹھے تھے اب بعد اسکے ہاتھیون پر اور اشترون پر ڈنکے رکھے
ہوئے اُنپر چوب پڑتی ہوئی کہ اُنکی صدا سے صحرا گونجا جاتا تھا یہ بھی گذر گئے پھر اُنکے بعد کئی لاکھ مرکبان
ترکی و عراقی و عجمی باساز و یراق مرصع سائیس چوریان طلائی ہاتھون مین لیے ہوئے مگس رانی
کرتے ہوئے صف بصف چلے آتے ہین جب وہ بھی گذر گئے اُنکے عقب مین غول کے غول غٹ
کے غٹ خاص بردارون کے خاصگیان دوش پہ رکھے غلاف زردوزی اُنپر چڑھے ہوئے اور
وردیان کارچوبی پہنے ہوئے اُنکے بعد چوبدار عصاہاے طلائی لیے ہوئے وردیان پہنے ہوئے غٹ
کے غٹ گذر گئے اُنکے بعد یساول اُنکے ہاتھون مین عصاہاے مرصع کار وہ بھی کئی ہزار تھے سامنے
سے گذرے اب جو نظر کی تو دیکھا کہ نقرئی و گز دمی و گاؤ دمی و شتری دمامون کی صدا بلند تھی کہ جسکے
سبب سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے صحرا گونج رہا تھا زمین ہل رہی تھی طائران صحرا صدا سے
نقارے سے پریشان ہو ہو کر آشیانون کی طرف جاتے تھے چرندے جھاڑیون اور جھنڈیون مین پوشیدہ
ہو گئے تھے درندے بھاگے جاتے تھے گھائیون مین پہاڑون پناہ گزین ہو گئے تھے جب یہ سب گذر چکے
تو سامنے سے پلٹنین و رسالہ نمودار ہوئے تلوارین حمایل نیزے بلند سپرین و تلوارین دوش پر گروہ گروہ
فوج کے غٹ مرکبون کے سم سے سم کنوتی سے کنوتی ملی ہوئی دوش بدوش چار آئینہ بند جلتہ پوش مرکبون
کی ٹاپون سے زمین ہل رہی تھی غبار بلند تھا جھنکار سے تلوارون کی کان پڑی صدا نہین سنائی دیتی
تھی سب کے سرون پر خود فولادی تھے غبار جو بلند ہوتا تھا اُسمین جو سنانین بلند تھین اور چمکتی تھین تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ برج خاکی کے اندر ستارے چمک رہے ہین دھوپ کی شعاع سے نشان اور خود
ایسے چمکتے تھے کہ جیسے آئینے نشانون کا یہ حال ہو کہ طلائی جو ہین اور عکس آفتاب جو پڑتا ہو تو یہ معلوم ہوتا
ہو کہ بالاے ہوا آگ لگی ہو اُسکے شعلے بلند ہین بس لاکھون سوار و پیدل رسالہ کے رسالہ سامنے سے
گذر گئے اُنمین باجے جنگی بجتے ہوئے ارزنگ وغیرہ نے دیکھا تھا کہ جب سے آمد لشکر کی شروع ہوئی
ہو اُس لشکر پر ایک نیلگون آسمان سا محیط ہو اُس سے برابر بارش نگ ہوتی جاتی ہو یہ لوگ جو جو یہ

یہ سامان دیکھتے تھے حیرت بالائے حیرت ہوتی تھی جب قریب بیس یا بائیس لاکھ کے لشکر گذر گیا سب نے دیکھا کہ تمام صحرا زمردی ہو گیا اور طلائی اب جو غور کر کے دیکھا تو آگے آگے اسی ہزار سوار دوش بدوش چار آئینہ بند چاہتہ پوش رکاب بر کاب سم سے سم مرکب کا ملا ہوا دم سے دم چلے آتے ہین اُنکے لباس زمردی تھے خود طلائی ہین اسلحہ مرصع ہین ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ کل لشکر کے سینون پر تصویر آفتاب و برجلیس بنی ہوئی ہو اور گرد اُسکے تعریف اُسکی تحریر ہو اور نشان بھی آفتابی ہین لشکر کے بس اُنکے بعد دیکھا کہ قریب تیس لاکھ کے لشکر خود اُنکے طلائی تلوارین علم کیے ہوئے برہنہ اور ہزارون بادشاہ اور سرداران سپاہ اور سرداران بادشاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار و کل افسران فوج موج بموج نقیبان خوش گلو صدائے ادب باش لگاتے ہوئے اور بہت سے ہاتھی اُس تخت کے روبرو زنجیر ہائے طلائی سے کسے ہوئے فیلبانان وردیان پہنے ہوئے اور اُس تخت پر ایک گنبد ایسا ضو دار بنا ہو کہ وسط کے درجہ پر نگاہ نہین کام کرتی ہو اُسپر موتیون کی چلمن پڑی ہو اُس سے نور ساطع و لامع ہو چتر اُس گنبد پر لگا ہوا ہو آفتاب کلس پر بنا ہوا ہو کہ اُس سے نور پیدا ہو صرف اسقدر محسوس ہوتا ہو کہ پیشانی پر اُس در کی تحریر ہو کہ این مقام خداوند برجلیس ایک پہلو کے در مین افریق شاہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہو طرۂ پیغمبری کلاہ مین لگا ہوا ہے اور ایک طرف خونخوار شاہ ہو جس طرف افریق شاہ ہو اُسکے برابر کے درجہ مین مرد شیرافگن سپہ سالار لشکر خاص کرسی پر بیٹھا ہو طرۂ سپہ سالاری خود پر لگا ہو اور اُسکے برابر کے درجہ مین میخانہ ہو اُسکی پیشانی پر تحریر ہو این میخانہ خاص اور جدھر خونخوار شاہ ہو اُسکے برابر کے در مین وزیر اعظم روشن دل سندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ہو اور برابر اُسکے جو در ہو اُسمین آبدار خانہ ہو یہ کلمہ تحریر ہو کہ این آبدار خانہ خداوند اُنھین ہاتھیون کے گرد سب سردار ہین اور افسران سپاہ و پہلوانان لشکر و سپہ سالار فوج و شاہان ذیجاہ ہین اُنکے بعد تیس لاکھ سپاہ شمشیر برہنہ لیے کہ جنکے خود طلائی ہین اوپر ذکر ہو چکا ہو اور سر پر برجلیس کے یعنے کلس گنبد پر اُس آسمان نیلگون سے ایک آفتاب ظاہر ہو کہ اُسکا عکس جو گنبد پر پڑتا ہو وہ گنبد چمکتا ہو اور وہ گنبد ایک ڈال الماسی ہو اور ستون اُسکے زمردی ہین وہ جو آفتاب آسمان سے ظاہر ہو اُس سے اسقدر نور پیدا ہو کہ تمام لشکر پر اُسکا عکس پڑتا ہو اور سب مقام پر روشنی ہو یہ جو سمان دیکھا ارزنگ وغیرہ کو اسقدر حیرت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہو کر رہگئے کل لشکر ارزنگ کو یہ بھی حیرت ہوئی اور خیال گیا کہ بڑا سامان ہو یہ جو کچھ دعوے کرے سب بجا ہو ہمنے ایسا سامان کسی کے ہمراہ نہین دیکھا جو کہ برجلیس کے ہمراہ ہو بس جب سواری برجلیس کی سامنے سے گذری ارزنگ وغیرہ نے دیکھا کہ ہزارون تلوارین برہنہ علم ہین اب جو دیکھا تو بہت سے محافہ طلائی ہین اور دو محافہ الماس نگار ہین اُن سب محافون کے گرد لشکر تلوارین برہنہ لیے ہوئے ہمراہ ہو کارچوبی پردے پڑے ہوئے ہین الماسی محافون پر موتیون کی جھالر لگی ہوئی مقیشی ڈوریان ہین کہار وردیان پہنے ہوئے ہین محافون کو دوش پر اُٹھائے ہوئے بڑے ساز و سامان سے اُن دونون محافون کے عقب مین ہزارون محافہ ہین ارزنگ نے پلٹ کر سختگان سے کہا کہ ناموس بھی ہمراہ ہو ملکہ بھی ضرور ہو گی یقین ہو کہین نہ کہین سامنا ہو جائے مین اُسپر عاشق ہون وہ بھی مجکو دیکھکر ضرور فریفتہ ہو گی سختگان نے جواب دیا کہ جی ہان آپ ایسے ہی تو خوبصورت ہین وہ چوکی پر لوٹا بھی نہ رکھائیگی عاشق ہونا کیسا اُسکی لونڈی بھی تو ادھر نہ رخ کریگی اُسکی خواصین کنیزین شاہزادیون پر فوق لیجاتی ہونگی اُنکے نزدیک کسی شاہزادے

کی اصل نہوگی راوی بیان کرتا ہو کہ ملکہ ایسی حسین تھی اور وہ نور حق تعالی نے ملکہ ثریاے سیتین کو
عطا فرمایا تھا کہ محافہ کے اندر سے ہنوز روے رہا تھا اور گرد محافہ کے ہالہ بندھا ہوا تھا جیسے ماہ کے گرد
ہالہ ہوتا ہی بلکہ تمام شہر آفتاب نما مین ماہ آفتاب نما مشہور تھی اپنے زمانے کی زلیخا تھی سخنگان نے
کہا کہ ای ارزنگ دیکھ کر اس محافہ مین ملکہ ہی اور دوسرے محافہ مین جو کہ اسکے برابر ہی ملکہ کی مان
ہی یہ کہکر سخنگان نے اشارہ کیا ارزنگ نے کہا کہ کس محافہ مین سخنگان نے جواب دیا کہ جسکے گرد نور
کا ہالہ ہی بس یہ سننا تھا کہ ارزنگ نے دیکھا اُدھر کو اور ہاے کرکے کلیجہ پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے مار
ڈالا سخنگان نے جواب دیا کہ ای ارزنگ بس ان باتون سے درگذرو ورنہ خراب ہوگے جو ایسی باتین
کروگے دل پر سل صبر کی رکھو اور جبر کرو ورنہ ذلت کا سامنا ہوگا اور پھر کچھ بنائے سے تدبیر نہ بن پڑیگی
مین نے سمجھا دیا وہ محافہ بھی گذر گئے اب دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی یہ تو گھوڑے ہوئے تھے کہ اُدھر برجلیس نے
جو تخت پر سے دیکھا کہ ارزنگ مع کل لشکر کے میرے انتظار مین کھڑا ہی خونخوار شاہ سے کہا کہ ایک
چوبدار کے ذریعہ سے ارزنگ کے پاس پیام روانہ کرو کہ تخت پر سے اُترکر اور مرکب پر سوار ہوکر
مع اپنے سردارون کے میرے لشکر مین آؤ اور جہان اور بادشاہ ہین اُنمین شامل ہو اپنے سردارون
کو میرے سردارون مین اور اپنے پہلوانون کو میرے پہلوانون مین اپنے سپہ سالار کو میرے سپہ سالارون
مین اور اپنے وزیر سخنگان کو اپنے ہمراہ رکھو اور لشکر میرے لشکر مین شامل کرو بس خونخوار شاہ نے
ایک چوبدار کو یہ حکم دے کر جو جب حکم برجلیس روانہ کیا یہان ارزنگ کھڑا ہوا تماشہ سواری کا
دیکھ رہا تھا کہ چوبدار خاص برجلیس پہونچا اُسکے سر پر آفتاب بنا ہوا تھا تحریر تھا کہ این چوبدار خاص نے
ارزنگ کو پیام خداوند کا دیا اور کہا خداوند نے یہ حکم فرمایا ہی بس ارزنگ و چترنگ نے تخت کو
ترک کیا مرکبون پر سوار ہوے سخنگان و دیلم و اسلم و قرماسپ کو ہمراہ لیکر اور سب اپنے لشکر
کے سردارون و افسرون و پہلوانون کو اور لشکر کو یہ حکم دے کر کہ جو لشکر عقب مین چلا آتا ہی اسی مین
تم بھی شامل ہو جاؤ بس کل لشکر جو کہ قریب چالیس لاکھ کے تھا ایک مرتبہ باگین اُٹھا کر مرکب
دوڑا کر شامل لشکر برجلیس ہو گیا نشان لشکر جتنے پھریرے سیاہ تھے اور خوک پیکر و سگ پیکر تھے
وہ ایک طرف نشانون مین مل گئے اور جلوس سواری جلوس سواری مین سردار و افسر سیاہ
سردار و افسران سیاہ مین ارزنگ و چترنگ مع سخنگان و دیلم و اسلم و قرماسپ بادشاہون مین شامل
ہوئے مگر لشکر کے علمون اور پھریرون اور وردیون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لشکر اور ہی اور یہ اور ہی
برجلیس کے لشکر کے نشان آفتاب نما تھے اور سرخ پھریرے تھے اور وردیان بھی اور اس لشکر
کے علم خوک پیکر و سگ پیکر اور پھریرے سیاہ وردیان بھی سیاہ تھین کیونکر نہ ثابت ہوتا بس جب
لشکر ارزنگ و چترنگ شامل لشکر ہو چکا اب اس لشکر کی حد و انتہا نہ رہی اور شمار کرنے سے
معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایک کرور چوالیس لاکھ کا ہی بس اب برجلیس ارزنگ وغیرہ کو ہمراہ لے کر
چلا طریقہ یہ ہوا کہ دہنی طرف برجلیس کے جو بادشاہ تھے اُنکے ہمراہ ارزنگ تھا مع سخنگان و دیلم
کے اور بائین طرف کے بادشاہون مین چترنگ تھا مع اسلم و قرماسپ کے اور جو بادشاہ مطیع
تھے ارزنگ کے اور جو چترنگ کے مطیع تھے وہ چترنگ کے ہمراہ تھے بس برجلیس اب
یہانسے طرف فرنگوشیہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا مقام قیام پر آب و گیاہ دیکھکر قیام کرتا ہی اور
یہان شہر مین مرتاض شاہ حکومت کرتا ہی جب بوقت سحر دربار مین جاتا ہی پہلے تصویر آفتاب کو

سجدہ کرتا ہی پھر تخت پر قدم رکھتا ہی اسی طور سے جو آتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی یہ تو یہان حکومت کر رہا ہی سب اسکے بموجب حکم برجلیس مطیع و فرمانبردار ہین اُدھر برجلیس لشکر کشی کیے ہوئے اِس شان و شوکت سے برسر اہل اسلام چلا جاتا ہی یہ راہ مین ہی اور طریقہ یہ ہی کہ جہان قیام کرتا ہی وہ تخت ہاتھیون پر سے کھول لیا جاتا ہی جو بارگاہ وغیرہ ہمراہ ہین وہ برپا ہوتی ہین اُنمین رکھدیا جاتا ہی پھر جب کوچ ہوتا ہی کسدیا جاتا ہی مگر برجلیس اُسکے اندر سے باہر نہین آتا ہی جس بارگاہ مین تخت رکھا جاتا ہی اُسکی پشت پر ایک خیمہ برپا ہوتا ہی اُسکے اندر کسی کے جانے کا حکم نہین ہوتا ہی وہ خالی رہتا ہی اُسپر پہرہ مقرر رہتا ہی بس شب کو برجلیس اُس خیمے مین جاتا ہی اور حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرتا ہی پشت گنبد سے جب یہ گنبد مین آجاتا ہی پھر وہ دروازہ غائب ہو جاتا ہی اِسی طور سے کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہ تو راہ مین ہی اِسکا حال پھر تحریر ہوگا لیکن اب طومار شاہ کا حال سماعت فرمایئے کہ یہ جو پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا تھا اور اِسکے ہمراہ ارمان بھی تھا اور اُسکے ہمراہ پیش خیمہ ارژنگ و چترنگ کا تھا یہ سب کے سب برابر دو منزلہ کا ایک منزلہ کرتے ہوئے راہ کو بالکل صاف و شفاف کرتے ہوئے جابجا سے رسد جمع کرتے ہوئے چلے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ بعد ایک ماہ اور پندرہ یوم کے بعد قطع منازل و طے مراحل سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے گو کہ فرنگوشیہ وہانسے یعنے شہر آفتاب نما و اقلیم خورشیدیہ سے پانچ ماہ کا راستہ رکھتا تھا مگر یہ ایسے جلد آئے کہ ڈیڑھ ماہ مین پہونچے جب سرحد فرنگوشیہ مین پہونچے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہان سے دس کوس پر شہر فرنگوشیہ ہی اب جو کوچ کیا جائیگا تو اندرون شہر منزل ہوگی بس طومار شاہ نے سرشار شاہ سے کہا کہ منزل مقصود پر آگئے اب ایسا مقام مناسب دیکھکر قیام کیا جائے کہ لشکر خداوندی ایک کرور سے زیادہ ہی پھر اُنکے ہمراہ ارژنگ بھی ہی اور چترنگ بھی اُنکا بھی لشکر تیس چالیس لاکھ کا ہی بس قریب ڈیڑھ کرور کے لشکر ہو گیا بس ایسا مقام ہو کہ یہ سب لشکر فروکش ہون اور خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا ہون ایک میدان دس بارہ کوس کا تو خیمون سے مملو ہو جائیگا اور مقام پر از آب و گیاہ ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر مقابلے کی ٹھہرے اور لشکر حریف بھی کر مقابلے مین فروکش ہو تو میدان سے برائے مقابلہ رہے سرشار شاہ نے کہا کہ بس یہی مقام مناسب ہی جیسا کہ تم چاہتے ہو اس سے بہتر کوئی مقام نہوگا شہر سے دس کوس کا فاصلہ ہی اور لشکر حریف اُسطرف آکر فروکش ہوگا یہی مقام برائے مقابلہ قرار پائیگا اول تو مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی جب وہ اسقدر لشکر دیکھینگے تو اطاعت کرلینگے طومار شاہ نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی سُنا گیا ہی کہ وہ لوگ بہت خودسر ہین بس اطاعت کرنا امر دشوار ہی ضرور مقابلہ ہوگا سرشار شاہ نے کہا کہ پھر اِسی مقام پر قیام کرو ارمان کھڑا ہوا تھا برابر طومار شاہ کے کہنے لگا کہ میری تو یہ راے ہی کہ اِسی طور سے یلغر کیے ہوئے شہر مین چلو وہ لوگ غافل ہونگے اُنکو قتل کرکے شہر پر قبضہ کرلو جب خداوند تشریف لائین تو شہر کو مسخر پائین اور طرف کو کوچ فرمائین طومار شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل نامردی پر محمول ہی دوسرے یہ حکم ہمکو خداوند کا بھی نہین ہی اگر ہم خلاف حکم کرینگے تو عذاب مین مبتلا ہونگے بس خلاف نہین کرسکتے ہین یہ کہکر کہا کہ تم بھی اپنے خیمے وغیرہ برپا کردو اور اپنے لشکر کو اتار دو اس سے بہتر کوئی دوسرا مقام نہ ممکن ہوگا ارمان شیر صولت نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر اُسنے مقام مناسب دیکھکر خیمہ وغیرہ برپا کرنے کا حکم دیا بارگاہین برپا ہونے لگین ایک طرف برجلیس کی بارگاہین برپا ہوئین ایک جانب ارژنگ کی بازارین آراستہ کی گئین کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہوئین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سوا

خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہ آتا تھا وسط مین بارگاہ جمیسی بر پا ہوئی تھی کہ جسکے اندر ایک لاکھ
کرسی و دنگل تھے مرصع کار و ستون سب الماس نگار تھے بارگاہ مخمل سبز کی تھی زردوزی بنی ہوئی
تھی کلس طلائی تھا ہر دروازے اور ہر ستون پر آفتاب بنا ہوا تھا کلس جو تھا وہ طلائی بھی تھا گو سب
بارگاہون اور خیمون کا یہی حال تھا سب کے کلس طلائی تھے مگر اِس بارگاہ کا بھی کلس طلائی تھا
اُسپر آفتاب بنا تھا اور اُس سے ضو پیدا تھی کہ اُسکی روشنی دور تک جاتی تھی بس جب بارگاہین برپا
ہو چکین اور خیمے و علم برپا ہوئے نشان کھولے گئے ایک طرف ارزنگ کے لشکر کے نشان برپا
تھے اور ایک جانب لشکر برجیس کے بس یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر آفتاب پرستان ہی اور یہ
لشکر لقا پرستان ہی مگر طریقہ یہ تھا کہ ایک لشکر سے دوسرے لشکر تک بازارین تھین دونون لشکر جدا
نہ تھے ایک مقام پر خزانے کا خیمہ تھا اُس مقام پر پہرہ چوکی بہت مقرر کیا لشکر اُترا چھاونی لشکر کی
ہوئی اُدھر لشکر ارزنگ نے بھی چھاونی کی بس لشکر جب اُتر چکا طومار شاہ وغیرہ اپنی بارگاہ مین
داخل ہوئے ارمان اپنی بارگاہ مین یہ تو یہان خیمے وغیرہ برپا کر کے فروکش ہوئے ہین برجیس
چلا آتا ہی یہ انتظار ہی کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اِس انتظار مین ہین
کہ خداوند آلین تو کچھ سامان مقابلہ وغیرہ ہو یا پیام صلح یہ تو اِس انتظار مین ہین بس اِنکو تو اِسی
انتظار مین یہان مقیم رکھا جاتا ہی اور برجیس کو راہ روی مین اور اب کچھ حال شہر
فرنگوشیہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال شہر فرنگوشیہ کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان محکوم شاہ طرف سے ایرج نوجوان کے حاکم ہی خاندان سے
مالک بن ملکوت شاہ کے ہی بہت مرد جری اور بہادر ہی اور بڑا دیندار ہی یہان اُسکے پاس
چار لاکھ کا لشکر ہی اُسکے افسر و سردار اور پہلوان دربار مین بیٹھے ہین جو کچھ اِس ملک سے اور دیگر
ملک سے حاصل ہوتا ہی جو کہ اِسکے متعلق ہین وہ سب آمدنی جمع کر کے پاس ایرج نوجوان کے
روانہ کرتا ہی جب سے ایرج نوجوان ہمراہ صاحبقران تشریف لیگئے ہین اور اِسکو معلوم ہوا
کہ یہ رستم ثانی ہین یہ شہریار عالیوقار ہین تو یہ خزانہ مین جمع کرنے لگا اِس خیال سے کہ یہ جب میرے
آقا و مالک تشریف لائین گے اُسوقت پیش کرونگا بڑے عدل و انصاف سے حکمرانی کرتا ہی کوئی
ناخوش نہین ہی سب اہل شہر و اہل لشکر دل شاد ہین محکوم شاہ کی سلامتی کی دعا درگاہ خدا سے
ہمیشہ نماز پنجگانہ مین کرتے ہین محکوم شاہ بھی بہت خوش اعتقادی کے ساتھ بسر کرتا ہی دونون
وقت دربار کرتا ہی افسران سپاہ و سردار دونون وقت حاضر دربار ہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ
پرچہ اخبار دیکھ رہا تھا پرچہ نویس نے لکھا تھا کہ ایک لشکر کثیر آفتاب پرستون کا اِس طرف آتا
ہی اور طومار شاہ پیش خیمہ لیکر قریب شہر پہونچ چکا ہی اُنکے ہمراہ ارزنگ بدبخت بھی ہین طریقہ
سے ثابت ہوتا ہی کہ برائے مقابلہ آئے ہین یہ جو پرچہ اخبار مین محکوم شاہ نے دیکھا اہل دربار سے
کہا کہ آپ لوگون نے اور کچھ سُنا کہ کیا واقعہ آجکل عالم مین گذرا ہی ابھی پرچہ نویس نے لکھا ہی کہ سمت
مشرق کے ایک اقلیم ہی کہ نام اُسکا خورشیدیہ ہی وہان بہت سے ملک تھے اور اُن ملکون مین
قبل اِسکے مختلف مذہبون کے آدمی مقیم تھے سوائے مذہب اسلام کے منجملہ اُن ملکون کے ایک

ہی کہ اُسکا نام شہر آفتاب نما ہی وہان کا بادشاہ خورشید شاہ تھا وہ لکھتا ہی کہ اُسکی ایک دختر تھی اور خورشید شاہ کا مذہب آفتاب پرستی تھا وہ جو اُسکی دختر تھی اور اب بھی ہی بہت حسین اور خوبصورت تھی اُسکو شادی سے ہمیشہ انکار تھا اور اصل امر یہ تھا کہ اُسکو اپنے حسن و جمال پر غرور تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون یہ بھی تحریر کرتا ہی جب اُس سے کوئی سوال کرتا تھا کہ تم شادی کیون نہین کرتی ہو تو کہتی تھی کہ مین خداوند آفتاب پر عاشق ہون خداوند میرے اوپر فریفتہ ہین مین زوجہ خداوند ہوکر بندون کے ساتھ شادی کرون حسن اتفاق سے وہ حاملہ ہوئی اُسپر تہمت زنا کی لگائی گئی اُسنے انکار کیا اور کہا کہ مین خداوند سے حاملہ ہون سب نے کہا کہ جھوٹ بولتی ہی بس اُسنے ثابت کر دیا اُسدن سے اُسکا بڑا اعزاز کیا گیا نوبت باینجا رسید کہ لڑکا پیدا ہوا بڑا قصہ ہی وہ جوان ہوا اُسدن سے وہان دین آفتاب پرستی کو زیادہ ترقی ہوئی قلعہ بنایا گیا تمام اقلیم کے لوگ سب آفتاب پرست ہوئے محکوم شاہ نے سب واقعہ ابتدا سے جو کہ جلد دوم و اول مین اور اس جلد مین تحریر ہوا ہی بیان کیا کہ پرچہ نویس تحریر کرتا ہی کہ ارزنگ لشکر کشی کرکے اُسکی بیٹی پر عاشق ہوکر گیا تھا بڑے بڑے مقابلے ہوئے آخر کو ارزنگ نے شکست کھائی سبب یہ ہی کہ آفتاب جلا دیتا ہی آخر کو عاجز ہوکر اطاعت کی اس شرط پر کہ تم خداپرستون سے مقابلہ کرو اُنکو غارت کرو تو مین تمھارا دین قبول کرون اُسنے قبول کیا چنانچہ وہ ارزنگ کو اپنے ہمراہ لیکر براے غارتگری اہل اسلام اپنے ملک سے لشکر کثیر لیکر روانہ ہوا اُسکا ہراول پیش خیمہ لیکر آتا ہی ادھر کے ہراول لشکر کا نام طومار شاہ و سرشمار شاہ ہی اُسکے ہمراہ دو لاکھ اسی ہزار سپاہ ہی اور اسی لشکر کے ہمراہ ارزنگ کا بھی پیش خیمہ ہی اُسکا ہراول ارمان شیر صولت ہی ارزنگ کو لکھتا ہی کہ یہ لڑکا ہی زمرد ثانی کا جو کہ صاحبقران ثانی کے ہاتھ سے مارا گیا اپنے خورشید نگار سے خروج کیا تھا بلکہ خاور پر قبضہ بھی کر لیا تھا بہرام شاد خاوری شکست کھاکر فرار کر گیا جب یہ شہر آفتاب نما کو گیا تو رستم خان بن گنجاب نے پھر جاکر خاور پر قبضہ کیا اور وہان کسی کو بادشاہ کیا بس اُسنے لکھا ہی کہ اپنا بند و بست فرمائیے آفتاب پرست اس سے مقابلہ کرنے آئے ہین اس خیال سے کہ قبل مین یہان کے لوگ آفتاب پرست تھے پہلے اسی ملک پر قبضہ کرو افسران سپاہ نے سنکے جواب دیا کہ اگر آتا ہی تو آنے دیجیے کیا کر لیگا ہم نہ اطاعت کرینگے اور نہ اُسکا دین قبول کرینگے بلکہ مقابلہ کر لین گے اگر مارے گئے تو مرتبۂ شہادت پایا اور جو غالب آئے تو بھی اپنے آقاؤن اور مالکون کے روبرو اور اہل خلق کے نزدیک سرخرو ہوئے ہم یون تو نہ مانین گے محکوم شاہ نے کہا کہ خیال اس امر کا ہی کہ نہ آجکل ہمارے آقا رستم ثانی ہین نہ شہریار عالیوقار نہ ایرج نامدار ان لوگون کا کچھ پتہ و نشان نہین معلوم کہ اُنکو آگاہ کرتے نہین معلوم کہان تشریف فرما ہین خیر جو مرضی مالک ہم راضی برضا ہین اگر وہ مرتد ادھر آتے ہین تو کیا غم ہی ہم بھی وہ جنگ مردانہ کرینگے کہ اُنکو بھی معلوم ہوگا کہ کسی سے مقابلہ ہوا تھا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ چند سرکارے دربار مین حاضر ہوئے مجراگاہ سے مجرا بجا لائے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور ہاتھ اُٹھاکر دعا و ثناے شاہی بجا لائے اور یہ شعر پڑھا شعر الٰہی بخت تو بیدار باد اختر دولت ہمیشہ یار باد + بادشاہ عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دوست شاد دشمن زرد رو سیاہ پائمال ہو محکوم شاہ نے فرمایا کہ کیا خبر لائے بیان کرو یہ سنکر اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامان حضور و جان نثار سرکار براے ہالا دوئی بیرون شہر گئے تھے چنانچہ

جب شہر سے کوئی دس کوس پرے گئے تو ہمکو نشان لشکر نظر آئے کہ کوئی لشکر اترا ہوا ہی غلام پاسے شاطری لگا کر گئے تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اترا ہوا ہی مگر اُسکے دو حصہ ہین ایک سمت کے تو نشان طلائی ہین پھریرے گلنار ہین ایک سمت کے نشان سیاہ و زنگاری پھریرون کے ہین اُن نشانون پر جو کہ طلائی ہین آفتاب بنے ہوئے ہین اور جو سیاہ پھریرون کے ہین اُنپر تصویر لقاؤ زمرد شاہ کی ہی اور کسی پر تصویر ارزنگ بن زمرد کی بنی ہوئی ہی اور اُنکی تعریف تحریر ہی اور اُنپر آفتاب اور برجیس کوئی ہی اُسکی تعریف ہی اور لاکھون خیمے کوسون تک برپا ہین اور ہزارون بارگاہین مگر دو بارگاہین جو وسط لشکر مین ہین ایک پر تحریر ہی کہ این بارگاہ خداوند برجیس و این بارگاہ ناموس اِس بارگاہ سے اُس بارگاہ تک کوئی ایک میل کا فاصلہ ہی مگر ایک راستہ بنایا ہی کہ اُس بارگاہ سے اُس بارگاہ مین جا سکتے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ جب طومار شاہ پیش خیمہ لیکر چلا تھا تو ایک کاغذ لفافہ مین بند حجاب کے اندر سے افریق شاہ کو ملا تھا کہ یہ طومار کو دیدینا اور کہدینا کہ اسکو اسوقت کھولے کہ جب خیمہ وغیرہ برپا کرنے لگے اُسوقت اِس تحریر کو دیکھنا چنانچہ جب یہان آکر خیمے وغیرہ طومار شاہ نے برپا کرائے تھے تو اُس تحریر کو دیکھا تھا یہ تحریر تھا کہ وسط لشکر مین میری بارگاہ برپا کرنا اُس سے ایک میل کے فاصلہ پر خیمۂ ناموس ہون اور پشت بارگاہ پر جہان پر اندر بارگاہ کے تخت آراستہ کیا جائے اُس مقام پر ایک خیمہ برپا کیا جائے اُس خیمہ سے تا خیمۂ ناموس ایک کوچۂ سلامت بنایا جائے اور اِس خیمہ پر پہرہ وغیرہ مقرر کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا تھا اندر بارگاہ کے طومار نے تخت آراستہ کیا تھا اُس تخت کی یہ حالت تھی کہ تین در کا تخت تھا اور سات زینے لگے تھے وہ تخت طلائی تھا اُس بارگاہ مین تین درجے تھے پہلے درجہ کے اوپر لکھا تھا این مقام خداوندی پس وہ تخت اُس درجہ مین برپا کیا گیا اور وہ تخت مثل گنبد کے تھا اور اُس تخت کے درون یہ نہایت عمدہ زر لفتی حجاب پڑے تھے مگر اُن حجاب کے برابر دو کرسیان جواہر نگار آراستہ تھین ایک کرسی پہ لکھا تھا کہ این مقام خونخوار شاہ و این مقام افریق شاہ پس دوسرے درجہ مین جو کہ اُس بارگاہ کا بہت وسیع تھا یہ لکھا تھا کہ این مقام شاہان مطیع خداوند اُسمین دہ نیم تخت طومار شاہ نے آراستہ کیے ہر ہر تخت پر ہر ہر بادشاہ کا نام تحریر تھا تیسرے درجہ کی پیشانی پہ یہ تحریر تھا کہ این مقام کل افسران سپاہ اور پہلوانان لشکر و سرداران فوج اُسمین ہزارون دنگل و کرسیان طومار شاہ نے آراستہ کی تھین اور ہر ایک کرسی و دنگل پر نام افسرون کے و سردارون کے و پہلوانون کے مع لشکر ارزنگ و جیترنگ کے تحریر تھے اُس درجہ کے بعد صحن تھا اُسکے بعد جلوخانے تھے یہ طریقہ تھا یہان کی نشست کا پس طومار شاہ نے پشت بارگاہ پر خیمہ برپا کیا اور کوچۂ سلامت بارگاہ سے لیکر تا بارگاہ ناموس تیار کیا اور پہرے چوکی ہر مقام پر بطور مناسب مقرر کیا تھا یہ تو جملۂ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ دوسری سمت بھی بارگاہین برپا تھین ایک بارگاہ پہ لکھا تھا کہ این بارگاہ ارزنگی اور دوسرے پہ لکھا تھا کہ این بارگاہ جیترنگی اور ہزارون خیمے برپا تھے اور لشکر کثیر بھی سوا ہے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا ہی بڑی شان وشوکت ہی ہم غلامون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر خداوند آفتاب کا ہی اور وہ ارزنگ و جیترنگ بن زمرد شاہی کا خداوند آفتاب نے طومار شاہ و سرشار شاہ وغیرہ کو اپنا پیش خیمہ لیکر روانہ کیا ہی اور اُنکا قصد ہی کہ بذات خود خداپرستون سے مقابلہ کرین اور اُنکو اپنے مذہب مین لائین اگر وہ آفتاب پرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ اپنا عذاب

اُنپر نازل کرکے اُنکو غارت کرین کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور ہوگئے ہین گو پہلے قصد خداوند کا اپنے مقام سے کوچ فرمانے کا نہ تھا یہ قصد تھا کہ جب خداپرست یہان آئین گے تو اُنسے مقابلہ کیا جائیگا اور اگر وہ راہ پر آئین گے تو خیر ورنہ اُنپر عذاب نازل کیا جائیگا اور غارت کیے جائین گے چنانچہ خداوند اِس قصد سے اپنے مقام پر مقیم تھے اتفاق سے خداوند کی ہمشیر پر ارزنگ بن زمرد ثانی جو کہ اپنے کو خدا کہتا تھا اُسنے خورشید نگار سے براے مقابلۂ اہل اِسلام خروج کیا تھا اور خاور پر قبضہ کرلیا تھا اُسی زمانہ مین وہ عاشق ہوا اور ولولۂ عشق مین ارزنگ نے نامہ تحریر کیا اُسکا جواب سخت خداوند نے دیا وہ اِس غرور مین خداوند پر لشکرکشی کرکے آیا کہ مین خود خدا ہون اِن سب کو غارت کرکے اپنی معشوقہ پر قبضہ کرلونگا چنانچہ آکر مقابلہ کیا انجام یہ ہوا کہ شکست کھائی آخر عاجز ہوکر خداوند کی اطاعت پر اِس شرط سے راضی ہوا کہ آپ لشکرکشی کرکے خداپرستون کو غارت فرمائیے بر جیس نے قبول کیا اور اُسکے کہنے سے لشکرکشی کی چنانچہ طومار شاہ وغیرہ کو پیش خیمہ لیکر اِدھر کو روانہ کیا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اُسکا قصد مصمم یہ ہی کہ اسی طور سے جو جو ملک ہم لوگون کے قبضہ مین ہین یعنے اہل اِسلام کے اُنکو غارت و تباہ کرتا ہوا بر سر لشکر اسلام پہونچے جہان صاحبقران تشریف فرما ہون اُنسے مقابلہ کرے چنانچہ پہلا ملک حضور کا اُسکو ملا ہی اُسکے ہراول نے یہان خیمے وغیرہ برپا کیے ہین اور اُنکا قصد ہی کہ خداوند آئین تو مقابلہ کیا جائے اُسکی بھی آمدگی ہوئی ہی یہ خبر تازہ تھی جو غلامون سے دریافت کی تھی آکر عرض کی اب حضور کو اختیار ہی محکوم شاہ نے فرمایا کہ آیا ہی تو آنے دو ہمارا بھی خدا مالک ہی جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ ہونے سے رہا کہ ہم بخوف جان اُسکی اطاعت کرین یا ترک اسلام کرین جبتک ہمارے دم مین دم ہی ہم مقابلے سے باز نہ آئین گے یہ کہکر اُنکو خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کرکے دربار سے باہر آئے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ تمنے سُنا جو کچھ ہرکارون نے خبر بیان کی کسقدر یہ لوگ کم عقل ہین کہ جہان کچھ تزک و حشم دیکھ لیا اُنسے کہدیا کہ مین خدا ہون بس قبول کرلیا کسقدر کم اعتقاد ہین بھلا یہ کہان ممکن ہی کہ خدا کی بہن ہو اور ماں اور باپ یہ کوئی ساحر ہی لو اور غضب سنو کہ خدا کی بہن پر ارزنگ بن زمرد ثانی فریفتہ ہوا اِس ارزنگ نے اپنے باپ کی طرح دعوی کیا اُسکو کیا ہوا ہی دادا اِسکا حالت کفر مین ہاتھ سے صاحبقران کے واصل جہنم ہوا باپ اِسکا کافر تھا وہ بھی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مارا گیا یہ بھی قتل ہوگا اِس خاندان مین جو پیدا ہوتا ہی بالکل بیوقوف پیدا ہوتا ہی ذرا بھی عقل نہین رکھتا ہی خیر جب آئیگا تو دیکھا جائیگا مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ اولاد بختیارک سے بھی کوئی ہی یا نہین جو کہ ارزنگ کی درگاہ کا شیطان ہی اور مین نے سُنا تھا کہ تورج بدرگ حرامی کے دو فرزند تھے جو کہ فرعون ثانی کی دختر سے پیدا ہوئے تھے نہین معلوم وہ کہان ہین اور کیون نہ اِسکے شریک ہوئے ایک اہل دربار نے عرض کیا کہ بہت عرصہ ہوا مین نے ایک اخبار مین دیکھا تھا وہ تحریر کرتا تھا کہ ارزنگ نے خروج کیا ہی شہر خورشید نگار سے اور سخنگان بن بختگان کو اپنا وزیر کیا اور دیلم بن تورج و اسلم بن تورج کو اپنا سپہ سالار لشکر مقرر کیا اور بڑی شان و شوکت پیدا کی ہی اُسکا قصد ہی کہ ممالک اہل اِسلام کو غارت کرے میرا قصد ہوا تھا کہ مین حضور سے عرض کرون پھر خیال کیا کہ اور کچھ اخبار والے لکھ لین تو مین عرض کرون مگر اُسدن سے پھر کچھ اُسنے نہ لکھا نہ مین نے عرض کیا کہ محکوم شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا یہ سب فسادات اُسی سخنگان کے ہین اُسنے پہلے ارزنگ کو ورغلان کر خروج کرایا ہوگا پھر آفتاب پرستون سے

مقابلہ کرایا جب دیکھا کہ وہ غالب آئے تو یہ خیال کیا کہ اُنکو خدا پرستون پر لشکر کشی کرنے پر آمادہ کیا یہ ساری اُسی کی کارروائی ہی وہ بڑا مفسد شخص ہی مثل اپنے باپ و دادے کے اُسکو ضرور خدا پرستون سے نقیض ہوگی خیر دیکھا جائیگا خداے ما بزرگ است یہ کہکر کہا کہ ہمکو کیا ایسی ضرورت ہی کہ ابھی سے فکر کرین جب کوئی نامہ وغیرہ روانہ کریگا اُسکا جواب جو مناسب ہوگا دینگے ابھی سے کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنے کو تشویش مین ڈالین اُسکا فرزند ہی کہ نام اُسکا حاکم بن محکوم ہی وہ ہی ولیعہد اور سپہ سالار لشکر ہی بہت بہادر اور قوی ہی مرد جری ہی ابھی اُسکا سن بھی کچھ نہین ہی مگر بڑے بڑے پہلوان اُسنے زیر کیے ہین اپنے زمانہ کا رستم ہی سب اُسکو رستم فرنگوشیہ کہتے ہین وہ بھی دربار مین تھا جب باپ سے یہ سُنا کہ جو مناسب ہوگا وہ جواب دیا جائیگا کہنے لگا کہ سواے جواب جنگ کے دوسرا کیا جواب ہی بس یہی جواب ہی کہ مقابلہ کو لشکر لیکر روانہ ہوجیے گا مقابلہ فرمائیے گا اور ملاحظہ فرمائیے گا کہ وہ تلوارین مارونگا کہ وہ لوگ بھی یاد کرینگے اِس طرف آنے کی سزا پائینگے یہ ممکن نہین کہ اُنکا دین اختیار کیا جائے یا اُنکی اطاعت کرین محکوم شاہ نے کہا کہ ضرور مقابلہ کیا جائیگا تم اطمینان رکھو بس یہ کہکر دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئے محکوم شاہ محل مین آیا اور فکر کرنے لگا کہ کیا کیا جائے یہان تو یہ اِس فکر مین ہی اِسکو فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور یہ فکر ہی کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی لیکن اب پھر حال برجیس کی آمد کا اور نامہ تحریر کرنے کا اور اُنسے مقابلہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہی

اب شمہ حال آمد برجیس و نامہ و پیام درمیان برجیس و محکوم شاہ و حالات مقابلہ و دیگر واقعات متعلق داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہی کہ طومار شاہ وغیرہ کو آئے ہوئے قریب فرنگوشیہ تین دن کا زمانہ ہوا تھا کہ ایک دن بوقت سحر یہ بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ سمت مشرق سے غبار بلند ہوا اور ایسا غبار بلند ہوا کہ فلک دوار تیرہ و تار ہو گیا طومار شاہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ آندھی ہی یا کوئی لشکر آتا ہی یا خداوند تشریف لاتے ہین یہ حکم پاکر ہرکارے اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے اور قریب گرد جب پہونچے تو دیکھا کہ لشکر کثیر کی آمد کی علامت ہی آگے جو بڑھا تو پہچان لیا کہ یہ لشکر خداوند کی آمد ہی بس اُسوقت واپس آئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو خداوند تشریف لاتے ہین یہ اُنکی سواری کی گرد ہی یہ سننا تھا کہ طومار شاہ نے حکم دیا کہ کل لشکر طیار ہوکر صف بستہ ہو اور ارمان سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو حکم دو کہ صف آرا ہو براے استقبال خداوند بس ارمان بھی اپنے لشکر مین آیا اور تیاری کا حکم دیا فوراً لشکر تیار ہو گیا اُدھر لشکر طومار شاہ بھی آراستہ ہوا دونون لشکر صف بستہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد دشت ہوئی اُس سے پہلے تو وہی سامان یعنے سڑک نپتی ہوئی اور چمن تیار رہتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُسکے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب علمہاے سیاہ و ماہی مراتب وغیرہ نمودار ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ سڑک جب تیار ہوتی ہوئی قریب فرودگاہ لشکر پہونچی اُس مقام تک آئی کہ جہان بارگاہ برپا تھی بس اب بالکل اُسکا اثر جاتا رہا ہی جب یہ سب سامان داخل لشکر ہوا جو نشان اور سقے وغیرہ لشکر ارژنگ کے تھے اور چتر ننگ کے وہ ارمان کی طرف آئے اور جو مقام اُنکے اُترنے کا تھا اُترے اور جو لشکر برجیس کے تھے اپنی طرف مقام مناسب پر فروکش ہوئے

آج کا دن آمد جلوس سواری مین تمام ہوا شام ہوگئی دوسرے دن پھر صبح سے آمد شروع ہوئی دوپہر تک
اور سب جلوس آیا بعد دوپہر کے آمد لشکر کی شروع ہوئی اُسی طور سے جو سامان اور جو سپاہ لشکر ارزنگ
کی تھی وہ اُس طرف فروکش ہوئی جدھر ارمان نے خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور جو برجلیس کے لشکر
کے تھے وہ اپنے لشکر مین رہے وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی تیسرے دن پھر صبح سے آمد لشکر شروع ہوئی
دوپہر تک کل لشکر آیا بعد دوپہر کے ڈنکا ہوتا ہوا لشکر خاص ہمراہ کل شاہان اقلیم و دیگر ممالک مرکبون
پر سوار یہانتک کہ لشکر برجلیس کا آکر پہونچا قریب شام طومار شاہ وغیرہ نے تخت شاہی و خداوندی
کو سلام کیا اور سجدہ بس سب بادشاہ و سردار و پہلوان اپنے اپنے نام کے خیمون مین اُترے اور افسر
سرداران ارزنگ و چترنگ اپنے لشکر مین آئے بس حکم ہوا افریق شاہ کو کہ ہمارا تخت
پشت بارگاہ پر لگا دیا جائے تاکہ ہم بارگاہ مین جاکر فروکش ہون اور ایک ہزار سواران خاص سے
گرد بارگاہ کے ہمہ وقت پہرے پر رہین اور ایک ہزار گرد خیمۂ ناموس کے اور کل سہ پہر کو ہم دربار کرینگے
یہ حکم جو دیا افریق شاہ نے اسیوقت تعمیل کیا بس تخت ہاتھیون پر سے اُتارا گیا پشت پر لگا دیا گیا اب
برجلیس اُتر کر داخل بارگاہ ہوا اور وہانسے اُس سلامت کوچہ کے ذریعہ سے خیمۂ ناموس مین آیا
اُدھر ناموس بھی اپنے خیمون مین اُترے ارزنگ و چترنگ اپنی اپنی بارگاہ مین گئے افریق شاہ
اپنے خیمے مین خونخوار اپنے خیمے مین وزیر اپنے خیمے مین بس اسی طور سے اور سب سردارون کو خیال
کرنا چاہیے جسکا نام جس خیمے پر تحریر تھا وہ اُس خیمے مین گیا ہزار ہزار سوارون کا پہرہ دونون مقام
پر مقرر کر دیا گیا جو لشکر عقب مین تھا وہ بھی کل آگیا لشکر ارزنگ ایک طرف اُترا اور لشکر برجلیس
ایک سمت کو وہ آسمان نیلگون کل لشکر پر محیط ہوگیا آسمان پر جو آفتاب تھا وہ سقف بارگاہ پر قائم
ہوا اُسی طور سے اُس آسمان پر سے پھول برس رہے ہین خوشبو آرہی ہی بازارین آراستہ ہوگئین
جھنڈی گنجیات کی نصب کر دی گئی لشکر نہ تھا سمندر موج زن تھا بیس یا بائیس کوس کے گرد
مین کل لشکر اُترا جو درخت وغیرہ تھے سب قلم کر دیے گئے لشکر کی انتہا نہ تھی وہ رات تو بسر ہوئی
صبح ہوئی جو لشکر باقی رہگیا تھا وہ بھی آگیا تخت جسپر برجلیس سوار ہوکر آیا تھا وہ ایک خیمے مین الگ
رکھدیا گیا بس چونکہ برجلیس حکم دے چکا تھا کہ کل سہ پہر کو دربار ہوگا بس سب سردار بوقت سہ پہر
لباس تبدیل کرکے داخل بارگاہ ہوئے درجۂ اول مین اول اپنے اپنے نام کے ڈنگل و کرسی پر
بیٹھ گئے سب بادشاہ اور وزیر درجۂ دوم مین اپنے اپنے نام کے نیم تخت پر آکر مقیم ہوئے ملازم و
چوبدار وغیرہ صحن بارگاہ مین کھڑے ہوئے ایک طرف دفتر تھا وہان منشی وغیرہ متمکن تھے ایک سمت
اسباب سیاست کا سامان تھا جب سب سردار آچکے اور پہلوان و افسران ہر دو لشکر یعنے خاص
و عام اُسکے بعد ارزنگ و چترنگ بھی مع اپنے کل سردارون و بادشاہون کے یہ لوگ بھی اپنے
اپنے نام کی کرسی و ڈنگل و نیم تختون پر بیٹھے کہ ایک مرتبہ اُس درجہ سے کہ جہان تخت خداوندی تھا
اور افریق شاہ و خونخوار شاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے صدائے یا خداوند کی بلند ہوئی اور
اُسی طور سے خوشبو آئی جیسے گنبد مین آتی تھی جب برجلیس محل سے برآمد ہوتا تھا بس راوی نے
کہا ہی کہ برجلیس خیمۂ ناموس سے اُسے سلامت کوچہ کے ذریعہ سے اُسی خیمے مین آیا جو پشت پر
بارگاہ کی برپا تھا ایک دروازہ بارگاہ اُس خیمہ مین تھا اُسکے ذریعہ سے تخت پر آکر بیٹھا ایک نور اُس
حجاب سے پیدا ہوا افریق شاہ وغیرہ و کل حاضرین دربار مع ارزنگ برائے استقبال کھڑے ہوگئے

سوائے ارزنگ و چترنگ اور اُنکے سرداروں کے اور جو بادشاہ اُنکے ہمراہ تھے اور سب نے سجدہ کیا اور پھر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے یارو ہم نوش کریں ... رہے جب یہ سب بیٹھے تو یہ بھی بیٹھے جب یہ سب سردار بیٹھ چکے اُسوقت حجاب کے اندر سے صدا آئی کہ بلاؤ ہماری درگاہ کے شیطان کو یہ حکم ہونا تھا کہ افریق شاہ نے سختگان کو اشارہ کیا تو سختگان مٹکتا ہوا اتھرکتا ہوا اُس درجہ مین آیا کہ جہان خداوند جلوہ فرما تھے سامنے حجاب کے آکر کھڑا ہوا اور تسلیم بجالایا آواز آئی کہ ای شیطان سُن اب یہ تدبیر کرتا ہون کہ ایک نامہ بنام حاکم فرنگوشیہ اِس مضمون کا تحریر کرتا ہون کہ اب وہ زمانہ گذر گیا کہ تمنے اور دیگر خداپرستون نے خوب حکومت کی اور خوب بندگان مابدولت کو قتل کیا لہذا اب تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ مذہب اِسلام کو ترک کرو اور غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت ہونا کہ میرے غضب سے پناہ پاؤ اور اگر اسکے خلاف کروگے تو خیال کرلو کہ تمپر غضب مابدولت کا نازل ہوگا تمکو لوگونکو حمزہ نے گمراہ کر رکھا تھا اور اُسکے بعد اُسکی اولاد نے اور جان لو کہ سوائے میرے کوئی خدا نہین ہے گو مین نے زمانۂ حمزہ مین خروج کیا تھا اور ایرج کے ذریعہ سے قصد کیا تھا کہ رواج دین بس جب ایرج نے کبر و غرور پر کمر کسی تب مابدولت نے اپنے کو پوشیدہ کرلیا اور ایرج کو حمزہ کے ہاتھ سے زیر کرایا اور مابدولت نے یہ بھی خیال کرلیا تھا کہ بقدر ادیان باطلہ ہین سب کو یہ بندے مغرور میرے یعنے حمزہ وغیرہ برباد کرلین صرف خداپرستی رہ جائے تو مین ظہور کرون چنانچہ جب مین نے دیکھا کہ اب سوائے دو ایک دین کے اور کوئی دین نہین ہی تو مین نے اقلیم خورشید مین ظہور کیا اور برجیس کو جو کہ میرا فرزند اور مابدولت کا نائب ہی اپنی طرف سے خدا کیا اُسکے سجدے کا حکم دیا اور اب تم لوگون کی تنبیہ کو مابدولت خود مع برجیس کے لشکر کشی کرکے آئے ہین بس اب تم لوگون کی حکومت کا زمانہ ختم ہوگیا اگر اطاعت کروگے اور سجدہ تو امان ملیگی ورنہ تم سب کو غارت کردونگا آیندہ اختیار ہی اِس بھروسے پر نہ رہنا کہ صاحبقران اِس مذہب کو بھی برباد کردینگے گو وہ یہان نہین ہین مگر بدیع الملک اُنکے مقام پر صاحبقران ہی اور وہ آجکل نہ طاق پر ہی بس اِسی طور سے سب ملک غارت کرتا ہوا بدیع الملک کے مقابلے کو جاؤنگا پہلے اُسکو بھی نصیحت کرونگا بعد اُسکے اگر اُسنے عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکو بھی غارت کرونگا اور کل لشکر کو اُسکے بعد ازان خانۂ کعبہ پر جاؤنگا وہان صاحبقران اول و ثانی سے مقابلہ کرونگا اور اُنکو بھی غارت کرونگا بس اب مجکو غصہ آگیا ہی تم سب نے بہت سرکشی کی کمر کسی ہی کہانتک تمہارا خیال کیا جائے بس ہو چکا لاکھون بندون کو مابدولت کے تمنے بیکار جان سے مارا اِس کم تحریر کو بہت جانو اور مابدولت کے اطاعت کرو ترک مذہب کرو بس حمزہ کے بہکانے پر نہ آؤ وہ بھی کوئی دم مین غارت ہوگا اب تو مابدولت کو خیال آیا ہی اُسکا کوئی بھروسہ نہ کرو وہ بھی چراغ سحری ہو رہا ہی صرف میرے اُس طرف جانے کی دیر ہی گیا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ غارت کیا ہر ایک کو لازم ہی کہ اپنی جان کی حفاظت کرے سوائے مابدولت کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی مین تو خدا ہون اور تم سب میرے بندے ہو مین ہی نے زمین و آسمان نار و جنان پیدا کیے ہین بس اب گمراہی سے باز آؤ میرے پاس چلے آؤ تو خیر ورنہ اپنے مرگ کو اپنے کنار مین پاؤگے اور ہمیشہ دوزخ مین جلوگے مجکو جو فرض تھا کہ مین نصیحت کردون وہ مین نے کیا تمکو راہ نیک و بد دونون دکھا دین اب تمکو اختیار ہی جو چاہو قبول کرو یہ نامہ میری طرف سے بھی ہوگا اور خداوند کی طرف سے بھی ہوگا سختگان نے عرض کیا کہ یہ تدبیر بہت خوب ہی مگر مین عرض کیے دیتا ہون کہ نہ وہ لوگ اطاعت

کرینگے نہ ترک اسلام بلکہ مقابلہ کرینگے آواز آئی کہ ہم انکو غارت کر دینگے اگر وہ مقابلہ کرینگے اُنپر کیا منحصر ہو
کل شہر کو سختگان نے عرض کیا کہ جبتک خداوند ایسی سختی نہ فرمائینگے یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے آواز
آئی کہ تو اب دیکھ لینا کہ ہم کیونکر اب انکو غارت کرینگے واقعی اب اِن لوگون کے ادبار کا زمانہ آگیا ہو یہ
کہکر حکم دیا کہ اسیوقت نامہ تیار ہو اور ہمارا چوبدار نامہ لیکر جائے سختگان نے عرض کیا کہ یا خداوند کوئی
سردار جائے آواز آئی کہ وہ لوگ ایسے معزز نہین ہین کہ سردار جائے ہان جب حمزہ یا اولاد حمزہ سے
نامہ و پیام ہوگا تو دیکھا جائیگا یہ لوگ اولاد حمزہ اور حمزہ کے ملازم ہین بس کیا ضرور ہے کہ سردار نامہ
لیکر جائے سختگان خاموش ہو رہا افریق شاہ نے فوراً وہی مضمون دبیر سے تحریر کرا کے اُسپہ مہر کرکے
قریب پردہ کھڑے ہوکر عرض کیا کہ نامہ تیار ہو حکم ہوا کہ ایک چوبدار خاص کے ہاتھ روانہ کرو اور اسکا
جواب منگالو بس افریق شاہ نے فوراً ایک چوبدار خاص کو نامہ دیا جو کہ سب چوبدارون کا افسر تھا
اور کہا کہ اسکو شہر فرنگوشیہ کے حاکم کے پاس لیجا اور اُسکا جواب اُس سے لے آ وہ نامہ لیکر اور آداب
بجا لاکر فوراً بارگاہ سے باہر آیا اور براستہ شہر فرنگوشیہ کا لیا اپنے لشکر کو طے کر کے اُس صحرا کو بھی طے کیا جو کہ
درمیان مین لشکر اور شہر کے واقع تھا بس اسکے بعد راہ طے کرنے کے داخل شہر ہوا شہر کو بہت آباد پایا عام
کو دل شاد باشندون کو مرفہ حال ہر مقام پر کٹورہ کھنک رہا تھا دکانین آراستہ تھین خرید و فروخت
ہو رہی تھی سب باشندے شہر کے خوبصورت تھے کیا زن و کیا مرد یہ شہر کی سیر کرتا ہوا دولت شاہی پر
پہونچا اندر جانے کا قصد کیا درگہ سالار نے منع کیا اور کہا کہ تو کہانسے آیا ہو گو پہچان لیا تھا کہ یہ ضرور
لشکر آفتاب پرستان سے آیا ہو کیونکہ اسکے سینے پر آفتاب بنا ہوا تھا اُسنے کہا کہ مین چوبدار خاص
ہون خداوند برجلیس کا نامۂ خداوندی لیکر آیا ہون پاس محکوم شاہ کے اُسنے کہا کہ مین خبر کر لون
پھر جانا کیونکہ یہان کا یہ طریقہ ہو چوبدار نے کہا کہ خبر کر دو گو مین یہ قدرت رکھتا ہون کہ بدون اطلاع
چلا جاؤن مگر خلاف طریقہ نکرنا چاہیے یہ سُنکے درگہ سالار اپنے مقام سے اُٹھا اور اندر ایوان کے چلا
یہان دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے گو چھوٹا سا دربار تھا مگر ایسا رعب و داب تھا کہ ہر کس و
ناکس یہان نہ آسکتا تھا بڑے بڑے بہادرون کے جگر آب ہوتے تھے ایسا یہ دربار تھا یہ سب
رعب و داب بسبب خداپرستی کے تھا ورنہ کوئی ایسا دربار نہ تھا بس سب حاضر دربار تھے ہرکارے
عرض کر رہے تھے کہ ہم بیرون شہر موجود تھے تین دن مین لشکر آفتاب پرستان آیا اور اُن سبکا
خدا بڑی شان و شوکت سے آیا ہو سب حال اور کیفیت بیان کی جو کہ راوی مذکور کر چکا ہو جب
برجلیس شہر سے نکلا تھا اور سامان جو عرض ہوا تھا ہرکارون نے عرض کیا کہ بڑا لشکر ہو دریافت جو کیا
تو معلوم ہوا کہ ایک کڑوڑ چھ لاکھ کے قریب لشکر ارزنگ و چترنگ کا ہو یہ کلام سُنکر
محکوم شاہ نے اُن سب لوگون سے کہا کہ تم لوگون نے برجلیس کی صورت دیکھی ہو کہا کہ خداوند
اُسکی صورت نظر نہین آتی ہو وہ اندر حجاب کے رہتا ہو مگر ہان ارزنگ و چترنگ کو دیکھا
اور اُنکے سردارون کو سب عجیب الخلقت ہین اور بہت سے بادشاہ ارزنگ و چترنگ کے
ہمراہ ہین اور ہزارون سردار و افسر و بادشاہ برجلیس کے ہمراہ دو بادشاہ خطاب پیغمبری سے
مشہور ہین افریق شاہ و خونخوار شاہ و سختگان کو دیکھا کہ بالکل بختیارک اپنے دادا کی صورت
ہے سلم و دیلم تورج کی صورت ہین سختگان کو بھی خطاب شیطانی ملا ہو اور شیطان ہو درگاہ بادشاہ
برجلیس کا ہرکارے یہ عرض کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک چوبدار آفتاب پرستونکا

برجلیس کا نامہ لیکر آیا ہی اجازت خواہ ہی کیا حکم ہوتا ہی حکم ہوا کہ اُسکو آنے دو درگہ سالار سلام کرکے باہر آیا یہان ہرکارون نے کل حال بیان کیا کہ ایک آفتاب کلس خیمہ پر ہی اور ایک آسمان محیط ہی اُسمین سے آفتاب پیدا ہوا ہی کل کیفیت بیان کی اُنکو محکوم نے انعام دے کر رخصت کیا اور اہل دربار سے کہا کہ ضرور کوئی ساحر خورشید شاہ کی لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسنے یہ سب سامان کیا ہی اور یہ سب سامان سحر ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ درگہ سالار باہر آیا اُس چوبدار سے کہا کہ جاؤ وہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا جلوخانہ طے کرکے ایوان مین آیا محکوم شاہ کو مجرا کیا اور نامہ دیا محکوم شاہ نے بھی کوئی عزت نہ کی نہ کرسی دی نہ چوکی روبرو کھڑا رہنے دیا اُسکے ہاتھ سے نامہ لے کر دبیر کو دیا خیال کرنیکا مقام ہی کیا عزت کرتا چوبدار کی اگر کوئی سردار نامہ لیکر آتا تو ضرور عزت کیجاتی یہ کھڑا رہا دبیر نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا اور پہلے بہت کچھ تعریف آفتاب و برجلیس کی تحریر تھی بعد اُسکے وہی عبارت تھی جو کہ مذکور ہو چکی ہی جب نامہ دبیر نے تمام کیا اور سب نے مضمون نامہ سُنا اور محکوم شاہ نے بھی سُنا اُسکا مضمون کا سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا محکوم شاہ کا چہرہ فرط غیظ سے لال ہو گیا افراط غصہ سے تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے ابرو پر شکن پڑ گئی مثل بید کانپنے لگا اور دبیر سے کہا کہ یہ چند فقرے میری طرف سے اِسکی پشت پر تحریر کردے کہ او مرتد او نابکار اپنی خبر تو لے کہ تو کون ہی اور کیا تیری اصل ہی بندہ ہو کر اپنے کو خدا کہتا ہی وہ جو تیری مان ہی جسنے یہ ظاہر کیا ہی کہ مجھپر خداوند عاشق تھے اُسنے کسی ساحر سے اپنا عقد کر لیا جب حاملہ ہوئی یہ ظاہر کیا کہ میرے اوپر خداوند عاشق تھے وہ آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے میرے ساتھ عقد کیا مین اُنسے حاملہ ہوئی ہون وہ ساحر مکار تھا اُسنے یہ مکر کرکے اپنے کو خداوند ظاہر کیا بس تو اُس ساحر کا نطفہ ہی اور تیری بہن بھی اُسنے یہ سب سامان کیا ہی تو ہمکو کیا غارت کریگا اور صاحبقران کو یاد رکھ کہ تو بھی مثل لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی کے تباہ ہوگا او احمق یہ کیا نادانی ہی کہ خدا اپنے کو کہلاتا ہی سب کو گمراہ کر رکھا ہی اور ہمکو بھی گمراہ کرنے آیا ہی ہم تو کبھی نہ تیری اطاعت کرینگے جو تجھ سے ہو سکے وہ کر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + ہم اُس خدا کی بندگی کرتے ہین جو سب کا مالک و مختار ہی جسنے آفتاب و ماہتاب و ستارے و شجر و حجر پیدا کیے جو ہر فعل سے بری ہی بھلا یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ جو افعال ہمارے ہون وہ خدا کے بھی ہون جو نفس ہمارا ہو وہ خدا کا ہو وہ اِن سب امرون سے مبرہ ہی نہ اُسکی مان ہی نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا اور نہ بیٹی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ صدر نہ کمر نہ پشت و شکم جسمین سب امر ہین وہ خدا نہین ہین وہ بندے ہین اور تو آفتاب جادو کا فرزند ہی کیون گمراہی پر کمر کسی ہی کیون اور سب کو گمراہ کرتا ہی تو جس آفتاب کو خداوند سب سے کہلواتا ہی وہ بھی میرے خدا کا پیدا کیا ہوا ہی وہ بھی خداوند کریم کا بندہ ہی بس اِس مرتدی سے باز آ اور تو خود غاشیۂ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور دین اِسلام کو اختیار کر ورنہ یاد رکھ کہ بہت ذلیل و خوار ہوگا اور ہم لوگون کے ہاتھ سے مارا جائیگا مثل لقا اور زمرد کے ذلیل و خوار ہوگا اور واصل جہنم ہوگا اور وہ جو ارژنگ و چترنگ تیرے ہمراہ آئے ہین وہ تجھکو ورغلا کر یہان لائے ہین صرف تجکو تباہ کرنے کو اور غارت کرنے کو بس اِسی مین خیریت ہی کہ تو بدیع الملک کی اطاعت کر اور صاحبقران اول و ثانی کی اور ہماری اور اسلام قبول کر اور ہم کیا لکھین اِس تحریر کو بہت جان دبیر نے اُسی وقت نامہ کا جواب پشت پر تحریر کر دیا اور یہ بھی لکھوا

دیا کہ ہمکو اطاعت کسی صورت سے منظور نہین ہو بلکہ وہ ہان اگر تجکو اس طور سے اطاعت منظور ہو کہ ترک
آفتاب پرستی کر اور اپنے کو خدا نہ کہلا تو خیر ورنہ ہم آج ہی بیرون شہر آتے ہین ہمسے مقابلہ کر جو ہمارا خدا
چاہےگا وہ ہوگا ہم تیرے اِس لشکر سے نہین ڈرتے ہین جو کہ تو مثل مور و ملخ کے اپنے ہمراہ لایا ہی
جب بہادرون کی تلوار میان سے نکلے گی سب مثل سگ بزدل کے فرار کرینگے اگر تجکو اپنی فوج
اور اپنے پدر نابکار آفتاب جادو پر بھروسہ ہی تو ہمکو اپنے خدا پر بھروسہ ہی کہ وہ سب کا مالک و مختار
ہی بس خداے ما بزرگ است اور بہت کچھ کلمے سخت و سُست تحریر کرائے تھے جب دبیر لکھ چکا
نامہ تیار ہوا محکوم شاہ نے چوبدار کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ جواب نامہ جنگ ہی اور یہ زبانی کہدینا کہ وہ
مقابلہ کو آتے ہین چوبدار سلام کرکے دربار سے باہر آیا محکوم شاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر تیار رہو
اسیوقت مین بیرون شہر جاکر مقیم ہونگا اور کل مقابلہ کرونگا اگر لشکر حریف مین طبل جنگ بجائین محل مین
جاتا ہون محل سے جو برآمد ہون تو لشکر تیار رہو یہ حکم دے کر داخل محل خاص ہوا یہان سردار دربار
سے باہر آئے اور لشکر مین جاکر حکم دیا کہ لشکر تیار رہو بادشاہ براے مقابلہ بیرون شہر تشریف لیجائینگے
چونکہ ایسی اپنے عدالت کی ہی کہ سب محکوم ہین محکوم کے یہان اُسوقت سامان سفر ہونے لگا اور
سب مسلح و مکمل ہو گئے تھوڑے عرصے مین تین لاکھ سپاہ تیار ہوگئی اُدھر سب سردار اپنے اپنے
مقام سے مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوئے اور لشکر کو ہمراہ لیکر در دولت پر حاضر ہوئے وہان محکوم شاہ
بھی سب سے رخصت ہوکر اور اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر محل سے برآمد ہوا سب لشکر کو تیار پایا تخت پر
سوار ہوا وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع کل لشکر کے روانہ ہوا فرزند اُسکا بمرتبہ سپہ سالاری
آگے آگے لشکر کے تھا اور قلب لشکر مین محکوم شاہ تخت پر سوار تھا تمام جلوس سواری ہمراہ تھا ڈنکا ہوتا
ہوا شہر سے باہر آیا پیش خیمہ پہلے سے روانہ کر دیا تھا ہراول لشکر نے آکر شہر سے تین کوس ہٹ کر خیمے
وغیرہ برپا کیے ہرکارون نے یہ خبر بارگاہ برجیس مین پہونچائی ہرکارون کے بیان کرنے کی نوبت
نہ آئی تھی کہ خود برجیس نے کہدیا تھا کہ جواب جنگ لکھا ہی اور پیش خیمہ بیرون شہر آگیا ہی پردے
بارگاہ کے اُٹھا دو اور شہر کیطرف دیکھو سب حال معلوم ہوگا پردے اسی وقت اُٹھا دیے گئے دیکھا
کہ خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین چونکہ دن ابھی بہت باقی تھا دیکھا کہ شہر کی طرف سے گرد اُڑی اور
نشان لشکر نمودار ہوئے یہان جو خیمہ لیکر آیا تھا وہ خیمہ وغیرہ برپا کر چکا تھا کہ محکوم شاہ مع لشکر کے
آکر پہونچا آگے آگے سقے چھڑکاو کرتے جاتے تھے تین نشان تین لاکھ سپاہ کے بلند تھے اور سب سامان سواری تھا
کیا ضرورت ہی کہ محکوم شاہ کی بھی سواری کا حال تحریر کیا جائے یہ خیال ہی کہ طول ہوگا اِس سبب سے
زیادہ تر خیال ہی کہ حکم ہی صاحب مطبع کا کہ اِسی جلد مین یہ قصہ تمام کر دیا جائے بدین سبب ہر مقام پر
اختصار کیا جاتا ہی اگر یہ حکم نہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ یہ دفتر اسم بامسمّٰی ہوتا اِس سبب سے میرا
دل شکستہ ہو گیا وہ ولولہ جاتا رہا بس لشکر محکوم شاہ تخت پر سے اُتر کر بارگاہ مین داخل ہوا سب سردار
حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا لشکر فرودگاہ پر اُترا بازارین آراستہ ہوگئین اتنے مین شام ہوگئی محکوم
شاہ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر جو آمد لشکر آفتاب پرستون اور ارزنگ پرستون نے
دیکھی باہم کہنے لگے کہ کسقدر جلد لشکر آیا ہی یہان اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے کہ کیا جلد محکوم
شاہ لشکر لیکر آیا ہی یہ اشارے برجیس نے حجاب کے اندر سے دیکھے ارزنگ وغیرہ دنگ ہوگئے
سہمگان نے عرض کیا کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ کسقدر جلد براے مقابلہ آیا ہی محکوم شاہ یہ لوگ

بہت اپنے کو زبردست خیال کرتے ہین اور کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خیال تو فرمایئے کہ جواب نامہ یہان نہ آیا اور وہ لشکر لے کر آگیا آواز آئی کہ اے سختنگان یہ جو تو نے کہا یہی سب اہل دربار باہم اشارہ کر کے کہ رہے ہین سن لے جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو پر نکلتے ہین بس اب اِن سب کی قضا آئی ہی اور وہی قضا اِنکو گھیر کر لائی ہی جاتے کہان ہین دیکھنا کہ کس عذاب سخت سے اِن سب کو غارت کرتا ہون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اِنکے حال پر رحم کھائین گے اور ماید ولت کو رحم نہ آئیگا سختنگان نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سختنگان یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ چوبدار جواب نامہ لے کر حاضر ہوا چونکہ چوبدار خاص تھا برابر چلا گیا اور افریق شاہ کے ہاتھ مین نامہ دیا اور زبانی کہا کہ اُن سب لوگون نے بہت سخت و سُست خداوند کی شان مین کہا ہی اگر مین کہون تو شاید زبان جل جائے اور کہا کہ جواب نامہ جنگ ہی بس نامہ لیکر افریق شاہ برابر حجاب قدرت کے آیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اِس پردے پر بھی یہ تحریر تھا کہ این حجاب قدرت اِس سبب سے ہر مقام پر یہ حقیر حجاب قدرت تحریر کرتا ہی جب یہ افریق شاہ نے کہا تو آواز آئی کہ نامہ تم خود بصدائے بلند پڑھو اور دیکھو کہ کیا جواب تحریر کیا ہی افریق شاہ نے نامہ پڑھنا شروع کیا وہی سب مضمون تھا بلکہ اور زیادہ تر سخت تھا جیسے ہی نامہ تمام ہوا اور برجلیس نے مضمون سُنا اور کل اہل دربار نے بھی سب مارے خوف کے کانپنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ ایسے سخت کلمے خداوند کی شان مین اِن خدا پرست نے تحریر کیے ہین سچ کہتا ہی سختنگان کہ یہ لوگ بہت مغرور ہین اب تو سختنگان کی بن آئی خوب خوب رنگا اور کہا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ وہ لوگ بہت مغرور اور سخت زبان ہین اُنکو اپنی قوت و طاقت پر بڑا ناز ہی وہ کسی کی سوائے اپنے خدائے نادیدہ کی اصل نہین جانتے ہین اپنے مذہب کو سچا اور سب مذہبون کو باطل خیال کرتے ہین یہ لوگ بہت ظالم ہین ملاحظہ فرمایئے کہ کیا سخت تحریر جواب مین روانہ کی ہی اب تو سختنگان کی خوب بن آئی بہت کچھ کہا ایک تو برجلیس کو جواب نامہ کے مضمون پر غصہ آیا تھا کانپنے لگا مُنھ لال ہو گیا اُسی حالت مین ایک مرتبہ پکارا کہ او افریق شاہ بہت جلد حکم دے کہ طبل جنگ بجے مین صبح کو اِنکو غارت کرونگا یہ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین اور کس بات پر بھولے ہین کیا اُنھون نے مجھکو بھی لقا اور زمرد ثانی خیال کیا ہی مین ویسا نہین ہون کل اُنکو اِس سخت کلامی کا حال معلوم ہو جائیگا کہ پناہ پانی دشوار ہوگی یہ جو حکم برجلیس نے دیا سب اہل دربار کانپ گئے باہم کہنے لگے کہ غضب ہو گیا خداوند کو غصہ آگیا کل اِن سب کا خاتمہ ہی اُدھر افریق شاہ نے حکم محکم برجلیس کو بذریعۂ چوبدار کے نقار خانہ مین پہونچایا یہ حکم پہونچنا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ میدان مین پھیلی اور لشکر مین کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا خدا پرستون سے لشکر ارژنگ و جشن ناگ مین بھی کوس حربی بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لے کر لشکر حریف سے اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر محکوم شاہ سے عرض کیا کہ خداوند لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی کل وہ کافر خام سر میدان جنگ مین آکر مقابلہ کرینگے جواب نامہ سنتے ہی اُسنے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور باقی خیریت ہی محکوم شاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بتائید ایزدی بجے خدائے بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است یہ حکم دینا تھا کہ یہان بھی کوس حربی بجا اُدھر برجلیس نے دربار برخاست کیا اُدھر محکوم شاہ نے رات بھر طرفین

سامان جنگ رہا طلایہ پھرنے لگا کہ صبح ہوئی اُدھر سے محکوم شاہ اپنا لشکر لیکر بعد فراغ نماز صبح اور اپنی
فتح یابی کی دعا کر کے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے ارزنگ وچترنگ وطومارشاہ وسرشار
شاہ مع دس لاکھ کے بحکم برجلیس میدان جنگ مین آئے خود برجلیس نہ آیا نصف لشکر ارزنگ
وچترنگ اپنا لیکر گیا تھا اور نصف لشکر آفتاب پرستون کا تھا دس لاکھ مین باقی لشکر پڑاؤ پر تھا
اور برجلیس یہان دربار آراستہ کیے ہوئے سویرے سے بیٹھا تھا پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے اور تماشائے جنگ
جہنگ مین مصروف تھا اُدھر سے ارزنگ وچترنگ وغیرہ میدان مین پہونچے مقابل لشکر محکوم
شاہ کے صف آرا ہوئے دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین سقون نے آب پاشی کی تبرداروں
نے نکلکر پست وبلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نقابت کی طریقہ صفوف جنگ کا یہ تھا کہ اُدھر سے
طومارشاہ وسرشارشاہ وارزنگ بیٹھے ہوئے تھے تخت قلب سیاہ مین تھا اور قرماسپ ودیلم واسلم برتبہ سپہ سالاری
کھڑے ہوئے تھے قلب لشکر مین محکوم شاہ کا تخت تھا اُسکا فرزند حاکم برتبہ سپہ سالاری کھڑا تھا اِدھر ایک تخت پر طومارشاہ کے
قیصور وحشام وشبرنگ وقہار تھے جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے اُسوقت لشکر کفار سے قیصور اپنے مرکب کو صف
سے نکال کر اور طرف بارگاہ برجلیس کے سلام کر کے طومارشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز
طلب کیا اُدھر سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا حارث شبستانی تھا محکوم شاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے مین
آیا ہم تگاور ہوا حارث کا مرکب تین قدم پسپا ہوا اور اُسکا چار قدم بس دونون رانون مین مرکب کو مسل کر
ہم مقابل ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی حارث نے نیزہ بھی اُسکا ہوائی کیا سختگان ارزنگ
کے ہمراہ آیا تھا ارزنگ وطومارشاہ سے کہا کہ قیصور کی خیر نہین ہی یہ ضرور مارا جائیگا یا زخمی ہوگا
جب حارث نے نیزہ ہوائی کیا اُسکی نگاہ مین تمام جہان تیرہ وتار ہوگیا اُسنے تلوار کا وار کیا اُسکے
وار کو بھی حارث نے خالی دیا اپنا وار کیا بس اسی طور سے چند مرتبہ ردوبدل ہوئی ابکی جو حارث
نے وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر تلوار نہ رُکی سپر کو کاٹ کر خود وبلغہ کو کاٹتی ہوئی کا نسہ سر مین
درآئی چار اُنگل کا زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی اور
قیصور کو غشی طاری ہوئی حارث نے صدا دی کہ اِسکو لیجاؤ اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ کرو یہ مجروح
ہوگیا ہی بس ایک اور سردار گمنام لشکر طومارشاہ سے برائے مقابلۂ حارث آیا قیصور کو لوگ واپس
لیگئے وہان بارگاہ مین بیٹھا ہوا برجلیس تماشہ دیکھ رہا ہی اور سب اہل دربار ہین یہ جو سردار پہونچا اُسنے
حارث پر تلوار لگائی حارث نے اُسکی تلوار چھین کر اور زین مرکب پر سے اُٹھا کر بالائے آسمان پھینکا
جب وہ طرف زمین کے آنے لگا چور نگ کیا یہ قوت اور یہ طاقت حارث کی دیکھکر اہل دربار برجلیس
نے باہم چشمک زنی کی اور کہا اشارہ سے کہ بہت زبردست ہی اُدھر حارث نے پھر مبارز طلب
کیا اور ایک پہلوان نکلا اُسکو بھی حارث نے جان سے مارا تا دوپہر لشکر طومارشاہ کے یعنی لشکر
برجلیس کے دس پہلوان مقابلے کو آئے پانچ زخمی ہوئے پانچ مارے گئے اب جو مبارز طلب کیا
حارث نے تو لشکر ارزنگ سے باجازت طومارشاہ وارزنگ ارمان شیر صولت نکلا
حارث سے مقابلہ کیا حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا نہنگان فیل پیشانی نے آکر مقابلہ کیا
حارث نے اُسکو بھی مجروح کیا اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی مارا گیا اُسدن کی میدان داری مین
بہرام مردار خوار حشام دیوکش وغیرہ لشکر ارزنگ کے پہلوان دوپہر سے شام تک مجروح
ہوئے اور آٹھ سردار جان سے مارے گئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر

پھر لشکر کفار مین بحکم برجلیس طبل جنگ بجا برجلیس نے اہل دربار سے کہا کہ مین نے حسرت دل بڑھانے
کے لیے آج انکو غالب کیا کہ شاید وہ راہ پر آجائین چونکہ میدان سے سختگان بھی آچکا تھا یہان
موجود تھا عرض کیا کہ یہ لوگ راہ پر نہ آئین گے اور شیر ہو گئے آواز آئی تو پریشان نہو ہم غارت
کیے دیتے ہین جب یہان طبل جنگ بجا تو لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر کی وہان بھی طبل جنگ
بجا دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے رات بھر تیاری جنگ ہوئی صبح کو دونون لشکر
میدان مین آئے طومار شاہ وغیرہ اُسوقت آئے کہ جب برجلیس دربار مین آچکا تھا جب صفین آراستہ
ہوچکین نقیب نقابت کر چکے آج لشکر کفار سے شبرنگ خودپرست اجازت لیکر اور بارگاہ
برجلیس کو سلام کر کے میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بہزاد طوسی نے نکلکر مقابلہ کیا
شبرنگ کو زخمی کیا اور دوپہر تک مین دس پہلوان لشکر آفتاب پرست کے قتل اور مجروح کیے
آج پھر دوپہر سے لشکر چترنگ کے پہلوان میدان مین آنے لگے بہزاد کے ہاتھ سے مجروح اور
قتل ہونے لگے شام تک پندرہ پہلوان لشکر چترنگ کے بھی مجروح اور مقتول ہوئے شام کو
طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر لشکر کفار مین اور لشکر برجلیس مین طبل جنگ بجا لشکر
اسلام مین بھی کوس حربی بجا آج پھر اہل دربار سے برجلیس نے وہی کلمہ کہا اندر سے حجاب قدرت
کے دربار برخاست کیا محکوم شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو
دونون لشکر میدان مین آئے برجلیس بارگاہ مین آکر بیٹھا یہان بعد صف آرائی اور نقابت نقبا
لشکر کفار سے حشام میدان مین آیا باجازت طومار شاہ اُسی طور سے سلام کر کے مبارز طلب کیا
آج لشکر اسلام سے حاکم پسر محکوم نے نکلکر مقابلہ کیا چونکہ حشام زبردست تھا اس سے حاکم
پسر محکوم شاہ نے مقابلہ کیا اور اہل اسلام کا ستارہ بھی اوج ترقی پر تھا حاکم نے حشام کو مجروح
کیا پھر تہار دیوکش نکلا باجازت طومار شاہ وہ بھی مجروح ہوا تا دوپہر پندرہ سردار مجروح اور
دس جان سے مارے گئے دوپہر سے لشکر ارژنگ و چترنگ مین لگا لگا شام تک تیس سردارون کی
نوبت آئی جسمین بیس تو مجروح ہوئے اور دس جان سے مارے گئے شام ہوگئی دونون بادشاہ
طبل باز بجوا کر فرودگاہ پر واپس آئے محکوم شاہ نے دربار کیا برجلیس تو دربار مین موجود تھا
طومار شاہ وغیرہ میدان سے دربار مین آئے طومار شاہ وغیرہ نے آکر سارا حال جنگ کا بیان
کیا اور کہا کہ خداوند کہا تک اپنے بندون کو قتل کرائیے گا خداپرست کسی طرح سے راہ راست پر نہ
آئین گے آواز آئی کہ پرسون ہم ضرور اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے سختگان نے عرض کیا کہ یہ لوگ
بہت مغرور ہین انکو امان دینا یا یہ خیال کرنا کہ کسی طور سے مان جائین بالکل عبث ہے انکا قتل ہی
لازم ہے آواز آئی کہ پرسون دیکھ لینا یہ حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارہ رزمی بجایا گیا لشکر کو معلوم
ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا لشکر اسلام مین بھی ہرکارون نے خبر پہونچائی وہان بھی نقارہ بجا رات بسر ہوئی
صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے برجلیس بارگاہ مین آیا اور سب حاضر دربار ہوئے
جب وہان نقیب نقابت کر چکے تو لشکر ارژنگ سے قرماسیب اپنے مرکب کو جولان کر کے اور
ارژنگ و طومار شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار
مقابلے کو نکلا نیزہ بازی ہوئی جب تلوار کی نوبت آئی تو سردار اسلام مجروح ہوا اسنے پھر مبارز طلب
کیا اور ایک بہادر نکلا وہ بھی مجروح ہوا پھر مبارز طلب کیا اور دینار میدان مین آیا وہ بھی مجروح

ہوا پھر مبارز طلب کیا اور ایک جری میدان مین مقابلے کو آیا اُسنے بھی جام شہادت نوش کیا بس حاکم بن مخکوم کو تاب نہ رہی اپنا مرکب بڑھا کر اور اپنے باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور قرماسپ سے مقابلہ کیا ہمتگاور رہوا دونون مرکب برابر رہے صرف بسبب مسلمان ہونے کے اِستقدر ہوا کہ قرماسپ کا مرکب نیم قدم ہٹ گیا قرماسپ نے نیزہ مارا حاکم نے نیزے کو نیزے پر روکا تا دیر نیزہ بازی ہوا کی حاکم نے سنان نیزہ قرماسپ کو نکالدیا اُسکو غصہ آیا چھڑ پر چھڑ پڑنے لگی پرزے پرزے اُڑ گئے باہم گرز بازی ہونے لگی نیزے زمین پر پٹک دیے خوب گرز بازی ہوئی جب اُسمین بھی کاربراری نہوئی تو گرز بھی پھینکدیے اور تلوارین نیام سے لین ضرب شمشیر چلنے لگی رد و بدل ہونے لگی خوب تلوار چلنے لگی نوبت یہ ہوئی کہ سپرین غربال ہو گئین مگر کوئی نہ مغلوب ہوتا ہے نہ غالب راوی نے بیان کیا ہے کہ دوپہر تک تلوار چلی قریب دوپہر قرماسپ نے برہم ہو کر وار کیا اُسکو حاکم نے اپنی سپر پر روکا اور خود وار کیا قرماسپ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار حاکم کی ابر سپر کو کاٹ کر خود و دو بلغہ کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مار تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی غشی طاری ہوئی حاکم نے آواز دی کہ اِسکو لیجاؤ یہ مجروح ہو گیا ہے لوگ آکر لے گئے حاکم نے مبارز طلب کیا لشکر کفار سے ایک سردار نے نکلکر مقابلہ کیا حاکم نے اُسکو بھی قتل کیا بس تا شام حاکم نے تیس سردار لشکر کفار کے مجروح کیے اور پندرہ جان سے مارے جب یہ رنگ طومار شاہ و ارزنگ نے دیکھا ایک مرتبہ بارگاہ کیطرف منھ کر کے پکارے کہ فریاد ہے خداوند آفتاب کی ہم خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین ای خداوند رحم فرمائیے یہ صدا جب برجلیس نے سنی ایک مرتبہ تخت پر بیٹھے بیٹھے دونون ہاتھ تخت پر مارے اور باواز بلند کہا کہ ای پدر بزرگوار مین آپ سے کہتا ہون یا خداوند آفتاب اب اِن خدا پرستون نے بہت سر اُٹھایا ہے انپر اپنا اور میرا عذاب نازل فرمائیے ہین کچھ اِس سبب سے آپسے انکی سفارش کی تھی کہ یہ بندے بہت ہی پر قوت ہین دوسرے حسین بھی ہین ابھی اِنکو نہ غارت فرمائیے آپ تو پہلے ہی دن غارت فرماتے تھے یہ خیال تھا کہ شاید راہ راست پر آجائین مگر معلوم ہوا کہ مغرور و سرکش ہین اب مین اِنکی فریاد آپ سے کرتا ہون گو مین بھی آپکا نائب و فرزند ہون مگر جبکہ آپ موجود ہین تو مین کیون پیشقدمی کرون یہ جو برجلیس نے کہا ایک مرتبہ صدا آئی کہ ای فرزند من وای نائب من تو پریشان نہو اور اطمینان رکھ مین نے تو صرف تیری سفارش کے سبب سے نہین غارت کیا ورنہ ابتک تو غارت کر چکا ہوتا تیرا قبضہ بھی ہو جاتا اب تو نے شکایت کی آج رات بھر کی اُنکو مہلت دی جاتی ہے کل عذاب نازل کیا جائیگا یہ لوگ بہت خودسر ہین کبھی راہ پر نہ آئینگے یہ جو صدا آئی سب اہل دربار کانپ کر رہ گئے باہم اشارے کرنے لگے کہ اب ضرور غضب نازل ہوگا افسوس یہ لوگ مفت مین برباد ہوئے کیسے خودسر ہین کہ کسی طور سے راہ راست پر نہین آسکتے ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اور یہ فریاد برجلیس نے کی ہے وہان میدان مین شام قریب ہے اور حاکم اسقدر سردار قتل کر چکا ہے اور مجروح کہ جنکی کچھ حد نہین اور طومار شاہ نے فریاد کی کہ جسکے سبب سے برجلیس نے فریاد کی اور وہ صدائے مذکور برجلیس کو آئی کہ برجلیس اُس صدا کو سنکے خاموش ہو رہا بس یکایک اُس آسمان سے جو کہ لشکر اور بارگاہ پر محیط تھا اُسکو حرکت ہوئی اور وہ آسمان دراز ہو کر لشکر طومار پر جو کہ میدان مین صف آرا تھا محیط ہوا اور ایک مورت مہیب اُس آسمان سے ظاہر ہوئی اور اُسنے رخ لشکر اسلام کی طرف کیا اور پکارا

کہا او محکوم شاہ ہکو ثابت ہو گیا کہ تم لوگ بہت خودسر ہو اور کسی طرح راہ پر نہین آتے ہو اور بہت سے میرے بندون کو تمنے قتل کیا ہے لہذا اُنکو خبر کیجاتی ہی اور اس شب کی مہلت دیجاتی ہی کہ تم لوگ باہم صلاح کرکے آؤ اور اطاعت کرو اور ترک دین اسلام کرو ورنہ کل صبح کو تم سب پر عذاب نازل ہوگا تم سب غارت کیے جاؤ گے اگر اس میرے کہنے پر عمل نہ کروگے منہم فرشتہ قدرت و ملک الموت قدرت محکوم شاہ وغیرہ نے جواب دیا کہ او مرتد تو کوئی ساحر ہی جا جو تیرے بنائے سے بن سکے بنا لے ہم لوگ کبھی اطاعت نہ کرینگے جا دور ہو ہمارے سامنے سے ایسی بدشکلون سے کسی بزدل اور نامرد کو خوف دلا ہم جان کو جان نہین جانتے ہین سر کو ہتھیلی پر ہمیشہ رکھے رہتے ہین اور تو کیا ہی ہم لوگ وہ نہین ہین کہ راہ نیک کو ترک کرکے راہ بد اختیار کرین یہ کہکر محکوم شاہ نے ہزارون گالیان دین اور سخت و سست برجبیس کو کہا یہ جو حرکت محکوم شاہ نے کی بس شکل مہیب تو آسمان مین یہ کہکر پنہان ہو گئی کہ کل تمکو اس سخت کلامی کی سزا ملیگی اُدھر حاکم نے قصد کیا کہ مبارز طلب کرے مگر اُدھر طوما رشاہ نے بصلاح سخنگان طبل بازگشت بجوا دیا شام ہوچکی تھی آج یہ سب خداپرست قصد کیے ہوئے کھڑے تھے کہ اگر کوئی سردار اسوقت مقابلے کو آیا خواہ وہ مجروح ہو خواہ قتل ہم سب تلوارین پکڑکر لشکر کفار پر جا پڑینگے اور اُس لشکر کو مار کر بھگا دینگے گو ہم کم ہین اور وہ بہت ہین اور اسی طور سے بھگاتے ہوئے اُنکے لشکر پر جا پڑینگے اُسکو بھی قتل کرنا شروع کرینگے یا شکست دینگے یا خود مر جائین گے جو کچھ ہو جب طوما رشاہ نے طبل باز بجوا دیا ان لوگون کے دل کی حسرت دل مین رہگئی محکوم شاہ بھی اپنے فرزند کو اپنے ہمراہ لیکر اور طبل بازگشت بجوا کر واپس آیا فرودگاہ پر لشکر نے کمر کھولی محکوم شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے محکوم شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کل ہم سب پر ضرور سحر ہوگا خبردار رہنا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ کل تلوارین پکڑکر لشکر کفار پر جا پڑو گو ہماری کیا اصل ہی اُس لشکر کے نزدیک وہ لشکر بہت ہی مگر نام ہوجائیگا سب نے عرض کیا کہ ہمنے آج ہی قصد کیا تھا گو ہماری ظفر ہو رہی ہی ہم مغلوب نہین ہوئے ہین مگر یہ خیال کیا کہ انکے ہاتھ سے کسی صورت سے مفر نہین ہی بس وہ کام کرو کہ تا عمر زمانہ قیامت ہم سب کے نام صفحۂ ہستی پر باقی رہین مگر کیا کرین کہ شام ہوگئی اور طبل باز بجگیا محکوم شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا کل سہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی وہان طوما رشاہ وغیرہ لشکر لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود دربار مین آئے برجبیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ کیا گذرا طوما رشاہ نے سب حال مقابلے کا اور شکل کے ظاہر ہونے کا بیان کیا اور محکوم کی سخت کلامی بس برجبیس نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے کل ان سب کو مین ضرور غارت کرونگا اُسوقت طبل جنگ بجا برجبیس نے دربار برخاست کیا سب سردار باہم یہ تقریر کرتے ہوئے بارگاہ سے باہر آئے کہ غضب ہوگیا کہ خداوندزادے وخود خداوند کو غصہ آگیا اب کوئی اہل اسلام سے نہ بچے گا یہ لوگ تو اپنے مقام پر آئے اُدھر محکوم شاہ کو ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ برجبیس نے طبل جنگ بجوایا ہی یہ کہکر کہ کل سب خداپرستون کو غارت کرونگا میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین محکوم شاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے بقوت یزدانی ہم سب کو قتل کرینگے اگر ہمارے خدا نے ہماری کمک کی یہان بحکم محکوم شاہ طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب وضرب درست کرنے لگے دونون لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا محکوم شاہ و سرداران لشکر نے وہ رات عبادت خدا مین بسر کی اور اپنی ظفر کی درگاہ خدا سے دعا کی چونکہ آجکل ستارۂ اہل اسلام کا اوبار مین تھا اور کفار کا ستارہ ترقی پہ تھا دعا

ان سب کی درجۂ اجابت تک نہ پہونچی نوبت بانیجا رسید کہ عابد شب زندہ دار ماہ طرف عبادت خانہ
مغرب کے مع اپنے ہمراہیون کے راہی ہوا یعنے چاند غروب ہوگیا اور آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق
سے شروع ہوئی سب اہل اسلام سجادون پر سے دعا مانگ کر اُٹھے کفن زیب تن کے غسل کیا اُسپر
سے لباس پہنا ہتھیار لگائے در دولت محکوم شاہ پر آکر کھڑے ہوئے اُنکو یقین ہوگیا تھا کہ آج روز
یوم شہادت ہم سب کا ہی کیونکہ ہمنے کل بہت سخت کلامی کی ہی اس سبب سے یہ بندوبست کیا یہان
محکوم شاہ بھی اسی طور سے آراستہ ہوکر اپنے خیمے سے برآمد ہوا لشکر آراستہ پایا سب کو ہمراہ لیکر
طرف میدان جنگ کے چلا اور حکم دیدیا کہ کل خیمہ وغیرہ شہر مین لیجاؤ اور وزیر سے کہنا کہ شہر کا بندوبست
کرے قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ کرے آج رنگ مقابلے کا اچھا نہوگا شاید ہمارے شکست
ہو تو ہم آکر قلعہ بند ہون محکوم شاہ بہت عقلمند اور دانا تھا انجام کا بہت خیال رکھتا تھا اسی سبب سے
یہ حکم دیا اسیوقت کارندے سب خیمے وبارگاہین وغیرہ اُکھڑوا کے اندر شہر کے لیگئے اہل شہر نے جو دریافت
کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ظفر ہوگئی بادشاہ بھی شام تک تشریف لائینگے یہان بہت خوشی سب
اہل شہر کو ہوئی مگر ان لوگون نے جاکر وزیر کو حکم شاہی سے خبردار کیا اور جو اہل شہر سے کہا تھا ہی
وزیر سے کہا کہ ہمنے اہل شہر سے یہ کہا ہی وزیر نے کہا کہ تمنے بڑی دانائی کی اور خود وہان دربار مین آیا
اور سب کو جمع کر کے حکم دیا کہ قلعہ آراستہ کرو لوگون نے دریافت کیا کہ کیا ہوا کہا کہ اپنا بندوبست
پیشتر سے کرنا پر ضرور ہی جنگ دوسرے روز خدانخواستہ بادشاہ کو شکست ہو اور قلعہ بند ہون تو یہ سب
سامان درست ہونا لازم ہی تاکہ وقت پر دقت نہو اُنھون نے کہا کہ ہمنے تو شہر مین یہ چرچا سُنا ہی
کہ ظفر ہوگئی اور بادشاہ شام تک مع خدم وحشم تشریف لاتے ہین ہم مبارکباد دینے والے تھے
آپ یہ فرماتے ہین وزیر نے کہا کہ اسمین یہ مصلحت ہی کہ اگر مین ایسا ظاہر کردیتا تو شہر مین غدر مچ جاتا
اور لوگ پریشان ہوتے شاید ظفر ہوجاتی تو یہ پریشانی اہل شہر کو بیکار کی ہوتی سب نے جواب
دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس سب سردار یہان تو اسیوقت سے جو کہ باقی تھے قلعے کا بندوبست کرنے لگے یہان
تو بندوبست قلعہ ہو رہا ہی وہان محکوم شاہ میدان مین پہونچا صف آرا ہوا اُدھر لشکر کفار مین
جب پیر جلیس بارگاہ مین خیمۂ ناموس سے آچکا تو اُسوقت طومار شاہ وغیرہ مع ازنگ د
چتر نگ کے دس لاکھ کا لشکر لیکر میدان مین آکر ہم مقابل لشکر اسلام صف آرا ہوئے جب
صف بندی ہوچکی اُسوقت نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی اور بعد نقابت کے داخل
لشکر ہوئے دونون لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑے عرصے کے لشکر کفار سے ایک پہلوان
صمصام جنگ خیز باجازت طومار شاہ میدان مین آیا مبارز طلب کیا اُدھر سے ایک دلاور
نے محکوم شاہ سے اجازت لیکر پودا باگ کا لیا ابھی وہ بہادر مقابل صمصام نہ پہونچا تھا کہ وہ
آسمان جو کہ محیط تھا میدان پر اُسمین برق چمکی اور صدا آئی کہ ای خداپرست کہان جاتا ہی ادھر دیکھ
یہ جو صدا آئی تو اُس بہادر نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ جو آسمان محیط لشکر کفار
ہی اُس سے ایک شکل مہیب ظاہر ہی جیسے ہی اس دلاور نے دیکھا اُس شکل سے صدا آئی
کہ کیون اپنی جان تلف کرتا ہی اپنے خدا کو پہچان اور اپنی زندگی کو غنیمت جان پیر جلیس کو سجدہ کر
اُس بہادر نے اُس شکل کو دیکھکر اور وہ صدا سُنکے لاحول زبان پر جاری کی اور فوراً دوش پر سے
کمان لی اور یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہ اس شکل نجس کو نشانۂ خدنگ بنائیے یہ سوچکر اور ترکش

سے تیر نکالا کمان مین پیوستہ کر کے اُس شکل کو تاک کر قصد کیا کہ خدنگ کو رہا کرون کہ صدا آئی او خطا کار
کیا کرتا ہو اپنے خدا کو نشانۂ خدنگ بناتا ہو ارے کیون اپنی جان کو برباد کرتا ہو یہ مرغ تیر میرا کچھ نہ کر سکیگا
پر کھولکر یہجا ئیگا و زاغ کمان چلا کر اگر مجکو جلال آگیا تو پھر تجکو گوشۂ پناہ نہ ملیگا سواے جان دینے کے
کچھ نہ حاصل ہوگا یہ کب سنتے ہین تیر کو رہا کیا اُدھر سے تیر چلا اُدھر وہ شکل اُس آسمان پر پنہان ہوئی
یہ کہکر کہ تم سب کی قضا ہی آگئی ہی شکل کا پوشیدہ ہونا تھا کہ اُسی مقام پر سے ایک آفتاب پیدا ہوا
خورشید اصلی پنہان ہو گیا گرمی کی شدت اُسی طور سے ہوئی جیسا کہ مقابلہ ارزنگ پرستون کے جب
آفتاب نکلتا تھا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی سب خدا پرست گرمی سے پناہ مانگنے لگے اُس گرمی
سے پناہ پانی دشوار ہوئی یہان یہ بہادر تیر لگا کر کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ میدان مین جاؤن کہ وہ آفتاب
نکلا جیسے ہی اُس تیر پر آفتاب کا عکس پڑا تیر جل کر خاک ہو گیا انھون نے دوسرا تیر اور نکالا اور
پیوستہ کر کے قصد کیا کہ رہا کرون آفتاب کو نشانۂ خدنگ بناؤن کہ آفتاب کا عکس اِس بہادر
پر پڑا بس ساکت ہو کر رہگیا جسطور سے کمان کو کھینچا تھا اُسی طور سے رہگیا بس جیسے ہی عکس پڑا
پھر سے دھوان نکلا عرصہ نہ گذرا تھا کہ گوشۂ کمان سے شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس بہادر کو مثل چنار
خشک کے جلا دیا ایک تو شدت گرمی سے اہل اِسلام بیقرار تھے مگر ضبط کیے ہوئے تھے دوسرے
یہ جو واقعہ درپیش ہوا اور حیران ہوئے مگر استقلال کو کام مین لائے قضا کو مقدم خیال کیا عنان صبر
کو ہاتھ سے نہ دیا بڑے دیندار تھے اِس واقعہ کو بھی سحر کا کارخانہ خیال کر کے خاموش رہے اُسی طور سے
صف بستہ کھڑے رہے وہ آفتاب اِس بہادر کو جلا کر پنہان ہو گیا خورشید عالم تاب نکل آیا گرمی
جاتی رہی کہ پھر اُس صمصام نمک حرام نے مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر ایک بہادر نکلا اور مقابلے
کو چلا پھر وہی واقعہ درپیش ہوا کہ اُس شکل نے پہلے نکلکر نصیحت کی جب نہ مانا تو آفتاب نے ظاہر
ہو کر جلا دیا اور پوشیدہ ہو گیا صمصام نے مبارز طلب کیا اِن لوگون کو کب یہ تاب تھی کہ مقابلے کو
نہ جاتے پھر مقابلے کو ایک جری نکلا وہ بھی اُسی طور سے جل کر خاک ہو گیا اب اِنکو تاب نہ رہی
محکوم شاہ نے خیال کیا دل مین کہ اگر ایک ایک اِسی طور سے جائیگا تو یہ آفتاب سحر جلا دیگا
بہتر یہ ہو کہ ایک مرتبہ حملہ کر دو جو کچھ ہو یا تو مر جاؤ یا قتل کر کے بھگا دو گو یہ امید نہین ہو کہ بھگا دین کیونکہ وہ لوگ
بہت ہین اور ہم کم یہ مثال ہی جیسے آٹے مین نمک اِس جلنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ تلوار سے مرین اپنی حسرت دل تو نکالے
بس یہ تصور کر کے لشکر کو حکم دیا کہ اِن کفارون کو مار لو گو آج خلاف طریقۂ صاحبقران یہ حقیر
جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہی گو ہمارے مذہب کے بالکل خلاف ہی مگر کیا کیا جائے اِس بے کسی سے
مرنے سے تو بہتر ہوگا یہ حکم دینا تھا کہ کل اہل اسلام تلوارین پکڑ پکڑ کر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر
باگین اُٹھا کر ایک مرتبہ حملہ کر کے چلے محکوم شاہ نے بھی تخت کو ترک کیا مرکب پر سوار ہوا اور
خود بھی تلوار پکڑ کر چلا اِدھر اہل اِسلام نرغہ کر کے چلے اب اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ جو حال کفار نے
دیکھا طوما شاہ نے حکم دیا کہ خدا پرست بقصد جنگ مغلوبہ آتے ہین تم لوگ بھی اِنپر حملہ کرو
یہ حکم دینا تھا کہ کفار بھی ایک مرتبہ اپنے مقام سے تلوارین اُٹھا کر چلے یہ جبیس بارگاہ مین بیٹھا ہوا
تماشہ دیکھ رہا ہو اہل دربار سے بار بار حجاب قدرت کے اندر سے کہتا ہی کہ تم سب نے میری
قدرت اور میرے غضب کو دیکھا کہ کیونکر مین نے خدا پرستون کو جلایا اور کیونکر اُنکو غارت کیا وہ لوگ
ایسے نادان ہین کہ خود تو کم ہین اور اِس لشکر سے جنگ مغلوبہ پر آمادہ ہوئے ہین اِس نادانی کی کوئی حد ہی سب اہل دربار

کہہ رہے ہین کہ آپکی بڑی قدرت ہی اور بہت بڑی شان آپکے غیظ وغضب سے کسی کو پناہ نہین ملسکتی ہی ان سب نے اپنی مفت مین جانین تلف کین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادہر دونون لشکر ال گئے باہم تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہو گیا سوار و پیدل مرمرکر گرنے لگے بسمل مثل مرغ سر بریدہ کے خاک پر لوٹنے لگے اہل اسلام نے اُسدن ایسی جرأت کی کہ پہلے حملہ مین کئی ہزار کفار قتل کیے مگر چارون طرف سے گھر گئے اپنی شمشیر زنی سے باز نہین آتے ہین اہل اسلام کی شمشیر کا یہ حال ہی کہ بموجب شعر
بہر جا کہ شمشیر او کار کرد * یکے را دو کرد و دو را چار کرد * نعرۂ بہادران سے زمین معرکہ ہل رہی تھی جوے خون روان تھی سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین تن مثل مگر کے ہاتھ مثل ماہیون کے نیزے مثل افعی دراز کے سپرین مثل سنگ پشت کے بازار مرگ ہی کہ گرم ہی زمانۂ رستخیز برپا ہی نقیب بہادرون کے دل بڑھا رہے ہین اہل اسلام قدم جمائے ہوئے لڑ رہے ہین کھیت سے باہر نہین ہوتے ہین اتنے بڑے لشکر سے ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین ملک الموت ہر طرف روحین قبض کرتے پھرتے ہین ایک کی روح قبض کی ہزار مرکر گرے آب تیغ کی طغیانی ہی سپرون کی کالی گھٹا بلند ہی اسنین برق شمشیر چمک رہی ہی سنانین مثل شرارون کے چمک رہی ہین صداے سم اسپان سے زمین پھرکر کو زلزلہ ہی ٹاپون کی صدا سے کچھ سنائی نہین دیتا ہی جنگی باجے بج رہے ہین ایک طرف حاکم بن محکوم شاہ وہ شمشیر زنی کر رہا ہی کہ کفار کو پناہ نہین ملتی ہی شعر یکے زخم زد بر تن پہلوان * کزان زخم لرزید پیر و جوان * کسی مقام پہ چقاچاق خنجر بلند ہی باہم کفار و مومن خنجرون سے لڑ رہے ہین جوے خون جاری ہی اس مقام پر یہ شعر ہی شعر چقاچاق خنجر بگردون رسید * زمین خون شد و خون بجیحون رسید * ایک سمت گرز زنی ہو رہی ہی صداے تڑاق تڑاق بلند ہی کفار پیوند خاک ہو رہے ہین باجے جنگی بج رہے ہین صورت یہ ہی کہ ابھی تک اہل اسلام کا غلبہ ہی کفار کو گوشۂ پناہ نہین ملتا ہی سواے کوچہ زخم کے زخمی ہو ہو کر گر رہے ہین اہل اسلام بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین گو اہل اسلام تین لاکھ ہین اور کفار دس لاکھ مگر جی چھوڑا دیے ہین کیون نہو کس کے زیر کیے ہوئے ہین اور کس بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین جو کہ ہزار کو برابر ایک کے جانتے ہین ایسی جنگ رستمانہ اہل اسلام نے کی اور ایسی کفار کشی کی کہ لاشون کے ڈھیر سرون کے انبار لگ گئے مرکب کوتل پھر رہے ہین لاشون کو پائمال کرتے ہوئے غبار اسقدر میدان جنگ مین بلند ہی کہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی بنگیا ہی جیسا کہ شاعر نے شعر کہا ہی شعر ز سم ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * صداے بندق سے گوش کرون کر ہوئے جاتے ہین یہ رنگ جو برجیس نے بارگاہ سے بیٹھے بیٹھے دیکھا اور خیال کیا کہ خداپرست بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہین گو میرا لشکر بکثرت ہی مگر بھاگتا پھرتا ہی اور ہزارون میرے لشکر کے سوار مارے گئے ہین اہل اسلام جان دے دے کر لڑ رہے ہین ایک مرتبہ خونخوار شاہ سے کہا کہ مسمار شاہ کو مع دس لاکھ لشکر کے براے کمک طومار شاہ روانہ کرو خونخوار نے مسمار کو روانہ کیا اُسیوقت لشکر مین کمر بندی ہوئی لشکر تیار ہو کر مسمار شاہ کے ہمراہ روانہ ہوا یہان برجیس نے ایک مرتبہ قبۂ بارگاہ کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ اے والد بزرگوار یہ کیا کہ اہل اسلام کم ہین اور غالب آتے ہین یہ وقت کمک ہی اپنے بندون کی کمک فرمائیے آواز آئی کہ پریشان نہو ہم غافل نہین ہین کوئی فعل ہمارا خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی تو نے مسمار شاہ کو روانہ کیا خوب کیا اب مین اپنا عذاب نازل کرتا ہون

دیکھ لے یہ جو صدا آئی سب اہل دربار کانپ کر رہ گئے برجیس خاموش ہو رہا اُدھر جنگ مغلوبہ
ہو رہی تھی طومار شاہ لڑ رہا تھا مگر لشکر بہت کام آیا تھا اہل اسلام نے جی چھوڑ دیے تھے ہزارون
لاشین خاک معرکہ پہ پڑی ہوئی تھین سر مانند اولون کے پڑے ہوئے تھے کہ مسمار شاہ لشکر لیکر
پہونچا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا بدین سبب فتح کی شکست ہو گئی فوج تازہ جو پہونچی
اُسنے چارون طرف سے گھیر لیا اور لڑنے لگے اہل اسلام بھی لڑنے لگے دونون طرف کے سوار و
پیدل قتل ہو ہو کر گرنے لگے پھر تو تیر کی بوچھار ہوئی پھر سرون کا برسنے لگا پھر برق شمشیر چمک
چمک کر گرنے لگی پھر دریاے خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات مرگ طوفان مین
مبتلا ہوئے بازار مرگ پھر گرم ہو گیا یہ لشکر تازہ جو آیا اُسنے لڑائی کو روکا دن بھر
ہوا ہے کہ اہل اسلام لڑ رہے ہین ایک تو یہ لوگ کم ہین دوسرے بہت سے مجروح
ہو گئے ہین مگر اُسی طور سے لڑ رہے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین عجب طرح کی جنگ واقع
ہوئی ہے نشان لشکر بلند ہین اِدھر تو لشکر تازہ نے دباؤ ڈالا اُدھر برجیس نے جو فریاد کی ایک مرتبہ
آسمان شق ہوا اور آفتاب ظاہر ہوا اُسکی گرمی نے اہل اسلام کو پریشان کیا ایک جنگ مغلوبہ کی گرمی
دوسرے آفتاب کی تیسرے یہ غضب ہوا کہ اُس آفتاب نے جلانا شروع کیا اب اہل اسلام کا
عجب عالم ہوا ٹھہرنا مشکل دم لینا دشوار ہوا اسی اثنا مین جو کہ لشکر کو لڑوا رہا تھا یعنے حاکم بن محکوم
شاہ وہ ہاتھ سے دیلم کے مجروح ہوا اُدھر محکوم شاہ سے اور مسمار شاہ سے مقابلہ ہو گیا محکوم
شاہ نہایت پریشان تھا اور یہ سبب تھا ایک تو گرمی کے باعث سے اور اپنے لشکر کے لوگون کے
جلنے کے سبب سے دوسرے اپنے فرزند کے مجروح ہونے کے سبب سے بس یہ بھی مجروح ہوا
ورنہ مسمار کی یہ لیاقت نہ تھی کہ محکوم شاہ کو مجروح کرتا محکوم شاہ کا زخمی ہونا تھا کہ ایک مرتبہ
لشکر اسلام کے قدم اُٹھ گئے کچھ لوگ حاکم بن محکوم شاہ کو تخت پر ڈال کر میدان جنگ سے لے
نکلے اور کچھ لوگون نے محکوم شاہ کی فوج مین سے جو اپنے افسرون کو مجروح دیکھا کمر ٹوٹ گئی گھونٹ
کھایا اور جھرمٹ کھا کر جنگ سے گریز کرنے لگے اور سب ایک سمت کو جمع ہوئے اِس قصد سے کہ گو سردار
ہمارے مجروح ہوئے ہین مگر ہم ایسے حملہ کرین کہ کفار بھی یاد کرین مگر کفار نے جمع نہونے دیا
پراگندہ کر دیا اُدھر اسلم بن تورج نے نشان لشکر اسلام کو قلم کر کے گرا دیا نشان کا گرنا تھا کہ اب
بالکل فوج اسلام کا دل ٹوٹ گیا یہ نشان کا قلم ہونا ادبار کا آنا ہی بس لشکر ایک مرتبہ فرار پر آمادہ
ہوا اور چل نکلا کفار نے قصد کیا کہ گھیر کر ان سب کو قتل کرلین کہ آواز آئی ای بندگان من ان سب کو
نکل جانے دو کیا حاصل یہ جو صدا آئی کفار نے ایک طرف راہ خالی کر دی اہل اسلام نے جو راہ
پائی اُسی طرف سے بھاگے آگے آگے تو لوگ محکوم شاہ کو اور حاکم بن محکوم شاہ کو لیے ہوئے
بھاگے جاتے تھے عقب مین اُنکے کل لشکر جو کہ قتل ہونے سے بچا ہے وہ تھا اُنکے عقب مین
کفار قتل کرتے ہوئے آتے تھے یہان در شہر کھلا ہوا تھا کہ یہ لوگ ایک مرتبہ داخل شہر ہوئے
اور کل لشکر بھی جب کفار انکے عقب مین قریب شہر پہونچے قصد کیا کہ اسیوقت شہر مین جائین اور قتل
کر کے شہر پر قبضہ کر لین یہ صدا آئی کہ انکو شہر مین جانے دو تعاقب چھوڑ دو کوئی ضرورت تعاقب کی
نہین ہے یہ جو صدا آئی کل لشکر ٹھہر گیا اہل اسلام بہت جلد داخل شہر ہوئے در شہر بند کر لیا پل تختہ
اُٹھوا دیا باندھ کھول دیا خندق مین پانی بھر دیا جب یہ سب بندوبست ہو گیا اہل اسلام تو داخل شہر

ہوئے اُدھر کفار کو صدا آئی کہ اب لشکر کو واپس آؤ کوئی ضرورت نہین ہی اگر یہ لوگ قلعہ بند ہوئے
ہین تو جا کہان سکتے ہین سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اور غارت مین اپنا اب انپر ضرور عذاب نازل
کرونگا مگر ہان یہ تدبیر ضرور لازم ہی کہ کچھ لشکر گرد قلعہ بطور محاصرہ مقیم ہو تا کہ اہل اسلام یہ نہ کرین کہ
قلعہ سے نکل کر لشکر پر شبخون مارین یہ جو حکم ملا بس اسیوقت طومار شاہ نے قیصور آدم خوار
کو مع ایک لاکھ سپاہ کے گرد قلعہ فروکش ہونے کا حکم دیا اور خود کل لشکر کو لیکر فرودگاہ پر واپس آیا
شمار جو کیا تو اپنے لشکر کے سوارون کو قریب ایک لاکھ کے مجروح پایا اور قریب پچاس ہزار کے
کشتہ پائے اور اہل اسلام اُس جنگ مین قریب بیس ہزار کے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے راوی
نے بیان کیا ہی کہ کفار نے اپنے لشکر کی لاشون کو جلا دیا اور زخمیون کو برائے علاج شفا خانہ مین
روانہ کیا اہل اسلام کی لاشون کو میدان جنگ سے اُٹھوا کر ایک غار کھدوا کر اُسمین ڈالدیا اور اوپر
سے خاک ڈالدی یہ سب بندوبست کر کے طومار شاہ لشکر لیکر قیامگاہ پر آیا لشکر کو کمر کھولنے کا حکم
دیا خود دربار مین آیا جب بیٹھ چکا آواز آئی کہ ای بندۂ من کیا ہوا سب حال طومار شاہ نے بیان
کیا حکم ہوا کہ کل قلعہ پر یورش کرنا اور قلعے کو لیلینا ہمنے مہلت اسی سبب سے اُنکو دی ہی کہ اُنکو قلعے
پر بھروسہ بڑا ہی وہ یہ بھی حسرت اپنے دل کی نکال لین کوئی حسرت باقی نہ رہجائے طومار شاہ نے
کہا کہ بہت خوب بس برجبیس نے یہ حکم دے کر طبل بجوایا کہ کل قلعہ پر یورش ہوگا اور دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اُدھر زیر قلعہ قیصور مع ایک لاکھ سپاہ کے محاصرہ کیلیے
اُترا ہی قلعے کو بالکل گھیر لیا ہی بیرون قلعہ و شہر تو یہ بندوبست ہوا اندرون قلعہ جو سب لشکر داخل ہوا اور جو
مجروح تھے وہ تو شفا خانہ کو روانہ ہوئے اُنکا علاج ہونے لگا وزیر محکوم شاہ اور محکوم شاہ کو
اُسی حالت سے ایوان مین لایا ٹانکے لگوائے بادشاہ کے اور فرزند بادشاہ کے بھی اور کل سردارون
کے بادشاہ کو ہوش آیا اپنے کو قلعے مین پایا حال دریافت کیا وزیر نے جو حال سُنا تھا سب بیان
کیا بادشاہ نے کہا کہ تم جا کر قلعے کا بندوبست کرو جو لشکر قتل ہونے سے بچکر آیا ہی اور داخل قلعہ ہی
اُسکو مقام مناسب پر فروکش کروا اور خوب قلعے کا بندوبست کرو یورش ضرور ہوگا وزیر بادشاہ کے
پاس آیا اور خوب بندوبست کر لیا دو لاکھ اسی ہزار سپاہ تھی گو تین لاکھ تھے جسمین بیس ہزار تو کام
آئے اسقدر باقی تھے اُنمین دس ہزار مجروح تھے بس دو لاکھ ستر ہزار سپاہ کو فصیل اور برج قلعے
پر مقرر کیا توپین کئی ہزار قلعے پر چڑھوا دین اور ہر مقام پر پہرہ چوکی مقرر کر کے خدمت بادشاہ مین
آیا یہان سب حاضر تھے حاکم بن محکوم بھی پٹی باندھے ہوئے بیٹھا تھا کہ چوردروازے سے ہرکارے آئے
اُنھون نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ کفار نے طبل یورش بجوایا ہی اُنکا قصد ہی کہ کل قلعے
پر یورش کرین باقی خیریت ہی اور قیصور ایک لاکھ سے گرد قلعہ محاصرہ کیے ہوئے پڑا ہی محکوم
نے وزیر کی طرف دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون قلعہ خوب آراستہ ہی کیا طاقت حریف
کی کہ قلعہ لے سکے بس محکوم نے ایک آہ سرد دل سے کھینچی اور کہا کہ افسوس مین بھی مجروح ہون
اور میرا فرزند بھی اور کل سردار کیا ہوگا سب نے کہا کہ ہم سب اپنی جانین لڑا دینگے حریف کو اندر
شہر کے نہ آنے دینگے اُسوقت سب ایک قسم ہوئی بس محکوم نے ناموس کو اپنے عیار کے ہمراہ کر کے
کہ نام اُسکا تیز رفتار تھا مع دس ہزار سوارون کے اور خزانے کی طرف عزرنگوشیہ کے اپنے بھائی
احکام شاہ کے پاس روانہ کیا اور سب حال تحریر کر دیا وہ ناموس کو چوردروازے سے لیکر

پہنچا

طرف زنگوشیہ کے چلا گیا یہان یہ خبر تو آچکی تھی کہ طبل یورش بجا ہی بس سب نے سجادے بچھائے
اور عبادت خدا مین مصروف ہوئے اُدھر لشکر کفار مین شب بھر تیاری یورش ہوا کی محکوم شاہ
نے کل اہل شہر کو طلب کر کے کہا کہ تم لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دو اُسکی اطاعت کر لو اور
تقیہ کرو جب صاحبقران اُسکو قتل کرینگے خواہ یہ اطاعت کرین اُسوقت پھر تم اپنے دین کو اختیار
کر لینا ہین تو ایسا نہ کرو گے اہل شہر نے جواب دیا کہ ہمسے تو یہ نہوگا کہ ہم تقیہ کرین اور آفتاب کو
خدا جانین جو آپ کا حال ہوگا وہ ہم سب کا ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین اگر مر گئے تو مرتبہ شہادت
پایا ایسا مرنا تو بہتر ہی یہ جو اہل اسلام نے کہا محکوم کو اُنپر بہت بھروسہ ہوا اور اُسنے بہت خوش ہوا
اور کہا کہ خدا تمھارا مرتبہ بلند کرے بس سب اہل شہر اپنے اپنے مکان پر آئے رخصت ہوکر اور سب
مسلح و مکمل ہوئے اور کفن پہن لیے اپنی اپنی عورتون کو ہمراہ ناموس شاہی کے روانہ کر دیا یہانتک
کہ وہ رات تمام ہوئی محکوم شاہ فصیل قلعے پر آکر بیٹھا اور سب سردار گرد گولندازون کو طلب کر کے
انعام کا امیدوار کیا اُنھون نے آکر توپون کو درست کیا مستعد حکم قضا تسمیم کھڑے ہوئے اُدھر صبح
کو برجیس آکر دربار مین بیٹھا طومار شاہ کو حکم دیا کہ قلعے پر یورش کرو اور ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جو لشکر زیر قلعہ اُترا ہوا ہی وہ بھی آراستہ ہو ہرکارون نے آکر قیصور کو حکم برجیس سے آگاہ
کیا یہان لشکر آراستہ ہوا اُدھر سے طومار شاہ وغیرہ مع ارزنگ و چترنگ کے پندرہ لاکھ سپاہ
لیکر براے یورش روانہ ہوئے سب سامان جنگ و قلعہ گیری ہمراہ تھا یہان در قلعہ پر دیدبان
بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے اُنھون نے دیکھا کہ لشکر کفار مثل مور و ملخ کے براے یورش چلا آتا ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ کفار بقصد یورش آئے ہین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ آنے
دو چونکہ اِن سب کا ستارہ گردش مین ہی کوئی تدبیر و تدارک بن نہین پڑتا ہی اُدھر طومار شاہ
مرکب اُٹھائے ہوئے سامان قلعہ گیری لیے ہوئے آپہونچا قیصور بھی ہمراہ ہوا طرف قلعہ کے چلے
حملہ کر کے اور یہ کہتے ہوئے کہ قلعے کو لیلو آگ لگا دو اہل شہر کو قتل کرو اُدھر دیدبان نے عرض کیا کہ نصف
میدان جنگ طی کر کے آگئے ہین اب خوب زد پر ہین یہ سننا تھا کہ محکوم شاہ نے ہوائی اُٹھا کر
فیر کی یہ علامت تھی شر کی ہوائی کا فیر ہونا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر مہتاب دکھائی
بس مہتاب کا دکھانا تھا کہ ایک مرتبہ پانچ ہزار توپ کی صدا بلند ہوئی زمین معرکہ ہل گئی تمام عالم
دھوان دھار ہو گیا سواے دھوئین کے کچھ نہ نظر آتا تھا جو صف لشکر کفار کی آگے بڑھ آئی تھی
وہ مسمار ہو گئی گولہ مثل اولہ کے برسنے لگا ہزارون کے سر اُڑ گئے ہزارون کے مرکب اور ہزارہا ان
کے ہاتھ اُڑ گئے کوسون تک لاشین نظر آنے لگین اِسطور سے سر و صد ہا مقتولون کے ہوا پر اُڑ
رہے تھے جیسے چیلین منڈلاتی ہین ایک ہی فیر مین پندرہ ہزار سپاہ کام آئی لشکر کفار کے قدم اُکھڑ گئے
اور زد پر سے ہٹ کر کھڑے ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہاتھ روک لو گولندازون نے ہاتھ روک
لیا اب جو دیکھا سب اہل قلعہ نے تو دور تک لاشون کے سوا کچھ نہ نظر آتا تھا اور کفار دور کھڑے
ہوئے تھے یہان سب خوش ہوئے مگر ستارہ گردش مین تھا پھر طومار شاہ نے لشکر کو آمادہ
کر کے یورش کا حکم دیا اور خود مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر دیدبان نے پھر عرض کیا کہ لشکر آتا ہی یہان
گولندازتوپین درست کر چکے تھے کہ جب کفار زد پر آگئے دیدبان نے عرض کیا کہ زد پر آگئے پھر
بادشاہ نے ہوائی داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو سیدھا کر کے جو آگ بتائی

پھر اُسی مرتبہ کی طرح سے پھر صدا بلند ہوئی کہ ناگاہ آگ برسنے لگی سر اُڑ گئے اگلی مرتبہ بیس ہزار کفار
کام آئے اسی طور سے تین حملہ کیے ان تینون حملون مین ایک لاکھ کفار مارے گئے اور زخمی ہوئے
اُس وقت طومار شاہ نے بارگاہ کی طرف منھ کرکے فریاد کی کہ ای خداوند اب تو ہم لوگ بہت پریشان
ہوئے ہین ہر مرتبہ کے حملہ مین ہزارون آپکے بندے کام آئے ہین یہ جو فریاد کی بس برجبیس کے کان
مین صدا فریاد طومار شاہ کی پہونچی یہی سبب تھا کہ یسی ہی دور لشکر ہو جب یہ فریاد کرین برجبیس
سن لے اسنے بھی قبہ بارگاہ کی طرف سر اُٹھا کر فریاد کی یا خداوند وای پدر بزرگوار کمک فرمائیے
طومار شاہ کی بس یہ جو فریاد کی آواز آئی کہ اب تیری خوشی ہو کہ غارت کر دون خیر سے غارت ہوئے
جاتے ہین راوی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ صدا آئی ادھر صدا آئی اُدھر آسمان مین درازی شروع
ہوئی کہ دفعتہً وہ آسمان نیلگون قریب قلعہ پہونچگیا یہان گولنداز ہاتھ رو گئے ہوئے کھڑے تھے
میدان مین ہزارون لاشین پڑی ہوئی تھین طومار شاہ قلعے سے دور کھڑا ہوا تھا کہ وہ آسمان محیط
ہوگیا اور برق چمکنے لگی اور مقابل قلعہ ہو کر محیط ہوا محکوم شاہ وغیرہ نے جو اُس آسمان کو دیکھا باہم
کہنے لگے کہ اب غضب ہو گیا کہ برجبیس نے ساحرون کو روانہ کیا اب قلعہ فتح ہو جائیگا یہ کہکر حکم دیا
کہ کیا فائدہ جان دینے سے تم سب بلکہ اِس شہر سے نکلکر زرنگو شیشہ کو چلے جاؤ کیون اپنی جانین
برباد کرو جبتک مقابلہ لشکر سے تھا فتح کی امید بھی اب سحر سے مقابلہ ہو ہم کیا کر سکتے ہین سوا سے
مرجانے کے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کا حال ہوگا وہ ہمارا ہوگا ہم آپکو کیونکر چھوڑکر جائین یہ
سنکے محکوم شاہ چپ ہو رہا اُدھر اُس آسمان سے ایک شکل مہیب پیدا ہوئی اور سامنے محکوم شاہ
و اہل قلعہ و اہل شہر کے قائم ہوئی اور پکار کر کہا کہ سب نے سنا ای اہل قلعہ و ای اہل شہر و محکوم
شاہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو بس خیر اِسی مین ہو کہ تم اگر برجبیس کی اطاعت کرو دین خداپرستی
ترک کرو اور آفتاب پرستی قبول کرو اگر اِس وقت بھی اس پہ عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ سب کو خداوند
جلا کر ابھی ابھی خاک کر دینگے ایک بھی نہ بچے گا یہ سُنکے اہل شہر و محکوم شاہ نے ہزار ہزار لعنت
برجبیس اور آفتاب پرستون پر کی اور کہا کہ وہ کیا غارت کریگا ہمارا خدا ہمکو تمھارے شر سے
بچائیگا اور بہت سخت و سُست کہا پھر صدا آئی کہ تم سب کی قضا آئی ہو خیر تمکو اختیار ہو دیکھو عذاب
نازل ہوتا ہو یہ کہکر وہ شکل اُسی آسمان مین پنہان ہوگئی اب پھر حرکت ہوئی آفتاب عالم تاب
پوشیدہ ہو گیا سب کو یقین ہو گیا کہ شام ہوگئی یکایک دوسرا آفتاب اُس آسمان سے پیدا ہوا
جو کہ محیط تھا اُسکا ظاہر ہونا تھا کہ قلعے مین اِسقدر گرمی پیدا ہوئی کہ زمین و دیوار و در جلنے لگے کہ
ہتھیار تک جلنے لگے پیاس کی شدت ہوگئی ہر ایک بسبب پیاس اور گرمی کے بیقرار ہو گیا اتنے اہل
قلعہ کی عجب حالت ہوئی کہ جو ماہی بے آب کی حالت ہوتی ہو مگر کیا بہادر تھے اُسی طور سے بیٹھے
رہے جو جس مقام پہ جس کام مین مصروف تھا اُسی کام کو کیے گیا اُدھر وہ آفتاب آسمان سے جدا
ہو کر وسط قلعہ پر آکر چمکا اُسکا چمکنا تھا کہ ہر در و دیوار سے اور زمین سے قلعے کے شعلے نکلنے لگے یہ جو
عالم اہل شہر نے دیکھا اتنے حواس جاتے رہے جمع ہو کر بادشاہ کے پاس آئے اور شکایت کی کہ اب کیا
کرین زمین الگ آگ اُگل رہی ہو آسمان پہ سے الگ آگ برس رہی ہو اِس آگ سے تو ہم
جلے جاتے ہین بلکہ ہزارون آدمی جل گئے مکان مثل ہیزم کے جل رہے ہین یہ جو محکوم شاہ
نے سُنا فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی خدا آپ لوگ پشت قلعہ پر جو پھاٹک ہو اُس سے فرار کر جائیے

مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو نہوگا آپ بھی اگر تشریف لیچلین تو کیا مضایقہ ہی ملاحظہ فرمائیے کہ کوئی لشکر نہین ہی جو مقابلہ فرمائیے گا سحر سے کیونکہ مقابلہ فرمائیے گا یہ تو جان بوجھکر جان دینا ہی یہ جو اہل شہر نے کہا تو سب سرداروں نے عرض کیا کہ اہل شہر درست کہتے ہین آپ بھی قلعے کو ترک کر کے یہان سے روانہ ہو جیے کیونکہ حکم شرع ہی کہ جہان بلا نازل ہو وہان سے نکل جاؤ بس جبکہ یہ بلا نازل ہوئی ہی تو کیا ضرور ہی کہ یہان قیام کیا جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو تمنے سچ کہا مگر غیرت گوارا نہین کرتی ہی کہ مین قلعے کو چھوڑکر بھاگون اُنھون نے عرض کیا کہ کیا لشکر کے روبرو سے فرار فرماتے ہین اکثر آپکے بزرگون نے ایسا ہی کیا ہی کہ جب بلا نازل ہوئی اُس مقام کو ترک کیا بس حفظ جان مقدم ہی اور اِس مرنے سے کیا حاصل کہ جل کر مرین بادشاہ نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ در قلعہ کھول کر مع لشکر کفار پر جا پڑو اور قتل کرو اور خود بھی قتل ہوکر مرجاؤ سب نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور تھا مگر یہ آفتاب لشکر تک کسی کو نہ جانے دیگا راہ مین جلا دیگا پھر کیا حاصل ہوگا اس سے تو بہتر یہ ہی کہ یہین جلکر مرین یہ جو سرداروں نے کہا محکوم شاہ کو بھی خیال آگیا اُٹھ کھڑا ہوا اور مرکب پر سوار ہوکر اور کل لشکر کو لے کر مع سرداروں و اہل شہر کے در شہر سے جو کہ پشت پر واقع ہوا تھا طرف زر نگو شیہ کے روانہ ہوا ناموس وغیرہ اور خزانہ مال و اسباب تو پہلے روانہ کر چکا تھا اب خود روانہ ہوا اُسکا جانا تھا اب سب اہل شہر راہی ہوئے اُدھر جو جو آفتاب نیچے اُترتا آتا ہی وہ وہ آگ زیادہ شعلہ ور ہوتی جاتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصے مین کل شہر خالی ہو گیا جسکی قضا تھی وہ اُس آتش سحر سے جل کے خاک ہو گئے اِدھر یہ لوگ تو نکل گئے اُدھر وہ آفتاب کڑک کر عمارت شہر پر گرا تمام شہر کی عمارتون مین آگ لگ گئی اور گرنے لگین قلعہ بھی گرنے لگا خندق کا پانی خشک ہو گیا طومار شاہ کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ قلعے سے شعلے نکل رہے ہین اہل اسلام کے حال پر افسوس کر رہا ہی اور دیکھتا ہی کہ آفتاب جو جو نیچا ہوتا ہی اُسیقدر شعلے بلند ہوتے ہین طومار شاہ نے دیکھا کہ جو لوگ فصیل قلعہ پر اور برجہاے قلعے پر تھے مع محکوم شاہ کے غائب ہو گئے اور آفتاب کڑک کر گرا یہ دیکھکر یہ تو کانپ کر مع لشکر کے رہگیا اور توبہ توبہ کرنے لگا غبار بلند ہوا اِسنے دیکھا کہ اُسی غبار مین پھر چمک ہوئی اور وہ آفتاب غضب خداوندی بلند ہوکر آسمان مین پنہان ہو گیا تھوڑے عرصے کے بعد جو غبار برطرف ہوا طومار شاہ و کل لشکر نے دیکھا نہ قلعہ ہی نہ شہر نہ عمارت شہر میدان صاف خیمہاے سوختہ و ہیزم سوختہ و راکھ کا انبار جا بجا ہی نہ کسی انسان کا نشان ہی نہ حیوان کا ہان کچھ لاشین اہل قلعہ کی جلی ہوئی پڑی ہین اور کچھ مرکبون کی یہ دیکھکر طومار شاہ نے بہت افسوس کیا سختگان و ارژنگ، و چترنگ وغیرہ تو بہت ہی افسوس کرنے لگے مگر سختگان ناچنے لگا طومار شاہ نے سختگان سے کہا تو نے غضب خداوندی کا حال دیکھا کہ کیونکر اہل شہر و قلعہ کو ایک چشم زدن مین غارت کیا تو کہتا تھا کہ یہ لوگ بہت زبردست ہین اب وہ زبردستی کہان گئی سختگان نے کہا کہ خداوند اِسی طور سے سب خدا پرستون کو غارت کرین طومار شاہ نے جواب دیا کہ جو نہ اطاعت کریگا وہ اِسی طور سے غارت ہوگا یہ تقریر ہو رہی تھی کہ آواز آئی کہ تم سب نے میری قدرت دیکھی اور میرا غضب کیونکر غارت کیا اِن سب خدا پرستون کو اب لشکر کو واپس جاؤ وہ آسمان جو مجیط تھا سمٹ کر اپنے مقام پر چلا آیا طومار شاہ بھی لشکر لیکر فرودگاہ پر واپس آیا بس ارژنگ پرست و چترنگ پرست و سختگان و ارژنگ و چترنگ وغیرہ تو بہت خوش ہین مگر

طومار شاہ افسوس کنان لشکر لیکر فرودگاہ پر آیا لشکر کو کہرسے لیکا حکم دیا اور خود مع سب سرداردن کے اور سختگان کے اور ارزنگ وغیرہ کے دربار مین آیا دربار آراستہ تھا بلکہ سب اہل دربار نے یہ واقعہ دیکھا تھا اور برجیس نے اہل دربار سے کہا تھا کہ غضب ہیرے غضب کو دیکھا کہ کیونکہ غارت کیا ایک نہ بچا سب نے کہا کہ تیری ذات بہت بڑی ہی اور تیرا غضب غضب خداوندی ہی جو تجھ سے منحرف ہوا وہ نہین بچ سکتا ہی جب طومار شاہ آکر بیٹھا آواز آئی سب حال بیان کیا سختگان سے کہا کہ او شیطان من تو نے دیکھا کہ مین نے کیونکر ان سب کو غارت کیا اب تو قائل ہوا اُسنے کہا کہ مین کب نہ قائل تھا بس اب سب کو اسی طور سے غارت فرمائیے آواز آئی ضرور یہ کہکر حکم دیا کہ آج ہی طومار شاہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو طرف زرنگوشیہ کے اور ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو جلدی ہی کہ اب ہم سب خداپرستون کا خاتمہ کرین کل کل لشکر تیار رہو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حکم دے کر برجیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اُسیوقت بند و بست ہوا سب بارگاہین وغیرہ اور ایوان بار کی گئین اُسی طور سے ارمان نے بھی سب خیمہ وغیرہ بار کیے بس طومار شاہ تین لاکھ اسی ہزار سے پیش خیمہ لیکر طرف زرنگوشیہ کے روانہ ہوا مع ارمان کے یہ تو اِدھر کو روانہ ہوا اُسکے دوسرے دن برجیس نے اُسی حشم و خدم سے یہانسے کوچ کیا اب یہان کیا کرتا کیونکہ شہر کو تو غارت کر چکا تھا اگر شہر ہوتا تو کچھ دنون رہتا اُسکا بند و بست کرتا دوسرے اِسکو جلدی بھی تھی کہ مین خداپرستون کا خاتمہ کرکے اپنے ملک کو اور سختگان الگ اِسکو ورغلا ورغلا کر جلدی کر رہا تھا یہ خیال تھا برجیس کا کہ اِسیطور سے سب ملک غارت کرتا ہوا برسر بدیع الملک نہ طاق مین پہونچون اور وہان جاکر بدیع الملک کے لشکر کو اور بدیع الملک کو غارت کرون اور جس ملک کے باشندے اطاعت کرین اُسکو نہ غارت کرون یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف زرنگوشیہ کے جاتا ہی اِسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور طومار شاہ کو بھی اِسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمہ حال شہر زرنگوشیہ اور محکوم شاہ وغیرہ کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر زرنگوشیہ کا حاکم احکام شاہ برادر محکوم شاہ ہی اور یہ بہت بڑا ملک ہی یہان پانچ لاکھ کا لشکر ہی یہ ملک بھی ایرج نامدار کا ہی بس احکام شاہ یہان حکومت کرتا ہے یہ بڑا بھائی ہی محکوم شاہ کا بہت عادل اور منصف ہی اِس سے بھی رعایا بہت خوش ہی پانچ لاکھ سپاہ کے افسر و سردار و پہلوان اِسکے دربار مین حاضر رہتے ہین کرسیون پر اور دنگلون پر متمکن رہتے ہین اِسکا وزیر اور یہ خود بھی بہت عقلمند ہی چنانچہ دربار آراستہ تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ آپ کے بھائی صاحب کا عیار مع ہزار سپاہ کے اور ناموس شاہی کے آتا ہی ہمنے اُسے بیرون شہر دیکھا تھا احکام شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا آفت آئی جو بھائی نے اپنے ناموس کو یہان روانہ کیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ عیار محکوم شاہ بعد طے مراحل و قطع منازل داخل ہوا اور قریب عمارت شاہی کے آکر ناموس کو تو محل خاص بادشاہی مین بحفاظت اُتروایا سب گریان و نالان تھے اور خود لشکر کو ایک مقام پر مقیم کرکے دربار مین آیا احکام شاہ کو مجرا کیا اور سامنے کھڑا ہو گیا بادشاہ نے حال دریافت کیا اُسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ سبب ہوا ناموس کے آنے کا اور اہل شہر کے بھی ناموس ہین میرے ہمراہ لشکر ہی اور خزانہ ہی ناموس کو تو مین نے محل خاص سرکار مین اُتار دیا ہی اب

لشکر اور خزانے کے بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تم یہ بندوبست کرو کہ خزانہ تو سپرد خزانچی سرکار کرو اور سب اسباب داخل محل سرکار کرو اور لشکر چھاؤنی مین اُتارو یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اور محل مین آیا بھاوج سے ماجرا سب حال دریافت کیا اُسنے رو رو کر سب حال بیان کیا اُسنے بہت کچھ اطمینان اُسکا کیا اور ایک محل بہت عمدہ رہنے کو دیا سب سامان درست کر دیا خود تم اُنکے ہمراہ تھا یہان وزیر نے جو کچھ حکم ملا تھا اُسکا بندوبست کیا اب اختصار پر نظر ہی کیونکہ بابو صاحب کا حکم ہی کہ اِسی جلد مین تمام ہو جائے باقی نہ رہے اِس حکم سے ناچار ہو گیا ورنہ ہر مقام کو مین اپنی طبیعت کے موافق تحریر کرتا گو اختصار سے کوئی لطف ناظرین کو نہ حاصل ہوگا مگر کیا کرون ناچار ہون آمدم برسر مطلب جب سب بندوبست ہو چکا وزیر اپنے مکان پر آیا دوسرے دن پھر دربار کیا احکام شاہ نے کہ پرچہ نویس نے کل حالات شہر فرنگوشیہ تحریر کیے اور یہ تحریر کیا کہ تمام شہر غارت ہو گیا آپکے بھائی بھاگ کر ادھر کو آتے ہین سوائے میدان کے کچھ نشان تک نہین باقی ہے یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان کبھی کوئی شہر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی کہ ایک میل بناکر اُسپر ایک تختہ لگا دیا تھا کہ این مقام شہر فرنگوشیہ اِن لوگون نے ہماری اطاعت نہ کی ہمنے اُنکو غارت کر دیا اور شہر کو بھی جلا دیا اور باشندگان شہر کو بھی بس یہ جو احکام شاہ نے اخبار مین دیکھا بہت افسوس کیا اور سب اہل دربار سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ فرنگوشیہ برباد ہو گیا برجیس نے برباد کیا بھائی صاحب آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ برجیس کے ساتھ کوئی ساحر ہی اُسنے یہ سب سحر سے سامان برجیس بنا دیا ہی اور وہ بھی کمک کرتا ہی اُسی نے شہر کو ایسا غارت کیا کہ نشان تک نہ رہا خیر محکوم آئین تو معلوم ہو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے دوڑتے ہوئے آئے اور مجرا بجا لائے عرض کرنے لگے کہ آپ کے بھائی صاحب محکوم شاہ مع کل لشکر اور اہل شہر کے تشریف لاتے ہین کہ ون شہر تک پہونچ چکے ہین یہ سننا تھا کہ احکام نے چند سردار براے استقبال روانہ کیے اور حکم دیا کہ کل لشکر کو اُنکے چھاؤنی مین حکم دو اور اہل شہر کی بہت خاطر کرنا اور شہر مین جو مکان سرکاری خالی ہون یا رعایا کے ہون اُنکو رہنے کو دینا دیکھو کسی قسم کی تکلیف نہو وہ سردار یہ حکم پاکر بیرون دربار آئے اور سوار ہو کر بیرون شہر آئے دیکھا کہ محکوم شاہ بحال خراب ہزارون سوار و پیدل مجروح اِسی حالت سے چلا آتا ہی اِن سردارون نے سلام کیا اُسنے پہچانا کہ بھائی کے سردار ہین بس اُنکے ہمراہ شہر مین آیا چند سردار تو محکوم شاہ کے ہمراہ دربار مین آئے اور احکام نے بھائی کو دیکھا بہت افسوس کیا وہان سردارون نے لشکر کو چھاؤنی مین اُتارا اہل شہر کو شہر مین جگہ دی سب باطمینان بیٹھے اور رہنے لگے یہان دربار مین احکام نے محکوم شاہ سے سب حال دریافت کیا اُسنے کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے راہ مین سُنا تھا کہ وہ اب لشکر لیکر آتا ہی اپنا بندوبست فرمایئے اُسکے ساتھ ساحر زبردست ہی کہ جسکے سبب سے مین نے شکست کھائی میرا شہر غارت ہو گیا احکام نے کہا کہ جو مرضی خدا کیا چارہ ہی اب باہم مشورہ کرکے اسمین کام کیا جائے اگر مقابلے کی صلاح ہو تو بہت بہتر اور اگر صلح کی صلاح ہو تو صلح یہ کہکر دربار برخاست کیا بھائی کو لیکر محل مین آیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو دربار کیا انجمن مشاورت گرم ہوئی شمع راے کو روشن کیا صلاح ہونے لگی بس یہ صلاح قرار پائی کہ مقابلہ نہ کیا جائے کیونکہ مقابلے مین سراسر نقصان جان اور مال ہے صلح اِس طور پر کر لی جائے کہ اب ہم آپکی اطاعت اِس شرط پر کرتے ہین کہ جب آپ

صاحبقران سے مقابلہ فرماکر خواہ اُنکو زیر فرمائیے خواہ قتل اگر وہ خدانخواستہ قتل ہوگئے تو اُسوقت مین بھی ہم آپکی اطاعت کرینگے اور اِس حالت مین بھی ہم آپکی اطاعت کرتے ہین مگر جبتک صاحبقران سے آپ سے فیصلہ نہوگا اُسوقت تک ہم سجدہ نہ کرینگے سب نے کہاکہ یہ راے خوب ہی احکام نے کہاکہ بس حالت تقیہ تو جائز ہی تقیہ کرلیا جائے سب نے منظور کیا اُسی دن احکام نے اہل شہر کو طلب کرکے سب حال اُنسے بیان کیا اور اپنی راے بھی بیان کی سب نے منظور کی اور کہا کہ جو آپکی راے وہ ہماری راے ہم آپ کے حکم سے باہر نہین ہین جب اہل شہر کیطرف سے بھی اطمینان ہوگیا تو احکام نے کہا میری راے یہ ہی کہ بیرون شہر نکل کر مقیم ہو جب لشکر برجلیس آئے تو خود جاکر اُس سے تقریر کرکے طی کرلو اور عہدنامہ باہم ہوجائے اسمین کجانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی رہتا ہی سب نے قبول کیا بس اُسی دن احکام نے لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور کہاکہ ہم جاکر کل بیرون شہر مقیم ہونگے اور برجلیس سے صلح اگر وہ اس شرط پر کریگا تو کرلین گے ورنہ مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر کیون احکام نے کیا اسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے خیال کیا کہ جو محکوم شاہ کا حال ہوا وہی حال میرا بھی ہوگا ہزارون بندگان خدا کی جانین ضائع ہونگی شہر تباہ ہوگا اور پھر کچھ حاصل نہوگا جیسے فرنگوشیہ برباد ہوا اور صلح کرنے مین کچھ نقصان نہین ہی سب کی جانین بھی بچتی ہین اور ایمان بھی اگر صاحبقران دریافت کرینگے تو جواب دیدیا جائیگا کہ ہمنے حفاظت جانکی بھی کی اور آبرو بھی اور ایمان بھی کیونکہ اُسکے ہمراہ ساحر تھے اور وہ بھی پوشیدہ ہم لڑ نہین سکتے تھے اِسی سبب سے تقیہ کرکے اطاعت کرلی راوی نے بیان کیا کہ یہ راے بھی احکام نے خوب کی بس حکم دے چکا تھا اُسدن تو داخل محل ہوا یہان لشکر تیار ہوا دوسرے دن مع لشکر آکر بیرون شہر مقیم ہوا اِسکے ہمراہ اب سات لاکھ کا لشکر ہی پانچ لاکھ کا اِسکا لشکر ہی اور دو لاکھ کا لشکر محکوم کا ہی اور باقی مجروح ہین اور کچھ شہر مین ملگیا ہی یہان یہ اُترا ہوا تھا کوئی تین دن گذرے تھے کہ طومار شاہ پیش خیمہ لیکر پہونچا گرد اُڑی ہرکارون کو روانہ کیا وہ دریافت کرکے آئے کہ طومار شاہ پیش خیمہ لیکر آیا ہی اُدھر طومار شاہ کو معلوم ہوا کہ حاکم زرنگوشیہ یعنے احکام شاہ خداوند کے آنے کی خبر سُنکے مع لشکر بیرون شہر مقیم ہوا ہی اور قصد ہی اُسکا کہ اطاعت خداوندی کرون اگر خداوند میری شرط قبول کرین بس یہ آکر مقابلہ مین اُترا خیمے وغیرہ برپا کیے اِسکے آنے کے تیسرے دن برجلیس آکر پہونچا اُسی شان وشوکت سے دس دن مین لشکر آیا اور مقیم ہوا چوتھے دن برجلیس نے دربار کیا اُسی شان وشوکت سے یہان جب احکام کو معلوم ہوا کہ آج دربار کیا ہی یہ منتظر رہا کہ نامہ آئے وہان برجلیس نے صرف اِسقدر نامہ مین تحریر کرایا کہ تمنے حال فرنگوشیہ وحاکم فرنگوشیہ کا سنا ہوگا بس تمکو لازم ہی کہ میری اطاعت کرو اور دین اسلام ترک کرو آیندہ تمکو اختیار ہی اُس سے زیادہ تمھارا حال خراب ہوگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے اور اِسکو جبکہ یہ آیا تھا تو معلوم ہوچکا تھا کہ یہ لشکر احکام شاہ کا ہی میرے آنے کی خبر سُنکے پہلے سے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہی اور اُسنے دریافت بھی کیا تھا اور آفتاب نے بھی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ یہ اطاعت کریگا اِس شرط پر کہ اب ہم آپکی اطاعت کرتے ہین اُسوقت تک کہ جبتک آپ سے اور بدیع الملک جو کہ اِسوقت صاحبقران ہین فیصلہ نہوجائے اگر وہ اطاعت کرینگے اور سجدہ تو ہم بھی اطاعت اور سجدہ کرینگے اگر وہ نہ کرینگے اور اب اُنپر غالب آئین گے تو اُس حالت مین بھی ہم آپکو سجدہ کرینگے اگر وہ شرط بیان کرین تو قبول کرلینا کیا

حاصل کہ بندگان بادولت کی جانین برباد ہون یہی تقریر برجلیس نے سب اہل دربار کے روبرو
بیان کی تھی جب آفتاب سے سن چکا تھا سختگان نے کہا کہ وہ اطاعت تو ضرور کرینگے
مگر مکر کے ساتھ کیونکہ اُنکے مذہب مین تقیہ جائز ہی بس وہ تقیہ کرلین گے آواز آئی ہمارا
کیا نقصان ہی جب بدیع الملک قتل وغارت کرچکین گے اُسوقت سب تمکو سجدہ کرینگے
یا بدیع الملک ہماری اطاعت کریگا جبکہ جو آپ کا افسر اعلے ہی اُسنے اطاعت اور سجدہ کیا
تو اُنکو کب انکار ہوگا سختگان خاموش ہو رہا خونخوار شاہ نے بموجب حکم برجلیس چوبدار
خاص کے ہاتھ نامہ روانہ کیا چوبدار نامہ لیکر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اُس چوبدار کی عزت
کی چوبی کرسی مرحمت کی وہ سلام کرکے اُسپر بیٹھ گیا تا دبیر نامہ پڑھا کیا سب اہل دربار مع
احکام شاہ کے مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے احکام شاہ نے دبیر سے کہا کہ اسکا جواب
میری طرف سے لکھدو کہ نامہ آپ کا آیا حال معلوم ہوا کہ ہمکو آپکی اطاعت کرنا منظور ہی اگر اجازت
ہو تو ہم آکر عرض کرین جس شرط کے ساتھ اگر قبول ہووے زہے عز و شرف ورنہ جو ہمارے
مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا زیادہ کیا تحریر کیا جائے یہ جواب لکھکر چوبدار کو دیا وہ جواب
لیکر بارگاہ برجلیس مین آیا بہت تعریف کی احکام شاہ نے نامہ خونخوار شاہ کو دیا اُسنے
نامہ پڑھا مضمون مرقومہ بالا جو برجلیس نے سُنا حکم دیا کہ لکھدو کہ تم شوق سے آؤ اور جو تم کہوگے
ہم قبول کرینگے یہ لکھواکر خونخوار نے پھر اُس چوبدار کو دیا وہ پھر بارگاہ احکام شاہ مین آیا اور
نامہ دیا اُسی طور سے کرسی ملی بادشاہ نے دبیر سے نامہ پڑھوایا جب معلوم ہوا کہ طلب کیا ہی کہا
کہ لکھدو کہ کل حاضر ہونگا دبیر نے لکھدیا چوبدار لیکر اپنے لشکر مین آیا داخل بارگاہ ہوکر خونخوار کو دیا
خونخوار نے پڑھا لکھا تھا کہ کل حاضر ہونگا برجلیس نے حکم دیا کہ ہمارا دربار خوب آراستہ ہو سامان
ہونے لگا دربار برخاست کیا وہ شب گذرنی دوسرے دن احکام شاہ و مخدوم شاہ مع سرداران
معزز کے سوار ہوکر طرف لشکر برجلیس کے چلے یہان بھی دربار خوب آراستہ ہی سب حاضر دربار
ہین کہ برجلیس نے حکم دیا کہ احکام شاہ آتا ہی چند سردار جاکر استقبال کرکے لائین اور اُسکو جا
مناسب پر جگہ دی ہاسلئے کیونکہ اُسکی عزت کرنا مناسب ہی کہ اُسنے بدون مقابلہ صلح کی ہی بس چند
سردار بارگاہ سے باہر آئے اور احکام شاہ کو استقبال کرکے بارگاہ مین لیگئے بڑی عزت سے
بٹھایا احکام شاہ وغیرہ نے سلام بطریق اہل اسلام کیا برجلیس نے برہم ہوکر کہا کہ یہ کیسی
حرکت تھی ای خونخوار پوچھ تو اُنسے خونخوار نے جو دریافت کیا تو احکام شاہ نے جواب
دیا کہ ابھی تو ہم خداپرست ہین جب صلح ہو جائیگی اُسوقت ہم سلام نہ کرینگے اِس طریقہ سے آواز
آئی ہیچ سکتے ہو جاؤ معقول بیٹھنے کو ملی یہ بیٹھا افریق شاہ کو حکم ہوا کہ دریافت کرو کیا شرط ہی اور
کس طور سے تمکو صلح منظور ہی احکام شاہ نے وہی شرط بیان کی جو کہ باہم راست ہوکر قرار پائی
تھی اور آفتاب نے برجلیس سے قبل آنے احکام شاہ کے بیان کی تھی بیان کی آواز
آئی کہ اُسنے کہو کہ ہمکو قبول ہی صرف اِس سبب سے کہ تمنے ہمسے مقابلہ نہ کیا اور ہماری اطاعت
پر راضی ہوئے تمنے شرط معقول کی اگر حاکم فرنگوشیر بھی یہ شرط کرتا تو کیون اُسکا ملک غارت
ہوتا احکام شاہ نے جواب دیا کہ جو اُسکے مقدر مین تھا وہ پیش آیا آواز آئی کہ ایک امر ہی کہ
اِسی مضمون کا ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور تمہارے تحریر ہو جائے احکام شاہ نے کہا کہ

کیا نقصان ہی بس اُسیوقت عہد نامہ تحریر ہوا اُسپر احکام شاہ و کل سرداران احکام شاہ کی و محکوم شاہ اور کل سرداران محکوم شاہ اور پھر برجیس اور کل اہل دربار کی مہرین کی گئین ایک نقل احکام شاہ کو ملی جب یہ سب امر طی ہو گئے احکام شاہ نے کہا کہ مذہب آفتاب پرستی کے طریقہ بتائے جائین تاکہ مین اہل شہر کو تعلیم کرون حکم ہوا کہ جو ہمارے مذہب کی کتابین دفتر مابدولت مین موجود ہین اُنمین سے ایک کتاب دی جائے اور کہدیا جائے کہ اِسکو طبع کرا کے تقسیم کردو بس اُسیوقت کتاب لاکر دفتری نے احکام شاہ کو دی اور حکم سے برجیس کے خونخوار شاہ نے آگاہ کیا احکام شاہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت خداوند مین عرض فرمائیے کہ جو نان و نمک حقیر کو میسر ہی کل تشریف لاکر نوش فرمائین مع سب اہل دربار کے خونخوار شاہ نے قریب پردہ جاکر احکام شاہ کی خواہش بیان کی آواز آئی کہ اُس سے کہدو کہ ابھی نہین جب تم پورے طور سے ایمان لاؤ گے اُسوقت دعوت تمھاری منظور کیجائیگی خونخوار شاہ نے احکام شاہ سے کہا احکام شاہ نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون خونخوار نے عرض کیا حکم ہوا کہ اچھا سختگان نے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون آواز آئی عرض کر اُسنے کہا کہ میری یہ عرض ہی کہ احکام شاہ کو حکم دیا جائے کہ وہ اُن مساجد کو منہدم کرائے جو شہر مین ہین جبکہ اُسنے اطاعت کی اور اُس مقام پر مکان بنوا کر تصویر خداوند نصب کرے اور در شہر پر بھی کچھ اندر سے جواب نہ ملا تھا کہ احکام شاہ نے خونخوار شاہ سے کہا کہ اِسکا جواب یہ ہی کہ یہ امر اُسوقت تک نہوگا جبتک صاحبقران ثالث یعنے بدیع الملک سے اور خداوند سے فیصلہ نہو لیگا خواہ وہ اطاعت کرین خواہ مغلوب ہوجائین بس جب خداوند اگر اُنپر غالب آسکے جو فرمائین گے ہم قبول کرینگے اگر اُنھون نے اطاعت کرلی تو دیکھا جائیگا یہ جو احکام شاہ نے کہا آواز آئی کہ او شیطان تونے جواب پایا احکام شاہ سچ کہتا ہی تو بڑا مفسد ہی چاہتا ہی کہ کسی طور سے صلح نہو ہم تیرے مطلب کو سمجھ گئے ای احکام شاہ ہمکو تیری خوشی ہر طرح سے منظور رہی بس یہ سب کام اُسیوقت پر منحصر رکھے گئے ہمنے تمکو رخصت کیا یہ سنکے احکام شاہ و محکوم شاہ مع اپنے کل سردارون کے رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین آئے راہ مین باہم تقریر کرتے ہوئے کہ خوب یہ بلا دفع ہوئی یہ بدیع الملک کے مقابلے مین مارا جائیگا اور ہم کیا کچھ نیا طریقہ یہان ایجاد کرینگے اِدھر یہ یہان سے گیا اُدھر ہمنے تقیہ ترک کیا بس جب لشکر مین پہونچے اُسوقت لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر داخل شہر ہوئے اور خوشی خوشی رہنے لگے یہان بعد جانے احکام شاہ کے برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف اختم کے روانہ ہو کل ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسی دن طومار شاہ پیش خیمہ لیکر طرف اختم کے روانہ ہوا اُسی کے دوسرے دن برجیس اُسی حشم و حشم سے مع کل لشکر کے روانہ ہوا بس یہ اسی طور سے اہل اسلام کے ملکون پر قبضہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے جن بادشاہون نے اہل اسلام مین سے اِسکی اطاعت اُس شرط پر کی جو کہ احکام شاہ نے کی تھی اُسکا ملک تو اُسنے برقرار رکھا اور اُسکو اُس ملک کا حاکم کیا اور جسنے نہ کی اُسکو اُسنے مثل ملک زرنگوشیہ کے تباہ و برباد کیا اور جلا کر خاک سیاہ کر دیا یہ تو یہ ظلم و ستم کرتا ہوا اور اہل اسلام کو غارت و تباہ کرتا ہوا برسر بدیع الملک طرف نہ طاق کے جاتا ہی اِسکو تو اِس غارتگری اہل اِسلام مین رکھا جاتا ہی اِسکی داستان اِسپر موقوف کی جاتی ہی اور یہ سارا فساد ارزنگ و چترنگ و سختگان کا ہی انھون نے اپنی عداوت دیرینہ کو اپنا ظاہر کیا ہی بس برجیس تو یہ حرکتین کرتا ہوا جاتا ہی اب آیندہ اِسکا قصہ بیان ہوگا اِسی جلد مین کہ یہ کہان پہونچا اور

کون کون ملک اِسنے غارت و تباہ کیے اور کن کن بادشاہون نے اِسکی اطاعت تقیہ کرکے منظور کی
بس اب مین اِس قصہ کو موقوف کرتا ہون اور عنان قلم کو دوسری طرف منعطف کرتا ہون
شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن + زجا بے دیگر داستان گوش کن + اب مین سہراب ثانی
فرزند رستم ثانی کا حال تحریر کرتا ہون کہ عرصہ ہوا ہی کہ اُنکا حال نہین تحریر ہوا جلد اول کے آخر
مین اور جلد دوم مین اُسکے تحریر کرنے کی نوبت نہین آئی یہ حقیر مجبور رہا اور آپ لوگون سے بستہا
شرمندہ ہی کہ سہراب ثانی کا حال نہین تحریر کیا سبب اِسکا یہ تھا کہ قصد اِس حقیر کا تھا کہ اِس
قصہ کو ساتھ تفصیل کے تحریر کرے اور کوئی مقام باقی نہ رہے مگر کیا کرون ناچار ہون کہ اہل مطبع
کی طرف سے حکم صادر ہوا کہ اِسی جلد مین ختم کرو زیادہ طول نہ دو گو قصد تھا کہ اپنی جودت طبع آپ
لوگون پر ظاہر کرون کیونکہ داستان تو لعل نامہ تک تمام ہو گئی تھی مگر یہ دفتر جو کہ آجتک کسی داستان گو
نے نہ بیان کیا تھا اِس حقیر کو خوبی تقدیر سے ملگیا تھا اُسکا ترجمہ شروع کیا دو جلدون تک ساتھ
تفصیل کے بیان بھی کیا مگر اب آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہون کہ معاف فرائیے اب بطور
پتہ ہر مقام کو تحریر کرونگا کیونکہ حکم بابو صاحب سے مجبور رہون ہان اگر حکم ہوتا تو شایقین دفتر ہذا ملاحظہ فرماتے
کہ بعد اُن فاتر کے مین نے کس عرق ریزی اور جانفشانی سے اِس دفتر کو تحریر کیا اگر فضل
خدا ہوتا تو اسم بامسمے کر کے دکھا دیتا اور آپ لوگون سے اپنی جانکاہی و عرقریزی کا و جودت کا
صلہ پاتا خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز ہوتا مگر یہ میری بدنصیبی تھی کہ اپنی حسرت دلی کو پورا نہ
کر سکا خیر جو جو حسرتین و ولولہ دل مین تھے وہ دل ہی مین رہگئے اور آپ لوگون سے شرمندگی حاصل
ہوئی بموجب این مصرعہ ارمان و حسرتین دل نالان مین رہگئین کوئی مقام شکایت نہین جو کہ
مقدر مین ہوتا ہی وہ پیش ضرور آتا ہی میرا خیال کچھ تھا فلک نے کچھ تفرقہ ڈالا بموجب شعر من درچہ
خیالیم فلک در چہ خیال + کاریکہ خدا کند فلک را چہ مجال + اِسکا کوئی گلہ نہین ہی اہل مطبع سے صرف
اپنے مقدر سے گلہ ہی بموجب مصرعہ تقدیر سے گلہ ہی دوستون سے گلہ نہین + اب مین معافی کا امیدوار
ہون آپ لوگ معاف فرمائین اور اِس امر کا خیال رکھین کہ اب ہر مقام پر اور ہر داستان بطور
اختصار بیان ہو گی کیونکہ یہان بہت کچھ کرنا ہی اور سوائے اِس جلد کے اور جلد کا حکم بھی نہین ہی
اور یہ حکم ہی کہ جو جو داستانین جلد اول و دوم مین بیان ہوئی ہین اور اختتام کو نہین پہونچی ہین
سب اِسی جلد مین ختم ہو جائین لہذا اختصار کر کے تحریر کرتا ہون ناظرین والاتمکین ملاحظہ فرمائین
اور مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین اگر لائق اِسکے ہون ورنہ اختیار رہی مین تو اپنا
حق ادا کرتا ہون اگر پسند خاطر ہو تو خیر ورنہ میرا مقدر بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف +
آمدم بر سر مطلب ناظرین کو خیال رہے کہ داستان برجیس آفتاب پرست اِس مقام پر ترک کی
گئی ہی کہ برجیس نے شہر آفتاب نما سے بصلاح سختگان وارزنگ برائے مقابلہ اہل اِسلام
خروج کیا تھا اور بعد قطع راہ شہر فرنگوشیہ پر پہونچا تھا محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ سے مقابلہ ہوا اُسنے
برجیس کی اطاعت نہ کی چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا محکوم نے شکست کھائی ہزارون
لشکری و اہل شہر قتل ہوئے شہر فرنگوشیہ غارت و تباہ ہوا بعد اِسکے برجیس زرنگوشیہ پر گیا احکام
شاہ حاکم زرنگوشیہ نے بمصلحت وقت تقیہ کیا اور اطاعت برجیس کی اب برجیس وہان سے
بھی روانہ ہوا ہی اور اِسی طور سے جس ملک کے حاکم نے اُسکی اطاعت کی تو اُسکا ملک اُسنے نہ

غارت کیا اور جسنے اطاعت نہ کی اور مقابلہ کیا اُس ملک کو مثل فرنگو تیشہ کے غارت و تاراج کیا
بس اب یہ صلح و غارت کرتا ہوا طرف نہ طاق کے جاتا ہی براے مقابلۂ صاحبقران ثالث
اسکو تو اُس طرف روان رکھا جاتا ہی کہ اسکا حال پھر تحریر کیا جائیگا اور اب سہراب ثانی کی
کی داستان بطور اختصار تحریر ہوتی ہے ملاحظہ فرمائیے

اب شمہ داستان سہراب ثانی پسر رستم ثانی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو اپنے
باپ یعنے رستم ثانی کو خواب مین دیکھکر اور بوقت شب اس خیال وقصد
سے تن تنہا بدون اطلاع اپنی مان و نانا کے نکلکر براے فتح طلسم چہل چراغ سلیمانی
روانہ ہوئے تھے جہان کہ رستم ثانی و شہریار عالیوقار کو دیوہامان شقی نے
دھوکے سے پھنسا دیا تھا اور رہائی اُنکی سہراب کے ہاتھ سے تھی اور
فاتح طلسم بھی سہراب ثانی تھے اور حالات طلسم اور کیفیت مضراب پری
و اخضر پریزاد اور جو کہ اُنکی مفارقت مین گذری و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

غزل بجاے ساقی نامہ بیت

عنان قلم کو مین پھیرون یہان
اشک آنکھون مین جگر مین غم رہا
مرگئے عادت نہ رونے کی گئی
اُسکے آنے تک جو اپنا دم رہا
راستی پر بال بھر آیا نہ حُسن
صبر میرے زخم کا مرہم رہا
اُسکے چتون کا وہ عالم یاد ہے
عمر بھر یہ گنجفہ برہم رہا
قطعہ خواب غفلت سے جواب چونکے تو کیا
ڈھل گیا سورج بہت دن کم رہا

لکھون آگے سہراب کی داستان
ضبط گریہ پر یہ آنکھین ہین گواہ
تر رہین آنکھین کفن بھی نم رہا
فاتحہ تھا کس شہید عشق کا
کج رہی زلف اور ابرو خم رہا
شعلہ تھا عہد جوانی اُڑ گیا
ایک عالم کا عجب عالم رہا
جس سے رونق تھی حریم قلب کی
وقت کوئی لحمہ کوئی دم رہا
بیت بزم سخن طوطی خوش نو

غزل دم رہا جبتک تعلق ہمدم رہا
جوش مین آنسو کے دریا تھم رہا
دیکھ لین سگے وقت آخر بھی اُسے
راستا بھر درگاہ مین ماتم رہا
ضبط نے رکھے لب فریاد بند
برف تھا ہنگام پیری جسم رہا
ہوسکا ہمسے نہ اجماع حواس
اُسکی صورت سے مین نامحرم رہا
بحر گھٹنون پر جھکا پیرا دسہر
+ بدین زمزمہ شد ترنم سرا + دیکھ

بیا بشنو ای ہمدم راستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + نویسندۂ معنی خوش زبان + چنین کرد این داستان را عیان + راویان خوش تقریر و حاکیان نازک تحریر اس داستان دلپذیر کو قرطاس صداقت اساس پر اشہب کلک تیز سے یون تحریر کرتے ہین اور گلشن مضامین مین بلبل شاخسار معنی یون زمزمہ سنج ہوتے ہین و فاتحان طلسم معنی طلسمات مضامین کو یون فتح کرتے ہین و یکہ تاز عرصہ مطالب و مضامین شمشیر طبع سے لشکر معانی کو یون شکست دیتے ہین کہ یہ داستان نازک جلد اول مین یہانتک تحریر ہوتی تھی کہ بعد اسیر ہونے شہریار عالیوقار کے دیوہامان نے اخضر پریزاد پر پھر خروج کیا تھا اور مقابلہ کی نوبت آئی تھی چونکہ شاہزادہ سہراب ثانی صاحب شعور تھا گوسن اُنس

شہر بغیۂ صاحبقرانی و نہنگ دریاے رستم ثانی کا کوئی سات برس کا تھا مگر مثل اپنے جد امجد ملک قاسم نو حمزۂ صاحبقران و ایرج نوجوان و علمشاہ عالی شان کے نہایت جری و بہادر تھا اپنا مثل نہ رکھتا تھا اُسی سن مین اُسنے دیو ہامان ایسے زبردست کو قتل کیا تھا بعد فتح جنگ کے ایک جشن شاہانہ ترتیب کیا تھا جو کہ پندرہ روز تک برپا رہا اور تمام پریزادۂ قاف کی پریان اُس جشن عالی مین ناچین جبکہ وہ جشن تمام ہوا تھا اور اُس گوہر بحر شجاعت نے بستر راحت پر آرام فرمایا تھا اُسی حالت خواب مین اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا تھا کہ اُنھون نے اُسی عالم خواب مین شکایت کی تھی کہ اے فرزند خون دنیا کا سفید ہوگیا ہی کوئی مقام شکایت نہین ہی زندہ و سلامت و خوش رہو ہمکو اسی سے غرض ہے چاہے ہماری خبر لو چاہے نہ لو ہمکو تمھاری خوشنودی سے سروکار ہی ہمپر جو گذرتی ہی وہ گذر جائیگی جو زندگی باقی ہی اسی قید طلسم مین بسر ہو جائیگی کیونکہ یہ بھی ہماری قسمت مین تھا کہ ہم تمھارے باغ جوانی کی سیر نہ کرین اور تڑپ تڑپ کر مرین اے فرزند ہمکو خیال تھا کہ تم ہماری فکر کروگے اور ہماری خبر لوگے ہمکو اور اپنے عم بزرگوار کو جو کہ تمھارے اُستاد ہین اس مصیبت و بلا سے نجات دوگے طلسم کو فتح کرکے ہمکو رہا کروگے مگر اب امید قطع ہوگئی تم عیش و عشرت مین مصروف ہوگئے ہمکو دل سے فراموش کیا تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہی اور اب رہائی اس طلسم سے ہماری ممکن نہین ہی بس جو مشیت ایزدی ہی اُس سے کیا چارہ ہی کوئی اُسکے حکم مین اجارہ ہے تم وہان عیش سے راتین بسر کرو اور آب سرد و نان گرم سے سیر و سیراب ہو ہم اور تمھارے عم بزرگوار یہان تڑپ تڑپ کر راتین کاٹین اور آب گرم و نان جو ہین کھائین جو کہ حلق سے نہ اُتر سکے اور ایذاے طوق و سلاسل اُٹھائین اور تکلیف قید کو گوارا کرین تم ہمراہ پریزادون کے سیر باغ کرو ہم یہان زندان تاریک مین سر ٹکرائین نہ کوئی ہمدم نہ مونس کہ جس سے اپنا حال بیان کرین اور رو رو سنے اے فرزند مقام تعجب ہی کہ جسکا باپ و چچا اس بلا مین مبتلا ہو اور وہ اُنکی خبر نہ لے خود عیش کرے اب دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہی بس معلوم ہوا کہ دنیا ہیچ ہی اور کار دنیا ہمہ ہیچ جبکہ اپنے ہاتھ پانون اپنی خبر نہ لین تو اورون سے کیا امید ہمکو اب امید منقطع ہوگئی خیر با شاد رہو تمھاری صحت اور تندرستی سے غرض ہی ہمین اپنی کوئی فکر نہین ہی یہ جو کہا یہ سب البشریت کا تقاضا تھا بیکار رہی یہ کہکر رستم ثانی غائب ہوگئے تھے ایسے کلمات حسرت و یاس کے تھے کہ سہراب ثانی رونے لگے تھے اُسی حالت مین آنکھ کھل گئی تھی وہ وقت صبح تھا روشنی تھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے مان کے پاس گئے تھے شب کے خواب کا حال بیان کیا تھا مان نے جواب دیا تھا کہ اے فرزند خواب و خیال پر عمل کرنا نہایت نادانی ہی تم فکر و تشویش نہ کرو راحت سے بسر کرو کوئی مقام تشویش نہین ہی یہ سنکے سہراب ثانی خاموش ہو رہے اور مان کے پاس سے اُٹھکر باپ کے دربار مین آئے تھے جبتک دربار آراستہ رہا اپنے دنگل پر بیٹھے رہے بعد برخاستگی دربار اپنے مصاحبون اور ہمسنون پریزادون کے ہمراہ صید و شکار مین مصروف ہوئے وہ دن لہو و لعب مین بسر کیا تھا چونکہ کمسن تھے کچھ خواب کا خیال بھی نہ رہا تھا دوسرے مان نے سمجھا دیا تھا کہ خواب و خیال پر عمل کرنا عقلمندون کی راے کے خلاف ہی انھون نے بھی خیال کیا کہ والدہ ماجدہ سچ فرماتی ہین یہ خیال کرکے مصروف صید و شکار ہوئے تھے چنانچہ دن بھر تو مصروف رہے بوقت شب خاصہ تناول کرکے بستر آرام پر راحت پذیر ہوئے سو گئے کہ پھر رستم ثانی نے خواب مین آکر کہا کہ اے فرزند مین نے

تمکو کل بھی نصیحت کی اور اپنے حال زار سے اور تمھارے عم بزرگوار کے حال سے آگاہ کیا تمکو اُسپر بھی نہ خیال ہوا تمنے ماں کے کہنے سے ہماری طرف سے دل کو بالکل پھیر لیا اور کوئی فکر ہماری رہائی کی نہ کی ہان کیون نہو جو کہ تمھارے بزرگ ہین اُنکی تمنے خبر لی دیو ہامان کو جو کہ تمھارے نانا پر لشکر کشی کرکے آیا تھا کس بہادری سے قتل کیا اُنکو مصیبت سے بچایا ہم تمھارے کون ہین جو تم خبر لو ای فرزند تمھارے دادا ایرج نوجوان بھی اس طلسم مین قید ہین اُنپر بھی بہت سختی ہو تم ہم لوگون کی کیون خبر لینے لگے یہ کہکر وہی کلمہ حسرت و یاس کے تھے جو کہ شب گذشتہ کہے تھے پس اُسکا سہراب ثانی پر یہ اثر ہوا تھا کہ رونے لگے تھے اور اُسی حالت خواب مین یہ کہکر طرف رستم ثانی کے چلے تھے کہ مین آپ کا خانہ زاد ہون ضرور آپکی رہائی کی فکر کرونگا آپ ناراض نہون پس اُسی حالت خواب مین ٹھوکر کھائی تھی کہ اُسکے سبب سے آنکھ کھل گئی تھی اب جو آنکھ کھلی تھی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا تھا آنکھون سے آنسو روان تھے رستم ثانی نظرون سے پنہان تھے پس تصور باپ کا بندھ گیا تھا اور اُن کلمات حسرت و یاس نے اسقدر دلپر اثر کیا کہ بیقرار ہوگئے تھے اُٹھ بیٹھے تھے مسہری پر پاؤن لٹکا کر بیٹھے تھے دیکھا تھا کہ سب اہل محل بیخبر سو رہے ہین کوئی ایسا نہین ہو کہ جو خواب مین مبتلا نہو جو کہ پہرہ چوکی اور حبیبی پر لوگ تھے سب بیخبر تھے عالم ہو کا اور سنسانی کا تھا اہل شہر کے بولنے کی بھی صدا نہ تھی یہ جو عالم دیکھا خیال کیا تھا کہ ای سہراب ثانی کل بھی خواب مین والد بزرگوار نے آکر اپنے حال سے آگاہ کیا تھا تو نے والدہ سے بیان کیا اُنھون نے یہ کہکر ٹالدیا کہ خواب و خیال ہو آج پھر تشریف لائے اور اپنے حال سے آگاہ فرمایا تو کیسا فرزند ہو کہ باپ و چچا و دادا تو مصیبت مین مبتلا ہون اور تو راحت و آرام سے بسر کرے اور اُنکی خبر نہ لے اور نہ اُنکی رہائی کی فکر کرے پس تجکو لازم ہو کہ اپنے اوپر خواب و خور حرام کرا اور اُنکی خبر لے وہ جو کچھ فرما گئے ہین سب سچ اور بجا ہو مین نے بہت نادانی کی کہ آجتک بیہوش رہا کل جو ماں نے کہا اُسپر عمل کیا تو کیسا اُنکا فرزند ہو کہ باپ تو اِس بلا مین مبتلا ہو اور بیٹا عیش کرتا ہو خبر نہین لیتا ہو سچ ہو کہ کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہو اولاد ہوتی اِسلیے ہو کہ باپ ماں کی وقت مشکل مین کمک کرے نہ یہ کہ اُنکی خبر نہ لے پس اب اُنکی رہائی کی فکر کر خدا مالک ہو اگر تیرے مقدر مین ہو تو تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اُنکو رہا کریگا اور اگر نہین ہو تو اُنکو یہ تو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا فرزند ہماری رہائی کی فکر مین آیا تھا اور وہ مبتلائے بلا ہوا پس صبر ہوگا یہ خیال اپنے دل مین کرکے فکر کرنے لگے تھے کہ کیا تدبیر کرون اگر ماں و نانا سے کہکر جاتا ہون تو کوئی بسبب محبت اور الفت کے گوارا نہ کریگا کہ مین جاؤن اُنکو مفارقت ناگوار ہوگی اور ایسے مقام پر جاؤن کہ جہان امید و بیم ہو اگر شکار کے بہانے سے جاتا ہون تو بھی خرابی ہوگی اول تو ہمسن ساتھ نہ چھوڑینگے اگر کسی سبب سے ساتھ چھوٹ بھی گیا اور جب وہ واپس آئے اور مین نہ آیا اُنھون نے نانا سے آکر بیان کیا تو اُنپر عتاب ہوگا وہ مورد بلا ہونگے میرے سبب سے کیا کیا جائے فکر کرتے کرتے یہ تدبیر خیال مین آئی تھی کہ یہ وقت شب ہو اور تاریکی ہو اور کوئی نصف شب کا زمانہ ہو اور سب سو بھی رہے ہین حتی کہ اہل شہر بھی پس اِسوقت سے بہتر کوئی وقت نہ ملیگا نکل چلنا چاہیے اطلاع ماں و نانا کے جب صبح کو معلوم ہوگا تو پھر دیکھا جائیگا رنج و غم کرلین گے دیو و پریزاد برائے تلاش روانہ کرینگے پس اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم آن سے آملین گے ورنہ جو مرضی خدا ہمیسے تو والد بزرگوار کے کلمات حسرت جو کہ وہ خواب مین آکر فرماتے ہین نہین سنے جاتے ہین اُنکی فکر لازم

ہے یہ لوگ کوئی بلا مین نہین مبتلا ہین جو مین نہ جاؤن صرف مفارقت کا صدمہ ہوگا دو ایک دن مین صبر آجائیگا یہ خیال کرکے پلنگ پر سے اُٹھے تھے میز پر ہتھیار رکھے ہوئے تھے پہلے پوشاک پہنی پھر ہتھیار لگائے دیکھا کہ سب بیخبر سور ہے ہین کمند پھینک کر بالائے قصر سے پشت قصر پر اُترے تھے کیونکہ زمانہ گرما کا تھا بالائے قصر سوتے تھے جب پشت قصر پر آئے تھے تو دیکھا کہ ایک دیو مرکب چوکی کا لیے ہوئے بیٹھا ہی مگر اونگھ رہا ہی اِنھون نے بڑھکر اُسکو قتل کیا اور اُس مرکب پر سوار ہوکر اُسی تاریکی شب مین چلے سب شہر کے گلی کوچہ طے کرکے قلعے کے چور دروازے پر آئے تھے یہان جو دیو پہرے پر بیٹھا ہوا تھا وہ بھی سو رہا تھا سبب یہ تھا کہ سب اہل شہر و اہل محل و اہل قلعہ پندرہ روز کے جاگے ہوئے تھے بسبب جشن کے سو رہے تھے اِنھون نے اس دیو کو بھی قتل کیا تھا اور در قلعہ کھول کر بیرون قلعہ ہوتے ہوئے سحر اکا راستہ لیا تھا اس مقام پر یہ داستان جلد اول مین چھوٹی تھی کہ یہ شب کو نکل کر برائے رہائی رستم ثانی جاتے ہین بس مین نے برائے یاد دہی ناظرین کل حال بیان کیا اور داستان کا پتہ دیا کہ یہان پر ترک ہوئی تھی کیونکہ جلد اول مین یہین تک بیان ہوئی تھی خیال ہو کہ شاید ذہن سے ناظرین کے اُتر گئی ہو بس اب مین اصل داستان کو آغاز کرتا ہون اور پہلے حال اخضر پریزاد و مضراب پری و اہل محل و شہر کا تحریر ہوگا اُسکے بعد حال سہراب ثانی تحریر کیا جائیگا مگر دو امر خدمت ناظرین مین لائق گذارش ہین وہ یہ ہین کہ یہ جو راوی نے بیان کیا کہ رستم ثانی نے سہراب ثانی سے خواب مین کہا کہ تمھارے دادا یعنے ایرج نوجوان بھی اِس طلسم مین قید ہین گو اُنکا حال مین نے نہ جلد اول مین تحریر کیا اور نہ جلد ثانی مین کہ وہ کیونکر قید ہوئے ہین بس اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ وہ اپنے قید ہونے کی کیفیت خود اپنی زبان سے جبکہ وہ رہا ہونگے اور سہراب ثانی طلسم فتح کرینگے بیان کرینگے اُسوقت ناظرین کو اُنکے قید ہونے کی حالت بخوبی ظاہر ہوگی دوسرا امر یہ ہی کہ سہراب ثانی نے جو دو دیو قتل کیے ایک وہ جو کہ مرکب لیے بیٹھا تھا دوسرا وہ جو کہ پہرے پر تھا بس اُنکو بیگناہ قتل کیا اِسکا سبب یہ ہی کہ یہ خیال کیا کہ اگر مین اِسکے ہاتھ سے باگ لیتا ہون تو ہوشیار ہو جائیگا غل مچائیگا سب خبردار ہو جائین گے میرا راز افشا ہوگا میرے قصد مین خلل آئیگا بس قتل کیا اور پہرہ والے کو جو قتل کیا اِس خیال سے کہ شاید یہ صدائے سم مرکب سے ہوشیار ہو جائے اور غل و شور کرے اُس حالت مین بھی میرے قصد مین خلل ہوگا بس اُسکو بھی قتل کیا تیسرے یہ کہ ایسا اپنے باپ و چچا و دادا کے غم مین مبتلا تھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا دنیا اندھیر تھی ذرا سی تاخیر ناگوار تھی کچھ خیال نہ تھا کہ یہ بیگناہ ہین یا پر گناہ قتل کیا بس یہ تو قتل کرکے مرکب دابے ہوئے چلے جاتے ہین صحرا نورد ہین اِسقدر مرکب کو تیز لیے جاتے ہین کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہی بس اُنکو تو اِسی حال مین روان رکھا جاتا ہی اور پہلے حال اُن غمزدون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ سہراب کے جانے کی خبر سُنکے مبتلائے رنج و غم ہوئے ہین

اب شمہ حال قلعۂ یاقوت نگار و اخضر پریزاد و مضراب پری کا سماعت فرمائیے کہ اُنھون نے مفارقت سہراب ثانی مین کیا اپنا حال کیا

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ نصف شب جو کہ باقی تھی گذری اور سحر نے اپنا چہرہ دکھایا ہوائے سرد جو چلی اور اُن پریزادون اور پریون کے کہ جو کہ پہرہ اور چوکی پر مقرر تھے آنکھ کھل گئی

گھبرا گھبرا کر اُٹھ بیٹھین آنکھین مل کر جو دیکھا تو نور سحری کو آسمان پر جلوہ گر پایا آفتاب تابان کو طلوع
دیکھا ایک مرتبہ پریشان ہو کر اور یہ خیال کر کے کہ دن بہت آ گیا اور ہم ایسے سوئے کہ ہمنے شاہزادے
کو برائے نماز بھی بیدار نہ کیا آج ضرور عتاب نازل ہوگا اب جو مسہری پر نگاہ پڑی تو اُسکو خالی پایا اُس
آفتاب حسن کو نہ پایا ایک نے دوسری کی طرف پریشان ہو کر دیکھا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ
پلنگ پر نہین ہی کدھر تشریف لیگیا کیونکہ جبتک ہم نہین بیدار کرتے تھے اُسوقت تک وہ نہین بیدار
ہوتے تھے نماز کا وقت گذر جاتا تھا اسی سبب سے ہمکو حکم تھا کہ بیدار کر دیا کرو آج کیا سبب ہی کہ خود
بیدار ہوئے اور کہان تشریف لیگئے ملکہ کو اگر معلوم ہوگا کہ شاہزادہ خود بیدار ہوا نماز کا وقت گذر گیا
تھا اور یہ سب سو گئین تو ہمپر آفت آئیگی دوسری نے کہا کہ کوئی مقام فکر و تشویش نہین ہی ہم جو سو گئے
معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی نماز کا وقت قریب ہوگا یہ خیال کر کے ہمکو اُنھون نے نہ جگایا
کہ صبح کا وقت ہی یہ لوگ کئی روز کے جاگے ہوئے ہین سونے دو خود زیر قصر تشریف لیگئے ہین نماز
مین مصروف ہونگے چلو چلکر عذر و معذرت کر لین بس یہ صلاح کر کے سب کی سب زیر قصر آئین
جہان شاہزادہ نماز پڑھتا تھا اور وظیفہ اُس مقام پر یہ بھی خیال نہ کیا کہ لباس و اسلحہ کیا ہوئے کیونکہ
طریقہ یہ تھا کہ انھون نے شاہزادے کو بیدار کیا وہ اُٹھکر زیر قصر تشریف لایا یہان جو لوگ برائے خدمت
مقرر ہین وہ مصروف ہوئے بس یہ لوگ لباس و اسلحہ لیکر زیر قصر آئے اور کشتی مین لگا کر عبادتخانہ
مین سے کر حاضر ہوئے شاہزادے نے وظیفہ وغیرہ سے فراغت کر کے پوشاک پہن لی بس ایسے
یہ سب پریشان ہوئے کہ لباس وغیرہ کا بھی خیال نہ آیا اُسی حالت مین زیر قصر آئے یہان جو آکر پہونچے
تو دیکھا کہ سب سو رہے ہین اور حیران ہوئے کہ یہ آج سبب کیا ہی کہ ابھی تک سب سو رہے ہین یہ لوگ بھی
نہ بیدار ہوئے جو کہ برائے وضو پانی دیتے تھے کیا سبب ہی شاہزادے نے انکو بھی نہ بیدار کیا یہ
خیال کر کے اُن سب کو جگایا اور کہا کہ کیا سو رہے ہو ذرا اُٹھو تو آج ہم سبپر ملکہ کا عتاب ہوگا
ہم بھی سو گئے اور تم بھی نہ ہمکو خبر ہوئی کہ کب شاہزادہ بیدار ہو کر زیر قصر آیا نہ تمکو خبر ہوئی کہ شاہزادہ
یہان آیا اور کہان تشریف فرما ہی یہ جو اُنھون نے کہا وہ بھی پریشان ہوئین اور ایک مرتبہ سب کے
سب طرف عبادتخانہ کے چلین یہان آکر عبادتخانہ کو اُسی طور سے بند پایا کہ جس طور سے بند کیا تھا
اب اور حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ یہ کیا سبب ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ آج کیا واقعہ گذرا ایک نے اُنمین سے
کہا کہ کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیدار ہو کر زیر قصر تشریف لائے یہان
اِن سب کو بھی سوتا ہوا دیکھا چونکہ ابھی بچہ ہین اور رحم دل ہین خیال کیا کہ یہ لوگ ہمارے ملازم ہین
تھکے ہوئے ہین اگر ہم انپر زیادہ شدت کرینگے تو یہ عذر نہ کرینگے مگر ایسا نہو کہ بیمار ہو جائین تو ہمکو
تکلیف ہوگی بس نہ جگاؤ اپنے ہاتھ سے سب کام کر لو تو کیا نقصان ہی بس سب کام کر لیا ہوگا چلو دیکھ آئین اور عذر کرین
ملکہ کی خدمت مین ہونگے اُنکے سلام کو گئے ہونگے کہ ایک پری بول اُٹھی تو سب کی سب بدحواس ہو یہ تو چلکر قصر پر
دیکھ تو لو کہ پوشاک وغیرہ بھی ہی یا خود پہن لی یہ کہکر بعجلت تمام اوپر گئی دیکھا کہ پوشاک وغیرہ
بھی نہین ہی اب تو سب کو یقین ہوا کہ ضرور سلام کو مان دونا کے گئے ہونگے بس وہانسے یہ سب ملکہ
پریشان اور بدحواس ملکہ کے خوف سے کانپتی ہوئین اور یہ کہتی ہوئین کہ چلکر ملکہ سے عذر کر لین
قدمون پہ گرین اور عرض کرین کہ ہمسے خطا ہوئی اب ایسی خطا نہو گی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو
لگی تو آنکھ لگ گئی ہمسے یہ خطا ضرور ہوئی ہم خطاوار ہین چاہے سزا دیجیے چاہے بخش دیجیے یہ باہم

صلاح کرتی ہوئین ملکہ کی خوابگاہ مین آئین دیکھا کہ ملکہ کے ملازمین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اُنھون نے جو انکو بدحواس دیکھا تو دریافت کیا کہ خیر تو ہی تم پریشان کیون ہو نصیب دشمنان شاہزادے کا تو مزاج اچھا ہی تمتو اسوقت ایسی بدحواس ہو کہ تمکو دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے چہرون پر ہوائیان اُڑ رہی ہین انھون نے جو یہ سُنا کہ یہ کہتی ہین کہ شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی یہ کیون انھون نے دریافت کیا شاہزادہ تو خود یہان تشریف لایا ہی بس اور زیادہ بدحواس ہو گئین مگر اُسنے کہا کہ یہ تمنے کیا دریافت کیا کہ شاہزادے کا مزاج اچھا ہی وہ تو یہین تشریف لائے ہین ملکہ کی خدمت مین برائے تسلیم ہم خود ملکہ کے پاس عذر کرنے آئے ہین کیا کہین کہ سو گئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تم سب کے سب ابھی سوتی سوتی اُٹھی ہو حواس درست نہین ہین کیسے شاہزادے اور کیسا تشریف لانا ہمتو یہان بہت سویرے سے ہین کوئی بھی نہین آیا اتنا اور یہ سب سُنکے سب بدحواس ہو گئین اور کہا کہ ملکہ عالم کیا کرتی ہین اُنھون نے کہا کہ عبادت خدا سے فراغت پائی ہی اب اپنے والد بزرگوار کے تسلیم کو جانے والی ہین یہ سنتے ہی وہ سب کی سب ایوان مین آئین جہان ملکہ تھین دیکھا کہ ملکہ کرسی پہ بیٹھی ہوئین ہین گرد انیسین و مصاحبین ہین آئینہ سامنے لگا ہوا ہی بلکہ سنگار کر رہی ہین کہ یہ جا کر پہونچین اور دوڑ کر ملکہ کے قدمون پر گر پڑین اور رونے لگین اور کہنے لگین کہ اے ملکۂ عالم ہمسے آج بہت بڑا قصور ہوا معاف فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہوگی ملکہ نے حیران ہو کر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ بیان کرو کہ کیا خطا ہوئی کیون اسقدر بیقرار ہو ملکہ نے پہلے ہی پہچان لیا تھا کہ یہ سب کی سب شاہزادے کی ملازمہ ہین ملکہ نے خود پریشان ہو کر دریافت کیا اور فرمایا کہ کیا کوئی تمنے ایسی خطا شاہزادے کی کی ہی کہ مجھسے معافی کی خواستگار ہو بیان کرو جب وہ میرے سلام کو آئے گا مین اُس سے معاف کرا دونگی مین ضامن تو سہی کیون اسقدر بے قرار ہوتی ہو اپنے حواس درست کرو گریہ کو ضبط کرو ملکہ نے جو یہ کہا اُنھون نے ہاتھ جوڑکے عرض کیا کہ اے ملکۂ عالم صبح کا وقت تھا ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی چلی آنکھ لگ گئی وقت ناشتہ کا گذر گیا ہر روز ہم شاہزادے کو خواب سے بیدار کرتے تھے آج بسبب سو جانے کے نہ بیدار کر سکے اب جو اُٹھے تو شاہزادے کو پلنگ پر نہ پایا خیال کیا کہ زیر قصر تشریف لیگئے ہونگے حواس جاتے رہے کہ آج عتاب حضور مین مبتلا ہونگے زیر قصر آئے یہان بھی ان سب کو سوتا ہوا پایا خدمتخانہ مین شاہزادے کو دیکھا نہ پایا خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکی تسلیم کو گئے ہین اور یہ بھی خیال ہوا کہ چونکہ شاہزادہ رحم دل بہت ہی اُنھون نے ہمپر اس خیال سے رحم فرمایا کہ یہ سب بھی کئی شبون کی جاگی ہوئین ہین سونے دو نہ جگاؤ اپنے دست مبارک سے سب کام کیا ہوگا یہان جو آئے تو آپ کے ملازمون سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ یہان بھی نہین تشریف لایا اب ہم بہت پریشان ہین اور خطا ہوئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا قلب پر ایک گھونسا سا لگا دل بیقرار ہو گیا مگر ضبط کیا اور اُنسے کہا کہ پریشان نہ ہو خیر اگر آج ایسا ہوا تو کیا نقصان ہی اب ایسی خطا نہ کرنا اور کوئی مقام تشویش نہین ہی اُنکا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ پوشاک پہن کر اپنے مقام سے چلتے ہین تو پہلے اپنے نانا کی تسلیم کو جاتے ہین وہان سے میرے پاس آتے ہین بعد اسکے نانا کے ہمراہ دربار مین جاتے ہین نانا کے پاس ہونگے چلو مین بادشاہ کے سامنے اسکا ذکر کر کے اُنسے تمھاری خطا معاف کرا دون یہ کہا تو مگر دل کا مالک خدا ہی ہزارون طرح کے خیال دل مین آ رہے ہین مگر اُنکو ٹالتی تھی اور یہ دل سے کہتی ہی کہ یہ کیا واہیات خیال ہین وہ اپنے نانا کے پاس ہونگے اُنسے باتین

کر رہا ہوگا اِس سبب سے عرصہ ہوگیا جو میرے سلام کو نہین آیا مگر دل کو لاکھ سمجھاتی ہو وہ نہین مانتا ہو آخر کو تاب نہ رہی کرسی پر سے اُٹھی اُن سب کو ہمراہ لیکر اپنے قصر سے طرف قصر بادشاہی کے چلی یہان اخضر پریزاد لباس شاہی پہن چکا ہو تاج شاہی سر پر رکھ چکا ہو پریان تختا لیے ہوئے موجود ہین دربار جانے کا قصد ہو کیونکہ وقت آگیا ہو مگر اِس خیال سے تھما ہوا ہو کہ سہراب آئے تو اُسکو ہمراہ لیکر جاؤن خیال کر رہا ہو کہ کیا سبب ہو جو ابتک نہین آیا ہر روز تو سویرے آجاتا تھا کہ مین نماز پڑھتا ہوتا تھا پھر یہ اپنے دل سے کہتا ہو کہ بچہ تو ہو سو گیا ہوگا آتا ہوگا بادشاہ تو یہ خیال دل مین کر رہا ہو کہ سامنے سے مضراب پری نظر آئی بادشاہ نے دیکھا کہ میری دختر نیک اختر ہمراہ پریون کے میری طرف آتی ہو مگر کچھ پریشان ہو پاؤن کہین ڈالتی ہو پڑتا کہین ہو اور جو خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی سب حیران و پریشان ہین اُن سب مین سہراب ثانی کی بھی خواصین وغیرہ ہمراہ ہین وہ بھی نہایت پریشان و حیران ہین اب یہ حال جو اخضر نے دیکھا اور ملکہ کو پریشان پایا خیال کیا دل مین کہ یہ آج کیا سبب ہو جو مضراب اِس حال پریشان سے آتی ہو خدا خیر کرے کوئی نہ کوئی نئی بات ہو سہراب ثانی کی خیر ہو یہ بادشاہ خیال کر رہا تھا مگر مضراب پری اپنی دختر کی پریشانی دیکھکر خود بھی پریشان ہو گیا تھا کہ اِدھر مضراب نے جو طرف ایوان کے دیکھا تو کیا نظر آیا کہ بادشاہ تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے دربار مین تشریف لیجانے کے قصد سے بیٹھے ہین تخت حاضر ہو سہراب ثانی کا پتہ یہان بھی نہین ہو ابتو دل کو قرار نہوا جھپٹ کر ایوان مین آئی اِدھر اُدھر گھبرا کر دیکھا مگر اپنے آرام جان کو کسی طرف نہ پایا کہ اتنے مین بادشاہ نے فرمایا کہ اے مضراب خیر تو ہو تم اِسوقت اِسقدر پریشان کیون ہو اور بیوقت کیون آئی ہو مضراب اِسقدر پریشان تھی کہ تسلیم کرنا بھی بادشاہ کو بھول گئی تھی جب بادشاہ نے پوچھا پہلے اُسنے تسلیم کی اور کہا کہ کیا عرض کرون باباجان مین لٹ گئی اپنی راحت جان و آرام قلب سے چھوٹ گئی اب مجکو کچھ نہین دکھائی دیتا ہو یہ تو فرمایئے کہ سہراب کہان ہو آپکی خدمت مین برائے تسلیم آج حاضر ہوا تھا یا نہین یہ جو بادشاہ نے سُنا دل پر ایک چوٹ لگی گھبرا کر کہا کہ کیسا سہراب کچھ صاف طور سے بیان کرو وہ تو ابھی تک میرے پاس نہین آیا بلکہ مین اُسکا خود انتظار کر رہا ہون یہ خیال کیا تھا کہ ابھی بچہ ہو سو گیا ہوگا اِس سبب سے عرصہ ہوا تمنے تو وہ واقعہ بیان کیا کہ میرے حواس جاتے رہے کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی سنون تب ملکہ آہ کر کے روبرو بادشاہ کے بیٹھ گئی اور جو خواصان سہراب سے سُنا تھا سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ مین نے خیال کیا تھا کہ وہ آپکی خدمت مین ہوگا یہان آکر بھی نہین پایا اب مین کیا کرون سہراب مجکو دغا دے گئے نہ معلوم کدھر چلے گئے یہ کہکر چیخین مار کر رونے لگی اَبتو اخضر پریزاد بھی پریشان ہوا دربار کا جانا بھول گیا ملکہ سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین خواصون سے دریافت تو کر لون کہ کیا واقعہ گذرا اور تمسے کبھی اُسنے کسی امر کو کہین جانے آنے کو تو نہین کہا تھا ملکہ نے جواب دیا کہ جی ہان کل مجھ سے اِسقدر کہا تھا کہ مین نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا ہو وہ یہ فرماتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواب کا حال بیان کیا اور کہا کہ اُسکا قصد تھا کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور اُنکو رہا کرون مین نے یہ کہکر ٹالدیا تھا کہ خواب و خیال پر عمل کرنا کام عقلمندون کا نہین ہو وہ سنکے خاموش ہو رہا نہ معلوم اب اُسپر کیا گذری جو بدون اطلاع وہ چلا گیا بادشاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہو گیا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین بس جو امر کہ اُنکے ذہن مین آتا ہو اُسکو یہ لوگ ضرور کرتے ہین جا ہے جہان جائے جا ہے رہے

بس صبر کرو وہ چلے گئے تمنے ہمسے بھی اس حال کو نہ کہا اور نہ اُنکا قصد ظاہر کیا ورنہ مین کوئی تدبیر کرتا اُنکے ہمراہ جاتا یہ تمھاری غفلت نے کیا تم یہ سمجھین کہ یہ بچہ ہو سمجھا دیا مان گیا وہان وہ وقت کا منتظر تھا موقع ملا چلا گیا ضرور وہ شب کو کسی طرف نکل گیا افسوس اب مین کیا کرون یہ کہکر اخضر بر نژاد بھی رونے لگا محل مین کہرام مچ گیا ایک طلاطم برپا ہو گیا اخضر نے خواصان سہراب کو روبرو طلب کرکے سب حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا جو کہ ملکہ سے کہا تھا اور بالا مذکور ہو چکا ہو جب اخضر سُن چکا اُسوقت اخضر نے اُنسے پوچھا کہ تمنے اُنکی اسلحہ و پوشاک بھی دیکھی کہ ہو یا کہ وہ بھی نہین ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے نہین ہو اخضر نے کہا کہ ضرور کسی طرف چلے گئے اب خدا لائیگا تو ملاقات ہو گی افسوس اب مین کیا کرون ابھی اُسکا سن کیا ہو دوسرے وہ اکام سفر سے واقف نہین ہو کبھی گھر سے تنہا نہین نکلا کیا کیا جائے مین تو ضعیفی مین تباہ ہو گیا اور وہ یون ضائع ہوا کہ جسکے ملنے کی امید نہین ہو سہراب کا بھروسہ تھا وہ یون تنہا چھوڑ کر چلے گئے اخضر پر یزاد یہ کہتا ہو اور روتا ہو مضراب کا تو یہ حال ہو کہ زمین پر پڑی تڑپ رہی ہو اور سہراب کہکر پکارتی ہو اور کہتی ہو کہ ای فرزند آکر اپنی دائی کو صورت دکھا جاؤ مین تیرے رو کو نگی صورت دکھا کر چلے جانا بیٹا ہمکو معلوم تو ہو گا کہ تم فلان مقام پر گئے ہو خبر خیریت تو معلوم ہوتی رہیگی یہ تو امید ہو گی کہ پھر آکر ملوگے ای فرزند مین مرجاؤنگی اگر تمکو نہ دیکھونگی یہ کہتے ہی اور خاک پر پچھاڑین کھاتی ہے اور یہ کہتی ہو کہ مین اپنے ماہ تابان و مہر درخشان کو کہان تلاش کرون اور اپنے باپ کی طرف خطاب کرکے کہتی ہو کہ مین اپنے بچہ کو آپ سے لونگی میرا کلیجہ منھ کو آتا ہو مین نے صبح سے اُسکو نہین دیکھا ہو ای والد مین کدھر تلاش کرنے جاؤن وہ تو راہ سے بھی نہین واقف ہو نہ معلوم کدھر شب تاریک مین نکل گیا ہو گا کہان شب بسر ہوئی ہو گی اُسکو تو بدون میرے قرار نہ آتا تھا یہ کیسا دل پر صبر اور جبر کیا یہ نہ خیال کیا کہ مان تڑپتے تڑپتے مرجائیگی ہائے وہ چاند سی صورت میری آنکھون سے پوشیدہ ہو گئی ملکہ کی ان باتون پر سبکے کلیجہ منھ کو آتا تھا سب رو رہے تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ رومال پر رومال تر ہو رہا ہی خاموش بیٹھا ہوا رو رہا ہی قلب پر بڑا صدمہ ہو دل سے کہتا ہو کہ کیا کہا مضراب کو سمجھاؤن تا جو اپنا حال تباہ نہ کرے بجا ہو کیونکہ اُسکا فرزند تھا فرزند بھی وہ فرزند جو کہ تمام گھر بھر کا اُجالا تھا لائق و سعادتمند یون یکایک جسکا ایسا فرزند بدون کہے سُنے غائب ہو جائے جو اُسکا حال ہو وہ بجا ہو یہ شور و غل جو برپا ہوا ملکہ سحاب پری مادر مضراب پری اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی اپنے مصاحبون سے باتین کر رہی تھی کہ اُسکے کان مین جو رونے کی صدا گئی گھبرا کر خواصون سے کہنے لگی کہ یہ رونے کی صدا کہان سے آتی ہو ذرا سُنا تو اُنھون نے جو کان لگا کر سُنا عرض کیا کہ قصر شاہی سے آتے ہی یہ گھبرا کر اُٹھی اُس قصر مین آئی کہ جہان بادشاہ تشریف فرما تھے دیکھا کہ بادشاہ بھی رو رہے ہین اور مضراب زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہو اور رو رہی ہو اور جسقدر پریان وہان ہین وہ سب رو رہی ہین یہ حال دیکھکر اور گھبرا کر ایوان مین آئی حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سہراب ثانی شب سے بدون اطلاع مان و نانا کے کسی طرف چلے گئے ہین یہ سب اُنکے الم مین گریان ہین یہ سُننا تھا کہ ایک چوٹ قلب پر لگی یہ بھی بہت نواسہ سے الفت رکھتی تھی ہائے سہراب کہکر بیٹھ گئی اور رونے لگی اب تو تمام محل شاہی مین کہرام مچ گیا اور سب رونے اور پیٹنے لگے کوئی اپنے منھ پر طپانچے مارتی ہو کوئی بال نوچے ڈالتی ہو مضراب نے تو گریبان چاک کر ڈالا ہو منھ پر

خاک ملی ہی اور کہتی ہی کہ مین جوگن بنکر اپنے یوسف گم گشتہ کی تلاش مین نکلونگی فقیری اختیار کرونگی خواصین وغیرہ جو سمجھاتی ہین کہتی ہین کہ ملکہ اپنے حواس درست کرو کوئی مسافر کے پیچھے اسطرح نہین روتا ہی خدا سے دعا کرو کہ وہ صحیح و سلامت آپکے فرزند کو آپ سے ملا دے اُسکی ذات پر بھروسہ کرو وہ جامع المتفرقین آپ سے ملا دیگا وہ خدا نے چاہا تو ضرور طلسم کو فتح کرکے اور اپنے باپ و چچا کو رہا کرکے اپنے ہمراہ لیکر آئینگے اور آپ سے ملینگے۔ یہ اولاد صاحبقران ہین انپر ایسے ایسے واقعات بہت گذرتے ہین اپنے شوہر کی زبانی اُنکے واقعات اور اُنکے والد کے واقعات و شاہزادہ ملک قاسم کے واقعات جو کہ آپ کے فرزند کے جد امجد تھے کہ سات برس کے سن مین اُنھون نے طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور اپنے والد علمشاہ کو رہا کیا اٹھارہ دن تعاقب کرکے بارگاہ کیخسروی مین ترک توسن یلطاقی کو قتل کیا و حمزۂ صاحبقران ثانی دیگر اولاد صاحبقران کے حالات سنے ہین کہ کیسے کیسے کام کیے اور کیسے کیسے آلام مین مبتلا ہوئے مگر خدا نے اُنکی ہر مقام پر حفاظت کی اور بچا یا اسی طور سے خداوند کریم اِنکا بھی محافظ ہی اور بچائیگا آپکے رونے اور بلکنے سے واپس نہ آئینگے اُنکو آپکے حال کی خبر بھی نہوگی اِس بیقراری اور آہ و زاری سے کیا فائدہ ہوگا بلکہ یہ ہوگا کہ جو تدابیر کرنا ہین وہ بھی بھول جائیگا کیونکہ حواس تو درست نہونگے ای ملکہ اپنے حواس درست فرمائیے آپکے رونے سے بادشاہ بھی بدحواس ہوئے جاتے ہین ظل اللہ دربار مین تشریف لیے جاتے ہین وہ جاکر پریزادون و دیوزادون کو برائے تلاش روانہ کرینگے وہ تلاش کرکے لے آئینگے۔ ابھی کہین دور نہ گئے ہونگے کیونکہ راہ سے واقف نہین ہین ضرور مل جائینگے وہ آتے جاتے ہین دوسرے جہان پناہ سعد و رجتی کو طلب فرماکر اُنسے فرمائینگے کہ تم رمل سے دریافت کرو کہ شاہزادہ کب تک آئیگا یہ منجم سب بیدل ہین جو حکم لگاتے ہین اُسمین فرق نہین ہوتا ہی اکثر امتحان کر لیا گیا ہی اسقدر نہ بیقرار ہوجیے اُنکے ملاقات کی تدبیر کرنے دیجیے جب دیو و پریزاد خبر لیکر آئینگے آپ بھی اُنکے پاس تشریف لیجائیگا جہان وہ ہونگے اُنکو سپرد خدا فرمائیے دل پر ذرا جبر فرمائیے صبر کیجیے اپنے ہمراہ اورون کے حواس نہ پراگندہ فرمائیے یہ جو پریون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ ہی جسکے دل پر جو گذرتی ہی اُسی کا دل جانتا ہی تمکو کیا میرے دل کا حال معلوم کہ کیا گذر رہی ہی مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر کیا کرون کہ دل ہی قابو مین نہین ہی کیا مین کسی کو منع کرتی ہون کہ کوئی تدبیر نہ کرے میرا کوئی اختیار نہین ہی نہ میرے حواس ہین مجکو اپنی آنکھون پر اختیار ہی مین بہ درد کر اپنی زندگی بسر کرونگی لاکھ تدبیر کیجائیگی مگر اب وہ گوہر نایاب دستیاب ہونا مشکل ہی مہراب کا ملنا دشوار ہی سب تدارک بیکار ہی جو کچھ کیا جائیگا مین تو بیدست و پا ہون یہ کہکر رونے لگی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ تو بیٹھا ہوا کیا کر رہا ہی دربار مین چل دیوزاد و پریزاد برائے تلاش روانہ کر سعد و رجتی کو طلب کرکے زائچہ کراؤن یہ دل مین خیال کرکے اپنی زوجہ سحاب پری سے فرمایا کہ تم مضراب کو سنبھالو سمجھاؤ مین دربار مین جاتا ہون تاکہ کوئی تدبیر کرون سحاب نے کہا کہ آپ تشریف لیجائیں جہانتک ممکن ہوگا مین سمجھاؤنگی یہ سنکے بادشاہ تخت پر سوار ہوکر پریشان دربار مین تشریف لائے یہان سب حاضر دربار تھے چونکہ عرصہ ہوگیا تھا سب اہل دربار پریشان تھے کہ کیا سبب ہی کہ بادشاہ ابھی تک نہین تشریف لائے ہین اور یہ کیسا آج محل مین شور و غل ہو رہا ہی لوگ پریشان بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب برائے تعظیم اُٹھے مجرا کیا بادشاہ ۱۰

نے سب کا ماجرا لیا مگر اب جو سب نے دیکھا تو بادشاہ کو پریشان پایا مگر رعب شاہی سے کوئی دریافت نہ کر سکا بادشاہ نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ پریزادان تیز پر و دیوزادان چابک دست حاضر ہون یہ جو حکم دیا فوراً دیو اور پریزاد حاضر ہوئے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اخضر پریزاد نے اُنسے فرمایا کہ تم لوگ اُسیوقت فوراً تمام پردۂ قاف کے ملکون اور صحراؤن مین جاکر تلاش کرو شاہزادۂ سہراب کو اور کچھ دیو اور پریزاد تمام شہر مین تلاش کرین اور جو دیو کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی سے آگاہ ہون وہ اسطرف کو جائین اور تلاش کرین کیونکہ شاہزادہ شب سے بدون اطلاع کے غائب ہوگیا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا سب اہل دربار کو سناٹا سا ہوگیا جو ملازم شاہزادے کے تھے وہ گھبراکر رونے لگے بادشاہ نے دیو اور پریزاد کو یہ بھی حکم دیا کہ جبتک شاہزادہ نہ ملے اُسوقت تک نہ آنا یہ حکم سُنکے وہ پریزاد و دیوزاد مجرا کرکے روانہ ہوئے اور تمام پردۂ قاف مین منتشر ہوگئے اور صحرائین اور بعض دیو طرف طلسم کے روانہ ہوئے کہ اِنکا حال آئندہ تحریر ہوگا یہان جب وہ دیو روانہ ہو چلے جو افسران سپاہ زیادہ بادشاہ کے مقرب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا ہم غلامون کو آگاہ فرمائیے سُنکے بڑا صدمہ ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا بیان کرون یہ کہکر بادشاہ نے کل حال سب اہل دربار سے بیان کیا کہ یہ واقعہ گذرا کہ شاہزادہ شب کو کہین چلا گیا ہی خواصون نے جو بیان کیا تھا سب حال کہا اور کہا کہ کل اپنی والدہ سے ذکر کیا تھا کہ شاید کل اُنھون نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا تھا اُنھون نے بہت شکایت کی تھی اُنھون نے مان سے کہا تھا کہ ہم طلسم کو فتح کرنے جائینگے مان نے سمجھایا اُسوقت تو وہ خاموش ہو رہے مگر شب کو بدون اطلاع چلے گئے مان نے تو اپنی حالت تباہ کر رکھی ہی اُسکے رونے اور پیٹنے سے سب کے آئے ہوئے حواس جاتے ہین اُسکا حال نہین دیکھا جاتا ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو کچھ حال ہو وہ درست ہی مان کا کلیجہ ہی بادشاہ نے فرمایا کہ میرے بھی جو قلب کا حال ہی وہ بیان نہین کرسکتا ہون اگرچہ مین مرد ذات ہون دل پہ صبر کی سل رکھ لی ہی مگر سہراب کی تصویر سامنے پھر رہی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا اور درست ارشاد ہوا ہم لوگون کے جو قلب کا حال ہی وہ کیا عرض کرین بہت بیقرار ہین یہی جی چاہتا ہی کہ رو ئین بادشاہ نے فرمایا کہ تم لوگ نمک حلال ہو ہمارے غم سے تمکو غم ہوتا ہی ہماری خوشی سے تمکو خوشی اتو ہمپر کوہ مصیبت اور آسمان بلا ٹوٹا ہی کہ داماد سے یون جدائی ہوئی کہ برسون ہوگئے کہ صورت دیکھنا نصیب ہوئی کہ دیکھین بیٹی جوان گھر مین بیٹھی ہوئی ہی ایک نواسہ تھا وہ یون چھوٹ گیا ہمتو تباہ و برباد ہوگئے کیا چارہ ہی مشیت خدا مین جو کاتب ازل نے خط پیشانی مین بروز الست تحریر کیا ہی وہ پیش آئیگا ہم اِس پیرانہ سالی مین سب کے صدمہ اُٹھانے کو رہگئے ہین کیا تقدیر سے زور ہی جو ہمپر گذریگی برداشت کرینگے یہ کہکر بادشاہ آنسو بھر لائے سب اہل دربار رونے لگے اور یون بادشاہ کو سمجھانے لگے کہ آپ صبر فرمائیے یہ تو اولاد صاحبقران ہین اِنپر ایسے ایسے مصائب بہت گذرتے ہین رستم ثانی کو ملاحظہ فرمایئے کہ جب قبکار پر گئے تھے اور غائب ہوگئے تھے بہت دنون تک نشان نہ ملا پھر عین وقت پر کیونکر تشریف لائے مع سپاہ و لشکر کے اِسی طور سے یہ شاہزادہ بھی بامراد دلی مع اپنے والد و عم کے باجاہ و حشم تشریف لائیگا اپنے نور جمال سے آپ لوگون کے چشمہائے مبارک کو روشن کریگا سپرد خدا فرمائیے دیو وغیرہ تو آپ نے برائے تلاش روانہ فرمائے ہین وہ ضرور خبر خوش لیکر

حاضر ہونگے آپ یہ تدبیر فرما چکے ہین ہم لوگ بھی کوشش کرینگے اب آپ ملکہ کی دلجوئی فرمایئے
اور تسکین قلب بادشاہ نے فرمایا کہ سواے اِسکے اور کیا چارہ راوی نے بیان کیا ہو کہ انحضر
پریزاد نے جو دیو وغیرہ روانہ فرمائے تھے اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا تھا اُنسے کہا تھا کہ تم شاہزادے
کی خبر خیریت لاؤگے تو تمھارا دامن جواہر سے بھر دونگا اگر شاہزادے کو تلاش کر کے اپنے
ہمراہ لاؤگے تو اُسکے برابر زر و جواہر تول دونگا تم سب کو انعام کثیر سے مالا مال کر دونگا
راوی نازک خیال عرض کرتا ہو کہ جب بادشاہ سے اہل دربار نے وہ تقریر مذکورہ کی اور بادشاہ
نے یہ جواب دیا کہ سواے صبر کے کیا چارہ ہو اُسکے بعد یہ شعر پڑھا شعر مرا دردیست اندر دل
اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + یہ فرماکر فرمایا کہ مجھکو مضراب کی جانب
کا خوف ہو وہ اِس الم و رنج مین ضرور اپنے کو ہلاک کریگی خیر جو تقدیرات الٰہی یہ فرماکر سرور جنی
کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اے واقف رموز الٰہی حاذق دانا سے دہر آپ نے کچھ دریافت
کر کے نہ فرمایا کہ آیا شاہزادہ کس طرف کو گیا ہو آیا یہ فاتح طلسم ہو یا نہین یا صرف اُسکی قسمت
مین سرگردانی اور ہم سب سے مفارقت مقدر مین ہو اور ہم سب کو اُسکی جدائی کا صدمہ اُٹھانا ہو
آیا ہم سب اُس سے ملین گے اور ہمارے مقدر مین اُسکی ملاقات ہوتی ہو یا نہین ہم اِسی طور سے
تڑپ تڑپ کر مر جائینگے اُسکے دیدار سے محروم رہینگے مجھکو آپکے قول کا بہت اعتبار ہو
جو حکم آپ نے لگائے وہ سب پورے ہوئے سر مو فرق نہوا بس اِس امر مین بھی حکم لگایئے زائچہ
کھینچیے سرور جنی نے دست بستہ عرض کیا کہ مجھکو کیا عذر ہو مین صرف آپ کے حکم کا منتظر تھا بخدا جو صدمہ
کہ مجھکو یہ خبر وحشت اثر سنکے ہوا اُسکو عرض نہین کر سکتا ہون ابھی تعمیل حکم حضور کرتا ہون جو میرے
حساب سے ظاہر ہوگا خدمت والا مین عرض کر دونگا حال غیب سے نہین واقف ہون کہ اُسکی
مشیت مین کیا ہو بموجب مصرعہ حال غیب کس نمی داند بجز پروردگار + بادشاہ نے فرمایا کہ یہ
سب درست ہو اور قسم کی کیا ضرورت ہو مجکو یقین ہو کہ آپکو ہم لوگون سے زیادہ صدمہ ہوا ہوگا
کیونکہ آپ نے تو اُسکو گودیون مین کھلایا اور آپ ہی تو اُسکے فروغ کے باعث ہوئے اور
آپ ہی نے ہمکو اِس قابل کیا کہ ہمکو خداوند کریم نے ایسا سرفراز کیا کہ دیا تو ایسا دیا نواسہ ایسا
آپکو کیون نہ صدمہ ہوا ہوگا نہ ہونا عجب ہو سرور جنی نے عرض کیا کہ مین کس قابل ہون یہ خداوند
کریم کی مہربانی ہو کہ اُسنے یہ سب سامان بہم کر دیے اُسکا شکر کہانتک ادا کیا جائے اور آپکی
بندہ پروری ہو کہ آپ یون مجھ ایسے ناچیز کی نسبت فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون جو مجکو معلوم
ہوتا ہو عرض کرتا ہون ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کر چکا ہون جلد اول مین کہ سرور جنی تو
خاندان عبد الرحمن جنی سے ہین اور ہر علم و ہر فن مین مثل اُنکے ہین بس سرور جنی نے قرعہ
نکال کر کھینچنا کا ساتون ستارے سولہ خانے بارہ برجون کو خیال کر کے زائچہ کرنا شروع کیا اور
جو جو سوال بادشاہ نے کیے تھے سب کے جواب استخراج کر کے سر اُٹھایا اور ہاتھ باندھکر
یون عرض کیا کہ میرے حساب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہو کہ شاہزادہ اِس طلسم کو فتح کریگا اور آپ
لوگون سے مع اپنے بزرگون کے ملیگا بلکہ ایک بزرگ اور اُسکو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا
جو کہ ایک مدت سے اُس طلسم مین قید ہے مشیت ایزدی اِسی طور سے جاری ہوئی تھی کہ
شاہزادہ اِسی طور سے یہان کسے جائے اور طلسم کو فتح کرے اور اپنے بزرگ کو رہا کرے کہ

جو کہ مدت سے قید ہی اور شاہزادہ بصحت و خیریت ہی اور چھ ماہ کے بعد آپ لوگون سے بعد
جاہ و حشم ملیگا آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگے آپکے قلب رنجور مسرور ہونگے کوئی مقام خوف نہین
ہی خانۂ حیات درست ہی جان کا بالکل خوف نہین مشیت ایزدی مین یہ تھا کہ جو کفار نابکار
پردۂ قاف مین ہین وہ اسکے ہاتھ سے قتل ہون اور اسکا بھی نام مثل حمزہ کے پردۂ قاف
مین بلند ہو بس یہ صورت پیدا ہوئی آپ لوگ اطمینان رکھین اگر ان احکامون مین میرے
فرق ہو تو خداوند مجکو مع میری آل و اولاد کے توپ دم کرین مجکو کچھ عذر نہوگا یہ سب امر ہی مگر
حال غیب سے نہین واقف ہون اپنے امکان بھر مین نے خوب جانچ کر حکم لگایا ہی اگرچہ خدا
کو منظور ہوگا تو کبھی نہ فرق ہوگا اسی سبب سے مین نے اس امر کا بھی اقرار کر لیا کہ اگر فرق ہو تو
توپ دم فرمائیے اُسکی ذات سے بہت بڑا بھروسہ ہی یہ کہکر وہی احکام ایک پرچۂ قرطاس پر
لکھکر بادشاہ کے روبرو پیش کیے اور عرض کیا کہ اس کاغذ کو حضور اپنے پاس رکھین تاکہ جو مین نے
احکام لگائے ہین وہ بر وقت تشریف لانے شاہزادے کے دیکھ لین حضور کہ کچھ فرق تو
نہین ہوا مین نے دروغ تو نہین عرض کیا بادشاہ نے وہ کاغذ سرور جنی سے لیلیا اور فرمایا
کہ آپکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوا نہ انشاءاللہ ہوگا نہ آپ نے کبھی دروغ کہا جو مین خیال کرون یہ
فرماکر بادشاہ نے سرور جنی کو خلعت سے سرفراز فرمایا سبب اسکا یہ تھا کہ بادشاہ کو سرور جنی
کے احکام لگانے سے اطمینان ہو گیا اور دل نے بھی قبول کر لیا کیونکہ جسقدر سرور جنی نے جو امر
مین کہا اُسی قدر ہوا کیونکہ نجومی بے بدل ہین انکے احکام مین کبھی فرق نہین ہوتا ہی سرور جنی نے
سلام کرکے خلعت لے لیا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کر دی جائے کہ تا آنے شاہزادے
یا اُسکی خبر خیریت کے کوئی اپنے گھر مین اہل شہر سے شادی نہ کرے نہ بزم عشرت آراستہ کرے
اور اگر کریگا تو معتوب سرکار ہوگا اور ہمارے نوبت خانون مین نوبت نہ بجے بلکہ سب شاہزادے
کے ملنے کی دعا کرین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسدن کوئی دوسرا کام نہ کیا جب بادشاہ
دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے راہ مین
یہ ذکر کرتے جاتے تھے کہ بڑا غضب ہو گیا کہ شاہزادہ یون غائب ہو گیا جو دیو اور پریزاد شاہزادے
کے ملازم تھے وہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر بھی نہ آئے اُسی مقام سے برائے
تلاش روانہ ہوئے انکا حال آئندہ تحریر ہوگا بس سب اہل دربار یہ باتین کرتے ہوئے اپنے
اپنے مکان پر آئے اور آتے ہی یہ تدبیر کی کہ ہر ایک نے دو دو چار چار دیو و پریزاد اپنے ملازمون
مین سے برائے تلاش روانہ کیے اول برائے خوشنودی بادشاہ دوسرے بسبب نمک حلالی اور خیرخواہی
کے اور دوسرے بطمع انعام کثیر ادھر منادی نے ندا کر دی کہ حکم ہی بادشاہ کا کہ شب سے شاہزادہ
غائب ہو گیا ہی تا آنے شاہزادے باخیر خیریت اُسکی کے جو کوئی بزم عشرت یا بزم شادی برپا
کریگا وہ سزا پائیگا بلکہ شاہزادے کی سلامتی کی دعا کرے جب یہ خبر تمام شہر کے گلی کوچہ مین منتشر
ہوئی سب اہل دربار و شہر کو معلوم ہوئی بس اُسوقت سے سب نے بند و بست کیا اپنے ادھر
بزم عشرت و شادی وغیرہ کو حرام کر لیا بلکہ جہان جہان شادی یا بزم عشرت برپا تھی اُسوقت
سے اُسکو موقوف کر دیا اور سلامتی شاہزادے کی دعا کرنے لگے نوبت خانہ شاہی مین نوبت
بجنا موقوف ہو گئی ہر ایک اہل شہر کو شاہزادے کا صدمہ ہوا اہل شہر تو اب بموجب حکم بادشاہ

دعا مین مصروف ہین یہان بادشاہ داخل محل ہوا دیکھا کہ سہراب پری میری زوجہ و دیگر پریزاد مضراب کو سمجھا رہی ہین مگر اُسکی عجب حالت ہی کسی طور گریہ کم نہین ہوتا ہی زمین پر تڑپ رہی ہی بہت بیقرار ہی کسی طرح اُسکو صبر نہین ہوتا ہی اخضر پریزاد نے جو بیٹی کا یہ حال دیکھا دل کو تاب نہ رہی رومال منھ پر رکھکر رونے لگے ایوان مین آئے سب برائے تعظیم کھڑے ہوگئے بادشاہ تخت پر سے اُترے کرسی پر جلوہ گر ہوئے اپنی زوجہ سے پوچھا کہ جب سے مین گیا ہون مضراب کی یہی حالت ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سنکے خود اُٹھکر بیٹی کے پاس آئے اور اُسکو اُٹھاکر گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا صبر کرو دل پر جبر کرو مقدرات الٰہی مین کیا زور ہی اے مضراب تیرے سر کی قسم جو میرے دل کا حال ہی وہ خدا پر خوب روشن ہی مگر مین مرد ہون صبر کو کام مین لاتا ہون کیا ہمکو سہراب کی مفارقت کا رنج والم نہین ہی مگر یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہمارے حالت تباہ کرنے سے وہ ہمسے آملے تو ہم ایسا ہی کرین وہ اُسی وقت آئیگا کہ جو وقت خدا نے مقرر کیا ہی اور اُسی وقت تمسے ملیگا کہ جب تمھارے مقدر مین اُس سے ملنا ہوگا چاہے جو کچھ ہم اور تم اپنی حالت تباہ کرین بیٹا تقدیرات الٰہی سے کسی کا زور نہین چلا ہی انبیا و اوصیا ایسی حالت مین مجبور ہوگئے ہین ای بیٹا صبر کرو کیونکہ خداوند کریم صابرون سے بہت خوش ہوتا ہی کہین اُسکو تمھارا یہ جزع وفزع کرنا ناگوار نہو اور معتوب درگاہ خدا نہو اُسکی مشیت پر شاکر رہو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی ای فرزند صبر کا بڑا صلہ ہی اور صابرون کا مرتبہ پیش خدا بڑا ہی اس گریہ وزاری سے نکچھ حاصل ہوا ہی نہوگا تیرا حق بجانب ہی کیونکہ تو مان ہی مگر کیا چارہ ہی جو اُسکو منظور تھا وہ ہوا اور جو منظور ہوگا وہ ہوگا خیال کرو کہ شوہر کے غم مین کسقدر تمنے اپنی حالت تباہ کی کیا ہوا وہ ملگیا جب خدا کو منظور ہوگا ملیگا اسیطور سے اِس بات کو بھی خیال کرلو کہ صبح سے تم بیقرار ہوا درہی ہو کیا فائدہ ہوا سوائے ہلکانیت کے کیا ملا اگر روتے روتے اپنے کو ہلاک بھی کرو گی تو کچھ نہوگا جس طور سے تم سہراب کے لیے بیقرار ہو اور تم مان ہو اسی طور سے ہم بھی تمھارے باپ ہین جو محبت والفت تمکو سہراب سے ہی وہی ہمکو تمسے ہی جو اپنا یہ حال کرتی ہو بس جو ہمارے قلب کی حالت ہی وہ کس سے بیان کرین اگر خدانخواستہ تمھاری کوئی حالت خراب ہوگئی یا جان پر بنگئی تو ہم کیا کرینگے کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے تمام عمر گنوا کر تو تم ہاتھ لگین ضعیفی کا سہارا ہو ہمتو بالکل مرجائینگے ایک تو یہی صدمہ مارے ڈالتا ہی دوسرے تمھاری فکر نے اور ہلاک کر رکھا ہی تمکو بھی اور ہمکو بھی سہراب سے ملنے کی امید ہی اُسپر تو تم اسقدر اپنے کو ہلاک کرتی ہو اگر خدانخواستہ تمھارے لیے کوئی نوعلی گرہ ہوگی تو ہم کیا کرینگے سہراب تو انشاء اللہ تعالے تمسے بعد چھ ماہ کے بعد جاہ و حشم ملیگا اور اپنے باپ و چچا کو رہا کرکے طلسم فتح کرکے آئیگا مگر ہم تمکو کہان پائینگے جو تم نے اپنے کو اُسکی مفارقت مین گنوا دیا تو کیا ہوگا بیٹا ہمارا ابھی مان باپ کا قلب ہی ہماری ضعیفی پر رحم کرو اور صبر کرو دیکھو تو یہ احکام سرور جنی نے لگائے ہین اُسمین فرق نہین ہوتا ہی اور اُنھون نے بلقسم یہ احکام لگائے ہین اور کہا ہی کہ اگر اسکے خلاف ہو تو آپ مجکو مع اولاد کے توپ دم فرمائیے ای بیٹا جب ایسی ہی قوت اُنھون نے پائی تب یہ شرط کی ہی یہ جو بادشاہ نے کہا اور اس طور سے سمجھایا تو یہ سنکے ملکہ کے قلب کو کچھ تسکین ہوئی گریہ کو ضبط کیا اور کہا کہ یہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا واقعی جو آپکے قلب کا حال نہو وہ عجب ہی

مگر مین کیا کرون کہ قلب نہین مانتا ہی خیر آپ کو میرے سر کی قسم کیا ۂ احکام سرور جنی نے لگائے ہین جو آپ نے فرمائے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مین نے جھوٹھ نہین کہا لو دیکھ لو یہ کاغذ پر لکھکر دیدیے ہین یہ کہکر وہ کاغذ مضراب کو دیا مضراب نے کاغذ کو لیکر پڑھا اور کہا کہ میرا یہ منشا نہ تھا کہ خدانخواستہ آپ جھوٹ فرماتے ہین بلکہ یہ منشا تھا کہ شاید آپ میرے تسکین قلب کے لیے فرماتے ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ ابتو تمکو یقین ہو گیا مضراب نے کہا کہ بہت بجا ہی اُس کاغذ کے دیکھنے سے کچھ اضطراب ملکہ کا کم ہوا کیونکہ اُسنے اکثر سرور جنی کے احکام کا امتحان کیا تھا سب پورے ہوئے تھے سرمو فرق نہوا تھا جو احکام اُنھون نے لگائے تھے اِس سے اطمینان ہوا گریہ کی حالت کم ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ اے مضراب مین نے بہت سے دیو اور پریزاد براے تلاش سہراب ۔ روانہ کیے ہین کہ تلاش کرکے لاؤ یقین ہی کہ وہ خبر لیکر آئین اور چند دیو طرف طلسم کے بھی روانہ کیے ہین کہ تم شاہزادے کی خبر لاؤ جہان تمکو شاہزادہ ملے تم اُسکو اپنے ہمراہ لے آنا اگر وہ نہ آئے تو تم مین سے ایک ہماری طرف براے خبر آئے اور باقی اُسکے ہمراہ رہین اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا ہی مین غافل نہین ہون جہانتک ممکن ہو گا مین تلاش مین بہت کوشش کرونگا بلکہ مین نے یہ بھی حکم دیا ہی کہ آج سے نوبت خانہ مین نوبت نہ بجے جبتک شاہزادہ نہ آلے اور شہر مین بھی منادی کرا دی ہی کہ کوئی اہل شہر سے بزم عشرت و شادی وغیرہ نہ کرے جبتک خبر شاہزادہ یا خود شاہزادہ نہ آلے بیٹا مجکو بہت بڑا صدمہ ہی یہ جو بادشاہ نے کہا تو مضراب نے کہا کہ سواے آپ کے اب کون ہی میرا آپ نہ یہ سب تدبیرین کرین گے تو کون کریگا شوہر سے جدا ہوئی ایک زمانہ ہوا آپ کا سہارا تھا یہ یون تباہ کر گئے خیر جو مرضی خدا آپ نے اِسوقت یہ خبر سُناکر خوش کر دیا یقین ہی کہ کچھ نہ کچھ خبر ضرور آئے بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور آئیگی تم اپنے دل کو قابو مین کرو اور اپنی حالت کی طرف دیکھو خدا پر نظر رکھو کہ وہ کیا اپنی قدرت سے ظاہر کرتا ہی شاہزادے سے تو ضرور ملاقات ہو گی اطمینان رکھو اور بامراد ملو گی اِس طور سے جو بادشاہ نے کہا ملکہ کو اطمینان ہوا اول سرور جنی کی تحریر سے دوسرے بادشاہ کے سمجھانے سے بادشاہ نے بیٹی کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اور کہا کہ مین ہر روز براے تلاش دیو و پریزاد کو روانہ کرونگا تم صدمہ نہ کرو ملکہ باپ سے رخصت ہو کر اپنے قصر مین آئی اپنے فرزند کو یاد کرکے رونے لگی اب راوی اِن سب کو تو اِس رنج والم مین مبتلا رکھتا ہی اور دیو و پریزاد کو جو بحکم اخضر پریزاد تلاش کو گئے ہین تلاش مین مصروف رکھتا ہی اور اب حال سہراب ثانی کا تحریر کرتا ہی حال اِن سب کا آیندہ تحریر ہو گا وقت اور موقع پر یہان قلعۂ یاقوت نگار مین تو سب رنج وغم مین مبتلا ہین اخضر پریزاد دیو و پری کو براے تلاش روانہ کرتا ہی اور اِس انتظار مین ہی کہ خبر شاہزادہ کوئی دیو لیکر آئے اور سرور جنی سے ہر روز یہ سوال ہی کہ اب اِنکی مدت کا زمانہ تمام ہوتا جاتا ہی وہ عرض کرتا ہی کہ انشاء اللہ تعالے بعد چھ ماہ کے شاہزادے سے ملاقات ہو گی بادشاہ دربار سے آکر بیٹھتا ہی بیٹی کو تسکین دیتا ہی اور اُنکی دلجوئی کرتا ہی مضراب سہراب کے لیے رویا کرتی ہی مین اِس داستان کو اِسی مقام پر موقوف رکھتا ہون آیندہ اِسکا حال تحریر کرونگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اُنپر کیا گذری اور کیونکر

طلسم فتح کیا و دیگر حالات

راوی نازک خیال نے اِس طور سے اِس داستان کو بیان کیا ہے کہ جب سہراب ثانی
قصر پر سے اُتر کر اور دیو کو قتل کر کے مرکب پر سوار ہو کر در قلعہ کھول کر طرف صحرا کے راہی ہوئے
تھے یہ خیال کیا تھا کہ اگر تم تیز نہین چلتے ہو تو صبح ہو جائیگی جب سب کو معلوم ہوگا تو ضرور براے
تلاش دیو و پری اور روانہ کیے جائینگے ایسا نہو کہ آکو گھیر لائین اور کسی نہ کسی طور سے پکڑ لیجائین تو بہت
بڑی خرابی ہوگی یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو گرم عنان کر دیا تھا وہ مرکب بھی فاصلہ کاٹتا
ایسا تیز گام تھا کہ ہوا بھی اُسکا تعاقب نہ کر سکتی تھی بس یہ مرکب کو اُڑاتے ہوئے چلے جاتے ہین وہ
صحرا کا سناٹا ہُو کا عالم تاریکی شب درندون کا جھاڑیون مین بولنا زہرہ آب کیے دیتا تھا مگر اِس
شیر بیشۂ رستم ثانی کو کچھ خوف نہ تھا اُسی طور سے مرکب اُڑائے ہوئے چلا جاتا تھا کسی مقام پر
دم نہ لیتا تھا یہانتک کہ وہ نصف شب اُسی رہروی مین تمام ہوئی مسافر شب اپنی منزل مغرب
مین اپنے ہمراہیون کے پہونچا اور آرام پذیر ہوا اور مسافر روز نے اپنا اسباب سفر درست کیا اور
اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا یعنے آفتاب نکلا وہ صبح کا سہانا وقت وہ نور سحری کا پھیلنا نسیم
صبح دم کا چلنا گلون کا کھلنا طایرون کا اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے شجر پر بیٹھکر حمد الٰہی مین
زمزمہ سنجی کرنا وہ آفتاب کی شعاعون کا برگہاے اشجار پر پڑنا اور اُسکے سبب سے اُنکا چمکنا
یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردی چمک رہی ہے وہ کوسون تک سبزے کا لہلہانا سپہر وہ اوس
کے قطرون کا مثل گوہر آبدار کے غلطان نظر آنا عجب سما دکھاتا تھا وہ ہر طرف گلہاے خودرو
کا کھل کر مہک دینا کہین پر لالہ کا کھیت کہین کوڑیالہ کھلا ہوا کہین نسرین و نسترن کہین سیمن و
یاسمن کہین گلاب کا تختہ کہین بیلا و موگرا کہین موتیا کہین کیوڑا کھلا ہوا کسی مقام پر شبو کا تختہ یہ
سما دکھاتا تھا کہ گویا چاندنی کا کھیت ہے کسی سمت بلبلین زمزمے کر رہی تھین پہلوے گل مین کسی
طرف فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی تھی کسی طرف قمریان شمشاد پر یاہو کا دم بھر
رہی تھین طاؤسان صحرا ایک طرف رقص مین مصروف تھے کسی سمت آہو روان کوہسار کی
چہچہہ زنی صبح کا جو ہنگام تھا ہر ایک اپنے اپنے عالم مین سرشار تھا وہ آفتاب کا چرخ اخضری
پر نکلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ چمن مین کھلا ہوا ہے جب کوئی چشمہ یا جھیل ملتا تھا اُسمین جو آفتاب
نظر آتا تھا اور عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام پانی طلائی ہے شاہزادے کے جو جسم مین ہوا
لگی بند قبا کھول دیے بس وہ آفتاب آسمان صاحبقرانی وہ گل گلشن رستم ثانی اُسی صورت
سے مرکب اُڑائے ہوئے تماشاے گل و صحرا کرتا ہوا چلا جاتا ہے نہ مان کا خیال ہے نہ نانا کا کہ میری
مفارقت مین اُنکا کیا حال ہوا ہوگا ہان خیال ہے تو فتح طلسم کا یا رہائی جد و عم کا اِسی خیال مین
غرق چلا جاتا ہے اتفاق سے ایک چشمہ پر گذر ہوا خیال آیا کہ دوگانۂ خالق تو ادا کر لو بس مرکب کو
روک لیا اُسکو صحرا مین چھوڑ دیا چشمہ پر بیٹھکر وضو کیا نماز خالق ادا کی اپنی فتاحی طلسم کی اپنے خالق
سے دعا کی کچھ میوہ وغیرہ تناول کیا چشمہ سے پانی پیا اُدھر مرکب بھی سیر و سیراب ہوا بس پھر
سوار ہو کر ایک طرف روانہ ہوئے اب دن بخوبی نکل آیا ہے اور اسقدر تیز آئے ہین کہ شہر
یاقوت نگار سے سو کوس دور ہو گئے ہین مگر مرکب اُڑائے چلے جاتے ہین اب دھوپ
کی شدت ہوتی جاتی ہے تمازت آفتاب بڑھتی جاتی ہے مگر کچھ پروا نہین سرگرم رہروی مین مصروف

مین نوبت باینجا رسید کہ آفتاب نے نصف منزل طے کی اور دائرہ نصف النہار پر آیا نوبت دھوپ کی شدت ہوگئی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہوا بسبب شدت دھوپ کے اور تمازت آفتاب کے ہتھیار جلنے لگے خود بھی اور مرکب بھی از سرتا پا غرق عرق ہوگیا پیاس کے سبب سے زبان مین کانٹے پڑ گئے مرکب ہانپنے لگا ہوا گرم کے جھونکے چلنے لگے زمین تپنے لگی جسم جھونکا ہوا لگا جسم کو لگتا اُسنے جلا دیا زمانہ گرمی کا تھا اور وہ زمانہ کہ جس زمانہ مین چلنا لو کا ہے اور ایسے صحرا مین پہونچے تھے کہ جہان کوسون نہ کوئی چشمہ تھا نہ چاہ بلکہ پانی کو ترستا اب تھا نہ کہین سایہ تھا درخت کا کہ کاش کے کچھ دیر اُسکے سایہ مین دم لیتے وہ زمانہ تھا کہ امرا در ٹٹیس خس خانون مین رہتے تھے یہان انپر دھوپ پڑ رہی تھی سوا سنسان میدان کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی وہ وقت تھا کہ چرند و پرند و درند بسبب اپنے اپنے آشیانون مین بسبب شدت دھوپ کے جا کر پوشیدہ ہوئے مگر یہ پروردہ ناز و نعم اُس صحرا لق و دق مین تنہا گرم سفر تھا یا آپ تھا یا مرکب تھا ان ہمراہ سفر کون تھا اُس صحرا مین آفتاب عالمتاب تھا پیاس کی آگ شدت گرمی کی آگ زیادتی سوا یاس و حسرت کے کوئی رکاب مین نہ تھا نہ کوئی غار رہم نہ خدمتگار ہان ایک اقبال اُس گوہر بحر صاحبقرانی کا ہمسفر تھا یا آفتاب تمازت آفتاب و شدت دھوپ سے گل رخسار اُس نونہال رستم ثانی کے کمہلا گئے تھے بسبب حدت دھوپ کے چہرہ کا یہ عالم تھا کہ کمہلا گیا تھا وہ پروردہ ناز و نعم کہ جسکے ہمراہ ہزارون پریزاد ہر وقت رہتے تھے اور ہر مقام پر اپنی آنکھین بچھاتے تھے وہ یون آوارہ دشت غربت تھا کل ہی کا ذکر تھا کہ خس خانہ آراستہ تھا ہر طرح کا سامان راحت موجود تھا طعام لذیذ تناول کرنے کو آب سرد و خنک نوش کرنے کو خادم لے کر حاضر ہوتا تھا یا وہی شاہزادہ ہے کہ صحرا سے ہولناک ہے اور آپ ہے اور مرکب کوسون بوئی عمرانات کا نشان نہین ہے کوئی ہمصورت نظر نہین آتا ہے انسان و حیوان کا کیا ذکر ہے سبزہ و شجر تک نہین ہین اسقدر زمین تپ رہی تھی کہ اگر دانا زمین پر گرے تو بریان ہو جائے شدت عطش جدا گرسنگی علحدہ اُس صحرا مین سوا ذرہ ریگ و قرص آفتاب و لخت جگر کے کوئی دوسری شئے کھانے کی نہین دسوا خون دل و اشک چشم کے پانی کا نام تک نہین ہے مگر یہ جری و بہادر اُس سنسان صحرا مین چلا جاتا تھا مرکب کا عجب عالم تھا کہ ہانپ رہا تھا خود بھی عرق عرق تھا کہ یکایک دور سے کچھ جانور اُڑتے ہوئے نظر آئے شاہزادے نے خیال کیا کہ جہان یہ جانور اُڑ رہے ہین یہان آبادی ضرور ہے اگر آبادی نہین ہے تو چشمہ وغیرہ ضرور ہے جانورون کا اُڑنا اسکی دلیل ہے کہ یا تو آبادی ہے یا چشمہ ہے بس شاہزادے نے یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو اُس سمت کو مہمیز کیا جب کسی قدر قریب پہونچا تو کچھ شجر صحرائی نظر آئے اب شاہزادے نے خیال کیا اپنے دل مین کہ یہ وقت آگیا رہزدی مین اور وقت بھی بہت گرم ہے دھوپ کی گرمی ہے لو بھی چل رہی ہے تمازت آفتاب بھی بشدت ہے لہذا چلکر ان درختون کے سایہ مین دم لو جب حدت دھوپ و تمازت آفتاب اور لون کم ہوگی اُس وقت منزل مقصد کو روانہ ہونگے گو واقف نہین ہین مگر دریافت کرنے سے منزل مقصود کا پتہ ملجائیگا بس اس خیال مین غرق اُس طرف کو چلا اور جب قریب اُس مقام کے پہونچا تو دیکھا کہ صحرا نہایت پر فضا ہے ہزارون درخت لگے ہوئے ہین ہوا سرد چل رہی ہے

گو وہ ہوا ابھی سرد نہ تھی مگر سبب یہ تھا کہ یہ خود عرق عرق تھے اُسمین جو ہوا لگی تو سرد معلوم ہوئی بس شاہزادے کی جان مین جان آئی مرکب کے بھی حواس کسی قدر درست ہوئے اب یہ اُسکو خراماں خراماں لیچلے آگے جو بڑھے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک چقر آب صاف و شفاف سے بھرا ہوا ہی پانی کو دیکھتے ہی تاب نہ رہی اُس چقر کے کنارے کچھ گنجان درخت لگے ہوئے ہین اُنکا سایہ اُس پانی پر ہی اور ایک چھوٹا سا خشتی چبوترہ بھی بنا ہوا ہی یہ سامان دیکھکر انھون نے دل مین خیال کیا کہ یہان تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سایہ بھی ہی پانی بھی ہی اور سبزہ بھی دوسرے پانی کو دیکھکر بیتاب بھی ہو گئے تھے اور مرکب بھی بس یہ خیال کرکے مرکب سے اُترے پہلے اُسکو چند قدم ٹہلایا کہ اُسکا بھی پسینہ خشک ہوا اور اپنا بھی بس اُسپر سے زین پوش اُتارکر سایہ مین چبوترے پر بچھایا مرکب کو چھوڑ دیا کہ اُسنے جاکر چشمہ سے پانی پیا اور چرائی مین مصروف ہوا انھون نے پہلے پانی سے منھ دھویا اُسکے بعد پانی پیا اور شکر خالق ارض و سما بجا لائے اور آکر اُس چبوترے پر زین پوش بچھاکر ایک درخت کے تنہ کو تکیہ بناکر بیٹھے ذرا راحت جو ملی اور ہوا جو جسم کو لگی اور پانی کی تری محسوس ہوئی آنکھ لگ گئی اول تو دو پہر رات کے جاگے ہوئے تھے دوسرے دو پہر دن رہروی مین کٹا تیسرے اُس صحراے ہولناک کی صعوبت اُٹھائی تھی سو گئے راحت کیا چیز ہی گو وہ راحت نہ تھی جو کہ مکان پر تھی مگر اس صعوبت کے بعد جو ملی اُسکو غنیمت خیال کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ تو سو رہے ہین اور مرکب خوشی خوشی چرائی مین مصروف ہی اُس چقر اور درختون کے قریب ایک شیر ببر بہت خونخوار رہتا تھا اُسی کے سبب سے یہ مقام ویران تھا جو کوئی آیا اُسنے اُسکو ہلاک کیا راستہ بند ہو گیا تھا مسافر پہونچ نہین سکتا تھا جو اجل رسیدہ پہونچا اُسکا لقمہ ہوا گویا وہان اجل مین پہونچا اُس سرزمین کیا پہونچا ایسا زبردست شیر تھا کہ دیو وغیرہ اُس سے عاجز تھے وہ پیوستہ نہ ملتا تھا وہ اُسوقت کچھار مین بیٹھا ہوا تھا اور کئی دن سے اُسکو شکار بھی نہ ملا تھا گرسنہ بھی تھا کہ اُسکے دماغ مین جو بوے حیوان و انسان پہونچی ایک مرتبہ تڑپ کر اُس کچھار سے نکلا اور بو پر چلا اور بڑی خوشی خوشی اُس طرف کو آیا جب اُسکو مرکب نظر آیا ایک مرتبہ ڈکارا مرکب نے جو شیر کی صدا سُنی سر اُٹھاکر دیکھا اُسکی بھی نگاہ شیر پر پڑی شیر اُدھر سے اُسکی طرف چلا یہ مرکب اصیل تھا شیر کو دیکھکر سبزہ سے منھ اُٹھاکر شاہزادے کے قریب آیا اور ہنہنایا کہ اے راکب میرا خبردار ہو جاے شاہزادہ سو رہا تھا وہ کیا خبردار ہوتا شیر چلا آتا ہی جب مرکب نے دیکھا کہ میرا راکب نہین ہوشیار ہوا اور شیر چلا آتا ہی بس اپنا منھ شاہزادے کے قدمون پر ملنے لگا منھ جو ملا ایک مرتبہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی سر اُٹھاکر دیکھا کہ کون ہی کہ اُسنے مجکو جگا دیا دیکھا کہ مرکب پائنتی کھڑا ہوا ہی اُسنے جگایا ہی اُسکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ تو بہت بدتمیز ہو گیا ہی اگر اب ایسی حرکت کریگا تو سزا پائیگا چونکہ مرکب اصیل تھا اپنے مالک کا خیرخواہ اُسنے سر اُٹھاکر شاہزادے کی طرف دیکھا اور پھر منھ کو طرف صحرا کے پھیرا کہ جدھر سے شیر آتا تھا گویا اشارہ کیا شاہزادہ نیند مین تھا کچھ خیال نہ کیا پھر آنکھین بند کر لین اُدھر وہ شیر بہت قریب آ گیا ایسا کہ اگر دو جستین کرے تو مار لے جب مرکب نے دیکھا کہ شاہزادے نے میری طرف دیکھکر اور میرے اشارے کو نہ سمجھکر آنکھین بند کر لین اور قضا سر پر آ گئی ٹاپین زمین پر مارنے لگا اور ہنہنانے لگا شاہزادے کو بہت غصہ آیا کہ جانور کی بھی ذات کیا بد ذات ہوتی ہی سونا دشوار

کیا ہی جھلا کر آنکھ کھولدی دیکھا کہ مرکب زمین پر ٹاپین مار رہا ہی اور کبھی میری طرف دیکھتا ہی اور
کبھی صحراے ہولناک کی طرف دیکھتا ہی اسوقت انکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی جو مرکب اسقدر
بیقرار ہی اور نہایت بیقرار ہو کر ٹاپین مار رہا ہی اُٹھ بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھا کیا نظر پڑا کہ
ایک شیر ژیان اِس طرف کو چلا آتا ہی اب اُنکو ثابت ہوا کہ اسی شیر کو دیکھکر مرکب نے یہ حرکت
کی تھی حیوان ہی اور بے زبان کچھ کہہ نہ سکا اِس طور سے ہوشیار کیا خدا نے ہر ایک کو اُسکی قدر و
منزلت کے موافق عقل دی ہی حیوان کو حیوان کے موافق انسان کو انسان کے موافق خوب
بچایا ورنہ یہ شیر مجکو بھی ہلاک کرتا اور اِسکو بھی بس یہ سوچکر مرکب کی باگ پکڑ کر اپنے پشت کی طرف
کیا کیونکہ وہی زد پر تھا اُدھر شیر نے دیکھا کہ اب جو جست کرونگا تو شکار پر قابض ہونگا بس
جست کی اور قریب شاہزادہ اُترا وہ شیر بیشۂ شجاعت اُسی طور سے بیٹھا رہا زمین پر قائم ہوتے کے
ساتھ ہی شیر نے شاہزادے پر طمانچہ مارا جیسے ہی اُسکا پنجہ قریب آیا اِس شیر افگن نے اپنا ہاتھ
بڑھا کر اُسکی کلائی پکڑ لی شیر نے غصہ مین آکر جھٹکا دیا کلائی نہ چھوٹی اِسکو اور غصہ آیا دوسرا پنجہ
اُٹھا کر پھر شاہزادے پر مارا شاہزادے نے بائین ہاتھ سے دوسری کلائی بھی اُسکی پکڑ لی اور ایک
مرتبہ دونون کلائیان اُسکی بائین ہاتھ سے مضبوط پکڑ کر ایک طمانچہ جو مارا سر شیر کا چنبر گردن سے
اُڑ گیا خون بہنے لگا شاہزادے نے ہاتھ سے کلائیان چھوڑ دین وہ شیر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑی
دیر مین تڑپ کر مر گیا اور سرد ہو گیا انھون نے شکر خدا کیا مرکب کی پشت و پیشانی پر ہاتھ پھیرا اب
جو خیال کیا تو دیکھا کہ دوپہر ڈھل گئی ہی وہ تیزی اور حدت دھوپ کی بھی کم ہی اور ہوا کی بھی آفتاب
نصف النہار سے تجاوز کر گیا ہی وقت نماز ظہرین کا ہی تمازت آفتاب مین بھی فرق ہی بس اسکے
چشمے سے وضو کیا نماز ظہرین ادا کی اور دو رکعت نماز شکر یہ پڑھی اُسکے بعد چشمے سے پانی پیا
مرکب پر زین پوش اپنے ہاتھ سے کسا سوار ہو کر ایک طرف کو چلے کوئی کوس دو کوس آئے
ہونگے کہ ایک درۂ پہاڑ نظر آیا انھون نے دیکھا کہ سواے اُس درۂ کوہ کے راستہ نہین ہی بس
یہ اُسی طرف کو چلے جب قریب اُسکے پہونچے تو انھون نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل دیو درۂ
کوہ کے قریب ایک چٹان پر پتھر کی بیٹھا ہوا ہی اور سامنے اُسکے آگ سلگ رہی ہی شراب و
کباب رکھے ہوئے ہین اور سیخین و کارد بھی ہی اور سامنے اُسکے ایک پریزاد طوق و سلاسل
مین گرفتار بیٹھا ہوا رو رہا ہے وہ دیو اُس پریزاد کو اُن سیخون سے تکلیف دے رہا ہی پہلو مین اُسکے
زانو پر ایک پری گلنار جوڑا پہنے ہوئے بیٹھی ہی ایسی خوبصورت ہی کہ اُسکے نور جمال سے وہ
درہ منور ہے ابھی اُسکا سن کوئی تیرہ چودہ برس کا ہی نخل جوانی مین ابھی اچھی طرح ثمر بھی نہین
آئے ہین وہ دیو اُس سے بوسہ و کنار مین مصروف ہی جب یہ قصد کرتا ہی وہ ڈر کر اپنا مُنھ پھیر لیتی
ہی بوسہ نہین دیتی ہی یہ دست گستاخ کو جب اِس قصد سے اُسکے سینہ کی طرف بڑھاتا ہے
کہ اِسکے باغ جوانی سے گل چنون اور نخل قد سے ثمر مراد حاصل کرون وہ برہم ہو کر اُسکا ہاتھ
جھٹک دیتی ہی یہ قہقہہ مار کر ہنستا ہی اور پھر بوتل اُٹھا کر شراب ساغر مین اُنڈیل کر اُس پری کے
مُنھ کے پاس لیجاتا ہی اور کہتا ہی کہ اے جان جہان واے سرور قلب ناتوان یہ جام پی جا وہ مُنھ
پھیر لیتی ہی اور ہاتھ سے ہٹا دیتی ہی دیو بخت خود اُس ساغر کو پی جاتا ہی اور اُس پریزاد کی
طرف منھ کر کے کہتا ہی کہ شراب پی لون تو تیرے کباب لگاؤن اور اُسکی گزک بناؤن جب

تیرے کباب بنا کر تجکو کھا لونگا اور تو مر جائیگا تو یہ مجھ سے راضی ہوگی اُس وقت اُسکے ساتھ ہمبستر ہونگا اور اُسکے وصل سے دل شاد کرونگا جبتک تو زندہ ہی ہرگز ہرگز نہ قبول کریگی یہ کہتا ہی اور درد اُسپر پھینکتا ہی وہ بیچارہ کچھ کہہ نہین سکتا ہی کیونکہ ناچار ہی فلک کی طرف دیکھکر رہجاتا ہی اور ظلم وستم دیو کے سہتا ہی جب نشہ دیو کو ہوتا ہی وہ پھر بقصد بوسہ اُس پری کو گلے سے لگاتا ہی اور کہتا ہی کہ اے جانی اب انکار نہ کرو اپنے وصل سے شاد کرو ایک مدت سے مین تمپر مرتا تھا قابو نہ چلتا تھا آج تم خداوند ابلیس کی عنایت سے مل گئین مین تمھارے شوہر کو بھی پکڑ لایا ہون اب تم یہ امید نہ رکھو کہ مین اِسکو زندہ رکھونگا ضرور قتل کرونگا اور تمسے مراد دلی حاصل کرونگا خواہ بخوشی خواہ بجبر وہ یہ جواب دیتی ہی کہ او کمبخت خیال تو کر کہان مین پری اور کہان تو دیو مین کیونکر تیرے ساتھ ہمبستر ہون تڑپ کر مرجاؤنگی دوسرے مین مسلمان اور تو کافر اور مین صاحب شوہر کیون اسقدر میرے اوپر ظلم وستم کرتا ہی قہر خدا سے نہین ڈرتا ہی بیکار تو میرے شیشۂ عصمت توڑنیکی فکر کرتا ہی اِس سے بہتر تو یہ ہی کہ تو مجکو بھی میرے شوہر کے ساتھ قتل کر تو جس امر کی خواہش رکھتا ہی اور جو تیری مراد ہی وہ کبھی نہ پوری ہوگی مین اپنی جان دونگی جان دینا گوارا ہی مگر تیرا وصل نہین منظور ہی وہ جواب دیتا ہی کہ تو بڑی اپنی بات کی پکی ہی مین تو بدون اپنی مراد حاصل کیے ہوے تجکو آج نہ چھوڑونگا مدت سے تیری جدائی مین تڑپ رہا ہون اور کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہی جو مین تجکو قتل کرون اگر تجکو قتل کرون تو پھر مراد دلی کس سے حاصل کرون یہ کہتا ہی اور بوسہ کا قصد کرتا ہی وہ پری مُنھ پھیر کر اور طرف آسمان کے دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لاکر کہتی ہی کہ اے میرے خدا تو نے مجکو کس آفت مین مبتلا کیا ہی جلد بھیج ملک الموت کو کہ میری روح قبض کر لے تاکہ مین اِس کشاکش سے نجات پاؤن یا اپنے کسی بندۂ خاص کو حکم فرما کہ وہ آکر اِس موے مونڈی کاٹے دیو کو اِسکے اِس حرکت کی سزا دے اب اِسکے ہاتھ سے میرا پردۂ عصمت سلامت رہتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہی ضرور یہ رخنہ اندازی کریگا مین کہانتک اپنے کو بچاؤنگی یہ دیو مین پری یہ مرد مین عورت مین نے کونسی ایسی خطا کی ہی کہ جسکی مجکو یہ سزا ملی وہ دیو یہ کلمہ اُس نازنین کے سُنکر ہنستا ہی بس ایک مرتبہ نشہ مین آکر اُسنے قصد کیا کہ اب مین اِس سے اپنا کام دل حاصل کرون اور خوب زور سے بغل مین دبایا اور بوسہ لینا چاہا کہ اُس پری نے غصہ مین آکر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاقہ کی صدا آئی مُنھ پر دیو کے نشان نکلا وہ پری تڑپ کر بغل سے نکل گئی یہ جو واقعہ ہوا اُس دیو کو غصہ آگیا یہ کہکر کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی سرکش ہی خیر پہلے تیرے شوہر کو قتل کر لون اور اُسکے کباب کھا لون پھر دیکھونگا کہ تو کیونکر نہین راضی ہوتی ہی اور سرکشی کرتی ہی یہ جبتک زندہ ہی تو اسی طور سے سرکشی کریگی بس یہ کہکر اور سرا زنجیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اِس قصد سے کہ اُس پریزاد کو ذبح کرے وہ بیچارہ زمین سے رگڑتا ہوا چلا کیا کر سکتا تھا وہ پری بھی یہ حال دیکھکر اسکی منت کرنے لگی کہ پہلے مجکو قتل کر ابھی میرے سامنے میرے شوہر کو نہ قتل کر ارے میرا سب زیور لے لے اور مجکو بھی قتل کر مگر اِسکو چھوڑ دے یہ بیچارہ بیقصور ہی اِسکی کوئی خطا نہین ہی اُسنے جواب دیا کہ تو جس طرح مجکو جلاتی ہی اور اپنے وصل سے شاد نہین کرتی ہی اور اِسکے ساتھ راضی ہی مین بھی اُسی طور سے تجکو جلا دونگا اور اِسکو ضرور ذبح کرونگا تاکہ تو مجبور ہو کر میرے وصل پر راضی ہو وہ پری یہ سُنکے کوسنے دینے لگی اُدھر وہ بیچارہ بنظر حسرت و یاس اپنی زوجہ کی طرف دیکھتا ہی اور کبھی فلک کی طرف اور کھنچتا ہوا چلا جاتا ہی راوی نے

بیان

بیان کیا ہی کہ جب شاہزادے نے دور سے یہ سامان دیکھا تھا تو دل مین خیال کیا کہ اِسمین واقعہ کو کسی مقام پر پوشیدہ کھڑے ہوکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا واقعہ ہی بس آہستہ آہستہ آئے تھے اور ایک درخت بہت قریب اُس درے کے روبرو دیو کے بڑا تناور تھا اُسکی آڑ مین کھڑے ہو گئے تھے مرکب کو اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا سب واقعہ دیکھا یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پری ہی مع شوہر کے اس نازنین کو دیو بجبر اُٹھا لایا ہی اور ہمبستر ہوتا چاہتا ہی وہ راضی نہین ہوتی ہی اور اُسکے شوہر کو بھی پکڑ لایا ہی اُسکے قتل کا قصد رکھتا ہی یہ دیو ابلیس پرست ہی اور یہ دونون خدا پرست بس جب اُسنے اُس پریزاد کو کھینچا اور وہ ناچار و مجبور اپنے بخت سیاہ کے ہاتھون سے دل رنجور کھینچتا ہوا چلا وہ پری تڑپنے لگی شاہزادے کو اِن دونون کے حال پر رحم آگیا اور دیو پر بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ درخت کی آڑ سے نکل کر نعرہ کیا کہ او کمبخت نامرد یہ کیا حرکت کرتا ہی دست خود را نگہدار مین تیرا ملک الموت آپہونچا یہ کیا حرکت ناز یبا ہی تو دیو جو ہی تو اِس بیچارے پر اور اِس بیچاری پر ظلم کرتا ہی یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ وہ صاحب شوہر ہی کیونکر راضی ہو جائے اُسپر یہ ستم کہ اُسکے شوہر کو اُسکے روبرو قتل کرکے اُسکے ساتھ ہمبستر ہونے کا قصد رکھتا ہی چھوڑ دے ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا منم سہراب ثانی پسر رستم ثانی او کافر خاسر بس خیر اِسی مین ہی کہ اِن دونون کو چھوڑ دے اور میرے روبرو ہاتھ باندھکر حاضر ہو شیطان پر لعنت کر خداوند کریم کو سجدہ کر منم کشندۂ دیو ہامان سیاہ بخت یہ جو صدا دیو کے کان مین آئی اور اُس پریزاد و پری نے بھی سنی تو دیو نے گھبرا کر دیکھا کہ یہ کون ہی جو اِن کلمات سے مجکو خوف دلاتا ہی اُس پریزاد و پری نے بھی دیکھا اِن سب کو کیا نظر آیا کہ پشت درخت سے ایک آفتاب طالع ہوا کہ تمام صحرا روشن و منور ہو گیا دیکھا کہ ایک آدمزاد کمسن تاج شہریاری سر پر رکھے ہوئے زرہ یاقوت کی کڑیون کی پہنے ہوئے تیغ حمائل کیے ہوئے موزے پاؤن مین زلفین دوش پر پڑی ہوئین یہ نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی وہ پری اور پریزاد دونو دیکھکر مثل آئینہ حیران ہو کر رہ گئے کہ یا الٰہی یہ کوئی فرشتہ ہی یا بشر رخ پر ایسا نور ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی ہی عقل سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شاہزادہ ہی اِس طرف شکار کھیلتا ہوا آیا ہی ہمپر جو یہ ظلم و ستم دیکھا تاب نہ رہی کمک کرنے کو موجود ہی بھلا یہ کیا اِس دیو سے مقابلہ کریگا افسوس یہ جوان مفت ہمارے سبب سے ضائع ہوگا جب اِسکے مان باپ کو اِسکے مرنے کی خبر ہوگی وہ تو جیتے جی مر جائینگے ایسے بشر کہین پیدا ہوتے ہین اُس پری نے اپنے دل مین یہ خیال کرکے کہ اِسکو منع کرون کہ کیون یہ ہمارے لیے اپنی جوانی برباد کرے پکار کر کہا کہ اے شہریار آپ کیون یہان تشریف لائے چلے جائیے یہ بڑا ظالم ہی جب ہم دو اِس سے سر بر نہو سکے تو آپ تو ابھی کمسن ہین اِس ظالم سے عہدہ برا نہو سکیگے مفت جوانی برباد ہوگی شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طرح برہم تیوری پر بل چڑھے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمزۂ صاحبقران کو غیظ آگیا ہی سراپا غصہ کی تصویر بنے ہوئے اُس دیو کیطرف چلے آتے تھے اور بار بار وہی نعرہ تھا کہ مین آپہونچا ہون خبردار اب اِس پریزاد پر ظلم نہ کرنا تو بڑا ظالم ہی اُس دیو نے جو شاہزادے کو دیکھا تو حسن و جمال دیکھکر ہوش جاتے رہے رعب شاہی سے ہاتھ کانپ گیا بس زنجیر کا سرا چھوٹ گیا وہ پریزاد و پری تو افسوس کرنے لگے جوانی پر شاہزادے کی اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھکر کہا کہ بعد مدت کے آج خداوند

ابلیس نے ایک لقمۂ چرب عنایت فرمایا مدت سے آدم زاد کا گوشت نہین کھایا تھا بہت نمکین
ہوتا ہی اب خوب مزا ملیگا کہ مین اس گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگا اور شرابخواری کرونگا اُسی
نشے مین اپنی معشوقہ سے وصل حاصل کرونگا کیا شکر یہ خداوند ابلیس کا ادا کرون ای آدم زاد میرے
پاس جلد آ دیر نہ کر اگر اپنی زندگی کا خواستگار ہی تو میری ساقی گری کر تو شراب پلا اور یہ پری میرے
ساتھ ہمبستر ہو تو کیا مزا ملے شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی بس خیر اسی مین ہی کہ ان دونون
کو چھوڑ دے اور میری غلامی کر خدا کو سجدہ کر شیطان پر لعنت کر اُسنے جواب دیا کہ چہ خوش آپ تو خوب
آئے مین بڑی محنت سے تو اس پری کو لایا ہون تیرے کہنے سے بدون وصل حاصل کیے ہوئے
چھوڑ دین آپ کیا اچھے آئے اب تو تیرا قتل مجھپر لازم ہوا کہ ایک تو تو خداوند کو برا کہتا ہی دوسرے خدا ہی
ہی تیسرے میرے حریف کا طرفدار ہی بس تیرے گوشت کے کباب ضرور لگا کر کھاؤنگا بلکہ اگر تو اسقدر
مہربانی کرے کہ مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑے تو کیا تیرا احسان ہو یہ تو مجکو معلوم ہوگیا
کہ تیری قضا تجکو یہان لائی ہی شاہزادے نے جوابدیا کہ بس زیادہ نہ بک جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کر
دیو نے جواب دیا کہ تو یون نہ مانے گا اپنے کو بہت زبردست خیال کرتا ہی شاہزادے نے جوابدیا
کہ ضرور میرے روبرو تیری کیا اصل ہی جبکہ مین نے دیو ہامان ایسے زبردست دیو کو جو کہ عفریت
ثانی مشہور تھا اُسکو تو مین نے چورنگ کیا تو تو اُسکے روبرو ایک پشہ ہی میرے ہاتھ سے اب بچکر
جاتا کہان ہے اُسنے کہا کہ کیا تو ہی قاتل ہی دیو ہامان کا جواب دیا کہ ہان وہ بولا کہ تو مذاق کرتا ہی بھلا
تو نے ان ہاتھ پاؤن پر کیا اسکو قتل کیا ہوگا وہ تو شاہ دیوان قاف تھا کسی اور نے قتل کیا ہوگا
تو میرے ڈرانے کے لیے کہتا ہے مین ڈرنے والا نہین ہون یہ کہکر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور
کہا کہ تو کیون زیادہ تکلیف کرے مین خود تجکو اُٹھا کر کھائے لیتا ہون وہ کیا اُٹھا کہ گویا قیامت اُٹھی
یہ معلوم ہوا کہ ایک سیاہ پہاڑ ہی کہ سامنے حائل ہو گیا شاہزادہ بھی قریب آگیا تھا بس اسنے اپنا
ہاتھ بڑھایا کہ مین شاہزادے کی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا کر کھا جاؤن جیسے ہی اُسکا دست ناپاک قریب
شاہزادے کے آیا اس بہادر نے اپنا دست و پنجۂ دیوکش دراز کرکے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اس
قوت سے کہ پانچون اُنگلیان اُسکے گوشت مین درآئین خون اُسکی کلائی سے جاری ہوا اُسکو
تکلیف جو ہوئی اُسنے تڑپ کر آنکھ کھولدی کیونکہ آنکھین بند کیے ہوئے تھا اور کہا کہ او آدم زاد
تو بڑا صاحب طاقت ہی اچھا میری کلائی چھوڑ دے تیری مرضی مین سمجھ گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین
تجکو اس طور سے نہ کھاؤن بلکہ تیرے کباب لگا کر کھاؤن خیر اسی طور سے کھاؤنگا تو خفا نہو
شاہزادے نے کہا کہ اگر تجھ مین طاقت ہو تو اپنی کلائی میرے ہاتھ سے چھوڑا لے یہ جو اُسنے
سنا زور کرنے لگا اب جو جو زور کرتا ہی وہ وہ کلائی زخمی ہوتی جاتی ہی ایک مرتبہ اُسنے خوب
زور سے جھٹکا دیا اُسپر بھی کلائی نہ چھوٹی بس شاہزادے نے جو جھٹکا دیا مُنھ کے بل آ رہا شاہزادے
نے کلائی چھوڑ کر شاخ سر پکڑ لی اور قصد کیا کہ اسکو اُٹھا کر زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے
کلائی جو چھوٹی ذرا دیو مین دم آیا اب زور کرتا ہی کہ شاخ بھی چھوٹ جائے اُدھر شاہزادے
نے زور کیا شاخ سر ٹوٹ گئی خون بہنے لگا دیو یہ کہکر چلانے لگا کہ یہ آدم زاد بہت پر قوت ہی
مین اس سے زور نہ کرونگا یہ کہتا ہی اور خون چلو مین لیکر پی جاتا ہی بس اسنے قصد کیا کہ بھاگ
جاؤن مگر شاہزادے نے جو اُسکے تیور بدلے پائے اور دل مین خیال کیا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہی بس ٩٦

یہ جھپٹ کر اُسکی کمر سے لپٹ گئے اب اُس دیو نے دیکھا کہ رہائی غیر ممکن ہی وہ بھی کشتی لڑنے لگا اُدھر وہ پری اور پریزاد حیران ہین کہ کیا قوت خداداد ہی کہ اِس شاہزادے نے اتنے بڑے دیو کو یون عاجز کیا شاخ توڑ ڈالی اب کشتی لڑ رہا ہی خداوند کریم نے ہماری کمک کی اور اِس بہادر کو اپنی قدرت سے یہان پہونچا دیا کہ مرنے سے جان بچی اور میری زوجہ کا شیشہ عصمت اِسکے سنگ ظلم سے محفوظ رہا اور اُسکی بھی جان بچی اُدھر وہ پری یہ اپنے دل مین کہہ رہی ہی کہ کیا قدرت خدا کی ہی کہ کیا اُسنے عین وقت پر اِس بہادر کو بھیجا کہ میرے شوہر کی بھی جان بچی اور میری بھی جان اُسکے ہاتھ سے چھوٹی اور پردۂ عصمت و عفت مین رخنہ نہوا یہ دونون تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر شاہزادے نے اُس دیو کو تھوڑی ہی دیر مین کشتی مین زیر کیا کولہ پر لاد کر زمین پر پچھاڑ دیا کہ وہ چارون شانے چت گرا یہ معلوم ہوا کہ آسمان زمین پر پھٹ پڑا یا پہاڑ گر اُدھا کا ہوا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ فوراً جست کر کے اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اُسنے قصد اُٹھنے کا کیا اِنھون نے رانون مین مضبوط دبا لیا تھا اور کہا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی اُسنے کہا کہ ہزار ہزار جانین میری خداوند ابلیس کے اوپر نثار ہین اور کلمہ سخت شان مین شہزادہ کے کہے بس یہ سنتے ہی سہراب آفاقی کو غصہ آگیا ایک طمانچہ اِس زور سے مارا کہ منھ اُسکا پھر گیا دانت ٹوٹ گئے خون مُنھ سے جاری ہوا بس ایک ہاتھ زیر ذقن رکھا اور دوسرا ہاتھ پس سر رکھکر جو جھٹکا دیا اُسکا سر دھڑ پر سے کھینچکر زمین پر پھینکدیا بس سینے پر سے اُسی حالت غیظ مین اُٹھے ابھی وہ تڑپ رہا تھا کہ ایک پانون کو اپنے پانون سے دبایا اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو زور کیا پہلے زور مین تا بہ ناف دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے مین مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ہر در و دیوار شجر و حجر زمین و آسمان سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی شاہزادے نے اُسکو قتل کر کے اور جوش شجاعت مین جھوم کر جگر سے طنطنۂ اللہ اکبر کھینچا کہ تمام صحرا گونج گیا یہ قوت و طاقت دیکھکر وہ پری تو دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور اپنی آنکھین قدم شاہزادے سے ملنے لگی اور عرض کرنے لگی کہ آپ نے میری آبرو و جان اور میرے شوہر کی جان بچائی خدا آپکی مراد دلی بر لائے اور آپ کو نظر بد سے بچائے یہ تو فرمائیے کہ آپ کون ہین جو ہم غریبون کی آپ نے کمک فرمائی اور ہماری جان بچائی ورنہ یہ کمبخت ضرور میرے شوہر کو قتل کرتا اور میری آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکا سر قدم سر سے اُٹھا کر کہا کہ کیا تو دیوانی ہو گئی ہی کہ میرے قدمون پر گری پڑتی ہی ارے ٹھہر جا مین تیرے شوہر کو قید بلا سے رہا کر دون وہ بیچارہ گرانی طوق و زنجیر سے ہلاک ہوا جاتا ہی اُسکی خبر تو لینے دے یہ کہکر اُس پریزاد کے قریب آئے اپنے ہاتھ سے اُسکے گلے کا طوق ہاتھون کی ہتھکڑیان پیرون کی بیڑیان توڑ کر مثل تار عنکبوت کے اُسکے جسم سے جدا کیا اور اُسکو قید سے رہا کیا وہ پہلے سے دعائین دے رہا تھا اور تعریف کر رہا تھا بس جیسے ہی یہ رہا ہوا دوڑ کر قدم پر گر پڑا اور آنکھین ملنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ کے سبب سے دوبارہ زندگی پائی پھر حیات تازہ ملی ورنہ یہ حرام زادہ مجھکو قتل کرتا اور میری زوجہ کی آبرو لیتا شاہزادے نے اُسکے سر کو اُٹھا کر سینے سے لگایا اور فرمایا کہ ای بھائی یہ تم کیا کہتے ہو اُس خداوند کریم کا شکریہ ادا کرو کہ جسنے تمہاری جان بچائی اور مجھکو اِس مقام پر عین وقت پر پہونچا دیا تمہاری قضا نہ تھی کہ وہ حرام زادہ میرے ہاتھ سے مارا گیا مین

کس قابل ہون کہ کسی کو زندہ کرونگا یہ کلمہ کفر ہی اب کبھی زبان پر نہ لانا مین اُسکا ایک بندۂ ذلیل ہون
یہ سب اُسکی عنایت ہی اب تم اپنے حال اور اپنے نام سے مجکو آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا ماجرا
تھا اُسنے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ آپ میرے ہمراہ میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے
اپنے قدم مبارک کے نور سے میرے کلبۂ تاریک کو روشن فرمائیے اور جو نان و نمک میسر
ہو نوش فرمائیے اور میرے حال کو سماعت فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ہر امر وقت پر
موقوف ہوتا ہی ابھی اِس امر کا وقت نہین آیا ہی مین ایک اشد ضرورت سے جاتا تھا تمہارا
یہ حال دیکھا تو مین تمھارے حال پر آیا دوسرے خدا نے اُسکی قضا میرے ہاتھ سے مقدر کی
تھی کیونکہ ادھر آتا بس مین تمھاری دعوت کو رد نہین کرتا ہون جب اپنے کام سے فراغت
کرکے واپس آؤنگا تو ضرور تمھارا مہمان ہونگا اگر ابھی مہمان ہون تو عرصہ ہوگا میرے کام مین
زیادہ عرصہ ہونا باعث میری ہلاکت کا ہی کیونکہ مین نے قسم کھائی ہون کہ جبتک اِس کام کو نہ کرلونگا
مجہپر دستر خوان کا کھانا حرام ہی بس مین کیونکر تمھارے ہمراہ چل سکتا ہون دوسرے یہ امر اور بات
ہی اتنی کہ اگر مین عرصہ کرونگا تو میرے عرصہ کرنے سے چند بندگان خدا کی ہلاکت کا خوف ہے
بس مین اُنکی ہلاکت کا سبب ہونگا ہان تم اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو مین ضرور آؤنگا
اُس پریزاد نے کہا کہ اچھا آپ اپنے اسم گرامی نام نامی سے اور اپنے دولتخانہ کے پتہ
سے اِس خاکسار کو آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ امر بھی نا ممکن ہے اور نہ مین
اپنے نام سے اُسوقت تک کسی کو آگاہ کرونگا کہ جبتک مین اپنے مقصد سے کامیاب نہ
ہولونگا اور مراد دلی سے فیضیاب نہونگا نہ نشان سے آگاہ کرونگا اسمین ایک مصلحت ہی تم
زیادہ مصر نہو اور [illegible] ذکر و اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو اور اپنے مقام کی راہ لو میری منزل
[illegible] اُس پریزاد نے کہا اگر شاہزادے نے جانے کا اقرار نہ کیا اور نہ نام
سے آگاہ کیا اور یہی جواب دیا کہ جب واپس آؤنگا تو تمھارا مہمان بھی ہونگا اور اپنے نام سے
بھی آگاہ کرونگا آخر وہ مجبور ہوگیا اور کہا کہ یہ میرا مقدر شاہزادے نے کہا کہ تم آزردہ نہو مین تمسے
اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ ضرور آؤنگا لے تم جلد بیان کرو عرصہ ہوتا ہی تب اُسنے کہا کہ
اِس غلام کو صدف پریزاد کہتے ہین اور یہ جو آپکی کنیز ہی اسکا نام گلشن پری ہی اِس درۂ کوہ سے
پانچ فرسخ ایک جزیرہ ہی کہ اُسکا جزیرۂ ارغوان نام ہی مین وہان کا حاکم ہون اور ناظم
ہون میرا جزیرہ کوسون تک مشہور ہی جہان سے حضور دریافت فرمائینگے پتہ چل جائیگا اور
یہ جو واقعہ حضور نے ملاحظہ فرمایا یہ اِس طور سے ہی کہ جبکہ میری زوجہ کی میرے ساتھ شادی نہوئی
تھی یہ نا کتخدا تھی اُسی زمانہ مین یہ دیو جسکو حضور نے قتل کیا ہی اور اسکا نام دیو دراز قد ہی یہ دیو میری زوجہ پر
عاشق ہوگیا تھا اور چاہتا تھا کہ مین لیجاؤن چونکہ ہم اور یہ چچا زاد بہن بھائی بھی تھے اور میرا باپ
صاحب لشکر تھا میرے چچا ہمیشہ میرے باپ کے ہمراہ رہتے تھے اِس سبب سے موقع نہ ملتا تھا
ناچار تھا خون جگر پیکر رہجاتا تھا شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارے باپ اور چچا کا کیا نام تھا اور
کیا تمھارے باپ بادشاہ تھے اور صاحب لشکر صدف پریزاد نے عرض کیا کہ جی ہان
جزیرہ [illegible] کے حاکم تھے دو لاکھ دیو و پری اُنکے لشکر مین تھے اور ہر ایک زبردست تھا
اور خود بھی والد بزرگوار شجاعان روزگار سے تھے بڑے بڑے شاہان قاف نے اُس

جزیرے پر لشکرکشی کی مگر آپ کے اقبال سے سوائے شکست کے کبھی فتح نہ پائی اِس کمبخت دیو دراز قد نے کیا کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو مگر فضل خدا ہمیشہ شامل حال رہا کہ یہ ہمیشہ شکست کھا کر بھاگا حضور میرے والد بزرگوار کا نام شمشاد پریزاد تھا اور عم بزرگوار کو میرے عنقا سے پریزاد کہتے تھے سب ہمیشہ سے خداپرست رہے ابھی تک ہمارے خاندان مین کوئی کافر نہین ہوا حضور اس دیو دراز قد کا باپ بہت مرد پرہیزگار اور دیندار تھا اور بہت بہادر تھا میرے باپ کے لشکر کا سپہ سالار تھا یہ اُسکا فرزند کافر ہوا اِسکا قصہ یون ہو کہ جب یہ پیدا ہوا تو اسکے باپ نے اُسی دن انتقال کیا اول تو یہ نحوست ظاہر ہوئی مگر اِسکی پرورش سرکار شاہی سے کی گئی جب یہ کوئی چار برس کا ہوا ماں اِسکی مر گئی وہ بھی بہت مومنہ تھی بس اب یہ اکیلا رہگیا اِسکا ایک چچا تھا کہ وہ اسکو لیگیا اپنے مکان پر بس اِسکا کوئی سرپرست تو تھا نہین جو یہ آوارہ ہوتا آوارہ ہو گیا اور اِسکو ابلیس پرستون سے صحبت رہی ابلیس پرست ہو گیا اِسکا چچا بھی ابلیس پرست تھا وہ یہان کا باشندہ نہ تھا اور نہ ہمکو اُسکے کافر ہونے کی خبر تھی نہ اِسکی تب یہ کبھی کبھی ہمارے جزیرے مین آیا کرتا تھا ایک دن یہ جو آیا تو میری زوجہ یعنے گلشن پری کو کہ یہ اسوقت کم سن تھی اور شادی بھی نہین ہوئی تھی برائے سیر باغ گئین تھین دیکھکر عاشق ہو گیا پہلے تو اس دیو نے انتظار کیا کہ جوان ہولے تو پھر درخواست کرون جب یہ سن تمیز کو پہونچی اُسکو معلوم ہوا اُسنے بڑے چچا سے درخواست کی اول تو یہ ملازم کا لڑکا تھا دوسرے اطوار بھی درست نہ تھے تیسرے یہ قوم دیو سے ہم قوم پریزاد سے زمین و آسمان کا فرق جو تھے ہمارے خاندان کا یہ طریقہ تھا کہ آپس مین شادی کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہین کسی طور سے منظور نہ کیا گیا اِسکو جواب دیا گیا اِسکو بہت ناگوار ہوا اب یہ اِس فکر مین رہا کہ کسی صورت سے نکال لیجاؤن مگر بسبب والد بزرگوار کے قابو نہ چلا بس وہ کئی مرتبہ لشکر آیا مقابلہ ہوا شکست کھائی اب ظاہر ہوا کہ یہ ابلیس پرست بھی ہو ابتو اور زیادہ کراہیت ہوئی یہ تو اُسدن سے وقت و موقع کا منتظر تھا کہ اُسی زمانہ مین عم بزرگوار علیل ہو لئے اور جب وقت انتقال قریب ہوا تو میرے والد سے وصیت فرمائی کہ اے برادر تم صاحب حکومت ہو اور مین ہمیشہ تمھارے ساتھ رہا یہ جو لڑکی میری ہو تمھاری خوردہ ہو اِسکا بہت خیال رکھنا اور سوائے اِسکے کوئی میرے اولاد بھی نہین ہو اور اِس امر کا خیال رہے کہ اِسکی شادی ایسے مقام پر کرنا کہ جہان اُس حرام زادے دیو دراز قد کا دسترس نہو ورنہ خرابی ہوگی بلکہ میری یہ مرضی ہو کہ تم میرے شاہزادے اور خداوندزادے یعنے صدف پریزاد کی کنیزی مین دیا تو بہتر ہوگا اور اُسکا قابو نہوگا والد نے کہا کہ جو تمنے کہا ہو مجکو بسر و چشم قبول ہو یہ میرے سر کا تاج ہو آنکھون کا نور ہو بس اُنھون نے انتقال کیا اُنکا صدمہ والد کو بہت ہوا بعد فراغت امور تعزیت سال بھر کے بعد میرا عقد کر دیا بس ہم اور یہ دونون بعیش عشرت بسر کرنے لگے جب اِس حرام زادے کو خبر ہوئی لشکر لیکر پھر آیا اور مقابلہ ہوا شکست کھا کر بھاگا مگر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہو بعد چند سال کے والد نے بھی انتقال کیا اب مین حاکم ہون اِسکو جو معلوم ہوا یہ پھر لشکر لیکر آیا مگر فضل خدا سے شکست کھائی اب جو شکست کھائی تو اِسنے لشکر کشی موقوف کی اور وقت کا منتظر رہا کہ غافل پاؤن تو لیجاؤن ہم بہت فکر رکھتے تھے تھوڑے عرصے سے پھر اِسکی خبر

نہ معلوم ہوئی کہ کہان ہی جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ مفقود الخبر ہو گیا ہی مجکو بھی اطمینان ہو گیا مین نے بھی فکر کرنا چھوڑ دی اب اتفاق سے آج شب کو ہم زن و شوہر بالاے قصر تنہا سو رہے تھے کوئی سواے ہم دونون کے نہ تھا جو کہ شب ماہ بھی دو پہر رات بیدار رہے اب جو سوئے تو غافل ہو گئے کسی امر کا تو خوف تھا ہی نہین یہ حرام زادہ وقت کا منتظر تھا اس موقع کو غنیمت جان کر مجکو اور میری زوجہ کو غافل پا کر اُٹھا لایا اِس درۂ کوہ مین جب صبح کو میری آنکھ کھلی اپنے کو طوق و زنجیر مین گرفتار پایا مین نے خیال کیا کہ خواب دیکھ رہا ہون پھر خیال کیا کہ یہ خواب کیسا اب جو آنکھ کھول کر دیکھا تو اِس حرام زادے کو روبرو پایا اور زوجہ کو اپنی اُسکے پہلو مین بیٹھے تو خیال ہوا کہ یہ حرکت میری زوجہ کی ہی پھر جب مین نے طریقہ دیکھا تو وہ خیال برطرف ہو گیا اُسوقت سے اُسکا یہ قصد تھا کہ مجکو قتل کرے اور میری زوجہ سے وصل حاصل کرے مگر اِس عفیفہ نے قابض نہونے دیا اُسنے جو جو بدعت اور تکلیف مجکو دی کیا عرض کرون خلاصہ یہ کہ آپ تشریف لائے اور آپ سے اُسکا ظلم نہ دیکھا گیا آپ نے اُسکو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا جو کہ مین نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا خیر شکر خدا کرو مصرعہ رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت ٭ اب تم اپنے مقام کو جاؤ اور مین طرف اپنے منزل مقصود کے جاتا ہون یہ فرما کر قریب مرکب کے تشریف لائے اور سوار ہو کر اُس درۂ کوہ کی طرف روانہ ہوئے داخل درہ ہوئے اُس درے کو طی کر کے صحرا کا راستہ لیا شاہزادہ تو اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر صدف پریزاد مع اپنی زوجہ کے شاہزادے کی تعریف و توصیف کرتا ہوا اپنے جزیرے مین آیا یہان سب ملازم پریشان تھے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ ہم دونون براے شکار صبح کو چلے گئے تھے کوئی مقام فکر نہ تھا وہ واقعہ نہ بیان کیا بعزتی خیال کی بس صدف پریزاد تو اپنے جزیرے مین انتظار شاہزادے کا کر رہا تھا راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے جو اپنا نام نہ بتایا اور نشان اِس خیال سے کہ شاید یہ خبر کر دے اور روک لے بس شاہزادہ درۂ کوہ سے نکلکر مرکب کو مہمیز کر کے ایک طرف کو روانہ ہوا کوئی پانچ چھہ کوس راہ طی کی ہوگی کہ آفتاب غروب ہو گیا شام ہو گئی قریب ایک چشمے کے پہونچے دل مین خیال کیا کہ رات ہو گئی ہی اب یہ شب اِسی مقام پر بسر کرو گو شب ماہ ہی مگر کیا حاصل کہ کسی اور طرف نکل جائین صبح کو پھر روانہ ہونگے بس یہ تصور کر کے مرکب پر سے اُترے نماز مغرب پڑھی مرکب کو درخت سے باندھ دیا خود زین پوش بچھا کر اُسپر بیٹھے سپر تلوار روبرو رکھ لی جو جو رات بڑھتی جاتی ہی وہ وہ سناٹا ہوتا جاتا ہی ہر طرف ایک ہو کا عالم اُس ویران صحرا مین سواے درندون کی صدا کے دوسری صدا نہ تھی غول بیابانی الگ ڈرا رہے تھے سائین سائین کی صدا آ رہی تھی کبھی اِس حالت سے شب نہ گذری تھی کہ کوئی پاس نہوا ہو اُس صحرا مین وہ پروردۂ آغوش مادر تنہا تھا سواے حسرت کے پاس کوئی پاس نہ تھا نہ کوئی ہمدم تھا نہ غمگسار نہ مونس نہ یار کہ اُس سے کلام کرین کبھی اُٹھکر ٹہلنے لگتے تھے کبھی بیٹھ جاتے تھے اِسی صورت سے وہ شب تمام ہوئی آثار سحر نمایان ہوئے نماز سحر ادا کر کے مرکب پر زین پوش کس کر سوار ہوئے اور طرف صحرا کے چلے اِسی صورت سے تین شبانہ روز برابر رہروی مین گذرے شب کو کسی درخت کے سایہ مین بسر کر لی دن بھر رہروی کی اِس رہروی مین ایک مقام پر مرکب مر گیا پیادہ پا ہو گئے مگر اپنے ارادے سے

باز نہ آئے مرکب جب مرگیا تو بہت افسوس کیا اور فلک کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مجھکو یہ بھی ناگوار ہوا کہ مین سوار ہو کر راہ دور و دراز طی کرون خیر جو میرے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا مین پیادہ پا اپنے کام کے پورا کرنے کی کوشش کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ مرکب ایک صحرائے بے آب و گیاہ مین بسبب دن بھر کی رہروی کی اور شدت سے مرگیا قریب شام ایک صحرا مین پہونچے وہان پانی وغیرہ ملا بہت افسوس کیا وہ شب اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو پا پیادہ روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ تھوڑی دور تک تو کچھ نہ معلوم ہوا مگر کبھی پیادہ پا نہ چلے تھے اب گران گذرنے لگا کیا کرتے مجبوری و ناچاری تھی جو مقدر مین لکھا تھا وہ ضرور پیش آتا تھا ناچار قدم اُٹھائے چلے جاتے ہین جب بہت تھک جاتے ہین کسی شجر کے نیچے بیٹھکر دم راست کر لیتے ہین پھر راہی ہوتے ہین اسی طور سے وہ صحرائے سبزہ زار تمام ہوا اب ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان سوائے ریگ روان کے کوئی شے نہ تھی کوسون کہین درخت کا نشان تک نہ تھا چشمہ و چاہ کیسا نایاب تھا اب تو یہ بہت پریشان ہوئے کبھی اس طور سے بدون سواری کے راہ نہ چلے تھے تمام تلوؤن مین آبلہ پڑ گئے وہ پائے نازک کہ جسکو پریان آنکھون سے ملتی تھین اور چومتی تھین آماس کر آئے تھے تمام آبلہ پھوٹ پھوٹ کر اُس گوہر صدف شہریاری کے حال پر گریان ہوتے تھے مگر یہ دلیر جبر اختیار کیے ہوئے برابر چلے جاتے تھے تمام لباس پر گرد کدورت اور چہرے پر گرد ملال تھی پاؤن افراط ورم اور کثرت آبلون سے اُٹھائے نہ جاتے تھے مگر اُس شیر بیشۂ شجاعت کو کسی امر کا خیال نہ تھا سوائے اس امر کے کہ کوئی مقام آباد ملے تو اُن لوگون سے جو کہ وہان کے باشندے ہون مَین طلسم چہل چراغ سلیمانی کا نشان دریافت کرون اپنے پدر و عم کی رہائی کی فکر کرون اپنے اس بلا مین مبتلا ہونے کی کچھ تشویش نہین نوبت باینجا رسید کہ دن خوب چڑھ گیا آفتاب بلند ہوا وہ ریگ و ذرہ ہائے ریگ حدت دھوپ سے مثل اخگر کے جلنے لگے ہر ذرہ بصورت چنگاری تھا زمین مثل تابۂ آہنی کے تپ رہی تھی گرمی کا یہ حال تھا کہ پسینے آ رہے تھے ایسی حدت دھوپ کی تھی کہ ہتھیار جلے جاتے تھے پاؤن زمین پر نہین رکھا جاتا تھا مگر کیا کرتے جس طور سے ممکن ہوتا تھا رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جب ہوا کا جھونکا آیا یہ معلوم ہوا کہ آتش نے جلا دیا تمام جسم کو پھونک سا دیا اگر کوئی ذرہ اُڑ کر جسم پر پڑ گیا یہ معلوم ہوا کہ اخگر ہے کہ اُسنے جلا دیا آبلہ پڑ گیا کوسون سایہ کا نام نہ تھا چٹیل میدان تھا پرند وغیرہ اُسی صحرا مین آتے ہوئے ڈرتے تھے بوٹے نباتات و حیوانات کا نشان تک نہ تھا اگر کوئی چشمہ یا چقر ملا امید ہوئی کہ پانی پیکر تشنگی فرو کرون قریب جو پہونچے دیکھا کہ اُسمین افعی و اژدر پڑے ہوئے ہین بسبب گرمی کے اور حدت دھوپ کے لوٹ رہے ہین زہر اُگل رہے ہین کف اپنا ڈال رہے ہین یہ جو حال دیکھا امید قطع ہو گئی اور آگے بڑھے اگر کوئی درخت سایہ دار دور سے نظر آیا خیال کیا کہ اسکے سایہ مین کچھ دیر دم لین گے جب اُسکے قریب پہونچے تو دیکھا کہ تمام برگ و ثمر اُسکے خشک ہین ٹُنڈ کھڑا ہے بلکہ شاخین تک خشک ہین اگر اُسپر کوئی زاغ یا زغن کہین سے مرتا ہوا بسبب تمازت آفتاب کے آکر اُس ٹُنڈ پر بیٹھتا وہ ایسا جاتا تھا اور ایسی گرم ہوا تھی کہ اُسکے پر و بال جلنے لگتے تھے اور زمین پر گرا پڑتا تھا انکا بھی یہی حال ہے کہ تمازت آفتاب سے چہرہ کُھلا گیا ہے از سر تا پا عرق عرق ہین آبلہ پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو چٹخا جاتا ہے زبان

مین کانٹے پڑے ہوئے ہین گرسنگی کا الگ غلبہ ہی وہ گل گلزار صاحبقرانی خارہاے بلا و مصیبت مین گھرا ہوا ہی اپنی زندگی سے عاجز ہی موتکا خواستگار ہی اپنے خالق سے اِس طور سے دعا کرتا ہی کہ ای خالق لم یزل و رزاق بے بدل و قاضی الحاجات دافع البلیات وای حلال مشکلات میرے حال پر رحم فرما اور بلا سے نجات دے یا قابض ارواح کو بھیجدے کہ وہ آکر میری روح قبض کر لے اب مجھ سے یہ مصیبت سفر و تکلیف راہ نہین اُٹھ سکتی ہی اِس طور سے دعائین کرتا ہوا روانہ ہوا بعض بعض مقام پہ اِسقدر ریگ ملتی ہی کہ تا کمر دھنس جاتا ہی بہ ہزار دقت و خرابی اپنے کو نکالتا ہی ہتھیار جلنے لگے اور ناگوار گذرنے لگا اُنکو جسم پر سے دور کیا اُسی صحرا مین پھینکدیا صرف ایک کمان و تلوار اپنے پاس رہنے دی اِس خیال سے کہ شاید کوئی درندہ ملے اور وہ تکلیف پہونچائے تو اِس سے اُسکو ہلاک کر کے اپنی جان تو بچا لونگا تقدیر نے ایک ایسے صحرا مین پہونچایا کہ جہان مغیلان کے درخت لگے تھے مگر خشک تھے تقدیر نے وہ بھی سبز نہ دکھائے کہ کاش اُنھین کے سایہ مین دم لیتے بلکہ یہ تکلیف پہونچی کہ اُنکے خارون نے تمام جسم کو فگار کر دیا آبلہ سب نوک خار سے پھوٹ گئے خون بہنے لگا تمام لباس تار تار ہو گیا عجب بلا مین سہراب ثانی مبتلا ہین اپنی زندگی سے بیزار موت کے خواستگار چلے جاتے ہین تلوار سے اُن کانٹون کو کاٹتے ہوئے تلوؤن سے خون بہ رہا ہی لباس کی دھجیان ہین خاک مین اٹے ہوئے ہین جہان جہان زخم پڑ گئے تھے اُسپر ریگ پڑ کر جم گئی ہی وہ حد تکلیف دے رہی ہی اگر کسی مقام پر تھک کر خاک پر بیٹھ گئے تو برداشت نہو سکی پھر کھڑے ہو گئے زمین مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہی ہر طرف سے شعلے نکل رہے ہین یہ عالم ہی کہ اگر دانہ گرے تو بریان ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن اِسی حالت مین بسر ہوا ایک مرتبہ اب عاجز ہو کر اور تڑپ کر جو سہراب نے دعا کی چونکہ زمانہ تکلیف کا برطرف ہو چکا تھا ستارۂ اقبال نے رخ کیا تھا ساعت نحس جو تھی وہ برطرف ہو چکی تھی گردش مقدر بھاگ چکی تھی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا خدا نے رحم کیا کہ سامنے سے ایک صحراے سبزہ زار وادی پر بہار نظر آیا گو عجب حال تھا راہ چلنا محال تھا مگر اُس صحرا کو دیکھکر جسم مجروح مین پھر روح نے عود کیا قدم اُٹھا کر جلد جلد اُس طرف کو چلے گو قدم نہ اُٹھ سکتے ہین مگر اِس خوشی مین کہ یہان تو کچھ راحت ملیگی ضرور چشمہ و چاہ ہوگا سایہ بھی ہی خداوند کریم نے تیرے حال پر رحم کھایا کہ اُس بیابان بلا سے نجات دی خضر راہ نے صحراے پر بہار تک پہونچا دیا اب جون تون اپنے کو اُس بیابان مصیبت و بلا سے نکالا اور اُس صحراے بہشت فضا مین اپنے کو پہونچایا دن بھی تمام ہو چکا اب وہ حدت اور گرمی بھی نہ تھی ہوا مین بھی برودت اثر کر چکی تھی اُس صحرا کی سرد ہوا جو لگی غنچۂ دل کو شگفتگی حاصل ہوئی روح نے راحت پائی پسینہ خشک ہوا قلب کو سرور ہوا دل مسرور ہوا ہوا کے جھونکون نے دل پژمردہ کو تازہ کیا ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا جو زخمون مین لگی تو راحت ملی اور جسم کو آرام ملا اُس صحرا مین پہونچکر سب تکلیف راہ فراموش ہو گئی ایسی راحت ملی تلاش آب مین چلے ایک چشمۂ آب خوشگوار و شفاف کا نظر آیا اُسکے قریب آئے پہلے مُنھ ہاتھ دھویا جو آبلون پر خاک جم گئی تھی اُسکو پانی سے برطرف کیا اُسکے بعد جو صحرائی ثمر تھے اُنکو توڑ کر کھایا کیونکہ شدت بھوک سے عجب عالم تھا پانی پیکر شکر خدا کیا قصد کیا کہ اب آگے چلون مگر ہمت نہ پڑی طاقت پانون مین نہ پائی اُسی چشمہ کے قریب سبزہ پر سایۂ درخت مین

بیٹھ گئے دل سے باتین کرنے لگے کچھ شکایت فلکی کرنے لگے جب اُس صحرا کی تکلیف کا خیال دل مین آجاتا تھا تو تمام بدن کے بال کھڑے ہو جاتے تھے کبھی دل مین کہتے تھے کہ مین وہی ہون کہ جسکی خدمت مین ہر وقت ہزارون پریان اور پریزاد موجود رہتے تھے جہان ایک قطرہ پسینے کا گرتا وہ اپنی جان نثار کرتے ماں و نانا کا میرے ساتھ وہ عالم تھا کہ ہر وقت منھ دیکھے جاتا تھا دھوپ مین نکلنا اُنکو ناگوار ہوتا تھا ہر وقت سامان عیش مہیا رہتا تھا تاکہ کسی امر کی تکلیف نہو کوئی وقت ایسا نہوتا تھا کہ مین اکیلا ہون یہ خیال تھا مان و ناناکو کہ ڈر نہ جائے یا آج وہی ہم ہین کہ آج یون اکیلے ہین نہ کوئی ہمدم ہی نہ مونس نہ غمگسار کہ جس سے اپنا حال زار بیان کرین اسوقت وہ لوگ کہان ہین کہ جو اس امر کے اوپر مستعد رہتے تھے کہ اگر ہمارے مالک و آقا کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون اُس مقام پر گرادین وہ آکر دیکھین کہ پسینہ تو ایک طرف خون جسم سے بہ رہا ہی کہان ہین اسوقت مان و نانا کہ جنکو میرا دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا آج کئی دن سے مین دن بھر دھوپ مین سرگردان و آوارہ پھر رہا ہون ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہین پھر یہ کہتے ہین کہ جو کچھ مصیبت و بلا گذرے سب راحت و آرام ہی مقام طلسم کا پتہ ملجائے پدر بزرگوار جد عالی مقدار عم نامدار کی رہائی ہو جائے چاہے میری جان جائے کچا ہے رہے مین تو اب اس امر سے باز نہ آؤنگا جو قصد کر لیا وہ کر لیا جو مرد ہین وہ زبان کے دھنی ہوتے ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین میرا تو عمل اس شعر پر ہی شعر یا تن رسد بہ جانان یا جان ز تن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + کوئی امر مشکل نہین ہی اگر خدا کو منظور ہوگا تو کوئی بات نہین ہی وہ ایک پل مین سب آسان کرنیوالا ہی انسان کو لازم ہی کہ اُسکی ذات پر بھروسہ رکھے اور تکیہ کرے وہی آسان کرنے والا مشکلات کا ہی مرد کو لازم ہی کہ ہر مشکل مین اپنے حواس بجا رکھے بدحواس نہو اے سہراب یہ کیا ہر اس کی باتین کرتے ہو کیا تم وہ شعر بھول گئے جو شاعر نے کہا ہی شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + تم مرد ہو تمکو اسقدر تکلیف سے پریشان ہونا زیبا نہین ہی بس شاہزادہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہا ہی اور کنارے چشمہ کے زیر سایہ درخت بیٹھا ہی چونکہ دن تمام ہو چکا ہی ہنگام شام قریب ہی طائران صحرائی اُڑ اُڑ کر آتے ہین اور آشیانون مین مقیم ہوتے ہین اور کچھ درختون پر بسیرا لے رہے ہین چرندے بھاگے چلے جاتے ہین شاہزادہ اُسیطور سے بیٹھا ہوا تماشہ دیکھا کیا بالکل خوف و خطرہ کیا یہانتک کہ رات ہوگئی وسناٹا صحرا کا فراٹا ہوا کا درندون کا بولنا غول صحرائی کا ڈرانا دل کو بیقرار کیے دیتا تھا مگر وہ قوی دل اُسیطور سے دو زانو بیٹھا ہوا تھا گو وہ صحرا ابھی سبزہ زار تھا مگر صحرائے قیامت سے زیادہ تھا اگر رستم سا بہادر اُس صحرا مین شب کو قیام کرتا تو اکیلا نہ رہا جاتا مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت و نہنگ دریائے جرأت شب بھر اُس صحرا ئے پر خوف و خطر مین بیٹھا رہا کبھی آنکھ لگ گئی جب کوئی درندہ بولا آنکھ کھل گئی پھر دل سے باتین کرنے لگا اسی عالم سے وہ شب بسر ہوئی سحر ہوئی کہانتک عرض کیا جائے کہ کیا سمان تھا جو ہنگام سحر صحرا مین سمان قدرت خدا کا ہوتا ہی وہ شاہزادے کو نظر آیا بس جب وقت نماز سحر قریب آیا چشمے سے وضو کیا دوگانہ خالق ادا کیا اُس لباس تار تار کو بطریق لباس قلندرانہ اُٹھایا اور ایک طرف کو فقیرانہ وضع سے چلے گو نہ ہمت تھی نہ

کرتا مگر فقیرانہ وضع کر لی تھی اُس صحرا کی سیر کرتے ہوئے پانؤن سوجے ہوئے آبلے پڑے ہوئے بعض پھوٹے ہوئے بعض مین پانی کسی سے خون جاری کسی پر خون جما ہوا اُنکی تکلیف کے سبب سے راستہ چلا نہین جاتا مگر بہزار دقت و خرابی چل رہے ہین ہر قدم پر بیٹھ جاتے ہین پھر اُٹھکر راہی ہوتے ہین اِسی حالت سے کوئی پانچ چھ کوس چلے تھے تین پہر دن مین یا ایک ایک دن مین پندرہ پندرہ کوس کا صحرا طے کیا تھا جب اُس صحرا سے نکلے اور ایک سبزہ زار ملائم مین قدم رکھا چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے کچھ لوگون کے بولنے کی صدا آئی اور خیام برپا نظر آئے اب سہراب ثانی اُس آواز پر اور اُن خیمون کی طرف روانہ ہوئے کہ شاید اِن لوگون سے کچھ نشان و پتہ طلسم چہل چراغ سلیمانی کا ملے یہ اُس طرف کو چلے اور قریب پہونچے تو دیکھا کہ چھ سات خیمے برپا ہین مگر سب سیاہ ہین اور جو لوگ اور شاگرد پیشہ و خادم و خدمتگار ہین سب سیاہ پوش ہین کچھ سوار بھی ہین اور پیدل بھی چوبدار و یساول مگر سب سیاہ پوش قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ ہی اور کسی مصیبت مین مبتلا ہی وہ یہان آکر مقیم ہوا ہی یہ سب اُسکے ملازم ہین شاہزادے نے دور سے دیکھا تو یہی ثابت ہوا کہ یہ سب پریزاد ہین اور دیوزاد ہین اور ایک جانب خیمۂ ناموس بھی برپا معلوم ہوتا ہی بس شاہزادے نے خیال کیا کہ لوگون سے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کس بلا مین مبتلا ہین گو قرینہ سے اور سیاہ پوشی کی حالت سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی کے غم و الم مین مبتلا ہین سیاہ پوشی کا کیا سبب ہی کون مرگیا ہی یہ خیال اپنے دل مین کرکے بس قریب اُن لوگون کے پہنچے پریزادون کے آگے اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب تھا کہ یکایک طالع ہو گیا حالت جو دیکھی تو فقیرانہ وضع ہی مگر چہرے سے شان و شوکت عیان ہی گو فقیر ہین مگر امیری رخ سے ظاہر ہی یہ جو دیکھا اور خیال کیا تو سن بھی کم پایا دیکھا کہ کوئی سات آٹھ برس کا سن ہوگا مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہین ہاتھ مین تلوار ہی کمان دوش پر ہی یہ جو حالت سب نے دیکھی وہ پریزاد جو کہ اُس مقام پر موجود تھے وہ سب شاہزادے کے گرد جمع ہوگئے اور دریافت کرنے لگے کہ اے شاہ صاحب آپ کدھر سے تشریف لائے ہین اِدھر کیونکر قدم رنجہ فرمایا یہ تو فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ بابا فقیر کا حال کیا پوچھتے ہو جدھر منھ اُٹھ گیا اُدھر جا نکلے جدھر کا پھیرا ہو گیا تم بیان کرو کہ یہ کیا سبب ہی کہ جسکو دیکھتا ہون وہ سیاہ پوش ہی بلکہ خیمے تک سیاہ ہین اُنھون نے کہا کہ اے شاہ صاحب ہم کیا سیاہ پوشی کا سبب بیان کرین ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم کسی سے بیان کرین مگر ہم یہ عرض کیے دیتے ہین کہ ایک جوان کا ماتم ہی جو کہ ہمارا شاہزادہ تھا سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا افسر کون ہی اور تمھارا مالک کہان ہی ہمکو اُسکے پاس لے چلو ہم اُس سے دریافت کر لین گے اے پریزادو تمکو کچھ طلسم چہل چراغ سلیمانی کی حالت بھی معلوم ہی اور اُسکا پتہ اگر معلوم ہو تو مجھ سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو تو نہین معلوم ہی ہان ہمارے بادشاہ بخوبی واقف ہین اگر آپ اُنسے دریافت فرمائیے گا تو وہ ضرور نشان دینگے کیون آپکو طلسم کے دریافت سے کیا غرض ہی کہا کہ ایک میرا پیر بھائی اُس طلسم کی سرحد پر رہتا ہی مین اُس سے ملاقات کے لیے جاتا ہون شاہزادے نے یہ نہین ظاہر کیا کہ مین فتح کرنے کو جاتا ہون بمصلحت اُنھون نے یہ کہا جب یہ سُنا تو کہا کہ ہم اُس طلسم سے واقف نہین ہین ہان ہمنے بھی نام سُنا ہی مگر ہمارا

بادشاہ واقف ہو شاہ صاحب نے کہا کہ تمھارے بادشاہ کا کیا نام ہو اور وہ کہان ہو یہ سنکر اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر اور خیمے وغیرہ اُنھین کے ہین اور وہ سامنے کے خیمہ مین تشریف فرما ہین اُنکا اسم مبارک سلیمان پریزاد ہو تب سہراب نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لیچلو اور یا اجازت دو کہ ہم جائین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکی اطلاع کرتے ہین اگر وہ طلب فرماینگے تو ہم آپکو پہونچا دینگے راوی نے بیان کیا ہو کہ سلیمان پریزاد ایک زمانہ سے اُس صحرا مین فروکش ہو اور اُسکا حکم ہو کہ جو کوئی کسی طرف سے وارد ہو خواہ گدا خواہ بادشاہ اُسکو روکنا اور اُس سے حال دریافت کرنا کہ تم کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤ گے اور ہمسے اطلاع کرنا بدون ہماری اطلاع کے اُسکو جانے نہ دینا اور دوسرا یہ حکم تھا کہ کوئی دریافت کرے تم لوگ اِس سیاہ پوشی کا سبب نہ بیان کرنا نہ کسی کو طلسم جہل چراغ سلیمانی کا نشان دینا بلکہ کہنا کہ ہم نہین واقف ہین ہمارا بادشاہ واقف ہو بلکہ جو کہ طلسم کا پتہ یا نشان دریافت کرے اُسکی خبر ہمکو ضرور کرنا جب سے سلیمان یہان آکر فروکش ہوا ہو یون تو بہت سے مسافر آئے مگر سوائے سہراب ثانی کے کسی نے طلسم کا نام بھی نہ لیا بس اِسی سبب سے اُن لوگون نے گرد شاہزادے کے مجمع کیا تھا شاہزادے کو خود اُنسے ملنا منظور تھا بغرض دریافت طلسم وہ خود آیا تھا اور وہ تقریر ہوئی تھی جب اُنھون نے یہ جواب دیا تھا کہ ہمارا بادشاہ واقف ہو تو شاہزادے کو فرض ہوا کہ اُنسے بھی ملاقات کرے تاکہ کچھ پتہ یا نشان ملے دوسرے اُسکو سبب سیاہ پوشی بھی دریافت کرنا تھا اِس خیال سے کہ شاید یہ کسی بلا مین مبتلا ہون اور میری سعی و کوشش سے یہ بلا اِن لوگون پر سے دفع ہو تو کیا میرا حرج ہو خداوند کریم نے ہمارے بزرگون کو حلال مشکلات بنایا ہو اور اکثر مقام پر اُنھون نے لوگون کی کمک کی خدا نے وہ بلا دفع کی بس مجکو بھی بزرگون کے قدم بقدم چلنا چاہیے اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم سمجھنا چاہیے اگر یہ لوگ کسی تازہ بلا مین مبتلا ہین تو پہلے اِنکی بلا کو اپنے امکان بھر دفع کر دونگا تاکہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میری مہم کو سر کرے اور مشکل کو حل اِس خیال سے یہی کہا تھا کہ مجکو اپنے مالک کے پاس لیچلو بس جب اُن پریزادون نے یہ سُنا کہ اِنکی بھی خواہش ہو کہ بادشاہ کے پاس جائین تو کہا کہ آپ یہان قیام کرین ہم ابھی آتے ہین شاہزادے کو ٹھہرایا پھر وہ ایک پریزاد اُس خیمے مین آئے کہ جس خیمے مین سلیمان پریزاد اپنے فرزند کے غم مین مبتلا سیاہ پوش بیٹھا تھا اور روبرو آکر ادب سے کھڑے ہو کر مجرا کیا اور عرض کیا حضور ہم لوگ اُسوقت اپنے کام مین مصروف تھے کہ صحرا کی طرف سے ایک شاہ صاحب تشریف لائے گو اُنکا سن اِس قابل نہ تھا کہ وہ فقیری اختیار کرتے مگر کچھ حال نہین کھلتا کہ کیون فقیری اختیار کی چہرے سے اُنکے آثار بہادری عیان ہین اور وہ شان و شوکت اُس فقیری مین رخ سے پیدا ہو کہ شاہان جلیل بھی نہونگے اور وہ رعب و داب ہو اِس سن مین اور اِس حالت مین کہ ہر ایک کلام نہین کر سکتا چہرے سے یہ عیان ہو کہ کسی ملک اور شہر کا شاہزادہ ہو کسی نہ کسی سبب سے لباس فقیری اختیار کیا ہو خواہ کسی کے عشق مین خواہ کسی اور سبب سے وہ حسن و جمال ہو کہ اِس پردۂ قاف مین سب حسین پریزاد و پریان ہین مگر سب اُنکے حسن کے روبرو ہیچ ہین آفتاب اُنکے روے زیبا کے مقابل ایک ذرہ ہو بس جنھنے جو یہ حسن و جمال اور یہ رعب و داب دیکھا حواس جاتے رہے مگر جرأت کرکے دریافت کیا

کدھر سے آنا ہوا اور کدھر کا قصد ہی جواب دیا کہ بابا فقیرون کا کیا حال دریافت کرتے ہو جدھر کا پھیرا ہو گیا ہم آزاد بندے ہین تارک دنیا ہین تم یہ بیان کرو کہ تم لوگ سیاہ پوش کیون ہو اور یہ بیان کرو کہ تمکو طلسم چہل چراغ سلیمانی کا پتہ معلوم ہی اور تمھارا افسر کون ہی ہمنے کہا کہ ہم یہ حال نہین بیان کرسکتے ہین کہ سیاہ پوش کیون ہین اور نہ ہمکو طلسم کا پتہ معلوم ہی لیکن ہان ہمارے بادشاہ سلامت واقف ہین اُنھون نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لیے چلو ہمنے عرض کیا کہ طلسم کا حال کیون دریافت فرماتے ہو کہا کہ میرا بھائی سرحد طلسم پر رہتا ہی اُسکی ملاقات منظور ہی آپکا اسم مبارک دریافت کیا ہمنے عرض کردیا لہذا وہ آپکی خدمت مین آنے کا قصد رکھتے ہین کیا ارشاد ہوتا ہی یہ جو سلیمان نے سُنا کہ طلسم کو فقیر دریافت کرتا ہی خیال کیا کہ مین جس شخص کا منتظر ہون یہ وہی تو نہین ہی کیونکہ اہل تنجیم نے مجکو خبر دی تھی کہ ایک شاہزادہ آکر اِس طلسم کو فتح کریگا مجکو اِس غم سے رہا کریگا یہ وہی شاہزادہ تو نہین ہی پھر خیال کیا کہ وہ اِس حالت فقیری سے کیون آنے لگا جاہ و حشم سے تشریف لاتے گا خیر جو کوئی ہو اپنے پاس بلاکر دریافت حال کرنا ضرور ہی شاید کچھ مطلب برآ نکلے یہ خیال اپنے دل مین کرکے اُن پریزادون سے کہا کہ اُن شاہصاحب کو میرے پاس لے آؤ مین بھی تو دیکھون کہ وہ کون صاحب ہین وہ پریزاد یہ سُنکے خیمے کے باہر آئے اور شاہزادے سے کہا کہ تشریف لیچلیے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی شاہزادہ خوشی خوشی ہمراہ اُن پریزادون کے اُس خیمے مین آیا کہ جہان سلیمان پریزاد تھا اندر خیمے کے جو قدم رکھا تو خیمے کو سیاہ اندر سے بھی پایا شاہزادے کی نظر جو سلیمان پریزاد پر پڑی دیکھا کہ ایک پریزاد مسند سیاہ مخمل پر باریش سفید بیٹھا ہی اور چند خادم و خدمتگار سیاہ پوش پس پشت کھڑے ہین وہ مرد بزرگ یعنے سلیمان پریزاد بھی سیاہ پوش ہی تاج سر پر ہی سطوت شاہی چہرے سے ظاہر ہی اِدھر سے شاہزادے نے سلیمان کو دیکھا اُدھر سلیمان کی نظر جو شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک طفل کمسن برس سات آٹھ کا سن چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین دوش پر چہرے سے رعب شاہی و سطوت جہان پناہی آشکارا ایسا رعب وداب اور حسن و جمال ہی کہ کوئی آنکھ چار نہین کرسکتا ہی اور آثار جوانمردی و بہادری اِس سن مین چہرے سے پیدا ہین خیال کیا کہ مقام عجب ہی کہ اِس سن مین یہ رعب وداب ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی یہ حالت فقیری کسی نہ کسی سبب سے ضرور ہی اسمین کوئی نہ کوئی بھید ہی یہ صورت فقیرون کی نہین ہوتی ہے یا کسی کے عشق مین یہ حال کیا ہی یا اور کسی امر سے جب یہان آئیگا تو معلوم ہو جائیگا سلیمان پریزاد اپنے دل مین کہ رہا تھا اور اُسی طرف دیکھے جاتا تھا جب یہ قریب پہونچے گو اُنکی فقیرانہ وضع تھی مگر ایسا رعب وداب و شان و شوکت تھی کہ بے اختیار سلیمان براے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا اور تا لب فرش آکر لیگیا اِنھون نے بھی بسبب اُسکی بزرگی کے اُسکو سلام کیا اُسنے لیجا کر اُسی مسند پر برابر اپنے بٹھا لیا بلکہ خود کچھ فاصلہ سے بیٹھا یہ تلوار روبرو رکھکر بیٹھ گئے جب یہ بیٹھ چکے اُسوقت سلیمان نے مزاج پرسی کی گو یہ کلام فقیرانہ سے واقف نہ تھے مگر یون جواب دیا کہ بابا یہ بندہ رب جلیل اچھا ہی تو اپنے مزاج کا حال بیان کر سلیمان نے جواب دیا کہ ابھی تک آپکی دعا سے زندہ ہون مگر حیران ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ یہ تو فقیرون کی وضع نہین ہی ضرور

شاہزادہ ہی کلام سے بھی ثابت ہوتا ہی جو تقریر اور گفتگو فقیرون کی ہوتی ہی وہ انکی نہین ہی بس اِس سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ فقیر نہین ہین یہ اپنے دلمین خیال کرکے کہا کہ ای شاہصاحب یہ تو فرمائیے کہ آپکا تشریف لانا کدھر سے ہوا اور ارادہ کس سمت کا ہی اور کس مرشد کا پیالہ پیا ہی اور کیون اِس سن مین یہ وضع اختیار کی ہی ابھی تو آپکا یہ سن نہ تھا کہ آپ فقیری اختیار کرتے یہ کیا سبب ہوا کسکے عشق مین یہ حالت بنائی روے مبارک کی شان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ آپ کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار زادے ہین کسی سبب سے یہ وضع اختیار کی ہی اپنے حال سے آگاہ فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے شاہزادے کو سلیمان پریزادنے دیکھا ہی ایک الفت دلی اور اُنس قلبی پیدا ہو گیا ہی بس جب یہ سوال اُسنے شاہزادے سے کیے تو شاہزادے نے جواب دیا کہ بابا یہ تیرا گمان اور خیال بالکل بیکار ہی کہ مین شاہزادہ ہون مجکو اہل دنیا سے کیا غرض ہم لوگ تارک دنیا ہین اور شاہ لوگ اہل دنیا ہین اُنمین اور ہم مین زمین و آسمان کا فرق ہی اگر تو اس سبب سے کہتا ہی کہ حسن و جمال میرے چہرے پر ہی تو یہ خدا کی دین ہی اُسنے جیسا چاہا پیدا کیا یہ فرض نہین ہی کہ ایسی صورت و شکل شاہزادون کی ہوتی ہی گدا بھی بہت بہت خوبصورت ہوتے ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ کدھر سے آنا ہوا ہے فقیرون کا کوئی مقام ہی جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اور جہان سب جائینگے وہان مین بھی جاؤنگا یہ سوال کرنا بیکار ہی رہا یہ امر کہ اسوقت کہان جاؤنگا تو مین صحرا سے آتا ہون اور قصد ہی کہ طلسم چہل چراغ سلیمانی کو جاؤنگا کیونکہ میرا پیر بھائی اُس طلسم کی سرحد پر آکر مقیم ہوا ہی بہت دنون سے اُس سے ملاقات نہین ہوئی ہی اُسکی ملاقات کے اشتیاق مین چلا ہون تمہارے ملازمون سے ملاقات ہوئی اُنسے دریافت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمکو طلسم کا حال نہین معلوم مگر ہمارے مالک کو معلوم ہی بس تمسے ملاقات کا کرنا ضرور ہوا دوسرے یہ سبب تھا کہ مین نے جو یہان آکر دیکھا سب کو سیاہ پوش پایا بلکہ خیمے تک سیاہ پائے اِسکا بھی سبب دریافت کرنا تھا کہ کیا سبب ہی کہ سیاہ پوشی کیون ہی اگر کوئی بلا مین مبتلا ہو تو مین خدا سے دعا کرون تاکہ یہ بلا تمپر سے دفع ہو کیونکہ ہم لوگ خدا رسیدہ ہین بس تم اپنے حال سے آگاہ کرو سلیمان نے جو یہ کیفیت سُنی اور نام طلسم کا سُنا آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا کہ مین کیا اپنا حال پر اختلال بیان کرون مجھپر اِس سن و سال مین کوہ الم ٹوٹا ہی فلک بلا پھٹ پڑا ہی فلک ناہنجار نے لوٹ لیا ہی اِس حال کو کیا بیان کرون مین اپنا حال بیان کرکے آپکو بھی صدمہ دون میرا وہ حال ہی جو سُنے گا رو دیگا خدا کسی کو اِس بلا مین نہ مبتلا کرے آپ میرے حال کی سماعت فرمانے کی نہ کوشش فرمائیے بلکہ مجکو اپنے اصلی حال سے آگاہ فرمائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ جو کیفیت تھی وہ مین نے بیان کی اب مین بدون تمہاری حالت سُنے ہوئے اپنی حالت جو کچھ کہ ہی نہ بیان کرونگا تمکو لازم ہی کہ اپنا حال بیان کرو سلیمان پریزادنے اشک آنکھون مین بھر کر یہ شعر پڑھا شعر حال زار بلاکشان نہ سنو + نہ سنو میری داستان نہ سنو + لاکھ لاکھ انکار کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا تب ناچار ہو کر سلیمان پریزادنے بیان کیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ایک ملک ہی کہ نام اُس کا سلیمانیہ ہی وہ آباد کیا ہوا حضرت سلیمان کا ہی مین وہان کا حاکم ہون میرے آبا و اجداد

حکومت اس ملک کی کرتے آئے یکے بعد دیگرے ہمیشہ تابعین رہے ہین مین نے بعد اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کی حکومت کی اُس ملک کی رعایا مجھسے بہت خوش ہے لشکر بھی قرینہ کا ہے سپاہ بھی کم نہین ہے تین لاکھ پری دیو ہمہ وقت حاضر خدمت رہتے ہین خداوند کو نے سب سامان عیش مہیا کردیا ہے اُسکی عنایت سے کسی چیز کی ضرورت کسی وقت مین نہ تھی اور نہ ہے بس مین اپنی زندگی بخوشی وخوبی وبعیش وعشرت بسر کرتا تھا کسی بات کا غم نہ تھا ہان ایک غم ضرور تھا اور اس امر کا ضرور خیال تھا کہ میرے خانہ تاریک کا چراغ نہ تھا نہ بعد میرے کوئی وارث تاج وتخت تھا اسی غم مین مین اور میری زوجہ بھی مبتلا تھی اور ہر وقت یہی خالق سے دعا تھی چونکہ وہ کریم کارساز ہر وقت اپنے بندون پر مہربان ہے ہم دونون کی دعاے نیم شبی کو قبول فرمایا اور اس سن مین ایک فرزند ارجمند عنایت فرمایا ہے کہ دراصل خانہ تاریک کا چراغ ہوا اور ہمارے باغ مراد کا ثمر تازہ اور گلشن آرزو کا گل رعنا تھا گویا آفتاب اوج واقبال نے برج حمل سے طلوع کیا وہ لڑکا بہت حسین پیدا ہوا تھا جو خبر ہوئی مین بہت خوش ہوا ایسی خوشی ہوئی تھی اُسوقت کیا گذارش کرون علی قدر مراتب ہر ایک کو خلعت وجاگیر وانعام دیا صحبت عیش برپا کی پندرہ دن تک صحبت عیش برپا رہی چھٹی خوب دھوم سے کی کہانتک عرض کرون کہ کل کام اُسکے خوب اچھی طرح سے کیے نوبت باینجا رسید کہ وہ سن تمیز کو پہونچا ہم دونون زن وشوہر کی جان وروح ہے اُسکے دیکھے سے زندگی ہے ہمپر کیا منحصر ہے کل اہل شہر کا اور اپنے اور بیگانے کا یہی حال ہے کہ ہر ایک اُس شمع انجمن شہریاری پر پروانہ وار نثار رہتا ہے خداوند کریم کے فضل وکرم سے ہر فن مین طاق شہرۂ آفاق ہوا زور وطاقت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا بڑے بڑے سرکشان پردۂ قاف کو زیر کیا تھا بڑا نام کیا تھا ہم سب اُسکو دیکھکر خوش ہوتے تھے اسی حالت مین براحت وعیش بسر کرتے تھے اب کوئی رنج والم نہ تھا اتفاق قضا وقدر دیکھیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ کیا تفرقہ پڑتا ہے اور اس پیرانہ سالی مین کیا صدمہ ہوتا ہے گردش زمانۂ غدار وتفرقہ اندازی فلک ناہنجار سے یہ اتفاق ہوا کہ ایک دن کا ذکر ہے میرا فرزند مجھ سے کہنے لگا کہ مین شکار کو جاتا ہون مجکو اجازت مرحمت فرمائیے گو میرا دل نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے اجازت دی کہ اسکا دل نہ دکھے وہ سامان شکار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اس صحرا مین آکر مشغول صید وشکار ہوا میرے مقدر کی سختی اور تقدیر کی ناسازی کو دیکھیے کہ اس صحرا سے قریب ایک صحرا ہے اور وہ حد ہے طلسم چہل چراغ سلیمانی کی جس صحرا مین ایک درۂ کوہ ہے اُس صحرا مین ایک بط رہتی ہے اور یہ مرحلۂ اول طلسم ہے ایک عبارت اُس درۂ کوہ پر بخط جلی تحریر ہے وہ یہ ہے کہ جو کوئی اس مقام پر پہونچے اور اُسکو شوق فتاحی طلسم ہو اور اسکا خواستگار ہو کہ جو مال واسباب اس طلسم مین زمانۂ حضرت سلیمان علیہ السلام سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہے حاصل کرے تو اس طلسم کے فتح کرنے کی کوشش کرے اگر فاتح طلسم ہے تو ضرور طلسم کو فتح کریگا اُسکا طریقہ یہ ہے کہ اُس درۂ کوہ کے سامنے آئے جب وہ یہان پہونچیگا تو اس درے سے ایک بط پیدا ہوگی بس وہ بلند ہوکر صدا ہیہات ہیہات بلند کریگی اُس شخص کو لازم یہ ہے کہ تیر اسقدر انداز سے لگائے کہ جب وہ دہن کھولے وہ تیر اُسکے منھ مین چلا جائے یہ مرحلہ فتح ہوجائیگا اگر تیر نے خطا کی اور اُسنے صدا بلند کی بس وہ تیر لگانیوالا تا کمر پتھر کا ہوجائیگا بس اُسیطور سے وہ بط تین مرتبہ صدا دیگی بس وہ شخص تا بہ گلو پتھر کا ہوکر رہجائیگا اور تا قیامت رہا نہوگا یہ عبارت لکھی ہے بہت سے شاہزادے وزیر زادے تاجر بچے آئے اپنی قسمت آزمائی کی پتھر کے ہوکر رہگئے آجتک تو نہ رہا ہوئے روبرو اُس درۂ کوہ کے تا بہ گلو پتھر کے بنے ہوئے کھڑے ہین مثل مردے کے بلکہ اُس سے بدتر

مین کیا عرض کرون وہ ناشدنی یہین شکار کو آیا تھا اُدھر جو جا نکلا اُس عبارت کو دیکھکر اُسکے بھی
دل مین ہواے فتح طلسم نے اپنا اثر کیا اور یہ خبط پیدا ہوا کہ مین بھی اپنی تقدیر کو آزماؤن شائد مین
ہی فاتح طلسم ہون میرے ہی مقدر مین یہ سب مال و اسباب ہو بس یہ خیال دل مین کرکے میرے
اوپر رحم نہ کرکے لاکھ لاکھ ہمراہیون نے منع کیا ایک کی نہ سُنی اُس میدان کو طے کرکے قریب در کے
پہونچا اُن سنگین تصویرون نے بھی منع کیا کہ ای شخص پلٹ جا نہین تو مثل ہم سب کے تو بھی پتھر کا ہوجائیگا
مگر اُسنے نہ سُنا وہ کیا سنتا ہمارے مقدر مین تو اس سن مین یہ داغ مقدر تھا اور کاتب تقدیر قلم قدرت
سے لکھ چکا تھا بس جیسے ہی یہ پہونچا وہ بطا ظاہر ہوئی اِسنے تیر لگایا تیر نے خطا کی کہ اُسنے صدا دی یہ تا بہ کمر
سنگ ہوکر رہگیا اُسنے دوسری صدا دینے کا قصد کیا اِسنے دوسرا تیر لگایا اُسنے بھی خطا کی اُسنے
صدا دی یہ تا بہ سینہ پتھر کا ہوگیا پھر اُسنے دہن صدا دینے کو وا کیا اِسنے تیسرا تیر لگایا وہ بھی خطا کر گیا
ابکی جو صدا دی یہ تا بہ گلو پتھر کا ہوگیا ای شاہصاحب طریقہ یہ ہی کہ تمام جسم تو پتھر کا ہوجاتا ہی مگر زبان
مین گویائی رہتی ہی کہ جو کوئی اُدھر جاتا ہی وہ لوگ منع کرتے ہین باقی اور حس و حرکت کے قابل
نہین رہتے ہین بس جب یہ واقعہ گذرا ہمراہی کے لوگ یہ حالت دیکھکر بحال پریشان میرے پاس
آئے مین دربار مین تھا دربار آراستہ تھا کہ اُنھون نے جو حال تھا وہ سب آکر بیان کیا یہ سُننا تھا
کہ میرے ہوش جاتے رہے آنکھون مین اندھیرا ہوگیا تمام عالم سیاہ ہوگیا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے
تمام جسم کی طاقت کھینچ لی تاج سر پر سے پھینکدیا غش کھاکر گرنے لگا قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون
لوگون نے ہتھیار چھین لیے مجکو سنبھالا دربار مین ایک کہرام مچگیا ایسی حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا
کہ نہ گریان ہو یہ خبر محل مین پہونچی وہان اُسکی مان نے برا حال کیا اپنے کو ہلاک کرنیکا ارادہ کیا مگر خواصون
وغیرہ نے روک لیا مین نے اُسیوقت حکم دیا کہ سب سیاہ پوش ہون نشان و نوبت سب مین نے
اُکھڑوا ڈالے کیونکہ اب کوئی وارث تاج و تخت نہ رہا تھا اُسیوقت سے قصد کر لیا تھا کہ لباس فقیری
پہنکر زوجہ کو ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جاؤن دربار برخاست کرکے محل مین گیا وہان کا عجب رنگ
دیکھا مین کہانتک بیان کرون جو حال تھا رنج و غم مین اُس نامراد کے زوجہ کو طلب کرکے اُس سے
اپنا ارادہ بیان کیا اُسنے منظور کیا مگر یہ کہا کہ اتنے دن ٹھہر جاؤ کہ مین اُسکا کچھ فاتحہ وغیرہ کر لون مین نے
منظور کیا مگر اسقدر صدمہ تھا کہ کھانا پینا سب ترک کیا سواے رونے اور تڑپنے کے کوئی کام نہ تھا
چنانچہ بسبب ترک آب و طعام کے غش آنے لگے مین بیہوش ہوگیا کہ اُسی عالم غفلت مین ایک بزرگ
میرے قریب تشریف لائے بیٹھے تو بہت کچھ خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ ایک فرزند کے
مبتلاے طلسم ہونے سے تو نے خلق کی خبرگیری موقوف کی آب و طعام ترک کیا بس اسی مین خیر ہی
کہ اپنے حواس درست کر مرد ہو کر ایسا ہراساں ہی اور اپنی زوجہ کو سمجھا اور حکومت پر کمر باندھ بروز قیامت
خدا کو کیا جواب دیگا جب سوال ہوگا کہ ہمنے تجکو اسقدر لوگون پر حاکم کیا تھا وہ تیرے زیر حکم تھے تو نے
ایک فرزند کے مبتلاے طلسم ہونے سے اُنکی طرف سے آنکھ پھیر لی تھی بتا کیا سزا دیجائے تو کیا
جواب دیگا بہتر یہ ہی کہ آب و طعام سے سیر و سیراب ہو زوجہ کو سمجھا تیرا فرزند ابھی تک زندہ ہی اور وہ تجھ سے
ضرور آکر ملیگا تو اسوقت کی میری بات یاد رکھ ای سلیمان تو غم نہ کھا تیرا فرزند رہا ہوگا فاتح اِس طلسم
کا پیدا ہوچکا ہی وہ آکر اس طلسم کو فتح کریگا اور تیرے فرزند کو رہا کریگا بلکہ وہ اور لوگون کو بھی رہا کریگا
یہ فرماکر وہ بزرگ غائب ہوگئے مین اُنسے یہ نہ دریافت کر سکا کہ کبتک اور کس زمانہ مین نہ اسم مبارک

اُس فاتح طلسم کا دریافت کر سکا نہ اُن بزرگ کا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا بس مین نے اُسیوقت
طعام طلب کیا کچھ ایسا خوف اُنھون نے دلایا تھا کہ میرا بند بند کانپ رہا تھا اور اپنی زوجہ کو طلب کیا
وہ بھی کانپتی ہوئی باعانت اور پریون کے میرے پاس آئی مین نے اُس سے سب حال بیان کیا اُسنے
کہا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی جب سے بند بند میرا کانپ رہا ہی بس ہم دونون نے کھانا کھایا
حواس درست ہوئے اُسدن سے رونا کم کیا اور امیدوار پردۂ غیب سے حصول مقصد کے ہوئے دوسرے
دن دربار کیا مگر یہ امر ضرور کیا کہ سیاہ پوشی نہ ترک کی جب دربار آراستہ ہوا اہل تنجیم کو طلب کر کے زائچہ کرایا
اُنھون نے حکم لگایا کہ پردۂ نجم قاف مین ایک بادشاہ ہی کہ نام اُسکا اخضر پریزاد ہی اُسکی دختر ہی کہ نام
اُسکا مضراب پری ہی اُسکی شادی زلزلۂ قاف سے یعنے رستم ثانی پسر ایرج نوجوان کے ہمراہ
ہوئی تھی ایک فرزند پیدا ہوا ہی کہ نام اُسکا سہراب ثانی ہی وہ فاتح ہی اس طلسم کا وہ شہریار ضرور
اِس طلسم کو فتح کرنے آئیگا کیونکہ اُسکے بزرگ بھی اِس طلسم مین قید ہین عنقریب آنیوالا ہی بس آپکو لازم
ہی کہ اُسکی تشریف آوری کی دعا فرمائیے وہ بڑا صاحب نصیب و بلند اقبال ہی اُسکے قدمون کی برکت
سے آپ کے فرزند ارجمند بھی رہائی پائین گے یہ جو اہل تنجیم نے حکم لگایا کیونکہ اُن بزرگ سے بھی سن
چکا تھا مجکو یقین ہو گیا مین نے اُسی دن اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کیا اور چند خیمے لیکر اِس
مقام پر آیا اور یہان مقیم ہوا اپنی زوجہ کو بھی لیتا آیا وہ مصیبت زدہ بھی یہان ہی اُسدن سے یہان
مقیم ہون اور اُس شہریار کی آمد کا انتظار کر رہا ہون اِسی خیال سے مین نے اپنے ملازمون کو منع کر دیا
تھا کہ اگر کوئی میرے حال کو دریافت کرے تو نہ بتانا نہ طلسم کا پتہ دینا میرے پاس لے آنا ابھی تک
تو وہ شہریار نہین تشریف لایا خداوند کریم جلد اُسکو یہان بصحت و سلامتی پہونچا دے تاکہ ہم اُسکے نور
قدم سے اپنی چشم بے بصیرت کو روشن کرین اُسکی خاک قدم کا سرمہ بنائین یہ میرا حال ہی جو مین نے
عرض کیا اِس بلا مین مبتلا ہون اُس شہریار کا انتظار کر رہا ہون وہ میری امید کا بر لانیوالا ہی
اور آرزو کا پورا کرنیوالا ہی یہ جو سلیمان پریزاد نے بیان کیا شاہزادے نے دریافت کیا کہ تیرے
فرزند کا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ اُسکو ہمایون پریزاد کہتے ہین اور دوسرا نام فیروز پریزاد ہی جب یہ واقعہ
شاہزادے نے سُنا تو خیال کیا کہ یہ تیرا منتظر تھا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود تک
پہونچا دیا خوب سلسلہ ہاتھ لگا خیر اسیر اب اپنے کو ظاہر کر دو یہ سوچکر سلیمان پریزاد سے کہا کہ تم کیونکر
اُس شہریار کو پہچانو گے کہ یہ وہی فاتح طلسم ہی اگر وہ آئیگا کیا تم اُسکو دیکھ چکے ہو اُسنے عرض کی کہ مین نے
گو آج تک اُسکو دیکھا نہین ہی مگر سبب شناخت کا یہ ہی کہ وہ بادشاہ جلیل کا نواسہ ہی دوسرے بڑا سبب
فتح طلسم تشریف لائیگا تو بصد جاہ و حشم تشریف لائیگا اس سبب سے شناخت ہوگی تیسرے اہل رمل نے
ایک تصویر خیالی اُس شہریار کی بنا کر میرے پاس رکھدی ہی اور کہدیا ہی کہ اِس تصویر کے موافق
وہ شہریار ہوگا سرمو فرق نہوگا وہ تصویر بھی ہی اُس سے شناخت ہوگی یہ جو شاہزادے نے سُنا
کہا کہ خوب مین سوال کرتا ہون کہ اگر وہ جاہ و حشم سے نہ آئے اکیلا ہو تو کیونکر شناخت ہوگی کہا کہ
تصویر سے کہ جس کا حال مین نے عرض کیا اے شاہ صاحب اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے
جواب دیا کہ مین تو کچھ بھی نہین فقیر ہون سلیمان نے کہا کہ مین نہ مانونگا اور کبھی مجکو نہ یقین آئیگا کہ آپ فقیر ہین
آپ ضرور کسی ملک کے شاہزادے ہین از برائے خدا مجکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے جب سلیمان نے
واسطہ خدا کا دیا اُسوقت شاہزادے نے خیال کیا کہ اب بیکار ہی اِس سے پوشیدہ ہونا بہتر ہی کہ اپنے کو

ظاہر کرو تاکہ طلسم کا پتہ چلے تم اِسی غرض سے آئے ہو خداوند کریم نے تمکو خوب منزل مقصود پر پہونچا دیا اِسکے فرزند کو بھی طلسم فتح کر کے رہا کرو اور اپنے پدر و عم کو بھی یہ جو خیال دلمین آیا کہا کہ ای سلیمان پریزاد تمسے بسا تعجب ہی کہ تم جسکے منتظر تھے وہ تمھارے پاس آیا اور تمنے نہ پہچانا ای سلیمان پریزاد وہ نامراد و ناشاد مین ہی ہون مین اپنے والد بزرگوار کے رہا کرنیکو بدون اطلاع اپنے مان و نانا کے براے فتح طلسم نکلا ہون بس اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا ورنہ مانند اُن سب کے مین بھی گرفتار طلسم ہونگا یہ فرماکر تمام واقعہ ابتدا سے بیان فرمایا اور یہ شعر پڑھا شعر کیا بیان ہووے حال زار اپنا + کوئی ہمدم نہ غمگسار اپنا + ای سلیمان پریزاد درحقیقت کیونکر اِس حال مین کوئی ہمکو پہچان سکے اِس فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے اِس نوبت کو پہونچے خبر کیا زور ہی مگر مقدر نے منزل مقصود تک تو پہونچا دیا ہی یقین ہی کہ خوبی قسمت سے طلسم بھی فتح ہو جائے یہ جو سلیمان نے سُنا خادم کو اشارہ کیا کہ وہ صندوقچہ اُٹھا لاؤ جسمین تصویر شاہزادہ ہی جو کہ اہل نجم نے بنا کر مجکو دی ہی بس وہ خادم دوڑکر گیا اور صندوقچہ لایا سلیمان نے صندوقچہ کھول کر اور تصویر نکال کر جو چہرے سے مقابل کی تو سرِمو فرق نہ پایا تصویر کا مقابل ہونا تھا کہ سلیمان کو یقین ہو گیا اُٹھکر قدمون پہ گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجکو پہلے ہی یقین ہو گیا تھا کہ آپ فقیر نہین ہین بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہین گو آپ انکار فرماتے تھے میری خوبی تقدیر سے آپکو یہانتک پہونچایا شاہزادے نے اُسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ اب تم اطمینان رکھو پہلے مین تمھارے فرزند کو رہا کرونگا اُسکے بعد اپنے بزرگون کی رہائی کی فکر کرونگا اور اُنکو رہا کرونگا اب مجھپر قرض ہوا کہ پہلے تمھاری مشکل کو حل کرون خداوند کریم نے ہم لوگون کو اِسی لیے خلق فرمایا ہی کہ بیکسون اور مظلومون کی داد کو پہونچین اور اپنے کام پہ اُنکے کام کو مقدم جانین یہ جو فرمایا تو سلیمان نے عرض کیا کہ ای شہریار اگر اجازت ہو تو ایک امر مین عرض کرون فرمایا کہ بیان کرو اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اِس خیال کو اپنے دل سے دور فرمائیے آپ براے فتح طلسم تشریف نہ لیجائیے یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ آپ ایسا مرد حسین صاحب جمال و شجاع میرے لیے اِس بلا مین مبتلا ہو کہ جو کہ مقام پر آفت و بلا ہو ہمایون ایسے سو فرزند ہون تو آپکے نقش قدم پر سے نثار کرون اب مجکو جب سے مین نے آپکو دیکھا ہی ہمایون کی بالکل محبت نہین ہی آپکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا آپکے نور جمال سے اپنے چشم کور کو روشن کیا کرونگا آپکی خدمت مین اپنی بقیۂ عمر بسر کرونگا آپ طلسم مین نہ تشریف لیجائیے سراسر وہ مقام خوف و خطر ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ ای سلیمان تم اِس امر مین کد نہ کرو ہم اولاد صاحبقران سے ہین جس امر کا قصد کرتے ہین بدون اُسکو پورا کیے ہوئے نہین باز آتے ہین چاہے اُسمین جان پر بنے چاہے ہمارے لیے خرابی ہو کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم اپنے گھر سے اِس طلسم کو فتح کرنیکو نکلے ہین کیونکر بدون فتح واپس جائین کوئی مین تمھارے فرزند کی رہائی کے لیے یہ امر نہین گوارا کرتا ہون بلکہ اپنے پدر و عم کی رہائی کے لیے یہ امر گوارا کرتا کرتا ہون اور اِسی فکر مین سبکو چھوڑکر گھر سے نکلا ہون یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ لوگ تو مبتلاے رنج و بلا رہین اور مین ساتھ عیش و عشرت کے بسر کرون اگر ایسا ہوتا تو مین اپنی راحت و آرام کو کیون ترک کر کے نکلتا اور اپنے نانا و مان کو اپنی مفارقت مین مبتلا کرتا بس اِس امر مین تمھارا کہنا مجھسے نہایت درجہ بیکار ہی اور یہ امر نہایت دشوار ہی کہ مین اِس امر سے باز آؤن بلکہ تمکو یہ لازم ہی کہ کسیکو میرے ہمراہ کر دو تاکہ وہ مجکو اُس سرحد کا نشان دے اور مین اپنے کام مین مصروف ہون یہ جو شاہزادہ نے کہا سلیمان

کہ ذہن نشین ہوا کہ یہ شہریار ہوشیار ہونگے دراصل اسکو منع کرنا بیکار ہی ناچار ہو کر کہا کہ اختیار ہی آپ کو بندہ مجبور ہو ناچار ہی جو حق غلامی تھا وہ مین نے ادا کیا اچھا ایک امر کا اور امیدوار ہون کہ آج آپ میری دعوت قبول فرمائیے اور حمام فرمائیے کل صبح کو مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپکو سرحد طلسم تک پہونچا دونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ اس امر کا کوئی مضائقہ نہین ہی آج نہین کل سہی یہ فرما کر خاموش ہو رہے یہ بات اس خیال سے منظور کر لی کہ اب اسکے بھی دل کو نہ رنجیدہ کرنا کیا نقصان ہی ایک راستہ مین دوسرے تمکو یہ لازم ہی کہ اس امر کی کوشش اسطور سے کرو کہ آج شب کو عبادت خدا کرو اور اپنے حل مطلب کی دعا کرو دیکھو تو تمہارے مقدر مین اس طلسم کا فتح ہونا یا کوئی اور فاتح ہی جو پردۂ غیب سے ظاہر ہو اسپر عمل کرو کیونکہ نہ تمہارے پاس لوح طلسم ہی نہ تم مالک اسم اعظم ہو کہ جو تمپر سحر و جادو نہ اثر کریگا طلسم مین سوائے سحر و جادو کے کوئی چیز نہین شاید کوئی ذریعہ پردۂ غیب سے ایسا ظاہر ہو کہ جسکے سبب سے کوئی صورت فتحیابی کی ظاہر ہو تمہارے بزرگون نے اکثر ایسا کیا ہی جب انپر کوئی وقت سخت پڑا ہی تو انھون نے خدا سے کمک طلب کی ہی اور پردۂ غیب سے کشود مطلب کی صورت نکلی ہی دل مین یہ تصور کر کے سلیمان سے کہا کہ اے سلیمان ایک شرط سے مین تمہاری دعوت قبول کرتا ہون کہ ایک خیمہ الگ صحرا مین برپا کرا دو مین شب کو اسمین عبادت خدا کرونگا اور اپنے حل مشکل کی دعا کرونگا دیکھون پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی وہ حلال مشکلات ہی کوئی نہ کوئی صورت حل مشکل کی ضرور پیدا ہوگی سلیمان نے عرض کیا کہ بہت خوب بس شاہزادے کو اسیوقت حمام کرایا لباس تبدیل کرایا شاہزادے کی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ بادشاہ جس شہریار کا منتظر تھا وہ تشریف لایا وہ فقیر نہ تھا بلکہ وہی شہریار تھا ہر ایک ادنی و اعلی خوش ہوا کہ اب ہمارا شاہزادہ رہا ہوگا یہ خبر خیمۂ ناموس مین جو پہونچی تو مان ہمایون کی بہت خوش ہوئی اسیوقت سجدۂ شکر بجالائی اور دعائین دینے لگی اور یہ یون درگاہ باری مین عرض کرنے لگی کہ مین تیرے کریمی رحیمی کے صدقہ ہون کہ تو نے آئینۂ آرزو مین شکل امید دکھائی میرے نخل مراد کو پھر بارور کیا اے کریم تو اس شہریار کو تا صد و سی سال سلامت رکھ جو ہم غریبون کی کمک کرنیکو موجود ہی اور اسکو کامیاب کر اپنے فضل و کرم سے یہ دعا مانگ کر سجدے سے سر اٹھایا اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو کسی کے ذریعہ سے خبر کر دے کہ ذرا اندر تشریف لائین مجھے کچھ عرض کرنا ہی محلدار نے پہرے پر حکم ملکہ کو بیان کیا چوبدار نے جا کے خیمہ شاہی مین مجرا کیا بادشاہ کو دیکھا کہ ایک طرف بادشاہ مؤدب بیٹھا ہی اور ایک شاہزادہ مسند پر جلوہ فرما ہی کہ تمام خیمہ اسکے نور جمال سے روشن ہی اس چوبدار نے پہلے شاہزادے کو مجرا کیا پھر اسکے بعد اپنے بادشاہ کو اور ملکہ کا پیام بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا بس وہ چوبدار تو مجرا کر کے رخصت ہو کر چلا گیا سلیمان نے شاہزادے سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اندر چند منٹ کے لیے یہ غلام جائے اور اس سوختہ جگر کو بھی آپکی تشریف آوری سے آگاہ کرے اور آپکے قدوم سے شاہزادے نے فرمایا کہ بسم اللہ تاخیر نہ کرو بلکہ ہماری طرف سے کہنا کہ تم اب رنج و صدمہ نہ کرو مین پہلے تمہارے فرزند کی رہائی کی فکر کرونگا اگر خدا نے چاہا جب یہ اجازت ملی تو سلیمان خیمۂ ناموس مین آیا دیکھا کہ زوجہ صحن خیمے مین کھڑی ہی بادشاہ کو دیکھتے ہی خوش ہو گئی تعظیم کر کے ایوان مین لائی مسند پر بٹھایا سب حال دریافت کیا بادشاہ نے سب حال بیان کیا اور کہا

کہ بیان کرون کہ جو حسن و جمال یہ شہریار رکھتا ہی ہمایون تو اُسکے کف پا کا بھی مقابلہ نہین کر سکتا ہی اور ہمایون تو ادنا غلام معلوم ہوگا اِس شہریار کا کیا خداوند کریم نے بنی آدم کو حسن عطا فرمایا ہی ہم جانتے تھے کہ سواے بی جان کے ایسے حسین نہین ہوتے ہین مین نے لاکھ لاکھ روکا کہ آپ براے فتح طلسم نہ تشریف لیجائین مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ناراض ہوئے اُنکے بھی تو پدر و عم اِس طلسم مین قید ہین اُنکی رہائی کی فکر مین تشریف لائے ہین ملکہ نے عرض کیا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو ایک نگاہ اُس شہریار کو مین بھی دیکھ لون اور بلائین لیلون کہ اُسکے سبب سے میری مراد دلی برآئیگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ کہکر باہر آیا اور خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا یہان شاہزادہ بیٹھا ہوا اور پریزادون سے ہمکلام تھا کہ سلیمان آکر پہونچا شاہزادے نے بسبب بزرگی کے تعظیم فرمائی اپنے برابر ہاتھ پکڑ کر بٹھا لیا جب سلیمان بیٹھ چکا تو ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اندر خیمۂ ناموس کے تشریف لیچلیے تاکہ وہ سوختہ جگر بھی آپکے دیدار فرحت آثار سے مسرور ہو اور شرف ملازمت حاصل کرے آپکی کنیز کو بھی آپکی قدمبوسی کا اشتیاق ہی جواب دیا کہ ابھی مین اُسکے پاس نہ جاؤنگا جبتک اُسکے فرزند کو رہا نہ کرلونگا مجھ سے اُسکا حال دیکھا نہ جائیگا لاکھ لاکھ سلیمان نے کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا ملکہ یہان اِس انتظار مین تھی کہ میرا شوہر اُس شہریار کو لیکر آتا ہوگا طبق زر و جواہر براے نثار مہیا کر رکھے تھے یہان بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی بس سلیمان شاہزادے کو لیکر دسترخوان پر آیا شاہزادے نے خاصہ نوش فرمایا بعد فراغت طعام پھر اُس خیمہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے کہ شام ہوگئی اُدھر کارپردازون نے ایک مختصر خیمہ براے عبادت شاہزادہ بحکم سلیمان پریزاد برپا کردیا تھا جب نماز مغرب کا وقت آیا شاہزادے نے فرمایا کہ اے سلیمان تم محل مین جاؤ اور ہماری طرف سے اپنی زوجہ سے کہنا کہ سہراب نے کہا ہی کہ مین تجھ سے جب تیرے فرزند کو رہا کرلونگا اُسوقت ملونگا ابھی مجکو شرم آتی ہی اب مین خیمۂ عبادت مین جاتا ہون یہ فرماکر اُٹھے اور ایک پریزادے کے ہمراہ اُس خیمہ مین آئے جو کہ براے عبادت برپا کیا گیا تھا اُدھر سلیمان پہرہ چوکی مقرر کرکے اور حکم تاکید دیکر کہ کسی امر کی تکلیف شاہزادے کو نہو داخل محل ہوا زوجہ نے پوچھا کہ وہ شہریار تشریف نہ لایا جو کچھ شاہزادے نے کہا تھا وہ بیان کردیا اور کہا کہ مین کس کس امر کی تعریف کرون ہمہ تن خلق ہین ایسے لوگ تو مین نے آجتک نہین دیکھے نہ پریزاد نہ آدم زاد جیسے یہ ہین خدا اُنکو نظر بد سے بچائے اور اُنکی مراد دلی برلائے صدقہ اُسکو اپنی عزت و جلال کا ہمنے ایسے لوگ دیکھے نہ سُنے کہ جو اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم خیال کرین سواے اِس خاندان کے زوجہ اُسکی بھی دعائین دینے لگی اور شاہزادے کی فتح و ظفر کی دعا مانگنے لگی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ زن و شوہر خوش بیٹھے ہین مگر صدمہ ہی جوانی شاہزادے کا اِدھر شاہزادے نے داخل خیمہ ہوکر وضو کیا اور سجادہ بچھا کر نماز مغرب بہزار رجوع قلب ادا فرمائی اُسکے بعد وظیفہ شروع کیا بعد ختم وظیفہ اِسطور سے اپنے خدا سے بصد التجا دعا کرنے لگے اپنی فتح و ظفر کی کہ اے کریم تو بڑا رحیم ہی تونے تمام انبیا کی اکثر مقام پر بوقت مصیبت کمک فرمائی حضرت یوسف کو چاہ سے نجات دی یونس کو شکم ماہی سے ابراہیم کو آتش نمرودی سے حضرت خضر کو جامۂ حیات عطا فرمایا اکثر میرے بزرگون کی وقت مشکل مین جبکہ اُنھون نے تیری طرف رجوع کی مدد فرمائی اُنکی مشکل حل فرمائی اے میرے خالق اِسوقت بہ مین میری بھی کمک فرما اور اگر میرے مقدر مین فتاحی اِس طلسم کی مقرر ہی تو مجکو ہدایت فرما کہ مین اُسپر عمل کرون اور تیری کمک کے سبب سے اپنی مراد کو پہونچون اپنے

اپنے لیے یہ مصیبت نہین گوارا کرتا ہون بلکہ تیرے بندون کے لیے جو کہ اِس طلسم مین مدت سے قید ہین
اور بلا مین مبتلا ہین واسطے انکے اپنی عزت و جلال کا تمام شب شاہزادہ اسیطور سے دعا مین مصروف
رہا یہانتک کہ قریب صبح آنکھ لگ گئی غنودگی طاری ہوئی دیدۂ ظاہری بند ہوگئے باطنی وا رہے
کہ یکایک ایک مرتبہ آسمان کیطرف سے ایک نور پیدا ہوا اور وہ نور اُس خیمہ مین تھا اب جو شاہزادے
نے دیکھا تو ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ وہ تخت پر سوار ہین جامہ سفید زیب جسم انور ہے عمامہ سر پر ہے
تسبیح صد دانہ دست مبارک مین چہرۂ انور سے ایسا رعب و داب و نور پیدا ہے کہ نگاہ نہین کام کرتی
ہے پیشانی پر نشان سجدہ ہے گرد تخت کے ہزارون ملائکہ ہین اور سبوحا و قدوسا کی صدا بلند ہے وہ تخت
آکر زمین پر قائم ہوا بس شاہزادہ اُس عالم خواب مین براے تعظیم اُٹھا تمام خیمہ معطر ہوگیا جھک کر
تسلیم بجالایا اُن مرد بزرگ نے بشفقت پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ ای سہراب ثانی تو رنجیدہ نہو
تو ہی فاتح ہے اس طلسم کا لے یہ کاغذ جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسمین جسطور سے تحریر ہے اُسی پر عمل کرنا
بوقت صبح تن تنہا طرف مشرق کے جانا مرکب تک نہو صرف ایک کمان اور دو تیر اور ایک شمشیر ہو
اور جسطور سے اِس کاغذ مین لکھا ہے اُسیطور سے سب کام کرنا ای سہراب ثانی اب زمانہ تیری
تکلیف کا برطرف ہوگیا خداوند کریم نے تیرے حال پر رحم فرمایا تو ہی فاتح ہے اس طلسم کا اب ایام
فتح طلسم آگیا مدت اُسکی پوری ہوئی عمر طلسم تمام ہوگئی مجکو درگاہ خداوند کریم سے حکم ہوا کہ ای سلیمان
بن داؤد تم اِسوقت یہ پرچہ کاغذ لیکر سہراب ثانی کے خیمے مین جاؤ وہ تمسے فتح طلسم کی دعا کر رہا ہے
یہ طلسم اُسی کے ہاتھ سے فتح ہوگا یہ کاغذ اُسکو دینا اور کہنا کہ جو اِس کاغذ مین تحریر ہے اُسپر وہ عمل کرے
اُسکے ہاتھ سے طلسم فتح ہوجائیگا لوح طلسم دستیاب ہوجائیگی یہ جو حکم جناب باری سے ہوا مین فوراً
کاغذ لیکر تمھارے پاس آیا خوش ہو اور رنج و غم کو دور کرو کہ تمپر رحم باریتعالی ہوا اب کوئی مشکل
ایسی نہوگی کہ جو حل نہو آگاہ ہو کہ میرا نام سلیمان بن داؤد ہے میرے ہی زیر حکم جن و انس دیو
پری وحش و طیر زمین و آسمان ابر و ہوا بحکم خالق کون و مکان تھے مین ہی اِن سب پر حاکم تھا اُسی
زمانۂ حکومت مین میرے وزیر آصف بن برخیا نے بہت طلسم بنائے کہ جو تیرے اکثر بزرگون نے
بمدد خداوند کریم فتح کیے اور ابھی باقی ہین اُنھین طلسمون سے یہ بھی ایک طلسم ہے جسکا فاتح تو ہے
اسمین بہت مال و اسباب میرے وزیر نے میری اجازت سے واسطے فاتح طلسم کے رکھا ہے اس
طلسم کو تمام خداپرست دیو و پریزاد سے آباد کیا تھا مگر تھوڑے زمانہ سے حاکم اِس طلسم کا کافر ہوگیا ایک
ساحر کے بہکانے سے بس یہی طریقہ میرے وزیر نے مقرر کیا تھا کہ جب یہان کفر کو رواج ہوگا اُسی
زمانہ مین یہ طلسم فتح ہوگا وہ زمانہ آگیا تو شوق سے جا اگر بادشاہ طلسم مسلمان ہوجائے تیری اطاعت
کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یہ فرماکر اور اپنا نظر کردہ کرکے حضرت سلیمان علیہ السلام نظر سے
غائب ہوگئے اِدھر وہ حضرت پوشیدہ ہوئے اُدھر سہراب ثانی کی آنکھ کھل گئی اپنے کو سجادے
پر پایا اور تمام خیمہ اور اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا سجدۂ شکر کیا اور اپنے خواب کی صداقت کا
یقین ہوا دیکھا تو سجادے پر ایک لفافہ بھی موجود ہے اُسکو اُٹھاکر جو دیکھا تو وہی لفافہ تھا جو کہ حضرت
نے خواب مین دیا تھا اب تو یہ حال ہوا کہ جامہ جسم مین تنگ ہوگیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا نماز صبح
کا وقت قریب تھا وضو کرکے نماز خالق ادا کی اور دعا مانگ کر سجادے کو لپیٹا مگر فتح طلسم پرستی
لفافہ کو چاک کیا اسمین سے جو پرچہ نکلا اُسکو پڑھا اور اُسکو پڑھکر باہر تشریف لائے اُسمین یہ تحریر تھا

کہ تو اسیوقت بدون اطلاع سلیمان پریزاد کے طرف مشرق کے روانہ ہو جو شخص سر حد طلسم
تک پہونچ جائیگا جب تو اُس مقام پر پہونچے کہ جہان درہ کوہ ہو اور تصویرین پتھر کی ہین تو پھر
کاغذ کو دیکھنا جیسا تحریر ہو اُسپر عمل کرنا جب تجھکو وہ تصویرین دیکھین گی تو منع کرینگی کہ ادھر نہ آنا
تو کچھ نہ سننا اور نہ کچھ جواب دینا پھر پڑھنا انکے پہونچکر اس کاغذ کو دیکھنا جو تحریر پایا اُسیوقت
دیکھا پرچہ لپیٹکر اُسے جیب مین رکھا اور کہا اے سلیمان تم پریشان نہ ہونا اور نہ میری تلاش کو کسی کو
روانہ کرنا مین بموجب حکم حضرت سلیمان برائے فتح طلسم جاتا ہون کوئی مقام تشویش نہین
نظر خدا پر رکھو وہ حلال مشکلات میری سب مشکلین حل فرمائیگا یہ کہکر رکھا موجب تحریر طرف
مشرق کے روانہ ہوئے اب راوی پہلے شاہزادے کا حال تحریر کرتا ہے پھر یہان کا حال تحریر
ہوگا شاہزادہ پیادہ پا طرف مشرق کے سیر صحرا کی کرتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا
وہ صبح کا وقت وہ طائرون کا زمزمہ سنجی کرنا وہ سبزے کا لہلہانا عجب سمان دکھاتا تھا یہ تعریف صنعت
پروردگار کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہانتک کہ سرحد طلسم پر پہونچے کہ سامنے سے وہ پہاڑ نظر آیا اور
وہ تصویرین سنگین انھون نے شکر خدا کیا اور آگے قدم رکھا اپنے دل مین کہا کہ منزل مقصود پر تو آگئے
اگر خداوند کریگا تو طلسم فتح ہو جائیگا یہ دل سے باتین کرتے ہوئے طرف ان تصویرون اور درہ کوہ
کے چلے جاتے تھے جب ان تصویرون نے شاہزادے کو دیکھا تو گویا ہوئین کہ اے شخص پلٹ جا اپنے کو
اس بلا مین نہ مبتلا کر ورنہ تو بھی مثل ہمارے پتھر کا ہو جائیگا شاہزادے نے کسی کا کہنا نہ سنا اور نہ
کچھ جواب دیا وہ چیخا کیے اور کہا کہ شاید تو بہرہ ہے جو ہمارے کہنے کو نہین سنتا ہمارے پلٹ جا کیون اپنی
جوانی کو برباد کرتا ہے یہ طلسم چہل چراغ سلیمانی ہے ہمنے بھی نہ کہنے پر عمل کر کے اپنی زندگی سے
ہاتھ دھویا اور پتھر کے ہو کے رہ گئے افسوس کہ تو نہین مانتا ہے ہمارے کہنے پر عمل کر اور واپس جا جب
شاہزادے نے نہ سنا تو یہ کہکر وہ سب کے سب خاموش ہو رہے کہ ہم مجبور ہین ہمارا جو حق تھا ہمنے
ادا کیا کیا کرین کہ تیری قضا ہے اور تو بھی ناچار ہے مشیت خدا سے وہ تو خاموش ہوئے ادھر شاہزادہ
قریب انکے پہونچا سامنے درے کے کھڑا ہوا کاغذ جیب سے نکالا اُسکو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے
فاتح طلسم جب تو سامنے درے کے پہونچے اور برابر ان پتھر کی تصویرون کے تو تجھکو لازم ہے کہ جو اسم
حاشیہ کاغذ پر لکھا ہے اُسکو یاد کر لے بس جب تو اُس درے کے سامنے پہونچیگا تو ایک قاز درے سے
باہر آئیگی جو کہ برابر سیمرغ کے ہو گی وہ تیرے سر پر تین مرتبہ گردش کر کے صدا سے مہابت و شدت کے
شدت سے منھ اپنا لیئے منقار کھولیگی بس تجکو لازم ہے کہ جو تو نے اسم حاشیہ پر سے یاد کیا ہے اُسکو پڑھکر تیر
پر دم کر کے اس قاز پر اندازہ نشانہ لگا کر ادھر وہ قاز منھ کھولنے اور صدا دینے نہ پائے کہ تیرا تیر رہا ہو کر چلہ
کمان سے اُسکے دہن مین پہونچے اگر تیر نے خطا کی اور اُسنے صدا دیدی تو پہلی مرتبہ تا بہ کمر پتھر کا ہو جائیگا
بس اگر اسیطور سے تیرے تیرون نے تینون مرتبہ خطا کی اور وہ صدا تین مرتبہ دیچکی تو تو بھی مثل انکے
پتھر کا ہو جائیگا اور پھر قیامت تک رہا ہونا غیر ممکن ہے بس اپنی تقدیر کو آزما اے آئندہ تیری تقدیر
دیکھ تیر خطا نہ کرے نشانہ پر پڑے اگر تیر نشانہ پر پڑا بس تو نے ایک مرحلہ طلسم کا فتح کیا یہ مرحلہ
قاز ان ہے جب تاریکی وغیرہ برطرف ہو جائے اُسوقت پھر کاغذ دیکھنا جیسا تحریر ہو اُسپر عمل کرنا
یہ مضمون دیکھکر شاہزادے نے کاغذ کو لپیٹ کر جیب مین رکھا اسم یاد کر لیا شاہزادے نے وہ اسم یاد کر لیا اور
وہ قاز جو کہ برابر سیمرغ کے تھی تڑپ کر درے سے نکلی کہ جسکا رنگ سبز تھا منقار سرخ تھی

زرد تھے نکل کر بلند ہوئی اور گرد شاہزادہ گردش کرنے لگی جیسے ہی قاز نکلی شاہزادے نے دوش سے کمان لی ترکش سے تیر بیکان تیر پر اسم حاشیہ پڑھ دم کرکے چلۂ کمان مین پیوستہ کیا اور لیس ہو کر اِس قصد سے کھڑا ہوا کہ جب قاز منقار باز کرنے مین نشانہ لگاؤن یہ کھڑے ہوئے تھے اُدھر اُس قاز نے گردش کرکے اور سامنے ہوا پر قائم ہو کر اِس قصد سے منقار باز کی کہ صدا دون اُسکا منقار باز کرنا تھا کہ شاہزادے نے یا علی مدد کہکر تیر کو چشتگی سے نشانہ تاک کر رہا کیا چونکہ وقت فتح طلسم کا آگیا تھا وہ صدا نہ دینے پائی تھی کہ تیر نشانہ پر بیٹھا اُسکی منقار مین در آیا اور پر ماتا ہوا صاف پشت سے نکل گیا تیر کا پڑنا تھا اور نشانہ ہونا تھا اُس قاز کا کہ ایک شور قیامت خیز برپا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی تمام عالم تاریک ہوگیا برفباری ہوئی سنگباری غبار اُڑا آواز آئی اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان کو فتح کرلیا افسوس صد ہزار افسوس کہ حریف نے اپنا کام کرلیا قاز جادو مارا گیا اب طلسم نہ بچیگا یہ صدا آکر پھر صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من قاز جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی غیرہ برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ ہزارون قازین اُس درۂ کوہ سے غول کے غول نکلین اور گرد شاہزادہ جمع ہوئین اور یہ قصد کیا کہ منقار و پنجہ سے شاہزادے کا جسم پارہ پارہ کرین جب شاہزادے نے دیکھا کہ انسے جان بچنا دشوار ہی فوراً کاغذ کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا مبارک ہو کہ تونے مرحلۂ قازان بمدد خداوند یزدان فتح کیا اب تجکو لازم ہی کہ جو قاز کہ تیرے روبرو مرادہ پڑی ہی جسکو تونے خدنگ کا نشانہ کیا تھا اُسکو فوراً اُٹھاکر ذبح کر اور اُسکا خون تھوڑا سا اِن سب قازون پر مار قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ کیا ظاہر ہوتا ہی اور تھوڑا سا خون لیکر اور اُس چشمہ سے پانی تھوڑا سا لے جو کہ سامنے ہی یہ خون اُس پانی مین ملاکر اِن سب پر جو کہ پتھر کے بنے ہوئے ہین مارتا کہ یہ اصلی صورت پر آئین آگاہ ہو کہ یہ قاز اصلی ہی اور اِسکے جسم مین ایک ساحر تھا کہ جو کہ سحر کرتا تھا اور وہ صدائے ہیہات بلند کرتا تھا تو نے اُسکو قتل کیا وہی اِس مرحلے کا حاکم تھا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی اور اِن سب کا حالت اصلی پہ آنا اِسطور سے مقرر ہوا ہی بانیان طلسم نے اِسی طریقہ سے مقرر کیا ہی بعد اِن سب کے حالت اصلی پر آنے کے اِن سب کو رخصت کرکے بلا خوف و خطر داخل درہ ہونا پھر جو امر واقع ہو اور عقل نہ کام کرے کاغذ سے مشورہ کرنا یا جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا یہ جو شاہزادے نے تحریر پایا کاغذ جیب مین رکھا فوراً قاز کو اُٹھاکر کہ وہ ابھی تڑپ رہی تھی ذبح کیا اُسکا خون اُن سب قازون پر مارا کہ وہ سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اُنکے جسمون سے شعلہ پیدا ہوئے وہ سب جلکر خاک ہوگئین بعد اِسکے شاہزادے نے خون اور پانی ملاکر اُن سب پتھر کی تصویرون پہ چھڑکا کہ تڑاقے کی صدا آئی وہ سب حالت اصلی پر آگئے ہر ایک دوڑکر شاہزادے کے قدم پر گرا ہاتھ چومے اور کہا کہ آپکے سبب سے ہمنے حیات پائی قید طلسم سے نجات پائی آپنے ہم سب پر بڑا احسان کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین کیا ہون جب خدا کو منظور ہوا اُسنے تمکو نجات دی لیس تم لوگ اپنے اپنے مقام کو جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ اب ہم اپنی حیات بھر آپکے قدمون سے نہ جدا ہونگے ہمکو ایسا آقا ولی نعمت کہان ملیگا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دو سو آدمی تھے اُنمین بہت سے آدم زاد تھے بہت سے دیوزاد بہت سے پریزاد کوئی تاجر تھا کوئی شاہزادہ کوئی وزیرزادہ کوئی امیرزادہ جب یہ سب نے کہا تو شاہزادے نے جوابدیا کہ ابھی تو مین براے فتح طلسم جاتا ہون تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ جب واپس آؤنگا تو پھر آنا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ چلین گے شاہزادے نے جوابدیا کہ کسی کے لیے جانیکا حکم نہین ہی تنہا جانیکا حکم ہی اور تم مین ہمایون بن سلیمان

کون ہی وہ میرے روبرو آئے یہ سنتا تھا کہ ایک پریزاد کمسن ہاتھ جوڑ کر روبرو آیا قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی میرا ہی نام ہمایون ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تو اپنے باپ پاس جا کہ وہ اور تیری مان تیرے غم مین بہت بیقرار ہین اور قریب مرگ ہین اُنسے مل تاکہ اُنکو تسکین ہو اور ہماری طرف سے کہنا کہ تمکو تمہارا فرزند مبارک ہو خدا نے تمپر رحم کیا کہ اُسکو نجات دی اور کہا کہ جب ہم طلسم فتح کرینگے اور اپنے بزرگون کو رہا کر لینگے تو تمسے ملینگے تم اطمینان رکھو اُسنے عرض کیا کہ آپ سے اور میرے والد سے کہان ملاقات ہوئی تب شاہزادے نے کل حال بیان فرمایا کہ جو تحریر ہو چکا ہی اُسنے سنکے عرض کیا کہ اب غلام تو نہ جائیگا ہمراہ رہیگا شاہزادے نے فرمایا کہ مین کہہ چکا ہون کہ کوئی میرے ہمراہ نہین چل سکتا ہی تم بیکار بار بار کہتے ہو مین اکیلا جاؤنگا یہ معاملہ طلسم کا ہی جو کہ حکم ہوتا ہی اُسی پر عمل کیا جاتا ہی تب اُسنے عرض کیا کہ میرے ہمراہ میرے باپ کے پاس چلیے تاکہ مین اور وہ آپکی دعوت کرین فرمایا کہ تمسے کہہ چلے کہ تم جاؤ ہم بعد فتح طلسم ضرور ضرور آئینگے اُسوقت دعوت کر لینا ہمارے کام مین ہرج ہوتا ہی اور اُن سب سے کہا کہ تم بھی ہمایون کے ہمراہ جاؤ اور جہان جی چاہے رہو اگر مکان دور ہو تو ہمایون کے ملک مین رہو اُن سب نے عرض کیا کہ ہم مکان جا کر کیا کرینگے آپکی تشریف آوری تک ہمایون کے پاس رہینگے بعد اُسکے آپکی خدمت مین تا عمر رہینگے شاہزادے نے یہ فرمایا اور طرف درہ کوہ کے چلے وہ سب کے سب ناچار ہوئے اور سلام و مجرا کرکے ہمراہ ہمایون کے چلے شاہزادہ داخل درہ ہوا اور غائب ہو گیا یہ لوگ سب ناچار ہو کر چلے ہمایون اُن سبکو ہمراہ لیکر اُسطرف کو چلا کہ جدھر اور جس صحرا مین اُسکا باپ مقیم تھا اور شاہزادے سے ملا تھا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی وہان کا حال سماعت فرمائیے کہ جب صبح ہوئی اور سلیمان بیدار ہو کر باہر آیا پہلے خیمہ شاہزادے مین کہ جہان وہ عبادت کرنے کے لیے تشریف لیگئے تھے گیا داخل خیمہ جو ہوا تو شاہزادے کو نہ پایا خیمہ خالی تھا حواس جاتے رہے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادہ کچھ خفا ہو گیا کہ بدون اطلاع کہین تشریف لیگیا یہ حیران کھڑا تھا کہ ایک کاغذ دیکھا کہ فرش پر پڑا ہی اُسکو اُٹھا کر جو پڑھا تو وہی مضمون تحریر تھا جو کہ شاہزادے نے لکھکر خیمہ مین رکھدیا تھا اور خود تشریف لیگئے تھے جب سلیمان نے وہ پرچہ پڑھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ تنہا بحکم حضرت سلیمان برائے فتح طلسم تشریف لیگیا بس یہ مجبور خیمہ سے باہر آیا لوگون نے پوچھا کہ شاہزادہ کہان ہی کہا کہ وہ تشریف لیگئے برائے فتح طلسم اُنکو درگاہ خدا سے حکم ہو گیا حضرت سلیمان نے آکر اُنکی کمک فرمائی سب بہت خوش ہوئے سلیمان اپنے خیمہ مین آیا اور برائے فتح دعا کرنے لگا پردے خیمہ کے اُٹھوا دیے یہ بیٹھا ہوا طرف صحرا کے دیکھ رہا ہی کہ قریب دوپہر اُسنے دیکھا کہ کچھ آدمی صحرائے طلسم کیطرف سے چلے آتے ہین اُسنے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون لوگ ہین ہرکارے گئے اور فوراً واپس آئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو ای بادشاہ ہمارا شاہزادہ ہمایون مع چند پریزادون کے اور اسیران طلسم کے جو کہ پتھر کے بنے ہوئے تھے تشریف لاتا ہی یہ سنتا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ شادی مرگ کی نوبت آئی چہرہ سرخ ہو گیا پیرہن جسم مین تنگ ہو گیا فوراً اُٹھکر اور پریزادون کو ہمراہ لیکر اُس طرف چلا جب قریب پہونچا تو دیکھا آگے آگے ہمایون اور عقب مین اُسکے اور سب چلے آتے ہین یہ بیتاب ہو کر دوڑا ہمایون نے جو باپکو آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ دوڑ کر اپنے باپ کے قدم پر گرا سلیمان نے اُسکو سینہ سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور اُن سب سے ملا اپنے ہمراہ لیکر خیمہ مین آیا اُسوقت لباس سیاہ تبدیل کیا اور سبکو حکم دیا کہ تم سب بھی تبدیل لباس کرو فرزند سے رہائی

کی کیفیت دریافت کی اُسنے سب حال بیان کیا یہ سنکر سلیمان نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ خدا مین دعا کی کہ اے خداوند کریم تو اُس شہریار کی مراد دلی برلا اور طلسم کو فتح فرما یہ دعا مانگ کر اُن سب سے حال دریافت کیا ہر ایک نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ تا تشریف آوری شہریار ہم آپکے پاس رہینگے سلیمان نے کہا کہ بسم اللہ یہ آپ کا غریب خانہ ہی تشریف رکھیے اُنکی دعوت کی یہ خبر حمص مین پہونچی کہ اُس شہریار نے جاکر طلسم کو فتح کیا اور ہمایون کو رہا کر کے اِدہر روانہ کیا اور خود بقیہ طلسم کے فتح کے لیے تشریف لیگئے ہین ہمایون یہان تشریف لائے اپنے باپ سے ملے ہین بادشاہ بہت خوش ہی یہ سننا تھا کہ ہمایون کی مان بہت خوش ہوئی سجدۂ شکر کیا اور شاہزادے کے لیے دعا کی اور محلدار سے کہا کہ بادشاہ سے جاکر کہدو کہ شاہزادے کو لیکر اندر تشریف لائین میرا قلب بہت بیقرار ہی محلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار نے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ اُسیوقت شاہزادے کو لیکر اور اُن سب کو خیمہ مین ٹھہرا کر اور اپنے ملازمون کو یہ حکم دیکر کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہو مین آتا ہون بس مع فرزند کے داخل خیمہ ہوا یہان مان ہمایون کی صحن خیمہ مین ٹہل رہی تھی جیسے ہی ہمایون کی نظر مان پر پڑی جھک کر سلام کیا اور دوڑ کر قدمون پر گرا مان نے سر اُسکا اُٹھا کر سینہ سے لگا یا پیار کیا اور بہت سا روپیہ ہمایون پر سے نثار کیا خواصون نے آکر مبارکباد دی اُن سبکو انعام دیا رات چھگے اوجنگ نے تیرہ کی فکر ہونے لگی بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ فرزند کو لیکر پھر خیمہ مین آیا یہان سب کے ساتھ شہزادہ عیش و عشرت مین مصروف ہوا اور اُسیدن اپنے خیمہ وغیرہ لیکر اُس صحرا مین آکر مقیم ہوا اور انتظار شاہزادے مین مصروف ہوا اُسکو تو عیش و عشرت و انتظار شاہزادے مین مصروف رکھا جاتا ہی اور مان کو ہمایون کی سامان صحنک وغیرہ مین اور حال سہراب ثانی تحریر کیا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب ثانی جو اُن سبکو رخصت کر کے بحکم پرچۂ کاغذ داخل درۂ کوہ ہوئے تھے رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ درۂ کوہ پر فضا تھا بہت وسیع تھا صناعان چابک دست نے اُس درۂ کوہ مین دو طرفہ دریان بنائی تھین اور اُنپر نقش و نگار نادر کار بنائے تھے شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا گو اُس درے مین تاریکی تھی مگر صناعان چابک دست نے ایسے روزن اور جالیان نادر کار بنائی تھین کہ روشنی ظاہر ہوتی تھی اور وہ تاریکی برطرف ہوگئی تھی راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادہ بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا ایک امر اور ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ جب شاہزادے نے اُس قازہ کو ذبح کر کے اور خون انکا زمین پر پھینکدیا تو ایک غبار زمین سے بلند ہوا تھا اور وہ غبار لاش اُس قازہ کی لیکر بلند ہو گیا تھا شاہزادہ تو ادہر روانہ ہوا اُدہر وہ غبار لاش اُس قازہ کی لیکر قلعۂ طلسم مین گیا وہان بادشاہ طلسم اژدر پریزاد جو کہ حاکم طلسم تھا اور اُسکے بزرگ ہمیشہ سے حاکم طلسم ہوتے آئے اور خدا پرست رہے مگر یہ اپنے وزیر یعنی مکار جادو کے بہکانے سے کافر ہو گیا اور چند مرحلہ کے حاکمون کو بھی کفر کیطرف رغبت دلائی اُنھون نے بھی اُسکی پیروی کی یہ مکار جادو بھی قوم پریزاد سے ہی اژدر پریزاد نے اِسکو اپنا وزیر کیا بس اب اس طلسم کے باشندے تھوڑے سے تو خدا پرست ہین باقی سب ابلیس پرست ہین اور ساحری پرستا آدم بر سر مطلب کہ بادشاہ طلسم قلعۂ طلسم مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی اور سب حاضر دربار ہین یہ بھی امر ملحوظ خاطر رہے کہ یہ کسی مقام پر نہین تحریر ہوا کہ جب رستم ثانی قید ہو کر گئے تو اُنپر کیا گذری اور جب شہریار گئے تو اُنپر کیا گذری اِس امر کا بھی ظاہر کرنا ضرور ہی کہ جب ہامان دیو نے دھوکے سے رستم ثانی کو مبتلاے طلسم کیا اور اُنھون نے ہرن کی اسیری کے خیال سے مرکب کو اُسکے عقب مین روانہ کیا تھا اور وہ ہرن حد طلسم پر پہونچکر تھما تھا اُنھون نے کمند ماری تھی بس غبار بلند ہوا تھا اور

وہ اُسی غبار مین غائب ہوگئے تھے لوگ واپس آئے تھے اور صدا آئی تھی کہ ماندی ماندی تا دور قیامت این جا ماندی بس وہ غبار نہ تھا بلکہ یہ سحر تھا غزال جادو جو کہ لوگون کو لگا کر لیجاتا تھا اور اُنکو سحر کرکے اسیر کرلیتا تھا وہ غزال اصلی نہ تھا بلکہ غزال جادو تھا کہ ہرن بنکر دھوکھا دیتا تھا اور اسیر طلسم کرتا تھا بس رستم ثانی کو اسیر کرکے سامنے بادشاہ طلسم کے لیگیا تھا اور سب حال بیان کیا تھا بادشاہ نے پوچھا تھا کہ یہ خداپرست ہی یا سامری پرست تو اُسنے کہا تھا کہ سامری پرست نہین ہی بلکہ خداپرست ہی حکم دیا تھا کہ اسکو لیجا کر قید کرو بعد دس برس کے قتل کرینگے اِس طلسم کا طریقہ یہ ہی کہ قیدی طلسم دس برس کے بعد قتل کیا جاتا ہی بس رستم ثانی قید کیے گئے ایک آبخورہ پانی کا اور ایک نان جو دونون وقت مین ملتی تھی قید خانہ طلسمی مین قید تھے اپنی زندگی بسر کرنے لگے بعد اُنکے کئی برس سے شہریار کو بھی دیو ہامان نے جاکر مبتلاے طلسم کیا تھا یہ بھی اُسیطور سے پہلے بادشاہ طلسم کے پاس قید ہوکر گئے تھے اور اُسکے حکم سے زندان طلسمی مین جہان رستم ثانی قید تھے قید کیے گئے بھائی سے بھائی ملے ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی تھی رستم ثانی نے اپنے آنیکی کیفیت پردۂ قاف مین اور ہامان سے مقابلہ کرنیکی حالت اور سب واقعات بیان کیے شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کی تھی یہ دونون بھائی مدت سے قید تھے کہ جو اُنپر آلام گذرتے ہین وہ کیا تحریر ہون خلاصہ یہ کہ یہ تو قید مین اور سہراب ثانی براے فتح طلسم چلے ہین اور ایک مرحلہ فتح کر چکے ہین یہان قلعہ مین بادشاہ بیٹھا ہی سب حاضر دربار ہین مکار جادو بھی موجود ہی سب دیو و پری ساحر و غیر ساحر موجود ہین کہ تڑاقہ ہوا اور صدا آئی کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا اور اُسنے مرحلۂ قازان فتح بھی کرلیا قاز جادو کو بھی قتل کیا یہ جو صدا آئی تو اب اژدر پریزاد و کل اہل دربار حیران ہوئے یہ سب عالم حیرت مین تھے کہ یکایک روبرو تخت کے لاش قاز جادو کی اور قاز اصلی کی گری یہ واقعہ دیکھکر تو سب کے حواس جاتے رہے اژدر تو دنگ ہوکر رہگیا اور مکار سے کہنے لگا کہ تمنے سُنا اور دیکھا اب کیا تدبیر کیجاے مکار نے کہا کہ آپ پریشان نہون اِس امر سے تو اطمینان ہی کہ طلسم کشا کے پاس لوح نہین ہی اور لوح کا ملنا بہت دشوار ہی اگر مرحلۂ قازان اُسنے فتح کرلیا تو کیا غم ہی آپ اطمینان سے بیٹھے رہیے کسی نہ کسی مرحلہ پر وہ اسیر ہوجائیگا بدون لوح کے فتح طلسم مشکل ہی اژدر نے کہا کہ تمنے یہ جو کہا سب سچ ہی مگر جب وہ یہانتک آگیا تو کسی نہ کسی صورت سے لوح بھی حاصل کرلیگا مکار نے کہا کہ یہ امر بہت مشکل ہی جبکہ ہم اہل طلسم ہین اور آپ بادشاہ ہین آپکو تو لوح کے حال سے آگاہی بھی نہین تو وہ کیونکر پائیگا بتائیے تو کہ لوح کہان ہے اژدر نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا بالکل مین لوح کے حال سے واقف نہین ہون مکار نے کہا کہ خیال فرمائیے جبکہ آپ بادشاہ طلسم ہوکر واقف نہین ہین تو پھر اور کون واقف ہوگا بس کوئی مقام خوف نہین ہی بدون لوح فتح طلسم مشکل ہی رہا یہ امر کہ مرحلۂ قازان شکست ہوگیا تو ہوجانے دیجیے طلسم کشا اسیطور سے سرگردان پھریگا نوبت یہ پہونچیگی کہ کسی نہ کسی مرحلہ پر ملازم حضور کے ہاتھ سے یا تو قتل ہوگا یا اسیر صرف اسقدر بندوبست فرمائیے کہ کل مرحلہ جات پر نامے تحریر فرمائیے کہ طلسم کشا نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا ہی اور وہ داخل طلسم ہوا ہی بس جنکی طرف آئے وہ اُسکو خواہ قتل کرے یا زندہ اسیر کرکے ہمارے پاس بھیجدے اژدر مکار کے کہنے پر عمل کرتا ہی مکار اُسکا نفس ناطقہ ہی بس اُسیوقت چند نامہ تحریر کرکے مرحلون کیطرف روانہ کیے اور خود عیش و عشرت مین مصروف ہوا وہ نامے ہر حاکم مرحلے کے پاس پہونچے اور وہ آگاہ ہوئے اور بہت سے حاکم مرحلہ ایسے تھے کہ وہ ناراض تھے اژدر سے وہ تو خوش ہوئے اور بہت سے فکر کرنے لگے

طلسم کشا کی اون اگرچہ تو فکر مین گھٹا جاتا ہی اور از در کو عیش و عشرت مین مشغول رکھا جاتا ہی اس خیال سے کہ لوح کا
ملنا دشوار ہی چونکہ سرحد ہی تھی طلسم فتح ہوگا مکار کے قول نے دل پر اثر کر لیا اور خواب غفلت نے اپنا
عمل کیا بس یہ لوگ تو اس فکر سے غافل ہین اودھر شاہزادہ اس درہ کوہ کو طی کرکے جو کہ پانچ فرسخ کا تھا
بیرون درہ آیا دیکھا کہ ایک صحراے مینا حصار ہی کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سواے مینائی رنگ کے کچھ
نظر نہین آتا ہی خاک بھی مینا رنگ کی ہی شجر بھی یہ اس صحرا کو دیکھکر بہت حیران ہوئے سیر کرتے ہوئے
قدم اوٹھائے چلے جاتے ہین لطف یہ ہی کہ طائر بھی مینا رنگ کے ہین یہ چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے
آواز آئی کہ او اجل رسیدہ تو یہان کیونکر آیا تونے اپنی جان کا خوف نہ کیا بس اسی مین خیریت ہی کہ
پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی یہ طلسم جہل چراغ سلیمانی ہی کوئی اور مقام
نہین ہی یہان کا ہر مقام پر آفت و بلا ہی کیون اپنے کو بیکار بلا مین مبتلا کرتا ہی کیا قازجادو مارا گیا جو تو
یہان آیا شاہزادے کے کان مین جو یہ صدا آئی سر اوٹھا کر اس صدا کیطرف دیکھا جدھر سے وہ صدا آئی
تھی دیکھا نظر آیا ایک دیو قوی ہیکل دراز قد دار شمشاد دوش پر رکھے ہوئے میری طرف چلا آتا ہی اور یہ صدا
اوسی کی ہی سر اوسکا مثل گنبد ضحاک کے ہی اور ہاتھ پاؤن مثل شاخ چنار کے آنکھین مثل تنور گرم کے دہن
مثل غار اژدر کے یہ صورت و شکل جو اس دیو کی دیکھی شاہزادے نے اپنے دل مین کہا کہ خدا اسکے ہاتھ
سے جان بچائے ورنہ جان بچتی معلوم نہین ہوتی مگر کچھ خوف نہ کیا اپنا راستہ لیا اوسنے کہا کہ تو بڑا سخن ناشنو
ہی مین منع کرتا ہون تو نہین سنتا ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی تیری اجل تجکو یہان لائی ہے
یہ کہکر جھپٹکر قریب آیا اور بدون آگاہ کیے دار شمشاد کا وار کیا شاہزادہ تو خبردار تھا اوسکے وار کو خالی
دیا اور پہلو پر آکر اوسکی کمر مین لپٹ گیا وہ دار کے یہ سمجھا تھا کہ مین نے اسکا خاتمہ کیا پکارا کہ زدم و لپیت
کردم غبار بلند ہوا دیو سمجھا تھا کہ شاہزادہ لپٹ گیا اب تو یہ پریشان ہوا کہ یہ کون ہی اب جو دیکھا تو اوس
آدم زاد کو پایا بس برہم ہوکر کشتی لڑنے لگا دو پہر تک کشتی ہوئی وہ دیو زیر نہوا ایک مرتبہ وہ دیو جدا ہوا
اور کہا کہ یہ وقت میرے کھانا کھانیکا ہی مارا رے بھوک کے عجب حال ہی اور مجکو معلوم ہوا کہ تو بہت
زبردست ہی بس اتنی دیر ٹھہر جا کہ مین جاکر کھانا کھا آؤن دیکھ ہرگز ہرگز یہانسے نہ جانا ورنہ خرابی ہوگی
شاہزادے نے جواب دیا کہ تو شوق سے جا مین بدون تجکو زیر کیے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا بس وہ دیو
ایک طرف شاہزادے کو اوسی مقام پر ٹھہرا کے چلا گیا جب وہ دیو چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ کاغذ
کو تو دیکھو اسمین کیا تحریر ہی بس فوراً کاغذ جیب سے نکالا اور بسم اللہ کہکر اوسکو کھولا لکھا پایا کہ ای طلسم کشا
آگاہ ہو کہ جب تو درہ کوہ سے باہر نکلیگا تو تجکو صحراے مینا حصار ملیگا تجکو لازم ہی کہ پھر کاغذ کو دیکھ اور
جو اسمین تحریر ہو اوسپر عمل کر آگاہ ہو کہ جو اسم اس کاغذ پر تحریر ہی اوسکو یاد کر لے اور آگے کو روانہ ہو ناگاہ ایک
مقام پر تجھے اور دیو مینا رنگ سے ملاقات ہوگی وہ تیرے اوپر بہت خفا ہوگا تو نہ سننا وہ دار شمشاد کا
وار کریگا تو اس اسم کو جو کہ یاد کیا ہی اپنے اوپر دم کرکے اوس سے مقابلہ کرنا اس اسم کی برکت سے تو
اوسکو زیر کر لیگا تو اوس سے کہنا کہ ای دیو مینا رنگ تو میرے حال سے واقف نہ تھا مین طلسم کشا ہون
مین نے مرحلۂ قازان فتح کیا اور طلسم کو بھی فتح کرونگا بس جو میری اطاعت کریگا وہ میرے ہاتھ سے
امان پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ ذلیل و خوار ہوکر مارا جائیگا جب تم یہ کہوگے وہ جواب دیگا کہ مین امان
کا خواستگار ہون تم کہنا کہ مین اس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اس مقام پر پہونچا دے کہ جہان
نقمان پریزاد وزیر حاکم مرحلۂ مینا حصار بیٹھا ہوا شکار کھیل رہا ہی تو مجکو وہان پہونچا کر چلا جا جب وہ

طلسم فتح ہو جائیگا اُسوقت آنا جب تم یہ کہو گے وہ قبول کریگا تم اُسکے سینہ پر سے اُٹھ بیٹھنا وہ تمکو اپنے دوش پر سوار کر کے
لیجائیگا اور قریب اُس مقام کے پہونچا کے تم سے کہیگا کہ وہ مقام آگیا تم اُسکے دوش پر سے اُتر پڑنا اور وعدہ لیکر اُسکو
رخصت کرنا کہ جب قلعہ طلسم پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو تو تو لشکر دیوان لیکر آنا وہ تم سے وعدہ کر کے چلا جائیگا جب
وہ چلا جائے تو تم سمت مغرب راہی ہونا جب کوئی ایک میل بھر راہ طے کرو گے تو تمکو لقمان پریزاد وزیر حاکم مرحلۂ
مینا حصار ملیگا وہ تمکو دیکھکر بہت خوش ہوگا وہ لاولد ہے تمکو اپنا فرزند کریگا تم بیخوف اُسکے پاس چلے جانا وہ مرد
مسلمان اور باخدا ہے اُسکے پاس بعیش و عشرت بسر کرنا جب وہ بہت تم سے تمہارا حال دریافت کرے تو پھر اپنے
کو ظاہر کرنا اور کہنا کہ مین فاتح طلسم ہوا ہون مین نے مرحلۂ قازان فتح کیا دیو ہیبل رنگ کو کشتی لڑ کے زیر کیا ہے اگر
تمکو یقین نہو تو مجکو مزار شاہ صفا کیش پر لیجاؤ [illegible] تمکو معلوم ہو جائیگا کہ طلسم کشا مرحلۂ مینا حصار مین ایک
مقام ہے کہ وہاں آٹھوین دن [illegible] اُسکا نام شاہ صفا کیش تھا جب
اُسنے انتقال کیا تو اُسدن [illegible] اور وہ آٹھ دن کی خبر جو کہ
طلسم مین گذرنیوالی ہوتی ہے [illegible] طلسم [illegible] ہین
بیان کرتے ہین سب ساکنان طلسم وہ اُن لوگون سے جو [illegible] جب تم یہ کہو گے
لقمان تمہاری عزت کریگا اور جسدن [illegible] آواز آئیگی بادشاہ مرحلۂ
کہ جسکا نام حسان پریزاد ہے [illegible] طلسم تمام [illegible] طلسم کشا آگیا
یہ جوان پہلو سے لقمان [illegible] طلسم کشا ہے اسی نے مرحلہ قازان فتح کیا اور دیو [illegible] کو زیر کیا
اُسنے اُسکی اطاعت کی [illegible] اسکو اپنے ہمراہ لیکر پاس طوفان پریزاد کے جا اور بہت سے الفاظ
اُس قبر سے صاحب قبر [illegible] جب تم لقمان [illegible] ان دونون لیکر مرحلۂ دیگر
پر جائین اور طوفان کے پاس [illegible] وہ جواب دیگا کہ مجکو
تمہارے کہنے کا بھی یقین ہے [illegible] امتحان کے یقین نہ آئیگا وہ لقمان اور
حسان سے کہیگا کہ مین امتحان کر لون تو یقین آئے جو وہ تم سے کہے اُسکو قبول کرنا اور کوئی خوف نہ کرنا باقی
حال پھر کاغذ سے دریافت کرنا اور اگر [illegible] فراموش کر جاؤ [illegible] مقابلہ ہو اور تم اُس سے
لڑو گے جبتک کہ اسم اپنے اوپر نہ دم کرو گے [illegible] جب وہ تم سے اجازت لیکر کھانا
کھانے جائے اور پھر آئے تم اُس سے اُسی تدبیر سے مقابلہ کرنا جو کہ تمکو تعلیم کی گئی ہے یہ جو شاہزادے نے پڑھا
پایا بہت خوش ہوا اور اپنے دل سے کہا کہ خوب کاغذ یاد آیا ورنہ مین اُسپر غالب نہ آتا اُس کاغذ سے یہ بھی
حال ظاہر ہوا تھا کہ یہ دیو طلسمی ہے اُسپر سوا طلسم کشا کے کوئی غالب نہین آسکتا ہے سو یہ کاغذ دیکھکر اُس دیو
کے منتظر رہے وہ اسم یاد کر لیا اور دیو کی آمد کے منتظر رہنے پر کھڑے ہو رہے تھے کہ وہ دیو آکر پہونچا اور پکارا کہ
او آدم زاد تو اپنے قول کا بڑا سچا ہے موافق وعدہ کے کھڑا رہا آ مجھ سے مقابلہ کر یہ سننا تھا کہ شاہزادہ دوڑ کر لپٹ
گیا اسم تو اپنے اوپر دم کر چکے تھے تھوڑی دیر مین اُسکو زیر کر لیا اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور جست کر کے
سینہ پر سوار ہوئے جبتک اسم اپنے اوپر دم کر کے مقابلہ نہ کیا تھا دو پہر تک وہ دیو لڑا تھا یا ایک گھنٹہ میں زیر
ہو گیا شاہزادہ جب سینہ پر سوار ہوا اور زانون سے اُسکو دبا کر بیٹھا اور کہا کہ او دیو ہیبل رنگ آگاہ ہو کہ مین
طلسم کشا ہون مین نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور جو کچھ کہ کاغذ سے تعلیم ہوا تھا [illegible] نے امان طلب کی
شاہزادے نے کہا کہ اس شرط سے امان دیتا ہون کہ تو مجکو اُس مقام پر پہونچا دے کہ جہان لقمان پریزاد
وزیر حسان پریزاد مشغول تحصیل [illegible] ہے اور چلا جا اُسنے قبول کیا شاہزادہ سینہ پر سے اُتر آئے [illegible] قدم شاہزادے کے

چڑھے اور اپنی پشت پر سوار کرکے بلند ہوا اور تھوڑے عرصہ مین زمین پر آیا تیج ہوا سے بیہوش ہوگیا تھا جب یہ زمین پر اترا شاہزادے کو ہوش آیا دیو نے کہا کہ اب مجکو اجازت ملے اسی صحرا مین لقمان پریزاد ہی شاہزادے نے کہا کہ ایک طور سے اجازت ہی کہ جب قلعۂ طلسمی پر مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر حضور آنا اُسنے عرض کیا ضرور حاضر ہونگا شہزادے نے کہا کہ جاؤ پس وہ سلام کرکے راہی ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا شاہزادہ وہانسے روانہ ہوا ایک میل راہ طی کی تھی کہ چند پریزاد نظر آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس صحرا مین لقمان زیرچسان شکار کو آیا تھا ہر روز آتا تھا حسب معمول آج بھی آیا ہی شکار بیٹھا ہوا ماہی کا کھیل رہا ہی یہ پریزاد شاہزادے کو جو نظر آئے ہین اُسکے ملازم ہین شاہزادہ بلاخوف و خطر اُسطرف کو چلا گیا کیونکہ کاغذ سے حکم ہوچکا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد مسن باریش سفید ایک مدور چبوترہ سنگ مرمر کا ہی کنارے چشمہ کے اُسپر فرش نفیس کیا ہی مسند آراستہ ہی بیٹھا ہی اور بہت سے پریزاد اپنے اپنے مرتبہ سے کھڑے ہوئے ہین وہ مرد بزرگ شکار ماہی کھیل رہا ہی شاہزادے نے اُسکو دیکھا اُدھر لقمان کی نگاہ جو شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان لباس نفیس پہنے ہوئے گرد مین آلودہ بوضع مسافر صحرا سے اِدھر کو چلا آتا ہی لقمان نے شاہزادے کو دیکھکر خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ آجتک کبھی اِس صحرا سے کوئی نہین آیا یہ صحراے طلسمی ہی اول تو مرحلہ قازان ہی دوسرے دیو مینا رنگ اِن مرحلون سے جو بچے وہ آئے یہ جوان کیونکر آیا پھر اِسکو خیال آیا کہ شب کو مین نے اپنی لاولدی پر بہت افسوس کیا تھا اور خدا سے دعا کی تھی کہ اگر میرے مقدر مین میری زوجہ سے فرزند نہین ہی تو کوئی ایسا جوان پردۂ غیب سے پیدا کر کہ جو کہ میری فرزندی کو قبول کرے اور مین اُسکو اپنا فرزند بناؤن اور اُسکو دیکھکر مین اپنے دل رنجور کو خوش کرون معلوم ہوتا ہی کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور اِس جوان کو میرے لیے روانہ فرمایا کہ یہ اُسطرفسے آیا ہی کہ جدھر سے کوئی نہین آسکتا ہی پس اگر یہ قبول کرے تو اسکو مین اپنا پسر خواندہ کرون لقمان نے یہ خیال کرکے ایک پریزاد سے کہا کہ اِس جوان کو میرے پاس لے آؤ پس وہ پریزاد گیا اور کہا کہ اے مسافر تمکو ہمارا آقا لقمان طلب فرماتا ہی چونکہ شاہزادے کو کاغذ سے حکم ہوچکا تھا بلاخوف اُس پریزاد کے ہمراہ لقمان کے پاس آئے لقمان نے چہرے کو دیکھا اور شان و شوکت کو خیال کرکے دلمین خیال کیا کہ یہ کوئی عالی خاندان ست ہی شاہزادہ ہی پس براے تعظیم اُٹھا یہ قدرت خدا ہی کہ جو شاہزادے کو دیکھتا ہی براے تعظیم ضرور اُٹھ کھڑا ہوتا ہی اُدھر لقمان براے تعظیم اُٹھا اِدھر اُنھون نے اِسکو بزرگ دیکھکر سلام کیا لقمان نے ہاتھ پکڑ کر برابر بٹھا لیا یہ قدرت خالق ہی کہ جب سے لقمان نے شاہزادے کو دیکھا ہی ایک ایسی الفت قلب مین پیدا ہوئی ہی جو کہ اولاد سے باپ مان اور بزرگ کو ہوتی ہی پس لقمان نے پوچھا کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا اور کہانکا قصد ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ مین مسافر ہون راہ فراموش کی اِدھر چلا آیا اب جو واپس چلا کہ پھر جاؤن وہ راہ نہ ملی تین دن سے پریشان پھر رہا ہون ہان یہ صدا آئی تھی کہ تو طلسم مین اسیر ہوگیا اب اِس امر سے قطع امید کر کہ پھر دنیا پر جانے پارہا ہووے پس مایوس ہوگیا اور خیال کیا کہ جو مقدر مین لکھا تھا وہ پیش آیا لقمان نے کہا کہ خداوند کریم نے میری دعا قبول کی اور آپکو میرے پاس بھیجا اگر آپکو ناگوار نہو تو مین ایک امر عرض کرون شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو لقمان نے کہا کہ در اصل یہ طلسم ہی اب یہانسے جانا بہت مشکل ہی پس اگر آپ یہ امر قبول فرمائین کہ مین آپکو اپنا فرزند بناؤن اور آپکو دیکھکر اپنا دل خوش کرون کیونکہ لاولد ہون اور یہ میرا سن آیا کہ میرے یہان کوئی اولاد نہوئی مین نے کئی محل بھی کیے مگر نہوئی اب کیا ہوگی رات کو مین نے پریشان ہوکر خدا سے دعا کی تھی کہ کسی ایسے شخص کو روانہ فرما کہ جسکو مین اپنا فرزند کرون اُسنے آپکو میرے مقدر کی خوبی سے یہانتک پہونچا دیا شاہزادے نے جواب دیا کہ خیر جو آپکی مرضی جبکہ یہ امید

قطع ہی کہ یہانسے رہا ہو کر جاؤن تو پھر کیا کرونگا سرگردان پھرنے سے بہتر ہوگا کہ اب ایسا شفیق سرپرستی کریگا چونکہ شاہزادے کو حکم تھا کہ جو وہ ہے اُسکو قبول کرتا جبتک وہ کئی مرتبہ حال نہ دریافت کرے اپنا حال نہ بیان کرنا بلکہ جو تمھاری رائے مین آئے وہ فقرہ کردینا پس اُسی تعلیم کے بموجب شاہزادے نے یہ فقرہ کیا اور اُسکے کہنے کو قبول کیا پس اُسوقت لقمان شاہزادے کو لیکر اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آیا اپنی زوجہ سے سب حال کہا وہ مومنہ بھی بہت خوش ہوئی اور مثل مادر مہربان کے شفقت سے پیش آئی شوہر سے کہا کہ خیر خدا نے وارث مال و دولت تو پیدا کردیا اُسکے شوہر نے اپنے دعا مانگنے و عجز و انکسار درگاہ باری مین کرنیکا سب حال بیان کیا وہ بہت خوش ہوئی شوہر سے کہا کہ خدا نے دعا قبول کی بعد اسکے لقمان نے شاہزادے کو حمام کرایا لباس نفیس سے آراستہ کیا پریان و پریزاد برائے خدمت مقرر کیے نام شاہزادے کا فرخ فال رکھا شہزادے نے اپنا نام خلیل تاجر بتایا تھا نام بدلدیا اب طریقہ یہ ہی کہ لقمان شاہزادے کو اپنے سے کسی وقت جدا نہین کرتا ہی سوائے اُسوقت کے کہ جب دربار کو جاتا ہی باقی ہر وقت ہمراہ رکھتا ہی مگر اس امر مین ضرور حیران ہی کہ یہ جو جوان آیا ہی اُسطرف سے آیا ہی کہ جدھر سے کوئی آجتک نہین آیا مرحلہ قازان پر پتھر کا بنجاتا ہی اور شائد بچکر نکل آیا تو دیو مینا رنگ قتل کرتا ہی یا اسیر ہو کر قیدخانہ طلسم مین قید ہوتا ہی یہ کیونکر ان سب بلاؤن سے بچا اور یہ کوئی ایسا ویسا شخص بھی نہین ہی ضرور شاہزادہ ہی یہ اکثر اوقات شاہزادے کو تنہا پاکر دریافت کرتا ہی کہ ای فرزند تم اپنے حال سے مجھکو آگاہ کرو کہ کون ہو اور کیونکر ادھر سے آئے کیونکہ ادھر سے تو کوئی آ نہین سکتا ہی شہزادہ جواب دیتا ہی کہ خدا نے پہونچایا اور مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ تاجر بچہ ہون یہ کلام سنکے لقمان خاموش ہو جاتا ہی جب اسکو ایک زمانہ گذرا اور کچھ حال نہ ظاہر ہوا یہ بہت پریشان تھا ایک دن اُسنے شاہزادے کو تنہا پاکر پھر اُسیطور سے دریافت کیا شاہزادے نے وہی جواب دیا تب لقمان نے کہا کہ ای فرزند تمکو قسم ہی خداوند کریم کی کہ تم اپنے اصلی حال سے آگاہ کرو مین تمھارے واقعہ مین بہت پریشان ہون جب لقمان نے قسم دلائی شہزادے کو حکم تھا کہ جب لقمان قسم دلائے تب اپنا حال بیان کرنا اُسوقت شہزادے نے کہا کہ ای لقمان آگاہ ہو کہ میرا نام سہراب ثانی ہی اور مین فاتح طلسم ہون مین نے بمدد خداوند کریم بموجب ارشاد فیض بنیاد حضرت سلیمان مرحلہ قازان کو فتح کیا اور قازان جادو کو قتل کیا اُسکے بعد دیو مینا رنگ کو زیر کیا اُسکے ذریعہ سے یہان آیا تمسے ملاقات ہوئی اُسنے کہا کہ پہلے آپ نے اپنے تئین کیون نہ ظاہر کیا کہا کہ مجھکو حکم اسیطور سے تھا اگر اب بھی تمکو یقین نہو تو مجھکو مرقد شاہ صفا کیش پر لیچلو تمکو بالکل ظاہر ہو جائیگا ای لقمان اب وہ فکر کرو کہ لوح طلسم ہاتھ لگے لقمان نے جب یہ سنا بہت خوش ہوا اور اُٹھکر قدم چومے ہاتھونکو بوسہ دیا اور کہا کہ مجھکو یقین ہی مین خود ہی حیران تھا کہ سوائے طلسم کشا کے کوئی اُدھر سے نہین آسکتا ہی ہو نہو یہ طلسم کشا ہین کسی مصلحت سے اپنے کو پوشیدہ کرتے ہین اسی سبب سے بار بار دریافت کرتا تھا جو مجھکو خیال تھا وہی ٹھیک ہوا خیر ابھی اس امر کو نہ ظاہر فرمائیے مین کل آپکو مرقد پر لیچلونگا میلا بھی ہی حسان جو کہ میرا بادشاہ ہی وہ اس مرحلہ کا مالک ہی وہ مرد مسلمان نہان ہی جب اُسکو معلوم ہوگا تو وہ اور مین دونون ملکر فکر لوح کے دستیاب ہونے کی کرینگے اگر خدا کو منظور ہوگا تو لوح ملجائیگی اب شاہزادہ خاموش ہو رہا وہ شب شاہزادے نے بعیش و عشرت بسر کی جب صبح ہوئی لقمان شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین آیا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پریزاد تخت پر بیٹھا ہی اور بہت سے پریزاد کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہین مگر سب مینائی لباس پہنے ہوئے ہین بادشاہ کا سن بہت ہی بال داڑھی کے سفید ہین لقمان نے سلام کیا اُدھر حسان نے جو شاہزادے کو دیکھا کہ لقمان آج ایک جوان نو عمر کو اپنے ہمراہ لایا ہی اور وہ جوان بہت خوبصورت ہی لقمان سے پوچھا کہ یہ جوان تمھارا کون ہی اُسنے کہا کہ

آپکا خادم میرا فرزند ہی حسان نے کہا کہ ہمنے جب تمسے دریافت کیا تمنے یہی ہمسے کہا کہ کوئی فرزند نہین ہی اور ہمنے
اکثر اور لوگون کی زبانی بھی تمھاری لاولدی کی شکایت سُنی لقمان نے کہا کہ ایک زمانہ ہوا کہ میری زوجۂ اصلی
مجھسے خفا ہوکر اِس امر پر کہ مین نے جو متواتر عقد کیے اپنے میکے چلی گئی تھی اور بہت خفا تھی
یہ نوبت پہونچی تھی کہ بالکل آمد و رفت میری و دیگر لوگون کی قطع ہو گئی تھی مجکو یہ امر نہ معلوم تھا کہ حاملہ ہی
وہ حاملہ تھی پس میکے مین یہ لڑکا پیدا ہوا مجکو خبر بھی نہ کی بعد کئی برس کے معلوم ہوا جب مجکو معلوم ہوا مینے
بمصلحت کسی پر نہین ظاہر کیا اِس خیال سے کہ جب وہ جوان ہوکر میرے پاس آئیگا اُسوقت ظاہر ہو جائیگا
چنانچہ یہ جوان ہوئے اپنی مان سے اجازت لیکر میرے پاس پرسون آئے پس مین آج لیکر حاضر ہوا
اِس خیال سے کہ آپکی قدمبوسی حاصل کرادون اور آج میلا بھی ہی مرقد مرشد پر بھی لیجاؤن اور اُس مرقد کی زیارت
سے مشرف کرادون پس لیکر حاضر ہوا حسان یہ تقریر سُنکر خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ لقمان
کا فرزند نہین ہی ضرور اِس امر مین بھید ہی اِسنے کسی وجہ سے یہ امر ظاہر کیا ہی اِسطور سے خیر مرقد مرشد سے یہ راز
بھی ظاہر ہو جائیگا یہ دل مین خیال کرکے حکم دیا کہ فرزند لقمان کے لیے کرسی لاؤ کرسی آئی شاہزادہ سلام کرکے
کرسی پر بیٹھ گیا لقمان اپنے مقام پر آیا بادشاہ نے لقمان سے کہا کہ کل میرے پاس نامہ بادشاہ طلسم کا
آیا ہی کہ مرحلۂ قادان فتح ہو گیا قاز جادو مارا گیا طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہی پس اگر تمھارے مرحلہ کیطرف
آئے خواہ گرفتار یا قتل کرنا مین نے کچھ جواب نہین لکھا خاموش ہو رہا تمکو کیا چاہیے طلسم کشا آئے چاہیے
کوئی مین کیون اِس امر مین کوشش کرون یہ تو نہوگا کہ ایک کافر کے حکم سے مین مرد مسلمان کو قتل کرون
یا اسیر لقمان نے جواب دیا کہ میری بھی یہی رائے ہی بلکہ اگر وہ مدد کا خواستگار ہو تو طلسم کشا کی کمک فرمائیے یہ
سُنکر حسان نے جواب دیا کہ جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا مگر اے لقمان طلسم کشا کا آنا طلسم مین بیکار ہی بدون لوح
اور لوح طلسم کا پتہ نہین ہی کس مقام پر ہی لقمان نے جواب دیا کہ وہ تو حاصل کر لیگا کسی بھروسہ پر تو اِس امر کا
قصد کیا ہوگا حسان نے جواب دیا کہ یہ ضرور ہی کہ وہ کسی نہ کسی بزرگ کی کمک سے یہانتک آیا ہوگا اور اُسی کی
مدد سے ایک مرحلہ بھی فتح کیا خداوند کریم اُسکو دلیمینار ناقص کے ہاتھ سے بچائے اور اُسکو اُسکے مقصد دلی پر
کامیاب کرے کیونکہ اب اِس طلسم مین فسق و فجور بہت پھیل گیا میرے نزدیک بربادی طلسم کا زمانہ نزدیک
ہی لقمان نے جواب دیا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی شاہزادہ خاموش بیٹھا ہوا وزیر و بادشاہ کی
تقریر سُنا کیا لقمان نے کہا کہ آپ تشریف لیچلیے میلا جمع ہو گیا ہوگا اور در مرقد کے کھلنے کا بھی وقت آگیا
پس حسان یہ کلام وزیر سے سُنکے تخت پر سے اُٹھا اور اپنے اہل دربار کو ہمراہ لیکر مع لقمان و شاہزادے
کے تخت پر سوار ہوکر اُس مقام پر آیا کہ جہان مرقد شاہ صفا کیش روشن ضمیر کا تھا یہان میلا جمع تھا ہر
قسم کے سودے والے موجود تھے در گنبد پر مرادمندون کا مجمع تھا مجاور بیٹھے ہوئے تھے پھول والے الائچی
دانہ ہار شمعین سیلیے ہوئے موجود تھے پس جب بادشاہ پہونچا سب اہل میلہ نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ
تخت پر سے اُترکر سیدھا طرف مرقد کے چلا مجاورون نے دروازہ مرقد کا کھولا بادشاہ مع وزیر و شاہزادہ و دیگر
اہل دربار کے داخل مرقد شاہصاحب ہوا اور سب مرادمند بھی اندر آئے پہلے بادشاہ نے قبر پر فاتحہ پڑھی بعدہ
وزیر و شاہزادے و دیگر ہمراہیان بادشاہ نے یہان ہر طرف گلدستے رکھے ہوئے تھے آئینے لگے ہوئے تھے فرش
نفیس آراستہ تھا شیشہ آلات لگا ہوا تھا لخلخے روشن تھے عود و عنبر مجمرون مین جل رہا تھا تمام گنبد مہکا ہوا
تھا ایک چادر کمخواب کی کارچوبی اور ایک موتیون کی قبر پر پڑی ہوئی تھی کٹھرا قبر کا طلائی تھا اُسپر جڑاؤ
کام کیا ہوا تھا پس جو مرادمند تھے اُنھون نے شمعین روشن کین اپنی مراد طلب کی چراغ چڑھائے جب یہ سب

کام ہو چلے اُسوقت قبر سے صدا آئی کہ اے حاضرین گنبد اے حسان پریزاد آگاہ ہو اور ہوشیار ہو تو کیا غافل و
مدہوش ہے کہ تیرے شہر مین وہ شخص آیا کہ فاتح طلسم ہے اور تو نے اُسکی کچھ قدر و منزلت نہ کی بلکہ وہ اِسوقت یہان
بھی موجود ہے اُس با اقبال نے مرحلۂ قازان اپنی قوت بازو و مدد بزرگان سے فتح کیا اور دیو مینا رنگ
کو کشتی مین زیر کیا اُسنے اطاعت کی وہ فکر لوح مین یہانتک آیا اور تیرے کچھ مدد نہ کی آگاہ ہو کہ یہ طلسم تمام
ہو گئی وہ صاحب اقبال اِس ہفتہ مین لوح حاصل کریگا اور طلسم کو فتح کریگا جو کفر و کافری آجکل یہان
ہے وہ سب اپنی آب شمشیر سے دھو کر اِس طلسم کو (نجاست کفر سے) پاک کریگا اُسکے نور قدم سے ظلمت
کفر برطرف اور اِسی ہفتہ کے اندر یہ طلسم فتح ہو جائیگا اے حسان تجکو لازم ہے کہ اِس شہریار کی خدمت
کر اور اِس شہریار کو اپنے ہمراہ لیکر طوغان پریزاد مرحلہ گرد باد کے پاس جا اور اُسکو میرے حکم سے
آگاہ کر کہ مرشد کامل نے حکم فرمایا ہے کہ تیرے مرحلہ مین لوح ہے اور تجکو لوح کا پتہ معلوم ہے تو اِس با اقبال
کو آگاہ کر یہ با اقبال اپنے قوت بازو و مدد بزرگان دین سے لوح حاصل کرلیگا اور طلسم کو فتح کریگا پس
اُس سے کہنا اور تو بھی سُن کر جو اِس شہریار کی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا
وہ اُسکے ہاتھ سے مارا جائیگا پس سب ساکنان طلسم پر اِسکی اطاعت فرض ہے اور اب میلا ہوا کرے اور نہ
اب میرے مرقد سے آواز آئیگی صرف اِسی زمانہ کے لیے انہین یہان مرنے کے بعد مقرر کیا گیا تھا اب مین اپنے
مقام اصلی پر جاتا ہون طلسم فتح ہو جائیگا سبب یہ تھا کہ کفر و کافری زیادہ ہو گئی تھی کوئی ایسا نہ تھا کہ تم لوگون کو
اِس امر سے باز رکھتا پس مجکو حکم ملا تھا کہ تا تشریف آوری طلسم کشا تم بعد ہر ہفتہ کے اپنی قبر مین جا کے ہفتہ بھر کے
واقعات و احکامات سے طلسم کے آگاہ کردیا کرو جب طلسم کشا آجائیگا اور طلسم فتح ہو جائیگا پھر تمہارا کوئی کام
نہین ہے پس مین نے آگاہ کردیا یہ جو صدا قبر سے آئی سب حاضرین گنبد پریشان ہو کر دیکھنے لگے وہ کون شخص
ہے کہ جو کہ فاتح طلسم ہے سوائے اُن لوگون کے جو کہ داخل حجرہ ہوئے تھے کسی غیر کو نہ پایا حسان خود حیران
حیران ہو کر دیکھ رہا تھا کہ پھر صدا آئی کہ اے حسان تو بڑا نادان ہے ارے تیرے وزیر کے پہلو مین جو جوان
کھڑا ہے جسکو تیرے وزیر نے اپنا فرزند بنایا ہے اور تجپر ظاہر کیا ہے کہ یہ میرا فرزند ہے ارے یہی طلسم کشا ہے
لقمان کا فرزند نہین ہے اِسکے قدم چوم ہاتھون پر بوسہ دے آنکھون سے لگا اِس امر مین مصلحت تھی کہ جو اِس
امر کو لقمان نے پوشیدہ کیا اور خود نہ ظاہر کیا اگر وہ ظاہر کرتا تجکو یقین نہ آتا پس اسیطور کے ظاہر ہونے سے
سب کو یقین آگیا ہوگا یہ جو صدا آئی اتو یہ حال ہوا کہ سب نے دوڑ کر شاہزادے کے قدم چومے حسان نے
سر قدمون پر رکھ دیا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمائیے مین آپکے حال سے آگاہ نہ تھا شاہزادے نے یہ سُنکر
حسان کو گلے سے لگایا اور کہا کہ کوئی تمہاری خطا نہین ہے یہی مصلحت تھی پس پھر صدا آئی کہ اب ہم جاتے
ہین تم بھی جاؤ اور اِس شہریار کو طرف مرحلۂ گرد باد کے لیکر جاؤ تا کہ یہ شہریار لوح حاصل کرکے طلسم فتح کرے
یہ صدا آکر پھر صدا نہ آئی پس حسان نے فاتحہ پڑھی اور سب حاضرین گنبد نے اُسکے بعد باہر آئے حسان
بڑے اعزاز و اکرام سے شاہزادے کو شہر مین لایا اور داخل محل ہوا اور اپنے وزیر لقمان کو طلب کر کے
کہا کہ سامان سفر کر دو تا کہ مین اِسیوقت طلسم کشا کو لیکر طوغان کے پاس جاؤن اور بحکم مرشد بجا لاؤن لقمان
نے کہا بہت خوب اور باہر آیا اور تھوڑے عرصہ مین سب سامان سفر تیار کر لیا بادشاہ سے کہا یہان بادشاہ
نے بڑی تواضع و تکریم سے شاہزادے کی دعوت کی خود مثل غلامون کے خدمتگاری مین مصروف رہا
لباس پر تکلف سے آراستہ کیا کہ لقمان نے آکر کہا کہ سامان سفر سب تیار ہے پس حسان نے اپنے فرزند
ضربان کو اپنی طرف سے حاکم شہر کیا اور خود مع لقمان پریزاد و شاہزادے کے دو دیگر چند پریزادون کو ہمراہ لیکر

روانہ ہوا بعد قطع راہ کے قریب مرحلہ گرد باد پہونچا راہ مین شاہزادے کی خود خدمت کرتا تھا اور اپنا فخر خیال کرتا تھا جب قریب مرحلہ پہونچے شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ اسقدر ہوا کا زور ہی کہ اُس مقام پر قیام کرنا دشوار ہی اور خاک اُڑ رہی ہی کچھ نظر نہین آتا ہی حسان اُس مقام کے قریب پہونچکر کھڑا ہوا یہ کھڑا نہوا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی ایک شعلہ آتش ہوا مین نظر آیا اور وہ آکر سامنے حسان کے قائم ہوا حسان نے کہا کہ جاکر خبر کر دے کہ حسان پریزاد حاکم مرحلہ پنبہ حصار آپکی ملاقات کو آیا ہی کوئی امر ضروری عرض کرتا ہی اُسکا وزیر ہی اور چند آدمی ہین یہ جو حسان نے کہا وہ شعلہ ایک مرتبہ غائب ہو گیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس مرحلہ کا راستہ بند ہی بدون اطلاع حاکم مرحلہ کے کوئی جا نہین سکتا ہی نہ راستہ کھلتا ہی اور اطلاع کی یہ صورت ہی کہ شعلہ پیدا ہوتا ہی اور وہی شعلہ جاکر خبر دیتا ہی اگر حاکم مرحلہ کو اُس شخص کو طلب کرتا ہوتا ہی تو وہ راستہ کھولدیتا ہی ورنہ اُسیطور سے راستہ بند رہتا ہی آنیوالا عاجز ہو کر پلٹ جاتا ہی حسان کئی مرتبہ آچکا تھا اُسکو طریقہ معلوم تھا اور راہ بھی معلوم تھی بس اسی سبب سے اُسنے شعلے سے یہ کہا جب وہ شعلہ چلا گیا حسان اُسی مقام پر کھڑا رہا کہ اُس شعلہ نے جاکر روبرو طوغان کے اپنی اصلی صورت پیدا کی اصل مین وہ شعلہ نہین ہی بلکہ ایک ساحر ہی اور وہ ساحر سلیمان تہ بانیان طلسم نے یہ بھی طریقہ مقرر کیا ہی جو کہ عرض کیا گیا کہ اسیطور سے خبر ہوتی ہی بس یہان طوغان دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ شعلہ پہونچا اور اپنی صورت اصلی پیدا کی اور کہا کہ آپکو معلوم ہو کہ حسان پریزاد مع اپنے وزیر اور چند پریزادون کے تشریف لائے ہین اور کہتے ہین کہ ایک امر مین رائے لینا ہی اور وہ امر ضروری ہی بس اُسکے بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ برق باد نگہبان مرحلہ سے کہدے کہ راستہ کھولدے تاکہ حسان پریزاد یہان چلا آئے بس یہ حکم دینا تھا کہ وہ اُسیطور سے شعلہ بنکر پاس دیو برق باد کے آیا اور بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا اُسنے راستہ کھولدیا کہ یہان حسان کھڑا تھا اُسنے دیکھا کہ اُس ہوا مین راہ پیدا ہوئی بس حسان شاہزادے اور لقمان وان پریزادون کو ہمراہ لیکر اُس راہ سے داخل مرحلہ ہوا اُس مقام پر بالکل اثر ہوا کا نہ تھا یہان طوغان اپنے وزیر و دیگر اہل دربار سے کہ رہا تھا کہ نہ معلوم حسان کو کیا ضرورت ہی جو اسوقت آیا خوب ہوا کہ وہ آگیا مین خود اُنکو بلانے والا تھا کیونکہ مشورہ کرنا تھا میرے پاس بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہی کہ طلسم کشا نے مرحلہ قازان کو فتح کیا دیو مینار رنگ کو زیر کیا داخل طلسم ہوا ہی لہذا اُسکی فکر کرو کہ وہ اور کوئی مرحلہ فتح نہ کرنے پائے تو اس امر مین صلاح کرنی تھی کہ آیا بادشاہ سے مخالفت کیجائے اور طلسم کشا کی شراکت کیجائے کیونکہ وہ مالک طلسم ہی اور طلسم کشا اگر آیا ہی تو بیکار ہی کیونکہ لوح اُسکے پاس نہین ہی طوغان نے جواب دیا کہ بادشاہ کی شراکت مین نقصان ہی بس اس امر سے اطمینان رکھو کہ طلسم نہ فتح ہوگا یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ جسطور سے طلسم کشا یہانتک پہونچا ہی اُسیطور سے لوح بھی حاصل کر لیگا اور ہمنے اپنے بزرگون سے اکثر سنا ہی کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا ایک نہ ایکدن یہ طلسم فتح ضرور ہوگا اور جو اطاعت نہ کریگا ذلیل ہوگا بس بادشاہ کی شراکت مین ذلت ہی دوسرے بادشاہ نے کفر اختیار کیا ہی ہمارے اُسکے زمین و آسمان کا فرق ہی اگر وہ کافر نہوجاتا تو ضرور اُسکی شراکت کیجاتی وزیر نے جو یہ سُنا تو کہا کہ اچھا حسان کو آنے دیجیے دیکھیے کہ وہ کیا صلاح دیتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ حسان مع سب ہمراہیون کے آکر پہونچا طوغان و کل اہل دربار نے حسان اور اُسکے ہمراہیونکو جو پریزاد سے مع لقمان وزیر کے پہچانا مگر دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکے چہرے سے آثار شجاعت و دلاوری و شوکت شاہی آشکار ہین چہرہ مثل آفتاب تابان کے روشن ہی کہ نگاہ نہین کام کرتی ہی اور ایسا رعب وداب ہی کہ جسم کے بال کھڑے ہوئے جاتے ہین بسبب خوف کے حسان پریزاد سے اور طوغان پریزاد سے صاحب سلا

اور سب اہل دربار نے تعظیم کی حسان مع شاہزادے کے برابر طوغان کے آکر بیٹھا سب ہمراہی اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے بعد مزاج پرسی کے طوغان نے حسان سے کہا کہ مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ میرے پاس کل بادشاہ طلسم کا نامہ آیا ہی اُسکا مضمون یہ ہی کہ مرحلۂ قازان کو طلسم کشا نے فتح کر لیا اور دیو مینا رنگ نے طلسم کشا کی اطاعت کی بس وہ داخل طلسم ہو چکا ہی اُسکو یا تو اسیر کر کے میرے پاس روانہ کرو اگر ملجائے یا اُسکا سر روانہ کرو تو مین اس غرض سے آیا ہون کہ اسمین تمھاری کیا راے ہی اول تو وہ خود ہی پریشان ہو کر چلا جائیگا کیونکہ بدون لوح فتح طلسم غیر ممکن ہی اور لوح کا نشان آجتک کسیکو نہین معلوم ہی یا طلسم کشا کی اطاعت کیجائے اگر وہ ہمارے پاس آگئے طوغان نے کہا کہ مین خود تمکو بلانیوالا تھا اسی مضمون کا نامہ میرے پاس بھی آیا ہی اور تمسے راے لینے والا تھا خوب ہوا کہ تم خود آگئے ہان یہ جو تمنے کہا کہ کیا کیا جائے پہلے تم یہ بیان کرو کہ جس شخص نے بدون لوح کے ایک مرحلہ فتح کر لیا اور دیو کو زیر کر لیا اُسکے نزدیک لوح کا نشان اور پتہ دریافت کر لینا کیا مشکل ہی اور یہ بھی ثابت ہی کہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی کیونکہ یہ کتاب طلسم اور طریقۂ طلسم سے ثابت ہوتا ہی کہ جب بادشاہ طلسم کفر اختیار کریگا اُسی زمانہ مین طلسم کشا آکر طلسم کو فتح کریگا تو یہی زمانہ ہی اسی کی خبر بانیان طلسم دے گئے تھے اور یہ بھی لکھ گئے ہین کہ جو اطاعت طلسم کشا کریگا وہ مرتبۂ اعلے پائیگا اور جو مخالفت کریگا ذلیل ہوگا اور یہ بھی تحریر ہی کہ جس زمانہ مین طلسم کشا آئیگا اُس زمانہ مین مخالفت باہم ہوگی کچھ لوگ مسلمان ہونگے کچھ کافر بس یہ وہی زمانہ ہی بس اب طلسم کا باقی رہنا تو دشوار ہی اور ایک مرحلہ بھی فتح ہو چکا ہی ایسی حالت مین ان امرون پر خیال کر کے کیا کیا جائے دوسرے ہم خدا پرست اور بادشاہ کافر اُسکی کیونکر اطاعت کرین جو میرے نزدیک مناسب تھا وہ مین نے بیان کر دیا اب جو تم راے دو وہ کیا جائے حسان نے کہا کہ جبکہ یہ سب امر ثابت ہین تو پھر کیا ضرور ہی کہ طلسم کشا سے مخالفت کیجائے ضرور اُسکی اطاعت کیجائے طوغان نے کہا کہ میرے نزدیک تو اطاعت ہی بہتر ہی بس میری راے یہ ہی کہ بادشاہ کو کسی بات کا جواب نہ دیا جائے اور طلسم کشا کی تلاش کیجائے حسان پریزاد نے کہا کہ بہتر ہی سب اہل دربار و ہمراہیان حسان مع شاہزادے کے حسان و طوغان کی تقریر سنا کیے جب باہم یہ تقریر ہو چکی اُسوقت طوغان نے شاہزادے کیطرف دیکھکر حسان سے کہا کہ یہ کون بزرگوار آپکے ہمراہ ہین انکی کچھ حقیقت بیان فرمائیے یہ جو طوغان نے کہا حسان نے ہنسکر جواب دیا کہ مجکو آپ سے بسا تعجب ہی کہ آپ نے اس شہریار کو نہ پہچانا اجی حضرت یہ وہی بزرگوار ہین کہ جنکا ابھی ذکر ہو رہا تھا اے طوغان پریزاد یہ شہریار طلسم کشا ہی مین انکو تمھارے پاس اسلیے لایا ہون کہ مجکو حکم مرشد کامل شاہ صفا کیش کا ہوا ہی کہ تم طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیجاؤ پاس طوغان پریزاد کے اور اُس سے کہنا کہ انکی اطاعت کرے اور اُسکے مرحلہ مین لوح ہی اُسکا نشان دیوے تا کہ یہ لوح حاصل کر کے طلسم کو فتح کرین یہ کہکر کل تقریر جو کہ مرقد سے شاہ صفا کیش نے کی تھی بیان کی اور کہا کہ اسی شہریار نے مرحلۂ قازان کو فتح کیا اور دیو مینا رنگ کو زیر کیا ہی اور حسان نے لقمان کے پاس آنا شاہزادے کا اور اپنے کو پوشیدہ کرنا اور بہت قسمین دیکر لقمان کا حال دریافت کرنا شاہزادے کا اپنے کو ظاہر کرنا لقمان کا دربار مین لیکر آنا اور اپنا دریافت کرنا لقمان کا بیان کرنا کہ میرا فرزند ہوا تھا برائے زیارت بروز میلا مرقد شاہ صفا کیش پر جانا اور وہان اس امر کا ظاہر ہونا اور اس تقریر کا ہونا اور مرقد سے صدا آنا بعد اس امر کے اپنا ادھر کو آنا سب حال بیان کیا جب یہ سب تقریر طوغان نے سنی شاہزادے کیطرف دوڑ کر دیکھا اور حسان سے کہا کہ شاہ صفا کیش نے جو کچھ تمسے کہی سب درست اور بجا ہی اور جو تمنے بیان کیا وہ بھی سب درست ہی

حسان پریزاد نے کہا کہ شاہ صفا کیش نے بہت تعریف کی ہو اُنکے فرمانے سے مجکو بھی یقین آگیا ہو اُنکا فرمانا کبھی غلط نہیں ہوتا ہی جو حکم اور جو چیز اُنکی زبان سے ظاہر ہوتی ہی اور جس امر کے بابت صدا آتی ہو وہ بہت درست ہوتی ہی ہم اُنکے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتے ہین ہمپر کیا منحصر ہی کل اہل طلسم اُنکو مانتے ہین بس ہم کیونکر اس امر کو غلط خیال کرین اُنکے حکم کے بعد جب ہم یہان طلسم کشا کو لیکر آئے ہین بس تمکو بھی لازم ہی کہ اس شہریار کی اطاعت کرو اور حکم شاہ صاحب پر عمل کرو فقط اسقدر کہا تھا طوغان نے جواب دیا کہ مجکو کب حکم شاہ صاحب سے انحراف ہی جو کچھ اُنھون نے فرمایا ہی سب درست ہی بس مین بھی جبتک امتحان نہ کر لونگا مجکو بالکل یقین نہوگا حسان نے کہا کہ کس طریقہ سے امتحان کروگے طوغان نے کہا کہ جب سے یہ طلسم بنا ہی اور ہمارے بزرگ اس مرحلہ کے حاکم مقرر کیے گئے ہین تو ایک کتاب امانت رکھی گئی ہی اور وہ کتاب جب سے ہمارے خاندان مین چلی آتی ہی جو بادشاہ ہوتا ہی وہ کتاب اُسکے پاس ہوتی ہی جب وہ مرنے لگتا ہی تو اپنے قائم مقام اور جانشین کے وہ کتاب سپرد کرتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ جب طلسم کشا آئیگا تو اس کتاب پر تحریر ظاہر ہوگی ورنہ یہ کتاب سادی رہیگی اور اس کتاب [illegible] تصویر طلسم کشا کی ہی بس جو شخص تمھارے زمانہ حکومت مین اس امر کا دعوی کرے کہ مین طلسم کشا ہون تو اس تصویر سے اُسکے چہرے کو مطابق کرنا اگر سر مو فرق نہو تو یقین کرنا کہ یہی طلسم کشا ہی اور اسکا ادب بجا لانا چنانچہ میرے پردادا کو اُنکے والد نے یہی وصیت کی اور کتاب دیدی اُنکے پاس آئی جب میرے پردادا انتقال کرنے لگے تو میرے دادا کو یہی وصیت کرکے کتاب سپرد کر گئے وہ جب انتقال کرنے لگے تو میرے والد کو وصیت کرکے کتاب دے گئے جب والد نے انتقال کیا تو وہ مجکو کتاب دے گئے اور یہی وصیت کی بس میری سات پشت سے وہ کتاب چلی آتی ہی مین نے اکثر اُسکو دیکھا سب ورق سادے پائے صرف ایک ورق پر تصویر تھی نہ اُس زمانہ سے آجتک کسی نے دعوی اس امر کا کیا اب یہ شہریار دعوی کرتے ہین اور شاہ صاحب کی مرقد سے بھی صدا آتی ہی بس مین اُس کتاب کو طلب کرکے تصویر سے ملاتا ہون اگر فرق نہوگا تو مجکو بھی یقین ہوجائیگا اور ضرور کچھ نہ کچھ تحریر ظاہر ہوگی اور اگر فرق نہ ہوا تو مین اطاعت کرونگا نہ مخالفت جسطور سے انکا جی چاہے لوح حاصل کرین اور بخدا نہ بتاؤنگا لوح کا نشان معلوم ہی مین نے اکثر اپنے بزرگون سے سنا ہی کہ اُسی کتاب سے لوح کا نشان ملیگا بس اگر یہ طلسم کشا ہین تو عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا بھی پتہ ملیگا اور نہ مین شاہ صفا کیش کی مرقد کی صدا کو غلط کہہ سکتا ہون مگر مجکو اُس وقت تک یقین نہوگا کہ جبتک کتاب سے ظاہر ہوگا اگر تمھاری مرضی ہو تو مین کتاب طلب کرون حسان نے کہا کہ شوق سے تم اپنا جسطور سے ہو اطمینان کرلو مجکو تو یقین ہوگیا یہ کہکر شاہزادے سے کہا کہ انکی مرضی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا نقصان ہی بس میرے طلسم کشا ہونیکا امتحان بھی ہوجائیگا اور طوغان کا شک بھی دفع ہوگا بفضل خدا ضرور میری صورت سے وہ تصویر مشابہ ہوگی اور عبارت کتاب ظاہر ہوگی لوح کا پتہ ملیگا کیونکہ مین فرستادہ ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا اُنھون نے مجکو خواب مین بشارت دی ہی اور فرمایا ہی کہ تم ہی فاتح طلسم ہو بس کبھی فرق نہوگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا فوراً طوغان نے کتاب طلب کی چوبدار خزانہ سے وہ کتاب لیکر حاضر ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ طریقہ ہمیشہ سے جاری چلا آتا ہی اور اُسی زمانہ سے جاری ہی کہ جب سے طلسم بنا ہی بس جو کہ حاکم ہوتا ہی اور اُسکے انتقال کا زمانہ آتا ہی تو وہ خزانہ سے کتاب طلب کرکے اپنی مہر اُسپر سے برطرف کرتا ہی اور جو کہ اُسکے بعد بادشاہ ہونیوالا ہوتا ہی اُسپر اُسکی مہر کردیتا ہی پھر اُس بادشاہ کو اختیار ہی کہ جب چاہے اُسکو منگا کر اور اپنی مہر توڑ کر اُسکو دیکھے اور پھر اپنی مہر کرکے اسیطور سے خزانہ مین رکھدے خزانچی کو حکم ہی کہ جب ہم چندے

طلب کرین فوراً بھیجدینا چنانچہ وہ کتاب ایک صندوقچہ مین بند رہتی ہی اُسکی کلید بادشاہ کے پاس رہتی ہی اور
صندوقچہ پر بادشاہ کی مہر ہوتی ہی بس جب طوغان نے حکم دیا کہ خزانچی سے وہ صندوقچہ لے آؤ جو کہ امانت رکھا
ہی چوبدار نے جاکر خزانچی سے کہا اُسنے فوراً نکالکر دیدیا یہ لیکر حاضر ہوا سب نے دیکھا کہ ایک صندوقچہ فولادی ہی بس
طوغان نے وہ صندوقچہ لیکر اور کلید اپنے جوڑے سے نکالکر پہلے اپنی مہر توڑی اُسکے بعد اُس کلید سے قفل کھولا اور پھر
اُسمین سے کتاب نکالی سب نے دیکھا کہ ایک مخمل سبز کے جزدان مین کتاب ہی بس طوغان نے اُس جزدان کو اُسپر سے
دور کیا اور کتاب کو نکالا اُسکو کھولا پہلے ہی صفحہ پر تصویر طلسم کشا کی بانیان طلسم نے بنائی تھی اب جو چہرے سے شاہزادے
کے ملایا سر مو فرق نہ پایا اُسپر لکھا تھا کہ این تصویر طلسم کشا است سہراب ثانی پسر رستم ثانی نبیرۂ ایرج نوجوان و حمزۂ
صاحبقران زلزلۂ قاف ثانی سلیمان طوغان کے نے جب سر مو فرق نہ پایا کہا کیا صنعت کی تھی بانیان طلسم نے کہ کئی
ہزار برس قبل یہ تصویر بنائی تھی اور سر مو فرق نہ تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے کھینچی ہی ایک مو کا فرق نہ تھا
یہ معلوم ہوتا تھا کہ سامنے بٹھا کر کھینچی ہی یہ حال دیکھکر طوغان کو یقین ہو گیا کہ یہ جوان بیشک طلسم کشا ہی سب اہل دربار
کو دکھایا سب نے تعریفین کی حسان نے بھی دیکھا شاہزادے نے خود اپنی تصویر دیکھی اور بانیان طلسم کی تعریف
کی اب حسان نے طوغان سے کہا کہ تمکو یقین ہوا یا ابھی کچھ شک ہی اگر شک ہو تو وہ بھی دفع کر لو اُسنے کہا کہ ابھی کچھ
امر باقی ہی وہ بھی ظاہر ہو جائے تو پھر بالکل یقین ہو جائے حسان نے کہا کہ وہ کیا طوغان نے کہا کہ عبارت کتاب کا ظاہر
ہونا حسان نے کہا کہ کتاب کھولو اور دیکھو یقین ہی کہ وہ بھی ظاہر ہو بس طوغان نے پھر کتاب کو کھولا اور ورق اُلٹا تو
سرے پر صفحہ کے بخط جلی بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر تھا اُسکے بعد نعت سرور کائنات ماسبق و تعریف اوصیا و ہر نبی تحریر تھی اُسکے
بعد یہ تحریر تھا کہ جبکہ طلسم کا بادشاہ اژدر پریزاد ہوگا اور اُسکا وزیر مکار پریزاد جو کہ سامری پرست ہوگا اُسکے
بہکانے سے اژدر پریزاد کافر ہو جائیگا اور بہت سے اہل طلسم کفر اختیار کرینگے اُس زمانہ مین ایک جوان کہ جسکا
نام سہراب ثانی ہوگا وہ اولاد سے صاحبقران یعنے حمزۂ عرب کے ہوگا جو کہ زلزلۂ قاف بھی مشہور ہوگا برائے
فتح طلسم تشریف لائیگا اور مرحلۂ قازان کو فتح کرکے دیو مینا رنگ کو زیر کریگا اور اُسکے ذریعہ سے لقمان جو کہ اُس زمانہ
مین وزیر بادشاہ مرحلۂ مینا حصار کا ہوگا تشریف لائیگا وہ اپنا فرزند کریگا بعد کئی دن کے اُسپر حال ظاہر ہوگا وہ اپنے بادشاہ
پاس لیجائیگا بادشاہ کے ہمراہ وہ شہریار مرقد شاہ صفا کیش پر جائیگا مرقد شاہ صفا کیش سے اُسکا حال بادشاہ
پر ظاہر ہوگا اور اُنکے حکم سے وہ اُس بادشاہ پاس اُس شہریار کو لائیگا جو کہ مرحلۂ گرد باد کا حاکم ہوگا بس اُس
بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار کی اطاعت کرے اور جو تصویر صفحۂ اول پر بنی ہی یہی تصویر طلسم کشا کی ہی سر مو
فرق نہوگا بس جب تصویر سے بھی مطابق پائے اور وہ شہریار لوح کا نشان دریافت کرین تو بادشاہ اُس سے
عرض کرے کہ جو میل آہنی میرے دربار کے صحن مین نصب ہی اُسکو بزور صاحبقرانی اور طلسم کشائی اُکھاڑ لیجے
تاکہ ہم سب پر آپکے طلسم کشا ہونیکا یقین کامل ہو وہ شہریار بلا خوف و خطر اُس میل کو نکالیگا بس ایک غار ظاہر
ہوگا بس بادشاہ کو لازم ہی کہ اُس شہریار سے عرض کرے کہ اِس غار مین تشریف لیجائیے اندر اُس غار کے ایک
دروازہ ہوگا اُسکو کھولکر دروازے کے اندر جائیگا ایک باغ ملیگا اُس باغ مین ایک بارہ دری ہی بس اُس
بارہ دری مین تشریف لیجائیگا وسط بارہ دری مین ایک دیو سے ملاقات ہوگی اُسکا نام دیو دربان ہی وہ مقابلہ
کریگا اُسکے تئین زیر کرکے اور اُسکے سینہ کو خنجر سے چاک کرکے دل اُسکا نکال لیجیے گا اور آگے کو روانہ ہو جیے گا دوسرے
درجہ مین اور ایک دیو ملیگا کہ اُسکا نام دیو دراز شاخ ہی وہ بھی مقابلہ کریگا اُسکو بھی زیر کرکے اُسکا بھی سینہ چاک
کرکے جگر نکال لیجیے گا بس آگے تشریف لیجائیے گا تیسرے درجہ مین وسط درجہ مین ایک زمین پر ایک تختہ لگا ہی
اُسکو اُٹھاکر اندر جائیے گا بعد کئی زینہ کے ایک حجرہ ملیگا اُس حجرے مین ایک منبر رکھی ہو اُسمین ایک صندوقچہ

رکھا ہوگا اُسی صندوقچہ مین لوح طلسم ہی اور اُسکی کلید بھی اُسی زمین پر ہی مگر ایک افعی سیاہ رنگ گرد اُس صندوقچہ کے حلقہ کیے ہوئے بیٹھا ہوگا وہ اُس شہریار کو دیکھکر اپنا سر اونچا کرکے براے ایذارسانی اپنے مقام سے چلیگا اَے طوغان پریزاد اُس شہریار سے یہ کہدے کہ جب وہ افعی سیاہ رنگ قریب آئے تو وہ شہریار یہ اُس سے فرمائے کہ اے ابرار جنی مین طلسم کشا ہون اور جو جو واقعات گذرے ہون سب بیان کرے اور کہے کہ مین لوح لینے آیا ہون اگر طلسم کشا نہوتا تو یہ بھی ممکن تھا کہ مین یہانتک آتا بس اسی امر سے ثابت ہی آج سے تجکو ہمنے رہا کیا تو اپنے مقام کو چلا اب نگہبانی کر چکا ہماری امانت یعنے لوح طلسمی ہمکو دے اور لے یہ دل دیو دربان کا اور جگر دیو دراز شاخ کا ہی یہ کہکر وہ دونون چیزین یعنے دل وجگر اُسکے روبرو رکھدے وہ سانپ یعنے ابرار جنی اُسکو کھاکر ایک طرف چلا جائیگا پھر بسم اللہ کہکر کلید سے صندوقچہ کو کھولین اور لوح نکالین اُسی حجرے مین ایک مقام پر ایک سنگ گران رکھا ہی اُسکو بقوت طلسم کشائی اُٹھاکر الگ رکھدین جب وہ سنگ زمین سے جدا ہوگا تو ایک چشمہ ظاہر ہوگا پہلے اُس چشمہ کے پانی سے غسل کرین بعد اُسکے وضو کرکے لوح کو اُس چشمہ مین غوطہ دین تاکہ اُسکی تحریر ظاہر ہو پس جو اُس لوح مین تحریر ہو اُسپر عمل کرین اور وہ جو کاغذ اُنکے پاس ہی وہ اُسی دیو مینار رنگ کے مقابلہ تک بکار تھا اب بیکار ہی والسلام یہ جو عبارت طوغان نے تحریر پائی بہت خوش ہوا اور اُسنے اکثر اس کتاب کو دیکھا تھا تو بالکل سادہ پایا تھا اب جو ورق اُلٹ کر دیکھتا ہی یہی عبارت تحریر ہی پس کتاب بند کرکے شاہزادے سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپکو فتاحی طلسم مبارک ہو ہم غلامون کا ضرور خیال رکھیے گا مبارک ہو کہ نشان لوح بھی ملگیا یہ کہکر طوغان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمائیے پھر طوغان نے کس سبب سے کہا کہ یہ امر بھی اُس کتاب سے ظاہر ہوا اور تحریر تھا کہ اس زمانہ مین بادشاہ مرحلۂ گردباد کے یہان ایک لڑکی ہوگی اُسکو لازم ہی کہ وہ اُس شہریار کی کنیزی مین دے تاکہ اُسکا مرتبہ سب پر اعلے ہو اور یہ بھی لازم ہی کہ جب وہ نشان لوح بیان کرے اُسکے پہلے یہ درخواست کرے یہ امر اُسکے حق مین بہت بہتر ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ طوغان پریزاد کی ایک دختر ہی کہ اُسکا سن بہت کم ہی مگر ایسی حسین وجمیل ہی کہ کوئی پری اُس طلسم مین ایسی حسین نہین ہی اُسکا نام ملکہ مہتاب پری ہی پس اُسی کو کنیزی مین دینے کو طوغان پریزاد نے کہا سوا اُس دختر کے کوئی دوسری اولاد نہین ہی جب یہ طوغان پریزاد نے کہا تو شاہزادے نے جواب دیا کہ مین اس امر کا ابھی اقرار نہین کرسکتا ہون بدون اپنے بزرگون کی صلاح کے ہان اس سے تم اطمینان رکھو کہ بعد فتح طلسم یہ ضرور اُسکا بندوبست کرونگا طوغان پریزاد نے کہا کہ بہت خوب اسکا خیال رہے کہ ہم سب آپکے غلام ہین اور ہماری قوم کی پریان سب آپکی کنیزین اور لونڈیان ہین شاہزادے نے ہنسکر فرمایا کہ یہ تم کیا کہتے ہو تم سب ہمارے بزرگ ہو یہ فرماکر فرمایا کہ لے اب جلدی نشان لوح بتاؤ پس طوغان نے جو عبارت کتاب مین دیکھی تھی وہ سب عرض کی اور کتاب دکھادی شاہزادے سے عرض کیا کہ مین ہمیشہ سے یہ میل آہنی دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کسی ضرورت سے زمین مین نصب ہی مگر آج ظاہر ہوا کہ یہ نشان لوح کے لیے نصب کیا گیا تھا یہی امر اہل دربار نے بھی عرض کیا کہ ہملوگ بھی یہی خیال کرتے تھے مگر بسبب خوف بادشاہ کے اسکے دریافت کرنے کی جرأت نہوئی حسان نے کہا کہ جب مین آیا تو مین نے بھی یہ میل پایا شاہزادے نے فرمایا کہ مین جب تمہارے ہمراہ آیا ہون مین نے پہلے ہی میل کو دیکھا تھا مگر خیال کیا کہ کسی ضرورت سے نصب کیا گیا ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک میل صحن دربار مین زمین پر نصب تھا سوا گز بلند اور اُسمین آہنی کڑے پڑے ہوئے تھے پس جب یہ امر شاہزادے پر ظاہر ہوا کہ اس میل کے اُکھڑنے سے لوح دستیاب ہوگی پس اپنے مقام پر سے خوشی خوشی اُٹھے اور قریب میل تشریف لائے طوغان وحسان

و دیگر پریزاد بھی ہمراہ تھے بس شاہزادے نے دونون دست مبارک اپنے اُن کرڑون مین ڈالے اور طنطنہ اللہ اکبر
جگر سے کھینچکر جو زور کیا پہلے ہی زور مین وہ میل زمین سے نکالکر پھینکدیا راوی کہتا ہی کہ وہ میل دس گز زمین کے
اندر دفن تھا بہت سے دیوزادون و پریزادون نے اُسپر زور کیا مگر ہلا تک نہین شاہزادے نے پہلے زور مین
زمین سے نکال لیا اور پھینکدیا یہ زور صاحبقرانی و طلسم کشائی تھا بدون امداد خدا یہ امر ممکن نہین ہو سکتا ہی جب
شاہزادے نے وہ میل نکالا اور پھینکدیا اُسوقت ایک شور اہل دربار مین تعریف کا بلند ہوا یہ دیکھکر طوغان و
لقمان وغیرہ دوڑکر قدمون پر گرے ہاتھونکو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا شاہزادے نے سب کو گلے سے لگایا
اور کہا تم لوگ یہان ٹھہرو مین لوح لینے جاتا ہون سب نے کہا بسم اللہ تشریف لیجائیے بس جسطور سے کتاب
مین لکھا تھا اُسیطور سے شاہزادہ غار مین گیا اور دروازہ کھول کر باغ مین داخل ہوا باغ کو خوب پر بہار پایا
ہر قسم کے درخت لگے ہوئے تھے سیر باغ کرتا ہوا طائران خوش الحان کے زمزمہ سنتا ہوا بارہ دری مین آیا دیو
دربان کو کشتی مین زیر کرکے اُسکا سینہ چاک کرکے دل نکال لیا دوسرے درجہ مین جاکر دیو دراز شاخ کو
قتل کیا اُسکا جگر لیکر اور سنگ اُٹھاکر زینہ کی راہ سے حجرے مین آیا اور ابرار جنی سے وہ تقریر کرکے دل و جگر
اُسکو دیا دیو دربان و دیو دراز شاخ کا وہ اُسکو کھاکر اور تقریر شاہزادے کی سنکے ایک طرف کو چلا گیا اب
شاہزادے نے صندوقچہ میز پر سے اُٹھاکر اور کاہ سے کھول کر لوح نکالی اور اُس سنگ کو اُٹھاکر الگ رکھا
چشمہ ظاہر ہوا پہلے غسل کیا پھر وضو کرکے لوح کو غوطہ دیا دیکھا کہ لوح زمرد سبز کی ہی اور گرد اُسکے سونیکا چوکھٹا ہے
اور اُس لوح پر یاقوت کے حرفون سے لکھا ہی اور اُسمین مقیش کی ڈوری پڑی ہی بس شاہزادے نے لوح کو
گلے مین ڈالا اب جو عبارت پر نظر کی یہ تحریر پایا کہ تجکو فتح طلسم مبارک ہوا ای فاتح طلسم اگر قدرت خدا سے
لوح ملجائے بس تجکو لازم ہی کہ جس حجرے مین لوح رکھی ہی اور چشمہ ہی بس اُس حجرے مین کھڑے ہوکر یہ اسم
جو حاشیۂ لوح پر تحریر ہی اکیس مرتبہ پڑھکر اُس چشمہ پر دم کر کہ جسمین غسل کیا ہی اور قدرت خدا کا تماشا دیکھ لے
کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ بارہ دری اور یہ باغ سب طلسمی ہی یہ برباد ہوجائیگا اور تو دربار مین طوغان
پریزاد کے باسانی پہونچ جائیگا آیا تو بڑی مشکل سے ہی اور یہ تحریر تھا کہ جب طوغان کے پاس پہونچنا پھر لوح
کو دیکھنا اِسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا شاہزادے نے موافق تحریر لوح کے اکیس مرتبہ اسم حاشیۂ لوح پانی چشمہ
پر پڑھکر دم کیا جب اسم تمام ہوا اُس چشمہ سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور پانی دھوان بنکر اُڑ گیا اُس شعلہ نے
تمام باغ و عمارات کو ایک دم مین پھونکدیا اور ایک تڑاقہ ہوا شاہزادہ اُسیطور سے کھڑا رہا کوئی آسیب نہ پہونچا تھا
یہان دربار مین سب نے دیکھا کہ ایک مرتبہ صحن بارگاہ مین غبار بلند ہوا ہوا چلی ایک چمک سی ہوئی کہ سب کی آنکھین
جھپک گئین اب جو آنکھین ملکر دیکھا نہ وہ غار ہی نہ وہ میل شاہزادہ صحن مین کھڑا ہوا ہی اور لوح گلے مین ہی شاہزادے
نے اپنے کو صحن مین پایا نہ اُس باغ کا نشان پایا نہ عمارت کا نہ چشمہ کا بس طوغان و حسان وغیرہ نے دوڑکر
قدم چومے اور لاکر چاہا کہ تخت پر بٹھائین شاہزادے نے انکار کیا اور فرمایا کہ ہملوگ تاج بخش ہین تخت گیر نہین ہین
تمھارا تخت تمکو مبارک رہے یہ فرماکر سب حال بیان کیا وہ سب پریزاد کل حال سنکر حیران ہوئے حسان
نے کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمائیے کہ اب کیا حکم ہوتا ہی بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ ای فاتح طلسم
جب تو دربار طوغان مین پہونچے تو حسان کو اُسکے مرحلہ کیطرف رخصت کرنا اور یہ اقرار لینا کہ جب سب مرحلے فتح
ہوجائین اور بادشاہ طلسم سے قلعۂ طلسمی پر مقابلہ ہو تو اپنا لشکر لیکر اور جب کہ حسان جا چکے تو یہی اقرار طوغان
سے لیکر اور اُسکے دربار سے نکلکر مشرق کیطرف روانہ ہونا بعد شہر طوغانیہ کے ایک صحرا ملیگا تم اُس صحرا مین
چلے جانا جب تم وسط صحرا مین پہونچو گے تو ایک گنبد نظر آئیگا اُسپر ایک زاغ سیاہ بیٹھا ہوگا وہ تمکو دیکھکر

صداے افسوس بلند کریگا بس تمکو لازم ہو کہ اُسکے شکم پر ایک سفید داغ ہو جیسے وہ صداے افسوس بلند کرکے بلند ہو فوراً تیر کمان سے مارنا کہ اُس نشان سفید پر پڑے جب وہ زاغ تیر کھاکر گرے فوراً اُسکو اُٹھاکر ذبح کرنا اور اُسکا خون لیکر اُس گنبد پر مارنا جب تم خون گنبد پر مارو گے اُس گنبد سے ایک دیو پیدا ہوگا اور تمسے لڑنیکو آمادہ ہوگا تم وہ مردہ زاغ اُسپر کھینچ مارنا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا کہ کیا ظاہر ہوتا ہو بہت تاریکی ہوگی اور صداے مہیب آئیگی جب وہ تاریکی برطرف ہو جاے اُسوقت آگے روانہ ہونا اور پھر لوح کو دیکھنا یہ عبارت دیکھکر شاہزادے نے حسان سے اقرار لیکر رخصت کیا اور طوغان سے بھی اقرار لیا اور خود اُن سے رخصت ہوکر شہر کی سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آے اُسی تدبیر سے زاغ کو مارا اور دیو کو قتل کیا اُس دیو کا مرنا تھا کہ وہ گنبد خود بخود اُڑ گیا تاریکی ہوئی برف برسی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زاغ جادو حاکم مرحلۂ زاغان بود جب یہ صدا آچکی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ گنبد ہو نہ وہ زاغ لاش ایک دیو کی پڑی ہو کہ یکایک ایک بگولا اُٹھا اور اُس لاش کو ایک طرف لیکر روانہ ہوا ابھی شاہزادے نے لوح کو نہ دیکھا تھا کہ پھر ایکطرف سے ہزاروں زاغ نمودار ہوئے اور قریب شاہزادہ جمع ہو گئے بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ زمین کی خاک اُٹھاکر اور یہ اسم اُسپر دم کرکے اُنپر مارو تاکہ یہ سب جل جائین شاہزادے نے ایسا ہی کیا بس جیسے ہی خاک ماری وہ سب زاغ جل گئے اب شاہزادے کو ایک دیوار نظر آئی جدھر جاتا ہو وہ دیوار لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ لوح کو اس دیوار پر رکھو جب یہ دیوار گر جائیگی تو وزیر زاغ جادو زاغ جادو کے فرزند کو لیکر حاضر ہوگا اور امان مانگے گا اُسکو امان دینا اور زاغ جادو کے فرزند کو بادشاہ شہر کرنا اُسکا نام بوتیمار پریزاد ہو اور وزیر کا نام عقاب پریزاد اُسکو بادشاہ کرکے اور پھر لوح کو دیکھنا جیسا حکم ہو اُسپر عمل کرنا تمنے مرحلۂ زاغان فتح کیا اب چار مرحلہ اور باقی ہین ایک مرحلۂ مینا حصار جسکا حاکم حسان ہو دوسرا مرحلہ گردباد جسکا حاکم طوغان پریزاد ہو بس تمکو یہ معلوم ہو کہ یہ دونون مسلمان ہین اور تمھاری اطاعت بھی کرچکے ہین یہان کوئی مشکل نہین ہو باقی رہے تین مرحلے اُنمین ایک تو فتح کرچکا ہو صرف دیوار باقی ہو وہ بھی فتح ہوئی جاتی ہو ان تینون مرحلون کے حاکم کافر ہین جنمین ایک تو مارا گیا یعنے دیو زاغ جادو اور اُسکی فوج ہو اب رہا مرحلۂ خوکان اُسکا حاکم دیو خوک پیشانی ہو وہ بھی کافر ہو اور اطاعت نہین کریگا وہ بھی مارا جائیگا اُسکے بعد مرحلۂ خرسان ہو اُسکا حاکم دیو خرس صورت ہو وہ بھی اطاعت نہین کریگا بس اسکے بعد قلعۂ طلسمی ہو اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو بس طلسم تمام ہو گیا شاہزادے نے بموجب تحریر لوح لوح کو دیوار پر رکھا ایک تڑاقہ ہوا اور دیوار مثل غبار کے اُڑ گئی نشان تک نہ رہا بس شاہزادے نے آگے قدم رکھا تھوڑی دور چلا تھا کہ سامنے ہزارون پریزاد نظر آئے دیکھا کہ ایک پریزاد مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے ایک طفل دو سالہ اُسکی گود مین ہے چلا آتا ہو جیسے ہی اُس پریزاد نے شاہزادے کو دیکھا دوڑکر اُس طفل کو شاہزادے کے قدمون پر ڈالدیا اور کہا کہ ہم سب کو امان عطا فرمائیے شاہزادے نے کہا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ ہم سب مسلمان ہین بسبب خوف بادشاہ یعنے دیو زاغ کے اپنے کو نہین ظاہر کرتے تھے بس یہ سنکے شاہزادے نے اُس طفل کو گود مین لیا اور منھ چوما اور اُس سے یعنے وزیر سے کہا کہ ہمنے تمکو امان دی تم شہر مین جاؤ اور اِس طفل کو ہمنے اس ملک کا بادشاہ کیا تم اِسکی طرف سے کام کرو جب یہ سن تمیز کو پہونچیگا اُسوقت اِسکو حاکم کرنا اور تم اپنے عہدے پر قائم ہونا عقاب پریزاد نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر میری خوشی یہ ہو کہ آپ شہر مین تشریف لیچلیے اور خود اس کام کو سرانجام فرمائیے میرے کہنے پر کوئی عمل نہ کریگا بس یہ سنکے شاہزادہ ہمراہ وزیر کے شہر مین آیا اور اُسیدن سب بند و بست کیا یعنے بوتیمار پریزاد کو حاکم شہر بوتیمار یہ کیا وہ ابھی

اس قابل نہ تھا اُسکی طرف سے وزیر کو برلے کاروبار مقرر کیا اور سب اہل شہر اور سپاہ کو طلب کرکے بوتیمار اور عقاب کی اطاعت کا حکم دیا سب نے منظور کیا میکدے منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈلوائی عقاب پریزاد نے بڑی دھوم سے دعوت کی یہ بند و بست کرکے دوسرے دن وہانسے بحکم لوح روانہ ہوئے طرف مشرق کے شہر سے نکلکر لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جہان پر تو کھڑا ہی یہانسے چالیس قدم راہ گن کر طی کر جب چالیسوان قدم ہو اُس مقام کی زمین کو تلوار سے کھودنا ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسکو اُٹھانا زینہ ملیگا اُسپر بلا خوف و خطر یہ اسم پڑھکر روانہ ہونا ایک دروازہ ملیگا اُس دروازے کو کھولکر باہر جانا ایک صحرا ملیگا اُسمین ایک گنبد ہی اُس گنبد کے اندر سے غبار نکل رہا ہی بس یہ اسم جو لوح کے حاشیہ پر تحریر ہی اُسکو پڑھکر گنبد پر دم کرنا وہ غبار نکلنا ہر طرف ہوجائیگا اور ایک دیو نکلے گا کہ جسکا نام دیو گرد باد ہی بس وہ تجھ سے مقابلہ کریگا تو اُسکو کشتی مین زیر کرنا اور سینہ پر سوار ہوکر اُسکو ذبح کرنا اور اُسکا خون اپنے چلو مین لینا اِدھر وہ دیو ذبح ہوگا اُدھر وہ گنبد ہر طرف ہوگا ایک غبار ظاہر ہوگا اُس سے ہوا بہت شدت سے نکل رہی ہوگی اسقدر زور ہوا کا ہوگا کہ تجکو قدم زمین پر قائم کرنا دشوار ہوگا بس وہ خون اُس غبار پر مارنا جب خون غبار پر پڑیگا تاریکی ہوگی صدائین بہت آئین گی جب تاریکی برطرف ہوگی تو دیو برق باد حاضر ہوگا وہ مسلمان ہی اُسکو تم یہ کہکر رخصت کرنا کہ طوغان پریزاد کے پاس جاؤ اور اُسکے ہمراہ قلعہ طلسم پر آنا پھر لوح کو دیکھنا جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا یہی طریقہ فتح مرحلہ گرد باد کا ہی جو کہ تعلیم کیا گیا لوح کی بہت حفاظت کرنا ہر مقام پر لوح کو دیکھ لینا دھوکھا نہ کھانا شاہزادے نے جو یہ نوشتہ پایا چالیس قدم جاکر زمین کھودی تختہ ظاہر ہوا اُسکو اُٹھایا زینہ ظاہر ہوا اُسکے ذریعہ سے دروازے تک پہونچے دروازہ کھولکر صحرا مین آئے اسقدر زور سے ہوا چل رہی تھی کہ قدم زمین پر نہ جمتے تھے اور غبار اُڑ رہا تھا جیسا کہ جب ہمراہ حسان کے طرف مرحلہ گرد باد کے آئے تھے جہان کہ شعلہ کے ذریعہ سے خبر ہوتی تھی اُسیطور سے یہان بھی ہوا ہی اور غبار مگر شاہزادہ قدم جماتا ہوا قریب گنبد پہونچا اگر لوح نہوتی تو شاہزادہ ہلاک ہوجاتا بس دیکھا کہ ایک گنبد سنگ مرمر کا ہی اُس سے غبار نکل رہا ہی اور ہوا بھی ہی اور غبار تمام صحرا مین پھیلا ہوا ہی بس بموجب نوشتۂ لوح اسم اُس گنبد پر دم کیا وہ گنبد شق ہوا اور دیو پیدا ہوا اور آتے ہی شاہزادے سے لپٹ گیا شاہزادے نے اُسکو زیر کیا اور خنجر سے ذبح کیا اُسکا ذبح ہونا تھا کہ وہ گنبد غائب ہوگیا غار نمایان ہوا ہوا بہت شدت سے اُس غار سے نکل رہی تھی بس شاہزادے نے وہ خون جو چلو مین تھا اسم حاشیہ لوح پڑھکر اُس غار پر مارا شور قیامت افزا بلند ہوا تاریکی ہوگئی صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑی دیر کے صدا آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دیو گرد باد جادو بود جب یہ صدا آچکی دیکھا کہ نہ تاریکی ہی نہ غبار رہی ہی مطلع صاف ہی شاہزادہ کھڑا تھا کہ دیو برق باد ہاتھ جوڑے ہوئے حاضر ہوا قدم چومے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی فرمایا کہ طوغان کے پاس جا اُسکو مرحلہ کے فتح ہونے کی خبر دے اُسکے ہمراہ قلعہ طلسمی پر آنا وہ رخصت ہوکر چلا شاہزادے نے دیکھا کہ سامنے شہر طوغانیہ ہی نہ وہ ہوا ہی نہ غبار ہی شاہزادے نے لوح کو دیکھا نوشتہ تھا کہ تو یہانسے طرف شمال کے جا اور اسّی قدم پر جاکر تجکو ایک گنبد ملیگا اُسکا در بند ہوگا قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو توڑکر اندر گنبد کے جانا ایک زینہ ملیگا اُس راہ سے تو اُس صحرا مین پہونچیگا کہ جہان تو نے دیو مینار رنگ کو زیر کیا تھا بس وہانسے تو جنوب کیطرف جانا جب تو قریب ایک میل کے راہ طی کریگا تو ایک باغ ملیگا در باغ کشادہ ہوگا بلا خوف اندر باغ کے چلا جانا جب تو باغ مین پہونچیگا تو بہت سی پریان تیرے گرد جمع ہوجائنگی اُنمین ایک پری تاج سر پر رکھے ہوگی وہ تجھسے بہت اچھی طرح پیش آئیگی اپنے ساتھ بارہ دری مین لیجائیگی تیری دعوت کا سامان کریگی تو بھی اُس سے خوب خوش ہوکر باتین کرنا بس جب وہ شراب دے

جام شراب لیکر اُسپر مارنا اِدھر تو جام شراب ماریگا وہ ہاتھ جوڑ کر کہیگی میری کیا خطا ہی تو ایک نہ سننا اُسکی التجا
اور زاری کو جام ماردینا گو تجکو رحم آئیگا مگر وہ رحم کا موقع نہین ہی وہ بڑی مکارہ ہی بس تو جام مارنا وہ جام
کو خالی دیکھ تیرے لپٹ جائیگی تو اُسکو اُٹھا کر دے مارنا اور چھاتی پر چڑھکر اُسکا سر تن سے جدا کرنا جب تو
اُسکو ذبح کریگا وہ سب پریان تیرے اوپر دوڑینگی اُسکا خون لیکر اُن سب پر مارنا اور قدرت خدا کا تماشہ
دیکھنا کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ طریقہ ہی مرحلۂ مینار رنگ کے فتح کرنیکا اور بھی چند امر لوح نے تعلیم
کیے کہ جو کہ وقت پر بیان ہونگے شاہزادہ لوح کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ آندھی چلی اور لاش اُس دیو کی جو کہ
سامنے پڑی ہوئی تھی خودبخود بلند ہوئی اور ایک طرف کو چلی گئی بس شاہزادہ بموجب نوشتہ لوح طرف شمال
کے گیا گنبد ملا اُسکے قفل کو توڑ کر اُسکے اندر گیا اور زینہ کے ذریعہ سے صحرائے مینار رنگ و مینا حصار
مین پہونچا وہی صحرا تھا کہ جہان دیو مینار رنگ کو درۂ کوہ سے نکلکر زیر کیا تھا وہانسے طرف جنوب کے گیا
باغ ملا بلا خوف و خطر اندر باغ کے گیا سیر باغ کرنے لگا وہ باغ بہت پر بہار تھا نہرین جاری تھین
طائر زمزمے کر رہے تھے شاہزادہ سیر باغ کر رہا تھا کہ پریون نے آکر شاہزادے کو گھیر لیا اُنمین ایک پری
بہت خوبصورت و حسین تھی تاج سر پر رکھے ہوئے تھی شاہزادے کو پسند آئی مگر خیال کیا کہ اسی کے
قتل کرنیکا لوح سے حکم ہی ایسی حسین پر کیونکر ہاتھ اُٹھیگا یہ تو بڑا ظلم ہی شاہزادہ تو یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ
وہ شاہزادے کی قریب آئی سلام کیا اور کہا کہ مین تو آپکی بڑی دیر سے منتظر تھی آئیے تشریف لائیے بہت
خلق سے پیش آئی شاہزادے کو اُس پر رحم آیا مگر حکم لوح سے مجبور تھا اور یہی خوف تھا کہ کسی بلا مین مبتلا
ہون بالکل اُسکی طرف سے دل کو ہٹا لیا وہ بہت اچھی طرح سے ملی چونکہ حکم لوح تھا شاہزادے نے
اُس سے باتین کین مگر ساتھ برخاستگی کے ایسا نہو کہ میرا دل اسپر آجائے اور مین قتل نہ کر سکون تو خرابی ہو
ساری محنت بیکار ہو جائے بس اُسکے ہمراہ باتین کرتا ہوا بارہ دری مین آیا وہ بہت خوش تھی اُسنے
ایسی باتین کین کہ شاہزادے کو بدون اُسکے ہمراہ آئے بن نہ پڑا کیا اُسکا عالم بیان کیا جائے عارض اُسکے
مثل برگ گلاب کے تھے نور کے بنے ہوئے آنکھین مثل گل نرگس کے پیشانی مثل ماہتاب کے زلفین
دوش پر پڑی ہوئین چہرہ اُن زلفون مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آفتاب پر لکۂ ابر ہی گلہ صراحی دار ابرو مثل
تلوار مژگان خدنگ دل دوز بازو بھرے بھرے سینہ تختۂ نور اُسپر جوبن کا اُبھار اُسکے کس کس عضو کی
تعریف کیجائے از سر تا پا جواہر مین غرق جوڑہ مینائی رنگ جسم مین ایسا حسن تھا کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ
ہو جائے وہ شاہزادے کو یہ کہکر ہمراہ لائی کہ آج شب کو اسی مقام پر بسر فرمائیے براحت مین آپکی کنیز ہون
مجکو سرفراز فرمائیے مین آپکی آمد کی بہت عرصہ سے منتظر تھی بس شاہزادہ ہمراہ اُسکے بارہ دری مین آیا
مسند پر بیٹھا اُسنے اسیوقت سامان عیش مہیا کیا کشتی شراب کی اُسنے کھینچی اور جام لبریز کرکے شاہزادے
کو دیا شاہزادے نے وہ جام اُسکے ہاتھ سے لیکر یہ قصد کیا کہ پی جاؤن آواز آئی کہ کیا کرتا ہی دیکھ دھوکھا کھا گیا
لوح کا نوشتہ فراموش کر دیا ایسا اِسکے حسن کا شیدا ہوا یہ جو آواز آئی شاہزادے نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی
نظر نہ آیا اُسنے کہا کہ ای شہریار یہانسے بہت سی آوازین آیا کرتی ہین کوئی آپکا دشمن ہی جو آپکو منع کرتا ہی
پھر شاہزادے نے قصد پینے کا کیا کہ پھر وہی صدا آئی پھر دیکھا پھر اسنے یہی کلمہ کہا ابکی پھر شاہزادے نے قصد کیا
کہ پھر صدا آئی اور ابکی بہت قریب سے آئی جب تین مرتبہ یہ صدا آئی شاہزادے کو خیال آیا کہ کوئی دوست
ہی بس اُس جام کو گردش دینے کا قصد کیا یہ قصد جو اُسنے دیکھا ایک مرتبہ ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگی کہ تم کیسے
ظالم ہو کہ مجھ ایسی معشوقہ کو یون قتل کرنیکا قصد کرتے ہو یہ میرا دشمن ہی جو تمکو بہکاتا ہی دیکھو مجکو قتل کرکے پچھتاؤ گے

شاہزادے

شاہزادے نے ہاتھ روک لیا اور دل مین کہا کہ سچ کہتی ہی کہ پھر صدا آئی اسکے مکر کی باتون پر نہ جا اپنا کام کر کیون رحم کرتا ہی یہ جو صدا آئی شاہزادے نے جام اُسپر مارا ناچار و مجبور ہوکر گو دل نہین چاہتا تھا مگر کیا کرتا جیسے ہی جام مارا وہ جام کو خالی دیکر شاہزادے سے لپٹ گئی اور منتین کرنے لگی پھر شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آیا اور وہ جو اُسکا نرم نرم جسم اور ابھرا ابھرا جوبن شاہزادے کے جسم سے مس ہوا اور کسی امر کو جی چاہا کچھ طبیعت مین خلش سی ہوئی مگر صدا آئی کہ کیون دیر کرتا ہی اگر دیر کریگا اور اِسکا تمام جسم تیرے جسم سے مس ہوگا اور پسینہ اِسکا تیرے لگے گا تو پانی ہوکر بہ جائیگا جلد اپنا کام کر بس شاہزادے نے ناچار ہوکر اور اُسکی منت کو نہ خیال کرکے اُسکو دبالیا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا وہ پھر منتین کرنے لگی اور رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس مین نے باغ جوانی سے کوئی گل مراد نہ پایا نامراد و پرحسرت دنیا سے چلی تو بڑا ظالم ہی کہ میرے حال پر رحم نہین آتا ہی پھر شاہزادے کا قصد ہوا تھا کہ چھوڑ دے کہ پھر صدا آئی کہا تک تمکو سمجھائین تو ہر مرتبہ اپنے قصد کو فسخ کرتا ہی ارے اِسکے مکر مین نہ آ یہ بڑی مکارہ ہی یہ سُنکر وہ منتین کرتی رہی شاہزادے نے اُسکی طرف سے مُنھ پھیر کر خنجر اُسکے گلوے نازک پر رکھا اِدھر شاہزادے نے خنجر رکھا اُدھر سے وہ سب پریان شاہزادے پر حربہ لیکر کوئی تلوار کوئی خنجر لیکر دوڑین یہ کہتی ہوئی کہ ہماری ملکہ کو چھوڑ دے نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے جب وہ قریب آئین اور شاہزادے نے دیکھا کہ سب تجکو ہلاک کرنے کے قصد سے آئی ہین بس خنجر کو حرکت دی اُدھر خنجر کو حرکت دی اور اُسکا گلا کٹنا خون کی دھار گلے سے نکلی بس وہ خون چلو مین لیکر اُن سب پر مارا جیسے ہی خون اُنپر پڑا ایک شعلہ اُنکے جسمون سے نکلا کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اُدھر شاہزادے نے اُسکو ذبح کیا اور اُسکا کلیجہ سینہ چاک کرکے نکال لیا مگر افسوس بہت ہوا اُسکی جوانی اور حسن پر اور بانیان طلسم کی بہت مذمت کی کہ ایسی معشوقہ کو یون میرے ہاتھ سے قتل کرایا اُسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہوگئی برفباری ہوئی آگ برسی آواز آئی کشتی ملکہ نام من میناے پری بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ نہ وہ باغ ہی نہ بارہ دری صرف ایک خام چار دیواری ہی اُسمین کھڑا ہون اور سامنے ایک دیونی کی لاش پڑی ہی کہ جسکا سن ہزار برس سے کم نہوگا اُس لاش کو دیکھکر لاحول پڑھی اور ایک طرف اُس احاطہ کے روانہ ہوئے بموجب ہدایت لوح ایک مقام پر پہونچے کہ دیکھا ایک چشمہ ہی کہ اُسمین آب مینا رنگ بھرا ہوا ہی اور اُس چشمہ سے وہ پانی خود بخود مثل غبار کے بلند ہوتا ہی اور آسمان پر جاکر غائب ہوجاتا ہی بس اُس پری کے کلیجہ کو بموجب ہدایت لوح اُسی چشمہ مین ڈالدیا اُسکا چشمہ مین پڑنا تھا کہ ایک تلاطم برپا ہوا اُس تلاطم سے زیادہ وہ چشمہ خود بخود غائب ہوگیا اب جو دیکھا نہ وہ چار دیواری ہی نہ چشمہ ہی مطلع صاف ہی نہ وہ مینائی رنگ ہی نہ وہ صحرا ہی بس دو درۂ کوہ ہی اور سامنے شہر میناحصار ہی شاہزادہ حیران کھڑا تھا کہ دیکھا سامنے سے دیو مینا رنگ چلا آتا ہی آتے ہی اُسنے سلام کیا قدم چومے اور عرض کیا کہ اگر غلام نہ منع کرتا تو حضور نے دھوکھا کھایا تھا اُسکی باتون نے اثر کرلیا تھا خیر غلام عین وقت پر پہونچگیا کہ خداوند کریم نے بچالیا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بیان کرون واقعی میرا تو دل اُسکے قتل کرنیکو نہین چاہتا تھا مگر حکم لوح سے اور تمہارے دھمکانے سے مین نے یہ کام کیا خیر خدا نے خوب بچایا اے دیو مینا رنگ اُسکی لاش کیا ہوئی دیو نے جواب دیا کہ یہ جو لاش سامنے پڑی ہی اُسی کی ہی شاہزادے نے کہا کہ وہ حسن و جمال کیا ہوا جواب دیا کہ سحر کا تھا آپکے دھوکھا دینے کے لیے اور آپ اُسکے مکر مین مبتلا ہوگئے تھے اگر مین پوشیدہ طور سے نہ منع کرتا ظاہر ہوکر منع کرتا تو وہ تجکو قتل کرتی اور آپکو بھی خدا نے خوب کمک کی شاہزادے نے فرمایا کہ رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت تم خوب وقت پر پہونچے اور مین نے بھی تمہارے کہنے پر عمل کرلیا خیر اب

تم جاؤ اپنے مقام پر اور لشکر لیکر قلعۂ طلسمی پر آنا جب مقابلہ ہو ہان یہ تو بیان کرو کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہان یہ معاملہ ہی دیو نے عرض کیا کہ جب آپ مرحلۂ گردباد فتح کر کے اِدھر کو تشریف لائے تو مجکو خبر ہوئی مین نے خیال کیا کہ یہ بڑی مکارہ ہی کہین ایسا تو نہو کہ شاہزادہ اِسکے مکر مین آکر مبتلاے بلا ہو چلکر خبر تو لون بس مین جو یہان آیا تو مجکو خیال تھا وہی ماجرا دیکھا خدا نے اپنا فضل کیا یہ کہکر دیو مینار رنگ تو طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا شاہزادہ اُسی مقام پر کھڑا رہا کہ ایک بگولہ پیدا ہوا کہ وہ اُس دیونی کی بھی لاش لیکر روانہ ہوا بعد لاش جانے کے شاہزادے نے لوح دیکھی حکم ہوا کہ ای طلسم کشا مبارک ہو کہ مرحلۂ مینار رنگ بھی فتح ہو گیا مگر تو نے دھوکھا کھایا تھا باوجودیکہ ہمنے منع بھی کر دیا تھا مگر پھر بھی خیال نہ آیا اگر دیو مینار رنگ نہ پہونچکر منع کرتا تو بڑی خرابی ہوئی تھی ہر مقام پر تجکو خیال رکھنا ضرور ہی اگر ایسے ہی ہر ایک کے مکر و فریب مین آیا کریگا تو پھر طلسم کیونکر فتح ہوگا تجکو لازم ہی جسقدر تو لوح مین تحریر پا اُسپر عمل کر اُسکے خلاف نہ عمل کر اگر خلاف عمل کریگا تو مبتلاے بلا ہوگا پھر تا بہ قیامت نہ رہا ہوگا خیر اب جو گذشت گذشت آیندہ سے خیال رکھنا بس اب تجکو لازم ہی کہ تو طرف مرحلۂ خوکان کے روانہ ہو اور اُسکو جاکر فتح کر اُسکا طریقہ یہ ہی یہانسے تو طرف مغرب کے روانہ ہو بعد چند میل راہ طی کرنے کے ایک سبزہ زار ملیگا اُس سبزہ زار مین ایک درخت صندل بہت بڑا ہوگا بس تو اُسکو بقوت صاحبقرانی و طلسم کشائی جڑ سے اُکھیڑ کر پھینکدینا ایک دیو اُسکے بیچ سے پیدا ہوگا اُسکو کشتی لڑکر زیر کرنا اور اُسکو قتل کرنا اُسکا خون لیکر زمین پر مارنا بس زمین شق ہوگی اور ایک چشمہ ظاہر ہوگا تو اُس چشمہ مین آنکھین بند کر کے کود پڑنا جب پاؤن زمین پر لگین آنکھین کھولنا ایک صحرا مین پہونچیگا کہ جہان سواے ریگ کے کوئی دوسری شی نظر نہ آئیگی والسلام اُس صحرا مین پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا اور جو حکم ہو اُسپر عمل کرنا بس شاہزادہ بموجب نوشتۂ لوح سبزہ زار مین پہونچا درخت صندل کو اُکھاڑ کر دیو صندلی کو قتل کیا اور اُسکا خون زمین پر مار کر چشمہ کو ظاہر کیا اور اُسمین کود کر صحراے ریگستان مین پہونچے آنکھ جو کھولی دیکھا کہ ایک صحرا نہایت وسیع ہی اور سواے ریگ کے کوئی دوسری چیز نظر نہین آتی تھی شجر تک کا نشان نہ تھا شاہزادہ اُس صحرا کو دیکھکر حیران ہوا اور ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ چہار طرف سے ہزارون خوک جنکے بڑے بڑے دانت مُنھ سے باہر اور وہ خوک برابر شیر کلان کے ہین چلے آتے ہین اور آکر شاہزادے کو چہار طرف سے گھیر لیا اور قصد کیا کہ اپنے دانتون سے ہلاک کرین شاہزادے نے اُنکو قتل کرنا شروع کیا جو جو قتل کرتے ہین وہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین بس شاہزادے نے عاجز ہوکر خوکون کو اُٹھا اُٹھا کر زمین پر مارنا شروع کیا مگر وہ کم نہین ہوتے ہین اور ترقی ہوتی جاتی ہی کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ تو نے لوح کو نہین دیکھا دیکھیں تو کیا حکم ہوتا ہی بس یہ خیال کر کے لوح جو گلے مین پڑی ہوئی تھی اُسکو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ جب تو صحراے ریگستان مین پہونچے جو کہ مقام و مسکن دیو خوک پیشانی حاکم مرحلۂ خوکان کا ہی تو تجکو لازم ہی کہ لوح کو دیکھے اگر شائد تو لوح کو دیکھنا فراموش کر جائے بس خوک تجکو آکر چار طرف سے گھیر لین تو تو اُنکو قتل نہ کرنا اگر ایک کو قتل کریگا تو دس پیدا ہونگے تیری عمر اُنکی قتل مین بسر ہو جائیگی بس لوح کو اُنکے درمیان مین ڈالدینا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا وہ خوک خود باہم مقابلہ کر کے ہلاک ہونگے ایک خوک جو کہ سب سے بڑا ہی وہ باقی رہیگا وہ لوح کو اُٹھا کر اور مُنھ مین دبا کر بھاگیگا تم جست کر کے بیخوف اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمکو اپنی پشت پر پا کر اور زیادہ گریز کریگا اور تھوڑی دور پر جا کر ریگ مین کود جائیگا تم بھی اُسپر خوب جمے بیٹھے رہنا تا کہ اُسکی پشت سے جدا نہو وہ تمکو لیکر ایک باغ مین پہونچیگا تمہر گز ہرگز

اُس باغ کا نہ میوہ کھانا نہ پانی پینا اور اُسکی پشت پر سے اُتر کر اُسکو تلوار سے قتل کرنا تلوار پر اسم حاشیہ لوح
دم کرنا جبکہ قتل ہوے قبل اِسکے کہ وہ زمین پر گرے اور اُسکے جسم مین آگ لگے لوح اُسکے مُنھ سے لے لینا
اُسکو دیکھنا والسلام یہ جو شاہزادے نے نوشتہ پایا لوح گلے سے اُتار کر زمین پر ڈالدی وہ خوک باہم لڑنے
لگے اور ایک تھوڑے عرصہ مین تمام ہلاک ہوئے ایک خوک جو کہ برابر فیل کے تھا لوح مُنھ مین دبا کر بھاگا
شاہزادہ جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہوا اُسنے جو بار پشت پر پایا اور زیادہ بھاگا یہانتک کہ قریب
غار پہونچکر اُس غار مین کود پڑا مع شاہزادے کے شاہزادے نے آنکھین بند کر لین تھین اب جو آنکھ کھولی
تو اپنے کو ایک باغ مین پایا مگر پشت خوک پر سوار تھا فوراً تلوار نیام سے لی اور اسم حاشیہ لوح تلوار پر دم
کرکے اور اُسکی پشت پر سے کود کر ایک ہاتھ کمر پر مارا کہ اُسکے دو پرکالہ ہوئے جیسے ہی وہ قتل ہوا شاہزادے
نے جھپٹ کر لوح اُسکے مُنھ سے لی اور لوح کا عکس اُسکے اوپر ڈالا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا وہ تو
جلنے لگا انھون نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو اس باغ مین ایک بارہ دری ہی اُسمین
دیو خوک پیشانی حاکم مرحلہ بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی جب اُسکو اژدر جادو کا نامہ پہونچا کہ طلسم کشا داخل طلسم
ہوا ہے اُسکی فکر ضرور لازم ہے بس یہ فرا پنے ملک حشامیہ مین جو کہ اس مرحلہ سے استعلاق ہی اپنے
فرزند دیو اسد کو حاکم کرکے تمھاری فکر مین آیا اس وقت اُسنے یہ باغ سحر سے بنا کر بیٹھا اس امر کا خیال
رہے اِدھر اسکو تمنے قتل کیا مرحلہ خوک کا فتح ہوا اُسکا فرزند مسلمان ہو وہ تمسے آ ملیگا اُسکو حکم دینا کہ تم
لشکر لیکر قلعہ طلسمی پر آؤ اور اُسکو رخصت کرنا اور اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہی کہ تم سامنے بارہ دری کے جاؤ
وہ سامنے بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اُسکو للکارو کہ او نابکار مین تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا خبردار ہو جا
وہ تمھاری صدا سنکے دار شمشاد لیکر فوراً باہر آئیگا بارہ دری کے بس باہر آکر اور دار شمشاد پھینک کر
یہ کہکر پرواز پیدا کرکے بھاگے گا کہ مین تیرے قتل کرنے کے لیے لشکر لے آؤن تو مقابلہ کرون بس
جیسے ہی وہ بلند ہو اُسپر لوح کا عکس ڈالنا کہ اُسکی قوت پرواز کم ہو گی عکس لوح پڑنے سے بس یہ تدبیر
کرنا کہ پیکان تیر پر اسم حاشیہ لوح دم کرکے اُسکی پیشانی پر اس تادر اندازی سے مارنا کہ وہ زرد داغ
جو ہی اُسپر تیر بیٹھے بس قدرت خدا کا تماشہ دیکھنا جب وہ دیو مر کر گریگا اور اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوگی
تجکو لازم ہی کہ لوح کو اپنے سر پر لینا تا کہ ہر آفت سے بچے جب وہ علامت بر طرف ہو جائے گی تو ایک
چار دیواری تجکو نظر آئیگی اُسکا دروازہ نہو گا اور اُسکو گردش ہو گی بس جب مشرق کا رُخ تیری طرف
گردش کرکے آئے لوح کا عکس اُسپر ڈالنا وہ گردش اُسکی بر طرف ہو گی دروازہ ظاہر ہو گا بس جست کرکے
اُسکے اندر جانا ایک دیونی کو دیکھے گا کہ وہ بیٹھی ہوئی چرخے کو گردش دے رہی ہی اُسکو للکارنا کہ خبردار ہو جا
مین آ پہونچا وہ تجکو دیکھکر یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کریگی کہ افسوس طلسم کشا یہانتک آگیا وہ اُٹھنے نہ پائے گی
تو اُسکے قریب پہونچ جانا اور وہی چرخہ اُٹھا کر اُسپر مارنا جب تو چرخہ ماریگا اُسکے جسم سے شعلے
نکلکر تجکو چارون طرف سے گھیر لین گے بس تو لوح کو سر پر رکھنا تاریکی ہو گی بعد دفع تاریکی سامنے شہر
حشامیہ نظر آئیگا دیو اسد آکر قدمبوس ہو گا اُسکو بھی وہی تقریر کرکے رخصت کرنا اور پھر آگے کو روانہ
ہونا جہان جو واقعہ گذرے لوح دیکھ لینا والسلام بس شاہزادے نے اُسی تدبیر سے دیو خوک پیشانی کو
قتل کیا تاریکی ہوئی صداے گیر و دار بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دیو خوک پیشانی بود شہزادے
نے لوح سر پر رکھ لی تھی ہر آفت سے بچا جب تاریکی بر طرف ہوئی نہ وہ باغ تھا نہ وہ عمارت سامنے ایک
مکان خام گردش کر رہا تھا اور وہی صحرا ہر رنگ تھا اُسی تدبیر سے جو کہ لوح سے تعلیم ہوئے تھے مکان

کے دروازے کو ظاہر کیا اور اُس دیونی کو قتل کیا آگ برسی برفباری ہوئی تاریکی ہوئی شاہزادہ بسبب برکت لوح ہر آفت سے محفوظ رہا جب سب تاریکی برطرف ہو چکی آواز آئی اگشتی مرا نام من چرخ زن جادو دو جب تاریکی وغیرہ برطرف ہوئی سامنے سے شہر حشامیہ نظر آیا اور اُس دیو کی لاش سامنے پڑی تھی نہ وہ صحرا ریگ تھا نہ وہ مکان تھا بس ایک بگولہ پیدا ہوا دونون کی لاشین ایک سمت وہ بگولہ لیکر راہی ہوا ابھی شہزادہ اُسی مقام پر تھا کہ در قلعہ کھلا اور سامان سواری باہر نکلا اُسکے بعد ہزارون دیو دار شمشاد ہاتھون مین لیے ہوئے اور ایک دیو تخت پر سوار نظر آیا وہ سب سامان سواری اور لشکر دیو ایک طرف آکر قائم ہوا اور جو دیو تخت پر سوار تھا وہ تخت پر سے اُتر کر شاہزادے کے قریب آیا مجرا بجا لایا شاہزادے کے قدم چومے اور عرض کیا غلام لڑکا ہے دیو خوک پیشانی کا وہ تو حضور کے ہاتھ سے مارا گیا یہ خاکسار حاضر خدمت ہے وہ تھوڑے زمانہ سے بسبب بہکانے اژدر پریزاد بادشاہ طلسم کے ابلیس پرست ہو گیا تھا اُسنے اپنے کردار کی سزا پائی مگر غلام نے اپنا مذہب قدیم یعنے اسلام نہین ترک کیا تھا گو اُسپر یہ امر ظاہر تھا وہ اپنے مثل جانتا تھا اسی سبب سے مجکو حاکم شہر کر کے آپکے مقابلہ کی فکر مین گیا تھا یہان اِس عرصہ مین پھر غلام نے سبکو مسلمان کیا اور اپنا سکہ وغیرہ جاری کیا اب آپ شہر مین تشریف لیچلیے غلام کو سرفراز فرمایئے شاہزادے نے فرمایا کہ ابھی ہم نہین جا سکتے ہین تیرے ہمراہ تو اپنے شہر مین جا اور جب ہمسے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو تو لشکر لیکر آنا بعد فتح طلسم ہم ضرور تیرے ہمراہ تیرے شہر مین آوینگے اور سیر کرینگے وہ زیادہ نہ بکا ناچار سلام کر کے مع لشکر کے واپس گیا شاہزادہ ایک طرف کو روانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ سامنے سے ایک باغ نظر آیا یہ اُس باغ مین تشریف لیگئے در باغ کشادہ تھا یہ باغ کی سیر کرتے ہوئے میوہ وغیرہ کھاتے ہوئے قریب شہر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری اُس باغ مین سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اور پردے تاشبافی کے پڑے ہوئے ہین اور سامنے بارہ دری کے ایک چبوترہ بھی ہے کہ اُسپر زربفت کا نگیرہ طلائی چوبون سے استادہ موتیون کی جھالر لگی ہوئی ہے انھون نے خیال کیا کہ یہ باغ کسی بادشاہ کا ہے وہ بادشاہ جب باغ کی سیر کو آتا ہے تو اِس بارہ دری مین اُترتا ہے چل کر ذرا اندر سے بارہ دری کی سیر کرنا چاہیے یہ خیال کر کے پردہ اُٹھا کر اندر بارہ دری کے آئے اُسکو شیشہ آلات و فرش نفیس سے آراستہ پایا ہر قسم کا سامان عیش مہیا تھا یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہ کسی شوقین کا باغ ہے اور وہ ہر درجہ کو بارہ دری کے دیکھنے لگے اور سیر کرنے لگے کہ ایک طرف جو یہ گئے تو اِنکے کان مین کراہنے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بیمار یا وہ شخص کہ جو کہ بار گران کے نیچے پڑا ہوتا ہے اور ہل نہین سکتا ہے یہ حیران ہوئے کہ یہ صدا کہا نسے آئی کان لگا کر سُنا اور کہا کہ یہ کون غریب ہے جو اِس درد سے کراہ رہا ہے اِسکی خبر لینا پر ضرور ہے اور اِسکو بلا سے نجات دینا لازم ہے یہ خیال کر کے کان لگا کر سننے لگے معلوم ہوا کہ اِس بارہ دری کے اُس کمرے سے صدا آتی ہے جو کہ مشرق کیطرف ہے بس یہ اُس طرف کو چلے جو جو قریب پہونچتے ہین وہ صدا قریب ہوتی جاتی ہے جب بالکل قریب پہونچے تو یہ سُنا کہ کوئی مظلوم و بیکس یہ آہستہ آہستہ دعا کر رہا ہے کہ اے کریم کارساز و اے رحیم بے نیاز واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجکو اپنے مرسلین کا جلد مجکو اِس بلا سے نجات دے ایک زمانہ ہوا ہے اِس بلا مین مبتلا ہوئے کہ یا تو کسی ایسے بندے کو بھیج کہ وہ آکر اِس ظالم کو قتل کرے اور مجکو رہا کرے یا ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ میری روح قبض کر لے مجھسے یہ کشاکش نہین اُٹھ سکتی ہے اب بہت عاجز ہون تابکے صبر کرون یہ صدا سنتے ہی شاہزادے کو اُسکے حال پر رحم آیا اور دلمین خیال کیا کہ نہ معلوم کون مصیبت زدہ ہے

رجو اسطرح سے دعا کر رہا ہے اور کس بلا مین مبتلا ہے بس قریب کمرہ تو پہونچ چکے تھے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا اور اسکو اندر سے نہ پایا پانچ دروازے تھے چار اندر سے بند تھے پانچوین مین باہر سے قفل لگا تھا اسکو انھون نے توڑا اور پٹ کھول کر اندر جانیکا قصد کیا کہ صدا آئی پھر وہ ظالمہ آگئی اور نہ رہائی کی صورت ہوئی نہ ملک الموت نے آکر روح قبض کی مین کس بلا مین مبتلا ہوا ہون نہ معلوم کون ایسی خطا کی تھی کہ جسکی یہ سزا مل رہی ہے شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک جوان لباس سرخ پہنے ہوئے چوبخا کیا ہوا زمین پر پڑا ہے اور اسکے سینہ پر ایک سنگ گران رکھا ہے اور ہاتھ پاؤن اور گلے مین طوق و زنجیر و بیڑیان پڑی ہین اس سنگ گران کے سبب سے وہ ہل نہین سکتا ہے ناچار و مجبور ہے بس یہ اس خیال سے اسکے حال پر رحم کھا کر چلے کہ اسکو اس بلا سے نجات دون نہ معلوم کس ظالم اظلم نے اسکو اس بیرحمی سے قید کیا اسکو اسکے حال پر ترس بھی نہ آیا یہ قریب جب پہونچے تو دیکھا کہ چہرہ اس جوان کا بہت خوبصورت اور روشن ہے مثل آفتاب کے اور بالکل ہم شکل رستم ثانی یعنے اپنے پدر کے پایا اور بالکل مشابہ اپنے عم نامدار شہریار رعنا نیوقار کے دیکھا پہلے تو گمان ہوا کہ یہ میرے عم نامدار یا پدر عالیمقدار ہین مگر جب غور سے دیکھا تو ان دونون صاحبون کو نہ پایا کیونکہ وہ ابھی بخوبی جوان ہین اور کمسن ہین یہ جوان تو ہے مگر انسے زیادہ سن ہے حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کون صاحب ہین یہ تو یقین ہے کہ اسی خاندان سے ہے جس خاندان سے مین ہون کیونکہ جو جو علامتین میرے باپ اور چچا مین ہین وہ سب اس جوان مین ہین یہ جوان ضرور خاندان صاحبقران سے ہے اور میرے والد بزرگوار کا عزیز ہے شاہزادہ تو یہ اپنے دل سے باتین کر رہا تھا ادھر جب دروازہ کھولا تھا تو اس جوان نے یہ کہا تھا کہ وہ ظالمہ آگئی جب ادھر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک جوان کمسن نوعمر کوئی آٹھ سات برس کا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان گلے مین ایک لوح زمردی پڑی ہوئی بر مین لباس شاہی سر پر خود طلائی اسلحہ کمر سے لگے ہوئے میری طرف چلا آتا ہے مگر چہرے سے آثار بہادری و شجاعت و جوانمردی نمودار ہین جب قریب آیا تو دیکھا کہ خال سبز رگ ہاشمی پیشانی پر عیان ہے اور زلفین خلیلی دوش پر ہین علامت اولاد صاحبقرانی کی پائی جاتی ہے اور چہرے سے آشکار ہے کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہے اور بہت مشابہ ہے حمزۂ صاحبقران و رستم ثانی و شہریار رعنا نیوقار و ملک قاسم و علمشاہ عالیشان سے یہ دیکھکر وہ جوان مجبور بڑا حیران ہوا کہ یہ کون جوان ہے کہ جسمین کل علامتین خاندان صاحبقرانی کی موجود ہین اور یہ یہان کیونکر آیا خیال کیا دلمین کہ ضرور یہ کوئی پوتا یا پرپوتا حمزۂ صاحبقران کا ہے یہ خیال کرکے باواز نحیف کہا کہ اے جوان رعنا یہانسے بھاگ جا اپنی جان بچا اگر وہ ظالمہ آجائیگی تو بڑا غضب ہوگا جان بچنا دشوار ہوگا اپنی جوانی اور حسن و جمال پر رحم کر یہ وقت اسکے آنیکا ہے وہ آتی ہوگی شاہزادے نے آواز بھی مشابہ آواز رستم ثانی سے پائی حیران ہو کر جواب دیا کہ یہ کیا آپ نے فرمایا کہ بھاگ جا وہ آتی ہوگی تو بہ بڑی خرابی ہوگی مرد جو ہوتے ہین اور جس کام کا قصد کرتے ہین پھر اسکو بدون سرانجام دیے ہوئے باز نہین رہتے ہین کیون بھاگون اگر وہ آئیگی تو اپنی سزا اپنے کنارہ مین پائیگی ابتو مین تجکو بدون اس بلا سے نجات دیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا یہ جو شاہزادے نے کہا اس جوان نے آواز بھی مثل اولاد صاحبقران کی آواز کے پائی اور زیادہ حیران ہوا اور کہا کہ اے نادان میرا رہا ہونا بہت دشوار ہے ارے اپنی زندگی کو غنیمت جان اور اس بلا سے بچنے کی تدبیر کر کیون میرے لیے اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہے وہ بہت ستم کیش اور زبردست ہے اگر میری تقدیر مین رہا ہونا ہوتا اور اپنے عزیزون کے ہمراہ رہنا ہوتا تو اب تک رہا ہو چکا ہوتا ایسی قید شدید اور ایسے ظالم کے قبضہ مین کیون مبتلا ہوتا جاؤ اپنی راہ لے اور جدھر سے آیا ہے اسیطرف

چلا جا کیونکہ تیرا آنا اِدھر ہوا ارے تیرے مان باپ نے کیونکر تیری مفارقت کو گوارا کیا کسی نے تجکو منع بھی نہ کیا اِدھر نہ جاؤ یہان ایک ظالمہ ستم کیش رہتی ہی ای جوان یہ طلسم جبل چراغ سلیمانی ہی یہان کیونکر تیرا آنا ہوا کس ظالم نے تجکو یہان بھیجا اُسکو تیری جوانی اور صورت پر رحم نہ آیا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کیون مفت اپنی جان کو برباد کرتا ہی بس معلوم ہوا کہ تو بڑا جوانمرد ہی تو ضرور تجکو رہا کریگا ای جوان تو واپس جا جب میرے مقدر مین رہائی نصیب ہوگی مین رہا ہوجاؤنگا مین کیون اپنے لیے تیری جان لون یہ تو مجکو یقین ہوچکا ہی کہ اب میری رہائی غیر ممکن ہی اِسی قید مین تڑپ تڑپکر مرونگا کیونکہ جن لوگون سے یہ امید قوی تھی کہ اگر اُنکو خبر ہوگی تو میری رہائی کی فکر کرینگے اول تو اُنکو خبر کیونکر ہوتی وہ کہان اور ہم کہان دوسرے وہ خود مبتلاے بلا ہین مثل ہمارے اور جو عزیز ہین اُنکو خبر بھی نہین ہی کہ وہ آکر خبر لین بس اب کونسی صورت رہائی کی ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے مین آپکو رہا کرونگا اور اُس ظالمہ کو قتل کرونگا اُس جوان نے جواب دیا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تو بلا مین مبتلا ہو شاہزادے نے کہا کہ مین بلا مین نہین مبتلا ہون بفضل ایزدی مین نے تمام طلسم کو درہم و برہم کردیا ہی صرف ایک مرحلہ باقی ہی وہ بھی فتح ہوا جاتا ہی اور ہمارے تو خاندان اور بزرگون کا یہی طریقہ ہی کہ ہر مظلوم و بیکس کی دادرسی کرتے ہین ظالم کو سزا دیتے ہین ہمارے بزرگون نے اکثر طلسم فتح کیے ہین مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے لوگ کسی بلا کو بلا اور کسی مصیبت کو مصیبت نہین خیال کرتے ہین اور اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم جانتے ہین جبتک اُسکو سرانجام نہین دے لیتے ہین اُسوقت تک اپنے کام کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین بس مین جبتک آپکو رہا نکرونگا اور آپکو آپکے مسکن تک نہ پہونچا لونگا اُسوقت تک براے فتح طلسم نہ جاؤنگا گو میرے عزیز قریب اس طلسم مین قید ہین اور اُنکی رہائی کے لیے مین نے اِس طلسم کو فتح کیا مگر اب مجھپر فرض ہوا کہ پہلے آپکو رہا کرون اور اُس ظالم کو قتل کرون کہ جسنے آپکو اِس بلا مین مبتلا کیا ہی پھر اُسکے بعد اپنے کام کو جاؤن یہ جو شاہزادے نے کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تم کس خاندان سے ہو اور تمہارے کون بزرگ اِس طلسم مین قید ہین اُنکے حال سے اور نام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو شاہزادے نے جوابدیا کہ پہلے مین آپکو رہا کرلون تاکہ آپکے حواس درست ہون اور آپ اِس بلا سے نجات پائین پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اور آپکی کیفیت سنونگا یہ کہکر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر وہ سنگ گران وزن سینہ پر سے اُس جوان کے اُٹھایا اور الگ پھینکدیا اور قصد کیا کہ طوق و زنجیر توڑ ڈالون کہ اُس جوان نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا خیر اب تم طوق و زنجیر نہ توڑو بلکہ میرے ہاتھ پاؤن میخون سے کھولدو یہ طوق و زنجیر کوئی شئے نہین ہین مین خود انکو اپنے جسم پر سے دور کرلونگا شاہزادے نے کہا کہ بہت خوب اُس جوان نے کہا کہ مین اِس سنگ گران اور اِن میخون سے ناچار تھا اور ہون ورنہ اِس قید کو توڑ ڈالتا شاہزادے نے اُن میخون سے ہاتھ پاؤن اُس جوان کے کھولدیے وہ جوان اللہ اکبر کہکر اُٹھ بیٹھا اور زور کیا پہلے طوق اور زنجیر پر مگر نہ ٹوٹا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ قید سحر تھی دوسرے وہ ساحرہ اِنکا زور کم کرگئی تھی بالکل طاقت نہ تھی کیونکر ٹوٹتی بہت زور کیا کچھ نہوا آخر ناچار ہوکر رہگئے بس شاہزادے نے اُس طوق و زنجیر و ہتھکڑی و بیڑی کو بھی اُس جوان کے جسم سے دور کیا کیونکہ شاہزادے کے پاس لوح تھی جو کہ دافع سحر ہی اور دوسرے اُسکی طاقت پوری تھی کوئی کم نہ تھی بس جب قید کو جسم سے دور کرچکا کہا کہ بسم اللہ بارہ دری مین تشریف لیچلیے اور اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور میری حالت سماعت فرمائیے وہ جوان یہ طاقت و قوت دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور حیرت سے اپنے دین مین کہا کہ تم ایسے کم قوت ہوگئے ہو کہ تمسے یہ طوق و زنجیر نہ ٹوٹ سکے اِس طفل نے توڑ ڈالے

ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہی تو رہا ہونیکی بہت خوشی ہوئی مگر اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ جسقدر چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہوا تھا اُس سے زیادہ زرد ہو گیا یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا پوچھا کہ اے جوان پہلے تو بہت خوش ہوئے اب کیا صدمہ پہونچا کہ چہرہ زرد ہو گیا ہی پہلے چہرہ سرخ ہو گیا تھا کیا کوئی مجھ سے خطا ہوئی جواب دیا کہ مجکو اپنے حال پر بہت صدمہ ہوا اور افسوس کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم ایسی ویسی قید کو تو خیال مین بھی نہ لاتے تھے ہان جو کہ قید گردن وزن ہوتی تھی اُسکو بھی مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالتے تھے مگر اسوقت یہ قید جو کہ تم ایسے طفل نے توڑ ڈالی ہی مجسے نہ ٹوٹ سکی شاہزادے نے جواب دیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ایسا ہوگا مگر اسوقت نہ ٹوٹنے کا سبب تھا کہ آپ ایک مدت سے قید ہین ایک قید کی مصیبت دوسرے فاقہ کشی تیسرے عزیزون سے جدائی اُسکا صدمہ ہی ان سبب قوت مین کمی ہو گئی نہ ٹوٹ سکی یہ کوئی مقام رنج و غم نہین ہی آپ کچھ خیال نہ فرمائیے شاہزادہ اُس جوان سے یہ باتین کر رہا تھا کہ وہ ساحرہ جو کہ اسی باغ مین رہتی تھی اور اس جوان کو قید اسطور سے کیا تھا اُدھر سیر کو گئی تھی سیر کر کے اپنے باغ مین واپس آئی بارہ دری مین آئی خیال دل مین کیا کہ چلکر اپنے معشوق کو رہا کر کے لاؤن اور اسکی منت و سماجت کرون شاید وہ ہمکنار ہونے پر راضی ہو جاوے ایک مدت سے اسکی مفارقت مین تڑپ رہی ہی بڑا سخت ہی کیسی کیسی حسین و جمیل بنکر اُسکے روبرو گئی اور اس سے درخواست کی مگر اُسنے انکار کیا اور راضی نہوا یہ قید گوارا کی مگر میری ہمبستری نہ گوارا کی شاید اسوقت راضی ہو اگر نہ بھی راضی ہوگا تو باتین کر کے اپنے دلکو تسکین دے لونگی بس یہ تصور کر کے مسند پر سے اُٹھی اور اُس کمرے کیطرف آئی کہ جہان وہ جوان قید تھا کیا دیکھا واقعہ نظر پڑا کہ کمرے کا دروازہ پاٹو پاٹ کھلا ہی اور قفل ٹوٹا ہوا زمین پر پڑا ہی یہ دیکھتے ہی اسکے حواس جاتے رہے خیال کیا کہ کوئی آکر رہا کر کے لیگیا مگر بڑا زبردست تھا کہ کہ قفل سحر کو توڑ کر قید سحر اسیر سے دفع کی اور اتنے عرصہ مین لیگیا کہ مین ابھی تو باغ سے سیر کو گئی تھی یہ کون ہی جو لیگیا اور میرے دل پر داغ جدائی دے گیا گو مین اُس سے ناراض تھی کہ وہ میرے کام کا نہ تھا دن و رات مجکو جلاتا تھا میرے ساتھ ہمبستر نہین ہوتا تھا مین دن رات اسی فکر مین رہتی تھی کہ کیونکر اسکو اپنے ہمبستر کرون اور اس آگ کو جو کہ شہوت کی بھڑکی ہوئی ہی اُسکو آب وصل سے برطرف کرون کوئی تدبیر نہ بن پڑتی تھی مگر یہ امر تو تھا کہ جب اُسکو دیکھ لیتی تھی تو دو ایک منٹ کو وہ آگ کم ہو جاتی تھی گو بعد پھر زیادہ افروختہ ہوتی ہو مگر صورت دیکھ کر کچھ دیر تو تسکین ہوتی تھی گو عاجز تھی مگر یہ امر گوارا نہ تھا کہ قتل کرون یا چھوڑ دون اسی سبب سے قید کر رکھا تھا مگر یہان بھی اُسکا کوئی مرشد آکر لیگیا اپنا کام کر گیا مین اسی سبب سے اسکو لیکر پردہ دنیا سے دائی پردہ قاف مین آئی وہان بھی نہ رہی اس طلسم مین آکر مقیم ہوئی ایسے مقام پر کہ جہان کوئی نہین آسکتا تھا درمیان دو مرحلون کے مکان سحر سے بنایا اور سکونت اختیار کی کیونکہ اس خیال سے کہ اگر پردہ دنیا پر رہتی ہون تو اُسکے عزیز جسقدر ہین وہ ساحر کش ہین اور یہ خود بھی اگر اُنکو خبر ہو گئی تو کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کر کے جائینگے بس یہان رہنا مناسب نہین ہی پردہ قاف مین آئی معلوم ہوا کہ یہان بھی رہنا مناسب نہین ہی اس طلسم مین آئی شاہ طلسم سے ملی اُسکی خوشامد کی تب اُسنے اجازت دی اس یہان قیام کیا مگر اُسپر بھی نہ بچ سکا حریف اپنا کام کر گیا ایک مدت سے تو عاشق تھی دسترس نہوتا تھا صورت دیکھنے سے ملا تو اُسنے جلایا اسکو غنیمت جانا وہ آج یون ہاتھ سے گیا یہ دل سے باتین کرتی ہوئی اس خیال سے کہ اندر چلکر تو دیکھو تاکہ معلوم ہو کون لیگیا ہی شاید کچھ پتہ چلے یہ تصور کر کے اندر کمرے کے قدم رکھا تو اُس جوان کی لاش پڑی نظر آئی دیکھا جو مین کہتا تھا وہی ہوا کہ وہ لاش آئی اب کیا ہوگا تیری جان گئی میری بھی تیری جوانی بھی مفت برباد ہوئی ادھر اُس ساحرہ نے جو دیکھا کہ ایکدم ... معشوق کے پاس

بیٹھا ہوا ہی اور میرا معشوق قید سے رہا ہی یہ دیکھکر اُسکو نہایت غصہ آیا اور خیال کیا کہ اسی [illegible] کہ او خیرہ سر تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی خوب عین وقت پر پہونچی تو تو اپنا کام کر چکا تھا ساحری نے خوب وقت پر پہونچایا ورنہ تو ضرور اسکو لیجاتا ابتو زندہ بھی بچتا ہی پہلے تجکو قتل کرونگی اُسکے بعد اِس سے درخواست ہمبستری کرونگی کیونکہ آج مین بہت بیقرار ہون اب صبر نہین ہو سکتا ہی اگر اُسنے آج بھی انکار کیا تو اسکو بھی قتل کرونگی کیا ضرور ہی ایسے کو زندہ رکھنا جو کہ اپنے کام کا نہو اور ہر وقت جلاتا ہو اور جسکے سبب سے ہر وقت خوف ہلاکت ہو اُسکو زندہ رکھنا کیا ہی اسکو قتل کرکے اور کسیکو لاؤنگی کہ جو میری آتش شہوت کو بجھا دے اور ہر وقت میرے ساتھ ہمبستر رہے کسی دیو کو یا قوی جوان کو لاؤنگی یہ جو کہا اور طرف شاہزادے کے چلی اُدھر اُس جوان نے شاہزادے سے وہ کلام کیے اور کہا کہ وہ تمھاری طرف آتی ہی شاہزادے نے بھی اُسکی صدا سُنی ایکمرتبہ پلٹ کر دیکھا کیونکہ وہ منھ اُس جوان کیطرف کیے ہوئے بیٹھا تھا اُدھر پشت تھی جیسے ہی رخ پھیرا ایک بار [illegible] شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عورت سیاہ فام موٹے موٹے ہونٹھ بڑے بڑے دانت دہانہ بڑا سا قد طویل [illegible] چھوٹے پستان بڑے بڑے جیسے کدو دراز لہنگا پہنے ہوئے نیلی چادر سر پر میری طرف چلی آتی ہی گو وہ اپنی دانست مین خوبصورت بنی ہوئی تھی مگر شاہزادے کو بسبب لوح کے بدصورت دکھائی دیتی تھی اُسکے سحر کو کہ جسکے سبب سے وہ خوبصورت بنی تھی برطرف کر دیا تھا شاہزادے نے اُسکو دیکھکر لاحول پڑھی یہ بھی دیکھا کہ وہ کوئی ہزار برس کی تھی بال سر کے سفید تھے اُدھر اُسنے جو شاہزادے کو دیکھا اور رخ پر نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک جوان قوی ہی گو ابھی سن کم ہی مگر ہاتھ پاؤن خوبصورت ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی بس دیکھنا تھا کہ فریفتہ ہو گئی دلمین کہنے لگی کہ اگر یہ راضی ہو جائے تو اِس سے خوب مزا ملیگا اور خوب شہوت کو یہ کم کر دیگا کیا خوبصورت جوان ہی اِس سے بھی زیادہ خوبصورت ہی اور کم سن بھی ہی اس سے خوب مطلب نکلیگا بار بار اسے [illegible] چلی تھی یا ایک مرتبہ پکاری کہ او جانی تم میرے پاس آؤ تاکہ مین تمکو گلے سے لگاؤن خوب پیار کرون اپنے دل کی حسرت نکالون تیری صورت دیکھکر میرے دل سے اِس جوان کی الفت جاتی رہی دوسرے میرے کام کا بھی نہین ہی تو جو میرے ساتھ ہمبستر ہوگا تو خوب مزا ملیگا مین تجکو اپنے سے کسی وقت نہ جدا کرونگی ہر وقت ساتھ رکھونگی اگر تو میری ہمبستری قبول کریگا مین تجکو بادشاہ ہفت اقلیم کر دونگی اے جوان تجکو دیکھکر میری آتش شہوت نے اور ترقی کی میرا جی چاہتا ہی کہ تو مجھ سے اِسی مقام پر ہمبستر ہو اور اِس جوان کو چلا اور میرے لب و رخسار کے بوسے لے تیرے اوپر اپنے کو وقف کرتی ہون تیرا جسوقت جی چاہے میرے ساتھ ہمبستر ہونا مین کبھی انکار نہ کرونگی یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ او لکاتہ خیر اِسی مین ہی کہ میرے سامنے سے دور ہو کیا بیہودہ بکتی ہی تو تو ایسی ہی جیسے سیاہ آندھی بس اگر زیادہ کچھ بکے گی تو میرے ہاتھ سے ماری جائیگی اپنی جان کو غنیمت جان اور یہان سے چلی جا تو نے مجکو بھی کوئی اور تصور کیا ہی بڑھیا تو فاحشہ ہی کہ لوگون کو سحر سے اُٹھا لاتی ہی اور اُنسے فعل ناجائز کی درخواست کرتی ہی اگر وہ انکار کرتے ہین تو اُنپر ظلم و ستم کرتی ہی جیسے اس جوان کو رہا کیا ہی جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر مجکو فریب دیتی ہی اگر ابکی تو نے قدم آگے رکھا تو یاد رکھنا کہ وہ تلوار مارونگا کہ مثل خیار تر کے دو ہو کر گر پڑیگی اُسنے کہا کہ اے جان جہان تو کیا کہتا ہی دیکھ مثل اس جوان کے پچھتائیگا مجھ ایسی حسینہ و جمیلہ عورت اور محبت کرنیوالی نہ پائیگا جو تیرا جی چاہے کہہ لے ابتو مین تجکو دل دیچکی ہون اگر گالیان دیگا تو برا نہ مانونگی مگر ہان اپنے وصل سے شاد کر میری آتش شہوت کو اپنے آب وصل سے بجھا دے میرے گلے سے لگ جا میرے لب و عارض کے بوسے لے شاہزادے نے پھر وہی کلمہ کہا اور ہزارون گالیان دین تلوار لیکر اُٹھا کہ تو نہین سنتی بیہودہ بکے جاتی ہی اُسنے کہا اے یہ سر کاٹ لے دیکھ مین اف بھی کرتی ہون مین تو تیرے اوپر مرتی ہون [illegible]

جی چاہے وہ ظلم کر مگر اپنے وصل سے دل شاد کر سچ ہی کہ معشوق ہمیشہ عاشق پر ستم کرتے ہین شاہزادے نے کہا کہ دیکھ مین لیتا ہون اپنے وصل سے تیرے دل کو شاد کرتا ہون اور تیری آتش شہوت کو بجھاتا ہون کہ تو بھی کیا یاد کریگی جاتی کہان ہی ایسا تجھکو خوش کرونگا کہ پھر کبھی تجھکو مرد کی خواہش نہوگی یہ کہتے ہوئے اُسکی طرف چلے اُس جوان نے کہا کہ اے شاہزادہ ان یہ کیا کرتا ہی ارے وہ ساحرہ ہی اُسکے پاس نہ جا وہ سحر کردیگی تو بیکار ہوجائیگا شاہزادے نے جواب دیا نہ یہ نکاح میرا کیا کریگی مین اسکو ہمبستری کا مزا چکھادون یہ جو بار بار کہہ رہی ہی کہ میرا دل شاد کر تیر تو تلوار علم کرکے چلے اُدھر اُسنے خیال کیا کہ یہ بچہ ہی اسکو وار کرنے دے جب یہ وار کرے تو سحر کرنا اسکا ہاتھ خشک ہو جائیگا قوت کم ہوجائیگی پس اسکو قید کرنا جب قید کی ایذا ہوگی خود راضی ہوگا یہ دلمین خیال کرکے کہا کہ لے یہ سر حاضر ہی کاٹ لے اچھا ہی کہ اس عذاب سے نجات پاؤن کہ مین تو تیرے اوپر مرون اور تو مجھے خیال نہ کرے اس جلنے سے اس وقت کا مرنا بہتر ہی یہ کہکر سر جھکا لیا اور کھڑی ہوگئی چپکے چپکے کچھ بڑبڑانے لگی اُدھر شاہزادہ تلوار تول کر اُسکے برابر ہوا تھا اُسنے سحر کیا کہ ہاتھ اسکا خشک اور قوت اسکی کم ہوجائے مگر اُسکے سحر نے بالکل شاہزادے پر بسبب لوح طلسم کے اثر نہ کیا اسنے جو دیکھا کہ میرے سحر نے اسپر اثر نہ کیا اور وہ قریب آگیا ایک مرتبہ سر اُٹھا کر کہا کہ تو بڑا بیرحم ہی میری اس حالت پر بھی تجکو رحم نہ آیا بد دن سزا پاسے ہوئے کہ یہ تیری سرکشی نہ جائیگی اسلئے خبردار ہوجا مین حربہ کرتی ہون یہ کہکر چند دانے ماش کے اُس گوہر دریاے شجاعت پر مارے وہ سب پتھر ہوگئے بالکل اُنھون نے اثر نہ کیا ابتو یہ اور پریشان ہوئی مگر اپنے حواس درست کرکے ایک گولہ جوڑے سے نکالا شاہزادے پر مارا وہ پاس شاہزادے کے آکر سرد ہوکر رہ گیا بس اسنے یہ جو ماجرا دیکھا اپنے ہاتھ کو دیکھا اور سحر کرکے کہا کہ کیا سبب ہی جو اس جوان پر سحر نہین اثر کرتا ہی کف دست پر تحریر پایا کہ آگاہ ہو کہ یہ فاتح طلسم ہی اسکے پاس لوح طلسمی ہی اسپر تیرا سحر نہ اثر کریگا تو بیکار کوشش کرتی ہی اپنی جان لیکر بھاگ ورنہ قتل ہوگی یہ جو تحریر پایا کف دست پر بہت گھبرائی قصد بھاگنے کا کیا کہ بھاگ جاؤن شاہزادہ قریب آچکا تھا فرار ہونیکا راستہ نہ ملا مجبور ہوکر زمین پر لوٹ گئی اور شیر ببر کی صورت بنکر شاہزادے پر حملہ آور ہوئی شاہزادے نے جھپٹ کر جو تلوار کا وار کیا عکس لوح جو اسپر پڑا اُسکی صورت بدل گئی دیکھا کہ ہاتھ پاؤن زمین پر ٹیکے ہوئے مثل کتے کے یہ کتیا چلی آتی ہی یہ تو اپنے خیال مین شیر بنی ہوئی ہی وہان شکل تبدیل ہوچکی تھی اور شاہزادے کی تلوار بھی چل چکی تھی جیسے ہی اسنے قصد کیا بچہ بارون اُدھر تلوار کرگاہ پہ پڑی تلوار کا پڑنا تھا کہ دو پرکالہ ہوئے تلوار اُسکی کمر کو کاٹکر زمین پر آئی وہ دو ہوکر گری شور و غل دار و گیر برپا ہوا تاریکی ہوگئی اور یہ مرکر گری اُدھر وہ باغ و عمارت گرنے لگی کل باغ و بارہ دری و ایوان ہوکر اُڑ گئی تاریکی چھا گئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتم کہ نام من حریر جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی برطرف ہوئی شاہزادے اور اُس جوان نے دیکھا کہ نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری نہ وہ کمرہ ہم دونون ایک صحرا مین ایک ریگ کے چبوترے پر کھڑے ہوئے ہین اور لاش اُس ساحرہ کی پڑی ہوئی ہی بس اُس جوان نے دوڑ کر شاہزادے کو گلے سے لگایا چشم و ابرو پر بوسہ دیا اور کہا کہ اے گل گلشن شجاعت واے گوہر صدف جرات وہمت جلد بیان کر کہ تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہی تجھ سے تو خون عزیزی اور بو قرابت کی آتی ہی راوی نے بیان کیا کہ جب سے اُس جوان نے شاہزادے کو دیکھا ہی ایسی محبت پیدا ہوئی ہی کہ جیسے باپ کو پسر سے ہوتی ہی یہ جی چاہتا ہی کہ اسکو کلیجہ مین جگہ دون گرد پھر دون آخر کو نہ تاب رہی گلے سے لگا لیا اور پیار کیا اور حال دریافت کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تو اپنا حال عرض کرونگا پہلے

آپ اپنے نام نامی اور اسم گرامی سے اور اس حال سے کہ کس خاندان سے ہین اور یہ واقعہ کیا ہی اور کب سے
آپ اس لکاٹ کی قید مین ہین اور کیونکر اُسکے ہاتھ لگے کیونکہ مجکو بھی آپ سے بوے محبت آسنتے ہوے معلوم
ہوتی ہی اور الفت ہو گئی ہی اسطور کی کہ جیسے خورد کو بزرگ سے ہوتی ہی اور آپکی صورت اور روے مبارک
میرے چند بزرگون سے بہت مشابہ ہی مین خود اُسوقت سے حیران ہون کہ آپ کون بزرگوار ہین اُس
جوان نے جواب دیا کہ اے راحت و آرام قلب ناتوان تو بھی میرے خاندان کے لوگون سے بہت
مشابہ ہے اور جنکے مشابہ مین ہون اُن تمھارے بزرگون کے کیا نام ہین مجکو آگاہ کرو شاہزادے نے
کہا کہ اگر گستاخی نہ ہو تو مین عرض کرون اُس جوان نے کہا کہ شوق سے جو کچھ کہنا ہو کہو مجکو کسی بات مین
عذر نہین ہی اگر جان کے خواستگار ہو گے تو جان تک حاضر ہی تمنے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ بس یہ عرض ہی کہ پہلے آپ اپنے حال سے آگاہ فرمایے پھر مین اپنا حال عرض کرونگا اُسوقت
اُس جوان نے کہا کہ بیان کرون تمکو مجکو بیان کرتے ہوے شرم آتی ہی ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم غریبون کی
کمک کرتے تھے اور اب وہ زمانہ ہی کہ ہماری دوسرے کمک کرتے ہین ہم ناچار و مجبور ہین اب اپنا حال
ظاہر کرکے اور بزرگون کا اُنکو بھی بدنام کرنا ہی شاہزادے نے فرمایا ہی کہ تمکو قسم ہی آپکو خداوند کریم کی اپنے حال سے
آگاہ فرمایئے اُس جوان نے کہا کہ تمنے جو سُنا ہو کہ حمزہ صاحبقران زلزلۂ قاف ثانی سلیمان جو کہ
زوج آسمان پری تھے وہ میرے پردادا تھے مین خاندان صاحبقران سے ہون میرے جد بزرگوار کا نام علمشاہ
عالی شان تھا جو کہ قاتل کپتان فرنگی تھے اور فرزند رشید صاحبقران تھے اور میرے پدر بزرگوار کا نام
ملک قاسم تھا جو کہ فاتح طلسم افراسیابی تھے مین ملک قاسم کا فرزند رشید ہون میرا نام ملک ایرج
نوجوان ہی مین بدنام کرنیوالا نام بزرگون کا ہون اُسوقت میرے بزرگون کی اور نہ میری کسی دوسرے نے کمک
کی سوا اسکے آج تک اے جوان آگاہ ہو کہ بعد قتل ہونے لقاے بے لقا کے صاحبقران اول خانہ کعبہ تشریف
لیگئے اُنکے فرزند امیر ثانی صاحبقران ہوئے ہم سب لوگ اُنکے ہمراہ رہے بس ایرج نوجوان نے ابتدا
سے حال صاحبقران اول و ثانی سب بیان کیا اور کہا کہ میرے کئی فرزند ہین جنمین دو بہت زبردست ہین
ایک کا نام رستم ثانی اُسنے بہت سے طلسم فتح کئے ہین دوسرے کا نام شہریار عالی وقار ہی اور تم میرے اُسی
فرزند رستم ثانی کے مشابہ ہو اور شہریار سے ایرج نوجوان نے کل حال اپنے خاندان کا اور کل واقعات
بیان کئے اور کہا کہ اے جوان میرا واقعہ یہ ہی کہ جب صاحبقران ثانی بعد قتل زمرد ثانی و توسج جادو کے
مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجانے لگے اُنمین مین بھی تھا سبب اسکا
یہ تھا کہ صاحبقران ثانی نے خلاف قاعدہ بدیع الملک نوجوان کو جو کہ نور الدہر پسر بدیع الزمان
کا فرزند ہی اپنا جانشین کیا اور صاحبقران ثالث کا خطاب دیا بس یہ امر ہم سب دستپیون کے
ناگوار ہوا مگر حکم صاحبقران سے مجبور تھے مین تو ہمراہ صاحبقران کے کعبہ کو روانہ ہوا امیر فرزند رستم ثانی
بحیلہ شکار رہا اور گیا شہریار میرا دوسرا فرزند فرنگستان مین تھا اُسکو اس حال کی خبر نہ تھی ایرج نوجوان نے
اپنی اور علمشاہ کی اور ملک قاسم و رستم ثانی و شہریار کی بڑی بڑی بہادری بیان کی سوا اسکے اُسنے
اور سب کی بھی تعریف کی جبکہ صاحبقران ثانی صحراے کاج باج مین پہونچے وہان خیمہ وغیرہ برپا
ہونے سب اُترے رات کو ساحرون نے جو کہ بہت بڑے دشمن تھے اُن خیمون اور صحرا مین آگ لگا دی
جب ہم سبکو معلوم ہوا تو ہم سب منتشر ہو گئے نور الدہر بھی ہمراہ صاحبقران کے تھے مین اور نور الدہر
ایک طرف اُس آگ سے نکل بیٹھے اب ہمکو حال صاحبقران نہین معلوم کہ انپر کیا گذری ہم دونون

آدمی عالم بدحواسی مین اُس عالم شب مین آگ سے نکلکر راہی ہوے اور اپنے ساتھ والونکو تلاش کرنے لگے اور فدا آگ گل کرنیکی کرنے لگے چنانچہ جدھر جاتے تھے سوا ے صدا کے کچھ سنائی نہین دیتا تھا اور چارون طرف آگ لگی ہوئی تھی پریشان پھر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور چشم مین بڑی خیرگی ہوئی مین سنبھلنے نہ پایا تھا کہ ایک پنجہ میرے کمر مین پڑا اور مجھکو لیکر ہواے آسمان ہوا بسبب کثرت ہوا اور بلندی کے مین بیہوش ہوگیا اب مجھکو خبر نہین کہ میرے بعد صاحبقران پر کیا گذری اور نورالدہر پر اور کون اُس آگ سے بچا اور کون ہلاک ہوا واللہ اعلم اب جو مجھکو ہوش آیا تو مین نے اپنے کو اِس باغ مین پایا کہ جہان سے تمنے مجھکو رہا کیا مین نے خیال کیا کہ مین آگ مین جل گیا اور میری روح کو ملک الموت لاکر بہشت مین چھوڑ گئے مین سیر باغ کرنے لگا کہ ایک طرف سے چند عورتون کے بولنے کی آواز آئی مین اِدھر کو چلا جب سب نے مجھکو دیکھا نامحرم نامحرم کہکے میرے پیچھے دوڑین چنانچہ انہین ایک نازنین نظر آئی میرا دل اُسپر آگیا وہ میرے اوپر فریفتہ ہوئی بعد گفتگوے بسیار مین اُسکے ہمراہ بارہ دری مین آیا اُسنے صحبت عیش آراستہ کی مجھکو شراب پلائی مین نے سوال اسلام کیا اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون بس جب مین شراب پیکر خوش ہوا اُسوقت تخلیہ ہوگیا مین اُس سے ہمکنار ہونے کے قصد سے اور بوسہ لینے کے ارادے سے اُسکے قریب آیا اور منھ اُسکے قریب لیگیا ایسی بوے بد آئی کہ میرا دماغ متعفن ہوگیا غشیان کی نوبت پہونچی مین الگ ہٹ بیٹھا اُسنے سبب پوچھا مین نے بیان کردیا کہ تیرے منھ سے بوے بد آتی ہے تو ساحرہ ہے مین تجھ سے ہمکنار نہین ہوسکتا ہون ہمارے مذہب اور ہمارے خاندان مین ساحرہ سے ہمبستر ہونا ناجائز ہے اُسنے بہت منت سے کہا کہ میرا نام مہر جادو ہے اور مین خاندان دمامہ جادو سے ہون دمامہ میری نانی تھی مین دختر ہون سرمایہ جادو کی مین ایک مدت سے تیرے اوپر عاشق تھی مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ صحراے کاج باج مین جب آگ لگی اور تو پریشان ہوکر نکلا تو مجھکو موقع ملا مین پنجہ بنکر لے آئی یہان پردۂ قاف مین اور تو طلسم چہل چراغ سلیمانی مین ہے اور اگر مجھکو ناراض کرکے نکل جائیگا تو بھی تیری رہائی غیر ممکن ہے بس اپنے وصل سے میرے دلکو شاد کر مین نے کہا کہ یہ تو ہرگز نہوگا اُسنے کہا کہ مین اِس خوف سے یہان آکر مقیم ہوئی کہ تیرے بزرگ ساحرہ و ساحر کش ہین کہین ایسا نہو کہ وہ خبر پاکر آئین اور مجھکو قتل کرکے تجکو رہا کرلیجائین بس یہان تو آ نہین سکتے ہین نہ میرے حال سے خبردار ہوسکتے ہین یہ جو اُسنے کہا مجھکو زندگی اور رہائی سے ناامیدی ہوگئی خاموش ہو رہا وہ دوسری طرف سے اِس قصد سے پھری کہ گلے سے لگائے مین نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ اُسکے منھ سے خون نکلا تلوار لیکر اُسپر چلا اُسنے سحر کیا کہ میری طاقت بالکل زائل ہوگئی اور ہاتھ میرا خشک ہوکر رہگیا اُسنے پھر مجھ سے سوال وصل کیا اُسنے مجھ سے عاجز ہوکر اِس کمرے مین قید کیا اُسدن سے یہ اُسکا دستور رہا کہ دن بھر مین دو ایک مرتبہ مجکو اپنے روبرو بلاتی تھی اور سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا ہر قسم کی اذیت دیتی تھی مین بلا مین مبتلا تھا ایکدن اُس لکاتہ نے کہا کہ آج طلسم مین تمہارا فرزند رستم ثانی قید ہوکر آیا ہے اور بادشاہ طلسم نے قیدخانۂ طلسمی مین قید کیا ہے مجکو بڑا صدمہ ہوا اور مین نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتی ہے وہ کہان اور یہ طلسم کہان وہ پردۂ دنیا پر ہے یہ پردۂ قاف ہے پھر خیال آیا کہ شاید یہان کسی ضرورت سے کسی دیو کے مقابلے کیلیے آیا اور اسیر ہوگیا ہو اُسکے چند سال کے بعد اُس لکاتہ نے کہا کہ تمہارا دوسرا فرزند شہریار عالیوقار قید ہوکر آیا ہے مجکو اور زیادہ صدمہ ہوا مین نے اُس سے کہا کہ مجکو اُسوقت یقین تیرے کہنے کا آئیگا کہ جب تو مجکو دکھلا دیگی اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسنے کیا تدبیر کی کہ دربانان قیدخانہ سے ملاقات پیدا کی مین جب سامنے آتا تھا یہ سوال کرتا تھا کہ تو دکھانہ لائی وہ کہتی تھی تدبیر کرتی ہون پس جب خوب اِدہ رسم باہم ہوگئی ایکدن مجھسے کہا کہ آج تم

چلو مین تمکو اُن دونون قیدیان طلسم کو دکھلاؤن مین نے دربانان زندان کو راضی کر لیا ہی مگر ایک شرط ہی اگر تم
قبول کرو مین نے کہا کہ وہ کیا شرط ہی اُسنے کہا کہ مین تمھاری آرزو برلاتی ہون تم میری آرزو بر لانا اپنے وصل
سے شاد کرنا مین نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتے ہو تو پھر یہ نہ لیجائیگی مصلحت یہ ہی کہ اِسوقت اقرار کر لو مین نے
اقرار کیا وہ مجکو تخت سحر پر سوار کرکے زندان طلسمی مین لائی مین نے دیکھا کہ ہزارون آدمی قید ہین اُنمین میرے
دونون فرزند رستم ثانی و شہریار بھی طوق و زنجیر پہنے گرفتار بیٹھے ہوئے ہین مین اُنکو دیکھکر حیران ہوا اور وہ
مجکو اُنھون نے سلام کیا مین نے دعا دی اور اشارے سے پوچھا کہ تم یہان کیونکر اسیر ہوکر آئے اُنھون نے
اشارے سے جوابدیا کہ کیا عرض کرین یہی سوال اُنھون نے مجھسے کیا مین نے یہی جوابدیا وہ یہ حیران ہو ہوکر
دیکھ رہے تھے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران طرف خانۂ کعبہ کے گئے تھے یہان کیونکر پہونچے مین یہ حیران ہو ہوکر
دیکھ رہا تھا کہ یہ تو بردۂ دنیا پر اپنے لشکرون مین تھے یہان کیونکر آئے الغرض وہ لکاتہ مجکو لیکر وہان سے اپنے باغ
مین چلی آئی مجھ سے کہا کہ اب تم وعدہ وفا کرو مین نے انکار کیا وہ بہت برہم ہوئی اور پھر مجکو قید کیا مین نے
کہا کہ تو مجکو بھی اُسی قیدخانہ مین قید کر جوابدیا کہ ہان تم سب ملکر میرے قتل کی فکر کرو اور مجکو ہلاک کرو بس تم
یہان تڑپو اُنکے لیے وہ تمھارے لیے وہان تڑپین دوسرے تم میرے قیدی ہو کوئی بادشاہ طلسم کے
قیدی نہین ہو جو قیدخانۂ طلسمی مین قید کیے جاو وہ تو قیدی طلسم ہین بس مین خاموش ہو رہا اور اُسدن سے
قید مین بسر کرنے لگا وہی طریقہ تھا کہ ہر روز بلاکر مجھسے سوال وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا تو اذیت
دیکر قید کرتی تھی اِسی طریقہ سے کہ جسطور سے تمنے دیکھا خدا سے ہر روز اپنی رہائی کی دعا کرتا تھا اور یہی
دعا تھی کہ اگر رہائی مقدر مین نہین ہی تو ملک الموت کو حکم ہو کہ وہ روح قبض کر لے کہ خداوند کریم نے میرے
حال پر رحم فرمایا کہ تمنے آکر اِس بلا سے نجات دی اور اُس ساحرہ کو قتل کیا یہ میرا واقعہ تھا جو کہ مینے بیان
کیا اب تم اپنے حال سے آگاہ کرو راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو رستم ثانی نے دوسرے دن خواب مین اپنے
پدر سہراب ثانی سے کہا تھا کہ تمھارے جد نامدار بھی اِس طلسم مین قید ہین اور وہ بھی مبتلاے بلا ہین یہ کوئی
اعتراض نہ کرے کہ رستم ثانی کے پاس یعنے قیدخانۂ طلسمی مین تو وہ قید نہ تھے بلکہ دوسرے مقام پر تھے
پھر کیونکر رستم ثانی کو معلوم ہوا اور اُنھون نے سہراب ثانی کو خبر دی اِسطور سے معلوم ہوا تھا کہ جو کہ مین نے
تحریر کیا اور یون باہم ملاقات ہوئی اور ایرج نوجوان نے اشارے سے کہا تھا کہ مین اِس ساحرہ
کی قید مین ہون وہ بھی رستم ثانی نے سہراب ثانی سے کہا تھا ایرج نوجوان آٹھ برس قید حریر جادو
مین مبتلا رہے بعد آٹھ برس کے سہراب ثانی نے حریر جادو کو قتل کرکے رہا کیا یہ جملۂ معترضہ تھا آمدم برسر
مطلب جب یہ سوال ایرج نوجوان نے سہراب ثانی سے کیا کہ تم اپنا حال بیان کرو اور سہراب ثانی
کو یہ امر بخوبی بیان ایرج نوجوان سے ثابت ہو گیا کہ یہ میرے جد بزرگوار ہین میرے والد رستم ثانی کے
پدر عالیمقدار ہین ملک قاسم کے فرزند ارجمند ہین حمزۂ صاحبقران کے جگربند ہین اکثر اپنی مان کی زبانی
سُنا بھی کرتا تھا کہ ایرج نوجوان تمھارے دادا ہین وہ یہ کہا کرتی تھین شہریار عالیوقار سے بھی سُن
چکا تھا اور صورت سے بھی مشابہ پایا اور کل حال بھی سُنا بس دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور یون
عرض کرنے لگا کہ مجکو نہ معلوم تھا کہ آپ میرے جد بزرگوار ہین ورنہ مین کبھی اسقدر دیر آپکے رہا کرنے مین نہ
کرتا گو مجکو حیرت تھی کہ یہ تو بالکل میرے باپ اور عم کے مشابہ ہین ہنوز اُنکے خاندان سے ہین کوئی میرے
بزرگ ہین یہ نہ معلوم تھا کہ میرے جد نامدار ہین میری خطا کو معاف فرمایئے ای جد نامدار مین آپکے نور نظر
سرور قلب و جگر فرزند ارجمند شہریار رستم ثانی کا فرزند ہون اور آپکا ادنا غلام ہون میرا نام سہراب ثانی ہی

مین پردۂ قاف مین ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد حاکم پردۂ تجم قاف کے بطن سے پیدا
ہوا ہون یہ جو سہراب ثانی نے کہا ایرج نوجوان پہلے ہی سے حیران تھے کہ یا کون جوان ہی جو کہ بالکل
مشابہ ہی رستم ثانی و شہریار سے بس یہ جو سہراب ثانی نے عرض کیا ایرج نوجوان نے اپنے خاندان
کی علامتین بھی سب سہراب ثانی مین پائین خوش ہوکر گلے سے لگایا مبارکباد دی اور فرمایا کہ تم میرے
نور نظر ہو مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا حیران تھا کہ یہ میرے فرزند رستم ثانی کے ہمشکل ہین اور میرے
خاندان کی نشانیان بھی موجود ہین اور یہ قدرت و جرأت و ہمت سوائے خاندان صاحبقران کے کسی مین
نہین ہی ضرور یہ میرے خاندان سے ہی اسی سبب سے مین زیادہ تر استفسار حال کی کوشش کرتا تھا
اور تمہاری محبت بھی میرے دل مین پیدا ہوگئی تھی خون عزیزی بھی رگون مین جوش مار رہا تھا یہی جی چاہتا
تھا کہ تمکو گلے سے لگاؤن اپنی جان نثار کرون شکر ہی اُس خدائے کریم کا کہ تم میرے پوتے نکلے اور کسی غیر کا
میرے اوپر احسان نہوا کہ یہ جوان دست راستون مین سے ہی اور اُنکا احسان میرے اوپر ہو مگر خدا نے اس
امر سے بچایا کہ تم میرے لخت جگر کے پارۂ دل ہو یہ کہکر خوب سر و چشم پر بوسہ دیے اور فرمایا کہ تم اس حال سے
آگاہ کرو کہ میرا فرزند رستم ثانی پردۂ قاف مین کیونکر آیا اور اس طلسم مین کیونکر اسیر ہوا سہراب ثانی
نے عرض کیا کہ واقعہ یہ ہی اور یون مین نے سنا ہی اور جو کچھ میرے روبرو گذرا ہی کہ جب صاحبقران ثانی
بدیع الملک اور صاحبقران فرماکر زیارت کعبہ تشریف لیگئے اور یہ خبر میرے والد کو ہوئی اُنکو بڑا صدمہ ہوا
بس انھون نے یہ خیال فرماکر کہ بدیع الملک میرے ہمچشم تھے اور میرا دنگل اور اُنکا مقابل مین بارگاہ
مین بچھا تھا اب مین اُنکی اطاعت کرون بس فقیر ہوکر اپنے لشکر سے نکل گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ
سہراب ثانی نے رستم ثانی کا فقیر ہوکر نکلنا شہر زرین حصار مین پہونچنا اور صیقل کشتی گیر کو قتل کرنا
تقبل دیو چودرہ کو زیر کرنا اور بادشاہ کا خوش ہوکر اور فقیر جانکر عزت کرنا اُنکا بیرون شہر تکیہ بنواکر
قیام کرنا بعد مدت کے سب اہل شہر کو مسلمان کرنا بیان کیا اور کہا اُسی زمانہ مین پردۂ قاف مین اخضر
پریزاد کی دختر مضراب پری پر دیو ہامان کا عاشق ہوا اور بادشاہ سے پھر گیا بس سہراب نے دیو
ہامان کا مقابلہ کرنا اخضر کا شکست کھاکر قلعہ بند ہونا سرور جنی کا زائچہ کرکے بیان کرنا کہ پردۂ دنیا پر
ایک فقیر ہین اگر وہ آئین تو اُسکو زیر کرین اور تعریف کرنا اخضر کا دیو روانہ کرکے بموجب نشان دینے
سرور جنی رستم ثانی کو اُٹھوا منگوانا اُنکا آنا اور کل حالات دربار دیو ہامان کے نامہ بر کو ہلاک کرنا رستم
کا در مقابلہ کرکے اُسکو مجروح کرنا اُسکا بھاگنا رستم کا چشمۂ سنگان پر برائے سیر ہمراہ مضراب پری جانا
دیو شنقال اور دیو ہامان کا جاکر مقابلہ کرنا رستم ثانی کے ہاتھ سے ہلاک ہونا شہر مین آنا بصلاح سرور جنی
مضراب پری کے ساتھ رستم ثانی کا عقد ہونا پھر ہامان کا آکر مقابلہ کرنا اور زیر ہونا اور کاسے اطاعت
کرنا اپنا پیدا ہونا رستم ثانی کا شکار پر جانا دیو ہامان کا دھوکا دیکر اسیر طلسم کرانا عرض کیا کہ اسطور سے
میرے والد اسیر طلسم ہوئے اُس زمانہ مین میرا سن چار برس یا پانچ برس کا تھا سب کا یہ حال سنکے رنج و غم کرنا
ہامان کا پھر منحرف ہوکر لشکر کشی کرنا پھر سرور جنی کا زائچہ کرنا اور بیان کرنا کہ اُس لڑکے پر اور ایک فقیر کسی خاندان
کا ہی اُسکو اگر طلب فرمائیگا وہ آکر دیو ہامان کو زیر کریگا اور اس طلسم کو فتح کریگا اخضر کا پھر دیو کو روانہ کرنا اُسکا شہریار
کو لیکر آنا دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا اخضر پریزاد کا سہراب ثانی کو بہانہ سے برائے شکار روانہ کرنا بیان
کیا اور عرض کیا کہ مجھکو نادان نے فریب دیکر شکار کو روانہ کردیا اپنا شکار مین مصروف ہونا صدائے توپ کی
کان مین کرنا ایک دیو سے حال دریافت کرنا شکار کو رہنا اپنا اُسپر خفا ہونا اُسکا سب حال بیان کرنا میرا اپنا

اُسی دیو کی یا دوسرے کی پشت پر سوار ہو کر معرکۂ جنگ مین اُسوقت پہونچنا کہ جب ہامان لب خندق پہونچ
چکا تھا اہل قلعہ کا دعا مین مصروف ہونا اُس سے اپنا مقابلہ کرنا اُسکے ہاتھ سے زخمی ہونا اور حالت زخمداری
مین اُسپر تلوار لیکر حملہ کرنا اُسکا بھی حملہ آور ہونا کہ شہریار کا آکر پہونچنا مع سیارۂ ثانی کے اور اُس دیو سے مقابلہ
کرکے زیر کرنا اُسکا مکر سے مسلمان ہونا اور سب پر یہ حال ظاہر ہونا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے اخضر پریزاد کا عوت
کرنا لشکر ہامان کا شکست کھا کر فرار کرنا اخضر کا شہر مین داخل ہونا جشن خوشی کرنا شہریار عالیوقار کا
اپنی بھاوج سے ملنا حال اپنے برادر رستم ثانی کا دریافت کرنا اور سنکے بہت افسوس کرنا اپنا اُنسے حال
دریافت کرنا اُنکا بیان کرنا کہ مین قلعۂ قمر بخش پر لڑ رہا تھا کہ تمھارے باپ کا لشکر پہونچا مین نے خود اُنکے
سپہ سالار سے اُنکا حال دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ وہ فقیر ہو کے لشکر سے نکل گئے اس سبب سے کہ شہزادہ
بدیع الملک لشکر کے صاحبقران ہوئے ہین بس مین تلاش برادر مین فقیر ہو کر نکلا اُنکے لشکر کو قلعۂ قمر بخش پر
پر مقیم کرا کے اُس جنگ کو فتح کر کے بس جو شہریار سے سُنا تھا کہ شہریار کا بھی شہر زرین حصار پر عین
وقت پر پہونچنا جبکہ زرنگار شاہ و خورشید تاج بخش نے زرد مالان تاجدار پر نرغہ کیا تھا اُنکا لشکر
حریف کو شکست دیکر مسلمان کرنا اور داخل قلعہ ہونا اسد ثانی کو قید زرنگار شاہ سے رہا کرنا اسد ثانی
کا اپنا لشکر لیکر چلا جانا اُنکا بیٹے شہریار کا اُسی لشکر پر آکر مقیم ہونا بیان کیا اور کہا کہ عم نامدار اسطور سے
یہان تشریف لائے اور سیارۂ ثانی کے آنیکی حالت اور اپنا شہریار سے فنون سپہ گری تعلیم پانا دیو ہامان
کا شہریار کو بھی بیجا کر دھوکھا دیکر اسیر طلسم کرانا اور لشکر کشی کر کے آنا اپنا لشکر اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو
قتل کرنا لشکر کو شکست دینا بعد فتح جشن کرنا بعد انفراغ جشن آرام کرنا رستم ثانی کا خواب مین آکر شکایت
کرنا اور یہ بھی کہنا کہ تمھارے جد نامدار بھی قید ہین اس طلسم مین بس اپنا رات کو بدون آگاہی مان اور
نانا کے براے فتح طلسم روانہ ہونا راہ مین شیر کو مارنا دیو دارا زندر کو قتل کرنا سلیمان سے ملاقات ہونا
صعوبات راہ اُسکے فرزند و دیگر پریزادون کو قید طلسم سے رہا کرنا مرحلۂ قاذان و مرحلۂ شنار رنگ و مرحلۂ
گرد باد و مرحلۂ داغان و خوکان کے فتح کرنیکا حال و لوح کے دستیاب ہونیکا حال اور اُسطرف کو بر آ کے
فتح مرحلۂ خرسان روانہ ہونیکا سب بتفصیل اور کل واقعات جو کہ جلد اول مین بابت رستم ثانی و شہریار
و پردۂ قاف کے گذرے تھے سب بیان کیے ایرج نوجوان سُنکے بہت خوش ہوئے سہراب ثانی
نے عرض کیا کہ اسطور سے والد بزرگوار پردۂ قاف مین تشریف لائے اور اسطور سے اسیر طلسم ہوئے
اور یہ سبب ہوا عم نامدار کے آنیکا اور اسیر طلسم ہونیکا شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین نے آپکو رہا کر لیا اب وہی
دو بزرگوار باقی ہین انشاءاللہ تعالیٰ اُنکو بھی طلسم کو فتح کر کے رہا کرتا ہون ایک فرض کو تو مین نے ادا کیا جب
یہ سب حال ایرج نوجوان سن چکے سہراب ثانی سے کہا کہ اے فرزند اب چلو براے فتح طلسم عرصہ نہ کرو
مجکو اشتیاق ہوا اپنے فرزندون سے ملنے کا سہراب نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر اپنے ہمراہ ایرج نوجوان
کو لیکر روانہ ہوئے مگر لوح کو اس خوشی مین کہ جد عالیمقدار سے ملاقات ہو گئی ادھر ایرج نامدار نے بھی نہ یاد
دلایا اُنکو بھی بسبب خوشی کے کچھ خیال نہ رہا اُنکو یہ خوشی تھی کہ قید سے رہائی پائی پوتے سے ملے فرزندون
سے اب ملاقات ہو گی دوسرے یہ جو صدمہ تھا کہ مجکو غیر نے رہا کیا احسان غیر کا میرے اوپر ہوا یہ بھی جاتا رہا
کہ تو نے رہا کیا بہت خوش تھے نہ خیال رہا ہمراہ سہراب ثانی چلے چند قدم چلے تھے کہ یکایک ایک برق
چمکی کہ آنکھون مین چکا چوندسی ہو گئی تھی اُسی حالت مین ایک پنجہ کمر مین ایرج نامدار کے پڑا اور وہ لیکر
ایرج نامدار کو بلند ہوا ایرج نے پکار کر کہا کہ اے فرزند سہراب ثانی خدا حافظ ہم تو جاتے ہین اب جب خدا

ملایگا تو ملینگے ورنہ مجبور رہین رستم ثانی و شہریار سے ملنے کی حسرت رہگئی خبر تمکو دیکھ لیا ای فرزند لوح سے خبردار ہو اور لوح کو دیکھو کہین ایسا نہو کہ کوئی حریف تیر بھی دست اندازی کرے یہ جو صدا سہراب نے سنی اور گھبرا کر دیکھا اور خیال کیا کہ یہ کیا جد نامدار فرماتے ہین پریشان ہو کر ادھر اُدھر دیکھا یکایک نگاہ جو بلند ہوئی دیکھا کہ جد نامدار کو ایک پنجہ اُٹھائے لیے جاتا ہی سوائے پنجہ کے کچھ نظر نہین آتا ہی انھون نے قصد کیا تھا کہ تیر لگاؤن جب کسیکو سوائے پنجہ اور ایرج نامدار کے نہ پایا ناچار ہوئے اور پکار کر کہا کہ ای جد نامدار مین نے آپکو سپرد خدا کیا یہ کہتے رہے کہ یکایک وہ پنجہ غائب ہوگیا انکو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کرتے ناچار تھے مجبور ہو کر رہگئے اب لوح کا خیال آیا ایرج نامدار کے کہنے سے دلمین کہا کہ بڑی غلطی کی کہ لوح کو نہ دیکھا ورنہ یہ واقعہ درپیش آتا ضرور کوئی نہ کوئی حکم لوح سے ہوتا مگر خیر جو مشیت باری یہ دل سے باتین کرکے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جب تو مرحلۂ خوکان فتح کرکے مرحلۂ خرسان کیطرف روانہ ہوگا تو راہ مین باغ حریر جادو کا ملیگا جو کہ نواسی ہی دمامہ جادو کی اور پردۂ دنیا سے بھاگ کر نبیرۂ حمزۂ صاحبقران یعنے ایرج نوجوان تیرے دادا کو لیکر یہان آئی ہی اور مقیم ہی اور وہ تیرے دادا پر عاشق ہی اور اُنکو قید کر رکھا ہی اِس سبب سے کہ اُنھون نے وصل سے انکار کیا ہی بس اُسکو قتل کرکے اور اُنکو رہا کرکے طرف شہر حشامیہ کے روانہ کرنا اور خود طرف مرحلہ کے روانہ ہونا اگر اُنکو ہمراہ رکھے گا تو خرابی ہوگی وہ پھر گرفتار ہوجائین گے کیونکہ فاتح طلسم کو تنہا برائے فتح طلسم جانا چاہیے اگر شاید تو لوح نہ دیکھے اور اُنکو رہا کرلے کیونکہ تیرے اوپر سحر کسی کا اثر نہ کریگا اور وہ تیرے ساتھ برائے فتح مرحلہ چلین اور راہ سے کوئی پنجہ لیجائے تو کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی وہ بعد فتح مرحلۂ خرسان تجھسے اُسی مرحلہ مین ملین گے تو اندیشہ نہ کر اور اپنے کام مین مصروف ہو یہ جو تحریر پایا پہلے تو اپنی نادانی پر بہت نفرین کی اُسکے بعد اطمینان بھی ہوا کہ اُسی مرحلہ پر ملین گے بس پھر لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ جب تو اپنے جد بزرگوار ایرج نامدار کو رہا کر چکے خواہ اُنکو حشامیہ کو روانہ کرے خواہ اُنکو پنجہ لیجائے بس بعد اِس واقعہ کے تو طرف مغرب کے روانہ ہونا جب تو تھوڑی راہ طی کریگا تجکو ایک دریا ملیگا اُسکے کنارے کھڑے ہو کر یہ اسم پڑھنا ایک کشتی پیدا ہوگی اُسپر جست کرکے سوار ہونا ایسی جست کرنا کہ تو کشتی مین پہونچے دریا مین نہ گرے ورنہ پھر تمام عمر تو اسیر طلسم رہیگا بس جب تو کشتی مین پہونچ جائیگا وہ کشتی غرق ہوجائیگی اور تو تھم جائے اُسوقت آنکھین کھولنا تو اپنے کو زمین پر ایک صحرا پر کھڑا پائیگا بس پھر لوح کو دیکھنا والسلام یہ دیکھکر اور نوشتہ پاکر بموجب تحریر لوح کنارے دریا کے پہونچے دریا کو دیکھا کہ وہ بحر ذخار ہی کہ جسکا کنارہ دوسرا عدم سے ملا ہے آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی حباب آنکھین نکال نکالکر ڈرا رہے ہین موجین مثل تلوار کے نظر آتی ہین ہزارون مقام پر گرداب پڑ رہے ہین دریا مین تلاطم ہی بڑے بڑے سوس و گھڑیال پانی سے اُبھرتے ہین اور پھر غرق ہوجاتے ہین انھون نے اُس دریا کو دیکھکر اور کنارے پر کھڑے ہو کر نام خدا لیکر وہ اسم پڑھا کشتی ظاہر ہوئی اُسمین بموجب تحریر لوح نظر بذات خدا کرکے جست کرکے سوار ہوا وہ کشتی چرخ کھاکر غرق ہوگئی انھون نے آنکھین بند کرلین تھین جب کشتی تھمی تو آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا وہان نہ وہ دریا تھا نہ وہ صحرا اِس صحرا کو اُس صحرا سے ہول خیز و آفت انگیز پایا وسعت مین وہ صحرا صحرائے قیامت سے کم نہ تھا سہراب ثانی نے اُس صحرا کو دیکھکر اپنے دلمین کہا کہ اِس طلسم مین جو مقام ہی وہ پر از آفت و بلا ہی یہ دل سے کہکر لوح کو دیکھا اُسمین تحریر پایا کہ ای طلسم کشا اِس صحرا کا نام صحرائے خرسان ہی بس آگاہ ہو کہ دیو خرس صورت اِسی صحرا مین رہتا ہی اور وہی حاکم اِس مرحلہ کا ہی اور اِس مرحلہ کے بھی متعلق ایک ملک ہی کہ اُسکا نام شہر برطانیہ ہی وہان اِسکی طرف سے اِسکا فرزند دیو خروس نامے حاکم ہی مگر وہ بھی مسلمان ہی اور تمام اہل شہر گو یہ ظالم یعنے دیو خرس صورت ابلیس پرست ہی پہلے یہ خداپرست تھا مگر بہکانے سے بادشاہ طلسم اژدر پریزاد کے

کافر ہوگیا ہی یہی حاکم تھا شہر کا اور سب اہل شہر اور اسکے فرزند نے اسکے خوف سے یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم بھی ابلیس پرست
ہین اور پوشیدہ طور سے خداپرست تھے پس جب اسکے پاس اژدر پریزاد جو کہ اب بادشاہ طلسم ہی اُسکا نامہ
پہونچا اور اُسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا اپنے فرزند کو اپنے مقام پر حاکم کر کے اعلی مرحلہ پر برا سے
بند و بست مرحلہ آیا ہی اور تمھارہی فکر مین ہی آگاہ ہو کہ جبکہ اُسکو یہان پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے مرحلۂ
مینا حصار و مرحلۂ گرد باد و مرحلۂ زاغان و مرحلۂ خوکان کو فتح کر لیا اور طلسم کشا کی شراکت حسان پریزاد
و طوغان پریزاد نے کی اور لوح کا نشان دیا طلسم کشا نے لوح حاصل کر کے یہ سب مرحلہ فتح کیے اور اپنے جد بزرگوار
کو قید حریر جادو سے رہا کر کے میرے مرحلہ کا قصد کیا بہت پریشان ہوا اُسکا وزیر قریب پریزاد اُسکے ہمراہ تھا
اُس سے اُسنے حال بیان کیا اور کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کر کہ طلسم کشا یہ مرحلہ فتح کر سکے پس اُسنے کہا کہ مین
جاتا ہون اگر میری تدبیر بن پڑی تو طلسم کشا کو لاتا ہون یا لوح لیکن جب لوح اُسکے پاس نہوگی تو وہ مرحلہ
کیونکر فتح کریگا کسی نہ کسی طور سے اسیر ہی ہو جائیگا یہ کہکر وہ چلا تھا تمھارے قریب آیا تھا پر تو اُسکا دسترس
نہ چلا بسبب لوح کے اور نہ لوح ہاتھ لگی وہ تمھارے جد بزرگوار کو اسیر کر کے لیگیا اُسنے جاکر سب حال کہا دیو
خرس صورت سے اور کہا کہ مین طلسم کشا کے دادا کو اسیر کر لایا ہون اُسپر تو میرا قابو نہوا نہ لوح پر اسے
طلسم کشا اُسنے آپکے دادا کو اپنے پاس قید کیا ہی اور خود بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی پس اس مرحلہ کے فتح کرنیکی
یہ تدبیر ہی پس جو کچھ لوح سے تعلیم ہوا اُس نوشتہ کے بموجب سہراب ثانی نے کام کیا پس سہراب ثانی
تحریر لوح سے آگاہ ہو کر اُسی صحرا مین ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک خرس ایک
غار مین بیٹھا ہوا ہی جیسے ہی اُسنے شاہزادے کو دیکھا غار سے نکلا اور اس زور سے چلایا کہ تمام صحرا ہل گیا اُسکا
چلانا تھا کہ چہار طرف سے جوق جوق خرس آنے لگے شاہزادے کے گرد جمع ہونے لگے پس شاہزادہ بموجب
تحریر لوح خاموش کھڑا رہا جب تمام صحرا خرسون سے بھر گیا اور وہ خرس شاہزادے پر حملہ آور ہوئے اُسوقت
شاہزادے نے لوح گلے سے اُتار کر اپنے ہاتھ پر رکھی اور کہا کہ یہ لوح موجود ہی جسکا حق ہو وہ لیجائے کیون بیکار
لوح کے لیے میرے اوپر حملہ آور ہوتے ہو یہ جو شاہزادے نے کہا وہ خرس باہم لڑنے لگے ایک پر ایک سبقت
کرتا تھا کہ مین لوح کو شاہزادے کے ہاتھ سے لیلون اسی سبب سے باہم جنگ و پیکار ہونے لگی تھوڑے عرصہ
مین وہ سب خرس باہم لڑ کر ہلاک ہوگئے صرف ایک خرس بہت بڑا باقی رہا اُسنے قصد کیا کہ مین لوح لیلون
جیسے ہی اُسنے پنجہ بڑھایا کہ لوح لون جب شاہزادے نے دیکھا کہ ایک خرس رہگیا ہی وہ لوح لیے جاتا ہی پس
جیسے ہی اُسکا پنجہ قریب آیا شاہزادے نے اُسکا پنجہ اپنے دست زبردست مین خوب مضبوط پکڑ لیا اُسنے زور
کیا شاہزادے نے لوح کو گلے مین جھٹ پٹ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکا دوسرا پنجہ پکڑا اور زور کر کے
اُسکو اُٹھا کر زمین پر مارا اور چھاتی پر چڑھکر اُسکا سر کھینچ لیا اور اُسکا دل و جگر نکال لیا اُسکا مرنا تھا آندھی سیاہ چلی
برف باری ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من یو خرس صورت بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
جب تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ لاش ایک دیو کی پڑی ہی اور ایک گنبد سامنے ہی پس شاہزادے نے بڑھکر اُس
قفل کو جو کہ گنبد مین دیا ہوا تھا توڑا در گنبد کھولکر اندر تشریف لائے دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا کچھ سحر کر رہا ہی آواز
دی کہ او نابکار خبردار ہوجا مین تیرا قاتل ہون یہ سُنکے اُس ساحر نے بھی سر اُٹھایا اور کہا کہ افسوس تو یہانتک
آگیا اور میری ہمشیرہ کو قتل کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ کہکر ایک گولہ شاہزادے پر مارا شاہزادے
نے اُس گولہ پر عکس لوح ڈالا وہ گولہ سرد ہوکر رہگیا پس وہ ایک مرتبہ اُٹھکر چلا طرف شاہزادے کے شاہزادے
نے جیسے ہی اُسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا فوراً تلوار میان سے لی اور اُسپر اسم لوح دم کر کے ہاتھ لگایا پس

سپر سحر سر پر قائم کی یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا نیزہ زمین اُسنے بوسہ دیا وہ ساحر گر کر گرا تمام عالم تاریک ہو گیا
آواز پھر آئی کہ کُشتی نام مین دیو خرس صورت بود اُسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد وغیرہ غائب ہو گیا جب تاریکی برطرف
ہوئی دیکھا کہ دیو کی لاش پڑی ہی ہر راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ جو خرس مارا تھا شاہزادے نے وہ اسکی
شبیہ تھی اب اصلی دیو مارا گیا مرحلہ فتح ہو گیا شاہزادہ کھڑا تھا کہ گولہ صحرا سے پیدا ہوا اور اُسکی لاش کو لیکر
روانہ ہوا طرف صحرا کے شاہزادے نے قصد کیا تھا آگے روانہ ہون کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان ایک
طرف سے نمایان ہوا اُسنے آتے ہی شاہزادے پر شعلہ چھوڑا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ
شعلہ گل ہو کر رہگیا اس عرصہ مین وہ اژدر قریب آگیا تھا کہ شاہزادے نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ اپنی صورت
اصلی پر آیا بس شاہزادے نے خبردار کہکہ جو تلوار لگائی کمرگاہ پر سے اُسکے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کہ کشتی مرا کہ
نام مین فریب جادو بود اُسکا مرنا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ ملک ایرج نامدار ایک طرف سے ہنستے ہوئے
چلے آتے ہین شاہزادہ دوڑکر اُنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مبارک ہو کہ طلسم کا مرحلہ
خرسان فتح ہو گیا بس شاہزادے نے جواب دیا کہ آپکے اقبال سے ملک ایرج نے بیان کیا کہ مجکو فریب
جادو وزیر دیو خرس صورت پکڑ لیگیا تھا اور لیجا کر بحکم دیو خرس صورت ایک چاہ مین قید کیا تھا جب وہ
دونون مارے گئے مرحلہ فتح ہوا مین رہا ہو گیا اب چلو طرف قلعۂ طلسمی کے اُسکو بھی فتح کرین بس یہ سنکے شہزادہ
خوشی خوشی ایرج نامدار کو ہمراہ لیکر چلا یہ سب جو کچھ کیا شاہزادے نے بموجب تحریر لوح کے کیا اور لوح سے
یہی حکم ہوا تھا کہ اب اپنے جد نامدار کو ہمراہ رکھنا کوئی اب خوف نہین ہی بس شاہزادہ آگے چلا تھا کہ سامنے
سے شہر بر طانیہ نمودار ہوا یہ اُدھر کو چلے تھے کہ شہر کے اندر سے جلوس سواری و آمد لشکر شروع ہوئی ایک لاکھ
نرہ دیو کا لشکر لیکر پسر دیو خرس صورت شہر سے باہر آیا اور لشکر کو ایک طرف ٹھہرا کر خدمت شاہزادے مین
آیا شاہزادے کے قدم چومے ایرج نامدار سے اور شاہزادے نے فرمایا کہ ای دیو خروس تو لشکر کو حکم دے
کہ طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہو اب قلعہ پر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا اور دو مرکب طلب کر ہمارے لیے بس
اُسیوقت دیو خروس نے دو مرکب طلب کیے بہت خوبصورت اور تیز گام ساز و یراق سے آراستہ بس
ایک پر تو شاہزادہ سوار ہوا اور ایک پر ایرج نامدار اور دیو خروس نے لشکر طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہونیکا
حکم دیا بس شاہزادہ دیو خروس کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا شاہزادے کو تو اُدھر کو روان رکھا جاتا ہی اور
اب حال بادشاہ طلسم کا بیان ہوتا ہی کہ اُسنے اِن سب مرحلون کے فتح ہونیکی خبر پاکر کیا تدبیر کی

اب شمہ حال بادشاہ طلسم و قلعۂ طلسم کا ملاحظہ فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ طلسم نامہ روانہ کر کے عیش و عشرت مین مصروف ہوا ایکدن کا ذکر ہی کہ دربار
آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اژدر پریزاد نے اپنے وزیر سے کہا کہ کچھ حال طلسم کشا کا نہ معلوم ہوا کہ اُسنے
کیا کیا آیا وہ اپنے طلسم مین ہی یا چلا گیا یا کسی مرحلہ پر اسیر ہوا وزیر یعنے مکار جادو نے کہا کہ جو کچھ حالت ہوگی تو
ہو جائیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک ایک لاش آکر گری سامنے تخت کے اور آواز آئی کہ آگاہ ہو طلسم کشا نے
مرحلۂ زاغان کو فتح کر لیا اور دیو زاغ جادو مارا گیا یہ لاش اُسکی ہی اور حسان پریزاد و طوغان پریزاد
بحکم شاہ صفا کیش اُسکے شریک ہوئے طوغان نے وہ کتاب نکالکر جو کہ اُسکے مرحلہ مین امانت رکھی تھی اور
یہ شرط تھی کہ جب طلسم کشا آئیگا اُسکی عبارت ظاہر ہوگی طلسم کشا کو نشان لوح دیا اُسکی عبارت ظاہر ہوئی
اُسی سے لوح کا پتہ ملا تو طلسم کشا نے لوح حاصل کر لی اور جس طریقہ سے لوح حاصل ہوئی تھی وہ سب

طریقہ اُس صدا نے سنا دیا جب یہ صدا آچکی ایک شعلہ لاش سے زاغ کے پیدا ہوا اُسنے صدا دی کہ اب عمر
طلسم تمام ہوئی اب طلسم نہ بچیگا یہ حال سنکے اور لاش دیکھکر اژدر پریزاد حیران ہوا اور وزیر سے کہا کہ ہم غافل
رہے حرالفون نے کام کر لیا لوح بھی ملگئی ہمکو یقین تھا کہ لوح نہ ملیگی کیونکہ جب ہمکو لوح کا حال نہ معلوم تھا تو اور کسیکو
کیا معلوم ہوگا مگر طوغان نے ملکر یہ سب کام کیا اور شاہ صفا کیش سمرقند سے نشان لوح ظاہر ہوا اب کیا
تدبیر کیجائے اُسنے کہا کہ آپ پریشان نہون اگر لوح ملگئی ہی تو کیا پرواہی ضرور کسی نہ کسی مرحلہ پر لوح چھین جائیگی اور
وہ اسیر ہوکر آپکے پاس آئیگا یہان یہی تقریر ہو رہی تھی کہ دوسری لاش آکر گری آواز آئی کہ آگاہ ہو کہ یہ لاش
دیو گردباد کی ہی گردباد بھی فتح ہوا اور وہی سب صدا آئی یعنے سب حال لوح وغیرہ کا بیان کیا اُس لاش سے
بھی شعلہ پیدا ہوا اُسنے بھی بربادی طلسم کی خبر دی ابتو اژدر پریزاد اور پریشان ہوا مکار جادو سے کہا کہ جلد
کوئی تدبیر کر اُسنے کہا کہ بہت خوب ابھی وہ تدبیر نہ کرنے پایا تھا فکر کر رہا تھا کہ تیسری لاش آکر گری اُس سے
شعلہ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ یہ لاش دیونی مینا رنگ کی ہی جو کہ بانی مرحلہ مینا رنگ تھی جسکے مرنے سے وہ
مرحلہ فتح ہوگیا اور سب واقعہ جو کہ گذرا تھا اُس شعلہ نے بیان کیا اور غائب ہوگیا ابتو اژدر پریزاد اور پریشان
ہوا اور کہا کہ غضب ہوگیا سب مرحلے فتح ہوگئے ایک مرحلہ خوکان و مرحلہ خرسان باقی ہی اُسکے بعد وہ
طلسم ہی جو کہ گرد قلعہ ہی طلسم کشا ان مرحلون کو فتح کرکے اُس طلسم کو بھی شکست کریگا اور قلعہ پر آجائیگا اور
سب اُسکے مددگار بھی آجائینگے کیا کیا جائے مکار نے کہا کہ آپ فکر نہ کریے اور پریشان نہوجیے مین تدبیر
کرتا ہون اژدر نے یہ سنکے کتاب سامری نامے کی اُٹھائی کہ اُسمین حال دیکھون کہ کیا گذرا بس جو کچھ حال
گذرا تھا سب تحریر تھا اُسنے دیکھا کہ مرحلہ خوکان و خرسان بھی فتح ہوگیا اب طلسم کشا مع اپنے جد بزرگوار
کے اور لشکر دیوان لیے ہوئے اِدھر آتا ہی اُسکے ہمراہ دیو خروس پسر دیو خرس صورت ابھی ہی بس یہ دیکھنا
تھا اژدر جادو نے زانو پر ہاتھ مارا اور تاج سر پر سے اُتار کر پھینکدیا مکار نے پوچھا کہ کچھ بیان فرمائیے
کیا ہوا جو آپ نے یہ حالت کی اژدر پریزاد کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین ایک دیو کی اور ایک
دیونی کی دونون لاشون سے شعلہ پیدا ہوئے اُن شعلون سے صدا آئی کہ ہم ہین دیو خوک پیشانی اور
دیونی چرخزن کے مرحلہ خوکان بھی فتح ہوا اور یہ دونون مارے گئے اور کل حال اُن شعلون نے بیان کیا
ابتدا سے آخر تک فتح طلسم کا اور غائب ہوگئے اژدر پریزاد نے مکار جادو سے کہا کہ اب کیا کرون کسقدر
جلد طلسم کشا نے طلسم فتح کیا ہی تمکو خبر بھی نہوئی تم غافل رہے ابتو کوئی تدبیر کرو اب کیا باقی ہی طلسم کشا سر پر
پہونچگیا ارے یہی حال مین نے کتاب مین بھی دیکھا تھا جو مین نے سر پیٹ لیا اور تاج پھینکدیا ابھی کچھ جواب
مکار نے نہ دیا تھا کہ دو لاشین اور آکر گرین اُنسے شعلے پیدا ہوئے ایک سے آواز آئی کہ ہم پسر ہین فریب
جادو وزیر دیو خرس صورت کے دوسرے سے صدا آئی کہ ہم پسر ہین دیو خرس صورت کے وہ مارا گیا
طلسم کشا نے مرحلہ خرسان فتح کیا اور اب لشکر لیکر اِدھر آتا ہی فرزند دیو خرس صورت نے طلسم کشا
کی اطاعت کی اور کل حال سب فتح مرحلہ جات کا شعلون نے بیان کیا اور غائب ہوگئے اب اژدر نے
کہا کہ کیا تدبیر کیجائے مکار نے کہا کہ ایک نامہ بنام دربان جادو جو کہ طلسم سرحد قلعہ کا مالک ہی تحریر فرمائیے
کہ وہ بندوبست اُسکا کرے تا کہ طلسم کشا اُسکو نہ فتح کر سکے کیونکہ جبتک وہ مرحلہ نہ فتح ہوگا قلعہ نہ ظاہر ہوگا
اور نہ کل مرحلون کی راہ کھلے گی جو طلسم کشا کے دوست لشکر لیکر طلسم کشا کی کمک کو آسکین اور آپ لشکر لیکر
بیرون قلعہ تشریف فرما ہون اگر وہ اس مرحلہ کو بھی فتح کرکے آجائے اور اُسکا لشکر نمودار ہو فوراً مع لشکر
اُسکے لشکر پر جا پڑیے اور جنگ مغلوبہ کر دیجیے اور اُسکو مہلت قیام کرنے کی نہ دیجیے اسقدر جلد لڑائی آغاز

کیجیے کہ اُسکے دوست لشکر لیکر نہ آنے پائین لشکر اُسکے ہمراہ کم ہی فوراً شکست کھائیگا اور مارا جائیگا اژدر نے
کہا یہ تدبیر خوب ہی مکار نے کہا کہ اگر اُسکے مددگار آگئے تو پھر مشکل ہی فتح پانا بس اُسوقت اژدر نے ایک
نامہ دیو دربان کو اُسی مضمون کا تحریر کیا اور لشکر کی تیاری کا حکم دیا فوراً مکار نے لشکر کا بندوبست کیا شام
تک سب لشکر تیار ہوگیا وہ رات تو اژدر نے قلعہ مین بسر کی دوسرے دن صبح کو دس لاکھ دیو اور پریزاد کا
لشکر لیکر بیرون قلعہ میدان وسیع دیکھکر مقیم ہوا اور لشکر کو حکم دیا کہ ہر وقت لشکر تیار رہے جب ہم حکم دین فوراً
ہمارے ہمراہ ہو لے پس بموجب حکم اژدر پریزاد لشکر ہر وقت تیار رہتا ہی اژدر پریزاد یہان اِس انتظار
مین ہی کہ طلسم کشا لشکر لیکر آئے تو اُسپر حملہ کرون اُدھر نامہ دیو دربان کے پاس پہونچا وہ سب حال نامہ مین
تحریر دیکھکر بہت متفکر ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ غضب ہو گیا طلسم فتح ہو گیا اب یہی مرحلہ باقی ہی جب اُسنے
سب مرحلہ فتح کر لیے تو یہ کیا ہی بس بیکار ہی کہ مین کسی امر مین کوشش کرون مین تو طلسم کشا کی اطاعت کرتا
ہون اُسکی اطاعت مین عزت ہی اور مخالفت مین ذلت ہی سب نے کہا کہ ہماری بھی یہی راے ہی بس اُسیوقت دیو دربان
اپنے مرحلہ سے اُسطرف کو روانہ ہوا کہ جہان طلسم کشا لشکر لیے ہوئے مقیم تھا وہان آکر پہونچا چونکہ جب کئی منزل تک برابر
شہزادے نے کوچ کیا تھا جب لشکر تھک گیا تو ایک صحرا مین خیمے وغیرہ برپا کرکے قیام کیا تھا اور قصد تھا کہ روانہ ہون
کہ دیو دربان مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا خبر کرائی شہزادے نے کہا کہ بلا لو اور بموجب اشارۂ ایرج لوح دیکھی ایرج
نے اشارہ کیا تھا کہ لوح دیکھ لو شاید اسمین کوئی فریب نہو شاہزادے نے لوح کو دیکھا لوح سے ظاہر ہوا کہ اے طلسم کشا
فتح طلسم مبارک ہو دیو دربان تمھاری اطاعت کرنے آیا ہی اِسکو بڑی عزت سے جگہ دینا اور بہت خاطر
سے پیش آنا اور اُس سے کہنا کہ مجکو اُس مقام پر لیچلو کہ جہان پر حد طلسم بنی ہوئی ہی تاکہ مین اُسکو بھی فتح کرون
اور قلعہ طلسم کو فتح کرون جبتک وہ حد نہ فتح ہوگی نہ راہ سب مرحلون کی کھلے گی نہ قلعہ ظاہر ہوگا بس وہ اقرار
کریگا اور تمکو اپنی پشت پر سوار کرکے ایک صحرا مین لیجائیگا جب تم اُس صحرا مین پہونچنا پھر لوح کو دیکھنا دیو
دربان صدق دل سے مسلمان ہی اور تمھاری اطاعت پر خود اپنی طبیعت سے راضی ہو کر آیا ہی اسمین
کوئی مکر و فریب نہین ہی چونکہ مرد عاقل ہی تمھاری شراکت مین اُسنے اپنی بہتری دیکھی بس اطاعت پر بخوشی دل
راضی ہوا اور خود حاضر ہوا جب وہ تمکو اُس صحرا مین پہونچا دے بس تم اُسکو طرف لشکر کے رخصت کر دینا اور
خود لوح کو دیکھکر براے فتاحی جانا والسلام جب شاہزادہ یہ عبارت دیکھکر اپنا اطمینان کر چکا اپنے جد
بزرگوار یعنے ایرج نامدار سے سب حال بیان کیا وہ خوش ہوئے اِدھر شاہزادے نے چند سردار براے
استقبال روانہ کیے دیو دربان دربارگاہ پر مع اپنے ہمراہیون کے کھڑا ہوا تھا کہ سردار آئے صاحب
سلامت کی بعد مزاج پرسی کے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آئے دیو دربان اور اُسکے ہمراہیون نے
بارگاہ کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دیکھا کہ تخت پر غاشیہ پڑا ہی برابر تخت کے ایک ذنگل پر ایک جوان
آفتاب تمثال بصد جاہ و جلال متمکن ہی کہ ابھی سبزۂ آغاز ہی اُسکے برابر اور ایک جوان کہ سن اُسکا بھی
کم ہی مگر بزرگ ہی وہ جلوہ فرما ہی اُسنے دریافت کیا تو ظاہر ہوا کہ یہ جوان جو کہ نو عمر ہی یہی طلسم کشا ہی اور وہ
دوسرا جوان طلسم کشا کا جد نامدار ہی طلسم کشا کا نام سہراب ثانی اور اُس جوان کا نام ایرج عالیجاہ
ہی دربان نے بہت سے دیو بارگاہ مین دیکھے ایک طرف دیکھا کہ خروس پسر دیو خرس صورت بیٹھا ہوا
ہی اُسنے دوڑ کر شاہزادے کے قدم چومے شاہزادے نے بہت مہربانی فرمائی اِسنے ایرج نامدار
کے قدمون کو بوسہ دیا وہ بہت عزت سے پیش آئے شاہزادے نے روبرو اپنے اِسکو ذنگل مرحمت فرمایا اور
اُسیوقت کل لشکر کا سپہ سالار فرمایا اور سب اِسکے ہمراہی آداب و مجرا بجا لائے علے قدر مراتب جگہ ملی

سب ماجرا کہکے بیٹھے شاہزادے نے جو حال لوح سے ظاہر ہوا تھا دیو دربان سے فرمایا اُسنے عرض کیا
کہ بسم اللہ تشریف لیچلیے شاہزادے نے فرمایا کہ کل صبح کو چلینگے شب کو اُسکی دعوت ہوئی جب سحر
ہوئی شاہزادے نے آپنے لشکر کو سپرد ایرج نامدار کرکے لشکر کو طرف قلعہ کے کوچ کرنیکا حکم دیا اور خود
سب سے رخصت ہوکر پشت دیو پر سوار ہوکر روانہ ہوئے لشکر اُسطرف کو کوچ بکوچ چلا جاتا ہی لشکر ایک
صحراے سبزہ زار مین پہونچا کہ وہ سبزہ زار پر از آب و گیاہ تھا مگر اہل لشکر نے اُس صحرا مین پہونچکر دیکھا کہ سامنے
کی طرف ایک دیوار آہنی حائل ہی کہ راستہ نہین ہی اور ایک طرف ایک قلعہ ہی کہ اُسمین چالیس دریچے ہین
ہر دریچہ کے اوپر ایک چراغ روشن ہی اُسکی روشنی دور تک جاتی ہی دریچون کے اندر کرسیون پر پریزاد آتش
ماہ طلعت در در گوش مرصع پوش بیٹھی ہوئی ہین سامنے کسی کے سامان میکشی رکھا ہوا ہی کسی کے روبرو سامان
رقص و سرود ہی کوئی بیٹھی ہوئی سنگار کر رہی ہی کوئی گا رہی ہی صداے ساز آ رہی ہی کوئی اپنی آرائش مین
مصروف ہی کوئی میکشی مین مشغول ہی کوئی گلدستہ بنا رہی ہی ہر ایک اپنے اپنے کام مین مصروف ہی بالاے
قلعہ ایک دیو ایک پاؤن سے کھڑا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک بوق آہنی ہی وہ اُسکو دم دے رہا ہی جب وہ بوق
کو دم دیتا ہی قلعہ کو گردش ہوتی ہی ایرج نامدار نے اہل لشکر اور دیو خروس سے کہا کہ یہ کیا سامان ہی
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند یہی اصلی طلسم ہی اور یہی قلعہ طلسمی ہی اور یہ جو آپ دیوار ملاحظہ فرماتے ہین
اُسکے اُسطرف وہ قلعہ ہی کہ جہان بادشاہ طلسم حکومت کرتا ہی تیسری طرف دیکھا کہ ایک غبار بلند ہی سواے
غبار کے کچھ نظر نہین آتا ہی پس اُسطرف بھی راہ نہین ہی یہ ماجرا دیکھکر ایرج نامدار نے دریافت
فرمایا کہ یہ کیا امر ہی کہ ایک سمت دیوار آہنی حائل ہی ایک سمت قلعہ ایک سمت غبار راستہ نہین ہی پس
کیا کیا جاے اور یہ غبار کیسا ہی دیو خروس نے عرض کیا کہ خداوند یہ غبار طلسمی ہی اِسکے سبب سے ہر
مرحلہ کی راہ بند ہی سواے میرے مرحلہ کے جب یہ غبار برطرف ہوگا راستہ ہر مرحلہ کا کھل جائیگا پس اگر
کوئی اِس غبار کیطرف جائیگا وہ ہلاک ہوگا یا دیوار آہنی کیطرف جائیگا تو بھی اگر اِس قلعہ کیطرف اِس
روشنی کے قریب جائیگا تو بھی پس یہ سنکے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اِسی صحرا مین قیام کیا جاے اور
کوئی دیو یا پریزاد اُسطرف نہ جاے یہ صحرا بہت معقول ہی لشکر کے فرودگش ہونے کے لیے یہان کسی شی کی
تکلیف نہوگی میرا فرزند اُسے فتح کیا ہی انشاء اللہ تعالی یہ بھی فتح ہوا جاتا ہی یہ حکم دیا سب لشکر اُسی
مقام پر فرودکش ہوا خیمہ و غیرہ برپا ہوئے بارگاہ برپا کی گئی ایرج نامدار مرکب پر سے اُترکر داخل
بارگاہ ہوئے لشکر کا پڑاؤ ہوا وہان اُسی سامان مین تمام ہوا شب جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ اُس قلعہ پر
ہزارون چراغ خودبخود روشن ہوگئے ایک بادشاہ بالاے قلعہ آکر بیٹھا اُسکے روبرو ناچ ہونے لگا وہ دیو
بوق بجانے لگا وہ پریزادین جو دریچون مین بیٹھی ہوئی تھین کرسیون پر وہ بھی رقص و سرود مین مصروف
ہوئین شب بھر یہی سامان رہا صبح کو سب خودبخود برطرف ہوگیا پھر وہی قلعہ اُسیطور سے تھا یہان تو لشکر
فرودکش ہوا ہی اور سب انتظار مین ہین کہ شاہزادہ طلسم فتح کرکے تشریف لاوے اور قلعہ ظاہر ہو تو مقابلہ
ہو ایرج نامدار تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر شاہزادہ پشت دیو پر سوار چلا جاتا ہی فراٹے سے
ہوا کے شاہزادہ بیہوش ہوگیا تھا کہ دیو دربان شاہزادے کو لیکر ایک صحرا مین پہونچا زمین پر اُترا شاہزادے
کو ہوش آیا اپنے کو ایک صحراے لق و دق مین پایا دیو کو دست بستہ استادہ دیکھا پس شاہزادے نے
دیو سے کہا کہ اب تم جاؤ مین اِسے فتح طلسم لیتا جاتا ہون پس دیو دربان سلام کرکے روانہ ہوا جب دیو
چلا گیا اُسوقت شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور اُسکی عبارت سے آگاہ ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوئے

قریب ایک درخت کے پہونچے جیسا کہ لوح سے حکم ہوا تھا بس اُس درخت پر بموجب حکم لوح اسم حاشیۂ
لوح پڑھکر دم کیا وہ درخت خود بخود زمین سے اُکھڑ کر ایک طرف کو چلا یہ جست کرکے اُسکی ایک شاخ پر
بیٹھ گئے وہ درخت جا کر ایک صحرا مین قائم ہوا انھون نے دیکھا کہ ایک صحرا مین ایک غار ہی اُس غار سے
ایک غبار نکل رہا ہی بس یہ اُس درخت پر سے اُترے اُس صحرا کو گو سرسبز و شاداب پایا مگر غبار اسقدر تھا کہ
تاریک ہو رہا تھا اور وہ غبار ایک طرف کو بلند ہو ہو کر جا رہا تھا وہ جو ایرج نامدار اور کل اہل لشکر نے ایک
سمت غبار دیکھا تھا وہ غبار اسی صحرا اور غار سے جا کر محیط ہوتا تھا یہ بانیان طلسم نے بناے طلسم بنایا تھا اور
بڑی صفت رکھی تھی جب شاہزادے نے اُس غبار کو دیکھا فوراً قریب غار بموجب تحریر لوح آئے کیونکہ لوح سے سب
مدارج ظاہر ہو چکے تھے اور سب تدبیرین تعلیم ہو چکی تھین آتے ہی اُس غبار و غار پر لوح کا عکس ڈالا جیسے ہی لوح کا
عکس اُس غبار و غار پر پڑا اندر سے غار کے ایک دیو غرش کنان نکلا اور آتے ہی اُسنے یہ کہکر شاہزادے پر
وار کیا کہ افسوس ایسی غفلت کی گئی کہ طلسم کشا نے سب مرحلہ فتح کر لیے اور یہان آ پہونچا خیر میرے ہاتھ سے
بچکر کہان جائیگا وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے بموجب تعلیم لوح اُسکے وار کو خالی دیا اور یہ فرمایا کہ خبردار
ہو جا مین اب وار کرتا ہون اُس دیو نے کہا کہ وار کر بس شاہزادے نے تیغ پر اسم حاشیۂ لوح دم کرکے جو
اُسکی کمر پر وار کیا تیغہ مثل خیار تر کے اُسکو دو کر کے اُسکی کمر سے گذر گیا وہ دیو مر کر زمین پر گرا تاریکی ہو گئی آواز
آئی کہ کشتی نام من دیو غبار انگیز جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بہ تھوڑی
دیر کے جو تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی شاہزادے نے نہ اُس غبار کو پایا نہ غار کو بالکل صحرا صاف تھا
غبار کا نام نہ تھا لاش دیو کی پڑی ہوئی تھی یہان تو دیو غبار انگیز کو شاہزادے نے قتل کیا اور اُس طلسم
غبار کو فتح کیا وہان جہان لشکر فروکش تھا سب نے دیکھا کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ غبار جو محیط صحرا
تھا ایک مرتبہ غائب ہو گیا اہل لشکر نے ایرج نامدار سے آکر عرض کیا کہ جس سمت غبار محیط تھا وہ غبار
خود بخود برطرف ہو گیا صحرا بالکل صاف و شفاف ہو گیا بالکل غبار کا نام تک نہین ہی ملک ایرج نے
فرمایا کہ خوش ہو اور شاد ہو کہ تمھارے آقا نے طلسم غبار بفضل یزدان پاک فتح کیا سب خوش ہوئے دیو
خروس نے عرض کیا کہ راہ ہر مرحلہ کی کھل گئی اب کوئی دم مین ہر مرحلہ کا حاکم مع لشکر کے حاضر ہوگا یہی
گفتگو ہو رہی تھی کہ دیو دربان آکر حاضر ہوا قدمبوسی ایرج نامدار کی حاصل کی اور عرض کیا کہ مین شہزادے
کو پہونچا آیا مبارک ہو کہ آقاے نامدار نے مرحلۂ غبار کو بھی اور دیو غبار انگیز کو قتل فرما کر فتح کیا اب کوئی
ساعت مین قلعۂ طلسم کو فتح فرما کر مرحلۂ آہن تاب کو فتح فرمائینگے اور قلعۂ طلسم جسمین بادشاہ اژدر پیرزاد
حکومت کرتا ہی ظاہر ہوگا ایک میری راے ہی اگر آپ بھی قبول فرمائیے اگر اجازت ہو تو عرض کرون ایرج
نے کہا بیان کرو دیو دربان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ لشکر کو کمر بندی کا حکم فرمائیے کیونکہ ان سب
واقعات کی خبر بادشاہ کو ضرور ہوئی ہوگی وہ لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا ہوگا اور اُسکا لشکر مسلح و مکمل ہوگا ادھر
یہ دیوار آہنی فتح ہوئی اور قلعہ نمایان ہوا اور اژدر نے لشکر کو دیکھا فوراً حملہ کریگا یہان جبتک لشکر تیار ہوگا
اُسوقت تک حریف اپنا کام کر جائیگا بس یہ بھی لشکر تیار رہے آیندہ جو آپکی مرضی ایرج نے فرمایا کہ یہ
راے تمھاری بہت مناسب ہی بس اُسیوقت لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا ہر ایک سلحہ سنجوگ سے آراستہ ہونے
لگا یہان تو کمر بندی ہو رہی ہی اور ایک حال ساعت فرمائیے کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد وزیر لوتیا
و دیو اسد نے اپنے لشکر کو ہر وقت مسلح و مکمل رہنے کا حکم دیا تھا اِس قصد سے کہ اِدھر غبار جو کہ راہ
راہ قلعہ طلسمی ہی برطرف ہو ہم لشکر لیکر بہ کمک طلسم کشا روانہ ہون اور خود بھی مستعد تھے اور چند

ہر ایک نے سرحد مرحلہ پر مقرر کیے تھے اُنکو حکم دیا تھا کہ جب یہ غبار برطرف ہو جائے اور میدان صاف ہو ہمکو
فوراً آکر خبر کرنا بس وہ ہرکارے ہر ایک مرحلہ کے جدھر موجود تھے جب شاہزادے نے دیو غبار انگیز کو قتل
کیا اور وہ غبار برطرف ہوا وہ ہرکارے فوراً اپنے اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ غبار
برطرف ہو گیا میدان صاف ہو گیا بس ہر ایک حاکم مرحلہ اپنا اپنا لشکر لیکر کوئی دو لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے
کوئی تین لاکھ سے برائے کمک طلسم کشا طرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوا کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا وہان جب شاہزادہ
دیو غبار کو قتل کر چکا اور غبار برطرف ہو گیا لاش دیو کی خودبخود جلکر خاک ہو گئی شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اور
عبارت لوح سے آگاہ ہوا حکم ہوا تھا کہ اب برائے فتح قلعہ طلسمی روانہ ہو اُسکی تدبیر تعلیم ہو چکی تھی بس شاہزادے نے
دیکھا کہ جس درخت پر یہ سوار ہو کر آیا تھا وہ ایک مقام پر قائم ہے بس بموجب تحریر لوح اُسکو آکر تلوار سے قلم کیا
اُسکا قلم ہونا تھا کہ اُسکے تنہ سے پانی جاری ہوا مثل سیلاب کے شاہزادے نے لوح کو اُس پانی مین ڈالدیا وہ
بصورت کشتی بنگئی شاہزادہ اُسپر سوار ہو لیا وہ صحرا پانی سے مملو ہو گیا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی پانی ہی پانی
تھا زمین کا نام نہ تھا بس وہ کشتی یعنے لوح ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک مقام پر گردش کر کے مع شاہزادے
کے غرق ہو گئی اب جو شاہزادے نے دیکھا اپنے کو ایک صحرا مین پایا نہ پانی ہے نہ وہ صحرا لوح زمین پر پڑی ہوئی
تھی شاہزادے نے لوح کو اُٹھا کے گلے مین ڈالا اور بموجب تحریر لوح ایک طرف کو روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے
کہ قلعہ سامنے سے نظر آیا اور وہی سب سامان تھا جو کہ اہل لشکر نے اُس صحرا مین دیکھا تھا جیسے ہی اُن پریزادون
نے اور اُس دیو نے شاہزادے کو دیکھا ایک مرتبہ سب پکار اُٹھے کہ بڑا غضب ہو گیا طلسم کشا یہانتک آگیا
طلسم فتح ہو گیا اب طلسم کا بچنا دشوار ہے وہ دیو جلد جلد بوق بجانے لگا قلعہ گردش کرنے لگا پریزادین
اُٹھ اُٹھکر رقص کرنے لگین شاہزادہ یہ تماشہ دیکھنے لگا تھوڑا عرصہ گذرا تھا ایسا تماشہ تھا کہ محو ہو گیا جو کچھ لوح
سے تعلیم ہوا تھا سب اُس تماشہ کو دیکھکر فراموش تھا حیرت کا ایک جوش تھا اسی حالت مین کھڑا ہوا تھا
کہ بالائے قلعہ پر سے اُس دیو نے شاہزادے پر ایک گل صدبرگ اُٹھا کر مارا جب اُسنے گل صدبرگ مارا اور
وہ قریب شاہزادہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ تم کس خواب غفلت مین مبتلا ہوا اپنے کام مین مصروف
ہو اگر ابھی دیو نے گل صدبرگ مارا تو سنگ سیاہ ہو کر رہجاؤگے پھر تم تمام عمر رہا نہوگے لوح سے یہ سب امر
تم پر ظاہر ہو چکے ہین اُسپر تم ایسے غافل ہوئے کہ اپنے کام کو فراموش کیا بس یہ جو دلمین خیال آیا لاحول
پڑھی اور ایک مرتبہ لوح کو اُٹھا کر اُس دیو کے روبرو کیا اُسنے دوسرا گل صدبرگ اُٹھایا تھا مارنے کو کہ شاہزادے
نے لوح کو اُسکے سامنے کر کے چمکایا اُسنے گل صدبرگ کو توڑ کر پھینکدیا اور بوق کو بجانے کا قصد کیا اُدھر عکس لوح اُسپر پڑا
ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اُسکے جسم سے لپٹ گیا وہ دیو جلنے لگا اور دوڑنے لگا بوق بجانا سب بھول گیا جدھر
دیو جاتا ہے اُسطرف آگ لگ جاتی ہے اور قلعہ مثل چاک کمھار کے گردش کر رہا ہے پریزادین جلدی جلدی رقص
کر رہی ہین اُدھر بالائے قلعہ جسقدر چراغ تھے اور سامان تھا سب جلکر خاک ہو گیا تاریکی ہو گئی ہوئی آواز
آئی کہ گشتی نام من دیو بوق نواز بود افسوس طلسم فتح ہو گیا کل اہل طلسم طلسم کشا سے مل گئے حریفنا
نے اپنا کام کر لیا تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ قلعہ کو اُسیطور سے گردش ہے اور ابھی تک وہی کل
سامان موجود ہے سوائے اُس سامان کے کہ جو دیو کے پاس سب سے اوپر کے درجہ پر موجود تھا وہ تو نہین ہے
اور سب سامان اُسیطور سے ہے چراغ دن کو روشن ہین بس شاہزادے نے چند قدم ہٹ کر ایک مرتبہ زمین
پر لوح کو رکھدیا لوح کا زمین پر رکھنا تھا کہ ایک غبار زمین سے بلند ہوا اور طبقہ زمین کا اُڑ گیا شاہزادے نے
دیکھا کہ ایک سہ دری ہے اُسمین بیچ کے در مین ایک پریزاد بیٹھا ہوا کچھ کاغذ کا نقشہ بنا رہا ہے اور اُسپر سحر کرتا ہے

اور ایک در مین ایک دیو مقراض سے کاغذ کی پتلیان بنا بنا کر اُنپر سحر کرتا ہی کہ وہ بصورت انسان ہو ہو کر اُسکے روبرو کھڑی ہوئی ہین اور ایک در مین ایک اور دیو ہی کہ اُسکے روبرو ہزارون چراغ رکھے ہوئے ہین اور روشن ہین اور ایک میل آہنی سامنے اُسکے زمین مین نصب ہی اُس میل پر ایک چرخہ لگا ہوا ہی وہ گردش کر رہا ہی اور ایک دیو بالاے سہ دری بیٹھا ہوا کچھ پڑھ پڑھکر دم کر رہا ہی بس جیسے ہی اُن سب نے شہزادے کو دیکھا وہ پریزاد اور دونون دیو یہ کہکر شاہزادے پر چلے کہ او ظالم تو یہان بھی آن پہونچا خیر آ ہم سب تیرے خون کے پیاسے ہین جیسے وہ سب کے سب چلے شاہزادے نے بموجب نوشتہ لوح دوڑ کر اُس میل کو بغل مین دبا کر اور نعرۂ اللہ اکبر جگہ سے کھینچکر جو زور کیا وہ میل زمین سے نکل آیا جیسے ہی وہ میل نکلا ایک شعلہ اُس غار سے نکلا جو کہ میل کے نکلنے سے ظاہر ہوا تھا اور طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے نے عکس لوح اُس شعلہ پر ڈالا وہ فرو ہوا اُسکا فرو ہونا تھا کہ ایک دیو پیدا ہوا اور آتے ہی اُسنے شاہزادے پر وار کیا شاہزادے نے اُسکا وار خالی دیکر اور میل کو گرد سر گردش دیکر اِس زور سے دیو پر مارا کہ اُسکے سر پر پڑا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے اُسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوئی آواز آئی کُشتی مرا کہ نام من دیو قلعہ دار طلسمی بود افسوس مارا مجکو بھی پھر کیا طلسم مین رہگیا جب یہ صدا آچکی اور تاریکی دفع ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ سہ دری ہی نہ وہ میل ہی صرف مین کھڑا ہون اور وہ پریزاد اور تینون دیو ہین جب تاریکی دفع ہوئی وہ دیو اور پریزاد پھر شاہزادے پر حملہ آور ہوئے لوح سے حکم تھا کہ اسطور سے اُنکو قتل کرنا کہ ایک ہی وار مین چارون تمام ہون بس شاہزادے نے اسم حاشیۂ لوح تلوار پر دم کر کے اور پیترا بدل کر جیسے اُنھون نے حملہ کیا اب جو تلوار کو گردش دیکر وار کرتے ہین برابر سے چارون کے سر تن سے جدا ہو گئے اُنکا مرنا تھا کہ پھر تاریکی ہوئی آوازین مہیب آئین صدا آئی کشتی کہ نام من ملازمان دیو قلعہ دار بود بس اُنکا مرنا تھا کہ اب جو شاہزادے نے دیکھا تو اپنے کو اُس صحرا مین پایا کہ جہان وہ قلعہ بنا ہوا تھا اُس قلعہ کا تو نام بھی نہ تھا مگر اُس مقام پر ایک عمارت بہت وسیع اور عظیم الشان نقرئی بنی ہوئی تھی اُسپر پچیکاری جواہرات کی کی ہوئی تھی اور پھاٹک اُس قلعہ کا یعنے عمارت نقرئی کا طلائی ہی اُسپر ہزارون گوہر شب چراغ نصب ہین اور وہ ضو دے رہے ہین شاہزادہ کھڑا ہوا اُس عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ یکایک صحرا کیطرف سے ایک دیو پیدا ہوا شاہزادے کو پہلے سے لوح کے نوشتہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ جب تم قلعہ طلسمی کو فتح کر لوگے تو دیو غزال جو کہ اُس صحرا کا مالک ہی کہ جسنے تمھارے والد اور چچا ہرن کے تعاقب مین آکر اسیر ہوئے تھے اور دیو غزال اُنکو پکڑ لایا تھا بس جب یہ قلعہ فتح ہوگا اُس صحرا کا بھی طلسم شکست ہو جائیگا وہ آکر اطاعت کریگا اُسکی عمارت نقرئی سے بہت سے پریزاد باہر آئینگے اُنکے ہمراہ خزانہ دار طلسمی ہوگا بس وہ تمکو اندر اپنی عمارت کے لیجائیگا اُسکا نام کندن جنی ہی بس وہ سب مال و اسباب طلسمی پیش کریگا مرکب و اسلحہ و بارگاہ و اسی ہزار لباس سیاہ و اسلحہ تم اپنا لباس و اسلحہ و مرکب اُس سے لے لینا اور باقی اُسکے سپرد کرنا اور کہنا کہ جب مین بادشاہ طلسم کو زیر کر لونگا اُسوقت یہ سب لیکر حاضر ہونا وہ قبول کریگا بس تم سب اسلحہ سے آراستہ ہو کر اور مرکب خوشخرام سلیمانی پر سوار ہو کر آگے روانہ ہونا اور لوح کو دیکھنا جو ظاہر ہو اُسی پر عمل کرنا یہ عبارت اور یہ مضمون قبل سے شاہزادے پر ظاہر تھا اسی سبب سے بخوف کھڑے رہے وہ دیو غزال آکر خدمت مین حاضر ہوا سب حال بیان کیا شاہزادے نے شفقت فرمائی وہ دست بستہ حاضر تھا کہ پھاٹک اُس عمارت کا کھلا اور ہزارون پریزاد و دیوزاد اُس عمارت سے باہر آئے سب نے شاہزادے کو مجرا کیا اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے صف باندھکر کہ یکایک کندن جنی تاج سر پر رکھے مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہوا مجرا بجا لایا قدمون کو بوسہ دیا عرض کیا کہ تشریف لیچلیے شاہزادہ اُسکے ہمراہ اندر گیا اُسنے سب مقامات کی سیر کرائی شاہزادے نے عمارت

کو خوب آباد و سیع پایا ہر مقام اُسکا خوب آراستہ تھا بس کندن جنی نے لاکر شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور عرض لیا
کہ مین خزانہ دار طلسمی ہون سب مال و اسباب میرے سپرد ہی چلیے ملاحظہ فرمایئے بس شاہزادہ اُسکے ہمراہ گیا
اُسنے لاکر پہلے خزانہ دکھایا کہ کرورون روپیہ تھا اور جواہرات کا کچھ حساب نہ تھا اُسنے فرد پیش کی شاہزادے نے دیکھی
اپنے دستخط فرمائے اُسکے بعد وہ اُس مقام پر لایا کہ جہان بارگاہ تھی شاہزادے نے بارگاہ کو دیکھا بہت خوش ہوئے
عرض کیا کندن جنی نے کہ اسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہی وہانسے اسلحہ خانہ مین لایا تمام اسلحہ ملاحظہ
گذرانے ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر لکھا تھا کہ این برائے رفقائے طلسم کشاست اُن سب کے بعد ایک بہت بڑا
صندوق تھا اُسپر لکھا تھا کہ این برائے طلسم کشا بس وہ صندوق شاہزادے نے باہر نکلوایا وہ توشک خانہ
مین لایا یہان بھی ہزارون صندوق تھے ہر صندوق پر یہ تحریر تھا کہ این برائے طلسم کشا وہ صندوق بھی بحکم
شاہزادہ باہر اُٹھائے باقی اُس مقام پر رہے قفل لگا دیا گیا کندن شاہزادے کو لیکر اصطبل مین آیا شاہزادے
نے ہزارون مرکب دیکھے ہر ایک مرکب عمدہ تھا بس وہ شاہزادے کو ایک مقام پر لایا کہ وہان ایک مرکب تھا
عرض کیا کہ یہ مرکب حضور کا ہی اسکا نام خوش خرام سلیمانی ہی یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاص سواری کا
مرکب ہی بس شاہزادے نے اُس مرکب کو بہت پسند کیا ایسا مرکب تھا کہ اُسکی تعریف مین زبان ثنا خوان
قاصر ہی کندن جنی نے اور ایک کوٹھا کھولا اور اُسمین سے ایک صندوق نکالا وہ سائیس کو طلب کرکے دیا
اور کہا کہ اِس مرکب کو ساز و یراق سے آراستہ کرکے جلد حاضر کرو پھر کوٹھا بند کر دیا اور شاہزادے کو ہمراہ
لیکر ایوان مین آیا یہان آکر شاہزادے نے صندوق پوشاک کو کھول کر لباس طلسمی زیب تن فرمایا اُسکے بعد
صندوق اسلحہ کھول کر زرہ و چار آئینہ طلسمی وغیرہ سے اپنے کو آراستہ و پیراستہ کیا موزے زیر پا کیے خود طلسمی
سر پر رکھا سلح و سنجوگ طلسمی سے مزین ہوئے نیزہ طلسمی ہاتھ مین لیا سپر پشت پر کمان دوش پر بکتر چار آئینہ وغیرہ سب
آلات حرب و ضرب سے مزین و آراستہ ہوئے تیغہ چہل چراغ سلیمانی کو زیب کمر فرمایا اُس تلوار کی کیا تعریف و
ثنا ہو ایسی وہ خوش اسلوب اور قطعدار تھی کہ خود دشمن اُس سے آکر گلے ملتے تھے بس جب سب سامان سے
آراستہ ہو چکے اُسوقت کندن جنی سے فرمایا کہ تم یہ سب سامان و مال و اسباب لیکر جب مین بادشاہ طلسم کو
خواہ قتل کرون خواہ وہ زیر ہو جائے حاضر ہونا اُسنے عرض کیا بہت خوب اور ایک فرد اُسکی دستخطی لے لی اُس سے کہا
کہ اب جاتا ہون یہ کہکر اُدھر وہ سائیس مرکب لیکر حاضر ہوا تھا سب ساز و یراق مرصع سے وہ مرکب آراستہ تھا
بس یہ اُسکے قریب آئے اُسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اُسنے قدم چومے یہ اُسپر جست کرکے سوار ہوئے باگ لینا تھا
کہ وہ مثل پری کے ہنہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا تب یہ اُسکو خرامان خرامان لیچلے سب مال و اسباب کندن جنی
کے سپرد کیا خود بیرون قلعہ یعنے عمارت نقرئی کے تشریف لائے وہ سب مجرا کرکے اندر عمارت کے واپس گئے
جب وہ جا چکے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اور پھر لوح کو گلے مین ڈالا اور بموجب حکم لوح ایک طرف روانہ ہوے
وہان یعنی جس مقام پر لشکر فرو کش تھا اور قلعہ طلسمی ظاہر تھا جب یہان شاہزادے نے اُن سب دیو اور پریزاد کو قتل
کیا اور قلعہ درہم و برہم ہوا وہ بھی قلعہ درہم و برہم ہو گیا ایرج نامدار بارگاہ مین بیٹھے ہوئے قلعہ کی طرف
دیکھ رہے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی اور ایک تڑاقہ ہوا وہ تمام قلعہ دھوان ہو کر اُڑ گیا تاریکی ہوئی اب جو روشنی
ہوئی تو قلعہ کا نام و نشان نہ تھا معلوم ہوا کہ قلعہ طلسمی کو بھی فتح کیا لشکر سب آمادہ جنگ تھا بس یہ واقعہ دیکھکر
سب سردارون نے مبارکباد دی ایرج نامدار نے سجدۂ شکر کیا اور لشکر کو بموجب صلاح دیو دربان
صف بندی کا حکم فرمایا سب لشکر اُس صحرا مین صف آرا ہوا اب دو طرف کا راستہ بالکل کشادہ ہی صرف روبرو
دیوار آہنی باقی ہی یہان تو لشکر صف آرا ہی اُدھر اژدر پریزاد کل لشکر لیے ہوئے بیرون قلعہ فرو کش تھا خیمے

وغیرہ برپا تھے خود بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب حاضر دربار تھے کہ مکار نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اوراق سامری
مین ملاحظہ فرمایئے کہ طلسم کشا کس کام مین مصروف ہی بس اژدر پریزاد نے جو دیکھا ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے مرحلہ
غبار کو فتح کرکے راہ ہر مرحلہ کی کھولدی اور اُسکے مددگار لشکر لیکر کمک کو آتے ہین اُسکے بعد اُسنے قلعہ طلسمی کو فتح کرکے
کل مال و اسباب پر قبضہ کیا کنداں جنی نے اطاعت کی اب وہ آلات حرب و ضرب طلسمی سے مسلح و مکمل ہوکر براے
فتح مرحلہ آہن تاب کے گیا ہی یہ دیکھنا تھا کہ اژدر نے منھ پیٹ لیا یہ بھی ظاہر ہوا تھا کہ دیو دربان نے پہلے ہی
اطاعت کرلی ہی اُسنے اُس خبر پر پہونچایا غرضکہ وہ سخت پریشان ہوا اژدر سے مکار نے دریافت کیا کہ کیا امر ظاہر ہوا
بس سب حال اژدر نے بیان کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کرون مکار نے کہا کہ لشکر کو صف آرائی کا حکم فرمایئے اسوقت جب
وہ طلسم جو کہ درمیان ہمارے لشکر کے اور لشکر طلسم کشا کے حائل ہی شکست ہو اور لشکر طلسم کشا ظاہر ہو فوراً حکم فرمایئے کہ
لشکر طلسم کشا پر سب دیو و پریزاد تلوارین تول کر جا پڑین اور قتل کرنا شروع کردین کیونکہ وہ لوگ غافل ہونگے بس اسطور سے
اُنپر فتح ہوجائیگی اگر یہ خیال فرمایئے گا کہ فرداً فرداً مقابلہ ہو تو پھر سر ہونا محال ہی یہ انکا بیجا خیال ہی یا یہ کہ جنگل
بجا کر مقابلہ کیا جاوے تو اسطور سے سر ہونا دشوار ہی یہ جو مکار نے کہا اژدر کو راے مکار کی پسند آئی بس
اُسیوقت لشکر کو صف آرا کیا اور خود قلب لشکر مین آکر مقیم ہوا یہ تو یہان اس انتظار مین لشکر لیے ہوے کھڑا
ہی کہ اِدھر لشکر طلسم کشا ظاہر ہو مین جا پڑون اُدھر ایرج نامدار کل لشکر کو لیے ہوئے اور صف بستہ کیے ہوے
کھڑے ہین کہ جب یہ دیوار آہنی برطرف ہو اور لشکر کفار ظاہر ہو اگر وہ بقصد فاسد ہمارے لشکر پر حملہ کرے
تو ہم بھی اُس سے مقابلہ کرین بس یہ دونون لشکر تو اس انتظار مین کھڑے ہین خیال رہے کہ وہ دیوار آہنی
درمیان مین دونون لشکرون کے حائل ہی ایک کا حال دوسرے کو نہین ظاہر ہی دونون طرف انتظار ہی طلسم
کے شکست ہونیکا اُدھر شاہزادہ مرکب طلسمی پر سوار اسلحہ طلسمی سے آراستہ و پیراستہ بموجب تحریر لوح صحرا مین چلا
جاتا ہی مرکب اسقدر تیز جارہا ہی کہ پیک خیال بھی اُسکے قدم کی گرد نہین پاتا ہی بس شاہزادے نے جاکر ایک
مقام پر مرکب کو روک لیا اور مرکب پر سے اُتر پڑا مرکب کو اُسی صحرا مین چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا ایک طرف کو
روانہ ہوا مرکب چرا مین مصروف ہوا وہ صحرا پر بہار تھا ہر طرف گلہاے رنگا رنگ کھلے ہوئے تھے شاہزادہ
اُن گلون کی سیر کرتا ہوا ایک لالہ کے درخت کے قریب آیا اُسمین ہزارون پھول لالہ کے لگے ہوئے ہین مگر
ایک پھول سب سے بڑا تھا اور سب سے اوپر لگا ہوا تھا شاہزادے نے بموجب حکم لوح اُس پھول کو توڑ
لیا آواز آئی او ظالم تو یہان بھی آگیا تو نے میرے حال پر رحم نہ کیا افسوس کیسا بیرحم ہی شاہزادے نے
کچھ بھی خیال نہ کیا اُس گل لالہ کو مل ڈالا آواز آئی کہ میری قضا اسیطور سے تھی اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ تو آہو بچہ
ہی اور ایسا ظالم ہی تو اور کچھ بندوبست کرتا خیر دھوکھا کھایا کیا چارہ ہی یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ
اُسکا پیدا ہونا تھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی اور وہ صحرا مثل کرۂ نار کے ہو گیا اور سب درخت مثل
ہیزم خشک کے جو کہ سر سبز تھے جلنے لگے تھوڑے عرصہ مین وہ صحرا کے درخت جلکر خاک ہو گئے وہ بہار
و سر سبزی سب صحرا کی جاتی رہی ایک مقام ہو نظر آنے لگا تاریکی ہو گئی آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من [illegible] لعلان
جادو پاسبان راہ مرحلہ آہن تاب بود جب تاریکی برطرف ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ تمام صحرا [illegible]
اور لاش دیو کی سوختہ پڑی ہوئی ہی جب وہ سب سامان برطرف ہو گیا صحرا ویران ہو گیا شاہزادے نے لوح
کو دیکھا اور نوشتہ لوح سے آگاہ ہوکر ایک طرف کو اُس صحرا مین ہی ہوئے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا ایک غار بہت
بڑا ہی بس بموجب تحریر لوح و حکم لوح شاہزادہ دونون پاؤن جاکر اُس غار مین کود پڑا جب پاؤن زمین پر لگے
اپنے کو ایک صحرا مین پایا یہ صحرا بھی نہایت ہولناک تھا شاہزادہ بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک [illegible]

خشتی اُس صحرا مین بنا ہوا ہی جیسے ستی کا مٹ ہوتا ہی اُسکا دروازہ بند ہی قفل پڑا ہوا ہی بس جاتے ہی قفل سے لوح کو مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ قفل کھل گیا بس شاہزادہ دروازہ کھول کر اندر اُس مٹ کے آیا دیکھا کہ اُس مٹ کے اندر ایک دیو بیٹھا ہوا ہی آگ اُسکے روبرو روشن ہی دھونکنی رکھی ہوئی ہی ایک بڑا سا کڑھاو اُس آگ پر رکھا ہوا ہی وہ دیو اُس کڑھاو مین کچھ چیزین اسم سحر پڑھ پڑھکر ڈال رہا ہی اور وہ کڑھاو گرم ہی اور وہ چیزین پانی ہوکر اُس کڑھاو سے خود بخود جوش کھاکر باہر نکلتی ہین اور ایک نالی بنی ہوئی ہی اُس سے بیٹھکر بیرون مٹ جاتی ہین اور جو بخار اُس کڑھاو سے اُٹھتا ہی وہ ابر بنتا ہی اور سقف مٹ کو توڑکر باہر نکل جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہی پانی اور یہی ابر اُس مقام پر جاکے قائم ہوتا ہی کہ جہان وہ دیوار آہنی ہی اور اُسی سے وہ دیوار بنی ہی یہ سحر اِس دیو کا ہی بانیان طلسم نے اِس دیو کو اِسی کام پر مقرر کیا تھا اور یہ مقام اِسکے رہنے کے لیے بنایا تھا بس جب شاہزادہ اُس مقام پر پہونچا دروازہ وا کرکے اُسنے دروازے کے کھلنے کی صدا سُنی یا تو وہ بیٹھا ہوا اپنا کام کر رہا تھا اُسنے سر اُٹھاکر دروازے کیطرف دیکھا جیسے ہی شاہزادے پر نگاہ پڑی پکار اُٹھا کہ افسوس تو او ظالم سب کو قتل کرکے یہان آگیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو لعلان کو تو نے قتل کیا افسوس عمر طلسم تو تمام ہو چکی تھی بس یہ کہکر اور وہی دھونکنی لیکر شاہزادے پر دوڑا شاہزادے نے جو اُسے اِس حالت سے آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ پیترا بدل کر ایک مقام پر قائم ہوکر کھڑا ہو گیا بس اُسنے آتے ہی شاہزادے پر دھونکنی کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اور پنجہ علی دراز کرکے اور اُسکا بند دست پکڑکر جو جھٹکا دیا وہ دیو مُنہ کے بھل زمین پر آرہا اور کمر زنجیر پکڑکر جو زور کیا اور جھٹکا دیکر سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر اور پیترے پر آکر اُس دیو کو کڑھاو مین ڈالدیا اُسکا کڑھاو مین گرنا تھا کہ تڑاق تڑاق کی صدا بلند ہوئی تاریکی ہوگئی بیر ساری تدبیر بھول کر غل مچانے لگے صدائین مہیب آنے لگین بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من دیو آہن تاب جادو بانی دیوار آہنی بود افسوس کہ دیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم ای ساکنان قلعہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے سب طلسم کو فتح کر لیا اب کچھ نہین باقی رہا حریف اپنا پورا کام کر گیا تم لوگ خواب غفلت مین مبتلا رہے یہ سب اُسی غفلت کا نتیجہ ہی جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی بھی برطرف ہو گئی اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ نہ وہ مٹ ہی نہ وہ صحرا مین ایک صحرائے سبزہ زار مین کھڑا ہون اور وہ مرکب طلسمی بھی سر جھکائے ہوئے برابر کھڑا ہی بس شاہزادے نے لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین جا وہان تیرے لشکر سے اور بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ جو تحریر پایا فوراً مرکب پر سوار ہوکر جدھر کو لوح نے نشان دیا تھا اُسطرف کو روانہ ہو گئے یہ تو لشکر کیطرف مرکب اُڑائے ہوئے چلے آتے ہین اب اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ جب انھون نے یہان دیو آہن تاب کو قتل کیا اُسکے مرنے سے وہ دیوار آہنی جو کہ طلسمی تھی منہدم ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ دونون لشکر کھڑے تھے مسلح و مکمل کہ یکایک تراقے کی صدا پیدا ہوئی اور وہ دیوار دھوان ہوکر بہ گئی اور اُڑ گئی اُسکا منہدم ہونا تھا کہ لشکر طلسم کشا و ایرج نامدار نے دیکھا کہ سامنے ایک لشکر کثیر صف بستہ کھڑا ہی اور اُسکے عقب مین ایک قلعہ بہت بڑا ہی در قلعہ کشادہ ہی اُدھر اژدر پریزاد و لشکر نے دیکھا کہ ایک لشکر قلیل ہمارے روبرو صف بستہ کھڑا ہی بس مکار نے اژدر سے کہا کہ آپ کیا تماشہ دیکھ رہے ہین طلسم کشا نے دیو آہن تاب کو قتل کیا دیوار آہنی منہدم ہوئی دیکھیے سامنے لشکر طلسم کشا صف بستہ کھڑا ہی لشکر کو حکم فرمائیے کہ اِن سب کو قتل کرین تا آنے طلسم کشا کے اگر طلسم کشا آگیا تو بڑا غضب ہو گیا بس یہ سننا تھا کہ اژدر نے کل لشکر کو حکم دیا کہ اِن سبکو مار لو ایک مرتبہ دس لاکھ دیو و پریزاد نے اپنے سنبھال کر اور ساحر یہ شور و غل کرتے ہوئے دیو دوڑے کہ لینا اِن سب کو یہ تو اِدھر سے چلے اُدھر جو ایرج نامدار نے اِن سبکو بارادہ فاسد آتے ہوئے دیکھا

لشکر کو حکم دیا کہ لینا اِن کافران پر دغا و ساحران نابکار و دیوان ناہنجار کو ایرج نامدار نے جو یہ حکم دیا بس
اِس لشکر کے بھی دیو و پریزاد و ساحر اپنے حربے سنبھالکر چلے اور باہم مل گئے غٹ پٹ ہو گئے یہ ساحر اپنے
حربہائے سحر سے لڑنے لگے ابر سحر اُٹھنے لگے صدائے ہاہوے دیوان سے صحرا کانپنے لگا دریائے خون روان
ہوا ہاک الموت حیران و پریشان ہو کر روحین کافر و مسلمان کی قبض کرنے لگے بازار مرگ گرم ہوا ایرج کا یہ
حال تھا کہ جسطرف زیادہ ہجوم کفار ملاحظہ فرمایا اور دیکھا کہ میرے لشکر کے لوگ گھرے ہوئے ہین مرکب ڈپٹ کر
اُس غول پر گئے اور کفار کو قتل کر کے اپنے لشکر کو رہا کیا جس سردار کو دیکھا کہ وہ گھرا ہوا ہو اُسکی جا کر کمک کی
اگر کسی ساحر کا سحر چل گیا مجبور ہو گئے انکے لشکر کے ساحر نے اُسکو قتل کیا یہ رہا ہوئے پھر حملہ کیا راوی نے
یون بیان کیا ہو کہ ایرج نے لشکر کفار مین تہلکہ ڈالدیا تھا اِسقدر دیو و پریزاد قتل کیے تھے یہ تو ہمیشہ کے
دیو کش ہین اِنکا کیا کہنا جسطرف کو حملہ کرتے تھے کفار منتشر ہو جاتے تھے مگر یہ اکیلے ہین کہانتک مقابلہ
کرین اور کہانتک اُنکے حملون کو روکین کفار بہت اور اِنکا لشکر کم وہ اہل طلسم سے ہین یہ کوئی طلسم کشا
نہین جو اُنکے پاس تبرکات طلسمی ہون کہ جسکے سبب سے انپر سحر نہ اثر کرے وہ ساحر یہ غیر ساحر کفار کو بھی قتل
کرتے ہین اور اپنے لشکر کا جو کوئی گھر جاتا ہو بچاتے ہین دیو و پریزادون سے مقابلہ ہو عجب مخمصہ مین گرفتار ہین
مگر باحواس ہین برابر شمشیر زنی کر رہے ہین لاش پر لاش گرا رہے ہین کفار زغہ کرتے چلے آتے ہین یہ
اُنکے حملون کو رد کر رہے ہین بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑ رہے ہین آب تیغ کی طغیانی ہو دریائے
خون طوفانی ہو کشتی حیات دریائے تیغ و نہر مین کفار کے غرق ہو رہی ہے لاشین دیو و پریزاد کی زمین پر
تڑپ رہی ہین ڈھالون کی گھنگھور گھٹا چھائی ہو مینھ سرون کا و آب شمشیر کا برس رہا ہو برق اجل کوند کوند کر
گر رہی ہو کشت حیات کو جلا رہی ہو خرمن عمر کو برق قضا پھونک رہی ہو مگر یہ اِس جوانمردی و بہادری سے
لڑ رہے ہین کہ کوئی بہادر آجتک ایسا نہین لڑا کہ اُسی حالت مین اژدر پریزاد کی نگاہ اِنپر پڑی اُسنے
دیکھا کہ ایک آدم زاد نے میرے لشکر کو تباہ کر دیا اور جب حملہ کرتا ہو سیکڑون پریزاد و دیوزاد اُسکے ہاتھ سے
مارے جاتے ہین ایک دیو سے کہا کہ اِس آدم زاد کو تو ڈک لے وہ چلا ایک ساحر سے کہا کہ تو سحر کر کے اِسکو
بیکار کر دے اُسنے سحر کیا انپر انکے ہاتھ پاؤن کی قوت کم ہوئی اُس دیو نے آکر ڈکا یہ اُسی حالت مین اُسپر
جا پڑے اُسنے وار شمشاد کا وار کیا اِنکی قضا نہ تھی وار اُسکا خالی گیا کہ اُسنے پھر وار کیا ابکی مرتبہ یہ زخمی ہوئے
زخم کھا کر جھومے اور اُسنے قصد کیا کہ سر کاٹ لون دیو دربان لڑ رہا تھا کہ اُسکی نگاہ پڑی بیتاب ہو گیا
جھپٹ کر قریب آیا اور بیچ مین آکر انکو پشت پر لیا اور اُس دیو سے مقابلہ کر کے قتل کیا اور اُنکے گرد
کھڑا ہو کر لڑنے لگا اب جو ایرج نامدار زخمی ہوئے یہ بھی تو فوج کے حملون کو رد کر رہے تھے کفار کو قتل
کر رہے تھے اب کفار کی بن آئی اِنھون نے جو حملے کیے بس لشکر کفار نے جو جم کر کئی حملے کیے اہل اِسلام
کے پاؤن اُٹھ گئے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگے کہ ایرج نامدار کو ہوش آیا چونکہ زخم کاری لگا تھا
خون بہت نکلا تھا غشی سی آگئی تھی اب جو ہوش آیا لشکر کا جو یہ حال دیکھا اور اپنے کو مجبور پایا بلک کر دعا کی
چونکہ وقت اجابت دعا کا تھا فوراً قبول ہوئی کہ پردۂ بیابان سے گرد بلند ہوئی اور دامن گرد کا شگاف ہوا
بس اُس گرد سے تین سو نشان تین لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے دونون ہاتھون مین نشان لیے ہوئے آگے
آگے چلے آتے تھے اُنکے عقب مین تین لاکھ دیو و پریزاد کا لشکر تھا اور ایک پریزاد تخت پر سوار تاج
سر پر رکھے ہوئے جب وہ قریب صحرا کے پہونچا اور اُسنے جنگ مغلوبہ دیکھی ہرکارون کو روانہ کر کے دریافت
کرایا کہ یہ کس سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہو اِدھر سے بھی دونون لشکرون سے ہرکارے برائے دریافت گئے

اُس پریزاد کے ہرکارے دریافت کرکے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لشکر طلسم کشا اور لشکر کفار یعنی اثر در پریزاد بادشاہ طلسم کے لشکر سے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی قریب تھا کہ لشکر طلسم کشا شکست کھا ئے طلسم کشا لشکر مین نہین ہی یہ سننا تھا کہ اُدھر پریزاد مع اپنے لشکر کے لشکر کفار پر جا پڑا اور کفار کو قتل کرنے لگا اُدھر ہرکارون نے اثر در پریزاد کو آکر خبر دی کہ یہ لشکر حسان پریزاد کا ہی حاکم مرحلہ مینا حصار برلب طلسم کشا آیا ہی اُدھر ایرج دیو و دربان و دیو خروس کو ہرکارون نے خبر دی کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہی حسان کی پریزاد لیکر راوی نے بیان کیا ہی کہ سوا ے ایرج کے سب حسان کو پہچانتے تھے مگر اُسوقت کفار و اہل اسلام ایسے بدحواس تھے کہ نہ پہچانا ہرکارون نے جب آکر کہا تو معلوم ہوا اُدھر حسان نے آکر لڑائی کو روکا پھر اُسیطور سے مقابل ہونے لگا لشکر تازہ دم آیا تھا اسنے بازار قتل گرم کر دیا پھر اُسیطور سے بازار جنگ گرم ہوگیا دیو و پریزاد دو ... کرنے لگے پھر بازار مرگ گرم ہوگیا حسان کے آنے سے لشکر اسلام کے پھر دل قوی ہوگئے پھر اُسیطور سے لڑنے لگے مہلت جو ملی دم استوار کی یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ پھر صحرا سے گرد اُڑی اور طوغان پریزاد مع دو لاکھ دیو اور پریزاد کے آکر پہونچا لشکر کفار کو پہچان کر لڑنے لگا یہان بھی لشکر کفار و لشکر اسلام نے سوا ے ایرج نامدار کے اُسکو پہچان لیا ایرج کو ہرکارون نے آگاہ کیا یہ بھی لڑنے لگا کفار قتل ہونے لگے مینھ سرون کا برسنے لگا ہر طرف کفار تڑپنے لگے یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی دونون لشکر ملے ہوئے لڑ رہے تھے صداے ہاہو سے صحرا لرز رہا تھا صداے بزن و بکش بلند تھی کہ پھر لشکر کفار نے دبا ڈالا اور اہل اسلام دبنے لگے سبب یہ ہی کہ ابھی تک ایرج نامدار اُس ساحر کے سحر مین مبتلا ہین وہ مارا نہین گیا ہی کہ پھر ایرج نامدار نے دعا کی دعا اُنکی قبول ہوئی کہ صحرا کیطرف سے بونڈلا گرد کا پیدا ہوا وہ بونڈلا قریب لشکر کے آکر شق ہوا اُس گرد سے ایک آفتاب نمایان ہوا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا اُدھر لشکر کفار نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار سلاح سنجوگ سے آراستہ مرکب جولان کیے ہوئے چلا آتا ہی مرکب ایسا ہی کہ زمین پر پانون نہین رکھتا ہی وہ راکب ایسا ہی کہ جسکے چہرے سے رعب و داب پیدا ہی آثار بہادری عیان ہین اثر در پریزاد نے جو اُسکو دیکھا پہچان لیا کیونکہ طلسم کشا کی تصویر دیکھ چکا تھا بانیان طلسم بنا گئے تھے دیکھکر مکار اپنے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا طلسم کشا اسلحہ طلسمی وغیرہ سے آراستہ ہوکر مرکب طلسمی پر سوار ہوکر آپہونچا مکار نے کہا کہ کہان اُسنے اشارے سے بتایا مکار نے بھی دیکھا اور پہچان لیا اور سب اہل لشکر نے یہان لشکر اسلام نے جو طلسم کشا کو آتے ہوئے دیکھا غل مچگیا کہ طلسم کشا آگیا حسان و طوغان و دربان و خروس نے دیکھا بہت خوش ہوگئے ایرج نامدار نے جو یہ خبر پائی مرکب کو جولان کرکے چلے مگر قوت نہ پائی مجبور ہوکر رہ گئے صحرا کیطرف دیکھنے لگے دیکھا کہ میرا فرزند یعنی سہراب ثانی رستم ثانی مرکب پر سوار چلا آتا ہی سہراب ثانی کو دیکھکر ایسے خوش ہوئے گو بہت مجبور تھے سحر سے مگر چہرہ گلنار ہوگیا اُدھر شاہزادے نے جو دیکھا کہ لشکر اور لشکر کفار باہم مقابلہ کر رہا ہی اور قریب ہی کہ میرا لشکر شکست کھا ئے تو حسان و طوغان و دربان وغیرہ لڑ رہے ہین بس اُسی مقام سے نعرہ کیا اور تیغ برقتاب سلیمانی جسکو چہل حرا ... کہتے ہین میان سے لیکر اور نعرہ اللہ اکبر کرکے کفار پر جا پڑے نعرہ کیا کہ اے کفار ... وای ... ملک الموت آپہونچا کیگذارم کہ از دست من زندہ و سلامت ... طلسم کشا ... سلیمانی یہ کہکر جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین بہت سے کفار فی النار کیے دیو و پریزاد ... ہو گئے ... یہ ہی کہ لڑتے جاتے ہین اور حملہ کرتے جاتے ہین اور ... ہر حملہ مین کفار کا ستہراؤ کر دیتے ہین جب تیغ چمک کر گرتی ہی ... کے سر اُڑ جاتے ہین کہ دیو خروس

شاہزادے کی برش تیغ دیکھکر تعریف کرتا ہوا قریب آیا اب لشکر کا یہ حال ہی کہ خوب جم کر لڑ رہا ہی کفار کا ناطقہ
بند کر دیا ہی پھر اُسیطور سے بازار مرگ گرم ہو گیا ہی صحرا مین ایک رستخیز برپا ہی دریاے خون روان ہی سر مثل ژالہ
کے برس رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین نیم جان سسک رہے ہین کہ دیو خروس نے قریب آکر مجرا کیا اور
عرض کیا کہ حضور بار بار کیا پلٹ کر ملاحظہ فرماتے ہین فرمایا کہ جب سے مین یہان آیا ہون اور مقابلہ کر رہا
ہون نہین سنے دادا جان کو دیکھا اور نہ اُنکے نعرے کی صدا سُنی مین یہ خیال کرتا ہون اور دیکھتا ہون کہ وہ
کس صف مین لڑ رہے ہین اور اُنکی موجودگی مین یہ لشکر کا حال کیونکر ہوا کہ قریب فرار تھا خروس نے عرض
کیا کہ آپ پریشان نہون اصل واقعہ یہ ہی کہ واقعی لشکر کا یہ حال نہوتا اُنھون نے تو وہ معرکہ روکا تھا اور
وہ مقابلہ کیا تھا کہ اِس لشکر قلیل سے اِتنے بڑے لشکر کو شکست دی تھی قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کر جاے اور
اے آقاے نامدار اُنکی آب تیغ سے کفار کو پناہ پانا دشوار تھا ہر حملہ مین ہزارون دیو و پریزاد مر کر گرتے تھے
ہم لوگ اُنکے بھروسہ پر لڑ رہے تھے مگر کیا کرین کہ ایک دیو سے اُنسے مقابلہ ہوا وہ اُنکے ہاتھ سے مجروح ہوے
قریب تھا کہ وہ قتل کرے کہ دیو دربان نے جا کر اُسکو قتل کیا وہ ملاحظہ فرمائیے اُس صف مین مرکب پر سوار
حالت زخمداری مین جھوم رہے ہین دیو دربان اُنکے قریب لڑ رہا ہی اور حفاظت بھی کرتا جاتا ہی اِس حالت
مین بھی یہ رعب و داب ہی کہ کوئی اُنکے قریب نہین جا سکتا ہی حضور اُنکے زخمی ہونے سے لشکر کی یہ نوبت
ہوئی تھی کہ قریب فرار تھا کہ حسان پریزاد و طوغان پریزاد مع لشکر کے آکر پہونچے اُنھون نے لڑائی کو
روکا ورنہ خرابی ہوئی تھی ابھی پھر وہی حالت ہوئی تھی کہ آپ تشریف لائے یہ سننا تھا کہ سہراب کو بہت بڑا
صدمہ ہوا اور خروس سے کہا کہ میرے نہونے سے تم نے کچھ خیال نہ کیا میرے جد نامدار کو زخمی کرایا خیر یہ کہکر اور
ایک حملہ شیرانہ ایسا کیا کہ کفار منتشر ہوگئے بس مرکب کو ڈپٹ کر اُس صف پر آئے کہ جہان ایرج نامدار مجروح
کھڑے تھے اور کفار اُنکے گرد تھے دیو دربان اُن سب سے لڑ رہا تھا بس جب یہ اُس صف پر پہونچے اور حملہ
کیا کفار کو مار کر ہٹا دیا اُس صف مین آئے دیکھا کہ دیو دربان مثل پروانہ کے گرد اُس شمع شبستان سیف
صاحبقران کے پھر رہا ہی اور کفار کشتی مین مصروف ہی اور جد نامدار مرکب پر سوار ہین مگر جھوم رہے ہین زخم کاری
سر پر لگا ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ نعرہ کیا او کافران بیحیا مین آپہونچا اور مرکب چمکا کر قریب ایرج نامدار آئے دیو
دربان نے سلام کیا ایرج نے پلٹ کر دیکھا اپنے جگر گوشہ و راحت قلب ناتوان کو اپنے قریب پایا کر بآن
شان و شوکت سے چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا سہراب نے قریب پہونچکر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اور
عرض کیا کہ اے جد نامدار کیا حالت ہی مزاج کیسا ہی فرمایا کہ اے فرزند کیا بیان کرون جو اِسوقت حالت میرے
دست و پا کی ہی کہ پاؤن بیحس و تیر لگتا ہین کچھ ایسا زخم بھی نہین لگا ہی کہ کہا جاے اُسکے سبب سے یہ حالت
ہوئی ہی نہ ایسا زخمی ہوا ہون اِس سے زیادہ زیادہ مجروح ہوا ہون مگر یہ حالت کبھی نہین ہوئی نہ معلوم کیا
سبب ہی یہ سننا تھا کہ سہراب نے اِس خیال سے کہ شاید کسی نے سحر نہ کیا ہو اُس سے یہ حالت ہوئی ہو
لوح کو ایرج نامدار کے جسم سے مس کیا لوح کا مس ہونا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہو گئی طاقت اُسیطور
سے عود کر آئی ہاتھ پاؤن مین حرکت پیدا ہوئی ایرج نے فرمایا کہ اے فرزند مین اچھا ہو گیا اب کوئی شکایت
نہین ہی یہ فرما کر زخم سر کو خوب مضبوط باندھکر کہا کہ اب تم بھی حملہ کرو اور مین بھی مگر کچھ سبب نہ معلوم ہوا کہ یہ سبب
تھا سہراب نے عرض کیا کہ حضور کسی ساحر نے سحر کیا تھا یہ اُسی کے سبب سے حالت تھی فرمایا کہ ہان جب وہ
دیو مقابلہ کرنے آیا تھا اُسکے آنے سے قبل یہ میرے حالت ہوئی تھی کہ یہ سچ کہا یہ فرما کر ایرج نے نعرہ
کیا نعرہ منم ایرج آفتاب منیر کہ صاحبقران و آفاق گیر یہ نعرہ کرکے اور تلوار کو علم کرکے ایک جو حملہ کیا

اب جو یہ دونون شیر بیشۂ صاحبقرانی حملہ آور ہوے بھلا اب کیا کسی کی مجال تھی جو انکے سامنے ٹہر سکے یہ حالت تھی
کہ جیسے گلۂ گوسفندان مین شیر ببر آتا ہی ہر طرف کفار منتشر ہوجاتے تھے یہ دونون صاحب ایک دوسرے کی
آواز کے خواستگار تھے جب ایرج نعرہ کرتے تھے تو سہراب ثانی صدا سنکے خوش ہوجاتے تھے اور یہ
حملہ کرتے تھے اور جب سہراب ثانی نعرہ کرکے حملہ کرتے تھے اور ایرج نامدار صدا سنکے خوش ہوتے
تھے اور حملہ کرتے تھے یہ لوگ کفار کشی مین مصروف تھے کہ صحرا سے گرد اڑی اور دیو مینار رنگ ایک لاکھ
دیو سے پیدا ہوا دونون لشکر کو ہم نبرد دیکھکر اور دریافت کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا کہ دونون لشکرون
کے اہل لشکر و بادشاہون نے پہچان لیا تھا کہ یہ دیو مینار رنگ ہی مگر اژدر جادو نے اور دیو خروس
نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر تو لاؤ کہ کسکی کمک کو آیا ہی بس دونون طرف کے ہرکارے خبر لیکر حاضر
ہوے دیو خروس کے ہرکارون نے عرض کیا کہ دیو مینار رنگ طلسم کشا کی کمک لشکر لیکر آیا ہی
اور اژدر پریزاد سے اسکے بھی ہرکارون نے یہی بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک کو دیو مینار رنگ
آیا ہی ابھی یہ اچھی طور سے نہ پہونچنے پایا تھا کہ پھر گرد اڑی اور دیو بوتیمار مع اپنے وزیر عقاب پریزاد
ایک لاکھ پریزاد اور دیو سے آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے کفار سے لڑنے لگا ہرکارون نے دونون
طرف کا حال دریافت کرکے خبر دی اور اژدر سے کہا کہ دیو بوتیمار پسر دیو زاغ براے کمک طلسم کشا
آیا ہی ان دونون کے آنے سے اسقدر لشکر طلسم کشا کو مہلت ملی کہ انھون نے اپنا دم راست کیا حواس
بجا کیے ان دونون نے آتے ہی لشکر کفار کا ستھراؤ کردیا کیونکہ یہ لشکر تازہ دم تھا یہ لڑ رہے تھے کہ پھر
گرد اڑی دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی مع ایک لاکھ اسی ہزار کے آکر پہونچا اور خبر دریافت
کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اسیطور سے ہرکارون نے حال دریافت کرکے اژدر و دیو خروس
سے بیان کیا کہ طلسم کشا کی کمک دیو اسد پسر دیو خوک پیشانی آیا ہی اب تو اژدر پریزاد کے ہوش
پران ہوے سارا زہر اگلنا پیچ و تاب کھانا بھول گیا کہ اسقدر لشکر کثیر طلسم کشا کی کمک کو آگیا اُس
لشکر قلیل نے تو حواس پریشان کردیے تھے اور مار کر لشکر کا ستھراؤ کردیا تھا نہ اب کہ جب لشکر تازہ دم
آگیا اور بہت اب فتح ہونا دشوار ہی مگر یہ بھی اپنے لشکر کو جان دیدے کر لڑا رہا ہی لشکر کفار برابر حملے
پر حملے کر رہا ہی اہل اسلام اُسکے حملون کو رد کرتے ہین اور کفار کشی مین مصروف ہین لشکر تازہ دم کے
آنے سے اسقدر قوت حاصل ہوئی ہی کہ لشکر کفار کا ستھراؤ کردیا ہی اسیطور سے سات شبانہ روز تک برابر
جنگ مغلوبہ رہی نہ کوئی سویا نہ کسی نے کچھ کھایا نہ پیا برابر شمشیر زنی کرتے رہے سہراب ثانی اور
ایرج نامدار و دیو دربان و دیو خروس و حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو مینا رنگ
و دیو اسد و عقاب پریزاد و دیگر سرداران نامدار کا یہ حال ہی کہ گھٹنون سے خون بہ رہا ہی قبضہ ہاتھون
مین گھر بیٹھا ہی بختے خون کے زرہون پر جم گئے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے شجاعت کے پڑے
ہوے ہین خون کی چھینٹین تمام جسم پر پڑی ہوئی ہین ہر مرتبہ جوش شجاعت مین جھوم کر حملہ کرتے ہین کفار کے پیر اٹھ
جاتے ہین کوسون تک صحرا لاشون سے پٹا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجاے غلہ کے لاشین زمین سے پیدا ہوئی
ہین سرون کے جا بجا انبار ہین کسی جا دار شمشاد و آرہ پشت نہنگ پڑے ہوے اسقدر کثرت سے لاشین زمین
پر پڑی ہین اور بسمل تڑپ رہے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ خون بکثرت جو جاری ہوا ہی زمین اُسکے سبب سے
پھٹ گئی ہی مردے نکل آئے ہین باشتیاق جنگ مین مردون نے اپنے کو زمین سے نکال کر خاک پر ڈالدیا
ہی اُن سب کے تن بسمل اور گھائل جو خون مین غلطان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ لالہ کا کھیت ہی ایسی جنگ مغلوبہ

ہوتی تھی کہ لاکھون کفار خاک پر غلطان خاک و خون مین پڑے تھے بسمل تڑپ رہے تھے بازار رستخیز گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے شکم جسم کفار سے بھر گیا تھا مالک دوزخ الاولاو کر رہا تھا پیر فلک کبھی چشمۂ آفتاب کو لگائے ہوئے تماشائے جنگ مین مصروف تھا ہر ایک بہادر کفارکشی مین ہمہ تن مصروف تھا نہر ہاے خون صحرا مین روان تھا سر مثل حبابون کے نظر آتے تھے کشتی حیات کفار طوفانی تھی جہاز زندگی کفار طوفان موت مین آگیا تھا اُسی روز زمین سے خون ابلتا تھا اور آسمان سے برستا تھا تلوارین جو خون مین آلودہ تھین اور بہادر جو ہاتھ بلند کر کے وار کرتے تھے اُنسے جو قطرے گرتے تھے اور اُن پر عکس آفتاب پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ذرہ ہاے یاقوت ہوا پر سے زمین پر گر رہے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسقدر کفار اپنی مقابلہ مین کام آئے کہ لاشون کے انبار ہو گئے اب یہ نوبت ہے کہ قدم اُنکے نہین ٹھہر سکتے ہین راہ فرار اپنی جو تلاش کرتے ہین تو سواے گوشۂ کمان یا کوچۂ زخم کے دوسری راہ نہین ملتی تھی بس یہ نوبت ہے اُس میدان مین کہ جو مرغ تیر آشیانۂ کمان سے اُڑکر چلا فوراً اُسکے پر قینچ ہو گئے پر جانا بھی نہ نصیب ہوا زاغ کمان چلا کر رہ گیا راوی کہتا ہے کہ بہادرون کے جسم پر گلہاے زخم کی بدھیان پڑی ہوئی تھین عروس برگ کے اشتیاق مین نوشاہ بنے ہوئے تھے بجاے عطر سہاگ کے خون لباس مین ملا ہوا تھا زرہون کے حلقون مین جو خون کے قطرے تھے وہ حلقے یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا چشمہاے معشوق میگون ہین کہ بسبب نشۂ شراب کے لال ہو رہی ہین کہانتک حال جنگ عرض کیا جائے اسیطور سے سات شبانہ روز تلوار چلی پشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہو گئے اب لشکر کفار کا یہ حال ہے کہ رک رک کر مقابلہ کرتا ہے جی چھوٹ گئے ہین اب اہل اسلام نے چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا اور زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا قتل کرنا شروع کیا اُسی عالم مین ایرج نامدار کفار کو قتل ہوے علمدار لشکر کے قریب پہونچے اُسنے آرۂ پشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جوا اپنا وار کیا یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا خود و عرق چین و دو بلغہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی جھٹکا دیا کہ سر مین در آئی صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ مین در آئی صدر و شکم و کمر کی خبر لیتی ہوئی صاف مثل قطرہ کے باہر جسم سے نکلی اور زمین کو بوسہ دیا علمدار لشکر مر کر گرا ایرج نے علم لشکر پر ہاتھ لگایا وہ بھی قلم ہوا اُس مقام پر تلوار چلی کفار شمع تیغ پر مثل پروانہ کے گر گر جلنے لگے اُدھر دیو بلندار نگ نے جاتے ہی کوس رزمی کو قلم کیا نقارچی کو قتل کیا دیو دربان نے شہنا نواز کو شاہزادہ سہراب شمشیر زنی کرتا ہوا مرکب کو دبائے ہوئے طرف تخت اژدر پریزاد کے چلا جاتا ہے جہان پر جگر شمشیر زنی کی لاشون کے انبار لگا دیے چونکہ یہان پر پیل تنون کا اور پہلوانان قوی دل و سرداران پر جگر کا مجمع تھا اور تخت شاہی بھی تھا سب گرد تخت کھڑے ہوے تھے یہ خیال تھا کہ طلسم کشا یہان نہ آجائے بہت کفار کام آئے مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت اُن سبکو قتل کر کے قریب تخت پہونچا جیسے ہی اژدر پریزاد کی نگاہ طلسم کشا پر پڑی مکار جادو اپنے وزیر سے کہا کہ حریف آگیا لینا جانے نہ پائے بمقصد فاسد آتا ہے یہ کہنا تھا کہ مکار اژدر سحر پر سوار ہو کر شاہزادے کے مقابل ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ جادو رہ میرے روبرو سے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُسنے جواب دیا کہ اب مین کب زندہ تمکو رکھتا ہون یہ کہکر اپنا وار کیا نارنج سحر مارا شاہزادے پر اُس نارنج نے کچھ اثر نہ کیا شہزادے نے برہم ہو کر اُسکو رد کیا اور اُسکے قریب پہونچے جب اُسنے دیکھا کہ حریف قریب آگیا تلوار کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اُسکا بند دست پکڑ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اژدر سحر سے اُٹھا لیا اور مثل پھول کے گرد سر گردش دیکر فرمایا کہ شناخت مین پروردگار عالم کی کیا کہتا ہے جواب دیا کہ میری ہزار جانین ہر موے تن پر سامری و جمشید کے نثار ہون یہ سننا تھا کہ شاہزادے کو غصہ آگیا اُسکو اِس زور سے اُسکے اژدر سحر پر مارا کہ وہ مع اژدر کے نقش زمین ہو گیا ساری مکاری و فنون سازی بھول گیا نشان بھی باقی نہ رہا کہ جیسے یہ کبھی دنیا پر پیدا بھی نہوا تھا

یا نہین شاہزادے نے اُسکو اس آسانی سے اُٹھا لیا تھا کہ جیسے کوئی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہے اور اسطور سے زمین پر مارا تھا کہ جیسے کوئی ادنا شی کو پھینک دیتا ہے کچھ معلوم بھی نہوا دیو خروس و دیو اسد عقب مین شاہزادے کے شمشیر زنی کرتے تھے اور حفاظت بھی کرتے جاتے تھے یہ حالت دیکھکر تعریف کرنے لگے شاہزادہ مکار کو قتل کرکے طرف اژدر پریزاد کے متوجہ ہوا اور جو سردار قریب تخت تھے اُنکو قتل کرکے قریب پہونچا اژدر نے دیکھا کہ طلسم کشا آگیا اور میرے اُسکے مقابلہ ہی بس تلوار سامنے رکھی ہوئی تھی جلدی اُٹھا کر وار کیا شاہزادے نے تھپکی دی تلوار ہیٹا پڑی بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور مروڑ کر کلائی تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر تخت پر سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ تاج کہین موزے کہین اسلحہ سب کمر سے کھل کر گر پڑے کفار یہ حال دیکھکر کہ بادشاہ ہمارا گرفتار ہو گیا سب کفار سمٹ کر اُس مقام پر آکر لڑنے لگے یہان تلوار چلنے لگی شاہزادے نے اژدر پریزاد کو بائین ہاتھ پر بجائے سپر کے لیا اور دست راست سے شمشیر زنی کرنے لگے اُس مقام پر اسقدر کشت و خون ہوا کہ کثرت خون سے زمین پر کیچڑ ہو گئی اور خون بہہ کر ایکطرف کو روان ہوا بس اب جو کفار نے دیکھا کہ سوائے فرار کے قرار کا موقع نہین ہے اور یہی ہوا کہ ہزارون کے قدم اُٹھ گئے سپاہ گھونگھٹ کھا کر چلی جدھر جاتی ہے راہ فرار کی نہین پاتی ہے بس سب نے جھرمٹ کھا کر اور ایک مقام پر جم کر تلوار کی اور راہ پیدا کرکے شہر کیطرف کا رخ کیا اور فرار پر قرار لیا سچ کسی نے کہا ہے کہ تین چیزین بدون تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر کیسہ بے فقیر لشکر بے میر بہت سچ کہا ہے کہانتک لشکر بے سردار مقابلہ کرے پہلے تو یہ شکست ہوئی کہ علم لشکر قلم ہوا علمدار لشکر مارا گیا نقارہ فوج بھی قلم ہوا اِدھر بادشاہ اسیر ہو گیا اب کیونکر میدان مین قیام کرین اور ثابت قدمی دکھائین بس فرار پر قرار لیا اہل اسلام اُنکے عقب مین اُنکو قتل کرتے ہوئے چلے پڑاؤ پر جا کر اُنھون نے قدرے دم لیا کہ وہان بھی یہ لوگ پہونچے اور قتل کرنا شروع کیا ایک آن واحد مین وہانسے بھی کفار بھاگے پڑاؤ اہل اسلام نے لوٹ لیا اور اُسکا تعاقب کیا شاہزادہ اُسیطور سے اژدر کو ہاتھ پر لیے ہوئے برابر شمشیر زنی کرتا چلا جاتا ہے ایک پہلو مین ایرج ہین دیو دینار رنگ عقب مین دیو دربان و دیو اسد و دیو خروس و عقاب پریزاد و حسان پریزاد و طوفان پریزاد و دیو غزال لڑتے چلے آتے ہین بس کفار جب در شہر پر پہونچے اُس مقام پر بھی کچھ دیر فروکش رہے اور تلوار کی مگر کیا ہوتا ہے مجبورانہ لڑتے ہوئے چلے جاتے ہین بس کفار داخل شہر ہوئے اُنکے عقب مین اہل اسلام ہین اب شہر و قلعہ مین ہر گلی و کوچہ مین تلوار چلنے لگی در و دیوار خون کے چھینٹون سے رنگین ہو گئے اہل شہر بھی قتل ہونے لگے غدر مچگیا بھاگڑ پڑ گئی غل مچگیا کہ طلسم کشا شہر مین داخل ہو گیا قتل عام کا حکم دیدیا ہے اہل شہر قتل ہو رہے ہین جو کہ بزدل تھے اُنھون نے دروازے بند کر لیے جو کہ ذرا بہادر تھے تلوارین لے لیکر مکانون سے باہر آئے لڑنے لگے نالیون سے شہر کی اسطور سے خون روان تھا کہ جیسے کثرت بارش مین پانی روان ہوتا ہے تین پہر یہان بھی تلوار چلی ہزارون اہل شہر قتل ہوئے آخر کو اہل شہر نے عاجز ہو کر دوہائی دی کہ طلسم کشا کی دوہائی ہے اب ہمکو امان ملے ہم اہل شہر ہین ہمنے اپنے کردار کی سزا پائی فرمایا کہ امان بشرط ایمان سب نے جواب دیا کہ ہمنے آپکا دین قبول کیا باطل پرستی ترک کی یہ جو سب نے کہا اور امان طلب کی بس شاہزادے و ملک ایرج نے ہاتھ روک لیا اُنکا ہاتھ کا روکنا تھا کہ سب نے ہاتھ روک لیا قتل و غارت سے اہل شہر و کفار نے نجات پائی بس اُسوقت کل سردار لشکر کفار حاضر خدمت ہوئے رکاب سعادت کو بوسہ دیا امیران شہر نے حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کیا شاہزادہ دار العمارۂ شاہی مین تشریف لایا اُسوقت اژدر پریزاد کو دیو دربان کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اِسکو اپنی قید مین رکھو کل اِسکا دربار کیا جائیگا اور دیو دینار رنگ کو حکم دیا کہ تم تمام شہر کا بند و بست کرو تمام بتکدہ وغیرہ منہدم کرا دو ہر امیر شہر و رئیس شہر کے مکان پر پہرہ چوکی

کرو اور محلات شاہی پر اور شہر سے لاشین اہل اسلام کی اُٹھوا کر دفن کراؤ اور کفار کی لاشون کو صحرا مین ڈلوادو اور شہر کو خون وغیرہ کے آلائش سے صاف و پاک کرو اور منادی کرادو کہ تم سب کو اس شرط سے امان ملی ہو کہ دین اسلام قبول کرنا ہوگا کوئی آج سے ابلیس پرستی یا سامری پرستی نہ کرے ورنہ عتاب شاہی مین گرفتار ہوگا اور کل لشکر کفار کو جو کہ مجروح ہین اور جو کہ غیر مجروح ہین سب کو اُنکے افسرون کی سپردگی مین دو اور اُنپر پہرہ چوکی اپنے لشکر کا مقرر کرو اور خوب شہر کا بند و بست کرنا تاکہ غدر ہونے نہ پائے ورنہ تمکو عدم تعمیل حکم کی سزا دیجائیگی یہ حکم دے کر شاہزادہ مع ایرج نامدار و دیگر سردارون کے بیرون شہر آیا یہان دربان نے اژدر پریزاد کو غل و زنجیر مین اسیر کیا اور پہرہ وغیرہ مقرر کیا دیو مینا رنگ نے ہر مکان اور ہر محل شاہی و اہل شہر پہ پہرہ چوکی مقرر کیا کل لشکر کفار کو ایک مقام پہ جمع کر کے اپنے لشکر کی حراست مین کیا شہر کو لاشون اور خون سے صاف و پاک کیا کل کام بموجب حکم کے بجا لایا منادی سے شہر مین ندا کرادی بتکدے منہدم کرائے سب طرح کا بند و بست کر لیا یہان بیرون شہر سرداران لشکر نے یہ بند و بست کر لیا تھا کہ اُس مقام پہ سے کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا سب خیمے و بارگاہین اُکھڑوا کر اُس مقام پہ برپا کی تھین کہ جہان اژدر پریزاد کا لشکر فروکش تھا اور اُس مقام پر لشکر کا پڑاؤ بھی تھا اور کفار و اہل اسلام نے کشتون کا شمار بھی کر لیا تھا اور کفار کو ایک صحرا مین دور ڈلوادیا اور اہل اسلام کو دفن کروادیا اور مجروحان لشکر کو شفاخانہ مین روانہ کر دیا اُنکے ٹانکے وغیرہ لگائے گئے علاج ہونے لگا یہ سب بند و بست تو کر چکے تھے کہ شاہزادہ سہراب ثانی تشریف لائے داخل بارگاہ ہوئے سب سردار حاضر ہوئے شاہزادۂ عالی شان نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا سب نے اپنے اپنے بستر پر آکر کمر کھولی سات شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے اور تھکے ہوئے تھے بھوکے اور پیاسے تھے کہ سات دن تک نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا سب نے کھانے کھائے اور بسترون پر آرام کیا یہان بارگاہ مین شاہزادے نے سردارون سے دریافت کیا کہ کچھ ثابت ہوا کہ کسقدر کفار داخل جہنم ہوئے اور کس قدر اہل اسلام درجۂ شہادت پہ فائز ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ شمار جو کیا گیا تو اسی ہزار اہل اسلام شہید ہوئے ہین اُن سب مقتولون کو دفن کرادیا اور بیس ہزار مجروح ہوئے تھے اُنکو شفاخانہ مین روانہ کر دیا ہو اور لشکر کفار کے آدمی دو لاکھ بیس ہزار قتل ہوئے اور زخمیون کا حساب نہین ہو کہ نہ معلوم کسقدر مجروح ہوئے اور بموجب حکم آپ کے کفار کی لاشین صحرا مین پھنکوا دی ہین یہ سنکے شاہزادے نے اُن سب کی کار پردازی کی بہت تعریف کی اور بارگاہ سے اُٹھکر خیمۂ خاص مین آئے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا پوشاک وغیرہ بھی بدل چکے تھے وہ شب بسر ہوئی صبح کو سب خواب راحت سے بیدار ہوئے اور پوشاک درباری پہن کر حاضر ہوئے شاہزادہ و ایرج نامدار بعد الفراغ نماز سحر لباس سے آراستہ و پیراستہ ہو کر برآمد ہوئے سب کا مجرا و سلام ہوا بس سوار ہو کر اور سب سردارون کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوئے داخل شہر ہوئے دیکھا کہ تمام شہر آلائش خون وغیرہ سے پاک و صاف ہو بتکدے منہدم پڑے ہین ہر مقام پہ پہرہ چوکی ہو شاہزادہ شہر کی سیر کرتا ہوا دربار مین آیا دنگل شوکت پر متمکن ہوا یہان دیو مینا رنگ نے دربار بھی آراستہ کر رکھا تھا بس شاہزادے نے دربار کو طریقے سے آراستہ پایا سب سردار علیٰ قدر مراتب اپنے اپنے مقام پہ متمکن ہوئے تخت بر غاشیہ پڑا ہوا ایک سمت کو حسام پریزاد

وطوغان پریزاد وعقاب پریزاد اور دیگر پریزاد ایک طرف دیو اسد و دیو خرموس و دیو غزال و دیو
کلکال و دیو ہلاک و دیگر دیو و سردار بیٹھے ایک دنگل شوکت پر ایرج نامدار جلوہ فرما ہوے ایک پیشہزاد
سہراب ثانی دیو مینار رنگ سے آکر مجرا کیا شاہزادے نے بہت تعریف فرمائی اور دنگل مرحمت کیا کہ
دیو دربان حاضر ہوا مجرا بجالایا شاہزادے نے فرمایا کہ اژدر پریزاد و دیگر اسیرون کو بہت جلد حاضر کرو اور کل
سرداران کفار کو بس اسیوقت دیو دربان کل سردارون و اسیرون و اژدر پریزاد کو لیکر حاضر ہوا شاہزادے
نے علے قدر مراتب ہر ایک کی عزت کی اور روبرو بٹھایا اژدر کو کرسی مرحمت کی اژدر نے کل دربار کو آراستہ پایا
ایسا دربار تو اُسکے زمانہ مین کبھی نہ تھا جو اسوقت شان و شوکت ہے بس اژدر نے اور دیگر اسیرون و سرداران
نے حالت دربار دیکھکر بہت حیرت کی اور شاہزادے کی خلق و مروت کی اپنے دلمین بہت تعریفنا کی بس شاہزادے
نے اژدر پریزاد سے فرمایا کہ اے اژدر پریزاد اب تم دین اسلام کے قبول کرنے اور میری اطاعت کرنے
کے باب مین کیا کہتے ہو بہت جلد بیان کرو اگر دین اسلام نہ قبول کروگے میرے ہاتھ سے مارے جاؤ گے
بس جان لو کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اُسکا کوئی شریک نہیں ہے وہ سب کا خالق ہے اُسنے سبکو پیدا کیا ہے کیا
شیطان کیا سامری کیا جمشید یہ سب اُسکے بندے ہین انھون نے بیکار دعوی خدائی کیا اور ہزارون بندونکو
کو گمراہ کیا اسکا حال انکو روز قیامت معلوم ہوگا اور اب بھی اُنکے جسم آتش دوزخ مین جلتے ہونگے اور شیطان
جسکو تم اپنا خدا کہتے ہو یہ قوم اجنہ سے تھا جبکہ اجنہ دنیا پر حاکم تھے اور انھون نے کفر و عناد پر کمر کسی تو خداوند
کریم نے ملائکہ آسمان کو زمین پر نازل فرمایا انھون نے اجنہ کو آکر قتل و غارت کیا اور کچھ کو جو کہ باقی رہے
اسیر کرکے لیگئے اُنمین یہ شیطان بھی تھا بس اسنے بالاے آسمان پرورش پائی اور اسقدر اسنے اطاعت و
فرمانبرداری کی کہ یہ بھی ملائکان مقرب سے ہوگیا عزازیل اسکو درگاہ باری سے خطاب ملا بس خداوند کریم
نے حضرت آدم کو خلق فرمایا سب فرشتون کو اُنکی اطاعت اور سجدہ کرنیکا حکم فرمایا سب حکم باری بجالائے مگر
اس شیطان نے سجدہ نہ کیا اور عذر کیا کہ مین آتشی اور یہ خاکی مین کیونکر سجدہ کرون بس اسپر عتاب الہی
نازل ہوا اور معتوب درگاہ ہوا بس جب سے یہ معتوب بارگاہ احدی ہے اسنے بعض بندون کو خدا کے
گمراہ کرکے بت پرستی کرائی بعض کو آتش پرستی کیطرف راغب کیا اسکا بہت بڑا قصہ ہے بعض سے اپنی
پرستش کرائی کہانتک بیان کیا جائے خلاصہ یہ کہ یہ سب دین باطل ہین سواے خداوند کریم کے کوئی
دوسرا خدا نہین ہے بس یہ فرماکر چند کلمے وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین زبان
سے فرمائے کہ سب کفار و اسیران کفار و اژدر پریزاد نے یہ کلمہ سنکے سر جھکا لیے اور کچھ رد نہ کرسکے اور
اژدر پریزاد فکر کرنے لگا کہ کیا جواب دون اور کیونکر اپنے دین کو ثابت کرون طلسم کشا نے تو ایسی تقریر
کی کہ جسکا رد ہونا غیر ممکن ہے سواے اطاعت و ترک مذہب کے راوی نے کہا ہے کہ یہ اژدر پریزاد کل سردار
و کل لشکر و اہل شہر سب خداپرست ہین کیونکہ اژدر کے بزرگ ہمیشہ سے اس ملک اژدریہ کے اور قلعہ طلسم
و کل طلسم کے حاکم رہے اور خداپرست رہے اژدر پریزاد اپنی ذات سے کافر ہوگیا تھا اور یہی امر
بانیان طلسم نے بربادی طلسم کے بارے مین بیان کیا تھا بلکہ تحریر کردیا تھا کہ جس زمانہ مین بادشاہ طلسم
کفر اختیار کریگا اور اہل طلسم کے دو فرقہ ہونگے ایک کافر اور ایک مسلمان اُسی زمانہ مین عمر طلسم تمام ہوگی اور طلسم کشا
آکر طلسم کو فتح کریگا بس یہ وہی زمانہ تھا کہ اژدر بہکانے سے اپنے وزیر کے کافر ہوگیا اور اسنے چاہا کہ کل اہل طلسم میرا
دین اختیار کرین بعضون نے اسکی پیروی کی اور بعض نے انحراف کیا بس اہل طلسم کے دو فرقے تھے کچھ مرحلون پے حاکم خداپرست
اور کچھ کافر جو کافر تھے وہ طلسم کشا و اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے جو کہ کبھی مسلمان نہوئے تھے اور جو مسلمان تھے انھون نے اطاعت

بی اور جو کہ کافر تھے گر پسند نصیحت سے ایمان لانے واسطے تھے وہ زندہ بچے پس جب شاہزادے
نے اس طور سے تقریر کی اور کسی کو کچھ جواب نہ بن پڑا سوائے خاموشی کے ہر ایک نے اپنے دل میں
خیال کیا کہ طلسم کشا بہت درست فرماتے ہیں کہ سب دین باطل ہیں دین اسلام حق ہے پس دین اسلام
اختیار کرنا زیبا ہے اور ہم پہلے ہی سے مسلمان تھے اور ہمارے بزرگ سب مسلمان تھے اس مکار جادو
کے بہکانے سے ہم سب نے گمراہی اختیار کی وہ اپنی سزا کو پہونچا جس کسی کی موت ہاتھ سے طلسم کشا
کے تھی وہ قتل ہوا اگر آپکے طریقہ دل سے زنگ کفر سہراب ثانی کی آپکی تقریر نے دھو دیا ہے ہر ایک نے قصد کیا کہ خواہ
بادشاہ مسلمان ہو خواہ نہ ہو ہم ضرور دین اسلام قبول کر کے اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کرینگے مگر اس
خیال سے ہر ایک خاموش رہا کہ دیکھیں بادشاہ کیا جواب دیتا ہے ادھر اژدر بہزاد نے بھی غور بہت
کی اور خیال کیا کہ سچ ہے دین اسلام سچا ہے اور سب ادیان کو باطل و مصنوع پایا اور خیال جو کیا تو بہت
پشیمان ہوا کہ تو نے بہت بری حرکت کی کہ اپنے آبائی دین کو جو ہزاروں برس سے چلا آتا تھا اور
کوئی بزرگ تیرا کافر نہ تھا تو نے کافر ہو کر برباد کیا اور مکار کے کہنے پر عمل کر کے اپنے میں سے اس شرف
کو دور کیا کہ اپنے بزرگ سب خدا پرست رہے اور ہر ایک انکی تعریف کرتا ہے اور تیری مذمت مکار
کے کہنے پر لگ کر اپنے کو قابل دار کیا بڑا دھوکا کھایا خیر ابھی کچھ نہیں گیا ہے توبہ کر لیتا جو طلسم کشا کہتا ہے
وہ بہت درست اور سچا ہے بس اے دل تو کس گمراہی میں ہے اسوقت میں ابلیس نے تیری کمک نہ کی
اگر خدا اتفاقاً ہماری مع خجستہ بدر نے مکار کی مدد کی وہ کس خرابی سے طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا
اور تو گرفتار ہوا یہ کیسے خدا تھے بس اسی بات سے ثابت ہے کہ دین اسلام برحق ہے اور سب باطل
ہیں پس یہ جو دل میں سمجھایا اور کچھ روز قیامت کا خیال آیا ایسا خوف طاری ہوا کہ بند بند کانپنے لگا
آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے ایسی شرم و حیا طاری ہوئی کہ سر کا اٹھانا اور سب سے آنکھیں چار
کرنا ناگوار ہوا یہ خیال کیا کہ بہت سے سردار اور حاکم مع جہات ایسے اس دربار میں ہیں کہ جو میرے بزرگوں کے
حال سے واقف ہیں اور بہت سے ایسے ہیں کہ جو کہ مسلمان رہے ہیں اور ان سب کا میں حاکم تھا
اسوقت اس حالت سے بیٹھا ہوں اور وہ عزت سے ہیں پس یہ میری گمراہی کی سزا ہے وہ مجھکو دیکھ کر
غیرت کرتے ہونگے کہ ہم ایک زمانہ میں اسکے محکوم تھے اور یہ ہم پر حاکم تھا اسوقت اسکی کیا حالت
ہے اسکے سب بزرگ خدا پرست رہے یہ کیا ہوا کہ یہ کافر ہو گیا یہی کیوجہ ہے کہ ان سے آنکھ چار کروں یہ
خیال کر رہا ہے اور خاموش ہے کہ شاہزادہ نے بعد کچھ دیر کے فرمایا کہ اے اژدر بہزاد تم نے کچھ
میری تقریر کا جواب نہ دیا آخر تمکو کیا منظور ہے جو منظور ہو بلا خوف و خطر بیان کرو یہ جو شاہزادہ نے
فرمایا تو اژدر نے ناچار ہو کر سر اٹھایا اور فلک کی طرف دیکھا اور سب حاضرین دربار کی طرف اور
آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپک پڑے شاہزادے نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا کہ اے اژدر بہزاد
یہ تمہاری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو اور شاہزادے کو اسکے حال پر رحم آگیا داروغہ زندان سے فرمایا کہ اژدر
کے جسم پر سے قید کو دور کرو اور سب اسیروں کو بھی رہا کرو یہ حکم سنا تھا کہ داروغہ زندان نے اژدر
بہزاد اور کل اسیروں کو رہا کر دیا یہ جو خلق و مروت اژدر نے دیکھی دوڑ کر قدموں کو بوسہ دیا اور
رونے لگا ادھر اور جو سب رہا ہوئے اپنے اپنے مقام پر سے اٹھ اٹھ کر دوڑے اور شاہزادے
کے قدم چومے اور دست بستہ کھڑے ہوئے شاہزادے نے اژدر بہزاد سے فرمایا کہ کچھ بیان تو
کرو کہ سبب گریہ کیا ہے تب اژدر نے بیان کیا کہ آپنے جو وحدانیت خدا کو بیان فرمایا اور روز

قیامت کو یاد دلایا اور سب مذہبون کی مذمت فرمائی مین نے جو خیال کیا تو آپ کا قول صادق پایا پس اپنی حالت پر روتا ہون کہ یہ تو نے کیا کیا تیرے خاندان مین کوئی کافر نہ ہوا تو کیون کافر ہوا تو بڑا بد نصیب ہی اور یہ خیال ہوا کہ سب حاضرین دربار جو کہ میرے خاندان کے حال سے واقف ہین اور یہ سب کسی زمانہ مین ملازم اور میرے ماتحت تھے اور میرے حکم کو مانتے تھے یا آج مین اُنکے روبرو اس حالت سے ہون یہ سب میری گمراہی اور سرکشی کا انجام ہی یہ لوگ کیا اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ ایسے عالی خاندان نے یہ کیا طریقہ ایک مکار کے بہکانے سے اختیار کیا کہ جسکے سبب سے یہ ذلت ہوئی پس اس سبب سے میری یہ حالت ہوئی یا مین لائق نہین ہون کہ کسیکو منہ دکھا سکون پس مین نے لعنت کی ابلیس پرستی اور سامری پرستی پر اور اپنا آبائی طریقہ اختیار کیا مگر مجکو یہ اجازت مرحمت ہو کہ مین کسی طرف فقیر ہو کر نکل جاؤن اور یہ اپنا کالا منہ کسی کو نہ دکھاؤن جو کہ کسی قابل نہین ہی اور یہ شعر میرے اوپر صادق ہی واقعی صحبت بد کا ضرور اثر ہوتا ہی اور صحبت نیک کا بھی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر

پسر نوح با بدان بنشست — خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزی چند — پی نیکان گرفت مردم شد

پس وہ جو فخر و افتخار کا مقام تھا کہ زمانہ حضرت سلیمان سے آج تک میرے بزرگ خدا پرست رہے کوئی کافر نہ ہوا وہ میری اس گمراہی سے میرے خاندان سے جاتا رہا افسوس اب بسر کیونکر کرینگے پس یہی بہتر ہی کہ مین اپنا کالا منہ کر کے کسی طرف نکل جاؤن تاکہ مثل ہلال عید کے انگشت نما نہون شاہزادے وایرج نامدار نے یہ سماعت فرما کر فرمایا کہ ای اژدر پریزاد ہم تمسے بہت خوش ہوئے اور ہم تمکو ایسا نہین جانتے تھے کہ تم ایسے غیرت مند ہو پس یہ تقدیری امر ہین کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی تمہارا خود ہی قول ہی کہ صحبت بد کا یہ اثر تھا پس اب جو تمنے پھر اصلی دین کی طرف رجعت کی اور اپنے آبائی طریقہ کو اختیار کر لیا کوئی تمکو انگشت نما نہ کریگا بلکہ یہی کہیگا کہ ایک شیطان کے بہکانے سے اژدر پریزاد نے ایسی گمراہی اختیار کی تھی آخر کو اپنے طریقے پر آ گئے اژدر پریزاد یہ کیا مشکل امر ہی کہ اسمین اپنا منہ دکھانا یا ہی خیال تو کرو کہ حضرت آدم نے کیسا دھوکا کھایا اور ترک اولیٰ کیا جسکے سبب سے وہ بہشت سے نکالے گئے پس ہماری تمہاری کیا اصل ہی کوئی رنج و الم نہین ہی پس اس خیال کو دل سے دور کرو کہ فقیری کرون یہ خیال تمہارا بالکل بیکار ہی اپنے ملک مین حکومت کرو یہ تاج و تخت تمکو مبارک ہو اور یہ سب تمہاری اُسی طور سے فرمانبرداری اور اطاعت کرینگے کہ جس طور سے کرتے تھے کوئی تمسے سرکشی نہ کریگا تم اطمینان رکھو یہ جو شاہزادے نے اژدر سے فرمایا اژدر نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بہت درست و بجا ہی مگر میری ہمت گوارا نہین کرتی ہی کہ جس سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہو وہ پھر تین حکومت کرون ایسی ذلت اُٹھا کر شاہزادے نے فرمایا کہ ای اژدر پریزاد بس جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کرو یہ جو شاہزادے نے فرمایا اژدر پریزاد نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مرضی ہو جو ارشاد ہو مجکو حضور کے حکم سے کوئی عذر و انکار نہین ہی پس شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ تخت پر بیٹھو اژدر نے عرض کیا کہ یہ تاج اور تخت آپکو زیبندہ ہی فرمایا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمہارا تخت و تاج تمکو مبارک رہے یہ فرما کر اور ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا تاج سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ نذرین دو سب نے اُٹھ اُٹھ کر نذرین پیش کین پس سب سرداران کو اژدر پریزاد نے علے قدر مراتب خلعت مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ منادی ندا کر دے شہر مین کہ اہل شہر آگاہ ہون کہ تمہارے بادشاہ نے پھر اپنا دین آبائی اختیار کیا پس سب اپنا دین قدیم اختیار کرین ورنہ مغضوب سرکار

ہو گئے اور کل لشکر سے پس منادی نے ندا کی اُسی دن کل اہل شہر نے اور کل اہل لشکر نے باطل
پرستی ترک کی اور دین اسلام قبول کیا مسجدین تعمیر ہونے لگین اذان کی صدا بلند ہوئی نقارہ
دین سلامی کی اکثیں بجنے لگین تو بین فیر ہونے لگین راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر پریزاد
کل سردار و کل اہل لشکر از سر صدق مسلمان ہوئے اُس طلسم مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہان
کافر ہو ایسا سہراب ثانی نے ضلالت کفر کو اب تیغ اسلام سے پاک و صاف کیا جب سب آپ
اپنے مقام پر بیٹھ گئے اور دربار آراستہ ہو چکا شاہزادے نے سب اہل دربار سے کہا کہ تم لوگ بھی
آگاہ و خبردار ہو کہ جس طور سے تم لوگ ماتحت اژدر پریزاد کے مثل زمانہ سابق کے ہو دیکھو کسی
قسم کی سرکشی نہ کرنا نہ اطاعت مین سرتابی کرنا یہ تمہارا اُسی طور سے حاکم و مالک ہی ورنہ مین اگر سنونگا
تو صدمہ مجکو ہوگا اور مین ضرور اُس شخص کو سزا دونگا یہ خیال رہے کہ جسنے اژدر کے ساتھ سرکشی کی گویا میرے
ساتھ کی یہ جو شاہزادے نے کہا پس سب مرحلون کے حاکمون اور سب اہل دربار نے عرض کیا کہ
ہماری کیا مجال ہی جو ہم حکم سرکار کے خلاف عمل کرین پس جس طور سے ہم بادشاہ کے ماتحت تھے اُسی
طور سے اب بھی ہین اور رہینگے شاہزادے نے فرمایا کہ شاباش مرحبا یہ فرما کر شاہزادے نے اژدر پریزاد
سے کہا کہ ای اژدر پریزاد جلد قیدیان طلسم کو طلب کرو کہ وہ بیچارے ایک زمانے سے قید مین ہین معلوم
انکی کیا حالت ہی تاکہ مین انکو رہا کرون یہ حکم دینا تھا کہ اژدر نے اُسیوقت حکم دیا ایک پریزاد کو کہ
تو اُسیوقت داروغہ زندان بلقیس پریزاد کے پاس جا اور کہنا کہ طلسم کشا اور بادشاہ کا حکم ہی کہ بہت
جلد قیدیان طلسم کو لیکر حاضر ہو کوئی قیدی باقی نرہے پس وہ پریزاد فوراً روانہ ہوا یہان بلقیس پریزاد
اپنے مقام پر بیٹھا ہوا اپنے یارون سے کہ رہا تھا اُسکو سب حال کی خبر تھی کہ جو کچھ یہان واقعہ گذرا
تھا ابتدا سے آخر تک پس وہ کہ رہا تھا کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک میری طلبی نہین ہوئی کیا وجہ ہی
طلسم کشا ضرور قیدیان طلسم کو طلب فرمائیگا بلقیس پریزاد قبل سے مسلمان تھا مگر کیا کرے بخوف
طلسم کے ناچار تھا اور اپنے کو اُسنے پوشیدہ کیا تھا کہ مین مسلمان ہون بلکہ یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ بھی کافر
ہی اُسکے دوست کہ رہے تھے کہ کیا جب تک کوئی تمھارے طلب کرنے کو نہ آئیگا تم اُسوقت تک
نہ جاؤگے اُسنے جواب دیا کہ نہین مین اب سامان جانے کا کرتا ہون یہ کہ رہا تھا کہ وہ پریزاد آکر
پہونچا حکم سے بادشاہ طلسم کشا کے آگاہ کیا پس اُسوقت بلقیس پریزاد اُٹھکر طرف زندانخانے کے
مع اپنے ملازمون کے روانہ ہوا یہان زندان خانہ مین سب مایوس اپنی رہائی سے بیٹھے ہوئے تھے
ان لوگون کو خبر بھی نہ تھی کہ وہان شہر و طلسم مین کیا گذر رہی ہی اب ان سب کو یقین تھا کہ اب تا بہ عمر
رہائی غیر ممکن ہی اور ہر ایک رستم ثانی و شہریار کا یگانہ تار بیٹھے ہوئے تھے شہریار اپنی حالت بیان کر رہے
تھے کہ بھائی صاحب مین نے جب شکار پر خبر پائی کہ مخمور فیل پیکر قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کرکے
آیا ہی مین فوراً وہان سے قلعہ پر آیا اور مخمور کو قتل کر کے سبکو بچایا پس شہریار نے اپنا آنا اور
مقابلہ کرنا و سہراب بن لندھور کا لشکر لیکر آنا اور حال ظاہر ہونا کہ آپ فقیر ہو کر اُس غصہ مین نکلگے
ہین اپنا سب کو اُس مقام پر تقسیم کرکے اور خود فقیر ہو کر نکلنا اپنے بعد سیارۂ ثانی کا فقیر ہو کر نکلنا اور زرین حصار پر
پہونچنا زرنگار شاہ و خورشید تاج گیر کو زیر کرکے اسد ثانی کو رہا کرنا اور اسد سے سب حال
صاحبقران ثانی کا معلوم ہونا اور اہل شہر زرین حصار و ورزد مال تاجدار کی خاطر و مدارات
کرنا اپنا اُس تکیہ پر آکر بیٹھنا اور دیو کا اُٹھا کر لانا ہوا روانہ ہونا اور اپنا اور دیو کا قید ساحرہ مین مبتلا

ہونا سیارہ ثانی کا عیاری کرکے پردۂ قاف مین آنا اور دیو کو قتل کرکے ادھر کو آنا اور عیاری کرکے آتش ساحرہ کو قتل کرنا اپنا رہا ہونا اپنا اور سیارہ ثانی کا طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہونا وہان دیو ہامان کا قلعہ پر یورش کرنا شہر آشوب ثانی کا اسکو آگے روکنا اسکے ہاتھ سے مجروح ہونا اپنا عین وقت پر پہونچنا دیو ہامان سے مقابلہ کرنا اسکو زیر کرنا اسکا کر سے مسلمان ہونا اپنا ہمراہ اخضر پریزاد کے داخل شہر ہونا اور اخضر کا بجا لانا پیش آنا اپنا شہر آشوب کو فنون سپہ گری تعلیم کرنا اور بندھا خیمہ قرانی بھی بتانا دیو ہامان کا شنگار کے بہانے سے سرحد طلسم پر لانا اور دھوکے سے اسیر طلسم کرانا اور اپنا اسیر ہوکر بادشاہ طلسم کے پاس جانا اسکا حکم قید دینا سب بیان کیا رستم ثانی نے اپنی کل حالت ابتدا سے انتہا تک بیان کی شہریار نے اخضر پریزاد سے سن چکے تھے یہان بھی سنی پس رستم ثانی نے اپنی حالت بیان کرکے کہا کہ اے برادر اب رہائی کی امید نہین ہے کیونکہ کون ایسا ہے کہ اس طلسم کو فتح کریگا اور ہمکو رہا کریگا شہر آشوب سے یہ امید تھی وہ ابھی بچہ ہے ہان جب جوان ہوگا اسوقت شاید اسکو خیال آئے اور وہ طلسم اگر فتح کرے اے برادر مین نے تو اسکو اچھی طور سے دیکھا نہین اسوقت دیکھا کہ جب اسیر طلسم ہو چکا ہون وہ اس زمانے مین بہت کم سن تھا انشاء اللہ اب تو جوان ہوا ہوگا شہریار نے جواب دیا کہ جب مین آیا تھا تو وہ ماشاء اللہ ایسا تھا کہ مین نے اسکو فنون سپہ گری تعلیم کیے رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے اسی خیال سے کہا کہ اے برادر اگر وہ آیا بھی کچھ زمانے کے بعد اور اسنے طلسم فتح بھی کیا تو ہمکو کیا ہم اس عرصہ مین یہ قید کی مصیبت اٹھاتے اٹھاتے مر جائینگے کہان تک تکلیف کی برداشت کرینگے شہریار نے جواب دیا کہ یہ جو کچھ اپنے ارشاد کیا بہت درست ہے مگر خداوند کریم کی ذات سے امید نیکی کی رکھنا ضرور ہے شاید وہ کوئی صورت غیب سے پیدا کرے رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہے یہ دونون صاحب باہم باتین کر رہے تھے کہ یکایک در زندان کشادہ ہوا اور داروغہ زندان اندر آیا رستم ثانی نے اسکو دیکھکر شہریار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حکم تازہ ہم محبوسان بلا کی نسبت بادشاہ کا صادر ہوا ہے جو داروغہ زندان اندر آیا ہے ہر ایک قیدی داروغہ زندان کو دیکھکر حیران ہوا اثر کیا متحیر ہے ادھر داروغہ زندان نے پکار کر کہا کہ اے اسیران طلسم خوش ہو کہ تمہارے نصیب جاگ گئے اس قید بلا سے رہا ہونے کی صورت خداوند کریم نے نکالی چلو تم سب کو طلسم کشا نے اور بادشاہ طلسم نے کیا طلب کیا ہے ضرور رہا ہوگے طلسم کشا طلسم مین تشریف لایا تمام طلسم کو درہم برہم کیا بادشاہ طلسم کو اسیر کر لیا شہر پر قبضہ کر لیا جب بادشاہ نے اسکا دین قبول کیا پھر اسکو حکومت سلطنت عطا کی اب تم سب کی طلبی ہوئی ہے یہ سننا تھا کہ سب قیدی خوش ہو گئے مگر شہریار و رستم ثانی کو تو نہ خوشی ہوئی مگر صدمہ بھی ہوا اور کہا نہ معلوم طلسم کس نے فتح کیا معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے تو فتح کیا شاید اس ساحرہ کو قتل کرکے یہ کام کیا ہو جسکے ہمراہ اس دن زندان خانہ مین آئے تھے شہریار نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہے یہ کسی دوسرے نے فتح کیا ہے ایسا نہو کہ کسی دشمن نے فتح کیا ہو کہ اسکا احسان ہم پر ہو اور ہم اسکے رہا کیے ہوئے مشہور ہون رستم ثانی نے کہا جو کچھ ہے ظاہر ہو جائیگا یہان تو یہ باتین باہم ہو رہی تھین ادھر داروغہ زندان نے سب قیدیون کی زنجیرون کے سرے پکڑے اور آپ بھی زنجیرون کے سرے ہاتھ مین لیکر زندان خانہ سے باہر آیا یہ سب لوگ طوق و سلاسل مین گرفتار تھے ایک مدت کے بعد روشنی دیکھنا نصیب ہوئی ورنہ سوائے تاریکی کے اور کیا تھا داروغہ زندان ان سب کو اراکون پر ڈال کر در دولت پر حاضر ہوا

اور پہلے خود دربار مین گیا طلسم کشا اور ایرج نامدار و اشر در پریزاد کو جھککر مجرا کیا اور دست طلسم کشا پر
بوسہ دیا کہ بادشاہ نے فرمایا لاؤ قیدیان طلسم کو اُسنے عرض کیا کہ سب بیرون دربار حاضر ہین آزرد
نے کہا کہ جلد اندر لاؤ بس وہ باہر گیا اور سب کو لیکر حاضر ہوا جیسے ہی رستم ثانی اور شہریار اور دیگر قیدی
اس ایوان مین پہونچے اور دربار کی طرف دیکھا ایک دربار آراستہ پایا کہ کبھی کسی وقت مین اپنا
دربار ہوتا تھا اس دربار کو دیکھکر اپنا دربار یاد آیا دیکھا کہ ہزارون ہزار زنگاون ور کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین اور وہ بادشاہ
ہی کہ جنکے سامنے اسیر ہوکر آئے تھے کہ اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک سمت کو تخت سے دیکھا
کہ ایک دنگل پر ایک جوان کم سن نوعمر جسکے سبزہ بھی ابھی تک آغاز نہین ہوا بڑی شان وشوکت سے دنگل پر
بیٹھا ہی اور اُسکے برابر اور ایک جوان ہی مگر اُسکی عمر زیادہ ہی چونکہ ابھی دور بہت تھے اس سبب
سے نہ پہچان سکے اور یہی سب قیدیون سے ابھی کہا جب قریب آئے تو رستم ثانی و شہریار غائبانہ
نے پہچانا کہ وہ جو جوان نوعمر ہی وہ تو سہراب ثانی میرا فرزند ہی اور وہ جو جوان زیادہ عمر کا ہی وہ
مدبر غالب مقدار ایرج نامدار ہین رستم ثانی نے شہریار سے کہا کہ تمنے پہچانا اُنھون نے کہا کہ جی ہان
ایک سہراب ثانی آپکا فرزند میرا جگر پیوند ہی ایک مدبر عالی وقار ہین نہین کہا کہ معلوم ہوا کہ انھین
دونون صاحبون مین سے کسی نے طلسم کو فتح کیا ہی خوب خداوند کریم نے احسان سے دست
راستون کے بچایا یہ باتین کرتے ہوئے ایوان مین آئے اُدھر سہراب ثانی و ایرج نامدار باہم
ہم کلام تھے اس طرف متوجہ نہ تھے جو قبل سے پہچانتے جیسے ہی کانون مین زنجیرون کی صدا پہونچی اور
یہ سب کے سب ایوان مین آبھی چکے ہین کہ ان دونون صاحبون نے سر اُٹھا کر دیکھا بس دونون
صاحبون نے بہ نگاہ اول ہی پہچان لیا کہ ان مین ایک رستم ثانی دوسرے شہریار مین باقی اور اسیران
طلسم ہین پہچاننا تھا کہ سہراب ثانی نے فوراً حکم دیا کہ حدادون کو طلب کرو اور کرسیان لاؤ کہ ان
سب قیدیون کی قید دور کیجائے کیا غضب ہی کہ مین تو اس شان وشوکت سے بیٹھا ہون اور میرے
روبرو میرے پدر و عم اسیر کھڑے ہون جلد حداد حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ چند پریزاد دوڑ کر کرسیان
لائے اور برابر تخت کے بچھا دین اور چند پریزاد حداد کو بلانے کے لیے دوڑے کہ رستم ثانی و
شہریار نے سہراب ثانی و ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی ضرورت حداد کی نہین ہی ہم قید کو
توڑ ڈالین گے کیونکہ اب ہماری رہائی کا وقت آگیا یہ بھی کہا تھا بس کہکر ادھر جانہ مین آکر جو دونون صاحبون نے
ہرج لگایا اس قید آہنی کو مثل تار عنکبوت یا کچے دھاگے کے توڑ کر الگ پھینکدیا اور دوڑ کر
رستم ثانی نے اپنے فرزند کو لپٹ کے گلے سے لگایا اور شہریار ایرج نامدار کے قدمون سے
لپٹ گئے بس تلک ایرج نے شہریار کو گلے سے لگایا سرپر دست شفقت پھیرا اور کہا کہ بعد مدت کے تمسے
آپ سے ملاقات ہوئی گو ہم بھی اسی طلسم مین قید تھے اور تم بھی مگر یہ خوبی تقدیر تھی کہ جدا جدا تھے
اُدھر رستم ثانی نے خوب اپنے فرزند سہراب ثانی کو گلے لگالیا اور فتح طلسم کی مبارکباد دی پیشانی
وابرو پر بوسہ دیا سہراب ثانی نے باپ کے قدم چومے اور عرض کیا کہ آپ کے اقبال اور فضل
خداوند کارساز سے مین نے اس طلسم کو فتح کیا اور آپ لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا
ورنہ میری بھی یہ لیاقت تھی کہ مین طلسم فتح کرتا بس رستم ثانی فرزند سے ملکر طرف باپ کے متوجہ ہوئے
جھک کر سلام کیا قدمون کو بوسہ دیا اُسکی سعادتمندی پر خیال کیا ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور
وہ ہی گلے اتنے بھی کے اُدھر شہریار نے دوڑ کر بھتیجے کو گلے سے لگایا پیار کیا سہراب ثانی

نے سلام کیا قدم بوسی حاصل کی شہریار نے فتح طلسم کی مبارکباد دی وہی کلمہ اسنے بھی سنے سہراب ثانی نے عرض کیا بعد اسکے اسیوقت حمام کرنے کو روانہ کیا انھون نے جاکر حمام کیا پوشاک بدل کر آئے سوائے ایرج کے سب اہل دربار نے تعظیم کی کیونکہ سب کو معلوم ہوا کہ انکے ایک والد بزرگوار طلسم کشا ہین اور ایک عم بزرگوار ہین پس وہ آکر کرسی پر بیٹھے یہان سہراب نے سب قیدیون کو رہا کر دیا حدادون نے قید کاٹ دی اسنے جو دریافت کیا تو کسی نے کہا کہ ہم تاجر تھے تجارت کو نکلے تھے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے اُسکی آب وہوا اچھی معلوم ہوئی وہان قیام کیا دوسرے دن سیر کو چلے سرحد طلسم مین داخل ہوئے یکایک اسیر ہوگئے نہ معلوم ہمارا مال واسباب کیا ہوا اور کون عزیزون مین زندہ ہوا اور کون مرگیا بعض نے کہا کہ ہم وزیرزادے تھے شکار کو آئے تھے ہرن کے تعاقب مین مرکب ڈالا جب سرحد طلسم مین پہونچے بعض نے کہا کہ ہم شاہزادے ہین بعض نے کہا کہ ہم خود بادشاہ تھے کسی نے اپنا اسیر ہونا بسبب شکار کے بیان کیا کسی نے سبب بیان کیا وہ سب تین چار سو سے زیادہ تھے انمین پریزاد اور دیوزاد بھی تھے جب سبکا حال شاہزادہ سن چکا فرمایا کہ ہمنے تمکو رہا کیا تمھارا جہان جی چاہتے جاؤ کوئی مانع نہ ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ اب ہم کہان جائینگے ہمکو قید ہوئے مدت ہوئی نہ معلوم ہمارے عزیز زندہ ہین یا مرگئے مکانات وغیرہ ہین یا گرگئے ہمارے ملکون پر کس کس نے قبضہ کرلیا اور کون قابض ہوا پس اب ہم آپکے قدم نہ چھوڑینگے شاہزادے نے فرمایا تمکو اختیار ہے کوئی تمپر جبر نہین کیا جاتا ہے یہ فرماکر اُن سبکو حمام کرایا خلعت مرحمت فرمائے علی قدر مراتب دربار مین جگہ مرحمت کی جب سب بیٹھ گئے اور اس امر سے فراغت ہوئی کہ ایک مرتبہ اژدر پریزاد اُس مقام پر سے اُٹھا اور روبرو سہراب ثانی اور ایرج نامدار کے آیا اور عرض کیا کہ حضور نے میری حال پر بڑی عنایت فرمائی پھر مجکو بادشاہ کیا گو مین اس لائق نہ تھا مگر آپ کی عنایت سے ناچار ہوا پس میری تین باتین اور حضور قبول فرمائیے اور انکا بندوبست فرمائین بعید از غلام نوازی نہ ہوگا گو اسوقت بھی مین غلام ہون مگر بعد اسکے مین غلام بیدام ہونگا فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ پہلی شرط اور بات یہ ہے کہ میری زوجہ آپکی لونڈی ناگن پری ہے وہ ایک مدت سے بالکل کور ہوگئی ہے کچھ دکھائی نہین دیتا ہے مین نے تمام زمانے کے علاج کیے اور جہان تک ممکن ہوا کوشش کی مگر روشنی نہ ہوئی خیال فرمائیے کہ مجکو تمام طلسم کا اختیار تھا دوسری یہ بھی قدرت تھی کہ جہان سے چاہون دوا ممکن کرون خواہ طلسم سے خواہ بیرون طلسم سے خواہ پردۂ دنیا پر سے پس جو جسنے کہا وہ علاج کیا گیا حتی کہ پردۂ دنیا پر سے حکیمان حاذق طلب کیے بذریعۂ دیو اور پریزاد کے اُنکا بھی علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی کوئی درجہ مین نے فروگذاشت نہ کیا مگر صورت امید کسیطرح سے نہ نظر آئی اس وقت تک وہ اُسی صورت سے ہے مین رات دن اسی غم الم مین مبتلا رہتا ہون کہ اُسکے مجبور ہونے سے تمام راحتون مین میرے خلل ہے مگر تقدیر سے کوئی چارہ نہین ہے تھوڑے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک حکیم صاحب تشریف لائے تھے اُنھون سب کچھ کوشش کی مگر کچھ نہ ہوا تب اُنھون نے فرمایا کہ ای بادشاہ جبتک گل بصیرت نہ آئیگا ملکہ شفا نہ پائیگی اُسکا ملنا دشوار ہے مین نے کہا کہ آپ اُسکی شناخت اور نشان بتائیے مین منگا دونگا اگر وہ دنیا پر پیدا ہوا ہے تو ضرور ممکن ہو سکتا ہے خواہ یہان ملے خواہ پردۂ قاف مین خواہ پردۂ دنیا پر سب جگہ سے آسکتا ہے تب اُنھون نے فرمایا کہ اگر وہ آجائے اور اُسکی خوشبو ملکہ کے دماغ مین جائے پس یہ عارضہ دفع ہو جائے اور

کیا اچھی بات ہی کہ اگر اُسکا ثمر اور برگ بھی آجاے تو بالکل زوال مرض ہو جائے ثمر بلکہ نوش کرین اور برگ کا
عرق آنکھون مین ڈالا جائے اور خوشبوے گل سے دماغ کو معطر فرمائین تو بینائی عود کر آئے نور آنکھون مین
پیدا ہو مین نے کہا کہ کچھ اُسکا نشان و پتہ بھی ہی کہ وہ گل و ثمر کہان پیدا ہوتا ہی کہا کہ وہ بردۂ قاف مین
پیدا ہوتا ہی مین نے کتاب مین دیکھا ہی کہ سال بھر کے بعد ایک مرتبہ زمانہ بہار مین وہ ثمر و گل
ایک آدھ دن درخت مین لگا رہتا ہی بعد اُسکے خود بخود غائب ہو جاتا ہی اُس ثمر و گل کا درخت چشمۂ دریا
کے وسط مین ہوتا ہی نادرات زمانہ سے ہی حضرت سلیمان کے وقت مین ایک درخت یہ پیدا ہوا تھا
چونکہ اُنھون نے اُسکی بہت حفاظت کی اور بردۂ قاف مین کسی مقام پر کسی چشمہ مین اُسکو نصب کیا مگر
اُسکا حال آج تک نہین معلوم ہی کہ کہان ہی پس اُسکا ملنا دشوار ہی تب مین نے کہا کہ اُسکی تلاش بیکار
ہی حکیم صاحب نے کہا کہ جی ہان مین نے کہا کہ حکیم صاحب اُسکے استعمال کا کیا طریقہ ہی جواب دیا کہ کیا
طریقہ عرض کرون برگ کا عرق آنکھون مین ڈالا جاتا ہی اور ثمر کھلایا جاتا ہی پھول سونگھایا جاتا ہی مین نے کہا کہ اور کچھ چیز
بھی اُسکے ہمراہ ہوتی ہی جواب دیا کہ کوئی چیز نہین ہوتی ہی تب مین نے اُسکی صورت دریافت کی اُنھون نے
جواب دیا کہ ایک درخت چھوٹا سا ہوتا ہی کہ پانی پر قائم ہوتا ہی اُسکو شجرۃ البصارت کہتے ہین اور اُسکے برگ
بالکل مشابہ آنکھ کے ہوتے ہین اور اُسکا ثمر برابر بادام کے ہوتا ہی بعینہ بادام معلوم ہوتا ہی رنگ اُسکا
سفید ہوتا ہی ثمر کو ثمرۃ الابصار کہتے ہین اور پھول بالکل مشابہ گل نرگس کے ہوتا ہی مگر رنگ اُسکا
دھانی ہوتا ہی دو پھول اُس درخت مین سال بھر کے بعد پیدا ہوتے ہین ایک ثمر ہو جاتا ہی اور ایک گل
رہتا ہی پس یہ شناخت اور پہچان ہی اور یہ تدبیر ہی اُسکے استعمال کی آپ اہل قاف کو اور اہل طلسم کو
جو کہ بزرگ اور سیاح ہون طلب فرمائیے اور اُنسے دریافت فرمائیے شاید کچھ نشان ملے ایسے دیو اور
پریزاد ہون جو کہ زمانہ حضرت سلیمان مین تھے اور اُنکو خدمت حضرت سلیمان مین بار تھا اُنسے یہ پتہ
چلیگا ورنہ غیر ممکن ہی مین یہ امر سُنکے مایوس ہو رہا دو چار دن کے بعد حکیم صاحب تشریف لیگئے مگر مجکو
اُسدن سے فکر تھی اور تلاش تھی جو دیو یا پریزاد یا جن تاجر یا غیر تاجر میرے دربار مین آتا تھا مین اُس
سے اِس امر کو دریافت کرتا تھا وہ حیران ہو کر جواب دیتا تھا کہ ہم اس نام سے بھی نہین واقف ہین
مین نے نجومیون کو ایک دن طلب کیا کچھ خیال آگیا کہ عمل نجوم کے ذریعہ سے شاید کچھ پتا چلے اور نشان
ملے گو قسمت نے راہ نیک بتائی اور میرے ذہن ناقص مین ایک تدبیر آئی مگر مقدر نے کمی کی وہ ہاتھ نہ آیا
ہان نشان تو ملگیا حضور اُن نجومیون مین ایک جن تھا کہ اُسکا بہت سن تھا اُسنے میری صورت
دیکھی اور قیافہ سے کچھ شناخت کیا اور بدون میرے سوال کے قرعہ پھینکا اور کچھ حساب کرکے
میری طرف دیکھکر کہا اگر فرمائیے تو مین آپکے سوال کا جواب دون گو آپنے مجھسے سوال
نہین فرمایا مین نے کہا کہ جواب دو اُسنے کہا کہ آپکو کسی درخت کی تلاش ہی گو آپکو پتہ و نشان
ملجائے مگر وہ آپکے ہاتھ نہ آئیگا آپکا اُس تک دسترس نہ ہوگا گو آپ بادشاہ طلسم ہین ہر طرح کا
اختیار رکھتے ہین مگر اُس چیز کے حاصل کرنے مین مجبور ہین اور رہینگے اُسکا لانے والا اور ہی شخص ہی
ابھی ایک زمانہ باقی ہی اور آپکو اِس غم و الم مین مبتلا رہنا ہی کہ میری زوجہ کی آنکھین روشن ہون
حضور وہ نجومی کو طلسم کا نہ تھا مین نے بذریعہ پریزادون کے زر کثیر صرف کرکے اُسکو بلایا تھا
جب اُسنے یہ کہا میرے دل کو یقین ہو گیا اور خیال کیا کہ ضرور یہ کامل ہی اُسکے کمال مین کوئی شبہہ
نہین ہی مین نے اُس سے کہا کہ اچھا مجکو نشان اُس چیز کا دو مین صرف اس بات پر کہ تم نشان دوگے

اپنے علم کے ذریعہ سے تمکو مالامال کردونگا ہاتھ آیا نہ آیا اُسکے ملنے کی کوشش کرنا میرا کام ہی مجکو وقت تک اُسکا پتا بھی نہ ملا ورنہ مین اب تک حاصل کرچکا ہوتا نشان ملجائے اگر بالاے آسمان ہوگا تو مین اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرونگا اور اگر زیر زمین ہوگا تو بھی اب میرا مقدر اور تقدیر میری زوجہ کی کہ سنے تب اُسنے کہا کہ نہ بالاے آسمان ہی نہ زیر زمین ہی اسی طلسم مین ہی مگر ملنا اُسکا دشوار ہی خیر مین عرض کرتا ہون آپ ہم لوگون سے ایک درخت کا پتا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ جسکا نام شجر البصارت ہی اور اُسکے ثمر کا نام ثمر البصار ہی اور گل کا نام گل بصیرت ہی پس اُسکی یہ خاصیت ہی کہ جس نابینا کو اُسکا ثمر کھلایا جائے اور پھول سونگھایا جائے اور عرق اُسکے برگ کا آنکھ مین ڈالا جائے پس نور آنکھ عود کر آئے آنکھین مثل ستارے کے روشن ہوجاتی ہین آگو یہ ایک حکیم نے بتایا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ وہ درخت چشمہ مین پیدا ہوتا ہی اور بعد سال بھر کے زمانہ بہار مین ایک ثمر اور ایک گل درخت مین پیدا ہوتا ہی اُسکا یہ نام ہی اگر وہ گل و ثمر ہاتھ آئے تو نکہت پائے واقعی اُسنے سچ کہا ہی گو کتاب سے اُسنے یہ سب حال دریافت کرکے بتائے تھے اور یہ بھی کہدیا تھا کہ ملنا بہت دشوار ہی اور کہا تھا قاف مین ہوتا ہی پس آگاہ ہو جیے مین آپ کو اپنے علم کے ذریعہ سے بتلائے دیتا ہون اب اُس دن سے اُسکی تلاش مین بہت سرگردان رہے اور آج تک پتا نہین چلا گو وہ درخت اسی طلسم مین ہی مگر آپ کو نہین معلوم ہی آگاہ ہو جیے کہ اس طلسم مین ایک صحرا ہی اُسکا نام صحراے بے خزان ہی وہان ہمیشہ بہار رہتی ہی زمانہ خزان مین بھی وہ صحرا پر بہار رہتا ہی اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہی بہت بلند اُس پہاڑ کے دامن مین ایک چشمہ ہی کہ اُسکا نام چشمۂ شجاعت ہی اس چشمہ کے پانی کی یہ خاصیت ہی کہ جو کوئی پانی پی لے اگر کیسا ہی کمزور ہو اُس سے قوی اور پر قوت ہو جائیگا کہ پھر اُسکو کوئی زیر نہ کر سکیگا اس چشمے کے وسط مین وہ درخت لگا ہی کہ جسکا نام شجرۃ البصارت ہی اُسی مین یہ گل و ثمر زمانہ بہار مین پیدا ہوتے ہین یہ چشمہ اور شجر جناب حضرت سلیمان کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا اور حضرت نے اس شجر کو اُس مقام پر وسط چشمہ مین اپنے ہاتھ سے بویا تھا چونکہ وہ بھی باخدا تھے وہ سب حال غیب سے آگاہ تھے پس شجر کے اثر و خاصیت سے واقف تھے اُنکو یہ بھی خیال ہوا کہ جو اس چشمہ کا پانی پی لیگا وہ بہت طاقت و قوت ہوگا پس ہر ایک خواہش کریگا اور پانی پی لیگا اُنھون نے ایک دیو کو اُس مقام پر مقرر کیا کہ جو کوئی ادھر آئے تو اُسکو قتل کرنا اور اس چشمہ تک نہ آنے دینا اور ایک طلسم اُس چشمہ پر اُنکے وزیر آصف بن برخیا نے بنا دیا اُس طلسم کا سب بند و بست اُس دیو کی حیات پر رکھا یہ طلسم ان حضرت نے بنایا تاکہ یہ دیو اس چشمہ کا پانی نہ پی لے تو پھر یہ ایسا قوی ہو جائے کہ تمام پردۂ قاف کو اپنی قوت سے مسخر کر لے اور کوئی اُسپر ظفر پانے ہو پس طلسم باندھ دیا اور اُس دیو کے ہلاک ہونے پر اُس طلسم کی شکست مقرر کی اور ایک طلسم ایسا باندھ دیا کہ وہ دیو ہمیشہ زندہ رہے اپنی قضا سے نہ مرے جب تک کہ کوئی اُسکو قتل نہ کرے اور ایک طلسم ایسا باندھا ہی کہ ہر ایک اُس صحرا مین جاکر ایسا کم قوت ہو جاتا ہی کہ وہ دیو اُسکو ہلاک کرتا ہی وہ دیو بھی قوی ہی پس جسکے ہاتھ سے اُس دیو کی قضا ہوگی وہ اس دیو کو قتل کریگا گو اُس دیو کی عمر بہت تھی اور ہی لہذا جو کوئی اُدھر جاتا ہی اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہوتا ہی ہان ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ چند آدم زاد اس طلسم مین آکر قید ہونگے اور اُنکا ایک عزیز طلسم چہل حصار سلیمانی کو فتح کریگا اُسی زمانہ مین وہ دیو ایک آدم زاد کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور طلسم چشمہ شکست ہوگا اُسی زمانہ مین اُس درخت مین ثمر و گل دونون ہونگے پس وہ ہی حاصل

دوسرا حاصل نہین کر سکتا ہی اور پھر وہ چشمہ معدوم ہو جائیگا اور خشک ہو جائیگا لہذا سوائے اُس شخص کے اِن اشیا کا ہاتھ آنا دشوار ہی تب مین نے اُس مرد کامل سے کہا کہ نہ معلوم وہ زمانہ کب آئے اور کون یہان کا بادشاہ ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ کے عہد حکومت مین یہ طلسم فتح ہوگا اور چشمہ بھی ظاہر ہوگا اور آپ کی زوجہ بھی زندہ ہوگی یقین ہی کہ اُن آدم زادونکی کوشش سے آپ اپنی مراد بر کامیاب ہونگے مین نے کہا کہ تم اُس زمانہ کی قید کرو کہ کتنے عرصہ مین مین اپنی مراد بر کامیاب ہونگا اُسنے جواب دیا کہ مین اِسکی قید نہین کر سکتا ہون بس جو مجکو علم کی رو سے معلوم ہوا مین نے عرض کر دیا شاید ایسا نہ ہو اُسوقت میرے دربار مین بہت سے پریزاد تھے اور دیوزاد حاضر تھے انمین ایک پریزاد مسن تھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھکر میرے سامنے آیا اور عرض کیا کہ یہ جوان رمال صاحب نے بیان کیا ہی بہت درست ہی مین نے اِس واقعہ کو اپنے والد سے اسی طور سے سنا تھا اُنھون نے اپنے والد سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے اِسی طور سے ایک دوسرے سے سنتا آیا ہی یہان تک کہ میری سات پشت سے اسی طور سے سلسلہ جاری ہی اور میرے جد اعلی اُس زمانہ مین خدمت حضرت مین موجود تھے جب یہ سب واقعہ گذرا اُن حضرت نے کسی سے یہ باتین ظاہر نہ کین تھین صرف یہ بندوبست کیا تھا وہ لوگ یہ خیال کر کے خاموش ہو رہے کہ جہان اور سب طلسم ہین یہ بھی ایک طلسم ہی بس آج ظاہر ہوا کہ یہ سبب تھا اور چشمہ ایسا ہی اور وہ شجر یہ خاصیت رکھتا ہی سر ہو اسمین فرق نہین ہی کہ چشمہ نہ ظاہر ہو اور شجر بھی نہ معلوم ہوا اور دیو پہرہ نہ دیتا ہو اور صحرائے سبز خزان ہو اب خاصیت چشمہ و شجر سے مین آگاہ نہین ہون جبکہ یہ سب امر درست ہین تو جو یہ کہتے ہین سب درست ہی جب مین نے یہ سنا اور اُسکے کلام سے نجومی کے کلام کی تصدیق ہوئی گو پہلے ہی مجکو اُسکے قول کا یقین ہو گیا تھا کہ بدون میرے سوال کیے ہوئے اُسنے سب بیان کر دیا اب اور یقین ہوا اُسکو تو مین نے زر کثیر دیکر رخصت کیا اُس دن سے اُس پھول کے حاصل کرنے کی کوشش کی بڑے بڑے قوی دیو و پریزاد وہان گئے اور اُس دیو کے ہاتھ سے کہ جسکا نام دیوار دیگ دیو خوار تھا ہلاک ہوئے مین خود لشکر لیکر گیا بے نیل مرام اپنی جان بچا کر بھاگا بہت لشکر کام آیا اگر مین فرار کر کے نہ آتا تو ہلاک ہو جاتا جب فصل بہار آئی تو مین نے ہزارون ساحر روانہ کیے وہ بھی مارے گئے سال بھر کا عرصہ ہوا ہی کہ یہ مکار جادو میرے پاس آیا اور اُسنے اقرار کیا کہ مین وہ ثمر و گل لادونگا مگر ایک شرط سے کہ آپ دین اسلام ترک کرین اور مجکو اپنا وزیر کرین پس ابکی جو موسم بہار آئیگا مین وہ اشیا آپکے ضرور اُس دیو کو قتل کر کے لادونگا خداوند مین تو رات دن اسی فکر مین مبتلا رہتا تھا اور سال بھر تک اِس امر کی تلاش کرتا تھا کہ کوئی ایسا شخص ملے کہ جو اُس دیو کو مار کر مجکو گل و ثمر لا دے کیونکہ مجکو اپنی زوجہ سے الفت بہت تھی مین جان و روح اُسکی پاتا تھا مجھسے یہ حال اُسکا دیکھا نہین جاتا تھا ورنہ اب دیکھا جاتا ہی بس جو کوئی اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ مین اُس دیو کو قتل کر کے وہ اشیا ضرور لادونگا مین سال بھر تک خوب اُسکی خاطر اور مدارات کرتا تھا اور جب وہ زمانہ آتا تھا اُسکو روانہ کرتا تھا بس اُسکے ہلاکت کی خبر آتی تھی مین اُسدن سے دوسرے کی فکر کرتا تھا اسی فکر مین میری اوقات بسر ہوتی تھی مین نے سب کاروبار سلطنت ترک دیئے [illegible] نہ تھی بس اُسی حالت مین یہ مکار جادو آیا اور اُسنے یہ بیان کیا چونکہ میرے تو دل مین محبت زوجہ تھی اُسکے سبب سے مین اپنے ہوش و حواس مین نہ تھا اور یہی فکر تھی کہ کسی طور [illegible]

ہو جائے اگرچہ میری جان بھی کام آئے پس مین نے یہ بھی نہ خیال کیا اُس لگی مین کہ ایمان جاتا ہی اُسکے
کہنے پر عمل کیا پہلے اُسکو اپنا وزیر کیا اُسکے بعد اُسکا دین و مذہب اختیار کیا ابلیس پرست ہو گیا
اُسنے کہا کہ سب اہل طلسم کو بھی اسی مذہب مین لایئے مین نے سب اہل طلسم کو جمع کیا اور بہت کچھ تعریف ابلیس پرستی
اور سامری پرستی کی پس نصف طلسم سے زیادہ نے میرے کہنے پر عمل کیا اور نصف اہل طلسم اپنے قدیم مذہب
پر رہے مگر مجھپر ظاہر کیا کہ ہمنے ابلیس پرستی اختیار کر لی مگر وہ مسلمان ہے ای خداوند جب سے مین کافر
ہو گیا تھا اُلفت زن مین وہ ہر روز مجھکو امید دلایا کرتا تھا کہ وہ زمانہ آجائیگا مین جاکر آپکے حسب مراد
کام کرونگا اور گل و ثمر حاصل کرکے حاضر ہونگا خداوند پس اُسدن سے مین فصل بہار کا بھی
منتظر تھا چنانچہ جب سے مکار آیا تھا پہلا زمانہ آپکے آنے ہونے پر یہ آیا ہی جوکہ آج ہی اسی کا وہ اقرار
کرتا تھا حضور مکار جادو قوم آدم زاد سے تھا لیکن ساحر ہونے کے پردہ دنیا سے قاف مین آیا
اور یہان کے اہل طلسم سے رسم و راہ پیدا کرکے طلسم مین آیا اور میرے پاس آکر اُسنے یہ مکر کیا
ساحر کو بسبب سحر کے طلسم مین آنے کی ممانعت نہین ہی اور نہ طلسم اُسکو مانع ہوتا ہی ای خداوند مین
مکار نے یہ مکر مجھے کیا مجکو اُسکے قول پر اعتبار تھا لیکن آدم زاد ہونے کے مگر اب یقین ہو گیا کہ وہ مکار تھا
صرف گمراہ کرنے کے لیے اُسنے یہ جال پھیلایا تھا اور مجھکو اپنے دام مکر مین لاکر مع اہل طلسم کے گمراہ
کیا اُس سے بھی کچھ نہ ہوا خیر الغرض گذشت گذشت جب آپ نے مجکو زیر کیا اور آج مہربانی فرماکر
رہا کیا چونکہ جب مین دیو دربان کی قید مین تھا مین نے خیال کیا تھا کہ اگر طلسم کشا مجھے ایمان لانے کا
سوال کریگا تو مین یہ شرط پیش کرونگا کہ اگر اُس دیو کو آپ قتل کرکے اور وہ ثمر و گل لا دین اور میری
زوجہ کی آنکھین روشن ہو جائین تو مین ایمان لاؤن جب یہان آیا اور آپ خلق سے پیش آئے اور
آپنے وہ تقریر فرمائی اور مین جو آپنے کو خیال کیا تو سراسر مجبور رہنا چاہا یا اپنی حالت پر رو دیا پس آپکو
رحم آگیا اور مجکو رہا کر دیا پس مین یہ امر مناسب عرض کرتا نہ سمجھا اور اطاعت قبول کر لی چونکہ آپنے
ایسی مروت فرمائی پس میری عرض ہی کہ وہ پھول اور ثمر کسی تدبیر سے مجکو منگا دیجیے اور مجکو قول
بھی اُس منجم کا یاد آیا اور جسقدر اُسنے کہا تھا اُسکے بیان مین سر مو فرق نہ ہوا پس میری آرزو
پوری فرمائیے اور میری مراد برلائیے مین بندہ کہ جان نثار ہون یہ جو اژدر بیرزاد نے بیان کیا
ایرج نامدار و شہریار و سہراب ثانی و رستم ثانی نے سُنا ابھی انھین تے کسی نے
جواب نہ دیا تھا اور سب اہل دربار نے بھی سُنا سہراب ثانی نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دین
کہ رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آج ہی جاکر اُس دیو کو
قتل کرکے گل و ثمر مع برگ سے تمکو لا دونگا اُسنے عرض کیا کہ مین اس امر کا خواستگار نہین ہون
حضور یا طلسم کشا یا اور کوئی عزیز طلسم کشا جائے اور اُس حرامزادے کے ہاتھ سے ہلاک ہو
خدا نخواستہ تاکہ سب مجکو الزام دین کہ دوستی کے پیرایہ مین دشمنی کی میرا یہ منشا ہی کہ کوئی تدبیر
ایسی فرمائی جائے کہ مین اپنی مراد پر کامیاب ہون سو حضور اس قصد سے باز رہین اور کوئی
تدبیر طلسم کشا فرمائین رستم ثانی نے جواب دیا کہ پس ہمنے قصد کر لیا تو بیکار نصیحت کرتا ہی جو
اوپر گیا منحصر ہی اگر تمام زمانہ ایک ہوگا اور منع کریگا تو اب ہم نہ مانینگے ہم لوگونکا یہ طریقہ ہی کہ جس امر کو
دل سے خیال کرتے اُسکے پورا کرنے پر کمر باندھ لی پس اُسکو بدون پورا کیے ہوئے باز نہین
رہتے ہین چاہے اُسمین جان رہے چاہے جان جاتی رہے کچھ پروا نہین ہی ہم لوگونکا عمل اُس

شعر بر سر ہر شیر سرسے نہ پیچم ز شمشیر طلب * ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر با تن رسد یا جان
یا جان ز تن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + ہم لوگ ہمیشہ سر کو ہتھیلی پر لیے رہتے
ہین اور دوسرے کے مطلب کے برلانے کی کوشش کرتے ہین ہمارے بزرگونکا بھی یہی طریقہ
تھا اور یہ قول تھا کہ ہمیشہ دوسرون کی حاجت روائی مین کوشش کرنا تاکہ خداوند کریم تمسے خوش
رہے بس یہ کام کیا ہے دیو کو قتل کرکے پھول کا حاصل کرنا اگر دریاے آتش ہوتا اور ہم قصد کرتے
تو ضرور طے کرتے دیو کشی تو ایک ہلو گونکا کھیل ہے ہمارے خاندان کے بچے اور طفل مکتب دیو کو
مثل پشہ کے خیال کرتے ہین تمھین خیال کرو کہ طلسم کشا جو کہ اسوقت تمھارے سامنے موجود ہے
اسکا کیا سن ہے جسقدر دیو قتل کیے اور تنہا جاکر طلسم کو فتح کر لیا یا نہین بس ہم لوگون نے جہان کسی
امر کا قصد کیا خداوند کریم کی طرف سے کمک ہوئی اور وہ کام ہو گیا تب طلب کرو دیو اور پریزاد کو
کہ وہ مجکو اُس مقام پر پہونچا دین کیونکہ تمنے بیان کیا ہے کہ اُس پھول اور ثمر کے پیدا ہونے کا ابھی
کا دن ہے اور زمانہ بہار بھی ہے کہین ایسا نہو کہ یہان عرصہ ہو اور یہ زمانہ گذر جاتے اژدر پریزاد
خاموش ہو رہا اور حکم دینے مین تامل کیا اور طرف سہراب ثانی و شہریار و ایرج نامدار کے دیکھا
اُن صاحبون نے فرمایا کہ جلد دیو طلب کرو کوئی تم خوف نہ کرو فضل خدا سے یہ سب کام پورا کرینگے
جو اُنھون نے کہا ہے ہمارے خاندان کا اور ہم لوگون کا یہی طریقہ ہے ہم منع نہین کر سکتے ہین یہ
ہمارا کہنا نہ مانینگے اگر ہم مین سے انکے قبل کوئی قصد کرتا ہم اسی طور سے خاموش رہتے اور منع نکرتے
جب یہ اپنے سنا بس نہ تو اژدر کو جرأت ہوئی کہ کچھ کہتا نہ دیگر اہل دربار کو بس اژدر نے حکم
دیا کہ جلد چند دیو و پریزاد تخت لیکر حاضر ہون یہ حکم دیکر خاموش ہو رہا اور رستم ثانی یہ کہکر دنگل پر
بیٹھ گئے کہ اور جو تمکو کہنا ہو وہ بیان کرو تمھاری اس شرط کو پورا کیے دیتا ہون اژدر پریزاد
اپنی حرکت پر کہ یہ تو نے کیا کیا بیکار اس جوان کی جان لی تو کاش یہ بیان کرتا تو نے تو اس
خیال سے بیان کیا کہ شاید طلسم کشا کوئی تدبیر کرے تو اس امر سے ناواقف تھا کہ یہ ہوگا
افسوس تیرے سر پر رستم ثانی پدر طلسم کشا کا خون ہوا تو اس خون مین عمر بھر مبتلا رہیگا اور اہل
دربار بھی الگ طعنہ زن ہونگے کہ اژدر پریزاد نے دوستی کی پردے مین دشمنی ادا کی اور
طلسم کشا کے والد کو قتل کرا دیا سب حال تجھے واقف تھا اور پھر بیان کیا اور مفت مین جان
لی اژدر تو یہ خیال کرکے اپنے دل مین نادم ہو رہا ہے اور اپنے اوپر ہزارون نفرین کر رہا ہے سر جھکائے
کھڑا ہے ادھر اہل دربار کا یہ رنگ ہے کہ سب نے باہم اشارون مین کہا کہ خیال تو کرو کہ کیا ہمت و
جرأت ہے کیون نہو جس خاندان کے کم سن لڑکے اکیلے آکر طلسم کو فتح کرین اُس خاندان کے
بزرگ کیون نہ ایسے بہادر ہون سب حال سن چکے ہین مگر اُسپر قصد مصمم کر دیا اژدر پریزاد
نے در پردہ عداوت ادا کی کیون ان لوگون کے روبرو یہ حال بیان کیا کیا ضرورت تھی یہ نہ
جاتے اور کوئی اُنمین سے جاتا یا طلسم کشا خود تشریف لیجاتے خیر جو ہوا سو ہوا اب خداوند کریم
اس شہریار کو اُس دیو کے ہاتھ سے بچائے اہل دربار تو باہم اشارے کر رہے ہین کہ سہراب
ثانی نے اژدر پریزاد سے کہا کہ تم خاموش کس سکوت مین کھڑے ہو کچھ رنج و غم نہ کرو سب
وہ خدا آسان کرنے والا ہے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے تمنے اپنا حق دوستی اور ملاقات کا ادا
کر دیا ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہان اور جو کچھ آپکے دل مین ہو اُسکو بیان کرو اور جاکر تخت پر بیٹھو

ہمکو تمھارا یون کھڑا ہونا ناگوار ہی اژدر نے سر اُٹھا کر کہا کہ کیا عرض کرون خیر جو امر میرے مقدر مین تھا وہ ہوا دوسری عرض یہ ہی کہ میری عزت قبول فرمائیے سہراب ثانی نے جواب دیا کہ بسر و چشم مگر جب والد اس کام سے فراغت کرکے تشریف لائینگے جب اُسنے کہا کہ بہت خوب اور تیسری عرض یہ ہی کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو کنیزی مین قبول فرمائیے یہ سنکے سہراب ثانی نے سر جھکا لیا اس سبب سے کہ باب دادا چچا بیٹھے ہوے ہین مین کیا جواب دون ایرج نامدار نے کہا کہ یہ عرض بھی تمھاری قبول ہی بس اژدر پریزاد سلام کرکے پھر تخت پر آکر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سب دیو پری اُسی طور سے اژدر پریزاد کے محکوم ہین تھوڑی دیر مین پھر شہر مین اُسی طور سے چہل پہل ہوگئی اُدھر امان کا چارچی نے چارچ دیا اُسوقت سب شہر آباد ہوگیا لوگ اپنے اپنے گھرون سے نکلے بازارین کھل گئین چوک آراستہ ہوگیا دین اسلام سب نے قبول کر لیا تھا ہر طرف گہما گہمی تھی یہ تو شہر کا حال تھا اب محلات کا حال سماعت فرمائیے کہ جب سے اژدر جادو نے سب اہل محلہ سے مع اپنی زوجہ اور دختر کے یہ کہا تھا کہ طلسم کشا نے طلسم کے ایک مرحلہ کو فتح کرکے طلسم کے اندر قدم رکھا ہی اب یہ طلسم تمام ہوگا اور بربادی طلسم کا زمانہ آگیا ہی عمر طلسم تمام ہوگئی ہی تو اُسکی زوجہ و دختر نے پوچھا تھا کہ اب کیا ہوگا اژدر پریزاد نے کہا تھا کہ جو طلسم کشا کی اطاعت کریگا وہ زندہ رہیگا اور جو نہ اطاعت کریگا مارا جائیگا تب اُنھون نے کہا تھا کہ آپ کا کیا قصد ہی جواب دیا تھا کہ مین تو یون اطاعت نہ کرونگا خواہ زندہ رہون خواہ قتل ہون مقابلہ کرونگا جب سے ایک محل مین طلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک کو اپنی جان کی فکر تھی ہر روز اژدر پریزاد کی زوجہ و دختر حال دریافت کیا کرتی تھی وہ بیان کرتا تھا کہ ابھی کچھ حال نہین معلوم ہوا جب سب مرحلون کے فتح ہونے کی خبر ہوئی تھی اور لشکر بیرون طلسم آیا تھا تو سب حال بیان کر دیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا اب مین مقابلہ کرنے جاتا ہون یہ طلاطم مچا ہوا تھا ہر ایک جو ابلیس پرستہ سامری پرست دعا بادشاہ کی فتح کی مانگتا تھا کہ وہان مقابلہ ہوا اور بادشاہ اسیر ہوگیا سہراب ثانی مع لشکر کے داخل شہر ہوئے شہر مین تلوار چلی اس سب حال کی خبر محل مین پہونچی اور زیادہ طلاطم ہوا جب امان کی خبر پہونچی تو کچھ حواس اہل محل کے درست ہوے ورنہ سب کو یہ خیال تھا کہ قتل ہوئے نوبت یہ پہونچی تھی کہ بہت سی ماما اس خوف سے کہ قتل کیے جائینگے طلسم کشا زندہ نہ رکھیگا وہان سے فرار کر گئین تھین جب پہرہ چوکی کے مقرر ہونے کی خبر پہونچی وہ واپس آگئین تھین اُسی شہر مین مگر ادھر اُدھر منتشر ہو گئی تھین اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ طلسم کشا ہمکو بھی قتل کرے جب وہ ادھر کا قصد کریگا ہم یہان سے بھی فرار کر جائینگے جب امان کی خبر معلوم ہوئی تو محل مین سب آئین دوسرے دن بادشاہ کی اطاعت کرنے کی خبر پہونچی محل مین اور ایمان لانے کی اب تو سب کو بہت خوشی ہوئی کل اہل محل بدون آئے بادشاہ کے مسلمان ہوگئے جو پریان اُنمین بخوف جان کافر ہی ہوگئی تھیں اُنھون نے اُسوقت اپنے کو ظاہر کیا کہ ہم خوف سے ابلیس پرست ہوئے تھے ورنہ ہمنے اپنا دین ترک نہین کیا تھا اُنھون نے سب کو مسلمان کیا زوجہ اژدر پریزاد اور دختر اژدر پریزاد بھی مسلمان ہوئین وہ حالت اضطراب انتشار کی ہر طرف ہوئی شہر مین اُسی طور سے سب بند و بست ہوگیا کوئی خوف نہ رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ اژدر پریزاد کے سوائے ایک دختر کے کوئی اولاد نہین ہی نہ کوئی اور لڑکا ہی نہ لڑکی یہی ایک لڑکی ہی جسکو اُسنے کہا ہی کہ آپ کنیزی مین قبول فرمائیے ایسی حسینہ اور جمیلہ ہی کہ اُسکا مثل و نظیر اس طلسم مین

کوئی نہین ہی سب پریان اُسکے حسن سے روبرو اور اُسکے سامنے اُسکی کنیزین معلوم ہوتی ہین رین اُسکا بہت
کم ہی عارض اُسکے مثل آفتاب ہے کہ ہین بہت خوبصورت ہی کیا تک تعریف کیجاے ادنی تعریف یہ ہی
کہ وہ ماہ طلسم مثل چراغ سلیمانی و زلیخاے طلسم مشہور ہی زبان قلم اُسکی تعریف مین قاصر ہی اُس بادشاہ
حسن وخوبی کا نام نایاب پری ہی پس اُسکے عقد کے لیے اژدر نے عرض کیا ہی اژدر اُسکو بہت عزیز
رکھتا ہی بس آہرم پر سب مطلب جب اژدر پریزاد یہ سب عرض کرکے تخت پر جاکر بیٹھا اور دیو اور
پریزاد بموجب حکم اژدر پریزاد تخت لیکر حاضر ہوے پس اژدر نے عرض کیا کہ یہ تخت حاضر ہی بس یہ جو رستم
ثانی نے سنا اپنے دنگل پر سے اٹھے اور سلاح وسنجوک سے آراستہ ہوے کمر ہمت باندھکر روبرو
ایرج نامدار کے آئے اور عرض کیا اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر دیو کو قتل کرکے اشاے
مطلوبہ بادشاہ طلسم حاصل کرون اور حاضر خدمت ہون ایرج نامدار نے گلے سے لگایا اور
فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا پس رستم ثانی نے سلام کیا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ جاتا ہون مین سفر کو ہمارا
سلام ہی + اُسکے بعد خود سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ تم پریشان ہونا
اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین آتا ہون بامراد اُسنے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجاین پھر شہریار
سے ملنے کے لیے اُسکے تخت کیطرف چلے شہریار و سہراب نے سلام لیا اژدر پریزاد وغیرہ تا بہ تخت
پہونچانے آئے جب یہ تخت پر بیٹھ چکے اور دیو تخت لیکر طرف آسمان کے روانہ ہوے سب نے
مجرا کیا یہ سب کا مجرا لیتے ہوئے روانہ ہوگئے اژدر نے دیو و پریزاد سے بہت تاکید سے کہدیا تھا
کہ رستم ثانی کو کسی قسم کی تکلیف نہو اور انکو اُس صحراے پیخزان مین پہونچا دو کہ جہان چشمہ شجاعت ہی
بس دیو تخت لیکر روانہ ہوئے پھر سب اگر ایوان مین بیٹھے راوی نے کہا ہی کہ جب اژدر پریزاد
نے سب واقعہ بیان کیا تھا اور ان شاہزادون نے سنا تھا ہر ایک نے اپنی طرف قصد کیا تھا کہ ہم
جائین مگر کسی نے ظاہر نہ کیا تھا بلکہ شہریار عالیوقار و ایرج نامدار کا قصد ہوا تھا کہ کھڑے ہو کر اپنے
قصد کو ظاہر کرین اُدھر سہراب نے بھی یہی قصد کیا تھا کہ رستم ثانی نے سبقت کی پھر کیونکر ہوتا کہ دوسرا
اپنے قصد کو ظاہر کرتا کیونکہ یہ طریقہ بھی خاندان صاحبقران کا ہی کہ جس کام کے پورا کرنے کو اولاد یا غیر سے
سب سے پہلے کوئی کھڑا ہو گیا پھر دوسرا اُسپر سبقت نہین کرتا ہی وہ حصہ اُسی کا ہی اس سبب سے پھر
اُنمین سے کسی نے اپنا قصد نہ ظاہر کیا ورنہ خلاف قانون صاحبقرانی ہوتا اور رنج کا پہلو نکلتا راوی
کہتا ہی کہ جب رستم ثانی اُس طرف کو روانہ ہو چکے اژدر پریزاد نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین
محل مین جاؤن کہ جب سے مین جنگ کے قصد سے شہر سے نکلا ہون مجکو کچھ حال محل کا نہین معلوم
نہ مین نے اپنی دختر کو دیکھا ہی سہراب ثانی نے فرمایا کہ بسم اللہ جاؤ پس اژدر پریزاد نے بحکم دیگر دربار
برخاست کیا کہ چند ایوان براے طلسم کشا و سرداران طلسم کشا آراستہ کیے جائین اور دربار برخاست
کیا داخل محل ہوا سرداران اژدر پریزاد دربار سے رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے مقام پر آئے اپنے
عزیزون سے ملے سب اُنکو دیکھکر خوش ہوئے ادھر سہراب ثانی وغیرہ اپنے سردارون کو لیکر
بیرون شہر آئے اور اپنی بارگاہ مین بیٹھے کچھ دیر دربار کیا رستم ثانی کا ذکر رہا کہ خداوند کریم اُنکو
اس مہم پر فتح مند کرے اُسکے بعد دربار برخاست کیا خیمہ خاص مین جاکر آرام پذیر ہوئے شہریار
کے واسطے خیمہ الگ برپا کیا گیا وہ اُس خیمے مین گئے اور جو باقی اسیران طلسم تھے اور اُنکو شاہزادون
نے رہا کیا تھا اور وہ ہمراہ تھے اُنکے واسطے بھی خیمہ وغیرہ برپا ہوئے وہ اُن خیمون مین فروکش ہوئے

اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر طلسم کشا مین خبر ہوئی کہ طلسم کشا نے اپنے والد اور
چچا کو قید طلسم سے رہا کیا جنکی رہائی کے لیے آئے تھے اور طلسم کو فتح کیا مگر والد طلسم کشا چشمہ شجاعت
پر گل بصیرت لینے کو گئے ہین بموجب خواہش اژدر پریزاد اہل لشکر نے بہت افسوس کیا اور دعا
کی کہ خداوند کریم اُنکو زندہ و سلامت باکرامت لائے یہان تو یہ ذکر ہو رہے ہین سب تہ دل سے
دعا مین مصروف ہین وہان شہر مین بھی یہ خبر عام ہوئی کہ اسیران طلسم مین طلسم کشا نے والد اور چچا بھی قید
تھے اُنکی رہائی کے لیے یہ طلسم فتح کیا تھا چنانچہ اُنکو رہا کیا اب طلسم کشا کے والد بموجب خواہش
اژدر گل بصیرت لینے چشمہ شجاعت پر گئے ہین ہر ایک اہل شہر کو بڑا صدمہ ہوا اور باہم کہا کہ
بادشاہ نے دغا کی جو یہ حال اُن لوگون سے کہا اور اِس امر کی خواہش کی بڑے بڑے دیو
ہلاک ہوئے ہین ساحر بھی گئے وہ بھی ہلاک ہوئے خود بادشاہ لشکر لیکر گیا لشکر تباہ ہوا گو
یہ لوگ بہادر ہین مگر اُس دیو سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ضرور ہلاک ہونگے اور تباہ ہونگے خداوند
کریم اُنکو زندہ پھیر کر لائے بعض نے کہا کہ دیو کشی اُنکا دستور ہے یہ دیو کیا ہے سنتے ہین کہ اُنکے
جد اعلے امیر حمزہ نے دیو عفریت ایسے دیو کو اور دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا زلزلۂ
قاف لقب ہو گیا تمام کتابین اس حال سے مملو ہین یہ لوگ بھی تو اُسی خاندان سے ہین دیو کشی
انکا کام ہے دیکھو لوگ کہ طلسم کشا جسنے طلسم کو درہم برہم کیا ہے کیا سن رکھتا ہے ابھی بچہ ہے مگر کس طور سے تنہا
اُس نے طلسم فتح کیا اور کسقدر دیو جان سے مارے پس یہ لوگ بہت با اقبال ہین ضرور اُس دیو کو قتل
کرینگے اہل شہر باہم یہ تقریر کر رہے ہین بعض افسوس کرتے ہین بعض یہ باتین کرتے ہین جب یہ
خبر محل اژدر پریزاد مین پہونچی کہ طلسم کشا نے یہان آکر سب قیدیان طلسم کو قید سے رہا کیا
انھین طلسم کشا کے باپ و چچا بھی قید تھے کسی سبب سے اسیر طلسم ہو گئے تھے اُنکو بھی رہا کیا اُنکی
رہائی کے لیے آکر طلسم کو فتح کیا اب والد طلسم کشا واسطے لینے گل بصیرت کے گئے ہین جب بادشاہ
نے سب حال بیان کیا اور یہ خواہش کی کہ مین اُس پھول کا خواستگار ہون اگر وہ پھول ملجائے
تو مین آپکا بندہ بے دام ہو جاؤن پس والد طلسم کشا نے قبول کیا اور دیو و پریزاد کو ہمراہ لیکر
گئے ہین یہ لڑکے نقد طلسم کشا و دیگر عزیز طلسم کشا جو یہان موجود ہین ایسے حسین اور خلیق ہین
کہ اس طلسم مین نہ کوئی پری نہ پریزاد نہ دیوزاد اُنکے برابر خوبصورت ہے نہ ہوگا جب یہ خبر زوجۂ
اژدر و دختر اژدر نے سنی بہت پریشان ہوئی اور افسوس کیا اور باہم کہا کہ ایک آفت
سے تو جان بچی تھی طلسم کشا نے رحم کیا یا تھا سب کو قتل سلطان دی بادشاہ کو رہا کیا اور پھر بادشاہ
نے یہ کیا کیا اگر انکو خون سے اطاعت کی تھی ثواب کیا ضرور تھا اُس پھول کا حال کہنا مین نابینا ہی رہتی الغرض انھون نے
یہ کہ غضب کیا کہ حال بیان کیا کہ جو والد طلسم کشا لینے کو گئے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ ہاتھ سے اُس دیو
کے قتل ہو جائین تو بڑا غضب ہو کہ پھر طلسم کشا کو یہ خیال ہوگا کہ اژدر نے جان کر یہ حال بیان کیا اور
اپنی خواہش بھی ظاہر کی یہ دشمن ہے ضرور قتل کریگا یہ کیا اُن کے دل مین آئی یہ تو بخوبی واقف تھے
کہ اُس پھول کا ہاتھ آنا بہت دشوار ہے پھر کیون بیان کیا نہ معلوم بادشاہ کی عقل کو کیا ہو گیا اتنے
دشمن قوی سے تو بارے صفائی ہوئی اور پھر اُسکو دشمن بنانے کی تدبیر کی نایاب پری نے رد کر کیا کہ
امان جان وہ آپ کے سبب سے دیوانے ہو رہے ہین آپنے ملاحظہ کیا ہے کہ جب سے آپ کو رہائی ہوئی ہے مین اُنکو
کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھی تھی کہ جو نہین کی لاکھون روپیہ صرف کیا مگر کیا کرین مین یہ خیال کرتی ہون کہ شاید انکو

یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ تو جبکہ ایسے قوی ہین ایک لڑکے نے اگر طلسم تنہا فتح کر لیا تو کیا عجب ہے کہ اُس دیو
کو قتل کرکے پھول بھی لے آئین بس یہ خیال کرکے اپنی خواہش ظاہر کی ہوگی وہ لوگ کیون ایسے
نادان ہون کہ بیکار کو اپنی جان پر بنالین انکار کر دیا ہوتا زوجہ اژدر نے کہا کہ اے بیٹی یہ لوگ بڑے
بہادر ہین کبھی نہ انکار کرینگے خیر اب تو جو ہوا سو ہوا خداوند کریم ہم سب کی آبرو و جان رکھے وہ زندہ واپس
آئین چاہے پھول لائین چاہے نہ لائین میری زندگی بسر ہو جائیگی میرے شوہر کی جان ان لوگون کے
ہاتھ سے بچے اور یہ لوگ یہان سے جاین بادشاہ کو لازم تھا کہ جب اُنھون نے قصد کیا تھا تو منع کرتے
شاید وہ نہ جاتے ایک پری نے کہا کہ بادشاہ نے بہت منع کیا مگر اُنھون نے ایک نہ سنی یہ باتین
ہو رہی تھین کہ پریون مین غل ہوا جہان پناہ تشریف لائے جہان پناہ تشریف لائے تمام اہل محل
خوش ہو کر دوڑے بادشاہ کو مجرا کیا مبارکباد دی سلامتی جان کی بادشاہ سیدھے ایوان مین تشریف
لائے جہان زوجہ بیٹھی ہوئی تھی دختر نے اُٹھکر تعظیم کی اور مجرا کیا اژدر پریزاد نے دعا دیکر سگلے
سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا خداوند کریم نے تمہے زندہ ملایا ورنہ امید نہ تھی نہ ہم دین
اسلام پھر قبول کرتے اور نہ اطاعت طلسم کشا کرتے نہ تمسے ملاقات ہوتی ہم وہان قتل ہوتے تم لوگ
یہان اپنی جان دیتے مگر اصل امر یہ ہے کہ ہم پہلے سے مسلمان تھے اُس مکار کے بہکانے سے گمراہ ہو گئے
تھے خدا کو بھول گئے تھے خداوند کریم نے فضل کیا کہ ہمکو راہ ضلالت سے نکالا ایک ہما کو
ہماری ہدایت کے لیے بھیجا کہ جسنے آکر ہمکو جہنم سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ کہکر اژدر پریزاد
بیٹھ گیا اور تمام واقعہ جنگ و پیکار و فتح طلسم کا اور اپنا اسیر ہونا اور طلسم کشا کا مہربانی فرمانا اور زر
رہا کرنا آپنا دین اسلام قبول کرنا اور پھر شاہزادہ کا بادشاہ کرنا اور اپنا حال گل بصیرت بیان کرنا سب
بیان کیا دختر و زوجہ نے سنا اور جب حال گل بصیرت سنا اور یہ سنا گو سن چکی تھی کہ والد طلسم کشا لینے کو
گئے ہین مگر جب شوہر کی زبانی سنا کہا کہ اور جو کچھ تمنے کیا خوب کیا مگر یہ نہایت ہی برا کیا اور کہا کہ
پھول کا حال بیان کیا گو واقف تھے کہ جو وہان جاتا ہے واپس نہین آتا ہے پھر کہنا کیا ضرور تھا اگر خدا
نخواستہ پدر طلسم کشا ہلاک ہوا تو بڑی خرابی ہوگی طلسم کشا خیال کریگا کہ اژدر پریزاد نے عمداً
ادا کی اور دشمن ہو جائیگا ابھی تو اتنے بڑے مخمسے سے جان بچی ہے یہ دوسری آفت ہوگی کون طلسم کشا
سے مقابلہ کریگا ضرور ہم سب قتل کیے جائینگے طلسم کشا ایک کو زندہ نچھوڑیگا جو زوجہ نے کہا
کہ یہ تمہارا خیال خام ہے یہ لوگ ایسے نہین ہین بس جس سے صفائی ہوئی ہوئی پھر اُسکے دشمن نہین ہوتے
ہین خصوصاً خدا پرست کی اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب کوئی فساد نہوگا اور نہ یہ امر ہوگا کہ پدر
طلسم کشا اُس دیو کے ہاتھ سے ہلاک ہو یہ لوگ دیو کش ہین ضرور اُسکو قتل کرینگے اور مع گل بصیرت
کے واپس آئینگے کوئی مقام خوف و خطر نہین ہے زوجہ نے کہا کہ خیر خدا ایسا ہی کرے یہ کہکر آہستہ سے
کہا کہ کیا کہون اگر میرا بس ہوتا گو نابینا ہون مگر ضرور طلسم کشا کو بلا کر دعوت کرتی اور اصل صورت بھی اگر کو نہ ہوتا
اور بلا گردان ہوتی مگر مجبور ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ اسکا غم نہ کرو انشاء اللہ تمہاری آنکھین
بھی روشن ہوئی جاتی ہین اور طلسم کشا کو بھی اچھی طرح دیکھ لینا یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ مین نے
نایاب پری اپنی دختر کو اُسکی کنیزی مین دیا ہے اُسکے بزرگون نے قبول کیا ہے مین نے خیال
کیا کہ ایسا عالی خاندان والا دودمان جری بہادر دلیر شجاع خلیق رحیم کریم با مروت با حمیت خوبصورت
حسین و جمیل لڑکا نہ ملیگا جیسا طلسم کشا ہے پس یہ امر کیا زوجہ نے ہنس کر جواب دیا کہ تمنے یہ امر بہت

بہتر کیا بخدا مین تم سے خود کہنے والی تھی اُنکے بزرگون نے قبول کرلیا بادشاہ نے کہا کہ ہان یہ سنکے
زوجہ آتے در پریزاد بہت خوش ہوئی یہان بادشاہ بیٹھا ہوا ہی سب خواصین مبارکباد دیتی ہین
بادشاہ خوش ہو ہو کر اُنکو انعام کثیر مرحمت کر رہا ہی یہان تو یہ سامان ہی اب راوی شیرین زبان حال
رستم ثانی تحریر کرتا ہی کہ انکا تخت جو دیو لیکر وہان سے چلے تو ایسے تیز آئے کہ دو گھنٹہ مین قریب
صحرائے ہیجزان کے پہونچ گئے بالا سے ہوا سے زمین کیطرف مائل ہوئے اور لاکر تخت ایک مقام پر
ایک سبزہ زار مین رکھا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہی سرحد صحرائے ہیجزان کی ہی حضور تشریف لیجائین غلام
یہان تخت لیے حاضر ہین کیونکہ اگر غلام جائینگے تو وہ دیو ہم سبکو ہلاک کریگا حضور تو دیوکش ہین ہمنے
کبھی پشہ بھی نہین مارا ہی اگر یہ امر حضور کو منظور ہو کہ ہم اُس نابکار کے ہاتھ سے ہلاک ہون تو ہم حاضر
ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ اچھا تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو کہین اور نہ جانا مین ابھی آتا ہون
یہ فرما کر تخت پر سے اُترے اور طرف اُس صحرا کے بموجب نشان دیے ہوئے اُن پریزادون
کے روانہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وہ صحرا نہین ہی نمونہ باغ شداد
ہی سبزہ مثل مخمل سبز کے کوسون زمین پر روئیدہ ہی جدھر نگاہ اُٹھ جاتی ہے سوائے سبزے کے کوئی چیز
نظر نہین آتی ہے چارون طرف اشجار گلہائے رنگارنگ کے لگے ہوئے ہین لیکن تختہ بیلے کا کھلا
ہی کہین نسرین و نسترن ہی کسی سمت سمن و یاسمین ہی کسی جانب نرگس و لالہ پھولا ہوا ہی کوڑیالہ
و موتیا و موگرا ایک طرف ہی کیوڑے و گلاب کی ایک سمت بہار ہی شبو و سنبل ایک طرف سے
سرو و شمشاد ایک سمت اکڑ رہے ہین طاؤسان خوش انداز ایک طرف رقص مین مصروف
ہین فاختہ و قمریان سرو و شمشاد پر بیٹھی ہوئی بول رہی ہین اور یاد الٰہی مین مصروف ہین طائران خوش الحان
زمزمہ سنجی کر رہے ہین بلبلین پہلوئے گل سے جدا نہین ہوتی ہین تذروان کوہسار قہقہہ زنی مین
مصروف ہین ابر بنکے صحرا پر محیط ہی ہوائے عیسیٰ آدم مسیح نفس کے جھونکے آرہے ہین یہ جو بہار
رستم ثانی نے دیکھی آپنے دل مین کہا کہ واقعی جسنے اس صحرا کا نام صحرائے ہیجزان رکھا ہی
خوب سمجھکر رکھا ہی یہ صحرا در اصل ہیجزان ہی بس سیر کرتے ہوئے ایک طرف کو روانہ ہوئے بند قبا
کھولدئے اُنکے تھے سیر تماشائے گل و بلبل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ دیکھا سامنے ایک کوہ سربلند
فلک وقار نظر آتا ہی کہ جسکی چوٹی آسمان سے ملی ہی اور وہ کوہ مثل آئینہ کے درخشان ہی از قلہ کوہ
تا پایان کوہ سبزہ و گلہائے بوقلمون لگے ہوئے ہین آبشارین کوہ سے جاری ہین اس طور سے
پانی گر رہا ہی کہ گویا بارش مروارید ناسفتہ ہو رہی ہی عجب مقام پر بہار و پر فضا ہی شاہزادہ اُس صحرا اور
اُس بہار کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور خیال کیا کہ اسی کوہ کے دامنہ مین وہ چشمہ ہوگا بس اُس کوہ
کی طرف متوجہ ہوئے چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے درہ کوہ نظر آیا اُسکو بھی اس صفت سے
صناعان دست قدرت نے درست کیا تھا کہ محراب اسکی مثل محراب ابروئے معشوق کی تھی اُس پر بھی سبزہ
لگا ہوا تھا اُس طرف روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ سامنے درہ کوہ کے ایک
سنگ کی چٹان پر ایک دیو قوی تن قوی بازو بیٹھا ہوا ہی کہ سر اُسکا مثل گنبد مرقد ضحاک کے ہی ہاتھ مثل
شاخ چنار کے پانون مثل داڑھ برگد کے سینہ تختہ کوہ معلوم ہوتا ہی لنگ زرد باندھے ہوئے
کمر مین زنجیر آہنی لپیٹے ہوئے شکم اُسکا غار بلا ہی بڑے بڑے بال ہین دانت نہایت دراز
ہین شاخہائے سر مثل شاخ کرگدن کے بہت دراز سر پر ہین آنکھین مثل تنور سوزان کے ہین

اور مثل انگارے کے مشتعل ہین بس وہ دو زانو بیٹھا ہوا ہی ایک طرف چند خم شراب مثل خم گردون کے رکھے ہوئے ہین ایک جام مثل جام دنیا کے اُسکے ہاتھ مین ہی اور چند مردہ بھینسین اور نیل گائین ایک طرف پڑی ہین اُنسے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی بوے بد چلی آتی ہی آگ سامنے روشن ہی اُسمین سے ان نیل گاے کی مع پوست کے رکھی ہوئی ہی دار شمشاد سامنے زمین مین گڑی ہوئی ہی بس وہ شراب اُن خمون سے اُنڈیل کر پی رہا ہی اور وہ گوشت مردار کھا رہا ہی اور نشہ شراب مین بدمست ہو کر ہی جھوم رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر پناہ طرف اپنے خدا کے لیگئے اور لاحول پڑھکر آگے بڑھے اُسکے کان مین جو صدا پہونچی اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھاکر دیکھا چارون طرف یکایک اُسکی نگاہ اُنپر پڑی دیکھا کہ ایک آدمزاد قصیر القامت مگر کسی قدر فربہ سرخ لباس پہنے ہوئے ہتھیار تن پر آراستہ کیے ہوئے چہرہ مثل آفتاب کے روشن میری طرف چلا آتا ہی یہ جو نظر آیا تو ایک قہقہہ بلند اسنے لگایا کہ تمام صحرا صداے خندہ سے ہل گیا قہقہہ لگاکر کہا کہ او آدمزاد بے بنیاد شاید تیری قضا تجکو ادھر کھینچکر لائی ہی جو تو ادھر کو آیا ہی اور اپنے دل مین کہا کہ خداوند ابلیس نے میری بڑی خاطر کی کہ ایک آدمزاد کئی سو برس کے بعد ادھر کو بھیجا گو میرا ابھی دل آدمزاد کے گوشت کو ایک مدت سے چاہتا تھا مین کن کن عنایتون کا خداوند کے شکریہ ادا کرون آج خیال آگیا کہ میرا بندہ آدمی گوشت کا بہت مشتاق ہی بس بدون سعی و کوشش کے آدمزاد کو بھیجدیا کہ جسکا گوشت بہت پر ذائقہ ہوگا یہ دل سے باتین کرکے کہا کہ بعد مدت بسیار کے تو نظر آیا یہ سبب مہربانی خداوند ابلیس کی ہی کہ مین اسوقت شراب پی رہا تھا منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے تجھ ایسا آدمزاد روانہ کیا کہ مین تجکو کھاکر اپنے منہ کا ذائقہ بدلون آدمزاد کا گوشت نہایت بامزا اور نمکین ہوتا ہی بس اے آدمزاد تو خود میرے منہ مین آکر کود پڑ مین تجکو نہ دانت لگاؤنگا نہ داڑہون ہی پر پلا کر نگل لونگا مین بہت روز سے آدمزاد کے گوشت کا مشتاق تھا لے دیکھ منہ کھولتا ہون شراب پیکر یہ کہکر شراب پینے لگا رستم ثانی نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ او نابکار و ناہنجار دیو ار جنگ دیو خوار کیا بیہودہ بکتا ہے خداوند ابلیس کون ہیجیا ہی آگاہ ہو کہ مین تیری سرکوبی کو آیا ہون بس خیریت اسی مین ہی تو ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور ابلیس پرستی ترک کر ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ رستم ثانی یہ اژدر پریزاد سے سُن چکے تھے کہ جو کوئی اُس صحرا مین جاتا ہی اُسکی قوت اصلی کم ہوجاتی ہی بس رستم ثانی نے صحرا مین قدم رکھا تھا تو اُسوقت اپنی قوت کا امتحان کر لیا تھا اپنی طاقت اور قوت کو اصلی حالت پر پایا تھا بس خیال کر لیا کہ مین اُس دیو کو خنجر دم قتل کرونگا پس جب قریب دیو پہونچے تو یہ تقریر اُسکی سنکے اُس سے یہ بیان کیا کہ مین تیری جان کا ملک الموت ہون کیون اپنی قضا بلاتا ہی بہت جلد غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہو اُس دیو نے کہا کہ او آدمزاد مین ایسے کلمے بہت سن چکا ہون اب معلوم ہوا کہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہی یہ بھی شان ابلیس کی ہی کہ آدمزاد دیوزاد کو قتل کرسکے جب سے دنیا خلق ہوئی ہی یہ امر تو کبھی نہین ہوا ہی تو مجھے قتل کریگا اب تو میرا لقمہ ہوگا سواے لقمہ ہونے کے دوسرا امر غیر ممکن ہی بڑے بڑے دیو میرے مقابلے کو آئے وہ تو میرے ہاتھ سے مارے گئے تیری کیا اصل ہی یہ باتین کہتا جاتا ہی اور شراب خم کے خم پی پی کر خالی کرتا جاتا ہی اور بہت خوش ہو ہو کر کہتا ہی کہ تیرے گوشت سے اپنے مونہہ کا ذائقہ تبدیل کرونگا اے آدمزاد تو مجکو بڑا سخت زبان معلوم ہوتا ہی بس تھوڑی ہی دیر مین اِس سخت زبانی کا حال معلوم

ہوجائیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ او دیو تو کیا گوگھاتا ہی اور جھک مارتا ہی تو میرے حال سے
بالکل نہین واقف ہی کیا تو نے پردہ قاف کا قصہ نہین سُنا ہی کہ آدم زادے نے آکر دیوان قاف کو
ایسا قتل کیا ہی کہ لقب زلزلہ قاف ہوگیا آگاہ ہو کہ مین امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان کا
پوتا ہون جنھون نے دیو عفریت و دیو سمندون ہزار دست کو اُس سن طفلی مین قتل کیا اور
مین نے بھی اکثر دیو قتل کیے ہین میرے فرزند سہراب ثانی نے ابھی ابھی طلسم کو فتح کیا اور
تن تنہا ہزارون دیو قتل کیے اور مین نے بھی پردۂ پنجم قاف مین بہت سے دیو قتل کیے ہین تیری
کیا اصل ہی بس خیریت اسیمین ہی کہ میری اطاعت کر اور ترک ابلیس پرستی پر کمر باندھ یہ جو رستم ثانی
نے کہا دیو نے باواز بلند قہقہہ لگایا اور کہا کہ یہ قصہ کسی طفل نادان سے بیان کر مین نہین سنتا ہون
خداوند ابلیس نے میرے مونہہ کے ذائقہ تبدیل کرنے کو تجکو بھیجا ہی لے اب مین مونہہ کھولتا
ہون تو کود پڑ یہ کہکر مونہہ کھولا اور آنکھین بند کر لین شاہزادہ قریب تو آ ہی چکا تھا ایک سنگ گران
اٹھا کر اُسکے مونہہ مین ڈالدیا اُسنے دانت مارا کڑ سے آواز آئی اور دانت ٹوٹ گیا دیو نے
گھبرا کر آنکھ کھولدی اور کہا کہ او آدم زاد تو بہت سخت ہی کہ میرا دانت ٹوٹ گیا یہ کہکر اُسکو اُگل دیا
تو پتھر پایا شاہزادے نے آواز دیکر کہا کہ او دیو تو نے مزا اس سخت زبانی کا پایا اب جو دیو نے
یہ صدا سُنی اور دیکھا تو شاہزادے کو کھڑا پایا دیو نے کہا کہ تو بڑا دلگی باز ہی خیر میرے پاس آ ہے مین
تجکو ذبح کر کے کھاؤن تیرے گوشت کے کباب پکا کر شاہزادے نے کہا کہ تو بڑا احمق ہی اور معلوم
ہوا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی بس اپنی زبان بند کر ورنہ گدی سے کھینچ لونگا دیو نے کہا کہ ای
آدم زاد تو مجکو بڑا سخت زبان اور درشت کلام معلوم ہوتا ہی مین تو یہ جانتا تھا کہ تیرا گوشت
کرکرا مزیدار ہوتا ہے امین تجکو کھالون مگر تو نہین مانتا ہی خیر مین پھر سمجھاتا ہون اگر ابکی تو نے
سخت کلامی کی تو ضرور تجکو قتل کرونگا یہ کہکر کہا کہ بس اسیمین خیریت ہی کہ تو میرے پاس چلا آ اور
مین تجکو کھالون شاہزادے نے جواب سخت دیا بس دیو کو غصہ آگیا اور اپنے مقام سے حرکت کی
اور اُٹھا وہ کیا اُٹھا گویا قیامت اُٹھی یا پہاڑ نے حرکت کی دار شمشاد جو سامنے گڑی تھی اسکو اُکھیڑ لیا
اور سنبھالکر طرف شاہزادے کے یہ کہتا ہوا چلا کہ خداوند نے تو بھیجا تھا مگر کیا کرون کہ وہ مانتا ہی نہین
اب چاہے گوشت مٹی مین ملے چاہے صاف رہے ابتو وار کرتا ہون اور آتے ہی دار کا وار کیا
شاہزادے نے خالی دیا دار شمشاد زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہوگئی ایک غار ہو گیا کہ پانی نکل آیا
تہ تک گرد بلند ہوا دیو نے وار کر کے کہا کہ زدم و لیست کردم افسوس تمام گوشت مٹی مین ملگیا
یہ کہکر قصد کیا اُس گرد کے اندر جا کر تلاش کرون کہ آواز اُس گرد سے آئی کہ از دم زدی کر البست
کردی مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون دیو حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے آئی ایکبار
دیکھتا ہی کہ اُس گرد سے یکایک ایک آفتاب طالع ہوا شاہزادہ رومال سے چہرہ کی گرد پاک کرتا
ہوا برآمد ہوا دیو رستم ثانی کو دیکھکر حیران ہوا اور کہا کہ تو بڑا سخت جان ہی کہ میرے دار شمشاد کی بھی
ضرب سے بچا لے مین اب دوسرا وار کرتا ہون یہ کہکر پھر وار کیا پھر رستم ثانی نے وار کو خالی دیا
اور بند دست دیو کو جھٹکا دیا کہ دیو مونہہ کے بھل طرف زمین کے چلا اخوان نے پینترہ بدل کر اُسکی کمر
زنجیر خوب استوار پکڑ کر نعرہ اللہ اکبر کر کے جو زور کیا اور ٹانگ لگائی وہ دیو مثل پہاڑ کے زمین
گرا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ بیخ سے اُکھڑ کر گرا بس دیو نے گر کر قصد کیا کہ سنبھلون اخوان نے ٹھوکر

کہ وہ گرد برد ہو گیا اور جست کرکے چھاتی پر سوار ہوئے گنڈے زانو سے دبا کر کہا کہ حالا در شناختن پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے کچھ کلام سخت کیے اور کہا کہ میری ہزار جانین ہر ایک خاک پاے ابلیس پر نثار ہوں پس شاہزادے کو غصہ آگیا ایک مرتبہ غضبناک ہوکر ایک گھونسا ایسا مارا کہ رستم ثانی کا کہنی تک ہاتھ سر مین در آیا سر دیو کا شق ہو گیا بھیجا نکل پڑا وہ تڑپنے لگا یہ تو اسکے سینہ پر سے اُتر آئے وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا اُسکا ہلاک ہونا تھا کہ ایک غبار بلند ہوا برق کی سی چمک ہوئی جب وہ غبار بر طرف ہوا شاہزادہ نے ملاحظہ فرمایا کہ زیر کوہ اُسی مقام پر جہان دیو بیٹھا تھا ایک چشمہ آب شفاف کا موجزن ہے پانی اُسکا مثل گوہر کے چمک رہا ہے طول اُس چشمہ کا بہت ہے مگر عرض اُسکا کوئی میل بھر کا ہے اور وسط چشمہ مین ایک درخت پانی پر لگا ہوا ہے برگ اُسکے مثل چشم مردم کے ہین اور مانند زمرد کے چمک رہے ہین اور ایک گل مہندی کا لگا ہے اُسکے برابر ایک ثمر بھی ہے مگر گل کا رنگ دھانی ہے اور ثمر کا رنگ سفید ہے اور برابر بادام کے ہے یہ دیکھکر شاہزادے نے شکر خدا کیا اور کنارے پر چشمہ کے آئے اسقدر پانی صاف پایا کہ زمین کا حال معلوم ہوتا تھا مردمان آبی نظر آتے تھے پس شاہزادہ نے لباس اُتار لنگ باندھکر یہ خیال کیا کہ اے رستم ثانی نہ تم اس پانی سے مونہہ ہاتھ دھونہ کلی کرو گو پیاسے بہت ہو مگر نہ پیو کیونکہ اسکی خاصیت زبانی اژدر پیر ہزاد کے سن چکے تھے کہ اس پانی کا یہ اثر ہے کہ طاقت و قوت دونی کر دیتا ہے اور اس چشمہ کا نام چشمہ شجاعت ہے ہمکو ذاتی قوت اسقدر خداوند کریم نے مرحمت فرمائی ہے کہ جسکا حساب نہین ہے پھر کیا ضرورت ہے اگر کوئی سن لیگا کہ رستم ثانی نے چشمہ شجاعت کا پانی پی لیا اس سبب سے قوت زیادہ ہو گئی تو لوگ طعنہ زن ہونگے کہ کم قوت تھے اسی سبب سے یہ پانی پی لیا اور سب لوگ خندہ زن ہونگے پس تم انگشت نما ہو جاؤ گے پس لازم یہ ہے کہ اس چشمہ کے پانی سے لب تک آشنا نہ کرو مونہہ بند کرکے چشمہ مین اُترو اور برگ و ثمر و گل حاصل کرکے اُسی طور سے مونہہ بند کیے ہوئے واپس آؤ وہ کام کیون کرو کہ جو بدنامی کا باعث ہو اے رستم ثانی مجبوری اس امر کی ہے کہ وہ گل و ثمر وسط چشمہ مین ہے ورنہ مین قسم کھانے کو بھی پانی ہاتھ سے نہ چھوتا اُترنا کیسا یہ دل مین باتین کرکے اور بسم اللہ کہکر مونہہ کو بند کرکے اُترے کنارے پر پانی تا بہ گلو پایا اب خیال ہوا کہ آگے اور زیادہ ہوگا اندازہ جو کیا تو اسقدر تھا پس یہ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلے جب کچھ دور چلے ور پانی اُسیقدر تا بہ گلو پایا نہ کسی مقام پر زیادہ نہ کم انکو خیال ہوا کہ یہ چشمہ ہموار ہے اسمین پانی ہر مقام پر برابر ہے پس یہ بلاخوف اب پانی کو کاٹتے ہوئے چلے گویا آدھ میل راہ طے کی تھی کہ اب جو قدم رکھتے ہین وہان پر گہرا زیادہ تھا اور یہ اس خیال مین تھے کہ برابر ہے پس اُس گہرائی مین جاتے رہے اور غوطہ کھا گئے غوطہ کا کھانا تھا کہ حواس جاتے رہے اس بدحواسی مین مونہہ کھل گیا اور ایسا کھلا کہ بہت سا پانی مونہہ مین چلا گیا اور شکم مین اور غوطے کھانے لگے ہر غوطہ مین پانی مونہہ مین جاتا تھا اور حلق سے اُتر جاتا تھا انھون نے چند غوطے کھائے ہاتھ پانو اپنے قابو مین نہ تھے بدحواس ہو رہے تھے اُسی غوطہ کھانے مین خیال آیا کہ اے رستم ثانی اپنے حواس درست کرو اور ہاتھ پانون اور جسم کو ہلکا کرو تاکہ اُبھرو ورنہ اسی طور سے غوطے کھاتے کھاتے ہلاک ہو جاؤ گے پس یہ خیال کرکے ہاتھ پانون ڈھیلے کیے اور تمام بدن کو ہلکا کیا اب جو غوطہ کھا کے اُبھرے اپنے کو پانی پر قائم کیا اور جلدی سے مونہہ بند کر لیا اور

دل مین کہا کہ ای رستم ثانی تمنے بڑا دھوکھا کھایا اگر یہ خیال نہ کرتے کہ چشمہ ہموار ہی تو یہ نوبت غوطہ خوری کی کیون ہوتی افسوس کل جس امر سے تمکو خوف تھا اور تمنے پیاسے رہنا گوارا کیا تھا اور پانی نہ پیا تھا وہی ہوا کہ حالت غوطہ خوری مین مونہہ کھل گیا اور پانی حلق مین پہونچ گیا ایک مرتبہ نہین کئی مرتبہ تم اسوقت کیسے بدحواس ہوئے کہ تمکو خیال نہ رہا جو کوئی سنیگا کیا کہیگا کیسی لعنت اور ملامت کریگا خیر شکر اس امر کا ہی کہ سواے تمھارے اور ذات خداوند کریم کے اور اس صحرا اور چشمہ کے کوئی دوسرا نہین تھا ورنہ بڑی خفت ہوتی خیر اور کسی نے نہ دیکھا بس جب تم کسی سے یہ حال کہوگے تو اسکو معلوم ہوگا ورنہ اور کون کہنے والا ہی دوسرے یہ امر ہی کہ تمنے عمداً پانی نہین پیا ہی بلکہ اتفاد سے یہ امر واقع ہوگیا خیر کیا کیا جاے یہ باتین دل سے کرتے جاتے ہین اور شناوری کرتے جاتے ہین کیونکہ جیسے ہی تیسرا غوطہ کھا کر ابھرے بس ویسے ہی ہاتھ لگانے لگے تھے اس سبب سے قائم ہوگئے تھے کیونکہ برسون اس فن مین بھی ریاض کیا تھا اسوجہ سے مشاق تھے ورنہ پھر غوطہ کھاتے اب شناوری کرتے ہوئے اور مونہہ بند کیے ہوے طرف درخت کے چلے جاتے ہین اب ایسے ہوشیار ہوئے ہین اگر کمر تک پانی ہوتا تو یون نہ جاتے بدون شناوری کیے ہوئے بس کہان تک عرض کیا جاے شناوری کرکے قریب درخت پہونچے اپنے کو پانی پر کھڑی لگا کر قائم کیا اور ایک ہاتھ سے تو ہاتھ لگا رہے ہین دوسرے ہاتھ سے جلدی جلدی برگ اس شجر کے توڑ لیے اور پھر کیا کیا کہ اپنے کو اس درخت کے تنہ کی آڑ پکڑ کر قائم کیا ایک ہاتھ سے اس شاخ کو جھکایا کہ جسمین وہ گل و ثمر لگا تھا اور دوسرے ہاتھ کو بڑھا کر ایک ہی مرتبہ دونون کو توڑ لیا یعنے گل و ثمر کا ٹوٹنا تھا کہ ایک شور پیدا ہوا کہ او ظالم تونے بڑا غضب کیا کہ گل بصیرت ثمرۃ الابصار کو حاصل کرلیا شجرۃ البصارت سے آج تک زمانۂ حضرت سلیمان سے تا ایندم کوئی ایسا نہوا کہ جو کوئی آتا اور چشمۂ شجاعت مین آکر ان اشیا کو حاصل کرتا تو بڑا جوانمرد ہی تونے معلوم ہوتا ہی کہ نگہبان چشمۂ دلاور جنگ یو خوار کو بھی ہلاک کیا جو چشمہ ظاہر ہوا خیر لیجا یہ گل و ثمر تیری قسمت کا تھا تونے اپنی محنت اور مشقت کا ثمرہ پایا یہ جو صدا سنی رستم ثانی نے ادھر ادھر دیکھا صدا دینے والے کا نشان تک نہ پایا دل سے کہا کہ کوئی ہوگا بس ثمر اور گل اور برگ کو خوب حفاظت سے اپنے پاس رکھا اور اب وہان سے شناوری کرتے ہوئے کنارے کی طرف چلے جب اس مقام پر پہونچے کہ جہان غوطہ کھائے تھے وہان بہت ہوشیاری سے شناوری کی یہان تک کہ صحیح و سلامت مع ان اشیا کے چشمہ سے نکلے باہر آتے ہی پہلے سجدہ شکر کیا اب جو سر اٹھایا اس چشمہ کو نہ پایا وہ چشمہ خود بخود غائب ہوگیا یہ اور حیران ہوئے اور خیال کیا کوئی مصلحت خداوند کریم ہوگی بس انھون نے لباس پہنا آلات ضرب تن پر لگائے اب جو خیال کرتے ہین تو اپنے جسم مین پہلے سے قوت دہ چند اور بیش گونہ پائی اور دل بھی قوی تھا کہا کہ دراصل اس چشمہ کا پانی کا اثر بھی ظاہر ہوا جسنے اسکا نام چشمہ شجاعت رکھا ہی بہت درست اور بجا رکھا ہی کیا اسکی قدرت ہی کہ پانی مین یہ اثر ہی مگر غضب ہوا کہ ہمنے مجبوری سے پی لیا نہ غوطے کھاتے نہ یہ امر ہوتا خیر شکر اس امر کا ہی کہ اور کوئی نہ تھا بس اس طور کی باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین یہان تک کہ اس صحرا کو تمام کیا وہ گل و ثمر و برگ پاس ہین وہ دیو جو کہ تخت لیکر آئے تھے باہم کہہ رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہی آقاے نامدار کو اس دیو نے ہلاک کیا جو ابھی تک نہین تشریف لائے ہین بھلا اس دیو سے کون

لڑ سکتا ہی اور تھوڑی دیر انتظار کرتے ہین اگر تشریف لائے تو خیر ورنہ ضرور جا کر بیان کر دینگے کہ اس
دیو نے ہلاک کیا یہی باتین باہم کر رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے رستم ثانی چلے آتے ہین جیسے
ان سبکی نگاہ پڑی پکار سے کہ اے آقاے نامدار مبارک ہو واہ کیا آپکا قدم مبارک ہی معلوم ہوتا ہی
کہ آپنے اُس دیو کو ہلاک کیا آج تک تو سواے آپ کے کوئی وہان سے واپس نہین آیا فرمائیے
جس کام کو یہان تشریف لائے تھے وہ بھی ہوا یا نہین رستم ثانی نے فرمایا کہ جا کر دیکھو وہ دیو مرا
پڑا ہی لو دیکھو یہ برگ ہین اور یہ ثمر اور یہ گل یہ فرما کر اُن سبکو وہ چیزین دکھائین وہ دیکھکر بہت
خوش ہوگئے اور دوڑ کر قدمون پر گر پڑے اور بوسہ دیا اور اجازت لیکر اُس صحرا کی سیر کرنے لگے
اور اُس مقام پر آئے کہ جہان دیوار جنگ دیو خوار مرا پڑا ہوا تھا اُسکو دیکھکر سب کے حواس
جاتے رہے کہ اُنھون نے باوجود دیو ہونے کے اتنا بڑا دیو نہ دیکھا تھا اُس صحرا کی خوب سیر کی خدمت
مین شاہزادے کے آئے اور کہا کہ آپ کی بدولت ہمنے آج صحرا کی سیر کی ورنہ کبھی نہ نصیب ہوتی
ہم پر کیا منحصر ہی بادشاہ کو نہ نصیب ہوتی کئی مرتبہ لشکر کشی کر کے آئے سواے اس مقام کے آگے نہ جا سکے
شاہزادے نے فرمایا کہ سب قدرت خدا ہے اور اُسکا فضل و کرم ہی ورنہ مین کس لائق ہون سنے
اب چلو وہان سب کو انتظار ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ بسم اللہ تخت پر تشریف رکھیے ہم سب خادم
حاضر ہین پس شاہزادہ تخت پر بیٹھا دیو تخت کو اُٹھا کر لے چلے چونکہ دن بہت قلیل تھا تھوڑی راہ
طے کی تھی کہ رات ہوگئی دیوؤن نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کسی صحرا مین شب بھر قیام کرین
کہین ایسا نہ ہو کہ شب تاریک مین راہ فراموش کر جائین تو دقت ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ ٹھہر جائین
صبح کو پھر یہان سے روانہ ہونگے فرمایا کہ اچھا پس ایک صحرا مین تخت اُتارا شاہزادہ اُسپر آرام پذیر ہوا
اور دیو پہرہ دینے لگے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی پردۂ شب سے صبح برامد ہوئی پس شاہزادے
نے نماز وغیرہ سے فراغت کی اور تخت پر سوار ہوئے دیو لیکر روانہ ہوئے یہان جب اتر در پریزاد اپنی
زوجہ سے سب حال کہہ چکا تھا تو اُسنے بھی آرام کیا تھا اور سہراب ثانی وغیرہ نے بیرون شہر اپنے لشکر مین
ادھر کارپردازان سلطنت نے بموجب حکم بادشاہ کے محل شاہی براے شاہزادہ سب سامان
سے درست کیے تھے پس جب صبح ہوئی بادشاہ محل سے برامد ہوا سب سردار حاضر ہوئے جنکو
حکم ملا تھا کہ براے شاہزادہ محل آراستہ کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے بموجب حکم سرکار سب
بند و بست کر دیا فلان فلان محل آراستہ کر دیے بادشاہ نے کہا اچھا دہان شاہزادہ سہراب
ثانی اپنے لشکر مین بیدار ہوئے پس بعد الفراغ نماز و وظائف لباس وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر مع ایرج نامدار و شہریار عالیوقار و دیگر شاہون اور سردارون کی طرف دربار اتر در پریزاد
کے روانہ ہوئے راہ مین شہریار نے سہراب ثانی سے دریافت کیا کہ اے فرزند ہمارے بعد
دیو ہامان نے کیا فساد برپا کیا سہراب ثانی نے اُسکا لشکر کشی کرنا اور اپنا مقابلہ کرنا اور اُسکو قتل کرنا اور اپنا
جشن کرنا رستم ثانی کو خواب مین دیکھنا اور اپنا سب سے پوشیدہ ہو کر براے فتح طلسم روانہ ہونا اُن
کے واقعات طلسم کے فتح کرنے کی حالت بیان کی شہریار سب سنکے بہت خوش ہوئے شہریار نے اپنے
قید ہونے کی کیفیت بیان کی اور ایرج نامدار نے اپنے فقیر ہونے اور زرین حصار پر پہونچنے اور دریاے
قاف مین آنے اور ہامان سے مقابلہ کرنے کی کل حالت بیان کی راہ مین ایرج نامدار نے کہا کہ ہمپر یہ اتفاق
گذرنے میری سرگذشت سنو یہ کہکر جو حال سہراب ثانی سے بعد رہا ہونے کے بیان کیا تھا وہی شب

بیان کیا اور کہا کہ برسون میرا یہان آنا ہوا اور یہ وجہ صاحبقران ثانی کے ساتھ سے جدا ہونے کی ہوئی انھین باتون مین وہ راہ تمام ہوئی دربار مین آکر پہونچے کل اہل دربار نے مع اژدر پریزاد کے سلام و مجرا کیا اور تعظیم کی پس شاہزادے اپنے اپنے دنگل پر متمکن ہوئے اور سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ اژدر پریزاد نے کہا کہ اے خداوند ابتک آقاے نامدار نہین تشریف لائے ہین بہت پریشان ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ کوئی امر پریشانی کا نہین ہے نہ فرصت ہوئی ہوگی جو کل آتے آج ضرور آئینگے یہی ذکر تھا کہ دیوؤن نے تخت لاکر صحن دربار مین اُتارا سب نے دیکھا کہ اُسپر رستم ثانی تشریف فرما ہین سب دیکھکر حیران ہوئے اژدر پریزاد نے خوش ہوکر کہا کہ آقاے نامدار تشریف لائے پس رستم ثانی تخت سے اُترکر ایوان شاہی مین آئے سواے ایرج نامدار کے سب نے تعظیم کی اور سلام و مجرا کیا رستم ثانی نے جھککر ایرج کو مجرا کیا اور قدمون کو بوسہ دیا اُنھون نے گلے سے لگایا اُسکے بعد رستم ثانی نے سہراب کو گلے سے لگایا اور اپنے دنگل پر بٹھایا جب بیٹھ چکے تب ایرج نے فرمایا کہ کہو وہ گل و ثمر لائے رستم ثانی نے وہ گل و ثمر مع برگ کے جیب سے نکال کر پیش کیے اور کہا کہ یہ حاضر ہین پس اُسکو جیسے اہل دربار نے دیکھا بہت متحیر ہوئے اژدر پریزاد کی یہ نوبت ہوئی کہ شاہزادے کے قدمون پر گر پڑا قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے تب شاہزادے نے وہ سب اشیا یعنے گل و ثمر و برگ اژدر پریزاد کو دیے اور گلے سے لگایا وہ دعائین دیتا ہوا اور تعریفین کرتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا تب ایرج نے فرمایا کہ کیونکر حاصل ہوئے پس سب واقعہ رستم ثانی نے ابتدا سے اخیر تک بیان کیا یہ جو واقعہ اہل دربار وغیرہ نے سنا بہت تعریف کی اور حیرت سی ہوئی ایرج نامدار و شہریار عالیوقار سہراب ثانی نے بھی تعریف کی تمام شہر مین مشہور ہوگیا کہ پدر طلسم کشا دیوار جنگ دیو خوار کو قتل کرکے گل و ثمر لے آئے مگر رستم ثانی نے سب حال بیان کیا سواے اپنے غوطے کھانے کے غوطہ کھانے کا حال نہین بیان کیا ہان اپنا موہنہ بند کرکے چشمہ مین اُترنا بخیال اِس امر کے کہ پانی نہ پی لون بیان کیا اِس امر پر اور سب نے تعریف کی جب یہ سب امر اہل شہر کو معلوم ہوئے ہر ایک نے از حد تعریف کی اور کہا کہ یہ لوگ بہت با اقبال ہین راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر اندرون محل پہونچی زوجہ اژدر پریزاد سنکے نہایت خوش ہوئی اُسیوقت نذر و نیاز کا سامان کیا اب یہان اژدر نے عرض کیا کہ اب میری دوسری عرض قبول ہو سہراب وغیرہ نے عرض کیا کہ ہان ہمنے تمھاری دعوت قبول کی اُسنے جو عمارت ان لوگون کے لیے آراستہ کرائی تھی وہ سب آراستہ تھی عرض کیا کہ اب آپ بیرون شہر تشریف لیجائین بلکہ جو مین نے جھوپڑے وغیرہ حضور کے قیام کے لیے درست کرائے ہین اسمین حضور تشریف فرما ہون سہراب ثانی نے کہا کہ اچھا پس یہ فرماکر دنگل پر سے اُٹھے اژدر نے سردارون سے کہا کہ انکو لیجاکر اُن مکانات مین فروکش کرو اور سامان مہیا کرو کسی امر کی تکلیف نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی وہ سب شاہزادون اور اُنکے سردارون کو لیکر اُس عمارت مین پہونچا سب نے دیکھا کہ وہ عمارت ہر ایک سامان سے خوب آراستہ و پیراستہ ہے تشریف فرما ہوتے سہراب ثانی نے اپنے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تشریف لیجائین اور اُن لوگون سے کہا کہ جنکو دید طلسم سے رہا کیا تھا کہ آپ لوگ بھی تشریف لیجائین اور وہان قیام کرین اہل لشکر سے کہدین کہ تم لوگ اطمینان رکھو شاہزادے وہان شہر مین اژدر پریزاد کے مہمان ہوے ہین حسان پریزاد و طوغان پریزاد و دیو بہار رنگ و دیو اسد و دیو خروش و دیو دربان و دیو غزال نے عرض کیا کہ ہم قدمونسے نہ جدا ہونگے

فرمایا تمھاری مرضی ہیں اور باقی سردار لشکر مین گئے اور اہل لشکر کو کل حال سے آگاہ کیا اور رستم ثانی کا پھول
وغیرہ لیکر تشریف لانے کا حال بیان کیا سب اہل لشکر خوش ہوئے یہان ایرج نامدار نے رستم ثانی
سے حال بردہ قاف مین آنے کا دریافت کیا رستم ثانی نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا
اُسکے بعد ایرج نامدار نے اپنی کل حالت جو کہ سہراب و شہریار سے بیان کی تھی بیان کی بس ہر ایک دوسرے
کے حال سے بخوبی آگاہ ہوا یہان سب راحت و آرام سے بیٹھے ہین سب سامان راحت مہیا ہے وہان اثنائے
دربار برخاست کر کے داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آئے باہم طلسم کشا اور ایرج نامدار و شہریار
و رستم ثانی کی تعریف کرتے ہوئے اُٹھ آئے ادھر جب اژدر داخل محل ہوا خوشی خوشی اپنی زوجہ کے پاس آیا اُسکو
اس امر پر مبارکباد دی کہ مبارک ہو تمھاری آنکھیں روشن ہو جائنگی پدر طلسم کشا پھول وغیرہ لیکر تشریف لائے
خدا نے تمھاری بہشت دی بس یہ کہکر عرق برگ آنکھون مین ڈالا ثمر کھلا دیا پھول کی خوشبو سونگھائی بس زوجہ اژدر
برزاد یعنی نالن پری کی آنکھین مثل ستارے کے روشن ہو گئین بلکہ سابق سے زیادہ نور پیدا ہوا جب سب
اہل محل کو معلوم ہوا سب نے آکر مبارکباد دی نذرین پیش کین ہر ایک کو انعام ملا صحنک و رتجگے کا سامان دوستی
پریان جوانی مین کھیت اُنکی نذر ہوئی یہان بیرون محل سب نے سامان دعوت کیا جب سامان ختم کیا اژدر
غرض کر کے بھیجا جب اُنکو معلوم ہوا کہ سب سامان ہو گیا ہے وہ خدمت سہراب وغیرہ مین آیا اور سبکو اپنے ہمراہ
اُس مقام پر لایا کہ جہان سامان دعوت تیار اوس نے بیان کیا ہے اہل طلسم کی پریان اور بیرون طلسم کی آکر حاضر جلسہ ہوئین
محفل عیش و عشرت برپا ہوئی دور شراب گردش مین آیا رقص و غنا شروع ہوا خوب جلسہ آراستہ ہوا اتمام بردہ قاف
قاف کے تحفہ جات موجود تھے خوب آتشبازی وغیرہ بردہ قاف کی تیار کی گئی تھی اُسکا تماشا دکھایا سات شبانہ
روز جشن برپا رہا آٹھوین دن صحبت برخاست ہوئی سبکو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا شاہزادے اپنے مقام پر آئے
نوین دن دربار ہوا اُسدن کیندن جنی سب مال و اسباب و بارگاہ و دیگر سامان سپاہ و اسی ہزار خفتان
شب چراغی وغیرہ تبرکات طلسمی و دیگر سامان اعرابو نہر بار کرا کے مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہوا داخل
دربار ہو کر طلسم کشا وغیرہ کو مجرا کیا فرد اسباب پیش کی سہراب ثانی نے سب اشیا ملاحظہ فرمائیں اور جیسی لائق
تھا اُسکو وہ عہدہ مرحمت کیا کیندن کو خزانہ مرحمت فرمایا دربان وغیرہ کو اور عہدے مرحمت کیے کسی کو داروغہ
بارگاہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی برپا کیجائے وہ اُسیوقت بیرون شہر برپا ہوئی اور جو اُسکے متعلق
بارگاہین اور خیمہ تھے سب برپا ہوئے اسی ہزار دیو و پریزاد لشکر سے انتخاب کر کے اُنکو اسلحہ طلسمی و مرکب
طلسمی مرحمت فرمائے اور وہ اسی ہزار خفتان شب چراغی مرحمت کین یہ لشکر خاص کے نام سے مشہور ہوا
عجب جوبن اور روپ تھا اس لشکر پر سبکے اسلحہ مرصع کار تھے مرکب کے ساز و یراق سب مرصع تھے جب
یہ لشکر دھوپ مین روان ہوتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون شب چراغ درخشان ہین بارگاہ چہل چراغ
سلیمانی جو برپا ہوئی اُسکی کیا تعریف بیان ہو وہ بارگاہ مثل بارگاہ سلیمانی کے تھی کہیں بازارین آگے
ہمراہ تھین اور کہیں چمن جواہر کے وہ بارگاہ مخمل سرخ کاشانی کی تھی اُسپر سبز کار چوبی کا بنا تھا کلس اُسکا
طلائی تھا اُسپر طاؤس شب چراغ کے بنے ہوئے تھے پانچسو ستون الماس نگار تھے سب بارگاہ مین نو ہر
شب چراغ نصب تھے تین ہزار کرسیان و دنگل و صندلیان الماس نگار اُس بارگاہ مین آراستہ تھین
دولجو خانہ تھے تمام بارگاہ مین فرش مخمل تھا چارون طرف اُسکے حاشیہ زر دوزی تھا قناتو پر صنعت جابجا
دستے تھے چارون طرف شکارگاہ مین معرکہ میدان کی تصویرین بادشاہان قاف کے دربار بہت خوبی
سے بنائے گئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اصلی معرکہ ہے ایسی بارگاہ تھی کہ کبھی چشم فلک نے نہ دیکھی تھی بارگاہ

سلیمانی کی ثانی تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بموجب حکم سہراب ثانی بارگاہ وغیرہ برپا ہو گئی
سب شاہزادہ داخل بارگاہ ہوئے اور بہت تعریف کی اُسی دن سے اُسی بارگاہ مین دربار
ہونے لگا سب اہل طلسم دور دور سے براے تماشاے بارگاہ و بازار و لشکر کہ جسکو طلسم کشا نے
سامان طلسمی سے آراستہ کیا تھا آتے تھے اور دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے لاکھون صندوق زر و
جواہر سے مملو طلسم سے ملے بس راوی نے بیان کیا ہے کہ اژدر پریزاد نے بذریعہ اپنے وزیر احمر
پریزاد کی خدمت مین ملکہ ایرج نوجوان کے عرض کرایا کہ مین نے تین عرضین خدمت عالی مین کی
تھین سو دو قبول ہوئین اور تیسری عرض آپنے ابھی تک قبول نہین فرمائی اُسکے بارے مین کیا
مرضی مبارک ہے ایرج نامدار نے جواب دیا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ وہ سامان کرے ہم اُس سے فراغ
حاصل کرین اور اب ہمارا قصد ہے کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائین کیونکہ سہراب ثانی کے نانا وغیرہ
کا اُنکی مفارقت مین بہت حال ابتر ہوگا جو کچھ کرنا ہو بہت جلد کرے وزیر نے بادشاہ سے عرض
کیا کہ یہ جواب ملا اُسنے حکم دیا کہ سامان کتخدائی مہیا کیا جاے اور گل خوشبو عین دربار مین بایماے بادشاہ
وزیر نے سینہ شاہزادہ سہراب ثانی پر مارا اور مبارکباد کی دھوم ہوئی علے العموم سبکو معلوم
ہوگیا کہ بادشاہ نے طلسم کشا کو اپنی دختر کے ساتھ منسوب کیا اگلے زمانہ کا طریقہ تھا کہ جب
کسی کو منظور ہوتا تھا کہ ہمارے اور اُسکے سلسلہ قرابت ہو اور جب نسبت طے ہو جاتا تھا تو وہ سب پر ظاہر
کرنے کو عین کسی بہت بڑے جلسہ مین اُس شخص کے سینے پر کہ جسکے ساتھ اپنی دختر کی شادی قرار
دیتا تھا گل خوشبو جو کہ زرد ہوتا تھا مارتا تھا کہ جسکے سبب سے یہ امر سب پر ظاہر ہو تا کہ فلان شخص نے
فلان کے ساتھ اپنی دختر کو منسوب کیا بس وہی طریقہ یہان بھی ہوا اب سبکو معلوم ہو گیا اُسیدن
سے سامان شادی طرفین مین ہونے لگا تاریخ مانجھا و ساچق و برات وغیرہ اہل تنجیم کی راے سے
ساعت نیک دیکھکر مقرر کی گئی یہان سے تھنے اژدر پریزاد کی طرف سے بڑی دھوم سے مانجھا
گیا تمام لشکر ہمراہ تھا ہر رنگ کے باجے بجتے ہوے مانجھے کے ہمراہ تھے مانجھا دولہ نے پہنا ناچ و
رنگ شروع ہوا مانجھے کے دن سے تا چوتھی جلسہ عیش و عشرت برپا رہا یہان سے ساچق بڑی دھوم
سے گئی وہان سے مہندی آئی یہان سے برات گئی سب رسوم جو کہ اُس زمانہ مین جاری تھے ادا
ہوے بہت کچھ جہیز وغیرہ اژدر پریزاد نے دیا جہیز ملکہ مین سب طلسم دیدیا برات مکان نوشاہ پر آئی
یہان بھی سب رسمین ادا ہوئین دولہن اور دولہ محل عشرت مین تشریف لاے بس دولہ نے کام
دل حاصل کیا اُس گوہر ناسفتہ کو اپنے نیشتر سے سفتہ کیا مراد دلی حاصل کی لولوے شاہوار
نے صدف مین قرار پایا صبح ہوئی ایک اُس حجرہ سے سرخرو و دوسرا زرد رو نکلا حمام کیا دولہن کا بھائی
رشتہ کا آیا دولہن کو لیگیا شام کو چوتھی یہان سے گئی چوتھی سے بھی فراغت ہوئی راوی نے
بیان کیا ہے کہ ملکہ نایاب پری اُسیدن سہراب ثانی سے حاملہ ہوئی تھی کہ اُسکے بطن سے لڑکا
پیدا ہوتا ہے کہ جسکا ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہے جو کہ اِس دفتر کے بعد ہے بہت بہادر اور شجاع ہوتا ہے
بڑے بڑے معرکہ سر کرتا ہے اگر اُس دفتر کے ترجمہ کرنیکی نوبت آئی تو اُسکے کارنامہ کا حال تحریر
ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرماینگے تو لطف اٹھاینگے بس جب چوتھی چالے سے فراغت ہوئی
شاہزادے نے اژدر پریزاد سے کہا کہ اب ہم تمسے رخصت ہوتے ہین اُسنے بہت روکا
مگر شاہزادون نے نہ مانا آخر الامر ایکدن قرار پایا شاہزادے نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو

پس سب سامان ہونے لگا دیو خروس سے کہا کہ ہم تمہارے ملک کو چلینگے اُسنے عرض کیا کہ
مین رخصت ہوتا ہون تاکہ سامان کرون شاہزادے نے رخصت کیا وہ اپنے ملک مین راہ طے
کرکے آیا اور سامان دعوت کیا شاہزادہ اُسدن یہان سے جو کہ مقرر ہوا تھا اژدر
پریزاد سے رخصت ہوکر روانہ ہوا یہان کام ہیچ گیا تمام اہل شہر تا حد شہر پہونچانے آئے اور اژدر پریزاد
بھی سواری ناموس کی شاہزادے کے ہمراہ تھی دو لاکھ پری و دیو و پریزاد اسنے لشکر سے
اژدر پریزاد نے شاہزادہ کے ہمراہ کردئے تھے پس شاہزادہ نے اژدر پریزاد کو رخصت
کیا خود مرحلہ خرسان کی طرف روانہ ہوئے جہان تک گرد لشکر نظر آئی اژدر پریزاد مع لشکر کے کھڑا دیکھا
کیا جب نشان گرد بھی مٹ گیا اُسوقت شہر مین واپس آیا اور اب باطمینان حکومت مثل سابق کرنے
لگا یہان شاہزادہ بعد قطع راہ کی جب قریب مرحلہ خرسان کے پہونچا دیو خروس نے سامان دعوت
کرکے چند دیو مقرر کیے تھے کہ جب شاہ طلسم کشا میرے ملک کے قریب آئے مجکو خبر کرنا مین استقبال
کرکے شہر مین لاؤنگا دعوت کرونگا اُن دیوون نے خروس کو خبر کی کہ طلسم کشا تشریف لایا پس خروس
مع لشکر اور سردارون کے باہر شہر کے آیا اُدھر لشکر طلسم کشا آیا شاہزادہ سے ملا اور قدمبوسی
حاصل کی لشکر کو بیرون شہر مقیم کیا اور سب بارگاہین برپا ہوئین بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ایراونی بار
رہی لشکر یہان اُترا شاہزادہ مع سردارون کے ہمراہ خروس کے شہر مین تشریف لیگیا شہر کو
بہت آباد رعایا کو دلشاد پایا شاہزادے شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان مین تشریف لائے اہل شہر نے
بھی قدمبوسی حاصل کی اور بہت تعریف کی یہان دیو خروس نے یہ انتظام کیا تھا کہ جسقدر بتخانے
تھے منہدم کرائے تھے مسجدین بنائین تھین پس شاہزادے ایوان مین تشریف لاکے دنگلون پر
ہوئے اور سردار کرسیون پر قیام پذیر ہوئے صحبت آراستہ کیا برپا ہوئی ناچ رنگ شروع ہوا تین دن تک
صحبت عیش و عشرت برپا رہی بڑی دھوم دھام سے دیو خروس نے دعوت کی بعد انفراغ دعوت
شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا دیو خروس نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور
خود ایک لاکھ پری و دیو و پریزاد کے لشکر کے ہمراہ رکاب ہوا وہان سے شاہزادہ دیو اسپد کے ملک
مین آیا اُسنے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا تھا اُسی طور سے استقبال کرکے لیگیا اس شہر
کو بھی خوب آباد پایا تین دن تک یہان بھی مہمان رہے چوتھے روز یہان سے طرف شہر بوتیمار کے
کوچ کیا دیو اسپد بھی اپنی طرف سے وزیر کو حاکم کرکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو و پریزاد کے ہمراہ
رکاب ہوا دیو پریزاد و عقاب پریزاد قبل سے شہر مین آکے سامان دعوت کیا جب شاہزادے پہونچے
استقبال کرکے لیگئے شاہزادون نے اس شہر کو بھی خوب آباد پایا یہان بھی تین دن مہمان رہے چوتھے
روز یہان سے طرف شہر طوغان پریزاد کے کوچ کیا چونکہ دیو بوتیمار ابھی کم سن تھا اس سبب سے
ہمراہ نہین ہوا صرف پچاس ہزار دیو و پریزاد اپنے لشکر سے ہمراہ کردیے طوغان پریزاد نے قبل
سے یہان آکر سامان دعوت کیا استقبال کرکے لیگیا یہ شہر بھی بہت آباد تھا یہان بھی تین دن تک
مہمان رہے اُس زمانہ مین طوغان نے بذریعہ پیام بر کے عرض کیا کہ جب شاہزادہ قبل مین تشریف
لایا تھا اور فتح حاصل کی تھی مین نے عرض کیا تھا کہ ایک دختر رکھتا ہون اُسکو براے خدمت
قبول فرمایئے فرمایا تھا کہ بعد فتح طلسم دیکھا جائیگا لہذا امیدوار ہون کہ میرا تحفہ قبول ہو رستم ثانی
نے اور شہریار دلیر جہاندار نے فرمایا کہ تمہاری طرف سے کہا کہ بسم اللہ کرو ہمکو منظور ہے پس

گل خوشبو عین جلسہ مین سہراب ثانی کے سینہ پر مارا گیا سبکو یقین ہوا کہ دختر طوغان پریزاد طاسم کشا کے ساتھ منسوب ہوئی سامان شادی ہونے لگا تاریخ وغیرہ مقرر ہوئی بڑی دھوم سے مانجھا ہوا سانچق مہندی ہوئی اُسکے بعد برات ہوئی بہت کچھ جہیز مین ملا برات نوشاہ کے گھر آئی نوشاہ نے عروس سے کام دل حاصل کیا اُسی شب گوہر مراد صدف آرزو مین قرار پایا راوی نے بیان کیا ہی کہ بطن سے سحاب پری دختر طوغان پریزاد کے بھی ایک لڑکا نہایت حسین وجمیل وبہادر وشجاع پیدا ہوتا ہی کہ اُسکا بھی ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہی جو کہ اس دفتر کے بعد ہے اس دفتر مین نہایت عجیب وغریب واقعات ہین اور صاحبقرانی بدیع الملک کی ہی بعد الفراغ شادی شاہزادون نے وہان سے بھی کوچ کیا طرف شہر مینا حصار کے طوغان پریزاد اپنے وزیر کو یہانکا حاکم کرکے مع دو لاکھ دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا حسان پریزاد نے پہلے سے جاکر سامان دعوت کیا اور سب شاہزادی مع خدم وحشم کے پہونچے استقبال کرکے لیگیا بڑی دھوم سے دعوت کی یہ بھی شہر بہت آباد تھا یہان شاہزادہ پانچ روز مہمان رہا مرقد شاہ حقائق شمشیر کی زیارت کی بہت کچھ زر وجواہر چڑھایا اور سبنے فاتحہ پڑھا اب وہان سے کوچ کیا طرف مکان دیو مینار رنگ کے حسان پریزاد بھی مع ایک لاکھ پچاس ہزار دیو وپریزاد کے ہمراہ ہوا اپنے فرزند کو بادشاہ کیا دیو مینار رنگ نے بھی قبل سے آکر سامان دعوت کیا اور استقبال کرکے لیگیا اُسکا بھی شہر خوب آباد تھا بڑے تزک وحشم سے دعوت کی یہان بھی شاہزادی تین دن مہمان رہی وہان سے کوچ کیا اب شاہزادونکے ہمراہ آٹھ نو لاکھ دیو وپریزاد ہین ایک لشکر کثیر ہے دیو مینار رنگ بھی بیس ہزار پری دیو سے ہمراہ رکاب ہوا بس شاہزادون نے صحراے مینا حصار مین آکر قیام فرمایا اب یہان لشکر کو شاہزادے نے بموجب ارشاد ایرج نامدار وشہریار عالیمقدار رستم ثانی اپنے پدر بزرگوار کے آراستہ کیا اور حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اس درہ کوہ سے نکلکر بیرون طلسم روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ درہ اصلی تھا طلسمی نہ تھا کہ بعد فتح طلسم برباد ہوجاتا بیرون درہ سلیمان پریزاد مع اپنے لشکر اور فرزند اور پریزادون کے مقیم تھا کہ جسکو شاہزادے نے رہا کیا تھا اور انتظار شاہزادہ کر رہا تھا اور ہر روز کہتا تھا کہ ابھی تک وہ شہریار طلسم فتح کرکے تشریف نہین لایا نہ معلوم کیا سبب ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی صحرا کی سیر کر رہا ہی اور وہان بموجب حکم شاہزادہ لشکر مرتب ہوکر روانہ ہو چکا ہی صبح کے وقت سلیمان بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی پہلو مین اُسکا فرزند دل بند ہی اور کرسیون پر سردار ہین کیونکہ اُسنے شہر کل شہر کو طلب کر لیا ہی اور سب سردار بھی حاضر دربار ہین کہ دفعتہً کوہ سے گرد عظیم بلند ہوئی کہ جسنے شہر ودیار کو تیرہ وتار کر دیا یہ گرد وغبار جو سلیمان نے دیکھا اُن پریزادون کو حکم دیا کہ جو ہرکارون مین ملازم تھے کہ خبر تو لاؤ کہ یہ گرد وغبار کیسا بلند ہی گو آمد لشکر کی تو خبر در ہی مگر معلوم تو ہو کہ یہ کیسا لشکر ہی وہ پریزاد فوراً روانہ ہوئے اور قریب گرد وغبار پہونچے جب دامن گرد کا شق ہوا تو دیکھا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے عقب مین نوسو علم نشان نو لاکھ سپاہ کا دیو نشان اٹھائین لیے ہوئے اُنکے عقب مین اور سب سامان سواری بعد اسکے اراہونپر زر وجواہر کے صندوق بار ہین محافہ ناموس کے ہمراہ ہین اور ہزارون ارابون پر اثاثہ بارگاہ اُسکے عقب ہین اور بہت سے دیو ہین اُسکے بعد دیکھا کہ پھر جلوس سواری نمودار ہوا بعد اُسکے لشکر کثیر کی آمد شروع ہوئی سوا

یوزادہ پریزادے کے اور کوئی اُس لشکر مین نہ تھا دیکھا کہ وسط لشکر مین چار مرکبون پر چار جوان ماہ طلعت
مہر پیکر سوار ہین انمین وہ جوان بھی ہی جو کہ برائے فتح طلسم گیا تھا بڑے جاہ وحشم سے چلا آتا ہی عقب
مین لشکر بیشمار ہی بس وہ پریزاد شاہزادے کو دیکھکر اور دریافت کرکے سر پر پانون رکھکر بھاگے اور خدمت
سلیمان پریزاد مین آئے اور آداب شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ مبارک ہو کہ یہ جو گرد وغبار بلند
ہوا یہ آمد لشکر طلسم کشا ہی وہ شہریار طلسم کو فتح کرکے مع لشکر کے برون طلسم تشریف لایا ہی
یہ سننا تھا کہ سلیمان کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہی اُنکو انعام دیکر رخصت کیا اور
خود مع کل سردارون و فرزند و کل لشکر کے سوار ہوکر برائے استقبال چلا جب قریب لشکر پہونچا
ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا اتنے مین آمد لشکر شروع ہوئی لشکر کو خوب آراستہ پایا شاہزادہ
کو دیکھا اور تین آدم زاد نظر آئے شاہزادے نے سلیمان اور اُسکے فرزند کو پہچانا پس لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اُس صحرا مین ایک طرف فروکش ہوا ناموس خیمے مین اُترے شاہزادہ
بارگاہ مین فروکش ہوا سلیمان اور اُسکے فرزند اور سب سردارون نے قدمبوسی حاصل کی مجرا کیا
اشارہ بیٹھنے کا ملا سب مجرا و سلام کرکے بیٹھے سلیمان نے عرض کیا کہ میری دو غرضین ہین اُنکو
قبول فرمائیے فرمایا بیان کرو اسنے عرض کیا ایک عرض یہ ہی کہ حالت طلسم سے اور ان بزرگوارون سے آگاہ فرمائیے جو کہ
مثل آپ کے ہین اور انمین اور آپ مین سر مو فرق نہین ہی دوسرے میرے شہر مین تشریف
لیچلیے اور میری دعوت قبول فرمائیے شاہزادہ نے کہا کہ اچھا پہلے شاہزادے نے ملک ایرج
کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے جد نامدار ہین مین انکا ادنے غلام ہون اُنکا اسم مبارک
ملک ایرج نوجوان ہے اور یہ دوسرے جو اُنکے برابر دنگل پر تشریف فرما ہین میرے جد
بزرگوار ہین انکا نام رستم ثانی ہی اور یہ جو برابر میرے والد کے دنگل پر متمکن ہین انکا نام شہریار
عالیوقار ہی اور میرے عم عالیمقدار ہین یہ فرماکر سب واقعات طلسم بیان کیے اور فرمایا کہ انھین
صاحبون کی رہائی کے واسطے مین نے اتنی بڑی کوشش کی اور طلسم فتح کیا خداوند کریم نے
مجکو میرے مطلب پر کامیاب کیا یہ فرماکر سب سردارون اور بادشاہون کے نام بتائے جو
طلسم سے ہمراہ آئے تھے اور ان لوگون کے نام سے آگاہ کیا کہ جنکو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور
فرمایا کہ تم اپنے مکان کو جاؤ مین آتا ہون مین نے تمھاری دعوت قبول کی پس سلیمان پریزاد اپنے
فرزند کو خدمت مین چھوڑکر اور چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر مین آیا سامان ضیافت مین مصروف ہوا
شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ کو صاف کرایا بڑے تزک و احتشام سے دعوت کا سامان کیا پریان
تمام قاف سے طلب کین یہان تک کہ شاہزادہ نے وہان سے کوچ کیا قریب شہر آکر فروکش ہوئے
سلیمان کو خبر ہوئی وہ آکر بڑی تعظیم و تکریم اور تواضع سے شہر مین لایا پھر شہر کی سیر کرائی شہر کو خوب
آباد پایا ہر گلی کوچہ اہل شہر سے مملو تھا اسکے بعد دار العمارہ شاہی مین آئے ایوان مین پہونچے سلیمان
نے قصد کیا کہ تخت پر بٹھاؤن انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھارا تخت و تاج
تمکو مبارک رہے ہاتھ پکڑکر سلیمان کو تخت پر بٹھایا اُسنے صحبت عیش و عشرت کی آراستہ ہونے کا حکم دیا
ساقیان سیمین ساق نے آکر سبکو بادۂ گلگون سے سیراب کیا اُسکے بعد ناچ رنگ ہونے لگا سلیمان پریزاد
نے بڑی دھوم سے دعوت کی پندرہ دن تک بزم عشرت برپا رہی سولھوین دن برخاست ہوئی شاہزادہ
لشکر مین آیا بعد دو دن کے جب آرام پایا تو وہان سے کوچ کا حکم دیا سلیمان نے اصرار کیا شاہزادے

سنے فرمایا کہ اب مین نہین ٹھہر سکتا ہون اُسنے قصد ہمراہ چلنے کا کیا اُسکو منع کیا بس ہمایون اسکا فرزند ہمراہ رکاب فلک انتساب ہوا پچاس ہزار دیو و پریزاد کے لشکر سے اور وہ بھی دیو و پریزاد ہمراہ ہوئے کہ جنکو ہمراہ فرزند ہمایون کے رہا کیا تھا بس وہان سے شاہزادے نے بعد جاہ و حشم کوچ فرمایا طرف جزیرہ ارغنون کے کیونکہ صدف پریزاد سے اقرار کر چکے تھے کہ جب مین اپنے کام سے فراغت حاصل کرونگا تو وہان سے واپس آؤنگا ضرور تمھارے جزیرے مین آؤنگا اور مہمان تمھارا ہونگا اور تمکو اپنے حال سے آگاہ کرونگا بس اُسی سبب سے اُدھر کو روانہ ہوئے طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو راہ مین ہین ابراوی حال صدف پریزاد کا بیان کرتا ہے کہ اُسنے ایک مدت تک انتظار کیا کہ اب وہ شہریار آتا ہے اور اب آئیگا جب زمانہ زیادہ گذر گیا تو خیال کیا کہ شاید فراموش کیا ایکدن کا ذکر ہے کہ مع اپنے سردارون کے برائے شکار صحرا مین آیا شکار مین مصروف تھا کہ ایک طرف سے غبار بلند ہوا اسنے ہرکارے برائے دریافت خبر روانہ کیے وہ ہرکارے جلد دریافت کرکے واپس آئے اور عرض کیا کہ ایک لشکر کثیر آتا ہے ہمنے جو دریافت کیا تو اہل لشکر سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہے طلسم کشا طلسم کو فتح کرکے سب مال و اسباب طلسمی لیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہے حضور ہم کیا عرض کرین جو شان و شوکت ہے لشکر کی اور طلسم کشا کی خداوند خود کسی مقام پر کھڑے ہوکر ملاحظہ فرمالین بس صدف پریزاد ایک طرف اپنے سردارونکو لیکر کھڑا ہوا چونکہ وہ صحرا بہت پُرفضا تھا شاہزادون نے لشکر کو اُسی صحرا مین اُترنے کا حکم دیا تھا بس دامن گرد کا شگاف ہوا صدف پریزاد نے دیکھا کہ اُس گرد سے نقیب پیدا ہوئے وہ ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد اراندہ خیمے بارگاہ سے آگے خیمہ وغیرہ برپا ہوئے آخر لشکر شروع ہوئی اور جلوس سواری آیا اُسکے بعد دیکھا کہ محافہ ناموس کا ہے اور خزانہ اُسکے بعد دیکھا کہ چار آدمزاد چار مرکبان پری نژاد پر سوار ہین اب جو غور کرکے دیکھا تو اُس جوان کو پایا کہ جسنے دیو دراز قد کو قتل کرکے اُسکے ہاتھ سے اسے نجات دی تھی بس دیکھکر اپنے سردارون سے کہا کہ اسی جوان نے میری جان بچائی تھی کیا صاحب اقبال ہے یا تو اکیلا گیا تھا یا اسقدر لشکر لیکر آیا بڑا صاحب اقبال ہے مین اسی جوان کا ذکر کرتا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ تین جوان جو کہ مثل اُسکے اور ہین یہ کون ہین صدف پریزاد نے دیکھا کہ برابر اُسی جوان کے اور تین جوان ہین جو کہ بالکل اُس سے مشابہ ہین سر مو فرق نہین ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ یہ ابھی کم سن ہے وہ سن دار ہین یہ دیکھکر اپنے سردارون سے کہا کہ مین ایسے واقف نہین ہون مین اسی شہریار کے انتظار مین بیقرار رہتا تھا صدف پریزاد یہ باتین کر رہا ہے وہان لشکر فرو کش ہوا خیمون مین ناموس اُترے بازارین آراستہ ہوئین راوی نے کہا ہے کہ جہان پانچ چار روز قیام کرنے کا قصد ہوتا تھا وہان بارگاہ طلسمی برپا کی جاتی تھی بس یہان بارگاہ برپا ہوئی شاہزادہ آ پہنچے بارگاہ مین مع سردارون اور بادشاہان طلسم کے داخل ہوا جب لشکر اُتر چکا صدف پریزاد اپنے سردارونکو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اُسنے کہا کہ چلو ملازمت حاصل کرین مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجھسے جو اقرار کیا تھا اُسی اقرار کے بموجب تشریف لائے ہین مین تو خیال کرتا تھا کہ فراموش کیا ہوگا مگر معلوم ہوا کہ قول کے صادق ہین بس لشکر مین داخل ہوا تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا دیو کلکال دربارگاہ پر بمرتبہ سپہ سالاری تھا جب یہ در بارگاہ پر پہونچا اُسنے کہا کہ تم کون ہو جو اندر بارگاہ کے جانے کا قصد رکھتے یہ بارگاہ اُس شخص کی ہے کہ جسکا نام سہراب ثانی فاتح طلسم پہل چراغ سلیمانی ہے بدون اجازت کوئی نہین جا سکتا ہے اپنے نام سے آگاہ کرو ہم جاکر عرض کرین اگر اجازت ملیگی تو جانا ملیگا ورنہ واپس جانا اُسنے کہا بہت خوب تم جاکر عرض کرو کہ آپکا غلام

ویرہنہ صدف پریزاد در دولت پر حاضر ہی شرف ملازمت کا خواستگار ہی اُسکے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے دیو کالکال یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا کرکے جو صدف نے عرض کیا تھا عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ اُسکو بھیجدو پس دیو کالکال نے کہا کہ جاؤ تمکو طلب کیا ہی پس صدف پریزاد مع سرداروں کے بارگاہ مین آیا عجب شان و شوکت کی بارگاہ پائی اور تمام بارگاہ کو سب سرداروں سے مملو پایا دیکھا کہ دو جوان ایک دنگل پر متمکن ہین اُسکے برابر اور تین جوان جلوہ فرما ہین ہزاروں دیو و پریزاد کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین ملازم و خدمتگار دست بستہ حاضر ہین یساول و چوبدار مؤدب کھڑے ہین کسیکو یہ یارا نہین ہی کہ سر اُٹھا کر دیکھ سکے سب سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین کہ صدف پریزاد نے مع سرداروں کے مجرا گاہ پر پہونچکر بہت ادب سے مجرا کیا شاہزادون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ کرسیان لاؤ انکے واسطے صدف پریزاد نے دوڑکر قدم سہراب ثانی کے چومے اور اُسکے بعد اور سب سرداروں نے قدم چومے شاہزادے نے اُنکو حکم دیا کہ بیٹھو صدف پریزاد مع سرداروں کے علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صدف پریزاد نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اب حضور حسب وعدہ میرے کفش خانہ مین تشریف لے چلین اور مین آپ کی خدمت کرون اور اسم نامی سے اور اپنے حال سے آگاہ فرمائیے اور واقعات طلسم سے پس شاہزادے نے اپنے خاندان سے اور اپنے نام سے اور اپنے والد وجد و عم کے نام سے اور کل واقعات طلسم سے اور سب دیو اور پریزاد اور سرداروں کے حالات سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ مین ان بزرگوارون کی رہائی کے لیے جاتا تھا اُسوقت بمصلحت اپنے حال سے آگاہ نہین کیا تو اب تو آگاہ کر دیا پس صدف پریزاد بھی کرسی پر سے اُٹھا اور ملک ایرج و شہریار و رستم ثانی کے بھی قدم چومے اُنھون نے شفقت فرمائی وہ پھر آکر کرسی پر بیٹھا پس عرض کیا کہ میرے نان و نمک کو بھی قبول فرمائیے جواب دیا کہ ہمنے قبول کیا پس وہ رخصت ہوکر اپنے جزیرے مین مع اپنے سرداروں کے باتین کرتا ہوا آیا راہ مین کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے خلیق ہین انکی کس زبان سے تعریف کیجائے پس اپنے جزیرے مین آیا سامان دعوت کرکے پھر خدمت شاہزادہ مین عرض کیا کہ تشریف لیچلئے پس شاہزادہ مع سرداروں اور پریزاد و عم وجد کے ہمراہ صدف پریزاد کے جزیرے مین آیا جزیرے کو خوب آباد پایا ہر مقام پر خوب خوب گل و صنوبر لگے ہوئے تھے سب اہل جزیرہ نے شاہزادہ کے قدم بوسی حاصل کی شاہزادہ عمارت شاہی مین تشریف لایا صحبت عیش و عشرت برپا کی جام شراب گردش مین آیا جلسہ ناچ رنگ برپا ہوا چار دن تک محفل عیش برپا رہی پانچوین دن شاہزادہ جزیرہ سے لشکر مین آیا اور دو روز کے بعد صدف پریزاد سے فرمایا کہ اب ہم اپنے ملک کی طرف جاتے ہین تم اپنے جزیرے کو جاؤ اُسنے عرض کیا کہ مین رکاب سعادت سے اب ایک پل جدا نہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ تمہارا جزیرہ ہی اگر تم چلے جاؤ گے تو کیونکر بندوبست ہوگا عرض کیا کہ مین کسیکو یہان اپنی طرف سے حاکم کر دونگا اور آپ کے ہمراہ چلونگا فرمایا کہ جاؤ بندوبست کر آؤ وہ رخصت ہوکر گیا اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم جزیرہ کرکے اور پچاس ہزار دیو و پریزاد ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا پس یہان سامان سفر ہو چکا تھا خیمہ وغیرہ بار کیے تھے پس کوس رحیل پر چوب پڑی اب شاہزادہ بصد جاہ و حشم طرف قلعہ یاقوت نگار کے بخدم و حشم روانہ ہوا قطع منازل و طے کرتا ہوا چلا

اسکو راہ مین رہنے دیجیے اب کچھ حال قلعہ یاقوت نگار کا سماعت فرمائیے

اب تتمہ داستان قلعہ یاقوت نگار و حالات اخضر پریزاد کہ خبر پاتا طلسم کے فتح ہونے کی اور شاہزادے کی مع خدم و حشم ادھر کو آنے کی اخضر پریزاد کا یہ خبر سنکے خوش ہونا

ہونا اور براے استقبال پریزادون کو روانہ کرنا شاہزادے کا مع رستم ثانی و شہریار عالیوقار و ایرج نامدار و کل لشکر کے داخل قلعہ ہونا اسنیے نانا اور ماں سے ملنا سبکا خوشی کرنا اور محفل عیش کا برپا ہونا بعد اختتام جشن بصلاح ایرج نامدار و شہریار عالیوقار سفر کرنا براے روانگی بردہ قاف و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیت

سخن سازے کہ معنی ساز گردد سخن را این چنین آغاز کردہ
چنین مے نگارند این داستان نویسندہ دفتر داستان

راویان درد و غم و حاکیان مسرت شیم اس اشتان گلستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ بموجب سرور جنی کے زائچہ کرنے کے اور خبر دینے کہ شاہزادہ سلامت ہی اور بعد چھ ماہ کے بخدم و حشم تشریف لائیگا اسمین فرق نہوگا اخضر پریزاد کو اطمینان ہوا تھا مگر چند دیو و پریزاد براے تلاش روانہ کیے اور چند دیو طرف طلسم چہل چراغ سلیمانی کے روانہ کیے تھے چنانچہ وہ دیو و پریزاد براے خبر گئے ہوئے ہین یہان اخضر پریزاد انکا انتظار کرتا تھا کہ دیکھیے وہ دیو و پریزاد کیا خبر لیکر آتے ہین اور ہر روز اہل دربار سے کہتا تھا کہ وہ دیو و پریزاد ابھی تک کچھ خبر لیکر نہین آئے سرور جنی سے کہتا تھا کہ آپ کی مدت کا زمانہ کم ہوتا جاتا ہی اور وعدہ کا دن قریب آتا جاتا ہی وہ عرض کرتا تھا کہ کبھی فرق نہوگا اگر فرق ہو تو مین اپنا خون مع اپنی اولاد کے آپ کو حل کردون فوراً حکم قتل فرمائیگا یہی حال ہر روز اخضر پریزاد مضراب پری اپنی دختر سے آکر بیان کر دیتا تھا کہ یہ سرور جنی کہتے ہین مگر وہ ماں تھی اُسکی بیقرار اور اضطراب نہ جاتا تھا رات دن رویا کرتی تھی سوکھ کر کانٹا ہوگئی تھی چہرہ ارغوانی ہوگیا تھا یا وہ حالت تھی کہ آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اخضر پریزاد اُسکی حالت دیکھ دیکھکر بہت پریشان ہوتا تھا مضراب پری ہر روز بادشاہ سے کہتی تھی کہ سرور جنی سے دریافت فرمائیے کہ اب کسقدر زمانہ باقی ہی بادشاہ اُسکے کہنے سے دریافت کرتا تھا سرور جنی وہی جواب دیتا تھا شہر مین کسی مقام پر بزم عشرت نہ برپا ہوتی تھی سب نے شادیان موقوف کردی تھین شاہزادے کے غم والم مین مبتلا تھے اُس امر کو عرصہ گذرا یعنے پانچ ماہ پندرہ یوم گذرے کہ اخضر پریزاد نے سرور جنی سے کہا کہ اے سرور جنی واقف اسرار الٰہی جو تمنے حکم لگایا تھا اُسکو ایک مدت ہوئی یعنے تمہارے حکم لگانے پر پانچ ماہ پندرہ یوم گذر گئے اب آپکی رت مین پندرہ یوم باقی ہین اور کوئی خبر ہست و نیست کی نہین آئی اسوقت تو زائچہ ملاحظہ فرمائیے سرور جنی نے عرض کیا بہت خوب بس اُسوقت سوا ہاتھ زمین لیپی اور اصطرلاب کو آفتاب سے مقابل کیا تختہ تعقل پر قرعہ تفکر کو پھینکا اور احکام استخراج کرکے سر اٹھایا مگر چہرہ سے آثار مسرت ہویدا تھے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو آج کچھ خبر خوش سمع اقدس سے گذرے گی کہ جو باعث دفع پریشانی ہوگی اور اضطرار قلب کو رفع کریگی اور انھین پندرہ یوم مین شاہزادے سے ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ وہ حسب المراد واپس آئینگے اُنکے ہمراہ اُنکے پدر و عم بھی ہونگے میرے زائچہ مین تو نکلتا ہی اور یہ میرا علم خبر دیتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہی تو مین آج آپکو زر کثیر دونگا کہ آپ سے اٹھ نہ سکیگا یہ فرما کر کہا کہ خدا ایسا کرے تاکہ مضراب کے تو دل کو کل آئے یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک وہ دیو جو کہ طرف طلسم سلیمانی کے روانہ ہوئے تھے براے دریافت حال اور براے

ملاش سہراب ثانی حاضر خدمت ہوئے اُنکی یہ حالت تھی کہ چہرہ پر آثار مسرت ہویدا تھے سانس پھولی
ہوئی تھی حواس بجا نہ تھے فرط خوشی سے اُنکی عجیب حالت تھی آتے ہی قریب تخت گر پڑے اور قصد کرتے تھے
کہ کچھ کلام کریں مگر بسبب خوشی کے کلام نہیں کیا جاتا ہی مجرا و سلام تک نہیں کیا حضرت نے کہا کہ اُنکو
اُٹھاؤ اور اِنسے کہو کہ کیا ایسی خبر لائے ہیں کہ جو یہ انکا حال ہی میرے دل کو تشویش ہوئی ہی یہ تو وہی لوگ
ہیں جو کہ برائے خبر شاہزادہ طرف طلسم چہل چراغ سلیمانی کے گئے تھے ایسے بدحواس ہوکر آئے ہیں
کہ کچھ خیال تک نہیں ہی چند دیو اُٹھے اور اُنکو اُٹھایا اور کہا کہ حواس درست کرو دیکھو سامنے بادشاہ
تشریف فرما ہیں ایسے بے ادب ہوگئے ہو کہ کچھ خیال نہ رہا یہ جو اُنھوں نے کہا اور اُنکو اُٹھایا اُنھوں
نے اپنے حواس درست کیے جب حواس بجا ہوئے پہلے مجرا کیا پھر دعا ثنائے شاہی بجا لائے
اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم وہ خبر لائے ہیں کہ حضور ہمکو زر و جواہر سے مالا مال کر دینگے بادشاہ نے فرمایا کہ
بیان کرو اُنھوں نے عرض کیا کہ غلام بموجب احکام سرکار برائے تلاش شاہزادہ بلند اقبال طرف طلسم
کے گئے تھے جب ہم راہ طی کرکے سرحد طلسم پر پہونچے تو ہمنے کوئی وہاں آثار طلسم نہیں پایا مگر حد تو ہمکو
معلوم تھی ہم آگے نہ بڑھے اُسی سرحد پر کھڑے رہے مگر کوئی علامت طلسم نہ تھی طلسم افسانہ تھا ہم حیران
ہوئے کہ یہ کیا سبب ہی وہاں قیام پذیر ہوئے کہ شاید کچھ خبر ملے شب جب گذری صبح کو ہم صحرا میں پھرنے
لگے کہ کچھ شکار وغیرہ ملجائے تو اپنی گرسنگی کو شکار کرکے بجھائیں ہم تلاش شکار کر رہے تھے
کہ ہمنے دیکھا طلسم کی طرف سے چند دیوزاد و پریزاد چلے آتے ہیں ہم اور حیران ہوئے کہ نہ ادھر سے
کوئی آتا ہی نہ جاتا ہی پھر خیال کیا دل میں کہ یہ ساکنان طلسم سے ہیں انکو اختیار ہوگا جب وہ حد طلسم
سے باہر آئے ہم اُنکے قریب پہونچے اور ہمنے اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں سے تشریف لاتے ہیں اس
مقام پر تو طلسم تھا اور یہ سرحد طلسم کی ہی اُدھر جو جاتا ہی اسیر ہو جاتا ہی اور ہمنے آجتک اُدھر سے
کسی کو آتے نہیں دیکھا آپ کیونکر آئے تب اُنھوں نے ہنسکر جواب دیا کہ اے بھائی آگاہ ہو کہ ہم
رہنے والے طلسم کے ہیں اور یہ تمنے سچ کہا کہ یہ سرحد طلسم ہی بس یہ امر ضرور ہی کہ اُدھر سے بدون
اجازت بادشاہ کے نہیں آسکتا تھا اور جو اس مقام پر آتا تھا اور جو طلسم پر پہونچا اسیر ہوگیا
یہ ضرور تھا مگر اب وہ بات جاتی رہی جسکا جی چاہے طلسم سے آئے جسکا جی چاہے طلسم کو جائے
اب کوئی روک ٹوک نہیں ہی ہمنے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ روک ٹوک جاتی رہی اُنھوں
نے کہا کہ چند دن کا عرصہ ہوا ہی کہ طلسم کشا نے داخل طلسم ہوکر طلسم کو درہم و برہم کر دیا تمام مرحلہ جات
فتح کیے بادشاہ طلسم کو زیر کرکے اپنا مطیع کیا بلکہ اُسنے اپنی دختر کی شادی طلسم کشا کے ہمراہ
کر دی ہی تب ہمنے دریافت کیا کہ طلسم کشا نے یہ طلسم کیوں درہم و برہم کیا اُنھوں نے جواب دیا
کہ طلسم کشا کے جد و پدر و عم اس طلسم میں کسی سبب سے اسیر ہو گئے تھے اُنکی رہائی کے
لیے طلسم فتح کیا بڑا مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ کے ہاتھ آیا تب ہمنے کہا کہ طلسم کشا کا اور
اُنکے بزرگوں کا کیا نام ہی اور طلسم کشا کا سن کیا ہوگا اور اب طلسم کشا کہاں ہی اور کہاں کا رہنے والا
ہی تب اُنھوں نے جواب دیا کہ طلسم کشا کے جد کا نام ملک ایرج نوجوان پدر کا اسم مبارک
رستم ثانی عالیشان و عم کا نام شہریار عالی وقار اور خود طلسم کشا کا اسم سامی سہراب ثانی
نبیرہ حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان ہی اور لقب طلسم کشا ہی اور سن کوئی نو دس برس کا
ہوگا ابھی جوان رعنا ہی طلسم کشا کا مسکن قلعہ زر یاقوت نگار ہی طلسم کشا نواسہ ہی اخضر پریزاد

بادشاہ پردۂ پنجم قاف کا اب طلسم کشا نے شہر اژدریہ و قلعہ طلسمی کا بندوبست کر کے مع خدم و حشم کی طرف مرحلہ جات کے کوچ فرمایا اب کہ سب مرحلون کی سیر کرتے ہوئے اپنے ملک کو جاؤنگا جب یہ سنا فوراً وہان سے ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمکو یہ حال معلوم ہوا ہے حاضر ہو کر عرض کیا یہ جو اخضر پریزاد نے سنا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا اور جسم فرط مسرت سے ایسا تازہ ہو گیا کہ پیرہن تنگ ہو گیا اہل دربار کا یہ حال ہوا خوشی سے ہر ایک کا دل مثل گل شگفتہ ہو گیا سرور جنی تو نہال ہو گیا کہ میرا حکم سچا نکلا بس اخضر پریزاد نے اسیوقت ہر ایک دیو و پریزاد کو جو کہ خبر لیکر آئے تھے خلعت گران اور زر کثیر مرحمت کر کے رخصت کیا وہ خوشی خوشی سلام و مجرا کر کے اپنے مقام پر آئے سرور جنی کو اسقدر زر و جواہر مرحمت کیا کہ وہ مالا مال ہو گیا حکم دیا کہ خوشی کی نوبتین بجین توپین فیر ہون یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت نوبتخانے مین خبر پہونچی نوبتین بجنے لگین توپین فیر ہونے لگین اہل شہر کو بھی معلوم ہوا کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اب ادھر کو تشریف لاتا ہے ابھی یہ خبر آئی تھی کہ پہلی خوشی بادشاہ نے فرمائی ہے سب خوش ہوئے غم و رنج دلون سے دور ہو گئے جب یہ خبر محل مین پہونچی پریون نے جو سنی از حد خوش ہوئین چہل پہل مچ گئی مضراب پری مادر سہراب ثانی اپنے قصر مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکے کان مین نوبت بجنے کی صدا آئی سر اٹھا کر اپنی خواصون سے کہا کہ باوجودیکہ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ کوئی بزم عشرت برپا نہ کرے اہل شہر نے شادی برپا کی ہے کسکے گھر مین شادی کی نوبت بج رہی ہے کوئی حکم شاہی کا خیال نہ کیا انھون نے عرض کیا کہ سزا پائیگا یہ باتین کر رہی تھی کہ ایک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ سے عرض کیا کہ مبارک ہو کچھ خبر خوش آئی ہے جو بادشاہ نے نوبت کے بجنے کا حکم دیا توپین فیر ہو رہی ہین شہر بھر سب خوش ہین آپ کی دائمہ کی خواصین خوش خوش پھر رہی ہین اور مبارکباد دے رہی ہین یہ جو اسنے عرض کیا ملکہ اپنے مقام سے اٹھی اس سے کہا کہ کیا بادشاہ تشریف لاتے ہین اسنے عرض کی کہ ابھی تو نہین مگر محلدار نے کسی پہرہ والے سے سنا اسنے آکر محل مین سب سے کہا بس ملکہ اپنی خواصون کو لیکر طرف قصر شاہی کے چلی ادھر سب خواصین مضراب پری کی گھیرے ہین اور مبارکباد دے رہی ہین کہ ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ شاہزادے نے طلسم فتح کیا اور سبکدوش ہو گیا اور ادھر کو تشریف لاتے ہین اسی سبب سے بادشاہ نے خوشی کا حکم فرمایا ہے سب خوش ہو رہے ہین کہ مضراب پہونچی مع اپنے خواصون کے ان خواصون نے ملکہ کو بھی یہی کہا مبارکباد دی ملکہ نے کہا کہ کیا معلوم کیا خبر آئی ہے بادشاہ تشریف لائین تو معلوم ہو تمہارے موہنہ مین گھی شکر یہی خبر آئی ہو یہ کہکر ان کے پاس بیٹھ گئی اسنے بلائین لین وہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا خوشی خوشی ہر سردار طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا باہم یہ تقریر کرتے جاتے تھے کہ یہ لوگ کیا صاحب اقبال ہین دیکھو تو یکہ و تنہا جا کر طلسم فتح کیا اور سبکدوش ہو گیا کیون نہو کس خاندان کے چشم ہین جو کہتے ہین وہ کرتے ہین اہل دربار تو باہم یہ باتین کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے سرور جنی خوش خوش زر کثیر لیکر اپنے مکان پر آیا یہان بادشاہ شاد و شادمان رنج و غم سے آزاد داخل محل ہوا جیسے بادشاہ کو آتے دیکھا مجرا بجا لائین ہو دست بستہ کھڑے ہو بیٹھ بادشاہ اپنے قصر مین آئے زوجہ و دختر نے تعظیم کی مضراب نے مجرا کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھ گئے مضراب نے خود پوچھا کہ کیا

کچھ میرے لاڈلے کی خبر خوش آئی بادشاہ نے فرمایا کہ مبارک ہو کہ تمھارے فرزند نے طلسم فتح کر لیا ہے
اپنے باپ و چچا کو رہا کیا اب مع خدم و حشم کے آتا ہے جسقدر سرور حبشی نے کہا تھا سر مو فرق نہوا یہ کہکر
جو خبر دیو و پریزاد لیکر آئے تھے اور اُنھون نے جو بیان کیا تھا سب دختر سے بیان کیا مضراب خوش تو
ہوئی اور کہا کہ اے والد بزرگوار یہ جو کچھ آپنے فرمایا سب درست ہے مگر اندھا جب پتیاے جب دو آنکھین
پائے تاوقتیکہ وہ یہان نہین آلیتا ہے مجکو نہین یقین آتا ہے نہ میرے دلکو قرار آتا ہے خیر یہ خبر معلوم ہوئی کہ زندہ ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ اے بیٹا خوش ہونے کا مقام ہے کہ یہ خبر آئی خدا وہ دن بھی لائیگا کہ وہ ہمسے آکر ملیگا اس دن
کی کب امید تھی مضراب نے کہا کہ یہ امر ضرور ہے پس بادشاہ نے سمجھا کر سیاہ پوشاک بدلوائی دلکو تسکین دی اُدھر
اہل محل نے مبارکباد دی اُنکو انعام دیا گیا اب یہان سب خوش ہین دوسرے دن پھر دربار کیا گیا اسی
طور سے آٹھ روز گذرے تھے مضراب جب بادشاہ محل مین دربار سے آتا تھا تو دریافت کرتی تھی
کہ کچھ خبر آئی بادشاہ فرماتا تھا کہ ابھی نہین آئی وہ خاموش ہو رہتی تھی گو خوش تو ہوتی تھی مگر مغموم بھی تھی اس
امر کو آٹھ روز گذرے اور کوئی خبر نہ آئی بادشاہ دربار مین جلوہ فرما تھا مگر اُسدن کچھ مغموم تھا کسی سے کلام نہ
کیا تھا کہ چند دیو اور پریزاد آکر اُسی حالت سے جیسے کہ وہ دیو و پریزاد آئے تھے حاضر دربار ہوئے سنیے
دیکھا کہ یہ وہ دیو و پریزاد ہین جو اطراف و جوانب مین برائے تلاش شاہزادہ بحکم بادشاہ گئے تھے جب اُنکے
بھی حواس درست ہوئے اُنھون نے مجرا و سلام کیا دعا و ثنا بجا لائے عرض کیا کہ وہ خبر لائے ہین کہ
ہمارے دہن جواہر سے بھر دیجیے بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار
برائے تلاش شاہزادہ روانہ ہوئے اسقدر زمانہ تک کوہ و صحرا گلشن و دریا مین اُس گوہر نایاب شہریاری
دگل شاداب بختیاری کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا آخر کو پریشان ہو کر واپس چلے آتے تھے جب
قریب اپنے ملک کے پہونچے دیکھا کہ کوسون تک خیمے و بارگاہین برپا ہین اور ایک لشکر کثیر فروکش ہے
بازارین آراستہ ہین کٹورا کھنک رہا ہے نشان لشکر کھلے ہوئے ہین ایک بارگاہ وسط لشکر مین برپا
ہے کہ جسکا کلس طلائی ہے وہ تمام بارگاہ کارچوبی ہے بلندی اُسکی بلندی فلک سے کم نہین ہے وہ
بارگاہ فلک بارگاہ ایسی ہے کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہوگی اُسکے روبرو یہ ہیچ ہے فلک
وقار مین کم ہے اُس بارگاہ پر تمام گوہر شب چراغ نصب ہین اور ایک طرف ایک لشکر ایسا فروکش
ہے کہ جسکے اسلحہ و لباس سب نئی وضع کے ہین اور سب پر جڑاو شب چراغ کا کیا ہوا ہے ہم لشکر
اور بارگاہ دیکھکر حیران ہوئے کہ کس بادشاہ جلیل کی بارگاہ اور لشکر ہے کیا کسینے ہمارے
بادشاہ پر لشکر کشی کی ہے صورت بدل کر داخل لشکر ہوئے اُس لشکر مین سوائے دیوزاد و
پریزاد کے اور کسیکو نہ پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر طلسم کشا کا ہے طلسم کو فتح کیے
ہوئے اپنے بزرگون کو رہا کیے ہوئے اپنے ملک کو جاتا ہے یہ بارگاہ اور خیمہ و خزانہ و اسلحہ
و لشکر سب طلسمی ہے ہمنے نام دریافت کیا تو کہا کہ سہراب ثانی نبیرہ رستم ثانی نبیرہ حمزہ صاحبقران
زلزلہ قاف ثانی سلیمان ملقب بہ طلسم کشا طرف قلعہ یاقوت نگار کے آجاتے ہین چونکہ قلعہ
یہانسے بہت قریب ہے اور چند سے یہان قیام فرمانا مع لشکر کے منظور ہے کسی کے ذریعے سے
خبر کر آئین پس یہ سنکر کہ لشکر طلسم کشا ہے یہ جو ہمنے سنا اور معلوم ہوا کہ اسوقت طلسم کشا
اپنی بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار آراستہ ہے گو اُنکے بیان سے یقین ہو گیا تھا کہ یہ ہمارے
شاہزادے کا لشکر ہے اور وہی فاتح طلسم ہے مگر خیال کیا کہ چلکر اپنی آنکھ سے دیکھ لو پس صورت

تبدیل کرکے داخل دربار ہوئے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین نہ دیکھی تھی حضور بموجب شعر

عجب بارگاہ عجب گیر و دار ÷ تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ÷

وہ بارگاہ دیکھی کہ ہوش جاتے رہتے ہیں تمام ستون الماس نگار و شب چراغی ہین فرش مخمل کا بچھا ہی گلدستہ لگے ہوئے ہین فرش پر کارچوبی کام ہی اندر بارگاہ کے سب زر و جواہر نصب ہی گلدستہ جواہرات کے طلائی گملون مین ہین جنمین پھول کا درخت ہی اُسکا عطر اسمین بھرا ہوا ہی منقلین روشن ہین عود و عنبر سُلگ رہا ہی خوشبو سے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین ایوان بارگاہ مین ہزارون دنگل و کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین وسط مین تخت آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی دیکھا کہ ہزارون دیو و پریزاد کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین کہ جنکو ہمنے آج تک نہین دیکھا اُنمین ہر ایک رستم وقت و اسفندیار زمانہ معلوم ہوتا ہی سب کرسیان و دنگل سردارون سے مملو ہین ہم تختون پر چند بادشاہ پریزاد و دیوزاد بیٹھے ہوئے ہین اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک دنگل پر ہمارا شاہزادہ بصد شان و شوکت جلوہ فرما ہی لباس زرنگار زیب تن ہی جسمین تمام گوہر شب چراغ نصب ہین خود طلائی سر پر ہی زرہ شب چراغی جسم اقدس پر ہی اسلحہ جواہر نگار زیب کمر صندلی شوکت پر متمکن ہی اُسکے برابر اور ایک جوان جنکو ہمنے انہین دیکھا مگر بالکل ہمشکل جلوہ فرما ہین وہ بھی لباس پر تکلف سے آراستہ ہین اسلحہ لگائے ہوئے ہین اُنکے برابر ہمارے آقا و پیر و مرشد والد بزرگوار شاہزادہ سہراب ثانی آپ کے خویش رستم ثانی دنگل شوکت پر لباس پر تکلف سے آراستہ جلوہ فرما ہین اُنکے برابر ایک دنگل پر عم نامدار کشاہزادہ عالیوقار شہریار ذوالفقار لباس نفیس و اسلحہ سے آراستہ جلوہ فرما ہین باقی اور بہت سے سردار ہین یہ جو ہمنے دیکھا حواس جاتے رہے شاہزادہ اپنے اہل دربار سے فرما رہا ہی کہ اب تو قلعہ یاقوت نگار بالکل قریب ہی کل کسیکو یہانسے اپنے نانا کی خدمت مین روانہ کرینگے اور اُنکو اپنے آنے سے آگاہ کرینگے سب کہہ رہے ہین بہت خوب بس ہم یہ حال دیکھکر بارگاہ سے باہر آئے اور فوراً ادھر کو راہی ہوئے اب حاضر خدمت ہوکر سب حال عرض کیا اب ہم لوگ امیدوار انعام ہین اور حضور پر نور کو مبارک ہو یہ جو اُن سب نے حال کہا اتنو ہر ایک اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ دل ہر ایک کا مثل گل شگفتہ ہو گیا اور اُٹھ اُٹھکر بادشاہ کو مبارکباد دی اور گستاخانہ اور بے ادبانہ کہا کہ انعام ملے احضر کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتا ہی آنکھین تا بناگوش پہونچ گئی ہین ہر مرتبہ سرورجنی کی طرف دیکھتا ہی اور فرماتا ہی کہ واقعی مثل آپکے کوئی اب احکام لگانے والا نہین ہی سرورجنی عرض کرتا تھا کہ آپکی قدردانی اور غلام نوازی ہی بس احضر پریزاد نے اُن دیو و پریزاد کو انعام کثیر دیکر رخصت کیا اور اہل دربار کو بھی انعام علے قدر مراتب مرحمت کیا سرورجنی کو تو نہال کر دیا نوبت خانون کے آراستہ ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نقارہ خوشی پر چوب پڑے توپین فیر ہون اہل شہر خوشی کرین یہ حکم دیکر سرورجنی سے فرمایا کہ اے وزیر اعظم و اے دستور مکرم تم کل لشکر اور سردارون کو لیکر برائے استقبال جاؤ سرورجنی نے عرض کیا بہت خوب بس دیو ہومان اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سرورجنی کے ہمراہ جاؤ اور چند سردارون کو حکم دیا کہ تم یہین رہو بس بعد ان احکام کے دربار برخاست کیا ہر ایک سردار سرور اپنے مکان پر آیا اور سامان کرکے مستعد ہوا اُدھر سرورجنی بھی لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکے دیو ہومان نے لشکر کو آراستہ کیا

بس بڑے خدم وحشم سے براے استقبال طرف لشکر سہراب ثانی کے روانہ ہوئے وہ
پریزاد بھی ہمراہ تھے جو کہ لشکر دیکھ آئے تھے یہان تمام شہر مین غل مچا ہوا تھا کہ شاہزادہ تشریف
لایا بیرون شہر فروکش ہی مع اپنے والد و چچا کے ہمراہ آنکے لشکر اور خزانہ کثیر طلسمی ہی ہر ایک
اہل شہر خوش ہو رہا ہی ادھر یہان نوبت خانے آراستہ کیے گئے نوبتین بجنے لگین توپین فیر
ہونے لگین شہر کی آرایش کا حکم دیا تھا تمام شہر خوب صاف کیا گیا آئینہ بندی ہوئی بازار آراستہ
کیے گئے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی وہان محل مین ملکہ مضراب پری اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی
ہی اور خیال کر رہی تھی کہ آج جو بادشاہ دربار سے تشریف لاوینگے تو مین اُنسے کہونگی کہ مخبر بھیجنے
سے فرمائین کہ پھر وہ کوئی احکام لگائین اُس خبر کو بھی آئے ہوئے آٹھ روز ہو گئے یہ باتین
اپنے دل سے کر رہی تھی کہ یکایک چند پریزادین دوڑی ہوئین آئین اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ خدا حضور کو مبارک کرے حضور کے صاحبزادہ بلند اقبال تشریف لائے ای حضور اُنکے ہمراہ
آپ کے شوہر بھی تشریف لائے ہین اور دیور بھی اور خسر بھی مع مراد کے آئے ہین ملکہ
از حد خوش ہوئی جو محلدار خوش خوش یہ کہتی ہوئی آئی اسمین محلدارون نے صلاح کی کہ ملکہ سے
انعام لو کہ آگئے داماد اور نواسہ دونون مع الخیر آگئے ہین ابھی ڈیوڑھی پر گئی تھی تو ایک غل و
شور خوشی کا سنا اور یہ سنا کہ توپین فیر ہو رہی ہین نوبتین بج رہی ہین مین نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ان پریزادون نے آکر بادشاہ کو دربار مین خبر دی ہی کہ شاہزادہ مع لشکر
کے بیرون شہر قیام پذیر ہی پس بادشاہ نے آراستگی شہر کا حکم دیا توپین فیر ہونے کا حکم فرمایا
اور نوبتین خوشی کی بجنے کا اور سب سردارون اور اپنے وزیر کو مع لشکر کے براے استقبال
روانہ کیا ہی وہ سب گئے ہین پس آؤ ہم تم ملکہ کو مبارکباد دین ای ملکہ وہ سبکے سب ملکہ عالم کی خدمت
مین گئین ہین مبارکباد دینے کو ہمنے جو یہ سنا تو ہم ادھر آئے یہ سنا تھا کہ مضراب پری
ایسی خوش ہوئی کہ باچھین تا بہ بناگوش پہونچ گئین چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا نور رخ پر عود
کر آیا پیراہن تنگ ہو گیا سب نے مبارکباد دی فرمایا کہ بی بیون تمکو بھی مبارک ہو بادشاہ
سے دریافت کرلون پھر انعام دونگی اور تم سب کو خوش کرونگی سب نے عرض کیا
بہت خوب ملکہ کو دو خوشی ہوئین ایک تو فرزند جگر پیوند کے آنے کی دوسرے اپنے عاشق
وشیدا رستم ثانی یعنے اپنے شوہر کے آنے کی کہ ایک مدت کے بعد پھر ملاقات نصیب
ہوئی ملکہ سب خواصون کو ہمراہ لیکر فوراً اپنے ان کے قصر مین آئی یہان بھی مجمع خواصون کا
پایا اور دیکھا کہ ہر ایک خواص مبارکباد دے رہی ہی اور ملکہ عالم اُن سبکو انعام دے رہی
ہین اُن خواصون نے جو مضراب پری کو آتے ہوئے دیکھا پہلے مجرا کیا اور سب نے
مبارکباد دی ملکہ اپنی والدہ بزرگوار کے پاس گئین تسلیم کو سر جھکایا اُنہون نے دست شفقت
پشت پھیرا اور اپنی گود مین بٹھایا اور فرمایا کہ لو بیٹی شوہر کا آنا تمکو مبارک ہوا اور فرزند کا بھی پس
جو محلدار سے سنا تھا وہ سب بیان کیا جہان تک ملکہ نے سہراب ثانی کا ذکر کیا [illegible]
پری سنا کی جب رستم ثانی کا نام لیا اُسوقت سر جھکا لیا مگر خوش بہت ہوئی یہان تو انعام
وغیرہ تقسیم ہو رہا تھا کہ بادشاہ محل مین تشریف لائے ایک دھوم مبارک اور سلامت کی مچانے
لگی خواصون وغیرہ نے بادشاہ کو گھیر لیا کہ حضور کو مبارک ہو انعام مرحمت فرمائیے فرزند

کا بھی آنا اور خویش کا بھی آنا خوشی کا باعث ہی بادشاہ نے سبکو انعام دیا اور اپنی زوجہ کے پاس آکے سینے تعظیم کی مضراب پری نے مودب ہوکر سلام کیا بادشاہ نے دعا دی اور مسند پر بیٹھے بیٹھتے ہی زبان مبارک سے فرمایا کہ ای مضراب مبارک ہو تمھارا فرزند بھی آگیا تمنے اتنے عرصہ مین کیا اپنا حال کر لیا تھا خیر خدا نے تم سب پر رحم کیا ہمکو تو تمھارے فرزند کی امید نہ تھی یہ فرماکر جو پریزادون نے آکر کہا تھا سب بیان فرمایا اور جو بندوبست کیا تھا وہ بیان کیا بس یہ سنا تھا کہ مضراب بہت خوش ہوئی اسیوقت ضحنک ورت جگے کا سامان ہونے لگا دونے پریان آنے لگین حاضری کا بندوبست ہوا سب اہل محل نے تبدیل لباس کیا بلکہ نے پوشاک کو بدلا اور سب نے اپنا اپنا بناو کیا ملکہ نے بھی غسل کیا اور پوشاک بدلی یہان تو یہ سب بندوبست ہی وہان سرور جنی سب سردارون کو لیکر بیرون شہر آئے اور لشکر کو آراستہ کرکے طرف قلعہ کے روانہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب شاہزادے نے جزیرۂ ارغوان سے کوچ کیا تو بعد قطع منازل وطی مراحل جب قریب شہر یاقوت نگار و قلعہ کے پہونچے تو لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا کہ اسی مقام پر لشکر فروکش ہو یہ مقام بہت عمدہ ہی ہم یہان سے کسی پریزاد کو روانہ کرینگے کہ وہ جاکر ہمارے آنے کی خبر کرے بس اس سبب سے وہ لشکر وہان فروکش ہوا تھا اور اُن پریزادون نے دیکھا تھا اب ملاحظہ فرمائیے کہ لشکر تو یہان فروکش ہی سرور جنی مع لشکر کے آکر پہونچا ایک لشکر کثیر اُترا ہوا دیکھا ان لوگون نے جو لشکر آتے ہوئے دیکھا تو یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا ہی کوئی مقابلہ کرنے تو نہین آتا ہی پریزاد روانہ کیے اُدھر پریزادون نے جو خبر لیکر گئے تھے اور برائے نشان دہی ہمراہ تھے سرور جنی و سردارون سے عرض کیا کہ یہی لشکر ہی کہ جو سامنے فروکش ہی بس سرور جنی نے اپنے لشکر کو اُسی مقام ٹھہرایا اور خیمہ وغیرہ برپا کرائے اور خود بھی اُترے چونکہ رات ہو گئی تھی اُسوقت جانا مناسب نہ سمجھا رات اُسی مقام پر اپنے لشکر مین بسر کی اُدھر پریزاد جو لشکر مین گئے تھے وہ دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور سردارون سے کہا کہ یہ لشکر قلعہ یاقوت نگار آیا ہی سرور جنی اسکا سردار اخضر پریزاد نے برائے استقبال طلسم کشا روانہ کیا ہی وہ لوگ خاموش ہو رہے چونکہ دربار برخاست تھا شاہزادے تک خبر نہوئی آمد لشکر کی کیونکہ شاہزادہ اپنے ناموس مین تھا بس وہ رات اُسی خوشی مین سرور جنی نے بسر کی بوقت صبح لباس سے خود بھی آراستہ ہوا اور سردارون کو بھی آراستہ کیا اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے اپنے لشکر کو اُسی مقام پر رہنے دیا جب داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سہراب ثانی نے روکا اُنھون نے کہا کہ تم ہمکو منع نہ کرو ہم شاہزادے کے نانا کے ملازم ہین کوئی ہم ادنی مرتبے کے ملازم نہین ہین ہم لوگ کوئی وزیر ہین کوئی سپہ سالار ہین ہم شاہزادے کے استقبال کو لشکر لیکر آئے ہین اب اُنکی قدمبوسی کو جاتے ہین یہ جو کہا اور اُن سب نے معزز بھی پایا خاموش ہو رہے بس سرور جنی مع کل سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے جاتے تھے جتنا اُن پریزادون نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا ایک طرف دیکھا کہ ایک خیمہ ناموس کا برپا ہی اُسکے قریب پہرہ چوکی خوب ہی جہان شاہزادے کی بارگاہ تھی تشریف لائے اور

اور سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ اُن سردارون نے جنھون نے خبر منگائی
تھی کل قریب شام کے ایک لشکر آپ کے لشکر کے قریب آکر فروکش ہوا ہمنے خبر منگائی
تو معلوم ہوا کہ سرور رحنی لشکر لیکر آپ کے استقبال کو آئے ہین ہم اُسوقت خبر نہ کرسکے
کیونکہ حضور محل مین تھے یہ جو شاہزادہ نے سنا فرمایا کہ میرے نانا کو ہماری خبر ہوگئی جو انھون
نے سرور رحنی اپنے وزیر کو مع لشکر کے روانہ کیا ہے مین خود اُس کا منتظر تھا کہ کسیکو روانہ
کرون کہ انکو خبر ہوگئی غرض یہ کہ جاکر درگہ سالار کو منع کرے کہ اگر سرور رحنی خواہ اور کوئی
سردار اندر آنے کا قصد کرین تو اُسکو روکنا نہین سب کے نام ہبتہ دیے ابھی کوئی
جانے نہ پایا تھا اُدھر سے سرور رحنی مع سردارون کے لشکر کی سیر کرتے ہوئے قریب بارگاہ آئے
بارگاہ کو بھی اُس سے زیادہ مزین پایا دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر ہماری خبر کرو
کہ آپ کے نانا اخضر پریزاد کا غلام وزیر نیہ مع چند غلامون کے حاضر دولت ہے سرور رحنی
اسکا نام ہے اور ایک غلام دیو ہوبان نام ہے باریابی کا خواستگار ہے دیو کلکال یہان
سے اُٹھکر چلا وہان شاہزادہ حکم دے رہا تھا کہ کوئی انکو نہ روکے تب کلکال نے جاکر
مجرا کیا اور عرض کیا کہ سرور رحنی و دیو ہوبان اور چند پریزاد و دیوزاد فرستادہ اخضر پریزاد
بادشاہ ہفتم قاف حاضر دربارگاہ ہین باریابی کے خواستگار ہین یہ سنکر فرمایا کہ تمنے آنے
کیون نہ دیا وہ لوگ اس لائق نہ تھے کہ انکے آنے کی خبر کیجاتی جب اجازت تھی جب وہ اندر
آتے بلکہ انکے لیے ہروقت اجازت ہے اُسنے عرض کیا کہ مین حال سے آگاہ نہ تھا فرمایا
کہ بہت جلد انکو اندر روانہ کرو بلکہ چند سردارون سے کہا کہ تم استقبال کرکے لاؤ یہان
سے سردار چلے وہان درگہ سالار نے کہا کہ آپ سب لوگ تشریف لیجائین لیکن سرور رحنی
ادھر سے چلا اُن سردارون سے تیسرے جلوخانہ مین ملاقات ہوئی سرور رحنی نے ہر جلوخانہ
کو ایک جلوخانہ سے زیادہ تر آراستہ پایا ابھی چند جلوخانے طے نہ کرچکے تھے کہ سامنے سے سردار
نظر آئے دیکھا کہ چند دیو و پریزاد قوی ہیکل و قوی بازو و لباس نفیس و اسلحہ سے آراستہ ہماری
طرف اندر سے بارگاہ کے چلے آتے ہین اُن سردارون نے دیکھا کہ ایک مرد پیر باریش
سفید پوشاک پرتکلف پہنے ہوئے مندیل وزارت سر پر رکھے اور اُسکے برابر
ایک دیو قوی ہیکل قوی بازو کہ جسکے لباس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سپہ سالار ہے عقب
مین تھا اور بہت سے سردار بھی چلے آتے ہین وہ لوگ یعنے سرور رحنی وغیرہ یہ سمجھے
کہ یہ سردار شاہزادے نے استقبال کے لیے بھیجے ہین اور یہ بھی سمجھ گئے کہ یہی سرور رحنی
اور سب سردار ہین برابر سے ہاتھ صاحب سلامت کے اُٹھ گئے جب دونون طرف
کے سردار قریب پہونچے سرداران شاہزادے نے مزاج پرسی مین سبقت کی
جب مزاج پرسی ہوگئی اور سب حال باتون باتون مین دریافت ہوگیا تب انکو لیکر داخل
ہوئے سب جلوخانے طے کرکے جب صحن بارگاہ مین پہونچے سرور رحنی نے عجب بارگاہ
پائی کہ کسی نے نہ دیکھی تھی بارگاہ کو سب سردارون سے بھرا ہوا پایا رستم ثانی و شہریار
و سہراب ثانی کو اور باقی اہل بارگاہ کو نہ پہچانا دیکھا کہ برابر سہراب ثانی کے اور ایک
بزرگوار تشریف فرما ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین رستم ثانی و سہراب ثانی سے اُدھر سے رستم کی

وشہریار نے سرور جنی اور کل سرداروں کو پہچانا مگر ایرج نامدار و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگوار باریش سفید مندیل وزارت سر پر اور بہت سے دیو نزاد و پریزاد ہمراہ ہین مگر سب سردار معزز معلوم ہوتے ہین ہمارے لشکر کے سرداروں کے ہمراہ ادہر کو چلے آتے ہین جب وہ قریب ایوان پہونچے رستم ثانی وشہریار نے سب اہل دربار سے کہدیا کہ برائے تعظیم اُٹھو اور خود بھی اُٹھ کھڑے ہوئے کہا کہ وہ مرد بزرگ ہیں کہ اسکا مرتبہ کیا بیان کیا جائے عبدالرحمن جنی سے کم نہین ہی سب اہل دربار کھڑے ہوگئے سہراب ثانی نے چند قدم بڑھکر سرور جنی کو سلام کیا اور دیلو ہوبان کو کیونکہ شاہزادہ تو ان سبکی گودیوں کا کھلایا ہوا ہی سرور جنی نے دعائے ترقی عمر و اقبال کی دی بس شاہزادہ ہاتھ پکڑکے ایوان مین لایا سرور جنی نے شاہزادے کے ہاتھ چومے گلے سے لگایا باقی اور سب سرداروں نے شاہزادہ و رستم ثانی وشہریار کو مجرا کیا سرور جنی بھی رستم ثانی وشہریار سے ملے اور ایرج نامدار نے رستم ثانی کیطرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون بزرگوار ہین رستم ثانی نے فرمایا یہ میرے ہی بزرگوار بلکہ ایرج نامدار فرزند مین ملک قاسم نبیرہ حمزہ صاحبقران کے مین انکا غلام ہون یہ سننا تھا کہ سرور جنی نے ایرج نامدار کو بھی سلام کیا اور ہاتھون کو چوما اور سب سرداروں نے بھی بس تخت آیا اُس پر سرور جنی بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے سرور جنی نے شاہزادہ سے کیفیت طلسم دریافت کی شاہزادے نے سب ابتدا سے آخر تک بیان کی رستم ثانی سے اسیری کا حال دریافت کیا اور شہریار سے اُنھوں نے بیان کیا پھر ایرج نامدار سے دریافت کیا اُنپر جو گذرا تھا اُنھوں نے بیان کیا شاہزادے نے سب سرداروں کے نام بتائے اور کہا کہ ان لوگوں کو مین سرحد طلسم سے بچ رہا کرکے لایا ہون اور ان لوگوں کو قید خانہ طلسم سے جب یہ سب باتین ہوچکین شاہزادے نے اخضر پریزاد اور اپنی والدہ کا حال دریافت کیا تب سرور جنی نے کل حال جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ آپ بہت جلد تشریف لیچلیے وہ لوگ بہت بیقرار ہین شاہزادہ نے جو حال سنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ بہت خوب مین آج ہی کوچ کرتا ہون بس یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور جو جو سامان سفر ہو وہ سب بار ہو بس یہ حکم دینا تھا کہ سب سامان لدا اونٹ بار ہوگیا ناموس سوار ہوئے شاہزادہ بھی سوار ہوا مرکب طلسمی پر بس اُسکے بعد اور سب سوار ہوئے سرور جنی ہمراہ رکاب چلا لشکر نے کوچ کیا اُدہر وہ لشکر بھی یہ خبر سنکے کہ شاہزادہ نے کوچ کیا سب اپنا اسباب بار کرنے کے آمادہ کھڑا تھا جو کہ ہمراہ سرور جنی کے آیا تھا بس وہ بھی لشکر شامل ہوگیا شاہزادے نے یہان سے مع خدم و حشم کوچ کیا ڈنکے پر چوب پڑتی جاتی تھی باجے بجتے جاتے تھے وہان اخضر نے اور مضراب پری نے کل اہل شہر اور اہل محل نے وہ رات خوشی مین بسر کی صبح کو سب اہل شہر تو گلی کوچون مین آکر جمع ہوئے کثرت اہل شہر سے راہ نہ ملتی تھی کھوے سے کھوا چھل رہا تھا دو کانون اور گھرون پر اسقدر کثرت سے اہل شہر تھے کہ برآمدے جھکے پڑتے تھے رئیسان شہر اپنے اپنے مکانون پر سر براہ کرسیان ڈالے ہوئے بیٹھے تھے ہر ایک طرف خوشی تھی کہ شاہزادہ تشریف لاتا ہی نوبتین بج رہی تھین سب برائے تماشا جمع ہوئے تھے کہ سواری شاہزادے کا تماشا دیکھینگے

اندرون محل شاہی سے بناؤ کیا تھا ملکہ مضراب کو آراستہ کیا تھا سحاب پری الگ خوش خوش
بیٹھی تمام اہل محل خوش تھے بلکہ مضراب پری سحاب پری مع اپنی خواصون کے طبق جواہر و زر سرخ لیے
ہوئے شہزادہ پر نثار کرنے کو کھڑی ہوئین غرض یہان تو یہ بندوبست تھا ادھر اخضر برزاد
بعد الفراغ امور ضروری کے محل سے برامد ہوا چند ہرکارے روانہ فرمائے اُنسے کہا کہ جب سواری
شاہزادے کی قریب عمارت شاہی کے آجائے مجکو خبر کرنا مین براے استقبال بیرون دربار
جاؤنگا گو وہ میرے فرزند کا فرزند ہی مگر اُسنے وہ کام کیا ہی کہ جو بزرگ کرتے ہین پس اسکی تعظیم کرنا ضرور
لازم ہی پس یہ جو حکم دیا ہرکارے روانہ ہوئے یہان بادشاہ جو سردار نامی آئے تھے انکی جمعیت
سے دربار مین تخت پر بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی سیارہ ثانی نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ جب سے شاہزادہ
غائب ہوگیا تھا کہ سب لباس ترک تھا فقیری اختیار کی تھی شہر مین ایک مکان مختصر لیا تھا اُسمین
رہتا تھا جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ شاہزادہ تشریف لایا ہی اور ہمراہ آقا رستم ثانی طلسم سے رہا ہوا ہی اور
شہریار اور ایرج نامدار بھی یہ سب ہمراہ ہین پس سیارہ ثانی لباس فقیری تبدیل کر کے لشکر مین آیا
شاہزادے کے سب لوگونسے ملا رستم ثانی وغیرہ کے قدم چومے شاہزادہ نے اُسکو خلعت وغیرہ سے
سرفراز کیا اُسنے اپنی سرگذشت سب بیان کی جو کہ جلد اول مین بیان ہو چکی تھی ناظرین کو یاد ہوگی رستم
ثانی نے سب اپنی حالت بیان کی ایرج نامدار نے بھی شہریار نے بھی سہراب ثانی نے بھی اپنی کیفیت سب
بیان کی یہ سب واقعات کہ اُسدن سے گذرے تھے کہ جسدن یہانسے سرور جنی پہونچے تھے اور اُسی دن شاہزادہ
وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ شاہزادہ مع خدم و حشم داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا
اور آراستہ شاہزادہ سیر کرتا ہوا قریب ایوان پہونچا یہان چند سردارون نے لشکر شاہزادے کو مقام معقول
مین فرد کش کرایا اور خزانہ داخل خزانہ کیا بارگاہین و خیمہ وغیرہ باحتیاط تمام رکھے گئے زنانی سواریان لیکر محل پر لگادی
گئین پس جب شاہزادہ قریب پہونچا ہرکارون نے بادشاہ کو خبر دی پس اخضر برزاد مع سردارون کے
بیرون ایوان آیا جیسے شاہزادہ کی نگاہ نانا پر پڑی مرکب سے اُتر کر سلام کیا اخضر برزاد نے گلے
سے لگایا پیار کیا اور خدم و حشم دیکھکر بہت خوش ہوا کہا کہ تمنے تو کسی طرف کا نہ رکھا تھا جیتے جی مار ڈالا تھا اسکے
بعد رستم ثانی سے ملا اُنھون بھی سلام کیا اُنکو بھی گلے سے لگایا اُنکے بعد شہریار سے سرور جنی نے ایرج نامدار
کی طرف اشارہ کر کے بادشاہ سے کہا کہ آپ سے بھی ملیے یہ آپکے سمدھی ہین ملک ایرج پدر رستم ثانی
و شہریار عالیشان نبیرہ حمزہ صاحبقران ہین یہ سنتا تھا کہ بادشاہ بہت جھک کے
ملا اُنھون نے بھی صاحب سلامت کی بعد سب کو لیکر بادشاہ دربار مین آیا اپنے برابر
دست چپ کی طرف جگہ دی شاہزادے کے ہمراہ جو سردار اور بادشاہ تھے
اُنکو دست راست کی طرف بٹھایا پس ایرج نامدار و شہریار کو دربار مین بٹھایا اور سبکو
انکی خاطرداری و تواضع کا حکم دیکر رستم ثانی و سہراب ثانی کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوئے
محلدارنی نے بڑھکر خبر دی کہ بادشاہ مع داماد اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین سب یہان
تو منتظر تھے سب کی نگاہ در محل کی طرف لگی ہوئی تھی کہ سب نے دیکھا کہ بادشاہ بیچ مین
ایک طرف شاہزادہ رستم ثانی دوسری طرف سہراب ثانی خوشی خوشی تشریف لاتے
ہین جیسے نگاہ مضراب پری کی اپنے فرزند پر پڑی دوڑ کر گلے سے لپٹ گئی خوب پیار کیا بہت شکایت کی کہ تمنے
ہمکو زندہ درگور کر گئے تھے کوئی ایسی حرکت کرتا ہی سہراب ثانی فرمان کو سلام کیا قدم چومے ادھر رستم ثانی

نے خوشدامن کو سلام کیا سحاب پری نے سر سینہ سے لگایا اور بہت خوش ہوئی
جب سہراب ثانی ماں سے مل چکا نانی کے پاس گیا سلام کیا سحاب پری نے گلے سے لگایا
بہت شکایت کی سہراب خاموش سر جھکائے سنا کیا ابھی لوگ ایوان میں بیٹھے تھے
کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ چند محافہ طلائی در محل پر موجود ہیں کیا حکم ہوتا ہے سحاب پری
نے کہا کون آیا ہے رستم ثانی اخضر پریزاد نے فرمایا کہ آپکی بہوئیں ہیں سہراب ثانی کی
بیبیاں ہیں جنسے سہراب نے طلسم میں عقد کیا ہے یہ سنا تھا کہ مضراب پری و سحاب پری بہت خوش
ہوئیں اور خود پردہ کرا کے ان سبکو اتارا بہوؤں کو دیکھکر بہت خوش ہوئی انھوں نے
سلام کیا اسنے پیار کیا اور گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا پس زر و جواہر نثار کرتی ہوئی
قصر میں [illegible] اور بہوؤں نے آکر اپنے شوہر کو دیکھکر بہت خوش ہوئی کہ مدت کے
بعد ملاقات نصیب ہوئی بدولت فرزند کے رستم ثانی بھی مضراب پری کو دیکھکر بہت
شاد ہوئے جب ایوان میں لاکر سبکو مسند پر بٹھایا اب خواصیں وغیرہ انعام مانگنے لگیں
نذریں مبارکباد کی دینے لگیں اسوقت اخضر پریزاد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ صاحب
تم ہشیار ہو جاؤ کہ آقا [illegible] نامدار ملک ایرج تمھارے سمدھی و شہریار عالیوقار یہاں تشریف لاتے ہیں
وہ بھی آتے ہیں اور وہ بیٹھا درج سے بس اسیوقت پردہ ہوگیا اخضر پریزاد خود محل سے
دربار میں آیا شہزادہ ایرج و شہریار کو ہمراہ لیکر داخل محل ہوا مضراب پری رستم
ثانی و سہراب ثانی نے ایرج نامدار کا استقبال کیا اور بہو بیٹوں [illegible] زر نثار کیا شہریار نے
ایرج کو سلام کیا مضراب پری نے سر جھکا کر اور شہزادہ ملک ایرج کو تسلیم کی ملک
ایرج نے [illegible] مروارید کا بہو کو مونہہ دکھائی میں دیا کہ جس کی قیمت ایک سال کا خراج ملک
فرنگ [illegible] یہ مالا ہر وقت اسکے گلے میں رہتا تھا غرضکہ لاکر مسند پر بٹھایا پس یہاں سامان نذر و
نیاز ہونے لگا مضراب پری نے کونڈوں کا بندوبست کیا صحنک کا انتظام ہونے لگا
بعد تھوڑی دیر کے ایرج نامدار و شہریار ثانی و سہراب ثانی محل سے باہر تشریف لائے
دربار میں اخضر پریزاد تخت پر آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اخضر پریزاد نے ایرج نامدار
سے اور رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی سے حال دریافت کیا تب ہر ایک نے
اپنے اپنے حالات بیان کیے جو کہ گذرے تھے سب نے [illegible] سجدہ اہل دربار نے نذریں
گذرانیں خوشی کی سب کو انعام دیا گیا اخضر پریزاد نے بزم عشرت اور جشن خوشی کی
برپا ہونے کا حکم فرمایا پس اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ اہل شہر کو بھی حکم دیا جاوے کہ وہ بھی محفل عیش برپا کریں صرف کے لیے خزانہ شاہی
سے جسقدر چاہیں لیں در خزانہ وا کیا گیا سب اہل شہر کو زر و جواہر [illegible] مصارف بزم عشرت سرکار
سے ملنے لگا ہر ایک نے اپنے اپنے مکان پر بزم عشرت برپا کی ہر گلی کوچہ میں ناچ ہونے
لگا یہاں براے ایرج نامدار و شہریار محل خالی کیے گئے اور آراستہ کیے گئے [illegible] اور
دیگر بادشاہوں کو بھی حسب قدر و مراتب مکان رہنے کو ملے [illegible] برخاست کر کے بادشاہ
محل میں آیا اور رستم ثانی اپنے قصر میں اور سہراب اپنے قصر میں ایرج نامدار و شہریار اپنے قصر میں
آگئے جو انکے قیام کے لیے مقرر کیے گئے تھے اور سب سردار بھی پس جب رستم ثانی قصر میں آئی زوجہ سے شکایت مفارقت کی

وشکایت رہی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی بعد اُس کے ہر ایک خوش ہوا پس وہ دن وہ رات خوشی خوشی سب نے بسر کی دوسرے دن سے جشن عشرت شروع ہوا ناچ رنگ ہونے لگا یہان محل مین نذر ونیاز سے فراغت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ دو ماہ تک کل اہل شہر اور اہل محل کو عیش وعشرت مین بسر ہوئی دن عید تھا رات شب برات تھی تمام پردۂ قاف کی پریان آکر ناچین انعام پاکر بہت خوش ہو ہو کر گئین پس بعد دو ماہ کے بزم عشرت برخاست ہوئی پھر موافق دستور کے دربار ہونے لگا ہر روز سب سردار سہراب ثانی کے اور رستم ثانی وایرج نامدار وشہریار عالی وقار کے دربار مین آتے تھے اسکو بھی ایک ماہ کا زمانہ گذرا کہ آج جو رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار دربار سے جو اپنے مقام پر آئے جب رستم ثانی محل سے اپنے بھائی اور والد ماجد کے پاس آکر باہم بیٹھے تب ایرج نامدار نے کہا کہ افسوس کچھ حال پردۂ دنیا کا نہین معلوم ہی کہ وہان کیا گذری بدیع الملک نے کیا کیا اور صاحبقران ثانی اُس آگ سے بچ کر خانۂ کعبہ پہونچے اور کون کون زندہ بچا میرے سردارون اور ملازمون کے ساتھ بدیع الملک کیونکر پیش آئے اور جو ملک میرے فتح کیے ہوئے تھے اُن بادشاہون کے ساتھ کس طور کا برتاؤ کیا اب میرا جی چاہتا ہی کہ مین پردۂ دنیا پر جاؤن کل اخضر پری زاد سے کہونگا شہریار نے عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا مین بھی عرض کرنے والا تھا واقعی نہ معلوم بدیع الملک میرے سردارون اور اہل لشکر کے ساتھ کیونکر پیش آئے اور میرے اہل لشکر نے اور میرے ناموس نے اور بیضاے فرنگی نے میری مفارقت مین کیا اپنا حال کیا اب وہان کی خبر لینا پر ضرور ہی بس یہ سُنکے رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ دونون صاحب تشریف لے جانے کا قصد رکھتے ہین تو مین بھی ہمراہ ہون نہ معلوم میرے اہل لشکر کا کیا حال ہوا گو یہان تک کی تو خبر پہونچی تھی کہ سہراب بن لندھور میرے لشکر کو لے کر طرف زنگستان کے چلا تھا کہ راہ مین برادر عزیز شہریار سے ملا یہ اُنکو قلعہ قمر بخش پر مقیم کر کے خود دلگیر ہو کر نکلے تھے پس پھر حال نہ معلوم ہوا کہ کیا اُنپر گذری اور بدیع الملک اُن کے ہمراہ کس طور سے پیش آئے بس کل ضرور ضرور اخضر پری زاد سے کہا جائے گا مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین نے اور آپ نے جو جہاد سے روگردانی کی پس یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہوا اُس نے اِس امر کی ہم کو سزا دی کہ یہان پہونچایا اور اُس کے بعد قید کرا دیا اُسی امر کی سزا تھی کہ اتنی مدت تک قید رہے ایرج اور شہریار نے کہا کہ آپ کا خیال بہت درست ہی پس یہ راے اُس دن قرار پائی پس جب دن تمام ہوا ہر ایک بستر راحت پر آرام پذیر ہوا پس اخضر پری زاد ومضراب پری وسہراب ثانی ورستم ثانی وشہریار وایرج نامدار نے خواب مین اُس شب کو دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اُنھون نے رستم ثانی وشہریار وایرج نامدار سے فرمایا کہ پس اب پردۂ قاف مین رہ چکے اخضر پری زاد سے مل کر پردۂ دنیا پر جاؤ کہ وہان کفار نے بہت خرابی پیدا کی ہی اولاد زرد ثانی نے خروج کیا ہی اور ایک آفتاب پرست نے اُس نے تمام ممالک اہل اسلام کو جو کہ حمزہ صاحبقران اور اُنکی اولاد کے اور تم لوگون کے فتح کیے ہوئے تھے بہت سے خراب کیے اور بہت سے ملکون مین کفر پرستی کو رواج دیا ہی بدیع الملک نہ طاق پر ہین وہان لڑ رہے ہین اُنکو اس حال کی خبر نہین ہی جو وہ بندوبست کرین پس تم کو یہ امر لازم ہی کہ اُن سب ملکون کو پھر اسلام آباد کرو اور بدیع الملک کی کمک کرو کہ وہ صاحبقران ثالث ہی تم سب پر اُسکی اطاعت

و کمک لازم ہی اب یہان نہ قیام کرنا بہت جلد پردۂ دنیا پر جاؤ اُدھر سہراب ثانی کو بھی یہی خواب
ہوا کہ تم اپنے باپ و چچا و دادا کے ہمراہ پردۂ دنیا پر لشکر دیو و پری زاد لے کر جاؤ مگر یہ اُنکو حکم دینا
کہ وہ بصورت انسان متشکل ہون اور اُسی صورت سے مقابلہ کرین تاکہ یہ امر نہ ہو کہ کوئی اعتراض
کرے کہ یہ کیسے بہادر ہین کہ دیو سے اور انسان سے مقابلہ کرتے ہین بہت جلد جاؤ پردۂ دنیا پر کہ وہان
بہت کفر کو رواج ہو گیا ہی اخضر اور مضراب کو یہ خواب مین دکھائی دیا کہ جب تم سے سہراب ثانی
و رستم ثانی وغیرہ پردۂ دنیا پر جانے کی درخواست فرمائین تو اُنکو روکنا نہین جانے دینا کیونکہ یہ
لوگ بہادر ہین اور اولاد صاحبقران سے ہین آج یہان ہین کل اور کہین پس اگر روکو گی تو خرابی ہوگی
وہ چلے تو ضرور جائینگے پھر مدت العمر تم سے ملاقات نہ ہوگی اگر خوشی خوشی اجازت دوگی تو پھر وقتاً فوقتاً
ملاقات ہوتی رہے گی پس خلاف اسکے عمل نہ کرنا ورنہ پچھتاؤ گی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک نے
خواب دیکھا اب جو آنکھ ہر ایک کی کھلی تو اپنے جسم کو معطر پایا اور وقت نماز تھا اپنے خواب کو سچا خیال کیا
ہر ایک اُٹھا اور وضو کرکے نماز سحر سے فراغت کی اُدھر اخضر پری زاد نے مضراب پری کو
طلب کرکے کہا کہ ای مضراب مین نے رات کو یہ خواب مین دیکھا ہی اور یہ حکم مرد بزرگ نے فرمایا ہی
پس سب خواب بیان کیا اور کہا کہ اب تم صبر کرو اور دل پر جبر کرو تب مضراب نے کہا کہ مین نے
بھی یہی خواب دیکھا ہی پس مجبور ہون ضرور صبر کرونگی کیا اختیار ہی پس بادشاہ دربار مین تشریف لائے شہریار
نے ایرج نامدار سے عرض کیا کہ آج ضرور اخضر سے پردۂ دنیا پر جانے کے لیے ارشاد فرمائیے گا مین نے
رات کو یہ خواب دیکھا ہی اور مجکو حکم ہوا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین نے بھی رات کو یہی خواب دیکھا میرے
اور تمھارے خواب مین سر مو فرق نہین ہی یہ خواب بہت سچے ہین اب ایک دم قیام کرنا نازیبا ہی پس شہریار
و ایرج نامدار دربار مین آئے اخضر پری زاد وغیرہ نے تعظیم کی کہ بعد انکے آنے کے رستم ثانی و
سہراب ثانی بھی آئے پس سب اہل دربار نے تعظیم کی مجرا ہوا انھون نے بھی یعنی سہراب نے تو
ایرج نامدار و شہریار کو مجرا کیا اور رستم ثانی نے ایرج نامدار کو مجرا کرکے اور اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے کہ جب دربار آراستہ ہو چکا اُس وقت ایرج نامدار نے اخضر پری زاد کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ ای بادشاہ پردۂ قاف مین مجکو آئے ہوئے ایک زمانہ ہوا کہ اپنے لشکر کا حال نہین معلوم ہوا
کہ اُن لوگون کا ہماری جدائی مین کیا حال ہوا ہی نہ کچھ حال پردۂ دنیا کا معلوم ہی پس اب ہم کو پردۂ دنیا
پر پہونچوا دیجیے اب آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اب ہم کو بدون اُن لوگون کے قرار نہین ہی یہی امر رستم ثانی
نے اور شہریار نے بھی کہا تب اخضر پری زاد نے جواب دیا کہ اگر یہ امر ہی تو آپ جن جن لوگون کو فرمائے
مین دیوون کے ذریعہ یہان طلب کر لون اور آپ کو پردۂ دنیا کی خبر منگا دون فرمایا نہین بلکہ مجکو روانہ
کر دو تو بہتر ہی یہ جو سہراب ثانی نے سنا کہا کہ مین بھی آپ لوگونکے ہمراہ چلونگا ان سب نے فرمایا کہ تم یہان
رہو تمھاری مفارقت مین تمھارے نانا اور مان کا برا حال ہوگا کہا کہ پھر مین کیا کرون مرد ہون کیا مجکو خداوند
کریم نے اس لیے خلق فرمایا ہی کہ عورات مین رہون نہین بلکہ اس لیے خلق فرمایا ہی کہ جہاد کرون اور ملک
گیری کرکے اپنی شان و شوکت مثل اپنے بزرگون کے بڑھاؤن پس اب مین یہان کسی صورت سے
نہین ٹھہر سکتا ہون جب بہت ان سب نے اصرار کیا اُس وقت سہراب ثانی نے خواب کا حال بیان
کیا کہ یہ مجکو خواب مین حکم ہوا ہی مین اُس کے بموجب ضرور کاربند ہونگا اور اب مجکو آپ کے ہمراہ
چلنا بہت ضرور ہی جب یہ سہراب نے کہا اُس وقت ایرج نامدار اور شہریار زمانی وقار ر

رستم ثانی نے بھی اپنے خواب کو بیان کیا اور کہا کہ اب ہم کسی صورت سے نہین ٹھہر سکتے ہین یہ جو
اخضر پری زاد نے سُنا تو خیال کیا کہ اب یہ لوگ نہین قیام کر سکتے کہا کہ آپ لوگ شوق سے تشریف
لیجائیے مجھکو کچھ عذر نہین ہے یہ کہکر ایرج و شہریار و رستم و سہراب نے کہا کہ آپ لوگ اپنی کنیز
مضراب سے بھی تو مل آئیے اور اُس سے اپنے جانے کا حال بیان فرمائیے دیکھیے وہ کیا کہتی ہے اور
ہمنے تو آپ سے عرض کیا کہ شوق سے تشریف لے جائیے مین نہ روکونگا جبکہ آپ کو مرد بزرگ کا حکم
ہوا ہے پس اخضر کو بھی تو خواب ہو چکا تھا اُس نے اُسی سبب سے زیادہ اصرار نہ کیا بلکہ یہ کہا اگر
مین یہ عرض کرونگا کہ یہ ہوگا کہ آپ لوگون کے بھی بہت سے دیو و پری زاد مطیع ہین آپ اُن کے ذریعہ
سے تشریف لے جائیے گا اور یہ ہوگا کہ آپ لوگ ناخوش ہونگے تو مین آپ لوگون کو ناخوش نہین
کرنا چاہتا ہون یہ کہکر اخضر پری زاد نے سر جھکا لیا گو بہت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتا ہے اسی طور
سے سب اہل دربار کو صدمہ ہوا مگر ناچار ہین ان شاہزادون نے فرمایا کہ اے اخضر پری زاد ہم کو
تمھاری مفارقت کا بہت صدمہ ہے مگر ناچار ہین کیا کرین خلاف حکم خواب کے نہین کر سکتے ہین دوسرے
وہ لوگ جو کہ ہمارے متعلق ہین سب ہمارے لیے پریشان ہین جیسے تم ہم سے محبت و الفت کرتے ہو اسی
طور سے وہ لوگ بھی الفت رکھتے ہین پس ہم اُنکا کیونکر نہ خیال کرین اخضر پری زاد نے عرض کیا کہ
بہت بجا ارشاد ہوا مگر ہان ایک امر کا خیال رہے کہ مجھکو کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے آگاہ فرماتے
رہیے گا کہا کہ اچھا سرداران سہراب ثانی نے مثل حسان پری زاد و طوغان پری زاد و دیو دریا
و دیو غزالان و دیو منار ناگ و دیو حروس نے عرض کیا کہ ہم لوگ آپ کے ہمراہ ضرور چلینگے اور
اُن پری زادون اور دیوون نے کہ جن کو قید طلسم سے رہا کیا تھا اور صدف پری زاد و ہما اون
پری زاد نے بھی یہی عرض کیا شاہزادے نے جواب دیا کہ ہم تم سب کو لے چلینگے مگر ایک شرط سے
کہ تم لوگ پردۂ دنیا پر پہونچکر متشکل بشکل انسان ہونا تاکہ وہ یہ نہ کہین کہ ہم آدمزاد ہین اور یہ پری زاد
ہین اور دیو ہین ہم ان سے کیونکر مقابلہ کرین ہمارے حربہ اُنپر کارگر نہ ہونگے اُن کے حربہ ہم پر کارگر
ہونگے پس جب تم بصورت انسان ہوگے تو اُن کے حربہ تم پر کارگر نہ ہونگے اور تمھارے اُنپر کارگر
ہونگے بس جو میرے اس حکم سے سرتابی کرے گا وہ سزا پائے گا پس اگر یہ منظور ہو تو چلو ورنہ کوئی
ضرورت نہین ہے سب نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم عالی بصورت انسان ہونگے اور کبھی اس حکم
سے سرتابی نہ کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا بہت سے سردارون نے اخضر پری زاد کے
بھی ہمراہ چلنا اسی شرط سے منظور کیا شاہزادے نے اُن سے بھی اقرار کر لیا کہ تم بھی چلنا پس راوی
نے بیان کیا ہے کہ اخضر پری زاد نے دربار برخاست کیا اور سب شاہزادون کو ہمراہ لیکر محل
مین آیا اور مضراب پری کو طلب کر کے شاہزادون کی تقریر اور خواب کا حال بیان کیا جب
مضراب نے یہ سُنا کہ میرا شوہر اور فرزند بھی پردۂ دنیا پر جاتا ہے پس تاب نہ رہی رونے لگی اور
کہا کہ مجھکو بھی ہمراہ لے چلو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہے آسمان پری کا واقعہ خیال کرو اور دیگر پری زادون
کا حال کہ جب صاحبقران اول یہان آئے تھے بہت سی پریان جمال اقدس پر عاشق تھے جب
یہان سے تشریف لے گئے سب کو یہان چھوڑ گئے کسی کو ہمراہ نہین لے گئے پس تمھارا یہان رہنا
اچھا ہے اپنے مان باپ کے پاس رہو ہم وقتاً فوقتاً آئینگے اور سہراب کو بھی لاوینگے لاکھ
لاکھ مضراب پری نے اصرار کیا مگر کچھ پیش نہ گیا آخر مجبور ہو کر سر جھکا کر رہ گئی سہراب سے

کہا کہ اچھا تم اپنا داغ ہم کو دکھا دو مشیت خدا مین کیا اختیار ہی اُسوقت تمام محل مین غل و شور مچ گیا کہ
شاہزادے پردۂ دنیا پر جاتے ہین پس سب کو بہت صدمہ ہوا ہر ایک دل بیقرار ہو گیا یہ خبر اہل شہر کو بھی
معلوم ہوئی اُنکو بھی بہت صدمہ ہوا پس جب مضراب خاموش ہو رہی یہ سب وہان سے اپنے اپنے مقام
پر آئے پس دوسرے دن سیماب شاہی وغیرہ نے سردارون کو طلب کر کے حکم دیا کہ سب اثاثہ طلسم اور
بارگاہ وغیرہ اور خزانہ نکلوایا جائے ہم سب لیکر پردۂ دنیا پر جائینگے اور کل اپنے لشکر کو جمع کر کے حکم دیا کہ تم سب
پردۂ دنیا پر پہونچ کر بصورت انسان ہو جانا اور جس قدر اخضر پری زاد نے کہا تھا کہ مین بھی اپنا لشکر
تمھارے ہمراہ کر دونگا اُسکو بھی طلب کر کے یہ حکم سُنایا اور سامان سفر کا حکم دیا پس سامان سفر یہان
ہونے لگا اُدھر شاہزادہ محل مین تشریف لایا اور نایاب پری اور سیماب پری اپنی بیبیون کو
طلب کر کے کہا کہ ہم تو پردۂ دنیا پر جاتے ہین تم یہان ہماری والدہ کے پاس رہو جب تمھارا جی چاہے
اپنے ماں باپ کو دیکھنے کو تب تمنے عرض کرنا یہ تم کو دو ایک ماہ کے لیے بھیج دیا کرینگی پھر چلی آنا ان کی
اطاعت سے سرتابی نہ کرنا اُنھون نے جواب دیا کہ کیا مجال پس یہ کہکر وہ خاموش ہو رہین راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرے دن دربار آراستہ ہوا پس سرور جنی سے زائچہ کرایا اور کہا کہ اب
تاریخ طرف پردۂ دنیا کے جانے کی نیک مقرر فرمایئے پس سرور جنی نے حساب کر کے عرض کیا کہ آج
کے پندرھوین روز جمعہ کے دن یہان سے کوچ فرمایئے وہ تاریخ اور دن دونون نیک ہین اور درمیان
مین اس کے نہ کوئی دن اچھا ہی نہ تاریخ گو جمعہ کا دن اچھا تھا مگر تاریخ سفر کی خراب ہی شاہزادون نے
کہا کہ اچھا اُسی وقت سب سردارون اور بادشاہون اور اہل لشکر کو اطلاع دیدی گئی کہ آج کے
پندرھوین دن یہان سے شاہزادے طرف پردۂ دنیا کے مع خدم و حشم کوچ فرمائینگے سب اپنا سامان
درست کرین راوی بیان کرتا ہی کہ یہان سامان سفر درست ہونے لگا ہر ایک مصروف سامان سفر کے
درست کرنے مین ہوا شاہزادے انتظار مین اُس دن کے مصروف ہین پس راوی ان سب کو اسی
انتظار مین رکھتا ہی کہ وہ دن آئے تو سفر کرین اور یہ سب خوش ہین پس اہل شہر اور اہل لشکر اخضر
پری زاد اور سرداران اخضر پری زاد کو اور خود اخضر پری زاد و اہل محل و مضراب پری و
سیماب پری و نایاب پری کو اس صدمے مین کہ شاہزادون سے جدائی ہوتی ہی مصروف
رکھتا ہی اب آیندہ یہ حال بیان کریگا اگر حیات نے وفا کی اب ان سب کو تو رنج و غم مین اور ان
سب کو سامان سفر اور جانے کی خوشی مین مصروف رکھا جاتا ہی اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہی پس اب
راوی عنان قلم کو دوسری داستان کی طرف منعطف کرتا ہے

ازین قصہ یک دم فراموش کن	زجائے دگر داستان گوش کن

اب راوی ان نامون کا حال تحریر کرتا ہی جو کہ رستم خان بن گنجاب نے تمام ممالک اہل اسلام کو
اس خبر کے لیے لکھے تھے کہ صاحبقران ثالث نہ طاق پر تشریف فرما ہین پس انکی کمک کے لیے روانہ
ہوا اور اُسکے بعد خود خاور سے وہان کا بندوبست کر کے باختر مین آئے تھے اور اپنے بندوبست سفر
مین مصروف ہوئے تھے پس اب یہ حال تحریر ہوتا ہی اور کچھ حال پھر امیر خاوری و ترکستان کا تحریر ہوگا
اُس کے بعد پھر اور حال تحریر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی

اب دو کلمہ داستان نامون کا رستم خان بن گنجاب کے ہر ایک ملک کے بادشاہ ۸

کے پاس پہونچنا اور اُسکا اپنے ملک کا بندوبست کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا اور خود رستم خان کا لشکر لیکر روانہ ہونا اور بہرام خاوری کا اور شہزادہ تومان خاوری کا مع ناموس کے ترکستان مین پہونچنا اور سب حال بیان کرنا اور وہان سے پھر خاور مین آنا اور اپنا بندوبست کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا بیان کیے جاتے ہین

مخمس بجاے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہ ہو اپنا آشیان صیاد
بھلا وہ خاک کہے حال بوستان صیاد
عبث عبث نہ ہو تو مجھ سے بدگمان صیاد
کھلی ہے کنج قفس مین مری زبان صیاد
ہین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد

ابھی نہین ہے ستمگار میری قدر تجھے
کرے گا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے
وہ ہون مین رونق گلزار ہے مرے دم سے
اُڑائے نغمہ سرائی مین ہوش بلبل کے
ہون چندروز ترے گھر مین میہمان صیاد

عزیز رکھتے ہین مے خوار ساغر مل کو
بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو
صد آفرین ہے مرے صبر اور تحمل کو
کہ جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو
کہ تا نہ ہو مری جانب سے بدگمان صیاد

مرا خیال ترے دل مین کب گذرتا ہے
کبھی نہ مانونگا مین تو خدا سے ڈرتا ہے
غرض کہ میری بلاگت یہ تو ہی مرتا ہے
پرون کو کھول دے ظالم جو قید کرتا ہے
قفس کو لے کے مین اُڑ جاؤنگا کہان صیاد

ادھر ہے تاک مین اُلجھانے کو ترے سنبل
اُدھر ہے دام بچھائے ہوے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہے فکر جا بجا بالکل
نکالیو نہ قدم آشیان سے او بلبل
لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان تہان صیاد

اگرچہ میری ہی کی اُس نے خانہ بربادی
مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلاد نے کمر باندھی
چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یون ہی ہو جائے بے نشان صیاد

نہ اس کے دام مین آتا مین زینہار اے رند
یہ کشمکش مین اُٹھاتا نہ زینہار اے رند
کبھی فریب نہ کھاتا مین زینہار اے رند
فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت

سخن آراے گلزار معانی
چنین آرد متاع نکتہ دانی

راویان شیرین زبان حکایان خوش بیان اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان

اس مقام پر جلد دوم مین چھوٹی تھی کہ رستم خان بن گنجاب نے جب حسین سوداگر سے سُنا کہ ارزنگ بن زمرد ثانی نے شہر خاور پر لشکر کشی کی تھی اور بہرام خاوری نے شکست کھائی اور فرار کیا ارزنگ نے قبضہ کر لیا تھا اور ملک قاسم کے مقبرہ کے منہدم کرانے کا قصد کیا تھا کہ تصویر ملکہ ثریا سیم تن پر عاشق ہو کر اس امر سے باز رہا اور وہان سے چلا آیا اور بعد نامہ و پیام کے اپنی طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کر کے اور خود لشکر لے کر طرف شہر آفتاب نما کے گیا ہی پس رستم خان لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری نے اطاعت کی اور یہان کا بندوبست کیا یہ بھی حسین سوداگر سے سُنا تھا کہ بدیع الملک نوجوان جو لاب صاحبقران ہین اُنھون نے نہ طاق پر لشکر کی ہی اور سمندریہ پر سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی پس اس نے خیال کیا تھا کہ کمک پر ضرور ہی پس خاور سے چارسو یا ساڑھے چارسو کے قریب نامہ تمام ممالک اسلام کو تحریر کیے تھے جو جو ملک حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی نے اور اُنکی اولاد اور سردارون نے فتح کیے تھے اُن سب کے نام طرف ہندوستان و زنگستان و ترکستان وغیرہ کے روانہ کیے تھے یہ تو نامہ روانہ کرکے پھر باختر کو روانہ ہوے تھے اور قاصد نامہ لے کر اُن ملکون کی طرف گئے تھے پس یہ داستان یہان پر چھوڑی گئی تھی اب راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ خاور سے باختر مین آئے پس اپنا بندوبست کیا اور اپنی طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کیا اور خود لشکر قریب ایک لاکھ کے لے کر نہ طاق کی طرف روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہی کہ جس بادشاہ اور حاکم اہل اسلام کے پاس نامہ رستم خان کا پہونچا اور وہ حال سے آگاہ ہوا فوراً اُس نے بندوبست کیا اور اپنی طرف سے کسی کو حاکم کر کے روانہ ہوا لشکر لے کر ہندوستان سے اولاد لندھور مین سے روم سے اولاد قیصر روم سے چین سے اولاد بہرام مین سے پس جس نے نامہ پایا روانہ ہوا کوئی لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے کہ ان سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اگر موقع ملا اُسی زمانہ مین رستم خان کا نامہ پاس محکوم شاہ حاکم فرنگوشیہ اور احکام شاہ حاکم زرنگوشیہ کے بھی پہونچا تھا کہ یہ لوگ بھی روانگی کا بندوبست کر رہے تھے کہ برجلیس لشکر لے کر پہونچا اور شہر کو تباہ کیا محکوم شاہ زرنگوشیہ کو گیا اور برجلیس زرنگوشیہ پر لشکر لے کر پہونچا احکام شاہ نے اطاعت اُس شرط کے ساتھ کی جو کہ قبل مین مذکور ہو چکی ہی پس بدین سبب احکام شاہ نے اپنا قصد موقوف کر دیا کہ ایسا نہ ہو کہ جب برجلیس کو خبر ملے کہ احکام شاہ نے میری تو اطاعت قبول کی جب مین وہان سے چلا آیا تو اُس نے لشکر لے کر بدیع الملک کی کمک کا قصد کیا ہی اور کوچ کرکے چلا گیا اُس کے ہمراہ اہل اسلام کے دشمن جانی و ایمانی مثل ارزنگ و سنجتگان و اولاد تورج کے موجود ہین وہ ضرور اُسکو ورغلا ئین گے ایسا نہو کہ پھر وہ ادھر آئے اور مثل فرنگوشیہ کے اسکو بھی تباہ و غارت کرے تو ہزارون بندگان خدا کی جانین برباد ہونگی اور ان سب کا خون ناحق میرے اوپر ہوگا اس سے نہ جانا بہتر ہی جب سامنا ہوگا تو یہی حال عرض کر دیا جائے گا پس اس سبب سے نہ احکام شاہ نہ محکوم شاہ برائے کمک گئے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ جن جن ملکون کو برجلیس نے غارت و تباہ کیا تھا اُن کے حاکم و بادشاہ اس سبب سے برائے کمک نہین گئے اور جس جس نے بسبب اپنی دانائی خواہ بسبب خوف کے اطاعت اُسی شرط کے ساتھ قبول کر لی کہ جس طور سے محکوم شاہ و احکام شاہ نے کی تھی وہ اُسی خیال سے نہ گئے کہ جس

خیال سے احکام شاہ نہ گیا تھا بس راوی اُن شاہون اور سردارون کو مع لشکر و سپاہ کے براے
کمک بدیع الملک روان رکھا جاتا ہی اور اب حال شہر ترکستان اور بہرام خاوری کا اور
تومان فرزند بہرام خاوری کا بیان کیا جاتا ہی کہ بہرام خاوری کی داستان اس مقام تک جلد اول
مین بیان ہوئی ہی کہ طراق عیار نے بہرام خاوری کو مع سردارون کے رہا کیا عیاری کر کے اور سب
کو لے کر طرف ترکستان کے بہرام خاوری رہا ہو کر روانہ ہوا اور تومان فرزند خاوری کی داستان
یہان تک جلد اول مین تحریر ہوئی ہی کہ جب یہ ناموس اور لشکر و خزانہ و قید ارزنگ لے کر چلا آتا تھا
اور راہ مین لشکر ارزنگ ملا تھا گو شکست خوردہ تھا اور گوجر سخت مبزل اسکا عیار وہان پہونچ گیا تھا
مگر یہ شریک تومان سب لشکر ہوا تھا اور گوجر نے عیاری کر کے ارزنگ کو رہا کیا تھا اور لشکر پر شبخون
مار کر چلا گیا تھا ارزنگ کا حال تحریر ہو چکا ہی کہ اُس نے رہا ہو کر کیا فساد برپا کیے اور تومان دوسرے
دن لشکر لے کر ترکستان کی طرف مع ناموس اور خزانہ کے روانہ ہوا تھا اب وہ حال بیان ہوتا ہی
کہ تومان چلا جاتا ہی یہ تو جب قریب ترکستان پہونچا اس نے خیمہ وغیرہ برپا کیے اور اُن مین فروکش
ہوا جب تومان بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب ترکستان پہونچا اور فروکش ہوا یہ تو یہان
فروکش ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ سلیمان شاہ جو ان دنون صاحبقران کی طرف سے
حاکم ترکستان ہی دربار مین بیٹھا ہوا ہی یہ بہت مرد با مروت اور بہادر ہی ترکستان مین قریب آٹھ
لاکھ کے لشکر ہی اور سب ترک ہین اس لشکر کے سردار اور افسر اسکے حاضر دربار رہتے ہین یہ بہت عدل و
انصاف سے حکومت کرتا ہی سب رعایا اور برایا اس سے شاد ہی برابر خراج خزانہ عامرہ مین پہونچائے
جاتا ہی بس یہ دربار مین بیٹھا تھا اور سب اہل دربار حاضر دربار تھے کہ چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا
بجا لائے اور دعا و ثناے شاہی ادا کی بس جب عرض کر چکے کہا کہ ہم ایک تازہ خبر لے کر حاضر ہوے
ہین سلیمان نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بیرون شہر گئے تھے ہم نے ایک لشکر
دیکھا بار طریقہ سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی بس ہم نے جو لشکر مین جا کر دیکھا تو پہچانا کہ
یہ لوگ خاوری ہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ تومان فرزند بہرام خاوری مع مال و خزانہ و سپاہ
و ناموس کے خاور سے بھاگ کر ادھر کو آیا ہی جب ہم نے یہ سُنا تو دریافت کیا کہ کیون بھاگے ہین تو
معلوم ہوا کہ کوئی کافر ہی ارزنگ بن زہر فتانی اُس نے شہر خورشید نگار سے آٹھ لاکھ کا لشکر لے کر
خروج کیا ہی اُس کے ہمراہ اولاد لو رج بھی ہی وہ بہت زبردست ہین بس ارزنگ جب
خاور پر آیا بہرام شاہ خاوری کو نامہ بھیجا اور کہا کہ دین اسلام ترک کر کے میری بندگی کرو
کہ مین خدا ہون اور میری اطاعت قبول کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے اگر ایسا کرو گے بس جب
یہ بہرام شاہ کو معلوم ہوا اُنھون نے جواب صاف تحریر کیا مقابلہ ہوا شکست کھائی اسیر ہوے
شاہزادہ خزانہ و ناموس کو لے کر ادھر چلا آیا بلکہ یہ کہا تھا کہ عیار کے ذریعہ سے ارزنگ کو بھی چھڑوا
منگایا تھا اسکی قید سے ہوے ادھر آتا تھا کہ ارزنگ کا لشکر کسی طرف سے آتا تھا اور عیار آ گیا وہ
عیاری سے رہا کر کے اور لشکر پر شبخون مار کر وہ لوگ چلے گئے اُنھون نے شاہزادے کے ہمراہ مکر کیا بس
شاہزادہ تومان یہان آیا ہی کہ بادشاہ ترکستان سے ملے اور اُنکو ہمراہ لے کر اپنے ملک کو
جائے ارزنگ کو شکست دے کر اپنے ملک پر قبضہ کرے یہ جو ہم نے اہل لشکر سے سُنا خیال کیا
کہ اپنے بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین وہان سے چلے اور حاضر خدمت ہوے سلیمان شاہ

ترک نے جب یہ سُنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ایک صاحبقران کے نہ ہونے سے یہ سب خرابیان
ہین دوسرے دقتی امر یہ ہی کہ جب سے علمشاہ و ملک قاسم خاور سیاہ نے شہادت پائی یہ لوگ
بالکل بے دست و پا ہوگئے گو ایرج نامدار ہین اور رستم ثانی و شہریار ذی وقار مگر اُن لوگون
کو اپنے ممالک کی خبر سے مہلت نہین ہی وہ کیونکر ان ممالک کی خبر رکھین دوسرا امر یہ ہی کہ اولاد
حمزہ صاحبقران کو ملک گیری اور کفار کشی سے فراغت نہین ملتی ہی وہ کیونکر ممالک کی خبر رکھین آج
یہان ہین کل قاف مین پرسون ایسے مقام پر ہین کہ جسکی کسی کو خبر نہین بس کیا کیا جائے کافرون کو
مہلت جو ملتی ہی وہ وقت کو غنیمت جان کر ہم لوگون کو دباتے ہین جو دب گیا اُسکو مار لیا اور جو نہ دبا
اُس سے روگردانی کی خیر چند سردار جائین اور شاہزادہ تومان خاوری کو مع ناموس و خزانہ کے شہر مین
لے آئین اور چند مکانات خالی کیے جائین تاکہ یہ لوگ اُسمین فرودکش ہون اور لشکر کو چھاونی مین جگہ دیجائے
بس یہ سب بندوبست اُسی وقت سے ہونے لگا چند سردار دربار سے باہر آئے اور مرکب پر سوار ہو کر
طرف لشکر کے روانہ ہوے یہان بموجب حکم مکانات خالی کیے گئے اور چھاونی مین لشکر کے اُترنے کا بندوبست
کیا گیا مکانات آراستہ کیے گئے اُدھر سردار شہر سے نکل کر لشکر تومان مین آئے تومان خاوری
سردارون سے کہہ رہا تھا کہ نامہ روانہ کر کے بادشاہ ترکستان کو اپنے آنے کی خبر کرون کہ سرداران
سلیمان شاہ ترک پہونچے لشکر کو دیکھا اہل لشکر نے روکا اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے پاس سے
تمہارے شاہزادے کے استقبال کو آئے ہین بس اُنھون نے تومان کو خبر کی تومان خود بارگاہ سے
اُٹھکر مع سردارون کے باہر آیا صاحب سلامت کے بعد مزاج پرسی کر کے بارگاہ مین لایا بہت عزت
سے بٹھایا اُنھون نے کہا کہ بادشاہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر بذریعہ ہرکارون کے ہوئی ہم لوگون
کو روانہ کیا کہ جا کر لے آؤ بس ہم حاضر ہوتے ہین تشریف لے چلیے دیر نہ فرمایئے بادشاہ منتظر ہون گے
یہ سُننا تھا کہ تومان خاوری نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو بس اُسی وقت سے لشکر مین بندوبست ہوا
بس سردار تومان خاوری کو لیکر مع ناموس و لشکر و خزانہ کے داخل شہر ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا
کہ خاور سے لشکر اسلام بھاگ کر آیا ہی کسی کافر نے لشکر کشی کی تھی لشکر نے شکست کھائی بس تومان خاوری
شہر کی سیر کرتا ہوا ہمراہ اُن سردارون کے قریب مکانات کے آیا اُن سردارون نے تومان خاوری
سے کہا کہ یہ مکانات آپ کے فرودکش ہونے کے لیے بادشاہ نے مقرر فرمائے ہین ان مین ناموس کو
فرودکش فرمایئے خزانہ رکھیے اور لشکر کو چھاونی مین روانہ فرمایئے بس تومان خاوری نے لشکر کو حکم دیا
کہ آپ لوگ جائین چھاونی مین اُترین ادھر تومان نے ناموس کو اُن مکانات مین اُتارا خزانہ ایک
مکان مین رکھا اُسپر پہرہ چوکی مقرر کیا آپ سردارون کے ہمراہ طرف دربار کے چلا ادھر اُن لوگون نے لاکر
لشکر خاور کو چھاونی مین مقیم کیا اب بندوبست کر کے دربار مین آئے یہان تومان خاوری ہمراہ
سردارون کے داخل دربار ہوا یہان سلیمان شاہ ترک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے
جب تومان سامنے پہونچا تومان نے سلیمان شاہ ترک کو سلام کیا باقی اہل دربار نے تومان
کو سلام کیا سرداران تومان نے سلیمان شاہ کو سلام کیا ان سب کو اشارہ بیٹھنے کا ہوا سب
علیٰ قدر مرتبہ کرسیون پر بیٹھے تومان کو سلیمان شاہ ترک نے دنگل برابر اپنے تخت کے مرحمت کیا
تومان خاوری اُس دنگل پر بیٹھا سلیمان شاہ نے حالت دریافت کی تومان نے سب حالات
جنگ اور خروج ارزنگ و دیگر حالات اور اپنا ادھر کو مع ناموس و خزانہ آنا طمطراق عیار کا ارزنگ

کو اسیر کر کے لانا اور اُسکا رہا ہونا گوچر کا عیاری کر کے رہا کر لے جانا اور لشکر ارزنگ کا شب خون مارنا
سب حال بیان کیا جو کہ جلد اول مین اسی دفتر کے یہ حقیر تحریر کر چکا ہی اور ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا پس
جب توماں بیان کر چکا اُس وقت سلیمان شاہ ترک نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین سامان جنگ
کر کے آپ کے ہمراہ چلتا ہون اور اُس کافر کو اس حرکت کی سزا دیتا ہون اگر خداوند کریم نے چاہا توماں
نے جواب دیا کہ [illegible] اسی سبب سے تو مجکو ادھر روانہ کیا اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ
طمطراق نے کہا ہی اگر میرا موقع چلا تو ضرور رہا کر کے لاؤنگا اُنکو سلیمان شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر
کہا کہ اسوقت تک آپ لوگ میرے مہمان ہین جب تک کہ آپ یہان سے خاور کی طرف کوچ کر کے چلے
توماں نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس بعد تھوڑی دیر کے سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا
اگرچہ حکم فرمایا کہ سامان جنگ تیار رہے ہم طرف خاور کے براے مقابلہ ارزنگ سفر کرینگے اور
توماں کی دعوت کا سامان مہیا ہو پس سلیمان داخل محل ہوا اور توماں اپنے مقام پر آیا جہان
اُترا تھا پس سب مکانات کو آکر خوب آراستہ پایا سب سردار توماں کے بھی اور مکانات مین اُترے
دعوت کا سامان ہوا کھانا وغیرہ آیا سب نے کھایا ادھر سردارون نے بادشاہ کا حکم اہل لشکر کو پہونچا دیا
وہان سامان ہونے لگا پس راوی نے بیان کیا ہی کہ روز سلیمان شاہ ترک دربار کرتا ہی توماں
دربار مین آتا ہی سلیمان کہتا ہی کہ پریشان نہ ہو مین چلتا ہون یہان لشکر مین سامان سفر ہو رہا ہی
توماں کو آئے ہوے کوئی پانچ روز گذرے تھے اور ابھی سلیمان نے سفر نہین کیا ہی دربار آراستہ
تھا کہ ہرکارون نے آکر دعا و ثنا نے شاہی بجا لاکر مجرا گاہ سے مجرا کر کے عرض کیا کہ ہم غلام اس وقت
براے بالا ودی گئے تھے ہم نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اُڑی جب دامن گرد شگافتہ ہوا اُس گرد سے
بہرام شاہ خاوری مع چار سو سردارون کے پیدا ہوا ہم نے جو بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ عیار نے بہرام شاہ کو عیاری کر کے رہا کیا اور یہ سب لوگ وہان سے ادھر کو چلے آتے راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب طمطراق نے بہرام شاہ کو عیاری کر کے مع سردارون کے رہا کیا پس
اُس وقت بہرام شاہ نے وہان سے طرف ترکستان کے کوچ کیا تھا طمطراق ہمراہ تھا
اور سب سردار بھی ساتھ تھے پس بعد قطع راہ کے یہ یہان آکر پہونچے پس طمطراق کی عیاری کرنے کا
اور رہا کرنے کا اور ان کے ادھر کو روانہ ہونے کا سب حال یہ حقیر جلد اول مین تحریر کر چکا ہی ناظرین
عالی فہم نے ملاحظہ فرمایا ہوگا اور یاد ہوگا کوئی ضرورت یہان تحریر کرنے کی نہین ہی کیونکہ طول ہوگا پس
ہرکارون نے عرض کیا کہ جب ہم نے یہ سُنا فوراً وہان سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوے تا کہ آپ کو
خبر کرین یہ سُنتا تھا کہ توماں نے سلیمان شاہ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین والد بزرگوار کا استقبال
کر کے لاؤن اور اُنکی قدم بوسی حاصل کرون سلیمان شاہ نے کہا کہ بسم اللہ پس توماں اپنے
سردارون کو لے کر دربار سے باہر آیا بلکہ کئی سردار سلیمان شاہ نے اپنے بھی ہمراہ کر دیے پس سب
مرکبون پر سوار ہو کر بیرون شہر گئے تھے کہ پھر اسی صحرا سے گرد پیدا ہوئی جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا
توماں خاوری سردارون نے دیکھا کہ بہرام شاہ آگے آگے اور رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے
طمطراق عیار عقب مین سب سردار جو کہ قید ہوگئے تھے پس جیسے توماں کی نگاہ باپ پر پڑی اور
سب سردارون کی نگاہ بادشاہ پر پڑی مرکبون پر سے اُتر پڑے پیادہ پا چلے ادھر جب
بہرام نے اپنے فرزند کو اور سب سردارون کو دیکھا پس مرکب روک لیا توماں نے قریب پہونچ کر

مجرا کیا اور رکاب کو بوسہ دیا سب سرداروں نے بھی مجرا کیا پس مرکب پر سے اُتر کر بہرام نے اپنے فرزند کو
گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی جرأت اور بہادری کی اور عقلمندی کی سرداروں کے نمک حلالی کی بہت
داد دی اُنھوں نے بھی قدم چومے طمطراق بھی ملا پس توماں کو بہرام نے مرکب پر سوار کیا اور خود
بھی سوار ہوے اور سب کو ہمراہ لیکر ہمراہ توماں کے شہر میں آئے یہاں سلیمان شاہ ترک
انتظار کر رہا تھا اور سب سرداروں کو استقبال کے لیے روانہ کیا تھا وہ سردار راہ میں ملے پس ان سب
کو لے کر دربار میں آئے باہم بادشاہوں میں صاحب سلامت ہوئی سرداروں نے سلام و مجرا کیا
سلیمان شاہ نے اپنے برابر بہرام کو تخت پر بٹھایا سب سردار بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا اُس
وقت سلیمان نے کیفیت جنگ اور رہائی دریافت کی پس بہرام نے کہا کہ آپ سے توماں نے تو
عرض کیا ہوگا جواب دیا کہ ہاں مگر آپ بھی بیان فرمائیے پس بہرام نے سب حال بیان کیا اور اپنی
رہائی کی حالت بیان کی اور آنے کی اور ارزنگ کا حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ وہ کم بخت
کہتا ہے کہ میں خدا ہوں میرا دادا لقا و باپ زہرہ مجکو چھوڑ کر خدائی دیکے اور چولا بدل کر طرف آسمان
کے چلے گئے ہیں یہ اُس نے گمراہی اختیار کی میں نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ فتح میری ہو مگر ستارہ برگشتہ
تھا نہ ہوئی اسیر ہو گیا میں نے توماں کو آپ کی خدمت میں روانہ کیا مع ناموس اور خزانہ کے کہ یہ تو
بچے اور یہ بھی خیال تھا کہ جب آپ کو خبر ہوگی آپ ضرور میری کمک فرمایئے گا سلیمان شاہ نے
جواب دیا کہ میں نے تو اقرار کیا تھا کہ میں چلتا ہوں اور لشکر کو سامان سفر و جنگ کا حکم دیا تھا ادھر
سامان سفر و جنگ تیار ہو جاتا میں یہاں سے آپ کے فرزند کو لے کر کوچ کرتا خوب ہوا کہ آپ بھی
تشریف لے آئے دو ایک دن قیام فرمائیے پھر یہاں سے کوچ کیجئے اُس سے مقابلہ کر کے شکست
دیں گے اگر خداوند کریم کا فضل شامل حال ہوا بہرام نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ پس بعد تھوڑی دیر
کے دربار برخاست کیا بہرام شاہ اپنے فرزند کے ہمراہ اُس مقام پر مع سرداروں کے آیا کہ جہاں
اُنکا ناموس اُترا ہوا تھا سرداروں کو مکانات میں فروکش کر کے خود داخل ناموس ہوا پس بادشاہ
کو دیکھ کر سب خوش ہوے بہرام شاہ اپنے ناموس سے ملا سب کو خوشی ہوئی سلیمان شاہ کے
یہاں سے سامان دعوت آیا خوب راحت سے وہ دن اور شب بسر کی صبح کو مع سرداروں کے دربار میں
آئے سلیمان شاہ ترک نے بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا دربار آراستہ ہوا سلیمان شاہ نے
کہا کہ آپ اطمینان فرمائیں میں آج کے آٹھویں دن آپ کے ہمراہ لشکر لے کر چلوں گا بہرام شاہ
نے کہا کہ اچھا بس اب ہر روز بہرام شاہ دربار میں آتا ہے اسکو آئے ہوئے کو کئی روز ہوئے تھے
صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا مجرا کر کے کہ ایک نامہ بر رستم خان بن
گنجاب کا نامہ لے کر آیا ہے مگر کہتا ہے کہ میں خاور سے آیا ہوں بار چاہتا ہے سلیمان شاہ ترک نے
کہا کہ نامہ بر کو بھیج دو درگہ سالار نے جا کر نامہ بر سے کہا کہ جاؤ راوی لکھتا ہے کہ یہ وہی نامہ بر ہے جس کو
رستم خان نے نامہ دے کر روانہ کیا تھا انہیں ناموں میں سے یہ نامہ ہے جو کہ خاور سے چار سو یا ساڑھے
چار سو تحریر کیے گئے تھے پس یہ نامہ بر نامہ لے کر ادھر کو آیا تھا جب درگہ سالار نے نامہ بر سے کہا
کہ جائیے طلب کیا ہے پس نامہ بر اندر بارگاہ کے چلا اُدھر سلیمان شاہ ترک نے بہرام شاہ
سے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ رستم خان نے خاور سے نامہ تحریر کیا یہ خاور میں کیونکر پہونچے
بہرام شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے نامہ سے اور نامہ بر کی زبانی سب ظاہر ہوگا ادھر نامہ بر نے

داخل بارگاہ ہوکر بہرام شاہ وسلیمان شاہ ترک کو سلام کیا چوبی کرسی مرحمت ہوئی اُسپر نامہ بر
بیٹھا جام مرحمت کیا گیا نامہ بر نے ساقی سے جام لے کر پیا سلیمان شاہ نے کہا کہ کیونکر آنا ہوا اُسنے
کہا کہ مین اپنے بادشاہ کا نامہ آپ کے نام لے کر حاضر ہوا ہون سلیمان شاہ نے کہا کہ لاؤ اُسنے
عمامہ سے نامہ نکال کر پیش کیا سلیمان شاہ نے کہا کہ رستم خان بن گنجاب تو باختر مین
حکومت کرتے تھے بحکم صاحبقران یہ خاور مین کیونکر پہونچے اور کیونکر یہ نامہ روانہ کیا نامہ بر نے
عرض کیا کہ آپ کو نامہ سے ظاہر ہوگا کہا کہ تم بیان کرو تب اُس نے کہا کہ اصل حال یہ ہی کہ خاور پر
ارزنگ بن زمرد نے لشکر کشی کی بہرام شاہ خاوری جو کہ یہان تشریف فرما ہین اُنھون نے
مقابلہ کیا لشکر نے شکست کھائی تو یہان شاہ فرزند بادشاہ ناموس و خزانہ لے کر آپ کی
طرف آئے ارزنگ نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا طمطراق نے عیاری سے ارزنگ کو قید کیا تھا وہ
فرزند بہرام شاہ کے پاس قید تھا اُسکا عیار رہا کر لایا تھا بہرام شاہ کو اُنکا عیار رہا کر لے گیا
پس اسوقت بالکل ارزنگ کا قبضہ خاور پر ہو گیا اُس نے جو شہر کی سیر کی ملک قاسم کے مقبرہ
پر پہونچا اُسکو سنگدلان نے ورغلا کر اس امر پر آمادہ کیا کہ مقبرہ کھود کر گرا دیا جائے وہ اس
امر پر آمادہ ہوا اہل شہر بگڑے اسی حالت مین ایک حسین سوداگر ایک تصویر لے کر پہونچا وہ تصویر
ملکہ ثریا سے سیم تن ہمشیرہ برجلیس آفتاب پرست کی تھی یہ واقعہ یہ ہی کہ ایک اقلیم ہی خورشید
وہان بہت سے ملک ہین اُن ملکون مین ہر مذہب کے لوگ آباد ہین بس ایک بادشاہ تھا کہ اُس کا
نام خورشید شاہ تھا وہ آفتاب پرست تھا اُسکی ایک دختر ہی نام اُسکا بدر سیم تن ہی وہ بہت
حسین ہی وہ ہمیشہ کہتی ہی کہ مین خداوند آفتاب پر عاشق ہون اور خداوند میرے اوپر بس اُس
نامہ بر نے سب حال برجلیس کی ولادت اور سب اقلیم کو آفتاب پرست کرنے کا اور جو حسین سوداگر
نے رستم خان سے بیان کیا تھا سب بیان کیا بس کہا کہ اُسکی ایک بہن ہی ثریا سے سیمین تن
اُسکی تصویر لا کر حسین سوداگر نے ارزنگ کے ہاتھ فروخت کی سو ارزنگ عاشق ہو گیا مقبرہ
منہدم کرنے سے باز رہا اگر برجلیس کو نامہ لکھا جب وہان سے جواب صاف آیا تو ارزنگ اپنی
طرف سے ابرار خاوری کو خاور کا حاکم کر کے اور خوب بندوبست کر کے طرف شہر آفتاب نما کے کہ جہان
برجلیس خدائی کرتا ہی روانہ ہو گیا ابھی بادشاہ یہ خبر ہمارے بادشاہ کو اسی سوداگر نے آکر دی اور ایک
تصویر ملکہ کی دی بادشاہ نے وہ تصویر تو واپس کی اُس سوداگر نے کہا کہ مین نے یہ تدبیر کر کے ارزنگ
کو تو اُدھر روانہ کیا اور آپ کو اس حال سے آگاہ کیا بس جا کر وہان کا بندوبست فرمائیے اور اُس سوداگر
نے یہ بھی خبر دی کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا اور خود طرف کعبہ کے تشریف
لے گئے اب بدیع الملک نہ طاق پر تشریف فرما ہین اُنپر کافرون کی چڑھائی ہی بس یہ خبر سنکے ہمارے
بادشاہ لشکر لے کر خاور پر آئے ابرار خاوری کو خبر ہوئی اُس نے آکر قدم بوسی حاصل کی اور کہا کہ ہم سب
اہل شہر نے قبضہ کر لیا تھا اور اُسکی اطاعت جان بچانے کو کی تھی چنانچہ جب وہ چلا گیا ہم لوگ پھر اپنے
اصلی مذہب پر آ گئے تشریف لائیے ابرار خاوری بادشاہ کو لے کر شہر خاور مین آیا بادشاہ نے سب
ملک کو اسلام آباد دیا چونکہ زبانی سوداگر کے اور بذریعہ پرچہ اخبار معلوم ہو چکا تھا کہ جناب صاحبقران ہین
اُنپر کفار نے نرغہ کیا ہی پس خاور ہی سے ہمارے بادشاہ نے قریب چار سو ساڑھے چار سو کے نامے بنام
ممالک اسلام اور حاکمان خداپرست اور سلطان صاحبقران و اولاد صاحبقران و سرداران صاحبقران

کو تحریر فرمائے اور وہ نامے سب طرف روانہ کیے چنانچہ یہ بھی نامہ انھیں ناموں میں سے ہی اور خود اُسی ابرار خاوری کو حاکم کر کے اور سب بندوبست کر کے باختر کو تشریف لے گئے ہیں نامہ لیکر ادھر آیا یہ نامہ ہوا اور اس سے بہا یہ بادشاہ خاور میں پہونچے بہرام شاہ تو یہ حال سُنکے بہت خوش ہوا کہ میرے شہر سے بادشاہ ہوئی خوب اہل شہر نے بڑی تیاری کی اب میں یہاں سے جاؤنگا اور شہر کا بندوبست کرونگا اب کوئی ضرورت اُنکے کمک کی نہیں ہے یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ سلیمان شاہ نے نامہ دبیر کو دیا اُس نے باآواز بلند پڑھنا شروع کیا پہلے اُسمیں تعریف خدا اور نعت انبیا تحریر تھی اُس کے بعد تحریر تھا کہ مقام حیرت ہے کہ آپ لوگ ایسے غافل ہوں کہ ایک اہل اسلام پر آفت آئے دوسرا خبر نہ لے باوجود یکہ قریب ہو یہ طریقہ اہل اسلام کا نہیں ہے بلکہ یہ طریقہ ہم کو حمزہ صاحبقران نے تعلیم فرمایا تھا کہ جب سنو کہ تمھارے برادر ایمانی پر کوئی آفت آگئی ہے تو اُسکی کمک کرو آپ کو یاد ہوگا کہ حمزہ صاحبقران کس قدر مذہب و اہل اسلام کا پاس فرماتے تھے اور اُنکی اولاد میں بھی ابھی تک وہی طریقہ جاری ہے اور ہم کو یہ بھی حکم تھا ہم پر کیا منحصر ہے سب اہل اسلام کو ہم لوگ اُنکی برابری نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ لوگ تو غیر کے لیے اپنی جان نہیں عزیز کرتے ہیں بھلا یہ ہم سے کب ہوگا کہ اپنے برادران ایمانی کی تو کمک کریں مقام حیف ہے کہ خاور پر اتنا بڑا واقعہ گذرے اور بہرام شاہ شکست کھا کر چلے گئے کفار کا قبضہ ہو اور آپ خبر نہ لیں باوجودیکہ قریب ہیں مجھکو خیال فرمائیے کہ جب میں نے سُنا فوراً لشکر لے کر پہونچا اور آپ نے بالکل خبر نہ لی وہ حمیت اسلام کیا ہوئی افسوس یہ دو ایک دم کے نہ ہونے سے یہ بات ہوگی افسوس ہمارے آقا کی اولاد کا مقبرہ کفار کھودنے پر آمادہ ہوں اور ہم کو خبر نہ ہو اور وہ اولاد بھی ایسی کہ جسکے احسان ہم پر ہوں دور کے لوگ تو خبر سُنکے آئیں اور جو قریب ہوں وہ خبر تک نہ لیں خیر یہ تو سب گذر گیا اب سب اہل اسلام کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان جو کہ اب صاحبقران ہیں اُنپر کفار نے نرغہ کیا ہے لہذا اُنکی کمک پر ضرور ہے پس اُنکی کمک کے لیے روانہ ہوں تم بھی لشکر لے کر جاؤ میں تو جاتا ہوں آئندہ تم کو اختیار ہے میں نے آگاہ کر دیا والسلام خیر ختام یہ جو مضمون نامہ سُنا سلیمان شاہ ترک بہت شرمندہ ہوا اور کہا کہ جو کچھ تحریر کیا ہے بہت درست تحریر کیا ہے بہت بڑی خرابی ہوئی مگر میں کیا کروں یہ پرچہ نویس نے غلطی کی اُس نے یہ حال نہیں تحریر کیا بہرام شاہ نے کہا کہ خیر وہ تو گذر گیا جو میرے مقدر میں تھا وہ ہوا اب مجھکو اجازت دیجیے کہ میں اپنے ملک کو جاؤں اور وہاں کا بندوبست کر کے اور لشکر لے کر طرف نہ طاق کے جاؤں سلیمان شاہ نے کہا کہ میں بھی تو آپ کے ہمراہ چلتا ہوں اب کوئی ضرورت نہیں ہے بس سلیمان شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے یہ کہکر اپنے لشکر کے سرداروں سے کہا کہ سب سامان سفر درست ہے انھوں نے عرض کیا کہ جی ہاں کہا کہ پرسوں ہم یہاں سے نہ طاق کو کوچ کرینگے سب تیار رہیں عرض کیا کہ بہت خوب بس سلیمان شاہ نے دربار برخاست کیا سب سرداروں نے آکر بادشاہ کے حکم سے اہل لشکر کو آگاہ کیا لشکر میں تیاری ہونے لگی یہاں بہرام شاہ نے اپنے مقام پر آکر اپنے سرداروں کو حکم تیاری سفر دیا یہاں بھی تیاری ہونے لگی سلیمان شاہ نے اُس نامہ بر کو انعام دے کر رخصت کیا تھا وہ وہاں سے طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوا کیونکہ اُس کے پاس نامہ تھا جو کہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش تھا بس راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے دن سلیمان شاہ ترک نے اپنی طرف سے اپنے فرزند کو بادشاہ کیا کہ جسکا نام الماس شاہ تھا اور رعایا کو جمع کر کے اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا

اُس کے دوسرے دن سلیمان شاہ پانچ لاکھ سپاہ لے کر طرف نہ طاق کے روانہ ہوا اور بہرام شاہ
اُس سے رخصت ہوکر طرف خاور کے مع اپنے سرداروں اور ناموس اور لشکر کے روانہ ہوا سلیمان شاہ
تو طرف نہ طاق کے برائے کمک بدیع الملک جاتے ہیں انکا حال پھر تحریر ہوگا بہرام شاہ
خاور میں پہونچے ابرار خاوری کو خبر ہوئی وہ آکر انکو استقبال کرکے لے گیا سب اہل شہر خوش ہوئے
کہ ہمارا بادشاہ اور شاہزادہ تشریف لایا رعایا بہت شاد ہوئی غم سے آزاد ہوئی ناموس محلات میں
اُترے اُنکی زینت ہوگئی در و دیوار خوش ہوگئے مکان مکین کے آنے سے شاد ہوئے بہرام شاہ نے
دیوان میں آکر دربار کیا اپنے قدم سے تخت کو رونق بخشی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب نے
خوشی کی نذریں دیں بادشاہ نے خوش ہوکر سب کو انعام و خلعت سے سرفراز کیا خوشی کی نوبتیں بجنے لگیں
ہر گلی کوچے میں چہل پہل مچ گئی بہرام شاہ نے ابرار سے سب حال دریافت کیا اُس نے کل واقعہ بیان کیا
بہرام شاہ نے کل رعایا اور جو سردار اور اہل شہر تھے اُنکی خیرخواہی اور ایمانداری کی بہت تعریف
کی اور کہا کہ آپ لوگوں نے بہت جوانمردی اور بہادری کی آپ لوگ بہت ایمان کے پختہ ہیں خدا آپ کے حوصلوں
میں برکت عطا کرے یہ کہکر دربار برخاست کیا محل شاہی میں آیا اپنے محل کو دیکھکر بہت خوش ہوا سب شہر کی
سیر کی مقبرہ ملک قاسم پر آیا فاتحہ و درود پڑھا مجاوران مقبرہ وغیرہ کو طلب کرکے بہت انعام دیا اور اُنکی
بہت تعریف کی پس پھر وہاں سے اپنے محل میں آیا پس پندرہ دن تک اس نے سب شہر کا بندوبست کیا اُس کے
بعد لشکر کو سامان سفر سے درست ہونے کا حکم دیا لشکر نے سب سامان درست کیا پس بہرام خاوری نے
اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر کرکے اور اپنا کل خزانہ اور ناموس و سپاہ اُس کے سپرد کرکے دو لاکھ
سپاہ لے کر مع سرداروں اور فرزند کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوا کہ انکا حال بھی وقت پر تحریر
کیا جائے گا انشاء اللہ تعالے

اب شمہ حال قلعہ قمر بخش کا سماعت فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شہریار عالی وقار نے تیمور فیل پیکر کو قتل کرکے اُسکے لشکر کو شکست دی تھی اور
سہراب بن لندھور اور پہلوانان فرنگی بوقت جنگ مغلوبہ پہونچے تھے جب شاہزادے نے حریف کو بھگا
دیا تھا اور اپنا خیمہ بیرون قلعہ برپا کیا تھا فرو بخت حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی تھی شاہزادے
نے سہراب سے رستم ثانی کا حال دریافت کیا تھا اُس نے سب واقعہ بیان کیا تھا پس شاہزادہ
نے سہراب کو مع لشکر کے اُس مقام پر مقیم کرکے اور قیام کرنے کا حکم دے کر اور اپنی بھاوج ملکہ دوران
کو قلعہ میں مقیم کرکے فقیر ہوکر بوقت شب نکل گیا پس جب صبح کو سبکو معلوم ہوا تھا تو سیارہ ثانی نے بھی
فقیری اختیار کی تھی اور پیسا سے فرنگی لشکر شاہزادے کو لے کر فرنگستان چلا گیا تھا سہراب
بن لندھور یہاں مقیم تھا دونوں شاہزادوں کا بہت صدمہ تھا مگر کیا کرے خیال کرتا تھا کہ تلاش کرے کہاں
پاؤں میرے آقا کا یہ حکم تھا کہ میرے بھائی شہریار کے پاس رہنا اُنکا یہ حال ہوا اُنہوں نے کوئی حکم مجکو نہیں
دیا یہ بہت پریشان تھا اور یہاں مقیم تھا یہ سب حالات جلد اول میں تحریر ہوچکے ہیں پس ہر روز دربار کرتا تھا
وہاں قلعہ میں حاکم قلعہ بہت خاطر سے ملکہ کے ساتھ پیش آتا تھا فرو بخت قلعہ میں دربار کرتا تھا وہ نامہ بر جو کہ
ترکستان میں نامہ لیکر گیا تھا اور سلیمان شاہ کو نامہ دیکر ادھر کو روانہ ہوا تھا راہ طے کرکے جب
قریب قلعہ قمر بخش کے پہونچا دیکھا کہ ایک لشکر کثیر گرد قلعہ فروکش ہے اور نشان ہائے لشکر پر نقش نصر خداوند کریم

و نعت انبیاء کا سبق تحریر ہی نامہ بر نے خیال کیا دل مین کہ یہ کیا سبب ہی کہ حاکم قلعہ بھی مسلمان اور خدا پرست
ہی اور یہ اہل لشکر بھی پھر کیون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑے ہین اسکو دریافت کرنا ضرور ہی پس جب یہ
لشکر مین آیا تو پوچھا کہ یہ لشکر شاہزادہ رستم ثانی کا ہی اُدھر اہل لشکر نے سمجھا کہ یہ شخص باختری ہی کوئی مانع
نہ ہوا اسنے دل مین خیال کیا کہ بارگاہ مین چلکر رستم ثانی سے خاور کا واقعہ بیان کرون اور بدیع الملک
کے احوال سے آگاہ کرون تاکہ یہ بھی برائے کمک لشکر لیکر جائین اور دریافت کرون کہ آپ یہان کیون مع لشکر
کے فروکش ہین کیا حاکم قلعہ مرتد ہوگیا جو اسکی تنبیہ کے واسطے تشریف لائے ہین پس وہ نامہ بر دربارگاہ آیا
یہان بارگاہ مین سہراب بن لندھور مع سرداروں کے بیٹھا ہوا تھا ذکر رستم ثانی پر غائب ہونیکا ہو رہا تھا
اور سب سردار موجود تھے سلیمان زرنگاری بھی موجود تھا یہ سرداروں سے کہہ رہا تھا کہ اب اب کیا کیا
جائے شاہزادہ ہم کو جنگی اطاعت کا حکم دے گیا تھا وہ بھی غیب ہو کر چلے گئے [illegible] کوئی سرپرست
نہ رہا کیا کرین کیا بدیع الملک کے پاس جائین سلیمان و دیگر سرداروں نے کہا کہ نجومیون کو طلب کر کے
اُن سے زائچہ کرائیے اور دریافت فرمائیے کہ اب ہم سے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین سہراب
نے کہا کہ یہ رائے تم نے خوب بتائی پس اُسی وقت نجومیون کو طلب کیا اور اُنسے کہا زائچہ کرو کہ اب ہم سے اور
شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور اگر ہوگی تو کہان انھون نے حساب کر کے کہا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی
مگر ابھی عرصہ ہی اور جب آپ یہان سے مع لشکر کے سمت مشرق تشریف لے جائیگا ایک مقام ہی کہ وہان
سب لشکر جمع ہونگے بلکہ کفار سے مقابلہ ہوتا ہوگا وہان شاہزادہ مع خدم و حشم تشریف لائیگا وہان
ملاقات ہوگی اب آپکو لازم ہی کہ سمت مشرق تشریف لے جائیے یہ جو نجومیون نے حکم لگایا سہراب نے
کہا کہ اچھا انکو رخصت کیا اب فکر کرنے لگا کہ سمت مشرق کہان جاؤن کہ اُدھر نامہ بر دربارگاہ پر پہونچا درگہ
سالار سے کہا کہ شاہزادے کو خبر کرو ایک نامہ بر خاور سے درگہ سالار نے یہ نہین کہا کہ شاہزادہ نہین ہی
پس سہراب کو خبر کی کہا نامہ بر آیا ہی رہنے والا تو باختر کا ہی مگر کہتا ہی کہ خاور سے آیا ہون سہراب
نے کہا کہ اندر بھیج دو پس درگہ سالار نے جاکر اُس سے کہا کہ جاؤ وہ بارگاہ مین آیا بارگاہ کو سرداروں سے
آراستہ پایا مگر شاہزادے کو نہ دیکھا حیران ہو ہو کے دیکھنے لگا سہراب بن لندھور نے کہا کہ کیا دیکھتے ہو
جسکی تم کو تلاش ہی وہ شہریار نہین ہی ہان تم بیان کرو کیا ضرورت ہی مین اسکو سنکر [illegible] اُسنے سہراب
بن لندھور کو سلام کیا اور کہا کہ شاہزادہ کہان تشریف فرما ہی سہراب نے جواب دیا کہ تم حال بیان کرو
کہ کیا ضرورت ہی شاہزادہ تو ایک ضرورت سے کہین تشریف لے گیا ہی اے مرد عزیز تو [illegible] باختر
کا ہی اور کہتا ہی کہ مین خاور سے آیا ہون یہ تو بیان کر کسکا نامہ لایا ہی کیا بہرام خاوری نے نامہ لکھا ہی
اُسنے کہا کہ جی نہین بلکہ رستم خان بن گنجاب نے نامہ تحریر کیا ہی خاور [illegible] سہراب نے کہا کہ وہ
خاور مین کیونکر گئے اپنا لکھا چھوڑ کر کہا کہ یہ نامہ شاہزادے کے نام نہین ہی بلکہ حاکم قلعہ کے نام ہی مین جو
یہان پہونچا مین نے یہ لشکر دیکھا دل مین خیال کیا کہ شاہزادے کو سب حال سے آگاہ کرون اور نامہ بعد اسکے
حاکم قلعہ کو دون سہراب نے کہا کہ حال بیان کرو اُس نے تب تمام حال ابتدا سے روبرو سہراب
کے بیان کیا اور کہا کہ ارزنگ نے خاور پر خروج کیا بہرام نے مقاومت کی آخر کو اسیر ہوا اُسکا
فرزند تو اُن ناموس و خزانہ کو لیے ترکستان کو گیا بہرام کا بیٹا بہرام شاہ نامی کو بھی رہا کر کے
لے گیا وہان خاور پر ارزنگ نے قبضہ کر لیا مگر شاہزادے [illegible] کا کچھ پتا نہ تھا کہ اہل شہر
[illegible] ایک سوداگر پہونچا اُس نے ایک [illegible] نامہ بر نے [illegible] آفتاب سب نمائش کا

حال بیان کیا اور کہا کہ ارژنگ تصویر ملکہ پر عاشق ہوا مقبر دیکھ دینے سے بھیجا نامہ و پیام ہوئے اُسنے
سخت جواب دیا یہان سے ارژنگ لشکر کشی کرکے شہر آفتاب نما پر گیا اُس سوداگر نے آکر ہمارے
بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا اور بیان کیا کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہین بسمت مشرق اُنپر کفار کی
چڑھائی ہی بس ہمارے بادشاہ حال خاور سُنکے خاور کو گئے وہان کا بندوبست کیا اُسی مقام سے
چارسو نامے تحریر کیے سب اہل اسلام کو روانہ کیے اس غرض سے کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر ہمراہ لیکر
براے کمک بدیع الملک روانہ ہو جیے کہ یہ وقت اُنپر بہت سخت ہی میرے ہاتھ ایک نامہ بنام
سلیمان شاہ ترک و ایک نامہ بنام حاکم قلعہ قمر بخش و ایک نامہ بنام اپنے سپاہ سے فرنگی روانہ
کیا تھا مین نے سلیمان شاہ کو تو نامہ دیا وہان بہرام شاہ بھی تھا بس اپنے ملک کا حال سُنکے
اُس کے دوسرے دن بہرام شاہ زمان سے اپنے ملک کو گیا اور سلیمان شاہ لشکر لیکر طرف
نہ طاق کے روانہ ہوے مین ادہر کو روانہ ہوا بس یہی حال شاہزادے سے کہنا تھا کہ وہ بھی نہ طاق
پر تشریف لے جائین اور بدیع الملک کی کمک کرین مگر اُن سے ملاقات نہ ہوئی نہ قدم بوسی حاصل
ہوئی تب سہراب نے سب حال شاہزادے کے فقیر ہونے کا اپنا ادہر کو آنے کا بیان کیا نامہ بر
نے سُنکے بہت افسوس کیا اور کہا کہ اب کیا ہوتا ہی خیر آپ لوگ بھی لشکر لے کر جائین اور کمک کرین
مین حاکم قلعے کے پاس نامہ لے کر جاتا ہون اُنکو نامہ دے کر فرنگستان جاؤنگا بس سہراب نے اُسکو
انعام دے کر رخصت کیا وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوا داخل قلعہ ہوا یہان سہراب نے سردارون سے
صلاح کی نجومیون نے بھی کہا ہی کہ سمت مشرق جو جاؤ گے شاہزادے سے ملاقات ہوگی دوسرے
شاہزادہ جسکی اطاعت کا ہم کو حکم دے گیا تھا وہ بھی فقیر ہو کر چلے گئے بس اب ہم کو لازم ہی کہ ہم جا کر
بدیع الملک کی اطاعت تا آنے شاہزادے کے کرین ہمارے نزدیک دونون ہمارے مالک و آقا
ہین اس تباہ پھرنے سے تو بہتر ہوگا سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہی بس سہراب بن لندھور نا ہم یہ راے
کر کے قلعہ مین آئے اور در دولت ملکہ دوبان پر حاضر ہوے ملکہ سے بذریعہ محلدار کے خبر کرائی ملکہ پس پردہ
تشریف لائی سہراب نے سب حال جو کہ نامہ بر سے سُنا تھا ملکہ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ نجومیون نے
بھی خبر دی ہی کہ شاہزادے سے سمت مشرق جو جاؤ گے تو ملاقات ہوگی بس میری راے یہ ہی کہ اس
تباہ پھرنے سے بہتر ہوگا کہ بدیع الملک کے پاس چلین جب ایسے وقت مین پہونچین گے تو اُنکو
بھی ہمارا خیال ہوگا اور شہریار بھی اپنے برادر کا حال سُنکے فقیر ہو کر کسی طرف تشریف لے گئے ہم کو اُنکی
اطاعت کا حکم تھا اب ہم بالکل بے دست و پا ہوگئے بس اس سے بہتر ہوگا تا تشریف لانے
شاہزادے کے بدیع الملک کے پاس رہین اس امر مین آپ کی کیا راے ہی ملکہ نے جواب دیا کہ
بھیا سہراب جو تمھاری راے ہو وہ کرو مین تو بالکل بے دست و پا ہون بالکل میرے حواس درست
نہین ہین اگر تمھاری اور سب سردارون کی یہ راے ہی تو بسم اللہ کرو مگر اسکا خیال رہے کہ شاہزادہ
ناخوش نہ ہو سہراب نے کہا کہ اگر اس امر سے ناخوش ہون گے تو ہم راضی کرلین گے آپ اطمینان
رکھین پس جب سہراب نے ملکہ کا بھی منشا پایا رخصت ہو کر لشکر مین آیا سب اہل لشکر و سردارون کو
سفر کے سامان درست کرنے کا حکم دیا یہان قلعہ مین وہ نامہ بر پہونچا اُس نے قمر بخش کو نامہ
رستم خان کا دیا زبانی بھی سب حال بیان کیا قمر بخش [illegible]
وہ تو [illegible] فرنگستان کے روانہ ہوا اور اپنے لشکر کو قمر بخش [illegible] تیار کرنے کا حکم دیا

یہان بھی سامان ہونے لگا کہ فیروزبخت کو معلوم ہوا کہ سہراب بن لندھور کا بھی قصد ہے کہ بدیع الملک کی خدمت مین جائین یہ خبر پاکر سہراب سے بھی کہلا بھیجا کہ اگر آپ کا بھی قصد طرف نہ طاق کے جانے کا ہے پس مین بھی اسی طرف کو چلتا ہون ہم اور آپ ہمراہ چلین تو کیا نقصان ہوگا سہراب کے پاس جو یہ پیام پہونچا اس نے کہلا بھیجا کہ بہت مناسب ہے مگر مین تو پرسون یہان سے کوچ کر جاؤنگا ہان اگر وہ بھی پرسون چلین تو کیا مضائقہ ہے پیام بر نے جاکر فیروزبخت سے کہا اُس نے جواب سُنکے کہا کہ کہدو بہت خوب مین بھی پرسون کوچ کرونگا یہ کہکر اپنے لشکر اور سردارون کو حکم دیا کہ پرسون بوقت سحر تیار رہنا کہ مین مع لشکر کے طرف نہ طاق کے کوچ کرونگا پس جب وہ دن گذرا دوسرا دن آیا اُس دن فیروزبخت نے سب اہل قلعہ کو جمع کیا اور اپنے فرزند جہان بخت کو حاکم قلعہ کیا اور سب کو اُسکی اطاعت کا حکم دیا سب نے قبول کیا پس جب یہ سب بند و بست کر چکا دربار برخاست کیا وہ دن تمام ہوا وہ دن آیا کہ جو سفر کے لیے مقرر ہوا تھا پس فیروزبخت محل سے برآمد ہوا یہان لشکر سب سامان سے درست تھا پس فیروزبخت مع ایک لاکھ سپاہ کے چلا وہان بیرون قلعہ سہراب نے بیدار ہو کر لشکر کو تیاری کا حکم دیا تھا اب قلعہ مین آیا یہان ملکہ سب سامان سفر سے درست بیٹھی تھی انتظار سہراب کا کر رہی تھی کہ سہراب پہونچا ملکہ کو خبر ہوئی پس محافہ مین سوار ہوئی سہراب پایے محافہ پر ہاتھ رکھکر ہمراہ سواری کے چلا اور سب خواصین وغیرہ سوار ہوئین پس ملکہ کی سواری بیرون قلعہ آئی یہان سب لشکر تیار تھا بارگاہین وغیرہ اُونٹون پر بار ہو چلی تھین خزانہ وغیرہ بھی اور سب سردار تیار تھے کہ سہراب مع ملکہ کے آکر پہونچا پس سواری ملکہ کی قلب لشکر مین قائم ہوئی سہراب نے ابھی کچھ حکم نہ دیا تھا کہ فیروزبخت بھی مع لشکر کے آپہونچا اور سہراب سے ملا پس دونون لشکر مل کر اور سب کوچ کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے کہ انکا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی حال فرنگستان کا تحریر کرتا ہے

اب دو کلمہ داستان حال پریسباے فرنگی و نامہ بر کے پہونچتے ہین اور دیگر حالات ملاحظہ ہون

راوی بیان کرتا ہے کہ جب شہریار عالی وقار فقیر ہو کر شب کو کسی طرف نکل گئے اور پریسباے فرنگی کو صبح کو معلوم ہوا پس بہت صدمہ کیا اور اُسی دن مع لشکر کے کوچ کر کے طرف فرنگستان کے چلا گیا جب فرنگستان مین پہونچا لشکر چھاؤنی مین فروکش ہوا یہ داخل محل ہوا ملکہ ہاجرہ بانو دختر صاحبقران ثانی زوجہ شہریار کو طلب کر کے شاہزادے کے حال سے آگاہ کیا ملکہ کو شوہر کا بہت بڑا صدمہ تھا ایک فرزند تھا شہریار عالی وقار کا کہ جسکا سن اُس زمانہ مین کوئی چار پانچ برس کا تھا وہ گل گلشن صاحبقرانی بہت حسین اور خوب صورت تھا بالکل مشابہ اپنے جد امجد علم شاہ عالی شان کے تھا وہی زلفین خلیلی رگ ہاشمی و خال سبز رنگ ہاشمی طبیعت مین اُسی سن مین جوش شجاعت نام اُس گوہر بے بہاے صاحبقرانی کا سکندر رستم خو تھا چونکہ بالکل مشابہت تھا علم شاہ رومی سے بدین سبب یہ نام رکھا گیا تھا وہ شاہزادہ پڑھا کرتا تھا اُس کے لیے معلم و اتالیق و ہر فن کے استاد ملازم تھے ہر روز تعلیم دیا کرتے تھے جب ملکہ خاجرہ بانو کو زبانی پریسباے فرنگی کے اپنے شوہر کا حال معلوم ہوا تو بہت صدمہ کیا رات دن اسی فکر

مین مبتلا رہتی تھین کہ کیا کرون کہ کچھ حال شوہر کا نہین کھلتا کہ وہ شہر ارس جادن کو فقیر ہو کر نکل گیا اپنے
بھائی کی تلاش مین بس ملکہ اسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اور یہی صدمہ اُسکو دن بہر رہتا تھا یہان پر سیلا فرنگی
ملکہ کی دلجوئی کیا کرتا تھا تاکہ ملکہ کا رنج و غم دفع ہو ملکہ اپنے فرزند کو دیکھکر اپنے رنج و غم کو بھلا دیتی تھی اور
پرورش پا رہا تھا اسکو ایک زمانہ گذرا کہ پر سیلسا فرنگی دربار مین بیٹھا تھا سب اہل دربار حاضر دربار تھے
کہ نامہ بر در دولت پر پہونچا درگہ سالار کے ذریعہ سے خبر اپنے آنے کی پہونچائی پر سیلسا نے اسکو دربار مین
طلب کیا نامہ بر نے داخل دربار ہوکر مجرا کیا اُس نے اشارہ کیا یہ مجرا کرکے چوبی کرسی پر بیٹھ گیا روبرو
تخت کے نامہ عمامہ سے نکال کر پیش کیا اور سب حال بیان کیا جو کچھ کہ سلیمان شاہ اور سہراب
بن لندہور سے بیان کیا تھا پر سیلسا فرنگی نے نامہ دبیر کو دیا اُس نے پڑھا جب پر سیلسا نے
فرنگی مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور زبانی نامہ بر کے سُنا کہ بدیع الملک پر کفار نے لشکرکشی کی ہے اور
بدیع الملک بموجب حکم صاحبقران ثانی برائے قتل آئینہ اژدہم جادو حاکم طلسم آئینہ نہ طاق
پر تشریف لے گئے ہین وہان کفار سے مقابلہ ہے یہ امر تو پر سیلسا فرنگی سن چکا تھا کہ صاحبقران
ثانی بعد قتل کرنے زمرد ثانی و تورج بدرگوہر کے مع ایک سو چالیس سرداروں کے خانہ کعبہ تشریف
لے گئے ہین اور بدیع الملک کو صاحبقران ثالث کے خطاب سے ملقب کیا اور سب لشکر کا
حاکم کیا اب بدیع الملک صاحبقران ہین بس جب نامہ سے رستم خان کے پر سیلسا
فرنگی کو یہ حال معلوم ہوا کہ کفار نے لشکرکشی کی ہے اور نہ طاق پر مقابلہ ہو رہا ہے بس سب کو کمک
کرنا لازم ہے اس نے بھی خیال کیا کہ لشکر لیکر جانا ضرور ہے ہمارے نزدیک جیسے وہ ویسے یہ بس یہ
سوچ کر اُسنے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا اور کہا کہ مین لشکر لیکر برائے کمک جاتا ہون اور
سردارون کو تیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم دیا دربر خاست کرکے محل مین آیا ملکہ حاجرہ بانو
کو طلب کرکے سب حال بدیع الملک کا سُنایا اور مضمون نامہ کا سُنایا جو کہ رستم خان نے
تحریر کیا تھا اور کہا کہ میرا قصد ہے کہ آپ بھی میرے ہمراہ چلین تاکہ مجکو آپ کی طرف سے اطمینان رہے
حاجرہ بانو نے آنکھون مین آنسو بھر کر جواب دیا کہ مین نہین جاؤنگی کیونکہ میرا شوہر بدیع الملک
کی صاحبقرانی کے سبب سے ناراض ہوکر اور صدمہ کرکے فقیر ہوا اور لشکر کو ترک کرکے بے سر دیا
کسی طرف کو نکل گیا گو بدیع الملک نے اپنی طبیعت سے صاحبقرانی نہین اختیار کی بلکہ میرے
والد نے انکو صاحبقران کیا اور خود خانہ کعبہ کو گئے وہ صاحبقران ہے بس انکو اختیار تھا جسکو
اس امر کے لائق دیکھا اُسکو یہ مرتبہ دیا مگر جب کہ میرا شوہر ناراض ہے تو مین کیونکر خوش ہون اور
اُن کے پاس جاؤن تم جاؤ مجکو یہان رہنے دو پر سیلسا فرنگی نے جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ
مین آپ کو یہان چھوڑ کر جاؤن اگر خدانخواستہ کوئی اُفتاد پڑے تو مین کیا منہ آقائے نامدار کو دکھاؤنگا
اگر وہ تشریف لائے اور ضرور تشریف لائین گے یہ بھی کوئی مصلحت خدا ہوگی جو وہ فقیر ہوکر نکل گئے اسی
پردے مین کوئی ملک اسلام آباد ہونے والا ہوگا کہ خداوند کریم نے یہ بات اُن کے دل مین ڈالی بس
اگر وہ آکر یہ سوال کرین کہ ایک میرے ناموس کی تم سے حفاظت نہ ہوسکی تو مین کیا جواب دونگا
بس نہ مین آپ کو یہان چھوڑ جا سکتا ہون نہ یہ امر ممکن ہے کہ بدیع الملک کی کمک کو نہ کرون بس یہی
بہتر ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ چلین مجکو اس سعادت سے محروم نہ رکھین کہ مین کفار کشی سے محروم
رہون اہل اسلام کی کمک نہ کرون اگر آپ نہ تشریف لے چلینگی تو مین بھی نہ جاؤنگا ملکہ نے جواب دیا

کہ اے پرسیساے فرنگی مین تو ہرگز ہرگز بدیع الملک کے لشکر مین نہ جاؤنگی اگر ایسا ہی تو تم مجکو میرے باپ صاحبقران ثانی کے پاس خانہ کعبہ مین پہونچا دو پر سیساے فرنگی نے جواب دیا کہ مین آپ کے پہونچانے کو ادہر جاؤن اور وہان جنگ کا خاتمہ ہو جاے تو مجکو کیا فائدہ ہو اور صاحبقران بھی ناراض ہون اور آقاے نامدار بھی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم ایک کام کرو کہ میرے ہمراہ کچھ لشکر کرکے مجکو شہر فیروزہ حصار مین فیروز شاہ کے پاس بھیج دو کہ وہ ملک میرے باپ کا فتح کیا ہوا ہی اور فیروز شاہ انکا مطیع ہی اور وہ ملک میرا جاے ولادت ہی مین وہان اپنے فرزند کو لے کر رہونگی جب تم بدیع الملک کے پاس سے واپس ہو کر آؤ گے مین پھر یہان چلی آؤنگی مگر مین بدیع الملک کے پاس نہ جاؤنگی اور تم بھی کفار کشی سے نہین محروم رہتے ہو اور وہان کسی امر کا خوف نہین ہی پرسیساے فرنگی نے کہا کہ فیروز شاہ بھی تو ضرور کمک کو جاے گا جواب دیا کہ وہ نہین جاے گا جب مین پہونچ جاؤنگی اگر وہ جاے گا بھی تو وہ مقام ایسا نہین ہی کہ کسی قسم کی آفت مین مین مبتلا ہون اور میرا بہت دلون سے دل بھی اُس ملک مین جانے کو چاہتا ہی یہ جو ملکہ نے کہا پرسیساے فرنگی نے خیال کیا کہ ملکہ درست کہتی ہی وہ ملک ایسا ہی کہ ہر آفت سے محفوظ ہی پس عرض کیا کہ اگر آپ کی یہ مرضی ہی تو آپ سامان سفر درست فرمائین کل آپ کو روانہ کر دونگا اور پرسون خود مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہونگا ہان اگر آقاے نامدار ناراض ہون تو آپ اُنکو سمجھا دیجیے گا ملکہ نے کہا کہ اچھا ملکہ وہان سے اپنے مقام پر آئی خواصون کو حکم دیا کہ سامان سفر کرو ہم کل طرف فیروزہ حصار کے جائینگے پس اُسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا سب مال و اسباب بندھ گیا اور سب سامان رات بھر مین درست ہو گیا پس صبح کو ملکہ کو پرسیساے فرنگی نے محافہ مین سوار کرکے اور سب خواصون کو مع مال و اسباب کے اور شاہزادہ سکندر رستم خو کے بیس ہزار سوار ہمراہ کرکے طرف فیروزہ حصار کے روانہ کیا معلم و اتالیق و ہر فن کے استاد شاہزادے کے ہمراہ گئے بیرون شہر آکر خود پرسیساے فرنگی پہونچا گیا ملکہ تو ادھر روانہ ہوئین یہان پرسیساے فرنگی نے آکر سامان سفر تیار ہونے کا حکم دیا پس جب سب سامان تیار ہوا دوسرے دن پرسیساے فرنگی بھی چار لاکھ فرنگون سے طنبور بجاتا ہوا طرف نہ طاق کے روانہ ہوا اور یہان اپنی طرف سے ایک فرنگی کو جو کہ اُسکا عزیز قریب تھا اور نام اُسکا ویساے فرنگی تھا مقرر کیا اسکا حال آئندہ وقت پر تحریر ہوگا مگر اب راوی حال ملکہ کا تحریر کرتا ہے

دو کلمہ داستان ملکہ و شاہزادہ سکندر رستم خو کے ملاحظہ فرمائیے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ملکہ مع لشکر کے قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب فیروزہ حصار کے پہونچین حاکم فیروزہ حصار فیروز شاہ کو ملکہ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی یہ شہر ملکہ کی جاے ولادت ہی پس فیروز شاہ یہ خبر سُنکے بیرون شہر آیا اور ملکہ کو بڑی عزت و آبرو سے لے گیا لے جا کر عمارت شاہی مین اُتارا سکندر کی قدم بوسی حاصل کی لشکر ملکہ کو جاے معقول پر فرودگش کیا ملکہ سے سبب تشریف آوری کا دریافت کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین اس لیے یہان آئی ہون کہ تم میرے باپ کے ملازم ہو جو مین کہونگی تم اُسپر عمل کروگے فیروز شاہ نے کہا کہ آپ کی اطاعت کرنا ہمارا فخر و افتخار ہی پس ملکہ نے کہا کہ اگر نامہ رستم خان کا تمہارے پاس آئے کہ بدیع الملک کی کمک کو لشکر لے کر جاؤ تو تم نہ جانا کوئی بہانہ کر دینا فیروز شاہ نے کہا کہ بہت خوب پس ملکہ یہان رہنے لگی مگر اپنے شوہر

شہریار عالی وقار کا بڑا صدمہ ہی اور اُنکی مفارقت کا بڑا رنج ہی اُن کے فقیر ہونے کا بہت خیال ہی راوی
نے کہا ہی کہ فیروز شاہ کے پاس نامہ رستم خان بن گنجاب کا نہین آیا ہی اب اس مقام پر ملکہ یہان
تشریف فرما ہی اور شاہزادہ پرورش پاتا ہی یہان تک کہ شاہزادے نے تمام علم وفضل سے فراغت پائی
فن سپاہ گری سے فارغ ہوا ہر فن مین طاق شہرہ آفاق ہوا حسین بھی ایسا تھا کہ کوئی مرد اُسکے برابر
اُس زمانہ مین خوبصورت نہ ہوگا بالکل خصائل شاہزادے کے مثل علمشاہ اور ملک قاسم کے سے
تھے جو اُن کے زمانہ طفلی مین تھے وہی غصہ وہی بانک پن وہی شجاعت اور بہادری کا طریقہ شاہزادہ
اُس سن مین کسی کو اپنے مقابل نہ جانتا تھا شیر کو زندہ گرفتار کرنے کا قصد رکھتا تھا دیو کو ایک بچۂ مور
اور فیل کو پشہ خیال فرماتا تھا اب سن شاہزادے کا کوئی آٹھ برس کا ہوا ہی ملکہ شاہزادے کو دیکھ کر
خوش ہوتی تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ ملکہ سے شاہزادے نے دریافت کیا کہ ہم نے آج تک اپنے
والد بزرگوار کو نہین دیکھا جب سے فرنگستان سے یہان آئے اور ہم پر یہ حال ظاہر نہین ہوا کہ آپ
فرنگستان سے یہان کیون تشریف لائین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ رونے لگی اور کہا کہ ای فرزند مین
تم سے کیا بیان کرون کہ کیا مجھ پر آفت آئی تم ابھی بچے ہو تم کو ان باتون سے کیا غرض ومطلب ابھی
تمہارے کھیلنے اور کودنے کے دن ہین جاؤ کھیلو اور کودو ان باتون کو نہ دریافت کرو شاہزادہ نے
جواب دیا کہ اگر آپ نہ بیان فرمایئے گا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا بس اب میرے لہو لعب کے دن گذر گئے
ہم اولاد صاحبقران ہین ہم کو اپنی فکر کرنا ضرور ہی بس تلوار ونیزے سے کھیلنا ہم کو زیبا ہی میدان
وغا ہمارا بازی گاہ ہی شمشیر وتیر ہمارے کھلونے ہین آپ بیان تو کرین کہ کیا آفت آئی اور آپ کیون
یہان تشریف لائین اور ہمارے والد بزرگوار کہان ہین مین اُن کے پاس جاؤن مین بہت دنون سے اسی
فکر مین تھا کہ آپ سے یہ حال دریافت کرون مگر موقع نہ پاتا تھا آج موقع ملا تو دریافت کیا جب شاہزادے
نے بہت اصرار کیا تو ملکہ نے مجبور ہو کر بیان کیا پس رستم ثانی کا فقیر ہو کر اس امر پر لشکر سے
نکلنا کہ مین بدیع الملک کی اطاعت نہ کرونگا اپنے لشکر کو شہریار کے پاس روانہ کرنا فیروز بخت
کی عرضی کا آنا کہ ہم پر مخمور نیل پیکر ارزنگ پرست نے اور تہران نوش نے لشکر کشی کی ہی میری کمک
فرمایئے شہریار کا شکارگاہ سے قلعہ کمر بخش پر جانا یہ حال سُنکے پر سیلسائے فرنگی کا جانا وہان شہریار
کا اسکو قتل کرنا اور تہران سے جنگ مغلوبہ ہونا اُسی حالت جنگ مین سہراب بن لندھور مصاحب
خاص رستم ثانی کا پہونچنا مع لشکر کے شہریار سے ملنا اُس جنگ کا فتح ہونا بس شہریار کا اُس سے
حال دریافت کرنا اُسکا سب حال بیان کرنا شہریار کا یہ حال سُنکے سب کو اُس مقام پر ٹھہرانا اور خود
فقیر بن کر شب کو تلاش مین رستم ثانی کے نکلنا بیان کیا اور پر سیلسائے فرنگی کا لشکر لے کر واپس
آنا اور سب حال سے آگاہ کرنا اپنا رنج وغم مین مبتلا ہونا اُس کے بعد رستم خان بن گنجاب کا نامہ
آنا اس غرض سے کہ بدیع الملک کی کمک کرو پر سیلسائے فرنگی کا سب حال لکھنا اپنا وہان جانے
سے انکار کرنا اور ادھر کو آنا پر سیلسائے فرنگی کا طرف نہ طاق کے جانا رو رو کر سب بیان کیا اور کہا کہ
یہ آفت ہم پر پڑی ہی یہ تمہارے باپ کا واقعہ ہی وہ تو ہم کو جیتے جی مار گئے ہم کسی طرف کے نہ رہے نانا
تمہارے یعنی صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے اگر وہ یہان ہوتے تو بھی میری زندگی بسر ہو جاتی
مگر خیر خداوند کریم تم کو سلامت رکھے کہ تمہارے سبب سے میری زندگی ہی جب تم کو دیکھ لیتی ہون سب
رنج وصدمہ برطرف ہو جاتا ہی یہ جو سکندر رستم خو نے سُنا ملکہ اپنی مان سے کہا کہ اب مجھکو معلوم ہوا

کہ یہ واقعہ گذرا مین یہ جانتا تھا کہ والد بزرگوار کسی باعث سے لشکر سے نکل گئے ہین اب معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہو کر نکل گئے ہین
اور آپ اسی سبب سے یہان تشریف لائی ہین غیر دیکھا جائے گا یہ کہکر سکندر رستم خو اپنی مان کے پاس سے اُٹھے مگر یہ
کہتے ہوے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مین اپنے باپ کی تلاش مین جاؤن مان نے جو سُنا یہ کلمہ آیا کہ مین اسی سبب
سے یہ حال نہین کہتی تھی مگر جب تم نے اصرار کیا ناچار کہنا پڑا اے فرزند ابھی تمھارا یہ سن نہین ہے کہ تم گھر سے نکلو ہان
جب جوان ہونا اُسوقت اختیار ہے سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ جی ہان ابھی نہین مین نے بات کہی کہ
میرا جی چاہتا ہے کہ ایسا کرون ملکہ نے کہا کہ اے فرزند تم کبھی مفارقت کا صدمہ مجھکو نہ دینا یہ کہکر گلے سے لگایا اور
پیشانی پر بوسہ دیا سکندر رستم خو نے کہا کہ آپ میری طرف سے اطمینان رکھین یہ کہکر اپنے رفیقون مین
آگئے اور لہو و لعب مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا شب کو جب کھانا کھا کر بستر پر آرام کرنے لیٹے تو باپ کا
خیال آیا اور خیال کیا کہ اے سکندر رستم خو تم اس قدر کم ہمت اور بے غیرت ہو اور دنیا کا خون سفید ہو گیا ہے کہ
تمھارے باپ فقیر ہو کر لشکر سے نکل گئے اور آج تک تم نے خبر تک نہ لی کیا حال دنیا کا ہے کہ باپ تو فقیر ہو کر
بسر بصحرا نکل جائے اور چچا اور فرزند باپ کی خبر نہ لے نہ معلوم وہ کس آفت مین مبتلا ہوے ہین تم کو
خداوند کریم نے مرد کی صورت بنایا ہے اور ایسے خاندان مین پیدا کیا ہے کہ جہان سب بہادر ہین اور ہر ایک
نے نام پیدا کیا اور اپنی شوکت بڑھائی پس اب تمھارا یہ سن نہین ہے کہ تم اپنی عمر کھیل کود مین بسر کرو
اور اپنی ترقی اور شوکت بڑھانے کی فکر نہ کرو پس تم کو لازم ہے کہ یہان سے نکل چلو بہت ہوگا مان کو
تمھاری بھی جدائی کا صدمہ ہوگا ہونے دو کہان تک مان کے پہلو سے لگے بیٹھے رہو گے مثل لڑکیون کے
اور کہان تک خوف کرو گے پس باپ کو تلاش کرو اور اس قدر شوکت پیدا کرو کہ مثل بدیع الملک
کے تم بھی جاؤ اپنے کو صاحبقران بناؤ بدیع الملک سے مقابلہ کرو پس جیسے تمھارے باپ و چچا اس
حال سے فقیر ہو کر نکل گئے ہین کہ ہم بدیع الملک کی اطاعت نہ کرینگے ویسے تم بھی یہ کرو کہ لشکر جمع
کرو ملک گیری کرو کوئی بدیع الملک صاحبقرانی کرنے کو پیدا نہین ہوے تھے جب انھون نے ہزارون
معرکہ سر کیے طلسم فتح کیے لشکر کثیر ان کے ہمراہ ہو گیا ہزارون پہلوانون کو زیر کیا بہت سے سردار مطیع ہوے پھر تو
بہم ہوا میرے باپ و چچا ہیتہ بدیع الملک کے برابر رہے ہو ایسے مرتبے تھے وہی اُنکے بھی ہین اس شخص کا
پوتا ہون کہ جس نے ہزارون ملک فتح کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اور اُسکا پوتا ہون کہ جس نے
سات برس کے سن مین طلسم افراسیابی فتح کیا اور اٹھارہ روز ترک توسن ملیطاقی کا تعاقب کرکے
بارگاہ کیخسرو مین اُسے قتل کیا اور لشکر لقا پر یکہ و تنہا شبخون مارے اور مین اُس شخص کا پوتا ہون
یعنی علیم شاہ رومی کا کہ جنھون نے بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو مارا کہ رستم لقب پایا اور
یکہ و تنہا فرنگستان مین جاکر کپتان فرنگی کو قتل کیا دو فیل ہندی و قوپل ہندی کو کہ جو مثل
لندھور کے تھے مع ہاتھیون کے ہاتھون پر اٹھا کر خندق مین ڈال دیا کہ انکو پانی سے پناہ مانگنی دشوار
ہوئی موت کے گھاٹ اُترے غرق دریاے فنا ہوے اُنپر کیا منحصر ہے لندھور ایسے جوان کو مع گرز
اور فیل میمون کے اُٹھا لیا اگر حمزہ صاحبقران نہ آجاتے تو انکو بھی مثل قوپل ہندی کے موت کے
گھاٹ اتارا تھا پس جب تیرے بزرگ ایسے ہون اور تجھ شوکت نہ پیدا کرے تو مان کے پہلو مین بیٹھا رہے
اب لازم ہے کہ تو بھی یہان سے نکل اور شوکت بہم کر ورنہ اب کسی کو منھ نہ دکھانا سکندر رستم خو نے یہ
قصد دل مین کر لیا اور کہا کہ تیرا ابھی نام رستم خو ہے پس تو بھی وہی شوکت پیدا کر مثل اپنے باپ دادا کے
اور بدیع الملک سے مقابلہ کر تاکہ انکو بھی معلوم ہو کہ یہ لڑکا شہریار کا فرزند ایرج نامدار کا نبیرہ

ملک قاسم وعلم شاہ کا پڑتا ہے جب ایسے ایسے خیال دل مین آئے فوراً خیال آیا کہ اگر یہان سے کہکر جاؤنگے تو جانا نہ ملیگا بس اس تاریکی شب مین بدون کہے سنے نکل چلو بصورت فقیرانہ کیونکہ تیرے والد بزرگوار بھی فقیر ہوکر نکلے ہین یہ جو دل مین خیال آیا وقت کے منتظر رہے جب دیکھا کہ سب سوگئے سناٹا ہوگیا فوراً کمند بار گزشت بام پہ آئے جب بستر سے اُٹھے تھے سب لباس اُتار کر رکھدیا تھا صرف کرتہ شب خوابی گلے مین تھا اور ایک تہمت جو کہ رات کو کسی مقام سے بہم کرلی تھی وہ باندھکر بام پر آگئے اور وہان سے زیر قصر آئے اور اسی حالت سے ایک طرف کو روانہ ہوے قریب صبح در شہر پناہ پر پہونچے جیسے پھاٹک کھلا سب سے پہلے یہی شہر سے نکل کر روانہ ہوے چونکہ اول تو تاریکی تھی دوسرے انکی حالت بھی دگرگون تھی تہمت بندھی ہوئی تھی کرتہ گلے مین تھا کوئی کیا پہچانتا بس راوی انکا کچھ حال بیان کریگا مگر انکے نکل کر جانے کی خبر ہونا اور وہان کا اور رفیقون کا رنج وغم کرنا اور سب کا مصروف آہ وفغان ہونا دفتر **نیرنگ قاف** مین جو کہ اس دفتر کے بعد ہے بیان کریگا کیونکہ یہ حالات اُسی دفتر سے متعلق ہین اور سب حال سکندر رستم خو کا اور انکی شوکت تمامی کا حال اُسی دفتر مین تحریر ہوگا اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع نے اُسکے ترجمہ کا حکم فرمایا اور آپ لوگون نے بھی اُسکی خواہش کی جب آپ لوگ اس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے تو اُسکی داستانون کا لطف پائینگے خلاصہ یہ کہ سب واقعات اُسی دفتر **نیرنگ قاف** مین تحریر ہون گے ہان اس دفتر مین کچھ حال برائے پتہ سکندر رستم خو کا تحریر ہوتا ہے پس شاہزادے نے اپنی حالت فقیرانہ بنائی گو کہ نہ راہ سے واقف تھے نہ طریقہ فقیری سے مگر جس طور سے ہوا تبدیل صورت کی اور فقیر بنکر اور شہر سے نکل کر ایک طرف کو روانہ ہوے بالکل راہ سے نابلد تھے مگر جوش مین اس امر کے چلے جاتے تھے کہ کسی طور سے اپنی شوکت بڑھاؤن اور اپنے باپ کو تلاش کرون یہ خیال دل مین کرتے ہوے چلے جاتے ہین دوپہر دن پاس تو راہ صحرا طے کی بصورت قلندرانہ رہ نوردی مین تمام جسم پر خاک پڑی ہے وہ خاک اُس رخ پرنور پر یہ معلوم ہوتی ہے کہ گویا نقاب خاکی ہے اُس خاک مین وہ چہرہ پرنور یون معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب برج خاکی مین آگیا ہے پس شاہزادہ تباہ وبرباد عرق مین ازسرتاپا غرق چہرہ بسبب تمازت آفتاب کے سرخ ہو رہا ہے وہ پھول سے رخسار کہ جن پر کبھی گرمی کی حدت تک نہ پہونچی ہو اُنپر اس قدر تمازت آفتاب اپنا اثر کرے کہ وہ مثل گل کے مرجھا جائین خیر وہ آفتاب حسن وخوبی ایک صحرا مین پہونچا وہ صحرا پر از آب وگیاہ تھا لب چشمہ بیٹھکر منہ ہاتھ دھویا جو کچھ میوہ اُس صحرا مین تھا نوش جان کیا کچھ دیر آرام لے کر پھر راہ لی اسی طور سے شب کو دوپہر قیام کرتے ہوے بناس پتی کھاتے ہوے چلے جاتے ہین پاؤن مین آبلہ پڑگئے ہین خار مغیلان تلوون کے پار ہوگئے ہین پاؤن ورم کر آئے ہین آبلون سے خون بہتا ہے جب کانٹا نکالا تلوے سے خون بہکر تمام زمین لعل ہوگئی پاؤن مین دھجیان بندھی ہوئی ہین آبلہ اُس گوہر آبدار شہریاری پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین برگ شجر جب ہوا چلتی ہے اُس کے حال پر کف افسوس ملتے ہین چہرہ سونلا گیا ہے جسم پر خاک پڑی ہے مگر وہ رہ نورد بادیہ مصیبت رہروی سے باز نہین ہے برابر راہ طے کیے جاتا ہے پس شاہزادے کی غذا بناس پتی ہے اور جہان پانی مل گیا پی لیا اسی طور سے ایک ماہ تک سرگردان وپریشان رہے پس ایک دن ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان سوائے ریگ کے کسی شے کا نام نہ تھا درخت کا نشان نہ تھا پانی کا پتہ نہ تھا اُس صحرا مین مسافر کو تشنہ لبی سے پناہ ربانی دشوار تھی سوائے خون دل کے پانی کا نشان نہ تھا نہ کوئی شے قسم غذا کے تھی سوائے لخت جگر یا دم خورشید کے جانور تاب اُس صحرا مین نہ آسکتے تھے اگر کوئی اجل رسیدہ آگیا تو گرسنگی اور تشنہ لبی سے ہلاک ہوگیا اگر درخت بھی کوئی

نظر آیا تو بالکل مثل بید مجنون کے خشک شاہزادہ اُس صحرا مین رہ نورد تھا حالت یہ تھی کہ شدت دھوپ سے پانؤن زمین پر نہ رکھا جاتا تھا زمین مثل تاوہ آہن کے تپ رہی تھی ہر مرتبہ پانؤن مین چھالے پڑ جاتے تھے ذرہ ریگ انگارے معلوم ہوتے تھے اس قدر گرمی تھی کہ از سر تا پا شاہزادہ پسینہ مین غرق تھا تشنگی سے بسبب کم یابی آب کے زبان تالو سے لپٹی جاتی تھی زبان مین کانٹے پڑے ہوئے تھے طاقت الگ طاق ہو گئی تھی پانؤن مین الگ آبلے پڑ گئے تھے یہ حالت تھی کہ کسی مقام پر تا زانو ریگ مین گڑ گئے تھے کسی مقام پر تا کمر بس راہ طے کرتے ہوئے سختیان سفر کی اُٹھاتے ہوئے اُس صحرائے بلا کو طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین بس ایک مقام پر پہونچ کر ایسے بے بس ہوئے کہ اب راہ کا چلنا دشوار ہو گیا گرسنگی نے الگ پریشان کیا تشنگی نے الگ پانؤن نے الگ جواب دیا جب یہ نوبت پہونچی شاہزادے کو یقین مرگ ہو گیا بس اپنے خدا سے دعا کی دعا قبول ہوئی قریب سہ پہر کے وہ صحرا تمام ہوا اور ایک صحرا مین پہونچے جو کہ نمونہ بہشت تھا پانی بھی ملا منہ ہاتھ دھویا زبان کو تر کیا کچھ گھاس پھوس کھایا اب وہان سے چلے قریب شام ایک شہر پناہ کا پھاٹک دور سے دکھائی دیا انھون نے اُسکو دیکھکر شکر خدا کیا اُس طرف کو متوجہ ہوے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ چار دیواری اُس شہر کی سنگ مرمر کی ہے اور پھاٹک فولادی ہے بس بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر داخل شہر ہوئے شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دلشاد ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا سب عورت و مرد کو اُس شہر کے حسین پایا ہر مقام پر نقارہ بج رہا تھا بازارین آراستہ تھین دوکاندار خوش پوشاک بیٹھے ہوئے تھے خرید و فروخت جاری تھی ہر ایک مرفہ حال تھا جو تھا خوش پوشاک تھا یہ جو شہر مین داخل ہوے دیکھا کہ ہر گلی کوچہ شہر کا صاف و شفاف ہے عمارت شہر بہت بلند اور پختہ ہے ایسی گنجان آبادی ہے کہ تل رکھنے کی جگہ بسبب عمارت کے نہین ہے انکو جو اُس شہر کے لوگون نے دیکھا ایک تو کم سن پایا دوسرے حسین و جمیل مگر لباس فقیری ہے بس ان کے گرد سب جمع ہو گئے کوئی کہتا ہے کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے نہ معلوم کیا آفت و بلا نازل ہوئی جو فقیری اختیار کی کوئی بولا کہ بھائی شاہ و گدا سب بندے خدا کے ہین فقیر بھی ایسے ایسے حسین ہوتے ہین کہ بادشاہ کیا ہونگے بس کیا عجیب ہے جو یہ فقیر حسین ہے ہان یہ امر ضرور ہے کہ یہ سن و سال ابھی فقیری کے لائق نہ تھا کیونکہ ابھی اسنے دنیا کا کیا نمونہ دیکھا تھا جو فقیر ہو گیا ابھی سبزہ تک تو نمایان نہین ہوا ہے ایک نے بڑھکر پوچھا کہ اے شاہ صاحب آپ کا کہان سے آنا ہوا جواب دیا کہ بابا جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اُسنے کہا کہ کہان کا قصد ہے کہا کہ جہان سب جائینگے وہان مین بھی جاؤنگا اُس نے کہا کہ آپ کا کیا اسم مبارک ہے جواب دیا بابا اس ننگ دنیا کو آوارہ شاہ کہتے ہین یہ جواب دے کر کہا کہ اس ملک کا کیا نام ہے اور بادشاہ کا اور اہل شہر کا کیا طریقہ ہے اور کوئی سرا بھی ہے اُن لوگون نے کہا کہ اس شہر کو صندلیہ کہتے ہین یہان کے بادشاہ کا نام صندل شاہ فیل زور ہے اور بادشاہ اور کل اہل شہر کا دین آب پرستی ہے ہم سب بندے خداوند آب حیات کے ہین جب شاہزادے کو معلوم ہوا کہ یہ صندلیہ شہر ہے اور یہان کے لوگ آب پرست ہین اور بادشاہ کے بھی نام سے آگاہ ہوے دریافت کیا کہ یہان کوئی سرا بھی ہے کہا کہ جی ہان بہت سرائین ہین ایک سرا یہان سے بہت قریب ہے جواب دیا کہ خیر یہ کہکر سیر کرتے ہوے بموجب نشان دہی اُن لوگون کے سرا مین آئے یہ خیال دل مین کر لیا کہ تم اس شہر مین آئے ہو اب بدون اسکو اسلام آباد کیے ہوے واپس نہ جانا بس اس قصد سے سرا مین آئے یہان جو پہونچے مسافرون نے جو انکو دیکھا کہا کہ دیکھو کیا خوبصورت یہ فقیر ہے بس انھون نے ایک کوٹھری

سرا مین لی بھٹیارے نے پوچھا کہ شاہ صاحب کچھ پکوائیے گا جواب دیا کہ مین کیا پکوا‌ونگا میرا خدا
مجکو بھیجے گا جب مسافرون نے دیکھا کہ اس فقیر نے کچھ نہین پکوایا ایک نے اُن مین سے آکر ہاتھ جوڑکر
عرض کیا کہ یا شاہ صاحب آج اس حقیر کے یہان نان ونمک نوش فرمائیے تاکہ آپ کے اُنکے فرمانے
سے برکت ہو مینکے شاہزادے نے انکار کیا مگر اُس نے نہ مانا کیونکہ زمانہ سابق مین ہر ادنی و اعلے
فقیر کو بہت مانتے تھے معاذ اللہ اُسکی خدمت کرنا اور اطاعت کرنے کو اپنی بخشش کا نتیجہ جانتے تھے
فقیرون کا مرتبہ پیغمبرون کے مرتبہ سے کم نہین جانتے تھے بس عجز ومنت کرکے شاہزادے کو کھانا کھلایا
صبح کو دوسرے دن بس شاہزادہ وہان رہنے لگا مگر اس فکر مین ہے کہ کیونکر اس ملک کو اسلام آباد
کرون ہر روز اسی فکر مین ہے سہ پہر کو اور صبح کو برائے سیر شہر نکلتا ہے ہر ایک ادنی و اعلی انکی خاطر
کرتا ہے اور قدم بوسی حاصل کرتا ہے دکاندار ہر ایک اپنی دکان پر انکو جگہ دیتا ہے مگر یہ اسی فکر مین
ہین کہ کسی صورت سے اس ملک کو اسلام آباد کیجیے اور یہان کے بادشاہ کو اپنا مطیع کیجیے ایک
دن کا ذکر ہے کہ یہ موافق دستور کے سہ پہر کو شہر کی سیر کو نکلے تھے اور چوک مین سیر کر رہے تھے کہ
یکایک ایک طرف سے شور وغل کی صدا آئی اور جو راہ گیر سڑک پر راستہ چل رہے تھے وہ کنارے
کنارے ہو گئے دکاندار اپنی اپنی دکانون پر کھڑے ہو گئے شاہزادے نے دیکھا کہ کوتوال شہر اُس کے
ہمراہ ہے پیادے کوتوالی کے سب راہ گیرون کو ہٹاتے ہوے اور یہ کہتے ہوے کہ کوئی سر نہ اونچا کرے
سواری ملکہ کی آتی ہے نکل گئے شاہزادے نے اہل شہر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہ سب لوگ کنارے
کنارے ہو گئے اور دکاندار بھی کھڑے ہو گئے مگر سر جھکائے ہوے اور کوتوال بندوبست کرتا ہوا چلا گیا
کسکی سواری آتی ہے اُسنے کہا کہ ای شاہ صاحب آگاہ ہو جیے کہ یہان کا جو بادشاہ ہے صندل شاہ
اُسکی ایک دختر ہے کہ اُسکا حسن وجمال تمام دنیا مین مثل ونظیر نہین رکھتا ہے ابھی اُسکا سن کوئی چودہ
برس کا ہوگا وہ ماہ آسمان شہریاری اپنے کمال کو نہین پہونچی ہے اُسکے حسن وجمال کی کیا تعریف
کرون اُس ماہ فلک شہریاری کا نام ملکہ ماہ پارہ ہے واقعی وہ اسم بامسمی ہے ماہ پارہ ہی ہے یہ اُسکی
سواری آتی ہے ملکہ اپنے باغ کو جاتی ہے بیرون شہر ملکہ کا باغ ہے یہ ملکہ وہان جاتی ہے اُس باغ کو
اگر بہشت برین کہیے تو بجا ہے یہ اُسکی آمد کا بندوبست ہے شاہزادے نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ
شہر کی ایک یہی لڑکی ہے کہا کہ نہین ایک لڑکا بھی ہے کہ جو اپنے حسن وجمال اور جوانمردی ومردانگی و
شجاعت مین عدیل نہین رکھتا ہے وہ بھی ابھی کم سن ہے بلکہ وہ ولیعہد ہے اُسکا نام مظفر شمشیر گیر
ہے شاہزادے نے اس سن وسال مین ایک دن ایک شیر زندہ شکارگاہ مین پکڑ لیا تھا اُس دن
سے شمشیر گیر لقب ہو گیا وہ شاہزادہ بہت جری اور بہادر ہے یہ جو شاہزادے نے سنا خاموش
ہو رہا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا دیکھا کہ آگے آگے سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے چلے آتے ہین
اُن کے عقب مین اور جلوس سواری اُسکے بعد دیکھا کہ ایک محافہ طلائی الماس کی پچیکاری کی ہوئی
کہار وردیان باناتی پہنے ہوے مچھلیان لگی ہوئین وردیون پر کام زردوزی کیا ہوا کہاریان کار چوبی
جوڑے پہنے ہوے طلائی مچھلیان لگی ہوئین سر سے پانون تک جڑاؤ گہنے مین غرق چلی آتی ہین محافہ
پر زردوزی پردے جالی لوٹ کے پڑے ہوے اُس کے اندر وہ پارہ حسن مع اپنی وزیرزادی [illegible]
کے بیٹھی ہوئی ہے عقب مین اور محافہ ہین جس مین خواصین وغیرہ چلی آتی ہین شاہزادہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی محافہ شاہزادے
کا آیا اور مقابل ہوا ایک مرتبہ ہوا کا جھونکا چلا پردہ محافہ کا بلند ہو گیا ملکہ ماہ پارہ کے چہرہ پر اسی طرف

دیکھ رہی تھی اور شاہزادہ بھی اسی طرف دیکھ رہا تھا کہ شاہزادے نے دیکھا کہ جیسے پردہ ہوا سے بلند ہوا ایک برق تھی کہ چمک گئی اُدھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک جوان کم سن کہ جسکی مسین بھی ابھی تک نہین نمودار ہین مثل ماہ چہاردہ کے لباس فقیری پہنے کھڑا ہے بھرے بھرے بازو ہین سینہ چوڑا ہے زلفین دوش پر ہین گو عالم فقیری مین ہے مگر چہرے سے وہ شان و شوکت آشکار ہے کہ شاہزادہ معلوم ہوتا ہے مگر عجب حالت سے ہے اسپر بھی حسن چمک رہا ہے چتون بھوین ہین صراحی دار گلا ہے ملکہ نے جو شاہزادے کو بغور دیکھا ایک تیر عشق تھا کہ قلب کے پار ہو گیا اُدھر شاہزادے نے ملکہ کو بھی خوب سا دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سراپا حسن و جمال عارض مثل آفتاب کے پیشانی مثل بدر کے زلفین مثل سنبل کے جوبن کا سینہ پر ابھار بازو مثل بلور کے کلائیون مین چوڑیان وہ گوری گوری کلائی و سیاہ سیاہ چوڑی بموجب شعر ٭ سیہ چوڑی بدست آن نگارے ٭ بشاخ صندلین پیچیدہ مارے ٭ دھانی پوشاک پہنے ہوے تھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ دھانون کے کھیت سے آفتاب طلوع ہو رہا ہے برابر ملکہ کے بزم آرا اسکی وزیرزادی بیٹھی ہوئی تھی بس جیسے چار نگاہ ملکہ سے اور شاہزادے سے ہوئی دونون طرف حضرت عشق نے اپنا عمل کیا کشور دل پر سپاہ محبت نے لشکرکشی کی شاہزادہ ملکہ پر اور ملکہ شاہزادہ پر فریفتہ ہو گئے بس فوراً ہوا نے پردے کو پھر گرا دیا پردے کا گرنا تھا کہ ملکہ کے دل پر پہاڑ غم دائم کا گرا اور آہ کرکے دل کو پکڑ لیا ادھر شاہزادے نے بھی اُف کرکے ہاتھ قلب پر رکھ لیا مگر یہ واقعہ کسی اور نے نہین دیکھا سواری چند قدم چلی مگر ملکہ کا یہ حال ہے کہ دل مین دعا کر رہی تھی کہ پھر پردہ اُٹھ جائے پھر ویسا ہی جھونکا آئے پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی کہ شاید پردہ ہٹ گیا ہو شاہزادے کی بھی آنکھ اُسی طرف لگی ہوئی تھی اور دعا کر رہا ہے کہ ای میرے خدا پھر ویسا ہی جھونکا ہوا کا چلے اور پردہ اُٹھ جائے وہ سیر مین جو پردہ کہین گر جائے ہوا آ اور پھر دل سے کہتے ہین کہ او نالائق تو آیا بھی تو کسپر آیا کہ جو شاہزادی ہے اور تو فقیر بھلا تیرا اور اُسکا کیا مقابلہ ہان جب تجکو خدا نے کسی قابل کیا تھا وہ زمانہ ہوتا تو زیبا تھا اب یہ امر کیونکر ہوگا بس اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر مر جاؤگے اُدھر ملکہ یہ اپنے دل مین کہہ رہی تھی کہ افسوس یہ کم بخت دل آیا ہے تو کسپر آیا کہ جو فقیر ہے یہ عشق بھی وہ بد بلا ہے اور کیسا کم ظرف ہے ایسے کم ظرفون پر آتا ہے یہ بھی کوئی موقع ہے کہ فقیر پر مین عاشق ہوئی یہ کہکر پھر دل سے کہا یہ امر کسی پر منحصر نہین ہے دل کا آجانا ہے جسکی صورت دل کو اچھی معلوم ہوئی بس اس مین اعلے و ادنی کی کوئی تمیز نہین ہے افسوس ہے کہ تیرا دل کسپر آیا کہ جو فقیر ہے اور تو شاہزادی ہے تیرے اور اسکے زمین و آسمان کا فرق ہے جو کوئی سنیگا وہ کہیگا کہ شاہزادی کیسی کم ظرف تھی کہ فقیر پر عاشق ہوئی کسی شاہزادے و شہریار زادے پر نہ فریفتہ ہوئی مگر مین کیا کرون دل پر کسی کا اختیار نہین ہے اگر ایک جا پر آجائے بس یہ خیال کرکے دل نے یہ امر گوارا نہ کیا کہ اسکو چھوڑ کر جاؤن بس اپنی وزیرزادی سے کہا کہ جو کہاریان ہمراہ محافہ ہین اُن سے کہو کہ جو لوگ ہمراہ سواری ہین وہ ان شاہ صاحب کو باغ مین لے آئین مین انکی دعوت کرونگی فقیرون کی خدمت کرنا باعث برکت اور بخشش ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس زمانہ مین فقیر کی بہت قدر کی جاتی تھی فقیرون کا مرتبہ برابر پیغمبرون کے خیال کیا جاتا تھا خصوصاً کفار بس اُس زمانہ کے عورت و مرد سب فقیر کی عزت کرتے تھے کوئی عار نہ تھا چاہے شاہزادی فقیر کو اپنے برابر بٹھائے کوئی منع نہین کرسکتا تھا بس ملکہ نے اسی سبب سے وزیرزادی سے کہا کہ کہدو شاہ صاحب کو ہمراہ باغ مین لیتے آئین بس یہ امر ظاہر تھا کہ کوئی اعتراض نہین کرسکتا تھا کہ شاہزادی فقیر کو اپنے ہمراہ لے گئی ہے چاہے فقیر جوان ہو چاہے پیر یہ جو ملکہ نے وزیرزادی سے کہا وزیرزادی نے مہریون سے

ملکہ کا حکم بیان کیا بس اُنھون نے ملکہ کے حکم سے سوارون کو آگاہ کیا بس یہ حکم پاتا تھا کہ سوار طرف شاہزادے کے چلے شاہزادہ یہان کھڑا ہوا طرف محافہ کے دیکھ رہا تھا کہ سوار قریب آئے اور کہا کہ شاہ صاحب تشریف لے چلیے ملکہ نے آپ کو باغ مین طلب کیا ہے یہ سُننا تھا شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو نہین طلب کیا ہوگا وہ شاہزادی ہے مین فقیر ہون وہ دنیا ساز لوگ بھلا فقیرون کو شاہون سے کیا غرض اور شاہون کو فقیرون سے کیا مطلب وہ لوگ دنیا کے بادشاہ ہین ہم لوگ آخرت کے وہ صاحب دنیا ہین ہم تارک دنیا ہمارے اُن کے زمین و آسمان کا فرق ہے مین جا کر کیا کرون ملکہ نے کسی دنیا ساز کو طلب کیا ہوگا تم کو دھوکا ہوا ہے مین نہ جاؤنگا میرا کیا کام ہے شاہون کی صحبت مین یہ تو کہا مگر دل نے کہا کہ معشوق بلاتا ہے اور تو نہ جائے مگر مصلحت یہ ہے کہ پہلے انکار کر پھر دیکھا جائیگا جب شاہزادے نے یہ کہا اُن سوارون نے کہا کہ جی نہین ہم کو دھوکا نہین ہوا ہے آپ ہی کو طلب کیا ہے تشریف لے چلیے پھر شاہزادے نے انکار کیا اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین آپ ہی کو یاد کیا ہے جب شاہزادے نے دیکھا کہ یہ لوگ اب نہ مانینگے کہا کہ اچھا چلو تمھارا ہی کہنا کرتا ہون مگر میری اور اُسکی صحبت کا بر آنا محال ہے یہ کہکر اُن کے ہمراہ چلے سواری یہان رُکی ہوئی تھی ملکہ نے کہا تھا کہ جب تک شاہ صاحب نہ آئین اُس وقت تک سامنے نہ بڑھنے ملکہ نے دیکھا کہ وہ فقیر ہمراہ سوارون کے چلا آتا ہے راوی نے کہا ہے کہ خود شاہزادے کا جی چاہتا تھا کہ مین اس محافہ کے ہمراہ جاؤن یہ انکار بغرض دنیا داری کیا تھا اس خیال سے کہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ فقیر اسی امر کا خواستگار تھا جب شاہزادہ قریب محافہ پہونچ لیا ملکہ نے کہا کہ سوارون سے کہو کہ انکو مرکب پر سوار کرکے عزت سے باغ مین لے چلین وزیرزادی نے سوارون سے کہا اُنھون نے شاہ صاحب سے کہا ملکہ کا حکم ہے کہ مرکب پر سوار ہوکر تشریف لے چلیے جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم کو مرکب سے اور ترک دنیا سے کیا غرض ہم اسی طور سے صحرا نوردی کرتے ہین مرکب وغیرہ دنیا سازون کے لیے ہے ہم تارک دنیا ہین ہمارے پانون مرکب ہین یہ جو کہا اُنھون نے ملکہ سے کہا ملکہ نے کہا کہ اچھا جو اُنکی مرضی بس سواری طرف باغ کے روانہ ہوئی شاہزادہ بھی ہمراہ تھا یہان تک کہ ملکہ باغ مین پہونچی پردہ کرایا گیا ملکہ محافہ سے اُتری اور سب خواصین دائیین جلیسین بھی اُترین پہرہ وغیرہ در باغ پر مقرر ہوا جو لشکر ہمراہ ملکہ کے آیا تھا وہ زیر باغ فروکش ہوا جب ملکہ بارہ دری مین پہونچی سب سامان درست ہو چکا تھا اُسوقت ملکہ نے حکم دیا کہ لاؤ اُن شاہ صاحب کو بس یہ حکم پاکر وزیرزادی نے محلدار سے کہا کہ در باغ پر جاکر کہو کہ جن شاہ صاحب کو ملکہ شہر سے اپنے ہمراہ لائی ہین اُنکو اندر باغ کے لے آؤ بس وہ محلدار در باغ پر آئی جو وزیرزادی بزم آرا سے سُنا تھا آکر کہا بس سوارون نے عرض کیا کہ شاہ صاحب باغ مین تشریف لے جائیے ملکہ نے طلب فرمایا ہے شاہزادہ ایک مقام پر بیٹھا ہوا تصور ملکہ مین شعر عاشقانہ پڑھتا تھا یہ شعر ورد زبان تھا ۔ مجھے آنا سلیے کیونکر تری صحبت مین جانانہ ہو عرش صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ ۔ جب اُن لوگون نے یہ کہا شاہزادے نے کہا کہ بیکار ہم کو پریشان کر رکھا ہے مین کیون کھڑا ہوگیا تھا جو اس بلا مین مبتلا ہوا اُنھون نے کہا کہ تشریف لے جائیے بس یہ سُنکے شاہزادہ داخل باغ ہوا باغ کو خوب آراستہ پایا سوارون نے محلدار سے کہا کہ شاہ صاحب تشریف لاتے ہین چلیے محلدار کی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا ہے ابھی تک سبزہ بھی نمودار نہین ہوا ہے بھرے بھرے بازو ہین چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہے محلدار نے اپنے دل مین کہا کہ یہ فقیر نہین ہے بلکہ کوئی شاہزادہ ہے کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہے بس محلدار دل سے یہ باتین کرتی ہوئی شاہزادے کو ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی شاہزادہ نے باغ کو خوب

سرسبز و شاداب پایا ہر ایک قسم کے گل کا تختہ لگا ہوا تھا نہر جاری تھین اُنکے کنارے طلائی و نقرئی و بلوری
گملون مین چھوٹے چھوٹے پھولون کے درخت لگے ہوئے و ڈگلے رکھے تھے ہر رنگ کی مچھلیان نہرین مین رہتی
تھین فوارہ لگا تھا قفس طائران خوش الحان کے شاخہائے شجر مین لٹکے ہوئے تھے طائر زمزمہ سنجی کر رہے تھے
ہری ہری دوب لگی تھی سرخیون کی پٹریان بنی ہوئی تھین بجائے سنگ ریزے کے یاقوت و زمرد کے ٹکڑے
پڑے ہوئے تھے وسط باغ مین ایک بارہ دری نقرہ مصفول بنی تھی اُسپر پچیکاری الماس و زمرد کی ہوئی
نادر کار بیل بوٹے بنے ہوئے تھے روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا گرد اُس کے کٹہرہ طلائی
اُسپر نگیرہ کار چوبی اُسکی چوبین طلائی جسکی جھالر موتیون کی اُس چبوترے پر استادہ تھا فرش مخمل کا
کیا ہوا بارہ دری کے درون پر پردے زربفتی پڑے ہوئے تھے یہ جو سامان شاہزادے نے دیکھا دل مین
کہا کہ یہ ملکہ بہت شوقین ہے بس مخلد ار شاہزادے کو لیکر بارہ دری مین آئی شاہزادے نے بارہ دری
کو ہر قسم کے شیشہ آلات و چھت و دیوارون فرش سے آراستہ پایا قد آدم آئینے لگے ہوئے دیکھے
تصویرین تمام بارہ دری مین آراستہ تھین گھڑیان لگی ہوئی تھین بس مخلد ار شاہزادے کو لیکر اُس
درجہ مین آئی کہ جہان ملکہ جلوہ فرما تھی گرد اُسکے اُسکی خواصین بیٹھی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ستارون کے درمیان
مین ماہ کامل جلوہ گر ہے مسند زرنگار پر ملکہ بیٹھی ہوئی تھی سب سامان عیش و راحت موجود تھا جب شاہزادہ
وہان پہونچا شعاع نور رخ شاہزادہ سے وہ درجہ روشن ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب نکل آیا اب جو
خواصون نے و وزیرزادی نے شاہزادے کو دیکھا ہر ایک باہم چرچا کرنے لگین کہ یہ فقیر نہین ہے ضرور کسی
ملک کا شاہزادہ ہے کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہے دیکھو تو کیا صورت ہے اور کیا جمال
ہے یہ ضرور کسی پر عاشق ہے چہرے سے آثار عشق ظاہر ہین یہ کسی کی محبت مین اور ولولۂ عشق مین فقیر ہوکر
نکلا ہے دیکھو آنکھون سے وحشت پیدا ہے ہم کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے ملکہ اس پر عاشق ہوئی ہے
اس سبب سے اپنے ہمراہ لائی ہے یہ تو خوب بہانہ کیا ہے کہ فقیر کی دعوت کردی کوئی منع بھی نہین
کر سکتا ہے خوب اچھی طرح دعوت ہوگی ایک نے کہا کہ دعوتین تو باہم اشارون مین یہ باتین کر رہی تھین
راوی کہتا ہے اُس زمانہ مین ایک تو ایسا قدر پردہ نہ تھا شاہزادیان وزیرزادیان تاجر بچیان مرکبون پر سوار
ہوکر سیر کرتی تھین شکار کھیلتی تھین دوسرے فقیر دل سے بالکل پردہ نہ تھا بس جیسے شاہزادے پر ملکہ
کی نگاہ پڑی ایک مرتبہ بیتاب ہوکر مسند پر سے یہ اٹھتی ہوئی آئی کہ خوش آمدی و صفا آوردی یہ مصرع
زبان پر تھا سہ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست اور چند قدم بڑھ کر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا بس ہاتھ کا
پکڑنا تھا کہ اُدھر ملکہ کے دل کو قرار نہ رہا اِدھر شاہزادے کے دل کو اور اُسی طور سے ہاتھ پکڑے ہوئے
مسند پر لائی اور کہا کہ تشریف رکھئے اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کلبۂ تاریک کو منور فرمائیے شاہزادہ
نے جواب دیا کہ ہم درویش اور تارک دنیا ہین ہم کو مسند اور قالین سے کیا سروکار یہ سب تزک و
حشم برائے خدا ان لوگون کو ہے جو کہ دنیا کو عزیز رکھتے ہین ہمارے لیے بوریا کافی ہے تم اس مسند پر جلوہ گر ہو
میرے لیے بوریا منگا دو ملکہ نے جواب دیا کہ جہان آپ نے یہ میری خاطر منظور فرمائی اور میرے حال پر مہربانی
کی کہ شہر سے یہان تشریف لائے وہان یہ بھی مہربانی فرمائیے کہ مسند پر میری خاطر سے جلوہ فرمائیے آپ کی
میرے حال پر مہربانی ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادہ مسند پر بیٹھ گیا کہا کہ مجھکو آپ کی خاطر منظور ہے اور ملکہ سے
کہا کہ آپ بھی تشریف رکھئے ملکہ بھی بیٹھ گئی مگر یہ حال ہے کہ وہ شاہزادے کو اور شاہزادہ ملکہ کو
دزدیدہ نگاہون سے دیکھ رہے ہین ایک دوسرے کے گلشن جمال سے گل چینی کر رہا ہے ایک عزیزہ ملکہ نے

کہا کہ اے شاہ صاحب آپ کا اسم مبارک کیا ہے اور کدھر سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا تشریف لائے ہوئے اور کہان کا قصد ہے جواب دیا کہ ہمرا نام آوارہ شاہ ہے اور جہان سے سب آئے ہین وہان سے مین بھی آیا ہون اور بہت عرصہ ہوا آئے ہوئے اور جدھر سب کی بازگشت ہے اُسی طرف مین بھی جاؤنگا ملکہ نے کہا کہ یہ مجکو بھی معلوم ہے میرا مطلب یہ ہے کہ اس شہر مین کب تشریف لائے اور کہان تشریف فرما ہوے جواب دیا کہ مجکو یہان آئے ہوئے دس دن ہوے اور سرا مین اُترا ہون یہ سُنکے ملکہ نے خواصون کو حکم دیا کہ شاہ صاحب کی دعوت کا سامان کرو اور کشتی شراب کی کھینچ کر کہا کہ شراب نوش فرمایے جواب دیا کہ ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم کو شراب وکباب سے کیا کام ہان یہ مشغلہ اہل دنیا کا ہے ملکہ نے قصد کیا کہ اصرار کرون چونکہ ملکہ کافرہ تھی پس شاہزادہ نے خیال کیا کہ کافر کے یہان کا کھانا پینا حرام ہے اور سب اشیا سواے خشک چیز کے نجس ہین کہا کہ اے ملکہ اس امر مین اصرار نہ کرنا تمھارا سخن ضائع جائیگا ملکہ نے بھی زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ جانا خاموش ہو رہی اس خیال سے کہ شاید آزردہ ہو جائین اب ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب یہ تو فرمایئے کہ آپ نے یہ لباس فقیری اس سن وسال مین کیون اختیار کیا اسکا کیا سبب ہے مجکو تو آپ کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کسی بادشاہ کے شاہزادے ہین آپنے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہے جواب دیا کہ یہ تیرا خیال خام ہے فقیری ہمارا آبائی طریقہ ہے ہمارے خاندان مین سب فقیر ہوتے آئے ہین وزیرزادی چونکہ بہت چلبلی اور بامذاق تھی بولی کہ مین نہ مانونگی یہ کسی کے ولولہ عشق مین آپ نے فقیری کا بیڑا لیا ہے اُسکی تلاش مین فقیر ہو کر نکلے ہین سچ سچ بیان فرمایئے جواب دیا کہ او عورت تو بہت زبان دراز ہے یہ کیا کلام تونے لیا کیسا عشق اور کیسا ولولہ اور کیسی تلاش ہم لوگ ہان عاشق خدا ہین اُسکے عشق مین ترک دنیا کرتے ہین ہم کیا بندون کا عشق کرینگے ہم لوگ پاک محبت کرتے ہین اب ایسے کلمے زبان پر نہ لانا ملکہ نے اشارے سے منع کیا کہ چپ رہو کیا فائدہ اُدھر وہ سب باہم اشارون مین باتین کر رہی ہین کہ ضرور کوئی شاہزادہ ہے ذرا طرز تقریر اور طریقہ گفتار نشست وبرخاست تو دیکھو بھلا یہ طریقہ فقیرون کا کب ہوتا ہے گدا یہ طریقہ کیا جانین یہ تو وہ سب باتین کر رہی ہین ملکہ اپنی طرف اور شاہزادہ اپنی طرف خاموش بیٹھا ہے اور نیچی نگاہون سے ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہے شاہزادہ جب زیادہ بیقرار ہوتا ہے تو خطاب کر کے کہتا ہے کہ بس اس قدر صحبت کو غنیمت جان ورنہ تیری یہ صورت تھی کہ تو دون پہلو بہ پہلو بیٹھتا اور نظارۂ جمال جانان کرتا اُدھر ملکہ اپنے دل سے کہتی ہے کہ افسوس کیا کرون کیونکر اسکا حال ظاہر ہو اور اس سے لطف صحبت حاصل ہو خیر اسی قدر غنیمت ہے کہ اپنا معشوق سامنے تو بیٹھا ہے مگر یہ کسی پر عاشق ہے اُسی کے ولولہ عشق مین اسکا یہ حال ہے افسوس دل میرا اسیر آیا ہے جو دوسری طرف اپنا دل لگا چکا ہے ایسی ایسی باتین ملکہ دل سے کر رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین ایک خواص نے لاکر دسترخوان بچھا دیا اب رات ہو گئی ہے تمام بارہ دری مین روشنی ہے بس لاکر ہر قسم کا کھانا اور میوہ اُس پر چن دیا اور ملکہ سے عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہے بس ملکہ نے شاہ صاحب سے کہا کہ تشریف لے چلیے کچھ نوش فرمایئے جواب دیا کہ تم جاکر کھاؤ ہم لوگ ترک آب وطعام کر چکے ہین ہم کو اس سے کیا غرض یہ تمھارے لیے ہے ملکہ نے کہا کہ آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کی قسم ہے کچھ تھوڑا کر نوش فرمایے مین نہ مانونگی جب ملکہ نے بہت اصرار کیا شاہزادہ دسترخوان پر تشریف لایا ملکہ بھی مع وزیرزادی کے آکر بیٹھی بس شاہزادے نے کچھ میوہ خشک اُٹھا کر کھایا ملکہ نے ہر ایک قسم کا کھانا شاہزادے کے روبرو رکھا شاہزادے نے کہا کہ یہ سب تم ہی کھاؤ میری جو غذا تھی مین نے کھالی

مین ان چیزون سے محروم ہون یہ طعام اہل دنیا کے لیے ہی جو تارک دنیا ہین اُنکو اس سے پرہیز ہی بیشک
مین نے تمھاری خاطر سے کھایا ورنہ میرا یہ وقت نہین ہی مین رات دن مین ایک وقت کھاتا ہون اب
زیادہ اصرار نہ کرو ورنہ تم کو ناگوار ہوگا ملکہ خاموش ہو رہی وزیرزادی نے ہنس کر کہا معلوم ہوا کہ
انھون نے کسی کے ولولہ عشق مین ترک لذات کیا ہی لیکن جب تک وہ نہ ملیگا اُسوقت تک یہ
طعام لذیذ نہ کھائینگے شاہزادے نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بہت چرب زبان ہی مین نے
منع کیا تو نہین مانتی ہی اب جو ایسے کلام کرے گی تو جواب سخت پائے گی ملکہ نے پھر منع کیا وزیرزادی
خاموش ہو رہی سب ہاتھ منھ دھوکر آئے مسند پر ملکہ اور شاہزادہ بیٹھا اُس دن صحبت ناچ و رنگ
موقوف رہی دو پہر رات تک ملکہ اور شاہزادہ دونون بیٹھے رہے اور گل چینی گلشن جمال کیا کیے
جب نصف شب آئی تو شاہزادے نے کہا کہ اب جاتا ہون تمھاری خاطر ہو گئی ملکہ نے جو یہ سُنا دل
سینہ مین بیقرار ہوگیا کہ یہ گیا اور تو جو گئی کیا تدبیر کرون گو شاہزادے کا خود اس امر کو دل نہ چاہتا تھا
کہ مین یہان سے جاؤن مگر مصلحت وقت جان کر کہا تھا پس جب ملکہ نے اپنے دل کا یہ حال پایا تو کہا کہ ایک
میری اور عرض ہی اگر قبول ہو تو عرض کرون کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ میری یہ خواہش ہی کہ جب تک
آپ اس شہر مین تشریف فرما ہین میرے باغ مین تشریف رکھیے تاکہ مین آپ کی خدمت اچھی طور سے کرون
جواب دیا کہ بس اب کیا ضرورت ہی مین تیرا مہمان ہو چکا اب جاتا ہون ملکہ نے اور سب نے بہت
اصرار کیا شاہزادے کی خود یہی مرضی تھی یہ جواب دیا کہ تم لوگون نے ہم کو بہت پریشان کیا ہی خیر اب
تو یہان آگیا ہون تمھارا ناخوش کرنا بھی ہم کو زیبا نہین ہی پس اُس وقت تک یہان رہونگا کہ جبتک
تمھاری مرضی نہ ہوگی کہ جاؤ یہ کہکر خاموش ہو رہا پس ملکہ نے ایک کمرے مین سامان راحت برائے
شاہ صاحب مہیا کرادیا پس شاہ صاحب اُس صحبت سے اُٹھکر وہان آئے یہان ملکہ نے بھی صحبت
برخاست کی تصور مین اپنے معشوق کے لیٹی کسی طور سے نیند نہین آتی یہی خیال ہی کہ کیونکر یہ امر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہی شاہزادہ تو ضرور ہی ہر اور کسی کے عشق مین اس نے یہ حال اپنا کیا ہی اُدھر شاہزادہ یہ اپنے
دل سے باتین کر رہا ہی کہ کیونکر ملکہ کو مسلمان کرون اور اسکو اپنا عشق ظاہر کرون یقین ہی کہ اسی طور
سے تڑپ تڑپ کر تمام ہون گے پس اُدھر ملکہ نے اور ادھر شاہزادے نے وہ رات تڑپ تڑپ کر
بسر کی نیند کسی کو نہ آئی ہر ایک کو یہی فکر تھی کہ کس طور سے یہ راز ظاہر ہو جب صبح ہوئی ملکہ منھ ہاتھ
دھوکر مسند پر آکر بیٹھی وزیرزادی سے کہا کہ جاؤ شاہ صاحب کو لے آؤ اگر بیدار ہو گئے ہون پس
وزیرزادی نے آکے دیکھا کہ شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہین کہا کہ چلیے ملکہ نے یاد کیا ہی شاہزادہ
ہمراہ وزیرزادی کے آیا اور آکر برابر ملکہ کے بیٹھ گیا ملکہ بہت خاطر سے پیش آئی ادھر اُدھر گل چینی
ہونے لگی دونون خاموش بیٹھے ہین راوی نے کہا کہ اسی طور سے چند روز گذرے ہین کہ ایک دوسرے
کو دیکھکر اپنے دل کو قرار دے لیتا تھا مگر بسبب شرم و لحاظ کے اپنا حال نہین ظاہر کرتا تھا اُدھر
خواصون اور انیسون مین یہ چرچا تھا کہ یہ بھی ضرور عاشق ہی شاہزادے کا اُس کے عشق مین یہ
حال ہی اور اسی سبب سے ملکہ کی طرف ملتفت نہین ہوتا ہی اور ملکہ ضرور اسیر عاشق ہی پس جب
چند دن گذرے اب سب کو اس امر کی پروا جاتی رہی کہ ہم موجود رہین اور طریقہ دیکھین کہ کیا
برتاؤ ہوتا ہی جب دیکھا کہ ایک دوسرے سے ملتفت نہین ہوتا اب کنارہ کشی اُن سب نے اختیار
کی تخلیہ ہونے لگا مگر باہم یہ باتین ہین کہ ملکہ کے سبب سے ایک دن ضرور ناک چوٹی کاٹی جائیگی

ہم سے اگر بادشاہ دریافت کرینگے تو ہم اپنے بچانے کو صاف صاف کہدینگے ذرا اسی بات کو پوشیدہ نہ کرینگے
پس اب جو تخلیہ ہوا سوا ے ملکہ کے اُس دن اُس مقام پر کوئی نہ تہا ملکہ نے کہا کہ ای شاہ صاحب آپ
کو قسم اُسی کے سر عزیز کی کہ جسکو آپ چاہتے ہون اپنے اصلی حال سے آگاہ فرمائیے یہ تو مجکو بخوبی معلوم
ہی اور میرے اوپر ظاہر ہی کہ آپ فقیر نہین ہین کسی ملک کی شاہزادے ہین کسی کے ولولہ عشق مین آپنے یہ
کسوت فقیری اختیار کی ہی مجھ سے نہ پوشیدہ فرمائیے میرے دل مضطر کو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے مجکو اس
دریاے فکر سے رہا فرمائیے جب ملکہ نے اُس طور سے کہا اور اصرار کیا شاہزادے کے بھی دل کو قرار نہ رہا بیتاب
ہوگیا اور کہا کہ اب اپنے حال کو اسپر ظاہر کر دو اور اسکو مسلمان کرو اسکی صحبت سے لطف اُٹھاؤ کہان تک
اسکے فراق مین تڑپا کروگے یہ خیال کرکے کہا کہ ملکہ تم اپنے حواس درست کر دو اور وہی تقریر پہلے کی جو سابق
مین کہا کرتا تھا ملکہ سے کی ملکہ نے کہا کہ اس سے کچھ حصول نہین اس امر سے اطمینان رکھیے کہ مین آپکے راز کو
کسی پر افشا کرون جب ملکہ نے اس طور سے کہا اُس وقت شاہزادہ نے کہا کہ ای ملکہ تم نے بہت پریشان کیا
خیر اس امر کا خیال رہے کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ ہو تم کو مین اپنے حال سے آگاہ کرتا ہون دوسرے یہ امر ہی کہ
اگر مین تم پر اپنا حال ظاہر کرونگا اور جب تم میرے حال سے واقف ہوئی تم کو میرا یہان رہنا ناگوار ہوگا پس
ایک امر ہی کہ جو مین کہون اُسپر تم عمل کرو تو مین اپنا حال ظاہر کرون گو واقف ہون کہ تم میرا حال سُنکے میری
دشمن جانی ہوجاؤگی تم پر کیا منحصر ہی جو سُنے گا وہ دشمن ہوگا مگر مجکو کچھ خوف نہین ہی تم نے جو اصرار کیا اس
سبب سے مین حال بیان کرتا ہون ملکہ نے کہا کہ تو مین وہ ہا تو جو تم پر اُٹھین اور غارت ہون وہ لوگ جو
آپ سے عداوت کرین اس امر سے آپ اطمینان رکھیے کہ کوئی آپ کا دشمن نہ ہوگا اور جو آپ فرمائیے گا
اُسپر عمل کرونگی ملکہ نے اپنے دل مین کہا کہ کس امر کے لیے کہے گا اگر کہے گا بھی تو وصل کے لیے یہان خود
اس امر کی خواہش ہی کہ اس سے وصل حاصل ہو اور اسکا حال ظاہر ہو پس یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ آگاہ ہو کہ مین اصل مین شاہزادہ ہون تمھارا اور تمھارے خواصون وغیرہ کا خیال
درست ہی اور خوب پہچانا ہی مگر مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور خدا پرست ہون مین نے
جو یہ کہا کہ تم میری دشمن ہوجاؤگی وہ یہ سبب ہی کہ جب تم کو یہ معلوم ہوگا کہ مین خدا پرست ہون اور
تمھارے خداوند کا دشمن ہون تم اور سب میرے دشمن ہون گے اور مین بھی اُن سب کا قاتل ہوجاؤنگا
بدین سبب مین نے ابھی تک سب حال تم سے نہین بیان کیا تھا آگاہ ہو کہ مین حمزہ صاحبقران کا پرپوتا
ہون شہریار عالی وقار کا فرزند ہون صاحبقران ثانی کی دختر ملکہ حاجرہ بانو کے بطن سے پیدا ہوا ہون
صاحبقران ثانی کا نواسہ ہون ایرج نامدار کا پوتا ہون مین خدا پرست ہون میری فقیری کا یہ سبب
ہی کہ میرے باپ و چچا فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے ہین مین کم سن تھا جب کا یہ واقعہ ہی جب مین سن تمیز
کو پہونچا تو مین نے اپنی مان سے سُنا پس خیال کیا کہ تم کسی تدبیر سے اُنکو تلاش کرو اور اپنی شوکت
بڑھاؤ پس مین بھی فقیر ہوکر نکلا یہ سبب ہی میری فقیری کا پس آوارہ پھرتا ہوا اس شہر مین آیا یہان آکر
معلوم ہوا کہ یہ شہر اور اہل شہر اور بادشاہ شہر سب آب پرست ہین دل مین خیال ہوا کہ کسی طور سے اس
ملک کو اسلام آباد کرون ان لوگون کو اس گمراہی سے نکالون پس اس خیال سے یہان سے نہ گیا ورنہ
ابتک مین چلا بھی گیا ہوتا اسی فکر مین تھا ہر روز سیر کو نکلا کرتا تھا کہ تمھاری سواری اُدھر سے گذری ہوا نے
پردہ اُٹھا دیا مین نے تمکو دیکھا جب سے تمھاری طرف دل مائل ہوا تم نے طلب کیا چلا آیا جب سے یہان آیا ہون
اسی فکر مین تھا کہ کسی طور سے تم کو مسلمان کرون اور یہان کے بادشاہ کو پس میرا یہ واقعہ ہی پس اگر تم کو

میری خاطر منظور ہو تو یہ آب پرستی ترک کرو اور میرے پاس شوق سے رہو اور اگر یہ امر تمہیں منظور ہی نو اب مین جاتا
ہون تم پر میرا حال ظاہر ہوگیا اب مین یہان قیام نہین کر سکتا ہون پس اس فکر مین جاؤنگا کہ کسی طور سے
یہان کے بادشاہ کو مسلمان کرون خواہ قتل کردان اور تم کو اپنے قبضہ مین لاؤن ملکہ نے جو یہ سُنا اور سب
حال شاہزادے نے بیان کیا اور شاہزادے کے حال سے آگاہی ہوئی سر جھکا لیا اور اپنے دل سے کہا کہ بڑی
مشکل لاحق ہوئی دل بھی آیا تو کس پر کہ جو دشمن ایمان ہی اور جن کو مرنے سے کچھ خوف نہین ہی اگر مذہب
اُسکا نہین قبول کرتی ہون تو مفارقت کا سامنا ہی تڑپ تڑپ کر فراق مین مر جاؤنگی اور اگر مذہب اختیار
کرتی ہون تو دین آبائی مین فرق آتا ہی کیا کرون عجب کشمکش مین جان پڑی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کہ کیا کرون
دل نے کہا کہ بندہ عشق کو دین و مذہب سے کیا غرض پس جو اپنے معشوق کا دین ہو وہی اختیار کرو ادھر
شاہزادہ نے چند کلمہ وحدانیت خدا کے بیان کیے اور کہا کہ یہ کیسا تمہارا خدا ہی کہ لوگ اُس سے منھ ہاتھ
دھوتے ہین زمین پر پھینک دیتے ہین پس ای ملکہ یہ پانی اور آگ جسکو کہ خداوند کریم نے خلق فرمائے ہین
یہ سب اُس کے بندے ہین پس چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین بیان کیے ملکہ نے جو زبانی شاہزادے
کے سُنا پس زنگ کفر آئینہ قلب ملکہ پر سے آب تقریر شاہزادے نے دھودیا اور نور اسلام نے کاشانہ
قلب ملکہ مین اپنا عمل کیا ملکہ نے سر جھکا کر اور شرما کر کہا کہ جو آپ کے مذہب مین آئے وہ کیا کیے پس
شاہزادے نے ملکہ کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا ملکہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی شاہزادہ بہت خوش ہوا
پس ملکہ نے اُس وقت اپنی وزیرزادی اور سب خواصون کو طلب کیا اور اُن سے سب حال شاہزادے کا
بیان کیا وہ سب باہم اخیار سے کہنے لگین کہ جو ہم کو خیال تھا وہی ہوا کہ یہ شاہزادہ نکلا اور یہ امر بھی
ضرور ہی کہ ملکہ اسپہ عاشق ہی پس ملکہ نے کہا کہ مین نے تو اس شہریار کا دین اختیار کیا پس جو ہمارا دوست
[illegible] رکھتا ہو وہ بھی اس شہریار کا دین اختیار کرے ورنہ میرے پاس سے چلا جائے مجال کونی
[illegible] یہان سے ہی نہ باپ سے وہ کافر ہین اور مین مسلمان یہ کہکر شاہزادے نے کہا کہ اب پھر وہی کلمات
اپنی زبان سے فرمائیے کہ جو آپنے میرے روبرو فرمائے تھے پس شاہزادے نے وحدانیت خدائی چند کلمہ
اور چند کلمہ مذمت ادیان باطلہ مین زبان سے فرمائے پس جس قدر عورتین اُس باغ مین ملکہ کے ہمراہ
آئی تھین وہ سب کی سب از سر صدق مسلمان ہوگین اور سب نے کلمہ طیبہ پڑھا ملکہ نے اُن سب کو اپنے
سر کی قسم دے دی کہ تم اس راز کو افشانہ کرنا سب نے قسم کھائی پس جب ملکہ کو سب کی طرف سے اطمینان
ہوگیا اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اب مین بھی اپنا حال ظاہر کرتی ہون کہ جب مین تیرے باغ کو آتی تھی تو یہ شہریار
اسی حالت سے کھڑے ہوئے تھے ہوا سے محافہ کا پردہ بلند ہوگیا تھا میری نگاہ جو انپر پڑی پس انکی محبت
نے میرے دل پر اثر کیا دم بھر کی جدائی ناگوار ہوئی اپنے ہمراہ باغ مین لائی جبسے یہ یہان ہین مجکو انکی
صورت اور شوکت سے ضرور معلوم تھا کہ شاہزادے نے کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی مین اسی فکر مین
تھی آخر آج موقع پاکر دریافت کرلیا شکر ہی خداوند کریم کا یہ شوہر مجکو وہ ملا جو کہ عالی خاندان بھا درجری بیتھا لا
فخر و افتخار ہی سب نے کہا کہ بہت درست زودیکا ہی ہم اُسی وقت سمجھ گئے تھے کہ جب ہم نے دیکھا تھا کہ
ملکہ کا دل انپر آیا ہی اور یہ فقیر نہین ہین بلکہ کسی ملک کے شاہزادے ہین ہمارا قیاس درست ہوا پس
یہ سُنکے ملکہ نے بزم عشرت درست کیے ہونے کا حکم دیا شاہزادے سے کہا کہ تبدیل لباس فرمایئے شاہزادے
نے جواب دیا کہ جب تک مین اپنے والد کو ملاش نہین کرلیتا ہون یا اپنی شوکت نہین پڑھا لیتا ہون اُس
وقت تک تبدیل لباس نہ کرونگا اس امر مین زیادہ اصرار نہ کر ملکہ نے بھی خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو

ملکہ خاموش ہو رہی بس سب خواصوں وغیرہ نے بزم آراستہ کی سب سامان عیش مہیا کیا بس بزم عشرت آراستہ ہو چکی ملکہ نے جام شراب لبریز کر کے شاہزادے کے روبرو پیش کیا شاہزادے نے ملکہ کے ہاتھ سے لے کر نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام مملو کر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے کہا کہ اُس دن تم نے شراب کیوں نہ پی شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ جب تک تم کافرہ تھیں اور کافر کی چیز تر مسلمان کو کھانا حرام ہے اسی سبب سے ہم نے آج تک سوائے میوہ کے کوئی چیز تر نہیں کھائی پانی نہر سے پی آیا کہ وہ جاری ہے اب تم مسلمان ہوئیں اور سب تمہاری خواصیں وغیرہ بھی ہیں نے شراب پی لی اور کھانا بھی کھاؤنگا یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی دور شراب چلنے لگا ملکہ نے ارباب نشاط کو طلب کیا وہ سب ساز و سامان سے حاضر ہوئیں ایک مطربہ نے آ کر گانا شروع کیا صحبت رقص و سرود برپا ہوئی گانا ہونے لگا شراب ناب پی جانے لگی گزک کے واسطے کباب تھے ملکہ کی وزیرزادی بیٹھی چہولیں کر رہی تھی سب خوش ہو رہے تھے جب دو پہر رات تک یہ صحبت بزم و سرود برپا رہی خاصہ دانی نے آ کر عرض کیا خاصہ تیار ہے ملکہ مع شاہزادے کے دستر خوان پر تشریف لائی خاصہ سے فراغت کر کے پھر صحبت میں آ کر بیٹھے پھر جام شراب گردش میں آیا اب جو دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اور حرم و حجاب درمیان سے اُٹھ گیا شہزادہ نے دست شوق کو دراز کیا ملکہ کے نہال قد سے ثمر آرزو حاصل کرنے لگا خوب زور سے گلے سے لگایا رخسار زنابان کے بوسے لینے لگا بعد اسکے شعلہ لو بلند ہوئی انگوں کی قیچلیں بند ہو گئیں دست شوق دراز ہو گئے دونوں طرف کے حوصلے دلی نکالنے لگے یہ رنگ جو وزیرزادی اور سب خواصوں نے دیکھا یہاں سے پیشاب وغیرہ کے بہانے سے سرک گئیں تخلیہ ہو گیا اب تو اور زیادہ آرزو پوری ہونے لگی مگر شاہزادے کو اس امر کا خیال ضرور ہے کہ گو یہ مسلمان ہوئی ہے مگر جب تک اسکا باپ مسلمان نہ ہو لے اُسوقت تک سوائے پاک محبت کے دوسرے امر کا خیال بھی نہ کرو بس بوسہ بازی میں کوئی مضائقہ نہیں یا وہ قتل ہو جائے بس اُسوقت اسکو اپنے حبالہ عقد میں لاؤ اس سے وصل حاصل کرو اسوقت اسی امر کو غنیمت جانو تھوڑے عرصہ تک بوس و کنار رہا بعد اُسکے دونوں پلنگ پر آ کر لیٹ رہے اُس ہشت وشت میں جا بجا سے ملکہ کی محرم مسک گئی تھی بس تہہ پلنگ پہ آئے شاہزادہ اپنی کروٹ سے اور ملکہ اپنی کروٹ سے سو رہے صبح کو دونوں اُٹھے اور منہ دھویا وہاں سب کو گمان تھا کہ جو کچھ ہونے والا تھا وہ شب کو ہو گیا ہوگا خوب لذت وصل ملکہ نے حاصل کی ہوگی وزیرزادی تو ایک چالاک ہے اُسکو تاب نہ رہی ملکہ سے تخلیہ میں دریافت کیا کہ رات کو تو خوب آرزوئے دلی پوری کی مدت کے بعد جو بر آئی ذرا کہئے کیا گذری ملکہ نے شرما کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے یہ لوگ مسلمان ہیں اور حمزہ کے خاندان سے ہیں جب تک عقد نہیں کرتے ہیں اُس وقت تک اور کسی بات سے نہیں غرض رکھتے ہیں ہاں بوسہ بازی میں کوئی ہرج نہیں ہے بس جب تک عقد نہ ہوئے گا کبھی ایسا گمان بھی نہ کرنا وزیرزادی قائل ہو گئی اور سب نے اُس سے دریافت کیا اُسنے وہی واقعہ جو کہ ملکہ نے کہا تھا کہدیا وہ بھی خاموش ہو رہیں بس یہاں ملکہ شاہزادے کے ساتھ عیش و عشرت میں بسر کرتی ہے مگر صحبت پاک ہے اور شاہزادہ اُسی لباس فقیری میں ہے ملکہ جب سے باغ میں آئی ہے محل میں نہیں گئی **صندل شاہ** اسکو عزیز بہت رکھتا ہے اسکا طریقہ تھا کہ جب یہ باغ میں آتی تھی آٹھ روز سے زیادہ نہیں رہتی تھی اور جب یہاں سے جاتی تھی تو باپ کے پاس ضرور جاتی تھی مجرے کو اب اسکو یہاں پندرہ دن ہوئے ہیں کہ یہ یہاں سے نہیں گئی بس **صندل شاہ** کو خیال آیا کہ اب کی جو ملکہ ماہ پارہ میری دختر باغ کو گئی ہے ابھی تک واپس نہیں آئی ہے کیا سبب ہے یہ خیال کر کے خواصان

ملکہ کو طلب کیا چونکہ سب خواصین ہمراہ ملکہ کے گئی ہوئی تھین کوئی نہ حاضر تھی مگر ایک خواص جو کہ سن رسیدہ تھی وہ اُس دن سے جب سے کہ اُس فقیر کو ملکہ لے کر آئی تھی صرف اُس خیال سے چلی آئی تھی کہ یہ فقیر نہین ہی ضرور کسی ملک کا شاہزادہ ہی یہ گل ایک نہ ایک دن کھلے گا اور رنگ لائیگا اُس وقت سواے ذلت کے کچھ نہ حاصل نہ ہوگا اور بادشاہ کو کیا جواب دیا جائیگا بس ایسی حالت مین جب آبرو کا مقدمہ ہو یہان قیام کرنا بیکار ہی اپنی حفظ آبرو ہر ایک کو لازم ہی اگر تو یہان ہوگی تجھسے بھی جواب طلب ہوگا کہ تو کیسی بڑی بوڑھی تھی کہ تو نے منع نہ کیا اور ہم کو خبر نہ کی کہ ہم اُسکا تدارک کرتے تو کیا جواب دیگی بس یہان سے چلا جانا بہتر ہی جب تجھ سے سوال ہوگا اُس وقت یہی جواب دینا کہ مین وہان نہین تھی مجکو کیا حال معلوم اگر مین وہان ہوتی تو مجکو کچھ حال معلوم ہوتا اور مین عرض کرتی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اُس دن سے یہان تھی آج جو بادشاہ نے خواصان ملکہ کی تلاش کی براے دریافت حال ملکہ اور کوئی نہ حاضر ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ محلدار نواب ناظر کو اسی وقت حاضر کرے یہ حکم دیا تھا اور ابھی نواب ناظر حاضر نہین ہوا تھا کہ ایک خواص نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ملکہ کی خواصون مین سے شبو خواص اپنے بستر پر حاضر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ ہم نے طلب کیا وہ کیون نہ حاضر ہوئی بلکہ یہ ظاہر کیا گیا کہ کوئی خواص نہین ہی سب ملکہ کے ہمراہ ہین جلد طلب کرو مین اُس سے نہ حاضر ہونے کے سبب کو دریافت کرون اور ملکہ کی حالت کو یہ جو حکم دیا وہ خواص ملکہ کی خواص کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ چلو تم کو بادشاہ یاد فرماتے ہین اُس نے کہا کہ مجھ مین حالت نہین ہی کہ مین حاضر حضور ہون بسبب شدت بخار کے آج پندرہ سولہ دن سے بہت بخار ہی یہی عرض کر دو اُس نے کہا کہ حکم عالی ہی کہ جس حالت مین ہو حاضر کر دیں بس جلد ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگی یہ جو اُسنے کہا یہ بڑبڑاتی ہوئی اور کانپتی ہوئی اُسکے ہمراہ ہوئی اور حاضر ہو کر آداب بجا لائی اور دست بستہ کھڑی ہوئی بادشاہ نے اُسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ او شبو کیا تو نے نہین سنا کہ مین نے ماہ پارہ کی خواصون کو طلب کیا ہی جو تو نہین حاضر ہوئی اور سب نے کہا کہ وہ ملکہ کے ہمراہ ہی اگر سنا تو کیون نہ حاضر ہوئی اسکا بہت جلد جواب دے شبو نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ خداوند مین آج پندرہ سولہ دن سے بہت شدید تپ مین مبتلا ہون واقعی یہ جو سب نے حضور مین عرض کیا کہ سب خواصین ملکہ کے ہمراہ ہین سچ عرض کیا کیونکہ یہ خادمہ بھی گئی تھی مگر جب مجکو تپ آگئی تو ملکہ سے اجازت لے کر چلی آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ لگاتہ ملکہ ماہ پارہ سے بھی یہی فقرہ کرکے آئی تھی کہ مین آج صبح سے مبتلاے بخار ہو گئی ہون لہذا مین بستر پر جاتی ہون تاکہ کچھ دوا وغیرہ کرون ملکہ نے اجازت دی تھی یہ وہان کا رنگ بے رنگ دیکھکر چلی آئی بس اُس نے عرض کیا کہ مین اُس دن سے ایسی حالت مین مبتلا ہون اسقدر مہلت نہ ملی کہ حاضر حضور ہوتی اور جب سے مین آئی ہون اور اپنے بستر پر پڑی ہون تو اُٹھی بھی نہین ہون کہ جو کوئی مجکو دیکھتا اور میرے حال سے آگاہ ہوتا اور حضور کو خبر کرتا آج صبح کو مین اس قدر ہوشیار ہوئی تھی کہ سوار ہو کر حکیم صاحب کے پاس گئی تھی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ نسخہ اُنھون نے تحریر کیا ہی یہ کہکر ایک نسخہ اُسکے پاس تھا جو کہ کبھی کا لکھا ہوا تھا پیش کیا بس اس سبب سے مجکو آپ کے حکم کی خبر نہ ہوئی اور نہ حاضر ہو سکی ہان جب وہان سے واپس آئی تو محلدار نے مجھ سے کہا کہ تجکو بادشاہ نے طلب کیا ہی اور ہم نے بادشاہ سے عرض کر دیا ہی کہ سب خواصین ہمراہ ملکہ ہین تو کب آئی مین نے یہ سب حال محلدار سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ جاؤ خدمت

بادشاہ تھین اور مین نواب ناظر کو لینے جاتی ہون وہ اُدھر گئین اور مین اپنے بستر پر گئی کہ ذرا حواس درست ہو لین
تو حاضر خدمت ہون کہ یہ خواص پہونچی اور آپ کے حکم سے آگاہ کیا مین فوراً حاضر ہوئی کیا حکم ہوتا ہی کیون یہ
لونڈی طلب کی گئی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر مین نے سب حال سُن لیا اب تو یہ بیان کر کہ پندرہ دن سے
ماہ پارہ باغ کو گئی تھی وہ میرے سلام کو کیون نہین آئی اُسکا مزاج کیسا ہی طبیعت تو اچھی ہی اُس نے کانپ کر
عرض کیا کہ جان کی امان پاؤن تو عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر اُسپر اُسوقت ایسا رعب و داب
شاہی طاری ہوا کہ گو اُسکا قصد تھا کہ مین بیماری کا فقرہ کر کے عرض کر دونگی کہ مین کیا جانون اور اپنی
جان بچا لونگی مگر نہ پوشیدہ کر سکی صاف مُنھ سے نکل گیا کہ جب تک مین وہان تھی تب تک ملکہ کا مزاج اچھا تھا
اُسکے بعد کا حال مجکو نہین معلوم کہ اُنکا مزاج کیسا ہی میرے خیال مین ایک امر ہی کہ جس دن ملکہ یہان سے
باغ کو تشریف لیے جاتی تھین تو اتفاق سے ایک مقام پر پردہ ہوا سے محافہ کا اُڑ گیا ملکہ نے دیکھا کہ ایک
شاہ صاحب کھڑے ہوے ہین چنانچہ ملکہ فقیرون کو بہت دوست رکھتی ہین اُن شاہ صاحب کو بذریعہ
سواران سواری کے باغ مین طلب کیا اور بہت تکلف سے اُنکی دعوت کی کیا عرض کرون کہ وہ شاہ صاحب
کیسے ہین اُنکا سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہوگا ابھی بالکل عنفوان شباب ہی سبزہ تک نہین آغاز ہی چہرہ مثل آفتاب
کے روشن ہی بہت جوان رعنا اور خوبصورت ہین پس ملکہ اُس دن سے اُنکی دعوت و ضیافت مین مصروف
ہین جب تک مین آئی تھی وہ تشریف نہین لے گئے تھے اس عرصہ مین ماندی ہو کر چلی آئی پس میرے نزدیک
ابھی وہ تشریف نہ لے گئے ہون گے اور ملکہ اُنکی مہمانداری مین مصروف ہون گی اس سبب سے باغ سے
نہین تشریف لائی ہین بادشاہ نے یہ واقعہ جو اُس خواص سے سُنا کہ ماہ پارہ نے ایک فقیر جوان کو مہمان کیا ہی اُنکی
خاطرداری مین مصروف ہی اس سبب سے نہین حاضر ہوئی خیال کیا کہ وہ فقیر کون ہی اور کیسا ہی کہ جس کے
سبب سے یہ میرے پاس نہ آئی بڑا غضب کیا اس نے کہ جوان فقیر کے ہمراہ یہ باغ مین رہی گو فقیر ایسے
نہین ہوتے ہین کہ کسی کے ناموس مین رخنہ انداز ہون اور ہم لوگ فقیرون کو بہت دوست رکھتے ہین مگر
یہ خواص کہتی ہی کہ وہ بہت خوبصورت ہی اور اسکے طرز تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ فقیر نہین ہی بلکہ شاہزادہ
ہی کسی سبب سے فقیر ہوا ہی بس اس امر کو دریافت کرنا یہ ضرور ہی کہین ایسا نہ ہو کہ مین تو اس امر سے
مطمئن رہون کہ ماہ پارہ نے فقیر کی دعوت کی ہی کیا نقصان ہی وہان کوئی دوسرا گل شگفتہ ہو اور آبرو برباد ہو
جائے تو بڑی خرابی ہو آج تک پشتہا پشت سے ایسی کوئی بات نہین ہوئی کہ جو ہمارے بزرگ انگشت نما
ہوے ہون شاہان ہم عصر مین پس اگر کوئی خرابی ہوئی اور مین تمام شاہان ہم عصر مین انگشت نما ہوا اُس
وقت سوا جان دینے کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا بس اسکا تدارک کرنا ضرور ہی یہ خیال کر کے اپنے دل
مین اُس خواص سے کہا کہ کیون او لکاتہ تو نے اُسی دن کیون نہ مجکو اس حال سے آگاہ کیا اور کیون نہ بیان کیا
اگر مین آج بھی نہ طلب کر کے دریافت کرتا تو تو آج بھی نہ بیان کرتی ہی شرط کہ مجکو اس جرم کی سزا دون یہ جو
تو نے خطا کی اور مجکو اس امر سے نہ آگاہ کیا اور پوشیدہ کیا تو بھی بڑی لکاتہ ہی کہ نہین جتاوئی اور تو نے جرم کی یہ جو بادشاہ
نے غیض کی حالت مین کہا وہ ڈر گئی گو اُس نے اپنے بری ہونے کے لیے یہ فقرہ کیا تھا اور وہان سے
چلی آئی تھی اور نہ ظاہر کیا تھا اس خیال سے کہ جب کوئی گل کھلے گا اور میری نوبت آئے گی تو مین یہ عذر کر کے
اپنی جان بچا لونگی کہ مین تو ماندی ہو کر چلی آئی تھی مگر کیا کرے کہ اسوقت جو دریافت کیا گیا وہ خیال
نہ رہا صاف صاف مُنھ سے نکل گیا مگر اسپر بھی یہ فقرہ کیا کہ حضور مین کیا عرض کرتی ایسی مجکو تپ آئی کہ
مین وہان سے چلی آئی مجکو اپنے تن بدن کا تو ہوش نہ تھا جس دن سے آئی ہون آج میری تپ اتری ہی

اور ایسی حالت ہوئی ہی کہ مین بات کرتی ہون مین جب وہان سے چلی تھی تو مین نے خیال کرلیا تھا کہ ضرور حضور سے اس حال کو عرض کردونگی مگر ناچار ہو گئی خطا تو ضرور ہوئی مگر عمداً نہین ہوئی بلکہ سہواً ہوئی پس مین حاضر ہون جو چاہے سزا دیجیے خطا وار ضرور ہون یہ جو بادشاہ نے سُنا اور اُسکی حالت دیکھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتی ہی کیونکہ اُس نے اپنی حالت ہی ایسی بنائی تھی اور دوسرے اُسپر رعب بھی ایسا طاری ہوا کہ اُس سے اور اُسکی حالت خراب ہو گئی تھی کہا کہ خیر اب تو تو نے ایسی خطا کی مین نے معاف کی کیونکہ تو نے عذر معقول کیا اب کبھی ایسی خطا ہوگی تو کبھی معاف نہ کرونگا اور کوئی عذر نہ سُنونگا یہ تقریر ہو رہی تھی کہ نواب ناظر حاضر ہوا اور اس نے آکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسی وقت کسی خواجہ سرا کو طرف باغ ملکہ کے روانہ کرو کہ وہ جاکر ملکہ ماہ پارہ میری دختر سے میری طرف سے کہے کہ تم کو بادشاہ نے یاد کیا ہی تم جس دن سے ہم سے اجازت لیکر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ تم ہمارے سلام کو آئین نہ اپنے مزاج کی کیفیت عرض کرا بھیجی پس اسیوقت حاضر ہو کہ ہمارا تم کو دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی اور جو خواجہ سرا جائے اُس سے یہ کہدینا کہ وہ خود ملکہ کے پاس جاکر یہ پیام بیان کرے اور دیکھے کہ ملکہ کس شغل مین ہی اور ابھی اپنے ہمراہ لائے دیر نہ لگائے یہ جو حکم دیا اُسی وقت نواب ناظر نے ایک خواجہ سرا کو جو کہ قدیمی تھا اور جہان دیدہ تھا طرف باغ کے پیام بادشاہ کا دیکر روانہ کیا اور خود حاضر خدمت رہا وہ خواجہ سرا اُدھر کو روانہ ہوا یہان بادشاہ اس انتظار مین ہی کہ خواجہ سرا گیا ہی ماہ پارہ آتی ہی یہ تو دختر کے انتظار مین بیٹھا ہی اور خواجہ سرا طرف باغ کے راہی ہوا ہی وہان باغ مین محفل عیش برپا ہی ناچ دگانا ہو رہا ہی ساغر بادۂ گلگون چل رہا ہی شاہزادہ لب ہائے ملکہ کے بوسے بجائے گزک لے رہا ہی صحبت بے تکلف ہی گلون مین ہاتھ پڑے ہین ٹانگون کی قینچیان بندھی ہوئی ہین کسی امر کا خوف نہین ہی سب اس راز سے آگاہ ہین مگر صحبت پاکبازانہ ہی اور کوئی امر خلاف طریقہ اہل اسلام وقوع مین نہین آیا ہی جیسے ملکہ محل سے آئی تھی اُسی طور سے ہی ابھی تک کوئی دوسرا امر نہین ہوا ہی وہ گوہر ناسفتہ ابھی تک سفتہ نہین ہوا ہی ہان بوسہ وکنار کا تو ذکر نہین ہی یہ تو ہمہ وقت ہی اسکا کوئی نقصان بھی نہین ہی مگر ابھی تک شاہزادہ نے ملکہ کو دوسری قسم سے ہاتھ نہین لگایا ہی صرف اس خیال سے کہ جب تک اسکا باپ اور دیگر عزیز قریب مسلمان نہ ہولین اور وہ اپنی خوشی سے اسکا عقد میرے ساتھ نہ کردین اُسوقت تک دوسرا امر نہ ہوگو یہ خود عاقلہ وبالغہ ہی مگر اُنکی بھی اجازت پر ضرور ہی یا وہ قتل ہولین اگر دائرہ اسلام مین نہ آئینگے تو ضرور قتل ہونگے اُسوقت ملکہ صاحب اختیار ہوگی تب عقد کرنا اور ہم بستر ہونا کوئی نقصان نہین ہی ابھی ناجائز ہی گو طبیعت ہر مرتبہ رغبت دلاتی ہی اور شیطان ورغلاتا ہی مگر شاہزادہ طبیعت پر جبر کرتا ہی اور اسکو اس طرف سے لعن ونفرین کرکے روکتا ہی پس راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو صحبت بے تکلفی ہی عاشق ومعشوق باہم بیٹھے ہوئے اختلاط کر رہے ہین اور ایک دوسرے کے ہم بغل ہونے سے خوش ہی صدائے تہقہا تو بلند ہی جام مے چل رہا ہی نغمہ کا سرور ہی دل کو خوشی کا وفور ہی یہان صحبت کا رنگ جما ہوا ہی کہ وہان در باغ پر خواجہ سرا آکر پہونچا جلیلے محلدار نے دور سے خواجہ سرا کو آتے ہوئے دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو خاص شاہی خواجہ سرا ہی پس وہ وہان سے یہ خیال کرکے فوراً طرف بارہ دری کے چلی کہ ملکہ کو خواجہ سرا کے آنے سے آگاہ کردون کیونکہ وہ تو اس حال سے آگاہ تھی کہ یہان یہ رنگ ہی اور اس قسم کی صحبت ہمہ وقت آراستہ رہتی ہی اور ملکہ اس شغل مین مصروف ہی اگر مین نہ آگاہ کردونگی اور خواجہ سرا دیکھ لے گا تو جاکر بادشاہ سے عرض کرے گا پس بادشاہ سُنکے نہ معلوم ملکہ کا کیا حال کرے اور ہم لوگون سے کس طور سے پیش آئے پس آگاہ کرنا پر ضرور ہی یہ خیال

اپنے دل میں کر کے دوڑی ہوئی چلی ایسی بدحواس تھی کہ مہے سر پریشان ہوائیاں اُڑتی ہوئی پاسینے
چھوٹے ہوئے پسینہ میں غرق آکر روبرو ملکہ کے حیران ہو کر کھڑی ہو گئی یہاں وہ صحبت برپا تھی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی
کسی امر کا خوف نہ تھا یہ جو اس حالت سے آکر کھڑی ہوئی ملکہ اور سب حاضرین جلسہ کی اُسکی صورت دیکھ کر
حواس جاتے رہے ملکہ کے ہاتھ میں جام مے تھا اور شاہزادے کو دے رہی تھی ایسی بدحواس ہوئی کہ ہاتھ سے
چھوٹ گیا اور سب شراب گر پڑی شاہزادے نے ملکہ کے رخسار کا بوسہ لے کر کہا کہ ای ملکہ کیوں اسوقت
طبیعت کیسی ہی اور کیوں اس قدر پریشان ہوئیں کہ شراب گرا دی ملکہ نے حواس درست کر کے کہا کہ کچھ نہیں میں نے
جو مخلدار کو بدحواس پایا تو میرے بھی حواس جاتے رہے کچھ خیال نہ رہا یہ ملکہ نے شاہزادے سے کہا اُدھر
وزیرزادی نے مخلدار کو بدحواس دیکھکر کہا کہ کیوں بوا تم اس دقت اس قدر بدحواس کیوں ہو کچھ بیان تو کرو
کہ اس حالت تباہ سے کیوں آئی ہو خیر تو ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا تو مخلدار نے عرض کیا کہ خیر کہاں اب
ہم سب قتل ہوئے ناک چوٹی کٹی آبرو گئی ہم نے اپنی جانیں اور آبرو سب ملکہ پر نثار کی غضب ہو گیا کہ خاص
بادشاہی خواجہ سرا ملکہ کے باغ کی طرف چلا آتا ہی ضرور بادشاہ کے حکم سے آتا ہی چونکہ میں تو دن رات
در باغ پر بیٹھی رہتی ہوں اور دیکھا کرتی ہوں کہ کوئی ملازم شاہی تو نہیں آتا ہی کیونکہ میں تو یہاں کے
حال سے اور یہاں کی صحبت سے واقف ہوں بس اسی خیال سے کہ اگر کوئی آئے تو میں ملکہ کو آگاہ کروں
بس جو خیال تھا وہی ہوا بس جب میں نے دور سے اُسکو ادھر آتے ہوئے دیکھا اور یہاں کی صحبت کا خیال
کیا فوراً وہاں سے بھاگی کہ خبر کروں یہاں آکر پہونچی یقین ہی کہ وہ باغ میں آگیا ہو یہ جو مخلدار نے کہا سب کے حواس
جاتے رہے ملکہ تو شاہزادہ کے پہلو سے ہٹ کر الگ بیٹھ گئی کشتیاں شراب وکباب کی اُٹھا کر الگ
رکھ دی گئیں طائفوں کو برخاست کر دیا ملکہ مودب ہو کر بیٹھی شاہزادہ تو لباس فقیری زیب تن کیے
ہوئے تھا اُسی طور سے بےخوف مسند پر بیٹھا رہا سب خواصیں حاضر رہیں اب صحبت کا اور رنگ ہو گیا وہ
بے تکلفی جاتی رہی شاہزادے کو یہ امر بہت ناگوار ہوا مگر بمصلحت خاموش رہا یہاں تھوڑے عرصہ میں
یہ سب بند و بست ہو گیا مخلدار سامنے کھڑی تھی یہ امر مخلدار نے عرض کیا تھا کہ میں اس سبب سے خبر کرنے
آئی تھی کہ وہ اگر اس صحبت کو آکر دیکھ لے گا اور جاکر بادشاہ سے سب حال بیان کرے گا ہم سب پر آفت
آئے گی ناک چوٹی کاٹی جائے گی اگر خبر کروں شاید کوئی بند و بست ہو جائے خیر میرے خیال کے موافق ہوا کہ
اُس رنگ کی صحبت تو برطرف ہو گئی اب اگر آکر دیکھے گا بھی تو یہی بیان کرے گا کہ ملکہ نے کسی صاحب کی
دعوت کی تھی وہی موجود تھے اور ملکہ بھی مخلدار یہ کہہ رہی تھی کہ وہ خواجہ سرا جو کہ بحکم بادشاہ طرف باغ ملکہ
کے ملکہ کو لینے آیا تھا در باغ ملکہ پر پہونچا کسی نے اُسکو نہ روکا کیونکہ خواجہ سرا شاہی تھا بلاخوف اندر
باغ کے آیا اور طرف بارہ دری کے چلا اُدھر ملکہ نے شاہزادے سے عرض کیا تھا کہ آپ کہیں پوشیدہ
ہو جائیں خواجہ سرائے شاہی میرے پاس آیا ہی وہ آکر چلا جائے دیکھوں کس غرض سے آیا ہی یہ خوف ہی کہ
کوئی بدنام نہ کرے اگر بادشاہ کو اس حال کی خبر ہو گئی تو غضب ہو جائے گا پس تھوڑے عرصہ کے لیے
آپ پوشیدہ ہو جائیے جب وہ چلا جائے گا نکلے آئیے گا شاہزادے نے انکار کیا اور کہا کہ اگر زیادہ
کھوجی تو میں اپنے کو ظاہر کر دونگا مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہی بلکہ میرا منشا یہی ہی کہ کسی طور سے یہ امر
ظاہر ہو اور میں بادشاہ کو مسلمان کروں اور اہل شہر کو اگر منظور ہی کہ ایسا ہو تو اس امر میں اصرار کرو ورنہ
خاموش بیٹھی رہو میں حالت فقیری میں بیٹھا رہونگا مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہی میرے بزرگ کسی کے
خوف سے پوشیدہ نہیں ہوئے ہیں جہاں گئے ہیں یوں ہی بلاخوف رہے ہیں میں کیوں ایک

خواجہ سرا کے خوف سے پوشیدہ ہون وہ ہی کیا بلا اگر بادشاہ بھی آتے تو بھی مین نہ ڈرتا نہ ہرگز پوشیدہ ہوتا اگر بادشاہ تمام لشکر لے کر آتے تو بھی مجکو کوئی خوف نہین اگر مجھ سے کچھ خواجہ سرا بولے گا تو مین اسکو جواب دے لونگا اس سے اطمینان رکھو کہ جب تک میرے تن پر سر ہی اور بدن مین جان ہی تم لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا بعد میرے پھر جو کچھ ہو اُس سے ناچار ہون کیونکہ وہ حالت مجبوری ہی بموجب مصرعہ ؎ بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد ۔ یہ جو شاہزادہ نے برہم ہوکر کہا ہر ایک خاموش ہو رہی ملکہ نے تو پھر زبان سے کوئی حرف نکالا دل مین کہا کہ عجب مرد جاہل سے سابقہ پڑا ہی کہ کسی بات سے نہین ڈرتا ہی خداوند کریم خیر کرے اسکی جان بچائے اگر اسپر کچھ بھی آنچ آئی تو مین ضرور اپنے کو ہلاک کر دونگی ملکہ یہ خیال کر رہی تھی اور ایک خواص شاہزادے کے نہ پوشیدہ ہونے پر شاہزادے کو برا بھلا کہہ رہی تھی اور باہم اشارون مین ایک دوسرے سے کہہ رہی تھی کہ ملکہ نے ہر ایک کی آبرو بھی لی اور جان بھی اور اپنی بھی آبرو دی ایسے شخص سے محبت کی جسکے خیال مین کوئی بات بھی نہین آتی بلا خوف ہی مین یہ کہتی ہون کہ یہ اکیلے کیا کرینگے یہ امر فرض کر لیا جائے کہ بڑے بہادر ہین مگر ایک کی دوا دو اور دو کی دوا چار ہین یہ لاکھون سے کیا مقابلہ کرینگے اگر بادشاہ اس حال سے آگاہ ہوگیا کہ یہ فقیر نہین ہی بلکہ شاہزادہ ہی اور ملکہ سے آشنائی ہوگئی ہی اور ملکہ کو مسلمان کر لیا ہی تو پھر وہ نہ ہم کو زندہ رکھے گا نہ ملکہ کو نہ آپکو بڑا کشت و خون ہوگا افسوس مفت مین جان گئی اور آبرو ہم اس حال سے آگاہ نہ تھے کہ یہ انجام ہوگا دوسرے نے اشارے سے کہا کہ بہن اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا ان باتون سے کیا حاصل بس جو مقدر مین ہوگا پیش آئے گا نمک حلال وہی ہی جو اپنے مالک کے ساتھ نیکی کرے اور اپنی جان و آبرو کو اسپر صدقہ کرے بس اب کیا حاصل ہی خواصین تو یہ باتین کر رہی ہین شاہزادہ بیٹھا ہوا ہی اور ملکہ بھی ہر مرتبہ شاہزادے کا جی چاہتا ہی کہ ملکہ کو آغوش مین لے کر لب و رخسار کے بوسے لون خواجہ سرا آتا ہی پھر یہ خیال کرکے کہ دیکھو کیا ہوتا ہی اب یہ بھی ممکن ہی کہ ملکہ ہمارے قبضہ سے نکل جائے ابھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ تمھاری زیادتی ثابت ہو سنو تو یہ خواجہ سرا کیا پیام لایا ہی اگر کوئی ایسا پیام لایا ہی کہ جو تمھارے مزاج کے خلاف ہی بس فوراً اپنے کو ظاہر کرنا اور اپنی مقام سے تلوار پکڑ کر ذرا نہ اُس مقام پر سب کو قتل ہوتے جانا جہان بادشاہ ہی بس یا اُسکو مسلمان کرنا یا قتل کرنا اور سامنے خواجہ سرا کے اس امر کو ظاہر کرنا کہ مین ملکہ پر عاشق ہون اور ملکہ کو مین نے مسلمان کر لیا ہی اب اُسکو کوئی ہاتھ نہین لگا سکتا ہی جب تک میرے دم مین دم ہی یہ خواجہ سرا تمھارا کیا کرے گا سوائے اس امر کے کہ بادشاہ سے جاکر کہے گا وہ لشکر لے کر آئے گا تم اس امر کی نوبت کیون آنے دیتے تم خود ہی کیون نہ وہان پہونچ جانا بس شاہزادہ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی ملکہ بسبب خوف کے خاموش بیٹھی ہی کہ وہ خواجہ سرا آکر بارہ دری مین پہونچا پہلے اُس نے سب طرف دیکھا اسکو عجب نظر آیا کہ ایک مسند زرنگار آراستہ ہی اُسپر ایک جوان رعنا کہ جسکا چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئی ہین لباس فقیری تن مین ہی مسند پر بیٹھا ہی مگر اسقدر رعب و داب و شان و شوکت و جرات و شجاعت رخ سے پیدا ہی اور آثار بہادری چہرے سے عیان ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر بیٹھا ہوا ہی اُس طرف یہ کسی کی مجال نہین ہی کہ آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے خواجہ سرا نے یہ جو دیکھا اپنے دل مین خیال کیا کہ ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی کسی نہ کسی سبب سے اس نے فقیری اختیار کی ہی یہ دیکھکر اور دل مین خیال کرکے کچھ رعب اسپر طاری ہوا کہ اُس نے جھک کر سلام کیا اور دیکھا کہ ملکہ ایک طرف گوشہ مسند پر مودب بیٹھی ہی اور سب خواصین رو برو حاضر ہین بس ملکہ کو بھی سلام کیا اور عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اچھی ہون

ای منصور تمہارا اس وقت کدھر آنا ہوا اور مزاج ظل اللہ کا تو اچھا ہی اور سب خیریت ہی اُس نے جواب دیا کہ مین نے بہت دن سے حضور کو نہین دیکھا تھا آرزوے قدمبوسی کی تھی مگر کاربار سے مہلت نہ تھی جو حاضر ہوتا مجبور تھا اور مزاج شاہ بہت اچھا ہی میری خوبی تقدیر سے حکم شاہی میرے نام صادر ہوا کہ تم ملکہ کے پاس جاؤ اور پیام دو کہ جب سے تم ہم سے اجازت لے کر باغ کو گئی ہو اُس دن سے نہ کچھ تمھارے مزاج کی کیفیت معلوم ہوئی نہ تم ہمارے سلام کو آئین مزاج کیسا ہی جو نہین آئین لہذا ہمارا جی تمھارے دیکھنے کو چاہتا ہی پس اسی وقت آؤ اب سیر باغ ہو چکی اگر کچھ طبیعت ناساز ہو تو آگاہ کرو ہم خود آئین کیونکہ اب طبیعت بہت پریشان ہی آج کئی دن سے تم کو دیکھا نہین ہی پس مین یہ حکم پاکر ادھر کو روانہ ہوا اور حاضر خدمت ہوا آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو یاد کیا ہی اور یہ پیام دیا ہی اور یہ ارشاد کیا ہی کہ جو سن خاکسار نے عرض کیا ملکہ نے یہ پیام جو زبانی خواجہ سرا کے سُنا کہ بادشاہ نے یاد کیا ہی کہا کہ ای منصور میری طرف سے بہت بہت تسلیم عرض کرنا اور کہنا کہ مجکو خود آپ کی قدم بوسی کی آرزو تھی مگر کچھ ایسے کاروبار مین تھی کہ نہ آسکی آج مین خود ہی حاضر ہونے والی تھی کہ آپ کا حکم میرے نام پہونچا مین حاضر ہوتی ہون اور جس سبب سے نہین حاضر ہوئی ہون وہ سب حاضر ہو کر خدمت والا مین عرض کرونگی یہ کہکر خواجہ سرا کو انعام دیا اور کہا کہ جاؤ مین آتی ہون اُس نے عرض کیا کہ مجکو حکم ہی کہ اپنے ہمراہ لانا پس مین حاضر ہون تشریف لے چلیے ملکہ نے کہا کہ تم جاؤ مین ابھی ابھی آتی ہون تم پہونچنے نہ پاؤ گی کہ مین پہونچ جاؤنگی پس یہ سُنکے اُس نے عرض کیا بہت خوب اور عرض کیا کہ ایسا نہ کیجیے گا کہ نہ تشریف لائیے تو مجپر عتاب ہو کہ ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنے ہمراہ لانا تو کیون نہ ہمراہ لایا ہماری عدول حکمی کی جرم عدول حکمی مین مین مبتلا ہون ملکہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین آتی ہون تم پر عتاب نہ ہوگا خواجہ سرا یہ سُنکے اور رخصت ہو کر ملکہ و شاہزادے کو سلام کرکے وہان سے روانہ ہوا جب جو کچھ پیام خواجہ سرا نے بیان کیا شاہزادہ خاموش بیٹھا سُنا کیا جب ملکہ کو معلوم ہوا کہ خواجہ سرا چلا گیا شاہزادہ سے کہا کہ آپ یہان تشریف فرما رہین مین والد کے پاس ہو آؤن در واقعی مین بہت دن سے سلام کو نہین گئی ہون جب سے باغ مین آئی ہون بس ابھی جاتی ہون اور سلام کرکے اور اجازت لے کر آتی ہون آپ پریشان نہ ہوجیے گا مین اپنی وزیرزادی اور چند خواصون کو آپ کی خدمت مین چھوڑے جاتی ہون جب تک ان سے دل بہلائیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ نہ ہوگا اول تو میرا دل بدون تمھارے یہان نہ لگیگا دوسرے مین تم کو کیونکر جانے دون یہ خواجہ سرا میرا یہان موجود ہونا ضرور بیان کرے گا پس نہ معلوم تمھارے والد تم سے کس طور سے پیش آئین تم کو یہان آنے بھی دین یا نہ دین اگر تم نہ آؤ تو پھر مین کیا کرون ملکہ نے جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھین مین ابھی آتی ہون اگر یہ کہے گا بھی تو بادشاہ مجکو نہین منع کرینگے بلکہ اجازت دینگے کیونکہ ہم لوگ فقیرون کو بہت مانتے ہین اپنا پیر مرشد جانتے ہین جب مین یہ کہونگی کہ مین نے ایک شاہ صاحب کو مہمان کیا ہی اور وہ میرے مہمان ہین مین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھی اس سبب سے نہین حاضر ہوئی اور وہ اس وقت بھی میرے باغ مین موجود ہین پس بادشاہ فوراً اجازت دینگے مین ابھی حاضر ہوتی ہون جب تک آپ ان سب سے باتین کرین اور دل بہلائین جب اس طور سے ملکہ نے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رکھنا کہ اگر تم کو عرصہ ہوا اور تم نہ آئین تو مین یہان نہ ٹھہرونگا فوراً در محل پر آکر درانہ محل مین چلا آؤنگا اور جو کوئی مانع ہوگا اُسکو قتل کرونگا اور تمھارے باپ سے لڑکر اُنکو بھی قتل کرونگا یا اپنی جان دونگا یہ مجھ سے نہ ہوسکے گا کہ تم وہان رہو اور مین یہان

بیٹھا رہون مین اسی فکر مین ہون کہ کسی تدبیر سے اس ملک کو اسلام آباد کرون ملکہ نے جواب دیا کہ ایسا غضب نہ کرنا تم اکیلے ہو وہ لوگ لاکھون ہین کہان تک مقابلہ کروگے اگر کوئی نوع دگر ہوئی تو مین کیا کرونگی کس کے بھروسے جیونگی پھر میرا کون ہی مین بھی آئی ہون شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو لاکھون کا کچھ خوف نہین ہی ہم لوگ لاکھون سے نہین ڈرتے ہین اگر تم یہ امر نہین قبول کرتی ہو تو مین تم کو جانے بھی نہین دیتا ہون دیکھون کون ایسا بہادر ہی جو تجکو یہان آکر لیے جاتا ہی کیونکہ تم مسلمان ہو چکی ہو یہ کہکر شاہزادے نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے خیال کیا کہ اگر نہین جاتی ہون تو بڑی خرابی ہوتی ہی ابھی بادشاہ یہان آئینگے یہ راز افشا ہو جائیگا اور کشت و خون ہوگا یہ اکیلے ہین یا تو اسیر ہونگے یا خدانخواستہ قتل اور مین تمام شہر مین مشہور ہونگی کہ بادشاہ کی دختر نے ایک فقیر سے آشنائی کی تھی بادشاہ کو جو خبر ہوئی تو بادشاہ نے اس فقیر کو قتل کیا یہ اسی فقیر کی لاش ہی یا اسیر کیا یہ اسی فقیر کی قید ہی کیسی کم ظرف تھی کہ نہ کسی شاہزادے سے آشنائی کی نہ وزیرزادے سے آشنائی کی بھی تو ایک فقیر سے جو کہ در در کا پھرنے والا ہی کتنی بڑی بدنامی کی بات ہی بس مناسب یہ ہی کہ کسی طور سے انکو سمجھا کر مین وہان جاؤن تاکہ یہ پردہ نہ کھلے اور یہ راز افشا نہ ہو یہ دل مین سوچ کر کہا کہ اچھا آپ مجکو جانے دین اگر مین ایک پہر بھر کے اندر نہ آؤن تو آپ کو اختیار ہی جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے گا یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ عرصہ نہو ورنہ پھر مجکو اسی مقام پر پاؤگی اگر ذرا عرصہ ہوا یہ امر یاد رکھنا کہ ہم لوگ جس امر کا قصد کرتے ہین اور جو بات منھ سے کہتے ہین پھر وہی کرتے ہین چاہے اسمین جان رہے چاہے جائے پس جو تم سے کہا ہی وہی کرونگا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اگر تم پہر بھر مین نہ آئین تو پھر مجکو یہان نہ پاؤگی مین اندر محل کے ہونگا بادشاہ کے سر پر ملکہ نے جواب دیا بہت خوب یہ کہکر تبدیل لباس کیا بناؤ کیا وہ جو عالم دیکھا شاہزادے نے ملکہ کو آغوش تمنا مین لے کر خوب لب و عارض کے بوسے لیے دست گستاخ کی آرزو پوری کی ملکہ نے کہا کہ عرصہ ہوتا ہی مجکو جانے دیجیے بس شاہزادہ خاموش ہو رہا ملکہ نے حکم دیا کہ محافہ در باغ پر لگایا جائے بموجب حکم محافہ آیا بس ملکہ شاہزادے سے مل کر اور خدا حافظ کہکر مع چند خواصون کے سوار ہو کر طرف محل کے روانہ ہوئی اپنی وزیرزادی اور چند خواصون کو شاہزادہ کے پاس چھوڑ گئی اور اُن سے تاکید کر گئی کہ اگر شاید عرصہ ہو جائے تو شاہزادے کو بہلانا اور جانے نہ دینا اور کسی قسم کی تکلیف نہ دینا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم اپنے امکان بھر کوشش کرینگے اب ماننے نہ ماننے کا انکو اختیار ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تک سامنا رہا ملکہ شاہزادہ کو پلٹ پلٹ کر دیکھتی جاتی تھی اور شاہزادے کی آنکھ ملکہ کی طرف تھی اشارہ تھا کہ بہت جلد آنا ورنہ خرابی ہوگی ملکہ جواب دیتی تھی کہ ابھی آتی ہون اطمینان رکھو بس جب ملکہ چلی گئی اور وہ خواصین اور وزیرزادی شاہزادہ کی خدمت مین آئین شاہزادہ نے کہا کہ اے وزیرزادی ملکہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ اس وقت یہ کہکر چلی جاؤ کہ تم کو اختیار ہی اگر مجکو عرصہ ہو مین تم سے قسم کھا کر کہتا ہون کہ اگر ملکہ کو عرصہ ہوا تو بایجان خود مین ایک کا بھی خوف نہ کرونگا فوراً درانہ محل مین گھس جاؤنگا اور بادشاہ کو یا تو مسلمان یا قتل کرونگا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین ملکہ نے جو اقرار کیا ہی بموجب اسکے ضرور جلد آئینگی وہ آپ کے مزاج سے بخوبی واقف ہو گئی ہین دوسرے بدون آپ کے انکو کیونکر قرار آئیگا وہ صرف سلام کرنے گئی ہین گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چلی آئینگی آپ اور کچھ خیال نہ کرین یہ کہکر ارباب نشاط کو طلب کیا اور کشتی مے روبرو شاہزادے کے حاضر کی عرض کیا کہ ناچ تماشہ فرمایے دل بہلائیے شراب کا شغل کیجیے شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ سب امر

بدون ملکہ کے بیکار رہین جب ملکہ آئین گی سب شغل ہون گے یہ فرماکر کشتی مے کو سرکا دیا اور مطربہ کو منع کیا
یہ جو رنگ وزیرزادی نے دیکھا خیال کیا کہ یہ نہین مانین گے خداوند کریم خیر کرے اور ہم سب کی آبرو
بچائے بس یہ خیال کرکے خاموش مودب سامنے بیٹھی ہی اور سب خواطین بہر خدمت حاضر ہین مطربہ
کو رخصت کردیا شاہزادہ مسند پر اس فکر مین بیٹھا ہی کہ جو وعدہ ملکہ کرگئی ہی وہ گذر جائے اور ملکہ میری
معشوقہ نہ آئے تو مین یہان سے درانہ در محل پر جاؤن اور جو کوئی مانع ہو اُسکو قتل کردن اندر محل کے
جاکر صندل شاہ کو مع اُسکے فرزند مظفر شیرگیر و کل اہل شہر کو مسلمان کردن شاہزادہ تو باغ مین
اس فکر مین مبتلا بیٹھا ہی ادھر سواری ملکہ کی طرف محل کے چلی جاتی ہی وہ خواجہ سرا جو کہ ملکہ کے پاس
بادشاہ کا پیام لے کر گیا تھا اور پیام پہونچا کر اور خلعت پاکر ملکہ سے رخصت ہوکر خدمت بادشاہ مین
روانہ ہوا تھا راہ طے کرکے حاضر خدمت ہوا مجرا بجا لایا یہان بادشاہ انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ
خواجہ سرا آکر پہونچا جب مجرا کر چکا اور دست بستہ سامنے کھڑا ہوا نواب ناظر نے پوچھا کہ ملکہ کی خدمت
مین ہو آیا حکم شاہی سے ملکہ کو آگاہ کیا اُنھون نے کیا جواب دیا اُنکا مزاج کیسا ہی وہ کیون نہین تشریف
لائین اُس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین بموجب حکم شاہ خدمت ملکہ مین گیا جہان پناہ کی طرف سے
دعا کہی کہ آپ کو دعا فرمائی ہی اُنھون نے جہان پناہ کی مزاج کی حالت دریافت فرمائی مین نے عرض
کیا کہ مزاج مبارک بہت اچھا ہی مین نے پیام شاہی بیان کیا اور عرض کیا کہ آپ کو یاد فرمایا ہی اُنھون نے
بہت بہت تسلیم عرض کی اور کہا کہ عرض کرنا کہ میرا مزاج تو اچھا ہی جہان پناہ کے جان و مال کی ترقی کی
خواستگار ہون مجکو خود قدم بوسی کا اشتیاق تھا مگر ایک کام مین مبتلا تھی حاضر نہ ہوسکی آج میرا خود
قصد حاضر ہونے کا تھا کہ حکم عالی پہونچا مین حاضر ہوتی ہون مین نے عرض بھی کیا کہ میرے ہمراہ سوار ہوکر چلیے کہا
کہ تم جاؤ مین ابھی حاضر ہوتی ہون مین زیادہ اصرار نہ کرسکا کیونکہ ملکہ عالم نازک مزاج بہت ہین برہمی مزاج
کا خوف ہوا مین خاموش مجرا کرکے رخصت ہوکر حاضر خدمت ہوا میرے سامنے محافہ کے تیار ہونے
کا حکم دیا تھا تشریف لاتی ہونگی یہ سُنکے بادشاہ نے خواجہ سرا سے پوچھا کہ ماہ پارہ کیا کررہی تھی اور کون
کون باغ مین تھا اُس نے عرض کیا کہ جب مین گیا تھا تو بارہ دری مین تشریف فرما تھین محفل عیش برپا تھی
حضور مین نے ایک شاہ صاحب کو ملکہ کے پاس دیکھا تھا کہ وہ بھی شریک بزم تھے ملکہ مع خواصون کے
اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین حضور اُن شاہ صاحب کی کیا شان و شوکت بیان کرون اول تو
وہ خوبصورت جری معلوم ہوتے ہین جوان رعنا ہین ایسا حسن ہی کہ وہ بارہ دری شعاع نور جمال سے روشن
تھی یہ شان چہرے پر تھی کہ باوجود لباس فقیری زیب تن تھا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شاہزادہ جلوہ فرما
ہی اور آثار شجاعت و دلاوری رخ سے پیدا تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شیر ببر یا نہنگ دریاے شوکت
مسند پر جلوہ گر ہی ہم نے تو آج تک ایسا کوئی فقیر نہین دیکھا جیسا اُنکو دیکھا میرے نزدیک کسی
ملک کے شاہزادہ ہین کسی سبب سے یہ لباس اختیار کیا ہی ہر کس و ناکس کی یہ مجال نہین ہی کہ اُنکی
طرف دیکھ سکے حضور کا بہت بڑا دربار ہی اور شاہزادہ عالم ایسے بہادر دربار مین جلوہ فرما ہوتے ہین
مگر مین نے جیسا اُن شاہ صاحب کو دیکھا نہ ایسا کوئی حسین آپ کے شہر مین ہی نہ دربار مین نہ اُن کے
مثل کوئی بہادر میری نگاہ مین گذرا ہی نہ آپ کے دربار مین ہی مین کس سے مثال دون کیا تعریف کرون
خواجہ سرا نے جو یہ بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ صرف تیری حماقت کی تقریر ہی بھلا جو کہ فقیر ہوگا
وہ کیا ایسی شوکت رکھتا ہوگا تو نے ابھی فقیر نہین دیکھے اگر کسی ملک کا شاہزادہ ہوتا تو اُسکو کیا

ایسی ضرورت تھی کہ وہ راحت وآرام کو ترک کر کے فقیری اختیار کرتا کوئی فقیر ہوگا اور صاحب کمال ہوگا
یہ صرف تیری نگاہ کا فرق ہے اُنکا رعب وداب جو کہ بسبب خدا آگاہ ہونے کے تو نے دیکھا تو نے خیال کیا
کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہے اور انکے مثل کوئی بہادر نہین ہے میرے دربار مین ایسے ایسے بہادر ہین کہ جن کا
مثل ونظیر روئے زمین پر نہین ہے خیر دیکھا جائیگا ہم اُن سے ضرور ملاقات کرینگے اُس وقت تیرے جھوٹ
و سچ کا حال ظاہر ہو جائیگا خواجہ سرا نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ عرض کر کے سلام کیا بادشاہ نے
فرمایا کہ ابھی حاضر رہ شاید ملکہ نہ آئے تو تجکو پھر جانا ہوگا وہ خواجہ سرا دربار بادشاہ کے دست بستہ حاضر رہا
یہان تک ملکہ روانہ ہو چکی تھی سواری ملکہ کی در محل پر پہونچی محلدار کو خبر ہوئی اُس نے ملکہ کی مان کو آگاہ کیا اُنھون
نے خواصون اور اپنی وزیر زادی کو برائے استقبال روانہ کیا پردہ کیا گیا ملکہ مع خواصون کے اُتری سب نے
ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے ایوان مین لائین ملکہ نے مان کو سلام کیا اُنہون نے دعا دے کر گلے سے
لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ بیٹا تم تو ایسی خوب جا کر باغ کی سیر مین مصروف ہوئین باپ کے سلام تک
کو نہ آئین ملکہ نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کس سبب سے نہ حاضر ہونا ہوا مان نے پوچھا کہ مزاج
تو اچھا تھا عرض کیا کہ جی ہان اچھی تھی والد بزرگوار کہان تشریف فرما ہین مین خود اُنکے زیارت کی مشتاق تھی
آج آنے والی تھی کہ خواجہ سرا پیام شاہی لے کر پہونچا فوراً سوار ہو کر حاضر ہوئی بس یہ جو ماہ پارہ سے
کہا مان نے جواب دیا کہ وہ بڑی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے ہین تمھارے لیے بہت پریشان ہین اپنے
محل خاص مین تشریف فرما ہین چلو یہ کہکر بیٹی کو ہمراہ لیکر قصر شاہی کی طرف چلی وہان بادشاہ خواجہ سرا
سے کہہ رہے تھے کہ ابھی تک ماہ پارہ نہین آئی تو پھر جا اور کہا کہ ہم انتظار کر رہے ہین باوجودیکہ ہم
نے طلب بھی کیا تو نہین آئی رکی اپنے ہمراہ لانا وہ عرض کر رہا ہے کہ تشریف لاتی ہونگی یہ غلام جاتا ہے یہی
ذکر تھا کہ سامنے سے زوجہ مع دختر کے بادشاہ کو نظر آئی اور خواجہ سرا و نواب ناظر نے بھی دیکھا ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ ملکہ تشریف لائی ہین حضور خیال فرماتے تھے کہ غلام نے دروغ عرض کیا بادشاہ نے دختر کو دیکھا
چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا کیونکہ یہ دختر کو بہت چاہتا تھا کسی طرح کا رنج اُسکا بادشاہ کو گوارا
نہ تھا ایک الفت دلی تھی بادشاہ پر کیا منحصر ہے سب ملکہ ماہ پارہ سے الفت رکھتے تھے بھائی مان
و دیگر اہل محل سب کی جان وروح تھی وہ حسین بھی ایسی ہی تھی کہ اُسکا مثل ونظیر نہ تھا اور خوبصورت
سب کو دوست ہوتا ہے اور سب خوبصورت سے الفت کرتے ہین پس جب قریب بادشاہ کے ملکہ
پہونچی جھک کر باپ کو سلام کیا پس بادشاہ نے دعا دے کر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر
بٹھایا بہت شفقت سے پیش آیا کہا کہ بیٹا مین نے تم کو پندرہ دن سے نہین دیکھا تھا تمھارے دیکھنے
کو بہت دل چاہتا تھا اچھی تو تم خوب باغ مین جا کر رہین کہو مزاج تو اچھا ہے ملکہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ دعا کرتی
ہون مین خود مشتاق حضور تھی مگر ایسی ضرورت مین تھی کہ نہ حاضر ہو سکی آج حاضر ہونے کا قصد تھا کہ آپ کا حکم
پہونچا فوراً حاضر ہوئی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے تمھاری خواص تسبیحو اور اپنے خواجہ سرا کی زبانی سنا ہے کہ تم نے
ایک فقیر کی دعوت کی ہے اور وہ تمھارے مہمان ہین اور سنا ہے کہ بڑے صاحب کمال ہین تم نے ہم کو خبر نہ کی کہ ہم بھی
اُنکی قدم بوسی حاصل کرتے اور شرف ملازمت سے بہرہ مند ہوتے ملکہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واقعی یہی امر ہے کہ
اسی سبب سے مین حاضر خدمت نہ ہو سکی اُنکی مہمان داری مین مصروف تھی اپنا افتخار جان کر اُنکی خدمت کر رہی تھی
حضور ایسے صاحب کمال و صاحب جلال فقیر نہین دیکھے نہ ایسے حسین وخوبصورت اور اس سن وسال مین کہ ابھی
پورے جوان بھی نہین ہوئے اتفاق سے یہ شرف مجکو حاصل ہوا جس دن مین آپ سے اجازت لے کر باغ کو

جاتی تھی راہ مین محافہ کا پردہ ہوا سے اڑ گیا میری نگاہ اُنپر پڑی مین نے وہ رعب وداب وکشف وکمال اُن
مین پایا مین نے خیال کیا کہ یہ ضرور بندہ خاص خداوند آب حیات ہین اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہے اور سبب نجات آخرت ہے بس مین اُنکو اپنے باغ مین لے گئی گو وہ نہ جاتے تھے بہت ہی اصرار سے
تشریف لائے بس مین اُس دن سے اُنکی خاطر مین مصروف تھی اس سبب سے براے سلام حاضر نہ ہو سکی اور
اسی سبب سے اس قدر عرصہ ہوا ایکی مرتبہ باغ مین رہنے کا ورنہ میرا کیا کام تھا جو مین اس قدر زمانہ تک
باغ مین رہتی بس یہ خطا تو مجھ سے ضرور ہوئی کہ مین نے اُنکو اپنا مہمان کیا اور اُنکی مہمانی کے سبب سے
سلام کو نہ حاضر ہوئی اور نہ اُنکی خبر آپ کو کی اس خطا کی جو چاہے سزا دیجیے آپکی گنہگار ضرور ہون بادشاہ
نے بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا کہ تمنے کوئی خطا نہین کی ہم نے تم کو کبھی اس امر کو منع نہین کیا
کہ تم کسی فقیر کی دعوت نہ کرنا بلکہ ان لوگون کی خدمت کرنا باعث ہم سب کی نجات کا ہے اور یہی لوگ
بندہ خاص خداوند ہین یہ ہی ہم گنہگارون کی بخشش کے سبب ہون گے خواہ جوان ہون خواہ پیر بلکہ جو
جوانی مین ترک دنیا کرتے ہین اُن کے بڑے مرتبے ہین اور یہ اُنکی خدمت کرنا باعث افتخار
ہر دو جہان ہے ہان صرف اس امر کا خیال ہوا کہ تم نے ہم کو آگاہ نہ کیا اکیلے اکیلے یہ شرف حاصل کیا دوسرے
تم نے اپنے مزاج کی حالت سے نہ آگاہ کیا اگر تم ہم سے کسی کے ذریعہ سے کہلا بھیجتین تو اس قدر تشویش
نہ ہوتی [illegible] نہ ہم خواجہ سہرا کو [illegible] کرتے بلکہ اُنکی ملاقات کو مع اپنے ارکین دولت کے آتے اور
شرف ملازمت حاصل کرتے خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اے فرزند آج مجکو خیال آیا کہ بہت [illegible]
کئی دن [illegible] نہین آئی [illegible] کیا سبب ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ [illegible] سے میر باغ کو
گئی ہوئی [illegible] اب خیال ہوا کہ نہ معلوم مزاج کیسا ہے [illegible] آئی نہ کسی
نے خبر کی تمھاری خواصون کو جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی اُنکے ہمراہ ہین [illegible] تھوڑی دیر کے
معلوم ہوا کہ تمھاری خواص اپنے بستر پر ہے اُسکو طلب کیا وہ بیماری حالت بخار مین [illegible] حاضر ہوئی اُس سے
حالت دریافت کی اُسنے عرض کیا کہ مین تو کئی دن سے بیمار ہو کر ملکہ سے اجازت لیکر چلی آئی ہون جب
سے بخار مین مبتلا ہون اس قدر حالت نہ تھی کہ مین ملکہ کی حالت حاضر ہو کر عرض کرتی اسوقت حضور نے
طلب کیا حاضر ہوئی جب مین آئی تھی اُس دن تک ملکہ اچھی تھین اُس دن سے مجکو خود اُنکی حالت نہین
معلوم کہ کیسے ہین مین یہ خیال کرتی ہون کہ ملکہ نے ایک شاہ صاحب کی دعوت کی تھی شاید ابھی اُنکی
مہمانداری سے فرصت نہین ہوئی جو تشریف لاتین جو مین نے سُنا اُسی وقت منصور خواجہ کو روانہ
کیا اور وہ پیام بھیجا جو کہ اُس نے تم سے بیان کیا اب مین نے تم کو دیکھ لیا اور معلوم ہو گیا یہ بیان کرو وہ
شاہ صاحب تشریف لے گئے یا ہین جب تک منصور گیا تھا تب تک تو تھے ملکہ نے عرض کیا کہ جی نہین
وہ ابھی تشریف نہین لے گئے ہین بلکہ میرے باغ مین تشریف فرما ہین مین اپنی وزیرزادی اور چند خواصون
کو اُنکی خدمت مین چھوڑ آئی ہون اور عرض کر آئی ہون کہ آپ تشریف فرما رہین مین والد بزرگوار کے پاس
ہو آؤن تو حاضر ہوتی ہون اُنھون نے طلب کیا ہے بس اُن سے اجازت لے کر آئی ہون وہ خود آپ کی
ملاقات کے مشتاق ہین ماہ پارہ نے بہت تعریف شاہزادے کی کی اور اس طور سے تقریر کی کہ بادشاہ
نے فرمایا کہ تم شوق سے جاؤ اور اُنکی مہمانداری مین مصروف ہو آج سہ پہر کو ہم بھی سوار ہو کر تمھارے باغ
مین آئین گے اور شاہ صاحب سے ملاقات حاصل کرینگے ملکہ نے کہا کہ آپ کیون تکلیف فرمائین وہ خود
آپ کی خدمت مین آئین گے کیونکہ اُنھون نے کئی مرتبہ آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا اور فرمایا

کہ مین بادشاہ کے پاس جاتا ہون دربار مین مین نے منع کیا کہ مین پہلے آپ کی تشریف آوری اور آپ کے اوصاف
کی بادشاہ کو خبر کرتا ہون تاکہ وہ بھی تو آگاہ ہولین پھر آپ تشریف لے جائیے گا تاکہ آپ کی قدر و منزلت ہو ابھی
بادشاہ آپ کے حال سے کیا واقف ہون گے جس طور سے اور فقیرون کی وہ قدر و منزلت کرتے ہین اسی طور
سے آپ کی بھی کرین گے وہ خاموش ہو رہتے تھے اس وقت بھی چلتے وقت فرمایا تھا کہ میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور عرض کرنا کہ اگر اجازت ہو تو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہون اور شرف
ملازمت حاصل کرون آپ کے حکم کا خواستگار ہون گو مین اہل دنیا سے پرہیز رکھتا ہون فقیر ہون اب
مجکو شاہ و شہریار کی ملاقات سے کیا غرض مگر مین نے جو اُن کے روبرو آپ کے مزاج کی تعریف کی اور
عرض کیا کہ وہ آپ لوگون کی خدمت کو فخر جانتے ہین اس سبب سے اُنکو بھی آپ کی ملاقات کا اشتیاق
ہوا اور فرمایا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مجکو شاہون سے کوئی ملاقات کی ضرورت نہ تھی مگر بسبب
آپ کے اوصاف حمیدہ کے سننے سے اشتیاق زیارت ہوا بس آپ کیون تکلیف فرمائیے وہ خود کل
آپ کے پاس تشریف لائین گے آپ بھی اور کل اہل دربار بھی اُنکی زیارت سے مشرف ہون گے بادشاہ
نے فرمایا کہ اُن سے میری طرف سے بہت دست بستہ ہو کر عرض کرنا کہ مجکو آپ کے تشریف آوری
کی خبر نہ تھی کہ آپ میری دختر کے باغ مین تشریف فرما ہین اگر خبر ہوتی تو مین ضرور آپ کی ملاقات کے لیے
حاضر ہوتا اور شرف ملازمت حاصل کرتا آپ کیون تکلیف فرمائیے مین خود حاضر ہونگا مجکو خود آپ کی
ملاقات کا اشتیاق ہے اور یون تو یہ آپ کا نفس خانہ ہے جس وقت چاہیے تشریف لائیے اپنے
قدوم میمنت لزوم سے اس کلبۂ تاریک کو منور فرمائیے اور اپنے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور
کو روشن فرمائیے خانہ خانۂ شماست یہ تو خانۂ بے تکلف ہے جس وقت جی چاہے تشریف لائیے یہ
خادم آپ کی خدمت کرنے کو موجود ہے آپ لوگ تو ہم سب کے باعث نجات ہون گے آپ کی خدمت
کرنا تو ہم سب کا باعث افتخار ہے ای فرزند جہان تک ہو اُنکو منع کرنا کہ وہ تشریف نہ لائین مین خود حاضر
ہونگا ہان اگر نہ مانین تو ناچاری ہے لیکن تم اُنکی خدمت مین جاؤ وہ پریشان ہونگے ملکہ نے عرض کیا کہ
مین اپنے امکان بھر منع کرونگی آیندہ اُنکو اختیار ہے مگر مین یہ جانتی ہون کہ کل وہ ضرور آپ کے
دربار مین آئین گے آج آپ سے پھر کو نہ تشریف لائیے گا اگر وہ کل نہ آئین تو آپ کو اختیار ہے پھر تشریف
لے جائیے گا بادشاہ نے کہا کہ اچھا بس ملکہ اُٹھی باپ کو سلام کیا بادشاہ نے دعاے ترقی عمر و درجات
دے کر رخصت کیا ملکہ نے بھائی کے قصر مین جاکر مظفر شیر گیر کو سلام کیا اُس سے ملی وہان سے محل مین
آکر مان سے رخصت ہو کر محافہ مین سوار ہو کر خوشی خوشی مع خواصون کے طرف باغ کے روانہ ہوئی
یہان بعد جانے ملکہ کے بادشاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لے گیا اور اس امر سے بہت خوش ہے کہ
ایسا صاحب کمال درویش میری دختر کا مہمان ہوا اور میری دختر نے بہت شرف حاصل کیا کل وہ ضرور
میری ملاقات کو آئے گا مین بھی اُسکی خدمت کر کے ملازمت حاصل کرونگا اور سبب اپنی نجات کا
پیدا کرونگا خداوند آب حیات نے ایسا صاحب کمال اپنی قدرت سے ملک مین بھیجا اور وہ یون
مہمان ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ بغیر دیکھے اور بدون ملاقات کے صرف ملکہ ماہ پارہ
اپنی دختر کے بیان سے نادیدہ شاہزادہ درویش نقلی کے اوصاف کا شیفتہ اور فریفتہ ہو گیا ہے اور
بہت ملاقات کا مشتاق ہے اور اُسکو وہ اسقدر دن اور وہ . الغرض یہ معلوم ہوتی ہے دعائین کرتا ہے
کہ کسی طور سے یہ دن تمام ہو اور شب آئے اور شب بھی بسر ہو صبح ہو کہ مین آن شاہ صاحب سے ملون

اور ملاقات کردن بادشاہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ اسکا بھی حال بیان ہوگا اور ملکہ کی سواری راہ مین ہی
وہان شاہزادہ وزیرزادی سے بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ ابھی تک ملکہ نہین آئین ہین اب جاؤنگا اُنکے وعدے
مین تھوڑا سا زمانہ باقی ہی یہ زمانہ گذرا اور مین یہان سے روانہ ہوا طرف محل کے وزیرزادی و دیگر خواصین
عرض کر رہی ہین کہ ملکہ تشریف لاتی ہونگی آپ اطمینان رکھیے کوئی پریشانی کی بات نہین ہی سب یہان
سمجھا رہی ہین مگر شاہزادہ ہر مرتبہ قصد کرتا ہی وزیرزادی باتون مین لگا لیتی ہی یہان تو یہ باتین ہو
رہی تھین کہ اسی عرصہ مین ملکہ کی سواری در باغ پر پہونچی ملکہ مع خواصون کے محافہ سے اُتری اور
سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی وہان جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ زمانہ جو ملکہ مقرر
کر گئی تھی گذر گیا اور وزیرزادی تم کو باتون مین لگائے ہوے ہی اور ٹال رہی ہی اسکا منشا یہ ہی کہ مین
نہ جاؤن ایک مرتبہ برہم ہو کر کہنے لگا کہ تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ مین نہ جاؤن بس اب وہ وقت گذر گیا اب
مین نہ مانونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا وزیرزادی نے کہا کہ مین آپ کے روبرو ہاتھ جوڑتی ہون تھوڑی دیر
اور ٹھہر جائیے پھر آپ کو اختیار ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ اب ممکن نہین ہی کہ مین دم بھر ٹھہرون
یہ کہکر طرف صحن کے چلا چند قدم چلا تھا کہ ایک خواص دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ آپ کہان تشریف لیے
جاتے ہین ملکہ تشریف لاتی ہین محافہ سے اُتر چکی ہین تشریف رکھیے شاہزادے نے فرمایا کہ کیون مجھکو
فقرہ دیتی ہی مین ایسے فقرون مین کب آتا ہون اُس نے عرض کیا کہ اگر مین آپ سے جھوٹ عرض
کرتی ہون تو جو چور کا حال کیا جاتا ہی اُس سے بدتر میرا حال کیجیےگا یہ جو اُس نے عرض کیا شاہزادہ
خاموش ہو رہا وزیرزادی سے کہا کہ تم جاکر دیکھو اگر یہ سچ کہتی ہی تو خیر ورنہ اسکو سزا دون یہ جو شاہزادے
نے کہا وزیرزادی طرف صحن کے چلی شاہزادہ اُسی مقام پر کھڑا رہا ابھی وزیرزادی باہر بارہ دری
کے نہ گئی تھی کہ سامنے سے ملکہ مع خواصون کے نظر آئی بس وزیرزادی نے جو ملکہ کو دیکھا مجرا کیا اور
چند قدم بڑھکر عرض کیا کہ خوب وقت پر تشریف لائین ہم نے اس وقت تک بہت روکا اب وہ
ہم سے ناراض ہونے لگے تھے اور برہم ہوکر جانے پر آمادہ ہو گئے تھے اور چلے تھے کہ خواص نے
آپ کے تشریف لانے کی خبر کی اُنکو یقین نہ آیا مجکو روانہ کیا کہ تم جاکر دیکھو یہ سچ کہتی ہی یا جھوٹ اور
خود اُسی مقام پر کھڑے ہوے ہین مجکو ادہر روانہ کیا چلیے تشریف لے چلیے نہین ایسا نہو کہ وہ گھبرا کر
چلے آئین تو بیکار کو تکلیف ہو یہ سُننا تھا کہ ملکہ قدم اُٹھا کر داخل بارہ دری ہوئی دیکھا کہ شاہزادہ
سامنے کھڑا ہوا ہی اور خواصین گرد مین اور ادہر کو دیکھ رہا ہی شاہزادے نے ملکہ کو دیکھا بس جھکتے
باہم چار آنکھین ہوئین باہم ہنسے ملکہ شاہزادہ کو دیکھکر ہنسی شاہزادہ ملکہ پاس آیا اور شاہزادے نے کہا کہ تم
نے بڑا غصہ کیا اگر تھوڑی دیر اور نہ آتین تو مین وہان موجود ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین اقرار
کر گئی تھی مجکو خیال تھا مین کیونکر نہ آتی یہ کہکر شاہزادے کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لاکر بٹھایا اور کہا کہ
آپ کے مزاج مین بہت جلدی ہی بھلا اکیلے کیا کرتے یہ مین نے یقین کر لیا آپ بڑے بہادر ہین
مگر لاکھون سے کیونکر مقابلہ کرتے خدا نخواستہ اسیر ہو جاتے سو رہا یہ دنیا بیار نہین چھوڑتا ہی شاہزادے
نے جواب دیا کہ ملکہ اس امر کا تم کبھی خیال نہ کرنا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ لاکھون سے خوف کرین بس
جس امر کا قصد کر لیا اُسکو بدون پورا کیے ہوے نہین باز رہتے بس جو مقدر مین ہوتا وہ پیش
آتا اچھا اب اس ذکر کو موقوف رکھو یہ بیان کرو کہ تمہارا آنا کیونکر ہوا اور کس لیے تم کو تمہارے باپ
نے طلب کیا تھا اور کیا باتین ہوئین ملکہ نے جواب دیا کہ کسی نے اُنکو تمہارے باغ مین آنے کی

خبر کردی اسی امر کے دریافت کرنے کو طلب کیا تھا دوسرے پندرہ روز سے مین سلام کو نہین گئی تھی اور مجکو دیکھا بھی نہ تھا بس الفت پدری نے زور کیا طلب کیا یہ کہکر جو تقریر صندل شاہ نے کی تھی وہ بیان کی اور جو خود جواب دیے تھے وہ بیان کیے جو راوی قبل مین تحریر کر چکا ہی دوبارہ تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی طول بیجا ہوگا ملکہ نے شاہزادے سے جب یہ کہا کہ جب بادشاہ نے تمہارا حال سُنا تو کہا کہ مین اُن شاہ صاحب کی ملاقات کا مشتاق ہون مین سحر کو برائے ملاقات آؤنگا اُسکا مین نے یہ جواب دیا کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین بلکہ حاضری کی اجازت طلب کی ہی میرے منع کرنے سے وہ باز رہے ورنہ اب تک کب کے حاضر ہو چکے ہوتے یہ تقریر میری بادشاہ نے سُنکے فرمایا کہ وہ کیون تکلیف کرین مین خود اُن کے پاس حاضر ہونگا یون تو اُنکا گلشن خانہ ہی جب چاہین تشریف لائین اُنکو مانع کون ہی بس ای شاہزادے مین بادشاہ سے اقرار کر آئی ہون کہ وہ کل تشریف لائینگے آپ تکلیف نہ فرمائیے ورنہ وہ یہان پر آنے کو راضی تھے لہذا تم کل دربار مین بادشاہ کے ضرور جانا شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین جاؤن اُنکو خود غرض ہو تو وہ یہان آئین میرے قدم چومین دین اسلام قبول کرین یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہ تو آنے پر آمادہ تھے مگر مین نے منع کیا بمصلحت پس اب تم کو لازم ہی کہ مین اقرار کر آئی ہون مین جھوٹی ہونگی مین یہ کہہ آئی ہون کہ وہ خود آپ کی ملاقات کے مشتاق ہین وہ خود آئینگے لہذا اب تم انکار نہ کرو کل جاؤ اگر نہ جاسکو تو ہمکو اپنے ہاتھ سے زمین مین دفن کرو ہم کو روؤ تم کو ہمارے سر کی قسم اب انکار نہ کرنا یہ کہکر شاہزادے کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے اور کہا کہ مین جھوٹی ہونگی تم کو میری بات کا خیال نہین ہی تم ایسی ہم سے الفت رکھتے ہو کہ ہماری بات جاتی رہے اگر مین اس امر مین جھوٹی ہوئی تو بادشاہ سب باتون کو جھوٹ خیال کرینگے پھر میری کسی بات کا یقین نہ لائینگے کیا تم کو یہ منظور ہی کہ مین اُن کے روبرو دروغ گو قرار پاؤن یہ جو ملکہ نے گلے مین ہاتھ ڈال کر کہا ای تو یہ وہ مقام ایسا تھا کہ شاہزادہ انکار کرتا ایسا تو نہ تھا اگر کوئی یہ بھی کہتا کہ ہم اقرار کر آئے ہین کہ ہم تم کو قتل کرینگے ایسی حالت مین یہ گوارا کیا جاتا کہ جان جائے مگر ایسے معشوق کے کہنے سے انکار نہ کیا جائے بھلا کیونکر ہو سکتا ہی ایسا معشوق اپنے سر کی قسم دے وہ کون ایسا ظالم ہوگا کہ وہ اپنے معشوق کے کہنے پر عمل نہ کرے گا اور وہ معشوق جو کہ شہرہ آفاق اور حسن و جمال مین طاق ہو اور اس طور سے گلے مین بے تکلف ہاتھ ڈال کر کہے ایسے مقام پر اگر فرشتہ بھی ہو تو وہ بھی اُسکے کہنے سے انکار نہ کرے دوسرے جسپر خود ہی دل آیا ہو بھلا اُسکا ناراض ہونا یا اُسکو رنج دینا کسی طور سے گوارا نہین ہوتا ہی پس ایسی حالت مین جان کا بھی خوف نہین کیا جاتا ہی راوی نے کہا ہی کہ جب ملکہ نے اس طور سے کہا شاہزادے نے بھی خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کے کہنے سے انکار کرتا ہون تو ملکہ کو رنج ہوگا دوسرے ای سکندر چلو صندل شاہ کے دربار کا رنگ دیکھو تمہارا تو یہ قصد تھا کہ اس ملک کو اسلام آباد کرو جب تک نکلو گے نہین اور دربار مین نہ جاؤ گے کیونکر حال معلوم ہوگا ادہر کہان تک ملکہ کے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہو گے جس کام کے لیے اپنا ملک و مال اور مان کو چھوڑ کر چلے ہو اُس کام مین بھی تو عرصہ ہوتا ہی بس یہی نہ کہ جب دربار مین جاؤگے دو چار سے ملاقات ہوگی دو ایک دوست پیدا ہون گے اُس وقت پھر اپنے قصد کو ظاہر کرنا اور تم نے یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ بدون اس ملک کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا بس بیٹھے بیٹھے کیا ہوگا چلو دربار مین دیکھو کہ بادشاہ کیونکر پیش آتا ہی کیا طریقہ ہوتا ہی کیونکر برتاؤ کرتا ہی جبتک ہاتھ پاؤن نہ ہلاؤ گے یہ ملک اسلام آباد

ہو گا ملکہ بھی کہ رہی ہی اسکا ناخوش کرنا بھی زیبا نہین ہی یہ تصور کرکے اور سوچ کے کہا کہ اگر تم اقرار کر آئی ہو اور
تمھاری یہی مرضی ہی تو اچھا مین کل جاؤنگا مگر ایک شرط سے کہ جاتے ہی مین اپنے کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ
سے کہونگا کہ میرا دین قبول کرو اس آب پرستی کو ترک کرو اگر نہ مانے گا تو مقابلہ کرونگا اگر یہ امر تم کو منظور
ہی تو مین جاتا ہون شاہزادہ نے صرف یہ امر ملکہ کے سُنانے کے لیے کہا تھا نہ کہ یہ اُسکا قصد مصمم ہو یہ جو
ملکہ نے شاہزادے کی زبانی سنا چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ ہمارا حلوا کھائے ہم کو ہی کرے
ہم کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو ایسی حرکت کرے ابھی تو ایک دو مرتبہ دربار مین جاؤ وہان کا رنگ دیکھو
اہل دربار سے ملاقات پیدا کرو پھر تم کو اختیار ہی اس طور سے جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ ملکہ تم
ہم کو بہت پریشان کرتی ہو تم کو ہمارے کامون مین کیا دخل ہی جو ہمارا جی چاہے گا وہ کرینگے اب ہم
کہان تک تمھارے باغ مین پوشیدہ بیٹھے رہین کوئی حد و انتہا بھی ہی مین تمھارے باغ مین آکر بہت
پچتایا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ آتا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تجھ سے
اور اس سے مفارقت ہوتی ہی ای خداوند کریم کس بلا مین مبتلا ہو گئی اگر اس نے دربار مین جاکر اپنے کو
ظاہر کیا اور مقابلہ ہوا تو وہ لوگ لاکھون ہین اور یہ اکیلا ہی کیا ہو گا بس انجام یہ ہو گا کہ خدا نخواستہ یا تو
یہ قتل ہو گا یا اسیر بس مین کیونکر بدون اسکے زندہ رہونگی راز بھی افشا ہو گا اور جان بھی جائے گی کس
آفت مین مبتلا ہوئی کیا کرون عجب جاہل سے سابقہ پڑا ہی جو کسی بات کو نہین قبول کرتا ہی اپنی ہی ہٹ کرتا ہی
واہ محبت بھی کی تو کس سے اور یہ حضرت دل بھی آئے تو کس پر جو کہ مرنے سے نہین خوف کرتا ہی موت کو حیات
جانتا ہی اب کیا تدبیر کرون کیون اقرار کر آئی تھی اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری بس یہ جو خیال
دل مین کیا اور جدائی کا جو خیال آیا گریہ گلوگیر ہوا رونے لگی اسکا رونا تھا کہ شاہزادے کو اب کہان تاب
ہی ملکہ کو خوب گلے سے لگایا اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور گلے سے لپٹا کر آغوش مین لے کر لب و
عارض کے بوسے لیے اور کہا کہ کیون روتی ہو اچھا جو تم کہو گی مین اُسی پر عمل کرونگا تم کو ہمارے سر کی
قسم اب نہ روؤ رقت کو ضبط کرو ورنہ مین ابھی چلا جاؤنگا یہ جو شاہزادے نے کہا ملکہ نے آنسو پونچھ کر
کہا کہ مین اپنی حالت اور مقدر پر روتی ہون کہ تم ایسے جاہل اور بے خوف سے سابقہ ہوا ہی کہ کسی امر کا
خوف نہین ہی جان کا دینا کوئی بات نہین ہی بس مین یہ خیال کرکے روئی کہ میرا انجام کیا ہو گا یہ مین
گوارا نہ کرونگی کہ تم وہان جا کر اپنے کو ظاہر کرو اور تم سے مقابلہ ہو خدا نخواستہ تم قتل یا اسیر ہو اور جب
بادشاہ کو یہ امر معلوم ہو کہ یہ میری بیٹی کا یار ہی اور میری بیٹی مسلمان ہوئی ہی وہ لشکر میری گرفتاری کے
لیے روانہ کرے اور وہ لوگ مجکو اسیر کرکے لے جائین اور تمام شہر مین یہ مشہور ہو کہ بادشاہ کی بیٹی
نے یار کیا تھا وہ یار بھی پکڑا گیا اور وہ بھی بس یہ ہو گا کہ تم نے اُدھر مقابلہ کیا اور تمھارے دشمنون کی
اسیری کی خبر آئی ادھر مین نے اپنی جان دی یہ اُلفت و محبت ہم نے اسی لیے کی تھی کہ جان جائے
خیر کیا چارہ ہی مگر افسوس ہی کہ کوئی آرزو پوری نہ ہوئی یون ہی پُر حسرت و ارمان دنیا سے چلی خدا ان
حضرت دل کا بھلا کرے جنکے سبب سے ہماری جان گئی یہ جو ملکہ نے کہا شاہزادے نے ہنس کر اور
آغوش مین لے کر خوب بوسے لیے اور کہا کہ تمھاری پاپوش اپنی جان دے اوی ای جان جہان
مین صرف تمھارا دل لیتا تھا خیر جو تم کہو گی وہی مین کرونگا تم رنج و غم نہ کرو معلوم ہوا کہ تم کو مجھ سے الفت
ہی مین تمھاری خوشی کرونگا قسم تمھاری جان کی تم رنج نہ کرو ملکہ نے کہا کہ مین ایسے فقرون مین کب
آتی ہون یہ فقرے اور کسی کو دو تم کہہ چکے ہو کہ جو ہم لوگ زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین پھر کیونکر

مجکو یقین آئے ہان اگر تم اپنے ایمان کی قسم کھاؤ تب مجکو باور ہو مین یہ چاہتی ہون کہ دو ایک تمہارے دوست
ہو جائین اور تمہارے شریک حال ہون اُس وقت تم اپنے کو ظاہر کرو تو اچھا ہی ابھی کیا ضرور ہی شاہزادے
نے یہ سُنکے قسم کھائی اور کہا کہ اچھا مین دو ایک دن اور صبر کرتا ہون کیا کرون کہ تمہارے سبب سے ناچار
ہون تمہارا رنجیدہ ہونا گوارا نہین ہی یہ کہکر اختلاط کرنے لگا ملکہ کو بھی شاہزادے کے قسم کھانے سے
یقین ہوا بزم عشرت کے برپا ہونے کا حکم دیا محفل عیش برپا ہوئی جام شراب گردش مین آیا گزک
کی جگہ شاہزادہ ملکہ کے بوسے لینے لگا باہم اختلاط شروع ہو گیا تمنائے دلی پوری ہونے لگی پہر رات
تک یہی جلسہ رہا بعد پہر رات کے دونون نے خاصہ کھا کر مسہری پر جا کر آرام کیا کچھ دیر تک باہم اختلاط
رہا بعد اُسکے دونون اپنی اپنی کروٹ سے سو رہے یہان تک کہ صبح ہوئی دونون خواب راحت سے
بیدار ہوئے خلوت خانہ سے باہر آئے امور ضروری سے فراغت کرکے منھ ہاتھ دھو کر ملکہ اور شاہزادہ
مع خواصون کے سیر باغ مین مصروف ہوا اور لب نہر آکر کچھ عرصہ تک دونون عاشق معشوق بیٹھے
پانی سے کھیلا کیے جب خوب دن چڑھ آیا اُس وقت شاہزادے نے ملکہ سے کہا کہ اب ہم تمہارے باپ کی ملاقات
کو دربار مین جاتے ہین بموجب تمہارے کہنے کے اجازت دو ملکہ نے صورت دیکھکر کہا کہ بسم اللہ مگر کل کی قسم
کا خیال رہے اور جلدی تشریف لائیے گا اگر کل کے اقرار کے خلاف کیا یا عرصہ مین آئے تو مجکو زندہ نہ پائیگا
اگر میرا مردہ دیکھنے کا ارادہ ہی تو آیندہ آپ کو اختیار ہی شاہزادہ نے جواب دیا کہ جو مین نے تم سے کہا ہی
انشاء اللہ تعالے اُسمین فرق نہ ہوگا اور جہان تک ہوگا جلدی آؤنگا یہ کہکر اور ملکہ کو گلے سے لگا کر چند
بوسے لیکر دریاغ کے جانب چلے ملکہ نے کہا خدا حافظ و ناصر امام ضامن کی ضامنی جلد آنا دیکھو دیر نہ کرنا شاہزادہ
یہ سُنتا ہوا چلا اُدھر ملکہ نے محلدار سے کہا کہ تم باہر جا کر جو سوار پہرے پر ہون اُن سے کہنا کہ شاہ صاحب
کے ہمراہ جاؤ اور انکو دربار مین پہونچا دو اور تم باہر ٹھہرے رہنا جب شاہ صاحب تشریف لائین اُنکے
ہمراہ واپس آنا اور جو واقعہ وہان گذرے ہم کو خبر کرنا یہ جو ملکہ نے محلدار کو حکم دیا بس محلدار نے آکر اُن
سوارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اتنے عرصہ مین شاہزادہ بھی باہر آ چکا تھا بس سوارون نے شاہزادے
کو درویش باصفا خیال کرکے سلام کیا شاہزادہ اُسی لباس درویشی سے آراستہ تھا بس اُن سوارون
نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین ہم آپ کے ہمراہ ہین بموجب حکم ملکہ یہ مرکب حاضر ہی اسپر سوار
ہو جیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ تمہاری کوئی ضرورت نہین ہی نہ مرکب کی حاجت ہی ہم فقیر ہین ہم کو
کوئی تزک و حشم کی حاجت نہین ہی جو اہل دنیا ہو اُسکو یہ سب درکار ہی اُن سوارون نے عرض کیا کہ یہ
آپ کو اختیار ہی چاہے مرکب پر سوار ہو جیے چاہے نہ ہو جیے مگر ہم ہمراہی سے باز نہ آئینگے کیونکہ
اگر ہم خلاف حکم ملکہ کرینگے تو ملکہ کا عتاب ہم پر نازل ہوگا ہماری نوکری پر بن جائے گی یہ جو انھون
نے عرض کیا بس شاہزادہ خاموش ہو رہا اور طرف شہر کے پیادہ پا روانہ ہوا اُسی حالت سے کہ
لباس قلندرانہ زیب تن کیے ہوئے عقب مین سوار ملکہ کی اردلی کے تھے شاہزادہ تو ادھر سے طرف
شہر اور دربار کے جاتا ہی ملکہ ادھر صحن باغ مین خواصون کو ہمراہ لیے ہوئے شاہزادے کے سلامت
آنے کی دعا کر رہی ہی اور بال سر کے کھلے ہوئے ہین پیشانی خاک پر رکھے ہوئے ہی لب پر یہ دعا ہی کہ اے
کریم کارساز اے خداے نادیدہ مین تازہ مسلمان ہوئی ہون میرے حال پر رحم کر میرا باپ شاہزادے
سے اچھی طور سے پیش آئے کوئی باہم سخت کلامی نہو شاہزادہ اپنے کو ظاہر نہ کرے جب تک اُسکے
چند دوست نہ پیدا ہو لین کیونکہ ہر ایک اُسکی جان کا دشمن ہی وہ پھر زندہ وسلامت مجھ سے آکر

ملے مجکو اُس کے روبرو موت آئے ملکہ یہان یہ دعا کر رہی ہی اُدھر صندل شاہ نے وہ رات تڑپ تڑپ کر
بسر کی اس انتظار مین کہ صبح ہو اور مین دربار کرون وہ شاہ صاحب تشریف لائین جو کہ میری دختر کے
مہمان ہین مین اُنکی ملازمت سے بہرہ مند ہون بس اسی خیال مین رات بھر سویا نہین اختر شماری مین غرض
رات کاٹی سحر ہوئی آرام گاہ سے باہر آیا ستہ ضروریہ سے فراغت کر کے اور لباس پہن کر بیرون محل آیا
یہان سب اہل دربار حاضر ہو چکے تھے سب کا مجرا ہوا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا سب اپنے اپنے مقام
پر بیٹھے تھے بادشاہ نے درگہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ اگر کوئی شاہ صاحب یہان تشریف لائین اور
اندر آنے کا قصد کرین تو تم منع نہ کرنا فوراً اُنکو آنے دینا یہ جو حکم دیا درگہ سالار اپنے عہدے پر آکر بیٹھا یہان
سب اہل دربار حیران ہوے کہ بادشاہ کو کیونکر معلوم ہوا کہ آج کوئی شاہ صاحب تشریف لائین گے
سب یہ خیال کر رہے تھے دربار کا یہ رنگ تھا کہ بادشاہ کے داہنی طرف اسکا فرزند مظفر اسد گیر اور
دیگر سرداران مغز بائین طرف سپہ سالار لشکر کہ جنکا نام بہرام سنگ خوار تھا اور زبردستان روزگار
سے تھے اپنے دنگل سپہ سالاری پر بیٹھا ہی اور سب افسران لشکر اپنے اپنے مقام پر متمکن ہین کل اہل
دربار حاضر ہین کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ حیران ہوے ہون گے کہ بادشاہ
کو کیا الہام ہوا کہ آج شاہ صاحب تشریف لائین گے آگاہ ہو جیے کہ آپ افسران لشکر ہین اور
کوتوال شہر بھی حاضر دربار ہی اور آپ لوگون کو میرا حکم ہی کہ شہر کے حالت کی خبر رکھا کیجیے مگر آپ لوگ
غافل ہین بالکل خبر نہین رکھتے ہین آج پندرہ دن سے ایک شاہ صاحب شہر مین تشریف لائے ہین
کئی دن تک تمام شہر مین پھرے کسی نے ہم کو آگاہ نہ کیا نہ ہم سے ذکر کیا اتفاق سے میری دختر کی سواری
باغ کو جاتی تھی اُس نے اُنکو دیکھا وہ اُنکو اپنے باغ مین لے گئی اپنا مہمان کیا ہی وہ اُس کے
باغ مین اُس دن سے تشریف فرما ہین کل میری دختر نے مجھ سے آکر اُنکی حالت بیان کی اور کہا کہ
وہ آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہین اگر اجازت ہو تو دربار مین تشریف لائین مین نے جواب
دیا کہ مین خود اُنکی ملاقات کے لیے تمھارے باغ مین آؤنگا ملکہ نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین وہ
کل خود حاضر ہون گے بس وہی شاہ صاحب آنے والے ہین اُنھین کے لیے مین نے یہ حکم دیا ہی
افسوس کا مقام ہی کہ آپ لوگ ایسے غافل ہین کہ ایسے لوگ شہر مین آئین اور آپ اُن کے حال سے
ہم کو آگاہ نہ کرین یہ جو بادشاہ نے کہا ہر ایک نے عذر کیا کہ ہم سے خطا ہوئی ہم لوگ شہر کی حالت
دریافت کرتے رہتے ہین مگر اس حال سے اچھی طور سے نہین آگاہ ہوے جو عرض کرتے ہان یہ ضرور
سُنا تھا کہ ایک شاہ صاحب تشریف لائے ہین جو کہ ابھی بالکل نو عمر ہین اور بہت حسین ہین پھر جو
اس خیال سے دریافت کیا کہ اُنکی حالت دریافت کر کے حضور مین عرض کرین معلوم ہوا کہ وہ تشریف
لے گئے بدین سبب خداوند سے نہین عرض کیا اب معلوم ہوا کہ وہ تشریف نہین لے گئے بلکہ ملکہ عالم کے
مہمان ہوے بادشاہ نے کہا کہ خیر مگر ثابت ہوا کہ آپ لوگ بالکل شہر کی حالت سے غافل ہین مین آپ
لوگون کے بھروسے پر تھا مگر آیندہ سے مین خود شہر کا بندوبست کرونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر ہر ایک
کو خجالت ہوئی یہان دربار کا تو یہ رنگ ہی بادشاہ شاہ صاحب نقلی کا انتظار کر رہے ہین اُدھر
شاہزادہ مع اُن سوارون کے جب داخل شہر ہوا تمام اہل شہر مین ہلڑ مچ گیا کہ یہ وہی شاہ صاحب ہین
جو کہ تشریف لائے تھے اور ملکہ عالم اپنے ہمراہ باغ مین لے گئی تھین آج پھر شہر مین تشریف لائے ہین
اور دیکھو ملکہ کی سواری کے سوار بھی ہمراہ ہین ہر ایک نے سلام کیا کوئی قدم چومتا ہی کوئی ہاتھون کو

بوسہ دیتا ہی کوئی آنکھون سے لگاتا ہی شاہزادے کو راستہ چلنا دشوار ہو گیا حاصل کلام یہ کہ اُسی حالت سے شاہزادہ در دولت پر پہونچا درگہ سالار نے در سے دیکھا کہ ایک جوان رعنا لباس درویشی پہنے ہوئے بیراگی ہاتھ مین چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن اُس لباس شنگرفی مین اُس چہرے کا یہ عالم ہی کہ گویا شفق مین آفتاب ہی تہمت بندھی ہوئی کرتہ گلے مین زلفین دوش پر پڑی ہوئین ملکہ کی سواری کے سوار ہمراہ اس طرف چلا آتا ہی سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہین کہ جنکی نسبت بادشاہ نے مجھ سے فرمایا ہی کہ ایک شاہ صاحب تشریف لائین گے اُنکو منع نہ کرنا بس اپنے مقام سے اُٹھ کھڑا ہوا جب شاہزادہ قریب آیا جھک کر سلام کیا قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے در دولت تک اہل شہر کا مجمع تھا یہان سب آکر تھم گئے درگہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے جائیے آپ کی بابت حکم شاہی صادر ہو چکا ہی کہ اندر آنے سے منع نہ کرنا غلام کی مجال نہین کہ آپ کو منع کرے یہ عرض کر کے پردہ اُٹھا دیا بس شاہزادہ داخل دربار ہوا وہ سب سوار ایک طرف پرا باندھ کر کھڑے ہو گئے اہل شہر واپس گئے ادھر شاہزادہ سب درجے و جلوخانے طی کر کے داخل دربار ہوا ہر ایک جلوخانہ کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا شاہزادہ وہ سب سامان دیکھکر خوش ہوا اور خیال کیا کہ بادشاہ جلیل ہی اور صاحب لشکر کثیر اور صاحب اختیار ہی خدا وہ دن کرے کہ یہ مسلمان ہو اور یہ سب اہل شہر بھی بس شاہزادہ یہ خیال کرتا ہوا چلا جاتا ادہر درگہ سالار اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب شاہزادہ صحن دربار مین پہونچا جب سے بادشاہ نے کہا تھا مع بادشاہ کے کل اہل دربار کی نگاہ اسی طرف تھی سب نے دیکھا کہ یکایک دربارگاہ سے روشنی پیدا ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک جوان خوش رو عنبر مو کو دیکھا کہ شنگرفی تہمت باندھے ہوئے کرتہ شنگرفی پہنے ہوئے بیراگی ہاتھ مین لباس درویشی سے آراستہ چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن زلفین دوش پر پڑی ہوئین رخ سے آثار جوانمردی و بہادری عیان عجب شان و شوکت کا جوان ہر گو قلندرانہ وضع ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی یا فرشتہ درگاہ خدا ہی وہ رعب و داب ہی کہ ہر ایک کے ہوش تن صورت زیبا دیکھ کر کھڑے ہو گئے رعب سب پر چھا گیا ہر ایک اپنے مذہب کے موافق درود پڑھنے لگا سب کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ کیا جوان ہی ضرور یہ کسی ملک کا شاہزادہ ہی نہ معلوم کس سبب سے اس نے یہ لباس اختیار کیا ہی یہ صورت و شکل یہ سن و سال اس لائق نہین ہی کہ یہ ترک دنیا کرے نہ معلوم کیا مصیبت پڑی ہی کہ اس نے ترک دنیا کی ہی ادھر شاہزادہ نے صحن مین پہونچ کر بغور دربار کی طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر متمکن ہی اُسکا سن کوئی پچاس برس کا ہوگا وزیر پس پشت کھڑا ہوا مگس رانی کر رہا ہی تاج سر پر ہی قبائے قلمکار زیب تن ہی دست راست کی طرف ایک جوان سر سے پا تک دریائے آہن مین غرق خود سر پر کج رکھے ہوئے قبضہ شمشیر کو پکڑے ہوئے جھوم رہا ہی بادۂ جرات سے مست ہی اور اُسکے پہلو مین بہت سے سردار ہین جو کہ مثل اُسکے ہین دوسرے طرف ایک اور جوان جو کہ اُس سے تن و توش مین دہ چند ہی اُسی طور سے بیٹھا ہی اور اُس طرف بھی افسران سپاہ بیٹھے ہوئے ہین دربار خوب آراستہ ہی قریب تین ہزار کے اہل دربار سے کم نہ ہونگے ہر ایک افسر اپنے مرتبہ سے بیٹھا ہوا ہی حاجب دربان چوبدار خاص بردار اپنے اپنے طریقہ سے کھڑے ہین اور سب اسی طرف دیکھ رہے ہین شاہزادے نے اُس دربار کو خوب آراستہ پایا اور سب اہل دربار کو اور اُن کے طریقے کو پسند کیا اور ثابت ہو گیا کہ یہ سب بہادر ہین خصوصاً مظفر اسد گیر کو دیکھ کر بہت اپنے دل مین خوش ہوا بادشاہ

نے جو شاہزادے کو دیکھا اہل دربار سے حکم کیا کہ جلد اُٹھو اور استقبال کر کے لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سب اہل دربار آ گئے اور حاضر خدمت ہوے مجرا بجالائے شہزادے نے سب کے سلام کا جواب دیا کسی نے قدمون پر بوسہ دیا کسی نے دست شاہزادہ چومے اور آنکھون سے لگائے بڑی عزت سے ایوان مین لاے کچھ ایسا رعب وداب تھا کہ خود بادشاہ مع اپنے فرزند کے تا لب فرش استقبال کو آئے اور سلام مین سبقت کی اور قدم چومے ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے قریب لایا اور حکم دیا کہ کرسی لاؤ شاہزادے نے فرمایا کہ کرسی کی کوئی ضرورت نہین ہی مین تارک دنیا ہون میرے لیے یہی فرش کافی ہی بلکہ بوریا ہوتا تو بہتر تھا ہان کرسی وغیرہ اہل دنیا کو زیبا ہی یہی خاک ایک دن اپنا بستر ہوگی اس سے کہان تک پرہیز کیا جائے گا آپ تخت پر تشریف رکھیے مین اسی فرش پر بیٹھ جاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا آپ ہمارے مہمان ہین اور ہمارے پیر و مرشد ہین ہم لوگ آپ کی خدمت کرنے کو اپنا فخر و افتخار تصور کرتے ہین آپ کے سبب سے ہمارے یہان برکت ہی ہم کو زیبا ہی کہ ہم اپنی آنکھین فرش کرین مگر آپ تشریف رکھین غلام زیادہ تو اصرار کر سکتا نہین ہی شاید خلاف مزاج عالی ہو اگر آپ کرسی پر نہ تشریف نہ رکھیے گا تو غلام بھی تخت پر نہ بیٹھے گا اسی فرش پر بیٹھے گا بس میری خوشی یہ ہی کہ غلام کو جہان آپ نے اس قدر سرفراز فرمایا ہی غلام نوازی کی ہی اتنی خوشی اور فرمائیے کہ کرسی پر تشریف رکھیے یہ جو بادشاہ نے کہا شہزادے نے جواب دیا کہ تم نے ہم کو بہت مجبور کیا اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ آتے ہمارے طریقہ مین میزبان کی خاطر شکنی کرنا گناہ ہی خیر جو تم کہتے ہو اسی پر عمل کرینگے ہم اس شہر مین آکر بہت پریشان ہوے ہمارے بہت سے طریقون مین فرق ہوا اول آج تک ہم کسی کے دربار مین نہین گئے خیر ہم نے جو تمہاری تعریف سنی تو ہم کو اشتیاق ہوا کہ تم سے ملین یہان جو آئے تو ہم کو یہ نیا طریقہ برتنا پڑا کہ کرسی پر بیٹھین اب تو آئے اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہین آتے یہ جو کہا بادشاہ کا نپ گیا عرض کیا کہ کیا آپ ناخوش ہوے اگر کوئی خطا ہوئی ہو معاف فرمائیے جواب دیا کہ خطا تو کوئی نہین ہوئی مگر تمہارے اصرار سے پریشان ہوے یہ کہکر اُس کرسی پر بیٹھ گئے جو کہ خادم نے لا کر روبرو تخت کے بچھا دی تھی جب شاہزادہ بیٹھ چکا اُس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ غلام کو اجازت ہی جواب دیا کہ بسم اللہ تخت پر بیٹھو تمہارا تخت تم کو مبارک رہے بادشاہ نے یہ عرض کر کے کہ آپ کے روبرو تخت پر بیٹھنا نہایت بے ادبی ہی مگر مجبوری ہی کہا کہ کوئی نقصان نہین ہی یہ کہکر اور خود ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا وہ سلام کر کے تخت پر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب عزت و توقیر اسلام کی تھی ورنہ یہ اُسکے خرد تھے اور اب تو خوش ہوتے تھے بس جب بادشاہ بیٹھ چکا پھر تو ہر ایک اجازت لے کر اور سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے بادشاہ نے مزاج پرسی کی جواب دیا کہ فقیرون کے مزاج کو کیا دریافت کرتے ہو ہمارا کیا مزاج تم اپنے مزاج کی حالت بیان کرو بادشاہ نے جواب دیا کہ زندہ ہون آپ کی دعا کا خواستگار ہون کہا کہ بابا خوش رہو بعد اُسکے ہر ایک اہل دربار کی مزاج پرسی کی ہر ایک نے وہی کلمہ کہا جو بادشاہ نے کہا تھا سب سے یہی کہا کہ بابا خوش رہو جب سب کی مزاج پرسی کر چکے اُس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ اپنے اسم گرامی نام نامی سے آگاہ فرمائیے کہا کہ اس عبد ذلیل وحقیر کو آوارہ شاہ کہتے ہین تم اپنے نام سے اور کل اہل دربار کے نام و حالت سے آگاہ کرو بادشاہ نے کہا کہ اس غلام کو صندل شاہ کہتے ہین اور یہ جو دست راست کی طرف دنگل پر بیٹھا ہی یہ غلام زادہ ہی اسکا نام مظفر اسد گیر ہی اور یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان سردار بس سب کے نام سے آگاہ کیا اور مرتبہ سے اور عرض کیا کہ

جو بائین طرف ہی یہ میرے لشکر کا سپہ سالار ہی اسکا نام بہرام سنگ خوار ہی اور جو اُس طرف سردار ہین ان کے یہ مرتبہ ہین اور یہ نام ہین جب یہ سب امر معلوم ہوچکے اُس وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضور کا کس طرف سے آنا ہوا اور کتنا عرصہ ہوا یہان تشریف لائے ہوے اور اب کس طرف کا قصد ہی یہ جو بادشاہ نے کہا جواب دیا کہ جہان سے سب آئے ہین مین بھی آیا ہون اور جہان سب کی بازگشت ہی وہان مین بھی جاؤنگا اور مین یہان بیس دن سے آیا ہون اور پندرہ دن سے آپ کی دختر کا مہمان ہون مجکو آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق تھا کئی مرتبہ قصد کیا مگر صرف اجازت کا خواستگار تھا کل ملکہ جو یہان تشریف لائین اور آپنے میری کیفیت سُنی اور فرمایا کہ مین اُنکی ملاقات کا مشتاق ہون اور اُنکی ملاقات کی بہت خواہش ہی کل مین باغ مین اگر اُن سے ملاقات حاصل کرونگا بس ملکہ نے آپ سے کہا کہ وہ خود آئینگے لہذا ملکہ نے مجھ سے آپ کی خواہش ظاہر کی یہ جو بادشاہ نے سُنا جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہ تو آپ کا کفش خانہ تھا خوب کیا جو تشریف لائے مگر مجکو بڑا صدمہ ہوا کہ آپ نے تکلیف فرمائی مین خود حاضر ہوتا مین نے جب سے آپ کے اوصاف سُنے آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور نہایت درجہ دل خواہش کرتا تھا خیر آپ کی مہربانی اور کرم سے آپ کی قدم بوسی حاصل ہوئی ہم سب کو آپ کے شرف خدمت سے ہمارے مقدر نے بہرہ مند کیا اور آپ کے نور جمال سے ہم سب کے دیدۂ بے نور کو روشنی ہوئی مین اس قدر امر کا امیدوار ہون کہ میرے لیے خداوند کی درگاہ مین دعا فرمائیے اور دوسری میری خواہش یہ ہی کہ جب تک آپ اس شہر مین رہین میرے غریب خانہ پر تشریف رکھیے اور جو مجکو نان و نمک میسر ہی آپ کی دعا سے اُسکو نوش فرمائیے اور اُسکو دیکھیے تاکہ برکت ہو اور ہم سب آپ کی خدمت کرین اور فخر و افتخار حاصل کرین یہ جو بادشاہ نے کہا جواب دیا کہ یہ امر جو تمنے بیان کیا اسکا جواب یہ ہی کہ مین اُس وقت تک دعوت نہین قبول کرسکتا ہون جس وقت تک کہ ملکہ عالم مجکو رخصت نہین کرتی ہین مین اُنکا مہمان ہون کیسے آپکی دعوت قبول کرون آپ کی اور ملکہ کی مہمانی مین کوئی فرق نہین ہی کیونکہ جو کچھ ملکہ کے پاس ہی وہ آپ کا ہی جیسے مین اُنکا مہمان ہون ویسے آپ کا مہمان ہون مجکو کچھ عذر نہ تھا اور نہ اب ہی اب مین زیادہ قیام یہان بھی نہ کرونگا دو ایک دن مین چلا جاؤنگا بادشاہ نے یہ سُنکے عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا مین نے سُنا سب بجا ارشاد ہوا مگر یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اب مین زیادہ یہان قیام نہ کرونگا بس یہ ممکن نہین ہی کہ آپ بدون میری دعوت قبول کیے ہوے یہان سے تشریف لے جائیے مین ضرور آپ کی خدمت کرونگا ہان یہ جو ارشاد کیا کہ مین اُس وقت تک تمھاری دعوت نہین قبول کرسکتا ہون کہ چونکہ تمھاری دختر کا مین مہمان ہون بس جب وہ آپ کو رخصت کرے اُس وقت میرے غریب خانہ کو سرفراز فرمائیے آپ کو قسم ہی خداوند کی کہ جب تک آپ میری دختر کے مہمان ہین اور باغ مین اُس کے تشریف فرما ہین تو ہر روز میرے دربار مین تشریف لائیے اور تھوڑے عرصہ تک ہر روز اپنی زیارت سے ہم سب کو مشرف فرماتے رہیے تاکہ ہم اُسی طور سے آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے رہین کسی طرح سے یہ اشرف ہم کو حاصل ہوتا رہے شاہزادے نے یہ جواب دیا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین ہر روز آؤن بادشاہ نے کہا کہ آپ کو تکلیف تو ضرور ہوا کرے گی مگر آپ کا تشریف لانا باعث برکت اور ہم سب کی عزت کا ہی اور میرے دربار کی رونق ہی بس میری یہی خوشی ہی اور میری آرزو بھی یہی ہی مجکو یقین ہی کہ آپ میری عرض کو رد نہ فرمائیے گا بس مین آپ سے اسی امر کا امیدوار ہون کہ میری عرض کو قبول فرما کر ان سب کے روبرو مجکو سرفراز فرمائیے تاکہ میری آرزو دلی پوری ہو یہ جو بادشاہ نے

کہا مگر شاہزادے کو یہ امر منظور تھا کہ یہ اصرار کرے ورنہ انکار کرنے کی خود اُسکی خواہش نہ تھی کہا کہ اچھا جب تم اس قدر اصرار کرتے ہو اور ہم لوگ فقیر ہین ہم کو یہ زیبا نہین ہی کہ کسی کی خاطر شکنی کرین یہ امر ہم نے قبول کیا ہم ہر روز بوقت صبح تمھارے دربار مین آیا کرینگے گھڑی دو گھڑی بیٹھکر چلے جایا کرینگے گو ہماری عبادت مین اور اوقات مین فرق ہوگا ہو مگر تمھاری خاطر شکنی تو نہ ہوگی یہ جو جواب دیا بادشاہ خوش ہوگیا بڑھکر قدمون کو بوسہ دیا بہت عزت سے پیش آیا اور سب سے کہا کہ ہم نے ایسے خلیق اور با مروت لوگ نہین دیکھے کہ جو اپنے ایسے غلامون کی عرض کو قبول کرین جو کسی خدمت کے لایق نہ ہون آج کل میرا ستارہ ترقی پر ہی کہ ایسے باخدا لوگون سے ملاقات نصیب ہوئی اور زیارت ایسے خاصان خدا کی میسر ہوئی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کی بدولت ہم بھی اس دولت سے بہرہ یاب ہوے ورنہ کہان ممکن تھا کہ ہم ایسی نعمت سے بہرہ مند ہوتے بس جب یہ تقریر ہوچکی شاہزادہ تھوڑے عرصہ تک وہان بیٹھا رہا اُس کے بعد ایک مرتبہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اگر زندہ رہا تو کل پھر آؤنگا کیونکہ میری عبادت کا وقت آگیا اب اُسمین ہرج ہوتا ہی اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون نہ تم زیادہ اصرار کرنا ورنہ میری طبیعت کو ناگوار ہوگا سبب یہ تھا کہ شاہزادے کو ملکہ کا خیال تھا کہ ایسا نہ ہو مجھکو یہان عرصہ ہو اور وہ نہ معلوم کیا خیال کرے اور اپنے کو ہلاک کرے تو اُس کے خون کا سبب مین ہونگا بس یہ جو شاہزادے نے کہا کسی کی جرات نہ ہوئی کہ اصرار کرے بادشاہ نے عرض کیا کہ کل ضرور تشریف لائیے گا اور مجھکو سرفراز فرمائیے گا جواب دیا کہ بشرط حیات بس سب اہل دربار نے اُٹھکر قدم بوسی حاصل کی بادشاہ نے بھی اور دیگر اراکین سے اور تا لب فرش بادشاہ خود پہونچانے آیا بعد اُس کے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا اور سب سرداران دربارگاہ ہمراہ آئے اور مجرا و سلام کرکے رخصت ہوے شاہزادہ اُن سب سے رخصت ہوکر اُن سوارون کے ہمراہ طرف باغ کے چلا اُسی طور سے سب اہل شہر قدم بوسی حاصل کرتے تھے نوبت باینجا رسید کہ شاہزادہ قریب باغ آیا سب اہل شہر اپنی طرف آئے یہان ملکہ شاہزادہ کے لیے دعا کر رہی تھی اور رو رہی تھی وزیرزادی سے کہتی تھی کہ ابھی تک شاہزادہ نہین تشریف لایا نہ معلوم بادشاہ کس طور سے پیش آئے خدا جلد جلد اُنکی صورت دکھائے وہ سمجھا رہی تھی کہ آپ گھبرایے نہین وہ خوشی خوشی آتے ہونگے یہی ذکر تھا کہ ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ مبارک ہو شاہزادہ تشریف لایا یہ سننا تھا کہ ملکہ نے کہا سچ کہتی ہی اُسنے عرض کیا کہ اگر جھوٹ ہو تو جو چور کا حال وہ میرا حال کیجیے گا یہ جو اُسنے عرض کیا بس ملکہ نے کہا کہ ای خداوند کریم شکر تیرا کہ تو نے یہ مجکو خبر سنائی کہ وہ شہریار وہان سے سلامت آیا کوئی خرابی نہ ہوئی یہ کہکر سجدے کو جھکی سجدہ شکر بجا لائی ادھر شاہزادہ داخل باغ ہوا ملکہ صحن باغ مین کھڑی ہوئی طرف در باغ کے دیکھ رہی تھی کہ یکایک شاہزادہ نمایان ہوا ملکہ کے جان مین جان آئی وہ اضطراب موقوف ہوا اُدھر شاہزادہ نے جو ملکہ کو دیکھا کہ صحن باغ مین کھڑی ہی بال پریشان ہین پیشانی پر خاک کا نشان ہی خیال کیا کہ تمھارے لیے اسنے اپنا یہ حال کیا ہی جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئے ملکہ اپنے معشوق کو دیکھکر خوش ہوگئی شاہزادے نے ملکہ کا آکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم نے اپنا یہ کیا حال کیا ہی مین تو تم سے یہ کہہ گیا تھا کہ بہت جلد آتا ہون جیسا کہہ گیا تھا ویسا ہی کیا تم نے اتنی دیر مین اپنا یہ حال کیا ہے آؤ یہ کہکر ملکہ کو لیکر بارہ دری مین آیا مسند پر بٹھایا سب خواصین آکر روبرو بیٹھین ملکہ نے شاہزادے

سے کہا کہ وہان کا حال بیان کرو کیا گذری اُسوقت شاہزادے نے سب بیان کیا جو کچھ گذرا تھا اور کہا کہ بادشاہ بہت اچھی طور سے پیش آئے اور میری بہت عزت کی اور کل اہل دربار بہت خاطر سے پیش آئے بادشاہ نے کہا کہ آپ میری دعوت قبول فرمایئے مین نے جواب دیا کہ ابھی مین ملکہ کا مہمان ہون آپ کی دعوت قبول نہین کر سکتا ہون تب اُنھون نے اس امر پر اصرار کیا کہ اچھا ہر روز یہان میرے دربار مین تشریف "لایئے تا کہ ہم آپ کی زیارت سے مشرف ہوا کرین پہلے تو مین نے انکار کیا جب بہت اُنھون نے اصرار کیا تب مین نے اقرار کیا لہذا جب تک مین یہان مقیم ہون ہر روز جایا کرونگا تم اپنا یہی حال کیا کروگی ملکہ نے کہا کہ تم نے یہ بُرا کیا کہ اقرار کیا ایسا نہ ہو کسی دن حال ظاہر ہو جائے تو بڑی خرابی ہو شاہزادے نے کہا کہ اب جو کچھ ہو مین اقرار کر آیا ہون اپنے قول سے نہ پھرونگا ملکہ یہ سنکے اور یہ خیال اپنے دل مین کر کے کہ زیادہ اصرار کرنا اچھا نہین ہے ایسا نہ ہو کہ یہ ناخوش ہو جائین اور اب جو چاہین اپنے کو ظاہر کرین تو خرابی ہو شاید کوئی صورت ایسی انکے وہان ہر روز کے جانے مین نکلے کہ میرا باپ مع کل اہل دربار کے مسلمان ہو جائے کیونکہ وہ انکے ہمراہ بہت خاطر اور خوشی سے پیش آیا اے میرے خدا تو بادشاہ کے دل مین ایسی بات ڈال دے کہ وہ بدون مقابلہ کے مسلمان ہو جائے اس شہر یار کا ایک موئے تن نہ کم ہو یہ اپنے دل مین دعا کر کے حکم دیا کہ خاصہ فوراً حاضر کرو بس خاصہ حاضر کیا گیا دونون عاشق و معشوق یک جان دو قالب نے خاصہ نوش کیا اسکے بعد پھر آ کر مسند پر بیٹھے گانے والیون کو حکم ملا کہ آ کر گاؤ وہ حاضر ہو کر گانے لگین جام شراب گردش مین آیا گزک نے اپنا لطف دکھایا ایک مطربہ نے بالحان داودی یہ غزل گائی

بڑھ گیا درد جگر فرقت کے سامان دیکھ کر ۔ کیا کروگے حالت قلب پریشان دیکھ کر
تجکو او ظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی ۔ غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر
آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ نے ۔ عندلیبین اُڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھ کر
جب سے سودا سر مین ہی زلف سیاہ یار کا ۔ دم اُلجھتا ہے مرا تاریک زندان دیکھ کر
دامن صحرا مین دیوانہ سمجھ کر بار ہا ۔ کھینچ لاتی ہے کشش خار بیابان دیکھ کر
اُلجھی شمشیر قاتل مین بھی خوش آبی بہت ۔ کنج لحد مین زخم ہائے دل کے ارمان دیکھ کر
میری مایوسی کو آتی ہین بہت سی حسرتین ۔ بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر
آبلے دل کے مچل جاتے ہین لڑکون کی طرح ۔ دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر
مست ہو کر کچھ نہین ڈرتے حساب حشر سے ۔ رند مشرب ساقی کوثر کی دوکان دیکھ کر
فکر عقبے چاہیئے ہر وقت سب کو اے ریاض ۔ خوش نہ ہونا چاہیے دنیا کے سامان دیکھ کر

دن بھر یہی جلسہ رہا اور پہر رات تک باہم یہی اختلاط رہا بعد اسکے کھانا کھا کر دونون نے جا کر آرام کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا یہان تک کہ صبح ہوئی موافق دستور کے سب بیدار ہوئے اور سب کامون سے فراغت کر کے بارہ دری مین آئے یہان شاہزادہ و ملکہ دونون بیدار ہو چکے تھے سب کا مجرا ہوا شاہزادے نے بھی امور ضروری سے فراغت حاصل کی اُسکے بعد سیر باغ ہمراہ ملکہ کر کے جب یقین ہوا کہ دربار بخوبی آراستہ ہو چکا ہوگا ملکہ سے کہا کہ اب ہم دربار کو جاتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم بہت جلد آتے ہین گل کی سی حالت

نہ کرنا ورنہ ہم کو رنج ہوگا بس یہ کہکر ہر دن باغ آئے سب سرداروں نے مجرا کیا چند سردار بموجب حکم
ملکہ ہمراہ ہوئے شاہزادہ طرف دربار کے روانہ ہوا ملکہ بارہ دری مین آکر بیٹھی تھی مگر چپکے چپکے دعا
کر رہی تھی وہان صندل شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے ہر ایک شاہزادے کا ذکر کرتا ہی کہ کل
جو شاہ صاحب تشریف لائے تھے بہت خلیق اور با مروت تھے صاحب کمال معلوم ہوتے ہین
جو لوگ زیادہ گستاخ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہم کو تو یہ درویش نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ
کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ چہرے سے اور طرز تقریر سے اور رعب و داب سے یہ اغلب ہوتا ہی
کہ کسی نہ کسی سبب سے انھون نے یہ وضع اختیار کی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ درویش
با خدا ہین بس اسی سبب سے یہ سب باتین ہین صاحب کمال ہونے کی یہی دلیل ہی غرض ہر ایک خاموش
کل بھی ابھی جانے شاہزادے کے دربار مین یہی تقریر ہوتی تھی اور جب بادشاہ نے دربار برخاست
کیا تھا تو اہل دربار باہم یہی ذکر کرتے ہوئے اپنے اپنے مکان پر آئے تھے الغرض برسر مطلب یہان
بادشاہ بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی ادھر شاہزادہ راہ طے کر کے داخل شہر ہوا اہل شہر کا مجمع ہمراہ ہوا
اسی طرح سے ہر ایک کا سلام وغیرہ لیتا ہوا اور سب قدم بوسی کرتے ہوئے در دولت تک آئے
یہین شاہزادہ داخل دربار ہوا اسپ دائیں گئے درگہ سالار نے منع بھی نہین کیا جب بادشاہ کی نگاہ
شاہزادے پر پڑی سب اہل دربار کو واسطے استقبال حکم دیا اور خود بھی تا اپنے فرزند ارجمند کے
تا لب فرش استقبال کیا لاکر بڑی عزت و آبرو سے برابر تخت کے کرسی پر بٹھایا کل سے زیادہ عزت
کی غرض آج بہت ہوئی بعد اُسکے سب اہل جلسہ ان کے رعب و داب کے خاموش بیٹھے رہے جو کچھ گفتگو
ہوتی وہ بادشاہ سے ہوتی جب قریب دوپہر کے گذر گئی شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین جاتا ہون
بادشاہ اصرار نہ کر سکا بس دربار سے ہمراہ آیا کل اہل دربار باہر تک پہونچا گئے وہان سے رخصت ہوکر
شہر کو طے کر کے باغ مین آیا ملکہ سے ملا سب حال بیان کیا یہان بعد جانے شاہزادے کے
بادشاہ نے بہت تعریف کی اور اپنا کاروبار دیکھا اُسکے بعد دربار برخاست کیا یہان باغ مین
شاہزادہ ہمراہ ملکہ کے عیش و عشرت مین مصروف ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ اب یہ طریقہ شاہزادے
نے اختیار کیا کہ ہر روز بوقت سہ پہر دو گھڑی دربار مین ضرور آکر بیٹھتا ہی اور رنگ دربار کا دیکھتا ہی اور
اس فکر مین ہی کہ اب کوئی تدبیر ایسی کرون کہ یہ سب لوگ مسلمان ہون اور میرا عقد ملکہ کے ساتھ
ہو جائے اب ملکہ بھی دوسرے دن خواہ سہ پہر خواہ صبح کو باپ کے سلام کو آتی ہی بادشاہ ملکہ سے
شاہزادہ کی حالت دریافت کرتا ہی ملکہ کہتی ہی کہ ای باباجان مین نے تو آج تک ایسا با خدا اور
عبادت گزار کوئی درویش نہین دیکھا بہت سے درویش آئے اور مین نے دعوت کی اور مہمانی مگر کوئی
ایسا نہ تھا جیسے یہ ہین رات دن سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی ہان صرف اُس قدر زمانہ تک
تو عبادت سے کوئی سروکار نہین ہی کہ جب تک آپ کے دربار مین بیٹھتے ہین یا اور کسی ضرورت مین
مصروف ہوتے ہین بعدہ سوائے عبادت کے دوسرا کام نہین ہی رات کو سوتے بھی بہت کم ہین
ملکہ ایسی تقریر دروغ بادشاہ سے جب آتی تھی بیان کرتی تھی کہ بادشاہ کو دن بدن شاہزادہ کے
صاحب کمال ہونے کا یقین ہوتا جاتا ہی اور بیٹی سے یہ فرمایش ہی کہ جہان تک ہو سکے انکو اپنا مہمان
رکھو جانے نہ دینا کیونکہ ان کی خدمت کرنا موجب افتخار و سبب برکت ہی یہ جو بادشاہ کہتا تھا ملکہ خوش
ہو جاتی تھی اور اپنے دل مین کہتی تھی کہ خوب فقرہ نے ابھی تک کام کیا ہی بس اسی طور سے چند دن

گذرے تھے کہ شاہزادہ دربار مین آتا تھا آج جو شاہزادہ دربار مین آیا اور اپنے مقام پر بیٹھا تھا اور سب
اہل دربار بھی حاضر تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ یعنی صندل شاہ تخت پر متمکن تھا مظفر اسد گیر
فرزند بادشاہ و بہرام سنگ خار سپہ سالار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے تھے بادشاہ شاہزادے
سے باتین کر رہا تھا کہ یکایک بیرون دربار سے رونے اور شور و غل کی صدا آئی معلوم یہ ہوا کہ گویا در
دولت پر ہزارون آدمی رو رہے ہین اور شور و غل کر رہے ہین یہ صدا ہی کہ ای ظل اللہ جہان پناہ ہماری
فریاد کو پہونچ ہماری دادرسی کر یہ جو صدا آئی بادشاہ نے گھبرا کر اہل دربار کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ
کیسی شور و غل کی صدا ہی ذرا دریافت تو کرو یہ جو حکم دیا بس چوبدار چلا تھا وہ لوگ جو کہ در دولت پر
فریادی آئے تھے وہ سب کے سب داخل دربار ہوے اور یکایک روبرو دیوان شاہی کے آکر فریاد
کرنے لگے اور صداے استغاثہ بلند کی یہ جو واقعہ دیکھا سب اہل دربار مع بادشاہ و شہزادہ کے حیران
ہوے کہ یہ کون لوگ ہین اور وہ چوبدار براے خبر چلا تھا جانے نہ پایا تھا کہ یہ لوگ فریادکنان داخل بارگاہ
ہوے تھے آپ کو دیکھکر وہ بھی ٹھہر گیا بادشاہ و کل اہل دربار و شاہزادہ سکندر رستم خو نے
دیکھا کہ سیکڑون مرد و زن ہین اور سب اپنی لیاقت کے موافق کپڑے نفیس پہنے ہوے ہین اور
عورتین زیور سے آراستہ ہین مگر یہ سب لوگ پیچ قوم ہین شریفان شہر سے نہین ہین بلکہ کوئی باشندہ در
ہین خواہ گاذر ہون اور کوئی ہون مگر ہین اسی قبیل سے تھے اور اُنکے گرد کوتوال کے پیادے ہین
با شمشیر برہنہ اور کوتوال بھی ہمراہ ہی اور درمیان مین اُن عورت و مرد کے ایک جوان کہ جسکا سن
کوئی سولہ سترہ برس کا ہوگا لباس شاہانہ پہنے ہوے شملہ سر پر سہرا بندھا ہوا ہاتھ پاؤن مین مہندی
لگی نوشاہ بنا ہوا ہی وہ سب عورت و مرد اُسکے گرد ہین اور چند پیادے اُسکے قریب ہین راوی نے
بیان کیا ہی کہ یہ لوگ جو بدون اجازت داخل دربار ہوے اسکا سبب یہ ہی کہ صندل شاہ کا حکم ہی
کہ جو کوئی فریادی آئے خواہ ایک ہو خواہ ہزارون کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی اُنکو دربار مین بدون
اجازت آنے دینا بس اسی سبب سے یہ لوگ داخل دربار ہوے دوسرے درگہ سالار نے اسی سبب
سے اور بھی نہ روکا کہ کوتوال شہر مع اپنے پیادون کے اُنکے ہمراہ تھا بس یہ جب سب نے دیکھا کہ
یہ لوگ فریادی ہین اور اُنکے ہمراہ ایک نوشاہ بھی ہی بادشاہ نے اُنکی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم
لوگون پر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو تم لوگ فریادی آئے ہو سب نے دیکھا تھا کہ عورتین سر کھولے
ہوے تھین مرد سر پریشان تھے جب یہ بادشاہ نے کہا تو اُنھون نے سر پیٹ کر کہا کہ ہم کو آپ
کے کوتوال نے پریشان کیا ہی اور ہمارا یہ حال کیا ہی یہ جو دولھا آپ کے روبرو حاضر ہی ہم اسکو
لے کر آئے ہین کوتوال شہر کہتا ہی کہ اسکو ہم کو دے دو تاکہ ہم اسکو براے گرگ دیو جنگل لے
جائین کیونکہ اسکے نام پر قرعہ نکلا ہی اگر اسکو گرگ نہ پہونچے گی تو وہ آکر سب کو کھا جائے گا اور شہر کو
تباہ کرے گا ای بادشاہ جب ہم نے یہ سنا ہمارے ہوش جاتے رہے کیونکہ ہم سب کا یہ ایک ہی
فرزند ہی ہم پانچ بھائی ہین اُن مین یہ ایک لڑکا ہی بڑی مرادون سے بیاہا ہی ہم نے اسکی شادی
کا سامان کیا آج ہم برات لے کر عروس کے گھر جانے والے تھے نوشاہ بنائے تھے کہ کوتوال
صاحب پہونچے اُنھون نے ہم کو اس خیال سے آگاہ کیا ہم نے اُن کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم
سب کے حال پر رحم فرمائیے اس سے ہاتھ اُٹھائیے کیونکہ یہ ہم سب کی پیرانہ سالی کا سہارا اور
اندھے کی یہ ایک ہی لکڑی ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم آپ کو دے دین اور اسکو لے جا کر اُس دیو ١٦

کے حوالہ کرین وہ اسکو کھا جائے یہ ہمارے مطلب کی نہ گوارا کرینگے دوسرے آپ نے ملاحظہ کیا ہی کہ ہم اسکی شادی مین مصروف ہین اسکے عروس کو بیاہنے جاتے ہین ابھی اسکا کوئی ارمان نہین نکلا ہی کہ یہ لقمہ اجل ہو اسکی عروس کیا کہیگی نہ اُس نے اسکی صورت دیکھی نہ اس نے اُسکی کہ عروس مرگ کا سامنا ہوا لہٰذا ہم سب کی جوان پر ترس کھاؤ اور کسی کو لے جائیے اسکو چھوڑ دیجیے اس قدر لوگ ہین ان مین سے جسکو آپ کا جی چاہے برائے گزک دیو لے جائیے کوتوال صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہو نہین سکتا ہی کیونکہ قرعہ جو پھینکا گیا تو اسکا نام نکلا اور حکم شاہی ہی کہ جسکا نام نکلے سوائے اُسکے دوسرے سے نہ بولنا بس ہم خلاف حکم نہین کر سکتے ہین نہ اس طریقہ کو بدل سکتے ہین جو کہ برسون سے رواج پا چکا ہی اگر ہم اُس طریقہ کے خلاف کرینگے اول تو عتاب سلطانی مین مبتلا ہونگے دوسرے ہر ایک کو موقع عذر کا ہوگا اور ہر ایک اپنی جان بچائے گا اور دوسرے کا سہارا ڈھونڈھے گا بس ہم اس طریقہ کو نہین توڑ سکتے ہین ہم ضرور اسکو لے جائینگے جب ہم نے دیکھا کہ کوتوال صاحب کسی طور سے ہم پر رحم نہین کھاتے ہین تب ہم نے عاجز ہوکر اُن سے کہا کہ ہم کو اسقدر مہلت دیجیے کہ ہم اپنی اس عرض کو بادشاہ سے عرض کرین شاید اُنکو ہمارے حال پر رحم آئے کیونکہ وہ عادل ہین انصاف پسند ہین رعایا پرور ہین بس ہماری آپکی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اسکی جوانی پر رحم فرمائیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ یہ ابھی نوشاہ بنا ہی عروس کو بیاہنے کو جاتا ہی اسنے باغ دنیا سے کوئی پھل نہین پایا ہی ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا ہی اپنی باغ جوانی سے اسنے کسی قسم کا ثمر نہین حاصل کیا ہی بس اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم چھ آدمی ہین ایک مین باپ ہون دوسرے اسکی مان اور چار بھائی ہین بس ہم سب کی یہ خواہش ہی کہ ان مین سے جسکو حکم ہو وہ کوتوال کے ساتھ جائے اور اسی دیو کا لقمہ ہو یہ ہم کو نہین منظور ہی کہ ہمارے سبب سے سب اہل شہر پر آفت آئے بلکہ ہماری جان رہنے دیجیے اور اہل شہر بھی ہم بخوشی اس امر کو منظور کرتے ہین ہماری دادرسی و فریاد رسی فرمائیے ہم کو اس جوان کے داغ سے بچائیے کیونکہ ہم پانچون بھائیون کے سوائے اسکے اور کوئی اولاد نہین ہی نہ اب امید ہی کیونکہ ضعیفی نے اپنا عمل کر لیا ہی بہت سی ہم سب کے یہان اولادین ہوئین سب مر گئین بڑی مرادون اور منتون سے یہ بچا یہ پانچ گھرون کا چراغ ہی اسکے مرنے سے بہت سے گھر بے چراغ ہو جائینگے اور بہت سے لوگ ہلاک ہونگے اُنکا خون ناحق ہوگا اگر بادشاہ ہماری دادرسی نہ کرے گا تو ہم سب اپنی جانین زر دولت پر اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر دے دینگے آیندہ حضور کو اختیار ہی اس طور سے اُنھون نے جو فریاد کی بادشاہ نے خاموش سُنا کیا اور سب اہل دربار اور شاہزادہ سکندر رستم خموش بیٹھے ہوئے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کیسا دیو اور کیسا اُسکا لقمہ ہونا یہ واقعہ تو آنکھ نے بھی دیکھے نہ سنے آج تک نہین بیان کیا اسکو دریافت کرنا ضرور ہی خیر اس فہم سے فراغت ہولے دیکھو کہ بادشاہ کیا انصاف کرتا ہی اُدھر بادشاہ نے اُنکی فریاد سُنکے حکم دیا کہ تم سب لوگ خاموش ہو جاؤ شور و غل نہ کرو ہم نے تمہاری تقریر سُنی ہم انصاف کرتے ہین یہ کہکر حکم دیا کہ کوتوال روبرو حاضر ہو اور واقعہ کو بیان کرے یہ حکم سُنکے وہ لوگ خاموش ہو رہے اور کوتوال روبرو حاضر ہوا مجرا بجا لایا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا واقعہ ہی بیان کرو کوتوال نے عرض کیا کہ حضور کا حکم ہے کہ دوسرے دن دس خم شراب کے سو من میوہ دس من غلہ ایک من روغن دس گوسفند اور ایک آدمی اہل شہر سے برائے دیو خنگال بھیج دیا کرو تا کہ کل اہل شہر کی جان بچے اور یہ بھی حکم دیا ہی کہ سب اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے بس جسکا نام نکلے وہ بھیجا جائے کیونکہ آپ نے اُس دیو نے

اقرار کر لیا ہی ورنہ وہ سب اہل شہر کو کھائے جاتا تھا اور شہر کو تباہ کرتا تھا آپ نے یہ اقرار کر لیا تھا کہ ہم دوسرے
دن یہ چیزین تمہارے لیے روانہ کیا کرینگے بس اسی اقرار سے آپ کی یہ بلا ٹلی گو یہ امر ضروری ہی کہ ایک
عرصہ کے بعد یہ شہر تباہ ہو جائیگا ایک مرتبہ نہ تباہ ہوا رفتہ رفتہ تباہ ہوا لیکن جب آپ کے حکم
سے اُس دن سے وہی طریقہ جاری ہی کہ دوسرے دن ایک آدمی اور جو چیزا آپ نے فرمائی ہین
روانہ کر دی جاتی ہین اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی ہوتی ہی جسکا نام نکلتا ہی وہ اُنکو بھیجے جاتے ہین
چنانچہ آج بھی اُسی طریقہ سے قرعہ اندازی کی گئی یہ جو مرد ضعیف آپ کے روبرو کھڑا ہی یہ تمام بھٹیارون
کا چودھری ہی اور جو سہرا کہ سرکار کی طرف سے تیار کی گئی ہی یہ اُسمین ملازم ہی یہ پانچ بھائی ہین اُنمین
ایک کے یہان یہ ایک لڑکا ہی بس یہ اسکی شادی کے سامان مین معروف تھا سرکار نے بھی روپیہ دلا تھا
چنانچہ آج اسکی برات بھی مین نے بموجب قاعدہ مقررہ جو اہل شہر باقی ہین ان کے نام پر قرعہ اندازی
کی تو اُس لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس مین نے پھر قرعہ اندازی کی پھر اُسی کا نام نکلا پھر قرعہ ڈالا پھر
اسی کا نام نکلا چونکہ حکم شاہی ہی کہ تین مرتبہ قرعہ اندازی کی جائے جب تینون مرتبہ اُسی شخص کا نام نکلے
بس پھر اُسکو روانہ کیا جائے جب تینون مرتبہ اسی کا نام نکلا تب مین ناچار ہوا اسکے گھر پر آیا اور اس مرد
ضعیف کو کہ جسکا نام ربیع ہی مع اسکے بھائیون کے پاس بلا کر طلب کیا اور سب حال سے آگاہ کیا بس یہ تھا
کہ یہ رونے لگے پیٹنے لگے نوبت یہ ہوئی کہ سب جمع ہوئے اور سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی ہم مین سے
جسکو جی چاہے لے جاؤ مین نے کہا کہ یہ خلاف قاعدہ مین نہ کرونگا چنانچہ اس امر پر یہ قرار پائی کہ
بادشاہ سے اس امر کی خواہش کی جائے جیسا وہ حکم دین اُسپر عمل کیا جائے بس یہ سنکے سب حاضر خدمت
ہوئے ہین اصل واقعہ یہ ہی جو مین نے بیان کیا جب بادشاہ نے کوتوال کی زبانی سب حال سنا اس
چودھری کو مع اُسکے بھائیون کے اپنے روبرو طلب کیا وہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور تخت کو بوسہ
دیا اور کہا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین اور خداوند ہین ہم سب آپ کے تابعدار ہین بڑی آپ کی
مہربانی اور غریب نوازی ہوگی کہ جو اسکو چھوڑ دیجیے اور ہم مین سے جسکو چاہیے اس دیو کی خوراک
کے لیے تجویز فرمائیے بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اے ربیع تو ہی خیال کر کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین اپنے طریقہ کے خلاف کرون مین جو حکم دے چکا ہون اُس کے خلاف کبھی نہ ہوگا اور
اور جو قاعدہ مقرر ہو چکا ہی اُسکے خلاف نہ کیا جائیگا اس وقت تم یہ عذر کرکے اپنے فرزند کو بچا لو
اور اُسکے عوض مین تم مین سے کسی کو مین روانہ کرون بس یہی عذر سب کو ہوگا اور ہر ایک یہی عذر پیش کریگا
مین اسوقت تمہارے سبب سے اپنے طریقے کو بدل کر اپنے پیچھے ایک بلا لگا دون بس صبر کرو کیونکہ
یہ تمہارا فرزند اسی قدر زندگی خداوند آب حیات کی سرکار سے لے کر آیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکے
خلاف ہو بس اسکی اسی قدر زندگی تھی اور اسی طور سے قضا اسکی تھی کوئی اختیار نہین ہی صبر کرو دل پر
جبر کرو یہ جو بادشاہ نے کہا اُنکو یقین ہوا کہ بادشاہ بھی ہماری کچھ نہ سنیگا بس وہ ماہی بے آب
کی طرح تڑپنے لگے اور زار زار رونے لگے ایک شور گریہ و زاری بلند ہوا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی
اُن سب نے زمین دربار کو سر پر اُٹھا لیا تھا عجب کہرام مچا ہوا تھا سب اہل دربار حیران ہوئے کہ کیا کیا جائے
شاہزادہ کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور کہتا تھا اپنے دل مین کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی شاہزادہ
تو خاموش ہی جب بادشاہ نے دیکھا کہ انھون نے تو آفت برپا کر دی کہا کہ تم لوگ ذرا خاموش ہو جاؤ مین
انصاف کرتا ہون ایک طریقہ مین اور بیان کرتا ہون اگر تم لوگ بھی قبول کرو اُن سب نے خاموش ہو کر کہا کہ

بیان فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ وہ طریقہ یہ ہی کہ پھر قرعہ تم لوگون کے نام پر ڈالا جاتا ہی پس اگر تم مین سے کسی کے نام قرعہ نکلا تو اُسکو روانہ کرینگے ورنہ پھر اسی کو روانہ کرینگے اُس کے نام پر پھر قرعہ اندازی تم سب کے سامنے کی جائے گی تاکہ تم لوگ بھی دیکھ لو یہ جو بادشاہ نے کہا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب اُنھون نے یہ بھی کہا کہ پہلے ہم لوگون کے نام قرعہ اندازی کی جائے کوئی ہم پر منحصر نہین ہی بلکہ یہ جسقدر زن و مرد یہان موجود ہین ان سب کے نام پر قرعہ اندازی کی جائے بس یہ جو انھون نے عرض کیا بادشاہ نے کوتوال کو حکم دیا کہ ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی کرو یہ جو حکم بادشاہ نے دیا کوتوال نے ہر ایک کے نام پر قرعہ اندازی شروع کی ادھر تو قرعہ اندازی شروع ہوئی اور وہ سب کھڑے ہوے ہین بادشاہزادہ یعنی درویش نے بادشاہ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی ذرا مین بھی تو سُنون اور اس حال سے آگاہ ہون یہ جو بادشاہ سے شاہزادے نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ اے مرشد کامل و اے درویش حق آگاہ آگاہ ہوجیے کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ اسکو عرصہ ہوتا ہی کوئی دو برس کا کہ ایک دیو نامے دیو جنگال کسی سبب سے پردہ قاف سے یہان چلا آیا اور میرے شہر سے جنوب کی طرف ایک صحراے پربہار ہی وہان ایک پہاڑ پُرفضا ہی اُسنے اُسپر اپنی بود و باش مقرر کی اتفاق سے ملکہ ماہ پارہ میری دختر کو اُسنے دیکھ لیا اُسپر عاشق ہوگیا جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ کی یہ دختر ہی اُسنے ایک نامہ مجکو تحریر کیا اور اُسکی خواہش ظاہر کی مین نے اُسکے جواب مین اُسکو جواب سخت دیا وہ بہت برہم ہوا بس اُس دن سے اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ درانہ شہر مین چلا آیا اور دس پانچ آدمیون کو مارکر کھا گیا اور پھر چلا گیا دن بھر مین کئی مرتبہ آتا تھا اور اسی طور سے اہل شہر کو پریشان کرتا تھا مین نے اُسکے خوف سے اپنی دختر کو تہ خانہ مین پوشیدہ کردیا تھا اُسکا یہ قصد تھا کہ اگر ملکہ کو پا جاؤن تو اُٹھالے جاؤن مگر اس تدبیر سے اُسکا قابو ملکہ پر نہ چلا اُسنے اس طور سے پریشان کرنا شروع کیا اسکو جب دس پندرہ دن گذرے اور شہر مین غدر مچا تو میرا فرزند و میرا سپہ سالار دونون لشکر لیکر اُسکا مقام قیام دریافت کرکے گئے وہ اس لشکر کو دیکھ کر تنہا برابر مقابلہ آیا ایک ہی حملہ مین اُسنے ہزارون کو کھا لیا اور میرے فرزند و سپہ سالار کو پکڑ کر لے گیا اور اُنکو قید کیا اور مجکو نامہ لکھا کہ مین نے تمھارے لشکر کو شکست دی اور تمھارے فرزند و سپہ سالار کو اسیر کرلیا پس مین تم کو آگاہ کرتا ہون اور خبردار کہ اگر اُنکی اور تمام شہر کی اور اپنی زندگی منظور ہی تو ملکہ کو میرے حوالہ کرو تاکہ مین اپنی معشوقہ سے وصل حاصل کرون اور تم سب کی جان میرے ہاتھ سے بچے اگر اسکے خلاف کروگے تو مین اُنکو بھی کھا لونگا اور سب اہل شہر کو بھی اور تم کو بھی یہ جو نامہ آیا میرے ہوش اُڑ گئے مین نے اپنے ارکین سلطنت کو جمع کیا اور اُن سے راے لی کہ کیا کیا جاے میرے وزیر نے راے دی کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اس نامہ کا یہ جواب تحریر کیجیے کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر کچھ عرض کرین یون تو ہم سب آپ کے قبضہ مین ہین جب چاہیے قتل فرمائیے مگر جو ہم عرض کرین اُسکو سماعت فرمائیے اگر لائق قبول ہو تو قبول فرمایے ورنہ پھر آپ کو اختیار ہی اگر وہ اس امر کو قبول کرے تو ہم اور آپ اُسکے پاس چلین اور اُس سے یہ کہین کہ ابھی ملکہ اس قابل نہین ہی کہ وہ آپ کے پاس آئے اور آپ اُس سے وصل حاصل کرین کیونکہ وہ ابھی بالکل کم سن ہی اور آپ جوان ہین بھلا انصاف فرمائیے کہ کجا آپ اور کجا نازنین ہان اگر اب ہم کو اس قدر مہلت ملے کہ ہم اُسکو خوب کھلا کر موٹا تازہ کرین اور وہ جوان بھی ہوجائے اُسوقت ہم ضرور آپ کی خدمت مین حاضر کرینگے

اُس وقت کوئی عذر نہ کرینگے ہم کو پانچ برس کی مہلت دی جائے پس وہ اگر اس امر کو قبول کرے تو خیر اس عرصہ مین کوئی نہ کوئی فکر اُس کے قتل کی کی جائے گی اگر نہ کری یہ جو اُس وزیر نے کہا سب نے اس رائے کو پسند کیا مین نے اُسی وقت وہی تقریر جواب مین تحریر کی اور روانہ کیا جب اُس کے پاس جواب میرا پہونچا اُس نے مجکو تو نہین طلب کیا دوسرے دن صبح کو جب دربار آراستہ تھا وہ دربار مین آیا سب اُسکو دیکھ کر مارے خوف کے کانپ اُٹھے مگر دم بخود ہو کر رہ گئے اُسنے آتے ہی ایک نعرہ کیا اور کہا کہ یہی شرط کہ تم سب کو کھا جاؤن مین تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور مین نے کہا کہ اے شاہ دیوان قاف ہم سب آپ کے غلام ہین جو حکم ہو بجا لائین مگر ایک عرض میری ہے اُسکو سماعت فرمائیے اگر وہ لائق قبول ہو قبول فرمائیے یہ جو مین نے عرض کیا کہا کہ بیان کر مین نے وہی تقریر وزیر کی روبرو اُسکے بیان کی جب وہ میری تقریر سن چکا قہقہہ مار کر ہنسا کہ تمام عمارت ہل گئی اور کہا کہ وہ ابھی اس لائق نہین ہے یہ توسیح کہتا ہے مین نے جواب دیا کہ اگر جھوٹ ہو تو آپ مجکو اور کل میرے عزیزون اور اہل شہر کو اس دروغ گوئی کے جرم مین جو کھا جائے گا مجکو کوئی عذر نہ ہوگا کہا کہ یہ توسیح کہتا ہے کہ پانچ برس کے عرصہ مین تو اُسکو خوب کھلا کر موٹا کرے گا اور اُسکے بعد میرے حوالہ کرے گا مین نے جواب دیا کہ ضرور آپ اطمینان رکھین یہ جو مین نے کہا اُسنے کہا کہ مین ایک شرط سے یہ تیری عرض قبول کرتا ہون اور تیرے فرزند اور سپہ سالار کو رہا کرتا ہون مین نے عرض کیا کہ وہ شرط بیان فرمائیے تب اُس نے کہا کہ وہ یہ شرط ہے کہ سو من میوہ اور دس من غلہ اور دس خم شراب کے اور ایک من روغن اور دس گوسفند ہر روز دونون وقت میرے پاس اُس درۂ کوہ مین بھیج دیا کرو اور ایک آدمی خواہ عورت خواہ مرد کہ مین شراب پی کر اور اُسکے گوشت کے کباب لگا کر بجائے گزک کے کھاؤن پس اگر یہ تجکو منظور ہے تو مین بھی تیری عرض کو قبول کرتا ہون ورنہ مین تم سب کو کھا جاؤنگا یہ جو اُس دیو نے کہا میرے حواس جاتے رہے مین بدحواس ہو گیا کہ اور سب چیزین تو ممکن ہین مین دو آدمی ہر روز کہان سے لاؤنگا مین نے وزیر کی طرف دیکھا اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے شاہ دیوان قاف ہم آپ کو اس بات کا جواب کل دین گے آپ اسوقت تشریف لے جائیے پس یہ جو میرے وزیر نے کہا اُس نے کہا اچھا اگر تم کل جواب نہ دوگے تو مین تم سب کو کھا جاؤنگا چنانچہ میرے وزیر نے کہا کہ ضرور وہ دیو یہ کہکر چلا گیا کہ مین کل پھر اسی وقت آؤنگا جب وہ دیو چلا گیا تو مین نے وزیر سے کہا کہ تم نے کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا جواب دوگے اور سب اشیا تو بہم ہو سکتی ہین دو آدمی روز کہان سے آوینگے جو برائے گزک دیے جائینگے وزیر نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ کل جو وہ آئے تو اُس سے یہ عرض کیا جائے کہ روز دونون وقت تو نہین ممکن ہے ہان ایک دن درمیان مین دے کر ایک وقت جو جو اشیا آپ نے ارشاد کی ہین مین حاضر کیا کرونگا مع ایک نفر آدمی کے یہ تو مجھ سے آپ کی خاطر ہو سکتی ہے اگر قبول فرمائیے تو کل سے حاضر کرون میرے فرزند کو رہا فرمائیے مین نے وزیر سے پوچھا کہ اگر اُس نے قبول کر لیا تو دوسرے دن ایک آدمی کہان سے آیا کرے گا وزیر نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ سب اہل شہر کو جمع کیجیے اور اُن سے یہ واقعہ بیان کیجیے اور کہیے کہ یہ بلا یون دفع ہوتی ہے کہ تم سب اہل شہر کے نام پر دوسرے دن قرعہ اندازی کی جاتے گی پس جسکا نام نکلا کرے گا وہ برائے گزک روانہ کیا جایا کرے گا بس اس طریقہ سے یہ بلا دفع ہوتی ہے گو یہ امر ہے کہ ہر روز ایک آدمی اہل شہر سے کم ہوا کرے گا مگر سب اس امر سے محفوظ رہین گے کہ ایک مرتبہ تو نہ قتل

ہوئے ہم اس عرصہ مین کوئی اور تدبیر کرین گے یہ جو وزیر نے کہا مین نے اُسی وقت شہر مین منادی کرادی سب اہل شہر جمع ہوئے مین نے وزیر کی تقریر بیان کردی سب نے کہا کہ ہماری جانین آپ پر سے نثار ہین ہم کو یہ امر منظور ہی ایک مرتبہ تو مرنے سے اسوقت نہ معلوم کہ کون مرے گا اگر نہین قبول کرتے تو سب مرتے ہین پس مین نے جب اہل شہر کو اس امر پر آمادہ پایا اُس دن اُن سے ایک اقرار نامہ لکھکر رخصت کیا سب نے اُسپر دستخط کرا دئے دوسرے دن جب دیو آیا اُس سے بیان کیا پہلے تو اُس نے انکار کیا مگر پھر کچھ سوچ کر اُس نے قبول کیا اور چلا گیا یہ کہہ گیا کہ اس شہر مین فرق نہو ورنہ مین ایک مرتبہ سب کو فنا کر دونگا مین نے کہا کہ اچھا اے شاہزادہ من جب اُس دن سے یہ طریقہ یہان جاری ہوگیا کہ دوسرے دن سب اہل شہر کے نام پر قرعہ اندازی کی جاتی ہی جس کے نام پر قرعہ نکلتا ہی اُسکے نام پر تین مرتبہ قرعہ اندازی ہوتی ہی جب تینون مرتبہ اُسی کا نام نکلا بس اُسکو اُس حال سے آگاہ کیا جاتا ہی وہ بیچارہ ناچار ہوکر موت پر راضی ہوکر جاتا ہی اور اُس دیو کا لقمہ ہوتا ہی میرے وزیر نے لاکھون تدبیرین کین مگر کوئی پیش نہ آئی اسی امر کو دو برس ہوگئے ہزارون آدمی اُسکے لقمہ ہوئے اور اُن سب کا خون میرے سر پر ہی الغرض اسنے اُسی دن میرے فرزند اور اُسکے ساتھ والے کو رہا کر دیا اور جن جن کو اسیر کیا تھا سب کو رہا کر دیا تھا بس جب سے یہ طریقہ جاری ہی آج اُن چٹھیارے کے لڑکے کے نام پر قرعہ نکلا بس اُسکی باری ہی یہ اُسکے باپ وہان ہین فریاد کو آئے ہین چاہتے ہین کہ اسکے عوض مین ہم کو بھیج دیجیے اور اسکو رہا کر دیجیے یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے آپ سے بیان کیا یہ جو شاہزادے نے سنا کہا کہ اب بخوبی مجکو معلوم ہوا اُدھر کوتوال نے عرض کیا کہ جس قدر لوگ یہان زن و مرد تھے سب کے نام پر قرعہ اندازی کی گئی کسی کے نام پر قرعہ نہین نکلا سوا اسکے اس نوشاہ کے نام کے مین ناچار ہون ان لوگون سے بھی دریافت کر لیا جائے یہ جو کوتوال نے عرض کیا بادشاہ نے رفیع سے کہا کہ دیکھا اور تم نے سنا اب مین ناچار ہون تم صبر کرو کہ اسکی قضا آئی ہی یہ اپنی زندگی اتنے دن کی وہان سے لکھا کر آیا تھا اب رفیع مجبور ہوگیا اور خیال کیا کہ بادشاہ سچ فرماتے ہین یہ کہکر بادشاہ سے رخصت ہوکر اپنے فرزند کے مقام پر آیا کہ خیر جو مرضی خداوند آب حیات کی کیا چارہ ہی معلوم ہوا کہ میرے فرزند کی اسی قدر زندگی تھی آؤ بھائیو اس سے گلے مل لو ادھر اسکا لقمہ دیو نے کیا اُدھر ہم نے اپنی جان دی کیونکہ ہم سے اسکی مفارقت گوارا نہ ہوگی یہ کہکر اپنے فرزند دلبند جگر پیوند کے قریب آیا اور گلے مل کر زار زار رونے لگا ایک کہرام مچ گیا جو صاحب اولاد تھے اُن کے بے ساختہ آنسو نکل آئے دل بیقرار ہوگئے رونے لگے خود بادشاہ کے آنسو نکل آئے یہ حال جو شاہزادے نے دیکھا تو بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ آپ اس جوان لڑکے سے باز آئیے اور مجکو اسکے عوض مین اُس دیو کی گزک کے لیے روانہ فرمائیے کیونکہ مجھسے اسکے باپ و مان اور دیگر عزیزون کا تڑپنا نہین دیکھا جاتا ہی مجکو اس جوان پر ترس آتا ہی بس مین اسکے عوض مین اُس دیو کا لقمہ ہونگا یہ جو شاہزادے نے بادشاہ سے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ اے مرشد کامل یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین آپ کو اُس دیو کے پاس بھیج دون اگر یہ طریقہ ہوتا کہ ایک کے عوض مین دوسرا جائے تو اسکے اور عزیز کہ رہے ہین مین انکی نسبت نہ حکم دیتا یہ تو نہین ہوسکتا ہی دوسرے مین کیونکر آپ کو ایسے امر کی اجازت دون کہ جس مین جان کا خوف ہو پس جب خداوند آب حیات مجھسے استفسار کرینگے کہ تم نے میرے بندۂ خاص کو ایک ادنا رعایا کے عوض مین لقمۂ دیو کرایا اور اپنے ملازم کے فرزند کو بچایا تو مین کیا جواب دونگا جل جائے وہ زبان اور

خداوند آب حیات مجکو مع میری اولاد کے غرق کردین جو مین آپ کو اجازت دون ایسے خدارسیدہ
اور کامل کو مین اپنے ہاتھ سے گنواؤن اور اپنے شہر کی برکت کو برباد کردون آپ تو میرے شہر کی برکت
ہین جب سے تشریف لائے ہین دن بدن اپنے شہر کی ترقی پاتا ہون پس مین کیونکر گوارا کرونگا کہ
آپ لقمۂ اجل ہون یہ امر ہرگز نہین گوارا ہوگا آپ اس امر مین اصرار نہ فرمائیے یہ کہکر بادشاہ نے شاہ
صاحب نقل کے روبرو ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ اپنے کلمے میرے روبرو نہ فرمائیے اس طور سے جو بادشاہ
نے کہا شاہزادے نے خیال کیا کہ زیادہ اصرار نہ کرو شاہزادے نے یہ امر اس سبب سے بادشاہ سے
کہا تھا کہ مین جاکر اُس دیو کو قتل کرونگا اور اس شہر سے اس بلا کو دفع کرونگا صاف صاف اس سبب
سے نہین کہا کہ کوئی یقین نہ لائے گا اس پردہ مین کہا اُسکو بھی بادشاہ نے نہین قبول کیا اور کوتوال
سے کہا بادشاہ نے کہا اب ان سبکو یہانسے لیجاؤ مین مجبور ہون مین نے تو چاہا تھا کہ اس جوان کی جان بچے
مگر کیا کرون کہ خداوند آب حیات کو منظور ہی نہین ہے اسکی قضا آگئی ہے یہ سُنکے کوتوال نے اُن
سب سے کہا کہ چلو اُسوقت رفیع نے کہا کہ اے حضور ہم سب کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اسکے
ہمراہ اُس مقام تک جائین اور اسکو جی بھرکر دیکھ لین بادشاہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر کوتوال
سے کہا کہ اس امر کا خیال رہے کہ سوا اس جوان کے اور کوئی آگے قدم نہ بڑھانے پائے اُس دیو
کی طرف کوتوال نے کہا کہ بہت خوب بس کوتوال اُن سب کو لیکے دربار سے چلا وہ لوگ روتے ہوئے
چلے اُس جوان نے اس حسرت سے بادشاہ کی طرف دیکھا کہ سب اہل دربار کے آنسو نکل آئے اُسکا
یہ مطلب تھا کہ میرے مان و باپ و دیگر عزیز یہان بھی لے کر آئے مگر بادشاہ نے میری جوانی پر نہ رحم
فرمایا اور نہ دادرسی کی مجھے بیباک اجل کے لقمہ ہونے کے لیے مقرر کیا مقدر ہی مین یہ لکھا ہوا تھا مین اُس
نامراد کی صورت نہ دیکھنے پایا وہ جو یہ خبر سُنیگی کہ میرا دولھا لقمہ دیو ہوا تو کیا اپنے دل مین کہے گی
بس وہ جوان یہ دل سے باتین کرتا ہوا اُن کے ہمراہ چلا یہ حالت دیکھکر شاہزادے کو اُسکے حال پر
رحم آگیا پہلے بھی جو صندل شاہ سے کہا تھا تو یہ خیال کرکے کہا تھا کہ مین جاکر اُس دیو کو قتل کرون
اور ان سب کی جانین بچاؤن مگر جب صندل شاہ نے نہ منظور کیا تو خاموش ہو رہا مگر اُسکی
حسرت کی نگاہ دیکھکر پھر ترس آیا اور یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ اے سکندر رستم خود تو بہادر کیا
بیٹھا ہے چل تقدیر آزمائی کر دیکھ کہ تو اُس دیو کو قتل کرسکتا ہے یا نہین تیرے بزرگون نے اکثر غیرون کے لیے
اپنی جان برباد دی ہے اور اُنکی کمک کی ہے تو بھی اُسی خاندان سے ہے تجکو لازم ہے کہ تو اس دیو سے مقابلہ
کر اور اسکی جان بچا اور یہ بلا ان سب پر سے دفع کر دو میرے وہ تیرا نصیبہ بھی ہے اسکا قتل کرنا تیرے
اور دو جب ہی شاید اگر یہ کارنمایان تجھ سے ہوا اور تو ان سب پر یہ امر ظاہر کرے اور ان سب کو
معلوم ہو تو کیا عجب ہے کہ سب تیری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین یہ خیال کرکے بادشاہ
سے کہا کہ اے بادشاہ ایک امر مین دریافت کرتا ہون مجھ سے صاف صاف بیان فرمائیے صندل شاہ
نے کہا کہ آپ دریافت کرین شاہزادے نے کہا کہ مین یہ دریافت کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص اس دیو
کو قتل کرے اور تم سب کے اوپر سے یہ بلا دفع کرے اور تم کو اس بلا سے نجات دے اور تم پر یہ احسان
کرے اور اس احسان کے عوض وہ تم سے کسی ایسے امر کی خواہش کرے کہ جسکے تم قبول کرنے مین انکار
کرسکو تو کیا انکار کروگے اور اسکے احسان کو نہ مانوگے صندل شاہ نے جواب دیا کہ اول تو یہ کہ اول
اصل امر تو یہ ہے کہ اول تو مین کسی کو ایسا اس دنیا مین نہین پاتا ہون کہ جو دیو کو قتل کرسکے [illegible] میرے

فرزند و سپہ سالار اُسکا کچھ نہ کرسکے جو کہ جوانمردی و بہادری مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین بہت بہادر مین
جب یہ نہ ہوا تو کون ایسا ہی کہ جو اس بلا کو دفع کرے اور اس عذاب سے نجات دے اور مین نے تو بڑی
بڑی دور نامے روانہ کیے کہ کوئی میری کمک کرے مگر کسی نے جواب تک نہ دیا مین نے یہ شرط کی ہی کہ اگر کوئی
اس بلا کو میرے اوپر سے اور میرے اہل شہر کے اوپر سے دفع کرے اور یہ احسان میرے اوپر کرے تو اسکے عوض
مین وہ یہ کہے کہ مجکو سجدہ کرو اور خدائی مانو تو مین مع اہل شہر کے اُسکو سجدہ کرون اور اپنا دین آبائی ترک
کرون اور اپنی دختر کی شادی اُس کے ساتھ کرون مگر مجکو کوئی دنیا مین ایسا نظر نہین آتا ہی دین و مذہب سے
زیادہ کوئی چیز نہین ہی مین اُسکے ترک پر بھی آمادہ ہون یہ جو صندل شاہ نے کہا بس شاہزادہ اپنے
دل مین خوش ہوا اور دل سے کہا کہ میرا مطلب حاصل ہوگیا اور اسکے دل کا حال تیرے اوپر ظاہر ہوگیا اب تجکو
تجکو لازم ہی کہ اس امر مین ضرور کوشش کر اور اس دیو کو قتل کر کہ بدون مقابلہ کے بادشاہ مع اہل شہر کے
مسلمان ہوجائے گا اور تیری معشوقہ بھی تجکو مل جائے گی یہ خیال کرکے صندل شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ
آگاہ ہو کہ یہ جو تونے کہا کہ کوئی ایسا شخص مجکو نہین نظر آتا ہی کہ اس بلا کو دفع کرے یہ تیرا قول درست ہی
اور بہت بجا ہی یہ امر کوئی بہت دشوار نہین ہی کہ جسکے عوض مین تم نے یہ شرط کی ہی کہ مین اپنا مذہب
ترک کرونگا کوئی ایسی شرط کرتا ہی صندل شاہ نے کہا کہ اب تو مین یہ شرط کر چکا ہون نہ کوئی ایسا
کرے گا نہ مین یہ شرط پوری کرونگا یہ سُنکے شاہزادے نے کہا کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ تم نے سُنا بھی ہوگا
اور اخبار مین بھی دیکھا ہوگا کہ زمین عرب پر ایک شخص پیدا ہوا تھا جسکو بہت زمانہ ہوا کہ اسکا نام حمزہ
تھا اور لقب صاحبقران وہ خدائے آسمانی کی پرستش کرتا تھا اُسکو نوشیروان نے اپنا فرزند
کیا تھا اُسنے اپنے دین کو رواج دیا اور بڑے بڑے معرکے سر کیے اور نوشیروان سے لڑا اور جس قدر
خدائیان تھین سب کو برباد کیا اُسنے اور اُسکی اولاد نے اور قاف مین جاکر اٹھارہ برس دیوان قاف
سے مقابلہ کیا اور اُسکو اپنا مطیع کیا زلزلہ قاف ثانی سلیمان کا خطاب پایا ہزارون طلسم فتح کیے اور
اس حمزہ کی اولاد نے بھی بہت سے ملک برباد کیے اور طلسم فتح کیے اور کفر و کافری کی بنیاد کو مٹا دیا
اپنے دین و مذہب کے نشان تمام عالم مین برپا کیے حمزہ کی اولاد نے بھی ہزارون دیو قتل کیے دیو کا
قتل کرنا اُن لوگون کے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی بس اُسی حمزہ کی اولاد سے خواہ پوتا خواہ پرپوتا اس
ملک مین آئے گا اور اس ملک کو فتح کرے گا اور دیو کو قتل کرے گا اگر تم لوگ ایمان اُسکا قبول کروگے
تو جان بچے گی ورنہ قتل کیے جاؤگے وہ دین اسلام کو یہان بھی رواج دے گا یکہ و تنہا آئے گا یہ مین تجکو
خبر دیتا ہون یہ جو شاہزادے نے بیان کیا صندل شاہ نے سُنکے کہا کہ اے مرشد کامل یہ جو آپ نے
خبر دی مین نہین عرض کرسکتا ہون کہ آپ نے دروغ بیان کیا ضرور ایسا ہوگا مگر مجکو یہ خبرین سُنتے ہوئے
ایک زمانہ ہوا بلکہ اُن لوگون کے دیکھنے کا اشتیاق ہی کہ وہ کس قد و قامت کے جوان ہین جو دیو سے
مقابلہ کرتے ہین یقین ہی کہ مثل دیو کے ہونگے یہ حالات ایک عرصے سے سُنتا چلا آتا ہون اُنھون نے
ہزارون ملک فتح کیے اور لشکرکشی کرکے گئے مگر کوئی اس طرف نہین آیا کسی نے ادھر کا قصد
نہ کیا مجکو ہر وقت اس امر کا خوف تھا کہ ادھر بھی آئین گے اور یہان بھی مقابلہ ہوگا مگر نہ معلوم کس سبب سے
وہ لوگ ادھر نہین آئے اب کیا آئین گے اور اگر بموجب آپکے ارشاد کے کوئی اُن مین سے آیا بھی اور
اُسنے اس دیو کو قتل بھی کیا اور مجھ سے اپنے دین کے قبول کرانے کی خواہش بھی کی تو مین ضرور
اُسکا دین قبول کرلونگا بلکہ اُسکے ہمراہ اپنی دختر کی شادی بھی کردونگا اگر وہ یہ کہے گا کہ مجکو سجدہ کرو تو

اُسکو سجدہ کرونگا میرے اور کیا منحصر ہی سب اہل شہر اور میرے عزیز اُسکی اطاعت کرینگے جب اِس
امر سے بالکل شاہزادے کو اطمینان ہو گیا تو کہا کہ خیر جب وہ وقت آویگا تو میرے کہنے اور خبر دینے کا
حال ظاہر ہوگا یہ کہکر خاموش ہو رہا اور یہ اپنے دل مین خیال کیا کہ ای سکندر رستم خو تو یہان کیون
بیٹھا ہی چل اور اُس دیو کو قتل کر کیا جب یہ جوان دولہا بن کر آویگا اور دیو اُسکو لقمہ کریگا تب
جاویگا یہ خیال کرکے صندل شاہ سے کہا کہ وہ دیو کہان رہتا ہی صندل شاہ نے جواب
دیا کہ مین نے آپ سے عرض نہین کیا کہ میرے شہر سے ایک فرسخ پر ایک صحرا ہی اور اُس صحرا مین ایک
کوہ بلند شکوہ ہی اُس پہاڑ پر وہ دیو مسکن گزین ہی وہ کوہ اُسکا جاے قیام ہی جنوب کی سمت جب
پتہ بھی معلوم ہو گیا تو شاہزادہ خاموش ہو رہا یہ بھی صندل شاہ نے کہا تھا کہ اُس صحرا مین لالہ
اور گلاب کے درخت بہت ہین اور ایک چشمہ ہی کہ اُسمین نہایت خوشگوار اور شفاف پانی ہی کہ دیکھنے
سے انسان کو اُسکے پینے کی خواہش ہوتی ہی جب یہ سب پتہ اور نشان معلوم ہو گیا شاہزادے کو
تو تھوڑے عرصہ تک شاہزادے نے وہان اور قیام کیا اُسکے بعد کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ
مین جاتا ہون کل پھر آؤنگا بس بادشاہ تا لب فرش پہونچانے آیا اور کل سردار تا دربارگاہ بس
سب رخصت ہوکر دربار مین آئے شاہزادہ اُسی حالت درویشی مین مرکب پر سوار ہوا راوی بیان
کرتا ہی کہ جب پہلے دن شاہزادہ دربار مین آیا تھا تو صندل شاہ نے ایک دستہ اسلحہ جواہر نگار
اور ایک مرکب پری تمثال پیش کیا تھا گو شاہزادے نے بہت انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ مین فقیر ہون
مجکو کیا ضرورت ہی یہ تو آپ لوگون کے لیے ہی مگر بادشاہ نے قسمین دے کر اور یہ کہکر کہ جب آپ
یہان تشریف لایا کیجیے تو اس مرکب پر سوار ہوکر اور یہ اسلحہ لگا کر آئیے کیونکہ آپ دربار مین تشریف
لاتے ہین تاکہ اہل شہر اور اہل دربار پر آپ کی عزت ظاہر ہو اسکے لگانے سے اور مرکب پر سوار ہونے
سے آپ کے کمالی اور فقیری مین فرق نہ آویگا جب بادشاہ نے بہت اصرار کیا تھا تب شاہزادے
نے قبول کر لیا تھا بس جب دربار مین آتے تھے وہ ہتھیار لگا کر اور مرکب پر سوار ہوکر اور ملکہ کی سواری
کے سوار بھی ہمراہ ہوتے تھے بس راوی بیان کرتا ہی اب جو شاہزادہ آج دربار سے باہر آیا اور
سب سے رخصت ہوکر اور مرکب پر سوار ہوکر شہر کی راہ کو طی کرکے بیرون شہر آیا اور اُس صحرا کی راہ
لی جہان وہ دیو مسکن گزین تھا اور صندل شاہ سے اُسکا پتہ دریافت کر لیا تھا بس باغ کی راہ
کو ترک کیا اور مرکب کو اُٹھا دیا اور مہمیز کرکے چلا اُس صحرا کی طرف اور مرکب کو تیز کیا اس خیال سے
کہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوتوال اُس جوان کو لے جا کر دیو کے حوالہ کرے اور وہ اُسکو کھا جاوے مرکب
کو مہمیز کرتے ہوے چلے جاتے تھے اور لب پر یہ دعا تھی کہ ای خداوند کریم ابھی وہ جوان رفیع چودھری
کا لڑکا اُس دیو کے پاس نہ گیا ہو اور دیو نے نہ کھایا ہو وہ نیا دولہا ہی ابھی اُسکی عروس بھی نہین
آئی ہی بیاہنے جاتا تھا کہ یہ آفت اُسپر آئی ہی تو اُسکے حال پر رحم کر شاہزادہ یہ دعا کرتا چلا جاتا تھا
جب اُن سوارون نے یہ واقعہ دیکھا کہ جو ملکہ کے حکم سے ہمراہ شاہزادے کے روز آتے تھے کہ آج
شاہ صاحب نے باغ کی راہ کو ترک کرکے اُس صحرا کی راہ لی کہ جس صحرا مین دیو چنگال آدم خوار
رہتا ہی آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای
بھائی تم نے کچھ دیکھا کہ نہ معلوم آج شاہ صاحب کو کیا ہوا ہی کہ باغ کی راہ کو ترک کرکے اُس صحرا کی
طرف جاتے ہین کہ جہان دیو چنگال آدم خوار رہتا ہی کیا راہ فراموش کی انکو اس حال سے آگاہ

کرنا چاہیے اُس نے کہا کہ ضرور چاہیے یہ باہم صلاح کرکے پکار کر کہا کہ اے شاہ صاحب آپ نے
راہ فراموش کی یہ راہ باغ کی نہین ہے بلکہ اُس صحرا کی ہے کہ جہان **دیو چنگال** رہتا ہے کہ جس کو
سرکار بادشاہ سے دو پہرے دن ایک انسان اور غلہ وغیرہ ملتا ہے اسی سبب سے سبکی جان بچی ورنہ سب
کو کھا لیتا اُدھر نہ جائیے ورنہ وہ اذیت دے گا یہ راہ باغ کی نہین ہے یہ کہتے جاتے ہین مگر مرکب
کو مہمیز کیے جاتے ہین عقب مین ان سوارون نے یہ کہا مگر شاہزادے نے کچھ خیال بھی نہ کیا کہ بکتے کیا
ہین بلکہ اور مرکب کو تیز کر دیا اُنھون نے پھر باہم یہ کہا کہ لو اور سنو ہم منع بھی کرتے ہین وہ کچھ سُنتے ہی
نہین پھر کہا اُنکی بھی نہ سُنا بس باہم یہ صلاح کی کہ سد راہ ہو اور منع کرو یہ راے باہم کرکے
اور مرکب کو تیز کرکے سد راہ ہوے اور وہ کلمہ زبان پر لائے بس شاہزادے نے بنگاہ قہر و
غضب آلود اُنکی طرف دیکھا دیکھنا تھا کہ اُن کے اندام بھر مین رعشہ پڑ گیا اور مارے خوف کے
مثل بید کے کانپنے لگے شاہزادے نے بصد غیظ یہ کہا کہ او نابکارون سامنے سے ہٹ جاؤ تم کو
ہمارے کسی امر مین کیا دخل ہے کیا تم کوئی ہمارے اتالیق ہو ہمارا جدھر جی چاہتا ہے جاتے ہین تم کون
ہو ہماری ہمراہی سے واپس جاؤ اور کوئی تم ہمارے مالک نہین ہو نہ ہم کوئی تمھارے باپ کے
یا تمھاری ملکہ کے نوکر نہین ہین نہ ہم غلام ہین کہ سواے باغ کے اور کسی طرف کو نہ جائین بس کہہ دیا
کہ اب کبھی ایسے کلام ہم سے نہ کرنا ورنہ سزا دونگا ہم اپنے دل کے مالک ہین جدھر جی چاہتا ہے اُدھر
براہ راست جاتے ہین وہ دیو ملعون ہمارا کیا کرے گا ہم اُسکی کیا حقیقت سمجھتے ہین یہ خوب ہم ہو کر
شاہزادے نے کہا وہ سوار ڈر گئے اور کچھ جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہین اور اپنے دل مین کہا کہ ہم کو کیا
ضرورت ہے کہ ہم بیکار کو باتین سُنین ہم نے جب ملکہ دریافت کرین گی تو عرض کرین گے کہ ہم نے
منع کیا تھا مگر اُنھون نے نہ مانا بلکہ ہم پر خفا ہوے ہم کیا کرتے ہم کوئی اُن کے مالک نہ تھے جو زبردستی
سے روکتے بس جو آل کہانے گا وہ انکار سے ہلے گا یہ باہم اشارون مین باتین کرکے ہٹ آئے
جب شاہزادہ اُن پر خفا ہو کر اور مرکب کو مہمیز کرکے روانہ ہوا یہ سوار بھی عقب مین چلے شاہزادے
نے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہے وہ سوار اس خیال سے چلے کہ دیکھین یہ کہان جاتے ہین آیا
دیو کی طرف جاتے ہین اور دیو ان سے کیونکر پیش آتا ہے کیونکہ یہ تو درویش ہین بس وہ سوار اس سبب
سے عقب مین چلے آتے تھے انکو تو راہ مین رکھیے اب دربار کا حال سُنیے جب یہ دربار سے چلے
آئے اور سب سردار آ کر دربار مین بیٹھے اُس وقت بادشاہ نے کہا کہ آپ لوگون نے شاہ صاحب
کی تقریر سُنی اُن کے کلام سے یہ امر ثابت ہوتا تھا کہ کوئی اولاد حمزہ سے ضرور یہان آئے گا
بس شاید ایسا ہو گو مجکو یقین نہین جب حمزہ خود نہ آئے تو اور کون آئیگا اور یہ ملک ایسا ہی
بھی نہین کہ کوئی اِدھر کا قصد کرے اور شاید کوئی آیا اور شاہ صاحب کا قول درست نکلا اور
اُس نے دیو کو قتل کیا تو ضرور مین اُسکا دین قبول کرونگا کیونکہ وہ محسن ہوا اور اُس نے عذاب
سے نجات دی اور ضرور مذہب اسلام برحق ہے کیونکہ مدت سے مین خداوند حیات سے
دعا کر رہا ہون کہ یا خداوند اس دیو کو آپ غرق فرمائیے مگر خداوند میری دعا قبول نہین کرتے
ہین اور تم نے سُنا ہے کہ کس قدر وہ تعریف اہل اسلام کی کرتے تھے ایک مذہب ہے جو چھوڑ کر عرض
کیا کہ گستاخی معاف ہو تو کچھ غلام بھی عرض کرے تھا یہان کر عرض کیا کہ مجکو تو یہ درویش نہین
معلوم ہوتے ہین بلکہ اُسی خاندان سے ہین اور مسلمان ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر مذہب

اسلام اور اہل اسلام کی تعریف کرتے تھے اور پہلے کس تیور سے کہا تھا کہ آپ کی مرضی ہو تو مین اس دیو کے پاس عوض مین اس جوان کے جاؤن جب آپ نے اصرار کیا تو خاموش ہو رہے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تمہارا خیال خام ہی یقین لانے کے قابل نہین ہی اُنکو کیا ضرور ہی جو اس حالت سے یہان آتے جب کہ وہ لوگ بڑے بڑے ملکون پر درانہ گئے تو یہان کیا اُنکو خوف تھا جو فقیر ہو کر ہمارے ملک مین آتے بلا خوف و خطر کیون نہ چلے آتے مقابلہ کرتے یہ جو صندل شاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہا بس یہان دربار آراستہ ہی یہی ذکر ہو رہے ہین ہر ایک اپنی اپنی رائے کے موافق کہہ رہا ہی اُنکو تو اسی مقام پر چھوڑیے

اب یہ داستان دفتر نیرنگ قاف مین انشاء اللہ تعالے تحریر ہوگی اگر جناب منشی صاحب مالک مطبع نے اس کے ترجمہ کا حکم دیا اور مین نے ترجمہ کیا تو ناظرین و الا تمکین کو نہایت لطف حاصل ہوگا اور اُس وقت ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ کیا کیا نادر داستانین ہین بس آمدم بر سر قصہ راوی بیان کرتا ہی کہ جب کوتوال بموجب حکم بادشاہ رفیع بھیارے کے لڑکے کو لے کر مع اُسکے عزیزون کے باہر دربار کے آیا اور کوتوالی مین آکر سب اشیا اپنے ہمراہ لے کر طرف مسکن دیو کے روانہ ہوا اور اُس کے سب عزیز ہمراہ تھے اور روتے جاتے تھے اہل شہر اُسکی نامرادی اور جوانی پر افسوس کرتے تھے جو صاحب اولاد تھے وہ کلیجہ پکڑ کر رہ جاتے تھے اور کف افسوس ملتے تھے بعض کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ یا خداوند آب حیات اُس عمر کا درخت بھی نہ برباد ہو یہ تو انسان ہی ابھی اسکی عمر کیا ہے اُسنے لطف جوانی بھی نہ دیکھا اور لقمہ اجل ہوا بس کوتوال وہ سب اشیا لیے ہوے مع اُس جوان کے طرف مسکن دیو کے چلا آتا ہی اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا

اب شمہ حال سکندر رستم خو کا بیان ہوتا ہی

سکندر رستم خو مرکب کو مہمیز کیے ہوے اُسی طرف روان ہین جدھر کا پتہ صندل شاہ سے سُنا تھا بقصد مقابلہ دیو چنگال و برائے قصد دیو بد خصال راوی کہتا ہی کہ شاہزادے نے وہ راہ راست جلد قطع کی اس خیال سے کہ شاید کوتوال اُس جوان کو لے کر پہونچ گیا ہو اور دیو کا لقمہ نہ ہوا ہو اسلیے قبل پہونچ جاؤن کہ کوتوال نہ پہونچے بس شاہزادہ بقدرت پروردگار اپنی خواہش کے موافق اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان کا پتہ سُنا تھا دیکھا کہ چارون طرف لالہ کے درخت لگے ہوے ہین لالہ اُنمین لگا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اور ایک طرف ہزارون درخت گلاب کے ہین اُن مین گل سُرخ کھلے ہوے ہین عجب طرح کا لطف ہی بھینی بھینی خوشبو چلی آتی ہی اب جو شاہزادے کا دماغ خوشبو سے معطر ہوا صحرا کی ہوا لگی جسم مین جان تازہ عود کر آئی شجاعت کا اور جوش دل مین پیدا ہوا یہ خیال کیے کہ اپنی منزل مقصد پر پہونچ گئے جس قدر صندل شاہ نے بیان کیا ہی اُسی قدر پایا ہی سر مو فرق نہین ہی یہی صحرا ہی کہ جہان وہ دیو نابکار آدم خور رہتا ہی اب نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگے کہ وہ دیو کہان ہی اور کوہ کس طرف ہی کہ یکایک نگاہ پڑی کہ سامنے ایک کوہ فلک شکوہ ہی کہ از قلعہ کوہ تا پائین کوہ درخت گلون کے لگے ہوے عجب لطف دکھاتے ہین وہ کوہ فلک شکوہ عروس شب اول بسبب کثرت گلون کے بنا ہوا ہی آبشارین اُس سے اس طور سے جاری ہین کہ جیسے فوارہ سے پانی نکلتا ہی یا ساون بھادون کی جھڑی ہوتی ہی یہ اس کوہ پر فضا کو

دیکھ کر اُدھر کو مرکب کو پھیر کر لے چلے جب تک اُس صحرا مین پہونچے تھے اُسوقت تک وہ سوار بھی چلے آئے برابر مگر جب شاہزادہ اُدھر کو اُسی کوہ کی طرف چلا تو یہ سوار رُکے اور باہم کہا کہ یہ شاہ صاحب دیوانے ہوگئے ہین انکو اپنی جان دو بھر ہے دہان اژدر مین جاتے ہین کون اُدھر جائے کوئی ہمکو اپنی جان دوبھر نہین ہے کہ ہم کام اژدر مین جا کر اپنے کو ہلاک کرین اُن مین جو منچلے تھے اُنھون نے کہا کہ چلو ذرا دور سے تماشہ دیکھین کہ یہ جو اُدھر کو جاتے ہین تو کس قصد سے جاتے ہین کوئی دیو انکو کھا نہ جائیگا کوئی نہ کوئی امر ضرور ہے جو شاہ صاحب بلا خوف چلے جاتے ہین یہ جو دو ایک نے کہا جنکے دل ذرا خوف زدہ ہوئے تھے اُنکے دل بھی اُنکے کہنے سے قوی ہوگئے اور وہ سب عقب مین پیچھے چلے جب چند قدم شاہزادہ چلا تو سامنے سے درۂ کوہ نظر آیا اور برابر کوہ کے نیچے ایک چشمہ کہ پانی اُسکا بہت شفاف تھا اور مثل آب گوہر کے چمک رہا تھا اور درختون کا اُس مقام پر قرینہ تھا ابھی شاہزادہ کی نگاہ اُس پر نہ پڑی تھی ضرور دیو نے ان سب کو دیکھا تھا مگر اُن سوارون نے دیکھ لیا بس دیکھنا تھا کہ یہ حالت ہوئی کہ مارے خوف کے قدم نہ اُٹھ سکتے تھے طائر روح قفس جسم سے قریب تھا کہ پرواز کر جائے بس اُسی مقام پر ایک درخت کی آڑ مین جو کہ بہت تناور تھا مرکبون کو روک کر کھڑے ہوگئے اور دیکھنے لگے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے اُنھون نے دیکھا کہ دیو بیرون درہ ایک چٹان سنگ پر بیٹھا ہے اور اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے یہ تو اُسکو پہچانتے تھے پر بسبب خوف کے پوشیدہ ہوگئے اُدھر شاہزادہ چلا کہ یکایک نگاہ شاہزادہ کی اُس دیو پر پڑی دیکھا کہ زیر کوہ اور ایک کوہ پیدا ہے اب جو غور سے دیکھا کہ ایک دیو چٹان سنگ پر بیٹھا ہے سر اُسکا مانند گنبد مرقد ضحاک ہے بال بڑے بڑے ہین کوتاہ گردن ہے اور تنگ پیشانی قد اُسکا بہت بڑا ہے آنکھین اُسکی مثل تنور کے روشن ہین بینی یہ معلوم ہوتی ہے کہ دو رفل رکھے ہوئے ہین منھ قعر بلا ہے سینہ مثل تختہ کوہ کے ہاتھ مثل ڈالہ برگد کے ہین رنگ اُسکا مثل قیر کے سیاہ ہے بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے ایک پہلو مین چند فیل و چند نیل گاے ذبح کیے پڑے ہین ایسی سڑ گئے ہین کہ اُن سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہے اور بوے بد آرہی ہے مگر وہ دیو اُنکا گوشت کھا رہا ہے اور دو بھری ہوئی خم شراب کی رکھی ہین ہاتھ مین زندہ ہے اُن خمون سے شراب لیتا ہے اور پیے جاتا ہے یہ جو صورت اور قد و قامت شاہزادہ نے دیکھا خوف پیدا ہوا سبب یہ تھا کہ ایک تو کم سن تھے دوسرے اُنھون نے دیو کو دیکھا بھی نہ تھا بس اندیشہ مین پڑ گیا دل سے کہا کہ واپس چل چونکہ تنہا تھا اس سبب سے یہ حالت ہوئی مگر فوراً ہی تو خیال آگیا کہ او سکندر ایسا دل کس کام کا کہ دیو کو دیکھ کر خوف ہوا بس اگر ایسا ہی دل تھا تو تو یہان کیون آیا جو سنیگا نفرین کریگا تو خاندان صاحبقران سے ہو کر اور حمزہ کا پوتا ہو کر دیو سے ڈرے ارے تیرے جد امجد حمزہ نے بارہ برس کے سن مین پردۂ قاف مین جا کر ہزارون دیو قتل کیے اُن پر کیا منحصر ہے تیرے باپ دادا نے بھی قتل کیے ہین اور تو ڈرا جاتا ہے بس یہ خیال دل مین کر کے اور اپنے دل کو قوی کر کے چلے وہ خوف جاتا رہا جبکہ یہ خیال کر لیا کہ اس زندگی سے مرنا بہتر ہی ہوگا کہ دیو کھا جائیگا یہ تو اُدھر کو چلے چند قدم چلے تھے کہ اُنھون نے سنا کہ وہ دیو کہہ رہا ہے کہ اے خداوند ابلیس کیا سبب ہے کہ ابھی تک قسندل شاد نے میری خوراک نہین بھیجی نہ آدم زاد کو بھیجا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے سرکشی کی ہے اگر آج نہ بھیجیگا یا اسی طور سے عرصہ کیا کریگا تو مین ایک دم مین سب کو کھا جاؤنگا

میرے مزہ مین فرق آتا ہی اُسکے عرصہ کرنے سے یہ جو شاہزادہ نے سُنا خیال کیا کہ یہ دیو ابلیس پرست ہی مرکب کو تیز کیا اس خیال سے کہ جلد اُسکو قتل کرنا چاہیے وہ دیو یہ کہتا جاتا ہی اور شراب پیتا جاتا ہی کبھی سر جھکا لیتا ہی کبھی ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہی یہ ذات خدا پر تکیہ کیے ہوے چلے جاتے ہین کچھ خوف نہین ہی کہ یکایک اُس دیو کے کان مین سم مرکب کی صدا جو پہونچی بس دیو نے یہ خیال کرکے کہا کہ شاید صندل شاہ نے تیری خوراک روانہ کی ہی اور کوتوال وہ اشیا لے کر آگیا بس سر اُٹھا کر صحرا کی طرف دیکھا دیو کی نگاہ شاہزادہ پر پڑی دیکھا کہ ایک آدم زاد مرکب پر سوار گیروے کپڑے پہنے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا میری طرف بلا خوف چلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا شفق مین آفتاب ہی یا سبزہ زار سے خورشید طالع ہو رہا ہی یہ دیکھکر اُسنے قہقہہ لگایا اور یہ کہکر کہ یا خداوند ابلیس شکر ہی تیرا کہ تونے میرے لیے گزگ ایسا آدم زاد بھیجا کہ جس کا مثل نہین ہی اسکا گوشت بہت باذائقہ ہوگا مین کہان تک تیری عنایتون کا شکریہ ادا کرون یہ کہکر سجدہ کیا اُدھر وہ سوار دیکھ رہے ہین کہ شاہ صاحب طرف دیو کے مرکب اُٹھائے ہوے چلے جاتے ہین اور دیو نے انکی طرف دیکھکر سجدہ کیا یہ لوگ حیران ہوئے کہ واہ کیا خوب یہ نئی بات ہوئی کہ دیو نے شاہ صاحب کو دیکھکر سجدہ کیا صاحب کمال ہین کہ دیو دیکھتے ہی مطیع ہو گیا اور سجدہ کیا یہ تقریر باہم کی مگر دیو کے کلمہ ان لوگون نے نہین سنے ہان شاہزادہ نے سُنے تھے کہ وہ کسی قدر قریب پہونچ گئے تھے ادھر دیو نے سر اُٹھا کر سجدے سے بہ صداے بلند کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد سیاہ سر دندان سفید یہ تو بتا کہ وہ کون بیرحم تھے کہ جنھون نے تجکو ادھر آنے سے نہ منع کیا معلوم ہوتا ہی کہ تجکو صندل شاہ نے اپنا حمایتی بناکر یا کوئی فقرہ دے کر میری طرف بھیجا ہی وہ تیرا نہایت دشمن ہی کہ یہ سلوک اُسنے تیرے ساتھ کیا یا یہ امر ہوا کہ اُسکو کوئی انسان آج بہم نہین ہوا کہ وہ حسب وعدہ میرے لیے بھیجتا اُسنے تجکو فقرہ دیا خیر مجکو اس سے کیا خواہ اُسنے بھیجا ہو خواہ تجکو میرے خداوند نے میری خوراک کے لیے یہان اپنی قدرت سے پہونچایا ہو بس تو خوف نہ کر مین تیرے گوشت کے کباب نہ بناؤنگا بلکہ یون ہی کھاؤنگا مع مرکب کے اس طور سے کہ دانت بھی نہ لگاؤنگا اسی طور سے نگل جاؤنگا یہ جو دیو نے کہا اُسکی تقریر شاہزادہ نے سُنی جواب دیا کہ او نابکار کیا تو بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان بند کر مین تیری جان کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے آیا ہون تو نے بہت مردم آزاری پر کمر باندھی ہی اور بہت شہر صندلیہ کے لوگون کو پریشان کیا ہی بس مجکو معلوم ہوا کہ تو کافر ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہی تو اپنے ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو ابلیس پرستی ترک کر خدا کو سجدہ کر اور اس امر کا اقرار کر کہ اب نہ صندل شاہ کو پریشان کرونگا نہ اہل شہر کو بلکہ یہان سے چلا جاؤنگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو جان سے مارا جائیگا بس دیو نے شاہزادہ کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان ہی اور سخت کلامی کرتا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے پاس سے چلا جا نہین تو مین تجکو کھا لونگا اب تو تیرا قتل میرے اوپر لازم ہوا کہ تو خدا پرست ہی بس مین منہ کھولتا ہون تو اُس مین آکر کود پڑ مجکو تکلیف نہ دے ورنہ اگر مین اپنے مقام پر سے اُٹھا اور تجکو پکڑ لایا پھر اسی طور سے نہ کھاؤنگا بلکہ تیرے کباب بناکر کھاؤنگا اُس سے زیادہ تجکو اذیت ہوگی شاہزادہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ او نابکار بس اسقدر لاف و گزاف نہ کر تو مجھ سے واقف نہین ہی مین اُس شخص کا پرپوتا

ہون کہ جسنے دیو عفریت دسمندون ہزار دست کو قتل کیا اور علاوہ اُنکے اور ہزارون دیو جان سے مارے اور حمزہ صاحبقران زلزلۂ قاف ثانی سلیمان لقب پایا میرے بزرگون سنے بھی ہزارون دیو قتل کیے میرے نزدیک تیری کیا اصل و حقیقت ہی تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا دیو نے یہ سُنکے جواب دیا کہ کیون فقرہ دیتا ہی مجھکو مین اُن لوگون کے خوف سے قاف سے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوا اور یہ ہر وقت خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اُن مین سے آجائے تو یہان سے بھی بھاگنا پڑے مین اُن لوگون سے بخوبی واقف ہون اور پہچانتا ہون مین حمزہ اور اولاد حمزہ کے خوف سے یہان آکر ساکن زمین ہوا ہون اوا آدم زاد یہ تیرا کہنا بیکار ہی مجھکو خوف دلاتا ہی مین تیرے فقرہ مین نہ آؤنگا بس آگاہ ہوا اور خبردار ہوا ای آدم زاد کہ مجھکو فرزندان حمزہ اور حمزہ سے خوف ہی اگر وہ لوگ ہوتے تو شاید مین خوف کرتا مین اُن سب کو بخوبی پہچانتا ہون تو کیون مجھکو فقرہ دیکر خوف دلاتا ہی تو اُس خاندان سے نہین ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑ تاکہ مین تجھکو نگل جاؤن اپنی جان کو اذیت نہ دے شاہزادہ نے کہا کہ کیا مزخرفات بکتا ہی تیری قضا ہی آگئی ہی اس تقریر کا حال معلوم ہوا جاتا ہی دیو نے کہا کہ تو یون نہ مانے گا مجھکو یہی امر منظور ہی کہ مین اپنے مقام پر سے حرکت کرون اور تجھکو پکڑ لاؤن اور تیرے گوشت کے کباب بنا کر کھاؤن خیر مین چاہتا تھا کہ تجھکو تکلیف نہ ہو نہ تجھکو اذیت ہو مگر تو منظور نہین کرتا ہی مین خود آتا ہون یہ کہکر اپنے مقام پر سے دیو نے حرکت کی اور اُٹھا یہ معلوم ہوا کہ پہاڑ نے جنبش کی اور ایک ابر سیاہ اُٹھکر طرف آفتاب کے چلا اُدھر شاہزادہ نے یہ خود دیکھا کہ دیو نے اپنے مقام سے حرکت کی اُسی مقام پر مرکب کو روک کر کھڑے ہوئے دیو اُدھر سے یہ کہتا ہوا چلا کہ تو نے آکر مجھکو بڑی تکلیف دی میرے مزے مین خلل ڈالا یہ سب تقریر اُن سوارون نے شاہزادہ اور دیو کی سُنی اور باہم کہا کہ سُنا تم نے اُن شاہ صاحب نے کیا تقریر کی بالکل دیو سے خوف نہ کیا اب ہم کو معلوم ہوا کہ یہ خدا پرست ہین اور اُس خاندان سے ہین کہ جن کی بہادری کا حال ہم سُنا کرتے تھے کہ ایک فرقہ خدا پرست پیدا ہوا ہی اُسنے تمام خدائیون کو باطل کیا ہی اور ہزارون ملکون کو تباہ کیا اور لاکھون بہادرون کو اپنا مطیع کیا اور بہت سے دیو قتل کیے یعنی حمزہ صاحبقران کی اولاد سے اپنے کو ظاہر کرتے ہین ہم کو پہلے اس امر مین عجب تھا کہ یہ کیسے درویش ہین کہ بالکل اُنکے رُخ سے فقیری کی علامت نہین پائی جاتی ہی یہ کسی ملک کے شاہزادے ہین اسوقت ظاہر ہوا کہ یہ حمزہ عرب کی اولاد سے ہین دیکھو کس بہادری او دلیری سے دیو سے گفتگو کر رہے ہین ہم سُنا کرتے تھے کہ خدا پرست بڑے بہادر ہین آج ثابت ہو گیا کہ واقعی جری ہین جانیگا بالکل خوف نہین ہی ای بھائیون ذرا دیکھو کہ یہ اس دیو سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ باہم تقریر کر رہے تھے وہ سب اس طرف متوجہ ہوئے اور دیکھنے لگے اُدھر دیو یہ کہتا ہوا قریب شاہزادہ کے آیا کہ او آدم زاد اب بھی کچھ نہین گیا ہی تو اس امر کا اقرار کر کہ مین منھ کھولون اور تو اس مین کود پڑ تو مین تیرے کباب نہ بناؤن اور اپنے مقام چلا جاؤن شاہزادہ نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کر اور ہزارون دشنام دین دیو کو بس یہ سننا تھا کہ اُسکو بہت غصہ آیا اور نہایت غضبناک

ہو کر چلا اور قریب آکر اپنا ہاتھ طرف شاہزادہ کے بڑھایا یہ معلوم ہوا کہ ظلمت نے طرف نور کے رخ کیا اور لکہ ابر طرف آفتاب کے چلا بس جیسے ہی ہاتھ دیو کا قریب شاہزادہ کے آیا شاہزادہ نے اس چالاکی سے مرکب کو پھیرا کہ اس کے ہاتھ کی زد سے الگ ہو گیا اور مرکب پر سے کود کر اور اسکے بند دست کو پھرتی سے پکڑ کر جو جھٹکا دیا دیو منہ کے بل طرف زمین کے چلا شاہزادہ نے بند دست چھوڑ کر ایک گھونسہ اسکے پہلو پر رسید کیا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ پسلیاں میری ٹوٹ گئیں شاہزادہ گھونسہ مار کر الگ ہوا دیو گھونسہ کھا کر تلملا اور یہ کہکر ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ او آدم زاد تو بڑا دل لگی باز ہے جب مین نے تیرے پکڑنے کو ہاتھ دراز کیا تو مرکب کو ہٹا کر میرے ہاتھ کے نیچے سے نکل گیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا کہ مین منہ کے بل گرتے گرتے بچا تو نے میرے گھونسہ مارا اچھا دل لگی ہو چکی مین ایسی باتون کو کب خیال مین لاتا ہون بدون کھائے ہوئے کب تجھکو چھوڑتا ہون تو چلا کدھر گیا میرے سامنے آ شاہزادہ نے جواب دیا کہ ایک ہی گھونسہ مین اندھا ہو گیا مین تیرے روبرو کھڑا ہون اور تو کہتا ہے کہ کدھر گیا سامنے تو مین موجود ہون جو تیرا جی چاہے میرا بنا لے دیو نے جو گھونسہ کھایا تھا تو اسکو شاہزادہ کی قوت کا حال معلوم ہو گیا تھا مگر خیال کیا کہ تو دیو ہے وہ انسان ہے وہ تیرا کیا مقابلہ کرے گا یہ دل مین تصور کر کے اپنے سامنے جو دیکھا تو شاہزادہ کو کھڑا پایا بس دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ پھر ہاتھ بڑھایا ابکی شاہزادہ نے جیسے ہاتھ اسکا قریب آیا پکڑ کر جھٹکا دیا جیسے وہ زمین کی طرف چلا اسکی شاخ سر کو پکڑ لیا اور زور کیا ادھر دیو نے غرور کیا کہ شاخ چھوٹ جائے شاخ چھوٹی تو نہین مگر یہ صدمہ دیو کو پہونچا کہ درمیان سے ٹوٹ گئی دیو نے ایک ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا صاحب طاقت ہے مین باز آیا جاتا ہون اب یہان بھی نہ رہونگا یہ کہکر قصد کیا کہ بھاگ جاؤن اور وہ خون جو شاخ سر سے نکل رہا تھا اسکو چلو مین لیتا تھا اور پی جاتا تھا شاہزادہ نے جو اسکا یہ قصد دیکھا کہ بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہے یہ کہکر اس سے لپٹ گئے کہ اب مین بدون قتل کیے ہوئے تجھکو کب زندہ چھوڑتا ہون کہ تو یہان سے جا کر اور کسی مقام پر ظلم کرے اور لوگون کو پریشان کرے جب تک تو خدا پرست نہ ہوے گا اور اسکا اقرار نہ کر لے گا کہ مین اب کسی کو اپنی زندگی بھر تکلیف نہ دونگا اور تمھاری اطاعت سے باہر نہ ہونگا اسوقت تک مین تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اس سے لپٹ گئے دیو نے بھی دیکھا کہ مین دیو ہون اور یہ آدم زاد اسکو پیس کر مار ڈال یہ خیال کر کے دل مین کہا کہ یہ جو تو نے کہا یہ غیر ممکن ہے بس یہ کہکر وہ بھی شاہزادے سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے لگی جو بند دیو باندھتا تھا شاہزادہ کھول دیتا تھا اور جو بند شاہزادہ باندھتا تھا دیو اسکو رد کرتا تھا برابر کے توڑ جوڑ ہو رہے تھے شاہزادہ بڑی ہوشیاری اور پھرتی سے لڑ رہا تھا اسکی گردن تک انکا ہاتھ نہین پہونچتا تھا جب وہ ان پر چھا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دامن سحاب مین چاند آ گیا مگر یہ اس پھرتی سے نکلتے تھے کہ وہ حیران ہو کر رہ جاتا تھا انکی اسکی کشتی ہو رہی تھی ادھر ان سوارون نے جو یہ واقعہ دیکھا باہم کہا کہ ہم نے یہ تماشہ آج دیکھا در آج ہی ہم نے انسان کو دیو سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا مگر کس دل وجگر کا انسان ہے کہ

کیونکر دیو سے لڑ رہا ہی کسی طرح کا ہراس چہرہ پر نہین پایا گیا با حواس ہی ہمارے تو حواس دیو کو دیکھکر جاتے رہے تھے اور ہم اس درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوگئے تھے اور وہ لڑ رہا ہی کیا قدرت خداوند آبحیات ہی ہم نے دیکھا کہ جب دیو نے ہاتھ دراز کیا تھا تو کس پھرتی سے اُسنے مرکب کو الگ کیا اور کیونکر چالاکی سے مرکب پر سے کود کر دیو کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل چلا تھا اور کس چستی سے گھونسہ مارا یہ پھرتی وہ چالاکی ہم نے سوائے اس جوان کے اور کسی مین نہین پائی اور کیونکر اُسکو غصہ دلا کر اب حواس سے کشتی لڑ رہا ہی خداوند آب حیات اس جوان کو دیو پر فتح یاب کرین یہ ہم سب کی جان بچانے کے لیے لڑ رہا ہی یہ سوار تو یہ باہم تقریر کر رہے تھے اور تماشہ کشتی کا دیکھ رہے تھے اُدھر کشتی ہو رہی تھی اب کوتوال کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ جو غلہ اور اُس جوان فرزند رفیع شہباز کو لے کر چلا تھا اور سب اُسکے عزیز ہمراہ تھے کوتوال وہان آکر پہونچا دور سے اُسنے دیکھا کہ چند سوار ایک درخت کی آڑ مین کھڑے ہوئے ہین اور اُس طرف بغور دیکھ رہے ہین کہ جدھر دیو رہتا ہی یہ جو کوتوال نے دیکھا اور اُس کے پیادون نے کوتوال نے اُن سے کہا کہ یہ آج کیا واقعہ ہی یہ سوار کیسے کھڑے ہین ذرا انکے قریب چل کر دریافت تو کرین پھر دیو کے پاس چلین گے اور سب اشیا اُسکو دینگے یہ کہکر اُدھر کو سب چلے جب قریب پہونچے تو پہچانا کہ یہ تو سوار ملکہ کی ہمراہی کے ہین اور وہ ہین جو کہ شاہ صاحب کے ساتھ ملکہ کے باغ سے آئے ہین یہ دیکھ کر کوتوال اُنکے قریب آیا اور کہا کہ تم لوگ یہان کیون آئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو اُن سوارون نے بھی کوتوال کو پہچانا اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون آئے ہین اُسنے کہا کہ ہم تو غلہ اور میوہ اور اس جوان کو لے کر آئے ہین کہ دیو کے حوالہ کرین تا کہ سب اہل شہر اُسکے شر سے محفوظ رہین اور علاوہ میرے پیادون کے جو لوگ میرے ہمراہ ہین اس جوان کے جو نوشاہ بنا ہوا ہی عزیز ہین اور سب الفت سے ہمراہ آئے ہین تم بیان کرو کہ تم یہان کیون کھڑے ہوئے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو اُنھون نے کہا کہ کوتوال صاحب ہم وہ واقعہ دیکھ رہے ہین جو ہم نے آجتک نہین دیکھا بلکہ سُنا بھی نہین یقین ہی کہ آپ نے بھی نہین دیکھا ہوگا عجیب عجیب خیر واقعہ ہی کوتوال نے کہا کہ کچھ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے کہا کہ آپ خود ملاحظہ فرمالین کوتوال نے کہا کہ تم کچھ بیان تو کرو اُنھون نے کہا کہ سماعت فرمائیے کہ وہ جو شاہ صاحب ملکہ کے مہمان ہین اور ہم اُنکے ہمراہ ہر روز آتے تھے دربار مین اور وہ بھی آتے تھے آج جو دربار سے چلے ہم یہ سمجھے کہ مثل ہر روز کے آج بھی باغ کو جائین گے جب بیرون شہر آئے تب اُنھون نے باغ کا راستہ ترک کیا اور اس طرف کا راستہ لیا ہم نے منع بھی کیا نہ سُنا بلکہ ہم پر خفا ہوئے یہان آکر پہونچے ہم تو دیو کو دیکھ کر خوف سے جان کے اس مقام پر پوشیدہ ہو گئے وہ روبرو دیو کے گئے اور اُس سے ہم کلام ہوئے بس اُن سوارون نے جو تقریر دیو سے اور شاہزادہ سے ہوئی تھی بیان کی اور کہا کہ اُنھون نے اس دیو سے کہا کہ مین حمزہ صاحبقران کا پر پوتا ہون ای کوتوال صاحب یہ جوان جو کہ فقیر بنا ہوا تھا مسلمان ہی بس دیو سے لڑائی ہونے لگی اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ سامنے کشتی ہو رہی ہی یہ جو کوتوال نے سُنا حواس جاتے رہے اور سب اپنے پیادون اور اُن لوگون سے کہا کہ جو رفیع شہباز کے فرزند کے ساتھ تھے کہ تم نے سُنا اور اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ واقعہ بھی قابل دید ہی اور

کہا کہ اُن شاہ صاحب نے بادشاہ سے بھی عرض کیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نہ کیا مگر بڑے دل وجگر کا انسان ہی ہم نے آج تک ایسا انسان نہین دیکھا ہان خداپرستون کی قوت کی تعریف سُنی تھی یا اس درویش کو دیکھا یہ کہکر کوتوال اُس طرف دیکھنے لگا اُن سوارون نے کہا کہ ہمکو آج یقین ہوتا ہی کہ یہ دیو اس جوان کے ہاتھ سے نہ بچے گا یہ جوان ہم سب پر سے یہ بلا ضرور دفع کرے گا خداوند آب حیات اس جوان کو فتحمند کرین اُنکی وجہ سے بھی یہ دوسرے دنکی زحمت جاتی رہیگی کوتوال نے کہا کہ مجکو بھی یقین ہی کہ یہ سب اشیا آج ہین پھیر کرکے جاؤنگا یہ کہکر اُس طرف جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ وہی شاہ صاحب جو بادشاہ کے برابر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے دیو سے کشتی لڑ رہے ہین اس طور سے کہ کلہ بہ کلہ مشت بہ مشت یہ دیکھکر کوتوال کو حیرت ہوئی اور سب لوگون کو بھی مگر اب بغور دیکھنے لگے اُدھر دیو شاہزادہ سے لڑ رہا ہی بس یہ لوگ تو ہمہ تن چشم بنے ہوئے دیکھ رہے ہین اُدھر دیو کی لڑتے لڑتے یہ حالت ہوئی کہ سانس پھول گئی قوت نے کمی کی بس ایک مقام پر شاہزادہ نے دیو بند باندھکر اب جو زور کیا دیو سے اُسکا توڑ نہ ہو سکا چارون شانہ چت زمین پر گرا اس طور سے کہ جیسے پہاڑ زمین سے اکھڑ کر گرے بڑے زور سے دھماکا ہوا کہ تمام صحرا ہل گیا اُدھر کوتوال اور سب پیادے اور وہ سوار اور رفیع شہباز اُس کا فرزند اور سب لوگ یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوئے اور دم بخود ہوکر رہ گئے اور تعریفین کرنے لگے اور باہم کہنے لگے کہ یہ جوان بہت پرقوت ہی اسکی جہان تک تعریف کی جائے کم ہی یہ اس لائق ہی کہ بہت عزت کی جائے اُدھر شاہزادہ نے جو دیو کو چت پایا جست کرکے سینہ پر سوار ہوا اور زانو سے سینہ کو دباکر بیٹھا دیو کو یہ معلوم ہوا کہ میرے سینہ پر پہاڑ رکھا ہوا ہی پسلیان کڑکڑا گئین یہ معلوم ہوا کہ پسلیان ٹوٹی جاتی ہین اُدھر شاہزادہ نے دیو سے کہا کہ بتا کیا کہتا ہی دین اسلام کے قبول کرنے مین اور میری اطاعت مین اُسنے کہا کہ میری ہزار جانین ایک ایک موے تن ابلیس پر نثار ہون مین کبھی خداوندا ابلیس کو بُرا نہ کہونگا اُن پر لعن نہ کرونگا مجکو جان سے جانا گوارا ہی ترک مذہب کرنا گوارا نہین ہی یہ کہکر چند کلمہ خلاف زبان پر لایا اب تو شاہزادہ کو غصہ آگیا ایک گھونسہ جو سر پر مارا مغز سر اُسکا پریشان ہو گیا ہاتھ تا بہ کہنی سر مین گھس گیا انھون نے جلدی سے ہاتھ اپنا کھینچ کر اور ایک ہاتھ زیر زنخدان اور ایک بس سر پر رکھکر جو فشردہ کیا گردن کو جسم سے کھینچ کر پھینکدیا کہ روح ناپاک پھڑک کر قفس جسم سے نکل گئی اس طور سے کہ جیسے طائر اسیر پنجرے سے نکل جاتا ہی جسم اُسکا خاک پر تڑپ کر رہ گیا انھون نے اس پر بھی اکتفا نہ کی ایک پاؤن کو دونون پاؤن سے دباکر دوسرے پاؤن کو ہاتھون سے پکڑ کر مثل کرباس کہنہ کے ایک ہی زور مین چیر کر پھینکدیا اور کھڑے ہوکر جوش مین آکر نعرہ اللہ اکبر بلند کیا اور جھومتے ہوئے اسی حالت سے طرف اپنے مرکب کے چلے چونکہ یہ جب مرکب پر سے اُترے تھے تو مرکب کو الگ کھڑا کر دیا تھا مرکب اصیل تھا وہ اسی مقام پر کھڑا رہا کسی طرف نہ گیا یہ تو اُس طرف چلے اُدھر سے وہ سوار اور کوتوال مع اپنے پیادون کے اور ان سب ستارون کے جو کہ کوتوال کے ساتھ اپنے فرزند سے ملنے کو آئے تھے کہ ہم اُس کو اس حد تک پہونچادین کہ جہان دیو رہتا ہی اتنی ہی دیر اور دیکھ لین یہ صلاح باہم کرکے چلے کہ اس جوان کی قدم بوسی کرین ہاتھ آنکھون سے لگائین اور جہان تک

ہم سے ہو سکے عزت کرین بادشاہ کے پاس لے چلین اُن سے سب حال بیان کرین بادشاہ
ضرور عزت کریگا کیونکہ اُسنے بادشاہ کی آبرو بھی اس دیو کے ہاتھ سے بچائی اور جان بھی مع سب عزیز و اقارب
اور سب اہل شہر اور ہمارے فرزند کی جان بچائی البتہ باہم صلاح کر کے کہ ہم سب کی جان بچائی ہے ہم بھی قدمبوسی
کرین تعریفین کرتے ہوئے اُدھر چلے شاہزادہ نے جو صدا سُنی اُدھر کو دیکھا سب کو پہچان لیا
کہ کوتوال ہے اور وہ سوار ہین جو میرے ہمراہ رہتے ہین اور وہ لوگ ہین کہ جنکا فرزند دیو
کے حوالہ کیا جاتا تھا اور وہ ڈولہ بھی ہے میری طرف سب خوشی خوشی آتے ہین یہ مرکب لیکر اسی
اس خیال سے چلے ہین کہ اس پر سوار ہو کر ان سے کہون جب یہ قریب آئین کہ اگر تم دین اسلام
قبول کرو اور آپ پرستی ترک کرو اور میری اطاعت کرو تو خیر ورنہ چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ
سے کہدو کہ وہ ہوشیار ہو جائے مین آتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے گا اور میری اطاعت تو
خیر ورنہ مثل اس دیو کے میرے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو دل سے باتین کرتے ہوئے مرکب
کی طرف چلے تھے اور وہ لوگ انکی تعریف کرتے ہوئے انکی طرف چلے تھے نہ یہ ابھی قریب مرکب
پہونچے تھے نہ وہ لوگ انکے پاس کہ پہاڑ کی طرف سے ایک غبار خود بخود بلند ہوا اور اُس
غبار سے شعلہ آگ کے پیدا تھے اور رونے کی صدا آ رہی تھی وہ غبار بلند ہو کر طرف شاہزادہ
کے چلا سب نے دیکھا کہ جب وہ غبار قریب شاہزادہ آیا تو ایک برق چمکی اور ایک پنجہ
اُس غبار سے ظاہر ہوا اور اُس جوان یعنی شاہزادہ کی کمر مین پڑا اور ایک بار طرف آسمان
کے بلند ہو گیا شاہزادہ اُس غبار کو دیکھکر سہما تھا کہ پنجہ لے کر بلند ہو گیا جھٹکا جو پہونچا شاہزادہ
بے ہوش ہو گیا جب شاہزادہ کو پنجہ لے کر بلند ہوا اُس غبار سے آواز آئی کہ اے ملازمان
صندل شاہ و اے سواران ملکہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو اس مقام سے واپس جاؤ اور
شاہزادہ کے حال سے ملکہ و صندل شاہ کو آگاہ کرو اور کہدو کہ اے ملکہ اب تو تمام عمر
فراق مین اس جوان کے بیقرار رہے گی اور اُنسے ملاقات نہ نصیب ہو گی اور صندل شاہ
سے کہنا کہ تیرے حمایتی نے دیو چنگال کو تو قتل کیا مگر دوسری بلا مین مبتلا ہوا بس اگر اپنی
زندگی چاہتا ہے تو اس کی کچھ فکر نہ کرنا ورنہ پشیمان ہو گا ادھر یہ صدا آئی اور اُن سب نے یہ
واقعہ دیکھا اور صدا سُنی بہت افسوس کیا بعد صدا آنے کے وہ غبار بھی غائب ہو گیا اور
شاہزادہ بھی راوی بیان کرتا ہے کہ اب یہ داستان شاہزادہ سکندر رستم جو کہ دفتر نیرنگ
قاف مین تحریر ہو گی جو کہ اس دفتر کے بعد ہے اور یہ امر اُسی دفتر مین ظاہر ہوگا کہ یہ پنجہ کیسا
تھا اور یہ غبار اور شاہزادہ کو کون لے گیا اور کہان لے گیا بس ناظرین کی خدمت مین گذارش
ہے کہ یہ سب حال اُسی دفتر مین تحریر ہو گا اگر ترجمہ کی منشی صاحب سے اجازت ملی ورنہ
مین ناچار ہون معافی کا خواستگار ہون بس یہ داستان اب اس مقام پر ترک کی جاتی ہے
راوی نے کہا کہ جب وہ غبار اور پنجہ اور شاہزادہ غائب ہو گیا وہ سب کے سب لوگ
باہم یہ صلاح کر کے کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے چلو بادشاہ سے خبر کرین اور اس حال سے
آگاہ کرین گو دیو کے مرنے کی خوشی ہوئی کہ اس بلا سے نجات پائی اور عذاب سے
چھوٹے مگر اس جوان کے یون غائب ہو جانے کا بڑا صدمہ ہوا یہ خوشی مبدل بہ غم ہو گئی
سواران ملکہ نے کہا کہ ہم تو جا کر ملکہ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین سب یہ کہکر وہ سوار

اپنے مرکب اُٹھاکر طرف باغ کے روانہ ہوئے اُدھر ملکہ شاہزادہ کا انتظار کر رہی تھی اور وزیرزادی بسے کہ رہی تھی کہ آج بڑی دیر ہوئی کہ شاہزادہ دربار سے نہین آیا خداوند کریم خیر کرے بس ملکہ کو شاہزادہ کے انتظار رہی اور سواران ملکہ کو طرف باغ کے چھوڑا جاتا ہی اور یہ حال بھی دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگا کہ جب سوارون نے جاکر ملکہ سے حال بیان کیا تو اُسنے کیا اپنا حال کیا اور کوتوال اور سب پیادون اور دیگر لوگونکو طرف بادشاہ کے اس خیال مین کہ چل کر بادشاہ کو اس حال سے خبر کرین اور صندل شاہ کو دربار مین رکھا جاتا ہی کہ وہ ابھی تک دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اور ان سب کو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بس یہ سب داستانین دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہونگی اگر ترجمہ کی بابو صاحب کے مطبع سے اجازت ملی اور جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف پائینگے انشاء اللہ تعالے اگر حیات نے وفا کی اور مجکو ترجمہ کی اجازت ملی بس اب مین نے اس داستان کو اس مقام پر ترک کیا اور عنان قلم کو مین نے طرف داستان صاحبقران کے منعطف کیا اب مین داستان صاحبقران اور سمندر شاہ کو شروع کرتا ہون و دیگر حالات کے اور یہ داستان اب اس دفتر مین نہین تحریر ہوگی بلکہ دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہوگی اس دفتر کے کل داستانین نادر اور عجائب نگار ہین وہ دفتر اسم بامسمے ہی بس نیرنگ قاف ہی ہی جب ترجمہ ہوکر خدمت ناظرین مین پیش ہوگا اور ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو میری بیہودہ گی اور یاوہ گوئی کا لطف اُٹھائینگے والسلام خیر اختتام بموجب مصرعہ کس نگوید کہ دوغ من ترش است دیگر شک آنست کہ ببوید نہ کہ عطار گوید سیری اس تقریر کا اُسوقت حال ظاہر ہوگا زیادہ کیا عرض کرون اب مین یہان سے داستان صاحبقران اور دیگر داستانین تحریر کرتا ہون جو کہ اس دفتر سے متعلق ہین پہلے حالات نامہ جات جو کہ لشکر صاحبقران کے سردارون نے اپنے اپنے ملک کی طرف تحریر کیے ہین اُنکا حال تحریر ہوگا اُس کے بعد اُن نامون کا حال جو کہ سمندر شاہ نے تحریر کیے ہین اُسکے بعد الطاف جادو اور ملکہ ایوان نہ طاقی کا حال اور ان سب کے بعد صاحبقران کا مقابلہ سمندر شاہ سے اور اُس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائے گا و دیگر حالات انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق الٰہی

اب شمہ حال اُن نامون کا سماعت فرمائیے کہ جو مریخ آفتاب علم نے اپنے بھائی اور اپنے نائب یقین جادو کو تحریر کیے تھے اور اُنکا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اور لشکر لیکر برائے کمک روانہ ہونا سمندریہ کی جانب اور اُس نامہ کا جو کہ قیصر صافت باطن نے اپنے نائب کو جو کہ اُسکی طرف سے طلسم مراۃ العدم کا حاکم ہی اور اُسکا بھی مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر برائے کمک روانہ ہونا اور اُن سب کا عین وقت پر پہونچنا و دیگر حالات

راوی بیان کرتا ہی کہ جب ملکہ ایوان نہ طاقی کو خضران بن خم ثانی رہا کرکے بہ عیاری پنجہ سمندر شاہ سے لائے تھے اور وہ رخصت ہوکر اور مطیع اسلام ہوکر اپنے ملک کو

اس لیے گئی تھی کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر کو مسلمان کرکے اور لشکر لے کر براے کمک اُن کے آ ؤن ورا بھی مقابلہ موقوف ہی اسکے جانے کے بعد لشکر اسلام یہان اس انتظار مین فروکش ہی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ ہو اور مقابل لشکر صاحبقران کے سمندر جادو کی طرف سے گرداب شاہ وغیرہ مع پانچ لاکھ ساحرون کے اُترے ہوئے ہین اُنکو حکم سمندر جادو کا آچکا ہی کہ جب تک ہم حکم نہ دین اُسوقت تک مقابلہ نہ کرنا یہان تو یہ بندوبست ہی بس اُسی زمانہ مین مریخ آفتاب علم نے ایک نامہ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کے نام اور ایک نامہ بنام میمتن جادو اپنے نائب جو کہ طلسم فیروزیہ کا حاکم ہی روانہ کیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ یہان سمندریہ پر صاحبقران اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہے ہین لہذا تم سب کو لازم ہی کہ صاحبقران کی کمک کرو یہ وقت کمک ہی بہت جلد لشکر لے کر آؤ بس یہ نامے ساحرنے کہ طرف طلسم فیروزیہ اور شہر مشتریہ کے روانہ کیے تھے چنانچہ جو نامہ بر کہ مہتاب کے نام نامہ لے کر روانہ ہوا تھا وہ راہ طے کرکے شہر مشتریہ مین پہونچا یہان دربار آراستہ تھا مہتاب مشتری خصلت تخت پر بیٹھا تھا اور سب سردار اور ارکین دولت حاضر تھے کہ وہ ساحر صحن بارگاہ مین آکر پہونچا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر آکر صحن مین اُترا اگر نامہ بر معلوم ہوتا ہی سب دیکھ رہے تھے کہ وہ نامہ بر آکر مجرا گاہ پر پہونچا مجرا کیا دعا وثنا بجالایا مہتاب نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھو جو کہ کرسی روبرو تخت کے بچھی ہوئی تھی اُس پر سلام کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا کدھر سے آنا ہوا اور کیا نام ہی اور کس کام کو آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ غلام کو ماہر جادو کہتے ہین مین فرستادہ ہون آپ کے برادر صاحب کا نامہ لے کر حاضر ہوا ہون شہر سمندریہ سے یہ جو سُنا مہتاب مشتری خصال نے کہا کہ برادر صاحب کا مزاج تو اچھا ہی اور آج کل سمندریہ پر کس ضرورت سے گئے ہین اُسنے تمام حال ابتدا سے بیان کیا اور کہا کہ صاحبقران سے اور سمندر جادو سے مقابلہ ہو رہے ہین آپ کے بھائی صاحب نے آپ کو مع لشکر طلب کیا ہی اور یہ نامہ لکھا ہی یہ کہکر وہ نامہ پیش کیا مہتاب شاہ نے وہ نامہ تعظیم کرکے لیا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا دبیر کو دیا اُسنے لفافہ چاک کرکے پڑھا جب مہتاب مشتری خصال مضمون سے نامہ کے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ میری طرف سے تحریر کردو کہ مین بموجب حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہون دبیر نے یہ لکھکر پیش کیا بادشاہ نے نامہ بر کو خلعت وانعام سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لے کر رخصت ہوکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے نامہ بر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ تین لاکھ ساحر آمادہ سفر ہون خیمہ وغیرہ نکالے جائین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف سمندریہ کے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے اور اہل لشکر کو سپہ سالار نے اور کل افسرون کو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُسی وقت سے ہر ساحر اپنا بندوبست کرنے لگا انتظام سفر ہونے لگا خیمے و بارگاہین کوٹھے سے نکالی گئین اور تخت ہاے سحر بار کیے گئے ساحر اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور سواری ہاے سحر طیار کین تین لاکھ ساحر آمادہ سفر ہوئے کل افسرون نے اپنا سامان سفر کیا اُس دن اور اُس شب بھر مین سب سامان درست ہوگیا صبح کو بادشاہ نے جو دربار کیا افسرون نے عرض کیا کہ

سب سامان سفر طیار ہی لشکر آمادہ سفر ہی کیا حکم ہوتا ہی حضور سوار ہون تشریف لے چلین یہ سُنکے
بادشاہ نے حکم دیا کہ سواری دردولت پر حاضر کی جائے اور اپنے وزیر عطارد جادو کو اپنی
طرف سے شہر کا حاکم کیا اور قریب ایک لاکھ سپاہ کے شہر مین چھوڑی اور خود محل مین تشریف
لے گیا ناموس سے ملا اور سامان سفر سے درست ہو کر برآمد ہوا خزانہ بار کیا گیا بادشاہ یعنی
مہتاب مشتری خصال وزیر کو عدل و انصاف کی تاکید کر کے بارگاہ سے برآمد ہوا وہان
بیرون بارگاہ جو جو افسر جانے کو تھے ہمراہ سب سامان سے کھڑے ہوئے تھے تین لاکھ کا لشکر
ساحرون کا سامان سفر سے درست تھا خزانہ بار تھا خیمے و بارگاہین ایک طرف بار تھین
جلوس سواری موجود تھا کل افسر حاضر تھے کہ بادشاہ برآمد ہوتے سب کا مجرا ہوا مہتاب
مشتری خصلت نے سب کا سلام لے کر تخت سحر پر قدم رکھا تھا جو کیا ابر یاقوت رنگ
سر پر آ کر سایہ فگن ہوا اُس مین ہزارون چاند لگے ہوئے تھے ضو دے رہے تھے ان چاندون
سے ایسی ضو ظاہر ہوئی تھی کہ گویا اصلی چاند ہین بارش مروارید ہو رہی تھی تخت پر
گلدستے لگے ہوئے تھے جب بادشاہ سوار ہو چکا کل لشکر اور افسر سوار ہوئے لشکر مین
نفیر سحر بجی نقارہ کوچ پر چوب پڑی حکم سواری کے بڑھنے کا ملا بادشاہ نے سب کو
رخصت کیا شہر سے بیرون شہر تشریف لایا لشکر کو طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم دیا
بس لشکر نے پرے باندھے اور مہتاب مشتری خصلت تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر
طرف سمندریہ کے برائے کمک صاحبقران روانہ ہوا ہر ایک ساحر سواری سحر
پر سوار تھا کوئی ہنس پر کوئی اژدر پر کوئی طاؤس پر کوئی شیر پر کوئی باز پر کوئی تخت
سحر پر کوئی ہنس آتشین پر علم لشکر نصب ہی کہ جن پر تعریف خدا و نعت رسول خدا مرقوم
تھی اور اژدرون پر خیمے و بارگاہین و خزانہ وغیرہ بار تھا بس اس انتظام اور بندو بست
مین یہ تو اودھر کو روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا اور نامہ بر جواب نامہ لیے ہوئے
جاتا ہی اب راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو سیمتن جادو کے پاس نامہ لے کر
فریخ کا گیا تھا یہان طلسم مین سیمتن جادو مقیم ہی دربار آراستہ ہی سب اہل دربار
و ساحران نامدار حاضر ہین کل لشکر کے افسر دربار مین موجود ہین کہ وہ نامہ بر بہو بخار راہ
طی کر کے صحن بارگاہ مین اترا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر ہوا سے زمین پر آیا سب اُسکو
دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کون ساحر ہی اور کہان سے آیا ہی کہ وہ مجراگاہ پر آ کر بہو بجا مجرا کیا
اور عرض کیا کہ مین آپ کے پاس نامہ لے کر آیا ہون اپنے آقا و مالک شاہزادہ فریخ
آفتاب علم والی طلسم کا اُنھون نے آپ کو ایک نامہ تحریر کیا ہی اور وہ آج کل
سمندریہ پر تشریف فرما ہین ہمراہ صاحبقران کے اور صاحبقران سے اور سمندر جادو
سے مقابلہ ہو رہے ہین یہ جو اُسنے بیان کیا سیمتن جادو نے ہنس کر اور خوش ہو کر کہا
کہ کیا میرے آقا اور مالک نے مجھکو نامہ تحریر کیا ہی زہے نصیب میرے لاؤ وہ
نامہ کہان ہی بس اُس ساحر نے وہ نامہ نکال کر دیا اُسنے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا
نامہ پر بوسہ دیا خود نامہ کو چاک کر کے پڑھا وہ ساحر روبرو تخت کے کرسی پر بیٹھا
ہی جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اُسی وقت سب اہل دربار کو نامہ سُنایا اور خود قلم و

کاغذ بیرے سے لیکر اپنے ہاتھ سے عرضی لکھی بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ یہ حقیر سراپا تقصیر بموجب حکم عالی مع لشکر حاضر ہوتا ہی اور شرف ملازمت حاصل کرتا ہی اور قدمبوسی صاحبقران سے بھی بہرہ مند ہوگا مشتاق زیارت آنحضرت تھا اور بہت کچھ تحریر کیا اُسکے بعد اپنا نام تحریر کیا عرضی کو بند کرکے اُس ساحر کو دیا اور خلعت و انعام سے سرفراز کیا وہ اُسی وقت جواب نامہ لیکر اور رخصت ہوکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان سیمتن نے افسرون کو حکم دیا کہ بہت جلد سامان سفر کرو مین کل صبح کو مع لشکر کے اپنے آقا کی خدمت مین روانہ ہونگا دربار برخاست کیا افسرون نے آکر بندوبست کیا اہل لشکر کو آگاہ کیا اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا بارگاہین و خیمے اُتر کر ہاسے سحر پر بار کیے گئے خزانہ بار کیا گیا صبح تک سب سامان درست ہوگیا ہر ایک ساحر اپنے اپنے سامان سے چاق و چست ہوگیا بس صبح کو سیمتن جو محل سے نکلا تو سب سے رخصت ہوکر اور سامان سفر سے درست ہوکر دربار مین آتے ہی افسرون سے دریافت کیا کہ سب سامان درست ہی اُنھون نے عرض کیا کہ بموجب حکم سرکار سب سامان درست ہی بس سیمتن نے اپنے فرزند ارتاس جادو کو حاکم طلسم کیا اور عدل و انصاف و رعایا پروری کی تاکید کرکے دو لاکھ ساحر یہان چھوڑکر اور خود تین لاکھ ساحرون کو لیکر مع افسرون کے طرف سمندریہ کے باشتیاق قدمبوسی مرتج آفتاب علم و صاحبقران کے روانہ ہوا اب اسکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا کہ یہ کس وقت سمندریہ پر پہونچا اب راوی اُس نامہ بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو نامہ قیصر صاف باطن کا لیکر طرف طلسم فراۃ العدم کے روانہ ہوا تھا یہان طلسم مین قیصر کی طرف سے فرات جادو حاکم ہی ہر روز دربار کرتا ہی کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا درگہ سالار سے عرض کرائی کہ تمھارے بادشاہ کے پاس مین نامہ لیکر آیا ہون فرات جادو کو درگہ سالار نے نامہ بر کی خبر کی اُسنے دربار مین طلب کیا نامہ بر مجرا و سلام بجا لاکر کرسی پر بیٹھ گیا پہلے فرات نے حال دریافت کیا اُسنے سب حال بیان کیا نامہ دیا فرات نے نامہ لیکر آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر اُسکے جواب مین عرضی تحریر کی کہ یہ غلام مع لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہی عرضی تحریر کرکے اُس نامہ بر کو دی کہ لیے جاؤ اور انعام دیا وہ عرضی لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان فرات جادو نے طیاری لشکر کا حکم دیا اس طلسم مین ساحر کم ہین غیر ساحر بہت ہین بس اُسی دن سے سامان سفر ہونے لگا فرات نے دربار برخاست کیا ایک دن اور ایک شب مین سب سامان درست ہوگیا خیمے وغیرہ بار ہوئے سب سامان ہوگیا دوسرے دن سردارون نے فرات جادو سے عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہی بس فرات نے اپنی طرف سے شاہباز جادو کو طلسم کا حاکم کرکے اُسی دن وہان سے مع ایک لاکھ ساحرون اور تین لاکھ غیر ساحرون کے کہ جس مین دس ہزار پہلوان تھے طلسم فراۃ العدم سے طرف سمندریہ کے کوچ کیا کوس سفری پر چوب پڑی فوراً لشکر روانہ ہوا ایک جانب پہلوانان روئین تن کا غول تھا ایک جانب ساحرون کا مجمع تھا عجب ٹھاٹھ سے یہ لشکر برائے کمک لشکر اسلام جاتا ہے انکا بھی حال آیندہ تحریر ہوگا انکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہی

اب حال اس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہے کہ جو آفاق شاہ کا نامہ لے کر طرف آفاقیہ کے گیا ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ نامہ بر آفاق شاہ کا نامہ لے کر روانہ ہوا یہاں آفاقیہ مین وزیر آفاق شاہ تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے سب اہل دربار حاضر ہین کہ وہ نامہ بر پہونچا درگہ سالار سے خبر کرا کے اندر دربار کے آیا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کرکے کرسی پر بیٹھا نامہ دیا وزیر نے نامہ پڑھکر اور نامہ کی تعظیم کر کے مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر عرضی لکھی کہ یہ خاکسار سراپا انکسار بہت جلد مع سپاہ خدمت خدیو بارگاہ مین حاضر ہوتا ہے فوراً تعمیل حکم قضا شیم کرتا ہے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا وہ تو عرضی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا میان وزیر نے سردارون کو طیاری لشکر اور سامان سفر کا حکم محکم دیا اسی وقت سے سامان ہونے لگا بس دوسرے دن وزیر آفاق شاہ اپنے فرزند کو حاکم آفاقیہ کر کے اور دو لاکھ کا لشکر ساحرون کا لے کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہ بھی قطع راہ کرتا ہوا جاتا ہے اسکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہے آیندہ حال تحریر ہوگا

اب شمہ حال اُس پتلی کا سماعت فرمایئے کہ جسکو سمندر شاہ نے نامہ دیکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ کیا ہے

بس راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ پتلی زمرد نامہ سمندر شاہ کا لیکر مثل شرارہ آتش کے دربار سمندر شاہ سے طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہوئی اور قطع راہ کر کے داخل طلسم ہوئی چونکہ طریقہ یہ ہے کہ ساحر کے سحر کو طلسم مانع نہین ہوتا ہے بس اس سبب سے سمندر نے پتلی اسحر کے ہاتھ نامہ بھیجا تھا کہ اگر نامہ بر جائے گا تو وہ نہ جا سکے گا بس یہان طلسم مین گنجور شاہ بہ عیش و عشرت حکومت کرتا ہے کسی قسم کا خوف نہین ہے دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر دربار تھے اور رنگین طلسم کہ یکایک برق چمکی اور سب کی چشم خیرگی کرنے لگی جب وہ برق چمک کر سمٹی تو سب گنجور نے دیکھا کہ ایک پتلی زمرد کی اُسکے ہاتھ مین نامہ ہے سامنے تخت کے کھڑی ہے گنجور شاہ نے اس پتلی کو دیکھ کر کہا کہ تو کس کا نامہ لائی ہے وہ بزبان النسانی گویا ہوئی کہ مین نامہ لائی ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندریہ کا جو کہ متعلق ہے نہ طاق سے گنجور شاہ نے کہا کہ لا نامہ دے بس اس پتلی نے نامہ گنجور شاہ کو دیا بس گنجور شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا بس گنجور شاہ جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کردو کہ ہمارے تمھارے اس قسم کی دوستی نہین ہے کہ ہم تمھاری کمک کو آئین چاہیے دینی مقابلہ ہو چاہیے ملکی ہم بیکار کا درد سر نہین مول لے سکتے ہین ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنا طلسم ترک کرکے اور لشکر لے کر تمھاری کمک کو آئین اگر تم کبھی ہماری کمک کو آئے ہوتے تو ہم بھی ایسا کرتے ہم کو کیا غرض ہے کہ ہم بیکار کو اہل اسلام سے دشمنی پیدا کرین اور اپنی طرف انکو مخاطب کرین ہم کو ایسی ضرورت نہین ہے کہ برائے قضیہ مین لبول کر اپنے سر بلا خرید کرین اور اپنے کو آفت مین ڈالین فرض کردم گہ ہمارے تمھارے ایسی ہی حد کی دوستی اور ملاقات ہوتی تو کیا مضائقہ تھا ہم کسی سردار کو کچھ لشکر لے کر

روانہ کرتے جب کہ ہمارے تمہارے دورئی صاحب سلامت ہی گو اتنی سی دوستی پر ہم یہ نہیں کر سکتے کہ اتنا بڑا نقصان مول لیں ہاں جب اہل اسلام ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائے گا ہم مقابلہ کریں گے اور ہم سے یہ نہیں ہوگا کہ ہم اُن پر لشکر کشی کرکے آئیں اور ایسے دشمن قوی پر کہ جن لوگوں نے ہزاروں طلسم برباد کردیے اُنکے نزدیک طلسم کا برباد کرنا کوئی امر دشوار نہیں ہی بس میں تمہاری کمک کرکے اپنے طلسم کو بھی برباد کراؤں یہ مجھسے نہیں ہوسکتا تم مجھسے اس امر کی امید نہ رکھو میں صاف طور سے تم کو جواب دیتا ہوں اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ عنقریب میں بھی آنے والا ہوں تو میں اس امر کو منع نہیں کرتا ہوں پھر بھی تمہارا ہی یہاں آنے کو کوئی مانع نہیں ہی اور جب تم ہمارے پاس اگر پناہ لوگے اور اُسوقت کوئی تم سے مقابلہ کرے گا تو ہم جواب دے لیں گے اس امر کی ہم سے بالکل امید قطع کردو کہ ہم لشکر لیکر تمہاری کمک کو آئیں یہ محال ہی آیندہ تم کو اختیار ہی والسلام تھوڑی تحریر کو بہت خیال کرو بس اسی قدر دوستی کو کفایت جانو کہ میں تمہارے یہاں آنے کو منع نہیں کرتا ہوں اور نہ میں آپ اپنے مقام سے آسکتا ہوں کیونکہ میں مطیع حکم ہوں اور جس امر کی بابت مقابلہ ہی یعنی مذہب کی بابت خداوند خود اُن سے سمجھ لیں گے میں مطیع حکم خداوند ہوں ہاں اگر نہ طاق نسے میرے نام کوئی حکم آتا تمہاری کمک کی بابت تو میں ضرور تمہاری کمک کرتا یہ جواب لکھوا کر اور لفافہ میں بند کراکے اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ سمندر شاہ کے پاس لے جا یہ اُنکے نامہ کا جواب ہی بس اُس پتلی نے نامہ کنجور شاہ کے ہاتھ سے لیا اور مثل شرارہ کے وہاں سے روانہ ہوئی اُسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد جانے اُس پتلی کے کنجور شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیوں میں نے جواب ٹھیک تحریر کیا مجھکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لوں اور خداپرستوں سے عداوت پیدا کروں اگر وہ ادھر نہیں آتے ہیں تو ضرور آئیں یہ بالکل خلاف عقل ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور نے بہت معقول جواب دیا راوی کنجور شاہ کا حال پھر تحریر کریگا جب موقع ہوگا اب راوی اُس پتلی کو راہ میں چھوڑتا ہی کہ جواب نامہ لیے ہوئے طرف سمندر شاہ کے روان ہی

اب راوی پیام بر کا حال تحریر کرتا ہی کہ جو بحکم سمندر شاہ کے نامہ لے کر طرف اشفاق جادو برادر آفاق جادو کے روانہ ہوا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ پیام بر بحکم سمندر شاہ تخت پر سوار ہو کر طرف شہر اشفاقیہ کے روانہ ہوا راہ طے کرکے شہر میں پہونچا یہاں اشفاق شاہ کی طرف سے اُس کا وزیر حاکم شہر تھا پیام بر جادو جب دربار میں پہونچا خبر کرائی کہ میں وزیر صاحب کے پاس سمندر شاہ کا نامہ لایا ہوں انھوں نے اپنے وزیر اشفاق جادو کو نامہ تحریر کیا ہی وزیر جادو وزیر اشفاق شاہ نے پیام بر جادو کو دربار میں طلب کیا اُس نے تخت پر اشفاق شاہ کو نہ پایا پوچھا کہ وزیر اعظم کہاں ہیں وزیر جادو نے کہا کہ وہ تو ملک احراقیہ پر گئے ہوئے ہیں کیونکہ احراق شاہ نے کئی برس سے خراج نہیں دیا تھا اور سرکشی پر کمر باندھی تھی اُسکی تنبیہ کو گئے ہیں کہ خراج لوں اور سرکشی کی سزا دوں اگر نامہ لائے ہو تو ہم کو دو پیام بر جادو نے جواب دیا کہ مجھکو حکم ہی کہ سواے اشفاق جادو کے کسی دوسرے کو نامہ نہ دینا اگر اپنے ملک میں نہ ہو جہاں ہو وہاں جاکر نامہ دینا بس میں احراقیہ کو جاتا ہوں اُسی مقام پر اُنکو نامہ دونگا

آپکو نہین دے سکتا ہون وزیر جادو نے کہا کہ تم کو اختیار ہی بس یہ سُنکر پیامبر جادو وزیر جادو سے رخصت ہوکر اور دربار سے باہر آکر طرف احراقیہ کے روانہ ہوا وہان اشفاق شاہ مع لشکر کے مقابل احراق جادو کے پڑا ہوا ہی ابھی مقابلہ نہین ہوا ہی نامہ و پیام ہو رہا ہی کہ پیامبر پہونچا دیکھا کہ دو لشکر ساحرون کے مقابلہ مین اُترے ہوئے ہین پیامبر جادو نے خیال کرکے دیکھا کہ کون سا لشکر اشفاق شاہ کا ہی بس اُسنے دیکھا کہ ایک لشکر تو شہر کی طرف فروکش ہی اور ایک اُسکے مقابلہ مین بس اُسنے خیال کرلیا کہ یہ جو لشکر طرف شہر کے فروکش ہی احراق شاہ کا ہی دوسرا لشکر آفاق شاہ کا ہی بس پیامبر جادو لشکر اشفاق شاہ مین آیا دیکھا کہ ساحرون کا لشکر ہی اسنے کبھی لشکر اشفاق شاہ کو نہین دیکھا تھا نہ اُن لوگون نے پیامبر کو بس یہان بارگاہ مین اشفاق شاہ بیٹھا ہوا تھا سب سردار لشکر حاضر تھے دربارگاہ پر پہونچا خبر کرائی کہ پیامبر برجانب سمندر شاہ کے پاس سے نامہ لیکر آیا ہی بس یہ خبر جب اشفاق شاہ کو ہوئی اُسنے طلب کرلیا پیامبر سامنے اشفاق شاہ کے پہونچا مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی سلام کرکے بیٹھا اشفاق شاہ نے کہا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہی اور آج کل کیا رنگ ہی اور اہل اسلام سے کیا ٹھہری وہ مہم سر ہوئی یا نہین پیامبر نے عرض کیا کہ ابھی تو اُسی طور سے مقابلے ہو رہے ہین عشاق نہ طاقی آئے تھے اُنھون نے مقابلہ کیے وہ بھی عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے اُنکی بہن ملکہ ایوان نہ طاقی اُنکے بعد آئین اُن سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوئے بڑے معرکہ بڑے ہوئے اُنھون نے لڑائی فتح کرلی تھی مگر عیارون نے عیاری ایسی ایسی کی کہ وہ بھی ہار گئین ہو تین اُنکی وزیرزادی بھی ہار گئی اور لشکر تباہ ہوا وہ بادشاہ سے منحرف ہوکر اپنے شہر کو چلی گئین تھین مگر بادشاہ نے اُنکو طلب کرکے بہت کچھ نصیحت کی مگر اُنھون نے نہ مانا آخر کو بادشاہ کو اُن پر غصہ آیا اب کی بھائی صاحب کا ایسا واقعہ ہوا کہ جیسے اُنھون نے خواجہ ثالث سے اقرار کیا تھا ویسے ایوان نے بھی اقرار کیا تھا جان سے جانا گوارا کیا مگر اقرار سے پھرنا نہ گوارا کیا چنانچہ اُن پر بھی بہت ظلم ہوا بادشاہ کا اور بہت بے عزتی کی گئین اب تو سمندر شاہ جو کہ عالی خاندان ہین اُن سب پر ظلم و ستم کرتے ہین ظلم و جور پر کمر کسی ہی چنانچہ اُنکے قتل کا انتظام ہوا لیے منظور ہوا مگر عمرو ثانی اُنکو بچا کر لقمان ثانی بن کر رہا کرلے گئے سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا اُنھون بھی بیٹھے ملکہ ایوان نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اُنکے نام سے تدارک کرنے کے لیے حیران جادو کو مع اسّی ہزار ساحرون کے روانہ کیا ہی اور جس دن سے کہ آپکی بھائی صاحب کا واقعہ ہوا اُس دن سے آپ نے بھی آنا ترک کردیا خیر آپ تو مہم پر کار پر رہتے ہین خوب حیلہ ہی مگر الطاف جادو بھی نہین آتے تھے اُنھون نے علالت کا حیلہ کیا تھا چنانچہ جب ملکہ ایوان کی طرف سے بادشاہ کو ناامیدی ہوئی تو شملاق وغیرہ کی اُسکے سے الطاف جادو کو طلب کیا کہ وہ برائے مقابلہ جائین چنانچہ اُنھون نے علالت کا عذر کیا بادشاہ کو فقرہ معلوم ہوا اُنکی گرفتاری کا حکم دیا یہ خبر اُنکو بھی ہوئی اس طور سے حکم دیا تھا کہ اگر کل تک الطاف جادو دربار مین نہ حاضر ہو تو اُسکا گھر لوٹ لیا جاوے وہ اسیر کیا جائے بس یہ خبر سُنکے اُنھون نے مکر کیا اور کہلا بھیجا کہ غلام کل صبح کو حاضر ہوگا دوسرے یہان بھی کسی کو یہ امر گوارا نہ تھا کہ اتنے بڑے معزز کی بے عزتی کی جائے

کوئی تار ترک نہ کیا وہ سب کو مع ناموس وکل عزیزون ومال واسباب کے مکان کو ترک کرکے نکل گئے خبر بھی نہ ہوئی جب صبح ہوئی بادشاہ کو خبر ہوئی بہت افسوس کیا تاراجی مکان کا حکم دیا بس اب سمندر شاہ نے معزز لوگون کی بے عزتی پر کمر کسی ہی ہر ایک ناراض ہی راوی نے کہا ہی کہ جو کچھ سمندر نے ملکہ ایوان نہ طاقی والطاف کے ساتھ کج ادائیان وبے مروتیان اور آبرو لینے کی فکر کی تھی سب پیام بر جادو نے روبرو اشفاق کے بیان کی اور نامہ نکال کر اشفاق کو دیا اشفاق نے نامہ ہاتھ مین لیا اُسکے اوپر بوسہ دیا خود پڑھا بعدہ دبیر نے اہل دربار کے روبرو پڑھوایا جب سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے مگر جب سے زبانی نامہ بر کے سمندر شاہ کی حرکتین سُنی ہین اور یہ معلوم ہوا ہی کہ اُسنے ظلم وتعدی پر کمر کسی ہی جو کہ ذی عزت ہین اُنھین کی آبرو کا خواہشگار رہی اُنکو ذلیل کرتا ہی بہت افسوس ہوا اول تو جب سے آفاق شاہ پردہ ستم ہوا ہی اسی زمانہ سے یہ برخاستہ خاطر تھا یہ حال سُنکے اور صدمہ ہوا جو کچھ خیال تھا وہ بھی جاتا رہا اور سمجھ لیا کہ اب دربار سمندر شاہ مین جانا بالکل بیکار ہی وہان اب کوئی عزت نہ ہوگی سوا سے ذلت کے وہ دربار اس لائق نہین رہا کہ کوئی آبرودار جائے بادشاہ کی بربادی کا زمانہ آگیا مگر بہ مصلحت وقت اُس نامہ کے جواب مین عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ اس خاکسار سراپا انکسار کو نامہ حضور فیض گنجور ملا تھا درجہ شرف حاصل ہوا یہ سب آپ کی عزت افزائی اور غلام نوازی ہی کہ سرکار فیض آثار اس خاکسار کو بدین الفاظ یاد فرماتے ہین مین کہان تک حضور کے ان غلام نوازیون کا شکریہ ادا کرون مجکو خود حضور کی قدمبوسی کا عرصہ سے اشتیاق تھا مگر یہ غلام ناچار تھا کیونکہ جب سے حضور سے رخصت ہوکر اپنے ملک کی طرف آیا ہون ایک زمانہ تک تو اپنے ملک پر بادشاہون سے مقابلے رہے جب اُن سے مہلت ملی باقبال خداوند نوا ور مہمات کی طرف متوجہ ہوا چنانچہ جب سے اسوقت تک اتنی مہلت نہ ملی کہ حاضر خدمت ہوکر شرف ملازمت حاصل کرتا اور سب حالات سے اپنے ولی نعمت کو آگاہ کرتا نامہ بر سے دریافت فرمالیجیے گا کہ مین اسکو اپنے ملک پر نہین ملا بلکہ ملک احراقیہ پر بمقابلہ احراق شاہ اُترا ہوا تھا کیونکہ اُسنے سرکشی پر کمر کسی ہی اور کئی سال سے خراج نہین دیا ہی بس اُسکی تنبیہ لازم تھی مین اُسکے ملک پر لشکر لے کر برائے تنبیہ گیا اُسنے بھی میرے آنے کی خبر پاکر بقصد مقابلہ لشکر روانہ کیا اور خود بھی بیرون شہر آکر میرے مقابلہ مین اُترا چنانچہ اشتہار جنگ دیا جا چکا ہی پرسون مقابلہ ہونے والا ہی مین اُسی بندوبست مین مصروف تھا اور ہون کہ حضور کا حکم نامہ پہونچا اور اُسکو پڑھکر اُسکے حکم قضا شیم سے آگاہ ہوا بس مین اس مقابلہ کو ترک کرکے اور لشکر یہان سے لے کر اور غلہ کا بندوبست کرتا ہوا حاضر ہوتا ہون سرکار دولت مدار لشکر لے کر برائے مقابلہ اہل اسلام تشریف لے جائین قبل ورود حضور فیض وجود یہ خاکسار وہان پہونچ جائیگا سرکار اس عاجز کی طرف سے اطمینان رکھین بلکہ ادہر جو ملک راہ مین اس خاکسار کو ملین گے اُن ملکون کے بھی حاکمون کو اس حال سے آگاہ کرکے اپنے ہمراہ لیتا آئیگا زیادہ حد ادب واجب بود غرض نمود الٰہی آفتاب دولت تابان و درخشان باد یہ مضمون تحریر کراکے وہ عرضی اُس ساحر کو دی اور انعام دیا اور زبانی بھی اُس سے کہا کہ مین کل ضرور یہان سے مع لشکر کے کوچ کرونگا سب بندوبست راہ مین کرتا ہوا برسر اہل اسلام پہونچتا ہون جو تم نے واقعہ

دیکھا ہی اور میری زبانی سُنا ہی بادشاہ سے عرض کر دینا مین اسوقت نامہ تحریر کر کے احراق شاہ
کو اس حال سے آگاہ کرتا ہون اور مہلت طلب کرتا ہون یہ تحریر کرونگا کہ مجکو بادشاہ نے مع
لشکر کے یاد کیا ہی اور بہت تاکید ہی لہذا مین وہان جاتا ہون جب وہان سے مہلت ملے گی
تو تم سے آکر مقابلہ کرونگا وہ یقین ہی کہ منظور کر لے گا مین یہان سے کل اُسی طرف روانہ ہونگا
یہ کہکر دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام احراق شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے تمھارے
پرسون مقابلہ کا دن تھا اور تم بھی سامان جنگ مین مصروف تھے اور ہم بھی ہم کو تمھاری
جنگ کا اشتیاق تھا مگر بندہ ہر حال مین ناچار ہی وہ زمانہ جو کہ درمیان مین تھا ہزارون آرزو
و امید سے گذرا ایک دن باقی رہا تھا مگر قسمت نے کمی کی ابھی ابھی ایک فرمان واجب التعظیم
ہماری سرکار فیض آثار یعنی سمندر شاہ کا جسکی طرف سے مین تم سے مقابلہ پر موجود ہون
صادر ہوا اور اُسکا مضمون یہ ہی کہ سرکار نے اس حقیر کو مع لشکر طلب فرمایا ہی اور بہت تاکید
ہی لہذا مین تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مین کل صبح کو یہان سے طرف بادشاہ کے مع لشکر کوچ کر جاؤنگا
بس تم بھی شہر کو واپس جاؤ جب مین وہان سے مہلت پاؤنگا تو پھر آکر تم سے مقابلہ
کرونگا مین اب یہان قیام کر نہین سکتا ہون اگر قیام کرونگا تو معتوب سرکار ہونگا لہذا اطلاع
تم کو تحریر کیا یہ نہ خیال کرنا کہ بسبب خوف کے یہ نقرہ کر کے چلے گئے اگر یقین نہ ہو تو کسی
کو بھیجکر دیکھ لو کہ نامہ بر موجود ہی مین کسی سے خوف نہین کرتا ہون زیادہ کیا تحریر کرون یہ
لکھوا کر اور اپنے لشکر کے ایک ساحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اور پیام بر سے کہا کہ تم ٹھہر
رہو دیکھو کہ وہان سے کیا جواب آتا ہی بس اگر وہ قبول کر لے تو خیر مین کل یہان سے کوچ
کرون اگر نہ منظور کرے تو جو وہ جواب دے مین تم سے کہدون اور اپنی مجبوری ظاہر کرون تاکہ
عتاب شاہی سے محفوظ رہون پیام بر نے کہا کہ اچھا وہ تو وہان ٹھہرا ادھر وہ ساحر کہ
جسکے ہاتھ اشتفاق نے احراق کے پاس نامہ روانہ کیا تھا نامہ لے کر طرف لشکر احراق کے
چلا وہان احراق شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین یہی ذکر ہو رہا ہی کہ پرسون
مقابلہ ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہی بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی لشکر بھی اُسکے ہمراہ کثیر ہی کہ وہ
ساحر در بارگاہ پر پہونچا اپنے آنے کی خبر کرائی درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ اشتفاق شاہ
کے پاس سے ایک ساحر نامہ لے کر آیا ہی احراق شاہ نے کہا کہ اُسکو بھیجدو بس درگہ
سالار نے آکر کہا کہ دربار مین جاؤ طلب کیا ہی بس وہ ساحر نامہ لے کر اندر گیا یہان
احراق شاہ بھی دل مین سوچ رہا تھا کہ نہ معلوم اشتفاق شاہ نے کس امر کی بابت نامہ
تحریر کیا ہی کہ نامہ بر نے آکر مجرا کیا اور نامہ دیا احراق شاہ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب
احراق شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا فوراً جواب تحریر کرایا کہ جو کچھ آپ نے تحریر کیا
بہت بجا اور درست ہی مین آپ کو کاذب نہین جانتا ہون جو دریافت حال کے لیے
کسی کو روانہ کرون بس اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو میری بھی یہی خوشی ہی آپ شوق سے
تشریف لے جائیے وہان سے آکر مقابلہ فرمائیے گا مین بھی کل شہر کو چلا جاؤنگا جب
آپ کو فرصت ہو اُس وقت مقابلہ کو تشریف لائیے مین ہر وقت موجود ہون راوی
نے بیان کیا ہی کہ احراق شاہ نے بدین سبب منظور کر لیا کہ وہ تو مقابلہ نہین کر سکتا تھا

اُسنے اس امر کو غنیمت جانا اور اپنی جان بچائی اُسکو یقین تھا کہ ادھر مقابلہ ہوا اُدھر میرے لشکر نے
شکست کھائی نہ مین سحر مین مقابل ہون نہ لشکر مین صرف زبان کی پابندی کے سبب سے
مقابلہ کو موجود ہوا تھا یہ جو اُسکو نامہ پہونچا اور آگاہ ہوا دل مین بہت خوش ہوا کہ جان بچی
اب جب یہ آئین گے اُسوقت دیکھا جائیگا اسوقت تو اس بلا کو ٹالو اپنی جان بچاؤ بس یہ
سوچ کے اُسنے یہ تحریر کرایا تھا جب یہ جواب تحریر ہو چکا اُس نامہ بر کو دیا وہ جواب لیکر باہر
آیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا یہان اہل دربار سے احراق شاہ نے کہا کہ خوب خداوند
تصویر نے حریف سے جان بچائی مین کسی طور سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا اور نہ کر سکتا ہون
مگر صرف اس خیال سے کہ پانچ سال کا خراج دینا پڑیگا زر کثیر خزانہ سے نکل جائیگا بس
مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا اگر ظفر ہوتی تو روپیہ مار لیا تھا اور میری حکومت بھی عود کر آتی تھی اگر
شکست ہوتی روپیہ دے کر اس بلا کو دفع کرتا بس اب تو اسی طور سے کچھ دنون کو دفع ہو گئی
یہ جو احراق شاہ نے کہا سب نے کہا کہ خوب ہوا بس یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر
اس ساحر نے جواب نامہ لے جاکر اشفاق شاہ کو دیا اشفاق شاہ جب جواب سے
آگاہ ہوا تو اُس ساحر یعنی پیام بر سے کہا کہ ای پیام بر جاؤ اب تم جاؤ مین بھی کل میدان
سے کوچ کرونگا بس وہ ساحر اسی وقت رخصت ہو کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا یہان
اشفاق شاہ نے لشکر کو سفر کے بندوبست کا حکم دیا جب وہ دن گذرا اور یہان سب
بندوبست ہو گیا بس شب کو اشفاق نے سب سرداروں اور اہل لشکر کو جمع کیا اور
کہا کہ ای بھائیون آگاہ ہو کہ مین نے تم کو اس لیے جمع کیا ہے کہ تم سب نے سُنا ہوگا کہ
سمندر شاہ نے میرے بھائی آفاق شاہ کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ جو ایک ادنی بھی کسی
اپنے عزیز اور ملازم سے ساتھ نہین کرتا ہے اور جو خیر خواہیان میرے بھائی نے بادشاہ کے
ساتھ کین وہ سب پر ظاہر ہین اُنھین کے سبب سے یہ حکومت قائم ہوئی ورنہ سمندر
مین یہ لیاقت نہ تھی کہ وہ اتنی بڑی حکومت حاصل کرتے اور ان سب شاہون کو اپنا
مطیع اور خراج گذار بناتے یہ صرف میرے بھائی کی تدبیر تھی اُسکا عوض بادشاہ نے
یہ اُنکے ہمراہ کیا کہ جو اظہر من الشمس ہے بس اُس دن سے مین نے وہان کا جانا ترک کیا
اسی سبب سے مین نہین گیا اور نہ جاتا اور نہ جاؤنگا تم نے یہ بھی سُنا ہوگا کہ جو سلوک اس
زمانہ مین بادشاہ نے اور لوگون کے ساتھ کیا ہے کہ جو جو ذی عزت و صاحب آبرو ہین اُنکی
آبرو کے درپے ہین اور ذلیل کرتے ہین چند بدمعاشون نے بادشاہ کو ایسا کچھ پڑھا دیا
ہے کہ وہ اُنکے کہنے سے نہین نکلتے ہین بس وہ جو کہتے ہین بادشاہ مان لیتا ہے وہ ذی عزتون
کے دشمن ہو رہے ہین جو جو خیر خواہ اور خیر اندیش ہین اور نمک حلال ہین اُنکو مٹا
چاہتے ہین بس ایسی حالت مین وہان جانا بیکار ہے اور جبکہ بادشاہ قدردانی نہ
کرے اور اُسکو خیال اپنے خیر خواہون کا نہ ہو تو کیا ضرور ہے یہ کہکر اور بہت تعریف اہل
اسلام کی کی اور کہا کہ وہ لوگ بہت قدردان ہین خصوصاً صاحبقران اور بادشاہ
بہادرون کی عزت کرتے ہین اور خیر خواہون کی نہایت درجہ تعریف کرتے
کہ بھائی صاحب کی کس قدر عزت کی کلین ملکہ غزالان دکو بہ روشن [illegible]

کی جو عزت و آبرو وہان ہے وہ کبھی سمندر شاہ کے یہان نہ تھی اور نہ ہوتی بس مین اب صاف صاف
کہتا ہون کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور اہل اسلام کی دوستی اور اطاعت پر کمر
کسی مین سمندر شاہ کے پاس جاکر اپنی بے آبروئی بھی نہ کرونگا یہ امر بخوبی ظاہر ہوچکا ہے کہ اب
حکومت کا برقرار رہنا کسی صورت سے ممکن نہین ہے ضرور سمندر شاہ قتل ہوگا بس جو جو اُسکے
ہمراہ ہونگے وہ مارے جائینگے اور اُنکا گھر بار تاراج ہوگا اور اس اقلیم مین بھی اہل اسلام
کا ڈنکا بجے گا دین اسلام رواج پائے گا بس جو اُنکی اطاعت کرے گا وہ اچھا رہے گا اگر اُن
ہمراہی مین مارا جائے گا مرتبہ عالی پائے گا بس مین تم سب سے کہتا ہون کہ جس کو میرا ساتھ منظور
ہو وہ میرے ہمراہ لشکر اسلام کی طرف چلے اور جس کو نہ منظور ہو وہ سمندر شاہ کو جائے مین
سمندر شاہ کے پاس نہ جاؤنگا بلکہ کل صبح کو لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ملک کو جاؤن
وہان بھی سب کو اس امر سے آگاہ کردونگا بس جو میرا ساتھ دیگا وہ میرے شہر مین رہنے پائے
ورنہ جو ساتھ نہ دیگا اُسکو شہر بدر ہونے کا حکم دونگا اپنے ملک و لشکر سے نکال دونگا کو
اہل شہر و اہل لشکر پر منحصر نہین ہے اگر میرا عزیز بھی ہوگا اُسکے ساتھ بھی یہی برتاؤ کرونگا
تقریر اشفاق شاہ نے سب کے روبرو بیان کی اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے سمندر شاہ کی
اطاعت ترک کی چونکہ اشفاق شاہ کے سردار و اہل لشکر سمندر شاہ کی حالت سن
سُن کے برخاستہ خاطر ہو رہے تھے اور اہل اسلام کی قدر دانی سُن سُن کے خوش ہوتے
مگر اشفاق شاہ ان سب سے بہت اچھی طور سے پیش آیا تھا اس سبب سے ناچار تھے اگر
کوئی ان کا افسر ہوتا ضرور یہ سبکے سب لشکر سے نکل جاتے مگر اشفاق کی رفاقت
ترک کرنا خلاف جانتے تھے اس سبب سے ساتھ دے رہے تھے جب یہ تقریر سنی ہر ایک
خوش ہوکر اور ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ الناس علیٰ دین ملوکھم بس اے بادشاہ آگاہ
ہو جیے کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کو سمندر شاہ سے کیا مطلب ہم نے آپ کا
نمک کھایا ہے بس جہان آپ وہان ہم جو طریقہ آپ کا وہ ہمارا جسکی آپ نے اطاعت کی ہم نے
اُسکی اطاعت کی ہم کو سمندر سے کیا غرض ہم سمندر کو کیا جانین آپ کے سبب سے
اُسکی عزت و آبرو کرتے تھے ورنہ ہم اُسکو اپنا بادشاہ کب خیال کرتے تھے ہم تو آپ کو
اپنا افسر اور سرپرست جانتے تھے اور جانتے ہین اگر آپ نے اہل اسلام کی اطاعت
کی اور وہ مذہب اختیار کیا اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور تصویر پرستی ترک
کی ہم نے تو آپ سے پہلے ترک کی یہ امر ضرور ہے کہ جہان آپ کا پسینہ گرے گا وہان ہم اپنا
خون گرائینگے ہم اپنی جانین حضور سے نہ عزیز کرینگے یہ جو سرداران و اہل لشکر نے
اشفاق شاہ بہت خوش ہوا اور اُن سب سے کہا کہ اپنے اس راز کو افشا نہ کرنا
میرا یہ قصد ہے کہ مین یہان سے اپنے شہر کو جاؤن اور یہی تقریر اپنے کل عزیزون اور اہل
شہر اور اپنے وزیر و اہل لشکر سے کہون دیکھون وہ کیا جواب دیتے ہین اگر انھون نے
انکار کیا تو اُسوقت پھر سب کو مین نکال دونگا ایسی حالت مین فساد ضرور ہوگا اُس
وقت تم لوگ میری کمک کرنا اور اگر اُن سب نے بھی مثل میرے اور تمھارے
میرے کہنے پر اور میرے خیال کے موافق اقرار کیا تو خیر اُن سب نے کہا کہ بہت خوب

بس اشفاق شاہ نے سب سردارون اور اہل لشکر کو انعام کا امیدوار کرکے اور بہت تعریفین اُن کی
کرکے کہ آپ لوگون کے سبب سے میری حکومت ہی اور مین اس سے زیادہ تر آپ لوگون سے امید
رکھتا ہون رخصت کیا اور یہ حکم دیا کہ صبح کو سب سامان درست ہو کہ مین یہان سے کوچ کر جاؤن
بس اُسی وقت سے سب سامان کھولنے لگا اسباب وغیرہ سب اژدرہاے سحر پر بار کیا گیا دن
سے بندوبست تھا کیونکہ جب نامہ سمندر شاہ کا آیا تھا اُسی وقت اشفاق نے سامان
سفر کرنے کا حکم دیا تھا اور سامان سفر درست ہو گیا تھا جو کچھ باقی تھا وہ اسوقت بندوبست
ہو گیا اب صرف خیمہ وغیرہ باقی رہ گئے ہین وہ صبح کو بار ہو جائین گے بس سب نے سامان درست
کرکے اپنے اپنے مقام پر آرام کیا اشفاق شاہ نے اپنے خیمہ مین آرام کیا راوی نے بیان
کیا ہی کہ اشفاق شاہ و کل سرداران اشفاق شاہ نے و اہل لشکر نے خواب مین اُسی
شب دیکھا کہ ایک مرد بزرگ با ریش سفید فقیرانہ لباس زیب تن کیے ہوئے اور چہرہ بہت نورانی
اُنکے ہمراہ بہت سے مرد پیر بو تمع مریدون کے ہین تشریف لائے اشفاق شاہ اور سب
سرداران و اہل لشکر سے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ زمانہ ادبار سمندر شاہ آگیا اور طلسم نہ طاق بھی برباد
ہو گا دین تصویر پرستی کوئی مذہب نہین ہی سواے خدا پرستی کے اور سب دین باطل ہین بس
جو مذہب اسلام کو اختیار کرے گا اُسکے لیے بہشت ہی اور جو کافر رہے گا وہ نار جہنم مین تا ابد رہیگا
بس جو خدا پرستون کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہو گا وہ قتل و غارت سے بچے گا اور جو
سمندر شاہ اور دیوان تاجدار کا ساتھ دے گا وہ قتل بھی ہو گا اور غارت بھی اور اُسکا مقام
دوزخ ہی بس آگاہ ہو کہ یہان سے لے کر نہ طاق تک اہل اسلام کا قبضہ ہو گا اور دین اسلام کا
ڈنکا بجے گا بس تم سب کو اور کل باشندگان سمندریہ و نہ طاق کو اگر اپنی زندگی و آبرو درکار
ہی تو دین اسلام اختیار کرین اور سمندر کی رفاقت ترک کرین کیونکہ وہ کافر ہی ورنہ اختیار ہی
یہ مقام ضرور تباہ و برباد ہو گا جو اہل اسلام کے ساتھ مارا جائے گا وہ شہید کہلائے گا اور بہشت عالی
پائے گا اور بہت سے کلمہ نصیحت کے کہے انجام یہ ہوا کہ اُسی عالم خواب مین اُن درویش روشن ضمیر
مرد پیر نے مع اشفاق شاہ کے کل اہل لشکر کو مسلمان کیا اور طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور
ایک کاغذ اشفاق شاہ کو دیا کہ اس طور کی عمارت اپنے شہر مین اُن اُن مقامون پر بنا کہ
جہان جہان بتکدہ ہین اور اُنکو منہدم کراؤ اس عمارت کا نام مسجد ہی اور اس امر کا اقرار لیا کہ
صاحبقران کی کمک کو لشکر لے کر جاؤ یہ سب امر تعلیم کر کے نظرون سے پوشیدہ ہوئے یہان
تو یہ خواب اشفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا اُدھر اُسی شب کو شہر اشفاقیہ مین کل اہل شہر نے اور
اُس لشکر نے جو کہ وہان براے حفاظت تھا اور عزیزان اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ
و اہل محل نے بھی دیکھا بلکہ اُن لوگون نے یہ بھی دیکھا کہ ایک بڑا سا میدان ہی وہان لاکھون
بلکہ کرورون آدمی ہین لاکھون آدمی ایسے ہین کہ اُنکے جسمون مین سانپ و عقرب لپٹے ہوئے
ہین طوق آتشین و زنجیر ہاے آگ مین گرفتار ہین اور ہزارون مہیب صورت کے لوگ
گرز آتشین سے اُنکو اذیت دے رہے ہین اور ایک ایک انکے کو کھینچے لیے جاتے ہین وہ لوگ
فریاد کر رہے ہین مگر اُنکی کوئی فریاد رسی نہین کرتا ہی یہ لوگ دیکھ کر ڈر گئے اور خوف زدہ
ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کافر ہین اور یہ سب ادیان باطلہ کے پرستار

تھے کوئی زہرہ پرست ہو کوئی لات پرست کوئی تصویر پرست پس اُنکو سزا دی گئی ہو کہ اُنھون نے
حالت کفر مین قضا کی اور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے ہین پس اُس کفر و کافری اور
اپنے خدا کے نہ پہچاننے اور اپنے پیدا کرنے والے کی نہ بندگی کرنے کے اور اُسکے ماننے والون
سے مقابلہ کرنے اور اُنکے کہنے پر نہ عمل کرنے کی یہ سزا ہو کہ اس عذاب سے داخل دوزخ لیے
جاتے ہین تا کہ اپنے کردار کی سزا پائین اور آتش جہنم سے جلین اور جنھون نے دین اسلام
اختیار کیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانا اور کفار کے
ہاتھ سے قتل ہوئے وہ وہ لوگ ہین جو کہ بیاقتنے سبز لباس پہنے ہوئے ہمراہ حورون کے
طرف بہشت کے جاتے ہین خوشی خوشی پس جو خدا پرست ہوگا اور اہل اسلام
کی اطاعت کرے گا اُسکا یہ مرتبہ ہو اور جو کافر رہے گا اور اہل اسلام سے مقابلہ کریگا
اُسکو یہ سزا ملیگی پس یہ سبکے سب یہ واقعہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور ڈر گئے اور باہم کہنے
لگے کہ ہم سب تو آگ مین نہ جلا جائے گا اور اُن مرد درویش سے کہا کہ ہم تو اس عذاب
کی برداشت نہ کر سکین گے اُنھون نے جواب دیا تھا کہ پھر اطاعت اہل اسلام کرو اور
دین اسلام قبول کرو یہ جو اُنھون نے سُنا تھا اُس عالم خواب مین یہ سب بھی مطیع اسلام
ہوئے تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ اہل شہر و عزیزان اشفاق شاہ و وزیر اشفاق شاہ
پس جب صبح کو ان سب کی اپنے اپنے مقام پر آنکھ کھلی اور رات کے خواب کا خیال
آیا کانپ گئے اور اُسی وقت یہ قصد کر لیا کہ جب موقع ملے یہان سے نکل چلو اور
اہل اسلام کی اطاعت کرو راوی کہتا ہو کہ کل اہل شہر و اہل لشکر و عزیزان اشفاق شاہ
مع اہل محل اور وزیر و سرداروں کے ہر ایک یہی ارادہ رکھتا تھا مگر ایک نے دوسرے کو اس
حال سے آگاہ نہ کیا تھا کہ شاید اُسنے نہ دیکھا ہو اور اُسکا یہ قصد ہو تو خرابی ہو ہمارے
حال سے وہ آگاہ ہو پس جب موقع پائین گے چلے جائین گے وزیر جادو نے جو کہ
حاکم شہر ہو طرف سے اشفاق شاہ کے یہ قصد کیا تھا کہ سب کو جمع کر کے یہ حال
بیان کرون مگر اس خیال سے کہ عزیزان بادشاہ و دیگر سردار موجود ہین کہین ایسا نہ ہو
کہ اس حال سے آگاہ ہو کر مجکو قتل کرین تو یہ آرزو میرے دل مین رہ جائے کہ مین
اہل اسلام کی ہمراہی مین جنگ کرون کفار سے پس راوی نے کہا ہو کہ اسی سبب
سے وزیر جادو خاموش ہو رہا مگر ہر وقت اس امر کا خیال ہو کہ یہان سے نکل چلے
راوی کہتا ہو کہ وزیر سے لے کر اور کل عزیز و اہل محل و اہل شہر تک سب اسی خیال
مین مصروف ہین اور ہر ایک وقت کا منتظر ہو وہان جب صبح کو اشفاق شاہ بیدار ہوا
اور سب امور ضروریہ سے فراغت کر چکا برآمد ہوا خیمہ سے یہان سب اہل لشکر آمادہ
سفر تھے سب بادشاہ کے برآمد ہونے کے منتظر تھے کہ اشفاق شاہ نے برآمد ہو کر
سواری طلب کی تخت حاضر کیا گیا پس اشفاق شاہ سوار ہوا اور خیمہ وغیرہ
سب اندرون پر بار کیے گئے اشفاق شاہ نے لشکر کو کوچ کا حکم دیا نہ بادشاہ نے
اپنے خواب کا حال بیان کیا نہ اہل لشکر نے پس اُسی وقت اشفاق جادو کل لشکر
[illegible] شفاقیہ سے روانہ ہوا جب اشفاق لشکر کو لے کر چلا گیا احراق جادو

اپنے لشکر کو لے کر داخل شہر ہوا اور خوشی خوشی باطمینان حکومت کرنے لگا ادھر اشفاق شاہ در راہ طے کر کے داخل حد شہر ہوا وزیر جادو کو خبر ہوئی وہ مع کل اہل شہر اور اہل لشکر کے استقبال کر کے شہر مین لے گیا لشکر اپنے مقام پر اُترا اُسدن تو اشفاق شاہ نے دربار نہ کیا کہ تھکا ہوا راہ کا تھا دوسرے دن دربار کیا اور جب سب حاضر دربار ہوئے بس اشفاق شاہ نے وزیر کو حکم دیا کہ آج شہر مین منادی کی جائے کہ کل سب اہل شہر اور کل ہمارا لشکر و کل عزیز اور کل ملازم و سردار حاضر ہون ہم کل کچھ حکم سُنا مین گے اگر کوئی نہ آئے گا وہ سزا پائے گا یہ حکم میرا عام ہی عورت و مرد سب حاضر ہون ساحر و غیر ساحر باشندے و مسافر تک بس وزیر نے بموجب حکم بادشاہ منادی کرا دی چارجی نے ہر گلی کوچہ مین پھر کر سب کو اس امر سے آگاہ کیا ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ نہ معلوم کیون بادشاہ نے طلب فرمایا ہی دیکھیے کیا حکم سُناتے ہین یہان اشفاق شاہ نے چوبدارون کے ذریعہ سے کل اپنے عزیزون کو طلب کیا اور کل اہل دربار کو جمع کیا اور ایک محفل تخلیہ آراستہ کی اُس مین سمندر شاہ کی مذمت اور اسکے ظلم و ستم کی حالت اور اہل اسلام کی قدردانی اور لیاقت کی تعریف کی اور اپنا خواب دیکھنا اور دین اسلام کی تعریف بیان کی اور خواب کی حالت یہ جو سب عزیزون اور سردارون نے اور وزیر نے سُنا جواب دیا کہ آپ نے بہت بجا ارشاد کیا ہم سب نے بھی یہی خواب دیکھا ہی بس ہر ایک نے اپنے خواب کی حالت بیان کی اور عرض کیا کہ ہم لوگ اس فکر مین تھے کہ اگر موقع ملے تو یہان سے نکل جائین مگر اب معلوم ہوا کہ آپ کا بھی یہی قصد ہی بس ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم سب کئی دن ہوئے کہ اس تصویر پرستی کو ترک کر چکے ہین اور اہل اسلام کی اطاعت اور دین اسلام کے مطیع ہو چکے ہین یہ جو سب نے کہا اشفاق شاہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ مین نے اسی سبب سے کل اہل شہر کو کل جمع ہونے کا حکم دیا ہی یہی حال اُن سے بیان کرونگا اور صاف صاف طور سے کہدونگا کہ جو سمندر شاہ کی رفاقت نہ ترک کرے خواہ میرا عزیز ہو خواہ ملازم خواہ اہل شہر سے میرے شہر سے نکل جائے ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا یہ حکم دے کر بس جو میری اطاعت کرے گا وہ میرا دوست ہی اور مین اُسکا دوست ہون جو اسکے خلاف کرے گا مین اُسکا دشمن ہون اور آگاہ ہو کہ یہ نقشہ جو کہ میرے پاس موجود ہی اُسی عالم خواب مین اُن مرد بزرگ نے مجکو دیا تھا اور کہا تھا کہ مسجد کا نقشہ ہی بس اسی طور کی مسجدین اُن مقامون پر کہ جہان بتکدہ تمھارے شہر مین ہون بنوا دینا بس مین کل ہی اُن سب آتشکدون اور بتکدون کے منہدم ہونے کا حکم دونگا اور مسجدون کے تعمیر ہونے کا یہ جو بادشاہ نے کہا سب خوش ہوئے اور ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ بدون کسی قسم کی زحمت کے ہم سب کی مراد بر آئی کہ بادشاہ نے خود ہم سے دین اسلام اور اطاعت اہل اسلام کے اختیار کرنے کی خواہش کی بس ہر ایک کی یہی مراد تھی سب نے بخوشی اشفاق شاہ کے کہنے کو قبول کیا اور خوشی خوشی اپنے اپنے مقام پر آئے اور بادشاہ بھی خوش ہوا اور سب کی بہت تعریف کی اور داخل محل ہوا جب وہ دن اور شب گذری صبح کو سب اہل شہر و اہل لشکر و عزیز و اقارب آکر میدان وسیع مین جمع ہوئے کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ آیا ہو لاکھون آدمیون کا مجمع تھا بس

جب اشفاق شاہ کو معلوم ہوا کہ سب آکر جمع ہوگئے ہین پس بادشاہ اُس مجمع مین آیا سب نے بادشاہ کو مجرا و سلام کیا پس بادشاہ نے بلندی پر جاکر پہلے اُن سب کی تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگ یہ فرمایئن کہ مین نے آپ کے ساتھ کیا کیا برائیان کین اور کس طور سے مین آپ کے ساتھ پیش آیا آیا مین نے عدل و انصاف سے حکومت کی یا لوگون پر اور رعایا پر ظلم و ستم کیا پس جو کچھ مین نے کیا ہو بیان فرمایئے اور یہ فرمایئے کہ آپ لوگ مجھ سے خوش ہین یا ناخوش پس صاف صاف بیان فرمایئے یہ جو اشفاق شاہ نے کہا پس سب نے پہلے اشفاق شاہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ نہ آپ نے ہم پر کبھی ظلم کیا نہ ستم روا رکھا رعایا پروری اور انصاف گستری کے ساتھ برتاؤ کیا اور حکومت کی اور ہم سب پر آپ نے اس طور سے شفقت و مہربانی کی کہ جیسے پدر شفیق اپنی اولاد پر کرتا ہی پس ہم کیونکر یہ بیان کرین کہ آپ نے ہم پر ظلم و ستم کیا اور ہم آپ سے ناخوش ہین آپ آگاہ ہون کہ ہم لوگ کیا ادنی اور کیا اعلیٰ اور کیا طفل اور کیا جوان اور کیا پیر اور کیا عورت سب خوش ہین اور ہم سب کی یہ دعا ہی کہ جب تک یہ دنیا قائم ہی اُسوقت تک آپ ہم سب غلامون کے سرون پر قائم اور سلامت رہیے اور اسی طور سے ہم سب پر مہربانی فرماتے رہیے بلکہ ہم سب کی یہ خواہش ہی کہ جہان پر خدا نخواستہ آپ کا پسینہ گرے وہان ہم سب اپنے خون کو عزیز نہ کرین بلکہ آپ کے قدم پر اپنی جانین نثار کرین یہ جواب سب نے ایک زبان ہوکر کہا بادشاہ نے کہا کہ مجکو آپ لوگون کی ذات سے یہی امید تھی بلکہ اس سے زیادہ پس یہ کہکر بادشاہ نے سمندر شاہ کے ظلم و بدعت کی حالت اور اسکے مشیرون کی کیفیت اور ذی عزتون کے بےعزت کرنے کی حالت اور جو جو ظلم اُسنے خیر خواہون اور وفادارون پر کیے تھے سب بیان کیے اور وہ حالت و کیفیت جو کہ سمندر شاہ نے سہراب جادو اپنے سپہ سالار و ملکہ غزالان کے ساتھ کی اور وہ حالت جو کہ آفاق شاہ کے ساتھ اور ملکہ ایوان نہ طاقی کے ساتھ کی اور اُنکی خیر خواہی سب بیان کی اور صاف طور سے کہدیا کہ مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی کیونکہ وہ ظالم ہی اور ناقدر ہی اسکے بعد اپنے خواب کی حالت اور نقشہ کے ملنے کی کیفیت خواب بین اور تعریف دین اسلام و مذمت دین تصویر پرستی اور تعریف اہل اسلام و اپنا اُنکی اطاعت پر کمر باندھنا اور دین اسلام کی اطاعت کرنا اور سمندر شاہ کے نامہ آنے کی کیفیت اور اپنا جواب تحریر کرنا اور سب کو اس حالت سے آگاہ کیا کہ مین یہان اس قصد سے آیا ہون کہ آپ سب کو بھی مسلمان کرلون تو پھر اہل اسلام کی کمک کو جاؤن پس جو مجکو دوست رکھتا ہو اور میرا دوست ہو وہ میرے کہنے پر عمل کرے اور اہل اسلام کی اطاعت کرے اور دین اسلام کو قبول کرے ورنہ میرے شہر سے نکل جائے اس امر کے نہ قبول کرنے پر میرے شہر مین نہ آئے ورنہ میرے ہاتھ سے اذیت پائے گا مین نے اسی سبب سے سب کو جمع کرکے آگاہ کردیا پس ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون یہ جو بادشاہ نے کہا سب نے خوش ہوکر جواب دیا کہ ہم سب نے آپ کے کہنے پر عمل کیا اسوقت سے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کیا دین اسلام اختیار کیا اور اطاعت اہل اسلام کو قبول کیا کیونکہ ہم کو آپ ایسا بادشاہ عادل اور منصف نہ ملے گا بقول کسے النّاس

عمل دین ملو کہم بس جو آپ کا مذہب و طریقہ ہے وہ ہمارا بھی راوی نے کہا ہے کہ سب کا قبل سے یہی منشا تھا اور سب اسی فکر مین تھے کہ کوئی سبب ایسا پیدا ہو کہ ہمارا بادشاہ بھی اہل اسلام کی اطاعت کرے اور سمندر شاہ مرتد کی اطاعت ترک کرے کیونکہ یہ لوگ تو اُسدن سے کہ جب سے خواب دیکھا تھا مطیع اسلام ہو چکے تھے اور اسی فکر مین تھے کہ موقع ملے تو ہم یہان سے چلے جائین بس جب بادشاہ نے یہ سب اظہار کیے سب نے خوش ہو کر بادشاہ کے کہنے کو قبول کیا اور سب خوش ہوئے بس اُسی وقت اشفاق شاہ نے داروغۂ عمارت کو طلب کرکے حکم دیا کہ سب بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین خداوند باطل نہ طاق کی اُنکو منہدم کراکے اُس اُس مقام پر مسجدین بنواؤ اس حکم مین فرق نہ ہو اور پرسون کل لشکر طیار رہے ہم یہان سے طرف لشکر اسلام کے براے کمک سفر کرینگے یہ حکم دے کر اشفاق شاہ نے مجمع کے برہم ہونے کا حکم دیا اور خود یہان سے خوشی خوشی اپنے مقام پر آیا اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ خوش خوش اپنے گھر آیا اور ہر ایک کی مراد بر آئی اور ہر ایک نے اُسی قصد کو فسخ کیا کہ یہان سے چلے جائین بس جس طور سے رہتے تھے اُس شہر مین اُسی طور سے مقیم رہے اُدھر داروغہ نے جاکر تمام بتکدہ کہ جہان جہان تصویرین ہین سب منہدم کرائے اور بنا مسجدون کی بموجب نقشہ کے ڈالی اُدھر لشکر مین بندوبست سفر ہونے لگا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس کے باشندون مین سے اور لشکر اشفاق شاہ سے دو ہزار آدمیون نے دین اسلام نہ اختیار کیا نہ سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی بلکہ باہم یہ صلاح کی ایک مقام پر جمع ہو کر کہ بادشاہ مرتد ہو گیا کہ اُسنے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے ہمراہ سب اہل شہر کو بھی مرتد کیا اور نمک حرامی پر کمر کسی سمندر شاہ ایسا کوئی بادشاہ نہ ہوگا بس ہم تو یہ کبھی نہ کرینگے کہ اپنا مذہب ترک کرین ہم نے یہان کا رہنا اور اشفاق کی ملازمت ترک کی اور ہم تو طرف سمندر شاہ کے جاتے ہین اور اس حال سے آگاہ کرتے ہین یہ جو باہم صلاح کی سب نے اس راے کو پسند کیا اور وہان سے اُسی دن شب کو کوچ کیا اور فرار ہو کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے راہ مین کہا کہ ہم سے نہ دیکھا جاتا نہ سُنا جاتا کہ شہر مین مذہب اسلام کے طریقہ جاری ہون اللہ اکبر کی صدا بلند ہو ہمارے معابد کھودے جائین راوی نے کہا ہے کہ ان سب کے قلب نہایت سیاہ تھے اِنکے دلون پر سے زنگ کفر نہ گیا تھا اُنکے مقدر مین نار دوزخ مین جلنا لکھا تھا بس یہ دو ہزار آدمی تو طرف سمندریہ کے اُسی حالت کفر مین روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب سب طور سے اشفاق شاہ کو اطمینان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر و عزیز و اقارب و سردار مسلمان ہو چلے اور کسی قسم کا بادشاہ کو خوف نہ رہا اور دو بار کر کے سب کو دیکھ لیا اور مسجدون کی بنا بھی پڑ گئی بس تین لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر اور غلہ کا بندوبست کرکے اور اپنے وزیر وزیر جادو کو اپنی طرف سے حاکم شہر کر کے عدل و انصاف و رعایا پروری کی تاکید کر کے طرف لشکر اسلام کے کوچ کیا کہ اسکا ذکر آیندہ ہوگا اور یہان وزیر جادو خوش خوش حکومت کرتا ہے اور سب اہل شہر خوش ہین یہ ملک بھی اسلام آباد ہو گیا اب اشفاق شاہ کا حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی ملکہ الیوان نہ طاقی کی حالت تحریر

کرتا ہی کہ اُسنے اپنے ملک مین جا کر کیا کیا اور حیران جادو کی کیفیت یہ ہی کہ وہ جو لشکر لے کر برائے غارت شہر الوانیہ بہ حکم سمندر گیا تھا اُسکی حالت تحریر ہو گی انشاء اللہ تعالے اُسکے بعد اور حالات قلم بند ہونگے

اب شمۂ داستان ملکہ ایوان نہ طاقی کی اور کیفیت حیران جادو کی قلم بند ہوتی ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین

بس راوی نازک خیال اس قصہ کو یون حوالہ قلم عجلیت رقم کرتا ہی اور اشہب کلک کو یون میدان مدعا مین جولان کرتا ہی کہ جب ملکہ ایوان نہ طاقی مطیع اسلام ہو کر اور صاحبقران و بادشاہ سے رخصت حاصل کر کے اس قصد سے کہ مین اپنے عزیزون اور اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر برائے کمک آؤن کیونکہ اب بہت بڑا معرکہ پڑیگا سمندر شاہ سے طرف الوانیہ کے روانہ ہوئی تھی اور اُس پہاڑ پر سے موتی لے کر کہ جہان رکھدیا تھا الوانیہ کو راہی ہوئی تھی قطع راہ کر کے داخل شہر ہوئی اُسکے داخل شہر ہونے کی کسی کو خبر نہ ہوئی کیونکہ یہ تنہا تھی اسلیے ہمراہ نہ لشکر تھا نہ سپاہ تھی کہ اُسکے آنے کی خبر سب کو معلوم ہوتی نہ کسی کو اس حال سے خبر تھی کہ ملکہ اس طور سے سمندریہ کو گئی ہی ملکہ سب کو یہ معلوم تھا کہ ملکہ نے ترک حکومت کر کے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اور اُنکی ہمشیرہ حکومت کرتی ہین بس یہ حال سب عزیزون کو معلوم تھا کہ ملکہ سمندریہ کو گئی ہی بس ایوان وہان جو آئی تو اپنے حجرہ مین آ کر اتری جو جو لوگ وہان موجود تھے وہ ملکہ کو دیکھ کر خوش ہوئے ایوان نے اُنکو اپنے قریب بلا کر کہا کہ جاؤ سوماق برق فراج کو لے آؤ اور میری بہن کو لے آؤ اور میرے دیگر عزیزون کو میرے آنے سے آگاہ کرو اور کہہ آؤ کہ آپ لوگون کو ملکہ نے طلب کیا ہی بس وہ ملازم بموجب حکم گئے پہلے ملکہ کی بہن کو ملکہ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور کہا کہ آپ کو ملکہ نے یاد کیا ہی اُسکے بعد ملکہ سوماق برق فراج ملکہ کی بھانجی کو آگاہ کیا اور بعد اُسکے ہر ایک عزیز و اقارب کو بس ملکہ کی بھانجی اور بہن اپنے اپنے مقام سے یہ سُنکے خوشی خوشی طرف ملکہ ایوان کے روانہ ہوئی اور دیگر عزیز بھی اپنے اپنے مقام سے چلے سب سے پہلے سوماق برق فراج آ کر پہونچی مع چند اپنی خواصون کے بس خالہ کو سلام کیا چونکہ ملکہ اس سے محبت بہت رکھتی تھی گلے سے لگایا پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اپنے برابر بٹھایا اور فراج کی حالت دریافت کی اُسنے جواب دیا کہ آپ کے لیے دل بہت بیقرار تھا اب میرا قصد تھا کہ کل ضرور یہان سے طرف آپ کے روانہ ہوتی کہ آج آپ خود تشریف لائین ملکہ نے جواب دیا کہ مجھکو خود اس امر کا خیال تھا کہ ایسا ہو کہ میری بچی گھبرا کر چلی آئے گی مین خود جلدی کر کے آئی گو مہلت نہ تھی نہ یہ وقت آنے کا تھا مگر تیرے خیال سے آئی اور ایک امر ضروری بھی تھا اُسکا بھی بندوبست کرنا ضرور تھا یہ کہکر وہ موتی جھولی سے نکال کر اُسکو دیا اور کہا کہ لو اپنا موتی لو اُسنے کہا کہ اپنے پاس رہنے دیجیے میرے کس کام کا ہی جواب دیا کہ نہین تم ہی رکھو میرے پاس بیکار ہی بس یہ سُنکے اُسنے سلام کر کے لے لیا یہی باتین ہو رہی تھین کہ سوماق کی مان آ کر پہونچی جو کہ اب حاکم ہی الوان کی طرف سے اُسنے بہن کو سلام کیا اور برابر آ کر قدمون کو بوسہ دیا ملکہ ایوان نے گلے سے لگایا اپنے

برابر بٹھایا مزاج پرسی کی اُسنے جو کہ خردون کا طریقہ ہی اُسی طور سے جواب دیا وہان کی حالت دریافت کی ملکہ نے کہا کہ بیان کرتی ہون یہ باتین ہو رہین تھین کہ اب اور عزیز آنے لگے سب سے ملکہ بخوشی اور بخندہ پیشانی ملی جب سب عزیز جمع ہو چکے بس ملکہ نے سب ملازمین محل کو جمع کیا اسکے بعد ملکہ نے سمندر کی سب حالت بیان کی اور کہا کہ سمندر نے مجکو یہان سے طلب کرکے یہ ظلم و ستم میرے اوپر کیے بس میری زندگی تھی کہ عیار لشکر اسلام عیاری کرکے مجکو لے گیا بس مین نے اہل اسلام کی اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوئی اور سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی بس مین اس سبب سے صاحبقران سے اجازت لے کر آئی ہون کہ تم لوگون کو جمع کرکے اس حال سے آگاہ کرون اور تم کو اور کل اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون بس سمندر شاہ اب اس لائق نہین رہا کہ اسکی اطاعت کی جائے وہ اب قدردانون کا دشمن ہی آفاق شاہ اپنے وزیر کے ساتھ اُسنے یہ سلوک کیا اور دیگر لوگون کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور میرے ساتھ یہ انجام کیا بس تم لوگون کی کیا رائے ہی سب نے کہا کہ اگر آپ نے مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر کی اطاعت ترک کی اطاعت اسلام قبول کی بس ہم نے بھی کی اور ہم سب تو ہمیشہ سے سرکش تھے سمندر شاہ کیا ہی جب ہم نے خداوند نہ طاق کی اطاعت نہ کی اور آپ نے کبھی سمندر شاہ کو خراج نہ دیا نہ خداوند کو بس پھر کیا ضرور ہی کہ ہم اُسکا دباؤ اُٹھائین بس جو کچھ آپ نے کیا خوب کیا ہم کو قبول و منظور ہی ہم سب آپکے ہمراہ ہین اور آپ کے پسینہ پر اپنا خون گرائین گے سمندر شاہ کی کیا حقیقت ہی ہم خداوند نہ طاق سے مقابلہ کرینگے زیادہ تر سوناق برق مزاج اور ملکہ کی بہن نے کہا بس اُسی وقت ایوان نے اُن سب کو مطیع اسلام کیا اور اُن سب کو اس امر پر آمادہ پایا کہ یہ سب میری اطاعت کو ترک نہ کرینگے جب ملکہ ایوان کو ان سب کی طرف سے اطمینان ہوا اپنی بہن سے کہا کہ تم آج جب دربار کرنا تو وزیر کو حکم دینا کہ وہ سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کرے کہ کل کل اہل شہر جمع ہون کہ ملکہ حکم سنائینگی اُسنے کہا کہ اچھا بس ایوان نے سب کو رخصت کیا سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام کو آئے مگر خوش یہ سب لوگ ملکہ کے مطیع تھے بس جو ملکہ نے کہا اُن سب نے قبول کیا بس ان سب کو خداوند کریم نے توفیق نیک عطا فرمائی تھی کہ اُنھون نے بھی اطاعت اسلام اور دین اسلام قبول کیا بس ملکہ کی بہن نے جب دربار کیا اور وزیر کو وہی حکم دیا وزیر نے بذریعہ منادی کے ندا کرادی بس دوسرے دن سب اہل شہر اور اہل لشکر جمع ہوئے ایوان نے اس مجمع مین آکر اور بلندی پر کھڑے ہو کر سب کو اپنی طرف مخاطب کرکے پہلے اُن سب کی تعریف کی اور دریافت کیا کہ مین نے تم پر کسی طور کا ظلم و ستم تو نہین کیا بس مین تم سے دریافت کرتی ہون کہ اگر کوئی میرا دشمن ہو اور میرے قتل پر آمادہ ہو تو تم میری شراکت کروگے یا نہین تم لوگ میرے دشمن کے شریک ہوگے یا میرے بس جو مین تم سے کہون اُس پر عمل کروگے یا میرے کہنے پر عمل نہ کروگے جلد بیان کرو یہ جو ملکہ نے کہا سب نے جواب دیا کہ آپ نے ہم پر کوئی ظلم و ستم نہین کیا بلکہ اس طور سے ہم پر مہربانی کی کہ جیسے مادر مہربان اپنے فرزند پر کرتی ہی کبھی ہم پر آپ نے ظلم نہین کیا بلکہ ہم آپ کے عہد حکومت مین اس طور سے رہے اور رہے ہین کہ جیسے شکم مادر مین بس اگر خدانخواستہ کوئی دشمن ہر کارہ ہو ہم اُسکو اس طور سے قتل کرین کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُسکے حال پر رحم کھائین اور ہم کو اُسکے حال پر رحم نہ آئے

بس ہم آپ کے دشمن کے دشمن ہین اور دوست کے دوست ہم آپ کے قدمون پر جان نثار کرنے کو موجود ہین ہم اُسکی کیون شراکت کرنے لگے ہم آپ کے شریک ہین اور ہم آپ کے فرمانے کو بسر و چشم قبول کرینگے اگر آپ یہ فرمائین کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدمون پر ڈالدو تو بھی ہم کو عذر نہ ہو یہ جو سب نے کہا بس ایلوان نے پہلے بہت مذمت سمندر شاہ کی کی اور اُسکے ظلم و بدعت کی حالت جو کہ اُسنے آفاق شاہ اور دیگر لوگون پر اور اپنے اوپر جو کہ کی تھی بیان کی اور اُسکے بعد مذمت تصویر پرستی اور اہل اسلام کی تعریف اور صفت و ثنا دین اسلام کی اور اپنے اسیری کی کیفیت اور بدعت سمندر جادو کی اور عیاری خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی کی بیان کی اور کہا کہ ای اہل مجمع جب مجکو عیار لشکر اسلام رہا کر کے لے گیا اور مین نے بزرگی دین اسلام کی دیکھی اور میرے ساتھ صاحبقران و دیگر اہل اسلام بڑی عزت سے پیش آئے اور اُنھون نے مجھ سے ترک مذہب اور اپنی اطاعت کو کہا مین نے اُس مذہب اور اُن لوگون کو اچھا پایا اور مذہب اسلام کو حق اور اہل اسلام کو قدردان دیکھا بس اُنکی اطاعت کی اور دین اسلام اختیار کیا اور وہان سے رخصت ہو کر آئی کہ تم سبکو مسلمان کرون اور لشکر لے کر برائے کمک جاؤن بس ایلوان نے ایسی صفت و ثنا اور حمد و تعریف دین اسلام کی بیان کی سب نے کہا کہ ہم نے آپ کی مہربانی سے دین اسلام کو قبول کیا اور تصویر پرستی ترک کی اور اطاعت سمندر شاہ اور ہم نے دین اسلام کو قبول کیا اور اہل اسلام کی اطاعت کو بس ملکہ نے سب کو طریقہ اسلام سے آگاہ کیا اور سب کو رخصت کیا اور وہان سے آکر اپنے محل مین دربار کیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے اُدھر اہل شہر اپنے اپنے مقام پر واپس آئے مگر خوش سبب یہ تھا کہ ایلوان نے کبھی کسی قسم کا ظلم رعایا پر نہ کیا تھا سب خوش تھے بس جو ملکہ نے کہا وہ قبول کیا طریقہ یہ ہے کہ جو رعایا اپنے بادشاہ سے خوش ہوتی ہے بس اُسکے کہنے پر عمل کرتی ہے بس جب سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی نے بیان کیا ہے کہ ایلوانیہ مین بھی اُسیدن سے دین اسلام رائج ہوگیا ایلوان نے مساجد کے بنے کا حکم دیا مدرسہ تعمیر ہونے کا حکم دیا جب سب طرف سے اطمینان ہوگیا ملکہ ایلوان نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ طیاری سفر کرو اور لشکر طیار ہو کہ مین برائے کمک لشکر اسلام کوچ کرونگی یہ جو ملکہ سوماق برق فراج نے اپنی خالہ سے سُنا کہا کہ خالہ امان مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی اور سمندر شاہ سے مقابلہ کرونگی ایلوان نے جواب دیا کہ ای فرزند ابھی تمھارے چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ تو ابھی کم سن ہے دوسرے تو نے ابھی کسی طور سے جنگ نہین دیکھی ہے وہان ہزارون کے خون ہونگے تیر اگورہ پنڈہ ہے ایسا نہ ہو کہ تجکو خوف معلوم ہو اور تو ڈر جائے سوماق نے کہا کہ یہ تو کبھی نہ ہوگا مین ضرور چلونگی صاحبقران اور بادشاہ کی زیارت کرونگی آپ خوف نہ کرین ایلوان نے جواب دیا کہ جب اس مقابلہ سے فرصت ہوگی تو مین انکو یہان لاؤنگی دعوت کرونگی اُسوقت تو زیارت کرلینا سوماق نے نہ مانا بہت اصرار کیا جب بہت اصرار کیا اُسوقت ایلوان نے جواب دیا کہ اچھا جب ہم جائینگے لشکر لے کر تو تم بھی چلنا ابھی تم اپنے باغ کو جاؤ سیر و تماشہ مین مصروف ہو اور ملکہ نے سوماق کی خواصون کو الگ طلب کر کے کہا کہ تم لڑکی کو بہلائے رہنا اور اس طرف سے اُسکو مطمئن رکھنا تاکہ مین یہان

سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن کیونکہ مجکو اُسکو ہمراہ لے جانا منظور نہین ہی ابھی وہ بچہ ہی ایسا نہ ہوکہ
وہ جنگ و پیکار دیکھ کر ڈر جائے اسی خیال سے ایوان نے سوباق سے بھی کہا تھا اُن سب
نے عرض کیا کہ بہت خوب پس سوباق خالہ سے رخصت ہوکر مع اپنی خواصون کے اپنے باغ مین
آئی اور سیر و تماشہ مین مصروف ہوئی مگر اس امر کا خیال ضرور رہی کہ ایسا نہ ہو کہ خالہ بدون میرے کوچ
کر جائین اور مجکو نہ لے جائین اسکو تو یہ خیال ہی مگر خواصون نے اُسکو ایسا کچھ لہو لعب مین مصروف
کیا کہ اُسکو بالکل خیال نہ رہا یہان ملکہ نے سردارون سے کہا کہ جب سب لشکر طیار ہو جائے
اور سب سامان سفر درست ہو جائے تو مجکو خبر کرنا مین جس طور سے حکم دون اُس پر عمل کرنا سب
نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہان سامان سفر کی طیاری ہو رہی ہی اور ملکہ اس انتظار مین
ہی کہ سب لشکر طیار ہو جائے اور سامان سفر درست ہو جائے تو کوچ کرون اب دونون بہنین
تخت سلطنت پر بیٹھی ہین اور حکومت کرتی ہین دربار آراستہ رہتا ہی اب حیران جادو کا
حال سماعت فرمائیے کہ یہ حسب بموجب حکم سمندر شاہ اسی ہزار ساحرون کا لشکر لیکر براے
تاخت و تاراج شہر ایوانیہ کے روانہ ہوا تھا بعد قطع راہ کے قریب شہر ایوانیہ کے بہو بجا
اور صحراے پُر آب و گیاہ لائق جنگ و پیکار دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا کیے لشکر اترا بس یہان تو لشکر
اترنے لگا ادھر چند ساحر ملکہ ایوان کے ملازمون سے جو کہ ہرکارون مین نوکر تھے براے
سیر و تماشہ اور بالادوی کے بیرون شہر آئے تھے اس لشکر کو فروکش دیکھ کر اُس لشکر مین
آئے ساحرون کا لشکر دیکھا حال دریافت کیا بس جب معلوم ہوا کہ یہ لشکر سمندر یہ سے
آیا ہی بحکم سمندر شاہ اسکا افسر حیران جادو ہی سمندر شاہ نے اس لشکر کو اس لیے یہان
بھیجا ہی کہ اگر اہل شہر اور ملکہ ایوان کی بہن اطاعت نہ کرے اور سرکشی پر کمر کسے مثل سابق
کے خراج دینے کا اقرار نہ کرے اور مثل ایوان کے خود سر رہے تو تم شہر کو تاخت و تاراج
کرنا اور اہل شہر کو اور کل عزیزون کو ایوان کے قتل کرنا اور شہر کو غارت کرکے تالاب بنا دینا
بس حیران جادو اس لیے یہ لشکر لے کر آیا ہی بس وہ ساحر یعنی ہرکارے یہ حال دریافت
کرکے روانہ ہوئے وہان جب حیران جادو کا لشکر اُتر چکا بس حیران نے دربار کیا اور
ایک نامہ بنام ہمشیرہ ایوان تحریر کیا کیونکہ اُسکو یہ امر معلوم تھا کہ ایوان نے تو اہل اسلام
کی اطاعت کی ہی اور لشکر اسلام مین ہی یہان اس خیال سے نہ آئی ہوگی کہ بہن تو مسلمان
ہو گئی ہون اور سب اہل شہر تصویر پرست ہین اور میرے عزیز جب اُنکو یہ حال معلوم
ہوگا تو وہ ضرور میرے قاتل ہو جائینگے بس اس خیال سے حیران نے بنام ہمشیرہ ایوان
نامہ لکھا اور سب حال ایوان کی نمک حرامی کا اپنے نزدیک مطیع اسلام ہونے کا تحریر
کیا اور ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا بس وہ ساحر نامہ لے کر داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر
کرتا ہوا طرف دربار کے چلا یہ تو ادھر سے نامہ لے کر جاتا ہی وہان دربار آراستہ ہی سب سردار
حاضر دربار ہین ایوان نہ طاقی اور اُسکی بہن دونون پہلو بہ پہلو تخت پر بیٹھی ہوئی ہین
اور حکومت کر رہی ہین کہ ہرکارون نے داخل دربار ہوکر مجراگاہ پر سے مجرا کرکے عرض کیا
کہ ہم غلامان سرکار براے سیر صحرا گئے تھے ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فروکش
ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حیران جادو اسی ہزار سے براے غارت شہر

الوانیہ بحکم سمندر جادو آیا ہے اور یہان فروکش ہوا ہے سمندر جادو نے حکم دیا ہے کہ اگر اہل شہر اور جو کہ حاکم شہر ہے میری اطاعت کرے تو خیر ورنہ شہر کو غارت کرنا اور اہل شہر کو قتل کرنا اور عزیزان الیوان کو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر ہونا بس یہ لشکر اس قصد سے آیا ہے جب ہم کو معلوم ہوا بس ہم لوگ وہان سے حاضر خدمت ہوے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ سنکے الیوان نے کہا کہ آیا ہے تو آنے دو اپنے آنے کی سزا پائے گا ایسی ذلت اُٹھائے گا کہ عمر بھر یاد کریگا کیا مین کوئی سمندر شاہ کی باتحت تھی یا ہون یا میری بہن ماتحت ہے جو اُسکی اطاعت کرے حیران کی بھی یہ لیاقت ہے کہ میرے شہر پر لشکر لے کر آیا ہے اُسکے بنائے سے کیا بنے گا اگر خود سمندر شاہ آئے تو بھی یہ امر ممکن نہین ہے کہ ہم لوگ اُسکی اطاعت کرین یہ کہکر الیوان خاموش ہو رہی اور حکم دیا کہ ہرکارون کو انعام دیا جائے بس ہرکارے انعام پاکر اور مجرا کرکے وہان سے باہر آئے یہان الیوان نے کہا کہ اے حاضرین دربار تم نے سُنا کہ سمندر شاہ نے حیران جادو کو میرے شہر کے غارت کرنے کو روانہ کیا ہے اور وہ آکر بیرون شہر فروکش ہوا ہے خیر آیا ہے تو آنے دو مین اُسوقت تک نہین خبر لیتی ہون جب تک وہ کوئی نامہ وغیرہ نہین روانہ کرتا ہے بس جب اُسکا نامہ یہان آئے گا اور وہ اپنے آنے سے خبر دیگا اُسوقت لشکر لیکر جاؤنگی اور مقابلہ کرکے اُسکو شکست دونگی سب اہل دربار نے کہا کہ حیران کی کیا حقیقت ہے اگر سمندر شاہ بھی آئے تو آپ کے غلامون کے ہاتھ سے امان نہ پائے شکست کھاکر بھاگے اور فرار پر کمر باندھے اور اُسکو امان نہ ملے الیوان نے کہا کہ تم ایسے ہی ہو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ نامہ بر دردولت پر آکر پہونچا اور اُسنے درگہ سالار سے کہا کہ میری خبر کردو کہ حیران جادو کا نامہ بر نامہ لے کر آیا ہے بس درگہ سالار نے جاکر اندر دربار کے الیوان سے عرض کیا کہ نامہ بر آیا ہے حیران جادو کا بس الیوان نے کہا کہ اُسکو بھیجدو تاکہ نامہ کا حال ظاہر ہو بس درگہ سالار نے بیرون دربار آکر نامہ بر کو دربار مین جانے کی اجازت دی بس نامہ بر اندر دربار کے آیا دربار کو آراستہ پایا الیوان کو تخت حکومت پر جلوہ گر دیکھا اور اُسکی بہن کو اور سب سرداروں کو کرسیون پر اور دنگلون پر متمکن دیکھا بس مجرا کیا کرسی چوبی ملی سلام کرکے کرسی پر بیٹھا ساقی نے بحکم ملکہ جام شراب دیا نامہ بر نے شراب پیکر کہا کہ مین نامہ بر ہون نامہ لایا ہون ملکہ نے نامہ طلب کیا اُسنے نامہ دیا بس ملکہ نے دبیر کو اشارہ کیا دبیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے نامہ لیا اور اُسکو لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا اُسمین پہلے تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی جب سب اہل دربار نے سُنی ہر طرف سے صداے لعن بلند ہوئی اُسکے بعد تعریف و توصیف سمندر شاہ کی تھی اُسکے بعد تحریر تھا کہ اے ہمشیرہ الیوان آگاہ ہو کہ الیوان نے اپنا دین آبائی ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا اور سمندر شاہ سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی بادشاہ نے جو اس امر کی بابت کہا کہ تو نے کیون دین اسلام اختیار کیا اور اپنا مذہب ترک کیا جواب دیا کہ جو میرے دل مین آیا مین نے کیا بادشاہ نے بہت پند و نصیحت کی اُسنے نہ مانا آخر کو آمادہ فساد پر ہوئی تب بادشاہ نے اُسکے قتل کا حکم دیا لوگ برائے قتل لے گئے مگر عیار لشکر اسلام اُسکو رہا کرکے لے گئے اب وہ لشکر اسلام مین ہے بس مین تم کو آگاہ کرتا ہون یہ امر تم کو معلوم ہو کہ تمھاری بہن مرتد ہو گئی اور وہ اب یہان نہ آئے گی بس اُسی غیظ و غضب مین بادشاہ نے مجھکو ادھر کو روانہ کیا تاکہ مین تم کو اس حال سے آگاہ کرون بادشاہ نے کہا ہے کہ وہ خودسری اور سرکشی الیوان تک تھی بس جب وہ ہم سے منحرف ہو گئی اب وہ طریقہ ہم

جاری رکھنا نہین چاہتے ہین لہذا تم کو آگاہ کرتے ہین کہ تم ہماری اطاعت کرو اور شہر کا خراج ہر سال روانہ کیا کرو تاکہ داخل خزانہ سرکار ہو بس مجکو حکم ہی کہ اگر وہ لوگ اس امر کو قبول کرین تو اُن سے اقرار لیکر اور میری طرف سے اُنکو حاکم کرکے اور میرے نام سکہ جاری کرکے چلے آنا اور اگر اسکے خلاف کرین اور میرے حکم کو نہ مانین تو سب اہل شہر کو قتل کرنا اور کل عزیزان الیوان کو قتل وغارت کرکے اور جو باقی رہین اُنکو اسیر کرکے میری خدمت مین حاضر کرنا بس مین تم کو تحریر کرتا ہون کہ بموجب فرمان شاہی عمل کرو ورنہ میرے ہاتھ سے تباہ وخراب ہوگے مین بموجب حکم شاہ اسّی ہزار کا لشکر لیکر آیا ہون ایک دم مین تمام شہر کو غارت کرونگا اور اہل شہر اور تم سب کو قتل کرکے اور عمارت شہر کو منہدم کرکے تالاب بنا دونگا یہی مجکو حکم ہی آیندہ تم کو اختیار ہی آگاہ ہو کہ اگر میرے نامہ کے مضمون سے آگاہ ہوکر اور غاشیہ اطاعت کو دوش پر رکھکر اور میری خدمت مین حاضر ہوکر سمندر شاہ کی اطاعت کا اقرار نہ کروگی اور اُسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہوگی جس طور سے الیوان نمک حرام تھی تو یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگی اور سب اہل شہر مارے جائینگے اور ان سب کا خون تمھارے سر پر ہوگا بس اگر نہ قبول کروگی تو آمادہ مرگ و مہیائے قضا ہوکر اپنی آغوش مین عروس مرگ کو پاؤگی سوائے ذلت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا بس مین نے تم کو ہر حال سے آگاہ کردیا جو حق تھا وہ ادا کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ آگاہ نہ کیا یہ دیکھو عدول حکمی مین بہت خرابی ہی اب وہ زمانہ نہین ہی وہ زمانہ الیوان کے ساتھ گیا اُس پر بادشاہ نے رعایت کی ورنہ اُسکی بھی یہ مجال تھی جو خودسری کرتی خیر ہم کو بادشاہ کا حکم قبول کرنا ضرور ہی ورنہ سزا پاؤگی آیندہ اختیار ہی مین نامہ کے جواب کا منتظر ہون اگر میرے موافق جواب تم نے دیا تو خیر ورنہ جواب نامہ پاکر کل لشکر لیکر داخل شہر ہونگا اور سب کو قتل کرونگا مجکو تم سے کوئی خوف نہین ہی عورت ومرد کی لڑائی کیا ایک ڈانٹ مین عورت دب جاتی ہی مین ایسا نہین ہون کہ عورت سے دب جاؤن بس مین نے جو کچھ تم کو لکھنا تھا اور آگاہ کرنا تھا آگاہ کردیا بس تم کو اختیار ہی اپنے فعل کا مین نے اپنے حق دوستی کو ادا کردیا بموجب شعر مین نے اس شعر پر نامہ کو ختم کیا شعر منت

آنچہ حق بود گفتم تمام * تو دانی دگر بعد ازین والسلام *

جب دبیر نے نامہ ختم کیا اور سب اہل دربار اور ملکہ الیوان مضمون نامہ سے آگاہ ہوئین بس ملکہ کو بہت غصہ آیا اور بہت برہم ہوئی دبیر کے ہاتھ سے نامہ اُسی حالت غیظ مین لیکر چاک کرڈالا اور اُس نامہ بر کو دیکھکر کہا کہ حیران جادو سے یہ نامہ دیکر کہنا کہ اسکی بتی بناکر اپنے مقام مبرز مین رکھ لے اسکا جواب یہی ہی اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے حیران جادو کو تحریر کرو کہ او نمک حرام یہ تو کیا کرتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو ہم سے مقابلہ کریگا ہم وہ لوگ ہین کہ آج تک کسی سے نہین دبے نہ کسی کی اطاعت کی نہ کسی کو خراج دیا بس تو کیا ہی اگر خود تیرا بادشاہ لشکر لیکر آئے وہ بھی وہ سرجنگ پائے کہ تمام عمر یاد کرے بس خیریت اسی مین ہی کہ تو یہان سے چلا جا اور کسی کو نہ بھیج ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا تجکو یہان ٹھیر کر لائی ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری خدمت مین حاضر ہوکر میری اطاعت کر این امر کا خیال رہے کہ نہ مین نہ میری بہن ماران تیری نہ تیرے بادشاہ کے باپ کی ماتحت تھی نہ ہے تو نے جو یہ لکھا بالکل جھک مارا اور گو کھایا تو یہ جانتا تھا کہ مین یہان نہین ہون بس اسی

سبب سے تو نے یہ کلمہ تحریر کیے مین تیری سرکوبی کو یہان موجود ہون مین نے یہان آکر قبل سے سب اہل شہر اور اہل لشکر وا اپنے عزیزون پر اپنے مسلمان ہونے اور اپنی اطاعت اہل اسلام کے کرنے کی سب حالت بیان کر دی اور اُن سب کو بھی مسلمان کر لیا اب تیری یہان دال نہ گلے گی تو بیکار یہان فتنہ پردازی کرنے کو آیا ہی کیون قضا نے گھیرا ہی بس تو کیون تکلیف کرے مین تو خود لشکر لے کر تیرے مقابلہ کو بیرون شہر آتی ہون بس تیرا جو کچھ جی چاہے میرا کر لے مین موجود ہون اہل شہر نے تیرا اور تیرے بادشاہ کا کیا نقصان کیا ہی جو تو اور وہ اُنکی تباہی پر آمادہ ہی بس مجھکو کیا ضرورت ہی کہ مین بیکار اُن کا خون کراؤن بس مین خود ہی کیون نہ تیرے مقابلہ کو آؤن زیادہ کیا تحریر کرون یہ امر تو دل سے دور رکھ کہ یہان کوئی تیرے اس خوف دلانے سے ڈر جائیگی اور سمندر کی اطاعت کرے یہ امر بالکل غیر ممکن ہی بس آمادہ جنگ ہو مین لشکر لے کر آتی ہون اور بہت سے کلمات سخت و سست تحریر کرائے بلکہ دشنام تحریر کرائے اور ایسے کلمہ کہ جسکے سننے سے نامرد کو بھی غصہ آجائے بس اس طور کا جواب تحریر کرا کے اُس ساحر کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے ایوان نے حکم دیا سرداروں کو کہ اسی وقت ایک لاکھ ساحرون کا لشکر طیار ہو کہ مین لشکر لیکر برائے مقابلہ حیران جادو جاؤن کیونکہ وہ بڑا نطفہ حرام ہی کہین ایسا نہ ہو کہ وہ جواب نامہ دیکھتے ہی لشکر لے کر اندر شہر کے نرغہ کر کے چلا آئے اور اہل شہر کو قتل کرے تو بڑی خرابی ہو اس امر سے کیا فائدہ سردارون نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین لشکر طیار ہی یہ سُنکے ایوان نے ماران سے کہا کہ ای بہن مین ایک لاکھ کا لشکر لے کر برائے مقابلہ حیران جاتی ہون تم پرسون تک دو لاکھ ساحرون کا لشکر لے کر آنا تاکہ مین اُس مقابلہ سے فرصت کر کے اسی طرف سے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہو جاؤن کیونکہ اگر شہر سے جاؤنگی تو سوماق کو معلوم ہو گا وہ ضد کریگی اُسوقت خرابی ہو گی یا تو اُسکو رنج دون یا اُسکو ہمراہ لے جاؤن لیجانے مین خرابی ہی آزردہ کرنے کو دل گوارا نہین کرتا ہی بس یہ طریقہ اچھا نکلا ہی کہ اُسی طرف سے مع لشکر کے کوچ کر جاؤن ماران نے کہا کہ اچھا بس ملکہ ایوان نے اُسی وقت ان سردارون کو اجازت دی کہ جنھون نے کہا تھا کہ لشکر طیار ہی کہ تم جاؤ اور لشکر کو لے کر آؤ مین برآمد ہوتی ہون اور خیمہ وغیرہ اژدرون پر بار کراؤ بس وہ سردار دربار سے باہر آئے اور سب اہل کارون کو ملکہ کے حکم سے آگاہ کیا اُسی وقت خیمے و بارگاہین وغیرہ اژدرون پر بار کیے گئے چھاؤنی مین جا کر اُن سردارون نے ایک لاکھ ساحرون کا لشکر جو کہ طیار تھا اُسکو کمربندی کا حکم دیا بس تھوڑے عرصہ مین وہ سب ساحر طیار ہو گئے نشان لشکر اژدرون پر نصب کیے گئے بس جب لشکر طیار ہو گیا سب سردار دست بستہ پر حاضر ہوئے کہ ملکہ ایوان برآمد ہوئی سب سردارون نے مجرا کیا تخت سحر حاضر کیا گیا ملکہ اُس پر سوار ہوئی لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا سب سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے گرد تخت ملکہ حلقہ باندھ کر چلے بس سواری ملکہ کی بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی عقب مین ایک لاکھ ساحر تھے قاز و قرقرے پر سوار ابر سحر سرون پر سایہ فگن عجب شان و شوکت سے ایوان لشکر لے کر شہر سے روانہ ہوئی بیرون

شہر پہونچی مقابل لشکر حیران فروکش ہوئی بارگاہین وغیرہ برپا ہونے لگین یہان یاران نے سردارون کو حکم دیا کہ پرسون تک تین لاکھ اور ساحر طیار ہوجائین پرسون لشکر اپنے ہمراہ لے کر اپنی بہن کی خدمت مین جاؤنگی یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسوقت سردارون نے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کردیا چونکہ سامان سفر تو ہو رہا تھا کہ ملکہ ایوان نے یہ حکم دیا تھا کہ لشکر طیار ہو مین براے کمک اہل اسلام جاؤنگی بس یہ جو حکم سردارون نے اہل لشکر کو دیا اُسی وقت سے جلد جلد سامان سفر ہونے لگا یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے اور وہان بیرون شہر ایوان سے مقابل حیران لشکر کو اُترنے کا حکم دیا ہے اُدھر لشکر حیران مین سب اطمینان سے بیٹھے ہین حیران نے دربار کیا ہے سب سردار حاضر ہین جواب نامہ کا منتظر ہے کہ وہ ساحر جواب نامہ لے کر آیا اور عرض کیا کہ ملکہ ایوان بھی موجود ہے آپکو یہ خیال تھا کہ وہ نہ ہونگی لشکر اسلام مین ہونگی اُنھون نے وہان سے یہان آکر سب اہل شہر کو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر کو اور اپنے عزیزون کو ہر جا بطریقہ اسلام جاری ہے آپ کا نامہ چاک کر ڈالا اور بہت سخت سست کہا اور وہ آمادہ جنگ ہین لشکر لے کر آئی ہین ہزارون دشنام آپ کو دین اور لاکھون سمندر شاہ کو آپ کو جواب نامہ سے اُنکی سرکشی ظاہر ہوجائے گی یہ کہکر وہ نامہ پیش کیا حیران نے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا بس جب حیران مضمون نامہ سے آگاہ ہوا ایسا غصہ آیا کہ کانپنے لگا چہرہ لعل ہوگیا اور کہا کہ ایوان کی قضا آئی ہے خیر میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے یہ کہکر سردارون سے کہا کہ لشکر کو کمربندی کا حکم دو مین کیون اس امر کا انتظار کرون کہ ایوان لشکر لے کر آئے تو مقابلہ کیا جائے بس گیا ضرور ہے کہ عرصہ ہو مین مرغہ کر کے کیون نہ شہر پر قبضہ کرلون اندرون شہر کیون نہ مقابلہ کرون سردارون نے جواب دیا کہ بہت خوب ابھی سردار بیرون بارگاہ نہ آئے تھے کہ جاسوسان لشکر حیران بارگاہ مین آئے مجرا گاہ سے مجرا بجالائے اور دعا دے کر عرض کیا کہ پہلوان جہان و ساحر زمان آگاہ ہون کہ ملکہ ایوان مع طاؤس ایک لاکھ ساحر لے کر بیرون شہر آئین ہین اور آپ کے مقابلہ مین اپنے لشکر نے فروکش کیا ہے لشکر ابھی ابھی آکر اترا ہے بارگاہین وغیرہ برپا ہو رہی ہین یہ سننا تھا کہ حیران نے سردارون سے کہا کہ ایوان نے بہت جلدی کی بڑی عقل مند ہے خیر آئی ہے تو کہان جاتی ہے اب مین بدون قتل کیے کب مانتا ہون اور اس شہر پر قبضہ کیے ہوئے کہدو کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر حیران جادو مین طبل جنگ پر چوب پڑی نفیر سحر دم بنا ادھر ملکہ ایوان کا لشکر اُتر چکا تھا ملکہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر تھے کہ صدا طبل جنگ کی ملکہ کے کان مین آئی طائران سحر خبر نے خدمت طبل جنگ سنکر حاضر ہوئے ملکہ کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا ملکہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس حربی بجا ادھر ملکہ نے دربار برخاست کیا اُدھر حیران نے سب سردار اپنے اپنے مقام پر دونون طرف سے آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے طرفین کے ساحر اپنا اپنا سحر درست کرنے لگے وہ باقی ماندہ دن اور وہ شب سامان جنگ مین دونون لشکرون کو گذری طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ شب بر طرف ہوئی اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی دونون میدان مصاف مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی ساحرون نے سحر کر کے پست و بلند زمین کو

ہموار کیا ہو درخت حائل نظر تھے اُنکو ہلم کیا ابر سحر بنا کر اُسکے ذریعہ سے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو ہٹا یا بس جب سب درستی ہو چکی اور دونوں طرف صف بندی ہو چکی اُسوقت ایوان نے اپنا تخت قلب لشکر سے نکالا اور وسط میدان میں آکر کہا کہ او حیران جادو اگر کچھ دم رکھتا ہی اور غیرت بھی ہی تو مجھ سے آکر مقابلہ کر کیا اس امر سے فائدہ کہ بیکار بندگان خدا کا خون ہو میرے تیرے فیصلہ ہو جائے اگر میں تیرے اوپر غالب آؤن تو تیرا لشکر میری اطاعت کرے اگر تو مجکو اسیر کرلے خواہ قتل تو میرے اہل شہر اور اہل لشکر اور سب عزیز مع میری بہن کے تیری اطاعت کرینگے یہ سننا تھا کہ حیران جادو نے بھی اپنا تخت سحر قلب لشکر سے نکالا اور مقابلہ ملکہ ایوان کے آکر تخت کو روکا اور کہا کہ اے ایوان اب بھی کچھ نہیں گیا ہی تو اس امر کا اقرار کرکہ میں نے سمندر شاہ کی اطاعت کی اور اب برابر خراج دیئے جاؤنگی اور اپنا مذہب قدیم اختیار کیا تو میں واپس جاؤن اور سفارش کرکے تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دون ورنہ میرے ہاتھ سے ماری جائیگی مجکو شرم آتی ہی کہ میں کیا دن دہاڑے عورت سے مقابلہ کرون عورت و مرد کا مقابلہ تو رات کو پلنگ پر ہوتا ہی گو تو ضعیف ہو گئی ہی مگر اگلے زمانہ کی عورت ہی جو تیرے ساتھ مقابلہ کرتے مین مرد کو تکلیف ملیگی وہ جوان عورت کے ساتھ نہ ملے گی بس میری یہ راے ہی کہ اگر تو قبول کرے تو میں تجکو اپنی ہم بستری کے لیے سمندر شاہ سے طلب کرلون تو بھی ساحرہ ہی میں بھی ساحر ہون میں سحر کرکے تجکو جوان کرلونگا ایسا جوان کہ جسکا مثل و نظیر نہ ہوگا بلکہ نا کتخدا بنا لونگا جب میں اور تو پلنگ پر ہونگی اُسوقت مقابلہ کا مزا ہوگا اور یہان کیا مقابلہ کا مزا ہوگا تو بڑی بے غیرت ہی کہ سامنے دو دریاے لشکر کے کہتی ہی کہ مجھ سے مقابلہ کر و مین ایسا بے غیرت نہیں ہون کہ تجھ سے یہان مقابلہ کرون اگر شب بھی ہوتی تو کیا نقصان تھا یہ جو حیران نے کہا ملکہ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اُس طور کا مقابلہ تو اپنی مان کے ساتھ کر یا بہن کے ساتھ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری قضا بھی آگئی ہی بس اب اگر ایسے کلمے زبان پر لائے گا تو تیری زبان گدی کی طرف سے نکال لی جائے گی تو کیا میری خطا کو معاف کرائیگا اور کیا تیرا بادشاہ میری خطا معاف کرے گا لا جو تو حربہ سحر رکھتا ہی اُسنے کہا کہ پہلے تو حربہ کر اسنے جواب دیا کہ جب سے ہم مطیع اسلام ہوئے ہین یہ طریقہ ترک کیا کہ حریف پر پیش دستی کرین بس جب حریف اُسکے حربہ سے ہمارا خدا ہم کو بچاتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین بس یہ سنکے حیران نے ایوان پر سحر کیا ایوان نے رد کر دیا پھر حیران نے سحر کیا ملکہ نے رد کر دیا باہم دس پندرہ سحر کی رد و بدل ہوئی جب حیران نے دیکھا کہ مین کسی طور سے ایوان پر غالب نہیں آتا ہون جو سحر کرتا ہون ایوان رد کر دیتی ہی بس ایک مرتبہ ایوان کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے ایوان یہ تو سحر ہو چکے نہ تم غالب آئین نہ میں بس میں سحر کرتا ہون بھلا اسکو تو رد کر دو ملکہ نے کہا کہ ہان میں ہوشیار ہون تو سحر کر میں نے ایسے طفل مکتب بہت سے تعلیم دیے ہین حیران نے کہا کہ ہان میں بھی جانتا ہون کہ تم نے ہزارون کو اپنے کتاب کا سبق دیا ہو گا اور تعلیم کیا ہو گا یہ جو حیران نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ او نطفہ حرام تیری مان تو ابھی تک سر بازار اپنی کتاب کا سبق دیا کرتی ہی پھر آیندہ و روندگوا اور تیری بہن وہ ابھی جوان ہین میں گیا

سبق دونگی حیران نے کہا کہ اچھا خبردار ہوجا یہ کہکر اور جھولی سے ترنج نکال کر اور اپنی ران کا خون دے کر اسم سحر پڑھکر ملکہ کی طرف پھینکا اور ایک دستک دی جیسے وہ ترنج قریب ملکہ پہونچا ملکہ نے اشارہ کیا کہ وہ ترنج بیچ سے شق ہوگیا اور اُسکے اندر سے ایک شعلہ نکلا وہ بالاے ہوا گیا اور ایک گنبد آتشین بنکر طیار ہوا اور طرف ملکہ کے چلا ملکہ جب تک سنبھلے سنبھلے کہ وہ گنبد ملکہ کے اوپر آپڑا ملکہ مع تخت کے اُس گنبد آتشین مین پوشیدہ ہوگئی دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک دھوان اُس گنبد سے نکلا اہل لشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ تمام ہوگئی سحر حیران نے ملکہ کو قتل کیا قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کردین سب ملکہ کے لیے افسوس کرنے لگے اہل لشکر حیران جادو خوش ہوئے ادھر حیران جادو نے اپنی کلاہ کج کر کے صدا دی کہ زدم و پست کردم بھلا عورت کہین مرد سے مقابلہ کر سکتی ہی یہ کہکر اپنے تخت پر جھوما اُدھر ملکہ کے لشکر نے قصد کیا تھا کہ اپنے مقام سے حرکت کرے کہ جب حیران جادو نے یہ کہا کہ زدم و پست کردم آواز آئی کہ ارے زدی و پست کردی مین تیری حریف موجود ہون ادھر دیکھ حیران جادو نے ملکہ کی صدا پہچان کر پشت کی طرف دیکھا جب ملکہ اُدھر نظر نہ آئی تو طرف دست راست کے دیکھا اور چپ کے ادھر بھی ملکہ نظر نہ آئی اُدھر ملکہ نے پھر صدا دی کہ اندھا ہوگیا مین سامنے موجود ہون یہ ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اب جو سامنے تخت کے نگاہ کی دیکھا کہ ملکہ زمین سے نکل رہی ہی اہل لشکر ملکہ نے جو ملکہ کو دیکھا اُنھون نے تو اپنے قصد کو فسخ کیا اور خوش ہوئے مگر حیران کے حواس جاتے رہے کہ یہ میرے ایسے زبردست سحر سے بچ گئی ملکہ نے زمین سے نکلتے ہی ایک مرتبہ اُس برج آتشین کی طرف نگاہ کر کے اُف جو کیا وہ گنبد خاک ہوکر رہ گیا جب ملکہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹا سا بیضہ فولادی تھا ملکہ نے گنبد کو برباد کر کے حیران جادو سے کہا کہ مین نے تیرا سحر رد کیا اب تو میرا سحر رد کر اور خبردار ہوجا حیران نے کہا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس ملکہ نے وہی بیضہ فولادی حیران کے سینہ کو تاک کر مارا بس جیسے حیران کے قریب وہ بیضہ پہونچا اُسنے انگشت کا اشارہ کیا کہ وہ بیضہ درمیان سے شق ہوگیا اُس سے ایک جانور سفید رنگ پیدا ہوا اور پرواز کر کے بالاے ہوا گیا اور گرد سر حیران گردش کرنے لگا سات مرتبہ گردش کر کے اُسنے صداے افسوس بلند کی اس صدا کا بلند کرنا تھا کہ حیران کی یہ حالت ہوئی کہ مثل آئینہ حیران ہوکر رہ گیا سکتہ کا عالم ہوگیا اُدھر ملکہ نے سحر کو زور دیا بس اُس طائر نے لشکر کی طرف رخ کر کے وہی صدا دی جس کے کان مین اُس طائر کی صدا پہونچی اُسکی یہی حالت ہوئی یہانتک کہ قریب دو ہزار اہل لشکر کے اس سحر مین مبتلا ہوکر پرون سے نکل آئے اور ملکہ سے کہنے لگے کہ ہم آپ کے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا کہ تم سب اپنے گلے اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالو یہ جو ملکہ نے کہا اُن سب نے ایک مرتبہ خنجر سحر میانون سے کھینچکر اپنے گلون پر رکھ کر جو تکان دی برابر سے دو ہزار اُنکے گلے کٹ گئے دو ہزار لاشین زمین پر تڑپنے لگی یہ جو واقعہ اہل لشکر حیران جادو نے دیکھا اور یہ امر اُن پر ثابت ہوا کہ یہ سحر ایوان کا ہی اور اس سحر مین مبتلا ہوکر سب نے اپنی جان دی جو اس طائر کی صدا سنیگا اُس کا یہی حال ہوگا سب نے اپنے کانون مین انگلیان دے لین مگر حالت یہ ہی کہ جس کے کان مین صدا جاتی ہی وہ بیہوش ہوکر لشکر سے باہر

باہر چلا آتا ہے اور ملکہ سے کہتا ہے کہ کیا حکم ہوتا ہے ملکہ کہتی ہے کہ اپنے کو ہلاک کرو وہ ہلاک کرتا ہے ادھر حیران جادو نے ملکہ سے کہا کہ مین تمھارا غلام ہون مجکو کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ یہی حکم ہے جب مین جانون کہ تم میرے غلام ہو کہ اپنے سر کو کاٹ کر پھینکدو یہ سننا تھا کہ حیران نے خنجر پر ہاتھ ڈالا اور نیام سے لے کر گلے پر رکھا ادھر حیران نے خنجر گلے پر رکھا اُدھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلی زمین سے پیدا ہوئی اور جست کرکے برابر اُس طائر کے پہونچی اور اُس کو جال مار کر پکڑ لیا راوی نے کہا ہے کہ یہ سحر سمندر جادو کا تھا کہ سمندر نے حیران کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا ورنہ ایلوان نے تو اسکا کام تمام کر دیا تھا بس اُس پتلی نے اُس طائر کو پکڑ کر اور سر پر لاکر حیران کے ذبح کیا جب اُسکے خون کے قطرے حیران پر گرے حیران کو ہوش آیا خنجر اپنے ہاتھ مین پایا حیران ہوا اُس پتلی نے سامنے آکر کہا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہے اور یون حریف کے سحر مین مبتلا ہوتا ہے دیکھو تو اپنے لشکر کا حال کہ کیا حال ہے اب جو حیران نے پلٹ کر دیکھا تو ہزارون لاشون کو زمین پر تڑپتے پایا حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس پتلی نے کہا کہ یہ سب سحر مین ایلوان کے مبتلا ہوئے تھے اور اپنے ہاتھ سے گلے کاٹ کر ہلاک ہوئے اور یہی حالت تمھاری بھی تھی اگر مین تھوڑی دیر اور نہ آتی تو تمھارا بھی کام تمام تھا یہ کہکر پتلی نے قصد کیا کہ زمین پر گر کر غرق زمین ہو جاؤن ایلوان نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلا فولادی زمین سے پیدا ہوا ایلوان نے اُس پتلے کی طرف اشارہ کیا کہ لینا اس لکاتہ قحبہ پتلی کو اس چھنال نے آکر اپنے یار کو بچایا اور میرے سحر کو برباد کیا یہ کہنا تھا کہ وہ پتلا مثل شرارہ کے قریب اُس پتلی کے پہونچا اور ہائے جان جہان کہکر مثل بلا کے اُسکے چمٹ گیا اور پیار کرنے لگا بوسے لینے لگا وہ کہنے لگی کہ دور ہو تیرے یہ کیا کرتا ہے وہ یہ جواب دیتا تھا کہ جو مرد کا کام ہے وہ کرتا ہون مین تو تیرا مدت سے عاشق ہون آج تو مجکو ملی ہے بدون اپنے مصرف مین لائے تجکو کب چھوڑتا ہون ان دونون لشکرون کے سامنے تیرے شیشۂ عصمت کو اپنے تیشہ سے توڑتا ہون یہ کہتا ہے اور چٹا چٹ بوسہ لیتا ہے اور یہ قصد ہے کہ پکڑ لے جاؤن پس یہ جو حال اس پتلی نے دیکھا ایک مرتبہ لڑنے پر آمادہ ہوئی باہم کشتی بالا ہوا ہونے لگی اور وہ پتلا یہ کہتا جاتا ہے کہ بڑی سرکش عورت ہے ہان سچ ہے کہ سب عورتین جو کہ نا کتخدا ہوتی ہین وہ پہلی شب اسی طور سے ہشت و مشت کرتی ہین بس نوبت بامین جا رسید کہ وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا دونون لشکرون کے لوگ یہ تماشہ دیکھ رہے ہین اور متحیر ہوکر تقریر پر پتلے کی ہنستے ہین حیران خود حیران کھڑا ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس پتلی کے بچانے کی کیا تدبیر کرون اُدھر وہ پتلا اُس پتلی کو پکڑ لایا روبرو ایلوان کے اور اُس پر غالب آیا حالت یہ تھی کہ بوسہ لیے جاتا تھا بس جب ایلوان کے روبرو پہونچا پوچھا کہ کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ اس لکاتہ کی ٹانگین پکڑ کر چیر ڈال اس قحبہ نے اپنے یار کو بچایا میرے سحر کو برباد کیا یہ ایلوان کا کہنا تھا کہ اُس پتلے نے اُسکی ایک ٹانگ ایک ہاتھ سے پکڑ لی اور دوسری دوسرے ہاتھ سے اور قصد کیا کہ چیر ڈالون وہ پتلی چلائی کہ ای حیران کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے مین نے تجکو بچایا تو مجکو اس ظالم کے پنجہ سے نہین بچاتا ہے بس یہ سنکے حیران جادو نے قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر اس پتلہ نے ایک جھٹکا دیا کہ وہ پتلی مقام شرم گاہ سے لے کر تا بہ گلو دو

ہو گئی آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہو گئی آواز آئی کہ کشتی ہرا کہ نام من پتلی سحر سمندر شاہ بود اُدھر وہ پتلا اُسکو چیر کر غرق زمین ہو گیا جب تاریکی برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی سب نے دیکھا ملکہ سامنے کھڑی ہوئی ہے اور حیران جادو بھی کھڑا ہوا ہے نہ وہ پتلی ہے نہ پتلا جب حیران جادو نے دیکھا کہ ایوان نے سحر کرکے اُس پتلی کو بھی غارت کیا اور میرے دو ہزار لشکر کے لوگ قتل کئے بہت بڑا سحر کیا بس ایک مرتبہ برہم ہوکر تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر ایک مشت خاک اُٹھائی اور اُس پر اسم سحر دم کرکے اور ایوان سے کہکر کہ خبردار ہوجا تو نے تو بہت بڑا سحر کیا تھا مجکو میرے خداوند لقصویر نے بچایا بس ایوان نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون تو سحر کر بس یہ سنکے حیران نے وہ خاک ایوان پر ماری سب نے دیکھا کہ سنگ ریزے طرف ملکہ کے چلے اُدھر حیران وہ خاک ملکہ پر مارکر اور سحر کرکے اپنے تخت پر آکر بیٹھ گیا اُدھر جس قدر سنگ ریزے تھے اُسی قدر پھول بنکر طیار ہوئے اور طرف ملکہ کے چلے یا تو وہ خاک تھے یا چادر گل ہوگئے اب جو اُسکی خوشبو پھیلی اور اہل لشکر ملکہ کے دماغ مین پہونچی سب مست ہوگئے اور اشعار بہاریہ پڑھنے لگے ادھر وہ چادر گل ملکہ پر گری اور ملکہ اُن پھولون کے سبب سے عروس بن گئی اور اسکا بھی دماغ معطر ہوگیا اور ملکہ بھی مست ہوکر جھومنے لگی اور اشعار بہاریہ پڑھنے لگی جب حیران نے دیکھا کہ کل لشکر کے ساحر مست ہوگئے اور ملکہ بھی مست ہوگئی بس اسنے سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوئے اُنکو اسنے اپنے روبرو طلب کرکے کہا کہ ان سب کے سر کاٹ لاؤ بس ایک پتلا تو طرف ملکہ کے کارد لے کر چلا اور باقی پتلے طرف لشکر کے راوی نے کہا ہے کہ ابھی وہ پتلا نہ لشکر مین پہونچنے پایا ہے نہ ملکہ کے قریب پہونچا تھا کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور ایک پتلا پیدا ہوا کہ اُسکے ایک ہاتھ مین ایک جام تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک شیشہ اُس پتلے نے زمین سے نکلتے ہی اُس شیشہ کو اُن پتلیون کی طرف کھینچ مارا اور جام کو لیکر قریب ملکہ کے آیا اور اُس سے پانی لے کر ملکہ کے منھ پر چھینٹا دیا اور کہا کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ یہ کہکر اور چھینٹا دے کر اور ایوان کو ہوشیار کرکے اُسی پتلہ نے وہ جام اُچھال دیا کہ وہ جام بالائے ہوا جاکر ابر بن گیا اور تمام لشکر پر محیط ہوگیا اور اُس سے بارش ہونے لگی جس کے اوپر قطرہ پانی کا گرا وہ ہوشیار ہوگیا ایک دم مین تمام لشکر کو ہوشیار کر دیا حیران نے یہ معرکہ دیکھا ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ سحر کرکے اس پتلہ کو قتل کرون مگر رہ جاتا ہے اُدھر اُس پتلہ نے جو شیشہ اُن پتلون پر مارا اور وہ شیشہ اُنکے قریب آکر خود بخود شق ہوگیا اور اُس سے شعلہ نکلا کہ اُس شعلہ نے اُنکو جلانا شروع کیا اُدھر وہ پتلے جلنے لگے اُدھر یہ سب ہوشیار ہوئے اُن پھولون کا یہ حال ہوا کہ سب پژمردہ ہوکر رہ گئے بالکل خوشبو جاتی رہی ملکہ کو جو ہوش آیا اپنے اوپر پھولون کی چادر پڑی ہوئی پائی مگر سب پھول خشک تھے ملکہ نے اُن سب کو توجہ کر کے پھینکدیا اور حیران کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو نے بھی بہت بڑا معرکہ کا سحر کیا تھا مجکو بھی بچایا میرے خداوند کرم نے مین پہلے ہی سے یہ تدبیر کر آئی تھی ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ پتلہ یہ سب کام کرکے غائب ہوگیا اُسکا غائب ہونا تھا کہ وہ ابر بھی غائب ہوگیا راوی بیان کرتا ہے

کہ جب ملکہ پر حیران نے برج آتشین گرایا تھا اور ملکہ اُس مین پوشیدہ ہوگئی تھی بس اسی حالت مین ملکہ سحر کر کے نکل گئی تھی وہ جو دھوان سب نے دیکھا تھا وہ ملکہ نے اُس برج آتشین سے نکل کر اور غرق زمین ہوکر یہ سب بندوبست کیے تھی بس جب حیران نے دیکھا کہ ایوان نے اس سحر کو بھی رد کیا اور میرے سب پتلہ ہاے سحر جلا دیے غصہ آگیا اور تیغچہ سحر نیام سے لیکر ملکہ پر آپڑا ملکہ نے بھی تیغچہ نیام سے لیا لگی تیغچہ بازی ہونے باہم ضرب چلنے لگی رد و بدل ہونے لگے جو ضرب ملکہ کرتی ہی حیران رد کرتا ہی اور جو حیران کرتا ہی ملکہ رد کرتی ہی تھوڑے عرصہ تک تو باہم خوب تیغچہ چلا اب حیران دبنے لگا ملکہ دبانے لگی بس ایک مقام پر جو دبا ہٹا اب حیران نے دیکھا کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی بس عقب مین ہٹ کر اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار ہو بس تیغچہ کا وار کیا ملکہ نے سپر سحر پر رد کر کے اور خبردار کہکر جو اپنا وار کیا حیران نے بھی سپر سحر سے چہرہ کو پناہ کیا ملکہ نے سر کا ہاتھ بتا کر جو کمر پر وار کیا حیران جب تک سپر روکے روکے تیغچہ جو دوال کمر پر پڑا مثل خیار تر کے دو ہوگئے حیران تیغچہ سحر سے قتل ہوکر زمین پر گرا اُسکے بس غل مچانے لگے تاریکی ہوگئی آگ برسنے لگی سنگ باری و برف باری ہونے لگی آثار حشر و نشر برپا ہوئے آواز آئی کہ ہستی مرا نام من حیران جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطالب خود نرسیدیم جب یہ صدا آچکی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی ایوان نے دیکھا کہ لاش حیران کی سامنے پڑی ہی بس جب اہل لشکر حیران نے اپنے مالک کو کشتہ پایا اور ایوان کو زندہ سب کی آنکھون مین جہان تیرہ و تار ہوگیا اور ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لیکر طرف ایوان کے چلے یہ جو حال لشکر ایوان نے دیکھا وہ بھی چلے بس دونون لشکر باہم مل گئے جنگ مغلوبہ ہوگئی ترنج و نارنج پیکان کے چھٹے چلنے لگے ابر سحر بن بن کر گرنے لگے آتش سحر مشتعل ہونے لگی کافر ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہونے لگے بازار مرگ گرم ہوگیا دریاے خون روان ہوا لاشہ خاک پر تڑپنے لگے سر خاک پر لوٹنے لگے تھوڑے عرصہ تک جنگ مغلوبہ رہی لشکر حیران جما ہوا لڑا کیا آخر لشکر بے سردار کب تک مقابلہ کرے شکست کھائی لشکر ایوان نے قدم لشکر حیران کے اُٹھا دیے بس کفار بھاگ کر پڑاؤ پر آئے یہان بھی حریف نے نہ ٹھہرنے دیا قتل کرنا شروع کیا پڑاؤ چھوڑ کر بھاگے ان سب نے پڑاؤ بھی لوٹ لیا تعاقب کیا بہت دور تک تعاقب مین آئے جب سب لشکر کوہ و صحرا مین منتشر ہوگیا اُسوقت ایوان نے کہا اپنے اہل لشکر سے کہ اب تعاقب کرنے سے کیا فائدہ بھاگے ہو ڈنکا بچھانا کر دو یہ جو ملکہ نے کہا بس سب اہل لشکر تھم گئے ایوان اپنے اہل لشکر کو لیکر طرف پڑاؤ کے واپس آئی اُدھر وہ لشکر شکست خوردہ حیران کا ایک مقام پر جمع ہوا اور سب کے سب بحالت خراب طرف سمندر رہ کے بھاگے اس خیال سے کہ سمندر شاہ کو اس حال سے آگاہ کرین تو اُدھر کو بھاگے ہوئے جاتے ہین اُدھر ایوان نے اپنے فرودگاہ پر پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور جو لشکر کے ساحر جنگ مغلوبہ مین مرے اُنکے دفن کا اور کفار کے سبکدستی کا قبل اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار کفار مارے گئے اور دو ہزار اہل اسلام کام آئے بس اُن سب کو ملکہ نے دفن کرایا اور کفار کی لاشون کو اُس صحرا مین پڑا رہنے دیا کہ زاغ و زغن

کھا جائین پس سب سردار کمرین کھول کھول کر بارگاہ مین آئے ملکہ تخت پر آ کر بیٹھی سب حاضر
دربار ہوئے ملکہ کو سب نے خوشی کی اور ظفر کی نذرین دین ملکہ نے خوش ہو کر سب کو انعام
دیا لشکر آسودہ ہوا ملکہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے ملکہ اپنے خوابگاہ
مین گئی وہ رات براحت و آرام بسر کی یہان جب سحر ہوئی اب ملکہ نے دربار کیا ملکہ اس
انتظار مین ہے کہ ماران لشکر لے کر آ لے تو مین سب لشکر لے کر برائے کمک اہل اسلام
جاؤن طرف سمندریہ کے ایوان یہان اس انتظار مین ہے وہان آج جو شہر مین مہران نے
دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُن سے ملکہ ماران نے دریافت کیا کہ لشکر طیار ہے
اُنھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہے سامان سفر سے پس ملکہ نے حکم دیا کہ لشکر کو کوچ
کا حکم دیا جائے اور جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا جائے ملکہ ابھی یہ حکم دے رہی تھی
کہ ملکہ ایوان کی ظفر یابی کی اور حیران کے مارے جانے کی اور لشکر کے شکست کھا کر
بھاگنے کی حالت بیان کی پس ملکہ یہ خبر سنکے خوش ہوئی پس اُسوقت حکم کوچ دیا سردارون
نے سب لشکر کو حکم ملکہ سے آگاہ کیا لشکر مین کمربندی ہوئی سب سامان سفر طیار ہوا
جلوس سواری در دولت پر حاضر کیا گیا پس ملکہ سب لشکر کو اور سردارون کو ہمراہ لے کر
طرف ایوان کے روانہ ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ ان سب واقعات کی خبر سوماق
برق مزاج کو نہین ہوئی اسکا سبب یہ تھا کہ وہ اپنے باغ مین لہو لعب مین مصروف
تھی اور باغ بھی شہر سے دس کوس پر تھا بدین سبب خبر نہ ہوئی پس ماران لشکر لے کر
بیرون شہر آئی ایوان کو خبر ہوئی سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا سردار استقبال
کر کے لے گئے ایوان کو ماران نے سلام کیا اُسنے برابر جگہ دی لشکر اُترا پس سب
حال ایوان نے اپنی بہن سے جنگ و پیکار کا بیان کیا وہ سنکے بہت خوش ہوئی
اُسدن تو ایوان نے وہان اور قیام کیا پس دوسرے دن تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر
مع خیمہ و بارگاہ کے اپنی بہن ماران سے رخصت ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی کہ انکا
حال آیندہ تحریر ہوگا اور ماران باقی ماندہ لشکر لے کر شہر مین واپس آئی اور انتظام شہر مین
مصروف ہوئی پس اب راوی الطاف جادو کا حال تحریر کرتا ہے

اب شمہ حال الطاف جادو وزیر سمندر شاہ کا سماعت فرمایئے

راوی نے اس داستان ندرت بیان کو اس طور سے بیان کیا ہے کہ جب الطاف جادو
سمندر شاہ سے منحرف ہو کر اور بخوف سمندر شاہ رات کو مع اپنی ناموس و مال
و اسباب و عزیزون کے شہر سے نکل کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا تھا اس عجلت
مین چلا سب کو ہمراہ لے کر کہ رات ہی رات قریب لشکر اسلام پہونچ گیا جب صبح ہوئی
تو اسنے حد لشکر اسلام پر پہونچکر خیمہ وغیرہ برپا کیے اُس مین سب کو اُتارا اور خود بھی آ کر خیمہ
مین بیٹھا اور ایک عرضی اس مضمون کی خدمت صاحبقران مین روانہ کی پہلے القاب
آداب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ یہ خاکسار آپ کا الطاف جادو اس امر کا خواستگار
ہے کہ اشتیاق قدمبوسی مین اپنے گھر سے نکل کر مع تحمل مال و اسباب و اہل عیال کے آیا

لشکر کے قریب مقیم ہوا ہی مین نے آپ کے اوصاف بہت کچھ سُنے ہین اُنکو سُنکے مجکو اشتیاق ہوا
کہ آپ کی قدمبوسی حاصل کرون پس اُس اشتیاق مین یہان آیا ہون کہ آپ کی ملازمت حاصل
کرکے اپنے دیدہ ہاے بے نور کو آپ کے نور قدم سے روشن کرون پس اس امر کا امیدوار
ہون کہ مجکو اجازت دیجئے کہ مین مع سب اپنے اہل و عیال کے حاضر خدمت ہون اور جو جو
زیادتی مجھ پر سمندر شاہ نے کی ہی وہ کیا آپ کی خدمت مین عرض کرون زیادہ حد ادب
آفتاب دولت تابان و درخشان باد یہ عرضی لکھواکر ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران
مین روانہ کی وہ ساحر عرضی لے کر اُدھر کو روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر
اسلام مین دربار آراستہ تھا کلکل اللہ تخت پر جلوہ فرما تھے اور صاحبقران دنگل سوسیت پر
جلوہ گر تھے اور سب عزیز صاحبقران و بادشاہ اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ گر تھے اور
سب سردار بھی اور ایک طرف سب شاہان اطراف سمندر یہ مثل محراب شاہ وغیرہ
کے اور ایک سمت سب ساحران لشکر اسلام مثل مرزبخ آفتاب علم و آفاق شاہ وغیرہ
کے عیاران لشکر اسلام تختہاے طلائی پر بیٹھے ہوئے تھے خضران بن عمر ثانی کرسی ہدہد
پر بیٹھے ہوئے تھے اور سب خادم و خدمتگار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر
عرضی لے کر در دولت پر حاضر ہوا یہان دربارگاہ پر جبریل بن عادی مرتبہ درگہ سالاری پر
بیٹھے ہوئے تھے اس ساحر نے جبریل سے عرض کیا کہ میری خبر کر دیجیے صاحبقران کو کہ
ایک ساحر عرضی لے کر آیا ہی الطاف جادو کی پس جبریل کرسی پر سے اُٹھ کر داخل
بارگاہ ہوئے مجرا بجا لائے عرض کیا کہ ایک ساحر سمندر یہ کا ایک عرضی
لے کر آیا ہی اور کہتا ہی یہ عرضی الطاف جادو کی ہی اُسنے خدمت صاحبقران مین روانہ
کی ہی ... بہت کیا حکم ہوتا ہی یہ ... صاحبقران نے سُنا پلٹ کر آفاق شاہ کی طرف
دیکھا اور ... فرمایا کہ تم الطاف جادو سے واقف ہو کہ یہ کون ہی اور کس
مرتبہ کا ساحر ہی کیونکہ تم تو ... شہر کے رہنے والے ہو اور اہل دربار سے ہو آفاق شاہ
نے کہا کہ حضور الطاف جادو بھی بہت بڑا ساحر زبردست ہی اور معزز ساحرون
مین سے ہی ... ایک وزیر ہی سمندر شاہ کا اور وزیر معزز ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ ہمیشہ
... کے ... جب کہ مین وزیر تھا تو یہ بھی وزیر تھا مین اس مرتبہ پر
تھا کہ لشکر ... شہر بشہر پھرا کرتا تھا اور ہر ایک ملک پر سمندر شاہ کا قبضہ
کراتا تھا یہ سب ملک میرے فتح کیے ہوئے ہین پس جب میری طرف سے سمندر شاہ
کو اطمینان ... کیا اور میری خیرخواہی دیکھ لی یہ امر ضرور ہی کہ سمندر شاہ میرا بہت پاس
کرتا تھا اور بہت دوست رکھتا تھا مجھ سے کہا کہ اب تم ضعیف ہو گئے ہو تو اپنے
ملک کو جاؤ اور اپنے مقام پر کسی اور کو مقرر کرو پس مین نے بھی منظور کیا مین نے اپنے
بھائی اشفاق شاہ کو اپنے مقام پر مقرر کیا اور خود آفاقیہ مین آکر حکومت کرنے
لگا میرا طریقہ حالت ملازمت مین بھی یہ تھا کہ برس دن کے بعد دربار مین ایک ماہ
کے لیے آتا تھا اور بعد ترک ملازمت بھی وہی طریقہ رہا پس مین وزیر لشکر تھا اور وہی
طریقہ میرے بھائی نے جاری رکھا اور الطاف جادو وزیر ملک ہی اسکے پاس تمام

ملکون کے کاغذ آتے ہین یہ اُن پر دستخط کرتا ہی اور آٹھوین دن دربار مین جاتا ہی اور دو وزیر دربار مین
کہ جنکے نام شملاق و امراق ہین بس آج کل وہ زیادہ مقرب بارگاہ ہین یہ سارے فسادات
اُنکی ذات سے ہین بس الطائف جادو وزیر معتمد بادشاہ ہی یہ اُسی سے عرضی لکھی ہی نہ معلوم
اس عرضی کا کیا مضمون ہی اور کس سبب سے عرضی لکھی ہی ساحر کو طلب فرما کے عرضی ملاحظہ
فرمائیے صاحبقران نے جبرئیل سے فرمایا کہ اس ساحر کو اندر بارگاہ کے آنیکی اجازت دو
جبرئیل نے بیرون دربار آکر اُسکو اجازت دی وہ ساحر داخل بارگاہ ہوا اُسنے ایسا دربار آراستہ
پایا کہ کبھی نہ دیکھا تھا ایک طرف آفاق شاہ و ملکہ غزالان و سہراب جادو و ملکہ گوکیہ روشن
تن کو بیٹھے دیکھا اور دیگر ساحران نامدار و ایک طرف محراب شاہ و اقبال شاہ
وغیرہ کو پایا اور دیگر شاہان ذی اقتدار جو مسند پر تھے ہر کو پایا اور سرداران صاحبقران و عزیزان
صاحبقران کو متمکن پایا ایسا دربار کبھی نہ دیکھا تھا ایسا رعب و داب تھا کہ کیا ممکن تھا کہ
کوئی سر اٹھا کر دیکھ سکے ایک طرف عیاران نشستہ ہوتے تھے بس اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا
آفاق شاہ نے اس ساحر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای مہربان جادو استیورٹ کدھر
آنا ہوا تمہارے مالک تو بہت اچھے ہین اُسنے سر اٹھا کر آفاق شاہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ آپ کے جان و مال کو دعا کرتا ہون اور میرے آقا کا بھی مزاج اچھا ہی آفاق شاہ نے
کہا کدھر آنا ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین ایک عرضی لیکر خدمت صاحبقران مین آیا ہون
آفاق شاہ نے کہا کہ وہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ وہ مسند نشین شاہ سے ناراض ہو کر مع
اپنے مال و اسباب و اہل و عیال و عزیز و اقارب کے رات کو شہر سے نکل کر چلے
آتے ہین اور قریب لشکر صاحبقران پہنچ کر یہ عرضی لکھی ہی آفاق شاہ نے کہا
کہ کیون ناراض ہونے کا کیا سبب ہوا اُسنے کہا کہ اسکا حال مجھکو نہین معلوم مین کیا
جانون آفاق شاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ہی کہا کہ پیش کرو اُسنے
وہ عرضی جیب سے نکال کر خدمت صاحبقران مین پیش کی صاحبقران نے دبیر کو اشارہ
کیا اُسنے عرضی اُسکے ہاتھ سے لیکر لفافہ چاک کر کے پڑھی سب اہل دربار نے سنی بس
صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ اسکی پشت پر لکھدو کہ تم شوق سے آؤ ہم کو خود تمہاری
ملاقات کا اشتیاق ہی تم تو ہمارے دینی بھائی ہو چکے ہو اب کوئی تمہاری طرف بہ نگاہ
کج نہین دیکھ سکتا ہی یہان سب تمہارے دوست ہین کوئی دشمن نہین ہی تم شوق سے
آؤ یہ تمہارا گھر ہی بس یہ مضمون تحریر کرا کے صاحبقران نے اُس ساحر کو خلعت سے
سرفراز کیا اُسی کے روبرو سہراب جادو و ملکہ غزالان کو حکم دیا کہ آپ لوگ جائین
اور الطائف جادو کا استقبال کر کے لائین بس یہ سب ساحر بموجب حکم صاحبقران
اپنے سرداروں کو لیکر باہر بارگاہ کے آئے ادھر وہ ساحر جواب عرضی لیکر اور
خلعت پاکر صاحبقران کو سلام کر کے بیرون بارگاہ آیا اور طرف الطائف جادو
کے روانہ ہوا ملنے جانے لگے بس یہان سے یہ ساحر تخت ہائے سحر پر سوار ہو کر
بیٹھے صاحبقران نے خواجہ ثالث کو حکم دیا کہ ای خضرالیٰ بن عم تم بھی جلد لشکر سے جاکر
اطراف مین حسب سہراب جادو وغیرہ الطائف جادو کو لیکر داخل لشکر ہو

انھے جو کچھ خیمے وغیرہ اُسکے ہمراہ ہون اُنکو مقام مناسب پر برپا کرانا اُسکا مال و اسباب احتیاط سے رکھوانا اور سہراب سے کہنا کہ وہ الطاف کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے مع اُسکے عزیز و اقارب کے بارگاہ مین آئے بس خواجہ یہان سے روانہ ہوئے اور حد لشکر پر آکر الطاف جادو و سہراب کے منتظر کھڑے ہوئے اُدھر وہ ساحر جواب عرضی لے کر الطاف جادو کی خدمت مین پونہچا اور صاحبقران و بادشاہ و سردارون کے خلق و مروت کی تعریف کی اور کہا کہ جبکہ صاحبقران نے سُنا کہ آپ قریب لشکر آکر فروکش ہوئے ہین سہراب جادو و ملکہ غزالان کو برائے استقبال روانہ کیا ہی یقین ہی کہ راہ مین ہونگے اس ساحر نے دربار کی بہت تعریف کی اور وہ عرضی کہ جسکی پشت پر جواب تھا الطاف جادو کو دی الطاف نے جواب عرضی پڑھا بس مضمون سے آگاہ ہوکر اپنے کل سردارون اور عزیزون کو ہمراہ لے کر باہر بارگاہ کے آیا اور طرف سہراب جادو کے چلا اُدھر سہراب مع غزالان و سردارون کے اِدھر کو آرہا تھا کہ راہ مین ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد الطاف جادو سہراب وغیرہ کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے خیمہ مین آیا بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا مزاج پرسی کی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا بعدہ سہراب نے الطاف کے اِدھر آنے کی حالت دریافت کی الطاف نے کہا کہ مین روبرو صاحبقران کے سب حال بیان کرونگا سہراب نے کہا کہ پھر چلو صاحبقران انتظار کر رہے ہونگے یہ سُنکے الطاف نے جواب دیا کہ بہت اچھا اور اُٹھ کھڑا ہوا بس سہراب و غزالان و سب سردارون کو ہمراہ لے کر باہر خیمہ کے آیا اور ملازمون کو حکم دیا کہ سب اسباب بار کرو اور چلو اول تو سب اسباب رہی تھا جو کچھ خیمہ وغیرہ برپا تھے سب بار ہوئے بس الطاف جادو کو سہراب اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلا عقب مین سب سردار اور عزیز الطاف و ناموس اور خیمہ وغیرہ اور مال و اسباب تھا یہان سر حد لشکر پر خواجہ کھڑے ہوئے تھے سہراب نے دور سے دیکھکر الطاف سے کہا کہ دیکھو وہ خواجہ سلامت کھڑے ہین انھون نے سحران کو قتل کیا اور عشاق کو اور ماہیان کو اور افتاب جادو کو انھون نے سب عیاران کین ہین یہ بہت بڑے عیار ہین شاہ عیاران کا لقب ہی سب واقعات بیان کیے اور کہا کہ پہچان لو بس سہراب الطاف کو لے کر لشکر مین آیا پہلے الطاف خواجہ سے ملا خواجہ نے الطاف کی بہت تعریف کی اور کہا کہ مین نے سنا ہی کہ تم بہت سخی ہو مثل تمھارے شہر سمندریہ مین کوئی سخی نہین ہی بہت تعریف کی بس الطاف نے خوش ہوکر ایک مالا مروارید کا دیا خواجہ نے خوش ہوکر وہ مالا لیا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی تم بہت سخی ہو یہ کہکر سہراب سے کہا کہ تم تو انکو لے کر مع اسکے عزیزون کے بارگاہ مین جاؤ کہ صاحبقران انکے منتظر ہین اور مین انکے خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون یہ کہکر خواجہ ناموس الطاف و مال و اسباب و خیمہ وغیرہ کو لے کر ایک جانب روانہ ہوئے اور جائے مناسب پر لشکر مین خیمہ وغیرہ برپا کرائے ناموس کو اُتارا سب مال و اسباب ملازمان الطاف کے سپرد کر کے اور سب بند و بست کر کے طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے اُدھر سہراب الطاف جادو کو لے کر

در بارگاہ پر پہونچا الطاف نے جنرپل کو دیکھا سہراب سے کہا کہ یہ کون ہین کہا کہ داروغہ بارگاہ بس سہراب اُن سب کو لیکر داخل بارگاہ ہوا یہان صاحبقران انتظار کر رہے تھے الطاف نے دربار کو خوب آراستہ پایا بس الطاف نے صاحبقران و بادشاہ کو اور سب سرداروں کو سلام کیا صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے گلے سے لگایا بادشاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا بس حلقہ ساحران مین الطاف کو مع اُسکے عزیزوں کے جگہ ملی صاحبقران و سب اہل اسلام بہت شفقت و [illegible] سے پیش آئے الطاف نے آفاق شاہ وغیرہ سے ملا سب عزیزان الطاف نے شرف ملازمت حاصل کیا اور اپنے مرتبہ کے موافق ہر ایک بیٹھا بس صاحبقران نے الطاف سے آنے کا سبب دریافت کیا اُسنے وہ سب حال جو کہ اُس پر گذرا تھا سمندر جادو کی طرف سے اور اسی جلد مین وہ تحریر ہی بیان کیا اور کہا کہ یہ ظلم و ستم میرے اوپر سمندر نے کیا اور دیگر لوگون پر بس مین نے دیکھا کہ اب یہان رہنا بیکار ہی دوسرے آپکی ملازمت کا مین بہت مشتاق تھا بس مین نے خیال کیا کہ یہی وقت ہی یہان سے نکل چلنے کا بس مین وہان سے سب کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ تم نے خوب کیا یہ تو خانہ بے تکلف ہی جس کا جی چاہے آئے کوئی مانع نہین ہوتا ہی مین تمھارے بیان سے بہت خوش ہوا بس الطاف نے وہ سب حالات جو کہ اُس پر گذرے تھے اور اسی جلد مین تحریر [illegible] چکے ہین ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے سب کے روبرو بیان کیے ہر ایک نے سمندر کی اہانت سنکے آفرین کی سب اہل دربار الطاف جادو سے خوش ہوئے اُسکے ہمراہی بھی ہر ایک سے اچھی طور سے ملے بس ابھی الطاف دربار مین تھا کہ خواجہ آکر پہونچے اُنھون نے بہت کچھ تعریف کی اور صاحبقران سے کہا کہ مین نے بموجب حکم آپ کے سب بندوبست کر دیا یہ عرض کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے کہ اتنے عرصے مین جنرپل نے ایک فرد لاکر صاحبقران سے دستخط کرا کے الطاف کو دی اُس فرد مین تحریر تھا کہ سرکار صاحبقران و بادشاہ سے چند خیمہ و چوبدار و دیگر ملازم اور سب سامان خیمہ کی آرائش کا اور سامان باورچی خانہ تمکو اور تمھارے عزیزون کے لیے مقرر ہوا اور ہر ایک کا مشاہرہ معقول مقرر ہوا بس آج سے تم سب کے نام دفتر سرکار مین لکھے گئے اور ملازم ہو گئے فرد مین ہر ایک کے مشاہرہ کی شرح تھی کیونکہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہی خواہ اُسکے ساتھ سامان بود و باش ہو خواہ نہ ہو سرکار صاحبقران سے ضرور علی قدر مرتبہ مقرر ہوتا ہی بس یہی طریقہ ساتھ الطاف کے بھی برتا گیا بس جب وہ فرد الطاف کو ملی اور اُسمین سب ملازمون کے نام تھے الطاف نے آفاق سے اس فرد کا حال دریافت کیا کہ یہ کیسی فرد ہی آفاق نے کہا کہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اُسکو سرکار صاحبقران سے خیمہ اور اُسکا سامان اور جسقدر لوگ اُسکے ہمراہ ہوتے ہین سب کا مشاہرہ مقرر ہوتا ہی اور چند چوبدار و دیگر ملازم سرکار سے مقرر ہوتے ہین اُنکی [illegible] خزانہ سے ملتی ہی اور باورچی خانہ کا سب سامان اور [illegible] خزانہ سے [illegible] ہوتا ہی اور کچھ سپاہ اُسکے پاس نام لی جاتی ہی بس یہ فرد اُسی کی ہی اس [illegible]

یہ حال سنکے الطائف بہت خوش ہوا کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام و خیمون کو روانہ ہوئے الطائف بھی مع اپنے ہمراہیون کے باہر آیا آفاق شاہ ہمراہ تھا وہ الطائف کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوا راہ مین اُن ملازمون اور چوبدارون نے آکر مجرا کیا جو کہ سرکار صاحبقران سے مقرر ہوئے تھے الطائف نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا مطلب ہے اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیا حکم ہوتا ہے الطائف نے کہا کہ میرا کیا حکم کوئی تم میرے ملازم ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے ملازم ہین ہم سب کو سرکار صاحبقران سے مشاہرہ ملے گا اور ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہین گے یہ سنکے الطائف نے جواب دیا کہ تم سب اُس مقام جاکر قیام کرو کہ جہان میرے خیمے وغیرہ برپا ہین مین آتا ہون اور اپنے عزیزون کو بھی روانہ کیا اور خود آفاق شاہ کے ساتھ اُسکے خیمہ مین آیا تھوڑے عرصہ تک یہان بیٹھا رہا اُسکے بعد اپنے مقام پر آیا سب بندوبست ٹھیک پایا بہت خوش ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ الطائف کے آنے کی لشکر اسلام مین بہت خوشی ہوئی ہر ایک سردار نے اسکی دعوت کی بس یہان تو الطائف کی دعوت ہو رہی ہے اور وہ دین اسلام سے مشرف ہو چکا ہے اور صاحبقران کو یہ انتظار ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو یہان بھی طبل جنگ بجوایا جائے اور مقابلہ کیا جائے بس ان سب کو تو مصروف دعوت اور صاحبقران کو انتظار جنگ مین چھوڑا جاتا ہے اب حال سمندر شاہ لکھا جاتا ہے اور کیفیت جنگ و پیکار لشکر اسلام و لشکر کفار تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی بتوفیق الہی

اب ذو قلمہ داستان سمندر شاہ کا جواب نامہ گنجور شاہ سے آگاہ ہونا اور اُس نامہ بر کا آنا جو کہ طرف اشفاق شاہ کے گیا تھا اور عرض کرنا کہ اشفاق شاہ مع لشکر حاضر ہوتا ہے اور اُسکی عرضی دینا پھر خبر آنا کہ چند پہلوان غیر ساحر آئے ہین اُنکا دربار مین آنا اور سب حال سُنکے لاف و گزاف کرنا اُن لوگون کا آکر سمندر شاہ سے حال اشفاق شاہ بیان کرنا جو کہ شہر اشفاقیہ سے فرار کرکے چلے آئے تھے سمندر شاہ کا حال اشفاق شاہ سُنکے برہم ہونا اور کہنا کہ مین جنگ مسلمانان سے فراغت کرلون تو ان سب کو سزا دونگا اور حکم دینا کہ پیش خیمہ روانہ کیا جائے پرسون ہم کوچ کرینگے برائے مقابلہ اہل اسلام و طیاری لشکر کا حکم دینا اُس لشکر کا بھاگ کر آنا جو کہ حیران جادو کے ہمراہ ابوانیہ پر گیا تھا اور حال جنگ سے و قتل حیران سے سمندر شاہ کو آگاہ کرنا بس افسوس کرنا سمندر شاہ کا اور لشکر لیکر بیرون شہر آنا اور اہل اسلام سے مقابلہ ساحرون سے و غیر ساحرون سے اور ہر ایک

مددگار سمندر شاہ کا واہل اسلام کے تئین وقت پر پہونچنا اشتیاق حجرہ نشین
کا ہاتھ سے سوماق برق مزاج کے مارا جانا اور جنگ سمندریہ ہونا سمندر شاہ
کا شکست کھا کر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے فرار کرنا صاحبقران کا بعد
فتح شہر سمندریہ پر قبضہ فرمانا اور ملکہ نسیم سیمتن دختر سمندر شاہ کا ساتھ
سہراب جادو کے عقد ہونا اور عاشق و معشوق کا وصل سے شاد ہونا
صاحبقران کا جشن خوشی کرنا اس سے فراغت کر کے اور ملکہ نسیم سیمتن کو حاکم سلطنت
سمندریہ کر کے صاحبقران کا عقب سمندر شاہ مین طرف طلسم کے روانہ
ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان اخبار و ناقلان آثار بلبل ہزار داستان قدر گلچینان معنی ہمتا مین یون رقمزدہ سنج کرتے ہین و شہسوار کلک کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین و شمشیر آبدار زبان کو اس طور سے معرکہ آرائی لشکر معنی کرتے ہین کہ جب سمندر شاہ نے بیکی زمرد کے ذریعہ سے نامہ طرف گنجور شاہ کے روانہ کیا اور ایک حکم نامہ بنام اشتیاق شاہ اور حیران جادو کو براے غارت شہر الوانیہ روانہ کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر تیار ہو اور سب سامان سے درست ہو کیونکہ ہمین براے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرنا ہوگا لشکر مین بندوبست ہونے لگا تھا اور وہ جو بادشاہ ساحر و مخبر ساحر بیرون شہر مقیم ہوے ہین لشکر وہ بھی سامان لشکر کشی کر رہے ہین بس سمندر شاہ دربار کرتا ہے اور اہل دربار سے ہر روز یہ کہا کرتا ہے کہ کیا بات الطاف نہین آیا حیران باولیبوش مہم الوانیہ سے فارغ ہو کر حاضر ہوا اشتیاق جادو بھی آیا ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ تھا اور سب سردار حاضر دربار تھے کہ اجناس جادو نے آکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام نے غلہ کا بندوبست براے لشکر کر لیا ہے جب حضور کا جی چاہے کوچ فرمائین سمندر شاہ نے اسکو اس خدمت کے صلہ مین انعام دے کر رخصت کیا ابھی دربار آراستہ تھا کہ وہ سوار حاضر ہوئے کہ جو براے تلاش الطاف جادو گئے تھے اور وہ ساحر انھون نے عرض کیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کہین الطاف جادو کا نشان نہ ملا ہان ہم جب قریب لشکر اسلام پہونچے تو معلوم ہوا کہ الطاف جادو شہر سے نکل کر داخل لشکر اسلام ہوا صاحبقران نے بہت عزت کی اور وہ دعوت ہر ایک سردار کی کھا رہا ہے اور بہت خوش ہے یہ خبر سنکے سمندر شاہ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ یہ بدولت اپنے مقام سے حرکت کرتے ہین سب نمک حرامون کو انکے افعال کی سزا دینگے اور اہل اسلام کو قتل کرینگے اب مجکو ان سب کی تباہی کا خیال آگیا ہے اب یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتے ہین یہ کہکر ان سب کو رخصت کیا سمندر شاہ خاموش بیٹھا تھا کہ یکایک چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجرا کر کے اور بد دعا دے کے عرض کیا کہ حضور آگاہ ہون کہ

کیا بعطال قوی بازو عفطال قوی تن قلطال سخت پنجہ کرگان گرز زن پیکان نیزہ باز
و ادراک تیغ زن وغواک سخت کمان یہ پہلوانان جہان سات لاکھ کا لشکر لیکر براے
کمک حضور آئے ہین اُنکا لشکر بیرون شہر درکش ہے اور یہ سب غیر ساحر ہین بس یہ
سب پہلوان مع اپنے سردارون کے طرف دربار کے آتے ہین یہ سننا تھا کہ سمندر شاہ خوش
ہوگیا درگہ سالار کو حکم دیا کہ پہلوان جو آئے تو منع نکرنا دربار کی آراستگی کا حکم دیا فوراً دربار
آراستہ ہوگیا اُن سب کے لیے کرسیان آراستہ کردین گئین کہ وہ آکر پہونچے داخل دربار کفر
آثار ہوئے ہر ایک نے سمندر شاہ کے تخت کو بوسہ دیا مجرا کیا اور جو مقام اُسکے لیے
مقرر ہوا تھا اُس پر بیٹھ گیا جب یہ سب بیٹھ چکے اُسوقت ادراک وغواک نے سمندر شاہ
سے دریافت کیا کہ کچھ خداوند حال لشکر اسلام اور سبب جنگ و پیکار بیان کرین سمندر شاہ
نے شملاق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ وزیر میرا بیان کریگا بس اُنھون نے شملاق سے کہا
کہ تم بیان کرو شملاق نے کہا کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ بادشاہ نے سہراب جادو اپنے
سپہ سالار کو اس علت سے کہ اُسنے یہ خواہش کی تھی کہ میری شادی ملکہ نسیم سیمتن
اپنی دختر کے ہمراہ کردیجیے وہ اُس پر عاشق ہوگیا تھا مگر بادشاہ نے قبول نہ کیا ایک
تو بلا لازم تھا دوسرے خود بادشاہ کا قصد تھا کہ مین اپنی دختر کو اپنی تصرف مین لاؤن
اُس سے وصل حاصل کرون اُسکے باغ جوانی سے ثمر آرزو حاصل کرون بس موقوف کر
ماہیان طوفان کش کے پاس روانہ کیا کہ تم وہان جاؤ آج کل طوفان پر کسی نے لشکر کشی
کی ہے اُسنے کمک طلب کی ہے بس تم اُسکی کمک کو جاؤ اور سہراب کو جب اُدھر روانہ
کر چکا تو طوفان کو خفیہ طور پر لکھ بھیجا کہ اُسنے بہت سرکشی پر کمر کسی ہے اسکو اسیر کر لینا
مین نے یہان اس سبب سے اسیر نہین کیا کل سب لشکر اُس کا تابع ہے غدر ہونے کا ڈر ہے
بس جب سہراب وہان پہونچا ماہیان طوفان کش حاکم دریاے سبز رنگ نے
سہراب کو غافل پاکر اسیر کرکے پاس سحران سیہ پوش اپنی بہن کے روانہ کیا وہ
نادرون دریاے سبز رنگ کے مسکن گزین تھی بس اُسی زمانہ مین لشکر اسلام
کنارے دریاے سبز رنگ کے آکر مقیم ہوا صنوبر شاہ دلوانہ جت و بھوت
نے اہل اسلام کی اطاعت کی جب سحران کو خبر ہوئی اُسنے حباب جادو اور
سہراب جادو کو قید سے رہا کرکے براے مقابلہ صاحبقران روانہ کیا حباب تو
مارا گیا اور سہراب اسیر ہوا سہراب نے اہل اسلام کی اطاعت کی اور سحران
سے مل کر سب حالات سے اہل اسلام کو آگاہ کیا سحران کو نفرہ دیا جب سمندر شاہ
کو خبر ہوئی مقابلہ کی کہ سحران سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہورہا ہے بس اپنے دوسرے
سپہ سالار آفتاب جادو کو براے کمک سحران روانہ کیا بس عیاران لشکر اسلام
نے سہراب کی کمک سے اس پار آکر سحران کو بھی عیاری کرکے قتل کیا اور آفتاب
کو بھی ادھر [illegible] کو بھی قتل کیا وزیر یا کو مٹا دیا بس اب لشکر اسلام کا خروج ہوا اُنھون
نے ادھر کو لشکر کشی کی ہے تمام اپنے قبضہ مین کیا ہر ایک بادشاہ کے عاجز ہوکر اسلی
[illegible] اور [illegible] یہ خوشی ہے اُس پر یہ ہوا کہ دختر آفتاب جادو [illegible] دی

جو کہ اسوقت دربار مین موجود ہین براے اسیری عیاران لشکر اسلام گئین تھین وہ بھی واپس آئین اور شریک اہل اسلام ہو گئین وہ جو اسیر ہو گئین انھون نے جو اہل اسلام کو قوی دیکھا انکی خواہش شہوانی نے زور کیا وہ ایک سردار پر عاشق ہو گئین اور مسلمان ہوئین اور شریک اہل اسلام ہو گئین پس ان سب نے یہ آفت یہان برپا کی غزالان لے تو عاشق ہو کر بس پھر جو مقابلہ ہوا اُس مین اہل اسلام کی فتح ہوئی شملاق نے سب حال لشکر اسلام کے مقابلون کا بیان کیا اور کہا کہ اب بادشاہ کا قصد ہے کہ براے مقابلہ لشکر کشی کرین چنانچہ ہم سب کو طلب کیا ہے خدا پرست بہت قوی ہین اور زبردست ہین اُن سب نے یہ حال سنکے کہا کہ انکی کیا حقیقت ہے جب مقابل ہو گا اُسوقت حال کھلیگا ان غلامون کی جنگ کا حال بادشاہ ملاحظہ فرمایئن کہ کیونکر اہل اسلام کو قتل کرتے ہین جنکی تعریف وزیر صاحب کر رہے ہین یہ سب ہم لوگون کے رو برو طفل مکتب ہین آپ شوق سے لشکر کشی فرمایئے اور ہمارے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے کیونکر ہم ان سب خدا پرستون کو قتل کرتے ہین یہ سنکے سمندر شاہ بہت خوش ہوا اور جو کچھ صدمہ تھا وہ برطرف ہوا مگر شملاق نے اس طور سے حال بیان کیا کہ سب کو ناگوار ہوا خصوصاً سمندر شاہ کو تسبیح کا حال بیان کرتا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور گلاب کو غزالان کی حالت کے بیان ہونے سے رنج ہوا مگر کیا کرے شملاق بہت بادشاہ کا منہ چڑھا ہوا تھا پس جب یہ سب حال اُن سب نے کہا اور سمندر نے اُنکی تقریر سُنی بہت خوش ہوا اسی حالت آرزو مندی مین بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک برق چمکی اور سب کی آنکھین بند ہو گئین جب سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ زمرد کی پتلی سامنے تخت سمندر شاہ کے کھڑی ہے پس سمندر شاہ نے کہا کہ جواب نامہ لائی اُسنے کہا کہ جی ہان یہ کہکر نامہ سمندر کے ہاتھ مین دیا سمندر شاہ نے نامہ لے کر اُسکے ہاتھ سے صندوقچہ کھولا وہ پتلی چمک کر صندوقچہ کے اندر چلی گئی اُسکے سمندر شاہ نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ پڑھا پس سمندر شاہ و اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے جب یہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ گنجور شاہ نے کمک کرنے سے انکار کیا اور وہ نہ آئیگا اور نہ کسی کو براے کمک روانہ کرے گا بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ سُنا تم نے کہ گنجور شاہ نے بھی انکار کیا خیر مجھکو کیا پرواہ ہے کیا مین نے کوئی اُسکے بھروسہ پر حکومت کی اور اسقدر ملکون پر قبضہ کیا ہے کیا کوئی کمک سے گنجور شاہ کے لیا ہے نہ معلوم وہ اپنے دل مین سمجھا کیا کہ انکار کیا اس مہم کے بعد اُس سے بھی سمجھ لیا جائے گا اُسکو بہت زور ہو گیا ہے بزرگ دانش مین جو مقیم ہے اور خداوند نے ایک جو طلسم کا مالک کیا ہے اور کچھ تبرکات دیے ہین اُس پر غرور کرتا ہے لیکن اس معرکہ سے فرصت کر کے خداوند سے گنجور شاہ کی شکایت کرونگا اور اس غرور کی سزا خداوند سے دلواؤنگا خیر یہ معلوم ہو گیا کہ اب اُدھر سے کمک نہ آئیگی اب مجھکو صرف اشفاق شاہ کا اور حیران بادلہ پوش جادو کا انتظار ہے کہ وہ آلین تو مین یہان سے لشکر کشی کرون مگر سمندر شاہ کو اس امر سے بہت افسوس ہے کہ گنجور شاہ نے میری کمک نہین کی نہ کسی کو براے کمک روانہ کیا صاف انکار کیا سمندر شاہ اس صدمہ مین بیٹھا ہوا تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ یکایک درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ کچھ لوگ شہر اشفاقیہ سے آئے ہین اور فریاد کنان ہین سمندر شاہ

نے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو شہر اشفاقیہ کے لوگ آئے ہین جلد ہی اُنکو اندر بھیجدو کہ مین اُن سے حال دریافت کرون کیونکہ اشفاق شاہ تو اپنے ملک پر نہ تھا وہ احراقیہ پر تھا اور میرے نامہ کا جواب اُسنے تحریر کیا تھا کہ مین حاضر ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی دن پیام بر جادو بھی جواب نامہ اور عرضی اشفاق شاہ کی لے کر آیا تھا اور سمندر شاہ نے پڑھوا کر سنی تھی پس سب آگاہ ہو چکے تھے کہ اشفاق شاہ لشکر لے کر آتا ہی اب جو یہ درگہ سالار نے آکر عرضی سمندر شاہ کو دی خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اشفاق شاہ تو ادھر کو روانہ ہوا اُدھر کسی نے اُسکے ملک پر لشکر کشی کر کے قبضہ کر لیا اور یہ لوگ وہان سے فرار کر کے میرے پاس بھاگ کر آئے ہین انکی حالت دریافت کرنا ضرور ہی پس درگہ سالار نے جا کر اُن مین سے چند لوگون کو جو کہ معزز تھے دربار مین بھیجا وہ لوگ دربار مین آئے اور مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اُن سب نے دربار کو آراستہ پایا اہل دربار نے ان سب کو دیکھا کہ بحال پریشان ہین پس بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا تمھاری حالت ہی کچھ بیان تو کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اشفاق شاہ کے ہاتھ کے تباہ کیے ہوئے ہین اُنھون نے ہم کو شہر سے شہر بدر کیا ہی آگاہ ہو جیسے کہ اشفاق شاہ مسلمان ہو گیا اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اشفاق شاہ لشکر لے کر برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوا ہی ہم سے یہ حال نہ دیکھا گیا کہ جہان ہمارے خداوند کی تصویر ہو وہ عمارت کھودی جائے اور اُس مقام پر مسجدین بنائی جائین اور صداے اللہ اکبر بلند ہو پس ہم وہان سے فرار کر کے چلے آئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین سمندر شاہ نے کہا کہ یہ کیا بیان کرتے ہو اشفاق شاہ کی عرضی تو آج میرے پاس آئی ہی کہ مین لشکر لے کر حاضر خدمت ہوتا ہون اور تم یہ بیان کرتے ہو کہ وہ مسلمان ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین اُسنے آپ کو دھوکا دیا ہی تاکہ مین لشکر اسلام مین پہونچ جاؤن بڑا غضب ہو گیا پس ان سب نے قسم کھا کر کہا تب سمندر شاہ کو یقین آیا بڑا صدمہ ہوا اور کہا کہ اشفاق نے بھی دغا کی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ان سب سے سمجھ لونگا بعد معرکہ اہل اسلام کے یہ کہکر ان سب کو رخصت کیا اور کہا کہ تم اسی ملک مین مقیم ہو اور مسکن گزین ہو وہ لوگ دربار سے باہر آئے اور مکان کرایہ کے لے کر مقیم ہوئے ابھی سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور اہل دربار سے کہہ رہا ہی کہ ان سب نے نمک حرامی پر کمر کسی ہی اور سرکشی اختیار کی ہی مین ان سب کو سزا دونگا مجھ سے انحراف کر کے کہان جائینگے مین لشکر اسلام کو غارت کر دونگا جب یہ سب غارت ہو جائینگے اُسوقت ان سب کو اس نمک حرامی کا حال معلوم ہو گا ابھی تو خوشی خوشی مسلمان ہوئے ہین یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر جو کہ حیران باولہ پوش کے ہمراہ الیوانیہ پر گیا تھا اور حیران ہاتھ سے الیوان کے مارا گیا تھا اور لشکر شکست کھا کر بھاگا تھا پس اُسکے باقی ماندہ سردار بحالت خراب تباہ و برباد قطع راہ کر کے داخل شہر سمندریہ ہوئے اور وہ سب سردار جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اور مجروح تھے اُسی حالت سے در دولت پر آئے اور درگہ سالار سے اجازت لے کر داخل دربار ہوئے سمندر شاہ نے اور سب اہل دربار نے اُنکو پہچانا بحالت تباہ و خراب و مجروح جو دیکھا تو دریافت

کہا کہ یہ کیا حال تمہارا ہی حیران بادلہ پوش جادو تمہارا افسر اعلیٰ کہان ہی کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا
آفت آئی یہ جو سمندر شاہ نے کہا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے افسر حیران بادلہ پوش جادو
آپ سے رخصت ہوکر اور لشکر لے کر شہر الیوانیہ پر لڑنے گئے بیرون شہر فرودکش ہوئے چونکہ وہ
یہ جانتے تھے کہ ایوان نہ طابع لشکر اسلام مین ہی بس اُسکی بہن کے نام نامہ نہایت تہدید
آمیز تحریر کیا وہان ایوان آچکی تھی اور سب اہل شہر اور اہل لشکر اور اپنے عزیزون کو مسلمان
کر چکی تھی بس اُسنے جو نامہ کا مضمون سُنا بہت سخت جواب تحریر کیا اور لشکر لے کر برائے
مقابلہ بیرون شہر آئی مقابلہ ہوا ہمارا افسر یعنی حیران جادو ہاتھ سے ایوان کے مارا گیا ہم
نے لشکر ایوان سے شکست کھائی اور وہان سے بھاگے سب خیمے وغیرہ لشکر ایوان
نے لوٹ لیے یہ واقعہ گذرا ہم پر یہ آفت آئی یہ سننا تھا کہ ایک صدمہ عظیم سمندر شاہ کو
ہوا اُن لوگون کو حکم دیا کہ تم جا کر اپنا علاج کرو وہ سب دربار سے باہر آئے اور اپنے
مقام پر آئے جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو گئے اُنکا علاج ہونے لگا اُن سب کے جانے
کے بعد سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ جن جن لوگون کی امید تھی اُن سب
سے ناامیدی ہوگئی بس اب کس کی امید ہی کہ فلان آئے تو مین لشکرکشی کرون بس مین نے
کوئی اُن لوگون کے بھروسہ پر یہ لشکرکشی کا قصد نہین کیا تھا ہمارا پیش خیمہ آج شہر
سے نکلے اور پرسون کل لشکر جو کہ ہمارا ہی وہ اور جو لشکر کہ ہمارے مددگارون کا ہی اور بیرون
شہر مقیم ہی آمادہ سفر ہو ہم پرسون یہان سے برسر اہل اسلام برائے مقابلہ کوچ کرینگے یہ
حکم دے کر دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ
ہم نے آج پیش خیمہ روانہ کیا ہی بس ہمارے ہمراہ لشکر قریب تیس بتیس لاکھ کے ساحرون
و غیر ساحرون کا ہوگا ایسا مقام تجویز کرنا کہ پر آب و گیاہ ہو کسی امر کی تکلیف نہ ہو اور اس
امر کا خیال رہے کہ ایک طرف لشکر ساحرون کا اترے گا اور ایک سمت غیر ساحرون کا
بیچ مین میری بارگاہ ہوگی میدان وسیع برائے مقابلہ بھی رہے بس ان سب امرون کا
خیال رہے بس دبیر نے بموجب بیان سمندر شاہ حکم نامہ تحریر کرکے پیش کیا بس
سمندر شاہ نے ایک طائر سحر کے ہاتھ وہ حکم نامہ پاس گرداب شاہ کے روانہ کیا
وہ طائر نامہ لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا
سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور وہ سردار و پہلوان جو کہ آج وارد ہوئے
تھے وہ اپنے لشکر مین آئے بس اُدھر گلاب جلد و نے چھاؤنی مین آکر اور ایک لاکھ
اور پچاس ہزار غیر ساحرون کا لشکر انتخاب کرکے بسرکردگی مواج تیغ زن و طوفان
تیز جادو پیش خیمہ اور بارگاہین اور خیمہ و خزانہ اژدرہائے آتشین پر بار کرا کے طرف
لشکر اسلام کے بہ حکم سمندر شاہ روانہ کیا اور کل لشکر کو سامان جنگ سے درست
ہونے کا حکم دیا لشکر مین طیاری ہونے لگی اور سب سردار سامان جنگ کرنے لگے
اور بیرون شہر و بادشاہ اور وہ سردار جو صعوبت سفر اٹھا کر مقام دور دراز سے
برائے کمک لشکر لے کر آئے تھے سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس انکو تو اسی
حال مین چھوڑا جاتا ہی اور اب حال گرداب شاہ کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال گرداب شاہ کا سماعت فرمایئے اور لشکر اسلام کا

بس راوی بیان کرتا ہی کہ یہان گرداب شاہ مقابل لشکر اسلام کے مع لشکر کے فروکش ہی اور جواب عرضی کا منتظر ہی کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی کہ وہ طائر جو کہ اسکی عرضی لے کر گیا تھا آکر پہونچا گرداب شاہ وغیرہ بارگاہ مین تخت پر بیٹھے ہوئے تھے دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ اس طائر نے آکر جواب عرضی ہاتھ مین گرداب شاہ کے دیا گرداب شاہ نے پڑھا اور جواب نامہ سے آگاہ ہوا یہ جواب آیا تھا کہ جب تلک ہم کوئی حکم تم کو نہ دین اُس وقت تلک تم طبل جنگ بجوانا نہ مقابلہ کرنا یا تو مین خود آتا ہون یا کسی سردار کو لشکر لے کر براے مقابلہ روانہ کرتا ہون اور بہت اچھی طور سے لشکر کی حفاظت کرنا اور دوسرے حکم کے منتظر ہو یہ جواب پڑھکر وہ خاموش ہو رہے جاسوسان لشکر اسلام نے صاحبقران اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا وہان الطاف جادو کی دعوت ہو رہی ہی سب اُسکی مہمانداری مین مصروف ہین ہر ایک سردار کے یہان روز جشن ہوتا ہی اس جواب کو آئے ہوئے گرداب شاہ وغیرہ کے پاس کوئی دس دن گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ تھا گرداب شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ طائر آکر سامنے بیٹھا اور بزبان انسانی گویا ہوا کہ مین نامہ لایا ہون سمندر شاہ کا یہ کہکر وہ نامہ گرداب شاہ کے ہاتھ مین دیا گرداب شاہ نے نامہ کو آنکھون سے لگایا لفافہ پر نامہ کے بوسہ دیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو بس دبیر نے پڑھا گرداب شاہ اور دیگر اہل دربار مضمون سے آگاہ ہوئے بس گرداب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہم سب کی طرف سے ایک عرضی تحریر کرو کہ ہم حکم سرکار سے آگاہ ہوئے بس جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسیکے بموجب کاربند ہونگے دبیر نے تحریر کر دیا گرداب شاہ وغیرہ نے اُس پر اپنی مہر اور دستخط کر کے اس طائر کو دیا وہ طائر منقار مین دبا کر اڑ گیا بعد جانے طائر کے گرداب شاہ وغیرہ نے کہا کہ آخر کو بادشاہ کو خود تکلیف کرنا پڑی براے مقابلہ اہل اسلام یہ کہکر اسی وقت سوار ہو کر صحرا مین آئے اور ایک میدان کا صحرا براے لشکر سمندر شاہ تجویز کیا جو کہ پر از آب و گیاہ تھا اور نہایت خوشگوار تھا بس جو پست و بلند زمین تھی سب بذریعہ سحر کے ہموار کی اور جو درخت تھے وہ سب قلم کیے میدان کو صاف کر دیا سمندر شاہ کے خیمون اور بارگاہون کی اور دیگر بادشاہون کے خیمون کی جگہ مقرر کی اور ایک سمت براے لشکر غیر ساحران میدان صاف کیا اور ایک طرف براے لشکر ساحران میدان درست کیا اور وسط مین جگہ براے بارگاہ سمندر شاہ مقرر کی ایسا بندوبست کیا یہ لشکر جو کہ اترا ہوا ہی اُسی لشکر مین شامل ہو جاے بس یہ بندوبست کر کے بارگاہ مین آئے اور طائر سحر مقرر کیے کہ جب پیش خیمہ شاہی آئے تو ہمکو آگاہ کرنا راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی کہ طوفان خیز جادو و مواج تیغ زن جو ایک لاکھ ساحرون اور پچاس ہزار غیر ساحرون سے پیش خیمہ لے کر روانہ ہوا تھا قطع راہ کر کے بیرون شہر آکر پہونچے اور طرف لشکر گرداب شاہ کے چلے بس یہان صبح کا وقت تھا کہ گرداب شاہ دربار مین تھا سب اہل دربار حاضر تھے کہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ مواج تیغ زن اور طوفان خیز جادو مع ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے

پیش خیمہ بادشاہ کا اور خزانہ لے کر قریب لشکر آ پہونچے ہین بس یہ سننا تھا کہ گرداب شاہ وغیرہ سب سرداروں اور لشکر کو لے کر برائے استقبال آیا اور استقبال کر کے اُس صحرا مین لایا کہ جو برائے قیام لشکر مقرر کیا تھا بس سب خیمہ اور بارگاہین برپا کرائین ایک طرف یعنی طرف دست چپ تو شاہان و پہلوانان غیر ساحرون کے لشکر کے افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین اور دست راست کی طرف لشکر ساحران کے بادشاہون اور افسرون کے خیمے و بارگاہین برپا کین گئین وسط مین خیمے و بارگاہین سمندر شاہ کی برپا ہوئین بازارین آراستہ ہوئین جھنڈے نصب کیے گئے بس لشکر ساحران اپنی طرف اُترا اور غیر ساحران اپنی حد کی طرف بس یہ سب بندوبست کر کے گرداب شاہ وغیرہ اپنے مقام پر آ گئے وہان لشکر اسلام مین دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے کہ ہرکارون کے جوڑی داخل بارگاہ ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعاو ثنائے شاہی بجا لائے اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین تھے کہ طائران سحر نے کفار کو خبر دی کہ دو ہزار سردار ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے سے سمندر شاہ کا پیش خیمہ لیکر آ گئے ہین بس یہ سنکے گرداب شاہ وغیرہ نے اُنکا استقبال کیا اور روبروے لشکر حضور میدان لق و دق مین خیمے برپا کرائے اور بارگاہین سمندر شاہ کے ساتھ لشکر غیر ساحران بھی ہی بس ایک طرف لشکر ساحران اترے گا اور ایک سمت غیر ساحران چنانچہ ایسا ہی بندوبست ہی اور بیچ مین بارگاہ سمندر شاہ کی ہی یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خوب ہوا کہ خود سمندر شاہ برائے مقابلہ نکل آیا لشکر لے کر بس اب فیصلہ ہو جائیگا جس کو خدا دے وہ لے فتح و شکست خدا کے اختیار مین ہی کہان تک انتظار کیا جائے خداوند کریم نے سن لی کہ سمندر شاہ نے خود قصد مقابلہ کیا میرا خود قصد تھا کہ سمندر شاہ کو لکھون کہ خود آکر مقابلہ کر و اس سے کیا فائدہ کہ سردارون کو روانہ کر کے طول دیتے ہو فیصلہ ہو جائے میرے تحریر کرنے کی نوبت نہ آئے وہ خود برائے مقابلہ نکل آیا خیر دیکھا جائیگا خدائے ما بزرگ است کوئی خوف نہین ہی بلکہ مجکو خود عجلت ہی کہ فیصلہ ہو جائے تو مین برائے فتح نہ طاق روانہ ہون اور آئینہ اندام جادو کو قتل کر کے خدمت مین صاحبقران اول کے روانہ ہون اور عبادت خدا مین مصروف ہون یہ فرما کر اور اُن ہرکارون کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ لشکر کفار مین جاؤ یہ خبر دریافت کرو کہ سمندر شاہ کب آئیگا تاکہ ہم اُسکی آمد کا تماشہ دیکھین بس وہ ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے اور داخل لشکر ہو کر اور صورت بدل کر پھرنے لگے وہان صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ ہرکارے آکر خبر دین کہ سمندر شاہ لشکر لے کر شہر سے نکلا اور ادھر کو آتا ہی تو مین سرحد لشکر پر جا کر آمد لشکر کا تماشہ دیکھون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دو دن گذرے اور وہ دن آیا جو کہ سمندر شاہ نے لشکر کے کوچ کے لیے مقرر کیا تھا بس سمندر شاہ سب اپنے ناموس سے مل کر برآمد ہوا یہان بحکم سردار لشکر ساحر و غیر ساحر اور کل شاہان اطراف و افسران سپاہ و پہلوانان جنگ آزما و ساحران غدار حاضر در دولت ہین سویرے سے اور کل لشکر ساحرون کا اور غیر ساحرون کا طیار رہی سب اسباب اژدرہائے سحر پر بار ہو چکا ہی و خزانہ وغیرہ و خیمے پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے مگر پھر بھی خزانہ ہمراہ ہی اور بارگاہین و خیمہ ہین غلہ بھی اور دیگر ضروریات اور ہر قسم کا اسباب ہی ہر قسم کے لوگ ہمراہ ہین طائفے بہت سے

ہمراہ ہین سامان مے خانہ و دیگر اسباب علیش ہمراہ ہی سب بار ہو چکا ہی جو لشکر ساحرون کا ہی اُسکے
علم اژدرون کے پشت پر نصب ہین اُنکے پھریرون پر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی پھریرے
اُنکے کھل چکے ہین اور جو لشکر غیر ساحرونکا ہی اُسکے نشان ہاتھون پر ہین اُنکے بھی پھریرے کھلے
ہوئے ہین اُن پر بھی تعریف خداوند نہ طاق تحریر ہی اور سب جلوس سواری در دولت
پر موجود ہی غیر ساحرونکا لشکر ایک سمت پرا باندھے ہوئے کھڑا ہی اور ساحرون کا ایک سمت
غیر ساحر مرکبون پر اسلحہ لگائے ہوئے سوار ہین پیدل صف بستہ الگ کھڑے ہین ساحر
مرکب ہائے سحر پر اور دیگر سواری ہائے سحر پر مثل باز و ہنس و اژدر و طاؤس و تخت سحر
وغیرہ پر سوار ہین اور کوئی ابر طیار کر رہا ہی کہ اُس سے بارش ہو رہی ہی کوئی آگ برسا رہا
ہی کوئی سنگ کوئی چمن بناتا ہی کوئی اژدر ہر ایک اپنا کمال دکھا رہا ہی غیر ساحر کوئی
سیف کے ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار ہلا رہا ہی کوئی نیزہ کوئی مرکب کو کاوے پر ڈالے
ہوئے ہین کوئی گرز کو تھول لیے ہوئے ہی بس یہان تو لشکر طیار ہی اور آمادہ سفر ہی لشکر
ساحران ہین انتظار ہی کہ حکم ہو تو نفیر سحر کو دم دین اور غیر ساحران ہین کہ کوس سفری پر چوب
پڑے یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر بیرون شہر جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر و پہلوان
لشکر لے کر برائے کمک آئے تھے خود تو اپنے لشکر کو برائے سفر درست و طیار
کر کے اور سب مال و اسباب بار کر اکے ساحر ایک سمت اور غیر ساحرون کو ایک سمت
کھڑا کر کے در دولت پر آ کر موجود ہوئے بس بیرون شہر بھی ہر ایک کا لشکر برائے سفر طیار ہی کہ یکایک سمندر شاہ محل
سے برآمد ہوا سب حاضرین دربار کا مجرا ہوا سمندر شاہ نے شملاق و امراق کیطرف دیکھکر اور اپنے سپہ سالار کیطرف
مخاطب ہو کر کہا کہ سب لشکر طیار ہی اُنھون نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہی صرف حکم کی دیر ہی اور حضور کے سوار ہونے
کی وزیرون نے عرض کیا کہ سب جلوس سواری در دولت پر موجود ہی بس یہ سنکے سمندر شاہ نے اپنے اُستاد
عشاق کیطرف دیکھا اور کہا کہ اُستاد کیا حکم ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ شوق سے سوار ہو اب کس امر کا
انتظار ہی بس سمندر شاہ نے اُن شاہون سے اور پہلوانون سے پوچھا کہ آپ لوگون کا بھی
لشکر طیار ہی اُنھون نے جواب دیا کہ سب لشکر طیار ہین اب آپ کے تشریف لے
چلنے کی دیر ہی اُدھر آپ شہر سے برآمد ہوئے وہ بھی ہمراہ ہو جائین گے یہ سنکے سمندر شاہ
نے حباب جادو کی طرف دیکھا اس ساحر کا نام حباب دریا ساز ہی اور اشارہ
کیا وہ حاضر خدمت ہوا بس اُسکو حکم دیا کہ تم یہان کی حکومت کرو میری طرف سے
کسی قسم کی بدانتظامی نہ ہونے پائے شہر مین کسب طور سے انتظام رکھنا ورنہ خرابی
ہوگی اور چند افسران سپاہ کو طلب کر کے کہا کہ پچاس ہزار ساحر و غیر ساحر ہین یہان
چھوڑے جاتا ہون بس تم لوگ سب مع اپنے لشکر کے حباب کی اطاعت سے باہر
نہ ہونا اور بجائے میرے خیال کرنا کسی قسم کی عدول حکمی نہ کرنا ورنہ سزا ملے گی یہ کہکر حباب
کو اپنے روبرو تخت پر بٹھایا اور اُسکے فرزند کو اُسکا نائب کیا کہ جسکا نام زورق جادو
تھا راوی نے کہا ہی کہ یہ بندوبست کر کے سمندر شاہ نے کچھ اشارہ کیا طرف زمین
کے زمین شق ہوئی سب نے دیکھا کہ گلنار جادو و سحر جادو و سحاب جادو اور بہت
سے ساحر و جادوگر زمین سے پیدا ہوئے اور سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا اور

عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ ہم اہل اسلام پر لشکر کشی کرتے ہین تم سب بھی ہمراہ چلو سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اسی وقت سے وہ بھی ہمراہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ سمندر شاہ ابھی سوار نہ ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ہوائے گرم کا جھونکا آیا اور برق چمکی سب نے دیکھا کہ آتشبار جادو سامنے سمندر شاہ کے کھڑا ہے اسکا واقعہ یہ ہے کہ یہ سابق مین آیا تھا اسکا ذکر ہوچکا ہے اور یہان سے چلا گیا تھا بس اپنے ملک مین پہونچا اور وہان سے لشکر اپنا ہمراہ لے کر برائے کمک آیا ہے اسکو سب واقعات معلوم تھے بس اپنے لشکر کو ہوا پر قائم کر کے خود سمندر شاہ کے پاس آیا یہ سمندر شاہ سے دبتا نہین ہے امتحان ہوچکا ہے دونون برابر رہے ہین بلکہ آتشبار چرب رہا ہے یہ داستان تحریر ہوچکی ہے صرف ملاقات کے سبب سے برائے کمک آیا ہے اسنے یہان جو یہ سامان دیکھا سمندر شاہ سے بعد صاحب سلامت کے پوچھا کہ کیا قصد ہے یہ کیا سامان ہے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین نے کئی سردار برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کیے وہ مارے گئے یا اہل اسلام کے شریک ہوگئے بس مین نے عاجز ہو کر خود قصد کیا بس برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر لے کر جاتا ہون آتشبار نے کہا کہ مین بھی خوب وقت پر پہونچا چلو مین بھی ہمراہ ہون سمندر شاہ خوش ہوگیا بس سردارون وغیرہ اور شاہون و ساحرون وغیرہ ساحرون کو ہمراہ لے کر بیرون دربار آیا اور سب افسر ساحر وغیرہ ساحر و دیگر ملازم و جلوس سواری موجود تھا سب نے سلام کیا سب کا مجرا ہوا بس سمندر شاہ نے مجرا سب کا لے کر اشارہ کیا کہ ایک تخت سحر پیدا ہوا اُسکے چارون گوشون پر چار شیر بنے ہوئے تھے اُنکے منہ سے شعلے نکل رہے تھے اور آنکھون سے موتی گر رہے تھے پشتون پر اُنکے گلدستہ ہر رنگ کے پھول کے رکھے ہوئے تھے اُس سے خوشبو آرہی تھی اُس تخت پر وہی میز رکھی ہوئی تھی اور وہی سب سامان صندوقچہ آئینہ جام حوض کنگرہ پارچہ سنگ و دیگر سامان سحر اس میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک ابر اُس تخت پر سایہ فگن تھا کہ جس سے بارش مروارید و دیگر جواہر کی ہورہی تھی اور سامنے تخت کے ایک سنگ سفید کی چٹان ہوا پر قائم تھی کہ جس پر فرش کیا ہوا تھا اس پر پریان خود بخود پیدا ہوتین تھین اور ناچتی تھین اور غائب ہوجاتی تھین اس ابر سے صدائے ساز و نوا وغیرہ ہر قسم کی آرہی تھی اور سامنے تخت کے ایک تازہ چمن طیار تھا گویا وہ باغ روان تھا ادھر ادھر تخت کے دو نہرین جاری تھین کہ جس کا پانی بہت شفاف تھا کہ جن مین ہر رنگ کی مچھلیان بڑی بڑی تھین وہ بالائے آب شناوری کر رہی تھین ان کے منہ سے حباب پیدا ہوتے تھے اور بالائے تخت جاکر شق ہوتے تھے باہم لڑکر اور اُس پر پریان ظاہر ہوتی تھین اور وہ باہم ملکر ہوا پر ناچتی تھین یہ حال تو دہنی طرف کی نہر کے حبابون کا تھا اور بائین طرف کی نہر کی مچھلیون سے حباب جو ہوا پر جاتے تھے اور شق ہوتے تھے اُن سے پہلوان پیدا ہوتے تھے اور باہم کشتی لڑتے تھے تب اس طور کا تخت سمندر شاہ نے سحر سے پیدا کیا بس بالائے تخت قدم رکھا قدم کا رکھنا تھا کہ ہزارون نقارے دنیا کے خود بخود بجنے لگے اور بارش گہر بہ کثرت ہونے لگی اور چارون طرف سے صدا آنے لگی کہ جے خداوند تصویر کی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا اور

نغمہ و سرود آرہی تھی بس اب لشکرون مین بھی یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ سوار ہوا اسلامی دغی گھنٹہ
و ناقوس بجنے لگے سمندر شاہ نے سحر کیا کہ تخت بلند ہوا اور حکم دیا کہ جلوس سواری بڑھے اور سب کو
حکم دیا سب سوار ہون بس سب اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے ساحر اپنی سواریون پر
اور غیر ساحر اپنی سواریون پر بس جب سب بادشاہ اور سب سردار سوار ہو چکے اور سب
گرد تخت سمندر شاہ آکر موجود ہوئے اُسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ آگے آگے
سب کے وہ بادشاہ اپنا لشکر لے کر طرف قیام گاہ کے چلین کہ جو ساحر ہین اور برائے کمک
آئے ہین اور اُنکے بعد وہ بادشاہ اور پہلوان جو کہ غیر ساحر ہین اپنا لشکر لے کر روانہ ہون
اُنکے ہمراہ لشکر ساحران کے نشان اُنکے بعد لشکر غیر ساحران کے نشان ہون اُسکے بعد اور
سب جلوس سواری اُسکے بعد ہمارے ملازمین چوبدار و خاص بردار وغیرہ اور ہماری اردلی
کے مرکب اور دیگر سواریان و لشکر اُسکے بعد ہمارا تخت ہوگا اور سب افسر و سردار
ہونگے اور بادشاہ اُسکے بعد ہمارا کل لشکر ساحران و غیر ساحران ہو سوائے پچاس ہزار
لشکر کے کہ جو برائے حفاظت شہر رہیگا یہ جو حکم دیا بس اُن بادشاہون اور پہلوانون
و غیر ساحرون نے اپنے اپنے لشکر کے افسرون کو طلب کر کے حکم دیا کہ تم فوراً آجاؤ اور لشکر لیکر
طرف اہل اسلام کے کوچ کرو یہ حکم دینا تھا کہ وہ لوگ ساحر و غیر ساحر بیرون شہر آئے
یہان لشکر طیار تھے بس دس یا گیارہ بادشاہ ساحر برائے کمک آئے اور اُنکا لشکر
قریب دس لاکھ کے ہوگا اور سب ساحر تھے بس اُنکے افسر بموجب حکم ان بادشاہون
کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے ابر ہوا سے ترشح ہوتا جاتا تھا گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا اور سڑک پٹتی
جاتی تھی ساحر اپنی اپنی سواریون پر سوار تھے سحر کے کرشمہ دکھاتے جاتے تھے اس طریقہ
سے یہ لشکر روانہ ہوئے اُنکے عقب اُن سردارون اور بادشاہون کا لشکر تھا کہ جو غیر ساحر تھے
اُنکے لشکرون کے علم ہاتھون پر تھے آگے آگے سقہ چھڑکاؤ کرتے جاتے تھے اُن کے بعد
ہاتھی نشان کے تھے اور جلوس سواری تھا اُسکے بعد لشکر قریب دس لاکھ کے غیر ساحرون
کا تھا یہ سب وہ تھے جو برائے کمک آئے تھے اُنکا لشکر تھا اور سب زبردست پہلوان
تھے اور چند بادشاہ تھے یہ لوگ تو اس طریقہ سے چلے عجب طور سے حکم ملا تھا وہان شہر
مین یہ بند و بست کیا گیا کہ آگے آگے ساحرون کے لشکر کے نشان اُن کے آگے ابر سے چھڑکاؤ
ہوتا ہوا اُنکے عقب مین غیر ساحرون کے لشکر کے نشان سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اُنکے
عقب مین تمام جلوس سواری جو شاہان عظیم کے ساتھ ہوتا ہے ہزارون خاص بردار و
چوبدار کئی ہزار سانڈنیان شتری دمامے بجتے ہوئے نفیر سحر پھونکتی ہوئی ڈنکا ہوتا ہوا ہزار ہا
مرکب با ساز و یراق مرصع کار سائیس چوریان لیے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
بعد لشکر اردلی کا ساحرون کل بھی اور غیر ساحرون کا بعد اُسکے تخت سمندر شاہ کا اس کے
تمام لشکر کے سردار اُس تخت کو گھیرے ہوئے اور سب بادشاہ اُسکے بعد دس بارہ
لاکھ کا لشکر ساحران و غیر ساحران بعد لشکر کے اور سب سامان اس طریقہ سے
سمندر شاہ کا لشکر شہر سے نکلا اُسدن تمام شہر مین ہل چل پڑی ہوئی تھی مگر راوی
نے کہا ہے کہ ان سب واقعات کی دختر سمندر شاہ کو خبر ہوئی تھی مگر وہ اپنے باغ

سے نہ آئی ایسی اُس دن سے خفا ہو گئی ہے کہ جس دن سمندر شاہ نے برائے صندوقچہ اُس پر بدعت کی تھی کہ پھر اُسنے صورت سمندر شاہ کی نہ دیکھی تھی سب نے بادشاہ کی سواری کا تماشہ دیکھا اور سب اہل شہر و حباب دریا ساز جادو مع اُس لشکر کے جو کہ برائے حفاظت رہا ہی شہر پناہ تک بادشاہ کو پہونچانے گئے تھے پس جب سواری مع لاؤ لشکر کے شہر سے نکل گئی سب واپس آئے حباب جادو بندوبست شہر میں مصروف ہوا سب اہل شہر اپنے اپنے گھر آئے اِدھر سمندر شاہ بڑے تزک و حشم سے لشکر لیے ہوئے چلا جاتا ہی ڈنکا ہوتا ہوا علم کے پھریرے لہراتے ہوئے باجے جنگی بجتے ہوئے گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے نقیب لقابند کرتے ہوئے اسلحہ اہل لشکر کے ضو دیتے ہوئے اور لباس اُنکے چمکتے ہوئے اور اسی طور سے ساحروں کے اسلحہ اور لباس کی بہار سحر کی نیرنگ سازیاں دکھاتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُدھر طائران سحر نے گرداب شاہ وغیرہ اور مواج تیغ زن و طوفان خیز جادو کو خبر دی کہ لشکر بادشاہ کی آمد ہی ہرکارے بھی آکر حاضر ہوئے اُنھوں نے بھی یہی عرض کیا کہ بادشاہ کی سواری کی علامت معلوم ہوتی ہے بس یہ سننا تھا کہ وہ لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر اور اپنا اپنا لشکر ہمراہ لے کر صف آرا ہوئے ساحر ایک طرف وغیرہ ساحر ایک جانب طوفان خیز جادو بھی اپنا لشکر لے کر گرداب شاہ کے ہمراہ صف آرا ہوا یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کر کے ہرکارگان لشکر اسلام طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے وہاں صاحبقران و بادشاہ بارگاہ میں جلوہ فرما تھے سب سردار ساحر وغیرہ حاضر دربار تھے اور سب بادشاہ و عزیزان صاحبقران و عیاران لشکر مع خواجہ خضران بن عمر ثانی کے کہ ہرکاروں نے مجرا گاہ پر سے آکر مجرا کیا دعا و ثناے شاہی بجا لائے یہ شعر ورد زبان کیا شعر الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + یہ دعا کر کے کھڑے ہوئے خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو اُنھوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم غلام بموجب احکام شاہی لشکر کفار میں صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کہ دیکھیں کب خبر آتی ہے کہ سمندر شاہ آتا ہے بس ابھی ابھی طائران سحر و ہرکاروں نے گرداب شاہ وغیرہ کو آکر خبر دی کہ آمد لشکر بادشاہ اور سواری جہان پناہ ہے یہ سنکے وہ سب لوگ ابھی ابھی سپاہ لے کر صف آرا ہوئے ہم یہ خبر پا کر حاضر ہوئے کہ آپ کو خبر کریں باقی خیریت ہے بس صاحبقران نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا اور فرمایا کہ جلد لشکر پر سامنے اُس مقام کے کہ جدھر سے لشکر آئے گا کرسیاں و دنگل آراستہ ہوں اور تخت شاہی ہم آمد لشکر کفار کا تماشہ دیکھیں گے اور جہان پناہ بھی ملاحظہ فرمائیں گے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت سب بندوبست ہو گیا حرف زبان سے نکلنے کی دیر تھی کیا بات تھی ایک خیمہ بہت [illegible] برپا کیا گیا اُس میں کرسیاں و دنگل و تخت شاہی وغیرہ برپا کیا گیا سراپچہ اُسکے بلند کرا دیے گئے کہ بالکل سامنا تھا پس صاحبقران سے جا کر عرض کیا صاحبقران و بادشاہ و کل شاہزادے و سردار و ساحر ہمراہ بادشاہ و صاحبقران کے آراستہ خیمہ میں جا بیٹھے الطاف جادو بہت خوش ہوا اور اُسکا خاطر بھی بہت کم جاتی ہے [illegible] بیٹھے اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہیں کہ یکایک شہر سمندر سے ایک

سب اہل اسلام نے بھی دیکھا اور گرداب شاہ وغیرہ نے یہ لوگ تو ادب سے کھڑے ہوگئے
کہ بادشاہ کی آمد ہے جب وہ ابر قریب آیا تو دیکھا اُس سے چھڑکاؤ ہوتا ہے اور خود سڑک بن جاتی ہے
اُسکے عقب نشان ہین لشکر ساحران کے بعد اُسکے جلوس سواری ہے اُسکے بعد لشکر ساحرون کا
بس وہ ابر بھی آکر ایک طرف قائم ہوا اور وہ نشان ہے اور وہ لشکر ہے ہرکاران گرداب شاہ
نے گرداب شاہ سے اور ہرکاران لشکر اسلام نے صاحبقران سے دریافت کرکے بیان
کیا کہ یہ لشکر ساحرون کا ہے یہ وہ ساحر ہین کہ اُنکی بادشاہ برائے کمک سمندر شاہ لشکر لیکر آئے ہین
اور یہ لشکر وہ ہے کہ مدد سمندر شاہ کو طلبیدہ اُس کا آیا ہے اسکے بعد لشکر غیر ساحرون کا اور پہلوان
آئینگے جو کہ سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے ہین اسکے سمندر شاہ کا لشکر آئیگا ہرکارے
یہ بیان کر رہے تھے کہ گرد وغبار بلند ہوا جب وہ غبار شق ہوا سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے نظر
آئے وہ آکر ایک طرف قائم ہوئے حد یہ غیر ساحرون کا لشکر تھا اُنکے بعد ہزارون ہاتھیون
پر نشان آئینہ پیشانیون پر لگے ہوئے غرض کہ لشکر ساحرون کا بھی آکر ٹھہرا ہرکارون نے صاحبقران
سے عرض کیا کہ یہ سب لشکر برائے کمک آیا ہے اس مین بہت سے پہلوان ہین صاحبقران
وغیرہ نے دیکھ کر اُن پہلوانون کی تعریف فرمائی کہ واقعی پہلوان لائق ہین اور زبردست معلوم
ہوتے ہین یہی ذکر تھا کہ ایک ابر زمردگون سمندر یہ کی طرف سے بلند ہوا ہرکارے برائے خبر
دونون طرف روانہ کیے گئے اور فوراً حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب سمندر شاہ آتا ہے دیکھا کہ
زیر ابر ایک بہت وسیع سڑک بنتی جاتی ہے اور اُس ابر سے اُس سڑک پر چھڑکا ہوتا جاتا ہے گرد
وغبار بیٹھتا جاتا ہے دونون طرف سڑک کے چمن بنتے جاتے ہین بس وہ ابر وسط مین آکر قائم ہوا
اُسکے نشان لشکر اژدرون کے پشت پہ نمودار ہوئے سیاہ پھریرے تھے اُسکے بعد غبار
اُٹھا جب غبار شق ہوا سقے نظر آئے فیلان کوہ پیکر پر نشان لشکر ظاہر ہوئے وہ بھی آکر
ٹھہرے پھر تو جلوس سواری آنے لگا جب سب جلوس سواری آچکا اب سیاہ سے
غول کے غول ساحرون کے ہوا پر اور غیر ساحرون کے بالائے زمین جنگی باجے بجتے ہوئے
ڈنکا بجتا ہوا شہنا نواز شہنا کو دم دیتے ہوئے گھنٹہ وناقوس بجتے ہوئے نقیب باادب باش
کی صدا دیتے ہوئے ایک طرف آکر ادب سے کھڑے ہوئے دیکھا کہ سیکڑون بادشاہون ور
سردارون وپہلوانون کے بیچ مین تخت سمندر شاہ کا اُسی سازوسامان سے جو کہ اوپر
بشرح وبسط تحریر ہوچکا ہے اُس تخت پر سمندر شاہ بیٹھا ہوا بائین طرف سپہ سالار لشکر غیر
ساحران اور دہنی طرف سپہ سالار لشکر ساحران کا اور دونون وزیر عقب پشت مگس رانی
کرتے ہوئے برابر تخت سمندر شاہ کے ایک تخت طلائی پر عشتاق استاد سمندر شاہ
بیٹھا ہوا عقب مین لشکر آکر ہو بجا صاحبقران وغیرہ سمندر شاہ و عشتاق وغیرہ کو پہچانتے
تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوئی گرداب شاہ وغیرہ کا مجرا ہوا اسلامی وہی یہان
جو لشکر صف آرا تھا اُس مین باجے جنگی بجے داخلہ کی توپین فیر ہوئین کل لشکر کے نشان
جلوہ گری مین آئے بس سمندر شاہ تخت اپنا اپنی بارگاہ کے قریب لایا تخت پر سے
اُترا داخل بارگاہ ہوا سب لشکر کو اُترنے اور خیمہ لگانے کا حکم دیا بس ساحرونکا لشکر اپنے
مقام پر اُترا اور غیر ساحرون کا اپنے مقام پر اور خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اب اس مقام پر لشکر

کفار بھی قریب چالیس لاکھ کے تھے ساحر و غیر ساحر ملا کر اور قریب دس ہزار کے پہلوان ہین جو کہ
برائے مقابلہ اہل اسلام سمندر شاہ نے اطراف و جوانب سے طلب کیے ہین پس جب سب
لشکر اُتر چکا اور سمندر شاہ داخل بارگاہ ہوا وہ تخت ایک طرف پہلو بارگاہ مین ہوا پر
قائم ہو گیا ہر سب سامان اُسی طور سے ہر جب سب لشکر کمر کھول چکا اپنے اپنے بستر لگا چکا
سردار اور افسر اور بادشاہ وغیرہ جو کہ ہمراہ آئے تھے وہ اور جو یہان قبل سے مقابلہ مین اترے
ہوئے تھے وہ اور دیگر جو کہ پیش خیمہ لے کر آئے تھے وہ سب داخل بارگاہ ہوئے سمندر شاہ
نے جلوس تخت پر کیا سب نے نذرین دین ارباب نشاط کو حکم ہوا اُنھون نے مبارکباد
گائی انعام ملا یہ صحبت برخاست ہوئی سب حاضرین رخصت ہوئے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آ گئے اُدھر بادشاہ اسلام نے بھی جب سمندر شاہ آ چکا اور
بارگاہ مین جا چکا اپنا دربار برخاست کیا یعنے اب دربار نہ کیا حد لشکر پر سے سب کو
رخصت کر دیا خود خیمہ خاص مین داخل ہوئے جب وہ شب گذری یہان بادشاہ اسلام
نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوئے پس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو شملاق و امراق نے عرض کیا کہ دبیر
کی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ مین نامہ تحریر کرونگا بادشاہ اسلام و صاحبقران کو اور
اپنے آنے سے آگاہ کرونگا اگر اُنھون نے میرے خوف کے سبب سے میری اطاعت
کر لی تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوا کر مع سب نمک حرامون کے انکو تباہ کرونگا شملاق و
امراق نے عرض کیا کہ نامہ روانہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ بارہا ایسا ہوا کہ
جو کوئی سردار برائے مقابلہ آیا نامہ اُسنے روانہ کیا وہان سے جواب جنگ آیا پس کیا
ضرور ہی کہ پھر نامہ روانہ کیا جائے اور یہ امر ضرور ہی کہ وہان سے جواب جنگ آئیگا
پس ہماری تو یہ رائے ہی کہ طبل جنگ بجوائیے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا
سچ ہی مگر وہ جو کہ نامے سردارون نے روانہ کیے اور اُسکے بعد جنگ ہوئی تو اُسکا
اثر اُن تک رہا اور یہ لوگ اُن سردارون کی کیا اصل جانین کہ جن کو قتل کیا یا اسیر کیا
اب مین آیا ہون مجکو بھی لازم ہی کہ نامہ روانہ کرون میری اور بات ہی مین بادشاہ ہون وہ
میرے ملازم تھے پس شملاق و امراق خاموش ہو رہے دبیر حاضر ہوا سمندر شاہ نے
کہا کہ ہماری طرف سے ایک نامہ بنام صاحبقران تحریر کرو پس جو مضمون سمندر شاہ نے
بتایا وہ دبیر نے تحریر کیا اور نامہ پیش کیا پس سمندر شاہ نے نامہ کو دیکھ کر اُس پر اپنی
مہر کی دبیر نے لفافہ مین بند کیا پس سمندر شاہ نے ایک ساحر کہ نام اُسکا شرر ریز جادو
تھا اور ایک غیر ساحر کہ نام اُسکا بران تیغ بازہ تھا ان دونون کو نامہ دے کر طرف اہل اسلام
کے روانہ کیا یہ دونون کچھ سوار ہمراہ لے کر اور چند ساحر روانہ ہوئے طرف لشکر اسلام کے
اُدھر ہرکارون نے لشکر اسلام کے یہ حال دریافت کر کے بارگاہ مین حاضر ہو کر اور دعا و
ثنائے شاہی بجا لا کر صاحبقران کی خدمت مین عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لے کر سمندر شاہ کی
طرف سے آپ کی خدمت مین آتے ہین دو سردار ہین ایک ساحر و ایک غیر ساحر یہ جو
صاحبقران نے ہرکارون کی زبانی سُنا آراستگی دربار کا حکم دیا اور درگہ سالار سے فرمایا کہ

خبردار انکو آنے سے اندر بارگاہ کے منع نہ کرنا کوئی خبر کرنے کی حاجت نہین ہی آسانے دینا لبس یہان تو یہ بندوبست ہی فوراً دربار آراستہ ہوگیا دنگل وکرسیون سے پیراستہ ہوگیا اور سب سامان ضروری سے چنانچہ دو کرسیان چوبی روبرو تخت کے آراستہ کی گئین کہ جبس پردہ نامہ بر بٹھلائے جائین گے یہان تو یہ سب سامان ہوا اُدھر وہ دونون اُس راہ کو طی کرکے کہ جو درمیان مین برا سے مقابلہ جھوڑ دی گئی تھی لشکر اسلام مین پہونچے اتنا بڑا لشکر فردکش پایا کہ لشکر سمندر شاہ جو کہ تیس لاکھ ہزار سے بڑہ کر بھی حقیقت نہین رکھتا ہی دیکھا ہزارون بازارین آراستہ ہین بارگاہین لاکھون برپا ہین جنکے روبرو استادہ ہین ہزارون سرداروں وافسرون وامیرون ووزیرون وشاہون کی ڈیوڑھیان ہین کہ جن پر پہرے چوکی سوارون کے مقرر ہین بازارون کے جھنڈے ہوا سے لہرا رہے ہین نشان لشکر باندہین فوجین چارون طرف اتری ہوئی ہین سوار و پیدل خوش خوش پھر رہے ہین عجب شان وشوکت کا لشکر ہی یہ سیر وتماشہ لشکر کا کرتے ہوئے دربارگاہ پر پہنچے اور قصد کیا کہ اندر جائین پھر خیال آیا کہ شاید درگہ سالار منع کرے پہلے خبر کرالین تو پھر جائین یہ دونون باہم صلاح کرکے طرف درگہ سالار کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہماری خبر کر دیجیے کہ دو شخص نامہ لیکر سمندر شاہ کا آئے ہین اجازت کے خواستگار ہین درگہ سالار نے انکی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ لوگون کے نام کیا ہین کہا کہ ہم مین سے ایک کا نام شہر ریز جادو اور دوسرے کا نام بہران تیغ باز ہی یہ سنکے درگہ سالار نے کہا کہ آپ دونون صاحب شوق سے جائین آپ کی اجازت ہو چکی ہی کہ اگر نامہ بر آئین تو روکنا نہین بدون اطلاع آنے دینا کوئی مقام خوف واندیشہ نہین ہی بس مین تابع حکم ہون آپ لوگ جائین مگر اور لوگ جو آپ کے ہمراہ ہین یہ اسی مقام پر قیام کرین انکی اجازت نہین ہی بہران تیغ باز نے کہا کہ ہم خود انکو نہین لے جائین گے آپ بیکار منع کرتے ہین ہم کو طریقہ دربار شاہون کا معلوم ہی تب ان دونون کا فرا سینے ہمراہیون کو وہان ٹھہرنے کا حکم دیکر اور پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے سب جلوخانہ طے کرکے آگے مختصر یہ کہ ہر ایک جلوخانہ دوسرے جلوخانہ سے زیادہ آراستہ تھا انکے حواس زد سامان دیکھ دیکھ کر پرواز کیے جاتے تھے یہان تک کہ یہ بارگاہ مین پہونچے ایسا دربار آراستہ پایا کہ بینا ختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر زہے بارگاہ وزہے پردہ دار ٭ تو گوئی کہ یک عرش وکرسی ہزار ٭ دیکھا کہ وسط بارگاہ مین تخت آراستہ ہی اُس پر بادشاہ جلوہ فرما ہین اور بہت سے نیم تختوں پر اور بہت سے بادشاہ بیٹھے ہوئے ہین ... صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہین ساحران تاجی وسرداران گرامی کرسیون اور دیگر ... ہزارون بلکہ لاکھون ہین اُن مین ہر ایک سوا اپنے وقت کا رستم ... بیٹھے ہوئے ہین ... خود بیرون برنج رکھے ہوئے ہین ... دیکھ کر انکے طائر حواس نے قفس دماغ سے پرواز کیا ... اور باتہذیب اپنے کو سنبھال کر ہمراہ عرض بیگی کے ... آکے ... بادشاہ کو پایا پھر صاحبقران کو دونون نے سلام کیا اور ... کرسیون پر جو کہ روبرو تخت کے آراستہ ہین بیٹھ ... سلام کرکے ... بلا کہ جام شراب دو ساقی نے جام لبریز کرکے دونون کو (۱)

دیے دونون نے سلام کرکے جام لیے اور پی گئے بس جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا شرر ریز جادو
پکارا منم نامہ دار ونم نامہ دار صاحبقران نے اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ
سمندر شاہ کا فرمایا کہ لاؤ بس اُسنے نامہ جھولی سے نکال کر صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران
نے نامہ ہاتھ سے لے کر دبیر کو دیا بس دبیر نے وہ نامہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف
خداوند طاق یعنی خداوند تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد نعت و ثنا خود سمندر شاہ کی تھی اُسکے
بعد یہ چند سطرین مہمل تھین اُنکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران واے
سرداران اسلام و افسران لشکر خدا پرستان واے اہل سلام و مسلمانان ناکام آگاہ ہو خصوصاً بادشاہ
و صاحبقران بگوش و ہوش اس نامہ کو سنین اور پنبۂ غفلت کانون سے دور کرین اور حجاب غفلت
کو آنکھون پر سے دور کرکے اس مضمون نامہ کو خود دیکھین اور اس پر عمل کرین ورنہ انجام بد ہے
سوائے خرابی کے نیکی کی امید نہین ہے آیندہ اُنکو اختیار ہے بس معلوم ہو کہ آج تک تو مین نے
یہ خیال کیا کہ تم لوگ یہان سے چلے جاؤگے اور مین کیا ایسے لوگون پر لشکر کشی کرون کہ جنکو مین
پشہ سے بھی کم خیال کرتا ہون ایک جنبش لب مین انکا خاتمہ ہے بس یہ خیال کرکے لشکر کشی نہ کی تم
لوگون نے یہ خیال کیا کہ ہم نے سمندر کو دبا لیا اور سرکشی پر کمر کسی تم نے سحران کو عیاری
کرکے اور آفتاب کو اور ماہیان کو قتل کیا مین نے خیال کیا کہ ہوگا وہ مارے گئے تو مارے گئے
یہ لوگ واقف نہ تھے دوسری حرکت یہ ہوئی کہ تم نے میرے خراج گذارون کو اغوا کرکے بعدہ
چند نمک حرامون کے جو کہ تمھارے شریک ہوگئے ہین جن کے اغوا سے تم لوگ ادھر آئے
ہو اپنا شریک کیا اور لشکر لے کر سمندر پر یہ آئے ہین مین نے اسی خیال سے کہ یہ غیر ساحر
ہین انسے کیا مقابلہ کرون اور ساحر بھی انکے ہمراہ ہین وہ کیا لیاقت رکھتے ہین چند میرے ملازم
ہین جو کہ نمک حرام ہوگئے ہین باقی اور ہین انکا مار لینا کیا بات ہے میری یہ لیاقت نہین
ہے کہ مین مرتا یا کو الیسون کے جاؤن بس سردار ساحر و غیر ساحر روانہ کیے جو کہ زبردست ساحر
ہوا اُسکو تمھارے لشکر کے عیارون نے عیاری کرکے یا کو قتل کیا یا کچھ ایسا تعلیم کیا کہ اُسنے
نمک حرامی پر کمر کسی اور تمھارا شریک ہوا میری اطاعت سے انحراف کیا چنانچہ آفاق شاہ
وغیرہ نے ایسا ہی کیا ابھی کل کا ذکر ہے کہ ایوان کو اس نافرمانی کے جرم مین مین نے قتل
کرنا چاہا تمھارا عیار رہا کرکے لے گیا الطاف جادو خود بخود مجھ سے منحرف ہوکر چلا آیا
تمھارے پاس بس اسی مین خیریت ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر رحم کھاتا ہون
کہ کیا تم کو ہلاک کرون اور اسی میرے رحم نے تم کو اسقدر فتنہ زور کیا کہ تم لوگ بہ اعلان میرے
مقابلہ کو آئے مین نے اسکی فکر پہلے نہ کی کہ اب اسقدر زحمت کرنا پڑی کاش مین خود تمھارے
مقابلہ کو چلا آتا اور تم کو غارت کرتا تو کیون اسقدر صدمات اُٹھاتا خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہے
گو مین اسی خیال سے آیا ہون کہ تم کو تمھارے ان کردارون کی سزا دون مگر پھر ترس آگیا
آگاہ کرتا ہون کہ تم یہان سے چلے جاؤ اور جسقدر میرے ملازم و باج دار تمھارے شریک
ہوئے ہین اُنکو میرے حوالہ کرو تاکہ مین اُنکو اس حرکت ناشائستہ کی سزا دون کیونکہ وہ
میرے مجرم ہین اگر اسکے خلاف کروگے یاد رکھو کہ میرے ہاتھ سے امان نہ پاؤگے مرغان ہوا
و ماہیان دریا کو تمھارے حال پر رحم آئے گا اور مجکو نہ رحم آئے گا بس مین نے یہ نامہ تحریر

کیا اب یہی امر تمھارے حق مین بہتر ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ مین تم پر اسقدر اور رعایت کرتا ہون
کہ جو ملک میرے تم نے اپنے قبضہ مین کر لیے ہین وہ بھی مین نے تم کو دے دیے مین اُنکا بھی خواستگار
نہین ہون بس اگر یہ امر نہ قبول کروگے اور اسی سرکشی پر آمادہ رہوگے تو یاد رکھو کہ ایک شخص بھی
یہان سے زندہ مرجائے گا اول تو مین ساحر زبردست ہون اور لاکھون ساحر میرے ہمراہ ہین یہ
چند ساحر جو کہ تمھارے ہمراہ ہین اُنکی کیا حقیقت ہی یہ سب طفل مکتب ہین ان مین چند تو ایسے
ہین جو کہ میرے ملازم تھے اور جو کہ تمھارے پاس آئے ہین وہ کیا ہین مین اُنکو بھی لڑکیون سے
بدتر جانتا ہون دوسرے میرے ہمراہ لشکر بیشمار ہی کا اور پہلوانون کا بھی ہی کہ جن مین ایک ایک
اپنے وقت کا فیل مست اور دیو زبردست ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی ایک ضرب مشت
مین اُسکا کام کرتا ہی بس انکے ہاتھ سے امان پانی دشوار ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی مین نے آگاہ
کر دیا زیادہ کیا تحریر کرون اس لشکر کثیر سے سربر ہونا محال ہی یہ بالکل خام خیال ہی مین مثل اُن
سردارون کے نہین ہون جو کہ اکثر میرے حکم سے مقابلہ کو آئے اور شکست کھا کر اسیر ہوئے
یا قتل یا عیاری کے سبب سے تمھارے شریک ہوئے ہین مین ابھی تک رحم کرتا ہون اگر
غصہ آگیا تو خرابی ہوئی اور کچھ تم کو حاصل نہ ہوگا سوا جان جانے کے ایک زندہ نہ بچےگا
بس تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین نے سمجھا دیا بموجب شعر مثنوی آنچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی
دگر بعد ازین والسلام ✤ یہ جو مضمون نامہ صاحبقران نے سُنا بہت غصہ آیا دبیر سے فرمایا
کہ ہماری طرف سے پہلے تعریف خدا لکھو اُسکے بعد مذمت اور رندہبون کی اور لکھو کہ ہزار ہزار و لاکھ
لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور اُسکے پرستارون پر بس اس مہمل تحریر کا یہ جواب ہی کہ تو کیا ہم پر
رحم کھائےگا او غلام بچے شری بھی یہ لیاقت ہو گئی کہ تو ہم پر رحم کھائے اور تیرا لشکر میرا کیا بنا
لےگا سب میری شمشیر کے شکار ہونگے اور لقمہ دہان اجل ہونگے کیا ساحر و کیا غیر ساحر دیکھ تو
سہی کہ مین تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا اور تیرا گوشت و استخوان زاغ و زغن کھائینگے
اور تیرے ہمراہیون کا کیون اسقدر غرور کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر دین
اسلام کو قبول کر اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان ورنہ اسکی سزا پائےگا ضرور میرے ہاتھ سے
مارا جائےگا اگر تیرے لشکر کے پہلوان مثل فیل مست کے زبردست ہین اور دیو سے ہم پلہ
ہین تو ہم فیل کش و دیو کش ہین اگر وہ دیو با یک مشت ضرب سے ہلاک کرتے ہین اور ہمارے
خاندان کے طفل عالم شیرخواری ہین دیو کو پشہ سے بدتر جانتے ہین جوانون کا کیا ذکر ہی بس اگر زندگی
چاہتا ہی تو غاشیہ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھ کر حاضر خدمت ہو اور قدمبوسی حاصل کر
ورنہ اپنی موت کا امیدوار ہو یہ تو بخوبی ہم کو ثابت ہوگیا کہ تیری قضا اب آگئی ہی جو تو لشکر
لیکر ہمارے مقابلہ کو آیا ابھی تک قضا نہ تھی جو نہین آیا تھا جس کی قضا نہ تھا جس کے مقدر
مین ظلمت سے نکلنا تھا اور نور اسلام سے مشرف ہونا تھا وہ مقابلہ کو آیا یا تو مارا گیا یا مشرف
باسلام ہوا یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ اسی مین خیریت ہی کہ تم لشکر لیکر یہان سے چلے جاؤ اور وہ
جو کہ ہمارے ملازم تھے اور شریک ہوگئے ہین اُنکو ہمارے حوالہ کر دو تاکہ اُنکو سزا دون بس
اُسکا یہ جواب ہی کہ تو اُنکا تو اب ایک موے تن نہ پائےگا جب تک وہ کافر تھے اور ہمارے
شریک نہ تھے اُس حالت مین تجکو اختیار تھا اگر اُس حالت مین وہ ہمارے دامن مین آگر پناہ

لیتے تو ہم ضرور اُنکی کمک کرتے اور ہرگز نہ دیتے نہ کہ اب کہ جب وہ ہمارے شریک ہوگئے اور ہمارے دینی بھائی ہوگئے تو ہم تیرے حوالہ کرین یہ بالکل امر محال ہے بس اگر اطاعت کرنا ہے تو اکر اطاعت کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو اب ایسی مہمل تحریر ہم کو نہ لکھنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہے تمھارے اس نامہ کا جواب جنگ ہے اور اب جو ایسی تحریر کروگے تو تم کو زبان تیغ سے جواب دیا جائیگا تم ہم کو کیا سمجھاؤ گے بلکہ ہم تم کو نصیحت کرتے ہین کہ تم اطاعت کرو اور مذہب اسلام اختیار کرو زیادہ کیا لکھا جائے بس یہ جواب لکھوا کر اُن نامہ برون کو دیا اور اُن سے زبانی فرمایا کہ سمندر سے کہہ دینا کہ کیون شامت آئی ہے کیون قضا سر پر کھیل رہی ہے کیون اجل دامن گیر ہوئی ہے [illegible] خیریت اسی مین ہے کہ میرے پاس حاضر ہو کر دین اسلام اختیار کرو ورنہ مقابلہ پر آمادہ ہو مجھکو کچھ خوف نہین ہے مین لشکر و سپاہ سے ڈرتا نہین ہون انھون نے عرض کیا ہم ضرور آپ کا پیام بادشاہ سے عرض کر دینگے پہلے اُنکا قصد ہوا تھا جب کہ صاحبقران نے بہت سخت و سست کہا تھا مگر کچھ خیال دل مین کرکے اور باہم اشارہ کرکے خاموش ہو رہے نہین تو قصد ہوا تھا کہ جواب دین مگر یہ خوف ہوا کہ یہان ہزارون ساحر ہین اور ہزارون پہلوان ہین ہم دو ہین کیا کرینگے ہلاک ہونگے یا اسیر بس یہ جو خیال کیا تو کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہے اور جواب نامہ لے کر اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے چلے کہ بادشاہ و صاحبقران نے حکم دیا کہ ان دونون کو خلعت سے سرفراز کرو بس اُن کو سرکار صاحبقران سے خلعت عنایت ہوئے وہ خلعت سے مخلع ہو کر صاحبقران وغیرہ کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے اور اپنے ہمراہیون کو ہمراہ لے کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان بعد جانے نامہ برون کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب بہت جلد [illegible] فیصلہ ہو جائیگا یہ فرمایا کہ صاحبقران خاموش ہو رہے اور گفتگو ہونے لگی یہان لشکر کفار مین سمندر شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہے اور منتظر نامہ برون کا کر رہا ہے کہ وہ نامہ بر رادگی کرکے اپنے لشکر مین آئے اور اپنے بادشاہ کی بارگاہ مین آکے اور سلام کیا سمندر شاہ نے دریافت کیا کہ جواب نامہ لائے کیا کیفیت دیکھی انھون نے سب حالت بارگاہ صاحبقران کی بیان کی اور جو پیام زبانی صاحبقران نے دیا تھا بیان کیا اور جواب نامہ دیا سمندر شاہ نے جو اُنکی زبانی سنا کہ صاحبقران نے بہت سخت و سست کہا اور بہت سے جواب نامہ مین سخت کلمات تحریر ہین اور کہا ہے کہ آمادہ جنگ ہو اور یہی مضمون نامہ مین ہے بہت برہم ہوا دبیر سے کہا کہ نامہ لے کر پڑھو تو سہی بس دبیر نے نامہ پڑھا جواب نامہ کا سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار گذر گیا غیظ و غضب طاری ہوا اُس نابکار کا چہرہ مثل آتش افروختہ کے لعل ہو گیا مُنہہ سے شعلے نکلنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نابکار کا تمام جسم آتش دوزخ سے بنا ہوا ہے اُسی حالت غیظ مین حکم دیا کہ بجے طبل جنگ شملاق و افراق نے اور افروختہ نے کہا کہ ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ نامہ نہ روانہ فرمایئے وہ لوگ اس لائق نہین ہین کہ اُنکو پند و نصیحت کی جائے یا اُن پر رحم کھایا جائے آپ نے نہ سماعت فرمایا [illegible] نہ سننے کی آپ کو خواہش تھی وہ سن لیجے انجام وہ ہے جو کہ ہم نے عرض کیا

تھا ان باتون سے سمندر اور زیادہ جوش و خروش مین آیا دریاے غیظ و غضب کو ترقی ہوئی طوفان
غصہ کی طغیانی ہوئی مثل موجون کے پیچ و تاب کھانے لگا ہمہ تن آب غیظ مین غرق ہو گیا
بس حکم دیا کہ ابھی ابھی لشکر مین طبل جنگ بجے کل مین ان خدا پرستون کو ضرور مقابلہ کرکے
غارت کرونگا یہ لوگ بہت مغرور معلوم ہوتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین یہ خبر پہونچی
چوبدارون نے افسرون کے پاس پہونچائی اوسی وقت لشکر ساحران مین نفیر سحر بجائی گئی اور
کوس حربی پر چوب پڑی اور لشکر غیر ساحران مین نقارۂ رزمی نوازش مین آیا لشکر کفار مین
کوس جنگ گڑگڑایا کہ زمین ہل گئی ایک تہلکہ پڑ گیا ساحر و غیر ساحر اور کل لشکر کفار کو معلوم
ہوا کہ طبل جنگ بجا ہی کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بس اوسی وقت سے ساحر تو اپنا سحر
جگانے لگے اور اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے اور غیر ساحر اپنے سلحہ و
سنجوگ کی درستی مین مصروف ہوئے یہان لشکر مین تو سامان جنگ ہونے لگا وہان
جب سمندر شاہ کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بج چکا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا کہ دیکھین
کل اہل اسلام کیونکر مقابلہ کرتے ہین ضرور قضا ہی ان سب کی بس دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے مقام پر آئے ساحر سحر سازی مین مصروف ہوئے غیر ساحر اسلحہ کی درستی
مین یہان تو کفار مین سامان جنگ ہو رہا ہی وہان صاحبقران دربار مین تشریف فرما
ہین کہ یکایک نقارہ کے بجنے کی صدا کان مین پہونچی بادشاہ سے فرمایا کہ سماعت فرمایئے
سمندر شاہ نے جواب کے دیکھتے ہی طبل جنگ معلوم ہوتا ہی کہ بجوا دیا صدا نقارہ کے
بجنے کی آرہی ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ بجا ارشاد ہوا بس صاحبقران نے خواجہ
سے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر خبر تو لائین کیا لشکر کفار مین کوس حربی بجا ہی
یہ اوسکی صدا ہی یا اور کسی قسم کی خوشی سے نقارہ بجایا گیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ بہت
خوب اور چند ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا جاؤ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کفار مین کیسا
نقارہ بجا ہی وہ ہرکارے یہ سنکے سلام بجا لائے اور قصد کیا کہ روانہ ہون کہ یکایک
ایک جوڑی ہرکارون کی پسینہ مین غرق گرد آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی ہاتھ اوٹھاکر
دعا و ثنا بجا لائے اور عرض کیا کہ ہم نامہ برون کے ہمراہ لشکر کفار مین گئے اور بارگاہ
مین تھے کہ نامہ برون نے جاکر زبانی پیام بھی دیا اور نامہ بھی بس سمندر شاہ نے زبانی
پیام سنکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر فوراً حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اوس وقت اوس
نار ہی کو ایسا غصہ تھا کہ تمام منہ سے شعلہ نکل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کندۂ جہنم
ہی یہ حکم دینا تھا اوسی وقت لشکر ساحران و غیر ساحران مین بموجب حکم سمندر شاہ
طبل جنگ بجے اور اہل لشکر کو معلوم ہوا وہ سامان جنگ مین مصروف ہوئے بس اوس
کافر خاصر کا یہ قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر غلامان سرکار کو اپنا جوہر دکھائے بس
جب طبل جنگ بجا اوسنے دربار برخاست کیا ہم جان نثار ادھر کو روانہ ہوئے کہ حضور
کو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہی یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا خواجہ
سے کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بہ تائید سبحانی طبل جنگ بجے اگر مین نے
کل میدان جنگ مین جاکر اسی سمندر شاہ کا سارا جوش و خروش نہ مٹایا اور اسکو قتل

پانی کے نہ پیا یا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھلا ہم کو کیا اپنا جوش دکھائے گا اگر وہ سمندر شاہ ہی تو مین بھی
وہ طوفان ہون کہ ایک ہی مرتبہ مین سارا جوش مٹا دونگا اور اسکی کشتی حیات دریاے اجل
مین غرق کرونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی یہ حکم دینا تھا کہ خواجہ فوراً اپنی کرسی پر سے
اوٹھے اور بیرون بارگاہ آئے اور طرف نقارخانہ کے چلے اودھر نقارچیون اور داروغہ نقارخانہ
کو بھی خبر ہو گئی کہ خواجہ تشریف لاتے ہین طبل جنگ بجنے کا صاحبقران نے حکم دیا ہی کل
سمندر شاہ کے لشکر سے مقابلہ ہوگا وہان طبل جنگ بج چکا ہی بس نقارچیون نے نقارون
کو درست کیا داروغہ نقارخانہ نذر لے کر کھڑا ہوا کر خواجہ آکر پہونچے اوسنے نذر پیش کی
پہلے انکار کیا مگر اس طور سے کہ اوس پر یہ ثابت نہ ہو کہ انکا قصد نہین ہی بس جب اوسنے
اصرار کیا یہ کہکر نذر قبول کی کہ بھئی تم تو پریشان کرتے ہو بیکار زیربار ہوتے ہو انھون نے عرض
کیا کہ یہ سب آپ کا تصدق ہی بس خواجہ وہان سے نقارہ کے قریب آئے نقارچی
نے طبل اسکندری پر سے غاشیہ اوٹھایا خواجہ نے پیترہ بدل کر ایک چوب نقارہ
پر لگائی ایسی صدا پیدا ہوئی کہ گوش گردون کر ہو گئے جانور صحرا سے پریشان ہو ہو کر طرف
اپنے آشیانون کے بھاگنے لگے طائران سحر درختون پر سے اوڑ کر مثل غبار کے پریشان ہو گئے
مردرے [illegible] مین دہل گئے اہل دنیا یہ سمجھے کہ صور قیامت پھونک دیا گیا تمام زمین معرکہ
ہل گئی بعض بعض خیمے کفار کے اوکھڑ کر گر پڑے ایسی صدا تھی کہ چوبستہ کوس تک جاتی تھی
خواجہ تو چوب لگا کر زیر نقارخانہ کود پڑے اودھر نقارہ کی صدا بلند ہوئی سب لشکر
اسلام کے اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو خبر ہوئی کہ طبل جنگ بجا ہی کل کفار سے مقابلہ
ہوگا سب خوش ہوئے کہ بہت دل گھبراتا تھا اور بہت دنون سے ہاتھون مین درد
تھا اور یہی دل چاہا کرتا تھا کہ کہین تلوار چلے خیر خداوند کریم نے وہ دن دکھایا کہ مقابلہ
کا دن آیا طبل جنگ بجا اب کل ہاتھون کا درد جاتا رہے گا کچھ تو دل بہلے گا اہل لشکر مین
تو یہ تقریر ہونے لگی باہم اور سامان جنگ مین مصروف ہو گئے اودھر صاحبقران و
بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آگئے درستی اسلحہ مین
مشغول ہوئے بس وہ دن تمام ہوا رات آئی باہم دونون لشکرون کے ساحرون و غیر
ساحرون مین تقریر تھی کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہی کس کی فتح ہوتی ہی اور کس کی شکست
کون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہی اور کون کل زخم تن پر کھاتا ہی دیکھین کل کون
عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہی اور کون زندہ رہتا ہی دیکھین کس کا ہاتھ بڑھ کر پڑتا ہی
اور کون پیچھے ہٹ جاتا ہی یہ تو دونون طرف کے غیر ساحرون مین تقریر تھی مگر جو کہ مشتاق جنگ
اور بہادر تھے اور جو کہ بزدل تھے وہ اس فکر مین تھے کہ تاریکی ہو جائے تو لشکر سے نکل
جائین جب ظفر ہوگی پھر آئین گے کوئی ہماری جان بیکار نہین ہی کہ ہم لڑکر جان دین
بس نامرد اور بزدل لشکرون سے نکل گئے تھے اور بہادر و جوانمرد خوش خوش سامان
جنگ مین مصروف تھے چہرہ جوش شجاعت سے لعل تھے یہ تو غیر ساحرون کی حالت
تھی ساحر دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے سحر جگا رہے تھے لوبان
گوگل گندھک کے جلنے کی خوشبو آرہی تھی دھوان بلند تھا ساحرون مین یہ باہم

تقریر یہ ہوتی تھی کہ دیکھین کل کون سحر کرتا ہی کہ کفار کا خاتمہ ہوا اسی طور سے کفارون مین ذکر تھا کہ کل کون اہل اسلام کا خاتمہ سحر کر کے کرتا ہی دیکھین کون نئے نئے سحر دکھلاتا ہی غرض یہی باتین دونون کے لشکرون مین ہو رہی ہین جو کہ بہادر تھے وہ سامان جنگ درست کر کے ایک دوسرے کی ملاقات کو گئے وہان بیٹھے ہوئے جنگ و پیکار کی باتین کر رہے ہین اور رنجوش ہین گھڑی گھڑی خیمون سے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ آثار سحر فلک پر ہویدا ہوئے یا نہین ستارۂ سحری چمکا یا نہین نسیم سحری کے جھونکے چلے دامنون کی ہوا کی خبر کرتے ہین کہ اگر نسیم سحری کے جھونکے چل رہے ہوتے انکو حرکت ہوگی جب کچھ آثار سحر نہین پاتے ہین تو پھر اندر خیمون کے چلے جاتے ہین حالت یہ ہی کہ کسی کو شوق جنگ و اشتیاق ملاقات عروس مرگ مین کسی کو نیند نہین آتی ہی اسکی مفارقت مین بیقرار ہین تڑپ رہے ہین بس اسی حالت مین تھے کہ ادھر لشکرون مین طلایہ پھر رہا تھا طبل جنگ بج رہا تھا صدا سے حاضر باش و ناظر باش و ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند تھی اہل لشکر تلوارون کو صیقل کر رہے تھے خنجرون کو سان پر چڑھا رہے تھے کمانون کو درست کر رہے تھے اور جوانمرد انتظار سحر مین تڑپ رہے تھے صبح ہونے کی خدا سے دعا کر رہے تھے کہ یکایک مرغ سحر کے اذان کی صدا کان مین آئی لشکرون مین ورد زبان صبح کی بجنے لگین دونون طرف سب بیدار ہوئے نسیم سحری کے جھونکے جھک جھک کر آنے لگے باغون مین پھول کھلنے لگے طائران خوش الحان زمزمہ سنجی کرنے لگے اور اپنی اپنی زبان مین مصروف عبادت خدا ہوئے بلبلین خوشی سے پہلوے گل مین اڑ اڑ کر آنے لگین ظلمت شب کافور ہونے لگی نور سحری اپنا عمل دنیا پر بڑھانے لگا سیاہ ظلمت نے شکست کھا کر فرار ہونے کا سامان کیا بس انجمن ستارگان درہم و برہم ہوئی شاہ مغرب نے بہ سبب خسرو خاور کے مع اپنے ہمراہیون کے تخت اطلسی سے طرف اپنے محل مغرب کے کوچ کیا اور تارے نگاہون سے پوشیدہ ہونے لگے دریاے فلک مین ڈوبنے لگے اور جادۂ کہکشان نور سحر مین پوشیدہ ہو گیا

نظم

لگے ہونے نظرون سے تارے نہان	چھپا نور مین جادۂ کہکشان	سو ذن اذان سے ہوئے بہرہ مند
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند	رخ شمع مائل بزردی ہوا	مزاج فلک کا بھی زردی ہوا
مسیحی نفس ہی نسیم روان	اٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان	بس ادھر ہر ایک اپنے اپنے

بستر سے انگڑائیان لے لے کر اٹھا لشکر اسلام مین موذنون نے اذان کی صدا بلند کی لشکر کفار مین گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے اور خداوند تصویر کے جے پکاری جانے لگی اہل اسلام تو بعد فراغت امور ضروریہ نماز و وظائف مین مصروف ہوئے اور کفار اپنے طریقہ مین مشغول ہوئے غرض کہ ہر ایک دونون لشکرون مین عبادت خدا مین اپنے اپنے طریقہ سے مصروف ہوا ادھر تخت اطلسی پر آمد آمد شاہ خاور کی کاشانہ مشرق سے شروع ہوئی شاہ خاور یعنی آفتاب عالم تاب سر پر تاج شعاعی رکھے ہوئے اور جسم مین قباے نور پہنے ہوئے ہاتھ مین نیزۂ خطوط شعاع لیے ہوئے اور شمشیر نور کہ جس سے ظلمت شب کو شکست دی ہی حمائل کیے ہوئے تخت اطلسی پر آ کر جلوہ گر ہوا

اور تمام عالم کو اپنے پرتوے جمال سے روشن کیا اُس وقت آفتاب کا یہ عالم تھا کہ جیسے پھول نسیم
سحری کھا کر کھلتا ہے اسی طور سے آفتاب آسمان پر نمودار تھا بموجب شعر مہتاب ہوا گم فلک
نیلوفری سے ٭ پھولا گل خورشید نسیم سحری سے ٭ تھوڑی تھوڑی دھوپ کی شعاع جا بجا ظاہر
ہونے لگی بس سب نے آثار سحر دیکھ کر اور عبادت خدا سے فراغت کر کے لباس پہنے ہتیار
لگائے بس دونون لشکرون مین کمر بندی ہونے لگی یعنی کفار و اسلام مین سب اہل لشکر ساحر
و غیر ساحر طیار ہو ہو کر اور پرے باندھ باندھ کر کھڑے ہوگئے کہ سردار خیمون سے باہر نکلے نشان
ہر رنگ کے کھولے ہوئے ہوائے سحری سے اُنکے پھریرے بل رہے تھے اور پنجہ اور اسلحہ سوارون
اور پیدلون کے بسبب دھوپ کے چمک رہے تھے بس جب سردار خیمون سے نکلے ہر ایک
نے اپنے رسالہ اور پلٹنون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیا اور خود طرف دردولت
کے روانہ ہوئے بس اہل لشکر غیر ساحر تو مرکبون پر سوار ہو کر اور پیدل اپنے طریقہ سے روانہ
ہوئے مگر ساحر سوار ہوائے سحر پر سوار ہو کر طرف میدان مصاف کے روانہ ہوئے لشکر
اسلام کے ہر رنگ کے نشانون کے پھریرے جو ہوا سے اُڑتے تھے اور غبار جو بسبب تگاپوے
مرکبون کے اڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ غبار نہین ہے بلکہ غبار یاقوت نگار و زمرد نگار ہے جس
رنگ کے پھریرے ہوئے تھے اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہوجاتا تھا سرداران لشکر اسلام اپنے
لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کر کے دردولت پر آکر حاضر ہوئے اسی طور سے ساحران مطیع
اسلام اپنے لشکر کو طرف میدان کے بھیجکر خود دولت پر آکر موجود ہوئے ساحرون کا جو لشکر
چلا کوئی آگ برساتا ہوا چلا کوئی سنگ کوئی پانی کوئی مروارید وہ صبح کا وقت وہ لشکرون
کا باجے جنگی بجاتے ہوئے جانا عجب لطف تھا اور نیا سمان تھا اُدھر کفار کا بھی لشکر
آراستہ ہو کر طرف میدان کے چلا اُس لشکر کے سب نشانون کے پھریرے سیاہ تھے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ پردے ظلمات سے ظلمت نے خروج کیا ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر
و بادشاہ دربارگاہ سمندر شاہ پر آکر موجود ہوئے کہ بادشاہ برآمد ہوکے تو اُس کے ہمراہ
طرف میدان کے چلین راوی کہتا ہے کہ عشاق حجرہ نشین استاد سمندر بھی اپنے خیمے
سے باہر آیا اور سمندر کا انتظار کرنے لگا سب سردارون نے اُسکو سلام کیا یہان تو یہ سب
انتظار سمندر شاہ کا کر رہے ہین وہان سرداران اسلام انتظار بادشاہ و صاحبقران مین
دردولت پر حاضر ہین زرین پوش بچھائے بیٹھے ہوئے ہین کچھ تیر و کمان سنبھالے ہوئے
خاک کا تودہ بنایا ہے اُس پر نشانہ لگا رہے ہین کچھ سیف ہلا رہے ہین کچھ چوگان بازی مین
مصروف ہین کچھ نیزہ بازی مین یہان تو یہ رنگ تھا ان مسجد خاص مین صاحبقران بعد فراغ
فریضہ سحری کے دعاؤن مین مصروف تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے عقب پشت کھڑے ہوئے
کہ صاحبقران نے اپنی فتح و ظفر کی دعا مانگ کر سجدہ شکر کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر پس پشت
دیکھا خواجہ نے مجرا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لشکر کا کیا حال ہے خواجہ نے عرض کیا کہ
کل لشکر طرف میدان کے گیا اور سردار سب دردولت پر حاضر ہین اور سب بادشاہ آپکا
اور جہان پناہ کا انتظار کر رہے ہین جلد تشریف لے چلیے ایسا نہ ہو کہ جہان پناہ برآمد
ہوجائین اُسکے بعد آپ پہونچین یہ سنتے صاحبقران نے اسلحہ کا صندوق طلب کیا

خادم نے حاضر کیا صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے اسلحہ لگائے خود کج سر پر رکھا سب اسلحہ وغیرہ سے آراستہ ہوکر مسجد سے باہر تشریف لائے یہان سائیس مرکب کو ساز وبراق سے آراستہ کیے ہوئے کھڑا تھا بس صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران قریب مرکب آئے گردن مرکب پر انگشت شہادت سے یا علی ولی لکھ کر اور دامن گردان کر سوار ہوئے دونون رکابین ہلال بن گئین نور قدم سے باگ لی خواجہ نے گوشہ زین پوش کو پکڑ لیا مرکب ہنہنا کر زمین پر قدم رکھنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس شب اول راہ چل رہی ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران بھی جلوخانہ مین پہونچے سب سردارون کا مجرا ہوا ہر ایک برائے تعظیم کھڑا ہوگیا صاحبقران بھی اُن سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے اپنے عزیزون کے قریب آکر مرکب پر سے اترے وہ زین پوش بچھا دیا اُس پر بیٹھ گئے اور انتظار آمد شاہ کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ اندرون محل خاص بادشاہ نے بھی نماز سے فراغت کر کے جسم مبارک کو پوشاک شاہی سے آراستہ کیا تاج مرصع کار سر پر رکھا قبائے قلمکار زیب تن فرمائے اور جواہرات سے قرین ہوئے ہتھیار جواہر نگار لگائے شمشیر الماس نگار ہاتھ مین لی تخت طلب فرمایا فوراً مہریان پری تمثال حور جمال از سرتا پا جواہر مین غرق کارچوبی لہنگے پہنے ہوئے دوپٹہ زردوزی سرون پر تخت طاؤسی لے کر حاضر ہوئین اور سب سامان سواری زنانہ آکر موجود ہوا بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا سب نے صدائے مبارک و سلامت بلند کی اور خادمان محل نے بہ صدائے بلند کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نصر من اللہ فتح قریب مہریون نے تخت اُس ہمایون بخت کا دوش پر رکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت سلیمان کے تخت کو پریان دوش پر رکھے ہوئے قاف کو لیے جاتی ہین آگے آگے نواب ناظر کوڑا پکڑے ہوئے انتظام کرتا ہوا روانہ ہوا طفلان مہر طلعت کے ہاتھون مین لوٹے کہ جس مین عود و عنبر سلگتا ہوا آگے آگے تخت کے مہریان کنول الماس نگار لیے ہوئے اُس مین شمع ہائے مومی کافوری روشن روشن چوکی بجتی ہوئی بھینے بھینے سرون مین شہنا نوازین یہ شعر بجاتے ہوئے شعر الہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + گل امید تو دائم شگفتہ + بہ چشم دشمنانت خار بادا + قریب لعل پردے کے پہونچی زنبوری پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ کی صدا آئی بس جو لوگ اس مقام پر انتظار سواری کر رہے تھے وہ خبردار ہوئے نقیبون نے پکار کر کہا کہ سب مودب ہو جائین جہان پناہ خدیو بارگاہ فلک جاہ کیوان کلاہ فریدون فر ثانی سکندر دارا حشم صاحب جام جم تشریف لاتے ہین سب آگاہ ہون یہ جو کہا سب سردار بادشاہ اور اپنے اپنے میل اور قرینہ اور طریقہ سے مودب کھڑے ہوئے صاحبقران سب کے آگے تھے کہ پہلے طفلان ماہ پیکر لوٹے لخلخہ کے لے کر آئے اُسکے بعد اور سب سامان سواری بعدہ تخت شاہی بس کہارون نے آگے بڑھ کر کہاریون سے تخت لیا زنانہ عملہ واپس گیا خاقان دردوست نے صدائے نصر من اللہ فتح قریب بلند کی سواری جلوخانہ مین آکر پہونچی سب کے پہلے مجرا صاحبقران کا ہوا غرض بیگی نے عرض کیا جہان پناہ صاحبقران نگاہ رو برو بادشاہ

نے دست مبارک سینہ پر رکھا کہ تمھاری جنبہ ہمارے دل مین ہے اُسکے بعد پھر تو ہر ایک عزیز کا مجرا ہونے لگا
اور ہر ایک اپنے مرتبہ سے ہمراہ تخت ہوا سات سو شاہان جلیل کا حلقہ گرد تخت شاہی کے ہوا یہانتک
کہ بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے جلوخانہ سے برآمد ہوئے سب کی سواریان موجود
تھین پس صاحبقران کو اشارہ ہوا کہ سوار ہو جیسے دن بہت چڑھ آیا ہے پس صاحبقران
مرکب پر سوار ہوئے سب بادشاہ مرکبون پر سوار ہو کر گرد تخت کے آگئے اب تو
سب سردار ساحر وغیرہ ساحر سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے اُس وقت سواری مثل
باد بہاری کے طرف صحرا کے چلی وہ صبح کا وقت وہ نوبت کی صدا وہ شہنائیون کی پیاری
پیاری آواز دلون مین چٹکی لیتی تھی وہ نسیم سحری کے جھونکے وہ گلہائے خودرو کی خوشبو
دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی ہر مقام پر صنعت پروردگار ظاہر تھی عجب گل کاری کی تھی
کہ جس سے اُس کی صنعت ظاہر ہوتی تھی پس بادشاہ و صاحبقران و سب سردار تعریف خداوند
کریم کرتے ہوئے میدان جنگ مین پہونچے سب لشکر کا مجرا ہوا نشان لشکر کو جلوہ ملا
سلامی کے باجے بجے صاحبقران نے صف بندی کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ لشکر ساحران ایک
سمت ہمارے لشکر کے صف بستہ کھڑا ہو اور جب تک کوئی ساحر اُس لشکر سے
برائے مقابلہ نہ نکلے اُس وقت تک کوئی ہمارے لشکر سے نکلنے کا قصد نہ کرے اب یہ
سنکے مریخ آفتاب علم و آفاق شاہ و سہراب جادو وغیرہ نے ساحرون کا لشکر ایک
سمت کو صف بستہ کرکے استادہ کیا اور خود آئے لشکر کے تخت سحر پر سوار ہو کر کھڑے
ہوئے ابر سحر سرون پر سایہ فگن تھے بارش مروارید ہو رہی تھی کہ مریخ نے سحر کیا کہ جس
قدر درخت حائل نگاہ تھے سب قلم ہوگئے پست و بلند زمین برابر ہوگئی آفاق شاہ
نے سحر کرکے گرد و غبار کو مٹا دیا اور چھڑکاؤ کر دیا دو صف آرائے نکل کر لشکر کی صفین درست
کین ساقہ و کمین گاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ ساتون صفین آراستہ کین پیدلون نے شانون
سے شانہ ملا ہوا مرکبون کے سم سے سم دم سے دم جو کوئی ذرا صف سے بڑھا اُسکو ہٹا
دے کر برابر کر دیا جو کوئی پیچھے ہٹ گیا اُس کے مرکب کی باگ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ برابر
ہو گیا سب صفین درست ہو چکین صاحبقران بہ مرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے
لشکر کے زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے تبردارون کو حکم ملا کہ پست و بلند زمین کو
برابر کرو جو درخت حائل نظر ہون انکو قلع کرو سقون کو حکم ملا کہ تم چھڑکاؤ کرکے گرد و غبار
کو بٹھا دو یہ لوگ چلے تھے کہ یکایک لشکر الکفار کی آمد شروع ہوئی سیاہ نشان کھولے
ہوئے وہ مہیب صورتین کہ دیو بھی دیکھے تو ڈر جائے پس یہ لوگ ایک سمت آکر کھڑے
ہوئے انکے بعد ساحران غدار جھولیان دوش پر لیے ہوئے اژدرہائے سحر پر سوار شعلے
منھ سے نکلتے ہوئے آکر میدان مین پہونچے کہ وہان سمندر شاہ خیمے سے باہر آیا سب کا
مجرا ہوا اُسی تخت پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا کہ جو تخت پر سوار ہو کر شہر سے
یہان آیا تھا سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے بارش جواہرات ہوتی ہوئی
برابر تخت سحر پر عشاق عقب مین دونون وزیر گرد تخت سب بادشاہ اور سردار
اس شان و شوکت سے یہ میدان جنگ مین آکر پہونچا پس لشکر کے صف آرا

ہونے کا حکم دیا چنانچہ لشکر ساحران کو دست راست کی طرف مقرر کیا اور غیر ساحران کو دست چپ کی جانب اور خود مع بادشاہوں اور سرداروں کے وسط میں قائم ہوا بس یہاں بھی لڑائی صفیں آراستہ ہوئیں لیکن ساحروں نے سحر کرکے پست و بلند زمین کو ہموار کیا اور جست قلم کیے ابر سے پانی برسا کر چھڑکاؤ کیا بس لشکر اسلام و کفار کے سقوں اور تبرداروں نے بھی نکل کر اپنا اپنا کام کیا جب میدان صاف و درست ہو چکا تو دونوں لشکروں سے نقیب نکلے اُنھوں نے نقابت شروع کی پہلے حمد و ثنا بیان کی اُسکے بعد بہت کچھ بہادروں کی تعریف کی اور بہت کچھ بے ثباتی دنیا کی ثابت کیا کہ دونوں لشکروں کی صفوں پر مثل صف مژگان کے سناٹا آگیا بہادروں کا خون شجاعت سے رگوں میں جوش کھانے لگا یہی معلوم ہوا کہ لشکر پر جا پڑیں ہر ایک جوش شجاعت میں آکر مونچھیں اینٹھنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا چہرے فرط بہادری سے سرخ ہوگئے بس کڑکیت کڑکا کہکر اور نقیب نقابت کرکے میدان سے صف ہائے لشکر میں واپس آئے تھوڑے عرصہ تک سناٹا رہا اُسکے بعد ایک مرتبہ لشکر کفار کے علم جلوہ گری پر آئے اور لشکر غیر ساحران سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا بلوط شیر کش تھا صف لشکر سے نکل روبروے تخت سمندر شاہ کے آیا سمندر شاہ نے اجازت دی اپنے مرکب کو پھیر کرکے میدان میں آیا پہلے خوب سلحشوری دکھائی جب آپ بھی اور مرکب بھی خوب پسینہ میں غرق ہوگیا نیزہ زمین میں گاڑ کر اور اُسکو استوار پکڑ کر ایک رکاب پر زور دے کر دم راست کرنے لگا جب پسینہ خشک ہوگیا اور دم راست ہوا بس طرف لشکر اسلام کے رخ کرکے آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان و ہزار بر دستان بس تم میں سے جسکو تمنا مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے اور ذائقہ موت میرے ہاتھ سے چکھے یہ کہنا تھا کہ ایک مرتبہ جبرئیل بن عادی نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور روبرو تخت شاہی کے آئے اجازت طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیوں زحمت کی اور کوئی اُس کے مقابلہ کو جاتا عرض کیا کہ اسوقت غلام کا اس کافر سے مقابلہ کرنے کو جی چاہا غلام نے قصد کیا بادشاہ نے فرمایا جاؤ سپرد خداوند کریم کیا اور جام عنایت کیا جبرئیل نے سلام کرکے جام لیا اور راہ پر ہو کرکے پی لیا اور پھر سلام رخصت کرکے اور تنگ مرکب کو اپنے درفش کے موافق درست کرکے مہمیز کیا اور جب سامنے صاحبقران کے پہونچے جھک کر مجرا کیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ غلام کو اجازت بادشاہ سے ملی ہے آپ بھی مرحمت فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس جبرئیل مرکب کو مہمیز کرکے اُسکے برابر پہونچے اُسنے بہ قصد تیغ و زرہ سپر از پشت پر سے لی اور ہاتھ تیغ اور چلی دونوں لشکروں کے ساحر و غیر ساحر و سب سرداروں نے دیکھا کہ کچھ قدم مرکب بلوط اور ایک قدم مرکب جبرئیل کا پسپا ہوا سپروں سے شرارے نکل کر بالاے آسمان گئے بس دونوں مرکبوں کو رانوں سے مستل کر باہم مقابل ہوئے بلوط نے کہا کہ او خدا پرست تیرا نام کیا ہے نام اپنا بیان کر تاکہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ مارا جائے کیونکہ مجھکو سب بلوط شیر کش کہتے ہیں جو کوئی میرے مقابلہ کو آمادہ ہوا میرے ہاتھ سے مارا گیا بس ابھی میں خیریت ہے کہ میرے ساتھ چل سمندر شاہ کی اطاعت کر دین تصویر پرستی اختیار کر ورنہ زندہ بچنا محال ہے جبرئیل نے کہا کہ مجھکو جبرئیل بن عادی کہتے ہیں تیرا تو میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہے یہ تیرا خیال خام ہے بس تجھکو خود یہ امر لازم ہے کہ میرے

ہمراہ چل کر صاحبقران کی اطاعت کر اور تصویر پرستی کو ترک کر اُسنے کہا کہ یہ نہیں ہوگا جواب دیا کہ
لا ضرب بہادر رہی کی اُسنے کہا کہ پہلے تو ضرب لگا جواب دیا کہ ہمارا یہ دستور نہیں جب خدا تیری
ضرب سے بچائے گا تو پھر ہم بھی ضرب کرینگے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اگر یہ تمہارا طریقہ نہیں ہے تو میرا تو
طریقہ ہے بس یہ کہکر سینۂ بے کینہ جنزمل کو تاک کر نیزہ کا وار کیا جنزمل نے سنان کو سنان پہ
روکا لگی نیزہ بازی ہونے دونون لشکرون کے بادشاہ و سردار دیکھ رہے ہین اور اہل لشکر کہ نیزہ
بازی ہو رہی ہے خوب نیزہ بازی کی کوئی ایک سو دس طعن کے ردو بدل ہوئی ایک مقام پر
جنزمل نے اُسکے نیزہ کو گانٹھ کر آواز دی کہ خبردار ہو جا کہ تیرا نیزہ ہاتھ سے نکلا جاتا ہے اُسنے
کہا کہ یہ سنا ہوا ہے بس یہ تو بند باندھ چکے تھے ایک مرتبہ مرکب کو جو مہمیز کرتے ہین نیزہ بدانت
اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اور بالائے آسمان جا کر سنان نیزہ کی گھوم کر وہ نیزہ بحر آب تحیر اُسکے
مین غرق ہوگیا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین کامل ہو غضب کیا
تم نے کہ روبرو دو دریائے لشکر کے میرے ہاتھ سے نیزہ ہوائی گیا بس نیزہ بازی خلاف
بازی تیغ بازی راست بازی یہ کہکر تیغہ آبدار نیام سے لیا اور خبردار کہکر وار کیا انھون نے
اُس کے وار کو سپر پر روکا اور خود تلوار نیام سے لے کر اُس پر وار کیا لگی تیغ بازی ہونے
اور وار رد ہونے لگے اُس نے کئی وار کیے انھون نے رد کیے اب انھون نے کہا کہ تو
تو وار کر چکا اب مین وار کرتا ہون خبردار ہو جا اُسنے کہا کہ خبردار ہون بس انھون نے
دونون رکابون پر زور دے کر اور ہاتھ کو بلند کر کے وار کیا اُس نے سپر کو سر کی پناہ کیا
یا تو تلوار سپر پر چمکی تھی یا خود و بلغہ اور عرق چین کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی انھون نے
جھٹکا دیا سر اُس کے جبڑے کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی سینہ کے کواڑ کو
کھولتی ہوئی شکم کو چیرتی ہوئی پشت مرکب پر پہونچی اور مرکب کو دو کر کے زمین کا بوسہ
تلوار نے لیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہو کر وہ کافر گرا ملک الموت نے اُس کی روح
قبض کر کے حوالہ مالک کی لشکر اسلام کے لوگون نے بہت تعریف کی لشکر کفار کے
لوگون کا رنگ اُڑ گیا یہ ضرب دست دیکھ کر ستلاق وافراق نے سمندر شاہ سے کہا کہ
خدا پرستون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے ایک ہی ضرب مین انکے مقابلہ کا حال کھل
گیا ہان اگر یہ لوگ پریشان ہونگے تو ساحرون سے کہ اُن سے انکا کچھ بس نہ چلے گا ساحرون کا
مقابلہ کا حکم فرمایئے مناسب تو یہی ہے سمندر شاہ نے کہا کہ ایک پہلوان کے مارے
جانے سے یہ امر نہین ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے ہزارون سردار ہین اور کیا
پہلوانون کی کمی ہے یہ لوگ بڑی بڑی دور سے میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین اور
انھون نے بڑے بڑے دعوے کیے ہین انکی بھی تو جنگ کا تماشہ دیکھ لیا جائے وہ دونون
یہ سُنکے خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک اور پہلوان سمندر شاہ سے اجازت
لے کر جنزمل کے مقابلہ کو آیا بعد ردو بدل ہاتھ سے جنزمل کے [illegible] گیا اور ایک پہلوان
نکلا وہ بھی زخمی ہوا اور ایک نکلا اسکو جنزمل نے اسیر کر لیا [illegible] پہلوان جان سے
مارے اور دو اسیر کیے اور تین مجروح بس جب یہ [illegible] تاب کفار [illegible] پہلوان
پہلوانون سے کہ جو لشکر لے کر بڑھے [illegible] سمندر شاہ آئے [illegible]

ہتین لاف و گزاف ادا کر چکے تھے پس ان مین سے ابطال قوی بازو ایک نے مرکب کو صف سے نکالکر سمندر شاہ کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے کہ اس خدا پرست کو جا کر قتل کرون شملاق نے کہا کہ واہ کیا خوب جب اس قدر پہلوان کام آچکے اُس وقت آپ نے قصد کیا کیا کچھ نشہ پیے ہوئے تھے کہ خیال نہ آیا جب وہ کہہ چکا تب خیال آیا سمندر شاہ نے شملاق کی طرف دیکھا اور منع کیا کہ یہ کیا کہتا ہی تو بہت گستاخ ہوگیا ہی ابطال نے شملاق سے سنکے بہ نگاہ قہر شملاق کو دیکھا اور کہا کہ اسکا جواب کیا دون بادشاہ کا پاس ہی ورنہ [illegible] جو سمندر شاہ نے دیکھا کہ اسکو غصہ آیا کہا کہ ای پہلوان یہ نہایت بدتمیز ہوگیا ہی تم اسکی باتین نہ دیکھو اور اپنے کام کو جاؤ اسکی باتون کا کچھ خیال نہ کرو دیکھو حریف زیادتی کرتا ہی جاؤ تم کو سپرد خدا کو رخصت ہوگیا پس ابطال سلام کرکے اور مرکب کو جولان کرکے مقابلہ مین جنزمیل کے آیا اور اپنا نام لے کر نعرہ کیا اور کہا کہ ضرب بہادری کی جنزمیل نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین ہم پہلے حریف پر پیش دستی نہین کرتے ہین ہم وار حریف کا روک کر وار کرتے ہین کیونکہ شیرون کا طریقہ ہی کہ جب اُن پر وار ہوجاتا ہی اُس وقت انکو غصہ آتا ہی پس یہ سننا تھا کہ اُسنے نیزہ مارا انھون نے نیزہ کو نیزہ پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی آخر کو دونون نیزہ بازی مین برابر رہے پس گرز بازی ہونے لگی گرز بازی مین بھی برابر رہے پس ابطال نے دیکھا کہ مین کسی طور سے اس پر غالب نہ ہوا پس ایک مرتبہ گرز ہاتھ سے رکھدیا اور چالاکی کرکے تلوار نیام سے لے کر وار کیا جب وار گر چکا اور تلوار چلی اُس وقت کہا کہ خبردار ہو جاؤ اور جنزمیل نے بھی تلوار کی چمک دیکھی یہ تو گرز بلند کیے ہوئے اور منھ پر روکے ہوئے تھے کہ یہ گرز کا وار کرے گا اُسنے یہ دھوکا دیا پس انھون نے جلدی سے گرز پھینکدیا اور سپر پشت پر سے لے کر اُسکی آڑ کی اور نگاہ تلوار کی باڑھ سے لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی اُنھون نے مرکب کو مہمیز اس خیال سے نہ کیا کہ وار خالی جائے اور زیر ہاتھ پہونچکر اسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدون کہ اُس جلدی مین مرکب نے سکندری کھائی یہ اُسکو سنبھالنے لگے جھٹکا جو پہونچا سپر بھی سر پر سے ہٹ گئی اور خود بھی اُسکی تلوار چل چکی تھی پس سپر اگر بیٹھی کہ تا دوابرو اثر آئی اِس قوت سے لگائی تھی پس انھون نے داستانین مارے کلائیان مجروح ہوکر داستانین قلم ہوئے تلوار تو سر سے جھٹکا کر نکل گئی مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہوئی اُسنے قصد کیا کہ انکا سر کاٹ لون کہ حلیم عاد بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر مرکب کو جولان کرکے بیچ مین آگیا اور کہنے لگا کہ تو بڑا نامرد ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا ہی پس اب مجھ سے مقابلہ کر اور جنزمیل اپنے لشکر کی طرف لشکر کے عیار کے ہمراہ روانہ کیا اُسنے یہ سنکے کہا کہ تو بڑا نامرد ہی جواب دیا کہ جس طور سے ہو حریف کا خاتمہ کرے پس تو نے یہ کیا کیا کہ میرے حریف کو کہ جسکو مین مار چکا تھا میرے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کو آیا پس کیا تیرے ساتھ نیزہ بازی کرون یہ تلوار اہل اسلام کے خون سے اپنے لب کو تر چکی ہی پس ابھی سے مقابلہ کرونگا ضرب بہادری کی جواب دیا کہ تو میرے آقا سے سن چکا ہوگا کہ ہم اہل اسلام پیش دستی نہین کرتے ہین پھر کیون ہم سے ضرب کا خواستگار ہوتا ہی اُسنے کہا کہ تم سب کی قضا آئی ہی لے میری ضرب روک یہ کہکر اُسنے تلوار کا وار کیا حلیم عاد نے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا اس نے کمر کو بتا کر جو سر پر ہاتھ لگایا جب تک یہ سپر سر پر لائین تلوار خود پر آ کر بیٹھی خود کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی زخم کاری لگا تلوار کو تو انھون نے داشتانہ مار کر منھ سے نکالدیا مگر بسبب خون نکلنے کے غش آنے لگا اس نے قصد کیا کہ ان کا سر کاٹ لون کہ جسیم عاد مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ سے اجازت لے کر پہونچا حلیم کو تو طرف لشکر کے روانہ کیا خود مقابلہ کیا جسیم بھی مجروح

ہوا سلیم نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی مجروح ہوا سلطان کوہ نشین نے مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا اُسدن دوپہر سے لیکر شام تک لشکر جنزیل کے پانچ سردار ہاتھ سے الطال کے مجروح ہوئے اور دو جان سے مارے گئے جب رات ہوگئی سمندر شاہ نے طبل باز بجوایا اور الطال پر سے زر نثار کرتا ہوا خوش خوش طرف قیام گاہ کے واپس چلا ادھر لشکر اسلام میں بھی کوس باز گشت بجا بادشاہ سب سرداروں کو لیکر فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے کمر کھولی جو کہ مجروح تھے اُنکے ٹانکے لگائے گئے مرہم کی پٹیاں چڑھائی گئیں بس ادھر بادشاہ اور ادھر صاحبقران و کل سردار لباس تبدیل کر کے بارگاہ میں تشریف لائے دربار آراستہ ہوا ذکر جنگ و پیکار ہونے لگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ پہلوان زبردست ہی خوب مقابلہ کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جنزیل کے مرکب نے سکندری کھائی ورنہ جنزیل اسے بھی قتل کرتا یا اسیر اور جس قدر گئے وہ اس قابل نہ تھے صاحبقران نے فرمایا کہ درست ارشاد ہوا دیکھیے طبل جنگ بجتا ہی یا نہیں سب نے عرض کیا کہ آج تو ضرور طبل جنگ بجے گا یہاں تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سمندر شاہ نے قیامگاہ پر پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود خیمہ خاص میں آکر لباس تبدیل کیا اور بارگاہ میں آیا سب سردار بھی آکر حاضر ہوئے ساحر و غیر ساحر دونوں جب دربار جمع ہو چکا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی لشکر کفار میں بجا جاسوسان لشکر اسلام خبر نواخت طبل لیکر لشکر میں آئے داخل بارگاہ ہوکر بادشاہ کو طبل جنگ بجنے سے آگاہ کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ یہاں بھی طبل بجے بس یہاں بھی طبل جنگ بجا دونوں طرف طیاری جنگ ہونے لگی طبل جنگ بجنے لگے طبلا بہ پھرنے لگا صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر سامان جنگ میں مصروف ہوئے اُدھر کفار بھی سمندر شاہ نے دو پہر رات تک دربار کیا اور شملاق کی طرف دیکھکر کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیسا الطال نے خدا پرستوں کو مجروح کیا تم تو کہتے تھے کہ غیر ساحر مقابلہ نہ کریں بلکہ ساحر کریں کیونکہ یہ اُن سے سر بر نہونگے یہی لوگ خاتمہ کر دینگے یہ سُنکے شملاق نے جواب دیا کہ خیر دیکھا جائے گا بس سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست کیا رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طبل جنگ بجا کیا یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانہ نشب سے صبح برآمد ہوئی حسب معمول دونوں طرف ورد بان بجلیں سب اُٹھے لشکر اسلام کے لوگ عبادت خدا سے فراغت کرکے میدان میں آئے حسب طریقہ گذشتہ جب صاحبقران و بادشاہ تشریف لا چکے صف بندی ہوئی اور سمندر شاہ کا بھی لشکر اپنے طریقہ کی عبادت سے فراغت کرکے مع سمندر شاہ کے میدان میں آیا موافق کل کے لشکر صف آرا ہوا نقیبوں نے دونوں طرف سے نکل کر نقابت کی کڑکیوں نے کڑکا کہا جب یہ لشکر میں واپس آئے الطال قوی بازو سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان میں آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے نکل کر گرگین ورتنت جنگال نے بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکا مقابلہ کیا تگادر میں اُسکو گردو برد کردیا نیزہ اُسکا جدا کیا پھر اُسنے تلوار کا وار کیا گرگین نے وار کو خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے خالی دیا بس ایک مقام پر گرگین نے موقع پاکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لوں پر وہ بھی ہٹ گیا زور ہونے لگے دونوں مرکبوں پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی بہر ہر کشتی میں گرگین نے اُس کو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کرکے لشکر کو روانہ کیا اور مرکب پر خود سوار ہوکر مبارز طلب کیا بس لشکر الطال سے کئی سردار سمندر شاہ سے اجازت لے کر مقابلہ کو آنے لگے اور مجروح ہونے لگے بس گرگین نے تین پہر بجے تک آٹھ پہلوان لشکر کفار کے مجروح کیے اور پانچ جان سے مارے اور چھ کو اسیر

کر لیا جب یہ رنگ عقطال قوی تن نے دیکھا اپنے لشکر کی صف سے نکل کر روبرو سمندر شاہ کے
آیا اور اجازت لے کر طرف میدان کے چلا کہ سنلاق نے کہا کہ ای عقطال تم البطال کا انجام دیکھ چکے
ہو مقابلہ کو نہ جاؤ اُسنے برہم ہو کر جواب دیا کیا کہتے ہو دیکھ لینا کہ جو مین جا کر کرونگا بس یہ کہکر اور مرکب
کو مہمیز کرکے میدان مین آیا اور اپنے نام کا نعرہ کر کے ہم نگاور رہوا دونون برابر رہے بس اُس کافر نے نہ
نیزہ بازی کی نہ گرز بازی آتے ہی تلوار کا وار کیا گرگین نے خالی دیا لگی رد و بدل ہونے بس ایک مقام
پر اُسنے کمر کو بنا کر جو وار سپر کا کیا یہ حرکت تلوار کی دیکھ کر عقب کی طرف مرکب کو ہٹانے لگے وہان پر
موش خانہ تھا مرکب کا پاؤن اُس مین جاتا رہا سکندری کھائی تلوار سر پر پڑی تا دو ابرو اُتر آئی تلوار
تو چھنا کر نکل گئی چادر خون کی جاری ہوئی غش آنے لگا بس یہ حال دیکھ کر اور ایک سردار میدان مین
آیا لشکر گرگین سے گرگین کو طرف لشکر کے روانہ کیا خود مقابلہ کیا زخمی ہوا بس تا بہ شام تین پہلوان علاوہ
گرگین کے مجروح ہوئے اور ایک نے جام شہادت نوش کیا شام ہو گئی طبل باز دونون طرف بجے
دونون لشکر واپس گئے بس صاحبقران نے لباس تبدیل کرکے اور بادشاہ نے دربار کیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی اُدھر سمندر شاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر اور تبدیل لباس
کرکے دربار کیا اور لشکر کمر کھول کر آسودہ ہوا جب دربار آراستہ ہوا طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان
طبل جنگ بجا سامان جنگ ہونے لگا ہر کارون نے صاحبقران کو خبر دی وہان بھی طبل جنگ بجا
سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا دونون طرف دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
آکر آرام پذیر ہوئے یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین دونون جانب آکر صف آرا ہوئے جب نقیب
نقابت کر چکے عقطال اپنے لشکر سے نکل کر اور سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا مبارز
طلب کیا آج مملوک بن مالک نے بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آکر اُس سے مقابلہ کیا
بعد نیزہ بازی و تیغ بازی کے کشتی کی نوبت آئی مملوک نے اُسکو اسیر کر لیا شام تک اسکے لشکر کے
سردارون نے مقابلہ کیا بعض کو مملوک نے جان سے مارا بعض کو مجروح کیا اور چند کو اسیر کیا بس
سمندر شاہ نے شام کو طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے کمر کھولی دونون
طرف کے سردار لباس تبدیل کرکے دربار مین آئے اپنے لشکر مین سمندر شاہ نے دربار کیا اُدھر بادشاہ
اسلام نے دربار کیا سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیاری
جنگ ہوا کی طبل جنگ دونون طرف بجا کیا دربار برخاست ہوئے سب آ آکر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی
دونون لشکر رزمگاہ مین آئے جب صف بندی ہو چکی نقیب نقابت کر چکے لشکر سمندر شاہ سے
قلطال سخت پنجہ نکلا سمندر شاہ سے اجازت لے کر اور مبارز طلب کیا دو ایک گمنام سردارون
نے مقابلہ کیا وہ اسکے ہاتھ سے مجروح اور شہید ہوئے بس شاہزادہ سکندر رخ لقا نے نکل کر بادشاہ
سے اجازت لے کر اُسکا مقابلہ کیا اُسنے اپنا نام بتایا اُسکا نام دریافت کیا انھون نے بھی بتایا بس نیزہ بازی
ہوئی نیزہ شاہزادہ نے ہوائی کیا گرز چلا گرز بھی انکے گرز کی ضرب سے ٹوٹ گیا تلوار کی نوبت آئی خوب
تلوار چلی آخر کو انھون نے اُسکی تلوار چھین لینے کے قصد سے اسکا بند دست پکڑ لیا وہ بھی لپٹ گیا
باہم زور ہونے لگے آخر دونون مرکبون سے کود پڑے کشتی ہونے لگی ایک گھنٹہ بھر کی کشتی مین
شاہزادہ نے اُسکو باندھ لیا اور اپنے عیار کے حوالہ کیا اُسکے لشکر کے سردار اجازت لے
لے کر آنے لگے اور مارے جاتے لگے نوبت باین جا رسید کہ شام تک شاہزادہ نے دس پہلوان کو

جان سے مارے اور پندرہ مجروح کیے اور پانچ کو مع قلطال کے اسیر کر لیا سمندر شاہ نے شام کو طبل باز
بجوایا دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر واپس آئے بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر مین اور سمندر شاہ نے
اپنے لشکر مین دربار کیا اور سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہرکارون نے صاحبقران سے عرض کیا کہ
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہے بس یہان بھی طبل جنگ بجا دربار برخاست کیا سب سردار اپنے
اپنے خیمون مین آکر آرام پذیر ہوئے طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا سمندر شاہ نے بھی دربار برخاست
کیا اسکے بھی سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہانتک کہ صبح ہوئی دونون لشکر رزمگاہ مین پہونچے صف
بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی اُسکے بعد گرگان گرزن سمندر شاہ سے اجازت لے کر میدان مین
آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نے نکل کر اُسکا مقابلہ کیا بس وہ ہاتھ سے اُس کے
مارا گیا پھر اُسنے مبارز طلب کیا اب کی شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اپنے مرکب کی باگ لی اور
بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آئے اُسنے نام دریافت کیا اپنے نام سے آگاہ کیا اُسنے کہا کہ
آگاہ ہو کہ مجھکو گرگان گرزن کہتے ہین مین گرز سے مقابلہ کرتا ہون تیرے گرز کے ضرب کی پناہ نہین
ہے ایک ضرب گرز سے مین پہاڑ کو گرا دیتا ہون جواب دیا کہ تو وار کر بس اُسنے گرز کو گرد سر چرخ دینا شروع
کیا اُس سے صدا ہائے ہائے کی پیدا ہوئی بس اُسنے دونون رکابون پر قدم جما کر اور کھڑے ہو کر دونون
ہاتھون سے پکڑ کر گرز کو یا خداوند تصویر کہکر جو وار کیا انھون نے اپنے گرز کو اپنے چہرہ کی پناہ کیا
گرز گرز پر آکر بیٹھا تڑاقہ کی صدا پیدا ہوئی جگر زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا دونون گرزون مین
پھل پڑ گئے شرارے گرزون سے نکل کر بالائے ہوا گئے گوش گردون کر ہو گئے شاہزادہ مع مرکب شق
گرد مین چھپ گیا اُسنے خود کو کج کر کے صدا دی کہ زدم وسیت کردم کوئی آکر خبر لے یہ سننا تھا کہ عیار
شاہزادہ کا دوڑا اور چھاگل سے پانی لے کر چھڑکا دیا اور اندر گرد کے جا کر دیکھا کہ دونون ہاتھ ستون
ہین مگر مرکب تا بہ کمر غرق زمین ہے آنکھین شاہزادے کی بند ہین کہ اُسنے آواز دی مزاج مبارک
کیسا ہے حریف زیادتی کر رہا ہے آنکھ کھولدی فرمایا کہ بلا کی ضرب لگائی بچایا میرے پروردگار عالم نے
یہ فرما کر مرکب کو جو ہمیز کیا مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کا لے کر نکلا بس یہ محمود دی نے رومال سے چہرہ
کی گرد پونچھتے ہوئے نکلے یہ فرماتے ہوئے کہ کرار دی و کرا ایست کردی اُسنے جو انکو سلامت دیکھا
پھر گرز لے کر چلا آتے ہی وار کیا مگر حیران ہے اور دل مین کہتا ہے کہ کیا صاحب قوت جوان ہے کہ میرے
گرز سے بچ گیا میرے گرز سے آج تک کوئی زندہ بچا ہی نہین آتے ہی وار کیا انھون نے مرکب کو
بڑھا کر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور زور کر کے قصد کیا کہ گرز چھین لون مگر وہ لپٹ گیا اور
ایک راوی نے بیان کیا ہے کہ کلمہ عمود پکڑ لیا خیر بہر طور جو کچھ ہوا کشتی کی نوبت آئی کشتی ہونے
لگی تھوڑے عرصہ مین شاہزادہ نے زیر کر کے اپنے عیار کے حوالہ کیا اور پھر مبارز طلب ہوا یہ تھا
اب لشکر کفار سے پہلوان آنے لگے اور قتل و مجروح و اسیر ہونے لگے یہ کیفیت تھی کہ شمع شجاعت
صاحبقرانی پر پہلوان مثل پروانون کے نثار ہوئے تھے شام تک بہت سے پہلوان کفار
کے لشکر کے مجروح ہوئے اور بہت سے قتل اور بہت سے اسیر سمندر شاہ نے شام کو
طبل باز بجوا دیا دونون لشکر واپس گئے فرودگاہ پر کمرین کھولین مگر سمندر شاہ نے پھر دربار
کیا اور پھر طبل جنگ بجوایا گو ان سب کے مارے جانے اور اسیر ہونے کا بڑا صدمہ تھا
حکم طبل جنگ کے بجنے کا دیکر دربار برخاست کیا ہرکارون نے صاحبقران کو خبر پہونچائی

کہ سمندر شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہے پس صاحبقران نے بھی طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا اور دربار برخاست کیا رات بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف بندی اور نقابت نقبا کے نہنگان نبرد باز لشکر کفار سے سمندر شاہ سے اجازت لیکر نکلا مبارز طلب کیا شاہزادہ عین الزمان نے بادشاہ سے اجازت لیکر اور لشکر سے نکل کر اُسکا مقابلہ کیا ہم تنگاور ہوئے تنگاور مین مرکب کو اُسکے گرد بردگرد دیا اُسنے نام دریافت کیا آپنے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسکا نام پوچھا اُسنے بھی اپنا نام بتایا پس اُسنے نیزہ کا وار کیا انھون شہ نے چند طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کیا وہ بہت شرمندہ ہوا تلوار لیکر میدان سے چلا انھون نے اُسکے بند دست کو پکڑ لیا زور ہونے لگے مرکب پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی آخر کو شاہزادہ نے اُسکو زیر کرکے گرفتار کیا اپنے عیار کے حوالہ کیا شام تک پندرہ پہلوان قتل کیے اور دس اسیر اور بیس کو مجروح کیا شام کو سمندر شاہ نے طبل باز بجوایا دونون لشکر واپس آئے قیام گاہ پر آتے ہی سمندر شاہ نے دربار کیا اور طبل جنگ بجوا دیا دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ خاص مین جاکر سو رہا بعد کھانا زہر مار کرنے کے ہرکارون نے صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا یہان بھی دربار آراستہ تھا صاحبقران نے طبل رزمی کے بجنے کا حکم فرمایا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آگئے اور آرام پذیر ہوئے رات بھر فریقین مین سامان جنگ ہوا کیا صدائے بیدار باش بلند رہی صبح کو دونون لشکر حسب معمول رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی جب نقیب نقابت کرکے واپس گئے اُسوقت ادراک تیغ زن سمندر شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا بعد سلحشوری دکھانے کے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے شاہزادہ نورالزمان نے اپنے مرکب کی باگ لی اور بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر میدان مین تشریف لائے اور اُس سے ہم تنگاور ہوئے گرد برد کردیا اُسنے مرکب کو سات قدم پر جب جا کر گرتے ہوئے دیکھا روکا اور رانون مین مسلکر اور سامنے آکر مقابل ہوکر یہ شعر پڑھا شعر بگو نام خود را درین انجمن * کہ بسیار تند آمدی سوے من * شاہزادہ نے اپنے نام سے آگاہ کیا اُسنے کہا کہ مجکو بھی ادراک تیغ زن کہتے ہین پس یہ کہکر اور خبردار کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے اصلی ضرب کو اپنی سپر پر روکا اور ایک وار کیا چند بار ردو بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر شاہزادے نے سپر کو جھٹکا دیا اُسکا علی بند پشت پر جا جھولا اور پنجہ ہی دراز کرکے اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا تلوار کی باڑھ سے بچا کر اور قصد کیا کہ تلوار پر قبضہ کرون اُسنے بھی اپنا دوسرا ہاتھ اُٹھایا کمر زنجیر مین ڈالدیا پس زور ہونے لگے ایک مرتبہ پشت مرکب سے دونون زمین پر آئے کشتی ہونے لگی خوب کشتی ہوئی انجام کار شاہزادہ نے اُسکو زیر کیا اور مشکین باندھ کر اپنے عیار کے حوالہ کیا اور خود مرکب پر سوار ہوکر مبارز طلب کیا شام تک دس پہلوان گرفتار ہوئے اور پندرہ جان سے مارے گئے اور بیس اسیر ہوئے طبل باز بجا دونون لشکر واپس آئے فرودگاہ پر سمندر نے دربار کیا چونکہ اب سمندر کو غصہ بہت ہوا اُسی حالت غصہ مین طبل جنگ بجوایا اور دربار برخاست کیا یہ خبر صاحبقران کو ہوئی اُنھون نے بھی طبل جنگ بجوایا دربار برخاست کیا چنانچہ رات بھر طبل جنگ بجا کیے صبح ہوئی خلاصہ یہ کہ دونون لشکر موافق دستور کے رزمگاہ مین آکر صف آرا ہوئے جب نقابت ہوچکی عواک سخت کمان میدان مین آیا

خوب سلیح شوری دکھائی خوب چوگان بازی کی اُسکے بعد لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا آج شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر رزمگاہ مین آئے پہلے ہم تگاور ہوئے اُن کا مرکب دس قدم پسپا ہوا انکا مرکب ایک قدم ہٹ کر رہ گیا وہ مرکب کو سنبھل کر رانون مین ہم مقابل ہوا بعد نام دریافت کرنے کے نیزہ بازی ہونے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی شاہزادہ نے نیزہ ہوائی کیا اُسنے تلوار کا وار کیا انکی نگاہ تلوار سے لڑی رہی جیسے تلوار قریب سر آئی تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی بس قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی کو مروڑ کر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر اُسکو زمین پر مار کر مشکین باندھ لین اور عیارون کے حوالہ کیا اب تار بندھ گیا لشکر کفار سے سردارون کے آنے کا جو آیا یا تو قتل ہوا یا مجروح یا اسیر تا شام پندرہ پہلوان اسیر ہوئے اور بیس قتل اور پچیس مجروح جب شام ہوگئی سمندر شاہ طبل باز بجوا کر واپس گیا پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ پندرہ دن کے میدانداریون مین لشکر کفار کے کل سردار جو کہ غیر ساحر تھے قتل و اسیر و مجروح ہوئے جو کہ سمندر شاہ کے لشکر مین تھے وہ بھی اور جو اور ملکون سے براے کمک آگئے تھے وہ بھی اور جو خود اپنا لشکر لے کر آئے تھے وہ بھی اور جو غیر ساحر بادشاہون کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی سب اہل اسلام کے سردارون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اسیر اور مجروح اب کوئی باقی نہین ہے کہ جو نکل کر مقابلہ کرے اور جو باقی بھی ہین وہ دم چراتے ہین اور باہم کہتے ہین کہ کون ان لوگون سے مقابلہ کرے کہ جو انکے مقابلہ کو گیا یا تو مارا گیا یا اسیر ہوا یا مجروح ہم کو اپنی جان دو بھر نہین ہے پندرھوین دن سہ پہر سے پڑا بند ہو گیا کوئی مقابلہ کو نہ نکلا جب یہ رنگ سمندر شاہ نے دیکھا فوراً طبل باز بجوا کر واپس گیا فرودگاہ پر صاحبقران اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر واپس آئے لشکریون نے کمر کھولی بادشاہ نے تبدیل لباس فرما کر دربار فرمایا صاحبقران و سب سردار حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اب کچھ دنون مقابلہ نہ ہوگا کیونکہ آج تو یہ حالت تھی کہ کوئی مقابلہ کو نہ نکلا آخر سمندر شاہ نے پریشان ہو کر طبل باز کے بجنے کا حکم دیا اور لشکر لے کر واپس گیا بس اب کچھ دنون صبر کرو اور آسودہ ہو کر مقابلہ کرے گا آفاق شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ جی نہین وہ ایسا نہین ہے ابھی تاؤ مین تو مارا پڑتا ہے بس اب جب تک اُسکے دم مین دم ہے اور لشکر مین ایک آدمی بھی موجود ہے اُسوقت تک وہ ہر روز مقابلہ کیے جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا غم ہے خداے بزرگ است یہ فرما کر اور باتین کرنے لگے اُدھر سمندر شاہ نے فرودگاہ پر پہنچ کر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود لباس بدل کر دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے اور سب بادشاہ جو کہ باقی تھے بس سمندر شاہ نے عشاق اپنے استاد کی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑا غضب ہوا سب پہلوان و سردار غیر ساحر کام آگئے اور کچھ نہ مطلب ہوا جو شملاق نے کہا تھا وہی ہوا کہ یہ سب کام آجائینگے ساحرون کے لشکر کو مقابلہ کا حکم دیا تھا مین نے خیال کیا تھا کہ کوئی تو ایسا ہوگا کہ ان سب کو قتل کریگا کیونکہ ان لوگون نے بہت لاف و گزاف کیا تھا مگر کچھ نہ ہوا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اب افسوس سے کیا حاصل عشاق نے کہا کہ اب کیا تمھاری راے ہے آیا کچھ دنون

مقابلہ نہ کروگے یا مقابلہ ہوگا سمندر نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہے کہ ہم انکو دم لینے دو دن دیجیے
طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ مگر اس طور سے کہ کل سے اب کوئی غیر ساحر
مقابلہ کا قصد نہ کرے ساحرون کے مقابلہ کا تماشا دیکھے کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور لشکر اسلام
کو غارت کرتے ہین بس اسی طور سے طبل جنگ بجا گیا ساحرون کے جان مین جان آئی شملاق
نے سمندر شاہ سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہی پیش آیا مین نے تو انکا طریقہ جنگ دیکھکر
خیال کر لیا تھا کہ انسے تلوار کے مقابلہ مین سر بر ہونا محال ہے مگر آپ نے میرا کہنا نہ سنا اور مجھکو
دروغگو خیال کیا اسکا انجام دیکھا کہ کیا ہوا سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا اور وہی تدارک
کرنا پڑا جو کہ غلام نے عرض کیا تھا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ خیر اس سے کیا حاصل اب ہم
دیکھتے ہین کہ خدا پرست ساحرون سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین اور کیونکر انکو قتل کرتے ہین اب ذرا
مشکل ہے یہ تلوار کی لڑائی نہین ہے کہ ایک ہاتھ مین خاتمہ کر دیا اب وہ لڑائی ہے کہ ایک بات کے
دانہ مین انکا قماش بدل جائیگا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا بس سمندر شاہ نے
دربار برخاست کیا بس جب ساحرون کو معلوم ہوا کہ کل سے ہم کو مقابلہ کرنا ہوگا ہر ایک اپنے
سحر کو درست کرنے لگا اور جگانے لگا چنانچہ یہان تو ساحرون مین سامان جنگ ہو رہا ہے
اور سمندر شاہ دربار برخاست کر چکا ہے سب ساحر و غیر ساحر سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے
اور مجروح ہونے سے بچے ہین اپنے اپنے مقام پر آئے ہین ساحر تو سحر کا بندوبست کر رہے
ہین اور غیر ساحر اطمینان سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین طبل جنگ بج رہا ہے طلایہ پھر رہا
ہے ادھر ہرکارون نے بادشاہ و صاحبقران کو طبل جنگ کے بجنے سے آگاہ کیا اور عرض کیا کہ
اب سمندر شاہ نے عاجز ہو کر ساحرون کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کل سے لشکر ساحران
مقابلہ کریگا اب غیر ساحر مقابلہ نہ کرینگے یہ سنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی طبل جنگ بجے ہم ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر ہمارے خدا کو ہماری ظفر منظور ہے تو ہم
انکو بھی قتل کرینگے کیا خوف ہے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے وہ مالک و مختار ہے اسکی ذات پر
بھروسا کرنا بہت اچھا ہوتا ہے وہی ہر بلا سے نجات دینے والا ہے انسان کو لازم ہے کہ کسی
بلا کو بلا خیال نہ کرے جب کہ غیر ساحرون نے ہمارا کچھ نہ بنایا تو ساحر کیا بنا لینگے اپنے منھ
کی کھا بیٹھینگے اور میرا تو اس مصرعہ کے مضمون پر تکیہ ہے اور خدا کی ذات پر بھروسہ ہے بر سر اولاد
آدم ہر چہ آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر
سر کمی تو بنجم ز شمشیر حبیب + ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + یہ فرما کر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
بس اسوقت طبل جنگ بجا جو کہ لشکر مین ساحر تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ اب کل
ہم سے مقابلہ ہوگا اور غیر ساحرون کو بھی کچھ خوف نہین ہے بس یہان بھی طبل جنگ بجنے
لگا آفاق شاہ وغیرہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جب حضور نے یہ فرمایا تھا کہ اب
کچھ دنون مقابلہ نہ ہوگا تو ہم نے عرض کیا تھا کہ جی نہین وہ ایسا نہین ہے کہ مقابلہ نہ کرے عجب
نطفہ حرام ہے حضور نے ملاحظہ فرمایا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ پھر کیا خوف ہے
مقابلہ کیا جائیگا عرض کیا کہ اس خیال سے نہین عرض کیا کہ مقابلہ نہین کیا جائیگا
بلکہ اس خیال سے کہ ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر عداوت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ہو

گوئی ہمارا بھی تو حافظ ہی آفاق شاہ وغیرہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہان کے بھی ساحر سحر جگانے لگے غیر ساحر اسلحہ کو درست کرنے لگے اسی بندوبست مین زمانہ شب برطرف ہوا اہل اسلام نے اشتیاق جنگ مین وہ شب آنکھون مین بسر کی جیسے نیا دولھا شب برات کو اس انتظار مین اور خوشی مین بسر کرتا ہی کہ صبح ہو تو عروس لے کر جاؤن اور عروس بیاہ کر لاؤن یا وہ طفل جو کہ عید کی خوشی مین رات بھر جاگتے ہین کہ کسی طور سے سحر ہو جائے تو ہم خوشی عید کی کرین یا وہ لوگ کہ جن سے اپنے عاشق یا معشوق سے ملاقات کا وعدہ ہوتا ہی اور وہ شب مفارقت کو انتظار ملاقات مین بسر کرتے ہین خلاصہ یہ کہ رات کو صدائے بیدار باش و ہوشیار باش دونون طرف بلند رہی طبل جنگ بجا کیا ساحر سحر درست کیا کیے کہ یکایک خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی ساحر شب اپنی جھولی نور کو دوش پر رکھ کر مع اپنے ہمراہیون کے طرف ہوم خانہ مغرب کے راہی ہوا اور ساحرہ شب نے اپنے چہرہ سیاہ کو نقاب روز مین پوشیدہ کیا اور سامری روز یعنی آفتاب اپنے جھولی نور کو لے کر طاؤس فلکی پر جلوہ گر ہوا بس صبح ہوئی اور آفتاب نکل آیا دونون لشکر بصد کر و فر میدان مین آئے اس دن لشکر سمندر شاہ مین لشکر ساحران پر عجب شان تھی ہر ایک ساحر اسباب سحر اور بحر بہارے سحر سے آراستہ تھا اسی طور سے لشکر اسلام کے بھی ساحر تھے ہر ایک اپنا سحر درست کر کے آیا تھا جب دونون لشکر صف آرا ہو چکے ابھی نقیب نہ نکلے تھے کہ سمندر شاہ نے ایک ساحر سے کہا کہ تو میدان جنگ مین جا کر اور اہل اسلام کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہدے کہ اب وہ زمانہ گیا کہ تم نے میرے لشکر کا ستراؤ کر دیا واقعی امر یہ ہی کہ تم سے کوئی نہین لڑ سکتا ہی بس اب اسی مین خیریت ہی کہ تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے سخت پریشان ہو گے اور گوشہ پناہ تلاش کرو گے سوائے گوشہ موت کے جائے امن نہ ملے گی اب مین اپنے خاص لشکر سے تم سے مقابلہ کراؤنگا یعنی اب ساحرون سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور یہ جو ساحر تمھارے ہمراہ ہین ان پر بھروسہ نہ کرنا وہ میرے لشکر کا کچھ نہ کر سکینگے بس مین نے آگاہ کر دیا آئندہ تم کو اختیار ہی بس اس ساحر نے بموجب حکم سمندر شاہ میدان مین جا کر اور اہل اسلام کو اپنی طرف متوجہ کر کے سمندر شاہ کا پیام بیان کر دیا صاحبقران نے ایک سوار سے کہا کہ تم میدان مین جا کر اور سمندر کو اپنی طرف متوجہ کر کے کہدو کہ ہم کو ذات خدا پر بھروسہ ہی اور کسی پر نہین ہی بس تو ضرور لشکر ساحرون کو حکم دے کہ وہ ہم سے مقابلہ کرے ہم کو کوئی خوف نہین ہی جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا کیون بار بار ہم کو خوف دلاتا ہی ہم ڈرنے والون مین نہین ہین یہ ساحران غیر ساحرون کے ہاتھ مثل سگ و خوک کے قتل ہونگے ہمارا خدا ہمارا حافظ ہی تو کیا ہی جو ہم کو قتل یا غارت کرے گا اگر اسکو منظور نہین ہی تو تو ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہی بس وہ سوار میدان مین آیا اور اسنے صاحبقران کا پیام پکار کر سمندر شاہ سے کہا سمندر شاہ نے سنکے اس ساحر سے کہا کہ واپس چلا جا وہ ساحر واپس آیا اور وہ سوار طرف اپنے لشکر کے واپس گیا دونون طرف سے نقیب نکلے انھون نے نقابت کی بعد نقابت کرنے کے لشکرون مین واپس گئے اب سمندر شاہ نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا یعنی ساحرون کی طرف تب دیکھتا تھا کہ تمام نشان لشکر ساحران

سے جلوہ گری مین آئے اور ملکہ ماہ سیمتن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر سامنے سمندر شاہ سے
آئی اور اجازت نبرد چاہی سمندر جادو نے اسکو اجازت میدان دی بس وہ اپنے طاؤس کو
اڑاتی ہوئی میدان جنگ مین آئی پہلے تو اُسنے بطور سلحشوری کے کچھ شعبدہ دکھائے کبھی ابر
بنایا موتی برسائے کبھی آگ برسائی جب یہ شعبدہ دکھا چکی اُسوقت طرف لشکر اسلام کے
مخاطب ہوکر پکاری کہ جس کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا اُس کا دینا تھا کہ
سمت چپ کی طرف سے ایک سردار گمنام اپنے مرکب کو مہمیز کرکے روبرو بادشاہ کے آیا
اور عرض کیا کہ مجھکو اجازت ملے کہ مین جاکر اس لکاندہ سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ وہ
ساحرہ ہے تم غیر ساحر ہو کیونکر مقابلہ کروگے تم اپنے مقام پر جاؤ اور کوئی مقابلہ کو نکلے گا اُسنے
عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ غلام کیونکر اسکو قتل کرتا ہے یہ میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے
ساحرہ ہے تو کیا خوف ہے دوسرے اب تو یہ غلام قصد کر چکا ہے یہ جو عرض کیا بادشاہ نے فرمایا
کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ تو نکہ طریقہ لشکر اسلام کا ہے کہ جو برائے مقابلہ پہلے قصد کرے خواہ
حریف اُس سے زبردست ہو خواہ نہ ہو بس وہی مقابلہ کو جائے گا دوسرا نہ جائے گا اس
سبب سے اور بادشاہ ناچار ہوگئے اُسکو اجازت دی بس وہ مرکب کو مہمیز کرکے اور سلام
رخصت کرکے طرف رزمگاہ کے چلا یہ جو حال مریخ و آفاق شاہ و سہراب و الطاف
وکوکبہ نے و دیگر سردارون نے دیکھا باہم یہ صلاح کی کہ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ ساحرون سے
مقابلہ ہے اب صاحبقران کسی غیر ساحر کو برائے مقابلہ نہ جانے دینگے ہم لوگ مقابلہ کرینگے
یہ تو نیا واقعہ ہوا کہ غیر ساحر کو اجازت پیکار مل گئی مفت اسکی جان گئی چلو خدمت صاحبقران
مین عرض کرین بس یہ باہم مشورہ کرکے یہ سب کے سب اپنی صف سے نکل کر خدمت
صاحبقران مین حاضر ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کیا ہم غلامون اور کنیزون سے حضور
کچھ ناراض ہین جو غیر ساحر کو ساحر سے مقابلہ کرنے کی اجازت ملی یہ تو خلاف ہے جب تک
ہم جان نثار زندہ ہین اُسوقت تک کوئی غیر ساحر ساحر کے مقابلہ مین نہ جائے حضور و
غلامان حضور ہم جان نثارون کے جان نثاری کا تماشہ ملاحظہ فرمائین وہ ساحر ہین یہ غیر
ساحر ایک دانہ ماش مین یہ بیکار ہوجائینگے پھر بیکار لشکر کے قتل ہونے سے کیا حاصل
ہان جب ہم غلام نہ ہون اور کنیزین اُسوقت حضور کو اختیار ہے یہ جو اُن سب نے عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اب تو یہ سردار مقابلہ کو جاتا ہے جانے دو پھر دیکھا جائیگا
اُسنے مبارز طلب کیا تم مین سے کوئی نہ نکلا اُسنے قصد کردیا یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ کے
خلاف ہوتا کہ وہ اجازت طلب کرتا اور ہم نہ دیتے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اُنھون نے عرض
کیا کہ اُسکے منھ سے پوری بات نہ نکلنے پائی تھی کہ اُسنے قصد کردیا ہم تو اسی قصد سے کھڑے
ہوئے تھے کہ وہ مبارز طلب کرے اور ہم جاکر مقابلہ کرین اجازت لے کر اگر خلاف
مزاج عالی نہ ہو تو اُسکو واپس فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہے بس اُسکو
اب مقابلہ کرنے دو جو اُس کے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا یہ فرماکر فرمایا کہ اب تم لوگ
اپنے مقام پر جاؤ اور مقابلہ کا تماشہ دیکھو وہ سب کے سب وہان سے اپنی صف مین
آئے اور اُس کے لیے افسوس کرنے لگے اُدھر وہ جوان میدان مین پہونچا اور کہا کہ او لکاندہ

بک رہی ہی ہوا پر سے زمین پر آ تو مین مقابلہ کرون ہر تیری جان کا ملک الموت مین ہون تیری روح قبض کرنے آیا ہون وہ یہ سنکے ہنسی اور کہا کہ تم مقابلہ کروگے کیون اپنی جان کے درپے ہوئے ہو ابھی پورے جوان بھی نہین ہوئے ہو تم کو تو اپنے حال پر رحم زیبا ہی ابھی تم نے دنیا مین کیا دیکھا ہی اپنے باغ جوانی سے کون سا پھل حاصل کیا ہی جو میرے مقابلہ کو آئے ہو واپس جاؤ مجکو تمھارے اوپر ترس آتا ہی اور کسی کو آنے دے اُس جوان نے کہا کہ تو میرے حال پر ترس نہ کھا اور زمین پر آ مجھ سے مقابلہ کر ہم اُس بہادر کے غلام ہین کہ جسکو موت سے بالکل ہراس نہین ہی ہم اُس دین کے پیرو ہین کہ جس مین موت کو حیات خیال کرنا زیبا ہی بس مرنے کا کچھ غم نہین ہی یہ کہکر کہا کہ تو بڑی لگاتا ہی خوب باتین بناتی ہی یہ جو کہا اُسکو غصہ آیا اور چند سخت کلمے کہتی گئی اور خداوند تصویر پر لعنت بھی کی بھی بس وہ طاؤس سحر کو زمین پر لائے دونون لشکر کے ساحر و غیر ساحر دیکھ رہے ہین کہ اُسنے زمین پر آ کر ان سے کہا کہ لا کیا ضرب بہادر ہی رکھتا ہی انھون نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو پہلے حربہ کر لے یہ سنکے اُسنے کہا کہ مین تیرے اوپر کیا سحر کرون تو ساحر نہین ہی مین تجھ سے تلوار سے مقابلہ کرونگی یہ کہکر تیغ کو نیام سے لیا اور وار کیا اُنھون نے اسکے تیغ کے وار کو رد کر کے اپنا وار کیا [illegible] انھون نے جو موقع پایا خبردار خبردار کہکر جو وار کیا اُسکے سر پر تیغ پڑا [illegible] آیا اُسنے [illegible] کیا کہ تیغ کند ہو گیا اور سر سے نکل گیا مگر چند قطرے خون کے [illegible] بس خون کا نکلنا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور یہ کہکر کہ [illegible] ہٹکر اور جھولی سے دانہ ماش کے نکال کے اُس [illegible] دانون کا اُس جوان کے قریب جانا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور جوان [illegible] کے مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر [illegible] سمندر [illegible] عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ کیا کہ کیسے [illegible] اسی طور سے غارت ہوئے سمندر جادو نے جواب دیا کہ [illegible] تو جل رہا تھا یہ حال جو ملکہ کوکبہ روشن ضمیر نے دیکھا [illegible] طاؤس سحر کو [illegible] سے نکالا اور خدمت بادشاہ [illegible] کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مبارز طلب کرے اور [illegible] تو پھر مشکل ہوگی بس خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کر عرض [illegible] کہ جاکر مقابلہ کرے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی [illegible] جب وہ حریف کی خواستگار [illegible] تھے کہ اُس لکانہ نے اُس جوان کو جلا کر اور لشکر اسلام کی طرف [illegible] اُن کو مخاطب کر کے کہا کہ [illegible] ساحرون کو [illegible] روانہ کیے ہو کہ جو ایک ماش کے دانہ مین جل جائے [illegible] ساحر ہین اُس مین سے کسی کو میرے مقابلہ کے لئے [illegible] یہ اگر لاکھون آئین گے اسی طور سے جل کر [illegible] مبارز طلب کیا کوکبہ نے عرض کیا کہ [illegible] کیا تھا کہ اجازت [illegible] کہ کوکبہ

بادشاہ سے اجازت طلب کر رہی ہے بس یہ لوگ ٹھہر گئے اور ادھر جب یہ کوکبہ نے عرض
کیا کہ اب تو اجازت شاہ سے ٹھہرو مبارز طلب کر رہی ہے بادشاہ نے یہ خبر پاکر اجازت دی
کہ سپرد خداوند کریم کے کیا کوکبہ سلام کرکے اور اپنے طاؤس کو اُڑا کر سامنے
صاحبقران کے آئی اور صاحبقران کو سلام رخصت کرکے میدان کا رخ کیا
اور پکار کر کہا کہ کیوں لاف و گزاف کرتی ہے میں تیرے مقابلہ کو آتی ہوں یہ کہکر اور
طاؤس کو اُڑا کر اُسکے برابر پہونچی اُسنے جو کوکبہ کو اپنے مقابلہ میں دیکھا کہا کہ ای کوکبہ
تم کو کیا ہو گیا کہ تم نے اپنا دین آبائی ترک کرکے خدا پرستی اختیار کی بس اسی میں خیریت ہے
کہ میرے ساتھ چلو اپنی خطا بادشاہ سے معاف کراؤ پھر وہی مذہب اختیار کرو ورنہ میرے
ہاتھ سے ماری جاؤ گی کوکبہ نے جواب دیا کہ یہ مقام پندو نصیحت کا نہیں ہے بلکہ مقابلہ کا
بس تو اپنا حربہ کر تو کیا میری خطا معاف کرائے گی اور وہ کون ہے میری کیا خطا معاف
کرے گا جب میں نے کوئی خطا بھی کی ہو ہزار ہزار لعنت ہے خداوند تصویر پر اور اُسکے
پرستاروں پر بلکہ تو میرے ہمراہ چل اور دین اسلام اختیار کر کہ تیری بخشش کا سبب
ہو یہ جو کوکبہ نے جواب دیا اُسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے دیکھ اب بھی
کچھ نہیں گیا ہے میں تیری سفارش بادشاہ سے کر سکتی ہوں تو نے کوئی ایسی خطا نہیں
کی ہے کہ بادشاہ تیرے قصور کو نہ معاف کریں کوکبہ نے جواب دیا کہ میں تجھ سے کہہ
چکی ہوں کہ یہ مقام زرم و پیکار ہے نہ جائے بزم و گفتگو اپنی زبان بند کر اور جو کچھ
تجھ کو حربہ کرنا ہو کر کیونکہ جب اُسکے زبان درکش و تیغ برکش خلاف ہے کہ جائے سخن
نیست از زبان معاف ہو یہ جو کوکبہ نے کہا بس یہ سُنکر جادو نے کہا کہ اچھا معلوم
ہوا جاتا ہے یہ کہکر اور جھولی سحر پر ہاتھ ڈال کر چند دانہ ماش کے نکال کر اسم سحر
اُن پر دم کرکے کوکبہ پر مارے کوکبہ نے اُن ماش کے دانوں کو اپنی طرف آتے ہوئے
دیکھکر ایک مرتبہ شہپر کو اشارہ کیا کہ ایک مرغ پیدا ہوا وہ اُن دانوں کو راہ میں کھا گیا کوکبہ
نے کہا کہ یہ کس قماش کا سحر کرتی ہے کوئی سحر عمدہ کر کہ مجھ سے لگے اُسنے تو یہ دیکھا کہ کوکبہ نے
میرے سحر کو رد کیا مرغ سحر کو کوکبہ نے دانہائے ماش کو چن کر کھا لیا بس پھر اُسنے جھولی
پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ نکالا اُسکو زبان کے خون سے رنگین کرکے کوکبہ کی طرف
پھینکا جیسے وہ گولہ قریب آیا کوکبہ نے اُسکو ہاتھ سے پکڑ لیا وہ موم کا ہو کر رہ گیا
اور اُسی گولہ پر کچھ اسم سحر دم کرکے اُس پار مارا اُسنے جو گولہ کو آتے ہوئے دیکھا ایک
کارد نکال کر جھولی سے کچھ اشارہ کیا کہ وہ گولہ بیچ سے دو ہو گیا اُس سے شعلہ نکلا
اُسنے اشارہ کیا کہ وہ شعلہ کوکبہ کی طرف چلا کوکبہ نے اف جو کیا وہ شعلہ فرو ہو کر
رہ گیا اسی طور سے چند سحر کی باہم رد و بدل ہوئی جو اُسنے کیا کوکبہ نے رد کیا جو
کوکبہ نے کیا اُسنے رد کیا بس ایک مرتبہ اُسنے کہا کہ ای کوکبہ یہ میرا بہت زبردست
سحر ہے بس تو اب زندہ نہ بچے گی کوکبہ نے کہا کہ میں خبردار ہوں یہ سننا تھا کہ اُسنے اپنے
گلے سے طوق طلائی اتارا اور اُسکا چاند اُس سے جدا کیا اور اسم سحر پڑھکر طرف آسمان
کے پھینکا وہ چاند بالائے آسمان جا کر شق ہوا اور اُس سے ایک برق چمک کر چلی بس

کوکبہ نے جو اُس برق کو آتے ہوئے دیکھا فوراً طاؤس پر سے کود کر غرق زمین ہوگئی وہ برق اُس طاؤس پر گری کہ وہ جلنے لگا اُسنے آواز دی کہ مین نے کوکبہ کا کام تمام کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ اگر کوکبہ یہ تدبیر نہ کرتی تو ضرور ہلاک ہوتی اُسنے اپنے کمال کا سحر کیا تھا اسکا توڑ فوراً غیر ممکن تھا بس جب اُسنے یہ کہا کہ مین نے مارا اور کام تمام کیا کوکبہ نے زمین سے نکل کر کہا کہ کس کو مارا اور کس کا کام تمام کیا خبردار ہو جا اب میرے حربہ کی باری ہی اُس نے کہا کہ خبردار ہون بس کوکبہ نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش مروارید ہونے لگی بس کوکبہ نے جھولی سے نکال کر ایک پارچہ کتان اُس پر سحر کیا کہ وہ پارچہ بالاے ہوا جاکر محیط ہوگیا زیر ابر اب کوکبہ نے ایک ڈبیہ نکالی اُسکو اُس ابر کی طرف پھینکا وہ ڈبیہ قریب اُس پارچہ کتان کے شق ہوئی اور اُس سے ہزارون ستارے نکلے اور وہ اُس پارچہ مین خود بخود نصب ہوگئے اور ضو دینے لگے وہ ساحرہ یعنی ماہ ستمگین کھڑی ہوئی یہ تماشہ دیکھ رہی ہی جب کوکبہ یہ بندوبست کر چکی کہا کہ لے خبردار ہو مین حربہ کرتی ہون وہ بولی خبردار ہون یہ سننا تھا کہ کوکبہ نے اُن ستارون کی طرف اشارہ کیا بس ایک ستارہ اُن مین سے جدا ہوکر اور برق کے مانند بڑی طرف اُس ساحرہ کے چلا کوکبہ نے زور دیا اُسنے جو ستارے کو آتے ہوئے دیکھا چند سپر سحر پر قائم کین اور قصد کیا کہ طاؤس پر سے کود پڑون مگر مہلت نہ ملی جب تک یہ کودے کودے وہ ستارہ اسکے سپرون پر گرا اور سپرون کو توڑتا ہوا اور اُسکے دل و جگر کو جلاتا ہوا شرمگاہ کی طرف سے نکل کر بلند ہوا اور اُس پارچہ مین نصب ہوگیا اُسکے تن بدن مین آگ لگ گئی اور وہ مثل خیار خشک کے جلنے لگی اور آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی ہیر غل مچانے لگے آواز آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ ماہ ستمگین جادو بود بعد اس صدا کے آنے کے سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ جلی ہوئی خاک پر پڑی ہی ساحران لشکر اسلام و کل اہل اسلام نے کوکبہ کی بہت تعریف کی اسنے سب کو سلام کیا بس ماہ ستمگین کا مرنا تھا کہ ایک اور ساحرہ سمندر شاہ سے اجازت لے کر کوکبہ کے مقابلہ کو آئی اُدھر سمندر شاہ نے سملاق سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ اس کوکبہ نے کیونکر اس ساحرہ کو قتل کیا خوب سحر ایجاد کیا ہی سملاق نے عرض کیا کہ کوکبہ اسی اقلیم کی ساحرہ ہی ملک کوکبہ کی ایک حاکم ہی اسکا سحر تو بہت زبردست ہی اور ساحرہ بھی بہت زبردست ہی یہ ایسے ویسے ساحرون سے کیا قتل ہوگی سمندر شاہ نے جواب دیا کہ ملکہ سیماب جو گئی ہی یہ ضرور قتل کرے گی سملاق نے عرض کیا کہ دیکھیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر سیماب جادو مقابل کوکبہ کے پہونچی اور ایک گولہ مارا کہ گولہ شق ہوا اور اُس سے چادر سیماب نکلی اور کوکبہ پر جاکر گری کہ کوکبہ پوشیدہ ہوگئی کوکبہ نے سحر کیا کہ وہ پارہ مثل دھوئین کے اُڑ گیا اور سامنے آکر کہا کہ واہ کیا خوب سحر کیا اُسنے جو کوکبہ کو زندہ پایا بس برہم ہوکر ایک مرتبہ ترنج سحر خون سے رنگین کر کے کھینچ مارا کہ وہ ترنج سینہ پر کوکبہ کے پڑا اور سرد ہوکر گرا اگر اس مقام پر کوئی اور ساحر ہوتا تو ابتک کام تمام ہو جاتا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ بچ گئی بس وہ بھی

روک کر کوکبہ نے کہا کہ اب مین حربہ کرتی ہون پنج یہ کہکر اشارہ کیا اُن ستارون کی طرف بس ایک
ستارہ چلا جب تک یہ [illegible] نسبت کرے کرے وہ ستارہ مہر پر پڑا کہ مہر کو توڑ کر اُس مقام کی
خبر لیتا ہوا اُس طاق ویران کو کشادہ کرتا ہوا [illegible] اُسکے بجلی گرنے کی علامت بلند
ہوئی بہر غل مچا [illegible] کہ نام من سیماب جادو
بود سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ [illegible] ہے اور اُسکا وہ مقام مثل
طاق کے نمایان [illegible] مقام سے لاحول پڑھکر منہ پھیر لیا سمندر شاہ
نے سحر کیا کہ [illegible] جب سیماب بھی ہاتھ سے کوکبہ کے
ماری گئی بس [illegible] سے اجازت [illegible] آتے ہی نارنج
سحر کا وار کیا [illegible] سب کو کوکبہ نے رد کیا اور خود جو حربہ
کیا یعنی اُسی [illegible] قتل ہوئی تا شام کوکبہ نے
بندرہ ساحر لشکر [illegible] جب شام ہوئی سمندر شاہ نے طبل امان
بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے سب اہل اسلام نے
کوکبہ کی بہت تعریف [illegible] دونون لشکر آسودہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ
نے دربار کیا اُدھر سمندر شاہ نے بھی دربار کیا مگر [illegible] تھا مگر حکم طبل جنگ بجنے کا دیا طبل
جنگ بجا ہرکارون نے صاحبقران کو بھی آگاہ کیا یہان بھی کوس حربی بجا کوکبہ کی
بہت تعریف ہو رہی ہے بس بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے درستی سحر مین مصروف ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ
آج کوکبہ نے بڑا غضب کیا کہ بارہ ساحرون کا ستھراؤ کر دیا جو گیا مارا گیا سب نے عرض کیا
کہ وہ حضور کی آنکھین دیکھی ہوئی ہے اُسکے سحر ایسے ہی ہین ایک ہی سحر سے اُسنے سب کو قتل
کیا دوسرا سحر نہ کیا سمندر شاہ نے کہا کہ پروا کیا ہے کہان تک قتل کریگی جب مجکو غصہ آئیگا ایک ہی
جنبش لب مین کام تمام ہے یا کسی زبردست ساحر کو حکم دونگا وہ سب کی مشکین باندھ لیگا یہ کہکر دربار
برخاست کیا رات بھر دونون طرف طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے جب
صف بندی ہو چکی اور نقیب نقابت کر چکے اُسوقت لشکر سمندر شاہ سے طوفان جادو
براے میدانداری میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر اوسکے مقابلہ کو گیا جو
کہ ملازم تھا سہراب جادو کا اور شاگرد بھی ہے بس طوفان نے اُس سے کہا کہ حربہ کر اُسنے کہا کہ یہ ہم
لوگون کا طریقہ نہین ہے تو حربہ کر بس اُسنے کارد سحر کو جھولی سے نکال کر اور سحر اُس پر کر کے اسکی طرف
پھینکی اسنے اُسکو رد کرنا چاہا مگر وہ نہ رد ہوئی کیونکہ وہ کوئی زبردست ساحر نہ تھا اُسکے سینہ پر پڑی
پشت کو توڑ کر پار گذر گئی اُسکا مرنا تھا کہ اسنے مبارز پھر طلب کیا ایک اور ایک شاگرد سہراب کا اجازت
لیکر نکلا اور مقابلہ کیا اُسنے وہی کارد اُسکے بھی کھینچ ماری کہ اُسکا بھی کام تمام ہوا اور ایک ساحر نکلا اُسنے
بھی مقابلہ کیا طوفان نے کارد ماری اس ساحر لشکر اسلام نے جیسے کارد کو آتے دیکھا سحر کر کے اُسکو
ہاتھ مین لیا اور وہی کارد طوفان پر ماری طوفان نے اس کارد کو رد کر کے جو سحر کیا تو زمین شق ہوئی اور
وہ ساحر لشکر اسلام اُس زمین مین سما گیا بعد تھوڑی دیر کے اُسکی لاش زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی یہ حال دیکھکر
سہراب کو تاب نہ رہی اپنا تخت سحر بڑھا کر سامنے بادشاہ کے آیا اور اجازت لے کر میدان مین آیا

اور طوفان کا مقابلہ پس طوفان نے جو سہراب کو ہم مقابلہ پایا پہلے بہت کچھ سمجھایا جب اُسنے نہ مانا
پس ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکال کر سہراب پر مارا سہراب نے
جو بیضہ فولادی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اشارہ کیا کہ وہ بیضہ بیچ سے شق ہوا اور ایک
ایک غبار پیدا ہوا وہ سہراب پر آگرا سہراب اس غبار مین پوشیدہ ہوا پس بعد تھوڑی دیر
کے سہراب چمک کر اُس غبار سے نکلا طوفان نے سحر کیا کہ ابر سحر آسمان پر محیط ہوگیا اور
پانی برسنے لگا تھوڑے عرصہ مین جہان پر سہراب کھڑا تھا ایک دریا بنکر طیار ہوگیا پس
سہراب نے سحر کیا کہ ایک اژدر اُس پانی سے ظاہر ہوا ایک مرتبہ کی دم کشی مین سب
پانی پی گیا زمین خشک ہوگئی پس سہراب نے ایک مرتبہ اُس اژدر کو اشارہ کیا وہ
طرف طوفان کے چلا جب طوفان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہے کچھ اسم سحر پڑھکر
پڑھ دانہ اُس پر مارا کہ وہ اژدر بطرف سہراب کے چلا پس سہراب نے تخت پر سے
کود کر اور اژدر کے کلو مین ہاتھ ڈالا اُسکو چیر کر پھینک دیا اور جست کر کے تخت پر سوار ہوا
اور ایک مرتبہ خاک زمین سے اُٹھا کر اب جو پڑھ کر ماری ایک برج خاکی بنکر طوفان
پر گرا طوفان اُس مین پوشیدہ ہوگیا پس سہراب نے سحر کیا کہ وہ برج غائب ہوگیا
بعد تھوڑی دیر کے سب نے دیکھا کہ ایک زنگی طوفان کو پکڑے ہوئے ہوا پر سے
زمین پر آیا اور اُسکو ذبح کیا پس اُسکا ذبح ہونا تھا کہ تاریکی ہوئی جب روشنی ہوئی سب
نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہے پس اور ایک ساحر سہراب کے مقابلہ
کو نکلا سہراب نے اُس کے سحر کو رد کر کے اُسی زنگی کو اشارہ کیا اُسنے اُسکو پکڑ کر ذبح
کر ڈالا راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طور سے شام تک سہراب نے بیس ساحر کو قتل
اور پانچ اسیر کیے جو ساحر آیا اُسنے معمولی سحر کیا پس اس حقیر نے بسبب اختصار
کے ہر ایک کا سحر نہین لکھا اگر لکھتا تو طول ہوجاتا اور اصل مطلب رہ جاتا کیونکہ اس
دفتر کے ختم کرنے کا حکم اسی جلد مین ہے پس رات کم اور سوانگ بہت اگر اختصار نہ
کرونگا تو کیونکر تمام واقعات تحریر ہوسکتے اگر یہ حکم نہ ہوتا تھا تو ہر ایک ساحر کا سحر
نئے طریقہ سے تحریر ہوتا جو کہ ابھی تک ناظرین نے نہ دیکھا ہوگا کسی کتاب مین پس انشاء
اللہ تعالی اگر حیات مستعار باقی ہے تو دفتر نیرنگ فانوس مین تحریر کرونگا آمدم برسر
مطلب پس جب شام ہوگئی سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر
واپس آئے قیامگاہ پر کمر کھولی ادھر صاحبقران و بادشاہ نے دربار کیا اُدھر سمندر شاہ
نے دربار مین آکر حکم نواختن طبل جنگ دیا طبل جنگ بجا ہرکارون نے خبر بادشاہ
اسلام کو پہونچائی وہان بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون طرف طیاری رہی دو پہر
رات تک دربار آراستہ رہے صبح ہوئی دونون لشکر میدان مین آئے بعد صف آرائی
کے لشکر سمندر شاہ سے موئج جادو مقابلہ کو نکلا مبارز طلب کیا آج ملازمان
ملکہ غزالان نے نکل کر مقابلہ کیا دو ساحر ملازمان ملکہ سے اُسکے ہاتھ سے مارے گئے
پس ملکہ اجازت لے کر مقابلہ کو آئی اُسنے ملکہ پر گولہ مارا ملکہ سپر پر رد کر دیا اُسنے
سحر کیا کہ طائر پیدا ہوا اُسنے ملکہ کے سر پر آکر صدا ایسی مہیب دی کہ ملکہ مبہوت ہو کر رہگئی

یہ چلا کہ ملکہ کا سر کاٹ لون کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ملکہ کے منھ پر چھینٹا دیا ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے دیکھا کہ مواج جادو میری طرف تیغ لیے گرا آتا ہی بس ملکہ نے سنبھل کر جو ایک پھول جھولی سے نکال کر کھینچ مارا ہر برگ گل اُسکا شعلہ بنکر اُس پر چلی اُسنے سحر کیا کہ وہ شعلہ دفع ہوئے پھر اُسنے پلٹ کر ایک دو ہتر زمین پر مارا کہ زمین کو زلزلہ پیدا ہوا اور زمین شق ہوئی ایک اژدر پیدا ہوا کہ وہ ملکہ پر چلا ملکہ نے ایک مرتبہ ایک انگشت کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس اژدر پر پڑی کہ وہ جلکر خاک ہوگیا اور ایک مرتبہ تیر و کمان دوش پر سے لیکر اور تیر چلہ کمان مین پیوستہ کر کے آواز دی کہ او مواج جادو اپنے کو بچا میرے تیر سحر سے یہ کہکر تیر کو رہا کیا دُود جب تک مواج سنبھلے سنبھلے تیر آکر سینہ پر پڑا مہرہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آوازین مہیب آنے لگین جب روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ مواج کا لاشہ زمین پر پڑا ہوا ہی بس اب ساحر نکلنے لگے لشکر کفار سے اور قتل ہونے لگے تا بہ شام بہت سے ساحر غزالان کے ہاتھ سے قتل ہوئے سمندر شاہ طبل باز گشت بجوا کر واپس گیا اور جاتے ہی پھر طبل جنگ بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر طیاری رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے آج گرداب جادو نے نکل کر لشکر سے مبارز طلب کیا چند ساحر بلا زبان الطاف سے اُسکے مقابلہ کو آئے مارے گئے بس الطاف جادو نے بادشاہ سے اجازت لے کر گرداب شاہ کا مقابلہ کیا گرداب نے سحر کیا کہ ایک طائر ہوا پر ظاہر ہوا اُسنے سر الطاف پر آکر تین مرتبہ گردش کی الطاف کی یہ حالت ہوئی کہ عالم سکوت مین مثل تصویر بنگی کے ہوکر رہ گیا گرداب نے سحر کیا کہ ایک پتلا پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی بس گرداب نے اشارہ کیا کہ اسکا سر کاٹ لے وہ پتلا چلا جب قریب الطاف پہونچا اور قصد کیا کہ سر کاٹون کہ یکایک الطاف کے پشت پر سے ایک آواز آئی کہ خبردار یہ کیا کرتا ہی یہ پتلا رکا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے اُس پتلے کا ہاتھ پکڑ لیا زمین شق ہوئی اور ایک پتلا مرکب پر سوار ظاہر ہوا اُسنے اُس پتلے کو پکڑ کر چاہا کہ چیر ڈالے یہ جو واقعہ گرداب نے دیکھا سحر کیا کہ ایک زنگی پیدا ہوا وہ اُس سوار سے لڑنے لگا الطاف ابھی اسی طور سے مبہوت کھڑا ہی کہ یکایک ایک طرف سے ایک باز سبز رنگ پرواز کرتا ہوا آیا اور وہ طائر بالائے سر الطاف گردش کر رہا ہی اُس باز نے آتے ہی اُس باز کو پکڑ لیا اور منقار سے نوچنا شروع کیا وہ بہت لاکھ لاکھ تڑپا مگر اُس باز نے نہ چھوڑا اور بالائے سر الطاف لاکر اُسکو منقار سے ذبح کیا اُسکا خون جو الطاف پر گرا الطاف جادو کو ہوش آیا ادھر تو وہ طائر ہلاک ہوا ادھر الطاف کو ہوش آیا الطاف نے دیکھا کہ طائر سحر گرداب کو میرے باز سحر نے ہلاک کیا گرداب سامنے کھڑا ہی اور پتلہ سحر گرداب کو میرے پتلہ نے پکڑا ہی اور اُس سے زنگی سحر گرداب لڑ رہا ہی بس یہ واقعہ دیکھکر الطاف جادو نے ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا اور یہ کہکر کہ او گرداب خبردار ہوجا اب میرے حربہ کی نوبت آئی ہی تو اپنا حربہ کر چکا اور جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک نارنج نکالا اور زبان مین اُسکو دے کر اور خون زبان نکالے کر اُس نارنج پر تھپکی دی

اور سحر کرکے اب تبر اُسکو طرف آسمان کے پھینکا اور زمین پر کود کر ایک زور سے ہاتھ مارا یہ معلوم ہوا کہ جہان پر
لشکر سمندر رشاہ ساحر وغیرہ ساحر تھا وہان کی زمین شق ہونے لگی اور اُس مین لوگ سمانے
لگے وہ نارنج بالاے آسمان جاکر شق ہوا اُس سے برق چمک کر گری کہ گرداب سے گے دو پرکالہ
ہوئے وہ لالکھا اپنے کو بچایا کیا نہ بچ سکا وہ پتلہ اور زرنگی دونون گرداب سے مرنے سے جلد
خاک ہوگئے اور ہزارون برقین چمک کر لشکر سمندر رشاہ پر گرین کہ ہزارون ساحر جلاکر
ہوئے جل کر اور ہزارون غرق زمین ہوکر ایک لشکر مین تہلکہ پڑ گیا قریب تھا کہ لشکر بھاگ
کھڑا ہو یہ جو واقعہ سمندر رشاہ نے دیکھا تملاق سے کہا کہ اس الطاف نے تو بڑا غضب
کیا میرے لشکر ہی کو تباہ کیا خیر اسوقت تو اسکی تدبیر کرتا ہون یہ سحر اسکا برطرف کرتا ہون
لشکر کو اس تہلکہ سے بچاتا ہون یہ کہکر سمندر رشاہ نے زمین کی طرف دیکھ کر کچھ اسم سحر پڑھا
کہ وہ زلزلہ اور شق ہونا زمین کا موقوف ہوا اور جب اس امر سے فراغت ہوئی سحر
کیا کہ وہ جو سحر الطاف کا تھا کہ برقین چمک کر گر رہی تھین برطرف ہوا لشکر نے
اُس تلاطم سے نجات پائی بس سمندر رشاہ نے پکار کر کہا کہ او نمک حرام الطاف تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے لشکر کے بہت سے ساحر قتل کیے مین اب تم سب پر رحم کرتا
ہون اور کہتا ہون کہ مین نے تم کو آج کی شب مہلت دی ہی کہ تم سب ملکر باہم مشورہ
کرکے میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت کرو ورنہ کل تم سب کو ہلاک کرونگا
اب تم سب نے بہت سر اٹھایا ہی اب تم سب کے ظلم و ستم کی حد ہو چکی اب
مجھ سے نہین دیکھا جاتا ہی کہ تم میرے ملازمون کو میرے روبرو قتل کرو اب مین کل اسکی
تدبیر کرونگا آج جہان تک تمھارا جی چاہے میرے ملازمون کو پریشان کر لو اگر اطاعت
پر نہ راضی ہوگے یہ جو سمندر رشاہ نے کہا الطاف نے جواب دیا کہ اب ہم لوگ کبھی
تیری اطاعت پر نہ راضی ہونگے نہ ہم موت سے ڈرتے ہین لیکن جو تیرا جی چاہے وہ
کر کل پر کیون موقوف رکھ آج ہی اپنے دل کی حسرت نکال لے ہم تو تیرے مقابلہ کے مشتاق
ہین کہ کچھ لطف تو ملے یہ لوگ تو ہمارے روبرو کیا چیز ہین ہم اُن کو طفل مکتب سے بدتر
جانتے ہین ہان اگر تو آکر مقابلہ کرے یا تیرا استاد تو جو کچھ لطف مقابلہ ہو باقی یہ جو
سب بادشاہ اور سردار اور اہل لشکر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے اُنکی کیا حقیقت
ہی باقبال صاحبقران و بہ مدد خداوند یزدان مین ہی ان سب کے لیے کافی ہون اگر تو
یا تیرا اُستاد کچھ حوصلہ رکھتا ہی تو میرے مقابلہ کو آئے تو حال معلوم ہو یہ کیا دور سے عربدے
دکھا رہا ہی یہ دھمکیان اُن لوگون کو دے جو کہ تجھ سے خوف کرتے ہون ہم تو سواے
خداوند کریم کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر سامری و جمشید بھی آئینگے تو ہم اُن سے
بھی مقابلہ کرین اور وہ تھا کیا خداوند لقا کی تصویر کیا گیند ہی اگر وہ بھی آئے تو اُسکو بھی مثل
سگ و خوک کے قتل کرین تمھاری کیا حقیقت ہی یہ لوگ کیا ہم لوگون سے مقابلہ
کرینگے وہی ہین کہ جنکو ہم نے تیرے لیے زیر کرکے تیری اطاعت پر راضی کیا
یہ سب ہمین لوگون سے جوتیون کا صدقہ ہی جو تو اتنا مغرور بادشاہ ہوا وہ اپنا ملک
رائی کرنا اور نہ طاق سے جوتیان کھا کر کانا بھول سے گئے یہ کبھی لقا کی طرف کی اطاعت نہ

اب ہے جہان اسکو کسی قدر دولت ملی وہ اپنے کو بھول جاتا ہے تیری ذات سے کب کسی کو راحت
ملنے کی سوائے تکلیف کے تو اپنی حقیقت کو تو خیال کر اور یہ خیال کر کہ یہ کن لوگون کا صدقہ ہے
جو اسوقت تو بادشاہ بنا ہوا ہے یہ سب ہم لوگون کا صدقہ ہے کہ تجکو اسقدر عروج دیا اور بادشاہ
کر دیا ورنہ تمام عالم مین تباہ پھرتا اور کوئی بات نہ پوچھتا ہے کیونکہ ہمین دے اُس پر تو نے ہماری
قدر نہ کی سچ فردوسی نے کہا ہے کہ مصرع پرستار زادہ نیاید بکار اگرچہ بود زادۂ شہریار جب کہ لونڈی
بچہ ہو اور نطفہ بادشاہ کا ہو اس سے بہتر کی امید نہین ہے تو غلام سے کیا ہو گی جو کہ خود غلام
ہو پس اب زیادہ اپنی حقیقت کو نہ بھول اور ہم لوگون سے مقابلہ نہ کر بس اسی مین خیریت ہے
کہ صاحبقران کی اطاعت کر ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا اور سوا سے افسوس کے ہاتھ
نہ آئیگا یہ سب جو کہ بادشاہ اور سردار تیرے لشکر مین ہین یہ کیا ہم سے مقابلہ کر سکتے ہین ہمارے
دیکھے ہوئے ہین بہت سے اس مین ایسے ہین جو کہ ہمارے شاگرد ہین وہ کیا مقابلہ کرینگے
اگر مقابلہ کو آئینگے بھی تو مارے جائینگے وہ جو تیرے وزیر ہین آفاق و اشراق ہین انکو بھیج
کہ وہ آکر مقابلہ کرین وہ تو اپنے کو سامری وقت و جمشید زمانہ جانتے ہین اس سے کیا نسل
کہ مین روبہ کی پیادون کو قتل کراتا ہے اور خود برائے مقابلہ نہین آتا ہے یہ جو الطاف نے کہا
سمندر کو بہت غصہ آیا اور بمثل مار سر و دم بریدہ کے پیچ و تاب کھانے لگا برو بخت نحس کے سبب
بال مثل تکلے کے کھڑے ہو گئے منھ مین کف بھر آیا بسبب غصہ کے کانپنے لگا تمام زمانہ نگاہ
مین تیرہ و تار ہو گیا بس قصد کیا کہ مقابلہ کو جاؤن اور الطاف کو اُن سخت کلامی کی سزا
دون یہ رنگ جو عشاق اُسکے استاد نے دیکھا کہا کہ اے سمندر شاہ ہرگز ایسا قصد نہ کرنا مقابلہ
کو جانا تمھاری بلا سے کم ظرفون کے مقابلہ کو جائے وہ اسی واسطے اکثر باتے ہین کہ تم
غصہ مین آکر مقابلہ کو نکل آؤ اگر تم نے اُنکو قتل کیا تو کوئی نام نہ ہوا اگر انھون نے تم کو
زخمی کیا تو تمھاری آبرو جاتی رہی ان سب مین کرکری ہوئی تمھاری یہ لیاقت نہین
ہے کہ تم بادشاہ ہو کر ہر اعلیٰ و ادنیٰ کے مقابلہ کو نکلو تمھارے غلام بہت سے ہین وہ
مقابلہ کرینگے بس کبھی ایسا قصد نہ کرنا تمھاری یہ لیاقت نہین ہے کہ تم الطاف یا
آفاق یا شہراسپ کے مقابلہ کو جاؤ ادھر تو عشاق سمندر سے یہ باتین کر رہا تھا ادھر
الطاف نے جو دیکھا کہ کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہے کھڑے کھڑے ایک سحر کیا کہ ایک ابر
آسمان پر نمودار ہوا اور وہ لشکر سمندر شاہ پر محیط ہوا اس سے بارش تیرون کی ہونے لگی
بس جس کے وہ تیر لگا اُس کے سینہ پر خواہ سر پر پڑا تو دوسرے مقام سے پار ہو گیا
ہزارون اس بلا سے ہلاک ہوئے لشکر مین پھر تہلکہ پڑ گیا تلاطم مچ گیا شور و غل کی جو
صدا بلند ہوئی سمندر شاہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بارش تیر و تفنگ ہو رہی
ہے تمام ساحران لشکر اعلیٰ و ادنیٰ نے سپرہائے سحر کی پناہ کی مگر کسی طور سے نہین
بچتے ہین اور غیر ساحر بھی سپرون کی آڑ کیے ہوئے ہین مگر مفر نہین پاتے ہین قریب
ہے کہ لشکر فرار کر جائے یہ جو سمندر شاہ نے سنا اپنے ہاتھ کو دیکھا اس مین تحریر تھا
کہ یہ سحر الطاف جادو کا اُسنے یہ سحر کیا ہے جب اس کے مقابلہ کو کوئی نہین
نکلا اُسنے یہ سحر کیا یہ جو سمندر نے تحریر پایا عشاق سے کہا کہ ملاحظہ کیا آپ نے کہ

اس نمک حرام نے کس قدر سر اُٹھایا ہی بدون سزا پائے ہوئے نہ مانیگا آپ مجکو منع کرتے ہین
اب مین جاتا ہون مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی اور جاکر اس نمک حرام کو سزا دیتا ہون اس
سرکشی کی دیکھیے تو گیا غدر کر رکھا لشکر کو بلا کے نیچے ڈالتا ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا عشاق نے
کہا کہ تم کو قسم ہو میری جان کی اور سر خداوندی کی کہ ایسا قصد نہ کرنا اور کسی کو براے مقابلہ روانہ
کرو سمندر شاہ نے کہا کہ سچ امر تو یہ ہی کہ جس قدر یہان بادشاہ ہین اور سردار ہین اور افسر ہین
اور ساحر لشکر ہین ان مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو الطاف سے یا آفاق سے یا اشفاق سے
یا سہراب سے یا خزالان سے یا زوجہ آفاق سے یا کوکبہ سے مقابلہ کر سکے سواے میرے
یا آپ کے یا شلاق و امراق کے بلکہ یہ بھی مقابلہ نہین کر سکتے ہین وہ اُن سے بھی زبردست
ہین پس جو اُنکے مقابلہ کو جائیگا مارا جائیگا کیونکہ یہ سب اُن لوگون کے زیر کیے ہوئے
ہین اور ان لوگون نے ان سب کو زیر کر کے میری اطاعت کرائی ہی پس وہ کیا آپ کی
حقیقت جانینگے بیکار ہی کہ مین ان کو بھیج کر قتل کراؤن اور شرمندہ ہون پس یہی بہتر ہی
کہ خود مقابلہ کرون عشاق نے کہا کہ ای سمندر شاہ تم نہ مقابلہ کو جاؤ بلکہ مین ان سبکو
باندھ لاؤنگا اور تمھارے حوالہ کرونگا یا قتل کرونگا تمھارا جانا کسی صورت سے زیبا
نہین ہی سمندر نے کہا کہ آپ کا جانا مثل میرے جانے کے ہی جیسے آپ مقابلہ کو نکلے
ویسے مین پھر کیا ضرور ہی کہ آپ تشریف لے جائین عشاق نے کہا کہ یہ تم نے درست
کہا مگر مجھ مین اور تم مین فرق ہی تم بادشاہ ہو تمھارا بڑا مرتبہ ہی گو مین تمھارا استاد ہون
مگر ملازم ہون پس میرا جانا مناسب ہی تمھارے جانے سے سمندر نے گو اصرار بہت
کیا مگر عشاق نے نہ مانا آخر کو سمندر شاہ مجبور ہو گیا اور کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہ کہکر
کہا کہ استاد اس بلا کو تو دفع فرمائیے یہ جو لشکر پر نازل ہی پس یہ سنکے عشاق نے
انگشت سے طرف اُس ابر کے اشارہ کیا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا وہ تیر وغیرہ برسنا
موقوف ہو گیا لشکر کو اُس مخمصہ سے نجات ملی اب جو عشاق نے قصد کیا کہ مقابلہ
کو جاؤن تو دیکھا کہ دن تمام ہو چکا ہی شام قریب ہی سمندر شاہ سے کہا کہ ای سمندر شاہ
اسوقت تو طبل باز بجوا کر چلو کیونکہ دن قلیل باقی ہی جاتے ہی اور مقابلہ کی گفتگو مین
شام ہو جانے کی واپس آنا ہوگا پس چلکر طبل جنگ بجواؤ مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا
سمندر شاہ نے یہ سنکے طبل باز بجوایا الطاف جادو طبل باز کی صدا سنکے طرف اپنے
لشکر کے واپس چلا لشکر اسلام مین بھی طبل باز بجا پس دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے
کمر کھولی آسودہ ہوئے اُدھر سمندر شاہ نے خیمہ خاص مین جاکر لباس تبدیل کیا اور
دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے جب سب حاضر ہو چکے اسوقت سمندر شاہ نے
سب کو مخاطب کر کے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تم مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو آفاق شاہ
وغیرہ سے مقابلہ کر سکے کیونکہ تم سب اُن لوگون کے ہاتھ سے زیر ہو چکے ہو جب ہی تو
اطاعت کی ہی پس کل کوئی مقابلہ کو میدان مین نہ نکلے اور براے مقابلہ نہ جاے کل ہمارے
استاد عشاق حجرہ نشین نکلکر ان چند نمک حرامون کا خاتمہ کر دینگے پھر اختیار ہی جس کا
جی چاہے براے مقابلہ جائے کیونکہ سواے ان چند نمک حرامون کے کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام

ہین نہین ہی کہ جو اسطرف کے ساحرون سے مقابلہ کر سکے بس وہ سب تمھارے شکار ہین اُنکا قتل
کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی ہان جب تک یہ چند نمک حرام اُس لشکر مین ہین اُس وقت تک
مشکل ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا سب نے سر جھکا لیا نہایت شرمندہ ہون بلکہ اپنے دل مین
کہا کہ بادشاہ سچ کہتے ہین یہ کہکر سمندر شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہمارے استاد
کے نام پر بس اُسی وقت طبل جنگ عشاق حجرہ نشین کے نام پر لشکر کفار مین بجایا گیا
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق جادو مقابلہ لشکر اسلام سے کرینگے ہر ایک کو عشاق
کے مقابلہ کا اشتیاق ہوا اور باہم کہنے لگے کہ کل سحر معرکہ کے ہونگے گو وہ لوگ بھی بہت
زبردست ہین مگر عشاق سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین یہ استاد بادشاہ ہین دوسرے پہلو
نشین سامری و جمشید ہین انکے سحر کا کون جواب دے سکتا ہی کل لشکر اسلام کے سلحشوران
کا خاتمہ ہی یہان تو لشکر مین ہر طرف یہ چرچا ہی اُدھر سمندر نے یہ حکم دیکر دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور خواب مرگ مین مبتلا ہوگئے اس سبب سے کہ معلوم
ہوچکا تھا کہ کل اور کوئی مقابلہ کو نہین جائے گا سواے عشاق جادو کے پھر کیا ضرورت
ہی کہ سحر کی طیاری کرین وہ جائینگے لشکر اسلام کا خاتمہ کر کے میدان سے واپس آئینگے
بس اس سبب سے سب خواب مرگ مین مبتلا ہوئے عشاق نے اپنے خیمہ مین
آکر اپنے سحر کو جگایا یہان تو سامان جنگ لشکر مین ہو رہا ہی عشاق اپنے سحر کو جگا رہا
ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہی اور ہرکارے لشکر اسلام کے
یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے ہین وہان صاحبقران و بادشاہ دربار مین تشریف
فرما ہین سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین الطاف جادو کی تعریفین ہو رہی ہین
وہ سلام کر رہا ہی اور عرض کرتا ہی کہ کل بہت بڑے لوگون سے مقابلہ ہوگا یا تو خود سمندر
مقابلہ کو نکلے گا اگر غیرت دار ہی یا عشاق اُسکا استاد صاحبقران فرما رہے ہین کہ پھر کیا
خوف ہی سب عرض کر رہے ہین کہ جی کچھ خوف نہین ہی الطاف نے عرض کیا کہ اسی سبب
سے تو مین نے اُسے گرایا کہ یا تو وہ خود نکلے یا اسکا استاد تاکہ جلدی مقابلہ کا فیصلہ ہو
ہم غلامان حضور مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین عشاق کیا گیدی ہی اور سمندر
کیا شغال ہی اگر اقبال حضور ہم لوگون کے شامل حال ہی تو انکا بھی بچنا ہمارے ہاتھ
سے محال ہی آپکے اقبال سے اور بفضل ذوالجلال سے انکو بھی قتل کر سکینگے کوئی خوف
نہین ہی آفاق شاہ وغیرہ عرض کر رہے ہین کہ حضور کل تماشہ ملاحظہ کرینگے کہ کیسے
کیسے معرکے سحر ہوتے ہین مورخ آفتاب قلم ہر مرتبہ جھوم کر کہتا ہی کہ دیکھیے ہماری بھی
باری آتی ہی کہ ہم عشاق سے مقابلہ کرین یا آپ ہی لوگ اسکو قتل کرتے ہین مجکو اُسکے
مقابلہ کا بہت اشتیاق ہی میرا دل چاہتا ہی کہ سمندریہ کے باشندون سے اور فیروزیہ
کے باشندون سے سحر چلین کیونکہ ہر مرتبہ وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ اور اطراف و جوانب
کے اور طلسمون کے اور ملکون کے ساحر یہان کے لوگون سے اور اس ملک کے اطراف
و جوانب کے لوگون سے سحر مین مقابلہ نہین کر سکتے ہین ہمارے نزدیک وہ طفل مکتب
ہین ہم برسون اُنکو سحر کی تعلیم کرین تب وہ اس قابل ہون کہ ہماری برابری کرین آفاق شاہ

وغیرہ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ موجود ہین تو آپ کو کیا ضرورت ہی کہ آپ ایسے کم ظرفون سے
مقابلہ کرین شاہزادہ طلسم فیروزیہ ہو کر ہان جب نہ طاق پر مقابلہ ہوگا اُسوقت آپ کے سحر کا
ہم لوگ تماشہ دیکھین گے ہان وہ لوگ آپ کے مقابلہ کے قابل ہین اور وہ لوگ کاملین اُنکے
سحر و ساحری مین لطف حاصل ہوگا ہم کو ان لوگون سے مقابلہ کرنے دیجیے مرزخ یہ سُنکے خاموش
ہو رہا صرف اسقدر جواب دیا کہ یہ آپ لوگون کی لیاقت ہی اور بندہ نوازی ہی ورنہ مین کس
لائق ہون یہ بھی نہین جانتا ہون کہ سحر و ساحری کیا شی ہی صرف دو ایک شعبدہ جانتا ہون
وہی جو کہ آپ لوگون سے سنے ہین اور آپ کو دیکھا ہی ورنہ مجھ سے تو ایک لڑکا اچھا ہی ہان
آپ لوگ کاملین سے ہین یہ سب آپ کی لیاقت ہی جو میری طرف خیال ایسا فرماتے
ہین یہ سب بزرگون کا فیض صحبت ہی کہ مین بھی ساحرون مین شامل کیا جاتا ہون ورنہ مین
کیا جانون جو کہ خود اچھے ہوتے ہین وہ دوسرون کو بھی اچھا خیال کر لیتے ہین آفاق شاہ وغیرہ
نے کہا کہ یہ سب آپ کا انکسار ہی ہم سب آپ کے سامنے طفل مکتب ہین برسون آپ
ہم کو تعلیم کرین تب کہین اس لائق ہون کہ سحر کر سکین آپ نے اُن اُن لوگون کی صحبت
اُٹھائی ہی جو کہ کاملین سے تھے ایک زمانہ کثیر تک اپنے طلسم کی ولی عہدی کی ہی اُنکے
والد ایسے ساحر زبردست تھے کہ حاکم طلسم تھے ساحر اُنکے نام سے کانپتے تھے ہم لوگ اُنکی
صحبت مین بن گئے یہ آپ کا فیضان صحبت ہی جو ہم اسقدر سحر کر سکتے ہین دوسرے
صاحبقران کا اقبال ہی یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا
بجا لائے دعا و ثنائے شاہی ادا کر کے عرض کرنے لگے کہ سمندر شاہ نے اپنے اُستاد عشاق
کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کل وہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے گا اور کل اپنے اہل لشکر
و سردارون و بادشاہون کو منع کیا ہی کہ تم مین سے کوئی برائے مقابلہ نہ جائے کل اُستاد
اُن چند نمک حرامون کو اسیر کرلین یا قتل پھر جسکا جی چاہے مقابلہ کو لشکر اسلام سے
نکلے کیونکہ جب تک وہ نمک حرام اُس لشکر مین رہین گے اُسوقت تک کوئی اُس
لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی بعد اُن کے کوئی ایسا ساحر پھر اُس لشکر مین نہین ہی جو
جو تم سے مقابلہ کر سکے بس یہ کہکر طبل جنگ بجوایا ہی باقی خیریت ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجوایا ہی ساحر کل اُسکے اُستاد سے مقابلہ کرینگے
یہ اُس کا خیال خام و تصور ناتمام ہی خدائے ما بزرگ است بس یہ فرما کر طبل رزمی کے
بجنے کا حکم دیا یہان ابھی لشکر مین طبل رزمی بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل عشاق مقابلہ
کرے گا سب نے باہم کہا کہ کیا پروا ہی کوئی مقابلہ کرے خدا ہمارا مالک ہی کوئی عشاق
دو دھری تو نہین باندھے ہی ہان یہ امر ہی کہ وہ بڑا ساحر ہی وہ سحر ہم سے زیادہ جانتا
ہوگا یہ امر تو خوب ہی کہ اگر ہم اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو کوئی اُسکا نام نہ ہوگا اگر
ہم نے اُسکو قتل کیا یا زیر ہمارا نام ہو جائے گا ہماری شہرت ہو گی کہ ان لوگون نے
اتنے بڑے ساحر کو قتل کیا اہل لشکر مین تو یہ ذکر ہو رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی صدا سے
حاضر باشن و ناظر باشن کی بلند ہی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آئے مہر ساحر تو آرام پذیر ہوئے ساحر اپنے سحر جگانے لگے

اور تازہ کرنے لگے بیرون کو اُنکی خوراک دینے لگے بخورات سلگانے لگے اس خیال سے کہ
بڑے زبردست ساحر سے مقابلہ ہے بس وہ رات یہی سامان مین اہل اسلام و کفار کو گذری
ستارہ سحری آسمان پر چمکا موذنون نے اذان دی لشکرون مین ورودی بجی ہر ایک نے
اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر عبادت خدا سے فراغت کی سلحہ و سنجوگ سے آراستہ ہوکر
در دولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان کے روانہ ہوئے بادشاہ و صاحبقران تشریف
لائے بس سب کو ہمراہ لے کر طرف میدان جنگ کے تشریف لائے اور صف بندی
ہونے لگی اُدھر کفار نے بھی اپنے دینی امور سے فراغت کرکے اور آمادہ پیکار ہوکر
لشکر طرف میدان کے روانہ کیا خود در بارگاہ سمندر رشاہ پر جاکر کھڑے ہوئے
عشاق اپنے خیمہ سے اسباب سحر سے آراستہ ہوکر نکلا آج اُسکی وہ صورت تھی
کہ اگر پیر فلک بھی دیکھے تو ڈر جائے عجب ہیبت ناک شکل تھی مرگھٹ کا بھوت
مفہوم ہوتا تھا تمام جسم پر خاک ملے ہوئے تھا آج بہت کچھ اسباب سحر تخت پر
رکھا ہوا تھا وہ سردار اور بادشاہ اُسکی صورت دیکھ کر ڈر گئے جب وہ خیمہ سے برآمد
ہو چکا اُسکے بعد سمندر رشاہ برآمد ہوا بس لشکر کو لے کر اور عشاق کو میدان مین آیا
جس نے عشاق کی صورت کفار مین سے دیکھی مارے خوف کے کانپ گیا اور
منھ پھیر لیا لشکر اہل اسلام کی جو اُس پر نگاہ پڑی تھی پناہ بذات پروردگار کہکر اور لاحول
پڑھکر منھ پھیر لیا بس جب سمندر رشاہ میدان مین آچکا بس دونون طرف سے
صفیں آراستہ کی اُنھون نے صفون کو آراستہ کیا اُسکے بعد جب صفین آراستہ ہو چکین
تو نقیبون نے نکل کر نقابت کی جب نقیب بھی نقابت کرکے لشکرون مین جا چکے
اُسوقت عشاق نے ایک ساحر سے کہا کہ تو پکار کر اہل اسلام سے کہدے کہ
اے خدا پرستان اگر اپنی زندگی کے خواستگار ہو تو رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت
سمندر رشاہ مین حاضر ہو اُسکی اطاعت کرو ورنہ اب تمہارے ظلم و ستم کی حد ہو چکی
آج مین مقابلہ کو آتا ہون ایک دم مین تم سب کو باندھ کر سمندر رشاہ کے حوالہ
مثل گوسفندان قربانی کے قتل کرونگا مین ایسا ویسا ساحر نہین ہون میرا کوئی جواب
دینے والا نہین ہے مین پہلو نشین سامری ہون آیندہ تم کو اختیار ہے مین آگاہ
کیے دیتا ہون بس اُس ساحر نے یہ کلمہ پکار کے اہل اسلام سے کہے اُدھر کسی نے
جواب تک نہ دیا سوائے لعن و نفرین کے بس اُسکو غصہ آیا اور سمندر رشاہ سے
اجازت لے کر طرف میدان کے چلا سمندر رشاہ حد لشکر تک ہمراہ آیا وہان تخت
روک کر دونون استاد شاگرد گلے ملے بس اُسکے بعد سمندر رشاہ تو اپنے مقام پر جاکر کھڑا ہوا
اور عشاق تخت اُڑا کر میدان مین آیا اور تخت کو روک کر بڑے عرصہ تک اِدھر اُدھر
دیکھا کیا اُسکے بعد تخت پر سے کود پڑا اور کچھ زمین پر لکیرین بنائین پھر تخت پر بیٹھا اور اہل
اسلام کے خوف دلانے کے لیے چند شعبدہ کیے کبھی آگ برسائی پھر سانپ و عقرب
پھر آفتاب پیدا کیا پھر خون برسایا پھر اژدر و شیر ببر صحرا سے پیدا کیے اور چند شعبدہ دکھائے
جب اہل اسلام اُس سے بھی نہ ڈرے تو اُسنے کیا کہ اپنی جھولی سے چند دانہ ماش کے

نکال کر اور اسم سحر اُن پر دم کر کے زمین پر مارے کہ تمام زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا یہ جو حال
آفاق شاہ وغیرہ نے دیکھا انھون نے سحر کیا کہ زمین قائم ہو گئی اسنے برق لشکر اسلام
پر برسائی مرنخ نے سحر کر کے برق کو دفع کیا جب یہ سب شعبدہ کر چکا اسکے بعد
اُسنے کیا کیا کہ کچھ دانہ جھولی سے نکالے اور اسکے روبرو تخت پر ایک کاسہ مین
خون خوک تھا اُن دانون کو اُس خون مین ڈالدیا اور سحر کرنا شروع کیا بعد تھوڑے عرصہ کے
وہ دانہ اُس طشت سے نکالے اور کچھ اُن پر دم کر کے زمین پر مارے اُنکا زمین پر گرنا تھا کہ
ایک دہشت ہو گیا زمین مثل ہنڈولے کے ہلنے لگی اور غبار بلند ہوا سب نے یعنے
دونون لشکرون کے لوگون نے دیکھا کہ اُس زمین سے غبار بلند ہوا اور بالائے ہوا
جا کر قائم ہوا اب سب نے دیکھا کہ ایک گنبد خاکی سب پر اُس غبار کا بنکر بالائے
سر عشاق قائم ہو گیا وہ زلزلہ زمین کا برطرف ہو گیا بس جب وہ گنبد طیار ہو چکا
اُس وقت اُس نابکار نے اُس گنبد کی طرف دیکھ کر کچھ سحر اپنی زبان پر جاری کر کے دم
کیے کہ اُس گنبد کو مثل چاک کمہار کے گردش ہونے لگی دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے دیکھا کہ اُس گنبد کے کئی دروازے ہین ہر دروازہ پر ایک زنگی سیاہ فام شمشیر برہنہ
ہاتھ مین لیے ہوئے بیٹھا ہی جب وہ ناہنجار یہ سب تدبیرین کر چکا پھر وہ تخت پر
سے زمین پر آیا اور کچھ خط کھینچے اُن پر سحر کیا کہ اُس مقام پر دیوارین سی پیدا ہوئین اور
اُسکے پشت پر ایک عمارت بلوری بنکر طیار ہوئی ایسی کہ اُسکے اُدھر کا حال اِدھر
والون کو اور اِدھر کا حال اُدھر والون کو معلوم ہوتا تھا جب وہ یہ عمارت بنا چکا اُس
وقت تخت پر سوار ہوا اور اپنے تخت کو برابر اُس عمارت کے لاکر ہوا پر قائم کیا
اور آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان بس آگاہ ہو کہ مین پہلا اُن لوگون سے مقابلہ کرونگا
جو کہ سمندر شاہ سے پھر گئے ہین اور تمھارے شریک ہین اُن کے بعد اُن لوگون سے
جو کہ ساحر ہین اُن کے بعد غیر ساحرون سے یہ جو مین نے کہا کہ جو ساحر ہین اُن سے اُن
لوگون سے مراد ہی کہ جو تمھارے ساتھ اور ملکون کے ساحر ہین بس میرے مقابلہ کو
اُن لوگون مین سے کوئی نکلے کہ جو سمندر شاہ کے شریک تھے اور حریف ہین میرے
مقابلہ کو نکلین یہ صدا دیتا تھا کہ اول ملکہ غزالان آہو چشم نے اپنے طاؤس سحر
کو صف سے نکالا اور خدمت بادشاہ مین حاضر ہو کر اجازت کی خواستگار ہوئی
بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے تم کیون نکلین کسی ایسے ویسے ساحر کو جانے دیا ہوتا اور
طرز مقابلہ دیکھا ہوتا کہ کس طرح سے مقابلہ کرتا ہی پھر قصد کیا ہوتا غزالان نے عرض کیا
کہ کیا ضرور تھا کہ کوئی اور جا کر اُسکا شکار ہوتا کیونکہ وہ ایسا ساحر نہین ہی کہ کم مرتبہ
کا ساحر اُس سے مقابلہ کرے دوسرے مین اُسکے طریقہ جنگ سے واقف ہون
تیسرے اسکی خواہش یہ ہی بس لونڈی کو اجازت مرحمت فرمایئے کہ وہ جا کر مقابلہ
کرے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس غزالان نے سلام رخصت کیا
اور طاؤس کو اُڑایا اور روبرو صاحبقران کے حاضر ہوئی سلام کیا اور عرض کیا کہ اجازت
ملے یہ لونڈی شکار ہونے کو جاتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ساحر زبردست ہی

ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا غزالان نے عرض کیا کہ کنیز کو خود خیال ہے دوسرے آپ کا ارشاد ہے
یہ کہکر اور مجرا کرکے طاؤس کو اُڑا کر چلی اُدھر شملاق نے گلاب جادو سے کہا وہ پہلوے
تخت سمندر شاہ مین بمرتبہ سپہ سالاری کھڑا تھا کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ اُستاد سے
مقابلہ کرنے آئی ہین تم کیسے بے شرم و بے حیا ہو کہ کھڑے ہوئے ہو شرم نہین آتی کہ
بہن نے یار کر لیا اور شہوت کے مزے کے سبب سے دین آبائی بھی ترک کیا گلاب
نے سر جھکا کر جواب دیا کہ ای شملاق یہ میری بہن نہین ہے بلکہ میرے مان اور باپ نے
اسکو لے کر پرورش کیا تھا مین اکیلا ہون دوسرے مین کیا کرون جب اُسکو اس امر کا
خیال نہ ہوا تو میرے شرم و حیا کرنے سے کیا ہوتا ہے اور اب تو یہ طریقہ نکلا ہے کہ وزیرزادیان
امیرزادیان شاہزادیان جوان ہوئین اور مستانی ہوئین اُنکو فکر ہوئی کہ کوئی یار پیدا کیجیے
جنکو کوئی دوسرا نہ ملا وہ ملازمون سے مبتلا ہو گئین اُنکی محبت کا دم بھرنے لگین اگر اُس نے
ایسا کیا تو کیا اب جو طریقہ دنیا کا ہے اُسکے خلاف کیا اُسنے تو اپنے کسی نوکر سے آشنائی نہین
کی کہ جو سب کی ننگ ہو مین سبک ہو بلکہ ایک غیر مذہب والے سے کی ہین کیا
شرمندہ ہون وہ تو شرمندہ ہوے نہین ہین کہ جنکی لڑکیان جوان ہو کر اپنے ملازمون
سے طریقہ محبت پیدا کرتی ہین اور یہ فکر کرتی ہین کہ کسی طور سے گھر تباہ ہو جائے یار کا ساتھ
ہو جائے یہ جو گلاب نے کہا شملاق تو خاموش ہو رہا مگر سمندر زرد ہو گیا اور کہنے
لگا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہے بس موقوف کرو گلاب نے عرض کیا کہ مین نے نہین اس
قصہ کو چھیڑا تھا بلکہ وزیر شاہ نے میرے سبک کرنے کو چھیڑا مین نے جو اصل امر تھا
وہ بیان کیا اور جواب دیا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر غزالان قریب عشاق طاؤس کو
اُڑا کر پہونچی عشاق نے جو غزالان کو دیکھا کہا کہ او چھوکری تو بہت مغرور ہو گئی ہے میرے
مقابلہ کو آئی ہے تجکو شرم نہین آتی ہے کہ تیرا باپ ہمیشہ سمندر شاہ کا سپہ سالار رہا اور
اب بھائی ہے اور تو نے یہ بے غیرتی اختیار کی کہ ایک غیر مذہب کے آدمی پر عاشق
ہوئی اُسکے عشق مین اپنا مذہب بھی ترک کیا اور اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کو آمادہ
ہوئی اور نمک حرامی پر کمر کسی بس خیریت اسی مین ہے کہ میرے ہمراہ چل کہ مین تیری
خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرا دون ورنہ یاد رکھ کہ باندھ لے جاؤن گا
پھر سواے قتل کے اور کوئی چارا نہ ہوگا پھر امان نہ ملے گی آیندہ تجکو اختیار ہے ملکہ
نے جواب دیا کہ او گیدی تو کیا بکتا ہے کہ اپنے ولی نعمت سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی
کیسا ولی نعمت اس ولی نعمت کی ایسی کی تیسی جو کہ دوسرے کی آبرو کا خواہان ہے خیال
تو کرو کہ مین اُسکی دختر کے برابر ہون وہ میرے باپ کے برابر اور مجھ پر عاشق ہو
کہ کسی صورت سے اسکی آبرو لون بس مین نے جو یہ رنگ دیکھا اپنی حفظ آبرو
کے لیے اُسکی رفاقت ترک کی اور اس مذہب کو برحق اور سب کو باطل پایا اختیار
کیا یہ کوئی فرض نہین ہے کہ جو مذہب مان باپ کا ہو وہی اولاد بھی اختیار کرے بس
انکو دوسرے مذہب کی بزرگی نہین ظاہر ہوئی اُنکے نزدیک وہی مذہب اصل تھا
اسلیے اُنھون نے نہین ترک کیا نہ کوئی انکو راہ نما ملا جو اُسکے سمجھانے اور راہ راست

کے دکھانے سے وہ ترک کرتے بس مجکو بزرگی ثابت ہوگئی مین نے ترک کیا یہ کوئی میراث نہین ہی کہ بعد وفات والدین اولاد کو ملے یا اولاد اس پر قابض ہو یہ دین و مذہب کا مقدمہ ہی جسکو جس مذہب کے بزرگی جب ثابت ہوئی اُسنے قبول کیا اور یہ جو تونے کہا کہ عشق مین ایک غیر مذہب کے تونے ترک کیا مین نے تو مذہب ہی ترک کیا یہ نہین کہا کہ شاہزادی ہو کر کسی اپنے باپ کے ملازم پر عاشق ہوئی ہون اور اُسکی محبت مین یہ فکر ہو کہ چاہے سب گھر تباہ ہوجائے مگر یار مل جائے مین تو ایک ادنی سپہ سالار کی لڑکی تھی جس مرتبہ کی تھی ویسا شوہر بھی تجویز کر لیا یہ نہین کیا کہ کسی چمار کے ساتھ عشق کیا عشاق یہ سنکے زرد ہوگیا غزالان نے کہا کہ یہ جو تم نے کہا کہ میرے ہمراہ چل مین تیری خطا تیرے بھائی اور بادشاہ سے معاف کرا دون نہ میرا کوئی بھائی ہی نہ بادشاہ میرا بادشاہ وہ سامنے تخت پر جلوہ فرما ہی کہ جسکی طرف سے مین مقابلہ کرنے آئی ہون وہ کب میرا بھائی ہی اور کب بادشاہ مین مسلمان وہ کافر میرے اُنکے کیا رشتہ اور کیا قرابت یہ سلسلہ ترک ہوگیا مقراض اسلام نے اس رشتہ قرابت کو بہ تسبب کفر کے قطع کر دیا یہ جو تونے کہا کہ اگر مین اسیر کرکے لے جاؤنگا تو پھر سوائے قتل کے کوئی چارہ نہ ہوگا تو مین اس سے نہین ڈرتی ہون اگر میری موت ہی تو کوئی مجکو بچا نہین سکتا ہی اگر زندگی ہی تو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی یہ شعر میرے قول پر دال ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ÷ نبرد رگے تا نخواہد خدائے ÷ اگر اُسکی طرف سے میری آئی ہی تو کچھ پرواہ نہین ہی اگر نہین آئی ہی تو تو کیا اگر تمام عالم میرے قتل کی فکر کرے گا تو ایک موے تن میرا نہ کم کر سکے گا بس تیرا جو جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ دیکھو ملکہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ تو بہت چرب زبان ہی اور مجکو مسلمانون سے خدا پر بہت بھروسہ ہی لے اب تجکو تیرا خدا بچائے بس معلوم ہوا کہ تو یون نہ مانے گی تیری قضا ہی آئی ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر غزالان پر صرف دھمکانے کو سحر کیا غزالان نے اُس سحر کو اشارہ سے رد کر دیا عشاق نے یہ دیکھکر کہا کہ تو بہت چالاک ہی لے اس سحر کو توڑ دکر یہ کہکر اور چند دانہ ماش کے اُس بد معاش نے اُٹھا کر زمین پر مارے زمین شق ہوئی ایک طائر پیدا ہوا اور اُڑ کر چلا جیسے وہ طائر پیدا ہوا اور چلا غزالان نے جلدی سے جھولی سے ایک مقراض نکالی اور پرچہ کاغذ اور ایک پتلہ مقراض سے کاٹا اور سحر کیا کہ وہ پتلا بصورت انسانی ہوگیا بس جھولی سے ایک جال نکال کر اُسکو دیا اور ایک کارد اور اشارہ کیا کہ اس طائر کو پکڑ کر ذبح کر اور اُسکا دل و جگر تو کھا لے یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ پتلا جھپٹ کر طائر کی طرف چلا طائر بلند ہو چکا تھا کہ اس پتلے نے جاکر جال مار کر اُسکو پکڑ لیا وہ تڑپتا رہا نہ چھوڑا اور لا کر سامنے ملکہ کے ذبح کیا ملکہ نے جلدی سے اُسکا خون چلو مین لیا وہ طائر جب ذبح ہو چکا بس پتلہ نے اُسکا دل و جگر کھا لیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی بس ملکہ نے اُس طائر کے خون کا ٹیکا پتلہ کی پیشانی پر دے کر اشارہ عشاق کی طرف کیا کہ اسکو قتل کر یہ میرا دشمن ہی یہ سننا تھا کہ وہ پتلہ مثل

برق کے چمک کر طرف عشاق کے چلا اور جاتے ہی برس پڑا اگر عشاق ساحر زبردست نہ ہوتا تو پتلہ نے کام تمام کیا تھا بس عشاق نے سنبھل کر جیسے پتلہ نے کارد کا وار کیا عشاق نے افسون جوگی ایک شعلہ منہ سے نکلا کہ وہ پتلہ جلنے لگا جب ایسا زبردست سحر ملکہ نے کیا عشاق کو غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُس گنبد خاکی کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا کہ یا تو وہ گردش کر رہا تھا یا ساکت ہو گیا اور نقش ہوا اور اس سے ایک صورت مہیب پیدا ہوئی اور آواز آئی کہ اے غزالان ادھر دیکھ کہ میں کون ہوں اُس صدا پر غزالان نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک ہیبت ناک شکل نظر آئی کہ غزالان گو ساحرہ زبردست تھی مگر اُس شکل کو دیکھ کر کانپ گئی وہ شکل کسی اور نے نہیں دیکھی سوائے غزالان و عشاق کے بس جیسے غزالان کانپی اور جسم میں لرزہ پیدا ہوا وہ شکل تو غائب ہو گئی اب سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُس میں چند حلقے تھے غزالان یہاں طاؤس پر کھڑی ہوئی عالم سکوت میں کانپ رہی ہے کہ وہ پنجہ مع اُن حلقوں کے قریب غزالان کے آیا سب نے دیکھا کہ مہر گردن و کمر غزالان کی اُن حلقوں میں پھنس گئی مگر غزالان اسی طور سے کھڑی رہی حرکت تک نہ کی وہ پنجہ غزالان کو اس طور سے اسیر کر کے اُس گنبد کی طرف مثل شرارہ کے چمک کر چلا گیا سب نے دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہے کہ اُس برج سے لٹک رہی ہے اور وہ غزالان کے حلقے اُس زنجیر میں بندھے ہوئے ہیں بس اب دیکھا کہ وہ زنجیر کھنچنے لگی یکایک غزالان طاؤس پر سے بلند ہو کر اس گنبد میں غائب ہو گئی وہ زنجیر بھی غائب ہو گئی ایک برق چمک کر گری کہ وہ طاؤس جلنے لگا راوی نے کہا ہے کہ ملکہ غزالان اُس شکل کو دیکھ کر از خود فراموش تھی یہ سحر ہے عشاق کا بس جب غزالان اس گنبد میں پہونچی اب ہوش آیا اپنے کو طوق و سلاسل میں اسیر پایا اور خاک پر پڑے ہوئے دیکھا حرکت کرنا چاہا بالکل حس و حرکت نہ کر سکی مثل مقنعہ گوشت بن گئے! اپنے کو پایا پس زندگی سے مایوس ہو گئی غزالان کا تو یہاں یہ حال ہے وہاں عشاق نے غزالان کو کو اسیر کر کے اور اس گنبد میں قید کر کے مبارز طلب کیا گرگین نے جو اپنی معشوقہ کا یہ حال دیکھا فوراً مرکب کو پرے سے نکال کر بدون اجازت لے کو یہ حرکت بیجا کی کہ اجازت نہ لی ایسی نافرمانی کبھی اہل اسلام سے نہیں ہوئی مگر اسوقت کچھ خیال نہ رہا فراق معشوقہ میں جہان تیرہ و تار ہو گیا بس مرکب کو جولان کر کے قریب عشاق کے پہونچا عشاق نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا پکار کر کہا کہ کدھر آتا ہے کیا قصد رکھتا ہے گرگین نے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا میری معشوقہ کو مجھ سے جدا کیا میں تیرے قتل کرنے کو آتا ہوں یہ کہکر اور دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر تیغ نیام سے لے کر وار کیا چونکہ عشاق تخت پر تھا اُس پر تو تیغ پڑا نہیں گوشہ تخت پر پڑا کہ وہ گوشہ کٹ گیا اسکا کٹنا تھا کہ عشاق نے دیکھا کہ اگر میں اس مقام پر ہوتا تو ضرور اسکے ہاتھ سے مارا جاتا یہ دل میں خیال کر کے قصد کیا کہ کچھ سحر کروں کہ گرگین نے پھر وار کیا اب کی اسنے سحر کیا کہ گرگین کے ہاتھ پاؤں بالکل بیکار ہو گئے قریب تھا کہ مرکب پر سے

زمین پر گرے کہ عشاق نے کہا کہ کیون اسقدر پریشان ہوتا ہی مین تجکو بھی تیری معشوقہ کے پاس
پہونچائے دیتا ہون یہ کہکر اشارہ کیا کہ پھر اُس گنبد مین شگاف پیدا ہوا اور ایک زنجیر کو وہ کمر کرگیین
مین آکر پڑی اور کھینچ کر کرگیین کو بھی اُسی گنبد مین لے گئی وہ شگاف بند ہوگیا کرگیین کی جو آنکھ کھلی اپنے
تو معشوق کو پایا مگر ہاتھ پاؤن بالکل بندھا ہوا اور غزالان کو دیکھا کہ وہ بھی خاک پر پڑی ہوئی ہے کرگیین نے
معشوقہ کو زندہ دیکھکر شکر خدا کیا اور کہا کہ ہم بھی تمھارے اشتیاق مین اسیر ہوئے تمھاری مفارقت گوارا
نہ ہوئی غزالان نے اشارہ سے کہا کہ رہا کیا مگر چشم کے اشارہ سے ہاتھ پاؤن تو بیکار ہین کلام اس سبب
نہ کر سکی کہ سوزن دبے ہوئے تھے زبان مین یہان تو کرگیین ملکہ سے کلام کر رہا ہے اور ملکہ اشارون سے
جواب دے رہی ہے کہ ادھر ہزار چیک کر گر پڑی مرکب کرگیین کا ہلاک ہوا عشاق نے پھر مبارز طلب کیا
اب کی مرتبہ ملکہ کوکبہ روشن ضمیر نے اپنے طاؤس سحر کو اڑا کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اجازت
میدان سے یا تو کنیز اس نابکار کو قتل کریگی یا مثل بہن غزالان کے اسیر ہوگی اب تاب نہین ہے ظل اللہ
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا یہ وہان سے صاحبقران کی خدمت مین آئی اور اجازت حاصل کر کے اور
سلام رخصت کر کے طاؤس کو اڑا کر سامنے عشاق کے آئی عشاق نے کوکبہ کو دیکھکر کہا کہ تو کیون آئی
بس خیریت اسی مین ہے کہ سمندر شاہ کی اطاعت کر نہین تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو کہ غزالان کا
ہوا ہے آیندہ تجکو اختیار ہے کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ اپنی پند و نصیحت کو رہنے دیجیے جب تک جیتے ہین اطاعت
سمندر کی نہین کرینگے مرنا قبول ہے اُسکی اطاعت نہین قبول ہے جسکو چھوڑا اُسکو چھوڑا یہ جو کوکبہ
نے کہا بس عشاق کو غصہ آیا اور نارنج سحر جو سامنے رکھا تھا اٹھا کر کوکبہ پر مارا کوکبہ نے نارنج کو
آتے ہوئے دیکھکر کارد سحر جھولی سے نکالی اور اُس نارنج کی طرف اُس کارد سے اشارہ کیا کہ وہ نارنج درمیان
سے کٹ گیا اس کا کٹنا تھا کہ ایک چادر آگ اُس سے پیدا ہوئی وہ کوکبہ پر گری کوکبہ نے اف جو
لی وہ آگ فرو ہوگئی آگ کا فرو ہونا تھا بس کوکبہ نے جو جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور وہ سحر اسنے نکالا جو کہ اسنے
رات کو برائے مقابلہ عشاق طیار کیا تھا ایک چھوٹی سی ڈبیہ فولادی جوڑے سے نکالی اور اُسکو کھولا
سب نے دیکھا کہ ایک طائر سرخ رنگ اُس ڈبیہ سے نکلا اُسکے تمام جسم پر ستارے جڑے ہوئے تھے
بس اسنے اُس طائر کو بطرف عشاق کے اڑا دیا وہ طائر اڑ کر چلا اور سر پر عشاق کے آکر گردش کرنے
لگا جب کہ سات مرتبہ گردش کر چکا اب وہ طائر ہوا پر قائم ہوا اور اُسکے جسم سے ایک ستارہ خود
بخود ٹوٹ کر بالا سے آسمان پیدا اور وہان سے برق بنکر عشاق پر گرا جیسے عشاق کے قریب آیا
عشاق نے سپر سحر کو اٹھا دیا وہ برق سپر پر گری سرد ہوکر رہگئی اب تو تابڑ توڑ برقین گرنے لگین یعنے
جسقدر ستارے اُس طائر کے جسم پر لگے ہوئے تھے اسی قدر برقین گرین اور سب سرد ہوگئین جب
برقین گرچکین کوکبہ نے دیکھا کہ برقون سے کچھ نہ ہوا بس سحر کیا کہ وہ خود بخود برابر عقاب کے ہوگیا اور
ایک مرتبہ طرف عشاق کے چلا اس قصد سے کہ اسکو منقار اور پنجہ سے ہلاک کرون گوشت نوچ کر
کھا جاؤن جب قریب آیا عشاق نے جال جھولی سے نکال کر مارا کہ وہ اُس جال مین اسیر ہوا بس
اُسکو پکڑ کر اور اُسکی آنکھین چیر کر پھینکدیا اور کہا کہ اسی سحر پر غرور رکھتا ہے یہ کہکر کہا کہ اپنے سر پر تو دیکھ کہ
کیا واقعہ ہے بس یہ کہکر اس گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ گنبد ساکت ہوا جیسے کوکبہ نے سر اٹھا کر دیکھا
ایک ستارہ اس گنبد سے ظاہر ہوا کوکبہ کی جو نظر اس ستارے پر پڑی بالکل بیخود فراموش ہوگیا
اور حس و حرکت و طاقت گویائی جاتی رہی ساکت ہوکر رہگئی یہ ستارہ تھا اور کسی کو نظر نہین آیا سواے

کوکبہ کے جب یہ حالت کوکبہ کی ہوئی بس ایک ریسمان اُس گنبد سے پیدا ہوئی کوکبہ اُس ریسمان مین
بندھ گئی وہ ریسمان کوکبہ کو لے کر اس مین غائب ہوگئی کوکبہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک مقام پر اسیر
پایا اور زبان مین سوزن پائے اور بالکل بے حس و حرکت اور دیکھا کہ گرگین و غزالان بھی خاک پر اسیر
پڑی ہوئی ہین کوکبہ نے غزالان سے اشارہ سے پوچھا کہ تم اسیر ہوئین اس نے بھی اشارہ سے
جواب دیا مگر نہ انکی سمجھ مین آیا نہ انکی یہان تو یہ رنگ ہے وہان چند ساحر لیکے باد یلدے لشکر کوکبہ سے اجازت
لیکر آئے اور اسیر ہوگئے انکی لڑائی کا حال کیا تحریر ہو وہ کوئی ساحر زبردست نہ تھے کیا حال تحریر کیا
جائے ہان جو ساحران زبردست ہین اُنکے مقابلہ کا حال تحریر ہوگا طول کے خیال سے اُنکی لڑائی نہین
لکھی بس اسقدر کافی ہے کہ ایک سحر افسون نے عشاق پر کیا اور ایک عشاق نے ان پر اسکے بعد
گنبد کی طرف اشارہ کیا کوئی زنجیر مین اسیر ہوکر اندر گنبد کے غائب ہوگیا کوئی ریسمان سے باندھکر کھینچ لیا
گیا اور سب اُسی حالت مے بے حس و حرکت طوق و زنجیر مین گرفتار زبان مین سوزن خاک پر پڑے
ہین اور ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہے دوسری حالت یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم جلا جاتا ہے ایسی بیقراری
ہے کہ بیان نہین ہوسکتی کیا کرین نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت ہے نہ زبان مین طاقت یہ حال جو سہراب نے دیکھا
اور ابکی عشاق نے مبارز طلب کیا بس اپنے تخت سحر کو پرے سے نکال کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوکر اور
اجازت حاصل کرکے اور صاحبقران سے رخصت ہوکر عشاق کے مقابلہ مین آیا اور تخت روک کر کھڑا ہوا
عشاق نے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ ای سہراب تم کو کیا ہوا تھا جو تم نے بادشاہ کی اطاعت ترک کی
بس خیریت اسی مین ہے کہ میرے ساتھ چلو مین بادشاہ سے کہکر پھر تمکو سپہ سالاری دلادونگا اور تمھاری خطا
معاف کرادونگا کیون اپنی شامت بلاتے ہو یاد رکھو کہ مثل غزالان و کوکبہ کے تمھارا بھی حال ہوگا سہراب
نے جواب دیا کہ تو بیکار پند و نصیحت کرتا ہے جو تیرا جی چاہے وہ کر مین مقابلہ کو آیا ہون یہ سننا تھا کہ عشاق
نے ترنج سحر تخت پر سے اٹھا کر سہراب پر مارا سہراب نے جب وہ قریب آیا اُسکو ہاتھ سے پکڑ لیا اور
ہنس کر کہا کہ ایسے سحر تو بچے کرتے ہین کوئی استادی کا سحر کرو بس یہ سُنکے عشاق نے اپنے ہاتھ کو گردش
دی ہزارون برقین چمک کر سہراب پر گرنے لگین سہراب نے انکو بھی دفع کیا جب وہ برقین دفع
ہوگئین بس عشاق ایک مرتبہ تخت پر سے کود پڑا اور شیر ببر بنکر طرف سہراب کے چلا یہ جو سہراب نے
دیکھا یہ بھی تخت پر سے کودا اور گینڈا بنکر شیر پر حملہ کیا بس اُسکا پنجہ چلتا تھا اور اسکی ٹکر سے عرصہ تک
دونون لڑا کیے اُسکے بعد جدا جدا ہوکر اپنے اپنے تخت پر آکر بیٹھے عشاق نے تخت پر بیٹھتے ہی ایک
سحر کیا کہ ایک باغ پیدا ہوا اور خوشبو پھولون کی آنے لگی سہراب نے اُسکا یہ توڑ کیا کہ سحر کیا کہ وہ باغ
آتشکدہ ہوگیا تمام جلکر خاک ہوگیا عشاق نے برہم ہوکر سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا کہ اس سے برق چمک کر
سہراب پر گری سہراب نے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اُسنے اُس برق کو پکڑ لیا بس سہراب نے
اس سحر کو رد کرکے اور جھولی سے ایک گولہ نکال کر اور سیندور سے اُسکو رنگین کرکے عشاق کے سینہ کو
تاک کر مارا کہ وہ گولہ سینہ عشاق پر آکر پڑا عشاق الٹ کر ضرب گولہ سے نیچے تخت کے گرا اگر دوسرا
ساحر ہوتا تو کام تمام تھا چونکہ یہ ساحر زبردست ہے پہلو نشین سامری ہے دوسرے اہل اسلام کا
ستارہ گردش مین ہے قران ضعیف ہے لشکر اسلام پر اس سبب سے جو ادھر کا ساحر جاتا ہے اسیر ہوجاتا
ہے تیسرے عشاق کی قضا بھی ان لوگون کے ہاتھ سے نہین اُسکا قاتل اور ہی شخص ہے بدین سبب
کوئی سحر اُس پر پورے طور سے اثر نہین کرتا ہے ورنہ ان لوگون کے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہے

اپنے کمال کے سحر کر رہے ہین بس عشاق کا تخت سے گرنا تھا کہ لشکر اسلام مین ایک قہقہہ پڑا امیر اور
خفیف ہوا اٹھا اور کہا کہ او سہراب تونے غضب کیا کہ مجکو دوریا سے لشکر کے سامنے ذلیل کیا تو اب
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے یہ کہکر اور مشت خاک اٹھا کر اسم سحر دم کرکے سہراب پر ماری کہ وہ خاک
ایک چادر خاکی بنکر سہراب پر آکر گری سہراب اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ
ایک ہوا چلی اور اس ہوا کے ساتھ صحرا سے ایسی خوشبو آئی کہ سہراب کا دماغ اس خوشبو سے معطر
ہو گیا اس خوشبو کا آنا تھا کہ کچھ سہراب کے حس وحرکت وحواس مین فرق ہوا زبان مین لکنت سی
ہوئی اول تو یہ اس غبار کو دفع کر رہا تھا کہ یہ واقعہ ہوا بس ادھر عشاق نے اس گنبد کی طرف دیکھا وہ
گردش سے ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا ایک پنجہ اس شگاف سے پیدا ہوا کہ سہراب کی کمر زنجیر پکڑ کر
اس گنبد مین لے گیا بس اب جو سہراب کو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا زبان پر تکلہ پایا اور کوکبہ وغیرہ کو بھی
اسیر دیکھا مگر معلوم ہوتا تھا کہ آگ کے اندر پڑا ہون اسقدر گرمی تھی اس گنبد مین کہ تمام اعضا جلے جاتے
تھے ادھر عشاق نے مبارز طلب کیا چند شاگرد سہراب نے اجازت لے کر مقابلہ کو آئے ذرا ذرا سے
عرصہ مین اسیر ہو گئے بس یہ حال دیکھ کر الطاف جادو اپنے تخت کو صف سے نکال کر خدمت بادشاہ
مین آیا بادشاہ اسلام وصاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ مین آیا عشاق نے کہا کہ مجھ
پر سحر کرنا تو بیکار ہے بس کیونکہ تم لوگ مانتے ہی نہین ہو کل تو نے بہت چرب زبانی اور سخت کلامی
کی اور بہت سے لشکر سمندر شاہ کے لوگ ہلاک کیے آج اسکا مزا ملا جاتا ہے الطاف نے کہا کہ جو تیرا
جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ سننا تھا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا اسکے
سر پر ایک صندوق رکھا تھا عشاق نے الطاف سے کہا کہ تو ایسے ویسے سحر سے ہلاک نہ ہوگا تیرے
لیے کوئی عمدہ سحر کرنا چاہیے بس جب وہ سوار صندوق لیکر قریب عشاق کے آیا عشاق نے اس سوار سے
وہ صندوق لیا اور تخت پر رکھا الطاف جادو کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے کہ عشاق نے وہ صندوق کھولا اور
اُسمین سے ایک گولہ اور ایک ڈبیہ نکالی اور پھر بند کرکے اس سوار کو دیا وہ سوار وہ صندوق لیکر جدھر سے
آیا تھا اسی طرف چلا گیا اب عشاق نے وہ گولہ اپنی ران مین نشتر دے کر اس خون سے لعل کیا اور
الطاف سے کہا کہ جب جانون جو تو اس سحر کو میرے رد کرے مین نے اسی سبب سے اور سحر نہین کیے
کہ بیکار ہین تو ساحر زبردست ہے الطاف نے جواب دیا کہ سحر کرین بڑی دیر سے کھڑا ہون نہ معلوم کیا
کر رہا ہے عشاق نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے بس یہ کہکر عشاق نے اس گولہ کو اپنے ہاتھ پر لیا اور سحر
کیا کہ اس گولہ سے یکایک ایک چاند پیدا ہوا وہ بالائے ہوا جا کر قائم ہوا اس چاند سے ایک چادر نور پیدا
ہوئی کہ وہ تمام تخت الطاف پر محیط ہوگئی اب یہ عالم ہوا کہ اس چادر نور نے طرف الطاف کے رخ
کیا اور ایک مرتبہ الطاف پر گری اسکا گرنا تھا کہ وہ چادر گرگراکر جلا یہان الطاف نے کیا تدبیر کی کہ
جیسے وہ چادر نور اس پر گری اسکے سامنے کانسہ مین خون رکھا تھا وہ اٹھا کر اس چادر پر مارا کہ ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ چادر نور شعلہ ہوکر غائب ہوگئی رہا چاند جیسے قریب آیا اسنے کانسہ سامنے چاند کے کردیا
وہ چاند کانسہ مین گرکے شعلہ ہوکر اتر گیا اسکا اترنا تھا کہ پھر عشاق نے سحر کیا کہ اس گولہ سے ایک ضرب
ایک برق نکلی اور چاہا کہ گرے بجلی جیسے قریب الطاف پہونچی الطاف نے وہی کانسہ خون کا سامنے کیا
کہ وہ برق اس کانسہ کے قریب آکر غائب ہوگئی بس ایک مرتبہ عشاق نے وہ گولہ الطاف پر مارا
الطاف نے اس گولہ کو آتے ہوئے دیکھ کر دستک دی کہ یکایک صحرا سے ایک شیر پیدا ہوا سامنے الطاف

کے آیا الطاف نے کہا لینا اس گولہ کو بس اس شیر نے اس گولہ کو پکڑ لیا اور الطاف نے دستک دے کر اشارہ کیا شیر کو کہ عشاق کو کھالے بس وہ غراتا ہوا طرف عشاق کے چلا جیسے عشاق نے دیکھا کہ شیر آتا ہی بس ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا کہا کہ مارے اس شیر کو اس سوار نے آتے ہی شیر کا مقابلہ کیا شیر نے پنجہ مارا اسنے خالی دے کر جو تلوار کا وار کیا شیر کے دو پرکالہ ہوئے شکم شیر سے ایک شعلہ نکلا کہ اسنے اس سوار کو ہلاک کیا بس اب الطاف نے وہ کاسہ خون اٹھا کر اور کچھ منہ پر پڑھ کر جو عشاق پر مارا وہ تمام خون شعلہ ہو کر عشاق پر آکر گرا اور کپڑون مین عشاق کے آگ لگ گئی اس حرکت سے الطاف کی عشاق کو بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ اس ڈبیہ کو کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اس مین سے ایک پھول نکالا گو خشک اور اس پر کچھ پڑھ کر الطاف پر مارا وہ پھول درمیان مین جا کر قائم ہوا اور تازہ ہو گیا اس سے خوشبو پیدا ہوئی کہ جس کے سبب سے دماغ الطاف معطر ہوا اور زبان مین لکنت حواسون مین ابتری ہاتھ پاؤن مین رعشہ اس حالتین بھی الطاف نے قصد کیا کہ اس سحر کو اسکے دفع کرون ادھر عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً کھہرا اور شگاف ظاہر ہوا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ وہ الطاف جادو کو تخت پر سے اٹھا لے گیا اب جو الطاف کو ہوش ہوا اپنے کو اسیر بلا پایا مثل سہراب وغیرہ کے اسکے بھی زبان پر تکلہ تھا جب الطاف اس طور سے اسیر ہوا تو برادر الطاف مہربان نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اسکے بعد فرزند الطاف نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا اور چند الطاف کے عزیزون نے مقابلہ کیا اسیر ہوئے چونکہ ستارہ ان سب کا گردش مین ہی بس اب کی مرتبہ آئینہ اندام زوجہ آفاق شاہ کو تاب نہ رہی طاؤس سحر کو اڑا کر اور شوہر و بادشاہ اسلام و صاحبقران سے اجازت لے کر عشاق کے مقابلہ مین آئی عشاق تو اس سے جلا ہوا تھا جیسے یہ آئی بس ایک مرتبہ سحر کیا کہ برق چمک کر چلی اور عشاق نے برق کے سحر پر اکتفا نہ کی گولہ بھی اٹھا کر مارا بس آئینہ اندام نے برق و گولہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جھولی سے آئینہ نکال کر سامنے کیا جیسے آئینہ کا عکس برق و گولہ پر پڑا دونون سرد ہو کر رہ گئے اور ایک برق آئینہ کی ضو کی چمک کر عشاق کی طرف چلی عشاق نے سپر سحر کو سر کی پناہ کیا جیسے برق قریب سپر آئی اس سپر سے دو پنجہ پیدا ہوئے برق کو پکڑ لیا یہان سے جو آئینہ اندام نے عکس ڈالا آئینہ کا تو سب پنجون مین آگ لگ گئی عشاق نے وہ سپر اٹھا کر پھینک دی اور بہت سے کاغذ کے پتلے تراشے ہوئے رکھے تھے بس ایک پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسان ہو گیا اسکے ہاتھ مین تلوار دے کر کہا کہ یہ جو ساحرہ طاؤس پر سوار کھڑی ہے اسکو جا کر قتل کر وہ پتلہ چلا آئینہ اندام نے آئینہ کا عکس ڈالا کہ وہ مثل کاغذ کے جل گیا بس عشاق نے دوسرا پتلہ روانہ کیا وہ بھی جل گیا اب کی مرتبہ ماش کے آٹے کا پتلہ بنا کر اور سحر کر کے روانہ کیا بس آئینہ اندام نے کیا کیا کہ خود بھی ماش کے آٹے کی ایک پتلی بنائی اور اس پر سحر کیا جب وہ بصورت انسانی ہوئی اپنے سر کا بال توڑ کر کوڑا بنا کر اسکو دیا کہ مارے کوڑونکے اس پتلہ سے تلوار چھین لے اور اسکو ہلاک کر وہ پتلی جست کر کے قریب پتلہ آئی دونون غٹ پٹ ہو گئے وہ کوڑا مارنے لگی اسقدر کوڑے مارے کہ وہ پتلہ دہائی دینے لگا تب تو عشاق نے دیکھا کہ میرے پتلہ پر آئینہ اندام زوجہ آفاق کی پتلی غالب آئی سحر کیا کہ شعلہ زمین سے نکلا وہ پتلی جلنے لگی ملکہ نے جو دیکھا کہ عشاق نے سحر کر کے میری پتلی کو جلا دیا بس آئینہ کا عکس جو ڈالا وہ پتلہ جلنے لگا غرض دونون جل کر خاک ہو گئے اب عشاق نے اس ڈبیہ کو پھر کھولا جو کہ صندوق سے نکالی تھی اور ایک پتلی اس ڈبیہ سے نکالی جیسے ہی وہ سامنے آئی یا تو برابر پور انگشت کے تھی یا فوراً قد پیدا کر لیا عشاق سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے عشاق نے کہا کہ یہ جو ساحرہ سامنے کھڑی ہے اسکے جھونٹے پکڑ کر میرے سامنے لے آ وہ چلی آئینہ اندام نے جو اسکو اپنی طرف آتے دیکھا دستک دی کہ ایک پتلی زمرد مین زمین سے پیدا ہوئی کہا کہ ملکہ کیا حکم ہے ملکہ نے کہا کہ یہ جو پتلی میری طرف آتی ہے اسکو پکڑ کر مار ڈال اور عشاق کو پکڑ لا بس وہ پتلی ملکہ کی پتلی عشاق کی سے لپٹ گئی کشتی ہونے لگی ملکہ کی پتلی غالب آئی اور اسکی پتلی

کو پکڑلیا اور قریب عشاق آکر دونون پاؤن پکڑکر چیر ڈالا اُسکو ہلاک کرکے طرف عشاق کے چلی ملکہ نے رو رو دیا جب قریب عشاق
پہونچی عشاق نے اُسکو دیکھکر غصہ مین تو بھرا ہوا تھا کہا کہ او نجس دور ہو میرے روبرو سے ورنہ ہلاک ہوگی نجس کا کہنا تھا کہ اُس
بتیابی نے بڑھکر ایک ایسا طمانچہ عشاق کے منھ پر مارا کہ تڑاقہ کی صدا آئی عشاق کا منھ پھر گیا بڑی شرمندگی ہوئی بس غصہ
آگیا ہاتھ بڑھاکر اُسکو پکڑ لیا اور چیر کر پھینکدیا ملکہ سے کہا کہ تو نے بڑی ذلت دی کہ تیرے سحر کی بتیابی نے طمانچہ مارا رہ تو جا
تو میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے یہ کہکر ایک صندوقچہ کھولا اور ایک آئینہ نکالا اُسکا عکس ملکہ پر ڈالا ملکہ نے بھی اپنا آئینہ اُسکے
آئینہ کے مقابل کیا دونون کا عکس جب باہم ملا یعنی وہ اُس مین نظر آیا اور یہ اُس مین تو ایک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا
زمین سے اور ایک گنبد بنکر ملکہ پر گرا ملکہ اُس غبار کے دفع کرنے مین مصروف ہوئی کہ عشاق نے طرف گنبد کے دیکھا اور
اسی طور سے ساکت ہوا شگاف پیدا ہوا بس ایک زنجیر اُس گنبد سے چلی کہ وہ اُس غبار کے اندر گری ملکہ تو اُس غبار
کو دفع کر رہی تھی ادھر سے غافل تھی وہ زنجیر کمر مین پیچیدہ ہوئی اب ملکہ کو معلوم ہوا جب تک ملکہ اُسکا تدارک کرے
وہ ملکہ کو کھینچ کر گنبد مین لے گئی وہ دولت ملکہ کی ہے جو کہ الطافت وغیرہ کی ہوئی تھی اب ملکہ نے اپنے کو اسیر
پایا یہ جو خال منورہ جادو نے دیکھا بس خیال کہ کسکر طاؤس کو اڑاکر عشاق پر آپڑی ایسی بدحواس
ہوئی کہ کچھ خیال نہ کیا نہ کچھ سحر کیا آتے ہی تیغ کا وار کیا عشاق نے اُسکے وار کو رد کرکے جو سحر کیا منورہ اُس
سحر کو دفع کرنے لگی یعنی اس سحر مین مبتلا ہوگئی تھی بس اُس گنبد سے ایک ہاتھ نکلا الفور دیکھنے عشاق کے
منورہ کو اٹھا لے گیا یہ بھی اسیر ہوئی مثل الطافت وغیرہ کے بس اب آفاق کو تاب نہ رہی زردہ اور بھابخی
کے اسیر ہونے سے بس آفاق شاہ نے اپنا تخت اپنی صف سے نکالا اور مریخ وغیرہ سے ملکر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا
عرض کیا کہ غلام کو اجازت میدان ملے اس نابکار نے بہت سر اٹھایا ہے گو یہ امید نہین ہے کہ مین اس پر غالب آؤن
مگر شاید اقبال حضور سے اور فضل خداوند کریم سے اسکی موت میرے ہاتھ سے ہو کیونکہ اب مجھ سے یہ حالت لشکر
کی نہین دیکھی جاتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بھئی آفاق شاہ تم نے دیکھا کہ جو اسکی مقابلہ کو گیا اسیر ہوگیا تم نہ جاؤ
اور کسی کو جانے دو آفاق شاہ نے عرض کیا کہ شاید حضور اس حقیر کو اس قابل نہین خیال فرماتے ہین جو مقابلہ
سے منع کرتے ہین فرمایا کہ نہین یہ امر نہین ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ تم لوگ لشکر کی زینت ہو اگر تم نہ ہوگے تو
زینت جاتی رہے گی آفاق شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ہم تو غلامان سرکار سے ہین ہان زینت لشکر
آپ و صاحبقران و دیگر عزیزان صاحبقران ہین ہم تو جان نثار ہین ہمارا تو یہ فرض ہے کہ جہان تک ہو سکے
اپنی جان نثار کرین اور آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دین اپنی زندگی بھر بس اب اجازت مرحمت فرمائیے کیونکہ
غلام کو دم بھر ٹھہرنا ناگوار ہے یہ جو آفاق شاہ نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو جاؤ سپرد خدا کیا
بس آفاق شاہ بادشاہ سے رخصت لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ظل اللہ نے
تو اجازت مرحمت فرمائی اب آپ بھی غلام کو آزاد فرمایئے تاکہ غلام جاکر اس گبر سے مقابلہ کرے اور اپنے دل کا
حوصلہ نکالے اگر افضال خدا اور اقبال حضور سے غالب آیا تو خیر ورنہ سورہ فاتحہ سے نہ فراموش فرمایئے گا
اور جہان تک ممکن ہو لاش اس غلام کی حاصل کرکے دفن فرمایئے گا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ تم کیون
مقابلہ کو جاتے ہو اور کوئی جائے گا عرض کیا کہ اب غلام سے یہ حالت دیکھی نہین جاتی ہے کہ میرے سردار دین
سے خالی ہوئے اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہے اور کچھ نہ فرمایئے اجازت مرحمت فرمایئے غلام کو ایک منٹ برابر
ایک سال کے معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے ناچار ہوکر اجازت دی آفاق شاہ صاحبقران کو سلام رخصت
کرکے اور تخت سحر کو اڑاکر سامنے عشاق کے آیا اور پکارا کہ مین تیرا ہم نبرد آپہونچا عشاق نے آفاق شاہ کو
دیکھکر کہا کہ مین تو تیرا بڑے عرصہ سے متلاشی تھا مین خود مقابلہ کے لیے آنے کو طلب کرنے والا تھا کہ تو یہان آیا جلد سے

کچھ لطف مقابلہ کا ملے گا مگر یاد رکھ کہ مثل اُن سب کے تو بھی اسیر ہوگا آفاق شاہ نے جواب دیا کہ اگر تو مثل اُنہی
تھا تو مین تیرے سرکوبی کو موجود ہوا بس جو میرے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا الغرض بہادری یہ سنتا تھا کہ
عشاق نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک ابر سیاہ رنگ صحرا سے اُٹھا اور وہ سر پر آفاق شاہ کے آکر سایہ فگن ہوا
اور اُس سے بارش تیر و تفنگ ہونے لگی اور برق گرنے لگی آفاق شاہ نے یہ دیکھ کر فوراً روئی تخت پر سے اُٹھائی اور
اُس روئی کو خون سے لعل کیا اور اُسکو اُس ابر کی طرف اُڑا دیا اور اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ یا تو
وہ روئی تھی یا ایک شعلہ جوالہ بن گئی اور اُس ابر کے قریب پہونچ کر اُس پر گری کہ وہ جلنے لگا دم بھر مین
وہ ابر سیاہ جلکر خاک ہو گیا اب جو دستک آفاق نے دی یا تو وہ شعلہ تھا یا ابر بن گیا اور عشاق کے سر پر آکر محیط
ہوا جیسے اُس ابر کا سایہ عشاق پر پڑا عشاق کے جسم مین لرزہ پیدا ہوا اور اُس ابر سے آتش کی بارش ہونے لگی بس عشاق
نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً سحر کیا ایک ابر سفید رنگ پیدا ہوا اور وہ آکر اُس ابر آتش بار پر محیط ہوا اور بارش ہونے لگی اور وہ ابر
سحر آفاق برطرف ہو گیا بس آفاق نے یہ دیکھ کر اشارہ کیا کہ ایک برق کوند کر گری کہ جس نے اُس ابر عشاق کو لخت لخت کر دیا
اور مٹا دیا بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوا اور شق ہونے لگی بس آفاق شاہ نے سحر کر کے
دستک دی زلزلہ موقوف ہو گیا بس عشاق نے سحر کیا کہ ایک چاند آسمان پر نکلا یہ نئی بات تھی کہ تھا تو چاند مگر گرمی اُسکی
روشنی مین ایسی تھی کہ آفاق شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ مین جلا جاتا ہون آفاق نے سحر کیا کہ ایک عقرب پیدا ہوا اور اُسنے
قریب چاند کے پہونچکر ڈنک مارا کہ وہ چاند سیاہ ہو کر غائب ہو گیا عقرب جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا گیا عشاق کا
جب یہ بھی سحر رد ہوا بس عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے ظاہر ہوا اور ایک حبشی دونون قریب عشاق
کے آئے اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ اس ساحر کو مار جو کہ تخت پر سوار ہے بس وہ دونون طرف آفاق کے چلے آفاق
نے جو اپنی طرف آتے ہوئے اُنکو دیکھا قریب بھی نہ آنے دیا دور ہی سے جو ابرو کا اشارہ کیا ایک برق کوند کر گری کہ دونون
جلکر خاک ہو گئے اُنکا جلنا تھا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک غبار صحرا کی طرف سے پیدا ہوا اور اُس غبار سے ایک فیل
مست ظاہر ہوا کہ چارون گھنٹیان اُسکی بجتی ہوئین چلا آتا ہے بس عشاق نے اُسکو اشارہ کیا کہ لینا اسکو یہ
اشارہ کرنا تھا کہ وہ فیل مست خرطوم اُٹھا کر طرف آفاق شاہ کے چلا اور قریب پہونچکر قصد کیا کہ آفاق شاہ
کو تخت پر سے اُٹھا کر اور خرطوم مین لپیٹ کر زمین پر مارے کہ وہ نقش زمین ہو جائے جیسے فیل نے آفاق شاہ
پر حملہ کیا آفاق نے ایک مرتبہ چند دانہ آتش کے فیل پر مارے کہ وہ جلنے لگا بس آفاق شاہ نے کہا کہ اے عشاق
تو نے کئی حربہ مجھ پر کیے مین نے سب رد کیے اور مین نے کچھ کیے تو [illegible] اس وقت تک کوئی تو نے وہ سحر نہین
کیا کہ جو اُستادی اور کمال کا ہو تو کیسا پہلو نشین ساحری ہے ہر طرف لوگون نے تیری دھاک باندھ دی ہے ورنہ تو
کچھ نہین ہے تجھ سے تو لڑکے آج کل کے اچھے ہین یہ سننا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اور سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا
تھا اُسکو کھولا اور ایک فولادی گولہ نکالا کہ جس پر ہزارون ٹیکے دیے ہوئے تھے اور ایک بچہ خوک تخت پر ذبح کیا ہوا
رکھا تھا اُسکا شکم چاک کیا اور اُسکا خون لیکر اس گولہ پر لگایا اور ایک کارد نکالی اور ایک ماش کے آٹے کا پتلا بنا
اُس پر سحر کیا کہ وہ بصورت انسانی ہو گیا اور سامنے عشاق کے کھڑا ہوا بس وہ کارد ہاتھ مین دی اور اُس گولہ
کو طرف آفاق کے اُٹھا کر پھینکا وہ گولہ قہقہہ کرتا ہوا چلا اس پتلہ کو اشارہ کیا کہ جب گولہ قریب آفاق پہونچے تو یہ
کارد اُس پر مارنا بس وہ پتلہ بھی مثل شرارہ کے چلا آفاق شاہ نے دیکھا کہ ایک گولہ اور پتلہ میری طرف آتا ہے
اُسنے دستک دی کہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا آفاق نے کہا کہ لینا اس پتلہ کو وہ پتلہ لپک کر اس
پتلہ کے پاس آیا اور اُس سے لپٹ گیا دونون مین کشتی ہونے لگی جیسے گولہ قریب آفاق پہونچا آفاق نے
گولہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گولہ درمیان سے شق ہوا اُسنے اپنے نزدیک سحر کو ٹوٹا پایا وہان گولہ کا شق ہونا تھا کہ

چمک ہوئی اور برق کوند کر چلی فوراً آفاق شاہ تخت پر سے کود کر غرق زمین ہو گیا وہ برق تخت پر گری تخت جلنے لگا کہ عشاق نے صدا دی کہ کام تمام کیا یہ صدا دینا تھا کہ آفاق شاہ زمین سے نکلا یہ کہتا ہوا کہ کس کا کام تمام کیا میں تیرا حریف موجود ہوں اُدھر وہ دونوں پتلے لڑ رہے ہیں یہ جو عشاق نے سُنا اور دیکھا کہ آفاق زمین سے نکلا اور یہ دیکھا کہ وہ دونوں ٹکڑے گولہ کے ہوا پر قائم ہیں جیسے آفاق زمین سے نکلا عشاق نے ایک ستارے کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گر کر اور سبز پوش کی صورت ہو کر چلا جب تک وہ ٹکڑا قریب آفاق آئے آفاق نے پھر اشارہ کیا کہ وہ سبز پوش یعنی ٹکڑا گولہ کا شق ہوا اور ایک برق چمکی اور پتلہ سحر آفاق پر پڑی کہ وہ جلنے لگا آفاق نے جو یہ واقعہ دیکھا اُٹھا کر خاک جو پتلہ عشاق پر ماری اُس خاک نے بارزت آگ کا کام کیا وہ پتلہ بھی جلنے لگا اُدھر عشاق نے دوسرے ٹکڑے کو اشارہ کیا وہ اژدر بنکر ہوا پر سے زمین پر آیا اور طرف آفاق کے چلا آفاق نے آنے دیا جب وہ اژدر قریب آگیا بس دونوں جبڑوں میں ہاتھ ڈالا اسم سحر پڑھکر پھینکا اور دم کیا اور ڈالدیا کہ اسکے شعلوں نے آفاق پر اثر نہ کیا ہاتھ ڈالدیے اور شل کر پاس کے چیر کر پھینکدیا اُس اژدر کا مرنا تھا کہ اُسکے شکم سے ایک باز پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر صدائے ہیہات دی صدا کا دینا تھا کہ آفاق جھوما آفاق کا جھومنا تھا کہ تراقے سے زمین شق ہوئی اور اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر اُس باز کو پکڑ لیا اور سر پر آفاق کے لاکر ذبح کیا بس جب چند قطرے خون کے آفاق پر پڑے آفاق کی یہ حالت ہوئی کہ بیہوش ہو کر تخت پر رہ گیا اب عشاق نے اس پتلہ کو اشارہ کیا کہ لینا اسکو اور قتل کرنا وہ پتلہ وہی چھری لیکر جس سے باز کو ذبح کیا تھا آفاق پر چلا آفاق عالم سکوت میں بیخود بیٹھا ہی جیسے پتلہ آفاق کے قریب آیا اب پھر زمین بتراق سے شق ہوئی اور اس سے ایک پتلہ صندلی پوش پیدا ہوا اور اُسنے ڈانٹ کر کہا کہ کیا کرتا ہے دست خود را نگہدار یہ کہکر اور جست کرکے اس پتلہ کے قریب پہونچا اور ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ منہ اُسکا پھر گیا اُسنے قصد کیا کہ وہ بھی طمانچہ مارے اُسنے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین کر اُسکے جو ماری اُسکے شکم سے شعلہ نکلا کہ یہ اور وہ دونوں جلنے لگے یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا فوراً سحر کیا اور ایک پتلہ پیدا ہوا وہ بموجب اشارہ عشاق آفاق کی طرف چلا ابھی راہ میں تھا کہ ایک مرتبہ پھر زمین شق ہوئی اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ میں ایک پھول تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک نارنج اُس پتلہ نے وہ نارنج تو پتلہ عشاق پہ مارا اور وہ پھول لیکر قریب آفاق آیا اور سونگھایا بس پھول کا قریب دماغ جانا تھا کہ آفاق کو ہوش آگیا دیکھا کہ میرا پتلہ سحر مجھکو گل خوشبو سونگھا رہا ہے وہ نارنج جو قریب اُس پتلہ کے پہونچا جو کہ عشاق کا تھا اور اُسکے سینہ پر گرا وہ پتلا اُس نارنج کے ضرب سے ہلاک ہوا اور وہ نارنج ہوا پر قائم ہوا بس جب وہ پتلہ جو کہ نارنج لیکر آیا تھا آفاق کو ہوشیار کر چکا لپک کر اُس نارنج کے پاس آیا اور نارنج لیکر غرق زمین ہو گیا مع پھول اور نارنج کے بس آفاق نے اپنے حواس درست کرکے اپنے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اے عشاق اب میں حربہ کرتا ہوں میری باری ہے یہ کہکر ایک بیضہ فولادی جوڑے سے نکالا اور اُسکو اسم سحر پڑھکر طرف عشاق کے پھینکا وہ گولہ ہو گیا اور مثل برق کے اُس میں چمک پیدا ہوئی ادھر چلا جیسے قریب پہونچا عشاق نے کارد کا اشارہ کیا وہ ٹوٹا اُسکا ٹوٹنا تھا کہ ہزاروں طائر برابر لعل کے اُس سے ظاہر ہوئے اور ایکمرتبہ سب عشاق پر گرے اور اُسکو نوچنا شروع کیا اب عشاق کی یہ نوبت ہے کہ رومال ہلا رہا ہے مگر وہ طائر اُسکو مہلت نہیں دیتے ہیں کہ وہ کچھ تدبیر کرے بہت پریشان ہو گیا یہ حال دیکھکر لشکر اسلام میں غلغلہ بلند ہوا بہت شرمندہ ہوا فوراً تخت پر سے کودا اور غرق زمین ہو گیا وہ طائر اسی طور سے اُڑ رہے ہیں بس تھوڑے عرصہ کے بعد جو نکلا یہ طائر پھر اسکی طرف چلے اُس نے جھولی جو کہ شانہ پر تھی اُس میں سے خاک نکالی اور ایک ذرہ اُس میں وہ خاک پھر کر طائروں کی طرف پھونکی بس وہ خاک شعلہ ہو کر اُس

ز سے نکلی اور طائر پر وہ شعلہ گرا طائر جلنے لگے ادھر آفاق شاہ نے تخت پر سے اُٹھا کر ایک گولہ عشاق پر مارا کہ وہ گولہ عشاق کے سینہ پر آکر پڑا اگر دوسرا ساحر ہوتا تو فنا ہو گیا تھا مگر اُسکو بھی اسقدر صدمہ پہونچا کہ وہ قلا بازی کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اُدھر آفاق نے دستک دی کہ ایک سوار پیدا ہوا اُسکو آفاق نے اشارہ کیا کہ مار لے عشاق کو وہ مرکب اُٹھا کر چلا اُدھر برابر سے عشاق کے زمین شق ہوئی اور پتلی پیدا ہوئی اُسنے کچھ عشاق کو سونگھایا کہ عشاق کو ہوش آیا اپنے کو خاک پر پڑے ہوئے پایا بڑی خفت ہوئی اُس پتلی نے کہا کہ سوار سحر آفاق آپ کے ہلاک کرنے کو آتا ہے میرے تو سینہ میں اسقدر درد ہے کہ بولا نہیں جاتا ہے آفاق نے بڑے غضب کی ضرب لگائی میں ہی ایسا ساحر تھا جو بچ گیا دوسرا ہوتا ضرور ہلاک ہوتا یہ سنتا تھا کہ وہ پتلی غرق زمین ہو گئی اب سوار آفاق راہ میں ہے اور عشاق خاک پر بیٹھا ہوا ہے کہ وہ پتلی پھر ظاہر ہوئی اور کاسہ عشاق کے ہاتھ میں دیا بس عشاق اسکو منہ سے لگا گیا اُدھر وہ سوار قریب پہونچ گیا اُسنے قصد کیا کہ عشاق پر وار کروں کہ وہ پتلی اُس سے لپٹ گئی اُسنے ایک طمانچہ جو مارا وہ پتلی چرخ کھا کر زمین پر گری اسنے کہا کہ دور رہو دور رہو کا کہنا تھا کہ سوار کے مُنہ سے شعلہ نکلا اور اُس پتلی پر پڑا کہ وہ جلنے لگی اُدھر سوار نے بڑھکر عشاق پر وار کیا بس عشاق نے وہی کاسہ سوار پر کھینچ مارا کہ اُسکے سینہ پر آکر پڑا اور ایک شعلہ کاسہ سے نکلا کہ وہ سوار جلنے لگا بس عشاق اُس سوار کو جلا کر اپنے تخت پر سوار ہوا اور آفاق سے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ مجھکو ہلاک کیا تھا اگر میں اسکا بندوبست قبل سے نہ کر چکا ہوتا تو تو نے میرا کام تمام کیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے لے یہ میرا حربہ رد کر یہ کہکر ایک بیضہ فولادی تخت پر سے اُٹھا کر آفاق کی طرف پھینکا آفاق نے خیال کیا دل میں کہ یہ قریب آلے تو اسکا تدارک کروں جب وہ بیضہ قریب آیا جب تک آفاق کچھ تدبیر کرے کہ وہ خود شق ہوا اور اُس سے غبار نکلا اور وہ غبار آفاق شاہ پر پڑا کہ پھر تڑاقہ ہوا اور وہ بیضہ پھر شق ہوا ایکمرتبہ دھواں نکلا اور اُس غبار و دھوئیں نے آفاق شاہ کو گھیر لیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش میں تھا آفاق شاہ کیسی قدر غنودگی سے طاری ہوئے اُدھر فوراً عشاق نے گنبذ کی طرف اشارہ کیا گنبذ سالت ہوا اُس گنبذ سے ایک حبشی پیدا ہوا اور غبار میں گھس گیا جب تک تیلہ سحر آفاق آئے آئے اُس حبشی نے آفاق شاہ کو اسیر کر لیا اور لے کر اس گنبذ کی طرف بلند ہو گیا اُس حبشی کا آفاق شاہ کو لے کر بلند ہونا تھا کہ وہ غبار و دھواں جاتا رہا اور مثل ان سب کے آفاق شاہ کو بھی قید کیا آفاق شاہ کو جو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا اور سب کو بھی شکر خدا کیا یہاں عشاق نے مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے نکلا نہ تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد اُڑی اور جب وہ گرد فوراً قریب لشکر آکر شق ہوئی دونوں لشکروں نے دیکھا کہ دیوانہ بھوت و دیوانہ مجھوت مع چالیس ہزار دیوانوں کے چلے آتے ہیں سمندر شاہ نے خیال کیا کہ میری کمک کو آتے ہیں صاحبقران توانکو زیر کر چکے ہیں جلد اول میں انکا حال تحریر ہے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ یہ اجازت لے کر گئے تھے کہ ہم اپنے ملک کو اسلام آباد کر آئیں جب سے اب آئے ہیں بس سب ملک کا بندوبست کر کے اُدھر کو روانہ ہوئے راہ میں خبر پائی کہ سمندر یہ برمقابلہ ہے بس فوراً دو منزلہ سہ منزلہ سفر کر کے اُس وقت آکر پہونچے ان دونوں نے دیکھا کہ دو لشکر صف آرا ہیں پہچان لیا کہ ایک لشکر صاحبقران کا ہے اور ایک سمندر شاہ کا بس ہرکاروں کو روانہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون میدان میں تخت پر سوار کھڑا ہے انھوں نے دیکھا تھا کہ ایک شخص تخت پر سوار لشکر اسلام کیطرف مُنہ کیے کھڑا ہے اور اُسکے سر پر ایک گنبذ ہے ہرکاروں نے دریافت کر کے عرض کیا کہ عشاق نجم نشین استاد سمندر ہے اور صبح سے مقابلہ کر رہا ہے لشکر اسلام سے بہت سے ساحر اسیر کر لیے ہیں اور اب پھر مبارز طلب کر رہا ہے یہ سننا تھا کہ دونوں نے اپنے لشکر سے کہا کہ تم کو جاکر یہ ایک لشکر اسلام ہو ہم اسکو قتل کر کے آتے ہیں اور اُسی مقام سے مرکب اُٹھا دیے اور تلواریں نیام سے لے لیں للکارتے ہوئے چلے کہ تو ہمارے ہاتھ سے بچ کر

کہان جائیگا یہ واقعہ صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا خود پکار کر کہا کہ کدھر جاتے ہو یہ ساحر ہے اور تم غیر ساحر تم اسکا کیا بناؤ گے انھون نے صاحبقران کی صدا سنکے پلٹ کر دیکھا اور مجرا تو کیا مگر اور کچھ جواب نہ دیا سیدھے اسی طرف چلے یہ دیوانے ہین جیسا کہ سنتے ہین جیسے کوئی ہلایا کرتا ہے چاہے منع کرے اب تو آتش دیوانگی نے جوش مارا صاحبقران پکار رہے ہین وہ دونون قریب عشناق پہونچ گئے عشناق تو حیران ہے کہ یہ بلا کدھر سے آئی ادھر سمندر شاہ نے سملاق سے کہا کہ یہ تو بیرے ہی گذار رکھے یہ شہ بیت لشکر اسلام کب ہوئے سملاق نے عرض کیا کہ آپ کو خیال نہین رہا ہر چند نویس سے ادیوان ان نے تحریر کیا تھا کہ جب کنارے دریائے سبز رنگ کے صنوبر شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی تھی تو یہ دونون یہ خبر سنکے آئے تھے اور مقابلہ کیا تھا اسی زمانہ مین زیر ہوئے تھے اور شریک لشکر اسلام ہوئے تھے آپکو اسوقت خیال نہین ہے سمندر شاہ نے یہ سنکے کہا کہ ہان یاد آیا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے ادھر ان دونون نے قریب عشناق پہونچکر ایک نے داہنی طرف سے اور دوسرے نے بائین طرف سے عشناق پر وار کیا دونون تلوارین برابر سے قلم ہوئین اور برابر سے چلین بس عشناق نے چند دانہ ماش کے اسکی طرف اور چند اسکی طرف مارے کہ یہ دونون بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے اور گھوڑون پر سے گرنے لگے کہ عشناق نے اشارہ کیا گنبد کی طرف دو پنجہ پیدا ہوئے دونون کو اٹھا لے گئے اور قید کیا یہ حال ملاحظہ کر کر دیوانون نے قصد کیا تھا چونکہ لشکر اسلام مین پہونچ چکے تھے اور صف باندھ کر کھڑے ہو چلے تھے بس صاحبقران منتظر اسکے سبب خوف صاحبقران کے دانت نکال کر رہ گئے اب کوئی پہر بھر دن باقی ہے کہ عشناق نے پھر مبارز طلب کیا بس اسکا مبارز طلب کرنا تھا کہ مرتخ آفتاب عالم کے لشکر کے نشانون کو جلوہ ملا اور مرتخ آفتاب عالم اپنے تخت داراکر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اب غلام کا قصد ہے کہ جاکر اپنے سر کو قدم پر نثار کرون اب مجھ سے یہ جرأت اس کافر کی نہین دیکھی جاتی ہے کہ اسنے پرے کے پرے خالی کر دئیے یہ مین نہین عرض کرتا ہون کہ مین قتل کرونگا جبکہ آفاق شاہ وغیرہ اسکا کچھ نہ کر سکے جو کہ ساحران زبردست سے تھے تو مین کیا کر سکونگا ہان جان نثار کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو کیونکر اجازت دیجائے لشکر ساحران کے تم لوگ زینت و رونق ہو اور سردار ہو بدون تم لوگون کے وہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہے تمھارا جانا تو مناسب نہین ہے اب غیر ساحرون مین سے کوئی جاکر مقابلہ کرے گا اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ ہم سب کی قضا اسکے ہاتھ سے ہے اسی مقام پر لشکر کا خاتمہ ہونے والا تھا خیر تقدیر سے کیا چارہ ہے بس اب تم نہ جاؤ یہ لوگ مقابلہ کرین بعد انکے دیکھا جائیگا مرتخ نے عرض کیا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ غلام کی موجودگی مین غیر ساحر مقابلہ کرین اور غلام انکے اسیر اور قتل ہونے کا تماشہ دیکھے بس یہ امر غلام سے کبھی نہ ہوگا بعد غلام کے حضور ہو اور سب کو اختیار ہے اگر اجازت مرحمت نہ فرمائیے گا غلام بے اذن قدم حضور پر ہلاک کرے گا اور فدا ہو جائیگا یہ جو مرتخ نے عرض کیا بادشاہ نے ناچار ہو کر اجازت دی مرتخ اجازت حاصل کر کے اور سلام آخری کر کے خدمت صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران عالم سکوت مین کھڑے ہوئے ہین دل سے باتین کر رہے ہین کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہے جو مقابلہ کو گیا وہ اسیر ہوا جب ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے تو غیر ساحر کیا چیز ہین بس یہان میری صاحبقرانی کا خاتمہ ہے کچھ زمانہ بھی نہ گذرا کہ خاتمہ ہو گیا یہ باتین کر رہے ہین کہ مرتخ نے پہونچکر مجرا کیا اور اجازت طلب کی اور وہی کلمہ کہے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور ہم بھی آتے ہین یہ فرماکر مرتخ کو اجازت دی صاحبقران مرتخ سے بہت محبت رکھتے ہین آنکھون مین آنسو بھر لائے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا بس مرتخ صاحبقران سے اجازت لیکر داخل میدان کے ہوا لشکر کا یہ حال ہے کہ ساحرون و غیر ساحرون کے اوپر اداسی چھائی ہوئی ہے سب عالم سکوت مین اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے ہین اور دلون مین خیال کر رہے ہین جو کہ ساحر ہین کہ جب ایسے ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم کیا کر لینگے قضا آگئی ہے جو ساحر کہ لشکر مین زبردست تھے سب اسیر ہو گئے یہ جو باقی ہین وہ بھی مقابلہ کرنے جاتے ہین خدا ان ہی کو فتحیاب کرے مگر یہ ہونا غیر ممکن ہے اب اسکے ہاتھ سے بچنا محال ہے یہ

خام خیال ہے اب زندگی ختم ہوئی ہے تو ساحر خیال کر رہے ہین اور غیر ساحر تو اور زیادہ مایوس ہین دلون مین اپنے اپنے کہ رہے
ہین کہ جب ساحر اسکا کچھ نہ بنا سکے تو ہم غیر ساحر کیا کر سکین گے ہم نے تلوار حربہ کرنے کے قصد سے اٹھائی اُسنے
ماش کا دانہ اُٹھا کر مار دیا ہم بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے اُسنے پکڑ لیا دل کی حسرت دل ہی مین رہی کیا برا مقابلہ
ہے اسی طور سے مرنا اچھا ہے کہ ہم نے بھی وار کیا اُسنے بھی وار کیا جس کا چل گیا وہ اچھا رہا یہان تو مقابلہ کرنا بالکل ہی بیکار ہے
کس پر وار کرین وار کرتے ہین تو بھی اسیر ہوتے ہین نہین کرتے ہین تو بھی اگر کیا بھی تو کیا نتیجہ ہوا سوا اسکے اسیری
کے بس غیر ساحر یہ خیال کر رہے ہین اور زندگی سے مایوس ہین مگر مریخ اُدھر تخت اڑا کر سامنے عشاق کے
پہونچا عشاق نے مریخ کو دیکھ کر کہا کہ کیا اب اس اقلیم کے ساحر ہو گئے جو تم برائے مقابلہ آئے ہو گو مین یہ بخوبی
واقف ہون کہ تم شاہزادے ہو طلسم فیروزہ کے اور فیروز ستارہ پیشانی ساحر زبردست تھا جو کہ تمھارا باپ تھا
الیاس زبردست تھا کہ مالک طلسم تھا مگر یہان کے ادنی ساحر سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا بس تم کیا مقابلہ کرو گے
بیکار آئے میرے نزدیک تمھارے اسیر کرتے ہین اُتنی بھی کوشش نہ کرنا پڑیگی کہ جتنی غیر ساحر کے اسیر کرنے مین
ہوتی ہے یا یہان کے ادنی ساحر کے اسیر کرنے مین کرنا پڑتی ہے مریخ آفتاب علم نے کہا کہ یہ درست ہے کہ
مین یہان کے ساحرون کی برابری نہین کر سکتا ہون کہ وہ کاملین سحر ہین مگر ہمارے دین و مذہب مین یہ امر ضرور
ہے کہ جو غرور کرتا ہے وہ پست ہوتا ہے تیرا غرور تجکو پست کرے گا اور شاید تو نے یہ نہین سنا کہ فضلنا بعضکم علی
بعض یہان تو نے کہان سنا ہوگا کیونکہ یہ آیۃ تو ہم لوگون مین ہے بس شاید یہ حقیر تیرے اوپر غالب آ گئے تو
تو اپنا حربہ کر یہ سنکر مریخ نے کہا تو عشاق نے جواب دیا کہ خیر میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ پہلے تو حربہ کرے تاکہ
تیرا حوصلہ نکل جائے پھر تو مین تجکو ادنی سحر مین اسیر کر لونگا مریخ نے جواب دیا کہ یہ تو اپنا طریقہ نہین ہے جب تیری
ضرب سے خدا ہی اسکو بچائے گا تو ہم اپنا حربہ کر سکنگے بس سنکے عشاق نے کہا کہ مین تیرے روبرو کیا سحر کرون یہ
گولہ ہی کافی ہے یہ کہکر گولہ تخت پر سے اٹھایا اور کہا کہ تو اسی کو رد نہین کر سکے گا ادھر عشاق نے گولہ ہاتھ مین
لیا اُدھر مریخ نے سحر کر کے دستک دی کہ آفتاب سر مریخ پر قائم ہوا بس اُسنے گولہ مارا مریخ نے اشارہ کیا
آفتاب کی طرف آفتاب بلند ہوا اور اُسکا عکس گولہ پر پڑا گولہ مین خود بخود شعلہ پیدا ہوا اور جل
گیا جب عشاق کا گولہ اس طور سے جلا اُدھر وہ آفتاب پھر اپنے مقام پر آ کر قائم ہو گیا بس عشاق نے یہ واقعہ
دیکھ کر ایک نارنج سحر نکال کر کہا کہ بھلا اسکو تو مثل گولہ کے جلا دے مریخ نے کہا کہ کیا معلوم کہ یہ جلے گا یا نہین
تو مار تو معلوم ہو جائے گا بس عشاق نے نارنج کو طرف مریخ کے پھینکا نارنج تو اُدھر سے چلا مریخ نے ایکبار
آفتاب کو اشارہ نہ کیا بلکہ تخت پر سے جھک کر خاک زمین سے لی اور وہ خاک اُس نارنج پر ماری کہ وہ نارنج اسی مقام
پر جلنے لگا عشاق نے یہ جو دیکھا کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بھی کچھ جانتا ہے مین یہ جانتا تھا کہ تو ادنی سحر مین اسیر ہو جائے گا
نہین تیرے لیے بھی کوشش کرنا پڑیگی نہ ایسی کہ جیسی آفاق کے لیے کرنا پڑی تھی اُسنے تو ایسا گولہ مارا تھا کہ اسوقت تک
میرے سینہ مین درد ہے اور اُسکا مزا یاد ہے یہ کہکر عشاق نے ایک ترنج جھولی سے نکالا اور اُسکو خون خوک سے رنگین کیا
اور چند ٹکیان اُس پر لگائین اور اس ترنج کو طرف آسمان کے پھینکا وہ قہقہہ کرتا ہوا اچھلا اور اُس سے شعلے نکلنے لگے ادھر مریخ
نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ آفتاب اسقدر بلند ہوا کہ اُسکا عکس ترنج پر پڑا اور وہ ترنج جلا اُس سے ایک شعلہ نکل کر طرف
عشاق کے چلا عشاق نے جو شعلہ کو آتے ہوئے دیکھا فوراً سپر سحر کو سر کی پناہ کیا وہ شعلہ سپر پر آ کر گرا اسنے سحر کیا کہ اسی مقام
پر قائم ہو گیا ایک برق اُس شعلہ سے نکلی اور بالائے آسمان جا کر چمکی اور کڑک کڑا کر ترنج کی طرف چلی مریخ نے جو برق
کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ایک مرتبہ آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ سر مریخ پر آ گیا وہ برق اُس آفتاب کے قریب آ کر
فرو ہو گئی اُدھر وہ شعلہ بھی گل ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ ترنج عشاق ہی پر جل گیا بس عشاق سے

برہم ہوکر مریخ سے کہا کہ معلوم ہوا تیرے استاد نے تجکو بھی سحر تعلیم کیا ہے کہ جب تیرا لایق تیرے اوپر حربہ کرے تو اُسکے حربہ کو
جلا دینا اور تو نے اسمین مشق بہم کی ہے کیونکہ مین نے جو تیرے اوپر حربے کئے تو نے یا تو آفتاب کے عکس سے جلائے یا
[illegible] سے اور کوئی تجکو سحر یاد نہین ہے مریخ نے کہا کہ ایسا ہوگا عشاق نے کہا کہ مین حربہ کرتا ہون بھلا تو رد تو کر علاوہ
جلا دینے کے مریخ نے جواب دیا کہ تجکو اس سے کیا غرض جو میرا جی چاہتا ہے وہ کرتا ہون تو میرے سحر کا قاضی ہے میرا جی
چاہے گا جلا دونگا نہ جی چاہے گا دوسری تدبیر سے رد کرونگا تو اپنا کام کر بس عشاق نے ایک پھول تخت پر سے اٹھایا اور اسکو
سیندور سے لال کر کے اور اُس پر کچھ دم کر کے مریخ پر مارا وہ پھول تو پہلے برابر چلا آیا جب قریب مریخ پہونچا اُسکی ہر
پنکھڑی جدا ہو گئی اور صورت عقرب و شعلہ بنکر چلی مریخ کے ہاتھ مین ایک ردل تھا آہنی اُسکو مریخ نے اٹھا کر
تخت پر مارا کہ فوراً انتراقہ ہوا اور ایک طائر دراز منقار گوشہ تخت سے پیدا ہوا مریخ نے اُسکو اشارہ کیا طرف
عقربون کے وہ عقربون کو چن چن کر کھانے لگا جو مریخ کی طرف بقصد اذیت چلا ادھر مریخ نے ایک شیشہ
ہاتھ مین لیا جو شعلہ آیا اُس شیشہ کا منھ اُسکی طرف کر دیا وہ اُسکے اندر چلا گیا بس سب عقربون کو اُس طائر نے
چن کر کھا لیا اور سب شعلون کو مریخ نے شیشہ مین بند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر عشاق نے مریخ سے کہا
کہ یہ سحر تو تو نے اچھا کیا مریخ نے جواب دیا کہ یہ آپ کی عنایت ہے جو آپ نے تعریف کی یہ تو فکر کرنے لگا کہ
مین دوسرا سحر کرون ادھر مریخ نے اُس طائر کو اشارہ کیا وہ قریب شیشہ آیا اور وہ سب عقرب اُس
شیشہ مین اُگل دیے اور خود اُسی گوشہ تخت مین غائب ہو گیا بس عشاق نے ایکمرتبہ ایک بال اپنے
سر کا توڑا اور اسکو بل دے کر تخت پر رکھ دیا اور سحر کیا کہ وہ بال مثل سانپ کے طیار ہو کر چلا طرف
مریخ کے بس مریخ نے وہی شیشہ اُس سانپ کے بھی سامنے کیا وہ سانپ بھی اُس شیشہ
مین چلا گیا بس یہ واقعہ دیکھکر عشاق حیران ہوا اور اب اسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی کامل ہے اور جب
مریخ نے اس طور سے اسکے چند سحر رد کیے اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اب مجکو معلوم ہوا کہ تو یون نہ
اسیر ہوگا ہان بدون کوشش کے میرا خیال غلطی پر تھا کہ دوسرے اقلیم کے ساحر یہان کے ساحرون
کے مقابلہ مین سحر نہین کر سکتے ہین اب خبردار ہو جا مین کمال کے سحر کرتا ہون دیکھون تو کیونکر اسکو رد کرتا ہے
یہ کہکر عشاق نے جھولی سے ایک ڈبا نکالا اسکو کھولا اور کچھ خاک اُس سے نکالی اُسکا طائر بنایا
برابر باز کے اور پھر سحر کیا کہ وہ زندہ ہو گیا اور کہا کہ اے باز تو جا کر اس آفتاب کو توڑ ڈال جو کہ مریخ کے سر پر قائم ہے
بس وہ باز پرواز کر کے اور منقار کو کھولکر طرف آفتاب کے چلا بس مریخ نے آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ کڑک کر بلند ہوا
اور اپنا عکس باز پر ڈالا کہ وہ اُسی مقام پر قائم ہوا اب اس آفتاب سے ایک شعلہ نکلا اور وہ باز پر آ کر پڑا باز
جلنے لگا مریخ نے سحر کر کے جو دستک دی یا تو آفتاب بلند تھا یا ایک مرتبہ کڑک کر چلا طرف عشاق کے
اور شعلے نکلنے شروع ہوئے عشاق نے دیکھا کہ اگر یہ آفتاب میرے سر پر آ کر گرا تو مین اپنی تدبیر سے بچ [illegible]
کرونگا نہین مگر ایک نہ ایک عضو بیکار ہو جائے گا یا جسم [illegible] دونون اذیت اُٹھاؤنگا
اسنے بڑے غضب کا حربہ کیا بس ساحر زبردست ہے [illegible] کیا اور [illegible] سر عشاق پر آسمان نمودار [illegible]
فوراً قائم ہو گیا ادھر مریخ سحر کو زور سے چلا تھا وہ آفتاب کڑک کر آیا اُس آسمان پر گرا انتراقہ [illegible] ہوا کہ یہ
ہوا کہ وہ آفتاب اور آسمان دونون ریزہ ریزہ ہو گئے اور سب ٹکڑے اسکے عشاق کی طرف چلے بس
عشاق نے اپنے تخت کو الگ کیا اگر الگ نہ کرتا تو ان ٹکڑون سے بھی اذیت پہونچتی ضرور تھا کہ ایک
نہ ایک عضو بیکار ہو جاتا ادھر تو اسکا تخت الگ ہوا وہ ٹکڑے زمین پر گرے کہ غبار ہو گیا بس جب آفتاب
سحر مریخ کو عشاق اس طور سے مٹا چکا مریخ سے کہا کہ مقام افسوس ہے کہ تمام ہونے کے

قریب ہو ورنہ دو ایک سحر اور کرتا مگر اب ناچاری ہے کہ دن بھر کا تھکا ہوا ہوں اسیر کرنے کی فکر کرتا ہوں کہ ہر ایک مرحلہ سے بھی فرصت پاؤں تو پھر آرام کروں کل پھر میدان میں آتا ہوں اور مقابلہ کرتا ہوں [illegible] نے کچھ جواب نہ دیا فرخ کو بہت غصہ آیا اپنے آفتاب کو [illegible] بس عشاق نے توجہ کیا تھا کہ فرخ پر کوئی سحر کرے کہ فرخ نے وہ شیشہ کہ [illegible] عشاق پر مارا اور وہ شیشہ قریب عشاق آکر شق ہوا [illegible] ایک جانب سے سانپ عشاق پر چلے یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا کہ [illegible] بس فوراً جھولی سے کچھ خاک نکالی اس پر کچھ دم کرکے ان [illegible] پر مارا اور وہ [illegible] کچھ تھوڑا سا خون خوک لیکر آتش شعلہ پر مارا کہ وہ گل ہوا اب سانپ جو چلا [illegible] بس وہ سانپ نظر آتا تھا جو کہ اسکو وبال ہوا تھا جب یہ سحر بھی عشاق نے دفع کیا [illegible] سحر ہونے لگا جو سحر عشاق کرتا ہے فرخ دفع کر دیتا ہے اور جو فرخ کرتا ہے عشاق [illegible] عشاق بے خوف مقابلہ کر رہا ہے کیونکہ اسکو یقین ہے کہ میں [illegible] اور جی توڑ توڑ کر مقابلہ کر رہا ہے ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو اسکو یقین ہے کہ میں [illegible] یہ ہے کہ جب یہ صحبت سامری و جمشید میں جاتا تھا اور بہت مقرب تھا سامری و جمشید اس سے بہت الفت کرتے تھے کیونکہ یہ اس زمانہ میں جوان تھا اور خوبصورت بھی تھا اور یہ دونوں کافر حسن پرست تھے بس یہ کبھی کبھی انکے مصرف میں بھی آجاتا تھا اور خوب [illegible] تماشبین خورد سے خوش کرتا تھا کہ جیسے عورت جو کہ [illegible] رہتی ہے اور وہ مرد کو خوش کرتی ہے کہ جس کے سبب سے اسکو لطف حاصل ہوتا ہے اور وہ اسکا مرید ہو جاتا ہے اسی طور سے یہ اس فن میں انکو خوش کرتا تھا بس اسی کے عوض میں ان دونوں نے اسکو [illegible] تھا اور تیغہ بنا کر اسکو دیا تھا [illegible] حفاظت رکھنا کیونکہ یہ تیغہ تیری موت کا سبب ہے جب تک یہ تیغہ نہ ہوگا کوئی تجھکو قتل نہ کر سکیگا ہاں اگر اس تیغہ سے قتل کرے گا تو تو فوراً [illegible] ہو جائے گا اس تیغہ کا نام تیغہ عشاق کش ہے بس اسنے وہ تلوار ایسے مقام پر رکھی ہے کہ اسکا ملنا اسکے نزدیک غیر ممکن ہے بس یہ بے خوف ہے کہ میں [illegible] گا نہ میں قتل ہونگا ان سب کو میں مار لونگا بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب کہ جب آگئی سحر [illegible] سے کمال تنگ ہوئے اور زرد ہوئے اسوقت ادھر تو فرخ کو غصہ آیا ادھر عشاق کو [illegible] عشاق نے تھوڑا ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اسکے سر میں ایک بالشت بھر کا ٹکڑا ریسمان کا رکھا اور [illegible] بال [illegible] سر کا اور ایک مرکب بنایا اس مرکب پر اس پتلہ کو سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ مرکب مع پتلہ کے زندہ ہو گیا اسکے تن پر ہتھیار لگائے تیر و کمان اسکے ہاتھ میں دیے اور کہا کہ جا کر فرخ کو قتل کر بس وہ سوار سحر عشاق [illegible] مرکب کو اڑاتا ہوا [illegible] کے جا جب قریب فرخ پہونچا اور آتے ہی اسنے وار کیا فرخ نے وار کو خالی دیکر شمشیر کا جو وار کیا اس [illegible] سر پر پڑا کہ [illegible] بس سر کا تن [illegible] ہونا تھا کہ دو برقین کوندکر فوراً بالائے آسمان آئیں اور وہاں سے کڑک کر چلیں فرخ نے جو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برقین بلا کی ہیں انسے بچنا [illegible] بس فوراً فرخ نے [illegible] دونوں طرف سے اہل لشکر نے دیکھا کہ چار پتلہ [illegible] پیدا ہوئے اور سپر [illegible] اور عقب [illegible] فرخ آئے اور چاروں نے ان سپروں کا نشانہ [illegible] فرخ پر اس طور سے کیا کہ سپر بالائے سر اور [illegible] سپر [illegible] علاوہ ان سپروں کے اور سپر [illegible] اسی طور سے مگر یہ سب [illegible] اسقدر [illegible] ہوا کہ وہ برقین

قریب سپر مریخ نہ پہونچنے پائیں تھیں کہ سپرین قائم ہوگئیں بس وہ بتین کڑک کر گرین ایک نور سا صحرا مین پیدا ہوا روشنی ہوگئی
زمین ہل گئی انکے گرنے سے جب وہ سپرون پر گرین اور سب سپرون کو قلم کرکے اور جلا گئے اُن سپرون پر اُنہین جو کہ وہ
پتلے لیے ہوئے تھے اُنکا آنا تھا کہ ایک تو ریسمان کا ٹکڑا ہوکر رہ گئی اور دوسری بال اور سامنے تخت مریخ کے وہ بال بھی اور
ریسمان گری مریخ نے عشاق سے کہا کہ گو یہ تیرا سحر بال کا باندھا تھا کہ کوئی بچ نہین سکتا تھا مگر میرا سحر اُس
سے بھی باریک ہوا جو کہ تیرے سحر کو وبال ہوا کیا واہیات سحر کرتا ہے کوئی اور سحر کر یہ جو مریخ نے کہا اور
عشاق نے دیکھا کہ یہ بھی میرا سحر رد ہوا ادھر مریخ نے دستک دی کہ ایک دیو زمین سے پیدا ہوا اور
بہ اشارہ مریخ اُس سوار کو کھا گیا اور پھر غائب ہوگیا بس مریخ نے اُن پتلون کی طرف اشارہ کیا کہ
عشاق کو قتل کر ڈالو بس وہ پتلے سپرین دوش پر رکھ کر اور تلوارین علم کرکے طرف عشاق کے چلے
عشاق نے خیال کیا کہ یہ پتلے سحر ہین اور بہت زبردست ہین گو مین قتل نہ ہونگا مگر انکے ضرب
سے کوئی نہ کوئی عضو بیکار رہ جائیگا یہ خیال کرکے اُسکی فکر کی جیسے وہ پتلے اسکے قریب آگئے اس نے
نکال خاک قبر جمشید اُن پتلون پر ماری کہ وہ خاک جو اُن پر پڑی وہ جلنے لگے یہ حرکت جو مریخ نے
دیکھی پنجہ سحر کھینچ کر عشاق پر آپڑا اور وار کیا عشاق نے اُسکا وار سپر پر روک کر اپنا وار کیا دو چار
وار کی رد و بدل ہوئی تھی کہ عشاق نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ یہ ساحر زبردست ہے کیسے کیسے
مین نے سحر کیے اسنے رد کیے اب پنجہ سحر لے کر مقابلہ کر رہا ہے اور شام ہونے کو ہے بس یہ تیرے ہاتھ
سے یون زیر نہ ہوگا جب تک مکر نہ کرے گا بس یہ خیال کرکے دل مین فوراً جھولی سے خاک قبر
جمشیدی نکالی اور مریخ کی طرف اُڑائی اور وار بھی کرتا جاتا تھا مریخ اس حال سے غافل تھا وہ خاک
مریخ پر پڑی اُس خاک کا پڑنا تھا کہ مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ تمام بدن کی طاقت زائل ہوگئی بے
حس و حرکت ہوگیا جب یہ حالت مریخ کی ہوئی کہ وہ از خود فراموش ہوگیا بس عشاق نے اشارہ
کیا گنبد کی جانب گنبد ساکت ہوا اور شگاف ظاہر ہوا اُس سے چند حلقہ ریسمان کے مریخ پر گرے کہ
مریخ کا کمر و سر اُن حلقون مین پھنسا بس جھٹکا پڑا مریخ صاف اُٹھا ہوا اُس گنبد مین چلا گیا یہ بھی اسیر
ہوا اُسی طور سے راوی نے کہا ہے کہ یہان گنبد مین سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے حالت یہ ہے کہ یہ
معلوم ہوتا ہے کہ انکار ہے ہین کہ ہم ان پر پڑے ہین اتنی طاقت بھی نہین ہے کہ حرکت کرین مگر ایسے ثابت قدم
ہین کہ اپنے قول سے نہین پھرے ہین بس مریخ بھی ان سب مین قید ہوا یہان عشاق نے دیکھا کہ شام
ہوگئی ہے بس یہ کہا لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے کہ اے خدا پرستان مین تم سب کو شب بھر کی مہلت دیتا ہون
بس اگر تم کو اپنی زندگی منظور ہے تو باہم صلاح کرکے خدمت سمندر شاہ مین صبح کو حاضر ہونا مین اُس سے تم سب
کی خطا معاف کرا دونگا اگر تم لوگ میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ مثل ان سب کے تم سب کو بھی
اسیر کرونگا اور قتل کرونگا آیندہ تم کو اختیار ہے یہ کہکر اُسنے اپنے تخت سحر کو طرف لشکر کے پھیرا اور چلا سمندر شاہ
اور کل لشکر خوش ہے بس سمندر شاہ نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا طبل بازگشت بجا اور لشکر اسلام مین
بھی بجا عشاق کی اس تقریر کا اہل اسلام نے یہ جواب دیا تھا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہم ہزار ہزار لعنت کرتے
ہین تجھ پر اور سمندر شاہ پر ہم لوگ موت سے نہین خوف کرتے ہین بس سمندر شاہ عشاق کو لے کر
اور زر و جواہر نثار کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا خوش خوش اور حکم دیا کہ لشکر کمر کھولے بس یہ حکم دیکر سمندر اپنے خیمہ مین گیا
اور سب سردار اپنے خیمون مین عشاق اپنے خیمے مین ادھر بادشاہ اسلام و صاحبقران باقی ماندہ لشکر ساحران
اور غیر ساحران کو ہمراہ لے کر مغموم و محزون فرودگاہ پر واپس آئے لشکر نے کمر کھولی صاحبقران و بادشاہ

تبدیل لباس کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے جو سردار کہ ساحر تھے اور ما سیر ہوگئے تھے اُنکے رنگلون پر غاشیہ پڑے ہوئے تھے صاحبقران نے اُنکے رنگلون کو دیکھکر ایک آہ سرد دل سے کھینچی جہان پناہ سر جھکائے ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے ہین کہ صاحبقران نے سر اُٹھاکر بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج تمام بارگاہ ساحرون سے خالی ہوگئی یہ ساحر زبردست ہی بس معلوم ہوا کہ کل ہم سب کی بھی قضا ہی یہ تو مجھ سے نہین ہوگا کہ مین ممندر شاہ کی اطاعت کرون اور اپنا مذہب ترک کرون مجکو نہ اپنی فکر ہی نہ اہل لشکر کی ہان جو فکر ہی وہ ناموس کی کہ یہ بیچاریان کیا کرینگی جبکہ انکا کوئی سرپرست نہ ہوگا کیونکہ اسوقت موقع ہی کہ مین سب ناموس کو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرون تاکہ یہ لوگ وہان جاکر سب حال صاحبقران سے بیان کرین تاکہ وہ ہم غریبون کے خون کا عیوض اس کافر خاسر سے لین زمانہ کیا ہی جو یہ امر وقوع مین آئے بڑی خرابی ہوگی ہم لوگ قتل ہوئے ناموس تباہ ہوئین یہ بیچاریان کیا کرینگی کدھر جائینگی کون انکی سرپرستی کرے گا مجکو کچھ اپنی فکر و تشویش نہین ہی ہان ان سب کی فکر ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو لیکر نکل جائے اور خانہ کعبہ مین پہونچادے یہ جو صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو کچھ فکر نہ فرمایئے بجا ہی مگر کیا کیا جائے ایسی حالت مین کون ہی جو آپ کے ناموس اور میرے ناموس کو لیکر ہمراہ یہان سے نکل جائے اب تو کوئی یہ امر گوارا نہ کریگا کہ ایسی حالت مین آپ کو یہان چھوڑکر چلا جائے صاحبقران نے یہ سُنکے جواب مین فرمایا کہ پھر برائے ناموس کیا تدبیر کی جائے کیونکہ میرا یہ قصد ہی کہ کل جب وہ لشکر کے کر آئے اور عشاق میدان مین آکر مبارز طلب کرے تو مین جاکر اُسکا مقابلہ کرون کیونکہ صاحب اسم اعظم ہون شاید میرے ہاتھ سے اُسکی موت ہو مجھ سے یہ حال دیکھا نہ جائے گا کہ سردار جائین اور اُسکے ہاتھ سے قتل یا اسیر ہون یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ اہل دربار آگاہ ہو کہ یہ امر تو اسوقت غیر ممکن ہی کہ تم مین سے کوئی میرے ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہو اگر تم مین سے کوئی ایسا کرے تو کیا اچھی بات ہی کیونکہ ناموس تباہی سے بچین اور اُنکی بے پردگی نہ ہو سب نے کہا کہ یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپ کو چھوڑکر ایسی حالت مین چلے جائین دنیا ہم کو کیا کہے گی کہ جب موقع جنگ و پیکار اور جان نثاری کا آیا اُسوقت یہ لوگ صاحبقران کو چھوڑکر چلے آئے ساتھ نہ دیا بہت جان نثاری کا دم بھرتے تھے بس ہم سے یہ نہ ہوگا دوسرے یہ ہی کہ نہ ہم آپ کو اپنی زندگی مین اُسکے مقابلہ کو جانے دینگے جب تک ہم زندہ ہین اُسوقت تک ہم آپ کو نہ جانے دینگے بعد ہمارے آپ کو اختیار ہی یہی سردارون نے کہا اور یہی عزیزون نے صاحبقران نے فرمایا کہ اس امر کا ہم کو پہلے ہی سے یقین تھا خیر اب مین ایک امر اور تم سب سے کہتا ہون کہ شاید کوئی اس تہلکہ سے بچے تو وہ یہ کرے کہ جس طور سے ممکن ہو تمام ناموس کو صاحبقران کے پاس خانہ کعبہ مین پہونچادے اور میرے حال سے صاحبقران کو آگاہ کرے کیونکہ اس امر کا یقین ہی کہ کل کل لشکر کا خاتمہ ہی اور سب کی قضا ہی خواہ ایک مرتبہ خواہ دفعہ دفعہ کرکے بس تم سب کو لازم ہی کہ یہ رات عبادت خدا مین بسر کرو ناموس کو تو مین نے سپرد خدا کریم کیا جو اُسکی مرضی ہوگی اور جو اُنکے حق مین بہتر ہوگا اور جو انکے مقدر مین کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہی وہ پیش آئے گا یقین ہوگیا ہی کہ انکی بھی تباہی کا زمانہ آگیا گو زمانہ سابق سے کبھی ایسا نہین ہوا کہ ناموس تباہ ہوئی ہون سوا ایک مرتبہ کے جب سائل مین لقا سے اور صاحبقران اول سے مقابلہ ہوا ہی اور صاحبقران اول نہ تھے اور اُس زمانہ مین ساحرون نے لشکر اسلام کو تباہ کیا اور چوبیس ہزار اہل اسلام کو قتل کرکے اُنکے سرون کا برج بنوایا اُس زمانہ مین ناموس پر تباہی آئی تھی یا اب تیری صاحبقرانی کے زمانہ مین آنے والی ہی حمزہ صاحبقران کے زمانہ مین پھر خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے وہی سامان مہیا کردیا تھا اور پھر سب جمع ہوگئے تھے اور ناموس بھی بچ گئین تھین کوئی خرابی نہین ہوئی تھی مگر میرے زمانہ مین اب اس لشکر کا تباہی سے بچنا محال ہی چونکہ سردار

ہیں وہ میرے ہمراہ جانیں دینگے اہل لشکر تباہ ہوکر نکل جائینگے بس ناموس کی خرابی ہوئی کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا بس ملال ہی تو اس امر کا کہ آپ سب لوگون کو لازم ہی کہ میری ہمراہی ترک فرمایئے اپنے اپنے ناموس کو اس تاریکی شب میں لے کر نکل جایئے اُنکے ہمراہ میری بھی ناموس کو تو بڑا احسان ہو سب نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی خدمت والا میں عرض کر چکے ہیں کہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم آپ کے قدمون کو چھوڑیں خدا وہ دن نہ لائے کہ ہم زندگی میں آپ سے جدا ہوں آپ سے جو جدا ہونگے تو پھر کس کو منہ دکھائینگے اور کہان جا کر اپنی زندگی بسر کرینگے آپ ایسا قدردان ہم کو ملنا محال ہی بس ہماری تو یہ آرزو و حسرت ہی کہ ہم اپنے سر کو آپکے قدم پر نثار کریں اور یہ آرزو نہیں ہی کہ آپ کی رفاقت کو ترک کریں یہ جو سردارون اور عزیزون نے جواب دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر میں کیا کرون ناموس کی بھی بربادی ہوئی بس صاحبقران نے کل عیارون کو مع خواجہ کے اپنی طرف مخاطب ہوکر انسے یہی کلمہ فرمائے اُنھون نے بھی یہی جواب دیا جو کہ سردارون نے دیا تھا بس صاحبقران اُنکا بھی جواب سُنکے خاموش ہوئے بعد تھوڑی دیر کے فرمایا کہ خیر یہ تو معلوم ہوا کہ کوئی یہان سے نہ جائیگا بس اب سب کو لازم ہی کہ یہ شب شب آخر ہی زندگی کی بس جہان تک ممکن ہو عبادت خدا کر لی جائے اور کچھ توشہ زاد سفر مہیا کیا جائے کیونکہ کل سامنا اُس قہار و قبار سے ہوگا جو کہ ہم سب کا پیدا کرنے والا ہی بس یہ شب الحاح و زاری میں بسر کیجائے اور مغفرت کی دعا میں بعد گریہ و زاری کے یہ دعا کی جائے کہ اے کریم کوئی ایسا سبب پیدا کر کہ ناموس تباہی سے بچیں اور ہم اس کافر پر ظفر پائیں یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے عرض کیا کہ کیا نقصان ہی یہان تو صاحبقران و بادشاہ اس تقریر میں ہیں اور یہ فکر ہی کہ کوئی صورت ناموس کے بچنے کی نکلے اور ہر ایک کو زندگی سے یاس ہی ہر ایک کو ناموس کی طرف سے ہراس ہی مگر سب حاضر دربار ہیں ناموس بیٹھی ہوئی ہیں ادھر اپنے لشکر میں سمندر شاہ نے لباس کو تبدیل کرکے دربار کیا سب خوش خوش بیٹھے ہوئے ہیں عشناق بھی آکر دربار میں اپنے مقام پر بیٹھا سب عشناق کی تعریف کر رہے ہیں کہہ رہے ہیں کہ اُستاد آپنے تو آج وہ وہ کمال کے سحر دکھائے ہیں کہ جو ہم نے اپنی عمر میں کبھی نہیں دیکھے انصاف کا امر یہ ہی کہ اُن لوگون نے بھی خوب خوب مقابلہ کیا اور خوب خوب جواب دیا مگر کہان آپ اور کہان وہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک پھر آپ پہلو نشین سامری تھے وہ آپ کا کچھ نہ کر سکے عشناق نے کہا کہ مجھکو پہلے تو یقین تھا کہ مریخ اس اقلیم کا ساحر نہیں ہی یہ کیا میرے مقابلہ میں سحر کریگا مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ساحر زبردست ہی مجھکو اُسکی اسیری سے یاس تھی مگر خداوند تصویر نے اُس پہ مجھکو ظفر یاب کیا اگر تھوڑا عرصہ اور گذرتا تو ظفر پانا دشوار تھا کیونکہ اُسکے ستارہ نحس نکل جاتے سعد آجاتے پھر میں ظفر نہیں پاتا خیر اُس کو تو میں نے اسیر کر لیا اب کل ان لوگون سے مقابلہ ہی جو کہ غیر ساحر ہیں فن انکا اسیر کرنا کیا مشکل ہی جن لوگون کا خوف تھا اُنکو سب کو اسیر کر لیا ہان اب ایک شخص لشکر اسلام میں بہت زبردست ہی کہ جس پر ظفر پانا دشوار ہی کیونکہ وہ صاحب باطل السحر ہی اگر اُس سے مقابلہ ہوا تو بڑی خرابی ہوئی وہی تو سرغنہ اور سرآمد لشکر ہی صاحبقران جب تک وہ اسیر یا قتل نہ ہوگا اسوقت تک لشکر پر ظفر پانا بیکار ہی سردارون کو اگر پکڑ لیا تو کیا کمال کیا وہ اکیلا ان سب کو کافی ہی کیونکہ باطل السحر کا مالک ہی خداوند تصویر اُس پر ظفر یاب کریں خیر اُسکی بھی فکر کیجائیگی سمندر شاہ نے کہا کہ استاد پھر تدبیر کرکے اُسکے اسم اعظم کو اُسکے قلب سے محو فرما دیجیے تاکہ یہ خوف جاتا رہے عشناق نے کہا کہ ہان یہی تدبیر کرونگا مگر کب کہ جب وہ مقابلہ کو آئیگا اسوقت تاکہ یہ نہ ہو کہ وہ جب اس امر سے آگاہ ہو کہ میں اسم اعظم بھول گیا ہون میرے قلب پر کسی نے سحر کیا ہی اور منہ پر مہر سحر لگائی ہی کہ میں اسم اعظم نہ پڑھ سکون اور اُسکو یاد آئے بس اسی حالت میں وہ لشکر لے کر چلا نہ جائے تو سب محنت بیکار ہو سمندر شاہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی میرے

نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ اب آپ مقابلہ کو نکلین اور کوئی مقابلہ کو جائے ادنیٰ ساحران سب کو کافی ہے کیونکہ وہ لوگ سحر سے تو واقف نہین ہین جو مشکل ہوگی بس جو ساحر تھے اُن سب کو آپ نے اسیر کرلیا عشتاق نے کہا کہ مین کل اور مقابلہ کرونگا اور صاحبقران کو اپنے مقابلہ مین طلب کرونگا بس جب اُنکو اسیر کرلونگا اُسوقت واپس آؤنگا پھر جسکا جی چاہے جاکر مقابلہ کرے پھر کوئی مقام خوف نہین ہے سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب شملاق نے کہا کہ اے اُستاد ایک میری عرض ہے اگر قبول فرمایئے عشتاق نے کہا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو قبول کرونگا ورنہ جواب دونگا شملاق نے کہا کہ میری عرض یہ ہے کہ جن جن اشخاص ساحرون اور غیر ساحرونکو آپ نے اسیر کیا ہے اُنکو قتل فرمایئے تاکہ دل کی بھڑاس تو نکلے اور حسرت نکلے جیسا جیسا اُنھون نے ہم سب کو پریشان کیا ہے اُسکی سزا پائین اور سب کا عیوض لین کہ چن چن کر خدا پرستون نے قتل کیا ہے عشتاق نے جواب دیا کہ زیادہ گھبراؤ نہین اب کیا یہ لوگ رہا بھی ہوتے ہین مین صاحبقران کو بھی اسیر کرلون اور بادشاہ کو اور شہزادان صاحبقران کو بس پھر ان سب کو اور اُنکو ایک مرتبہ قتل کرونگا اے سمندر شاہ مین تم سے کہے دیتا ہون کہ جب مین صاحبقران اور شہزادان صاحبقران اور بادشاہ کو اسیر کرلون بس تم یہ نہ کرنا کہ فرداً فرداً مقابلہ کا حکم دو ادھر مین اُن سب کو اسیر کرون ادھر تم جنگ مغلوبہ کا حکم دو اور یک حملہ کرکے سبکو اسیر کرلو اور اس طور سے حملہ کرنا اور لشکر کو گھیر لینا کہ ایک بھی نکل کر جانے نہ پائے اور انکے ہمراہ جو عورات ہین اُنکو بھی اسیر کرلینا مال و اسباب بہت ہاتھ آئے گا سمندر شاہ نے کہا کہ بہت خوب بس یہ رائے جب قرار پا چکی سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب دے ساقی نے سب کو شراب پلائی سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہوکر مبارکباد گائین اور سب اہل بزم کو خوش کرین یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت طائفہ حاضر ہوگئے رقص و سرود شروع ہوا ساقی شراب پلانے لگا سب اہل محفل مع سمندر شاہ کے شراب پیکر مست ہوئے اسی عالم مستی مین سمندر شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اور عشتاق مقابلہ کو جائے گا لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا یہان بزم عشرت آراستہ ہے سب بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہین اور گانا سن رہے ہین ایک مطربہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو چند شعر ایک غزل کے کہ جو شاعر نے ہزل مین کہے ہین آپ لوگون کے روبرو گاؤن اور آپ لوگون کا دل خوش کرون آپ لوگ ملاحظہ فرمائین کہ کیا اُسنے خوب یہ ہزل مین کہا ہے اپنی طباعی دکھائی ہے سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور اُسکو گاؤ ہم بھی سنین کہ کیا شاعر نے کہا ہے یہ کیسے شعر ہین کہ جسکی تو تعریف کرتی ہے اس مطربہ نے عرض کیا کہ گو وہ شعر عمدہ نہین ہین مگر ہزل مین عمدہ ہین بہت لوگون نے ہزل کہی مگر ایسی نہین جیسی کہ اس شاعر نے کہی ہے حضور ملاحظہ فرمائین یہ کہکر سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ اسنے گنگنا کر اور پیچ پیچ کر سرون مین یہ شعر گانا شروع کیے شعر کہین معشوق کو غنچہ دہن نظم گر اسکے تو پھٹن ہو + بنا ہین شوخ کج رفتار گر میڑھی کا ناگن ہو + اس مطلع پر سب نے خوب تعریف کی اُسنے کہا کہ دوسرا مطلع سماعت فرمایئے سب خاموش ہوگئے اُسنے دوسرا مطلع گانا شروع کیا تمنا ہے کسی کی تیغ ہو اور اپنی گردن ہو + پھر اُسکے بعد یارب سر کٹے نالہ یہ مدفن ہو + سب تعریف کرنے لگے اُسنے عرض کیا کہ پورے شعر سماعت فرمایئے پھر تعریف کیجیے کیونکہ مزا شعر کا جاتا ہے یہ کہکر اُسنے پھر دونون مطلع گائے اُسکے بعد یہ شعر شروع کیا شعر دہن کھلا سا ہو سینہ طباق سا اور ہیٹ مشکی سا + پھر اس پر کیا قباحت گر صراحی دار گردن ہو + نگاہ شوخ کیا ٹھہری کہ گویا بیلچہ ٹھہری + مکان یار کی دیوار مین جس سے کہ روزن ہو + لب شیرین اگر معشوق کا قند مکرر ہے + جبھی جانین کہ نہ ٹھین کھیان اور اُس پہ بھن بھن ہو + فلک کی تفرقہ پردازیان ہین دیدہ کے قابل رہے ساقی تو بتخانہ مین اور مسلہ مین سافن ہو + اُٹھا کر ٹانگ سینہ پر جو رکھدے ناقہ لیلیٰ + یقین ہے پھر نہ محشر تک یہان مجنون کو دھڑکن ہو + بس یہ شعر جو اُس مطربہ نے گائے سب کا یہ حال ہوا کہ مارے

ہنسی کے لوٹ نے لگے یہ بھی نہ خیال رہا کہ سمندر رشاہ بیٹھا ہوا ہے بہت تعریف کی اور بہت کچھ انعام اُسکو دلا اُس نے
عرض کیا کہ مین نے اسی سبب سے تو یہ شعر گائے کہ آج دن خوشی کا ہے خداوند تصویر نے یہ دن نصیب کیا کہ ہم لوگون
کے گانے کی نوبت آئی ورنہ جس دن سے یہان لشکر آیا اور مقابلہ شروع ہوا سواے رنج وصدمہ کے دوسرا امر نہ
تھا آج اُستاد صاحب کی بدولت نصیب ہوا بس مین نے خیال کیا کہ یہ شعر گا کر آپ لوگون کو خوش کرون بس
راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہے سب خوش وخرم گانا سن رہے ہین وہان اپنے لشکر مین صاحبقران
بارگاہ مین تشریف فرما ہین دربار مین سب موجود ہین اور وہی تقریر ہو رہی ہے جو کہ بالا مذکور ہو چکی ہے کہ صاحبقران
نے فرمایا کہ آج ابھی تک طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہے کہ کل مقابلہ نہ ہوگا اگر ایسا ہو تو کیا اچھی بات ہے مین کسی
نہ کسی کو راضی کر کے ناموس کو طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کردون بادشاہ نے فرمایا کہ طبل جنگ ضرور بجے گا وہ کم بخت
مہلت نہ دے گا اگر یہی امر ہے تو مہلت طلب کر لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ہمت گوارا نہین کرتی ہے کہ ایک
کافر سے التجا کرون اور مہلت کا خواستگار ہون اگر نہ دے تو اپنا سخن رایگان جائے کیا فائدہ صرف اس امر کا
خیال ہے کہ طبل جنگ کے بجنے کی خبر آئے تو مین بھی حکم دے کر دربار برخاست کرون اور سب ناموس کو
اپنے اور سردارون کے جمع کر کے اُنکو پند ونصیحت کرون اسکے بعد عبادت خدا مین مصروف ہون کیونکہ یہی
شب زندگی کی شبون مین باقی ہے یہ ذکر تھا بادشاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ صداے طبل گوش ہمایون
مین آئی فرمایا کہ سماعت فرمایئے وہ طبل جنگ لشکر کفار مین بجا صاحبقران و سردارون نے بھی سنا صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ طبل جنگ کس کے نام پر لشکر کفار مین بجی ہے آیا اُسی
کافر کے نام پر بجا ہے یا اور کسی کے نام پر خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا وہ جتنے تھے اور ابھی باہر بارگاہ کے نہ
آئے تھے کہ تھوڑی ہی ہرکارون کی جو کہ لشکر اسلام کی براے خبر لشکر کفار مین موجود تھی وہ خبر نواخت
طبل جنگ اور دیگر حالات دریافت کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئی تھی آکر پہونچی مجراگاہ پر سے
مجرا وسلام بجالائے خواجہ نے تو پوچھا کہ کیا خبر لائے انھون نے دعادے کر بادشاہ کو یون عرض کیا کہ ہم
لشکر مین موجود تھے کہ سمندر رشاہ فرودگاہ پر طبل باز بجوا کر واپس گیا لباس تبدیل کر کے دربار مین آیا سب
سردار حاضر دربار ہوئے عشاق بھی اپنے خیمہ سے لباس تبدیل کر کے آیا پہلے تو سب نے بہت تعریف کی
وہ اسقدر پھولا کہ اپنے کو بھول گیا پھر صلاح ہونے لگی عشاق نے کہا کہ مین کل پھر مقابلہ کرونگا اور
صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران کو جب اسیر کر لون تم جنگ مغلوبہ کرنا بس یہ راے
قرار پائی ہے ان ہرکارون نے کل تقریر دربار سمندر رشاہ کی جو کہ مرقوم ہو چکی ہے بیان کی اور کہا کہ بعد
اس تقریر اور راے قرار پانے کے شراب خواری شروع ہوئی ناچ گانا ہونے لگا اسی حالت
نشہ اور مستی مین سمندر رشاہ نے عشاق کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیریت ہے لشکر کفار مین
طبل جنگ بجا ہے کل وہ کافر پھر میدان مین آکر مقابلہ کرے گا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ہمارے لشکر
مین بھی طبل جنگ بجے یہ طبل جنگ آخری ہے پھر اب یقین ہے کہ بجنے کی نوبت نہ آئے خواجہ نے اور دیگر
سردارون نے عرض کیا کہ ابھی ہزار مرتبہ بجے گا ایسے کلمہ زبان پر نہ لایئے یہ کہکر خواجہ اُٹھے اور نقارخانہ
مین آئے نقارہ پر چوب لگائی صداے نقارہ بلند ہوئی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ
ہوگا سب نے صداے نقارہ سنکے یہ آیۃ زبان پر جاری کی انا للہ وانا الیہ راجعون دیگر کل من
علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام پڑھتی اور باہم کہا کہ کل خاتمہ ہے کیا پروا ہے یہ تو نہ ہوگا
کہ ہم رفاقت صاحبقران ترک کرین اور ایک کافر کی اطاعت کرین یا صاحبقران کو اور سب سردارونکو

اس حالت مین چھوڑ کر نکل جائین ہم برسون سے صاحبقران کا نمک کھا رہے ہین ایسا قدردان اور بہادر کہان سے لائینگے جو اطاعت کرینگے اور دنیا ہم کو کیا کہے گی کہ پس مرگ انبوہ جشنے دارد یہان غم ہی تو اس امر کا کہ ایسے مقام پر موت آئی کہ جہان سب کافر ہین کوئی مسلمان نہین ہی دفن و کفن نہ نصیب ہوگا نہیر یہ ہوا اسکی پروا نہین ہی جن کو نصیب ہوا انھون نے کیا کیا اچھا ہی جو نشان قبر نہ باقی رہے اگر کسی صحرا مین مرے تو کہان سے نصیب ہوتا اہل لشکر تو یہ تقریر کیے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے گلے ملتا ہی اور سامان جنگ مین مصروف ہی بڑا افسوس اس امر کا کرتے جاتے ہین کہ افسوس حسرت دل نہ نکلے گی کیونکہ ساحر سے مقابلہ ہی خیر تم اپنا تو وار کرینگے چاہے چلے چاہے نہ چلے ہم یون حسرت دل کی دل مین رہنے دین اہل لشکر کے تو یہ خیالات ہین وہان بارگاہ مین صاحبقران نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر ان لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر اور سمندر یہ تک شریک ہوئے تھے مثل عنبر شاہ و یقین خود پرست و محراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ و حیرت شاہ و مراد شاہ کے اور دیگر سرداران کے پس انکو اپنی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ آپ لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین کیونکہ آپ لوگ تو تازہ مسلمان ہوئے ہین پس اپنے اپنے لشکر کو لیکر اور ناموس کو میرے لشکر سے نکال کر اپنے اپنے ملک کو تشریف لیجائیے بعد اس معرکہ کے سمندر شاہ سے مل جائیےگا اسکی اطاعت کر لیجیےگا وہ آپسے کسی قسم کی مزاحمت نہ کریگا کیونکہ اسکو جو کچھ غرض ہی ہم اہل اسلام سے ہی آپ لوگ تو اسکے ہمیشہ سے مطیع و فرمانبردار ہین اگر وہ کچھ کہے تو یہ جواب ہی کہ وہ لوگ ہم سے زبردست تھے ہم نے بسبب خوف جان کے انکی اطاعت کر لی تھی جب آپ نے انکا استقبال کیا ہم بھی نکل آئے پس وہ قبول کریگا ان سب نے جواب مین عرض کیا کہ ہم لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی کہ جسکی اطاعت ترک کی پھر اسکی اطاعت کرین یا جس چیز کو برا جان کر ترک کیا ہوا پھر اسکو قبول کرین پس ہم کو مرجانا گوارا ہی مگر اب آپ کی خدمت سے جدا ہونا گوارا نہین ہی یہ فرمائیے کہ سواے موت کے اور کیا خوف ہی ہم کو یہ بتائیے کہ اگر ہم اسوقت جان بچا کر چلے گئے اور کل نہ مرے تو اب ہم نہ مرینگے پس اگر اسکا اطمینان ہو جائے کہ اگر کل بچ گئے تو پھر نہ مرینگے تو ہم چلے جائین اور جب کہ مرنا ضرور ہی خواہ آج ہو خواہ بعد دو ایک دن کے تو پھر کیا ضرور ہی کہ ایسی نعمت عظمی یعنی مرتبہ شہادت اور سیر جنت کو ترک کرین اور پھر اسی ضلالت مین مبتلا ہون یہ کون سی عقل ہی بس جو اور سب کا حال ہوگا وہی ہم سب کا حال ہوگا یہ قافلہ کا قافلہ آپ کے ہمراہ ہوگا آپ کا ہاتھ مین ہمارا ہاتھ ہوگا یہ جو انھون نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ شاباش مرحبا دیندار اور وفادار ایسے ہی ہوتے ہین ہم نے اس سبب سے کہا تھا کہ یہ لوگ تو برسون کے میرے ہمراہ ہین اور … دین اسلام سے آگاہ ہو چکے ہین ہزارون معرکہ قبل ہین ہو چکے ہین انھون نے جو ترک رفاقت نہ کی تو کوئی نقصان نہین ہی مین نے خیال کیا کہ آپ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین آپ نے کیا کیفیت دیکھی اور کیا لذت مذہب اسلام کی اٹھائی پس مین نے اپنے دل مین تصور کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ لوگ یہ خیال کرین اپنے دل مین کہ انھون نے ہم کو اپنا شریک کر کے اور فقرہ دے کر ہماری جانین لین نہ ہم اسکے … ہماری جانین جاتین پس اس سبب سے مین نے آپ لوگون سے کہا تھا کہ یہ امر نہ ہو اور … کا موقع نہ ہوا انھون نے جواب دیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین … اور آپ ہمارے مالک ہین ہم کیا ایسے خیال آپ کی طرف سے کر سکتے ہین … کہ اسوقت مر جائین تاکہ ہمارا پردہ رہے صاحبقران اور بادشاہ … صاحبقران نے کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو میرے خیمہ خاص مین

تھوڑے عرصے کے لیے بھیج دیجیے کہ مین اُن سے بھی کچھ کہہ سن لون اور پند و نصیحت کرون سب نے عرض کیا کہ وہ آپ کی کنیزین ہین ابھی حاضر ہونگی صرف حکم کی دیر تھی صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین اور رات اپنے مقام پر جاکر بہ شب عبادت الٰہی مین بسر کرین اور دعا کرین شاید کوئی صورت فتح و ظفر کی نکل آئے اور کوئی پردۂ غیب سے اسکا قاتل پیدا ہو سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہے بس صاحبقران و بادشاہ نے یہ فرماکر دربار برخاست کیا اور داخل محل خاص ہوئے سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور جب سب کے جس کے ناموس تھے انھون نے اُن سے کہا کہ تم فوراً چلی جاؤ خیمہ صاحبقران مین انھون نے تم کو یاد فرمایا ہے وہ بیچاریان سب کی سب خیمہ خاص صاحبقران مین آئین صاحبقران و بادشاہ [illegible] جب سردارون اور بادشاہون کی جو کہ لشکر اسلام مین ہین ناموس جمع ہو چکین اس وقت صاحبقران نے اپنے ناموس کو اور بادشاہ کے ناموس کو اور دیگر عزیزون کے ناموس کو [illegible] پردہ نشین کو طلب کرکے فرمایا کہ ای صاحبان عفت و عصمت تم کو آج سب کے [illegible] کا حال بخوبی معلوم ہوگا کہ کل تک تو ہماری ظفر ہوا کی آج صبح سے جس قدر ساحر تھے سب کو عشناق استاد سحر نے جادو سے اسیر کرلیا اور جو غیر ساحر گیا وہ بھی اسیر ہو گیا اور اس امر کا یقین [illegible] آئے گا کیونکہ دشمن بہت زبردست ہے اور اس وقت اُس نے جو طبل جنگ کل کے [illegible] ہے کل لشکر کا خاتمہ ہے مین نے بہت فکر کی کہ تم لوگون کو کسی سردار کے ہمراہ کرکے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کردون بلکہ کسی نے اس امر کو قبول نہ کیا بلکہ مین نے یہان تک کہا کہ آپ لوگ اپنے ناموس کو لیے جائین انکے ہمراہ میرے ناموس کو بھی اس پر بھی نہ قبول کیا مین نے کہا کہ آپ صرف اپنے ناموس کو لے جائین انھون نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور کہا کہ جو سب کا حال وہ انکا حال کیا انکا مرتبہ ان شاہزادیون سے زیادہ ہے کہ جو ہمارے مالک و مختار ہین وہ تو یہان رہین اور ہم انکو یہان سے روانہ کردین راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ امر صاحبقران نے سردارون سے دربار مین فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے اپنے ناموس کو لے جاؤ چنانچہ یہی جواب سردارون نے دیا تھا اس حقیر نے بہ سبب طول کے نہین تحریر کیا اگر وہان تحریر کرتا تو پھر دوبارہ یہان تحریر [illegible] طول ہوتا اس سبب سے نہین تحریر کیا یہان تحریر کیا یہ کوئی صاحب نہ فرمائین کہ صاحبقران نے سب سردارون سے کہا تھا اور کسی سردار نے یہ جواب انکو دیا تھا جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے اُن عورات سے فرمایا کہ مین نے تم سب کو اس لیے طلب کیا ہے کہ تم سب مل کر آج شب بھر دعا کرو اور اگر خدا نخواستہ کل کفار کی ظفر ہو تو تم سب کو لازم ہے کہ قبل اس امر کے کہ کفار خیام وغیرہ تاراج کرین تم یہان سے کسی طرف کو نکل جانا یہ ہرگز نہ کرنا کہ جب وہ خیام تاراج کرنے آئین اس وقت نکل جانے کا قصد کرو ایسا نہ ہو کہ تم مین سے کوئی اسیر ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی جہان تک ممکن ہو اسلام ملک کو کوشش کرنا اور یہ میری پند و نصیحت کو یاد رکھو کہ اگر اس آفت سے بچ کر نکل جانا ہو اور کسی تدبیر سے خدمت صاحبقران اول و ثانی مین پہونچنا ہو تو میری طرف سے اُن کی خدمت مین عرض کرنا کہ یہ آپ کا غلام ہاتھ سے کفار کے مارا گیا اگر ممکن ہو تو اُس کے خون کا عوض کفار سے لیجیے اس بیکسی اور بیبسی سے کہ کفن تک ممکن نہ ہوا اور سب اس کے عزیز و اقارب بھی اُس کے ساتھ کام آئے ہم سب کے سب تباہ ہو کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئین یہ فرماکر صاحبقران نے ناموس سرداران سے فرمایا کہ ہاین آپ

لوگون سے ایک امر کہتا ہون ذرا ہوشیاری کے ساتھ سنیے وہ امر یہ ہی کہ اول تو مین نے اپنے ناموس
کو وا پنے عزیزون کے ناموس کو اور آپ لوگون کو سپرد خداوند کریم کیا اور اوسکے حفظ و امان مین دیا
بعد اسکے آپ لوگون کو اپنے ناموس کے سپرد کیا اور ان لوگون کو آپ کے سپرد کیا ذرا بہت ان سب کا
خیال رکھیے گا کیونکہ یہ لوگ بالکل واقف نہین ہین پردہ دار ہین نہ کبھی ان پر ایسی مصیبت پڑی ہی
کہ جو واقف ہون نئی نئی بلا مین مبتلا ہوئی ہین بس جہان تک ممکن ہوا نکی ہمراہی نہ ترک کیجیے گا یہ امر
مین نے جو آپ لوگون سے کہا اسکا سبب یہ ہی کہ آپ لوگ جس زمانہ مین آپ لوگون کے عزیز و
اقارب حالت کفر مین تھے تو آپ لوگون مین کہان پردہ تھا بس ضرور ہوا کہ آپ لوگ راہ وغیرہ سے
بخوبی واقف ہونگی بس جب خدا نخواستہ یہ لشکر تباہ ہوا اور ناموس مارے تباہی کے خیمون سے
نکلین تو آپ انکا ساتھ دیجیے گا بس بعد خدا اور رسول کے آپ کا بھروسہ ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا
سب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین اول تو خداوند کریم وہ دن نہ لائے آپ کو ہم سب کے
سرون پر سلامت رکھے کفار غارت ہون دوسرے یہ کہ ہم کیا چیز ہین جیسے اور کنیزین ہین ویسے
ہم بھی ہین بس جو کچھ آپ نے فرمایا ہی خدا نخواستہ اگر وہ وقت ہوگا تو ایسا ہی کیا جائے گا کفار کا
دست بدعت ان ہمراہیان سرادقہ عصمت تک نہ پہونچنے پائے گا صاحبقران نے فرمایا
دوسرا امر یہ ہی کہ آپ لوگ اپنے وارثون سے اجازت لے آئیے اور اسیوقت سے ایک مقام پر
بیٹھیے اور خدا سے دعا کیجیے تاکہ وہ اس بلا کو دفع کرے ایک مقام پر ہونے سے یہ نفع ہی کہ پھر
اُسوقت ایکجا ہونے کی دقت نہ ہوگی انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب جو کچھ ارشاد ہوا
ہم اُسکی ابھی تعمیل کرتی ہین ادھر ناموس صاحبقران و بادشاہ و دیگر عزیزان صاحبقران نے
اپنے اپنے وارثون اور صاحبقران سے کہا کہ ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم سر و پا برہنہ کسی طرف کو صحرا
مین نکل جائین اور نامحرمون کی ہم پر نظر پڑے اور کفار یہ کہین کہ یہ ناموس صاحبقران ہین اور ہر
ہلسین بس ہم نے تو یہ دل مین ٹھان لیا کہ اگر خدا نخواستہ یہ خبر آئے کہ آپ کے دشمن گرفتار ہو گئے
اور لشکر نے شکست کھائی فوراً اپنے کو ہلاک کرینگے زندہ خیمون سے نہ نکلین گے سوائے اسکے اور
کوئی تدبیر نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ایسا غضب نہ کرنا کیونکہ اس حالت مین اور خرابی ہی کہ
نامحرم کی نگاہ میت پر نہ پڑے بس اسوقت مین کون محرم ہوگا جو تم سب کی میتون کو ایکجا کریگا
سوائے نامحرمون کے کیسی خرابی ہوگی بس جو خدا ڈالے اُسکو گوارا کرنا صبر کا بڑا اجر ہی خداوند کریم
فرماتا ہی کہ ان اللہ مع الصابرین بس صبر کرو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ جو فرمایا بس ہر ایک
بی بی اپنے وارث سے لپٹ کر رونے لگی ایک کہرام محل معلی مین پڑ گیا اُدھر ناموس سرداران بھی جو
اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران کی تقریر بیان کی اور اپنے وارثون سے مل کر رونے لگے اور
کہنے لگے کہ ہم تو بموجب حکم صاحبقران خیمہ ناموس مین جا کر مقیم ہوتے ہین تم سے رخصت ہوتے
ہین بس خداوند کریم کل پھر ہم کو یہ صورتین دکھائے اور ہم تم سے ملین اور تم ہم سے بس ہر ایک سردار کا
ناموس اپنے وارث سے مل کر اور اُس سے رخصت ہو کر خیمہ ناموس صاحبقران مین آیا یہان صاحبقران
نے بھی اور سب عزیزان صاحبقران نے اپنے اپنے ناموس کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا اور خود ہر ایک اپنے
خیمہ مین آیا اور عبادت خدا مین مصروف ہوا صاحبقران بنفس نفیس خیمہ عبادت مین تشریف لے گئے
اور بادشاہ بھی مصروف عبادت پروردگار عالم ہوئے ادھر سب ناموس نے مع سردارون کے ناموس

سے بال سر ونکے کھولدیے اور چہرہ و نیز خاک مل لی بصد آہ و زاری و بصد نالہ و بیقراری درگاہ باری مین یون التجا کرنے لگین کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز تو ہی سب کا مالک و مختار ہی تیرے نزدیک اس بلا کا دفع کرنا کوئی امر دشوار نہین ہی تو ابھی چاہے تو یہ سب بلا دفع ہوجائے تیرے نزدیک اس مخمصہ سے نجات دینا کوئی بات ہی راحم و رحیم تیری ذات ہی تو نے حضرت خلیل جد امجد حضرت حمزۂ صاحبقران کو آتش نمرود سے نجات دی اُس آگ کو گلزار کر دیا تو نے حضرت یونس کو شکم حوت سے زندہ نکالا سلیمان کو شیر کے پنجے سے رہائی دی اور رہبری کی امداد کی بس تیرے نزدیک ہم سب پر رحم کرتے ہوئے کیا بڑی ہی تو ابھی چاہے تو یہ سب بلا آسان ہوئی جاتی ہی اے خداوند کریم واسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا اور واسطہ تجکو انبیائے ماسبق کا گلشن صاحبقرانی کو اس سموم ظلم و ستم سے بچا اور اس گلشن بےخزان کو خزان سے محفوظ رکھ یہ ہین وہ وہ نونہالان صاحبقرانی ہین کہ جن تک کبھی تیر ظلم نہین پہونچا اور نہ باغبان قضا نے انکی طرف دیکھا ہی اب تو انکو باغبان قضا و تیر ظلم سے بچا یہی وہ وہ گل خوشرنگ صاحبقرانی ہین کہ جنکو صاحبقران اول و ثانی نے مہ و سال ریاضت کرکے درست کیا ہی اور انکے سبب سے رونق گلشن لشکر ہی اور کبھی ان تک دست گلچین اجل نہین پہونچا ہی اب بھی دست گلچین اجل سے انکو بچا اور اس باغ بےخزان مین وہ وہ شجر تازہ ہین کہ جو ابھی بور سے نشو و نما کو نہین پہونچے ہین اور ابھی سبزہ تک نہین نکلا ہی اور انکو صاحبقران اول و ثانی نے اپنے خون دل و جگر سے سینچا ہی انکو اس آفت خزان سے محفوظ رکھ اس گلزار لشکر مین وہ وہ گل تازہ و تر ہین کہ جنکی خوشبو سے دماغ جان معطر ہوتا ہی انکو آفت تباہی سے بچا تو بڑا رحیم ہی اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اس بلا سے نجات دے ہماری اس التجا کو سن لے راوی بیان کرتا ہی کہ ناموس تو یون بلک بلک کر دعا کر رہے ہین ادھر کل اہل لشکر کیا ادنے اور کیا اعلے یعنی سائیس تک و کل سرداران لشکر و عزیزان صاحبقران سجادہ پر بیٹھے ہوئے عبادت احدی مین مصروف ہین اپنی مغفرت کی دعا کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ تو ہی بچانے والا ہی کوئی سجدہ مین ہی کوئی رکوع مین کوئی قنوت پڑھ رہا ہی کوئی سلام پھیر رہا ہی کوئی سجدۂ شکر مین مصروف ہی کوئی ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہا ہی کوئی مناجات پڑھ رہا ہی کوئی صحیفہ ابراہیم کی تلاوت کر رہا ہی کوئی فتح و ظفر کی دعا مین مصروف ہی صاحبقران و بادشاہ اپنے اپنے مقام پر مشغول عبادت پروردگار ہین طلایہ لشکر مین پھر رہا ہی ہر ایک بیدار ہی عجب وہ شب تھی گویا اہل اسلام کے لیے شب قدر تھی گو شب قدر کو سب خوش ہوتے ہین آج وہ حال نہین ہی سب مغموم و رنجور ہین عبادت خدا مین مصروف ہین یہان لشکر اسلام کا تو یہ حال ہی ادھر لشکر کفار کی حالت کچھ تو تحریر ہو چکی ہی اور کچھ اور تحریر ہوتی ہی کہ صحبت رقص و سرود برپا ہی ناچ و رنگ ہو رہا ہی سب خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین نصف شب کے قریب رات آچکی ہی ابھی تک سمندر شاہ نے دربار نہین برخاست کیا ہی طلایہ پھر رہا ہی کہ ہرکارے حاضر دربار سمندر شاہ ہوئے انھون نے بعد بدعا دینے کے عرض کیا کہ ہم لشکر اسلام مین موجود تھے کہ خبر نواخت طبل جنگ ہوگئی اب سمندر شاہ نے گانے والون کو منع کیا کہ تم جاؤ یہ حال بیان کرلین پھر گانا وہ تھم گئے سمندر شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ صاحبقران نے بھی طبل جنگ بجوایا اور سردارون سے یہ تقریر کی جب سب سے جواب پاچکے دربار برخاست کیا ہرکارون نے جو تقریر باہم سردارون اور صاحبقران مین ہوئی تھی سب بیان کی ہرکارون نے عرض کیا کہ اب کل اہل لشکر مع صاحبقران و بادشاہ و سردارون کے عبادت خدا مین مصروف ہین اپنے خدا کی عبادت کر رہے ہین اور رو رہے ہین اور کل ناموس ایک خیمے مین الگ دعا مانگ رہے ہین عجب تلاطم مچا ہوا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ خیر صبح کو دیکھا جائیگا ہم دیکھتے ہین کہ اب کل اُن سب کو انکا خدا بچا لیگا انکو اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہی اب کوئی صورت انکے مفر کی نہین ہی بدون اس امر کے

کہ وہ میری اطاعت کرین اور دین اسلام ترک کرین تو البتہ انکو قتل ہونے سے نجات ملیگی ورنہ کیا ممکن ہی یہ جو سمندر شاہ نے
کہا شملاق بولا کہ اُن لوگون کا مقولہ ہی کہ ہم موت سے نہین خوف کرتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین اگر ہماری زندگی
خدا کی طرف سے ہی تو وہ ہماری حفاظت کریگا کوئی ہمکو قتل نہین کرسکیگا اگر قضا آگئی ہی تو کیا چارہ ہی ہم لاکھ اُس سے چھپنے کی
تدبیر کرینگے کیا ہوگا وہ یہ شعر پڑھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا بھروسہ ذات خدا پر ہی اور یہ مضمون شعر ہر ایک ساعت بیان
کرتے ہین شعر — روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست ✤ در روزیکہ قضا نیست در وہ مرگ روا نیست ✤ دیگر اگر تیغ عالم
بجنبد ز جای ✤ نبرد رگی تا نخواہد خدای ✤ اور کہتے ہین کہ کوئی بلا ایسی نہین ہی کہ دفع نہوسکے کوئی مشکل
ایسی نہی کہ آسان نہوسکے پس ہر بلا و ہر مشکل مین انسان کو صبر زیبا ہی یہ اہل اسلام کا قول ہی سمندر شاہ نے کہا کہ
دیکھتے ہین کہ کل وہ نجات پا جاینگے اور انکا خدا جسکی وہ عبادت کر رہے ہین انکو بچالیگا بہت صبر و شکر کرتے ہین
یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا اور یہ کہا کہ آتشناد دن بھر کے تھکے ہوئے ہین یہ بھی جاکر آرام کرین کل پھر دن کو
مقابلہ کرنا ہی پس سب دربار سے اُٹھ اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوئے راوی نے بیان کیا ہی
کہ وہ رات ایسی تھی کہ جیسے شب غم ہوتی ہی پس اُس رات کی یہ حالت تھی کہ ہر طرف ایک عالم تاریکی کا اور سناٹا تھا
وہ رات بھی اہل اسلام کے غم و الم مین ... تھی سائین سائین جنگل کر رہا تھا باوجودیکہ وقت نصف شب کا آچکا تھا
ہو چکا تھا ... ہر طرف سے صحرائی جانور وحشی ... کی صدا آرہی تھی آسمان پر
یہ عالم تھا کہ انجم ... تعالی عز و جل ... ہوئے تھا جانور ... گویا لگی ہوئی تھی وہ آسمان پر
ستارون نہ تھی آسمان نے نشان غم و الم ... وہ اس نہین گر رہی تھی بلکہ آسمان اشک غم اپنی چشم سے
گرا رہا تھا اور یہ حال اہل اسلام کے وہ رات ... ایسی تاریک تھی کہ ہاتھ سجھائی نہ دیتا
تھا ہر طرف پردہ ظلمات ... تھا ایک عجب عالم تھا نقشہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات اہل اسلام
کو عبادت خدا مین ... انجم ... مغرب ... روانہ ہوئے سحر نے اپنا
ظاہر کیا گریبان ... صبح اہل اسلام ... افق مشرق سے نزول کیا مگر عجب حال سے کہ چہرہ
بسبب ... زرد ... نور ... کم ... رخ پر ... فلک ... پس
... وضو کیا فریضہ سحری کو بعد ... خشوع ادا کیا ہر ایک اپنے
فتح و ظفر کی دعا مانگ ... لباس کفن پہنا مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای
خاک کیا تو قبر ... کفن کے لباس پہنا ہتھیار لگائے لشکر اتنے عرصہ مین تیار ہو گیا مگر باجود اس کے کہ
مرنے سے بے ہراس ... خیال تھا کہ چہرہ پر اداسی نہ معلوم ہو ورنہ کفار ... کہ یہ لوگ مرنے سے تو خوف
کرتے نہ تھے اب کیون چہرہ پر اداسی ہی پس ایسے خیال سے بشاش بشاش چہرہ پر بالکل ہراس کا نام نہین جب
لشکر بھی تیار ہو گیا اُسکو طرف میدان کے روانہ کرکے خود دور دولت پر حسب المعمول آکر حاضر ہوئے ادھر
صاحبقران ... نماز صبح سے فراغت کرکے اسلحہ طلب کیے خادم نے صندوق اسلحہ حاضر کیا سب تبرکات
جسم پر آراستہ کیے دعائے فتح و ظفر اپنے خالق سے مانگ کر سجادہ سے اُٹھے خواجہ عقب پشت کھڑے ہوئے تھے
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا خبر ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سب سرداران دولت در دولت پر حاضر ہین صرف
جہانبانی ... کے منتظر ... لشکر طرف میدان کے روانہ ہو چکا ہی پس یہ سنکے صاحبقران مرکب پر
سوار ہوئے خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ آج لشکر کا خاتمہ ہی یہ ساحر زبردست ہی دیکھیے
انجام کیا ہی تا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ رات بھر مین مین نے اور چند عیارون نے لشکر کفار کا اس قدر
حصہ پھرا کیا کہ اگر موقع ملجائے تو عیاری کرین مگر اُس نابکار کا خیمہ نہ ملا اول تو وہ نصف شب تک

برابر بیٹھا رہا پھر جو خیمہ میں آیا تو کچھ ایسا بندوبست کیا کہ خیمہ غائب ہوگیا اہلوگ واپس آئے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا قضا آگئی ہے خواجہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بندہ تو لشکر سے چلا جاتا ہی طرف خانہ کعبہ کے اسی وقت بزرگوار کی زیارت میں جب یہیں دیکھونگا کہ لشکر شکست کھانیکو ہی اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم اسیوقت چلے جاؤ تو بہتر ہی میرا ابھی کام نکلے گا کہ مین تمھارے ہمراہ بنا ناموس کروانگا خواجہ نے جواب دیا کہ جو نہیں ہوگا کہ مین اسوقت چلا جاؤن بس جب کوئی دوسری حالت لشکر کی دیکھونگا اسوقت کوچ کرونگا ناموس کی بابت جو آپنے فرمایا تو اسکا کیا جواب دون یہ ہی جواب ہی کہ مین خود اپنے ناموس کو چھوڑے جاؤنگا اس آفت مین اگر یہان نہ جاؤنگا بس یہ امید رکھنا مجھ سے بیکار ہی مین اسنے پیچھے یہ بلا نہ لگاؤنگا جو مدافعت فرماسیے یہ مجھ سے نہوگا مجھکو اپنی جان بچانی دشوار ہوگی نہ معلوم کیونکر مین وہان پہونچون صاحبقران نے فرمایا کہ خیر بس صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے دردولت پر آئے سب سردارون کو وہان جمع پایا سب نے سلام کیا صاحبقران نے سب کا مجرا و سلام لیا اور مرکب پر سے اُتر کر کھڑے ہوئے ادھر بادشاہ بھی عبادت سے فراغت کرکے اور لباس وغیرہ سے آراستہ ہوکر تخت پر سوار ہوکر برآمد ہوئے سب ناموس سے ملکر ہر ایک رونے لگا جب بادشاہ برآمد ہوئے ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بھرے گھر سے جنازہ نکلتا ہو بس بادشاہ سب کو رخصت کرکے برآمد ہوئے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اسکے بعد اور سب کا مجرا و سلام ہوا بس بادشاہ سب کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے میدان مین پہونچے یہان لشکر آچکا تھا بس صف بندی کا حکم فرمایا صف بندی ہونے لگی یہان صف بندی ہورہی ہی ادھر سمندر شاہ بیدار ہوا عشاق اسباب سحر سے آراستہ ہوکر اپنے خیمہ سے نکلا اور سب سردار حاضر ہوئے بس سمندر شاہ بھی کل لشکر کو ہمراہ لیکر خوشی خوشی میدان نبرد مین آیا یہان بھی صف بندی ہوئی جب دونون طرف صف بندی ہوچکی سقفون نے نکلکر آہیا [illegible] نقیبون نے نکلکر نقابت کی بس جب نقیب نقابت کرکے لشکرونمین واپس آئے لشکر کفار سے عشاق نے اپنے تخت کو بڑھایا اور میدان مین آکر تخت کو روکا مبارز طلب کیا بس لشکر اسلام سے ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ طرف سے طلسم فیروزیہ کے ابر سفید رنگ نمودار ہوا اور وہ ابر قریب ان دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا سب نے دیکھا کہ اس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوئے کہ انکی پشت پر نشان لشکر تھے پھریرون پر نشانون کے تعریف خدا اور نعت رسالت پناہ تحریر تھی بس وہ اژدر ایک طرف قائم ہوئے دونون لشکرون کے لوگ دیکھنے لگے کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اہل اسلام پر یہ امر تو ضرور تھا بہت ہو گیا اور کفار [illegible] کہ یہ جو لشکر آرہا ہی ساحرونکا ہی اور ساحر بھی مطیع اسلام ہین یہ لوگ تو یہ دیکھ رہے تھے کہ [illegible] نشان لشکر آئے [illegible] سواری آیا بعد جلوس سواری کے آمد لشکر شروع ہوئی ساحر تازہ و قرقرسے پر سوار سحر سے نیرنگ سازیان کرتے ہوئے نمودار ہوئے اہل اسلام نے پہچان لیا کہ یہ ساحر طلسم فیروزیہ کے ہین مگر سمندر شاہ وغیرہ نے نہ پہچانا بلکہ طائران سحر روانہ کیے تا خبر دریافت کرکے حاضر ہون ادھر تہمتن جادو نے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور پہچانا کہ ایک لشکر تو لشکر اسلام ہی دوسرا لشکر کفار ہی بس دیکھا کہ ایک ساحر تخت پر سوار لشکر اسلام کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھ رہا ہی اور لشکر اسلام سے کوئی مقابلہ کو نہین نکلا بس اسنے بذریعہ طائران سحر کے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے مقابلہ ہورہا ہی پہلے تو کئی معرکے ہوئے ہر معرکہ مین اہل اسلام غالب آئے اب کل سے عشاق استاد سمندر شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ جسقدر ساحر لشکر اسلام مین زبردست تھے سب اسیر ہوگئے ہین کہ صرف آفتاب علم تک اسیر ہوگیا اب کوئی ساحر لشکر مین ایسا نہین ہی کہ جو

مقابلہ کرے بس آج پھر میدان داری ہوئی ہی اور اسنے نکلکر مبارز طلب کیا ہی اب غیر ساحر دنکا قصد ہی کہ نکل کر
مقابلہ کرین چنانچہ خود صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ انکے لشکر کی آمد شروع ہوئی سب اس طرف متوجہ
ہوگئے اس سبب سے کوئی نہین نکلا یہ سننا تھا کہ تہمتن جادو کو بہت غصہ آیا اور سردارون سے کہا
کہ تم تو لشکر لیکر خدمت صاحبقران مین جاؤ مین اسکا سر لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون میری طرف سے عرض
کرنا کہ غلام اسکو سزا دے لے اور اپنے آقا اور مالک کا عوض لے لے تو پھر حاضر ہو صاحبقران دیکھ رہے
تھے اور دونون لشکر کے سامنے سے تخت پر سوار تہمتن جادو نظر آیا عقب مین تین لاکھ ساحرون کا
لشکر تھا بس اسنے صاحبقران یعنی بدیع الملک کو دیکھکر جھک کر سلام کیا اور بادشاہ اسلام کو چونکہ
اسکو پرچۂ اخبار سے معلوم ہوچکا تھا اور سردارون کو طرف لشکر اسلام کے مع سپاہ کے جانے کا
حکم دیا اور کہا کہ جدھر ساحرون کا لشکر ہی ادھر جاکر تم لوگ بھی صف باندھکر کھڑے ہو مین بھی آتا ہون
یہ کہکر اور اپنا تخت طرف عشاق کے بڑھایا صاحبقران نے جو تہمتن جادو کو ادھر جاتے ہوئے
دیکھا پکار کر فرمایا کہ بھائی تہمتن جادو کچھ دیر تو دم لیا ہوتا پھر مقابلے کو نکلے ہوتے تہمتن جادو نے
اسی مقام پر سے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ غلام اسکو سزا دے لے تو پھر حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرے یہ لشکر
حاضر ہوتا ہی جسکو جس طرف حکم ہو صف آرا ہو یہ کہکر اور تخت اڑا کر ادھر کو چلا ادھر تین لاکھ ساحر خدمت
صاحبقران و بادشاہ مین پہونچے سب نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران وغیرہ انکو پہچانتے تھے
سردارون سے دریافت فرمایا کہ کیونکر ادھر کو آنا ہوا انھون نے سب واقعہ عرض کیا کہ ہمارے آقا کا
نامہ پہونچا تھا کہ سمندر شاہ سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہی براے کمک آؤ چنانچہ تہمتن جادو جو ہمارے
افسر اعلےٰ جو کہ آقا کی طرف سے حاکم تھے وہ فوراً لشکر لیکر روانہ ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی
زمانہ مین جب سمندر شاہ لشکر لیکر آیا ہی تو سب نامہ بر واپس آئے تھے یعنی مریخ آفتاب علم کے
اور قیصر صاف باطن اور آفاق شاہ کے چونکہ کوئی ضروری امر نہ تھا کہ انکا حال تحریر کیا جاتا
اس سبب سے نہین تحریر کیا گیا خلاصہ یہ کہ سب کو معلوم ہوا تھا کہ جن جنکو ہمنے طلب کیا ہی سب لشکر
لیکر آتے ہین ہان امر ضروری یہ تھا کہ ہر ایک کو اپنے اپنے طلب کیے ہوے لوگون کا انتظار تھا اور یہ
خیال تھا کہ راہ مین ہونگے چنانچہ تہمتن جادو اسوقت آ پہونچا اسی طور سے ہر ایک آئیگا بس جب
سردارون نے صاحبقران سے سب حال عرض کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ جہان سب ساحر
صف بستہ کھڑے ہین تم بھی اپنے لشکر کی صف آراستہ کرو چنانچہ اسی مقام پر ان ساحرون نے بھی
اپنے لشکر کی صف بندی کی تین لاکھ ساحر صف باندھکر کھڑے ہوے ادھر طائران سحر نے سمندر شاہ
کو خبر دی کہ یہ لشکر طلسم فیروزیہ سے براے کمک اہل اسلام طلب کیا ہوا مریخ آفتاب علم کا آیا ہی اور
اسکا حاکم تہمتن جادو وہ ہی جو کہ لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرکے خود براے مقابلہ استاد صاحب
کے آتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اسکی بھی قضا اسکو طلسم فیروزیہ سے لائی ہی جب مریخ آفتاب علم
استاد کا کچھ نہ کرسکا تو یہ کیا کریگا سمندر شاہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ تہمتن جادو تخت اڑا کر قریب عشاق
پہونچا اور کہا کہ او نابکار تونے بہت سر اٹھایا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر
خدمت صاحبقران مین حاضر ہو اور میرے آقا و مالک مریخ آفتاب علم کو رہا کر دے ورنہ
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا عشاق نے جواب دیا کہ تو خود اپنے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ چل کہ مین
سمندر شاہ سے تجکو ملا دون ورنہ یاد رکھ کہ مثل اور سبکے تجکو بھی اسیر کرونگا اور اپنے نام سے

آگاہ کر اور اس امر سے کہ تو کہان سے یہ لشکر لیکر آیا ہی تاکہ میرے ہاتھ سے گمنام مارا جائے تہمتن جادو نے جواب دیا کہ بہادرون کا نام زبان شمشیر سے ظاہر ہوتا ہی خیر آگاہ ہو کہ میرا نام تہمتن جادو ہی اور مین ملازم ہون مریخ آفتاب علم کا اپنے آقا کی طرف سے حاکم طلسم فیروزیہ تھا کہ حکم نامہ پہونچا کہ تو لشکر لیکر فوراً حاضر ہو پس مین تین لاکھ ساحر لیکر حاضر ہوا یہان آکر معلوم ہوا کہ کل سے تو مقابلہ کر رہا ہی اور تو نے بہت اہل اسلام کو پریشان کیا ہی اور میرے آقا کو دھوکے سے اسیر کیا ہی پس مین خدمت صاحبقران مین بھی نگیا اسی طرف آیا کہ پہلے تجکو سزا دے لون تو پھر قدمبوسی حاصل کرون لا کیا حربہ رکھتا ہی یہ سُننا تھا کہ عشاق نے دستک دی کہ ایک سوار صحرا سے پیدا ہوا عشاق نے اشارہ کیا کہ اسکو قتل کر بس تہمتن جادو فوراً تخت پر سے کودا اور زمین پر آکر دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا پس یہ اژدر پر سوار ہوا اور اژدر کے اوپر کوڑا کیا کوڑا کرنا تھا کہ پشت اژدر سے برق کوند کر اُس سوار پر گری کہ وہ سوار فی النار ہو گیا ادھر عشاق بھی تخت پر سے کودا اور اسنے بھی دستک دی ایک اژدر اور صحرا سے پیدا ہوا یہ اژدر پر سوار ہوا اور اسنے بھی کوڑا کیا اسکے اژدر کے سر سے برق کوندکر بلند ہوئی تہمتن جادو نے پھر کوڑا کیا کہ پھر برق کوندکر بلند ہوئی دونون برقین باہم ملکر لڑنے لگین دو بجلیان باہم بالاے ہوا چمکنے لگین بڑے عرصہ تک دونون برقین باہم ہوا پر لڑا کین کہ تہمتن جادو نے دستک دی دونون برقین کڑک کر عشاق پر چلین عشاق نے اپنی طرف آتے ہوے دیکھکر دستک دی کہ وہ دونون پھر کر تہمتن جادو کی طرف چلین تہمتن جادو نے جو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا پس دستک دی کہ وہ ہوا پر قائم ہو گئین پس ابکی جو تہمتن جادو نے دستک دی دونون برقین کوندکر لشکر سمندر شاہ پر گرین اور کئی سو ساحرون کو جلا کر خاک کر دیا لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا سب دُہائی دینے لگے یہ جو صدا کان مین عشاق کے آئی پس ایک مرتبہ پلٹ کر دیکھا یہ واقعہ نظر آیا پس اسنے برہم ہو کر اسم سحر پڑھکر دستک دی دستک کا دینا تھا کہ وہ برقین یا تو لشکر سمندر شاہ پر کوند کوند کر گر رہی تھین یا ایک مرتبہ بلند ہو کر طرف لشکر اسلام کے کڑک کر چلین کڑاکے کی صدا جو تہمتن جادو نے سُنی اور دیکھا کہ اب برقین لشکر کفار پر نہین گرتی ہین پلٹ کر طرف آسمان کے دیکھا کہ دونون برقین جھک کر لشکر اسلام پر گرا چاہتی ہین پس فوراً تہمتن جادو نے پشت اژدر پر سے جھک کر خاک زمین سے اُٹھائی اور اُسپر اسم سحر پڑھکر جو برقون کے اوپر ماری خاک کا مارنا تھا کہ وہ برقین خاک سیاہ ہو گئین دونون لشکرون نے دیکھا کہ دونون ٹکڑے ریسمان کے باہم لپٹے ہوے خاک پر گرے ان برقون کا مٹنا تھا کہ عشاق کو غصہ آگیا اپنے اژدر کو اشارہ کیا کہ وہ قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا طرف تہمتن جادو کے چلا تہمتن جادو نے جو اژدر کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اسنے بھی اژدر کو اشارہ کیا وہ بھی چلا پس باہم دونون اژدر لڑنے لگے اور قلابہ چھوڑنے لگے یہ دونون اُسی طور سے پشت اژدر پر سوار ہین اژدر لڑ رہے ہین نوبت باینجا رسید کہ اژدر تہمتن جادو واژدر عشاق پر غالب آنے لگا اژدر مغلوب ہونے لگا عشاق نے یہ واقعہ دیکھا فوراً سحر کیا کہ اژدر نے ایک ایسا قلابہ آتشین چھوڑا کہ وہ چادر آگ تہمتن جادو پر پڑی یہ اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ عشاق نے سحر کیا کہ ایک برق کوندکر سر تہمتن جادو پر گری کہ کاسہ سر مین در آئی فوراً تہمتن جادو نے سحر کیا کہ وہ برق تو نکل گئی مگر زخم کاری لگا خون سر سے بہنے لگا غشی سی تہمتن جادو پر طاری ہوئی پس عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا

سر گنبد ساکت ہوا کیونکہ وہ تو اُسی طور سے گردش کر رہا تھا در شق ہوا اور ایک ریسمان پیدا ہوئی کہ جو سر در گردن تہمتن جادو مین پڑی اور تہمتن جادو کو وہ ریسمان کھینچ کر اُسی گنبد مین لیگئی اور مثل سب کے قید کیا جب تہمتن جادو اس طور سے اسیر ہو گیا عشاق نے پھر مبارز طلب کیا لشکر تہمتن جادو سے کئی ساحر نکلے اسیر ہوئے اب اسنے پھر مبارز طلب کیا کہ خود صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ بادشاہ سے اجازت لیکر براے مقابلہ جاؤن کیونکہ خیال فرمایا تھا دل مین کہ سوائے میرے یہ کسی سے قتل نہوگا کیونکہ مین مالک باطل السحر ہون بس صاحبقران قصد کر رہے تھے کہ صحرا کی طرف سے گرد اُڑی اور آسمان برابر نمایان ہوا وہ گرد قریب آکر شق ہوئی دو سو علم نشان دو لاکھ سپاہ کے ظاہر ہوئے پھر پردن پر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی علمدارون نے قریب لشکر اسلام آکر صاحبقران و بادشاہ و قیصر صاف باطن کو سلام کیا اب جو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر غیر ساحرون کا طلسم مراۃ العدم سے براے کمک آیا ہی بعد نشانون کے اور سب سامان گذرا اُسکے بعد دو لاکھ کا لشکر غیر ساحرون کا نمودار ہوا سب نے صاحبقران کو اور سب کو سلام کیا بموجب حکم صاحبقران وہ لوگ صف باندھکر کھڑے ہوے آنے کا حال دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کا نامہ گیا تھا بس مرات جادو دو لاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر روانہ ہوئے وہ بھی آتے ہین چنانچہ یہ ابر انکھین کی آمد کا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر شق ہوا اور نشان لشکر پیدا ہوے اُترے اور نوبت بجنے لگی بس سب نے سلام صاحبقران وغیرہ کو کیا اور جدھر ساحرون کا لشکر تھا جا کر صف باندھکر کھڑے ہوے سب نے دیکھا کہ مرائت جادو طاؤس پر سوار عقب مین لشکر بیشمار نمودار ہوا اُسنے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عشاق لشکر اسلام سے مبارز طلب ہی بس اپنے لشکر کو تہمتن جادو کے مانند لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے اور بادشاہ اور صاحبقران اور اپنے آقا کو سلام کر کے طرف عشاق کے چلا اُدھر ہرکارون نے سمندر شاہ کو خبر دی کہ طلسم مراۃ العدم سے مرائت جادو دو لاکھ ساحر اور دو لاکھ غیر ساحر لیکر صاحبقران کی کمک کو آیا ہی اور لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے خود براے مقابلہ عشاق آتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ بھی مثل تہمتن جادو کے اسیر ہوگا اُدھر مرات جادو کو جو صاحبقران نے اسطرف جاتے دیکھا فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہ ساحر زبردست ہی اور تم تھکے ہوے ہو اور کوئی مقابلہ کریگا مرائت جادو نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ اب تو غلام اس سے مقابلہ کریگا یہ کہکر چلا اُدھر عشاق نے دیکھا کہ ایک ساحر میری طرف آتا ہی دلمین خیال کیا کہ تو کہانتک مقابلہ کیے جائیگا یہ تو اسی طور سے براے کمک آتے جائینگے بس بہتر یہ ہی کہ اب مقابلہ نہ کر جو ساحر خواہ زبردست خواہ زیردست آئے خاک قبر جمشید ہی سے گرفتار کر دلمین یہ خیال کر کے جھولی سے خاک نکالی اور اس قصد سے کھڑا ہوا کہ جب یہ قریب آئے اسیر مارون بس جیسے ہی مرائت جادو قریب آیا اس کافر نے کیا کیا کہ وہ خاک ماری مرائت جادو تو اس حال سے غافل تھا تمام خاک اُسپر پڑی اور وہ بے حس و حرکت ہوا اس نابکار نے مرات جادو سے نہ نام دریافت کیا نہ مقام کا نشان یہ حرکت کر بیٹھا صرف اسقدر تو مرائت جادو نے عشاق سے کہا کہ او عشاق تو نے بڑی دغا کی یہ خلاف جوانمردی کام کیا مرائت جادو کی تقریر سنکے عشاق نے جواب دیا کہ پھر کیا کرون کسی طور سے لڑائی کا خاتمہ تو ہو یہانتک ساحر اسیر ہو چکے اب اور ملکون سے چلے آتے ہین مین کہانتک ہر ایک سے مقابلہ کرون اب

مین نے یہ طریقہ اختیار کیا مرأت جادو نے قصد کیا کہ کچھ جواب دون مگر طاقت جواب دیے چکی تھی حس و حرکت زائل ہو چکی تھی جواب نہ دے سکا جھوم کر طاؤس پر سے گرنے لگا کہ عشاق نے گنبد کی طرف اشارہ کیا اُسی طور سے ریسمان پیدا ہوئی اور مرأت جادو کو بھی باندھکر گنبد مین کھینچ لیا اور بند کیا سب ساحر اور غیر ساحر جو کہ اسیر ہوے تھے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے ہین جس خاک پر پڑے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ خاک نہین ہی بلکہ آگ ہی ہر ایک کے جسم مین آبلہ پڑ گئے ہین کیا آہ بن نا جیاہ ہین بس یہان عشاق نے مرأت جادو کو اسیر کرکے مبارز طلب کیا پس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ اب نہ کوئی ساحر نہ کوئی غیر ساحر برائے مقابلہ نکلے مین جا کر مقابلہ کرونگا دوسرا امر یہ بھی تھا کہ بعد اسیر ہونے مرأت جادو کے چند ساحر لشکر سے نکلے تھے وہ اسیر ہو چکے تھے برابند ہو گیا تھا بس خواجہ نے پکار کر کہا اور میدان کو قرق کیا صاحبقران وہان سے روبرو بادشاہ کے تشریف لائے بادشاہ نے فرمایا کہ کیا قصد ہی آپکا صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین بذات مقابلہ جاؤنگا کیونکہ اس امر کا یقین ہی کہ جو مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر ہو بس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو بندگان خدا کا خون ہوا ور زحمت ہو مین خیال کرتا ہون کہ بدون میرے جائے ہوے یہ معرکہ سر نہوگا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی بس جو ساحر مقابلہ کو جائیگا اسیر ہوگا غیر ساحر کی تو کیا اصل ہی اور مین مالک اسم اعظم ہون میرے اوپر اُسکا سحر اثر نہ کریگا بس مین قتل کرونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے تخت زمین پر رکھوا دیا اور دونون ہاتھ گلے مین صاحبقران کے ڈالدیے سب سردار اور عزیز اُسی مقام پر جمع ہو گئے اپنے اپنے مقام سے آکر بادشاہ نے صاحبقران سے کہا کہ یہ نہوگا کہ آپ مقابلہ کو جائین پہلے مین مقابلہ کرون پھر آپکو اختیار ہی آپکے سبب سے میری بادشاہت ہی مین آپکو نہ جانے دونگا صاحبقران فرماتے ہین کہ آپ ظل اللہ ہین جہان پناہ ہین آپکے سبب سے لشکر کی رونق ہی اگر مین نہونگا لشکر تباہ نہوگا آپکے قدم کے نہونے سے لشکر کی تباہی کا خوف ہی بس بادشاہ یہ فرما رہے ہین صاحبقران یہ جواب دے رہے ہین اور عزیز بھی کہہ رہے ہین کہ آپ مقابلہ کو نہ جائین ہم جا کر مقابلہ کرینگے آپکے سبب سے ہم سبکی عزت و آبرو ہی ہر ایک کو یہی جواب صاحبقران دیتے ہین کہ مجکو جانے دو تم مین سے جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا یہان تو یہ واقعہ ہی کہ صاحبقران بادشاہ اور سردارون اور عزیزون سے رخصت چاہ رہے ہین کوئی نہین دیتا ہی دونون طرف سے اصرار ہی بس ان سب کو تو اسی حالت مین رکھیے اور اب دوسرا قصہ بیان ہوتا ہی اُسکے بعد پھر یہ داستان تحریر ہوگی

اب شمہ حال ملکہ ایوان نہ طاقی کا سماعت فرمائیے کہ یہ جو لشکر لیکر اپنے اہل شہر کو مسلمان کرکے اور جبران بادلہ پوش کو شکست دیکر جو کہ سمندر شاہ کی طرف سے اسکے ملک کو غارت کرنے آیا تھا طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی جو تین لاکھ ساحرون کا لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام روانہ ہوئی تھی بعد قطع مراحل و طے منازل کے قریب سمندر پر پہونچی کہ جبدن عشاق نے میدان مین آکر کل ساحران مطیع اسلام کو اسیر کر لیا تھا چنانچہ یہ دو منزلہ و سہ منزلہ کرتی ہوئی آتی تھی بدین سبب یہ بھی اور اسکا کل لشکر تھک گیا تھا اور یہ بھی بسبب راہ کے کسلمند تھی پس اسنے بصلاح سرداران لشکر اُس مقام پر قیام کیا اور شب اُسی مقام پر بسر کی صبح کو جب یہ وہان سے کوچ کرنے لگی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا کچھ حال سمندر رشاہ اور لشکر اسلام کا دریافت کرون کہ مقابلہ تو نہین ہوا سمندر رشاہ کس فکر مین ہی یہ اپنے دلمین خیال کر کے اپنے ہوم خانہ مین جا کر کچھ لونگ وغیرہ کا بخور کیا اور ایک ماش کے آٹے کی پتلی بنا کر اُسپر سحر کیا جب وہ گویا ہوئی اُس سے دریافت کیا کہ تو یہ بیان کر کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی اور سمندر رشاہ کس فکر مین ہی آیا ابھی مقابلہ تو اہل اسلام اور سمندر رشاہ سے نہین ہوا یہ جو اسنے کہا وہ پتلی کچھ عرصہ تک ساکت رہی اسکے بعد گویا ہوئی کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ سمندر رشاہ تنتیس لاکھ کا لشکر لیکر جسمین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی مقابلہ مین لشکر اسلام کے آیا طبل جنگ بجا چنانچہ پہلے تو غیر ساحرون نے مقابلہ ہوا لشکر اسلام غالب آیا اسکے بعد سمندر رشاہ نے اپنے ساحرونکو حکم دیا کہ مقابلہ کو نکلے آدھے سے بھی ساحرون نے نکلکر مقابلہ کیا چنانچہ اس معرکہ مین بھی اہل اسلام کا غلبہ رہا پس سمندر رشاہ نے عاجز ہو کر خود نکلنے کا قصد کیا اسکے اُستاد نے منع کیا اور بعد صلاح کے یہ رائے ہوئی کہ مین نکلون یعنی عشاق حجرہ نشین پس اُسکے نام پر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر مقابل ہوئے عشاق نے نکلکر میدان مین آکر ایک گنبد خاکی بالائے ہوا بنایا اسکے بعد مبارز طلب کیا چنانچہ لشکر اسلام سے اول لالی ول ملکہ غزالان نکلین عشاق سے خوب خوب مقابلہ کیا آخر کو اسیر ہوئین یعنی عشاق نے اسیر کر لیا پھر تو جو نکلا پہلے تو خوب لڑا اسکے بعد اسیر ہوا نوبت یہ آئی کہ مریخ سے قریب شام مقابلہ ہوا وہ خوب لڑا جب عشاق نے دیکھا کہ یہ مغلوب ہوگا تو خاک جمشیدی سے اُسکو اسیر کر کے اُسی گنبد مین قید کیا خلاصہ یہ کہ کوئی دو ڈیڑھ سو ساحران نامی اور کوئی پندرہ سولہ غیر ساحر کل عشاق نے لشکر اسلام کے اسیر کیے رات ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس آئے رات بھر لشکر کفار مین خوشی رہی لشکر اسلام مین سب عبادت خدا کیا کیے آج جب صبح ہوئی پھر دونون لشکر میدان مین آئے عشاق نے نکلکر مبارز طلب کیا ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین نکلا تھا کہ طلسم فیروزیہ سے تہمتن جادو نائب مریخ آفتاب علم بموجب اُسکے طلب کرنیکے لشکر لیکر آتا تھا آکر پہونچا جب اُسنے عشاق کو میدان مین مبارز طلب دیکھا لشکر کو تو خدمت صاحبقران مین روانہ کیا اور خود آکر عشاق سے مقابلہ کیا خوب لڑا آخر کو اسیر ہوا اُسکے لشکر کے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اُسنے پھر مبارز طلب کیا صاحبقران نے خود قصد کیا تھا کہ طلسم مراۃ العدم سے مرات جادو حسب الطلب قیصر صاف باطن کے لشکر ساحران و غیر ساحران لیکر آیا اُسکو بھی جب یہ معلوم ہوا تو یہ بھی مثل تہمتن جادو کے لشکر کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کر کے اور خود مقابلہ عشاق مین آیا وہ بھی اسیر ہوا اُس سے مقابلہ کی نوبت نہ آئی کہ عشاق نے خاک جمشیدی سے اُسکو اسیر کر لیا اُسکے لشکر کے چند ساحر نکلے وہ بھی اسیر ہوے اب جو اُسنے مبارز طلب کیا ہی تو خود صاحبقران نے قصد کیا ہی بادشاہ سے اجازت طلب کر رہے ہین وہ نہین دیتے ہین اصرار ہو رہا ہی یہ واقعہ ہی اور سب ساحران اسلام و غیر ساحران اسلام اُس گنبد مین قید ہین اور بحس و حرکت پڑے ہین عجب ابتر نشد ہی کہ جس خاک پر پڑے ہین وہ مثل آگ کے جل رہی ہی بلکہ یہ حال ہی کہ اُنکے جسم مین آبلے پڑ گئے ہین اور اُس گنبد مین

سب اسیر ہین یہ حال ہی لشکر اسلام کا جلد اسکو دو بچائیے ورنہ صاحبقران نکلکر مقابلہ کرین اور بلکہ ایک امر
ضروری ہی کہ اس عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ یہ سحر بند ہی جب تک کہ اسکا قاتل نہ آئیگا نہ یہ صاحبقران
کے ہاتھ سے مارا جائیگا نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے یہ بھی مین آپکو خبر دیتی ہون کہ آج یہ ضرر پہنچانا جائیگا سمندر شاہ
کا اقبال بدل گیا ساتو دوبارہ کے سمندر شاہ شکست کھا کر طرف طلسم گنجوری کے بھاگیگا مگر ابھی جبتک عشاق تو
یہ زندہ رہیگا اور اہل اسلام پر یہ ہی مصیبت رہیگی جب تک کہ اُنکے ستارے نحس ہین ہان بدلا چاہتے ہین اب
ہی زمانہ باقی ہی ادھر بدلے ادھر عشاق کا قاتل آیا بس یہ ہی نشانی ہی اہل اسلام کے ستارے بدلنے کی کہ
عشاق مارا جائے بس سمندر شاہ پریشان ہوکر جنگ مغلوبہ کا حکم دیگا اور جنگ مغلوبہ ہوئی اور اہل اسلام کی
ظفر ہوئی اب سمندر شاہ یہان ٹھہر نہین سکتا ہی جو گھڑی ٹھہرا ہی وہ بہت ہی ٹھہرا ہی ورنہ اسکے ستارے بہت
نحس آگئے ہین یہ ضرور ہی کہ اس مقابلہ مین قتل نہین ہوگا اسکی قضا طلسم گنجوری مین ہی یہ کہتے ہی پتلی بس کہا
ایوان کو بہت بڑی فکر ہوئی سحر کیا کہ وہ پتلی تو غائب ہوئی یعنی آتش کا آنا ہوکر رہ گئی اور ایوان نے سردار کو
طلب کرکے حکم دیا کہ تم تو لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے جلد مین آتی ہون مگر بہت جلد ایسا نہ ہو کہ صاحبقران
مقابلہ کو نکل آئین تو بڑی شرمندگی ہوگی مجکو خواجہ سے ہین بندوبست کرکے آتی ہون ایک ضرورت سے جاتی
ہون راوی نے کہا ہی کہ ایوان کے ایسے حواس گئے تھے یہ خبر سنکے کہ اُسنے پہلے سے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ عشاق کا
قاتل کون ہی اور یہ کیونکر قتل ہوگا اگر دریافت کرتی تو معلوم ہوجاتا بس یہ حکم دیکر اور سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے
ایک طرف کو روانہ ہوئی سرداران لشکر لشکر کو لیکر اسیوقت طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے مگر لشکر اسلام سے
واقف نہ تھے مگر سمندریہ کی طرف چلے اور ایوان نے پتہ بھی بتا دیا تھا یہ تو ادھر چلے یہان صاحبقران اصرار
کررہے ہین بادشاہ اجازت نہین دیتے ہین عشاق مبارز طلب کر رہا ہی ایوان جو پر پرواز پیدا کرکے طرف
آسمان کے چلی تھی عشاق تو اس حال سے بالکل بیخبر تھا کہ اب کون ایسا ہی کہ جو میرے اسیروںکو بچائیگا
نہ یہان تک غبار پہونچ سکتا ہی نہ کوئی ساحر لشکر مین ایسا ہی بس یہ بیخوف کھڑا ہوا مبارز طلب کر رہا تھا ایوان
جو وہان سے چلی ایک مرتبہ یہان آکر چمکی اسنے جو غور کرکے زمین کی طرف دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ صاحبقران
قریب تخت بادشاہ کھڑے ہوے ہین تخت بادشاہ کا زمین پر رکھا ہوا ہی اور بادشاہ صاحبقران کے
گلے سے لگے ہوے ہین سب سردار غیر ساحر اور عزیز اُسی مقام پر ہین لشکر ساحران ایک طرف کھڑا ہوا
ہی مگر عجب عالم ہی کہ پرے کے پرے ساحرون سے خالی ہین جسقدر اہل لشکر ہین سب مغموم کھڑے ہوے
ہین عجب ایک سناٹا لشکر مین ہی یہ حال دیکھکر ایوان کو بھی بڑا صدمہ ہوا ناگاہ دوڑاکر خواجہ کو دیکھا
کہ خواجہ کہان ہین دیکھا کہ خواجہ بھی قریب صاحبقران ہین بس ایوان تو اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیے
ہوے تھی وہ سب کو دیکھ رہی تھی اُسکو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا ایک مرتبہ ایوان نے لشکر سمندر شاہ
کی طرف دیکھا سب کو خوش و خرم پایا بڑا صدمہ ہوا اُنکے خوش ہونے کا بس ایوان بلند ہوکر اُس
گنبد کے قریب آئی اور سحر کیا کہ سقف گنبد شگافتہ ہوگئی بس اسنے کیا تدبیر کی کہ جسقدر ساحر و غیر ساحر
تھے سحر کرکے سب کو اُس گنبد کے اندر سے نکال لیا اور ایک تخت پر ڈالا پہلے اسنے یہ سحر
کیا تھا کہ سب بیہوش ہوگئے تھے اُسکے بعد سب کو نکال لیا اور اُنکے عیوض مین آتش کے پتلے
بناکر اُسی صورت کے اور اُسی طور سے اسیر اُس گنبد مین ڈالدیے اس امر کی کسی کو خبر بھی نہوئی
جو دربان در گنبد پر بیٹھے تھے وہ بھی آگاہ نہوے گنبد اُسی طور سے گردش کیا کیا اسنے یہ
نہین کیا کہ سحر عشاق کو مٹادے اس خیال سے کہ ذرا اسکو بھی چرکا ہو گو ممکن تھا کہ اس گنبد کو

مثاکر نکال لائی صرف خفیف کرنے کو اُسنے سحر بدل کیا جیسے کہ ہوش ربا مین برہمن روئین تن نے کیا تھا
بس یہ سب کو لیکر اُسی حالت بیہوشی مین ایک ابر سحر پر ڈالکر اور اس ابر کو غائب کرکے وہان سے
بہت جلد روانہ ہوئی اسقدر جلد چلی کہ اسکا لشکر لشکر اسلام تک نہ پہونچنے پایا تھا راہ مین تھا کہ
یہ اپنے لشکر مین پہونچ گئی اور اپنے کو ظاہر کیا اور سب سے کہا کہ اسی مقام پر بہت جلد ایک خیمہ برپا
کروا اور تھوڑے عرصہ تک قیام کرو مگر کوئی خیمہ مین نہ آئے بس فورًا ایک خیمہ برپا کیا گیا یہ اُس خیمہ مین
آئی اسنے اُس ابر سحر کو بھی اندر خیمہ کے سحر کرکے کھینچ لیا اور اُس مقام پر خیمہ برپا کرایا تھا کہ جس مقام پر
اسنے ابر سحر کو زمین پر اُتارا تھا مگر وہ سبکی نگاہ سے پوشیدہ تھا بس جب خیمہ برپا کر چکا اب اسنے سحر کیا کہ
سبکے جسم پر سے قید سحر دفع ہوئی اور زبان سے ہر ایک کی سوزن نکالی قید سحر کا دفع ہونا تھا کہ سبکے
جسمون مین طاقت آگئی جب یہ سوزن نکال چکی اور قید دفع کر چکی اب اسنے سحر کیا کہ سب کو ہوش
آیا اب جو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو رہا پایا ہاتھ پاؤن کو جو حرکت دی انمین بھی طاقت پائی
خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین یہ ہی حال غیر ساحرونکا بھی تھا کہ ایوان نے کہا کہ آپ لوگ کچھ
فکر نہ کرین جلد اُٹھین آپکی اس کنیز نے آپ سب کو رہا کیا ہی عشاق کو زک دی ہی جب معلوم ہوگا
بہت خفیف ہوگا مین نے سحر بدل کرکے آپکو بند سے نکال لائی ہون اور آپ سب لوگونکی صورت
بنا کر ڈال آئی ہون یہ جو ایوان نے کہا اب ہر سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو اپنے کو ایک خیمہ مین پایا
اور ایوان کو کھڑے ہوئے دیکھا سوائے تہمتن جادو و مرات جادو اور انکے لشکر کے ساحرون نے
اور دیوانہ ہوت و مہوت نے تو نہین پہچانا اور سب نے پہچان لیا قریب دو ڈھائی سو کے سب ساحر
و غیر ساحر تھے بس سب آٹھے اور ایوان سے ملے اور اُسکا شکریہ ادا کرنے لگے ایوان نے کہا کہ یہ
وقت شکریہ ادا کرنے کا نہین ہی اور نہ مجھسے حال دریافت کرنے کا ہی جب اطمینان سے ہوگی بیان
کرونگی بس آپ لوگ اسقدر کام کرین کہ جو ساحر ہین وہ سحر سے اور جو غیر ساحر ہین انکی ساحر صورتین تبدیل
کرین مثل میرے اہل لشکر کے اور میرے لشکر کے ہمراہ چلین کیونکہ وہان عشاق مبارز طلب ہو رہا ہی
اور صاحبقران نکلا چاہتے ہین ایسا نہو کہ وہ میدان مین اُسکے مقابل مین آجائین تو بڑی خرابی ہو
بس یہ تدبیر کیجیے اور جب مین یہ پکار کر عرض کرون کہ آپ لوگ اپنے کو ظاہر کیجیے بس فورًا
اپنی اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہو جائیگا اور اپنے اپنے مقام پر لشکر مین تشریف لیجائیے گا
اور غیر ساحرون کی بھی صورت بدل دیجیے گا سب نے قبول کیا کیونکر نہ قبول کرتے کہ اتنا بڑا
احسان کیا تھا بس سب نے صورتین تبدیل کین سحر سے اور غیر ساحرون کی بھی تبدیل کین بس
ایوان اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے نکلی سب اہل لشکر حیران ہوئے کہ یہ اسقدر ساحر
ملکہ کہان سے لائین ایوان نے سب کو حیران دیکھکر کہا کہ تم لوگ حیران ہو کہ یہ اسقدر ساحر کہان سے
آئے یہ لوگ میرے پاس بہت عرصہ سے ملازم ہین مگر پوشیدہ تھے ساحران زبردست سے ہین اور معزز
ہین انکا حال کسیکو نہین معلوم تھا ہمیشہ پوشیدہ صورت سے میرے ہمراہ رہتے تھے اور میری حفاظت کرتے تھے
بس اس وقت مین نے انکو ظاہر کیا اور اپنے ہمراہ لیکر خیمہ سے باہر آئی یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی اور وہ سب ساحر
یعنی جسکو رہا کیا تھا اور غیر ساحر طاؤس و باز پر سوار ہوکر گرد تخت ملکہ قائم ہوئے غیر ساحرونکے لیے ساحرون نے
سحر کرکے طاؤس وغیرہ بنائے اور انھین کے سحر کے سبب سے وہ طاؤس اُڑتے ہوے چلے بس ایوان ان سبکو اپنے
ہمراہ لیکر اور کل اپنے لشکر کو اُس مقام سے چلی اور اسقدر جلد راہ طی کرتے پہونچی قریب لشکر اسلام کے کہ صاحبقران

نہ نکلنے پائے تھے بادشاہ سے فرما رہے تھے کہ اجازت مرحمت فرمایئے عشاق میدان مین کھڑا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا اور ہنس رہا تھا کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اڑی اور ابر سوسنی رنگ دکھائی دیا یہ جو بادشاہ نے اور کل اہل لشکر نے دیکھا صاحبقران سے بادشاہ نے فرمایا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ کیا خوشرنگ ابر اٹھا ہے اس ابر کو دیکھکر ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے ضرور کوئی نہ کوئی مددگار ہمارا آتا ہے خداوند کریم نے شاید کسیکو اپنی قدرت سے بھیجا ہو کہ جو آکر اس کافر کو قتل کرے صاحبقران نے فرمایا کہ گو اسکی ذات سے اس سے زیادہ امید ہے مگر اب کوئی ایسا نہین ہے کہ ہماری کمک کو آئے گو ساحر و غیر ساحر بہت سے دوست ہین مگر انکو اس معرکہ کی خبر کب ہے جو کمک کو آئینگے اور فرض کردم جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہو تو جو آئیگا وہ اسکے ہاتھ سے اسیر ہوگا اسپر فتح نہ پائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر درست ہے مگر ذرا ملاحظہ تو فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب یہ فرماکر اُدھر دیکھنے لگے جدھر سے ابر اٹھا تھا اور سب سردار اور سب عزیز اور بادشاہ اور کل اہل لشکر ساحر و غیر ساحر وغیرہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ یہ ابر آمد ساحر کا ہے اور یہی ہر ایک کو یقین ہوا تھا سمندر شاہ اور اسکا لشکر کل اور عشاق بھی اسی طرف متوجہ ہوا شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر زبردست یا تو آپکی کمک کو آتا ہے یا اہل اسلام کی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ مت تو ہمارے مددگارون کے آنے کی ہے کوئی ہمارا مددگار آتا ہے اگر آتا ہے تو بیکار استاد تو خاتمہ کر چکے ہین سمندر شاہ شملاق سے یہ کہ رہا تھا کہ اُدھر وہ ابر ایک طرف میدان مین دونون لشکرون سے الگ آکر قائم ہوا اب تو سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ یہ تو نہ میرا مددگار معلوم ہوتا نہ اہل اسلام کا کیونکہ وہ ابر الگ دونون لشکرونکے آکر قائم ہوا ہے شملاق نے جواب دیا کہ معلوم ہو جائیگا اُدھر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ابر الگ قائم ہوا یہ کوئی دوسرا حریف پیدا ہوا ہے کہ جو الگ ٹھہرا ہے خیر اگر اس سے جان بچی تو اس سے بھی مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے میرا تو دل گواہی دیتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی ہمارا دوست ہے بموجب مصرعہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین ہان اُدھر ایوان نے اپنے اہل لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم دونون لشکرون سے الگ اپنے پرے جمانا چنانچہ اسی سبب سے وہ لوگ الگ کھڑے ہوئے بس راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سب لشکر ایوان کا آگیا اور پرے جم چکے اُسوقت وہ ابر شق ہوا اب بادشاہ اور صاحبقران اور کل اہل اسلام اور سمندر شاہ اور عشاق اور کل لشکر سمندر شاہ نے دیکھا ایک لشکر حدت آیا ہے مگر ساحرون کا اب جو غور کرکے سمندر شاہ نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ایوانیہ کا ہے سب شہر ایوانیہ کے لوگ ہین دیکھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی آگے لشکر کے تخت سحر پہ سوار کھڑی ہوئی ہے اور میرے لشکر کی طرف دیکھ رہی ہے سمندر شاہ نے اسکو دیکھکر شملاق سے کہا کہ یہ تو شریک اہل اسلام تھی اور اپنے شہر کو گئی تھی کہ اہل شہر کو مسلمان کر آؤن اور لشکر لے آؤن چنانچہ جب حیران بادلہ پوش لشکر لیکر گیا تھا برائے غارت ایوانیہ تو اسنے اس سے مقابلہ کیا تھا اور اسکو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اب کیا سبب ہوا کہ جو الگ آکر اپنے لشکر کو لیکر کھڑی ہوئی ہے شملاق نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کو اسنے دھوکا دیا صرف جان بچانے کے لیے اور آپ سے بھی انحراف اس سبب سے کیا کہ آپ نے اسپر رعت کی بس اس سبب سے وہ آپ سے ناراض ہے معلوم ہوتا ہے کہ لشکر لیکر آئی کہ آپ سے بھی مقابلہ کرے اور خدایہ ستون سے بھی آپ سے تو اس بنا پر اسنے بگاڑی کہ آپ نے

اسکی قدر کرکے بے عزت کیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ لشکر اُسکے ملک کے تباہ و برباد کرنے کو روانہ کیا بس یہ
اور خرابی ہوئی اُسنے اُس لشکر کو شکست دی اور خود لشکر لیکر آئی ساحرہ زبردست ہی ہم پلہ ہی آپکے اُستاد
کی جوسن آپکے اُستاد کا ہوگا وہی ایوان کا بھی ہوگا بلکہ کچھ سن مین زیادہ ہوگی کسکی نواسی ہی ملکہ شعلہ جادو
کی آگ کا پتلہ ہی اسکے مقابلہ مین عشاق مثل چنگاری کے بھی نہین ہین اسکا سحر آپ ملاحظہ کر چکے ہین کہ جب اسنے آپکی طرف
سے آکر اہل اسلام سے مقابلہ کیا ہی ایک ادنے اسے سحر مین سب کو اسیر کر لیا تھا اور خود مقابلہ کو
نہ نکلی تھی صرف اپنے مقام پرسے کھڑے کھڑے سحر کیا تھا جسکی وزیرزادی ایسی تھی کہ جسنے کل لشکر اسلام کو
پکڑ لیا وہ خود کیسی ہوگی ایک ذرا سے اشارہ مین لشکر اسلام مین تلاطم مچ گیا کسقدر ساحر و غیر ساحر
اسیر ہوے تھے جب اسنے دریا بنایا تھا اور ایک اشارہ ابرو مین ایوان نے اسم اعظم صاحبقران اُنکے
قلب پرسے محو کر دیا تھا مہر لگا دی تھی نہ عیاری خواجہ کرتے تو اہل اسلام اس بلا سے نجات پاستے وہ بھی
ساحر تھے جنکے گرفتار کرنے مین اُستاد صاحب کو مشکل پڑی تھی کس کس تدبیر سے اور دُھوکے سے اور
فقرہ سے اور مکاری سے اسیر کیا ہی بس اگر ایوان اس قصد سے آئی ہی تو بڑی خرابی ہوئی دیکھیے
پہلے کس سے مقابلہ کرتی ہی ایوان سے تو کوئی ساحر اس لشکر کا نہین مقابلہ کر سکتا ہی بس ہان اگر
کچھ مقابلہ مین ٹھہرینگے تو اُستاد یا آپ باقی تو سب اُسکے لقمہ ہین اور ہم سب اُسکے نزدیک حلوۂ تازہ
ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اگر وہ ہمسے مقابلہ کو کہے گی تو ہم یہ جواب دینگے کہ ہم اہل اسلام کا
خاتمہ کرلین تو پھر تمسے مقابلہ کرین اگر وہ پہلے اہل اسلام کی طرف توجہ کریگی تو بھی ہم یہ ہی
کہینگے کہ ہم اُنکا خاتمہ کر چکے ہین تمکو کیا ضرورت ہی جو تم زحمت کرو ہمسے اُنسے فیصلہ ہو جانے دو
شملاق نے کہا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان شملاق و سمندر شاہ مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر
بختاق کھڑا ہوا ایوان کی طرف دیکھ رہا ہی ایوان اس قصد سے آگے اپنے لشکر کے کھڑی ہی
کہ ابکی یہ اہل اسلام سے مبارز طلب کرے تو مین اپنے لشکر سے اسکے مقابلے کو نکلون اُدھر
لشکر اسلام کے لوگون اور خود بادشاہ و صاحبقران اور سردارون و خواجہ نے جو
دیکھا کہ ایوان لشکر کثیر لیکر حسب وعدہ آئی تو مگر الگ صف آرا ہوئی اور آگے لشکر کے
کھڑی ہوئی دونون لشکرون کی طرف دیکھ رہی ہی صاحبقران نے یہ دیکھکر بادشاہ سے کہا کہ آپکا
فرمانا تو درست ہوا کہ لشکر ساحرون کا آیا ہی مگر نہ آپکا دوست نکلا نہ سمندر شاہ کا گو یہ
دوستی کا دعویٰ کرتی تھی اور یہ ہی اقرار کر گئی تھی کہ لشکر لیکر حاضر ہوتی ہون اور آئی مگر
نہ معلوم کیا سبب ہی جو الگ کھڑی ہی اور اپنے لشکر کو بھی الگ صف آرا کیا ہی خواجہ نے یہ سُنکے
عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ فرمائین خواجہ نے
عرض کیا کہ مین نے اُسوقت عرض کیا تھا کہ جب یہ مطیع اسلام ہوئی تھی کہ اسکا کیا اعتبار ہی
اسکی پیشانی سے ظاہر نہین ہوتا ہی یہ مکر کرتی ہی آپ نے فرمایا تھا کہ ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا
حال خدا کو معلوم ہی بس ملاحظہ فرمائیے میرا قول درست ہوا کہ وہ فقرہ کر کے گئی اور اپنی
جان اُسنے بچائی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا کیا نقصان ہوا وہ اُسی کا ہوا اُسکے نصیب مین
دین اسلام سے مشرف ہونا نہ لکھا تھا سیر جنت اُسکے مقدر مین نہ تھی نار دوزخ مین جلنا مقدر مین
تھا بس کیا ضرورت تھی کہ جب اُسنے کہا کہ مین نے آپکا دین قبول کیا اور مطیع اسلام ہوئی
مجھکو اجازت ملے کہ مین اپنے شہر مین جا کر اپنے سب عزیزون اور اہل لشکر کو مسلمان کرون اور لشکر لیکر آپکی کمک کو

آؤن تو مین کیون منع کرتا جو کچھ مجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا تھا راہ راست بتا دی تھی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر آپ ان لوگون سے واقف نہین ہین یہ بڑے مکار ہوتے ہین انکے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین صاحبقران نے فرمایا کہ میرا مطلب اس طور کا نہین ہی نہ مین ایسا ہون کہ کسی کے قول کا اعتبار نہ کرون یہ فرماکر فرمایا بادشاہ سے کہ آپ مجکو اجازت دیجیے اب کس امر کا انتظار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آپ مجکو اجازت مرحمت فرمایئے یہ فرماکر بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ ایوان کس قصد سے آئی ہی خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اس قصد سے آئی ہی کہ چلکر آپ لوگون سے مقابلہ کرون اور عیوض لون اس ذلت کا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر سمندر شاہ کی کیون نہ شریک ہوئی خواجہ نے جوابدیا کہ یا تو اس سے بھی مقابلہ کرے گی کیونکہ اسکے بھی تو ہاتھ سے زک پائی ہی یا آپ لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ شکست پائے خواہ ظفر پھر سمندر شاہ سے ملیگی اگر ظفر پائی تو سمندر شاہ خود اس سے ملنے کی خواہش کرے گا بادشاہ نے فرمایا کہ اس بلا سے تو جان بچے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ ہی باتین تھین اور صاحبقران براے اجازت اصرار فرما رہے تھے کہ عشاق نے ایوان کی طرف سے منھ پھرا کر اور اہل اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا اب تم مین سے کوئی میرے مقابلہ کو نہ آئیگا کیا مین خود آؤن وہ جو بڑے بہادر بنتے اور دلاور اپنے کو جانتے تھے اور مالک اسم اعظم ہین وہ بھی نہین مقابلہ کو نکلتے ہین مین کہانتک انتظار کرون اگر کوئی نہین آتا ہی تو مین خود آتا ہون ساری بہادری کا حال تم لوگون کی کھل گیا یہ جو عشاق نے کہکر نہیب دی بس صاحبقران نے بادشاہ سے اس طور سے کہا کہ عشاق و سمندر شاہ و کل لشکر سمندر شاہ و اہل لشکر اسلام و ایوان اور اسکے اہل لشکر نے سنا کہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ نے سنا کہ اس مرتد نے کیا کلمے اپنی زبان پر جاری کیے اب مجکو ان کلمات سُنکے تاب نہین ہی یا تو اجازت فرمایئے یا جواب صاف بس اگر اجازت نہ دیجیے گا تو مین اپنا گلا کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرونگا تاکہ مین دوبارہ یہ کلمات نہ سنون یہ جو بادشاہ سے صاحبقران نے فرمایا اور عشاق نے مبارز طلب کیا ایوان تو اس امر کی منتظر تخت روکے اپنے لشکر کے آگے کھڑی تھی بس ایک مرتبہ تخت کو اڑا کر طرف عشاق کے چلی اور صاحبقران سے پکار کر عرض کیا کہ حضور توقف فرمائین یہ آپکی کنیز سراپا تمیز اس کافر کے مقابلے کو جاتی ہی مجکو سب حال معلوم ہی کہ کل سے اسنے آپکو اور شہریار کو بہت پریشان کر رکھا ہی اور بہت سر اٹھایا ہی مین اسکا سر کچلتی ہون یہ یون نہ مانیگا جب تک معقول سزا نہ پائیگا بڑے بڑے ساحر دنکواسنے مکر سے اسیر کیا ہی بس آپ نہ تشریف لائین یہ کنیز اسکو کافی ہی میری موجودگی مین آپ کیون تکلیف کرین مین تو اسکے مقابلہ کی بہت دنون سے مشتاق تھی اور اسی قصد سے آئی ہون کہ یا تو آج مین نے اسے قتل کیا یا اسنے مجھے مین نے جو اپنا لشکر الگ صف آرا کیا تو ایک مصلحت سے آپ یہ خیال فرماتے ہونگے کہ ایوان نے مکر کرکے جان اپنی بچائی اب ہمسے مقابلہ کرنے آئی ہی ایسا نہین ہی بلکہ ایک مصلحت ہی اور مین تو آپکی کنیز زرخرید سے بدتر ہون اُسکو عذر ہوگا مجکو عذر بھی نہوگا بس اس کنیز کو اپنے قدمو نپر نثار ہونے دیجیے پھر آپکو اختیار ہی ابھی تو مین آپکو براے مقابلہ تشریف نہ لانے دونگی پہلے مین مقابلہ کرونگی اور منجملہ آن سب جان نثارونکے اپنے کو نثار کرونگی اور مین انتظار کر رہی تھی کہ یہ مرتد مبارز طلب کرے تو مین مقابلے کو جاؤن بس اسنے اب مبارز طلب کیا ہی اب مین جاتی ہون یہ جو ایوان نے عرض کیا بادشاہ و

صاحبقران وخواجہ نے سر اُٹھا کر ایوان کی طرف دیکھا ایوان نے تخت پر سے جھک کر سب کو سلام کیا
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مین کنیز ہون میری عرض قبول ہو صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ ای ایوان تو برائے
مقابلہ نہ جا کیونکہ یہ کل سے جو مقابلہ کو آیا ہی بس جو اسکے مقابلہ کو نکلا وہ اسیر ہوا یہ سوائے میرے اور
کسیکے ہاتھ سے قتل نہوگا کیونکہ مین مالک اسم اعظم ہون ایوان نے کہا کہ اب جو کنیز قصد کر چکی ہی کنیز کی بےعزتی
ہوگی اگر مقابلہ کو نہ جاؤنگی سب یہ خیال کرینگے کہ ایوان عشاق سے ڈر گئی جو صاحبقران کے منع کرنے
سے مقابلہ کو نہ نکلی کنیز کو بھی اپنے اوپر سے تصدق فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے بڑا دھوکا دیا
ہمکو نہ معلوم تھا کہ تمھارا یہ قصد ہی ورنہ مین کب کا برائے مقابلہ نکل چکا ہوتا خیر جو مصلحت پروردگار
تمکو اختیار ہی یہ فرما کر خاموش ہو رہے اور خواجہ سے فرمایا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا امر ہوا جو ہمارا اور تمھارا
خیال تھا وہ غلط نکلا مین خود حیران تھا کہ ایوان کے چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا اُسنے پھر کیون مکر کیا
اور مین نے دھوکا کھایا معلوم ہوا کہ کسی سبب سے اُسنے اپنے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہی اپنے
قول کی پختہ ہی اور بہت صادق الوعد ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ امر میرے خیال مین نہ آیا کیا مصلحت ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ خیر اگر زندگی ہی تو بعد معلوم ہو جائیگا بس صاحبقران اپنے مقام پر آ کر کھڑے ہوے
بادشاہ کا تخت قلب لشکر مین قائم ہوا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ صاحبقران کے
پاس آئے اور سب طرف میدان کے متوجہ ہوے اور سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ دیکھا تو نے
ایوان نے اہل اسلام کی طرفداری کی تو تو کہتا تھا کہ وہ آپ سے اور اُسنے دونون سے مقابلہ
کرنے آئی ہی لشکر لیکر اب تو وہ اُنکی طرف سے برائے مقابلہ آتی ہی اور یہ بھی تو نے سُنا کہ اُسنے کہا کہ
بمصلحت مین نے لشکر کو الگ صف آرا کیا ہی نہ معلوم کیا مصلحت ہی شملاق نے کہا کہ کیا عرض کرون
تیور و لشنے تو یہی پایا جاتا تھا خیر مجکو یہ نہ معلوم تھا مگر اب مقام فکر و تردد ہی بڑے سخت سے سامنا
ہی سمندر شاہ نے کہا کہ اُستاد اسکو بھی اسیر کرینگے یہ عورت ہو کر بھلا کیا اُستاد کا مقابلہ کرے گی شملاق
نے عرض کیا کہ ذرا مشکل ہی لوہے کے چنے ہین اسکا اسیر ہونا غیر ممکن ہی یہ دھوکا نہ کھائیگی کہ اُستاد کسی فریب سے
اسیر کرلین سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھو تو کیا ہوتا ہی اب سب کفار بھی اُسی طرف متوجہ ہوے یہان یہ تقریر ہو رہی
تھی کہ اُدھر ایوان صاحبقران سے یہ عرض کر کے اور تخت کو اُڑا کر سامنے عشاق کے آئی اور تخت کو
روک کر کھڑی ہوئی عشاق نے کہا کہ او ایوان تو نے صاحبقران کو کیون نہ میرے مقابلہ کو آنے دیا جو تو
خود آئی وہ منع بھی کرتے رہے اسپر بھی تو نے نہ سُنا کیون اپنے پانؤن سے دہان اژدر مین اپنے کو گرایا یاد رکھ
کہ مین تجکو بھی مثل اُن سبکے اسیر کرونگا کیون اپنی قضا بلاتی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ میرے
قدمون پر گر اور یہ کہہ کہ میری خطا بادشاہ سے معاف کرا دیجیے بس مین تجکو خدمت سمندر شاہ مین لیجاؤن اور تیری
خطا معاف کرا دون وہ میرے کہنے سے تیری خطا معاف کر دیگا نہین تو یاد رکھ کہ مثل اُن سبکے تیرا بھی حال ہوگا
کل سے اسوقت تک مین نے اسقدر ساحران اسلام کو اسیر کیا کہ اب کوئی لشکر اسلام مین ایسا ساحر نہین رہا کہ
میرے مقابلہ کو آئے بلکہ پراگندہ ہو گیا مین بڑی دیر سے مبارز طلب کر رہا ہون کوئی مقابلہ کو نہین آتا تھا کہ خود صاحبقران
نے عاجز ہو کر قصد کیا تھا کہ تو آ گئی مین یہ امر اس سبب سے کہتا ہون کہ ہم اور تم ایک قوم کی [illegible] اور میرے
تیرے پرانی ملاقات ہی تیرے باپ سے بڑا یارانہ تھا اور تیرے بھائی سے ہم اور وہ اور ہمیشہ [illegible] اور
مین پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے اُس ملاقات کا خیال ہو ورنہ مین کبھی ایسے نہ کہتا آئندہ تجکو اختیار ہی پھر تو کوئی نہ کہے
کہ عشاق نے ملاقات کا بھی خیال نہ کیا [illegible] مراد [illegible] ہی کہ مین [illegible] ہون اور تو بھی [illegible] خوب ہی سو یہان

میرے تیرے مقابلہ کا لطف اسوقت نہوگا تو اگر سمندر شاہ کی اطاعت کرے تو بس میرے تیرے مقابلہ شب کو
پلنگ پر ہوگا دیکھ تو کیا لطف ملتا ہی مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحرہ ہی مین بھی اگلے زمانے کا ہون تو بھی جو
کرتب مجکو معلوم ہونگے وہ آجکل کے جوانونکو نہ معلوم ہونگے تو جو بسبب مستانی ہونگے کہ بہت دنون سے مردے
سابقہ نہین ہوا ہی اور تونے جو اہل اسلام کو موٹا تازہ پایا تیرے منہ مین انکو دیکھکر پانی بھر آیا اور تیری رگ شہوت نے زور کیا
تونے یہ خیال کیا کہ ان لوگونسے خوب مطلب نکلے گا بس اس جوش مستی مین تونے اُنکی شراکت کی اور اپنے دین کو بھی ترک
کیا اری ناداں یہ لوگ صرف دیکھنے کے خوبصورت ہوتے ہین اور موٹے تازے اور کوئی بات اُنمین نہین ہوتی ہی
کہ جسپر عورتین مرتی ہین وہ امر انمین نہین ہوتا ہی دیکھیگی پچھتائیگی سمجھا تو ہی مرد کوئی نہ پائیگی آگے تجکو اختیار ہی مین نے
سمجھا دیا یہ جو تقریر بیہودہ عشاق نے کی ایوان کو سُنکے نہایت ہی غصہ آیا یہ عالم ہوا کہ مثل بید کے کانپنے لگی
چہرہ سُرخ ہوگیا کف منہ سے جاری ہوا دلمین آیا کہ ایسا طمانچہ مارون کہ منہ اسکا پھر جائے گدی سے زبان
کھینچ لون کہ پھر یہ ایسے کلمے زبان پر نہ لائے مگر کیا کرے طریقۂ اسلام سے ناچار تھی کہ بنتیں دستنی جائز نہ تھی مگر
اُسی حالت غیظ مین کہا کہ او نابکار و مرتد و نابکار و بیحیا اپنی پان کے پاس جاکے شب کو پلنگ پر مقابلہ کرنا
اُسکی مستی کو بجھانا کہ جنھون نے شیطان سے فعل بد کراکے تجھ ایسا بیحیا جنا کہ جسکو حیا تک نہین کیا وہ
دن بھول گیا کہ جب تیرے ساتھ خلوت مین سامری و جمشید فعل بد کیا کرتے تھے اور تو خوش
ہوتا تھا اکثر انھون نے سر دربار تیرے گال چومے ہین اور تجکو اپنی گود مین بٹھا کر دوسرا امر
کیا ہی سب نے دیکھا ہی کوئی میرے اوپر منحصر نہین ہی جسقدر لوگ اسوقت ہوتے تھے سب اس امر سے
واقف تھے اور تو خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ سب علم خدائی اور نیرنجات آپنے بذریعہ اپنے
آلہ کے میرے پیٹ مین اُتار دیئے وہ وقت بھول گیا تو اُس امر کی قدر جانے تو اس امر کو کیا جانے
جو تو اسوقت یہ بیہودہ تقریر کرتا ہی بس اپنی زبان کو بند کر مین طریقۂ اسلام سے ناچار ہون ورنہ
تجکو اس تقریر کا خوب اچھے طور سے جواب دیتی اور دونگی ٹھہر جا تو میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی اور
یہ جو تونے کہا کہ مجکو پُرانی ملاقات کا خیال ہی کہ مین اور تم ایک مقام پر پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے تو
اُسکا یہ جواب ہی کہ جب تک مین عالم کفر مین تھی میرے تیرے دوستی اور ملاقات تھی مجکو بھی تیرا
پاس تھا اب مین خدا پرست تو کافر میرے تیرے کونسی ملاقات میرے تیرے زمین آسمان کا
فرق ہی کہین بھی کافر سے اور مسلمان سے ملاقات ہوئی ہی آگ و پانی کہین ایک جا رہ سکتے ہین
اجتماع ضدین محال ہی یہ تیرا صرف خیال ہی خیال ہی اور یہ جو تونے کہا کہ تو کیون مقابلے کو آئی صاحبقران
کو آنے دیا ہوتا انھون نے منع بھی کیا تو نے نہ سُنا اسکا یہ جواب ہی تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ وہ تیرے
مقابلے کو آتے تو ایک ادنے مرتبے کا آدمی سامری و جمشید کا لونڈا وہ صاحبقران دوسرے یہ کہ
بس تیرے خوف سے مقابلے کو نہ آئی اللہ اللہ اب آپ ایسے کامل ہوگئے کل کی بات ہی کہ بات کرنا
نہ جانتے تھے نہ سامری جمشید کی دوسری طور سے خدمت کرتے نہ ساحرون مین نام پیدا
کرتے یہ صرف تیرے اُس فعل کرانے کا صدقہ ہی جو تو ساحر ہوگیا اور ہمارے سامنے ساحری کا
دعوی کرتا ہی یہ مٹی کا گھروندا بنا کر مغرور ہوگیا مین نے ایسے ایسے بہت سے بنائے اور مٹا ڈالے
ہان تیری قدر اُس نطفۂ حرام بچۂ حیضی سمندر کو ہوگی جو کہ مثل تیرے ہی اور عالم طفلی مین اُسنے بھی
ہر ایک سے وہ فعل بد کرایا ہی اور تجھ سے بھی جب تو تو اُسکا اُستاد بنا وہ تیرا شاگرد ہی اسکے
نزدیک تو نے یہ کمال کا سحر کیا ہی یہ کیا سحر ہی اور یہ جو تو کہتا ہی کہ مین نے سب ساحران اسلام کو اسیر کرلیا

ہی اسکا جواب یہ ہی کہ او مرتد تو نے ایک کو بھی بجوانمردی نہین اسیر کیا بلکہ بہ مکاری اور بہ فریب کاری
کسیکو دھوکا دیکر کسیکو کسی بلا مین مبتلا کر کے کہ وہ اسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا تو نے سحر کر کے اسیر کر لیا
چنانچہ مرات جادو و مریخ آفتاب علم کو تو نے خاک جمشیدی سے بحس و حرکت کر کے اسیر کیا اسیطور
سے اور سبکے ساتھ سلوک کیا ہوگا تو میرے سامنے کیا منھ لیکر بات کرتا ہی پہلے اپنی ناک تو درست کر لے
کہ ناک کٹواکر ہنسے کلام کرتا ہی مین ایسے نکٹے سے نہین تقریر کرتی ہون یہ مقام مرجانے کا ہی کہ ہر ایک کو مکر سے
اسیر کیا اور پھر ہنسے یہ کہتا ہی کہ مین نے سب کو اسیر کر لیا ارے نالائق کسی کو بمردی نہین اسیر کیا اور یہ جو تو نے
کہا کہ تو میرے ساتھ چل کہ مین تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دون وہ تیرا شاگرد کیا میری خطا معاف کریگا
بلکہ تو اور تیرا شاگرد میرے ساتھ چلے مین صاحبقران سے قصور معاف کرا دون او عشاق تجکو اس
امر پر بہت غرور ہی کہ مین نے یہ سحر کیا اور یہ گنبد بنایا اور سب ساحران اسلام کو اسیر کیا تو یہ امر کوئی
غرور کرنے کا نہین ہی تو کیسا ساحر ہی ذرا اپنے قیدیون کو گنبد کو مٹا کر دیکھ کہ وہ گنبد مین ہین یا نہین ہین
وہ غائب ہوگئے ہین تو کیسا ساحر ہی کہ کوئی تیرے ساحرون کو لیگیا اور تجکو خبر نہوئی واہ کیا خوب
اسی منھ پر دعوی سحر و ساحری بس اگر تو ساحر ہوتا تو تجکو یہ حال معلوم ہوجاتا بس تیرے سحر کا حال
معلوم ہوگیا یہ کہکر ایوان نے اپنے لشکر کی طرف منھ کر کے کہا کہ ای ساحران لشکر اسلام آپ لوگ اپنے کو
ظاہر فرمائیے کہ یہ وقت ظاہر ہونیکا ہی اور آپ لوگ اپنے کو ظاہر کر کے اپنے اپنے مقام پر اپنے لشکر
مین جا کر قیام فرمائیے یہ پکار کر ایوان کا کہنا تھا کہ ساحران لشکر اسلام تو اس امر کے منتظر تھے سب نے
ایک مرتبہ جو سحر کیا کہ سبکی صورتین اصلی ہوگئین جو غیر ساحر تھے انکی صورتین ساحرون نے سحر
سے بدل دین اور وہ بھی بصورت اصلی پر سب آگئے بس لشکر ایوان سے نکلکر سامنے عشاق
کے آئے اور کہا کہ او عشاق دیکھ کہ ہمکو ملکہ ایوان نے تیری قید سے رہا کیا اور ہم اسکے سبب
سے رہا ہوئے اب جو عشاق نے ان سب کو دیکھا ایک حیرت ہوئی ان سب نے جھک کر صاحبقران
اور بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے کو عشاق کو دکھا کر اور سب پر ظاہر کر کے خدمت صاحبقران
مین آئے اور قدم بوسی حاصل کی اسکے بعد بادشاہ کی بھی سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر آکر اپنے اپنے پرے مین کھڑے
ہوئے پھر لشکر کا وہ ہی عروج ہوگیا اور وہ ہی شان و شوکت ہوگئی وہ سنناٹا اور اداسی
جاتی رہی ساحر اپنے لشکر مین آئے اور غیر ساحر اپنی صف مین دیوانہ بہوت و مبہوت اپنے
لشکر مین آکر کھڑے ہوئے جہان پر انکے ساتھ کے دیوانے کھڑے ہوئے تھے بس یہ جب سب اپنے
مقام پر آکر استادہ ہوئے صاحبقران و بادشاہ اور کل لشکر اسلام یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوگیا صاحبقران
نے اور بادشاہ نے تو اپنے ہمراہی بادشاہون سے جو کہ گرد تخت تھے آہستہ سے یہ کلمہ فرمایا اور خواجہ سے
صاحبقران نے کہ ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا اور خوب زک عشاق کو دی ادھر عشاق ان سبکو دیکھکر
دریاے حیرت مین غرق ہوگیا گرداب تفکر مین غوطہ زن ہوا اور زرد ہو کر رہ گیا کہ یہ کیا واقعہ ہوا ادھر
سمندر شاہ اور کل لشکر یہ سانحہ دیکھکر ایک عالم سکتہ مین ہوگیا ہر ایک کو حیرت ہوگئی شملاق نے
سمندر شاہ سے کہا کہ دیکھا آپنے کہ کیا کام کیا ایوان نے اور کیا زک دی ہی اور کیا سحر کیا ہی کہ
استاد صاحب کا دل جانتا ہوگا دیکھیے سحر اسکا نام ہی کہ بالکل استاد کو خبر نہوئی اور وہ اپنا کام کر گئی یہ جو
سمندر شاہ سے شملاق نے کہا سمندر شاہ نے جوابدیا کہ کچھ مقام فکر نہین ہی استاد ایوان کو اسیر
کر کے پھر ان سبکو اسیر کر لینگے جاتی کہان ہی سمندر شاہ تو یہ باتین کر رہا ہی ادھر ایوان نے عشاق سے

کہا کہ تونے میرے سحر کو دیکھا بس اب میرے روبرو سے چلا جا تو کیا مجھ سے مقابلہ کریگا تیرا حال کھل گیا یہ سنکے عشاق نے کہا کہ ادا ایوان تو مجکو دھوکا دیتی ہی بھلا یہ کسکی مجال ہی کہ میرے گنبد سحر سے میرے قیدیون کو نکال لائے تونے راہ مین خبر پائی ہوگی کہ عشاق نے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی بس تونے دریافت کرکے اپنے لشکر کے ساحرونکو اُنکی صورت بنا کر مجکو دکھا دیا مین ایسے فقرے مین نہین آتا ہون ایوان نے جوابدیا اگر تجکو یقین نہین آتا ہی تو اپنا گنبد سحر مٹا کر دیکھ لے کہ وہ ساحر ہین یا نہین ہین اگر تو نہ دیکھے تو مین سحر کرکے اُتارلون اور تجکو دکھا دون عشاق نے جوابدیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کا کام کرون ایوان نے کہا کہ پھر کیونکر تجکو یقین آئے بس اب جبتک تو اس امر کو دریافت نہ کریگا اُسوقت تک مین مقابلہ نکرونگی عشاق نے جو یہ سنا ناچار ہوا سحر کیا کہ یا تو وہ گنبد بالائے ہوا گردش کر رہا تھا یا گردش کرتا ہوا زمین پر آیا اور زمین پر پہونچکر تھم گیا بس عشاق نے جو دستک دی کہ وہ گنبد دھوان اور غبار ہو کر اُڑ گیا اور وہ حبشی جو کہ اُسکے دروازے پر بیٹھے ہوے تھے وہ بھی غائب ہو گئے اب سب نے دیکھا سب ساحران اسلام وغیر ساحر طوق وسلاسل مین مسلسل خاک پر بیحس وحرکت پڑے ہوے ہین یہ دیکھنا تھا کہ عشاق نے پکار کر ایوان سے کہا کہ تونے دیکھا تو تجکو فریب دیتی تھی یا نہین بھلا مین کب مانتا اور تیرے کہنے پر کب عمل کرتا تونے بڑا ایکا دھوکا دیا تھا ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ تمنے دیکھا ایوان نے اُستاد کو دھوکا دیا تھا اگر وہ ایسے جہاندیدہ نہوتے تو فریب مین آجاتے شملاق نے کہا کہ اس مین بھی کوئی بھید ہی اُدھر عشاق سے ایوان نے کہا کہ ذرا انکو اٹھا کر دیکھ تیرے نزدیک تو سب وہ ہی لوگ ہین بس یہ سننا تھا کہ عشاق اپنے تخت پر سے کودا اور اُن سبکی طرف چلا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جسقدر ساحر وغیر ساحر ہمارے لشکر کے اسیر ہوے تھے سب کو ایوان لے آئی اور سب ایوان کے لشکر سے نکلے یہ کہان سے آگئے بس سب اُسی طرف متوجہ ہوے اور کفار بھی بس عشاق نے قریب اُن سبکے پہونچکر اور مریخ آفتاب علم کا ہاتھ پکڑ کر قصد کیا کہ اُٹھاؤن جیسے زور کیا ہاتھ شانہ پر سے اُکھڑ کر اُسکے ہاتھ مین آگیا اُدھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ حالت اُسکی جاتی رہی ماش کا آٹا ہو کر رہ گیا اب جو اُسنے اُسکو پھینک کر اور خفیف ہو کر آفاق کے پُتلے پر جو کہ آفاق کی صورت تھا ہاتھ رکھا عشاق کا ہاتھ گھس گیا اور ماش کے آٹے مین لت پت ہو گیا بس یہ جو واقعہ ہوا اور اہل اسلام نے دیکھا کہ سب ماش کے آٹے کے پُتلے ہین اور عشاق نے بھی دیکھا اور لشکر کفار نے بھی بس عشاق خفیف ہوا اور اپنے دھوکا کھانے سے اور زیادہ وا اُدھر لشکر اسلام مین اسکے اس طور سے دھوکا کھانے سے ایک قہقہہ پڑا کہ تمام صحرا ہل گیا یہ اور زیادہ خفیف ہوا اور شرمندہ ہو کر رہ گیا اُس ماش کے آٹے کو اُس مقام پر چھوڑ کر اور اپنے تخت پر آکر سوار ہوا اُدھر اہل اسلام نے ایوان کی بہت تعریف کی اور قہقہہ زنی کرنے لگے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ دوسرا دھوکا اُستاد نے کھایا اور کیسے خفیف ہوے مین نے عرض نہ کیا تھا کہ اسمین بھی کوئی بھید ہی وہ ہی نکلا سمندر شاہ نے جوابدیا کہ یہ شعبدہ بازی ہی ایسا کوئی امر نہین ہی کہ یہ خیال کیا جائے کہ ایوان اُستاد پر غالب آئی شملاق نے عرض کیا کہ میرا یہ منشا نہین ہی بلکہ یہ منشا ہی کہ بڑے [illegible] کے دھوکے دیے سمندر شاہ نے کہا ہان اُسکا فقرہ چل گیا اُستاد کو اس حال سے خبر نہ تھی [illegible] ایوان آئی ہی اور وہ یہ حرکت کریگی وہ تو بالکل بیخوف تھے بس وہ طرف مقابلے کے متوجہ [illegible]

کا خیال بھی نہ تھا وہ غافل پا کر اپنا کام کر گئی ہنوز یہ تھا کہ آگاہ کر کے لیجاتی تو ہم جانتے تمطراق نے کہا کہ
جس طور سے حریف کا قابو چل گیا وہ اپنا کام کر گیا سمندر شاہ نے کہا کہ خیر تمہارا ہی کہنا درست سہی یہ
دھوکے کا کام تھا ہو گیا اب مقابلہ مین کیا کرے گی تمطراق نے کہا گستاخی معاف جو ہوگا ملاحظہ کر لیجیے گا
یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر عشاق کو اہل اسلام کے قہقہہ زنی پر بہت غصہ آیا اور ایوان سے کہا
کہ تو نے بڑا دھوکا مجکو دیا مین اس حال سے واقف نہ تھا کہ تو آتی ہی اور یہ حرکت کرے گی اگر واقف ہوتا
تو اس امر کا حال معلوم ہوتا اور مین دیکھتا کہ تو کیونکر لیگئی خیر اب مین اُن سب کے عیوض مین تجکو قتل کرونگا
پہلے تو میرا قصد تھا کہ اسیر کرون اب قتل کرونگا کیونکہ تو نے بہت مجکو خفیف و ذلیل کیا ان سب کے سامنے ایوان
نے کہا کہ پھر انتظار کسکا ہی جو کچھ تجکو کرنا ہو کر یا صرف زبانی دہمکاتا ہی مین نے سنا ہی کسی شاعر نے ایک شعر
کہا ہی اُسکا مضمون تیرے حسب حال ہی یعنی تو زبانی بہت کچھ بکتا ہی تجھ سے ہو کچھ نہین سکتا ہی اُس شاعر
کا مطلب یہ ہی کہ جو لوگ زیادہ تقریر کو طول دیتے ہین اور اپنے کو بہت کچھ خیال کرتے ہین اور حریف
پر بہت گرم ہوتے ہین اُنسے کچھ نہین ہو سکتا ہی اُنکی مثال یہ ہی اور اُس مثال کو اُسنے نظم کیا ہی ایک شعر مین
بس وہ شعر تیرے اوپر صادق آتا ہی کہ تو بھی بہت گرم ہوتا ہی اور بہت لاف و گزاف زبان سے
کرتا ہی مگر کچھ دکھاتا نہین ہی وہ شعر یہ ہی سن لے اور خفیف ہو غیرت کے معنی یہ ہین کہ اُس شعر کو سنکے
تو خفیف ہوتا اور پھر کچھ کرتب دکھاتا اور وہ سحر جو کہ تو نے ساحری جمشید سے پائے ہین اور مین بھی
کچھ دکھاؤنگی جو کہ مجکو آتے ہین اور جو مین نے اُستادون سے یاد کیے ہین یہ کہکر ایوان نے یہ
شعر پڑھا شعر۔ گرجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی جلتے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی
یہ شعر پڑھکر کہا کہ بہت خوب نظم کیا ہی بس یہ جو عشاق نے سنا اور زیادہ غصہ آیا اور تخت کو
پیچھے ہٹا کر اور یہ کہکر کہ او ایوان خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اب مین حربہ کرتا
ہون مین تیرے اوپر وہ سحر کرتا ہون کہ جسکو مین نے برسون کی محنت مین حاصل کیا ہی اور اُنپر
قبضہ کیا ہی اور سب تعلیم کیے ہوے ساحری و جمشید کے ہین کیونکہ تو بھی پرانی ساحرہ ہی تو ایسے
ویسے سحر سے نہین زیر ہوگی یہ جو عشاق نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ شوق سے تو وہی سحر کر
مین بھی تو مشتاق ہون تیرے انھین سحرون کی دیکھون کہ تو نے کیسی محنت کی ہی یا جھوٹ بولتا ہی
اور دیکھون کہ تو کیسا پہلو نشین ساحری کا جمشید ہی اور اُنکا معشوق ہی یہ بھی تو معلوم ہو کہ انھون
نے اپنے معشوق کو کیسے سحر تعلیم کیے ہین مین خبردار ہون یہ سننا تھا کہ عشاق نے جوڑے پر ہاتھ
ڈالا اور حالت غصہ مین ایک پتھر سا چھلا جوڑے سے نکال کر اور اُسکو انگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے
اُچھالا وہ چھلا طرف آسمان کے گیا اور وہان مثل ہالہ کے ہوکر قائم ہوا تھوڑے عرصہ تک قائم رہا
اُسکے بعد اُسمین ایک چمک پیدا ہوئی اور ایک برق کوند کر چلی طرف ایوان کے بس ایوان
نے جیسے برق کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا اسم سحر پڑھکر اور دستک دیکر اپنی کلمہ کی انگشت کو بلند
کیا جیسے برق قریب انگشت آئی اب جو انگشت کو حرکت دی وہ برق پر پڑی انگشت کا برق پر
پڑنا تھا کہ برق درمیان سے دو ہو کر زمین پر گری سب نے دیکھا کہ وہی چھلا تھا کہ دو ٹکڑے
ہو کر زمین پر گرا ایوان نے کہا کہ او عشاق تو نے اسی سحر پر محنت کی تھی اسکے رد کرنے مین تو مجکو کچھ
محنت نہ کرنا پڑی یہ سننا تھا کہ عشاق نے برہم ہو کر پھر دستک دی کہ یکایک ایک سناٹا ہوا ہوا چلی
اور غبار اُڑا جب وہ غبار برطرف ہوا دیکھا کہ ایک فیل مست چلا آتا ہی جیسے قریب عشاق پہونچا عشاق نے

ایوان کی طرف اشارہ کیا کہ لینا اسکو وہ فیل مست خرطوم اٹھا کر اور خرطوم کا گھونسا بنا کر طرف ایوان کے چلا ایوان خاموش اپنے تخت پر بیٹھی رہی کہ آتے ہی اُس فیل مست نے یہ قصد کیا کہ گھونسا مار کر اور خرطوم مین لپیٹ کر تخت پر سے اٹھالون اور زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے جیسے اُسنے گھونسا مارا ویسے ہی ایوان نے موقع پا کر اُسکی خرطوم پکڑ لی اور جھٹکا جو دیا تو خرطوم مع نرخرے کے کھنچ آئی پس ایوان نے وہ خرطوم پھینکدی اُدھر ہاتھی نے چرخ مارا اور قریب تھا کہ گرے یکایک اُسکے دہن سے ایک شعلہ نکلا کہ جسکے سبب سے وہ ہاتھی جلنے لگا اور تمام جسم اُسکا شعلہ ہو گیا لو نکلنے لگی اور مثل فیل آتشبازی چرخ کرنے لگا اُدھر یہ رنگ دیکھکر عشاق نے دستک دی دستک دینا تھا کہ اُسی آگ سے یعنی جسم فیل سے ایک طائر برابر کبوتر کے پیدا ہوا کہ جسکے جسم پر تمام گل تھے اور وہ بلند ہوا اور اُسنے منقار کھولی بولنے کے لیے اُسکا منقار کا کھولنا تھا ایوان تو دیکھ چکی تھی پس فوراً تخت پر سے سنگے کی کمان اُٹھائی اور تنکے کا تیر اُس کمان مین پیوست کر کے اور اُس طائر کے دہن کو تاک کر جو مارا وہ تیر نشانہ پر بیٹھا پس دہن کے اندر تھا اور دم کی طرف سے نکلا تیر کا پڑنا تھا کہ ایک شور نشور برپا ہوا آندھی سیاہ اٹھی تاریکی ہو گئی برق چمکنے لگی اور وہ طائر جلنے لگا اُدھر وہ طائر جلکر خاک ہوا اُدھر ہاتھی اب عشاق کو اور غصہ آیا کہ مین نے جو سحر کیا اسنے فوراً رد کر دیا عشاق نے یہ خیال اپنے دلمین کر کے چند دانے ماش کے زمین پر مارے کہ یکایک جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اُس زمین شق شدہ سے حباب برابر بیضہ بط نکلنے لگے نیا تماشا تھا کہ بدون پانی کے حباب پیدا ہو رہے تھے اور اُن حبابون مین انگل انگل بھر کے پتلے تھے کہ جنکے ہاتھون مین تلوارین تھین یہ جو ایوان نے دیکھا فوراً سحر کے دستک دی کہ اُسی طور سے زمین شق ہوئی اور بالشت بالشت بھر کے پتلے کہ اُنکے ہاتھون مین پتاور کی بنی ہوئی غلیلین تھین پیدا ہوے ایوان نے اُنکو اشارہ کیا وہ پتلے اُن حبابون پر مثل طفلان خورد سال کے غلے بازی کرنے لگے جسپر غلہ مارا وہ حباب ٹوٹ گیا اور وہ پتلہ جو اُسکے اندر تھا جلنے لگا حتے کہ سب حباب اُن پتلون نے توڑ ڈالے ایک کو باقی نرکھا یہ جو عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے حبابونکو اس طور سے برباد کیا پھر دستک دی کہ پھر زمین شق ہوئی اور اُسی قدر پتلے پیدا ہوے جتنے پتلے ایوان کے تھے اُنکے بھی ہاتھون مین غلیلین تھین پس اشارہ کیا ایوان کے پتلون سے اور عشاق کے پتلون سے غلہ بازی ہونے لگی پس جسپر خواہ ایوان کے پتلے پر غلہ پڑا خواہ عشاق کے وہ جلنے لگا تا اینکہ تھوڑے عرصے مین وہ سب پتلے عشاق کے اور ایوان کے جلکر خاک سیاہ ہو گئے صرف ایک پتلہ ایوان کا باقی رہا کہ عشاق نے سحر کیا کہ اُس پتلہ کے بھی جسم مین آگ لگ گئی وہ بھی جلنے لگا ایوان نے کہا کہ اے عشاق کوئی تو سحر کارنامہ کا کر کہ تجھ دال لگے یہ کیا کہ ہاتھی بنایا اُس سے طائر پیدا کیا پھر خاک سے حباب ظاہر کیے عشاق نے یہ سنکے ایک سحر [illegible] ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج نکالا اُسکو صحرا کی طرف پھینکا وہ نارنج غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصہ کے ایک ہوا کا جھونکا آیا کہ اُسنے تمام صحرا کو تیرہ و تار کر دیا غبار سے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کیسا پر فضا باغ لگا ہے کیا کیا خوشنما پھول کھلے ہین طائر چہچہے زنی کر رہے ہین ہوا سے سرد کے جھونکے آ رہے ہین بلبلین خوش فعلیان کر رہی ہین ڈالیان کثرت انار و زیادتی گل سے جھوم رہی زمین کے بوسے لے رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساون بھادون کی جھڑی لگی ہے یہ جو باغ نظر آیا سو اسے

ایوان و صاحبقران کے جسکے دماغ مین یہان کے گلونکی خوشبو پہونچی سب مست ہوگئے اور نوبت بجنون پہونچی شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اور جھومنے لگے اودھر تو یہ رنگ ہوا ادھر باغ مین جو بارہ دری سنگ مرمر کی تھی اُسپر قیچے کاری کی ہوئی تھی اُسکے پردے خود بخود بلند ہوے اور اُس بارہ دری سے ہزارون نازنین مہرجبین از سرتا پا در پاے جواہر مین غرق لباس گلنار سے آراستہ عجب نازہ و ادا سے نکلین اور سامنے آکر کھڑی ہوئین بس جسکی نگاہ اُنپر پڑی وہ فریفتہ ہوگیا اہل لشکر اور سردارونکا کیا ذکر بادشاہ تک اس سحر مین مبتلا ہوے مگر صاحبقران بسبب اسم اعظم کے اور ایوان بسبب اپنے سحر کے نہین مبتلا ہوئی اودھر اہل لشکر سے اور اُن نازنینون مین اشارے ہونے لگے اُنھون نے اشارے سے کہا کہ یہان آؤ تو جانین بس سبکی یہ نوبت ہی کہ نہ پاس صاحبقران ہی نہ بادشاہ دیوانہ وار مجنون مثال شعر عاشقانہ ورد زبان ہین اور یہ ہی چاہتے ہین کہ کسی طور سے اپنے کو اُس باغ مین نازنینون کے پاس پہونچادین لشکر مین ایک تلاطم ہی ایوان نے جو پلٹ کر دیکھا تمام لشکر اسلام درہم و برہم ہی غفلت یہ ہی کہ ساحر بھی اس سحر مین مبتلا ہوے ہین اور لشکر ایوان کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو دیوانہ وار طرف باغ کے چلا یہ جو ایوان نے لشکر اسلام کا حال دیکھا اور لشکر کو اپنے اس حال مین پایا خیال کیا کہ عشاق کے سحر نے ان سب پر اثر کیا یہ اُسی مین مبتلا ہوے ہین عشاق سے بلند کر کہا کہ یہ کیا حرکت ہی دیکھا کہ عشاق اپنے تخت پر نہین ہی اب یہ حیران ہوئی کہ یہ مرتد کہان گیا اب جو غور کر کے دیکھتی ہی تو کیا دیکھتی ہی کہ عشاق وسط باغ مین ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہی ایک گلدستہ اُسکے روبرو رکھا ہوا ہی ایوان نے یہ دیکھکر آواز دی کہ مین نے دیکھا تجکو تو خوب سحر کر کے اور میرے لشکر کو اور لشکر اسلام کو مبتلاے سحر کر کے باغ مین جاکر پوشیدہ ہوا ہی میرے تیرے مقابلہ تھا ان لوگون نے تیرا کیا کیا تھا جو تو نے انپر سحر کیا بس خیریت اسی مین ہی کہ تو اپنے سحر کو ان سب پر سے اُتار لے اور میرے اوپر سحر کر ورنہ مین وہ سحر کرونگی کہ تیرے شاگرد کا سب لشکر ہلاک ہوگا اور تیرے اس سحر کو مٹا دیتی ہون عشاق نے ایوان کے اس کلمہ کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ کرسی سے اُتر کر وہ ہی گلدستہ ایوان کی طرف پھینکا کہ وہ گلدستہ بیرون باغ آکر شق ہوا اُس سے ایک حبشی شمشیر برہنہ اُسکے ہاتھ مین نکلا اور وہ ہی تلوار لیکر طرف ایوان کے چلا یہ کہتا ہوا کہ رہ تو جا میرے مالک سے کس طور سے کلام کرتی ہی مین اس تقریر کی تجکو سزا دیتا ہون تو میرے ہاتھ سے جائیگی کہان وہ حبشی جب قریب ایوان پہونچا ایوان نے دیکھا کہ یہ میرے قریب آگیا ایک مرتبہ جھولی سے ایک کاغذ نکالا اُسپر چند لکیرین بنائین اور سینہ پر سے ٹیکے دیے اُس کاغذ کو جب درست کر چکی دستک دیکر اُٹھا کر اُس حبشی کے سامنے کیا جیسے اُس حبشی کی نگاہ اُس کاغذ پر پڑی ایک مرتبہ وہ تلوار پھینک کر اور دوڑ کر ایوان کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی ایوان نے فورًا دستک دی کہ ایک پُتلی ایک تھال حلوے کا لیکر پیدا ہوئی بس ایوان نے اُس پُتلی سے وہ حلوا لیکر اُس حبشی کو دیا کہ کھالے وہ کھا گیا اب ایوان نے کہا کہ وہ جو باغ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکا سر کاٹ لا تو اور تجکو حلوا کھلاؤن یہ سُننا تھا کہ وہ حبشی پھر وہ ہی تلوار ہاتھ مین لیکر مثل شعلۂ جوالہ کے طرف باغ کے چلا یہ جو رنگ عشاق نے دیکھا اُن نازنینون سے کہا کہ اس حبشی کو پکڑو تو میرے پاس نہ آنے دو بس یا تو وہ نازنینین طرف لشکر اسلام اور ایوان کے دیکھ رہین تھین اور اشارہ کر رہین تھین یا ایک مرتبہ سبکی سب اُس حبشی کی طرف چلین وہ حبشی شعلہ جوالہ بنا ہوا تھا شمشیر برہنہ ہاتھ مین تھی کہ اُن نازنینون نے آکر اُسکو راہ مین روکا اور کہا کہ کہان جلتا

ہے یہی مقام ہے ٹھہر یہ باغ ہے عشاق جادو کا اُنکا حکم نہین ہے کہ کوئی اس باغ مین آئے حبشی نے جوابدیا کہ کیسا حکم اور کیسا عشاق ہین تو ضرور باغ مین جاؤنگا اور مین بحکم ملکہ ایوان عشاق کا سر لینے آیا ہون وہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے اُسکو قتل کرونگا کیونکہ وہ میری ملکہ کا دشمن ہے جسکا مین غلام ہون وہ حرامزادہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہے خود نہین منع کرنے آیا تمکو بھیجا ہے دیکھون تو کون تمکو منع کرتا ہے مین تو نہ مانونگا یہ کہکر اُس حبشی نے قصد کیا کہ آگے قدم بڑھاؤن کہ اُن نازنینون نے کہا کہ کیا کرتا ہے دیکھ پچتائیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا حبشی نے کہا کہ تم سب میرے ہاتھ سے ماری جاؤگی نہین ہٹ جاؤ انھون نے کہا کہ ہم تو آگے نہ جانے دینگے اُسنے کہا کہ ہم تو جائینگے یہ کہکر پھر قصد کیا کہ پھر وہ سامنے آگئین اس حبشی نے کہا کہ دور ہو میرے سامنے سے کیون اپنی شامت بُلاتی ہو انھون نے کہا کہ تیری شامت آئی ہے تیری کیا مجال جو تو آگے قدم بڑھا سکے یہ سُننا تھا کہ حبشی کو اور غصہ آیا اور اسنے قدم اُٹھایا کہ وہ نازنینین لینا لینا کہکر دوڑین بس آنکا دوڑنا تھا یہ تلوار تو برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے تھا ایک مرتبہ علم کی اور وار کیا وار کا کرنا تھا کہ ایک برق کوندکر گری اُن نازنینون پر اُس برق کا گرنا تھا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے تودۂ باروت مین آگ لگادی سب مثل ہیزم خشک کے جلنے لگین اور چلّانے لگین کہ ای عشاق جادو بچاؤ اور لشکر ایوان و لشکر اسلام کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ تم لوگ کیسے ہمارے عاشق ہو کہ اس حبشی نے تو ہمپر یہ ظلم وستم کیا اور تم لوگ خاموش کھڑے ہوے دیکھا کیے کچھ تمنے اسکو سزا نہ دی اگر ہم سبکے تم عاشق ہو تو اس حبشی کو قتل کرو یہ اُنکا کہنا تھا کہ ہزارون آدمی لشکر اسلام کے اور کل لشکر ایوان تلوارین لیکر اُس باغ کی طرف چلا یہ جو واقعہ ایوان نے دیکھا فوراً سحر کیا کہ وہ جو تلوارین لیکر چلے تھے اُن سبکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے وہ ساکت ہوکر رہ گئے اب جو اُن نازنینون نے کہا کہ خبر لو تو جوابدیا کہ ہم ناچار ہین پاؤن قابو مین نہین ہین یہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ وہ سبکی سب جلکر خاک ہوکر رہ گئین عشاق نے دیکھا کہ ایوان نے میرے سحر کو اپنے قابو مین کرکے میرے دوسرے سحر کو مٹایا اور وہ حبشی میری طرف تلوار لیے ہوے آتا ہے اسنے کرسی پر سے اُٹھکر ایک گلاب کا پھول توڑا اور اُسپر سحر دم کیا وہ حبشی اتنے عرصے مین قریب عشاق پہونچ گیا اور جاتے ہی تلوار کا وار کیا ادھر اُسنے وار کیا اُدھر عشاق نے وہ گل سُرخ اُس حبشی پر مارا اُسکا پڑنا تھا کہ جیسے باروت مین آگ لگادی وہ حبشی جلنے لگا یہ جو ایوان نے دیکھا کہ اسنے حبشی کو جلادیا بس ایک مرتبہ جھولی سے خاک نکالی اُسپر اسم سحر پڑھکر اُس باغ کی طرف پھینکدیا وہ خاک نہ تھی گویا اُس باغ کے لیے سموم خزان تھی کہ ایک ہوا ایسی گرم چلی کہ وہ تمام باغ خشک ہوگیا خاک اُڑنے لگی ابھی جو جھونکا آیا تمام باغ جلنے لگا بارہ دری گری عشاق نے جو یہ واقعہ دیکھا وہان سے غرق زمین ہوکر اپنے تخت پر آبیٹھا دم بھر مین وہ باغ جلکر خاک سیاہ ہوگیا نشان تک نہ باقی رہا ادھر سب اہل اسلام و لشکر ایوان کو ہوش آیا ایوان نے بھی اپنا سحر اُنپر سے اُتار لیا انھون نے اپنے کو لشکر سے الگ پایا بہت حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہے اور لوگون سے پوچھا کہ ہم تو صفون مین تھے وہان کیونکر پہونچے انھون نے کہا کہ ہمکو کیا معلوم کہ کیونکر پہونچے وہ لوگ اور حیران ہوے یہ تو سب حیران ہین اُدھر عشاق نے ایوان سے کہا کہ تونے بڑے بڑے میرے سحر رد کیے جب جانون کہ یہ میرا سحر رد کرلے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طور سے بہت سے سحر ہوے سب ایوان نے رد کیے مگر ابھی تک ایوان نے کوئی سحر نہین کیا سواے عشاق کے سحر رد کرنے کے بس عشاق نے جو یہ کہا ایوان نے کہا کہ شوق سے تو وار کر بس عشاق نے ایک بیل نکالا اُسکے چارون طرف چار سوراخ

تھے اور اُسپر گیرو سے چار تصویرین بنی ہوئی تھین اور ہزارون سوزن کے برابر سوراخ تھے بس
عشاق نے فوراً دستک دی کہ ایک پُتلی ایک کاسہ خون کا لیے ہوئے زمین سے نکلی اُسنے عشاق
کو دیا بس وہ خون عشاق نے لیکر اُس بیل کو اُس کاسہ مین ڈالدیا اور اُس پُتلی نے ایک ناریل
عشاق کے ہاتھ مین دیا عشاق نے وہ ناریل اُس سے لیکر تخت پر رکھ لیا وہ پُتلی ناریل و
کاسہ دیکر غائب ہو گئی ادھر وہ پُتلی غائب ہوئی اُدھر عشاق نے اُس بیل کو کاسہ سے نکالکر
اور اسم سحر اُسپر دم کرکے ایوان کی طرف پھینکا وہ بیل قریب ایوان کے آکر شق ہوا اُسکا شق ہونا
تھا کہ غبار اُڑا اور ایوان اُس غبار مین پوشیدہ ہوئی کچھ تاریکی ہوئی اسنے سحر کیا کہ وہ غبار برطرف ہوا
سب نے دیکھا کہ چار عشاق ایک صورت کے اُس غبار کے برطرف ہونے سے پیدا ہوئے دونون
لشکرون نے دیکھا کہ عشاق تخت پر نہین ہی اب سبکو حیرت ہوئی کہ یہ تو ایک تھا یہ چار کہان سے
آگئے سب حیران ہوکر دیکھ رہے ہین اور اُدھر وہ چارون تلوارین بلند کرکے چلے ایوان بھی حیران
ہی کہ یہ ایک کے چار کیونکر ہو گئے مگر ہنس رہی ہی کہ وہ چارون چلے آتین سے ایک دہنی طرف کو اور
ایک بائین سمت اور پشت کی طرف سے اور روبرو سے تلوارین لیکر ایوان پر حملہ آور ہوے
اور چارون نے ایک مرتبہ وار کیا ایوان نے سحر کیا کہ چار سپرین چارون طرف قائم ہو گئین چارون
کے وار اُن سپرون پر پڑے خالی گئے اتنے عرصے مین ایوان نے اپنا بندوبست کر لیا ابکی جو اُنھون نے
وار کیا ایک مرتبہ ایوان نے تخت کو خالی کر دیا اور خود کود کر الگ ہو گئی اور سامنے جاکر کھڑی ہوئی
پھر اُنکے وار خالی گئے تخت پر پڑے ابکی جو وار خالی گئے اور اُنھون نے ایوان کو تخت پر نہ پایا دیکھا
کہ سامنے کھڑی ہی ایک مرتبہ چارون تلوارین پکڑکر طرف ایوان کے چلے جیسے قریب پہونچے ایوان
نے جھولی سے ایک اپنی بجلی کان کی نکالی اُسکو سحر کرکے جو اُنپر مارا ایک برق تڑپ کر گری کہ ایک کے
سر سے جو گذری تو ٹانگون سے نکلی وہ ابھی جلنے نہ پایا تھا کہ وہ بجلی بلند ہوئی دوسرے پر گری اُسی طور
سے تیسرے پر اور چوتھے پر بس چارون کا کام تمام کیا وہ چارون جلنے لگے ایک شور گیر و دار
بلند ہوا آندھی سیاہ اُٹھی آگ برسنے لگی ایوان جست کرکے تخت پر سوار ہوئی اسنے سحر کیا کہ وہ تاریکی
برطرف ہوئی سب نے دیکھا کہ چار ماش کے آٹے کے پُتلے خاک پر جلے ہوئے پڑے ہین ایوان نے آواز دی کہ
واہ میان عشاق واہ کیا خوب تمنے سحر کیا ذرا سامنے آئیے یہ جو ایوان نے کہا دیکھا کہ عشاق زمین سے
نکلا مگر کچھ شرمندہ سا اور غصہ سے اُسکا چہرہ لال ہو نکلتے ہی تخت پر جست کرکے سوار ہوا اور وہ ناریل اُٹھاکر
اور خبردار کہکر مارا وہ ناریل وہان سے چلا ایوان نے جو اسکی ترکیب دیکھی تو خراب پائی فوراً سحر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ اگر یہ ناریل آپ پر پڑ گیا تو غضب ہو گیا یہ ضرب اسکی خالی نجائیگی ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہونچائیگی
اپنے کو اس سے بچائیے یہ جو ایوان کو معلوم ہوا فوراً اسنے سحر کیا کہ تخت پر بیٹھے بیٹھے غائب ہو گئی اور سحر سے ایک پُتلی
اپنی صورت کی بناکر چھوڑ گئی بس وہ ناریل تو قریب آچکا تھا اُس پُتلی سحر پر جو کہ ایوان کی ہمشکل تھی اُسکے سینے پر آکر پڑا وہ جیسے ہی پڑا
اُس پُتلی مین آگ لگ گئی اور وہ ناریل شق ہوا غبار بلند ہوا آگ چارون طرف برسنے لگی ادھر عشاق نے
کلاہ کج کرکے آواز دی کہ زدم و بستم گردم مگر حیران ہی کہ ایوان کے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی نہ اسکے
مرنیکے صدا آئی یہ کیا واقعہ ہی اُدھر اہل اسلام ساحر و غیر ساحر و لشکر ایوان کو یقین ہوا کہ ملکہ کو عشاق نے
قتل کیا سب نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کر دین ادھر سمندر شاہ نے شملاق سے کہا کہ دیکھا تمنے کیونکر اُستاد نے
ایوان کو قتل کیا لشکر سمندر شاہ کو یقین ہوا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری گئی شملاق نے سمندر شاہ کا یہ

کلام سنکے عرض کیا کہ یہ جو آپ نے ارشاد کیا کہ اُستاد نے ایوان کو قتل کیا یہ امر تو ظاہر ہی مگر ہنوز کوئی علامت
اُسکے مرنے کی نہین برپا ہوئی نہ اُسکے پیرون نے غل مچایا نہ اُسکے نام کی صدا آئی یہ کیا امر ہی کیونکہ وہ ساحر زبردست
تھی اگر کوئی ایسا ویسا ساحر ہوتا تو خیال کیا جاتا کہ علامت مرگ اُسکی نہ ظاہر ہوئی اسکے مرنے کے آثار تو
ظاہر ہونا تھے اور ایسے کہ تمام صحرا کانپ جاتا تاریکی ہو جاتی سمندر شاہ نے کہا کہ اسی امر مین مین بھی فکر
کر رہا ہون کہ یہ کیا بات ہے شملاق نے کہا کہ ابتک تو مین بھی کوئی بھید ہی یہان یہی باتین ہو رہی تھین اُدھر عشاق
نے زمزمہ بیست کردم کی صدا دی یہ صدا سنا تھا کہ آواز آئی کہ ارے زدی وکرا بیستی کیدیما مین تیرے
مقابلہ کو موجود ہون او کافر تو جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے یہ بھی ایک شعبدہ تھا تو کیا تجکو قتل کریگا
تیری جان ملک الموت موجود ہون یہ صدا سب نے سنی یعنی دونون لشکرون نے بس لشکر ایوان نے
جو جنگ غلط پر کا قصد کیا وہ فسخ کیا اُدھر سمندر شاہ سے شملاق نے عرض کیا کہ کچھ آپنے سنا کہ کیا صدا آئی
بعوض صداے مرگ [illegible] یہ جو آواز آئی سمندر شاہ نے کہا کہ تمھارا گمان درست تھا اب دونون لشکرون
نے دیکھا کہ ایوان زمین سے نکلی مگر دونون ہاتھون مین اُسکے کچھ تھا فوراً زمین سے نکلی اور نشست کرکے تخت
پر سوار ہوئی عشاق نے جو ایوان کو زندہ دیکھا اور سمندر شاہ شملاق اور کل اہل لشکر سمندر شاہ
نے سب دنگ ہوگئے اور زرد ہوگئے مگر لشکر ایوان و لشکر اسلام دیکھکر ایوان کو خوش ہوے
ایوان کو جو عشاق نے تخت پر پایا بس برہم ہو کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور قصد کیا کہ ایوان پر حربہ کرون
ایوان نے جو یہ قصد عشاق کا دیکھا ہنسکر کہا کہ کیون عشاق اب تو ہی سحر کیے جائیگا میری نوبت
نہ آنے دیگا مین تو تیرے بہت سے سحر رد کر چکی ہون اب ایک دو میرے سحر تو رد کر عشاق نے
جواب دیا ایوان نے کب منع کیا ہی کہ تو سحر نہ کر شوق سے سحر کر مین تیرے سحر کا مشتاق ہون ایوان نے کہا
کہ اے عشاق مین بہت سے سحر نکرونگی صرف دو سحر کرونگی دیکھون تو کیونکر اُنکو رد کرتا ہی دیکھ لے دو ہی
حربے میرے پاس بھی ہین عشاق نے کہا کہ مین موجود ہون تیرا جو جی چاہے وہ سحر کر بس یہ کہکر عشاق
ٹھہر گیا ایوان کے ہاتھ مین ایک آہنی کڑا تھا اور دوسرے ہاتھ مین ایک پھول تھا جو کہ وہ زمین سے
لیکر نکلی تھی بس ایوان نے وہ پھول ایکبار اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکا یا تو وہ خشک تھا یا تازہ ہوگیا
اور ایک ہوا جو چلی اُس پھول کی خوشبو جو پھیلی اور اہل لشکر سمندر شاہ کے دماغ مین جو پہونچی سب ایک مرتبہ
مست و از خود رفتہ ہوگئے اور تلوارین اور حربہ ہاے سحر پھینک پھینک کر شعر عاشقانہ پڑھتے ہوے طرف
ایوان کے چلے اُدھر ایوان نے سحر کیا کہ وہ پھول شگفتہ ہوا اور اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور اُسکا
عکس جو اُن لوگون پر پڑا اُسکے سب پکارے کہ اے ملکہ عالم ہم آپکے تابعدار ہین ہمکو نہ جلائیے جو حکم ہو ہم
بجا لائین ایوان نے یہ سُنکے انگشت کا اشارہ کیا کچھ لوگ الگ ہوگئے کچھ جو باقی رہے اُنکو حکم دیا
کہ تم سبکے سب سمندر شاہ کو پکڑ لاؤ اور جو کہ الگ ہوے تھے اُنکو حکم دیا کہ تم اپنے سر کاٹ ڈالو
یہ حکم دینا تھا بس جنکو سمندر شاہ کی گرفتاری کا حکم دیا تھا وہ تلوارین پکڑ کر سمندر شاہ کی
طرف چلے اور جنکو سر کاٹنے کا حکم دیا تھا اُنھون نے فوراً اپنے گلے کاٹ ڈالے وہ لوگ
جو سمندر شاہ کی طرف چلے تھے اُنکو سمندر شاہ نے اپنی طرف بقصد فاسد آتے دیکھکر اپنے
اہل لشکر کو حکم دیا کہ اُنکو پکڑ لو کیونکہ یہ ایوان کے سحر مین مبتلا ہو کر دیوانہ ہوگئے ہین بس
اہل لشکر سمندر شاہ اُنکی طرف چلے اُدھر اُن سبکے اپنے گلے کاٹنے لشکر مین ایک تلاطم مچ گیا
اُدھر ایوان نے اُس آفتاب کو اشارہ کیا کہ وہ پھر اُسی طور سے پھول ہو کر رہ گیا یہ جو تلاطم لشکر

مین مچا عشاق نے پلٹ کر لشکر کی طرف دیکھا کہ کئی سو نو سر کٹے ہوئے خاک پڑے ہین اور بہت سے
آدمی تلوارین کھینچے ہوئے سمندر شاہ کی طرف جاتے ہین اور سمندر شاہ نے اپنے لشکر کے لوگون کو
اُنکے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہی وہ لوگ چلے ہین گو یہ لوگ بھی اُسی لشکر کے ہین یہ تلاطم جو عشاق نے لشکر
مین دیکھا ایوان سے پلٹ کر کہا کہ یہ کیا حرکت ہی تو نے میرے اوپر تو کوئی حربہ نہ کیا اور اہل لشکر کو ہلاک کیا
ایوان نے جواب دیا کہ یہ عیوض اُسکا ہی کہ تو نے میرے اہل لشکر کو ہلاک کرنا چاہا تھا مگر مین آگاہ ہو گئی
مین نے بچا لیا اگر تو ساحر زبردست ہی تو اپنے اہل لشکر کو میرے سحر سے بچا لے ورنہ سب کا اسی طور
خاتمہ کر دونگی دیکھو وہ باہم جنگ ہونے لگی عشاق نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ لوگ جو کہ
سحر ایوان مین مبتلا ہوئے تھے اور سمندر شاہ کو اسیر کرنے چلے تھے اُنسے اور دوسرے اہل لشکر سے
تلوار چل رہی ہی یہ جو عشاق نے دیکھا بس پلٹ کر اور ایک نارنج اُٹھا کر جو اُس پھول پر مارا جیسے
قریب پھول نارنج پہونچا اُس سے ایک برق چمک کر گری کہ وہ نارنج جل گیا عشاق کو اور غصہ آیا
بس فوراً جھولی سے کچھ دانہ ماش کے برابر نکالے اُنکو اپنی ران کے خون سے رنگین کیا اور وہ
اُٹھا کر اُس گل پر مارے بس جب وہ قریب پہونچے اُنسے شعلے پیدا ہوئے اور پھول پر گرے جیسے
پھول پر وہ شعلے گرے پھول تو مرجھا کر رہ گیا مگر اُس سے ایک آفتاب پیدا ہوا جسنے اپنا عکس
اہل لشکر سمندر شاہ پر ڈالا تھا بس وہ آفتاب کڑک کر طرف عشاق کے چلا ایوان نے
دستک دی کہ وہ آفتاب اور زیادہ زور سے کڑکا اور چلا یہ جو عشاق نے دیکھا بس دستک
دی کہ ایک گنبد آہنی پیدا ہوا عشاق اسکے اندر پوشیدہ ہو گیا وہ آفتاب اُس گنبد پر گرا اور
اُسکو ریزہ ریزہ کر دیا عشاق فوراً غرق زمین ہو گیا بس آفتاب اُس گنبد کو مٹا کر بلند ہوا
اور لشکر سمندر شاہ پر گرا کہ سیکڑون اہل لشکر ہلاک ہوئے پھر بلند ہوا لشکر مین ایک تلاطم
مچ گیا اور وہ پھول جب خشک ہوا تھا وہ لوگ ہوش مین آنے لگے تھے کیونکہ اُسکی خوشبو سے
مدہوش ہوئے تھے اُسکے خشک ہونے سے ہوش مین آ گئے تھے اور اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے
تھے کہ وہ آفتاب گرنے لگا دو مرتبہ گرا تھا تیسری مرتبہ جو آفتاب بلند ہوا تھا اور کڑک کر چلا تھا کہ
یکایک عشاق زمین سے نکلا باہر جو آیا دیکھا کہ لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی بس جیسے آفتاب کڑک کر
گرنے لگا اُسکے ہاتھ مین خاک تھی وہ اُسنے آفتاب پر ماری اُس خاک کا پڑنا تھا کہ ایک چھناٹا ہوا
اور وہ آفتاب ٹوٹ کر زمین پر گرا سب نے دیکھا ایک آہنی توا تھا عشاق نے اُس سحر کو مٹا کر
کہا کہ او ایوان دیکھا تو نے کیونکر مین نے تیرے سحر کو مٹا دیا گو تیرے سحر کے سبب سے اور
بہت سے اہل لشکر سمندر شاہ کے مارے گئے خیر اسکا عیوض تجھ سے لونگا ایوان نے کہا کہ خیر تو نے
ایک سحر تو میرا رد کیا اور اپنی اور اہل لشکر کی جان بچائی یہ میرا دوسرا حربہ ہی بس اسکو رد کر دے
تو جانون اور یہ تیرے اوپر ہی یہ کہکر وہ کڑا آہنی جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو گردش دیکر عشاق پر مارا وہ جب
ایوان کے ہاتھ سے رہا ہوا تھا اُسوقت تو کڑا تھا جب رہا ہو کر چلا اب شمشیر آبدار و برق شعلہ بار
بنکر چلا طرف عشاق کے عشاق نے جو اپنی طرف اُسکو آتے دیکھا اب جو خیال کیا دلمین اور سحر
سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایوان نے بڑے غضب کا سحر کیا ہی گو تو طلسم بندی اگر یہ حربہ
اُسکا چل گیا تیرے اوپر تو تو ضرور ہلاک ہوگا اگر ہلاک سے بچا تو ایسا بیکار ہو جائیگا کہ پھر زندگی بھر
اس قابل نہوگا کہ اُٹھ بیٹھ سکے سوا اسے بے حس و حرکت پڑے رہنے کے بلکہ دو آدمیونکی ضرورت

ہوگی کہ وہ خدمت کرین یہ جو عشاق نے سحر سے دریافت کیا اور معلوم ہوا بس اسنے کیا تدبیر کی کہ اپنی
ہمشبیہ یعنی ہمزاد کو اپنے مقام پر فوراً سحر کرکے چھوڑا اور خود تخت پر سے کود کر غائب ہوگیا ادھر وہ
برق شعلہ بار آکر اُس ہمشبیہ عشاق پر پڑی کہ اُسکو قتل کرتی ہوئی اور اُسکو جلاتی ہوئی غرق زمین
ہوگئی ایک سیاہ آندھی چلی تاریکی ہوگئی شور و غل برپا ہوا آوازین مہیب آنے لگین غبار بلند
ہوا برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی ہر طرف سے صدایے ہولناک آرہی تھی پتھر برس رہے تھے
یک تلاطم اُس صحرا مین برپا تھا اہل لشکر سمندر شاہ و خود سمندر شاہ و شملاق وغیرہ کو حیرت
ہوئی اور سب کو یقین کلی ہوا کہ عشاق کو ایلوان نے قتل کیا وہ تلاطم برپا تھا کہ آواز آئی
کشتی کہ نام من ہمشبیہ عشاق حجرہ نشین بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم
یہ صدا سب نے سُنی اہل اسلام کو تو خوشی ہوئی سب خوش ہوگئے مگر کفار یہ صدا سُنکے بیقرار ہوئے
اور خصوصاً سمندر شاہ بہت حیران ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ امر ضروری ہے کہ جب ہمشبیہ ساحر
کی قتل ہوتی ہے یا ساحر خود قتل کراتا ہے تو وہ اُسی کے نام کی صدا دیتی ہے اور اُس ساحر کا زور بھی
کم ہوجاتا ہے اسی سبب سے ہر ساحر اپنے ہمزاد کو نہین قتل کراتا ایسی ہی مجبوری کے مقام پر جیسے
افراسیاب جادو نے یا اور ساحرون نے کیا ہے بس وہ ہی طریقہ عشاق نے بھی کیا دوسرے
یہ بات ہے کہ اکثر سُنا گیا ہے کہ جب ساحر قتل ہوتا ہے تو جو اُسکے سحر کے اشیاء ہوتے ہین وہ مٹ جاتے
ہین بس اسی طور سے ہمزاد کے بھی قتل ہونے سے بھی مٹ جاتے ہین مگر اُس ساحر کے کہ جسکی
تعمیر اور تیاری مین اُسکا ہمزاد بھی شریک ہوتا ہے یا یہ ساحر کہ جسکا ہمزاد قتل ہوا ہے یا خود اُسنے قتل
کرایا ہے اور کوئی بند و بست اسکا نہین کیا کہ وہ چیزین کہ جو میرے سحر سے تیار ہوئی ہین نہ مٹین
تو مٹ جائینگی اگر بند و بست کر لیا ہے تو ہمزاد کے قتل ہونے پر نہ مٹین گی بلکہ اُسکے خود کے قتل ہونے
پر برباد نہونگی چنانچہ عشاق نے اسکا بند و بست کر لیا تھا کہ میرے ہمزاد کے قتل ہونے پر کوئی چیز میری
سحر سے جو کہ بنی ہے نہ برباد ہو اسی سبب سے سب اشیائے سحر عشاق جو کہ سمندر شاہ کے پاس تھین
یا جو جو عمارت تھی قائم رہی برباد نہین ہوئی مگر اس صدا کے آنے پر لشکر سمندر شاہ مین ایک تلاطم
پڑگیا سب رونے لگے ہر طرف سے صدا آنے لگی ہائے اُستاد وائے اُستاد سمندر شاہ کی عجیب
حالت ہوگئی کہ گریبان چاک کر ڈالا تاج سر پر سے پھینکدیا شملاق کو معلوم تھا کہ بہت سے سحر
اور بہت سی چیزین اسوقت سمندر شاہ کے پاس ایسی ہین کہ جو عشاق کی بنائی ہوئی ہین دیکھون
وہ بھی برباد ہوئین یا نہین یہ خیال اپنے دل مین کرکے اب جو دیکھا تو اُنکو اسی طور سے برقرار پایا
سمندر شاہ سے کہا کہ ای بادشاہ ایک بات میری اُسن لیجیے پھر روئیےگا کیونکہ یہ امر ضروری ہے کہ اُستاد
مارے گئے اب اُن سا ساحر پیدا ہونا غیر ممکن ہے مگر ایک امر مین مجکو حیرت ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مجکو
ہر وقت حیرت ہوا کرتی ہے اسوقت مین بھی تیرا نداق نہین جاتا اُسنے جواب دیا کہ میری کیا مجال جو نداق
کرتا ہون کیا مجکو اُستاد کے مرنے کی خوشی ہے جو نداق کرتا ہون مین ایک بات عرض کرتا ہون کہ جس سے
آپکو اس امر کا یقین ہوگا کہ اُستاد زندہ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ پھر وہ ہی تو نے نداق کی بات
کہی شملاق نے کہا کہ ذرا استماعت فرمالیجیے پھر فرمائیگا کہ نداق کی بات کہی سمندر شاہ نے جو
سُنا کہا کہ بیان کر شملاق نے عرض کیا کہ مجکو حیرت اس امر مین ہے کہ جسقدر سحر اُستاد کے تھے
سب قائم ہین اور جو چیزین اُنکی بنائی ہوئی تھین وہ سب موجود ہین بس اگر اُستاد قتل ہوجاتے

تو ضرور یہ سب برباد ہو جاتین اور ایک کا بھی انمین سے نام و نشان نہ باقی رہتا یہ کیا سبب ہی کہ سب اسی طور سے برقرار ہین سمندر شاہ نے جو یہ کلمہ سنا شملاق سے کہا کہ یہ تو تو نے ایک بات طریقہ کی کہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ اُنھون نے فرمایا نہین وہ ان سب کا اختیار تجکو دے گئے ہین جو یہ نہین برباد ہوئین اُنکے بعد مین اُنکا مالک ہوا ان اور میرے سب لیے تو بنا ہین تھین اگر یہ کہا جائے کہ وہ قتل نہین ہوئے تو صدا کیسی آئی پس اگر مثل ایوان کے دشمن کا دیا ہوتا تو صدا نہ آتی جیسے اُسکے مرنے کا سبکو یقین ہوا تھا مگر صدا کے نہ آنے سے شک تھا پس انکے یہان یہی ہوتا ہی صدا کیون آئی شملاق نے کہا کہ یہ سب ارشاد آپکا درست ہی مگر مجکو ضرور شک ہوتا ہی یہان تو سب اہل لشکر موجود ہین سمندر شاہ بھی مغموم ہی شملاق کے اس کہنے سے رہ تا تو مغموم ہی تو مغموم ہوا اُدھر ایوان نے جب دیکھا کہ وہ تاریکی وغیرہ دفع ہوگئی اور سب علامت سحر برطرف ہوگئی ایوان نے دیکھا کہ نہ عشاق کی لاش ہی نہ تخت ہی نہ خیال کیا کہ بیر اُس تاریکی مین لاش اُٹھا لیگئے پس ایک مرتبہ جوڑا آنچ سے آواز دی کہ زدم و بیست کردم یون کام تمام کرتے ہین یہ کہکر پھومی رادن نے کہا ہی کہ ابھی تو عشاق کی موت کا وقت آیا تھا نہ اُسکا قاتل آیا تھا نہ ایوان اُسکی قاتل تھی نہ ابھی اہل اسلام کے ستارہ دن کی نحوست برطرف ہوئی تھی کیسے عشاق قتل ہو جاتا کیونکہ مین عرض کرچکا ہون کہ جب تک تیغ عشاق کش نہ آئیگا اُسوقت تک عشاق قتل نہوگا جو کہ ساحر تھا تو شمشیر بنا گئے ہین دیکھیے اُس تیغ کو کون لیکر آتا ہی اور کون عشاق کو قتل کرتا ہی اور کب قتل ہوتا ہی گو ہمزاد کے قتل ہونے سے ضعف قوت سحر کی اور جسم کی شکست گئی ہی چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی بس اس سبب سے ابھی زندہ ہی یہ جو صدا ایوان نے دی کہ زدم و بیست کردم برابر سے آواز آئی کہ کیا زدی و کرا بیست کردی تو یون نہ قتل ہوگی سحر سے بلکہ تجکو تلوار سے قتل کرونگا کیونکہ تو سحر مین زبردست ہی اور کامل ہی میرا تیرا ملہ برابر ہی نہ مین سحر مین تیرے اوپر غالب آؤنگا نہ تو مجھپر غالب آئیگی ایوان نے سنتی پلٹ کر دیکھا کہ عشاق زمین سے نکل رہا ہی خنجر برہنہ ہاتھ مین ہی پس اُسکو دیکھکر تخت پر سے کود پڑی خنجر لیکر عشاق بھی جست کر کے زمین سے نکلا اور باہر آ کر پیترا بدلکر کھڑا ہوا اب جو اہل اسلام نے دیکھا سب کو حیرت ہوئی اور باہم کہا کہ وہ ہی تدبیر کی جو کہ ایوان نے کی تھی اب ایوان کے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ ہر امر مین غالب آئی ہی ادھر شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمایئے جو مین عرض کرتا تھا وہ ہی ہوا نہ دیکھیے وہ اُستاد نے اپنے کو نہ مارا مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ اپنا ہمزاد قتل کرایا اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو عشاق کو میدان مین کھڑا پایا شملاق سے کہا کہ تم نے سچ کہا تھا یہ کہکر نقیبون سے کہا کہ لشکر مین پکارو کہ کوئی رنج و غم نہ کرین اُستاد زندہ ہین اُنھون نے اپنے ہمزاد کو قتل کرایا تھا یہ اُسکے خوشی کی علامت بلند ہوئی اُتھی نقیبون نے لشکر مین پکار دیا اب پھر سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا تو عشاق کو میدان مین روبروے ایوان کے استادہ پایا اور دیکھا کہ اب دو دلون مین تیغ چلا چاہتا ہی شملاق نے کہا کہ اب اُستاد نے ایوان کو قتل کیا سحر مین تو نہین قتل کر سکتے تھے ہان تلوار کے مقابلے مین ضرور مار لینگے کیونکہ وہ عورت ہی اور یہ مرد ہین عورت تلوار کی لڑائی مرد سے نہین لڑ سکتی ہی کیسی ہی اس فن مین بھی کاملہ ہو مگر مرد کا مقابلہ تلوار مین نہین کر سکتی یا اور کسی حربہ جنگ مین مثل نیزہ و گرز کے اُستاد نے یہ تدبیر اچھی کی اب کوئی دم مین اُسکا خاتمہ ہی اب جاتی کہان ہی شملاق تو سمندر شاہ سے یہ کہ رہا ہی وہان

ایوان نے عشاق سے کہا کہ تو نے اسوقت بڑا کام کیا کہ اپنے ہمزاد کو قتل کرایا ورنہ تیرا بچنا محال تھا
مگر دیکھو کہ مجھ مین اور تجھ مین اتنا فرق ہی کہ مین نے پتلی سحر کو قتل کراکے تیرے حربہ سے اپنے کو بچایا اور
تو نے اپنے ہمزاد کو قتل کراکے میرے حربہ سے اپنی جان بچائی اور تو جو تیغ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ
ہوا ہی تو مین اسپر بھی راضی ہون کیونکہ مین اس فن سے بھی واقف ہون تو نے اس خیال سے کہ مین مرد
ہون اور فنون سپہ گری سے آگاہ ہون یہ عورت ہی یہ کیا واقف ہوگی بس مین اسکو اس فن مین
زیر کرونگا اور قتل کرونگا کیونکہ یہ سوا ے سحر و ساحری کے فنون جنگ سے آگاہ نہوگی گو یہ تیرا خیال
درست ہی مگر مین نے اس فن کو بھی خوب حاصل کیا ہی اسی وقت کے لیے کہ کہین ایسا نہو کہ تلوار کی
نوبت آئے تو بڑی خرابی ہو بس اس سے بھی آگاہ ہونا خوب ہی استادون سے حاصل کیا ہی مین اسمین
بھی بند نہین ہون آ مقابلہ کر عشاق نے جوابدیا کہ اگر بند نہین ہی تو وار کر ذرا مین بھی تو دیکھون کہ تو نے
عورت ہوکر اس فن مین کیا کمال حاصل کیا ہی ایوان نے کہا کہ پہلے تو وار کر پھر مین وار کرونگی یہ سننا تھا کہ عشاق
نے تیغ سحر علم کرکے وار کیا ایوان نے سپر سحر کو پناہ کیا اور اسکا وار خالی دیا اپنا وار کیا عشاق نے
خالی دیا بس دونون تیغے متواتر چلنے لگے دو بجلیان تھین کہ کوندنے لگین شرارے سپرون سے نکلکر
بالائے آسمان جانے لگے جھنکار تیغون کی بلند ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجلیان باہم لپٹی ہوئی جنگ رہی ہین
ایوان و عشاق اس طور سے گردش کر رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کاٹ کے پتلے ہین اور بذریعہ
کل کے پھر رہے ہین کسی مقام پر نہ ایوان کو کوئی کم پاتا تھا نہ عشاق کو معلوم ہوتا تھا کہ دو بلائین
کھنچی ہوئی ہین ہر مرتبہ اہل لشکر اسلام کو یقین ہوتا تھا کہ ابکی ایوان نے مار لیا اور کفار کو یقین
ہوتا تھا کہ عشاق قتل ہوا اسی طور سے جب عشاق کا وار چلتا تھا تو اہل اسلام کو ایوان
کے قتل ہونے کا یقین ہوتا تھا اور کفار کو عشاق کے فتحیاب ہونے کا پہر بھر کامل دونون لڑا کیے تیغے آری
سپرین مثل غربال کے ہوگئین بلکہ پرزے پرزے ہوگئین عشاق نے دم لیا اور ایوان سے کہا کہ تو
خوب اس فن سے بھی واقف ہی بس پھر دوسرا نیمچہ لیکر مقابلہ کرنے لگا ایوان بھی لڑنے لگی کبھی یہ
اسکی حد کی طرف آجاتی تھی یعنی ایوان کبھی ایوان کی حد مین عشاق چلا جاتا تھا اگر ایوان کا نیمچہ
پہلو سے نکل گیا تو عشاق کا نیمچہ سر پر آکر خالی گیا اگر اسنے طمانچہ لگایا تو ایوان نے بھنڈارے کا
ہاتھ لگایا اسنے کمر بنائی تو ایوان نے کھوپڑے کا ہاتھ لگایا اسکا نیمچہ اگر سینے سے قریب شانہ آکر نکل گیا
تو ایوان کا بھی نیمچہ سر پر سے سن سے نکل گیا اسی طور سے بڑی دیر تک لڑائی کی یہ نوبت تھی کہ نہ
اورا ظفر نہ اینرا ظفر نہ اورا خطر نہ دونون برابر تلے ہوئے لڑ رہے تھے برابر کے ہاتھ چل
رہے تھے جب ایوان کو عشاق نے اس فن مین بھی کامل پایا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ مین نے
تو تلوار کا مقابلہ اس لیے کیا تھا کہ یہ اس سے ناواقف ہوگی یہ تو اس فن مین بھی کامل نکلی اس پر
غالب آنا دشوار ہی بدون دھوکے بازی کے بس یہ خیال دلمین کرکے عشاق نے کمر کا ہاتھ لگایا
ایوان اس طرف متوجہ ہوئی دھوکا تو تھا ہی بس فوراً بتایا تو کمر اور لگایا سر پر سر پر سے
ہٹ چکی تھی نیمچہ سر پر بیٹھا تا دو ابرو اتر آیا ایوان نے جو یہ حال دیکھا کہ اسنے دھوکا دیا بنائی
کمر اور ضرب لگائی سر پر مین دھوکے مین آکر مجروح ہوئی فوراً سحر کیا کہ نیمچہ تو سر سے نکل گیا
خون نکلنے لگا سحر کیا کہ خون بند ہوگیا مگر زخم اسی طور سے رہا فوراً دوپٹہ پھاڑا اس سے خوب
مضبوط سر کے زخم کو باندھا اور عشاق سے کہا کہ مکاری کرنے لگا عشاق نے جوابدیا کہ

جس طور سے ہو حریف کو زک دے ایوان نے جواب دیا کہ اچھا کوئی پروا کی بات نہین ہی کبھی ہمارا بھی تو موقع ہوگا مگر ہم کہکر وار کرینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ چونکہ ابھی اہل اسلام کے ستارون کی نحوست برطرف نہوئی تھی اس سبب سے ایوان عشاق کے ہاتھ سے مجروح ہوئی راوی بیان کرتا ہی پھر باہم تیغ چلنے لگا کہ پھر عشاق نے دھوکا دیکر وار کیا ابکی ایوان کا شانہ نشانہ ہوا اسنے اسکو بھی کسکر باندھا اور مقابلہ مین مصروف ہوئی اسی طور سے چند زخم ایوان نے کھائے زخم سر جو بارہ ہوگیا کس چیز اور ساکھہ کی عورت تھی کہ برابر مقابلہ کیے جاتی ہی لڑ رہی ہی یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور ایوان زخمی ہو رہی ہی اور عشاق سے مقابلہ کر رہی ہی مگر راوی ان دونونکو اسی مقابلہ مین چھوڑتا ہی اور

اب شمہ حال ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کا قلم بند کرتا ہی اسکو سماعت فرمائیے

کہ ملکہ سوماق برق مزاج بھانجی ایوان کی جب ایوان لشکر اسلام سے مسلمان ہوکر آئی تھی تو اپنی خالہ کے پاس آئی تھی ایوان اسکا موتی لیگئی تھی وہ اسکو دیا تھا اسنے سب حال پوچھا تھا تو بیان کیا تھا خلاصہ یہ کہ ایوان نے سب کو یعنی تمام اپنے اہل لشکر و اہل شہر و عزیزونکو مسلمان کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ لشکر تیار ہو ہم برائے کمک اہل اسلام لشکر لیکر جائینگے چنانچہ سوماق نے بھی ضد کی تھی چونکہ سوماق کو ایوان نے پرورش کیا ہی اس سبب سے الفت بہت ہی اور سوماق بھی ایوان کو مان جانتی ہی اور از حد چاہتی ہی بس اسی الفت کے سبب سے ضد کی تھی کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی پہلے تو ایوان نے بہت کچھ سمجھایا بجھایا تھا جب اسنے نہ مانا تھا تو یہ کہکر اسکو باغ کی طرف اسکے روانہ کیا تھا کہ جب ہم جائینگے تو بلا لینگے چونکہ وہ بچہ تھی اس فقرہ مین آگئی تھی اور اسکی ہمسنون کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا کہ ملکہ کو ہمہ وقت سیر و تماشا مین مصروف رکھنا ادھر کا خیال بھی نہ آنے دینا چنانچہ جب سوماق چلی گئی تھی اسکے بعد حیران بادلہ پوش کا نامہ آیا تھا اور ایوان نے مقابلہ کیا تھا اور اسکو شکست دیکر اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اسکی داستان تو تحریر ہوئی کہ وہ آکر عشاق سے لڑی اور مقابلہ کر رہی ہی مگر سوماق کا حال نہین تحریر ہوا تھا اب اسکا حال قلم بند ہوتا ہی کہ یہ باغ مین جاکر ایسی سیر باغ مین مصروف ہوئی اور لہو لعب مین کہ بالکل اس طرف سے غافل ہوگئی دوسرے انیسوان اور جلیسون نے بھی بموجب حکم ملکہ ایوان سوماق کو ایسا لہو لعب مین مصروف کیا کہ اسکو کچھ خیال نرہا نہ کسی ادھر کی خبر پہونچی نہ وہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ حیران بادلہ پوش میری خالہ کے شہر پر لشکر لیکر آیا ہی اور میری خالہ مقابلہ کو لشکر لیکر گئی ہین نہ اس حال سے آگاہ ہوئی کہ خالہ نے اسکو شکست دیکر بھگا دیا اور خود لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوگئین اگر کسی وقت خیال بھی آیا اور ذکر کیا تو مصاحبون نے دوسری بات شروع کردی اس ذکر کو کاٹ دیا خواصون اور مصاحبون کو سب خبرین تھین مگر ملکہ سے نہین عرض کرتی تھین بس اسی طور سے چند روز

گذرے کہ ایکدن سوماق کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ امی جان نے کہا تھا کہ جب مین لشکر لیکر براے مقابلہ اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی باغ سے طلب کرونگی اور اپنے ہمراہ لیجاؤنگی اس امر کو عرصہ بہت ہوا اور وہ تو اُس زمانے مین کوچ فرمانے والین تھین کیا سبب ہی کہ مجکو نہین طلب کیا کیا لشکر لیکر روانہ نہین ہوئین یا کسی ضرورت سے رُک گئین ذرا حال دریافت کرنا چاہیے بس اسکے پاس موتی ہی مین عرض کرچکا ہون کہ اسنے بڑی محنت سے موتی تیار کیا ہی اول تو حربہ بے پناہ ہی کسی سے رد نہین ہوسکتا ہی اگر سامری و جمشید پر بھی سوماق یہ حربہ کرے تو اُنکو بھی بچنا ذرا دشوار ہی دوسرے یہ صفت ہی کہ جسکا چاہے حال دریافت کرے چاہے کسی مقام پر ہو جو کچھ اُسکی حالت ہوگی وہ پیش نگاہ ہوجائیگی اور صاحب گوہر اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہوجائیگا یا اور جو حالت دریافت کریگا اُس موتی سے معلوم ہوجائیگی بس یہ جو مین نے عرض کیا ہی اسی قسم کا موتی اُسنے تیار کیا تھا مین قبل مین بھی عرض کرچکا ہون اور وہی گوہر ایوان اُس سے جب دوبارہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہی گئی تھی تو لیتی گئی تھی چنانچہ جب آئی تھی تو دیدیا تھا بس سوماق نے جو یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ امی جان کا حال دریافت کردن کسی کو اُنکے پاس روانہ کرکے دریافت کراؤن تو وہ جھوٹ سچ اگر بیان کرے اس سے موتی مین کیون نہ دیکھ لون بس یہ خیال کرکے دلمین جوڑے مین سے ڈبیا نکالی اُسی ڈبیا مین موتی رہتا ہی اُسکو کھولا اور ہاتھ پر رکھکر کہا کہ مجکو میری خالہ ملکہ ایوان کی حالت دریافت کرنا ہی جو اُنکا حال ہو میرے اوپر ظاہر ہوجائے وہ جس فکر مین ہون اور جہان ہون بس یہ جو اسنے نیت کرکے موتی مین دیکھا کیا دیکھتی ہی کہ ملکہ ایوان لشکر ساتھ لیے ہوے ایک صحرا مین چلی جاتی ہین اُسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا سبب ہی یہ کہان جاتی ہین مین تو شہر مین چھوڑ آئی تھی یہ کہان مع لشکر تشریف لیے جاتی ہین شاید آج موتی نے خطا کی پھر دیکھا پھر وہی نظر آیا اب اسنے یہ نیت کی کہ مجکو میری خالہ کی کیفیت معلوم ہوجاے کہ یہ مع لشکر کے کہان جاتی ہین کیونکہ مجھ سے تو اقرار کیا تھا کہ مین جب براے جنگ اہل اسلام جاؤنگی تو تجکو بھی ہمراہ لیتی جاؤنگی اب یہ کہان جاتی ہین آیا طرف لشکر اسلام کے جاتی ہین یا اور کسی مہم پر اُس موتی مین اُسنے یہ تحریر پایا کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ جب تمنے بہت ضد کی تو ملکہ نے یہ فقرہ تمکو دیا کہ تم باغ مین جاکر اپنا دل جب تک بہلاؤ جب مین لشکر لیکر کوچ کرونگی تمکو بھی طلب کرونگی بس تم ادھر باغ کو آئین اُدھر حیران بادلہ پوش لشکر لیکر بحکم سمندر شاہ براے تاخت و تاراج ملک الوانیہ آیا تھا اُسنے نامہ لکھا تھا وہ نامہ آیا بس آپکی خالہ صاحبہ نے اُسکا مقابلہ کیا بلکہ اُسکو قتل کیا لشکر کو شکست دی اُسکے بعد تین لاکھ کا لشکر لیکر اُسی طرف سے براے کمک اہل اسلام روانہ ہوگئین اُسی طرف تشریف لیے جاتی ہین اس حال کا ظاہر ہونا تھا اور سوماق کو معلوم ہونا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ آپ اُسدن سے یہان آکر ایسی غافل ہوئین کہ پھر آپکو خیال بھی نہ آیا اور ایسی لہو و لعب مین مصروف ہوئین کہ پھر کچھ فکر نہ کی بس یہ جو سوماق پر ظاہر ہوا یا تو بیٹھی ہوئی تھی یا اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی مصاحبون و خواصون و جلیسون و انیسون کو حکم دیا کہ بہت جلد اسباب سفر سے آراستہ ہو اور سامان سفر کرو مین اپنی خالہ صاحبہ کے پاس جاؤنگی تم سب نے بڑی غلطی کی مجکو اس حال سے آگاہ نہ کیا کہ آپکی خالہ صاحبہ لشکر لیکر طرف لشکر اسلام کے تشریف لیگئین خیر وہان سے لون تو سزا دونگی وہ عذر کرنے لگین ملکہ نے کہا کہ بس پھر عذر کرنا جب سزا ملیگی اسوقت

سامان سفر کر دا نھون نے کہا کہ ہم جا کر دریافت کر آئین وہ ابھی تشریف نہین لیگئی ہین اگر تشریف لیجاتین تو آپکو ضرور طلب فرماتین ملکہ نے کہا کہ بس آپ مہربانی فرمائیے وہ تشریف لیگئین انھون نے مجکو فقرہ دیا تھا مین بچہ تھی فقرے مین آگئی بس مجکو سب حال موتی سے ظاہر ہوچکا ہی مین دریافت کرچکی ہون کوئی جانے کی ضرورت نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا سب سامان سفر اور اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگین کیونکہ ملکہ کے مزاج سے بخوبی واقف ہین کہ وہ راستے مین خفا ہوجاتی ہین تو مان بخانہ کی تو ہستی نہین ہین تو ہماری کیا اصل ہی تھوڑے عرصے مین سب سامان سفر اور اسباب سے آراستہ ہوگئین ملکہ انکو حکم دیکر بارہ دری مین گئی تھی وہان جاکر خود اپنے کو سامان سفر اور کل اسباب سحر سے آراستہ کیا اور جب تیار ہوچکی تو باہر آئی مصاحبون کو طلب کرکے پوچھا کہ سب سامان تیار ہی اور سامان سفر سے لیس ہین اور اسباب سحر سے عرض کیا کہ جی ہان پس ملکہ نے سحر کیا طاؤس سحر تیار ہوکر سامنے موجود ہوا بس ملکہ طاؤس سحر پر سوار ہوئی اپنے سوار ہوچکے بعد اور سب کو حکم دیا کہ تم سب بھی سوار ہو لیس قریب دو سو کے خواصین تھین اور باقی خدمتین دجلیسین وانیسین تھین اور سب ساحرہ تھین یہ سب قریب آٹھ نو سو کے تھین اور سب جوانین یا لڑکیان سب بموجب حکم ملکہ سوار ہوئین کوئی طاؤس پر کوئی باز پر کوئی ہنس پر کوئی اقاز پر کوئی قرقرے اور کوئی اژدر سحر پر پس ملکہ ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر اور موتی سے حال دریافت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی بہت جلد راہ طی کرتی ہوئی جاتی تھی چنانچہ دو منزلہ وسہ منزلہ اسنے طی کیا یہان تک کہ یہ قریب سمندر کے پہونچی ایک پہر اسنے لشکر کے فرد کش ہونے کا حکم دیا یعنی انھین سب مصاحبون وغیرہ کو اور لشکر اسکے ہمراہ نہ تھا اور سحر کیا کہ ایک خیمہ برپا ہوگیا یہ اُس خیمہ مین اُتری اور سب بھی سحر سے خیمہ برپا کرکے اُتر پڑین دوپہر رات تک یہ سبکے ہمراہ باتین کیا کی جب نصف شب کے قریب آئی تو سب سے رخصت ہو کر چلی گئی پہرہ والیان رہ گئین پھر پلنگ پر آکر لیٹی اسکو نیند نہ آئی کہ خیال ملکہ ایوان کا جو بندھا تو دل پریشان ہوا بس موتی کو نکالکر دیکھا تو معلوم ہوا اور خود بھی دیکھا کہ ملکہ قریب لشکر پہونچ چکی ہی اب تھوڑا فاصلہ ہی صبح کو جو روانہ ہوگی تو قریب دوپہر کے لشکر اسلام مین پہونچ جائیگی اسنے خیال کیا کہ ذرا لشکر اسلام کا تو حال دریافت کرون اب جو لشکر اسلام کا حال دریافت کرتی ہی تو معلوم ہوا کہ کل ساحران لشکر اسلام کو عشناق نے قید کیا ہی وہ گنبد جو بالاے ہوا قائم ہی اور بہت تکلیف سے وہ لوگ بسر کر رہے ہین اور سب اہل اسلام جو کہ غیر ساحر ہین اپنی زندگی سے مایوس ہوکر عبادت خدا مین مصروف ہین کیونکہ صبح کو پھر عشناق مقابلے کو آئیگا عجب بلا لشکر اسلام پر نازل ہوئی ہی اور کل ایوان بھی عشناق کے ہاتھ سے زخمی ہوگی یہ جو سومافق نے دیکھا اور اہل اسلام کی حالت بھی دیکھی اور کفار کو خوش پایا بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ جو معلوم ہوا کہ ایوان بھی مجروح ہوگی بس یہ دریافت کیا کہ عشناق کسکے ہاتھ سے قتل ہوگا اور کون اسکا قاتل ہی معلوم ہوا کہ عشناق کا قتل ہونا غیر ممکن ہی یہ طلسم بند ہی یہ سب پر غالب آئیگا ملکہ نے یہ جو دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ تو معلوم ہوا کہ یہ سحر بند ہی پھر اسکے قتل کی بھی تو کوئی تدبیر ضرور ہوگی کیونکہ جسنے اسکو سحر بند کیا ہوگا تو اسنے کی ہوگی اگر اسنے اپنے کو خود سحر بند کیا تو اسنے کی ہوگی لکھا پایا کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ اسکو طلسم بند یا سحر بند سامری و جمشید نے کیا ہی اور اسکے قتل کی یہ تدبیر کی ہی کہ ایک تیغ بنا کر اسکو دیا تھا کہ اسکو بحفاظت رکھنا

کیونکہ جب تک یہ تیغہ کسی کے ہاتھ نہ لگے گا اسوقت تک تیری قضا نہ آئیگی اگر کوئی لاکھ تدبیر کرے کہ تجکو
قتل کرے مگر تو قتل نہو گا اگر تمام عالم ایک ہو جائے تو بھی تو قتل نہو گا ہان اگر یہ تیغہ ملجائیگا تو ایک بچہ
تجکو قتل کرڈالے گا بس تیری موت اس تیغہ پر منحصر ہی لہذا اسکو بہت حفاظت سے رکھنا چنانچہ عشاق
نے اسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہی اُس تیغہ کا نام تیغۂ عشاق کش ہی پس جب تک وہ تیغہ نہ آئیگا
عشاق نہ مارا جائیگا یہ جو سوماق کو معلوم ہوا بس اسنے خیال کیا کہ ای سوماق اس موتی سے
تو اس تیغہ کا نشان بھی دریافت کرے کیونکہ یہ تو تونے خوب چیز بنائی کہ جو حال دریافت کرنا ہوا وہ یہ
کرلیا یا جو امر نہ معلوم ہوا اسکو معلوم کرلیا بس نشان تیغہ معلوم کرکے اور کوشش کرکے اُس تیغہ کو حاصل کر اور جلد عشاق
سے مقابلہ کر اسکو قتل کرکے سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دے کتنا بڑا ثواب ہوگا بس یہ
خیال دلمین کرکے اور یہ بھی خیال کیا کہ کتنا بڑا نام ہوگا یہ نیت کرکے موتی کو دیکھا کہ مجکو نشان اُس
تیغہ کا معلوم ہو جائے بس نشان معلوم ہوا سوماق نے سحر کیا کہ ایک پتلی اُسی کی صورت کی اُسکے
پلنگ پر سحر سے تیار ہوگئی اور خود سوماق سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور فکر مین تیغۂ عشاق کش کے
زیر زمین روانہ ہوئی نقب کنی کرتی ہوئی کوئی دو تین منزل نکل گئی بس ایک مقام پر طبقۂ زمین کا
توڑا چونکہ شب تھی مگر ایک صحرا مین نکلی بس وہان مشعل سحر روشن کرکے ایک طرف کو اُسکی روشنی مین چلی
چونکہ نشان تیغہ تو مل چکا تھا بس یہ اُسی پتہ پر برابر چلی جاتی تھی یہانتک کہ اُس مقام پر پہونچی کہ جہان کا
نشان ملا تھا دیکھا کہ ایک درۂ کوہ ہی اور بہت سرسبز ہی بس اُس درۂ کوہ کے اندر داخل ہوئی دیکھا کہ
ایک ساحر جوگی سنگ مرمر پر بیٹھا ہوا ہی جوڑا بندھا ہوا جوگی وضع ہی جاگ رہا ہی جیسے اُسنے سر اٹھا کر
روشنی کی طرف دیکھا دیکھا کہ ایک لڑکی بہت خوبصورت میری طرف چلی آتی ہی بس اُسنے آواز دی
کہ کون اجل رسیدہ ادھر آتا ہی یہ مقام آنے کا نہین ہی مین یہان کا مالک ہون سوماق نے یہ جواب اُسکے
کہا کہ او اجل رسیدہ مین تیری جان کی ملک الموت ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو ہٹ جا مین تیغہ
عشاق کش کو حاصل کرون اُس جوگی نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تو تیغہ کی فکر مین آئی ہی اب تیرا زندہ
بچنا میرے ہاتھ سے دشوار ہی یہ کہکر اپنے مقام پر سے اٹھا چونکہ سوماق کو جلدی تھی اور یہ فکر تھی
کہ کسی صورت سے اسکو قتل کرکے تیغہ حاصل کرون بس جیسے وہ ساحر اٹھا اُسنے فوراً موتی جو
اپنے جوڑے سے نکالا اور ہاتھ پر رکھا اور اُسکا عکس اُس جوگی پر ڈالا وہ تو نارنج سحر اٹھا رہا تھا
اس خیال سے کہ یہ لڑکی ہی بھلا کیا مقابلہ کریگی ایک ہی نارنج مین گرفتار ہو جائیگی اس حال سے
واقف نہ تھا کہ جان کی خواہان ہی بس یہ تو بلا خوف چلا آتا تھا جیسے عکس اُس موتی کا جوگی پر
پڑا ایک برق چمک کر موتی سے اُس جوگی پر گری جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اُس برق نے اُس
جوگی کو جلا دیا اُسکا جلنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا اٹھا ایک تو تاریکی تھی اور ہوگئی برفباری
و سنگباری شروع ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من دربان جادو بود جب تاریکی دفع ہوئی سوماق
نے دیکھا کہ ایک دروازہ مقفل سامنے ہی بس اسنے جاتے ہی اُس قفل کو توڑا اور دروازہ کھولا
دروازے کا کھولنا تھا کہ یکایک اژدر آتش فشان قلۂ آتشین چھوڑتا ہوا اندر سے چلا بس اسنے یہ
تدبیر کی کہ اُس اژدر پر بھی اُس موتی کا عکس ڈالا وہ بھی عکس موتی سے جلنے لگا ادھر اُسپر عکس پڑا
ادھر اُس اژدر کے جسم سے شعلہ نکلا اور وہ جلنے لگا آواز آئی کہ کشتی مرا نامم [illegible] بود
بود جب سوماق اژدر کو قتل کرچکی اور جلا چکی اب اندر دروازے [illegible]

مکان بہت وسیع ہی بس یہ صحن مکان طی کر کے دالان مین آئی اور شمال کی طرف جو حجرہ تھا اُسکی طرف متوجہ ہوئی جیسے اُدھر کو قدم اُٹھایا قدم کا اُٹھانا تھا کہ آواز آئی کہ او ظالم کدھر جاتی ہی تو بڑی بیخوف ہی دربان جادو و دروازہ جادو کو مار کر یہان پہونچی ہی پھر بھی کچھ خوف نہین کرتی ہی کھڑی رہ مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون بس یہ جو صدا آئی سوماق نے پلٹ کر دیکھا دیکھا کہ ایک جوگی جسکے بڑے بڑے بال سیاہ فام بڑے بڑے دانت آنکھون اور منھ سے شعلے نکلتے ہوے میری طرف چلا آتا ہی یہی کہتا ہوا کہ کہان جاتی ہی بس جیسے وہ قریب آیا سوماق نے اسکی طرف بھی موتی کو کیا اُسی طور سے اُس موتی سے برق پیدا ہوئی اور اُس جوگی پر بھی پڑی کہ وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس نہایت ہی ہنگامۂ محشر افزا برپا ہوا آوازین ہولناک آئین تاریکی انتہا درجہ کی ہوگئی جب وہ سب آفتین کم ہوئین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من پاسبان جادو بود جب یہ صدا آچکی اور وہ تاریکی وغیرہ دفع ہوچکی اُسوقت سوماق نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش پڑی ہوئی ہی بس یہ حجرہ کی طرف چلی اور حجرے کا قفل توڑ کر اندر آئی اور یہ قفسہ حجرہ سے اُس صندوق کو جو کہ لٹکا ہوا تھا سحر کرکے اُتارا اور اُسکا قفل توڑا اور پر کا پٹرا جو ہٹایا دیکھا کہ ایک کیسہ سیاہ ناگن بیٹھی ہوئی ہی زبان نکالے ہوے بس فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر ہاتھ ڈالدیا اب جو ہاتھ ڈالا قبضہ پر پڑا اب جو اُٹھایا تو وہ ناگن نہ تھی اور کچھ تھا ایک تلوار نیام مین تھی اُسکے قبضہ پر لکھا تھا کہ این تیغ عشاق کش بس جب سوماق نے وہ تیغ پایا بہت خوش ہوئی اپنے دلمین کہا کہ خداوند کریم نے میری کمک کی کہ یہ تیغ ہاتھ آیا بس اُس صندوق وغیرہ کو اُسی طور سے چھوڑ کر باہر آئی اور مکان کو طی کرکے درہ مین آئی اور وہان سے اُس مقام پر آئی کہ جہان پر وہ نقب توڑا تھا بس نقب مین جاکر اُسی طور سے راہ طی کرکے اپنے خیمہ مین صبح ہوتے ہوتے پہونچ گئی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سب کام ملکہ نے حسب نشان دہی گوہر آبدار جو کہ اُسکے پاس ہی کیا اور اُس موتی کے ذریعہ سے پتہ بھی ملا اور سب کو قتل بھی کیا بس خیمہ مین آکر تھوڑے عرصے تک آرام کیا بعد کو جب صبح ہوئی بیدار ہوئی فوراً سب کو کوچ کا حکم دیا اور کہا کہ تم لوگ تو بالاے ہوا روانہ ہو مین اندر اندر زمین کے آتی ہون قریب لشکر اسلام پہونچکر ایک طرف صف باندھکر کھڑی ہونا جو کوئی دریافت بھی کرے تو کہنا کہ جب ہمارا مالک آئیگا وہ خود اپنے نام و نشان سے آگاہ کریگا اول تو مین تم سے پہلے پہونچ جاؤنگی یہ کہکر اور سحر کرکے غرق زمین ہوئی اور سحر سے زمین کھنی کرتی ہوئی طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی اسکی خواصین اور مصاحبین اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوکر چلین یہ تو ادھر سے جاتی ہین اور سوماق اندر زمین کے چلی جاتی ہی مگر ساتھ عجلت کے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ خانہ جان پہونچ گئی ہون اور مقابلہ ہونے لگا ہو یا صاحبقران نے لشکر مقابلہ کیا ہو کیونکہ سب ساحران لشکر اسلام قید ہوچکے ہین بس یہ تو اس خیال و فکر مین چلی جاتی ہی وہان ایوان سے اور عشاق سے نیمچہ زنی ہو رہی ہی اور ایوان بہت زخمی ہوچکی ہی اور پسپا ہونے لگی اور عشاق بڑھتا جاتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ اب اُسکے ظلم و ستم کی حد ہوچکی تھی اور نحوست بھی ستارۂ اہل اسلام کی جا چکی تھی اور عشاق نے شرور یہی کیا ہی اور اُسکا یہ قصد ہی کہ کسی مقام پر موقع پاکر ایسا ہاتھ دکھاؤن کہ ایوان کا سر تن پر سے کٹکر زمین پر گرے گو ایوان بہت زخمی ہی اور خون بھی

بہت گھٹا ہی طاقت بھی کم ہوتی جاتی ہی ایوان ایسی جرأت کی عورت ہی کہ اسقدر مجروح ہی خون
بہہ رہا ہی مگر مقابلہ سے ہٹتی نہین ہی برابر عشاق کے وار کو روک رہی ہی کوئی مقام
ایسا نہین ہی بظاہر جسم مین جو کہ زخمی نہوا ہو انسے تا پا مجروح تھی زخم کاری لگے تھے اب اسقدر طاقت
نہ تھی کہ وار کرے سوائے وار روکنے کے آنکھین بند ہوئی جاتی تھین ہر مرتبہ ہاتھ رک جاتا تھا بس اب
یہ حالت ایوان کی ہوئی اُسکو اپنی زندگی سے نا امیدی ہوئی بس اپنے دل مین یہ خیال
کیا کہ ای ایوان اب کوئی صورت زندگی کی نظر نہین آتی ہی طاقت جواب دے چکی ہی ہاتھ اب
اٹھ نہین سکتا ہی بس اب جو وہ وار کریگا کام تمام ہو جائیگا یہی وقت ہی کہ خداوند کریم سے رجوع
کر اور اپنے گناہونکے عفو ہونے کی دعا کر اور اہل اسلام کی اس بلا سے نجات پانے کی یہ خیال کرکے
بس برجوع قلب سے آہستہ آہستہ یون دعا کرنے لگی اور یہ شعر زبان پر بعجز وانکسار جاری کیا شعر
چو عاجز رہانندہ ئی انم ترا ٭ درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج وتاب ٭
دعا ہائے گند من کنم مستجاب ٭ ای کریم میرے حال پر رحم کر مین نہین عرض کرتی ہون کہ مرون
نہین اگر میرا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا ہو تو کچھ خوف نہین ہی شوق سے ملک الموت کو روانہ فرما کہ وہ میری
روح آکر قبض کرین کوئی مجکو عذر نہین مگر آرزو یہ تھی کہ مین اپنی آنکھون سے یہ دیکھ لیتی کہ
سمندریہ فتح ہو گیا اور اہل اسلام کا اُسپر قبضہ ہوا عشاق وسمندر شاہ مارا گیا اور سکہ
بادشاہ اسلام کا سمندریہ مین جاری ہوا اور دوسری میری یہ خواہش تھی کہ مین اس کافر
خانہ خراب کے ہاتھ سے نہ ماری جاتی تو اچھا تھا مگر جو تیری مشیت تیسری میری یہ آرزو ہی کہ جو
کچھ گناہ مجھ سے حالت کفر مین سرزد ہوئے ہین اُنکو معاف کر دینا اور میری توبہ کو قبول فرما
چوتھی آرزو میری یہ ہی کہ اس بلا سے لشکر اسلام کو نجات دے اور ان سب کو اس کافر کے
ہاتھ سے بچائے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تیرے دین و مذہب کے رواج دینے کے
لئے جہاد پر کمر کسے ہوئے ہین اگر یہ خدانخواستہ ہلاک ہوئے تو کون پھر تیرے دین کو رواج دیگا
اور کوئی ایسا نہین ہی کہ بیکسون کی حالت پر رحم کھائے اس ملک مین انکا دشمنون کے سوا
کوئی نہین ہی بس جہان تک ہو ای کریم کارساز اپنی عنایت اور بندہ نوازی سے ان سب کو
بچائے واسطہ تجکو اپنے عزت وجلال کا واسطہ انبیاے ماسبق کا میری سب آرزوئنکو پورا
کر اگر میری موت بھی آئی ہو تو اسوقت ٹل جائے مین اس کافر کے ہاتھ سے نہ قتل ہون اگر قتل
ہوئی تو سب ہنسینگے اور دشمن خوش ہونگے اور اہل اسلام پر سے اس بلا کو دفع کر یہ دعا جو
ایوان نے اُس حالت مجبوری اور ناچاری مین رجوع قلب سے مانگی چونکہ اب زمانہ
اجابت دعا کا قریب آچکا تھا اور بہت عرصہ ہو چکا تھا اہل اسلام پر سختی گذرتے ہوئے ستارونکی
نحوست بھی جا چکی تھی ایوان کی دعا قبول ہوئی عشاق زیادتی کر رہا تھا در آسمان وا تھے
تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر پڑا درگاہ خدا مین ایوان کی دعا قبول ہوئی ایوان تو دعا کر رہی
تھی عشاق نے پھر تیغہ کا وار کیا اُسنے جھک نیچے دیکھے سپر کا ہاتھ اٹھایا ادھر اسنے وار کیا ایوان
نے سپر اُٹھائی کہ درمیان سے زمین شق ہوئی اور غبار بلند ہوا عشاق یہ واقعہ دیکھکر
تکا ایوان بھی حیران ہوئی مگر بسبب غبار بلند ہونے کے کچھ دکھائی نہ دیا لشکر کفار نے
بھی دیکھا سمندر شاہ خوش ہو ہو کر شملاق سے کہہ رہا تھا کہ اُستاد نے ایوان کو آج قتل

کیا اب یہ جاتی کہاں ہی دیکھو کسقدر زرد ہو گئی ہی از سر تا پا جراحت سے چور ہی شملاق نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ جب آپ اسکو قتل کرینگے مگر آپنے ملاحظہ کیا کہ وہ بھی کس غضب سے لڑ رہی ہی اور مقابلہ کر رہی ہی یہ تو حالت ہو گئی بھاگتی نہین ہی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ بات ہی کہ نفس پاؤن پکڑے ہوئے ہی سب کنارہ کھڑے ہوئے ہین سمندر شاہ و شملاق مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شملاق سے دیکھا کہ درمیان میں عشاق اور ایوان کے زمین شق ہوئی اور غبار اٹھا شملاق سے سمندر شاہ سے کہا کہ آپنے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ خود بخود زمین شق ہوئی ہی اور غبار بلند ہوا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی شملاق تو ادھر سمندر شاہ سے یہ کہہ رہا تھا اور یہ واقعہ سب کنارہ کے لشکر نے بھی دیکھا سب اسی طرف متوجہ ہوئے اہل اسلام نے بھی دیکھا وہ بھی اسی طرف متوجہ ہوئے اور اہل اسلام ایوان کے لیے دعا کر رہے ہین اور دیکھ رہے ہین کہ جب وہ غبار برطرف ہوا دونون لشکر کے اہل لشکر نے اور سرداروں اور بادشاہ اسلام و صاحبقران و عیاروں و ایوان نے بھی دیکھا ادھر سمندر شاہ اور شملاق اور کل سرداروں اور عشاق نے بھی دیکھا کہ ایک آفتاب اس غبار کے برطرف ہونے کے بعد ظاہر ہوا اب جو سب نے غور کر کے دیکھا کہ ایک لڑکی برس بارہ تیرہ ایک کی چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا مگر غبار آلود مینڈھیاں گندھی ہوئی ناک مین ایک موتی کی نتھ کنز [illegible] کی نشانی اور سر سے پاتک زیور مین غرق جسم مین لباس سرخ یہ معلوم ہوتا ہی گویا آفتاب شفق مین ہی بس راوی بیان کرتا ہی کہ اسکے سراپا کی کیا تعریف کرون جو کہ از سر تا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہو ہر عضو اسکا نکسک سے درست تھا اٹھتی ہوئی جوانی سینہ برجستہ نکلا ابھار قیامت ڈھاتا تھا دل عشاق کو پامال کیے ڈالتا تھا عجب طرح کی رنگت [illegible] شوخ مزاج تھی اور چستی و چالاکی سے ہر عضو مین خون دوڑ رہا تھا ہر عضو کیسا تھا جب حور کی صورت اور حور کی سیرت اس نازنین نے پائی تھی کہ دیکھنے والے دل بیقرار ہو جاتے تھے خلاصہ یہ کہ اگر سراپا تحریر کیا جاے تو طول ہوا اصل مطلب فوت ہو بیان تو اب ہر مقام پر اختصار مد نظر ہی یہ چند شعر کافی ہین نظم — سبز نخل گل ہوا ئی تھنت

حسن یوسف فقط [illegible]	تھا یہ اس گل کا جامہ زیب بدن	سادی یہ تھا کہ بہی سو جوبن
آرسی ہیں کے بیچ ڈالے ہوے	پیاری پیاری کچین نکالے ہوے	ناک مین نیم کا فقط تنکا
شوخی چالاکی مقتضا سن کا	چشم بد دور وہ حسین آنکھین	رشک چشم غزال چین آنکھین
سارا گھر اسپہ رہتا تھا قربان	رزم گرمان کی تھی تو باب کی جان	جو سب اہل لشکر اسلام

اور بادشاہ و صاحبقران اور کل سرداروں نے دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ یہ نازنین یکایک کہاں سے پیدا ہوئی اور کون ہی ہر ایک یہ سراپا اور نزاکت دیکھکر حیرت زدہ ہوا سب کو سکتہ ہوا ایوان کی جو اس عالم مین یعنی حالت زخمدار ی اور مقابلہ مین نگاہ پڑی کیونکہ یہ درمیان مین ایوان و عشاق کے زمین سے نکلی کہا کہ اے سوماق تو کہان ادھر سمندر شاہ اور دیگر سرداروں اور اہل لشکر نے جو دیکھا ہر ایک کو حیرت ہوئی اور سب مع سمندر شاہ کے اسکے حسن خداداد پر فریفتہ ہو گئے جوانون کا کیا ذکر ہی جو کہ پیرسن تھے اور مرنے کے قریب تھے وہ بھی اسکو دیکھکر بیقرار ہو گئے عشاق کا یہ عالم ہوا کہ اسنے سوماق کو دیکھکر اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور زبان سے اُف نکل گئی آنکھون کے نیچے ایک چکا چوندہی بسبب اسکے شعاع حسن

سے آ گئی واقعی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا ایسا اُسنے حسن و جمال پایا تھا کہ اگر فرشتگان دیکھ لیتے تو مثل ہاروت و ماروت کے چاہ مین قید ہونے کی خواہش کرتے اُسکے چاہ زنخدان مین ڈوب کر مرتے اور پھر عمر بھر نہ نکلتے بس جب اُنکا یہ حال ہوتا جو کہ نفس امارہ نہین رکھتے ہین اور وسوسۂ شیطانی سے بچے ہوئے ہین تو خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو نفس امارہ اور خواہش نفس رکھتے ہین اور شیطان جنکے اوپر ہمہ وقت حاوی ہے تو اُنکا کیا حال ہوا ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر ایک خدا پرست و کافر اُسکو دیکھکر دلدادہ و فریفتہ ہو گیا مگر اہل اسلام تو صابر ہین صبر کو کام مین لائے کفار کا یہ حال ہے کہ سب اُسی طرف متوجہ ہین شملاق نے سمندر شاہ سے عرض کیا کہ یہ نیا گل کھلا خاک سے یہ کون نازنین زمین سے پیدا ہوئی کیا حسین ہے اور کس باغ کی پھول ہے اور کس شجر حسن کا ثمر ہے اور کس آسمان جمال کی قمر ہے سمندر شاہ نے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا کوئی سحر ہے ایوان کا یا کوئی ہیر پھیر اُسکا کہ اُسکی مدد کو ایسی صورت دلفریب بنکر ظاہر ہوا کہ جسکے سبب سے دل کو کشش ہوتی ہے اسکا حسن تو مقناطیسی اثر رکھتا ہے شملاق نے عرض کیا کہ کچھ عقل نہین کام کرتی ہے ضرور بالضرور یہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہے اور کوئی نہ کوئی فریب ہے خداوند تصویر اُستاد کو بچائین جب سے مین نے اُس نازنین کو دیکھا ہے مجکو اُستاد کی طرف سے یاس ہو گئی ہے اب مجکو بچتے نہین معلوم ہوتے ہین خود مجکو دل مین دھڑکن ہو رہی ہے ہاتھون اُچھل رہا ہے خیالات فاسد آ رہے ہین سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہی میرا بھی حال ہے مگر کوئی مقام انتشار نہین ہے خداوند تصویر کا فضل ہے اگر یہ سحر ہے ایوان کا تو اُستاد دفع کرینگے اگر یہ سحر ہے اُسکا تو بھی اُسکی تدبیر کرینگے اگر کوئی اُسکی عزیز ہے تو اُسکے ساتھ قتل کرینگے یہ جانے کہان ہے بلکہ مین اُستاد سے کہدونگا پکار کر کہ جہان تک ممکن ہو اسکو زندہ اسیر کر لیجیئے گا کیونکہ مین اسپر عاشق ہو گیا ہون سمندر شاہ شملاق سے یہ کہہ رہا ہے کفار نے بھی اسکو پہچانا نہین ہے کیونکہ نہ آجتک یہ کبھی ایوان کے ساتھ سمندریہ مین آئی نہ میلے مین نہ کسی مقابلہ مین ایوان نے کبھی اسکو گھر سے نکلنے نہین دیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسپر کسی کی نگاہ پڑے اور نظر لگ جائے تو خرابی ہو دوسرا سبب یہ تھا کہ یہ خیال تھا کہ یہ لوگ بہت خراب ہین سمندر شاہ وغیرہ ایسا نہو کہ کوئی عاشق ہو جائے اور خواہش کرے تو اُسوقت مین خرابی ہوگی اور یہ مین ان لوگون کے ساتھ اسکو منسوب کرونگی کسی عالی خاندان لڑکے کے ساتھ منسوب کرونگی جو کہ اصل و نسل کا بادشاہ ہوگا بنا ہوا نہوگا بس ان ان خیالات سے ایوان نے اسکو کسی مقام پر نہ جانے دیا نہ کبھی اپنے ہمراہ لیگئی نہ ان کے ہمراہ جانے کی روادار ہوئی سواے محل کے یا باغ کے اس سبب سے کوئی سوماق سے واقف نہ تھا نہ پہچانتا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہے جب کفار نہ واقف تھے تو اہل اسلام کیا واقف ہونگے اگر کوئی ایوان کے شہر مین گیا بھی اور دربار مین تو بھی سامنا نہین ہوا سوماق کا کیونکہ اُسکو حکم ہی نہ تھا دربار مین آنے کا جب کوئی غیر ملک کا آدمی دربار مین آئے تو اُس زمانے مین ملکہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب یہ خبر آتی تھی کہ فلان سوداگر یا فلان ملک سے نامہ بر نامہ لیکر یا کوئی سفیر آتا ہے تو اُسوقت اگر سوماق دربار مین ہوتی تھی تو اُٹھا دیجاتی تھی بس یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب کہ کسی نے سواے لشکر ایوان اور ایوان کے ملکہ کو نہین پہچانا سب حیرت زدہ ہو رہے ہین عشاق کی تو یہ نوبت ہے کہ مثل تصویر کے کھڑے ہوا اُسکی منتظر [illegible]

سب کام بھول گیا ہی نہ ایوان پر وار کرتا ہی نہ کچھ اُس نازنین سے سوال کرتا ہی کہ تو کون ہی بس ساکت کھڑا ہی جب ایوان نے سوماق سے کہا کہ او سوماق تو کہان سوماق نے ایوان کی طرف دیکھا اُسکو از بس کہ تاب جراحت سے چور پایا دیکھا کہ ایک طرف لشکر کثیر صف آرا ہی مگر سب مسلمان ہین اُنمین ساحرونکا بھی لشکر ہی اور سب پریشان ہین اور اسی طرف دیکھ رہے ہین اور ایک طرف خالہ کا لشکر صف آرا ہی اور ایک سمت لشکر کفار ہی مگر لشکر کفار بھی اسی طرف دیکھ رہا ہی سوماق نے سمندر شاہ اور اُسکے لشکر اور عشاق اور کل سردارون کو پہچان لیا اور بلکہ جو جو سردار اور ساحر سمندر شاہ کی طرف سے لشکر اسلام کے شریک ہوگئے تھے اُنکو بھی پہچان لیا اسکا سبب یہ تھا کہ ان سبکی تصویرین دیکھ چکی تھی اور پرچہ اخبار سے اسپر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ فلان فلان بادشاہ اور سردار شریک لشکر اسلام ہوگئے ہین بس اس سبب سے اسنے لشکر اسلام اور کفار کی شناخت کرلی سوماق نے عشاق کی بھی تصویر دیکھ چکی تھی بس اسنے عشاق کو بھی پہچان لیا کہ یہ ہی عشاق ہی دوسرے یہ بھی موتی سے ظاہر ہو چکا تھا کہ تیری خالہ سے اور عشاق سے مقابلہ ہو رہا ہی اس سبب سے اور شناخت کرلیا بس ایوان نے جو یہ کہا سوماق نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا ای امی جان آپکا یہ کیا حال ہوا واہ کیا خوب آپ نے مجکو فقرہ دیا بچہ تھی بہلا دیا اور خود لشکر لیکر اس طرف تشریف لائین مین بھی آپکے فقرہ مین آگئی کہ آپ نے وعدہ کیا ہی کہ جب لشکر لیکر جاؤنگی تجکو ہمراہ ضرور لیجاؤنگی مین نے خیال کیا کہ امی جان کبھی جھوٹ نہ بولینگی چنانچہ اسی خیال کے سبب سے مین بے فکر ہوگئی بس آپ مجکو فقرہ دیکر اس طرف تشریف لے آئین اور مجکو آگاہ بھی نہ کیا یہان آپکا یہ حال ہوا جب عرصہ ہوا میرا خود بخود دم گھبرایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ لشکر لیکر تشریف لیگئین بس مین بھی اُسیوقت بدون والدہ کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہولی مع انیسون اور جلیسون اور خواصون اور مصاحبون کے اُنکو تو بلا لئے آسمان پہ چلنے کا حکم دیا اور خود بغرق زمین ہوکر چلی خیر عین وقت پر تو پہونچی اور آپکو زندہ دیکھا اگر تھوڑی دیر نہ آتی تو آپکے دشمنونکو زندہ نہ پاتی یہ کیا غضب کیا کہ مجکو آگاہ نہ کیا اب آپ لشکر مین تشریف لیجائین مین اس سے مقابلہ کرتی ہون یہ مونڈی کاٹا جاتا کہان ہی اسنے میری امی جان کو بہت پریشان کیا کیا اور نہ جانتا ہی مین آنکی لونڈی موجود ہون ایک جنبش لب مین تو اسکا کام تمام ہوگا نہ معلوم کیا سبب ہوا جو آپ مجروح ہوئین یہ جو سوماق نے کہا ایوان نے ایک آہ کی اور کہا کہ او چھوکری تو کیون بدون امان کے آگاہ کیے باغ سے ادھر چلی آئی افسوس بس اُن کمبختون نے تجکو منع بھی نہ کیا اور ادھر آنے دیا اگر خدانخواستہ تجکو کچھ چشم زخم پہونچا تو مین کسی طرف کی نہ رہی اور اس بڑھاپے مین یہ صدمہ مجکو پہونچا اور کیا مین اپنا روی سیاہ ماران تیری مان کو دکھاونگی اگر خدانخواستہ کچھ نوع دگر ہوگی ای سوماق تو واپس جا تو اس سے مقابلہ نہ کر جبکہ مین جہاندیدہ اسکے فریب مین آکر مجروح ہوئی تو تیری کیا حقیقت ہی ابہی جوانی اور میرے حال اور اپنی مان پر رحم کھا تو نے بڑا غضب کیا کہ تو یہان آئی مین اسی سبب سے تجکو فقرہ دیکر ادہر بدون تیری اطلاع کے چلی آئی تھی للہ تو مقابلہ نکر سوماق نے جواب دیا کہ امی جان آپ اطمینان فرمائیے اور اپنے لشکر مین جائیے اور زخمون کو اپنے باندھیے

وہ اب کو مارے لیتی ہون یہ سنتے ہی ہاتھ سست جاتا کہان ہی اسنے بہت سر اٹھایا ہی ایوان نے کہا
کہ اے چھوکری کیا دیوانی ہوئی ہو تو میرے کہنے پر نہین عمل کرتی ہی راوی نے کہا ہی کہ عشاق
کھڑا ہوا دونون کی تقریر سنتا رہا جب یہ ایوان نے سوماق سے کہا سوماق نے جوابدیا کہ
اب تو مین واپس نجاؤنگی جب دون اس سے مقابلہ کیے ہوے آپ بیکار اصرار فرماتی ہین
آپ لشکر کو واپس جائیے یہ کہکر قسمین دینے لگی کہ آپ مجکو مقابلہ کرنے سے منع نہ فرمائین اور
خود لشکر کو واپس جائیے جب ہزار ہا قسمین سوماق نے دین اسوقت ایوان نے کہا
اے چھوکری تو نے مجکو بہت پریشان کیا ہی اچھا تو برا سے مقابلہ جا اور مقابلہ کرین اسی مقام پر
کھڑی ہوئی اور تیرے مقابلہ کا تماشا دیکھتی ہون آسنے جوابدیا کہ آپ لشکر مین تشریف لیجائیے
چونکہ آپ مجروح ہین آپکو زحمت ہوگی کہا کہ بس اب تو زیادہ اصرار نکر اور ضد نکر مین نہ مانونگی
سوماق خاموش ہو رہی اور قصد کیا کہ پلٹون کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایوانیہ کی طرف سے
ابر ظاہر ہوا اور وہ ابر جب شق ہوا تو سب نے دیکھا کہ آٹھ نو سو ساحریان تازہ دم فرسے پر
سوار اس ابر سے پیدا ہوے اُن سب نے بھی دیکھا کہ تین لشکر جھٹ آرا ہین پہچان لیا کہ ایک
لشکر اسلام ہی اور ایک ہماری ملکہ ایوان کا لشکر ہی اور ایک سمندر شاہ کا بس یہ سبکی سب
ایوان کے لشکر کی طرف چلین کفار و اہل اسلام نے دیکھا تھا کہ اس ابر سے بہت سے
ساحریان پیدا ہوئین اور ایوان کے لشکر کی سمت چلین خیال کیا کہ ایوان کی ملازم ہین ادھر
اُن سب نے دیکھا کہ ملکہ ایوان مجروح کھڑی ہوئی ہین اور ہماری ملکہ سے باتین کر رہی ہین
اور عشاق خاموش کھڑا ہوا ہماری ملکہ کو دیکھ رہا ہی بس سب نے اسی مقام پر سے جھک کر
ایوان کو سلام کیا اور لشکر مین آئین سرداروں نے لشکر ایوان کے اُنسے دریافت
کیا کہ تمہارا آنا کیونکر ہوا کیونکہ ملکہ تو منع کر آئی تھین ملکہ سوماق کو یہ حال کیونکر معلوم
ہوا اُنھون نے اُنسے کہا کہ کئی دن تک تو ملکہ کو کچھ خیال بھی نہ آیا لہو لعب مین مصروف رہین
اگر خیال بھی آیا تو ہمنے اور باتون مین لگا لیا اور ٹال دیا مگر آج کئی دن کا ذکر ہی کہ ملکہ نے
ہمسے کہا کہ تم سب نے مجکو دھوکا دیا اور رامی جان نے بھی وہ تو لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام
تشریف لیگئین اور مجکو ہمراہ نہ لیا بس ہم ان کر دیان بھی جلتی ہون ہمنے لاکھ لاکھ ٹالا مگر
ملکہ کب سماعت کرتی ہین اپنی ضد کی رہین فرمایا کہ مجکو بہوتی سے ظاہر ہو چکا ہی کیون
فقرہ دیتی ہو بس یہ جو ہمسے ملکہ نے فرمایا ہمنے بھی خیال کیا کہ اب اس امر مین کوشش کرنا بیکار
ہی جو ملکہ فرماتی ہین وہی کرو بس ہم سب نے سامان سفر درست کیا ملکہ اُسیدن وہان سے مع دون
اپنی ماں کو آگاہ کیے ہوے روانہ ہوئین فلان مقام تک ہم سبکے ہمراہ آئین شب وہان بسر کی
صبح کو ہمکو حکم دیا کہ تم سب ظاہر کے راستے سے آؤ مین غرق زمین ہو کر جاتی ہون بس ہم سب
اس راہ سے آئے اور ملکہ اندرون زمین روانہ ہوئین وہ ہمسے قبل آ رہیہ نجلین دیکھو وہ اپنی
خالہ سے باتین کر رہی ہین یہ ملکہ کا کیا حال ہی سب نے کہا کہ ملکہ ایوان سے اور عشاق
سے مقابلہ ہوا ملکہ ایوان عشاق پر غالب آئین سحر مین اسنے نیچہ سے مقابلہ کیا اُسمین بھی
برابر رہین بس آسنے عاجز ہو کر دھوکا دیکر ملکہ کو مجروح کیا ملکہ مکر سے عشاق کے مجروح
ہوئین یہ کہکر سب حال جنگ بیان کیا اور بتایا کہ یہ لشکر اسلام ہین یہ جو علم کے سایہ مین

کمرشتے ہین یہ صاحبقران ہین اور وہ تخت پر بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر غیر ساحر دکھائی دیتا ہی اور وہ لشکر ساحرونکا اور کہا کہ یہ سیاہ سمندر رشاہ کی ہی اور وہ سمندر رشاہ کھڑا ہی اُن سب نے کہا کہ اسکو تو پہچان لیا تھا ہان صاحبقران وغیرہ کو نہین پہچانا تھا تو اب معلوم ہوگیا یہ سب بھی لشکر ایوان مین آکر صف آرا ہوئین ایوان نے اُن سب کو دیکھکر سوماق سے کہا کہ تمھاری خوامین وغیرہ بھی آگئین سوماق نے عرض کیا کہ جی ہان وہ میرے ہمراہ چلین تھین مین اس طریقہ سے آئی وہ ظاہر کی راہ سے اب مین بمقابلۂ عشاق جاتی ہون یہ کہکر طرف عشاق کے چلی عشاق نے اسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر دل سے کہا کہ یہ تجھ سے مقابلہ کرنے آتی ہی تیرا دل اسکے مقابلہ سے خوف کرتا ہی اور یہ تیرے دل کی حالت ہی کہ جب سے اسکو دیکھا ہی بیقرار رہتی دیکھیے ہوتا کیا ہی بس یہ خیال کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا پہلے اسکو نصیحت کرونگا جب نہ مانے گی تو پھر مقابلہ کرونگا اور زندہ اسیر کرونگا کیونکہ اس سے زندگی کا مزہ حاصل ہوگا اس پیرانہ سالی مین خوب مزے ہونگے راتون کو جب یہ لپٹ کر ساتھ سوئیگی کیسی جوان ہی کیا کیا لطف ملینگے مگر عشاق کی حالت یہ ہی کہ اسکو دیکھکر کانپا جاتا ہی اندام مین لرزہ پڑا ہوا ہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہی خیال دلمین کرتا ہی کہ معشوق کا جو سامنا ہی اور تو اسیر عاشق ہو چکا ہی دل قابو مین نہین ہی اور یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم پہونچے اس سبب سے تیری یہ حالت ہی یہ تو سن چکا تھا اور اسیر ثابت ہو چکا ہی کیونکہ کھڑا ہوا سن رہا تھا کہ یہ ایوان کی بھانجی ہی اور رہاران کی لڑکی ہی سوماق اسکا نام ہی خالہ کی محبت مین بدون مان کو آگاہ کیے ہوئے باغ سے چلی آئی ہی ایوان بھی اس سے الفت کرتی ہی بس اسنے ایسے ایسے خیالات دلمین کیے جب یہ اُدھر کو چلی سمندر رشاہ نے شملاق سے کہا کہ ضرور یہ کوئی قرابت دار ایوان کی ہی کیونکہ تمنے دیکھا کہ ایوان سے باتین کرکے اور اُسکو روک کر اُستاد کے مقابلہ کو چلی ہی شملاق نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر سوماق عشاق کے مقابلہ مین پہونچی اور کہا کہ او بوبک کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر امی جان کے قدمون پر گر اور اپنی خطا معاف کرا اور مثل ہم سبکے دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو نے بہت سبکو پریشان کیا ہی مین تیری جان کی ملک الموت ہون میری طرف کیا کھڑا ہوا حیرت سے دیکھ رہا ہی جو مین کہتی ہون اُسپر عمل کر یہ جو سوماق نے عشاق سے کہا اور عشاق نے سوماق کو اپنے روبرو کھڑا ہوا پایا اور اسکی زبان سے تقریر سنی یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھول دہن سے گر رہے ہین تقریر نہین کر رہی ہی ایسی شیرین زبان تھی کہ عشاق اسکی تقریر پر مثل فرہاد کے کہ جیسے فرہاد شیرین کی تقریر سنکے فریفتہ ہوگیا تھا ویسے ہی یہ بھی سوماق کی تقریر سنکے اور زیادہ فریفتہ ہوا اور دل قابو سے جاتا رہا دلمین قصد کیا کہ لپک کر اسکو گلے سے لگا لیجیے اور لب و عارض کے بوسے لیجیے مگر خوف معلوم ہوا کہ ایسا نہو کہ خفا ہو جائے تو پھر بڑی خرابی ہو شاید ابھی تو سمجھانے سے مان لے اور پھر اگر ایسی حرکت کی تو مشکل ہی یہ خیال دل سے کرکے اور اسکی تقریر سنکے عشاق نے جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم تمنے یہ جو فرمایا کہ مین تیری جان کی ملک الموت ہون یہ بجا ارشاد ہوا نہ تمنے کوئی تلوار لگائی نہ کوئی سحر کیا مگر مین بدون اسکے تمھاری ہی صورت دیکھکر مرگیا جو چاہو سو کرو یہ سر حاضر ہی میرا دل تو تیر آچکا ہی بس تمپر مرتا ہون تم تو اپنی تیغ نگاہ سے مجکو قتل کر چکین اب کیا قتل کروگی یہ سر حاضر ہی چاہو کاٹ لو

چاہو بخشش دو مین تو تمھارا غلام ہون جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی بس وہ تدبیر کرو
کہ دل قابو مین آئے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو میرے ہمراہ یہان سے چلو میرے
مقام پر مین سمندر شاہ کو بھی چھوڑ دونگا وہ جانے اسکا کام جانے اور لشکر اسلام سے وہ مقابلہ
کریگا بس مین تمکو یہان سے اپنے ہمراہ اپنے مقام پر لیجاؤنگا اور تمھارے ساتھ عقد کرونگا گو
مرد پیر ہون مگر اسقدر قدرت رکھتا ہون کہ تمھاری خواہش پوری کردونگا اور اپنے کو سحر سے
جوان بھی کرلونگا مگر اسی شرط سے کہ تم میرا ساتھ دو اور یہ جو تمنے اپنی خالہ کے بہکانے اور ورغلانے
سے اپنا دین ترک کیا ہی اسکو اختیار کرو کیونکہ تمھاری خالہ ایک تو عورت ہین اور دوسرے
ضعیف ہوگئی ہین اس سبب سے انکی عقل بالکل زائل ہوگئی ہی بس انھون نے عقل سے تو کام
لیا نہین صرف اہل اسلام کے بہکانے پر جو کہ ایک عالم کو خراب کرتے پھرتے ہین آگئین اور انکا
دین قبول کرلیا اور یہان سے جاکر تم سب کو بھی بہکایا اور دین قدیمی ترک کرایا تم میرے کہنے پر
عمل کرو اور اپنا دین اختیار کرو اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہو اگر ممکن ہو اپنی خالہ کو بھی سمجھاؤ
اور انکو بھی اس امر پر راضی کرو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور جس طور سے حکومت
کرتی تھین کرین اگر سمندر شاہ انسے کسی قسم کی خصومت کریگا تو مین اسکو اسکا جواب دونگا
تمسے کوئی غرض نہوگی اور اگر وہ نہ راضی ہون تم ضرور ایسا کرو ملکہ مین تمھاری خالہ اور مان کو بھی
قتل کرکے اس ملک کا حاکم کردونگا تم حکومت کرنا ان سب پر تمھارا قبضہ کرادونگا کیونکہ اب تو مین
تمھاری غلامی اختیار کرتا ہون یہ جو تمنے کہا کہ تم اپنے رومال سے ہاتھ باندھکر میری خالہ کے قدمون پر
گرو اور اپنی خطا معاف کراؤ مجکو کوئی عذر نہ تھا کیونکہ اب تو وہ میری بزرگ ہوئین اور مین
انکا خوردار سابق سے مجکو انکی خدمت مین نیاز تھا مین نے پہلے انکو سمجھایا تھا انھون نے
میرے کہنے کو سماعت نہ کیا مین ناچار ہوگیا اور اب بھی مجکو عذر نہین ہی صرف اسقدر خیال
ہی کہ وہ میرے دشمنون کی شریک ہین اور دوسرا مذہب رکھتی ہین اگر یہ امر نہوتا تو مین
اسقدر عذر بھی نہین کرتا وہ اسوقت اپنا مذہب قدیم اختیار کرین اور اہل اسلام کی رفاقت ترک
کرین مین موجود ہون کیونکہ اب تو انکا خورد ہوا چاہیے وہ اس گستاخی کی مجکو سزا دین اور اپنے
ادنے ملازم کے ہاتھ سے میری گوشمالی کرائین مگر دو کام کرین کہ ایک تو اپنا مذہب قدیم
اختیار کرین دوسرے تمھارے ساتھ میرا عقد کردین تاکہ مین تمسے وصل حاصل کرکے اپنے
دل مضطر کو تسکین دون مجکو کسی قسم کا عذر نہین ہی مین حاضر ہون یہ جو تقریر مہمل عشاق سے کی
سوماق کا یہ حال ہوا فرط غیظ سے رنگ اسکا لال ہوگیا تیوریان چڑھ گئین ابرو برہم ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو سرو ہیان ہین کہ برائے قتل عشاق پیوستہ ہین دو جو شکنین پیشانی پر فرط غیظ
سے پڑین تھین انکا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ برائے قتل عاشقان تلوارین ہین کہ نیام
سے باہر نکل آئی ہین برہم ہوکر اور تیوریون پر بل ڈالکر بنگاہ غیظ عشاق کی طرف دیکھکر کہا
کہ کیا تجھو دیوانہ ہوگیا ہی کہ جو ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لاتا ہی یہ تونے کیا کہا اور تونے کیا اسکا
جواب مہمل دیا جو کہ بالکل سمجھ مین نہین آیا بس سیدھے طور سے تو ہمارے سوال کا جواب دے
اس تقریر فضول کو جانے دے کیا ہمنے یہی پوچھا سوال کیا تھا جو تو اس طور سے تقریر کرتا ہی کیا تونے
کوئی ہمکو بھی ایسا ویسا تصور کیا ہی ابکی جو ایسی تقریر کریگا تو گدی سے زبان کھینچ لی جائیگی کیا

شامت تو نہین آئی ہی جو تو یہ تقریر کرتا ہی کیا سڑی ہو گیا ہی حواس جاتے رہے ہین بسبب پیرانہ سالی
کے بس چوٹ پر میری خالہ نے کیا خوب کیا اور جو کچھ ہمنے کیا اچھا کیا تو کون ہی ہمارا اتالیق نہین ہی جو ہمکو
سمجھاتا ہی اندر تو کیا میری خالہ اور ماں کو قتل کرکے تجکو بادشاہ کریگا اور تمام ملک سمندر شاہ کے
میرے قبضے مین کرا دیگا بس اگر یہ امر شدنی ہی اور خدا دنیا کرکے ہمکو منظور ہی کہ مین تمام ملکون پر
سمندر شاہ کے قابض ہو جاؤن تو وہ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکالےگا کہ میرا قبضہ ہو جائیگا اور خداوند کریم
وہ دن نہ لائے کہ مین خالہ اور ماں کو قتل کرکے خود حکومت کرون بلکہ یہ ہی کہ مین اُنکے سامنے
باآبرو و عزت دنیا سے جاؤن ہمیشہ رو برو اُنکے قتل کرنے کا نام لیتا ہی ہر شعر تیری زبان
کا نکلے لونڈی جیالی اُنکا سینہ نکے ہے وہان تیرا خون بہاؤن اور تجکو آتش نمدہ کرون او وہ کیا طاقت
رکھے گا تیرے سر پر تو شیطان سوار ہی تیرا مقام نار ہی تیرا مسلمان ہونا دشوار ہی جسکو خدا توفیق
دیتا ہی وہ اس راہ کو اختیار کرتا ہی تو کیا کرےگا بس اب کسی قسم کا جواب نہ دینا اگر اپنی جان کی
خیریت چاہتا ہی تو اطاعت اسلام کر ورنہ حربہ کر میرے گوش تیری تقریر کے سننے کی تاب نہین لا سکتے
ہین عشتاق نے جواب دیا کہ اے ملکہ عالم اے آرام دل مضطر اے جان عاشق رنجور یہ جو تمنے فرمایا
کہ تو دیوانہ ہو گیا ہی ضرور مین تمھاری صورت دیکھکر دیوانہ ہو گیا ہون اور تمھارے عشق کا دیو
میرے سر پر سوار ہی بس تمکو اختیار ہی چاہے قتل کرو چاہے اپنے وصل سے شاد کرو عاشق
تو ہمیشہ معشوق کے ظلم و ستم کی برداشت کرتے ہین نکل جائین وہ ہاتھ جو تمپر بار دوستانہ اُٹھین
کٹ کر رہ جائین وہ آنکھین جو تمکو بنگاہ دشمنی دیکھین بس تمکو جو امر لازم ہو وہ کرو چاہے میری
زبان کھینچ لو چاہے اپنی آغوش مین لو اور اپنے لب و عارض کے بوسے دو مین تو تمپر
نثار ہو چکا اور اپنی جان تمپر فدا کر چکا یہ جو عشتاق نے کہا اور بوسون کا نام لیا تب سوماق
کو تاب نہ رہی اور یہ کہا کہ تو اسی طور کی تقریر کیے جاتا ہی شامت ہی آئی ہی رہ تو جا تا کہان
ہی مین سارا دیوانہ پن نکالے دیتی ہون اور دیو عشق کو تیرے سر پر سے اُتارے دیتی
ہون اپنے وصل سے شاد کرتی ہون عروس مرگ سے تجکو ہمکنار کرتی ہون تو یون
نہ مانےگا جب تک سزا نہ پائیگا اسی طور سے بیہودہ بکے جائیگا یہ کہکر سوماق نے موتی
نکالا اور اُسکو ہاتھ پر رکھکر سامنے کیا عشتاق کے عشتاق اُسکے عشق مین مبہوت کھڑا تھا
اور کہہ رہا تھا کہ جو چاہو وہ کہو مین تو بندہ بے زر ہون مگر اپنے وصل سے شاد کرو اور نہ
معلوم کیا کیا بیہودہ کلمے زبان پر لا رہا تھا کہ جو باعث غیظ و غضب تھے سوماق طریقہ
اسلام سے واقف ہی نہ تھی دوسرے اُسکی تقریر بیہودہ سے بہت غصہ آیا تھا بس اُسنے
خود ہی پہلے اُسپر حربہ کیا یعنی موتی کا عکس ڈالا عکس پڑنا تھا کہ ایک برق کوند کر بالائے آسمان
گئی اور وہان سے کڑک کر چلی یہ جو سمندر شاہ نے دیکھا شملاق سے کہا کہ غضب ہوا اُستاد
تو خاموش کھڑے ہین اُسکی طرف دیکھ رہے ہین اور اُسنے حربہ کیا اب کیا ہوگا دیکھو وہ برق
چمک کر اُستاد پر گرا چاہتی ہی مین پکار کر کہتا ہون کہ آپ کس فکر مین ہین شملاق نے کہا کہ ضرور
بس سمندر شاہ نے اپنا تخت پرے سے نکالا اور چند قدم بڑھکر پکارا کہ اے اُستاد آپ کس فکر مین
ہین اُسنے اپنا حربہ کیا ہی دیکھیے وہ برق سحر کوند کر آپ پر پڑتی ہی جلد تدبیر بچنے کی فرمائیے ادھر
تو سمندر شاہ نے کہا اُدھر برق ہوئی اور ایک پتلی زمین سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک

پھول تھا اُسنے عشاق کو دیا جیسے عشاق کے ہاتھ مین وہ پھول آیا اور اُسکی خوشبو دماغ مین پہونچی سارا عشق رفو چکر ہوگیا اُس پھول کی یہ خاصیت ہی کہ اگر عشق اصلی بھی ہو تو وہ اُسکی خوشبو سے جاتا رہتا ہی انسان ہوش مین آجاتا ہی اسی عشاق کا بنایا ہوا ہی اور اُس عشق کا کیا ذکر ہی جو کہ سحر کے سبب سے ہو گو عشاق کو سوماق سے عشق اصلی تھا مگر پھول کے سونگھتے ہی برطرف ہوگیا اُس پتلی نے کہا کہ آپ کس فکر مین ہین سوماق نے بڑے غضب کا حربہ آپ پر کیا ہی جلد اپنے کو بچائیے بلکہ اُس پھول کی یہ بھی ایک خاصیت ہی کہ جس سے حد درجہ کی الفت ہوا ور عشق ہوا ور جب اُس پھول کو سونگھ لے اُس سے اُسی مرتبہ کی عداوت ہوجاتی ہی اور وہ جو کہ عاشق ہوتا ہی اپنے معشوق کا دشمن جانی ہوجاتا ہی عشاق کو سوماق کی الفت جو جاتی رہی بلکہ دشمن ہوگیا ایسا دشمن ہوا تھوڑے ہی عرصے مین کہ خواہان جانکا ہوا بس جب یہ اُس پتلی نے کہا ادھر سمندر شاہ نے پکار کر کہا عشاق نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا دیکھا کہ برق کوندکر میری طرف آتی ہی جلدی سے وہ پھول تو اُس پتلی کو دیا اور کہا کہ تو جا اُس پتلی نے قصد کیا کہ مین غرق زمین ہون یہ امر سوماق کو ناگوار ہوا کہ اسنے ظاہر ہوکر عشاق کو آگاہ کیا چونکہ اسکا نام برق مزاج ہی فوراً غصہ آگیا اور ایک مرتبہ جو کچھ پڑھکر ہاتھ کو گردش دی وہ پتلی غرق زمین نہونے پائی تھی کہ ایک برق کوندکر قبل عشاق پر گرنے کے اُس پتلی پر گری کہ وہ جلنے لگی اور چلائی کہ ای آقا یہ کنیز تو آپ پر نثار ہوئی وہ پتلی بھی جلگئی اور وہ پھول بھی یہ امر عشاق کو اور ناگوار ہوا سوماق سے کہا کہ او چھوکری تونے بڑا غضب کیا تھا کہ پہلے تو مجکو غافل کیا باتون مین تیری باتون مین مصروف ہوا اور تونے سحر کرکے میرے اوپر برق گرانا چاہی میری کنیز نے نکلکر مجکو آگاہ کیا تو تونے اُسکو جلا دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی اُسکے عوض مین مین تجکو قتل کرونگا پہلے تیری برق کو دفع کرونگا بس یہ کہکر عشاق نے دیکھا کہ برق قریب آگئی ہی اور یہ سحر اسکا بڑے غضب کا ہی یون نہ دفع ہوگا خالی دلبس سحر کرکے اور زمین مین پاؤن مارکر غرق زمین ہوگیا اب جو اندر زمین کے جاکر خیال کرتا ہی اور دیکھتا ہی کہ مین اسپر غالب آؤنگا تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ تیری قاتل ہی اور تو نہ غالب آئیگا چند ستارے ایسے نحس آئے ہین کہ جو خواہان جان کے ہین مگر کئی دن تک اُنکا اثر رہیگا اگر وہ نہ آتے کچھ مضائقہ نہ تھا مگر اب کیا ہوتا ہی تیرے اوپر چار دن بہت نحس ہین اسمین تیری جان بچتی معلوم نہین ہوتی ہی یہ جو عشاق نے دریافت کرنے سے پایا پہلے تو متفکر ہوا اور بہت پریشان ہوا خیال کیا کہ اندر ہی اندر یہان سے چلا جاؤن اور کسی مقام پر پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہون کہ یہ چار دن جو کہ نحس ہین کٹجائین پھر آکر مقابلہ کرون تاکہ اس آفت سے بچون چونکہ قضا آچکی تھی پیمانہ عمر لبریز ہوچکا تھا کیونکر اس خیال پر عمل کرتا فوراً دوسرا خیال دلمین پیدا ہوا جو کہ باعث قتل ہوا کہ یہ سب جھوٹ ہی نہ کوئی ستارہ منحوس ہی نہ دن نحس آئے ہین کچھ حساب مین غلطی ہوئی مجکو کون قتل کرسکتا ہی کیونکہ مجکو تو سامری و جمشید سحر بند کرگئے ہین اور میرے قتل ہونے کا تیغہ بناکر مجکو دے گئے ہین مین نے اُسکو بڑی حفاظت سے رکھا ہی اُس مقام کا پتہ آجتک سوائے میرے کسی کو نہین معلوم ہی مین نے سامری و جمشید سے تو کہا انہین انھون نے یہ بھی کہدیا تھا کہ جب تلک یہ تیغہ نہوگا اگر تمام عالم تیرے قتل کرنے کی فکر کریگا تو قتل نہ کرسکیگا بس نہ وہ تیغہ کسی کو ملیگا نہ مین قتل ہونگا یہ کہنا اور یہ جو ظاہر ہوا ہی بالکل غلط ہی

کبھی سامری و جمشید کا قول جھوٹ نہوگا وہ خداوند تھے جو اُنھون نے حکم لگایا وہ درست ہوا کبھی اُسمین فرق نہوا یہ اسوقت بالکل جھوٹ زائچہ سے ظاہر ہوا کہ یہ تیری قاتل ہی بھلا اسکو تیغہ کہان ملا ہوگا فرشتہ تو پا نہین سکتا ہی یہ کہان سے پائیگی نہ وہ تیغہ ہوگا نہ مین قتل ہونگا صرف میری نگاہ کا فرق ہی چونکہ مین اسوقت بدنوا اس سیت ہو رہا ہون بس یہ زائچہ مین ہوگا کہ یہ تیرے ہاتھ سے قتل ہوگی اسکے دن نحس ہین اور ستارے منحوس ہین ادھر اُس حکم کو اُلٹا خیال کریگے اور یہ خیال کر کے کہ کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا ہی پھر اپنے زائچہ نہ کیا بقول شاعر ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود بس جب قضا آجاتی ہی تو اچھی بات اور سچ اُلٹی جھوٹ معلوم ہوتی ہی چنانچہ جیسا کہ اسوقت مین نے عشاق کا واقعہ تحریر کیا چونکہ قضا قریب آگئی تھی یہ خیال پیدا ہوا اور نہ فوراً طبقہ زمین کا توڑ کر نکلا اُدھر وہ برق سوماق کی خالی گئی سوماق اس انتظار مین کھڑی ہی کہ یہ زمین سے نکلے تو اسپر پھر سحر کرون کہ عشاق طبقہ توڑ کر اُسکے برابر پہلو کے نکلا اور کہا کہ او چھوکری مین تجھ سے کیا سحر سے مقابلہ کرون جبکہ مین نے تیری خالہ کو زیر کیا سحر مین اور پنجہ بازی مین تو تیری کیا اصل ہی صرف تیرے لیے یہ پنجہ کافی ہی اسی سے تیرا سر کاٹے لیتا ہون یہ کہکر زور سے آکر پنجے کا وار کیا سوماق نے یہ سُنکے اور اُسکو اپنے قریب آتے ہوے دیکھکر پنجہ بکف سپر سحر اُٹھائی اور اُسکو روکا اور اُسکا وار خالی دیا اور اپنا پنجہ نیام سے لیکر عشاق پر وار کیا اب سوماق نے اور عشاق نے پنجہ بازی ہونے لگی وار چلنے لگے دو بردین یقین کہ میدان مین کوندرہی تھین پنجون سے شرارے نکل نکلکر بالا ہوا جاتے تھے وار دونون طرف کے سپر دن پر رُک رہے تھے سوماق کسی مقام پر کمی نہ کرتی تھی برابر سے جواب دے رہی تھی تھوڑے عرصے تک باہم پنجہ زنی ہوا کی ایک مقام پر عشاق نے موقع پاکر جو وار کیا سوماق کا نشانہ نشانہ ہوا اس زخم کا کھانا تھا کہ سوماق کو غصہ آگیا اور عشاق کا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا جو زمانہ اُسکی زندگی کا باقی تھا وہ گذر گیا موت قریب آگئی ملک الموت کو قبض روح کا حکم ہوگیا فرشتگان عذاب اُسکی روح کے لینے کو دوزخ سے چلے مالک دوزخ نے آتش دوزخ کو تیز کیا شیطان خوش ہوا کہ میرا بھائی اپنے مقام اصلی کو جاتا ہی سامری و جمشید و لقا و نمرود ثانی و فرعون وغیرہ خداے باطل یہ خبر سُنکے کہ ہمارا ماننے والا ہمارے پاس آتا ہی در دوزخ پر براے پیشوائی کھڑے ہوے ہین اور سامری و جمشید بہت خوش تھے کہ ہمارا شاگرد آتا ہی ملکہ ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران سیاہ پوش یہ خبر سُنکے کہ ہمارا اُستاد یعنی عشاق حجرہ نشین یہان تشریف لاتے ہین بڑے انتظام سے کہ ہمراہ اُنکے فرشتگان عذاب گرز آتشین لیے ہوے ہونگے بہت خوش ہوئین اور براے استقبال اپنے مقام سے روانہ ہوئین اُنکے جسمون سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے شیطان بھی خوش تھا کہ میرا فرزند داخل جہنم ہوتا ہی اُسکے لیے بڑا سامان ہی مالک دوزخ نے اس نابکی کے لیے جگہ ہاویہ مین خالی کی آتش دوزخ کو خوب مشتعل کیا شعلہاے آتش اُسکے استقبال کے لیے دوزخ سے نکل رہے تھے تمام ساکنان جہنم کو خوشی تھی کہ عشاق آتا ہی مالک نے فرشتگان عذاب سے کہا کہا تھا کہ بڑے شیطان کی آمد ہی آج ایک دشمن خدا اور کم ہوگا اور کیا معلوم کہ اُسکے ہمراہ کسقدر اُسکے پیرو آئین ہاویہ مین جگہ خالی ہونا چاہیے یقین ہی کہ آج ہاویہ بھر جائیگا بس دوزخ مین تو عشاق کے لیے یہ بند و بست ہو رہا ہی اور مالک دوزخ نے اسکی دعوت کے لیے آگ فرشتہ

کی ہی روحین سب شیاطین کی پیشوائی کو چلین ہین یہان سوماق نے زخم شانہ پر کھاکر اور برہم ہوکر عشاق سے کہا کہ او بوبک پیر نابالغ دیکھ ابھی تک کوئی خرابی کا امر نہین ہوا ہی اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو اہل اسلام کا شریک ہو دین اسلام قبول کر صاحبقران و بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اس امر پہ غرور نہ کر کہ کوئی تجکو قتل نہین کرسکتا ہی تجکو سامری و جمشید سحر بند کر گئے ہین میرے قتل کا تیغہ بنا گئے ہین وہ دونون کیا مردک اور گدھے تھے کہ جسکو وہ سحر بند کر جائین اور تیغہ بنا جائین وہ پھر قتل نہو کیا انکو کار خدا مین بھی دخل تھا بس جس قدر جسکی زندگی خداوند کریم نے مقرر فرمائی ہی اُس سے زیادہ بندہ نہین رہ سکتا ہی نہ کوئی اُس زمانہ کے اندر اُسکو قتل کرسکتا ہی بس اب تیری زندگی کا زمانہ گذر گیا اب موت قریب آئی ہی اور نہ اس امر پر غرور کرنا کہ وہ جو تیغہ سامری و جمشید نے بنایا ہی میرے قتل کا اور مجکو دیا ہی مین نے حفاظت سے رکھ دیا ہی کوئی نہین پاسکتا ہی یہ امر بھی کوئی محال نہین ہی ادھر خداوند کریم کا حکم ہوا کہ اسکی روح قبض ہو ادھر وہ تیغہ زمین سے خود بخود پیدا ہو جائیگا یا کسی نہ کسی تدبیر سے تیرا قاتل پا جائیگا یہ امر کوئی خدا کے نزدیک مشکل نہین ہی اور نہ کوئی ایسا امر ہی کہ جس سے خداوند عالم واقف نہو اُس سے کوئی بات پوشیدہ نہین رہتی ہی وہ ہر ایک کے مافی الضمیر سے واقف ہی اور تمام عالم کے اسرارات اور کل خیالات اور جو جو اشیا کہ اُسنے زمین مین پیدا کی ہین اور آسمان مین جسکو بندے نہین دیکھ سکتے ہین بلکہ فرشتے بھی اُس سے آگاہ نہین ہین وہ واقف ہی اور جو اشیا کہ اُسکے بندون نے اپنے ہمجنسون کے خوف سے زمین مین خواہ اور کسی طور سے پوشیدہ کی ہین گو اُنسے ہمجنس تو آگاہ نہین ہین مگر خداوند عالم ضرور آگاہ ہی اور اُسکی پیش نگاہ ہین بس اس امر پہ غرور کرنا نہایت ہی بیحیائی ہی میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ تو میرے کہنے پر عمل کر اور اپنی زندگی کو نہ برباد کر آئندہ تجکو اختیار ہی گو مین یہ بخوبی جانتی ہون کہ یہ پند و نصیحت تجکو سودمند نہو گی کیونکہ تیرا قلب بسبب زنگ کفر کے سیاہ ہو رہا ہی اور ایسا تاریک ہی کہ تیرے کاشانۂ دل مین شمع نور اسلام کی روشنی بالکل نہین ہی پھر کیونکر یہ پند و نصیحت تجکو فائدہ دے گی غیر ممکن ہی کہ تیرا قلب اس سیاہی سے پاک و صاف ہو اور تو راہ ضلالت کو ترک کرے اور راہ ہدایت کو قبول کرے خیر مین نے سمجھا دیا اور یہ بھی معلوم ہی کہ تیری عمر تمام ہو گئی ہی تیرا انتظار نار دوزخ کو ہی کہ عشاق سیاہ قلب آئے تو مین اسکی خاطر کرون بس اب تجکو اختیار ہی ذرا سمجھ بوجھکر جواب دے نہین تو اپنی مرگ کا خواستگار ہو اب میرا وار ہوگا اسوقت تک تو مین تجکو بھلایا کی تو نے مجکو مجروح بھی کیا خیر کیا مضائقہ ہی کچھ پروا نہین ہی شیر جو ہین وہ زخمی ہو کر اپنے حریف پر حربہ کرتے ہین جب تک مجروح نہین ہو لیتے ہین اُسوقت تک نہین حملہ ور ہوتے ہین بس اب مجروح ہو چکی ہون اب مین بھی حملہ کرونگی اور میرا حملہ ایسا ہوگا کہ تیرا بچنا محال ہوگا تجکو جان بچانا دشوار ہوگا ایک ہی وار مین دو پرکالے ہونگے آئندہ تجکو اختیار ہی بموجب شعر؎ من آنچہ حق بود گفتم تمام ؛ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؛ سوماق کی یہ تقریر عشاق نے سنکے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی مثل ایوان کے دیوانی اور بے عقل ہو گئی ہی یہ جو مہمل تقریر کرتی ہی جو کہ میری سمجھ مین بالکل نہین آئی کیسا غرور اور کیسا خدا بس جو ہمارا خدا ہی وہ خدا ہی یعنی خداوند تصویر جاگتی جوت کا خداوند جو کہ مثل ہمارے ہی ہم اُس سے ہر امر کو عرض کرسکتے ہین وہ ہماری سنتا ہی

ہم اُسکی سُنتے ہین یہ نہین کہ نہ خدا کو دیکھ سکتے ہین نہ اُسکے کلام کو سن سکتے ہین یہ جو تقریر تو نے کی ہی یہ
کسی خدا پرست کے روبرو کر وہ ہی اس مہمل تقریر پر عمل کرے یا جو کہ مثل تم لوگون کے بےعقل
ہو اُس سے کر کہ وہ بسبب اپنی کم عقلی کے تیرے کہنے پر عمل کرے گا اور مجکو اس امر کا غرور ہی کہ
خداوند سامری و جمشید مجکو سحر بند کر گئے ہین بس اب کوئی مجکو نہین قتل کر سکتا ہی اُنکا جو کام
ہوتا ہی وہ نیک ہوتا ہی کیونکہ خداوند تھے دوسرے اس امر کا بھی غرور ہی کہ اُنھون نے
جو تیغہ بنا کر مجکو دیا ہی اور مین نے اُسکو بحفاظت رکھا ہی بس کوئی اُسکو نہین پاسکتا ہی اور بدون
اُس تیغہ کے مین نہین قتل ہو سکتا ہون خلاصہ یہ کہ مین مر نہین سکتا ہون غرور ہم لوگونکو کرنا زیبا ہی
کہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اگر ہم سب ملکر دعوی خدائی کرین تو زیبا ہی مگر جو امر جسکے لیے تھا
وہ اُسی کی ذات پر ختم ہو گیا اور یہ خدا پرستونکا خدا ہی کہ زندگی و موت خدائے آسمانی
کی طرف سے ہی بس جسقدر اُسنے مقرر کی ہی اُس سے زیادہ کوئی نہین جی سکتا ہی یہ ہم لوگون کا
قول نہین ہی بلکہ ہم لوگونکا مقولہ یہ ہی کہ زندگی و موت اپنے قبضے مین ہی کہ جب تک جی چاہا
زندہ رہے جب جی چاہا مر گئے بس جسقدر تن پروری اور صفائی جسم کرینگے زندگی کو ترقی
ہو گی جیسا کہ خون کہ پیدا کرینگے عمدہ اشیا کھا کے اور بالکل بےفکری کے ساتھ اور راحت سے
بسر کرینگے اُسی قدر زندگی زائد ہو گی بس پھر یہ امر اُنکے قول کے خلاف ہوا یا نہین اور اُنکا مقولہ
بالکل غلط نکلا بس سن کہ یہ کسیکی کیا طاقت ہی کہ مجکو قتل کر سکے یا تیغے تک اُسکا دسترس ہو یہ بالکل
محال ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ تجکو پند و نصیحت کارگر نہوگی کیونکہ تیرا قلب بسبب سیاہی کفر کے
تاریک ہو رہا ہی یہ بالکل غلط ہی بلکہ ایسی حالت تیری ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھو کہ ابکی ایسی تلوار لگاؤنگا کہ سر تن پر سے اُتر جائیگا آئندہ تجکو اختیار ہی سمو عاق
نے یہ ہم ہو کر جواب دیا کہ مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ تو اول درجہ کا سیاہ قلب ہی او عشاق
یہ غرور و تکبر سوائے ذات باری کے اور کسی کو زیبا نہین بس جو یہ غرور و تکبر کرتا ہی وہ ایسا پست
ہوتا ہی کہ اُسکا کا منہ کے سر ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہی دیکھ لے کہ جن جن لوگون نے غرور کیا اُنکا کیا انجام
ہوا مثل شداد و نمرود و فرعون کے یہ تو بندے تھے اور اسوقت تک کوئی اُنکا نام نہین لیتا
ہی جب تک کہ پہلے اُنپر لعنت نہین کر لیتا ہی اور تا بہ قیامت یہ امر جاری رہے گا خیال تو کر کہ وہ
عزازیل کہ جسکے تم سب بہکائے ہوئے ہو اور وہ تم سب کا اُستاد ہی بلکہ اب تو تم اُس سے بھی
زیادہ ہو اُسکو مدتون سبق مکر و فساد دو وہ قبل خلقت آدم ایسا مقرب فرشتہ تھا کہ جسکی
کچھ تعریف ہو نہین سکتی تھی تمام فرشتگان آسمان کو منبر پر بیٹھکر درس دیتا تھا بس جب خداوند عالم
نے حضرت آدم کو خلق فرمایا اور تمام فرشتون کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے حکم
باری تعالے کو قبول کیا مگر عزازیل نے یہ سمجھکے خیال کیا کہ مجھ ایسا فرشتۂ مقرب خاک کے
پتلے کو جو کہ میرے سامنے بنا ہی سجدہ کرے بس انکار کیا یہ امر جناب احدیت کو ناگوار ہوا یا تو
مقرب بارگاہ تھا یا اُسی وقت سے معتوب ہوا آسمان پر سے نکالدیا گیا طوق لعنت گلے پڑا
شجر غرور سے یہ ثمر ملا از خلقت آدم تا این دم از این دم تا قیامت اُسپر لعن و نفرین
رہ گئی کوئی اُسکا نام بدون لعنت کے نہین لیتا ہی ہمہ وقت لعن کا کوڑا اُسکی پشت پر
پڑتا ہی جیسا کہ شاعر نے اُسکی نسبت نظم کیا ہی شعر۔ تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

بس ای عشاق وہ ہی تو تم سب کا بہکانے والا ہی اور تم سب کا اُستاد ہی تم سب اُسکے پیرو ہو اور
یہ جو تونے کہا کہ کوئی مجکو قتل نہین کرسکتا ہی نہ تیغہ پا سکتا ہی او کور باطن اپنی آنکھون پر سے حجاب
غفلت کو دور کر اور دیکھ کہ یہ وہی تیغہ ہی یا کوئی اور تلوار ہی اور یہ قدرت خدا کو دیکھ کہ تونے
کس حفاظت سے اس تیغہ کو رکھا تھا اور ہزارون ساحر مقرر کیے تھے مگر مجکو کس آسانی سے مل گیا کہ
بالکل زحمت نہوئی اسی تلوار کا تیغہ عشاق کش نام ہی اسی سبب سے مین کہتی ہون کہ تیری
قضا میرے ہاتھ ہی یہ کہکر کمر سے اُس تیغہ کو نکالا اور اُسپر سے نیام کو دور کرکے چمکا کر عشاق
کو دکھایا اُسکے جوہر چمکے اور عشاق نے اُس تیغہ کو دیکھا ایک عجب عالم ہوا ساکت ہوکر رہ گیا
بدون وار کے طائر روح اُسکے قفس جسم سے پرواز کرگیا چہرہ زرد ہوکر رہ گیا یہ معلوم
ہوا کہ تمام جسم کا خون خشک ہوگیا تصویر موت آنکھون کے نیچے پھرگئی بڑے عرصے تک ساکت
کھڑا دیکھا کیا اور خیال کیا کہ یہ تیغہ اسکے ہاتھ کیونکر لگا یہ وہان تک کیونکر پہونچی اور اسکو
نشان کیونکر ملا کیا کوئی میرا ملازم جو کہ محافظ تیغہ تھا وہ مل گیا یہ کیا امر ہوا کیا یہ اُن سب کو
قتل کرکے تیغہ لے آئی اب کیا تدبیر کرون اسکے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن پھر
خیال کیا دل مین کہ ایک چھوکری کے روبرو سے بھاگنا تو بڑے ننگ کی بات ہی چونکہ اسکی
قضا آچکی تھی اس سبب سے اسکو یہ خیال ہوا اور اسکو یہ بھی خیال ہوا کہ شاید اسنے سن پایا
ہو کہ عشاق کی موت تیغہ سے ہی کیونکہ یہ سحر بند ہی بس سحر سے دریافت کرکے اسی کے مشابہ
یہ تیغہ بنا لائی ہو اور مجکو فقرہ دیتی ہو بہر طور اسکے روبرو سے بھاگنا تو کسی طور سے اچھا نہین
ہی یہ لڑکی ہی اسکو فقرہ دو شاید فقرے مین آجائے اور تیغہ مجکو دیدے تو بس پھر کیا ہی پھر کون
مجکو قتل کرسکتا ہی ابکی مرتبہ جو تیغہ ہاتھ آجائے تو توڑ کر پھینکدون باقی نرکھون کہ پھر کسی کے
ہاتھ لگے اور ہمہ وقت خوف رہے یہ خیال کرکے سوماق سے کہا کہ او چھوکری تو مجکو
دھوکا دیتی ہی یہ وہ تیغہ نہین ہی بھلا وہ تیغہ کہان وہ ایسے مقام پر ہی کہ جہان انسان کا گذر
غیر ممکن ہی تو کیونکر پاسکتی ہی ہان تو اُسی کے مشابہ یہ تیغہ بنا کر لائی ہی خوب بنایا ذرا مجکو دے
مین دیکھون کہ یہ تیغہ وہ ہی یا دوسرا ورنہ یہ بتا کہ تیرے ہاتھ کیونکر لگا سوماق نے کہا
کہ او عشاق گرگ جہاندیدہ تو مجھ غزال رعنا کو دھوکا دیتا ہی مین کب تیرے دھوکے مین
آتی ہون کہ تیغہ تجکو دیدون تاکہ تو اُس پر قبضہ کرے اور سمجھے کہ یون فقرہ دیکر لیتے ہین
آخر تجھکو بھی فقرے مین آگئی یہ اس امر کو تو اپنے دل سے پوچھ کہ مین کہان سے لائی ارے ساحران
زبردست کو قتل کرکے مسافت دور و دراز کو طی کرکے بڑی محنت و مشقت سے یہ تیغہ
ہاتھ لگا ہی اب بھی دیکھ مین کہتی ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اطاعت صاحبقران پر راضی
ہوا ابھی کچھ گیا نہین ہی آئندہ تجکو اختیار ہی عشاق نے جواب دیا کہ او سوماق تو مجکو فقرہ
دیتی ہی اور خوف دلاتی ہی یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اپنے آبائی دین و مذہب کو ترک
کرون اور ایک بے اصل مذہب کو اختیار کرون جو کہ بالکل اصلیت نرکھتا ہو یہ امر
کبھی نہ کرونگا اور اپنی تمام عمر کی محنت کو تیرے خوف سے برباد نہ کرونگا تجکو اختیار ہی
وار کر مگر کیا ہوگا یہ تیغہ وہ تیغہ ہی نہین ہی یہ جو عشاق نے کہا سوماق نے جواب دیا
کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ادھر عشاق نے جھولی سے راکھ نکالی اُسپر کچھ اسم سحر

دم کرکے فوراً اپنے تمام جسم پر مل لی اور سوماق سے کہا کہ اگر یہ وہی تلوار ہے تو بھی یہ میرا کچھ نہیں
کر سکتی ہے میں نے دوسری تدبیر کر لی ہے یہ تلوار میرا ایک موئے تن بھی نہ میلا کرے گی تو وار
کرکے دیکھ لے واقعی یہ امر تھا کہ اگر اسکی قضا نہ آئی ہوتی تو اسنے ایسی ہی تدبیر کی تھی کہ اپنے کو سحر
سے روئین تن کر لیا تھا مگر کیا ہوتا ہے قضا سے کہ [illegible] تھی بھی ہیچ ہو [illegible] ایسی تلوار تیز ہے
کہ روئین تن تو کیا اگر آہنی بدن ہو جائے تو بھی [illegible] کاٹتے ہوئے اور فنا کئے ہوئے [illegible]
ہاں اگر خدا کی [illegible] سوماق نے یہ کہا کہ خبردار ہو جا اپنے کو بچا ورنہ [illegible]
کرکے وار کیا [illegible] سپر [illegible] سحر کی عشاق نے سر پر [illegible]
یہ آن سپر [illegible] کہ سحر کرکے تیغ پر اسکا [illegible] سپر قائم کیا
ادھر سوماق نے [illegible] کھینچ کر وار کیا [illegible] برق تھی کہ [illegible] اسکا [illegible]
[illegible] نظر آیا کہ [illegible] عشاق تو اس امر سے [illegible] تھا کہ ایک تو
سیکڑوں [illegible] اپنے کو روئین تن کر لیا ہے یہ تیغ میرا کیا کرے گا
[illegible] یہ تیغ کا نام ہی عشاق کش تھا بس ابر سپر پر مثل برق کے کوند کر گرا
اور اسکو مثل قرص پنبہ کے کاٹ کر [illegible] سر پر آیا خود بھی مثل خیار کے [illegible] کیا اور خود پر آکر
بیٹھا خود [illegible] کاٹ کر [illegible] سر پر آیا سوماق نے جھٹکا دیا کہ وہ تیغ اس طور سے
سر پر [illegible] آیا کہ جیسے [illegible] آتا ہے [illegible] ابرو پہونچا تھا کہ عشاق نے قصد کیا تھا
کہ [illegible] گردن کہ تیغ سر سے نکل جائے اول تو قضا تھی دوسرے سوماق نے چالاکی کی کہ فوراً بقوت
تمام [illegible] پکڑ کر جو جھٹکا مارا تیغ صاف کاٹ کر سرکو کاٹ کر صراحی گردن میں آیا اسکو
قلم [illegible] آیا دل و جگر کو مثل الماس کے تراش کر اور دروازہ سینہ کو کھولکر
[illegible] آتش افروختہ کو بھی آب و تاب سے گل کرکے ٹانگوں کی راہ سے صاف نکل گیا
[illegible] جھک کر بلند ہوا صرف عشاق کے منہ سے اسقدر تو
صدا آئی کہ [illegible] اور جان [illegible] دونوں ٹکڑے جسم عشاق کے زمین پر گرے
ایک [illegible] دونوں ٹکڑے زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور قیامت افزا برپا
ہوا [illegible] آنے لگیں غبار بلند ہوا صدا ہائے مہیب و ہولناک آنے لگیں پھر
غل مچانے لگے ہر طرف سے رونے کی صدا آرہی تھی اور اس صدا سے یہ آواز پیدا تھی کہ ہائے
عشاق ہائے عشاق [illegible] لگیں شعلہائے آتشیں ہر طرف سے بلند ہونے
لگے [illegible] سنگ باری ہونے لگی بڑی بڑی سلیں سنگ کی
[illegible] ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا ایک صدائے مہیب ایسی آئی کہ
تمام صحرا [illegible] برق چمک کر زمین پر گری دیکھا کہ کالی کالی صورتوں
[illegible] ہوئے سر پر خاک اڑا رہے ہیں اور ہائے عشاق کہکر
رو رہے ہیں [illegible] عشاق [illegible] تدبیر بھول گئے ہائے ہائے کا غل مچانے لگے راوی کہتا ہے
[illegible] عمارت جو [illegible] عشاق کے سحر سے تعمیر کی ہوئی تھی سب منہدم ہو گئی
[illegible] گنبد کہ جس میں عشاق رہتا تھا وہ
[illegible] تیغ رکھا تھا [illegible]

بدلی ہوئی تھی سب برباد ہو گئی اور وہ باغ اور مکان جو کہ اسکے سحر کے تھے سب مین
آگ لگ گئی اور وہ سحر جو کہ اسنے ایجاد کیے تھے سب مسمار ہو گئے ایک بھی باقی نہ رہا راوی
نے بیان کیا ہی کہ جلد اول مین اس دفتر کے تحریر ہوا ہی کہ جب عشاق سمندر شاہ پاس
آیا تو سمندر شاہ نے شکایت کی تھی … اور کہا تھا کہ
تو … شہر مین لشکر لیکر … نہین آسکتا … سب برباد
ہو … اسنے تدبیر کی تھی کہ جب لشکر اسلام کے آنے کی خبر ہوئی تھی اسنے سحر کیا تھا
کہ شہر سمندر پر ایک صحرا … ہو گیا تھا کہ جہان لشکر اسلام فرود تھا … عشاق
کا سبب تھا … شہر سمندر … لشکر اسلام … اسکے مرتے ہی وہ سحر بھی …
ہوا اور شہر سمندر … نظر آنے لگا سمندر شاہ … ایسا ساحر زبردست نہین تھا …
نے اور اسکے ملازمان خیرخواہ نے اسکو بنا رکھا ہی وہ میز و آئینہ اور سنگ و صندوقچہ و
گلدستہ وغیرہ جو کہ ہمہ وقت اسکے روبرو رہتے تھے اور … جبین … خوشرنگ
… رہتی تھین وہ سب ساختہ عشاق تھا اور یہ سب عشاق نے سمندر شاہ کو بنا دیا تھا
… اسقدر سمندر شاہ کا قبضہ تھا کہ سمندر شاہ اُنسے کام لیتا تھا ورنہ مالک عشاق تھا
عشاق کے قتل ہوتے ہی وہ سب کارخانہ بھی برباد ہو گیا وہ باز سیاہ و سفید وہ گنبد جو کہ قبر
سامری پر دریاے سبز رنگ مین بنا ہوا تھا بعد برباد ہونے دریاے سبز رنگ کے
قائم رہا تھا جلد اول مین ذکر ہوا ہی کہ جب دریاے سبز رنگ برباد ہوا ہی اور سمندر شاہ
کو خبر ہوئی اور سمندر شاہ سب کامون سے فراغت کرکے اندر محل کے گیا ہی اور باز سفید رنگ
نے آکر سمندر شاہ کو خبر دی ہی اور سمندر شاہ نے اسکو روانہ کیا ہی کہ تو گنبد پر جا کر بیٹھ اور
جو کوئی ادھر آئے اسکو منع کرنا اور اسی طور سے باز سیاہ کو بس وہ گنبد اور باز بھی عشاق
کے سحر کے تھے اسکے مرنے سے وہ باز بھی جل گئے اور گنبد بھی خاک سیاہ ہو گیا ہان سمندر شاہ
بھی ساحر زبردست ہی اور بہت سے اشیا اسکے بھی ایجاد کیے ہوے ہین وہ باقی ہین بس جب
یہ تفرقہ اور تلاطم مچا کہ جو کچھ عشاق کے سحر کا تھا سب برباد ہوا اور پھر غل مچانے لگے ایک
تہلکہ پڑ گیا زمین کو زلزلہ ہوا لشکر کفار کے تو ہوش جاتے رہے اہل اسلام دعائین اور آیات
صحیفۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام پڑھنے لگے کسی کی زبان پر یہ جاری تھا یا نار کونی بردا و سلاما
علی ابراہیم کوئی کہہ رہا تھا کہ یا حافظ یا حفیظ کوئی کہتا تھا … الخلد …
یہان تو یہ تلاطم تھا ادھر عشاق کی روح قبض کرکے ملک الموت نے فرشتگان عذاب
کے حوالے کی وہ اسکو گرز آتشین مارتے ہوے دوزخ کی طرف لیگئے اور سپرد مالک کی
جو … استقبال کو آئے تھے اسکی روح …
… روح کو ڈالدیا اور عذاب ہونے لگا راوی کہتا کہ یہان …
… عشاق … شمالاق …
… اسکے مرنے کا …
… شمالاق نے کہا کہ … شاہ …
وہ … اسکے مرنے کا تلاطم ہی … شمالاق کو استاد کے قتل کیا …

کے استاد قتل ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ملکہ سوماق برق مزاج سے اور
عشاق سے مقابلہ ہوا تھا تو ملکہ نے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا اس سبب سے یہ امر ظاہر
ہوا مناسب ہے کہ اس نازنین کا نام سوماق برق مزاج ہے اس سبب سے شملاق
نے یہ نام لیا ورنہ شملاق کیا جانے شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ آپنے ملاحظہ
تو کیا ہوگا کہ جب سوماق نے استاد کو تلوار نیام سے نکالکر دکھائی تھی تو استاد کا چہرہ زرد
ہوگیا تھا اور سکتہ سی کیا حالت ہوگئی تھی نہ معلوم کیا سبب تھا جو اس تلوار کو دیکھکر استاد کا
یہ حال ہوا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر اسوقت تک نہیں ظاہر ہو سکتا ہے جسوقت
تک یہ تاریکی نہیں دفع ہوتی ہے اندر سے صدا نہیں آتی ہے یہی باتیں تھیں کہ اس منزل میں اور گلدستون
میں اور آئینہ میں اور کالنسہ میں صندوقچہ میں اور دیگر اشیا میں جو کہ ساختہ سحر عشاق
تھے آگ خود بخود لگ گئی اور شہر سمندریہ کی طرف شعلے بلند ہوے یہ جو واقعہ سمندر شاہ
نے دیکھا سر پیٹ لیا اور تاج سر پر سے اتار کر پھینکدیا اور ہاے استاد کہکر گریبان کو چاک کیا
اور شملاق سے کہا کہ غضب ہوگیا استاد کو سوماق نے قتل کیا یہ انھین کے مرنے کی
علامت ہے اے شملاق واہراق جو سحر کہ استاد کے ساختہ میرے پاس تھے دیکھ سب میں آگ
لگ گئی اور برباد ہوے اب کیا تدبیر کیجائے استاد تو قتل ہوے اہل لشکر سے کہدو کہ سب
اپنے گریبان چاک کرین استاد کو سوماق نے قتل کیا اب میری سلطنت پر ادبار آیا
ماہیان وسحران دآفتاب جادو یون مارے گئے عشاق نہ طاقتی کمک کو آیا تھا
وہ یون قتل ہوا اور جو خیر خواہ تھے انھون نے ساتھ چھوڑدیا ایوان نے یہ سلوک کیا
استاد ایک سرپرست باقی تھے وہ یون مارے گئے یہ سنکے شملاق وغیرہ بھی رونے لگے
سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اپنے کو تخت پر سے گرانے لگا شملاق وغیرہ نے روک لیا
ادہر یہ تاریکی برطرف ہونے لگی روشنی ظاہر ہونے لگی آواز آئی کہ کشتی ہمرا نام من
عشاق با چہرہ نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا
آچکی روشنی ہوئی سب نے یہ صدا سنی اہل اسلام تو اس صدا کو سنکے خوش ہوے مگر کفار
نے جو یہ صدا سنی ایک کہرام لشکر میں پڑگیا ادہر شملاق واہراق وغیرہ نے یہ صدا سنکے
بموجب حکم سمندر شاہ پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ عشاق کو سوماق نے قتل کیا سب اپنے
گریبان چاک کرو سر پر خاک اڑاؤ سمندر شاہ نے جو یہ صدا سنی اور اپنی حالت تباہ کی
جب صحرا مین بالکل روشنی ہوئی کفار و اہل اسلام نے دیکھا کہ ایک لاش خاک پر دو ٹکڑے
کی ہوئی پڑی ہے اور بہت سے طائر سیاہ رنگ مثل زاغ و زغن کے آتے ہین اور اس لاش پر
نوحہ کرتے ہین لاش سے ایک شعلہ پیدا ہوتا ہے وہ جل جاتے تھے اسکے بعد دیکھا کہ صحرا سے ہزارہا شیر
و گرگ و اژدر پیدا ہوے اور لاش پر آئے انھون نے خاک اڑائی خاک سے شعلہ نکلا
وہ بھی جل گئے اب دیکھا کہ ایک غول کا غول سیاہ پوشون کا آیا سب سیاہ پوش تھے عورتین
کالی دانت بڑے بڑے وہ بھی آکر لاش پر روے اور جلکر خاک ہوے انکے بعد جوق جوق
گروہ گروہ نیلی پوشون کے آئے انمین عورتین اور مرد سب تھے اور گرد لاش بیٹھکر روئے
ایک مرتبہ لاش سے شعلہ پیدا ہوا لاش بھی جلنے لگی اور وہ بھی دم بھر میں جلکر راکھ ہوگئے

خاک کا انبار زمین پر ہو گیا اُس راکھ سے ایک طائر سیاہ رنگ برابر قاز کے پیدا ہوا اور اُسنے بلند ہو کر بزبان انسانی کہا کہ مین نے آج اس ظالم کے قید سے نجات پائی اب اپنے مسکن کو جاتا ہون راوی نے تحریر کیا ہی کہ وہ بیر تھا عشاق کا اور ہمزاد کو عشاق نے اپنے قبضہ مین کیا تھا گو یہ سب بیر تھے جو کہ آ آ کر لاش پر روتے تھے اور چلے گئے تھے مگر یہ سب سے زبردست بیر تھا اُس طائر نے یہان یہ صدا دیکر اور بالائے [illegible] شاہ جا کر بزبان انسانی کہا کہ اے سمندر رشاہ آگاہ ہو کہ عشاق مارا گیا تیرا اقبال بھی گیا اب تیرا یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی آگاہ ہو کہ شہر سمندریہ فتح ہوگا تو اہل اسلام کے [illegible] سمندریہ پر کیا منحصر ہی شہر طاق بھی برباد ہو گا یہان سے لیکر تا شہر طاق و [illegible] سلیمانی و شہر جمشیدیہ یہ سب پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگا اور دین اسلام کا ڈنکا بجیگا اب تم لوگون کا دور دورہ ہو چکا عمر طلسم تمام ہو گئی آئینہ اندام مالک طلسم آئینہ نے یہان آکر اپنے [illegible] کی نحوست سے یہ سب بھی برباد کرایا نہ وہ آتا نہ ایوان تاجدار اُسکو پناہ دیتا نہ اہل اسلام ادھر آتے مگر یہ کیونکر نہوتا کیونکہ مدت طلسم کا تمام ہو چکی تھی یہ صدا دیکر وہ طائر ایک سمت کو اڑ کر چلا گیا یہ صدا سب اہل اسلام نے کفار نے سُنی اور سمندر رشاہ نے بھی [illegible] سمندر رشاہ آپ سے آپ مین نہ تھا رو رہا تھا لشکر کفار مین تلاطم مچا ہوا ہی ہر ایک رو رہا ہی [illegible] اور بادشاہ و ساحر وغیر ساحر اور کل لشکر سمندر رشاہ سب گریان ہین لطف یہ ہی کہ جو لوگ [illegible] آتے تھے وہ بھی رو رہے ہین یہان تو ایک عجب تلاطم ہی ادھر ایوان نے اتنے عرصے مین کہ جب تک سوماق نے مقابلہ کیا اپنے زخمون کو باندھا مرہم سحر کے پھاہے لگائے کہ خون بند ہوا طاقت جسم مین آئی کھڑی ہوئی مقابلہ دیکھ رہی ہی اور سوماق کی فتح کی دعا کر رہی تھی درگاہ خدا مین اور دونون کی آتش پرستی رہی تھی سوماق کے جواب دینے پر لوٹ جاتی تھی بس جب سوماق نے وار کیا اور عشاق قتل ہوا اور تاریکی ہو گئی جب تاریکی دفع ہوئی اور سب واقعات ہو چکے لاش بھی عشاق کی جلکر خاک ہو گئی اور وہ طائر بھی صدا دیکے چکا ایوان نے دیکھا کہ سوماق تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑی ہی خون اُس تیغہ سے ٹپکتا جاتا ہی یہ وجد مین جھوم رہی ہی خون کو دیکھتی جاتی ہی بس ایوان نے دوڑ کر سوماق کو گود مین اُٹھا لیا اور کہا کہ ای فرزند تو نے بڑا کام کیا اس کافر کا سر کاٹ فی النار کیا اور تعریفین کرنے لگی دعائین دینے لگی پیشانی کے بوسے لینے لگی اور صاحبقران اور بادشاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ آپ لوگون کی دعا کی برکت سے اس آپکی کنیز نے اس کافر کو قتل کیا صاحبقران و بادشاہ اور کل اہل اسلام نے بہت تعریف کی اور فرمایا کہ بڑا کام کیا ایوان نے سوماق کے ہاتھ چوم لیے ادھر ہمراہیان ایوان یعنی تین لاکھ ساحر و ساحرہ نے سوماق نے ایک مرتبہ لشکر کفار کی طرف منہ کر کے اور قہقہہ لگا کر یہ کہا کہ یون قتل کرتے ہین اتنے بڑے ساحر کو اے سمندر رشاہ اب کوئی تیرے لشکر سے مقابلہ کو نہین نکلیگا بس لشکر کا خاتمہ ہو گیا عشاق کے دم تک مقابلہ تھا یہ لشکر ایوان وغیرہ نے کہا خوب ایوان نے بھی سوماق کو گود [illegible] سمندر رشاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ اب پھر اُستاد کو رو رہا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کر دیا اور یا اُستاد کی فکر کر دلیس رو دیکھ لیا اس رونے سے عشاق زندہ ہو جائیگا اے سمندر جادو کیا بس اسی عشاق پر تیرا

بھروسا تھا اب کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا بس ساری حقیقت کھل گئی پر اسے برتے پر لشکر آراستے ہو وہ
جو مارا گیا سبکے ہاتھ پاؤن کے طوطے اڑ گئے ہین کیا اب مقابلہ ہو چکا ہی کیا واپس جائین ساری
تیری بادشاہت کا حال کھل گیا یہ کیا عورتون کے طریقے کو مرد ہو کر اختیار کیا ہی کہ ہائے ہائے
کرکے استاد کو رو رہا ہی اگر ایسا ہی تھا اور عورتون کا طریقہ کیا تھا تو گھر مین بیٹھا ہوتا اور چوڑیان
اور نتھ پہنکر بیٹھا ہوتا کیون سپر تلوار باندھکر میدان مین آیا ہی بس یہان سے چلا جا اور گھر
مین بیٹھکر استاد کو رو ارے او نامرد ہم عورتین بھی تو اس طور سے نہین روتے ہین جس طور سے
تو روتا ہی واہ کیا خوب صورت تو مرد کی اور سیرت عورت کی یہ جو ایوان نے سمندر شاہ
کی طرف منہ کرکے کہا لشکر اسلام مین ایک قہقہہ پڑا سمندر شاہ کو بہت خفت ہوا سب
رونا بھول گیا اور ایوان کو یہ جواب دیا کہ او ایوان کیا بیہودہ بکتی ہی تیری بھانجی نے
جو استاد کو قتل کیا ہی تو تو بہت خوش ہی دیکھ مین تجکو اسکے غم مین رلاتا ہون اسکو قتل کرتا
ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی یہ ساری تیری خوشی نکالے دیتا ہون بہت
خوش ہو رہی ہی اور قہقہے لگا رہی ہی یہ سب قہقہہ زنی نکلی جاتی ہی یہ کہکر سمندر شاہ نے
شملاق سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے اور فردا فردا انسے کوئی مقابلہ بھی نہین کرسکتا
اور میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین انسے مقابلہ کرون کیونکہ جو ساحر ہین وہ سب میرے
ملازم تھے بس جب مین مقابلہ کو نکلونگا جب یہی لوگ آکر مقابلہ کرینگے بالکل میری شان
کے خلاف ہی انسے مقابلہ کرنا بس مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیتا ہون شملاق نے کہا
کہ یہ آپکی رائے بہت نیک ہی بس سمندر شاہ نے شملاق و امراق سے کہا کہ نقیبون
سے کہو کہ لشکر مین پکار دین کہ سب اب استاد کے واسطے ہرگز نہ روئین یہان رنج و غم نہ کرین
فرودگاہ پر چلکر انکی ماتم داری کیجائیگی پہلے ان لوگون سے انکے خون کا عوض لے لیا
جائے پھر جو انکی ماتم داری کیجائیگی انکے دشمنون سے تو معاوضہ کرلیا جائیگا یہان
لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا تھا ایک گریان تھا عجب عالم تھا بس شملاق و امراق
نے نقیبون کو حکم دیا وہ یہ حکم پاکر چلے انھون نے لشکر مین جو کچھ کہ شملاق نے کہا
تھا پکار دیا بس وہ تلاطم جو کہ مچا ہوا تھا برطرف ہوا سب خاموش رہے صف بندی
ہو گئی اسی طور سے پھر لشکر درست ہو گیا جب سب کو اطمینان ہوا تو سمندر شاہ نے
دیکھا کہ لشکر مین جو تلاطم تھا وہ برطرف ہوا اور دیکھا کہ ایوان و سوماق اسی
طور سے کھڑی ہوئی ہنس رہی ہی یہ دیکھکر سمندر شاہ کو اور زیادہ غصہ آیا بس اسنے
خود پکار کر ساحرون وغیر ساحرون سے کہا کہ لینا ایوان کو اور سوماق کو بھی ان
دونون کو زندہ نہ جانے دینا سب ملکر ان دونون کو قتل کرو استاد کے خون کا
عوض لو یہ استاد کو قتل کرکے میدان سے زندہ نہ واپس جائین اور جاکر خوشی
نہ کرنے پائین جیسا انھون نے استاد کو قتل کیا ہی اسکی سزا پائین خصوصا سوماق کو زندہ
نہ چھوڑنا اس ایوان نکاتہ کو اسکے رنج و غم مین مبتلا کر دو ای جوانان لشکر سب ملکر اہل اسلام
و لشکر ایوان کو شکست دو اپنا نام روشن کرو یہ جو سمندر شاہ نے پکارکر اہل لشکر سے
کہا بس یہ کل لشکر کا سننا تھا کہ ایک طرف سے کل بادشاہ جو کہ ساحر تھے اور سمندر شاہ

کی کمک کو آئے تھے اور کل لشکر سمندر شاہ مین جو کہ ساحر تھے اور کل سرداران سمندر شاہ کے ساحر اور
آن بادشاہ ہونگے ترسول اور پنسول و نارنج و ترنج و گولہ فولادی و پیکان کے گچھے لیکر اور سحر کرتے ہوے
ابر سحر سے آگ برساتے ہوے طرف ایوان و سوماق کے حملہ کرکے اور نعرہ کرکے چلے ایک
طرف سے وہ بادشاہ جو کہ غیر ساحر تھے اور وہ سردار جو کہ غیر ساحر تھے اور جو کہ وہ پہلوانی
رکھتے تھے اور کل غیر ساحر و انکا لشکر اور جو کہ سمندر شاہ کی کمک کو غیر ساحر بادشاہ و پہلوان و سردار
آئے تھے وہ اور کل لشکر سمندر شاہ غیر ساحران اور کل سرداران غیر ساحر تلوارین و سپرین و خنجر
و نیزے و عمود و تبر و تیر و کمان لیکر اور اٹھا کر اور رجز پڑھکر بکثرت حملہ آور ہوئے ایوان
و سوماق پر یہ جو حال لشکر ایوان و سوماق کی خواصون نے دیکھا وہ لوگ بھی ایک مرتبہ
حربہ ہائے سحر سنبھالکر طرف لشکر کفار کے لپٹا لپٹا کھکر چلے انکے بھی ہاتھون مین ترسول و پنسول
تھے اور دیگر حربہ ہائے سحر تھے آتے ہی کفار سے بھڑ گئے پس حربہ ہائے سحر کے وار ہونے لگے ادھر
سوماق نے ترغہ کفار کا دیکھکر فوراً دستک دی کہ ایک طاؤس پیدا ہوا اسپر سوار ہوکر اور موتی
کو ہاتھ پر رکھکر کفار پر جا پڑی اور عکس گوہر سے بر تین چمکا چمکا کر کفار کو جلانے لگی ایک تلاطم
ڈالدیا لشکر کفار مین ایوان نے جو یہ حال دیکھا وہ بھی اپنے تخت سحر پر سوار ہوکر اور حربہ ہائے
سحر سنبھالکر کفار پر جا پڑی اور جاتے ہی حربہ کیا کہ ایک برق کوندکر جو گری ہزارون کے سر اڑ گئے
ادھر لشکر ایوان بھی حربہ کرنے لگا جب سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایوان و سوماق نے لشکر
مین تلاطم ڈالدیا پس یہ بھی اپنا تخت بڑھاکر چلا پھر خیال آیا کہ تخت پر سے کیا مقابلہ ہوگا
جنگ مغلوبہ مین پس اسنے دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا یہ اسپر سوار ہوکر لشکر ایوان کی
طرف چلا اسکا چلنا تھا کہ اور جسقدر بادشاہ و سردار ساحر و غیر ساحر تھے مثل شملاق و اعراق
و گلاب جادو وغیرہ کے سب حربہ ہائے سحر اٹھاکر چلے یہ جو واقعہ صاحبقران نے دیکھا خیال
فرمایا کہ ایوان کی کمک کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ کل لشکر سمندر شاہ اسپر حملہ آور ہوا ہے پس کیا عمدہ بات
ہے کہ ابھی جنگ مغلوبہ مین اس لڑائی کا فیصلہ ہو جائے یہ خیال فرماکر مرکب کی باگ لی اور
تیغ عقرب سلیمانی کو علم کیا اور نعرہ کیا کہ منم صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان
اے کفاران بیحیا دیر دغا کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید یہ نعرہ کرکے
غیر ساحر و نیر حملہ آور ہوئے یہ واقعہ لشکر اسلام نے دیکھا پس کل سرداران ساحران اپنا اپنا لشکر
ساحران لیکر اور حربہ ہائے سحر سنبھالکر اور نعرہ کرکے کہ منم آفتاب عالم منم آفاق شاہ
منم الطاف جادو و منم جادو و منم جادو و منم سہراب جادو و منم کوکبہ
روشن تن و منم ملکہ غزالان و منم ملکہ آئینہ اندام جادو و منم وزیر آفاق شاہ
لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے بادشاہ اسلام و کل سرداران نیکنام نے جو دیکھا کہ صاحبقران
نے لشکر کفار پر حملہ کیا پس بادشاہ نے تخت کو ترک فرمایا اور مرکب طلب فرماکر اسپر
سوار ہوکر مع سات سو بادشاہ ہونگے اور کل لشکر غیر ساحران کے کفار پر حملہ کیا نعرہ بادشاہ
منم شاہ شاہان فریدون حشم ٭ بہار گلستان کاؤس و جم ٭ منم خسرو خسروان عجم
منم مالک تخت و تاج عالم ٭ بادشاہ کا نعرہ کرنا تھا کہ پھر تو منم منم کی ہر طرف سے
صدا بلند ہوئی کہ ایک سمت سے صدا آئی کہ منم نورالزمان و عین الزمان ایک جانب

سے آواز آئی منم سکندر فرخ لقا منم آصف انجم طلعت منم شہنشاہ گوہر کلاہ منم مالک بن مالک ایک جانب سے کوئی پکارا منم حزیل بن عادی منم منظر دیوانہ ہوت و بہوت منم یقین خود پرست منم صنوبر شاہ منم محراب شاہ بس منم منم کی صدا آنے لگی اور کل سرداران و کل اہل لشکر مع سوار و پیادہ سب تلوار ین علم کر کے [illegible] لشکر سے علمون کو جلوہ دیا بنجۂ علم جو چمکا یہ معلوم ہوا کہ ہزاروں برقین کوند گئین لشکر اسلام نے جو اپنے مقام سے حرکت کی یہ معلوم ہوا کہ دریاے لشکر نے اپنی جگہ سے جنبش کی [illegible] جو کھتین یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجین ہین صداے سم مرکبان سے زمین معرکہ ہل رہی تھی [illegible] کہ معلوم ہوتا تھا کہ آندھی سیاہ اٹھی ہے بموجب شعر کے شعر۔ ز سم ستوران در ان پہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؎ بس دو دریا تھے کہ باہم ملگئے ساحر ساحرون سے غیر ساحر [illegible] سے تلوار چلنے لگی باہم لپٹ گئے لشکر ساحران ساحرون سے لڑنے لگے جو ہر شجاعت دکھلانے لگے نظم

سٹے غول کے غول اور غٹ کے غٹ ؎ گئے مومن و گبر باہم لپٹ ؎ سوار دنگے اک سمت رہتے ہوکے
پیادے بنے جا لو نہ کھیل ہوکے ؎ کوئی نیزہ کھا کر ہوا نیم جان ؎ کسی سے لگا سر پہ گرز گران
کوئی تیغ سے ہو رہا تھا ہلاک ؎ کسی کا تھا خنجر سے دل چاک چاک ؎ کوئی خاک پر تھا پڑا تڑپتا پڑا
کوئی اژدہان تھا رگڑتا پڑا ؎ کوئی تھا پڑا خاک پر نیم جان ؎ کوئی سے لڑ رہا تھا پڑا ہچکیان
کسی سمت تھا ابر آتش فشان ؎ کسی سمت تھین سحر کی بجلیان ؎ کسی جا تھے تاریخ تیرہ چلی رہے
ہزاروں تھے ساحر کہین چل رہے ؎ کہین سنگباری سے تھا شور و غل ؎ کہین گر رہی برق [illegible] متصل
تلاطم تھا برپا ادھر اور ادھر ؎ ہزاروں تھے مردے پڑے خاک پر ؎ کسی جا پہ لاشون کا انبار تھا
دہان راہ چلنا بھی دشوار تھا ؎ ہوئی خون سے رنگی زمین لالہ رنگ ؎ تہ چرخ ایسی ہوئی تھی نہ جنگ
بلند ایک جانب تھا دھواں کا ابر ؎ نمایان تھا اک سمت باد و گابر ؎ [illegible] تھا بس معرکہ وہاں پڑا
نہ دیکھا کسی نے نہ ایسا سنا ؎ [illegible] بیان کرتا ہے کہ جب دو فوجیں باہم [illegible] ساحر

ساحر و لشکر اور غیر ساحر [illegible] ساحرون سے [illegible] ترنج و گولہ چلنے لگے آتش و آب اچھلنے لگے ابر سحر بن بنکر تیار ہونے لگے آتش [illegible] پیسنے لگا دیکھان ساحر ہلاک ہونے لگے آگ کے شعلے ہوا بن گئے ہنگامہ مرگ ساحران بلند ہونے لگے ایک [illegible] رستخیز برپا تھا غضب کا معرکہ پڑا تھا ہر ایک اپنی جان لڑاتے ہوئے [illegible] ہر سر جوانون کو دلاور جنگ دلا رہے تھے [illegible] آباد ہو کے لڑا رہے تھے اہل اسلام کو یہ فکر تھی کہ کسی طور سے ہم غالب آئیں [illegible] ظفر موہم شاہ [illegible] کر رہا تھا جب اسکا گولہ چلا [illegible] اہل اسلام ہر چند شہادت [illegible] جب [illegible] سحر کیا لشکر کنار رہین تلاطم [illegible] آفاق نے اپنا تک ڈال رکھا [illegible] ہے [illegible] کے آئینون کے عکس سے برقین کوند کوند کر رہی ہین گوہر [illegible] بپا تھا برپا ہوا ایوان کا تو سحر لاجواب ہے شمشیر زنان سے تو قیامت برپا کر رکھی ہے [illegible] سے تو [illegible] اب اپنی بہادری دکھا رہا ہے گویا ستارے کو زیر کر رہا ہے ستارہ [illegible] گرفتار کی لاف کر رہا [illegible] اپنا شجیع کر رہا ہے [illegible] لشکر [illegible] برپا [illegible] مرگ گرم ہی خون کے نالے بہ رہے [illegible] خون کا دریا [illegible] معرکہ ہر سر و تن سے

انبار ہین مرکب پائمال کرتے پھرتے ہین ہزارون بسمل خاک پر اڑیان رگڑتے ہین سر و تن خاک مین اٹے ہوے ہین ہچکیان لے رہے ہین جسمون سے شعلے نکل رہے ہین اژدرہاے سحر ہزارونکو نگل رہے ہین شعلہ فشانی کرکے جلا رہے ہین شیرہاے سحر کے الگ طمانچے چل رہے ہین اس طور سے تو ساحرونکا لشکر لڑ رہا ہی ادھر ساحرون مین بھی ایک قیامت کبرا بلند ہی جھنکار دشنے تلوارونکی کچھ سنائی نہین دیتا ہی غبار بلند ہی سنانین جو چمک رہی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ستارے جھلملا رہے ہین صداے گرز سے وہ صحراے تنگ آہن گران معلوم ہوتا ہی منم منم کے نعرے بلند ہین سوارون سے سوار اور پیدلون سے پیدل لڑ رہے ہین کمانین کڑک رہی ہین مینہ سرونکا برس رہا ہی ابر سپر اٹھا ہوا ہی برق تلوار کوند کوند کر گر رہی ہی بسمل خاک پر تڑپ رہے ہین عروس مرگ سے ہماغوش و ہمکنار ہو رہے ہین لباس تن خون کی چھینٹون سے رنگین ہین کہنیون سے خون بہ رہا ہی برابر ہاتھ بلند ہو ہو کر پڑ رہے ہین سنانونکے الگ وار ہو رہے ہین مرکب لاشونکو پائمال کرتے پھرتے ہین دریاے خون روان ہی سر حبابونکے مانند نظر آتے ہین لاشین مثل نگر کے پڑی ہین نیزے جو پہلوانونکے ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ کر گرے ہین افعی دراز معلوم ہوتی ہین بازو جو پتلیتنون کے کٹ کر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام مین پھنسی ہین خود سر کاسۂ دانہ گون معلوم ہوتے ہین تلوارین بام کی صورت سی نظر آتی ہین سپرین سنگ پشت کا مزہ دکھاتی ہین علمہاے لشکر جو کٹ کر گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوے پڑے ہین ایک تلاطم حشر و نشر صحرا مین برپا ہی جب کوئی ساحر زبردست مرتا ہی تمام صحرا تاریک ہوجاتا ہی فلک پیر جھکا ہوا دیکھ رہا ہی عینک مہر و ماہ کو لگائے ہوے ساکنان فلک بھی اسی طرف متوجہ ہین مگر چرخ پیر اس معرکہ کو دیکھکر لرزان ہی آفتاب کو حرکت ہی جلد جلد راہ طی کر رہا ہی اور یہ قصد ہی کہ سمت مغرب پہونچ جاکر ان یہ معرکہ نہ دیکھون کیونکہ آج زمین کے اگلنے کا سامان ہی تمام سبزہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہی غبار بھی جو بلند ہوتا ہی وہ بھی گلابی ہی عجیب طرح کی اس صحرا مین خرابی ہی اگر کوئی بد قضا کا مارا آ رہا ہوا ادھر آ نکلا یا تو وہ شہباز خدنگ کا شکار ہوا یا باز سحر نے اُسکا لقمہ کیا دلیرونکی صدا سے زمین معرکہ ہل رہا ہی گاؤ زمین کو تشویش ہی بار لشکر سے کمر جھکی جاتی ہی ہر مرتبہ سینگ بدلتی ہی آسمان اس قیامت کی جنگ منقلب ہو رہی تھی کہ ہر مرتبہ زمین کے تہ و بالا ہو جانے کا خوف تھا دھادھم کی ہر طرف سے صدا آ رہی تھی ترنج و نارنج جو [illegible] ہونے تھے انکی صدا سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے عیارون کے ایک طرف حقہ ہاے آتشبازی چل رہے تھے [illegible] کمند اندازی ہو رہی تھی مرکب کوتل پھر رہے تھے باجے جنگی بج رہے تھے علمہاے لشکر لہرا رہے تھے پہلوانونکے دل صداے کوس لرز رہی مین شمشیر جوش شجاعت مین [illegible] مگر [illegible] تھا کہ جلا جلی کلمۂ افسوس مل رہا تھا [illegible] تھا [illegible] تھا نقارے کو نفخ تھا [illegible] لشکر بے مہار پھیر رہے تھے پہلوان [illegible] بستہ تھے عجب قسم کا معرکہ [illegible] پھرتے تھے ای جوانان [illegible] زندگی کی دولت کو [illegible] یاد کرو [illegible] یاد کرو

یہ صدا جو دلیرون کے کان مین جاتی تھی وہ جان لڑا کر حملہ کرتے تھے یہی قصد کرتے تھے کہ کفار کے
پانؤن اُٹھ جائین اُودھر سے کفار بھی اسی قصد سے حملہ کر رہے تھے بادشاہ کے ایک سمت تلوار
چل رہی تھی ہزارون کفار مر مر کر گر رہے تھے شمشیر صاحبقران نے غضب تلاطم برپا کر رکھا تھا صاعقہ
تیغ شہنشاہ گوہر کلاہ سے نیا حشر برپا تھا اسی طور سے ہر سردار و بہادر کا حال تھا جب بادشاہ وار
کرتے تھے برابر سے سات سو بادشاہ جو کہ جلو مین رہتے ہین انکا بھی وار ہوتا تھا سات سو سر زمین کو دیکر
گرتی تھین دریاے لشکر کفار مین ایک تلاطم برپا تھا اودھر ساحران لشکر اسلام سے توجہ ساحرونکے
لشکر کو تباہ کر رکھا تھا اودھر ساحرون نے ساحرون کے لشکر کو مسمار کر دیا تھا بس دریاے لشکر
کفار مین ایک تلاطم برپا تھا طوفان مرگ سے سامنا تھا چادر زرہ ان سے ہر ایک تن شیرا ہو رہا تھا
موجہ موت دم نہین لینے دیتا تھا ہر مرتبہ کشتی حیات کو دریاے فنا مین غرق کیے دیتا تھا زورق
زندگی قریب غرق ہونے کے تھی طوفان فنا نے گھیر لیا تھا بھار دیات کو تلاطم مرگ سے کب مفر تھا
گرداب قضا مین لشکر کفار پھنس گیا تھا طغیانی اجل نے آکر گھیر لیا تھا سر اُٹھانے کی مہلت نہ تھی سب
دریاے فنا مین غرق ہوے جاتے تھے موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے زندگی نہ گھر کی نہ گھاٹ کی تھی
ہر مقام پر گرداب مرگ مین لشکر مبتلا تھا سیلاب اجل سے مقابلہ تھا سمندر فنا سے سامنا تھا
نہنگان قضا منہ کھولے ہوے تھے ایک بلا کا سامنا تھا ملک الموت نے وسط لشکر مین خیمہ برپا کیا
تھا روحین قبض کرنے پھرتے تھے دم لینے کی مہلت نہ ملتی تھی ایک کی روح قبض کرنے سے مہلت
نہ ملی تھی کہ سو مر گئے اودھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے مالک دوزخ نے تمام درجہاے دوزخ
کھول دیے تھے ملک الموت سے روحین لے لیکر پھر رہے تھے طائران روح قفس جسم کو چھوڑ
چھوڑ کر مثل طائران گم کردہ آشیان کے پھر رہے تھے شہباز اجل کے شکار ہو رہے تھے کاسہاے
سر مٹی کے مول تھے ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے قصر جسم برق اجل سے منہدم ہو ہو کر گر رہے تھے
بازار مرگ ہر طرف گرم تھا جانون کے خریدار بہت تھے جا لینے کا سودا ارزان تھا زلال
اجل کی بن آئی تھی ہر طرف خریدار پکار رہے تھے عروس مرگ مثل معشوق طناز کے
ہر ایک سے گلے مل رہی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے جنگ ہوا کی اور وہ دن خوف
سے تمام ہوا آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا تیغ نور کو گلے مین حمائل کر کے
میدان فلک پر جلوہ گر ہوا اور تماشاے جنگ دیکھنے لگا مگر یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے
کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کب دن تمام ہوا اور کب شب ہوئی برابر تلوار چلا کی نوبت باینجا رسید کہ
وہ شب بھی تمام ہوئی پھر آفتاب نکلا مگر ابھی تک اسی طور سے مقابلہ ہو رہا ہی پہلوانونکے
جسمونپر گل زخم کھلے ہوے ہین بدھیان زخمونکی پڑی ہوئی ہین شراے خون کے بہ رہے ہین
مگر مقابلہ سے باز نہین آتے ہین آخر کار ایک مرتبہ کفار نے جھمٹ کھایا قریب تھا کہ فرار کرے
کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اور دامن گرد سے ایک لاکھ سپاہ ساحران دغمہ ساحران لیکر سمر شار جادو
پیدا ہوا اور یہ دریافت کر کے کہ سمندر شاہ سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی لشکر
لیکر حملہ آور ہوا یہ لوگ ایسے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر بھی نہوئی کہ کون آیا اور کون نہین
آیا یہ بھی آکر مشغول جنگ ہوا تھا کہ اور ایک ساحر ایک لاکھ ساحرونکا لشکر لیکر آ پہونچا
اور وہ بھی شریک کفار ہوا اسی طور سے دس ساحر لشکر ساحران لیکر آئے اور شریک کفار

ہوسے گا ذ اپنا پاس ہزار سے کوئی لاکھ ساحر و لشکر تھے بعد عمیر ساحر ونکا لشکر آنے لگا پانچ بادشاہ
عمیر ساحر و نکا لشکر لیکر آئے یہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ سب بادشاہ وہ
لوگ تھے کہ جن کو سمندر شاہ نے نامہ لکھ کر اپنی کمک کے لیے طلب کیا تھا جنکے نام ہیں جا بجا درج
ہو چکا اسی جلد میں تحریر کر چکا ہوں کہ بہت سے ساحر بادشاہ و عمیر ساحر سمندر شاہ کی بد شنوائی
سنکے گو اپنے اپنے شہر سے لشکر لیکر چلے تھے مگر واپس گئے اور بہت سے قبل مقابلہ ہونے کے
جبکہ سمندر شاہ شہر میں تھا آگئے تھے اور جو باقی رہے تھے وہ اسوقت آکر پہونچے اور جتنے کہ
جنگ ہوئے اہل اسلام سے لڑنے لگے ہیں نام ان سب کے بسبب طول ہو جانے کے
نہیں تحریر کیے بس اب جو لشکر تازہ دم آیا اور اسنے جنگ مقابلہ کیا وہ جو تلاطم لشکر میں پڑ گیا تھا
ہر طرف ہوا وہ پھر اسی طور سے مقابلہ ہونے لگا اہل اسلام کب خوف کرتے ہیں انسی طور
کہ بلکہ لڑ رہے ہیں سو ماف نے تو ایک تلاطم ڈالدیا ہے آفت برپا کر دی ہے قیامت کی جنگ مغلوبہ
ہو رہی ہے اسی جنگ مغلوبہ میں وہ دن بھی تمام ہوا شب آئی یہانتک کہ وہ شب بھی تمام ہوئی زنگی
شب نے شاہ روز سے شکست کھائی چونکہ برائے کمک کفار لشکر تازہ دم آیا تھا اسنے ہی آکر
مقابلہ کیا ہر طرف جوے خون رواں ہوئی دریاے خون کی طغیانی ہوئی زورق حیات اہل لشکر
طوفان میں آئی پھر لشکر گرداب موت میں مبتلا ہوا حباب مرگ اپنی آنکھیں دکھانے لگے
جا ور موت آکر آنکھ سبکو ڈبونے لگی پھر ملک الموت روحیں قبض کرنے لگے بازار مرگ پھر گرم ہوا
عروس مرگ سے پھر سب ہم آغوش ہونے لگے کاسہ ہاے سر پھر ٹھوکریں کھانے لگے
لاشوں کے انبار ہونے لگے مینھ سروں کا برسنے لگا لاشے دریاے خون میں مثل نہنگان بلا
کے شناوری کرنے لگے غضب کا معرکہ پڑا اس طور سے جو جی لڑا کر کفار نے بسبب کمک
کے آجانے کے کئی حملے کیے اب لشکر اسلام پر ہراس طاری ہوا اور نوبت یہ پہونچی کہ کفار
دباؤ ڈالنے لگے مگر یہ لوگ کب پیچھے قدم ہٹاتے ہیں جان سے جانا گوارہ ہے مگر پیچھے ہٹنا
گوارہ نہیں ہے سب ایک مقام پر جمع ہو کر لڑنے لگے یہ جو واقعہ بادشاہ اسلام و صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا کہ لشکر پر ہراس طاری ہوا ہے اور کفار کا دباؤ پڑنے لگا ہے ایسا نہو کہ کفار کی
ظفر ہو جائے بس بادشاہ نے رجوع قلب سے بدرگاہ باری بعد بیقراری التجا کی اور
عرض کیا کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز یہ وقت مدد ہے تیری ہی ذات کا ہم سب کو
بھروسا ہے تو ہی مدد کرنیوالا ہے کوئی سبب پردہ غیب سے ایسا فرما کہ کفار پسپا ہوں سمندر
میں بھی تیرے نام کا ڈنکا بجے ہم سب تو تیری راہ پر لڑتے ہیں اور تیری راہ میں سر دینے کو موجود
ہیں جو تیری مرضی ہمکو کوئی عذر نہیں ہے یہ جو بادشاہ نے بلک کر دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر
پہونچا فوراً آسمان پر ایک ابر نمودار ہوا اور ایک روشنی پیدا ہوئی گو جنگ مغلوبہ ہو رہی
تھی مگر سب اسطرف متوجہ ہوئے لڑتے بھی جاتے ہیں اور دیکھتے بھی جاتے ہیں کہ وہ ابر
قریب اس صحرا کے آکر شق ہوا اس سے اژدر آتش فشاں جنپر علمہاے لشکر نصب تھے پھر بروں
نشانوں کے چاند بنے ہوئے تھے انکے عقب میں ساحران نیکنام ہنس و قمری و تماز و لٹھ پر
سوار نمودار ہوئے سمندر شاہ کی طرف سے بھی طائران اور لشکر اسلام کی جانب سے
ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے کہ دریافت کریں یہ لشکر کسکی کمک کو آیا ہے کفار کی یا اہل اسلام

گئی ادھر وہ لشکر جب قریب میدان جنگ کے پہونچا سردار لشکر یعنی مہتاب مشتری خصلت برادر مریخ نے جو جنگ مغلوبہ دیکھی بذریعہ ہرکارون کے دریافت کیا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہی انھون نے دریافت کرکے عرض کیا کہ لشکر اسلام سے اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہی ملاحظہ فرمائیے وہ صاحبقران جنگ فرما رہے ہین اور وہ آپکے بھائی صاحب مقابلہ فرما رہے ہین مہتاب کل لشکر اسلام کو پہچانتا تھا اور یہ بھی بذریعہ پرچہ اخبار اور مریخ کے نامہ سے ثابت ہوچکا تھا کہ صاحبقران ثانی تو طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کا لقب دے گئے ہین اب وہ صاحبقران ہین پس یہ تو اسکو معلوم تھا یہ جو ہرکارون نے بیان کیا اور اسکو معلوم ہوا پس مہتاب مشتری خصلت نے یہ خبر سنکے کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنے لشکر کو حکم فرمایا کہ کفار کو گھیر کر مار لو اور خود مرکب سحر پر سوار ہوکر اور اُس ابر سحر کو جو کہ اسکے سر پر سایہ فگن تھا اور اسمین ہزارون چاند لگے ہوئے تھے اُس ابر کو اشارہ کیا وہ ابر چلا پس جب مہتاب نے لشکر کو یہ حکم دیا کہ کفار کو گھیر کر مار لو پس کل لشکر جو کہ قریب چار لاکھ کے برائے کمک اہل اسلام لیکر چلا تھا وہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لیکر لشکر کفار پر آپڑا اور ایک ہی حملہ مین تلاطم ڈالدیا اُدھر مہتاب نے جو ابر کو اشارہ کیا اُس ابر سے چاند جدا ہو ہو کر کفار پر گرنے لگے لشکر کفار مین تہلکہ پڑگیا اُدھر طائران سحر نے سمندر شاہ کو جاکر خبر دی کہ یہ جو لشکر آیا ہی برائے کمک اہل اسلام کے آیا ہی اسکا بادشاہ مہتاب مشتری خصلت برادر مریخ آفتاب علم ہی وہ لشکر لیکر برائے کمک اہل اسلام کے آیا ہی یہ سنکے سمندر شاہ نے کہا کہ اگر آیا ہی تو وہ بھی مارا جائیگا شملاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ لشکر جو کہ ابھی آیا تھا اُسنے تلاطم ڈالدیا سمندر شاہ نے کہا کہ لشکر کو آگاہ کردو کہ اہل اسلام کی کمک آئی ہی ذرا خبردار ہوکر مقابلہ کرین شملاق نے نقیبون کو آگاہ کیا اُنھون نے تمام لشکر مین پکار دیا اُدھر بادشاہ اسلام کو ہرکارون نے آگاہ کیا کہ مریخ کا بھائی لشکر ساحران لیکر برائے کمک آیا ہی یہ جو ابر نمودار ہوا تھا اُسی کی آمد کا تھا دیکھیے وہ اپنے لشکر کے مقابلہ کرنے لگا ہی کفار قتل ہونے لگے ہین اُدھر مریخ کو طائران سحر نے خبر دی کہ آپکے بھائی صاحب لشکر لیکر آئے ہین اور شریک جنگ مغلوبہ ہوئے ہین مریخ یہ سنکے خوش ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ مہتاب کے آنے سے وہ ہراس لشکر اسلام کا برطرف ہوگیا پھر جمکر لڑنے لگے پھر وہی تلاطم برپا ہوگیا پھر کفار مر مر کر گرنے لگے پھر دریاے خون بہنے لگا پھر سر نکا مینھ برسنے لگا پھر سر و تن کا انبار ہونے لگا پھر ابر سحر سے آگ برسنے لگی پھر ترنج و نارنج و گولہ چلنے لگے پھر تلوارونکی بجلیان کوندنے لگین سنانین نیزونکی چمکنے لگین کمانین کڑکنے لگین شہباز تیر جانون کا شکار کرنے لگے خونکی چھینٹین اُڑنے لگین سر مانند حبابون کے تیرنے لگے ساحر اور غیر ساحر مر مر کر گرنے لگے ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہوئی طوفان موت کی طغیانی ہوگئی گرداب قضا نے کفار کو گھیر لیا ایک شور محشر برپا ہوگیا ابھی مہتاب کو آئے ہوئے عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک سمت سے اشتفاق شاہ برادر آفاق شاہ لشکر ساحرون کا لیکر آپہونچا چونکہ اسکا حال تحریر ہوچکا ہی کہ یہ بعد جانے نامہ سمندر شاہ کے اور سمندر شاہ کے حالات سے آگاہ ہوکر پھر گیا تھا اُسنے سب لشکر کو اور

اہل شہر کو مسلمان کیا تھا اور مہم عراقیہ کو موقوف کرکے لشکر ساحران لیکر براے کمک اہل اسلام روانہ ہوا تھا بس یہ بھی آکر پہونچا اور حال دریافت کرکے شریک جنگ ہوا سمندر شاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ اشفاق شاہ بھی آکر شریک اہل اسلام ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ مجکو تو معلوم تھا کہ اُسنے بھی نمک حرامی کی خیر آنے دو اُس نمک حرام کو بھی اُدھر بادشاہ اسلام و صاحبقران کو بھی معلوم ہوا کہ کوئی اشفاق شاہ ہے وہ بھی لشکر لیکر آیا ہے اور آپکا شریک ہوا ہے آفاق شاہ سے سُن چکے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کا نام اشفاق شاہ ہے اور وہ وزیر سمندر شاہ ہے خیال فرمایا کہ وہی ہوگا مگر اس امر سے حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہے کہ وہ میرا شریک ہوا سمندر شاہ کی کیونکر شراکت کی خیال فرمایا کہ بعد فیصلہ جنگ معلوم ہوجائیگا پھر جنگ مین مصروف ہوے اُدھر عین مقابلہ مین آفاق کو بھی خبر ہوئی کہ آپکے بھائی لشکر لیکر آئے تھے وہ سمندر شاہ کے نہ شریک ہوے بلکہ اہل اسلام کی طرف سے لشکر سمندر شاہ سے مقابلہ کر رہے ہین آفاق شاہ حیران ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ اشفاق اہل اسلام کا شریک ہوا شکر خدا کا کہ وہ بھی راہ راست پر آگیا ورنہ بڑی خرابی تھی شاید میرے اُسکے مقابلہ ہوتا اُسوقت بسبب خون عزیزی کے مجکو کچھ خیال ہوتا اور رعایت کرتا تو بڑی خرابی ہوتی خیر یہ امر معلوم ہوجائیگا بعد فیصلہ جنگ کے کیون اُسنے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی یہ خیال کرکے آفاق شاہ بھی لڑنے لگا راویون نے اس قصہ کو یون تحریر کیا ہے کہ جب اشفاق اور مہتاب لشکر لیکر آئے اور لشکر تازہ دم آیا کسی قدر اہل اسلام نے دم لیا اور پھر لڑنا شروع کیا ایک سمت سے مہتاب نے کفار پر یورش کیا اور ایک سمت سے اہل اسلام نے اور ایک جانب سے اشفاق شاہ نے بس ان سب نے کفار کو بیچ مین لے لیا اور جنگ رستمانہ کرنی شروع کی ایسے ایسے حملے کیے کہ کفار کے دم بند ہوگئے بس سواے کوچہ موت کے یا کوچہ زخم یا گوشہ کمان کے کوئی مقام امن و امان کفار کو نہ ملتا تھا چلاتے پھرتے تھے انبوہ لشکر کفار مین تلاطم پڑگیا راہ چارہ بند ہوگئی ہر طرف سے حملے ہونے لگے کسی سمت مفر نہ تھا صاحبقران و بادشاہ اور سردارون نے غیر ساحرون کے دم بند کر دیے تھے برابر شمشیر زنی و گرز بازی و تیر اندازی کر رہے تھے کسی نے کفار پر نیزہ مارا اور پشت مرکب سے اُٹھا کر زمین پر مارا کہ استخوان اُسکے سرمہ سا ہوگئے کسی نے گرز کا وار کیا کہ مع راکب و مرکب پیوند زمین ہوگیا کسی نے سوار کو اُٹھا کر سوار پر مارا کہ دونون داخل دوزخ ہوے کسی نے تلوار کا وار کیا کہ دو پرکالے ہوے کسی نے تیر جانستان سے ہلاک کیا کسی نے خنجر سے شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی نے مرکب سے پائمال کر ڈالا کہ کاسہ سر چور چور ہوگیا کسی کے تیر کا وار چل گیا کسی نے جو رنگ ہوائی کیا بہر طور کفار کی جان پر بنی ہوئی تھی سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے جانون پر بنی ہوئی تھی اہل اسلام کی بن آئی تھی آستین کہنیون تک اُلٹے ہوے خون ٹپکتا ہوا جسم سے شرارے خون کے بہتے ہوے خود سر و پر کج رکھے جوش شجاعت سے چہرہ سرخ گل زخم جسمون پر کھلے ہوے اشتیاق عروس مرگ مین دولہا بنے ہوے بدھیان گلہاے زخم کی تن پر پڑی ہوئی خون سے کپڑے لالہ رنگ قبضے تلوارون کے ہاتھون مین لگے ہوے ہین شبانہ روز کے جاگے ہوے آنکھون مین نیند کے لال لال ڈورے

بڑہے ہوے مگر برابر مقابلہ کیے جاتے ہین کسی مقام پر کمی نہین کرتے ہین کفار کو دم لینے کی مہلت نہین دیتے ہین اسی طور سے ساحران اسلام بھی مقابلہ کر رہے ہین غضب کی جنگ ہو رہی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اب یہ نوبت ہی کہ ہر مرتبہ یقین ہوتا ہی کہ کفار فرار کرین مگر وہ لوگ بھی جان لڑاے ہوے ہین اور لڑ رہے ہین یہان تو جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ادہر اتفاق سے ایک طرف سے سہراب کفار کو قتل کرتا ہوا آتا تھا اور ایک سمت سے سوماق برق مزاج ساحرون کو غارت کرتی ہوئی آتی تھی کہ سہراب سے اور سوماق سے اس حالت جنگ مین ملاقات ہوئی سہراب نے سوماق سے کہا کہ ای ملکہ مجھے تم سے کچھ صلاح کرنا ہی بابت جنگ کے ذرا کسی مقام پر چلو کہ جہان کچھ دیر دم لین اور صلاح کرین سوماق نے کہا کہ اچھا بس یہ دونون کفار کو قتل کرتے ہوے میدان جنگ سے الگ نکل آئے اور ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوے اپنے اپنے طاؤس و مرکب کو روک کر اتفاق سے ملکہ غزالان کو پیاس لگی اور تشنگی نے غلبہ کیا کیونکہ مین شبانہ روز ہوے ہین لڑتے ہوے سب تشنہ و گرسنہ اور بے خور و خواب ہین ملکہ نے خیال کیا کہ میدان جنگ سے الگ ہو کر اور کسی مقام پر پانی تلاش کر کے پیلون اور ذرا دم بھی لے لون یہان اور تو سب مقابلہ کر رہے ہین تاکہ حواس درست ہو جائین مقابلہ کرنے کی طاقت آ جائے بس یہ خیال کر کے دل مین یہ کفار کو قتل کرتی ہوئی ایک سمت کو چلی اور حد میدان جنگ سے باہر آئی طاؤس سحر کو بلند کیا اور ہر طرف نگاہ دوڑانے لگی بتلاش آب کہ کوئی چشمہ یا چاہ نظر آئے تو وہان جاکر پانی پی آؤن کہ اسکی نگاہ سہراب و سوماق پر پڑی اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اور ایک ساحرہ ایک درخت کے سایہ مین کھڑے ہوے ہین یہ ذرا بھی پہچانا نہین بس اسنے خیال دل مین کیا کہ انکو چلکر دیکھو کہ یہ کون ہین آیا لشکر کفار کے ساحر ہین یا لشکر اسلام کے ہین اگر کفار کے ہین تو کس قصد سے یہان کھڑے ہین کیا کوئی لشکر برائے کمک کفار یہان آتا ہی اسکا انتظار کر رہے ہین اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر سے مقابلہ کرون میدان جنگ تک نہ جانے دون کیونکہ اب کفار کی حالت خراب ہی اگر کمک آ گئی تو پھر مقابلہ وہ جمکر کرنے لگینگے جنگ کو طول ہوگا اگر اہل اسلام کے ہین تو وہ کس قصد سے کھڑے ہین یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی بس یہ دل مین سوچکر ادہر کو چلی ادہر سوماق سہراب سے کہہ رہی تھی کہ ای سہراب بیان کرو کہ کس صلاح کے لیے تم یہان آئے ہو جلد بیان کرو تاکہ اسکی تدبیر کرین سہراب کہہ رہا تھا کہ ای ملکہ ذرا دم لے لین تو بیان کرین یہ کہ غزالان قریب پہونچ گئی اب اسنے پہچانا کہ ایک تو سہراب جادو ہی دوسری ملکہ سوماق ہی اسنے خیال کیا کہ یہ دونون کس قصد سے یہان آئے شاید مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے ہین تو یہان آ کر دم لے رہے ہین یہ خیال کر کے اسنے قصد کیا کہ آواز دون ادہر سہراب کی نگاہ غزالان پر پڑی دیکھا کہ ملکہ غزالان طاؤس پر سوار ادہر چلی آتی ہی مگر وہ ادہر دیکھ رہی ہی سوماق سے کہا کہ ملکہ دیکھو غزالان آ گئی وہ بھی لشکر سے جدا ہو کر ادہر کو آتی ہین خوب ہوا اُنسے بھی صلاح کرینگے دو سے تین رائین بہتر ہین کہ سوماق

نے پلٹ کر دیکھا اور آواز دی کہ اے بہن غزالان تم کیون لشکر سے جدا ہو کر ادھر آئین کیا فتح ہو گئی
یہ صدا سنکے غزالان نے کہا کہ اگر حال بیان کرونگی تم دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہو یہ
کہکر اور طاؤس سحر کو بڑھا کر انکے قریب آئی اور اپنا طاؤس روک کر کھڑی ہوئی اور کہا کہ
یہ تو فرمائیے کہ آپ دونون صاحب یہان کیون کھڑے ہین سوماق نے کہا کہ مین مقابلہ کر رہی
تھی کہ بھائی سہراب نے کہا کہ اے ملکہ الگ لشکر سے چلو تو کچھ بابت جنگ کے صلاح کرین اور
تھک بھی گئے ہین ذرا دم بھی لے لین بس ہم دونون لڑتے ہوے یہان آکر ٹھہرے ابھی
کوئی صلاح نہوئی تھی کہ آپکو آتے ہوے دیکھا باہم صلاح کی کہ ملکہ کو بھی صلاح مین شریک کرین
اچھا تو ہوگا کہ ہم اور وہ ملکر جو راے کرین اور اسپر عمل کرین آپ کیون ادھر کو تشریف لائین
غزالان نے کہا کہ مجھکو شدت سے پیاس لگی ہے اور تھک بھی گئی ہون بس پانی کی تلاش
مین جنگ کو چھوڑ کر نکلی تھی مین نے دور سے دیکھا کہ دو ساحر ایک درخت کے سایہ مین کھڑے
ہین مجھکو گمان ہوا کہ شاید لشکر کفار کے ہون اور کوئی لشکر براے کمک سمندر شاہ آتا ہے اسکا
انتظار کرتے ہون بس اگر ایسا ہو تو مین کچھ لشکر لیکر یہان آؤن اور اس لشکر کو اسی مقام پر
روکون جب قریب آئی تو آپ لوگون کو دیکھا بس یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ کیون جنگ چھوڑ کر
یہان آکر کھڑے ہوے ہین شاید یہ بھی بتلاش آب یہان آئے ہون اور پانی ملا ہو تو مین بھی انسے
لیکر اپنی پیاس بجھاؤن سوماق نے کہا کہ خوب آپنے یہ خیال کیا گو ہم بتلاش آب نہین آئے تھے
مگر اب ہمکو بھی اسکے تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی کیونکہ آپ پیاسی ہین غزالان نے کہا کہ آپ تکلیف
نہ کرین مین پانی کی فکر کیے لیتی ہون آپ وہ صلاح بیان کرین کہ جسکے لیے یہان آپ لوگ تشریف
لائے ہین سوماق نے سہراب سے کہا کہ ہان اب بیان فرمائیے اب تو ملکہ بھی آگئی ہین سہراب
نے کہا کہ بیان کرتا ہون ادھر غزالان نے دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اس سے کہا کہ
تو پانی تو تلاش کرکے لا بس وہ پتلی ایک طرف کو روانہ ہوئی اور ایک ڈولچی پانی سے
بھر کر لائی اور ایک ایک جام غزالان و سہراب و سوماق کو دیا انھون نے خوب سیر ہو کر پانی پیا
اب سہراب نے کہا کہ وہ صلاح یہ ہے اور مین آپکو یہان اس راے کے لیے لایا ہون کہ مین
دیکھتا ہون کہ اب سمندر شاہ شکست کھا کر بھاگے اور لشکر فرار پر کمر باندھے کیونکہ اب کفار
کی حالت بہت خراب ہے تھم تھم کر مقابلہ کرتے ہین وہ زور و شور نہین ہے تھوڑے ہی عرصے مین
شکست کھایا چاہتے ہین میرے قیاس مین یہ ہے کہ سمندر شاہ جو شکست کھا کر بھاگے گا تو طرف
شہر سمندریہ کے اور داخل شہر ہو کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا بس قلعہ کے فتح کرنے کی کوشش
ہوگی قلعہ سمندریہ ایسا قلعہ نہین ہے کہ دو ایک دن مین فتح ہو جائے مہینون مین فتح ہوگا اور
بہت مشکل سے مین نے سنا ہے کہ سمندر شاہ نے برسونکا غلہ قلعہ مین بھر لیا ہے بس وہ قلعہ بند ہو کر
خوب مقابلہ کریگا بڑی زحمت ہوگی بس میری راے یہ ہے کہ وہ تو یہان مصروف جنگ ہے ہم
اور تم تھوڑا سا لشکر لیکر داخل شہر ہون اور اہل شہر کو اور جو کہ وہان حاکم ہو اور جسقدر لشکر
ہو اسکو قتل کر کے شہر پر اپنا قبضہ کر لین اور خود قلعہ کا بند و بست کرین بس جب یہ ادھر سے
شکست کھا کر ادھر کو بھاگے اور قریب شہر پہونچے ہم وہان سے اسپر نرغہ کرین اور داخل شہر
نہونے دین قلعہ پر سے ہم اور ادھر سے اہل اسلام اسپر یورش کرین بس یا تو یہ قتل ہو جائیگا یا اسیر

بس اس تدبیر سے سمندریہ بہت آسانی سے قبضے مین آجائیگا ور سمندر شاہ قلعہ بند ہوکر لڑنے بھی نہ پائیگا باقی جو آپکی راے ہو اور یہان تو سب سردار لڑرہے ہین اگر ہم لوگ نہوے گے تو کوئی مقابلہ مین نقصان نہوگا اور قلعہ وشہر بھی ہاتھ آجائیگا اگر وہ بھاگ کر داخل شہر ہوگیا اور قلعہ بند ہوکر لڑنے لگا اول تو ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا دوسرے قلعہ مشکل سے ہاتھ آئیگا تیسرے جنگ کو طول ہوگا سوماق وغزالان نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی جو یہ تمنے تدبیر سوچی ہو چلو ابھی اسکا بندوبست کرتے ہین یہ کہکر تینون ساحرہ وہان سے پھر میدان جنگ مین آئے دیکھا کہ اُسی طور سے مقابلہ ہورہا ہو کفار قتل ہورہے ہین آتے ہی انھون نے حملہ کیا راوی کہتا ہو کہ خواصان سوماق اور مصاحبان سوماق کا یہ سحر ہو کہ وہ جھولیون سے چھوٹی چھوٹی گڑیان نکالتی ہین اور اُنکی ٹانگین پکڑکر چیر ڈالتے ہین اُسی طور سے حریف کی بھی ٹانگین چر جاتی ہین اور ہلاک ہوجاتا ہو یہ سبکی سب اس طور سے آفت برپا کررہی ہین بس سوماق نے ان سب کو جمع کیا اور کچھ لشکر اپنی خالہ کے لشکر مین سے لیا اور اُنسے کہا کہ تم ہمارے عقب مین لڑتی ہوئی آؤ جدھر ہم جائین اُسی طرف کو تم بھی آؤ اُدھر غزالان نے بھی کچھ لشکر قریب چار ہزار کے جمع کیا اور یہ ہی اسنے بھی اُن سب سے کہا اور سہراب نے بھی یہ ہی کیا اور ایک مقام مقرر کرلیا تھا کہ ہم لشکر ایکر اس مقام پر آئینگے کیونکہ یہ تینون جدا جدا لڑنے لگے تھے اور لشکر کے جمع کرنے کی فکر کرنے لگے تھے بس موافق اقرار کے ہر ایک لشکر کو جمع کرکے اور حملہ کرتا ہوا ایک طرف کو چلا تلاطم ڈالدیا ہر ایک کے عقب مین لشکر تھا راوی نے اس طور سے بیان کیا ہو کہ سامنے شہر سمندریہ کا پھاٹک دکھائی دیتا تھا مگر مقام جنگاہ سے پندرہ کوس پر تھا بس سوماق وغزالان وسہراب لڑتے ہوے اپنے اپنے لشکر کو لیے ہوے جنگ مغلوبہ کرتے ہوے اُس میدان جنگ سے باہر نکل آئے اور اُس صحرا مین آکر جمع ہوے اب جو شمار کیا تو سب لشکر دس ہزار ساحرونکا تھا بس یہ ساحران زبردست جو کہ اپنے وقت کے ساحری جمشید تھے ایک سپہ سالار لشکر سمندر شاہ اور ایک شہر الوانیہ کی رہنے والی یعنی سوماق کہ جسکے سحر کا سواے عشناق یا سمندر شاہ یا شملاق یا اہراق یا گلاب جادو وغیرہ کے کوئی جواب دینے والا نہ تھا تیسری غزالان تھی کہ جسکا کوئی ہمسر نہ تھا سواے چند ساحرون کے کہ جنکا نام مین تحریر کرچکا ہون دوسرے سمندر شاہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس لشکر کو براے حفاظت شہر چھوڑ آیا تھا کہ جسکا سہراب سپہ سالار تھا کسی زمانے مین اور جب سے سہراب کو سمندر شاہ نے ماہیان طوفان کش کے پاس بھیجکر اسیر کرادیا تھا اُسدن سے اُس لشکر نے اور کیسکی سپہ سالاری منظور نہین کی اور ہر وقت اُس لشکر کے ساحرون اور سردارونکو یہ ہی فکر تھی کہ کسی طور سے ہم اپنے سپہ سالار سے جاملین مگر بسبب اس امر کے کہ وہ مسلمان ہوگیا ہو وہ لشکر سہراب کے پاس نہین آیا مگر جب سے یہ سُنا ہو کہ سہراب نے شراکت اہل اسلام کی ہو ہر مرتبہ یہ ہی قصد کیا کہ جاکر شریک ہون مگر جب یہ خیال ہوا کہ تبدیل مذہب کرنا پڑے گا اُس قصد کو فسخ کردیا بس شہر مین وہ لشکر ہو قریب دو لاکھ کے اور ایک

ساحر زبردست سمندر رشاہ کی طرف سے حاکم ہی بےخوف وخطر حکومت کر رہا ہی بالکل ہراس نہین ہی خیال یہ ہی کہ کون سمندر رشاہ کو شکست دے سکتا ہی اگر شکست بھی ہوگی تو بادشاہ بھاگ کر آئیگا اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے گا اور کوئی حریف مین سے بدون شکست دیے سمندر رشاہ کے یہان نہین آسکتا ہی کیونکہ درمیان مین تو بادشاہ کی سپاہ ہی بس اسی خیال سے وہ بخوف حکمرانی کر رہا تھا کوئی خطر نہ تھا اس نے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ صبح سے دوپہر رات تک دربار کرتا تھا اور سب سردارونکو حکم تھا کہ مسلح و مکمل دربار مین آیا کرین اور ہرکارے مقرر کیے تھے براے خبر کہ دم بدم کی خبر دیا کرین یہ سب بند و بست تھا اسپر کچھ خوف نہ تھا ہرکارے خبر دیتے تھے مگر جب سے عشاق مارا گیا ہی اور جنگ مغلوبہ ہوئی ہی کسی نے اسکو خبر نہین دی ہی یہ یہان بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا کہ یکایک وہ چیزین اور وہ عمارت جو کہ سحر عشاق کی تھین وہ یکایک مٹ گئین اور عمارت برباد ہوگئی اور ایک شور و غل اور تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اسنے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی عشاق حجرہ نشین استاد شہنشاہ مارے گئے کیونکہ یہ جو کچھ عمارت اور اشیا و باغات انکے اس شہر مین تھے وہ سب برباد ہوگئے دیکھو کیسی تاریکی ہوئی ہی اہل دربار نے کہا کہ یہ قول آپکا درست ہی مگر انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی وہ بڑے ساحر زبردست ہین نہ تو کوئی ایسا ساحر لشکر اسلام مین ہی کہ جو انکو قتل کرے نہ عیار انپر عیاری کر سکتے ہین معلوم ہوتا ہی انھون نے خود کسی مصلحت سے یہ سب اشیا اپنے سحر کے مٹا دیے ہین آپ کچھ فکر و تردد نکرین اسنے جواب دیا کہ مجھکو کیا فکر و تردد ہی مین جس طور سے یہان نیابت بادشاہ مین حکومت کرتا ہون کیے جاؤنگا تا وقتیکہ خبر اونکی آوے گی کوئی اس شہر کی طرف میری زندگی مین نگاہ کج نہین دیکھ سکتا ہی نہ یہان آسکتا ہی اول تو قریب تین لاکھ کے لشکر میرے ماتحت ہی دوسرے آپ لوگ میرے مددگار ہین تیسرے مین خود کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون پس پھر کیا خوف ہی ہان چند ہرکارے جاکر خبر لائین کہ وہان کیا ہو رہا ہی اور آج وہ ہرکارے نہین آئے کہ جو ہر روز وہان کی خبر دیا کرتے تھے سب نے جواب دیا کہ بوقت شب دن بھر کی خبر لیکر آئینگے دوسرے ہرکارونکا روانہ کرنا بیکار ہی جب وہ شب کو آئینگے انسے کل حال معلوم ہو جائیگا وہ یہ سنکے خاموش ہو رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ یہان حکومت کر رہا ہی در شہر کھلا ہوا ہی ہر روز ہرکارونکا انتظار کرتا ہی اور اس فکر مین ہی کہ کیا سبب ہی کہ ہرکارے خبر لیکر نہین آئے کیفیت یہ ہی کہ جو ہرکارے یہ خبر کے لیے ادہر روانہ کرتا ہی وہ کوئی واپس نہین آتے ہین وہ بھی جاکر وہان مقید ہو جاتے ہین یہ اس فکر و تردد مین ہی کہ کیا سبب ہی کہ جو کوئی براے خبر جاتا ہی وہ پھر واپس نہین آتا ہی یہ حال کچھ نہین کھلتا ہی نہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہان کیا گزری اور کیا ہوا جو یہ تمام عمارت سحر و دیگر اشیا جو کہ بنائی ہوئی عشاق کی تھین سب برباد ہوگئین پس یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اور در شہر اس خیال سے کھلا رہنے دیا ہی کہ شاید بادشاہ کی شکست ہوا اور وہ بھاگ کر شہر کی طرف آئے اور در شہر بند ہو تو خرابی ہو پس کھلا ہوا ہی برابر آمد و رفت ہی یہ تو اس فکر و تردد مین ہی ادہر سے سوداق نشر اللان و سہراب دس ہزار ساحر نامی انکو لیے ہوئے براے فتح شہر چلے آتے ہین اب انکا ذکر بہتر ہوگا اور جنگ مغلوبہ کا کچھ حال آئندہ تحریر ہوگا وہان سحر این

جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اب راوی اس قصہ کو تھوڑی دیر کے لیے موقوف رکھتا ہی اور تھوڑا حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا بیان کرتا ہی کہ اُسکا حال عرصہ سے نہین تحریر ہوا ہی صرف جلد دوم مین کچھ معرض تحریر مین آیا تھا جب سے پھر نوبت تحریر کی نہین آئی اُسکا حال بیان کرنا لازم ہی

اب شمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر شاہ کا ملاحظہ فرمائیے قلم بند ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جلد دوم مین یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی تھی کہ ملکہ نسیم کے پاس سہراب جادو آیا تھا اور باہم عاشق و معشوق ملے تھے ملکہ کو سہراب نے مسلمان کیا تھا اور ملکہ سے سب حال بیان کیا تھا صندوقچہ کا ملکہ نے یہ حال سُنکے اقرار کیا تھا کہ مین امکان بھر کوشش کرونگی چنانچہ ملکہ گئی تھی اور تدبیر سے صندوقچہ بدل لائی تھی اور سہراب کو دیا تھا سہراب نے وہان آکر اُس صندوقچہ کے ذریعہ سے لشکر کفار کو شکست دی تھی اور سب اہل اسلام کو اس بلا سے بچایا تھا چنانچہ سمندر شاہ کو معلوم ہوا تھا اُسنے ملکہ نسیم کو بُلا کر بیطے آسانیت دریافت کیا تھا جب اُسنے انکار کیا تھا تو خوب زد و کوب کی تھی اسقدر کوڑے مارے تھے کہ ملکہ کا بدن پاش پاش ہو گیا تھا مگر ملکہ انکار کیے گئی تھی اقرار نہ کیا تھا چنانچہ ایسی طاقت طاق ہوئی کہ بیہوش ہو کر گر پڑی تھی جب یہ حال سمندر شاہ کی دایہ نے نسیم کا دیکھا تھا اسکو محبت آگئی تھی کیونکہ اسنے نسیم کو بھی پالا تھا بس اُس فرتونہ نے سمندر شاہ کو ڈانٹا تھا اور کہا تھا کہ کیا چھوکری کو مار ڈالیگا تجکو اپنے صندوقچہ سے غرض ہی مین تیرا صندوقچہ لائے دیتی ہون یہ تو سمندر شاہ سے کہا تھا اور ملکہ کی خواصون پر خفا ہوئی تھی کہ تم کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اُٹھا کر نہین لیجاتی ہو چنانچہ خواصین اور ملکہ کی وزیرزادی جو کہ ہمراز تھی ملکہ کو اُٹھا کر باغ مین لیگئین تھین اور اس دایہ نے لشکر اسلام مین پہونچکر فریب کر کے سہراب سے صندوقچہ حاصل کیا تھا اور لیکر چلی تھی کہ راہ مین اخضر ماہی پوش معشوقہ آئینہ اندام جادو سے ملاقات ہوئی تھی بس اخضر نے بعد دریافت حال کے دایہ کو قتل کر کے صندوقچہ پر قبضہ کیا تھا اور طرف آئینہ اندام کے روانہ ہوئی تھی چنانچہ اسکی داستان نہین تحریر ہوئی ہی آئندہ تحریر ہوگی مگر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوا تھا تو بہت برہم ہوا تھا اور قصد کیا تھا کہ اخضر سے مقابلہ کرون مگر اہل دربار کے سمجھانے سے اُسنے اُس قصد کو فسخ کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ جب اہل اسلام کی مہم سے فراغت ہووے گی اُسوقت اخضر سے سمجھونگا اور اندر محل کے یہ حکم دیدیا تھا کہ اول تو نسیم زندہ نہ بچیگی کیونکہ مین نے خوب کوڑے لگائے ہین بس اگر زندہ بچے یا نہ بچے کوئی آج سے اس ننگ خاندان گیسو بریدہ کا میرے روبرو نام نہ لے نہ وہ میرے روبرو آئے نہ میرے محل مین بس اپنے باغ مین رہے جو کوئی میرے روبرو یا میری غیبت مین اس شوخ دیدہ کا نام لے گا یا مین سُن لونگا کہ وہ محل مین آئی تھی تو سب اہل محل کو قتل کرونگا کوئی عذر نہ سنونگا کیونکہ اسنے غضب کیا کہ یار کے لیے تمام خاندان بھر کی جانین لی تھین اور اسکو

یہ خیال نہوا کہ مین کیا حرکت کرتی ہون اگر یہ صندوقچہ دیدہ و نگی تو باپ بھی مارا جائیگا اور ماں بھی اور
سب اہل شہر تباہ ہونگے ایسی مستانی ہوئی تھی اور ایسی آتش شہوت نے زور کیا تھا کہ کچھ
خیال نرہا اپنی آگ فرو کرنے کے لیے سب کا قتل گوارہ کیا بس ایسی بیحیا اور بیباک کا زندہ
رکھنا بیکار ہی جو کہ ننگ خاندان ہو گو مین نسیم کو اپنی جان و روح خیال کرتا تھا مگر اسوقت
نفرت ہوگئی کہ میری قاتل ہی اگر اسکا قابو ہوگا تو ضرور یہ مجکو قتل کرڈالے گی مقام افسوس ہی کہ
آشنائی بھی کی تو کس سے کہ جو اپنا ملازم تھا نہ کسی شاہزادے نہ شہریار زادے سے بس
ایسے کا محل مین آنا کوئی ضرورت نہین ہی کہ جس سے خوف ہو اور اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر
تمکو اپنی دختر کی محبت و الفت زیادہ ہو تو تم بھی اسیوقت میرے سامنے اُسکے پاس چلی جاؤ
ورنہ آج سے اُسکا ذکر نہ کرنا یہ خیال کرلو کہ وہ مرگئی اگر تمنے اُسکا ذکر میرے روبرو کیا یا میری
غیبت مین آیا یا اُسکو بلایا یا خود اُسکے دیکھنے کو گئین اور مجکو خبر ہوئی تو یاد رکھو کہ تمکو اس
بیرحمی سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تمھارے حال پر ترس کھائینگے اور مجکو رحم
نہ آئیگا بس بہتر یہ ہوگا کہ یا تو اُسکی الفت سے دست بردار ہو یا اُسکے پاس چلی جاؤ زوجہ نے
جواب دیا تھا کہ مین اُسکی الفت سے دست بردار ہوئی کبھی نام نہ لونگی اگر لون تو جو چور کا
حال وہ میرا حال آپکو اختیار ہی کیونکہ جب آپ اُس سے ناخوش ہین تو مین کب خوش ہون مین
تو آپکی تابعدار ہون مجکو آپکی خوشی سے غرض ہی جبکہ وہ آپکی دشمن ٹھہری تو میری پہلے دشمن ہوئی
سمندر شاہ نے یہ سُنکے اپنی زوجہ کو جواب دیا تھا کہ مین اور تم اگر زندہ ہین تو نسیم ایسی
ہزاروں لڑکیاں ہو جائینگی میری زندگی کی خیر مناؤ اُس گیسو بریدہ پر لعنت کرو ایسی جی تو
کیا اور نہ جی تو کیا جو کہ ماں باپ کی قاتل ہو اور یار کے لیے گھر کی تباہی کی فکر کرے راوی
بیان کرتا ہی یہ جو حکم سمندر شاہ نے دیا تھا اور خود اُسکو نسیم سے ایسی نفرت ہوئی تھی
کہ نام تک نہین لیتا تھا گو اُسکا یہ قصد تھا قبل ازین کہ مین نسیم سے عقد کرون اور اپنے
تصرف مین لاؤن اُسکے ساتھ ہم بستر ہون کیونکہ اس دین و مذہب مین بیٹی باپ پر اور
باپ بیٹی پر حلال ہی اور ماں ہمراہ فرزند کے اور بہن بھائی اگر ہم بستر ہون تو جائز تھا
بس بدین سبب سمندر شاہ بھی یہ قصد رکھتا تھا کہ ایسی حسین و خوبصورت و جوان رعنا
کہ جسکا اسوقت شہر سمندریہ مین حسن و جمال مین کوئی جواب دینے والا نہین ہی کیون غیر کے
قبضے مین جائے اور دوسرا اسکے باغ حسن سے گل مراد حاصل کرے اور اسکے در ناسفتہ
کو سفتہ کرے مین خود کیون نہ اسکے نہال جوانی سے ثمر آرزو حاصل کرون اور اسکو اپنے
تصرف مین لاؤن بس اسی خیال سے وہ نسیم کے ساتھ اور طور سے پیش آتا تھا چونکہ
ابھی نسیم اس قابل نہوئی تھی جو وہ ہم بستر ہوتا اور جب سے ہوئی بھی تھی تو خود نسیم
اسکی صحبت سے پرہیز رکھتی تھی کیونکہ وہ خود سہراب پر عاشق تھی اس سبب سے
بچی ہوئی تھی اور ادھر اہل اسلام سے جو مقابلے وغیرہ ہونے لگے تھے اور سمندر شاہ
کو فکر و تردد لاحق ہوگیا تھا بدین سبب اور اُسکا خیال اس طرف سے کم ہوگیا تھا اور سوچ
رہا تھا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام کے جب اطمینان ہوگا اُسوقت اس امر کو اختیار کرونگا
اسی سبب سے نسیم کی شادی بھی نہین تلاش کرتا تھا یہ امر اور بھی ناگوار ہوا کہ مین خود

اسکو اپنے تصرف میں لانیوالا تھا اسنے خود بار تلاش کر لیا بس نفرت ہوگئی دوسرے خداوند کریم کو نسیم کی پردہ دری اُس ظالم کے ہاتھ سے منظور نہ تھی ایسے اسباب پیدا کیے کہ اُسکو نفرت ہوگئی تھی بس بموجب حکم سمندر شاہ اُسدن سے کوئی نسیم کا نام بھی بھولے سے نہ لیتا تھا زوجہ سمندر شاہ خود دختر سے باطن میں جلتی تھی بظاہر تو ایسی محبت کرتی تھی کہ جو ماں کو اولاد سے ہوتی ہے مگر باطن میں اُسکی دشمن تھی اس سبب سے کہ وہ سمندر شاہ اپنے شوہر کا منشاء سمجھ گئی تھی اور اسنے خیال کر لیا تھا کہ یہ بیٹی پر مرتا ہے اور ضرور اپنے تصرف میں لائیگا بیٹی کو میری سوت بنائیگا وہ خود اس فکر میں تھی کہ یا تو یہ کسی کے ساتھ نکل جائے یا مرجائے ایسا ہو کہ یہ سمندر شاہ کے سامنے نہ آئے مگر سمندر شاہ کے خوف سے کچھ کر نہیں سکتی تھی بظاہر اُسکی الفت کا دم بھرتی تھی اور اپنی جان و روح جانتی تھی جب یہ حکم سمندر شاہ نے دیا بظاہر تو ملال کیا مگر دل میں خوش ہوئی اور خیال کیا کہ یہ خار یون دفع ہوا اور نیز غنچۂ آرزو کھلا سمندر شاہ کو اُس سے نفرت ہوگئی بس اسدن سے اسنے نسیم کا نام تک نہ لیا آمدم بر سر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا اب نسیم کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب خواصین اور وزیرزادی اُسکو اُس حالت بیہوشی میں سمندر شاہ کے روبرو سے اُٹھا کر باغ میں لائیں اُسکا تمام پیراہن جسم ضرب سے کوڑونکی تار تار تھا اور تمام بدن پاش پاش تھا خون جاری تھا تمام اُس گورے گورے جسم پر نیل پڑگئے تھے زلفیں پریشان تھیں چہرہ جو کہ مثل گل سرخ کے سرخ تھا اور مثل مہر کے درخشان تھا اُسکا یہ حال تھا کہ زرد ہوگیا تھا مثل زعفران کے بس سب خواصون اور وزیرزادی نے ملکہ کو لا کر مسہری پر لٹا دیا اور رومال سے تمام جسم کا خون پاک کیا روتی جاتی ہیں اور خون پاک کرتی جاتی ہیں ایک نے ہلدی پیسکر اور چونا ملا کر جہان چوٹ لگی تھی لگانا شروع کیا ایک نے گلاب و کیوڑا وغیرہ لا کر لخلخہ تیار کیا ایک نے مرہم کے پھاہے بنا بنا کر جہان جہان زخم کوڑے کے پڑے تھے لگائے ایک نے دودھ دہی گرم کی جوش کی کوئی زلفیں درست کرنے لگی کوئی پنکھا جھلنے لگی کوئی رومال گرم کرکے سینکنے لگی کوئی ہاتھ پانون دابنے لگی کوئی تلوے سہلانے لگی بس جو تدبیرین لائق بادشاہزادیوں کے تھیں سب خواصین کرنے لگیں اُدھر وزیرزادی نے گلاب و کیوڑہ کے کئی چھینٹے ملکہ کے منہ پر دیے لخلخہ سنگھایا کہ ملکہ کو ہوش آیا آہ کرکے آنکھ کھولی اسوقت بولنے کی قوت نہ تھی کہ کلام کرسکے اشارے سے کہا کہ پانی ملکہ نے جب آنکھ کھولی تو اپنی خواصون کو دیکھا بعد اُسکے ادھر اُدھر دیکھا کہ وہ ظالم یعنی سمندر شاہ تو نہیں ہے اپنی بارہ دری پائی بس پانی اشارے سے طلب کیا اس امر سے اطمینان ہوگیا کہ اپنے باغ میں ہون اُس ظالم کے پاس نہیں ہون یہاں میری خواصین ہیں بس جب ملکہ نے آنکھ کھولی اور پانی اشارے سے طلب کیا سبکی جان میں جان آئی حواس درست ہوئے اور اطمینان ہوا کہ ملکہ زندہ ہے ورنہ سب مایوس تھیں رو رہی تھیں یہ خیال تھا کہ ملکہ نے بسبب ضرب تازیانوں کہ اُس گل سے بدن پر جو پڑے جس جسم پر پھول کی چھڑی نہ پڑی ہو اور دہی سے نیل پڑجائے اُسپر تازیانے پڑے انتقال کیا مگر بسبب الفت و محبت کے سب تدبیرین کر رہی تھیں اور ملکہ کی زندگی کی دعا خداوند کریم سے مانگ رہی تھیں بس

پس ملکہ کے ہوش مین آنے سے سب بہت خوش ہوئین ملکہ نے جو پانی طلب کیا وزیرزادی نے
نوشدارو دوا جو کہ گرم کی ہوئی رکھی تھی گلاس مین انڈیل کر ملکہ کے منہ سے لگایا اور عرض
کیا کہ ملکہ عالم پہلے اسے نوش فرمالیجیئے پھر پانی نوش فرمائیگا ملکہ انکار کرنا مناسب نہ سمجھی پی گئی اب
کسی قدر ملکہ مین طاقت آئی حواس درست ہوے دیکھا کہ سب خواصین خدمت گزاری مین مصروف
ہین اتنے عرصہ مین سب نے تمام زخمون پر پھاہے لگادیے تھے جہان جہان چوٹ لگی تھی سینکھ کر
باندھ دیا پس اب جو ملکہ کو راحت ملی ملکہ نے آہستہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ حال لشکر
اسلام کا بھی معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا کیا تدبیر سمندر شاہ نے صندوقچہ کی وزیرزادی نے
عرض کیا کہ جب آپ بیہوش ہوگئین اسوقت آپکی دایہ جسنے آپکے والد کو بھی پرورش کیا ہی
انھون نے برہم ہوکر ہمسے کہا کہ کیا کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو ملکہ کو اٹھاکر لیجاؤ ورنہ بادشاہ سے کہا کہ کیا
ملکہ کو مار ڈالے گا تمکو اپنے صندوقچے سے کام ہی مین صندوقچہ لائے دیتی ہون اتنا آپ نے سنا تھا اسکے
بعد ہم آپکو لیکر یہان چلے آئے اسکے بعد کا حال پھر نہین معلوم کہ کیا ہوا دایہ نے ایک آدمی اور کہا کہ بس
وہ بڑی مکارہ ہی ضرور صندوقچہ لے آئیگی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو انکو اس حال سے آگاہ کرے مفت
میری محنت برباد ہوگئی سب نے عرض کیا کہ ہم تو مجبور ہین اور ناچار ہین کیا کرسکتے ہین صبر فرمائیے
جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا آپ رنج وصدمہ نہ فرمائیے کیونکہ ابھی آپ نے کسقدر تکلیفین اٹھائی
اور ایسا صدمہ اٹھایا ہی کہ جس سے جان کے بچنے کی امید نہ تھی اور ابھی کیا امید نہ معلوم کیا ہو
ایسا نہو کہ بسبب رنج و صدمہ کے پھر حضور کو غش آجائے اللہ اللہ کرکے تو ہوش آیا ہی
طاقت جسم مین صدمہ اٹھانے کی بھی نہین ہی خون تمام نکل چکا ہی بس ہم سب یہ عرض کرتے ہین ملکہ
نے جواب دیا کہ اچھا تو ہو کہ جو مین مرجاؤن اس کشاکش سے نجات پاؤن اب صدمات کے
اٹھانے کی طاقت نہین ہی میرے دل مین اب قوت نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب
آپکی الا بلا لیکر دنیا سے جائین آپ زندہ رہین یا جو آپکے دشمن ہون وہ ذات خدا ہمکو نہ دکھلائے
کہ ہم زندہ ہون اور آپکے دشمن خدانخواستہ نہون ملکہ نے جواب دیا کہ مرنا تو ضرور ہی پس
اس ذلت وخواری سے زندہ رہنا کیا ضرور ہی کہ ایک ظالم کے ہاتھ سے تازیانے کھائین
اور پھر زندہ رہین دوسرے مفارقت کے صدمے اٹھائین اور اپنے دوست سے
جدا رہین سب نے عرض کیا کہ خدا وہ بھی دن لاتا ہی کہ آپ اور سہراب جادو ایک جا
ہونگے آپ انکے شربت دیدار سے اور وہ آپکے شربت وصال سے سیراب ہونگے ان دنون کی
کب امید تھی کہ انسے آپ سے ملاقات ہوگی اور اس امر کی خبر آئیگی کہ وہ زندہ ہین صبر فرمائیے
خداوند کریم پر نگاہ رکھیے وہ یہ بھی سامان بہم کردیگا یہ کہکر خواصین سمندر شاہ کو کوسنے لگین
ملکہ نے فرمایا تم سب ملکہ صبر کرو اور خدا پر اس ظلم وستم کی سزا کو چھوڑ دو وہ عادل ہی سزا دیگا
سن لینا کہ کس ذلت وخواری سے یہ ظالم مارا گیا وہ منتقم حقیقی ہی اس جور وستم کا انتقام لیگا
صبر کا بہت عمدہ ثمرہ ہی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ مجکو اٹھاکر بٹھاؤ سب نے ملکہ کو اٹھاکر بٹھایا ملکہ نے
اپنے ہاتھ سے سب زخمون پر پھاہے لگائے دوسرا لباس بدلا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن
اور وہ شب تو ملکہ پر بہت اذیت سے گذری صبح سے تمام جسم کے زخم بھی بہتر ہوگئے اور جہان
جہان چوٹ لگی تھی اور درد تھا وہ بھی کم ہوگیا ملکہ نے دوسرے دن خود اپنے ہاتھ سے شربت انار

نکالا اور نوش کیا خواصون اور وزیرزادہ نے اغذیۂ لطیف حاضر کین ملکہ نے نوش فرمائین ملکہ کے جسم مین
طاقت آئی چونکہ زخم کچھ ایسے گہرے نہ تھے کہ جلد اندمال مین کچھ زمانہ گذرتا وہ ایک دن مین
ملکہ تندرست ہو گئی زخمون اور چوٹ کا نشان تک باقی نہ رہا پھر جیسی ملکہ تھی ویسی ہو گئی سب نے
شکر خدا کیا اور سب خوش ہوے اور ملکہ سے عرض کیا کہ غسل صحت فرمائیے اپنی تندرستی کا جلسہ
فرمائیے ملکہ نے فرمایا کہ مین اب جلسۂ خوشی اسوقت آراستہ کرونگی کہ جب یہ سنونگی کہ
سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا شہر سمندریہ مین عمل ہو گیا سب نے عرض کیا کہ
بہت خوب مگر غسل تو فرمائیے کہا کہ اچھا یہ فرما کر کہا کہ کوئی جا کر خبر تو لائے کہ کیا گذری
صندوقچہ سمندر شاہ پاس آیا یا نہین اور اب سمندر شاہ کس فکر مین ہے بس چند خواصین
یہ حکم پاتے روانہ ہوئین اور وہان سے خبر دریافت کرکے حاضر ہوئین یہان ملکہ غسل کر چکی تھی
اور بہتر لباس پہن کے کنارے نہر کے بیٹھی ہوئی کرسی پر پانی سے کھیل رہی تھی وزیرزادی
برابر بیٹھی ہوئی تھی اور سب خواصین حاضر تھین کہ وہ خواصین جو خبر کو گئی تھین آکر حاضر
ہوئین حال تو یہ بیان کیا کہ اے ملکۂ عالم آپکے باپ بادشاہ نے سب اہل محل اور آپکی والدہ صاحبہ
کو حکم دیا ہے کہ اب کوئی ہمارے روبرو یا ہماری غیبت مین نسیم کا نام نہ لے اور نہ نسیم
ہمارے محل مین آنے پائے نہ کوئی خواص اگر ہم سنینگے کہ کسی نے نام لیا یا نسیم آئی یا
اسکی خواص آئی ہم سب اہل محل کو قتل کرونگا چنانچہ ہم جو گئے تو محل مین نہ جانے پائے باہر
سے واپس آئے ملکہ نے فرمایا کہ مجکو وہان جانے کی پروا کیا ہے خدا اس ظالم کا منہ اب مجکو
زندگی مین نہ دکھائے اسکے مارے جانے کی خبر آئے مین اسطرف منہ کرکے سوتی بھی نہین
ہون میری بلا پوشش بھی وہان نہین جاتی ہے میری بلا کو کیا غرض ہے جو جائے نہ معلوم وہ
سمجھا کیا ہے یہان تمنے کچھ حال دریافت بھی کیا انھون نے عرض کیا کہ ہم کنیزین اسی لیے
گئی تھین کیون نہ دریافت کرتے ہمنے دریافت کر لیا کہ دایہ بادشاہ کی لشکر اسلام
مین گئی اور کسی تدبیر سے صندوقچہ حاصل کیا اسکو لیکر آتی تھی کوئی اخضر ماہی پوش
سبزہ والی شاہ طارق کی دریا پر شکار کھیل رہی تھی اسنے جو صندوقچہ کا حال معلوم ہوا اسنے
دایہ کو قتل کیا اور خود صندوقچہ لیکر طرف شاہ طارق کے روانہ ہوئی یہ حال جو بادشاہ کو
معلوم ہوا بہت غصہ آیا قصد کیا کہ اس سے مقابلہ کرین مگر سب نے سمجھایا تو یہ کہا کہ اچھا
بعد ہم اہل اسلام کے اس سے سمجھا جائیگا خلاصہ یہ کہ نہ وہ صندوقچہ یہان آیا نہ اہل اسلام
کے پاس رہا وہ دوسرا شخص اسکو لے گیا ملکہ نے فرمایا کہ شکر اس خداوند کریم کا کہ جسنے
اس بلا سے اہل اسلام کو نجات دی اور اس لکاتہ کو بھی اسکے افعال کی سزا دی اب راوی
بیان کرتا ہے کہ ملکہ اپنے باغ مین رہتی ہے براحت وآرام بسر کرتی ہے اس فکر مین ہے کہ یہ خبر
آئے کہ سمندر شاہ مارا گیا اور اہل اسلام کا قبضہ سمندریہ پر ہو گیا چند خواصین مقرر
کی ہین کہ وہ دمبدم کی خبر دیتی رہین کہ اب سمندر شاہ کس فکر مین ہے اور کیا تدبیر کر رہا ہے
مگر حکم ملکہ کا خواصون کو یہی ہے کہ محل مین نہ جانا بس راوی کہتا ہے کہ ملکہ کو روز کی خبر ملتی
ہے جب ملکہ یہ سنتی ہے کہ یہ کام اہل اسلام نے کیا فلان ساحر سمندر شاہ کی طرف کا
مارا گیا ملکہ کو خوشی ہوتی ہے اور ملکہ سجدۂ شکر بجا لاتی ہے اور جب ملکہ سمندر شاہ کی

اچھائی سنتی ہی اور سنتی ہی کہ اہل اسلام پر یہ وقت برا ہی تو صدمہ ہوتا ہی سمندر شاہ
کو گالیان اور کوسنے دیتی ہی اور اہل اسلام کے فتح و ظفر کی دعا کرتی ہی خلاصہ یہ کہ جاسوسون
نے ملکہ کو اس حال سے بھی آگاہ کیا کہ ملکہ ایوان نہ طائی آئی اور اسنے اہل اسلام سے
مقابلہ کیا اور بہت سے اہل اسلام کو اسیر کر لیا قران ثانی لیبقا و برق ثانی نے عیاری
کر کے سب کو رہا کیا اور اسکی وزیرزادی کو قتل کیا اور خواجہ نے عیاری کر کے ایوان کو پکڑ کر
دربار سمندر شاہ سے لیگئی اور اسکو اپنا مطیع کر کے اہل اسلام کو اسکے سحر سے نجات دلائی
اور اس سے اقرار لیکر رہا کر دیا وہ اپنے ملک کو چلی گئی یہ بھی خبر ملکہ سے بیان کی جب سمندر شاہ
کو معلوم ہوا تو اسنے پھر اسکو طلب کیا اور اس سے بہت کچھ کہا کہ تو اہل اسلام سے مقابلہ کر اسنے
قبول کیا اسکو بہت کچھ خوف دلایا اور دھمکایا وہ راضی نہوئی آخر اسکے قتل کا حکم دیا خواجہ
نے پھر عیاری کی اور اسکو رہا کیا اور سمندر شاہ کو قتل کیا تھا سمندر شاہ کے دوست نے
اسکو بچا لیا تو ایوان شریک اہل اسلام ہو گئی ہی اور اپنا لشکر لینے گئی ہی ملکہ یہ سب خبرین سنکے
خوش ہوئی اور بہت تعریف خواجہ کی کی اور ایوان کی اسکے دوسرے دن جاسوسون نے
ملکہ سے یہ خبر بیان کی کہ بادشاہ نے الطاف جادو کو طلب کیا تھا وہ اپنے مکان مین
گوشہ نشین ہوا تھا دربار مین آنا ترک کیا تھا اسلیئے کہ جانتا تھا اہل اسلام سے مقابلہ کرو وہ نہین
آیا اور شب کو سب مال و اسباب لیکر شہر سے نکل گیا اور اہل اسلام کی اطاعت کی بادشاہ
کو جو اس حال کی خبر ہوئی بہت برہم ہو گیا بس آج ایک ساحر کو اسی ہزار سے طرف ایوانیہ کے
روانہ کیا ہی کہ شہر ایوانیہ کو تاخت و تاراج کر اور ایک نامہ طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے
روانہ کیا ہی اسکو برائے کمک طلب کیا ہی اور ایک نامہ اپنے وزیر اشتفاق شاہ کو
روانہ کیا ہی اسکو بھی طلب کیا ہی اور چند سوار برائے تلاش الطاف جادو روانہ کیئے ہین انکو
حکم دیا ہی کہ الطاف جہان ملے پکڑ لاؤ اور کل افسران فوج اور جو بادشاہ ساحر و غیر ساحر
برائے کمک آئے ہین انکو سامان سفر کا حکم دیا ہی اور یہ کہا ہی کہ ان نامون کا جواب آنے پر
مین خود لشکر لیکر شہر سے نکلونگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور ان مین سے مقابلہ کیجیے یہ
فیصلہ ہوگا اور جو کچھ حال گذرا تھا اور تحریر بھی ہو چکا ہی ناظرین ملاحظہ کر چکے ہین ملکہ سے
جاسوسون نے بیان کیا اب ملکہ کو فکر ہوئی کہ دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی الطاف کے نو واقعات
سنکے ملکہ خوش ہوئی اور سب حالات سنکے فکر مین مبتلا ہوئی کہ بعد چند روز کے جاسوسون
نے آکر عرض کیا کہ ملکہ غضب ہوا بادشاہ آج تیس لاکھ کا لشکر ساحران اور غیر ساحران کا لشکر
اور سب سردارونکو اور جو بادشاہ کمک کو آئے تھے ساحر و غیر ساحر سردار و پہلوان تھے
ان سبکو ہمراہ لیکر اور تین لاکھ سپاہ اور چند سردار کو یہان چھوڑ کر اپنے بجائے ایک ساحر کو
بادشاہ کر کے برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہوا ہی اور یہ وہ ساحر یہان کا حاکم ہوا ہی یہ خبر
سنکے ملکہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور ہوائیان اڑنے لگین وزیرزادی سے کہا کہ دیکھیے
کیا نتیجہ ہوتا ہی خداوند کریم ان سبکی کمک کرنیوالا ہی اور وہی سب کا حافظ ہی وزیرزادی نے
عرض کیا کہ اگر انکی فتح و ظفر کاتب قدرت لکھ چکا ہی تو تیس لاکھ کیا ہین اگر تیس کروڑ ہونگے
تو کچھ نہوگا بقول ان لوگونکے دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ملکہ نے فرمایا

کہ یہ امر درست ہی یہ خبر تیرا ان خواصون سے دریافت کیا کہ جو یہ خبر لائے ہین تحقیق کہ کیا گنجور شاہ
فوج لیکر براے کمک آگیا اور اشفاق برادر آفاق شاہ بھی اور وہ ساحر جو کہ براے
غارت شہر ایوانیہ گیا تھا شہر ایوانیہ کو غارت کرکے واپس آیا تو سمندر شاہ خود براے
مقابلہ روانہ ہوا کیونکہ اسنے تو یہ عہد کیا تھا کہ جب وہ کمک پہنچیگی یا انکے پاس سے جواب
آے گا تب مین براے مقابلہ جاؤنگا انھون نے عرض کیا کہ کیا آپکو اس حال سے آگاہی نہین ہی
اے ملکہ عالم گنجور شاہ نے جواب صاف دیا کہ ہم تمھاری کمک کرینگے ہم بیکار اہل اسلام سے عداوت
نہ پیدا کرینگے بارون سے جواب صاف آیا اور وہ سوار واپس آئے جو کہ براے اسیری الطاف جادو
گئے تھے انھون نے آکر خبر دی کہ الطاف جادو شریک لشکر اسلام ہوگیا وہان انکی دعوت
ہو رہی تھی اشفاق کے پاس سے عرضی آئی تھی کہ حاضر قدمبوسی کو بادشاہ کو اشفاق
اور اس ساحر کا انتظار تھا جو ایوانیہ پر گیا تھا بس اسکا لشکر ایوانیہ پر سے شکست کھا کر آیا
وہ ملکہ ایوان کے ہاتھ سے مارا گیا اشفاق شاہ نے یہ کیا کہ بادشاہ کو تو عرضی لکھی کہ مین
حاضر ہوتا ہون اسکے بعد اپنے کل لشکر اور اہل شہر کو مسلمان کیا اور خود بھی مسلمان ہوا اور اپنے
وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کرگئے اور لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام روانہ ہوا ہی اسکے شہر سے
دو ہزار اہل شہر بھاگ کر آئے تھے انھون نے سب حال بیان کیا تھا بس بادشاہ کو بہت غصہ
آیا اسی دن پانچ بادشاہ غیر ساحر بہت سا لشکر لیکر براے کمک آئے بس سمندر شاہ نے یہ
سب خبرین پاکر اور برہم ہوکر سامان سفر کا حکم دیا جب سب سامان درست ہوگیا بادشاہ
نے کوچ کیا یہ جو خبر ملکہ نے سنی کہا کہ خوب ہوا اشفاق نے کام کیا جو ایسی بات کرتا اسکا
بڑا بھائی جبکہ شریک اہل اسلام ہی تو ضرور تھا اسکا شریک ہوتا بس ملکہ کو خوشی اور کچھ فکر
تھی ملکہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ روز کی خبر لاؤ جو میدان جنگ مین واقعہ گذرے اسکی ہمکو دیا کرو
چنانچہ ملکہ کو ہر روز کی خبر ملتی تھی جب تک ملکہ نے یہ سنا کہ اہل اسلام غالب رہے اور کفار یعنی
سمندر شاہ کے لشکر کے ساحر وغیر ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ملکہ بہت
خوش ہوتے نوبت باینجا رسید کہ خبر آئی کہ آج عشاق استاد بادشاہ نے لڑکر مقابلہ کیا اور
سب اہل اسلام کے ساحرون کو اسیر کرلیا بادشاہ کے لشکر مین خوشی ہی اور اہل اسلام پر
مصیبت کا آسمان ٹوٹا ہی وہ لوگ بلا مین مبتلا ہین ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا اور اپنی وزیرزادی
اور سب خواصون سے کہا کہ خدا اس عشاق کو غارت کرے کہ جسنے یہ تبلکہ لشکر اسلام مین ڈالدیا
ہی خداوند کریم انکی مدد کرے چنانچہ یہ خبر ملکہ کو رات کو ملی تھی ملکہ نے وہ رات دعا مین
بسر کی صبح کو ہرکارے یہ خبر روانہ کیے چنانچہ دوپہر کے وقت سمندن عشاق ہاتھ سے
سوماق کے مارا گیا ہی ملکہ اس باغ مین کرسی پر بیٹھی ہوئی بال سر کے کھلے ہوے تھی اہل اسلام
کے نجات کی عشاق کے ہاتھ سے دعا کر رہی تھی کہ یکایک ایک سیاہ آندھی اٹھی تمام باغ
تاریک ہوگیا شہر سمندریہ کی طرف سے شعلے آگ کے بلند ہوتے دکھائی دیے شور وغل
کی صدا آئی غبار بلند ہوا برف وغیرہ آسمان سے برسی یہ ماجرا ملکہ نے دیکھا اور دیکھا کہ
تمام شہر سمندریہ مین آگ لگی ہوئی ہی اپنی وزیرزادی سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
ساحر زبردست لشکر سمندر شاہ کا مارا گیا یہ اسکے مرنے کی علامت ہی وزیرزادی نے

عرض کیا کہ ساحر زبردست کون ہی فی الحال تو کل سے عشاق اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہی ابھی کل ہرکارون کی زبانی سُنا تھا کہ اُسنے سب ساحران اسلام کو اسیر کر لیا ہی آج لشکر غیر ساحران سے مقابلہ کریگا بس معلوم ہوتا ہی کہ وہ مارا گیا یہ اُسی کے مرنے کی علامت ہی آپکی دعا درگاہ خدا مین قبول ہوئی ملکہ نے فرمایا کہ خدا ہمچنین کند تیرے مُنھ مین گھی شکر وہی ظالم مارا گیا ہوا ہی مین میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہی اچھا کوئی براے خبر جائے اور یہ خبر شہر مین جاکر دریافت کرے ابھی کوئی خواص ملکہ کی بدون حکم ملکہ جانے نہ پائی تھی صرف ملکہ نے یہ حکم دیا تھا کہ جائے دوسرے حکم کی امیدوار تھی کہ چند خواصین بضرورت کسی کام کے صبح سے شہر کو گئی ہوئی تھین وہ آکر حضور ملکہ مین حاضر ہوئین مُنھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین حواس خمسہ منتشر سانس پھولی ہوئی سامنے ملکہ کے آکر ر بڑین اور اپنے حواس درست کرکے یون عرض کرنے لگین کہ ای ملکۂ عالم بڑا غضب ہوا عشاق تجرہ نشین مارا گیا اہل اسلام کے ہاتھ سے گو یہ خبر شہر مین مشہور نہین ہی ہم اپنی عقل سے کہتی ہین کیونکہ جو باغات اور جو عمارت عشاق کے سحر کے شہر مین تھے اور جو اشیا سحر عشاق کے تھے وہ سب برباد ہوگئے سب مین آگ لگ گئی ملاحظہ فرمایئے کہ وہ شعلے بلند ہین اہل شہر بہت پریشان ہین ملکہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ شکر خدا یہ خبر تو آئی تم سب کا گمان درست ہی ضرور عشاق مارا گیا ہمکو کیا ایک اور دشمن خدا کم ہوا شکر کرو تمنے اپنی یہ کیون حالت بنائی ہی مقام خوشی ہی نہ یہ کہ یاس و ہراس انھون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ خوف ہی کہ بادشاہ شکست کھا کر داخل شہر ہوگا اہل اسلام کا شہر پر حملہ ہوگا وہ داخل شہر ہونگے شہر کے غارت کا حکم دینگے بس اس امر کا خوف ہی کہ سواران اہل اسلام یہان بھی آکر لوٹ مچائینگے اور ہم سب کو بھی لوٹ لیجائینگے ملکہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے بیخوف رہو ہمکو کوئی نہین لوٹیگا ہم نے دین اسلام کسلئے قبول کیا ہی اسی غارت و لوٹ سے اپنے کو بچانے کے لیے اگر ایسا ہوا تو پھر کس کام کی یہ بات ہوئی کہ اپنا دین بھی دیا مان باپ سے بھی جدائی ہوئی بس کوئی بھی نہ لوٹیگا جب تم یہ کہدوگی کہ ہم ملکہ نسیم کے ملازم ہین اور ملکہ دین اسلام قبول کر چکی ہی بس سب تمکو چھوڑ دینگے اور بلکہ تمھاری حفاظت کے لیے پہرہ مقرر ہو جائیگا یہ سُنکے خواصون کی جان مین جان آئی اب ملکہ اس انتظار مین ہی کہ خبر آئی کہ کیا واقعہ گذرا راوی نازک خیال روایت کرتا ہی کہ قریب شام ہرکارون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ای ملکہ صبح کو دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوے کہ تہمتن جادو براے کمک لشکر اسلام اپنے مقام سے چل نکلا تھا وہ آکر پہونچا اُسنے عشاق سے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوا پھر عشاق نے مبارز طلب کیا تھا کہ مرانت جادو کہ وہ بھی بموجب حکم اپنے آقا کے لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام چلا تھا آکر عین وقت پر پہونچا اور عشاق سے مقابلے کو نکلا وہ بھی اسیر ہوا اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے آکر مقابلہ کیا وہ براے کمک لشکر لیکر ایوانیہ سے چلی تھین انھون نے راہ مین خبر پائی تھی پہلے یہ داغ عشاق کو دیا کہ سب اسیرونکو اسکی قید سے رہا کر لیا اور اُنکی صورت سے ماش کے آٹے کے پتلے بنا کر ڈالدیے یہ بہت بڑا جرکا عشاق کو دیا عشاق بہت خفیف ہوا چنانچہ مقابلہ ہوا ایوان سحر مین عشاق پر غالب آئی نتیجہ سحر لیکر عشاق نے ایوان سے مقابلہ کیا ایوان نے بھی نتیجہ سے لڑنا شروع کیا بڑے عرصے

تک خوب تیغہ بازی ہوئی پس عشاق نے ایوان کو دھوکے سے مجروح کیا اُسنے کئی زخم کاری کھائے تھے اور قریب تھا کہ ایوان عشاق کے ہاتھ سے ماری جائے کہ اُسکی بھانجی سوماق برق مزاج نے زمین سے پیدا ہوکر اور اپنی خالہ کو ہٹا کر عشاق سے مقابلہ کیا بلکہ یہ مزید بہت بڑی تدبیر کرکے آیا تھا کہ اپنے کو سحر بند کیا تھا اور اپنے قتل کا تیغہ بنایا تھا بڑی حفاظت سے اُسکو رکھا تھا مگر سوماق بھی بلا کی ساحرہ تھی اُسنے کسی تدبیر سے اُس تیغہ کو پیدا کیا اور آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ عشاق کو اُس تیغہ سے قتل کیا سمندر شاہ کو بڑا صدمہ ہوا خوب رویا اور اہل لشکر بھی روئے اُسی غصے اور صدمے مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیا پس دونون لشکر ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے کسی کے لشکر مین ابھی ابتری نہین پڑی ہے بلکہ اہل اسلام زیادتیان کر رہے ہین خوب جنگ ہو رہی ہے یہ واقعہ بھی ملکہ نے سُنا فرمایا کہ جاؤ اُنہی مقام پر ٹھہرو جو واقعہ گذرے آکر بیان کرو وہ سلام کرکے پھر چلی گئین ملکہ یہان براے فتح و ظفر اہل اسلام دعا مین مصروف ہوئی دوسرے دن اُنھون نے آکر ملکہ کو خبر دی کہ ابھی اُسی طور سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے آج یہ امر واقع ہوا تھا قریب تھا کہ کفار کو شکست ہو کہ چند بادشاہ ساحر دنکا لشکر لیکر براے کمک آ گئے اُنھون نے جنگ کو روک لیا شکست نہونے پائی اور چند بادشاہ اور پہلوان غیر ساحر ونکے آگئے پس اس سبب سے کفار پھر لڑنے لگے مگر بڑے غضب سے اہل اسلام مقابلہ کر رہے ہین ساحر ساحرون سے غیر ساحر غیر ساحرون سے لاکھون کا کھیت ہوا ہے ایک رات اور ایک دن اسی معرکہ مین گذرا ہے اہل اسلام کو بالکل ہراس نہین ہے با حواس لڑ رہے ہین یقین ہے کہ اہل اسلام کی فتح ہو ملکہ نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا راوی اسنے روایت کی ہے کہ ہرکارون نے کل حال کی ملکہ کو خبر دی یہان تک سیراب کی اور اشفاق کے آنے کی بھی خبر دی کہ یہ لوگ لشکر لیکر براے کمک اہل اسلام آئے ہین پس اب وہ دن ہے کہ جبدن سہراب جادو و سوماق برق مزاج و غزالان آہو چشم باہم صلاح کرکے اور لشکر لیکر اور جنگ مغلوبہ سے الگ ہوکر براے غارتگری شہر سمندریہ چلے تھے ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی خدا سے دعا کر رہی تھی کہ اے میرے خدا آج یہ خبر آئے کہ سمندر شاہ نے شکست کھائی اور اہل اسلام غالب آئے سمندر شاہ کا لشکر بھاگا ملکہ کو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہے اب حال سہراب وغیرہ کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو لشکر لیکر چلے تھے اور ایک مقام پر ٹھہر کر اب جو وہان سے چلے چونکہ عشاق مارا جا چکا تھا شہر سمندریہ سامنے تھا اور سہراب و غزالان یہ دونون بخوبی حالات شہر سے واقف تھے عشاق نے یہ سحر گرد شہر کیا تھا کہ اگر غنیم لشکر لیکر آئے تو داخل شہر نہو سکے اور ہمکو خبر ہو جائے اُسکے مرنے سے یہ سحر تو دفع ہو چکا تھا پس یہ سبکے سب لشکر لیکر قریب شہر پہونچے اور بیرون شہر سے حربے سنبھال کر جو ساحر و سوار در شہر پر براے نگہبانی مقرر تھے اُنکو آتے ہی سہراب نے اسیر کر لیا اور خود جیسے ہی داخل شہر ہوا ایک سحر کیا کہ چارون طرف شہر مین آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہونے لگے اُدھر غزالان نے بھی سحر کیا کہ تیر برسنے لگے سوماق نے سحر کیا کہ بجلیان چمک کر گرنے لگین جب یہ تینون ساحر سحر کر چکے اور انکا لشکر داخل شہر ہوا پس اُنھون نے حکم دیا کہ سب اہل شہر کو قتل کر ڈالو اور غارت اور لوٹ لو جو امان طلب کرے امان دو اور جب تک امان کے خواستگار نہون اُسوقت تک قتل و غارت سے باز نہ آنا مگر امان بھی بشرط ایمان دینا یہ حکم دینا تھا کہ لشکریان سہراب و

غزالان وسوماق نے شہر مین غدر ڈالدیا تمام بازارون مین قتل عام ہونے لگا اہل شہر قتل ہونے
لگے دکانین لٹنے لگین شہر مین تلاطم مچ گیا ہر طرف سے شور وغل کی صدا بلند ہوئی کہ غنیم لشکر لیکر
اندر شہر کے چلا آیا ہی اُسنے اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا ہی اور تمام شہر مین تلاطم ڈالدیا ہی سہراب و
غزالان وسوماق نے جو اندر شہر کے آکے سحر کیا تھا اس سحر کے سبب سے کئی مکان اور عمارت
بلند گر پڑین تھین اُسمین ہزارون دب کر فی النار ہوئے تھے بس شہر مین اب تہلکہ پڑ گیا ہر ایک غریب
و امیر حربہ لے لیکر اپنے اپنے مقام سے چلا جوق جوق لوگ جمع ہو کر آنے لگے اور قتل ہونے لگے
ابھی اُسکو خبر بھی نہین جو کہ یہانکا حاکم ہی وہ مزے سے بیٹھا ہوا دربار مین حکومت کر رہا ہی سب سردار
حاضر ہین چھاؤنی مین لشکر کمر کھولے پڑا ہوا ہی کہ یہان تلاطم مچا اب جو شور وغل شہر مین بلند ہوا کوتوال
شہر جو کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ شہر مین ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا
کہ کسی طرف سے غنیم نے موقع پاکر اندر شہر کے آکر نرغہ کر دیا ہی اہل شہر کو قتل کر رہا ہی بس
یہ سُننا تھا کہ کوتوالی کے سب پیادے ہمراہ لیکر طرف شہر کے چلا پھر خیال کیا کہ اُنکو تو خبر کرون جو
یہان کے حاکم ہین بادشاہ کی طرف سے یعنی سہراب جادو اسکا دوسرا نام بھی ہی جو کہ قبل مین تحریر
ہوا ہی بس اسنے پیادون کو تو طرف شہر کے روانہ کیا کہ تم جا کر اس بلوے کو روکو اور خود طرف دربار
کے چلا یہ تو ادھر سے چلا اُدھر سہراب نے غزالان سے کہا کہ آپ لشکر کے ہمراہ رہین اور اہل شہر
کی خبر لین اور رہین اور یہ ملکہ سوماق طرف محلات شاہی اور دربار کے جاتا ہون دیکھون کون سمندر شاہ
کی طرف سے یہان کا حاکم ہی اُس سے مقابلہ کرون اور اُسکو قتل کر کے سب عمارت شاہی پر قبضہ
کرون خزانہ وغیرہ پر اور ناموس سمندر شاہ کو اسیر کرون غزالان نے کہا کہ اچھا بس غزالان
تو شہر کے غارت و قتل مین مع لشکر کے مصروف ہوئی اسنے تلاطم ڈالدیا ہی ہر گلی کوچہ خون سے
اہل شہر کے رنگین ہی ہر طرف آگ لگی ہوئی ہی بازار مرگ گرم ہی سحر کے گولہ و نارنج و ترنج چل رہے
ہین مکانات و دکانین لٹ رہی ہین بازارین تباہ ہو رہی ہین شہر مین تو تلاطم ہی پیادے جو
کوتوالی کے اُس مقام پر آئے یہ واقعہ دیکھکر اور دور سے کھڑے ہو کر چلانے لگے لینا پکڑنا مگر خود
مقابلہ نہین کرتے ہین ڈر رہی سے دہکار رہے ہین اُدھر کوتوال شہر آبریز جادو دربار مین پہونچا
دیکھا کہ سب سردار جو کہ یہان بادشاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ گیا ہی دربار مین موجود ہین بیم تخت
پر سہراب جادو تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی مگر متفکر ہی بس کوتوال نے سامنے اُسکے جا کر اور
مندیل سر سے اُتار کر پھینکدی اور کہا کہ آپ یہان کیا بیخبر بیٹھے ہوئے ہین غضب ہو گیا غنیم لشکر
لیکر کسی سمت سے شہر مین چلا آیا اور اندر شہر کے اُسنے آکر تاخت و تاراج و قتل عام شروع
کر دیا تمام شہر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی اہل شہر قتل ہو رہے ہین یہ سُننا تھا کہ سہراب جادو کے حواس
جاتے رہے فوراً بدحواس ہو کر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سب سردارون سے کہا کہ کیا تدبیر کرون
بڑا غضب ہو گیا کوتوال سے کہا کہ تو در محلات کے پہرہ والون سے کہدے کہ وہ اندر محلات
کے خبر کر دین کہ سب خبردار و ہوشیار ہو جائین حریف لشکر لیکر اندر شہر کے چلا آیا ہی اور سب
اہل شہر کو قتل کر رہا ہی اور سردارون سے کہا کہ آپ لوگ فوراً چھاؤنی مین جا کر لشکر کو تیار
کر کے حریف کے مقابلے کو آئین مین برائے مقابلۂ حریف جاتا ہون سب نے کہا کہ بہت خوب
بس سب سردار فوراً دربار سے باہر آئے وہانسے اپنے اپنے مکان پر آئے اپنے اپنے مکان کا بند و بست

کرکے چھاؤنی مین آئے اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا لشکر مین کھلبلی ہونے لگی اُدھر کوتوال سے سیراب جادو نے پوچھا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ اندر شہر کے لشکر لیکر آئے انکا افسر کون ہی اُسنے جواب دیا کہ جب مین نے یہ خبر سنی تھی کوتوالی کے پیادونکو تو اُدھر کو روانہ کیا اور خود آپکو آگاہ کرنے کے لیے آیا مین نے یہ نہین دریافت کیا سیراب نے کہا کہ خیر تم اُدھر جاؤ اور سبکو آگاہ کرکے اُس مقام پر آؤ کہ جہان حریف لڑ رہا ہی کوتوال تو محلات کی طرف روانہ ہوا اور سیراب بیرون دربار آیا اور اژدر سحر کو دستک دیکر پیدا کیا اور اُسپر سوار ہوکر چلا اُدھر سے سہراب وسوماف اہل شہر کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے اودھر سے یہ اُدھر کو جاتا تھا اور چند سردار اسکے ہمراہ تھے یہ سہراب کو بخوبی پہچانتا تھا جیسے اسکی نگاہ سہراب پر پڑی اسنے پکار کر کہا کہ او سہراب مجکو معلوم ہوا کہ یہ فتنہ پردازیان تیری ہین او میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی تو نے شہر مین آکر غدر ڈالدیا اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا یہ صدا جو سہراب کے کان مین پہونچی سہراب نے اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین تیری ہی تلاش مین آتا تھا خوب سامنا ہوا سہراب نے دیکھا کہ اسکے سر پر تاج رکھا ہوا ہی کہا کہ معلوم ہوا وہ نامرد تجھ ایسے نامرد کو اپنی طرف سے یہان کا حاکم کر گیا ہی خیر تو جاتا کہان ہی حکومت کرکے بہت اترایا ہی یہ سب تیری اتراہٹ نکالے دیتا ہون یہ کہکر سیراب کی طرف سہراب چلا اُسنے سردارون سے کہا کہ لینا یہ میرے قریب آنے نہ پائے راوی نازک فہم بیان کرتا ہی کہ سردار طرف سیراب کے چلے اتنے عرصے مین وہ سردار لشکر کو آراستہ کرکے آگئے بس یہان مقابلہ ہونے لگا تین لاکھ سیاہ تھی تمام شہر مین پھیل گئی حربے سحر کے چلنے لگے سوماف نے تہلکہ ڈالدیا بڑے معرکے کی جنگ ہونے لگی لشکر سہراب وغیرہ سے لشکر کفار لڑنے لگا اہل شہر کو قتل ہونے سے مفر ملا ہر گلی کوچہ مین مقابلہ ہو رہا تھا غزالان وسوماف خوب جوانمردی سے لڑ رہی تھین سہراب اُن سردارون سے مقابلہ کر رہا تھا جو سامنے آیا اسنے برق سحر چمکا کر گرائی اُسکے دو دو ٹکڑے کاٹے ہوئے بہت سے سردار سہراب نے قتل کیے سیراب کھڑا ہوا سردارونکو لڑوا رہا ہی خود نہین مقابلہ کرتا ہی سردار مارے جا رہے ہین اُدھر کوتوال نے جاکر محلات مین یہ خبر کردی کہ حریف نے شہر کو آکر گھیر لیا اور اندر شہر کے چلا آیا اور لڑ رہا ہی اور سب اہل شہر قتل ہو رہے ہین آپ لوگ خبردار ہو جائین یہ جو خبر محلات مین پہونچی ایک تہلکہ پڑگیا ہر ایک عورت بدحواس ہوگئی بس زوجہ سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب مال واسباب کو باندھکر ایک مقام پر جمع کردو اگر ہماری فتح ہوئی اور حریف مارا گیا تو خیر ورنہ اس مال واسباب کو لیکر یہان سے نکل جائینگے اُسیوقت سب مال واسباب بندھنے لگا اور سب اہل محل آمادہ اس بات پر ہوکر بیٹھے کہ اگر ہماری ظفر ہوئی تو خیر ورنہ یہان سے گریز کرینگے طرف لشکر بادشاہ کے مگر یہ خبر نہین ہی کہ وہان خود بادشاہ پر وقت سخت ہی جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی بس اہل محل کا تو یہ حال ہی کوتوال اُن سبکو اس حال سے آگاہ کرکے اُدھر کو روانہ ہوا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا بس کوتوال سے اور غزالان سے سامنا ہوگیا کوتوال پکارا کہ او غزالان نمک حرام معلوم ہوا کہ تو یہ لشکر لیکر آئی ہی میرے ہاتھ سے بچکر جاتی کہان ہی یہ کہکر غزالان پر کوتوال نے سحر کیا غزالان نے اُسکے سحر کو رد کرکے اپنا جو سحر کیا یعنی کان کی بجلی اتار کر جو ماری وہ برق بنکر جو کوتوال پر گری کوتوال کے دو ٹکڑے کاٹے ہوئے ابتو غزالان نے اپنا تمام زیور صرف کرنا شروع کیا ایک آن مین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا اور اہل شہر کو قتل کرنا

شروع کیا تلاطم مچا ہوا ہی بازار مرگ گرم ہی ہر طرف جوے خون رواں ہی سرون کے انبار لاشون کے ڈھیر لگے ہوے ہین ساحر جل رہے ہین خاک کے انبار ہو ہو کر رہ گئے ہین ہر طرف تیغ و نارنج چل رہے ہین رعایای شہر سمندر بہ امواج اجل کے حلقے مین آگئی تھی طوفان مرگ نے آتش طغیانی کی تھی گرداب موت مین مبتلا تھے کشتی حیات اُنکی قریب غرق ہونے کے پہونچی تھی ہر طرف امواج موت سے تلاطم پڑا ہوا تھا سب موت کے گھاٹ اُتر رہے تھے سواے گوشۂ مرگ کے اور کوچۂ قضا کے کوئی گوشہ اہل شہر و لشکر کو پناہ کا نہین ملتا تھا بازار مین تباہ ہو رہی تھین آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے عمارات شہر منہدم ہو ہو کر رہ گئی تھین اہل شہر اُسکے نیچے دب رہے تھے اہل اسلام نے تلاطم ڈالدیا تھا اُدھر سہراب نے بہت سے سردار قتل کیے جب سہراب نے یہ واقعہ دیکھا خود اژدر سحر کو بڑھا کر سامنے سیراب کے آیا ملکہ سوہاق نے کیا کیا کہ ایک مالا موتیون کا اُتار کر اور اُسکو توڑ کر بکھیر دی دہنی طرف اور بائین طرف بھی پھینکے ایک طرف سے گرگ اور ایک سمت سے شیر پیدا ہوے اور وہ لشکر کفار کو ہلاک کرنے لگے کفار اُنپر سحر کرنے لگے مگر وہ کسی صورت سے دفع نہین ہوتے ہین زیادہ ہوتے جاتے ہین ایک تلاطم مچا ہوا ہی جسکے سر جھکر شیر نے طمانچہ مارا اُسکا سر تن سے جدا ہو گیا اُدھر غزالان نے کیا تدبیر کی کہ ایک فولادی بیضہ جھولی سے نکالکر اُسکو اسم سحر پڑھکر بالاے آسمان اُچھالا وہ بلند ہو کر شق ہوا اور اُسمین سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بلند ہو کر صدا دی منم سحر ملکہ غزالان بس جسپر اُسنے اپنا عکس ڈالا وہ جلنے لگا ہزارون اس طور سے ہلاک ہوے سوہاق و غزالان نے لشکر کے حملونکو روکا اور لشکر کو تباہ کرنا شروع کیا اُدھر سہراب سے اور سیراب سے مقابلہ ہو گیا سیراب نے سحر کیا کہ زمین کو زلزلہ ہوا بس سہراب نے ایک نقش لکھکر زمین پر ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوا اور سہراب نے سحر کیا کہ ایک مرتبہ تمام زمین ہلی اور شق ہونے لگی اور کفار و اہل شہر غرق ہونے لگے سیراب نے جو یہ واقعہ دیکھا سحر کیا کہ شق ہونا زمین کا برطرف ہوا سیراب نے سہراب پر گولا مارا سہراب نے اُس گولے کو رد کر کے اور مرکب سحر کو بڑھا کر اور قریب پہونچکر کارد سحر کا وار کیا سہراب نے اژدر کو اشارہ کیا جسپر سوار تھا کہ اسکو مع مرکب نگل جا اژدر نے بقصد دم کشی منہ کھولا شعلہ منہ سے نکلا سہراب قریب تو پہونچ چکا تھا ایک مرتبہ جھولی سے ایک نارنج نکالا جیسے اژدر نے منہ کھولا اور شعلہ نکلا سہراب نے وہ نارنج دہان اژدر مین ڈالدیا اُس نارنج کا دہان اژدر مین گرنا تھا کہ ایک شعلہ اُسکے جسم سے نکلا وہ اژدر جلنے لگا یہ جو واقعہ سیراب جادو نے دیکھا فوراً اژدر پر سے کودا اُدھر سہراب نے کارد کا وار کیا وہ کارد اُسکے سر پر پڑی کہ سر اسکا مجروح ہوا اُسنے چاہا کہ سنبھل کر مین بھی وار کرون کہ سہراب نے سحر کیا جب تک یہ سنبھلے سنبھلے ایک برق کوندکر گری کہ اُسکے دو پرکالے ہوے بس اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی شہر بھر مین تہلکہ پڑ گیا اور غل مچ گیا کہ جو ہم سب کا افسر تھا اور جسکو بادشاہ اپنی طرف سے حاکم کر گیا تھا وہ ہاتھ سے حریف کے مارا گیا اب ہم بے سردار کے ہو گئے یہ جو شور و غل مچا اور یہ خبر محلات مین پہونچی بس سب مستورات محل اپنا اپنا اسباب اُٹھا کر اور اپنے اپنے بچون کو گود مین لیکر سر و پا برہنہ محلات سے نکلکر چور دروازے سے بھاگین طرف صحرا کے اسی طور سے اہل شہر کی بھی عورات اور زوجۂ سمندر شاہ بھی مع اپنی خواصون کے محل سے نکلکر بھاگی تمام محلات شاہی ویران

اور خالی ہو گئے سہراب جادو کا مارا جانا تھا کہ اہل سہار اور اہل لشکر کے حواس جاتے رہے سب بدحواس ہو گئے اور چھوٹ گئے اب شہر بھر مین بھگدڑ پڑ گئی ہر طرف سے لوگ بھاگنے لگے ادھر شیرون و گرگون نے ہلاک کرنا شروع کیا ادھر آتش طاؤس نے جلانا شروع کیا سہراب نے جو سحر کیا تھا ایک مرتبہ بجلی کڑکنے لگی زمین پر زوالا زمین مین زلزلہ پڑ گیا کفار پریشان ہوئے زمین شق ہونے لگی اور کفار تڑاخنے لگے ایک تلاطم مچا ہوا ہے کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی سب جانین بچانے کی فکر مین تھے کوئی صورت تو جان بچنے کی نظر آئے مگر کہان زمین مین آفتون مین گھرے ہوئے تھے لشکر پر رہا تھا غزالان وسوماق کی یہ حالت تھی کہ جہان انکے لشکر کا کوئی ساحر کفار کے سحر مین مبتلا ہوا انہون نے بڑھ کر اسکی کمک کی کفار کو قتل کیا اپنے ساحر کو بچا لیا پھر تماشا دیکھنے لگین اب شہر سمندر پور مین سوا سہراب جادو کے کوئی ساحر ایسا نہ تھا کہ جو ان لوگون سے مقابلہ کرتا جو سردار تھے وہ پہلے ہی سامنے سہراب کے کام آچکے تھے اور جو باقی تھے وہ جانکر سامنا نہین کرتے تھے اس خوف سے کہ جب سہراب انکے ہاتھ سے مارا گیا تو ہم کیا چیز ہین جو انسے مقابلہ کرین راوی نازک تقریر بیان کرتا ہے کہ اول تو یہ تینون ساحر زبردست دوسرے انکے ستارے نیک اور کفار کے ستارے گردش مین آچکے تھے اقبال سمندر شاہ کا جاچکا تھا ادبار نے گھیر لیا تھا اہل اسلام کا اقبال اوج پر تھا بس کیونکر نہ اہل اسلام کی فتح ہوتی بس لشکر بے سردار خوب لڑا آخر کو لشکر مین بھی ابتری پڑی جب سہراب نے دیکھا کہ لشکر کفار مین ابتری پڑی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ ای اہل لشکر کفار و ای اہل شہر کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو دین اسلام قبول کرو اس قتل و غارت سے امان پاؤ اور سہراب نے اس لشکر کو ڈپٹکر کہا جو کہ اسکے ماتحت رہا تھا اور یہ اسکا سپہ سالار رہا تھا کہ کیون بھائیون ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم تمہارے افسر تھے تم ہمارے حکم سے لڑتے تھے اور ایک یہ زمانہ ہے کہ تم ہمسے مقابلہ کر رہے ہو وہ مہربانیان اور ہماری قدردانی جو کہ ہمنے تمسے کی ہے شاید بھول گئے کیون ہوا ایسی ناقدری کے تو تم بھی ملازم ہو یہ تمہاری خطا نہین ہے صرف اسکے نمک کا اثر ہے مجکو تو اس امر کا یقین تھا کہ جب تم یہ خبر پاؤ گے کہ ہمارا افسر بحکم بادشاہ اسیر کر لیا گیا تو تملوگ ضرور فساد کر دوگے اور سمندر شاہ سے اس امر کا عوض لوگے مگر میرا وہ خیال غلط نکلا مجکو یہ خیال تھا کہ تملوگ میرے ایسے خیرخواہ ہو کہ میرے لیے اپنی جان نہ عزیز کروگے اسکا معاوضہ یہ ہوا کہ مجھ ہی سے لڑ رہے ہو مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا تھا جب مین یہان اہل اسلام کے ساتھ آیا تھا مع جعفران کا پیش خیمہ لیکے کہ جب یہ خبر اس لشکر مین پہونچے گی کہ تمہارا افسر قید بلا سے رہا ہو کر شریک خداپرستان ہوا ہے اور اب اہل اسلام کا پیش خیمہ لیکر قریب سمندرپور آکر پہونچا ہے تو ضرور تملوگ ملازمت سمندر شاہ ترک کر کے میرے شریک ہو گے یہ نہ جانتا تھا کہ جب وقت پڑے گا تو مجھ ہی سے مقابلہ کروگے حیف کی بات ہے کہ تم تو میرے ماتحت رہے اور مین تمہارا افسر رہا ہون مین تمکو قتل کرون چاہیے تم مجکو قتل کرو اور میری قدر نہ کرو مگر میرا ہاتھ تم پر نہین اٹھتا تمکو کیا قتل کرون معلوم ہوا کہ تم لوگ بڑے بے مروت اور ناحق شناس ہو یہ جو سہراب نے پکار کر کہا ہے اس امر کو پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ یہ لوگ اسی دن سے برخاستہ خاطر ہین جب سے انکو یہ معلوم ہوا ہے کہ ہمارے افسر کو بادشاہ نے دھوکے سے اسیر کر لیا ہے اور اسدن سے

انھون نے کسی کی افسری کو قبول نہین کیا جب سے سہراب لشکر اسلام کے ساتھ یہان آیا ہی
کئی مرتبہ یہ قصد کر چکے ہین کہ جاکر شریک ہون اور اپنے آقا سے ملین مگر بسبب فرق مادہی
کے نہین سکے اب جو سہراب نے یہ پکار کر کہا اور اپنے احسانات یاد دلائے ہر ایک نے اپنے
اپنے دل مین خیال کیا کہ ہمارا سردار سچ کہتا ہی ہمسے بڑی نادانی ہوئی اسنے ہمارے ساتھ بڑے بڑے
احسانات کیے ہین کہ جنکا شکریہ ہمسے ادا نہین ہو سکتا ہی مقام افسوس ہی کہ ہم اُسی سے مقابلہ
کر رہے ہین اور یہ امر بھی بخوبی ہمپر ثابت ہو گیا کہ دین اسلام حق اور ضرور برحق اور سچا مذہب ہی اسکے
حق ہونے کا یہ ثبوت ہی کہ جب سے اہل اسلام کے قدم اس سرزمین پر آئے دریائے سبز رنگ
سے لیکر اور اس مقام تک ہزارون معرکے پڑے رہے اور ہر معرکہ مین ظفریاب ہوئے اور وہ وہ
ساحر جنکو یہ دعوی تھا کہ ہم اہل اسلام کو ایک جنبش لب مین خاک سیاہ کر دینگے وہ اُنکے ہاتھ
سے سگ و خوک کی صورت مارے گئے اور اہل اسلام نے اُنکو اُس اُس مقام پر جاکر مارا
کہ جہان پیک وہم بھی نہین جا سکتا ہی دوسرے یہ بات خیال کرنے کی ہی کہ سمندر شاہ تو لشکر لیے ہوے
وہان پڑا رہا یہان تین ساحر ایک ہمارا افسر اور وہ ساحرہ کچھ لشکر لیکر آئے اور تمام شہر مین تہلکہ
ڈالدیا اُسکو جبکہ سمندر شاہ اپنے مثل خیال کرکے یہانکا حاکم کر گیا وہ کتے کی موت مارا گیا ضرور
دین اسلام حق ہی بس یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کرکے مقابلے سے ہاتھ روک لیا اور
اور ہر طرف سے یہی صدا آئی کہ ای سہراب جادو ہملوگ آپکے اُسی طور سے فرمانبردار
ہین ہمنے آپکی اطاعت کی ہمسے بہت بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیے اور جو حکم ہو ہم اُسکو بجا لائین
اگر آپ یہ فرمائین کہ ہملوگ اپنے ہاتون سے اپنے سر کاٹ کر ہمارے قدم پر ڈالدو تو ابھی ہم حاضر
ہین صرف حکم کی دیر ہی یہ جو صدا آئی سہراب نے پکار کر کہا کہ تم سبکی اطاعت بشرط ایمان قبول
کیجائیگی اگر تم نقصہ و پرستی کو ترک کرکے دین اسلام قبول کروگے ہر طرف سے یہ صدا آئی کہ
جب آپنے دین اسلام قبول کیا تو ہمکو کیا عذر ہی قبول کرنے مین بس سہراب نے کہا کہ
اچھا مین نے تمھاری اطاعت قبول کی اب میری طرف سے ان کفارون کو قتل کر ڈالو دی
نازک خیال بیان کرتا ہی کہ ایک مرتبہ قریب ایک لاکھ نوے ہزار ساحرون کے پلٹ گئے
اور سب شریک سہراب ہوگئے کل تین لاکھ سپاہ شہر مین برائے حفاظت تھی انھمین سے
قریب بیس بائیس ہزار کے کام آ چکے تھے باقی ایک لاکھ نوے ہزار شریک سہراب ہو گئے
دس ہزار اس لشکر کے آدمی مارے گئے تھے باقی اور جو مارے گئے تھے وہ اُس لشکر کے
تھے جو کہ علاوہ اس دو لاکھ کے تھا کیونکہ سہراب جبکہ ملازم سمندر شاہ تھا تو یہ دو لاکھ
سپاہ پر حاکم تھا گو سپہ سالار یہ کل لشکر کا تھا جو کہ دست چپ کا لشکر تھا مگر دو لاکھ سپاہ اسکے
زیر حکم ایسی تھی کہ گویا اُسکے ملازم تھی بادشاہ کے حکم سے انحراف تھا اُسکے حکم سے انحراف نہ تھا
وہ دس ہزار جو مارے گئے تھے وہ ایسے تھے کہ اُنکے ایسے قلب سیاہ تھے کہ وہ کبھی شریک نہوتے
اُنکے مقدر مین مشرف بدین اسلام نہونا تھا اور اُنکی قضا تھی بس وہ مارے گئے اب جو یہ لوگ
ایک مرتبہ شریک سہراب جادو ہو کر لڑنے لگے ابتو اور قیامت برپا ہو گئی ادھر تو
سحر سوماق و غزالان و سہراب نے آفت برپا کر رکھی تھی ادھر اس لشکر نے تکبیر کر قتل کرنا
شروع کیا بس اہل شہر اور اہل لشکر کی یہ حالت ہوئی کہ جسکا جدھر کو منھ اُٹھ گیا بھاگ کھڑا

ہوا کہان تک لڑین ایک تو کوئی افسر نہین دوسرے اپنے ہاتھ پانؤن دشمن ہو گئے بقول کسے کہ گھر کا
بھیدی لنکا ڈھائے اب کیونکر ٹھہر سکتے ہین مقابلہ کرنا دشوار ہو گیا ٹھہرنا دشوار ہوا یہ رنگ جو
سہراب نے دیکھا غزالان و سوماق سے کہا کہ تم یہان مقابلہ کرو مین اس تلاش مین جاتا
ہون کہ ملکہ نسیم جادو و دختر سمندر شاہ کو لاکر تخت پر بٹھا دون اور یہ منادی کرا دون کہ جو کوئی
ملکہ کی اطاعت نہ کریگا اور دین اسلام قبول نہ کریگا وہ قتل کیا جائیگا دوسرے یہ بھی خیال ہو کہ
کہین ایسا نہو کہ ملکہ کو خبر ہو کہ کوئی بادشاہ لشکر لیکر شہر مین گھس آیا ہو یہ خبر پا کر کہ سمندر شاہ
برائے مقابلہ اہل اسلام گیا ہو شہر خالی ہوا اور اسکی فتح ہو گئی بس وہ بھی بھاگ جائے اپنی مان اور
دیگر عزیزون کے ہمراہ تو خرابی ہو جسکے لیے یہ سب امر گوارہ کیے وہ بھی ہاتھ نہ آئی انکو یقین ہو کہ جب تک
مین وہان سے واپس آؤنگا یہان فتح ہو جائیگی اور سب امان طلب کرینگے تم امان دینا مگر بشرط
ایمان غزالان و سوماق نے کہا کہ اچھا بس سہراب طاؤس سحر پر سوار ہو کر طرف محلات
شاہی کے آیا محلات شاہی کو خالی پایا دیکھا کہ ویران پڑے ہین خاک اڑ رہی ہو بڑا صدمہ ہوا
خیال ہوا کہ سب ناموس سمندر شاہ غدر کی خبر پا کر بھاگ گئے ملکہ بھی انکے ساتھ چلی گئی خیر جو مرضی
خدا مگر ذرا چلکر ملکہ کے باغ مین تو ملکہ کو دیکھ لو اگر معشوق نہین ملا تو اسکے مسکن کی زیارت ہو جائیگی
یہ تو ادھر کو چلا ادھر غزالان قتل کرتی ہوئی اُس مقام پر آئی کہ جہان اسکا مکان تھا دیکھا کہ تمام
خوزین اور میری مان اس فکر مین کھڑی ہین کہ راہ ملے تو نکلجائین غزالان نے جو مان کو دیکھا خون عزیزی
نے رگون مین جوش مارا اور پکاری کہ ای والدہ مہربان آپ حیران کیون کھڑی ہین میری طرف چلی
آئیے دین اسلام قبول فرمائیے آپکے لیے پھر کسی طرح کا ضرر نہین ہے ہان اگر دین اسلام قبول کرنے سے
انکار فرمائیگا تو پھر مشکل ہو یہ جو صدا مادر غزالان نے سُنی اور اپنی دختر کی صدا پائی ایک مرتبہ
حیران ہو کر دیکھا دیکھا کہ غزالان طاؤس سحر پر سوار بالائے ہوا کھڑی ہوئی سحر کر رہی ہو بس مہر
مادری سے تاب نرہی اور یہ کہکر کہ ای میری غزالان تو کہان تھی تونے ہم سبکی محبت کو ترک کیا
برسون کے بعد آج صورت دکھائی دی ای بٹیا جو تونے کہا مجکو بدل و جان قبول ہو مین نے تصویر پرستی
ترک کی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر اور سحر کرکے قریب غزالان پہونچی دختر کو گلے سے لگایا یہ غزالان
کو بہت چاہتی تھی اسکے غم مین دن رات رویا کرتی تھی بسبب تمناب جادو کے جو کہ اسکا فرزند تھا
کچھ کہہ نہ سکتی تھی کیونکہ اُسکا حکم تھا کہ غزالان کا کوئی نام نہ لے اُسنے خلاف شرافت حرکت کی
اپنا دین ترک کیا اور اہل اسلام کی شراکت کی اور خود اہل اسلام کے کسی ایک سردار سے
عقد کر لیا بس یہ بیٹے کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتی تھی مگر ہر وقت غزالان کا خیال تھا اب جو
دختر کو دیکھا خوش ہو گئی اور اسکی شریک ہوئی اور جسقدر عورتین اور خواصین تھین سب
سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ دین اسلام قبول کرے اور میرے ساتھ رہے کیونکہ
مین نے اپنی پیاری بیٹی کو بعد ایک مدت دراز کے پایا ہو اور جسکو یہ منظور نہو وہ چلا جائے
بس سب نے مادر غزالان کا کہنا قبول کیا بس اب غزالان اور اسکی مان دونون ملکر
جنگ مین مصروف ہوئین اُدھر سوماق نے عمارت شاہی پر جا کر قبضہ کر لیا اور خزانے
پر بھی قبضہ کیا جسنے مقابلہ کیا اسکو قتل کیا اب ہر طرف سے صدائے امان بلند ہوئی
انھون نے کہنا شروع کیا کہ امان بشرط ایمان بس لشکری و شہری رومال سے ہاتھ باندھ باندھکر

حاضر ہونے لگے غزالان وسوماق نے اپنے اہل لشکر و لشکر سہراب کو جو کہ تازہ شریک ہوا تھا منع کیا کہ اب انکو قتل نکرو اور نہ شہر کو غارت کرو اور نہ کسی کے مال و اسباب کو لوٹو ہر طرف یہ پکار کر کہہ دیا گیا جو بشرط ایمان امان طلب کریگا اُسکو امان دینا ورنہ قتل کرنا یہ جو پکار کر کہا گیا ہر طرف سے جوق جوق گروہ گروہ لوگ آنے لگے اور امان طلب کرنے لگے راوی نے روایت کی ہی کہ یہ معرکہ اندر شہر کے دو شبانہ روز برپا رہا اور لگاتار قتل ہوا کیے تیسرے دن بوقت صبح سب نے امان طلب کی سوماق وغزالان نے امان دی اہل اسلام و لشکر سہراب نے جو کہ تازہ شریک ہوا تھا قتل وغارت اہل شہر سے ہاتھ روک لیا ہر طرف امان امان کی پکار ہوگئی رئیسان شہر و امیران شہر و افسران سپاہ حاضر ہونے لگے اور دائرۂ اسلام مین آنے لگے غزالان وسوماق نے منادی کرادی کہ سب بتکدے کہ جسمین تصویرین آویزان ہین منہدم کرادیے جائین اہل لشکر غزالان وسوماق یہ بند وبست کرنے لگے کل اہل شہر جو کہ امان کے خواستگار ہوئے تھے اور اہل لشکر حاضر ہوئے تھے اور جو گلے مین تصویرین پڑی تھین اُسکو اُتار کر پھینکدیتے تھے اور اطاعت اسلام اختیار کرتے تھے لاکھون تصویرین جمع ہوگئین تھین اس معرکہ مین ہزارون اہل شہر اور ہزارون اہل لشکر اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت مال و اسباب اہل اسلام کے ہاتھ لوٹ مین آیا اور ہزارون اسیر ہوئے کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جہان لاشین نہ پڑی ہون اور سر و تن کا انبار نہو یا خون کی کیچڑ نہو بس یہان تو غزالان وسوماق سبکو امان دے رہی ہین اور سب حاضر ہو رہے ہین اُدھر سہراب طرف باغ ملکہ کے روانہ ہی ملکہ باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کے فتح وظفر کی دعا کر رہی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو خبر دی کہ اے ملکۂ عالم آپنے کچھ اور سُنا بڑا غضب ہوگیا کہ کوئی دوسرا بادشاہ یہ خبر پاکر کہ سمندر شاہ مع لشکر لیکر براے مقابلۂ اہل اسلام گیا ہی شہر خالی ہی کچھ سپاہ براے حفاظت چھوڑ گیا ہی یہ جو خبر اُسکو معلوم ہوئی وہ لشکر لیکر اندر شہر کے یلغار کرکے چلا آیا اور آج دو دن سے اہل شہر کو قتل کر رہا ہی سیراب جادو جو کہ آپکے والد کی طرف سے یہان کا حاکم تھا وہ ہاتھ سے اُس بادشاہ کے مارا گیا اور سب لشکر جو کہ براے حفاظت شہر یہان بادشاہ چھوڑ گیا تھا کچھ اُسمین سے مارا گیا کچھ بھاگ گیا اور باقی اُسکا شریک ہوا اور سب ناموس شاہی بے سر و پا محلات سے نکلکر دوسرے دروازے شہر کے بھاگ گئے اپنی جان بچا کر اور ہزارون اہل شہر بسون سے شہر مین غدر مچا ہوا ہی مین اسوقت ایک ضرورت سے گئی تھی تو دیکھا یہی سب یہ واقعہ دیکھکر اور کچھ لوگون سے دریافت کرکے بخوف جان واپس آئی ملکہ نے کہا کہ تو نے اُس بادشاہ کا بھی نام دریافت کیا جو کہ یہان یلغار کرکے آیا ہی اور شہر پر قبضہ کر لیا اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر سُنکے میرے حواس بجا نرہے مین اپنی جان لیکر بھاگی یہ امر مین نے نہین دریافت کیا ملکہ نے کہا کہ تو نے بڑی نادانی کی اور سب خواصین بولین کہ اے ملکہ اب کیا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا جیسے ہمپر پڑے گی وہ برداشت کرینگے بیش از مرگ واویلا کرنے سے کیا حاصل تمنے سُنا کہ دو دن سے وہان یہ معرکہ ہی بس اسوقت تک تو ادھر نہین آیا اور کیون آتا کیونکہ میرا باغ تو شہر سے بہت دور ہی وہان یہ معرکہ پڑا ہوا تھا یہان بالکل خبر نہ تھی گو کچھ شور وغل کی صدا آتی تھی اور شعلے آگ کے بلند ہوتے تھے ہمنے یہ خیال کیا تھا

کہ شہر مین کسی کے یہان شادی ہوگی اور سب ساحر تو وہان رہتے ہین یہ شعلے اُنکے سحر کے ہونگے وہ اپنا سحر جگاتے ہونگے مین تو ہر دم اہل اسلام کے فتح وظفر کی دعا مین مصروف تھی مجکو کیا خبر کہ شہر مین کیا ہوتا ہے مین نے تو یہ امر دل مین قرار دے لیا کہ چاہے شہر تباہ ہو چاہے آباد رہے مجکو کیا چاہے سمندر شاہ کے قبضہ مین رہے چاہے کسی دوسرے کے ہان اگر اہل اسلام کا قبضہ ہوتا تو ہمکو بھی خوشی ہوتی اگر اُنکے مقدر مین ہے تو جب اُنکو سمندر شاہ کی مہم سے فراغت ہوگی وہ اس سے مار جوتیون کے چھین لینگے اسکی کیا حقیقت ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ کہین ایسا تو نہین ہوا ہے کہ کسی اہل اسلام کے سردار نے یہ کارروائی کی ہو کہ سمندر شاہ تو کل لشکر لیکر ہمارے مقابلہ کو آیا ہے تھوڑا سا لشکر شہر مین ہے بس یہان جنگ ہو رہی ہے سمندر شاہ اسطرف مصروف ہے بس وہ تھوڑا سا لشکر لیکر شہر مین چلا آیا ہو اس خیال سے کہ شہر پر قبضہ کر لو تا سمندر شاہ شہر مین بھاگ کر نہ جاسکے اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ نکرے تو جنگ کو طول ہوگا جب وہ بھاگ کر شہر کی طرف آئیگا تو ہم اُسکو اندر نہ آنے دینگے بس وہ عاجز ہو کر یا تو اور کسی سمت بھاگ جائیگا یا مارا جائیگا ملکہ نے کہا کہ یہ تیری بھی راے ٹھیک ہے شاید ایسا ہی ہو خیر معلوم ہو جائیگا جو کچھ کہ ہوا ہوگا پوشیدہ نرہیگا راوی کہتا ہے کہ ملکہ کا باغ شہر سے اسقدر فاصلے پر تھا کہ یہان یہ سب معرکہ گذرا اور ملکہ کو بالکل خبر نہوئی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی اہل اسلام کی فتح وظفر کی دعا کیا کی اور ہرکارے اُسکو جنگ مغلوبہ کی خبر دیا کیے یہان شہر پر اہل اسلام کا قبضہ بھی ہوگیا اور کفار بھاگ بھی گئے اور ناموس سمندر شاہ راوی نے روایت کی ہے کہ ہزارون اہل شہر اور ہزارون اہل لشکر اپنا مال واسباب وناموس کو لیکر دوسرے دروازے سے شہر کے بھاگ گئے اس خیال سے کہ لشکر مین بادشاہ کے جا کر قیام کرین اور بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین اور ناموس سمندر شاہ بھی اسی خیال سے بھاگے تھے اور ملکہ کو خبر نہونے کا دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ ملکہ نے اپنی خواصون کو منع کر دیا تھا کہ اب کوئی شہر مین بدون حکم ہمارے نہ جائے اگر جائیگا تو سزا پائیگا بس خواصان ملکہ اور ملازمان ملکہ شہر مین نہین جاتی تھین یہ خواص کسی ضرورت سے ملکہ سے اجازت لیکر گئی تھی جو اُسنے آکر یہ خبر دی ورنہ ملکہ کو خبر بھی نہوتی ملکہ نے یہ واقعہ سُنکے فرمایا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کر دعا مین مصروف ہوئی کہ اے کریم کارساز واے رب بے نیاز تو اہل اسلام کو سمندر شاہ پر فتحیاب فرما اور کفار کو اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست دے ملکہ صحن باغ مین بیٹھی ہوئی یہ دعا کر رہی تھی اور سب خواصین گرد کھڑی تھین مگر متفکر کہ دیکھیے اس واقعہ کا کیا انجام ہوتا ہے جو دوسرے کسی بادشاہ نے شہر پر آکر قبضہ کر لیا ہے کہ یکایک ایک برق چمکی اور ایک طرف سے کچھ غبار بلند ہوا ایسی برق چمکی کہ سب کی آنکھین اُس چمک سے بند ہوگئین بس سب نے آنکھین کھولکر طرف آسمان کے دیکھا ملکہ نے اپنی وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ برق کسی ساحر کے آنے کی ہے تو ہوشیار ہو جا اور سب خواصون سے کہا کہ تم بھی ہوشیار ہو جاؤ شاید کوئی ساحر اُس لشکر کا کہ جسنے سمندر پر آکر قبضہ کیا ہے ادھر آتا ہو تو اُسکی خبر لی جائے اگر وہ ہمسے بر سر فساد ہوا ادھر سہراب جادو بالاے باغ ملکہ آکر چمکا یہ برق اسی کے سحر کی تھی اور اسنے نگاہ دوڑا کر باغ کی طرف دیکھا دیکھا کہ میری راحت روح وطاقت قلب وجگر یعنی

ملکہ نسیم جادو بالائے کرسی لب نہر جلوہ گر ہے عکس رخ سے تمام باغ روشن ہے اور عکس جو چہرے کا نہر کے پانی مین پڑتا ہے اور اسمین جو لہر آتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہزارون شمعین پانی مین روشن ہین مگر حالت یہ ہے کہ سر کے بال کھلے ہوے ہین ڈوپٹہ سینے پر سے ڈھلکا ہوا ہے ہوائیان چہرے پر اڑ رہی ہین سب خواصین گرد و پیش حربہ ہاے سحر لیے ہوے کھڑی ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہی ہین حیران ہو ہو کر بس یہ جو حالت سہراب نے ملکہ کی دیکھی اور اپنے معشوق کو جلوہ گر پایا دل بیقرار ہوگیا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو چمکا کر بلندی سے طرف پستی کے متوجہ ہوا ملکہ کی وزیرزادی کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک ساحر طاؤس پر سوار بالائے آسمان سے باغ کی طرف آتا ہے چونکہ وہ بلند تھا اس سبب سے نہ پہچانا ملکہ سے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ ایک ساحر ادھر کو آتا ہے جیسا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہ برق آمد ساحر کی ہے وہی ہوا یہ اسی ساحر کی آمد کی برق تھی ملکہ نے فرمایا کہ مین نے پہلے ہی خیال کر لیا سب خواصون نے کہا کہ ہم سحر کرکے راہ مین روکین یہان نہ آنے دین وزیرزادی نے بھی یہی عرض کیا ملکہ نے جواب دیا کہ نہین یہان آنے دو وہ کیا یہان آکر کریگا کوئی وہ ایسا زبردست تو ہے نہین کہ تم سب کو قتل کر ڈالیگا وہ ایک ہے اور تم اسقدر ہو دوسرے میری وزیرزادی اسکو کافی ہوگی اسکا مطلب تو معلوم ہو کہ وہ یہان کیون آیا ہے کیا اسکی غرض ہے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر سب اس طرف متوجہ ہوئین اور ملکہ بھی سہراب جادو اتنے عرصے مین قریب آگئے تھے اب جو سب نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو سہراب جادو ملکہ کے عاشق ہین اور ہمارے مالک ہین سر جھکا کر رہ گئین سہراب جادو مسکراتے ہوے طاؤس سحر کو نچاتے ہوے چلے آتے ہین ملکہ کی جو نگاہ پڑی پہلی ہی نظر مین پہچان لیا اور مسکرا کر سر جھکا لیا اب جو اپنے کو دیکھا تو سر کے بال پریشان اور ڈوپٹہ سینے پر سے ہٹا ہوا پایا جلدی سے ڈوپٹہ درست کیا اور زلفونکو درست کرنے لگی اس خیال سے کہ یہ تیرا عاشق ہے تجکو جو اس حالت سے دیکھے گا تو اپنے دل مین کہے گا کہ ملکہ کیسی بدسلیقہ اور بیحیا ہے کہ اس صورت سے باغ مین بیٹھی رہتی ہے بس اپنے کو درست کرنے لگی اور سر جھکا لیا مگر دزدیدہ نگاہون سے دیکھ رہی تھی وزیرزادی نے جو سہراب کو آتے ہوے دیکھا اور خواصون نے تو کہا کہ ملکہ وہ تشریف لائے اسقدر خوش ہوئین کہ مارے خوشی کے بات نہین کیجاتی ہے یہی کہتی ہین کہ ملکہ وہ تشریف لائے ملکہ کچھ جواب نہین دیتی ہے خاموش بیٹھی ہوئی انکی باتین سن رہی ہے کہ وزیرزادی نے سبکو ڈانٹا اور کہا کہ کیا تم دیوانی ہو گئی ہو جو یہ کہے جاتی ہو کہ وہ آئے وہ تشریف لائے پھر کیا کیا جائے آئے تو آئین انکا گھر ہے اسکی خوشی کیا ہے یہ کہکر ملکہ سے عرض کیا کہ آپکے عاشق زار رشید لاے رخ تابان فریفتۂ روے زیبا شیفتۂ زلف دوتا مجروح خدنگ نگاہ قتیل ابروے کج ادا سہراب جادوے باوفا تشریف لاتے ہین ذرا اٹھکر انکا استقبال فرمایئے انکے دل رنجور کو شاد فرمایئے یہ جو وزیرزادی نے عرض کیا ملکہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تو بہت گستاخ ہوگئی ہے اپنی حد کو بھول گئی ہے مجکو کیا ضرورت ہے کہ مین ایک غیر مرد کے استقبال کو اٹھون وزیرزادی نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا دل سے کوئی اسوقت پوچھے کہ جو اسکا حال ہوگا ہان ابتو ایسی باتین فرمائیگا ملکہ نے فرمایا کہ مجکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وہ میرے عاشق نہین ہین بلکہ تیرے عاشق ہین تیرے لیے آتے ہین اسنے مسکرا کر

جوابدیا کہ بجا ارشاد ہوا اُسدن شب بھر میرے ہی ساتھ تو صحبت رہی مین ہی تو اُنکے ساتھ شراب پیا کی مین ہی نے تو لا کر اُنکو صندوقچہ دیا تھا اور مین ہی تو وقت رخصت کے رو رہی تھی مین نے ہی تو خدا حافظ کہا تھا مین نے ہی تو دامن پکڑ لیا تھا یہ سب حرکتین میری تھین یہ جو آسنے بیتہ کی کہی اُسوقت ملکہ کو کچھ شرم آئی اور کچھ خوشی ہوئی یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھی کہ تو بہت گستاخ ہو گئی ہی اور بہت بے زبانی پر کمر باندھی ہی جب تک تجکو سزا نہ ملیگی تو نہ مانے گی نہ معلوم کیا واہی تباہی بکتی ہی ملکہ یہ فرماتی ہوئی قدم اُٹھا کر بارہ دری کی طرف روانہ ہوئی اور داخل بارہ دری ہوکر پردے خود چھوڑ دیے اور مسند پر جا کر بیٹھی یہ حرکت ملکہ کی سہراب نے دیکھی جلدی سے طاؤس کو صحن باغ مین اُتارا وزیرزادی کھڑی ہوئی تھی اور چند خواصین باقی ماندہ خواصین ملکہ کے پاس چلی گئی تھین اس خیال سے کہ ملکہ اکیلی بارہ دری مین تشریف لیگئی ہی یہان جب سہراب طاؤس پر سے اُترا اُسکے لباس کا یہ حال ہی کہ تمام خون سے رنگین ہو رہا ہی کچھ آڑھے ترچھے زخم بھی لگے ہین اُنپر خون جم گیا ہی جا بجا ہاتھون مین خون بھرا ہوا ہی عجب حالت ہی یہ جو حالت وزیرزادی اور خواصون نے دیکھی حیران ہوئین کہ یہ کیا حالت ہی کہان سے اس حالت سے آتے ہین پھر خیال آیا کہ جنگ مغلوبہ تو ہو رہی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس حالت جنگ و پیکار مین انکو ملکہ کا خیال آیا اور یہ خیال کیا کہ سمندر شاہ تو یہان مصروف جنگ ہی چلو ملکہ کو دیکھ آئین بس اُسی طور سے لڑتے ہوے ادھر چلے آئے ہین بس سب نے سہراب کو سلام کیا سہراب نے جواب سلام دیکر وزیرزادی سے کہا کہ ملکۂ عالم کہان تشریف فرما ہین اُسنے عرض کیا کہ ابھی تو یہان کرسی پر جلوہ گر تھین آپکو تشریف لاتے ہوے دیکھکر اُٹھکر اندر بارہ دری کے تشریف لیگئی ہین سہراب نے کہا کہ معلوم ہوا ملکہ ہمسے ناراض ہین ہان ہم اسی قابل ہین ہمسے خطا ہی ایسی ہوئی ہی ہم اس سے بڑھکر لائق سزا ہین ہم تو عاشق ہین جو اُنکا جی چاہے ہمپر ستم کرین ہم سبکی برداشت کرینگے بہتر تو یہ ہوگا کہ اِن صدمون کے دینے سے وہ میرے سر کو اپنے ہاتھ سے قلم کرین ہم تو اُنسے ملنے کو آئے اور وہ ہمکو دیکھکر بارہ دری مین چلی گئین ہان ہم اسی لائق تھے یہ کہکر سہراب آنکھون مین آنسو بھر لایا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ بھی تشریف لیچلیین ملکہ سے ہمکلام ہون آپ تو بخوبی اُنکے مزاج سے واقف ہین آپسے اُنکو صرف اسقدر صدمہ ہی کہ جب سے صندوقچہ لیکر گئے پھر خبر نہ لی نہ معلوم اُنپر کیا گذری دشمنون کی زندگی کی کب امید تھی دوبارہ زندگی ہوئی ایسی علیل ہوئی تھین سہراب نے جوابدیا کہ یہان اُنپر ستم گذرے وہان ہمکو اسقدر فرصت نہوئی کہ ہم آکر شرف دیدار سے مشرف ہوتے اور شراب وصل ملکہ سے بہرہ مند ہوتے دن رات سوائے مقابلہ کے دوسری فکر نہ تھی نہ معلوم اسوقت بھی کیونکر آنا ہوا ہی چلو مین حاضر ہون میری سفارش کرنا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ہاتھ منھ تو دھو لیجیے یہ خون تو پاک فرمائیے ملاحظہ تو فرمائیے کہ کیا صورت ہو رہی ہی جو کوئی دیکھے ڈر جائے سہراب نے جوابدیا کہ اسقدر مہلت کہان صرف ملکہ کو دیکھ لین اور دو دو باتین کر لین اپنا قصور معاف کرا لین نہ معلوم زندہ بچین یا نہ بچین کیونکہ آج کئی شبانہ روز سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اپنی آنکھون کے سامنے وہ وہ لوگ قتل ہو گئے ہین جو کہ زینت پہلو تھے یہ عالم ہی کہ ابھی برابر کھڑے تھے پلٹ کر جو دیکھا تو خاک پر تڑپتے پایا بس ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہاتھ منھ

دھوکر

دھونے کی کہان مہلت اور خون پاک کرنے کی کہان فرصت بس چلو دیر نکرو یہ سنکے وزیرزادی سہراب کو ہمراہ لیکر طرف بارہ دری کے چلی سہراب نے کیا تدبیر کی کہ رومال سے ہاتھ باندھ لیے اور سر جھکائے ہوئے ہمراہ وزیرزادی کے ہو لیا اور خنجر نیام سے نکالکر ہاتھ مین لے لیا وزیرزادی پردہ اُٹھاکر اندر بارہ دری کے آئی دیکھا کہ ملکہ مسند پر بیٹھی ہوئی ہی زلفین وغیرہ درست کر لی ہین اسی طرف دیکھ رہی ہی اور سب خواصین ادب سے کھڑی ہوئی ہین بس وزیرزادی سہراب کو لیکر قریب ملکہ آئی سہراب نے جو ملکہ کو مسند پر جلوہ گر دیکھا بس دل مضطر کو تاب نرہی یہ کہتا ہوا چلا کہ ای ملکہ عالم ای قوت دل وجگر ای راحت قلب مضطر یہ عاشق زار وشیفتہ دیدار وفریفتہ رخسار حاضر ہی اسکی خطا کو عفو فرمایئے جو اس سے حالت مجبوری مین ہوگئی ورنہ یہ خنجر موجود ہی اور یہ سر حاضر ہی اسکو اپنے دست نازک سے قلم فرمایئے اگر میری خطا لائق عفو نہو اسقدر عتاب وخطاب بیکار ہی مین تو مرغ نیم بسمل سے بدتر ہون کیونکہ وہ پھڑک تو سکتا ہی یہان تو پھڑکنے کی بھی اجازت نہین ہی بموجب شعر ٭ نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی ٭ گھٹکے مر جاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہی ٭ ای ملکہ عالم وای راحت جان عاشق وای سرور قلب ناتوان مین تو پہلے ہی آپکی تیغ ابرو وخدنگ نگاہ سے بسمل ہو چکا ہون دام گیسو مین مبتلا ہون اسقدر غصہ میرے حال پر بیکار ہی یہ کہکر ملکہ کے قدمون پر گرا ملکہ نے ہائین ہائین کہکر اپنا پانون ہٹا لیا اور وزیرزادی سے فرمایا کہ تو بہت شوخ دیدہ ہوگئی ہی مین اسی سبب سے وہان سے اُٹھکر یہان چلی آئی تو اپنے یار کو یہان بھی لے آئی رہ تو جا دیکھ اسکی سزا تجکو دیتی ہون یہ وزیرزادی سے فرماکر سہراب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا دل کو سنبھالیے قابو مین لایئے ایسے خود رفتہ نہین ہو جاتے ہین دیکھا لگر باتین کرتے ہین مجھسے آپسے کیا غرض ہین کیون خفا ہونے لگی آپنے میری کیا خطا کی ہی جو مین عفو کرون مین جانتی ہون کہ یہ کارستانی اسی شوخ دیدہ کی ہی یہ ہی تمکو یہ پٹی پڑھا کر لائی ہی خیر رہ تو جا تو میرے ہاتھ سے باقی کہان ہی وزیرزادی نے کہا کہ جی ہان وہ تو ایسے ننھے ہین کہ جو مین نے تعلیم کیا اُسپر انھون نے عمل کیا وہ کچھ جانتے نہین ہین ابھی انکا دودھ چھوٹا ہی کیا کرون مجکو ہمین کچھ فائدہ ہی اس سبب سے مین نے یہ انکو تعلیم کیا یہ جو آپنے کہا ملکہ کو ہنسی آگئی لاکھ ضبط کیا پر ضبط نہو سکی وزیرزادی نے جو ملکہ کو شگفتہ پایا عرض کیا کہ ای ملکہ آپکو میرے سر کی قسم آپ انکی خطا کو معاف فرمایئے ہاتھ کھولدیجیے پہلو مین بٹھایئے کیونکہ یہ دم بھر کے مہمان ہین آپکو لازم ہی کہ انکی خاطر فرمایئے کیا اعتبار زندگی کا یہ جنگ مغلوبہ مین سے تو آپکے دیکھنے کو آئے ہین ملاحظہ فرمایئے کہ تمام لباس خون سے پُر افشان ہو رہا ہی بس ایسی حالت مین آزردہ ہونا بیکار ہی جو اپنے پاس آئے اُس سے خفا ہونا خلاف دستور ہی گو انسے خطا ہوئی کہ جسدن سے یہ صندوقچہ لیکر گئے پھر انھون نے خبر نہ لی پر کیا کرین مجبور تھے ورنہ انکے دل کو لگی تھی یہ کب ایسی حرکت کرتے کہ نہ آتے ایسے ہی ناچار تھے جو نہ آسکے بس اتنی سی خطا پر کوئی اپنے چاہنے والے سے خفا نہین ہوتا ہی ای ملکہ سب ملتے ہین مگر محبت کرنیوالا نہین ملتا ہی بس غصہ ہو چکا اپنے عاشق کے ہاتھ کھولدو پہلو مین بٹھالو باتین کرو یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ کو قسمین بھی دین ملکہ کو خود یہ امر منظور تھا سہراب کی یہ حالت گران گذر رہی تھی اور اپنے عاشق کو جو ناچار ومجبور دیکھا رحم آگیا یہ فرماکر وزیرزادی سے کہ تیری خاطر سے مین انکے ہاتھ کھولے دیتی

ہون ورنہ انھون نے ایسی خطا کی تھی کہ یہ اس لائق نہ تھے کہ انکی خطا معاف کیجاتی تو سفارش کرتی ہی اور مجکو تیری خاطر بہت عزیز ہی بس مین یہ امر بھی گوارہ کرتی ہون یہ فرما کر اور اپنے ہاتھ سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ سہراب روبروے ملکہ کے بیٹھنے لگا کہ وزیرزادی نے ٹھوکا دیا جب سہراب نے اسکی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ پہلو مین جاکر بیٹھو یہان کہان بیٹھتے ہو یہ جو اشارہ پایا بس سہراب پہلوے ملکہ مین مسند پر جاکر بیٹھ گیا وزیرزادی نے سہراب سے کہا کہ پھر ہم ہی کام آئے آپکو لازم ہی کہ ہماری خاطر کیا کیجیے اگر ہماری خاطر نہ کیا کیجیگا تو پھر کبھی یہ بات نہ حاصل ہوگی نہ مین سفارش کرتی نہ یہ بات حاصل ہوتی اور بہت سی مذاق کی باتین وزیرزادی نے کین سہراب نے جوابدیا کہ آپکا بڑا احسان ہوا میرے حال زار پر مین آپکا ممنون احسان ہون اب سہراب نے قصد کیا کہ ملکہ سے کچھ کلام کرے بس ملکہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای راحت جان عاشق تمھارا غصہ ابھی تک فرو نہین ہوا ہم کو یہ دم کے مہمان ہین ہمسے کیون خفا ہو مسافر رہ عدم سے خفا ہونا بیکار ہی اس گردون دون کے ہاتھون سے ناچار ہین کہ اسنے کوئی امید ہماری نہ برآنے دی ای ملکہ ہم تو ہر وقت بر سر دار ہین اسقدر تمھارا دیکھنا ہمارے مقدر مین تھا کہ زندہ رہے ورنہ زندگی کی کب امید تھی کیونکہ اول تو عشاق نے اسیر کر لیا تھا اور ایسے مقام پر قید کیا تھا کہ جہان کی زمین مثل تنور کے جل رہی تھی اور ایسے مجبور تھے کہ کروٹ تک نہین لے سکتے تھے خداوند کریم بھلا کرے ملکہ ایوان نہ طاق کا کہ اسنے رہا کیا اسپر بھی امید زندگی نہ تھی یہ خیال تھا کہ ادھر ایوان عشاق کے ہاتھ سے مغلوب ہوئی پھر ہم سب اسی طور سے اسیر ہوجائینگے چونکہ زندگی باقی تھی اسکو ملکہ سوناق نے آکر قتل کیا اب اسدن سے آج تک جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی برابر تلوار چل رہی ہی یہ عالم ہی کہ جو ابھی سامنے لڑ رہا تھا اب جو دیکھا خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی ایسی حالت مین کیا امید زندگی ہو ای ملکہ مین اسوقت تمھارے دیکھنے کو سبکو چھوڑکر چلا آیا ہون خلاف مروت کیا ہی دیکھیے اب کس کو جاکر زندہ پاتا ہون اور کسکو قتل شدہ بس مجھ سے باتین کرلو اپنے شربت دیدار سے سیراب کردو گلے سے لگالو یہی آرزو پوری ہو جائے اور نہ تو سب امیدین خاک مین ملی جاتی ہین اگر زندہ رہے اور اس آفت سے نجات ملی اور اہل اسلام کی فتح ہوئی تو پھر تو ہم ہین اور تم ہو اور سب مرادین برآئینگی ورنہ حسرت و آرزو لیکر کنج لحد مین جائینگے یہ خلاف مروت ہی کہ جسکا دامن پکڑا اور جسکا ساتھ دیا اب ایسی حالت مین جبکہ وقت پڑا ہی اسکا ساتھ چھوڑ دین جب ہمپر وقت پڑا تھا تو ہم انکے ساتھ تھے انھون نے ہر طرح کا ہمارا خیال رکھا اب جو وہ ایک بلا مین مبتلا ہوے ہین اب انکا ساتھ نہ دین تو اور دونکو ہمسے کیا امید ہوگی یہ جو سہراب نے کہا ملکہ نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا کی مگر دل پر از حد صدمہ پہونچا اور ایک گھونسہ قلب پر لگا آنسو نکل آئے اور دھیان کیا کہ سہراب سچ کہتے ہین ادھر سہراب بھی یہ کلام کرکے خاموش ہو رہا جب وزیرزادی نے دیکھا کہ ملکہ نے کسی بات کا سہراب کی جواب نہ دیا اور دیکھا کہ خاموش بیٹھی ہی اپنے دل مین خیال کیا کہ اب تو یہ کام کر صحبت شراب و کباب کی گرم کرے جبکہ ملکہ کا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوگا اسوقت کچھ کلام کرے گی اور یہ غصہ فرو ہوگا بس خواصون کی طرف اشارہ کیا کہ کشتی شراب کی اور رکابین کباب کی بہت جلد حاضر

کرد انھون نے بموجب حکم وزیرزادی شراب وکباب حاضر کیا وزیرزادی نے سہراب
کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے ملکہ کو دیجیئے تاکہ ملکہ کا غصہ فرو
ہو سہراب نے جوابدیا کہ اے وزیرزادی اسقدر مہلت کہان ہے کہ مین صحبت شراب وکباب
گرم کرون خلاصہ جو پوچھتی ہو تو مین ملکہ کو لینے آیا ہون یہ کہکر اسدن سے کل حال بیان
کرنا شروع کیا کہ جسدن صندوقچہ لے گیا تھا کل واقعات بیان کیے یہان تک کہ عشاق
کے مقابلے اور سب کا اسیر ہونا ایوان نہ طاقی کا سب کو رہا کرنا اور عشاق سے
مقابلہ کرنا اور ملکہ ایوان کا مجروح ہونا ملکہ سوماق کا آکر عشاق حجرہ نشین کو
قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور ساحرون اور غیر ساحرون کا سمندر شاہ
کی کمک کو آنا اور اہل اسلام کی بھی کمک کا آنا اپنا اور غزالان آہو چشم اور
ملکہ سوماق کا باہم صلاح کرکے لشکر لیکر شہر سمندریہ پر آنا اور یہان تاخت و
تاراج کرنا سہراب جادو نائب سمندر شاہ کا مارا جانا اور اہل شہر کا قتل ہونا اور
فرار بر کمر بستا لشکر کا شریک ہونا اور اپنا ملکہ غزالان اور ملکہ سوماق کو مصروف جنگ
چھوڑکر اس قصد سے ادھر آنا کہ ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھا دون سب بیان کیا اور کہا کہ مین
ملکہ کو لینے آیا ہون ملکہ خفا ہین اب کیا کرون وہان وہ دونون لڑ رہی ہونگی میرا انتظار
کر رہی ہونگی بیرون شہر کا کچھ حال نہین معلوم کہ وہان کیا گذری ابھی اسی طور سے مقابلہ
ہو رہا ہے یا اہل اسلام کی ظفر ہوئی یا نہین آج ہمکو یہان آئے ہوئے تیسرا دن ہے جب
ہم تینون آدمی لشکر لیکر شہر کی طرف چلے تھے تو اہل اسلام کا غلبہ تھا مگر اب حال نہین
معلوم کہ وہی غالب رہے کہ کفار خدانخواستہ غالب آگئے بس میرا یہ قصد ہے کہ یہانکا بندوبست
کرکے پھر وہان جاؤن وہان کا رنگ دیکھون ملکۂ عالم کی یہ حالت ہے اب کیا کرون وزیرزادی
نے جب یہ سنا تو خوش ہو کر کہا کہ شکر ہے اسکا کہ تمنے خبر سنائی ملکہ کو اس امر کی زیادہ فکر تھی
کہ ملکہ نے سنا تھا کہ کسی اور بادشاہ نے آکر شہر سمندریہ پر قبضہ کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ
ساری کارروائی آپکی ہے بس شراب پیجیئے ملکہ کو پلائیے اور انکو راضی کیجیئے اپنے ہمراہ لیچلیے
جلدی کیا ہے وہ تو لڑ رہی ہین وہ کوئی ایسی ویسی نہین ہین کہ شکست کھا جائینگی انمین ایک
ساحرہ ایسی ہے کہ جسنے عشاق حجرہ نشین ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا اور غزالان آہو چشم
بھی کوئی کم نہین ہے مین انکے حال سے بخوبی واقف ہون کیونکہ وہ اور ہم لوگ اور ملکۂ عالم
ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہین وہ حالات شہر اور مقامات شہر سے بھی خوب آگاہ ہے یہ تو آپنے
خوب کیا جو اس طور سے ملک پر قبضہ کر لیا ہے جو وزیرزادی نے کہا بس سہراب نے
اسکے کہنے موافق شراب سے جام لبریز کرکے ملکہ کے روبرو پیش کیا ملکہ نے سر جھکا کر جوابدیا
کہ آپ نوش فرمائیے مجکو معاف فرمائیے مگر ملکہ کے دل کا یہ حال ہے کہ جب سے یہ واقعات سنے
ہین دل مثل غنچۂ گل کے شگفتہ ہو گیا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ سہراب کو گلے سے لگا لون کہ اسنے
یہ خوشخبری سنائی ادھر وزیرزادی نے سبکو اشارہ کیا کہ سب خواصین بہانہ کرکے ٹل گئین یہ
خود بھی بحیلۂ پیشاب کے وہان سے چلی آئی اور سہراب سے اشارہ کیا کہ اب مین جاتی ہون
تم ملکہ کو راضی کر لو وزیرزادی کا جانا تھا اور تخلیہ کا ہونا تھا بس سہراب نے جام شراب تو

ہاتھ سے کشتی مین رکھ دیا اور ہاتھ جوڑ کر پھر ملکہ نسیم جادو کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ اے روح و جان عاشق میرے قصور کو از براے خدا معاف کر دے مین ان آلامون مین تھا جو نہ حاضر ہو سکا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ عاشق بیقرار ستم کشیدۂ صدمۂ فراق حاضر نہوتا اور شربت دیدار سے سیر و سیراب نہوتا مگر کیا کرون مجبور و ناچار تھا ملکہ نسیم جادو نے جو یہ حالت سہراب اپنے عاشق دلدادہ کی دیکھی اور از حد مضطر و بیقرار رہا تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ مین نے ایسے بہت سے فقرے سُنے ہین وہ شوخ دیدہ میرے پیچھے عجب بلا لگا گئی خود ٹل کر چلی گئی خیر رہ تو جائے میرے ہاتھ سے جاتی کہان ہے بس معلوم ہوا کہ تملوگ اپنے مطلب کے ہو جب غرض ہوئی تب خبر لی اسدن جو آئے تو وہ فقرہ کرتے ہوے آئے مجکو فقرہ دیکر چند دنکو چلے گئے کہ جسکے سبب سے ہم پر وہ شدائد گذرے کہ خدا کسی دشمن پر بھی نہ ڈالے ہم مرتے مرتے بچے مگر ہماری کسی نے خبر نہ لی ماں باپ کے روبرو اور اپنے عزیزون اور بیگانون کے نزدیک رسوا بھی ہوے بدنامی بھی گوارہ کی عزت و آبرو مین بھی دھبا لگایا ظلم و ستم بھی سہے طعنہ زنی بھی گوارہ کی مگر کوئی بھی پرسان حال نہوا اور کیون ہوتا کیا غرض تھی اپنا کام تو نکل چکا تھا چاہے زندہ رہے چاہے تڑپے ہم نہوتے تو ہماری بہنین ہزارون تھین اور کسی خوبصورت محبوب سے دل لگا لیتے بقول کسے شعر۔ گر وہ نہین تو اور کوئی مہجبین سہی ؛ ہمکو تو دل لگی سے غرض ہے کہین سہی جبسے اب آپ تشریف لائے اب بھی ایک نیا فقرہ بناتے ہوے آئے جب اپنی غرض ہوئی تو ادھر کا خیال آیا مین آپکے ایسے فقرون پر کب آتی ہون بس کیا ضرور ہے مجھے ایسے بیوفا اور بے مروت سے کلام کرنا آپ اور کسی کو بادشاہ بنائیے میری کیا ضرورت ہے مین ایسے بہت سے نخرے بنایا کرتی ہون مین ایسی محبت کی قائل نہین ہون کہ منھ دیکھے کی محبت بموجب مثل جب آنکھ ہوئی چار دل مین آیا پیار جب ہوئی اوٹ دل مین آئی کھوٹ ؛ بس مجکو معاف فرمائیے مجکو اسیقدر آپکی عنایت کافی ہے کہ آپ میرے اوپر مہربانی فرماتے ہین مین کیا کرونگی حکومت کرکے یہ باتین اور کسی سے کیجیے یا اُس شوخ دیدہ کے ساتھ یہ باتین کیجیے جو کہ آپکو یہان لائی ہے مین ایسے مرد خود غرض سے بات نہین کرتی ہون یہ جو ملکہ نے فرمایا سہراب نے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ جو کچھ آپنے فرمایا اور شکایت کی سب آپکی شکایت بجا ہے مگر مین کیا کرون ناچار تھا اور مین تو بخداے لایزال اس گل سے چہرے کا بلبل ہون اور اس سرو قامت کا قمری ہون اور اس شجر قد شمشاد کا فاختہ ہون تمپر بخدا مرتا ہون جان و دل سے تمہاری الفت کا دم بھرتا ہون جو تمہاری مفارقت مین میرا حال ہے وہ خوب خدا پر روشن ہے کیا بیان کرون جو تمہاری مہاجرت مین میرے قلب کا حال ہے یقین ہے اب وہ دن مفارقت کے کٹجائین ہم اور تم ایک جا ہو جائین اے ملکہ عالم یہ وقت شکوہ و شکایت کا نہین ہے جب وہ دن جامع المتفرقین لائیگا جو چاہنا شکایت کر لینا اب یہ جام شراب پیلو اور میرے ہمراہ چلو تا کہ مین شہر کا بند و بست کرون ملکہ سے یہ جو سہراب نے کہا اور بہت منتین کین اور ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ خود اسکی عاشق تھی بس اپنے معشوق کی یہ حالت نہ دیکھی گئی کہا کہ کیا کرون مین بھی ناچار ہون تمہاری ان باتون سے تو دل یہ چاہتا ہے کہ تمسے کلام کرون مگر جب اُن بیوفائیون کا خیال آتا ہے غصہ آجاتا ہے بس سہراب

سے زمین پر سر رکھا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور ملکہ کو منت و سماجت کر کے راضی کیا بس جام شراب
ملکہ کے ہاتھ سے لیکر سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو دیا اور یہ شعر پڑھا شعر۔ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند۔
چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند۔ پس اوس معشوق طناز نے یعنی سہراب کے ہاتھ سے لیکر
خود نوش کیا اور اپنے ہاتھ سے جام بھر کے سہراب کو دیا اور کل اپنی حالت
بیان کی جو جو واقعات گذرے تھے سب کہے اور جو صدمات شمندر شاہ کے ہاتھ سے پہونچے
تھے سہراب کو یہ سنکر بڑا صدمہ ہوا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے رقت کو ضبط کر کے
سہراب نے سب اپنی حالت بیان کی ملکہ کل واقعات سنکے خوش ہوئی کہ حق سبحانہ تعالی نے
اہل اسلام کی فتحیابی کی اسقدر تو بہتائی آئندہ وہ مالک ہے اور دو دو جام کی جو نوبت
آئی بس سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو آغوش میں لیکر خوب گلے سے لگایا اور
خوب لب و عارض کے بوسے لیے اور کہا کہ اے ملکہ عالم اب عرصہ نہ کرو جلد تشریف
لیچلو کیونکہ ملکہ غزالان آہو چشم اور ملکہ سعدہ عاق میری راہ دیکھتی ہونگی اور اپنے
دل میں کہتی ہونگی سہراب اپنا معشوق ملکہ نسیم جادو کو دیکھکر ایسے محو ہوئے کہ ہملوگونکو
بھی بھول گئے اور عیش و عشرت میں پڑ گئے ملکہ نسیم جادو نے جواب دیا کہ جو تمھاری مرضی
سہراب نے کہا کہ اگر مرضی خدا ہے تو ہم ہی اور ہمارا اور تمھارا ایک جا ہونا مقدر میں ہے
تو وہ سامان ہوا جاتا ہے اسقدر تو امید ہوئی ہے اور شہر پر قبضہ بھی ہو گیا ہے ملکہ نے فرمایا
کہ یہ تدبیر تمنے خوب کی کہ شہر پر قبضہ کر لیا اب جو شمندر شاہ بھاگ کر ادھر آئیگا اور یہاں
تمہارا قبضہ پائیگا اور شہر میں نہ آنے پائیگا تو ضرور قتل یا اسیر ہو جائیگا سہراب نے
جواب دیا کہ جو خداوند کریم کو منظور ہے وہ ہو گا بس راوی بیان کرتا ہے کہ سہراب
نے منت و سماجت کر کے ملکہ نسیم جادو کو راضی کیا ملکہ خود اس فکر میں تھی کہ کسی
طور سے میں اپنے معشوق سہراب تک پہونچ جاؤں اور یہ جو باتیں ملکہ نسیم جادو نے
کہیں صرف اس خیال سے کہ سہراب پر یہ نہ ظاہر ہو کہ ملکہ نسیم جادو مجھ سے محبت
کرتی ہے اور چشم نمائی بھی منظور تھی ورنہ ملکہ خود آتش مفارقت سہراب میں رات دن
جلا کرتی تھی اور صدمہ جدائی کو دل پر سہا کرتی تھی یہی ہر وقت فکر تھی کہ کسی
صورت سے سہراب سے شرف وصل حاصل ہو اور یہ آتش مفارقت فرو ہو اور درمیان
سے یہ حجاب جدائی اٹھ جائیں مقصد دلی بر آئے حسرت دل نکلے دوست شاد ہوں دشمن آتش
حسد سے جلکر خاک ہوں اب جو سہراب نے ملکہ کو راضی کیا اور ملکہ خوش ہوئی
خوب سہراب نے ملکہ کو آغوش تمنا میں لیکر بوس و کنار کیا اسکے بعد کہا کہ اے ملکہ عالم
اب تشریف لیچلو ملکہ نسیم جادو نے کہا کہ اچھا بس ملکہ نے وزیرزادی کو آواز دی وہ
مسکراتی ہوئی اندر کمرے کے آئی جھک کر سلام کیا اور کہا کہ اے ملکہ عالم مبارک ہو
ملکہ نے کہا کہ تم اب بہت چلبلی ہو گئی ہو اور از حد گستاخ ہو گئی ہو میرے پیچھے ایک بلا لگا کر
خود چلی گئیں اسنے عرض کیا کہ ملکہ اسقدر چاہنے والے سے نہیں خفا ہوتے ہیں یہ تو آپکے
دام گیسو میں اسیر ہو چکے ہیں اب جانے کہاں ہیں اور آپکے مہمان ہیں آپکو انکی خاطر
کرنا تو زیبا ہی تھی مہمان سے دل کو آزردہ نہیں کرتے ہیں غمزدہ کے دلکو نہیں دکھاتے ہیں

ملکہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا آپکی نودلگی ہو گئی تھی مین نے صرف اس خیال سے اُنسے کلام نہ کیا تھا کہ یہ بے مروت ہین پھر اب جا کر خبر نہ لینگے اپنے مطلب سے تشریف لائے ہین ایسے سے کلام کرنا کیا ضرور ہی خیر مین نے تمپر اور انپر بہت رحم کیا کہ جو انسے کلام کیا اُسنے مسکرا کر جواب دیا کہ آپکی بڑی عنایت و مہربانی میرے حال پر ہوئی مگر اپنے دل سے تو پوچھیے کہ قبل اُنکے آنے کے اُسکا کیا حال تھا اور اب کیا حال ہی یہ کہکر اور چند باتین طعنہ و طنز کی کین تب ملکہ نے ہنسکر فرمایا کہ اب تو تمھاری بن آئی جو تمھارے دل مین آئے کہو اُسنے کہا کہ جی ہان یہ تو میرے عاشق ہین اور میرے پاس آئے ہین آپ سے کیا غرض آپنے میرے اوپر بڑی مہربانی کی جو انسے کلام کیا ملکہ نے کہا کہ اے اچھا اب یہ باتین ہو چکین سامان چلنے کا کرو سب کو آمادہ کرو اور سب اسباب بار کر ویس اُسیوقت وزیرزادی نے سب سامان کیا اور سب مال و اسباب خواصون کے حوالے کیے اور اُنسے یہ کہکر کہ یہ سب تم لیکر عقب سے آؤ اندر آکر ملکہ سے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجیے پس ملکہ اور سہراب اور وزیرزادی ایک تخت پر سوار ہوے سہراب نے سحر کیا کہ وہ تخت طرف شہر کے چلا ادھر سب خواصین مال و اسباب لیکر شب مین روانہ ہوئین یہان سہراب اُسوقت آشر ہو پہنچا کہ ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم اہل شہر کو امان دے چکی تھین اور سب اہل شہر اور اہل لشکر جو کہ قتل ہونے سے اور بھاگنے سے بچے تھے آ آکر اطاعت کر رہے تھے خزانہ اور عمارات شاہی پر قبضہ کر لیا تھا پس سہراب نے آکر سب حال دریافت کیا اُنھون نے سب کیفیت بیان کی سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو سب سے ملایا وہ سب بھی خوش ہوئے اُسوقت سہراب نے ملکہ نسیم جادو کو لاکر تخت پر بٹھایا اور پہلے آپ نذر دی اُسکے بعد اور سب نے نذر گذرانی ملکہ نسیم جادو نے سبکی نذر قبول کر کے حکم دیا کہ جو ایمان لائے اور دین اسلام قبول کرے اُسکو امان دی جائے پس بحکم سہراب اور ملکہ غزالان آہوچشم اور ملکہ سوماق جارچی نے ملکہ نسیم جادو کے نام کا چارچ دیا کہ آج سے ملکہ نسیم جادو کی حکومت شہر سمندریہ مین قائم ہوئی پس سہراب نے سب عمارات شاہی اور محلات شاہی اور تمام رئیسون کے مکانون پر اور جو لوگ اپنے اپنے مکان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پہرہ مقرر کیا اور ملکہ نسیم جادو کے نام کا سکہ اُسیوقت جاری ہوا اسلامی کی توپین چھوٹین سب اہل لشکر اور اہل شہر نے ملکہ نسیم جادو کو نذر دی ہر طرف امن و امان ہوئی سب اہل شہر دائرۂ اسلام مین آئے تمام بتکدے منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی سہراب نے حکم دیا کہ تمام شہر لاشون سے صاف و پاک کیا جائے اہل اسلام کی لاشین دفن ہون اور کفار کی لاشین صحرا مین ڈالدی جائین تاکہ زاغ و زغن کھا جائین اب جو شمار کیا گیا اور ہر گلی کوچہ لاشون اور خون سے صاف و پاک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت سے فائز ہوے اور پچیس ہزار کفار جسمین اہل لشکر اور اہل شہر دونون تھے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوے جو کہ بموجب حکم سہراب شفاخانہ کو روانہ کیے گئے اور دس ہزار کفار راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ جو پچیس ہزار کفار کا م

آئے انمین بہت سے مجروح ہو کر مر گئے تھے بس ہر گاہ کو جو صاف و پاک کیا گیا کفار کی لاشین بیرون شہر صحرا مین ڈالدی گئین کہ وہ طعمۂ زاغ و زغن ہو گئین اہل اسلام کو دفن کیا اور وہ جو دس ہزار مجروح ہوے تھے چونکہ اطاعت کر چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے بس وہ بھی شفاخانہ کو روانہ کیے گئے یہ بندوبست کر کے سہراب نے ملکہ غزالان آہوچشم اور ملکہ سوماق سے کہا کہ یا تو آپ لوگ یہان کا بندوبست کرین قلعہ وغیرہ کو آراستہ کرین اور جب سمندر شاہ اس طرف بھاگ کر آئے اسکو داخل شہر ہونے دین اور مین لشکر لیکر جاؤن میدان جنگ کی خبر لون یا آپ لوگ وہان جائین مین یہان کا بندوبست کرون ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم نے کہا کہ آپ یہان کا بندوبست کیجیے ہم وہان جاتے ہین سہراب نے کہا کہ نہین آپ یہان کا بندوبست کرین مین جاتا ہون انھون نے کہا کہ نہین ہم جائینگے سہراب نے کہا کہ جو مرضی آپ لوگون کی بس ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان آہوچشم جسقدر لشکر لیکر اندر شہر کے آئی تھین بس جو انمین سے شہید ہوے یا مجروح اور جو باقی رہے انکو یہ دونون لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئین جب یہ دونون شہر سے باہر نکل آئین بس آگے آگے ملکہ سوماق طاؤس پر سوار اسکے عقب مین غزالان اسکے عقب مین لشکر یہ تو اس طریقے سے طرف میدان جنگ کے چلین ادھر سہراب نے بعد جانے ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان کے شہر کا بندوبست کیا جو تصویرین کہ اہل شہر اور اہل لشکر کے گلون سے لین تھین انکو جلوا دیا ہر مقام پر پہرہ چوکی مقرر کی حکم دیا کہ قلعہ آلات حرب و ضرب سے درست ہو بس اسی وقت سے سامان جنگ ہونے لگا قلعہ کو توپ و تفنگ سے اور دیگر آلات جنگ سے درست کیا ہر طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا سہراب نے کل محلات شاہی پر قبضہ کیا اسکو آراستگی سے درست کیا ملکہ نسیم جادو کو وہان قیام کرنے کا حکم دیا سب خواصون نے طرح طرح کے سامان سے مکانات کو آراستہ کیا ملکہ محلات شاہی مین آگئی ادھر سہراب نے قلعہ وغیرہ کو آراستہ کیا یہان یہ سامان ہونے لگا اور قلعہ آراستہ ہو گیا ہر ایک برج و فصائل پر سپاہ مقرر ہوئی پل تختہ اٹھا دیا گیا خندق مین پانی بھر گیا در شہر پر سپاہ کا پہرہ مقرر ہوا خود سہراب فصیل قلعہ پر آکر زیر شامیانہ زرتار کرسی پر کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ پیراستہ ہو کر بیٹھا اور سبکو حکم دیا کہ جب سمندر شاہ کو یا اسکے لشکر کو ادھر آتے ہوے دیکھنا فوراً گولاباری کرنا انکو اندر شہر کے نہ آنے دینا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہی حکم آن سوار دنکو بھی دیا جو کہ در شہر برائے پاسبانی مقرر ہوے تھے یہان سہراب یہ حکم سب کو دیکر اور خود کرسی پر بیٹھکر دوربین ہاتھ مین لیکر طرف صحرا کے دیکھنے لگا یہان یہ سامان ہوا ادھر ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان لشکر لیے ہوے چلی جاتی ہین طرف میدان جنگ کے انکو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال جنگ معرکہ کا سماعت فرمائیے کہ یہان میدان جنگ مین اسی طور سے جنگ ہو رہی ہے چھ شبانہ روز گذر چکے ہین مگر اب کفار کا یہ حال ہے کہ عجب طرح سے لڑ رہے ہین ہر مرتبہ جب اہل اسلام حملہ کرتے ہین انکے قدم اکھڑ جاتے ہین پھر سردار جرأت دلا کر انکو آمادہ کرتے ہین راوی

اس طور سے روایت کرتا ہی کہ سرداران اسلام نے اور لشکر اسلام نے چارون طرف سے
لشکر کفار کو گھیر لیا ہی چارون طرف سے نرغہ ہی ایک طرف سے استفانوس کفار پر حملہ کر رہا
ہی ایک سمت سے مہتاب مشتری خصلت نے گھیر لیا ہی اور سامنے سے لشکر اسلام کا
نرغہ ہی اس مخمصہ مین سمندر شاہ مبتلا ہی مگر جوانمردی سے ساحرون اور غیر ساحرون کو
ڈٹے وار رہا ہی اگر یہ کوشش نہ کرتا تو ابتک کبکا لشکر کفار بھاگ گیا ہوتا مگر اب اسکے بھی چھوٹ
گئے جو جو نامی سردار تھے وہ مارے گئے یا اسیر ہوے یا مجروح ایک چند سردارون سے اور
کل لشکر سے میدان جنگ مین مقابلہ کر رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ سرداران اسلام نے
بہت سے سردار مثل گرداب و امواج و سیلاب و زور برق جادو وغیرہ کے قتل
کیے اور ساحران لشکر ہزارون اور مثل گلنار جادو و آتشبار جادو و ملکہ چنبیلی تن
و ملکہ سیمتن وغیرہ کے قریب تین ساڑھے تین سو سردارون کے اور اسی ہزار ساحرونکے
مجروح کیے اور ایک لاکھ اور پانچ سو سردار مارے گئے ہین اب سمندر شاہ کے پاس
شملاق و امراق وزیر اور گلاب جادو سپہ سالار اور چند سردار ہین ادھر سرداران
اسلام نے لشکر غیر ساحران مین تہلکہ ڈالدیا ہی ہزارونکو اسیر کر لیا ہی لاکھونکو قتل کیا ہی
سیکڑون مجروح ہوے ہین بس لشکر کفار مین ایک تلاطم مچا ہوا ہی گرداب اجل کی لہر مین
لشکر کفار ہی ہر مقام پر سر و تن کا انبار ہی جیسے خون صحرا مین رواں ہی ہر طرف خون کا دریا
جاری ہی سر مانند حباب ہونکے تیر رہے ہین جوانون کے حربے جو گرے ہین انکا ہر مقام پر انبار ہی
مرکبان کوتل پھر رہے ہین کسی کی باگ کٹی ہوئی ہی کسیکی رکاب لاشون کو پامال کرتے پھرتے
ہین ایک عجیب تلاطم ہی بازار مرگ گرم ہی تنون پر سردارون کے گل زخم کھلے ہوے ہین
دولہا بنے ہوے عروس مرگ کے خواستگار ہین نشہ شجاعت سے چور ہین بادۂ جرأت
سے مخمور ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوے ہین آنکھون مین نیند کا خمار ہی
ساقت شبانہ روز [illegible] جاگے ہوے ہین تمام لباس خون سے گلنار ہو رہا ہی نیمچے تلوارونکے
ہاتھون مین جمے ہوے ہین تا بہ مرفق آستین الٹے ہوے ہین گیسوؤن سے خون ٹپک رہا ہی مگر
ہاتھ نہین رکتے ہین بازار مرگ ہر طرف گرم ہی کاسۂ سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین قصر تن
برق اجل سے مسمار ہو گئے ہین کوئی خاک پر پڑا ہوا ایڑیان رگڑ رہا ہی کوئی ہچکیان لے رہا
ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی ہیجان کس نظر یاس سے دیکھ رہا ہی [illegible] ہی یہ ہی
ثابت ہوتا ہی کہ لاشے کا کھیت ہی کہ کھلا ہوا ہی زخمی جو خاک پر پڑے ہین [illegible] زخم
منھ کھولے ہوے ہین وہ صحرا مزبلۂ قصابان معلوم ہوتا تھا [illegible] تھا کہ
ہر طرف گوسفندونکو ذبح کرکے ڈالدیا ہی یا لائے ہوا ہزارون [illegible]
ہین مثل زاغ و زغن [illegible] وہ صحرا نمونۂ بازار منا تھا عجب نقشہ [illegible] تھا چارون
طرف لاشون اور لاشونکا انبار تھا سوار مرکبون کو لاشون پر دوڑاتے پھرتے تھے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ اس صحرا مین بجاے سبزہ کے انسان پیدا ہوے ہین مرکبون [illegible] سم تا بہ [illegible]
خون مین ترتھے اسقدر لاشے پڑے ہوے تھے کہ سواے لاش کے کسی مرکب کا پانون
زمین پر نہ پڑتا تھا وہ جو شتا ہوشکر مرنے پر [illegible] وہ نقشہ تھا کہ مر تو چکے تھے [illegible]

مقرر تھا کہ پائمال ہو رہے تھے جسم کے استخوان ٹاپون سے سرمہ ہو رہے تھے ایک شور نشور
برپا تھا بازار رستخیز کا نقشہ تھا ملک الموت روحین قبض کرتے کرتے پریشان ہو گئے تمام
بادیہ بھر گیا روحین اس طور سے اُس صحرا مین پریشان تھین کہ جیسے شب کو جانورونکو
اُڑاؤ اور وہ پریشان ہو کر اُڑتے ہین یا طائرونکو ایک مرتبہ قفس کھولکر اُڑا دو مثل طائر
گم کردہ آشیان کے پران تھین قفس جسم سے نکلکر طائر روح بہت حیران تھے صیاد اجل
کے خوف سے پریشان تھے پیر فلک سر جھکائے ہوئے عینک مہر و ماہ لگائے ہوئے جنگ کا تماشہ
کر رہا تھا کہ اس طور سے سات شبانہ روز گذرے پس اب اہل اسلام نے جو جم کر حملے کیے
لشکر کفار کے جی چھوٹ گئے پاؤن اُکھڑ گئے لشکر نے جھرمٹ کھایا ثابت قدمی نہ دکھا سکے
قریب شکست کے نوبت پہونچی اُدھر صاحبقران سے اور طوفان تیغ باز جو کہ کل
لشکر غیر ساحران کا سپہ سالار تھا سامنا ہو گیا پس اُسنے تیغہ مارا صاحبقران نے سپر پر
کاٹھ کر اب جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا اُسنے دستانہ مارکر چاہا کہ تیغے کو برطرف
کرے کہ صاحبقران نے جو جھٹکا دیا تیغہ جگرگاہ تک پہونچ گیا ابکی مرتبہ جو جھٹکا دیا
تیغے نے زمین کو بوسہ دیا دیر کالے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دوسرا سپہ سالار کہ جسکا نام
طغیان گرز زن تھا اُسنے آتے ہی گرز کا وار کیا صاحبقران نے گرز کو خالی دیکر اُسکے
بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور کمر زنجیر پکڑکر صدر زین سے اُٹھا لیا اور سر پر بلند کر لیا
اُدھر تو سپہ سالار سر سے بلند ہوا اُدھر ہر ایک بہادر نے جو سردار باقی تھے غیر ساحر اُنکو یا تو
قتل کیا یا اسیر کیا بادشاہ اسلام نے علم لشکر کو قلم کر کے گرادیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے
قریب نقارچی پہونچکر نقارے کو شکستہ کیا نقارچی کو قلم کیا مملوک بن مالک نے لشکر مین تہلکہ
ڈالدیا اب لشکر پر تباہی آئی نشان شکست بلند ہوا اُدھر لشکر ساحران کی حالت ملاحظہ
فرمائیے کہ گلاب جادو سے اور آفاق سے سامنا ہوا اُسنے آفاق پر سحر کیا پس آفاق
نے اُسکا سحر رد کر کے اپنا سحر کیا وہ اُس سحر کے دفع کرنے مین مصروف ہوا ادھر آفاق شاہ
نے دوسرا سحر کر کے اُسکو اسیر کر لیا ملکہ کوکبہ سے ملکہ طوفان بادشعلہ سے سامنا ہوا
اُسکو کوکبہ نے اسیر کر لیا ملکہ آئینہ اندام زوجۂ آفاق شاہ سے اور ملکہ جمال آرا
سے مقابلہ ہوا بعد رد و بدل کے ملکہ جمال آرا کو ملکہ آئینہ اندام نے اسیر کر لیا
لطائف جادو سے اور ملکہ ابروجمال سے مقابلہ پڑا وہ بھی اسیر ہو گئی
اشفاق شاہ سے اور گرداب موجزن سے سامنا ہوا اُسکو اشفاق شاہ نے
اسیر کیا مہتاب مشتری خصلت سے دریا ساز جادو سے مقابلہ ہوا اُسکو
مشتری نے اسیر کیا نہنگ جادو نے بحران ساز کو اسیر کیا ہرات جادو نے
ملکہ طغیان موج خیز کو اسیر کیا چنانچہ اسی طور سے بہت سرداران لشکر اسلام نے
سرداران وشاہان لشکر سمندر شاہ کو اسیر کر لیا اتفاق سے سمندر شاہ سے
اور مریخ آفتاب علم سے سامنا ہو گیا ادھر ان ساحرون نے ساحران کفار کو اسیر
کر کے اب جو لشکر پر حملہ کیا پس قریب علم لشکر پہونچکر علم لشکر کو قلم کیا باجے جو بج رہے تھے
اُنکو بھی شکستہ کیا پس لشکر ساحران مین بھی طور شکست کے پیدا ہوئے ادھر لشکر غیر ساحران

مین شکست ظاہر ہوئی ادھر لشکر ساحران مین اتفاق کار سمندر شاہ جما ہوا مع چند سردارونکے لڑ رہا تھا بسبب اسکے ابھی لشکر کے پیر نہین اٹھے تھے اس سے جو صریخ سے مقابلہ ہوا صریخ بر اسنے وار کیا تیغہ سحر کا مارا صریخ نے اسکو خالی دیکر اب جو برق سحر چمکا کر گرائی جب تک وہ دفع کرے کہ سر پر آ کر گری سر مین زخم کاری لگا صریخ نے فرصت پاکر جو تیغہ کا وار کیا تو شانہ سمندر شاہ کا نشانہ ہوا اسنے زخم کاری کھائے ادھر صریخ نے دوسرا وار کیا اور سحر بھی کیا اسنے دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ تو زخمی بھی ہو چکا ہی زخمون سے خون بہ رہا ہی ایسا نہو کہ اہل لشکر دیکھ پائین اور خیال کرین کہ بادشاہ مجروح ہو گیا رنگ تو لشکر کا بگڑا ہوا ہی سب سردار دونون لشکر دن کے ساحر اور غیر ساحر اسیر ہو گئے ہین صرف تیرے سبب سے لشکر لڑ رہا ہی بس اگر تجکو دیکھکر بد دل ہو گیا اس خیال سے کہ بادشاہ مجروح ہو گیا ہی اور لشکر کے پاؤن اٹھ گئے تو شکست سے مفت مین سامنا ہوا دوسرے صریخ نے پھر سحر کیا ہی اور سحر زبردست کیا ہی اس سے بھی بچنا ضرور ہی بس الگ ہٹکر اور کسی طرف میدان جنگ سے جاکر زخمونکو باندھ لو اور پھر آکر مقابلہ کرو تاکہ لشکر پر میرے مجروح ہونے کا حال نظاہر ہو یہ سوچکر سمندر شاہ نے اپنا تخت پیچھے کو ہٹایا اور مقابلہ صریخ سے ہٹنے کا قصد کیا ادھر شملاق و ایراق بھی گھائل ہوے اور جو سردار باقی رہے تھے وہ سب بھی زخمی ہوے بس ان سب کا مجروح ہونا تھا اور پیچھے ہٹنا تھا کہ اہل لشکر نے دیکھا کہ جو سردار آگے بڑھے ہوئے مقابلہ کر رہے تھے وہ یکایک پیچھے کو ہٹے یہ کیا ہوا اور بادشاہ کہ جسکی کمک سے ہم مقابلہ کر رہے تھے اسکا بھی تخت پیچھے کو ہٹا بس لشکر کا دل ٹوٹا ادھر سمندر شاہ کچھ پیچھے ہٹا تھا کہ صریخ نے سحر کر کے اب جو برق سحر چمکا کر سمندر شاہ پر گرائی ایک شعلہ تھا کہ سمندر شاہ اسکے اندر آ گیا ہزار دن برقین چمک کر گرین سمندر شاہ بہت مجروح ہوا یہ جو واقعہ اہل لشکر نے دیکھا سمندر شاہ نے ان برقونکو دفع کیا اور اپنا تخت بہت جلد میدان جنگ سے صحرا کی طرف پھیرا اور میدان جنگ سے منہ موڑا اسی خیال سے اب جو لشکر نے اپنے بادشاہ کو مجروح دیکھا اور مقابلہ سے منہ موڑتے ہوے پایا بیدلی کی حالت سے تو لڑ رہے تھے قدم جم تو سکتے نہ تھے بس یہ خیال کیا کہ بادشاہ زخمی ہو کر بھاگا ایک مرتبہ جس صف کے لوگون نے یہ خیال کیا تھا اس صف کی صف کے پاؤن اکھڑ گئے اور بھاگڑ پڑ گئی بس اب کب قدم لشکر کے جمتے ہین دونون لشکر یعنی ساحر و غیر ساحر بھاگ کھڑے ہوے میدان جنگ چھوڑ دیا سبکے قدم اکھڑ گئے اور سب پڑاو کیطرف بھاگے کچھ پڑاو پر منحصر نہین ہی جدھر کو جسکا منہ اٹھا بھاگ کھڑا ہوا سردار پکار رہے ہین ارے کیون جی چھوڑے دیتے ہو کیون بھاگے جاتے ہو تمھارا بادشاہ اور ہم تو تمھاری کمک کو موجود ہین ادھر دیکھو وہ سمندر شاہ مقابلہ کر رہا ہی اب کون سنتا ہی کہ کیا کہتے ہو قاعدہ ہی کہ جہان لشکر کے پاؤن اٹھے پھر نہین جمتے ہین بس سب لشکر بھاگنے لگا یہ نقشہ جو سردارون نے دیکھا وہ بھی میدان جنگ چھوڑ کر بھاگے سمندر شاہ نے جو یہ حال اپنے لشکر کا دیکھا بہت افسوس کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے جس خیال سے اپنے مجروح ہونے کو ظاہر نہ کیا تھا اور قصد کیا تھا کہ کسی طرف جاکر اپنے زخمونکو باندھ لون وہی امر درپیش ہوا بس اب تو سب بھاگنے لگے ہین مین اکیلا میدان جنگ مین رہ کر کیا کرونگا یہ بھی پڑاو کی طرف چلا بس جب مقدر

مین شکست ہوتی ہو تو اُسکے عنوان بہت سے ہوجاتے ہین شکست کھانیکے اب جو لشکر بھاگا
ادھر سے اہل اسلام نے دباؤ ڈالا لشکر غیر ساحران پر لشکر غیر ساحران نے اور ساحرون پر
ساحرون نے راوی کہتا ہو کہ لشکر اہل اسلام کے غیر ساحرون نے غیر ساحرونکو زیر تیغ رکھ لیا
اور تلوار و تفنگ و تیر کی آنپر بوچھار کردی اور ساحرون نے ساحرون پر سحر کی بوچھار کردی
ہزارون حالت بھاگنے مین قتل ہوئے اور ہزارون مجروح اور ہزارون اسیر یہ لوگ اُنکو
قتل کرتے ہوئے اور بھاگتے ہوئے پڑاؤ پر آکر پہونچے یہان آکر کفار تھمے اور پھر لڑنے لگے بڑے
عرصے تک یہان بھی کشت و خون ہوا یہان بھی لاشون کے انبار سرونکے ڈھیر ہوگئے دریائے
خون یہان بھی بہنے لگا مگر اب کہین لشکر تھم نہین سکتا ہو بھاگے ہوئے لشکر کے کہین پانون جم سکتے
ہین پڑاؤ کو بھی چھوڑ کر بھاگے اہل اسلام لوٹنے لگے کچھ تو پڑاؤ کی لوٹ مین مصروف ہوئے اور
سب لشکر کفار کے عقب مین چلے کفار سے خیمہ و خرگاہ و خزانہ و بارگاہین اور کل مال و اسباب
چھوٹ گیا کچھ اُٹھا نہ سکے بس اب آگے آگے سمندر شاہ ہو عقب مین جو سردار کہ قتل اور اسیر
ہونے سے بچے ہین انکو مجروح ہین وہ ہین اور اُنکے عقب مین کل لشکر ساحر و غیر ساحر کا ہو اُنہین مجروح
ہزارون ہین وہ بھی گرتے پڑتے ہمراہ ہین اور بھاگے ہوئے چلے جاتے ہین عقب مین لشکر اسلام
انکو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہو صاحبقران سبکے آگے ہین تیغہ کھنچا ہوا ہاتھ مین ہو اس خیال سے
تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہ ایسا نہو کہ یہ داخل شہر ہو کر اور قلعہ بند ہو جائے اور قلعہ بند
ہو کر مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو اور قلعے کا محاصرہ کرنا پڑے اس سے بہتر یہ ہو کہ اسکا تعاقب
نہ چھوڑو یونہی اسکو قتل کرتے ہوئے اور لشکر کو بھگاتے ہوئے ساتھ ہی قلعہ مین گھس چلو وہان
چلکر اہل شہر پر یورش کردو اسکو یعنی سمندر شاہ کو وہان بھی نہ ٹھہرنے دو وہان سے بھی بھگادو
تاکہ یہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ نہ کرسکے اور سمندر شاہ سب لشکر کو لیے ہوئے اور بھاگتا ہوا شہر کیطرف
اس خیال سے چلا آتا ہو کہ کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر جو کہ قتل اور اسیر ہونے سے بچا ہو داخل شہر
ہو کر در شہر پناہ بند کرلون اور قلعہ بند ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون ابھی خبر نہین ہو کہ وہان
شہر مین دوسرے کی عملداری ہو گئی ہو وہان اب داخل ہونا محال ہو اقبال بدل گیا ہو دربدری
کا زمانہ آگیا ہو اب حکومت مقدر سے جا چکی ہو بدنصیبی نے آکر گھیر لیا ہو لشکر ادبار کی چڑھائی ہو گئی ہو
راوی کہتا ہو کہ یہ بھاگتا ہوا اور اہل اسلام لشکر کو کفار کے قتل کرتے ہوئے قریب شہر پہونچے
ابھی شہر کوئی دو کوس پر تھا کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ شہر کی طرف سے لشکر ساحر نکلا آتا ہو
اسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہو سیراب جادو جنگ مغلوبہ کی خبر پاکر میری کمک کو آتا ہو بس
یہ اُس طرف کو چلا اُدھر غزالان وسوباقی نے دیکھا کہ سمندر شاہ شکست کھا کر اور
میدان جنگ سے بھاگ کر ادھر کو آتا ہو بقصد قلعہ بند ہونے کے بس جو لشکر اُنکے ہمراہ
تھا اُسکو حکم دیا کہ لشکر سمندر شاہ پر حملہ کرے اور ملکہ سوباقی ملماؤ [illegible] کو بڑھا کر چلی
اور اہل لشکر بھی حربہ ہائے سحر اُٹھا کر چلے ادھر سے سمندر شاہ جیسا اب جو [illegible] اور
سمندر شاہ اور اُسکے اہل لشکر نے دیکھا کہ یہ تو لشکر اسلام ہی ہو کہ شہر کی طرف سے آتا ہو
یہ کیا واقعہ ہو یہ لوگ ادھر کیونکر آگئے اتبو انکے ہوش اُڑ گئے اور خیال کیا کہ [illegible]
ہوا اُدھر سے وہ لشکر ہو کہ قتل کرتا ہوا چلا آتا ہو ادھر سے اس لشکر نے آکر گھیر لیا بڑا کام کیا

اس لشکر نے خوب آ آ کر روکا بس یہ لوگ یعنی کفار تھم گئے انکا تھمنا تھا کہ وہ لشکر آکر انسے مل گیا اور تلوار چلنے لگی چونکہ سمندر شاہ سبکے آگے تھا اور اُدھر سوماق سبکے آگے تھی سمندر شاہ سے اور سوماق سے مقابلہ ہونے لگا سمندر شاہ نے دیکھا کہ یہ وہ ہی لڑکی ہی کہ جسنے میرے اُستاد کو قتل کیا ہی اور اسنے موتی کے ذریعہ سے میرے لشکر کے ہزارون ساحر اور غیر ساحر قتل کیے ہین بس اسکو قتل کرنا لازم ہی یہ خیال دل مین کرکے اپنے دل سے کہا کہ یہ لشکر لیکر ادھر کیونکر آئی اب جو غور کرکے دیکھا تو غزالان کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ہی اور لشکر کو لیکر میرے لشکر پر گری ہی خیال کیا کہ یہ کام اس مکار غزالان بیسوا کا ہی کیونکہ یہ تو سب راہون اور راستون سے واقف ہی جب اسنے دیکھا کہ مین شکست کھا کر بھاگا ہون یہ لشکر تھوڑا سا لیکر اور کسی راہ سے میرے آگے آنکلی اور اس طور سے لشکر کو آکر روکا خیر یہ لوگ کہان جاتے مین پہلے اس سوماق کا کام تو تمام کرون اسکو اپنے موتی پر بہت بھروسا ہی اسکے موتی کو مٹانا چاہیے بس یہ خیال کرکے اسنے اپنی ران مین نشتر دیا اسکے جو اسونکو دیکھنا چاہیے کہ کسقدر رہا جو اس ہی گو شکست کھا کر بھاگا ہی اور یہ دوسرا معرکہ پڑا ہی کہ یہ تو ادھر بھاگا ہوا آتا تھا کہ لشکر نے آکر سامنا کیا اور عقب مین بھی لشکر اسلام ہی مگر اسنے کیا چالاکی کی کہ فوراً نشتر دیکر ران سے خون لیا اور اس خون پر کچھ پڑھکر اور ایک چٹکی خاک کی جھولی مین سے نکالی اس خاک کو اس خون سے رنگین کیا اور کچھ اسم سحر اس خاک پر پڑھکر دم کیا بس ایک سلائی طلائی نکالی اس سے وہ خاک بطور سرمہ آنکھون مین لگائی اور باقی جو رہی وہ منھ پر مل لی یہ تدبیر کرکے طرف سوماق کے چلا اُدھر غزالان کل لشکر کو لیکر کفار کے لشکر پر گری چونکہ سوماق نے غزالان سے کہا تھا کہ بہن تم لشکر کو لیکر لشکر سے مقابلہ کرو کیونکہ تھم نہ سکیگا شکست کھاتا ہوا اور بھاگا ہوا ہی عقب مین اسکے لشکر اسلام ضرور ہوگا تم ادھر سے روکو اور قتل کرو اور لشکر اسلام عقب سے آلے بس گھیر کر مار لو شہر تک جانے نہ دو وہین جا کر اس بھڑوے سمندر شاہ سے مقابلہ کرتی ہون اور ساری حکومت اسکی نکالے دیتی ہون مثل عشاق کے قتل کرتی ہون بس غزالان تو لشکر پر آئی اور سوماق طرف سمندر شاہ کے چلی راوی کہتا ہی کہ کفار یہ واقعہ اور لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے کہ غزالان مع لشکر کے لشکر پر آپڑی اور قتل کرنے لگی عقب مین لشکر اسلام چلا آتا تھا کفار بھی لڑنے لگے لشکر غزالان نے یہان بھی جنگ مغلوبہ کا سامان ہوگیا کوئی دو ہی حملے کیے ہونگے کفار نے کہ اُدھر لشکر اسلام آپہونچا اور پھر گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا سامنے سے ملکہ غزالان نے دبا ڈالا اور عقب سے لشکر اسلام نے کفار کا ناطقہ بند ہوگیا مگر مقابلہ کر رہے ہین اُدھر سمندر شاہ نے ملکہ سوماق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر آواز دی کہ او چھوکری کدھر آتی ہی میری طرف نہ آ ورنہ میرے ہاتھ سے ماری جائیگی تو بہت گستاخ ہو گئی ہی کیا تو نے مجھکو بھی عشاق خیال کیا ہی وہ تو تھے کہ مین اگر تیرے ہاتھ سے مارے گئے مین تیرے دھوکے مین نہ آؤنگا پلٹ جا کیون اپنی قضا بلائی ہی یہ سنکر سوماق نے کہا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آتی ہون تو لشکر اسلام سے جان بچا کر بھاگا ہی اس قصد سے کہ شہر سمندریہ مین جا کر اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ

گردن ارے او غافل کدھر جاتا ہی شہر تیرے قبضے سے نکل گیا وہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہمین شہر ہی کو تو فتح کیے ہوے اور سب بند و بست کیے ہوے طرف میدان جنگ کے آتی تھی کہ چلکر شریک جنگ ہون کہ تو بھاگ کر ادھر کو آیا اور راہ مین تجھسے اور مجھ سے سامنا ہوا اور میرے لشکر سے اب تو کہان جاسکتا ہی اب تو تجھکو گھیر کر مار لینگے یہ خیال تیرا خام ہی کہ مین شہر مین جاکر قلعہ بند ہون تیری ہوا تک تو اندر شہر کے جا نہین سکتی ہی تیرا جانا تو درکنار تیرے گرد قدم کا وہان پہونچنا دشوار ہی تیرا جانا اُدھر بیکار ہی اگر جائیگا تو وہ گولے تیری فوج اور تیرے اوپر قلعہ پر سے پڑینگے اور اہل قلعہ اور اہل شہر مارینگے کہ تیرا پتہ بھی نہ لگے گا ارے نادان سنیر اب خاد و جسکو تو اپنی طرف سے حاکم کر آیا تھا وہ مارا گیا سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اہل اسلام کی اطاعت کی جسکی قضا تھی وہ مارے گئے جو سیاہ قلب تھے وہ بھاگ گئے اب وہان ملکہ نسیم جادو تیری دختر کا بند و بست ہی سہراب جادو شہر کی حفاظت کر رہا ہی قلعے کو اُسنے آلات حرب و ضرب سے درست کیا ہی تیرا اقبال بدل گیا بہت تو نے ظلم و بدعت کی آخر اُسکا نتیجہ پایا ثمرہ ظلم و بدعت کا ثمرہ ملا بہت مغرور ہوگیا تھا آخر اُس غرور نے پست کیا یہ جو ملکہ سوماق نے کہا سمندر شاہ کو یقین ہوگیا کہ شہر پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا یقینی یہ اُسی طرف سے آتی ہی کیونکہ بہت قریب شہر کے اس لشکر سے سامنا ہوا ہی بڑا غضب ہوا ایک گھونسہ قلب پر پڑا مگر اپنے حواس کو درست کر کے کہا کہ کیون مجکو نقرہ دیتی ہی یہ نقرہ اور کسی کو دے مین تجکو قتل کر لون تو سب کو لیکر داخل شہر ہون اور قلعہ بند ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ جو ملکہ سوماق نے سمندر شاہ سے کہا تھا اور واقعہ شہر کا بیان کیا تھا سب اہل لشکر نے سُنا اور تہلکہ پڑگیا اور باہم کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوگیا کہ ہم شہر کی طرف بھاگ کر چلے تھے وہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا اب کدھر جائین اور یہ خیال کیا کہ اِسی طرف اس خیال سے آئے تھے کہ داخل شہر ہوکر امن سے بیٹھکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ کیا خبر سنائی دی بس یہ جو خیال ہوا لشکر مین ابتری پڑگئی اُدھر اہل اسلام کا دباؤ بھی پڑا بس اب تو جدھر جسکا رخ ہوا بھاگ کھڑا ہوا کوہ و صحرا کی طرف لشکر ساحران و غیر ساحران بھاگا یہ حال جو سمندر شاہ نے دیکھا پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر اسقدر پریشان نہو جو اس مقام سے بھاگے سامنے شہر سمندر یہ ہی اُسمین جاکر ٹھہرے مین بھی آتا ہون راوی کہتا ہی کہ بہت سے لوگ اُس مقام سے جو بھاگے اور منتشر ہوکر طرف شہر کے چلے جنھون نے یہ نہین سُنا تھا کہ سمندر یہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی وہ تو بھاگ کر اُدھر کو چلے مگر کیونکر کہ کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہوا کسی کا منھ کٹا ہوا اُس راستے سے نہین کہ جدھر لشکر غزالان تھا اُس مقام سے تو صحرا کی طرف بھاگے صحرا مین پہونچکر جب دیکھا کہ لشکر اسلام ہمارے عقب مین نہین آتا ہی طرف شہر کے چلے خیر انکا حال پھر تحریر ہوگا اب سمندر شاہ اور ملکہ سوماق کے مقابلے کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب سمندر شاہ سے اور ملکہ سوماق سے مقابلہ ہوا اور دونون ہمدگر ہوے اُسوقت سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ تو نے ایک موتی تیار کیا ہی کہ جو کل حالات گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیتا ہی اور جسکا حال تجکو دریافت کرنا ہوتا ہی تو اُس سے دریافت کر لیتی ہی وہ سب بیان کر دیتا ہی دوسری اُس موتی مین صفت ہی کہ وہ بڑے غضب کا حربہ ہی جہان تو نے اُسپر سحر کر کے اور کف دست پر رکھا اُس موتی

سے برق چمک کر حریف پر گری اور حریف ہلاک ہوگیا مین نے خود دیکھا ہی کہ تو نے اُس گوہر آبدار سے میرے لشکر کے لاکھون آدمی قتل کیے ذرا وہ موتی مین بھی تو دیکھون کہ وہ موتی کیسا ہی یہ جو سب نے کہا ہی آیا جھوٹ ہی یا سچ ہی سوماق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تو بالکل کور ہوگیا ہی وہ موتی میرے گلے مین پڑا ہوا ہی جو تو نے صفت بیان کی ضرور اُس گوہر مین ہی اور ضرور یہ ہی مین اُس گوہر سے تجکو قتل کرونگی دیکھو یہ ہی وہ موتی ہی جو کہ میرے گلے مین ہی تیرے سامنے مین موتی لیے ہوے موجود ہون تجکو دکھائی نہین دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ وہ گوہر آبدار جسکو سوماق نے تیار کیا تھا اور جسکے ذریعہ سے مہمان کا حال دریافت کرکے اپنے باغ سے چلی تھی اور راہ مین موتی کے ذریعہ سے تیغۂ عشاق کشن حاصل کیا تھا ورنہ مشکل تھا تیغے کا ہاتھ آنا اور عشاق کا قتل ہونا غیر ممکن تھا اگر یہ گوہر نہوتا تو یہ عقدہ حل نہوتا اور اسے گوہر کے ذریعہ سے لاکھون ساحر اور غیر ساحر لشکر کفار کے ملکہ سوماق نے فی النار کیے ہین اب جو شہر کو فتح کرکے ملکہ سوماق طرف میدان جنگ کے چلی تھی اُس گوہر کو ایک رشتۂ ریشم مین گوندھکر گلے مین ڈال لیا تھا وہ گوہر آبدار اُسکے سینۂ پر نور پر درمیان مین اُن دونون گوہرون کے جو کہ اُسکے صدف سینہ سے اُبھرے تھے اور اُنکی آب و تاب جوانون کے دلونکو پائمال کیے ڈالتی تھی اور اُن گوہرون کے بہت سے لوگ عاشق تن مشتاق تھے کہ اگر ہاتھ آجائین تو ہم مزے اُڑائین مگر اُنکا ہاتھ آنا غیر ممکن تھا بس درمیان مین اُنکے وہ گوہر چمک رہا تھا ڈوپٹے کے اوپر سے اُسکا عکس جو رخسارون پر پڑ رہا تھا تو عجب اُسوقت ملکہ سوماق کے چہرے کی رنگت تھی اور عجب نور تھا بس سمندر شاہ نے جب اُس موتی کے دیکھنے کی خواہش کی ملکہ سوماق نے کہا کہ میرے گلے مین تیرے روبرو موجود ہی تو اندھا ہی جو تجکو دکھائی نہین دیتا ہی دیکھ یہ وہ ہی گوہر ہی جب یہ اُسنے کہا اب سمندر شاہ نے دیکھا کہ واقعی وہ گوہر اُسکے سینے پر چمک رہا ہی اُسنے خوب غور سے اُسکو دیکھا چونکہ یہ سرمۂ سحر اپنی آنکھون مین لگا چکا تھا اُس سحر کا اور سرمے کا یہ اثر تھا کہ اگر کسی ساحر نے کوئی چیز اپنے کمال کو صرف کرکے بنائی ہو اور جو حریف ہی وہ اس چیز کو یہ سرمہ لگاکے دیکھے تو اُسکا اثر اور وہ سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی اگر حریف اس حال سے آگاہ نہو اگر حریف آگاہ ہوگیا اور اُسنے تدارک کر لیا تو پھر یہ بات نہین رہتی ہی چنانچہ یہ ہی تدبیر سمندر شاہ نے کی تھی اس حال سے ملکہ سوماق واقف نہ تھی ورنہ تدارک کر لیتی یہ نہین جانتی تھی کہ یہ سرمہ واقع سحر لگائے ہوے ہی اسکی نگاہ سے گوہر کو بچانا چاہیے بس جب ملکہ سوماق نے سمندر شاہ سے اُس طریقے سے کہا اور سمندر شاہ نے غور سے نگاہ سے موتی کو دیکھا اور اُس سرمہ کے سبب سے وہ اثر موتی کا جاتا رہا بس سمندر شاہ نے ملکہ سوماق سے کہا کہ اسی جھوٹے موتی پر تجکو ناز ہی مین یہ جانتا تھا کہ وہ بہت عمدہ موتی ہوگا یہ تو کچھ بھی نہین ہی صرف لوگونکے ڈرانے کے لیے معلوم ہوتا ہی یہ موتی تو نے گلے مین ڈال لیا ہی واہ کیا خوب بیکار کو لوگون نے یہ امر مشہور کیا ہی کہ ملکہ سوماق نے گوہر تیار کیا ہی کہ وہ گذشتہ اور آئندہ حالات اُس سے دریافت کرتی ہی اور اُسکے عکس سے برق گراتی ہی یہ جھوٹا موتی بھلا کیا حالات بیان کریگا اور کیا اُسکے عکس سے برق گرے گی یہ سب باتین ہین یہ جو سمندر شاہ نے کہا ملکہ سوماق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا جاتا ہی کہ یہ موتی جھوٹا ہی یا سچا ہی ابھی سب حال جھوٹ سچ کا ظاہر ہوا جاتا ہی تو

سیر سے ہاتھ سے بچکر جاتا کہاں ہے سمندر رشاہ نے جواب دیا کہ یہ فقرہ اور کسی کو تو دے جو کہ بچہ ہو مین گرگ باران دیدہ کب تیرے اس فقرے مین آتا ہون اور کب اس جھوٹے موتی سے ڈرتا ہون بھلا تو ہی دیکھ لے کہ یہ موتی اصلی ہے یہ جو سمندر رشاہ نے کہا سوماق کو بھی خیال ہوا کہ کہین ایسا تو نہین ہوا کہ مین تو اس سے باتون مین مصروف ہوئی ہون اور اسنے باتو نہین مجکو لگا یا ہو اور سحر کر کے موتی بدل لیا ہو تو بڑی خرابی ہوئی یہ امر دلمین خیال کر کے اپنے سینے کی طرف دیکھا اُس موتی کو پایا مگر کسی قدر آب مین اُسکی فرق دیکھا بس یہ کہکر کہ دیکھ تجکو حال معلوم ہوتا ہے اُسکو گلے سے اُتارا اول تو اُسکا امتحان بھی مدنظر تھا دوسرے کچھ آب مین جو فرق پایا تھا تو شک ہوا بس اُس موتی کو گلے سے مع رشتہ کے اُتار کر کف دست پر رکھا اور سمندر رشاہ کے روبرو کیا کہا کہ اسکا اثر دیکھیگا ادھر سوماق نے ہاتھ کو بلند کیا اُدھر سمندر رشاہ نے اُسپر نگاہ کی بس سمندر رشاہ کا نگاہ کرنا تھا کہ یکایک اُس موتی کی آب کم ہو گئی سمندر رشاہ نے کہا کہ کیا جھوٹا موتی دکھاتی ہے دیکھ تو کہ اس موتی مین وہ ہی آب و تاب ہے جو کہ قبل مین تھی اب جو یہ سمندر رشاہ نے کہا سوماق نے اُس موتی کو واسطے دیکھنے کے ہاتھ نیچا کیا جیسے ہی ہاتھ نیچا کیا اُس موتی سے تڑاقے کی صدا آئی اور وہ موتی ٹوٹ گیا اور غبار اُس سے بلند ہوا موتی کے بیچ سے دو ٹکڑے ہو گئے تمام سحر سوماق کا ایک نگاہ مین سمندر رشاہ کی مٹ گیا بسبب سرمۂ سحر کے یہ دھوکا سوماق نے مفت مین کھایا اگر وہ اس حال سے واقف ہوتی تو کبھی دھوکا نہ کھاتی اب جو موتی ٹوٹا سوماق کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہوا کہ میرا موتی ٹوٹ گیا معلوم ہوتا ہے سمندر رشاہ نے دھوکا دیا موتی بدل لیا کوئی دوسرا موتی یہ تھا جو کہ ٹوٹ گیا بڑا کامل فقرہ دیا تمام تیری محنت بیکار ہوئی تو نے بڑی مشقت سے یہ موتی تیار کیا تھا اسنے تیری مشقت کو بیکار کیا اب کیونکر دریافت ہو کہ موتی کیا ہوا اگر موتی ہوتا تو دریافت ہو جاتا راوی کہتا ہے کہ سوماق کے چہرے کی وہ آب و تاب جاتی رہی اب سوماق کو بڑی فکر ہوئی اُدھر سمندر رشاہ نے سوماق سے کہا کہ تجکو اسی موتی پر بھروسا تھا واہ وہ تو ذرا سی میری نگاہ مین ٹوٹ گیا واہ کیا خوب سحر تیار کیا تھا مین نے جو کہا تھا کہ جھوٹا موتی ہے میرا کہنا سچ ہوا بیکار روگ اس سے خوف زدہ ہوتے تھے یہ جو سمندر رشاہ نے کہا اُدھر سوماق کو بڑا صدمہ ہوا اور فکر کی کہ کیونکر معلوم کرون کہ موتی پر کیا بجوگ پڑا جو ٹوٹ گیا یہ تو بڑے کمال کا سحر تھا اور بہت محنت سے مین نے تیار کیا تھا بس یہ امر دل مین سوچکر فوراً کچھ پڑھکر اپنے کف دست کی طرف دیکھا اُسمین یعنی کف دست پر تحریر تھا کہ ای بلکہ تم نے بڑا دھوکا کھایا سمندر رشاہ نے تمکو دھوکا دیا یہ موتی تمھارا اصلی تھا جو کہ ٹوٹ گیا واقعی تمھارا بہت بڑا سحر مٹ گیا اور ایسا سحر تھا کہ جسکو کوئی دفع نہ کرسکتا تھا اسوقت تک کہ جبتک تم اُسکی طرف سے غافل نہوتین جیسے کہ اسوقت بس اسکا دفع ہونا تمھاری غفلت پر منحصر تھا وہ ہی ہوا چنانچہ جب سمندر رشاہ نے تمکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا بس اُسنے فوراً سرمہ دافع سحر اپنی آنکھوں مین لگایا تم آگاہ ہو کہ اُس سرمے کا یہ اثر ہے کہ کیسا ہی صاحب کمال زبردست ساحر کا سحر ہو اور مرد مقابل سرمہ دافع سحر لگا کر اُس سحر کی طرف دیکھے وہ سحر برطرف ہو جاتا ہے اگر کوئی حربہ ہو تو وہ ٹوٹ جاتا ہے مگر جسکا وہ سحر ہے وہ اس حال سے واقف نہو کہ جو ہمارے مقابل ہے وہ سرمۂ سحر لگائے ہوئے ہے اگر آگاہ ہو گا تو اُسکا تدارک کرے گا بس جیسے

تم اسوقت اس حال سے آگاہ نہ تھین اور سمندر شاہ کا حربہ چل گیا تمھارا سحر مٹ گیا اگر تم آگاہ ہوتین تو یہ امر کبھی نہوتا بس جب تمنے موتی کو کف دست پر رکھکر بلند کیا اور کہا کہ دیکھ یہ وہ ہی موتی ہی مین تجکو اس سے قتل کرونگی اُسکا تو یہ منشا تھا اسی سبب سے تو اُسنے یہ تقریر کی تھی کہ کسی طور سے میری نگاہ بخوبی موتی پر پڑجائے گو جب تمھارے گلے مین تھا اُسوقت بھی اُسکی نگاہ پڑی تھی مگر پورے طور سے نہین اسکو یہ منظور رہا کہ کسی طور سے پورے طور سے پڑے جب تمنے کف دست پر رکھا اُسکی نگاہ پورے طور سے پڑی اُس سرمہ نے اپنا اثر کیا موتی ٹوٹ گیا ای ملکہ صدمہ نکر و تمیز کیا منحصر ہی اگر سامری و جمشید ہوتے اور وہ اس حال سے آگاہ نہوتے اسی طور سے اُنکا بھی سحر مٹ جاتا دوسرے حربے سے مقابلہ کرو کیا بات ہی پھر تیار کر لینا یہ جو ملکہ نے کف دست پر تحریر پایا پس بہت غصہ آیا اور کل حال معلوم ہوگیا سمندر شاہ کی مکاری پر بہت برہم ہوئی اور کہا کہ لعنت ہی او سمندر تیرے اور تیرے افعال پر تو بڑا مکار ہی اور دغا باز ہی او ظالم تو نے سرمہ دافع سحر لگا کر میرے موتی کو برباد کیا خیر کیا ہوتا ہی ویسے مین دس ہزار موتی بنا سکتی ہون اسکی اصل کیا ہی مگر تیری نامردی ظاہر ہوگئی کہ تو مجھ ایسی چھوکری کا سحر نہ دفع کر سکا اور مجکو غافل پاکر مکاری سے دفع کیا کہ وہ سرمہ لگایا جو کہ سامری نے براے دفع سحر تیار کیا تھا ہان اگر مین آگاہ ہو جاتی اور تو میرے سحر کو سرمہ سامری سے دفع کرتا تو مین جانتی یہ کیا کہ غافل پاکر اپنا حربہ کیا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ جھتس سپاہی کے فن ہین جسطور سے جاہا حریف کو مغلوب کیا سوماق نے کہا کہ خیر مجکو کوئی صدمہ موتی کے ٹوٹنے کا نہین ہی نہ تیرا خوف ہی نہ مجکو اُسپر بھروسا تھا مجکو تو اپنے خدا پر بھروسا ہی تو اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی یہ کہکر کہا کہ حربہ کر سمندر شاہ نے نیچہ سحر اٹھا کر سوماق پر مارا سوماق نے رد کر کے جو اپنا نیچہ مارا چونکہ سمندر شاہ کا ستارہ گردش مین تھا سوماق کا نیچہ سر پر پڑا زخم سر جو پارا ہوا اور سر سے خون جاری ہوا سوماق نے دوسرا وار کیا کیونکہ یہ حیلی ہوئی تھی اسکا سحر ڈھونکے سے مٹا یا تھا بس اسنے اُس حالت غیظ مین دوسرا وار کیا کہ اُس وار سے شانہ دو سرا نشانہ ہوا سوماق نے متواتر کئی وار کیے اسقدر چالاکی سے کہ سمندر شاہ کو فرصت رد کرنیکی نہ دی سمندر شاہ زخمون سے چور ہوگیا اور مجبور ہوا اور ایسا چور ہوا کہ جھوم کر تخت پر سے چلا سوماق نے قصد کیا کہ بڑھکر سمندر شاہ کو تخت پر سے گرنے نہ دون بلکہ اسکو اسی تخت پر قتل کرون چونکہ ابھی سمندر شاہ کی زندگی باقی ہی کہ شملاق و ایراق اور دیگر سردارونکی نگاہ پڑگئی جو کہ سمندر شاہ کے ہمراہ تھے اور لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہے تھے اُنکی نگاہ سمندر شاہ پر پڑگئی دیکھا کہ بادشاہ ہاتھ سے سوماق کے بہت مجروح ہوا ہی اور قریب ہی کہ تخت پر سے گرنے اور سوماق نے یہ قصد کیا ہی کہ سمندر شاہ کو قتل کرے یہ جو دیکھا بس سبکے سب مقابلے کو ترک کر کے طرف سمندر شاہ کے یہ کہتے ہوے چلے کہ او سوماق دست خود را نگہدار خبردار ہم آپہونچے بس یہ کہتے ہوے بیچ مین آگئے اور چند سردار سمندر شاہ کو اُسی حالت مین لیکر طرف شہر کے بھاگے ادھر شملاق و ایراق بھی سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہوے پس جب انکو معلوم ہوا کہ اور سردار بادشاہ کو لیکر طرف شہر کے بھاگے ہین یہ بھاگے سامنے سے سوماق کے سوماق انکے عقب مین چلی یہ حال جو اہل لشکر نے دیکھا کہ سب سردار میدان جنگ چھوڑ کر طرف شہر کے بھاگے انکے بھی پانوُن اکھڑ گئے

یہ لوگ بھی بھاگے سب لشکر مین بھگدر پڑ گئی سب نے فرار پر قرار لیا اول تو لشکر اسلام کا دباؤ پڑا دوسرے میدان جنگ سے بھاگ کر یہان آنے رُکتے ذرا تھمے تھے اور پاؤن جمائے تھے کہ یہ واقعہ دیکھا کہ سردار بھاگے جاتے ہین تیسرے اہل اسلام کا دباؤ پڑا بس بھاگ کھڑے ہوئے طرف شہر کے عقب مین اہل اسلام چلے راوی روایت کرتا ہی کہ وہان شہر مین قلعے کو آراستہ کیے ہوئے فصیل قلعہ پر سہراب جادو مع کل سامان سے در قلعہ بند کیے ہوئے بیٹھا تھا اس انتظار مین کہ سمندر رشاہ اگر بھاگ کر آئے تو اسکو قریب شہر نہ آنے دون فوراً قلعے پر سے گولا مارون تا کہ اب وہ شہر مین نہ آنے پائے بس یہ تو اس انتظار مین زیر شامیانہ کرسی جواہر نگار پر بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار حاضر تھے ہر مقام پر خوب طور سے پہرہ چوکی سوارون اور ساحرونکا مقرر تھا جیسے بیابان سے گرد اُڑتی اسنے دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر رشاہ کا لشکر اسطرف کو بھاگا ہوا چلا آتا ہی بس اسنے سب گولہ اندازون اور ساحرونکو حکم دیا کہ ہوشیار ہو جاؤ سمندر رشاہ نے شکست کھائی اور وہ بھاگ کر اس قصد سے ادھر کو آتا ہی کہ داخل شہر ہو کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرون اسکو اس حال سے خبر نہین ہی کہ یہان میرا قبضہ ہی بس جیسے وہ لشکر قریب آئے پہلے تو اُن لوگون سے یہ کہنا کہ کیون ادھر کو آتے ہو یہان بھی اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا ہی واپس جاؤ یہان کچھ تمھارا کام نہین ہی اپنی جانین نہ برباد کرو کیونکہ اگر تم ادھر آؤ گے ہم قلعے پر سے گولے مارینگے تمکو شہر مین نہ آنے دینگے آئندہ تمکو اختیار ہی اگر وہ اس کہنے پر عمل نکرین اور واپس نہ جائین تم فوراً گولا بازی کرنا انکو قریب شہر کے نہ آنے دینا مین تمکو بہت انعام دونگا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس اس عرصے مین وہ دامن گرد شگافتہ ہوا اُس دامن گرد سے لشکر شکست خوردہ پیدا ہوا عجب حال پریشان سے ہاتھ کٹے ہوئے سر مجروح کسی کے سر پر خود نہین کسیکے ہاتھون مین دستانین نہین عجب حالت خراب سے بھاگے ادھر کو چلے آتے ہین یہ سب اہل قلعہ نے دیکھا نہ علم ہی نہ کوس حربی ہی نہ خیمہ و خرگاہ ہی سبکی حالت تباہ ہی چہرون سے آثار شکست ہویدا ہین خرابی کے سامان رخون سے پیدا ہین راوی کہتا ہی کہ یہ وہ لشکر ہی جو کہ قبل مین بھاگا تھا جبکہ سوماق اور سمندر رشاہ سے سامنا ہوا تھا اور سوماق نے سمندر رشاہ سے کہا تھا کہ تو کدھر جاتا ہی وہان بھی ہم لوگونکا قبضہ ہو گیا یہ حال سُنکے لشکر مین ابتری پڑی تھی اور صحرا کی سمت بھاگ کر چلا تھا کہ سردارون اور سمندر رشاہ نے پکار کر کہا تھا کہ جو بھاگ کر یہان سے چلے وہ اور کسی طرف نہ جائے سوائے شہر کے بس یہ لوگ ادھر کو آئے تھے جب قریب شہر پہونچے ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے قلعے کی طرف بھی نہ خیال کیا کہ قلعے پر کون لوگ ہین منہ اُٹھائے ہوئے چلے ادھر جب اُن لوگون نے انکو بحالت خراب دیکھا اور اپنی طرف آتے ہوئے پایا پکار کر قلعے پر سے کہا کہ ای لشکریان سمندر رشاہ آگاہ ہو کہ یہان بھی لشکر اسلام کا قبضہ ہو گیا ہی ملکہ نسیم جادو دختر سمندر رشاہ یہان کی حاکم ہی ملکہ سوماق اور ملکہ غزالان اور سہراب جادو نے آکر اس شہر کو فتح کر لیا مع قلعہ کے اور اسپر قبضہ کر لیا بس تمکو ادھر آنے کا حکم نہین ہی ملکہ نسیم جادو کا نہ سہراب کا ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ ہمنے اور کل اہل شہر نے اور کل لشکر نے جو کہ یہان تھا اہل اسلام کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جسنے اطاعت نہین کی اور نہ دین اسلام قبول کیا وہ مارا گیا چنانچہ سیراب جادو جو کہ یہان کا حاکم تھا سمندر رشاہ کی طرف سے وہ بھی قتل ہوا اور جو اپنی جان بچا کر بھاگ گیا وہ بچا مگر وہ سیاہ قلب تھا جو نکل گیا اسکے مقدر مین یہ نعمت نہ تھی کہ وہ نور اسلام سے مشرف ہوتا بس خیریت اسی مین ہی کہ ادھر نہ آؤ

واپس جاؤ اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کروگے تو ہم قلعے پر سے تمکو گولا مار کر قتل کرینگے اپنی جانین مفت نہ برباد
کروائندہ تمکو اختیار ہے یہ جو قلعے پر سے پکار کر اہل قلعہ نے کہا اور ان لوگون کے کان مین صدا آئی
اب جو سر اٹھا کر قلعے کی طرف دیکھا تو قلعے کو آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ پایا اور خندق کو پانی
سے لبریز پایا اور ہر برج فصائل پر پہرہ چوکی دیکھا اور دیکھا کہ سہراب جادو وزیر کنگرۂ زرنفتی کرسی
جواہر نگار پر متمکن ہے سب سردار اور امیران شہر خدمت مین حاضر ہین قلعے پر توپین چڑھی ہوئی ہین
مہتابین سلگ رہی ہین سب توپونکے منہ ہماری طرف ہین گولنداز لیس کھڑے ہین پیترہ بدلے ہوے
یہ واقعہ دیکھکر اُن سبکے حواس جاتے رہے اور بدحواس ہوگئے اور سوماق کا قول یاد آیا کہ سوماق
نے سچ کہا تھا بس کیا ضرور ہے کہ اپنی جانین برباد کرین اُدھر جاکر یہ باہم صلاح کرکے قصد وہان سے
فرار کا کیا صحرا کی طرف کہ اُس سمت سے گرد بلند ہوئی کہ جدھر مقابلہ ہو رہا تھا انکے اور حواس
باختہ ہوے کہ اہل اسلام آپہونچے اب جو گرد شق ہوئی سب نے دیکھا کہ ہمارے ہی ہمراہی ہین یعنی
ہمارا ہی لشکر ہے دیکھا کہ کل سردار مجروح ایک تخت پر سمندر شاہ کو ڈالے ہوے ادھر لیے ہوے
چلے آتے ہین اُنکے عقب مین لشکر ہے مگر کوئی ایسا نہین ہے جو مجروح نہو بس یہ لوگ یہ حال دیکھکر اُسطرف
چلے کہ ان لوگونکو اس حال سے آگاہ کرین جب اُنکے قریب پہونچے پوچھا کہ آپ لوگ کیون ادھر کو
بھاگ آئے واپس چلیے غضب ہوگیا قلعہ اور شہر پر بھی اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ملکہ نسیم جادو
دختر بادشاہ حاکم ہوئی اُسکا حکم جاری ہے اُسنے حکم دیا ہے کہ اگر ایک متنفس بھی سمندر شاہ کے
لشکر کا شہر مین آنا چاہے تو نہ آنے دینا اس شہر کو سوماق و غزالان و سہراب نے آکر فتح کیا
سہراب خود فصیل قلعہ پر موجود ہے سب اہل شہر اور اہل لشکر نے اطاعت کی اور دین اسلام
قبول کیا جنھون نے نہ اطاعت کی نہ دین اسلام قبول کیا یا وہ مارے گئے یا بھاگ کھڑے ہوے
ہمو بھاگ کر میدان جنگ سے یہان اس قصد سے آئے کہ داخل شہر ہون اُن لوگون نے
ہمکو دیکھکر قلعہ پر توپین سیدھی کین اور ہمسے یہ سب حال کہا اور کہا کہ واپس جاؤ اگر تمنے قدم
بڑھایا ہمنے اوپر سے گولندازی شروع کی اور تمکو مارے گولونکے ہلاک کیا ہم لوگون نے یہ سنکے واپس جانیکا
قصد کیا تھا کہ آپ لوگونکو آتے ہوے دیکھا خیال کیا کہ آپ کو آگاہ کرین پس آپکو آگاہ کیا اب کیا فائدہ
اُدھر جانے سے اُنھون نے کہا کہ یہ بھی کوئی مصلحت ہے تمکو پہچانا نہوگا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ یہان
اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہو اگر ایسا بھی ہوا ہے تو دختر شاہ حاکم ہے جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ میرا باپ
شکست کھا کر اہل اسلام کے ہاتھ سے پریشان ہوکر براے حفاظت طرف شہر کے آیا ہے فوراً
قلعہ کھولدیگی اور سب اہل شہر منحرف ہوجائینگے سہراب جادو اور دیگر خداپرستونکو پکڑ لینگے
تم لوگ کیا جانو کہ اہل شہر نے کیا تدبیر کی ہے مکر سے مسلمان ہوے ہین صرف اسی خیال سے
کہ جب ہمارا بادشاہ ادھر کو آئے ہم ان سب سے بگڑ کر اور اطاعت سے انحراف کرکے اسکے
شریک ہوجائین انکو شہر مین آنے کا مزہ چکھائین تم لوگون سے جو اُنھون نے فقرہ کرکے اور ڈانٹ کر
کہا تو تم لوگ ڈر گئے چلو ہمارے ہمراہ بس وہ سردار اور دونون وزیر یعنی شملاق و ایراق
سمندر شاہ کو اُسی طور سے تخت پر ڈالے ہوے چلے طرف شہر کے قلعے پر سے اُن لوگون نے
دیکھا کہ اب وہ لوگ جو کہ پہلے آئے تھے وہ اور بہت سا لشکر اور سردار مگر سب مجروح اور
سمندر شاہ کو تخت پر ڈالے ہوے ادھر آتے ہین سہراب سے عرض کیا سہراب نے

کہا کہ آنے دو دیکھو یہ کہتے کیا ہین اسنسے بھی وہ ہی تقریر بیان کرنا جو کہ اُن لوگون سے کی تھی
بس جب وہ لوگ قریب آئے اہل قلعہ نے وہ ہی تقریر کی اور کہا کہ واپس جاؤ اپنی جانین
نہ برباد کرو واپس جاؤ ملکہ نسیم جادو نے تمپر رحم کھایا ہی کہ درگذر کیا اگر اب آگے قدم
بڑھاؤ گے تو ہم تمپر گولا مارینگے اور تمکو ہلاک کرینگے یہ جو اہل قلعہ نے کہا ان لوگون نے پکار کر
کہا کہ در قلعہ کھولدو ہم ہین اہل لشکر سمندر شاہ اور دیکھو یہ بادشاہ تخت پر مجروح پڑا ہی بس
ہی کوئی تم مین جو جلدی سے قلعہ کا پھاٹک کھولدے تاکہ ہم لوگ مع بادشاہ کے اور کل لشکر کے داخل
قلعہ ہون اور پھاٹک قلعے کا بند کر لین کیونکہ ہمارے عقب مین اہل اسلام آتے ہین اگر وہ آجائینگے
تو مفت مین قلعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا دریکہ یہ جو ان لوگون نے کہا انھون نے جواب دیا کہ کیسا سمندر شاہ ہمکو
ملکہ نسیم جادو کا حکم نہین ہی تم اور کسی طرف بھاگ کر جاؤ اہل اسلام آتے ہین تو کیا کرین
اچھا ہوگا کہ اہل اسلام تمکو آکر قتل کرین ہماری بلا سے بلکہ ہم اوپر سے گولے مارینگے اُدھر
اہل اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوگے ادھر گولوں سے یہ جو اُن لوگون نے کہا سردارون نے اُس
لشکر شکست خوردہ سے کہا کہ جو کچھ ہو قلعے پر یورش کرو اہل شہر بھی منحرف ہوگئے سواے
اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی قلعے پر یورش کر کے قلعہ پر قبضہ کر لو جب تک اہل اسلام
آئین اب اور کدھر بھاگ کر جائین بس یہ کہکر وہ لوگ یعنی سردار سمندر شاہ کے تخت کو
بیچ مین لیکر یہ کہکر اہل قلعہ سے کہ تم لوگ یون نہ مانوگے دیکھو ہم قلعہ لیے لیتے ہین پس یورش کر کے
طرف قلعہ کے چلے جسقدر لشکر کہ بھاگ کر میدان جنگ سے آیا تھا مع اُس لشکر کے یہان
سہراب سے گولندازون نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے کہا کہ زد پر آلینے دو
پھر گولا مارنا بس جب نصف میدان طی کر کے زد پر آگئے اُسوقت دیدہ بان نے عرض کیا کہ
اب بخوبی زد پر آگئے ہین اب کیا حکم ہوتا ہی بس سہراب نے ہوائی داغی شرارہ بلند ہوا
گویا بنائے شر و فساد ظاہر ہوئی بس گولندازون نے توپونکو جھکا جھکا کر اور رسیدہ باندھکر
اب جو آگ بتائی ایک مرتبہ کئی ہزار توپون مین جو آگ دی گئی اور سب فیر ہوئین بس
اُسکی صدا سے شہر سمندریہ کی زمین اور عمارت اور قلعے کی عمارت اور زمین معرکہ ہل گئی
دھوین کا آسمان زیر آسمان قائم ہوگیا غبار بلند ہوگیا ایسی صدا تھی کہ حاملہ عورتون کے
حمل اسقاط ہوگئے دروازونکی زنجیرین کھل گئین خفتگان زمین چونک اُٹھے یہ خیال کر کے کہ
قیامت برپا ہوگئی سرافیل نے صور قیامت پھونکا یہ اُسکی صدا تھی کہ گوش گردون کر
ہوگئے طائر جہان جہان تھے سب پریشان ہوکر بھاگے اور اُڑے درندے اور چرندے
جنگل کو چھوڑ کر طرف گھاٹیون کے بھاگے کہ یہ قیامت برپا ہوئی یہ صدا کیسی پیدا ہوئی
چراگاہ کو بھی بھول گئے یہ عالم ہوا بس اب جو کفار پر قلعے پر سے بارش گولا ہوئی پہلی ہی
فیر مین دس بارہ ہزار کفار اُڑ گئے داخل جہنم ہوے دوسری فیر کی نوبت بھی نہ آئی
کہ سب کے جی چھوٹ گئے دل ٹوٹ گئے بدحواس ہوگئے ایک مرتبہ بھاگ کھڑے ہوے
کوسون تک سواے لاشون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا کفار گولے کی زد سے الگ
ہٹکر کھڑے ہوے راوی خوش فکر بیان کرتا ہی کہ اُس غبار و ابر دھوین مین اہل لشکر
کفار کے جو ضرب گولے سے ہاتھ و سر وغیرہ جو اُڑے تھے اس طور سے اُڑتے ہوے

معلوم ہوتے تھے کہ جیسے طائر اُڑتے ہیں یا زاغ و زغن اُس مقام پر جمع ہو کر پرواز کرتے ہین کہ جہان رن پڑتا ہی بس کوسون تک زمین نہین نظر آتی تھی سوائے لاشون اور سرون کے جب گولنداز ہفت فتیلہ داغ چکے اُسوقت سہراب جادو سے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب ہاتھ روک کر دیکھو کہ کفار کی کیا حالت ہی آیا کوئی بچا بھی یا سب ہلاک ہوئے اب جو گولندازون نے ہاتھ روکا اور ہوا نے اُس گرد و غبار اور دُھوئین کو برطرف کیا روشنی ہوئی کیا نظر آیا دیکھا کہ کوسون تک لاشین پڑی ہوئی ہین زمین مین غار پڑ گئے ہین بس جو کفار گولے کی ضرب سے بچے تھے وہ دُور بحالت پریشان کھڑے ہوئے ہین راوی کہتا ہی کہ اس آفت سے وہ بچے کہ جنکی قضا نہ تھی اور جنکی قضا اس طور سے تھی وہ ہلاک ہوئے انھین کے مرنے کے لیے یہ امر سرداران سمندر شاہ کے ذہن مین آیا تھا ورنہ کیا ضرورت تھی کہ جبکہ یہ معلوم ہو چکا تھا کہ قلعہ ہاتھ سے جا چکا ہی اُسپر یورش کرتے اُس لشکر سے جو کہ شکست خوردہ اور مجروح ہو بس یہان اہل قلعہ خوشی کے شادیانے بجانے لگے انکو اس حالت پریشان سے دیکھکر اُدھر کفار اس فکر مین ہین کہ کیا کرین قلعے کی طرف جاتے ہین تو اہل قلعہ گولے مارتے ہین ادھر کو بھاگتے ہین تو اُدھر اہل اسلام تعاقب مین آتے ہین دہنی طرف چلتے ہین تو دریا حائل ہی بائین طرف کی راہ ہی تو اُدھر پہاڑ زیادہ ہین کس طرف بھاگ کر جائین چارون طرف سے گھر گئے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہی از حد پریشان ہین یہی خیال کر رہے تھے کہ لشکر اسلام نمودار ہوا بس لشکر اسلام کا ظاہر ہونا تھا کہ اور حواس جاتے رہے بد حواس ہو گئے سردارون نے پکار کر کہا کہ جدھر جسکا مُنھ اُٹھے اُدھر وہ بھاگ جائے ایک دوسرے کا خیال نہ کرے کیونکہ اگر قلعے پر جاتے ہین تو وہان سے گولا پڑتا ہی ادھر سے اہل اسلام نے آکر گھیر لیا ہی وہ مسمار کیے ڈالتے ہین بس جسکا جدھر جی چاہے چلا جائے یہ کہکر اور سمندر شاہ کا تخت لیکر سب کے سب سردار اور کچھ لشکر اُس طرف یعنی بائین طرف کو جدھر پہاڑ زیادہ تھے بھاگ گئے انکو جدھر جسکا مُنھ اُٹھ گیا وہ بھاگ کھڑا ہوا ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع کیا ہزارون دریا مین گر کر غرق ہو گئے پھر اُنکا پتہ نہ لگا سوائے دوزخ کے ہزارون کفار نابکار پیر کر نکل گئے جنکی قضا نہ تھی بس کل لشکر سمندر شاہ کا منتشر ہو گیا اور بھاگ کر جدھر سینگ سمایا چلا گیا مگر سردارون نے بوقت بھاگڑ یہ بھی کہدیا تھا کہ فلان صحرا مین جو کہ یہان سے پانچ فرسخ پر ہی تم سب آکر جمع ہونا جو زندہ بچنا بس اب سب منتشر ہو کر بھاگے ہزارون کوہ و صحرا مین سرگردان ہوئے ٹکرا ٹکرا مرگئے ہزارونکو درندے کھا گئے مگر قریب دو لاکھ سپاہ اور کل سردار جو کہ قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے اور دونون وزیر تخت سمندر شاہ کو لیکر طرف پہاڑون کے بھاگے گئے تھوڑی دُور تک اہل اسلام نے تعاقب کیا دُور تک بھگا آئے صاحبقران نے فرمایا کہ اب بھاگے گئے ہین انکا تعاقب کرنا بیکار ہی مگر سب اہل اسلام حیران ہین کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ بھاگ کر داخل شہر کیون نہوئے کیونکہ آبیط انکے بڑے عرصے کے بعد آسنے تھے اسکا کیا سبب ہی اہل اسلام اور بادشاہ اور صاحبقران کو یہ حال نہین

معلوم ہی کہ سہراب وسوماق وغزالان نے یہ تدبیر کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہی اور سب کو اپنا مطیع کیا ہی کیونکہ یہ حال
معلوم ہوتا کیونکہ یہ سب لوگ تو جنگ مغلوبہ مین مصروف تھے یہ تینون سردار کچھ لشکر لیکر نکل آئے تھے اور یہ
تدبیر کر کے انہم غزالان وسوماق پھر شریک جنگ ہو گئین ایسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی ایک کو دوسرے
کے حال کی کیونکر خبر ہو سکتی ہی پس صاحبقران و بادشاہ اور کل سردار ساحر وغیر ساحر آنکے یعنے کفار کے تعقب
کو ترک کر کے قلعہ کی طرف چلے کہ چل کر قلعہ اور شہر پر قبضہ کرین یہ تو ادھر کے خیال مین ہین ادھر خواجہ نے
کیا کیا کہ چند ہرکارے عقب مین لشکر کفار کے روانہ کیے کہ جا کر خبر لاؤ کہ کفار کس تدبیر مین مصروف ہوئے ہین
اور کدھر بھاگ کر جاتے ہین پس دو ہرکارے صورت بدل کر لشکر کفار کی طرف بھاگتے اب پہلے لشکر کفار کا
حال سماعت فرمائیے کہ جو سردار سمندر شاہ کو لیکر بھاگے اور مین عرض کر چکا ہون کہ قریب دو لاکھ کے ساحر و
غیر ساحر اور کئی بادشاہ جو کہ قتل و اسیر ہونے سے ساحر و غیر ساحر بچے ہین سب اسی لشکر کے ہمراہ ہین اور بعضے ادھر ادھر
نکل گئے ہین چنانچہ یہ لشکر جو بھاگا تو اسنے پھر کر پیچھے بھی نہ دیکھا برابر کوہ و جنگلون کو طے کرتا ہوا پانچ کوس پر جا کر اس
لشکر تباہ شدہ نے دم لیا اب جو خیال کیا تو اہل اسلام کو تعقب مین آتے ہوئے نہ پایا مگر عجب خراب حالت
منہ سُتے ہوئے ہاتھ پانون ٹوٹے ہوے کسی کے زخم لگے ہوے اُنسے خون بہتا ہوا خود سرون پر ندارد جو عورتین
ہین اُنکے دوپٹہ ندارد نہ کوئی خیمہ ہمراہ نہ بارگاہ نہ خزانہ نہ غلہ جسمون پر خاک پڑی پاؤن مین آبلہ پڑے ہوے
بھاگ کر سے ہوے پاؤن سوجے ہوے عجب خراب و تباہ حالت سے ایک صحرائے ہولناک مین جو کہ بے آب
و گیاہ تھا جا کر ٹھہرے جب کہ یہ امر بالکل ثابت ہو گیا کہ اب حریف تعقب مین نہین آتا ہی سایہ درخت مین فرد کش
ہوے زمین پر بیٹھے سوارون نے زین پوش بچھائے پس جب ذرا حواس درست ہوئے ساحرون نے
سحر کر کے خیمے وغیرہ پیدا کیے سب لشکر کو اُن خیمون مین اُتارا اور سب سامان وہان مہیا کیا کل لشکر مجروح
تھا ایک نے دوسرون کے ٹانکے لگائے مرہم سحر کے پھاہے چڑھائے شملاق و امراق نے ایک خیمہ
معقول سحر سے برپا کیا مسند پر لا کر سمندر کو لٹایا اُسکے زخمون مین ٹانکے دیے مرہم سحر سے تیار کر کے لگائے
چونکہ سمندر کے جسم سے خون بہت جاری ہوا تھا غش آگیا تھا اب جو ٹانکے لگے اور پھاہے لگائے گئے سمندر شاہ
کو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمہ مین پایا اور سب اپنے سردارون کو جو کہ مجروح ہوئے تھے اور ساتھ بھاگے تھے
دیکھا کہ سب کے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین میرے گرد لیٹے ہین سمندر نے آنکھ کھولکر شملاق و امراق
سے کہا کہ یہ کیا مقام ہی کہنا تم لوگ مجکو لیکر شہر سمندریہ مین آگئے ہو شہر سمندریہ کا بندوبست کر لیا ہی حریف تو
یہان نہین آسکتا ہی شملاق و امراق نے جواب دیا کہ شہر سمندریہ کجا اور ہم لوگ کجا وہ آپ کے قبضہ سے
نکل گیا اہل اسلام کا اُسپر بھی قبضہ ہو گیا جیسا کہ سوماق نے آپ سے بیان کیا تھا ویسا ہی ہوا الغرض یہ کہکر
کل حال بیان کیا کہ آپ تو سوماق کے ہاتھ سے مجروح ہو کر بیہوش ہو گئے ہم آپ کو لیکر شہر کی طرف بھاگ کر آئے
وہان سہراب قلعہ بندوبست کر کے موجود تھا اُسی قلعہ پر سے گولہ باری ہوئی ادھر اہل اسلام نے آکر قتل کرنا شروع
کیا پس ہم آپ کو لیکر ادھر کو بھاگے سوائے اس امر کی دوسری صورت مفر کی ہمکو نظر نہ آئی یہان آکر جب اس
امر سے اطمینان ہو گیا تو سحر سے خیمہ وغیرہ برپا کیے جو لشکر ہمارے ہمراہ آیا تھا اُسکو اُن خیمون مین اُتارا
اور سب بندوبست کیا کل لشکر مجروح تھا سبکی زخم دوزی کا حکم دیا اپنی زخم دوزی کی آپ کے لیے خیمہ
برپا کیا آپ کے زخمون مین ٹانکے لگائے مرہم سحر طیار کر کے پھاہے چڑھائے کہ آپ کو
ہوش آیا کل حال جب شملاق و امراق نے بیان کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا
کہ نہ معلوم میری ناموس کا کیا حال ہوا نہ معلوم وہ بیچاری تباہ ہوئی یا اسیر ہو گئی اُنکی خبر نہ معلوم ہوئی بہت

بڑی تباہی میرے لشکر پر پڑی اور میرے اوپر کہ جس سے نکلنا دشوار ہوا کچھ سحر و ساحری نے نہ کام کیا ناموس و دیگر عزیز و اقارب سے بھی مفارقت ہوئی شہر بھی چھوٹا لشکر بھی تباہ ہوا خود آوارہ و سرگردان ہوا اب کیا کروں کیونکر ناموس کا حال دریافت ہو سرکارے بھی تو نہیں ہیں کہ انکو روانہ کرکے خبر منگواتا خبر دیکھا جائیگا مگر اب کیا کروں کدھر جاؤں کہاں جاکر پناہ گزین ہوں یہ کہکر رونے لگا سب سردار گریان ہوئے سمندر نے کہا کہ ایسی آفت مین مبتلا ہوئے کہ جو جو قتل ہوئے نہ ہم انکا ماتم کر سکے نہ استاد کا ماتم کر سکے یہ کہکر سمندر شاہ رویا سب سردار بھی روئے بڑی دیر تک سب رویا کیے آخر کو وہ گریہ و بکا کم ہوئی سمندر شاہ نے کہا کہ ذرا خیمہ کے پردے اٹھا دو صحرا کی سیر کریں تاکہ کچھ دل بہلے فوراً پردے اٹھا دیے گئے وہ صحرا بالکل ویران تھا اسکی کیا سیر ہوتی سوائے اسکے کہ ادھر بگولہ بلند ہوا ادھر بگولہ اٹھا زاغ و زغن منڈلا رہے ہین سوکھے ہوئے درخت کھڑے ہین اس حالت کے سوا کوئی دوسری سیر نہ تھی یہی سمندر شاہ دیکھ رہا تھا اور اسنے سامان کو یاد کرتا تھا اور اپنی حکومت و اختیار کو اور اپنی بے سروسامانی کو دیکھکر آہ سرد بھرتا تھا سب سردار موجود تھے کہ ایک سمت سے کچھ لوگ آتے ہوئے دکھائی دیے مگر بحالت پریشان سمندر شاہ نے سرداروں سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا پرست ہماری فکر و تلاش مین آتے ہین کیا یہان بھی یہ چین لینے دینگے عجب بلا مین مبتلا ہوئے ہین سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ لوگ کہ قریب آتے ادھر ان لوگون نے دیکھا کہ ایک لشکر اترا ہوا ہے مگر بحالت تباہ و خراب یہ لوگ اس لشکر کی طرف واسطے دریافت کرنے حال کے چلے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے بادشاہ کا لشکر ہے ادھر ان لوگون نے یعنے سمندر شاہ اور کل اہل لشکر نے پہچانا کہ یہ تو اس لشکر کے لوگ ہین جو برائے حفاظت شہر مین چھوڑ آتے تھے اور اہل شہر ہین اب جو دیکھا تو ہزارون آدمی چلے آتے ہین انمین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی لشکری بھی اور شہری بھی عورتین بھی اور مرد بھی پس وہ لوگ لشکر مین آئے حالت دریافت کی ان سبھون نے حالت بیان کی کہ اس طور سے ہم شکست کھا کر شہر کی طرف چلے تھے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ شہر بھی بادشاہ کے قبضہ سے نکل گیا ہے پس ادھر بھاگ کر آئے وہ سامنے خیمہ مین بادشاہ مع اپنے کل سردارون کے فروکش ہین پس یہ لوگ سب سمندر شاہ کے پاس آئے سمندر شاہ سے سب حال بیان کیا کہ اس طور سے سوباق و غزالان و سہراب نے آکر قبضہ کر لیا سہراب جادو مارا گیا ہم لوگ تباہ ہو کر بھاگے سمندر شاہ نے کہا کہ میرے ناموس کا بھی حال معلوم ہوا کہ اسپر کیا گذری انھون نے عرض کیا کہ آپکے ناموس بھی شہر سے بھاگے ہین اور ہم سب کے ہمراہ ہین پس سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ان لوگون کے قیام کے لیے خیمے وغیرہ سحر سے برپا کیے جائین یعنی برائے ناموس اسی وقت سب بندوبست ہو گیا کل ناموس مع خواصون وغیرہ کے خیمہ سحر مین اترے اسی حالت تباہ سے جو کچھ مال و اسباب لائے تھے سب رکھا ایسی حالت مین کیا لا سکتے تھے جو جلدی مین آسکا لے آئے پس جو اہل شہر اور اہل لشکر شہر سے بھاگ کر آئے تھے سب سمندر شاہ سے آکر ملے ناموس سمندر شاہ بھی آگیا بادشاہ ناموس کے پاس گیا سب حال بیان کیا ایک رات و ایک دن مین سب لشکر اس مقام پر مع اہل شہر و ناموس کے سب سمندر کے پاس آگئے ہان جو لشکری ادھر ادھر تباہ ہوئے انکا ذکر نہین ہے جن جن کو یہ معلوم ہوا کہ فلان مقام پر بادشاہ جو شکست کھا کر بھاگا تو وہان اترا ہوگا سردارون سے جب زیر قلعہ مقابلہ ہوا ہے اور لشکر نے فرار پر کمر کسی تھی تو پکار کر کہدیا تھا کہ یہان سے جو دو فرسخ پر صحرا ہے سب وہان آکر جمع ہون ہم وہان جاکر قیام کرینگے چونکہ راہ اسی طرف سے تھی پس سب ادھر چلے آئے تو لشکر کو دیکھکر جمع

ہونے لگے اور اہل شہر اور جو لشکر کہ برائے حفاظت شہر مین تھا اور ناموس جو شکست کھا کر اس خیال سے شہر سے
جاتے تھے کہ بادشاہ پاس پہونچ کر اس حال سے آگاہ کرین وہ بھی اس طرف سے گذرے اپنا لشکر پہچان کر
شریک ہوئے اور سب حال سمندر سے کہا پس سمندر کو یہ حال سن کے بہت جوش و خروش ہوا
اور غصہ آیا مگر بالکل بیدست و پا تھا کیا کرتا چنانچہ ناموس کے پاس گیا اُس سے سب حال سُنا کہا کہ جو کچھ خداوند
تصویر نے مقدر مین تحریر کیا تھا وہ پیش آیا پس تین دن تک سمندر نے وہان قیام کیا جب تھکن اور
کسل برطرف ہوا اور کسی قدر زخم بھی بہتر ہوئے اور طاقت جسم مین آئی سمندر نے سب سردارون کو
جو کہ ہمراہ تھے کل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا جو کہ اُسکے پاس تھے اور کہا کہ مین نے بہت بڑی شکست کھائی
تمام لشکر قتل و اسیر ہوا بہت سے بادشاہ مل گئے شہر بھی ہاتھ سے گیا اُستاد مارے گئے اب مین
بالکل بے دست و پا ہون مین کچھ نہین کر سکتا لہذا مین تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ مین چند سردارون و
ناموس سے طرف طلسم گنجور سلیمانی کے جاتا ہون اور گنجور شاہ سے سب حال بیان کرتا ہون اور
کمک کا خواستگار ہوتا ہون اگر اُسنے میری کمک کی اور میرے ساتھ لشکر لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام
آیا تو مین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آتا ہون اُسکے سبب سے ضرور اہل اسلام کو زک پہونچے گی اور مین غالب
آؤنگا اور پھر سب ملکون پر میرا قبضہ ہو جائیگا اسکا سبب یہ ہے کہ وہ مالک تحفہ جات ہے اُس پر ہر کس و ناکس
غالب نہین آسکتا ہے وہ بہت صاحب اختیار ہے بہت سے تبرکات خداوند نے اپنے دست قدرت سے
طیار کر کے گنجور شاہ کو دیے ہین اور خداوند گنجور شاہ سے بہت خوش ہین اُسکو بہت صاحب لیاقت
خداوند نے بنایا ہے اس سے خوش ہین کہ اُسکو ایک طلسم کا مالک کیا ہے اور اکثر اپنے راز خدائی
اُسکو آگاہ کیا ہے اور وہ بھی خداوند کو بہت دوست رکھتا ہے مگر بسبب مقرب بارگاہ ہونے کے مغرور ہو گیا
ہے اپنے نزدیک کسی کو نہین خیال کرتا ہے پس مین اُسکی بہت منت و التجا کرونگا اور اگر اُسنے کمک کی
اور وہ لشکر لیکر آیا تو ایک چشم زدن مین وہ اہل اسلام کو بالکل غارت کر دیگا اور جب یہ حال خداوند کو
معلوم ہوگا کہ میرا بندہ گنجور شاہ اہل اسلام کے مقابلہ کو گیا ہے خداوند بھی ضرور اُسکی کمک کرینگے پھر اہل اسلام
کا غارت ہونا کتنی بڑی بات ہے اگر یہ تدبیر چل گئی تو پھر سب سامان درست ہے اگر اُسنے انکار کیا اور میری
کمک نہ کی تو وہان سے مقام خداوند قریب ہے مین ایک عرضی کل حال کی لکھکر خدمت خداوند مین
روانہ کرونگا اُسمین کل حال تحریر کرونگا اور کمک کا خواستگار ہونگا ادھر میری عرضی جائیگی اُدھر وہ میرا
دوست جو کہ اُس دن میری کمک کو آیا تھا جس دن مین نے الوان کے قتل کا حکم دیا ہے اور خواجہ
عیار لشکر اسلام نے عیاری کر کے ایوان کو رہا کیا ہے اور مجھکو بیہوش کیا ہے اور میری قتل کو چلے ہین
اُسنے آکر مجھکو اس بلا سے نجات دی ہے اور مجھ سے مل کر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا ہے اور مین نے
کل حال اُس سے کہا ہے کہ میرے حال سے خداوند کو آگاہ کرنا اور عرض کرنا کہ مین اس بلا مین مبتلا ہون میری
کمک کرنی لازم ہے کمک فرمایئے یہی مین نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تمنے دیکھا ہے وہی بیان کرنا غرض وہ ہے
کہ وہ دوست میرا اس حال سے خداوند کو آگاہ کریگا اور میری سفارش کریگا اُسکے کلام کی تصدیق میری
عرضی سے ہو جائیگی پس ضرور خداوند گنجور شاہ کو میری کمک کے بارے مین حکم دینگے یا کسی فرشتہ مقرب
کو مع افواج کے روانہ کرینگے کہ وہ آکر میری کمک کریگا اور اہل اسلام کو قتل کر کے میرا ملک دلا دیگا
سوائے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہے مین انھین دو کامون کے لیے طرف طلسم گنجور کے
جاتا ہون پس تم سب کو لازم ہے کہ تا آنے میرے تے صدا سے نہ طاقیہ مین جو کہ زینہ نہ طاق واقع ہوا ہے جا کر مقیم ہو

اور میرے آنے کے منتظر رہو مین یا توفوج ملائکہ لیکر آتا ہون یا اپنے ہمراہ گنجور شاہ کو لاتا ہون پس اُس صحرا مین اگر تم سبکو بھی اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اُنکو قتل کرکے اپنے ملکون پر قبضہ کرونگا یہ میرا منشا تھا جو کہ مین نے تم سبکے روبرو بیان کیا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ہمکو حکم ہوا ہے ہم اُسی کے موافق عمل کرینگے کیونکہ ہمکو تو آپ کی اطاعت سے مطلب ہے ہمکو اب ایسا بادشاہ قدردان کہان ملیگا ہم اورون کی طرح نمک حرام نہین ہین اگر ہمکو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری منظور نہ ہوتی تو ہم بھی مثل اُن سب کے اہل اسلام کی اطاعت کرتے اور یون آپ کے ہمراہ تباہ و برباد نہ پھرتے سمندر شاہ نے کہا کہ مجھکو آپ لوگون سے اسی سے زیادہ امید ہے پس آپ لوگ میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور میرے آنے تک اُس صحرا مین منتظر رہیے پس آج مین اُس طرف کو روانہ ہوتا ہون آپ بھی میرے روبرو اُس صحرا کی طرف روانہ ہو جیے جیسا کہ مین نے آپ کو پتہ دیا ہے یہ کہکر سمندر نے شملاق و اعراق اور چند سردارون سے کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلین اُن سب نے کہا کہ بہت خوب باقی سب سے کہا کہ آپ لوگ اُس طرف روانہ ہون راوی نے روایت کی ہے کہ اُن لوگون کے پاس کچھ ساز و سامان تو تھا نہین جو اُسکے بار کرنے مین عرصہ ہوتا پس وہ لشکر شکستہ خوردہ جو کہ سمندر کے پاس آکر جمع ہوا تھا اور کچھ اہل شہر جو کہ قریب ساٹھ لاکھ کے موجود تھے اُسی وقت بموجب حکم سمندر شاہ طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ ہوے جب وہ لوگ جاچکے اُسکے بعد سمندر شاہ اُن سردارون اور کل ناموس کو اپنے ہمراہ لیکر اور تخت ہائے سحر طیار کرکے اُنپر سوار ہوکر طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے روانہ ہوا کہ اُسکا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ اُسنے طلسم گنجورہ سلیمانی مین جاکر کیا کیا آیا وہ گنجور شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام آیا پس انشاءاللہ تعالے آیندہ بشرط حیات مستعار تحریر ہوگا سمندر شاہ نے جس لشکر کو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا تھا وہ لشکر قطع راہ کرکے بعد دس روز کے اُس صحرا مین پہونچا اور مقام پر آب و گیاہ دیکھکر سحر سے خیمہ وغیرہ طیار کرکے اُس صحرا مین مقیم ہوا اور سمندر شاہ کا انتظار کرنے لگا اب راوی سمندر شاہ کو جانب طلسم گنجورہ سلیمانی کی راہی رکھتا ہے اور اُسکے لشکر کو اُسکے انتظار مین صحرائے نہ طاقیہ مین مقیم چھوڑتا ہے یہ خیال رہے کہ سمندر شاہ مع چند سردارون اور ناموس کے طرف طلسم کے گیا ہے چنانچہ سمندر شاہ کا حال بعد کو تحریر ہوگا راوی اہل اسلام کا حال تحریر کرتا ہے کہ جب صاحبقران و بادشاہ کل لشکر و سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے ملٹے تھے تو خواجہ سے فرمایا تھا کہ ہرکارون کو عقب کفار مین برائے خبر کے روانہ کرو کہ کفار کہان قیام کرتے ہین اور کیا تدبیر کرتے ہین تاکہ انکے حال سے آگاہ ہو کر اُسکا تدارک کیا جاسکے خواجہ نے عرض کیا تھا کہ مین نے آپ کے فرمانے سے قبل چند ہرکارے روانہ کردیے ہین وہ خبر لیکر حاضر خدمت ہونگے اور کل حال سے آگاہ کرینگے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ جبکہ سمندر شاہ نے اپنے لشکر کو طرف صحرائے نہ طاقیہ کے روانہ کیا اور خود طرف طلسم گنجورہ کے راہی ہوا اور دو ہرکارے جو کہ بموجب حکم خواجہ صورت بدلے ہوے کفار کے ہمراہ تھے یہ سب حال دریافت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اُنھون نے جب خبر صاحبقران کو دی تو حمزہ صاحبقران نے کیا تدبیر کی پس ادھر سے تو صاحبقران کفار کا تعاقب ترک کرکے واپس چلے اور ادھر سے کل لشکر جو کہ عقب مین رہگیا اور لوٹ و غارت خیام کفار مین مصروف تھا وہ بھی زیر قلعہ آکر پہونچا دیکھا کہ ہزارون لاشین زیر قلعہ کفار کی پڑی ہین صرف شاگرد پیشہ اُس مقام پر رہگئے تھے جہان لشکر اسلام فرودگاہ تھا برائے حفاظت بارگاہ و خیام وغیرہ لشکر اسلام مین اُسی طور سے بازارین وغیرہ آراستہ تھین کسی قسم کا فرق نہ تھا جب ناموس صاحبقران کو اس فتح و ظفر کی خبر ہوئی تھی سب نے سجدۂ شکر ادا کیے

تھے اور جو نیا زمانہ و مددہائی تھی وہ ادا کی تھی آمدم برسر مطلب جب صاحبقران زیر قلعہ آکر پہونچے
اور کفار کی لاشون کو ملاحظہ فرمایا بہت حیران ہوئے کہ انکو کسنے قتل کیا ہی خواجہ سے فرمایا کہ کسیکو
طرف قلعہ کے روانہ کرو کہ وہ خبر لائے کہ قلعہ مین کون ہی کہ جسنے کفار کو داخل قلعہ ہونے نہ دیا اور
انکو ضرب توپ سے ہلاک کیا آیا کوئی ہمارا دوست ہی یا دشمن ہی یہ امر صاحبقران خواجہ
سے فرما رہے تھے کہ ناگاہ غزالان و سوماق و ایوان حاضر خدمت ہوئین سوماق نے سب
حال قلعہ کے فتح کرنے کا اور اودھر سے واپس آنے کا اور راہ مین سمندر رشاد سے مقابلہ
ہونے کا اور موتی کے برباد ہونے کا بیان کیا تھا ایوان نے بہت ان سب کی تعریف
کی تھی اور کہا تھا کہ تمنے بڑی عقلمندی کی مگر گوہر کے برباد ہونے کا صدمہ کیا تھا سوماق
نے عرض کیا تھا کہ کچھ صدمہ کی بات نہین ہی مین پھر حقہ تیار کر لونگی بس یہ حال سنکے
ایوان سوماق و غزالان کو خدمت صاحبقران مین لیکر حاضر ہوئی اور کہا کہ خداوند قلعہ
و شہر مین تشریف لیچلین قلعہ و شہر مین حضور ہی کا قبضہ ہو گیا ان دونون کنیزون و غلام
سہراب نے جاکر قلعہ پر قبضہ کر لیا جب کفار ادہر کو بھاگ کر آئے اور قلعے مین داخل
ہونے کا قصد کیا انکو ضرب توپ سے ہلاک کرکے قتل کیا یہ جو لاشین آپ ملاحظہ فرماتے
ہین یہ وہی ہین جو کہ ضرب توپ سے ہلاک ہوئی ہین یہ سنکر صاحبقران نے ایوان
کی زبانی سنا فرمایا کہ کیا سہراب جادو شہر مین ہی لشکر مین نہین ہی ہمکو اس حال سے خبر بھی
نہین کہ یہان یہ تدبیر کی اور اس تدبیر سے قلعہ اور شہر پر قبضہ کر لیا کیونکہ خبر ہوتی تو جنگ
مین مصروف تھے ایک کو دوسرے کے حال کی خبر نہ تھی اے غزالان و سوماق تم بیان
کرو کہ یہ کیا تدبیر کی اور کسکی صلاح سے اشنا و اشتر تمنے تو بہت بڑا کام کیا ایسا کیا تھا تعریف
کی جائے بڑی دانائی کی اگر یہ تدبیر نہ کی جاتی تو ضرور سمندر رشاد قلعہ بند ہو کر تمہے مقابلہ کرتا
اور جنگ کو طول ہوتا اب سوماق نے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا اور سہراب
کا باہم صلاح کرکے میدان جنگ سے نکلکر جانا صحرا مین اور غزالان کا وہان آنا اور
باہم ہونا کہ چلکر قلعہ و شہر پر قبضہ کرو کیونکہ تمام جنگ مغلوبہ مین مصروف ہین اگر انکی
شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر داخل شہر ہوا تو پھر بڑی خرابی ہوگی برسون قلعے کے
حاصل کرنے مین لگین گے اور ہزارون بندگان خدا کا خون ہوگا بس اپنا اور غزالان و
سہراب کا تھوڑا سا لشکر لیکر داخل شہر ہونا جنگ مغلوبہ کو ترک کرکے اور اہل شہر کو قتل
اور غارت کرکے اس لشکر کا آکر مقابلہ کرنا کہ جو کہ برائے حفاظت شہر سمندر نے بھیجا تھا اور سہراب
جادو سے اور سہراب سے مقابلہ ہونا سہراب کا سہراب کے ہاتھ سے مارا جانا اہل
شہر کا اور لشکر کا سمندر کا بھاگنا باقی سب کا اطاعت کرنا سہراب کا تسخیر جادو دیو
سمندر رشاد کو لاکر تخت پر بٹھانا مسجدون کی تعمیر کا حکم دینا بتکدون کو منہدم کرانا اپنا سب تیار
کرکے اور سہراب کو وہان چھوڑ کر اور سہراب کا شہر و قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے
آراستہ کرنا اپنا و غزالان کا طرف جنگ مغلوبہ کے بلند ای انتظام کے روانہ ہونا راہ
مین سمندر رشاد سے مقابلہ ہونا کہ وہ شکست کھا کر طرف شہر کے جاتا تھا اور موتی کا برباد ہونا
اپنا سمندر رشاد کو زخمی کرنا سرداردن کا بیچ مین آکر اور اسکو اٹھا کرکے بھاگنا اپنا قلعہ قبضہ کرنا

سمندر شاہ کا قریب قلعہ پہونچنا سہراب کا قلعے پر سے توپین مار کر سب کو بھگانا بیان کیا بس یہ واقعات سنکے صاحبقران نامدار و عزیزان صاحبقران و سرداران صاحبقران ساحر و غیر ساحر مثل مریخ و آفاق شاہ و سیمتن جادو وغیرہ سکے بہت خوش ہوئے اور بہت سہراب ثانی و غزالان جادو و سوماق جادو کی تعریف فرمائی اور کہا کہ بڑی عقلمندی کی کیا کہنا مگر موتی کا حال سنکے سب کو صدمہ ہوا سوماق جادو نے عرض کیا کہ اگر زندہ ہین تو اور تیار کر لین گے پس جناب صاحبقران عالی شان سب سردارون و عزیزون و سرداران ساحر و غیر ساحر اشفاق شاہ و مریخ شاہ و مہتاب وغیرہ کو لے کر طرف شہر کے چلے اور باقی لشکر اور چند سردارون کو حکم فرمایا کہ ہمارے خیمے و بارگاہین وغیرہ وہان سے لا کر اسی میدان مین برپا کرو اور اسی صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہو اور سب اُترین ہم شہر مین جاتے ہین اور ہمارے ناموس کو داخل شہر کرو اور جو کشتے ہمارے لشکر کے ہین اُن سب کو شمار کر کے دفن کرو اور جو کشتے لشکر کفار کے ہین اُنکو شمار کر کے صحرا مین چھوڑ دو اور ان لاشون کو بھی اُٹھوا لو اور جو کہ اسیر ہوئے ہین اُنکو بحفاظت قید رہنے دو ہم کل اُنکا دربار کرینگے جو اطاعت کرینگے اُنکو رہا کر دین گے جو انکار کرینگے اُنکو قتل بعد اُسکے ہرکارون کے آنے تک ہم یہان قیام کرین گے جب ہرکارے آکر کفار کا حال بیان کر دین گے اُسوقت ہم یہان سے کوچ کرین گے اس عرصے مین ہم عقد سہراب سے بھی فراغت کر لین گے یہ حکم دے کر اور اپنے ہمراہ لے کر طرف شہر کے چلے لشکر نے جو کہ وہان موجود تھا اُسی مقام پر قیام کیا اور جن لوگون کو یہ سب حکم صاحبقران نے دیے تھے وہ اُسکے بند و بست کو روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی صاحبقران نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ در قلعہ کھلا ہوا اور سہراب مع سرداران لشکر و امیران شہر و اہل شہر کے تخت شاہی لیے ہوئے قلعے سے باہر آیا صاحبقران و بادشاہ کو جھک کر سلام کیا اور سب اہل شہر و لشکر کو آگاہ کیا کہ یہ صاحبقران ہین اور یہ بادشاہ اور یہ فلان عزیز ہین صاحبقران کے اور یہ فلان اور سب سردارون کے نام سے راہ بھر مین یہ سب کو بتا دیا پس آکر راہ مین صاحبقران و بادشاہ کا قدمبوس ہوا صاحبقران و بادشاہ نے بہت تعریف کی اُسکے بعد ہر ایک عزیز و سردار صاحبقران سے ملا ہر ایک نے تعریف کی سوماق نے سمندر شاہ کے مقابلے کا سب حال بیان کیا سہراب نے سب سے اپنے قلعے پر سے گولہ مارنے کا حال بیان کیا اور صاحبقران و بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا سب نے بہت تعریف کی اُدھر سب اہل شہر و امیران شہر و سرداران لشکر و اہل لشکر نے صاحبقران و بادشاہ کی قدمبوسی حاصل کی اور شرف ملازمت سے مشرف ہوئے پس بعد اُسکے ہر ایک سے ملے صاحبقران و بادشاہ و عزیزان صاحبقران و فرزندان صاحبقران و سرداران صاحبقران نے اُن سبکی بہت مدح و ثنا کی اور بہت خاطر سے پیش آئے ہر ایک کی تسکین کی چنانچہ سہراب اور وہ سب لوگ بادشاہ کو تخت پر سوار کر کے بڑی تزک و حشم سے لیکر داخل شہر ہوئے اہل شہر و رعایائے شہر بھی راہ مین قدمبوس ہوئے ہر ایک نے جمال بادشاہ و صاحبقران و عزیزان صاحبقران و سرداران

صاحبقران و سرداران سے بہرہ مند ہوا اور بہت ہر ایک کی خلق و مروت و جوانمردی کی تعریف کی یہ سب لوگ یعنے صاحبقران وغیرہ بھی اُسنے بہت خلق و مروت سے پیش آئے اہل اسلام نے ہر مقام پر مسجدین تعمیر ہوتے ہوے دیکھین چنانچہ یہ سب لوگ صاحبقران وغیرہ کو لیکر در دولت پر آئے یہان ملکہ نسیم جادو نے سب بموجب کہنے سہراب جادو کے بند وبست کر لیا تھا مع اپنے ملازمون و خواصون سب کے در دولت پر حاضر تھی جیسے ہی صاحبقران و بادشاہ اور سب عزیز و سردار وغیرہ آگے پہونچے سہراب نے اشارہ کیا ملکہ نے بڑھکر قدمبوسی صاحبقران و بادشاہ و عزیزان صاحبقران کی حاصل کی اور سر جھکا کر سامنے کھڑی ہوئی صاحبقران ملکہ نسیم سے بہت اچھی طرح پیش آئے اور بہت اُسکی تعریف فرمائی اور تشفی فرمائی سہراب نے عرض کیا کہ آپکی اس کنیز نے بڑے بڑے صدمہ ہاتھ سے سمندر کے اُٹھائے اور صبر کیا یہ کہکر کل سمندر کے ظلم و بدعت کا جو کہ ملکہ سے سنا تھا بابت صندوقچہ کے بیان کیا صاحبقران نے ملکہ کی بہت تسلین قلب فرمائی پس ملکہ و بادشاہ و صاحبقران وغیرہ کل کو لیکر دربار مین آئے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوے سب سردار جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے اور عزیز صاحبقران اور وہ سردار اور وہ بادشاہ جو کہ دریاے سبز رنگ کے کنارے سے لیکر تا سمندریہ شریک ہوے تھے مثل ہنوبر شاہ و محراب شاہ وغیرہ کے و مثل آفاق شاہ و کوکبہ روشن تن و دیوانہ بھوت شاہ و بھوت کے اور جو شہر سمندریہ کے رئیس و امیر تھے اور لشکر سمندر شاہ کے سردار تھے سب اُس دربار مین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے اور موافق اُنکی لیاقت کے مقام بیٹھنے کو صاحبقران نے مرحمت فرمائے کوئی ناخوش نہوا بلکہ سب رضا مند رہے پس جہان سمندر شاہ حکومت کرتا تھا اور اُسکا تخت بچھتا تھا اب وہان تخت بادشاہ اسلام کا آراستہ ہوا جس مقام پر کفار کا مجمع ہوتا تھا اب ہان اہل اسلام کا مجمع ہی یہ فلک بھی ہر مرتبہ نئی گردش کرتا ہی اور ہر مرتبہ نئے طور کا انقلاب دکھاتا ہی جہان سامری و جمشید و خداوند تصویر کی جو پکاری جاتی تھی اب وہان بانگ اللہ اکبر بلند ہوتی ہی پس جب سب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت آفاق شاہ اپنے بھائی اشفاق شاہ کو لیکر روبرو صاحبقران و بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ تازہ غلام ہی شرف قدمبوسی سے مشرف ہونے کو حاضر ہوا ہی اور اپنے وزیر کو بھی لیکر اور مریخ اپنے بھائی مہتاب مشتری خصلت کو لیکر چنانچہ آفاق سے اشفاق شاہ نے اپنے آنیکی کل کیفیت بیان کر دی تھی جو کہ مین تحریر کر چکا ہون پس آفاق شاہ نے خدمت صاحبقران و بادشاہ مین عرض کی اِس حقیر نے بیان بسبب طول کے نہین لکھی بادشاہ و صاحبقران نے اشفاق شاہ کی حالت سماعت فرمائی اُسکی دانائی کی بہت تعریف فرمائی اور بہت شفقت اُسکے حال پر فرمائی اور فرمایا کہ اپنے مقام پر جا کر بیٹھو وہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئے کہ پھر ملکہ نسیم نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر نذر دی کیونکہ یہ اِس ملکہ کی شہزادی تھی اور انکا باپ یہان کا حاکم تھا اِسکے لیے جگہ برابر تخت کے مقرر ہوئی تھی اُسنے نذر دیکر عرض کیا کہ یہ کنیز اِس امر کی خواستگار ہی کہ میرے حال پر چشم مرحمت مبذول رہے صاحبقران و بادشاہ نے اُسکی نذر قبول فرما کر خلعت مرحمت فرمایا وہ خلعت سے سرفراز ہو کر اپنے مقام پر آ کر بیٹھی تھی تو سب امیران شہر و رئیسان شہر و اہل شہر و اہل لشکر نے نذرین گذرانین مبارکبادی دی سب کو خلعت و انعام مرحمت ہوے اُسکے بعد اور سب اہل دربار نے فتح و ظفر کی نذرین گذرانین

مبارکباد دی اُن سب لوگون کو خلعت و انعام مرحمت ہوئے وہ سب بھی خلعت و انعام سے سرفراز ہوئے جاگیرین و منصب عنایت ہوئے خواجہ نے یہان آکر بڑا مال اور اسباب پایا اور اِس جنگ مغلوبہ مین تو خواجہ مالا مال ہو گئے کسی کفار کے تن پر سوائے زیرجامہ کے از قسم پارچہ کچھ نہ چھوڑا اور جیب سے کچھ نقد نہ حاصل ہوا اُسکو بالکل برہنہ کر دیا تھا خواجہ بھی حاضر دربار تھے جب نذرین دے چکے تو توپخانون مین حکم ہوا کہ سلامی کی توپین چلین و مبارکباد کی خبر کیجائے چنانچہ ایک سو اکیس ضرب توپ فیر ہوئی اُنکو انعام سرکار شاہی سے مرحمت ہوا نوبتخانون مین خوشی کی نوبتین بجین یہ لوگ بھی انعام سے سرفراز ہوئے جب یہ سب بند و بست ہو چکا خواجہ خاموش بیٹھے دیکھا کیے جب اِس سب بند و بست سے صاحبقران نے فراغت حاصل کی کہ ایک مرتبہ سہراب نے اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور اِس غلام کے حال سے بخوبی واقف ہین کہ جو میری حالت ہی اب مین حضور کی چشم عنایت کا امیدوار ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین بخوبی آگاہ ہون انشاء اللہ تمھاری آرزو بھی پوری ہو جائیگی تم پریشان نہو ذرا ان سب کامون سے فراغت ہو لینے دو مجھکو تمھارا بہت خیال ہی تمنے میرے ساتھ بہت احسان کیا ہی اور سرفروشی اور نہایت حسن و خوبی سے اطاعت کی ہی اور بہت کچھ تعریف کی اور تسکین دی سہراب اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ مقام افسوس ہی کہ اِس وقت سبکو خلعت و انعام و جاگیر و منصب مرحمت ہوئے اور سب کی تعریفین کی گئین مگر ہمکو نہ خلعت ملا نہ انعام نہ ہماری تعریف کی گئی بس کیا ناقدری اور ناحق شناسی ہی یہ سب کیا ہوا ابھی ہی ہمنے کس کس مقام پر سرفروشی کی اور کیا کیا کام کیے کن کن ساحرون و سردارون کو ہیاری کرکے مطیع کیا اور شریک اگر ہم ایسا نہ کرتے تو کبھی یہ دن نہ نصیب ہوتا ہمکو کوئی کلمۂ تحسین و آفرین سے کبھی نہین خوش کرتا ہی دینا لینا کیسا جیسے تھے کچھ کیا ہی نہین ہی واہ کیا خوب انصاف کا عالم ہی یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حال سب پر روشن ہی کہ جو جو آپ نے کام کیے ہین زبان سے تعریف کرنا کیسا ہمارے دل آپکی مدح و ثنا کر رہے ہین اور آپ کے لیے تو خلعت و انعام سب کچھ موجود ہی آپکو دیا جائیگا آپ پریشان نہوجیے خواجہ نے کہا کہ آپ نے جناب عالی یہ مثل سنی ہو گی کہ اندھا جب بیاہنے جب دو آنکھین پائے بس یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ میرے لیے خلعت و انعام ہی مگر کچھ دکھائی نہین دیتا ہی یہ تو وہ مثل ہوئی گھر بار سب تمھارا ہی مگر کوڑی کو ہاتھ نہ لگانا این ایسے خلعت و انعام سے باز آیا کہ امید تو دلادی مگر دیا نہ گیا نام تو ہوا کہ خواجہ کو انعام دیا گیا مہاجنون وغیرہ کو اسکی خبر ہوگی وہ تقاضا اپنے روپیہ کا کرینگے کہ اب تو دیجیے آپکو انعام کثیر ملا ہی یہان تو جان ضیق مین ہو گئی اُنکو دینا کیا کہ کچھ ملا ابھی نہین صرف زبانی کہا گیا اور وہ زبانی امر سب مین مشہور ہوا یہان سبکا تقاضا شروع ہو گیا اور لوگون کو دل لگی ہو گئی یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ آپ خفا نہون ابھی آپکو بھی خلعت و انعام دیا جاتا ہی یہ فرما کر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے خلعت لاؤ اور دس ہزار روپیہ بس اُسیوقت خواجہ کے لیے بہت بھاری خلعت آیا اور دس ہزار روپیہ خواجہ نے لیکر روپیہ نذر زنبیل کیا اُسکے بعد ہر ایک سردار سے جو کہ اُس وقت دربار مین موجود تھے اور عیاران صاحبقران سے انعام کے خواستگار ہوئے ہر ایک نے اپنی قدر و منزلت کے موافق دیا کئی لاکھ روپیہ جمع ہو گیا وہ سب نذر زنبیل کیا اب صاحبقران کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بادشاہ نے اور سب

سرداروں نے اور اُنکے عزیزوں و اُنکی اولاد نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق تجکو انعام
دیا مگر آپ نے ایک حبہ نہ دیا صاحبقران نے مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ مین تمھاری طمع سے پریشان
ہو گیا اب کیا تمام عالم کا روپیہ پیسہ مال و اسباب لیلوگے معلوم ہوا کہ تم بھی مثل اپنے دادا اور باپ
کے طامع ہوا ای خواجہ اب کہانتک لوگے جب سے تم اِس سرزمین پر آئے ہو کروروں روپیہ تمنے
پیدا کیے دریاے سبز رنگ سے لیکر یہانتک کئی کرور کی نوبت تو آئی ہوگی خواجہ خیال تو کرو کہ تمنے جب
آفتاب جادو کو دریاے سبز رنگ کے اِس پار آکر قتل کیا تو اُسکا مال و اسباب سب تمنے لیا
اِسکے قبل جبکہ صنوبر شاہ نے میری دعوت کی تھی اور حباب جادو کو تمنے قتل کیا تھا اور سیراب
کو مین نے اُسکے معاوضہ مین اور خوشی مین کسقدر تمکو دیا تھا اُسکے بعد تمنے اہل دربار سے لیا تھا اِسکا
تو کچھ ذکر نہین ہی اب سنو تم نے سحران کو قتل اُسکا سب مال لیا ماہیان کو مارا اُسکا سب مال لیا
اور جن جن ملکون پر لشکر کشی ہوئی اُن سب ملکون کے بادشاہون سے لیا کیے ایک مرتبہ سمند رشاد
کا دربار لوٹا عشاق نہ طاقی کو لوٹا خلاصہ یہ کہ اِس جنگ مغلوبہ مین جو کفار قتل ہو کر گرا تمنے
اُسکے لباس نقد و جنس پر قبضہ کیا آخر مین جب سمندر شاہ کے خیمہ وغیرہ ڈیڑا وغیرہ لوٹا گیا و خزانہ
تو تمنے نصف خزانہ پر قبضہ کر لیا اُسپر بھی تمھارا پیٹ نہ بھرا لبس اور سب مال سے تو مجکو کچھ مطلب نہین
ہی ہان وہ جو خزانہ تمنے لوٹا ہی وہ حق غازیون کا ہی مجکو دو تاکہ اُنپر تقسیم کیا جائے بس جب وہ تم مجکو
دوگے تو مین بھی تمکو انعام دونگا خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ یہ سب جو آپ نے فرمایا بجا ارشاد ہوا
مین نے تمام عالم کو لوٹ لیا مگر یہ جسنے آپ سے کہا کہ نصف خزانہ سمندر شاہ کا خواجہ نے لے لیا
بالکل غلط کہا مین تو جنگ مین مصروف تھا مین نے خزانہ کسوقت لیا یہ صرف آپکی بدنیتی کی باتین
ہین واقعی امر یہ ہی کہ آپ اُسکی اولاد سے ہین جو کہ ہمیشہ کے بے مروت ہین صاحبقران اول
کے ساتھ میرے دادا نے کیا کیا کام کیے جب انعام ملنے کا وقت آیا ایسی ہی ایسی باتین اُنھون نے
بھی کین اور ایک حبہ نہ دیا سواے تین روپیہ ماہوار می کے دادا صاحب ہمیشہ فقیر و حقیر رہے
خیر نہ دیجیے معلوم ہوا کہ آپ سے کسی کو فیض نہوگا خواجہ نے اور بہت سی باتین مذاق کی کین کہ
صاحبقران ہوے اور بادشاہ بھی بس صاحبقران ثانی نے بھی خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ اور خلعت
مرحمت کیا یہان تو شہر مین یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر اُن سرداروں نے کہ جنکو صاحبقران
وہ حکم دے آئے تھے جو کہ قبل مین تحریر ہوے ہین بس بموجب حکم صاحبقران اُن سب نے
فرودگاہ پر آکر تمام بارگاہین و خیمے و کل سامان اُکھڑوا کر اور ناموس کو سوار کرا کر طرف شہر کے
روانہ کیا چند سردار باقی رہگئے باقی اُس سب اسباب و ناموس کے ہمراہ آئے بس یہان
آکر زیر قلعہ میدان وسیع دیکھکر اور خوب سبز و شاداب بین بارگاہین و خیمے وغیرہ برپا کرا کے
بازارین آراستہ ہوئین کوسون تک سواے بارگاہون اور خیمون کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی
نشان بارزاروں کے ہوا سے اُڑ رہے تھے سب لشکر ساحران وغیر ساحران اور دو لشکر جو
کہ براے کمک آیا تھا طلب کیا مریخ آفتاب علم و آفاق شاہ و قیصر صاف باطن اور
کوکبۂ روشن تن وغیرہ کا اور دو لشکر جو کہ اشفاق شاہ کے ہمراہ آیا تھا اور دیوانون کا لشکر
یہ سب لشکر وہان پر آکر اُترے اپنے اپنے سردار کے خیمے کے قریب جو کہ مجروح تھے وہ شفاخانہ کو
روانہ کیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا اب زیر قلعہ سمندر یہ ایک عجیب طرح کی چہل پہل مچی ہوئی ہی

تمام لشکر اُترے ہوئے ہین سوار و پیدل پھر رہے ہین ہر طرف خوشیان ہو رہی ہین ایک دوسرے
سے مل رہا تھا اور کہتا تھا کہ خداوند کریم نے خوب اِس بلا سے نجات دی بڑی عقلمندی سِہراب
و غزالان و سوماق نے کی کہ قلعہ پر قبضہ کر لیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہان اہل لشکر مین یہ باتین
ہو رہی ہین اُدھر سردار ناموس کو بڑی عزت و آبرو سے لیکر داخل شہر ہوئے ور دولت پر
پہونچکر صاحبقران سے عرض کیا کہ ناموس حضور آتے ہین حکم ہوا کہ محلات شاہی مین اُتارو بس
نسیم جادو یہ سنکے دربار سے اُٹھی اور مجرا کرکے محلات مین آئی اپنی خواصون کو ساتھ لے کر
صاحبقران کا استقبال کیا سب کو محافون مین سے اُتارا ہر ایک کی قدم بوس ہوئی ایوان
مین لاکر مسند پر بٹھایا سب سامان مہیا تھا خوب محل آراستہ تھے کسی شی کی ضرورت نہ تھی خوب عمارت
نفیس بنی ہوئی تھی عملہ وغیرہ کے لیے ایک جگہ تھی چنانچہ ایسی تدبیر سے اور طریقہ سے سب کو جگہ
دی کہ کسی کو تکلیف نہو وے دعوت کا سب کے قبل سے سامان کیا تھا ابھی صاحبقران نے
دربار نہین برخاست کیا ہی کہ نسیم جادو سب ناموس کو اُتارکر پھر دربار مین آئی صاحبقران
نے ملکہ نسیم کو روبرو طلب کرکے فرمایا کہ اے ملکہ ایک امر کا خیال رہے ہم اہل اسلام ہین پردہ کا
بہت لحاظ رہتا ہی چنانچہ ہم لوگون مین یہ دستور ہی کہ عورتین بدون پردہ دار سواری کے باہر نہین
نکلتی ہی کسی غیر مرد کی صورت نہین دیکھتی ہی یہ طریقہ ہی کہ نامحرم کی نگاہ نہ پڑے بس جبتک تم خاندان
کفر مین تھین تمکو اختیار تھا کہ جیسے رہتے چاہے نکلتی تھین مگر اب پردہ سے با نباز رہے صرف تمکو
اسقدر اجازت دی جاتی ہی وہ بھی اس سبب سے کہ سواے تمہارے کوئی اِس ملک و مال کا وارث
نہین ہی بس کون یہان حکومت کریگا لہذا دربار مین جا آیا کرو اب خواہ جب یہان سے جا کر جہد
اُسوقت نقاب منھ پر ڈال لیا کرو تاکہ نامحرم کی نگاہ چہرے پر نہ پڑے بس دربار کے وقت تو باہر
آیا کرو نقاب پوش ہوکر بعد برخاست دربار پھر باہر بدون پردہ دار سواری کے کہین نہ نکلنا
نسیم جادو نے عرض کیا کہ جیسا حکم عالی میری نسبت ہوا ہی مین اُسی پر عمل کرونگی یہ عرض کرکے عرض
کیا کہ مین سب ناموس سرکار کو بعزت و حرمت محلات مین فروکش کرآئی ہون خواصین وغیرہ براے
خدمت مقرر کرآئی ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس ملکہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھی یہان ابھی دربار
آراستہ ہی وہان میدان جنگ مین اُن سردارون نے کیا کیا کہ سب کشتگان اہل اسلام کو جمع
کرکے اُنپر نماز پڑھی بطریقۂ اہل اسلام اور اُنکو دفن کیا شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار اہل اسلام
اِس جنگ مغلوبہ مین ساحر و غیر ساحر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے ہین اور اسی ہزار مجروح ہوئے
ہین کفار کے کشتون کو اُس صحرا مین پڑا رہنے دیا بلکہ وہ لاشین جو زیر قلعہ پڑی ہوئی تھین اُنکو بھی
اُٹھوا کر اُس میدان مین ڈلوا دیا اب جو شمار کیا تو تین لاکھ ستر ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے
مارے گئے ساحر و غیر ساحر سب اور زخمیون کا حال نہ معلوم ہوا اور پندرہ ہزار اسیر ہوئے ہین
جسمین سردار و بادشاہ و لشکری سب ہین ساحر و غیر ساحر ملاکر بس اُن سب لاشون کو کفار کے
صحرا مین چھوڑ کر چلے جو کہ طعمۂ درندو پرند ہوئے اور لقمۂ زاغ و زغن ہوئے خوب جانورون کا پیٹ
بھرا برسون کھایا وہ صحرا اِس قابل نہ تھا کہ کوئی اُس صحرا مین جا سکے بس وہ لاشین وہان پڑی رہین
اب وہ سردار جو کہ اس بندوبست کے لیے رہ گئے تھے یہ بندوبست کرکے حاضر دربار ہوئے
صاحبقران سے سب حال کہا اور عرض کیا کہ پچاس ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر مع ساحر

و غیر ساحر فائز ہوئے ہین اور اسی ہزار مجروح اُنکا علاج ہو رہا ہے اور کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے ساحر و غیر ساحر ملا کر تین لاکھ ستر ہزار تو قتل ہوئے اور پندرہ ہزار اسیر ہوئے اور زخمیون کا حال نہ معلوم کسقدر مجروح ہوئے یہ خبر سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بڑا رن پڑا اسنے سردارون نے عرض کیا ساعت شبانہ روز مقابلہ بھی تو ہوا اور کسطور سے جنگ مغلوبہ ہوئی آج آٹھوین دن اس معرکہ سے فرصت ملی سہراب نے عرض کیا کہ بیس ہزار شہر مین بھی تو قتل ہوئے اہل شہر و اہل لشکر مار کر اور ہزارون بھاگ گئے اور ہزارون مجروح ہوئے جب یہ سب باتین ختم ہوئین بادشاہ نے دربار برخاست کیا کیونکہ تھکے ہوئے اور آٹھ روز کے جاگے ہوئے تھے بس دربار برخاست کرکے بادشاہ و صاحبقران مع عزیزون کے داخل محل خاص ہوئے ہر ایک اپنے ناموس سے ملا ناموس نے تصدق کا انتظام کر رکھا تھا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ تھے جو جسنے تصدق اُتارا خواجہ نے کہا کہ لاؤ مجکو دو مین مستحقین کو تقسیم کر دونگا ہزارون روپیہ خواجہ نے تصدق کا لیا اور یون سب سے روپیہ وصول کیا بطور انعام کے ہر ایک نے خوش ہو کر دیا ملکہ نسیم جادو نے دعوت کا سامان کیا تھا بس سب کو خاصہ کھلایا چنانچہ سب خاصہ نوش کر کے آرام پذیر ہوئے جب دربار برخاست ہوا جو سردار کہ شہر کے رہنے والے تھے اور اُنکے مکانات شہر مین تھے اور عزیز و شامل الملیا شعا جادو و غزالان و سہرا اعجہا و غیرہ گئے وہ اپنے عزیزون سے آکے ملے سب خوش ہوئے ہر جگہ خوشی کی نوبتین بجنے لگین خوشیان ہونے لگین ہر ایک اپنے عزیزون سے ملکر خوش ہوا اور کھانا کھانے کے بعد آرام پذیر ہوا کیونکہ ہر ایک تھکا ہوا تھا اور جاگا ہوا تھا تمام شہر مین بڑی چہل پہل ہے ہر گلی کوچہ نمونہ بازار ارم ہے اہل شہر خوش پھر رہے ہین کہ بڑے قدردان رعایا پرور لوگ ہین ہم ایسا نہ خیال کرتے تھے ہمکو خیال تھا کہ ظلم پسند ہونگے اس لحاظ سے تو کبھی کسی بادشاہ نے ہمپر رعایت اور ہماری خاطر نہین کی باوجودیکہ ہم برسون سے اُسکی اطاعت مین [illegible] ان لوگون نے ایک دن مین ہمپر کی ہے بس ہر طرف شہر مین یہی چرچا ہے اور سب سردار ساحر و غیر ساحر دربار سے اُٹھکر بیرون شہر آئے لشکر بیرون شہر آکر فروکش ہو چکا تھا سب خیمے نصب ہو چکے تھے ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمے مین آکر قیام پذیر ہوا ملازمون نے خاصہ حاضر کیا کھا کر سو رہا یہانتک کہ وہ رات بفراغت و آرام بسر کی صبح کو سب بیدار ہوئے ذرا بھی تھکن کا نام نہ تھا فریضہ سحری ادا کر کے درباری لباس سے آراستہ ہو کر ساحر و غیر ساحر اپنی اپنی سواریون پر سوار ہو کر خواص و خدمتگار ہمراہ لیکر در دولت پر آکر حاضر ہوئے دربار مین آئے راوی کہتا ہے کہ سب سردار ساحر و غیر ساحر [illegible] سب حاضر دربار ہوئے بعد سردارون کے عزیزون کی آمد شروع ہوئی جب سب عزیز و سردار آچکے اُسوقت صاحبقران تشریف لائے سب کا مجرا ہوا سب نے تعظیم کی صاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار و عزیز اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے عیار بھی سب آکر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سردار کی پشت پر کھڑے ہوئے اور باقی صف باندھکر روبروے تخت شاہی کے استادہ ہوئے خواجہ آتے ہی کرسی پر بیٹھے کہ آمد بادشاہ کی ہوئی جہان پناہ دربار مین تشریف لائے سب نے مجرا کیا براے تعظیم اُٹھے بادشاہ اپنے تخت پر جلوہ فرمایا اب خوب دربار آراستہ ہے ملکہ نسیم بھی نقاب چہرے پر ڈالے ہوئے کرسی پر بیٹھی ہے جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ داروغہ زندانخانہ کو حکم دیا

جائے کہ سب قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہو مگر بعزت وآبرو کسی کی بے عزتی نہونے پائے تاکہ اُنکا
دبارہ سمجھا جائے اِس امر سے بھی فرصت ہو جائے ابھی مجکو بہت سے کام ہین یہ جو حکم دیا فوراً
چوبدارون نے داروغۂ زندان کو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ اُن سب قیدیون کو لے کر
جو کہ پندرہ ہزار تھے طرف دربار کے چلا ہر ایک کو اُسکی عزت وآبرو کے موافق اُن قیدیون
مین بہت سے بادشاہ ساحر وغیر ساحر تھے اور بہت سے ساحر وغیر ساحر اور باقی لشکری ساحر
وغیر ساحر تھے یہانتک کہ در دولت پر لے کر حاضر ہوا اطلاع کرائی حکم ملا کہ پہلے بادشاہون کو لے کر
داخل دربار ہو سب طوق وسلاسل مین مبتلا تھے مگر شرم سے سر جھکائے تھے کیونکہ اُس دربار مین بہت
سے بادشاہ وسردار ایسے تھے جو کہ اُنسے واقف تھے داروغہ نے بادشاہ وصاحبقران واہل دربار
کو سلام کیا صاحبقران نے اُن قیدیون کو دیکھکر حکم فرمایا کہ اِن سب کے لیے کرسیان لاؤ بس
کرسیان حاضر کی گئین روبرو تخت کے بچھائی گئین صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کرسیون پر
تشریف رکھین وہ کرسیون پر بیٹھے بہت عزت وتوقیر سے صاحبقران واہل دربار پیش آئے
اُنھون نے جو یہ حالت دیکھی بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے دلون مین خیال کیا کہ یہ لوگ بہت
قدردان ہین جب وہ بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ
لوگ یہ فرمائین کہ مین نے اور میرے عزیزون وسردارون واہل لشکر نے آپ لوگون کو کیونکر
اسیر کیا ہی اور زیر آیا بہ مردی یا بہ مکر اُن سب نے جواب دیا کہ جس طور سے بہادر بہادر کو زیر
کرتا ہی اُس طور سے ہمکو زیر کیا ہی مکر نہین زیر کیا ہی تب صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون
کو اب کیا عذر ہی دین اسلام کے قبول کرنے مین جبکہ آپ یہ فرما چکے ہین کہ بمردی زیر کیا ہی یہ فرماکر
بہت سے کلمہ وحدانیت خدا اور مذمت دین تصویر پرستی و دیگر ادیان باطلہ مین فرمائے اور عذاب
وثواب وبہشت ودوزخ کا حال اور خداوند کریم کی مدح وثنا فرمائی جب اُن سب نے یہ تقریر سُنی
اور دیکھا کہ جو سردار اور بادشاہ اِس سرزمین کے اہل اسلام کے شریک ہوئے ہین اُنکی بڑی
عزت ہی اور بہت آبرو سے وہ یہان ہین ایسی آبرو اور عزت کبھی سمندر کے دربار مین کسی اعلے
درجہ کے بادشاہ وسردار کی نہ تھی جو اِس دربار مین ایک ادنا درجہ کے شخص کی ہی بس یہ
حالت دیکھکر عرض کیا کہ ہم سب نے آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا جو آپ کے مذہب
مین آئے وہ کیا اچھے صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان
ہوئے جو ساحر تھے وہ بصدق دل سے مطیع اسلام ہوئے فوراً اُنکی قید دور کی گئی اُنکو بھی دربار
مین اُنکے مرتبہ کے موافق جگہ ملی اُن سب نے قدمبوسی بادشاہ وصاحبقران کی حاصل کی اور
سب اہل دربار سے ملے یہ بھی اپنے مقام پر جو اُنکو مرحمت ہوا تھا آکر بیٹھے یہ خبر باہر آئی کہ اُن سب بادشاہون
نے صاحبقران کی اطاعت اختیار کی جو اُنکے سردار اور لشکری تھے اُنھون نے قصد کر لیا کہ ہم بھی
اطاعت اختیار کر لین گے کیونکہ جب ہمارے مالکون نے اطاعت اختیار کی تو ہمکو کیا عذر ہی راوی کہتا ہی
کہ جن بادشاہون ساحر وغیر ساحر نے دین اسلام قبول کیا ہی اُنکے دو ایک کے نام تحریر کرتا ہون
کہ گرداب شاہ مواج شاہ حباب شاہ سہراب شاہ وغیرہ ساحر وغیر ساحر بس جب یہ
بادشاہ اطاعت اختیار کر چکے صاحبقران نے فرمایا کہ اب سردارون کو دربار مین لاؤ کہ اُنکا بھی
ودربار کیا جائے بس سب سردار حاضر کیے گئے اُنکو بھی بعزت وآبرو جگہ دی گئی اب جو دربار کو

انھون نے دیکھا کہ سردارون و افسرون و بادشاہون سے ملوایا ان بادشاہون کو دیکھا جو کہ ابھی قید تھے دیکھا کہ بہت عزت و آبرو سے دربار مین بیٹھے ہوئے ہین انھون نے اپنے دلون مین بہت تعریف کی جب یہ بیٹھ چکے صاحبقران نے وہ کلمہ جو پہلے بادشاہون سے فرمائے تھے انھون نے بھی وہی جواب دیے بعد اسکے صاحبقران نے حمد و ثنا خداوند کریم کی اور نعت [illegible] ہون کی بیان کی خلاصہ یہ کہ وہ سب سردار بھی از سر صدق مسلمان ہوئے ساحر مطیع اسلام ہوئے غیر ساحرون نے کلمہ پڑھا جو سردار مسلمان ہوے ہین انکے چند کے نام تحریر ہوتے ہین گلاب جادو سپہ سالار سمندر شاہ [illegible] حباب جادو و سیلاب جادو و طوفان جادو و ملکہ جمال آرا و ملکہ یاسمن ملکہ طغیان طوفان خیر جادو و دریا ساز جادو وغیرہ بس انکی بھی قید دور کی گئی خلعت مرحمت ہوئے اور علی قدر مراتب دربار مین جگہ ملی انکے بعد سب لشکری جو کہ قید ہوئے تھے انکو طلب کیا انھون نے دربار مین آکر سب کو عزت و آبرو سے دیکھا بہت اپنے دلون مین صفت [illegible] کی صاحبقران نے انسے بھی وہی کلمہ فرمائے اور فرمایا کہ تمھارے بادشاہون اور سردارون نے [illegible] پر عمل کیا اور دین اسلام قبول کیا اب تمکو کیا عذر رہی بس ہر ایک نے عرض کیا ہمکو کوئی عذر نہین ہے سب لشکری اسی وقت مسلمان ہوئے انکو بھی خلعت و انعام ملا اور حکم دیا گیا کہ تم ہمارے لشکر مین جاکر مقیم ہو اور تم اپنے اپنے بادشاہ و سردار کی خدمت مین رہنا اسی طور سے رہتی تھی جب یہ پندرہ ہزار کفار دائرہ اسلام مین آچکے اس امر کی خبر تمام شہر مین پھیل گئی ہر ایک نے سنکر صاحبقران کی خلق و مروت کی بہت تعریف کی وہ لشکری سلام و مجرا کرکے دربار سے باہر نکلے اور طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے وہان لشکر اسلام مین جو یہ خبر پہنچی ان بادشاہون و سردارون کے لیے خیمے وغیرہ برپا کیے گئے ملازم مقرر ہوگئے انکے لشکرون کے لیے جگہ مقرر کی گئی یہ جاکر پہونچے سب نے انکو جو مقام انکے لیے مقرر ہوا تھا وہان مقیم کیا کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہین ہوئی اور خوش ہوئے بہت تعریف کی یہان صاحبقران عالیشان نے سرداران کو طلب کرکے حکم دیا کہ سامان جشن خوشی کیا جائے ہم ایک جشن خوشی اس فتح و ظفر کا اور ان لوگون کے مسلمان ہونے کا برپا کرینگے کل سرداران داخل شہر کو پندرہ دن تک ہماری سرکار سے دعوت کا کھانا جائے ہر ایک کے خیمے و مکان پر [illegible] کہ صبح [illegible] کوچہ مین ناچ و رنگ ہو اور روشنی کی جائے یہانتک لیکر اور ہمارے لشکر تک کل [illegible] جائے اور [illegible] تقسیم ہون اسی جشن مین ہم سہراب جادو کے عقد سے فراغت کرینگے یہ [illegible] سہراب [illegible] زوال ہوگیا تم بھی بہت دل مین خوش ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ در خزانہ وا ہو ہر ایک کو روپیہ دیا جائے جسکو جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو کہ وہ اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے یہ جو حکم دیا اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا منادی نے شہر مین ندا کردی کہ سب رعایا سے شہر پندرہ دن تک صاحبقران کے مہمان ہین ہر ایک روپیہ خزانہ شاہی سے لیجائے اور اپنے مکان پر جلسہ آراستہ کرے اسیدن تمام شہر کی صفائی کی گئی روشنی کا بندوبست ہوگیا ہر ایک کے مکان پر جلسہ آراستہ ہونے [illegible] بندوبست ہوا تمام لشکر کو وردیان تقسیم ہوئین نوبت خانون کی آراستگی ہوئی ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ برپا ہوا یہان صاحبقران نے تقسیم جادو [illegible] کو اپنے روبرو طلب کرکے فرمایا کہ تم اپنی ملکہ کا استمزاج لیکر مجھکو آگاہ کرو کہ میرا منشا یہ ہے کہ اسکا عقد شہزادہ سہراب جادو سے کردون کیونکہ وہ

عاقلہ و بالغہ ہی اُسکی مرضی کیا ہی اِس امر کا خیال رہے کہ سہراب ایک مدت سے ملکہ پر فریفتہ ہی اور اُسکی مفارقت مین اُسکی عجیب حالت ہی مین نے اِس امر کا اقرار کیا ہی اُس سے کہا ہی کہ اگر مین سمندر شاہ پر غالب آؤنگا تو تمھارا عقد اُسکی دختر کے ہمراہ ضرور کر دونگا وہ اِسی امید پر آجتک زندہ بھی رہا ورنہ نہ معلوم اُسکا کیا حال ہوتا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ ملکہ آپکی کنیز ہی اور سہراب آپ کا غلام بس ملکہ کو کوئی عذر آپکے فرمانے سے نہین جو آپکی مرضی ہو اور جو اُنکے حق مین بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے ملکہ کبھی انکار آپ کے فرمانے سے نہ کریگی یہ جو جواب وزیرزادی نے دیا اِس سبب سے دیا کہ وہ آگاہ تھی کہ ملکہ خود سہراب پر فریفتہ ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک کہا مگر اصل صاحب معاملہ سے بھی راے لینا ضرور ہی کہ اُسکی کیا مرضی ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ لونڈی اُسکو دریافت کر کے آج ہی عرض کر دیگی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا وہ سلام کر کے اپنے مقام پر چلی آئی دربار آراستہ رہا اُسکے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے مقام پر آئے وہ بادشاہ اور سردار جو کہ مسلمان ہوئے تھے لشکر اسلام مین جو آئے بس یہان اُنکے لیے خیمے وغیرہ تو حسب لیاقت برپا ہو چکے تھے جیسے ہی آکر پہونچے جو لوگ اِس خدمت پر مقرر تھے اُنھون نے اُنکو لا کر اُن خیمون مین اُتارا وہ حیران ہوئے کہ یہ خیمے وغیرہ کہان سے آئے اُنکو جو حیران دیکھا اُنھون نے کہا کہ یہ یہان کا یعنی سرکار صاحبقران کا طریقہ ہی کہ جو شریک ہوتا ہی اُسکو سرکار شاہی سے خیمے وغیرہ اور سامان ضرور و ملازم وغیرہ عنایت ہوتے ہین بس آپ لوگ شریک ہوئے اُسی طریقہ سے آپکے لیے بھی سب سامان کیا گیا کوئی مقام حیرت نہین ہی وہ یہ سنکے بہت خوش ہوئے اُدھر وزیرزادی نے ملکہ نسیم سے صاحبقران کی تقریر اور اپنا جواب بیان کیا اور کہا کہ کیا جواب دون ملکہ نے کہا کہ یہی جواب کافی ہی کہ مین آپکی کنیز ہون جو آپکی مرضی ہی مین اُس سے سرتابی نہین کر سکتی ہون تو تو واقف ہی کہ میری خود یہی خواہش ہی بس وزیرزادی نے صاحبقران کو اِس حال سے آگاہ کیا صاحبقران نے سامان شادی کا حکم دیا راوی بیان کرتا ہی کہ اگر بتفصیل سامان جشن و کتخدائی تحریر کیا جائے تو نہایت طول ہوگا ایک اور دفتر تیار ہوگا بس مجملاً یہ ہی کہ اُسی دن سے محفل جشن آراستہ ہوئی تمام شہر آئینہ بند کیا گیا ہر گلی کوچہ مین روشنی کا بند و بست کیا گیا ہر مقام پر ناچ و رنگ کی صحبت برپا ہوئی سب اہل شہر خوش و خرم تھے اطراف و جوانب سے طائفہ طلب کیے گئے ناچ ہونے لگا بارگاہین آراستہ کی گئین دونون وقت تمام لشکر و سردارون و اہل شہر کو سرکار صاحبقران و بادشاہ سے دعوت کی کھانے کے خوان جاتے تھے طعام لذیذ و لطیف ہوتا تھا صاحبقران بزم عشرت مین بادشاہ تشریف لاتے تھے سب سردار حاضر ہوتے تھے شب کو آتشبازی کا تماشہ ہوتا تھا پہلے اُسکے بعد ناچ شروع ہوتا تھا اِسی طور سے آٹھ روز تک بزم عشرت برپا رہی آٹھوین دن بحکم صاحبقران بڑی دھوم سے سہراب کا مانجہ آیا سہراب نے مانجہ پہنا بہت خوش ہوا صاحبقران کو دعائین دین اُدھر سے ساچق گئی بڑی دھوم سے اُس شادی کا حال یہ حقیر کیا تحریر کرے طول ہوگا اگر یہ حکم نہوتا کہ اسی جلد مین سب حال تحریر ہو اور یہ دفتر اِسی جلد پر تمام ہو جائے تو یہ حقیر اِس شادی کی کیفیت اور جشن نوروزی کی حالت تحریر کر کے دکھا دیتا ناظرین اُسکو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوتے خلاصہ یہ کہ بعد ساچق کے مہندی ہوئی اُسکے بعد برات کی شب آئی بڑی دھوم سے برات نوشاہ کے مکان پر سے چلی خود صاحبقران نے اپنے دست حق پرست سے سہراب کو نوشاہ بنایا سہراب چلے

اُس برات کا کیا کہنا کہ جسمین صاحبقران و سرداران صاحبقران ایسے سمدھی ہون المختصر برات عروس کے گھر پر پہونچی سب اُترے اور عزت و توقیر سے بٹھائے گئے ہار پھول الائچی پان کی کشتیان ملین نوشاہ مسند پر بیٹھا ناچ ہونے لگا ساعت نیک دیکھکر خواجہ حشام و خواجہ خضران بن عمرو قاضی نے عقد پڑھا سات کروڑ اشرفیون کا مہر مقرر ہوا جب ایجاب و قبول ہو گیا شربت پلایا گیا دولہا نوشاہ محل مین آیا ریت رسم سے فراغت حاصل کی بہت کچھ جہیز مین ملا عروس کو سوار کرکے برات رخصت ہوئی مکان نوشاہ پر پہونچی سب براتی رخصت ہوئے نوشاہ نے عروس کو محافہ سے اُتارا محل مین لاکر مسند پر بٹھایا دامن پر نماز پڑھی شب ہوئی حجلۂ عروسی تیار ہوا دولہا دولھن حجلۂ عروسی مین آئے وہان باہر بزم عشرت آراستہ تھی ناچ و رنگ ہو رہا تھا خلاصہ یہ کہ بعد شکوہ شکایت کے سہراب نے گوہر مراد حاصل کیا قفل طلسم کو توڑا حسرت و ارمان دونون کے بر آئے خوب لپٹ کر شب بھر سوئے بعد ایک مدت دراز کے یہ دن نصیب ہوا صبح ہوئی آفتاب عالمتاب بر آمد ہوا دونون حجلۂ عروسی کے باہر آئے ایک سرخ رو دوسرا شرمندہ المختصر چوتھی چالون سے فراغت ہوئی سہراب بہت شاد و بامراد خرم صاحبقران کو تہ دل سے دعائین دے رہے ہین بس سہراب دن بھر تو بزم عشرت مین رہتا ہے اور شب بھر اپنی معشوقہ کے پہلو مین چین سے بسر کرتا ہے یہانتک کہ زمانہ جشن ختم ہوا ایندہ رہوینُن صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ زمانہ خوشی ختم ہوا مگر تمنے ایک دن بھی ہمکو نہ خوش کیا اپنا گانا سنا کر خواجہ نے جواب دیا کہ کیا آپ نے مجکو کوئی گویا تصور کیا ہے کہ مین بزم عشرت مین گاؤن مین کیا جانون یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر نہین ہے بلکہ ہماری خوشی یہ ہے کہ تم بھی کچھ گاؤ یہ جو صاحبقران نے فرمایا پھر تو بادشاہ اور سب سردار خواجہ کے پیچھے پڑ گئے آخر مجبور ہو کر خواجہ نے ہفت پیوندی زنبیل سے نکالی اور سازندون کو حکم دیا کہ ساز ملاؤ اُنھون نے ساز ملایا خواجہ نے اُسکی قفلیان درست کرکے بھیر دین مین یہ غزل گائی چونکہ وقت صبح صادق تھا غزل

ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
یون تو ہر روز لڑاتے تھے لبِ بام آنکھین
بار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شمع محفل مین جو آئی تو ہوا بھی آئی
آج پہلو مین جو بیٹھے تو حیا بھی آئی
شیشۂ دل کو جب آپ نے توڑا صاحب
حسن انسان مین جو آیا تو ادا بھی آئی
روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
ہائے کسوقت مین ہوتی ہے مری دین جدا
یہ تو فرمایئے کا نون مین صدا بھی آئی

بس یہ غزل جو خواجہ نے بالحان داؤدی گائی سب کی سنکے یہ حالت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہو گئی ہر ایک کی آنکھون سے آنسو گرنے لگے وجد مین آکر جھومنے لگے زہرۂ فلک وجد کرنے لگی مشتری فلک کو حیرت ہوئی سمان بندھ گیا طائر اپنے اپنے آشیانون سے اُڑکر بالاے قصر جھومنے لگے بس خواجہ نے جب یہ حالت دیکھی ختم کردی بڑے عرصے تک سماں بندھا رہا جب سب کو ہوش آیا سبنے خواجہ کی تعریف کی ہزارون روپیہ خواجہ کو دیئے چونکہ وقت صبح کا تھا اور نماز سحر کا وقت قریب تھا بس صاحبقران نے فرمایا کہ جلسہ برخاست ہوتا ہے سب نماز سحر سے فراغت کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہون اب کل بادشاہ دربار فرمائین گے شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین نے عقد سہراب سے فراغت پائی جو مین نے کہا تھا وہ میرے خدا نے پورا کر دیا مین اُس سے سرخ رو ہوا اور مین نے جشن خوشی بھی خوب برپا کیا اب فکر کرنا چاہیے اُس کام کے لیے کہ جسکے لیے مین ادھر آیا ہون اور سمندر کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کدھر گیا ہے اُسکی بھی فکر لازم ہے ایسا نہو کہ وہ کچھ فساد برپا کرے یہ فرما کر صاحبقران اُٹھ کھڑے

ہوئے [illegible] صاحبقران [illegible] [illegible] درہم و برہم ہوئی ہر ایک نے اپنے اپنے مقام
پر [illegible] آرام [illegible] کیونکہ [illegible] دن سے جاگ رہے تھے [illegible] جلسہ جو اُس شہر مین
تھا [illegible] ہوا سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوئے بادشاہ و صاحبقران دو دن
[illegible] دربار نہ کیا سب [illegible] اپنے اپنے مقام پر راحت سے رہے تیسرے دن
[illegible] دربار [illegible] اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے بادشاہ تخت پر
[illegible] صاحبقران [illegible] شوکت [illegible] نسیم جادو بھی آکر ایک کرسی پر جواہر نگار پر بیٹھی
صاحبقران نے نسیم جادو کی طرف دیکھکر فرمایا کہ [illegible] یہان کا بادشاہ کیا اور یہ ملک تمھارے
[illegible] کیا اُسنے عرض کیا کہ یہ کنیز [illegible] اس بار عظیم کی برداشت نہین کر سکے گی یہ منصب
[illegible] کسی کو مرحمت ہو فرمایا کہ [illegible] اور کسی کو نہین مل سکتا ہی تم اسی ملک کے وارث ہو اُسنے
بہت [illegible] صاحبقران [illegible] فرمایا [illegible] تخت پر اُسکو بٹھایا بس سب بادشاہون اور
سردارون اور رئیسان شہر سے فرمایا کہ آج سے نسیم جادو تمھاری حاکم ہی تم اُسکی اطاعت کرنا اور
اُن بادشاہون سے فرمایا کہ جو [illegible] سمندر شاہ کو خراج دیتے تھے کہ تم لوگ اُسی طور
سے [illegible] خراج [illegible] نسیم کے حکم سے سرتابی نہ کرنا سہراب جادو اُسکے شوہر کو اُسکا نائب
کیا اور فرمایا کہ [illegible] بندوبست کرنا [illegible] انصاف سے کام لینا اُسنے عرض کیا کہ مین آپ کے
قدمون کو [illegible] ہمراہ رہونگا فرمایا کہ اب کیا ضرورت ہی تم یہان کا بندوبست کرو اگر تم یہان
[illegible] بندوبست کریگا [illegible] ضرورت ہی وہ انتظام ملک کیونکر کریگی دوسرے ایک مدت کیا
[illegible] عیش کرو سہراب نے عرض کیا کہ مین اس عیش کو بدتر از عذاب
[illegible] آپ کے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین ہی بہت کچھ جناب
صاحبقران نے [illegible] فرمایا کہ اچھا اُسوقت تک تم یہان کا بندوبست کرو
[illegible] عرض کیا کہ [illegible] حکم کی مین تعمیل کرونگا نسیم نے جو یہ سُنا تو عرض کیا کہ
[illegible] صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا اُسنے
[illegible] اس [illegible] فرمایئے کہ مین تمکو ہمراہ لیجاونگا جب بہت کچھ نسیم نے عرض کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ [illegible] روانہ ہونگے تو تمھاری طرف سے کسی کو یہان کا حاکم کر کے
[illegible] بعد اس [illegible] صاحبقران نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ ابھی
[illegible] خبر سمندر شاہ کی نہین آئی کہ وہ کدھر بھاگ کر گیا ہی اور کس فکر مین ہی مین نے کئی مرتبہ تمسے کہا
[illegible] جواب دیا کہ ہرکارے اُسکے تعاقب مین گئے ہین کیا وہ ابھی واپس نہین آئے اگر نہین آئے
ہین [illegible] ہرکارے روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائین اُسکی طرف سے غفلت نہ کی جائے کیونکہ وہ بادشاہ عظیم
تھا [illegible] لشکر جمع کر کے لشکر کشی کرے تو خرابی ہوگی کوئی خوف نہین ہی مگر جلد ہی اس امر
[illegible] ان سب کامون سے فراغت کر کے آئینہ اندام جادو کو قتل خواہ مطیع کر کے اور سب کو
[illegible] کی طرف خانہ کعبہ کے [illegible] کیونکہ مجکو اپنے بزرگون کی مفارقت کا بڑا صدمہ ہی بس اُن
[illegible] اول [illegible] کی ملازمت حاصل کرون اُسکے بعد عبادت خدا کرون
[illegible] صاحبقران سے خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے ہرکارے
[illegible] ابھی [illegible] واپس نہین آئے ہین آج اور ہرکارے روانہ کرونگا

صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی خوف نہین ہی صرف اسکا خیال ہی کہ ایسا نہو کہ اُسکے پاس کچھ کفار جمع ہوجاتے ہین
اور وہ پھر چڑھائی کرکے فتنہ و فساد برپا کرے تو پھر از سر نو اُسکا تدارک کرنا پڑے بیکار کا طول ہو اور
عرصہ ہو خواجہ نے عرض کیا کہ اچھا مین آج ضرور اِسکی تدبیر کرونگا ہرکارے روانہ کرونگا بہت جلد
یہ حال دریافت کرکے خدمت عالی مین عرض کرتا ہون خواجہ و صاحبقران مین یہ تقریر ہو رہی تھی
راوی بیان کرتا ہی کہ وہ ہرکارے جو کہ بعد جانے سمندر شاہ طرف طلسم گنجورہ سلیمانی کے سب حال
دریافت کرکے اِدھر کو روانہ ہوئے تھے وہ آکر یہان پہونچے بیرون شہر اپنے لشکر کو فرو کش دیکھا
داخل لشکر ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران شہر مین تشریف فرما ہین بس یہ ہرکارے
شہر مین آئے اور تمام شہر کی سیر کرتے ہوئے در دولت پر پہونچے جرجیل بن عادی دربان دولت پر بمرتبہ
درگہ سالاری بیٹھے ہوئے تھے اُنکو سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم خدمت صاحبقران مین جاتے ہین یہ
سنکر اُنھون نے کہا کہ تمھاری ممانعت کب تھی بس یہ ہرکارے داخل دربار دُربار ہوئے مجرا گاہ پر آکر
صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر اس طور مدح و ثنا کرنے
لگے اور دعا دینے لگے

نظم

گل امید تو دائم شگفته تا صبح دمہ ہمدم ساغر باشی	الہی بخت تو بیدار بادا بچشم دشمنانت خار بادا تا تاج حیات بر سر خضر نہند	دیگر	ترا دولت ہمیشہ یار بادا تا سر زند آفتاب سر دولت باشی در خانہ اقبال سکندر باشی

جہان پناہ خدیو بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال دوست شاد دشمن پائمال ہو یہ غلامان
سرکار فیض آثار ایک خبر تازہ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو عرض کرو تم لوگ بڑے
عرصے مین حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ جب ہمنے سب حال تمام و کمال دریافت کر دیا تب اِدھر کا قصد
کیا اور راہ طے کرکے حاضر خدمت ہوئے یہ سنکے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ وہی ہرکارے
ہین کہ جو کہ تعاقب مین سمندر نابکار کے گئے تھے جسکی خبر دریافت کرنے کیلیے حضور تاکید فرما رہے تھے
صاحبقران اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہان بیان کرو تب اُنھون نے یون بیان کیا کہ سمندر نابکار جو
غلامان سرکار ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگا تو برابر کوہ و صحرا کو طے کرتا ہوا چلا گیا اس خوف سے کہ عقب
مین لشکر اسلام آتا ہی پانچ یا چھ کوس پر جاکر دم لیا کچھ سامان ہمراہ نہ تھا ساحرون نے سحر سے سامان
درست کیا خیمے وغیرہ سحر کے برپا کیے اُنھین سب اُترے چونکہ قریب دو لاکھ کے لشکر اُسکے ہمراہ
تھا سب مجروح تھے سب کے ٹانکے وغیرہ دیے گئے مرہم سحر کے پھاہے لگائے خلاصہ یہ کہ جب سب
بند و بست ہو چکا سمندر کی بھی زخم دوزی ہو چکی اب سمندر بیٹھا تخت کچھ شکایت کی اور رو پا کیا سردارون
نے قلعہ کا حال بیان کیا اور صدمہ ہوا خلاصہ یہ کہ جو لشکر اِدھر اُدھر بھاگ کر منتشر ہو گیا تھا اور جو لشکر
شہر سمندریہ سے بھاگا تھا اور جو اہل شہر اور ناموس سمندر سب اُس مقام پر آکر جمع ہوئے اور
سمندر نے وہان پانچ روز تک قیام کیا اتنے عرصہ مین سات لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا جب یہ لوگ
جمع ہوئے اور سمندر کی تھکن و کسل بھی برطرف ہوئی اور زخم بھی کچھ مندمل ہوئے بس اُسنے سب کو
جمع کیا اور یہ تقریر کی ہرکارون نے وہ تقریر جو کہ سمندر نے اپنے اہل لشکر سے کی تھی اور مین اُسکو
اس کے قبل اُسکو تحریر کر چکا ہون مع اہل لشکر کے جواب کے روبرو صاحبقران کے
بیان کی اور عرض کیا کہ سمندر نے اُسدن کل اپنے لشکر کو تو طرف صحرائے نطاقیہ کے روانہ کیا اور
خود اُسی دن تختہائے سحر پر سوار ہوکر مع ناموس اور چند سردارون و کل عیارون کے طرف طلسم

گنجورہ سلیمانی کی طرف روانہ ہوا اِس خیال سے کہ یا تو گنجور شاہ کو آمادہ کرکے اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم آکر مادر زمان سرکار سے مقابلہ کرون اور آتش جنگ و پیکار کو افروختہ کرون اگر گنجور شاہ کمک کرنے سے انکار کرے تو وہان سے نہ طاق قریب ہی عرضی خدمت خداوند نہ طاق مین روانہ کرون اور کل حال اپنا تحریر کرون خداوند نہ طاق سے کمک طلب کرون وہ ضرور کمک کرینگے پس وہ لشکر ہمراہ لے کر آپکے دشمنون کو قتل کرے باقی خیریت ہی جب وہ اُدھر کو روانہ ہو گیا تب غلام یہ خبر لیکر اِدھر کو روانہ ہوئے کہ اِس خبر کو سمع اقدس تک پہونچا دین تاکہ جو تدارک حضور کو اُسکی بابت تجویز کرنا ہو وہ خداوند کرین یہ جوہرکارون نے عرض کیا صاحبقران نے سماعت فرما کر حکم دیا کہ اِنکو خلعت و انعام دیا جائے پس بموجب حکم وہ خلعت سے مخلع ہوئے اور انعام پا کر دعائین دیتے ہوئے مجرا کرکے بیرون دربار آئے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آپ لوگون نے سنا کہ جوہرکارون نے بیان کیا کہ سمندر نے کیا تدبیر کی ہی یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی اگر اسنے طلسم گنجورہ سلیمانی مین جا کر پناہ لی ہی تو مین وہان بھی اِسکی سرکوبی کو پہونچتا ہون اور اُس طلسم کو فتح کرکے اُسکو قتل کرتا ہون مع گنجور شاہ کے اگر اُسنے اطاعت نہ کی اور دین اسلام قبول نہ کیا اور بعد فتح طلسم گنجورہ سلیمانی نہ طاق کا قصد کرونگا مین نہ طاق کی فتح کے لیے تو اسطرف آیا تھا یہ ملک راہ مین ملا اِسکو بھی خداوند کریم نے میرے ہاتھ سے اسلام آباد کرایا اُسکی مشیت مین یہ گذرا ہی کہ طلسم گنجورہ سلیمانی بھی فتح ہو جب تو اُسنے یہ تدبیر پیدا کی کہ سمندر شاہ کے دلمین یہ بات پیدا کی کہ وہ اُسی طرف بھاگ کر گیا اب جبتک مین سمندر شاہ کو قتل نہین کر لیتا اور طلسم گنجورہ کو نہین فتح کر لیتا ہون اور کسی طرف کا قصد نہ کرونگا جبتک سمندر شاہ کو تخت حکومت سے اُتار کر تختہ تابوت پر نہین سُجھاتا ہون مجکو چین نہ آئیگا بعد اِس مہم کے نہ طاق کا قصد کرونگا یہ فرما کر فرمایا کہ تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جو کہ راہ طلسم گنجورہ سلیمانی سے آگاہ ہو اور ہمکو اِس طلسم کیطرف راہ تبلا کر لیچلے یہ کلام جیسے ہی زبان سے نکلا کہ آفاق و اشفاق و کوکبہ و نوزالان و سہراب و ایوان و سوماق و الطاف جادو نے عرض کیا کہ ہم لوگ اِس راہ سے بخوبی واقف ہین کیونکہ اکثر سمندر شاہ ہم لوگون کو ہمراہ لیکر پاس گنجور شاہ کے گیا تھا اور ہم طریقہ طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین ایوان نے عرض کیا کہ مین خود براے ملاقات گنجور شاہ اکثر گئی ہون صاحبقران نے پوچھا کہ اُس طلسم کی کیا حالت ہی کچھ بیان کرو اور یہ کیونکر ثابت ہوتا ہی کہ یہانسے طلسم شروع ہوا ہی اور یہ حد طلسم ہی ایوان نے کہا کہ مین حالات اندرون طلسم سے تو آگاہ نہین ہون کیونکہ جب گئی تھی سیدھی گنجور شاہ کے پاس پہونچی اور اُس سے ملکر دو ایک روز رہکر چلی آئی اکثر مین نے اُس سے اِس امر کی خواہش کی کہ مجکو سیر طلسم کرادو گنجور شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو حکم نہین ہی ہم مجبور ہین کیونکہ ہمکو خداوند کیطرف سے ممانعت ہی کہ اگر کوئی ساحر بیرون طلسم سے تمھاری ملاقات کو آئے اور اِس امر کی خواہش کرے کہ ہمکو سیر طلسم کراؤ تو کبھی ایسی حرکت نہ کرنا خواہ تمھارا عزیز قریب ہو خواہ دوست صادق باشندگان بیرون طلسم کو سیر طلسم نہ کرانا چنانچہ اِس سبب سے کوئی حالات طلسم سے سوا باشندگان طلسم کے واقف نہین ہی مجپر کیا منحصر ہی سمندر شاہ جو کہ بہت بڑا دوست گنجور شاہ کا ہی اور مقرب بارگاہ خداوند تھا اُسکو بھی گنجور شاہ نے سیر طلسم نہین کرائی اکثر اُسنے بھی خواہش کی اُسنے یہی جواب دیا جو کہ مجکو دیا پس کوئی حالات طلسم سے واقف نہین ہی ہان جو جو اسطرف گئے ہین وہ واقف ہین ایک صحرا ہی بہت خوش و خرم اور زمین سبزہ زار اور درخت لالہ کے ہین اور ہزارون گلہاے سبز ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین ہوتی اُس صحرا کے بیچ بیچ مین ایک غار عظیم ہی اور اُس غار کے

ایک گنبد ہی کہ اُسکے کلس پر ایک آفتاب بنا ہوا ہی اُس آفتاب کی روشنی جہانتک پہونچتی ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ زمین طلائی ہی یہ عکس آفتاب کا اثر ہی اور یہی حد طلسم ہی اور غار اُس مقام پر ہی کہ جہان سے زمین طلائی شروع ہوئی ہی اور مثل کندن کے چمک رہی ہی یعنے غار کے اُسپار زمین طلائی ہی اور اُسی پار وہ گنبد ہی خداوندی بات ہی کہ شب کو وہ آفتاب ماہتاب ہو جاتا ہی اور چاند کا عکس جو زمین پر پڑتا ہی تو زمین نقرئی ہو جاتی ہی یہ حد طلسم ہی بس جو شخص یہ قصد کرتا ہی کہ ہم غار کے قریب جا کر اور غار کو جست کر کے پھاند جائین اور اُس گنبد کے حال سے آگاہ ہون یہ امر ضروری ہی کہ وہ غار عمیق تو بہت ہی کہ اُسکا کچھ حال نہین کھلتا ہی مگر چوڑا کم ہی ایسا چوڑا ہی کہ جسکا جی چاہے جست کر کے اُس پار چلا جائے کوئی مشکل نہین ہان عمق و طول کا پتہ نہین ہی اسپار غار کے لالہ کا چمن و گلاب کا ہی اور کچھ درخت کنارے غار کے اُس پار بھی ہین اسی سبب سے مین نے عرض کیا کہ بیچ بیچ صحرا مین غار ہی بس جہان کوئی اُس غار کے قریب پہونچا فوراً دو برقین اُس غار سے پیدا ہوئین اور چمک کر بلند ہوئین اور باہم لڑین اور کڑک کر اُس شخص پر گرین جو کہ غار کے قریب پہونچ چکا ہی اور اِس قصد مین ہی کہ جست کرے اُنکا گرنا تھا کہ اُسکے چار ٹکڑے ہوئے وہ برقین تو غار مین غائب ہو گئین اور اُسکی لاش کے ٹکڑے زمین پر لوٹنے لگے جب سرد ہو گئے اُسوقت ایک اژدر اُس لالہ کے درختون سے پیدا ہوا اُن ٹکڑون کو دم کشی کر کے نگل گیا پھر جا کر اُس چمن لالہ مین غائب ہو گیا اکثر تلاش کیا اُسکا پتہ نہ ملا بس یہ حد طلسم ہی اور اِس نشان سے ثابت ہوتا ہی کہ یہان سے طلسم شروع ہوا بس جو اِس حال سے واقف ہی وہ تو دھوکا نہین کھاتا ہی سرحد طلسم سے الگ فروکش ہوتا ہی اور جو واقف نہین ہی اور اُسکی قضا آئی ہی وہ دھوکا کھاتا ہی ہزارون آدمی اِسی طور سے ہلاک ہوئے بس مین تو عرض نہین کر سکتی ہون کہ آپ اُدھر کا قصد نہ کرین کیونکہ آپ لوگ اپنے قول کے پورے ہوتے ہین جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مگر یہ عرض ضرور کرونگی کہ اُدھر جانا بیکار ہی اور اُس طلسم کا فتح ہونا بہت دشوار ہی بس سمندر شاہ کو جانے دیجیے اُسکو لعنت فرمایئے جس حال مین ہو رہنے دیجیے اور آپ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہوجیے کیون اپنے کو زحمت مین مبتلا فرمایئے آیندہ حضور کو اختیار ہی جو حق خیر خواہی کا تھا وہ کنیز نے عرض کر دیا اور اِس حال کو بھی عرض کیا کہ یہ حالت ہی سرحد طلسم کی یہ صاحبقران نے سماعت فرما کر ایوان سے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی کہ مین سمندر شاہ کی طرف سے دست بردار ہون بدون اُسکے قتل کیے مجھکو چین نہین پڑتا ہی تو نام میرا ابو ربیع الملک نہین جو مین نے اندر طلسم کے گھس کر سمندر شاہ کو نہ قتل کیا اور اِس طلسم کو نہ فتح کیا میرا خدا میرا مالک ہی وہ اِس مشکل کو اِسطور سے آسان کرتا ہی کہ کچھ نہین معلوم ہوتا ہی وہ اِن برقون کے دفع ہونے کی اور طلسم کی فتح ہونے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کر دیگا اگر میرے مقدر مین اِس طلسم کا فتح کرنا مقدر ہی اور مین اِس طلسم کا فاتح ہون اگر یہ امر نہین ہی تو جا کر اُس طلسم مین مین اسیر ہو جاؤنگا جو فاتح ہوگا وہ آکر فتح کریگا مجکو رہا کریگا یہ اب غیر ممکن اور امکان سے باہر ہی کہ مین اُدھر نہ جاؤن یا اُسکے فتح کرنے کی تدبیر نہ کرون اسمین جو کچھ ہو اے ایوان مرد کو لازم ہی کہ کبھی ہمت نہ ہارے ہر کام مشکل و اہم کو یہ خیال کرے کہ اُسکا آسان کرنیوالا وہی خداوند کریم ہی کہ جسنے اِسکو مشکل کیا ہی اور کسی بلا مین بدحواس نہو اور صبر کرے اور یہ خیال کر لے کہ جسنے یہ بلا ہم پر نازل کی ہی وہی ہمکو اِس بلا سے نجات بھی دیگا اور اِس مصرعے پر ہمیشہ عمل کرے مصرعہ ہر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد بس اگر ہر بلا مین جبکہ نازل ہو یہ خیال کرے صبر کرے کہ خداوند کریم نجات دینے والا ہی یا ہر اہم و مشکل مین یہ خیال کرے قدم رکھے کہ وہ آسان کرنیوالا ہی تو اِسطور سے

اُس بلا سے نجات ملتی ہو اور اِس آسانی سے وہ امر مشکل آسان ہوتا ہو کہ دیکھنے والون کو حیرت ہو جاتی ہو
تم سب کے روبرو کل ہی کا ذکر ہے کہ کسکو اِس امر کا یقین تھا کہ سمندر شاہ شکست کھائیگا ہر ایک یہی
کہتا تھا کہ برسون لگینگے خیال تو کرو کہ کیونکہ یہ امر آسان ہو گیا اور اِسطور سے کہ بلا درد سر شہر و قلعہ بھی
ہاتھ آ گیا بس یہ اُسی کی عنایت اور مہربانی تھی ورنہ میری کیا لیاقت تھی اور میرے لشکر کی کیا حقیقت
تھی کہ اِسطور سے فتح ہو جاتی بس اِسی طور سے وہ فتح بھی کرا دیگا اُسکے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی
بس اُسکی ذات پر نگاہ رکھنا اچھا ہوتا ہو تم لوگ دیکھ لینا کہ کیونکر اُسکے فتح ہونے کے سامان غیب سے
پیدا ہوتے ہین کہ حیرت ہو جاسئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا
ارشاد ہوا ہم لوگ آپ کے ہمراہ ہین آپ کے قدمون سے جدا نہونگے جہان آپ تشریف لیجاینگے
ہم بھی خدمت مین حاضر رہینگے راوی کہتا ہو کہ یہین حال آفاق و اشفاق وغیرہ نے صاحبقران
سے عرض کیا تھا اور ایوان کے قول کی تصدیق کی صاحبقران نے ایوان سے کہا کہ بھلا یہ تو بتلاو
کہ جب اُس غار کے پاس کوئی نہین جا سکتا ہی اگر جاتا ہو تو برقون سے ہلاک ہوتا ہو پھر تم کیونکر جاتی
تھین اور سمندر کیونکر گیا ہوگا ایوان نے عرض کیا کہ اِس امر کو بھی عرض کرتی ہون کہ یہ امر جو آپ نے
دریافت فرمایا اِسکی تفصیل یہ ہو کہ سمندر کو تو بادشاہ نہ طاق سینہ ایوان تاجدار جو کہ خداوند ان سبکا
ہو اجازت ہو کہ جب تمھارا جی چاہے طلسم گنجور سلیمانی مین جاؤ اور گنجور شاہ سے ملاقات کرو اور ملو مگر بغیر اجازت
طلسم کے اندر اجازت نہین ہو اور ایک پروانہ معافی کا ایوان تاجدار کی طرف سے سمندر کے پاس ہی
کہ جسکے ذریعہ سے کوئی اُسکو مانع نہین ہوتا ہو اور برقون کے دفع کرنے کے لیے ایک اسم ایوان
کی طرف سے اُسکو تعلیم ہوا ہی کہ وہ اُس اسم کو پڑھکر برقون کو دفع کرتا ہی بس طریقہ یہ ہو کہ جب قریب
غار پہونچے اور برقین غار سے نکلکر بلند ہوئین سمندر شاہ نے وہ اسم پڑھا وہ برقین بالاے آسمان
قائم ہو گئین اور ایک دروازہ درمیان اُن برجون کے پیدا ہوا آواز آئی کہ کون آیا ہو بس مین ہوئی
خواہ سمندر کہا کہ ہم ہین سمندر یا ایوان آواز آئی کہ اجازت کا پروانہ ہو کہا کہ ہان بس دروازہ
کھل گیا جسقدر لوگون کو لیکر جانا ہوا اُنکو ہمراہ لیکر اندر دروازے کے داخل ہوئے اِدھر
دروازے سے باہر قدم نکالا اور دروازے کے اُس پار ہوئے دروازہ غائب ہو گیا اب حال
نہین معلوم کہ وہ برقین اُسی طور سے قائم رہین یا گر پڑین اُس غار مین اب جو دیکھا تو سواے میدان
کے اور کچھ نہین ہر چند قدم چلے کہ ایک باغ کا دروازہ نمودار ہوا اُس باغ مین گئے اُسمین ایک
بارہ دری تھی اُس بارہ دری مین ایک ساحر رہتا ہی کہ نام اُسکا عشاق جادو ہو وہ دربان طلسم اور
منشی طلسم ہی وہ دن رات بیٹھا ہوا لکھا کرتا ہی بارہ دری کے بیچ کے در مین بیٹھا ہوا اور جو ساحر اُسکے
ملازم ہین وہ اُسکے گرد و پیش بیٹھے رہتے ہین ایک میز اُسکے روبرو لگی ہوئی ہی اور ایک گھنٹہ چھت
مین لٹکا ہوا ہی اِدھر کسی نے باغ مین قدم رکھا وہ گھنٹہ خود بخود بجا اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک طائر
سبز رنگ پیدا ہوا اُسنے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہی وہ آتا ہو مگر اُسکے پاس پروانہ اجازت کا ہی
یہ کہکر وہ طائر زمین پر گرا اور جل گیا اب جو طلسم مین داخل ہوا ہی خواہ مین ہوئی خواہ سمندر وہ اُس
باغ کو طی کرکے عشاق کے روبرو گئے عشاق نے دیکھکر کہا کہ آپ ٹھہر جایئے مین بادشاہ کو آگاہ
کر دون کہ فلان شخص آپکی ملاقات کے لیے آتے ہین اِتنے آدمیون سے بس اُسنے اُسوقت جسقدر
آدمی ہمراہ ہوئے اُن سب کے نام ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کرکے اُسپر جو سحر کیا کہ وہ پرچہ خود بخود

۱۰

منبر پر سے غائب ہو گیا بعد تھوڑے عرصہ کے نظر آیا بس اگر امین یہ حکم ہوا کہ جسقدر آدمی اُسکے ہمراہ ہین اُنکو مع اُن سب کے بھیجد و تو اُسنے سحر کیا کہ ہوا چلی اور غبار بلند ہوا بسبب ہوا اور غبار کے سب کی آنکھین بند ہو گئین بعد تھوڑے عرصہ کے جب یہ معلوم ہوا کہ نہ اب ہوا ہی نہ غبار آنکھین جو کھولین تو اپنے کو دربار گنجور شاہ مین پایا جبتک جی چاہا رہے جب رخصت ہوئے اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار اُٹھا آنکھین بند ہو گئین پھر جو آنکھین کھولین تو اپنے کو بیرون طلسم پایا اب اُس باغ مین نہین آتے ہین جاتے وقت تو باغ مین جاتے ہین آتے وقت تخطا مستقیم بیرون طلسم آجاتے ہین آنے کا راستہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ کیونکر آسکے اگر یہ حکم ہوا اور یہ حکم ہوا جو آیا ہی اُسکے ہمراہ پچاس آدمی ہین تیس آدمیون سے روانہ کرو اور بیس کو اپنے پاس رہنے دو اُنکا یہان کام نہین ہی تو حضور وہی تیس آدمی جائین گے بیس اُسی مقام پر رہجائین گے جب وہ شخص وہان سے رخصت ہو کر بیرون طلسم اُسی غبار کے ذریعہ سے آئیگا تو اُنکو بھی بیرون طلسم پائیگا بس یہ طریقہ ہی کہ جسقدر لوگون کی اجازت وہان سے آتی ہی اُسیقدر جانے پاتے ہین باقی اُس باغ مین رہجاتے ہین یہ طریقہ ہی طلسم مین جانیکا اور اگر آپ ارشاد کرین کہ تجکو کیونکر معلوم ہوا اِس کا جواب یہ ہی کہ ایک دن مین وہان موجود تھی یعنے مشتاق کے روبرو مین اُسوقت پہونچی تھی کہ سمندر شاہ بھی آیا میرے بعد بس یہ سب واقعہ مین نے دیکھا جو کہ عرض کیا بس سمندر شاہ کو تو ایوان تاجدار کی طرف سے اجازت ہر اور پروانہ بھی اور اسم تعلیم ہوا ہی اور مجکو خود گنجور شاہ کیطرف سے اجازت تھی اور خود گنجور شاہ نے پروانہ دیا تھا اور اسم تعلیم کیا تھا مگر خداوند ایوان تاجدار سے اجازت لے لی تھی اِسکا سبب یہ ہی کہ میرے اور گنجور شاہ کے قرابت ہی وہ میرا ماموں زاد بھائی ہی قرابت قریبہ ہی بسبب برادری کے مین جاتی تھی اور مجکو اجازت ملی تھی اِس امر کا بھی لحاظ رہے کہ جو کوئی ساحر بیرون طلسم کا طلسم مین جاتا ہی وہ سحر بھول جاتا ہی پھر اُسکو اندرون طلسم سحر یاد نہین آتا ہی بس جب مین گئی سحر فراموش ہو گیا اِسیطور سے سمندر شاہ کو بھی فراموش ہو جاتا تھا دوسرا امر یہ ہی کہ جسکو اجازت و پروانہ ایوان تاجدار کی طرف سے ملا ہی وہ جبتک ایوان نہ لے یا اُسکو منع نہ کرے اُسوقت تک وہ جا سکتا ہی اگر گنجور شاہ اجازت بھی نہ دے مگر وہ جا سکتا ہی کیونکہ اُسکو ایوان کی طرف سے اجازت ہی ہان اگر ایوان وہ پروانہ لے لے اور وہ اسم اُسکے صفحۂ دل پر سے محو کر لے تو پھر وہ نہین جا سکتا ہی جیسے کہ سمندر شاہ کی اِسکو کوئی ضرورت تھی کہ یہ گنجور شاہ کے منع کرنے سے نہ جالے کہ برابر چلا جائیگا ہان مجکو اگر گنجور شاہ منع کردے تو ہم نہین جا سکتے ہین جیسے ہمپر گذری کہ ہمکو گنجور شاہ نے منع کر دیا پروانہ لے لیا اسم جو کہ تعلیم کیا تھا وہ فراموش ہو گیا ایک حرف بھی یاد نہین یا دہی اب مین نہین جا سکتی ہون مجبور کیا منحصر ہی جسقدر دوست و عزیز گنجور شاہ کے بیرون طلسم رہتے تھے اور گنجور شاہ کی اجازت سے جاتے تھے اُن سب کو گنجور شاہ نے منع کر دیا ہی اُن سب کی حالت ہی تفصیل اُسکی یہ ہی کہ جس زمانہ مین حضور سمندر یہ پر لشکر لیکر آئے تھے اور کئی مقابلے ہوئے تھے اور میرے بھائی عشاق نہ طاقی نے آکر آپ سے مقابلہ کیا مین اُس زمانہ مین طلسم مین گنجور شاہ کے پاس تھی کہ اِن واقعات کی خبر پہونچی کہ عشاق نہ طاقی مارے گئے یہ سنکے مجکو بڑا صدمہ ہوا جب یہ حال گنجور شاہ کو معلوم ہوا کہ خدا پرست سمندر یہ تک آگئے اُسنے اُسیوقت منشی دربار کو بلا کر حکم دیا

کہ جسقدر میرے دوست و عزیز بیرون طلسم رہتے ہین اور میری اجازت سے طلسم مین آئے ہین اُن سبکے نام دفتر سے کاٹ دو اور مشتاق جادو کو اس امر سے آگاہ کردو کہ اب کوئی نہ آنے پائے اب راہ نہ کھولنا اُس شخص کے لیے کہ جو کہ میری اجازت سے آتے ہین اُس شخص سے مجبور ہون کہ جسکو خداوند کی طرف سے اجازت ہی مین اُسکو منع نہین کرسکتا ہون یہ میرے سامنے کا واقعہ ہی کہ یہ کہکر گنجور شاہ نے ایک دستک دی کہ جسقدر مین نے اپنے دوستون اور عزیزون کو یہان سے آنیکے پروانے دیے ہین سب اُنکے پاس سے میرے پاس آجائین یہ دستک دینا تھا اور تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ مین نے دیکھا کہ سب پروانے خود بخود گنجور شاہ کے پاس آ گئے اُن لوگون کے پاس سے جو کہ بیرون طلسم تھے اور مین تو وہان موجود تھی مگر میرے پاس کا بھی پروانہ خود بخود پہونچگیا تھا مین نے نہین دیا تھا بلکہ جب سب پروانے آ گئے تو مین اس خیال سے کہ دیکھون کہ میرے پاس پروانہ ہی کیونکہ گنجور شاہ مجھسے بھی ضرور طلب کریگا یا گنجور شاہ پاس پہونچگیا اب جو دیکھا تو نہ پایا مین حیران ہوئی مجکو جو حیران گنجور شاہ نے دیکھا کہا کہ بہن تم پریشان نہو وہ پروانہ میرے پاس ہی یہ کہکہ مجکو دکھایا مین نے کہا کہ تمھارے پاس کیونکر پہونچا کیونکہ میرے پاس تھا مین نے تمکو دیا نہین کہا کہ جسکو مین نے حکم دیا تھا کہ سب پروانے لیلو اُسنے تمھارے پاس سے بھی لیلیا مین نے کہا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ تمنے اسکی آمد و رفت بند کی گنجور شاہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین تمسے کہتا ہون یہ کہکر اپنے روبرو اُن پروانون سے نام پڑھ پڑھکر منشی کو سنائے اور سبکے نام دفتر سے کٹوا دیے اُسکے بعد پھر دستک دی کہ جن جنکو ہمنے اسم تعلیم کیا ہی کہ جسکے پڑھنے سے بر زمین ہوا پر قائم ہو جاتی ہین اور دروازہ ظاہر ہوتا ہی اُسکے صفحۂ قلب پر سے وہ اسم محو کرادو اور اُنکو آگاہ کردو کہ اب وہ طلسم مین آنیکا قصد نہ کرین ورنہ اُن پر قوت سے ہلاک ہونگے اُنکو اختیار ہی ہمنے آگاہ کردیا حضور مین وہان بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی میرے کان مین کہ رہا ہی کہ اے ملکہ ایوان نطاقی اب جو تم یہان سے جانا تو اب طلسم مین نہ آنا تمھارے پاس سے پروانہ بھی لے لیا گیا اور اسم جو کہ تعلیم ہوا تھا وہ بھی محو کرلیا گیا اگر آؤ گی تو ہلاک ہوگی یہ جو صدا میرے کان مین آئی مین نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ یہ کون ہی کوئی نظر نہ آیا اب جو اُس اسم کو اپنے دل مین پڑھنے کا قصد کیا تو بالکل یاد نہ تھا ایک حرف تک قبل اِس صدا کے آنے کے یاد تھا مجکو اور حیرت ہوئی ابھی مین نے کچھ کہا نہ تھا کہ صدا آئی کہ سب کے دلون سے وہ اسم محو کرلیا گیا سب کو اِس حال سے آگاہ کردیا گیا اُنھون نے کہا کہ اب ہم آنے کا قصد نہ کرین گے کیا ہمکو اپنی جان دوبھر ہی وہ اسم اب کسی کو یاد نہین ہی گنجور شاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر اُس منشی کو بھی رخصت کیا اب میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے ہمشیرہ عزیزہ کیونکہ مین اُس سے چھوٹی ہون مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مین نے تمسے پروانہ بھی لے لیا اور وہ اسم بھی تمکو میرے حکم سے فراموش ہوگیا بس اب تم نہ آنا اور مین نے تمھارا نام بھی تمھارے روبرو دفتر سے کٹوا دیا تم کیا منحصر ہی سب اپنے عزیزون اور دوستون کے نام کٹوا دیے اِسکا سبب یہ ہی کہ خداپرست لشکر لیکر سمندر ریہ پر گئے ہین دریاے سبزرنگ تک مٹگیا اب سمندر شاہ سے مقابلے ہو رہے ہین چنانچہ اُسکے ہاتھ سے بھائی صاحب یعنے عشاق نطاقی مارے گئے ہین بس مجکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ وہ خداپرست اِدھر بھی آئین اور اُس لشکر مین عیار بہت ہین اور سب بلا کے ہین مگر ایک عیار ہی جو کہ خواجہ ثالث کے نام سے مشہور ہی دراصل عمرو ثالث

ہی بہت زبردست عیار ہی ایسا نہو کہ کسی کے ساتھ میرے دوست یا عزیز کے داخل طلسم ہو اور
اِس طلسم مین بھی ہنگامہ ڈالے اور کوئی صورت خرابی کی نکلے تو اُسوقت بڑی دقت ہوگی اور
بڑی زحمت ہو بس اب جبتک اہل اسلام یہان سے جا نہین لیتے ہین اُسوقت تک مین تم مین سے
کسی کو نہ آنے دونگا بعد تصفیہ اہل اسلام کے پھر شوق سے آنا مین اجازت دیدونگا مین یہ چاہتا ہون
کہ نہ میرے سر کوئی بدنامی آئی نہ میرے عزیزون و دوستون کے سر اور نہ یہ کہا جائے کہ فلان دوست
یا فلان عزیز گنجور رشاد کا آیا تھا اُسکے ہمراہ پوشیدہ ہوکر عیار لشکر اسلام کا آیا اِس سبب سے یہ خرابی
طلسم مین واقع ہوئی بس اِس الزام سے بچنے کے لیے مین نے یہ تدبیر کی جب گنجور رشاد یہ کہہ چکا
اُسوقت مین نے کہا کہ اب سمندر رشاد بھی نہین آئیگا جبتک اُسکو تم اجازت نہ دوگے کہا کہ وہ بہن
سمندر رشاد آسکتا ہی کیونکہ اُسکو اجازت خداوند کیطرف سے ہی اور اُسکے پاس پروانہ خداوندی سرکار کا
ہی اُسکو اسم خداوند کیطرف سے تعلیم ہوا ہی اُسکو میری قدرت نہین ہی کہ مین منع کرسکون یا پروانہ لیلون
یا اسم فراموش کرادون یہ سنکے مین خاموش ہورہی بعد تھوڑے عرصہ کے مین نے کہا کہ مجکو رخصت
کردو کہ اب جاؤنگی گنجور رشاد نے کہا کہ اچھا یہ کہنا تھا کہ اُسی طور سے ہوا چلی اور غبار بلند ہوا اب
جو میری آنکھ کھلی تو مین بیرون طلسم تھی یہان آکر بھی اُس اسم کو یاد کیا تو فراموش تھا یہ واقعہ ہی جو کہ
مین نے عرض کیا اور یہ حالت ہی طلسم کی اور یہ صورت تھی وہان جانے کی اب مین جا نہین سکتی ہون
سمندر رشاد جو گیا ہی تو اُسکو تو اجازت تھی وہ اِس سبب سے گیا یہ جو ایوان نے کہا اور سب
ساحرون نے جو جو گئے تھے سب نے ایوان کے قول کی تصدیق کی بس یہ تقریر صاحبقران
نے سماعت فرماکر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی ہم وہان جاکر کوئی نہ کوئی صورت طلسم کے اندر جانے کی
پیدا کرینگے اور اُس طلسم کو فتح کرینگے یہ فرماکر جزیل بن عادی کو طلب کیا اور فرمایا کہ ہمارا
پیشخیمہ لیکر طرف طلسم گنجورۂ سلیمانی کے روانہ ہو ہم بھی عقب سے آتے ہین مع کل لشکر کے یہ فرماکر
حکم دیا کہ ایک کاسۂ شربت اور ایک بیڑا پان کا اور سپر و شمشیر حاضر کیجائے بس بموجب حکم یہ سب
اشیاء ایک چوکی پر رکھکر حاضر کی گئین صاحبقران نے سب ساحرون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ مین
ایک ایسا ساحر چاہتا ہون کہ جو راہ سے طلسم گنجورہ کے واقف ہو اور میرے ہراول لشکر کو حد
طلسم تک پہونچادے یہ کلام صاحبقران کا تمام نہوا تھا کہ سہراب جادو اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا
ہوا اور اُسنے وہ کاسۂ شربت پی لیا اور بیڑا اُٹھا لیا اور خلعت پہن لیا اور صاحبقران کی خدمت مین
آکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ غلام جزیل کے ہمراہ جائیگا اور حد طلسم پر پہونچکر مقام معقول دیکھکر کہ جہان
کل لشکر حضور کا فروکش ہو جائے خیمے وغیرہ برپا کرائیگا کیونکہ جب سے مین نے حضور کی غلامی اختیار
کی اور حضور نے اِس ہمت کو خلعت فرمائی مین نے ہی ہراولی کی اور جزیل کے ہمراہ رہا اور یہ
خدمت بجالایا اب بھی یہی غلام بجالائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی تم یہان رہو سمندر یہ کا بندوبست
کرو اگر تم چلوگے تو تمھاری زوجہ بھی یہان نہ رہینگی وہ بھی چلنے کا قصد کرینگی سہراب نے عرض
کیا کہ غلام تو کسی طور سے نہین رہ سکتا ہی اور حضور کے قدم اقدس کو چھوڑ سکتا ہی رہی وہ کنیز چاہے
ابھی جائے چاہے آپکے ہمراہ رہے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے فرمایا کہ اچھا بندوبست کرو
تمھارے ہمراہ ملکہ عزالان و سوماق کو بھی کیے دیتا ہون سہراب نے کہا کہ یہ غلام کافی ہی انکی کوئی
ضرورت نہین ہی یون حضور کو اختیار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہین ہماری یہی مرضی ہی ہمنے

عرض کیا جو مرضی مولا از ہمہ اولیٰ صاحبقران نے غزالان وسوماق سے فرمایا کہ تم دونون صاحب
بھی اپنا سامان کرو اُنھون نے عرض کیا بہت خوب جزیل سے فرمایا کہ کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہو جانا
اب کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی جب یہ حکم صاحبقران دے چکے اور جزیل رخصت ہوکر باہر
چلا آیا اور سہراب اپنے مقام پر جاکر بیٹھا اُسوقت ملکہ نسیم جادو اپنے مقام پر سے اُٹھی اور عرض
کیا کہ اُسوقت کنیز نے گذارش کیا تھا کہ یہ منصب اور کسی کو مرحمت فرمائیے مین ہمراہ چلونگی قدم مبارک
سے جدا نہونگی ارشاد ہوا تھا کہ ابھی تو تو اس امر کو قبول کر اور ہمارے کہنے پر عمل کر جب ہم جائینگے
تو دیکھا جائیگا لہذا وہ وقت آگیا یہ کنیز ہمراہ چلیگی اُس اقرار کو حضور کے کچھ عرصہ نہین ہوا ہی آج ہی کا ذکر ہی
اگر یہ خیال ہو کہ سہراب جادو جو کہ میرا شوہر ہی وہ ہمراہ حضور جاتا ہی اس سبب سے یہ کنیز اصرار
کرتی ہی تو یہ امر نہین ہی اگر وہ نہ بھی جاتا تو بھی یہ کنیز آپ کے قدمون کو نہ چھوڑتی ضرور ہمراہ چلتی
یہ جو ملکہ نسیم نے عرض کیا اور بہت اصرار کیا صاحبقران نے فرمایا اچھا تم بھی اپنے شوہر کے
ہمراہ جاؤ یہان ہم تمھاری طرف سے کسی کو بادشاہ مقرر کر دینگے نسیم نے جھک کر مجرا کیا
اُسکے بعد صاحبقران نے آفاق شاہ و اشفاق شاہ و مہتاب شاہ و صنوبر شاہ و کوکبہ
وغیرہ سے جو جو کہ کنارے دریائے سبز رنگ سے لیکر سمندریہ تک شریک ہوئے تھے
بعد فتح سمندریہ جو جو ایمان لائے تھے ساحر و غیر ساحر و سردار و بادشاہ اُن سب سے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اپنا لشکر لیکر اپنے اپنے ملک کی طرف تشریف
لیجائین اور اپنے اپنے ملک کا بندوبست کرین مین طرف طلسم کے جاتا ہون اُن سب نے
یک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم لوگون نے جو آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا
اسلیے نہین قبول کیا ہی کہ آپ کے قدمون کو ترک کرکے اپنے اپنے مقام پر جاکر مقیم ہون
بلکہ اسلیے اختیار کیا ہی کہ آپکی ہمراہی مین راہ خدا مین جہاد کرین اعداے دین سے مقابلہ کرین
اگر قتل ہون تو شہید راہ خدا کا خطاب پائین اور اپنے گناہان ماضیہ سے نجات پائین زاد
آخرت بہم کرین اگر نہ قتل ہون تو فرد مجاہدان دیندار مین نام لکھے جائین بس ہم لوگ کسی صورت
سے قدم اقدس سے جدائی نہ اختیار کرینگے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین جان نثاری کو موجود
ہین اور ہم کیونکر گوارا کرین کہ آپکو ایسے مقام سخت و صعب پر مع عزیزون و اقارب کے
جانے دین اور خود در خدمت نہ چلین ہم لوگون سے یہ امید نہ رکھیے ہم لوگ وہ ہین کہ جہان
آپکا خدانخواستہ پسینہ گرے وہان ہم اپنا خون گرائین اور اپنی جانین آپ سے عزیز نہ کرین یہ جو
اُن سب نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون سے مجکو اس سے زیادہ امید ہی
اور آپ لوگ ضرور خیر خواہ ہین مگر مین نے اس سبب سے یہ امر کہا کہ آپ لوگ جاکر اپنے اپنے
ملک کی رعایا کو مسلمان کیجیے اور ملک کا بندوبست فرمائیے اُنھون نے عرض کیا کہ جب آپ مہم طلسم
گنجورد سلیمانی و نہ طاق سے فراغت فرمائیے گا اُسوقت ہم آپ سے رخصت ہوکر اپنے
ملکون کو جائینگے اور وہان کا بندوبست کرینگے ابھی ہماری طرف سے ہمارے وزیر وہان
موجود ہین اور سب بندوبست پورے طور سے کر رہے ہین بس صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بہ نیت
سفر فرمائیے یہ فرماکر مشتری و تہمتن و مہر اسا جادو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے ملکون کو جائین کیونکہ یہان کی مہم تمام
ہوگئی آپ لوگون نے خوب عین وقت پر اگر کمک کی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ قدم نہ چھوڑینگے جبتک کہ نہ طاق کی مہم تمام

فراغ نہین ہو لیتا ہی اور اُسکو آپ فتح نہین فرما لیتے ہین ہم لوگ اپنا کامل بند و بست کر کے آئے ہین جب یہ جواب اِن سب نے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ فرما کر سب اہل دربار و سرداروں و عزیزوں سے فرمایا کہ آپ لوگ بند و بست سفر کرین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم لشکر مین منادی کرا دو کہ اہل لشکر اسباب سفر سے تیار رہون اور آمادۂ سفر ہون خواجہ نے عرض کیا بہت خوب اب جناب صاحبقران نے خواجہ حشّام کیطرف دیکھکر فرمایا کہ آپ زائچہ کرین کہ مین کسدن یہانسے طرف طلسم کے کوچ کرون مع کل لشکر و بادشاہ اسلام کے پس خواجہ نے اُسوقت زائچہ کر کے عرض کیا کہ پرسون بروز شنبہ کہ یہ دن برائے سفر نیک ہی اور تاریخ بھی اچھی ہے بوقت صبح یہان سے حضور بدولت و اقبال با جاہ و جلال طرف طلسم کے بحذم و حشم کوچ فرمائین تو بہتر ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ کل لشکر کو آگاہ کر دو کہ وہ پرسون بوقت سحر تیار رہین اور آمادۂ سفر رہین ہم پرسون بموجب احکام خواجہ حشّام یہانسے کوچ کرینگے اور یہی کلمہ صاحبقران نے سب سردارونسے بھی فرمایا اور جنزیل سے فرمایا کہ تم کل پیش خیمہ لیکر روانہ ہونا راوی بیان کرتا ہی یہ حکم دے کر صاحبقران نے ایک شخص کو کہ وہ بہت کبیر السن تھا اور رئیسان سمندریہ مین بہت معزز تھا بلکہ قرابت دار سمندر شاہ تھا اپنے روبرو طلب کر کے حکم دیا کہ تم یہان بہ نیابت ملکہ نسیم جادو حکومت کرو مگر عدل و انصاف اپنا شیوہ رکھنا رعایا پروری کرنا کسی مظلوم پر کسی ظالم کو ظلم نہ کرنے دینا رعایا شاد رہے ملک آباد رہے اُسنے عرض کیا کہ گو یہ حقیر اس کام کے قابل نہین ہی مگر فرمان حضور سے سرتابی نہین کر سکتا ہون عتاب سرکار سے ڈرتا ہون اُس پیر مرد کو جسکا نام منظوم جادو تھا صاحبقران نے سمندریہ کا حاکم مقرر فرمایا اور اُسکے فرزند انتظام جادو کو اُسکا وزیر کیا اِن دونون نے یہ بات بسر و چشم قبول کی یہ سعادت حصول کی صاحبقران نے اُسیدن منظوم کو تخت حکومت پر بجائے ملکہ نسیم کے اُٹھایا اور جو لشکر اور سردار کہ سمندریہ مین برائے حفاظت چھوڑے گئے تھے اُنکو اُسکی اطاعت کرنیکو حکم فرمایا اور اہل شہر کو بھی بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی جب اِن سب کامون سے صاحبقران کو فراغ حاصل ہوا پس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راوی بیان کرتا ہی کہ جو بادشاہ و سردار و ساحر و غیر ساحر شریک صاحبقران ہوے یعنے وہ لوگ جو کہ اسیر ہوئے تھے جبکہ دربار اُنکا سمجھا گیا اور اُنھون نے اطاعت کی جو لوگ اہل لشکر سے اُنکے ہمراہ تھے وہ تو اُسوقت مسلمان ہوے تھے اور جو کہ اُنکے لشکر کے لوگ کوہ صحرا مین اِس خیال سے قیام پذیر ہوے تھے کہ دیکھین ہمارے سردار و بادشاہ کے ساتھ صاحبقران کسطور سے پیش آتے ہین اور وہ لوگ صاحبقران کی اطاعت کرتے ہین یا نہین اگر وہ لوگ اطاعت کر لین گے تو ہم بھی اطاعت ضرور کر لین گے کیونکہ بزرگی دین اسلام کی ہمپر بخوبی ثابت ہو گئی دین اسلام برحق ہی اور سب دین باطل ہین جو سوائے دین اسلام کے اور ندّ بون کی پرستش کرتے ہین وہ کفر پرست ہین پس یہ لوگ جو کہ خدائے نادیدہ کو مانتے ہین باطل پرست نہین ہین بلکہ حق پرست ہین اِن اِن خیالات سے کوہ و صحرا مین قیام پذیر ہوے تھے جب یہ خبرین اُن سب کو معلوم ہوئین کہ ہمارے سردارون و شاہون کے ساتھ صاحبقران بمروت و خلق پیش آئے اور اُن سب نے اطاعت صاحبقران و متابعت دین اسلام اختیار کی پس وہ لوگ بھی لشکر اسلام مین آ لئے تھے اور اپنے اپنے بادشاہ و سردار کے

ذریعہ سے دین اسلام اختیار کیا تھا اور لشکر اسلام مین مقیم ہوئے تھے آمدم برسر قصہ جب دربار
برخاست ہوا اور سب سردار و بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے اُسیوقت سے ہر ایک سامان
سفر کرنے لگا چنانچہ امیر خواجہ نے کل لشکر مین بحکم صاحبقران بموجب ارشاد صاحبقران
کے منادی کرادی اُسوقت سے کل اہل لشکر انتظام سفر مین مصروف ہوئے راوی کہتا ہی کہ دوسرے
دن پھر صاحبقران نے دربار کیا اور سب سے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے سامان سفر درست
کرلیا سب نے عرض کیا کہ جی ہان سہراب نے عرض کیا کہ آج غلام مع ملکہ غزالان و سوماق
و ملکہ قسیم کے ہمراہ جزئیل بن ہاشمی کے حضور سے رخصت ہوکر طرف طلسم کے روانہ ہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا بس اُسوقت صاحبقران نے ان سب کو مع جزئیل کے خلعت
رخصت سے سرفراز فرمایا سب سرداروں مین ممتاز فرمایا بس اُسی دن جزئیل مع ایک لاکھ
سپاہ غیر ساحران و ایک لاکھ اسی ہزار لشکر ساحران سے مع سہراب جادو و ملکہ غزالان و
سوماق و قسیم کے بارگاہ شاہی و دیگر بارگاہون و خیمون کے ارابون پر بار کراکے اور خزانہ
ہمراہ لیکر بحکم صاحبقران پیشخیمہ شاہی لیکر روانہ ہوئے سرداران غیر ساحر و لشکریان غیر ساحر
مرکبون پر سوار خود سرون پہ زرہین جسمون مین مسلح و مکمل نشان لشکر کھلے ہوئے اور سرداران ساحر
و سپاہ ساحران بلا ذمین اژدرون پر سوار جھولیان کاندھون پر نشان اُس لشکر کے بھی
کھلے ہوئے انہیں تعریف خداوند کریم تحریر بس اِس شان و شوکت سے جزئیل تو پیشخیمہ لیکر
روانہ ہوا کہ اِسکا ذکر آئندہ ہوگا سب جزئیل پیشخیمہ لیکر روانہ ہوگیا اُسکے بعد صاحبقران نے دربار برخاست
کیا وہ دن گذر گیا شب آئی شب بھی بسر ہوئی بوقت سحر کل لشکر ساحران و غیر ساحران و مسلم و لشکر سابق سب مسلح و مکمل
ہوکر بیرون شہر صف بستہ تھا کہ صاحبقران و بادشاہ تشریف فرما ہون تو کوچ ہو یہان سب اہل شہر دو پہر رات سے
ہر مقام پر مجمع کیے ہوئے بیٹھے تھے اور افسوس کر رہے تھے کہ افسوس صاحبقران نے یہان کچھ دنون
بھی نہ قیام فرمایا ان لوگون کے قدم سے کیا برکت تھی عجب طرح کی ہر طرف خوشی کی حالت تھی یہ
لوگ کیا خلیق ہین ہماری تو زبان نہین ہی جو انکی خلق و مروت کی تعریف کرسکین ہمنے تو ایسے لوگ
آجتک دیکھے ہی نہین تھے بس ہر مقام پر یہی چرچا ہی اور یہی ذکر ہو رہا ہی اہل شہر از زن و مرد سب جناب
صاحبقران کے تشریف لیجانے سے ناخوش ہین بہت رنج و غم مین مبتلا ہین ہر ایک کے قلب
پر بڑا صدمہ ہی ہر ایک رو رہا ہی یہانتک کہ سب سردار اپنے اپنے عزیزون سے کہ جو کہ اِس شہر سمندر
کے تھے در دولت پر حاضر ہوئے اور سب عزیز صاحبقران و شاہان عالیشان و سرداران
صاحبقران بھی در دولت پہ آکر موجود ہوئے محافہ در دولت پر لگائے گئے اُسمین ناموس جو کہ
ہمراہ صاحبقران تھے سوار ہوئے خواصین وغیرہ تانگون مین سوار ہوئین جب ناموس سوار ہو چکے
بادشاہ محل سے برآمد ہوئے مع صاحبقران و عزیزان قریب کے سب کا مجرا ہوا بس بادشاہ
بیرون دربار آئے تخت پر سوار ہوئے سب کو سوار ہونیکا حکم ملا چنانچہ سات سو بادشاہ مرکبون
پر سوار ہوکر سرون پر تاج رکھے گرد تخت شاہی حلقہ باندھکر چلے کوئی سردار شہر سمندر یہ مین
نہین سوائے اُنکے جنکو صاحبقران نے برائے حفاظت شہر مقرر فرمایا تھا بس سواری بادشاہ
کی مثل باد بہاری کے بیرون شہر آئی صاحبقران و بادشاہ نے کل اہل لشکر و منظوم جادو
کو بیرون شہر آکر رخصت کیا وہ لوگ روتے ہوئے سلام و مجرا کرکے شہر مین آئے منظوم جادو

انتظام شہر مین مصروف ہوا ادھر صاحبقران نے ایک ایک سردار کو حکم دیا کہ تم اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہو بس یہ طریقہ مقرر کیا کہ ایک سردار ساحر دوسرا [illegible] ساحر [illegible] سے کل سرداران صاحبقران طرف طلسم گنجینہ کے صاحبقران سے رخصت ہو کر چلے انکے بعد عزیز دن کی نوبت آئی انکے ہمراہ بھی ہر ایک کے لشکر کثیر تھا ادہر ایک ایک سردار ساحر مع لشکر ساحران سب کے تھا اس خیال سے کہ تا کہ سرحد طلسم پر یہ ساحر پہنچا دے [illegible] سب عزیزہ و سردار روانہ ہو چکے اب صاحبقران مع بادشاہ و کل سپاہ ساحران وغیر ساحران کے روانہ ہوئے طبل سکندری پر چوب پڑی نقارۂ سفری گڑگڑایا [illegible] وغیرہ [illegible] سے وہ عقب لشکر ارابون پر بار تھے بس بادشاہ اسلام [illegible] نقاروں کے بجتے ہوئے نشان لشکر لہراتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے طرف طلسم گنجینۂ سلیمانی کے عازم ہوئے کہ اب صاحبقران کا مع لشکر سرحد طلسم پر پہنچنا اور وہاں قیام فرمانا اور بند و بست فتح طلسم مین مصروف ہونا آیندہ تحریر ہوگا بشرط حیات مستعار اب صاحبقران و بادشاہ اسلام و کل سرداران اسلام ساحر و غیر ساحر و عزیزان نیک نام صاحبقران کو اور جبرئیل بن عادی کو مع پنتیس خیمہ کے راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور ادھر [illegible] شاہ کو بھی مع نامدارن کے وچند سردارون و عیارون کے طرف طلسم گنجینۂ سلیمانی کے روان رکھا جاتا ہی اور جناب صاحبقران کو بدولت و اقبال بصد جاہ و جلال اُسکے تعاقب مین یہ دونون قصہ اب آیندہ کے جزون مین تحریر ہونگے اب کچھ حال نقابدار سرخ پوش و زمرد پوش یعنے پسر بدیع الملک شاہزادۂ رفیع البخت تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین شعر از ین قصہ

یکدم فراموش کن + زجائے دگر داستان گوش کن

اب دو کلمہ داستان شاہزادۂ رفیع البخت پسر صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نوجوان کہ یہ جو ملک محرابیہ پر سے جبکہ برائے کمک نقابدار زمرد پوش بنکر آئے تھے اور بعد فتح ملک محرابیہ صاحبقران پر بذریعۂ خواب کے یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ نقابدار میرا فرزند ہی اور نقابدار پر یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ صاحبقران میرے والد بزرگوار ہین اور یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ یہ لڑکا بطن ملکہ ناوک فگن سے ہی بس باہم میل ہوا تھا باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے ملا تھا سب حال بیان کیا بس رفیع البخت بموجب وصیت نامہ لوح لیکر برائے فتح طلسم نور آگین روانہ ہوئے تھے صاحبقران سے رخصت ہو کر مع اپنے لشکر کے اب اُنکا حال قلمبند ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا مخمس بجائے ساقی نامہ

جسے کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد | بھلا وہ خاک کرے یاد بوستان صیاد | عبث عبث نہو تو مجھسے بدگمان صیاد | کھلی ہے کنج قفس مین مری زبان صیاد
ہین ناچار اسے چمن کیا کرون بیان صیاد

خراب تھا مرے ہمراہ سایہ سان صیاد | چمن مین تھا کبھی بن مین ان دنان صیاد | غرضکہ ساتھ ہی پہونچا جہان جہان صیاد | جہان گیا مین گیا دام لیکے وہان صیاد
پھر آشیان مین میری کہان کہان صیاد

بتنگ کردیا دنیا کے کارخانے نے | اٹھایا خاک ملت پہ سر اٹھانے نے | پھنسایا لاکے کہان حیف آب و دانے نے | دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانے نے
وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

کچھ اور ہمکو شکایت نہین یہی ہے گلا | بہار کیا کہ خزان مین بھی دن ایک نہ ملا | اجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا | عبث یہ او ستم ایجاد کیون غضب ٹوٹا
الٰہی ٹوٹ پڑے تجھپہ آسمان صیاد

مزاج نازک صیاد سے مجھے ہے گلا | کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رنجیدہ | جو رو پڑے تو کیا اسنے اسنا میرا پاس | قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کیا
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد

وہ عندلیب خوش الحان ہون ہے میرا شہرہ | ہزار بار کیا بند نطق طوطی کا | بہت نہین اسے ہوتی اگر تمیز ذرا | اثر بیان کو سن سنکے کانپ رہا تھا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہین زبان صیاد

مین ہون صحن گلستان مین تھا میرا بستر | چمن کی سیر میسر تھی مجکو آٹھ پہر | پھنسونگا دام مین آکر مجھے نہ تھی یہ خبر | الٰہی دیکھیے صحبت برار ہو کیونکر
زبان نہ راز ہون مین اور بدزبان صیاد

نہ اسکے دام مین آتا مین نہ مارا ہی زند | یہ کشمکش نہ اٹھاتا مین نہ مارا ہی زند | کبھی قریب نہ جاتا مین نہ مارا ہی زند | فریب دانہ نہ کھاتا مین نہ مارا ہی زند
نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

بیت نگارندۂ معنی دلستان چنین کرد این داستان را بیان چہرہ طرازندگان راہ معنی و فتح کنندگان طلسم مضامین اس داستان تازہ کو صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر قلم ندرت رقم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب نقابدار زمرد پوش یعنے شاہزادہ رفیع البخت اپنے والد بزرگوار یعنے صاحبقران ثالث بدیع الملک نوجوان سے بعد مہم محرابیہ مل کر اور وصیت نامہ دیکھکر لوح الماس لے کر جو کہ بدیع الملک کو مقبرۂ نوذر اور رنگ نشین سے ملی تھی اور نوذر نے وصیت نامہ مین تحریر کیا تھا کہ یہ لوح طلسم ہی رفیع البخت کو دینا کہ وہ اسکے ذریعہ سے طلسم فتح کریگا اپنے پاس امانت رکھنا بدیع الملک نے رفیع البخت کو دی تھی شاہزادہ اس لوح کو پاکر بہت خوش ہوا اور رخصت ہوکر بصد حشم و خدم طرف طلسم نور آگین کے روانہ ہوئے تھے براے فتاحی طلسم نور آگین کیونکہ اس طلسم کے بھی فاتح ہین اور نوذر اور رنگ نشین نے وصیت نامہ مین وصیت کی تھی کہ جو میرے خاندان سے ہو وہ میرے خون کا عوض لے کیونکہ مین بیگناہ مارا گیا ہون چنانچہ ناظرین عالی فہم و بلند طبیعت کو یاد ہوگا کہ یہ داستان اس حقیر نے جلد دوم مین بیان کی ہے یہانتک کہ جبکہ اس نقابدار زمرد پوش نے محرابیہ پر آکر بدیع الملک کی کمک کی تھی بمقابلۂ محراب شاہ اور بعد فتح محرابیہ و خدا پرست ہونے محراب شاہ کے یہ امر قرار پایا تھا کہ کل صبح کو نقابدار سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہوگا بس جو صاحبقران ہوگا وہ بانے لیگا کیونکہ نقابدار نے دعوی کیا تھا کہ مین صاحبقران ہون مجکو بانے مرحمت ہون بس دونون طرف طبل بجا تھا اور دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہو رہی تھی کہ شب کو صاحبقران کو یہ خواب ہوا کہ یہ نقابدار تمہارا فرزند ہے اور تمہارے صلب و بطن سے ماہ ناوک فگن دختر نوذر اور رنگ نشین کے پیدا ہوا ہے اسکا نام شہزادہ

رفیع البخت ہر اُس سے مقابلہ نہ کرے بلکہ وہ صبح کو تمسے ملنے آئیگا اُسکے گلے سے لگانا حال دریافت کرنا وہ سب حال بیان کریگا اُدھر رفیع البخت کو بھی خواب ہوا تھا کہ صاحبقران تمہارے پدر بزرگوار ہیں اور تم اُنکے فرزند ہو تمہاری ماں کا نام ملکہ نادک فگن ہے بس صبح کو اُنکی خدمت مین جاکر قدمبوسی حاصل کرنا وہ تمکو ایک وصیت نامہ دینگے اُس وصیت پر عمل کرنا اور اپنا حال سب بیان کرنا چنانچہ بوقت سحر رفیع البخت بموجب حکم اُس بزرگ کے جو کہ خواب مین تشریف لائے تھے اور سب حال بیان کیا تھا خدمت صاحبقران مین گئے تھے اور وہان صاحبقران اِنکے منتظر تھے چنانچہ باپ بیٹے دونون نے اپنی اپنی حالت بیان کی صاحبقران نے جشن کیا تھا اُسکے بعد وہ وصیت نامہ دیا تھا بس رفیع البخت اُس وصیت نامہ کو پڑھکر اور لوح الماس کو لیکر صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوئے تھے اور صاحبقران بعد رفیع البخت کے جانے کے طرف [illegible] کے عازم ہوئے تھے چنانچہ اُنکی داستان تو تحریر ہوئی مگر جب سے کچھ حال رفیع البخت کا نہین تحریر ہوا اب تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین اور چند سطور بطور یاددہی کے اُس داستان کی بھی تحریر کردیئے تاکہ ناظرین قدرشناس خاکسار اساس کو وہ داستان یاد آجائے آمدم برسر مطلب بس رفیع البخت جو رخصت ہوکر اور اپنا لشکر لیکر روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ اِس شاہزادے کو اِسقدر تعجیل تھی کہ مین کسیطور سے طلسم نور آگین پر پہونچ جاؤن اور اُسکو فتح کرکے اور اپنے نانا کے خون کا عوض ساکنان طلسم سے لون بس یہ شاہزادہ دومنزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا چلا جاتا ہے جب لشکر بہت تھک جاتا تھا تو کسی مقام عمدہ و پر آب و گیاہ پر فروکش ہوتا تھا ایک شب وہان قیام فرماکر پھر روانہ ہوتا تھا اِسیطور سے کئی منزلین طی فرمائین چنانچہ اتفاق سے ایک صحراے سبزہ زار و گلزار فرحت افزا و لزاح دلکشا مین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا مع لشکر گذر ہوا اُس صحرا کی فرحت و فزا دیکھکر سرداروں سے فرمایا کہ اسی مقام پر آج قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے کیونکہ یہ مقام بہت پرفضا و دلکشا ہے یہانکی ہوا بہت نفیس ہے لزاح دلکش ہے سب نے دیکھا کہ واقعی ہر طرف ایک نیا سماں ہے سبزہ نو رُستہ دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرش مخمل گسترده ہے چونکہ وقت سحر تھا ابھی آفتاب اچھی طور سے بلند نہوا تھا اُس سبزہ پر قطرہاے شبنم جو پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر ناسفتہ غلطان ہین ہواے مسیح نفس چل رہی تھی غنچہ مسکرا رہے تھے پھول کھلے ہوئے تھے کسی طرف لالہ کا تختہ تھا کہین [illegible] موتیا موگرا و بیلا و کوڑیالہ کھلا ہوا تھا گلاب و کیوڑے کی الگ خوشبو دماغ جان کو معطر کیے دیتی تھی گلہاے خودرو کی مہک تو غضب ڈھا رہی تھی اپنی طرف دل کو لبھا رہی تھی نسرین و نسترن و سمن و یاسمن کی الگ بہار تھی صنعت باغبان قضا و قدر آشکار تھی وہ صحرا نہ تھا قدرت خدا کا نمونہ تھا باغ شداد بھی اُسکے روبرو بے اصل تھا طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر بیٹھے ہوئے یاد معبود کر رہے تھے اُسکی وحدانیت کا دم بھر رہے تھے قمریان نہالان شمشاد پر بیٹھی ہوئی یاہو یاہو کا دم بھر رہی تھی فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی کوکو کی صدا دے رہی تھی پپیہا الگ پی کہان پکار رہا تھا کوئل الگ کوک رہی تھی بلبلین پہلوے گل سے جدا نہوتی تھین عجب وقت تھا اور عجب وہ صحرا تھا جدھر نگاہ اُٹھ جاتی تھی صنعت خالق بحر و بر نظر آتی تھی شاہزادہ و اہل لشکر سب کے سب اُس صحرا کو دیکھکر خوش ہوئے حمد و ثناے الٰہی کرنے لگے اُس صحرا مین ایک چشمہ [illegible] خضر سے زیادہ مصفا پانی اُسکا تھا نبات سے صاف و شفاف مثل گوہر آبدار کے نایاب حباب اُسکا [illegible] چشمک زن

حباب آسمان پر تھا وہ صفائی و لطافت مین غیرت حوض کوثر و سلسبیل تھا ایسا بیعدیل تھا کہ جسکی صفت زبان قلم سے غیر ممکن ہی پس شاہزادہ نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اسی مقام پر برپا کرو ہم آج اسی صحرا مین قیام کرین گے شب کو اسی مقام پر بسر کرین گے کل یہان سے طرف منزل مقصد کے سفر کرینگے یہ جو حکم فرمایا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے شاہزادہ مرکب پر سوار رہا سردارون سے یہ فرمایا کہ تم لوگ یہان کا انتظام کرو مین ذرا اس صحرا کی سیر کرلون اور اپنے خالق بے نیاز کی صنعت کو ذرا دیکھون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا مقام خلق فرمائے ہین کہ جو کہ بہتر از باغ ارم ہین واقعی کیا خوب صحرا ہی اور کیا عمدہ چشمہ ہی جسکو دیکھکر دل کو فرحت روح کو راحت حاصل ہوتی ہی سردارون نے عرض کیا کہ بہت خوب پس شاہزادہ مرکب کو بڑھاکر صحرا کی سیر کرنے لگا یہان سب سردار انتظام مین مصروف ہوئے بندوبست فروکش ہونے کا کرنے لگے یہ لوگ تو یہان بندوبست مین مصروف ہین انکا حال پھر تحریر ہوگا مگر شاہزادہ جو سیر مین مصروف ہوا اور مرکب کو مہمیز کرکے ایک طرف کو چلا کچھ دور گیا ہوگا کہ دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ اُس صحرا مین واقع ہوا ہی کہ از قلۂ کوہ تا پائین کوہ گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہین وہ کوہ کثرت گلہائے بوقلمون سے دولھن بنا ہوا ہی آبشارین اُس سے جاری ہین مثل ساون بھادون کے اُس سے پانی گر رہا ہی جیسے ساون بھادون مین جھڑی لگتی ہی چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑ رہی ہین مگر اسقدر وہ پانی صاف ہی اور اسطور سے چمکتا ہی کہ جیسے گوہر آبدار بڑے عرصہ تک شاہزادہ اُس کوہ کی سیر کیا کیا اُس صحرا مین جانوران شکاری بھی بہت تھے ہرن نیل گاؤ وغیرہ بکثرت تھے پس شاہزادے کو ہرن وغیرہ کو دیکھکر شوق شکار پیدا ہوا کمان قربان مین سے لی ترکش سے تیر لیا مرغ تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے صید افگنی مین مصروف ہوا کئی ہرن شاہزادے نے تیر سے گرائے اُنکو بقربانی پہونچایا ایک آہو چوکڑی بھرتا ہوا جست و خیز کرتا ہوا درۂ کوہ سے نکلا شاہزادے کی نگاہ جو اُسپر پڑی اُسکو بہت پسند فرمایا اور خیال کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرلو اور لشکر مین لے چلو یہ ہرن بہت خوبصورت ہی یہ خیال دل مین کرکے اُسکی طرف مرکب اُٹھایا وہ ہرن سم مرکب کی صدا سُنکے ایک طرف کو جست و خیز کرتا ہوا چلا انھون نے کمند کے پیچھے ہاتھ مین لیے اور اُسکے عقب مین چلے جب اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور قصد کرتے ہین کہ کمند مارون وہ ہرن جست کرکے صاف نکل جاتا ہی جیسے کمان سے تیر پس یہ اُسکے عقب مین مرکب کو مہمیز کرتے ہین برابر مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین مگر وہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی اسی دوا دوش مین کوئی پہر بھر دن آگیا یہ اُس صحرا سے کوئی کوس دو کوس اور دور نکل گئے اب انکو بھی غصہ آگیا کہ یہ ہرن ہاتھ نہین آتا ہی جب تلک اسکو اسیر یا ہلاک کیے ہوئے نہ واپس ہونگا راوی کہتا ہی کہ شاہزادہ مرکب اُٹھائے ہوئے عقب ہرن مین چلا جاتا ہی ہرن بھی جست و خیز کرتا ہوا آگے آگے روان ہی شاہزادہ حیران ہی کہ کیونکر اسکو اسیر کرون دام کمند مین دستگیر کرون یہی فکر و تردد ہی جب قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف مثل شعلہ کے حلقۂ کمند سے نکل جاتا ہی جب اسطور سے شاہزادہ بہت سرگردان و حیران ہوا ہرن ہاتھ نہ آیا تو اب قصد فرمایا کہ اسکو تیر سے گرادون پس کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر لیا تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے اور ہرن کو تاکا وہ نشانہ سے الگ ہو گیا اور بھاگا یہ اسپ مرکب اُٹھاکر چلے مرکب بھی پسینہ مین غرق مرکب کی زبان نکل آئی ہی ہانپ رہا ہے مگر راکب کے اشارہ پر چلا جاتا ہی شاہزادہ کا بھی یہی عالم ہی کہ پیاس کا غلبہ ہی مگر اپنی ضد مین قسم

کھائی ہو گی جبتک اسکو ہلاک نہ کر لونگا واپس نہونگا نوبت باینجا رسید کہ ہرن ایک مقام پر پہونچکر
چوکڑی بھولا چونکہ اُسکی قضا ابھی زندہ کیونکر اسیر ہوتا بس اُنھون نے برہم ہو کر نشانہ تاک کر جو
چلہ کشی سے خدنگ کو رہا کیا وہ جاکر پٹھہ پر پڑا اترا دو ہو گیا زخم کاری لگا ہرن نے تیر کھا کر پیچ کھایا
اور زمین پہ گرا یہ مرکب بڑھا کر چلے وہ سنبھلا اور اُٹھکر بھاگا مگر زخمی ہو چکا تھا اور زخم کاری بھی لگا
تھا تھوڑی دور پر جاکر گرا یہ مرکب اُڑھا کر اُسکے قریب آئے اور مرکب پر سے اُتر کر اور قرولی کمر سے
نکال کر اُسکو بتکبیر پہونچایا ذبح کیا ایک سایہ درخت مین آکر ٹھہرے زین پوش بچھا لیا چونکہ دوپہر سے
زیادہ دن آچکا تھا کہ یہ اُس ہرن کے عقب مین سرگردان رہے دوپہر کامل ہران نے پریشان
کیا تھا اب تمازت آفتاب بھی زیادہ ہو گئی تھی اور یہ ہلکان بھی بہت ہوئے تھے انھون نے اپنے
خیال سے کہ تم تھک بہت گئے ہو تھوڑی دیر اس درخت کے سایہ مین دم لیلو تا کہ پسینہ خشک
ہو جائے اور یہ تمازت آفتاب وحدت و شدت بھی کم ہو جائے مرکب بھی راحت پائے پھر
سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف جانا یہ دل مین سوچکر مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرا مین مصروف ہوا اور
خود زین پوش بچھا کر زیر درخت بیٹھے ہرن سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہے یہ بیٹھے ہوئے ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا کھا رہے ہین پسینہ خشک ہو گیا ہے وہ جو پیاس کی شدت تھی وہ بھی کم ہو گئی ہے اب
یہ بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہین دیکھ رہے ہین کہ درندے اپنے اپنے مقام سے نکل کر برائے
تلاش آذوقہ جا رہے ہین وہ صحرا سے پر بہار ہے باوجودیکہ دوپہر کا ہنگام ہے مگر تاہم بھی گل و ریاحین
کی کثرت ہے عجب خالق بحر و بر کی قدرت ہے ہر طرف نکہت گل سے صحرا مہکا ہوا ہے گل لالہ کھلا
ہوا ہے یہ اپنے دل مین بیٹھے ہوئے تعریف و صفت خداوند کریم کی کر رہے ہین کہ یکایک
صحرا کی طرف سے گرد اُٹھی دیکھا کہ وہ گرد اسی طرف چلی آتی ہے بس وہ گرد اُنکے قریب
آکر تھمی اور دامن گرد منکشف ہوا اُس دامن گرد سے ایک سو چالیس علم پیدا ہوئے یہ جو کہ
یہ ثابت کر رہے تھے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہ کے ہین فیلان مست کی پشت پر علمدار
بیٹھے ہوئے پھریرے علمون کی بغلون مین دبی ہوئی ہین پھریرون پر نشانون کے تعریف خداوند
تعویذیہ کی تحریر ہے پھریرے اُڑتے ہوئے ہاتھیون کی مستکون پر آ پہنچنے لگے ہوئے علمدارون
کے سرون پر پگڑیان سرخ بندھی ہوئی ہین سرخ وردیان پہنے ہوئے چلے آتے ہین بس وہ
علم و نشان شمال کی سمت سے آتے تھے جنوب کی سمت کو چلے یہ بیٹھے ہوئے دیکھا کیے کہ
عقب مین اُن ہاتھیون کے اور جلوس سواری تھا جب وہ بھی گذر گیا شاہزادے نے دیکھا
کہ ایک تخت پر بادشاہ سوار ہے تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے زر نگار پہنے ہوئے موتیون کے
مالے گلے مین سپر و شمشیر سامنے رکھی ہوئی پہلوئے تخت مین دو پہلوان گینڈون پر سوار دریائے
آہن مین از سرتا پا غرق کیے خود سرون پر دستانین ہاتھون مین زرہین پہنے ہوئے موزے پاؤن
مین مگر عجب مہیب صورتین ہیبت ناک شکلین بڑے بڑے دانت خوب قوی ہیکل ضلالت و کفر کے نشان
اُنکے عقب مین لشکر بیکران چلا آتا تھا عقب لشکر مین ایک بہادر اور منیم گرتا آتا تھا غرضکہ شہزادہ نے جو اس
لشکر کو جاتے ہوئے دیکھا خیال فرمایا کہ یہ لشکر کہان جاتا ہے اور یہ بادشاہ اور کل اہل لشکر کافر ہین
انکا نام بھی دریافت کرنا ضرور ہے بس یہ خیال دل مین کر کے اپنے مقام پر سے اُٹھا اور اُس مقام پر
آیا کہ جہان پر سے کل لشکر گذر رہا تھا جب سب لشکر چلا گیا عقب لشکر مین چند دوکاندار لشکر بیع اقبال و

دیگر دوکاندار جو برائے راحت لشکر ہمراہ رہتے ہین وہ بھی گذر گئے تب شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا کہ یہ لشکر کدھر کو جاتا ہی اور یہ کون بادشاہ ہی اُنھون نے کہا کہ ای مسافر آگاہ ہو کہ یہ لشکر شہر بیدار سے آیا ہی اور بیدار شاہ تصویر پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی اور یہ دونون سپہ سالار ہین جو کہ برابر تخت کے گینڈون پر سوار ہین انمین ایک کا نام قہار شیر پیکر ہے اور دوسرے کا نام مقصود دیو پیکر ہی زبر دستان روزگار سے ہین رستم و اسفندیار انھین کے خوف سے دامن کفن سے مُنھ چھپا کر گوشۂ لحد مین جا کر پوشیدہ ہوئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور انکی غلامی اختیار کرتے اِس بادشاہ کے ہمراہ ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر ہی یہ بادشاہ اپنے بھائی پر لشکر کشی کر کے جاتا ہی کیونکہ وہ مرتد ہو گیا اپنا اُسنے مذہب ترک کیا زمرد پرستی اختیار کی ہی یہان سے تھوڑی دور پر ایک قلعہ ہی کہ نام اُس قلعے کا قلعۂ کشوریہ ہی اُس قلعہ مین وہ رہتا ہی قلعۂ کشوریہ کے نزدیک ایک بہت بڑا ملک ہی کہ نام اُس ملک کا انوریہ ہی وہان کا حاکم کہ جسکا نام دلدار شاہ ہی وہ بہت زبردست ہی اور اُسکے پاس لشکر بھی بکثرت ہی وہ بادشاہ زمرد پرست ہی اُسنے بہت سے ملک جو کہ زمرد پرست نتھے اپنی زور و طاقت سے سب ملکون کو فتح کیا اور زمرد پرستی کو رواج دیا چنانچہ قلعۂ کشوریہ پر بھی لشکر کشی کی حاکم قلعۂ کشوریہ نے مقابلہ کیا چونکہ اُسکے پاس لشکر کم تھا اور دلدار شاہ سپاہ کثیر رکھتا تھا حاکم قلعۂ کشوریہ نے کہ جسکا نام شداد شاہ ہی شکست کھائی اور اُسکی اطاعت اختیار کی اور دین زمرد پرستی قبول کیا ای مسافر دلدار شاہ کا ایک فرزند ہی کہ جسکا نام خسرو شیر دل ہی بہت صاحب زور و طاقت و قوت ہی اُسکی بہادری کا عالم عالم مین شہرہ ہی بس اُسی کے سبب سے دلدار شاہ ہر ایک ملک پر غالب آتا ہی اور بہت سے پہلوان بھی ہین ایک سپہ سالار ہی کہ جسکا نام قہرمان پنجہ گیر ہی بہت بڑا دلیر و بہادر ہی بس جب ہمارے بادشاہ کو یہ خبر ہوئی کہ تمھارے بھائی شداد شاہ نے دلدار شاہ کی اطاعت اختیار کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا زمرد پرست ہو گیا دوسرے بہت سے ملک جو باپ دادا کے ترکے مین پائے تھے سب پر دلدار شاہ نے قبضہ کر لیا بہت غصہ آیا اور اُسیوقت کمر بندی کا حکم دیا اور یہ لشکر لے کر اُدھر کو روانہ ہوئے بس یہ لشکر قلعۂ کشوریہ پر جاتا ہی یہ جو بیان کیا شاہزادہ سنکے خاموش ہو رہا مگر اُن سب نے دیکھا تھا کہ ایک جوان رعنا مہر طلعت ماہ رخسار ہی پوچھا کہ آپ کدھر کو جاتے ہین کیا آپ اکیلے ہین شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تاجر ہون میرا قافلہ عقب مین آتا ہی سمندریہ کو جاتا ہون مین شکار کھیلتا ہوا آگے بڑھ آیا ہون قافلہ آئے تو روانہ ہون یہ کہکر اُس درخت کے بیچ مین آ لئے وہ لشکر سامنے شاہزادے کے چلا گیا بس جب کسی قدر دھوپ کی حدت کم ہوئی اور وہ تھکن برطرف ہوئی مرکب بھی گھانس وغیرہ کھا کر آسودہ ہوا شاہزادے نے زین پوش مرکب پر رکھا تنگ وغیرہ کسکر سوار ہوئے ہرن کو شکار بند مین باندھ لیا اور طرف اپنے لشکر کے چلے یہ تو اُدھر سے جاتے ہین اُدھر جب اہل لشکر خیمے وغیرہ برپا کر چکے سب اپنے اپنے مقام پر فروکش ہوئے سردار شاہزادے کا انتظار کرنے لگے جب بہت عرصہ ہوا تو لاہور تیز گام جو کہ عیار شاہزادہ ہی اپنے وقت کا عمرو ثانی ہی اُس سے سردارون نے کہا کہ ای مہتر بڑا عرصہ

عرصہ ہوا کہ شاہزادے یہ فرماتے ہوئے کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو مین صحرا کی سیر کرتا ہون اِس طرف کو تشریف لیگئے تھے ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا چلکر دیکھین کہ شاہزادے کہان ہین اور کیا سبب ہی جو عرصہ ہوا لاہور نے کہا کہ مجکو خود تشویش ہے غرضکہ چند سردارون کو لاہور ہمراہ لیکر اُس طرف چلا کہ جدھر کو شاہزادہ روانہ ہوا تھا جبکہ اُنکے ہمراہ صحرا کے قریب پہونچا دیکھا کہ کئی ہرن شکار کیے ہوئے پڑے ہین لاہور نے سردارون سے کہا کہ یہ ہرن ہمارے آقا نے شکار کیے ہین مین خیال کرتا ہون کہ کسی ہرن کے تعاقب مین گھوڑا ڈالے کسی سمت چلے گئے ہین بس لاہور اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر نشان قدم راہوار دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اور تلاش شاہزادے مین مصروف ہو کر سامنے سے گرد اُڑتی جبکہ دامن گرد شگفتہ ہوا اُس گرد سے شاہزادہ کو دیکھا کہ مرکب پر سوار ایک ہرن ذبح کیا ہوا فتراک سے بندھا ہوا ادھر کو چلے آتے ہین سردار اپنے آقا کو دیکھکر قاش زین سے فرش زمین پر آئے سعادت ملازمت حاصل کی لاہور نے عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے ہمکو بڑی فکر تھی آخر الامر ناچار ہو کر ان سردارونکو ہمراہ لیکر آپکی تلاش کو چلے تھے خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل شامل حال کیا کہ دیدار فائض الانوار شاہزادہ سے مشرف فرمایا اتنے عرصے مین اور سب سردار بھی جو کہ لشکر مین باقی رہگئے تھے آکے شاہزادے کے قدمبوس ہوئے اور بکمال ادب اُنھون نے بھی دست بستہ عرض کی شاہزادے نے تمام حال بیان کیا اپنا براے شکار صحرا مین جانا اور اُس ہرن کا ظاہر ہونا اِس خیال سے کہ اسکو زندہ پکڑلون گھوڑے کو ہرن کے تعاقب مین بسرعت تمام مہمیز کرنا اور دوپہر سرگردان رہنا آخر تیر سے شکار کرنا اور اپنے شکار کو ایک مقام پر رکھکر آپ صحرا کی سیر کرنا اتفاقاً ایک لشکر کثیر کا صحرا سے نمودار ہونا اور اپنا بھی وہان سے اپنے شکار کو لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہونا بس سردارون نے شہزادہ سے عرض کیا کہ وہ لشکر کسقدر فاصلہ پر اترا ہی شہزادے نے فرمایا کہ قریب ہی یہان سے کچھ فاصلے پر ایک صحرا فضا ہی وہین مقیم ہی غرضکہ شاہزادہ یہ باتین کرتا ہوا فرودگاہ پر آیا مرکب سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا خاصہ نوش فرمایا چونکہ دن تمام ہو چکا تھا رات ہوگئی تھی بس وہ شب شہزادے نے اُسی مقام پر بسر کی جب سفیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا شاہزادہ بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کرکے نماز سحر ادا فرمائی بعد فریضۂ سحری کے جب سردار حاضر ہوئے شاہزادے نے فرمایا کہ لشکر تیار رہو ہم طرف قلعۂ کشوریہ کے کوچ کرینگے اور جبتک کہ دلدار شاہ و اہل لشکر دلدار شاہ و بیدار شاہ سب کو دائرۂ اسلام مین نہ لاوینگا اُسوقت تک طرف اپنے کام کے نہ روانہ ہونگا کیونکہ یہ امر ہم لوگون پر فرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو دین اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرین اور جہاد پر کمر کسی باندھین اور راہ خدا مین جہاد کرین اور اپنی شوکت بڑھائین تاکہ لوگ ہماری طرف آئین بس لشکر میرا طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہو جو کہ یہان سے بہت قریب ہی حکمت و مشیت خداوند کریم مین یہی گذرا تھا کہ یہ سب لوگ میری کوشش سے مسلمان ہون اِسی سبب سے تو میرا اِس طرف کو آنا ہوا یہ مقامات بھی خارستان ضلالت سے پاک و صاف ہون جو کہ منکر دین وہ ہلاک ہون تاکہ اور لوگون کو گمراہ نہ کرین اور وہ لوگ جو کہ اپنے دلون مین کسی وقت سے نور اسلام کو کسی سبب سے پوشیدہ رکھتے ہین ظاہر کرین اور گمراہ کرنے والون کے شر سے بچین یہ کہکر شاہزادے نے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا بس اُسی وقت کل لشکر تیار ہوگیا اور بموجب حکم شاہزادہ طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اور اب حال قلعۂ کشوریہ و بیدار شاہ کا تحریر ہوتا ہی راوی کہتا ہی کہ بیدار شاہ مع ایک لاکھ چالیس ہزار لشکر جرار و سپہ سالاران نامدار کے راہ طی کرکے قریب قلعۂ کشوریہ کے پہونچا مقام مناسب دیکھکر خیمہ زن

ہوا بادہ گاہین وغیرہ ہریا ہوئین لشکر اُترا یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر ہرکارون نے شہداد شاہ
کو خبر پہونچائی کہ ای بادشاہ آگاہ ہو جیے کہ آپ کے بھائی صاحب یہ خبر پاکر کہ آپ نے اطاعت
دلدار شاہ کی اور اُنھون نے کئی ملک آپکے آپ کے قبضے سے لے لیے اور آپ نے
دین زردہشت پرستی اختیار کیا اور اُنکو خراج دینا قبول کیا لشکر کشی کر کے تشریف لاتے ہین
بیرون شہر گلشورہ مع لشکر فروکش ہوے ہین یہ سنکے شہداد شاہ کے حواس جاتے رہے رنگ زرد
متغیر ہو گیا اپنے اہل دربار سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ اس امر کی بھائی صاحب کو خبر ہو گئی اور
وہ لشکر کشی کر کے آ گئے کیا جواب دون اب نہ یہ ہو سکتا ہی کہ دلدار شاہ کی اطاعت سے
سرگردانی کرون کیونکہ دلدار شاہ سے اور مجھ سے اقرار ہو چکا ہی اور اُس سے ہر وقت کا سامنا
ہی وہ لشکر کثیر رکھتا ہی اور بھائی صاحب مین بھی اسقدر طاقت و قوت نہین ہی اور نہ اسقدر
اُنکے پاس لشکر ہی نہ پہلوان ہین جو دلدار شاہ سے لڑ سکین اور مقابلہ کر سکین اگر جرأت کر کے
مقابلہ بھی کرین تو سواے شکست اُٹھانے کے کچھ نہ حاصل ہوگا پس جب یہ امر ظاہر ہی تو مین
کیونکر اُنکی اطاعت کرون نہ مین اپنے مین اسقدر قوت اسوقت پاتا ہون کہ بھائی صاحب سے
مقابلہ کر سکون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر بہت ہی اور اُنکے ساتھ پہلوان زبردست ہین اب کیا کیا جاے
یہ تو کبھی نہ کرونگا کہ دلدار شاہ کی اطاعت ترک کرون اور اُسکو اپنا دشمن بناؤن پس اسنے
قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرونگا اور دلدار شاہ سے کمک طلب کرونگا یہ جو شہداد شاہ نے کہا مشیران
سلطنت و ارکین دولت نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ راے حضور کی بہت عمدہ اور نہایت ٹھیک
ہی پس ایک عرضی خدمت دلدار شاہ مین روانہ فرمایئے اور اُنسے کمک طلب فرمایئے جبتک
وہان سے کمک آئے اُنسے قلعہ بند ہو کر مقابلہ فرمایئے یہ راے جو سب نے دی اُسوقت شہداد
نے ایک عرضی اس مضمون کی کہ ای بادشاہ ذیجاہ والا شہنشاہ گردون پناہ فلک تمکین والا نشست و پناہ غریبان
دام اقبالہ بعد اداے آداب کے واضح راے عالی ہو کہ میرا بڑا بھائی بہار شاہ جو کہ شہر جبارزرہ یہ
کا حاکم ہی میرے مطیع ہونے کی خبر پاکر کہ مین نے آپکی اطاعت کی لشکر کثیر لیکر بعزم جنگ و پیکار چڑھ آیا ہی
اور اُسکا قصد ہی کہ مجھکو اس امر کی سزا دے مین اپنے مین اسقدر قوت نہین پاتا ہون کہ اُس سے مقابلہ
کر سکون لہذا میری کمک فرمایئے بہت جلد یا تو خود تشریف لایئے یا کسی سردار زبردست کو بھیجیے
کہ جو کہ اس کردار کی اُسکو سزا دے زیادہ کیا تحریر کرون یہ عرضی لکھکر طرف شہر انوریہ کے پاس
دلدار شاہ کے روانہ کی ایک شتر سوار تیز رفتار کے ہاتھ بعد ازین یعنی عرضی کے روانہ کرنیکے
اپنے سردارون کو حکم دیا کہ قلعے کی آراستگی کرو چنانچہ اُسی وقت سے قلعہ آراستہ و پیراستہ اسباب
جنگ سے ہونے لگا خندق مین پانی بھروا دیا گیا توپین وغیرہ برج و فصائل پر لگا دی گئین پہرہ
چوکی سپاہ جنگی کا ہر مقام پر مقرر کر دیا گیا در قلعہ بند کر لیا گیا پل تختہ لب خندق پر سے اُٹھا لیا گیا خلاصہ
یہ کہ اپنے نزدیک خوب قلعہ کا بند و بست کر لیا بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کیا اُدھر وہ شتر سوار
شہر کے دوسری طرف سے نکلکر طرف انوریہ کے روانہ ہوا اور شہر انوریہ مین پہونچکر دربار
دلدار شاہ مین اپنی خبر کرا کے گیا بادشاہ کو مجرا کیا اُسکو جگہ ملی بیٹھنے کو یہ سلام کر کے بیٹھا شہداد
شاہ کی عرضی دی بادشاہ نے میر منشی کو طلب کر کے عرضی کے پڑھنے کا حکم دیا اُسنے عرضی
پڑھی جب بادشاہ مضمون عرضی سے آگاہ ہوا حکم دیا کہ ہماری طرف سے لکھدو کہ تم اطمینان رکھو

ابھی خود لشکر لیکر آتا ہون اور اُس سرکش کو سزا دیتا ہون تم کسی قسم کا خوف نہ کرو مجھکو
اپنے پاس خاص منشی سے وہی مضمون لکھنا عرضی پر تحریر کردیا اور اُس شتر سوار کے حوالے کیا
اور خلعت بہ حکم بادشاہ کے اُسکو دیا وہ جواب عرضی لیکر اور بادشاہ کو سلام کرکے بیرون
دربار آیا شتر پر سوار ہوکر اور راہ طے کرکے قلعہ مین آیا شمداد شاہ کو دیا یہان دربار تھا شمداد شاہ
بہ اطمینان بیٹھا تھا کہ مین قلعہ کا بندوبست کرچکا ہون کہ شتر سوار نے عرضی کا جواب لاکر دیا شمداد
شاہ نے وہ عرضی کا جواب خود پڑھا اور بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا کہ خود بادشاہ
لشکر لیکر تشریف لاتے ہین بس اُنکی تشریف آوری تک مین قلعہ بند رہونگا اُسکے بعد باہر
نکلکر اور اُنکا شریک ہوکر مقابلہ کرونگا یہان بعد روانہ کرنے جواب عرضی کے دلدار شاہ
نے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ کل لشکر قریب بیس لاکھ کے تیار رہے ہم براے گوشمالی شمداد شاہ
کوچ کرینگے بس بموجب حکم بادشاہ کے سردارون نے بندوبست کیا شب بھر مین تین
لاکھ سپاہ تیار ہوکر آمادہ سفر ہوئی دوسرے دن بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے شہر زلفار مین
اپنی طرف سے اپنے وزیر کو نائب اپنا کیا اور ہیچ اپنے فرزند شیر دل کو دیکر ہوا اپنا ہمدل
اور اپنے سپہ سالار قہرمان خنجر گیر کو ہمراہ لیکر تیس لاکھ سپاہ سے طرف قلعہ کشور بہ
کے براے گوشمال شمداد شاہ کوچ کیا یہ راہ طے کرتا ہوا منزلیں چلا آتا ہے اُسکو راہ مین رکھا جاتا
ہے حال اسکا آیندہ تحریر ہوگا یہان جب شمداد شاہ نے لشکرکشی سنی ایک رات اسنے
آرام سے بسر کی بوقت سحر اسنے دربار کیا اور اہل دربار سے کہا کہ مجھکو اس امر کا یقین تھا
کہ جب شمداد شاہ میرے لشکرکشی کی خبر پاویگا بس فوراً زنہار و عفو کی درخواست مین حاضر ہوگا
اور نذر گذرانے گا اور میری بندگی و عقیدت کو سر سے بجا لاویگا اور دلدار
شاہ کی اطاعت ترک کریگا مگر مجھکو اس امر کا تعجب ہے کہ کل سے مین یہان آیا ہون اور اسکو
اس امر کی خبر ضرور ہوئی ہوگی کہ مین اس قصد سے آیا ہون مگر وہ نہ آیا اسکا کیا سبب ہے اہل
دربار و وزیران نامدار و مشیران نیک کردار نے عرض کیا کہ یہ امر جو آپ نے ارشاد فرمایا بہت
درست ہے مگر آپکو لازم ہے کہ ایک سرفراز نامہ تحریر فرمایئے اُسکو ذرا ڈرایئے اور طلب فرمایئے تاکہ اُسکو بھی
یہ امر ثابت ہو کہ آپ اس غرض سے تشریف لائے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا نامہ تحریر کیا
جاوے مگر ایک اور امر ہے کہ جبتک نامہ تحریر ہو چند ہرکارے جاکر خبر لائین کہ شمداد شاہ کس فکر
مین ہے اور کیا کر رہا ہے آیا اُسکو اس واقعہ کی خبر ہے یا نہین یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسکا عیار کہ جسکا نام
مہتر فرقوت تیز نگاہ ہے اسنے عرض کیا کہ مین ابھی ہرکارے روانہ کرتا ہون اُسکے ساتھ سوا
شاگردون مین سب اُسنے اُنہین سے چند کو طلب کرکے کہا کہ تم قلعہ کشور بہ مین جاؤ اور بہت جلد یہ خبر
دریافت کرکے حاضر ہو کہ آیا ہمارے بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر شمداد شاہ کو ہوئی یا
نہین اگر ہوئی تو وہ کس فکر و تردد مین ہے جو ابھی تک خدمت بادشاہ مین نہین حاضر ہوسکے
وہ عیار یہ حکم پاکر اُسی وقت بارگاہ سے نکلکر طرف قلعے کے روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے
دبیر کو طلب کرکے فرمایا کہ ایکنامہ ہماری طرف سے شمداد شاہ کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ
اے برادر ہمجان برابر قوت بازو و وزیر بہلوزاد عمرو بعد دعاے ترقی درجات کے معلوم کرو
کہ جب مجھکو خبر یہ معلوم ہوا کہ تمپر دلدار شاہ نے لشکرکشی کی تھی پہلے اُس سے مقابلہ کیا سبب

نہ لڑ سکے اور اُسنے بہت سے ملک آبائی تمھارے کہ جنمین میرا بھی حق تھا اور مین نے خود تمھارا رخیال سے اُنپر قبضہ نہ کیا تھا کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو تم ہی قابض رہو مین کیا تم سے لڑون کیونکہ مین نے خود اپنے قوت و بازو سے بہت سے ملک فتح کیے اور وہ ابتک میرے قبضے مین ہین مجھکو کیا ضرورت ہی یہ ہی حکومت کرے اُنکو تمنے یون تباہ کیا اور مجھکو خبر نہ کی اُسپر طرہ یہ کیا کہ اُسکی اطاعت کی اور اُسکا مذہب قبول کیا اور اس باطل خدا کی پرستش اختیار کی جو کہ ہمیشہ مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ و برباد پھرا اور ایک سے دامن مین پناہ گزین ہوا اور اُنکا کچھ نکر سکا اور اُس خدا کی اطاعت ترک کی جو کہ اسوقت تک خلائق مین موجود ہی اُسکو چھوڑ دیا یہ کیا حرکت ہی بس تمکو لازم تھا کہ جب دلدار شاہ لشکر لے کر آیا تھا تمنے مجھکو اطلاع کی ہوتی بہتر اگر اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیتا اور اُسکو خود اپنا فرمانبردار کرتا پہلے خبر نہ کی جو جی چاہا وہ کیا اُسکا نتیجہ اُٹھایا مگر انجام کو نہ خیال کیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا بس اب تمکو لازم ہی کہ میرے نامہ کو دیکھتے ہی میرے پاس آؤ اور اپنے دین آبائی کو اختیار کرو اور دلدار شاہ کی اطاعت ترک کرو مین دلدار شاہ سے سمجھ لونگا وہ مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی تم کچھ اسکا خوف نہ کرو اگر میرا کہنا نہ مانو گے اور خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ مین سواران سپاہ سے قلعے پر حملہ کرونگا اور قلعے کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر گرا دونگا اور کل رعایا شہر کو قتل کر ڈالونگا اور تمکو گرفتار کر کے سب کو برباد کر دونگا آگے آئندہ تمکو اختیار ہی بس اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ بادشاہ نے دبیر سے کہا دبیر نے نامہ تحریر کیا یہان تو نامہ تحریر ہوا ہی اُدھر دو ہرکارے جو براے خبر قلعہ گلگشت روانہ ہو چکے تھے راہ طے کر کے قریب قلعہ پہونچے اب جو قلعہ کی طرف دیکھا اُس کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ پایا اور خندق کو پانی سے مملو اور دیکھا کہ توپین وغیرہ قلعے پر چڑھی ہوئی ہین در قلعہ بند ہی یہ جو ان ہرکارون نے دیکھا قریب جا کر آواز دی کہ اے قلعے کے لوگون در قلعہ کھولدو ہم مسافر ہین شہر مین داخل ہو کر آرام سے بسر کرین جو لوگ قلعے پر تھے اُنھون نے آواز دی کہ اگر مسافر ہو تو واپس جاؤ در قلعہ نہ کھلیگا کیونکہ لشکر غنیم قریب قلعہ فروکش ہی ایسا نہو کہ کوئی لشکر حریف کا جاسوس وغیرہ براے خبر چلا آئے اور کسی تدبیر سے حریف قلعے مین داخل ہو جائے آجکل اس شہر و قلعہ مین مسافر وغیرہ کے آنیکا حکم نہین ہی اور کسی طرف چلا جائے بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی آنے نہ پائے قلعے مین نہ آنے دینا یہ جو اُن ہرکارون نے سُنا فوراً وہان سے طرف اپنے لشکر کے واپس آئے اور داخل بارگاہ ہوئے یہان نامہ تیار ہو چکا تھا کہ یہ عیار رکہ پہونچے بادشاہ نے عیارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے اُنھون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار قلعے کیطرف گئے جب قریب قلعہ پہونچے تو خندق کو پانی سے بھرا پایا پل تختہ کو اُٹھا ہوا پایا در قلعہ بند تھا توپین وغیرہ قلعے پر آراستہ تھین برج و فصیل آلات حرب و ضرب سے پیراستہ تھے یہ واقعہ دیکھکر ہمنے آواز دی کہ ہم مسافر ہین در قلعہ کھولدو تاکہ ہم داخل ہون راحت و آرام پائین آواز دی اہل قلعہ نے کہ در قلعہ نہ کھلیگا حکم بادشاہ کا نہین ہی کیونکہ حریف مقابلہ مین فروکش ہی ایسا نہو کہ تم لوگون کے ہمراہ جاسوس لشکر حریف کے نہ آجائین ہم قلعے کا دروازہ ہرگز نہ کھولینگے بادشاہ کا حکم نہین ہی جب ہمنے یہ سُنا تو واپس آئے خداوند قلعہ کو خوب آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ کیا ہی ہم اندر قلعے کے نہ جا سکے جو وہان کے حالات دریافت کرتے یہ جو بادشاہ

نے ہرکارون کی زبانی سُنا بہت برہم ہوا اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوا کہ شداد کو غرور ہوگیا ہی
وہ میرے کہنے پر عمل نہ کریگا وہ مقابلہ کریگا اِسی سبب سے وہ خبر آنے کی پاکر نہین آیا بلکہ قلعے
کا بند و بست کیا وہ اپنے نزدیک یہ خیال کرتے کہ قلعہ کوئی نہین لے سکتا ہی قلعہ بند ہوا ہی
مجکو قسم ہی مہر خداوندی کی ایک دم مین قلعے کو خالی کرالونگا وہ اپنے نزدیک سوچا کیا ہی یہ کہکر
دبیر سے کہا کہ اِسقدر نامہ مین اور تحریر کردے کہ مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ تمنے میرے آنے کی خبر پاکر
اور یہ خیال کرکے کہ ہم مقابلہ کرین قلعہ بند ہوکر بیٹھے ہو مین نے ایسے گھروندے بہت سے
مٹا دیے ہین میرے نزدیک اِس قلعے کی کیا حقیقت ہی جسوقت ماہ دولت نے قصد کیا کھڑی
سواری قلعہ لے لیا بس خیریت اِسی مین ہی کہ ابھی اِس حرکت سے باز آؤ اور اِن خیالون کو دور
کرو اور آکر حاضر ہو آیندہ اختیار رہی یہ تحریر کرکے وہ نامہ اپنے عیار کو دیا کہ نامہ لے کر تم خود جاؤ اور
شداد شاہ تک نامہ پہونچاؤ اگر قلعے مین جانا نہ ملے تو جو اُسوقت مناسب ہو وہ کام کرنا نامہ اُس تک
ضرور پہونچانا اور ضرور جواب لانا بس فرتوت تیز نگاہ نے وہ نامہ لیا اور سر سے باندھکر
بیرون بارگاہ آیا اور پاسے شاطری مارتا ہوا طرف قلعے کے روانہ ہوا اُدھر اُن لوگون نے شداد
شاہ کو اِس حال سے آگاہ کیا کہ چند مسافر آئے تھے کہتے تھے کہ در قلعہ کھولدو ہم اندر شہر کے
آئین گے سُننے اُسنے کہا کہ در قلعہ نہ کھلے گا بادشاہ کا ہمارے حکم نہین ہی واپس جاؤ وہ بہت کہا
کیے ہمنے در قلعہ نہین کھولا وہ واپس گئے شداد شاہ نے کہا کہ تمنے خوب کیا کوئی آئے در قلعہ
نہ کھولنا وہ مسافر نہ تھے بلکہ لشکر حریف کے جاسوس تھے اِس فقرہ سے قلعے مین آنا چاہتے
تھے وہ لوگ پھر اپنے مقام پر آکر ٹھہرے کہ دیکھا صحرا سے گرد بلند ہوئی ایک عیار نامہ سر سے باندھے ہوئے پاسے
شاطری مارتا ہوا چلا آتا ہی جب وہ قریب قلعہ آکر پہونچا لب خندق کھڑا ہوا یہان شداد شاہ دربار مین بیٹھا ہی
سب سردار حاضر دربار ہین یہ کافر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی کہ جب بیدار شاہ اِدھر آئیگا اور قلعے کو
آراستہ پائیگا تو ضرور واپس جائیگا اِس خیال سے کہ قلعے کا لینا بہت مشکل ہی اگر مقابلہ بھی ہوا تو وہ
قلعے پر سے توپین مارونگا کہ یاد کریگا پھر اُسکا ہوا نہ پڑیگا کہ قلعے پر یورش کرے اِس عرصے مین
دلدار شاہ مع لشکر کے آجائیگا بس وہ شکست دے کر بھگا دیگا سب کافر اُسکی ہان مین ہان
ملا رہے ہین اُدھر بیدار شاہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا اپنے سردارون سے یہ کہہ رہا ہی کہ جواب
نامہ آلے تو مین بند و بست کرون اگر شداد شاہ نے اطاعت اختیار کرلی تو خیر اور اپنا مذہب
قدیم اختیار کرلیا ورنہ کل ہی تو مین قلعے پر یورش کرونگا اور قلعے کو لے لونگا یہ میرے ہاتھ سے بچکر
جاتا کہان ہی اپنے نزدیک بہت بڑی حفاظت کی ہی قلعہ بند ہوا اتنا بڑا نامرد ہی کہ بدون مقابلہ قلعہ بند
ہوا ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہمارے تو یہ خیال مین معلوم ہوتا ہی اُنھون نے کمک طلب کی
ہی دلدار شاہ سے بس اِس خیال سے جبتک کمک آئے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرین کیونکہ یہ امر تو
ظاہر ہی کہ وہ آپ سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین نہ اُنکے پاس اسقدر سپاہ ہی کہ مقابلہ کرین اور نہ ایسے
پہلوان ہین بس جب کمک آجائیگی اُسوقت ضرور مقابلے کو باہر آئین گے بادشاہ نے کہا کہ یہ
راے تمھاری بہت ٹھیک ہی مگر مین کب اتنی مہلت دونگا کہ وہ جو کمک اُسنے طلب کی ہی وہ آجائے
مین کل ہی قلعے پر قبضہ کرلونگا نامہ کے جواب کا صرف انتظار ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر
فرتوت نے زیر قلعہ پہونچکر آواز دی کہ اہل قلعہ در قلعہ کھولو مین نامہ لے کر بیدار شاہ اپنے

بادشاہ کا تمھارے بادشاہ کے پاس آیا ہون اُنھون نے شداد شاہ کو نامہ تحریر کیا ہی اور اُسکا جواب طلب کیا ہی مجکو حکم ہی کہ بادشاہ کے ہاتھ مین دینا اور اُسکا جواب حاصل کرنا یہ جو فرطوت نے کہا اہل قلعہ نے پکار کر کہا ہمکو بادشاہ کا حکم نہین ہی کہ ہم در قلعہ کھولین بس اگر نامہ لائے ہو تو تیر مین باندھکر ہمارے پاس پھینکدو ہم اُسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین پیش کر کے لادین جو وہ جواب دین سوائے اِسکے اور کوئی صورت جواب کے ملنے کی نہین ہی در قلعہ نہ کھلے گا یہ جو فرطوت نے سُنا پکار کر کہا کہ تمنے خود جواب دیدیا اچھا تم در قلعہ نہ کھولو بادشاہ کو خبر تو کرو کہ فرطوت تیز نگاہ عیار آپ کے بھائی صاحب کا نامہ لیکر آیا ہی اور کہتا ہے کہ در قلعہ کھولدو مین نامہ اُنکے ہاتھ مین دونگا اور اُنسے جواب لونگا بس اگر وہ حکم دین کہ در قلعہ کھولدو تو در قلعہ کھولنا ورنہ جس طور سے تم کہتے ہو مین اُسی طور سے تمکو نامہ دونگا تم جواب لا دینا مجکو یقین ہی کہ جب وہ یہ سماعت فرمائینگے کہ میرے بھائی کے پاس سے نامہ آیا ہی اور اُنکا عیار نامہ لیکر آیا ہی تو ضرور در قلعہ کے کھولنے کا حکم دینگے اگر نہ دینگے پھر جو تم کہوگے مین قبول کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ اے فرطوت تمھارا کدھر خیال ہی بادشاہ نے اُنھین کے آنیکی خبر سُنکے تو قلعہ آراستہ کیا ہی اُنسے مقابلے کا قصد ہی وہ تیرے لیے حکم دیدینگے فرطوت تیز نگاہ نے کہا کہ اچھا تم اِسقدر تکلیف کرو چنانچہ دو ایک آدمی تو در قلعہ پر ٹھہرے رہے اور کچھ شداد شاہ کے پاس گئے اور سب حال اُس سے بیان کیا جو کچھ جواب و سوال ہوئے تھے شداد شاہ نے کہا کہ بس اُس سے کہنا کہ در قلعہ تو کھلنا غیر ممکن ہی کیونکہ ہمکو تمھارے بادشاہ سے کوئی تعلق نہین ہی وہ ہم پر لشکرکشی کر کے آیا ہی اور نامہ و پیام کی کیا ضرورت ہی ہم اُسکے کہنے پر عمل نہ کرینگے جو تمنے اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا اور کرینگے جو اُسکو بن پڑے وہ کرے اگر اُسنے نامہ بھیجا ہی تو خیر اُسکو بذریعہ تیر کے قلعے مین پھینکدو جو ہمکو اُسکا جواب دینا ہوگا وہ تحریر کر کے تیر مین باندھکر پھینکدینگے ہمارے اُسکے تو محبت و قرابت قطع ہوگئی وہ بیکار اسقدر کوشش کرتا ہی صلح ہونا غیر ممکن ہی سوائے جنگ کے بس اگر وہ عیار تیر مین باندھکر نامہ پھینکدے تو نامہ لے آنا ہم جواب دیدینگے اگر انکار کرے تو کہنا کہ نامہ لیکر واپس جاؤ یہی جواب ہی اُس نامہ کا بس وہ لوگ در قلعہ پر آئے جو کچھ کہ شداد شاہ نے کہا تھا وہ پکار کر کہا یہ جو تقریر فرطوت نے سُنی اُسکو یقین ہوا کہ قلعے مین جانا نہ ملیگا اور جواب نامہ حاصل کرنا پر ضرور ہی ایسا نہو کہ یہ جو جواب دیا ہی مین جاکر بادشاہ سے بیان کرون اور عرض کرون کہ مین نامہ لیکر واپس آیا مین نے اُسطرح نامہ نہ دیا جس طور سے اُنھون نے طلب کیا یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ تمنے کیون نہ دیا اور اگرچہ ناراض ہو تو خرابی ہی بس جسطور سے یہ کہتے ہین اُسی طور سے نامہ دون تحریری جواب لینا اچھا ہی تاکہ اُنکی سند رہے شاید کسی وقت مین انکار کرین کہ ہمنے جواب نہین دیا تو دکھا دیا جائے یہ دل مین خیال کر کے کہا کہ اچھا مین نامہ تیر مین باندھکر پھینکے دیتا ہون تم اِسکا جواب لا دو بس فرطوت نے نامہ تیر مین باندھکر بالائے قلعہ تیر کو پھینکا اُن لوگون نے وہ نامہ تیر سے کھول کر اور لیجا کر شداد شاہ کے روبرو پیش کیا شداد نے دبیر سے پڑھوایا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ اِسکی پشت پر یہ چند کلمے تحریر کردو کہ ہمارے تمھارے کوئی قرابت نہین ہی تم تصویر پرست ہو اور ہم زمرد پرست وہ سلسلۂ قرابت و رشتۂ عزیزداری قطع ہوگیا جو تمھارا بھائی ہو اُسکو پند و نصیحت کرو وہ تمھاری اِسس

پند و نصیحت کو قبول کریگا مین تو تمہارا جانی دشمن ہون اور تم میرے پس جو امر مین نے اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا اور جو بہتر جانونگا وہ کرونگا تم بیکار ایسی مہمل تحریرات روانہ کرکے اپنے دماغ کو خراب کرتے ہو اور میرے اِس تحریرات سے کوئی فائدہ تمکو نہ ملیگا بلکہ سوائے نقصان کے اور یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ اپنا دین آبائی ترک کیا اور اُس خدا سے باطل کی پرستش اختیار کی جو کہ خدا پرستون کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا اور ایک ایک کے دامن مین پناہ گزین ہوتا تھا آخر کو اُنکے ہاتھ سے مارا گیا اِسکا جواب تمکو لکھا کیا جائے صرف اِسی قدر کافی ہی کہ یہ اُسکا علم و رحم تھا کہ اُسنے ایسے پُر طاقت بندے پیدا کیے اور اُنکو اپنی قدرت سے اِسقدر زور و طاقت عطا کیا کہ وہ کسی سے زیر نہو سکے بس جب اُنکو یہ معلوم ہو گیا کہ ہم ایسے پر طاقت ہین اور کسی سے زیر نہو نگے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور اپنے پیدا کرنے والے کو فراموش کیا اور نیا دین پیدا کیا اور کہا کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اور یہ سب خداے باطل ہین گو بظاہر تو وہ یہ کہتے ہین مگر باطن مین وہ زمرد کی بندگی کرتے ہین اور اُسی کو اپنا خدا جانتے ہین جب اُن بندگان معتوب نے یہ سرکشی کی اور اپنے خدا سے مقابلے پر آمادہ ہوئے اُنکو بہت پند و نصیحت کی گئین مگر وہ لوگ بھی اپنے قول کے بڑے پختہ تھے نہ پھرے خداوند زمرد سے مقابلے پر آمادہ ہوئے اور خداوند سے مقابلہ کرنے لگے چنانچہ بہت سے مقابلے ہوئے چونکہ خداوند نے اُنکو بہت خوبصورت و صاحب جمال پیدا کیا ہی بدین سبب اُنکو غارت کرتے ہوئے رحم آیا بس اُنھون نے خداوند پر ستم کیا خداوند نے گوارا کیا مگر اُنکو غارت نہ کیا یہ ممکن تھا کہ ایک چشم زدن مین سب کو غارت کر سکتے تھے اپنے بندگان خاص کو اُنکے ہاتھون سے قتل کرایا مگر اُنپر کوئی ظلم و ستم نہ کیا اور خود بھی اُنکے ہاتھون سے پریشان ہوئے اور ایک ایک کے پاس جا کر پناہ لی جا کر پوشیدہ ہوئے اور دوسرا سبب اُنکے غارت نہ کرنے کا یہ بھی تھا کہ جو بندے بہت مغرور ہو گئے تھے اُنکو بھی غارت کرایا اُنکے ہاتھ سے قتل کرایا کیونکہ اُنکا اِسی طور سے غارت کرنا تھا گو بظاہر خداوند اُن بندگان مغضوب کے ہاتھ سے مارے گئے مگر اصل مین چولا بدل کر آسمان پر تشریف لیگئے اُنکی بھی خوشی کر دی بس وہ خداوند برحق مین یہ بھی مصلحت تھی جو کہ خداوند نے کی کسکو بھلا مشیت خداوند مین دخل ہی تو بالکل بے عقل ہی جو ایسا خیال کرتا ہی بس اب یہ کبھی نہ خیال کرنا کہ خداوند خداپرستون کے ہاتھ سے مارے گئے بلکہ اُنکے حال پر رحم کیا اور اِس غرض سے اُنکو نہین غارت کیا کہ جو ایسے بندے مثل تیرے منحرف ہین اُنکو قتل کرین بس جب خداپرست سب بندگان گنہگار کو قتل کر لین گے تو خداوند اُنپر اپنا عذاب نازل کرینگے بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ خداوند اِن خداپرستون کو بھی غارت فرمائین گے اور کس طور سے تیرے اوپر ثابت کیا جائے کہ زمرد خداے برحق ہی اور خداوند قدوس پر جسکو تو بندگی کرتا ہی اور قبل مین مین بھی کرتا تھا وہ خداوند کا نائب اور بندہ تھا بس خداوند نے اُسکو کتاب دے کر شداد کو روانہ کیا تھا وہ جا کر وہان مغرور ہو گیا اور خود خدا بن بیٹھا بس خداوند اُنکو بھی غارت کر دین گے میرے نزدیک تو یہ امر عمدہ اور بہتر ہو گا کہ تو بھی خداوند کی بندگی کر ورنہ تجکو اختیار ہی مین تو اِس دین کو اب نہ ترک کرونگا اب تو مجکو مدت کے بعد راہ راست ملی ہی ضلالت سے نکلا ہون بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر مگر یاد رکھ کہ اِسکی سزا بہت جلد تو پائیگا تیری سرکوبی کے لئے مین نے دلدار شاہ سے کمک طلب کی یا تو وہ خود تشریف لاتے ہین یا اور کسی سردار زبردست کو روانہ کرتے ہین تو بھلا اُنسے کیا مقابلہ

کر سکے گا اور کیا کرتا مین نے اسی سبب سے تجکو آگاہ نہین کیا کہ جب وہ لشکر کشی کرکے میرے اوپر آتے تھے کہ تو اُنکے برابری کرتا تو ضرور ذلیل ہوتا اور اب ذلیل ہوگا وہ آکر گوشمالی بخوبی تجکو دین گے اور یہ جو لکھا ہو کہ مین قلعے کو گھڑی سواری لیلونگا یہ امر غیر ممکن ہو تیری تو کیا مجال ہو یہ خیال محال ہے تیری تو کیا اصل ہو اگر تمام عالم ایک جا ہوکر یہ قصد کرے کہ اس قلعے کو فتح کرلے تو غیر ممکن ہو وہ تو مین مارونگا کہ پناہ نہ ملیگی سوائے فرار کے کوئی تدبیر بن نہ آئیگی تو کیون اسقدر بادۂ کبر و نخوت سے مدہوش ہو کیون اپنے کو بھول گیا ہو اور کیون اسقدر بھول گیا ہو دلدارشاہ کو کچھ دور نہ سمجھ بس تیرے نامہ کا جواب میری طرف سے جواب جنگ ہو مین کبھی نہ تیرے پاس آؤنگا نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت ترک کرونگا بلکہ اِس امر کی کوشش کرونگا کہ تو بھی مثل میرے اُسکی اطاعت کرے اور زمرد پرست ہوجائے یہ لکھواکر اُن لوگون کو دیا اور کہا فرطوت کو لیجاکر دو کہ یہ تمھارے بادشاہ کے نامہ کا جواب ہو بس وہ لوگ در قلعے پر آئے اور تیر مین باندھکر تیر کو پاس فرطوت کے پھینکدیا اور کہا کہ یہ جواب نامہ موجود ہو بس فرطوت نے وہ تیر اُٹھا لیا کیونکہ وہ اِس انتظار مین تو یہان کھڑا ہی تھا وہ جواب نامہ لے کر اپنے لشکر کی طرف چلا اور داخل بارگاہ ہوکر بیدارشاہ کے روبرو کھڑے ہوکر جو کچھ کہ واقعہ گذرا تھا وہ عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ جواب موجود ہو بس بادشاہ نے وہ جواب دبیر سے پڑھوا کر سُنا جب مضمون سے آگاہ ہوا بہت غصہ آیا اُسیوقت حکم دیا کہ طبل یورش بجے کل مین گھڑی سواری قلعے کو لیلونگا یہ شدادشاہ کس امر پر بھولا ہو مجکو دلدارشاہ سے خوف دلاتا ہو ما بدولت کسی سے خوف نہین کرتے ہین دلدارشاہ کیا چیز ہو یہ حکم دینا تھا اُسیوقت لشکر مین نقارے پر چوب پڑی طبل یورش کی صدا بلند ہوئی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ قلعے پر یورش ہوگا سامان قلعہ گیری سے آراستہ ہونے لگے اور سب سامان درست کرنے لگے اور بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین مصروف ہوئے ہرکارے جو کہ شدادشاہ کے اِس لشکر مین برائے خبر موجود تھے وہ طبل یورش کی بجنے کی خبر لے کر دوسرے دروازے سے داخل قلعہ ہوئے اور شدادشاہ کو خبر دی کہ جب آپ کا جواب بیدارشاہ کو پہونچا بیدارشاہ نے جب سُنا بہت غصہ آیا اور اُسی وقت طبل یورش اپنے لشکر مین بجوایا یقین ہو کل قلعے پر حملہ کرے باقی خیریت ہو شدادشاہ نے سردارون سے کہا کہ کل بہت ہوشیار رہنا اور خوب قلعے کو آراستہ و پیراستہ کرنا وہ کل ضرور حملہ کریگا ایسے گولے مارنا کہ ایک نفر اُسکی سپاہ کا زندہ نہ بچے بس سب نے عرض کیا کہ کل خداوند ملاحظہ کرلین گے جیسے ہم کوشش کرین گے شدادشاہ نے کہا کہ مین تمکو بہت کچھ انعام دونگا اگر تم لوگ کل حریف کو قلعے تک نہ آنے دوگے سب نے جواب دیا کہ جبتک ہماری جان تن مین ہو ہم نہ آنے دین گے آیندہ خداوند زمرد کو اختیار ہو ہم لوگ مجبور و ناچار ہین جو اُنکی مرضی ہو یہ کہکر سب خاموش ہوئے شداد ثانی بیداد نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سردار دربار سے قلعے پر آئے خوب قلعے کو آراستہ کیا جہان دس سوار تھے وہان پچاس مقرر کیے ہزارون توپین لگا دین اُنپر گولنداز بہت چالاک مقرر کیے اور سب سامان سے قلعے کو آراستہ کیا راوی کہتا ہو کہ رات بھر قلعے پر سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا اور یہان لشکر بیدارشاہ مین بھی سب سامان جنگ مین مصروف رہے جب سفیدۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا بیدارشاہ بیدار ہوا اور اہل لشکر بھی اُٹھے اپنے امور ضروریہ سے فراغت

کرکے آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے رسالہ دارون کے ہمراہ اور افسرون کے ہمراہ
دربارگاہ پر آئے بیدار شاہ مسلح و مکمل ہوکر خیمے سے برآمد ہوا دونون سپہ سالار
بھی اونچی سبنے ہوئے اپنے اپنے خیمے سے نکلے بادشاہ کو سلام کیا بس بیدار شاہ کل لشکر کو
لے کر طرف قلعے کے روانہ ہوا سب سامان قلعہ گیری ہمراہ تھا حداد وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور
ہزارون سیڑھیان تھین سوار کمندین لیے ہوئے تھے ہر ایک کے ہاتھ مین گرز آہنی تھا یہ تو اس
سامان سے طرف قلعے کے چلے اُدھر قلعے مین شداد بیدار ہوا باہر محل کے آیا سردارون کو
ہمراہ لے کر فصیل قلعے پر آکر زیر شامیانہ تخت پر بیٹھا مگر مسلح و مکمل سب سردار پس پشت آلات
حرب و ضرب درست کھڑے ہوئے جو کہ معزز تھے وہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے گولنداز
پلیتہ بدست لیے ہوئے کھڑے ہین توپین آراستہ ہین صرف حکم کی دیر ہی شداد شاہ آکر بیٹھا تھا کہ صحرا
سے گرد اڑی جب دامن گرد کا تنگ فتہ ہوا دیکھا کہ بیدار شاہ تخت پر سوار عقب مین لشکر جرار
دونون سپہ سالار اونچی سبنے ہوئے ہمراہ چلا آتا ہی شداد شاہ نے کہا سردارون سے کہا کہ
وہ ظالم اظلم آگیا مگر کیا ہوتا ہی قلعے پر قبضہ پانا بسا دشوار ہی یہ اُسکا خیال خام و تصور ناتمام ہی یہ سب
کوشش بیکار رہی شداد شاہ یہ کہہ رہا تھا کہ بیدار شاہ گولے کی زد سے ہٹ کر کھڑا ہوا لشکر کو بھی
صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی شروع ہوئی جب صف بندی ہو چکی بیدار شاہ نے
قلعے کی طرف دیکھکر کہا اپنے سردارون سے کہ میان شداد نے قلعے کو اپنے نزدیک خوب
آراستہ کیا ہی اور یہ خیال کیا ہی کہ قلعے کو کوئی نہین لے سکتا ہی میرے نزدیک اِس قلعے کا لینا
کیا مشکل ہی ابھی قلعے کو فتح کیے لیتا ہون سردارون نے عرض کیا کہ خداوند لشکر کو حکم فرمائین کہ وہ
حملہ کرکے قلعے کو لے لین آپکے لشکر کے نزدیک اِس قلعے کا لینا کیا مشکل ہی بیدار شاہ نے
یہ سنکے فرمایا کہ اے سرداران مادولت یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ مین لشکر کو حکم دون کہ قلعے پر یورش
کرے اُدھر سے گولے پڑے ہزارون بندگان خداوند کا خون ناحق ہو گو مین یہ جانتا ہون کہ یہ سب
لشکری میرے تابع حکم ہین اپنی جانین میرے اوپر نثار کرنے کو موجود ہین اگر مین اشارہ کردون
تو ابھی قلعے پر جا پڑین اور بدون قلعے پر قبضہ کیے ہوئے واپس نہ آئین چاہے سب ہلاک ہو جائین
مگر یہ امر ضرور ہی کہ زیر قلعہ جاکر دم لین گے میرے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ تو قلعہ ہی اگر مین حکم
دون کہ تم لوگ آگ کے دریا مین کود پڑو تو یہ لوگ کود پڑین کچھ جان کا خیال نہ کرین بس مین کیونکر
ایسے جان نثارون کو اِس طور سے قتل کراؤن کہ انکا حربہ تو اُن تک نہ پہونچے اور اُنکے حربہ
سے یہ ہلاک ہون بس میرا ایک سپہ سالار مقہور دیو پیکر اِس کے فتح کرنے کو کافی ہی یہ فرماکر مقہور
کی طرف بادشاہ نے دیکھا دیکھتے ہی بادشاہ کے اُسکی طرف دیکھا اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ غلام
صرف اجازت کا امیدوار ہی اگر حکم ہو تو جاکے قلعے پر قبضہ کر لون یہ مٹی کا گھروندا ہی مین نے ایسے ایسے
گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین یہ بچون کا کھیل ہی اِسکا مٹانا کیا دشوار ہی یہ سب سامان جو قلعے
پر نظر آتا ہی غلام کے نزدیک سب بیکار ہی حضور چاشت قلعے مین نوش فرمائین بادشاہ نے فرمایا
کہ پھر عرصہ کس امر کا ہی یہ کہنا تھا کہ مقہور نے سلام کیا اور اپنے گینڈے کو درست کیا سپر فراخ دامن ہاتھ
مین لی گرز آہنی دوش پر رکھا اور بادشاہ کو سلام کرکے گینڈے کو طرف قلعے کے جولان کیا
گرز گاؤ سر کو ہلاتا ہوا چلا اُدھر دیدبان نے شداد شاہ سے عرض کیا کہ ایک پہلوان اِدھر کو آتا ہی

کیا حکم ہوتا ہی شداد شاہ سے کہا کہ ثابت ہوتا ہی کہ اب جو بیدار شاہ نے دیکھا کہ قلعہ خوب آراستہ ہی فتح ہونا مشکل ہی تو برائے صلح کسی کو روانہ کیا ہی اب مین صلح نہ کرونگا سردارون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ امر ہی کہ اُسکا سپہ سالار برائے فتح قلعہ آتا ہی اُسنے کسی مصلحت سے لشکر کو یورش کا حکم نہ دیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ یہ تمھاری رائے غلطی پر ہی اتنے بڑے لشکر سے تو یہ قلعہ فتح ہو نہ سکے گا بھلا ایک پہلوان کیا فتح کریگا اُنھون نے عرض کیا کہ دیدبانون سے فرمایئے کہ وہ دیکھین کہ کس سامان سے آتا ہی آیا اسکے پاس کچھ آلات حرب وضرب سے ہی یا نہین ہی اگر برائے آشتی آتا ہی تو بالکل آلات وحرب وضرب نہونگے سوائے ایک رومال کے کہ وہ اُسکو ہلاتا ہوا آتا ہوگا گویا امان کا طالب ہوگا اور اگر آلات حرب وضرب ہونگے تو ضرور برائے قلعہ گیری آتا ہی بادشاہ نے دیدبانون سے دریافت کیا اُنھون نے دیکھکر عرض کیا کہ چوتھائی میدان زد کا اُسنے طی کیا ہی بڑے زور شور سے آتا ہی گرز گران سنگ پارچہ لکوہ پشت پہلو ہاتھ مین ہی سپر فراخ دامن دوش پر ہی تمام دریائے آہن مین ازسرتاپا غرق ہی کچھ اس امر مین فرق نہین ہی کہ وہ ضرور برائے قلعہ گیری آتا ہی یہ سنکے شداد شاہ نے حکم دیا کہ اچھا زد خوب اُسنے دوپہر دیکھا جائیگا کہ دیدبانون نے عرض کیا کہ اُسنے نصف میدان طی کر لیا اب تھوڑا فاصلہ باقی ہی خندق سے خوب نزدیک آگیا ہی یہ دیدبانون کا عرض کرنا تھا کہ شداد شاہ نے کہا کہ بڑا دل وجگر ہی ان لوگون کا کہ اتنے بڑے قلعے پر یکہ وتنہا آتے ہین یہ خوف نہین ہی کہ قلعے پر سے گولہ پڑیگا یہ کہکر شداد شاہ نے ہوائی کو اُٹھا کر داغنا لبس ہوائی کا داغنا تھا کہ ایک شرارا بلند ہوا گویا یہ نشانی شر وفساد کی تھی بس ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر اور نشانہ باندھکر آگ دی آگ کا دینا تھا کہ ایک ایسی صدائے مہیب وہیبت ناک پیدا ہوئی کہ زمین معرکہ ہلگئی عورات حاملہ کے حمل ساقط ہوگئے ایک آسمان دھوئین کا بنکر تیار ہو گیا غبار بلند ہوا گولہ برسنے لگا توپین آگ اُگلنے لگین ہنگامہ دار وگیر برپا ہوا ہر طرف سے بارش گولہ کی ہونے لگی مگر مقہور کا یہ حال ہی کہ اس دریائے آتش کو طی کرتا ہوا بلاخوف وخطر چلا آتا ہی کبھی گینڈے سے کو کاوے پر ڈالا کبھی بائین طرف دوڑا کر چلا گیا کبھی داہنی طرف جو گولہ قریب ممند کے آیا اُسکو ضرب گرز سے بخش کردیا جو داہنی طرف آیا اُسکو رکاب خالی کرکے خالی دیا جو بائین طرف آیا اُسکو دہنی طرف ہٹ کر خالی دیا کبھی زیر شکم گینڈہ پوشیدہ ہوگیا کبھی ایک رکاب خالی کی کبھی دونون اِس طور سے گولون سے بچتا ہوا اور گینڈے کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہی کوئی گولہ اُسپر نہین پڑتا ہی حال یہ ہی کہ قلعے پر سے برابر گولہ برس رہا ہی مثل اولہ کے چنگاریان جو آسمان دودی مین اُڑتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ستارے چمک رہے ہین غبار بلند ہی کچھ دکھائی نہین دیتا ہی لشکر بیدار شاہ زد سے آگے صف بستہ کھڑا ہوا ہی اس انتظار مین ہی کہ سپہ سالار زیر قلعہ پہونچ جائین تو ہم لوگ بھی دوڑ پڑین اور در قلعہ توڑ کر اندر گھس جائین بس اُسی طرف سب دیکھ رہے ہین مقہور گولون کو رد کرکے لب خندق پہونچگیا آواز دی کہ ای اہل قلعہ بیکار مال ما ودولت کو برباد کرتے ہو مین لب خندق آپہونچا مین نے قلعہ لے لیا اب اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو اُدھر گولندازون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم ہفت فتیلہ داغ چکے اب کیا حکم ہوتا ہی ہمنے اسقدر گولے مارے ہین ایک کی تو کیا ہستی ہی اگر دس لاکھ بھی ہوتے تو ہلاک ہو جاتے شداد نے حکم دیا کہ اب

ہاتھ روک لو تاکہ معلوم ہو کہ کوئی گولہ قضا کا لگا یا نہین یقین ہو کہ اُس جوان کا پتہ نہو گا یہ جو حکم دیا گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے جو تھپیڑا مارا وہ گرد و غبار و دھوان برطرف ہوا اب جو دیکھا تو مقہور کو زیر قلعہ لب خندق ٹہلتے ہوئے پایا ذراسی جھپیٹ نہین لگی یہ حال دیکھکر اہل قلعہ کے حواس جاتے رہے شداد کی تو یہ حالت ہوئی کہ رنگ رو متغیر ہو گیا سردارون سے کہنے لگا کہ اب کیا ہو گا سب نے سپرین و تلوارین سنبھال کر عرض کیا کہ ہم مقابلہ کرینگے کوئی ہم اُس سے کم نہین ہین شداد شاہ نے کہا کہ ایسے پیل مست سے کون لڑ سکتا ہو جو کہ دریاے آتش کو طے کر کے یہانتک آپہونچا بڑی خرابی ہوئی بس تمام قلعے مین تہلکہ پڑ گیا ہر ایک بندوبست بھاگنے کا کرنے لگا اپنا اسباب بار کرنے لگا اُدھر مقہور نے پکار کر کہا کہ ای اہل قلعہ اب در قلعہ کھولدو اپنی جانون پر آفت نہ لاؤ اگر مین قلعے کے پھاٹک کو توڑ کر اندر آیا تو یاد رکھو کہ ایک کو پھر زندہ نہ رکھونگا اب تو مین قلعہ لے چکا ہون قلعے پر سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ عوض مین جواب کے حقہ نفت کے ہانڈیان بارود کی اور بتیان بارود مین ڈوبی ہوئی جلا جلا کر اُسپر پھینکنے لگے مقہور نے کیا تدبیر کی جو کچھ قلعے پر سے اہل قلعہ نے اِسپر پھینکا اِسنے سپر پر روکا اور خندق مین ڈالدیا تیل کے کڑھاؤ جلتے ہوئے اسپر ڈالے یہ سب آفتون سے بچا اُدھر بیدار شاہ نے اپنے اہل لشکر اور سردارون سے فرمایا کہ تمنے دیکھا میرے شیر کو کس طور سے قلعہ لے لیا اور کیونکر لب خندق پہونچ گیا کیونکر گولون کو رد کیا سب نے عرض کیا کہ حضور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین بس یہان باجے فتح کے بجنے لگے تمام لشکر نے قصد کیا کہ سب سامان لیکر جس سے کہ قلعہ فتح ہو جائے مقہور کے پاس جائین تاکہ مقہور خندق کو پھاند کر پھاٹک قلعے کا منہدم کرے ہم اُسکے ہمراہ داخل قلعہ ہون شداد شاہ کو اسیر کرلین سب تلوارین برہنہ کر کے نکلنے پر آمادہ ہوئے اُدھر مقہور نے اہل قلعہ کو آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ در قلعہ نکھولوگے اور نہ اُبدولت کی خدمت میں حاضر ہوگے خیر مین خود آتا ہون پھاٹک توڑ کر یہ کہکر گینڈے پر سے اُترا دامن گردانے لگا اہل قلعہ نے جو یہ واقعہ دیکھا تلاطم مچگیا ہر طرف سوار و پیادے دوڑنے لگے سردار گھبرا گئے عجب عالم تھا ہر ایک کو اِسکا الم تھا کہ اِس پہلوان نے قلعہ [illegible] بڑی خرابی ہوئی اب اِسکے ہاتھ سے نجات کی صورت نظر نہین آتی ہو شداد شاہ نے سردارون سے کہا کہ تم لوگ لشکر لیکر در قلعہ پر جاؤ کیونکہ وہ اب خندق کے پار آتا ہو اور پھاٹک توڑ کر اندر چلا آئیگا تمام سپاہ بھی قصد کر رہی ہو کہ کمک کو چلے جبتک تم مقابلہ کرنا مین بھی آتا ہون یہ سنکے چند سردار کچھ سپاہ دے کر چلے یہان شداد شاہ نے جو سردار کہ اُسکے پاس باقی رہے تھے اُنسے کہا کہ آؤ ہم تم مالک خداوند زمرد سے فریاد کرین اور اپنی فتح و ظفر کی دعا کرین شاید دعا تمہاری قبول ہو اور خداوند کسی کو براے کمک روانہ کرے مین کوئی مددگار پردہ غیب سے پیدا ہو جائے تو اُسکے سبب سے اِس بلا سے نجات ملے سب نے جواب دیا کہ بہت خوب بس شداد شاہ نے تاج سر پر سے اُتارا اور ہاتھون پر رکھکر اِس طور سے پکارا کہ ای جاگتے جوت کے خداوند ای زمرد شاہ باختری ہم سب کے حال پر رحم کر تو بڑا رحیم ہو اپنے بندون پر ہمیشہ نظر عنایت رکھتا ہو ہم تیرے تازہ بندے ہین ہمپر عنایت فرما اور اِس بلا کو ہمپر سے دور کر اِس مغرور کو منزا دے کہ یہ قلعے مین نہ آسکے ورنہ سب اہل قلعہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بڑا ظالم ہو ہم سب تازہ تیرے اوپر ایمان لائے

ہین ہماری مدد تیرے اوپر ضرور ہی ایسی کوئی پردۂ غیب سے تدبیر کر کہ یہ بلا رد ہو کوئی بندۂ خاص تیرا تیرے حکم سے آئے اور اِسکو سزا پہونچائے ای ہمارے خداوند گو تو اِسوقت زمین پر نہین ہی تو نے ہم سب کے لیے اپنے اوپر تکلیف گوارا کی اور ہمکو ورطۂ ہلاکت سے بچایا خود اپنے بندگان مغضوب کے ہاتھ سے عاجز ہوکر چولہ بدلا اور عاجز ہوکر بالاے آسمان تشریف لیگیا ہم سب تیری طرف قلب کو رجوع کریکے تہ دل سے تجھ سے التجا کرتے ہین کہ اِس کافر کے ہاتھ سے ہمکو نجات دے ورنہ ہم سب قتل وغارت ہوجائینگے اِس طور سے شداد شاہ نے جو دعا کی سرداروں نے آمین کہی بس اُنکی دعا قبول ہوئی کیونکہ خداوند تعالے بہت بڑا رحیم و کریم ہی جو جسطور سے دعا کرتا ہی قبول فرماتا ہی چاہے کافر ہو چاہے مسلمان وہ ہرایک کی مراد کو بر لاتا ہی اُسکو اپنی درگاہ سے مایوس نہین رکھتا ہی دشمن و دوست کو ایکسان نگاہ رکھتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر یہ ابر نظر دشمنو دوست پر + نہین منحصر مغز کو پوست پر + سیاہ رو جو آیا ہو از و سفید + کب اِس در سے سائل پھرا نا امید + بقول سعدی شیرازی اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + خواہ گبر ہو خواہ کوئی ہو کسی مذہب کا ہو اگر وہ دعا کرتا ہی خداوند کریم اُسکو قبول فرماتا ہی کیونکہ اُسکا دریاے رحمت ہر وقت جوش زن رہتا ہی اور آتش غضب ہر وقت فرو رہتی ہی گو یہ امر ہی کہ کفار تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین اصل مین وہ کیا ہین اور اُنکی خدائی باطل ہی سب اُسی کے بندے ہین بس بندون سے کیا ہوسکتا ہی صرف شیطان کے بہکانے اور گمراہ کرنے سے خدا بن بیٹھے ہین اور خلق خدا کو بیکار گمراہی مین ڈالا ہی ورنہ سب کی بازگشت اُسی کی طرف ہی اور وہ ہی ہرایک کی دعا کو قبول کرتا ہی اِن اعمال بد کی سزا اُسنے اُن سب کے لیے عقبیٰ مین مقرر کی ہی دنیا پر ہرایک کی مراد بر لاتا ہی کیون نہو وہ کریم و رحیم ہی اور اپنے بندون کی پرورش کرنیوالا ہی خلاصہ یہ کہ جسطور سے دعا کرتا ہی وہ قبول فرماتا ہی بس اب جو شداد شاہ نے باہک کر دعا کی خداوند کریم کو رحم آگیا اُسکی دعا قبول فرمائی ابھی اُسکی دعا قبول نہوئی تھی کہ پردۂ بیابان سے گرد و غبار کا تتق بلند ہوا شعر از دامن دشت عاج اورنگ + گردے برخاست طوطیار نگ + دیگر ز گرد و غبار کہ برشد سپہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + گرد تیرہ و خیرہ خیرہ اِسقدر گرد بلند ہوئی کہ چہرۂ گردون مکدر ہوگیا وہ غبار عظیم بلند ہوا کہ برج آفتاب پنہان ہوگیا یہ جو گرد بلند ہوئی اور اہل قلعہ نے اِس گرد و غبار کو دیکھا باہم کہنے لگے کہ زمرد شاہ باختری نے ہماری دعا قبول کر لی کسی اپنے بندۂ خاص کو ہماری کمک کے لیے روانہ کیا ہی کیا عجب ہی جو دلدار شاہ لشکر لے کر آگیا ہو یہ اُسکی آمد کی گرد ہی شداد شاہ نے سرداروں سے کہا کہ تمنے قدرت خداوند کی دیکھی کس وقت مین مددگار روانہ کیا اور کسوقت آکر پہونچا یعنے یہ دلدار شاہ ہی بس کہدو کہ نقارے خوشی کے بجین کہ ہمارا مددگار آگیا یہ حکم دینا تھا کہ باجے خوشی کے بجنے لگے اور سب اہل قلعہ خوش ہونے لگے مقہور یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ اہل قلعہ دیوانے ہین مین نے تو قلعے پر قبضہ کر لیا اب کیا بات باقی ہی کوئی دم مین سب کو تہ تیغ بیدریغ کرتا ہون یہ خوش ہوتے ہین واہ بڑے عجب کی بات ہی کہ اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین یہ وقت رنج و غم ہی نہ کہ خوشی یہ امر اپنے دل مین خیال کر کے اہل قلعے سے پکار کر کہنے لگا کہ بڑے عجب کی بات ہی کہ موت تو تمھاری

تمھارے سر پر آ پہونچی ہی تمکو رنج و غم کرنا نہا ہو نہ کہ خوشی اور اُس سے نجات پانے کی فکر کرنا ہی نہ کہ نقارے خوشی کے بجانا تم لوگ بڑے احمق اور نادان ہو یہ جو اہل قلعہ نے اسکی زبانی سنا کہا کہ ہم اس امر کی خوشی کرتے ہین کہ تیرا سر کوب آ پہونچا خداوند زہرہ شاہ باختری اسنے ہم سب کی کمک کی اور دعا قبول فرمائی ہمارے مددگار کو روانہ فرمایا دیکھو وہ گرد بلند ہوئی ہو اور اس گرد سے تیرا سر کوب پیدا ہوگا یہ جو اہل قلعہ نے کہا مقہور نے پلٹکر دیکھا کہ حقیقت ایک گرد و غبار اڑتا ہوا ادھر چلا آتا ہی یہ اُدھر کو دیکھنے لگا کہ یہ گرد و غبار کیسا ہی کوان آتا ہو اُدھر اُس گرد و غبار کو جو بیدار شاہ و اہل لشکر بیدار شاہ نے دیکھا اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا ہی کیا کوئی شدادشاہ کی مدد کو آتا ہی سرداروں نے عرض کیا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہی کیونکہ جبتک غبار نہین بلند ہوا تھا تو اہل قلعہ مین ایک طلاطم تھا سردار لشکر کو لیے ہوے دوڑے ہوئے اِدھر سے اُدھر آتے جاتے تھے اور شداد تاج اُتارے ہوئے دعا کر رہا تھا الپشت سے یہ غبار بلند ہوا ہی اور اہل قلعہ نے دیکھا ہی سب خوش ہو گئے ہین بلکہ باجے خوشی کے قلعے پر بج رہے ہین شائد انکا کوئی مددگار آتا ہی مددگار کون آتا ہی سوا دلدار شاہ کے کون ہوگا بادشاہ نے کہا کہ بیکار یہ لوگ خوشی کرتے ہین اور بیکار مسرت کرتے ہین دلدار شاہ آیا ہی تو کیا قلعہ بچ جائیگا مقہور وہان قلعے کو لیگا مین یہان دلدار شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرونگا میرا دوسرا سپہ سالار قہار فیل پیکر دلدار شاہ کے لشکر کو تباہ کر دیگا اب تم لوگ پھر جاؤ اس گرد کا حال معلوم ہو لے تو پھر قلعے پر جانا بیدار شاہ یہ کہ رہا تھا مقہور اُسی طرف دیکھ رہا تھا لشکر بیدار شاہ و خود بادشاہ بھی دیکھ رہا تھا اُسی گرد کے جانب اور اہل قلعہ خوشیان کر رہے تھے کہ یکایک وہ تتق گرد کا اُس صحرا کے قریب پہونچا اور ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا باد کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دامن گرد سے ایک جوان پری تمثال آفتاب جمال سبز لباس پہنے ہوئے مرکب بادہ رفتار سوار آلات حرب و ضرب سے آراستہ خود سر پر کج رکھے ہوے کمان کیانی دوش پر نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا گردہ سپر کا بالا ے پشت تیغ صاعقہ بار کمر سے لگا ہوا عقب مین اُسکے سپاہ سب اسی طرف چلے آتے ہین مگر جوان رعنا ایسا حسین و خوبصورت ہی کہ اُسکے چہرے پر نگاہ نہین کام کرتی ہی مثل آفتاب کے روشن ہی اُسکے نور جمال سے تمام صحرا روشن ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ دامن گرد سے آفتاب تابان نکل آیا سب سپاہ سلاح مین غرق دریاے آہن مین غوطہ مارے ہوئے سرداران قوی ہیکل ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہر ایک آئین رشک آفتاب و ماہتاب ایک عیار تیز رفتار خنجر گذار رکاب پہ ہاتھ رکھے ہوئے عجب شان و شوکت سے اِدھر کو چلا آتا ہی لشکر قریب لاکھ سواروں کے ہمراہ ہوگا مگر سب منچلے اور بہادر معلوم ہوتے ہین رعب و داب و شان و شوکت جلالت و سطوت چہرے سے آشکار ہی برا جرار ہی اور برا اہل نامی و نامدار ہی یہ حال دیکھکر بیدار شاہ و اُسکے اہل لشکر حیران ہو گئے کہ یہ کون جوان ہی جو اس شان و شوکت سے اِدھر کو چلا آتا ہی سب کے دلون پر ایک رعب چھا گیا ہر ایک اُس جوان کو دیکھکر گھبرا گیا مقہور نے جو اُس جوان کو دیکھا ایسا رعب طاری ہوا کہ پسینہ آگیا حیران ہو کر آئینہ وار دیکھنے لگا اہل قلعے نے جو قلعہ پر سے یہ واقعہ دیکھا کہ اِس طور کا جوان وا اِس شان کا لشکر اُس غبار کے دامن سے پیدا ہوا شداد شاہ نے اپنے سرداروں سے کہا

کہ یہ جوان تو نہ کوئی سردار ہی دلدارشاہ کا نہ کوئی عزیز نہ خود دلدارشاہ ہی نہ معلوم کون ہی دیکھا چاہیے
ہی اِدھر کہان سے آیا ہی اِس سمت اِسکے آنے کا کیا سبب ہی سرداروں نے عرض کیا کہ ہم خود
حیران ہین اور بہت پریشان ہین صبر فرمائیے دم بھر مین معلوم ہو جائیگا جو کوئی ہوگا اگر ہماری کمک
کو بھیجا ہوا دلدارشاہ کا آیا ہی تو ضرور مدد کریگا شاید اِس زمانہ مین یہ جوان دلدارشاہ کا
ملازم ہوا ہو شدادشاہ نے کہا کہ یہ جو لشکر اِسکے ہمراہ ہی اسمین کوئی جوان لشکر دلدارشاہ نہین
ہی نہ یہ جوان لشکر دلدارشاہ کا فرستادہ ہی بلکہ یہ خود کسی ملک کا شاہزادہ ہی کسی طرف لشکرکشی کر کے
جاتا ہی کیونکہ سب لشکر و سپاہ جنگی ہمراہ ہی بس اہل قلعہ الگ حیران ہین اور بیدارشاہ اور اُسکا
لشکر الگ پریشان ہی مقہور خود دم بخود دکھڑا ہی اُس جوان کو دیکھکر سب اپنی جرأت و ہمت کو بھول
گیا ہی خندق کا پھاندنا دامن گردانا سب فراموش ہی حیرت کا ایک جوش ہی یہ سب تو اِس حیرانی
و پریشانی مین ہین یعنے اہل قلعہ و اہل لشکر بیدارشاہ راوی بیان کرتا ہی کہ یہ جوان رفیع البخت
عالی مرتبت اِنہا مین عرض کر چکا ہون کہ لشکر کو لے کر قیام گاہ سے اِس طرف کو اِس قصد سے
روانہ ہوئے تھے کہ اِن سب بادشاہون کو مسلمان کرون راہ مین سُنے کہ توپ کی صدا جو کان
مین پہنچی اپنے سردارون سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعۂ کشور یہ پر مقابلہ شروع ہو گیا بیدار
شاہ نے قلعہ پر یورش کر دیا خیر ہمکو کیا ہمکو اپنے کام سے غرض ہی فرا جلدی چلو ہم بھی چل اِس
معرکے کا تماشا دیکھین جو مغلوب ہو اُسکی کمک کرین یہ فرماکر مرکب کو تیز کیا تھا تھوڑی ہی دور چلے
تھے کہ توپ کی صدا بند ہو گئی شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ فتح ہو گیا کیونکہ اب
صدا اُسے توپ نہین آتی ہی افسوس یہ مقابلہ دیکھنے مین نہ آیا خیر چلو شاید کچھ معرکہ نظر سے گذرے
اگر ابھی قلعہ نہ فتح ہوا ہو تو اہل قلعہ کی کمک کرین گو ہمارے نزدیک دونون برابر ہین کیونکہ دونون
کافر ہین ایک زمرد پرست دوسرا التصویر پرست مگر ایک وقت پڑا ہی جب ہم اُسکی کمک
کرینگے اور اُسکو اِس بلا سے نجات دینگے تو ضرور وہ اِس احسان کے عوض مین تمہاری اطاعت
کریگا دوسرے سے لڑکر اُسکو اپنا مطیع کرینگے سردارون نے عرض کیا تھا کہ تشریف لے چلیے
بس شاہزادہ مرکب کو مہمیز کیے ہوئے روا روی چلا آتا تھا کہ عین وقت پر آکر پہونچا جبکہ مقہور
لب خندق پہونچا تھا اور قلعہ سے جھکا تھا شاہزادے نے دور سے دیکھا کہ ایک جوان تاجدار صفیل
قلعہ بر زیر کنگرۂ زرنفتی کھڑا ہوا ہی تاج سر سے اُتارے ہوئے اُسکے عقب مین بہت سے سردار ہین
سب اپنے مذہب کے موافق دعا مین مصروف ہین اور کچھ لوگ سوار و پیادے لیے ہوئے اِدھر
اُدھر منتشر اُنکو اِس دوڑ رہے ہین قلعے مین تہلکہ و تلاطم مچا ہوا ہی اور وہی بادشاہ کہ جسکو مین نے
دیکھا تھا کہ لشکر لیے ہوئے صحرا سے گذرا تھا اور دریافت کیا تھا کہ یہ کون بادشاہ ہی معلوم ہوا تھا
کہ بیدارشاہ ہی شدادشاہ پر لشکرکشی کر کے جاتا ہی صحرا مین روبرو قلعے کے لشکر کو جمائے کھڑا ہی
اور خود تخت پر سوار ہی عقب مین لشکر بیشمار ہی اور ایک پہلوان اُن دونون پہلوانون مین سے جو کہ
تخت کے راس و چپ تھے لب خندق کھڑا ہوا ہی دامن وغیرہ گردان چکا ہی صرف اُس پار جانے
کی دیر ہی اگر اُس پار پہونچ جائے تو قلعے پر قبضہ کر لے مگر سب اہل قلعہ اور وہ پہلوان اور یہ
لشکر چونکہ صحرا مین ہی سب اِدھر کو دیکھ رہے ہین یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال
فرمایا کہ گو یہ دونون کافر ہین مگر اِس وقت اہل قلعہ کی کمک کرنا ضرور ہی کیونکہ اُنپر وقت پڑا ہی

ایک ظالم سنے اُنکو پریشان کیا ہی گو دونون اپنے دشمن ہین مگر ہم لوگ خاندان کریم سے ہین اور ہین کریم ابن کریم ہین ہمپر لازم و واجب ہی کہ جسکو بلا مین مبتلا دیکھین اُسکی کمک کرین تاکہ ہر ایک ہمسے خوش ہوے اوری طرف رجوع کرے دشمن بھی اگر بلا مین مبتلا ہو ایسے وقت مین اُسکی دشمنی کا خیال زیبا نہین ہی جبکہ وہ کسی آفت مین پھنسا ہو بلکہ اُسکی کمک زیبا ہی کیونکہ ہم لوگ اہل اسلام ہین اور اُس خدا کی بندگی کرتے ہین جو کہ دوست دشمن پر برابر نظر رکھتا ہو اور ہمکو اُسنے اسی لیے خلق فرمایا ہی کہ ہم ہر ایک بندے کی جو کہ بلا مین مبتلا ہو اُسکی امداد کرین اور اُسکو راضی کرکے اپنے دین کی طرف رغبت دلائین تاکہ ہمارے خلق ہونے کا نتیجہ نکلے پس اگر اسوقت بدبن مین اسکی کمک کرونگا تو ضرور خدا خوش ہوگا اور میری مراد بر لائیگا میری آرزوے دلی پوری کریگا دوسرا یہ امر ہوگا کہ اسقدر بندگان خدا کی جان اِس ظالم کے ہاتھ سے بچیگی گو کافر ہین مگر بندے تو خدا کے ہین بس یہ ضرور ایمان لائینگے کسقدر ثواب مجکو حاصل ہوگا اور ضرور خداوند کریم میرے اِس کام سے خوش ہوگا اور اپنے بندگان مقبول بارگاہ کے فرد مین میرا بھی نام تحریر فرمائیگا یہ خیال کرکے یہی تقریر اپنے سردارون سے بیان فرمائی اور کہا کہ مین تو اِس کافر کے مقابلے کو جاتا ہون تم اِسی مقام پر ٹھہرو اور اگر دیکھنا کہ کفار قلعے کی سمت یورش کرکے آتے ہین تو اُنکو روکنا اور اُنسے مقابلہ کرنا ورنہ خاموش کھڑے رہنا مین جاکر اُس ظالم کو سزا ہو جاتا ہون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ فرماکر شاہزادے نے مرکب کو مہمیز کیا اور آواز دی کہ او گبر ناہنجار ظالم غدار و نابکار یہ کونسی بہادری اور جوانمردی ہی اور یہ کونسی شجاعت ہی کہ جو کہ عاجز ہو کر قلعہ بند ہو اور مقابلہ نہ کرے اُسکو یون پریشان کرے کہ اُسکے قلعے پر یورش کرے تو کیسا مرد میدان ہی اور کیسا جوانمرد ہی مجکو تو بالکل نامرد معلوم ہوتا ہی وہ لوگ تو عجز و انکسار کر رہے ہین تو اُنپر ظلم و ستم کرتا ہی میرے نزدیک تو بالکل نامرد ہی اور بالکل بزدل اور بودا ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ قلعے کی طرف سے پلٹ آ اور اِس ظلم و ستم سے ہاتھ اُٹھا اور باز آ ورنہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین تیری جان کا ملک الموت ہون او کافر ظلم کیون ستم پر کمر کسی ہی اگر ایسا ہی تو اُنکو بیرون قلعہ آنے دے کہ وہ تجھ سے مقابلہ کرین جبکہ یہ امر بالکل ثابت ہو گیا کہ وہ تجھ سے نہین لڑسکتے ہین پھر کیون اُنپر یہ ستم روا رکھتا ہی کیون اِس طور سے اُنپر بدعت کرتا ہی او ظالم اِس ظلم و ستم کا نتیجہ بد ہی دیکھ پچھتائیگا سواے افسوس کے کچھ نہ ہاتھ آئیگا بس اِسی مین خیریت ہی کہ پلٹ آ اُنپر ستم نہ کر ورنہ میرے ہاتھ سے سزا پائیگا مین نے سمجھا دیا آیندہ اختیار ہی تو اپنے فعل کا مختار ہی یہ جو شاہزادے نے کہا مقہور نے شاہزادے کی طرف دیکھکر وہ جواب دیا کہ تو کون ہی جو اُنکی حمایت کرتا ہی تو کیون اپنے سر پرائی آفت مول لیتا ہی یہ کونسی بات ہی میرا نام مقہور دیو پیکر ہی مین نے لاکھون پہلوانون کو قتل کیا ہی میری تلوار سے کوئی نہین بچا ہی تو اپنی جوانی پر رحم کر اور اِس حرکت سے باز آ جدھر سے آیا ہی اُسی طرف چلا جا اپنے خون مین اپنے جسم کو نہ رنگین کر مین قلعہ لے چکا ہون اب واپس ہونا میرا غیر ممکن ہے بڑی مشقت سے یہانتک پہونچا ہون ہزارون گولون کو رد کرکے دریاے آتش کو پیر کر یہان آیا ہون بڑی جان کھپی ہے اب خندق پہونچا ہون اے جوان از براے خداوند تصو پیر اپنی جان و جوانی پر رحم کر میرے مقابلہ سے پلٹ جا مین وہ ہون

کہ میرا نام سنکے شیران دشت کو تپ آتی ہی میرے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین میری
تلوار کو دیکھکر مریخ فلک کانپ اُٹھتا ہی میرے ہی خوف سے رستم و سہراب نے گوشئہ قبر مین
جاکر دامن کفن سے مُنھ کو پوشیدہ کیا ہی اور تو بچہ ہوکر نامرد کہتا ہی میرا نام نوک نیزہ و زبان
شمشیر پہ لکھا ہوا ہی میری تلوار تیغ کوہ کو قلم کرتی ہی میرا گرز فیل مست کو پست کرتا ہی میرا نیزہ جگر
سنگ مین در آتا ہی تیر پشت کوہ کو توڑکر نکل جاتا ہی اگر مین اپنی قوت کو دکھاؤن تو کوہ بلند شکوہ کو
بیخ و بن سے اُکھاڑکر پھینکدون بس کیون مجھ سے جری و بہادر سے مقابلے کا قصد کرتا ہی
اور اپنی جان دیتا ہی کچھ فائدہ نہوگا مین اِس قلعے پر ضرور قبضہ کرونگا میرے بادشاہ کا حکم ہی
پہلے کیون نہ اِن لوگون نے آکر اطاعت کی جبکہ اُنھون نے نامہ لکھکر طلب کیا تھا اب کیا
ہوتا ہی مین مرد میدان ہون کبھی قدم آگے بڑھاکر مین نے نہین ہٹایا ہی اب یہ غیر ممکن
ہی کہ پلٹ آؤن بدون قلعہ لیے ہوئے یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او کافر بیکار
لاف و گزاف کرتا ہی یہ فقرہ اور کسی کو دے اور خوف دلا مین ڈرنے والون مین نہین
ہون میری قوت و شجاعت سے تمام عالم آگاہ ہی اپنے زور و طاقت کے حالات زبان زد
خلائق ہین کئی دفتر ہماری قوت و طاقت کے حال سے مملو ہوگئے ہین ہم وہ ہین کہ جنھون نے
دیوان قاف کو شکست دی ہمارے بزرگون نے زلزلۂ قاف کا لقب پایا ہمارے
بزرگون کے نام سُنکے شیران دشت و نہنگان دریا کو تپ لرزہ آتا ہی مریخ فلک و بہرام چرخ
ہمارے خوف سے فلک پر جاکر پوشیدہ ہوا ہی ہماری تلوار جگر زمین کو شق کرتی ہی کفر و اسلام
مین فرق کرتی ہی ہم وہ ہین کہ جنکے خوف سے شیران دشت دامن کوہ کو منھ پر لے کر سوتے
ہین ہم نے اکثر ہزارون لشکر تن تنہا بھگا لئے ہین ہمارے منھ آجتک کوئی چڑھ کر نہین آیا ہم خود
ہر ملک پر لشکرکشی کرتے گئے ہین بس اگر خیریت درکار ہی اور جان کی سلامتی کا خواستگار ہی
تو قلعے کی طرف سے پلٹ آ ورنہ یاد رکھ کہ اسطور سے تجکو قتل کردونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا
کو تیرے حال پر رحم آئیگا اور مجکو ترس نہ آئیگا اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا او ناہنجار تو کیا ہی
اور تیرا بادشاہ کیا ہی تو بھی کافر اور وہ بھی بلکہ وہ تو اکفر ہی اور تجھ سے زیادہ نامرد ہی تو کیا ہی اور
اُسکی کیا حقیقت ہی اور لیاقت ہی بس اِسی مین خیریت ہی کہ پلٹ آ ورنہ مین اُسی مقام پر تیری سرکوبی
کو آتا ہون اور تجکو بستر اپنا بچھاتا ہون کیون اپنی قضا بولاتا ہی او نامرد تو شاید ہمارے حال سے
آگاہ نہین ہی یہ کہکر مرکب کو اُسکی طرف مہمیز کیا مقہور نے کہا کہ او طفل کیون دہان اژدر مین
اپنے کو جان بوجھ کے گراتا ہی مین خوب واقف ہون کہ تجکو دلدار شاہ بادشاہ شہر انوریہ
نے بدلے کمک شداد بد نہاد روانہ کیا ہی وہ تیری جان کا دشمن تھا جو ادھر کو بھیجا اب تو یہ
قلعہ مریخ فلک بھی مجھ سے نہین لے سکتا ہی اور نہ مجکو یہان سے ہٹا سکتا ہی تو کیا ہی بس اب تو
نہین مانتا ہی اور خود اپنے پاؤن دہان اژدر مین گرتا ہی تو مجکو بھی لازم ہوا کہ مین پہلے تجکو قتل
کرلون یا اسیر پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا تو بڑا اُنکا حمایتی ہی اور دوست بنکر آیا ہی یہ کہکر وہ اپنے
گھوڑے پر سوار ہوا اور گرز لے کر کھڑا ہوا یہ کلمہ اُسکا سنکے شاہزادے نے کہا کہ او نامرد مین
نہین جانتا کہ دلدار شاہ کون کتا ہی اور شداد کون گدھا ہی اور تیرا بادشاہ کون اُلو کا پٹھہ ہی مین
تو صرف راہ خدا مین جہاد کرتا ہون کسی کا حمایتی نہین ہون مین ادہر آنکلا ان لوگون مین بیٹھے نشان

دیکھا اور تجکو اُنپر ستم کرتے ہوئے پایا رحم آگیا مین نے تجکو منع کیا تو نہین مانتا ہی مین تجکو سزا دیکر اُنکو
اِس بلا سے نجات دیتا ہون میرے نزدیک یہ سب کافر ہین سنگ زرد برادر شغال بس جو میرے
کہنے پر عمل کریگا میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ مارا جائیگا یہ فرماتے ہوئے اُسکے قریب پہونچے
اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ تقریر سنی اچنبا ہوا اور حیران ہوئے کہ یہ کون بہادر ہی جو یون ہماری طرف سے
مقابلہ کرتا ہی یہ امر تو اُسکی تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا نہین ہی اور نہ ہم لوگون
مین سے ہی کوئی دوسرے دین و مذہب کا آدمی ہی ہر مرتبہ اُسکی زبان پر خداے نادیدہ کا نام آتا ہی
شاید کوئی خدا پرست ہی مگر یہ امر بہت عجب کا ہی کہ خدا پرست کو ہماری کمک کرنے کی کیا ضرورت
ہی اِس مقدمہ مین کچھ عقل کام نہین کرتی ہی سردارون نے عرض کیا کہ جب کوئی ہوگا ظاہر ہو جائیگا
اِس بلا کو تو دفع ہو لینے دیجیے قلعہ پر تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر بیدار شاہ نے اپنے سپہ سالار
و سردارون و وزیرون و مشیرون سے کہا کہ میری سمجھ مین یہ معاملہ نہین آتا ہی کہ یہ کون جوان ہی ہمسے اِسکو
کیا سبب خصومت کا ہی اور یہ اہل قلعہ کا کیون دوست بنا ہی کیونکہ یہ امر تو اُسکی تقریر سے ثابت
ہو گیا کہ نہ زمرد پرست ہی نہ قصور پرست نہ دلدار شاہ کا بھیجا ہوا ہی نہ شداد شاہ کی کمک کو
آیا ہی بلکہ کسی طرف جاتا تھا یہ معرکہ دیکھکر لڑنے پر آمادہ ہو گیا مجکو اِسکے حال پر رحم آتا ہی کہ مفت
مین میرے سپہ سالار کے ہاتھ سے قتل ہوگا ابھی پورا جوان بھی نہین ہوا ہی واقعی بڑا جوانمرد ہی اگر
جوان ہو جاتا تو اِس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکتا یہ تنہا لشکرون کو شکست دیتا سردارون نے عرض
کیا کہ اُسکی تقریر کے طرز سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا پرست ہی اور یہ وہی لوگ رحم دل ہین جہان
جسکو بلا مین مبتلا دیکھا اُسکی کمک کی خواہ دشمن ہو خواہ دوست وہ ہر ایک کی بلا و مصیبت مین
کمک کرتے ہین آپ نے سنا ہوگا ہر مرتبہ وہ خداے آسمانی کا نام لیتا تھا اور یہ بھی اُسنے کہا
کہ تم اور شداد و دلدار سب میرے نزدیک کافر ہو اور سب برابر ہو مگر اِسوقت اہل قلعہ گو
کافر ہین مگر اُنپر وقت پڑا ہی اِس سبب سے اُنکی کمک میرے اوپر لازم ہی یہ جو سردارون نے
کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ تمہارا خیال درست ہی بس ایسے شخص کا قتل ہونا ہی بہتر ہی یہ جو بادشاہ
نے کہا قہار نے جواب دیا کہ ای خداوند کوئی ہو خواہ خدا پرست ہو خواہ زمرد پرست بھائیصاحب
کے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا ضرور قتل ہوگا اگر غلام اِس مقام پر ہوتا تو ابتک قتل بھی کر چکا ہوتا
اِسقدر تقریر نہ کرتا خیر ملاحظہ فرمائیے کہ وہ قریب پہونچ گیا اُدھر شداد نے سردارون سے
کہا کہ اگر اِس جوان نے اِس جوان کو زیر کر لیا اور لشکر بیدار شاہ نے اِسپر یورش کیا
تو مین بھی قلعہ سے نکلکر اِسکی کمک ضرور کرونگا سب نے عرض کیا کہ ضرور کمک کرنا چاہیے
ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر شاہزادہ قریب مقہور دیو پہنچ گیا ہی لشکر شاہزادہ ایک طرف
صف بستہ کھڑا ہوا ہی مقابلے کا تماشا دیکھ رہا ہی جیسے ہی شاہزادہ قریب مقہور کے پہونچا
اور مقہور نے دیکھا کہ وہ جوان میرے قریب آیا گردہ سپر کا پشت پر سے لیا اور بعزم تگاور
بڑھا شاہزادہ اُسکا قصد سمجھ گیا شاہزادے نے بھی سپر پشت پر سے لی اور مرکب مہمیز کیا
باہم تگاور چلے دونون سپرین لڑین شرارے آگ کے نکل کر بالاے آسمان گئے سب نے
دیکھا کہ مرکب شاہزادے کا تین قدم پسپا ہوا اور گینڈا مقہور کا آٹھ قدم پسپا ہوا بلکہ ایسی تکان
پہونچی کہ مقہور گھٹنون پر آگیا بس سنبھل کر اور گینڈے کو بڑھا کر قریب آیا اور کہا کہ ای جوان اپنے

نام سے آگاہ کرتا کہ گمنام نہ مارا جائے اور اپنا وار کرتا کہ تیرے دل مین کوئی حوصلہ نہ باقی رہے کیونکہ تو میرے حربہ سے زندہ نہ بچیگا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد ہم لوگ اہل اسلام ہین اور خداپرست ہین خاندان صاحبقران سے ہین جنکی تو نے حالت اور طاقت کی کیفیت و زور و شجاعت کے قصہ سنے ہونگے کہ وہ آجتک کسی سے زیر نہین ہوئے لاکھون ملک تباہ و برباد کیے ہزارون کافر قتل کیے بڑے بڑے پہلوان اُنکے ہاتھ سے پست ہوئے بڑے بڑے زبردست جو تھے وہ پست ہوئے زمرد و فرعون و زبرجد شاہ وغیرہ کی خدائیون کو برباد کیا اور دین اسلام کا سکہ جاری کیا نشان کفر کو تلم کرکے علم اسلام کو بلند کیا مین بھی اُسی خاندان سے ہون مین پیش قدمی نہ کرونگا کیونکہ میرے طریقہ اور مذہب و خاندان مین پیشدستی حریف پر نہین کرتے ہین اور تو نے جو نام میرا دریافت کیا تو مین تجھ نامرد کے روبرو کیا نام اپنا ظاہر کرون ہان اگر کوئی بہادر اور جری ہوتا تو اُسکے روبرو مین اپنا نام ظاہر کرتا تیرے روبرو مجکو ظاہر کرتے ہوئے ننگ و عار معلوم ہوتا ہو بس میرا نام تجکو زبان تیزہ و نوک شمشیر سے ظاہر ہوگا تو حربہ کر مین جب تیرے حربہ سے بچونگا اور میرا خداوند کریم بچائیگا تو پھر مین بھی تجھپر حربہ کرونگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا تو مقہور نے آواز بلند کہا کہ اب تیرا حال کھلا کہ تو خداپرست ہو اور تو خاندان حمزہ سے ہو جبھی اسقدر چرب زبان اور زبان آور ہو اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہو مین تم لوگون کی بہادری و جوانمردی کی تعریف سنا کرتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ بڑے بڑے قد کے لوگ ہونگے اور بہت مجکو تمہارے مقابلے کی حسرت تھی کہ کسی طور سے مقابلے کی نوبت آئے مگر نہ آتی تھی آج خداوند تصویر نے میری حسرت نکالی مگر مجکو حیرت ہوتی ہو کہ اس قد و قامت پر یہ زور و طاقت صرف لوگون نے بڑھا دیا ہو معلوم ہوا صرف باتین ہی ہین اب کھل گیا کہ تم لوگ کچھ نہین ہو بس اب تیرا قتل میرے اوپر لازم ہوا مگر ایک امر ضرور ہو کہ جبتک تو اپنا نام نہ ظاہر کریگا اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگا یہ جو اُسنے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ سن میرے نام کو شیر بیشہ جرأت و نہنگ دریائے شجاعت صاحب سطوت و صولت شاہزادہ رفیع البخت بن صاحبقران بدیع الملک نوجوان و ابن صاحبقران نورالدہر عالیشان و ابن صاحبقران بدیع الزمان و ابن صاحبقران حمزۂ عالیشان زلزلۂ قاف شانی سلیمان او کافرین پڑھتا ہون حمزۂ صاحبقران کا اور بدیع الزمان کا میرے پردادا نے ملک باختر و سنجان کو تباہ و برباد کیا اور میرے ہی پردادا نے آفتاب کو تہ تیغ کیا وہ میرے ہی پردادا تھے کہ جنھون نے چونسٹھ لاکھ کے لشکر پر جو کہ زیر قلعہ زل لقا سے بے لقا راندۂ درگاہ کبریا منزروکش تھا چالیس روز خون مارے آگاہ ہو کہ مین پوتا ہون نورالدہر عالیشان کا کہ جسکی تلوار کا سکہ دل کفار پر ابتک پڑا ہوا ہو مین بیٹا ہون بدیع الملک نوجوان کا جو کہ اب صاحبقران وقت ہین اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب ہین اور شہر سمندریہ پر کفار سے مقابلہ کر رہے ہین اور تصویر پرستون کو تہ تیغ فرما رہے ہین اب تو تو میرے نام سے آگاہ ہوا یہ جو شاہزادے نے کہا کل اہل لشکر بیدار شاہ و خود بیدار شاہ نے سنا اور اپنے سردارون سے کہا کہ لو سنا کہ یہ خداپرست ہو اور اپنا حسب و نسب بھی اُسنے ظاہر کر دیا مگر بڑا زبردست ہو کہ کچھ خوف نہ کیا سب نے کہا کہ قضا لائی ہو اب اِسکا بچکر جانا دشوار ہو کہ ادھر اہل قلعہ سے شداد شاہ نے کہا کہ

بڑا غضب ہوا خدا پرستون کے قدم یہان بھی آگئے اب کیا ہوگا اِس سے تو بہتر تھا کہ یہ جوان میری کمک نہ کرتا اور چلا جاتا کیونکہ اب یہ امر ضرور ہی کہ اگر یہ بیدار شاہ پہ غالب آیا تو ہم سے بھی دین خدا پرستی قبول کرنے کی درخواست کریگا اور مین کبھی یہ دین نہ قبول کرونگا دوسرے مجکو ان لوگون کی کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی خداوند زمرد کرین کہ یہ جوان مقہور کے ہاتھ سے قتل ہوجاے تو بہتر یہ ہو کہ مقہور ہی قلعے پر قبضہ کر لے وہ گوارا ہو خدا پرستون کا اِدھر آنا گوارا نہین ہو اور نہ یہ گوارا ہو کہ خدا پرست اِس قلعے پر قابض ہون سردارون نے عرض کیا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی بقول آپکے بہت برا ہوا کہ خدا پرست اِدھر آئے یقین ہی کہ مقہور اِسپر غالب آئے شداد شاہ نے کہا کہ خداوند ایسا کرین اُدھر بیدار شاہ نے سردارون سے کہا کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا تو تم سب ملکر ایک مرتبہ اُسپر ٹوٹ پڑنا اور اُسکو قتل کرنا قمار نے کہا کہ یہ امر بالکل نامردی کا ہی اگر وہ مقہور پر غالب آیا تو مین جاکر اُس سے مقابلہ کرونگا خواہ اُسکو قتل کرون خواہ زیر مین اپنی موجودگی مین یہ ننگ نہ گوارا کرونگا کہ ایک پر اِسقدر لوگ حملہ کرین گو اُسکے ہمراہ بھی لشکر ہی مگر یہ بالکل نامردی ہی ہان اگر مین بھی زیر ہوجاؤن اُسوقت حضور کو اختیار رہی بادشاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اِدھر تو یہ تقریر تھی اُدھر جب مقہور نے یہ سب اسماے مبارک سُنے کہا کہ بس ختم کر مین سن چکا خبردار ہوجا مین حربہ کرتا ہون یہ کہکر نیزے کو تان کر اور سینۂ بے کینۂ شاہزادے کو تاک کر وار کیا شاہزادے نے سنان نیزے کو اپنی سنان نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے دو بجلیان تھین کہ بالاے ہوا چمک رہی تھین جو بند وہ نیزے کا باندھتا تھا شاہزادہ اُسکو کھول دیتا تھا کوئی ستر طعن کی ردوبدل ہوئی کہ ایک مقام پر شاہزادہ نے چھڑ پر چھپٹ مار کر اور بند صاحبقرانی باندھکر آواز دی کہ او مقہور خبردار ہوجا تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہی یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا بس یہ فرما کر اب جو مرکب کو گرمایا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ کافر نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا پیشانی پہ عرق شرم آگیا سر جھکا کر رہگیا سواے کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آیا نیزہ مثل تیر شہاب کے بلند ہوکر دور جا کر گرا یہ واقعہ دیکھکر جو کہ منصف مزاج دونون لشکرون مین تھے یعنے لشکر بیدار شاہ مین اور اہل قلعہ مین اُنکے مُنھ سے بیساختہ صداے واہ نکل گئی بلکہ قمار تو بہت تعریف کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہمنے آجتک اِس طریقہ کا بہادر نہین دیکھا نہ اِس طور سے کسی کو نیزہ ہوائی کرتے دیکھا واقعی یہ لوگ خوب فنون جنگ و سپہ گری سے آگاہ معلوم ہوتے ہین مقہور کے ہاتھ سے نیزہ نکالدینا بہت امر دشوار تھا مگر کس آسانی سے نکالدیا واہ کیا کہنا معلوم ہوا اِس فن مین یہ بہت کامل ہین قمار یہان تعریف کر رہا ہی شہزادے کے لشکر مین بھی نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اُدھر مقہور نے سر اُٹھا کر شاہزادے سے کہا کہ معلوم ہوا کہ فن نیزہ بازی تونے اُستاد سے خوب حاصل کیا ہی اور اِسمین نہایت درجہ کمال پہونچایا ہی اصل امر یہ ہی کہ میرے ہاتھ سے آجتک کسی نے نیزہ نہین نکالا مگر تو اِس فن مین مجھپر سبقت لیگیا تو نے مجکو تو دو دریاے لشکر کے روبرو نیزہ نکال کر نہایت شرمندہ کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاے گا نیزہ نکالدینا کوئی اِس بات پر نہین صادق ہوتا ہی کہ تو ہر فن مین مجھپر غالب آئیگا اب مین تجھپر گرز کا وار کرتا ہون دیکھون کہ تو کیونکر اِس ضرب سے میری بچتا ہی اگر استخوان سرمہ سا نہو جائین تو مجکو مقہور نہ کہنا یہ وہ گرز ہی

کہ جس سے کہ کوہ ٹوٹ جاتی ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر میرا خدا مجکو تیرے
شر سے بچائیگا یہ سن کے اُسنے وہی گرز سنبھالا جو کہ در قلعہ کے توڑنے کے لیے لے کر آیا
تھا اُدھر اہل قلعہ اور بیدار شاہ و قہار شاہ نے کہا کہ اب بچنا اس جوان کا بادشاہ زادہ
اُسکے اہل لشکر سے کوئی کہدے کہ اب اپنے سردار سے ہاتھ دھو اور اُدھر مقہور نے
اُس گرز کو اُٹھا کر اور اُستوار دونوں ہاتھون سے پکڑ کر گردش دی اُسکے گردش دینے مین
اُس گرز سے صدا فنا فنا کی آتی تھی اگر واقعی اُسکی ہوا بھی فیل مست کے لگ جاسکے
تو بھیر ہل کر پانی نہ مانگے ضرب کا پڑنا تو شئ دیگر ہی مگر یہان شاہزادے نے جب دیکھا کہ
اُسنے گرز بلند کیا اور گردسر چرخ دے رہا ہی اپنا گرز قربوس زین پر سے لیا اور اُسکو اپنے
چہرے کی پناہ کیا اور درگاہ خدا مین التجا کی کہ اے رب بے نیاز و کارساز چہرۂ من نازک تر
از گل است پناہ تو دارم پنساہ گرز ندارم بچا نااسکے گرز کی ضرب سے یہ کہکر گرز کو بلند کیا اُسنے
دونوں رکابون پر زور دے کر اور گرز کو خوب اپنے نزدیک گردش دے کر اب جو مارا
گرز گرز پر آکر پڑا کہ تڑاقہ کی صدا بلند ہوئی دل زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا شہزادہ
اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر بالائے ہوا گئے گوش گردون کر
ہو گئے دونون گرزون مین پھل پڑ گئے گاؤزمین کانپ کر رہگئی صدائے تڑاقہ گنبد دوار سے
گذر گئی بموجب شعر تڑاق عمود ان چنان خاست + کہ بگذشت زین طاق آراستہ + اِس نے
ضرب لگا کر اور گینڈے کو پیچھے ہٹا کر خود کو کج کر کے صدا دی کہ زدم دست کرد ما بدولت
کی ضرب گرز سے کوئی بچ سکتا ہی کہان ہین اسکے ہمراہی کہ آکر اِسکے استخوان کو تلاش
کرین یہ صدا دینا تھا کہ عیار شاہزادہ یہ حال دیکھکر اور دل پر ہاتھ رکھکر چھاگل آب
لے کر دوڑا اور قریب گرد آکر گردش لگائی پانی کا چھینٹا دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین آکر دیکھا
کہ دونون ہاتھ تو ستون گرز پر ہین اُنمین فرق نہین آیا ہی مگر پلک سے پلک ملی ہوئی ہی چہرہ سرخ
ہی مرکب تا بہ زانو زمین مین غرق ہو گیا ہی آواز دی کہ اے شہریار ہوشیار رہو جائیے حریف
زیادتی کر رہا ہی جیسے ہی آواز دی شاہزادے نے آنکھ کھولدی عیار کی طرف دیکھا عیار
نے عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہی حریف زیادتی کرتا ہی فرمایا بچایا خداوند کریم نے بلا کی
ضرب لگائی تھی مگر وہ حفاظت کرنے والا تھا کچھ آسیب نہ پہونچا یہ فرما کر مرکب کو جو گڑ گڑایا
وہ مرکب اصیل تھا طبقہ زمین کا لے کر نکلا بس شاہزادہ محمودی کی رومال سے چہرہ کی گرد پاک
کرتا ہوا گرد سے باہر آیا جیسے کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہوا آواز دی کہ کر از دی و کرا لیست
کردی مین تو تیرا حریف موجود ہون تیری ضرب سے خداوند کریم نے بچایا بس یہ دیکھکر مقہور
تو حیران ہو گیا اور مثل تصویر گلی کے ساکت ہو کر رہگیا اپنے دل مین کہنے لگا کہ بلا کی قوت و
طاقت اِس جوان مین ہی اِس سن مین جب یہ اور جوان ہو گا تو کون اِس سے مقابلہ کر سکتا ہی
واقعی امر یہ ہی کہ خدا پرستون کو جیسا سنتے تھے اُس سے زیادہ پایا خداوند تصویر اِس جوان
کے ہاتھ سے آبرو بچائین آج مجکو اپنی آبرو بچتے ہوئے معلوم نہین ہوتی کیونکہ جب اسنے میری
ضرب گرز کو رد کیا اور کچھ آسیب نہ پہونچا یہ وہ ضرب ہی اور یہ وہ گرز ہی کہ جب مین نے اِسکا وار
کیا کبھی خالی نہ گیا مجکو خیال تھا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے ہونگے بلا کی اِسکے جسم مین قوت

طاقت ہر راوی کہتا ہر کہ مقہور اپنے دل مین بہت قائل ہوا اور رعد کی تعریف کی اِدھر اہل قلعہ نے جو یہ واقعہ دیکھا
سب کو سکتہ ہو گیا اور باہم کہنے لگے کہ یہ کس قسم کے لوگ ہین کہ ایسی ضرب گرز سے بچے کچھ آسیب نہ پہونچا
شداد نے کہا کہ بیکار حیران ہوتے ہو خداوند زمرد نے اِن لوگون کے جسم مین کوٹ کوٹ کر اپنی قوت و
طاقت بھر دی ہر اسی سبب سے یہ لوگ ہر ایک پر غالب آتے ہین یہ صرف قوت خداوندی ہر کہ جو یہ
لوگ کسی سے مغلوب نہین ہوتے ہین سب سردار کہنے لگے کہ بجا ارشاد ہوا اُدھر لشکر بیدار شاہ
دقہار شیر پیکر دو سر اسپہ سالار یہ واقعہ دیکھکر دنگ ہو گیا اور مثل آئینہ کے ششدر رہ حیران ہو کر بادشاہ
سے کہنے لگا کہ جیسی تعریف ہم خدا پرستون کی سنتے تھے اُس سے زیادہ تر ہمنے خدا پرستون کو پایا یہ وہ
ضرب تھی کہ اگر دیو بھی ہوتا تو وہ ہل کر اس ضرب کے صدمہ سے پانی نہ طلب کرتا اُسکے استخوان تک
سرمہ ہو جاتے خداوند تصویر مقہور کو اس جوان کے ہاتھ سے بچائین یہ تو شاہزادے کے زور و
طاقت کا شیدا ہو گیا اور از حد تعریف کر رہا ہر اور بیدار شاہ بھی اُدھر مقہور نے شاہزادے سے
کہا کہ مرحبا اور شاباش خوب تم میری ضرب سے بچے جیسا مین تم لوگون کی تعریف سنتا تھا ویسا ہی پایا
اب تم اپنے گرز کا وار کرو شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا تجھ ایسے نامرد پر گرز کا وار کرون تیرے
قتل کرنے کے لیے ایک ضرب مشت کافی ہر یہ جو شاہزادے نے فرمایا کہ تیری ہلاکت کے لیے
ضرب مشت کافی ہر اُسنے کہا کہ تو گرز کا وار نہ کر بگا خیر نیزہ بازی خلال بازی عمود بازی حلال بازی
تیغ بازی راست بازی اب میرے تیرے تلوار کی لڑائی ہو شاہزادے نے فرمایا کہ تو یہ بھی حوصلہ
نکال لے مین اسمین بھی بند نہین ہون یہ جو فرمایا اُسنے تیغہ نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ اژدر آتش فشان
نکل آیا نیام سے جو تلوار باہر ہوئی اور نیام خالی رہگیا اُسکا دہن جو کھلا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ
اژدر منھ کھولے ہوئے ہر بس مرکب کو ہٹا کر تلوار علم کی شاہزادے نے گرد سپر کا پشت پر سے
لیا اور اپنی تلوار نیام سے لی یہ معلوم ہوا جب وہ تلوار نیام سے نکلی کہ ناگن کینچلی چھوڑ کر باہر آئی یا برق
جہندہ ابر تیرہ سے تڑپ کر نکلی اُسنے مرکب کو بڑھا کر وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا
پھر اُسنے وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو سپر پر روکا پھر اُسنے وار کیا اِنھون نے رد کیا اب دونون
طرف سے وار چلنے لگے دونون مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی دو بجلیان چمک رہی
ہین ابر سپر پر چمک چمک کر گر رہی ہین تگاپو سے مرکبون کے جو غبار بلند ہوا تھا اُسمین جو تلوارین
چمکتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر مین برقین کوند رہی ہین عجب طرح کی لڑائی ہو رہی تھی سب لشکر
غور سے دیکھ رہے تھے کہ شاہزادہ ہر مرتبہ اُسکی ضرب تیغ سے اسطرح سے بچتا تھا کہ دیکھنے والون کو
حیرت ہو جاتی تھی اُسکی ضرب کو آسیب سپر پر رد کرتا تھا اور اپنی ضرب اِس طور سے لگاتا تھا
کہ سب کی زبان سے تعریف نکل جاتی تھی دوست و دشمن سب تعریف کر رہے تھے قہار نے تو یہ
معرکہ دیکھکر کچھ آگے بڑھ آیا تھا وہ تو شاہزادے پر فریفتہ ہو گیا تھا اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا جوان ہی
خوب فن سپہ گری سے آگاہ ہر اور کیا طاقت و قوت رکھتا ہر کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہر ایسا نہو
کہ کوئی چشم زخم اُسکے پہونچے اگر مقہور اِسپر غالب آیا تو مین مقہور سے مقابلہ کرونگا اگر یہ
مقہور پر غالب آیا تو مین ضرور اس جوان سے لڑونگا اگر اِسنے مجکو زیر کر لیا تو ضرور اِسکی
اطاعت کرونگا ایسے بہادر پیدا کہین ہوتے ہین یہ تو یہ کہہ رہا ہر اپنے دل مین وہان برابر رد و بدل
ہو رہی ہی کبھی اُسکی تلوار سکر پر سے قریب ہوا آ نکل جاتی ہر انکی تلوار پہلو کے پاس جا کر نکل آئی ہر جب

زور فنائی دیتا ہے مرکب خوب بھڑ رہے ہین وہ بھی اپنی جان لڑا رہے ہین یہ بھی بلا کا جوان ہے غضب کا معرکہ پڑا ہے اگر اُسکی تلوار قریب سر آئی لیتا ہی تلوار کر تلوار پر آئی جو یہ تلوار پر آئی تو یہ [illegible] سے قریب پہونچی اُسنے سر کا ہاتھ لگایا تڑا تڑ [illegible] شہزادہ کا ہاتھ لگایا اس طور [illegible] جو تین چل رہی ہین نہ ادھر کا خیال نہ ادھر [illegible] ہو وہ بجلیان ہین کہ چمک رہی ہین دو برقین ہین کہ کوند رہی ہین غبار بلند ہے مرکب عرق عرق ہے راکب از سر تا پا دریا سے عرق مین غرق مگر ضرب [illegible] نہین ہے تلوارون کی جھنکار سے صحرا گونج رہا ہے سن سن کی صدا بلند ہے [illegible] پھر پھر کاٹل تلوار باہم چلی اور [illegible] ہوئی ایک مقام پر اُسنے یہ کیا کہ جوان اس ضرب سے بچ سر کا وار کیا شاہزادہ کی نگاہ تلوار سے لڑی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی جھٹکا دیا کہ [illegible] سپر کی [illegible] جا کر مجبول مرکب بڑھا کر [illegible] ہاتھ تلوار پیٹ پڑی بس پنجہ [illegible] دراز کر [illegible] ہاتھ ڈالدیا کلائی پکڑ کر زور کیا اور قصد کیا کہ تلوار کلائی مڑوڑ کر چھین لون مگر اُسنے تلوار نہ چھوڑی اور ہاتھ بڑھا کر [illegible] کمر بند مین ڈال دیا بس زور کشمکش کے [illegible] دونون مرکب پیٹ سے بھل زمین پر بیٹھ گئے اب قہار دل مین خوش ہوا کہ کشتی ہونے لگی یہ جوان ضرور مقہور کو کشتی مین زیر کرلے گا خوب ہوا تلوار کی لڑائی سے مجکو خوف تھا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین کہ مقہور کی خیر نہین ہے افسوس ہے کہ خدا پرست یہان بھی آ گئے بڑا غضب ہوا شداد کہ رہا ہے کہ مین اِس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا دین نہ قبول کرونگا گو اسنے میرے اوپر احسان کیا مگر مین ایسے احسان سے باز آیا وہ اچھا تھا کہ مقہور قلعہ مین چلا آتا اور ہم سب کو قتل کرتا سردار عرض کرتے ہین آپ ملاحظہ فرمایئے کہ ہوتا کیا ہے بید ارشاد یہ اپنے دل مین کہ رہا ہے کہ اگر یہ جوان میرے سپہ سالار پر غالب آیا اور قہار کو بھی اسنے زیر کرلیا اگر اُسنے مقابلہ کیا تو مین جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اگر میری شکست ہوئی اور مین اسیر ہو گیا تو اِس جوان کی اطاعت کرونگا کیونکہ یہ بہت زبردست ہے ہر ایک اپنے اپنے دل مین شہزادہ کی تعریف کر رہا ہے جب دیکھا دونون طرف کے اہل لشکر نے یعنی شاہزادے کے اور بید ارشاد کے مرکب ہلاک ہوئے جاتے ہین تو پکار کر کہا کہ ای پہلوانان جہان یہ بے زبان تمھارے زور و طاقت کی تاب نہین لا سکتے ہین دیکھو پیٹ سے بھل زمین پر بیٹھ گئے ہین ہلاک ہوئے جاتے ہین اِنپر سے اُتر کر زور آزمائی کرو زمین تمھاری قوت و طاقت کی برداشت کرے [illegible] تمھارے لنگر کو سنبھالے گی اِن بے زبانون پر رحم کھاؤ وہ مرے چلے جاتے ہین بس راوی کا بیان ہے کہ شاہزادہ و مقہور دیو پیکر دونون مرکبون پر سے یہ کلمہ سنکے زمین پر آ رہے آلات حرب و ضرب کھول کر رکھدیے اور مشغول کشتی ہوئے جبکہ کشتی کا بازار گرم ہوا [illegible] پیچ جوڑ توڑ سے مٹنے کے ہونے لگے جو پیچ باندھتے تھے وہ [illegible] کرتا تھا [illegible] جوڑ توڑ ہو رہے تھے نوبت یہ ہوئی کہ اب گھڑی دو گھڑی تک ایک مقام پر جم کر لڑنے لگے جب وہ شہزادے کو پیچھے ہٹا لایا اور قصد کیا کہ گھسا دون شاہزادہ مثل برق کے تڑپ کر نکل گیا جب شاہزادہ اُسکو پکڑ لایا وہ بھی نکل گیا مگر اب اُسکا دم پھولنے لگا ہے

مثل بھینسے کے ہانپنے لگا ہی جہان پہ تھمکر دم [illegible] جس مقام پر [illegible] ہانپنے لگا
کہ تلے زمین پر پہنس گئے اب سب نے دیکھا [illegible] اسکا لہو بہنے لگا
دم چڑھ گیا قہار نے اپنے دل مین کہا کہ لیا اس جوان نے میدان [illegible] دست
پلٹ کر کہا کہ ملاحظہ فرمائیے کسطور سے یہ جوان مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی کیا بہادر
ہی واقعی یہ لوگ بسا دلیر ہین جنکا کچھ رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ دیکھو کیا ہوتا
ہی یقین ہی کہ منصور زیر کرے تمہارا ناموس رہے یا اُدھر بیدار شاہ نے سردارون سے کہا
کہ رنگ بیرنگ ہی منصور اب زیر ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسکا دم آ گیا ہی اور ہانپنے
لگا وہ جوان اُسی طور سے لڑ رہا ہی اُسکے چہرے پر ہیچ کمی نہین ثابت ہوتا ہی اور مقابلہ ہو رہا
ہی بالکل برابر ابتک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی بس ہر ایک کو اہل لشکر
بیدار شاہ مین یہ یقین ہو گیا کہ منصور کو زیر کر لیا اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین
کہ کیا جوان قوی ہی کہ اُسنے کیسے زور سے لیون مقابلہ کر رہا ہی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہے
شمشاد اور سردارون سے کہہ رہا ہی کہ بڑا غضب ہوا منصور کو اس خدا پرست نے زیر کر لیا بڑی
خرابی ہوئی یہ کیا خداوند [illegible] نے کیا کہ کیک کو اُس شخص کی بھیجا جو کہ دین و ایمان کا دشمن
ہی مین تو ہرگز در قلعہ نہ کھولونگا جبکہ منصور کے ہاتھ سے مر جانا بہتر معلوم ہوتا تھا اس زندگی
سے سردارون نے عرض کیا کہ اگر منصور زیر ہو جائیگا تو تمہارا منور اسکو زیر کرلے گا
ملاحظہ فرمائیے وہ قبل سے بڑھا ہوا کھڑا ہی مگر پھر قلعہ نہ بچیگا شمشاد نے کہا کہ بابا سے بیدار
شاہ ہی کا تو قبضہ ہوگا وہ میرا بھائی ہی خدا پرست تو نہ قابض ہونگے قلعہ پر یہ گفتگو ہو رہی تھی
یہان منصور نے دیکھا کہ اب میرا دم بھر گیا ہی اور سانس چڑھنے لگی زور و طاقت مین فرق آنے
لگا بس ایک مرتبہ یہ خیال کرکے کہ ایسا نہو یہ جوان زیر کرلے تو بہت بڑی ہتک ہو اور آبرو
کرکری ہو دونون شانے شاہزادے کے پکڑ کر اور سر سینہ مین اڑا کر لے دوڑا کوئی پانچ قدم
پر لا کر جھٹکا دیا یہ بھی دم کے شمار پر قدم کے اندازہ پر پہونچتے تھے جیسے ہی اُسنے پانچ قدم
پر لاکر جھٹکا دیا انکا پاؤن گھٹنہ آشنا زمین ہوا انھون نے تڑپ کر جو لنگر مارا تا بہ گھٹنون یہ غرق
زمین ہوئے اب وہ مثل ابر کے اوپر شاہزادے کے چھا گیا اور کمر زنجیر پکڑ کر زور کرنے لگا اسقدر
زور کیا کہ انگلیون سے خون بہنے لگا کنپٹیان تپکنے لگین چہرہ سرخ ہو گیا پیشانی پر عرق آگیا مگر شاہزادے
کے انگ مین فرق نہ آیا ذرا بھی جنبش نہوئی بس پریشان ہو کر ہٹ کر کھڑا ہوا اور کہا کہ ای جوان مین تو
اپنا زور کر چکا اب آپ کے زور کا خواستگار ہون واقعی یہ امر ہی کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی
شاہزادے نے فرمایا کہ تم اپنا حوصلہ خوب نکال لو اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا حوصلہ نکال چکا ہون
اب آپ اپنا حوصلہ نکالیے یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ اُسکو لیکر چلا دونون بازو پکڑے اور سر سینہ
سے لگا کے وہ اس طور سے چلا کہ جیسے ہوا کے زور مین پتہ چلتا ہی مثل برگ کے اڑا ہوا جاتا تھا
جہان پر اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون انھون نے ہکا لگایا کہ لنگر قائم نہ کر سکا نو دس قدم پر لا کر
جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے آشنا زمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم
کرنے دیتے ہین ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اب جو زور کیا اُسکو زمین
سے لے اُٹھے پہلے زور مین تا بہ کمر دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین دونون بازوؤنکا زور [illegible]

کر کے سر سے بلند کر لیا گردش چرخ دے کر قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ نقش زمین ہو جائے اپنے افعال کی سزا پائے راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے یہ قصد کیا کہ زمین پر مارون تو مقہور نے کہا اُسی حالت مین کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین پھر اُسکو زمین ذلت پر نہین گراتے ہین شاہزادے نے یہ سُن کے آہستہ زمین پر رکھدیا اپنے عیار سے فرمایا کہ اِسکی مشکین باندھ لو راوی کہتا ہی کہ جب عیار اُسکی طرف چلا تو مقہور نے کہا کہ ای شہریار مین امان کا طالب ہون تا زندہ ایم بندہ ایم شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اگر تو دین قدیر پرستی ترک کرے اور دین اِسلام قبول کرے تو امان ملے اُسنے عرض کیا کہ ای شہریار جو آپ کے مذہب کو اختیار کرے وہ کیا کہے شاہزادے نے اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ صدق دل سے کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا شاہزادے نے عیار کو منع کیا بس مقہور دوڑ کے قدمون پر گر پڑا اور قدم چومے اور گرد پھرنے لگا اور کہنے لگا کہ واقعی جیسا آپ لوگون کو سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے زیادہ جب آپ نے آکر مجھ سے لڑکا ہی تو مین نے خیال کیا تھا کہ یہ کیا مقابلہ کرین گے ایک ڈانٹ مین میری یہ ڈر جائین گے مگر جو میرا خیال تھا وہ سراسر لغو اور بالکل غلط تھا بس اگر بہادری کا خواہشگار ہو تو آپ لوگون کی خدمت مین حاضر رہے جرأت و جوانمردی اور طاقت قوت و شجاعت آپ ہی کے خاندان پر ختم ہے کوئی آپ لوگون کے آگے دم بہادری کا نہین مار سکتا ہی نہ دعوی جوانمردی کر سکتا ہی اور جو کوئی ایسا خیال کرے بالکل نادان ہی شاہزادے نے فرمایا یہ سب اُس کریم کی پرورش اور عنایت ہی کہ اُسنے ذرہ کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک مشت خاک کو یہ رتبہ مرحمت کیا اگر وہ یہ قوت و طاقت عطا نہ فرماتا تو کوئی کیا بہادری کر سکتا یہ کہکر بہت سے کلمے اُسکے روبرو حمد و ثنائے الٰہی و نعت رسالت پناہی مین بیان فرمائے کہ بالکل اُسکے صفحہ دل پر سے و آئینہ قلب پر سے زنگ کفر کو پاک کر دیا شاہزادہ مقہور سے یہ کلام کر رہا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ جب شاہزادے نے مقہور کو سر سے بلند کیا یہ حال لشکر بید ارشادہ نے و سرداران لشکر و خود بید ارشاد و قہار نے دیکھا سب کے حواس باختہ ہو گئے مثل تصویر گلی کے ہو کر رہ گئے بیساختہ ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ مرحبا و شاباش واقعی کیا کام کیا ہی ہر ایک تعریف کرنے لگا چونکہ بہادر تھے وہ تو جھومنے لگے اور تحسین و آفرین کی صدا دینے لگے بید ارشاد نے اپنے سردارون سے کہا کہ دراصل یہ سب خدا پرست بہت زبردست اور نہایت بہادر ہین انکی زور و طاقت کا مثل و نظیر نہین ہی مقہور دیو پیکر اس جوان کے روبرو فیل مست کا مرتبہ رکھتا ہی اور یہ مثل پشہ کے ہی وہ جو سُنا ہو کہ فیل مست کو پشہ نے پست کیا وہ یہی معرکہ ہوا اب کون ایسا بہادر ہی جو اِس جوان سے جا کر مقابلہ کرے میرے تو حواس جاتے رہے ہین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ اِس طور سے اِسکو زیر کرے گا اور یون سر سے بلند کر لے گا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساحر ہی کیونکہ سوائے سحر کے یہ بات نہین حاصل ہو سکتی ہی بید ارشاد نے کہا کہ یہ تمہارا خیال بالکل خام ہی کیونکہ سب اہل اسلام سحر و ساحری و نخسیرہ

کو کفر جانتے ہین بلکہ ساحرون کو کافر کہتے ہین اُنکے مذہب مین سحر کرنے والا کافر ہو جاتا ہے یہ امرا
تو خود کبھی سحر کو نہ کرین گے تمنے دیکھا ہوگا کہ کسقدر بالکت ساحرون کے برباد کیئے سب
سردار خاموش ہو رہے ہر ایک اپنے دل مین تعریف کر رہا ہو قہار کی تو یہ نوبت
ہوئی کہ وجد کرنے لگا اور جھومنے لگا پھر پکار کر شاہزادے سے کہا کہ ای جوان ابھی جانا
نہین مین تیرے مقابلے کو آتا ہون تونے بڑا غضب کیا کہ اتنے بڑے پہلوانون کو یون
زیر کیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ جو شاہزادے نے سنا اُسی او سے میدان
مین کھڑا رہا بلکہ مقہور سے کہا کہ تم میرے لشکر مین جاؤ مین اس سے مقابلہ کرلون تو آتا ہون
مقہور نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای آقا اس غلام کو اجازت دیجیے کہ یہ تازہ غلام اس
کافر سے مقابلہ کرے اور مشکین باندھکر حاضر خدمت والا کرے آپ ابھی مجھسے مقابلہ کر چکے ہین
تھکے ہوئے ہین اس سبب تو اسنے آپکو ڈکارا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ ای مقہور دیو پیکر تم لشکر مین جاؤ
اگر خدا چاہتا ہی تو اسکو بھی مثل تیرے زیر کرتا ہون ہمارے خاندان کا طریقہ یہ ہی کہ جو جیت
جسکو برابر مقابلہ طلب کرتا ہی وہی جاتا ہی دوسرا نہین جاتا ہی اگر ایک ... ہوا اور ...
ہمارے لشکر کے طفل کو جو کہ بہت کمسن ہو اپنے مقابلے کو طلب کرے تو وہی جاکر مقابلہ
کریگا دوسرا نہین جا سکتا ہی سب مین خلاف قاعدہ اسلام نہین ہی اس لئے سردار تم لشکر مین جاؤ اور
خدا میرا حافظ و نگہبان ہی کچھ خوف نہ کرو یہ سنکے مقہور دیو پیکر اپنے دل مین تعریف کرتا
ہوا ہمراہ عیار کے لشکر مین آیا یہان سبکے سب سردارون نے عزت کی گلے سے
ملے بہت خاطر سے پیش آئے یہ بھی اپنے گینڈے کو روک کر ایک صف مین کھڑا
ہوا اہل قلعے نے جو دیکھا کہ اُس جوان نے مقہور دیو پیکر کو مثل بچون کے اُٹھا لیا اور
مقہور دیو پیکر نے زیر ہو کر اُسکی اطاعت کی سب کو بڑی حیرت ہوئی دم نکل گئے
شداد شاہ نے کہا کہ خداوند نے کس قیامت کی طاقت وزور ان لوگون کو عطا
کیا ہے کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی اُسپر بھی یہ لوگ خداوند کے قائل نہین ہوتے ہین
خیر مین تمسے کہے دیتا ہون اگر بیدار شاد نے اس سے مقابلہ کیا اور جنگ مغلوبہ
کی نوبت آئی تو مین بیدار شاہ کی کمک کرونگا اگر فتح ہوئی تو یہ ہوگا کہ بیدار شاہ
ہمارے قلعے کو لے لیگا وہ قبضہ کر لے مجکو بدل قبول ہی مگر یہ خداپرست کسیطور سے
یہان سے دفع ہو جائے سردارون نے کہا کہ اب لشکر کا یہان سے دفع ہونا غیر ممکن
ہے کیونکہ اب مقہور دیو پیکر نے اطاعت کی اور مقہور دیو پیکر بھی تو بڑا ہے
دو ہی سے مگر اب کہ اسکے لشکر کو شکست دے سکتا ہی شداد شاہ نے کہا کہ قہار
ضرور اس جوان کو زیر کرے گا سب نے کہا کہ خداوند ایسا کرین شداد شاہ
تو یہ گفتگو قلعے پر کر رہا ہی یہ نہایت سیاہ قلب و تیرہ درون ہی اسکو حد درجہ کا اہل اسلام
سے بغض ہی بڑا سیاہ قلب ہی خداپرستون کا دشمن جانی ہی مومنون کا پیاسا ہی نطفہ شیطان
ہی خاص بچہ ابلیس ہی کہ اسنے یہ سب معرکہ دیکھا مگر پھر بھی اسکو یہی خیال ہی کہ کسی طور
سے یہ جوان قتل ہو جائے بیدار شاہ قبضہ قلعے پر کر لے مگر خداپرستون کا قبضہ نہو
دیکھیے یہ کیا کرتا ہے آمدم برسر قصہ کہ قہار شاہزادے کو ٹوک کر خدمت بیدار شاہ مین

آیا اور کہنے لگا کہ مجھکو اجازت مرحمت ہو تاکہ مین جاکر اس جوان سے مقابلہ کرون اسنے بڑا غضب کیا کہ بھائی مقہور کو سر میدان یون زیر کیا بڑی ذلت ہوئی مین جاکر اسکو اس حرکت کی سزا دونگا یہ مجھ سے زیر ہو گا جاتا کہان ہی میرے دل پہ داغ ہی بڑا صدمہ ہی وہ مقہور کو زیر کرکے باغ باغ ہی دیکھیے میان مقہور کو کہ انھون نے اس جوان کی اطاعت کرلی وہ لشکر مین گینڈے پر سوار کھڑے ہین یہ نئی حرکت کی کہ اُسنے بھی اپنا دین ترک کیا دین اسلام قبول کیا اب اُسکو بھی سزا دینا لازم ہوئی بس مین مقابلہ کو جاتا ہون بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم براے مقابلہ نہ جاؤ مین لشکر کو حکم دون کہ وہ جنگ مغلوبہ کرکے اور یورش کرکے اس جوان کو اسیر کرلے خواہ قتل قہار نے کہا کہ یہ امر بالکل جوانمردی کے خلاف ہی مین قبل مین عرض کرچکا ہون کہ جبتک مین لشکر مین ہون اُسوقت تک ایسی حرکت نہ فرمائیے گا کیونکہ مین بدنام ہونگا دوسرے یہ امر ہی کہ سب یہ کہینگے کہ قہار ڈر گیا پہلے تو خود لڑا پھر نہ معلوم کیا خیال کیا کہ براے مقابلہ نہ آیا اور لشکر کو یورش کا حکم دیا مین مقابلہ کرون اگر مثل مقہور کے مجکو اس جوان نے زیر کرلیا اُسوقت آپکو اختیار ہی چاہے جنگ مغلوبہ کا حکم دیجیے چاہے نہ مقابلہ فرمائیے مین منع نہین کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اچھا قہار نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین اُسکو زیر کرلونگا وہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی یہ کہکر اور اپنے گینڈے کو جولان کرکے طرف شاہزادے کے چلا راہ مین یہ خیال کرتا آتا تھا کہ اگر مین اس جوان پر غالب آیا تو اسکو بجاے بیدار شاہ کے تخت پر بٹھا دونگا اور بیدار شاہ کو اسیر کرلونگا کیونکہ یہ جوان لائق حکومت ہی یہ زیب تخت و زینت سلطنت ہی اگر مین زیر ہوا اور یہ غالب آیا اُسوقت مین مین بھی مثل مقہور دیو پیکر کے اسکی اطاعت کرونگا اور اسکا دین قبول کرونگا اور لشکر بیدار شاہ سے لڑونگا بلکہ مین نہ اس سے نہ تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ گرز سے نہ نیزے سے سواے کشتی کے اگر کشتی مین زیر کرلیا تو خیر ورنہ وہ تو ضرور زیر کرلیگا راوی کہتا ہی کہ مقہور دیو پیکر نے جو دین اسلام قبول کیا اسکا سبب یہ تھا کہ جب سے مقہور دیو پیکر نے شاہزادے کو دیکھا تھا اور شان و شوکت پر نگاہ پڑی تھی اُسوقت سے شیداے جمال شاہزادہ ہوا تھا اور اُسنے اپنے دل مین کہا تھا کہ کیا جوان ہی اور اسقدر رعب وداب تھا کہ مقہور دیو پیکر کو اُسوقت سے خوف غالب ہو گیا تھا مگر مقابلہ کیا جب شاہزادہ ہر فن مین مقہور دیو پیکر پر غالب آیا تو اسکو شاہزادے سے اور زیادہ محبت ہوگئی جب کشتی کی نوبت آئی تو اُسنے دل مین خیال کرلیا تھا کہ اگر مین اسپر غالب آیا تو بیدار شاہ کو اسیر کرکے اسکو بادشاہ کرونگا اور اگر یہ غالب آیا تو اسکی اطاعت کرونگا کیونکہ ایسے بہادر نصیب نہین ہوتے ہین مقدر سے ملتے ہین اسکی غلامی اختیار کرنا فخر و افتخار ہی بس وہی کیا جو دل مین اسنے قصد کیا تھا اور قہار بھی جرأت و طاقت شہزادے کی دیکھکر فریفتہ ہو گیا تھا بس قہار ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا جو کہ بالا مذکور ہوے ہین قریب شاہزادے پہونچا شاہزادہ حضور کو لشکر کی طرف روانہ کرکے قہار کے انتظار مین کھڑا ہوا تھا کہ قہار آکر پہونچا اُسنے براے سلام اپنا ہاتھ بلند کیا شاہزادہ

نے جواب سلام دیا اُسنے کہا کہ اے جوان تو نے بڑی بہادری و جوانمردی سے مقہور کو زیر کیا میری کمر توڑ دی مگر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ اِسی مین خیر بہت ہے کہ تو میری اطاعت کر مین تجکو لشکر بید ارشاہ کا بادشاہ کرونگا بید ارشاہ تیری اطاعت کریگا اپنی جان نہ دے یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے جس طور سے مقہور کو زیر کیا ہے مجکو بھی زیر کر لیگا یہ امر بہت دشوار ہے یہ تصور تیرا بیکار ہے نہ معلوم کہ کیا سبب ہوا کہ مقہور کو تو نے زیر کر لیا وہ ایسا پہلوان نہ تھا کہ زیر ہو جاتا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اُسپر سحر کیا یا وہ تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اِس سبب سے اُسنے اپنے کو زیر کرا دیا مین ایسا نہین ہون مین تجکو باندھکر لیجاؤنگا میرا نام قہار شیر پیکر ہے میرا زور و طاقت دیو سے بڑھکر ہے مقہور ایسے میرے سیکڑون شاگرد ہین میری طاقت کے روبرو کوہ کی بھی حقیقت نہین ہے اکثر مین نے ایک مشت کی ضرب سے فیل مست کو پست کیا ہے شیر کو بدون کسی حربہ کے قتل کیا ہے کلہ چیر کر پھینکدیا ہے دیو کو پشہ سے کم تصور کرتا ہون کیون اپنی آبرو کرکری کرتا ہے میری اطاعت کر شاہزادے نے جواب دیا کہ بس زیادہ لاف و گذاف نہ کر جو تیرا قصد ہو وہ کر مین موجود ہون مین تیری اطاعت ہرگز نہ کرونگا تو بکتا کیا ہے یہ جو تو نے کہا کہ تو نے سحر کر کے مقہور کو زیر کیا تو سن لے کہ ہم لوگ سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین اور ساحر کو کافر خیال کرتے ہین یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے بس تجکو اس سے کیا غرض کہ مقہور کیونکر زیر ہوا خواہ اُسنے اپنے کو زیر کرا دیا یا مین نے زیر کر لیا تو اپنے کو زیر نہ کرانا اگر فضل خدا شامل حال ہے تو تجکو بھی مثل مقہور کے زیر کرونگا تو بھولا کس بات پر ہے ارے ظالم یہی غرور تیرا تجکو پست کریگا بس زیادہ نہ بک اُٹھا حربہ و وار کر قہار شیر پیکر نے جواب دیا کہ اے جوان مجکو تیرے حال پر اور جوانی پر رحم آتا ہے بس کیون تو اپنی جوانی کو برباد کرتا ہے تو مقہور کو زیر کر کے بہت پھول گیا ہے یہی تیری بات مجکو پست کرے گی کیا کہون مجکو رحم آتا ہے اگر کوئی اور اس طور سے مجھ سے کلام کرتا تو اُسکو وہ سزا سخت دیتا کہ عمر بھر یاد رکھتا مگر اب مجکو لازم ہوا کہ تجکو صرف گوشمالی دون بدون گوشمالی پائے ہوئے تو نہ مانے گا تم لوگون سے آجتک کسی سے سامنا نہین ہوا کہ تم دبو سوائے بودون کے ہان اگر کسی بہادر سے سامنا ہوتا تو حال کھلتا اِسی سبب سے تم ہر ایک سے اِس طور کی تقریر کرتے ہو سب خدا پرستون کا یہی حال ہے جہانتک سُنا گیا کہ وہ کسی کو اپنے نزدیک خیال نہین کرتے ہین تجکو تو دیکھ لیا شاہزادے نے کہا کہ اِس تقریر سے کیا حاصل جو تجکو کرنا ہو وہ کر بیکار بک بک کر دماغ پریشان کرتا ہے یہ مقام جنگ ہے نہ جاے نصیحت و پند اُٹھا حربہ و وار کر تاکہ تیرے بھی ہنر سپہ گری سب دیکھ لین یہ سُنکے قہار نے کہا کہ مجکو تیرے ساتھ حرب تیر و شمشیر سے عار ہے کیونکہ مین نے دیکھ لیا کہ تو اِن فنون سے بخوبی واقف ہے بس مین تجکو کشتی مین زیر کرونگا نیزہ و شمشیر سے نہ لڑونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین موجود ہون ہر طرح جس طرح سے تیرا جی چاہے مقابلہ کر مین کسیطرح سے باہر نہین ہون خواہ نیزے سے خواہ گرز سے خواہ تلوار سے اگر تیری یہ خواہش ہے کہ کشتی ہو تو گھوڑے پر سے اُتر اور مقابلہ کر ابھی یہ کہتا تھا کہ قہار گھوڑے پر سے کود پڑا

بیدار شاہ نے سرداروں سے کہا کہ یہ کونسی حرکت قہار نے کی کہ تلوار سے مقابلہ کیا نہ گرز سے کشتی پر آمادہ ہو گیا سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند یہ جوان فنون سے بخوبی آگاہ ہیں کوئی اپنے آلات حرب و ضرب کے مقابلے میں غالب نہ آئیگا سوائے کشتی کے مقابلے میں سبب یہ بڑی عقلمندی قہار نے کی کہ نیزہ و تلوار سے مقابلہ کر کے بیکار اپنے کو ہلکان کرتا ہے کشتی لڑکر زیر کر لوں بس اب یہ جوان اسیر ہو گیا کیونکہ تھکا ہوا ہے مقہور سے لڑ چکا ہے تھوڑے ہی عرصے میں قہار زیر کر لیگا بادشاہ نے کہا کہ اگر قہار زیر ہو گیا تو میں اس پر چند دن سے جنگ مغلوبہ ضرور کرونگا اور اُسکو اسیر کرونگا اگر جنگ مغلوبہ میں بھی میں نے شکست کھائی اور میں بھی اسیر ہو گیا تو اُسکی اطاعت کر لونگا کیونکہ ایسے لوگ ممکن نہیں ہوتے ہیں بس ایسوں کی اطاعت کرنا باعث افتخار ہوتا ہے سرداروں نے عرض کیا کہ ہمتو آپکے تابع فرمان ہیں جو حکم ہوگا وہ بجا لائینگے بیدار شاہ خاموش ہو رہا اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ دیکھا کہ نہ قہار نے نیزے سے مقابلہ کیا نہ تلوار سے مقابلہ کیا کشتی پر آمادہ ہو گیا شداد شاہ نے یہ دیکھکر اپنے سرداروں سے کہا کہ اب یہ جوان نہ بچیگا ضرور قہار زیر کر لیگا کیونکہ یہ تھکا ہوا ہے وہ تازہ دم ہے خوب ہوا کہ قہار نے کشتی پر آمادہ ہو کر مقابلے کا قصد کیا سرداروں نے عرض کیا کہ آپ ملاحظہ کریں کہ یہ قہار کیونکر زیر کیے لیتا ہے شداد نے کہا کہ ضرور ایسا ہوگا سب سردار کہنے لگے بجا ارشاد ہوتا ہے یہاں تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قہار نے گینڈے پر سے اُترکر شاہزادے سے کہا کہ ای جوان مجکو اس امر کا خیال ہے کہ تو تھکا ہوا ہے مقہور سے لڑ چکا ہے اُسکو زیر کر چکا ہے اگر میں زیر کر دونگا تو سب یہ کہینگے کہ وہ جوان تھکا ہوا تھا ایک کمسن تھا اسی سبب سے قہار نے زیر کر لیا اگر تو نے زیر کیا تو تیری نام آوری ہوگی تیرے زیر کرنے میں میری کوئی نام آوری نہیں ہے شاہزادے نے کہا کہ آپ مقابلہ کیجیے اسکا کچھ خیال نہ فرمائیے میں اب بدون تجکو زیر کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا یہ جو شاہزادے نے کہا بس قہار نے اپنے سب ہتھیار کھولکر رکھدیے اور طرف شاہزادے کے چلا اُدھر سے شاہزادہ چلا باہم ہاتھ ملے دستی ساتھ زبردستی کے ہوئی قہار نے جو ہاتھ شاہزادے کے شانے پر رکھا تھا شاہزادے کو معلوم ہوا کہ ہاں ایسے ہاتھ بھی کبھی ہاتھ آئے ہیں اور ایسے لوگوں سے مقابلہ ہوا ہے شاہزادے نے جو ہاتھ رکھا قہار کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا بس داؤں پیچ بدلنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے شاہزادہ مثل برق جہندہ کے چمک چمک کر لڑتا ہے وہ بھی خوب مقابلہ کر رہا ہے باوجودیکہ گران ڈیل طویل القامت ہے مگر خوب جم کر لڑ رہا ہے جب شاہزادہ اُسکو پکڑ لاتا ہے تو وہ تڑپ کر نکل جاتا ہے اور جب وہ شاہزادے کو پکڑ لاتا ہے تو یہ بھی مثل برق کے کوند کر نکل جاتے ہیں ٹھہرتے نہیں جوڑ اکا کشتی کا بندھا ہوا ہے دیکھنے والے دونوں کی تعریف کرتے ہیں عجب مزے کی کشتی ہو رہی ہے مقہور کی تو یہ نوبت ہے کہ باچھیں کھلی جاتی ہیں دل میں کہتا ہے کہ آقا قہار کو بھی زیر کر لیجیے دعائیں کر رہا ہے عجب طرح کا مقابلہ ہے اگر کوئی پیچ قہار نے باندھا شاہزادے نے اُسکا توڑ کیا اگر شاہزادے نے باندھا

قہار نے توڑ کیا اِسی طور سے سوا پہر کامل کشتی ہوئی ایسے کشمکش سے مقابلہ ہوا اور زور ہوئے
کہ قہار کا دم چڑھنے لگا سانس پھولنے لگی پسینہ مین غرق ہو گیا اب یہ نوبت ہی کہ مثل
بھیسے کے ہانپ رہا ہی مگر لڑے جاتا ہی کچھ دن باقی تھا کہ قہار شاہزادے کو لے دوڑا
شاہزادہ کوئی ساعت قدم پر پہونچا ہوگا اور پیچھے ہٹا ہوگا کہ اِسنے موقع پا کر جھٹکا دیا
کر دہنا گھٹنا آشنا بزمین ہوا تھا کہ اُنھون نے تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بکمر یہ زمین مین غرق
ہوگئے بس قہار اسیر مثل بالے کے چھا گیا دل مین کہتا ہی کہ آج تک مجھسے ایسے جوان
سے سابقہ نہین ہوا یہ حال دیکھ کر بیدار شاہ و اہل لشکر کے حواس جاتے رہے اور
بیدار شاہ نے سردارون سے کہا کہ لو غضب ہوا قہار شیر پیکر بھی زیر ہو گیا یہ لشکر
اُس جوان کا نام کھیڑ سکے گا وہ اِسکو زیر کرلے گا مقہور نے خوش ہو کر آواز دی کہ وہ
مارا یہ بھی شکار ہوا مثل مہر سے اہل قلعہ تو ساکت ہو کر رہ گئے شداد شاہ نے کہا کہ اے
بھائیون اب بیدار شاہ کس بھروسے پر لڑے گا اِس جوان نے قہار کو بھی زیر کر لیا
اب کیا تدبیر کرون مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِدھر اِس قہار کو زیر کیا اگر بیدار شاہ نے
اِسکی اطاعت کر لی بسبب اپنے سپہ سالارون کے زیر ہو جانے کے تو یہ جوان ضرور
ہماری طرف رجوع ہوگا شاید بھی درخواست کریگا کہ تم لوگ بھی دین اِسلام قبول کرو
بس اُسوقت بڑی مشکل ہوگی کیونکہ مین اسقدر نہ اپنے مین قوت اِس امر کی دیکھتا ہون
کہ اِس سے مقابلہ کر سکون کیونکہ جب بیدار شاہ نہ مقابلہ کر سکا اور زیر ہو گیا تو میری کیا
لیاقت ہی نہ یہ امر مجکو گوارا ہوگا کہ اُسکی اطاعت کرون بس عجب طرح کے مخمصہ مین گرفتار
ہون چند سیاہ قلبون نے جو کہ مقرب بارگاہ شداد تھے عرض کیا کہ ہمارے ذہن مین
ایک تدبیر آئی ہی اگر حکم ہو تو بیان کرین شداد شاہ نے کہا کہ بیان کرو شاید تمھاری
راے صائب ہو اور اُس سے کوئی نفع پہونچے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک
یہ امر بہتر ہوگا کہ اگر قہار زیر ہو جائے اور بیدار شاہ بدون مقابلہ اِس جوان کی اطاعت
کرلے خواہ زیر ہو کر اطاعت کرے بس آپ بھی قلعے سے باہر تشریف لیجائیے اور اظہار و
مکر کے مسلمان ہو جیے مع کل لشکر اور سردارون کے اور اِن سب کی دعوت کیجیے مع اِس
جوان و مقہور و قہار و دیگر سردارون کے و بیدار شاہ کے و شراب و کباب نیز طعام
و آب مین بیہوشی ملا کر اِن سب کو زیر کر لیجیے در قلعہ بند کر لیجیے دوسرے دروازے سے
قلعے کے نکلکر خدمت دلدار شاہ مین مع اسیرون و ناموس کے پہونچ جائیے اور اِن
اسیرون کو دلدار شاہ کے سپرد فرمائیے اُنکو اختیار ہی خواہ قتل کرین خواہ رہا اب
اِن سب کی شر سے بچیے بیدار شاہ کی بھی شر سے نجات پائیے اور اِس جوان کے بھی
شر سے کیونکہ اگر صرف اِس جوان کو اسیر فرمائیے گا تو بیدار شاہ بہت کوشش کریگا
بس دونون کو اسیر فرمایئے رہے اہل لشکر وہ بیرون قلعے پڑے رہین گے جب اُنکو یہ خبر
معلوم ہوگی کہ ہمارے سردار اسیر ہو گئے بس وہ لوگ یا تو عاجز ہو کر اطاعت کرین گے
یا آپ ہی کسی طرف چلے جائین گے بس یہان سے لے کر شہر بیدار یہ تک آپ کی
عملداری ہو جائیگی ایک صورت تو یہ نجات پانے کی ہے دوسری صورت یہ ہی کہ اگر

بیدارشاہ بعد اسیر ہونے قہار کے اِس جوان سے مقابلہ کرے آپ قلعہ سے نکلکر بیدار
شاہ سے شریک ہوکر اس جوان سے مقابلہ کیجیے اور دونون صاحب ملکر اسکو شکست دین
اور قتل کرین مع سرداروں کے بس جبکہ یہ قتل یا اسیر ہو جائے لشکر اسکا شکست کھا کر بھاگے گا
بس آپ بیدارشاہ کے قلعہ پر قبضہ کرا دین اور مکر سے بیدارشاہ کی اطاعت کرین یا تو
اس عرصے مین دلدارشاہ آکر بیدارشاہ کو سزا دے گا اور قلعے پر قبضہ کرکے بیدارشاہ
کو نکالدیگا آپ کا قبضہ ہو جائیگا آپ بلا سے نجات پائین گے جب دلدارشاہ آئے آپ
اسکے شریک ہو جائین اگر انکو آنے مین عرصہ ہو تو کسی تدبیر سے انکو بھی بیہوشی کھلا کر بیہوش
فرمائیے لشکر پر شبخون کرائیے سب کو بھگا دیجیے اور ان سب کو لے کر خدمت دلدارشاہ
مین جائیے اور انکے سپرد کر دیجیے بس دونون دشمنون سے نجات پا جائیے گا ایک کو تو
بیدارشاہ کے شریک ہوکر دفع کیجیے اور ایک کو مکر سے یہ جو ان مشیرون نے راے
دی بس شدادشاہ اُچھل پڑا بہت خوش ہوا دل مین نہایت شاد ہوا بند غم سے آزاد ہوا
کہنے لگا کہ تمنے خوب راے دی واقعی بڑی عمدہ ترکیب ہے سواے اِس تدبیر کے کوئی
دوسری صورت اِن لڑکون کے ہاتھ سے نجات پانے کی نہین ہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر
تیار رہے ہم بیرون قلعہ جائین گے اِسنے خیال کر لیا دل مین کہ اگر بیدارشاہ بدون لڑے
اِس جوان کا مطیع ہو گیا تو مین نے بھی مکر سے اطاعت کی اور دام مکر پھیلا کر سب کو اسیر کر لیا
اور اگر لڑکے اور زیر ہوکر اطاعت کی تو اس حالت مین مین نے بیدارشاہ کی شراکت
بھی کی اور مکر سے اطاعت بھی اِس جوان کی کی اور اِس صورت مین بھی اِسکو اسیر کیا اگر
بیدارشاہ مقابلے مین اِس جوان پر غالب آیا اور یہ جوان خواہ قتل خواہ اسیر ہوا بیدار
شاہ کے ہاتھ سے اور بیدارشاہ اِسپر غالب آیا تو مین نے بیدارشاہ کی اطاعت
کی اور بیدارشاہ کو دام مکر مین مبتلا کیا اور اسیر کر لیا ہے میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان
ہین خوب تدبیر میرے ہاتھ لگی بڑی عمدہ راے دی بس یہان تو لشکر تیار ہونے لگا
اور وہان میدان مین جبکہ شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا بس قہار مثل ابر کے شہزادے
پر چھا گیا اور کمر زنجیر پکڑ کر زور کرنے لگا خوب اُسنے زور کیا اِسقدر زور کیا کہ اُنگلیون سے
(کیفیت) اُن سے بوند مین خون کی ٹپکنے لگین مگر شاہزادے کے لنگر کو جنبش نہوئی یہ بہت
پریشان ہوا اب اسمین طاقت نہ رہی جواب دیا اِسکو اسکی قوت نے اِسنے ہاتھ کھینچ لیا
اور کہا کہ اے جوان مین اپنا حوصلہ نکال چکا اب تیری باری ہے تو اُٹھ اور اپنا حوصلہ نکال
مین نے تو جسقدر مجھ مین طاقت تھی سب صرف کی اگر مین یہ زور پہاڑ پر کرتا تو اُسکو بیخ و بن
سے اُکھیڑ کر پھینکدیتا مگر تیرے لنگر کو حرکت تک نہوئی شاہزادے نے فرمایا کہ اے قہار یہ
جو کچھ تجکو حوصلہ ہو نکال لے پھر یہ نہ کہنا کہ مین نے رعایت کی ورنہ مین زیر نہوتا قہار نے
کہا کہ مین منصف ہون ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لاؤنگا بس تو اِس امر سے اطمینان رکھ اب
یہ کلمہ جو شاہزادے نے اُس سے سنا فوراً اُسکے بازو پکڑ کر اور سر کو سینے سے لگا کر اُسکو
لے دوڑے وہ اِس طور سے چلا کہ جیسے ہوا مین پتا اُڑتا ہوا جاتا ہے اگر وہ دہنے پر کھتا تو پھر
بائین کا ہکا پڑا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اگر بائین پر کھتا دہنی طرف ہکا پڑا کہ

تھم نسکا کیا بڑا وقت تھا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکلی جاتی تھی تھمنا دشوار تھا بڑی کوشش
کرتا تھا کہ کسی مقام پر توقف کرون مگر ممکن نہ تھا بس شاہزادہ اُسکو بارہ قدم ریل لایا ایک مقام
پر جو اُسکی آنکھ پھری اُنھون نے جو موقع پاکر ہکا مارا دونون گھٹنے اُسکے آشنا بزمین ہوگئے
اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون بھلا یہ کب لنگر قائم کرنے دیتے ہین فنون سپہ گری
سے بخوبی آگاہ ہین دہنے پر آکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر جبتک وہ لنگر قائم کرے یہ اُسکو
لے اُٹھے پہلے ہی زور مین تا بہ کمر لے آئے دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین دوسرے
بازو کا بھی زور شریک کرکے مثل طفل کے اُسکو سر سے بلند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر مقہور دیو پیکر
اُچھل پڑا اور طرف میدان کے چلا شاہزادے کی تعریف کرتا ہوا لشکر شاہزادے مین
ایک تعریف کا شور بلند ہوا کہ گوش گردون کر ہوگئی سب نے صداے تکبیر بلند کی بیدار شاہ
کے تو طائر ہوش و حواس بران ہوگئے کل اہل لشکر و سردار ساکت ہوکر رہگئے شداد شاہ
نے جو بالاے قلعے سے یہ معرکہ دیکھا سردارون سے کہا کہ لو اِس جوان نے میان قہار
کو بھی زیر کر لیا اور سر سے بلند کر لیا واقعی کیا قوت وطاقت ہی کوئی ایسے جوان کا مقابلہ کرسکتا
ہی کیونکہ جسکو یہ قوت وطاقت خداوند زمرد کی طرف سے عنایت ہو جسکے بزرگ سپہ سالار
قدرت کا لقب پائین اُس سے کون مقابلہ کرے بس یہ لوگ سواے مکر و فریب کے اور
کسی طور سے نہ زیر ہونگے اسنے سر کھ ہوکر کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی سردارون نے عرض
کیا کہ بجا ارشاد ہوا یہ کہکر شداد شاہ نے کہا کہ ہمارا لشکر تیار ہے سب نے عرض کیا
کہ جی ہان تیار ہی بس اُسوقت شداد شاہ تخت پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبون پر اور
لشکر کو لے کر در قلعہ کھول کر پل تختہ خندق پر ڈلوا کر طرف میدان کے چلا اِسکے ہمراہ ڈیرہ
خیمے وغیرہ ہین اسّی ہزار سوار و پیادے ہین یہ تو اِدھر کو آتا ہی اُدھر شاہزادے نے
قہار کو مثل طاؤس آتش بازی کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ نقش
زمین ہو جائے کہ قہار نے عرض کیا کہ ای شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین اُسکو پھر
خاک ذلت پر نہین گراتے ہین مجکو امان عطا فرمایئے شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط
ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپ کی اطاعت دل و جان سے قبول کی تا زندہ ایم بندہ ایم
شاہزادے نے قہار کو زمین پر رکھدیا آہستہ وہ اُٹھکر اور دوڑ کر شاہزادے کے
قدمون پر گرا اور عرض کیا کہ ای شہریار جو آپ کے دین کو اختیار کرے وہ کیا کرے بس
شاہزادے نے اُسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوا زنگ کفر
اُسکے آئینہ قلب پر سے دور ہوا شاہزادے نے اُسکو گلے سے لگایا اِسنے بہت تعریف
فرمائی اور سات بار گرد پھرا اُسکے بعد اپنی سپر و تلوار اُٹھا کر اور طرف لشکر بیدار شاہ
کے منھ کرکے پکارا کہ ای بیدار شاہ آگاہ و خبردار ہو کہ مین نے اِس بہادر و شہریار کی
اطاعت اختیار کی اور لعنت کی تصویر پرستی پر اور مین نے دین اِسلام قبول کیا جو کہ دین
برحق ہی اور یہ سب خداے باطل تھے مین نے راہ ضلالت کو ترک کیا چشمۂ ہدایت
سے سیراب ہوا نور اِسلام نے میری دل مین جگہ کی بس خیریت اِسی مین ہی کہ تو بھی
آکر اِس شہریار کے قدمون کو بوسہ دے اور اِس شہریار کی اطاعت اختیار کر لعنت کر

خداوند تصویر پر جو کہ ایک مکار اور ساحر ہی کہ جسنے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی اسوقت مین آکر کمک نہ کی اِس جوان کو میرے ہاتھ سے زیر نہ کرایا بس ثابت ہوا کہ وہ کسیکی کچھ قدرت نہین رکھتا ہی سوائے خدائے آسمانی کے کہ اُسکو ہر طرح کی قدرت وطاقت حاصل ہی بس آ اور اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھ کہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ لشکر تیرا میرا کچھ نہ بنا سکے گا ایک حملہ مین سب کو خاک وخون مین ملا دونگا سب کو تہ تیغ کرونگا یہ جو قہار نے پکار کر کہا بس بیدار شاہ کو بہت ناگوار ہوا اپنے سردارون و اہل لشکر سے کہا کہ مار لو ان سب کو اور اِس قہار نمک حرام کو اس تقریر کی سزا دو بس یہ حکم دینا تھا کہ کل سردار اور کل لشکر تلوارین سونت کر مرکبون کو مہمیز کرکے طرف قہار و شاہزادے کے چلے یہ جو قہار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار شاہ کا آتا ہی شاہزادے سے عرض کیا کہ شہریار ہوشیار ہو جائیے وہ نابکار لشکر لیکر بقصد جنگ آتا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ مین ہوشیار ہون یہ فرماکر اور سپر و تلوار اُٹھاکر جست کرکے مرکب پر سوار ہوئے بودا جولایا اور آگے ہو گیا اُدھر قہار شیر پیکر بھی مرکب یعنے پشت گینڈے پر سوار ہوا اور شاہزادے کے ہمراہ چلا مقہور بھی قریب آ گیا تھا وہ بھی چلا یہ رنگ جو لشکر شاہزادے نے دیکھا کہ کفار نے قصد جنگ مقابلہ کیا اور سب طرف شاہزادے کے چلے بس اہل اسلام بھی تلوارین علم کرکے اور مرکب اُٹھاکر لشکر کفار پر جا پڑے اور باہم مل گئے تلوار چلنے لگی شعر غول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن و گبر باہم لپٹ + سوارون کے اک سمت ریلے ہوئے + پیادے تھے جانون پہ کھیلے ہوئے + غضب کی تلوار چلنے لگی میدان جنگ لاشون سے پٹ گیا دریائے خون ہر طرف بہنے لگا جا بجا سر و تن کے انبار ہو گئے سر ٹھوکرین کھانے لگے کاسہ سر چور چور ہو گئے تلوارون کی جھنکار سے اور مرکبون کے ٹاپون کی صدا سے میدان معرکہ ہل رہا تھا لگا پے سمندان سے غبار بلند تھا اُسمین جو سنانین چمک جاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابر سیاہ مین ستارے چمک رہے ہین ہر طرف پہلوانان رعد آواز نعرہ کر رہے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ بادل گرج رہے ہین ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسمین برق شمشیر کوند رہی تھی صدائے باجہائے جنگی سے زمین معرکہ کو تزلزل تھا بازار مرگ ہر سمت گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے ہین ہر ایک بہادر عروس مرگ کا خواستگار تھا جسم پر گلہائے زخم کھلے ہوئے تھے غنچہ زخم چٹک رہے تھے نقیبون کی صدا ہر صف مین اُٹھی کہ ای جوانو کوشش کیے جاؤ مقابلہ سے نہ بھاگو تمہارے باپ دادا بڑے جری تھے کبھی اُنکے قدم آگے بڑھ کر پیچھے نہین ہٹے اُنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی تھی یہ روز جنگ ہی اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو وہ معرکہ کرو کہ نام رستم و اسفندیار صفحہ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹ جائے بموجب شعر روز جنگ است جنگ باید کرد + کوشش نام و ننگ باید کرد + دیگر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو + دو طلاق اِس زندگی کے سوت کو + یہ ہر صف مین نقیبون کی صدا تھی بہادر یہ صدا سنکے اور جوش شجاعت مین آتے تھے بڑھ بڑھ کر حریف سے مقابلہ کرتے تھے کسی نے کسی کو نیزے پر اُٹھاکر مارا کہ نقش زمین

ہو گیا ہر عضو سے بدن چور ہو گیا کسی کے سر پہ گرز پڑا کہ مع راکب و مرکب پیوند زمین ہوا سواے
بند خون کے کچھ نظر نہ آتا تھا جسکے تلوار کا ہاتھ پڑا تسمہ تک نہ باقی رہا راکب و مرکب چار
ٹکڑے ہو گئے راہ عدم کھلی ہی سب کا اُسی طرف کوچ ہی سواے کوچۂ زخم دگر شنہ کمان
... کوئی جا سے مفر نظر نہین آتی ہی ہر ایک کی جان پر بنی ہی کاسۂ سر مثل کاسۂ گلی کے خراب
ہوتے تھے دریاے خون ہر سمت کو روان تھا بڑے عرصہ تک مقابلہ رہا راوی کہتا ہی
کہ شاہزادہ نہ قہار و مقہور و دیگر سرداران نے لاشون کے انبار لگا دیئے خون کے
دریا بہا دیئے بس شاہزادہ لڑتا ہوا قریب تخت بیدار شاہ کے پہونچا اُسکو للکارا اُسنے تلوار
کا وار کیا بس شاہزادے نے بازو کو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑکر تلوار
چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو تخت پر سے اُٹھا لیا اُدھر قہار شیر پیکر نے بڑھکر
علم فوج کو قلم کیا مقہور نے نقارے پر تلوار ماری کہ وہ شکست ہوا نقارچی مارا گیا بس جیسے ہی
شاہزادے نے بیدار شاہ کو تخت پر سے اُٹھا کر سر سے بلند کیا وہ پکارا کہ امان شاہزادے
نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا شاہزادے
نے اُسکو آہستہ تخت پر رکھدیا اُسنے جب اپنے کو تخت پر پایا بس پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر با دولت
واے سرداران باشوکت مین نے اس جوان کی اطاعت قبول کی اور دین اسلام قبول کیا
بس جسکو یہ امر منظور ہو کہ دین اسلام قبول کرے وہ تو میرے لشکر مین رہے ورنہ نکل جاوے
اور اب نہ لڑو یہ جو بیدار شاہ نے پکار کر کہا اور سب اہل لشکر اس حال سے آگاہ ہوئے
فوراً مقابلے سے ہاتھ کھینچ لیا حریف سے حریف جدا ہوا جو کوئی سینہ پر حریف کے سوار
تھا اور خنجر گلے پر رکھ چکا تھا اُسی وقت صداے امان سنکے ہاتھ روک لیا اگر کسی نے
تلوار کا وار حریف پر کیا تھا تلوار راہ مین تھی ہاتھ روک لیا قتل نہ کیا بس کل لشکر بیدار
شاہ لشکر شاہزادے سے جدا ہوا اور لشکر شاہزادہ و لشکر بیدار شاہ سے ہر ایک
صداے امان سنکے تھم گیا جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی بس سب اہل لشکر بیدار شاہ نے
جو قتل ہونے سے بچے تھے پکار کر بیدار شاہ سے کہا کہ ہم سب نے دین اسلام قبول
کیا کیونکہ الناس علی دین ملوکہم یہ جو صدا ہر طرف سے آئی شاہزادے نے ہاتھ روک
لیا بس بیدار شاہ وہان سے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت ہوا قدم شاہزادے کو بوسہ
دیا اور عرض کیا کہ مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے مین نے آپکی اطاعت کی بس شاہزادے نے
بیدار شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ صدق دل سے مسلمان ہوا اُسکے سردار سب جمع ہو کر خدمت مین
حاضر ہوئے بس وہ سب بھی کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے اور کل لشکر بیدار شاہ
کا صدق دل سے مسلمان ہوا راوی کہتا ہی کہ اُسی میدان جنگ مین سب دائرۂ اسلام مین
آئے اور سب مسلمان ہوئے شاہزادے کو بڑی خوشی ہوئی بس بیدار شاہ شاہزادے
کو لیکر اپنی خرگاہ پر آیا شاہزادے نے حکم دیا کہ ہمارے خیمے وغیرہ بھی شامل لشکر
بیدار شاہ برپا کیے جائین اور کشتگان ہر دو لشکر کا شمار کیا جاوے اور مجروحان ہر دو لشکر
کو شفاخانہ مین روانہ کیا جاوے اہل اسلام دفن کیے جائین اور کفار کی بھی لاشین ایک
اٹھا کر گڑھا کھدوا کر اُسمین ڈالدی جائین بس بموجب حکم شاہزادہ کل لشکر شاہزادہ شریک

لشکر بیدارشاہ ہوا اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کیے گئے بارگاہ زمردی برپا ہوئی لشکر اُترا بازارین آراستہ ہوئین دونون لشکرون نے کمرین کھولین سب آسودہ ہوئے اُدھر لاشون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُنکو دفن کیا نماز پڑھکر اور پانچ ہزار کفار قتل ہوئے بس اُنکو بموجب حکم شاہزادہ ایک غار مین ڈال کر توپ دیا زخمیون کا جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دونون لشکرون کے ایک قریب تین ہزار کے مجروح ہوئے بس اُنکو شفا خانے کی طرف روانہ کیا وہان اُنکا علاج شروع ہو گیا یہان شاہزادہ ہمراہ بیدارشاہ کے اُسکی بارگاہ مین داخل ہوا اُسی لباس رزم سے بیدارشاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور تخت پر تشریف رکھین اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت کو رونق بخشین شاہزادے نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہین ہی ہملوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے بس شاہزادے نے یہ حکم فرمایا اور ہاتھ پکڑ کر بیدارشاہ کو تخت پر بٹھایا اُسکو کچھ بن نہ پڑا اسواسے قبول کرنے کے وہ سلام کرکے تخت پر بیٹھا شاہزادہ برابر تخت کے ایک دنگل پر جلوہ فرما ہوا سب سردار شاہزادے کے اور بیدارشاہ کے طریقہ سے دنگل وکرسیون پر متمکن ہوئے شاہزادے نے قہار دہشت ور کو بھی بیدارشاہ سے بلوایا وہ بھی اپنے اپنے مقام پر شاہزادے کو سلام کرکے بیٹھے مگر شمع رخسار شاہزادے سے پروانہ ہین ہر وقت رخ کی طرف نگاہ ہی اور دل مین قوت وطاقت کی تعریف کر رہے ہین کہ لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے اہل اسلام کو جو کہ قریب دو ہزار کے شہید ہوئے تھے دفن کردیا اور کفار کو بھی جو کہ قریب پانچ ہزار کے مارے گئے تھے ایک غار مین ڈالدیا میدان لاشون سے صاف ہو گیا زخمیون کو شفا خانہ مین بھیجدیا جو کہ تین ہزار کے قریب تھے اور خیمے وغیرہ حضور کے اسی لشکر مین لاکر برپا کیے اور لشکر بھی کل آگیا شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ اور کاروبار مین مصروف ہو ہم بھی آتے ہین بس وہ لوگ رخصت ہوکر اور سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے راوی کہتا ہی کہ ابھی کچھ دن باقی تھا شام نہین ہوئی تھی کہ یہ لڑائی فتح ہو گئی اور ان سب کامون سے فرصت ہوئی شاہزادے نے دربار مین بیٹھکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین اپنی زبان سے تعلیم فرمائے [illegible] سب سرداران بیدار شاہ کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے بعدہ بیدارشاہ نے شاہزادے سے عرض کیا کہ ای شہریار شعداد کے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی کہ اُسنے یہ سب معرکہ دیکھا اور وہ حاضر خدمت نہوا بلکہ آپ سے اُسکی طرف سے مقابلہ کیا اُسکو پنجۂ اجل سے نجات عطا فرمائی ورنہ میرا سپہ سالار قلعہ لے چکا تھا بلکہ ای شہریار جب آپ نے قہار کو زیر کیا اور ہمت بلند فرمایا ہی تو شعداد شاہ کل لشکر لے کر قلعہ سے نکلا تھا مین نے یہ خیال کیا تھا کہ آپکی اطاعت کو آتا ہی بس وہ نہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا نہ میری شراکت کی نہ معلوم وہ اپنے دل مین سوچا کیا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہی جو جسکو سوجھتا ہی وہ کرتا ہی وہ کچھ تو اس امر مین اپنے لیے اچھا سوچا ہوگا جو اُسنے نہ میری اطاعت کی اور نہ تمھاری شراکت کی بس آجکل اُسکا انتظار کیا جائیگا اگر اُسنے آکر اطاعت کی اور نہ [illegible]

قبول کیا تو خیر ورنہ پرسون اُسکو نامہ لکھا جائیگا اور اُسے قبول کرنے دین اِسلام کے طلب
کیا جائیگا اگر وہ آیا تو خیر اگر اُسنے مقابلے کا قصد کیا تو مقابلہ کیا جائیگا وہ جائیگا کہان بقول تمہارے
کہ وہ قلعے سے تو باہر آچکا ہی مع لشکر کے کل اُسکے دل کا حال معلوم ہو جائیگا اب قلعے مین
تو واپس جائیگا نہین بیدارشاہ نے کہا کہ وہ بڑا مکار ہی مین خیال کرتا ہون کہ جب
اُسنے دیکھا ہوگا کہ مین نے اِنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور مین آپ کا مطیع ہوا وہ فوراً
لشکر لے کر واپس گیا ہوگا اور جا کر قلعہ بند ہوا ہوگا وہ بڑا بودہ اور نامرد ہی اُسی نامردی
کے سبب سے تو مین نے اسپر لشکرکشی کی اِس نامردی کے سبب سے تمام ملک آبائی
قبضے سے نکلوا دیے اور مجکو آگاہ نہ کیا ورنہ یہ نوبت نہ آتی شاہزادے نے فرمایا کہ خیر
جو اُسکو اُسوقت مناسب تھا وہ اُسنے کیا اور جو اب مناسب ہوگا وہ کریگا اِسکا کچھ
خوف نہین ہی کہ وہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا تو دیکھا جائیگا اگر فضل خداوند کریم شامل
حال ہوگا تو وہ قلعہ بھی فتح ہو جائیگا کوئی مقام تردد نہین ہی بس جو کاتب تقدیر نے جاری
اُسکی پیشانی مین لکھدیا ہی وہ پیش آئیگا اگر اُسکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہی تو مسلمان ہوگا ورنہ
اپنے کردار کی سزا پائیگا وہ اپنا حوصلہ نکال لے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کر لے مقہور نے
عرض کیا کہ اگر وہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا حضور مجکو فرمائین گے مین جا کر مثل آج کے
اُس سے قلعہ لیلونگا وہ جاتا کہان ہی بیدارشاہ نے عرض کیا کہ وہ صرف اِس امر پر
بہت بھولا ہوا ہی اور اپنے نزدیک بہت بھولا ہوا ہی کہ مین نے دلدارشاہ سے کمک
طلب کی ہی وہان سے میری کمک آئیگی وہ لوگ آکر اِن سب کو قتل و غارت کرینگے
شاہزادے نے فرمایا کہ خیر جو کوئی جب آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا جو مقدر مین ہوگا وہ پیش
آئیگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی راوی شنداد کی حالت بیان کرتا ہی کہ یہ جو لشکر لے کر قلعے
سے اِس خیال سے نکلا تھا کہ اگر بیدارشاہ اِس جوان سے جنگ مغلوبہ کریگا تو مین
اُسکا شریک ہونگا اور اِس جوان کو قتل کرونگا اُسکے بعد جب یہ جوان قتل ہو جائیگا اور
اُسکی شر سے مفر ملے گا تو بیدارشاہ کے ساتھ مکر کرونگا اُسکو بھی اسیر کرلونگا بس یہ
لشکر لے کر چلا تھا جبتک قریب لشکر بیدارشاہ آئے آئے اور شریک جنگ ہو ہو
یہان فتح ہوگئی سب نے شاہزادے کی اطاعت قبول کرلی یہ حسرت تو اُسکی اُسکے دلمین
رہگئی بس یہ کف افسوس مل کر رہگیا اُسی وقت دوسرا مکر اُسنے سجھایا اور دام مکر کو پھیلایا
کیونکہ اُسکو سردارون نے صلاح دی تھی کہ اگر بیدارشاہ لڑکر خواہ یون ہی اطاعت
کرے بس آپ بھی مکر سے مسلمان ہو جائیے گا بیدارشاہ و کل سرداران بیدارشاہ
دشمن تو نہ تھا اسکے ساتھ ایک جوان خداپرست کی کہ جسکا نام رفیع البخت تھا ہو اور کل اِس جوان
کے سردارون کی دعوت کیجیے گا قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی دے کر پکڑ لیجیے گا
اور دروازہ قلعہ بند کر لیجیے گا دوسری طرف سے نکل کر خدمت مین دلدارشاہ کی پہونچ
جائیگا وہ اِن سب سے سمجھ لین گے بلکہ ہمکو یقین ہی کہ وہ راہ مین ملین یا کل تک یہان
آجائین بس یہ راے اِسکو پسند آئی تھی انھین دو خیالون سے یہ قلعے سے چلا تھا
جب اُسنے یہ دیکھا کہ بیدارشاہ نے اطاعت کرلی مع کل لشکر کے اور دونون لشکر

ایک ہو گئے پس اُسنے کیا کیا کہ تھوڑے سردار جو کہ معزز او رعقلمند و مکار تھے سیاہ قلب و
تیرہ درون بچہ شیطان اُنکو اپنے ہمراہ لیا اور باقی کل لشکر جو کہ اسی ہزار کا تھا اور کل سرداران
سے کہا کہ تم سب قلعے مین جاؤ مین اپنا کام کر کے آتا ہون وہ کل لشکر اندرون قلعہ اُسوقت
چلا گیا اور یہ بانی بیداد نطفہ حرام شداد بھرا ہوا از بغض و عنا د اُن سرداران سیاہ قلب
کو اپنے ہمراہ لے کر طرف لشکر شاہزادہ و بیدارشاہ کے چلا جب قریب لشکر پہونچا
اُسی وقت اُسنے یہ مکر و فریب کیا کہ چند کشتیان پر از جواہر قلعے سے طلب کر کے اپنے ہمراہ
لے لین تھین بس آکر قریب لشکر پہونچا اہل لشکر بیدارشاہ نے جو اسکو اسطور سے آتے
ہوئے دیکھا بڑھکر اُسنے دریافت کیا کہ آپ کس قصد سے اِس طرف تشریف لاتے
ہین اِس مکار نے بیان کیا کہ ہم اِس قصد سے آتے ہین کہ شاہزادے کی خدمت
مین حاضر ہو کر مثل بیدارشاہ کے ہم بھی اُسکی اطاعت کرین دین اسلام قبول کرین
کیونکہ یہ امر تو ہمپر بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے ہین جبکہ شاہزادے نے
بیدارشاہ کو شکست دی اور مقہور و قہار کو زیر کیا تو ہماری حقیقت کیا ہی جبکہ ہم
بیدارشاہ سے نہین مقابلہ کر سکتے تھے اور قلعہ بند ہوئے تھے تو بھلا اِنسے کیا مقابلہ
کرینگے دوسرے شاہزادے نے سب اہل قلعہ کی جان بچائی ہی وہ سب کا محسن ہی
ایسے شخص کی اطاعت ہم سب پر لازم ہی یہ جو شدادشاہ نے کہا وہ خاموش ہو رہے
کہ جنھون نے آکر روکا تھا بس شدادشاہ مع سرداروں کے داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر
کرتا ہوا اپنے سرداروں سے کہتا ہوا کہ کیا خوب لشکر ہی اصل یہ ہی کہ جیسا لشکر ہی ویسا ہی
افسر ہی یہ دو پہلوان خوب ہاتھ آئے ہین بیدارشاہ بھی کم نہین ہی بیدارشاہ کے شریک
ہونے سے دونی رونق ہو گئی ہی راوی کہتا ہی کہ شداد بد نہاد سرداروں سے یہ
باتین کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا جہان کہ شاہزادہ و بیدارشاہ بیٹھے ہوئے شداد
بد نہاد کی باتین کر رہے تھے کہ جب شداد بانی فساد پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار در بارگاہ
پر دنگل پر بیٹھا ہوا ہی سپر و تلوار سامنے رکھی ہوئی ہی خادم پس پشت کھڑے ہوئے
ہین جب شداد کو درگہ سالار نے مع سرداروں کے دیکھا چونکہ پہچانتا تھا دنگل پر سے
اُٹھ کھڑا ہوا اور قریب آکر عرض کیا کہ حضور اِسوقت کہان تشریف لائے اور کیا قصد
ہی شداد نے وہی تقریر جو اُن لوگون سے کی تھی درگہ سالار سے بھی کی اور کہا کہ مین بارگاہ
مین جانا چاہتا ہون درگہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو آپ یہان
تشریف فرما ہون مین اجازت لے آؤن میری خطا نہین ہی مین حکم کا پابند ہون ورنہ
مین جیسے آپ کے بھائی صاحب کا ملازم ویسے آپ کا میرے نزدیک دونون برابر
ہین ہم خیر خواہ سرکار ہین مگر حکم سے مجبور ہین کیونکہ حکم ہی کہ جو کوئی اندر بارگاہ کے آنیکا
قصد کرے ہمکو فوراً اطلاع دینا جب اجازت ملے جب آنے دے اسمین ہمارا عزیز قریب
کیون نہو شداد نے کہا کہ اچھا جاؤ عرض کرو اجازت لاؤ مین ٹھہرا ہون بس درگہ سالار
اندر بارگاہ کے آیا یہان شداد ہی کا ذکر ہو رہا تھا کہ درگہ سالار نے آکر بیدارشاہ
و شاہزادے کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ شدادشاہ حاکم قلعہ کشور سیہ دروقت بر حاضر ۴۶

چند سرداروں کے باریابی کا خواستگار ہی عرض کرتا ہے کہ امیدوار ہون کہ حاضر خدمت ہو کر
شرف ملازمت سے مشرف ہون اپنے دیدۂ کور کو نور جمال جہان آرائے حضور سے روشن کرون
اطاعت حضور اختیار کرون و دین حضور کیونکہ مین حضور سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون دو سبب ہین
ایک تو حضور میرے محسن ہین دوسرے مین اسقدر لیاقت نہین رکھتا ہون کہ آپ سے لڑون
یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا شاہزادے نے فرمایا کہ جاؤ ابھی شداد شاہ کو اندر بھیجدو تمنے
بڑی نادانی کی کہ اتنے بڑے بادشاہ کو جو کہ اسوقت بسبب مجبوری کے امان کا خواستگار ہو در دولت
پہ کھڑا رکھا ہمراہ نہ لیتے آئے اُسنے عرض کیا کہ خلاف حکم یہ غلام کیونکر کرتا فرمایا کہ اچھا جاؤ جلد اُسکو
اندر بھیجو اور چند سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم شداد شاہ کا استقبال کر کے ہماری خدمت مین لاؤ اُدھر
درگہ سالار نے بیرون بارگاہ آکر کہا کہ تشریف لیجائیے یاد فرمایا ہے بس شداد شاہ سردارون کو
لیکر اندر بارگاہ کے آیا اِدھر سے چند سردار جو بموجب حکم شہزادے کے برائے استقبال چلے تھے وہ
صحن مین آکر پہونچے تھے کہ دیکھا شداد شاہ مع سرداروں کے چلا آتا ہے بڑھکر صاحب سلامت
کی مزاج پرسی کی بس وہ سردار شداد شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان مین آئے یہان ایک
نیم تخت برائے شداد شاہ و کرسیان برائے سرداران شداد شاہ بموجب حکم شاہزادہ دربار
مین آراستہ ہوچکی تھین تخت برابر تخت بیدار شاہ کے بچھایا گیا تھا بس شداد شاہ ایوان
مین پہونچا اُسنے اور اُسکے سردارون نے دیکھا کہ وہ دربار آراستہ ہی کہ جو کبھی پیر فلک نے
بھی باین پیرانہ سالی چشم مہر و ماہ سے نہ دیکھا ہوگا دربار کا ہے کو تھا بیشۂ شیران تھا ہر ایک بہادر
بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا قبضۂ شمشیر چوم رہا تھا بیدار شاہ کو تخت پر جلوہ گر پایا دیکھا وہ جوان نیک صورت
پر بصد سطوت رونق افروز ہی اور سب سردار قرینے سے کھڑے ہوئے ہین عیار اُس
جوان کا پشت پر اپنے آقا کے کھڑا ہوا ہی یہ دیکھکر شداد شاہ پر ایسا رعب طاری ہوا
کہ چند منٹ تک خاموش کھڑا رہا کچھ کلام نہ کیا یہی اُسکے سردارون کا حال ہوا جب کسی قدر
حواس درست ہوئے تو دوڑ کر شاہزادے کے قدم پر گرا یہ مصرعہ زبان پر تھا مصرعہ
سر بکف پیش تو ای ظل الٰہ آمدہ ایم + اور یہ کہتا جاتا تھا کہ مجھکو آج دولت دین و دنیا ملی عقبیٰ میری
درست ہوئی راہ ضلالت مین پھنسا ہوا تھا اِنکے قدمون کی برکت سے سر چشمۂ ہدایت
پر پہونچا دیدۂ کور میرے نور ایمان سے روشن ہوئے اِس دلدار شاہ نے مجھکو بیکار
گمراہ کر دیا تھا دین آبائی بھی ترک کرایا ضلالت مین پھنسایا آپ نے تشریف لا کر میری
جان و آبرو بھی بچائی اور میرے اوپر کیا منحصر ہی بلکہ آپ نے سب اہل قلعہ کی جان و آبرو
بچائی ورنہ بیدار شاہ ہم سب کو قتل کرتا آبرو بھی لیتا اُنکا پہلوان خندق تک پہونچ چکا تھا
آپ نے بڑا احسان کیا آپ ہم سب کے محسن ہین اور جان بخش یہ جو شداد بدنہاد نے کہا یہ سب
مکر کی باتین اور مکاری کی گھاتین تھین شاہزادے کو یقین ہوگیا کہ یہ مسلمان ہوا ہی بس گلے
سے لگایا اور فرمایا کہ ای شداد یہ کوئی احسان نہین ہی تمھاری سب کی جان اُس کریم برحق
و مالک مطلق نے بچائی کہ جسکی قبضۂ قدرت مین سب کی جانین ہین میری کیا لیاقت ہی جو مین
جان بچا سکون یہ فرما کر فرمایا کہ ای شداد شاہ تمنے خوب کیا کہ جو تشریف لائے بلکہ ہم تمھارا ہی
ذکر کر رہے تھے شداد نے مکر سے عرض کیا کہ ای شہریار یہ غلام کیونکر نہ حاضر ہوتا بس جو آپکا

دین قبول کرے وہ کیا کہے شاہزادے نے کلمہ تعلیم فرمایا شداد کلمہ پڑھکر سے مسلمان ہوا شاہزادے نے چند کلمے اسکے روبرو وحدانیت خدا مین بیان فرمائے مگر وہ ایسا سیاہ قلب تھا کہ اسکے دل پر اثر نہوا مکر سے مسلمان ہوا جب شاہزادہ کلمہ تعلیم کرچکا اور شداد اپنی بہا کلمہ پڑھ چکا اسوقت شاہزادے نے بیدار شاہ کی طرف متوجہ کرکے فرمایا کہ ای بیدار شاہ تم تو بھائی کی خطا کو معاف کرو گلے سے لگاؤ اب یہ مسلمان ہوا ہو بس بیدار شاہ نے عرض کیا کہ مجکو حکم والا سے انکار نہین ہو حضور مین سے تو آتے ہی انکو طلب کیا تھا مگر انھون نے وہ تحریر لکھی اس نامہ کے جواب مین کیا عرض کرون خیر جو کچھ کیا خوب کیا اب مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون جو حکم ہو اسکو بسر و چشم بجالاؤن شاہزادے نے فرمایا انکو گلے سے لگاؤ راوی کہتا ہو کہ بیدار شاہ نے شداد کو گلے سے لگایا وہ ہاتھ جوڑکر بھائی کے قدمون پر گرا اور کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمائیے بہت بڑا قصور ہوا خیر یہ چند مشیران سلطنت وامیران مملکت نے بہکا کر اپسے لڑوادیا تھا خداوند کریم اس شہریار کو زندہ و سلامت باکرامت رکھے کہ جسنے آکر میری جان بھی بچائی اور آبرو اور میرے آپکے ملاپ بھی کرادیا اور سب سے بڑی یہ خوشی کا مقام ہے کہ گمراہی و ضلالت سے نکالا آتش جہنم سے بچایا سیر باغ جنان کا مشتاق کرایا ای بھائی صاحب یہ حکومت و سلطنت حاضر ہو اسپر آپ قبضہ فرمائین مین تو اس شہریار کی غلامی کو نہ ترک کرونگا قدمون سے جدا نہونگا یہ دنیا محض ناپائدار ہو اسکی محبت بیکار ہو افسوس ہو اس دنیا کے لیے مین نے اپنا دین آبائی بھی ترک کیا تھا اور بھائی سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا ای بھائی یہ سلطنت کیا چیز ہو ہان قرابت و عزیزداری سب سے زیادہ ہو یہ تو پھر بھی ممکن ہوسکتی ہو مگر عزیز کہان ملسکتا ہو خدا برا کرے دلدار شاہ کا کہ جسنے ایسا کچھ دباؤ ڈالا کہ مین نے آپکو ایسے کلمے اسکے بھروسے پر تحریر کیے اگر مین یہ جانتا کہ وہ صرف مکار ہے کبھی وقت بد مین کمک نہ کریگا اپنی غرض کا خواستگار ہو تو کبھی ایسی بات نہوتی جبسے آپکی تشریف آوری کی خبر پاتا فوراً حاضر ہوتا بس بموجب کسے از خوردان خطا و از بزرگان عطا میرے قصور کو معاف فرمائیے لیجیے سلطنت حاضر ہو خواہ خود اور خواہ کسی کو دیجیے مین تو اب دست بردار ہوا اس شہریار کے قدم نہ چھوڑونگا یہ جو تقریر مکر آمیز شداد نے کی بیدار شاہ کے خون عزیزی نے جوش مارا بھائی کو گلے سے لگایا جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب اُن گذشتہ باتون کا یاد کرنا بیکار ہو مین تیری خطا سے درگذرا تم نے بڑی نادانی کی کہ دلدار شاہ کے بھروسہ پر مجھسے برسر فساد ہوئے ای بھائی سوا اپنے خون کے کوئی کسیکا نہین ہو اور وقت بد مین کوئی کسی کے کام نہین آتا ہو دیکھ لو کہ تمنے میرے آنے سے دلدار شاہ کو آگاہ کیا اور سب حال تحریر کیا مگر وہ نہ آیا بس کیا کسی کا اعتبار کرے خیر شکر اسکا ہو کہ تمھاری بھی جان و آبرو بچی اور مین بھی اس الزام سے بچا کہ بھائی نے بھائی کو بطمع ملک و مال قتل کیا خدا نے میری کمک کی کہ ہمارے شہریار کو عین وقت پر بھیجا اور ہر ایک کو اس مخمصہ سے بچایا اور ہم سب کو راہ راست کی طرف ہدایت کی کہ اس شہریار کے فرمانے سے تمنے راہ راست اختیار کی ورنہ حشر و روز قیامت نہ معلوم کیا حال ہوتا یہ جو تمنے کہا کہ سلطنت حاضر ہو مجکو اب کوئی ضرورت حکومت نہین ہو کیونکہ میرا زمانہ گذر گیا مین خود اس شہریار کے قدمون سے جدا نہونگا اب

اپنی باقی عمر انکی خدمت گذاری مین بسر کرونگا اور راہ خدا مین جہاد کرونگا [illegible]
کیا کرنا ہی تمھاری حکومت تمکو مبارک رہے شداد نے ظاہر مین تو خواہش [illegible]
سے دست بردار ہوتا ہون جسکو چاہین شہریار عطا فرمائین مگر دل مین کہا کہ او بیدار شاہ [illegible]
تجکو اور اس خدا پرست کو مع تیرے سرداران اور اسکے سرداروں کے اسیر [illegible]
نہ کیا تو اپنا نام شداد نہ پایا اب تم لوگ میرے دام تزویر سے بچکر جاسکتے کہان ہو الغرض
شاہزادے کی خدمت مین سب سردار شداد کے حاضر ہوئے ہر ایک پر شاہزادے
نے مہربانی فرمائی سب لشکر کے بڑھکر مسلمان ہوئے زمین کینہ رگڑکر ہر ایک کو بقدر مرتبہ [illegible]
دکرسی مرحمت ہوئی اور خلعت فاخرہ اور شداد کو بیدار نے تخت پر اپنے برابر بٹھایا
یعنی جو نیم تخت اسکے تخت کے برابر آراستہ تھا سب بیٹھ چکے اسوقت شاہزادے
نے بیدار شاہ سے کہا کہ خداوند کریم نے اس مہم سے بھی بدون مقابلہ نجات دی بس
اب کل تم سامان سفر کرنا مین لشکر لے کر طرف شہر انوریہ کے جاؤنگا اور ولدار شاہ
کو براے اطاعت و براے قبول دین اسلام طلب کرونگا اگر وہ حاضر ہوا تو خیر ورنہ
اس سے مقابلہ کرونگا اسکو بھی زیر کرکے اس ملک کو اسلام آباد کرونگا بس تم اپنے
ملک کی طرف جاؤ اور اسلام آباد کرو اور شداد اپنے قلعے مین جاکے اہل قلعہ کو مسلمان
کرے اے بیدار شاہ مجکو ایک بڑی مہم درپیش ہے کہ جسکے لیے مین اپنے عزیزون
کو چھوڑکر نکلا ہون اگر وہ درپیش نہوتی تو کچھ پروا نہ تھی مین اس مہم پر جاتا تھا کہ راہ مین
یہ واقعہ درپیش ہوا بس اب اسکا انجام دینا مجھپر لازم ہوا اب مجکو بہت تعجیل ہی کہ مین مہم
انوریہ سے فراغت کرکے تب اس طرف کو روانہ ہون اگر وہ مہم نہوتی تو ضرور مین
تمھارے ملک مین چلتا دو ایک دن وہان رہتا سیر کرتا بس اس طرف مجکو بہت جلد
جانا چاہیے اے بیدار شاہ کل مین طرف انوریہ کے روانہ ہونگا تم اپنے ملک کی طرف
بیدار شاہ نے عرض کیا کہ اب یہ غلام قدم مبارک کو نہ چھوڑیگا چاہے میرا شہر
اسلام آباد ہو چاہے نہو مین نے جو رفاقت اختیار کی ہی تو صرف اسلیے نہین اختیار کی
کہ آپکے قدمون سے جدا ہوکر رہون بلکہ اسلیے اختیار کی ہی کہ آپکے ہمراہ رہ کر
راہ خدا مین جہاد کرون بس مین تو نہ جدا ہونگا شاہزادے نے فرمایا کہ اے بھائی بیدار
شاہ مین جس مہم پر جانے والا ہون وہان سواے میرے اور کسی کا کام نہین ہی تو یہ
جو لشکر میرے ہمراہ ہی بیکار رہیگا [illegible] اسلیے تکلیف نہ دون ہان جب اس مہم سے
فراغت حاصل کرکے زندہ واپس ہونگا تو تمسے آملونگا تمکو ہمراہ لیکر لشکر صاحبقران
مین چلونگا زحمت اٹھانے سے ابھی کیا فائدہ بیدار شاہ نے عرض کیا کہ پہلے یہ حضور
ارشاد کرین کہ وہ مہم کیا ہی پھر مین عرض کرونگا جو کچھ عرض کرنا ہوگا شاہزادے نے فرمایا
کہ ایک طلسم ہی کہ اسکو طلسم [illegible] کہتے ہین وہ طلسم بہت بڑا طلسم ہی وہان کے باشندے
سب حسین و خوبصورت ہین بس اسکی تباہی مد نظر ہی سبب اسکا یہ ہی کہ اس طلسم مین
ایک کافر ہی کہ نام اسکا حسین الزمان ہی اسنے اپنے کو خدا مشہور کیا ہی اور ایک عالم کو
گمراہ کیا ہی تمام اہل طلسم اسکو اپنا خدا جانتے ہین معبود حقیقی سے برگشتہ ہین اس

کو سجدہ کرتے ہین وہ مکار اُس طلسم مین خدائی کرتا ہی دم یکتائی بھرتا ہی بس اُسکو اس کردار کی سزا دینا لازم ہی اور اہل طلسم کو اس گمراہی سے نکالنا منظور ہی تاکہ وہ لوگ اس ضلالت سے نکلین اپنے خدا کو بخوبی پہچانین دوسرا سبب یہ ہی کہ ایک مظلومہ کے خون کا بھی عوض لینا ہی یہ فرماکر یہ قصہ ازابتدا تا انتہا بیان کیا یعنی **بدیع الملک** کا اُس مرحلہ کو فتح کرنا اور ملکہ نادرک جلن سے عقد کرنا اور اپنا پیدا ہونا اور وصیت نامہ پڑھکر ادھر کو روانہ ہونا یہ فرماکر فرمایا کہ سوائے میرے اور کسی کا کام نہین ہی یہ واقعات سُنکے **بیدار شاہ** نے عرض کیا کہ اب تو جو کچھ ہو مین ضرور ہمراہ رہونگا جہان لشکر حضور فروکش ہوگا وہان یہ غلام بھی فروکش ہوگا اور حاضر رہیگا حضور کی خبر تو ملتی رہیگی اب غلام قدم نہین چھوڑیگا رہا یہ امر کہ شہر بیداریہ کا اسلام آباد ہونا نہین کی ہی اپنے وزیر کو جو کہ میری طرف سے وہان کا حاکم ہی نامہ تحریر کرتا ہون اور لکھے بھیجتا ہون کہ مین نے دین اسلام قبول کیا پس تم بھی دین اسلام قبول کرو اور سب اہل شہر کو اسلام آباد کرو مین آتا ہون میرا ونہ پر نور اگر میرے حکم کی تعمیل کریگا جب بہت کچھ اصرار بیدار شاہ نے کیا اور اس طور سے کہا شاہزادے سے لگے فرمایا کہ خیر تم نامہ روانہ کرو میرے ہمراہ چلو یہان **بیدار شاہ** اور شاہزادے مین یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر **شداد شاہ** اپنے دل مین کہ رہا تھا کہ یہ دونون مسلمان نہ معلوم کیا خیالی پلاؤ پکا رہے ہین انکو لبنت کی خبر نہین ہی کہ ہونیوالا کیا ہی کون اِنسے کہے کہ جب تم **شداد** کے ہاتھ سے زندہ بچو گے اُسوقت یہ سب باتین کرنا ابھی بیکار ہین کل سے پرسون تک تمہارا خاتمہ ہوا جاتا ہی یہ بدنہاد اپنے دل سے یہ باتین کر رہا تھا جب شاہزادہ **بیدار شاہ** سے باتین کر چکا اور یہ امر قرار پا چکا کہ کل **بیدار شاہ** طرف اپنے ملک کے نامہ روانہ کرین اور سامان سفر تیار کرین پس وقت سہ پہر یہان سے طرف شہر **انوریہ** کے کوچ ہو جائے تو شاہزادہ طرف **شداد شاہ** کے متوجہ ہوا فرمایا کہ ای شداد تم اپنے قلعہ مین جاؤ کل تو ہم یہان سے مع لشکر کے طرف **انوریہ** کے کوچ کرینگے **انوریہ** کو اسلام آباد کرینگے اُسکے بعد طلسم نور آگین پر جائینگے جب اُسکو فتح کرکے واپس ہونگے تو پھر تمکو ہمراہ لیکر خدمت جناب **صاحبقران** مین چلینگے اُنسے تمکو ملائینگے تم شرف ملازمت حاصل کرنا تم اتنے عرصے مین اپنے قلعہ کو پورے طور سے اسلام آباد کرنا **بیدار شاہ** ہمارے ہمراہ رہیگا اگر کوئی تمپر لشکر کشی کرنے کے آئے تو تم اُسکو تم بحیلہ و حوالہ ٹالنا اور ہمکو نامہ لکھنا یا تو ہم خود آئینگے یا کسی سردار کو روانہ کرینگے جو کہ تمہاری کمک کریگا اور اُس بلا کو تمپر سے رد کریگا جب یہ تقریر شاہزادہ کرچکا اور **شداد** نے سنی اپنے مقام پر سے اُٹھا اور روبرو شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ یہ غلام بھی خدمت عالی سے جدا نہوگا ہمراہ رہیگا اگر نہ ہمراہ رکھیے گا تو مین اپنے کو ہلاک کر دونگا مین نے اسلیے یہ التماس کی ہی کہ خدمت سے جدا نہون بلکہ حاضری خدمت کے حیلے کی ہی یہ سُنکے شاہزادے نے اُسکو بہت کچھ سمجھایا پس یہ تو اُسکا فقرہ تھا وہ کب جانیوالا تھا صرف دنیا سازی کرتا تھا جب شاہزادے نے بہت کچھ کہا سُنا تو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب جو آپکی مرضی مگر غلام ایک عرض سے آپکے فرمانے کو بجا لائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول ہوگی تو ضرور قبول کرینگے **شداد** نے کہا کہ کل نہ جائیے بلکہ پرسون کل مین بندگان عالی کی دعوت کرون اور جو کچھ کہ نان ونمک

اِس خاکسار کو نصیب ہو خداوند اُسکو نوش فرمائین اور میرا سر افتخار آسمان ہفتم پر پہونچائین
میری آرزو پوری فرمائین اپنے غلامون مین سرفراز فرمائین بس اگر یہ شرط میری قبول ہو اور میرا مطلب
دلی حصول ہو میری دعوت کو قبول فرمائین تو غلام حکم عالی سے سرتابی نہ کریگا جیسا ارشاد ہوا ہے
کہ جبتک ہم طلسم فتح کر کے آئین تم اپنے قلعے مین رہو بس یہ غلام ایسا ہی کریگا دوسرے دین اسلام
مین دعوت کو رد نہین کرتے ہین نہ کہ مین مسلمان ہو کر حضور کی دعوت کرون اور حضور اُسکو قبول نہ فرمائین
شاہزادے نے یہ سُنکے جواب مین فرمایا کہ مین دعوت کو رد نہین کر سکتا ہون موجود ہون مگر سبب
یہ ہی کہ مجکو جلدی ہی اور عرصہ ہوگا ورنہ کیا نقصان تھا تم ایک دن کے لیے کہتے تھے مین دس
دن کے بعد جاتا شداد نے عرض کیا کہ جہان حضور کو اتنے دنون کا عرصہ ہوا ایک دن غلام کے
سبب سے قیام فرمایئے بس شداد نے ایسی تقریر کی کہ شاہزادہ مجبور ہو گیا فرمایا کہ اچھا ہمنے
تمھاری دعوت قبول کی مگر اسکا خیال رہے کہ پرسون ہم ضرور یہان سے کوچ کر جائینگے
پرسون نہ ٹھہرینگے شداد نے کہا کہ جی نہین غلام بھی زیادہ اصرار نہ کریگا صرف کل سب کو
اپنے قلعے مین لیجائیگا وہان جو کچھ میسر ہوگا حاضر کریگا پرسون صبح کو حضور لشکر مین تشریف لائین
کوچ فرمائین شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر شداد نے اپنے دل مین کہا کہ وہ مارا اب
کہان جاتے ہو دیکھو کیسا مزا چکھاتا ہون اِس ظلم و بدعت کی سزا دیتا ہون اپنے ساتھ ہیدار
کو بھی ملیچھ بنایا یہ اپنے کردار کی سزا پائیگا ہمکو تو کہنا تھا کہ اپنا آبائی دین ترک کیا آپ خود مسلمان
ہو گیا اِسکا کچھ نقصان نہین ہی ہم پر لشکر کشی کر کے آئے تھے کہ کیون آبائی دین ترک کیا آپ
خود کو کھا لیا یہ دل سے باتین کر کے شاہزادے کے روبرو سے ہیدار شاہ کے سامنے
آیا اور کہا کہ بھائی صاحب آپ بھی ہمراہ شہریار کے تشریف لائیے گا ہیدار شاہ نے
کہا کہ اچھا اُسکے بعد مقہور و قہارہ و دیگر سرداران نامدار جن جنکو زبردست دیکھا سب سے
دعوت کا اقرار لیا ہر ایک نے وعدہ کیا جب سب سے وعدہ لے چکا اب شاہزادے
سے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی تاکہ جا کر سامان دعوت کرے کیونکہ زمانہ بہت قلیل ہی
یہی رات درمیان مین ہی اور صبح کو یہ بھی بندوبست کرنا ہی کہ اہل شہر کو طلب کر کے اُنکو حکم
دینا ہی کہ دین اِسلام قبول کرو ورنہ میرے ملک سے نکل جاؤ شاہزادے نے فرمایا
کہ بسم اللہ جاؤ بس یہ مکار غدار سلام کر کے اپنے سردارون کو ہمراہ لے کر بیرون بارگاہ
آیا اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف قلعے کے سب روانہ ہوئے جب لشکر اسلام سے نکل
آئے تو شداد نے سردارون سے کہا کہ کیا دھوکھا دیا ہی بس کل مین نے سب کو اسیر کیا
اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین تم سن رہے تھے کہ کیا خیالی پلاؤ پکا رہے
تھے مگر کیا مکر کام آیا وہ ضرور کل دعوت مین آئیگا آیا اور مین نے اپنا کام کیا سب نے
عرض کیا کہ حضور نے خوب تقریر کی اور خوب دعوت پر راضی کیا بس یہ باتین کرتا ہوا
قلعے مین آیا سب سردار آئے ہر ایک نے دریافت کیا شداد نے سب حال بیان کیا
اور کہا کہ سامان دعوت کرو یہ حکم دے کر محل مین گیا یہان سامان دعوت ہونے لگا وہان
بارگاہ مین جب شداد چلا گیا اُسوقت ہیدار شاہ نے کہا کہ حضور یہ بڑا مکار ہی ایسا تو نہین
ہی کہ اسنے مکر سے دین اِسلام قبول کیا ہو اور کوئی مکر کرے شاہزادے نے فرمایا کہ تم بڑے

شکی ہوئے پہلے تمہارا ہی قول تھا کہ وہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کریگا قلعے سے نکلا تھا واپس گیا ہو گا بڑی مشکل ہو گی کیون بیدار سے نے کہا نہ تھا کہ جو مقدر مین ہو گا وہ پیش آئیگا پس اسکو مکر کرنے کی کیا ضرورت تھی مین نے ابھی اسکو کوئی نامہ نہین تحریر کیا تھا نہ طلب کیا تھا نہ ابھی اسپر کسی قسم کا دباؤ پڑا تھا کہ جسکے سبب سے وہ مکر سے مسلمان ہوا ہو پس وہ خود آیا اور خود ہی اسنے دین اسلام کے قبول کرنے کی درخواست کی پس کیا ضرور تھا کہ وہ خود آتا اور مکر سے مسلمان ہوتا ہان اسوقت اس امر کا خیال زیبا تھا کہ مین اسکو طلب کرتا اور وہ نہ آتا اور کسی قسم کا دباؤ پڑتا پس وہ بخوف جان مسلمان ہوتا اسوقت مین یہ خیال کیا جاتا تو بہتر تھا کہ مکر سے مسلمان ہوا ہے پس [illegible] شاہ نے عرض کیا کہ مجکو اسکے مکر و فریب سے خوف معلوم ہوتا ہے اسوقت لاہور عیار شاہزادے سے نے بھی عرض کیا کہ خداوند میرے نزدیک اسکے یہان دعوت کھانا قلعے مین جانا اچھا نہین ہے کیونکہ اسکی پیشانی نور اسلام سے روشن نہین ہے اسیطور سے تاریک ہے یہ جو بیدار شاہ فرماتے ہین یہ درست ہے شاہزادے نے فرمایا کہ ہماری شرع ظاہر پر ہے باطن کا حال خدا کو معلوم ہے ہم علم غیب سے آگاہ نہین ہین کہ دل کا حال دریافت کر سکین پس جبکہ اسنے کلمہ پڑھا اور وحدانیت خدا کا قائل ہوا ضرور مسلمان ہو گیا چاہے مکر کیا ہو چاہے صدق دل سے پس ہمکو اسکے مسلمان ہونے مین شک کرنا زیبا نہین ہے مین یہ امر کئی مرتبہ کہہ چکا ہون کہ جو مقدر مین ہو گا وہ ضرور پیش آئیگا پھر اسکا پس و پیش بیکار ہے بیجا یہ گفتار ہے یہ سنکے عیار و بیدار شاہ خاموش ہو رہے پس شاہزادہ نے دربار برخاست کیا جا کر اپنے خیمۂ خاص مین خاصہ نوش فرما کر آرام فرمایا ہر ایک سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور آرام پذیر ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ جب لیلائے شب نے اپنے چہرے پر سے نقاب دور کی اور جا کر خانۂ مغرب مین ماہتاب پوشیدہ ہوا شاہ خاور افق مشرق سے فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا سپیدۂ سحری کا ظہور ہوا تمام عالم مطلع نور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح سے فراغت کر کے بارگاہ مین آیا بیدار شاہ بھی آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا پس شاہزادے نے بیدار شاہ سے فرمایا کہ تم نامہ شہریار اپنے ملک کے روانہ کرو پس اسیوقت بیدار شاہ نے دبیر کو طلب کر کے نامہ اس مضمون کا روانہ کیا اپنے وزیر کو کہ آگاہ ہو مین تمسے چھوٹ کر اور لشکر لیکر بر سر شداد شاہ قلعہ گشود [illegible] نامہ شداد کو تحریر کیا اسنے جواب جنگ دیا اور قلعہ بند ہوا مین نے قلعے پر حملہ کیا میرے سپہ سالار شہر سے لوگون کو رد کر کے اور اب خندق پہونچکر قصد کیا کہ خندق سے پار جا کر قلعے پر قبضہ کر لون کہ صحرا سے گرد اڑی ایک لشکر ظاہر ہوا پس اسکا سردار جو کہ اسوقت ہمارا آقا اور مالک ہے خدا پرست تھا اور بڑا بہادر اور جو اخز خاندان حضرت صاحبقران سے ہے ابھی کوئی سن دس برس کا ہو گا اس شہریار نے شداد کی کمک کی اور [illegible] میرے سپہ سالارون کو ایک ہی دن مین زیر کیا اور میرے لشکر کو شکست دی مجکو اسیر کر لیا پس مین نے صدق دل سے اس شہریار کا دین قبول کیا اور اطاعت اختیار کی مسلمان ہوا [illegible] پرستی کو ترک کیا خداوند تصویر پر لعنت کی اور شداد شاہ نے بھی [illegible] اب وہ شہریار طرف شہر انور یہ کے لشکر کشی کر کے جاتا ہے مین اسکے ہمراہ ہون تمکو [illegible] پہونچتے اس نامہ کے دین اسلام اختیار کرو اور سب اہل شہر کو بھی مسلمان کرو [illegible] مساجد کی بنا ڈالو اور یہ کلمہ

طلسم جو کہ تحریر ہوا ہی اسکو زبان پر جاری کرو اور سب کو تعلیم کردو اور جو قواعد تحریر ہین اِن سب پر عمل کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو مورد عتاب ہوگے تھوڑے لکھے کو بہت جانو یہ نامہ لکھوا کر اور قواعد دین اسلام بھی تحریر کرا کے ایک شتر سوار کو دیا کہ یہ میرا نامہ میرے وزیر ناموس نیزہ باز کو دینا اور زبانی بھی جو تو نے دیکھا ہی سب واقعہ بیان کرنا بس وہ شتر سوار اُسیدن وہ نامہ لیکر طرف شہر بیدار یہ سے روانہ ہوا کہ اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب راوی بیان کرتا ہی یہان تو دربار آراستہ ہی ذکر ہو رہا ہی کہ دیکھیے کب مقابلۂ دلدار شاہ سے مہلت ہو اور کب طرف طلسم کے روانہ ہونا ہون اور وہان قلعے مین شداد نے سب سردارون کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل لشکر ہمارا سر شام سے تیار رہے ہم خدا پرستون کے لشکر پر شبخون کرینگے اُنکو اس حرکت کی سزا دینگے یہ کہکر اُنکو رخصت کیا وہ یہ عرض کرکے گئے کہ کل لشکر تیار رہے جب حکم ہو ہمراہ ہوجائے یہ حکم دیکر اِسنے اپنے عیار فریب کمند انداز کو باورچی خانہ کا بندوبست سپرد کیا اُس مکار دغا باز جعلساز نے کل کھانے مین بیہوشی ملائی حتی کہ شراب وکباب تک مین یہان یہ بندوبست ہو رہا ہی ایوان اِسنے خوب آراستہ کیا ہی اِسنے اپنے وزیر سے کہا کہ مین تو اہل اسلام کی قید لیکر اور لشکر اسلام پر شبخون مارتا ہوا انکا چلا جاؤنگا خدمت دلدار شاہ مین تم قلعے کا بندوبست کرلینا اُسنے عرض کیا بہت خوب شداد بدنہاد نے کہا کہ سب مال واسباب وخزانہ وغیرہ اور ناموس تمہارے سپرد ہین وزیر نے جوابدیا کہ بہت بہتر یہ غلام جبتک زندہ ہی اُسوقت تک حفاظت کریگا قلعے کو خوب آلات حرب وضرب سے آراستہ کیا ہی ہر گلی کوچہ صاف وشفاف ہی بس جب تھوڑا سا دن باقی رہا اور یہ بدنہاد سب بندوبست کرچکا تو تھوڑے سردار ہمراہ لیکر اور تخت خالی لیکر قلعے سے باہر آیا اور لشکر شاہزادے مین آیا شاہزادے کو خبر ہوئی کہ شداد شاہ آتا ہی چند سردار برائے استقبال روانہ کیے بس وہ اِسکا استقبال کرکے بارگاہ مین لائے اِسنے بیدار شاہ وشاہزادے کو بہت ادب سے مجرا کیا اور سب سے صاحب سلامت کی بس شہزادے سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلیے توقف نہ فرمائیے یہ سننا تھا کہ شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا اِسکا اُٹھنا تھا بیدار شاہ اور وہ سردار مثل مقہور وغیرہ کے کہ جنکی اِسنے دعوت کی تھی اُٹھ کھڑے ہوئے بس سب ہمراہ شاہزادے کے بیرون بارگاہ آلئے بس بیدار شاہ کو تخت پر سوار کیا شاہزادہ مرکب پر سوار ہوا اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے شداد بدنہاد پاے انداز بچھواتا ہوا زر شاہزادے پر نثار کرتا ہوا شاہزادے کو مع بیدار شاہ وسردارون کے قلعے مین لایا شاہزادے نے سب قلعے کی سیر فرمائی قلعے کو بہت آباد اور رعایا کو دلشاد ومرفہ حال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا سب وضیع وشریف لوگ تھے قلعہ بھی خوب آراستہ تھا ہر مقام صاف وشفاف تھا آئینہ بندی کی ہوئی تھی بس شاہزادہ دارا لامارہ مین آکر پہونچا داخل دربار ہوا بہت آبرو سے شداد نے بٹھایا سب سردار بیٹھے اِسنے ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا لاہور عیار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہی مگر بہت ہوشیار اور عیار بیدار شاہ فرطوت بھی آیا ہی یہ دونون عیار ایک طرف بیٹھے ہین کہ ساقی نے لاکر شراب محفل مین رکھی خیال رہے کہ یہ شراب خالص ہی اسمین بیہوشی نہین ملائی ہی بس جب سامان میکشی آچکا شداد نے اشارہ کیا ایکسا ایک جام ساقی نے سب کو پلایا جب میکشی سے فرصت ہوئی ناچ شروع ہوا ایک

مطربہ نے کھڑے ہوکر خوب گت ناچی اور خوب خوب گائی خوب انعام پایا کہ رات ہو گئی اہلکارون
نے عرض کیا کہ آتشبازی کا تماشا ملاحظہ فرمائیے بس شداد شاہ شاہزادے وغیرہ کو لیکر برآمدے
پر آیا اور سامنے بٹھایا آتشبازی چھوٹنے لگی بڑے عرصے تک آتشبازی چھوٹا کی جب اس سے
بھی فراغت ہوئی پھر آکر محفل مین ایک مطربہ گانے لگی وہ بھی خوب گائی بہت کچھ انعام پایا وہ
گا ہی رہی تھی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہو دستر خوان آراستہ ہو بس شداد نے
شاہزادے سے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین کچھ نان و نمک اولش فرمائین بس شاہزادہ
مع عیارون و سردارون کے دستر خوان پر آکر بیٹھا شداد پس پشت کھڑا ہوا اور سب اسکے
سردار طریقے سے کھڑے ہوئے بس شاہزادہ مع رفقا و بیدار شاہ کے مصروف طعام نوشی
ہوا سب کھانا بیہوشی آغشتہ تھا اور بیہوشی بھی وہ کہ سم قاتل اگر ایک نوالہ کھالے تو کئی دن
تک ہوش نہ آئے خلاصہ یہ کہ سب نے مع شاہزادہ و بیدار شاہ و سردارون و عیارون کے
خوب سیر ہوکر کھانا کھایا ہاتھ منھ دھو کر بیٹھے تھے کہ ساقی نے آکر یہان بھی سبکو ایک ایک
جام شراب سے سیراب کیا راوی کہتا ہی بس اب جو چیز آتی ہی بیہوشی آمیز آتی ہی یہانتک کہ
پانی مین بھی بیہوشی ملی ہوئی تھی جب ساقی شراب سبکو پلا چکا اور شداد کو اسکے عیار نے اشارہ
کیا کہ اب بیہوشی نے اپنا پورا اثر کر لیا ہی بس شداد نے شاہزادے سے فرمایا کہ حضور محفل
مین تشریف لیچلین ناچ ملاحظہ فرمائین شاہزادے کا اور کل سردارون و دونون عیارون اور
بیدار شاہ کا یہ عالم ہی کہ سر کو گردش ہی مگر کچھ کہہ نہین کر سکتے ہین جب یہ امر شداد بدنہاد نے
عرض کیا شاہزادہ اٹھا اٹھنا تھا کہ بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا شاہزادے کا گرنا تھا
کہ بیدار شاہ ہائین کہکر اٹھا شاہزادے کے اٹھانے کو وہ بھی گرا بس اب جو اٹھا وہ گرا یہانتک
کہ سب بیہوش ہو گئے شداد نے آہنگرون کو بلا کر سب کو طوق و سلاسل مین مسلسل و مطوق کیا
مع عیارون کے بس سب کو مطوق و مسلسل کرکے ارابون پر ڈالا حکم دیا کہ ہان لشکر تیار ہو لشکر
تو تیار تھا پچاس ہزار سوار ہمراہ لیکر اور کل سردار اپنے وزیر کو قلعے مین برائے حفاظت قلعہ
چھوڑ کر اور تیس ہزار سپاہ ان سب کی قید لیکر بیرون قلعہ آیا کوئی نصف شب آئی ہوگی کہ یہ بیرون
قلعہ آیا اور طرف لشکر بیدار شاہ و شاہزادے کے چلا یہان سب اہل لشکر اور جو سردار ہین
سب باطمینان سو رہے ہین کیونکہ مقابلہ مین کوئی لشکر اترا نہین ہی کہ جسکا خوف ہو کہ حریف
شبخون نہ کرے دوسرے شاہزادہ قلعہ مین تشریف فرما ہی ان سب کو اطمینان ہی کہ یہ بدنہاد
جب قریب لشکر پہونچا دس ہزار سپاہ کو حکم دیا کہ تم قیدیون کو لیکر آگے بڑھو مین شبخون کرتا ہون اور
قتل و غارت کرتا ہوا آتا ہون بس دس ہزار سپاہ اور دو ایک سردار قیدیون کو لیکر طرف انوریہ
کے روانہ ہوئے اور یہ چالیس ہزار سپاہ کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون گرا اسنے قتل کرنا شروع کیا
خیمون مین آگ لگا دی طنابین کاٹ دین تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا جو سامنے آگیا قتل کیا ایک
شور و غل برپا ہوا کہ حریف لشکر پر آکر شبخون گر اللشکر کو قتل کر رہا ہی یہ جو غوغا ہوا کل اہل لشکر بیدار
ہوئے مسلح و مکمل ہونے لگے سردار اپنے اپنے خیمون مین اچھے سو رہے تھے مگر راوی کہتا
ہی کہ اس نطفہ حرام نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو سردار زبردست تھے ان سب کی دعوت کی تھی
اور جنکو کمزور سمجھ لیا تھا انکی دعوت نہین کی تھی خیر جو سردار لشکر مین تھے مثل کمیدان و رسالہ دار

وغیرہ کے مسلح و مکمل ہوکر خیمون سے نکلے دیکھا تلوار چل رہی ہی اتنے عرصہ مین کل لشکر تیار ہو گیا رن مچتا ہین چھوٹنے لگین پچشاخے روشن ہو گئے اب بخوبی تلوار چل رہی ہی راوی کہتا ہی کہ ایک پہر بھر کامل تلوار چلی جب شداد نے دیکھا کہ خوب لشکر اسلام کو قتل کر لیا دل کا حوصلہ نکال لیا تو بس اسنے خیال کیا کہ اب صبح قریب ہی ایسا نہو کہ صبح ہو جائے اور یہ لوگ سب ملکر مجکو گھیر لین تو بڑی خرابی ہو گوانکے لشکر مین کوئی افسر اعلے نہین ہی مگر یہ لوگ خود کیا کم ہین ایک تو قریب تین لاکھ کے ہین دوسرے بہادر اول درجے کے ہین بس اسنے جان کا بچانا مشکل ہوگا میرے ہمراہ لشکر کم ہی اور جب یہ ان کو معلوم ہوگا کہ ہمارے سردارون کو اسیر کر لیا ہی تو اور زیادہ وہ جان معرکہ مین لڑا دین گے بس اب یہانسے فرار کرنا بہتر ہی یہ خیال کرکے اپنے دل مین اور سردارون کو اس امر سے آگاہ کرکے کل لشکر کو لیکر ایک سمت کو قتل کرتا ہوا چل کھڑا ہوا یہ تو حملہ کرتا ہوا نکل گیا یہان تلوار چل رہی ہی جب خوب روشنی ہوئی اور اہل لشکر نے دیکھا کہ ہم باہم خود مقابلہ کر رہے ہین حریف کا نشان تک نہین ہی تو باہم لڑائی سے باز آئے اب جو تلاش کیا تو حریف کا نشان تک نہ پایا سوائے لاشون کے زندون کا نشان تک نہ تھا بس وہ تہلکہ برطرف ہوا لشکر مین امن و امان ہوئی سب سردار ایک مقام پر جمع ہوکر بیٹھے باہم کہنے لگے کہ ہمکو اس واقعے کی خبر نہ تھی کہ یہ ہوگا ورنہ اسطور سے غافل ہوکر نہ سوتے شاہزادہ جو دریافت کریگا تو کیا جواب دین گے نہ یہ معلوم ہوا کہ یہ تھا کون کسنے کسپر شبخون مارا کون ایسا زبردست تھا کہ لشکر کو قتل کرکے خیمے جلا کر چلا گیا بڑی خرابی ہوئی سب لشکر مسلح و مکمل ہی اس خیال سے کہ ابھی رات باقی ہی ایسا نہو کہ پھر حریف آکر گرے اور قتل کرے اسی فکر و تردد مین صبح ہو گئی اب جو لاشین پڑی ہوئی ہین شناخت جو کیا تو لشکر شداد کے لوگ ہین اپنے لشکر کے کشتون کو جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار آدمی کام آئے اور پانچ ہزار مجروح ہوئے بس زخمیون کو شفا خانہ روانہ کیا کشتون کو دفن کیا کفار کے جو لاشون کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ پانچسو آدمی کام آئے باقی سب اپنا کام کرکے نکل گئے یہ لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا امر ہی شداد تو مسلمان ہو گیا ہی یہ اُسکے لشکر کے لوگ کیون شبخون گرے بس سب لشکر کا بندوبست کرکے چند سردار طرف قلعے کے چلے کہ چلکر اس حال سے شاہزادے کو آگاہ کرین تاکہ شہزادہ شداد سے دریافت کرے راوی کہتا ہی کہ جب شداد لشکر و قیدیون کو لے کر نکل آیا تھا قلعے سے تو اُسکے وزیر بدتمیز نے پھاٹک قلعے کا بند کر لیا تھا پل تختہ اُٹھوا دیا تھا خندق کو پانی سے لبریز کر لیا تھا قلعے کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کرکے خود فصیل قلعے پر آکر بیٹھا تھا کہ یہ سردار جو سامنے قلعے کے پہونچے در قلعے کو بند پایا خندق کو پانی سے لبریز دیکھا اور سب آلات حرب و ضرب سے قلعے کو آراستہ پایا سامنے آکر پکارے کہ قلعے کا پھاٹک کھول دو ہم لوگ لشکر شاہزادے کے سردار ہین ہم شاہزادے کے پاس جائینگے کچھ عرض کرنا ہی یا ہماری خبر کر دو جب یہ ان لوگون نے کہا قلعے پر سے لوگون نے پکار کر جواب دیا کہ کیسا شاہزادہ ہم نہین جانتے ہین نہ یہان شاہزادہ ہی نہ وزیر زادہ کیا بیہودہ بک رہے ہو بیکار دماغ خالی کر رہے ہو سامنے سے ہٹ جاؤ نہین تو ہم توپین مار کر تم سب کو ہلاک کرینگے انھون نے کہا کہ ای قلعہ ابھی شام کو تو شداد شاہ کے ہمراہ ہمارا شاہزادہ و بیدار شاہ

وچند سردار قلعے مین گئے ہین شدادشاہ نے دعوت کی تھی تم کہتے ہو کیسا شاہزادہ
یہ امر ہماری سمجھ مین نہین آیا سب اہل قلعہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ وہ شدادشاہ نے
دعوت نہین کی تھی بلکہ عداوت کی تھی مکر سے اسلام قبول کیا تھا دعوت کے بہانہ سے
قلعے مین لاکر اور سب کو بیہوشی کھلاکر اسیر کر لیا کیونکہ تم لوگون کا یہی علاج ہی اور رات
کو لشکر پر شبخون کر اتم سب کو قتل کیا بس اسی مین خیریت ہو کہ یا تو آکر اطاعت کرو اور یا
یہان سے چلے جاؤ اب تمھارا یہان کوئی کام نہین ہی نہ در قلعہ کھلیگا بیکار کو پکار رہے ہو
نہ اب تمسے تمھارا شاہزادہ زندہ ملیگا یہ جو اہل قلعے نے کہا اور ان لوگون کو معلوم ہوا
کہ مکر سے آقا کو اسیر کر لیا اور لشکر پر شبخون بھی گر شداد نے مار کیا تو کف افسوس ملتے
ہوئے لشکر مین آئے اور سب اہل لشکر سے حال بیان کیا بس سب نے باہم صلاح کی کہ اب
کیا کرنا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ اہل قلعہ نے یہی کیا تھا کہ شداد ان سب کو اسیر کرکے
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف شہر النوریہ کے گیا ہی دلدارشاہ کے پاس وہان لے جاکر
اُن سب کو قتل کریگا بس باہم صلاح کرکے اور سب خیمے اور بارگاہین بار کر اسکے طرف النوریہ
کے یہ لوگ روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان اہل قلعہ اطمینان سے ہین یہ معلوم ہوا
کہ لشکر اہل اسلام یہان سے کوچ کر گیا اب راوی حال شدادشاہ کا بیان کرتا ہی کہ یہ
شبخون مار کر اور قتل کرتا ہوا جو نکلا تو طرف شہر النوریہ کے روانہ ہوا راہ مین وہی لشکر اسکو
ملا جو کہ قیدیون کو لیے ہوئے جاتا تھا بس یہ سب ملکر اور قیدیون کے ارابون کو بیچ مین
لیکر بہت خوش خوش چلے صبح جو ہوئی ہوا جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی ہوا کے سرد کے جھونکون
سے وہ بیہوشی ان سب کی برطرف ہوئی سب کی آنکھین کھلین ہوشیار ہوئے ہر ایک نے
اپنے کو طوق و زنجیر مین اسیر پایا اور اپنے گرد لشکر کو دیکھا کہ برہنہ تلوارین لیے ہوئے
ہین اور شداد خوشی خوشی لشکر کے ہمراہ ہی بیدارشاہ نے شاہزادے سے کہا کہ کیون
شہریار مین نے خدمت مین عرض نہ کیا تھا کہ یہ بڑا مکار ہی اسکی تقریر فریب سے خالی نہین
ہی آپ نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہی دیکھیے وہی پیش آیا کہ اُسنے فریب سے سبکو اسیر کیا
کھانے مین بیہوشی ملاکر بیہوش کر کے عیار نے کہا کہ مین نے بھی عرض کیا تھا مگر شہریار
نے مجکو جھڑک دیا مین خاموش ہو رہا افسوس مین نے بھی دھوکا کھایا ہر ایک افسوس
کر رہا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ بیکار افسوس کرتے ہو جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا
تمنے یہ نہین سُنا کہ بموجب مصرعہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است بس اگر ہماری
قضا اسی طور سے ہی تو کیا چارہ ہی جو اُسکی مرضی اگر قضا نہین ہی تو کوئی ہمکو قتل نہین کر سکتا ہی
یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب خاموش ہو رہے تنہا شاہزادے نے اُن سوارون سے
کہا کہ جو گرد تلوارین لیے ہوئے تھے کہ شداد دوست کدھر کہ تمکو قیدیون کا افسر طلب کرتا ہی
یعنی رفیع البخت اُنھون نے برہم ہوکر کہا کہ ہم تمھارے باپ کے نوکر ہین جو جاکر
کہین بڑے قیدی بنے ہین اُنکو کیا ضرورت ہی تمکو تمھارے پاس آئین گے بس خاموش
چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی لو اور سنو اس قیدی کی شامت آئی ہی ہمارے بادشاہ کو ایسا ویسا
خیال کرتا ہی اپنے پاس طلب کرتا ہی اُنکی جوتی کو غرض نہین ہی کہ وہ یہان آئین یہ جو اُسنے

شاہزادے کو بہت غصہ آیا فرمایا کہ اگر رہا ہوتا تو اِس تقریر کا مزا بتاتا خیر اتو ہم یہان سے نہ جائینگے جبتک شداد ہمارے پاس نہ آئیگا اُن سوارون نے کہا کہ واہ کیا خوب ادا ابھی تک کچھ بل باقی ہی سچ ہی رسی جل جاتی ہی بل نہین جلتا ہی تم اپنے بس نہ چلوگے زبردستی چلوگے یہ کلمہ شاہزادے کو اور ناگوار ہوا اب جو کہ مارا ارابہ کے غرق زمین ہو گئے اب ارابہ نہین بڑھتا ہی لاکھ لاکھ بیلون کو مارتے ہین اُسپر بھی ارابہ جنبش نہین کھاتا ہی سب کے آگے ارابہ شاہزادے کا تھا اُسپر شاہزادہ بیدارشاہ و منصور و قہار و دیگر سردار تھے اُس ارابے کے عقب مین اور ارابے تھے جنپر اور سردار اور دونون عیار تھے شاہزادے نے کہا کہ لے اب لیچلو دیکھین کہ تم کیسے ہمکو لیجاتے ہو جب سب تدبیرین کرکے تھک گئے اور ارابہ نہ چلا تو کچھ سوار شداد کے پاس آئے اور عرض کیا کہ قیدی بگڑ گیا ہی ارابہ اپنی جگہ سے حرکت نہین کرتا ہی اُسنے پوچھا کہ کون قیدی کیون بگڑا تب اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہوشیار ہوا آپکو طلب کیا ہمنے اُسکو ڈانٹا وہ برہم ہوا نہ معلوم کیا کیا کہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتے ہین ارابہ جنبش تک نہین کھاتا ہی آپ چلیے تو شائد قیدی کچھ راہ پر آئے شداد سردارون کو لیکر ارابے کے قریب آیا اور کہا کہ او خداپرست تیری ابھی سرکشی نہین گئی با وجودیکہ قید شدید مین گرفتار ہی کہ کیا کہتا ہی یہ حرکت اچھی نہین ہی شاہزادے نے فرمایا کہ او سیاہ قلب تیرہ درون یہ کیا حرکت تھی تو بڑا نامرد ہی کہ دھوکھے سے ہم سب کو اسیر کیا بڑا مکار ہی جب جانتے کہ ہوشیاری مین اسیر کرتا تو معلوم ہوتا شداد نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت بہادر ہو اور تمکو خداوند زمرد نے اِسقدر قوت و طاقت عطا فرمائی ہی کہ کوئی تمسے سرمکھ ہوکر نہین مقابلہ کرسکتا ہی بس کیا مجھکو اپنی جان دوبھر تھی کہ مین مقابلہ کرتا بس مین نے تمکو دھوکھا دیا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین زمرد پرستی ترک کرتا مین مثل بیدار کے نادان نہ تھا کہ اُسنے اپنا دین ترک کیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی کہ مین نے جو تصویر پرستی ترک کرکے زمرد پرستی اختیار کی تو میرے اوپر لشکرکشی کرکے آیا اب خود اپنا دین آبائی ترک کیا اور ملچھ ہوگیا اِسنے تیرے ساتھ اپنی بھی جان دی اب مین تم سب کو پاس دلدارشاہ کے لیے جاتا ہون اُسکے حوالہ کرونگا اُسکو اختیار ہی کہ چاہے قتل کرے چاہے رہا چاہے قید رکھے کیونکہ وہ میرا افسر اعلے اور بادشاہ وقت ہی یہ جو شداد شاہ نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ او نامرد کیا کہون کہ قید ہون ورنہ اِس نامردی کی سزا دیتا شداد نے جواب دیا کہ تم خود اب سزا پاتے ہو تم کیا سزا دوگے بیدارشاہ نے بنگاہ قہرآلود شداد کی طرف دیکھا کہا کہ کیا بیہودہ بکتا رہا ہی ہمکو مرنے سے خوف دلاتا ہی او نامرد ہمنے تو اپنا مقام بہشت مین بنایا سعادت عقبیٰ حصول کی اِس شہریار کی اطاعت قبول کی تو ہمیشہ نار دوزخ سے جلایا جائیگا تیرا مقام دوزخ مین ہوگا یہ جو تو نے کہا کہ مین نے جو دین تصویر پرستی ترک کیا تھا تو میرے اوپر لشکرکشی کرکے آئے تھے اب خود ترک کیا او گیدی خیال تو کر کہ تو نے تو وہ حرکت کی کہ موت سے نکل کر گو مین منھ کے بھل گرا اور مین تو دوزخ سے نکلکر بہشت مین پہونچا میرے تیرے یہ فرق ہی شداد نے کہا کہ خیر معلوم ہوا جاتا ہی بس خیریت اِسی مین ہی کہ یہانسے چلو اِس سے کیا فائدہ کہ ارابے کو روک لیا ہی کہ اُسکو جنبش نہین ہی تم لوگ تو

یہ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے نہین پھر کیون خوف کرتے ہو کہ لنگر مار کر اراب کو روک لیا صرف اسی
خوف سے کہ وہان جو جائینگے تو دلدار شاہ حکم قتل دیگا قتل ہوجائینگے اس خوف سے یہ حرکت کی یہ
جو شداد نے کہا شہزادے نے لنگر کو ہلکا کر دیا غیرت آگئی اور فرمایا کہ چل دیکھین کیونکر ہمکو دلدار شاہ
قتل کرتا ہی اگر ہماری قضا نہین ہی شداد نے کہا کہ کیا اب تم زندہ بھی بچوگے یہ امر غیر ممکن ہی یہ کہکر شداد
چلا گیا اب جو بہلون کو مارا تو وہ چل کھڑے ہوے شداد انسبکو لیے ہوئے طرف دلدار شاہ کے
جاتا ہی اور اب دلدار شاہ کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ اسدن کہ جسدن شداد کی عرضی پہونچی تھی
اور فرزند خسرو شیر دل کو ہمراہ لیکر طرف کشوریہ کے چلا طی مراحل و قطع منازل کرتا ہوا چلا آتا تھا دو منزلہ
و سہ منزلہ کرتا تھا اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچا تھا کہ وہ صحرا پر بہار تھا وہان قیام کیا اور حکم دیا کہ ہم یہان
دو دن قیام کرینگے تیسرے دن یہانسے کوچ کرینگے تو کشوریہ پر پہونچ جائینگے کیونکہ کشوریہ یہانسے بہت قریب
ہی کچھ آسودہ تو ہو لین کیونکہ وہان تو جا کر جنگ و پیکار مین مصروف ہونگے پھر آرام کہان ملیگا پس اہل لشکر
نے اس صحرا مین خیمہ وغیرہ برپا کیے لشکر اترا وہ رات تو اس مقام پر بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو
خسرو شیر دل اسکا فرزند و سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر یہ دونون بادشاہ سے اجازت لیکر برائے شکار
روانہ ہوے یہان صبح کا وقت ہی کوئی ڈیڑھ پہر دن آیا ہوگا دلدار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اور سب
سردار حاضر ہین لشکر اترا ہوا ہی کہ ہرکارون کی جوڑی گرد مین آلودہ داخل بارگاہ ہوئی
اور دعا دیکر عرض کرنے لگے کہ ای خداوند ہم برائے سیر صحرا گئے تھے سیر کر رہے تھے کہ ہمنے
دیکھا کشوریہ کی طرف سے گرد و غبار بلند ہوا ہم اس غبار کی طرف چلے کہ دیکھین یہ غبار کیسا
ہی جب قریب غبار پہونچے اور وہ غبار شق ہوا کہ ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر چلا آتا ہی جب ہم لشکر
مین گئے تو ہمنے اہل لشکر کو پہچانا کہ شداد شاہ کے اہل لشکر ہین اہل لشکر سے دریافت کیا
کہ شداد شاہ کا یہ لشکر کہان جاتا ہی انھون نے بیان کیا کہ بیدار شاہ بھائی شداد شاہ کا
بادشاہ کے زمرد پرست ہونے کی خبر پا کر لشکر لیکر قلعہ کشوریہ پر چڑھ آیا تھا بیدار شاہ
نے اپنے مالک و آقا دلدار شاہ کو عرضی تحریر کی تھی اور کمک طلب کی تھی پس جواب آیا تھا
کہ اطمینان رکھو ہم خود لشکر لیکر آتے ہین جب جواب عرضی پہونچا تو شداد شاہ قلعہ بند ہو کر باطمینان
بیٹھا اتنے عرصہ مین بیدار شاہ کا نامہ آیا بادشاہ نے جواب سخت تحریر کیا پس اسنے قلعے
پر یورش کیا قلعے پر سے گولہ برسنے لگا اسکا ایک سپہ سالار گولون کو رد کر کے زیر قلعہ پہونچ گیا
اہل قلعہ پریشان ہوئے کہ صحرا سے گرد اڑی ایک جوان بہت خوبصورت مع لشکر کے اس
گرد سے پیدا ہوا ہم سب یہ سمجھے کہ دلدار شاہ نے کمک روانہ فرمائی ہی مگر وہ جوان خدا پرست
تھا اسنے آکر بیدار شاہ کے دونون سپہ سالارون کو زیر کیا اور جنگ مغلوبہ کر کے
بیدار شاہ کو بھی زیر کر لیا پس بیدار شاہ نے اسکا دین اختیار کیا اور مسلمان ہو گیا یہ امر
شداد شاہ کو بہت ناگوار ہوا پس مکر سے جا کر مسلمان ہو گئے اور اس خدا پرست کی مع بیدار
شاہ اور کل سردارون کے دعوت کی کھانے وغیرہ مین بیہوشی ملا کر اسکو گرفتار کر لیا پس قلعہ
اپنے وزیر کے سپرد کر کے اور پچاس ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر اور قیدیون کو لیکر لشکر اسلام پر شبخون مار کر
طرف دلدار شاہ کے جاتے ہین کہ قیدی انکے حوالہ کرین جو انکو مناسب ہو وہ قیدیون کے
حق مین حکم دین پس دیکھو وہ سامنے قیدی ارابون پر سوار ہین یہ سب لشکر طرف اتوریہ کے

کے جاتا ہی ہم یہ خبر پاکر وہان سے بھاگے کہ اِنکو اِس حال سے آگاہ کرین یہ خبر ہی بس شداد شاہ
مع قیدیون کے آتا ہی دلدار شاہ نے یہ سنکے اُنکو تو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ پردے بارگاہ
کے اُٹھا دیے جائین اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ پہلے تو مین اُن سبکو ہدایت کرونگا کہ دین زمرد پرستی
اختیار کرین اگر قبول کیا تو خیر ورنہ اِن سبکو اِسی مقام پر قتل کرونگا اپنے شہر مین نہین لیجاؤنگا کیونکہ یہ سب
لوگ نجس ہوتے ہین اِنکا خون میرے شہر مین نہ گرے دوسرے ایسے منحوس قدم ہوتے ہین
کہ جہان اِنکے قدم پہونچے وہ شہر تباہ و برباد ہوا بس کیا ضرورت ہی ایسے لوگون کے لیجانے کی
سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا دلدار شاہ نے کہا کہ مین کیا خوش نصیب ہون کہ دشمنان
خداوند اسیر ہوکر میرے پاس آتے ہین بس جب مین اِنکو قتل کرونگا خداوند بہت خوش ہونگے
میرا مرتبہ اعلےٰ کرین گے کیونکہ اِن لوگون کے ہاتھ سے خداوند کو بڑی زحمت پہونچی ہی دوسرے
میرے خوش قسمت ہونے کی یہی بات ہی کہ بدون میرے پہونچے دشمنان خداوند اسیر ہوگئے
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی اور دامن گرد کا شگافتہ ہوا لشکر پیدا ہوا اُدھر شداد شاہ
نے جو لشکر کو فرو کش پایا ہرکارے روانہ کیے کہ خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے آکر دریافت
کرکے شداد شاہ سے بیان کرنے لگے کہ یہ لشکر دلدار شاہ کا ہی وہ آپکی کمک کو تشریف
لیے آتے تھے کل اِس صحرا مین آکر پہونچے چونکہ قلعہ قریب تھا اور لشکر تھکا ہوا بہت تھا اِس
مقام پر قیام کیا اور حکم دیا کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرین گے بس یہ وہی لشکر ہی اور کوئی لشکر
نہین ہی یہ سنکے شداد شاہ بہت خوش ہو گیا اور خود مرکب بڑھاکر اور سردارون کو لیکر طرف
بارگاہ دلدار شاہ کے چلا اور اہل لشکر سے کہا کہ تم قیدیون کو لیکر آؤ مین جاتا ہون بس داخل
لشکر دلدار شاہ ہوکر قریب بارگاہ پہونچکر مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا تخت کے
پایے کو بوسہ دیا اور ایک مقام مناسب پر اُترا اِزاہون کو بیچ مین کرلیا سب نے کمرین
کھولین آسودہ ہوئے اُدھر دلدار شاہ نے شداد سے حالات دریافت کیے شداد
نے سب حالات ابتدا سے اور آخر تک بیان کیے دلدار شاہ نے خوش ہوکر جواب دیا کہ اے
شداد تو نے بڑی عقلمندی کی گو کسی قدر نامردی تو ہوئی مگر ساتھ دانائی کے کیونکہ یہ لوگ
بدون مکر و فریب کے اسیر نہین ہوتے ہین تجھ سے خداوند بہت خوش ہوئے ہونگے
خیر حکم دو کہ قیدیون کو دربار مین لائین تاکہ مین اُنسے کچھ کلام کرون اگر وہ میری اطاعت
اور دین اسلام کو ترک کرین زمرد پرستی اختیار کرین تو خیر ورنہ رہا نہ کرون بلکہ اسوقت قتل
کرون اُنکے خون سے ہاتھ بھرون اور اپنے شہر کو واپس جاؤن مین اِنکو شہر مین نہ لیجاؤنگا
شداد شاہ نے عرض کیا کہ حضور وہ لوگ ماننے والے نہین ہین بیکار حضور اُنکو طلب
فرماتے ہین اور حضور کو صدمہ ہوگا وہ سب بڑے بدزبان اور دہن دراز ہین دلدار شاہ نے کہا
کہ یون دہن درازی اور بدزبانی کی سزا پائین گے یہ جو دلدار شاہ نے کہا شداد نے کہا کہ
لاؤ قیدیان بلا کو بس اُسیوقت سب قیدیون کو لے کر داروغۂ زندان بارگاہ مین حاضر ہوا
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک بادشاہ معقول تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور بہت سے سردار وہان
مین ہین مگر بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے شرافت پائی جاتی ہی شداد بھی بیٹھا ہوا ہی
اور اُسکے سردار بھی اُدھر دلدار شاہ اور اُسکے سردارون نے دیکھا کہ ایک جوان آفتاب

مثال چہرہ مثل ماہ تابان کے روشن مگر ابھی کمسن سبزہ خط تک نمودار نہین ہوا ہی زلفین دوش پر پڑی ہوئین طوق و سلاسل مین گرفتار اُسکے برابر ایک تاجدار وہ بھی مرد معقول اور قوی اور دو پہلوان بہت زبردست اور جسقدر قیدی ہین سب قوی ہین دو عیار بھی ہین بس سب اکڑتے ہوئے چلے آتے ہین مگر اُس جوان کے چہرے سے ایسا رعب و داب پیدا ہو کہ دیکھکر حواس باختہ ہوئے جاتے ہین **دلدار شاہ** نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا جوان اور کیا نگاہ ہی اور کیا رعب و داب ہی اور بہت خوبصورت ہی اہل دربار نے کہا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ببر چلا آتا ہی باوجودیکہ قید ہی مگر کچھ خوف و ہراس نہین ہی بڑا باحواس ہی یہ سنکے **دلدار شاہ** نے کہا کہ وہ جوان کون ہی جسنے **بیدار شاہ** و لشکر **بیدار شاہ** کو شکست دی اور یہ سپہ سالاران **بیدار شاہ** کو زیر کیا اور اُسکے سپہ سالار کون سے ہین اور اُس جوان کے سردار کون سے ہین یہ لڑکا کون ہی کیا **بیدار شاہ** کا فرزند ہی **شداد** نے سر جھکا کر کہا کہ حضور جس جوان کو آپ لڑکا تصور فرماتے ہین یہی وہ جوان ہی کہ جسنے سپہ سالاران **بیدار شاہ** کو زیر کیا اور لشکر کو شکست دی لڑکا نہ خیال فرمائیے یہ بلاے بے درمان آفت جان ہی اسی نے تین پہر مین **مقہور و قہار** کو زیر کیا اور دم بھر مین تمام لشکر کو شکست دی یہ کہکر کہا کہ وہ جو تاجدار ہی **بیدار شاہ** ہی اور یہ **مقہور** ہی اور یہ **قہار** ہی اور یہ سب سردار **بیدار شاہ** کے ہین اور یہ اِس جوان کے ہین جب **شداد** نے کہا تو سب اہل دربار کو مع **دلدار شاہ** کے حیرت ہوئی اور کہا کہ اِس لڑکے نے اِن دیو خصالون کو زیر کیا اور لشکر کو شکست دی اور یہ سب سردار جمع کیے ہین مین نہ مانونگا تو جھوٹ کہتا ہی **شداد** نے کہا کہ حضور کے قدمون کی قسم اور سر خداوند **زمرد شاہ** کی قسم یہ سب اِسی جوان کے زیر کیے ہوئے ہین اُسکے ہمراہ تھے تب **دلدار شاہ** نے کہا کہ اب مین سمجھ گیا کیونکہ یہ لڑکا خوبصورت بہت ہی بس سب اسیر عاشق ہو ہو کر زیر ہوئے اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا **شداد** نے کہا کہ جو کچھ ہو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ شاہزادہ مطوق و مسلسل مع اپنے ہمراہیون کے بارگاہ مین پہونچا جب **دلدار شاہ** سے آنکھ ملی اور اہل دربار سے شاہزادے نے **پکار کر** کہا کہ کہ میرا سلام اُس پر ہی کہ جو کہ خداوند کریم کو واحد جانتا ہی اور اُسکے پیغمبرون کو **برحق** اور سب خدائیون کو باطل و ناحق بس شاہزادے نے بطور اہل اسلام سلام جو کیا سب اہل دربار **کانپ** گئے ہر ایک کی تیوری پر بل پڑا ہر ایک نے قبضہ کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر بسبب **دلدار شاہ** کے خاموش رہے چند سرداروں نے کہا کہ او بے ادب تو نے غضب کیا کہ بھرے دربار مین سب کے روبرو خداے نادیدہ کا نام لیا کیا کرین کہ حکم نہین ہی ورنہ تیری وہ حالت کرتے کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر ترس کھاتے اور ہمکو رحم نہ آتا تجکو کچھ خوف نہ آیا کہ دلدار شاہ ایسے بادشاہ قاہر و جابر کے دربار مین جو کہ **زمرد** پرست ہی باوجود جرات و شجاعت سے مست ہی خداے نادیدہ کا نام لے لیا ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لی جائے یہ سنکر شاہزادے نے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین اِس دربار مین کسی کو جوانمرد نہین پاتا ہون سب بودے ہین بس کیا جواب دون کوئی جوانمرد ہوتا اور وہ اِس تقریر کو اِس طور سے کرتا اور مین رہا بھی ہوتا تو اِس گفتگو کا جواب دیتا اور میرے اُسکے تقریر کا مزا ہوتا نامردون سے مجکو بات کرتے

ہوئے عیار معلوم ہوتا ہی یہ فرماکر خاموش ہو رہے جب قریب دلدار شاہ پہونچے دلدار شاہ
سے نے کہا کہ ای جوان مین تجھ سے چند سوال کرتا ہون تو مجکو اُسکا جواب دے اول تو یہ بتا کہ تو نے
کس سبب سے جانا کہ یہان سب بودے ہین کیونکہ جو جو یہان بیٹھے ہین سب اپنے وقت کے
رستم و اسفندیار ہین ان لوگون کے خوف سے رستم و سہراب گوشۂ قبر مین جاکر پوشیدہ ہوئے
اور تو انکو بودا بتاتا ہی اسکا کیا سبب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ سُن اِسکا سبب یہ ہی کہ یہ جو
شداد نطفۂ حرام تیرے دربار مین بیٹھا ہی بڑا مکار و غدار ہی اِسنے مجکو مکر سے دعوت مین بلاکر
اور کھانے مین بیہوشی ملاکر اسیر کیا اور مجھ سے جب اسے کچھ ہوکر نہ لڑ سکا تو یہ مکر کیا بس تم
سب نے اُسکی کمک کی اور دامن پناہ دیا میرا تو درجہ دو رہی مین یہ کہتا ہون کہ میرے ہمراہ
اتنے سردار جو اسیر ہوکر آئے ہین انہین سے ایک ادنا سردار کے ہاتھ کی ہتھکڑی اُتار کر
پھر کوئی پنجہ دے تو مین اُسکی غلامی اختیار کرون اگر تم مین کوئی مرد ہی تو ایسا کرے ورنہ
سب نامرد ہین اور یہ شداد کیا اسیر کرتا اگر مکر نہ کرتا دلدار شاہ نے یہ فصاحت و بلاغت
سُنکے جواب دیا کہ بقول آپکے ہم سب نامرد تھے مگر ای جوان تو اتنا بڑا سرکش ہی کہ اس
حالت مین بھی تو اپنی کہے جاتا ہی اور چرب زبانی سے باز نہین آتا ہی بقول کسے کہ رسی
جل گئی مگر اُسکا بل نہین گیا خیر اس امر سے ہمکو کیا غرض کہ تجکو شداد نے مکر سے اسیر کیا کہ
بجو انمردی سے ہم تو بسبب اِسکے کہ تو خداوند کو برا کہتا ہے اِس سبب سے تیرے دشمن
ہین اگر تو خداوند کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے تو ہم ابھی تجکو رہا کر دین شاہزادے نے فرمایا
کہ کون خداوند وہ ہی خداوند جسکو میرے پردادا حمزہ نے قتل کیا اور اُنکے ہاتھ سے شہر بشہر
بھاگتا پھرا اور کسی مقام پر پناہ نہ ملی ہان وہی خداوند کہ جسکی ڈاڑھی ہمارے لشکر کے عیار
نے بجائے پانی کے پیشاب اُسپر کرکے مونڈی وہ خداوند اِسی لائق ہی کہ اُسپر ہمیشہ لعنت
کی جائے او دلدار شاہ تو اگر میرا ایک ایک بند جدا کریگا اور یہ کہے گا کہ مین نہ چھوڑ دون
کہ زمرد شاہ پر لعنت نہ کرون اور اُسکو سجدہ کرون یہ غیر ممکن ہی یا تیری اطاعت کرون
مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون موت سے بالکل بیخوف ہون موت سے کیا خوف اگر
قضا آئی ہی تو کوئی روک نہ لیگا اور اگر نہین آئی ہی تو قتل نہ کر سکے گا بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم
بجنبد ز جاے + نہ برد رگے تا نخواہد خداے + بس تیری کیا حقیقت ہی اگر میری قضا نہین ہی
تو تو مجکو قتل نہ کر سکے گا یہ جو شاہزادے نے کہا دلدار شاہ کو بہت غصہ آیا کہا کہ او جوان
تو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی تجکو بالکل خوف اِس امر کا نہین ہی کہ مین سامنے بیٹھا ہون اور
تو خداوند کی مذمت کر رہا ہی ہو شرط کہ تیرے قتل کا حکم دون شاہزادے نے جواب دیا کہ
تیری کیا لیاقت ہی کہ تو میرے قتل کا حکم دیگا اور تیرے حکم سے مین قتل کیا جاؤنگا جبتک کہ
خدا کا حکم نہو گا اور یہ جو تو نے کہا کہ تو میرے سامنے خداوند کو برا کہہ رہا ہی اور مجھ سے خوف
نہین کرتا ہی اِسکا یہ جواب ہی کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین تجھ سے خوف کرون اور تیرے
سامنے مذمت زمرد شاہ لقا کی نہ کرون ارے اگر وہ خود ہوتے تو اُنکے سامنے کرتا وہ
میرا کیا کرتے جو تو کریگا دلدار شاہ نے کہا کہ ای جوان یہ بتا کہ اِن سب کو تو نے زیر کیا ہی یا
یہ کہ سب تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر مطیع ہوئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ [illegible]

بے عقل کوئی بھی اپنی آبرو دیتا ہی اور کسی کی بدون زیر ہوئے اطاعت کرتا ہی یہ کوئی امر تعجب خیز نہین ہے ہمارے خاندان سے سات برس کے لڑکے دیو کو قتل کرتے ہین انسان کی کیا اصل ہی یہ سب موجود ہین دریافت کرلے کہ زیر ہوئے ہین یا یونہی اطاعت کی ہی دلدار شاہ نے کہا کہ خیر ان باتون سے تو کوئی غرض نہین ہی اب مین تجھ سے صاف صاف کہتا ہون کہ مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی پس تو میری اطاعت کر اور دین اسلام ترک کر زمرد پرستی اختیار کر اپنی جان کو مفت برباد و ضائع نہ کر اپنی جوانی پر رحم کر اگر تو اطاعت اور دین اسلام کو ترک اور زمرد پرستی قبول کریگا تو مین تجکو رہا کر دونگا ورنہ قتل کر دونگا یہ جو دلدار شاہ نے کہا شاہزادے نے ہزارون گالیان و لعنت ہزار در ہزار زمرد و لقا پر کی اور کہا کہ تو میرے قتل کا حکم دے یہ جو شاہزادے نے کہا بس سب اہل دربار و دلدار شاہ کو غصہ آگیا حکم دیا کہ بلاؤ جلادون کو کہ ان سب کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کرین یہ لوگ یون نہ مانینگے شداد نے دلدار شاہ سے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ انکو طلب نہ فرمایئے وہ بہت چرب زبان ہین آپ نے نہ قبول فرمایا آخر اسکا مزا اُٹھایا سوائے صدمہ کے کیا ہاتھ آیا دلدار شاہ نے کہا کہ اے شداد تو اپنے بھائی کو نصیحت کر شاید وہ تیرے کہنے سے اسکی رفاقت ترک کرے یہ جو دلدار نے کہا ابھی شداد نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ بیدار شاہ بولا کہ یہ نامرد ازلی و ابدی مجکو کیا نصیحت کریگا جو کہ موت سے نکل کر گو مین مُنھ کے بھل گرا جسنے اُس نامرد کو سجدہ کیا کہ جسکی ڈاڑھی موت سے مونڈی گئی جو کہ ہمیشہ بھاگتا پھرا بس مین نے وہ سعادت کونین و راحت دارین حاصل کی ہی کہ کسی کو نہ ملیگی مین بڑا ذی قسمت و ذی تقدیر ہون کہ ایسے دین مبین مین قتل کیا جاتا ہون کہ جو سب مذہبون سے بہتر اور برحق ہی پس مجکو اور میرے ہمراہیون کو تو سیر بہشت نصیب ہوگی تجکو اور تیرے ہمراہیون کو نار دوزخ ملیگی مین کیا خوش نصیب تھا کہ ایسے شہریار کے ہمراہ قتل ہوتا ہون کہ جو کہ میرا راہبر اور راہنما ہی اور مین اسکا دامن پکڑے ہوئے سیدھا بہشت مین جاؤنگا اگر او شداد تو مجھ سے تقریر کریگا تو مین تیرے اوپر تھوک دونگا بیکار کو اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہوگا یہ جو تقریر بیدار شاہ کی سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ان لوگون کے مُنھ حضور نہ لگین وہ کلمات بیہودہ بکتے ہین ہمکو غصہ آتا ہی اسکے لحاظ سے ہم جواب نہین دیتے ہین دلدار شاہ نے کہا کہ دیکھو مین ابھی انکی سب چرب زبانی نکالے دیتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد حاضر ہون بس یہ حکم دینا تھا کہ جلادان مریخ خصلت تشلنگین لگاتے ہوئے گلون مین کان ناک کے ہار پڑے ہوئے چوڑے چوڑے تیغے ہاتھ مین ابرون پر بل لباس مین خون کے دھبے لگے ہوئے رومال کاندھون پر پڑے ہوئے کہ اسمین سے خون کی بو آرہی تھی لال لال آنکھین بڑے بڑے دانت سیاہ رنگ مہیب صورتین آکر حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تیغہ باڑھ دار رکھتے ہین اور بازو پر وقت کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوا کسی کو چاشنی مرگ چکھنے کی ضرورت ہوئی کس پر عتاب سلطانی نازل ہوا کون معتوب سرکار ہوا کسکا رشتہ زندگی قطع ہوا کون اپنی حیات سے مایوس ہوا کون عدم کو جا رہا ہوگا قتل کرنا ہمارا کام ہی زندہ کرنا ہمارا کام نہین ہی یہ کام خداوند زمرد ثانی و خداوند لقا کا ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم فرمایئے گا بس جب جلاد حاضر ہوئے دلدار شاہ نے اشارہ کیا شاہزادے وغیرہ کی طرف اور کہا کہ ان سب

قیدیون کو لیجا کر بیرون بارگاہ قتل کروا کے انکے خون سے ہاتھ بھر و زمین کو رنگین کرو بس وہ جلاد اُن سبکو
کھینچ کر بیرون بارگاہ لائے جو قیدی تھے وہ چبوترے ریگ کے بنائے اُنپر پوئیے فلاکت
بچھائے یہان سب سامان قتل موجود تھا داروین استادہ تھین سب اسباب سیاست مثل تسمہ کش
و آرہ کش و چیستہ گرز وغیرہ کے موجود تھے راوی کہتا ہی کہ اِن سب کو زیر تیغ بیدریغ بٹھایا
بس جو طریقہ ہی کہ مجرم سے دریافت کرتے ہین وہ سب دریافت کرلیا جلادون نے لکو لکا
خط ہر ایک کی گردن پر دیا اور یہ شعر پڑھنے لگے اور غلنگین لگانے لگے شعر سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد
چیست + مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست + اِدھر جب شاہزادے نے دیکھا کہ وقت
مرگ قریب ہی اب صرف حکم کی دیر ہی اپنے دل کو طرف پروردگار عالم کے رجوع کیا اور
بالحاح و زاری یون عرض کیا کہ اے کریم کارساز و اے رب بے نیاز تو سب کا حامی و مددگار
ہی مجکو مرنے کا تو بالکل خوف نہین ہی نہ مین موت سے ڈرتا ہون صرف خیال اِسقدر ہی کہ یہ
لوگ جو کہ میرے ہمراہ ہین سب تازہ مسلم ہین اگر یہ قتل ہوجائین گے تو اور لوگون کے اعتقادون
مین فرق آئیگا ہر ایک دین اسلام قبول کرتے ہوئے گھبرائیگا تو بہت بڑا رحیم ہی اِسوقت رحم کر
اور بلا سے ہم سب کو نجات دے اگر قضا آگئی ہی اور وعدہ پورا ہوگیا ہی تو مجبوری ہی تجکو اختیار ہے
بندہ تیرا اِس وقت مین مجبور و ناچار ہی تو نے میرے بزرگون کی ایسے ایسے مقام پر مدد کی ہی اور ایسی
ایسی بلا رد کی کہ جس سے نجات پانے کی امید نہ تھی تو نے ابراہیم خلیل اللہ کو نار سے نجات
دی شکم حوت مین یونسؑ کو پناہ دی شیر سے سلمان کو چھڑایا بس تیرے نزدیک کیا بات ہی اِس
بلا سے نجات دینا اِسطور سے جو شاہزادے نے دعا کی اور اِس دعا کے درمیان مین یہ بھی
کہا کہ اے کریم مین اپنے باپ سے جدا ہوکر تیری راہ مین جہاد کرنیکو چلا تھا اور تیرے دین کے رواج
دینے کو کیونکہ ایک مکار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی طلسم نور افگین مین خدائی کرتا ہی دم یکتائی
بھرتا ہی اُسکو سزا دینے جاتا تھا کہ راہ مین اِس بلا مین مبتلا ہوگیا اے کریم اگر مین قتل ہوگیا تو اُس طلسم
کی فتح رہجائیگی اور اِس اقلیم کا اسلام آباد ہونا گو تجھ مین قدرت ہی کہ تو کوئی اور تدبیر کرے اور
اُسکے ذریعہ سے اُسکو فتح کرائے مگر میری یہ آرزو ہی کہ مین تیرے فضل و کرم سے اُسکو فتح کرون اور
اپنی نانی کے خون ناحق کا عوض لون یہ جو دعا شاہزادے نے تڑپ کر کی تیر دعا ہدف اجابت
پہونچا دعا قبول ہوئی مین تحریر کرچکا ہون کہ فرزند دلدار شاہ خسرو شیر دل بہت جری و بہادر ہی اور
بہادر کو دوست بھی رکھتا ہی اپنے باپ سے اجازت لیکر برائے شکار گیا ہوا تھا اُسکے ہمراہ
سپہ سالار قہرمان چنگیز بھی تھا جو کہ بڑا بہادر اور جری ہی بس یہ دونون شکار مین مصروف تھے
کہ ہرکارون نے اُنکو جاکر خبر دی سُنا اِسنے کہ شداد شاہ چند مسلمانون کو گرفتار کرکے لایا ہی مع
اپنے بھائی کے کہ وہ بھی مسلمان ہوگیا تھا ہمارے بادشاہ کے اور اُن مسلمانون کے افسر
سے بہت تقریر ہوئی نوبت یہ آئی کہ بادشاہ نے اُن سب کے قتل کا حکم دیا وہ قتل ہوتے ہین دو
سلکم مل چکے ہین خسرو نے کہا وہ جو اُن سب کا افسر ہی اُسکی کیا صورت ہی اور کسقدر قوی ہی اور کتنا
بڑا قد ہی مین خیال کرتا ہون کہ دیو کے برابر ہوگا کیونکہ مین نے اکثر سنا ہی اور کتابون مین دیکھا بھی ہی
کہ خدا پرست دیو سے لڑے اور اُسکو قتل کیا جس ملک پر لشکر کشی کرکے گئے اُسکو فتح کیا انھین
سب کے ہاتھون سے پریشان ہوکر خداوند بھاگے بھاگے پھرتے ہین بس ایسے لوگون کا

دیکھنا پر ضرور ہی مین تو بہت زمانے سے اِن لوگون کا مشتاق تھا اِنکے دیکھنے کا مجکو اشتیاق تھا اور خداپرستون کی جرأت وشوکت وشجاعت کی بہت تعریف سُنا کرتا ہون اور کتابون مین دیکھا کرتا ہون ہزارون کتابین مثل نوشیروان نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و تورج نامہ و صندلی نامہ وایرج نامہ ولعل نامہ وغیرہ کے اُنکی تعریف مین تصنیف ہوئی ہین اُنہین ہزارون طلسم ہین کہ جنکو خداپرستون نے فتح کیا ہی مثل طلسم ہوشربا وغیرہ کے بس اِن لوگون کی بہادری دلاوری کا شہرہ سُن سُن کے مجکو اشتیاق دید ہوتا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ کیا صورت کرون کہ جو یہ لوگ دیکھنے مین آئین کئی مرتبہ قصد کیا کہ اِن لوگون پر لشکر کشی کرکے جاؤن مقابلہ کرون پھر یہ خیال کیا کہ جو کہ اپنی طرف نہ آئے اُسپر بیکار رہ لشکر کشی کرنا بس اِس خیال کو کرکے دل مین اپنے قصد کو فسخ کر دیا مین خیال کرتا ہون کہ جو لوگ دیو سے مقابلہ کرتے ہین اور اُسکو قتل کرتے ہین وہ قد وقامت مین اُس سے زیادہ ہونگے اور تن و توش بھی اُنسے زیادہ ہوگا گو تصویرین اُنکی دیکھین ہین مگر اُن تصویردان سے جو کہ خیال ہی وہ نہین ظاہر ہوتا ہی اُنسے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ خداپرست قلیل القامت اور دبلے پتلے آدمی ہین مجکو حیرت ہوتی ہی کہ اِن ہاتھ پاؤن پر دیو کو قتل کرتے ہین اور اُس سے مقابلہ کرتے ہین یہ جو شاہزادۂ خسرو نے کہا قہرمان نے کہا کہ حضور مجکو بھی بہت اشتیاق ہی جب سے یہ سُنا ہی کہ چند خداپرست اسیر ہو کر آئے ہین وہ قتل کیے جاتے ہین تو یہی جی چاہتا ہی کہ کسی طور سے اُڑکر وہان پہونچون اور دیکھون کہ میرے خیال کے موافق قد وقامت رکھتے ہین یا جیسا کہ کہا جاتا ہی حضور جلد تشریف لیچلین شاہزادۂ خسرو نے ہرکارون کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ تمنے تو اِن خداپرستون کو دیکھا ہی جو کہ اسیر ہو کر آئے ہین ہان ذرا بیان کرو کہ کیسی صورت ہی اور کسقدر قوی ہین اور کیا قد وقامت رکھتے ہین اُنھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ کیا عرض کرین حضور جو کہ اصلی خداپرست ہین علاوہ بیدار شاہ اور سرداران بیدار شاہ کے اُنمین تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جو دیو سے کم ہو اور سرداران بیدار شاہ بھی دیو سے کم نہین ہین مگر جو کہ اُن خداپرستون کا افسر ہی کہ جو کہ شاہزادہ کہلاتا ہی اور سب اُس سے زیر ہوئے ہین اور وہ خاندان حمزہ سے ہی وہ تو کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا اور پستہ قد ہی اور دبلا پتلا ہی مگر خوبصورت بہت ہی جو سردار اُسکے ہمراہ ہین وہ سب یہ کہتے ہین کہ اِس شہریار نے ہمکو زیر کیا ہی وہ سب بچہ دیو معلوم ہوتے ہین عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیونکر اُسنے زیر کیا ہی حضور اُن سردارون مین جوادنا مرتبہ کا سردار ہی وہ بھی ہمارے سپہ سالار سے کسیطور تن و توش مین کم نہین ہی اور اورون کا تو کیا ذکر ہی علاوہ اِسکے شدادشاہ نے خود بیان کیا ہی کہ اِس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا جو کہ اِسوقت دیو خصال ہین اگر اُنکو دیو بھی دیکھ لے تو کانپ کر ہٹ جائے پھر سامنا نہ کرے بس یہ کہا جاتا ہی کہ اِس جوان نے زیر کیا اور لشکر کو شکست دی حضور واقعی مقام حیرت ہی اور وہ جوان لائق دیکھنے کے ہی یہ سننا تھا کہ شاہزادۂ خسرو نے شکار کو ترک کیا اور مرکب اُٹھا کر وہان سے چلا سپہ سالار بھی ہمراہ چلا راہ مین اپنے ہمراہیون سے یہ کہتا ہوا آتا تھا کہ خداوند ایسا کرین کہ وہ جوان قتل نہوا ہو مین زندہ دیکھون اور ہرکارون کے بیان سے مجکو اور حیرت ہوئی کہ نو دس برس کے لڑکے نے اتنے بڑے جوان کو کیونکر زیر کیا جو کہ دیو خصال اور عفریت مثال ہی اور وہ کیونکر مطیع ہوئے ایسے لوگون کو دیکھنا

برضرور ہی گومین سُنا کرتا تھا اور کتابون مین پڑھا کرتا تھا مگر مجکو یقین نہ آتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی مگر ہرکارون نے جو بیان کیا تو کسیقدر اُس بیان کی صداقت کا یقین ہوتا ہی کیونکہ یہ ہرکارے جھوٹ نہ بولین گے کیونکہ جب اُنکو یہ امر معلوم ہی کہ شاہزادہ جاکر دیکھ لیگا اُسوقت جھوٹھ سچ ظاہر ہو جائیگا ہمکو دروغگوئی کی سزا ملیگی بس کیا ضرور ہی کہ وہ جھوٹ بولین اور ایسا جھوٹ کہ جو کہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائے قہرمان نے عرض کیا کہ کیا دور ہی ظاہر ہوا جاتا ہی کچھ تو ان ہرکارون نے ضرور جھوٹ عرض کیا ہی شاہزادہ خسرو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ خداوند زمرد ایسا کہین کہ زندہ یا ؤن مین خود اُس جوان سے مقابلہ کرونگا اگر مین نے اُسکو زیر کر لیا تو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور اُسکی اطاعت کرونگا قہرمان نے کہا کہ غلام کا بھی یہی قصد ہی مگر غلام اِس امر مین نہایت حیران ہی کہ جبکہ اُس جوان نے اتنے بڑے پہلوان زیر کر لیے تو یہ کیا امر واقع ہوا کہ شداد نے اسیر کر لیا ضرور اِس امر مین کوئی نہ کوئی مکر ہی یا تو ہرکارون کا بیان غلط ہی یا شداد نے کوئی مکر کیا کیونکہ وہ بڑا مکار ہی شاہزادہ خسرو نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ یہان شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون و بیدار شاہ و منصور و قہار کے و دیگر سردارون کے زیر تیغ بیٹھا ہوا ہی دعا کر رہا ہی دو حکم جلادون کو مل چکے ہین تیسرے حکم کی دیر ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی شاہزادہ خسرو شیردل مع سپہ سالار قہرمان کے آکر پہونچا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے ہین دلدار شاہ بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی دربار آراستہ ہی شاہزادہ و قہرمان کے دنگل پر غاشیہ پڑا ہوا ہی اہل دربار نے دیکھا دلدار شاہ نے عرض کیا کہ حضور شاہزادۂ عالم شکارگاہ سے واپس آئے دلدار شاہ کا یہ کلمہ سُنکے رنگ متغیر ہو گیا اہل دربار سے کہا کہ کوئی اُس جوان خداپرست کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ ذکر کرے کہ اُسکو شداد نے مکر سے اسیر کیا کیونکہ خسرو مرد جری اور بہادر دوست ہی جب یہ سنیگا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا اور میرے باپ کے پاس لایا میرے باپ نے اُسکو قتل کیا تو بہت بڑا صدمہ کریگا جبتک وہ یہان آنے آئے مین تیسرا حکم بھی دیتا ہون وہ قتل ہو جائیگا اگر دریافت کریگا تو کہدیا جائیگا کہ بیدار شاہ وغیرہ کو شداد اسیر کرکے لایا تھا اُنکو سمجھایا اور راہ پر نہ آئے قتل کیا بلکہ لاشہ بھی اُس جوان کا نہ دکھایا جائے کیونکہ اکثر خسرو نے قصد کیا کہ مین جاکر خداپرستون سے مقابلہ کرون اور اُنکو زیر کرون اُسکے مقابلے کا اُسکو بہت اشتیاق ہی اور خداپرستون کے دیکھنے کا اگر وہ یہان ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا مین لاکھ منع کرتا مگر میرا کہنا نہ سنتا سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم لوگ کچھ ذکر نہ کرین گے یہ کہکر دلدار شاہ نے تیسرا حکم بھی دیا چوبدار لیکر چلا اُدھر شاہزادہ خسرو نے لشکر مین پہونچکر ہرکارون سے پوچھا کہ وہ لوگ کہان قتل ہوتے ہین اُنھون نے اشارہ سے بتایا کہ وہ سامنے بارگاہ کے جو مجمع ہی اُسی مقام پر اُنکے قتل کا بند و بست ہی بس شاہزادہ مرکب اُٹھا کر اِسقدر جلد وہان پہونچا کہ چوبدار حکم لیکر نہ پہونچنے پایا تھا کہ شاہزادہ مع قہرمان کے پہونچگیا شاہزادے و قہرمان نے دیکھا کہ ایک جوان کہ جسکا سن واقعی کوئی دس گیارہ برس کا ہوگا آفتاب مثال چہرہ مثل ماہ چہاردہ کے روشن زلفین دوش پہ پڑی ہوئین قصیر القامت دبلا پتلا طوق و زنجیر مین اسیر زیر تیغ بیٹھا ہی جلاد سر پہ تلوار برہنہ لیے ہوئے کھڑا ہی اُسکے برابر ایک تاجدار ہی مگر بہت قوی اور بہت سے سردار دیو خصال عفریت مثال سب طوق و زنجیر مین

اسیر زیر تیغ بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے اور جلاد سر دن پر کھڑے ہین یہ دیکھکر خسرو نے قہرمان
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمنے دیکھا مین حیران ہون کہ یہ لوگ کیونکر شداد نے اسیر کیے جو کہ ہر کارے
کہتے تھے وہ سب درست ہی ہر کارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ وہ جوان ماہ رخسار یہی ہے
اور اسی نے اِن سب کو زیر کیا ہی اور بیدار شاہ یہ تاجدار ہی اور اسکے سپہ سالار کہان ہین تب
ہر کارون نے عرض کیا کہ جی ہان وہ جوان یہی ہی اور وہ بیدار شاہ ہی اور یہ پہلو سے بیدار شاہ
ہین وہ دونون سپہ سالار بیدار شاہ کے مقہور وقہار ہین کہ جنکو اس جوان نے تین پہر کے عرصہ مین
زیر کیا ہی اور یہ جو پس پشت بیدار شاہ کے زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب سردار بیدار شاد
کے ہین شاہزادہ خسرو نے مقہور وقہار کو فیل مست و دیوؤن سے زبردست پایا اور سب
سردارون کو بھی بہت حیران ہوا ہر کارون نے عرض کیا کہ جو اِس جوان کے پس پشت
بیٹھے ہوئے ہین زیر تیغ وہ سب سردار اِس جوان کے ہین اور اِسکے زیر کردہ ہین خسرو نے
اُنکو بھی بہت زبردست دیو پیکر پایا حیران ہوکر قہرمان سے کہا کہ مجکو اس امر کی بڑی حیرت ہی
کہ اس جوان نے کیونکر اِن سب کو زیر کیا اور کیونکر زیر ہوئے اگر زیر نہوئے ہوتے تو اِسوقت
مین اِسکی اطاعت نہ کرتے ضرور اِسکی رفاقت کو ترک کرتے اور دوسری حیرت یہ ہی کہ شداد
نے کیونکر ایسے ایسے جوانون کو زیر کیا اور اسیر ضرور مکر سے کام لیا ہی قہرمان نے کہا کہ میری خود
عقل نہین کام کرتی ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار تیسرا حکم لیکر پہونچا اور جلادون سے کہا کہ حکم شاہی
ہی کہ اِنکے سر تن سے جدا کرو جلادون نے قصد کیا تھا کہ خسرو نے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ہاتھ نہ
لگانا ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا وہ تھمے اور عرض کیا کہ آپ کے والد کا حکم ہی ہم کیونکر نہ تعمیل
کرین خسرو نے کہا کہ وہ اُنکا حکم ہی یہ میرا حکم ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو میرے حکم پر
عمل کرو جبتک مین اِنسے کلام نہ کرلون اور جو کچھ مجکو دریافت کرنا ہی وہ دریافت نہ کرلون اور
تمکو قتل کا حکم نہ دون اُسوقت تک قتل نہ کرنا جلاد جان کے خوف سے تھم گئے خسرو نے شہزادہ
سے کہا کہ ای جوان ذرا سر اُٹھا کر میری طرف دیکھ اور کچھ مجھ سے کلام کر جو مین دریافت کرون
اُسکا جواب دے شاہزادے نے فرمایا کہ مین کیا نامردون سے کلام کرون اور کیا نامردون کی
بات کا جواب دون خسرو نے کہا کہ آپ نے یہ کلمہ کس سبب سے کہا کہ کیا نامردون سے کلام
کرون آپ نے مجکو کس سبب سے نامرد جانا شاہزادے نے فرمایا کہ جسقدر اِس لشکر مین لوگ
ہین سب نامرد ہین روباہ خصال ہین حیلہ ساز ہین اِسکا سبب یہ ہی کہ جب اپنے سے قوی دوسرے
کو پایا اُسکو مکر و فریب سے اسیر کرلیا اِن لوگون پر کیا منحصر ہی جسقدر کفار ہین سب ایسے ہی ہین
اُنہین تو بھی آگیا خسرو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا اُسکو صاف طور سے بیان فرمائیے
شاہزادے نے فرمایا کہ کیا خاک بیان کرون سر پر تو جلاد موجود ہی اگر تو اِسکو سنا چاہتا ہی تو دربار
مین جا کر بیٹھ وہان طلب کر تو سب کے روبرو بیان کرون خسرو نے کہا کہ بہت خوب اور سب تو
ہین وہان سنونگا صرف اِسقدر بیان فرمائیے کہ یہ جو سب زیر تیغ بیٹھے ہوئے ہین یہ سب آپکے
زیر کردہ ہین شاہزادے نے فرمایا کہ انھین سے دریافت کرلے مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت
ہی جبکہ وہ خود موجود ہین بس یہ سنکے خسرو نے ہر ایک سے دریافت کرنا شروع کیا ہر ایک نے
یہی جواب دیا کہ ہمکو اِس شہریار نے بقوت و طاقت زیر کیا اور ہم سب زیر ہوئے ہین یہی کلمہ مقہور

و قمار و بیدار شاہ نے و سرداران بیدار شاہ نے بیان کیے اب اسکو اطمینان ہوا قہرمان کو بھی یقین آیا بس خسرو نے قہرمان سے کہا کہ مین تو بارگاہ مین جاتا ہون تم اِن سبکو بعزت و ابرو لیکر آؤ خسرو یہ کہکر اور مرکب اُٹھا کر طرف بارگاہ کے چلا قہرمان شاہزادہ و بیدار شاہ و کل سردارون کو اسی طور سے مسلسل و مطوق لیکر بموجب حکم خسرو طرف بارگاہ کے چلا جلاد ہاتھ ملا کر رہگئے واقعی امر یہ ہی کہ جبتک قضا نہین آتی ہی کوئی کسی کو قتل نہین کر سکتا ہی اُسکی طرف سے زندگی ہوتی ہی تو دشمن دوست ہو جاتا ہی اور اگر قضا نہین ہی ایک عالم قتل پر طیار رہی تو کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا ہوتا ہی کہ قتل نہین ہوتا ہی اگر قضا ہی تو پھر کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی بموجب مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + راوی کہتا ہی خسرو طرف بارگاہ کے چلا اور قہرمان اِن سب کو لیکر اُدھر دلدار شاہ نے دیکھا کہ شاہزادہ جب لشکر مین آیا تو بارگاہ کیطرف نہین آیا بلکہ اُس طرف گیا کہ جہان پر خدا پرست قتل کیے جاتے ہین اہل دربار سے کہا کہ لو غضب ہو گیا جس امر کا خوف تھا وہی پیش آیا شاہزادہ اِدھر نہین آیا اُسی طرف گیا اہل دربار نے عرض کیا کہ پھر خوف کس امر کا ہی شاہزادہ اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی اگر وہ لوگ بھی ہوتے تو ہمارے شاہزادے کا حلقہ غلامی اپنے کان مین ڈالے لیتے کیا شاہزادہ کسی سے کم ہی دلدار شاہ نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ وہ خدا پرست چرب زبان بہت ہی ایسا نہو کہ میرے فرزند سے اور اُس سے تکرار ہونے لگے اور وہ خدا پرست سب حال شداد کے مکر و فریب کا کہدے اور یہ کہے کہ تم مجھ سے مقابلہ کرو تو یہ ضرور منظور کر لیگا کیونکہ اِسکو خدا پرستون سے مقابلے کا اشتیاق ہی بس ضرور مقابلہ پر راضی ہو جائیگا اگر وہ جوان زیر ہوا تو خیر اگر خدانخواستہ شاہزادہ زیر ہوا اور اُس جوان نے اُس سے اطاعت کو کہا تو وہ ضرور اطاعت کر لیگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی ہم تم سب اُس جوان اور شاہزادے کی نگاہ مین حقیر و ذلیل ہونگے خصوصاً شداد تو بہت ہی ذلیل ہوگا سب نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ فرمائین اگر ایسا ہوگا تو ہمارا شاہزادہ ہی غالب آئیگا وہ جوان بھلا کیا غالب آئیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کیا کہ ہمنے حکم سرکار سے جلادون کو آگاہ کیا وہان شاہزادہ عالم موجود تھے جب ہمنے حکم سے آگاہ کیا اُنھون نے قصد کیا کہ قتل کرین شاہزادے نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اگر قتل کروگے تو مین تم سب کو اِسی وقت قتل کر دونگا وہ لوگ خوف جان سے تھم گئے بس شاہزادے نے اُس جوان سے کچھ کلام کیے ہم لوگ دور کھڑے تھے ہمنے نہین سُنا کہ کیا تقریر ہوئی مگر یہ سُنا کہ شاہزادے نے قہرمان کو حکم دیا کہ مین تو بارگاہ مین جاتا ہون تم اِن سب کو بعزت و ابرو لیکر بارگاہ مین آؤ بس سب خدا پرست قتل سے بچ گئے شاہزادہ تشریف لاتا ہی اور قہرمان اُن سب کو لیکر آتے ہین بادشاہ نے کہا کہ جو ہمکو گمان تھا وہی ہوا خیر کیا کیا جائے وہ تو اپنی ضد کے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی دلدار شاہ یہ کہہ رہا تھا کہ خسرو مرکب پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا باپ کو سلام کیا مگر تیوری پر بل اپنے دنگل پر بیٹھ گیا ہر مرتبہ طرف شداد کے بنگاہ غضب دیکھتا ہی اور رہجاتا ہی ایک مرتبہ اپنے باپ کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ کیون والد بزرگوار اِسوقت آپ نے ہمکو بہت شرمندہ کرایا ایک طفل کم سن سے ہم شرمندہ ہوئے اور سوائے خاموشی کے ہمکو کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا آپکے دربار مین شداد شاہ چند خدا پرستون کو اور اپنے بھائی کو اسیر کرکے لایا آپ نے

اُنکے قتل کا حکم دیا ہمکو اس حال سے آگاہ نہ کیا نہ اُنسے کچھ حال دریافت کیا بھلا یہ تو خیال فرمائیے کہ اُنمین ایسے ایسے جوان ہین کہ جو کہ شداد کو ایک طمانچہ مارین تو شداد اُسکی ضرب سے ہلاک ہو جائے نہ کہ شداد اُنکو اسیر کرے یہ بالکل خلاف عقل ہے ضرور اس امر مین کوئی مکر ہے مین نے شکارگاہ مین خبر پائی صید افگنی کو ترک کر کے آیا اول تو مجکو خدا پرستون کے دیکھنے کا اشتیاق تھا دوسرے یہ امر بھی دریافت کرنا تھا کہ یہ لوگ کیونکر اسیر ہوئے اگر مین نہ آتا تو وہ لوگ قتل ہو جاتے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ بزرگ ہو کر ایسی باتون کا خیال نہ فرمائین اور بدون سمجھے اور بوجھے حکم قتل دیدین شکر ہے خداوند زمرد کا کہ مین وقت پر پہونچ گیا مین نے جو جا کر دیکھا تو اُنمین ہر ایک کو نیا تن وصف شکن پایا بابا جان ایسے بہادر دیکھنے مین بھی آتے ہین ایسے بہادرون کی قدر کیجاتی ہے یہ سب لوگ سرفروش و جان نثار ہین دیکھیے کیسے ثابت قدم ہین کہ آپ نے حکم قتل دیا کوئی اپنے آقا کی اطاعت سے نہین پھرا نہ اپنا دین ترک کیا بھلا ایسے منچلے اور بہادر کہے کے لوگ دیکھے بھی ہین اور شداد نے جو کچھ آپ سے بیان کیا بالکل غلط بیان کیا اسکا کیا اعتبار جب اسنے آپکے خوف سے اپنا دین آبائی ترک کیا اور اپنے مذہب قدیم کو چھوڑ دیا جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا تھا تو اسکے کسی قول و فعل کا اعتبار نہین ہے بس جب اسنے زبردست اِن سب کو پایا ضرور مکر کیا ہوگا دیکھیے ابھی سب حال کھلا جاتا ہے مین انکو قتل سے ابھی بچا کر ادھر آیا ہون قہرمان اُنکو بموجب میرے حکم کے ابھی لیکر آتا ہے مین سب حال دریافت کرتا ہون اگر جو کچھ شداد نے آپ سے بیان کیا ہے اُسکے خلاف نکلا تو ابھی اس شداد کو قتل کرونگا کیونکہ ہم سب اسکے سبب سے ذلیل ہوئے یہ جو خسرو نے کہا دلدار شاہ نے کہا کہ کیا وہ لوگ ابھی قتل نہین ہوئے تمنے منع کیا جلادون کو خسرو نے جواب دیا کہ جی ہان مین نے منع تو کیا دلدار شاہ نے کہا کہ ای فرزند تمنے بہت بُرا کیا وہ لوگ کسی طور سے تمھارے کہنے کو نہین سنین گے وہ بڑے چرب زبان اور سخت گو ہین اُنکے نزدیک کوئی بہادر اور جری نہین ہے وہ سوا اپنے کسی کو بہادر خیال نہین کرتے ہین خسرو نے کہا کہ اُنکا فرمانا درست ہے جناب بہادر کسی سے زیر نہین ہوتا وہ کسی کی اطاعت نہین کرتا ہے مین ہی ہون اگر کوئی مجھ سے کہے کہ تم میری اطاعت کرو بدون مقابلہ تو مین کبھی قبول نہ کرونگا ہان اگر زیر ہونگا اُسوقت ضرور اطاعت کرونگا اِسوقت اِسقدر سردار آپکے دربار مین موجود ہین خیال فرمائیے کسی نے بھی بدون زیر ہوئے اطاعت کی شداد کو خیال فرما لیجیے کہ جب تک سختی نہ پڑی اپنے خراج دینا گوارا کیا اس پھر وہ کیونکر کسی کی اطاعت کرین دلدار شاہ نے کہا کہ ای فرزند یہ تمھارا قول درست ہے بس وہ لوگ تو زیر ہوئے پر بھی نہین اطاعت کرتے ہین سنو تو تم جب شداد نے اِن سب کو قید لیکر میرے پاس آیا اور اِسنے بیان کیا کہ مین نے اِن سب کو سر میدان زیر کیا ہے اور اسیر کیا ہے مین نے اُنکو اپنے پاس طلب کیا اور بہت کچھ نصیحت و پند کی اور کہا کہ تم سب میری اطاعت کرو اُنھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم اطاعت نہین کرین گے نہ ہم زمرد پرستی کرینگے ای فرزند اُنھون نے لاکھون گالیان خداوندون کو دی ہین کیا بیان کرون کہ جو جو کلمے اُنھون نے شان مین خداوندون کی کہے ہین

مین سے یہی کہا کہ جبکہ تمکو شداد شاہ نے زیر کیا پھر تمکو کیا عذر ہی اطاعت کرنے مین اُنھون نے اِس امر کا اقرار کیا کہ ہمکو ضرور شداد نے زیر کیا مگر ہم اطاعت نہ کرین گے بس مجکو غصہ آیا مین نے حکم قتل دیا تمکو اِس سبب سے آگاہ نہین کیا کہ کوئی مہم تو تھی نہین کہ تمھاری ضرورت ہوتی مین نے خیال کیا کہ تمھارے مزے مین فرق آئیگا تم شکار مین مصروف تھے جب مین نے خوب طور سے اُنکو پند و نصیحت کرلی اُس وقت حکم قتل دیا ای فرزند وہ کبھی راہ راست پر نہ آئین گے شہزادۂ خسرو نے جواب دیا کہ دیکھیے ابھی مین اُنکو قائل کرتا ہون اگر اُنھون نے اِس امر کا میرے روبرو اقرار کیا تو ضرور مین اُنکو قائل کر کے اطاعت پر راضی کرونگا اگر اُنکی یہ خواہش ہوگی کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرین تو مین ضرور اُنسے مقابلہ کر کے زیر کرونگا جبکہ شداد نے زیر کر لیا تو مجکو کیا دیر لگے گی جو کہ مجھ سے بدرجہا کمزور ہی اگر مین زیر ہو گیا تو مین اُنکی اطاعت کرونگا اگر وہ زیر ہونگے تو وہ میری اطاعت کرین گے کیا مجال اُنکی جو میری اطاعت زیر ہو کر نہ کرین اگر اِس امر پر نہ راضی ہوئے تو مین خود اُنکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا خسرو نے یہ جو کہا دلدار شاہ خاموش ہو رہا مگر دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا جب یہ اُس جوان سے دریافت کریگا وہ صاف صاف شداد کی مکاری کا حال کہدیگا اور کہے گا کہ مجکو شداد نے زیر نہین کیا بلکہ مکر سے اسیر کیا ہی اب کیا تدبیر کرون اِسکو یقین آجائیگا کیونکہ اِسکے خیال مین ہی کہ مکاری سے شداد نے اسیر کیا ہی دلدار شاہ یہ باتین دل سے کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ لڑکا بڑا ضدی ہی میری حکومت و سلطنت اِسی کے بھروسے پر قائم ہی کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی کہ وہ خدا پرست یہان نہ آئین اور ایسی تقریر نہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ شداد کا تو دشمن جانی ہوجائیگا اِدھر خسرو نے شداد کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ کیون شداد شاہ تمنے اِن سب کو کیونکر زیر کیا ہی سچ سچ بیان کرو اُس مکار نے سارا قصہ اول سے آخر تک ٹھیک ٹھیک بیان کیا جب اِس مقام پر آیا مقہور و قہار کو اِس جوان نے زیر کیا اور بیدار شاہ نے زیر ہو کر اطاعت کی اُسکے بعد یہ بیان کیا کہ جب یہ واقعہ گذرا تو مجکو بیدار شاہ پر بڑا غصہ آیا مین لشکر لیکر باہر نکلے کے آیا مین نے طبل جنگ بجوایا لشکر حریف مین بھی طبل جنگ بجا بس دوسرے دن مین میدان مین آیا مبارز طلب کیا پہلے لشکر بیدار شاہ کے پہلوان میرے مقابلے کو آئے مین نے کسی کو کشتی مین کسی کو تلوار سے زیر کیا یہانتک کہ مقہور و قہار کو بھی زیر کیا اور بیدار شاہ کو بھی اُسکے بعد اِس جوان کی ہمراہی کے سردار آنے لگے اُنکو بھی مین نے بمردی و مردانگی زیر کیا اِس جوان سے مقابلے کی نوبت آئی اُسکو بھی زیر کیا لشکر کو شکست دیکر اور سب کو لیکر اِدھر آیا خسرو نے کہا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب بیدار شاہ لشکر لیکر تمھارے قلعے پر آیا تھا تو تم قلعہ بند ہوئے تمنے کمک طلب کی ہم یہان سے چلے جبکہ تم اپنے پر قوت رکھتے کہ تمنے اِن سب کو زیر کر لیا پھر قلعہ بند کیون ہوئے اور تمنے کمک کی کیون درخواست کی خود کیون نہ نکلکر مقابلہ کیا شداد نے مکر سے جواب دیا کہ اِسکا سبب یہ تھا کہ مین لشکر بیدار شاہ کی اور پہلوانون کی تعریف بہت سنتا تھا بس جب وہ لشکر لیکر آیا مین نے خبر پائی اِس خیال سے کہ اُسکے لشکر کے پہلوان بہت زبردست ہین مین مقابلہ نہ کر سکونگا قلعہ بند بھی ہوا اور کمک بھی طلب کی جب مین نے دیکھا کہ ایک لڑکے نے سب کو اسیر کر لیا

اور زیر کر لیا تو وہ میرا خیال برطرف ہوا مین نے خیال کیا کہ حضرت یہ لوگ دیکھنے ہی کے ہین
بیکار انکا خوف ہی تو خود انسے مقابلہ کر جبکہ لڑکے سے زیر ہو گئے تو تجھ سے بھی ضرور زیر
ہونگے بس میری راے نے اوسوقت خطا کی تھی اب جو مین نے مقابلہ کیا جیسا خیال کیا تھا
ویسا ہی پیش آیا خسرو نے کہا کہ بالکل یہ تیری تقریر مکر کی ہی خیر معلوم ہوا جاتا ہی تیرا جھوٹھ سچ
کھلا جاتا ہی بھلا ہم ایک بات اور دریافت کرتے ہین اب پھر اُنمین سے کسی سے مقابلہ
کروگے اور زیر کر لوگے کیونکہ تمتو اُنکے زور وطاقت کا امتحان کر چکے ہو شداد نے
کہا کہ جس سے حکم ہو لڑون اور سامنے آپکے اُسکی مشکین باندھ لون خسرو نے کہا کہ اچھا اگر
اُنھون نے مثل تیرے کہنے کے اقرار کیا تو مین اُنکو بہت کچھ نصیحت وپند کرونگا اگر اُنھون نے
قبول کیا تو خیر ورنہ ابھی قتل کرونگا اگر اُنھون نے اقرار نہ کیا تو اُنکو رہا کرونگا اور تجکو حکم دونگا
کہ پھر تو اُنکو زیر کر لے یہ جو خسرو نے کہا شداد نے کہا کہ بہت خوب مگر شاہزادۂ عالم ایک
امر کا خیال رہے وہ لوگ بڑے مکار اور دروغگو ہین وہ آپکے روبرو اس امر کا اقرار کبھی نہ
کرینگے اس سبب سے کہ وہ خیال کرلینگے کہ یہ بہادر ہین اگر انکے روبرو اقرار کیا تو خود
یہ ہمپر جبر کریگا اور اطاعت کو کہیگا اوسوقت مشکل ہوگی بس وہ اقرار نہین کرینگے بلکہ ان سب
باتون سے انکار کرینگے شاہزادۂ خسرو نے کہا کہ مجکو اس امر کا یقین نہین ہی کیونکہ وہ لوگ
بظاہر بہادر اور صادق القول معلوم ہوتے ہین بس جو بہادر ہوتے ہین وہ جھوٹ نہین
بولتے ہین جو بات راست ہوتی ہی اُس سے اقرار کرتے ہین اپنے قول پر صادق رہتے
ہین اگر بہ سبب تیرے کہنے کے اُنھون نے انکار کیا تو تو موجود ہی پھر مقابلہ کرکے زیر
کرلینا اسکا پس وپیش کیا ہی جو کہ ایکمرتبہ زیر ہوا وہ ہزار مرتبہ زیر ہوگا اسکا خوف کیا ہی
شداد نے عرض کیا کہ کچھ خوف نہین ہی مگر ذلدارشاہ وکل اہل دربار دل مین کہ رہے
ہین کہ بڑا مکار ہی جی ہان یہ مقابلہ کرسکے زیر کرلینگے مکر سے تو اسیر کیا ہی دم تو دام سے
نکلا جاتا ہی سامنا جب ہوتا ہی بند بند کانپنے لگتا ہی یہ زیر کرینگے مگر شداد کا یہ حال ہی کہ رنگ رو
متغیر ہے ہوائیان چہرے پر اُڑ رہی ہین خسرو کی نگاہ دربارگاہ کیطرف ہی کہ یکایک قہرمان
آکر سب قیدیون کو لیکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے دنگل پر بیٹھ گیا شاہزادہ وغیرہ
سب مطوق ومسلسل سامنے کھڑے ہوئے ہین کہ خسرو نے شاہزادے کیطرف دیکھکر
کہا کہ اے جوان اب آپ اپنے حال سے آگاہ فرمائیے کہ کیونکر آپ اسیر ہوئے اور شداد
نے جبکہ آپکو اسیر کر لیا اور سر میدان زیر کر لیا تو پھر آپ کیون نہین اُسکی اطاعت کرتے ہین اور کیون
خداوند کو برا کہتے ہین آپ نے اقرار کیا تھا کہ مین یہان نہین بیان کرونگا سب کے روبرو بیان
کرونگا مین آپکو یہان لایا اُس حال کے سننے کا مشتاق ہون مجکو عجب ہی کہ جب آپ نے
ایسے ایسے پہلوان دیو خصال عفریت مثال زیر کیے اپنا مطیع کیا اور اب شداد سے زیر
ہو گئے جو کہ آپکے مقابلے مین پسہ کا مرتبہ رکھتا ہی میرے والد نے آپکو بہت پند ونصیحت کی
آپ نے اُسکا کچھ خیال نہ کیا سنتا ہون بہت سخت کلامی سے پیش آئے کہ اُنکو غصہ آیا اُنھون نے
حکم قتل دیا آپنے خداوند کو بھی بہت سخت وسست کہا یہ تو آپکی مروت وبہادری سے بعید
معلوم ہوتا ہی کہ زیر ہو کر سرکشی فرمائیے ہان اگر زیر نہوئے ہوتے تو یہ امر زیبا تھا بس شاہزادہ

یہ تقریر سن کے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین نے وہ کلمہ کہا تھا کہ جبکہ تمنے مجھ سے سوال کیا تھا
کہ اِس مقام اور اِس لشکر مین سب نامرد ہین کوئی مرد نہین ہی اے جوان آگاہ ہو کہ بھلا کون ایسا ہوگا کہ
جو زیر ہو جائے اور پھر اُسکی اطاعت نہ کرے کہ جسنے زیر کیا ہو اسقدر سردار میرے ہمراہ ہین
اُنھون نے اُسوقت تک میری اطاعت نہین کی کہ جبتک زیر نہین ہوئے مین تو اِس دربار مین
کسی کو نہین پاتا ہون کہ مجکو یا میرے سردارون کو زیر کرلے اور یہ شداد کیا اصل رکھتا ہے اول
درجہ کا نامرد اور بودا مکار ہی یہ کیا زیر کریگا میرے سردارون مین سے ایک ادنا سردار اِسکو طمانچہ
مارے تو اسکی جان بچنا بڑی مشکل ہی یہ بڑا محسن کش ہی خیال تو کرو کہ یہ قلعہ بند تھا اور مقہور
سپہ سالار بیدار شاہ نے قلعہ لے لیا تھا یہ بہت بیقرار تھا کہ مین لشکر لیے ہوئے براے
فتح طلسم نور افگین جاتا تھا توپ کی صدا سنکے اِدھر کو آیا لشکر لیکر مجکو اِسکے حال پر رحم آیا یہ واقعہ
دیکھکر بس مین نے اِسکی کمک کی مقہور و قہار کو زیر کیا لشکر بیدار شاہ کو شکست دی اُسنے
میری اطاعت اور دین اسلام قبول کیا مین لشکر لیکر بیرون قلعہ اِس خیال سے اُترا کہ شداد
شاہ یا تو آکر اطاعت کریگا اِس احسان کے عوض مین یا اگر اطاعت نہ کریگا تو مین خود نامہ
روانہ کرکے طلب کرونگا اگر آیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے اُسکو بھی دائرۂ اِسلام مین لاؤنگا اور
اُسکے بعد انوریہ پر لشکر کشی کرونگا دلدار شاہ اور اُسکے فرزند خسرو کو براے اطاعت طلب
کرونگا اگر اُنھون نے بدون مقابلہ اطاعت کرلی تو خیر ورنہ اُسسے بھی مقابلہ کرکے اپنی اطاعت
مین لاؤنگا زیر کرکے کیونکہ اے خسرو مین نے تمھاری بہادری اور جوانمردی کی بہت تعریف
سنی تھی بیدار شاہ کے مُنھ سے بس مجکو تمھارے مقابلے کا اشتیاق تھا مین یہی خیال کر رہا تھا
کہ یہ شداد بدنہاد میرے پاس آیا اور مکر سے مسلمان ہوا مع اپنے سردارون کے اور مجکو اپنے
قلعے مین براے دعوت مع اِن سب سردارون کے لیگیا گو مجکو بیدار شاہ و میرے عیار نے
منع کیا کہا کہ یہ مکار معلوم ہوتا ہی مین نے کسی کا کہنا نہ سُنا اِسنے کھانے مین بیہوشی کھلاکر مجکو اسیر
کیا اور میرے لشکر پر شبخون کرا اُن سب کو قتل کیا نہ معلوم وہ سب کے سب کدھر تباہ ہو کر گئے
اور میری قید کو لیکر اِدھر آیا یہان دلدار شاہ نے مجکو طلب کیا اور کہا کہ میری اطاعت کرو
زمرد پرستی اختیار کرو مین نے قبول نہین کیا اور جو میرے مُنھ مین آیا مین نے ضرور کہا کیون
نہ کہتا کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا اے خسرو اِس شداد نے اُس احسان کا میرے ساتھ یہ عوض
کیا بس تیرے باپ نے میرے قتل کا حکم دیا اِس سبب سے مین نے کہا کہ اِس لشکر مین کوئی
مرد نہین ہی سب نامرد ہین اگر مرد ہوتے اور بہادر دوست تو کبھی شداد کے کہنے پر عمل نہ کرتے
اور نہ میرے قتل کا حکم دیتے بلکہ یا تو مجکو رہا کر دیتے یا میرے ساتھ رہا کرکے مقابلہ کرتے بس
اگر مین زیر ہوتا تو ضرور اطاعت کرتا یا اب کوئی مجکو زیر کرلے تو مین اُسکی اطاعت کرون مین
تو اِس دربار مین کسی کو نہین پاتا ہون کہ میرے ہاتھ سے ہتھکڑی اُتار کر پھر مجکو پہنا دے اگر
پہنا دے تو مین اُسکی اطاعت کرتا ہون شداد کیا زیر کریگا جو کچھ اِسنے کہا ہی سب غلط بیان
کیا ہی مین نے تو دلدار شاہ سے بھی سب حال کہدیا تھا اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ ہمکو اِس سے
کیا کہ تمکو شداد شاہ نے مکر سے اسیر کیا یا سر میدان اگر تم اطاعت کرو اور دین زمرد پرستی قبول
کرو تو ہم رہا کردین ورنہ قتل کرین گے یہ جو شاہزادے نے بفصاحت و بلاغت بیان کیا

خسرو اپنے دل مین قائل ہوا اور خوش ہوا اور قہرمان بھی خسرو نے قہرمان کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون سپہ سالار مین نے تمسے کہا نہ تھا کہ ضرور اِن لوگون کے ساتھ شداد نے مکر کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ آپ کا خیال درست تھا بس یہ کہکر خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ شداد تو کہتا ہی کہ مین نے سب کو سر میدان زیر کیا ہی کشتی مین اِسکا کیا جواب ہی شاہزادے نے فرمایا کہ اِسکا یہ جواب ہی کہ وہ پھر مقابلہ کرے اور ہم تینون سے اگر وہ ایک کو زیر کرلے تو ہم سب اِسوقت زمرد پرستی اختیار کرتے ہین اور اطاعت شداد کی کرتے ہین جبکہ وہ ہمکو زیر کر چکا ہی تو اب اُسکے نزدیک دوسری مرتبہ زیر کرنا کیا بات ہی خسرو نے کہا کہ آپ نے درست کہا راوی کہتا ہی کہ شاہزادے سے بیدار شاہ نے اُسوقت کہدیا تھا کہ جب خسرو اُس مقام پر پہونچا تھا کہ جہان قتل ہوتے تھے کہ یہی خسرو شیردل فرزند دلدار شاہ ہی اور یہ سپہ سالار قہرمان ہی جو کہ اِسکے ہمراہ ہی شاہزادے نے اِن دونون کو پسند فرمایا تھا بیدار شاہ سے کہا تھا کہ اگر یہ دونون بھی زیر ہوجاتے تو کیا اچھی بات تھی مگر کیا کرون اسیر ہون ورنہ اِنسے مقابلہ کرتا ابتو اُسنے طلب کیا ہی اگر بن پڑا اور رہا ہوا تو ضرور مقابلہ کرونگا اگر زیر کرلیا تو ضرور یہ دونون اطاعت کرینگے اگر مین زیر ہوگیا تو مین اطاعت کرونگا اِس سبب سے شاہزادے نے پہچان لیا تھا اور نام سے بھی آگاہ ہوئے تھے جو ہر مرتبہ نام لیکر کلام کرتے تھے بس خسرو بھی عاشق جمال شاہزادہ و فریفتہ شان و شوکت ہو گیا ہی اور قہرمان بھی جب یہ تقریر شاہزادے سے سنی کی خسرو نے بنگاہ قہرآلود طرف شداد کے دیکھا اور کہا کہ تو نے سُنا جو اِس جوان نے بیان کیا تو تو کچھ اور کہتا تھا وہ تو انکار کرتا ہی اور تیرے بیان کے خلاف کہتا ہی سچ بتا کہ کیا امر سچ ہی تو نے اپنے ساتھ ہم سب کو بھی ذلیل کرایا اور نامرد ٹھہرایا یہ قول اِس جوان کا بہت درست ہی کہ سب اِس مقام پر نامرد ہین جو ایسی حرکت کرے وہ نامرد ہی کیسا ہی بہادر کیون نہو شداد نے جواب دیا کہ ای شہریار مین نے قبل ہی مین عرض کیا تھا کہ وہ آپ کے روبرو اقرار نہ کریگا دیکھیے وہی امر پیش آیا اور اُسنے انکار کیا خسرو نے کہا کہ او شداد مجکو قبل ہی اِس امر کا یقین تھا کہ تو نے مکر سے اِن سب کو اسیر کیا ہی وہ امر ثابت ہو گیا او شداد تو نے سنا نہین کہ اِس جوان نے یہ بھی تو کہا کہ اگر شداد نے ہم سب کو سر میدان اسیر کیا ہی تو پھر کیا بات ہی ہم مین سے ایک ادنا سردار کو اگر شداد اسیر کرلے تو ہم سب شداد کی اطاعت کرینگے یا میرے ہاتھ سے ہتھکڑی اُتار کر پھر ڈالدے تو اُسوقت مین بھی کوئی عذر نہوگا اِسکا کیا جواب دیتا ہی شداد نے کہا کہ ای شاہزادۂ عالم میرا یہ قول نہین ہی بلکہ یہ قول ہی کہ آزمودہ کو آزمانا جہل ہی مین مقابلہ کرچکا ہون اور زیر کرچکا ہون اب مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار دردسر مول لون مین نے زیر کرکے آپ کے سپرد کیا اب آپکو اختیار ہی اگر مین یہ جانتا کہ وہان یہ معرکہ گذریگا تو کبھی لیکر نہ آتا اپنے قلعے مین قتل کرتا خیر ابتو نادانی ہوئی گو یہ میرے قیدی ہین مجکو اختیار ہی مگر جب سے مین اِنکو آپ کے حوالے کرچکا ہون اب آپکو اختیار رہ چاہے رہا فرمائیے چاہے قتل یہ سنکے خسرو نے برہم ہوکر جواب دیا کہ او مکار مین تیرے مکر سے بخوبی آگاہ ہون تو نے بڑا مکر کیا ضرور اِن سب کو دھوکے سے اسیر کیا او نامرد و بزدل تو نے اپنے ہمراہ مجکو بھی نامرد اور بزدل بنایا تھا اور سب میرے سردارون کو اور اِس جوان نے سچ کہا کہ تم سب لوگ نامرد ہو اگر یہ جوان

قتل ہوجاتا تو مین مردان عالم سے آنکھ چار کرکے بات نہ کرسکتا وہ ہم سکو نامرد اور بودا خیال کرتے
کہ وہ جوان قوی اور زبردست جو تھا تو خسرو نے اُسکو مکر سے قتل کیا شداد بھی مکاری سے
اسیر کرلیگیا خسرو نے قتل کرڈالا باوجودیکہ دعوی بہادری رکھتا تھا کچھ خیال نہ آیا کہ کیا کرتا ہے کیا
میری آبرو باقی رہنا تھی جو مجکو شکارگاہ مین خبر پہونچی مین وہان سے یہان آیا اور یہ جوان بھی قتل
نہوا اسے خوب وقت پر پہونچا کہ خجالت اور شرمندگی سے محفوظ رہا اور مکار وشداد کو تو جا دینا
مین اس حرکت کی تجکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہکر اپنے باپ کی طرف متوجہ ہوا خسرو کا فرط غیظ
سے یہ عالم ہے کہ مثل بید کے کانپ رہا ہے رُوسے بدن کھڑا ہے بار بار مونچھون کو تاؤ دیتا ہے آنکھین
خون کبوتر ہو رہی ہین چہرہ شدت غصہ سے لال ہے بڑا ملال ہے باپ کی طرف منھ کرکے کہا
کہ اے والد بزرگوار مجکو آپکی بزرگی اور بہادری سے بعید معلوم ہوا کہ جبکہ آپ پر یہ امر ظاہر ہوگیا
اور آپ نے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمالیا کہ شداد کی یہ لیاقت نہین ہے کہ ایسے ایسے پہلوانون کو زیر
کرسکے اور اس جوان سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا بیہوشی کھلاکر گو اس
جوان نے سخت کلامی کی تھی یہ آپکو معلوم ہے کہ جو کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو چکتا ہے بس جو زبان
مین آتا ہے کہہ ڈالتا ہے بس آپکو لازم تھا آپ نے طرح دی ہوتی اور میرا انتظار کیا ہوتا جب مین آتا اس
مقدمہ مین رائے کرکے حکم جاری کیا ہوتا بدون مجھے بوجھے صرف شداد کے کہنے پر
حکم قتل دیدیا اگر یہ جوان قتل ہوجاتا تو کسقدر بدنامی اور ندامت حاصل ہوتی اور سب مجکو بدنام
کرتے مین تمام عالم مین نامرد مشہور ہوتا شداد کا کیا جاتا ایسی حرکت انکو زیبا نہ تھی اگر غصہ
اس جوان کی تقریر پر آیا تھا اُسکو فرو کیا ہوتا شداد کوئی ایسا صادق نہ تھا کہ جسکے قول پر اعتبار
کرلیا اگر کسی اور سے ایسی خطا ہوتی تو ضرور مین اُسکو بھی شداد کے ہمراہ سزا دیتا مگر ناچار
ہون کہ آپ والد ہین اور مین زیادہ کچھ کہہ نہین سکتا ہون آپ بزرگ ہین آپکو تو یہ زیبا تھا کہ اگر
مین ایسی حرکت کرتا تو آپ مجکو نصیحت کرتے نہ کہ خود ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے یہ جو
خسرو نے کہا دلدار شاہ خاموش بیٹھا سُنا کیا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شداد نے
دراصل بہت بیجا حرکت کی واقعی بدنام تمام عالم مین کیا تھا خوب خداوند زمرد نے آبرو
بچائی کہ خسرو عین وقت پر آگیا اور یہ جوان قتل سے بچگیا یہی ہر ایک اہل دربار اپنے دل
مین خیال کر رہا ہے اِدھر خسرو نے شاہزادے کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ میرا ایک سوال ہے
اُسکا جواب مرحمت ہو مین آپکو رہا کیے دیتا ہون آپ آج شب کو میرے مہمان ہوجیے
اور میری دعوت قبول فرمائیے اور کل مجھ سے مقابلہ کشتی مین کیجیے اور میرے سپہ سالار
سے مین آپ سے نیزہ و تلوار سے نہین مقابلہ کرونگا اس خیال سے کہ شاید کوئی زخم آپکے
جسم پر میرے ہاتھ سے لگے تو بڑا مجکو صدمہ ہو بس مین اور میرا سپہ سالار آپ سے کشتی مین مقابلہ
کریگا اگر مین نے یا میرے سپہ سالار نے آپکو زیر کرلیا تو آپکو لازم ہے کہ میری اطاعت فرمائیے اور دین زمرد پرستی
اختیار کیجیے مع اپنے لشکر اور سردارون کے اگر آپ ہم دونون کو کشتی مین زیر کرلین گے
تو ہم دونون مع کل لشکر اور سردارون کے اور مع بادشاہ کے مسلمان ہونگے اور آپکی
اطاعت کرین گے کچھ عذر و انکار نہ کرین گے اگر میرا باپ اطاعت نہ کریگا اور انکار کریگا
تو مین اُسکو آپکے روبرو اسی مقام پر قتل کرونگا مین بہادر ہون اور اپنے قول کا پابند ہون

جو کہتا ہون وہ کرونگا یہ جو خسرو نے کہا شاہزادے نے فرمایا کہ مرد کے معنے یہی ہین بس انھون مین تم ہی دو آدمی تو جوانمرد اور بہادر دوست معلوم ہوتے ہو بس بقول تمھارے مرد وہ ہی جو اپنے قول و اقرار پر ثابت رہے ای خسرو مین آپسے مقابلہ مین کسی شے مین بند نہین ہون تمھارا یا تمھارے سپہ سالار کا جی چاہے تو مجھ سے تلوار و نیزہ و عمود سے بھی مقابلہ کرے ہر طرح سے مین موجود ہون مجکو تمھاری خوشی مد نظر ہی بس جیساکہ تمنے کہا کہ اگر مین یا میرا سپہ سالار آپ پر غالب آ جائے تو آپ مع اپنے اہل لشکر و سردارون کے مذہب زمرد پرستی اختیار کیجیے اور میری اطاعت قبول فرمایئے اگر آپ میرے اوپر اور میرے سپہ سالار پر غالب آئے تو مین بھی ایسا ہی کرونگا بس تم سب کے سامنے اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر تم دونون مین سے جو میرے اوپر غالب آئیگا مین اطاعت بھی کرونگا مع اپنے سردارون اور لشکر کے اور زمرد پرستی بھی قبول کرونگا اور جو انکار کریگا اسکو تمھارے روبرو قتل کرونگا مگر ان دعوت نہ قبول کرونگا کیونکہ ابھی میرے تمھارے مذہب مین فرق ہی تم کافر ہو میرے نزدیک تمھارے یہان کا اکل و شرب حرام ہی جو کہ تہ ہو خسرو نے کہا کہ اچھا تراشیا نہ کھائیگا بلکہ خشک از قسم میوہ وغیرہ شاہزادے نے فرمایا اسکا مضائقہ نہین بس خسرو نے بھی اُسی طور سے اقرار کیا اُسوقت شداد نے دیکھا کہ یہ خدا پرست رہا ہونے تیری سب تدبیر بیکار ہوئی بڑا غضب ہوا خیر ایک بات تو اور کہ یہ خیال کر کے خسرو سے کہا کہ اے شاہزادہ عالم آپ یہ کیا غضب کرتے ہین انکو رہا کرتے ہین یہ لوگ بڑے مکار اور جعلساز ہین ادھر آپ نے رہا کیا انھون نے رہائی پائی یہ سیدھے یہانسے نکلے ہوئے چلے جائینگے نہ مقابلہ کرینگے نہ کچھ بس آپ کف افسوس ملکر رہجایئے گا کل جب مقابلہ ہو اُسوقت رہا فرمایئے گا آپ ان لوگون کے حال سے بالکل آگاہ نہین ہین مین بخوبی واقف ہون مین نے آگاہ کر دیا اسکا اس امر سے مطلب یہ تھا کہ یہ اسی طور سے قید رہین مین سب کو اور داروغہ زندانخانہ کو قتل کر کے ان سب کو نکال لیجاونگا اور صحرا مین لیجا کر قتل کرونگا اگر لیجانے کا موقع نہ ملیگا تو اسی مقام پر قید خانہ مین سب کو قتل کر ڈالونگا بس جب یہ شداد نے کہا تو خسرو نے جواب دیا کہ او مکار بس خاموش رہ تو بڑا مفسد اور مکار ہی یہ لوگ مثل تیرے مکار و جعلساز نہین ہین جو زبان سے کہا ہی وہی کرینگے چاہے سر بھی کٹ جائے اب کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا یہ تیری طرح بھاگنے والے نہین ہین کہ حریف سے خوف کر کے قلعے مین بھاگ گئے قلعہ بند کر لیا یہ جو خسرو نے شداد سے برہم ہو کر کہا وہ بسبب خوف کے دنگ رہا دلدار شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا رہا کسی بات مین نہ بولا کیونکہ اُسکو بہت بڑی ندامت ہوئی اور اپنی حرکت کے خاطر بہت شرمندہ ہوا خسرو نے باپ کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ یہ لوگ بہت سخت کلام ہین اور بہت چرب زبان اور نہایت بدگو ہین خداوند وہ ان کو ہزارون دشنام دی اور بہت سخت و سست کہا اور مجکو بھی میرے روبرو کچھ بھی سخت کلامی نہ کی نہ کچھ مجکو کہا نہ خداوند کو دلدار شاہ نے کہا کہ اس جوان نے تمکو زبردست دیکھا تم سے ڈر گیا کچھ نہ کہا خسرو نے کہا کہ یہ امر کبھی نہین ہی یہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے ہین سوا اپنے خدا کے

بس اصل امر یہ ہے کہ جو جس طور سے کلام کرتا ہو اُسکو اُسی طور سے جواب دیا جاتا ہے مین نے نرمی اور شیرین زبانی سے کلام کیا مجکو اُنھون نے اُسی طور سے جواب دیا اگر مین سختی اور تلخ زبانی کلام کرتا مجکو اُسی طور سے جواب دیتے بالکل خوف نہ کرتے میرے دیو کو سختی سے جواب ملتا میری کیا اصل تھی یہ کہکر خسرو نے حکم دیا کہ حداد خانہ زادون اور اِن سب کو قید سے رہا کرین چوبدار چلا کہ حداد کو لاوے ان شاہزادے نے فرمایا کہ کوئی ضرورت حداد کی نہین ہے اگر میری رہائی کا وقت آگیا ہے تو خود بخود مین رہا ہو جاؤنگا یہ قید کیا ہے اِسکو مین اپنے جسم سے دور کرونگا یہ فرماکر اور خانۂ زور مین آکر جو چرخ مارا اور زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اور رہا ہو کر کھڑے ہو گئے اور بیدار شاہ و مقہور و قہار و دیگر سردارون نے بھی قید کو توڑ کر پھینکدیا بس جو کہ کمزور تھے اُنکی قید کو شاہزادے اور دیگر سردارون نے توڑا اور رہا کیا یہ واقعہ دیکھکر سب اہل دربار مع خسرو و قہرمان و دلدار شاہ کے حیران ہوئے شداد کے چہرے کا رنگ تو اُڑ گیا راوی کہتا ہے کہ جبتک رہائی کا وقت نہین آتا ہے یہ لوگ قید رہتے ہین جہان رہائی کا وقت آیا خداوند کریم ایسا زور و طاقت عطا فرماتا ہے کہ قید کو توڑ ڈالتے ہین اکثر اولاد صاحبقران پر یہ واقعہ گذرا بس جب سب رہا ہو چکے اُدھر خسرو نے اِن سب کے لیے دنگل و کرسیان طلب کین مگر جب مقہور نے اپنی قید توڑی اور رہا ہوا ہتھکڑی لیکر یہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا کہ او نابکار مکار تو اب میرے ہاتھ سے رہا ہو کر کہان جاتا ہے دیکھ مین تجکو اِس مکاری کی کیسی سزا دیتا ہون اِسی دربار مین قتل کرتا ہون تو نے بہت بڑا مکر کیا یہ جو حال شداد نے دیکھا مارے خوف کے دم نکل گیا بند بند مثل بید کے کانپنے لگا منھ سے بات نہ نکلتی تھی اپنے مقام پر سے اُٹھکر اپنے لوگون سے یہ کہتا ہوا عقب تخت دلدار شاہ آکر کھڑا ہوا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ ابھی سب ملکر اِس میرے دشمن کو قتل کر دو یہ تو میری جان لینے کی فکر مین آتا ہے تم کیسے نمک حلال ہو یہ جو شداد نے کہا اِسکے سردارون نے قصد کیا کہ سپر و تلوار سنبھال کر اُٹھین کہ خسرو نے اُنکی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا کہ اگر تم مین سے کسی نے حرکت کی مین ابھی اُسے قتل کر ڈالونگا یہ جو خسرو نے کہا سب دم بخود ہو کر رہگئے کوئی نہ اُٹھا اور شداد سے خسرو نے کہا کہ اب کیون بھاگا اور کیون سردارون کو حکم دیا تو نے تو اسیر کیا تھا غالب آکر یہ وہی لوگ ہین کہ جنکو تو نے زیر کر کے مع سرداران اسیر کیا تھا اب کیون اِنسے بھاگتا ہے اور بادشاہ کے تخت کے عقب مین پناہ گزین ہوا ہے تو بڑا نامرد ہے اور نہایت درجہ کا بزدل ہے شداد نے کہا کہ حضور آپ ہی اِس ظالم کے ہاتھ سے بچائیے ورنہ یہ مجکو زندہ نہ چھوڑیگا ہاتھ جوڑنے لگا دلدار شاہ سے کہنے لگا کہ مین نے آپکا دامن پناہ اختیار کیا ہے میری جان بچائیے دلدار شاہ نے خسرو کی طرف دیکھا بس خسرو نے شاہزادے سے کہا کہ آپ مقہور کو منع فرمائیے کہ وہ شداد کی طرف نہ جائے بس جیسی اُسنے حرکت کی اُسکی سزا اُسکو ملی وہ بہت ذلیل ہوا یہ خلاف جرأت ہے کہ جو اپنے سے خوف کرے اُسپر زیادتی کی جائے اہل مروت کے خلاف ہے شہزادے نے مقہور کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے مقہور تمکو ہمارے سر کی قسم جانے دو رحم کرو وہ ہمسے ڈر کر بھاگ گیا بس مقہور قسم دینے سے خاموش ہو گیا اور ٹھہر گیا اور کہنے لگا کیا کرون ناچار ہون کہ آقا منع کرتے ہین ورنہ اِسکی سزا دیتا خیر دیکھا جائیگا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے

اُسدن بھی اِسے شہریار نے میرے پنجہ سے بچایا تھا اور آج بھی اگر سر مبارک کی قسم نہ دیتے تو تجکو اِسکا مزا معلوم ہوتا کہ مکر کرنے کا یہ مزا ہوتا ہی دعائین دے اِس شہریار کو کہ جسکے صدقہ مین بچگیا بس مقہور قریب شاہزادہ آیا اور خسرو نے شاہزادہ و دلدار شاہ و قہار و مقہور و دیگر سردارون کو بڑی عزت و آبرو سے بٹھایا اور بہت خاطر سے پیش آیا شاہزادے نے مقہور سے فرمایا کہ اے مقہور اسقدر تم لوگون کو غیظ و غضب زیبا نہین ہی بس جو اپنے سے بچا گے اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین یہ فرماکر خسرو سے کہا کہ ایک میری بات کو تم قبول کرو کہ تم اپنے سپہ سالار کو حکم دو کہ وہ مجھ سے آج ہی مقابلہ کرے اور کل تم مقابلہ کرنا کیونکہ مجکو زیادہ عرصہ کرنا منظور نہین مجکو ایک مہم پر جانا ہی اور اُس سے فراغت کرکے بہت جلد اپنے والد کی خدمت مین جانا ہی کہ اُنسے مقابلہ کفار سے ہو رہا ہی اِسمین بہت عرصہ ہوگا کہ کل مین تمھارے سپہ سالار سے مقابلہ کرون پرسون تمسے تو یہ امر گوارا نہین ہی خسرو نے کہا کہ آپ قید سے تھے راہ کی تکلیف اُٹھائی قید کی اذیت ذرا راحت پا لیجیے پھر مقابلہ کیجیے گا اگر آپ زیر ہوگئے سب یہ بدنام کرینگے کہ وہ تھکا ہوا تھا اِس سبب سے زیر ہوگیا شاہزادے نے فرمایا کہ تم اِسکی کچھ پروا نہ کرو ہم لوگ اِسکے عادی نہین تین روز کے فاقہ مین حریف سے مقابلہ کرنے مین ہمکو راحت نہ ہمارا آرام حریف سے مقابلہ کرنا ہی ہمکو اُسوقت آرام ہوتا ہی جب حریف کو زیر کرکے اپنا کر لیتے ہین بہت کچھ خسرو نے کہا مگر شاہزادے نے نہ قبول کیا آخر مجبور ہوکر خسرو نے حکم دیا کہ اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار رہو اور لشکر مین منادی کردی جائے کہ سب آکر تماشا دیکھین کہ ہمارے سپہ سالار اور اُس جوان خداپرست سے کہ جسکا نام رفیع البخت ہی اور جسکو شداد مکر سے اسیر کرکے لایا ہی مقابلہ ہوگا اور کشتی بس اُسیوقت بموجب حکم کے تبرداروں نے اکھاڑا بیرون بارگاہ تیار کیا اور لشکر مین منادی ہوگئی سب اہل لشکر آکر قریب اکھاڑا جمع ہوئے بس ایک طرف اکھاڑے کے دلدار شاہ مع خسرو اپنے سپہ سالار قہرمان اور کل سردارون و شداد شاہ اُسکے سردارون کے آکر بیٹھا اور ایک طرف شاہزادہ و بیدار شاہ و قہار و مقہور اور سب سردار بیدار شاہ کے اور شاہزادے کے آکر جمع ہوئے جو کہ اسیر ہوکر آئے تھے اور دو طرف سب اہل لشکر بس خسرو و دلدار شاہ نے قہرمان سے کہا کہ جاؤ اکھاڑے مین اور حریف کو طلب کرو بس قہرمان بادشاہ و خسرو کو سلام کرکے چٹ لنگوٹ کسکر اکھاڑے مین اُترا خم مارے گیارہ ڈنڈ کیے اور مٹی بدن پر لگائی آواز دی کہ جسکا جی چاہے میرے مقابلے کو آئے کہان ہین رستم و اسفندیار کہ آکر میری غلامی اختیار کرین کہان ہین حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد صاحبقران و بدیع الملک نوجوان نامدولت کی آکر اطاعت اختیار کرین یہ کہکر کہا کہ وہ جوان کہان ہی کہ جسکو میرے شاہزادے نے رہا کیا ہی اور اُسنے مجھسے مقابلے کا قصد کیا ہی بس آئے اور مقابلہ کرے مگر اُسکے سوا اور کوئی نہ آئے راوی بیان کرتا ہی کہ مقہور نے قصد کیا تھا کہ مین جاکر مقابلہ کرون شاہزادے سے اجازت طلب کر رہا تھا کہ اُسنے یہ کہکر شاہزادے کو طلب کیا بس شاہزادے نے مقہور سے کہا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی اب سوا میرے کوئی اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی تم ٹھہرو مین جاکر مقابلہ کرتا ہون لاکھ لاکھ مقہور نے چاہا کہ مین جاکر مقابلہ کرون مگر شاہزادے نے اجازت نہ دی اور خود کمر کسکر برائے مقابلہ اُسکھاڑے

مین تشریف لائے یا علی مدد کہکر گیارہ ڈنڈ کیے اُسکے بعد اُس سے کہا کہ استغفار لاف و گزاف
کر اور مردان عالم کا اِس بے ادبی سے نام نہ لے صاحبقران و نبیسا صاحبقران ثانی و بدیع الملک
نوجوان و اولاد صاحبقران کا تو بڑا رتبہ ہی ایک مین ادنا غلام اُن سب کا ہون پہلے مجھ سے
تو مقابلہ کر اور مجکو تو زیر کر لے پھر اُنکا نام لینا یہ کہکر اُسکے روبرو آ گئے بس دستیان ساتھ زبردستی
کے ہونے لگین سب دیکھ رہے ہین ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین برابر سے داؤن پیچ جوڑ توڑ
ہونے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم ملی ہوئی لڑ رہی ہین یا دو بجلیان کوند رہی ہین راوی
شیرین زبان لکھتا ہو کہ جو پیچ شاہزادے نے باندھا وہ اُسکا توڑ کرتا ہی جو اُسکا کشتی کا بندھا ہوا ہر دونون
کی تعریف ہو رہی ہی تماشائی دیکھ رہے ہین اور تعریف کر رہے ہین جب کوئی عمدہ داؤن پیچ
قہرمان کرتا ہی تو شاہزادہ اُسکا توڑ کرتا ہی تو بیدار شاہ اور سب سردار بہت تعریف کرتے
ہین اور خسرو دل مین بہت خوش ہوتا ہی اِسی طور سے جب قہرمان کوئی اچھا توڑ کرتا ہو تو دلدار
شاہ اور سب سردار اُسکی تعریف کرتے ہین بس راوی بیان کرتا ہی کہ اِس کشتی کو کوئی ڈیڑھ پہر گذرا
تھا کہ قہرمان کا دم چڑھنے لگا سانس پھول گئی ہانپنے لگا تمام پسینے مین غرق ہو گیا شاہزادے
کو کچھ معلوم بھی نہوا صرف پیشانی پر کچھ عرق آ گیا تھا یہ بھی نہ معلوم ہوا تھا کہ کسی سے مقابلہ کر رہا
ہون بس شاہزادے نے ایک پیچ کانٹھ کر اور کولے پر لادکر جو مارا تو قہرمان دو گز زمین
سے اونچا بلند ہو گیا اور قلابازی کھاتے طرف زمین کے چلا شاہزادے نے دیکھا کہ اگر
یہ زمین پر گریگا تو کوئی نہ کوئی عضو اِسکا ضرور بیکار ہو جائیگا بس پیترا بدل کر اُسکو ہاتھون پر روکا
اور سر سے بلند کر لیا اور چرخ دینا شروع کیا ایک غریو اہل مجمع مین بلند ہوا سب تعریفین کرنے
لگے خسرو کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے اُچھل پڑا بیدار شاہ وغیرہ کی تو یہ نوبت ہوئی کہ کھڑے
ہو گئے مگر دلدار شاہ اور اُسکے سردارون کا چہرہ متغیر ہو گیا باہم کہا کہ کتنے بڑے پہلوان
کو یون دم بھر مین زیر کر لیا واقعی کوئی اِن لوگون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی دلدار شاہ نے
اپنے سردارون سے کہا کہ درحقیقت یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور صاحب طاقت ہین مین
ایسا نہ جانتا تھا قہرمان سے اور اِس جوان سے زمین آسمان کا فرق ہی خسرو نے کہا کہ بہادر
کو بہادر کی قدر ہوتی ہی دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ بڑا بہادر ہی اُدھر جب شاہزادے نے چرخ
دیکر قصد کیا کہ زمین پر ماردون قہرمان نے عرض کیا کہ اے شہریار جسکو سر سے بلند کرتے ہین اُسکو
پھر خاک مذلت پر نہین گراتے ہین مین امان کا خواستگار ہون شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط
ایمان اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکی اطاعت اختیار کی اور آپکا دین قبول کیا چاہے خسرو مسلمان
ہو چاہے نہو مین آپکا غلام حلقہ بگوش ہون بس شاہزادے نے اُسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھکر
قدمون پر گرا اور گرد پھرا اور عرض کیا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے بس شاہزادے نے اُسکو گلے سے لگایا
کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا زنگ کفر اُسکے آئینۂ دل سے دور ہوا اُسنے پکار
کر اور طرف دلدار شاہ کے و خسرو کے منھ کرکے کہا کہ مین نے تو اِس شہریار کی غلامی کو
اختیار کی اور مسلمان ہوا بس اب مجکو نہ خسرو سے غرض ہی نہ دلدار شاہ سے یہ سنکے سب کا
رنگ اُڑ گیا دلدار شاہ نے خسرو و سردارون سے کہا کہ بہت بڑا سردار ہاتھ سے نکل گیا
خسرو نے کہا کہ آپ فکر نہ فرمائیے کل مین اِس جوان کو زیر کرونگا یہ میری اطاعت کریگا

اگر مین بھی زیر ہو جاؤن تو مین بھی اطاعت کرونگا اُسوقت آپ بھی انکار نفرمائیے گا مع لشکر کے غلامی اس شہریار کی قبول فرمائیے گا دلدارشاہ نے کہا کہ بہتر بس خسرو نے آواز دی کہ ای جوان اب کل میرے تیرے مقابلہ ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین اسوقت موجود ہون خسرو نے کہا کہ اب شام قریب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے بس یہ فرماکر قہرمان کو اپنے ہمراہ لیکر اکھاڑے سے نکلے اُدھر نقیبون نے پکار کر کہدیا بموجب حکم خسرو و دلدارشاہ کے کل خسرو شاہزادہ فرزند بادشاہ سے اور اس جوان سے کشتی ہوگی جسے براے تماشاے کشتی آئین راوی کہتا ہی کہ وہ مجمع درہم وبرہم ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے بعض یہ کہتے تھے کہ کیا بہادر ہی کس آسانی سے پہلوان کو زیر کیا بھائی کل شاہزادے کو بھی زیر کریگا بعض کہتے تھے کہ نہین بھائی ہمارا شاہزادہ زبردست ہی وہ غالب آئیگا دیکھنا کس طور سے زیر کرتا ہی بس سب لوگ تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آئے کوئی شاہزادے کی تعریف کرتا ہی کوئی خسرو کی اُدھر خسرو اور دلدارشاہ مع شدادشاہ وکل سردارون کے اُٹھکر بارگاہ مین آیا شاہزادہ بھی مع قہرمان اور بیدارشاہ وکل سردارون کے اسکی بارگاہ مین تشریف لایا خسرو نے بہت عزت وآبرو سے سب کو بٹھایا بہت خلق سے پیش آیا بخندہ پیشانی ہم کلام ہوا کہ بکاول نے حاضر ہوکر عرض کیا خاصہ تیار ہی دسترخوان آراستہ ہی بس خسرو سب اہل دربار کو ہمراہ لیکر اور شاہزادے کو مع بیدارشاہ وقہرمان وغیرہ کے دسترخوان پر آیا سب نے کھانا کھایا شاہزادہ وبیدارشاہ وقہرمان وغیرہ نے جو جو کہ مسلمان تھے سب نے میوہ خشک کھایا بعد فراغت طعام پھر دلدارشاہ مع خسرو کے اور شاہزادے وسب سردارون کے آکر بارگاہ مین بیٹھا سب بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دلدارشاہ نے دربار برخاست کیا دلدارشاہ مع خسرو کے اُس خیمے مین آیا کہ جو کہ براے آرام تھا شدادشاہ اپنے سردارون سمیت اپنے لشکر مین آیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ غضب ہوا وہ جوان خداپرست رہا ہوگیا اور تم نے قہرمان کو بھی زیر کرلیا کیا صاحب اقبال ہی کہ قتل ہونے سے بچگیا قضا سر پر سے آکر ٹل گئی مین نے تو کوئی درجہ اُٹھا نہ رکھا مگر کیا کرون میرے خیال مین خسرو بھی زیر ہو جائیگا اور اطاعت کریگا بس اگر خسرو بھی زیر ہوگیا دلدارشاہ نے مع فرزند کے دین اسلام قبول کیا اور مع سپاہ کے تو یاد رکھنا کہ کل مین ضرور جنگ مغلوبہ کرونگا مین تو اطاعت نہ کرونگا اور یا تو ان سب خداپرستون کو غارت کیا یا اپنی جان دی تم لوگ بھی خوب جان لڑاکر مقابلہ کرنا سب نے کہا کہ بہت خوب یہ تو یہان باتین اسطور کی کررہا ہی اُدھر لشکر دلدارشاہ مین یہی چرچا ہی کہ کل کا معرکہ قابل دید ہی سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے یہی باتین کررہے ہین اُدھر شاہزادہ بھی بارگاہ سے اُٹھکر سردارون وبیدارشاہ وقہرمان کے اُس خیمے مین آیا جو کہ خسرو نے براے شاہزادہ برپا کرایا تھا اُسکو سب سامان عیش سے مہیا پایا بہت خوش ہوا آرام کیا یہانتک کہ رات بھر لشکر دلدارشاہ مین یہی چرچا رہا سب سردار بآرام وراحت سویا کیے یہانتک کہ خسرو شب نے شاہ روز سے شکست کھائی پہلوان روز یعنے آفتاب عالم افروز میدان فلکی پر آیا سپیدۂ سحری کا ظہور ہوا عالم نور سے معمور ہوا شاہزادہ بیدار ہوا اور سب سردار اُٹھے سب نے وضو کیا فریضۂ سحری کو ادا کیا اُسکے بعد بہر بک لباس وغیرہ

سے آراستہ ہو کر ہمراہ شاہزادے کے اکھاڑے پر آیا شاہزادہ ایک طرف آکر متمکن ہوا اہل لشکر بھی رات رہے سے آکر جمع ہوئے بڑا مجمع تھا شداد بدنہاد بھی اپنے خیمے سے تیار ہو کر مع سردارون کے آیا شاہزادے کو دیکھکر جل گیا اپنے لشکر کو مسلح و مکمل ہونے کا حکم دیکر آیا تھا سب آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہو کر آئے بیدارشاہ نے یہ رنگ دیکھکر شاہزادے سے کہا کہ شداد فساد پر آمادہ ہی دیکھیے سب لشکر اُسکا مسلح و مکمل ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ جیسا کریگا اُسکی سزا پائیگا تم لوگ نظر خدا پر رکھو کہ اِس عرصہ مین دلدارشاہ بھی بیدار ہوا سب امور ضروری سے فراغت کرکے خسرو کو اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر اکھاڑے پر آیا شداد شاہ وغیرہ نے سلام کیا شاہزادے سے صاحب سلامت ہوئی دیکھا کہ سب سامان موجود ہی بس خسرو باپ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین اُترا کیونکہ اِسکو جلدی ہی اور آتی ہی شاہزادے کو اپنے مقابلے کے لیے طلب کیا بس شاہزادہ بھی بیدارشاہ سے اجازت لیکر اکھاڑے مین آیا گیارہ ڈنڈ کیے خسرو نے کہا کہ ای جوان تم اپنے قول پر قائم ہو شاہزادے نے فرمایا کہ جسکی زبان ایک اُسکا باپ ایک چاہے سر جائے مگر ہم اپنے قول سے نہ پھرینگے تم بھی اپنے قول پر قائم رہو خسرو نے یہی جواب دیا بس باہم کشتی ہونے لگی سب دیکھ رہے ہین کہ خوب زور شور سے مقابلہ ہو رہا ہی کوئی کسی مقام پر کمی نہین کرتا ہی کمال کے داؤن پیچ جوڑ توڑ ہو رہے ہین جھڑاکا کشتی کا بندھا ہوا ہی دو بجلیان ہین کہ کوند رہی ہین یا دو شیر نر ہین کہ لڑ رہے ہین یا دو فیل مست ہین کہ باہم مقابلہ کر رہے ہین ٹکرین چل رہی ہین کہ پوست پیشانیون کے اُڑ گئے ہین جہان یہ گھڑی دو گھڑی جم کر لڑے اُس مقام پر اکھاڑے مین کیچڑ ہو گئی اِسقدر پسینہ چھوٹا جب شاہزادہ خسرو کو پکڑ لاتا ہی وہ تڑپ کر نکل جاتا ہی جب خسرو شاہزادے کو پکڑ لاتا ہی یہ صاف نکل جاتے ہین اِسی طور سے دو پہر کامل کشتی ہوئی اِدھر تو زوال آفتاب ہوا اُدھر خسرو کے زور مین جو زوال ہونے لگا طاقت کمی کرنے لگی دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی اب سب کو یقین ہوا کہ خسرو کو بھی زیر کر لیا دلدارشاہ نے کہا کہ لو صاحبو غضب ہوا شاہزادہ بھی زیر ہو گیا واقعی اِن لوگون سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی یہ لوگ بلا کے ہین شاہزادے کی طاقت کمی کرنے لگی اُس جوان کو کچھ معلوم بھی نہین ہوتا ہی شداد نے یہ معرکہ دیکھکر اپنے سردارون و لشکر سے اشارون مین کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ اب وقت قریب آگیا ہی بس اِس شداد کے اشارون سے سب خبردار ہو گئے اُدھر جب خسرو نے دیکھا کہ میری طاقت جواب دینے لگی بس شاہزادے کے شانے پکڑ کر لے دوڑا اُدھر بیدارشاہ و قہرمان و قہار و مقہور وغیرہ کہہ رہے ہین کہ شہریار نے خسرو کو بھی زیر کیا غالب آئے بس شاہزادہ ساٹھ قدم پیچھے ہٹا تھا کہ خیال جو بٹا خسرو کو موقع ملا اِسنے ہکا مارا کہ شاہزادے کا بایان گھٹنا آشنا بزمین ہوا اب جو تڑپ کر لنگر قائم کیا تا بپاشنہ غرق زمین ہوئے خسرو نے کمر زنجیر پکڑ کر تین زور متواتر شاہزادے پر کیے کہ اُنگلیون سے خون کی بوندین ٹپکنے لگین کہنیان ٹیکنے لگین بس جب شاہزادے کے لنگر کو حرکت نہوئی عاجز ہو کر ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اپنا حوصلہ نکال چکا اب آپ زور کرین شاہزادے نے فرمایا کہ خوب طور سے حوصلہ نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ یہ پیچ رہ گیا ورنہ مین اِس پیچ پر زیر کر لیتا خسرو نے کہا کہ مین سب طور سے امتحان کر چکا اب آپکی باری ہی بس شاہزادہ خسرو کے دونون شانے پکڑ کر

سے دوڑا وہ مثل پتہ کے جاتا تھا جہان پر قصد کرتا تھا کہ رُکون شاہزادہ ہنگا مارتا تھا کہ زمین پاؤن کے نیچے سے نکل جاتی تھی کیا برا وقت تھا کہ زمین کو بار تھا بس ہاتھ صعوبت قدم پر لاکر ہنکا جو مارا دونون خسرو کے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی تڑپ کر لنگر قائم کردون حریف زبردست ہے لنگر کب قائم کرنے دیتا ہے شاہزادے نے دہنی طرف آکر کمر زنجیر پکڑ کر اب جو یا حیدر صفدر و نعرۂ اللہ اکبر کہکر زور کیا خسرو کو زمین سے اُٹھا لیا پہلے ہی زور مین تا بہ کمر لائے دوسرے مین تا بہ سینہ تیسرے مین سر سے بلند کر لیا پھر تو اہل مجمع سوائے بیدار شاہ و قہرمان و قہار و مقہور تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب سردار تعریفین کرنے لگے اہل لشکر شداد و دلدار شاہ و سرداران دلدار و کل لشکر دلدار شاہ کے حواس باختہ ہو گئے سب کے رخون پر مردنی چھا گئی چہرے زرد ہو گئے مگر کیا کر سکتے ہین شداد نے قصد کیا کہ اپنے اہل لشکر کو حکم دون کہ وہ سب ٹوٹ پڑین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہا اور خیال دل مین کیا دیکھو تو انجام کیا ہوتا ہے اُدھر شاہزادے نے خسرو کو گردش چرخ دیا اُسنے امان طلب کی شاہزادے نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ مین نے آپکی غلامی اختیار کی آپکا دین و مذہب قبول کیا بس شہزادے نے اُسکو آہستہ زمین پر رکھدیا خسرو اُٹھکر شاہزادے کے قدمون پر گرا شاہزادے نے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر ازسر صدق مسلمان ہوا اور پھر شاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے اپنے سردارون اور اپنے باپ و اپنے اہل لشکر کیطرف دیکھکر کہا کہ مین نے تو اِس شہریار کی غلامی اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا بس جسکو میری ہمراہی منظور ہو وہ دین اسلام اور اِس شہریار کی غلامی اختیار کرے ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اپنی گمراہی کی سزا پائیگا راوی کہتا ہے دلدار شاہ اپنے فرزند و سپہ سالار کے بھروسے پر حکومت کرتا تھا جب یہ دونون زیر ہو گئے اب کون تھا کہ جسکے بھروسے پر دلدار شاہ مقابلہ کرتا بس مع سردارون کے رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے اُسکے ہاتھ کھولے اُسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مع سردارون کے ازسر صدق مسلمان ہوا یہ رنگ جو اہل لشکر دلدار شاہ نے دیکھا بس سب اُسیوقت حاضر ہونے لگے اور کلمہ پڑھکر دائرۂ اسلام مین آنے لگے کیونکہ اُنھون نے دیکھا کہ جب بادشاہ اور شاہزادہ و سپہ سالار و کل سردارون نے دین اسلام اختیار کیا تو ہمکو کیا ضرورت ہے جو اپنی جانین برباد کرین بس یہ کہتے ہوئے کہ الناس علی دین ملوکہم ایمان لائے راوی کہتا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین کل لشکر دلدار شاہ کا جو کہ تین لاکھ کا تھا مع شاگرد پیشہ و بنیے و بقال کے دائرۂ اسلام مین آگیا ایک بھی کافر نہ رہا بس سب نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ سب نیک نیت و روشن دل تھے جب سب لوگ مسلمان ہو چکے اُسوقت دلدار شاہ نے دیکھا کہ شداد مع اپنے سردارون و اہل لشکر کے الگ کھڑا ہے اُسنے دین اسلام نہین قبول کیا ہے دلدار شاہ نے شداد سے کہا کہ ای شداد تو بھی آگے مع سردارون و اہل لشکر کے اِس شہریار کی غلامی اختیار کر اور دین اسلام قبول کر کیون الگ کھڑا ہے حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے ارے کیون نہین سعادت کونین حاصل کرتا ہے اُس بدنہاد نے جواب دیا کہ مین تم سب کی طرح دیوانہ و بیوقوف نہین ہون کہ اپنا دین ترک کردون میری ہزار ہزار جانین خداوند لقا و زمرد ثانی پر نثار رہین مین کبھی یہ دین نہ قبول کرونگا یہ کہکر اپنے سردارون و اہل لشکر کو حکم دیا کہ اِن سب کو قتل کرو بس یہ شداد بدنہاد نے حکم دیا دلدار شاہ

سے کہا کہ مین اب تک اور اس جوان کو زندہ چھوڑتا ہون ابھی اس حرکت کی سزا دیتا ہون یہ جو
شدّاد بانی بیداد نے کہا دلدارشاہ نے کہا تو بڑا سیاہ قلب ہی تو کیا کرے تیرے مقدر
مین یہ سعادت نہین ہی بس شاہزادے کیطرف مُنھ کر کے کہا کہ حضور اسکے شر سے اپنے کو بچایئے
شاہزادے نے فرمایا وہ خدا بچانیوالا ہی کہ جسنے قتل ہونے سے بچایا اُدھر شدّاد نے جو سب
اپنے اہل لشکر و سرداران کو حکم دیا کہ اس جوان اور دلدارشاہ کو قتل کرو بس وہ لوگ سب کے
سب تلوارین علم کر کے چلے چونکہ لشکر دلدارشاہ بھی مسلح و مکمل تھا ان کفارون سے لڑنے
لگا دونون لشکر مل گئے اس عرصہ مین دلدارشاہ تخت پر سوار ہوا اور بیدارشاہ اور اسکے
سب سردار اور دلدارشاہ کے سردار قہرمان و منصور و قہار و خسرو و خود شاہزادہ مرکب
پر سوار ہوئے اور تلوارین لیکر لشکر جرار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی بازار مرگ گرم ہوگیا سرون
کا مینھ برسنے لگا کفار مر مر کے گرنے لگے خون کا دریا بہنے لگا ملک الموت روحین قبض کرنے
لگے کفارون کی روحون سے دوزخ بھرنے لگا راوی کہتا ہی کہ کفار تو پچاس ہزار تھے اور یہ سب
تین لاکھ سے اوپر تھے اسطور سے کفار کو گھیر لیا اور کفار سے مل گئے کہ جیسے آٹے مین نمک جہان
پر ایک کافر مقابلہ کر رہا تھا وہان دس پر لشکر دلدارشاہ کے اہل لشکر تھے سب کفار تتر بتر ہوگئے مثل
نگینہ انگشتری کے گھر گئے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو جنگ ہو رہی تھی اُدھر وہ لشکر اور
سردار جو کہ اہل قلعہ کے منھ سے یہ سنکے کہ شدادشاہ نے سب خداپرستون کو بیہوشی کھلا کر اور
بیہوش کر کے سب کو اسیر کر کے اُنکی قید لیکر مع پچاس ہزار سپاہ کے خدمت دلدارشاہ مین
لشکر پر شبخون مار کر چلا گیا ہی اور براے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا ہی ہم قلعہ مین نہ آنے دین گے اگر ادھر
آوگے تو گولے مارین گے ہان اگر اطاعت کروگے تو آنے دین گے بس یہ لوگ وہان سے
کل لشکر اور خیمہ و بارگاہ لیکر اور جو سردار تھے وہ سب اپنے کشتون کو دفن کر کے کہ جو حالت
شبخون اور حالت غفلت مین کفار کے ہاتھ سے مارے گئے تھے طرف شہر انوریہ کے روانہ
ہوئے تھے یہ لشکر بھی قریب لاکھ کے تھا کیونکہ اسی ہزار جوان شاہزادہ رفیع البخت کے ہمراہ تھے
اور ایک لاکھ چالیس ہزار کا لشکر بیدارشاہ کا تھا بس جوان دو مقابلون مین قتل ہوا یعنے اس معرکہ
مین جو کہ شاہزادے سے ہوا تھا اور اس شبخون مین کام آئے باقی سب طرف انوریہ کے چلے
تھے اُسوقت آکر دیکھے کہ جب یہان لشکر شدادشاہ و لشکر دلدارشاہ و شاہزادے سے مقابلہ
ہو رہا تھا اور دلدارشاہ کی سپاہ لشکر شدادشاہ کو قتل کر رہے تھے ان سپاہ نے جو دور سے
یہ معرکہ دیکھا کہ مقابلہ ہی اور جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی سردارون نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ
کہ یہ کس لشکر سے مقابلہ ہی اور کون وہ لشکر لڑ رہے ہین ہرکارے دوڑے ہوئے اُس مقام پر
آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی تدبیر عمل سے دریافت کر کے سردارون کی خدمت مین پہونچے
اور کہا کہ جلد ہی چلیے شاہزادے سے مقابلہ ہو رہا ہی اور شدادشاہ کے لشکر سے اُنھون نے
کہا کچھ دریافت بھی کیا کہ شاہزادہ کیونکر رہا ہوا اُنھون نے کہا کچھ دریافت نہی کیا کہ شاہزادہ کیونکر
رہا ہوا اُنھون نے کہا کہ دریافت کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ شدادشاہ جو ہمارے لشکر پر شبخون
مار کر اور قید انکی لیکر چلا تو اس صحرا مین آکر پہونچا چونکہ شدادشاہ دلدارشاہ حاکم شہر انوریہ
کو براے کمک طلب کر چکا تھا اور دلدارشاہ مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے فرزند خسرو شیر دل

اور سپہ سالار قہرمان پنجہ گیر کے براے کمک چل چکا تھا اور اُس مقام پر فروکش تھا کہ شداد پہونچا اُسنے سب حال بیان کیا اور قیدیون کو حوالہ دلدار شاہ کے کیا اُسنے طلب کر کے دربار مین بہت کچھ پند و نصیحت کی کہ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول کرو انھون نے بہت سخت کلامی کی اُسنے قتل کا حکم دیا جلاد حاضر ہوئے وہ حکم دیچکا تھا کہ اُسکا فرزند خسرو و سپہ سالار شکارگاہ سے یہ خبر سنکے آ گئے کیونکہ یہ لوگ اسوقت دربار مین نہ تھے شکار کو گئے ہوئے تھے جلاد کو قتل سے منع کر کے دربار مین شاہزادے کو طلب کیا چونکہ خسرو مرد بہادر تھا اُسنے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شداد نے مکر سے اسیر کیا ہے وہ شداد اور اپنے باپ سے بہت آزردہ ہوا شاہزادے کو اِس اقرار پر رہا کر دیا کہ مجھ سے مقابلہ کے لیے اور میرے سپہ سالار سے آمادہ ہوجیے اگر میرا سپہ سالار آپکو زیر کر لے تو آپ میری اطاعت اور زمرد پرستی قبول فرمائیے اگر آپ مجکو اور میرے سپہ سالار پر غالب آئے تو مین اپنے کل لشکر و سرداروں و باپ سمیت آپکی غلامی اختیار کرونگا اور آپکا دین اختیار کرونگا بس شاہزادے نے اقرار کیا اور قید سے رہائی پائی اُسدن مقابلہ کر کے سپہ سالار دلدار شاہ کو زیر کیا اُسنے اطاعت کی اور مسلمان ہوا آج خسرو فرزند دلدار شاہ کو کشتی مین زیر کیا بس وہ بھی مسلمان ہوا مع اپنے باپ اور کل سرداروں اور اہل لشکر اور آقا کی اطاعت اختیار کی شداد مع اپنے لشکر کے الگ ہو گیا لاکھ لاکھ سب نے کہا اُسنے نہ اطاعت قبول کی نہ دین اسلام بلکہ مقابلے پہ آمادہ ہوا اور سب لشکر سے کہ اُن سب پر ٹوٹ پڑا بس لشکر دلدار شاہ نے اُس سے مقابلہ شروع کر دیا اور لڑائی ہونے لگی یہ سنتا تھا کہ وہ سردار کل لشکر لیکر آ پڑے اور اور شریک جنگ ہوئے اُسی لشکر نے لشکر شداد شاہ کا ناطقہ بند کر دیا تھا یہ تازہ لشکر جو پہونچا اور قتل کرنا شروع کیا ایک دم مین سب کا ستھراؤ کر دیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا خون کا دریا بہا دیا مینھ سرون کا برسا دیا جو جو نامی سردار اور افسر تھے وہ اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی اسیر ہوئے اور بہت سے اہل لشکر کے یکایک خسرو سے اور شداد شاہ سے سامنا ہو گیا خسرو یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا تو نے تو میری آبرو ہی لی تھی اور مجکو ذلیل بھی کیا تھا سب مردان عالم ہین اور اِس نعمت عظمٰے سے اور سعادت کونین سے محروم کیا تھا جو کہ دین اسلام قبول کرنے سے مجکو حاصل ہوئی شداد نے جو اِس شیر کو آتے ہوئے دیکھا بہت گھبرایا ایک طرف سے دلدار شاہ یہی کلمہ کہتا ہوا طرف شداد کے چلا اور ایک سمت سے بیدار شاہ اِسکا بھائی یہ کہتا ہوا چلا کہ او مکار جلسانہ شداد بد نہاد مین آپہونچا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون تو نے بڑا مکر کیا ہم سب کی جان لی تھی وہ تو قدرت خدا ہوئی اور خدا نے خسرو کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اُسنے دریافت کیا ورنہ کیا باقی تھا کیون شداد تو بڑا کور دل و سیاہ قلب ہے یہ سب قدرت اور کارسازی رب کریم کی آنکھون سے دیکھی کہ اُسنے کیونکر ہم سب کو زندہ رکھا اور کیونکر دلدار شاہ و خسرو کو شاہزادے کا مطیع کیا اور یہ لوگ کیونکر زیر ہوئے اور اسیر بھی تو ایمان نہ لایا مقابلے پر آمادہ ہو گیا اور مقابلہ کیا تو نے تو اپنے نزدیک کوئی بات اُٹھا نہین رکھی جہانتک ہوا دشمنی کی مگر خداوند کریم ہم سب کا حافظ تھا اُسنے بچایا دوسرے اِن سب کو بھی یہ سعادت ملنا تھی اور اِن سب کے نصیب مین سیر باغ بہشت مقرر ہو چکی تھی بس وہ امر پردۂ غیب سے ظاہر ہوا جس سے کوئی آگاہ نہ تھا اور یہ سب

شرف اسلام سے مشرف ہو سئے تو اس سعادت سے محروم رہا اور رہیگا تیرا مقام دوزخ ہے تجکو بھلا بہشت سے کیا مطلب ہی بس بیدار شاہ یہ کہتا ہوا چلا ایک جانب سے مقہور تیغہ برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے اور کلمات سخت و سُست شداد کو کہتا ہوا چلا اب جو شداد نے ان چارون شیرون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا گھبرایا فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون جو ان شیرون کے پنجون سے بچون لاکھ لاکھ فکر کرتا ہی کوئی تدبیر نہین آتی ہی روح ان شیرون کو دیکھکر قفس جسم مین گھبراتی ہی دل سے کہتا ہی کہ اب بچنا محال ہی یہ ان سب کا خیال خام ہی کہ مین خوف جان سے دین اسلام قبول کرون مرجانا گوارا ہی مگر مسلمان ہونا گوارا نہین ہی یہ باتین دل سے کرکے اسنے خیال کیا کہ او شداد تو اتنا ان لوگون سے ڈرتا کیون ہی کوئی انکے چار ہاتھ پانؤن نہین ہین جو دوسرے کے ہاتھ پانؤن ہین وہی انکے وہ جوان خدا پرست تو طرف تیرے آتا نہین ہی جو زیادہ خوف ہو تیرے ہی تو بھائی بند ہین جو قوت و طاقت تیرے جسم مین ہی وہ انکے جسم مین ہی جسنے مجکو پیدا کیا ہی اسی نے انکو بھی خلق کیا ہی جو فنون سپہ گری کے مجکو معلوم ہین وہی انکو بھی معلوم ہین پھر کس امر کا خوف ہی شاید یہ تیرے ہاتھ سے قتل ہون خداوند زمرد نے ان سبکی قضا تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہو بس مقابلہ کر یہ امر دل مین تجویز کرکے اور تلوار جس سے لڑ رہا تھا علم کرکے کھڑا ہوا کہ جو میرے قریب آئیگا اسکو اس تلوار سے قتل کرونگا یہ تو اس قصد سے کھڑا ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بیدار شاہ نے مرکب کو تیز کیا کیونکہ اسکو بہت غصہ تھا مرکب کو مہمیز کرکے قریب شداد کے پہونچا اور کہا کہ او بدنہاد کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی دیکھ تیری قضا تیرے سر پر موجود ہی یہ کہکر تلوار چکائی شداد بدنہاد نے کچھ جواب نہ دیا اور بلکہ اس فقرہ کے جواب مین تلوار کا وار کیا بس بیدار شاہ نے وار کو خالی دے کر اب جو سر کو بناکر پھر وار کیا تلوار جو بھرپور پڑی مثل خیار تر کے دو ٹکڑے شداد کے ہوئے وہ بانی بیداد بدنہاد ظلم ہو کر پشت مرکب پر سے زمین پر گرا بیدار شاہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا یہ حال جو دلیر ار شاہ و مقہور و خسرو نے دیکھا کہ جبتک ہم جائین جائین بیدار شاہ نے پہونچکر شداد کو قتل کیا ان لوگون نے بہت تعریف کی اور تعریف کرکے جو سوار و پیدل و سردار اس مقام پر تھے انسے لڑنے لگے اور انکو قتل کرنے لگے یہ حال جو لشکر شداد نے دیکھا کہ ہمارا افسر و بادشاہ مارا گیا سبکے جی چھوٹ گئے ہر ایک کی طاقت نے جواب دیدیا ہر ایک گوشۂ امان تلاش کرنے لگا چونکہ مثل مشہور ہی کہ لشکر بے امیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار رہی بس شداد شاہ کا مرنا تھا کہ لشکر نے شکست کھائی سب کے پانؤن اُٹھ گئے ہر طرف سے صدائے الامان بلند ہوئی دلیران اسلام نے جواب مین کہا کہ امان بشرط ایمان سب نے کہا کہ ہمنے زمرد پرستی پر لعنت کی دین اسلام اختیار کیا اور اس شہریار کی اطاعت بس اس صدا کا ہر طرف سے آنا تھا کہ شاہزادے نے تیغ انتقام کو نیام مین کیا ہاتھ جنگ سے روک لیا شہزادے کا ہاتھ کا رکنا تھا کہ سب اہل اسلام جنگ سے دست بردار ہوئے کنارکشی سے باز ہوئے بس یہ نوبت ہوئی کہ جو اہل لشکر قتل و اسیر ہونے سے بچے تھے وہ تلوارین ٹیک ٹیک کر ہاتھ رومال سے باندھ باندھکر حاضر ہونے لگے بیدار شاہ نے سب کی سفارش شاہزادے سے کرکے انکی خطا کو معاف کرایا بس کل لشکر شداد شاہ کا کہ جو کہ قریب تیس ہزار کے تھا اور قتل و غارت

سے بچا تھا کلمۂ طیبہ پڑھکر مصدق دل سے مسلمان ہوا اور غلامی شاہزادے کی سب نے قبول کی بس
شاہزادہ اُن سب کو اور اپنے سرداران و سپہ ارشاہ و ولدار شاد و خسرو و قمار و قمر بان
و مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر اور ان سب کے سرداران کو اور لشکر کو کہ کھوسنے کا حکم دے کر اور اپنے
اہل لشکر سے یہ فرماکر کہ خیمے وغیرہ برپا کر و طرف بارگاہ ولدار شاہ کے چلا راہ مین اُن سرداروں
سے کہ جو کہ قلعۂ کشور یہ پر بیرون قلعہ پہنچ گئے تھے اور وہ جو شہ تہا نہین گئے تھے بین یہ شہزادے نے
شبخون مارا تھا سب حال شہزادے کے شبخون کرنے کا اور اہل لشکر کے قتل ہونے کا اور اُسی
تاریکی شب مین جو شبخون گر کے نکل جانے کا اور اپنا طرف قلعے کے جانے کا اور اُنسے یہ کہنا
کہ شاہزادے کو ہماری خبر کر دو اُن لوگون کا جواب سخت دینا اور قلعے کو آلات حرب و ضرب سے
آراستہ پانا اُنکی زبانی یہ سُنکے کہ شاد شاہزادے کو مع سرداران کے قید کرکے اور لشکر پر شبخون مار کے
طرف انور یہ کے پاس ولدار شاہ کے گیا بس اپنا مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہونیکا اور یہان پہونچکر
حال دریافت کرکے شریک جنگ ہونے کا بیان کیا راہ مین یہ جو شاہزادے نے سُنا تو طرف
مقہور کے دیکھا اُسنے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اے مقہور تم
اس وقت تھوڑا سا لشکر لیکر طرف قلعۂ کشور یہ کے روانہ ہو بیرون قلعہ اُترنا پہلے اُنکو پند و نصیحت کرنا
اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ قلعے پر یورش کر کے قلعے پر قبضہ کرنا اور وہان دین اسلام کو رواج دینا
ہم بھی آتے ہین ہمارے آنے تک یہ سب بند و بست ہو جائے مقہور نے عرض کیا کہ بہت
خوب بس مقہور اُسیوقت شاہزادے کو سلام کر کے بارگاہ مین بھی نہ گیا لشکر مین آیا فوج مین
قرنا ہوا لشکر تیار ہو گیا ابھی اہل لشکر نے کمر بھی نہ کھولی تھی بس مقہور پچاس ہزار سپاہ لیکر طرف
قلعۂ کشور یہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہ تو اُدھر گیا تا ہو یہان شاہزادہ بارگاہ مین
آیا ولدار شاہ نے قصد کیا کہ شاہزادے کو تخت پر بٹھائے شاہزادے نے انکار کیا
اور ولدار شاہ و شہزادے شاہ کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار ذی کلون
و کرسیون پر متمکن ہوئے شاہزادے کا دنگل پایۂ چہارم تخت پر بچھایا گیا جب سب سردار
آچکے دربار آراستہ ہو چکا شاہزادے نے حکم دیا کہ کشتگان کفار و اہل اسلام کا شمار کیا جائے
اہل اسلام دفن ہون اور کفار کو ایک غار مین ڈالدیا جائے اور زخمی شفاخانے کو روانہ کیے جائین
تاکہ اُنکا علاج ہو اور اسیرون کو حاضر کیا جائے تاکہ اُنکا دربار مین بھیجا جائے کیونکہ مجکو اب اسقدر
مہلت حسین نہین ہے کہ مین ان کامون مین تاخیر کرون ابھی مجکو طلسم کے فتح کرنے کو جانا ہے کہ جس کام
کے لیے مین اپنے والد بزرگوار سے ایسے وقت مین جدا ہوا ہون کہ جبکہ وہ مقابلہ مین مصروف
ہین اور مقابلہ بھی کوئی ایسے ویسے سے نہین ہے کہ بہت جلد فراغت ہو جائیگی بادشاہ بزرگ
سے ہے بس مجکو لازم ہے کہ مین بہت جلد طلسم کو فتح کر کے اُنکی خدمت مین جاؤن اور اُنکے ہمراہ جہاد کرون
یہ جو حکم دیا تو کارپردازون نے سب بند و بست کیا اہل اسلام کے لاشون کا شمار کر کے
نماز پڑھکر دفن کیا کفار کے کشتون کو شمار کر کے غار مین ڈالدیا زخمیون کو شمار کر کے شفاخانہ
کو روانہ کیا اُنکا علاج ہونے لگا اور آکر عرض کیا کہ اس مقابلہ مین کل اہل اسلام دس ہزار شہید و
مجروح ہوئے اور بیس ہزار کفار جنمین پندرہ ہزار تو مارے گئے پانچ ہزار اسیر ہوئے انتیس ہزار
نے دین اسلام قبول کیا کیونکہ شہزادے کے ہمراہ کل پچاس ہزار سپاہ تھی باقی بیس ہزار قلعے مین ہین

حفاظت شہر چھوڑ آیا تھا وہ سب قلعے میں ستھے لیکن یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا کہ ان سب کو حاضر کرو جو کہ سپرد ہو سکے میں داخل زندان اسیوقت ان سب کو لاکر حاضر کیا وہ سب جب دربار میں آئے شاہزادے نے انکو تلقین بدین اسلام کیا اور چند کلمے دعا نصیحت میں اپنی زبان مبارک سے فرمائے اور چند نصیحت فرمائی وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان ہوئے اور اطاعت کی انسب کو خلعت مرحمت ہوئے اور جگہ دربار میں ملی جب ان کاموں سے شاہزادے فراغت فرمائی اسوقت دلدارشاہ و خسرو سے فرمایا کہ آپ لوگ اپنا لشکر لیکر طرف اپنے شہر کے تشریف لیجائیں اور اہل شہر وغیرہ کو مسلمان کریں مسجدیں بنوائیں سکہ و خطبہ بنام بادشاہ اسلام داراب ابن جمشید شاہ کے جاری کریں میں صبح کو اپنا لشکر لیکر طرف کشوریہ کے جاؤنگا اگر مقہور نے [illegible] فتح کرلیا ہوگا تو یا صلح ہوگئی ہوگی تو اسکا بندوبست کرکے مقہور کو اپنے ہمراہ لیکر طرف طلسم کے روانہ ہونگا اگر نہ فتح کیا ہوگا نہ صلح ہوئی ہوگی تو اس حالت میں وہاں قیام کرونگا اور قلعے پر قبضہ کرکے ہمراہ جنگ خواہ آشتی وہاں سے روانہ ہونگا جب طلسم فتح کرکے واپس ہونگا تو آپ لوگوں کو ہمراہ لیکر طرف لشکر صاحبقران کے چلونگا اس عرصہ میں آپ لوگ بھی شہر کے بندوبست سے فراغت پا جائینگے پھر کوئی اندیشہ نہ رہیگا یہ جو شاہزادے نے فرمایا دلدارشاہ و خسرو و قہرمان و دیگر سرداران نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہم غلاموں کو اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کرین اگر قبول ہو زہے عز و شرف ورنہ کیا چارہ ہے فرمایا کہ بیان کرو تب ان سب نے عرض کیا کہ ہماری دو عرضیں ہیں اول تو یہ کہ ہمنے جو حضور کے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا تو اس غرض سے نہیں قبول کیا کہ ہم سب جا کر اپنے ملک میں بیٹھیں بلکہ اس غرض سے کہ اب جو باقی عمر ہو اسکو حضور کی اطاعت و دین اسلام کی پیروی میں بسر کریں کیونکہ ایک زمانہ دراز تک گمراہی و ضلالت میں مبتلا رہے سوائے افعال بد کے کوئی فعل نیک ہمسے سرزد نہیں ہوا بلکہ یہ کتنا بڑا گناہ تھا اسکے ایک بندہ مضطرب کو سجدہ کرتے تھے اسکی خدائی میں اسکو شریک کیا تھا ایک بندہ بے ادب کو اپنا خدا قرار دیا تھا بسبب وسوسہ شیطانی کے ہم لوگ گمراہ تھے جبکہ ایک راہ نما اور ہدایت کنندہ ملا اور اسکے سبب سے راہ ضلالت و گمراہی سے نکلے اور نجات پائی فوج سب بہشت کی سیر کے مستحق ہوئے اب اس راہ نما کے قدموں کو چھوڑ کر کہاں جائیں کہ جسکے سبب سے یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی اب ہمکو یہ چاہیے کہ اپنی باقی عمر جہاد میں بسر کریں تاکہ ان گناہوں کی بازپرس نہ ہو اور دین اسلام کے رواج دینے میں آپکے ہمراہ کوشش کریں تاکہ جو کچھ آلائش کفر و شرک کی ہم سب سے پاک ہو جائیں اور وہ کریم ہمسے خوش ہو اور ہمارے گناہ بخش دے [illegible] دوسرے اس غرض سے اطاعت کی ہے کہ آپ کے ہمراہ رکاب رہکر کفار کشی میں مصروف ہوں [illegible] پائی اور کفار کشی میں غالب آئے تو غازیوں میں نام لکھا گیا اگر کفار کے ہاتھ سے [illegible] ہوئے تو مرتبہ شہادت پایا سیر بہشت کی میسر نصیب ہوئی پس ایسی سعادت کو ترک کرکے ہم کیونکر اپنے ملک کو جائیں ہم تو کبھی آپ کے قدم نہ چھوڑینگے اب ہم سر قدموں پر نثار کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ قول آپ لوگوں کا بہت درست ہے [illegible] کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ [illegible] ہوتی ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ طلسم کشا کے ہمراہ [illegible] ایسی حالت [illegible]

جانا بیکار ہو زحمت سے کیا حاصل آپ لوگ یہان تشریف رکھین مین ابھی واپس آکر آپکو ہمراہ لیچلونگا جبکہ براے مقابلہ کفار سفر کرونگا دوسرے یہ جو آپ نے کہا کہ آپ لوگ شہر مین جاکر اہل شہر کو اور لوگون کو مسلمان کیجیے تو یہ بھی تو ایک طور کی سعادت ہی کہ آپکے سبب سے وہ لوگ کہ جو کہ گمراہی مین مبتلا ہین راہ راست کو اختیار کرین گے کتنا بڑا ثواب ہوگا اگر آپ لوگ میرے ہمراہ چلین گے تو وہ اس شرف سے محروم رہجائین گے انکو کون مسلمان کریگا وہ اسی ضلالت مین مبتلا رہین گے **دلدار شاہ** نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر ہم لوگ آپکے قدمون سے جدا ہونا گوارا نہین کرین گے بس یہ آپ یہ خیال فرمائیے کہ جہان آپکا یہ لشکر جو کہ آپکے ہمراہ ہی رہیگا ہم لوگ بھی اسی مقام پر رہین گے اگر یہ لشکر آپکے ہمراہ داخل طلسم ہوگا ہم بھی داخل ہونگے جبکہ آپ یہ ارشاد فرما چکے ہین کہ طلسم مین سواے میرے کوئی نہین جائیگا آخر یہ لشکر کسی مقام پر قیام پذیر ہوگا یہ غلامان تازہ بھی اسی مقام پر حاضر رہین گے اور کسی صورت سے آپکے قدمون کو نہ چھوڑین گے اگر حضور نہ لیجائین گے بس ہم سب آپکے روبرو گلے کاٹ کر اپنی جانین قدم مبارک پر نثار کرین گے اب ہمکو ایک پل کی جدائی نہ گوارا ہوگی یہ جو ارشاد ہوا کہ تمھارے ہمراہ چلنے سے اہل شہر اس شرف سے محروم رہین گے انکو کون مسلمان کریگا وہ مبتلاے ضلالت رہین گے اُسکی تدبیر یہ غلام نے سوچی ہی کہ حضور از براے خدا میرے شہر مین ایک دن کے لیے تشریف لیچلین تاکہ اہل شہر زیارت جمال سے مشرف ہون اور جو نان و نمک اس حقیر کو میسر ہو اسکو نوش فرمائیے میری عزت بڑھائیے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ جس شہریار کی **دلدار شاہ** نے غلامی اختیار کی اُسنے **دلدار شاہ** کو سرفراز کیا بس غلام اسی ایک دن کے عرصہ مین سب اہل شہر کو مسلمان کرلیگا اور اپنے وزیر کو طریقہ اسلام تعلیم کرکے اور اُسکو اپنی طرف سے حاکم کرکے سب امر ضروری سے آگاہ کرکے ہمراہ رکاب ہوگا یہ تقریر جو **دلدار شاہ** نے بعجز و انکسار کی شاہزادے کو سواے قبول کرنے کے کچھ بن نہ پڑا مگر یہ فرمایا کہ ای **دلدار شاہ** تمنے بہت پریشان کیا ہم تمسے مجبور ہوگئے خیر مگر اسکا خیال رہے کہ ہم ایک دن سے زیادہ نہ قیام کرین گے تم اس عرصہ مین سب بندوبست کرلینا کیونکہ ہمکو جلدی ہی ہم تمسے سب حال کہہ چکے ہین اگر تمنے پھر ضد کی تو ہم نہ مانین گے فوراً کوچ کرکے اپنے کام کیطرف روانہ ہونگے **دلدار شاہ** نے عرض کیا کہ کیا مجال غلام کی جو ایک دن سے زیادہ تشریف فرمانے کا اصرار کرے بس شاہزادے نے حکم دیا کہ کل کل لشکر بوقت سحر تیار رہے ہم ہمراہ **دلدار شاہ** کے شہر **انوریہ** کو جائین گے یہ حکم فرما کر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے **دلدار شاہ** نے اُسیوقت ایک شتر سوار طرف اپنے ملک کے روانہ کیا اور اپنے وزیر کو تحریر کیا کہ تم کل کل لشکر لیکر بیرون شہر آنا اور دعوت کا سامان کرنا اور شہر مین منادی کرادینا کہ کل اہل شہر از پیر تا جوان و از مرد تا عورت سب ایک مقام پر جمع ہون ہمکو کچھ حکم سنانا ہی ہم کل اُس شہریار کو لیکر اپنے ملک مین آئین گے کہ جسکی ہمنے اطاعت کی ہی اور جسکا ہمنے دین قبول کیا ہی جسنے ہمکو ضلالت سے نکالا اور راہ نیک کا سالک کیا بس ان حکمون مین میرے فرق نہو بس وہ شتر سوار یہ نامہ لیکر فوراً طرف **انوریہ** کے روانہ ہوا یہان سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے اُدھر سردارون نے سب لشکر کو حکم شاہزادے سے آگاہ کیا اُسیوقت سے کوچ کی تیاری ہونے لگی یہان تو کوچ کی تیاری ہو رہی ہی اُدھر وہ شتر سوار نامہ لیکر شہر **انوریہ** مین راہ طی کرکے داخل ہوا ملازمان شاہی سے دریافت کیا کہ وزیر اعظم کہان تشریف فرما ہین آیا دربار مین یا اپنے محل مین ہین

انھون نے کہا کہ ابھی دربار برخاست کر کے اپنے مقام پر گئے ہین تم کہان سے آئے ہو کہا کہ بادشاہ کا نامہ اُنکے نام لایا ہون بہت ضروری نامہ ہے اُن سب نے کہا کہ دولت سراے وزیر پر جاؤ بس وہ در دولت وزیر پر آیا دربانون و پاسبانون سے کہا کہ اطلاع کرو کہ ایک شتر سوار بادشاہ کے پاس سے نامہ ضروری لیکر آیا ہے دربانون نے جو یہ سُنا کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہے فوراً محلدار کو بلا کر کہا کہ حضور سے عرض کرو کہ ایک شتر سوار فرمان شاہی لیکر آیا ہے کہتا ہے کہ بہت ضروری فرمان ہے کیا حکم ہوتا ہے بس محلدار یہ سنکے اندر گئی اُسوقت وزیر خاصہ کھا کر مسہری پر جا کر لیٹا تھا کہ محلدار نے جا کر جو کچھ کہ دربانون نے کہا تھا عرض کیا بس وزیر نیک تدبیر یہ سنکے کہ فرمان شاہی آیا ہے فوراً اُٹھا اور بیرون محل آیا سب نے سلام و مجرا کیا اُس شتر سوار نے بھی سلام کیا وزیر نے پہلے اُس سے دریافت کیا کہ جہان پناہ مع شاہزادۂ ذیجاہ خیریت سے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان خیریت سے ہین ایک فرمان آپ کے نام روانہ فرمایا ہے وزیر نے کہا کہ کہان ہے لاؤ مین دیکھون کہ میرے آقا و مالک نے کیا تحریر فرمایا ہے ہم بھی اُس سے آگاہ ہوکر اُس کام کو بسر و چشم بجا لاوین بس شتر سوار نے وہ نامہ پیش کیا وزیر نے پہلے سرنامہ پر جہان پر شاہی مہر تھی بوسہ دیا آنکھون سے لگایا سر پر رکھا گرد پھر اُسکے بعد لفافہ کو چاک کر کے مضمون پڑھا جب سب مضمون سے آگاہ ہو چکا شتر سوار کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ حالات بیان کر کیونکہ جہان پناہ نے تحریر فرمایا ہے کہ سب حالات تمکو شتر سوار سے معلوم ہو جائینگے راوی کہتا ہے کہ دلدار شاہ نے نامہ مین لکھدیا تھا کہ سب میرے حالات شتر سوار سے دریافت کر لینا اُنکے تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہے بس شتر سوار نے سب اول سے آخر تک حال بیان کیا وزیر کو سُنکے بڑی حیرت ہوئی مگر حکم سے سرتابی نہین کر سکتا ہے اُسیوقت چوبدارون کے ذریعہ سے سب اہل کارون اور سردارون کو طلب کیا اور چارہ جی کو طلب کر کے حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی کر دے کہ کل سہ پہر کو از پیر تا جوان از مرد تا عورت و طفل شیر خوار و رعایاے شہر و مسافر و اہل پیشہ سب در دولت پر حاضر ہون کل بادشاہ تشریف لاکر کوئی حکم تازہ سنائین گے اور سردارون کو حکم دیا کہ کل صبح کو کل لشکر تیار رہے مین براے استقبال شاہی بیرون شہر جاؤنگا اور اہل کارون کو حکم دیا کہ تمام شہر آراستہ کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو ہر گلی کوچہ مین آئینہ بندی کی جائے اور دربار خوب آراستہ ہو اور سامان دعوت کیا جائے سب سامان درست رہے کل بادشاہ کسی شہنشاہ زبردست کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف لاوین گے اُنکی دعوت کرین گے دیکھو کسی بات مین کمی نہو کوئی امر رہ نہ جائے ورنہ معتوب سرکار ہو گے سب نے عرض کیا بہت خوب بس جب وزیر حکم دے چکا سب سلام کر کے رخصت ہوئے اور اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے وزیر نے شتر سوار سے کہا کہ کیا تم جواب لیکر جاؤ گے جواب طلب فرمایا ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھ سے یہ نہین ارشاد کیا کہ جواب لیکر آنا صرف اِسقدر ارشاد ہوا کہ یہ فرمان وزیر کے پاس پہونچا دو بس یہ سُنکے وزیر نے اُسکو رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آیا وزیر داخل ہوا مگر وزیر کو شب بھر اُس فکر مین نیند نہ آئی کہ وہ کون ایسا شاہزادہ ہے اور بہادر ہے کہ جسنے سپہ سالار کو بھی زیر کر لیا اور شاہزادے کو بھی اور شاہ و شاہزادہ و کل سردارون و اہل لشکر نے اُسکا دین قبول کیا یہان وزیر تو اِس فکر مین مبتلا ہے اُدھر چارہ جی نے پھر کر تمام شہر کے ہر گلی کوچہ مین منادی کر دی کہ کل سب سہ پہر کو در دولت پر حاضر ہون بادشاہ تشریف لاکر کوئی حکم سنائین گے اُدھر سردارون نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا کار پردازان شاہی نے اُسیوقت

سے سامان دعوت کیا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ و شہر کے ہر گلی کوچہ کو حنابندی و شفابندی و آئینہ بندی سے درست و آراستہ کیا مطبخ میں طعامہائے لذیذ و خوش ذائقہ کی پخت کا حکم دیا یہاں سب سامان تیار ہو گیا بس بوقت سحر وزیر کل لشکر جو کہ قریب دروازہ کے تھا اور سب سرداروں کو لیکر اور تخت شاہی کو ہمراہ لیکر بیرون شہر آیا اور ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا علمہائے لشکر کے پھریرے کھولدیے اور انتظار آمد شاہ کر رہا ہے اور اندرون شہر سب سامان درست و تیار ہو رہا ہے شہر کو جو یہ حال معلوم ہوا کہ بادشاہ کسی اور بادشاہ کو لیکر آئیگا اور اُسکی دعوت کی ہے سب اہل شہر برائے تماشا بیرون شہر آئے ایک طرف اُنکا مجمع ہے کچھ شہر میں ہر گلی کوچہ میں بیٹھے ہیں ہر مقام پر اور ہر گھر و دوکان پر اہل شہر کا مجمع ہے سب لباس نفیس و عمدہ سے آراستہ ہیں طوائفان شہر بناؤ سنگار کر کے گھروں پر بیٹھی ہیں روز عید معلوم ہوتا ہے یہاں تو یہ سب بند و بست ہو رہا ہے اُن صحرا میں شاہزادہ بوقت سحر بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت فرما کے لباس پر تکلف سے آراستہ ہو کر خیمہ سے برآمد ہوا اسپ سمند راہوار آراستہ و پیراستہ ہو کر حاضر ہوئے سب کا مجرا ہوا دلدار شاہ و بیدار شاہ کا بھی سلام ہوا لشکر تیار تھا بس خیمے و بارگاہیں ارابوں پر بار کی گئیں شاہزادہ مرکب پری پیکر پر سوار ہوا کل لشکر تیار ہوا تخت پر دلدار شاہ و بیدار شاہ برابر بیٹھے ایک طرف قہرمان اور ایک سمت قہار گینڈے ان پر سوار خسرو شیر دل مرکب پر عیار شہزادے کا رکاب پر ہاتھ رکھے عقب منتخب لشکر بیشمار قطار در قطار اُنکے عقب اور سب سامان بس سب کے آگے سامان سواری شاہزادہ وسط میں اِس سامان و شوکت و شان سے دلدار شاہ شاہزادے کو لیکر طرف اپنے قلعے کے روانہ ہوا یہانتک کہ بعد قطع راہ و طے منازل کے قریب شہر الزریہ پہونچا وزیر نے دیکھا کہ گرد عظیم بلند ہوئی سرداروں سے کہا کہ سواری بادشاہ کی آگئی اہل شہر میں غل ہوا کہ وہ بادشاہ تشریف لائے کہ گرد شق ہوئی جلوس سواری نمودار ہوا جب وہ گذر گیا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان حور تمثال پری تمثال چہرہ مثل ماہ کامل کے درخشان و مانند مہر کے تابان مرکب پر سوار از سرتا پا جواہر میں غوطہ زن برابر اُس جوان کے خسرو شیر دل و تخت پر دو بادشاہ ایک دلدار شاہ اور ایک دوسرا بادشاہ قرینہ سے دریافت ہر ایک کو ہوا کہ یہی بیدار شاہ ہے چونکہ وزیر نے سب سرداروں سے کل حال بیان کر دیا تھا اہل شہر بیدار شاہ کو خیال کرنے لگے کہ اسی بادشاہ کی بادشاہ نے دعوت کی ہے دیکھا کہ برابر تخت کے ایک طرف ہما سپہ سالار ہے اور ایک سمت کوئی دوسرا نامدار ہے اُس شتر سوار نے وزیر و کل سرداروں و اہل لشکر کو سب کے نام بتا دیے اور شناخت کرا دی بس جب سواری قریب پہونچی تمام لشکر کے علم سلامی ہوئے سب سردار و اہل لشکر مرکبوں سے اُتر کر سلام و مجرا بجا لائے وزیر سرداروں کو لیکر لشکر میں آیا قصد کیا کہ دلدار شاہ کے قدموں کو بوسہ دے کہ دلدار شاہ نے کہا کہ وزیر پہلے اِس شہریار کی جا کر قدمبوسی کرے اور آنکھوں سے لگائے کیونکہ یہ شہریار میرا بھی آقا ہے اور تیرا بھی آقا ہے بس بموجب حکم بادشاہ شاہزادے کے قریب آیا جھک کر سلام کیا قدموں کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگائے شاہزادے نے بلطف وزیر سے کلام کیا بہت شفقت فرمائی پھر وزیر بادشاہ کے پاس آیا دلدار شاہ و بیدار شاہ و خسرو کی قدمبوسی کی اِسی طور سے سب سردار پہلے شاہزادے کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے اُسکے بعد اپنے بادشاہ کے بس وزیر پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر بادشاہ و شاہزادے کو لیکر طرف شہر کے چلا و لشکر بھی ہمراہ ہوا اہل شہر حیران تھے کہ یہ جوان کون ہے کہ جسکی اسقدر عزت کی جاتی ہے چنانچہ

سب عقب مین چلے آتے تھے جبکہ شاہزادہ قریب شہر پناہ پہونچا لشکر کو حکم دیا کہ کل لشکر یہان اسی مقام پر اترے اور خیمے وغیرہ برپا کیے جائین اور کل بوقت سحر کل لشکر تیار رہے ہم شہر سے آکر کل طرف قلعہ کشور سیہ کے کوچ کرینگے اور وہان سے طرف طلسم کے بس یہ حکم دے کر اور کل سرداروں کو ہمراہ لیکر مع دلدار شاہ و بیدار شاہ وغیرہ کے داخل شہر ہوا بس وزیر پائے انداز بچھواتا ہوا تا بدربار شاہی لایا جس اہل شہر نے شاہزادے کو دیکھا حد سے زیادہ تعریف حسن و جمال و خلق و مروت کی کی یہانتک کہ تمام شہر مین غل ہو گیا کہ بادشاہ ایک جوان کو لایا ہے کہ جو حسن مین ماہ چہاردہ سے زیادہ ہے اور خلق و مروت مین اسکا کوئی ثانی نہین ہے اہل شہر مین تو ہر طرف یہ چرچا ہے اور کہتے ہین نہ معلوم وہ کون بادشاہ ہے کہ جسکی بادشاہ نے خوشامد کی ہے اور اپنے ہمراہ لیکر یہان تشریف لائے ہین ہمکو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ جو بادشاہ تخت پر برابر بیٹھا ہوا تھا یہی ہے ہر ایک اپنی اپنی کہ رہا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ ادھر وزیر نے سب کو بڑی عزت و آبرو سے لا کر دربار مین اتارا سب داخل دربار ہوئے داخلے کی نوبتین فیر ہوئین نقارخانون مین حکم پہونچا نقارے بجے یہان دربار آراستہ ہوا سب اپنے اپنے قاعدے اور قرینے سے بیٹھے حاضر دربار ہوئے عزیزان دلدار شاہ بھی آئے خوب دربار آراستہ ہوا بس جب سب حاضر دربار ہو چکے اسوقت دلدار شاہ نے ان لوگون کی طرف منھ کر کے جو کہ امیران شہر و رئیسان شہر اس دربار مین تھے اور جو سردار یہان براے حفاظت شہر رہتے تھے اور اپنے وزیرون و عزیزون کی طرف منھ کر کے تمام واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا اور شداد شاہ کا مقابلہ کرنا اسکا مارا جانا شاہزادہ کا قلعہ کشور سیہ پر آنا شداد شاہ کی کمک کرنا بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کا زیر کرنا اسکا دین اسلام قبول کرنا شداد شاہ کی مکاری سب حال اہل دربار کو کہ سنایا اور کہا کہ جن صاحب کو یہ امر ناگوار ہو کہ ہم دین اسلام نہ قبول کرینگے نہ اس شہریار کی اطاعت کرینگے خواہ وہ میرا عزیز ہو خواہ یگانہ خواہ بیگانہ خواہ ملازم خواہ غیر ملازم وہ ابھی میرے دربار سے چلا جائے اور میرے شہر مین نہ رہے جلا وطنی اختیار کرے مین اپنے شہر مین اسکا رہنا نہین چاہتا ہون اور جسکو یہ امر منظور ہو وہ شوق سے رہے اسکا گھر ہے اس سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کی جائیگی یہ کہکر بہت سے کلمے وحدانیت خدا مین جو زبان شاہزادے سے سنے تھے بیان کیے سب نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ الناس علی دین ملوکہم ہم سب نے دین اسلام قبول کیا اور شہریار کے کہنے پر عمل کیا اور اس شہریار کی اطاعت کی جسکی آپ نے اطاعت کی اور ہر طرح کا امتحان کر لیا اور اس دین کو پہچانا ہماری کیا مجال ہے جو انکار کرین بس یہ جو سب نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیر کیا ہے سب کلمہ پڑھو اور اس شہریار کے قدم چومو کہ جسکے سبب سے یہ سعادت نصیب ہوئی یہ سننا تھا کہ ہر ایک نے شاہزادے کے قدم چومے اور کلمہ پڑھا راوی کہتا ہے کہ اسیوقت سب اہل دربار و عزیزان و سرداران دلدار شاہ و امیران شہر صدق دل سے مسلمان ہوئے یہ خبر اسیوقت تمام شہر مین مشہور ہو گئی کہ بادشاہ نے زمرد پرستی سے توبہ کی دین اسلام قبول کر لیا مع کل لشکر کے اور سرداروں و عزیزون کے اور امیران شہر نے بھی جو کہ دربار مین موجود تھے سنا گیا ہے وہ جو جوان خورشید مثال مرکب پر سوار آگے آگے لشکر کے تھا انسے پہلے بیدار شاہ و سپہ سالاران بیدار شاہ کو زیر کیا شداد نے مکر کر کے اسیر کیا بادشاہ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوا بادشاہ نے قتل کا حکم دیا

شاہزادہ خسرو نے آکر بچایا مقابلہ کیا مع اپنے سپہ سالار کے زیر ہوا وہ غالب آیا بس وہ جو ان خدا پرست تھا سب نے اُسکی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا شداد شاہ نے انکار کیا مقابلہ ہوا وہ مارا گیا اُسکا لشکر جو باقی رہا وہ بھی مسلمان ہوا بس بادشاہ یہان لیکر آیا سب شہر کو مسلمان کرنے کے لیے اگر بادشاہ ہمسے اِس امر کی خواہش کرینگے تو ہم ضرور دین اسلام قبول کرینگے راوی کہتا ہی کہ ہر طرف شہر مین یہی غوغا مچا ہوا ہی اور چرچا ہو رہا ہی کوئی کہتا ہی کہ بادشاہ نے سب کو جو در دولت پر سہ پہر کو طلب کیا ہی اور حکم دیا ہی کہ ہم کوئی حکم تازہ سنائینگے تو معلوم ہوتا ہی یہی حکم سنائینگے بس ہمنے ابھی سے دین اسلام قبول کیا ہم اپنے بادشاہ کے حکم سے سرتابی نکرینگے کیونکہ ہمکو اِس بادشاہ کے عہد حکومت مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی نہ کوئی ظلم ہمپر ہوا ہمکو ایسا بادشاہ کہان ملیگا یہی اہل لشکر کا قول ہی بیرون دربار شہر مین تو یہ چرچے ہو رہے ہین وہان دربار مین ناچ دگانا شروع ہوا طائفون کو انعام ملنے لگا ہر طرف ایک خوشی کا ہنگامہ ہی بیرون شہر لشکر شاہزادہ و لشکر بیدار شاہ و لشکر دلدار شاہ جو کہ مسلمان ہوا ہی بحکم شاہزادہ فروکش ہوا سب خیمے و بارگاہین وغیرہ اُسی طور سے ار ابون پر بار رہنے دیے کہ کل تو یہانسے کوچ ہوگا صرف چند خیمے وغیرہ براے ضرورت برپا کر لیے ہین دو ایک سودے والے کہ جسکی ضرورت زیادہ تھی دوکانین آراستہ کر کے بیٹھ گئے ہین بس یہان تو یہ بند و بست ہی وہان سہ پہر تک دربار آراستہ رہا ناچ گانا ہوا کیا جب خاصہ کا وقت آیا سب نے خاصہ نوش کیا دربار آراستہ تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کیا کہ سب اہل شہر در دولت پر حاضر ہین بس دلدار شاہ مع کل اہل دربار و بیدار شاہ و شاہزادے و کل سردار شاہزادے و بیدار شاہ کے بیرون دربار آیا دیکھا لاکھون آدمیون کا مجمع ہی تمام شہر آگیا ہی کل زن و مرد جمع ہین بس دلدار شاہ نے جسطور سے اہل دربار سے بیان کیا تھا اُسی طور سے اہل شہر سے بھی کہا سب نے وہی جوابدیا کہ جو اہل دربار نے جوابدیا تھا خلاصہ یہ کہ طول سے کیا حاصل کل اہل شہر مع ساحر و غیر ساحر کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے اور از سر صدق دین اسلام قبول کیا بادشاہ نے اِن سب کو رخصت کیا کوتوال شہر کو طلب کر کے اُسیوقت حکم دیا کہ تمام شہر کے دیر و بتکدے منہدم کراؤ اور داروغۂ عمارت کو حکم دیا کہ مسجدون کی بناڈالو یہ حکم دیکر پھر دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا وزیر سے کہا کہ تمکو جو مین تعلیم کرون اُسکے موافق کاربند ہونا اُسنے عرض کیا بہت خوب دلدار شاہ نے کہا کہ مین تو اِس شہریار کے ہمراہ براے جہاد و کفار کشی کے جاتا ہون تاکہ اپنی عقبیٰ درست کرون تم میری طرف سے یہان حکومت کرو یہان ایک لاکھ سپاہ براے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہون اور چند سردار اور باقی سب کو ہمراہ لے جاؤنگا مگر چند امرون کا خیال رہے اول تو جب کوئی غنیم تمپر لشکر کشی کرے ہمکو فوراً خبر کرنا ہم جہان ہونگے اُسکا بند و بست کرینگے دوسرے عدل و انصاف سے کام لینا رعایا پر ظلم و ستم نہ کرنا مظلوم کی دادرسی کرنا ظالم کو سزا دینا تیسرے دین اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرنا مدرسے تعمیر کر کے اُسمین دین اسلام کی تعلیم کرانا و مسجد و مدرسون کی تعمیر کی کوشش کرنا بہت جلد اِسکا بند و بست ہو اور گز و سکہ بنام شہنشاہ دارا ابن جمشید جاری کرنا ان باتون مین فرق نہو وزیر نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر دلدار شاہ نے طریقۂ دین اسلام جو شاہزادے نے تعلیم فرمائے تھے وزیر کو تعلیم سکیے اور چند کتابین دین اسلام کی وزیر کو دین کہ اِسکو طبع کرا کے اِسکی تعلیم سب اہل شہر کو کیجائے جب دلدار شاہ یہ سب بند و بست کر چکا پھر ناچ و رنگ ہونے لگا

راوی کہتا ہی کہ دو دن اور ایک رات خوب جلسہ آراستہ رہا دوسرے دن بوقت سہ پہر بس دلدار شاہ
سب اپنے عزیزون و ناموس وغیرہ سے رخصت ہوکر ہمراہ شاہزادے کے کل لشکر لیکر بیرون شہر
آیا سب اہل شہر و عزیزان دلدار شاہ و وزیر بیرون شہر تک پہونچانے آئے یہان لشکر شاہزادے
کا تیار تھا بس شاہزادہ اُس لشکر کو ہمراہ لیکر طرف قلعۂ کشوریہ کے روانہ ہوا یہان وزیر نے
بموجب حکم دلدار شاہ کے سب بندوبست کیا جیسا کہ حکم دیا تھا کوتوال نے دیر و بتکدے
منہدم کرا دیے داروغۂ عمارت نے بنا مسجد کی ڈالدی یہان بموجب حکم دلدار شاہ انتظام ہونے
لگا اسکے تحریر کی کوئی ضرورت نہیں ہی اب راوی شاہزادے کو طرف قلعۂ کشوریہ کے روان
رکھتا ہی اور کچھ حال دوسرا تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال عیار شداد شاہ و قلعۂ کشوریہ و مقہور کا سماعت فرمائیے

بس راوی بیان کرتا ہی کہ جب شداد شاہ مارا گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے اور سب لشکر نے
اطاعت شاہزادے کی کی اور دین اسلام قبول کیا بس اسکا عیار بھی کہ جسکا نام فریب ہوا اُسنے
جو یہ حال دیکھا مع اپنے شاگردون کے اُسیوقت یہانسے بھاگا کہ جب شاہزادے نے مقہور
کو طرف قلعۂ کشوریہ کے مع پچاس ہزار سپاہ کے روانہ کیا تھا یہ مکار و دغاباز اِس خیال سے
یہان سے بھاگا کہ جا کر اہل قلعہ و وزیر کو اِس حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ کچھ تدبیر کرین ایسا نہو کہ
وہ لوگ غافل ہون مقہور پہونچ جائے اور قلعہ پر قبضہ کر لے تو بڑی خرابی ہو بس یہ مرتد اُس
راہ ہی مع اپنے شاگردون کے بھاگ کر یہ داروی کرکے دوسرے دروازے سے داخل قلعہ
ہوا اور وزیر کے پاس آکر کلاہ سر پر سے پھینکدی اور رو رو کر کہا کہ غضب ہو گیا کہ بادشاہ مارا
گیا ہاتھ سے بیدار شاہ کے سب نے اطاعت اُس جوان خدا پرست کی کی اور دین اسلام
قبول کیا اے وزیر اعظم ہوشیار رہو جائیے مقہور سپہ سالار بیدار شاہ بحکم اُس جوان کے
لشکر لیکر آتا ہی قلعہ پر قبضہ کرنے کو مین اِسی سبب سے وہان سے بھاگا کہ آپکو خبر کردون کہ یہ
واقعہ گذرا ہے یہ سنکر وزیر نے کہا کہ اے مہتر جی کیا یہ سب لوگ رہا ہو گئے یہ سب
کیونکر رہا ہوئے کیا واقعہ گذرا تب اُس عیار نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ یہ واقعہ
گذرا اِس سبب سے سب خدا پرست رہا ہوئے غضب ہو گیا کہ دلدار شاہ مع اپنے فرزند
و سپہ سالار و لشکر کے خدا پرست ہو گیا اِس سبب سے بادشاہ مارا گیا وزیر نے یہ سنکے کہا
کہ اے مہتر تم پریشان نہو اطمینان رکھو مین خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اگر مقہور آتا ہی تو آنے دیے
اُسکی کیا طاقت کہ جو قلعے کی جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکے وہ گولہ مارونگا کہ اُسکو تھمنا محال ہوگا مین تو
زمرد پرستی نہ ترک کرونگا مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ نہ تو کوئی فرزند بادشاہ کا ہی نہ دختر کہ جسکو بادشاہ
کرین اور ہم سب اُسکی اطاعت کرین کیونکہ کوئی تو اپنا مالک و آقا ہو خداوند زمرد نے ایک
فرزند بادشاہ کو نہایت حسین و خوبصورت صاحب طاقت و قوت دیا تھا وہ شکار گاہ سے
غائب ہو گیا پھر لاکھ تلاش کیا نہ ملا ایک دختر تھی کہ اُسکا بھی حسن مین مثل و نظیر نہ تھا ماہ کشور نام
کہلاتی تھی کاش وہ ہی اِسوقت ہوتی اُسی کو تخت پر بٹھاتے ہم سب اُسکی اطاعت کرتے
مگر جب وہ جوان ہوئی لائق شادی و بیاہ کے اُسکو کوئی بام پر سے اُڑا لیگیا نہ معلوم

دیو لیگیا یا کوئی پری زاد جسکے غم و الم مین بادشاہ ہمیشہ گریان رہتے تھے پھر اسدن سے نہ کوئی دختر ہوئی
نہ فرزند اب کسکو نہ کم تھا۔ وارث تاج و تخت کرین آیہ مہتہ تمکو یہ حال معلوم ہی اب کیا تدبیر کرین
فریب عیار نے جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ خود حکومت فرمایے تخت پر قدم رکھیے
تاج سر پر رکھیے سب اہل لشکر و اہل قلعہ پر اپنا حکم جاری فرمایے کیونکہ جب کوئی حقدار و وارث
تخت و تاج نہین ہی تو پھر کیا کیا جائے اگر کوئی ہوتا اُسکی موجودگی مین آپ ایسی حرکت کرتے تو
اُس حالت مین سب آپکی اطاعت سے سرتابی کرتے اور آپکی بدنامی کا سبب تھا دوسرے بادشاہ
جبکہ آپکی زندگی مین آپکو بادشاہ کر گئے پھر کیا ضرورت ہی کہ آپ اِس امر سے دست بردار ہون
کوئی اعتراض نہ کریگا اگر اُنکی زندگی مین آپ خودسری کرتے تو مقام اعتراض تھا یہ جو عیار نے
کہا وزیر نے جواب دیا کہ تو نے راے تو خوب دی بس اُسوقت وزیر نے سب اہل قلعہ و اہل لشکر
و سرداروں کو طلب کیا جب سب جمع ہو گئے سب حال جو کچھ زبانی عیار کے سُنا تھا بیان
کیا اور شداد کا قتل ہونا اور یہ بھی کہا کہ آپ لوگون پر بخوبی ظاہر ہے کہ کوئی وارث تاج و تخت
نہین ہے نہ کوئی فرزند ہی کہ جسکو تخت پر بٹھا کر اُسکی اطاعت کرین نہ کوئی دختر شاہ ہی کہ وہ بجاے
باپ کے حکومت کرے پھر ایسی حالت مین کیا کیا جائے ایک شخص ایسا ضرور درکار ہی کہ جو حاکم
ہو اور سب اُسکے محکوم ہون تو پورے طور سے بندوبست ہوگا اور حریف لشکر لیکر چل چکا ہی عنقریب
آتا ہی بس قلعہ کا بھی بچانا یہ ضرور ہی ایسی حالت مین کیا تدبیر کیجاے سب نے ایک زبان ہو کر
کہا کہ ہم جان نثاری و سرفروشی کو موجود ہین آپ مقابلہ کرین مگر قلعہ بند ہو کر وہ تو ہین قلعہ پر سے
مارین گے کہ حریف پریشان ہو جائیگا یہ ہم سے نہوگا کہ ہم اطاعت اہل اسلام کرین اور زمرد پرستی
ترک کرین جان سے جانا گوارا ہی مگر دین اسلام قبول کرنا گوارا نہین ہی وزیر نے کہا کہ یہ وہی
مقہور ہی سپہ سالار بیدار شاہ جسنے بادشاہ مرحوم کے زمانہ مین گولون کو رد کر کے لب خندق
دم لیا تھا قلعہ لے لیا تھا مگر اِس جوان خداپرست نے آکر بچا لیا کاش یہ جوان نہ آتا بیدار
شاد کا قبضہ ہو جاتا تو بہتر تھا ای بھائیون اب پھر وہی مقہور اُس جوان کی طرف سے آتا ہی
وہی واقعہ پھر ہوگا سب نے کہا وہ اور وقت تھا اُسوقت بھائی بھائی مقابلہ کر رہا تھا ہم لوگون
کو دخل دینے کا موقع نہ تھا جیسا حکم ہوا دیا کیا اب ہمکو کوئی پروا نہین ہی مقہور تو انسان ہی
اگر دیو بھی قلعہ پر آئے تو ہم اندر قلعہ کے نہ آنے دین اور بابت بادشاہ ہونے کے جو آپنے
کہا کہ واقعی یہ امر تو ظاہر ہی کہ شاہ مرحوم کی اولاد کوئی نہین ہی جو بادشاہ کی جائے بس آپ ہم سب کے
بادشاہ بنیے اور تخت حکومت پر بیٹھیے ہم مثل خادمون و چاکرون کے آپکی خدمت کرین گے اور
ہمیشہ کرتے چلے آئے آپ ہمیشہ وقت حاکم رہے حالت وزارت مین بھی حاکم تھے اب بھی
حاکم ہین سواے آپ کے اِس مرتبہ کے لائق کوئی نہین ہی اور کوئی اعتراض آپ پر نہین کر سکتا ہی
یہ کہکر نہین کلمے اِن سب نے بھی کہے اور وزیر شداد کو تخت پر بٹھایا سب نے نذرین دین
اُسوقت سے وزیر شداد کا سکہ جاری ہوا اُسکے نام کی دوہائی دی جانے لگی بس جب اُسکو
اِن سب کامون سے فرصت ہوئی اُسنے سب اہل قلعہ و اہل لشکر و سردارون سے کہا کہ اگر
آپ نے مجکو بادشاہ کیا ہی اور یہ امرا اپنے دل سے قرار دیا ہی کہ جان جائے مگر زمرد پرستی
ترک نہ کرین گے حریف کو قلعہ تک نہ آنے دین گے بس اپنی قول پر ثابت قدم رہیگا

اور اس معرکہ مین جان لڑا دیجیئے گا مین آپ سے بہر صورت مقابلہ کرتا ہون سب نے اقرار کیا اور
مہر زمرد کی قسم کھائی کتاب احکام زمرد جو کہ اُنکے دین و مذہب مین معاذ اللہ بجائے کلام خدا
کے تھی اُسکو اُٹھا کر ہر ایک نے قسم کھائی بس جب ہر طرح سے وزیر کا اطمینان ہو گیا تب
سب لشکر اور سرداروں کو لیکر ہر مقام پر آیا اپنے طریقہ سے قلعہ کو آراستہ کیا جہان دس سوار
تھے وہان بیس جوان بس تھے وہان چالیس مقرر کیے اسی طور سے پیدل اور اسی طور سے
توپوں کا بند و بست کیا ہر برج و فصیل کو خوب آراستہ کیا کئی برس کا غلہ قلعہ مین بھر لیا پل تختہ
اُٹھا لیا خندق کو پانی سے لبریز کر دیا آمد و رفت اہل قلعہ کی بند کر دی بس ہر وقت گولنداز
بس اپنے اپنے کام پر رہتے ہین یہ مرتد دن رات فصیل قلعہ پر بیٹھا رہتا ہی اُسی مقام پر
دربار کرتا ہی اس طور سے اسنے قلعہ کا بند و بست کیا ہی راوی کہتا ہی کہ زوجۂ شداد کہ جو کہ ایک
زن باعصمت و پارسا تھی واقعی بہت حسین و خوبصورت تھی اُس پاکدامن کا نام ماہرو بانو
تھا اُسکو ایک زمانہ سے طرف دین اسلام کے میلان تھا مگر بسبب خوف شوہر کے کچھ کہہ نہ سکتی
تھی اِسی عورت نیک و باعصمت کے بطن سے ایک فرزند کہ جسکا نام احمر تاج گیر تھا پیدا ہوا
تھا جو کہ نہایت حسین و خوبصورت و صاحب زور و طاقت تھا اکثر اُسنے شیر کو شمشیر سے ہلاک کیا
رستم قلعہ کشور یہ کہلاتا تھا شکار دوست بہت تھا ہمیشہ مشغول سیر و شکار رہتا تھا جبکہ اُسکا
سن کوئی پندرہ برس کا ہوا تھا تو ایک دن شکار کے لیے صحرا کو گیا تھا ایک ہرن کے تعاقب مین
مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ ہرن اُسکو لگا کر لیگیا تھا پھر اُسدن سے اُسکا پتہ نہ لگا کہ کیا ہو گیا شداد
بہت عزیز رکھتا تھا جب اُسکو اس حال کی خبر ہوئی بہت تلاش کرایا اور بہت فکر کی مگر وہ نہ ملا
برسون شداد اُسکے غم مین مبتلا رہا محل سے باہر نہ نکلا ماں کا برا حال ہوا اُسی زمانہ مین ایک دختر
پیدا ہوئی تھی جو کہ بالکل مشابہ اپنے بھائی کے تھی اور حسن مین بے نظیر ماہ منیر تھی بس اُسکا نام
شداد نے احمر بانو رکھا تھا اور سب ماہ کشوری بھی کہتے تھے اُس دختر کے سبب سے
وہ جو رنج و غم شداد اور اُسکی زوجہ کو تھا برطرف ہو گیا تھا اب شداد حکومت کرنے لگا تھا
دن رات راحت و خوشی سے بسر ہوتی تھی راوی کہتا ہی کہ جبکہ وہ ماہ چہاردہ کمال کو پہونچی تھی
اور اُسکا حسن عالم گیر ہوا تھا شہرۂ آفاق ہوئی تب ایک دن لب بام شب ماہ مین مسہری پر
سو رہی تھی کہ ایک ساحر کا اُدھر سے گذر ہوا کہ جو کہ رہنے والا تھا طلسم نور آگین کا وہ اُس
ماہ پارہ کو دیکھکر عاشق ہو گیا تھا اور اُٹھا کر اُسی شب کو طلسم مین لیگیا تھا جب صبح ہوئی اور
خواصون وغیرہ نے اُسکو نہ پایا تو شداد شاہ اُسکی زوجہ سے خبر کی بہت تلاش کیا پتہ نہ
چلا یہ دونون بہت بیقرار ہوئے اور بہت دنون تک روپا کیے سیاہ پوش رہے چنانچہ
اُسدن سے زوجۂ شداد نے قسم کھائی تھی کہ مین اب اپنے شوہر کے پاس نہ سویا کرونگی
وہ تو امر دنیوی سے تائب ہو گئی تھی لاکھ لاکھ شداد نے قصد کیا کہ مین اپنی زوجہ سے مباشرت
کرون مگر اس زن نیک نے نہ قبول کیا بس اسی سبب سے کوئی اور فرزند یا دختر نہ پیدا ہوئی
گو شداد نے بہت سی عورتین کین مگر کسی سے اولاد نہین ہوئی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ جملہ
اِسلیے تحریر کیا کہ ان دونون کا ذکر آگے تحریر ہوگا طلسم نور آگین مین جبکہ طلسم فتح ہوگا
اور دختر شداد سے شاہزادے کا عقد ہوگا اِس ماہ کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوگا

جو کہ بہت بہادر اور جری ہوگا اور خوب خوب کفار سے لڑیگا اور کئی طلسم فتح کریگا بس اسلیے یہ حال تحریر ہوا کہ تاکہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ اسکا تو کسی مقام پر ذکر نہین ہوا تھا یہ دونون کہان سے پیدا ہوسگئے جبکہ قلعہ کشوریہ پر مقابلہ ہوا تھا اُسوقت بھی یہ حال نہین تحریر ہوا تھا اب کیون تحریر ہوا بس اس غرض سے مختصر طور سے تحریر کردیا آئندہ اُنکے حالات تحریر ہونگے آمدم برسر مطلب بس جب زوجۂ شداد جو کہ زن نیک و پارسا تھی اُسکو یہ خبر ہوئی کہ میرا شوہر مارا گیا اور اُسنے مکر کیا تھا اُسکی سزا ملی اول سے آخر تک اُسنے سب حال سُنا اور یہ بھی سُنا کہ لاکھ لاکھ اُس سے کہا گیا کہ تو دین اسلام قبول کرلے اُسنے نہ مانا آخر کو قتل ہوا اب وزیر بادشاہ ہوا ہی اور قلعہ کا بندوبست کیا ہی وہ خداپرست لشکر لیکر اِدھر کو آتا ہی چونکہ اول سے اسکو میلان طرف دین اسلام کے تھا اِسنے شوہر کے مرنے کا صدمہ بہت کیا مگر جب یہ معلوم ہوا کہ اُسنے دین اسلام قبول نہ کیا اِس سبب سے قتل ہوا تو وہ صدمہ برطرف ہوگیا اور شکر کیا کہ مین نے ایک کافر کی صحبت سے نجات پائی کہ جسکے سبب سے مین اپنے راز دل کو ظاہر نہین کرسکتی تھی مگر یہ سنکے اور زیادہ رنج ہوا کہ وزیر نے حکومت قلعہ پر قبضہ کرلیا وہ مرتد آمادۂ فساد ہی وہ جو خوشی ہوئی تھی کہ اب خداپرست یہان آمینگے سب اہل قلعہ مسلمان ہونگے یہان اہل اسلام کا سکہ جاری ہوگا مین بھی اپنا دین ترک کرکے اسلام اختیار کرونگی اِس خبر کے سننے سے کہ وزیر آمادۂ فساد ہی بہت بڑا صدمہ ہوا مگر خاموش ہو رہی دل مین دعا کرلی تھی کہ اپنے مسلمانون کے واسطے ایسا کر کہ یہان بھی تیری بندگی کرنے والون کا قبضہ ہوجائے تاکہ یہ تیری تازہ کنیز اِس گمراہی سے نکلے ماہرو بانو زوجۂ شداد نے وزیر نمک حرام کو در محل پر طلب کیا یہ نطفۂ حرام بڑے تزک و حشم سے آیا خبر ہوئی کہ بادشاہ جو کہ سابق مین وزیر تھا اب حاکم قلعہ ہی تشریف لایا ہی بموجب حکم سرکار ملکہ نے پردہ کرکے اندر طلب کیا یہ مرتد ولدالزنا محل مین آیا پردہ کے اُدھر بیٹھا ملکہ نے فرمایا کہ اے وزیر تمکو حکومت مبارک ہو مگر مجکو تمسے رنج اِس امر کا ہی کہ تمنے ہمسے صلاح بھی نہ کی اور جو چاہا وہ کیا تمکو لازم یہ تھا کہ ہمسے تو رائے لی ہوتی کیونکہ مین شاہ مرحوم کی زوجہ تھی گو یہ امر تھا کہ مین اسوقت سوا اِس تدبیر کے کہ جو تمنے کی ہی اور کوئی تدبیر نہ کرتی تم ہی کو مین بادشاہ کرتی مگر میری رائے پر منحصر تھی کیونکہ اب اِس تخت و تاج و ملک کی مین مالک تھی اگر میری دختر یا فرزند زندہ ہوتا وہ مالک ہوتا وہ تو ناپید ہوگئے پیدا ہوکے خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا مگر مقام افسوس ہی کہ مالک کے ہوتے تمنے یہ خودسری اختیار کی خیر جو کچھ کیا خوب کیا اسکی کوئی شکایت نہین ہی اُس بدانجام نمک حرام نے یہ جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم مجھ سے خطا تو ضرور ہوئی کہ بدون آپکی رائے کے یہ کام کیا مگر اِس خیال سے کہ اول تو آپ عورت ہین آپ سے کیا رائے لون دوسرے آجکل آپ خود اپنے آلام مین مبتلا ہین صدمہ شوہر کا ہی کہ جو کہ زینت پہلو تھا وہ مارا گیا بس ان خیالات سے آپ کیا رائے دینگی مین نے یہ کام کرلیا اور خیال اپنے دل مین کرلیا کہ جب ان سب کامون سے سرکار کو فراغت ہولیگی اور رنج و صدمہ کم ہوجائیگا معافی طلب کرلونگا حضور مین اُسی طور سے آپکا خادم و غلام ہون کبھی حکم سرکار سے سرتابی نہ کرونگا سرکار اطمینان رکھین یہ امر بھی مین نے ایک سبب سے اور جلدی مین قبول کیا مین کوئی اسدن کا خواستگار نہ تھا کہ

بادشاہ قتل ہوں اور میں اُنکے مقام پر حکومت کروں یہ میری خواہش نہ تھی مگر کیا کرتا کہ سب داروں
واہل قلعہ کی یہی راے ہوئی اِسکا سبب یہ تھا کہ خبر آئی تھی کہ وہ خداپرست اِس طرف لشکر لیکر
آتا ہی بس اگر کوئی بادشاہ نہوتا تو بدانتظامی ہوتی اور قلعہ ہاتھ سے نکل جاتا اور کون اُنسے لڑتا
بس مین نے یہ سب باتین خیال کرکے قبول کرلیا بعد اِن سب قصون کے فیصل ہونے کی حکومت
آپ کے نام کیجائیگی مین بطور نائب سرکار کے کام کرونگا کیونکہ یہ حق آپکا ہی بندہ تو ملازم سرکار ہی
ملکہ نے جوابدیا کہ مجکو حکومت کرکے کیا کرنا ہی بس مجکو اِسقدر کافی ہی کہ مین اپنی اوقات بسری کرلون سو
میرے پاس بہت کچھ ہی یہ حکومت تمکو مبارک رہے مگر تم مجکو ایک اور بات کا جواب دو
تم جو براے مقابلہ اہل اِسلام مستعد ہوے ہو اور قلعے کو تمنے آراستہ کیا ہی تو اِسکا انجام بھی
سوچ لیا ہی تم اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہو کہ جبکہ بیدارشاہ نے لشکر کشی تھی تو کسقدر شاہ مرحوم
نے کوشش کی تھی کہ قلعہ ہاتھ سے نہ جاے اُسپر بیدارشاہ کا سپہ سالار گولون کو ردکر کے
قریب خندق آگیا اُس جوان خداپرست نے آکر تم سب کی جان بچائی تم سب پر احسان کیا
بیدارشاہ کے سپہ سالارون کو زیر کیا اُسکے لشکر کو شکست دی اُسنے اپنا دین ترک کرکے
اور زیر ہوکر دین اسلام اور اُس جوان کی غلامی اختیار کی خیر ہمارے بادشاہ نے اُس احسان
کا اُس جوان سے یہ عوض کیا کہ اُسکے ساتھ مکر کیا اور اسیر کرکے اُسکو مع اُسکے سردارون
کے اُسکے لشکر پر شبخون مارا اور اُسکی قید لیکر پاس دلدارشاہ کے گئے اِس خیال سے
کہ دلدارشاہ اِن سب کو قتل کرے موافق اُنکے خیال کے دلدارشاہ نے حکم قتل
دیا مگر اُن سب کی زندگی باقی تھی دوسرا سبب پیدا ہوا کہ وہ رہا ہوے خود دلدارشاہ
اور اُسکا فرزند خسرو شیردل وسپہ سالار قہرمان پنجہ گیر مسلمان ہوے اور اطاعت کی مع
لشکر کے ہمارے بادشاہ سے بھی کہا اُنھون نے قبول نہ کیا آخر اِس سرکشی اور محسن کشی
کی سزا پائی ہاتھ جان سے دھو بیٹھے مارے گئے بس جبکہ اتنے بڑے بڑے بادشاہ
کہ جو دولاکھ اور تین لاکھ سے آئے تھے اُس جوان سے مقابلہ نہ کرسکے اور شاہ مرحوم یعنے
میرا شوہر نہ لڑسکا تو تم اتنی فوج قلیل سے کیونکر مقابلہ کروگے بیکار بندگان خدا کی جانین
برباد ہونگی اور کچھ نہوگا میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اطاعت کرلو یہ جو ملکہ نے کہا وزیر
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا سب بجا اور درست ہی مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہی
کہ اپنا دین ومذہب ترک کرین خداے نادیدہ کو جسکو دیکھا نہین ہی اُسکی بندگی کرین یہ
تو کبھی نہوگا چاہے جان جاے چاہے رہے اور اب اِس قلعے کا لینا غیرممکن ہی وہ زمانہ
گذر گیا کہ مقہور گولون کو رد کرکے خندق پر پہونچ گیا اب وقت نہین ہی ایسے گولے
مارونگا کہ حریف کو دم لینا دشوار ہوجائیگا برسون تو یہ قلعہ فتح نہوگا مین نے خوب بندوبست
کیا ہی آپ اطمینان رکھیے ملکہ نے کہا کہ مجکو یقین نہین آتا ہی میرے نزدیک تو یہی بہتر
معلوم ہوتا ہی کہ اطاعت کرلو دین اسلام قبول کرو یہ مذہب ترک کرو اِسی مین بہتری ہی
ورنہ یاد رکھو کہ خرابی ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہی اُس بدانجام نطفۂ حرام نے جوابدیا کہ ملکۂ عالم
یہ نفرمائیے اپنے دین ومذہب کو قائم رکھیے خلاف نہ فرمائیے دیکھیے خداوند کو ناگوار
نہو کوئی کلمہ شان مین خداوند کے نہ فرمائیے ایسا نہو کہ وہ اپنا عذاب نازل کرین ملکہ

نے کہا کہ وہ کیا عذاب نازل کرے گا وہ خود تو خداپرستون کے ہاتھ سے بھاگا بھاگا
پھرا اور اُنکا کچھ نہ کر سکا یہ کہکر چند کلمے سخت شان مین زردشت کے کہا یہ کلمات سخت
اُس نمک حرام کو ناگوار گذرے مگر اس خیال سے کہ اگر کسی قسم کی بدعنوانی ملکہ کے ساتھ
کرتا ہون تو سب اہل قلعہ و اہل لشکر بگڑ جائینگے کیونکہ ابھی میری حکومت پورے
طور سے قائم نہین ہوئی ہی اور یہ سب بعد بادشاہ کی اسکی سب اطاعت کر لین سے
تو بڑی خرابی ہوگی غیر لہذا اس مہر کرے بلبلا جائیگا اگر اس فحبہ کی بوٹیان کاٹ کر
زاغ و زغن کو نہ دین تو اپنا نام نہ رکھونگا یہ مرتد ہو گئی ہی خداوند کو برا کہتی ہی راوی کہتا ہی کہ وہ
نطفۂ حرام زبان سے بہم ہوکر چلا آیا پھر کچھ جواب نہ دیا صرف اس خیال سے کہ ایسا
نہو کہ ملکہ کچھ فساد کرے بلکہ یہ کہا کہ اے ملکہ مین سردارون و اہل لشکر سے جا کر صلاح کرتا
ہون اور آپکا قول اُنسے بیان کرتا ہون اُنکو سمجھا بجھا کر اس امر پر راضی کرتا ہون میرے
اور آپ کے راضی ہونے پر یہ امر نہین ہوگا جبتک کہ وہ لوگ نہ راضی ہون اگر مین یہ ظاہر
کرونگا کہ ملکہ یہ فرماتی ہین کہ دین اسلام قبول کرلو اور میری بھی راے ہی تو سب ابھی
بگڑ جائینگے مجھکو اور آپکو اسیر کرلینگے تو بڑی خرابی ہوگی یہ کام تدبیر سے
ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جہانتک ہوسکے اسمین کوشش کرنا بس یہ زبان سے ملکہ کو
اپنے دل مین برا بھلا کہتا ہوا اُٹھا اور باہر آکر سب سردارون سے کہا کہ ملکہ نے اسوقت
مجکو طلب کیا تھا مین جو گیا تو بہت سخت و سست کہا مین نے کسی امر کا جواب نہین
دیا سنا آپ لوگون نے ملکہ مرتد ہو گئی ہی کہتی ہی کہ دین اسلام قبول کرلو مین نے تو دین
اسلام قبول کرلیا ہی بس تم لوگ بھی قبول کرلو راوی کہتا ہی کہ اس مکار نے ملکہ سے
یہ بھی کہا تھا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین جسکے ہم ملازم تھے یعنے
شاہ مرحوم کے جب اُسنے دین اسلام قبول نہ کیا جان دیدی ایمان نہ دیا اس راہ مین
ثابت قدم رہے پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم اپنے بادشاہ کی پیروی نہ کرین ملکہ نے جواب دیا
تھا کہ اُسکی سزا پائی مارے گئے اسکے جواب دیا تھا کہ پھر جو کچھ ہو بس اُسنے سب تقریر
سردارون سے بیان کی اور کہا کہ ملکہ کو کچھ رنج و صدمہ نہین ہی بلکہ وہ خوش ہین کہ خوب
ہوا وہ کافر مارا گیا مین نے جو خفیہ طور سے دریافت کہ ملکہ کی خوشی کا سبب کیا ہی تو
معلوم ہوا کہ جب بادشاہ اُن سبکو مقابلہ مین لاے تھے تو ملکہ نے بھی کسی طور سے اُن لوگون کو
دیکھا تھا بس ملکہ کسی خداپرست پر عاشق ہو گئی ہین اُسکے عشق مین اپنا دین بھی
ترک کیا اور ایمان بھی اور بادشاہ کے مرنے سے خوش ہوئین مگر جبتک شہریار
زندہ رہے اُنکے خوف سے ظاہر نہ کرسکین اب اس امر کو ظاہر کیا کہ مین نے دین
اسلام قبول کیا یہ اُس عشق کا سبب ہی اے بھائیو مین تو اسوقت کچھ چاپلوسی کرکے
آیا ہون کیونکہ وہ کہتی تھین کہ اگر وہ قلعہ پر آئینگے تو مین خود دروازے قلعے کا کسی نہ کسی
تدبیر سے کھولدونگی اُنکا قبضہ کرادونگی پس ایسا نہو کہ یہ بادشاہ کی زوجہ ہی اسکا
کہنا اور سننا زیادہ اثر پذیر ہوگا بہتر ہی ہمارے تمہارے کہنے سے یہ اہل
قلعہ کو طلب کرے گی اُنسے کہا اور اپنی کمک کے لیے طلب کرے اور اُن لوگون کو

تا پہنچ دسے تو بڑی خرابی ہو باہم فساد ہو وہ لوگ یہ قصد کرین کہ ہم قلعہ پر اہل اسلام کا
قبضہ کرا دین اور ہم یہ کوشش کرین کہ ہم ان سب کو اسیر کرکے اہل اسلام سے مقابلہ
کرین پس باہم نفاق ہوا اہل اسلام کی بن آئے یہ خیال کرکے مینے اس آگ کو
اس طور سے فرو کیا کہ مین جا کر سردارون سے صلاح کرتا ہون انکو اس بات پر راضی
کرتا ہون ملکہ نے کہا بہتر پس میرے نزدیک مناسب ہے کہ جسقدر ملکہ کے عزیز اس
قلعہ مین موجود ہین ان سب کو طلب کرکے قید کئے لیتا ہون اسکے بعد ملکہ کو بھی نظربند کر لیگا
کیونکہ ملکہ کو نہ ... ان سب کا ہے پس جب اس تدبیر سے فراغت ہو جائیگی اسوقت
تک ان سب کو قید رکھونگا جبتک اہل اسلام کے معرکہ سے فراغت نہین ہولی اسکے
بعد جب ہماری ظفر ہو جائیگی اور اہل اسلام کا خوف جاتا رہیگا تو پہلے ملکہ کو پند ونصیحت
کرین گے اگر مان لیا تو خیر ورنہ اسکو مع اسکے عزیزون کے قتل کرین گے یہ سنکے اس
نمک حرام نے اس طور سے بیان کیے اور ایسی آگ لگائی کہ سب نے جواب دیا کہ جو
آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیجیے ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم ملکہ کو کیا جانین کیونکہ
بادشاہ آپکو اپنی زندگی مین ہم سب پر حاکم کر گئے تھے ہم اس حکم کے پابند ہین اگر ملکہ نے
یہ طریقہ اختیار کیا تو ضرور واجب القتل ہے ابھی قتل فرمائیے چاہیے بعد پس جب
اس نمک حرام بدانجام کو سب سردارون و اہل لشکر و اہل قلعہ کی طرف سے اطمینان
ہو گیا اسنے کیا تدبیر کی کہ جسقدر عزیزان ملکہ اس قلعہ مین تھے سب کو اسوقت طلب کرکے
قید کر لیا اور انکے مکان کے غارت کا حکم دیا اور ملکہ کو بھی مع کنیزون کے اسیر کرکے
قید خانہ مین بھیجدیا اور محل کو لوٹ لیا اگرچہ بعض اہل قلعہ نے کہا کہ یہ کونسی حرکت ہے کہ اپنے
مالک و آقا کی زوجہ اور اسکے عزیزون کے ساتھ یہ کیا حرکت نامناسب ہے تو یہ جواب دیا
کہ ملکہ اور سب عزیز ملکہ مسلمان ہو گئے اور یہ مفسد تھے اس سبب سے اس آگ
کے فرو کرنے کے لیے یہ حرکت کی وہ لوگ خاموش ہو رہے کیونکہ عہد و پیمان
اسکے ساتھ کر چکے تھے اگرچہ اہل قلعہ نے قصد بھی کیا کہ اس وزیر سے اس حرکت
کی پاداش کرین جو کہ ملکہ کے ساتھ کی ہے مگر اس خوف سے کہ سب اہل قلعہ و اہل لشکر
اسکے شریک ہین ہم کیا کر سکتے ہین سوا اسکے جان دینے کے اور کیا ہوگا خاموش ہو گئے اپنے
اپنے دل مین سوچ لیا کہ اسنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہے اسکا عوض ملیگا ملکہ چپ رہی
و عزیزان ملکہ اسیر ہو گئے ملکہ بہت نادم ہوئین کہ مینے یہ کیا حرکت کی جو اسکو
طلب کرکے یہ امر ظاہر کیا دوسرا سبب اسکے دشمنی کا ملکہ سے یہ بھی تھا کہ یہ ایک مدت
سے ملکہ پر عاشق تھا جبکہ شداد زندہ تھا کئی مرتبہ اسنے ملکہ کے پاس پیام بھیجا تھا کہ مین
آپ پر عاشق ہون آپکے ہجر مین مرتا ہون اگر آپ میرا وصل قبول کرین تو مین
بادشاہ کو قتل کرکے آپکو بادشاہ کردون ملکہ نے انکار کیا تھا اور یہ بھی شداد سے
کہدیا تھا شداد نے اس کلام کو ... ملکہ کو جھڑک دیا تھا کہ میرا وزیر ایسا نہین ہے تم تہمت
لیتی ہو اور اس سے جو دریافت کیا تھا تو اسنے خدا اپنے ... قسم کردیا تھا کہ ملکہ نے
پیام میرے پاس بھیجا تھا مینے انکار کیا ... جب شداد کے ...

خبر آئی تھی اُسوقت بھی اِسنے ملکہ کو پیام دیا تھا کہ اتبو بادشاہ نے انتقال کیا اب مجکو قبول فرمائیے ملکہ نے انکار کیا تھا اور ہزاروں گالیان پیام بر کو دین تھین اور اِسکو بھی بس اِسکو یہ بھی امر ناگوار ہوا تھا یہی عداوت تھی اِسنے اِن سب باتون کو جمع کرکے یہ افترا ملکہ پر لیا اور افترا کیون تھا ملکہ نے خود ہی کہا تھا مگر یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ مین مسلمان ہو گئی ہون اِسنے طرز تقریر سے سمجھ لیا تھا یہ افترا تھا کہ ملکہ کسی خدا پرست پر عاشق ہوئی ہی بس اُس عداوت مین ملکہ و عزیزان ملکہ کو اسنے قید کیا اور سب کا مال و اسباب لوٹ لیا کسی نے اِسکے حکم مین دخل نہ دیا سب اِس نمک حرام کے شریک ہو گئے ملکہ کو اسیر ہونے دیا کوئی نہ بولا اِسکو یہی خیال تھا کہ جب اذیت قید ہوگی اُسوقت ملکہ مجکو قبول کر لیگی بس اِسنے ایسے ایسے خیال کرکے یہ ظلم و جور روا رکھا بس اب راوی بیان کرتا ہی کہ قلعے مین تو یہ ظلم و ستم وزیر بدتدبیر کر رہا ہی اور قلعہ کو خوب آراستہ کیا ہی فریبا عیار کی رائے سے یہ کام کرتا ہی اُسکو اپنا وزیر کیا ہی بس یہ تو خوب اپنے نزدیک بند و بست کرکے بیٹھا ہی سہ پہر کا وقت ہی یہ فصیل قلعہ پر دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اِسکا حکم ہی کہ جو ملکہ یا عزیزان ملکہ کی سفارش کریگا مین اُسکو قتل کرونگا یا جہان کہین ملازمان ملکہ و عزیزان ملکہ ملین فوراً اسیر کرکے حاضر کرو اور سب قیدیون کو دونون وقت آب و طعام نہ ملے بلکہ ایک وقت مین بھی ایک جو کی روٹی جسمین برابر کی بھوسی ہو اور گرم پانی ایک آبخورا بس ہر ایک کو یہی کھانا ایک وقت ملا کرے اِس سے زیادہ نہ ملے چاہے قیدی مرجائین راوی کہتا ہی کہ وہ بیچارے طعام لذیذ کے کھانیوالے اُنکو جو یہ کھانا اور آب گرم ملا کسی نے نہ کھایا فاقہ کر رہتے ہین راوی کہتا ہی کہ ملکہ نے رفتہ رفتہ سب اپنے عزیزون کو مسلمان کر لیا تھا یہ سب لوگ مسلمان تھے بظاہر ملکہ کافر تھی مگر باطن مین مسلمان تھی مگر یہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ یہ تکلیف قید گوارا کی اور اف تک نہ کی اور نہ یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہین ملکہ نے یہی ظاہر کیا کہ ہم زمرد پرست ہین اُسپر بھی رہائی نہوئی اُس نمک حرام نے اِس خوف سے اِن سبکو بھی اسیر کیا تھا کہ اگر مین ملکہ پر بدعت کرونگا تو یہ اُسکی شراکت کرینگے بس فساد ہوگا اِس خیال سے اِن سبکو اسیر کیا تھا اور یہ کہتا تھا کہ تم سب نے دین اِسلام اختیار کر لیا ہی یہ اُسکی سزا ہی ہان اِس صورت سے رہائی ہو سکتی ہی کہ ملکہ کو اِس امر پر راضی کرو کہ ملکہ میرے وصل کو قبول کرے اور زمرد پرستی اختیار کرے تو تم بھی رہا ہوگے اور ملکہ بھی سب نے یہی جواب دیا تھا کہ تو اِسی حسرت مین رہیگا یہ آرزو تیری پوری نہوگی اِسنے کہا تھا کہ بس تم بھی رہا نہوگے سب نے کہا تھا کہ کچھ پروا نہین ہی اور سب یہی دعا کر رہے تھے کہ ای خداوند کریم ہمکو اِس ظالم کے پنجہ سے نجات دے بس یہان قیدیون پر یہ تکلیف ہی مگر سب ثابت قدم ہین وہان وہ بالا سے قلعہ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا ہی کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی سب نے دیکھا کہ جب دامن گرد کا تنگا فتہ ہوا تو آگے آگے مقہور گینڈے پر سوار عقب مین پچاس ہزار سواران جرار و اثاثہ بارگاہ کا آگر اُس صحرا مین پہونچا کہ جہان پہلے بیدار شاہ فروکش ہوا تھا بس مقہور سامنے قلعہ کے اُترا لشکر نے کمر کھولی یہ گینڈہ بڑھا کر طرف قلعہ کے چلا جب سامنے قلعہ کے آیا دیکھا کہ قلعہ آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہی خندق پانی سے لبریز ہی پل تختہ اُٹھا ہوا ہی یہ جو طرف قلعہ کے چلا گولہ قلعہ پر سے پڑنے لگا بس مقہور یہ واقعہ دیکھکر اپنے لشکر مین چلا آیا اور اہل لشکر سے کہا کہ یہ لوگ سیاہ قلب ہین پند و نصیحت سے نہ مانینگے جبتک انکو سزا نہ دیجائیگی کل مین قلعہ لیلونگا لشکر مین طبل یورش بجے یہ خبر ہرکارون نے اُسکو پہونچائی کہ مقہور نے طبل

بجو دیا اسکا قصد ہی کہ کل قلعہ پر یورش کرے اُس نمک حرام نے بھی قلعہ پر طبل جنگ بجوایا یہان بھی نقارے
پر چوب پڑی سب کو معلوم ہوا کہ کل قلعہ پر حریف یورش کرے گا سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے کچھ اہل
شہر اپنا مال و اسباب اُٹھانے لگے کہ شاید قلعہ ہاتھ سے نکل جائے اور بھاگین تو مال تو نہ رہ جائے
یہان قلعہ مین تو یہ سامان ہوا ادھر وزیر نے دربار برخاست کیا سب سردار رخصت ہو کر سامان
جنگ مین مصروف ہوئے اُدھر منصور نے بھی طبل یورش بجوا کر کچھ دیر دربار کیا بعد اُسکے برخاست کر کے
اپنے خیمہ مین جا کر آرام پذیر ہوا دونون لشکرون مین رات بھر سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا
یہان تک کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا سپیدہ سحری نے ظہور کیا شہنشاہ کواکب نے شکست
ظلمانی ہاتھ قلعہ مغرب کے مع اپنی فوج کے راہی ہوا خسرو خاور نے قلعہ فلکی پھر اپنا قبضہ کیا یعنی
صبح ہو گئی اُدھر وہ نمک حرام بالاے قلعہ آ کر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے مسلح و مکمل قلعہ کو خوب
آلات حرب و ضرب سے درست کیا ہی حریف کا انتظار ہی یہان منصور اپنے لشکر مین بیدار ہوا
نماز سحر سے فراغت کر کے اپنی فتح و ظفر کی خداوند کریم سے دعا کر کے خیمہ سے باہر آیا سب لشکر طیار
تھا بس سب کا مجرا ہوا بعدہ منصور سب لشکر کو ہمراہ لے کر اور سامان قلعہ گیری اپنے تن پر
آراستہ کر کے میدان جنگ مین آیا زد سے گولون کی الگ کھڑے ہو کر لشکر کی صف بندی کی جب
صف بندی ہو چکی چند سوارون سے کہا کہ تم طرف قلعہ کے رومال ہلاتے ہوئے جاؤ اور اہل قلعہ سے
کہو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو تم ایک مرتبہ دیکھ چکے ہو کہ کیونکر مین نے قلعہ لے لیا تھا اگر شاہزادہ
منع نہ کرتا تو قلعہ پر میرا قبضہ ہو جاتا بس اُسنے آ کر ہم سب کو دین اسلام تلقین کیا راہ راست دکھائی
ہم سب مسلمان ہوئے ہم پر اور ہمارے بادشاہ پر احسان کیا کہ جانین بچائین اُسکا عیوض یہ
دیا کہ اُسکو مکر سے اسیر کیا اُسکے قتل کی تدبیر کی خداوند کریم نے بچایا بس ولدار شاہ بھی
مسلمان ہوا شہزادہ نے اپنے فعل کی سزا پائی بس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو فساد کرو اگر اُس شہریار کی
غلامی اختیار کرو اور دین اسلام ورنہ یاد رکھو کہ ایک دم مین قلعہ لے لونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا
بفضل خدا و اقبال شاہزادہ شامل حال ہی آیندہ تم کو اختیار ہی اور بہت کچھ کلمہ پند و نصیحت کے
ان سے کہکر روانہ کیا وہ سوار رومال ہلاتے ہوئے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے اُس نمک حرام
سے کہا کہ چند سوار رومال ہلاتے ہوئے آتے ہین شاید کوئی پیام لاتے ہین کہا آنے دو ذرا پیام لو
نہین کیا بھیجا ہی قلعہ پر سے گولہ نہ پڑا وہ سوار قریب قلعہ پہونچے اور جو منصور نے کہا تھا سب
بیان کیا اور بہت کچھ کہا اہل قلعہ نے اُسکے جواب مین منصور وغیرہ کو ہزارون گالیان دین اور شاہزادہ
کے شان مین بہت سخت و سست کہا اور کہا کہ اگر قلعہ کی طرف منصور قصد کریگا تو وہ گولہ قلعہ پر سے
برسے گا کہ اُسکا نشان تک نہ ملے گا وہ زمانہ اب نہین ہی کہ گولون کو روک کر کے لب خندق آ جائے اُس مرتد
سے کہنا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر نہ ہم دین اسلام قبول کرینگے نہ اس خداپرست کی اطاعت بس وہ
سوار یہ جواب لے کر واپس آئے اور منصور سے سب حال بیان کیا منصور کو بہت غصہ آیا اہل لشکر نے
کہا کیا حکم ہوتا ہی حملہ کرین منصور نے کہا کہ سنو وہ قلعہ پر ہین اور تم لوگ نیچے اُنکا حربہ تم پر کارگر
ہوگا تمہارا حربہ اُن تک نہ پہونچے گا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ بیکار بندگان خدا کی جان لون یہ
مین جانتا ہون کہ اگر حکم دون تو تم لوگ دریاے آتش مین پھاند پڑو کوئی خوف جان نہ کرو بس کیا ضرور ہی
کہ ایسے بہادرون کو مین فنا کرون مین خود جا کر ابھی قلعہ لیے لیتا ہون تم لوگ اسی مقام پر ٹھہرو

جب مین قلعہ لے لون اور پھاٹک توڑ ڈالون بس اسوقت تم لوگ حملہ کر کے آنا یہ وہی قلعہ ہے کہ جس کو مین
ایک مرتبہ لے چکا ہون اقبال شاہزادہ و فضل خدا سے لے لیتا ہون رعیت بہت مرداریرون و اہل لشکر
نے کہا مگر منصور نے قبول نہ کیا اور سب کو تسکین و اطمینان دے کے گینڈہ کو مہمیز کر کے گرز گران سنگ
[illegible] ہشت پہلو سپر فراخ دامن ہاتھ مین لے کر کہ جسکے سایہ مین خود بھی پوشیدہ ہو جا سکے گلو و زرہ
[illegible] از سر تا پا دریائے آہن مین غوطہ مارے ہوئے سوائے دو آنکھون کے کہ وہ تو کھلی
تھین طرف قلعہ کے چلا گینڈہ کو خوب تیز کیے جاتا ہے جب نصف میدان زد کا طے کیا دیدبانان نے
[illegible] سے کہا کہ منصور خود برائے قلعہ گیری چلا تھا اور نصف میدان زد طے کر چکا ہے قریب قلعہ
پہونچا چاہتا ہے دیدبانون کا کہنا تھا کہ اس [illegible] نے ہوائی اٹھا کر داغی شرارہ بلند ہوا گویا یہی
سلسلہ شر و فساد کا تھا البوکندازون نے توپ و تفنگ کو جھوک کر اب جو آگ ہٹائی صدا سے [illegible] پیدا
ہوئی آسمان دھوئیں کا بند ہو گیا غبار بلند ہوا آگ برسنے لگی توپون آگ اگلنے لگین ہزارہا شور
زار گیر بر پا ہوا گولہ مثل اولے کے برسنے لگا ابر دھوان دھار دھوئین کا چھا گیا تمام عالم تاریک ہو گیا
[illegible] تاریک ہو گیا [illegible] آگ برس رہی تھی غبار بلند تھا بڑے بڑے غار پڑ گئے تھے جب گولہ
گرا غبار بلند ہوا تاریکی چھا گئی تھی مگر منصور گولون کو رد کرتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا [illegible] آتش
[illegible] ورزی کرتا ہوا برابر چلا آتا ہے جب گولہ دہنی طرف آیا یہ مرکب کو مہمیز کر کے بائین طرف
چلا گیا جب بائین طرف آیا دہنی طرف چلا گیا جو سامنے آیا اسکو گرز سے پنجشر [illegible] ایک
طرف کو گیا اس کو جھپٹ دیا اسپ کو اور گینڈہ کو بچاتا ہوا برابر چلا آتا ہے قلعہ [illegible] گولہ برس
رہا ہے مگر اس بہادر کو کچھ خوف نہین ہے بلا خوف و خطر مرکب اڑائے چلا آتا ہے یہان تک کہ
سب گولون کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا مثل شیر نر کے لب خندق پہونچ کر آواز دی
کہ اہل قلعہ کیون مال سرکار کو تباہ و غارت کرتے ہو بیکار کوشش کرتے ہو مین نے قلعہ
لے لیا مین لب خندق پہونچ گیا ہون بس رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو دین اسلام قبول
کرو اور غلامی میرے آقا کی [illegible] اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو بیکار اپنے خون سے ہاتھ دھو رہے
ہو اگر مین در قلعہ توڑ کر اندر قلعہ کے آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا امان نہ دونگا
بدون دین اسلام قبول کیے ہوئے منصور تو یہ کہتا ہے اہل قلعہ کو دے رہا ہے ادھر بالائے قلعہ گولندازون
نے اس نمک حرام سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے ہفت فتیلہ داغ چکے دو ہزار توپ پھیر کر چلے اسنے جواب
دیا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کوئی گولہ دشمن کا لگا یا نہین کیونکہ ایک سوار تھا کیا کوئی گولہ نہ لگا میرے
نزدیک استخوان تک کا پتہ نہ لگا بس گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا سے دھوان برطرف ہوا تاریکی [illegible] توپون
[illegible] روشنی ہو گئی اب سب اہل قلعہ نے دیکھا کہ سب گولہ بیکار گئے منصور لب خندق زندہ موجود ہے
ہوا ہے [illegible] ادھر سے ادھر پھیر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ کیون مال و دولت کو ضائع کرتے ہو
[illegible] برباد [illegible] نے قلعہ لے لیا اب یہ مال میرا ہو چکا بس خیریت اسی مین ہے کہ رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر
[illegible] مال و دولت [illegible] دین اسلام [illegible] غلامی شہریار اختیار کرو ورنہ مین در قلعہ توڑ کر اندر آتا ہون [illegible] ایک کو زندہ نہ
چھوڑونگا میرے [illegible] جانتے کہان ہو معلوم ہوا کہ تم سب کی قضا ہے یہ [illegible] اہل قلعہ [illegible]
سب کے حواس جاتے [illegible] مین کھلبلی پڑ گئی ایک شلکہ [illegible] تلاطم ہو گیا [illegible]
کی فکر کرنے لگا [illegible] اہل قلعہ کی حالت ہو گئی ہر ایک کی زبان پر یہ [illegible] اب [illegible]

بڑا غضب ہوا کہ حریف لب خندق آگیا اب قلعہ [illegible] لگا بھاگو اس نمک حرام اور سرداروں نے جو یہ واقعہ دیکھا
بس سب کے سب تلوار [illegible] میں لیکر اٹھے کہ ہم [illegible] کرینگے تلواروں سے قتل کرینگے ادھر گولہ اندازوں نے نہ مانا
منوالاتیل کا کڑھاؤ و بارود کی ہانڈیاں [illegible] اوپر سے پھینکنا شروع کیے منصور نے یہ تدبیر کی جو بلا آئی
اسکو سپر پر روک کر خندق میں ڈالدیا لشکر منصور نے جو دیکھا کہ ہمارا سردار سب کو بونکوٹی کرکے لب خندق پہونچ گیا
قلعہ کے لب [illegible] بس ایک مرتبہ سب کے سب اپنا اپنا گھیکر تلواریں علم کرکے چلے ادھر سے یہ چلے ادھر منصور نے
دیکھا کہ یہ لوگ میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے ہیں بس گرز کو اس پار خندق کے پھینکا اور خود سنبھل کر گینڈے پر بیٹھا اور
ایڑ جو کی گینڈہ چاروں [illegible] جوڑ کر اڑا اور اس پار جاکر گرا خندق کو بستشگر سے پھاند گیا بس منصور
[illegible] گرز کو اٹھا کر [illegible] کر گرا ادھر منصور نے پل ہو خشنہ گرا دیا لشکر پہونچ گیا تھا پل
پر سے عبور کرکے [illegible] جو در قلعہ پر لوگ برائے پہرہ متوجہ تھے انہنے تلوار چلانے لگی منصور
گرز لگانے لگا [illegible] آخر سب گھمسان کی تلوار چلنے لگی ادھر سے کل لشکر جو کہ قلعہ میں
تھا سب [illegible] ہونے لگی لشکر منصور نے آکر لڑائی کو روکا بس منصور
[illegible] کرتا ہوا [illegible] ادھر سے وہ نمک حرام وزیر بڑا بکام سرداروں کو لیکر چلا
[illegible] اسوقت آکر پہونچا کہ جب معرکہ بڑا ہوا تھا تلوار چل رہی تھی یہ بھی لڑنے لگا اب ہر طرف دریائے خون
بہنے لگا [illegible] وہ سپاہ جو کہ قلعہ میں تھی کام آئی منصور سے
اور اس [illegible] تلوار کا وار کیا منصور نے خالی دے کر اب جو وار کیا یا تو تلوار
[illegible] زمین میں [illegible] دیا بلکہ ایک وجب زمین میں در آئی وہ بدتدبیر دو
[illegible] اور جو سردار تھے اور اہل لشکر یہ معرکہ دیکھکر منصور پر
ٹوٹ پڑے منصور نے [illegible] کیا اور اپنے اہل لشکر کو حکم دیا کہ اہل قلعہ کو قتل و غارت کرو سب
مال و اسباب لوٹ [illegible] اہل قلعہ قتل ہونے لگے لوٹ پڑ گئی ہر طرف قلعہ میں غدر مچ گیا
[illegible] ادھر منصور نے چند سرداروں کو قتل کیا اور بعض کو اسیر
[illegible] جب اہل قلعہ و اہل لشکر نے دیکھا کہ جو بادشاہ تھا وہی مارا گیا اور سردار
بھی اور جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے بس سب نے صدائے امان بلند کی منصور و اہل لشکر منصور نے
پکار کر کہا کہ امان بہ شرط ایمان سب نے جواب دیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ہم سب پر ثابت ہو گیا کہ دین
اسلام برحق ہے اور [illegible] باطل ہیں یہی دین کامل ہے ہم نے دین اسلام بھی قبول کیا اور
اطاعت بھی شاہزادہ [illegible] منصور نے سب کو امان دی لوٹ کو منع کیا اسی وقت
امن و امان ہو گیا [illegible] و غارت سے بچے بس رومال سے ہاتھ باندھ باندھ کر جوق جوق گروہ
گروہ آنے لگے مشرف بدین اسلام ہونے لگے یہاں تک کہ کل اہل قلعہ از پیر تا جوان و از مرد تا زن و از
طفل تا پیر و صاحب [illegible] وغیرہ [illegible] امیر و رئیس و سردار سب صدق دل سے مسلمان ہو گئے
و اہل لشکر جو کہ قتل و غارت سے بچے تھے منصور ان سب کو لے کر ایوان شاہی میں آیا تخت پر جا بیٹھا
بلوایا اپنے لشکر کو حکم دیا [illegible] کا بندوبست کرو جہاں جہاں بتکدہ وغیرہ ہوں سب منہدم کراؤ
مساجد کی بنا ڈالو [illegible] اہل شہر کو طلب کر کے عقائد اسلام تعلیم کر دیئے
حکم دے کر خزانہ وغیرہ [illegible] کیا اپنے لشکر کے کشتوں کو دفن کرایا زخمیوں کو
شفاخانہ روانہ کیا [illegible] لاشوں کو بیرون قلعہ صحرا میں ڈلوا دیا قلعہ کو سب آلائش سے پاک صاف کیا

اُنہیں منصور دربار میں جو کہ اسیر ہوئے تھے اُنکو طلب کیا اُدھر جا سب نے آکر عرض کیا کہ کفار قریب
پچیس ہزار کے ہمراہ قلعہ و لشکر کے قتل ہوئے اور لشکر اسلام قریب پانچ ہزار کے مجروح و شہید ہوئے
یہ سنکر منصور نے سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار کیا کہ لشکر کفار بہت ... برباد ہوا اور قلعہ بھی
باسانی ہاتھ آگیا الغرض تمامی وہ سب اسیر حاضر کیے گئے منصور نے ان سب کے روبرو کلمہ
توحید کے الٰہی بیان کی اور ان سب کو تلقین دین اسلام کیا بس وہ اسی وقت صدق دل سے
کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے منصور نے سب کو رخصت کیا اُنہیں عزیزان اور زوجہ شداد نے منصور سے
سب حالت بدعت و زبونی بیان کی جو کہ اسیر ہوئے تھے اور اپنے کو ... شہید کیا تھا اور اس سے
ملے ہوئے تھے اور عرض کیا کہ اس ... امت و ... نے مع عزیزان کے اور ملازموں کے
قید کر لیا تھا ہم نے اس خوف سے کہ اگر ظاہر کرینگے کہ ہم عزیز ملکہ ہیں تو یہ ہمارے ساتھ بھی وہی
سلوک کریگا بس غلط ظاہر کیا اور اس سے ... چنانچہ وہ سب قید ہیں منصور نے حکم دیا
کہ ان سب کو رہا کرو اور محلات ... داخل کرو بس اسی وقت وہ بیچارے قید سے رہا ہوئے اور اپنے
اپنے مقام پر آئے شکر خدا کیا اُسکے بعد جو ... تھے وہ حاضر خدمت منصور ہوئے اور ایمان لائے ملکہ
نے محل میں آکر اپنا مذہب تبدیل کیا اور بہت شکریہ منصور کا بذریعہ محلدار کے کیا اور اپنے مسلمان
ہونے سے آگاہ کیا اُدھر اہل لشکر ... سب قلعہ کا بندوبست کیا جس طور سے منصور نے
حکم دیا تھا یعنی بتکدہ وغیرہ منہدم کرا کے مساجد و مدارس کی بنا ڈالی ہر طرف صدائے اللہ اکبر بلند
ہوئی اب خوب طور سے تسلط ہو گیا سب امن و امان ہو گئی اہل قلعہ اپنے اپنے مقام پر جا کر آباد
ہوئے بازار میں ... خرید و فروخت جاری ہو گئی ہر ایک خوش خوش پھرنے لگا یہ مسلمان
لشکر اترا اچھا ... لشکر بھی آ ... ہوا اب منصور دربار کرنے لگا کوئی دو روز قلعہ پر قبضہ کیے
ہوئے گذرے ہونگے کہ ہرکاروں نے منصور کو آکر خبر دی کہ مبارک ہو آقا مع کل لشکر و بیدار شاہ و
دلدار شاہ و خسرو شیر دل ... مع ... و کل سرداران کے تشریف لائے ہیں کل داخل ہونگے یہ سنکر
منصور خوش ہوا اسی وقت نوبتوں کے بجنے اور توپوں کے فیر ہونے کا حکم دیا ہر طرف خوشی کے شادیانے
بجنے لگے جب وہ شب ... اور دن گذرا دوسرے دن منصور کل اہل قلعہ و کل اہل لشکر و سرداروں کو لیکر
بیرون قلعہ آکر صف آرا ہوا کہ گرد بلند ہوئی جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا اس گرد سے نشان لشکر و
جلوس سواری ظاہر ہوا بعد گذرنے جلوس سواری کے دیکھا کہ مرکب پری پیکر پر شاہزادہ جلوہ فرما ہے
تخت پر دونوں بادشاہ ہیں اُدھر اُدھر تخت کے سیار و قہرمان ہیں خسرو شیر دل ہمراہ شاہزادہ کے
مرکب پر سوار عقب میں کل سردار قریب پانچ لاکھ پچاس ہزار کے سپاہ ہے عقب سپاہ خیمہ و خرگاہ
وغیرہ ہے بس یہ دیکھکر منصور پیادہ ہوا اور سب سرداروں و اہل قلعہ کو لے کر حاضر خدمت ہو کر لوازمات
قدمبوسی بجا لایا ... سب نے قدم چومے مشرف بہ زیارت ہوئے منصور نے
... حفاظت قلعہ و جنگ عرض کیے شاہزادہ نے سماعت فرما کر بہت تعریف منصور کی بس
اپنے لشکر کو بیرون قلعہ دلکشا ... ہونے کا حکم دیکر مع سب سرداروں و دونوں بادشاہوں کے ہمراہ
منصور ... لشکر فرو کش ہوا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے اُدھر شاہزادہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور
اہل قلعہ کے دونوں ہاتھوں سے سلام لیتا ہوا قریب قصر دولت آیا مرکب پر سے اتر کر داخل دربار ہوا
دربار آراستہ ہوا اسوقت شاہزادہ نے امیران شہر و رئیسان قلعہ و افسران سپاہ کو طلب کر کے فرمایا کہ

شداد کا کوئی فرزند ہی یا دختر کہ ہم اسکو یہان کا بادشاہ کرین سب نے عرض کیا کہ نہ فرزند ہی نہ دختر ایک فرزند تھا
نام اسکا احمر تاج گیر تھا نہایت جری و بہادر تھا شکار کا بہت شوق تھا ایک دن شکار کو جو گیا تو پھر
پس نہ آیا بادشاہ نے بہت تلاش کرایا مگر پتہ نہ ملا آخر کو بادشاہ خاموش ہو رہا ایک دختر پیدا ہوئی وہ بھی
بہت حسین تھی جب جوان ہوئی ایک دن لب بام شب ماہ مین سو رہی تھی کیا اب جو صبح ہوئی [illegible] غائب
[illegible] اسکا بھی بہت صدمہ بادشاہ کو ہوا اُسدن سے اعنوں کے پھر کوئی اولاد نہ ہوئی از قسم ذکور و اناث [illegible]
[illegible] رہا اسی سبب [illegible] نے اس وزیر کو ہم سب نے بادشاہ کیا اُس نمک حرام نے یہ بدعت کی [illegible]
قید کر لیا صرف اس سبب سے کہ ملکہ نے بلا کر کہا تھا کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرنا بیکار ہی یہ جو شہزادے [illegible]
[illegible] کوئی شداد کا عزیز بھی نہین ہی کہا کہ کوئی عزیز نہین ہی سب اس معرکہ مین مارے گئے سوا ے
[illegible] ملکہ کے شہزادہ خاموش ہو رہا راوی کہتا ہی کہ عیار شداد بھی اس مقابلہ مین مع اپنے شاگردون کے
[illegible] اہل اسلام کے مارا گیا واصل جہنم ہوا بس اُسدن تو شہزادہ نے وہان قیام کیا دوسرے روز [illegible]
پس اہل شہر [illegible] لشکر و سرداران کو طلب کیا ملکہ ماہرو بانو کو طلب کر کے پس پردہ بٹھایا اور فرمایا کہ اے اہل
شہر اہل لشکر و سرداران لشکر آگاہ ہو کہ اب سوا ے ملکہ زوجہ شداد شاہ کے کوئی اس سلطنت کا وارث
نہین ہی پس مین نے ملکہ کو یہان کا بادشاہ کیا تم سب ملکہ مثل غلامان جان باز و سرفروشان جان نثار کے
اطاعت کرنا ملکہ کے کسی حکم سے سرتابی نہ کرنا بہت خوش رکھنا ملکہ بھی ساتھ عدل و انصاف [illegible]
[illegible] پیش آئے گی سوا ے رعایا پروری و کرم گستری کے دوسرا کام نہ کرے گی ظالمون کے ہاتھ سے مظلوم جو
[illegible] کی اُنکی دادرسی اور فریادرسی کرے گی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم کو [illegible] آپ کے
[illegible] ملکہ عالم کے حکم مین عذر نہین ہی بسر و چشم بجا لائینگے پس شہزادہ نے ملکہ سے فرمایا کہ [illegible] تاج و
تخت تم کو مبارک [illegible] راحت و آرام بسر کرو مگر سوا ے عدل و انصاف کے ظلم و ستم کا [illegible]
[illegible] ہوگا ملکہ نے جواب مین عرض کیا کہ مین عورت ہون دوسرے پردہ نشین [illegible]
[illegible] ملک کا بندوبست کرونگی کیونکہ مذہب اسلام مین عورت کو پردہ نشینی لازم ہی [illegible] آپ اور کسی کو یہان
کا حاکم مقرر فرمایئے میرا [illegible] مقرر فرمایئے کہ مین اس گذارے سے بسر اوقات کرون اور ایک گوشہ [illegible]
مین بیٹھ کر عبادت خدا مین اپنی باقی زندگی بسر کرون اس بار عظیم کی مین برداشت نہین کر سکتی ہون شہزادہ
نے جواب مین فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب حقدار موجود ہو اُسکو محروم رکھا جائے اور
دوسرے کو اُسکا حق دے دیا جائے یہ بالکل خلاف شرع ہی پس تم کو قبول کرنا ہوگا اور تمھاری طرف سے
تمھارے کسی عزیز بزرگ کو جو کہ کار آزمودہ و جہان دیدہ ہوگا اسکو نائب کیا جائے گا کہ وہ [illegible] بندوبست
کرے گا مگر تمھارے حکم سے ملکہ نے لاکھ لاکھ انکار کیا شہزادہ نے نہ قبول کیا ملکہ [illegible] تخت پر
بٹھایا تمام قلعہ مین منادی کرادی کہ آج سے حاکم اس قلعہ کی ملکہ ماہرو بانو ہی اور ملکہ کے [illegible] چچا کو کہ وہ [illegible]
بزرگ اور صاحب لیاقت و جہان دیدہ تھا ملکہ کا نائب مقرر فرمایا سب نے نذرین دین مبارکبادی کی
[illegible] سلامی کی نوبتین [illegible] ملکہ ماہرو بانو کا اُس قلعہ کشور [illegible] مین حکم جاری ہوا [illegible] سکہ
بنام دارا ابن جمشید جاری کیا گیا جب شہزادہ ان کامون سے فراغت کر چکا اُسوقت شہزادہ نے
فرمایا کہ ہمارے لشکر کو آگاہ کیا جائے کہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے طرف طلسم کے ملکہ ماہرو بانو
نے عرض کیا کہ اے شہریار دو ایک دن یہان قیام فرمایئے تاکہ یہ کنیز ناچیز حضور کی دعوت کرے
شہزادہ نے فرمایا کہ مجکو ایک مہم درپیش ہی مین قیام نہین کر سکتا ہون جو جو عرصہ ہوتا ہی وہ مجکو

پریشانی ہوتی ہے مین اپنے والد بزرگوار کا مقابلہ کفار مین چھوڑ کر ادھر کو آیا ہون اُن سے اور سمن رخ شاہ سے معرکہ پڑا ہوا ہے مگر مین اس ضرورت سے آیا ہون کہ مجکو بزرگان دین کا حکم ہوا ہے کہ تو جا کر طلسم نور آگین کو فتح کر کیونکہ اُسکی عمر تمام ہو گئی ہے اب وہان فسق و فجور بڑھ گیا ہے حسین الزمان نے خدائی کا دعوے کیا ہے خدائی کرتا ہے دم یکتائی بھرتا ہے بس اُسکی خبر لینا لازم ہے تو اُس طلسم کا فاتح ہے اب اُسکو فتح کرنا لازم ہے بس مین اُسکی فتح کرنے کو والد بزرگوار سے رخصت لے کر چلا تھا کہ یہ واقعہ در پیش ہوا بہت تاخیر عرصہ ہو گیا ہے لہذا اب مین قیام نہین کر سکتا ہون والد بزرگوار پریشان ہونگے دوسرے بزرگان دین کی عدول حکمی ہوگی ہان جب طلسم فتح کر کے واپس آونگا تو تمھارا مہمان ہونگا اب معاف کرو ملکہ نے زیادہ اصرار نہ کر سکی عرض کیا جو آپکی خوشی مین کچھ اب عرض نہ کرونگی خیر بعد فتح طلسم کنیز کو سرفراز فرما مگر جب ملکہ نے زبانی شاہزادہ کے طلسم نور آگین کا نام سُنا رونے لگی شاہزادہ نے فرمایا کہ اے ملکہ رونے کا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض کیا کہ مجکو اپنے حال پر رونا آیا کہ خدا نے اس قابل نہ کیا کہ اگر اسوقت کوئی فرزند ہوتا تو حضور کی خدمت مین حاضر رہتا غلامی اختیار کرتا اُسکی خدمت گذاری کے سبب سے ہم سب کو افتخار ہوتا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ تقدیری امر ہین اس سے کیا چارا ہے کہ مین نے تمھارے فرزند و دختر کا حال سُنا بہت صدمہ ہوا مگر یہ سبب تمھارے رونے کا نہین ہے جلد سبب گریہ بیان کرو جب اس طور سے شاہزادہ نے فرمایا تو ملکہ نے عرض کیا کہ اے شہریار مجکو نام طلسم سُنکے رونا آیا کہ اسی طلسم نے میرے گھر کو بے چراغ کر دیا اور مجکو لوٹ لیا جب میرا فرزند اور دختر غائب ہو گئے اور رمالون اور نجومیون سے جو دریافت کیا کیونکہ مین اور میرا شوہر اُنکی جدائی سے بہت بیقرار تھے تو اُنھون نے رمالون اور نجومیون کو طلب کر کے پوشیدہ طور سے دریافت کیا تھا اُس مقام پر مین اور میرا شوہر اور چند ملازم تھے نجومیون وغیرہ نے ایک زبان ہو کر عرض کیا تھا کہ شاہزادہ نے ایک آہو کے تعقب مین مرکب کو مہمیز کیا تھا وہ اصل مین آہو نہ تھا بلکہ ایک ساحرہ تھی رہنے والی طلسم نور آگین کی وہ شاہزادہ پر عاشق ہوئی تھی شاہزادہ کو آہو بنکر اور لگا کر لے گئی ہے اور شاہزادہ اسیر طلسم ہوا ہے اس ساحرہ کے قید مین ہے اور آپکی دختر کو ایک ساحر اُسی طلسم کا عاشق ہو کر اُٹھا لیگیا ہے وہ دختر ابھی اُسی طلسم مین اُس ساحر کی قید مین ہے مگر ابھی تک اُسکے دامن عصمت مین دھبہ نہین لگا ہے وہ ابھی تک رخنہ اندازی سے بچی ہے وہ ساحر تو لالچ دیتا ہے کہ یہ راضی ہو ملکہ نہین راضی ہوتی ہے اسی جرم مین قید کیا ہے بس جب طلسم فتح ہوگا تو وہ دونون رہا ہونگے اور آپ سے ملین گے تب میرے شوہر نے کہا تھا کہ اُنکا طلسم کا فتح ہونا غیر ممکن ہے نہ معلوم کب فتح ہو ہم زندہ ہون یا نہ ہون اور ہم نے سُنا ہے کہ طلسم کو سوا خدائے نادیدہ کے ماننے والون کے کوئی فتح نہین کر سکتا ہے بس وہ خدا پرست ہوگا جو کہ فاتح طلسم ہوگا ہم زمرد پرست رہنا ہمارے فرزند و دختر کو کیون زندہ رکھنے لگا اور وہ کیون رہا ہونے لگے اور وہ کیون اتنی دیر دری کرنے لگا تب اُنھون نے عرض کیا تھا کہ اب عمر طلسم تمام ہونے کو ہے کچھ عرصہ باقی ہے اور فاتح اس طلسم کا پیدا ہو چکا ہے ضرور وہ خدا پرست ہے اور خاندان حمزہ سے وہی اس طلسم کو فتح کرے گا آپ کے لیئے نہین بلکہ خود اُسکو اس طلسم کے فتح کرنے کی خواہش ہوگی اپنے بزرگون کے حکمون سے عیوض مین وہ یہ طلسم فتح کرے گا آپکے فرزند و دختر کو بھی رہا کرے گا مگر یہ امر ضرور ہے کہ آپکو دین اسلام قبول کرنا پڑے گا ہمارے زائچہ مین تو یہ نکلتا ہے کہ وہ عنقریب ادھر

اگر آتا ہے بلکہ وہ آپ کی ایسے وقت مین کمک کرے گا کہ جب آپ تریلینہ کے قبضہ مین ہو گی وہ آپ کو اس دشمن قوی سے نجات دے گا اور وہ لوگ سب اسکی اطاعت کرینگے یہان دین اسلام کا ڈنکا بجیگا یہ سرزمین اسلام آباد ہوگی ہم کو طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اُسکے ساتھ بہت احسان دشمنی فرمائینگے اور اُسکی جان سے خواہان ہوجینگے مگر اُسکو اُسکا خدا آپ کے شر سے محفوظ رکھے گا آپ کو اُسکے ہاتھ سے ضرر پہونچیگی بلکہ آپ چند سرداروں سے اُسکے ہاتھ سے مارے جائینگے اگر خطا سے محفوظ ہو جو زائچہ مین نکلا وہ ہم نے عرض کیا اور باقی اہل قلعہ دین اسلام قبول کرینگے اسکے بعد شہریار طلسم کو فتح کرکے آپ کے فرزند و دختر کو رہا کرے گا یہ آقا سے نادر یہ کنیز نوالمتی دل سے یہ سب واقعات سنے اور نجومیون کی زبانی اسی انتظار مین شب و روز مصروف رہتی تھی اور دعا کرتی تھی کہ وہ شہریار جلد تشریف لائے مگر شداد شاد نے اسی وقت اُن سب کو اپنے قلعہ سے نکلوا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ آج سے کوئی رمال ہمارے قلعہ مین نہ رہے ہم سے جھوٹ سچ بیان کرتے ہین جس بات کی کچھ اصل نہین ہو وہ اصل اگر آپ کے کہنے کے موافق ہو تو مجکو اب فرزند و دختر نہین درکار ہو کہ دین و مذہب چھوڑ دے تو کیا ہے اور کون طلسم فتح کرسکتا ہو اگر ایسا ہوگا بھی تو مین ہزار اس خدا پرست کو قتل کرونگا چاہے کیسا ہی وہ مجھ پر احسان کرے مین کبھی دین اسلام نہ قبول کرونگا غرضکہ جسقدر رمالون نے کہا تھا وہی سب پیش آیا اور وہی واقعہ گذرا اور جو شداد نے کہا تھا وہی کیا وہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا جب مین نے سب واقعہ سنا کہ آپ نے آکر مدد کی اور اُسنے آپ کے ساتھ مکر کیا اور قتل ہوا بس مجکو قول منجمین کا یقین ہو گیا کہ جو کچھ اُنھون نے بیان کیا تھا سب درست ہوا اسیدن مین مع اپنے کل عزیزون کے مسلمان ہو گئی مگر پوشیدہ طور سے کیونکہ مجکو پہلے سے اس مذہب کی طرف میلان تھا جب مین نے سنا کہ وزیر یہان کا بادشاہ ہوا اور اسکا قصد ہے کہ آپ سے مقابلہ کرے مین نے اسکو طلب کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی مگر وہ بھی راہ راست پر نہ آیا بلکہ میرے ساتھ یہ ظلم و ستم پیش آیا مجکو میرے عزیزون سمیت قید کیا اور تکلیف پہونچائی اس نمک حرام نے اپنے کردار کی سزا پائی مگر حیران تھی کہ اور جو کچھ رمالون نے کہا تھا وہ سب درست نکلا مگر کیا یہ اُنکا قول غلط ہوگا کہ وہ شہریار طلسم کو فتح کریگا قسمت اب جو آپ نے یہ فرمایا کہ مین بارادے فتح طلسم نور آگین جاتا ہون مجکو بہت خوشی ہوئی مگر فرزند و دختر جو یاد آئے تو رونے لگی بس میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ سے اور اُس غلام سے جو کہ اسیر طلسم ہے اور اس لونڈی سے ملاقات ہو اور آپ طلسم فتح کرین تو انکو بھی تلاش کرکے رہا کیجئے گا اور اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا تاکہ مین آپ کے قدمون کی بدولت اپنی مراد کو پہونچون اسی امید پر زندہ رہی اور زندہ رہونگی ورنہ اب تک کب کی اُنکے غم مین مر گئی ہوتی گو یہ مثل ہے کہ جب تک قضا نہین آتی ہے کوئی مر نہین سکتا ہے مگر دنیا امید پر قائم ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو مین تمھارے فرزند و دختر کی رہائی کی کوشش کرونگا اور انشاءاللہ اُنکو رہا کرکے تم سے لاکر ملا دونگا اب یہ مجھ پر فرض ہوا یہ فرماکر طیاری لشکر کا حکم دیا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ دن اور رات شاہزادہ نے مع سردارون کے قلعہ مین براحت و آرام بسر کی جب مسافر فلک نے طرف سراے مغرب کے کوچ کیا اور آفتاب عالمتاب نے اپنا اسباب سفر درست کرکے صحراے فلک پر ظہور کیا اور طرف مغرب کے روانہ ہوا بس شاہزادہ بیدار ہوا نماز صبح

فراغت کرکے باہر برآمد ہوا سب سردار حاضر تھے بس شاہزادہ سوار ہو کر طرف اپنے لشکر کے چلا سب
اہل قلعہ و اہل لشکر ملکہ وہ خود ملکہ ہمراہ تھی یہاں تک کہ بیرون قلعہ تشریف لایا یہاں سامان
سفر درست تھا بس شاہزادہ نے ملکہ و اہل قلعہ کو رخصت کیا ملکہ نے تھوڑا سا لشکر اپنے لشکر میں
سے شاہزادہ کے ہمراہ کر دیا اور عرض کیا کہ میں تو ہمراہی ہر سبب عورت ہونے کے نہ جا سکی یہ لوگ
میری طرف سے آپ کے ہمراہ ہیں آپ کی خدمت کرینگے بس شاہزادہ اس لشکر کو ہمراہ لیکر
طرف طلسم کے روانہ ہوا ملکہ شاہزادہ سے رخصت ہو کر مع اپنے عزیزوں و اہل لشکر کے
قلعہ میں آگئی اور ساتھ عدل و انصاف کے سلطنت کرنے لگی اور شاہزادہ کی فتح و ظفر کی دعا
میں مصروف ہوئی کہ اب اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا وقت پر اب شاہزادہ کے حال میں خامہ
فرسائی کی جاتی ہے کہ شاہزادہ جو لشکر کو ہمراہ لیکر مع دلدار شاہ و بیدار شاہ و خسرو و شیر دل
و قہرمان پنجہ گیر و منصور دیو پیکر و قہار شیر پیکر اور چھ لاکھ سپاہ و سرداران ذیجاہ کی طرف
طلسم کے روانہ ہوا بس دو منزلہ و سہ منزلہ سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے جب لشکر تھک جاتا ہے تو
صحرائے پر بہار دیکھ کر قیام کا حکم فرماتا ہے وہاں لشکر دو ایک روز قیام کرتا ہے پھر روانہ ہوتا ہے یہاں تک
کہ طے مراحل و قطع منازل فرماتا ہوا طرف طلسم کے پہونچا کہ جہاں سے طلسم دو منزل رہ گیا تھا ایک
صحرائے پر بہار رشک گلزار ملا کہ چاروں طرف سبزہ روئیدہ تھا مثل فرش مخمل کے اس
صحرا میں ہزاروں درخت لالہ و بیلا و چمبیلی کے نئے نئے اشجار میوہ دار و پر ثمار سے وہ صحرا مملو
تھا گل خودرو اپنی بہار دکھا رہے تھے چشمے آب شفاف و خوشگوار کے موجزن تھے صحرا
نمونہ بہشت شدادی تھا طائران خوش الحان شاخہائے اشجار پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی میں زمزمہ
سرائی کر رہے تھے ہر طرف طاؤسان غنیان گر کی رقاصی سے عجب لطف دکھا رہا تھا ہر بہار
تھا ہر طرف صحرا کا جوبن ابھار پر تھا درخت مثل معشوقان مست و طناز کے لباس سبز
پہنے ہوئے جھوم رہے تھے طائران صحرا و درندگان جنگل بسبب بہار کے مست
ہو رہے تھے اشجار میں نئی نئی کونپلیں نکلیں ہوئیں تھیں بلبلیں مست پھر رہی تھیں
فاختہ الگ مست تھی قمری کی الگ کو کو تھی پپیہا الگ پی کا شور کر رہا تھا کوئل ہر طرف
کوک رہی تھی چونکہ زمانہ بہار تھا ہر ایک مست بادہ بہار تھا یہ صحرا جو شاہزادہ کو نظر آیا
ہوائے عیسی دم مسیح نفس کے جو جھونکے آنے لگے دل کو فرحت قلب کو راحت بلا سبب
تری و خشکی و سبزی صحرا و لطافت آب ہوا کی تازگی حاصل ہوئی آنکھوں میں تراوت
ہوئی بس شاہزادہ بڑھکے مع سرداروں کے اس صحرا کا عالم دیکھا و چہر طاری ہوا صنعت
باغبان قضا و قدر دیکھ کر تعریف خداوند کریم کرنے لگا چونکہ ہر طرف گلہائے قدرتی کھلے ہوئے تھے وہ
صحرا خداوند کریم کی قدرت کا نمونہ تھا صنعت کارساز حقیقی اس صحرا سے ہویدا تھی اور شان خلاقی
اس صحرائے گلہائے رنگارنگ و میوہ ہائے بوقلموں سے پیدا تھی ہر شجر میوہ ہائے گوناگون سے
مملو تھا کثرت اثمار سے شاخیں زمین کو چوم رہی تھیں یا یہ کہئے کہ زاہدان سبز بخت سر بسجود میں
فیض خالق کون و مکان و حاکم زمین و زمان جاری تھا اس صحرائے پر بہار و دلکشا و فرحت افزا
کا خود باغبان قضا و قدر مالک تھا بس اس صحرا کو دیکھ کر شاہزادہ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا
شعر این سبزہ و این صحرا بوئے ز جنون دارد + دیوانگی و مستی امروز شگون دارد + اور یہ شعر فارسی

کا پڑتا ہے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار * ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار * واہ کیا صحرا ہے اور کیا خوب
سبزہ ہے بالکل نمونہ بہشت عنبر سرشت ہے دو روز تک ہم اس صحرا میں قیام کرینگے مقام مناسب دیکھ کر خیمہ وغیرہ برپا
کرو یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت اہلکاران شاہی نے بارگاہیں و خیمے برپا کیے چھ بازارین آراستہ ہو گئیں لشکر اترا
سب نے کمرین کھولیں سپاہی اپنے اپنے بستر لگانے لگے کیونکہ کئی روز سے تھکے ماندے تھے سب اترے شاہزادہ مع سرداروں
و دلدار شاہ و بیدار شاہ کے مرکب پر سے اترے کے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوا اور دربار آراستہ ہوا پردے بارگاہ کے
بحکم شاہزادہ اٹھا دیے گئے ہیں شاہزادہ مع اہل دربار کے صحرا کی سیر فرما رہا ہے کہ چند سرکاری سے حاضر ہو کے دعا و ثنا سے
شاہی بجا لائے اور عرض کیا کہ حضور اس صحرا میں شکار بہ کثرت ہے ہر قسم کا ابھی غلام سیر کرتے ہوئے گئے تھے غلاموں
نے دیکھا کہ ایک مقام پر ہزاروں آہو چر رہے ہیں پرندے خوب ہیں یہ سننا تھا کہ شاہزادہ کو ولولہ شکار کا ہوا
حکم دیا کہ ابھی سامان شکار طیار کیا جائے ہم شکار کو جائینگے بھلا کس کی مجال تھی جو منع کرتا بس اسی وقت کل سامان
شکار مہیا ہو گیا چیتے یوز [illegible] شکار باز و دار سب آکر در بارگاہ پر حاضر ہوئے بس شاہزادہ نے خسرو شیر دل و قہرمان
و تمار و منصور و چند سرداروں کو ہمراہ لیا بیدار شاہ و دلدار شاہ اور سب سرداروں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں تشریف
رکھیں میں ابھی شکار کھیل کر آتا ہوں ان سب نے عرض کیا بہت خوب بس شاہزادہ سرداران نامور کو ہمراہ لیکر
اور سب سامان شکار کو ہمراہ لے کر طرف صحرا کے روانہ ہوا یہاں بیدار شاہ و دلدار شاہ مع سرداروں کے دربار آراستہ
کیے ہوئے بارگاہ میں بیٹھے ہیں انتظار شاہزادہ کر رہے ہیں کہ ادھر صحرا میں پہونچ کر پہلے پرندوں کا شکار کیا باز و
شاہین چھوڑے گئے وہ طائران بہتر تیتر کو شکار کر کے لائے ایک طرف وہ سب جمع ہیں اسکے بعد چیتوں سے
شکار کیا اب سب سردار مع شاہزادہ کے تیر و کمان لیکر خود صید افگنی میں مصروف ہوئے ہر ایک نے ایک آہو تیر سے
گرایا شاہزادہ نے کئی آہو شکار فرمائے کہ چند آدمیوں نے آکر عرض کیا کہ اس مقام سے تھوڑی دور پر ایک کھیت
ہے وہاں بہت سے آہو سبزہ چر رہے ہیں یہ سننا تھا کہ شاہزادہ نے مرکب کو اٹھا دیا اسی طرف کو سب
سردار بھی عقب میں چلے عیار شاہزادہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہیں دور سے دیکھا کہ بہت سے ہرن سبزہ
چر رہے ہیں بس پوری سب نے پیے ان کے کان میں جو سم مرکب کی صدائیں پہونچیں یا تو چر رہے تھے یا ایک مرتبہ
کان کھڑے کر کے اور اپنے صیادوں کو دیکھ کر جست و خیز کرتے ہوئے بھاگے سب نے مرکب انکے عقب میں
اٹھائے وہ چوکڑیاں بھرتے ہوئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ تھوڑی دور پر جا کر ہر ایک نے ایک ایک ہرن
تیر سے گرایا شاہزادہ نے بھی ایک آہو کو تیر سے گرایا عیار نے قریب پہونچ کر ذبح کیا ادھر شاہزادہ نے اور ایک
آہو کے عقب میں مرکب دوڑایا آہو [illegible] آگے چلا جاتے ہیں
عیار نے جو دیکھا کہ شاہزادہ [illegible]
ہرن ایک مقام پر جا کر [illegible]
پتھر پر گرا اور پتھر کو [illegible]
نے [illegible] دیکھا تو [illegible]
تین [illegible] عقب قلعہ [illegible]
نقش سلی دروازہ پر [illegible]
نے عیار سے کہا کہ چلو [illegible] اس قلعہ کا حاکم [illegible]
دیا اور کوئی [illegible]
کریں کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے [illegible] جواب نہ دیا تھا کہ شاہزادہ سے

مرکب اسی سمت کو اُٹھا دیا بس عیار بھی اُٹھ کر اور رکاب پر ہاتھ رکھ کر چلا شاہزادہ راہ طے کر کے داخل قلعہ ہوا دیکھا کہ قلعہ بہت بڑا ہے عمارات وسیع مکانات رفیع ہیں بہت آباد تھا مگر کسی سبب سے ویران ہے انسان کا نام تک نہیں ہے دروازہ ہائے مکانات کھلے ہوئے ہیں سب مال و اسباب پڑا ہوا ہے جا بجا لاشے پڑے ہوئے ہیں کسی کا سر کٹا ہوا ہے کوئی سینہ فگار ہے کسی کا شکم چاک ہے کوئی تلوار سے مجروح ہوا ہے کوئی نیزہ سے غرض کہ ہر مقام پر لاشوں کا انبار ہے ہر گلی کوچہ خون سے گلنار ہے ہر طرف در و دیوار پر خون کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہیں مرد تو مرد عورتیں بھی ذبح کی ہوئی پڑی ہیں طفلان خرد سال کے الگ لاشے پڑے ہیں بڑا معرکہ پڑا تھا کسی بے رحم نے اہل قلعہ پر ظلم و ستم کیا ہے یہ امر ضرور ہے کہ سب حسین و خوبصورت تھے چہروں سے آثار اسلام ظاہر تھے شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ قلعہ اب مسکن زاغ و زغن ہو رہا ہے ہر طرف صدائے بوم آ رہی ہے بس شاہزادہ اس قلعہ کی تباہی کو دیکھتا ہوا اور کف افسوس ملتا ہوا حالت پر اہل قلعہ کے تاسف کرتا ہوا عیار سے یہ کلمہ کہتا ہوا کہ کسی ظالم اظلم نے اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا ہے ایسے وقت اُن پر آ پڑا ہے کہ نہ تو بیچارے مال و اسباب لے کر بھاگ سکے نہ اپنی جانیں بچا سکے ایسی ایسی باتیں کرتا ہوا حالات قلعہ دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے جدھر کو نگاہ اُٹھ جاتی ہے سوائے ویرانی اور لاشوں کے کچھ نہیں نظر آتا ہے یہاں تک کہ قریب عمارات شاہی کے پہونچا اُس کی حالت سب سے زیادہ تباہ پائی سناٹا سا ہو رہا تھا نہ کوئی حاجب تھا نہ دربان سوائے حسرت و یاس کے وہاں پر ہزاروں لاشیں پڑی ہوئی تھیں تمام در و دیوار خون سے رنگین تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اپنے مالک اور مکین کے رنج و غم میں خون کے آنسوؤں سے روتے ہیں شاہزادہ اندر عمارات شاہی کے آیا دیکھا کہ عمارات وسیع ہے مکانات رفیع ہیں صناعان چابک دست نے بنائے ہیں خوب خوب نقش و نگار سے مزین کیا ہے ہر قسم کا سامان موجود ہے مگر بے سود ہے یہ اس سامان و حالات مکانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ ضرور یہ کسی شوقین و جوان کے رہنے کا مقام ہے ہر طرف طاقوں پر شیشہ ہائے شراب رکھے ہوئے تھے سب مکانات چھت پردہ سے آراستہ و پیراستہ تھے باغ بھی خوشنما تھا مگر ہر طرف خاک اُڑ رہی تھی ہر روش پڑی مثل زلف معشوقان پریشان تھی شمشاد بھر سکوت ایک طرف کھڑا تھا نرگس حیران وار دیکھ رہی تھی سنبل پریشان سر مارے صدمہ کے پابگل تھا نہر کا عجب عالم تھا کہ روانی موقوف مثل چشمہ ہائے غمدیدہ کے لبریز حباب پھوٹ پھوٹ کر حالت تباہی باغ پر رو رہے تھے پر بلبل و فاختہ کے جا بجا پڑے تھے بجائے بلبلوں و فاختہ و قمریوں کے زاغ و زغن نے آشیانے بنائے تھے پر نقش و نگار عمارت مرتفع ابابیلوں کا مسکن تھا بس یہ حالت وہاں کی دیکھ کر شاہزادہ کو بڑا صدمہ ہوا بڑے عرصہ تک بعالم سکوت کھڑے ہوئے دیکھا کیے اور کف افسوس ملا کیے آخر صبر نہ ہو سکا یہ چند شعر وہاں کی حالت کو دیکھ کر زبان پر جاری کیے **نظم**

ای مقیمان تہ سقف سپہر غدار	تا بہ کی حسرت فرزند و زن و شہر و دیار	آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خرابہ میں اگر قصر فریدون کے گذار	اس مکان میں کبھی دربار رہا کرتا تھا	جلوہ فرما تھا کوئی خسرو باعز و وقار
رات دن چھو لیں باگرتیں چمن سے ہار و غمین	عیش و عشرت کا یہاں گرم تھا ہر سو بازار	شاخ گل زمزمہ سنجو تھا کلشیون تھا دام
زغنون وار صدا کو بخشی تھی صوت ہزار	باریاں تھا نہ خزان کا تو کسی موسم میں	کبھی گل ٹھنڈی کا عالم کبھی لالہ کی بہار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ	واہ ری تیری تنک ظرفی بایں عز و وقار	جن پہ رہتا تھا پر بزادو نکے جھومر کا عکس
آج کل وہ لب جو جغد کے ہیں آئینہ وار	گھونسلے سقف میں ہیں لاکھوں ابابیلوں کے	ہیں خیابان میں پر زاغ و زغن کے انبار
چیلیں منڈلاتی ہیں اڑتے ہیں بگولہ ہر سمت	مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار	قصر کو جانے دو باشندوں کو رہا کے دیکھو
تکیہ گور بگوزان آج ہے ہر اک مزار	سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت	نہ کوئی دوست نہ مونس کوئی ہے غم خوار

نہ وہ ترکیب نہ وہ مُنھ نہ وہ رنگت نہ وہ حسن
نہ وہ آنکھیں نہ وہ نقشہ نہ وہ طرز رفتار
کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے
نہ وہ چھینٹے ہیں نہ تزئین نہ خود آرائی ہے

ای بھائی لاہور یہ چند شعر جو میں نے پڑھے یہ اسوقت کے حسب حال تھے اور یہ حالت دیکھکر یہ شعر یاد آئے اب یہاں سے چلو کیونکہ یہاں کی حالت کو دیکھکر طبیعت پریشان ہوتی ہے نہ معلوم کون لوگ اس قلعہ میں رہتے تھے کہ جن پر یہ آفت نازل ہوئی اور سب کے سب تباہ و برباد و قتل و غارت ہوئے چلو آگے چلیں شاید کوئی مل جائے تو اُس سے اس قلعہ کی تباہی کا حال دریافت کریں پس شاہزادہ عیار کو لئے اس مقام کے باہر آئے افسوس کنان ایک طرف کو چلے کوئی مقام لاشوں سے خالی نہیں ملا لطف یہ ہے کہ جو جو آگے بڑھتے جاتے ہیں وہ وہ زیادہ لاشیں ملتی ہیں یہانتک کہ تمام بازاروں کو اسی طور سے آراستہ پایا مگر صاحب مال کا نشان نہ تھا اُس قلعہ میں سوائے مردہ کے زندہ کا نشان نہ تھا کوئی ذی حیات نظر نہ آتا تھا کہ اس سے حال دریافت کیا جائے اب جو دیکھا قلعہ کو خوب سامان جنگ سے آراستہ پایا ہر ایک سامان جنگ زینہ سے ہر مقام پر موجود تھا اور قلعہ زیر فصیل قلعہ ہزاروں لاشیں آلودہ بخاک و خون پڑی ہیں یہاں پر خوب تلوار چلی تھی پس شاہزادہ آیہ فاعتبروا پڑھتا ہوا بیرون قلعہ آیا دیکھا خندق لبریز ہے پانی سے پل تختہ خندق پر رکھا ہوا ہے بیرون قلعہ لب خندق لاشیں پڑی ہوئی ہیں پس شاہزادہ پل پر سے اس پار آیا اب کیا دیکھتا ہے کہ صحرا میں کوسوں تک سوائے لاشوں کے کچھ نظر نہیں آتا ہے وہ صحرا تمام لاشوں سے بھرا ہوا ہے ایک سمت چند خیمہ جلے ہوئے اور تلواروں سے ٹکڑے کٹے ہوئے پڑے ہیں یہ معرکہ دیکھکر شاہزادہ کو بڑی حیرت ہوئی اور عیار سے کہا کہ واقعی بہت بڑا معرکہ پڑا اہل قلعہ خوب لڑے معلوم ہوتا ہے انداز سے مگر حریف زبردست تھا آخر کو اہل قلعہ نے شکست کھائی ای بھائی کس سے یہ حال دریافت کریں کیونکر یہ معما ظاہر ہو کوئی نظر نہیں آتا سوائے لاشوں کے عیار نے عرض کیا کہ میں خود حیران ہوں کہ یہ کیا معاملہ ہے شاہزادہ یہ عیار سے جواب پاکر اور آگے کو روانہ ہوا یکایک شاہزادہ کی نگاہ جو پڑی تو دیکھا کہ ایک زن پیرزال خمیدہ پشت مثل ہلال مگر چہرہ اسکا مانند ماہ کمال بال سر کے سفید چہرہ سے آثار بزرگی ہویدا ناصیہ سے شرافت و نجابت پیدا لباس سیاہ پہنے ہوئے ان لاشوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی ایک ایک لاش پر رو رہی ہے روتی جاتی ہے اور حیران ہو ہو کر ادھر اُدھر دیکھتی جاتی ہے کبھی سر اٹھا کر طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور آہ اس طرز سے کرتی ہے کہ آسمان ہل جاتا ہے یہ جو شاہزادہ نے ملاحظہ کیا عیار سے فرمایا کہ چل کر اس پیرزال سے دریافت کریں طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کشتگان بلا کی عزیز قریب ہے اس سے حال معلوم ہو جائیگا عیار نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے پس شاہزادہ مرکب پر سے اتر پڑا عیار نے مرکب کی باگ سنبھالی شاہزادہ ان لاشوں کو طی کرتا ہوا اُس پیرزال کی طرف چلا جب قریب پہونچا تو شاہزادہ نے یہ سنا کہ وہ پیرزال روتی جاتی ہے اور یہ کہتی جاتی ہے کیوں او سپہر غدار تفرقہ انداز یہ کیا حرکت تھی کہ مجھکو اس پیرانہ سالی میں یوں برباد کیا میرا اپنے عزیزوں کے ہمراہ رہنا و براحت بسر کرنا تجھکو بہت ناگوار ہوا کہ ایک ظالم غدار کے ہاتھ سے اس قلعہ کو تباہ و برباد کرایا میرے عزیزوں کو قتل و غارت کرایا جو کہ زندہ باقی ہیں وہ ایذائے قید اٹھا رہے ہیں اور جفائے قتل انکو اٹھانا پڑے گی ای سپہر غدار اب تو میرے حال پر رحم کر اور ایسی گردش کر کہ وہ شہریار تشریف لائے جو کہ اس ظالم کو آکر سزا دے اور ان اسیران بلا کو رہا کرے مجھکو تو انتظار کرتے ہوئے اس شہریار کا بہت عرصہ ہوا اگر میرا خواب رویائے صادقہ ہے تو اسکا عکس پردۂ غیب سے ظہور ہووے گا کیا وہ شہریار عالی وقار اسوقت

ہوئے گا جب وہ دونون جام مرگ سے سیراب ہولین گے اور فلک ناہنجار کیا الٰہی تیرا ہم سب پر ظلم و ستم کرنے سے جی نہین بھرا ارے یہ نوبت تو پہونچی اب تو رحم کر تو بڑا سفلہ پرور ہی تیرے زمانہ مین شرفا و نجبا کو سوائے ظلم و ستم سہنے کے دوسری راحت نہین نصیب ہوتی ہی تیرے زمانہ مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو خون دل و لخت جگر نہ کھاتا ہو یا نہ پیتا ہو تیرے ہاتھ سے تو نے ایک اپنی چال مین ایسے شاہان اولو العزم و خسروان با حشم کو غارت کیا اور تباہ کیا کہ بعض کو نان شبینہ کا محتاج کیا اور بعض کو ایسا برباد کیا کہ اُنکا نشان قبر تک باقی رہا تیرا ہمیشہ سے یہی کارخانہ ہی ہر ایک کے زبان پر تیرے ظلم و بدعت کا فسانہ ہی جمشید ایسے بادشاہ کو ضحاک کے ہاتھ سے برباد کرایا تیرے ہی دور مین شداد نے کس [illegible] سے و محنت و مشقت سے باغ بنوایا اُسکی سیر اُسکو نصیب نہ ہوئی تیرے دور مین جو کہ بندگان خاص خدا تھے اور ہین ہمیشہ پریشان رہے اور جور و ستم اُٹھا کر اس خلق سے گئے تو نے انبیا و اولیا کے ساتھ کیا کیا وہ بھی تیرے شاکی رہے اور تیرے ستم سہے بس اب تو میرے حال پر رحم کر مجھ مین اب طاقت تیرے ستم اُٹھانے کی نہین ہی نہ میرے قلب و جگر مین اب جگہ ہی کہ مین عزیزون کی مفارقت و جدائی کے داغ کی برداشت کرون یا تو مجکو زمین کا پیوند کر یا میرے حال پر ترس کھا کر صورت شاہد آرزو کی آئینہ امید مین دکھا یہ کہہ وہ پیر زال طرف آسمان کے منہ کر کے یہ کہتی ہی کہ اے کریم کارساز داور رب بے نیاز اب میرے حال پر رحم فرما اور اس بلا و آفت سے نجات عطا فرما تا کہ مین اپنی آرزو کو موافق اپنے خواب کے اور موجب ارشاد بزرگان دین کے پہونچون یا ملک الموت کو حکم فرما کہ میری وہ آکر روح قبض کرے کیونکہ اب یہ صدمہ نہین سہ سکتی ہی حکم دے اپنے بندۂ خاص کو کہ وہ آکر اس ظالم کو سزا دے اے میرے خالق اب مجکو روز سیاہ نہ دکھانا اب مجکو میرے وارث و فرزند کے غم مین نہ رلانا اگر انکی قضا آئی ہی تو پہلے میری روح قبض فرما کہ مین اُنکے مرنے کی خبر نہ سنون اب کتوان سب سے ایذائے قید نہین اٹھائی جاتی ہی مین نے سنا ہی کہ اُس ظالم نے اُن سب کو برائے قتل طلب کیا ہی اے کریم الٰہی ابتک وہ شہریار نہین آیا کہ جسکا وعدہ بزرگان دین نے مجھ سے خواب مین کیا تھا کہ تو گھبرا نہین ایک شاہزادہ آکر تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے نجات دے گا اور اُس ظالم کو اُسکے ظلم و ستم کی سزا دیگا مین تو اُسی وعدہ کی امیدوار ہون کہ وفا فرما تو عالم الغیب ہی بلکہ فضل و کرم میرے شامل حال کر کبھی کہتی تھی کہ اے شیر خدا آپ تشریف لائیے اس بلا سے مجکو نجات دیجئے اسد اللہ الغالب آپ نے تمام انبیا سلف کی کمک فرمائی کبھی کہتی ہی اے کریم برحق تو نے حضرت اسمٰعیل اپنے نبی کو نجات دی شکم حوت مین یونس کو امان دی پنجہ شیر سے سلمان کو بچایا اب طفیل ان سب کے میری بھی مدد کر ہم سب بھی تیری بندگی کرنے والے ہین تیری ماننے والے ہین اب ظالمون نے بہت سر اٹھایا ہی [illegible] سزا دے یہ کہتی ہی اور روتی ہی اشکون کا تار بندھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا بہے جاتے ہین گریبان تر ہو رہے ہین بس شاہزادہ کو اُسکی یہ حالت دیکھ کر ترس آیا اُسکے رونے پر دل بھر آیا بے قرار ہو کے اور قریب جا کر فرمایا کہ اے زن درد و غم کی مبتلا و اے گرفتار رنج [illegible] سر اٹھا کر میری طرف دیکھ اور مجھ سے اپنی کیفیت کا حال بیان کر کس بلا مین مبتلا ہی اور کس ظالم کے ستائے ہوئے اور [illegible] ظلم و ستم کیا ہی تو کہ تیرے عزیز مارے گئے اور کیونکر تیرے وارث قید ہوئے کس کا انتظار کر رہی ہی کس بندۂ خاص خدا کی منتظر ہی کہ وہ آکر اس بلا سے نجات دے گا تیرے درد بھری باتون نے میرے دل کو بیکل کر دیا یہ [illegible] میرے اوپر بخوبی ثابت ہو گیا کہ تو خدا پرست ہی تو [illegible] اپنا مجھ سے بیان کر مین بھی اس خدا برحق کا بندہ ادنیٰ ہون اُس رب جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون شاید کہ مجھ سے تیری کمک ہو سکے

تیری تقریر رنج وغم نے میری رگ دل کو توڑ دیا یہ جو شاہزادہ نے فرمایا اُس مبتلائے رنج والم نے یہ صدا سُنکے سر اُٹھایا اور دیکھا کیا نظر آیا کہ ایک آفتاب عالمتاب میرے سر پر طالع ہوا ہے بخت خوابیدہ میرا جاگا ہے دل سے کہا اے تیرا بخت خفتہ بیدار ہو گیا قسمت نے یاوری کی خداوند کریم نے تیری فریادرسی کی اپنے بندہ خاص تیری کمک کے لیے بھیجدیا بس اُس پیرزال نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن زلفین دوش پر پڑی ہوئین قد بوٹا سا ہاتھ پاؤن خوبصورت از سر تا پا نور کی صورت آلات حرب وضرب سے آراستہ عقب مین اُسکے ایک شاطر بہت چُست و چالاک مرکب کی باگ پکڑے ہوئے کھڑا ہے بس یہ شاہزادہ کو دیکھکر خوش ہو گئی گو پہچانتی نہ تھی یہ جانتی تھی کہ یہی میری مراد کو پورا کریگا اسی کا خواب مین بزرگان دین نے اقرار کیا ہے اور اسی جوان کے آنے کا امیدوار فرمایا ہے مگر اُس پر بھی شاہزادہ کو دیکھکر اُسکے قلب مجبور و خیلے تسکین ہوئی اور سر اُٹھا کر کہا کہ ای جوان مین اپنی مصیبت رنج وغم کیا بیان کرون میری وہ مصیبت ہے کہ سننے والے کو تاب و ضبط نہین رہتی ہے تو نہ سن سکے گا یہ وہ فسانہ رنج انگیز و قصہ غم خیز ہے کہ جسکے بیان کرنے کی میرے قلب مین طاقت نہین ہے زبان مین گویائی نہین شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا پھر تو بیان کرو تاکہ ہم بھی تو آگاہ ہون شاید کوئی کام تمھارا ہم سے حل ہو اُسنے روکر جواب دیا کہ ای جوان تو اس بلا مین اپنے کو نہ مبتلا کر جدھر سے آیا ہے اسی طرف چلا جا کیون اپنی راہ کھوٹی کرتا ہے کیون میری مصیبت کو سُنکے اپنے کو مبتلائے رنج وغم کرے گا میرے اوپر وہ مصیبت پڑی ہے کہ اگر پہاڑ پر پڑے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اگر رات پر پڑے تو مبدل بروز ہو جائے یہ میرا ہی قلب و جگر ہے کہ مین برداشت کر سکتی ہون اور کیا کوئی برداشت کرے گا شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ ای ضعیفہ مین اسی کام کے لیے صحرا بصحرا جنگل جنگل پھر رہا ہون کہ جو فریادرس و گرفتار بلا ملے اُسکی دادرسی کرون تاکہ خداوند کریم مجھ سے خوش ہو اور میرے گناہون کو معاف کرے تجکو قسم ہے اپنے پیدا کرنے والے کی کہ بیان تو کر تاکہ مین بھی تو سنون جب اس طور سے شاہزادہ نے فرمایا تو اُسنے کہا کہ ای جوان مین اس گردون غدار و زمانہ ناہنجار کے ہاتھون اس بلا مین مبتلا ہوئی ہون یہ دونون تو ہمیشہ اسی امر کے درپے رہتے ہین کہ کسی کو تباہ کرین اور کسی کو برباد اس فلک تفرقہ انداز و زمانہ ناساز کی یہی وتیرہ ہے کہ صاحبان لیاقت و اہل خاندان کے غارت کی فکر کیا کرتے ہین اور اُن پر ہمیشہ ظلم و ستم انکے ہاتھون سے ہوتا ہے اور جو کم پایہ اور ظالم ہین انکی شراکت کرتے ہین بس اس فلک نے مجکو مبتلائے [illegible] کیا راحت و آرام ہم سب کا اس سے نہ دیکھا گیا بس اسنے تفرقہ اندازی کی بعض کو قتل کرایا اور بعض کو تباہ کیا اور اب جو باقی ہین وہ اسکے ہاتھون سے ایذائے قید اُٹھا رہے ہین اور ادھر اُدھر تباہ پھر رہے ہین بس یہ چند شعر اسلیے بدعنوانی اور اپنی حالت کے بیان مین سناتی ہون شعر پا برہنہ خار پر مجکو پھرا کے دشت مین + خار کے سر پر کرے دامان گل کا سائبان + ہنس کو موتی چگاتا ہے صدا یہ بے تمیز + پوست کھینچے ہے ہما کا دے کے مشت استخوان + ابر گوہر بار کو برسائے دشت یاس پر + خشک رکھے مزرعہ امید ہر پیر و جوان + تا کجا کیجیے بیان اس سفلہ دون کا مزاج + اک وتیرے پر نہین گاہے چنین گاہے چنان + بس یہ ہو کر شرفا و نجبا مین انکی بربادی کی فکر مین رہتا ہے کہ انکو تباہ کر کے دربدر خاک بسر پھرا دن اور ایسا برباد کردن کہ پھر نہ آباد ہون ای جوان یہ جو سامنے قلعہ نظر آتا ہے یہ کل تک ایسا آباد تھا کہ شاید کوئی مقام آباد ہو گا آج ویران ایسا ہوا ہے کہ شاید کوئی اس طور سے ویران ہوا ہو گا بموجب شعر کل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بے رحم سے رو رو کے یہ مین نے کہا + کچھ پتا گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد

ڈالیاں سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب ؎ مین اس آفت مین مبتلا ہون کہ جس سے نجات پانا غیر ممکن ہے
بقول میر درد رباعی ای درد یہ دردی سے کھونا معلوم ؎ جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم ؎ گلزار جہان
ہزار پھولے لیکن ؎ اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم ؎ بس اس بلا سے نجات ملنا غیر ممکن ہے بس اسی قدر
میری حالت کافی ہے جو کہ بیان کی مین تو یہ خیال کرتی ہون کہ اپنے کو ہلاک کرون کچھ کھا کر مر جاؤن تو بہتر
ہوگا اس دربدر پھرنے اور پردہ دری کے ہونے سے بموجب شعر کھا کے کچھ مر رہون یہ جی مین ہے ؎ خیریت
ہے تو کچھ اسی مین ہے ؎ تاکہ پردہ تو ڈھک جائے مگر اس سے بھی مجبور ہون بقول کسے زمین سخت آسمان
دور ہین تو ایسی سخت جان ہون کہ مرتی بھی نہین اور ایسی بدکردار ہون کہ موت بھی نہین پوچھتی ہے اور اسقدر
سخت جان ہون کہ مجکو موت نے بھی نہ پوچھا بموجب رباعی کیا کرون شرح سخت جانی کی ؎ مین نے مر مر کے
زندگانی کی ؎ حال بدلتی نہین اپنا ؎ اب بھی پوچھا تو مہربانی کی ؎ شاہزادہ نے ارشاد کیا کہ یہ امر تو ضرور
ہے مگر بندہ کا کیا زور ہے جب تک قضا نہین آتی ہے اسوقت تک لاکھ تدبیر کرے مگر مر نہین سکتا ہے اور
ہر رنج کے بعد خوشی ہوتی ہے اور ہر خوشی کے بعد رنج و ہر راحت کے بعد تکلیف و ہر تکلیف کے بعد
راحت کوئی ایسی بلا نہین ہے کہ جو دفع نہو کوئی جلدی دفع ہوتی ہے کوئی دیر مین وہ دافع البلیات ہے اور
جامع المتفرقات ہے بس اس سے امید نیکی اور بہتری کی رکھنا زیبا ہے وہ خالق یکتا ہے کوئی نہ کوئی صورت
اس بلا سے نجات دینے کی نکالے گا اُسکی درگاہ سے ناامید نہ ہونا چاہیے بموجب شعر اُسے فضل کرتے
نہین لگتی بار ؎ نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار ؎ بس تم اپنا حال مجھ سے مفصلاً بیان کرو تاکہ مین کچھ تدبیر
کرون اُس پیرزال نے جواب دیا کہ ای جوان تفصیل اس اجمال کی یہ ہے پہلے ایک شعر سودا کا سماعت
فرمائیے پھر مین اپنا حال بیان کرون گی شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون ؎ مین موسم بہار مین شاخ بریدہ
ہون ؎ ابھی ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا کہ ہمارے وارثون کے حکم سے گردن زدنی ہوتی تھی ہمارے وارثون کا
سکہ اس قلعہ مین جاری تھا ہمارے وارث شاہی کرتے تھے ہزارون خدمتگار و خادم ہمہ وقت
خدمت مین موجود رہتے تھے ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ کوئی امر ایسا نہ ہو کہ مالک کے ناگوار ہو ہزارون
خواصین و مصاحبین ہمہ وقت خدمت مین حاضر رہتی تھین یا وہی ہم ہین کہ اس جنگل مین تین تین دن
پیر ڈگرائے پھرتے ہین اور ایک ایک لاش پر روتے پھرتے ہین کوئی خبر نہین لیتا ہے یہ زمانہ کی خوبی ہے ؎ بموجب
شعر جب کہ ہم گل سے تھے تو لگتے تھے ہزارون کے گلے ؎ جب سے ہم خار ہوئے سب سے کنارے ہی بیٹھے
تباہی جو آئی تو سب برباد ہوا عزیز و اقارب مارے گئے مال و اسباب لُٹ گیا جو وارث تھے وہ قید
ہوگئے بس اب کون خبر لے چاہے مر جائین چاہے زندہ رہین ای جوان خداوند کریم تیری عمر مین ترقی
عطا فرمائے مرتبہ اعلیٰ کو پہونچائے کہ تونے اتنا تو کہا کہ خبر تو پوچھی دلجوئی کرے ورنہ برسون سے کوئی
اتنا بھی نہ تھا کہ دلجوئی کرتا مین تھی یا یہ صحرا تھا اور یہ لاشین یا وہ مقام تھا کہ جہان وارث قید ہین
اب میری حالت کو بگوش سماعت فرمایا کہ یہان سے ایک مقام بہت پر از آب و گیاہ ہے وہان یہ
ایک طلسم ہے کہ اسکو طلسم نور آگین کہتے ہین اُس طلسم مین ساحر رہتے ہین وہان کا بادشاہ و
حاکم حسین الزمان ہے کہ جو کہ تدا سے کو خدا کہلواتا ہے اور دعوی خدائی کرتا ہے اُسی طلسم کے
متعلق ایک اور مقام ہے کہ اُسکا نام صنم کدۂ آذری ہے وہان کا بادشاہ نوفرا ورنگ نشین تھا
پہلے وہ مقام طلسم سے الگ تھا وہ مرد یعنی نوفرا ورنگ نشین مرد باخدا مسلمان دیندار تھا
مگر عامل زبردست و منجم کبیر بدل تھا اسنے اُس مقام کو آباد کیا تھا اور بادشاہت کرتا تھا اپنا عبادتخانہ طیار کیا تھا

نوذر عمل کے بہت پذیرہ شوکت و حشمت بہم پہونچائی تھی میرا شوہر کہ جس کا نام حشام شیر شکار تھا اس مرد باخدا کا چچا زاد بھائی ہے جو کہ اسوقت ایک ظالم کے قید میں بے گناہ مبتلا ہے اور میں بسبب و بدبختی اسکے قید ہونے کے بے آوارہ پھر رہی ہوں اور کوئی میری کفالت نہیں کرتا ہے بس نوذر اور رنگ نشین نے اپنے بھائی حشام کو یہ قلعہ جو کہ سامنے ہے اسکا حاکم کیا کہ جس قلعہ کا نام حصن بدریہ ہے یہاں آکر میرے شوہر نے اس عدل و داد کے ساتھ حکومت کی کہ سب اہل قلعہ خوش ہوئے اور سب اہل قلعہ خدا پرست تھے میرا شوہر ہر سال نوذر کو خراج بھیجا کرتا تھا وہ بھی بہت خوش تھا نوذر صنم کدہ آذری میں بھی حکومت کرتا ہے کہ کیا کوئی حکومت کریگا اس عدل و انصاف کے ساتھ جیسے نوذر نے کی اور نوذر نے اپنے نام پر چند حرف لیکر اسمقام کا نام مقام صنم کدہ آذری رکھا تھا ایسے انصاف کے ساتھ حکومت کی کہ لوگ عدل نوشیروان کو بھول گئے بہت عرصہ تک وہ بادشاہ رہا باوجودیکہ چھوٹی سی سلطنت تھی مگر ایسا رعب وداب تھا کہ کسی اہل طلسم کو جرات نہ ہوئی کہ اس پر قبضہ کرتے باوجود ساحر ہونے کے اسی حسرت میں رہے اور بلکہ نوذر سے ہمیشہ خوف زدہ رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ طلسم پر قبضہ کرلے تو اس کی اطاعت کرتے تھے اکثر تحفہ و تحائف طلسم سے آتے تھے باہم رسم و راہ و اتحاد و دوستی تھی ہم اس قلعہ میں نوذر کی طرف سے حکومت کرتے تھے میرا شوہر بڑا جری اور بہادر ہے اُسنے کئی ملک اپنے قوت بازو سے فتح کیے اور اس قلعہ سے متعلق کرلیے ایک فرزند میرے یہاں پیدا ہوا کہ جو حسن میں ماہ چہاردہ سے زیادہ تھا اور زور و طاقت میں رستم و اسفندیار سے زیادہ بس ہم دونوں زن و شوہر اُسکو دیکھکر خوش ہوتے تھے یہانتک کہ وہ جوان ہوا ہم نے اُسکا نام صفدر شیر دل رکھا تھا وہ بھی باپ کے ساتھ حکومت کرتا تھا اسی طور سے چندے زمانہ گذرا کہ نوذر اور رنگ نشین نے بقضائے الہی اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی ایک دختر خرد سال نام ملکہ ناوک فگن جو کہ حسن و جمال میں اپنا مثل و نظیر پردہ دنیا پر نہ رکھتی تھی اور ایک پسر سلیم نامے جو کہ خرد سال تھا گروہ بھی خوبصورت تھا اور ایک زوجہ کو چھوڑکر ہم سب نے جب یہ خبر پائی فوراً وہاں گئے اس مرد باخدا کو غسل و کفن دے کر دفن کیا اس مقبرہ میں جو کہ اُنھوں نے تعمیر کیا تھا جب دفن کرکے پھرے دروازہ جو اُس حجرہ اور مقبرہ کا بند ہوا پھر نہ کھلا لاکھ لاکھ تدبیر کی خیر جب اُنکے فاتحہ وغیرہ سے مہلت ملی ہم لوگ تو اپنے مقام پر چلے آئے چونکہ فرزند و دختر دونوں خرد سال تھے اُنکی زوجہ کو وہاں کا حاکم کیا ہم جب چلے آئے یہ خبر جو طلسم میں پہونچی وہ لوگ تو اس روز کے امیدوار تھے اور اس آرزو کے خواستگار تھے یہ خواہش تھی کہ کسی طور سے یہ مقام بھی ہمارے قبضہ میں آجائے کیونکہ مقام نفیس و شہر وسیع ہے یہ بھی ایک مرحلہ طلسم کا قرار پائے مگر بسبب نوذر اور رنگ نشین عادل با عمل کے خوف کے قابو نہ چلتا تھا اب جو وہ مر گئے اس قمقام دریا پرست ایک ساحر زبردست اس طلسم سے یہاں آیا اور اُسنے اس مقام پر قبضہ کرلیا اور بسبب خوف اہل طلسم کے کہ وہاں ساحران زبردست ہیں اس مقام کو شامل طلسم کیا اور ایک مرحلہ اسی طلسم کا قرار دیا یہ مقام یعنی صنم کدہ آذری بھی مرحلہ طلسم نور افگن ہوگیا اُسکا خراج و باج وہاں جانے لگا قمقام خود بادشاہ بن بیٹھا چونکہ زوجہ نوذر جوان اور خوبصورت تھی قمقام اس پر عاشق ہوا اُس زن نیک و پارسا سے وصل کا خواستگار ہوا اُسنے انکار کیا اور اپنی عصمت بچانے کے لیے اپنی جان دی اور قمقام نے ظلم و بدعت سے

اپنے کو بچایا اور اُسکی رخنہ اندازی سے محفوظ رہی اُسکے بدعت و دست ظلم سے اپنی ابرویون بچائی اُس وقت قمقام نے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ اُس لاش کو بھی اُسی مقبرہ مین دفن کرین مگر ممکن نہ ہوا دروازہ نہ کھلا سحر بھی کیا کچھ سحر نے اُس عمارت پر اثر نہ کیا آخر ناچار ہوکر اور مقام پر دفن کیا ہم کو اس حال سے خبر ہوئی مگر بہ سبب خوف قمقام کے ہم کچھ نہ کر سکے نہ دوسرے یہ خوف ہوا کہ اب اہل طلسم اُسکے شریک ہین وہ ساحر ہین اور یہ بھی ساحر تھے اور ہم غیر ساحر کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین ورنہ میرے شوہر کا قصد ہوا تھا کہ اس سے لڑکر اور شکست دے کر یہ مقام اپنے قبضہ مین کرلے مگر بہ سبب خوف سحر کے کچھ نہ کر سکا اُن دونون لڑکون کو یعنی دختر و فرزند کو قمقام نے اپنا فرزند و دختر قرار دیا اور انکی پرورش کرنے لگا اور تمام شہر مین دین دریاپرستی کو رواج دیا اور اپنے سحر و ساحری کے سبب سے اور بہت سے نیرنجات و عجائبات اُس مقام پر قرار دئے چنانچہ ور اطراف و جوانب مین جو حاکم تھے انکو نامہ لکھے کہ تم لوگ بھی دریاپرستی اختیار کرو سب نے بہ سبب قمقام کے خوف کے دریاپرستی اختیار کی تھی اور دین اسلام ترک کیا بعض دراصل دریاپرست ہوگئے اور بعض بہ تقیہ اس خیال سے کہ شاید پھر زمانہ گردش کرے اور یہان زین اسلام پھیلے نہ ہم کیون اپنے کو گمراہ کرین چنانچہ میرا شوہر و فرزند مع کل اہل قلعہ اور جو جو ملک ہمارے قبضہ مین تھے وہ سب تقیہ کرکے دریاپرست ہوئے اسی طور سے خراج دیے جاتے تھے اسی طور سے اہل شہر نے بھی دریاپرستی اختیار کی تھی جو کہ سیاہ قلب تھے وہ تو بالکل دریاپرست ہوگئے تھے جو کہ صاف باطن تھے انھون نے بظاہر دریاپرستی قبول کی مگر باطن مین خداپرست تھے چنانچہ اسی طرح سے ایک زمانہ گذرا دختر نوذر و فرزند نوذر سن تمیز کو پہونچے قمقام نے انکو سحر تعلیم کیا چنانچہ ملکہ و سلیم نے ایسا کمال سحر مین حاصل کیا کہ ساحران طلسم پر فوق لے گئے سحر و ساحری مین طاق شہرہ آفاق ہوئے خصوصاً ملکہ ناوک فگن تو اس فن مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی اُسی زمانہ مین ایک دختر قمقام کے یہان پیدا ہوئی اُسکا نام قمقام نے زہرہ جمال رکھا اُسنے بھی انھین دونون کے ساتھ پرورش پائی تھی اور بہت خوبصورت تھی وہ بھی ساحرہ زبردست تھی مگر ملکہ و سلیم سب دریاپرست تھے چونکہ یہ امر ظاہر تو نہ ہونے پایا تھا کہ ملکہ و سلیم فلان کے فرزند و دختر ہین ان دونون پر جو لوگ واقف اس حال سے تھے وہ بہ سبب خوف قمقام کے ظاہر نہ کر سکتے تھے قمقام نے دوسری یہ تدبیر کی تھی کہ یہ امر بھی نہ ظاہر ہونے دیا تھا کہ ملکہ و سلیم دونون بھائی بہن ہین نہ ملکہ اس حال سے واقف تھی کہ سلیم میرا بھائی ہے نہ سلیم اس حال سے واقف تھے کہ ناوک فگن میری ہم بطن و ہم صلب بہن ہے بس قمقام نے کیا تدبیر کی کہ ناوک فگن کو اس مقام کا بادشاہ کیا جب سحر مین اسکو کامل پایا اور سلیم کو منتظم قلم قرار دیا اور اپنی دختر کو وزیرزادی ملکہ کی مقرر کیا بس ملکہ سلیم کو اپنا ملازم اور سلیم ملکہ کو اپنا مالک جانتا تھا اکثر اوقات قمقام نے یہ قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے مگر نہ کھلا ایک دن ہم سب کو جو جو کہ خداپرست باطن مین تھے اور بظاہر دریاپرست اور کل اہل شہر صنم کدہ آذری کو قمقام نے جمع کرکے قصد کیا کہ مقبرہ کو کھولے مگر لاکھ کوشش کی کھلنا غیر ممکن ہوا عاجز ہوگیا اُسی شب کو قمقام کو خواب ہوا کہ تم بیکار کوشش کرتے ہو اب مقبرہ کا دروازہ نہ کھلے گا جب اُس کا وقت آئے گا جب خود بخود کھل جائے گا اور بہت کچھ تنبیہ کی اور جو جو لوگ کہ بظاہر دریاپرست تھے اور باطن مین خداپرست تھے اُنکے خواب مین خود بادشاہ نوذر تشریف لائے فرمایا کہ تم لوگ

تم قمقام کو منع کرو کہ وہ اس امر میں کد نہ کرے دروازہ نہ کھلے گا بلکہ مین نے اُسکو خواب میں منع کر دیا ہی مگر مین تم سب کو آگاہ کرتا ہوں کہ تم لوگ ابھی طور سے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو اور قمقام سے ملے رہو ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ یہان پھر دین اسلام رواج پائے گا اب قمقام کے مرنے کا زمانہ قریب آگیا شوہر میری دختر ملکہ ناوک فگن کا آنے والا ہی وہ بہت بڑا عالی خاندان ہی اور اپنے وقت کا صاحبقران ہی وہ پروتا ہی حمزہ عرب کا اور پوتا ہی بدیع الزمان کا اور فرزند ہی نور الدہر عالی شان کا وہ شاہزادہ بہت خوش نصیب و صاحب اقبال ہی اُسنے لاکھوں طلسم اپنے دست حق پرست سے فتح کیے ہیں وہی اس مرحلہ کا فاتح ہی دوسرا شوہر ہی میری دختر ملکہ ناوک فگن کا وہ طلسم مراۃ العدم کو فتح کرکے جو واپس ہوگا مع لشکر و سپاہ کے ادھر بھی آئے گا اُسکے ہمراہ لاکھوں ساحر و غیر ساحر ہونگے اور ایک شاہزادہ ہوگا طلسم فیروزیہ کا جو کہ اکثر یہان آیا ہی وہ ساحر زبردست ہی اُسکا نام مریخ آفتاب علم ہی اور بادشاہ طلسم مراۃ العدم ہی ہمراہ ہوگا بس وہی لوگ اُسکو لے کر یہان آئینگے برائے سیر ملکہ ناوک فگن سے مقابلہ ہوگا وہ ملکہ پر عاشق و فریفتہ ہوگا بس ملکہ پر وہ سب حال ظاہر کرے گا اور آگاہ کرے گا کہ تم فلان کی دختر ہو تم مذہب اسلام رکھتی تھیں چونکہ تمھارے باپ نے جب کہ تم خرد سال تھیں انتقال کیا تھا بس قمقام نے تم کو پرورش کیا اس سبب سے تم اپنے حال سے آگاہ نہ ہوئیں بس وہ ملکہ کو سب حال سے آگاہ کریگا ملکہ سب حال سے آگاہ ہو کر دین اسلام قبول کریگی اُسدن بھائی بہن یعنی سلیم میرے فرزند کو معلوم ہوگا کہ ملکہ میری بہن ہی اور ملکہ کو معلوم ہوگا کہ سلیم میرا بھائی ہی بس وہ شاہزادہ ملکہ اور سلیم کو لے کر میرے مقبرہ پر آئے گا برائے فاتحہ خوانی اسی دن کو مقبرہ کا دروازہ کھلے گا جب فاتحہ پڑھنے والا آئے گا جب مقبرہ کھلے گا اُس شاہزادہ کو کہ جس کا نام بدیع الزمان ہوگا اور میری دختر کا وہ شوہر ہی میرے مقبرہ سے ایک صندوقچہ اور ایک وصیت نامہ ملے گا اُس صندوقچہ میں ایک لوح ہوگی کہ جو مین نے اپنے نواسے فاتح طلسم نور آگین کے لیے بنائی ہی الماس کی اور ایک وصیت نامہ ہوگا کہ پند و نصیحت اُس شہریار یعنی دختر کے شوہر کو کرنا وہ تحریر ہونگی بس مین آگاہ کرتا ہوں کہ یا تو اُسی دن مقبرہ کھلے گا یا پھر اُس دن کھلے گا جس دن میرا نواسہ برائے فاتحہ میری قبر پر آئے گا اور طرف طلسم نور آگین کے برائے فتاحی جائے گا ادھر تو دروازہ نہین کھلتا ہی اور مین تم سب کو آگاہ کرتا ہوں کہ میری دختر کا عقد بدیع الملک کے ساتھ ہوگا اور دختر قمقام کا عقد مریخ کے ساتھ ہوگا بس بطن ناوک فگن و صلب بدیع الملک سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو نہایت جری و بہادر ہوگا اور خوبصورت ہوگا وہی فاتح ہی طلسم نور آگین کا اپنی نانی کے خون کے معاوضہ میں اس طلسم کو فتح کرے گا بموجب میری وصیت کے کہ مین نے وصیت نامہ میں تحریر کی ہی اور اُسکے باپ کے پاس ہوگا اور بدیع الملک اپنے فرزند کو بموجب وصیت نامہ لوح الماس دے کر ادھر کو روانہ کرے گا بس تم لوگون کو لازم ہی کہ تا آنے بدیع الملک شوہر ناوک فگن کے اپنے دین و مذہب کو پوشیدہ رکھو جب کہ وہ یہان آکر ملکہ و سلیم کو مسلمان کر لے اُسوقت تم لوگ جو جو پوشیدہ طور سے مسلمان ہیں اپنا دین و مذہب ظاہر کریں اور چین سے بسر کریں مگر کل حال خواب کا قمقام سے نہ بیان کرنا صرف اسقدر بیان کرنا کہ ہم نے خواب میں دیکھا ہی کہ کوئی منع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ قمقام کو منع کرو کہ وہ مقبرہ کے کھولنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک اٹھائے گا آیندہ اختیار ہی اے جوان

میرے شوہر سے لوفور نے یہ بھی اُسی خواب میں کہا تھا کہ میرا نواسہ یعنی رفیع البخت تمھاری ایسے وقت سخت میں کمک کرے گا کہ جب کوئی کمک کرنے والا نہ ہوگا اور وہی زمانہ فتح طلسم ہوگا اسی کے بعد طلسم فتح ہوگا بس اے جوان جب صبح ہوئی ہر ایک نے اس خواب کو پوشیدہ کیا اور قیمقام سے صرف اسی قدر بیان کیا کہ ہم نے یہ خواب میں دیکھا کہ کوئی منع کرتا ہے کہ قیمقام شاہ سے کہو کہ وہ مقبرہ کے کھلنے کی کوشش نہ کرے ورنہ زک پائے گا قیمقام نے کہا کہ میں نے بھی یہ خواب میں دیکھا ہے بس جو جو کافر تھے انھوں نے صرف اسی قدر دیکھا جو کہ قیمقام سے بیان کیا اور جو پوشیدہ طور سے خداپرست تھے انھوں نے پورا خواب دیکھا مگر ایک نے دوسرے سے بیان نہ کیا یہاں تک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا پھر اُس دن سے قیمقام نے کوشش مقبرہ کے کھلنے کی نہ کی بلکہ اُس طرف سے چشم پوشی کر لی سب اپنے اپنے مقام پر چلے آئے میرے شوہر نے مجھ سے مکان پر آکر یعنی اپنے قلعہ میں یہ خواب بیان کیا میں نے بھی بیان کیا بس اس خواب کو دیکھے ہوئے جب زمانہ گذرا اور ہم سب لوگ اسی طور سے مطیع قیمقام رہے کہ قیمقام واصل جہنم ہوا اب ملکہ مستقل طور سے بادشاہ ہوئی حکم و احکام جاری کرنے لگی ہم سب نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ ملکہ کو اس حال سے آگاہ کریں مگر بسبب خوف ملکہ کے نہ ظاہر کر سکے کیونکہ وہ ساحرہ زبردست تھیں اس راز کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ حسین الزمان ملکہ کی تعریف سُنکے عاشق ہوا اور پیام وصل بھیجا ملکہ نے صاف طور سے انکار تو نہ کیا مگر بحیلہ و حوالہ ٹالا باہم اتحاد و دوستی قائم رہا مگر ملکہ کو یہ نہ معلوم تھا کہ حشام حاکم قلعہ صفدریہ میرا چچا ہے میرے شوہر کو بخوبی معلوم تھا کہ ناوک فگن و سلیم میرے بھائی کے فرزند و دختر ہیں برابر سال بھر کے بعد خراج بھیجا کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی خود بھی چلے جاتے تھے صرف اس خوف سے کہ ناوک فگن ساحرہ ہے دوسرے اہل طلسم سے اور اُس سے روابط دوستی ہیں ورنہ میرے شوہر ناوک فگن سے سپاہ و لشکر میں کم نہ تھے نہ مال و دولت میں یہاں تک کہ اے جوان وہ زمانہ آیا کہ بدیع الملک ادھر کو آئے بڑے بڑے معرکہ بڑے مرحلہ فتح ہوا ملکہ پردہ عاشق اور ملکہ اُن پر سب راز سربستہ ظاہر ہوئے مقبرہ کا دروازہ کھولا بدیع الملک کو لوح و وصیت نامہ ملا ملکہ نے دین اسلام قبول کیا تب ہم سب نے بھی اپنا دین ظاہر کیا جو جو کہ کافر ہو گئے تھے سب مسلمان ہو گئے ملکہ کو وہ شہریار اپنے لشکر میں لے گئے وہاں جا کر ملکہ کے ساتھ عقد کیا ملکہ وہاں سے جدا ہو کر یہاں آئیں سب بندوبست سابق طور سے کرنے لگیں اسی طور سے حکومت کرتی تھیں بس سب ملک اسلام آباد تھے سوائے طلسم اور دو ایک شہروں کے اس امر کو چند ہی دن کا عرصہ گذرا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک کو ہمراہ صاحبقران ثانی کے اور طلسمات کے فتح کو روانہ ہوئے اب یہاں ملکہ حکومت کرتی ہیں اب جب یہ سب امر ظاہر ہوئے تو ہر ایک نے ملکہ سے سب حال بیان کیا اور اپنا اپنا خواب بیان کیا ملکہ کو بڑی حیرت ہوئی چنانچہ جس زمانہ میں شاہزادہ بدیع الملک آئے تھے اس زمانہ میں میرا شوہر علیل تھا اس سبب سے وہ نہیں گئے تھے یہاں بیٹھے بیٹھے سب حال سنا کیے اب جب ملکہ لشکر اسلام سے واپس آئیں تب گئے اور انھوں نے سب حال بیان کیا تب ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے چچا ہیں بہت عزت آبرو کے ساتھ پیش آئیں جو خرد بزرگوں کے ساتھ برتاؤ

کرتے ہین اُس طریقہ سے بگر میرا شوہر اُسی طور سے ملکہ کو اپنا بادشاہ خیال کرتا تھا نا انصاف نہین تھا بس
جب یہ خبر طلسم مین پہونچی کہ ملکہ مسلمان ہو گئی اور ایک شاہزادہ خداپرست کے ساتھ عقد کر لیا
بلکہ اُس سے حاملہ بھی ہی جب یہ حال حسین الزمان کو معلوم ہوا بہت غصہ آیا بس اُسی وقت
سُنا جاتا ہی کہ اُسنے چند ساحر زبردست طرف مرحلہ صنم کدہ آذر ہی کے روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ
ملکہ کو اسیر کر کے لاؤ اور سلیم جادوگو بھی یہ اسنے کیا حرکت کی نابدولت کی معشوقہ ہو کر اور
یہ حرکت کہ خداپرست ہوئی اور عقد بھی کر لیا اُس ننگ خاندان گیسو بریدہ کو مین وہ سخت سزا دونگا
کہ یاد کریگی چنانچہ وہ ساحر اُسی وقت آکر پہونچے کہ جب ملکہ غافل تھی اور زمانہ وضع حمل قریب
تھا بس ملکہ کو یہ حال معلوم ہوا بہت پریشان ہوئی کوئی تدبیر نہ کر سکی بے دست و پا ہو کر
رہ گئی سواے اس تدبیر کے کہ بھاگے ملکہ مع چند خواصون کے اپنے مکان کو ترک کر کے بھاگی اور
سلیم بھی یہ مرحلہ ویران ہوا جسقدر یہان کے باشندے تھے سب متفرق ہو گئے وہ لوگ جو کہ
طلسم سے بحکم حسین الزمان آئے تھے یہان سے بے نیل مقصود واپس گئے پھر ملکہ اور
سلیم کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اُن پر کیا گذری چونکہ اُن لوگون کو حسین الزمان کا حکم تھا کہ
ملکہ و سلیم کو اسیر کر کے لاؤ اور لوگون سے کچھ تعرض نہ کرنا چنانچہ وہ لوگ چلے گئے نہ باشندگان
مرحلہ سے کچھ تعرض کیا نہ اور اطراف و جوانب کے ممالک کے لوگون سے بس جب وہ لوگ
چلے گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے مقام پر آکر آباد ہوئے مگر نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری و سلیم پر
لڑکا کہان پیدا ہوا بعد تھوڑے زمانہ کے ملکہ و سلیم آکر مرحلہ مین پہونچے اور اپنے آنے سے
اہل مرحلہ کو آگاہ کیا یہان مرحلہ کی حالت خراب تھی کوئی حاکم نہ تھا ملکہ نے آکر بندوبست کیا سب
خوش ہوئے اور میرا شوہر بھی آگیا ملکہ سے بلا حال راہ اور بربادی دریافت کیا ملکہ نے سب
حال بیان کیا اور کہا کہ لڑکا راہ مین پیدا ہوا مگر کیا بیان کرون کہ کیا گذری قصہ مختصر وہ لڑکا چھوٹ
گیا نہ معلوم شیر کھا گیا یا کوئی اُسکو اُٹھا لے گیا جب ہم نے یہ سُنا بہت افسوس کیا اور کہا کہ
کیا چارہ ہی سواے صبر کے جو اُسکی مشیت مین گذرا اگر اُسکی زندگی ہی تو وہ ضرور آکر تم سے ملیگا
اکثر اولاد صاحبقران پر ایسے واقعہ گذرے ہین اسی فرزند کے پردادا یعنی بدیع الزمان راہ
مین پیدا ہوئے تھے اور دریا مین ڈالدیے گئے تھے ایک دھوبی کے مکان پر پرورش پائی اپنے
باپ سے ملے بس اگر زندگی ہی تو یہ فرزند بھی تم سے ضرور ملے گا ملکہ کو بہت کچھ تسکین دی اور
ملکہ کو سمجھا بجھا کر ہم لوگ اپنے مقام پر چلے آئے ملکہ حکومت کرنے لگی مگر فراق فرزند مین بہت
بیقرار تھین اسکو بھی چند سال کا عرصہ جب گذرا اور کسی قسم کی خبر نہ آئی تو ملکہ مایوس ہو گئی
اِدھر سُنا گیا کہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران
لشکر کیا اور وہ مع لشکر و سپاہ طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے ملکہ نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین
اپنے شوہر کے پاس لشکر مین جاؤن اپنے چچا کو بلا کر راے لی اُنھون نے راے نہ دی کہا کہ
وہ تو کفار سے مقابلہ کر رہے ہین انکا کسی مقام پر قیام کا ٹھیک نہین ہی آج یہان ہین کل وہان
بس ایسی حالت مین بدون اُنکے طلب کیے جانا نہایت نادانی ہی اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ
ہمراہ رکھتے جدائی کو نہ اختیار کرتے جب یون سب نے کہا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ سب سچ کہتے
ہین خاموش ہو رہین اپنے بھائی سلیم کو اپنا نائب مقرر کیا بس حکومت کرنے لگین چند

دن کا عرصہ ہوا کہ ایک نامہ ملکہ ناوک فگن کے پاس سے آیا تھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ میرے اوپر پھر حسین الزمان نے لشکرکشی کی ہی بس آپکو لازم ہی کہ میری کمک کیجیے اور میرے شریک ہوکر حسین الزمان سے مقابلہ کیجیے چنانچہ میرے شوہر نے لکھا تھا کہ تم مقابلہ مین لشکر نکالو مین بھی آتا ہون یہ لکھکر روانہ کیا اور خود تیاری سپاہ مین مصروف ہوئے تابعین کو نامہ لکھکر طلب کیا وہ سب اپنے اپنے ملک سے لشکر لے کر آئے اور بیرون شہر فروکش ہوئے لشکر اترا اپنا اپنا لشکر بیرون قلعہ صفدریہ اتار کر داخل دربار ہوئے میرے شوہر حشنام کی آکر قدمبوسی حاصل کی یہان بھی لشکر طیار ہو چکا بس میرا شوہر مع اپنے فرزند صفدر بہ شیر دل کے اور کل لشکر لے کر بیرون قلعہ جاکر فروکش ہوا تھوڑا سا لشکر برائے حفاظت قلعہ چھوڑ گیا تھا بیرون شہر اترا تھا کہ دن سفر کا ابھی مقرر نہ ہوا تھا کہ صبح کا وقت تھا دربار آراستہ تھا سب سردار اور سب حاکم اطراف و جوانب کے دربار مین تھے بابت کوچ کے رائے ہو رہی تھی کہ یکایک ہرکارون نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو جائیے بڑا غضب ہوا حاکم شہر کج کلاہیہ کہ قمقام زردپرست ہی اور بسیار بہادر اور زبردست ہی ایک ہزار پہلوانون سے اور تین لاکھ سپاہ سے آپ کے اوپر لشکرکشی کرکے آیا ہی کیونکہ اُسنے ملک گیری کا قصد کیا ہی کئی ملک اُسنے فتح کیے ہین اور سب کو زردپرست کیا ہی خود بھی بہت جری اور شجاع ہی دوسرے اُسکا فرزند قمہور کج کلاہ بہت جری ہی غرض کہ یہ سب ملکون کو فتح کرتا ہوا چلا آتا ہی اسکا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے یونہی ملک گیری کرتا ہوا برسر اہل اسلام پہونچیگا اور اہل اسلام ہی سے مقابلہ کرونگا اُسکا لشکر بہت قریب آگیا ہی اور آپکا قصد ہی کہ مین برائے کمک ملکہ ناوک فگن جاؤن اب کیا ہوگا یہ جو میرے شوہر نے سنا اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سنا جو ہرکارون نے کہا اب میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ قمقام کج کلاہ کے لشکر سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ لشکرکشی کرکے آیا ہی اگر مین برائے کمک ملکہ جاؤنگا یہان قلعہ خالی ہو جائے گا وہ اہل قلعہ پر زیادتی کرے گا اور اُن پر لشکرکشی کرکے قلعہ پر قبضہ کر لےگا پھر بڑی خرابی ہوگی چنانچہ میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ ملکہ کو نامہ تحریر کرون کہ مین آپکی خدمت مین مع لشکر حاضر ہونے کو تھا اور بیرون قلعہ لشکر لے کر آ چکا تھا قصد تھا کہ آپکی طرف کوچ کرون کہ قمقام کج کلاہ حاکم شہر کج کلاہیہ لشکرکشی کرکے آگیا بس اُس سے جنگ و پیکار کی ٹھہر گئی اس سبب سے ناچار ہون میری عدم حاضری معاف فرمائی جاوے اس مہم سے فراغت کرکے حاضر ہونگا سب نے کہا کہ بہت ٹھیک رائے ہی ایسا ہی فرمائیے بس اسی دم حشنام نے ایک نامہ لکھکر ملکہ کی خدمت مین ایک شتر سوار کے ہاتھ روانہ کیا شتر سوار وہ نامہ لے کر طرف صنم کدہ آذری کے روانہ ہوا چونکہ مین اپنے شوہر کے ہمراہ تھی بدین سبب سب حالات سے آگاہ ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ قمقام مع لشکر کے آکر مقابلہ مین فروکش ہوا پہلے نامہ و پیام ہوا کیے آخر جنگ و پیکار کی نوبت آئی کہ مقابلہ ہونے لگا بہت سے پہلوان قمقام کے لشکر کے مارے گئے بس اسکا فرزند قمہور کج کلاہ نکلا اُسنے کئی پہلوان ہمارے لشکر کے قتل و زخمی کیے میرا فرزند صفدر شیر دل جو کہ اپنے وقت کا رستم ہی اپنے باپ سے اجازت لے کر میدان مین گیا پہلے خوب گفتگو ہوئی نوبت جنگ کی آئی میرے فرزند نے قمہور کا نیزہ ہوائی کیا گرز توڑ ڈالا تلوار پر قبضہ کیا بس

نوبت کشتی کی آئی کشتی ہونے لگی ایک شبانہ روز برابر کشتی رہی دوسرے دن بوقت دوپہر اُسکا زور کم ہونے لگا میرا فرزند غالب آنے لگا پس یہ حال جو اُسکے باپ نے دیکھا فوراً اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اس جوان پر لوٹ پڑو اور اسیر کر لو یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر تو میرے شوہر کے لشکر پر آ پڑا اور چند پہلوان بزبردست عقب سے میرے فرزند کے آئے اور اسی حالت کشتی میں جب کہ وہ تھموریہ سے لڑ رہا تھا کمند میں مار کر اُسکو اسیر کر لیا اُدھر میرے شوہر نے تیغ پر تمام لشکر قیمقام آ کر جنگ مغلوبہ ہونے لگی بڑا معرکہ پڑا ہزار دو ہزار سوار و پیادے مارے گئے قیمقام نے کیا کہ ایک سردار کو کچھ لشکر لیکر قلعہ کی طرف روانہ کیا چونکہ در قلعہ کھلا ہوا تھا پل تختہ پڑا ہوا تھا وہ یلغار کرکے داخل قلعہ ہوا تمام اہل قلعہ کو قتل کرنے لگا پس اہل قلعہ قلعہ کو چھوڑ کر بھاگے نہ کچھ مال و اسباب لے جا سکے نہ اپنے ناموس کو ہمراہ لے سکے دوکان و بازار اسی طور سے دوکانیں کھلی ہوئی چھوڑ کر بھاگے تمام اہل قلعہ بھاگ سکے جو رہے وہ قتل ہوئے اُسنے اہل قلعہ کو قتل کرکے مال و اسباب کو اُسی طور سے چھوڑ دیا اِدھر میرے شوہر پر نرغہ کرکے کمند میں مار کر اسیر کر لیا لشکر کا سردار کہاں تک مقابلہ کرے جو جو بہادر اور جری تھے وہ سب اسیر ہوئے اور جو بادشاہ کمک کو حسب الطلب آئے تھے یعنی میرے شوہر نے اس قصد سے انکو طلب کیا تھا کہ ان سب کو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ملکہ کی کمک کرونگا وہ سب اسیر ہوئے پس لشکر نے شکست کھائی سب بھاگ کھڑے ہوئے سب لوگ تباہ ہوئے خیمے وغیرہ لٹ گئے میں بھی بے سر و پا بھاگ کھڑی ہوئی قلعہ میں گئی وہاں کی حالت خراب پائی تمام قلعہ ویران تھا یہاں قیمقام نے لشکر کو شکست دیکر اور سب خیمہ وغیرہ لوٹ کر اپنے فرودگاہ پر قیام کیا خوب قلعہ کو اُسکے اہل لشکر نے لوٹا مگر پھر بھی نہ لوٹ سکے اسی طور سے رہ گیا کہاں تک غارت کرتے جا کر ای جوان دیکھ لے کہ ابھی ہزاروں دکانیں آراستہ ہونگی پس ایک رات قیمقام نے یہاں قیام کیا دوسرے دن یعنی کل یہاں سے مع قیدیوں کے کوچ کیا میں آوارہ مصیبت زدہ لشکر کے عقب میں پوشیدہ طور سے چلی یہاں تک کہ پانچ کوس پر جا کر اُسنے قیام کیا میں نے جو پا پیادہ راہ طے کی پاؤں میں چھالے پڑ گئے آبلہ پا ہو کر آیا مگر کیا کروں شوہر و فرزند کی الفت میں چلی گئی جسقدر میرے عزیز تھے وہ اس معرکہ میں مارے گئے جو باقی رہے وہ اسیر ہوئے چنانچہ جب اُسنے پانچ کوس پر جا کر قیام کیا چونکہ شام ہو گئی تھی اُسکا لشکر اترا بازار میں آراستہ ہوئیں خیمے و بارگاہیں برپا ہوئیں میں بھی ایک درخت کے سایہ میں قریب لشکر بیٹھ گئی اپنی تنہائی و مصیبت کو یاد کرکے رونے لگی اور اپنی موت کی خدا سے دعا کرنے لگی اسی حالت گریہ و زاری میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ لوذر اور رنگ نشین تشریف لائے اور فرمایا کہ ای ربیعہ بانو تو کیوں اسقدر بیقرار و بیتاب ہوتی ہے صبر کر اور فضل خدا پر نگاہ رکھ کہ وہ بڑا رحیم و کریم ہے وہ حلال مشکلات ہے وہ دافع بلیات ہے بس اسی پر بھروسہ کر وہ سب امر آسان کر دیگا ای ہمشیرہ تو خوف نہ کر تیرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزوں کو قیمقام کج کلاہ قتل نہیں کر سکتا ہے وہ ہی شاہزادہ جو کہ میرا نواسہ ہے اور میری دختر ناوک فگن کا فرزند ہے جو کہ صلب بدیع الملک سے ہے اور جب کہ وہ حاملہ تھی قریب زمانہ وضع حمل کے امیر حسین الزمان کے لشکر کشی کی تھی وہ سراسیمہ ہو کر صنم کدہ آذری سے بھاگی تھی راہ میں لڑکا پیدا ہوا

تھا بس بہ سبب خوف کے چھوٹ گیا تھا بس ایک بادشاہ اُٹھا لے گیا تھا اُسنے پرورش کیا تھا اب
فضل خدا سے وہ جوان ہوا لشکر بہم کیا کوئی مقام پر اپنے باپ کی مدد کی یہان تک کہ باپ بیٹے ملے ایک
دوسرے سے آگاہ ہوا بس وہ بموجب میرے وصیت نامہ کے اپنے باپ سے رخصت حاصل کر کے
اور لوح الماس لے کر براے فتح طلسم نور افگن روانہ ہوا تھا اپنی نانی کے خون کا عیوض لینے کو راہ
مین اُسنے چند قلعے تھے فتح کیے بس وہ لشکر کثیر لیے ہوے آتا ہے صبح کو اس مقام پر چل کر جہان معرکہ پڑا
تھا وہ جوان وہان آئیگا حال تیرا دریافت کر کے تیری کمک کرے گا قیمقام و اُسکے فرزند کو زیر کر لے اپنا
مطیع کرے گا تیرے شوہر و فرزند کو اس بلا سے و دیگر عزیزون کو رہا کرے گا تجکو یاد ہوگا کہ مین نے
قبل اسکے جب کہ قیمقام دریاپرست نے مقبرہ کے دیکھ لینے کا قصد کیا تھا اور خواب تم سب کو
ہوا تھا خبر دی تھی اُسی کی خواب مین کہ حشنام پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ وہ پریشان ہوگا اُس
وقت مین میرا نواسہ حشنام کی کمک کرے گا اور وہی زمانہ فتح طلسم کا ہوگا بس اسی حال کی خبر
دی تھی وہ وقت یہی وقت ہے وہ صبح کو آکر کمک کرے گا اور سب کو اس بلا سے رہا کرے گا اس
قلعہ کو پھر سے آباد کرے گا وہ اپنی مان کی خدمت مین جائے گا میری قبر پر فاتحہ پڑھے گا اور براے
فتح طلسم روانہ ہوگا اب عمر طلسم تمام ہوئی اب کوئی اس اقلیم مین کافر نہ رہے گا اُسکی ہیبت شمشیر
سے سب دین اسلام اختیار کرینگے وہ اپنی آب تیغ سے سب آلایش کفر کو پاک کرے گا زنگ کفر
کو مثل زنگ کے ہر ایک کے دل سے برطرف کرے گا اب یہان ہر طرف دین اسلام کا ڈنکا بجے
گا تو پریشان نہ ہو اور خوش ہو کہ تیرا مددگار آگیا یہ جو خواب مین نے دیکھا اور بہت سے کلمات
پند و نصیحت نوذر نے فرمائے اور غائب ہوگیے اب جو میری آنکھ کھلی وقت صبح تھا مین نے
تیمم کر کے نماز سحر سے فراغت کی لشکر مین گئی کہ وہان کی حالت دریافت کرون کہ اُس کافر کا قصد
کیا ہے معلوم ہوا کہ وہ یہان سے کل کوچ کرے گا آج وہ ان لوگون کا دربار سجے گا کہ جن کو اسیر
کیا ہے اگر اُنھون نے زمرد پرستی اختیار کر لی تو خیر ورنہ قتل کرے گا اس امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ
آج یہان سے نہ جائے گا مگر یہ حال سنکے نہایت درجہ قلق ہوا کہ سب کو طلب کر کے دین زمرد
پرستی کے قبول کرنے کی خواہش کرے گا اگر قبول کر لیا تو جان بچی ورنہ مارے جائینگے مین وہان
ٹھہری رہی کہ میرے روبرو قیدی طلب کیے گئے اور بیابان سیاست بھی میرے شوہر و فرزند
سے بہت بہت اُسنے کہا کہ تم زمرد پرستی اختیار کرو اُنھون نے بہت سخت جواب دیے
اور بہت سخت تقریر کی اُسکو غصہ آیا اُسوقت جلاد کو طلب کر کے انکے قتل کا حکم دیا بس
جلاد انکو لیکر چلا مجھ سے یہ حال نہ دیکھا گیا مین انکو سپرد خدا کر کے وہان سے چلی کیونکہ رات کے
خواب کا خیال آگیا بس یہ خیال ہوا کہ پہلے جو کچھ نوذر نے خواب مین آکر کہا تھا اُسکا ظہور
ہوا وہ خواب صادق نکلا شاید یہ بھی خواب صادق نکلے وہ شہریار آئے حال دریافت کرے
وہان کون ہے جو بیان کرے گا تو انکو سپرد خدا کر اگر زندگی ہے تو زندہ بچ جائینگے اور تو وہان
چل بس مین راہ کو طے کر کے اور انکو خدا کے حوالہ کر کے یہان آئی اور اس شہریار کا انتظار
کرنے لگی کہ جو میرے شوہر اور فرزند کو اس بلا سے رہا کرے گا کہ جو کہ جگر بند بدیع الملک
نوجوان دلدار و قلب ملکہ ناوک فگن ہے کہ جس کا نام رفیع البخت عالی شان ہے مگر اے
جوان ابھی تک وہ راحت قلب ناتوان و فریادرس بیکسان و دادرس مظلومان و دستگیر

فریادان نہین تشریف لایا کہ میری دادرسی فرماتا اور میرے شوہر و فرزند و دیگر عزیزون کو اُس ظالم کے پنجہ سے نجات
دیتا نہ معلوم وہان اُن پر کیا گذری آیا وہ زندہ ہین یا قتل ہو گئے بس اس امید پر مین زندہ ہون کہ خواب مین لوگون
نے مجھ سے اس امر کا اقرار فرمایا ہی کہ وہ جوان ضرور آئے گا اور تیرا فرزند و شوہر تم قتل نہین ہو سکتا ہی وہ ضرور رہا کریگا
بس مین اپنے عزیزون کی لاشون پر روتی جاتی ہون اور اپنے خدا سے اُسکے آنے کی دعا کرتی جاتی ہون دیکھون
کب تشریف لاتا ہی اور کب میرا غنچہ آرزو شگفتہ ہوتا ہی جب وہ پیرزال یعنی ربیعہ یا تو یہان تک کہہ چکی
تو شاہزادہ نے سب حال سُنا بہت افسوس کیا اور جب اپنا نام سُنا اپنے دل مین کہا کہ شکر ہی اُس کریم
کا جو تجکو اُسنے یہ مرتبہ دیا کہ بزرگان دین تیرے حال سے لوگون کو خواب مین آگاہ کرتے ہین پس اُس پیرزال کی
فریادرسی کرنا اور حشام و صفدر شیردل کی رہائی کی فکر کرنا پر ضرور ہی پہلے اس ظالم مکار قمقام کو اس
حرکت کی سزا دے اور اُن سب اسیران بلا کو اس بلا سے نجات دے پھر طرف طلسم کے جانا کیونکہ خداوند
کریم نے تجکو اس لیے خلق فرمایا ہی کہ جو بیکس و مظلوم ہو اُسکی فریاد کو پہونچو اُسکی ہر بلا مین کمک کرو
ظالم کو سزا اُسکے افعال کی دو واب تجھ پر فرض ہی کہ قمقام کو جا کر تلقین بدین اسلام کر اور ان سب کو رہا
کر اگر وہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ قتل کر اپنے دل مین یہ تصور فرما کر اس پیرزال سے
بشفقت فرمایا کہ کچھ حال تمنے ملکہ ناوک فگن کا نہ بیان کیا کہ اُنکے پاس سے نامہ گیا تھا جواب
آیا اور اُن سے اور حسین الزمان سے جو مقابلہ ہونے والا تھا اور تم کو برای کمک طلب کیا
تھا اس مقابلہ کا انجام کیا ہوا اُس پیرزال نے جواب دیا کہ ای جوان پھر ہم سب کو اسقدر
مہلت کہان ملی ان بلاؤن سے جو ادھر کی خبر دریافت کرتے نہ وہ شتر سوار جواب لیکر واپس
آیا اگر آیا بھی ہوگا تو قلعہ کو تباہ و برباد دیکھ کر وہ بھی کسی طرف نکل گیا ہوگا بس بعد اس جواب
کے شاہزادہ نے فرمایا کہ ای ربیعہ ہان تو تم مجکو اس مقام کا پتہ دو کہ جہان وہ ظالم لشکر لیے ہوئے
فروکش ہی اور تمہارے شوہر و فرزند کے قتل کی فکر کر رہا ہی تاکہ مین جا کر اس سے مقابلہ کرون اور انکو
رہا کرون اُس عورت نے صورت دیکھی اور کہا کہ ای جوان تجکو خدا نیک توفیق عطا فرمائے جو تونے
میری حالت سنکے یہ تو کہا کہ مین تیرے شوہر و فرزند کو اُس ظالم سے مقابلہ کرکے رہا کرونگا مین
یہ نہین چاہتی ہون کہ تجھ سا جوان رعنا اُس ظالم کے ہاتھ سے مارا جائے وہ بہت بہادر [illegible]
ہوا ای جوان مین بھی صاحب اولاد ہون مین کیونکر یہ امر گوارا کرون کہ اپنے فرزند کی محبت مین تجھ
سے جوان کو ایک ظالم کے ہاتھ سے قتل کراؤن خداوند کریم تجکو زندہ و سلامت رکھے تو اپنے والدین کے
دل کا چین ہی اور اُنکے قلب کی راحت ہی اور اُنکے خانہ تاریک کا چراغ ہی نہ معلوم [illegible]
اجازت دی کہ تو ادھر آیا اُنکا تیرے فراق مین کیا حال ہوگا بس اس صدمہ کو کوئی [illegible]
دریافت کرے تو اپنے کام کو جا اس بلا مین نہ مبتلا ہو یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ [illegible]
کہ مین تیری مصیبت سنکے تیری کمک نہ کرون اور اُن سب کو اُس ظالم کے پنجہ مین اسیر رہنے دون [illegible]
اسی غرض سے نکلا ہون کہ جو بندگان خدا مصیبت مین مبتلا ہون اُنکی خبر گیری کرون اور بلائے [illegible]
بلا دفع کرون مین نہ مانونگا تو مجکو نشان دے اُسنے جواب دیا کہ مین تو کبھی پتہ نہ دونگی اور منت [illegible]
کرنے لگی تب شاہزادہ نے ناچار ہوکر کہا ای عورت تو جس کا انتظار کر رہی ہی اور جسکے آنے کی خبر [illegible]
اورنگ نشین میرے نانا نے تم کو خواب مین دی تھی وہ عبد ذلیل رب جلیل [illegible]
بمقدار ہی غلام تازہ بدیع الملک نوجوان صاحبقران ثالث ہون مجھ ہی بندہ خاکسار کا

رفیع البخت نام ہی مین ہی براے فتح طلسم نور آگین اُس شہریار کے حکم سے لوح الماس لیکر چلا ہوا ہون
میرے ہی آنے کی شہنشاہ نوذر نے خبر دی تھی پس مین ہی وہ خاکسار ہون لیکن تم خوف نہ کرو اور آگاہ ہو کہ
مین اب ضرور تمھارے شوہر و فرزند کی کمک کرونگا اور اُس ظالم اظلم کو سزا دونگا اے ربیعہ بانو ہمارے
بزرگون کا قول ہی کہ جس کسی کو بلا مین مبتلا دیکھو اُسکی کمک کرو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر جب کہ کافر کی
کمک کرنے کا حکم ہی تو مسلم کا تو بڑا مرتبہ ہی اور وہ مسلم جو کہ اپنا بزرگ ہو پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین
حشام کو بلا مین مبتلا رہنے دون مجکو قسم ہی اپنے خداے بزرگ اور اپنے پیدا کرنے والے کی کہ اب
بدون حشام کو رہا کیے ہوئے مجکو چین نہ آئیگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی جب تک کہ مین انکو رہا
کر نہین لیتا ہون اور اُس ظالم کو اس حرکت کی سزا نہین دیتا ہون اب تم مجکو پتہ دو ایسا نہ ہو کہ وہ
لوگ قتل ہو جائین اور وہ ظالم قتل کر ڈالے کیونکہ تم ہی کہتی ہو کہ جلاد آگئے ہین یہ جو شاہزادہ نے
فرمایا پس ربیعہ نے سر اُٹھا کر شاہزادہ کو سر سے پاؤن تک دیکھا اور کہا کہ اے شہریار جو کچھ آپ نے
فرمایا مین نے یقین کر لیا مگر میرے دل کو اُسوقت اطمینان ہوگا کہ جب مین لوح الماس دیکھونگی جو کہ
آپ لے کر براے فتح طلسم روانہ ہوئے ہین یہ جو اُسنے کہا شاہزادہ نے وہ لوح جو کہ گلے مین پڑی تھی اُس کو
دکھائی اور فرمایا کہ لو دیکھو یہی لوح میرے پدر بزرگوار کو فرقد نوذر سے ملی تھی جو کہ میری امانت رکھی ہوئی تھی
لوح جو ربیعہ نے دیکھی فوراً دوڑ کر قدمون پر گری اور کہنے لگی کہ میری زندگی مین میری آرزو بر آئی میری
امید پوری ہوئی مین نے اپنی مراد پائی میرے دیدۂ کور آپ کے نور جمال سے روشن و منور ہوئے پس تنے
فرزندون مین آنکے ایک ایک ناخن پا پر نثار کرون آپ اُس طرف تشریف نہ لے جائین اگر انکی زندگی خدا
کی طرف سے ہی تو وہ بچ جائینگے کوئی نہ کوئی سبب انکی رہائی کا ہوگا بھلا مین کیونکر اپنے شہریار کو اُس
دیو کے مقابلہ کے لیے بھیجون اور پھر دون مین نوذر کو کیا بروز قیامت منھ دکھاؤنگی اور اپنی مالکہ ملکہ
تاؤس فکن سے کیا کہونگی جو کچھ مجکو رنج و صدمہ تھا سب آپ کے زیارت کے نصیب ہوتے ہی جاتا
رہا اب مجکو کچھ غم نہین ہی جب آپ ایسا میرا آقا اور مالک ہی پھر مجکو کیا پروا ہی پس اب آپ اُس طرف
نہ جائین میرے حال پر رحم فرمائین شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی مین قسم کھا چکا ہون بدون انکو
رہا کیے ہوئے مجھ کھانا وغیرہ حرام ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ بندگان خدا تو بلا مین مبتلا ہون اور مین
آگاہ ہو کر انکی رہائی کی فکر نہ کرون پس اگر ایسا نہ کرونگا تو خدا مجھ سے ناخوش ہوگا والد بزرگوار ناراض ہونگے
کیا خوف ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین رہا کرتا ہون جب یہ قصہ بہادر اور دلاور سنینگے تو
میرے اوپر طعنہ زنی کرینگے کہ رفیع البخت جان کے خوف سے انکی رہائی کو نہ گیا کیسا بہادر تھا مین
ضرور جاؤنگا جب اس طور سے اور برہم ہو کر شاہزادہ نے فرمایا وہ عورت یعنی ربیعہ بانو مجبور ہو گئی
عرض کرنے لگی کہ مین نے ناحق سب حال بیان کیا اگر مین یہ جانتی کہ آپ ہی ہین تو کبھی نہ بیان کرتی خیر
سامنے یہان سے پانچ کوس پر ایک صحراے پر بہار اور دلکشا ہی سبزہ لگا ہوا ہی وہان وہ ظالم اترا ہوا ہی آپ
تشریف لے چلیں مین بھی ہمراہ چلتی ہون دور سے نشان بتا دونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اسی مقام پر
ٹھہرو بلکہ میرے عیار کے ہمراہ میرے لشکر مین جاؤ مین وہان پہونچ جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ مین تو
اب جدا نہ ہونگی ضرور ہمراہ چلونگی شاہزادہ نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُس پر عمل کرو تمھاری ہمراہی
کی کوئی ضرورت نہین ہی تم عورت ہو نامحرمون مین تمھارا کیا کام ہی عورت کا نامحرمون مین نکلنا
بڑا عیب ہی اہل اسلام مین پس یہ جو شاہزادہ نے فرمایا ربیعہ بانو کانپ کر رہ گئی عرض کیا کہ

بہت خوب مین قلعہ مین جاتی ہون آپ تشریف لے جائین بس ربیعہ بانو شاہزادہ سے اجازت لیکر طرف قلعہ کے چلی گئی شاہزادہ کی فتح و ظفر کی دعا کرتی جاتی تھی ادھر شاہزادہ مرکب پر سوار ہوکر اور مرکب کو اُٹھا کر طرف اُس جنگل کے چلا کہ جہان قمقام کج کلاہ مع لشکر کے اترا ہوا تھا اور حشام وغیرہ سے قتل کا بندوبست کر رہا تھا شاہزادہ تو حسب نشان دہی ربیعہ بانو کے اُس طرف کو روانہ ہوا عیار شاہزادہ ہمراہ شاہزادہ تھا اُسنے جو دیکھا کہ میرا آقا و مالک تنہا تین لاکھ سپاہ پر جاتا ہے وہان ایک ہزار پہلوان نامی زبردست ہین سب بادۂ کبر و نخوت سے مست ہین اہل اسلام کے دشمنی جانی ہین ایسا نہ ہو کہ کوئی چشم زخم پہونچے تو بڑی خرابی ہو بس دلدار شاہ و بیدار شاہ و دیگر سرداران سپاہ کو اس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہے تاکہ وہ لوگ کمک کو لشکر لیکر روانہ ہوان بس یہ امر دل مین تجویز کرکے شاہزادہ کو اس طرف روانہ چھوڑ کر بپائے شاطری بارتا ہوا طرف لشکر کے چلا تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ دیکھا قہار شیر پیکر و منصور دلیر و بیکر و خسرو و شیر دل و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سرداران پرجگر مرکبون پر سوار اس طرف کو چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سرداران نامدار ہمراہ شاہزادہ کے برائے شکار آئے تھے چونکہ شاہزادہ ایک آہو کے عقب مین مرکب ڈالکر ادھر چلا آیا اور اُس قلعہ کو دیکھ کر قلعہ کی سیر مین مصروف ہوا تھا یہ لوگ اور طرف صید افگنی کر رہے تھے بس شاہزادہ تو ربیعہ بانو سے یہ حال سنکے طرف لشکر قمقام کج کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ جو صید افگنی سے فارغ ہوئے شاہزادہ کو نہ پایا بس باہم صلاح کرکے تلاش کرنے کو چلے تھے کہ عیار سے ملاقی ہوئے ادھر تو عیار نے ان سب کو دیکھا کہ سردار چلے آتے ہین اُدھر اُن لوگون نے عیار کو دیکھا بس مرکب اُٹھا کر جیسے قریب پہونچے پکار کر کہا کہ اے مہتر والا گہر شاہزادہ کہان تشریف فرما ہے ہم بڑے عرصہ سے اپنے آقا کو تلاش کر رہے ہین سرگردان ہین عیار نے پکار کر کہا کہ اے سرداران باوقار بڑا غضب ہوا جلد اپنے آقا کی خبر لو ایسا نہ ہو کہ خدا نخواستہ دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف ہو اور حریف خوش ہون یہ جو اُسنے کہا سب کے حواس جاتے رہے چہرون پر ہوائیان اُڑنے لگین بد حواس ہوکر پوچھا کہ بہت جلد بیان کرو کہ کیا واقعہ ہے ہمارے دل پریشان ہوگئے ہم جاکر اپنے آقا کی خبر لین تب عیار نے اول سے آخر تک قلعہ کا ملنا قلعہ کی سیر کرنا لاشون کا نظر آنا میرزال ربیعہ بانو سے ملنا اُسکا سب حال بیان کرنا بس شاہزادہ کا مرکب پر سوار ہوکر لشکر قمقام پر تنہا جانا اپنا برائے خبر ادھر کو آنا بیان کیا یہ سننا تھا کہ سب نے کہا کہ شاہزادہ کدھر کو تشریف لے گیا ہم کو پتہ دو ہم بھی جائین عیار نے پتہ دیا اور کہا کہ آپ لوگ جائین مین دلدار شاہ و بیدار شاہ کو مع لشکر کے لیکر آتا ہون بس وہ سرداران نامور حسب نشان دہی عیار شاہزادہ کے مرکب اُٹھا کر اُس طرف کو عقب مین شاہزادہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال و شاہزادہ کا آیندہ تحریر ہوگا عیار ان سب کو اُدھر روانہ کرکے خود طرف لشکر کے چلا بہت جلد آکر پہونچا یہان لشکر اترا ہوا تھا سب راحت و آرام سے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے چند بازارین آراستہ تھین اور چند خیمہ وغیرہ برپا تھے باقی راہون پر بار تھے دلدار شاہ و بیدار شاہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے دربار آراستہ تھا دلدار شاہ وغیرہ شاہزادہ کا انتظار کر رہے تھے کہ شاہزادہ تشریف لائے تو ہم دیدار پر خاست کرین ہمراہ شاہزادہ کے خاصہ کھائین کہ مہتر لاہور آکر پہونچا سب نے جو مہتر لاہور کو تنہا آتے ہوئے دیکھا تو سب پریشان ہوئے بیدار شاہ کو تاب نہ رہی پکار کر پوچھا کہ اے مہتر صاحب ہمارے

آقاے نامدار رو بادوقار و مولاے نامدار کیا ابھی نہین تشریف لائین گے صیدافگنی مین مصروف رہین گے اب تو تشریف لائین کہ دوپہر کا وقت آگیا ہی آفتاب تمازت پر ہی دھوپ مین تیزی ہو گئی ہی عیار نے یہ سُنکے کہا کہ قریب آلون کو بیان کرون کہ کیا غضب ہوا بڑا غضب ہو گیا آپ لوگ کیا بے خبر بیٹھے ہین جلد لشکر کو تیار ہونے کا حکم فرمائیے شاہزادہ سے اور لشکر صمصام کج کلاہ سے مقابلہ ہونے لگا ہوگا آقاے نامدار یکہ و تنہا لشکر پر جا پڑے ہونگے یہ جو عیار نے کہا دلدار شاہ نے کہا کہ اُنکا غلام خسرو قہرمان گیا اُنکے ہمراہ نہین ہی عیار نے جواب دیا کہ وہ لوگ کہان ہمراہ ہین مجکو راہ مین ملے تھے مجھ سے یہ حال سُنکے اُس طرف کو روانہ ہوئے ہین یہ کہتا ہوا لاہور اُنکے قریب پہونچا اور کل حال جو کچھ گذرا تھا ابتدا سے آخر تک سب بیان کیا بس یہ حال سننا تھا کہ دلدار شاہ و بیدار شاہ اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آئے مسلح و مکمل ہونے لگے دلدار شاہ وغیرہ نے لشکر کے طیار ہونے کا حکم دیا اُسیوقت لشکر مین کمر بندی ہونے لگی نقارہ ہوا تھوڑے عرصہ مین سب لشکر مسلح و مکمل ہو کر طیار ہو گیا تخت شاہی دربارگاہ پر حاضر کیا گیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ مسلح و مکمل ہو کر خیمے سے برآمد ہوئے سب سردار بھی آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہو کر حاضر ہو چکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوئے بس بہت جلد سوار ہوئے بادشاہون کا سوار ہونا تھا کہ سردار بھی مرکبون پر سوار ہوئے لشکر بھی طیار ہو گیا بس دلدار شاہ و بیدار شاہ کل سردارون و کل لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر صمصام کج کلاہ کے لاہور عیار کے ہمراہ براے کمک روانہ ہوئے اور اہل کاران شاہی کو حکم دیا کہ تم عقب سے سامان لے کر آؤ یعنی بارگاہ وغیرہ بس یہ بادشاہ چھ لاکھ سپاہ لے کر اُس طرف کو چلے لاہور آگے آگے تھا عقب مین یہ بادشاہ مع لشکر کے تھے اُنکے عقب مین تمام خیمے و بارگاہین ار ابون پر تھین بس راوی دلدار شاہ و بیدار شاہ کو بھی مع لشکر طرف لشکر صمصام کے روان رکھتا ہی اسکا بھی حال آیندہ تحریر کرونگا بس اس داستان کو اسی مقام پر چھوڑتا ہون کہ شاہزادہ مرکب اُڑائے ہوئے ربیعہ بانو سے سب حال سنکر براے رہائی حشمام شیر پیکار و صفدر شیر دل بڑے غیض و غضب مین لشکر صمصام کی طرف جاتا ہی اُسکے عقب مین خسرو شیر دل و تہمار شیر پیکر منصور دلاور پیکر و قہرمان پنجہ گیر و دیگر سرداران نامدار عیار سے سب حال سنکے چلے ہین عیار نے لشکر مین جا کر دلدار شاہ وغیرہ کو خبر دی وہ کل لشکر لیکر اُسی طرف چلا ہی بس راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہی کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اور ربیعہ بانو کو قلعہ مین انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی اور بفضل خدا شامل حال ہوا اور حیات مستعار باقی رہی تو یہ داستان آیندہ تحریر کی جائے گی اگر جلد چہارم کی اجازت ملی تو اس جلد مین ورنہ دفتر نیرنگ قاف مین بیان ہوگی شاہزادہ کا لشکر صمصام پر پہونچنا اور حشمام و صفدر کو رہا کرنا لشکر سے مقابلہ ہونا عین گرمی جنگ مین سرداران شاہزادہ کا پہونچنا اور شریک جنگ ہونا دلدار شاہ وغیرہ کا مع لشکر آنا جنگ عظیم واقع ہونا آخر صمصام کا شکست کھانا اور زیر ہو کر مع اپنے کل لشکر و سردارون و فرزند کے مطیع اسلام ہونا بصدق دین اسلام قبول کرنا شاہزادہ کا قلعہ صفدریہ پر آنا قلعہ کو آباد کرنا سب کو ہمراہ لے کر صنم کدہ آذری پر پہونچنا بلکہ ناوک فگن کا حال سُنکے بہت افسوس کرنا قبر پر نوذر کے جا کر فاتحہ پڑھنا خواب دیکھنا اور طرف طلسم کے براے فتح طلسم روانہ ہونا حالات طلسم و سحر ساحران طلسم و مبتلاے بلا ہونا لوح کا دستیاب ہونا و دریاے طلسم و مقابلہ حسین الزمان کا ہمراہ شاہزادہ و عجائبات و غرائبات طلسم عجب لطف کی داستانین ہین اور بالکل نئے طریقہ سے بیان و تحریر ہونگی جو کہ ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہین جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو حظ کافی پائینگے بس اب راقم اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہی کہ ربیع البحت مرکب اُٹھائے

ہوے کہاں لشکر صمصام کج کلاہ کے جاتے ہین وہان صمصام نے حشام و صفدر و دیگر سردارون کو زیر تیغ
بٹھایا ہی اور حکم قتل دینے والا ہی ادھر سے رفیع البخت یہ حال زبانی ربیعہ بانو کے سنکے چلے ہین انکے عقب
مین انکے سردار قہار و منصور و بہرام و خسرو و شیر دل و دیگر سردار و دلدار شاہ و بیدار شاہ مع کل لشکر و
سرداران کے عیار سے خبر پاکر چلے ہین دیکھیے اب ان سب کی داستان کہان بیان ہوتی ہی اور کب اور کیا حال
در گیا واقعہ ہوتا ہی یہ حقیر عرض کرتا ہی کہ اگر بابو صاحب عالی مرتبت نے چوتھی جلد کی اجازت مرحمت فرمائی تو اسی
جلد مین یہ داستان تحریر ہوگی ورنہ بہر تنگ قافیہ ہین کیونکہ حکم ہی بابو صاحب کا کہ اسی تیسری جلد پر
دفتر آفتاب شجاعت کو ختم کردو گو واقعات بہت سے ہین مگر مین ناچار ہون جہان تک اس جلد مین آئین گے
مین تحریر کرونگا جو رہجائینگے مین ناچار ہون ناظرین اس حقیر کو کسی قسم کا الزام نہ دین مین معافی کا
خواستگار ہون اہل مطبع کے حکم سے ناچار ہون زیادہ والسلام اب مین عنان قلم کو طرف حالات نقابدار
یاقوت پوش کے منعطف کرتا ہون اُس نقابدار باشوکت کی داستان تحریر کرتا ہون کہ بہت زمانہ ہوا
اُس کا کچھ حال معرض تحریر مین نہین آیا ناظرین اس قصہ کو ملاحظہ فرمائین

اب تتمۂ حال نقابدار یاقوت پوش مین قلم فرسائی کی جاتی ہی ملاحظہ ہو بیت

نویسندۂ قصۂ دلستان ✤ چنین کرد این داستان را بیان ✤ چہرہ طرازکنندگان شبستان بلاد و مراحل پیمایان
راہ صحراے پرخوف و خطر نویسندگان شیرین رقم اس داستان بسا فرحت کو یون قلم مشکبار رقم سے صفحۂ قرطاس
صداقت اساس پر تحریر کرتے ہین کہ جب نقابدار یاقوت پوش صاحبقران ثالث کی کمک
کرکے جنگ محراب شاہ مین خواہ شہر سمندریہ پر مقابلہ جمشید یاقوت پوش و قسیم سیاہ پوش کے
اور بعد انفراغ ان مقابلون کے یا بعد فتح جنگ محراب کے سبزانی رزمگاہ مین صاحبقران سے یہ کہکر
مع اپنے لشکر کے ایک سمت کو روانہ ہوا تھا کہ مین تو اسوقت ایک مہم پر جاتا ہون کبعد طی ہونے
اس مہم کے پھر آؤنگا اور آپ سے مقابلہ کرکے اتاشہ صاحبقرانی لونگا کیونکہ مین صاحبقران ہون
صاحبقران ثانی نے بڑی غلطی کی جو آپ کو صاحبقران فرمایا بس یہ کہتا ہوا ایکطرف کو مرکب
اٹھاکر چلا گیا صاحبقران اسکی تقریر و شان شوکت دیکھکر خاموش ہوکر رہ گئے اسکا جانا تھا کہ اسکا
کل لشکر جو کہ قریب اسی ہزار کے چلا تھا اور سب یاقوت پوش تھے اُسکے عقب مین روانہ ہوا اور سب
دیکھا کیے کہ تھوڑی دور تک تو گرد لشکر صحرا مین نظر آئی بعدہ وہ غبار یاقوت رنگ غائب ہوگیا
صاحبقران اپنے کامون کی طرف مصروف ہوئے اسکا خیال بھی نہ کیا واقعات صاحبقران
تو تحریر ہوچکے کہ اُسکے بعد صاحبقران نے شہر آقبالیہ و امثالیہ و مراد سیر و صحرا بہیہ فتح فرمایا بعدہ
سمندریہ پر بڑے بڑے مقابلہ ساحرون سے ہوئے سمندر شاہ شکست کھاکر طرف طلسم گنجورہ
سلیمانی کے بھاگا اُسکے عقب مین صاحبقران بھی مع کل لشکر کے سمندریہ کا بندوبست
فرماکر روانہ ہوئے ہین بس اب نقابدار یاقوت پوش کی حالت تحریر کی جاتی ہی کہ یہ عالی مقدار
یعنی نقابدار برابر مرکب اُڑائے ہوئے منزلین طے کرتے ہوئے کوہ و صحرا کی سیر فرماتے ہوئے برابر
چلے جاتے ہین جو مقام پر از سبزہ و آب ملاحظہ فرماتے ہین وہان قیام کرتے ہین تختی زمرد نگار انکے
پاس ہی کہ جس کے سبب سے سحر ان پر اثر نہین کرتا ہی اسی طور سے دو منزلہ سہ منزلہ
کرتے ہوئے جاتے ہین اتفاق سے ایک صحرا ملا کہ جو بہت شاداب تھا نہایت عمدہ

سبزہ زار تھا وہان پہونچے لقا بدار نے اُس دمنیت پر فضا کو دیکھکر حکم فرمایا کہ یہان خیمے و بارگاہ وغیرہ برپا کرو
ہم یہان دو ایک روز قیام کرینگے بس اُسیوقت خیمے وغیرہ برپا ہوگئے لقا بدار مرکب پر سے اترکر داخل
بارگاہ ہوا سب سردار حاضر ہوئے تھوڑے عرصہ تک دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کرکے خاصہ نوش
فرماکر آرام کیا سب اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بس لوقت سہ پہر لقا بدار بیدار ہوکر برآمد
ہوا تھوڑے عرصہ تک بیٹھکر بعدہ چند سردارون کو ہمراہ لیکر چونکہ آفتاب قریب غروب تھا برائے
سیر صحرا روانہ ہوا صحرا کی سیر کرنے لگا ٹہلتے ہوئے ایک طرف جا نکلے دیکھا کہ اُس سبزہ زار مین ایک
قبر نہایت نورانی بنی ہوئی ہے کہ اُس پر کچھ ہار پھول چڑھے ہوئے ہین شمعدان گلی و اگر سوز
رکھے ہوئے ہین سامنے قبر کے ایک چھپر پڑا ہوا ہی جو کہ نہایت کہنہ ہی اُس چھپر مین ایک مرد پیر با
ریش سفید بوریہ پر سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی ایک کتاب سامنے کھلی ہوئی رکھی ہی وہ اُس کا
مطالعہ کر رہا ہی مگر چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی پیشانی پر سجدہ کا نشان تسبیح ہزار دانہ و دیگر
اسباب عبادت اُسکے برابر رکھا ہی بس ثابت ہوتا ہی کہ کوئی بہت بڑا عابد و زاہد ہی لقا بدار نے جو
اُسکو دیکھا یہی دیکھا کہ ایک تہمت باندھے ہوئے ہی اور کرتہ پہنے ہوئے ہی کہ جو کئی مقام سے
پھٹا ہوا ہی بس دل مین کہا کہ یہ کوئی درویش حقیقت کیش تارک دنیا ہی اس سے ملنا ضرور ہی اور
اپنے حق مین اس سے دعا کا خواستگار ہونا لازم ہی اگر یہ دعا کرے گا تو تیری مرادین سب پوری ہونگی
کیونکہ یہ بندۂ برگزیدہ درگاہ باری تعالیٰ معلوم ہوتا ہی جب تو اس مقام پر یکہ و تنہا فروکش ہی کسی
بات کا خوف و خطر نہین رکھتا ہی ایسے لوگون کی خدمت کرنا باعث برکت و خوشنودی خداوند کریم
ہوتی ہی بس یہ بات دل مین خیال کرکے لقا بدار اُس مرد بزرگ و مسکین کی طرف چلے اور راہ طے کرکے مع
سردارون کے وہان پہونچ گئے مگر وہ مرد بزرگ اُسی طور سے سر جھکائے ہوئے مطالعہ کتاب مین مصروف
رہا سر اُٹھاکر بھی نہ دیکھا کہ کون آیا ہی یہ امر ضرور ہوا تھا کہ جب لقا بدار ادھر چلے تھے تو اُس مرد
بزرگ کے کان مین پاؤن کی چاپ کی صدا پہونچی تھی اُسنے دیکھ لیا تھا کہ ایک لقا بدار و چند سردار
میری طرف آتے ہین پھر اپنے کام مین مصروف ہوا لقا بدار اسی طور سے سامنے اُسکے کھڑے رہے
اور اُسکی طرف دیکھا کیے مگر کچھ کہا نہین اور یہ بھی خیال کرتے رہے دل مین کہ کوئی بڑا برگزیدہ بندہ ہی اور
بہت خدا رسیدہ ہی مگر سردار اپنے دل مین کہ رہے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور ہی کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہی یہ
سر بھی اُٹھاکر نہین دیکھتا ہی کہ کون آیا ہی اور کون کھڑا ہی ہم بسبب آقا کے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتے ہین
ورنہ اسکو اسکے تکبر و غرور کی سزا دیتے سردار یہ خیال دل مین کر رہے ہین کہ اُدھر اس مرد بزرگ نے وہ
کتاب بند کی اب سر اُٹھاکر دیکھا طرف لقا بدار و سردارون کے کہ لقا بدار نے جھک کر بہت ہی ادب سے
سلام کیا جب لقا بدار نے سلام کیا تو سب سردارون نے مجبور ہوکر سلام کیا مرد بزرگ نے اس طور سے جواب
سلام دیا کہ علیکم السلام ای لقا بدار عالی مقدار خوش آمدی و صفا آوردی حال مزاج شما بچہ طور است بس
جس طور سے اس مرد بزرگ نے جواب سلام دیا اور اُن سردارون کی طرف دیکھکر مسکرایا لقا بدار نے
جواب دیا کہ یہ بندہ ذلیل رب جلیل زندہ ہی اور اُسکی نعمات کا ہمہ وقت شکریہ ادا کرتا ہی کہ اُسنے مجھ سے
بندۂ ناچیز کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ ایسے برگزیدہ و مقبول درگاہ خدا جواب سلام سے سرفراز کرین
کہکر لقا بدار نے اُس مرد بزرگ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اُسنے اُٹھکر لقا بدار کو گلے سے لگایا بہت ہی
شفقت سے پیش آیا اپنے برابر جگہ دی لقا بدار سلام کرکے بیٹھ گئے بس اُس مرد بزرگ نے سردارون سے

مسکرا کر فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف رکھیں گو آپ لوگوں کے شان کے خلاف ہے اس بوریہ پر بیٹھنا مگر یہ خانہ بے تکلفی ہے یہاں سوائے اس بوریہ کہنہ کے اور کوئی چیز نہیں کہ جو میں آپ لوگوں کے لیے حاضر کروں یہ بھی بیکار ہے کیونکہ یہ مقام فنا ہے بزرگوں نے اسکو مثل سرائے فرمایا ہے انکا قول بہت بجا ہے بلکہ سرائے سے بھی بدتر ہے جو مسافر سرا میں جاتا ہے تو اس قصد سے کہ شب بھر یا دن بھر قیام کرینگے پھر کوچ کرینگے یہاں نہ قیام اور نہ کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے یہ کسی کو نہیں معلوم کہ ہم کب یہاں سے کوچ کرینگے سب پا در رکاب ہیں نہ معلوم کس وقت طلبی ہو جائے پس ایسی حالت میں ترک و حشم و فرش و فروش کی کیا ضرورت ہے بس عمر دو روزہ کے لیے مکان بنانا و سامان عیش بہم کرنا بیکار ہے جب خود چلے گئے دو میروں کا حصہ ہوا جو کہ مر گیا اُسنے کو مر کے سب جمع کیا دو میراں نے اُس پر قبضہ کر لیا اے بھائیوں اس دنیا میں گدا و بادشاہ برابر ہیں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ صاحب مال و دولت ہے اور یہ محتاج ہے مگر بعد مرنے کے جو اسکی حالت ہے وہ اسکی بقول سعدی بیت آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک پس بعد موت کے سوائے تھوڑے سے کپڑے کے اور دو گز زمین کے کچھ کام میں نہیں آتا ہے مال و دولت دنیا پر ہی رہ جاتا ہے اندر زمین کے گدا و بادشاہ برابر ہیں یہی سامان فقیر کے لیے کیا جاتا ہے اور یہی بادشاہ کے لیے پس ہاں اعمال نیک و حسنہ کام آتے ہیں جس کے اعمال اچھے ہیں وہ چین سے سوتا ہے اور جس کے اعمال بد ہیں وہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے پس اعمال کا درست ہونا شرط ہے پس اسی سبب سے تو اولیا و اصفیا و انبیائے اس دنیا کو ترک فرمایا ہے اور لعنت کی اور طلاق دی ہمیشہ دنیا سے کنارہ رہے اور اہل دنیا سے نفرت رکھی مرتبہ اعلیٰ پائے پس کیا ضرور ہے کہ اس پر فریفتہ ہو یہ نہایت خراب چیز ہے دنیا کا زن فاحشہ کا سا طریق ہے کہ جب تک اُس سے نفرت کرو وہ اپنی طرف رغبت دلاتی ہے جہاں اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگتی ہے ایسی پر فریب و مکارہ سے نفرت ہی کرنا زیبا ہے پس دنیا ایک مقام تنگ و تاریک ہے جس نے اس سے نفرت کی وہ نہایت عمدہ رہا جسنے رغبت کی وہ خراب ہوا مراد میری اس تقریر سے یہ تھی کہ جو تارک الدنیا ہیں اُنکے پاس سوائے بوریہ کے اور کچھ نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض کے پاس بوریہ بھی نہیں ہوتا ہے وہ ہم سے بھی بہتر ہیں اور میں تو بڑا صاحب دنیا اور بندہ گنہگار ہوں دیکھیے میری بعد مرگ کیا حالت ہوتی ہے یہ کہکر فرمایا کہ ابھی کا ذکر ہے کہ آپ لوگ مجھکو اپنے دل میں برا بھلا کہ رہے تھے اور کہتے تھے کہ بڑا متکبر و مغرور ہے کہ ہمارا آقا تو کھڑا ہوا ہے اور یہ بیٹھا ہے سر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے یہ خیال آپ لوگوں کا بجا تھا مگر میں کیا غرور و تکبر کرونگا سوائے ذات باری کے کسی کو زیبا نہیں ہے مگر وہ بھی غرور و تکبر نہیں کرتا ہے جسنے غرور و تکبر اسکے سامنے کیا وہ ذلیل و خوار ہوا وہ غرور و تکبر کو پسند نہیں کرتا ہے شیطان کی حالت تو آپ لوگوں نے اکثر سماعت فرمائی ہوگی جب کہ ایسا مقرب بارگاہ باعث غرور و تکبر کے مغضوب درگاہ ہوا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے اس طور سے جو اس مرد بزرگ نے تقریر کی سب سردار نادم ہوئے اور شرمندہ ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہم سب کی خطائیں معاف فرمائیے ہم آپ کے مرتبہ سے آگاہ نہ تھے ورنہ کبھی ایسے خیال دل میں نہ لاتے مرد بزرگ نے فرمایا کہ تم نے کیا ایسی خطا کی ہے جو معاف کی جائے تم کیا جانو خیر اب بیٹھو اور جو میں تم سب سے کہوں اُسکو سماعت کرو پس ان لوگوں نے جو ایسا باکمال و صاحب کرامات پایا اپنے دل میں خیال کرنے لگے کہ یہ مرد بزرگ ضرور خدا رسیدہ ہے اور ضرور کوئی بہت بڑا عابد و زاہد ہے کہ خود ہمارے دل کے حال سے آگاہ ہو گیا بہت بڑا صاحب کشف ہے پس یہ خیال کر کے بیٹھ گئے اور سلام کر کے ہر ایک کو نہایت درجہ کا اعتقاد ہوا اتفاق ایسا پڑا کہ تو یہ حال ہوا کہ وہ تو بندہ بے زر ہو گیا اور دل میں خیال کرنے لگا ایسے مرد بزرگ کی خدمت کرنا باعث افتخار آخرت ہے پس جب سب بیٹھ چکے اسوقت

وہ مرد بزرگ طرف نقابدار کے متوجہ ہوا اور فرمایا کہ اے نقابدار عالی مقدار و اے مقرب درگاہ کارساز و اے صفدر صف شکن و اے مرد تیغ زن و دلاور و اے شیر بیشہ جرأت نہنگ دریائے شجاعت و اے گل گلشن صاحبقرانی و اے فاتح طلسم آفتاب سلیمانی آگاہ ہو کہ یہ عبد ذلیل رب جلیل آپ کے انتظار میں ایک زمانہ بعید و مدت مدید سے یہاں گوشہ کش ہے اور یہی ہر وقت خالق کون و مکان و مالک زمین و زمان سے دعا تھی کہ میں زیارت نقابدار سے مشرف ہوں کیونکہ وہ مجاہد راہ خدا ہے تیرے دین کے رواج دینے میں سرگرم کارزار ہے کفار سے اے نقابدار آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہی فاتح ہیں طلسم ستارہ یعنی آفتاب سلیمانی کے آپ ہی کے دست زبردست سے یہ طلسم شکست ہوگا آپ ہی فتح کرینگے وہاں بھی آپ دین اسلام کو رواج دینگے بس میں مدت سے آپ کی زیارت کا مشتاق تھا اور یہ امید تھی کہ میں آپ کو اس حال سے آگاہ کروں اور جو امانت آپ کی میرے پاس ہے وہ میں آپ کو دوں اور اس بار سے سبکدوش ہوں دوسری آرزو یہ تھی کہ آپ مجکو اپنے ہاتھ سے غسل و کفن دے کر اور نماز میت پڑھکر دفن کریں کہ کون ہے اس صحرا میں کہ جو غسل دے گا اور دفن کرے گا بس میری دونوں مرادیں بر آئیں اور مجکو میرے استاد نے بھی یہی خبر دی تھی کہ جب نقابدار یاقوت پوش یہاں تشریف لائینگے اسی زمانہ میں تو انتقال کریگا وہی شہریار مجکو اپنے ہاتھ سے غسل دے گا اور قبر میں اتارے گا تو اسکے آنے کا اسی مقام پر منتظر رہ اس مرد حق آگاہ و روشن ضمیر نے آپ کی تشریف آوری کی علامت بیان فرمائی تھی اور کچھ ایسی نشانیاں بتائی تھیں کہ جس سے میں آپ کو شناخت کر سکتا بس ویسا ہی ہوا کہ بموجب انکے ارشاد کے وہ سب آثار و علامات ظاہر ہوئے جو جو انھوں نے بیان فرمائے تھے اور جو جو نشان دیے تھے وہ سب میں نے آپ میں پائے بس میں بہت خوش نصیب ہوں کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجکو آپ ایسا مرد مجاہد و غازی غسل و کفن دے کر دفن کرے میری قبر پر فاتحہ پڑھے بس آگاہ ہو جیسے کہ وہ جو سامنے قبر ہے یہ قبر میرے استاد کی ہے وہ بہت بڑے مرد خدا اور بڑے کامل تھے انکا مثل کوئی نہ تھا میں انکا ایک ادنی چیلا و شاگرد ہوں وہ میرے مرشد تھے ولی خدا تھے انکا اسم مبارک درویش روشن ضمیر تھا واقعی وہ روشن ضمیر تھے اسم بامسمی تھے تمام حالات آیندہ سے وہ آگاہ تھے جو کچھ گذرنے والا ہوتا تھا سب بیان کر دیتے تھے بڑے بڑے بادشاہ انکی قدمبوسی کو یہاں آتے تھے اور انکی زیارت سے مشرف ہوتے تھے ہمیشہ وہ اسی صحرا میں تشریف فرما رہے یہاں تک کہ بعد مرنے کے بھی یہ مرد زمین متبرک فرمائی قبر بھی یہیں پائی چنانچہ انھوں نے سب حالات صاحبقران اول و ثانی سے مجکو آگاہ فرمایا جب صاحبقران اول و ثانی کسی مہم یا کسی طلسم پر تشریف لے گئے یا ان کی اولاد میں سے کوئی انھوں نے فرمایا کہ اب یہ طلسم نہ بچے گا فتح ہوگا بس اسی طور سے وہ سب حالات سے خبر دیتے رہتے تھے یہاں تک کہ انکا زمانہ انتقال قریب آیا مجکو اپنے قریب طلب فرما کر فرمایا کہ اے فرزند صفا کیش اب میرا زمانہ انتقال قریب آیا ہے بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تجکو چند وصیتیں کروں اور مثل اپنے روشن ضمیر بناؤں بس ایک کانسہ میں پانی لا میں یہ سنکے رونے لگا فرمایا کہ یہ سفر سب کو درپیش ہے کوئی آگے جائیگا کوئی پیچھے چند دن کا پس و پیش ہے بیکار تو روتا ہے اور بہت سے کلمات تسلیں فرمائے میں نے ایک کانسہ آب حاضر کیا انھوں نے نوش فرمایا جو باقی بچا مجھ سے فرمایا کہ تو پی لے میں پی گیا فرمایا کہ سن اب تجکو لازم ہے کہ تو اسی مقام رہ اور کہیں نہ جا میں نے اپنا جانشین کیا تو مثل میرے روشن ضمیر ہو گیا بس یہ مقام تیرے لیے

مین نے سفر کیا ہے ای فرزند دنیا فانی ہے کسی کو بقا نہین ہے سب کو فنا ہے سوائے ذات پروردگار کے پس اس دنیا کا ترک کرنا بہتر ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ توشۂ آخرت بہم پہنچائے اس عالم سے سفر ایک دن ضرور کرے گا پس ای فرزند تو اس صحرا سے ویرانہ مین بیٹھ کر عبادت خدا کر اور مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ تو ایک بہت بڑے شرف سے مشرف ہوگا جب تیرے انتقال کا زمانہ قریب آئے گا تو ایک نقابدار یاقوت پوش خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے یہان تشریف لائیگا وہ تجھکو غسل و کفن دیکر دفن کریگا پس تجھکو لازم ہے کہ تو اُس شہریار کے آنیکا منتظر رہ بلکہ میرا بھی ایک کام ہے تجھ سے وہ یہ ہے کہ تو اُس شہریار سے میرا سلام کہنا اور یہ ایک لفافہ اور صندوقچہ مین تیرے پاس امانت رکھے جاتا ہون اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کو دینا اور کہنا کہ بموجب اس وصیت نامہ کے جو کہ لفافہ مین بند ہے عمل فرمائیے آپ ہی فاتح طلسم آفتاب سلیمانی کے ہین ای فرزند وہ فاتح طلسم آفتاب سلیمانی ہے اسکے سبب سے اکثر آدمی گمراہی سے بچین گے وہ ہزارون کافرون کو قتل کریگا سیکڑون ملک اسلام آباد ہونگے جبکہ وہ برائے فتح طلسم چلے گا تو اُس صحرا مین آکر بھی پہنچیگا اسکے پاس ایک تختی زمردی ہوگی جو کہ ایک بزرگ کی عطا کی ہوئی ہوگی اس پر بسبب اُس تختی کے سحر نہ اثر کریگا پس یہ لفافہ و صندوقچہ اُسکو دے کر میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اس لفافہ کو اپنی بارگاہ مین لے جاکر چاک فرمائیگا جو اس مین تحریر ہے اُس پر عمل فرمائیے گا اور جو اشیا اس صندوقچہ مین آپ کے لیے امانت رکھے ہین ان پر قبضہ فرمائیے پس ای فرزند یہ میرا کام ہے باقی جو کچھ تم کو اپنے علم سے ظاہر ہوگا اُس امر سے آگاہ کرنا تب مین نے عرض کیا تھا کہ مین اُس شہریار سے آگاہ نہین ہون نہ مین نے دیکھا ہے پھر مین کیونکر اسکو پہچانونگا جواب مین فرمایا کہ آگاہ ہو اول تو تم کو تمہارے علم کے ذریعہ سے آگاہی ہوگی دوسرے وہ اُس زمانہ مین آئیگا کہ جبکہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے جا چکے ہونگے اور بدیع الملک صاحبقران ہونگے تیسرے اسکے گلے مین تختی زمردی ہوگی اور اسی ہزار کا لشکر اسکے ہمراہ ہوگا وہ خود یاقوت پوش ہوگا اور کل لشکر بھی مشرق کی طرف سے تشریف لائے گا خال سبز اسکی پیشانی پر ہوگا رگ ہاشمی رکھتا ہوگا زرنشین خلیلی ہونگے گو یہ سب علامتین اولاد صاحبقران مین ہین بلکہ اور کل اولاد مین ہین مگر سوائے اُسکے کوئی ان علامات کا آدمی اُس دن تک کہ جس دن وہ آئے گا ادھر کو نہ آیا ہوگا نہ ابھی تک آیا ہے پس سوائے اُس شہریار کے جس دن وہ تشریف لائے گا وقت سہ پہر کا ہوگا چند سردار اسکے ہمراہ ہونگے باقی لشکر اُسکا اس صحرا مین فروکش ہوگا تم ایک کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہوگے وہ تم کو دیکھ کر اور مرد بزرگ و عابد و زاہد خیال کرکے تمہارے پاس آئے گا اس خیال سے کہ تم سے اپنے حق مین دعائے خیر لے پس جب تم ایسے مرد کو دیکھنا پہچان لینا کہ یہ وہی شہریار ہے ای نقابدار پس یہ فرما کر اور وہ لفافہ و صندوقچہ دے کر مجھ سے فرمایا کہ فلان مقام پر میری قبر بنانا اور ہر جمعرات کو میری قبر پر شمع روشن کرنا اور اگر سوز لگانا مین نے قبول کیا پس مرشد کامل لیٹ گئے اُسی بوریے پر انکے مرغ روح نے قفس جسم سے نکل کر طرف باغ بہشت کے پرواز کی اس عالم فانی سے وہ مرد باخدا طرف عالم بقا کے انتقال فرما گیا مین نے بموجب انکے ارشاد کے انکو غسل دیا اور کفن نماز میت پڑھکر انکی قبر اپنے ہاتھ سے کھود کر دفن کیا پس اُس دن سے مین بھی روشن ضمیر ہوگیا سب حالات مجکو بذریعہ علم کے ظاہر ہو جاتے تھے انھون نے خود مجکو اپنی زبان سے میرا نام درویش صفا کیش روشن ضمیر رکھا پس مین بموجب ارشاد استاد کے یہان اپنی اوقات بسر کرنے لگا اور آپکا انتظار کرنے لگا پس جو کچھ حال دنیا مین گذرتا تھا اور گذرنے والا ہے سب سے مین آگاہ ہوتا تھا اور ہون کہ آپکی تشریف آوری کی بھی مجکو اپنے علم سے آگاہی ہوئی پس

ہین اسی دن کا منتظر تھا اور یہ جو امور علامات مرشد کامل نے ارشاد فرمائے تھے وہ سب ظاہر ہوئے بس یہ کہکر ایک لفافہ اور ایک صندوقچہ لقا بدار کو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی امانت لیجیے کہ جسکا مین امانت دار تھا شکر ہے خداوند کریم کا کہ مین اپنے مرشد کا حکم بجا لایا اور اس بار عظیم سے سبکدوش ہوا امانت جسکی تھی اُسکو پہونچی اور پیام پہونچا دیا بس میرے مرشد نے آپکو سلام ارشاد کیا ہے بس یہ فرما کر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا لقا بدار نے وہ لفافہ وصندوقچہ لیکر لفافہ و صندوقچہ کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا اور اس مرد بزرگ کے قدم چومے ہاتھ آنکھ سینے لگائے جب ان کامون سے لقا بدار فارغ ہوا تب مرد بزرگ نے لقا بدار سے کہا کہ اے لقا بدار اب چند باتین میری سماعت فرمائیے اگر ان پر عمل فرمائیے گا تو بہت راحت پائیے گا لقا بدار نے کہا کہ ارشاد ہون مین بسر وچشم قبول کرونگا اور ضرور ان پر عمل کرونگا درویش صفا کیش روشن ضمیر نے فرمایا کہ آگاہ ہو جیے کہ کہ آپ ہی طلسم ستارہ المعروف بہ طلسم آفتاب سلیمانی کے فاتح ہین ابھی عمر طلسم تمام نہین ہوئی ہے تھوڑا عرصہ باقی ہے تب آپ فاتح تو اُسکے ضرور ہین مگر چند چیزون کا بہم ہونا ضروری ہے جب تک وہ بہم نہ ہونگی اسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا اور آپ کو بھی لازم ہے کہ جب تک آپ انکو حاصل نہ کرلین اُسوقت تک قصد فتاحی نہ فرمائین اور انکا حاصل ہونا بدون اقلیم گل پرستان کے فتح کیے ہوئے غیر ممکن ہے بس آپ کو لازم ہے کہ آپ بدولت واقبال طرف اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائین وہان سات قلعہ ہین اور ایک قلعہ بہت وسیع و رفیع ہے بس ان کو فتح فرمائیے اُس اقلیم کو اسلام آباد فرمائیے ہر قلعہ مین ایک بادشاہ بزرگ مع چار لاکھ سپاہ کے حکومت کرتا ہے پہلوانان زبردست اُس اقلیم مین بہت ہین مگر بہ فضل خدا واقبال خود آپ اُن سب کو فتح فرمائیے گا وہ سب آپ کی اطاعت کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے چنانچہ جب وہ سب ملک اور قلعہ اسلام آباد ہو جائین تو آپ وہان ایک عبادت خانہ ہے کہ جب سے اُس اقلیم مین کفر پرستی کا رواج ہوا ہے بند ہے لاکھ لاکھ کوشش کی گئی نہ کھلا بس آپ اُسکو اپنے دست زبردست سے وا فرمائیے گا اُس عبادت خانہ مین رات بھر عبادت فرمائیے گا آپ کو خواب ہوگا بس ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائین گے جن جن اشیا کے حاصل کرنے کو وہ ارشاد کرین اور جو پند و نصیحت کرین اُس پر عمل فرمائیے گا اور اُن اشیا کو حاصل کرکے پھر اُسی عبادت خانہ مین اگر شب بھر عبادت خدا مین مصروف رہیے گا پھر خواب ہوگا بس وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائینگے اور جو وہ ارشاد کرین اُس پر عمل فرمائیے گا اور برائے فتاحی طلسم تشریف لے جائیے گا بس طلسم بہت آسانی سے فتح ہوگا اور بہت کچھ سامان شوکت آپ کو اُس طلسم سے دستیاب ہوگا بس جب تک اقلیم گل پرستان نہ اسلام آباد ہولے گا اُسوقت تک وہ طلسم نہ فتح ہوگا اے لقا بدار ابھی آپ کو جب آپ طرف اقلیم گل پرستان کے تشریف لے جائیے گا ایک اور مہم درپیش ہوگی مگر وہ بہ فضل خدا آسان ہو جائیگی یہ فرما کر اور بہت سے کلمات پند و نصیحت و بے ثباتی دنیا کے فرمائے اور فرمایا کہ ہمیشہ اس امر کا خیال رہے کہ کسی مظلوم پر ستم نہ ہو کوئی ظالم کسی مظلوم کو نہ ستائے عدل و انصاف سے کام لیا جائے اگر کوئی فریاد رس ہو خواہ وہ مسلم ہو خواہ کافر اُسکی اپنے امکان بھر فریاد رسی کی جائے اپنے کام پر دوسرے کے کام کو مقدم رکھیے گا اگر کوئی کسی ظالم کے پنجہ مین مبتلا ہو خواہ مسلم ہو خواہ کافر اُسکو اُسکے پنجہ سے نجات دیجیے گا ہمیشہ غریبون اور بیکسون کے کام اجرا کرنے کی کوشش رہے جو کوئی کسی مشکل مین پھنسا ہو اُسکی مشکل آسان کرنے کی کوشش فرمائیے گا جو کسی مشکل مین مبتلا ہو تو اپنے کو اُس مصیبت مین مبتلا کرکے اسکو رہا فرمائے بس ایسے ایسے کامون مین اگر کوشش فرمائیگا خدا خوش ہوگا اور آپ کے سب کام دینی و دنیوی بر لائیگا اور آپ کو مرتبہ اعلی عطا فرمائے گا آپ کے

بزرگ اسی سبب سے تو ہر مقام پر سرخرو و فتح مند ہوتے رہے اور رہینگے کیونکہ اُنھون نے یہ طریقہ اختیار
کیے تھے بلکہ اُنکا یہ بھی ایک طریقہ ہو کہ جو زبان سے کہا پھر اُسکے خلاف نہ کیا اور جس بات کا قصد کیا اُسکو پورا کیا
اور جو جس سے وعدہ کیا اُسکو وفا کیا چاہے اُس مین جان رہی چاہے گئی جان کا خوف نہ کیا پس خداوند کریم نے
بھی اُنکے ہر امر کو آسان کیا اور ہر بلا و مشکل مین اُنکی کمک کی اُنکو مرتبہ اعلیٰ عطا فرمایا اُنکی شان و شوکت بڑھائی
پس آپ کو بھی لازم ہو کہ اپنے بزرگون کے قدم بقدم رہیے اور مثل اُنکے اپنے نام کو روشن کیجیے یہ دنیا فانی ہو کسی
شے کو اس مین بقا نہین ہو پس انسان کو لازم ہو کہ وہ کام کرے کہ جسکے سبب سے نام نیک اس صفحہ روزگار پر
باقی رہے بلکہ مثل حرف غلط کے مٹ نہ جائے ہر ایک کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص نے کیا اچھا کام کیا
پس سوائے نام کے کوئی چیز قیامت تک باقی نہ رہے گی اگر نیک نامی حاصل کی ہو تو ساتھ نیک نامی کے مشہور
ہوگا اگر بدنامی حاصل کی تو ساتھ بدنامی کے پس لازم ہو کہ وہ افعال حسنہ و اطوار پسندیدہ اختیار کرے کہ جسکے
سبب سے ہر ایک خوش ہو اور ساتھ نیکی کے یاد کرے اور بہادران عالم کی زبان پر جاری ہو کہ فلان شخص کیا
بہادر تھا پس بقائے نام سے وہ شخص گویا زندہ رہتا ہو جیسا کہ سعدی نے کہا ہو شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان
بعدل ۞ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ۞ پس آپ بھی اسی امر کی کوشش فرمائین لقابدار نے کہا کہ جو کچھ
آپ نے ارشاد فرمایا ہو اس مین فرق نہ ہوگا مگر اُس مرد بزرگ کا نام نہ ارشاد ہوا کہ جو میرے خواب مین اُس عبادتخانہ
مین تشریف نہ لائینگے نہ اُس عبادت خانہ کے نام سے آگاہ فرمایا جواب دیا کہ نام اُن مرد بزرگ کا ابھی نہ ظاہر ہوگا
وہ خود اپنی زبان سے تم کو اپنے نام سے آگاہ کرینگے نام اُس عبادت خانہ کا عبادت خانہ اصفی ہو لقابدار یہ سنکے
ساکت ہو رہے کہ اُس مرد بزرگ نے سردارون کی طرف مُنھ کرکے فرمایا کہ مین تمھارے آقا کو تو پند و نصیحت کرچکا
اب تم لوگون سے مجھکو کچھ کہنا ہو ذرا بگوش ہوش میرے کہنے کو سنو اور اُس پر عمل کرو وہ یہ کہنا ہو کہ آگاہ ہو کہ اگر
اس شہریار کی اطاعت کروگے اور غلامی تو مرتبہ اعلیٰ تم کو ملے گا پس اس شہریار کی ہر وقت اطاعت کے
خواستگار رہو اور غلامی سے باہر نہ ہو اسکی عدول حکمی نہ کرو اپنا آقا و مالک جانو اسکے حکم و احکام کے بجا لانے کو
واجب جانو دوسرے راہ خدا مین جہاد کرو دین اسلام کے رواج دینے کی کوشش کرو کفار کشی مین مصروف رہو
کہ یہ سب امر باعث نجات کے ہین اور بقائے نام کے دنیا مین کوئی زندہ ہمیشہ نہین رہتا ہو جو تم لوگ زندہ رہوگے
یہان نام نیک باقی رہتا ہو پس یہ کہکر وہ مرد بزرگ خاموش ہوا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا ہو ہم بسرو
چشم بجا لائینگے اب اس مرد بزرگ نے لقابدار سے فرمایا کہ لو مین تم سب کو پند و نصیحت کرچکا اپنے اوپر جو
مین نے واجب کیا تھا اُسکو ادا کیا اب مین تم سب سے رخصت ہوتا ہون کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی
یہ راستہ کھلا ہوا ہو کوئی آج جائے گا کوئی کل پس کچھ دنون کا پس و پیش ہوتا ہو یہان کوئی رہنے نہین آیا
ہو سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کو بقا نہین ہو سب کو فنا ہو یہ فرماکر فرمایا کہ پس میرا کام تم سے یہی ہو کہ جب
مین مرجاؤن تو تم اپنے ہاتھ سے غسل دینا اور کفن اور نماز جنازہ پڑھکر مجھکو برابر میرے اُستاد کے دفن کرنا
پس مین اتنی خدمت تم سے لیا چاہتا ہون لقابدار آبدیدہ ہوا اُس مرد بزرگ نے بہت کچھ تسکین فرمائی
بعدہ بوریے پر دراز ہوگئے دراز ہوکر قبلہ کی طرف مُنھ کیا ایک چادر سفید اوڑھ لی پس قدرے جسم کو حرکت
ہوئی اُسی حرکت مین طائر روح اُس مرد با خدا اور عابد بے ریا و زاہد متقی آگاہ کا قفس جسم سے نکلکر
طرف باغ بہشت عنبر سرشت کے پرواز کر گیا اُس مرد حق آگاہ نے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی
کے انتقال کیا اس سرائے ناپایدار کو ترک کرکے اپنا مسکن بہشت کو بنایا پس اب جو لقابدار نے منھ
پر سے ردا کو اُٹھاکر دیکھا تو مردہ پایا پس بہت افسوس کیا اپنے ہاتھ سے غسل دیا اشک سے پانی

طلب کر کے غسل کے بعد کفن دیا کل لشکر کے لوگوں کو طلب کیا پس اُس مرد خدا کے جنازہ پر نماز پڑھی برابر درویش روشن ضمیر اُنکے اُستاد کی قبر کھدوا کر اپنے ہاتھ سے دفن کیا جب دفن و کفن سے فراغت پائی پس پنجگرد و نون قبرون پر فاتحہ پڑھی بلکہ اُس وقت حکم دیا کہ چند آدمی آج رات بھر ان قبرون پر تلاوت صحیفہ ابراہیمی کرین یہ حکم دے کر اور چند آدمی وہان مقرر کر کے مع کل سردارون کے وہ صندوقچہ اور لفافہ لے کر افسوس کنان لشکر مین آئے نماز مغرب سے فراغت کر کے خاصہ نوش کر کے بستر راحت پر آرام پذیر ہوئے سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے ہر ایک کی زبان پر اُس مرد خدا کی تعریف تھی اور ہر ایک اُس مرد بزرگ کی علم و کمال کی صفت و ثنا کر رہا تھا یہان لقا بدار کے دیدۂ ظاہری بند ہوئے باطنی کشادہ تھے کہ عالم رویا مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ گیروے کپڑے پہنے ہوئے باریش سفید چہرہ نورانی عصا ہاتھ مین لیے تشریف لائے پس لقا بدار انکو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکے ہاتھون کو بوسہ دیا اُنھون نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا فرمایا کہ اے لقا بدار آگاہ ہو کہ میرا ہی نام درویش روشن ضمیر ہے مین نے ہی وہ لفافہ اور صندوقچہ اپنے شاگرد درویش صفا کیش کے پاس تمھارے لیے رکھا تھا تم نے مجکو بہت خوش کیا کہ اُسکو دفن و کفن دیا خدا تمھارا بہت بڑا مرتبہ کرے گا اور بہت کچھ ... تم کو پند و نصیحت کیا ہے اُسی پر عمل کرنا بس وہی تقریر حرف بحرف جو کہ درویش صفا کیش نے شاہزادہ یعنی لقا بدار سے کی تھی سب خواب مین درویش روشن ضمیر نے بھی کی اور وہی پند و نصیحت کی اور کہا کہ جب تک اقلیم گل پرستان فتح ہوگی اور تم کو اُن اشیا کے حاصل کرنے کی ہدایت نہ ہوگی کہ جسکی ضرورت فتح طلسم مین ہے اُسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا پس تم اقلیم گل پرستان کو فتح کرو اور اُن اشیا کو حاصل کر کے طلسم کو فتح کرو اور ایک مہم تم کو راہ مین پیش آئے گی وہ بھی آسان ہوگی پس صبح کو تم طرف اقلیم گل پرستان کے مع لشکر کے روانہ ہونا اور لفافہ چاک کر کے میری تحریر کو دیکھنا اور اُس پر عمل کرنا اور جو اشیا تم کو صندوقچہ سے ملین اُنکو اپنے پاس بحفاظت رکھنا اور اس وصیت نامہ کو جہان پر تم پر کوئی مشکل پڑے اس کاغذ کو دیکھنا جو اُس مین تحریر ہو اُسکے موافق عمل کرنا یہ فرما کر اور بہت کچھ کلمات وعظ و پند کہکر وہ مرد بزرگ غائب ہو گئے اب جو لقا بدار کی آنکھ کھلی تو وقت نماز صبح قریب تھا پس خادم کو آواز دی خادم پانی لیکر حاضر ہوا لقا بدار نے وضو کیا نماز صبح سے فراغت فرمائی اپنی مغفرت و فتح و ظفر کی دعا اپنے خالق سے کر کے اُسی مقام پر لفافہ کو چاک کیا ایک کاغذ نکلا اُسکو کھولا پس اُس پر پہلے تو حمد و ثنائے الٰہی مرقوم تھی اُسکے بعد نعت رسالت پناہی تحریر تھی بعد اُسکے وہی سب تقریر تھی کہ جو درویش صفا کیش نے کل تعلیم کی تھی اور شب کو خواب مین درویش روشن ضمیر نے کہا تھا اور یہ آخر مین تحریر تھا کہ اس صندوقچہ کو کھولنا اُس مین سے ایک انگشتری الماس کی اور ایک تختی یاقوت کی کہ جس پر اسمائے الٰہی کندہ ہین نکلے گی اُس کو اپنے پاس رکھنا اگر اس صندوقچہ کو بہت احتیاط سے رکھو کہ وقت ضرورت کے کام آئے گا اور یہ تحریر تھا کہ جب کوئی مشکل ہو اُس وقت پھر اُس کاغذ کو دیکھنا پس جیسی ہدایت ہو اُس پر عمل کرنا اُسکے بعد اور کچھ نہ تحریر تھا لقا بدار نے اس کاغذ کو لپیٹ کر اپنے پاس رکھا بلکہ بازو پر باندھ لیا صندوقچہ کو کھولا اکلید اُسکی اُس لفافہ کے اندر سے ملی تھی سو وہ انگشتری اور تختی کو نکال کر تختی کو گلے مین پہنا اور انگشتری کو انگلی مین اسکے بعد صندوقچہ کو باحتیاط پاس رکھا اُس تختی اور انگشتری پر کچھ نقش کندہ تھے اور کچھ ایسے الفاظ کندہ تھے کہ جو پڑھے نجانے تھے پس لقا بدار لباس دیو شاک سے آراستہ و پیراستہ ہو کر خیمہ سے برآمد ہوئے سب سردار حاضر

تھے سب نے مجرا کیا نقابدار نے لشکر کی طیاری کا حکم فرمایا فوراً لشکر طیار ہو گیا خیمے وغیرہ بار ہو گئے بس
نقابدار کل لشکر لے کر حسب نشان دہی درویش صفا کیش کے طرف اقلیم گل پرستان کے روانہ ہوئے
کیونکہ درویش نے کہا تھا کہ آپ طرف مغرب کے تشریف لے جائیں اسی طرف اقلیم گل پرستان ہے وہ
لوگ پھول کو اپنا خدا جانتے ہیں اور اسکو سجدہ کرتے ہیں اسکا حال راوی اُسوقت بیان کرے گا کہ جب
نقابدار وہاں پہونچے گا جب اس پرستش کا مفصل طور سے ذکر ہوگا جب یہ داستان تحریر ہوگی اور
ناظرین ملاحظہ کرینگے تو میری جودت طبع کا حال ظاہر ہوگا بس نقابدار مع لشکر کے طی مراحل و قطع منازل
کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں کہ پندرہ دن مرحلہ پیمائی میں گذرے تھے پچیس منزلیں ملی گئی تھیں کہ ایک صحرا ملا کہ وہ
بہت پر بہار اور نہایت سر سبز و شاداب تھا اُس صحرا میں لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا خیمے و بارگاہیں
برپا ہوئیں نقابدار بارگاہ میں اترے سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا بارگاہ کے پردے اُٹھے
ہوئے تھے سیر صحرا ملاحظہ کر رہے تھے کہ چند ہرکارے لشکر نقابدار کے حاضر خدمت ہوئے دعا و ثنا بجا لائے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر یوں عرض کرنے لگے کہ نقابدار کا ستارہ اقبال ہمیشہ ترقی
و اوج پر رہے دشمن پائمال ہوں اور دوست شاد رہیں ہم غلامان جان نثار برائے سیر کے یہاں سے چند
کوس آگے بڑھ گئے جب قریب دس کوس کے راہ طی کی تو ہم کو ایک لشکر دکھائی دیا کہ اترا ہوا ہے ہم اُس لشکر کی
طرف چلے جب قریب لشکر پہونچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہے کئی کوس کے حلقہ میں اور
ایک قلعہ سامنے ہے کہ وہ سامان جنگ و پیکار سے آراستہ ہے مگر اہل قلعہ نہایت مضطر و پریشان ہیں اور
جو لشکر کہ فروکش ہے وہ قلعہ کے سامنے صف بستہ کھڑا ہے ایک بادشاہ تخت پر سوار قلب لشکر میں اُسکا
تخت قائم ہے بڑے بڑے پہلوان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست مثل دیو اور فیل اُس لشکر میں موجود
ہیں اور وہ لشکر قریب پانچ لاکھ کے ہے اور جو لوگ کہ قلعہ بند ہیں وہ تھوڑے سے ہیں اور ان سب کی منت
و خوشامد کر رہے ہیں کہ ہم کو ایک ہفتہ کی مہلت دو ہم اپنے وزیروں اور مشیروں سے صلاح کر کے تم کو
جواب دینگے یا تو تمہاری اطاعت کرینگے اور تمہارا دین اختیار کرینگے یا قلعہ کو ترک کر صحرا نکل جائینگے
یہ لوگ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم تو مہلت نہ دینگے اگر ایسا ہے تو آکر اطاعت کرو اور زرد پرستی اختیار کرو
ورنہ ابھی قلعہ سے نکل جاؤ وہ لوگ بہت عاجز ہیں اور ایک پہلوان اس لشکر کا گولوں کو مردکر کے لب
خندق پر کھڑا ہوا اُنکو یعنی اہل قلعہ کو سخت سست کہہ رہا ہے اور ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہے کہ خندق کے پار جا کر
در قلعہ کو توڑ کر اور اندر جا کر سب کو قتل کر دوں وہ لوگ پھر ہاتھ جوڑ کر دہی کلمے کہتے ہیں وہ تھم جاتا ہے اور ہم نے
دیکھا کہ اُس قلعہ کا بادشاہ [illegible] بس ہم نے جو یہ حال دیکھا اہل لشکر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اہل قلعہ یزداں پرست ہیں حضرت یونس کی امت میں سے ہیں اور اس قلعہ کا نام
قلعہ فرہادیہ ہے اور بادشاہ قلعہ کا نام فرہاد شاہ ہے کل اس کے پاس ایک لاکھ سپاہ ہے اور وہ بادشاہ
جو کہ قلعہ پر یورش کیے ہوئے ہے اپنے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس
بادشاہ کا نام جو کہ قلعہ پر حملہ کر رہا ہے قمقام شاہ ہے شہر قمقامیہ کا بادشاہ ہے کئی ملک اسکے قبضہ میں
ہیں خود بھی بڑا زبردست ہے اور اسکے پہلوان بھی اور سب زرد پرست ہیں بس جب قمقام شاہ
کو معلوم ہوا کہ حاکم قلعہ فرہادیہ یزداں پرست ہے اور امت حضرت یونس سے ہے بس لشکر کشی کر کے
اس طرف آیا حاکم قلعہ کو نامہ لکھا کہ یا تو میری آکر اطاعت کرو اور یزداں پرستی کو ترک کرو یا اس قلعہ
کو چھوڑ کر نکل جاؤ اُنھوں نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ جواب کے عوض میں قلعہ بند ہوئے قلعہ کو آلات

حرب وضرب سے آراستہ کیا چنانچہ یہ امر بادشاہ کو ناگوار ہوا اُسی وقت طبل یورش بجوادیا اور قلعہ کو چارون طرف
سے گھیر لیا اور محاصرہ کر لیا اور آج اپنے پسر سالار وستہ جیب کو کہ جو ہمراہ آیا تھا کہ جس کا نام فرمرخ دیو خصال
آدم خوار ہے حکم دیا کہ قلعہ کو اُنکے قبضہ سے لے لو اور ان سب کو قلعہ سے نکال دو بس وہ بموجب حکم بادشاہ طرف
قلعہ کے چلا قلعہ پر سے گولہ برسنے لگا وہ گولون کو رد کرکے خندق پر پہونچ گیا جب اہل قلعہ نے اُسکو لب
خندق پر دیکھا تو اب منت و سماجت کرتے ہین کہ ہم کو مہلت دو ہم صلاح کرکے یا تو اطاعت کرینگے یا قلعہ
کو چھوڑ کر چلے جاینگے اب بادشاہ قبول نہین کرتا ہے یہ واقعہ ہے بس ای خداوند جب ہم نے یہ حال سُنا اور
معلوم ہوا کہ یہ لوگ یزدان پرست ہین جو کہ قلعہ مین ٹھہرے ہوئے ہین اور جو کہ ظلم و ستم کر رہے ہین زرد پرست
ہین ہم وہان ہی سے روانہ ہوگئے کہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرین تاکہ آپ اُن بیکسون کی مدد کرین اور
مصیبت سے اُنکو نجات دین یہ جو ہرکارون نے بیان کیا بس لقابدار کو درویش صفاکیش کا قول یاد آیا
کہ اُنھون نے کہا تھا کہ تم کو ایک مہم راہ مین درپیش ہوگی اور یہ بھی یاد آیا کہ جب اُنھون نے پند و
نصیحت کی تھی تو یہ بھی فرمایا تھا کہ ہر بیکس کی کمک کرنا لازم ہے اور جو مصیبت و بلا مین مبتلا ہو اُسکی امداد
کرنا ضرور ہے بس ان لوگون کی کمک کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تو یزدان پرست ہین اُنھون نے تو کفار تک
کی کمک کرنے کو فرمایا تھا یہ سب امر دل مین خیال کرکے فوراً دنگل پر سے لقابدار اُٹھ کھڑا ہوا اور
کہا کہ مین جا کر اُن کو سزا دیتا ہون اور ان سب کو اس بلا سے نجات دیتا ہون اگر اُس بادشاہ
نے مع لشکر میری اطاعت کی تو خیر ورنہ قتل کرونگا اور لشکر کو شکست دونگا اگر خداوند کریم نے کمک
کی یہ فرما کر حکم دیا کہ میرا کل لشکر طیار ہو کر میرے عقب مین آئے بس اُسی وقت لشکر مین کمربندی ہونے
لگی لقابدار کا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ لقابدار کے بیرون بارگاہ
آئے بس لقابدار مرکب پر سوار ہو کر اور ہرکارون کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ فرہاد دیہ کے برائے کمک
فرہاد شاہ روانہ ہوا کہ اُسکا حال آیندہ تحریر ہوگا بعد جانے لقابدار کے کل سردار عقب لقابدار
مین مرکبون پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور اُنکے عقب مین کل لشکر مع خیمے و بارگاہ بار کرکے اسی طرف
کو چلا کہ ان سب کا حال آیندہ وقت پر تحریر ہوگا اب دیکھیے کہ اس داستان کی تحریر ہونے کی
کب نوبت آتی ہے اگر حیات مستعار باقی ہے اور بابو صاحب نے بھی اجازت مرحمت فرمائی جلد چہارم
کی تو اُس مین تحریر ہوگی اگر اجازت نہ ملی اور دفتر نیرنگ قاف کے ترجمہ کی نوبت آئی تو اس مین
تحریر ہوگی بس ناظرین آگاہ ہون کہ لقابدار کا قلعہ فرہاد دیہ پر پہونچ کر فرمرخ دیو خصال کو قتل
کرنا اور قیمقام شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرنا اور قیمقام شاہ کا شکست کھانا اور زیر ہونا اور
اطاعت کرنا اور سب کا مطیع اسلام ہونا صدق دل سے بس لقابدار کا طرف اقلیم گل پرستان کے جانا
اور وہان مقابلون کا ہونا سب قلعون کا فتح ہونا سب کا خدا پرست ہونا لقابدار کا عبادت خانہ
اصفی مین جاکر عبادت کرنا خواب مین مرد بزرگ کا آنا اور لقابدار کو پند و نصیحت کرنا اور چند اشیا کے
حاصل کرنے کی ہدایت کرنا جو کہ طلسم آفتاب سلیمانی کی فتاحی مین درکار ہین لقابدار کا اُن
سب کو حسب ہدایت حاصل کرکے پھر عبادت خانہ مین آکر عبادت کرنا بس خواب مین اُس مرد
بزرگ کا آکر اجازت فتح طلسم دینا لقابدار کا طرف طلسم کے روانہ ہونا داخل طلسم ہو کر لوح کو بڑی
جد و جہد سے حاصل کرنا اور اکثر مقام پر مبتلائے بلا ہونا بمدد بزرگان دین اس بلاؤن سے
نجات پانا طلسم کو فتح کرنا و حالات طلسم و نیرنجات و عجائبات وہ اس طلسم کے ساحرون کے سحر

تو ہر طلسم کے ساحرون سے الگ ہین اور مرحلہ جات طلسم جو کہ نئے نئے ہین سب بیان ہونگے بس طلسم کو فتح کرکے لقا بدانجام کا مع اسباب طلسمی و بارگاہ آفتابی کے طلسم سے باہر آنا اور مع خدم و حشم طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہونا اس جلد مین خواہ دفتر نیرنگ قاف مین تحریر ہونگے اگر اجازت ملی ورنہ یہ حقیر ناچار ہو ناظرین اسکی خطا کو معاف فرمائین کیونکہ مجکو آگے تحریر کرنے کی اہل مطبع کی اجازت نہین ہی ورنہ مین ضرور تحریر کرتا حکم ہی کہ اسی جلد پر اس دفتر کو ختم کرو اگرچہ داستانین معرض تحریر مین آتین اور ناظرین ملاحظہ فرماتے تو ناظرین کو لطف حاصل ہوتا بس ناظرین طلسم ہوشربا وغیرہ کو اور ان دفاتر کو فراموش فرمائے کہ جسکا ترجمہ ہو چکا مگر کیا کرون کہ ناچار ہون اپنے حسرت دلی و آرزوے قلبی کو ظاہر نہین کر سکتا ہون بس آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہون مجکو معاف فرمائین زیادہ والسلام اب راوی اپنے قلم شجاعت رقم کو طرف حالات برجیس آفتاب پرست کے لاتا ہی اور اسکے حالات کچھ تحریر کرتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین

شمۂ حالات داستان برجیس آفتاب پرست ملاحظہ ہون بیت

بہ بزم سخن طوطی خوش نوا ۞ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ۞ و بلبل بالشنوای نغمۂ داستان ۞ کہ باز آمدم ہمچنین داستان ۞ چہرہ کشایان معنی و طی کنندگان میدان معانی و شمشیر زنان میدان فصاحت و ساحران بلاغت این داستان حیرت آیات کو نوک خامۂ عنبر شمامہ سے یون گلشن قرطاس پر گلریز کرتے ہین کہ جب برجیس آفتاب پرست بموجب ورغلانے سنجیدگان دار ارژنگ و جیفر تنگ کے بخدم و حشم سپاہ بیکران اپنے ہمراہ لے کر مع ارژنگ وغیرہ کے شہر آفتاب نما سے چلا تھا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی اور شہر فرنگو شیہ پر پہونچا تھا حاکم شہر فرنگو شیہ سے اطاعت کے لیے کہا تھا اور ترک مذہب اہل اسلام کو بس اسنے مقابلہ کیا تھا آخر شکست کھائی حاکم قلعہ فرنگو شیہ یعنی محکوم شاہ بھاگ کر ارنگو شیہ پر گیا حاکم ارنگو شیہ یعنی احکام شاہ نے اس شرط سے برجیس کی اطاعت کی تھی کہ اگر آپ صاحبقران پر فتح پائیے گا تو ہم سب آپ کا دین اختیار کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے بس برجیس نے قبول کیا تھا اور اپنا لشکر لے کر وہان سے اور آگے کو روانہ ہوا تھا یہ لوگ باطمینان تمام قبضہ کرکے ارنگو شیہ مین مقیم ہوگئے تھے بس برجیس آفتاب پرست بادۂ کبر و نخوت سے مست لشکر کا لشکر جو وہان سے روانہ ہوا تو شہر اردبیل پر آکر پہونچا حاکم اردبیل نے بھی تقیہ کرکے موجب شرط احکام شاہ کی اطاعت اسی طور سے جس طور سے احکام شاہ نے اطاعت کی تھی بس اقرار کے ساتھ بس یہ وہان دو دن تک قیام پذیر رہا اسکے بعد وہان سے روانہ ہوا شہر سنجان پر آکر پہونچا حاکم شہر سنجان نے اطاعت سے انکار کیا اسنے مثل فرنگو شیہ کے اسکو تباہ و تاراج کیا حاکم شہر سنجان وہان سے بھاگ کھڑا ہوا مگر اطاعت برجیس کو پسند نہ کیا برجیس شہر سنجان کو تباہ و تاراج کرکے اور آگے کو روانہ ہوا لشکر اسکے ہمراہ اسقدر ہی کہ جہان یہ اترتا ہی ایک شہر وسیع آباد ہو جاتا ہی بس راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے برجیس اہل اسلام سے اپنی اطاعت کی درخواست کرتا ہوا اور جسنے اطاعت کی اسی شرط سے کہ جو حاکم ارنگو شیہ وغیرہ نے مقرر کی ہی اور ہر ایک کو بذریعہ پرچہ اخبار کے معلوم ہو گئی بس اسکو امان دی جس نے اطاعت سے انکار کیا اس ملک کو اور اس ملک کے باشندون کو سب سے جلا دیا شہر کو تاراج کیا اسنے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ اپنے لشکر کو مقابلہ کا حکم نہین دیتا ہی بلکہ اس ابر

سحر کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ جو اسکے لشکر پر محیط رہتا ہی اور اُس آسمان سحر سے ایک آفتاب نکل کر تمام اہل اسلام کو جلا دیتا ہی جو کہ اسکے سر پر ہمہ وقت سایہ فگن رہتا ہی اسی سبب سے اہل اسلام مجبور و ناچار ہو جاتے ہین وہ لوگ سحر جانتے نہین ہین پھر کیونکر مقابلہ کرین پس قتل و غارت ہوتے ہین چونکہ یہ امر ہر ایک پر ظاہر ہو چکا ہی کہ یہ لشکر کو مقابلے کے لیے نہین حکم دیتا ہی بلکہ سحر سے کام لیتا ہی پس ہر ایک جو کہ اطاعت کرتا ہی اپنی آبرو و جان بچانے کے لیے غرضیکہ اطاعت کرتا ہی پس برجیس اسی طور سے ممالک اہل اسلام کو اپنے قبضہ اور تصرف مین لاتا ہوا اور بعض شہرون کو تاخت و تاراج کرتا ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل کے شہر صنوبر پر پہونچا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس مرتد ازلی و ابدی نے قریب ایک سو ملکون کے کہ جو قبضہ اہل اسلام مین تھے نہ اطاعت کرنے کے معاوضہ مین غارت کیا اور ہزارون بندگان خدا کو بے گناہ سحر سے جلا دیا اور قتل کیا اور وہ ملک ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ پھر بعد اُسکے وہان سے چلے آنے کے نہ آباد ہوئے وہان کے لوگ کوہ و صحرا مین اسکے خوف سے جا کر مسکن گزین ہوئے مگر اسکو رحم نہ آیا اور اسی طور سے قریب دو سو شہرون کے کہ جو خدا پرست تھے بخوف جان و آبرو تقیہ کر کے اسکی اطاعت کی پس وہ ملک تباہی سے محفوظ رہے اور باشندے اُن شہرون کے قتل و غارت سے بچے پس جب کہ برجیس اسی طور سے غارت کرتا ہوا اور اپنی اطاعت کراتا ہوا قریب شہر صنوبر پہونچا پس لشکر کو فرودکش ہونے کا حکم دیا اور ایک نامہ حاکم صنوبر پیر کے پاس روانہ ہوا چونکہ صنوبر شاہ تو ہمراہ صاحبقران تھا اُسکا وزیر یہان اُسکی طرف سے حاکم تھا پس جب نامہ برجیس کا اُسکے پاس پہونچا اور ہرکارون نے اس لشکر کثیر کے آنے کی خبر دی بہت پریشان ہوا مگر جب نامہ پہونچا دبیر نے نامہ پڑھا اسمین یہ تحریر تھا کہ اے وزیر صنوبر شاہ آ کر میری اطاعت کر اور مجھکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھ کہ جس طور سے مین نے شہر فرنگو شیہ و سنجان وغیرہ کو تاخت و تاراج کیا ہی اُسی طور سے اس ملک کو بھی تاخت و تاراج کرونگا اپنا غضب خداوندی تیرے اوپر اور تمام اہل شہر پر نازل کرونگا اگر اپنی جان و اہل شہر کی جان بچانا ہی تو بادولت کی خدمت مین حاضر ہو کر بادولت کو سجدہ کر اور آفتاب پرستی قبول کر ورنہ آمادہ مرگ ہو اگر تجکو بھی مثل اور بادشاہون کے ابھی اطاعت کرنا نہ منظور ہو پس مثل اُن سب کے تو بھی بشرطیکہ اطاعت کر کہ اگر مین صاحبقران پر غالب آیا اور صاحبقران نے سجدہ کیا تو تو بھی سجدہ کرنا پس یہ جو مضمون نامہ وزیر صنوبر شاہ نے سنا اُسوقت سردارون کو ہمراہ لے کر اور شہر صنوبر سے چند تحفے لے کر لشکر برجیس مین آیا اور اُسکے بارگاہ مین پہونچکر ساتھ اس شرط کے اطاعت کی اگر آپ صاحبقران پر غالب آگئے یا صاحبقران نے شکست کھائی اور آپ کو سجدہ کیا تو مین بھی اُسوقت سجدہ کرونگا مگر ہان اسوقت آپ کا دین اس طریقہ سے اختیار کرتا ہون اور آپ کی اطاعت اس طور سے کرتا ہون کہ آپ اُسوقت تک ہماری کسی امر مین دخل نہ دین جسوقت تک کہ صاحبقران آپ کو سجدہ نہ کرین ہان بعد اس واقعہ کے آپ کو اختیار ہی ہم خود ہی کسی قسم کا عذر و انکار نہ کرینگے پس برجیس نے اسکے کہنے کو قبول کیا اور عہد و اقرار لیکر اسکو طرف شہر کے رخصت کیا اور آپ دوسرے دن وہان سے کوچ کر کے مع لشکر کے روانہ ہوا بعد قطع منازل و طی مراحل کے شہر یقینیہ پر پہونچا میدان وسیع دیکھکر لشکر کے فرودکش ہونے کا حکم دیا لشکر فرودکش ہوا الیقین یزدان پرست تو مع لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے ہی یہان اسکی طرف سے اُسکا وزیر بطور نائب کے حکومت کرتا ہی اسکو ہرکارون نے خبر دی کہ برجیس آفتاب پرست

ایک ساحر زبردست بڑے شدو مد سے خروج کرکے اپنے شہر آفتاب نما سے چلا ہے اُسکے ہمراہ دو فرزند
زمرد ثانی کے ہین یعنی چتر رنگ وارژنگ ناگ جو کہ برجلیس پر لشکرکشی کرنے گئے تھے کہ ہم خدا ہین اور
خدا کے فرزند ہین بلکہ ارژنگ ناگ تو برجلیس کی بہن ملکہ ثریا سیمتن پر عاشق ہو کر اُسکی خواستگاری
مین گیا تھا مگر یہ امید پوری نہوئی شکست کھائی آخر کو پریشان ہو کر اُسکی اطاعت کی اس شرط سے کہ
تم خدا پرستون سے مقابلہ کرو اور اُنکو اگر غارت کروگے تو ہم تم کو سجدہ کرینگے پس اُن دونون نے بہکانے
سے اور آمادہ کرنے سے اُس نے لشکرکشی اہل اسلام پر کی لشکر اُسکے ہمراہ قریب اسّی نوّے لاکھ کے ہے کہ جس
مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی اور دو فرزند اُسکے ہمراہ تورج کے ہین کہ جنکا نام اسلم بن تورج ہے اور
دیلم بن تورج ہے چونکہ ان سب کو اہل اسلام سے ایک قسم کی خصومت دلی اور عداوت قلبی ہے
پس یہ سبب ہے کہ یہ برجلیس کو ورغلا کر برائے مقابلہ اہل اسلام کے آمادہ کرکے لائے ہین چنانچہ
برجلیس نے بزور سحر کئی ملکون پر اپنا قبضہ کرلیا بعض حاکمان شہر نے برجلیس کی اطاعت نہ کی پس
اُسنے اُس ملک کو مع اُس ملک کے باشندون کے سحر سے غارت کیا ایک آسمان سحر اُسکے لشکر پر محیط
ہے سنا جاتا ہے کہ اسی آسمان مین خداوند آفتاب رہتے ہین اور سب برجلیس کو فرزند خداوند کہتے ہین
پس جہان برجلیس نے طرف اُس آسمان کے دیکھا سنا جاتا ہے کہ اس آسمان سے ایک آفتاب
ظاہر ہوا کہ جس مین اسقدر شدت کی گرمی ہوتی ہے کہ جب اُسکا عکس زمین پر پڑتا ہے تو زمین سے دھوان
بلند ہوتا ہے پس ادھر اُسکا عکس کسی شے پر پڑا وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگی دوسرا طریقہ یہ سنا ہے کہ
جو کوئی حریف ساحر یا غیر ساحر مقابل لشکر برجلیس فروکش ہوتا ہے اور جب اُس سے مقابلہ کی
نوبت آتی ہے اور دونون لشکر صف آرا ہوتے ہین اور طرفین سے اگر پہلوان یا ساحر نکل کر مقابلہ
کرتے ہین وہ آفتاب آسمان سے ظاہر ہوتا ہے اور جب اُسکا عکس پڑتا ہے وہ جل جاتا ہے یا تڑپ کر
گرتا ہے اسوقت حریف جل جاتا ہے مگر لشکر برجلیس و پہلوان برجلیس کو بالکل گزند نہین ہوتا
ہے بلکہ یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کہ گرمی ہے ہان لشکر حریف مین تلاطم ہو جاتا ہے یہ طریقہ اُسکی لڑائی کا ہے
اُسی طور سے اُسنے بہت سے ملک اہل اسلام کے تباہ و غارت کئے ہین جن جن بادشاہون نے
اطاعت سے انکار کیا اُسنے طرف آسمان کے دیکھا پس آفتاب ظاہر ہوا اور بلند ہو کر اُس ملک
پر چمکا اور اپنا عکس ڈالا پس ہر در و دیوار و زمین سے شعلہ نکلے شہر جلنے لگا عمارت خود بخود منہدم
ہونے لگی اہل شہر ہلاک ہونے لگے جو اُس آفت مین جان بچا کر کسی تدبیر سے نکل گئے وہ تو
بچے ورنہ سب ہلاک ہو گئے شہر ویران ہو گیا عمارت منہدم ہو گئی جس نے اطاعت کرنے کا
اقرار کیا پس اُسنے اس ملک کو تباہ نہ کیا چنانچہ بہت سے بادشاہون نے نہ اطاعت کی اس خیال
سے کہ کیون ہم ایک کافر کی اطاعت کرین مسلمان ہو کر کافر کے مطیع ہون اپنی جان دی اور بہت
سے حاکمان شہر نے جو کہ مسلمان تھے اُنھون نے اس شرط سے اطاعت کی کہ اگر آپ صاحبقران
و اولاد صاحبقران و لشکر اسلام پر غالب آئیگا اور وہ لوگ آپ سے مغلوب ہونگے پس ہم لوگ
اُسوقت آپ کے دین کو قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے اور تقیہ کرکے اُسکا کہنا قبول کیا
پس وہ ملک قتل و غارت سے محفوظ رہے و بعض ممالک کے باشندون نے تقیہ کرکے دین اسلام
کو ترک کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ بہت سے ملکون کے بادشاہون نے دین آفتاب پرستی قبول
کرلیا خلاصہ یہ کہ تمام ممالک اسلام آباد جو کہ شہر آفتاب نما سے اور اس حد تک راہ مین ہے

یا تو ہاتھ سے برجیس کے غارت ہوئے یا اُن ملکوں کے بادشاہوں نے بشرط اطاعت کے دین آفتاب پرستی اختیار کر لیا پہلے تو تمام ملک اسلام آباد تھے اور اب کفرستان ہو گئے ہین چنانچہ صنوبر شاہ کے وزیر نے بھی اطاعت کی اب وہ لشکر لے کر آپ کے ملک پر آیا ہی سپاہ کثیر ہمراہ ہی حضور بڑی خرابی کی یہ بات ہی کہ وہ لشکر کو مقابلہ کا حکم نہین دیتا ہی سحر سے مقابلہ کرتا ہی بس یہی سبب ہی سب کے عاجز ہونے کا یہ تبوز بریقین خودپرست نے سُنا ہرکاروں کی زبانی تاؤ پیچ کھا کر بولا کہ کیا مجال برجیس کی کہ جو وہ اس ملک کو تباہ کر سکے یا ہم سے اطاعت لے ہم سب تازہ غلامان صاحبقران ہین ہمارا خدا ہمارا نگہبان ہی اُس کافر اکفر کی بھی یہ طاقت ہی کہ وہ ہم ایسے بہادروں کو ہلاک کر سکے یا ہم سے اطاعت کرا سکے جنھوں نے اطاعت کی ہی خواہ بشرط خواہ بتقیہ خواہ دین اسلام ترک کر کے اُن سب کے دلوں مین فتور تھا وہ سب خوف جان سے مسلمان ہوئے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ ہمارا مددگار اور کمک کرنے والا پیدا ہو گیا صرف اور لوگوں کے دکھانے کے لیے اس طریقوں سے اطاعت کی بس وہ سب سیاہ قلب ہین اور جنھوں نے اطاعت نہ کی بلکہ اطاعت سے انکار کیا اور مارے گئے وہ سب سچے مسلمان اور صدق دل سے خدا پر ایمان لائے تھے بس جو بہادر ہین اور دین کے پکے ہین وہ جان جانے کو بہتر جانتے ہین کسی غیر مذہب والے کی اطاعت سے وہ جان دیدیتے ہین مگر ایمان نہین ترک کرتے ہین جان کیا چیز ہی ایمان تو وہ شی ہی کہ جو عاقبت مین کام آتا ہی اسی کے سبب سے سیر بہشت عنبر سرشت نصیب ہوتی ہی بس مین تو کبھی اطاعت نہ کرونگا خواہ جان جائے خواہ رہے خواہ نہ رہے ملک کے باشندے اطاعت کرینگے ہان اگر بادشاہ یہان تشریف فرما ہوتا اُسکو اختیار تھا مین تو نائب ہون مین اپنے اوپر یہ الزام نہ لونگا کہ تم نے کیا سمجھ کر ایک کافر کی اطاعت کی دوسرے ہم لوگ تو ابھی ضلالت سے نکلے ہین راہ راست پر آئے ہین تب کیونکر ہو سکتا ہی کہ اس راہ راست کو ترک کر کے پھر ضلالت کو اختیار کرین چاہے کچھ ہو اگر غالب آئے تو بہت بڑے دشمن کو مارا سب مین نام ہوا کہ شہر یقینیہ کے لوگوں نے بڑی بہادری کی کہ ایسے سے مقابلہ کیا کہ جس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اُسکو شکست دی اور اگر مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا دفتر شہدا مین نام لکھا گیا بس نیکی اور بہتری حاصل ہوئی اے اہل دربار یہ جسقدر ملکوں کے بادشاہون نے بشرطیہ و بتقیہ اطاعت کی ہی یہ سب کم ہمت تھے ورنہ اس مین ایک ایک ایسا تھا کہ اگر ہزار برجیس ہوتے تو وہ لوگ شکست نہ کھاتے کیونکہ کتابوں سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی بڑی کوشش و سعی سے صاحبقران اول و ثانی نے ان ملکوں کو فتح کیا ہی بڑے بڑے معرکہ پڑے ہین برسوں مقابلہ ہوئے ہین نوشیروان نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و ایرج نامہ و صندلی نامہ و لورج نامہ اٹھا کر دیکھو تو کہ کس طور سے یہ ملک فتح ہوئے ہین بس جو کہ تمام عالم کے بہادروں کے سردار ہوں جنکے نام سے شیران دشت کو تپ آتی ہو جن کے نعرہ کی صدا سنکے دیوان قاف کانپتے ہوں جن مین ایک ایک ایسا ہو کہ جو لاکھوں سے تنہا مقابلہ کرے اور لاکھوں کو شکست دے کر بھگا دے وہ لوگ تو ان ملکوں کو برسوں مین فتح کرین اور بڑے بڑے معرکہ واقع ہوں ہزاروں کا کشت و خون ہو بس ان لوگوں سے تو یہ لوگ لڑین اور مقابلہ کرین اور جو کہ تمام بزدلوں کا افسر ہو اور کافر اکفر ہو اُس کے تو فوراً اطاعت کر لین بس ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ اسی دن کے امیدوار تھے اور اسی

بات سے خواستگار رہتے کہ کوئی ایسا ہو کہ ہم جس کی اطاعت کرین انکی اطاعت ترک کرکے [illegible] لشکر کو برائے مقابلہ نہین بھیجتا ہی بلکہ میرے سے کام لیتا ہی تو بڑا سے ایک جہان ہی چاہیے دشمن سے بھاگتا سے مرنا پر ضرور رہی پھر تمام کرے گیہون نہ مرین اور بے ایمان ہون نہ اس پر نہ دنیا سے جاوین جو ایک کافر کی اطاعت کرین بس اگر میرے پاس کوئی نامہ طلب اطاعت مین آئے گا تو صاف جواب دونگا اور مقابلہ پر آمادہ ہونگا جو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ جو وزیر یقین یزدان پرست نے اہل دربار سے کہا سب نے جواب دیا کہ جو آپکی مرضی وہی ہم سب کی بھی رائے ہی ہم تو آپکے تابع فرمان ہین بحکم بادشاہ اگر آپ ہم کو حکم دیجیے گا کہ [illegible] آگ مین کود پڑین بس ہم اگر عذر کرین تو ہم ایک مان باپ کے نہین اگر آپ فرمائینگے کہ تم لوگ [illegible] سے مقابلہ کرو تو ہم ویسا ہی مقابلہ کرین اگر یہ ارشاد ہو کہ اپنے سر اپنے ہاتھ سے کاٹ کر حاضر کرو تو ہم ایسا ہی کرین خلاصہ یہ کہ جہان آپکا پسینہ گرے گا وہان ہمارا خون بہا ہوا ہوگا جب وزیر نے [illegible] سب کی یہ تقریرین سنی تو کہا کہ اس ذلت کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے کہ خدا پرست ہو کر کافر کی اطاعت کرین لوگ اگر وہ ہم سے محاربت کرتا ہی تو کیا پرواہی غارت کرے جو سب بے گناہ ہین ہم سب کا خون اُسکے سر پر ہوگا اسکی سزا پائے گا ہم سب اپنے اعمال سے سبک دوش ہو جاوینگے سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی کیا غم ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ہرکارون کو انھین رخصت کیا ادھر بیرون شہر میدان وسیع دیکھ کر برجیس نے بہ صلاح ازرنگ و چترنگ سنگتگان لشکر کو اترنے کا حکم دیا ہی لشکر چوبیس کوس کے حلقہ مین اترا ہوا ہی جو کہ [illegible] وہ بالکل لشکر برجیس کے زیر قلم گرد اور لشکر فروکش ہوا اتنا بڑا لشکر ہی کہ اس لشکر کو بڑی مشکل سے نشیب ہوتا ہی جس چشمہ یا جھیل کے کنارے پر لشکر اترتا ہی وہ خشک ہو جاتا ہی کثرت لشکر کی یہ ہی غلہ کا ملنا دشوار ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب لشکر برجیس کا اتر چکا بارگاہ بر پا ہو چکی بارگاہ برجیسی بر پا ہوئی برجیس آفتاب پرست تخت پر سے اتر کر بارگاہ مین تخت پر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا سب آکر حاضر دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت برجیس نے افریق شاہ و خونخوار شاہ وغیرہ سے کہا کہ ای پیغمبران من سنگتگان و ازرنگ و چترنگ وغیرہ سے دریافت کرو کہ کیا تدبیر کی جاوے کیونکہ بعض امر جو کہ دنیوی ہین ان مین تمھاری رائے درکار ہی کیونکہ ان لوگون کے مقابلہ کے لیے مین تمھارے کہنے سے ادھر کو آیا ہون تمھاری اس امر مین کیا رائے ہی کہ شہر لقینیہ کے لوگون سے کیونکر پیش آنا چاہیے کیونکہ ان لوگون کو لشکر کے آنے کی خبر ضرور پہونچی ہوگی مگر انھون نے کچھ خیال نہ کیا کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہی مین نے اپنے والد بزرگوار خداوند آفتاب سے کہ جنکا مین نائب ہون دریافت کیا تھا کہ کیا کیا جاوے انھون نے فرمایا کہ مین نے سنگتگان ایسا شیطان و چترنگ و ازرنگ ایسے عقل مند اپنے بندے تمھارے ہمراہ کر دیے ہین ان سے رائے لو کیونکہ انکے بزرگ ہمیشہ اہل اسلام سے مقابلہ کرتے رہے ہین یہ لوگ انکے طریقہ جنگ و انکے اطوار و حرکات و طبیعت سے بخوبی واقف ہین بس مین نے بموجب ارشاد خداوند آفتاب اپنے پدر کے کیونکہ مین انکا نائب ہون تمھاری رائے پر عمل کیا اسوقت تک یس جتنے ملک کے لوگ مطیع ہوئے مین نے انکو اپنے عذاب سے امان دی تمھارے کہنے سے اور جنھون نے نہ اطاعت کی اور تم نے کہا کہ انکو غارت کرو مین نے اپنا عذاب نازل کر کے

غارت کیا پس اس ملک کے باشندون کے بارے مین تم کیا کہتے ہو مین ناظرین کی خدمت مین بار بار بلکہ
اکثر مقام پر یہ عرض کر چکا ہون کہ آفتاب جادو پدر برجلیس ہمہ وقت برجلیس کے پاس سحر
سے پوشیدہ موجود رہتا ہی برجلیس جو کچھ کام کرتا ہی اُسی کے کہنے سے کرتا ہی یہ امر برجلیس کو بھی نہین
معلوم ہی کہ مجھ سے میرا باپ میرے پاس موجود ہی بلکہ اُسکو یہی یقین ہی کہ وہ خدا ہی بس ہمہ وقت
مجکو نصیحت کرتا رہتا ہی اور رائے بتایا کرتا ہی بس یہ جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہ جو برجلیس
نے افریق شاہ و خونخوار شاہ سے کہا اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ برجلیس جب
دربار مین آتا ہی تو اس بارگاہ مین بھی ایک پردہ حائل ہی اُسکے عقب مین اسکا تخت آراستہ ہی عقب
پردہ آکر بیٹھتا ہی کسی کا سامنا نہین کرتا ہی ہان اُسوقت سامنا کرتا ہی کہ جب نقاب اُلٹ کر اپنا
چہرہ دکھلاتا ہی اور دیکھنے والا سجدہ کرتا ہی وہ بھی صرف چہرہ دیکھتا ہی بس اِدھر کسی نے اسکے چہرہ پر نگاہ کی
فوراً سجدہ کیا کیونکہ اسکے چہرہ پر غازہ سحر طیار کیا ہوا ہی سومنات جادو استاد آفتاب جادو
کا ملا ہوا ہی جسکا یہ اثر ہی کہ جو اسکے چہرہ کو بے نقاب دیکھے گا وہ سجدہ کرے گا چنانچہ اسکو حکم تھا کہ
تم کبھی اپنے کو کسی کو نہ دکھانا جب دربار مین بیٹھنا تو پردہ مین یعنی حجاب قدرت کے اندر ہان محل
مین اُن خواصون اور مصاحبون سے پردہ نہ کرنا جو کہ تمھاری خدمت پر مقرر ہین بس اسی سبب سے
برجلیس عقب پردہ بیٹھتا تھا اور پردہ کے اندر سے گفتگو کرتا تھا آج تک کسی نے برجلیس کو سوائے
صغر سنی کے نہین دیکھا اگر میدان جنگ مین جاتا ہی یا لشکر کے ہمراہ سفر مین رہتا ہی تو تخت اسکا
تین درجہ کا ہی درجہ اوسط مین اسکا مقام ہی کہ اُس پر موتیون کا پردہ پڑا رہتا ہی اور ایک ایسا
نور اُس سے ساطع رہتا ہی کہ کوئی نگاہ کام نہین کرتی ہی اسی تخت کے اوپر جب یہ سوار ہوتا ہی
تو آفتاب سحر سایہ فگن رہتا ہی یہ نور اُسی آفتاب کا ہی کہ جو آنکھون کو خیرہ کرتا ہی کوئی نہین دیکھ سکتا
ہی بس وہ تخت ایک خیمہ کے در پر لگا دیا جاتا ہی بس برجلیس اُس تخت پر اُس خیمہ سے نکل کر سوار
ہو جاتا ہی اسکی بارگاہ اس طریقہ کی ہی کہ اُسکی پشت پر اسکے رہنے کا خاص خیمہ ہی اور وہی خیمہ ہی کہ
جس خیمہ سے یہ سوار ہوتا ہی اور وہ دونون خیمے بہت وسیع ہین اور بارگاہ مین ملے ہوئے اور
خیمے ناموس وغیرہ بھی برابر بارگاہ کے برپا ہوتے ہین بس اندر ہی اندر راہ ہی یہ ہر خیمے مین جا سکتا ہی
اور اُسی راہ سے بارگاہ مین آتا ہی بس آمدم بر سر قصہ جب کہ یہ حکم برجلیس کا خونخوار شاہ وغیرہ
کو ہوا اُنھون نے ازرنگ و جبر ناک و سنختگان وغیرہ سے کہا سنختگان نے جواب دیا
کہ ہم سب کی یہ رائے ہی کہ ایک نامہ خداوند بنام حاکم شہر یقینیہ تحریر کرین اور برائے اطاعت طلب
کرین اگر وہ اطاعت کرلے تو خیر جس طور سے اور سب کو امان دی گئی امان دی جائے اگر انکار
کرے تو مثل اُن شہرون کے کہ جن پر خداوند نے اپنا عذاب نازل کیا تھا نازل کر کے غارت کر دین
یہ جو اُن سب نے کہا افریق نے قریب پردہ آکر جو کچھ سنختگان نے کہا تھا عرض کیا بس برجلیس نے
حکم دیا کہ دبیر کو طلب کر کے نامہ تحریر کرا کے پاس حاکم شہر یقینیہ کے روانہ کرو یہ حقیر خدمت
ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ ناظرین کو اس امر کا ہر وقت اور ہر مقام پر خیال رہے کہ برجلیس کی
بارگاہ کے سات درجہ ہین درجہ اول مین تو حجاب قدرت ہی اور عقب حجاب قدرت تخت
خداوندی ہی وہان سوا برجلیس کے سوا اور کوئی نہین ہوتا ہی یا فرشتہ قدرت جو کہ آفتاب نے
سحر سے پتلے پیدا کیے ہین وہ نگہبانی کرتے ہین بس اس درجہ مین عقب پردہ برجلیس ہوتا ہی

اور بیرون پردہ دو کرسیان ہین کہ ایک پر خونخوار شاہ و دوسرے پر افریق شاہ بیٹھتے ہین کیونکہ پیغمبر
ہین اور عیار برجلیس ہوتا ہی کہ جسکا لقب و نام بیک قدرت ہی جو کہ بہت بڑا عیار زبردست ہی
جسکے قریب تین ہزار شاگرد ہین دوسرے درجہ مین وزیر برجلیس و دیگر شاہان اقلیم خورشید ہیرو دیگر
ممالک کے بادشاہ وارزنگ و جزنگ و سنجتگان وغیرہ کے لیے جگہ مقرر ہی یہ لوگ ڈنکی
کرسیون پر بیٹھے ہین تیسرے درجہ مین سب سپہ سالاران لشکر ساحر و غیر ساحر و لشکر خاص و لشکر
عام و اسلم و دیلم وغیرہ اور انکے سرداران مغزر و ارزنگ کے سرداران مغزز و خود لشکر برجلیس
کے سرداران مغزز کی جگہ مقرر ہی چوتھے درجہ مین سب لشکرون کے سردار بیٹھتے ہین جو کہ ان لوگون سے
پہیلی کار رکھتے ہین پانچوین مین بھی اسی طور سے بیٹھے درجہ مین اہل دفتر و اہل اقلیم ہین ساتوان درجہ عام
ہر قسم کے لوگ وہان ہین ملازم و چوبدار وغیرہ اسکے بعد بہت بڑا صحن ہی ہر وقت اس صحن مین
باغ آراستہ رہتا ہی مگر اس باغ کو خزان نہین ہی صحن کے بعد سات جلوخانہ ہین کہ ہر جلوخانہ مین دو
ہزار غلامان زرین پوش و زرین کمر قریب پانچ پانچ ہزار کے صف بستہ کھڑے رہتے ہین اور ہر جلوخانہ
کا رنگ جدا ہی بیرون بارگاہ درگہ سالار کا مقام ہی بس یہ طریقہ اسکی بارگاہ کا ہی بس اب کوئی
ضرورت ہر مقام پر اس حال کے تحریر کرنے کی نہ ہوگی ناظرین اسکی بارگاہ کا جب ذکر آئیگا
خود خیال کر لین گے کہ یہ طریقہ ہی بس جب برجلیس نے یہ حکم دیا اسوقت افریق شاہ نے دبیر
سے نامہ تحریر کرا کے اور مہر برجلیس کی کرا کے عرض کیا کہ نامہ تیار ہی حکم ہوا کہ نامہ روانہ کیا جائے
بیک قدرت کسی کے ہاتھ نامہ روانہ کریے یہ جو حکم دیا بس عیار وہ نامہ لے کر باہر آیا اور ایک
اپنے شاگرد کو نامہ دیا کہ یہ نامہ لے کر جاؤ حاکم شہر یقینیہ کے پاس بلکہ سنجتگان نے افریق شاہ
سے کہا تھا کہ خداوند سے عرض کیا جائے کہ نامہ بڑے اہتمام سے روانہ کیا جائے تاکہ انکے دلون مین
خوف پیدا ہو افریق شاہ نے عرض کیا آواز آئی کہ ابھی اس امر کی کوئی ضرورت نہین ان لوگونکو
اپنا تزک و حشم دکھا کر کیا کرنا ہی بس یہ لوگ معمولی ہین ہان جب صاحبقران کو جو کہ کل خدا
پرستون کا سردار ہی نامہ تحریر کیا جائیگا اسوقت نامہ بڑے شان و شوکت سے روانہ
کیا جائیگا اور نامہ بر بھی بہت زبردست اور چرب زبان ہوگا اور بڑی شوکت سے نامہ
لے کر جائیگا ان لوگون کا میرے نزدیک کچھ مرتبہ نہین ہی بس کیا ضرور ہی کہ انکو شوکت
دکھائی جائے اسی سبب سے کسی مقام پر نامہ کا اہتمام نہین کیا گیا معمولی لوگون کے ہاتھ
روانہ کیا گیا بس وہی طریقہ یہان بھی کیا گیا سنجتگان خاموش ہو رہا الغرض وہ عیار نامہ لیکر
چلا کہ جسکا نام گل گیر نیمچہ باز تھا اور لقب شاگرد بیک قدرت بس گل گیر نیمچہ باز نامہ
لے کر روانہ ہوا بیک قدرت اندر بارگاہ کے آیا کہ وہ عیار نامہ لے کر داخل شہر یقینیہ ہوا
شہر کو خوب آباد دیکھا رعایا کو بہت شاد اور خوشحال پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع تھا
کٹورہ کھنک رہا تھا جو اہل شہر تھا وہ خوش پوشاک تھا اسنے دیکھا کہ بازارین آراستہ
ہین مہاجن دوکاندار طرحدار اپنی اپنی دوکان پر بیٹھے ہوئے ہین خادم کام کر رہے ہین دلال
جھگڑا کر رہے ہین سوداگر الگ دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے ہین خرید و فروخت جاری ہی چمن
خوب آراستہ ہی یہ سیر کرتا ہوا قریب در دولت کے پہونچا دیکھا کہ سرداروں کی سواریاں
در دولت پر کھڑی ہین بس یہ قریب درگہ سالار کے آیا اور اسنے قصد کیا کہ پردہ اٹھا کر

اندر جاؤن کہ درگہ سالار نے ڈانٹا کہ او بے ادب کدھر جاتا ہی یہ دربار شاہی ہی کوئی بدون اجازت جا
نہین سکتا ہی بس کیا کام ہی بیان کر مین جاکر عرض کرونگا اگر اجازت ملے گی تو جانے دونگا ورنہ واپس
جانا اُسکو یہ خیال تھا کہ مین خداوند کے فرزند کا نامہ لیکر آیا ہون مجھکو کون روک سکتا ہی مین جس
طور سے چاہونگا جاؤنگا اُسنے کچھ خیال نہ کیا آگے قدم بڑھایا درگہ سالار نے دیکھا کہ یہ بڑا بے ادب
ہی میرے کہنے کو نہین سنتا ہی اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اسکو روک لے اور اندر نہ جانے دے
اُسنے بڑھکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ای شخص تو کیا کانون سے کم سنتا ہی آقا نے تجکو منع بھی کیا کہ
یہ دربار شاہی ہی یہان کوئی بدون اجازت کے جا نہین سکتا ہی اُس پر تو نے قدم اُٹھایا بس میرے آقا
کے پاس چل اور اُن سے بیان کر وہ جاکر اجازت حاصل کرینگے اُسکے بعد جانا سب نے یہ دیکھا تھا کہ
اُسکے سینہ پر اور شانون پر تصویر آفتاب و برجیس بنی تھی اور گرد یہ تحریر تھا کہ این بندہ خداوند
آفتاب و برجیس نائب خداوند بس سب یہ سمجھ گئے تھے کہ یہ آفتاب پرست ہی جب
اُس خادم نے ہاتھ اسکا پکڑا اسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ مین کم نہین سنتا ہون بلکہ تیرا آقا او
تو دونون نابینا ہین کہ سراسر دیکھ رہے ہین کہ مین بندہ خاص خداوند ہون اور آفتاب پرست
ہون میرے سینہ پر تحریر ہی کہ این بندہ خاص خداوند ہی بس حکم خداوند سے آیا ہون نامہ خداوند
کا لایا ہون پاس بادشاہ کے اور وہ اندر جانے سے منع کرتا ہی کہین ہم لوگ رُک سکتے
ہین جو اُسکے کہنے پر عمل کرتے یہ کون ہی جو ہم بدون اجازت کے نہ جائین ایسے ایسے بادشاہ
تو ہمارے خداوند کے خدمت مین مثل غلامون اور خادمون کے حاضر رہتے ہین اِسکی کیا
اصل ہی تمہارا بزرگ خدمت کرتے ہین اور اپنا فخر جانتے ہین بس کیون تم لوگ اپنی شامت
بلاتے ہو مجھکو اندر جانے سے منع کرتے ہو اگر جاکر مین خداوند سے شکایت کرونگا وہ فوراً اپنا
عذاب نازل کردینگے سب شہر تباہ ہوجائے گا بس مجھکو جانے دو چونکہ یہ برابر درگہ سالار
کے تقریر ہو رہی تھی جب یہ عیار نے کہا تو درگہ سالار نے ڈانٹ کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہی بس اپنی زبان کو روک ورنہ گدی سے کھینچ لی جائے گی تو کیا ہی اور تیرا خداوند کیا ہی
کوئی کافر ہوگا کہ جس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہوگا بدون اجازت کے نہ جانا ملے گا
اگر زیادہ ہما ہمی کرے گا تو سزا پائے گا وہ کیدی کیا عذاب نازل کرے گا ہم سب خدا
پرست ہین اور اُسکی بندگی کرتے ہین کہ جو سب کا پیدا کرنے والا اور خالق ہی بس ٹھہر جاؤ
بیان کر کہ تو کیون آیا ہی اور کیا مطلب ہی یہ تو ثابت ہی کہ تو آفتاب پرست ہی بس جب
اُس طور سے درگہ سالار نے کہا اور کچھ کلام سخت برجیس کو بھی کہے بس اُس عیار کو
اپنی جان کا خوف ہوا اور خیال دل مین کیا کہ تو اکیلا ہی ان سب کا شہر ہی اور یہ سب
خدا پرست ہین اگر بگڑتا ہی تو اکیلا کیا کرے گا سوا جان دینے کے بس جو یہ کہتے ہین اُس
پر عمل کر اور صبر کر جب یہان سے جانا خداوند سے سب حال بیان کرنا وہ اپنا عذاب نازل
کرکے ان سب کو غارت کردینگے یہ خیال کرکے کہا کہ بتاؤ کیا کہتے ہو درگہ سالار نے کہا کہ تو
یہان ٹھہر اور بیان کر کیا ضرورت ہی مین جاکر خبر کرونگا بس اگر حکم ہوگا جانا ورنہ واپس جانا جب یہ
اُسنے سنا تو کہا کہ آگاہ ہو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون تیرے بادشاہ کے پاس فرزند خداوند آفتاب
نائب خداوند آفتاب یعنی برجیس آفتاب پرست کہ جسکا لشکر بیرون شہر اُترا ہوا ہی اور جو کہ خالق ہی

اور جسکو خداوند نے اپنا ولی عہد فرما کر تمام اپنے بندون کو حکم دیا ہی کہ میرے فرزند کو تم سب سجدہ کیا کرو یہ
تم سب کا خدا ہی بس مین اُسی نائب خداوند کا نامہ بر ہون اور نامہ لایا ہون میرا نام گل گبر ہی بچہ باز ہی
مین ادنی شاگرد ہون پیک قدرت کا اس طور سے جو اُس عیار نے کہا درگہ سالار نے جواب دیا کہ ہم بے
خبر کرتے ہین تو ٹھہر جا یہ کہکر دنگل پر سے اُٹھا اور پردہ اُٹھا کر داخل دربار ہوا مجراگاہ پر جا کر وزیر یقین
یزدان پرست کو مجرا کیا جو کہ اب یقین کی طرف سے حاکم شہر ہی اور عرض کیا کہ ایک نامہ بر نامہ
لے کر برجیس کوئی کافر ہی اور آفتاب پرست ہی اُسکا نامہ ہی جو کہ آیا ہی اور نامہ لایا ہی یہ جو درگہ سالار
نے کہا وزیر نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو اندر بلا لو بس درگہ سالار برابر گیا اور اُسکو ہمراہ لیکر اندر آیا
عیار نے دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا گو سب سردار اور پہلوان ہمراہ یقین کے گئے تھے مگر اُس پر
بھی یہان بہت سردار اور پہلوان تھے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے مثل شیران زبردست
و فیلان مست کے جھوم رہے تھے قبضہ شمشیر چوم رہے تھے دربار نہ تھا گویا بیشہ ہزبران تھا بس
عیار دیکھ کر دنگ ہو گیا کہ ایسے ایسے بادشاہ بھی ابھی موجود ہین کہ جنکے دربار کا یہ رنگ ہی بس یہ
دیکھ کر اُسنے مجراگاہ پر آکر مجرا کیا کرسی چوبی ملی بیٹھنے کو بہ سبب نامہ بر ہونے کے ورنہ عیار کی یہ عزت
نہ کی جاتی اور عیار بھی کون جو کہ کافر ہو بس وہ جب بیٹھ چکا وزیر نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے
جام لبریز کرکے نامہ بر کو دیا اُسنے ساقی کے ہاتھ سے جام لے کر منہہ سے لگایا اور لاجرعہ کرکے پی گیا
اب وزیر نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ لائے ہو کہا کہ اپنے خداوند اور تم سب کے پیدا کرنے والے
برجیس آفتاب پرست کا کہ جو فی زمانہ سب بندون کا خالق ہی طرف سے خداوند آفتاب
کے کہ جنکا ظہور تمام عالم مین ہی کہ جن کے نور سے تمام دنیا روشن ہی اگر یہ نور نہ ہوتا تو بہ سبب
تاریکی کے اہل دنیا ہلاک ہو جاتے اور سب کام دنیوی معطل رہتے اہل دنیا کیونکر بہ سبب
تاریکی کے اپنے کامون کو سر انجام دیتے بس خداوند نے اپنے نور سے تمام تاریکی کو برطرف کر کے
تمام عالم کو روشن کیا اور جب کہ خداوند نے ملاحظہ فرمایا کہ شب کو مین آرام کرونگا بس تاریکی ہو جائیگی
ایک اپنا نائب مقرر کیا کہ جسکو ماہتاب کہتے ہین اُسکے نور سے تمام دنیا کو روشن کیا تا کہ بندے
بہ سبب تاریکی کے پریشان نہ ہون ایسی ایسی مہربانیان خداوند کی اپنے بندون پر ہین اور
خداوند کی یہ خواہش ہی کہ میرے بندے کسی امر سے پریشان نہ ہون مگر بعض ایسے بندے ہین کہ یہ
سب اوصاف دیکھتے ہین اُس پر خداوند کو بُرا کہتے ہین اور دوسرے دین کو اختیار کیے ہوئے ہین
جو کہ بالکل بے اصل و نابود ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جسکو دیکھا نہین اور نہ دیکھ سکتے ہون وہ خدا ہی
اُسنے یہ سب پیدا کیا ہی بس بالکل غلط اُنکا خیال ہی اور وہ سب گمراہ ہین یہ جو عیار نے کہا وزیر نے
جواب دیا کہ ہم تم سے بابت مذہب کے گفتگو نہین کرتے ہین جو تم یہ تقریر بیہودہ بیان کر رہے ہو
کہ جسکا نہ کچھ سر ہی نہ پیر بالکل لغو اور لچر ہی بس اس تمہاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ تم لوگ سب
گمراہ ہو اور لائق سزا ہون آفتاب و ماہتاب سب خدا کے خلق کیے بندے ہین جو کہ خدائے برحق
اور لائق بندگی ہی جسکی اطاعت و بندگی ہم سب اہل اسلام کرتے ہین وہ رب کارساز و بے نیاز
ہی ہمارے خدا نے اپنے قدرت کاملہ سے شجر و حجر کوہ صحرا چشمہ و دریا باغ و جنگل جن و بشر حور و
غلمان نار و جنان گل و ثمر خلق فرمائے یہ آفتاب و ماہتاب کہ جنکو تم لوگ خدا و نائب خدا کہتے
ہو ہمارے خدا کے خلق کیے ہوئے ہین اور وہ سب اُسی خدا کے بندہ ہین کہ جنھون نے دعوی

خدائی کیا بسبب بہکانے شیطان کے اور اپنے ساتھ ایک عالم کو گمراہی و ضلالت مین مبتلا کیا بس وہ
سب خدائے باطل و کافر تھے اور اُنکے ماننے والے بھی کافر تھے اور جو جو اسوقت موجود ہین اور دعوے
خدائی کرتے ہین وہ سب کافر اور گمراہ کرنے والے ہین اور اُنکی بندگی کرنے والے کافر ہین وہ سب بہکائے
ہوئے شیطان کے ہین بس جو کہ دعویٰ خدائی کرتے تھے اور اپنے کو خدا کہلواتے تھے انکو اس کردار کی
مع اُنکے تابعین کے سزا ملی کہ مثل سگ و خوک کے مارے گئے اور جو کہ آپ ایسے دعوے کیے ہوئے
ہین اور اپنے کو خدا کہلواتے ہین اور لوگ انکو بخدائی مانتے ہین انکو بھی اس کردار کی سزا ملے گی اور مثل
سگ و خوک کے مارے جائینگے مع تابعین کے بس تو نامہ لے کر آیا ہی نامہ دے اس قصہ سے تجکو کیا غرض
جب ہم سے کوئی اس بارے مین گفتگو کریگا اُسکو جواب دیا جائیگا یہ تقریر جو عیار نے سنی گو بہت
غصہ آیا مگر خاموش سُنا کیا جواب دینا مناسب نہ جانا کیونکہ تنہا تھا بس جب تقریر وزیر تمام ہوئی اُس
نابکار عیار نے نامہ نکال کر پیش کیا وزیر نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے سر نامہ کو چاک کر کے نامہ پڑھنا شروع کیا
اُس نامہ مہمل مین بہت کچھ تعریف آفتاب و برجیس تحریر تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ اے حاکم یقینیہ آگاہ
ہو کہ مین برجیس ہون نائب ہون خداوند آفتاب کا بلکہ فرزند ہون و جگر بند ہون خداوند آفتاب
نے مجکو اپنا نائب مقرر کیا ہی بلکہ اپنے بندون کو حکم فرمایا ہی کہ تم سب میرے فرزند کی اطاعت کرو
اور سجدہ کرو بس سب نے اطاعت کی اور سجدہ کیا اور ہزارون ملک میرے قبضہ مین آئے اور سب
بخدائی مجکو ماننے لگے لاکھون بندے خداوند کے مجکو سجدہ کرنے لگے تمام اقلیم خورشید یہ نے میری
اطاعت کی اور جس نے میرے حکم سے سرتابی کی اُس پر عذاب خداوندی نازل کیا گیا وہ تباہ و غارت
ہوا اور اُسکا مقام بہشت مین نہ تھا بلکہ دوزخ جائے سکونت ہوئی خداوند نے اپنی قدرت سے خانہ
عیش و خانہ رزق پیدا کیے اور بہت سے ایسے عجائبات ظاہر کیے ہین کہ جن کا ذکر کرنا بیکار ہی جو کہ چشم
بصیرت رکھتا ہی وہ دیکھ سکتا ہی بس خلاصہ یہ ہی کہ اگر اپنی زندگی اور بہتری کا خواستگار ہی تو غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر خدمت والا ہو اور اطاعت کرو اور
سجدہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ مثل فرنگوشیہ اور سنجان وغیرہ کے اس ملک کو بھی تباہ و غارت کرونگا اور
عذاب نازل کرونگا اگر مثل ارنگوشیہ و اردبیل وغیرہ کے باشندون کے اطاعت کروگے تو
میرے عذاب سے امان پاؤگے بس تمکو خلاصہ طور سے تحریر کر دیا تم کو لازم ہی کہ بادولت کی
خدمت مین حاضر ہو کر بادولت کی اطاعت کرو اور اپنی جان کو بچاؤ آئندہ تم کو اختیار ہی کیونکہ
مین خدا ہون اور نائب خدا ہون میرے ہمراہ لشکر بیشمار و سپاہ جرار ہی میرا غیظ و غضب غضب
خداوندی ہی جس طرف مین بہ نگاہ قہرآلود دیکھتا ہون وہ ملک تباہ و غارت ہو جاتا ہی بس اپنی
جانون کو غنیمت جان کر میری اطاعت کرو میرے غضب سے خوف کرو آئندہ اختیار ہی مین
نے تم پر رحم کھا کر یہ نامہ تحریر کیا زیادہ کیا تحریر کیا جائے جب وزیر یقین نے یہ نامہ سُنا دبیر سے
کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کرو کہ یہ جو کچھ تم نے تحریر کیا بالکل غلط اور محض جھوٹ ہی بس وہی
ایک خدا ہی جو کہ ہمارا خدا ہی جس کو تم خدائے نادیدہ کہتے ہو اور یہ سب باطل خدا تھے اور ہین خدا
کی یہ تعریف نہین ہی کہ مثل بندون کے ہو کہ ستہ ضروریہ رکھتا ہو بس وہ ایک نور ہی کہ ہر
مقام پر موجود ہی ہر بندہ کی رگ گلو کے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی وہ نہ منھ
رکھتا ہی نہ ہاتھ نہ پاؤن نہ سر و کمر نہ پشت و شکم وہ نور کا بقعہ ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی

کوئی اُسکے جمال باکمال کی تاب نہین لا سکتا ہی اگر دیکھنے کی خواہش کرے تو ایسی برق گرے کہ جل کر خاک ہو جائے اس امر کے ثابت کرنے کے لیے ایک دلیل قاطع میرے پاس موجود ہی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰ کی امت نے آنحضرت سے کہا کہ آپ ہماری طرف سے درگاہ باری مین عرض فرمائیے کہ ہم دیدار کے مشتاق ہین بس جناب موسیٰ نے کوہ طور پر تشریف لے جاکر عرض کیا کہ میری امت کی یہ خواہش ہی جناب باری کی طرف سے حکم ہوا کہ ای موسیٰ اپنے امت سے کہو کہ وہ اس امر کی خواہش نہ کرین کون میرے جمال کی تاب لا سکتا ہی کیون ایسے امر کی خواہش کرتے ہین کوئی کبھی اپنے خدا کو دیکھ سکتا ہی جو تم دیکھوگے بس جناب موسیٰ نے وہان سے آکر اپنے امت سے یہی فرمایا سب نے جواب دیا کہ ہماری تو یہی خواہش ہی بس دوسرے دن جناب موسیٰ نے حضرت باری سے عرض کیا حکم ہوا کہ اچھا وہ لوگ آئین کہ جن جن کو اس امر کی خواہش ہی بس آنحضرت نے سب سے آکر کوہ طور پر سے کہا دوسرے دن سب جاکر جمع ہوئے جناب موسیٰ نے عرض کیا کہ سب حاضر ہین بس ایک برق ایسی چمکی کہ جناب موسیٰ کو تو غش آگیا کوہ طور جل کر سرمہ ہو گیا اور جن لوگون نے یہ خواہش کی تھی وہ بھی جل گئے بس اس امر سے ثابت ہی کہ کوئی جمال خدا کے دیکھنے کی تاب نہین لا سکتا ہی بس خدا مثل ہم سب کے خواہش نفسانی و شہوت جسمانی سے بری ہی نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ دیگر عزیز نہ بیٹا رکھتا ہی نہ بیٹی نہ مثل ہم سب کے جورو رکھتا ہی وہ کسی شے سے نہ بنا ہی نہ اُس سے کوئی شے پیدا ہوئی ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا ہان اُسکے حکم سے یہ زمین و آسمان و کل دنیا خلق ہوئی ہی اور سب اُسکے بندہ ہین جن بندون نے بہ سبب خواہش نفس و شہوت نفسانی و وسوسہ شیطانی کے گمراہی اختیار کی اور اپنے کو خدا مشہور کیا اور شریک لائے بس وہ مورد عتاب الٰہی ہونگے اس تقریر سے یہ مطلب ہی کہ خدا مثل بندون کے نہین ہی بلکہ وہ ایک نور ہی اور جن جن مین یہ سب باتین ہین وہ خدا نہین ہین بلکہ اُسکے بنائے ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو کہ خدائے برحق ہو اُسکی بندگی ترک کرکے بندہ کو سجدہ کیا جائے اور گمراہی اختیار کی جائے یہ امر بالکل خلاف عقل ہی لہذا تیرا دعوے غلط ہی ہم کبھی نہ قبول کرینگے کہ تو خدا ہی ہمارے نزدیک تو کافر ہی اور ایک عالم کو تو نے گمراہ کر رکھا ہی بس اسکی سزا پائیگا اور یہ جو تو نے لکھا ہی کہ مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون بالکل خلاف عقل ہی آفتاب ایک ستارہ ہی خلق کیا ہوا خداوند کریم کا خداوند کریم نے اس لیے اُسکو خلق کیا تا کہ دن رات مین کماحقہ تمیز ہو جائے اور تاریکی عالم ہر طرف ہو جائے بس اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے یہ امر قرار دیا کہ دن کو آفتاب مشرق سے طلوع ہو اُسکی روشنی مین اہل دنیا سب کام کرین اپنے حوائج ضروری سے فارغ ہون فکر قوت و معاش کرین اور شب کو اس لیے خلق کیا اور مشعل ماہتاب سے روشن کیا کہ رات کو سب اپنے اپنے مقام پر راحت سے بسر کرین اور اُسکی ان نعمات کا شکر بہ ادا کرین بس آفتاب کوئی انسان نہین ہی کہ وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اور اُسنے یہان عقد و تزویج کی جسکے سبب سے تو ظہور مین آیا بس میرے نزدیک کوئی ساحر تیرا باپ ہی کہ جسنے دعوی خدائی کیا ہی اور اُسنے یہ سب عجائبات سحر سے بنائے ہین بس کیون اپنے کو خراب کرتا ہی اور اپنے ساتھ اور لاکھون بندگان خدا کو گمراہ کرتا ہی بروز قیامت خدا کو کیا جواب دیگا جب کہ خداوند کریم سوال کریگا کہ تو خدا تھا کہ مین بہتر اس سے یہ ہوگا کہ اس گمراہی سے باز آ اور اس وسوسہ شیطانی سے درگذر کیون بندگان خدا کا خون اپنے سر لیتا ہی کیا تو غضب خداوند کریم سے نہین ڈرتا ہی

بس ہم سے اس امر کی امید نہ رکھنا کہ ہم دین اسلام ترک کرین یا تیری اطاعت کرین یہ امر محال ہی تیرا خام خیال ہی کہ ہم موجود ہین جو تیرا جی چاہے وہ ہمارے ساتھ کر اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہی تو کیا خوف ہی موت سے کسی کو چارا نہین ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا نہین ہی سب کو فنا ہی دنیا ہیچ ہی بموجب آیہ کریمہ کل من علیہا فان ویبقےٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام بس جب کہ یہ امر ثابت ہوچکا ہی کہ موت سے کسی کو رستگاری نہین ہی تو پھر کیا خوف کرنے سے حاصل جب وقت مرگ آئیگا ضرور انسان مرجائیگا اگر ہم سب کی عمرین تمام ہوگئی ہین تو کیا ضرور ہی کہ ہم خوف کرین اور بہ سبب خوف جان کے اپنے کو گمراہی مین ڈالین اور گمراہ ہوکر مرین دیس یہ امر غیر ممکن ہی اور خارج از امکان ہی اور کافرا کفر نہ تجھ مین یہ قدرت ہی کہ تو کسی کو مار سکے نہ زندہ کرسکے یا امان دے سکے تو محض بیکار اور ایک مکار ہی بس جب کہ یہ امر بدلائل ثابت ہوچکا ہی کہ تو کسی امر پر قادر نہین ہی تو کیا ضرور ہی کہ ہم تجھ سے خوف کرین جو ہم سب کے مقدر مین بروز ازل کاتب تقدیر نے تحریر کیا ہوگا اور جو خط پیشانی ہوگا وہ پیش آئیگا تجکو اختیار ہی یہ امر ضرور ہی کہ اگر تو سحر سے کام نہ لے اور سپاہ کو حکم دے کہ وہ مقابلہ کرے تو تجکو ہم لوگون کی جوانمردی و بہادری کا حال معلوم ہو مگر ناچار و مجبور اس امر سے ہین کہ تو ساحر ہی اور ہر ملک کو تو نے سحر سے تباہ کیا ہی کسی ملک کو تو نے بزور تلوار نہین غارت کیا جس قدر ملک تو نے اہل اسلام کے تباہ کیے ہین سب سحر سے تباہ کیے ہین خیر کوئی مقام اندیشہ و فکر نہین ہی ناچار اس امر سے ہون کہ میرا بادشاہ یہان نہین ہی وہ اپنے آقا و مالک یعنی صاحبقران ثانی سلسلہ کے ہمراہ طرف منطاق کے گیا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو تجکو اس تحریر کا جواب باصواب دندان شکن ملتا اور ایسی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتا خیر جو مشیت ایزدی اُسکی مصلحت مین کسی کو دخل نہین ہی خلاصہ یہ کہ ہم اطاعت نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر اگر کچھ دعوی بہادری ہی اور لشکر بھی تیرا اس لائق ہی کہ ہم لوگون سے لڑ سکے تو ہم لشکر قلیل لیکر آتے ہین مقابلہ کر اور ہمارے جوہر دیکھ کہ اس لشکر قلیل نے کیونکر اُس لشکر کثیر کو شکست دی اگر تو نامرد ہی تو اختیار ہی چاہے سحر سے غارت کر چاہے مگر ہم اطاعت تو نہ کرینگے زیادہ طول تحریر سے کچھ حصول نہین جب یہ نامہ تحریر ہوچکا وزیر نے پیش کیا وزیر نے ملاحظہ کرکے اُس پر مہر کی اور اُس عیار کو دیا کہ یہ جواب نامہ ہی عیار جواب نامہ لیکر اور سلام کرکے بیرون دربار آیا شہر کی سیر کرتا ہوا ہر مقام کو دیکھتا ہوا چلا عیار نے ہر مقام پر ایک مسجد بنا پائی کہ جہان عابد و پرہیزگار بیٹھے ہوئے عبادت آمرزگار کر رہے تھے بس عیار بیرون شہر آیا اور راہ طی کرکے اپنے لشکر مین پہونچا وہان دربار آراستہ تھا کہ پردہ کے اندر سے صدا آئی کہ اے افریق شاہ بیک قدرت سے کہو کہ عیار جواب نامہ لے کر آیا ہی بیرون بارگاہ کھڑا ہی بس افریق شاہ نے بیک قدرت سے کہا وہ فوراً سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا ادھر گل گیر نیمچہ باز دربار گاہ پر پہونچا تھا کہ یہ آیا اور گل گیر کو دیکھ کر کہا کہ جواب لایا اسنے جواب نامہ اسکے ہاتھ مین دیا اور سب حال شہر کا اور دربار کا بیان کیا اور کہا کہ لقین شاہ جو کہ یہان کا حاکم اصلی ہی وہ مسلمان ہوکر بدیع الملک کے ہمراہ طرف منطاق کے گیا ہی اسکا وزیر یہان حکومت کرتا ہی بس بیک قدرت جواب نامہ لے کر اور سب حال سنکے اندر بارگاہ کے آیا اور افریق شاہ کو نامہ دیا اور عرض کیا کہ یہ جواب نامہ حاضر ہی بس افریق شاہ نے قریب حجاب جا کر عرض کیا کہ جواب نامہ حاضر ہی کیا حکم خداوند ہوتا ہی

آواز آئی کہ تم اس جواب کو باواز بلند پڑھو تاکہ سب سنین کہ اُسنے کیا جواب دیا ہی گو مجھکو تو علم خداداد سے
معلوم ہی جو کچھ جواب آیا خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اس شہر کے باشندون پر بھی عذاب نازل کرنا چاہئے یہ لوگ
بدون سزا پائے اپنے حرکات سے باز نہ آئینگے یہ آواز جو آئی پس افریق شاہ نے وہ نامہ باواز بلند
پڑھا کہ ساتون درجون کے لوگون نے سُنا جب نامہ تمام ہوا اور سب مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکے
اُسوقت پیک قدرت ہمتر برق نہاد تیز رفتار نے سب حال جو کہ زبانی عیارون کے سُنا تھا بیان
کیا اور عرض کیا کہ بہت بڑا شہر ہی اور خوب آباد ہی پس آواز آئی کہ سنختگان سے پوچھو
کہ اب کیا کیا جائے یہ لوگ اطاعت نہین کرینگے ایسے مغرور ہین کہ بادولت کو کچھ نہین سمجھتے کہ
آکر ہماری اطاعت کرو یہ سب بندہ اپنے خدا کو بھول گئے ہین یہ جو حکم ہوا تو خواجہ نظام نے
سنختگان سے کہا کہ کیا کہتے ہو اس امر مین سنختگان نے عرض کیا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ شاہ
فرنگو شیر و سنجان وغیرہ کے اسکو تباہ و برباد فرمایئے عذاب نازل فرمایئے تو خواجہ نے عرض کیا بامر
سنختگان کی یہ رائے ہی کہ عذاب نازل کیا جائے آواز آئی کہ اُسکی رائے بہت خوب ہی پس کل اس شہر پر
عذاب نازل ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر شہر مین وزیر نے یہ تدبیر کی کہ ایک عرضی اس مضمون
کی تحریر کراکے بخدمت صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک امیر زادہ روانہ کرے ایک شتر
سوار کے ہاتھ کہ بعد تشریف لے جانے حضور کے ایک کافر اقلیم غفور شیبا ہے وہ شہر آفتاب سے خروج
کرکے برائے مقابلہ حضور چلا پس جو ملک اسلام وغیر اسلام آباد اسکو تباہ و برباد کرتا ہوا اپنا نقصان
کیا جنھون نے اُنکی اطاعت نہ کی اُنکو اُسنے سحر سے غارت کیا چنانچہ شاہ فرنگو شیر و سنجان و دیگر اور
ملک کہ ان ملکون کے باشندون نے اطاعت سے انکار کیا تھا اُسنے ان سب ملکون کو غارت کیا اور
اس طور سے کہ نشان تک باقی نہ رکھا بلکہ کل عمارات شہر منہدم کر دیا باشندے ان ملکون کے جو
قتل و غارت سے بچے وہ کوہ صحرا مین جاکر مقیم ہوئے طریقہ اس کافر کے غارت کرنے کا یہ ہی کہ اس کے
ہمراہ قریب اسّی لاکھ کے سپاہ ہی اور دو فرزند اُسکے ساتھ کو رج کرتے ہین جو کہ ہم سب کے جانی دشمن
ہین اور دو فرزند عمرو ثانی کے ہین کہ جو خصومت دلی اہل اسلام سے رکھتے ہین کہ جن کے نام ارزنگ
و چترنگ ہین یہ دونون لشکر کثیر ہمراہ لے کر اُسکے اور بعضی برجیس آفتاب پرست پر برائے
مقابلہ گئے تھے مقابلہ مین عاجز ہوگئے گو اُنکے ہمراہ لشکر ساحران بھی تھا مگر اُسکا کچھ نہ کر سکے کوئی
ساحر زبردست برجیس کا سرپرست ہی اُسنے سب کارخانہ سحر سے طیار کیا ہی پس جب لشکر
برجیس کا کسی حریف کے مقابلہ مین اترتا ہی تو ایک آسمان لشکر برجیس پر آکر کھڑا ہوتا ہی پس
جب حریف سے مقابلہ ہوتا ہی اس آسمان سے ایک آفتاب ظاہر ہوتا ہی کہ اُسکی حرارت سے
جو کہ مقابلہ مین پہلوان برجیس سے حریف کے لشکر کا پہلوان یا ساحر ہوتا ہی سُنا جاتا ہی کہ اُدھر
عکس اُس آفتاب کا اُس ساحر یا پہلوان پر پڑا اُسکے جسم سے شعلۂ آتش کے دھوان نکلا اور وہ جلکر
خاک سیاہ ہوگیا یا وہ آفتاب کڑک کر گرا اور اُسنے جلا دیا یہ بھی سُنا گیا ہی کہ ایسی گرمی پیدا ہوتی
ہی کہ ہر ایک کو جان بچانا دشوار ہوتی ہی وہ گرمی صرف حریف کے لیے ہوتی ہی لشکر برجیس کو
کچھ گزند نہین پہونچتا ہی اسی معرکہ مین جو کہ برجیس سے اور ارزنگ سے ہوا تھا مرد دیو واقع
ہوا تھا استاد اسلحہ جو کہ بیٹا ہی کورج حرامی کا مارا گیا آفتاب نے گرکر اسکو ہلاک کیا پس
ارزنگ و چترنگ نے عاجز ہوکر بصلاح سنختگان بن نجم... برجیس سے اس

شرط پر اطاعت کی کہ اگر آپ خدا پرستون کو مقابلہ کرکے غارت کرینگے اور اُنکو مٹا دینگے تو ہم دین آپ کا قبول کرینگے اور آپ کو سجدہ کرینگے چنانچہ سُنا گیا ہی کہ برجیس نے یہ شرطانی قبول کی اور لشکر کثیر ہمراہ لے کر خروج کیا وہ کافر آفتاب پرست ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب ہون بہت جاہ وحشم رکھتا ہی اور بہت سے عجائبات اُسکے ہمراہ ہین سنا جاتا ہی کہ نہ معلوم کیا سبب ہی کہ جہان اُسنے نقاب چہرہ پر سے دور کی اور کسی غیر مذہب والے کی اُسکے روے نحس پر نگاہ پڑی فوراً سجدہ کیا اور اُسکا دین اختیار کیا خلاصہ یہ کہ وہ زمین آفتاب پرستی کو رواج دیتا ہوا چلا آتا ہی جب وہ فرنگوشیہ پر پہونچا حاکم فرنگوشیہ سے اطاعت کے لیے کہا اُسنے انکار کیا بس اُسنے اسی آفتاب سحر سے اُس شہر کو غارت کیا ارنگوشیہ والون نے بخوف جان اطاعت کی مگر اس شرط سے کہ ہم سجدہ اُسوقت کرینگے کہ جب صاحبقران پر غالب آؤگے اسی طور سے وہ اطاعت لیتا ہوا اور ملکون کو تباہ و برباد و کفرستان کرتا ہوا یہان آکر پہونچا ہی بہت سے ملک اُسنے تباہ کیے اور بہت سے ملکون کے باشندون نے اُسکی اطاعت کی خلاصہ یہ کہ سیکڑون ملک کے باشندے آفتاب پرست ہو گئے ہین اب وہ یہان آکر پہونچا ہی ہم سے بھی اطاعت کا خواہان ہوا ہی ہم نے انکار کیا پس جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا گو صنوبریہ کے لوگون نے اطاعت اُسکی کرلی ہی لیکن ہم تو اطاعت نہ کرینگے اُس کافر کا یہ قصد ہی کہ اسی طور سے سب سے اطاعت لیتا ہوا آپ کے لشکر کے مقابلہ مین آئے اور آپ سے مقابلہ کرے پس اسکی فکر حضور کو لازم ہی کہ بہت بڑا دشمن قوی اور زبردست ہی اور ساحر بھی بے عدیل معلوم ہوتا ہی اگر وہ خود ساحر نہین ہی تو جو اُس کا مددگار ہی وہ ساحر زبردست ہی لہذا مین نے بطور اطلاع کے حضور سے عرض کیا تاکہ حضور کو معلوم ہو جائے اور یہ الزام میرے اوپر نہ آئے کہ تم لوگون نے اس حال سے ہم کو آگاہ نہ کیا لاجب جانکر عرض کیا گیا الٰہی آفتاب دولت تابان و درخشان ہو پس وزیر نے سب حالات جو کہ سُنے تھے تحریر کرائے اور عرضی کو ملفوف کرکے خدمت صاحبقران مین روانہ کیا شتر سوار عرضی لیکر طرف نہ طاق کے راہی ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا اسی طور سے ان بادشاہون نے کہ جنھون نے برجیس کی اطاعت کی تھی عرضیان روانہ کین ہین اُنکا یہ مضمون ہی کہ برجیس ہم پر لشکر کشی کرکے آیا ہم نے اُسکی اطاعت اس شرط سے کی کہ اگر تم صاحبقران پر غالب آؤگے تو ہم تم کو سجدہ کرینگے اور تنفیہ کرکے اُسکا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا اس امر سے حضور اطمینان رکھین کہ ہم خدا پرست ہین صرف بلا کے دفع کرنے کے لیے یہ تدبیر کی ورنہ مثل فرنگوشیہ وغیرہ کے یہ ملک بھی تباہ ہوتے پس بخیال عزت و حرمت و جان کے اطاعت کرلی الغرض اسی مضمون کی ہر ایک نے عرضی روانہ کی ہی چنانچہ صنوبر شاہ کے وزیر نے بھی روانہ کی ہی ان سب کی عرضیان شتر سوار لے کر روانہ ہوئے ہین طرف نہ طاق کے ہر ملک سے کہ ان سب عرضیون کا حال آیندہ تحریر ہوگا کہ یہ عرضیان کب پہونچین اور کیا تدبیر کی گئی آمدم برسر قصہ المختصر جب وزیر یقین یزدان پرست عرضی روانہ کر چکا اُسکے بعد اُسنے تیاری لشکر کا حکم دیا ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ جب سے یقین نے دین اسلام قبول کیا ہی جب سے یہ یزدان پرست کے نام سے مشہور ہی ورنہ خود پرست کہلاتا تھا یہ اپنے کو آپ سجدہ کرتا تھا اسکی داستان جلد دوم مین تحریر ہو چکی ہی یہان شہر یقینیہ مین تو تیاری ہو رہی ہی اور وزیر کا قصد ہی کہ

کل ہین کل سپاہ لے کر بیرون شہر فروکش ہون اور برجیس سے مقابلہ کرون وہان بیرون شہر اُس بکا فرا کفر
برجیس نے حکم دیکر دیا کہ ہمارے لشکر مین نقارہ بجے اور سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر خود
اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو تباہ و غارت کرینگے یہ حکم دینا تھا اُسکے لشکر مین [illegible]
نقارون پر چوب پڑی صدائے کوس حربی سے زمین ہل گئی منادی نے تمام لشکر مین ندا کر دی
کہ کل شہر یقینیہ پر نایب خداوند و فرزند خداوند اپنا عذاب نازل کرینگے کیونکہ اُن لوگون نے اطا
سے انکار کیا یہ صدا دیتی تھی کہ ہر طرف چرچا ہونے لگا کہ یہ لوگ بڑے خود سر معلوم ہوتے ہین اور
بہت بے خوف ہین کہ خداوند کی اطاعت سے انکار کیا اور کچھ خوف جان نہ کیا یہ بھی مثل
ان نافرمان بندون کے ہلاک و غارت ہونگے اور سوائے ہلاکت کے کوئی پھل اس نافرمانی
کا نتیجہ عدول حکمی سے نہ پائینگے یہان تو یہ چرچا ہو رہا ہی اُدھر برجیس نے دربار برخاست
کیا بس سب اسکے اہل دربار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے اور باہم کہنے لگے کہ یہ خدا پرست بڑے
نافرمان اور بے خوف ہین کہ خداوند کے حکم پر عمل نہین کرتے ہین باوجودیکہ دیکھ چکے ہین کہ جنھون
نے نافرمانی کی وہ غارت ہوئے نافرمانی کی سزا پائی مگر پھر بھی خیال نہین آتا ہی اور وہی
حرکت کرتے ہین کہ جو باعث ہلاکت ہو بڑے نادان ہین ان مین جو عقلمند تھے انھون نے
اطاعت کرکے اپنی جان بچائی لشکر برجیس مین تو ہر طرف یہی چرچا ہی سختگان وازرنگ
و جنرنگ و اسلم و دیلم خوش ہین کہ ہماری رائے نے بڑا کام کیا خوب اہل اسلام کی
تباہی کی صورت نکلی ضرور برجیس بدیع الملک پر غالب آئیگا بدیع الملک کو
برجیس کے ہاتھ سے شکست پہونچیگی اور کل اہل اسلام برجیس کے ہاتھ سے غارت ہونگے
دین اسلام کا نام بھی پھر کوئی نہ لیگا اور جو باقی رہ جائینگے وہ اطاعت کرینگے بس ہم تدبیر کرکے
برجیس کو بھی قتل کرینگے اور خود خدائی کرینگے بے خوف و خطر بعد مہم بدیع الملک ہم برجیس
کو بھگا کر مع لشکر طرف خانہ کعبہ کے لے جائینگے وہان صاحبقران اول و ثانی ہین اُنکو بھی
اسکے ہاتھ سے قتل کرائینگے اب ہم دین اسلام کا نام تک باقی نہ رکھینگے بہت بڑا شخص
ہمارے ہاتھ لگا ہی بس یہ کافران بے حیا باہم اسی طور کی تقریر کرتے ہین اور خوش ہوتے ہین
انکو تو اسی باہم گفتگو مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہان وزیر
یقین شاہ نے طیاری لشکر کا حکم دیکر دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آکر بندوبست کرنے لگے لشکر مین طیاری ہونے لگی خیمے و بارگاہین
توشک خانہ سے نکالے گئے بار ہونے لگے یہان تو تمام دن اسی بندوبست مین گذرا قریب شام
چند ہرکارے اہل اسلام کے بیرون شہر اس خیال سے آئے کہ چلکر دریافت کرین کہ لشکر حریف
مین کیا ہو رہا ہی اب جو داخل لشکر برجیس ہوئے دیکھا ہر طرف لوگ جمع ہین اور باہم کچھ تقریر
کر رہے ہین اور افسوس کر رہے ہین سیکڑون نقارے بج رہے ہین یہ حیران ہوئے کہ یہ نقارے
کیسے بج رہے ہین بس یہ اُس مقام پر آئے کہ جہان لوگ بیٹھے ہوئے باہم باتین کر رہے تھے
انھون نے سُنا کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہین کہ بڑا غضب ہوا شہر یقینیہ کے باشندون نے
اطاعت سے انکار کرکے اپنے اوپر غضب نازل کرایا آخر خداوند کو غصہ آگیا اُنھون نے
نقارہ بجوا دیا کہ سب آگاہ ہون کہ ہم کل شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور سب کو

غارت کرینگے اب کیا ہوتا ہے منادی نے ندا بھی دیدی بس کل کل شہر پر عذاب نازل ہوگا مثل فرنگوشیہ وغیرہ کے یہ ملک بھی غارت ہوگا بس وہ ہرکارے یہ سنکے پریشان ہوگئے اور آگے چلے بس جہان پہونچے یہی ذکر سنا اب تو بہت ہی حیران ہوئے اور باہم صلاح کی کہ اس حال کو بخوبی دریافت کرکے وزیر صاحب سے اس حال کی خبر کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ تو غافل ہین اور تیاری لشکر مین مصروف ہین انکو تو یہ خیال رہا ہے کہ ہین شہر سے نکل کر حریف سے مقابلہ کرونگا یہان دوسرا سامان ہی ایسا نہ ہو کہ غفلت مین کوئی بلا نازل ہوجائے اور شہر تباہ ہوا اہل شہر ہلاک ہون ہم پر فرض ہے کہ ہم اس حال کو دریافت کرکے انکو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ باہم صلاح کرکے وہ ہرکارے ایک مقام پر آئے کہ جہان پر چند لوگ بیٹھے ہوئے یہی تذکرہ کر رہے تھے یہ ہرکارے بصورت آفتاب پرستان تھے انسے دریافت کیا کہ ای بھائیون یہ کیا امر ہے کہ جب ہم لشکر سے گئے تھے برائے سیر کے تو نہ نقارے بجتے تھے نہ ہر طرف یہ چرچا تھا اتنے عرصہ مین کیا ہوا ہمارے سامنے نامہ خداوند کا گیا تھا انھون نے کہا کہ بھائیون بڑا غضب ہوگیا خداوند کا وہان نامہ گیا انھون نے جواب صاف تحریر کیا اطاعت سے انحراف کیا بلکہ بہت کچھ سخت وسست تحریر کیا جب جواب نامہ آیا خداوند کو غصہ آگیا فوراً حکم فرمایا کہ نقارہ بجے اور منادی لشکر مین ندا کردے کہ ہم کل شہر تقیبنیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے بموجب حکم خداوند نقارے بجائے گئے منادی نے ندا کردی بس وہ نقارے بج رہے ہین اور ہم لوگ اس امر کا افسوس کر رہے ہین کہ ان لوگون نے خود سری کرکے اپنی جان دی اور یہ ملک بھی تباہ ہوا اب کیا ہوتا ہے ہرکارے یہ تقریر سنکے بولے کہ بیرا اس امر کا افسوس کیا جو جیسا کرے گا ویسی سزا پائے گا کیون نہ اطاعت کی خدا پرست بہت کچھ اپنے کو خیال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم سے بڑھکر کوئی نہین ہے بس ان سب کا غرور اسی طور سے نکلیگا یہ کہکر ان کے پاس سے چلے آئے اور سب کی آنکھ بچاکر لشکر سے نکل کر سر پر پاؤن رکھکر جانب شہر کے بھاگے اور داخل شہر ہوئے چونکہ رات ہوئی تھی مگر اسقدر بدحواس تھے کہ اسی دست دور محل وزیر پر آکر پہونچے چوبدار سے کہا کہ محلدار کو بلاکر اطلاع کرو وزیر صاحب کو کہ چند ہرکارے در دولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہے اور بہت ضروری خبر کہنا ہے ذرا تشریف لائیے چوبدار نے محلدار کو بلاکر جو کچھ ہرکارون نے کہا تھا بیان کیا بس محلدار اندر گئی وہان وزیر خاصہ کھاکر برائے آرام مسہری پر جاکر لیٹا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ صبح کو کل لشکر لے کر بیرون شہر جاؤنگا اور مقابل لشکر برجیس فرونش ہوکر اسکو مقابلہ کرنے سے آگاہ کرونگا اور مقابلہ کرونگا خدا کریم جسکو چاہے ظفر دے ہین تو اسی کی ذات پر تکیہ کیے ہون اسی قسم کی دل سے باتین کر رہا تھا کہ محلدار نے آکر عرض کیا کہ چند ہرکارے در دولت پر حاضر ہین اور عرض کرتے ہین کہ ہم کو کچھ ضروری خبر عرض کرنا ہے وزیر نے جو یہ سنا فوراً اٹھ کھڑا ہوا اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا خبر لائے ہین جو اس وقت آئے ہین کوئی نہ کوئی ایسی ہی ضرورت ہے اور ایسی ہی کوئی تازہ خبر ہے کیونکہ لشکر حریف بیرون شہر اترا ہوا ہے شاید کوئی اسی لشکر کی خبر لائے ہون یہ دل مین خیال کرتا ہوا باہر آیا ہرکارون [illegible] کرکے کہا کہ کیا خبر لائے ہو جلد بیان کرو ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم غلام لشکر کفار مین گئے تھے کہ کچھ حال دریافت کرین وہان جو پہونچے تو ہر طرف نقارے بج رہے تھے اور لوگ باہم گفتگو کر رہے تھے کہ مقام افسوس ہے کہ شہر

یقینیہ مفت مین غارت ہوا اُن لوگون نے خداوند کی اطاعت نہ کرکے شہر کو اور اہل شہر کو غارت کیا
اب نہ بچیگا ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جب جواب نامہ پہونچا تو برجیس نے برہم ہوکر
حکم دیا کہ نقارہ بجے اور لشکر مین منادی کردی جائے کہ کل ہم شہر یقینیہ پر اپنا عذاب نازل کرینگے اور
سب کو غارت کرینگے بس ہم یہ حال سُنکے وہان سے بھاگے اِس خیال سے کہ آپ کو خبر کرین کیونکہ
آپ اس حال سے بالکل بے خبر ہین تاکہ آگاہ ہوکر کوئی تدبیر فرمائین وزیر نے ہرکارون سے یہ سُنکے
جواب دیا کہ وہ کافر اکفر کیا ہم پر عذاب نازل کریگا صرف اس سبب اُسنے یہ مشہور کیا ہی تاکہ ہم
لوگ یہ خبر سُنکے اور بخوف جان اُسکی اطاعت کرلین صرف ہمارے ڈرانے کے لیے اُسنے یہ خبر مشہور
کیا ہی ورنہ اُسکی کیا مجال ہی اور کیا قدرت ہی کہ وہ ہم پر کسی قسم کا باو ڈالے ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہی
سوائے خداوند کریم کے یہ قدرت کسی مین نہین ہی کہ کوئی کسی کو غارت کرسکے یہ صرف باتین ہین تم
جاکر اپنے مقام پر بے خوف بیٹھو اور خدا کو یاد کرو کیا تم نے نہین سُنا صاحبقران کا قول ہی کہ خداوند
کریم سب کا حافظ ہی دشمن سے خوف لازم نہین ہی مگر ہر وقت و ہر بلا مین خدا کو یاد رکھے اور اُسکو نہ بھولے
اُسکی ذات پر تکیہ کرے بس دشمن کیا چیز ہی اُسکے روبرو بموجب مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان
قوی تر است ٭ جو اُسکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا بیکار فکر کرکے اپنے کو مرض ہلاکت مین ڈالنے
سے کیا حاصل یہ کہکر ہرکارون کو رخصت کیا اور محل مین آکر فکر کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا ہی جو اس
فکر مین تھا کہ صبح کو لشکر لیکر بیرون شہر جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا اُسنے اسکی بھی راہ نہ رکھی اور
نقارہ بجنے کا حکم دیدیا اور وہ کل سحر سے مقابلہ کریگا یہ خیال کرکے وزیر نے دل سے کہا کہ کیون
اسقدر پریشان ہوتا ہی جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا اگر ہم سب کی اسی طور سے آئی ہی تو کیا چارہ ہی
موت سے کوئی بھی بچ سکتا ہی بس وزیر اسی فکر و تردد مین شب بھر نہ سویا جب جلاد فلک تیغہ
شعاعی حمائل کرکے میدان فلک مین آکر صف آرا ہوا اور اپنے نور و جمال سے تمام عالم کو روشن
کیا یعنی سفیدۂ سحری کا ظہور ہوا ہر ایک نے اہل اسلام سے نماز سے فراغت کی اور اپنے
اپنے کاروبار مین ہر ایک مصروف ہوا دوکاندار دوکانین آراستہ کرنے لگے اہل حرفہ اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوئے بس سردار آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوکر در دولت
پر حاضر ہوگئے وزیر یقین یزدان پرست بھی عبادت خدا سے فراغت کرکے باہر آیا دربار
آراستہ ہوا وزیر نے دریافت کیا ہمارا لشکر طیار ہی سب نے عرض کیا کہ طیار ہی صرف
آپ کے سوار ہونے کی دیر ہی یہ سُنکے وزیر نے سردارون سے کل واقعہ جو کہ ہرکارون سے
سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ اب تو جو کچھ ہو مین اطاعت نہ کرونگا اگر آپ لوگون کو اپنی جان عزیز
ہی تو مین منع نہین کرتا ہون آپ لوگ شوق سے جائین اور اُسکی اطاعت کرین سب نے
جواب دیا کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ ہم آپ کو چھوڑ دین اور ایک کافر کی اطاعت کرین ہم ایسی
زندگی سے باز آئے یہ جو سب نے کہا وزیر نے جواب دیا کہ پھر کیا خوف ہی یہ امر ضرور ہی کہ
اُس مین ایسی قدرت نہین ہی کہ وہ غارت کرسکے یا ہلاک کرسکے یا ان خداوند کریم نے کو
ہم سب کی اجل اُس کے ہاتھ سے مقرر فرمائی ہی تو کیا پروا ہی بموجب شعر سرکمی ہیچم
زشمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ٭ سب نے عرض کیا کہ بسم اللہ سوار
ہوجیے اور بیرون شہر تشریف لے چلیے اور مقابلہ مین فروگزاشت نہ کیجیے یہ جو اُسنے مشہور

کیا ہی یہ صرف اس غرض سے کہ شاید یہ لوگ خوف زدہ ہوکر اور جان کے بچانے کے خیال سے اگر میری اطاعت کریں وزیر نے جواب دیا کہ یہی امر میرے بھی خیال میں آیا ہی بس لشکر کو تیاری کا حکم دو کہ تیار ہو میں سوار ہوتا ہوں یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر بیرون شہر صحرا میں لشکر برجیس اترا ہوا تھا کہ جب صبح طالع ہوئی سب کفار خواب مرگ سے بیدار ہوئے پس سب سردار مسلح و مکمل ہو ہو کر بارگاہ میں آئے اور اپنے اپنے درجہ میں آبیٹھے اپنے مقام پر قرینہ سے آکر بیٹھے ارزنگ وچترناگ وغیرہ بھی اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے افریق شاہ و خونخوار شاہ قریب پردہ کرسیوں پر بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا ادنی و اعلی سب آچکے طریقہ یہ ہی کہ جب برجیس آکر تخت پر بیٹھتا ہی تو ایک برق چمک جاتی ہی اس سبب سے سب کو معلوم ہوتا ہی کہ خداوند تشریف لائے ورنہ کیونکر معلوم ہو کہ کب خداوند تشریف لائے دوسرے یہی طریقہ ہی کہ جو کوئی دربار میں آتا ہی سوا سے ارزنگ وچترناگ و اسلم و دیلم و سنحتگان و قرماسپ و دیگر سرداران ارزنگ وچترناگ کے سب اس پردہ کو سجدہ کرتے ہیں اور جب برق چمکتی ہی اور یہ ثابت ہوتا ہی کہ خداوند نے تخت پر جلوہ فرمایا اسوقت سب سجدہ کو ختم ہو جاتے ہیں سوائے اشخاص مذکورہ کے اور یہی برجیس نے سب سے کہہ دیا ہی کہ جب برق کوندے بس معلوم کر لینا کہ میں نے تخت پر جلوس کیا دوسرا طریقہ یہ ظاہر ہونے کا ہی کہ خداوند نے جلوس کیا کہ ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ معطر ہو جاتی ہی اور ایک نور پیدا ہوتا ہی کہ جس کے سبب سے تمام بارگاہ روشن ہو جاتی ہی چنانچہ جب سردار آبیٹھے اور دربار آراستہ ہو چکا اسوقت خوشبو پیدا ہوئی بارگاہ میں روشنی نور ظاہر ہوئی برق کوندی بس سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے نام تحریر ہوئے ہیں اور سب نے سجدہ کیا وہ لوگ بیٹھے رہے کیونکہ اقرار ہو چکا ہی کہ جب صاحبقران کو غارت کیجیے گا اور اہل اسلام کو تباہ اسوقت ہم سب آپ کو سجدہ کرینگے اور آپ کی اطاعت کرینگے تاوقتیکہ یہ امر نہ ہوگا اسوقت تک ہم کو سجدہ کی تکلیف سے معاف رکھیے گا برجیس نے منظور کر لیا تھا بدیں سبب یہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہیں ورنہ سب اہل دربار سجدہ کرتے ہیں پس سب نے جب سجدہ سے سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے کہ آواز آئی اری خونخوار شاہ سب بندوں سے کہو کہ آپ بیٹھ جائیں تعظیم ہو چکی خونخوار شاہ نے پکار کر کہا سب سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ جو جسکا دنگل بنا ہی اس پر اسکا نام تحریر ہی وہ اسی پر بیٹھ سکتا ہی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا ہی جب سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ چکے اسوقت حجاب کے اندر سے آواز آئی کہ لشکر کی تیاری کا حکم دو ہم سوار ہو کر مع لشکر کے میدان میں جا کر شہر لعینیہ پر عذاب نازل کرینگے اور تم لوگ بھی سوار ہو اور اپنے خداوند کی قدرت کو دیکھو کہ کیونکر ان بندگان گنہگار پر عذاب نازل کرینگے اور خوف کرو کہ اگر ہم سے سرتابی کرینگے تو اسی طور سے ہم بھی مبتلائے عذاب و غضب خداوندی ہونگے یہ جو حکم دیا پس اسی وقت افریق شاہ نے حکم دیا کہ منادی اہل لشکر کو آگاہ کر دے کہ سب طیار ہو کر آمادہ ہو جائیں اور تخت خداوندی در دولت پر حاضر کیا جائے خداوند سوار ہونگے پس حکم دینا تھا کہ منادی نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا اسی لاکھ کا لشکر ہی فورا کمر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ میں کل لشکر طیار ہو گیا وہی تخت کہ جس پر برجیس سوار ہو کر شہر آفتاب تمثال سے چلا تھا لا کر در خیمہ پر لگا دیا گیا چوبداروں نے آکر عرض کیا کہ سب سامان

ہو گیا لشکر طیار ہے بس خونخوار نے قریب پردہ جا کر عرض کیا آواز آئی کہ تم لوگ بھی بیرون بارگاہ
جا کر سوار رہو ہم سوار ہوتے ہین یہ حکم سننا تھا کل اہل دربار بیرون بارگاہ آئے ہر ایک اپنی سواری
کے قریب آکر کھڑا ہوا افریق و خونخوار و وزیر برجلیس تخت کے پاس آکر کھڑے ہوئے یکایک
برق کوندی روشنی ہوئی خوشبو پھیلی خود بخود گھنٹہ و ناقوس جو تخت مین لگے ہوئے تھے بجنے
لگے سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ خداوند سوار ہوئے ایک مرتبہ سوائے لشکر ارژنگ و چترنگ
کے سب لشکر نے سجدہ کیا اور رجے یا خداوند آفتاب و برجلیس کی لشکر مین بلند ہوئی خونخوار شاہ
و افریق شاہ و وزیر اپنے اپنے مقام پر جو کہ اس تخت کے درجون مین انکے لیے مقرر تھا آکر بیٹھے
انکا سوار ہونا تھا کہ سب سوار ہوئے ارژنگ وغیرہ اپنے تختون پر سوار ہوئے تخت برجلیس
ہاتھیون پر کسا گیا سب سردارون بادشاہون نے گرد اسکے حلقہ کیا نشان لشکر کھل گئے برقین
اٹھنے لگین ہر طرف سے یا خداوند برجلیس کی صدا آنے لگی اس شان و شوکت سے لشکر سامنے
شہر یقینیہ کے آکر پہونچا صف بندی کا حکم ہوا صف آراؤن نے تحمل کر صفین آراستہ کین انتی لاکھ
سپاہ کی صف بندی ہوئی صفین تھین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی موجین ہین ایک طرف ساحر
صف آرا تھے اور ایک سمت غیر ساحر سب کے اسلحہ دھوپ مین چمک رہے تھے ور دریان
نمودے رہین تھین جب لشکر صف آرا ہو چکا ابر سوسنی رنگ آکر تمام لشکر پر محیط ہو گیا
ایک آسمان بر سر تخت برجلیس بلوری محیط ہوا جب یہ سب بندوبست ہو چکا اسوقت
برجلیس نے گنبد کے اندر سے پکار کر کہا جو کہ تخت نرا الماس نگار بنا ہوا تھا جسکے اندر برجلیس
بیٹھا ہوا تھا اور پردے موتیون کے پڑے ہوئے تھے اور ایسا ضو دیتا تھا کہ نگاہ نہ کام کرتی
تھی کوئی اس سمت دیکھ نہ سکتا تھا یہ وجہ تھی کہ جو کسی نے برجلیس کو ہر وقت سوار ہوتے
کے بھی نہین دیکھا کیا دیکھے نگاہ تو کام کرتی ہی نہین ہے کیونکر کوئی دیکھے بس جب برجلیس
نے پکار کر کہا کہ یا خداوندا اے پدر بزرگوار مین تو شہر یقینیہ کے حاکم سے اور اس شہر کے باشندہ
سے حجت تمام کر چکا مین نے نامہ بھیجا انھون نے میرے نامہ کا جواب سخت تحریر کیا مین تو یہ چاہتا
ہون کہ ان پر اپنا عذاب نازل کرون لہذا آپ بھی کسی فرشتہ کے ذریعہ سے انکو آگاہ فرمائیے
شاید آپ کے فرمانے سے وہ اطاعت کرین ورنہ آفتاب قدرت کو حکم فرمائیے کہ وہ ظاہر
ہو کر ان سب کو جلا دے اور شہر کو تباہ کرے ایک کو زندہ نہ رکھے بلکہ عمارات شہر کو بھی منہدم
کر دے انکی یہی سزا ہے تاکہ اورون کو عبرت ہو کہ جو نافرمانی کرے گا اسکا یہی حال ہو گا برجلیس
کا یہ کہنا تھا کہ اس آسمان سے آواز آئی کہ اے فرزند من و اے نائب من جو تو کہتا ہے ایسا ہی کیا
جائے گا تو اطمینان رکھ اس صدا کا آنا تھا کہ پھر گھنٹہ و ناقوس بجے اور سب سجدہ کو خم ہوئے
اب جو سب نے سر سجدہ سے اٹھائے دیکھا کہ اس آسمان مین ایک در پیدا ہوا اور اس در
سے ایک تخت نکلا سب نے دیکھا کہ اس پر ایک مہیب صورت و عجیب شکل کا انسان
ہے اور ایسا ہولناک چہرہ ہے کہ اگر دیو بھی دیکھ لے تو مارے خوف کے کانپ جائے و اندام
مین اسکے رعشہ پڑ جائے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اسکے ہر بن مو سے شعلہ نکل رہے ہین ایک
نقارہ اسکے سامنے رکھا ہوا ہے چوب اسکے ہاتھ مین ہے یہ دیکھ کر لشکر برجلیس کے ہوش و حواس
جاتے رہے سب نے سر جھکا لیے اسنے آسمان سے نکلتے ہی آواز دی کہ منم فرشتہ قدرت

وہ صدا ایسی پُرہول تھی کہ یہ معلوم ہوا کہ گویا نقارہ گڑگڑایا یا بادل گرجا سب کے دل ہل گئے اُسنے یہ کہکر کہا کہ مین بہ حکم خداوند برائے پند و نصیحت باشندگانِ شہر یقینیہ کے جاتا ہون یہ کہا اور نقارہ پر چوب لگائی صدا اسکے نقارہ سے سب کے قلب و جگر ہل گئے وہ یہ کہتا ہوا طرف شہر یقینیہ کے روانہ ہوا ادھر سے یہ چلا اُدھر سرداروں نے وزیر یقین شاہ سے عرض کیا کہ سواری دردولت پر موجود ہی حضور سوار ہون لشکر بھی تیار ہی یہ سننا تھا کہ وزیر یقین شاہ مع سرداروں کے بیرون دربار آیا تخت پر سوار ہوا سب سردار بھی سوار ہوئے وزیر کل لشکر لیکر جو کہ قریب ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے تھا مع بارگاہ وغیرہ کے چلا تھا ابھی چند قدم دردولت سے راہ طی کی تھی کہ ایک برق چمکی سب نے سر اُٹھا کر دیکھا کیا نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر قائم ہی اُس پر ایک دیو خصال کہ جسکے دونون شانون پر دو پر ہین مثل اژدر دہان سے اور چہرہ اُسکا سیاہ ہی مثل قیر دو دانت بڑے بڑے باہر ہین ایک لنگ باندھے ہوئے ہی مگر ایسی مہیب صورت ہی کہ دیکھنے سے ہاتھ پاؤن کانپے جاتے ہین دل تھراتے ہین تخت پر بیٹھا ہی تمام جسم سے اُسکے شعلہ نکل رہے ہین ایک نقارہ آگے بڑا سا رکھا ہی چوب ہاتھ مین ہی یہ دیکھکر سب سردار و اہل لشکر حیران ہوئے کہ یہ کیا آفت ہی اور یہ کیا بلا ہی مگر سب نے لاحول پڑھکر سر جھکا لیے مگر صفت یہ تھی کہ اُسکو کل اہل شہر نے دیکھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان وہ نظر نہ آتا ہو جو لوگ راہ مین تھے اُنھون نے بھی دیکھا اور جو گھرون مین تھے اُنھون نے بھی دیکھا اور سب اُسکو دیکھکر خائف ہوئے مگر جو اعتقاد کے پختہ تھے وہ اپنے اپنے مقام پر جمے رہے سب نے کہا کہ یہ کوئی شیطان ہی ہم کو ڈرانے آیا ہی ہم تو خوف نہ کرینگے جو سب کا حال وہ اپنا حال راوی کہتا ہی کہ مردون کا کیا ذکر ہی عورات بچون نے بھی یہی کہا اہل شہر مین ہر طرف یہی ذکر تھا کہ جو کچھ ہو ہم تو برجیس کی اطاعت نہ کرینگے یہ سب اُسی کی مکاری ہی اور فریب ہی لامی سے کسی ساحر کو ایسے ہیبت سے بھیجا ہی تا کہ ہم خوف زدہ ہو کر اُسکی اطاعت کرین ہان اسقدر تو ہوا کہ دوکانداروں نے دوکانین بند کر دین اور اپنے اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے بازارین بند ہو گئین جو لوگ باہر تھے گھرون مین چلے آئے اور بندوبست کرنے لگے کہ اگر کوئی بلائے سماوی شہر پر نازل ہوگی تو ہم سب اپنے بال بچون کو لے کر نکل جائینگے جلائے وطن اختیار کرینگے مگر کافر کی اطاعت نہ کرینگے ہر ایک شہر سے نکل جانے کا بندوبست کر رہا ہی کیا رئیس کیا فقیر کیا صاحب پیشہ کیا غیر صاحب پیشہ سب نے مال و اسباب سے ہاتھ دھو یا اپنے جانون کی حفاظت کی تدبیرین ہر ایک مصروف ہوا یہ لوگ تو یہ فکر کر رہے ہین اُدھر اُس مہیب شکل نے پکار کر کہا کہ ای اہل شہر یقینیہ وای باشندگان ملک وای حاکم ملک وای اہل لشکر وای خدا پرستان آگاہ ہو اور خبردار ہو کہ مین فرشتہ قدرت خداوند آفتاب ہون میرا نام ملک الموت قدرت و جلاد فلک ہی مین ہی سب کی روحین قبض کرتا ہون مجکو خداوند نے بھیجا ہی کہ تم سب اہل شہر وغیرہ کو آگاہ کرو کہ کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو کیون شہر کی تباہی کی صورت پیدا کرتے ہو کیون نہین میرے فرزند و نائب کی اطاعت کرتے ہو برجیس آفتاب پرست میرا فرزند ہی مین نے اُسکو اپنا نائب مقرر کیا ہی مین ہی تم سب کا خدا ہون تم سب کو بدیع الملک نے بہکا دیا ہی بھلا کوئی بھی اس امر کو

یقین کرے گا کہ جسکو نہ دیکھا نہین جو کہ نور کا بُقعہ ہوا ہی ہے یہ سب کام ہون کہ وہ دنیا کو خلق کرے اور انسان پیدا کرے بھلا خیال تو کرو اُس مین یہ قدرت کب ہی سوائے اسکے کہ وہ تاریکی کو ہر طرف کردے یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو نہ ہاتھ رکھتا ہو نہ منھ نہ چشم نہ جسکے مان ہو نہ باپ نہ بھائی نہ بہن نہ جورو نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ سوتا ہو نہ جاگتا ہو جس مین یہ سب باتین نہ ہون وہ کیونکر دنیا کو خلق کرسکتا ہی بھلا دیکھو تو کہ کبھی سلفت سے آج تک بدون مان باپ کے کوئی فرزند پیدا ہوا ہی بس یہ سب دلیلین اہل اسلام کی بیکار ہین اور بہکانے کے طریقہ ہین ہان جن مین یہ سب اوصاف پائے جاتے ہین اور جو سب کامون پر قدرت رکھتا ہی وہ خدا ہی جیسا کہ مین ہون جو صفتین تم مین ہین وہ سب مجھ مین ہین بس اسقدر فرق ہی کہ مین دنیا کو پیدا کرسکتا ہون اور غارت کرسکتا ہون تم یہ نہین کرسکتے ہو اگر مین چاہون تو اس دنیا کو برباد کرکے دوسری اور دنیا پیدا کرون جسکو چاہون مار ڈالون اور جسکو چاہون زندہ کردون تم مین یہ قدرت نہین ہی بس تم بندے ہو مین خدا ہون میرے کہنے پر عمل کرو اگر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ ایک چشم زدن مین [illegible] اس ملک کو ایسا غارت و تباہ کردونگا کہ یہ بھی نہ ثابت ہو کہ یہان ملک آباد تھا اور تم سب پر عذاب نازل کرکے ہلاک کرونگا اور جلا کر خاک سیاہ کردونگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ آخری حجت ہی کیونکہ مین رحیم ہون و عادل ہون اس سبب سے بار بار نصیحت کرتا ہون آیندہ تم کو اختیار ہی اگر اب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے اور ایک گھنٹہ کے عرصہ مین میرے فرزند کی خدمت مین حاضر ہو کر اُسکی اطاعت نہ کروگے تو مین تم سب کو ابھی غارت کردونگا یہ کہکر اُسنے چوب نقارہ پر لگائی اور کہا کہ یہ جو کچھ مین نے بیان کیا سب خداوند کی طرف سے بیان کیا اب تمکو اختیار ہی جو اُنکا حکم تھا وہ مین نے تم سب کو سنا دیا راوی کہتا ہی کہ اُس ساحر کی صدا جو کہ تخت پر سوار مابین زمین و آسمان یہ سب تقریر کر رہا تھا کل اہل شہر نے سُنی یہ صفت تھی کہ اُسنے ایک مقام پر تخت قائم کرکے بیان کی مگر سب کے کان مین حرف بحرف اُسکی تقریر کی صدا آئی جو جہان تھا اُسنے سُنی ایک غلغلہ پیدا ہوا تمام شہر مین اور ہر ایک کی زبان سے یہ نکلا کہ ہم کو مرنا قبول ہی مگر اُس کافر کی اطاعت کرنا نہین قبول ہی بلکہ ہر ایک نے بہت سخت و سست کہا اور اہل لشکر و سرداران لشکر و وزیر نے جو کہ اب حاکم شہر ہی طرف سے یقین یزدان پرست کے یہ تقریر سُنکے لاکھ لاکھ لعنت کی اور ہزارون گالیان برجیس کو دین یہ تقریر اُس تخت سوار نے بھی سُنی بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم سب کی قضا ہی آئی ہی یہ کہکر اور نقارہ بجا کر جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا مگر یہان اہل شہر نے از غریب تا امیر سب نے اپنی جان بچانے کی یہ صورت کی کہ جو کچھ اُٹھ سکا وہ مال و اسباب لیا اور اپنے بال بچون کو ہمراہ لے کر دوسرے دروازہ شہر سے نکل گئے ہر طرف غدر مچ گیا اہل شہر فرار ہونے لگے مگر اطاعت نہ کی کہان تک بھاگین لاکھون آدمی ہین مگر جو کہ بھاگے تھے وہ جا جا کر کوہ و صحرا مین مقام امن تلاش کرکے مقیم ہوئے اس خیال سے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوجائے گا کہ وہ کافر اپنا لشکر لیکر چلا گیا اور شہر بچ گیا یا غارت ہوگیا تو پھر آکر اپنے اپنے مقام پر قیام کرینگے شہر مین ہر طرف ایک طوفان کی بھگدڑ مچی ہوئی ہی جسکو جو بنتا ہی وہ کرتا ہی ایک تلاطم برپا ہی پھر لوگ بھاگے جاتے ہین کچھ یہ خیال کرکے نہین بھاگے ہین کہ اگر قضا آئی ہی تو جہان جائینگے ضرور ہلاک ہونگے یہ سب شعبدہ سمجھے ہین اگر قضا نہین آئی ہی تو یہان بھی بچین گے اور وہان بھی خدا سب مقام پر [illegible]

اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈالنے سے کیا حاصل بعض یہ خیال کر کے بھاگے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جہاں بلا نازل ہونے والی ہو یا نازل ہو اپنی جان کی حفاظت کرے ٹل جائے کیونکہ دو قضا ہیں ہیں ایک معلق اور ایک مبرم معلق ٹالے سے ٹل جاتی ہے مبرم نہیں ٹلتی ہے پس کیا معلوم کہ یہ کونسی قضا ہے اس سے ٹل جانا ہی اچھا ہے خیر شہر میں تو غدر ہے ادھر وزیر کل لشکر کو لیے ہوئے بقصد جنگ چلا آتا ہے اسنے قصد کر لیا ہے اور سب سرداروں و اہل لشکر سے کہدیا ہے کہ جب لشکر کفار نظر آئے تم لوگ بلا تامل تلواریں کھینچ کر جا پڑنا یہ نہ خیال کرنا کہ انکی طرف سے سبقت ہو یہ موقع اس خیال کا نہیں ہے سب نے منظور کیا ہے وزیر یہ اپنے سرداروں سے کہتا ہوا راہ طے کر رہا ہے کہ آپ لوگوں نے اسکی مکاری و تدبیر دیکھی یہ سب شعبدہ ہیں جب اُسنے دیکھا کہ یہ لوگ کسی صورت سے اطاعت قبول نہیں کرتے ہیں ایک ساحر کو اس صورت سے بھیجا کہ وہ جا کر یوں خوف دلائے اور اہل شہر کے دلوں پر خوف طاری کرے شاید وہ لوگ خوف کھا کر اور اگر اطاعت اختیار کریں تو یہ اس کا خیال خام و تصور ناتمام ہے ہم تو سر کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ کافر کی اطاعت کریں بس چاہئے زندہ رہیں چاہے مر جائیں ہم موت سے نہیں خوف کرتے ہیں بدون قضا کے نہ مرینگے آپ لوگوں کو اختیار ہے میں جبر کسی پر نہیں کرتا ہوں کہ میرے ہمراہ رہکر اپنی جان تلف کریں اختیار ہے چاہے اس کافر کی اطاعت کیجیے چاہے کسی طرف نکل جائیے میں تو اطاعت کرونگا نہ کسی طرف جاؤنگا اُسکے خوف سے میں اُس بادشاہ کی طرف سے یہاں کا حاکم ہوں کہ جس نے کئی مقابلہ صاحبقران سے سر میدان کیے اور سامنے سے نہ بھاگا بس میں اس کافر کے خوف سے بھاگوں اکیلا نہ ٹھہرونگا اور جان دونگا سب نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہیں اگر یہی امر منظور ہوتا تو اسوقت تک آپ کی ہمراہی کیوں کرتے اب تک نکل نہ گئے ہوتے ہم سبکی جانیں دین اسلام و آپ کے قدم پر نثار ہیں وزیر ان سب سے یہ باتیں کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ جو ہرکاروں نے آکر خبر دی کہ بیرون شہر ایک میدان وسیع میں لشکر برجیس صف آرا ہے جہاں تک نگاہ جاتی ہے سوائے سپاہ کے دوسری شے نظر نہیں آتی ہے وزیر نے کہا کہ صف آرا ہونے دو ہم سب کو ذات خدا پر تکیہ ہے جو ہیں وہ ہمارے بیخبر ہوے کر بیٹھے تو چند ہرکاروں نے آکر بیان کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا اس مکار کی گفتگو و تقریر سنکے تمام شہر میں غدر مچ گیا ہے کسی نے یہ امر تو قبول کیا نہیں کہ ہم جا کر کافر کی اطاعت کریں اپنا دین ترک کریں مگر یہ ضرور کیا کہ اپنے آل و عیال و مال کو لیکر شہر سے بھاگے جاتے ہیں وزیر نے کہا کہ جانے دو اچھا ہے شاید کوئی بلا نازل ہو مثل فرنگو شیبہ وغیرہ کے تو بڑی خرابی ہو کیونکہ یہ لوگ فرنگو شیبہ کا حال سنے ہوئے ہیں اس سبب سے لشکر کم کرتے ہیں اچھا ہے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں مگر وزیر لشکر لیے ہوئے چلا آتا ہے بہت جلد راہ طے کر رہا ہے اُدھر وہ تخت سوار لشکر میں پہونچا اور سامنے تخت برجیس کے اپنے تخت کو روک کر پکارا کہ اے نائب خداوند یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے آپ خداوند سے کہکر ان پر اپنا عذاب نازل فرمائیے یہ کہکر ابھی آسمان میں غائب ہو گیا اُدھر وہ غائب ہوا ادھر برجیس نے اُسی گنبد کے اندر سے پکار کہا کہ یا خداوند میرے پیارے ہیں کہ اب آپ عذاب نازل کریں یہ کہتا تھا کہ ایک مرتبہ گڑگڑاہٹ ہوئی ہزاروں برقیں کوندیں بس سب نے دیکھا کہ وہ آسمان شق ہوا اور اُس آسمان سے ایک آفتاب پیدا ہوا اور چمک کر

بلند ہو گیا اور چمکتا ہوا نظر آنے لگا تب صرصر کے ساتھ سب نے کہا کہ او غضب ہوا اب شہر تشنیہ نہ بچے گا کوئی دم میں تباہ ہو جائے گا خداوند کا غضب نازل ہوا یہ لوگ تو یہ کہہ رہے تھے کہ ادھر وہ آفتاب بلند ہو کر چمکا اور اس کا عکس شہر تشنیہ پر پڑا اور وہ آفتاب مقابل شہر ہو کر ہوا پر قائم ہوا اس کا ہونا تھا او جو ہر طرف کا پتہ نہ تھا اس طرح ہوا سے جیسا گرم گرم کا جھونکا شہر میں چلا ابھی وزیر صرصر شاہ کے شہر میں … اس وقت سے زیادہ … جھونکا ہوا کا آیا یہ معلوم ہوا کہ … ابھی اٹھ اٹھ کر تنور میں ڈال دیا ہے … اہل لشکر گھبرا گئے ابھی وہ مصروف سیر تھے کہ یکا یک گرم جھونکا آیا ہوا اس وقت … گویا آگ میں پڑ گئے اہل لشکر پر کیا گذرتی ہے سب اہل شہر کو یہی معلوم ہوا جیسے لوگ کہ تنور کی لاٹوں میں سے آتے ہیں … معلوم ہوا سب نے یہ خیال کیا کہ اتفاقی ہی … نہیں ہے … بلکہ اب متواتر ہوا سے گرم کے جھونکے آنے لگے اب تو سب پریشان ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے ادھر جو کچھ عرصہ گذرا اور آفتاب سحر کا پورا اثر شہر پر پڑا صفت یہ تھی کہ … ایسا اثر کا … تو کا … ایک مقام پر ہو گا مگر اس کا اثر تمام شہر پر پڑا بس جب پورا اثر پڑا اب تو گرمی کی یہ حالت ہوئی کہ ہر ایک کی زبان نکل آئی پیاس کی شدت ہو گئی تمام ظروف خانوں میں پانی خشک ہو گیا ایک قطرہ نہ باقی رہا ہر در و دیوار سے شعلے نکلنے لگے زمین مثل تابہ آہنی کے گرم ہو گئی بس انسان و حیوان کی ایسی حالت ہو گئی سب ہانپنے لگے زبانوں میں چھالے پڑ گئے تالو خشک ہو گئے حیوان تو تڑپ تڑپ کر مر گئے سپاہ کی عجیب حالت ہوئی اہل شہر کی یہ کیفیت ہوئی تھی جو اہل شہر نے عالم دیکھا جو لوگ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی گھر و بستر چھوڑ کر بھاگنے کا قصد کرنے لگے ایک تلاطم مچ گیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ آسمان پر سے آگ برسنے لگی اور زمین سے شعلے نکلنے لگے در و دیوار مثل ہیزم خشک کے سلگنے لگی جو شے تھی وہ مثل شمع کے جل رہی تھی ہر طرف شہر میں آگ لگی تھی سائبان مثل درخت چنار کے جل رہے تھے بس جتنی جتنی قضا تھی وہ باقی رہے تھے ورنہ سب بھاگ گئے تھے جب یہ عالم لشکر کا وزیر نے دیکھا کہ ہر طرف لشکر میں آگ لگی ہوئی ہے لشکری ہلاک ہو رہے ہیں بس حکم دیا کہ بڑا غضب ہوا تم اس خیال میں رہے کہ وہ مقابلہ کرے گا اس نے سحر کیا ہے سب سے کے سبب شہر میں آگ لگ گئی اور آسمان پر سے بھی آگ برس رہی ہے اے بھائیو جس کا جدھر جی چاہے بھاگ جائے اپنی جان اس بلا سے بچائے جس امر کا خیال تھا وہی پیش آیا اور اس نے سحر کیا جس طور سے اس نے قریہ شہر کو سحر کر کے تباہ کیا تھا اسی طور سے اس ملک کو بھی تباہ کیا خبر جو مرضی خدا کی … ہو گا یہ جو وزیر نے پکار کر کہا بس لشکر میں ایک تلاطم مچ گیا سب اپنی جانیں لے کر بھاگنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب تک آگ لگنے لگی لاکھوں آدمی شہر سے نکل گئے اور کئی لاکھ کے قریب بھاگ گئے بلکہ کل لشکر بھاگ گیا دو پہر کے درواز سے بس وزیر پہرہ چند سردار اس مقام پر رہ گئے اور تھوڑے سے اہل شہر جن کی قضا تھی اب تو تمام شہر آتش بار ہو گیا تھا مکانات جل جل کر گرنے لگے شہر پناہ کی دیوار گر گئی سب لشکر نے جب یہ دیکھا کہ تمام شہر میں آگ لگی ہوئی ہے … طرح یہ شہر مثل ہیزم خشک کے جل رہا ہے … آفتاب سحر کا … قریب ہوتا ہے وہ … زیادہ ہوتے ہیں لشکر جہاں میں … کی زبان پر تو یہ … ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ … بچانا …

رکھنا خداوند تیری توبہ ہی تو ہی بچانے والا ہی جو تجھ سے پھرا اور جس پر تیرا غضب نازل ہوا وہ کسی طرف کا نہ رہا کیا جلد تو نے اس شہر کو تباہ کیا ہی راوی کہتا ہی کہ اُدھر وہ جو اہل شہر شہر مین رہ گئے وہ جل کر خاک ہو گئے اور وزیر مع چند سرداروں وکچھ لشکر کے رہ گیا تھا وہ بھی سوختہ ہو کر رہ گیا مگر یہ جو سب جلے اور مرے خداوند کریم نے ان سب کو داخل بہشت فرمایا اُس پر بھی قریب لاکھ پچاس ہزار کے اہل اسلام شہید ہوئے آگ تو لگی ہوئی تھی اس پر یہ غضب ہوا کہ اُس آفتاب سے برقین چمک چمک کر شہر پر گرنے لگین اور عمارت گرنے لگی تمام مال و اسباب نقد و جنس سب تباہ ہو گئی جو لوگ جلے اُنکے استخوان تک کا نشان باقی نہ رہا ایسا وہ شہر غارت ہوا کہ بالکل میدان ہو گیا ہر مقام پر خاک کا ٹیلہ بنکر رہ گیا ہر طرف غبار بلند تھا خاک اُڑ رہی تھی ایک ہو کا عالم تھا سوا ویرانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا ارزنگ و چترنگ و سنجگان کھڑے ہوئے قہقہہ لگا رہے تھے اور باہم کہتے تھے کہ خوب ہوا جو یون خدا پرست تباہ ہوئے خوب ہم نے بدلا لیا اچھا شخص ہمارے ہاتھ لگا ہی اب اہل اسلام کا زندہ بچنا دشوار ہی اسی طور سے سب تباہ ہونگے یہ کہتے تھے اور ہنستے تھے بس جب تمام شہر غارت ہو چکا ایک مرتبہ وہ آفتاب کڑک کر گرا اور ایک شعلہ زمین سے نکلا جو کچھ کہ باقی تھا وہ بھی جل کر خاک سیاہ ہو گیا سوائے راکھ کے انبار کے وہان کچھ نظر نہ آتا تھا جو بیچارے جلے تھے اُنکو قبرین تک نہ نصیب ہوئین بس وہ آفتاب جب چمک کر گرا اور سب جل گیا ایک مرتبہ کڑک کر بلند ہوا اور اُسی آسمان مین غائب ہو گیا جو کہ گنبد اور تخت برجیس پر محیط تھا غائب ہوا اُسکا غائب ہونا تھا کہ ایک ایسی ہوا چلی کہ وہ جو راکھ کے انبار اُس مقام پر لگے ہوئے تھے سب کو اڑا لے گئی صاف میدان ہو کر رہ گیا سوائے خشت و چونے کے اور کسی چیز کا انبار نہ تھا یہ جو عالم لشکر برجیس نے دیکھا اور اس طور سے شہر کو غارت پایا سب نے افسوس کیا اور باہم کہا کہ واقعی بہت بڑا غضب نازل ہوا یہ ثمرہ ہی نافرمانی کا جب برجیس اُس شہر کو غارت کر چکا پکار کر کہا کہ ای افریق شاہ لشکر کو واپس چلنے کا فرودگاہ پر حکم دو کل سے دوسرے ملک کو کوچ کرینگے اور اہل لشکر سے کہدو کہ تم نے غضب خداوندی کا حال دیکھا جو میری نافرمانی کریگا اُسکا یہی حال ہوگا افریق شاہ نے یہ حکم اہل لشکر کو سنا دیا بس لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گیا تخت برجیس اُتنی خیمے کے در پر لاکر لگا دیا گیا برجیس اتر کر داخل محل ہوا ایک برق کوندی آواز آئی تخت لے جاؤ خداوند داخل خیمہ ہوگئے تخت کو لا کر اُس مقام پر رکھا جو کہ اُسکے لیے مقرر تھا سب لشکر نے کمر کھولی ہر ایک اپنے مقام پر جا کر آسودہ ہوا مگر افسوس کر رہا تھا کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا برجیس موافق اپنے قاعدہ کے آکر بیٹھا جب سب سجدہ کر چکے اُس وقت برجیس نے خونخوار کو پکارا اور کہا کہ اہل دربار سے کہو کہ تم نے میرے غضب کو دیکھا کہ جنھون نے نافرمانی کی اُنھون نے کیسی سزا پائی دیکھو کہ شہر کا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ بھی تو نہین معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر کوئی ملک آباد تھا یہی ثابت ہوتا ہی کہ ہمیشہ سے ویران تھا سب نے یہ جو سنا ایک زبان ہو کر کہا کہ خداوند تیرے غضب سے ڈرنا چاہیے جو تجکو خدائی نہ مانے وہ ضرور کافر ہی تیرا ماننے والا قابل بہشت ہی جو کچھ تو فرماتا ہی آمنا و صدقنا سب سچ اور درست ہی یہ جو اہل دربار نے کہا آواز آئی کہ تم لوگ دیکھنا ہم اسی طور سے سب خدا پرستون کو غارت کرینگے کیونکہ اب مجکو اور

خداوند کو اُن کی نافرمانی بہت ناگوار گذرتی ہے اور یہ لوگ حد کے مغرور ہیں بس اب اُنکی الفت و محبت خداوند کے قلب سے جاتی رہی ہے تم لوگ دیکھنا کہ اب یہ لوگ کیونکر غارت ہوتے ہیں مجھ سے خداوند فرماتے تھے کہ میں نے ان لوگوں سے سلب قوت کر لی جو قوت و طاقت عطا کی تھی وہ سب سلب کر لی اب وہ قوت و طاقت اُن لوگوں میں نہیں باقی رہی ہے ایک بچہ اُنکو زیر کر سکتا ہے وہ زور نکم کم ہو گئے اب وہ صاحبقرانی کے قابل نہیں خداوند یہ فرماتے تھے کہ اب میں ان بندوں میں سے کسی کو صاحبقران بناؤنگا کہ وہ دین آفتاب پرستی کو رواج دے گو میں نے ان لوگوں کو بھی رواج دینے کے لیے خلق کیا تھا اور زور و طاقت دی تھی مگر وہ منحرف ہو گئے دو مرا دین قبول کر لیا اپنے زور و طاقت پر مغرور ہو گئے اور سب میرے بندوں کو قتل کیا میں نے قبل میں ایک اور صاحبقران پیدا کیا تھا جو کہ حمزہ کی اولاد سے تھا اور ایرج نام تھا اُسنے اس مذہب کو رواج دیا تھا کئی ملکوں پر اُسنے قبضہ کر لیا تھا اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا جب اسقدر اُسکو زور و طاقت مرحمت ہوئے کہ برابر سے حمزہ سے لڑا بس وہ بھی مغرور ہو گیا یہ امر مجکو ناگوار ہوا میں نے حمزہ سے زیر کرا دیا اگر وہ غرور نہ کرتا تو وہی صاحبقران ہوتا حمزہ کو زیر کرتا مگر اُسنے غرور کر کے اپنی خرابی کی جیسے کہ میں نے لقا و فرعون وغیرہ و زبرجد شاہ وغیرہ کو اپنا نائب مقرر کر کے پردہ دنیا پر بھیجا کہ تم جا کر دین آفتاب پرستی کو رواج دو وہ جو دنیا پر آئے خود خدا بن بیٹھے اور دعویٰ خدائی کرنے لگے بس میں نے اُنکو اپنے سپہ سالار قدرت کے ہاتھوں سے زیر کرایا اور ذلیل کرا کے قتل کرا دیا اُنکو اُنکے حرکت کی سزا دی اس سبب سے حمزہ و اُسکے اولاد و حمزہ ثانی و بدیع الملک وغیرہ اور مغرور ہو گئے کہ ہم سے بڑھکر کوئی نہیں ہے اب اُنکا غرور حد سے زیادہ ہو گیا اب میں اُنکو غارت کراتا ہوں کیونکہ اب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا ہے کہ وہ مجکو اور میرے بندوں کو برا کہتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں بس اب کہاں تک سنوں آخر غصہ آ گیا اب اِن لوگوں کا بچنا دشوار ہے تم لوگ خوش ہو اور مسرت کرو کہ اب تم میں سے جس کی تقدیر اچھی ہو گی اور جسکا نصیب یاور ہوگا وہ صاحبقران ہوگا اب صاحبقرانی اُن لوگوں سے منتقل ہو کر ادھر کو آتی ہے اب خداوند کو تم لوگوں کی حال پر رحم آیا اور میں نے حد سے زیادہ سفارش بھی کی اس سبب سے اور زیادہ خداوند کو خیال ہوا اب ضرور خداوند خدا پرستوں کو غارت کریگا تم نے دیکھ بھی لیا کہ کیونکر اُن لوگوں کو غارت کیا جنھوں نے نافرمانی کی جب یہ برجیس نے کہا تو سب نے عرض کیا کہ یا نائب خداوند و اے فرزند خداوند آپ نے تو اس وقت ایسی خبر خوش سنائی کہ ہمارے دل جو کہ مثل غنچہ کے سربستہ تھے کھل گئے اور دل ہمارے مثل اُس گل کے پژمردہ تھے کہ جو ہوائے گرم کے سبب سے پژمردہ ہو جاتا ہے اور جب ہوائے سرد کا جھونکا اُس کو لگتا ہے تو تازہ ہو جاتا ہے تازہ ہو گئے آپ نے وہ خبر خوش سنائی کہ جسکی ہم خوشی بیان نہیں کر سکتے ہیں بس آپ کی مہربانی اور عنایت کے خواستگار ہیں کہ اسی طور سے سفارش فرماتے رہیے گا تا کہ خداوند خدا پرستوں کو غارت فرماوین برجیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ کہدو کہ تم سب اطمینان رکھو اب خداوند اُنکی فریاد کو نہ سنیگا اور ضرور اُن پر رحم کریگا خونخوار شاہ نے پکار کر کہدیا بس سب خوش ہوئے پھر آواز آئی کہ سب سے کہدو کہ کل ہم یہاں سے کوچ کرینگے بوقت سحر سب طیار رہیں خونخوار شاہ نے اس حکم سے بھی آگاہ کیا بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا برجیس اپنے خیمہ خاص میں گیا وہاں روشنی جو کہ

بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی جاتی رہی یہی علامت تھی برجیس کے اُٹھ جانے کی جب وہ تا دربار برخاست کرکے اُٹھ جاتا تھا تو وہ روشنی جو کہ بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی جاتی رہتی تھی بس سب پر ثابت ہو جاتا تھا کہ نائب خداوند نے دربار برخاست کیا سب اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مقام پر چلے جاتے تھے بس اُسی طور سے آج بھی سب اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر کو اس حال سے آگاہ کر دیا کہ صبح یہان سے خداوند کوچ فرمائینگے طرف شہر محرابیہ کے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تک کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت صبح برجیس تخت پر سوار ہوا کل سردار و سپاہ کو لیکر اُسی خدم و حشم سے کہ جس خدم و حشم سے اپنے ملک سے چلا تھا روانہ ہوا اپنی سڑک بنتی جاتی ہے دو طرف باغ و زندان طیار ہوتا جاتا ہے طرف محرابیہ کے جاتا ہے اُدھر نائب محراب شاہ کو بذریعہ پرچہ اخبار سے کل حال برجیس کے خروج کا اور ملکون پر قبضہ کرنے کا و دیگر ملکون کے غارت ہونے کا معلوم ہوا یہان تک معلوم ہوا کہ وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی اُسکے ظلم و ستم سے امان پائی وزیر یقین شاہ نے نہ اطاعت کرکے شہر یقینیہ کو تباہ کرایا اب اِدھر کو برجیس آتا ہے یہ سنتا تھا کہ اسنے اُسی وقت لشکر کی طیاری کا حکم دیا اور اُسی دن قریب دو لاکھ سپاہ کے بیرون شہر آکر مقیم ہوا یہ اُترا تھا کہ برجیس کا لشکر آکر پہونچا بڑے شان و شوکت سے بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین بڑی دور تک لشکر اُترا برجیس اپنے خیمے مین داخل ہوا ہرکارون نے اِدھر تو نائب محراب شاہ کو خبر دی کہ یہی اُس کافر کا لشکر ہے اُدھر خونخوار شاہ وغیرہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ آپ کے آنے کی خبر سنکے نائب محراب شاہ مع سپاہ کے بیرون شہر آکر مقیم ہوا ہے اور یہ قصد ہے کہ مقابلہ کرے بس جب دربار آراستہ ہوا خونخوار شاہ نے قریب پردہ جاکر جو کچھ ہرکارون سے سنا تھا بیان کیا حکم ہوا کہ نامہ روانہ کرو براے اطاعت اور طلب کرو اگر آئے تو خیر ورنہ اس شہر پر بھی عذاب نازل کیا جائے بس اُسی وقت نامہ اُسی مضمون کا روانہ کیا گیا جو کہ وزیر یقین شاہ کو روانہ کیا تھا نائب محراب شاہ نے بھی وہی جواب تحریر کیا بس برجیس نے برہم ہو کر طبل بجوا دیا یہ خبر لشکر اسلام مین آئی کہ اُس کافر نے طبل بجوایا کل وہ سب پر عذاب نازل کرے گا یہان بھی نائب محراب شاہ نے طبل بجوایا رات بھر دونون لشکرون مین طبل بجا کیا اور طیاری جنگ ہوا کی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے لشکر برجیس کا نہ تھا سمندر موج زن تھا لشکر اسلام جو کہ مختصر تھا بہ نسبت اُس لشکر کے وہ بھی صف بستہ کھڑا تھا کہ برجیس نے حکم دیا کہ ہمارا تخت لشکر کے آگے قائم کرو مابین دونون لشکرون کے بس تخت برجیس درمیان مین دونون لشکرون کے آکر قائم ہوا وہ آسمان سایہ فگن ہے کہ ایک مرتبہ برجیس نے کہا کہ یا خداوند مین اپنے منھ پر سے نقاب دور کرکے ان سب کو اپنی صورت دکھانا چاہتا ہون جو کہ مجھ سے منحرف ہین بس کیا حکم ہوتا ہے آواز آئی کہ شوق سے اِن سب کو اپنی صورت دکھا یہ تیرے جمال کو دیکھ کر تیری اطاعت کرینگے یہ تو صدا آئی اور ایک دیوار درمیان لشکر برجیس و برجیس کے حائل ہو گئی اس سبب سے کہ کوئی اور سواے لشکر اسلام کے نہ دیکھ سکے جب دیوار حائل ہوئی وہ جو پردہ گنبد پر مومنون کے اور شعاع آفتاب کے پڑے ہوئے تھے سب اُٹھ گئے لشکر محراب شاہ نے مع اپنے حاکم و افسرون کے دیکھا کہ بیچ کے درجہ مین گنبد کے ایک گبر ناہنجار بہت قوی پوشاک الماس زرنگار کی پہنے ہوئے بیٹھا ہے نقاب منھ پر پڑی ہے تاج سر پر ہے کہ جس مین بجائے قلغی کے آفتاب الماس کا بنا ہوا لگا ہے یہ دیکھ کر سب نے لاحول پڑھی اُدھر برجیس نے خود پکار کر کہا کہ اے خداے نادیدہ کی بندگی

[illegible] ہون اپنے خدا [illegible] اور اُس کی اطاعت کروائی ہون فرزند خداوند میری خدمت مین آکر حاضر ہوا اور میری بندگی کرے اگر [illegible] خلاف کروگے تو مثل شہر نقابنیہ کے تم بھی تباہ ہوگے میری طرف دیکھو جو مین سنے کہا [illegible] کرتے [illegible] کہ برہمن [illegible] برہمن نگر شاید کہ لشناسی مرآۃ جو اُسنے کہا سب نے اسکی طرف دیکھا اُسنے اپنے منھ پر سے اودھر نقاب اُٹھائی نقاب کا اُٹھنا تھا کہ ان سب کی نگاہ اُسکے رخ نحس پر پڑی * برفگن از ماہ رخ خود نقاب * تا نکند دعوے حسن آفتاب * یا تو کھڑے ہوئے اسکی طرف دیکھ رہے تھے یا نگاہ کا پڑنا تھا کہ سبکے سب وہ لاکھ دو لاکھ یہ کہکر دوڑے کہ ہم سے بڑی خطا ہوئی جو ہم آپکے مقابلہ کو آئے آپ ہمارے خداوند ہین ہماری خطا کو معاف فرمایئے یہ سب اُدھر کو چلے ادھر برجلیس نے نقاب منھ پر ڈال لی نقاب کا پڑنا تھا کہ وہ پردہ پڑ گئے وہ دیوار برطرف ہو گئی اب کل لشکر برجلیس نے دیکھا کہ کل لشکر حریف کا ہاتھ باندھے ہوئے طرف تخت کے چلا آتا ہی جب وہ سب آکر پہونچے قریب تخت رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے قصور کو معاف فرمایئے برجلیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ ان سب سے کہدو کہ ہم نے تمہاری خطا معاف کی کیونکہ تم نے ہماری اطاعت کی اپنے ملک کو مع لشکر کے جاؤ اہل شہر کو میری بندگی پر راضی کرو اور اب مین طرف نہ طاق کے برائے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہون جب وہان سے واپس آؤنگا تو اس شہر کی سیر کرونگا اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب بس حاکم محرابیہ کو ایک خلعت اُسی مقام پر طلب کر کے دیا اور ایک کتاب کہ جس مین قواعد آفتاب پرستی تحریر تھے اسی طور سے جن جن ملکون کے حاکمون نے اطاعت کی ہی ایک کتاب ہر ایک کو دی گئی ہی بس نائب محراب شاہ وہ کتاب و خلعت لے کر مع اپنے لشکر کے شہر مین واپس آیا اور سب اہل شہر کو جمع کر کے بہت تعریف آفتاب پرستی کی کیونکہ وہ تو مبتلاے سحر ہو چکا ہی یہ اُسی غازۂ سحر کا اثر ہی کہ جو سومنات جادو اُستاد آفتاب جادو نے لاکر برجلیس کے منھ پر ملا تھا اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ اسی طور سے جن جن خدا پرستون نے اطاعت نہین کی اور برجلیس نے اُن ملکون کو تباہ کیا کیون نہ اُن ملکون کے باشندون کو اپنی صورت دکھا کر مسحور کیا کیون غارت کیا اسکا جواب یہ ہی کہ اسکو اپنی شوکت دکھانا تھی اور اپنا رعب جمانا تھا ورنہ ممکن تھا کہ ہر ایک کو یہ صورت دکھا کر اپنا مطیع کرتا بس اسنے اسقدر ملک تباہ و برباد کر کے اپنا سکہ ہر ایک کے دل پر قائم کیا اور جن جن سے شرطیہ اطاعت لی اس کا سبب یہ تھا کہ اگر یہ اُنکو صورت دکھا کر اپنا مطیع کرتا تو یہ امر نہ حاصل ہوتا ہر ایک انکار کرتا خلاصہ یہ کہ جیسا اُسکو حکم اسکے باپ آفتاب نے دیا وہ اسنے کیا جس ملک کے تباہ کرنے کو کہا اسنے تباہ کیا جس کی اطاعت قبول کرنے کو کہا اسنے اُسکی اطاعت قبول کی اور اُس ملک کے باشندون کو امان دی یا جسکی بابت یہ حکم دیا کہ تم اپنی صورت دکھا کر انکو اپنا مطیع کرو اُسکو صورت دکھا کر مطیع کیا المختصر یہ کل فعل اُنکی آفتاب جادو کے ہین کہ وہ سحر کے ذریعہ سے کرتا ہی راوی کہتا ہی کہ اسی طور سے کئی ملک اسلام کے اسنے آفتاب پرست کیے ہین کہ وہان کے حاکمون کو جب کہ وہ مقابلہ مین لشکر لے کر آئے اسنے نقاب اُلٹ کر اپنی شکل نحس اُنکو دکھائی وہ آفتاب پرست ہو گئے مبتلاے سحر ہو کر اُن ملکون مین آفتاب پرستی کو رواج ہو گیا آمدم بر سر قصہ بس نائب محراب شاہ نے کل اہل شہر کو آفتاب پرست کیا مگر اسقدر بات باقی رہی کہ جو مساجد اس شہر مین تھین انکو منہدم

نذر کر آیا بلکہ اُنکے درون کو مقفل کر دیا شہر صحرائیہ مین دین آفتاب پرستی جاری ہوگیا یہ مرتبہ یعنی برجلیس دوسرے
دن وہان سے مع کل لشکر کے طرف شہر اقبالیہ کے روانہ ہوا شہر اقبالیہ مین اقبال شاہ کا فرزند
افضال شاہ حاکم تھا اُسکو یہ سب واقعات معلوم ہوئے تو اپنے وزیرون و مشیرون و ارکان
سلطنت کو طلب کرکے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہے آیا ہم برجلیس سے مقابلہ کرین یا اطاعت
کرین اُن سب نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ مثل باشندگان صنوبریہ کے
اطاعت کی جائے تاکہ ملک و مال تباہی سے بچے آیندہ جو راے عالی افضال شاہ نے کہا کہ یہی
راے مین نے بھی تجویز کی تھی بس تم سب کی راے لینا تھی انتظام کرو مین جاکر اُسکے لشکر مین
اُسکی اطاعت کرونگا تاکہ اہل شہر پر یہ حال نہ ظاہر ہو کہ بسبب خوف کے اطاعت کی وہان سے
یہان آکر سب کو راضی کرلونگا چنانچہ اُسی دن سے سامان ہونے لگا بہت سے عمدہ عمدہ تحفہ شہر
اقبالیہ کی عمدہ عمدہ اشیا براے نذر جواہرات بے بہا لیکر بہ بہانہ شکار فرزند اقبال شاہ مع
وزیرون و مشیرون کے شہر سے نکل کر اور کچھ سپاہ ہمراہ لیکر چلا ادھر لشکر برجلیس قریب شہر پہونچ
چکا تھا اور برجلیس نے قیام کا حکم دیا تھا بس لشکر اُتر چکا تھا دربار آراستہ تھا کہ افضال شاہ
پہونچا اہل لشکر برجلیس نے جو ایک بادشاہ کو مع چند سردارون و وزیرون و سپاہ کے اپنے لشکر
کی طرف آتے ہوئے دیکھا بس کوتوال لشکر نے آگے بڑھکر ٹوکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہ لشکر
خداوندی ہے یہان تمہارا کیا کام ہے کیونکہ تم خدا پرست ہو بس وزیرون نے افضال شاہ کے
باشارہ بادشاہ بڑھکر اُن سے کہا کہ ہمارا بادشاہ آمد خداوند کی خبر سُنکے براے اطاعت آیا ہے
کیونکہ اُسنے جو سُنا کہ جس نے خداوند کی اطاعت نہ کی خداوند نے اُسکو غارت کر دیا بس
ہمارے بادشاہ افضال شاہ کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہوکر اس ملک کو
بھی تباہ کرین لہذا وہ خود بدرون طلب براے اطاعت و آستانہ بوسی حاضر ہوئے ہیں جو کوتوال
نے سُنا پھر نہ روکا آنے دیا بس افضال شاہ مع اپنے کل لشکر کے جو کہ ہمراہ تھا داخل لشکر
برجلیس ہوا تمام لشکر کو دیکھتا ہوا اور سامان کو وزیرون سے کہتا ہوا کہ بھلا مین کیا تھا جو اس
لشکر سے مقابلہ کر سکتا یہ لشکر ایک ہی حملہ مین ہمارے شہر کی خاک تک کو برباد کر دیتا خوب
ہوا جو ہم نے اطاعت کا قصد کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی اور سواے پشیمانی اور ندامت کے
کچھ نہ حاصل ہوتا جنھون نے اطاعت کرلی اور آفتاب پرستی اختیار کی بڑی عقلمندی کی
اور جنھون نے ایسا نہ کیا نہایت نادانی اور بیوقوفی کی اُسکی سزا پائی وزیر عرض کرتے ہین
بجا اور درست ہے یہ سُنکے سب دربارگاہ پر پہونچے افضال شاہ نے اپنے لشکر کو ایک
طرف صف بستہ ہونے کا حکم دیا اور خود دربارگاہ پر آیا یہان دربارگاہ پر ستون قدرت
بہ عہدہ درگہ سالاری زنگل پر بیٹھا ہوا تھا کہ افضال شاہ نے خود اُس سے بڑھکر کہا کہ بندگان
خداوند سے جاکر عرض کرو کہ افضال شاہ حاکم شہر اقبالیہ براے اطاعت حاضر ہوا ہے در دولت
پر موجود ہے اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہے درگہ سالار یہ سُنکے اُٹھا اور قصد کیا کہ اندر بارگاہ
کے جاؤن کہ وہان اندر بارگاہ کے برجلیس نے خونخوار شاہ سے کہا کہ شہر اقبالیہ کا حاکم
افضال شاہ جو کہ فرزند ہے اقبال شاہ کا اور اقبال شاہ اسکو اپنی طرف سے حاکم شہر
کر گیا ہے اور خود ہمراہ بدیع الملک کے نہ طاق کی طرف گیا ہے وہ آیا ہے براے اطاعت

پس چند سردار برائے استقبال افضال شاہ کے جائین اور اُسکو بہ عزت و حرمت اندر بارگاہ کے لائین یہ سُنکے خونخوار شاہ نے فوراً چند سردار معزز برائے استقبال روانہ کیے وہ اُس وقت آکر پہونچے کہ جب درگہ سالار اندر جانے کے لیے دنگل پر سے اُٹھا تھا کہ لال پردہ بلند ہوا سب نے دیکھا کہ چند سردار آفتاب پرست لباس زرنگار سے آراستہ بارگاہ کے اندر سے نکلے اور درگہ سالار سے کہا کہ افضال شاہ کہان ہین جو کہ برائے اطاعت خداوند تشریف لائے ہین اُنکو خداوند نے یاد فرمایا ہی یہ سُننا تھا کہ درگہ سالار نے افضال شاہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آپ ہین وہ سردار آکر افضال شاہ سے بعد سلام کرنے کے ملے بغل گیر ہوئے اُسکو اپنے ہمراہ لے کر مع اُسکے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئے بڑی عزت سے لائے افضال شاہ نے ہر مقام پر عجائبات دیکھے اور حیرت کی یہان تک کہ جو سردار جس مرتبہ کا تھا اُسی مرتبہ کے مقام پر اُسکو ٹھہرنے کا حکم ملا اور کرسی مرحمت ہوئی پس افضال شاہ مع چند وزیرون و سرداران معزز کے دوسرے درجہ تک گیا وہان اُسکی لیاقت کے موافق جگہ ملی اُسنے سلام کیا جواب سلام ملا اُسنے وہ تحفے جو ہمراہ لایا تھا پیش کیے وہ قبول ہوگئے یہ نذر دے کر بیٹھا پردہ کے اندر سے آواز آئی کہ اِس سے دریافت کرو کہ کیون آیا ہی گو خداوند اسکے حال دل سے ماہر ہین مگر تم لوگون پر بھی تو ظاہر ہو جائے افریق شاہ نے افضال شاہ سے دریافت کیا اُسنے جواب مین عرض کیا کہ مین نے جو شان و شوکت خداوند کی سُنی اور اپنے مین جرارت مقابلہ کی نہ پائی سوائے اطاعت کے پس مین بدون طلب حاضر ہوا لہذا امیدوار ہون کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے مگر اس شرط کے ساتھ کہ مین تمام ملک مین دین آپ کا جاری کرونگا اور گزر و سکہ آپ کے نام کا جاری ہوگا سجدہ اُسی وقت کرونگا کہ جب خداوند بدیع الملک پر جو کہ اسوقت کے صاحبقران ہین اور جن کی ہم سب نے اطاعت کی ہی اور جنھون نے ان سب ملکون پر بزور شمشیر قبضہ کیا ہی اور ساحرون کو قتل کیا ہی غالب آئین کے خواہ وہ خداوند کی اطاعت کرین خواہ نہ کرین مین ضرور اُس وقت سجدہ کرونگا اگر اِس طور سے میری اطاعت خداوند کو منظور ہی تو مین حاضر ہون ورنہ خداوند کو اختیار ہی یہ تقریر افضال شاہ کی سب اہل دربار نے سُنی سختگان دار زرنگ و چتر نگ وغیرہ بیٹھے ہوئے ہنسا کیے اور باہم اشارہ کر رہے ہین کہ کیا ان خدا پرستون کا زور کم ہوا ہی دیکھو بدون طلب حاضر ہو ہو کر اطاعت کرتے ہین یہ تو باہم یہ اشارہ کر رہے ہین اُدھر افریق شاہ نے کل تقریر افضال شاہ کی قریب پردہ جا کر بیان کی آواز آئی کہ ہم نے اُسکی عرض کو قبول کیا جس شرط سے اسنے اطاعت کی ہی ہم کو قبول ہی اِسکو مع اِسکے لشکر کے سب کو خلعت دیا جائے اور کہدیا جائے کہ تم اپنے ملک کو جاؤ اور دین آفتاب پرستی کو رواج دو ایک کتاب دی جائے کہ اسکے بموجب قواعد آفتاب پرستی جاری کیے جائین اور اب تم جا کر با آرام بسر کرو کوئی تم سے تعرض نہ کرے گا کل ہمارا لشکر یہان سے کوچ کر جائے گا اب تم کسی طرح کا خوف نہ کرو چنانچہ افریق شاہ نے یہ سب حکم سُنا دیئے اور ایک کتاب منگا کر افضال شاہ کو دی اور اُسکے کل ہمراہیون کو مع اُسکے خلعت دیئے اور کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ ہم تم سے بہت خوش ہین اب تم اپنے ملک کو جاؤ پس افضال شاہ وہ کتاب و خلعت سے مخلع ہو کر اور کتاب لے کر سلام کر کے مع اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ آیا اور اپنے لشکر کو سب کو خلعت سے سرفراز فرمایا لشکر کو لے کر راہ طے کر کے داخل شہر ہوا اور اُسی دن سب اہل شہر کو جمع

کرکے ان سے کہا کہ آپ لوگ بدظن نہ ہون تو مین ایک امر بیان کرون سب نے عرض کیا کہ ہم آپ کی رعایا ہین جس طور سے ہم آپ کے والد کے تابعدار تھے اسی طور سے آپ کے ہین لیس جو امر آپ کے نزدیک مناسب تھا وہ آپ نے کیا آپ جو ہم سے ارشاد کرینگے ہم اسکو بدل و جان قبول کرینگے آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اسوقت افضال شاہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ آپ لوگ بخوبی آگاہ ہین کہ جن ملکون کے حاکمون نے اطاعت نہین کی انکا کیا انجام ہوا بس مین اسی خیال سے کہ اگر اطاعت نہ کرونگا تو وہی حال اس شہر کا بھی ہوگا بس مین نے اطاعت کرلی اور آپ سب کو ورطہ ہلاکت سے بچایا اور اس بلاے ناگہانی کو لوگون [illegible] سب نے جواب دیا کہ جو آپ نے کیا بہت اچھا کیا ہم پہلے ہی عرض کرچکے ہین کہ جو آپ نے کیا مناسب کیا ہم کو کوئی مقام عذر نہین ہے بس افضال شاہ نے تقیہ کرکے دین آفتاب پرستی کو رواج دیا اور مساجد مین جو کہ اس شہر مین تھین انمین قفل ڈلوا دیے یہان بھی اس دن سے آفتاب پرستی کو رواج ہوا یہی افضال شاہ نے اہل شہر سے کہا تھا کہ جب صاحبقران شہ طاق کو فتح کرکے واپس آئینگے مین ان سے اپنی خطا معاف کرالونگا اور اپنی اس حرکت نازیبا کا عذر کرلونگا وہ رحمدل ہین معاف کردینگے بلکہ میری کارگذاری سے خوش ہونگے سب نے وہی جواب دیا جو کہ تحریر ہوا یہان کا تو افضال شاہ نے یہ بندوبست کیا ادھر دوسرے دن برجیس مع کل لشکر کے اسی شان و شوکت سے کوچ کرکے طرف شہر امثالیہ کے روانہ ہوا شہر امثالیہ مین اقبال شاہ برادر امثال شاہ و امثال شاہ کی طرف سے حاکم ہے اور امثال شاہ ہمراہ صاحبقران کے مع لشکر کے گیا ہے جب اقبال شاہ کو ان واقعات کا اخبار ہو چکا اور ہر چہ اخبار سے سب حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ [illegible] کو مع لشکر کے آتا ہے بہت پریشان ہوا اور مشیران سلطنت و وزیران [illegible] کو طلب کرکے کہا کہ تمھاری کیا راے ہے اس مقدمہ مین آیا مقابلہ کیا جاے یا مثل [illegible] کے لوگون کے اور افضال شاہ کے اطاعت کی جاے اس امر مین تمھاری کیا راے ہے سب نے عرض کیا کہ مقابلہ کرنے مین تو خرابی ہے جو شہر [illegible] کے لوگون پر گذری پس اطاعت مین یہ بہتری ہے کہ یہ بلا بھی دفع ہوتی ہے اور جان بھی بچتی ہے صاحبقران تشریف لاوینگے اسوقت ان سے عرض کرلیا جائے گا کہ ہم نے اس بلا کے دفع ہونے کی یہی تدبیر مناسب دیکھی [illegible] ہم آپکی اطاعت سے باہر نہین ہین اقبال شاہ نے جواب دیا کہ یہی [illegible] مناسب ہے لیکن اسی دن اقبال شاہ تحفہ و جواہرات لے کر اور چند سردارون و [illegible] کو ہمراہ لے کر مثل افضال شاہ کے بیرون شہر آیا اور ایک مقام پر فروکش ہوا کہ لشکر [illegible] آفتاب پرست بڑے جاہ و حشم سے آکر پہنچا اسنے یعنی اقبال شاہ نے مثل افضال شاہ کے جاکر اسی شرائط سے اطاعت کی اور خلعت سے خلعت پوش ہوکر اور کتاب لے کر وہان سے اپنے شہر مین آیا اور مثل افضال شاہ کے سب اہل شہر کو جمع کرکے اور سب اہل شہر کو اطمینان دے کر اسی طریقہ سے یہی دین آفتاب پرستی کو رواج دیا یہان بھی آفتاب پرستی ہونے لگی ادھر برجیس اس ملک کی مہم سے فراغت کرکے دوسرے دن مع لشکر کے جانب شہر فراد [illegible] کے روانہ ہوا شہر فراد [illegible] آج کل فرزند فراد شاہ [illegible] جسکا نام امداد شاہ تھا یہ بہت سیاہ قلب [illegible] طرف رعیت [illegible] بہت ناگوار ہوا تھا کہ باپ نے [illegible]

مجبور نہ ہو سکا تھا جب سے اسکا باپ اسکو بادشاہ کر گیا تھا یہ اس فکر مین تھا کہ کسی تدبیر سے مین
اس ملک کو پھر تصویر پرست کرون رات دن اسی فکر مین غرق رہتا تھا کہ اسکو بھی پرچہ اخبار کے
ذریعے سے سب حالات معلوم ہوئے اور اسنے سب واقعہ سنے یہ بھی سُنا کہ اُس شور سے بہت
سے ملک تباہ ہوئے کہ جنکا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہے کہ یہ ملک کبھی
آباد تھے اور بہت سے حاکمون نے بہ شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بخوشی
دل بدون شرائط اطاعت کی اور بہت سے بادشاہون نے بخوشی دل بدون شرائط دین آفتاب
پرستی قبول کیا اور امان پائی صنوبر بر کے لوگون نے بشرائط اطاعت کی قسطنطنیہ کے لوگون نے
اطاعت نہ کرکے اپنے شہر کو تباہ و برباد کرایا بحر ابیض کے لوگون نے بخوشی اطاعت کی
اقتبالیہ و امتالیہ کے حاکمون نے اطاعت کی یہ بہت خوش ہوا کہ جب یہ دین آفتاب پرستی
ادھر آئے گا تو مین اُسکا دین قبول کرونگا اس دین اسلام سے تو بہتر ہوگا اس مذہب سے تو
مجھکو نفرت ہے یہ کون سی عقل ہے کہ جسکو دیکھا نہ سنا اُسکو بخدائی مانے سب خدا پرست نادان
ہین دوسرے یہ امر کہ اسکے شرائط بہت سخت ہین اور سب مذہبون مین مان بہن حلال ہین
اگر مان خوبصورت ہو اور بیٹے کا جی چاہے تو مان سے مباشرت کرے اگر بہن خوبصورت ہو اور
بھائی کی خواہش ہو تو اُس سے ہم بستر ہو باپ بیٹی سے ہم بستر ہو سکتا ہے دین اسلام مین مان
بیٹے پر حرام ہے اور بہن بھائی پر اور بیٹی باپ پر بڑے غضب کی بات ہے کہ بیٹی کیسی ہی خوبصورت
دختر ہو اور باپ اُس پر مائل ہو مگر ناچار ہے کہ دوسرے کے حوالہ کر دے خود اُس سے لطف نہ
نہین ہو سکتا ہے اس دین خدا پرستی مین یہ بہت بڑی خرابی ہے اور کسی مذہب مین نہین ہے بلکہ یہ
مسئلہ طے شدہ ہے کہ جس کا جی چاہے جس عورت سے ہم بستر ہو خواہ صاحب شوہر ہو خواہ ناکتخدا ہو
یہ دین عمدہ ہے کہ جس مین یہ قید نہ ہو یا وہ دین اچھا ہے کہ جس مین یہ قید ہو ایسے ایسے خیالات واہیات
اسکو پیدا ہوئے تھے اور یہ مرتد ہو گیا تھا اب جو اسکو یہ معلوم ہوا اسنے اپنا دین یعنی اسلام ترک کیا
اور مرتد ہو گیا دوسرے اسکو یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ بدیع الملک نے کوئی اس ملک پر بزور شمشیر
نہین قبضہ کیا ہے بلکہ میرے باپ مراد شاہ نے جب دیکھا کہ سب بادشاہون نے اطاعت
بدیع الملک کی کی اور دین اسلام قبول کر لیا اُس نے بھی کر لی اور اسکی پیروی کی یہ کیا
ضرور ہے کہ مین اُسی طریقہ پر ثابت قدم رہون اب تک مین نے اپنے باپ کے کہنے پر کیا اب
مین خود صاحب اختیار ہو گیا ہون بس اب جو مجھکو مناسب ہوگا مین کرونگا یہ بھی خیال کیا اس نے
اپنے مقام پر کہ اسوقت تک کوئی مددگار نہ تھا جو مین اس دین کو قبول کرتا اب اتنا بڑا مددگار ہے کہ خود
خداوند اور صاحب اختیار ہے جسکے قبضہ مین ہزارہا ملک ہین جسنے کئی ایسے ملکون پر اہل اسلام
کے قبضہ کر لیا اور اپنا دین جاری کیا جسکو لاکھون بندے بخدائی مانتے ہین بس جب کہ ایسا مددگار
ملتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ مین اسی دین پر قائم رہون جب کہ خوبی تقدیر سے مددگار ملا ہے کہ خود خدا ہے
بس مجھکو لازم ہے کہ تبدیل مذہب کرون اور اُس خدا کا دین اختیار کرون ایسے ایسے خیالات
دل مین کرکے خاموش ہو رہا جب کہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ برجیس لشکر لے کر قریب آ گیا اُسوقت
اسنے ایک صحبت مشورہ آراستہ کی اُس مین سب وزیرون و امیرون و عمائد شہر کو طلب
کیا اور شمع رائے کو روشن کیا سب نے یہی رائے دی کہ اطاعت کرنا لازم ہے جب سے

اپنی اپنی راے بیان کر چکے اُسوقت اسنے یعنی امداد شاہ نے کہاکہ میری راے آپ سب کی
راے کے خلاف ہے اب مین اپنی راے ظاہر کرتا ہون خلاصہ یہ کہ جو جو باتین اسنے اپنے مقام پر
دین اسلام مین نقص کی نکالین تھین وہ سب بیان کین اور سب کو اُن باتون سے شک مین
ڈالدیا اور جو جو اسکے نزدیک اور دینون مین اچھائیان تھین وہ بیان کرکے اور وہ سب امر جو کہ
اسنے اپنے مقام پر تجویز کیے تھے اور یہ حقیر تحریر کر چکا ہے سب کے روبرو بیان کیے اور ایسی تقریر کی کہ
سب کی یہ راے ہو گئی کہ دین آفتاب پرستی قبول کر لیا جاے واقعی مراد شاہ نے بڑی غلطی کی جو
ایسے دین کو ترک کرکے دین اسلام اختیار کیا جیسے مذہب آفتاب پرستی ویسے تصویر پرستی بلکہ
تصویر پرستی سے آفتاب پرستی عمدہ ہے اول تو جو تصویر پرستی کے طریقہ ہین اور جو اسکے قاعدہ ہین
وہی سب آفتاب پرستی کے ہین بس فرق کچھ نہین ہے سواے اس فرق کے کہ خداوند آفتاب ہمہ وقت
موجود ہین اور اُنکے نائب و فرزند یعنی برجیس اور تصویر پرستی مین یہ بات نہ تھی بلکہ خداوند تصویر کو کبھی آج تک
نہین دیکھا تھا یہ بہت بڑا عیب تھا اِس مذہب مین کہ تب خوب آپ نے راے کی اور آپ نے
خوب اپنے عقل سے کام لیا ہم سب کو یہ راے آپ کی بہت پسند آئی بہتر ہوگا کہ دین اسلام
ترک فرمایئے امداد شاہ نے کہاکہ مین نے پہلے ہی سے دین اسلام کو ترک کیا تھا اب تم
لوگ بھی ترک کرو اور آفتاب کو اپنا خدا جانو یہان تک کہ خداوند برجیس یہان تشریف لائین اور
طریقہ سب کو تعلیم فرمائین راوی بیان کرتا ہے کہ اُس شیطان کے بہکانے سے سب دین اسلام
سے پھر گئے اور ترک کیا سب گمراہ ہوئے راہ ضلالت کو پھر اختیار کیا اور اُسی وقت سے سب
آفتاب پرست ہو گئے جب یہ سب مرتد ہو چکے امداد شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے شہر مین منادی
کیجاوے کہ جسکو دین آفتاب پرستی اختیار کرنا ہو وہ تو ہمارے شہر مین قیام کرے اور جو اس دین کو
نہ اختیار کرے اور دین اسلام کے ترک کرنے مین عذر کرے ہمارے شہر سے نکل جاے ورنہ اُسکا
خون ہم پر حلال ہوگا ہم اُسکو ضرور قتل کرینگے اور آج سے کوئی دین اسلام کے طریقہ کو نہ اختیار
کرے بلکہ دین اسلام کو ترک کرے آیندہ اُسکو اختیار ہے ہم نے آگاہ کر دیا یہ جو منادی نے
بحکم بادشاہ تمام شہر مین ندا دی جو کہ با اعتقاد اور صاف قلب تھے اُنھون نے لاحول کہی
اور اُسی دن شہر سے سب مال و اسباب لے کر مع اہل و عیال کے نکل گئے کیونکہ بادشاہ کا
حکم تھا جو آج سے کل تک دین اسلام ترک کرکے آفتاب پرستی نہ اختیار کرے گا تو اُسکا خون
بہانا ہم پر جائز ہے اور اُسکا مال و اسباب سب لوٹ لیا جائے گا وہ مع اہل و عیال کے قتل کیا جائے گا
راوی بیان کرتا ہے کہ اُس ملک مین قریب چھ لاکھ کے لوگ آباد تھے اُنمین سے قریب کوئی ایک
ہزار کے با ایمان تھے اور اُنکے قلب صاف تھے وہ تو نکل گئے باقی سب اُسی دن کافر ہو گئے
اور آفتاب پرستی اختیار کر لی گو اُسکے طریقہ سے نہ آگاہ تھے صرف اسی قدر امر کو اختیار کیا اور یہ زبان
سے کہاکہ ہم نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب عالمتاب کو اپنا خدا قرار دیا بس تمام ملک مراد
کے باشندے آفتاب پرست ہو گئے اُسی دن سے اُس ملک مین آفتاب پرستی کا رواج ہو گیا
امداد شاہ پسر مراد شاہ نے اپنے نام پر سکہ جاری کیا جو سکہ و گز بنام بادشاہ اسلام اُس
ملک مین جاری تھا اُسکو منسوخ کر دیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر بیرون شہر برجیس آفتاب
پرست مع خدم و حشم کے آکر فروکش ہوا بیرون شہر امداد شاہ نے چند ہرکارے براے

خبر مقرر کیے تھے اور اُنکو حکم دیا تھا کہ لشکر خداوند آکر جب فروکش ہو ہم کو اس حال سے آگاہ کرنا ہم خداوند کی جا کر اطاعت کرینگے ہرکاروں نے آکر بادشاہ کو برجلیس کے آنے سے آگاہ کیا جب امداد شاہ کو یہ حال معلوم ہوا کہ نائب خداوند یعنی برجلیس آفتاب پرست جو کہ فرزند خداوند بھی ہے مع لشکر کے جو کہ قریب اسّی لاکھ کے ہے آکر بیرون شہر فروکش ہوئے ہین دوسرے دن وہ کافر خاسر مع چند سرداروں و کچھ سپاہ کے تحفہ و تحائف لے کر اور بہت سا جواہرات برائے نذر لیکر اپنے شہر سے روانہ ہوا اور لشکر برجلیس کے قریب پہونچا جو سردار سرحد لشکر پر اُترا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور کیوں مع اسقدر لشکر کے سپاہ خداوندی کے حدود کے اندر چلے آتے ہو وزیر امداد شاہ نے بیان کیا کہ ہمارا بادشاہ پہلے تصویر پرست تھا جب بدیع الملک اس طرف کو آئے تب ہمارے بادشاہ کے باپ نے کہ جسکا نام مراد شاہ تھا اُسنے دین اسلام بخوف صاحبقران قبول کیا اور مع لشکر کے بدیع الملک کے ہمراہ طرف قطاق کے چلے گئے اور اپنے فرزند کو یہاں کا بادشاہ کیا چونکہ ہمارا بادشاہ امداد شاہ اپنے باپ سے اس امر پر ناراض تھا کہ بلا وجہ کیوں ترک مذہب کیا اور کیوں اہل اسلام کی اطاعت اختیار کی جب اُنکے والد اُن کو یہاں کا حاکم کرکے چلے گئے تھوڑے دنوں تک تو وہ خاموش رہے جب اُنھوں نے خداوند کی تشریف آوری کی مع لشکر کے خبر سُنی دین اسلام سے انحراف کیا اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا بلکہ تصویر پرستی کو بھی ترک کیا اب جو سُنا کہ نائب خداوند آکر فروکش ہوا ہے بس برائے قدم بوسی حاضر ہوئے ہین اور تمام شہر مرادیہ کے باشندے آفتاب پرست ہین گو اس دین کے طریقہ سے آگاہ نہین ہین مگر یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ آفتاب کو اپنا خدا جانتے ہین اور ہر صبح کو اُٹھ کر طرف آفتاب کے سجدہ کرتے ہین یہ جو اُس سردار نے سُنا اجازت دی کہ شوق سے داخل لشکر ہو کیونکہ یہ حکم برجلیس کا ہے ہر ایک کو جو ہمارے لشکر مین برائے اطاعت ہماری داخل ہو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو فوراً آنے دینا جب کہ وہ یہ کہے کہ ہم خداوند کی خدمت مین جاتے ہین کہ خداوند کی بندگی کرین اُسکو منع نہ کرنا چنانچہ امداد شاہ مع سرداروں و لشکر کے داخل لشکر برجلیس ہوا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچا وہان بارگاہ کے اندر برجلیس نے خونخوار شاہ سے کہا تھا کہ امداد شاہ حاکم شہر مرادیہ آفتاب پرست ہوکر اور دین اسلام کو ترک کرکے مع چند سرداروں اور کچھ سپاہ کے لشکر مین آیا ہے اور بیرون بارگاہ آکر پہونچا ہے وہ بندہ خاص با دولت ہے کہ بدون ہمارے کہنے اور حکم دینے کے اُس نے آفتاب پرستی اختیار کی بلا کسی شرط اور عذر کے لہذا اُس کے استقبال کو چند سردار معزز جائین خونخوار شاہ نے چند سردار معزز بحکم برجلیس روانہ کیے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے یہاں وزیر امداد شاہ درگہ سالار سے کہہ رہا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے آنے کی خبر خدمت خداوندی مین کردو تاکہ بادشاہ حاضر خدمت ہوکر مشرف زیارت و قدمبوسی حاصل کرے کہ وہ سردار آکر پہونچے اُنھوں نے جو ان آدمیوں کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے سب کے بیچ مین کھڑا ہے اور ایک شخص مندیل سر پر رکھے ہوئے درگہ سالار سے کچھ باتین کر رہا ہے ان سرداروں نے عقل سے دریافت کر لیا کہ یہ جو تاج سر پر رکھے ہے یہ بادشاہ ہے اور جو اُسکے گرد ہین یہ سب سردار ہین اور یہ جو مندیل پہنے ہوئے درگہ سالار سے کلام کر رہا ہے یہ وزیر ہے بس اُن سب سرداروں نے آگے بڑھ کر اُن سب سے صاحب سلامت کی اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے ہمراہ بارگاہ مین تشریف لے چلین خداوند و نائب خداوند آپ سے بہت خوش ہین اور اُنکو آپ کے بیان سے پہلے خبر ہو گئی تھی بعلم خدائی ہم سبکو آپ کے لے آنے کے لیے روانہ کیا ہے کہ ہم آپ کا استقبال کرکے آپ کو داخل بارگاہ کرین یہ جو اُنھوں نے کہا امداد شاہ

مع وزیر و دیگر سرداروں کو ہمراہ لے کر ان سرداروں سمیت بارگاہ میں آیا سب جلوہ خانوں کی سیر کرتا ہوا
اور عجائبات سحر دیکھتا ہوا ایوان میں آیا آراستہ تھا ہر ایک سردار موافق قاعدہ کے ہر ایک درجہ میں بٹھا دیے گئے
جو درجہ اور جو جگہ جسکے لائق تھی یہاں تک کہ یہ مع چند سرداروں کے دوسرے درجہ میں آیا اور بہت ادب سے
طرف حجاب قدرت کے سلام کو خم ہوا کیونکہ جب سردار جہاں آئے تھے اور استقبال کر کے بارگاہ میں لائے
تھے انھوں نے کہا تھا کہ یہ حجاب قدرت ہے اور طریقہ یہاں کا یہ ہے کہ جو کوئی آتا ہے وہ پہلے حجاب قدرت
کی طرف برائے سلام خم ہوتا ہے اگر دوسرے مذہب کا ہوتا ہے اگر آفتاب پرست ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے
امداد شاہ نے مع اپنے کل سرداروں کے سجدہ بھی کیا اور سلام بھی بہ ادب اپنے مقام پر بیٹھا جو کہ اسکے
لیے مقرر کیا تھا جب یہ بیٹھ چکا اسوقت حجاب قدرت کے اندر سے صدا آئی کہ اے افریقی شاہ دریافت
کرو کہ امداد شاہ کیوں آیا ہے گو ہم اسکے دل کے حال سے بخوبی آگاہ ہیں مگر وہ بھی اپنی زبان سے بیان
کرے افریقی شاہ نے امداد شاہ سے کہا تب اسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میں اس سبب حاضر ہوا ہوں
کہ خداوند کو سجدہ کروں اور قواعد آفتاب پرستی سے آگاہ ہوں گو میرا باپ اور میں قبل میں آفتاب پرست تھا
جب لشکر اسلام ادھر کو آیا اور چند بار بدیع الملک سے بزور شمشیر لیے میرے باپ نے بدیع الملک
کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا میں بھی خدا پرست ہوا میرا باپ تو لشکر کے ہمراہ بدیع الملک
کے ہمراہ جو کہ اپنے تئیں صاحبقران ثالث کہتا ہے چلا گیا اور مجھکو اپنی طرف سے یہاں کا بادشاہ کر گیا مجھکو
پہلے ہی سے دین اسلام کی طرف رغبت نہ تھی بلکہ یہ امر بالکل ناگوار ہوا تھا اب جو میں بادشاہ ہوا تو اس
فکر میں مبتلا ہوا کہ کسی تدبیر سے میں اس دین کو ترک کروں اور دین سابق اپنا اختیار کروں مگر اس خیال
سے کہ میں کیونکر ایسا امر کروں کیونکہ میں ایک اکیلا ہوں اور سب خدا پرست ہیں اگر اطراف و جوانب کے
بادشاہ یہ سنیں گے کہ امداد شاہ نے ترک اسلام کیا سب میرے اوپر لشکر کشی کرینگے تو کیونکر ہر ایک
کو جواب دونگا سوائے شکست کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس قدر تامل کرنا چاہئیے کہ کوئی مددگار ایسا
زبردست ملے کہ جو ان لوگوں کے حملوں کو روک سکے میرے مقدر کی خوبی سے آپ نے خروج کیا
اور اہل اسلام کے ملکوں کو غارت کیا بہت سے بادشاہوں نے اطاعت اختیار کی اور بہت سے آپکے
ہاتھ سے مارے گئے اور سب سے بخوشی دل آپ کے مطیع ہوئے جب مجھکو یہ معلوم ہوا کہ آپ نے
خروج فرمایا اور دین آفتاب پرستی کو رواج فرما رہے ہیں میں نے اپنے مقام پر خیال کیا خوبی تقدیر
سے ایسا خداوند ملا ہے اب تو دین اسلام ترک کر اور اس خداوند کی اطاعت اختیار کر اور دامن پناہ
میں جا کر پوشیدہ ہو چنانچہ میں نے دین اسلام ترک کر کے آفتاب پرستی اختیار کی گو قواعد آفتاب پرستی
سے آگاہ نہ تھا مگر یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر صبح کو اٹھکر خداوند آفتاب کو سجدہ کرتا تھا میرے کہنے سے
سب اہل شہر نے دین اسلام ترک کیا اور آفتاب پرست ہو گئے جب یہ خبر مجھکو پہونچی کہ خداوند بدولت
و اقبال میرے شہر کے قریب آکر فروکش ہوئے ہیں بس میں یہ خبر سنکے خوش ہوا اور اسی دن چند سرداروں
کو لے کر حاضر خدمت ہوا امیدوار ہوں کہ میری اطاعت قبول فرمائی جاوے اور مجھکو قواعد دین آفتاب
پرستی تعلیم فرمائے جاویں اور میرا بھی نام بندگان خاص کی فہرست میں تحریر فرمایا جاوے اور اگر خدا پرست
میرے اوپر لشکر کشی کریں تو میری کمک فرمائی جاوے یہ جواب امداد شاہ نے کہا افریقی شاہ نے سب
حال قریب پردہ جا کر بیان کیا اور عرض کیا آواز آئی کہ اس سے کہدو کہ ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے
ہم نے تیرے کہنے کے قبل تیرا نام بندگان خاص کی فہرست میں تحریر کرا دیا اور ہم نے تیری اطاعت

قبول کی اور یہ ایک کتاب تجکو دی جاتی ہے اس کتاب مین جو احکام تحریر ہین اُنکے موافق عمل کر اور یہی
طریقہ دین آفتاب پرستی کے ہین جو کہ اس کتاب مین تحریر ہین انھین پر عمل کرنا اور یہی کتاب تجکو ابھی
قواعد دین آفتاب پرستی بتادیگی کوئی ہمارے تعلیم کرنے کی ضرورت نہین ہے اب تو کچھ خوف نہ کر
تیری طرف کوئی نگاہ تیز نہین دیکھ سکتا ہے اہل اسلام کی کیا طاقت ہے جو تیری طرف آسکین اور جو
بادشاہ تیرے ملک کے قریب حکومت کرتے ہین اُن سب نے میری اطاعت کی اور مطیع ہوگئے
اب کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہوگا تو بیخوف ہوکر حکومت کر اے ازرق شاہ امداد شاہ کو مع اس کے
سردارون کے خلعت سے سرفراز کرو بلکہ ہمارے بندے ہوگئے کا پروانہ دو اور وہ نشان کہ جس کے
سبب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آفتاب پرست ہین امداد شاہ کو دو تاکہ سب جان لین کہ
امداد شاہ آفتاب پرست ہوگیا امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز کرکے رخصت کرو اور کہدو کہ
کل خداوند یہان سے طرف شہر جیرتہ کے تشریف لے جائینگے اور وہان سے طرف سمندر ریہ کے
اور سمندر ریہ سے طرف شہ طاق کے تم جاکر اپنے ملک مین اچھے طور سے انتظام کرو ازرق شاہ
نے جو کچھ برجیس نے کہا تھا سب باتون سے امداد شاہ کے آگاہ کیا اور کتاب منگا کر دی اور ہر ایک
سردار کو و ملازم امداد شاہ کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور ایک ایک تصویر آفتاب و برجیس
طلائی ان سب کو دی اور حکم دیا کہ اسی طور کی تصویرین طلائی بناکر سب اہل شہر کو تقسیم کرنا اور حکم
دینا کہ ہر حرز جان ان تصویرون کو سینہ پر لباس کے اوپر لگائے رہا کرین کسی وقت پاس سے
جدا نہ ہون یہی علامت ہے بندگان خداوند کی اور آفتاب پرست ہونے کی دیکھو کہ جس قدر
لشکر ہے سب کے سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین اور جس قدر لوگ دربار مین موجود ہین اُن کے
بھی سینون پر تصویرین لگی ہوئی ہین امداد شاہ نے جو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا بلکہ گرد تصویرون کے
یہ تحریر تھا کہ اے بندگان خداوند آفتاب یہ سُنکے وہ تصویرین امداد شاہ نے لے لین اور وہان سے
رخصت ہوکر اور سلام و سجدہ کرکے مع کتاب و تصویرون کے اپنے سردارون کو لیکر اپنے شہر مین آیا جو
تحفہ و تحائف و جواہرات براے نذر لے گیا تھا سب پیش کش کردیا بعد امداد شاہ کے جانے کے پردہ کے اندر
سے صدا آئی کہ تم سب نے ہمارے دین کی برکت دیکھی کہ بدون طلب لوگ حاضر ہوتے ہین صرف ہمارا نام سُنکے
اور ہم کو سجدہ کرتے ہین اور ہمارا دین قبول کرتے ہین سب نے جواب مین عرض کیا کہ یا نائب خداوند آپ کا
دین برحق ہے اور آپ نائب خداوند ہین کیون نہ ہو ایسا کہ لوگ آکر اطاعت کرین جن کے قلب صاف
ہین وہ خلوص دل سے اطاعت کرتے ہین جنکے دلون مین ابھی کسی قدر کدورت ہے وہ ساتھ شرطون کے
اطاعت کرتے ہین جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ اطاعت سے انکار کرتے ہین اُسکی سزا پاتے ہین یہ کہکر
سب نے سجدہ کیا سواے ازرق ناگ و چتر ناگ وغیرہ کے جب سب سجدہ سے فارغ ہوئے اُسوقت
آواز آئی کہ اب تم سب اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور لشکر کو اس حال سے آگاہ کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
طرف شہر جیرتہ کے یہ حکم دے کر برجیس اپنے خیمہ کی طرف چلا گیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے آئے
امداد شاہ کے مطیع ہونے سے سب کو بہت خوشی تھی اور سب بہت خوش تھے یہان تو لشکر مین بندوبست
کوچ ہونے لگا اُدھر امداد شاہ سب سردارون کو لیکر اپنے ملک مین آیا آتے ہی سب کو جمع کیا اور
سب کو طریقے آفتاب پرستی اُس کتاب کے روسے تعلیم کیے اور زرگرون کو طلب کرکے وہ تصویرین دین کہ مثل
انکے تصویرین طلائی طیار کرکے حاضر کرو زرگرون نے تصویرین لے جاکر اور دوسرے دن تصویرین طیار

کرکے حاضر کین سب کو امداد شاہ نے یعنی اہل شہر کو جمع کر کے وہ تصویرین تقسیم کر دین سب نے وہ تصویرین سامنے امداد شاہ کے سینون پر لگالین اب پورے طور سے آفتاب پرستی ہونے لگی اس شہر کے سب باشندے آفتاب پرست ہو گئے ان سب کو تو آفتاب پرستی مین مصروف رکھا جاتا ہی اب حال شہر حیرت کا تحریر ہوتا ہی کہ جب حیرت شاہ نے دین اسلام قبول کیا تھا اور تصویر پرستی کو ترک کیا تھا اور لشکر اپنا لے کر ہمراہ صاحبقران کے طرف شہر سمندر ریہ کے روانہ ہوا تھا تو اپنے بھائی نفاق شاہ کو یہان کا حاکم کیا تھا اور کہدیا تھا کہ عدل و داد سے کام لینا اور رعایا پروری سے غافل نہ ہونا دین اسلام کے رواج دینے مین بہت کوشش کرنا اُسنے کہا تھا کہ اچھا اور بہت خوش ہوا تھا مگر جب لشکر صاحبقران وہان سے کوچ کر کے چلا گیا اور اسکو اطمینان ہو گیا اور یہ اسکو یقین ہو گیا کہ اب کسی امر کی خبر صاحبقران و میرے بھائی کو نہ ہو گی چونکہ یہ سیاہ قلب و بدباطن تھا اور بہ صدق دل سے مسلمان نہ ہوا تھا مگر ڈر سے اسنے دین اسلام اختیار کیا تھا جب یہ مستقل بادشاہ ہوا اسنے سب اہل شہر و اہل دربار کو جو عہدہ داران لشکر تھے اور اسکا بھائی حیرت شاہ براے حفاظت شہر چھوڑ گیا تھا جمع کیا اور کہا کہ ای حاضرین آگاہ ہو کہ مین نے بخوف بھائی صاحب کے یہ دین قبول کیا تھا اور اپنا مذہب تصویر پرستی ترک کیا تھا کیونکہ بھائی صاحب کی تو عقل پہ پتھر پڑ گئے تھے اور نہ معلوم اُنکے دل پر خدا پرستون نے کیا کر دیا تھا کہ وہ بدون مقابلہ کیے ہوئے خدا پرست ہو گئے اور اُنکی اطاعت کر کے اُنکے ہمراہ چلے گئے اپنا دین آبائی ترک کیا اُسوقت تو مین نے بھی اُنکے کہنے سے اس دین کو قبول کیا مگر بکراہیت اور صدق دل سے مین مسلمان نہ ہوا تھا اب مین مستقل بادشاہ ہوا ہون گو بھائی صاحب خود مجھکو بادشاہ کر گئے ہین مگر اس حکومت مین میرا بھی حق ہی صرف اس خیال سے مین نے آج تک اپنے حق کا دعویٰ نہ کیا تھا کہ وہ بڑے بھائی ہین دوسرے وہ اور ہم ایک مذہب ہین جیسے اُنھون نے بادشاہت کی ویسے مین نے کی دوسرے والد بزرگوار اپنی زندگی مین اُنکو ولی عہد بھی کر چکے تھے اور مجھکو مرتے وقت نصیحت بھی کی تھی کہ ای فرزند باہم فساد نہ کرنا بھائی کو بادشاہت کرنے دینا تم اُسکی اطاعت کرنا کیونکہ وہ بڑا بھائی ہی تمھارا بجاے باپ کے ہی اگر فساد کروگے اور نوبت مقابلہ کی آئیگی تو یہ ہوگا کہ کچھ تمھارے شراکت کرینگے اور کچھ تمھارے بھائی کی دونون کی قوت کم ہوگی بس کوئی زبردست بادشاہ اس نفاق کی خبر سُنکے لشکر کشی کریگا اور تم دونون سے مقابلہ کر کے اور شکست دیکر ملک پر قبضہ کر لیگا انجام یہ ہوگا کہ یہ حکومت دوسرون کے قبضہ مین چلی جائیگی تم دونون محروم رہ جاوگے اگر باہم اتفاق سے رہوگے تو یہ بات نہ ہوگی کسی غیر کو تمھارا ملک پر لشکر کشی کی جراءت نہ ہو گی ہمیشہ بلاخوف حکومت کروگے چنانچہ اُنکی نصیحت پر مین نے عمل کیا کسی قسم کا فساد نہ کیا ہمیشہ بجاے باپ کے اُنکو خیال کیا کیونکہ وہ مجھکو اپنا خوردار فرزند تصور کرتے تھے مگر اب اُنھون نے خلاف کیا اور لامذہب ہو گئے اب مین نے ملک پر قبضہ پالیا اتنے دنون اُنھون نے حکومت کی اب مین حاکم ہوا ہون اب میرے اُنکے وہ اتفاق نہین رہا کیونکہ مذہبی نفاق ہو گیا نہ وہ میرے بھائی نہ مین اُنکا بھائی ہان وہ اپنے مذہب قدیم پر قائم رہتے تو مین کبھی اُنکی اطاعت سے باہر نہ ہوتا مثل بیالیق کے اُنکی اطاعت مین ہمیشہ کمربستہ رہتا اور اطاعت کرتا مگر اب غیر ممکن ہی وہ خدا پرست ہین اور مین تصویر پرست ہون اب مین خلاصہ طور سے بیان کرتا ہون کہ آپ سب کو لازم ہی کہ میری اطاعت کرین اور میرے حکم سے سرتابی نہ کرین اور اپنا بادشاہ مجھکو خیال کرین مین اپنے بھائی سے باغی ہو گیا ہون مین نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہی اور دین اسلام کو ترک کیا ہی اگر چہ اب مین تصویر پرستی [illegible]

آپ ترک کریں کیونکہ اس مذہب میں بھی کوئی اچھائی نہیں ہے بس لامذہب ہونا بہتر ہے اُسوقت تک کہ جب تک کہ کسی اور مذہب کی بزرگی ہم پر ثابت ہو جب ثابت ہو جاویگی اُس دین کو اختیار کرلیں گے اور جس کسی کو یہ امر منظور نہ ہو اور وہ نہ دین اسلام ترک کرے بس میرے ملک سے آج سے کل تک نکل جائے اگر رہیگا اور مجھ پر ثابت ہوگا کہ فلاں شخص مسلمان ہے تو میں اُسکا مال و اسباب و عمارت سب ضبط کر لونگا اور مع اہل و عیال کے قتل کرونگا پھر ذرا بھی رحم نہ کھاؤنگا میں نے خلاصہ طور سے حکم دیدیا یہ جو لفاق شاہ نے سب کو جمع کرکے بیان کیا سوائے دو ہزار اہل شہر اور چند سرداروں کے کہ جنکو حیرت شاہ سے خصوصیت زیادہ تھی وہ تو خاموش ہو رہے باقی سب نے جواب دیا کہ ہم نے اُسی وقت سے دین اسلام کو ترک کیا اور آپکو اپنا بادشاہ مقرر کیا اور آپ کی اطاعت کی جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بہت درست و بجا ارشاد ہوا آپ ضرور حق دار ہیں اور ضرور حیرت شاہ نے خلاف طریقہ کیا اور ہم سب آپ کے تابع فرمان ہیں اور آج سے جو دین و مذہب آپ کا ہے وہ ہمارا ہے اور جو مذہب آپ اختیار کرینگے وہی ہم بھی قبول کرینگے لفاق شاہ بہت خوش ہوا سب نے بادشاہ کو نذریں دیں اُس دن سے کل لشکر اور سردار و اہل شہر حیرتیہ لامذہب ہو گئے وہ جو دو ہزار اہل شہر اور چند سرداروں و کچھ سپاہ نے کچھ جواب نہ دیا تھا بعد اس واقعہ کے وہ مجمع برہم ہوا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر آئے ہر ایک نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہاں سے نکل جانا بہتر ہے کیونکہ یہ بادشاہ کافر ہو گیا ضرور اس شہر پر کوئی آفت نازل ہوگی اور ان سب کو اس امر کی سزا درگاہ خدا سے ملے گی اُسی دن کل اپنا مال و اسباب ہر ایک نے بار کیا مع اپنے اہل و عیال و مال کے شہر حیرتیہ کو چھوڑ کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے اور شہر مرادیہ کے بھی لوگ جو کہ آفتاب پرست نہ ہوئے تھے اور مع مال و اسباب و اہل و عیال کے مرادیہ سے نکلے تھے وہ بھی سمندریہ کی طرف چلے تھے کہ ان سب کا حال آئندہ تحریر ہوگا مگر حیرتیہ میں اب کوئی مذہب نہیں ہے سب لامذہب ہیں کہ اُسی زمانہ میں برجلیس کے خروج کی خبر لفاق شاہ کو پہونچی اور اُسکو معلوم ہوا کہ خداوند آفتاب نے نزول فرمایا اور اپنے فرزند کو اپنا نائب مقرر کرکے مع اسی ہزار سپاہ کے شہر آفتاب نگار اقلیم خورشیدیہ سے خروج کیا اور برجلیس تمام ممالک اہل اسلام کو تباہ و غارت کرتا ہوا اس طرف چلا آتا ہے جو بادشاہ اُسکی اطاعت کرتا ہے اُسکو تو نائب خداوند امان دیتا ہے اور جو اطاعت نہیں کرتا ہے اسکو اپنے عذاب میں مبتلا کرکے مع ملک و مال و باشندگان شہر کے غارت کرتا ہے چنانچہ بہت سے ملک اس طور سے غارت کیے ہیں کہ اُنکا نام و نشان تک باقی نہ رہا اور سیکڑوں ملکوں کے بادشاہوں نے اطاعت کرکے دین آفتاب پرستی قبول کیا یہ دین برحق اور بہت عمدہ مذہب اور لائق پرستش خداوند آفتاب ہے اور جو عجائبات آفتاب جادو نے سحر سے بنائے تھے اُن سب کے حالات لفاق شاہ کو ہرچہ اخبار سے معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ برجلیس شاہ یعنی برجلیس آفتاب پرست فرزند و نائب خداوند لشکر لیے ہوئے برائے مقابلہ صاحبقران ادھر کو آتا ہے جو اُسکا دین اختیار کرے گا وہ اُسکے ہاتھ سے امان پائے گا ورنہ غارت ہو جائے گا جب یہ حال لفاق شاہ کو معلوم ہوا اُسنے اپنے مقام پر خیال کیا کہ خوبی تقدیر سے خداوند آفتاب نے ظہور فرمایا ضرور یہ مذہب برحق ہے اور سب دینوں سے یہ دین روشن ہے اگر خداوند آفتاب نہ ہوتے تو تمام عالم تاریک رہتا انکی اطاعت کرنا اور انکو خدائی ماننا اچھا ہے اور یہی دین سب دینوں سے زیادہ روشن ہے ایسا دین ہے کہ خدا پرستوں نے اسلام ترک کرکے اسکو قبول کیا کیونکہ وہ سوائے آسمانی خدا کے اور کسی کے قائل نہ تھے مگر ایسی ہی بزرگی اس دین میں انھوں نے

پائی تب تو ترک کیا اسلام کو اور آفتاب پرستی کو اختیار کیا یقین ہے کہ جب نائب خداوند لشکر لیکر برہماجیہ مین
پہونچینگے اور بدیع الملک کو بھی بزرگی اس دین کی معلوم ہو جائیگی وہ بھی قبول کرینگے اب
دین آفتاب پرستی تمام عالم مین پھیل جائیگا از پردۂ دنیا تا قاف ایک دین ہو جائیگا مجھکو بھی لازم ہے
کہ مین بھی یہی دین قبول کرون کیونکہ مین مدت سے لامذہب ہو رہا ہون یہ خیال کرکے اپنے دل مین
اسنے سب اہل شہر اور اہل لشکر و شیران سلطنت و امیران ابہت و وزیران حکومت کو طلب کیا جب
سب جمع ہوگئے سب حال جو کہ مین نے تحریر کیا ہے اور اسنے اپنے دل مین خیال کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ
مین نے تو آفتاب پرستی قبول کی اور آج سے مین آفتاب پرست ہو گیا ہر روز مین صبح کو اٹھکر خداوند
آفتاب کو سجدہ کیا کرونگا اسوقت تک کہ جب تک مجھکو کوئی طریقہ تعلیم ہو اور کوئی اس دین کے طریقہ
تعلیم کرنے والا یہان آئے آپ لوگ بھی ایسا ہی کیجیے سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا
ہم نے قبول کیا آپ کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے ہم سب نے دین آفتاب پرستی قبول کیا جس طریقہ
سے آپ نے فرمایا وہ مجمع درہم و برہم ہوا اسی دن سے شہر جبیر تیبہ کے لوگ آفتاب پرستی اس طور سے
کرنے لگے کہ صبح کو اٹھکر آفتاب کی طرف سجدہ کرتے تھے یہانتک کہ لقاق شاہ کو بذریعہ پرچۂ اخبار
و چند تاجرون کی زبانی معلوم ہوا کہ دین آفتاب پرستی نے اس قدر ترقی کی اور برجیس آفتاب پرست
فرزند خداوند مع لشکر و سپاہ کے شہر صنوبریہ پر آکر پہونچا وزیر صنوبر شاہ نے اطاعت کی دین
آفتاب پرستی قبول کیا شہر یقینیہ پر جو لشکر کشی کرکے فرزند خداوند آیا ان لوگون نے اطاعت سے انکار
کیا وہ ملک تباہ کیا گیا اور ایسا نیست و نابود ہوا کہ نشان تک باقی نہ رہا یہ واقعہ سنکے مرادابیہ
والون نے اطاعت کرلی اسکے بعد اقبال شاہ کے فرزند افضال شاہ و امثال شاہ کے
بھائی افعال شاہ نے بھی اطاعت کرلی امداد شاہ فرزند مراد شاہ نے نائب خداوند کو سجدہ
کیا اور اپنے تمام ملک مرادابیہ مین دین آفتاب پرستی جاری کیا اب خداوند کا لشکر ادھر کو آتا ہے
اسی دن سے لقاق شاہ نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب خداوند یہان تشریف لائین مع لشکر کے
ہم کو خبر کرنا اور رسد وغیرہ کے لیے بندوبست کرنے لگا اور سب اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کیا
یہانتک کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر خداوند آگیا اور بہت شان و شوکت بیان کی راوی
بیان کرتا ہے کہ برجیس مرادابیہ سے جو کوچ کرکے بعد الفراغ مہم مرادابیہ کے روانہ ہوا تھا کیونکہ
تحریر کر چکا ہون کہ جس دن امداد شاہ آکر مطیع برجیس ہوا تھا اور کتاب و تصویر بین لیکر اور
خلعت سے مخلع ہو کر چلا گیا تھا تو برجیس نے حکم دیا تھا کہ ہم کل یہان سے طرف جبیر تیبہ کے کوچ
کرینگے چنانچہ بندوبست ہونے لگا تھا دوسرے دن برجیس نے مع جاہ و حشم کے کوچ کیا تھا بعد
قطع منازل و طی مراحل کے قریب جبیر تیبہ پہونچکر برجیس اترا کہ سون تک لشکر فرو کش ہوا ادھر
ہرکارون نے لقاق شاہ کو خبر دی لقاق شاہ تحفہ و تحائف لے کر مع چند سردارون کے لشکر برجیس
مین آیا جس طرح سے امداد شاہ آیا تھا اسی طور اسکے لیے بھی برجیس نے سردار برائے استقبال
روانہ کیے وہ استقبال کرکے بارگاہ مین لے گئے اسی طور سے یہ بھی جاکر بیٹھا اور برجیس نے
بذریعہ افرلقی شاہ کے اس سے بھی آنے کا سبب دریافت کرایا اسنے کل حال جو کہ حقیر کہہ
چکا ہے اسکے مشرف ہونے کا بیان کیا پس اسکو بھی مع کتاب و تصویر کے خلعت ملا اور روبی
قلم ہوا جو کہ امداد شاہ کو ہوا تھا یہ بھی رخصت ہوکر آیا اسی طریقہ سے اسنے بھی دین

آفتاب پرستی کو اپنے شہر مین رواج دیا جس طور سے امداد شداد نے رواج دیا تھا یہان بھی آفتاب پرستی ہونے لگی دوسرے دن برجیس مع لشکر حسب طریقہ اپنے شہر حیرتیہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ ان سب حالات کی خبر منظوم جادو کو جو کہ ملکہ نسیم جادو کی طرف سے حاکم سمندریہ ہے پہونچی اور وہ لوگ جو کہ حیرتیہ و مرادیہ سے بھاگے تھے سمندریہ مین پہونچے انھون نے دونون کا مرتد ہونا بیان کیا اور برجیس کے لشکر کشی کا حال بیان کیا منظوم جادو نے اُن سبکو آباد ہونے کا حکم دیا کہ منظوم جادو کو پرچہ اخبار سے سب حال معلوم ہوا اور تاجرون و سوداگرون نے حاضر دربار ہو کر کل حالات برجیس سے آگاہ کیے منظوم جادو نے یہ حالات سُنکے سب مشیران دولت و وزیران سلطنت کو طلب کیا اور کہا کہ کیا خرابی کی بات ہے کہ اگر مین برجیس کی اطاعت کرتا ہون تو صاحبقران وغیرہ سے نہایت شرمندگی ہوگی اور وہ فرماوینگے کہ ہم تم ایسے مرد جہاندیدہ و کار آزمودہ کو یہان کا حاکم کرتے تھے تم نے بخوف جان ایک کافر کی اطاعت کرلی دوسرے یہ امر ہے کہ یہ جو کارخانہ و عجائبات اور طریقہ جنگ برجیس کا ہے کہ آفتاب نے نکل کر تمام شہر کو جلا دیا حریف پر اپنا عکس ڈالا وہ جل گیا یہ سب کارخانہ سحر کا ہے کوئی ساحر زبردست ہے جو کہ برجیس کا مددگار ہے یہ سب اُسی کا کام ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین برجیس کی اطاعت کرلون لوگ مجھکو طعنہ دینگے کہ شہر سمندریہ کے ساحر ایسے بودے اور نامرد تھے کہ اس حال سے واقف تھے کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہے اور اطاعت کرلی سمندریہ ہی کے ساحرون کا قول تھا کہ زمانہ بھر کے ساحرون سے ہم لوگ سحر اچھا جانتے ہین اور بنائے سحر ہم سے ہے اگر سامری و جمشید بھی ہوتے تو ہم سے آکر سحر حاصل کرتے یا ایک ساحر سے جو کہ ایک آسمان سحر مین پوشیدہ رہتا ہے اور اپنے سحر سے آفتاب بنا کر حریف کو جلاتا ہے اُس سے ڈر گئے اور اطاعت کرلی بس مین تو یہ گوارا نہ کرونگا نہ صاحبقران کی طرف سے الزام لونگا آپ لوگون کی کیا راے ہے آیا اطاعت کرون یا مقابلہ اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جسقدر ملک اسنے تباہ کیے سب غیر ساحرون کے تھے اور جن جن پر قبضہ کیا اور جنھون نے اطاعت کی یہ بھی غیر ساحر تھے بھلا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ کرے یہ قدرت و اقبال صاحبقران کا ہے کہ وہ غیر ساحر ہو کر ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ وہ مالک باطل السحر ہین صاحب اسم اعظم ہین اُن پر سحر کام نہین کرتا ہے دوسرے وہ صاحب اقبال ہین بس جدھر وہ تشریف لے جاتے ہین وہ ملک فتح ہو جاتا ہے یہ اقبال و جراءت و طاقت خداوند کریم نے انھین کو عطا فرمائی ہے اور یہ جراءت انھین پر ختم ہے اور کوئی ایسی جراءت نہین کر سکتا ہے خیال کرلو کہ جس بادشاہون نے اطاعت اُس کافر کی نہ کی کہ غیر ساحر تھے اپنی جان دی قریب سوسوا سو ملک کے اُسنے تباہ کیے جنھون نے یہ خیال کیا کہ اُسکے ہمراہ ساحر ہین اور سحر سے مقابلہ کرتے ہین اُنھون نے یہ خیال کرکے اطاعت کرلی وہ بچ گیے اور اُسکے ظلم و بدعت سے محفوظ رہے اُن پر کوئی اعتراض نہ کرے گا کہ تم نے کیون اطاعت کی اگر اعتراض ہوگا بھی تو وہ یہی جواب دینگے جنھون نے اطاعت سے انکار کیا اور وہ غیر ساحر تھے اُسنے کیا اُنکا حال کیا کہ ملک تک کا نشان نہ باقی رکھا بس ہم نے یہ خیال کرکے کہ ہم غیر ساحر ہین اور وہ ساحر ہے اطاعت کرلی اُنکا عذر معقول ہوگا اور لائق قبول ہے اگر مین اطاعت کرلونگا تو جب یہ امر اعتراض ہوگا کہ اُن لوگون نے تو بہ سبب غیر ساحر ہونے کے اطاعت کی تم تو ساحر تھے تم نے کیون اطاعت کرلی کیون نہ مقابلہ کیا تو کیا جواب دونگا سواے خاموشی اور شرمندگی کے کہ یہ امر بھی زبانی تاجرون کے معلوم ہوا ہے کہ جب ارژنگ

چتر ناگ لشکر کشی کرکے اُسکے شہر آفتاب نما پر گئے تھے وہ خود مقابلہ کو نہ آیا تھا صرف اُسنے ایک بادشاہ کہ جسکو اُسنے اپنا پیغمبر مقرر کیا ہی خونخوار شاہ نام ہی مع بیس لاکھ سپاہ کے بھیجدیا تھا سُنا گیا ہی کہ جب مقابلہ ہوتا تھا ایک ابر لشکر پر آکر محیط ہوتا تھا خونخوار شاہ کے اور لشکر ازرنگ کے پہلوان سے اور لشکر برجبیس کے پہلوان سے مقابلہ ہوتا تھا اُسوقت تک تو کچھ نہ ہوتا تھا جب تک برجبیس کا پہلوان غالب رہتا تھا اُدھر ازرنگ یا چتر ناگ کے طرف کے پہلوان کو غلبہ ہوا اُس ابر سے آفتاب ظاہر ہوا اُسی حریف کو جلا دیا یا گرمی کہ گرا دو پر کالہ کر دئیے اس آفتاب کے ظاہر ہونے سے ایسی گرمی پیدا ہوتی تھی کہ تمام لشکر ازرنگ و چتر ناگ قریب ہلاکت پہونچ جاتا تھا اور ان دونون کے بھی ہمراہ ساحر تھے مگر کچھ نہ کرسکے بہت سے ساحر مارے گئے چنانچہ اُسی مقابلہ مین اژدر جادو جوکہ بہت بڑا ساحر تھا اور جاہ اژدریہ کا مالک تھا اور استاد تھا اسلم بن نورج کا بھی مارا گیا بس ازرنگ و چتر ناگ نے عاجز ہو کر اطاعت کی اور وہی اُسکو بہکا کر اور آمادہ کرکے برائے مقابلہ صاحبقران لائے ہین ورنہ وہ اِدھر کبھی نہ آتا گویہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر بھی اُس سے سر بر نہ ہوئے اور وہ غالب آیا تو بہت زبردست ساحر ہی اور اپنا پورے طور سے بندوبست کرچکا ہی ہر ایک ساحر کا بھی اُس پر غالب آنا محال ہی صرف اس قدر خیال ہی کہ یہان کے ساحرون مین اور دوسرے مقام کے ساحرون مین فرق ہی یہان کا وہ سحر ہی کہ ہر ایک نہین جانتا ہی اور دوسرے مقام کے ساحر اس سحر سے آگاہ نہین ہین اس خیال سے میرا قصد مقابلہ ہوتا ہی اب آپ لوگ اپنی اپنی راے ظاہر فرمائیے جب منظوم جادو یہ کہہ چکا اُسوقت ہر ایک نے جواب دیا کہ اے بادشاہ چاہے ہماری جان جائے چاہے رہے ہم تو کافر کی اب اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ ساحر ہین تو ہم بھی ساحر ہین بس ضرور مقابلہ کرینگے ہم سے تو یہ نہ ہوگا کہ ہم دین اسلام ترک کرین کس مدت کے بعد تو ضلالت سے نکلے ہین پھر ضلالت مین مبتلا ہون بقول آپ کے یہ سب کارخانہ سحر کے ہین سواے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی آفتاب و ماہتاب سب اُسکے پیدا کیے ہوئے ہین وہی سب کا خالق ہی بس خدا کو کس طور سے چھوڑ دین اور اُسکے پیدا کی ہوئی چیز کو اپنا خدا جانین ہم تو راہ خدا مین جہاد کرینگے اور اپنی جانین نثار کرینگے اب تو ہم کبھی راہ اسلام سے برگشتہ نہ ہونگے خلاصہ یہ ہی کہ اگر آپ بھی ہم سے یہ ارشاد کرین کہ مین اطاعت کرتا ہون تم اطاعت کرلو تو ہم آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہوجائین دوسرے کی کیا اصل ہی جب یہ سب نے جواب دیا منظوم شاہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ لوگ اطمینان رکھیے اُسکو لشکر لے کر یہان آنے دیجیے دیکھیے گا کہ کیسا مقابلہ ہوتا ہی کہ اُس کافر کو بھی معلوم ہوگا کہ سمندر کے ساحر کیسے ہین اور یہان کا سحر بہت عمدہ ہی اُس سے ابھی تک کسی ساحر سے مقابلہ نہین ہوا ہی دیکھ لینا کہ صاحبقران سے تو کچھ بھی مقابلہ مین ہم لوگون نے کوشش نہین کی اس خیال سے کہ غیر ساحر ہین دوسرے صاحب اسم اعظم ہین یہان اس سے مقابلہ مین کوشش کرینگے اور اس مقابلہ کا لطف ہوگا اُس معرکہ کے زیادہ دن نہ بڑھین تو اپنا نام منظوم جادو نہ رکھون ذرا وہ کافر جا سرا دھر لشکر لے کر آئے سمندر بھر کو مثل اور ملکون کے نہ خیال کرے وہ لوگ غیر ساحر تھے ڈر گئے یا ہم لوگون کو مثل ساحران ازرنگ و چتر ناگ کے نہ تصور

کرے کہ جیسے اُنکو قتل کر لیا اور اُنھون نے عاجز ہو کر اطاعت کر لی یہ لوگ بھی عاجز ہو کر اطاعت کر لینگے ہم اُنہین کے مثل ہین یا جان دینگے یا سب لینگے بقول شاعر یا ساتھ تیرے سوئینگے یا گور مین جا کر مدفون تو لیگا جو ترا گھر نہ لیگا یہ جو منظوم نے کہا سب خوش ہو گئے منظوم نے اُس دن سے فوج کی نگہداشت شروع کی فوج کو آراستہ کرنے لگا سب سردار وغیرہ رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر جا کے منظوم جادو نے ہرکارے مقرر کیے کہ جب لشکر برجلیس قریب سمندریہ آکر پہونچے تو ہم کو خبر کرنا ہرکارے برائے خبر ہر وقت بیرون شہر مقیم رہتے ہین کہ منظوم جادو کو خبر پہونچی کہ شہر اقبالیہ و امثالیہ کے حاکمون نے تو بشرط اطاعت کی مگر حرادیہ و جیبر شہر کے بادشاہون نے بخوشی اطاعت کی اور اس کافر کو سجدہ بھی کیا اب اُسنے یعنی برجلیس نے ادھر کا قصد کیا ہے اور کئی منزلین طے بھی کر چکا ہے منظوم نے کہا کہ آتے دو یہان سے بچ کر جاتا کہان ہے راوی کہتا ہے کہ یہان شہر سمندریہ مین دربار آراستہ ہے منظوم تخت حکومت پر متمکن ہے مگر اہل سمندریہ و منظوم با ایمان ہین سب سردار حاضر ہین کہ اُدھر برجلیس مع اسّی لاکھ سپاہ کے قریب سمندریہ آکر پہونچا یہان جو آیا تو دیکھا کہ لاکھون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین جا بجا استخوان کے انبار ہین زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہے راوی کہتا ہے کہ یہ وہی صحرا ہے کہ جہان صاحبقران کے لشکر سے اور سمندر شاہ کی سپاہ سے سیکڑون معرکہ اور مقابلہ ہوئے اور جنگ مغلوبہ ہوئی تھی اسقدر کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے کہ لاکھون دفن کر دیے گئے یعنی ایک غار مین ڈال دیے گئے اُس پر بھی وہ صحرا لاشون سے پٹا ہوا تھا اور وہ لاشے طعمہ زاغ و زغن ہو رہے تھے اور سڑ گئے تھے تمام صحرا انکی بدبو سے متعفن ہو رہا تھا زمین بہ کثرت خون سے لال تھی یہ اثر تھا کہ اگر گھاس بھی روئیدہ ہوتی ہے تو سرخ رنگ کی خون کے دریا بہہ گئے تھے یہ حالت جو لشکر برجلیس نے دیکھی سب سردار جمع ہو کر قریب تخت آئے اور افرنیق شاہ و خونخوار شاہ سے عرض کیا کہ نائب خداوند سے عرض کرو کہ اس صحرا مین تو فروکش ہونے کا مقام نہین ہے تمام صحرا لاشون سے بھرا ہوا ہے زمین پر اسقدر خون بہا ہے کہ زمین لال ہو رہی ہے دوسرے مردے جو سڑے ہین تو بدبو بہت ہے اور آگے شہر سمندریہ ہے کیا حکم ہوتا ہے نائب خداوند یہان بہت بڑا رن پڑا ہے جو ابھی تک یہ حالت ہے افرنیق شاہ نے عرض کیا کہ سردار یہ کہتے ہین کیا حکم ہوتا ہے کہ آواز آئی کہ ان سردارون سے کہو کہ لشکر کو اس صحرا سے الگ اتارے کیونکہ جب یہ حالت ہے تو اہل لشکر کے بیمار ہو جانے کا خوف ہے اور جالون و نبردارون سے حکم کیا جائے کہ زمین کو کھود کر ان سب لاشون کو خاک مین دبا دین میدان کو اس آلائش سے صاف و پاک کر دین افرنیق شاہ نے یہی حکم سردارون کو سنا دیا انھون نے ایسا ہی کیا کہ لشکر کو اُس مقام پر اترنے کا حکم دیا اور وہان لشکرگاہ قرار دے کہ جہان پر لشکر اسلام فروکش تھا برجلیس نے یہی حکم دیا تھا کہ ہم اس مقام پر دو ہفتہ قیام کرینگے اور یہان سے سب حال بدیع الملک کا دریافت کرینگے کیونکہ راہ مین تو یہ سنا گیا تھا کہ بدیع الملک سمندریہ پر سمندر شاہ سے لڑ رہا ہے بڑے معرکے ہو رہے ہین یہان آکر اسکو نہ پایا نہ معلوم اب کدھر کو گیا بس یہ معلوم ہوا کہ وہ اور لشکر بھی بہت کٹ گیا ہے مگر وہ بھی آسودہ ہوئے اور اہل سمندریہ بھی میری اطاعت کر لین تو پھر یہان سے طرف بدیع الملک کے کوچ ہوگا اہل سمندریہ ساحر ہین انکا بھی ہمراہ لینا ضرور ہے اور یقین ہے کہ یہ لوگ بھی اطاعت کر لینگے کیونکہ جب یہ سنینگے کہ بدیع الملک سے مقابلہ کو نائب خداوند جاتا ہے تو ضرور شریک ہونگے کیونکہ مجھکو علم خداے کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ بدیع الملک نے

ان لوگون پر بہت ظلم و بدعت کی بڑے بڑے نامی و نامور اس ملک کے سردار قتل کیے ہین یہ لوگ بدیع الملک کے ہاتھ سے پریشان ہوئے ہین یہ جو ہر جلیس نے کہا تھا سب بہت خوش ہوئے تھے کیونکہ اہل لشکر روز کے سفر سے پریشان ہو گئے تھے اب طاقت سفر نہ باقی تھی یہی ہر ایک کو خیال تھا کہ کسی مقام پر مقابلہ ہو تاکہ تین چار روز اُس مقام پر لشکر کو قیام کرے اہل لشکر یہ سنکے کہ یہان دو ہفتہ قیام ہوگا بہت خوش ہوئے لشکر جا بجا منزل پر پڑے گرد ہین اترا بازار ہین آراستہ ہو گئین نشان لشکر بلند ہو گئے گنجیات کے جھنڈے برپا کیے نئے لشکر اطمینان کے ساتھ اترا ہر جلیس کی بارگاہ آراستہ ہوئی سب سردار لباس سفر تبدیل کر کے دوسرا لباس پہن کر داخل دربار ہوئے اُدھر تبر دارون نے تھوڑے عرصہ مین اس سب میدان کو لاشون سے صاف کر دیا زمین کے اندر لاشون کو اور استخوان کو توپ دیا وہ بدبو وغیرہ کم ہو گئی سواے اس امر کے کہ زمین تو خون سے لالہ رنگ تھی اور کوئی علامت اُنکی باقی نہ رہی جب یہ سب بندوبست ہو چکا اور سردار حاضر دربار ہوگئے جب سب دربار آراستہ ہو چکا ہر جلیس نے جناب قدرت کے اندر سے حکم دیا افریق شاہ کو کہ پیک قدرت کو حکم دیا جائے کہ وہ شہر سمندریہ کی خبر لائے کہ آیا حاکم شہر سمندر شاہ ہی یا کوئی اور ہی اور کس خیال مین ہی اور کیا فکر کر رہا ہی اُسکو ہمارے آنے کی خبر بھی ہی یا نہین ہی اور یہ کس سے معرکہ پڑا تھا اور کب پڑا تھا اور بدیع الملک کدھر کو لشکر لے کر گیا ہی اگر سمندر شاہ حاکم نہین ہی تو سمندر شاہ کیا ہوا گو ما بدولت بعلم خدائی سب حال سے آگاہ ہین مگر کار دنیا زینت طریقہ ہوتا ہی بس جو اہل دنیا کا طریقہ ہی اُسی طریقہ پر ہم کو بھی کاربند ہونا ضرور ہی اور تم لوگون کو بھی اس حال سے آگاہ کرنا لازم ہی یہ خبر آ لے تو ہی پھر اسکا بندوبست کیا جائے حاکم سمندریہ کو براے اطاعت طلب کیا جائے اسی غرض سے مین نے یہان دو ہفتہ قیام کرنے کا حکم دیا ہی بس افریق شاہ نے پیک قدرت کو حکم خداوند سے آگاہ کیا وہ اسی وقت بیرون بارگاہ آیا اور چند ہرکارے براے خبر طرف شہر سمندریہ کے روانہ کیے وہ ہرکارے یہ حکم پا کر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے راوی ہر جلیس کو بیرون سمندریہ مع لشکر کے صحرا مین فروکش رکھتا ہی اور ہرکارون کو اُسکے حکم براے خبر طرف سمندریہ کے روان رکھتا ہی کہ اسکا حال آیندہ انشاء اللہ تعالے تحریر ہوگا جلد چہارم مین اگر اجازت ملی ورنہ دفتر نیرنگ قاف مین اب منظوم جادو کی داستان کچھ لکھکر اس قصہ کو ختم کرتا ہون اور دوسرے قصہ کی طرف عنان اشہب کلک کو موڑتا ہون یہ تو تحریر کر چکا ہون کہ منظوم جادو کو اطاعت ہر جلیس سے انکار ہی یہان دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہین کہ ہرکارون نے حاضر ہو کر مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لا کر دعا و ثناے شاہی ادا کی اور عرض کیا کہ ہم حسب الحکم ہرکارے کے براے خبر بیرون شہر مقیم تھے آج صبح کو جو ہم براے گشت نکلے تو ہم نے ایک لشکر کثیر اُس مقام پر فروکش پایا کہ جہان پر لشکر اسلام اترا ہوا تھا جب کہ سمندر شاہ سے مقابلہ تھا نشان لشکر سیاہ تھے اور سرخ زرد و سفید رنگ اُن پر آفتاب بنے ہوئے تھے اور ایک دیو کی صورت اُس آفتاب کے برابر بنی ہوئی تھی لشکر بھی منزل کے حلقہ مین اترا ہوا ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر زرجیس ہی جو کہ آفتاب پرست ہی اور نائب خداوند ہی براے مقابلہ بدیع الملک جاتا ہی شہر

آفتاب نماو اقلیم خورشیدیہ سے ادھر کو آیا ہی گئی سو ملئے اہل اسلام جو راہ مین ملے اُن سب مین دین آفتاب پرستی کو رائج کیا جس نے اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو غارت کر دیا چنانچہ جب سے اس سرحد مین یہ لشکر داخل ہوا ہی سوائے شہر یقینیہ کے لوگون کے اور سب نے اطاعت کی انھون نے جو اطاعت سے انکار کیا اُس ملک کو عذاب نازل کر کے غارت کر دیا کہ اُسکا نشان تک نہ باقی رہا اب یہ لشکر بحکم خداوند سمندریہ پر آیا ہی کہ یہان کے حاکم سے اطاعت لے کر اور اپنا مطیع کر کے یہان بھی دین آفتاب پرستی کا رواج دے کر خداوند طرف بار مولع الملک کے کوچ فرمائینگے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ اسّی لاکھ سپاہ ہی بس ہم لوگ یہ حال دریافت کر کے وہان سے بھاگے کہ آپ کو اس حال سے خبر کرین کیونکہ آپ نے ہم کو اسی خبر کے دریافت کے لیے مقرر فرمایا تھا باقی خیر بخت ہی یہ سُنکے منظوم جادو نے ہرکارون کو تو خلعت دے کر رخصت کیا اور برہم ہو کر کہا کہ برجیس کے دل مین یہ حسرت رہجائے گی کہ مین اہل سمندریہ سے اطاعت اپنی کرا آؤن اور یہان آفتاب پرستی کو رواج دون یہ حسرت و آرزو اُسکی پوری نہ ہو گی اسی مقام پر اُسکے خدائی کا خاتمہ ہی کیونکہ اب ساحرون سے اُس سے مقابلہ ہی ہمارے لشکر مین تیاری شروع ہو اُس وقت تک مین بیرون شہر لشکر لے کر نہ جاؤن گا جب تک برجیس کے پاس سے کوئی نامہ میرے پاس طلب اطاعت مین نہ آئے گا جب نامہ آئے گا مین جواب روانہ کر کے اُسی نامہ بر کے عقب مین مع لشکر کے روانہ ہونگا اور مقابل لشکر برجیس اُتر کر مقابلہ اُس سے کرونگا ابھی لشکر لے کر مین نہ جاؤنگا اپنی طرف سے پیش قدمی اور سبقت نہ کرونگا شاید وہ مقابلہ نہ کرے اور یہی حال سُنکے یہان سے چلا جائے کہ یہ لوگ ساحر ہین اور میرے لشکر کے مقابلہ مین نے جانے سے اُسکو خیال آئے اور مقابلہ کی نوبت نہ پہونچے ہم پیروی اہل اسلام کی کرتے ہین اور خدا پرست و مطیع اسلام ہین ہم کو سبقت لازم نہین ہی جب تک کہ حریف کیطرف سے کسی قسم کی تحریک نہ ہو سب اہل دربار نے عرض کیا آپ کی راے بہت ٹھیک ہے منظوم جادو نے حکم دیا کہ یہ امر ضرور کیا جائے کہ لشکر ساحران و غیر ساحران ہر وقت طیار رہے اور سب آمادہ سفر و مستعد کوچ رہین نہ معلوم مین کسوقت کوچ کا حکم دون اور یہ بتاؤ کہ اب میرے پاس کسقدر لشکر ساحرون کا ہی اور کس قدر غیر ساحرون کا لشکر ہی سردارون نے عرض کیا کہ حضور لشکر ساحران اسوقت سرکار کے حضور مین قریب تین لاکھ پچاس ہزار کے ہی اور لشکر غیر ساحران بھی قریب ایک لاکھ پچھتر ہزار کے ہوگا حضور کل لشکر ساحران و غیر ساحران پانچ لاکھ پچیس ہزار ہی آپ شوق سے برائے مقابلہ لشکر کشی فرمایئے گو اُسکے ہمراہ اسّی لاکھ سپاہ ہی مگر ہم کو کچھ خوف نہین ہی ہمیشہ خداوند کریم تھوڑے سے لوگون کو بہت سے پر فتح دیتا ہی وہ ہمیشہ اپنے بندون کا شریک ہوتا ہی اور مدد کرتا ہی اور فتح دیتا ہی منظوم جادو نے یہ سُنکے سب سردارون سے کہا کہ اُسوقت تک مین لشکر لے کر برائے مقابلہ نہ جاؤنگا جب تک نامہ نہ آئے گا اور جواب نہ روانہ کر لونگا سبقت خدا پرستون کو زیبا نہین ہی اُس سے کچھ صورت فساد نہ نکلے یہ کہکر منظوم جادو نے دربار برخاست کیا حکم دے دیا کہ کل لشکر ہمیشہ اور ہر وقت طیار رہے اِدھر اُس جانب سے نامہ آیا اُدھر مین لشکر کشی کی اور شہر سے جا کر اُس سے مقابلہ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ منظوم جادو انتظار مین شہر سمندریہ مین

مقیم ہی کہ برجلیس کے پاس سے نامہ آے تو مقابلہ کا بندوبست کیا جائے منظوم جادو انتظار نامہ مین اپنے شہر مین ہی مگر بندوبست لشکر مین مصروف ہی اور بیرون شہر برجلیس آفتاب پرست مع اسّی لاکھ سپاہ کے فروکش ہی اور ہرکارے براے دریافت حال روانہ کیے ہین اُن کے انتظار مین ہی کہ ہرکارے خبر لے کر آجائین تو نامہ روانہ کرون اور جو حاکم سمندریہ ہوا اسکو براے حفاظت طلب کرون یہ اس فکر مین ہی اب برجلیس کو تو اس فکر مین راوی چھوڑتا ہی اور منظوم جادو کو نامہ کے انتظار مین اس امر کا بھی ناظرین کو خیال رہے کہ منظوم جادو نے ایک عرضی کل حال کی تحریر کر کے ایک ساحر کے ہاتھ خدمت صاحبقران مین روانہ کی ہی اور تحریر کر دیا ہی کہ برجلیس نے اس طور سے شہر آفتاب نما سے خروج کیا مع ارزنگ و چہرنگ اور فلان فلان ملک سحر سے غارت کیے کیونکہ اُن ملکون کے حاکمون نے اطاعت نہ کی تھی اور فلان فلان ملک اُسکے ظلم سے بدین سبب محفوظ رہے کہ اُن ملکون کے حاکمون نے اطاعت کی چنانچہ برجلیس مع لشکر کے یہان بھی آیا صنوبریہ و صحرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ کے حاکمون نے اطاعت کی اور رحرادیہ اور تیر تیبہ کے حاکمون نے اُسکا دین بہ خوشی قبول کیا شہر لقینیہ کے حاکمون نے جو کہ لقین شہزادی کی طرف سے تھا اطاعت نہ کی شہر لقینیہ برباد ہوا اب وہ کافر خاسر میرے ملک پر آیا ہی مین اُو اطاعت نہ کرونگا بلکہ مقابلہ کرونگا لہذا اطلاعاً تحریر کیا عرضی منظوم نے روانہ کی عرضی کے جواب کا بھی انتظار ہی اُدھر برجلیس نے ہرکارے روانہ کیے ہین اُسکو ہرکارون کا انتظار ہی مگر ایک امر اور ملحوظ خاطر ناظرین والا تمکین رہے کہ جب برجلیس نے اقلیم خورشید سیر و شہر آفتاب نما سے کوچ کیا تھا تو بہت سے نامہ اطراف و جوانب مین اس مضمون کے روانہ کیے تھے کہ مین فرزند خداوند آفتاب ہون بحکم خداوند مین نے خروج کیا ہی لہذا یہ خداے برحق اور مطلق ہی جو خداوند آفتاب کے دین کو قبول کریگا وہ میرے ہاتھ سے امان پائیگا ورنہ مین سب پر قہر و غضب خداوندی نازل کرونگا اور دیکھ لو کہ میرے ساتھ فرزندان سابق خدا یعنی لقا و زہرہ و ثانی موجود ہین اور میری نیابت اور خداوند کی خدائی کو قبول کر چکے ہین بس تم سب کو لازم ہی کہ جب تمھارے خدا زادون نے میری اطاعت کی تو تم بھی اطاعت کرو آیندہ تم کو اپنے اپنے فعل کا اختیار ہی اگر خلاف تحریر کروگے تو سزا پاؤگے یہ نامے اُس نے شتر سوارون کے ذریعہ سے اُن ملکون کی طرف روانہ کیے کہ جو ملک اُسوقت تک زہرہ پرست تھے اور ارزنگ پرست و لقا پرست و چہرنگ پرست اور ارزنگ و چہرنگ نے جن ملکون کو مقابلہ کر کے اپنا مطیع و تابعدار کیا تھا اور سب کافر ارزنگ و چہرنگ کو اپنا خدا جانتے تھے جن ملکون کو ارزنگ نے اپنے قبضہ مین کیا تھا اُسکے باشندے ارزنگ کو خدا کہتے ہین اور جن ملکون کو چہرنگ نے فتح کیا ہی اُنکے باشندے چہرنگ کو خدا کہتے ہین اور بہت سے ملک ایسے ہین کہ جنکے باشندے لقا پرست ہین اور بہت سے ملک ایسے ہین کہ جنکے باشندے زہرہ پرست ہین اُن سب ملکون کی طرف برجلیس نے حکم نامے روانہ کیے تھے اور ارزنگ و چہرنگ نے بھی انھین نامون کے ساتھ ایک ایک خط اپنی طرف سے تحریر کر دیا تھا کہ آگاہ ہو کہ ہم نے برجلیس آفتاب پرست نائب و فرزند خداوند آفتاب کی اطاعت کی کیونکہ خداوند آفتاب خداے برحق ہین اور جو عجائبات و نیرنجات خداوند آفتاب کی قدرت اور خدائی کے دیکھے

آج تک ہم نے کسی خدا کی خدائی نہین سنی ہے ہم کو ثابت ہوگیا کہ ہم نے غلط دعوی کیا تھا کہ ہم
خدا ہین اور ہمارے بزرگون نے غلط دعوے کیا تھا سب خداوند آفتاب کے بندہ تھے اور بندہ
ہین جب کہ ہم نے اطاعت کرلی تو تم لوگ بھی اطاعت کرلو اور کوئی غدر نہ کرو آفتاب پرستی اختیار
کرو اور جو کتاب نامہ کے ساتھ تھا ہمارے پاس پہونچے اُسکے موافق طریقے اور قاعدہ آفتاب پرستی
کے رواج دو تھوڑی تحریر کو بہت جانو اتنی کہتا ہے کہ ہر نامہ کے ساتھ ایک کتاب بھی تھی الغرض
بیان ہو کہ جب یہ نامے اُن ملکون مین پہونچے جو جو ملک کہ ارزنگ و چترنگ کے زیر نگین
ہوتے تھے اُن ملکون کے حاکمون نے جو اپنے مالکون کے نامے برجیس کے نامہ کے ساتھ پڑھے
اور مضمون سے آگاہ ہوئے اُسی دن سے ہر ایک نے آفتاب پرستی کو اپنے اپنے ملک مین
رواج دے دیا تھا اور سب آفتاب پرست ہوگئے اور جن جن ملکون کے حاکم لقا پرست و زرد پرست
تھے جب اُنکے پاس برجیس کے نامہ پہونچے اور وہ مضمون نامون سے آگاہ ہوئے اور اُنکو زبانی
نامہ بردن و نیز تحریر سے برجیس و ارزنگ و چترنگ کے ثابت ہوا کہ ہمارے خدا کے غیر سے اور
ہمارے خداوند کے فرزند اُسکے مطیع ہوئے ہین بس ان سب نے بھی آفتاب پرستی اختیار کرلی چنانچہ
سب پرستش کے ملکون مین آفتاب پرستی کو رواج ہوگیا جو جو ملک کے حاکم لقا پرست و زرد پرست
یا ارزنگ پرست و چترنگ پرست تھے سب آفتاب پرست ہوگئے رہ گئے اور رعایا اُن
کے تابع ہوتے تھے اُنکے ماننے والے آفتاب پرست ہوئے اُنھون نے طرف برجیس کے رغبت کی صرف
اس خیال سے کہ جب مین خدا پرستون کو غارت کرلونگا کہ جنھون نے تمام اوہون کو برباد کیا اور سب
خدائیون کو تباہ کیا پھر سب کو عبرت ہوگی اور خود ہر ایک مذہب کے لوگ میری اطاعت کرینگے اور
میرے دین کو قبول کرینگے بدین سبب برجیس اور طرف متوجہ نہ ہوا صرف لقا پرستون و
زرد پرستون کو اپنا مطیع کیا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کرکے چلا تھا اب اُسکے سرکار مین بہت
سے ممالک سے خراج آتا ہے کرور ہا روپیہ کی آمد ہوگئی ہے آمدم بر سر مطلب برجیس بیرون
سمندر بہ مع لشکر کے فروکش ہے ہر کارون کے انتظار مین اور منظوم جادو سمندر بیر مین
بندو بست سپاہ مین مصروف ہے اور برجیس کے نامہ کا انتظار ہے اور ہر ایک ملک سے جو کہ
برجیس نے اہل اسلام کے اپنے قبضہ مین سے ہین شتر سوار اُن حاکمون کے نامے لیکر طرف
طلسم کے خدمت صاحبقران مین روانہ ہوچکے ہین یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو ملک برجیس
کے متعلق ہوئے ہین اُن سب کے حاکم رستم خان بن نخاب کی تحریر کے موافق براے کمک
صاحبقران نہ طاق کو مع لشکر کے روانہ ہوئے تھے اپنی اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے
جب انھین نائبون نے برجیس کی اطاعت کی ہے اُن سب حاکمون کا مع لشکر کے نہ طاق پر پہونچنا
آیندہ تحریر ہوگا اب مین داستان برجیس کو اس مقام پر ترک کرتا ہون اگر اہل مطبع کی طرف
سے اجازت ملی تو جلد چہارم مین تحریر ہوگی ورنہ دفتر نیرنگ ثابت مین جو کہ اس دفتر کے بعد ہوگا کیا
کرون ناچار ہوگیا ہون ورنہ مین ان داستانون کو اس اختصار کے ساتھ نہ لکھتا ہر ایک کو
مفصل طور سے تحریر کرتا کوئی مقام ترک نہ ہوتا مگر اہل مطبع کے حکم سے مجبور ہوگیا اور جو
ولولہ دل مین تھا وہ جاتا رہا اور دل کی آرزو دل مین رہ گئی کیا کیا جائے عالم مجبوری ہے اگر ایسا
نہ ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ مین نے کن کن تدبیرون سے ان داستانون کو الگ کیا اور

کیسے کیسے مقام بیان کیے وہ سب حوصلہ رہ گئے یہ خاکسار آپ لوگون سے معافی کا خواستگار ہے معاف فرمایئے گا یہ حقیر ناچار ہے ورنہ آپ لوگون کو لطف حاصل ہوتا اور خدا چاہتا تو آپ لوگ بوستان خیال و ہوش ربا وغیرہ کو فراموش فرماتے اس دفتر کے روبرو مگر حکم بابو صاحب نے ناچار کر دیا یہی حکم ملا کہ اسی جلد مین تمام کرو بس جہان تک ممکن ہوا اختصار کرکے لکھا اور مثل گھانس کے کاٹا ورنہ یہ دفتر لایق دید ہوتا ناظرین خیال فرمائین کہ اس خاکسار نے بموجب حکم بابو صاحب دریاے ناپیدا کنار کو کوزہ مین بند کیا ہے اور اپنے امکان بھر کوئی مقام نہین ترک کیا ہے بندہ شاید کوئی بات رہ گئی ہو تو آپ لوگ معاف فرمائین کیونکہ مین مجبور ہون اور خلعت معافی سے سرفراز کرین یہ خاکسار آپ کی ترقی دولت و اقبال کی خداوندکریم سے دعا کرتا رہے گا اور تہ دل سے آپ لوگون کا ہمیشہ شکرگذار رہے گا زیادہ کیا عرض کرون اب مین داستان بن جلیس کو ترک کرکے حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون اس شیر بیشہ صاحبقرانی کا مع اپنے والد بزرگوار رستم ثانی نامدار و جد عالی تبار ایرج نوجوان بہ وقار و عمو ہی شہریار رفیع و قار کے پردہ قاف سے مع خزانہ طلسمی کے اور بارگاہ طلسمی کے پردۂ دنیا پر آکر صاحبقرانی کرنا اور برابر مقابلہ بدیع الملک طرف نہ طاق کے روانہ ہونا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور یہ داستان بڑے لطف کی ہے جب ناظرین کی نظر کیمیا اثر سے گذرے گی تو ناظرین والا تمکین کو لطف حاصل ہوگا اور میری بیہودہ گوئی کا کچھ لطف ملے گا گو سواے مغز خراشی کے دوسری بات نہین ہے مگر آپ لوگ قدر فرماتے ہین مین بھی جو کچھ ذہن مین آتا ہے بک کر آپ لوگون کے روبرو پیش کرتا ہون یہ آپ لوگون کی مہربانی اور قدردانی ہے کہ اسکو ملاحظہ فرماتے ہین ورنہ مین اس قابل کب تھا کہ میرا لکھا ہوا آپ ایسے قدردان اور صاحبان مرتبہ و عالی فہم ملاحظہ فرمائین اور مجھکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز کرین یہ سب آپ لوگون کی بندہ پروری و ذرہ نوازی ہے اور خداوندکریم کی عنایت ہے کہ مجھ ایسا بے علم اور بے عقل جاہل مطلق لکھے اور آپ لوگ ملاحظہ کرین مین دست بستہ خدمت مین آپ لوگون کے عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی عیب یا نقص ہو اسکو پردۂ دل مین پوشیدہ فرمایئے گا کیونکہ مین بالکل بے عقل و بے علم ہون اور آپ لوگ قدردان ہین اس سبب سے بے خوف ہون کہ آپ لوگ اگر کوئی عیب بھی ملاحظہ فرمائینگے تو اسکو پوشیدہ کر دینگے اور اسکو حجاب دل مین مثل عروس کے جگہ دینگے یہ میری غرض کو لائق قبول نہین ہے مگر آپ لوگون کی ذات سے بڑی امید ہے بموجب مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ✤ اسی مین عنان کمیت قلم کو طرف میدان داستان کے پھیرتا ہون اور حال سہراب ثانی تحریر کرتا ہون سخن بہ تنہ یہان کلہ یہان چھوڑیئے ✤ سمند قلم کی عنان موڑیئے ✤ دیگر سمند قلم کی مین موڑون عنان ✤ لکھون آگے سہراب کی داستان ✤

اب دو کلمۂ داستان جلالت عنوان سہراب ثانی بن رستم ثانی و شیر بیشہ صاحبقرانی

ملاحظہ فرمایئے غزل بجاے ساقی نامہ غزل

تڑپ مردہ آج ہو گیا کیون الہی زار دل
غم خوار دل جگر کا جگر غمگسار دل
کھاتا نہین کچھ اور غم و رنج کے سوا
اہل وفا کبھی نہ کرین اعتبار دل

کس رشک گل نے لوٹ لی ہے بہار دل
ظالم کو عاشقون سے کدورت ہے کسقدر
کیا دل کا رزق ہے یہی پروردگار دل
مردہ ہوا ہے ساتھ ہمارے فراق مین

دونون کا حال ہے تیری فرقت مین ایکسا
اک آن برطرف نہین ہوتا غبار دل
امید کیا وفا کی ہو تلب اسکا نام ہے
پہلو مین بھی نہ پائینگے اپنے قرار دل

یہ مرنا ہو عشق مین نالان ہین حسرتین
ای یار ہی یہی سبب انتشار دل
گیسون کے مینگنے روز یہ جنوائے عشق نے

ارمان رو رہے ہین بیحال زار دل
مرنے کی اسکی سنتے تھے ہر ایک سے خبر
مجھ پر چلے جو بس کہین اختیار دل

سرگوشیان جو کرتی ہی تم سے تمھاری زلف
دیکھا انہین اگر کہین ہم نے قرار دل
بمعیت نویسندہ معنی خوش بیان

چنین کرد نقش سخن را عیان + دیگر بیا بشنو ای ہمدم راستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + چہرہ کشا کنندگان پردۂ قاف معنی و مہر کنندگان عجائبات مضامین و سیاحان دشت مضمون و فتح کنندگان طلسمات بلاغت و مجاہدان میدان فصاحت و شہسواران عرصہ جلالت معنی و تہوران معرکہ مضامین افواج جہالت کو شکست دیکر اس داستان جلالت عنوان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر نوک قلم عنبرین رقم سے یون تحریر و سطیر کرتے ہین اور پائے قلم عجلت رقم سے اس میدان کو یون طے کرتے ہین کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان سحر عنوان اس مقام پر حقیر نے ترک کی تھی کہ سہراب ثانی بن رستم ثانی نے بڑے شدومد سے طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا تھا اور بادشاہ طلسم اژدر جادو کی دختر کے ساتھ عقد کیا اور حاکم قرحلہ گرد دم کی دختر کے ساتھ عقد کیا تھا اور یہ دونون پریان اس شیر سے حاملہ ہوئین ہین کہ جنکے بطن سے فرزند پیدا ہونگے جنکا ذکر دفتر نیرنگ قاف مین ہوگا ہر بھی تحریر کر چکا ہون کہ سب حاکمان دربند و سپاہ و لشکر طلسمی اور ان مقامون کے حاکمون کو ہمراہ لے کر کہ جن سے بروقت جانے طلسم کے ملاقات ہوئی تھی و خزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی و مرکب و سفینہ طلسمی و اثنی ہزار خفتان شب چراغی اور کل سامان طلسمی ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے قلعہ یاقوت نگار مین آکر پہونچے تھے مع اپنے والد رستم ثانی و شہریار عم نامدار و ایرج نوجوان جعفر ثانی تبار سے اپنے نانا اخضر پریزاد و مان مہتاب پری سے ملے تھے سب کو خوشی حاصل ہوئی تھی اور جشن ملوکانہ برپا کیا گیا اس خوشی کے سبب سے جب اس جشن سے فراغت ہوئی تھی تو ایرج و رستم ثانی و شہریار و سہراب ثانی اخضر پریزاد سے پردہ دنیا کی طرف جانے کی اجازت مانگی تھی اخضر نے بڑے اقرار کے بعد اجازت دی تھی اور اسی طور سے مہتاب پری زوجہ رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کو اور اپنے شوہر رستم ثانی کو اجازت دی تھی اشکدان سے محل کشاہی مین ہر ایک پریزاد و پری مغموم تھی اور سہراب ثانی نے تیاری لشکر کا حکم دیا تھا مین تحریر کر چکا ہون کہ تیاری لشکر ہو رہی ہی اور سامان سفر کا بندوبست ہی یہ داستان اسی مقام پر ترک ہوئی تھی اب اسکے بعد سے تحریر کرتا ہون یہ چند سطرین برائے یاددہی ناظرین تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین کو یاد آجائے آمدم بر سر قصہ المختصر کہ جب سہراب ثانی نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ تم بصورت انسان ہوکر اہل دنیا سے مقابلہ کرنا سب نے قبول کیا تھا اور یہ باہم طے ہوگیا ہی کہ رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار منہ پر نقاب ڈال کر ہمراہ رہین گے اور سپہدار ثانی بھی نقاب پوش رہے بس ان چارون بزرگون کے لیے نقابین سرخ رنگ کی تیار کی گئین تھین اسکا سبب یہ تھا کہ باہم یہ صلاح ہوئی ہی کہ اگر پردۂ دنیا پر چلکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور انکو زک دین سہراب ثانی کو صاحبقران قرار دین اور مقابلہ کرین تاکہ بخوبی امتحان ہوجائے اگر غالب آئین تو بابہانے صاحبقرانی پر قبضہ کرین اور کل لشکر کے صاحبقران ہون اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجائین چونکہ بدیع الملک سہراب ثانی سے واقف نہین ہین گو یہ امر ضرور دیکھنے سے ثابت ہوجائے گا کہ یہ جوان اولاد حمزہ صاحبقران سے ہی مگر یہ نہ معلوم ہوگا کہ کس کا فرزند ہی اور کون ہی اور بفضل خداوند کریم سے تمام سامان صاحبقرانی سہراب

کے پاس موجود ہو طلسم کو فتح کرکے اسباب بہ شان و شوکت مہیا کر لیا ہو ہر ایک یہ شان و شوکت دیکھ کر
حیرت کریگا اگر ہم لوگ نقاب پوش ہونگے اور اسی طور سے ہمراہ ہونگے تو ظاہر ہو جائیگا کہ انھین مین
سے کسی کا فرزند ہو اور یہ لوگ ہم سے مقابلہ نہ کر سکے عاجز ہو کر اپنے فرزند کو صاحبقران بنا کر لائے ہین
اس حالت مین اچھی طور سے امتحان نہ ہوگا اور ایک کو دوسرے کا حال نہ معلوم ہوگا یہ امر نہ ہوگا بلکہ
اسی طور سے رہے گا کیونکہ رعایت کرنا پڑے گی اور عالم اخفا مین کوئی رعایت کی ضرورت نہ ہوگی اور
خوب دلون کے حوصلے نکلین گے اور مقابلہ ہونگے اسی سبب سے نقاب پوشی کی صلاح ہوئی تھی
سوائے سہراب ثانی کے ایرج نوجوان وغیرہ نے نقاب پوشی کو اختیار کیا تھا جب یہ سبب
امر طے ہو چکے تھے اُس وقت طیاری فوج کا حکم ملا تھا لشکر دیوزاد و پریزاد مین تیاری ہو رہی تھی
کہ ایک دن یہ سب شاہزادہ ایک مقام پر جمع تھے کہ سہراب ثانی نے رستم ثانی وغیرہ سے کہا
کہ ایک امر میرے ذہن ناقص مین آیا ہو اگر آپ لوگ بھی قبول فرمائیں مجھکو یقین ہو کہ ضرور قبول
فرمائیے گا رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ اے فرزند بیان کرو تاکہ ہم بھی سنین تب سہراب ثانی نے بیان
کیا کہ میری رائے نے غلطی کی جو مین نے لشکر دیوزاد و پریزاد کو تیاری کا حکم دیا یہ بالکل خلاف
شجاعت کیا کیونکہ اُن لوگون سے مقابلہ کا ہم کو قصد ہو کہ جن سے ایک مدت سے جنگ چلی
آتی ہو اور اُنکے ہمراہ سوائے لشکر انسان کے دوسرا لشکر نہین ہو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ انسان
سے دیوزاد یا پریزاد مقابلہ کرین گو بصورت انسان ہو کر مقابلہ کرینگے مگر جب یہ امر سب پر ظاہر ہوگا
کہ یہ صاحبقران پردۂ قاف سے لشکر دیو و پریزاد لیکر آیا تھا اور اس لشکر نے انسان سے مقابلہ
کیا اور فتح پائی ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ انسان کیونکر دیو و پریزاد سے لڑ سکین اسی سبب سے
شکست ہوئی ہر ایک کو اس وقت ہماری شجاعت اور جوانمردی مین شک ہوگا اور ہر ایک
انگشت نما کرے گا تو وہ کام کیون کیا جائے کہ جو دشمنون کو موقع کلام کا ملے دوسرے جد عالی
تبار نے اکثر بیان فرمایا ہو کہ صاحبقران اول کے تابع فرمان تمام دیوان کوہ قاف تھے اور ہر مرتبہ
یہی خواہش کرتے تھے کہ آپ ہم کو حکم فرمائیں تو ہم ابھی سب کافرون کو تباہ کر دین اور پناہ نہ دین
مگر آنحضرت نے قبول نہ فرمایا اور یہی فرمایا کہ مین کیونکر تم کو حکم دون کہ تم ان لوگون سے مقابلہ
کرو کیونکہ یہ انسان ہین تم دیوزاد ہو مین ہی اُنکو شکست دونگا مگر تی شجاعت و جرأت و جوانمردی
و صاحبقرانی کے خلاف ہو بلکہ کئی مرتبہ ملکہ قریشیہ سلطان دختر صاحبقران و ملکہ عالیہ آسمان
پری لشکر گران دیو و پریزاد کا لیکر پردۂ دنیا پر تشریف لے گئین مگر صاحبقران نے انکی امداد
کو قبول نہ فرمایا اور مع لشکر کے واپس فرمایا جب کہ میرے جد امجد نے دیو و پریزاد کی کمک کو بمقابلہ
کفار گوارا نہ کیا تو مجھکو کب زیبا ہو کہ مین دیو و پریزاد کا لشکر ہمراہ لیکر پردۂ دنیا پر جاؤن اور خدا
پرستون کو انکے ہاتھ سے قتل کراؤن میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ لشکر کی کچھ ضرورت نہین ہو
صرف کل اسباب طلسمی اور بارگاہ و خزانہ طلسمی اور اُن لوگون کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف
بپردۂ دنیا پر لے چلیے کہ جن لوگون نے بفضل خدا اس طلسم کو فتح کرکے رہا کیا ہو اور قوم انسان
سے ہین کیونکہ ہم اور وہ لوگ کہ جن سے مقابلہ کا قصد ہو ایک ہی نسل سے ہین اور ایک خاندان سے
ہین باہم سمجھ لین گے کیونکہ ایک ہی باغ کے مثال ہین اور ایک ہی گلشن شجاعت کے گل
تازہ اور ایک ہی نخل جرأت کے ثمر اور ایک ہی صدف نجابت کے گوہر بے بہا و یکتا

ہین کوئی مقام اعتراض کسی کو نہ ہوگا اور لشکر دیوزادوں کے ہمراہ ہونے سے سب کو مقام اعتراض ہوگا اور شجاعت
مین فرق واقع ہوگا اگر خداوند کریم کو تمہارے شان و شوکت و ترقی اقبال و دولت فرمانا ہے تو وہ مسبب الاسباب
کوئی ایسی صورت پردۂ دنیا پر اپنی قدرت سے مہیا کردے گا کہ سب سامان شوکت موجود ہوجائے گا
اور مین کوس صاحبقرانی کو ہر طرف بجواؤنگا اور سب میری اطاعت کرینگے اور تمام عالم پر میرا قبضہ
ہوجائے گا مثل میرے جد امجد حمزہ صاحبقران کے اگر اُسکی مشیت مین یہ امر نہین ہے تو کچھ بھی نہ ہوگا
اگر تمام عالم بھی ممد ہوگئے تو بھی سوا اُسکے حکم کے جو ہم سب کے بارے مین اُسنے بروز ازل
تحریر کردیا ہے کچھ نہ ہوگا لشکر دیو و پریزاد کیا کرے گا سوائے بدنامی کے کچھ فائدہ نہ ہوگا اے والد بزرگوار
جو خط پیشانی ہے وہ پیش آئے گا لشکر دیو و پریزاد کے جانے کی میرے نزدیک کوئی حاجت نہین ہے
خیال فرمایئے کہ اُسکی مشیت مین جاری ہوچکا تھا کہ آپ پردۂ قاف مین تشریف لائین اور مین پیدا
ہوں دیگر نامدار بھی یہان آئین اور ہم لوگ اسیر طلسم ہون آپ کا غلام طلسم فتح کرکے آپ لوگون کو رہا
کرے اور اپنے جد عالی تبار سے ملے خیال فرمایئے کہ کہان پردۂ دنیا اور کہان پردۂ قاف کہ برسونکا
راستہ ہے مگر اُسنے کسی قدر اپنی قدرت سے آسان کیا اور کیا سبب پیدا کیا مقام غور ہے کہ جد عالی تبار ہمراہ
صاحبقران ثانی کے طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیے جاتے تھے مگر اُسکی مشیت مین یہ نہ تھا ابھی ہمارے
جد عالی تبار کو کفار کشی مین مصروف رہنا تھا اور نہ ہم کو انکی زیارت سے مشرف ہونا تھا اور جد بزرگوار
کے مقدر مین تکلیف بدی تھی اُسکا یہ سبب پیدا کیا کہ ساحرون نے اُس صحرا مین آگ لگادی کہ جہان
صاحبقران فروکش ہوئے تھے اور اُس آتش سوزان سے ساحرہ جد بزرگوار کو اُٹھا لائی اور پردۂ قاف
مین لاکر طلسم مین مقید ہوگئے خداوند کریم کو منظور ہوا کہ اب یہ رہا ہون اور جو ملک کہ پردۂ قاف مین ہین اور
اُنکے باشندے کافر ہین وہ سب اسلام آباد ہون اور زیر دستان قاف شکست ہون اور مسلمان ہون اور
اُسکا سبب یہ پیدا کیا گیا کہ یہ امر انکو ناگوار ہوا کہ کیون صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران
کیا آپ اس رنج و صدمہ کی برداشت نہ لاکر اور حکم صاحبقران سے مجبور ہوکر فقیر ہوگئے سب دولت
و حشمت کو ترک کیا لشکر کو خدا کے بھروسے پر چھوڑ کر یکہ و تنہا لباس فقیری سے آراستہ ہوکر نکلے اُس کی
مشیت مین یہ امر جاری ہوا تھا کہ آپکے ہاتھ سے عالم فقیری مین بھی ایک ملک اسلام آباد ہوا اُسنے
اُس امر کو یون ظاہر کیا کہ اپنی قدرت کاملہ سے آپکو شہر زرین حصار مین پہونچادیا آپنے وہان جاکر عالم
فقیری مین ایک پہلوان زبردست نا ازرنگ پرست کو قتل کیا سب آپکے مرید ہوئے آپنے اپنے لیے گوشہ
عافیت بیرون شہر کو جب آپکو حاکمیت قرار دیا آپ وہان تشریف فرما ہوئے آپنے رفتہ رفتہ اُس شہر کے
بادشاہ شہر اور اہل شہر کو مسلمان کیا سب آپکی غلامی مین کمر کسی اور آپکے حکم سے سرتابی نہ کی یہ امر بھی
وہ بروز ازل تحریر کرچکا تھا کہ آپ پردۂ قاف مین تشریف لائین اور دیوان قاف کو قتل کرین جو کہ کافر
ہین اور آپکا عقد ہمراہ دختر بادشاہ پنجم قاف کے ہوا اور مین پیدا ہون اُسکا طریقہ یہ ہوا کہ دیو بابان سپہ
سالار بادشاہ اپنے مالک سے باغی ہوگیا اور اپنے مالک پر لشکر کشی کی دیو بابان کے مقدر مین کافر ہو
اور قتل ہونا تھا عالم کفر مین وہ باغی ہوگیا اور آقازادی سے دعوے عشق کیا تھے مقابلہ ہوئے جب
بادشاہ پردۂ پنجم قاف پریشان ہوا اُسنے اپنے وزیر سے فرمایا کہ کس طور سے اس بلا سے نجات ہوگی چونکہ
وزیر بادشاہ منجم بے بدل عامل باعمل تھا طریقہ رمل سے دریافت کرکے بادشاہ سے کہا کہ اگر بادشاہ
پردۂ دنیا پر ہین اور وہ خاندان زلزلہ قاف سے ہین جب تک وہ یہان نہ آئینگے اس دیو کے ہاتھ سے

نجات نہ ملے گی اور آپکی دختر کی شادی [illegible] کے ساتھ ہوگی اور ایک فرزند پیدا ہوگا کہ جو بڑا بہادر اور
جوانمرد ہوگا بس اخضر پریزاد نے وزیر سے [illegible] سکونت کا دریافت کرکے آپکو اٹھوا منگوایا اپنے
یہاں تشریف لاکر دیوکو شکست دی اور جب آپ کے [illegible] کا حال ظاہر ہوا بادشاہ نے میری والدکو آپکی
کنیزی میں دیا [illegible] آپ کی اطاعت کی چنانچہ مین پیدا ہوا اسنے مگر
[illegible] آپکو اسیر طلسم کیا [illegible] کشتی کرکے اخضر پریزاد [illegible] پھر اخضر پریزاد نے وزیر سے وہی سوال
[illegible] جب تشریف فرما ہین وہ بھی اسی
[illegible] ہوگا چنانچہ عمر نامدار نے جب
[illegible] تو وہ بھی قسب کو بدون اطلاع کے
[illegible] آراستہ ہوکر نکلے تھے اور اتفاق سے اس شہر زرین حصار پر اس وقت آکر پہونچے
تھے کہ جب زرنگار شاہ برادر زرد مان تاجدار شکر کشی کرکے اپنے بھائی پر آیا تھا اور خورشید تاج گیر
[illegible] زرنگار شاہ کا شریک ہوگیا تھا دونون نے زرد مان تاجدار کو پریشان کیا تھا اور یہی کہتے تھے
[illegible] کہ وہ مرد باخدا انکار کرتا تھا اور قلعہ بند تھا اگر عمر نامدار نہ پہونچتے تو وہ مرد خدا
[illegible] اہل شہر [illegible] وہ ملک پھر کفرستان ہوجاتا مگر خداوند کریم کو تو یہ امر منظور نہ تھا بلکہ
[illegible] مسلمان ہونا تھا دوسرے ایک جوان اولاد صاحبقران سے کہ جس کا نام
[illegible] اُن کافرون کی قید مین تھا اُسکی بھی رہائی کا وقت آگیا تھا خداوند کریم نے عمر بزرگوار
[illegible] پر پہونچا دیا تھا آپ نے اُس عالم فقیری مین اُن دونون کو شکست دیکر اسد ثانی
[illegible] مسلمان کیا زرد مان کو اُنکے شر سے بحکم خدا بچایا اور فقیر ہوکر اُسی تکیہ
[illegible] کہ جہان آپ تشریف فرما ہوئے تھے زرد مان وغیرہ اُسی طریقہ سے آنکی بھی خدمت مین
مصروف تھے [illegible] برباد کرتے تھے بس دیوطیران انکو بھی وہان سے بحکم اخضر پریزاد
اُٹھا لایا کیونکہ [illegible] بزرگوار سے بھی ہاتھ سے بہت سے دیوان قاف کی موت تھی اور جرات و
شجاعت [illegible] یہان مشہور ہوتا [illegible] یہان تشریف لاکر دیو ہامان کو شکست
دی اور اپنا مطیع کیا اُسنے مکر سے اطاعت کی اور [illegible] مین مصروف ہوا کہ کسی تدبیر سے انکو بھی
اسیر طلسم کرون ایک امر [illegible] مشیت ایزدی مین جاری ہوچکا تھا کہ مجکو میرے عم نامدار فنون
سپہ گری کی تعلیم فرمائین بس کیونکہ انکا یہان آنا نہ ہوتا عم نامدار نے مثل اپنے فرزند کے مجکو
پرورش فرمایا اور [illegible] فنون سپہ گری سے آگاہ فرمایا چونکہ مقدر مین عم نامدار کے بھی قید
[illegible] لیجا کر مکاری کرکے اسیر طلسم کیا دیو ہامان سے قضا میرے ہاتھ
[illegible] کشتی کرکے آیا مین نے بفضل خدا و بہ مدد بزرگان دین و باقبال آپ لوگون کے
اُسکو قتل کیا [illegible] کو [illegible] کفر سے بردہ قانت پنجم کو پاک و صاف
کیا اور فاتح بھی طلسم چہل چراغ [illegible] بزرگان دین اسکو فتح کیا اور
آپ لوگون کو رہا کیا اور حیدر عالی وقار کی بشارت سے مشرف ہوا اور بفضل خدا سے سامان
شان و شوکت و حشمت جو کہ میرے لائق تھا طلسم کو فتح کرکے حاصل کیا اور اپنے سب عزیزون
سے آکر ملا [illegible] اس بیان سے [illegible] ان واقعات کی کسی کو بھی خبر تھی اور لوئی بھی آگاہ تھا جو
پردہ غیب سے عالم ظہور مین آئے اسی طرح [illegible] کیا تحریر فرمایا ہی [illegible]

وہ ضرور اپنی قدرت کاملہ سے یہ بھی سامان مہیا کردیگا خیال فرمائیے کہ مقابلہ کن لوگون سے ہی کہ جن سے ہمیشہ سے ایک قسم کی چشمک چلی آتی ہی بس وہ کام کر رہا ہی تاکہ جب مقابلہ ہو اُس وقت کسی قسم کے اُنکی طرف سے اعتراض نہ ہو اور کوئی موقع انکو طعنہ زنی کا نہ ملے خداوند کریم کو اگر منظور ہوگا تو ملاحظہ فرمائیےگا کہ کس قدر جلد سب سامان مہیا ہو جائیگا اور اس طور سے کہ جس کا کوئی سان و گمان بھی نہ ہوگا اور یہین بفضل خداوند کریم و بہ عنایت منّان رحیم و بہ مدد بزرگان دین و باقبال آپ صاحبون کے مثل اپنے جد امجد کے کوس یکتائی کو بجاؤنگا اور نشان صاحبقرانی کو بلند کرونگا آیندہ جو آپ کی مرضی ہین آپ لوگون کے خلاف حکم نہین کر سکتا ہون جو امر میرے ذہن ناقص مین آیا مینے عرض کیا آپ لوگ جہاندیدہ ہین اور میرے بزرگ ہین مین ہر طرح سے خرد ہون یہ جو کچھ عزت و توقیر ہی سب آپ ہی لوگون کا صدقہ ہی اور آپ سب صاحبون کی دعا کی برکت ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت تھی کہ یہ سامان مہیا کر سکتا رب کارساز کی عنایت [illegible] ہی جب اس طور سے سہراب ثانی نے یہ تقریر کی اور اپنے کلام کو ختم کیا امیر ج نامدار و شہریار عالی وقار و رستم عالی تبار نے اُس شیر بیشہ صاحبقران کو گلے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیے اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ای فرزند تم نے بڑی دانائی کی بات بیان کی گو یہ امر ہم سب کو ناگوار تھا کہ لشکر دیو و پریزاد لے کر پردہ دنیا پر جائین اور بدیع الملک نے اس لشکر کے ہمراہی ہمسے مقابلہ کرین مگر بسبب تمھاری خوشی کے ہم نے تم سے نہین کہا بلکہ ہم سب نے اپنے مقام پر تجویز کر لیا تھا کہ جب پردہ دنیا پر ہو پہنچ جائینگے تو تم کو سمجھا کر اس لشکر کو واپس کرا دینگے ای فرزند جو کچھ تم نے اسوقت ہم سے بیان کیا بہت درست اور ٹھیک ہی کوئی حال غیب سے کبھی آگاہ نہین ہو سکتا ہی جو اُسکی مشیت ہوتی ہی وہ ہوتا ہی وہ ہمیشہ اپنے بندون کی بہتری اور اچھائی کی تدبیر فرماتا ہی اُسکی جانب سے کار نیک کی ہم کو ہدایت ہوتی ہی اور جو کار بد ہم سے سرزد ہوتے ہین یہ ہماری نفس امارہ اور وسوسہ شیطانی کی کشش ہی ورنہ کار بد کی ہدایت خدا کی طرف سے نہین ہوتی اسی سبب سے اُسنے ہر ایک کو عقل و فراست عطا فرمائی ہی تاکہ اُسکے ذریعہ سے ہم دریافت کر لین کہ یہ کار بد ہی اور یہ کار نیک ہی اور اُسنے انبیا و اوصیا خلق فرمائے تاکہ وہ ہم سب کو ہر ایک امر سے آگاہ کر دین اور ہم کو ٹھیک راہ کی ہدایت کرین اُسکے علم سے کوئی نہین آگاہ ہو سکتا ہی کہ اُسنے اپنے بندہ کے مقدر مین کیا کیا راحتین اور نیکیان تحریر فرمائی ہین اب تم کو مناسب ہی کہ یہان سے چلنے کا بہت جلد بندوبست کرو اور لشکر کو جمع کر لو کہ وہ سامان [illegible] اور اخضر پریزاد اپنے نانا سے چل کر اجازت لو اور چلو نہ معلوم وہان پردہ دنیا پر کیا گذری اور بدیع الملک آج کل کہان ہین اور تم سب کے ملازمون اور سردارون کے ساتھ اُنھون نے کیا برتاؤ کیے ہین اور کس ملک پر کفار سے مقابلہ کر رہے ہین سہراب ثانی نے عرض کیا حضور اس غلام کو اس امر کا خیال آیا کہ بدیع الملک نوجوان ہو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ایک طور کی چشمک ہی اور بہ چشمک کے سبب سے کسی نے انکے صاحبقران کو سنکے خوشی نہ ظاہر کی بلکہ صدمہ ہوا اب مجکو اُنھین سے مقابلہ کرنا ہی اور انکو صاحبقران ثانی اپنی طرف سے تمام عالم کا صاحبقران [illegible] اور سب لشکر اسلام پر انکو حاکم فرمایا اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب فرمایا سب [illegible] صاحبقرانی و بانی [illegible] صاحبقرانی انکو مرحمت فرمائے و بانگ اسم اعظم بھی ہین اسی سبب سے میرے بزرگ رنجیدہ ہوے اور انکی اطاعت نہ کی کہ ہم اور وہ برابر ہین اور بارگاہ مین ہم مرتبہ ہین اب اُنکی اطاعت کرین [illegible]

حکم صاحبقران ثانی سے انحراف بھی منظور نہ تھا فقیری اختیار کی اب مجکو لازم ہی کہ ایسی شان و شوکت و
حشمت بمدد خدا سے پیدا کرون کہ بدیع الملک کے ہم مقابلہ ہوجاؤن اور صاحبقرانی کا دعوی کر کے
بزور و قوت لقب صاحبقرانی و ثانیہ صاحبقرانی حاصل کرون تاکہ تمام عالم کو معلوم ہو کہ یہ صاحبقران
ہی اسنے مثل حمزہ صاحبقران کے صاحبقرانی حاصل کی اس سے کیا ہوتا ہی کہ ایک نے صاحبقران کر دیا
مزا یہ ہی کہ سب کی زبان پر جاری ہو کہ یہ صاحبقران ہی انکو تو صاحبقران ثانی نے صاحبقران کیا ہی انشاء
اللہ تعالے بمدد خداوند یزدان و باقبال بزرگان ہین بقوت بازو مرتبہ صاحبقرانی کو حاصل کرونگا اور
اپنے بزرگون کو خوش کرونگا فضل خدا اور اسکا کرم شامل حال ہونا چاہیے آپ لوگ اطمینان رکھین
مین پرسون تک یہان سے مع کل سامان کے کوچ کرونگا اب آپ لوگ میرے ہمراہ پاس اخضر پریزاد
کے تشریف لے چلین اور مین بھی ان سے اجازت طلب کرون آپ میری سفارش فرمائین رستم ثانی
نیچہرہ نے فرمایا کہ بسم اللہ جلوراوی بیان کرتا ہی کہ یہ چارون شاہزادہ باہم صلاح کر کے پاس اخضر پریزاد
کے تشریف لائے یہان اخضر پریزاد دیوان خاص مین تشریف فرما تھا چند معزز سرداران حاضر تھے
صاحبقران کی تعریف ہو رہی تھی اور ایرج نامدار و شہریار عالیمقدار و رستم عالی تبار کی صفت و ثنا سب
کر رہے تھے اخضر سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ گو میرا دل نہین چاہتا ہی کہ یہ لوگ یہان سے تشریف
لے جائین کیونکہ انکے قدمون کی برکت سے یہ نصرت ہم کو حاصل ہوا ہی اور میری جان و آبرو سب
بچی ہی ورنہ کوئی ایسا نہ تھا کہ دیو ہامان کو قتل کرتا یا شکست دیتا اگر یہ لوگ نہ آتے مگر ناچار ہون کہ
وہ لوگ راضی نہین ہوتے ہین خصوصا فرزند ارجمند سہراب ثانی کو بہت اشتیاق ہی پردہ دنیا کا
مین منع بھی نہین کر سکتا ہون مجبوری جبر کرتا ہون اور پہرون اسی خیال مین مبتلا رہتا ہون کہ ان
صاحبون کے تشریف لے جانے کے بعد کسی دیو سرکش نے پھر سرکشی کی تو کون مقابلہ کرے گا کیونکہ اب
سب سردار میرے ضعیف ہو گئے ہین علاوہ ضعیف ہوجانے کے جب کہ جوان تھے تو کیا کر سکے دیو ہامان
نے پریشان کر دیا راتون کی نیند اس خیال سے اڑ جاتی تھی دو بہرے جب یہ خیال آتا ہی کہ یہ لوگ مجھ سے
جدا ہوجائینگے مجکو جبر کرنا پڑے گا تو اور طبیعت پریشان ہوتی ہی ای سرور جنی کیا تدبیر کرون وہ جواب
دیتا ہی کہ ای جہان پناہ سوائے صبر و جبر کے کوئی چارہ نہین ہی کیونکہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین جو زبان
سے کہتے ہین وہ کرتے ہین بضرور پردہ دنیا پر جائینگے اب یہان انکا رہنا محال ہی اگر آپ اجازت نہ دینگے
یا نہ دیتے وہ ناخوش ہوتے اور بدون اطلاع چلے جاتے اسوقت آپکو اور زیادہ صدمہ ہوتا آپ نے
زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا حال سماعت فرمایا ہوگا کہ جب وہ پردہ قاف مین تشریف
لائے تھے اور سب زبردستان قاف کو زیر کیا تھا کہ جسکے سبب سے زلزلہ قاف لقب ملا بادشاہ قاف
نے اپنی دختر نیک اختر ملکہ آسمان پری کی شادی حمزہ صاحبقران کے ہمراہ کر دی وہ آسمان پری
کہ جسکے حسن و جمال کا شہرہ تمام پردہ قاف مین تھا اور کوئی پری اُس ملکہ کے برابر قاف مین نہ تھی مگر
جب صاحبقران کو پردہ دنیا کا خیال آگیا پھر نہ رکے لاکھ لاکھ تدبیر کی آسمان پری نے مگر وہ نہ راضی
ہوئے آخر ناخوش ہوکر چلے گئے پھر لاکھ لاکھ ملکہ آسمان پری نے کوشش کی کہ راضی ہون مگر انکی وہ
آزردگی برطرف نہ ہوئی بس جب کہ یہ لوگ ایسے تنک مزاج ہین اور اپنے محسن بھی ہین ایسی حالت مین اپنے
دوست دلی کو ناخوش کرنا زیبا نہین ہی جو انکی مرضی ہو وہی بہتر ہی اور انسب ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ
ملکہ کو بھی سمجھا دیجیے کہ وہ بھی صبر فرما دین اور آپ بھی صبر فرمائیے کیونکہ صبر حلاوہ اگر ہم کو بھی پسند ہی دوسرے

اس امر کا بھی خیال ہے کہ یہ امر خالق برحق کو ناگوار نہ ہو کہ میرے بندے تو برائے جہاد پردۂ دنیا پر جاتے ہیں میرے دین سے رواج دینے کو اور ایک مانع ہوتے ہیں جزع و فزع کرتے ہیں صبر نہیں کرتے ہیں بس کوئی ایسی صورت ہو کہ جدائی واقع ہو تو کیا ایسا سمجھے گا جیسا کہ آپ نے کتابوں میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو بہت عزیز رکھتے تھے ایک دم کی جدائی ناگوار تھی گو بیٹے تھے مگر یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہوا اور پدر و فرزند میں کیسی مفارقت پیدا کی کہ برسوں جدائی رہی اور حضرت یعقوب علیہ السلام رنج و غم فرزند میں روتے روتے نابینا ہو گئے اسکی مشیت پر رضا کر رہنا بہت عمدہ بات ہے آئندہ حضور کو اختیار ہے غلام کی جو رائے میں آیا عرض کر دیا اخفر پریزاد نے جواب دیا کہ اے وزیر تم نے بہت مناسب کلمات کہے واقعی سوائے صبر کے کیا چارا ہے میں مشرا اب کو بھی سمجھا دونگا اور سمجھا دیا ہے وہ بھی نہ روئے گی یہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دیکھا سامنے سے شاہزادہ سہراب ثانی مع رستم ثانی و ایرج نوجوان و شہریار عالی شان کے چلے آتے ہیں اخفر پریزاد کو تو اسعد اور خویش کو دیکھ کر تاب نہ رہی بیقرار ہو کر مسند پر سے اٹھ کر ان سب کی طرف چلے اُن شاہزادوں کی جو نگاہ پڑی اور دیکھا کہ بادشاہ ہم کو دیکھ کر اٹھے اور ہماری طرف آتے ہیں بادشاہ کا اٹھنا تھا کہ سب حاضرین جلسہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے تھے کہ رستم ثانی نے یہ دیکھ کر اور قدم بڑھا کر کہا کہ آپ تو ہم سب کو محجوب فرماتے ہیں اور سہراب تو آپکا خرد ہوں اس تکلیف کی کیا ضرورت ہے میں تو خود حاضر خدمت ہونے کو آیا مجکو آپ کی تعظیم لازم ہے نہ کہ آپ کو رستم والد بزرگوار اور بھائی شہریار یہاں آئے ہیں جو کچھ عزت فرمائیے وہ بجا ہے اخفر پریزاد نے جواب دیا کہ مجکو آپ سب صاحبوں کی تعظیم و تکریم واجب ہے کہ آپ لوگ میرے محسن ہیں فضل خدا اور آپ لوگوں کی مدد سے میں نے پنجۂ اجل اور دست ظالم سے نجات پائی مجکو فخر کرنا زیبا ہے کہ میں نے ایک کنیز آپ کی خدمت میں دے کر آپ سے سلسلہ قرابت حاصل کیا اور صاحبقران کے غلاموں میں شامل ہوا گو میں بادشاہ ہوں اور آپ کا بزرگ ہوں مگر اصل بادشاہ آپ ہی لوگ ہیں اور یہ حکومت و سلطنت مجکو آپ ہی لوگوں کی دی ہوئی ہے ورنہ میں کب اس لائق تھا اور یہ جو کچھ میری عزت و آبرو و توقیر ہے یہ خداوند کریم نے آپ کے سبب سے عنایت فرمائی ہے کیونکہ میں نے آپ کی خدمت کی یہ عزت مجکو ملی اُس پر بھی جو خدمت کہ لائق کرنے کے تھی اور جیسی چاہیے تھی اس غلام سے نہ ہو سکی یہ کہکر اخفر پریزاد نے رستم ثانی کو گلے سے لگایا شہریار و ایرج نوجوان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا سہراب ثانی کو گود میں اٹھا لیا پیشانی پر بوسہ دیا بہت عزت و آبرو سے لاکر سبکو مقام صدر پر بٹھایا ایرج نامدار نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا سب سردار با ادب سے سامنے بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُس وقت اخفر پریزاد نے حکم دیا کہ پریزادان خوش الحان حاضر ہو کر اسوقت کچھ دل کو خوش و کریں کچھ گائیں کیونکہ ہمارے آقا و سرپرست اسوقت تشریف لائے ہیں رستم ثانی نے فرمایا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہیں ہم سب آپ کے خرد ہیں سوائے والد بزرگوار کے اُن سے اور آپ سے برابری کا رشتہ ہے بلکہ آپ ہمارے سرپرست اور بزرگ ہیں ایسے کلام کہکے آپ ہم کو محجوب فرماتے ہیں اور صحبت رقص و سرود کو اسوقت معطل فرمائیے ہم کچھ آپ سے کہنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اُسکو سماعت فرمائیے اخفر پریزاد نے جواب میں فرمایا کہ اسوقت میری خوشی یہ ہے کہ کچھ گانا ہوتا کہ جو کلفت میرے دل میں ہے وہ برطرف ہو جائے اور کچھ دیر تو غم غلط ہو پھر لو ہم غم کے لیے پیدا ہیں اور غم ہمارے لیے پیدا ہے سوائے صدمہ و رنج کے اور کیا ہے خوشی نصیب ہوگی یہ صحبت اسوقت کی غنیمت ہے نہ معلوم فلک ایسا گردش کرے اور تقدیر کیا دکھائے بقول شاعر شعر غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

اور کسی اہل زبان کا بھی ایک شعر مجھکو یاد آیا ہے شعر غنیمت شمر صحبت دوستان کہ گل پنج روز ست در بوستان میری خوشی یہ ہے کہ کچھ دیر تو گانا سماعت فرمایئے پھر بعد اسکے جو کچھ آپ کو فرمانا ہے فرمایئے گا مین اُسکو بجا لاؤنگا کیونکہ مین آپ کو ناراض نہین کر سکتا ہون آپ کی خوشی سے ہم کو بھی خوشی ہے جو مرضی آپ لوگون کی ہوگی مین اُسی پر عمل کرونگا یہ جواب اخضر پریزاد سے کہا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم کو بھی آپ کی خوشنودی سے غرض ہے بسم اللہ جو آپ کی مرضی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ پریزادان حور جمال مع ساز و سامان کے حاضر ہوئین سامنے مؤدب کھڑی ہوئین تھین جب باہم گفتگو ہو چکی سب نے جھک جھک کر سب کو مجرا و سلام کیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ ہان کچھ گاؤ یہ حکم دینا تھا کہ سازندون نے ساز ملائے ایک پری نے جو کہ بہت شوخ و شنگ تھی گت ناچنی شروع کی ایسی ناچی کہ مطرب فلک کو اُسکے حال پر وجد ہوا اور ہر در و دیوار سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اخضر پریزاد و ان شاہزادون و نیز سب حضار جلسہ نے بہت تعریف کی اور بہت کچھ اُسکو انعام دیا وہ سامنے بیٹھ گئی اور یہ غزل فدا حسین صاحب خوشنویس کی شروع کی

غزل

جو ہم ابرو کمانون کی گلی مین جا نکلتے ہین
دل صد چاک پر چارون طرف سے تیر چلتے ہین

بہار آئی جہان زنجیر توڑی دشت مین پہونچے
ترے دیوانے پھر کس کے سنبھالے سے سنبھلتے ہین

تمھارے ہجر نے آخر کیا ممنون غیر دن کا
کوئی کروٹ بدلوائے تو ہم کروٹ بدلتے ہین

تولائے علی گویا تولائے محمد ہے
نہ پہونچینگے وہ منزل تک جو ٹیڑھی راہ چلتے ہین

خبر عاشق کے مرنے کی جو اُنکے کان مین پہونچی
بہانے سے حنا کے وہ کف افسوس ملتے ہین

تمھارے ہجر مین جو جو گذرنا ہم پہ تھی گذری
سلامت تم رہو ہم منزل اول کو چلتے ہین

اکیلے اس اندھیری رات مین گھر کو نجاؤ تم
دھڑکتا دل کا کم ہوئے تو ہم پہونچانے چلتے ہین

مسیحا کی دوا سے سود ٹھہرا و کمان ابرو
فدا زخمی کہین تیر نظر کے بھی سنبھلتے ہین

اس غزل کو اُس پری نے خوب بنا بنا کر گایا ہر شعر کو دو دو مرتبہ گایا ایسا گائی کہ تمام محفل کو سکتہ ہوگیا ہر ایک کو محویت کا مرتبہ حاصل ہوا سب کو سناٹا سا ہوگیا ہر ایک خاموش بیٹھا ہوا عالم محویت مین جھوم رہا تھا جنکے جنکے قلب نازک تھے اُنکی آنکھون سے آنسو روان تھے خصوصاً اخضر پریزاد کا تو یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشکون کا تار بندھا ہوا تھا اُسکو سہراب ثانی وغیرہ کی مفارقت کا خیال آگیا تھا یہ خیال تھا کہ اب تھوڑے ہی عرصہ ہے کہ یہ لوگ جدا ہو جائینگے پھر ہم کہان اور یہ لوگ کہان اور یہ صحبتین کہان لاکھون کوس کا فاصلہ ہو جائیگا دیکھیے یہ فلک تفرقہ پرداز کیا تفرقہ ڈالتا ہے اور کب ان سب سے ملاقات ہوتی ہے یہ جو خیال بندھا دل پر قابو نہ رہا آنسو جاری ہوگئے جب اُس پری نے محفل کا یہ رنگ دیکھا تو یہ چند شعر اور گائے

نظم

کسی کج خلق و ستمگر سے نباہین کیونکر
دیکھین ہین سے گے وہ کہ ملتی ہین نگاہین کیونکر

زہر خنجر ترے عشاق گرا ہین کیونکر
ہم ہون حمائل تری گردن مین یہ بانہین کیونکر

آپ کے چشم فسون گر مین ہین انداز حرام
ہم کو حیرت ہے کہ پھرتی ہین نگاہین کیونکر

ہنس کے وہ طفل حسین ناز سے فرمایا ہے
[illegible] ستم [illegible] چاہین کیونکر

چشمکون سے دل عشاق مشبک ہوئے
[illegible] آپ ملائے ہین نگاہین کیونکر

دل مین اُس شوخ ستمگر کے نہ تاثیر ہوئی
عرش پر رک گئین جا کر میری آہین کیونکر

یہ چند شعر جو اُنہنے گائے اور سب مبہوت ہوگئے ہر ایک کے دل صدمۂ رنج و الم سے بھر گئے اب تو ہر ایک پر
وجد کا عالم طاری تھا دریائے اشک ہر ایک کی آنکھ سے جاری تھا دیر تک یہ شعر گا کر خاموش ہو رہی بڑی
عرصہ تک سماں بندھا رہا جب سب کی وہ محویت کم ہوئی اور سب اپنے اپنے ہوش میں آئے بہت تعریف
کی انعام کثیر اُسکو ملا وہ رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی بعد برخاست ہونے صحبت ناچ و رنگ کے اخضر پری
نے رستم ثانی وغیرہ سے فرمایا کہ بسم اللہ اب آپ بیان فرمائیے کہ آپ کی کیا خواہش ہے اور کیوں اسوقت
مجکو سرفراز فرمایا ہے کیونکہ مجکو بہت بڑی فکر پیدا ہوئی ہے رستم ثانی نے جواب میں فرمایا کہ کوئی مقام فکر
و تشویش نہیں ہے آپ اطمینان رکھیں میں بیان کرتا ہوں اب سب محفل اُس طرف متوجہ ہوئی رستم ثانی
نے فرمایا کہ آپ اس امر سے تو بخوبی واقف ہیں کہ جس سبب سے ہم دونوں بھائی فقیر ہوئے تھے اور
اُسی عالم درویشی میں آپ نے ہم کو یہاں اُٹھوا منگوایا تھا یہاں جب ہم پہونچے خداوند کریم نے ہماری
مدد کی اور ہم سے آپ کے حسب دلخواہ کام ہوا اور جس غرض سے ہم کو آپ نے طلب فرمایا تھا اُسکا
انجام ہوگیا بفضل خدا آپ آگاہ ہیں کہ ہم لوگ اولاد صاحبقران سے ہیں اور اُنکی غلامی کا دم بھرتے
ہیں اور اُنکے نام کے سبب سے ہماری سب عزت و آبرو کرتے ہیں ورنہ ہم کسی لائق نہ تھے یہ سب
اُن بزرگواروں کے اقبال و نام آوری کی بدولت ہم کو عزت حاصل ہے اور یہ خداوند کریم کی بڑی مہربانی
ہے کہ اُسنے ہم ایسے گنہگار بندوں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ اُسکی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اُس کے
دین و ملت کے رواج دینے میں کوشش کرتے ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھے رہیں اور ہمارے
بھائی بند اُسکی راہ میں جہاد کریں اور ہم اس ثواب سے محروم رہیں اور یہ امر بھی بخوبی آپ کو معلوم ہے
کہ جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کیا اور لقب صاحبقرانی سے
سرفراز فرمایا اور ہم سب پر حاکم قرار دیا یہ امر ناگوار ہوا ہم سب کو میں اور برادر شہریار اپنے لشکر سے
فقیر ہوکر نکلے اور یہ قصد کر لیا کہ اب اُس وقت تک ہم اپنا روئے نحس کسی کو نہ دکھائیں گے کہ جس
وقت تک بدیع الملک سے زیادہ حشمت و شوکت نہ حاصل کر لیں گے اور اُس سامان سے
زیادہ سامان ہمارے پاس نہ ہو جائے گا جو کہ بدیع الملک کے پاس ہے اور جب تک بدیع الملک
سے زیادہ ہمارے پاس لشکر و سپاہ نہ ہووے گی بس یہ سب قصد خداوند کریم نے اپنی عنایت سے بہم
فرمادیے اور پردۂ غیب سے ظاہر فرمائے کسی کو بھی اس حال سے آگاہی نہ تھی کہ یہ سامان بہم ہوگئے
خیال فرمائیے کہ اگر بدیع الملک کے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے بارگاہ سلیمانی ہے تو میرے فرزند
ارجمند کے قبضہ میں بھی بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہے جو کہ کسی طور سے اُس بارگاہ سے کم نہیں ہے اسی
طرح ہر امر کا اقبال کرنا زیبا ہے ہم کو اب کیا ضرورت ہے کہ ہم پردہ دنیا پر نہ جائیں اور اپنا حق نہ ظاہر
کریں اور کیوں نہ بدیع الملک سے اس امر کا دعوی کریں کہ اس سب اسباب میں ہمارا بھی حق
ہے تم اکیلے اسکے مالک نہیں ہو صاحبقران ثانی نے غلطی کی جو تم کو تنہا اس سب اسباب پر
قابض کر دیا اگر تم نے طلسمات کو فتح کیا اور بہت سے معرکہ سر کیے تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا کسی
مقام پر تم سے کم نہیں رہے نہ پایہ کمی کا رکھتے ہیں اے بادشاہ قاف دوسری دلیل ہمارے حق دار
ہونے کی یہ ہے کہ جب ملکہ مہرنگار و قباد شہریار نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور
صاحبقران اول نے ان دونوں بزرگواروں کے رنج و الم میں ترک دنیا فرمائی اور تائب ہوکر خانہ کعبہ
تشریف لے گئے اُسوقت میں کئی فرزند حمزہ صاحبقران کے حمزہ صاحبقران کی خدمت میں موجود

تھے اور سب بہادر اور جری تھے اور بہت سے سردار مثل فرامرز و عاد مغربی جمہورہ بہرام گرد وغیرہ کے
تھے جو کہ ہمیشہ ہمراہ رکاب رہے اور جان نثاری میں دریغ نہ کی یا بادشاہ ہندوستان لندھور بن
سعدان جو کہ رستم ہند کہلاتے تھے اور حمزہ صاحبقران انکو مثل اپنے خیال فرماتے تھے اور جانشین
حمزہ صاحبقران کے لقب سے مشہور تھے یا مالک اژدر جو کہ مثل لندھور کے بہادر تھے اور وہ بھی
جانشین حمزہ صاحبقران تھے اسی طرح سے اور سردار تھے اُس زمانہ میں فرزندوں میں ہمارے
جد امجد علم شاہ و عمر بن حمزہ یونانی موجود تھے اور عمر بن حمزہ یونانی ایسے بہادر اور جری تھے کہ اُن
سے اور جب حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہوا ہے تو دونوں صاحب برابر رہے اور خواب میں دونوں کو
مقابلہ کی ممانعت ہوئی گویا وہ ثانی حمزہ تھے مگر جب حمزہ صاحبقران نے ترک دنیا فرمائی
اور سب سرداروں کو ہمراہ ایمن کے ملک کی طرف مع سپاہ و لشکر کے رخصت فرمایا اُسوقت کل
اثاثہ صاحبقرانی و بارگاہ سلیمانی و اشقر دیوزاد ہمارے جد امجد علم شاہ عالی شان کو مرحمت فرمایا اور
اور اُنکا قبضہ کرا دیا باوجودیکہ عمر بن حمزہ ایسے بہادر موجود تھے اور ہمارے جد امجد سے بڑے بھی تھے
اگر اُنکو مرحمت فرماتے تو کسی کو مقام عذر نہ ہوتا مگر نہ مرحمت کیا چونکہ حمزہ صاحبقران مرد عاقل اور
عادل ہیں میرے جد امجد کو مرحمت کیا اُنکے نزدیک علم شاہ بھی اس لائق تھے اور جب تک حمزہ
صاحبقران رہا ہوئے میرے ہی جد امجد کے قبضہ میں وہ سب سامان رہا اس سے بھی ہم لوگ
اُسکے حقدار ہیں کہ حمزہ صاحبقران نے بدیع الملک یا بدیع الزمان یا نور الدہر کو یہ اشیا
مرحمت اس طور سے نہیں فرمائی ہیں کہ وہ بالکل قابض نہ ہوئے ہوں وہ امر دوسرا ہے کہ کسی
سبب سے ان لوگوں کے قبضہ میں آگئیں اور یہ قابض ہوگئے جب یہ امر ہے تو پھر وہ کیوں قابض
ہوئے صاحبقران ثانی کو جو صاحبقران اول نے صاحبقران کیا تو سب سردار اور سب اولاد
اُس وقت موجود تھے اور سب کی مرضی سے یہ امر ہوا تھا دوسرے یہ امر تھا کہ حمزہ صاحبقران
نے کل اثاثہ صاحبقرانی کو ایک طلسم میں ڈال دیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے
وہ ان سب اشیا پر قابض ہو چنانچہ صاحبقران ثانی نے اُس طلسم کو فتح کر کے سب اسباب
حاصل کیا اور قابض ہوئے کسی کو مقام عذر نہ ہوا بلکہ سب بخوشی اُنکی اطاعت و فرمانبرداری
کرتے تھے کیونکہ حمزہ صاحبقران کا یہ ارشاد تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کر کے یہ سب اسباب
حاصل کرے گا وہ صاحبقران ثانی ہوگا جب اُنھوں نے حاصل کر لیا تو اب کیا مقام عذر تھا
وہ ضرور صاحبقران تھے اور ہم سب کو اُنکی اطاعت کرنا لازم تھی ایسا ہی کیا کبھی اُنکے حکم سے
کسی نے سرتابی نہ کی باوجودیکہ ہم اور وہ ایک ہی کی اولاد ہیں مگر اُنکا مرتبہ ہم سے زیادہ تھا
پھر کون مقام عذر و انکار تھا اسی طور سے صاحبقران ثانی کو بھی زیبا تھا کہ پہلے سب کو جمع
فرماتے اور اس امر کو ہم سب کے سامنے ظاہر کرتے کہ اب ہم طرف خانہ کعبہ کے جاتے ہیں اور
بدیع الملک کو صاحبقران کرتے ہیں تم سب کی کیا رائے ہے اگر سب راضی بھی ہوتے
تو اس حالت میں یہ امر اُنکو زیبا تھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی کو کسی طلسم میں رکھ دیتے اور
حکم فرماتے کہ جو اس طلسم کو فتح کر کے یہ سب اسباب حاصل کرے وہی اُسکا مالک ہے اور
وہی صاحبقران ثالث [illegible] اگر بدیع الملک طلسم کو فتح کر کے حاصل کر لیتے تو پھر وہ
اُسکے صاحبقرانی سے [illegible] اور سب اطاعت کرتے جیسے کہ حمزہ صاحبقران اسے

کیا تھا اور پھر کسی کو صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی سے انکار نہ ہوا اور سب نے اطاعت کی اسی
طور سے بدیع الملک کی اطاعت کرتے نہ یہ کہ جب سب ناراض تھے جو کہ بدیع الملک سے
علاقہ نہ رکھتے تھے اور یہ امر سب کو ناگوار بھی ہوا اُس حالت میں صاحبقران ثانی نے ایسا کیا تو ہم
سب کو لازم ہوا کہ ضرور اپنے حق کا دعوے کریں کیونکہ بدیع الملک نے کوئی قوت بازو سے یہ سب
اسباب نہیں حاصل کیا ہے بلکہ صاحبقران ثانی نے اُنکو صاحبقران کیا ہے کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک
سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور سب سے کم پس اُس الفت اور محبت کے سبب سے یہ امر کیا اُنکے حکم
سے سب ناچار ہو کر سب نے قبول کیا کوئی عذر نہ کر سکا ہم دونوں بھائی نقیر ہو کر اپنے اپنے لشکر سے
نکل آئے ہاں اگر بدیع الملک بقوت بازو یہ سب حاصل کرتے تو ہم کو بھی کوئی مقام انکار نہ ہونا چاہیے جیسے
صاحبقران ثانی نے حاصل کیا تھا جبکہ بدیع الملک نے بقوت بازو حاصل نہیں کیا ہے اور صاحبقران ثانی
نے بہ سبب انس و محبت کے اُنکو صاحبقران کیا ہے تو ہم کو کیا ضرور تھا اور کیا ضرور ہے کہ اطاعت کرتے یا
کریں اپنا حق کیوں نہ طلب کریں کیونکہ اب تو ہم سب حق دار ہیں اگر یہ کوئی کہے کہ صاحبقران ثانی آپ
اُس اسباب کے مالک تھے کیونکہ اُنھوں نے بقوت بازو حاصل کیا تھا جسکو اُنکا جی چاہا دے دیا اسکا
جواب یہ ہے کہ یہ اثاثہ صاحبقرانی کسی کی ملکیت نہیں ہے بلکہ مال وقف ہے جو محنت و مشقت کر کے حاصل
کرے وہ اسکا اپنی زندگی تک مالک ہے دوسرا مالک نہیں ہے ہاں اگر کوئی اُسکو زیر کر کے لے لے تو وہ
مالک ہوگا کیونکہ اُسنے محنت سے حاصل کیا ہے اور شرط ہے اس صاحبقرانی کے مقدمہ میں کہ جو اثاثہ صاحبقرانی
کو اُس صاحبقران سے جو کہ اُسوقت صاحبقران ہو مقابلہ میدان میں زیر کر کے لے تو جو کہ زیر کرے وہ
صاحبقران ہے اور اس مال کا وہی مالک ہے یا جو کہ صاحبقران ہے وہ یہ چاہے کہ میں صاحبقرانی سے
دست بردار ہوں اور دوسرے کو صاحبقران کروں تو اُسکو لازم یہ ہے کہ وہ اس سب اسباب کو کسی طلسم
میں امانت رکھدے اور حکم کر دے کہ جو طلسم کو فتح کرے وہ اس مال کا اپنی زندگی تک مالک ہے خواہ
قریب زمانہ مرگ تک کسی طلسم میں رکھدے جو اُس طلسم کو فتح کر کے حاصل کریگا وہ صاحبقران ہوگا خواہ
اپنی حیات میں جیسا کہ حمزہ صاحبقران نے کیا اگر وہ مالک اور قابض بالکل ہوتے تو ایسا نہ کرتے کہ طلسم میں
ڈالدیتے ضرور وہ صاحبقران ثانی کو عنایت فرماتے اس بات سے یہ امر ضروریات سے ہو گیا کہ امتحان اُنکی
صاحبقرانی کا مد نظر ہوتا ہے کہ آیا یہ خداوند کی طرف سے صاحب اقبال اور صاحبقران ہے یا نہیں کسی کے
بنائے سے صاحبقران نہیں ہوتا ہے یہ کوئی امر نہیں ہوا صرف صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران
قرار دے کر اُنکو سب اثاثہ صاحبقرانی مرحمت کر دیا جبکہ ایسا کیا ہے تو ہم سب دعویٰ کر سکتے ہیں کیونکہ بدیع الملک
کا اور ہمارا حق ایک ہے اُن میں کوئی فوقیت نہیں ہے کہ وہ اکیلے مالک ہوں یہ صاحبقران ہوں اور تنہا مالک
ہوں جبکہ اسی طور سے صاحبقران ہوئے تھے کہ جسکو جسکا جی چاہا اُسنے صاحبقران کر دیا تو ہم بھی صاحبقران
ہیں اور ضرور ہم بدیع الملک سے مقابلہ کرینگے اور اُنکی صاحبقرانی کا امتحان کرینگے اگر وہ بقوت بازو اور طلسم کو
فتح کر کے یہ سب حاصل کرتے تو ہم اُنکو ضرور صاحبقران جانتے ایسی صورت میں تو یہ ہم سے نہ ہوگا کہ ہم
اُنکی اطاعت کریں دوسرے خداوند کریم نے اپنے کرم اور عنایت سے سب سامان شوکت و حشمت
فرمایا ہے اب ہم کو لازم ہے کہ اپنے حق کو ظاہر کریں بدیں سبب میرا قصد ہے کہ میں اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر دنیا
پر لے جاؤں اور اُسکو اپنے لشکر کا صاحبقران کروں اور بدیع الملک سے مقابلہ کروں سہراب ثانی کی
صاحبقرانی کا ہر طرف شہرہ ہو اور بدیع الملک سے لڑکر میرا فرزند اثاثہ صاحبقرانی پر قبضہ کرے اسی

صورت مین جبکہ ہم کو بدیع الملک سے مقابلہ کی خواہش ہی تو دیو و پریزاد کے لشکر کی اُنکے مقابلہ مین
کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ بہت بڑا اعتراض ہوگا کہ اگر دعوی صاحبقرانی تھا تو لشکر دیو کے ہمراہی کی
کیا ضرورت ہی معلوم ہوا کہ لشکر دیو کے بھروسہ پر یہ دعوے کیا تھا اور اسی کے سبب سے غالب آئے اگر
خداوند کریم کو ہمارے شوکت و حشمت کی ترقی منظور ہی تو وہ کچھ ایسا سامان پردۂ غیب سے بہم کردیگا کہ
بدیع الملک سے زیادہ لشکر ہو جائے گا اُدھر جو لشکر دیو و پریزاد کے طیار ہونے کا حکم دیا تھا جب تک
یہ قصد نہ تھا اب جو خیال کیا تو یہ دل نے راہ بتائی اب کوئی لشکر دیو و پریزاد کے ہمراہ لے جانے کی
ضرورت نہین ہی دوسرے اُسوقت انکار اس سبب سے اور بھی مناسب نہ تھا کہ سہراب ثانی نے
حکم دیا تھا اب جو سہراب ثانی نے اپنے مقام پر خیال کیا تو انکو بھی یہ امر نازیبا معلوم ہوا ہم کو گون سے ذکر
کیا ہم نے بھی اُنکے بیان کو سُنکے ظاہر کیا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اب ہم کو لشکر دیو و پری زاد کی
ضرورت نہین ہی ہان صرف وہ لوگ جو کہ مہتمم بارگاہ وغیرہ ہین اور از قسم دیو و پریزاد ہین وہ تو ہم ہمراہ
لے جاینگے کیونکہ اُنکے بدون بارگاہ کا بندوبست غیر ممکن ہی باقی اور لشکر کی حاجت نہین ہی اور وہ
لوگ ہمراہ جاینگے کہ جو سہراب ثانی نے طلسم سے رہا کیے ہین اور وہ قوم انسان سے ہین ہم ایک دیو
و پریزاد کو بھی سوائے منتظمان بارگاہ وغیرہ کے ہمراہ نہ لے جاینگے لہذا اب ہم کو اجازت فرمائیے کہ ہم طرف پردہ
دنیا کے جائین اور اپنے کاروبار مین مصروف ہون بہت عرصہ ہوا آپ کی خدمت مین آئے ہوئے
وہان کا حال کچھ نہ معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر و سپاہ پر کیا گذری اور اُن لوگون کا ہمارے مفارقت مین کیا
حال ہوا اور بدیع الملک اُنکے ساتھ کیونکر پیش آئے اب ہم کو یہان ایک پل برابر ایک برس کے
معلوم ہوتا ہی اخضر پریزاد نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہی کہ آپ لوگ تشریف لے جائین مگر مین منع
بھی نہین کر سکتا ہون آپ کو ہر امر کا اختیار ہی مگر اس امر مین حیران ہون کہ ہمراہی لشکر سے کیون
انکار ہی جب آپ کے پاس لشکر آدم زاد جمع ہو جائے گا اُسوقت اس لشکر کو رخصت کر دیجیے گا ابھی
تو ہمراہ لے جائیے سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ ہم نے بالکل جو کچھ والد بزرگوار نے آپ سے فرمایا بہت
ٹھیک ہی لشکر دیو و پریزاد کے جانے مین ہماری ہتک ہی اس امر مین اصرار نہ فرمائیے یہی قہرمان وایرج نامدار
نے بھی فرمایا تب اخضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ آپ کو اختیار ہی جو مرضی آپ سب صاحبون کی ہین
عذر نہین کر سکتا ہون یہ سُنکے ایرج وغیرہ نے کہا کہ اب ہم لوگ پرسون یہان سے طرف پردۂ دنیا کے فروغ
کوچ کرینگے اسی وقت سب کاربرداران سرکار کو طلب کرکے حکم دے دیا جائے کہ پرسون تخت وغیرہ
طیار رہین اور بارگاہ طلسمی خزانہ طلسمی و اثاثہ طلسمی و خفتان طلسمی اور وہ لوگ جو کہ بارگاہ وغیرہ کے
مہتمم ہین سب آمادہ سفر رہین کسی امر مین فرق نہ ہو اور ہم اُن لوگون کو جو کہ انسان ہین اس حکم سے
آگاہ کر دینگے وہ سب بھی طیار رہینگے اور سرداران لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان سفر نہ کرین اور
آپ اس امر کا ضرور خیال رکھیے گا کہ جب کوئی دیو یا پریزاد سرکشی کرکے لشکر کشی آپ پر کرے ہم کو فوراً
کسی دیو کے ذریعہ سے آگاہ فرمائیے گا ہم چار شخصون مین سے ایک نہ ایک آپ کے پاس آئیگا اور
اُس آپ کے حریف کو اُسکی سرکشی کی سزا دے گا اس امر سے غافل نہ ہو جیے گا ورنہ ہم کو ملال ہوگا
خضر پریزاد نے جواب مین کہا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہی ایسا ہی کرونگا آپ لوگ بھی مجھکو
فراموش نہ فرمائیے گا اس وزیر اعتماد کا خیال رہے ایرج نامدار و سہریار عالیوقار رستم ثانی نے فرمایا کہ
آپ کیا فرماتے ہین ہم کو خبر ہونا چاہیے پھر ہم ایک پل بھی وہان نہ قیام کرینگے فوراً آئینگے آپ اطمینان رکھین

ادھر بدیع

اخفر پری‌زاد نے فرمایا کہ حضور اُس کنیز کو بھی تو اس امر سے آگاہ فرمایئے کہ ہم پرسوں یہاں سے کوچ کرینگے
وہ بھی تو اس حال سے آگاہ ہو اخفر پری‌زاد کی یہ بات سنکے رستم ثانی والی برج تاجدار نے فرمایا کہ ہم ملکہ کو اس
حال سے ضرور آگاہ کرینگے جب محل مین جاینگے آپ سے اتنی خواہش ہے کہ اگر وہ کچھ اصرار کرین تو آپ انکو
سمجھا دین اخفر پری‌زاد نے جواب مین فرمایا کہ بہت اچھے امکان بھر سمجھاؤنگی وہ کچھ غل نہ کرینگی صبر کرینگی
جب یہ امر طے ہو گیا اُسوقت اخفر پری‌زاد نے سرداران لشکر و اہلکاران دولت کو طلب کر کے
حکم دیا کہ لشکر کو منع کر دیا جاے کہ وہ بند و بست سفر نہ کرے کیونکہ اب آپ کا قصد لشکر کے ہمراہ لیجانے
کا نہین ہے سردارون نے عرض کیا کہ ہم غلامون سے کیا قصور ہوا جو حضور نے ہماری ہمراہی سے
انکار فرمایا اور تنہا قصد فرمایا رستم ثانی و کسہراب ثانی نے سب سردارون کو بہت کچھ انعام و رحمت
فرمایا اور محبت سے کلمات تسکین فرمائے اور وہی سب حال اول سے آخر تک جو کہ اخفر پری‌زاد سے
بیان کیا تھا اُن سے بھی کہا اور کہا کہ تم اطمینان رکھو ہم وقتاً فوقتاً یہان آیا کرینگے اگر جگہ مکان سے
مہلت ملی یا جب بادشاہ طلب کرینگے اُسوقت فوراً آئینگے ہم تم سب سے بہت خوش ہین
ضرور ہمراہ لے جاتے مگر مجبوری ہے دشمن طعنہ زن ہونگے وہ لوگ یہ سنکے خاموش ہو رہے اور عرض کیا
کہ جو آپ کی مرضی ہم غلام ہین خیر نہ لیجایئے ہم زیادہ اصرار نہین کر سکتے ہین کیونکہ آپ مالک ہین اور
ہم خادم ہین رستم ثانی نے فرمایا کہ ہم تم سے بہت خوش ہین تم نے ہمارے ساتھ بہت سرفروشی کی
ہے اور ہماری اطاعت سے انکار کسی وقت مین نہین کیا یہ کہکر انکو رخصت کیا وہ سب مایوس چلے
آئے اور اہل لشکر کو طیاری سفر کی ممانعت کی وہ لوگ مایوس ہو گئے اور طیاری سفر سے دست بردار
ہوئے سبب جو سردارون سے دریافت کیا تو انھون نے جو شاہزادون سے سُنا تھا سب سے
بیان کیا وہ سب تعریف کرنے لگے اور خاموش ہو کر سامان سفر سے دست بردار ہو گئے یہان اخفر پری‌زاد نے اہلکاران
سلطنت سے حکم فرمایا کہ کئی سے تخت طیار کیے جاین اور پرسون بوقت سحر در دولت پر حاضر ہون کیونکہ شاہزادہ
مع اُن اپنے ملازمون کے کہ جنکو طلسم سے رہا کیا ہے اور قوم انسان سے ہین طرف پردہ دنیا کے تشریف لیجاینگے
اور بارگاہ طلسمی و خزانہ طلسمی و صنادیق اسلحہ جو کہ طلسم سے حاصل ہوئے ہین اور بہت سے تحفہ پردہ قاف
کے سب تختون پر بار ہون اور دیو جو کہ انکو لے جاینگے طیار رہین اس حکم مین فرق نہو اور شہر مین منادی
کر دی جائے کہ پرسون صبح کو سب اہل شہر آکر شاہزادون سے ملین کیونکہ وہ تشریف لیے جاتے ہین طرف پردہ
دنیا کے اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جیسا آپ نے فرمایا ہے اسمین فرق نہ ہوگا ہم سب غلام اسکا بندوبست
آج ہی سے کرینگے وہ سب اپنے اپنے مقام پر آئے اور جو جو حکم اخفر پری‌زاد نے دیئے تھے سب کے بندوبست مین
مصروف ہوئے شہر مین منادی بھی بموجب حکم بادشاہ کرا دی ہر طرف یہی شور و غل ہونے لگا کہ مقام افسوس ہے کہ
اب اس شہر سے وہ شیر جاتے ہین کہ جنکے سبب سے سرکشان قاف پست ہوئے ہین اور سرکشی نہین کر سکتے ہین
اُدھر یہ شہر سے گئے اُدھر ان سب نے سر اُٹھایا بادشاہ کو بڑی مشکل ہو جائیگی خدا جانے کیا ہوگا جب وہ سب
سرکشی پر آمادہ ہونگے بادشاہ پھر نیو روانہ کرینگے سب کو طلب کرلین تو اخفر پری‌زاد نے کہا بھلا یہ امر تو
غیر ممکن ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ یہان رہین کیونکہ ان لوگون سے پردہ دنیا پر تو ہمیشہ معرکہ کفار سے رہتے ہین ایک
مقام پر قیام نہین ہوتا ہے لشکر بمقابلہ حریف فردکش رہتا ہے اور جنگ و پیکار رہتی ہے کسی مقام پر جم کے نہین رہتے
ہین دوسرے باہم کی چشمک کے سبب سے اور زیادہ اس امر کی فکر ہوتی ہے کہ اپنے ہمچشم سے مرتبہ اور شان و شوکت
مین زیادہ ہو جائیں اس سبب سے اور کبھی معرکہ پڑے رہتے ہین تو سنبردان نامہ وغیرہ اٹھا کر دیکھو کہ ان چشمک

کے سبب سے کیا کیا معرکے پڑے ہین اور کن کن مقامات پر یہ لوگ لڑے ہین جبکہ یہ بات ہی پھر کیونکر یہان قیام کرین
رہا یہ امر کہ شاہزادہ کو لے جایئن تو یہ بھی ممکن نہین ہی اگر دختر ہوتی تو نہ لے جاتے فرزند ہی اس سبب سے لیے
جاتے ہین تاکہ حالات جنگ و پیکار سے خوب آگاہ ہوجایئن اور اپنے بزرگون سے ملے اور اہل دنیا کو معلوم ہو
کہ یہ شاہزادہ بھی خاندان صاحبقران سے ہی اور نبیرہ ہی حمزہ صاحبقران کا گو کہ وہ صغیر ہی اس سن و سال مین ایسا
جری ہی کہ جس نے دیو بابان اسی دیو کو سر سے بلند کر لیا اور قتل کیا پھر ایسے بہادر کو کیون نہ ہمراہ لے جایئن اس
خیال سے اور لیجاتے ہونگے تاکہ پردۂ دنیا پر جنگ و پیکار کرکے مثل ہم سب کے نام پیدا کرین اور نام آور ہون
اہل شہر تو باہم یہ باتین کرتے ہین اور افسوس کرتے ہین اُدھر جب اخضر پریزاد یہ سب حکم دے چکا تب رستم ثانی
وغیرہ سے کہا کہ اب تو آپ لوگ مجھ سے خوش ہوئے کہ جیسا آپ نے فرمایا مین بجالایا انکار نہ کیا جواب دیا کہ ہم آپ
سے بہت خوش ہین کبھی آپ نے ہماری ناراضی کا کام نہین کیا پھر ہم کیون ناخوش ہون اور نہ کبھی ناخوش ہونگے
اب اخضر پریزاد نے سب سردارون کو رخصت کیا صرف سرور جنی کو روک لیا اور کہا کہ اے وزیر اعظم تم ابھی
نہ جاؤ تم سے ایک ضرورت ہی وہ ٹھہر گیا اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے مگر رنجیدہ تھے شاہزادون کے جانے سے لیکن کیا
کرتے مجبور تھے انکا کیا بس تھا جب بادشاہ کا کہنا نہ چلا تو وہ کیا تھے سوائے صبر کے اور کیا چارا تھا جب سب سردار
رخصت ہوکر چلے گئے اُسوقت اخضر پریزاد نے رستم ثانی و ایرج نامدار و شہریار سے فرمایا کہ آپ اندر تشریف لے چلیے
اور سرور جنی سے کہا تم یہان موجود رہو جب مین طلب کرون تم فوراً محل مین آنا شاید میرے سمجھانے سے مضراب
نہ مانے تو تم بھی نصیحت کرنا اور سمجھانا کیونکہ وہ تمھارے کہنے کو بھی بہت مانتی ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ میری
کیا لیاقت ہی جو مین ملکہ کو سمجھاؤن گا یہ اُنکی غلام نوازی ہی جو وہ میرا پاس و لحاظ فرماتی ہین خیر جیسا حکم ہوا ہی یہ غلام
بجالائے گا اپنے امکان بھر کوشش کرے گا آیندہ خداوند کریم کو اختیار ہی اخضر پریزاد سرور جنی سے یہ فرماکر اور
اُسکی تقریر سُنکے اُٹھ کھڑا ہوا اور شاہزادون کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا سرور جنی بھی ہمراہ تا بہ لال پردہ آیا اُدھر
محلدار نے پکار کر محل مین کہا کہ صاحبو پردہ کرو جہان پناہ مع اپنے خویش و ہمدمی اور نواسہ کے تشریف لاتے ہین
بھلا ان لوگون سے پردہ کون کرتا تھا مگر سب قاعدہ اور ادب سے کھڑے ہوگئے بادشاہ مع شاہزادون کے
داخل محل ہوا محلدار نے سلام کیا دو طرفہ پریان صف بستہ استادہ تھین وہ مصروف اہتمام ہوئین اور بادشاہ کو
مع ان سب کے بڑی تعظیم و تکریم سے لیکر ایوان شاہی مین آیئن زوجہ بادشاہ نے بھی سب کی تعظیم کی سوائے
اپنے نواسہ کے یعنی سہراب ثانی کو گلے سے لگایا پیار کیا ان سب کو مع بادشاہ کے مسند پر لاکر بٹھایا سب
خواصین اور مصاحبین دست بستہ رو برو صف باندھ کر کھڑی ہوئین اخضر پریزاد نے اپنی زوجہ سے فرمایا
کہ اے ملکہ کسی سے مضراب کو بلاؤ کچھ مجکو مضراب سے کچھ کہنا ہی نیز ان شاہزادون کو بھی زوجہ اخضر پریزاد نے ایک
خواص خاص سے حکم کیا کہ ملکہ مضراب پری کو اُنکے ایوان سے بلاؤ کہنا کہ آپ کے والد بزرگوار طلب کرتے
ہین کسی ضروری امر کے بارہ مین کچھ کہنا ہی وہ خواص یہ حکم پاکر طرف ایوان ملکہ کے روانہ ہوئی اُدھر کا حال
سماعت فرمایئے کہ ملکہ مضراب پری دختر اخضر پریزاد و زوجہ رستم ثانی و مادر سہراب ثانی اپنے ایوان مین
جلوہ فرما تھی ایسی حسین و خوبصورت و صاحب جمال پری تھی کہ جس کا مثل و نظیر پرستان قاف مین نہین ہی چہرہ
اُسکا مثل آفتاب کے درخشان ہی سبز لباس زیب تن ہی یہ ثابت ہوتا ہی گویا دھان کے کھیت مین آفتاب
طالع ہوا ہی گرد خواصین و مصاحبین جو بیٹھی ہوئی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد ماہ چہاردہ کے ستارون کا ہجوم
ہی ملکہ اپنی وزیرزادی سے یہ فرما رہی ہی کہ جس دن سے مجھ سے میرے شوہر و فرزند نے کہا ہی کہ ہم سب کا قصد
ہی کہ اب ہم طرف پردہ دنیا کے جایئن گو مین نے اُسوقت بہت انکار کیا مگر کچھ اثر پذیر نہ ہوا ناچار ہوکر اجازت

دنیا بھری مگر اُس دن سے دل کا یہ حال ہے کہ بیقرار ہے اور اضطرار زیادہ ہوتا جاتا ہے دل مضطر کو کسی پہلو قرار نہیں آتا ہے راتوں کی نیند اُڑ گئی ہے اور جب یہ خبر سنتی ہوں کہ لشکر میں طیاری سفر کی ہو رہی ہے صرف لشکر کے طیار ہونے کی دیر ہے ادھر لشکر تیار ہو گیا دن کوچ کا مقرر ہوا اور یہ لوگ روانہ ہوئے وہ دل کا حال ہوتا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے ہر وقت سحاب غم و ملال دل پر چھایا رہتا ہے جس وقت جدائی کا خیال آتا ہے ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ کیا بیان ہو یہی دل چاہتا ہے کہ چیخیں مار مار کر روؤں مگر ضبط کرتی ہوں سل صبر دل پر رکھ لی ہے خصوصاً جب یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا فرزند سہراب مجھ سے جدا ہو جائے گا وہ ماہ آسمان شہریاری کی ہے آنکھوں سے میرے پنہان ہو جائے گا دل کا یہ حال ہوتا ہے کہ مثل ماہی بے آب کے تڑپتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ سینہ کو توڑ کر نکل جاؤں یہی جی چاہتا ہے کہ گریبان کو چاک کر کے دیوانہ وار کسی طرف نکل جاؤں مگر صبر سے کام لیتی ہوں دل مضطر کو سمجھاتی ہوں پہروں گوشہ تنہائی میں بیٹھی ہوئی رویا کرتی ہوں یہی خالق سے دعا کرتی ہوں کہ تو مجھکو دنیا پر سے اُٹھا لے کاش میں بدنصیب مر گئی ہوتی یا لاولد ہوتی وہ کون سی گھڑی تھی جو میری ولادت ہوئی تھی سوائے رنج و صدمہ کے ایک پل راحت سے نہیں گذر رہا ہے پہلے اسلئے کہ جب شادی نہ ہوئی تھی یہ خوف تھا اور یہ صدمہ تھا کہ ایک ایک مدعی عشق کرتا تھا اور لشکر کشی کرتا تھا والد بزرگوار کو ہر روز مقابلہ کی فکر تھی مجھکو یہ خوف رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن کوئی غالب آئے اور وہ میرے اوپر قبضہ پا کے ناموس میں رخنہ پڑے پردہ عفت و عصمت دست ظالم سے چاک ہو خدا کی عنایت سے ان مصیبتوں سے نجات ملی تھی کہ دل کا برا ہو بلائے عشق میں مبتلا کیا اُس سے بھی نجات ہوئی تو وارث کے غم میں دو برس تک مبتلا رہی وہ مصیبت سہی اُس سے فراغ نہ ہوا تھا کہ فرزند صاحب تنہا نکل گئے اُنکی جدائی میں جو حالت ہوئی وہ سب نے دیکھی تھی اُس زمانہ میں تو کئی صدمے تھے پہلے تو جدائی وارث کا صدمہ انتہا اسکا خیال کہ نہ معلوم اُن پر قید طلسم میں کیا گذرتی ہے دوسرے دیو کی قید کا الم تیسرے سب سے زیادہ فرزند کی مفارقت کا غم تھا کہ جس سے تمام عالم آنکھوں میں سیاہ تھا کچھ اچھا نہ معلوم ہوتا تھا خدا خدا کر کے ان آلام سے نجات ملی تھی کچھ دل کو اطمینان ہوا تھا کہ یہ صدمہ پہونچا کہ جس کے سبب سے کھانا پینا سونا جاگنا سب حرام ہے دل پر ہجوم غم و آلام ہے دل کا یہ عالم ہے کہ بیٹھا جاتا ہے قلب اس واقعہ کو خیال کر کے تھرّاتا ہے خصوصاً آج صبح سے تو عجب عالم ہے ہجوم رنج و الم ہے یہی جی میں آتا ہے کہ کسی طرف نکل جاؤں کوئی دل کو ہاتھوں سے مل رہا ہے جیسے کوئی پہلو میں کھڑا ہے کہ کوئی دم میں ایسا تازہ صدمہ پہونچا چاہتا ہے کوئی خبر رنج و غم سناتا ہے دل یہ گواہی دیتا ہے کہ آج تجھ سے تیرا فرزند اجازت رخصت طلب کرے گا ای وزیر زادی میں تو کبھی اجازت نہ دونگی چاہے وہ ناراض ہو جائے چاہے میرے وارث کو ناگوار ہو اگر سہراب مجھ سے جدا ہوا اُسکی مفارقت گوارا نہ ہوگی میری جان پر بن جائیگی اگر یہان مجھکو بھی ہمراہ لے کے چلیں تو گویا منظور ہے وزیر زادی و دیگر خواصیں عرض کر رہی ہیں کہ ملکہ عالم نے جو کچھ ارشاد فرمایا درست ہے جو کچھ حال تھا وہ ہم بھی ہم سب کے دل کا بھی عالم ہے جب سے سنا ہے اور آپ تو ماں ہیں مگر حضور عالم لاچاری ہے کیا زور ہے جو مرضی بادشاہ آپ کو اجازت دینا پڑے گی یہ جو ارشاد ہوا کہ مجھکو ہمراہ لے چلیں تو یہ امر غیر ممکن ہے اول تو وہ لوگ اس امر کو گوارا نہ کرینگے دوسرے آپ کے والدین کو کب گوارا ہوگا کیونکہ اُنکی زندگی کا آپ ہی سہارا ہیں جس طور سے آپ کو اپنے فرزند کی مفارقت گوارا نہیں ہے اسی طرح آپ کے والدین کو کب گوارا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ بیاہی لڑکی پر کسی کا کیا زور ہے وہ پرائے گھر کی ہو چکی جہان اُسکا خاوند لے جائے سب گوارا کرنا پڑے گا اب اُنکا کوئی حق نہیں ہے خواصوں نے عرض کیا کہ درست ہے مگر ہمارے نزدیک تو یہ امر ممکن نہیں ہے ملکہ نے کہا اگر یہ امر ممکن نہیں ہے تو

سہراب کا بھی جانا غیر ممکن ہی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ خواص آکر پہونچی ملکہ نے جو خواص اپنی ماں کی دیکھی کہ چلی آتی ہی وزیرزادی سے فرمایا کہ خدا خیر کرے اس وقت کیوں یہ خواص آتی ہی صبح کو تو مین سلام کو ہو آئی ہوں خواص کے آنے کی کیا وجہ ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ کسی ضرورت سے ملکہ عالم نے آپ کے پاس بھیجا ہوگا معلوم ہوا جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ مجکو تردد ہی کہ وہ خواص سامنے آئی جھک کر سلام کیا ملکہ کی بلائیں لین دعائے ترقی حسن وجمال وجاہ اقبال دے کر عرض کیا کہ حضور کو آپ کے والد بزرگوار نے یاد فرمایا ہی ابھی دربار سے تشریف لائے ہیں مجکو حکم فرمایا ہی کہ ملکہ کو جاکر لے آؤ ہم کو اُن سے کچھ کہنا ہی چلیے تشریف لے چلیے ملکہ نے اُس سے پوچھا کہ جہان پناہ اکیلے تشریف دربار سے لائے ہیں یا کوئی اور بھی ہمراہ ہی اُس نے عرض کیا جی جہان پناہ کے ہمراہ آپ کے فرزند ارجمند ہیں آپ کے شوہر ہیں اور دیور ہیں اور خسر ہیں یہ سُنکے ملکہ نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور وزیرزادی سے فرمایا کہ آج صبح سے جو زیادہ دل بیتاب تھا تو بے سبب نہ تھا اُسکا ظہور ہوا ان سب کا بادشاہ کے ہمراہ آنا اور مجکو بادشاہ کا طلب فرمانا خالی از علت نہیں ہی سہراب کے جانے کی اجازت طلب کیجائیگی معلوم ہوتا ہی کہ لشکر سب طیار ہوگیا سامان سفر مہیا ہوگیا خیر جو کچھ ہو مین تو سہراب کو اجازت نہ دونگی یہ کہکر ملکہ اپنے مقام سے اُٹھی سب خواصوں و وزیرزادی کو ہمراہ لے کر طرف ایوان ملکہ اپنی والدہ کے چلی جب صحن میں پہونچی تو دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور سہراب برابر اپنی نانی کے بیٹھا ہی وہ بار بار پیار کر رہی ہیں ملکہ کے ہمراہ دونوں زوجہ سہراب ثانی کی بھی تھیں ایک اس پہلو مین دوسری دوسرے پہلو مین جب اخضر پریزاد نے اپنی دختر کو مع بہوؤں کے آتے ہوئے دیکھا خواصوں کو حکم دیا کہ استقبال کر کے لاؤ خواصیں استقبال کر کے لائین سہراب ثانی نے ماں کو سلام کیا مظفر اسپ پری نے دعا دے کر منہ پھیر لیا اور یہ کہا کہ ماشاء اللہ جب سے آپ طلسم فتح کر کے آئے ہیں جب سے ہم سے کوئی غرض نہیں ہی اب ہم کون ہیں یا وہ زمانہ تھا کہ سوائے میرے آپ کو کسی کے پاس چین نہ ملتا تھا اماں جان اماں جان کہتے کہتے زبان خشک آپ کی ہوتی تھی یا یہ بے مروتی تم کیا کرو یہ تمہارے خاندان کا اثر ہی خیر جو ہم پر گذرتی ہی وہ ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی یہ جو ملکہ نے کہا سہراب اُٹھ آیا گلے سے لپٹ گیا اور یوں عرض کرنے لگا کہ کیا آپ ہم سے خفا ہیں مجھ سے خطا ہوئی میرے قصور کو معاف فرمائیے ملکہ نے بلائیں لے کر فرمایا کہ میں تم سے کیوں خفا ہونے لگی مگر یہ امر ضرور ہی کہ تم کو میری فکر نہیں ہی ماں باپ و چچا کی موجودگی میں میری کیا ضرورت ہی بیٹھو میں تم سے خوش ہوں یہ کہکر مظفر اسپ پری نے پہلے ایرج نامدار کو سلام کیا پھر اپنے باپ اور ماں کو شہریار نے ملکہ کو سلام کیا کیونکہ یہ چھوٹے ہیں اُدھر ان دونوں پریوں نے جو کہ بیبیاں ہیں سہراب کی ان سب کو جھک کر سلام کیا ملکہ سلام کر کے مع ان دونوں کے سامنے اخضر پریزاد کے سر جھکا کر بیٹھ گئی آنکھ اُٹھا کر کسی کی طرف نہ دیکھا مگر اپنے فرزند کو دیکھتی جاتی ہی دزدیدہ نگاہ سے خواصیں بھی سلام و مجرا کر کے بیٹھ گئیں جب سب بیٹھ چکے اُسوقت اخضر پریزاد نے اپنی دختر سے کہا کہ اے فرزند جو ہم تم سے کہیں اسکو مانو گی اور ہمارے کہنے پر عمل کرو گی ملکہ نے عرض کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے بسر و چشم قبول کرونگی تب اخضر پریزاد نے اول سے آخر تک سب حالات جو کہ رستم ثانی وغیرہ نے بیان کیے تھے بیان کیے اور کہا کہ تم کو لازم ہی کہ اپنے فرزند کو اجازت دو کہ وہ پردۂ دنیا پر جائے اور نام پیدا کرے مثل اپنے بزرگوں کے اے فرزند یہ اولاد

صاحبقران سے ہین انکا ایک مقام پر قیام کرنا غیر ممکن ہو ان صاحبون [illegible] یہ ہمیشہ [illegible]
جہاد کرین اور کفار کشی کرکے دین اسلام کو رواج دین دوسرے اگر دختر ہوتی [illegible] یہ شیوہ تھا کہ وہ
خانہ نشین ہوتی ساتھ عفت و عصمت کے بسر کرتی مرد کا یہ ہنر اور جوہر ہو کہ نام پیدا کرے اور جوہر شمشیر
دکھائے مرد کے لیے گوشہ نشین ہونا عیب ہے یہ کہکر کل حال صاحبقران نے پردہ قاف مین آنے کا
بیان کیا اور جو کہ سرور جنی نے احضر پری نژاد سے بطور پند و نصیحت کے کہا تھا سب بیان کیا اور
کہا کہ اب صبر کرو اور اجازت دو کیونکہ خداوند کریم صبر کرنے والے [illegible] بہت خوش ہوتا ہے شاید
یہ امر خداوند کریم کو ناگوار ہو کہ اسکا فرزند ہماری راہ مین جہاد کرے [illegible] دیا اور کوئی
ایسا واقعہ ہو کہ تمھارے اور سہراب کے ایسی مفارقت ہو جاے [illegible] تم اسکو نہ دیکھ سکو اور نہ
تم تو اور اسکے حال کی نہ تم کو خبر ہو نہ اسکو تمھارے حال کی تو کیا کرو گی ملکہ نے یہ سب تقریر سنکے
جواب مین عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا سب بہت درست اور بجا ہے مین ان صاحبون کو
منع نہین کرتی ہون کہ یہ پردہ دنیا پر نہ جائین اور شوق سے جائین [illegible] نہ روکونگی مگر سہراب کو
مین جانے کی اجازت نہ دونگی گو آپ سے عرض کر چکی ہون کہ جو آپ فرمائین [illegible] بسر و چشم
قبول کرونگی مگر اس بارے مین صبر نہین کر سکتی ہون میری زندگی [illegible] سہراب ہی کے خیال پر ہے مجھ
سے اسکی مفارقت کا صدمہ نہ اٹھایا جائے گا یہ مین نہ گوارا کرونگی کہ میرا سہراب بپردۂ دنیا
پر جائے یہ جو مضراب پری نے کہا احضر پری نژاد و رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کیطرف
دیکھ کر خاموش ہو رہا مگر اب ان تینون صاحبون نے ملکہ کو سمجھانا شروع کیا ایرج نامدار نے
فرمایا کہ ای فرزند تم اس امر سے اطمینان رکھو مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمھارے فرزند کو وقتاً
فوقتاً تمھارے پاس یہان روانہ کر دیا کرونگا تم دیکھ لیا کرنا اور دو ایک دن یہان رکھنا
پھر رخصت کر دینا اور بہت سے کلمات تسکین فرمائے ملکہ نے ناچار ہو کر کہا کہ خیر مین ایک
شرط سے اجازت دیتی ہون کہ آپ مجکو بھی لے چلین ہمراہ تو بہتر ہو ایرج نامدار نے فرمایا
کہ ای فرزند یہ امر ابھی غیر ممکن ہے کیونکہ ابھی ہم لوگ بے سر و پا جاتے ہین کوئی ٹھکانا ہمارا
نہین ہے دوسرے یہ امر ہے کہ ہم لوگون کا یہ طریقہ نہین ہے کہ ناموس کو ہمراہ لشکر رکھین ہم لوگون
کی ناموس ہمیشہ قلعہ ذوالامان مین رہتی ہین برسون ہم لوگ وہان نہین جاتے ہین شوہر زوجہ
کی صورت دیکھنے کو ترستا ہے زوجہ شوہر کے دیکھنے کو ترستی ہے مان فرزند کے دیکھنے کو [illegible]
فرزند مان کے لیے اس خیال سے نہین لشکر مین ناموس کو رکھتے ہین کہ نہ معلوم کیسا اتفاق
پڑے ہم لوگ تو مرد ہین کسی نہ کسی صورت سے بسر کر لین گے یہ عورات پردہ نشین کیا کرینگی
اور کدھر جائینگی سواے ناموسی اور پردہ دری کے کچھ حاصل نہ ہوگا اکثر ایسا اتفاق پڑا ہے
کہ لشکر تباہ ہوا ہے اور سب آوارہ ہوگئے ہین اگر ناموس ہمراہ ہوتا [illegible] تباہ ہوتا یا نہین
نامحرم کی نگاہ پڑتی یا نہین بس ایسی صورت مین کیا ضرورت ہے کہ ناموس کو ہمراہ رکھین ایسی
حالت مین جب کہ تم سہراب سے جدا رہین اور برسون صورت نہ دیکھو تو یہان سے
جانے سے کیا حاصل ہوا اپنے مان باپ سے بھی مفارقت ہوئی اور جس مطلب کے لیے
مان باپ کو ترک کیا وہ بھی حاصل نہین ہے تو کیا فائدہ بہتر یہی ہوگا کہ تم یہان رہو تمھارا
فرزند تمھارے پاس برس دن کے بعد ایک دو دن کے لیے ضرور آیا کرے گا [illegible]

ایرج نامدار نے فرمایا اور رستم ثانی و شہریار و اخضر پرنزاد نے سمجھایا دوسری اخضر پرنزاد نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب ملکہ نے انکار کیا تھا تو محلدار کے ذریعہ سے سرور رجنی کو بھی اندر محل کے طلب کرکے عقب پردہ بٹھا دیا تھا سرور رجنی نے بھی ملکہ کو بہت کچھ پند و نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اے ملکہ یہ فرزند آپ کا بڑا صاحب اقبال ہے وہ شان و شوکت بہم کرے گا جو کہ حمزہ صاحبقران نے بہم کی تھی اور یہ صاحبقران وقت ہے انکی صاحبقرانی کا ڈنکا تمام دنیا میں بجے گا بڑے بڑے زبردست انکے ہاتھ سے پست ہونگے سہراب کے نام سے شیران دشت کو تپ لرزہ آ جائیگا انکے سبب سے دین اسلام کو ترقی ہوگی ایک قوم کو جو کہ کافر ہے اور بہت سر اٹھایا ہے یہی شیر پست کرے گا انکا پردہ دنیا پر جانا مناسب ہے کیونکہ یہ مشیت ایزدی میں جاری ہو چکا ہے اب اس شیر کا یہاں قیام کرنا محال ہے اگر آپ اجازت نہ دینگی پر اس وقت تو نہ جائینگے مگر یہاں ٹھہرینگے بھی نہیں آپ سے بردان لیے ہوئے چلے جائینگے اور آوارہ ہونگے اس حالت میں آپ کو اور صدمہ ہوگا اور انکو بھی زحمت ہوگی اور یہ ناخوش بھی ہونگے آپسی عقلمندان امور نکا نہ خیال کرے اور صبر نہ کرے اور اپنی پارہ جگر کو ناراض کرے یہ کیسی الفت و محبت ہے میرے نزدیک یہ الفت نہیں ہے بلکہ عداوت ہے یہ غلام تو خیر خواہ دولت ہے جو اسکو از روے علم رمل معلوم ہوا بیان کر دیا اب حضور کو اختیار ہے مجھے جو عرض کرنا تھا عرض کیا جب اس طور سے سرور رجنی نے بیان کیا اور سب نے سمجھایا تو ملکہ نے سہراب ثانی کی طرف دیکھا چہرہ انور پر آثار رنج و ملال پائے بہت مغموم پایا بس مہر مادری سے مضراب پیری کو تاب نہ رہی آنکھوں میں اشک بھر کر بولی کہ خیر اگر آپ سب صاحبوں کی یہی رائے اور انکی بھی یہی مرضی ہے اور انکو ملال ہے تو اچھا میں نے اجازت دی گو دل گوارا نہیں کرتا ہے لفظ اجازت منہ سے نہیں نکلتی ہے اسکے ساتھ کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر ناچار ہوں مجکو اپنے فرزند کی خوشی گوارا ہے اور ناراضی نہیں گوارا ہے مگر یہ اپنے منہ سے اقرار کریں کہ میں برس دن کے بعد آکر تم کو اپنی صورت دکھلایا کرونگا تو مجکو اطمینان ہو گو تمھارے آقا اور بزرگ ایرج نامدار نے بقسم فرمایا ہے کہ میں تیرے فرزند کو برس دن کے بعد بھیجدیا کرونگا اور مجکو انکی مہربانی کا یقین ہے کیونکہ وہ مجھ ایسی کنیز بے تمیز سے جھوٹ نہ بولینگے ضرور ایسا کرینگے مجکو اور زیادہ اطمینان ہو جائیگا اگر سہراب بھی اقرار کرلے گا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے مادر مہربان آپ اس غلام کی جدائی کا صدمہ نہ فرمائیں میں آپکا ایک ادنی غلام ہوں میں کبھی آپ کی قدمبوسی سے جدا نہ ہوتا مگر موقع ہی ایسا ہے آپ اطمینان رکھیں کہ میں ضرور برس دن کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرونگا بشرطیکہ اس امر کے کسی سے مقابلہ نہ درپیش ہوگا اگر ایسا ہوگا تو مجبوری ہے مگر اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ بعد اس معرکہ کی فراغت کے حاضر ہونگا یہ کہکر اور ہاتھ جوڑ کر ماں کے قدموں پر گرنے کا قصد کیا ملکہ نے فرزند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ میں نے بخوشی اجازت دی اچھا جاؤ ہم کو بھی فراق میں رلاؤ ہم تمھارے ناخوش ہونے سے ناچار ہوگئے ورنہ غیر ممکن تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا وہ سب رنج و ملال دور ہوگیا خوش ہوکر ماں سے کہنے لگا کہ آپ نے اپنے غلام پر بڑی عنایت فرمائی گویا بیدام خرید لیا اجازت کے نہ حاصل ہونے سے مجکو اپنی جان کا خوف تھا اگر والد بزرگوار و جد عالی مقدار و عم نامدار

یہان سے بدون میرے تشریف لے جاتے تو میری بھی زندگی محال تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتا اس صدمہ سے مین اپنی جان دیتا آپ نے اجازت دے کر مجکو زندہ فرمایا میری جان و آبرو سب بچائی ملکہ نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہی خیر آپ کی تو خوشی ہو گئی ہم پر جو گذرے گی اُسکو اُٹھا لین گے صبر کرینگے اب یہ تو بیان کرو کہ کب سدھارو گے اب تو اجازت بھی مل گئی سہراب ثانی نے عرض کیا کہ یہ غلام آپ کے قدمون سے پرسون جدا ہوگا سب سامان کا حکم نانا جان نے دے دیا ہی اُنھون نے بھی تو بڑی مشکل سے اجازت عطا فرمائی ہی وہ بھی اجازت مرحمت نہین فرماتے تھے مگر خوبی تقدیر سے یہ مشکل بآسانی حل ہوئی اُسکی عنایت کا کیا شکریہ ادا کرون ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کو تو خوشی ہوئی جو ہمارے دل کا حال ہی وہ کیا بیان کرین خدا اُس حال سے بخوبی آگاہ ہی ای فرزند ابھی تم کو اسکا مزا نہین ہی ہان جب فضل خدا سے صاحب اولاد ہو گے اُس وقت معلوم ہوگا ابھی تم کیا جانو خیر آپ کی خوشی سے غرض ہی جہان رہو سلامت رہو کبھی نہ کبھی مجکو بھی یاد کر لیا کرو گے اگر تمھاری جدائی کے صدمہ سے مر گئی تو جب یہان آنا تو قبر پر ضرور آنا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر روح کو شاد کرنا ملکہ کی ان باتون پر سب رونے لگے ایک کہرام پڑ گیا آخر کو سرور جنی نے سب کو سمجھایا اور کہا کہ آپ لوگ کیسی عقل مند ہین کوئی بھی مسافر کے رخصت کرنے کے وقت روتا ہی دوسرے ابھی تو یہ لوگ نہین تشریف لیے جاتے ہین پرسون تشریف لے جائین گے اس قدر بیقراری ابھی سے کیا ضرور ہی سرور جنی کے کہنے سے سب خاموش ہوئے سرور جنی بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا ادھر ملکہ مضراب پری وہان سے اُٹھکر اور اپنی ہمراہ اپنی دونون بہوؤن کو لے کر اپنے قصر مین آئی مگر مغموم و رنجور اور آ کر اور تخلیہ مین جا کر خوب چلا کر رونے لگی سہراب ثانی و رستم ثانی و شہریار و غیرہ محل سے اخضر پری نژاد کے اُٹھکر اپنے مقام پر آئے اور باہم باتین کرنے لگے کہ مرحلہ بہت سخت و صعب تھا خداوند کریم نے طے فرمایا اُدھر اخضر پری نژاد و کل اہل محل مغموم و رنجور اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو ان لوگون کے جانے کا صدمہ نہ ہو کہ ایک خواص نے آ کر اخضر پری نژاد سے عرض کیا کہ ملکہ جو آپ کے پاس سے اپنے فرزند کو اجازت دے کر گئین ہین اُس وقت سے جان کھو رہی ہین اور رو رہی ہین اور ایسے کلمات دل خراش فرماتی ہین کہ سننے کی تاب نہین ہی اُنکے ہمراہ دونون بیٹیان آپ کے فرزند ارجمند سہراب ثانی کی مصروف گریہ و زاری ہین یہ سنکے اخضر پری نژاد کو تاب نہ رہی فوراً وہان سے اُٹھکر ملکہ کے قصر مین آئے ملکہ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند اگر تم اس قدر صدمہ کرو گی اور خدا نخواستہ کچھ طبیعت ناساز ہو گئی تو ہم تو کسی طرف کے نہ رہیے داماد سے اور نواسے سے یون مفارقت ہوئی تمھاری یہ حالت ہی اب ہمارا سوا ے تمھارے کون ہی خداوند کریم سہراب ثانی و تمھارے وارث کو صدو سی سال زندہ رکھے اُنکے دیکھنے سے ہماری آتش محبت نہ فرو گی بلکہ اور صدمہ ہوگا ہان اگر تم زندہ ہو تو ہمارے دل کو قوت و طاقت ہی کیا کسی کے فرزند سفر نہین کرتے ہین برسون عالم سفر مین رہتے ہین خیال تو کرو کہ جب کہ سہراب ثانی بدون تمھارے اور میرے اطلاع کے برائے فتح طلسم شب کو نکل گیا تھا تم نے اپنا حال تباہ کیا تھا اُس حال تباہ کرنے سے کیا حاصل ہوا تھا سوا ے کاہش جان کے جبتک خدا کو نہ منظور ہوا ملاقات نہ ہوئی مقام شکر ہی کہ تمھارا فرزند اپنے بزرگون کے ہمراہ نام پیدا کرنے کو جاتا ہی مثل بزرگون کے نام آور ہوگا بڑے بڑے بہادرون کو زیر کر کے نام آوری حاصل کرے گا

بیٹا مرد کے جوہر ہیں نام پیدا کرنا اگر یہ نہ ہو تو وہ نامرد کہلاتا ہے اپنے ہی شوہر کو خیال کرو کہ اگر وہ بہادر اور
جری اور نام آور نہ ہوتے تو ہم کیوں اُنکو پردۂ دنیا پر سے یہاں طلب کرتے اور کیوں اُنکی خاطر کرتے
اور کیوں اُنکے ہاتھ سے دیوان ثابت کو قتل کراتے اور کیونکر تم کو اُس ظالم کے ہاتھ سے نجات ملتی
تم دیکھو صاحبقران کی حالت کو خیال کرو کہ اُس بہادر نے یکہ و تنہا بڑے بڑے زبردستوں کو زیر
کر کے کیسا نام پیدا کیا کہ اب کوئی بدون عزت کے اُنکے نام کو زبان پر جاری نہیں کرتا ہے تم خیال
کرو کہ ہم لوگ قوم آتشی سے ہیں مگر کیسی عزت اُنکی کرتے ہیں یہ مرتبہ اُنکو اسی سبب سے حاصل
ہوا کہ اُنھوں نے اپنے کو راہ خدا میں وقف کر دیا ہے ایک کی فریاد رسی کی پردۂ قاف میں آ کر
آسمان پری کے باپ کی کمک کی عوض میں اُسکے یہ مرتبہ ہوا کہ دیوان قاف نام سے تھراتے
ہیں یہ مرتبہ ہوا کہ زلزلۂ قاف ثانی سلیمان لقب ہو گیا اور جو اُنکا نام کسی دیو کے سامنے لیا وہ
کانپ گیا یہ سب امر کیونکر اُنکو حاصل ہوئے اُنھوں نے بہادروں سے مقابلہ کیا ہمیشہ اپنے
لوگوں سے یعنی باپ ماں سے جدا رہے لڑائی میں مصروف ہوتے یہ مرتبہ ہوا اب تم بھی [illegible]
یہ کہ تم بھی صبر کرو اور خوش ہو کہ تمہارا فرزند بہادر ہے اور اُس کا بھی نام دفتر دلاوران میں [illegible]
اُسکے معرکوں کا [illegible] ہر ایک کی زبان پر ہوگا انشاء اللہ جب وہ مع شان و شوکت کے تم
سے آکر ملیگا اُس وقت کیسی خوشی حاصل ہوگی ہم کو [illegible] کہ ہمارا نواسہ ایسا بہادر
ہے کہ اُسکے نام سے بہادر ڈرتے ہیں کیسی ہم کو عزت حاصل ہوئی ہے اور ساکنان قاف ہم سے
سرگشتہ ہو کر [illegible] یہ خوف سنتے کہ انکا نواسہ دیوکش ہے اور ان کا سلسلہ خاندان زلزلۂ قاف سے
ملا ہے یہ کیسے مقام فخر و مباہات ہیں اور جائے شکر ہے نہ جائے رنج و غم خیال کرو کہ اگر وہ طلسم
فتح کرکے مع اپنے بزرگوں کے اُسی طرف سے طرف پردۂ دنیا کے چلا جاتا اور تمکو خبر نہ ہوتا تو کیا
ہوتا سوائے صبر کرنے کے اب تو اس امر سے بھی اطمینان ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ہمراہ گیا ہے
وہ لوگ اُسکی سرپرستی کو موجود ہیں جب تم کو یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے اور [illegible]
ہمراہ ہے اور کون نہیں ہے اب نہ بیقرار ہو صبر کرو جب اس طور سے اخضر پریزاد نے اپنی دختر کو
سمجھایا ملکہ کو بھی خیال آیا کہ والد بزرگوار درست فرماتے ہیں رونے کو ضبط کیا اور باپ کو جواب دیا کہ
اب میں سوائے صبر کے کبھی گریہ و زاری نہ کرونگی آپ کے کہنے پر عمل کرونگی آپ اطمینان رکھیں اخضر پریزاد
نے اپنی دختر کو خوب گلے سے لگایا اور کہا تم تو ہم سب کی روح و جان ہو تمہارے رنج و صدمہ سے ہم بے
چین ہو جاتے ہیں ہمارے عمر بھر کی تم ہی تو کمائی ہو خداوند کریم ایسا کرے کہ ہم تمکو چھوڑ کر اس دار فانی سے
طرف عالم بقا کے جائیں اور تمھارے سبب سے ہمارا نام باقی رہے اس سلطنت کی تم ہی مالک و وارث ہو
یہ کہکر دونوں سہراب کی زوجاؤں کو گلے سے لگایا اور اُنکو بھی تسکین دی ان سب کو سمجھا کر اور اپنے
سر کی قسم دے کر اخضر پریزاد اپنے مقام پر آیا ادھر سہراب ثانی وغیرہ نے اپنے ملازموں کو طلب
کر کے سامان سفر کے تیار کرنے کا حکم فرمایا اور اُن لوگوں کو کہ جنکو طلسم سے رہا کیا تھا اور وہ انسان
تھے تو بہت سے دیو و پریزاد بھی طلسم سے رہا کیے تھے اُنکو نہیں جو انسان تھے اُنکو حکم دیا کہ آپ
لوگ بھی سامان سفر [illegible] تاکہ ہمارے ہمراہ پردۂ دنیا پر چلیے اور اپنے عزیزوں سے ملیے
وہ خوش ہوئے اور سامان سفر میں مصروف ہوئے ادھر سہراب ثانی نے اُن بادشاہوں
کو جو کہ عرصہ [illegible] طلسم سے اور وہ پریزاد بادشاہ جو کہ راہ

ہین مطیع ہو رہے تھے حکم دیا کہ آپ لوگ بھی کل صبح اپنے لشکر و سپاہ کے طرف اپنے اپنے شہر اور قلعہ کے تشریف
لے جائیں مین آپ کو رخصت کرتا ہون آپ لوگ اطمینان رکھیں کہ جب مین پردہ دنیا سے یہان
آیا کرونگا تو آپ لوگون سے ضرور ملونگا ہر ایک بادشاہ اور سردار نے عرض کی کہ ای آقاے نامدار
یہ کیا ارشاد ہے ہم تو سب خوش تھے کہ آپ کے ہمراہ رکاب پردہ دنیا پر جائینگے یہ کیا آپ فرماتے ہین
تب سہراب ثانی نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ سوائے انکے جو کہ متعلق بارگاہ وغیرہ ہین
اور مین کسی دیو و پریزاد کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا اگر لشکر ہمراہ لیجاتا تو ضرور آپ لوگون کو ہمراہ لیتا یہ
جو کہا وہ سب نے سنا سب مایوس ہو گئے زیادہ اصرار نہ کر سکے سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
جو ارشاد ہوا ہے بجا لائینگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سہراب ثانی یہ حکم دے چکے اور ان
سب کو رخصت کیا وہ اپنے اپنے مقام پر آئے اور سامان سفر کرنے لگے اپنے اپنے ملک
کی طرف جانے کے لیے ادھر سہراب ثانی وغیرہ داخل محل ہوئے ماں پاس آئے پھر بہت
کچھ کہا ایرج نامدار وغیرہ نے بھی ملکہ کو بہت تسکین دی بعد اسکے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر
آیا رستم ثانی نے اپنی زوجہ مہر افزا پری کو بہت کچھ پند و نصیحت کی اور اطمینان کر دیا کہ تم مطمئن
رہو سہراب ضرور آیا کرے گا ادھر سہراب ثانی نے اپنی دونون معشوقون کو سمجھایا اور کہا کہ تم
والدہ صاحبہ کی خدمت مین رہنا وہ تمھاری بہت خاطر فرمائینگی اور تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی
ہر ایک کھانا کھا کر آرام پذیر ہوا وہ رات براحت و آرام بسر کی راوی کا بیان ہے کہ سہراب ثانی
کل اسباب طلسمی و خزانہ طلسمی و بارگاہ طلسمی کندان جنی کے سپرد کر کے آئے تھے وہی اسکا محافظ
تھا جب طلسم سے چلے تھے وہ بارگاہ وغیرہ ہمراہ تھی کندان بھی ہمراہ تھا اور بہت سے
پریزاد و دیو و جن اس بارگاہ کے منتظم ہین جلیل پریزاد و جلیل پریزاد یہ اتکار خانہ کے داروغہ ہین اور
شہاب پریزاد و سرخاب پریزاد یہ بہشت ترنے شہنا نواز ہین اور اس بارگاہ کے ساتھ بہت
سی بازاریں اور نقار خانہ ہین کئی سے ڈھول و کوس ہین مثل بارگاہ سلیمانی کے اسکی شان و شوکت
ہے جب کندان جنی کو خبر پہونچی کہ کل شاہزادہ یہان سے طرف پردہ دنیا کے سفر فرمائے گا اسنے
بارگاہ کو بار کر آیا اور تمام خزانہ طلسمی اور ان صندوقون کو کہ جس مین اسلحہ طلسمی اور خفتیان شب چراغی
تھین اور مرکب طلسمی اور جو مرکب اس طلسم مین تھے اور ہمراہ شاہزادہ کے آئے تھے ان سب کو بے
جانے کے لیے لیس کیا اور کل اسباب طلسمی بار کیا اور سب کارندون کو آگاہ کیا وہ بھی سامان سفر سے
لیس ہو گئے ادھر اہلکاران دولت نے بہت سے تخت پردہ قنات کے تیار کر کے اور کئی سے تخت
برائے سواری شاہزادگان مہیا کیے سب سامان سفر لیس کر لیا گیا صرف حکم کی دیر تھی جسوقت طلب
کیا جائے موجود کر دیا جائے ہر ایک لیس اپنے اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہے ادھر جب سحر ہوئی گل خورشید
گلشن آسمان پر کھلا اور اپنی خوشبو سے تمام عالم کو معطر کیا اور قطرہ ہائے شبنم بسبب عکس آفتاب عالم
تاب کے جذب زمین ہوئے مرغان خوش آواز نے نور سحر کو دیکھکر زمزمہ سرائی شروع کی اور حمد و ثنا
الٰہی مین مصروف ہوئے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے یہ عالم دیکھکر ہر ایک عابد و زاہد اپنے بستر
خواب سے اٹھا اور وضو کر کے اطاعت پروردگار مین مصروف ہوا ادھر اخضر پریزاد نے بیدار
ہو کر وضو کیا اور عبادت خدا سے فراغت کر کے لباس زیب تن کر کے بیرون محل آکر دربار کیا
سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا یہ چارون شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقام سے بعد

فراغت وظیفہ سحری سے دربار میں آئے سب اہل دربار تعظیم بجا لائے اپنے اپنے دنگل شوکت پر متمکن ہوئے وہ بادشاہان دربند جو کہ ہمراہ طلسم سے آئے تھے حاضر ہوئے آداب و مجرا بجا لاکر بیٹھے جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت سہراب ثانی نے ان شاہان دربند وغیرہ سے فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں سے کل بیان کیا تھا کہ آپ لوگ سامان کریں اور طرف اپنے اپنے مقام کے تشریف لے جائیں لہذا آپ سب صاحبوں نے سامان کیا یا نہیں انھوں نے عرض کیا کہ بموجب حکم سرکار کے ہم نے سب سامان کیا اور حاضر خدمت ہوئے ہیں کہ اجازت حاصل کر کے طرف اپنے اپنے مقام کے روانہ ہوں شاہزادہ نے یہ سماعت فرما کے انکو حکم فرمایا کہ بسم اللہ آپ لوگ تشریف لے جائیں کیوں دن چڑھ جائیں وہ سب ان سب سے رخصت ہو کر اور آخری سلام کر کے بیرون دربار آئے اور اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر اپنے اپنے شہر کی طرف روانہ ہوئے اور بعد قطع راہ کے اپنے اپنے شہر میں پہونچکر براحت و آرام بسر کرنے لگے سہراب ثانی نے یہی حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دیو یا پریزاد تم پر لشکر کشی کر کے آئے ہمارے نانا صاحب کو خبر کرنا وہ تمھاری ضرور کمک کرینگے اور یہی اخضر پریزاد سے کہا تھا کہ جب یہ لوگ آپ کو اپنے حال سے خبر کریں ضرور انکی کمک فرمایئے گا اور یہ بھی بادشاہ سے کہا تھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی آپ پر لشکر کشی کرے تو ان سب کو آگاہ فرمایئے گا یہ لوگ آپ کی آکر کمک کرینگے اور ان سے کہا تھا کہ جب بادشاہ تم کو خبر کریں کہ فلاں نے تم پر لشکر کشی کی ہے بس فوراً اس خبر کو پاتے ہی حاضر خدمت ہونا مع سپاہ و لشکر کے اور مدد کرنا ان سب نے قبول کیا تھا اور رخصت ہو کر اپنے اپنے شہر کو چلے آئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب بادشاہ سے رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے شہر کو روانہ ہو گئے اسوقت کار پردازان سلطنت و اہلکاران دولت نے آکر عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے صرف حکم عالی کی دیر ہے سہراب ثانی نے فرمایا کہ کل صبح کو سب سامان در دولت پر حاضر ہو ہم بوقت سحر یہاں سے طرف پرد دنیا کے کوچ کرینگے مع کل سامان کے وہ لوگ یہ حکم پا کر باہر آئے سلام کر کے یہاں دوپہر تک دربار آراستہ رہا بعد دوپہر کے دربار برخاست ہوا بادشاہ داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے ادھر سب شاہزادہ بھی داخل محل ہوئے وہ دن اور رات محل میں بسر کی رستم ثانی و سہراب ثانی رات بھر سب اہل محل کو سمجھاتے رہے اور پند و نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مسافر شب نے اسباب سفر کو بار کیا اور منزل مغرب میں جا کر مقیم ہوا شاہ خاور نے افق شرق سے ظہور کیا اور آمادہ سفر ہو کر راہ آسمان کو طے کرنے لگا اور طرف مغرب کے روانہ ہوا تاج شعاعی سر پر رکھکر اور اپنے نور جمال جہان آرا سے تمام عالم کو روشن و منور کیا مسافر فلک نے منزل مشرق سے نکل کر منازل فلکی کو طے کرنا شروع کیا طرف منزل مغرب کے راہی ہوا سپیدہ سحری کا آسمان پر ظہور ہوا نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے دماغ جان کو معطر کرنے لگے باغوں میں طائران خوش آواز حمد الٰہی میں شاخہائے شجر پر بیٹھکر چہچہہ زن ہوئے غنچہ چٹک چٹک کر خوشبو دینے لگے قطرہائے شبنم برگ اشجار پر مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے گلچین باغوں میں پھر رہے تھے عجب رنگ تھا صبح کا جو وقت تھا ہر ایک خوش تھا صوت ہزار ہزار ناز و انداز سے ہر طرف بلند تھی زاہدان شب زندہ دار صدائے اذان صبح کو سنکے عبادت پروردگار میں مصروف ہوئے سب اہل اسلام بیدار ہوئے بستروں سے اٹھے وضو کر کے مصروف عبادت خالق لیل و نہار ہوئے ان چاروں شاہزادوں نے بھی عبادت سے فراغت حاصل کی وظیفہ کو ختم کر کے ۱۱۰

اپنے حق مین دعاے مغفرت کرکے نجاد ون برسے اُٹھے لباس سفری کو طلب کیا خادمان محل نے کشتیان
لباہوں کی لاکر حاضر کین لباس تبدیل کرنے لگے اہل محل نے اپنی اپنی قدر و منزلت کے موافق امام ضامن باندھے
یہان تو آراستہ ہورہے ہین اہل محل کا ادنی سے لیکر اعلی تک یہ حال ہو کہ چہرہ اُداس ہو ہر ایک کے
رخ پر عالم یاس ہو اشک آنکھون مین ڈبڈبائے ہوئے ہین مگر بسبب بدشگونی کے رو نہین سکتے
ہین خصوصاً معتزاب پری زوجہ رستم ثانی کا تو عجب عالم ہو مفارقت فرزند کا جدا غم ہو فراق شوہر
سے دل پر ہجوم صدمہ و الم ہو مجبوری سب کچھ کراتی ہو ایک ایک کا حیران ہو ہو کر منھ دیکھ رہی ہو دل کا
مالک خدا ہے جو اُسکے دل کا حال ہو وہ بیان نہین ہو سکتا ہو وہ چاند سا چہرہ زرد ہو رہا ہو وہ پھول
سے رخسار بسبب رنج و غم کے کمھلا گئے ہین مُنھ اترا ہوا ہو چہرہ فق ہو مثل ماہ صبح کے آنکھون مین
جو آنسو بھرے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہو کہ بطن صدف مین موتی ہین ششدر و حیران بصورت زلف
پریشان ہو کبھی شوہر کی طرف دیکھتی ہو اور سر جھکا لیتی ہو کبھی فرزند کو بہ نظر یاس دیکھ کر کہتی ہو کہ اے
لخت جگر آرام دل مضطر قوت بصر تم ہمین مارے جاتے ہو تم سے یہ امید نہ تھی کبھی دل کو سمجھاتی ہو کہ
کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہو صبر کر صبر خداوند کریم کو پسند ہو خواصین و مصاحبین گرد ملکہ ہین یہ معلوم ہوتا
ہو ماہ کے گرد ہجوم سیارگان ہو مگر سب اُداس ہین ملکہ کو سمجھا رہی ہین مگر آوازون سے ثابت ہوتا ہو کہ
گریہ گلوگیر ہو کوئی پری ایسی نہین ہو جو اُداس نہ ہو ہر ایک اپنے بال و پری سے مایوس ہو
زندان رنج و غم کی محبوس ہو اُدھر اخضر پریزاد بھی بیدار ہوئے نماز سے فراغت فرمائی اپنے خالق
سے یہ دعا ہاتھ اُٹھا کر کے کہ اے رب بے نیاز و اے کریم کارساز تو جامع المتفرقین ہو مجکو ان سب کو زندہ
دکھانا اور پھر مجھ سے ملانا انکے ارادون مین برکت عطا فرمانا اور سہراب ثانی کی شوکت و
حشمت کو ترقی دینا یہ شیر پھر مجھ سے خوشی خوشی آکر ملے میرا غنچہ آرزو کھلے مین تیرا ایک بندہ گنہگار
ہون میری اسوقت کی دعا قبول فرما یہ دعا کرکے سجدہ شکر ادا کیا اور لباس طلب کرکے آراستہ
ہوا اب تو ہر طرف محل مین ہل چل پڑی ہو ہر ایک دوڑتی پھرتی ہو محلدار پکار پکار کر کہ رہی ہو کہ سب
اپنے اپنے مقام پر بیٹھو سامنے نہ آؤ شاہزادہ باہر تشریف لیے جاتے ہین اندرون محل تو یہ بندوبست
ہو خواجہ سرا وغیرہ انتظام کر رہے ہین ناظر محل کوڑا پکڑے ہوئے بندوبست مین مصروف ہو بیرون
محل یہ حال ہو کہ در دولت پر سب سردار ۔۔۔ آکر موجود ہوگئے ہین سپاہ صف بستہ کھڑی ہو
جلوس سواری موجود ہو اور کل سامان سفر وغیرہ بیرون شہر دیوزاد تختون پر لادے ہوئے کھڑے
ہین انتظار کر رہے ہین سب کی آنکھین طرف شہزادے کے لگی ہوئی ہین لبّ سے تخت آراستہ ہین اُن پر
بارگاہ و سنادیق اسلحہ طلسمی و خزانہ طلسمی بار ہو مرکبان پری پیکر دیوزاد لیے ہوئے کھڑے ہین اہل شہر
کے مجمع کا یہ حال ہو کہ اندرون شہر کوئی مقام ایسا نہین ہو کہ کوئی بفراغت راستہ چل سکے
تل رکھنے کی جگہ نہین ہو ہوا کا بھی گذر محال ہو بیرون شہر بھی یہی مجمع کا حال ہو بہ تنگ نگاہ کا بھی گذر نا
محال ہو اہل شہر رات بھر اس خوف سے سوئے نہین کہ ایسا نہ ہو کہ آنکھ نہ کھلے اور سواری شاہزادہ
کی نکل جائے تو ہم زیارت سے محروم رہ جائین نہ معلوم کب یہ شہریار عالی وقار یہان تشریف لائین
ہم زندہ ہون یا نہ ہون تو آخری دیدار کی حسرت رہ جائے ہر ایک گلی کوچہ و دوکان و کمرہ اہل
شہر سے مملو ہو پریان اور پریزاد و دیو وغیرہ جنگل بیابان سر راہ ہین اپنے اپنے ٹھکانون پر انتظار مین
بیٹھے ہوئے ہین مگر سب کو صدمہ و رنج ہو کوئی ایسا نہین ہو جو دردمند نہ ہو ہر ایک کی زبان پر

افسوس کی صدا ہی ہر ایک واسطے ان گلہاے گلشن صاحبقرانی کے بیقرار ہی انکا فراق ہر ایک کو ناگوار ہی سب مثل گلہاے پژمردہ کے مرجھائے ہوئے ہین یہی کلمہ زبان پر ہین کہ اب برکت اس شہر سے جاتی ہی ان شہریارون کے قدم کی برکت سے کیسی رونق تھی ہم سب حریف سے بےخوف تھے اپنے اپنے گھر مین براحت سوتے تھے کوئی خطرہ نہ تھا ہمارا بادشاہ ضعیف ہو چکا ہی اب کوئی بادشاہ دوسرے ملک کا خوف نہین کرتا ہی اس خیال سے کہ بادشاہ ضعیف ہی ہر ایک کو اس ملک کی خواہش ہی مگر ان شیرون کے سبب سے کوئی ادھر کا رخ نہین کرتا تھا اب لشکرکشی ہوگی دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی کلیجہ منہ کو آتا ہی اہل شہر تو یہ تقریر کر رہے ہین مگر سب برائے زیارت موجود ہین وہان جب شاہزادے لباس پہنکر طیار ہو چکے اسوقت اخضر پریزاد مع اپنے ملازمونکے طرف ایوان ملکہ مفراب پری کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ چارون شیر پیشہ جرات مسلح و ململ ہو چکے ہین سب اہل محل گرد ہین اپنی دختر کو دیکھا کہ وہ بصورت آئینہ حیران ہی اور ایک ایک کی طرف دیکھ رہی ہی چہرہ اترا ہوا ہی سب خواصین اُس کے گرد ہین ایک طرف سہراب ثانی کی دونون معشوقین مرجھائے ہوئے کھڑی ہین ایک مدت اپنی زوجہ کو دیکھا کہ وہ بھی مع کل خواصون کے موجود ہین جیسے ہی سب نے بادشاہ کو آتے ہوئے دیکھا جھک کر ہر ایک نے سلام کیا اخضر پریزاد نے سب کے سلام کا جواب دے کر اپنی بیٹی کو گلے سے لگایا اُسکی صورت دیکھکر اخضر کو تاب نہ رہی بے اختیار آنکھون سے اشک ٹپک پڑے گلے سے لگاکر فرمایا کہ اے مفراب تم بیقرار نہ ہو اطمینان رکھو جب کہو گی مین دیو طیران کو روانہ کرکے تمھارے فرزند کو بلا دونگا یہ تو میرے اختیار مین ہی مفراب خاموش کھڑی ہی کچھ جواب نہین دیتی ہی سکتہ کا عالم ہی کہ اتنے مین ایرج نامدار نے رستم ثانی سے فرمایا کہ اے فرزند اب سب سے مل لو اور چلو کیونکہ دن چڑھتا ہی اچھا ہی کہ سویرے سے نکل چلین دھوپ نہ چڑھنے پائے ورنہ حرارت آفتاب تکلیف دے گی رستم ثانی نے جواب دیا بہت بہتر کہا کہ بسم اللہ حضور پہلے سب سے ملیئے یہ غلام بھی موجود ہی یہ سنکے ایرج نامدار نے اپنی بہو مفراب پری کو گلے سے لگایا اور بہت کچھ کلمات تسکین فرمائے مفراب نے سلام کیا اُسکے بعد اور سب سے ملے سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیے جب ایرج نامدار سب سے مل چکے اُسکے بعد شہریار نے بھاوج کو سلام کیا اور جھک کر ملے سہراب ثانی کی معشوقون کو گلے سے لگا کر رخصت کیا اور سب اہل محل سے ملکے زوجہ اخضر پریزاد کو سلام کیا اب رستم ثانی کی باری آئی پہلے رستم ثانی نے ساس کو سلام کیا اُسنے سینے سے لگا لیا بلائین لین رو کر کہا کہ اے فرزند ہم کو بھول نہ جانا ہم تمھاری جدائی مین رات دن بیقرار رہین گی دور افتادگان کو یاد کرتے رہنا اب تو ایک کہرام پڑ گیا رستم ثانی بھی رونے لگے ساس کو بہت کچھ سمجھایا اور عرض کیا کہ جو کچھ مجھ سے خطا ہوئی ہو معاف فرمائیے اور مجھکو فراموش نہ کیجیے گا مین آپ کا خورد ہون زوجہ اخضر نے جواب دیا کہ اے فرزند تم ہمارے سر کے تاج ہو تمھارے سبب سے ہم کو بڑی قوت ہی اور بڑی بڑی امیدین ہین ایک بھوندی سی مثل ہی کہ مول سے سود زیادہ پیارا ہوتا ہی داماد آنکھون کا تارا ہوتا ہی اگر ساس خسر لائق ہوتے ہین خیر اے فرزند ہم سے تو تمھاری کچھ خدمت نہ ہو سکی ناچار تھے تم نے یہان آکر کیا راحت پائی سوائے تکلیف کے ہم تم سے بہت شرمندہ ہین خیر جو کہ ذی قدر و ذی مرتبہ ہوتے ہین وہ یونہی سرفراز کرتے ہین جیسی تم نے ہماری عزت افزائی کی اور ہم ایسے ناقدرون سے رشتہ قرابت پیدا کیا ورنہ ہماری کیا لیاقت تھی کہ ایسی خاندان سے رشتہ قرابت حاصل کرسکتے یہ

شرف سوائے شہپال بن شہرخ کے اور کسی کو نہین نصیب ہوا تھا یا تمھارے سبب سے ہم کو نصیب
ہوا جائے فخر ہی یہ کہکر ایک الماس کا بازو پر رستم ثانی کے باندھا اور کہا کہ یہ ہدیہ گو لائق آپکے
نہین ہی کہ قبول کیا جائے مجکو تمھاری ذات سے امید ہی کہ تم میری خوشی کرو گے رستم ثانی نے جواب
مین کہا کہ یہ سب آپ کی عزت افزائی ہی ورنہ مین کس لائق ہون آپ کے سبب سے یہ سب دولت
و حشمت میسر ہوئی ورنہ مین تو ترک دنیا کر کے فقیر ہو گیا تھا آپ نے یہان طلب فرما کر پھر مجکو
سرفراز کیا یہ آپ کیا فرماتی ہین مجکو خود فخر کرنا زیبا ہی کہ مین نے یہ مرتبہ پایا کہ بادشاہ ہفتم قاف کا
داماد مشہور ہوا یہ فخر کیا کم ہی اور جو کچھ بزرگون سے ملے وہ تبرک ہی یہ کہکر سلام کیا پھر اور سب اہل
محل سے ملے اپنے فرزند کے معشوقون کو گلے سے لگایا اور پیار کیا بہت کچھ سمجھایا اب طرف
مہرنگار پری کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ صاحب ہمارا کہا سنا معاف کرو اب ہم طرف پردۂ دنیا
کے جاتے ہین نہ معلوم کب آنا ہو خدا وہ دن پھر لائے کہ ہم تم سے آکر ملین یہ کہنا تھا کہ اب ملکہ
کو تاب نہ رہی سب شرم و حیا کو بالائے طاق رکھدیا اور بولی کہ اے صاحب آپ اس کنیز سے
اچھا سلوک کیے جاتے ہین ہمارے دل پر جو گذرتا ہی وہ خدا پر روشن ہی تم سے کیا بیان کرین یہ کیا
کہتے ہو کہ ہمارا کہا سنا معاف کرو میری خود یہ خواہش ہی کہ جو خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہو وہ معاف کی
جائے مین لائق معافی ہون میری ذات سے سوائے رنج کے آپکو راحت کسی قسم کی نہین ملی اس
کنیز کو فراموش نہ فرمائیے گا جب یہان تشریف لائیے گا میری قبر پر ضرور تشریف لائیے گا کیونکہ مجکو یقین
ہی کہ اس صدمہ کی برداشت نہ ہو سکے اور مین مرجاؤن ملکہ نے ایسے کلمات یاس و حسرت زبان سے
کہے اور رونے لگی کہ کسی کو تاب نہ رہی سب بیقرار ہو کر رونے لگے خود رستم ثانی بھی رو دیے
اپنے دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور بہت نصیحت کی اور کلمات تسکین فرمائے اور کہا
کہ تم اطمینان رکھو جب تم طلب کرو گی مین ضرور آؤنگا تم کو ہمارے سر کی اور سہراب کے سر کی
قسم اب نہ رو کیا کسی کے وارث سفر کو جاتے نہین ہین ان لوگون کو خیال کرو کہ جو ہم سے علاقہ
رکھتے ہین برسون گذر گئے ہین کہ ہم انکی صورت سے آگاہ نہین ہین نہ وہ ہماری صورت سے انپر
کیا گذرتی ہوگی یہ کہکر قصد کیا کہ اب باہر کو جاؤن ملکہ نے دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اسکی قسم کھاتے جاؤ
کہ جب تم بلا بھیجوگی تو مین ضرور آؤنگا رستم ثانی نے اس شرط سے قسم کھائی کہ اگر کسی حریف سے
مقابلہ نہ ہوگا اور تم بلا بھیجوگی تو مین ضرور آؤنگا ملکہ نے مایوس ہو کر دامن چھوڑ دیا رستم ثانی سب
اہل محل سے ملکر مع ایرج نامدار و شہریار عالی وقار کے باہر تشریف لائے اس خیال سے کہ سب
اہل محل سہراب ثانی سے ملین گے اور ایک کہرام ہوگا تم سے نہ دیکھا جائے گا جب یہ
سب باہر چلے گئے اسوقت سہراب ثانی نے اپنی نانی کو جھک کر سلام کیا انہنے دوڑ کر نواسہ
کو گلے سے لگایا بلائین لین خوب پیار کیا اور چلا کر رونے لگی سہراب ثانی بھی رونے لگے
دونون نانی نواسے خوب گلے مل کر روئے جب سب نے جدا کیا اور زوجہ اخضر پریزاد کو سمجھایا
تو رونا کم ہوا زوجہ اخضر پریزاد نے نواسہ سے کہا کہ اے فرزند مین مجبور ہون کہ تم کو منع نہین
کر سکتی ہون نہ روک سکتی ہون کیونکہ تم نازک مزاج ہو ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ خیر جاؤ ہم صبر
کرینگے یہ کہکر دو دانہ الماس و زمرد کے سہراب ثانی کے بازو پر باندھے سہراب ثانی نے سلام
کیا اور نانی سے رخصت ہو کر ماں کے پاس آیا اور عرض کیا کہ والدہ مہربان اجازت ہی کہ یہ غلام

رخصت ہو کیونکہ اب دن بہت آگیا ہے مضراب پری رو رہی تھی یہ جو سہراب ثانی نے کہا تاب نہ رہی
بیتاب ہو کر فرزند سے لپٹ گئی اور رونے لگی سہراب بھی رونے بڑے عرصہ تک مادر و پسر لپٹے ہوئے رو یا
کیے سب کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ غش آ جائے بہ مشکل جدا کیا اور کہا کہ ای ملکہ آپ کو کیا ہو گیا ہے بس رو چکیں
دیکھیے آپ کے رونے سے سہراب ثانی بھی رو رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ بسبب صدمہ کے اور راہ کی تکلیف سے
خدانخواستہ انکی طبیعت کچھ ناساز ہو جائے تو بڑی خرابی ہو اب رخصت فرمائیے اور اس امر کی دعا فرمائیے کہ خداوہ
دن لائے کہ آپ کا فرزند آپ سے آکر ملے بشان و شوکت مسافر کے لیے نہیں روتے ہیں بدشگونی ہوتی ہے آپ کو
اسکا بھی خیال نہیں آتا ہے کہ شاہزادہ پہلے پہل سفر کو جاتا ہے اور آپ روتی ہیں وہم بھی نہیں آتا ہے اس طور سے جو
سب نے کہا ملکہ نے ضبط کیا آنسو پونچھے اور سہراب سے کہا کہ بیٹا سدھارو دھوپ چڑھتی ہے اچھا ہم صبر کرینگے
خداوند کریم تم سے ہمکو پھر ملائے جس طور سے رنج دے کر جاتے ہو آکر ہمکو اپنے دیدار سے شاد کرو یہ کہکر بلائیں لیں
اور کہا کہ خدا حافظ۔ نور امام ضامن کی ضمانت میں دیا سہراب نے ماں کو سلام کیا اپنی معشوقوں سے بسبب
شرم و حیا کے نہ ملا صرف انکی طرف دیکھکر اتنا کہا کہ خدا حافظ اور ماں سے کہا کہ انکا خیال رکھیے گا یہ آپ کی کنیزیں
ہیں یہ کہکر اور سب اہل محل سے ملا ہر ایک نے بلائیں لیں شاہزادہ سب کو تسکین دیتا ہوا ہمراہ اخضر پر نیزاد
کے ہو چلا طرف در دولت کے ماں اور سب اہل محل تا بہ در پہونچانے آئے خلدار تے پردہ اٹھایا اخضر پر نیزاد نواسہ
کو لے کر باہر چلے سب اہل محل نے پکار کر کہا کہ خدا حافظ و ناصر خداوہ دن بہت جلد لائے کہ جسطرح آج تو پیٹھ
دکھا کر جاتے ہیں پھر تشریف لاکر منھ دکھائیں سب خوش ہوں سب نے کہا کہ آمین یا رب العالمین شاہزادہ
تو ہمراہ اخضر پر نیزاد کے باہر آیا سب اہل محل اپنے اپنے مقام پر آئے اور بسبب رنج و صدمہ کے ہر ایک منھ
لپیٹ کر اپنے اپنے بستر پر پڑ رہا یا تو وہ محلات عشرت کدہ بنے ہوئے تھے یا ماتم کدہ ہو گئے مضراب پری تو اپنے
مقام پر آئی اپنے شہر میں جاکر تنہا بیٹھ کر رونے لگی خواصیں وغیرہ ملکہ کے پاس آکر سمجھانے لگیں راوی بیان
کرتا ہے کہ ان لوگوں کے رنج و غم کا جو حال تحریر کرونگا تو داستان کو طول ہوگا خلاصہ یہ کہ کئی دن تک کسی نے
کھانا نہیں کھایا آخر کو سب نے مضراب کو سمجھا بجھا کر کھانا کھلایا اسکا صدمہ بھی کم ہوا آمدم بر سر مطلب راوی کا
بیان ہے جب رستم ثانی و شہریار و ایرج نوجوان باہر تشریف لائے تھے تو ملاحظہ کیا تھا کہ سب سردار ادنیٰ و
اعلیٰ در دولت پر موجود تھے اور سب سامان سفر بھی موجود تھا سب نے شاہزادوں کو سلام کیا شاہزادہ
ہر ایک سے بخلق و مروت پیش آئے ایک ایک سے گلے ملے اور کہا کہ ای بھائیو ہم کو فراموش نہ کرنا جو ہمارا کہا
سنا ہو معاف کرنا سب نے بہت عجز و انکسار سے عرض کیا کہ آپ ہمارے آقا و مالک تھے جو خطا ہوئی ہو معاف
فرمائیے اور ہم غلاموں کو نہ فراموش فرمائیے گا اسی طور سے ہر ایک سے یہ شاہزادہ ملے جب سرور جنی سے ملنے کی
نوبت آئی وہ بہت ہی فروتنی سے ملا اور بہت کچھ عذر و معذرت کی اور عرض کیا کہ میرا سلام صاحبقران اول و ثانی
کی خدمت میں کہدیجیے گا اگر آپ سے ملاقات ہو اور اس امر کا خیال رہے کہ جب یہاں سے کوئی دیو آپ کے
لینے کے لیے حاضر ہو فوراً تشریف لائیے گا کیونکہ آپ کے جانے کے بعد شاید کوئی لشکر کشی کرے اگر تاخیر فرمائیے گا
تو ہم غلاموں کو زندہ نہ پائیے گا رستم ثانی وغیرہ نے فرمایا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیے ہمکو خبر ہونا چاہیے ہم فوراً
پہنچینگے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ چوبداروں نے پکار کر کہا کہ ظل اللہ مع اپنے نواسہ یعنی سہراب ثانی کے تشریف لاتے
ہیں یہ سننا تھا کہ سب مؤدب ہو گئے کہ اخضر پر نیزاد مع سہراب ثانی کے آئے سب نے مجرا و سلام کیا بادشاہ
شاہزادہ نے سب کے سلام کا جواب دیا اور در دولت پر ایک مجمع کثیر تھا راہ نہ ملتی تھی جب سہراب ثانی اگر پہونچے
تو رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند تم نے بڑا عرصہ کیا خیر اب سب سے یہاں بھی مل لو اور چلو اب منزل کھوٹی ہوتی ہے

سہراب ثانی نے عرض کیا کہ جب والدہ صاحبہ نے اجازت دی جب غلام حاضر ہوا بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر شاہزادہ نے قصد کیا کہ اخضر پریزاد سے ملون کہ اخضر نے فرمایا کہ ای فرزندلبن تو تا بہ بیرون شہر چلونگا جو گھڑی تم سب کو دیکھ لون وہی گھڑی غنیمت ہی پھر ہم کہان اور تم کہان سہراب نے عرض کیا کہ آپ کو زحمت ہوگی آپ یہان تشریف رکھین دو میرے اور زیادہ صدمہ ہوگا اخضر نے منظور نہ کیا اب شاہزادہ جس سے ملنے کا قصد کرتا ہی وہ یہی عذر کرتا ہی آخر کو ناچار ہو کر تخت طلب کیا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک تخت پر چارون شاہزادہ وا اخضر پریزاد سوار ہوئے دیو تخت کو اُٹھا کر چلے جلوس سواری آگے بڑھا آواز طرقوا طرقوا بلند ہوئی کوس سفری پر چوب پڑی اب تو سب سردار سوار ہوئے جو انسان کہ شاہزادہ نے طلسم سے رہا کیے تھے وہ قریب پانچ چھ ہزار کے تھے وہ بھی تختون پر سوار ہوئے اُنکے بھی تخت دیوزاد اُٹھا کر ہمراہ ہوئے سواری ان شاہزادون کی بڑے شان و شوکت سے در دولت سے باہر آئی اور طرف صحرا کے چلی دو رستہ اہل شہر کھڑے ہوئے سلام کرتے تھے یہ شاہزادہ دونون ہاتھون سے جواب سلام اہل شہر کو دیتے جاتے اور تسکین فرماتے جاتے تھے ہر طرف سے یہی صدا بلند تھی کہ آج اس شہر کی برکت جاتی ہی خداوند کریم وہ دن جلد لائے کہ پھر اس گلشن بے خزان مین بہار آئے اور آپ لوگ تشریف لائین نوبت باینجا رسید کہ شاہزادے اہل شہر سے ملتے ہوئے بیرون شہر تشریف لائے یہان بھی اہل شہر کا مجمع دیکھا چنانچہ سب یہان تک بھی ہمراہ آئے یہان سب سامان سفر موجود تھا صرف آمد کی دیر تھی یہان جب سواری آکر پہونچی سب نے سلام و مجرا کیا تخت شاہی زمین پر رکھا گیا پھر شاہزادہ سب سے ملنے لگے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ سے ملے خلق پیش آئے سبکو رخصت کیا ایرج نامدار و شہریار عالی وقار و رستم ثانی اخضر پریزاد سے بغل گیر ہوئے اخضر پریزاد نے بہت سے کلمات یاس کہے ان سب نے تسکین کی اب نوبت سہراب ثانی تک ملنے کی آئی نانا نواسہ گلے ملتے خوب روئے بعدہ جو کچھ اخضر پریزاد سے ہو سکا وہ ان سب کے روبرو پیش کیا آخر کار پھر رخصت ہو کر اُن تختون پر سوار ہوئے کہ جو طرف دنیا کے جانے کے لیے تیار ہوئے تھے وہ سب انسان بھی ہر ایک سے رخصت ہوئے اور اخضر پریزاد سے بھی رخصت ہوئے اور سوار ہوئے اخضر پریزاد نے اُن دیوون سے بتاکید کہدیا کہ کسی قسم کی راہ مین تکلیف نہ ہو اور جب پردۂ دنیا پر پہونچا کر واپس آنا تو رسید لیتے آنا یہ کہکر فرمایا کہ بسم اللہ سدھارو سہراب ثانی و رستم ثانی نے کہا کہ آپ شہر کو تشریف لے جائین تو ہم روانہ ہون اخضر نے کہا کہ نہین پہلے آپ تشریف لے جائین مین پھر جاؤنگا ان سب نے کہا کہ یہ نہ ہوگا آخر یہ قرار پایا کہ دونون سواریان برابر روانہ ہون پس اخضر پریزاد بھی اپنے تخت پر سوار ہوا اور مع خدم و حشم کے خداحافظ و ناصر کہکر طرف شہر کے چلا اُدھر رستم ثانی و سہراب ثانی مع بارگاہ طلسم و خزانہ و دیگر اسباب طلسمی کے طرف پردۂ دنیا کے چلے کئی ہزار تخت ہمراہ تھے جن پر انسان جو کہ طلسم سے رہا کیے تھے وہ سوار تھے اور سب مال و اسباب طلسمی تھا دیوزاد وہ تخت لیکر بروے ہوا چلے مگر اخضر پریزاد کا یہ عالم ہی کہ پلٹ پلٹ کر دیکھتا جاتا ہی راوی کہتا ہی کہ دیوزاد ان تختون کو لیکر ہوا ہو گئے جب سامنا نہ رہا اخضر پریزاد داخل شہر ہوا اور در دولت پر آکر پہونچا سب سردارون کو رخصت کیا داخل محل ہوا اُس دن دربار نہ کیا بلکہ کئی دن تک باہر تشریف نہ لایا جب صدمہ کم ہوا دربار کرنا شروع کیا اب راوی جہان موقع ہوگا یہ داستان پھر تحریر کرے گا اب سبکو مبتلاے رنج و الم رکھتا ہی اگر کسی مقام پر موقع ہوگا بیان ہوگا اب مین حال ساحران دنیا کا تحریر کرتا ہون اُنکے حال مین قلم فرسائی کرتا ہون کہ اُن سبکو جو دیو تختون پر بٹھا کر طرف پردۂ دنیا کے لیکر چلے تھے مثل طائران تیز پر کے لیے ہوئے اُڑے جاتے تھے دن بھر دیوون نے راہ طی کی قریب پچاس کوس کے نکل آئے قریب شام ایک مقام پر ایک صحرا مین پہونچے بحکم شاہزادگان عالی مقام اُس صحرا مین اترے ابھی تک سرحد پردہ قاف پنجم یعنی عملداری اخضر پریزاد ختم نہین ہوئی ہی اخضر پریزاد کی عملداری ہی بموجب حکم کے دیو تخت لے کر زمین پر آئے وہ صحرا بہت پر فضا اور دلکشا تھا وہان سب اترے بندوبست ہوا کچھ چھوٹے چھوٹے

خیمے برپا ہوئے اُس مین سب اُترکر بیٹھے اور کل اسباب و مال طلسمی کو بیچ مین کرلیا اور دیوزاد پاسبانی کرنے لگے یہ سب
راہ کے تھکے ہوئے تھے کچھ میوہ وغیرہ کھاکر شب ماہتابی سیر صحرا مین مصروف ہوئے تھوڑے عرصہ تک صحرا کی سیر کی
بعد اُسکے جاکر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوئی بوقت سحر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے تخت سحر پر سوار ہوئے دیو تخت
لے کر روانہ ہوئے اُس دن دن بھر مین اسی کوس راہ طے کی رات کو پھر قیام کیا ایک صحرا مین راوی کہتا ہی کہ جب پانچ
سو کوس قلعہ یاقوت نگار سے چار روز کے عرصہ مین چلے آئے پانچوین دن عملداری اخضر پریزاد سے نکلے اب
اخضر کی عملداری ختم ہوئی دیوؤن نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور آج ہم اپنے بادشاہ کی عملداری سے
باہر ہوگئے ہین اب یہان سے اور پریزادون کی عملداری ہی بہت سے ملک پردۂ قاف مین اب بھی ایسے
ہین جو کہ کافرون کے قبضہ مین ہین شاہزادون نے جواب دیا کہ اب تو ہم طرف دنیا کے جاتے ہین اگر یہان رہتے
تو ضرور اُن ملکون کو بھی اسلام آباد کرتے خیر اب جو آنے کا اتفاق ہوگا تو ضرور بندوبست کیا جائے گا اب چھٹے دن جو
تختون پر سوار ہوکر روانہ ہوئے دن بھر دیو لیے ہوئے چلے گئے قریب شام ایک صحرائے پربہار مین قیام کیا شاہزادون
نے دیوؤن سے دریافت کیا کہ اب پردہ دنیا یہان سے کَے دن کی راہ ہی اُنھون نے عرض کیا کہ پندرہ دن کی راہ ہی
گو پردہ دنیا برسون کی راہ ہی لاکھون کوس ہی مگر انسان کے لیے اور ہم سب کے لیے اکیس روز کی راہ ہی اور
بعض ہم مین سے ایسے ہین کہ جو پندرہ دن مین آئے ہین اور بعض ایسے ہین جو کہ دس دن مین اور بعض ایسے ہین جو
کہ پانچ دن مین اور بعض تین دن مین مگر تکلیف بہت ہوتی ہی رات دن راستہ طے کرنا پڑتا ہی کسی مقام پر ٹھہر نہین
سکتے ہین جیسے کہ دیوطیرا ان حضور کے لینے کو گیا تھا اور چھ روز مین حضور کو لیکر آیا تھا اسی طور سے اور بھی بہت سے
دیو ہین شاہزادون نے یہ سُنکے فرمایا چونکہ ہم سب کو چھ دن ہوگئے ہین کہ ہر روز برابر راہ طے کی ہی سوا رات کے
کسی وقت قیام نہین کیا ہی لہذا یہان دو دن قیام کرینگے اس صحرا کی سیر کرینگے خیمے وغیرہ برپا کرو تیسرے دن
یہان سے روانہ ہونگے انھون نے بموجب حکم کے ایک کوہ بلند شکوہ کے اوپر خیمے وغیرہ برپا کیے اور سب اُن
خیمون کے گرد اُترے اور مال و اسباب کی بہت حفاظت کی اس خیال سے کہ یہ دوسرے کی عملداری ہی نہ معلوم کیا پیش آئے
شاہزادہ اُن خیمون مین اُترے چونکہ شب تھی اس سبب سے صحرا کی سیر نہ کی دوسرے یہ بھی سبب تھا کہ قیام کرنے کا
قصد تھا یہ خیال دل مین کیا کہ صبح کو سیر کرینگے رات تو اُس کوہ پر بسر کی صبح کو بلندی کوہ پر آکر بیٹھے سیر صحرا کرنے لگے سب
دیو و پریزاد جو کہ ہمراہ آئے تھے ادھر اُدھر پھرنے لگے شاہزادہ مع اپنے ہمراہیون کے بلندی کوہ پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے
ہین صبح کا وقت ہی گلہائے خودرو کھلے ہوئے ہین چونکہ یہ پردۂ قاف ہی اسکا ہر صحرا و ہر جنگل بہتر از باغ شداد ہی یہان
ہمیشہ فصل بہار رہتی ہی خزان کا یہان گذر نہین ہی گلہائے خوش رنگ کھلے ہوئے میوہ ہائے رنگارنگ لگے ہی
طائران خوش الحان نغمہ سرائی مین مصروف ہین پھولون کی خوشبو چلی آتی ہی نسیم سحری دماغ جان کو خوشبوے ریاحین
سے بسا رہی ہی بلبلین چہچہے کر رہی ہین فاختہ الگ شاخہائے اشجار پر بیٹھی ہوئی ہی اور یاد الٰہی مین مصروف ہی
قمریان شمشاد پر مشغول حمد الٰہی بزبان بے زبانی ہین تدروان کوہسار قہقہہ زنی کر رہے ہین طاؤس صحرائی ہر طرف پھر
رہے ہین سبزہ دور تک روئیدہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ مخمل سبز فرش گستردہ ہی اُس پر جو زمین کے قطرے پڑے ہین
گو یا غلطان کا سماد کھا رہے ہین عجب وہ تماشا تھا اور بہت بھی صبح کا تھا ہر ایک اس صحرائے مینو سواد کو دیکھ کر خوش
ہوگیا بند قبا کھول دیے ہوا کھانے لگے شاہزادہ تو تختے پر نشست فرما کر رہے تھے ہمراہ گلدستے رنگارنگ میوہ ہا
گلون سے بھرا ہوا ہی دیو و پریزاد صحرا مین پھر رہے خوش ہورہے ہین کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ دیکھا
شاہزادون نے ایک طرف سے کچھ دیو و پریزاد بڑے بڑے قد کے نظر آئے انکار کھینچے ہوئے چلے آتے ہین یہ دیو و
پریزاد جو شاہزادون کے ہمراہ تھے اُن سب کو دیکھ کر فوراً کوہ پر چلے آئے اور قریب شاہزادگان آکر کھڑے ہوئے اُن

سب نے جو دور سے دیکھا کہ بہت سے دیو و پریزاد آج صحرا مین آئے ہین کسی طرف سے اور کچھ خیمے وغیرہ کوہ پر برپا ہین اور وہ دیو و پریزاد ہم سب کو دیکھکر بالاے کوہ چلے گئے ہین یہ دیو اس خیال سے اُس طرف کو چلے کہ جاکر دریافت کرین کہ یہ دیو و پریزاد کس پردۂ قاف کے رہنے والے ہین اور اس صحرا مین کس غرض سے آئے ہین کیونکہ یہ صحرا تو قبضہ مین دیو ابلاغ بلند شاخ کے جو کہ نبیرہ ہی دیو عفریت بدمست کا اور وہ ہم سب کا حاکم و آقا ہی ہم نے آج تک اس صحرا مین کسی غیر ملک کے باشندے کو آتے ہوئے نہین دیکھا اور یہ ہمارے مالک کی شکارگاہ ہی ایسا نہ ہو کہ سب اس کو برباد و غارت کرین آقاے نامدار تو آج کل لشکر کشی کی تدبیرین ہین اخضر پریزاد پر کیونکہ سُنا گیا ہی کہ دیو ہامان سپہ سالار اخضر پریزاد نے اپنے مالک پر لشکر کشی کی تھی جب اخضر پریزاد عاجز آیا تو اُسنے پردۂ دنیا سے چند آدمزاد طلب کیے جو کہ اولاد حمزہ سے تھے اُنھون نے آکر دیو ہامان کو عاجز کیا اُنھین آدمزادون مین سے کسی آدمزاد کے ساتھ اخضر پریزاد نے اپنی دختر کی شادی کر دی کہ جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسنے جوان ہوکر دیو ہامان کو قتل کیا اور اب سنا گیا ہی کہ اُس حوالی مین کوئی طلسم تھا اُسکو بھی فتح کیا ہی اور بہت کچھ مال و اسباب لایا ہی آقا نے یہ سُنکے بہت پیچ و تاب کھایا اور اس خیال سے لشکر کشی کا قصد کیا ہی کہ یہ آدمزاد جو پردۂ دنیا سے آئے ہین اولاد حمزہ سے ہین اِنکے بزرگون نے ہمارے بزرگون کو قتل کیا ہی بس چل کر اُن سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لینا ضرور ہی اس سبب سے وہ تو لشکر کشی کی تدبیر کر رہے ہین شکار وغیرہ کو ترک کیا ہی ہم اس صحرا کے محافظ ہین ایسا نہ ہو کہ کچھ اس مقام پر خرابی ہو اور اُنکو معلوم ہو تو وہ ہم سے ناراض ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ ان سب کو اس حال سے آگاہ کرین اور کہدین کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ بہت پریشان ہوگے یہ دیو تو باہم یہ باتین کرتے ہوئے اُدھر کو چلے

اب راوی ایک جملہ اور بیان کرتا ہی ناظرین کی خدمت مین وہ یہ ہی کہ ایک دیو ابلاغ بلند شاخ ہی جو کہ پوتا ہی دیو عفریت کا کہ جسکو حمزہ صاحبقران نے قتل کیا تھا دیو ابلاغ بہت قوی ہی اور ثانی دیو عفریت بدسرشت ہی سات لاکھ نرہ دیو پر حاکم ہی ایک شہر ہی پردۂ قاف مین کہ جس کا نام شہر ابلاغیہ ہی وہان کا یہ حاکم ہی اور ابلیس پرست ہی کئی مرتبہ اُسنے قصد کیا کہ قریشیہ سلطان سے جاکر مقابلہ کرون مگر اسکے مشیرون و وزیرون نے منع کیا اور کہا کہ ابھی آپ کے پاس وہ سامان نہین ہی کہ آپ قریشیہ سلطان سے مقابلہ کرکے اپنے بزرگون کے خون کا معاوضہ کرین لشکر اُسکے مقابلہ کے قابل بہم فرمایئے اُسوقت قصد مقابلہ فرمایئے اسکو بھی راے ان سبکی پسند آئی تھی اور اُسنے اس تدبیر سے اپنے پاس لشکر دیوزاد جمع کیا تھا کہ جن جن کے باپ دادا ہاتھ سے حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی و قریشیہ سلطان و دیگر اولاد صاحبقران کی مارے گئے تھے اُن سب کو تلاش کرکے اپنا ملازم کیا تھا اور بہت کچھ رعایت اُنکے ساتھ کرتا ہی اور جو دو ایک ملک اسکے ملک کے قریب تھے اُن ملکون کے بادشاہون کو بزور قوت بازو اپنا مطیع کیا ہی اور اُن سب نے یہ اقرار کیا ہی کہ تم قریشیہ سلطان و قریشیہ ثانی و دیگر اولاد حمزہ سے جو کہ یہان موجود ہی و نیز پردۂ دنیا پر ہی ہم سب کے باپ دادا اور اپنے باپ دادا کے خون کا معاوضہ لین گے لہذا تم سب ہماری مدد کرو اور ہمارے شریک ہو چنانچہ جسنے یہ سُنا اُسکا اگر شریک ہوا اور اُسکو اپنا آقا قرار دیا اور شاہ دیوان قاف کا لقب دیا جب اسکے پاس قریب چار لاکھ کے دیو جمع ہو گئے تھے اُسوقت بھی اُسنے قصد کیا تھا کہ قریشیہ ثانی سے مقابلہ کرون لشکر کشی پر آمادہ ہوا تھا مگر مشیرون نے منع کیا تھا کہ ابھی آپ کے پاس اسقدر سپاہ نہین ہی کہ آپ اُن سے مقابلہ کر سکین کیونکہ تمام قاف مین اہل اسلام کی عملداری ہی ہر پردۂ قاف اہل اسلام سے آباد ہی چند مقام ایسے ہین کہ جہان ہم سب آباد ہین ورنہ حمزہ صاحبقران نے تمام قاف کو درہم برہم کر دیا اور سب زبردستان قاف کو پست کیا اور سکہ اسلام جاری کیا اگرچہ سب ساکنان قاف کو خبر ہوئی کہ قریشیہ ثانی پر لشکر دیو ابلاغ نے چڑھائی کی ہی تو

تو سب جمع ہو کر انسے مقابلہ کرینگے اُسوقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اور لشکر جمع فرما لیجیے پھر ایسا قصد فرمائیے اسنے قبول کیا تھا اور نگہداشت فوج مین مصروف ہوا تھا بھرتی جاری کر دی چنانچہ ہر طرف سے وہ دیو جو کہ جنگہاے متواتر سے اولاد حمزہ و فرلشیم کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے تھے اور ادھر اُدھر منتشر ہو گئے تھے جنکے بزرگ ان سب کے ہاتھ سے مارے گئے تھے یہ عداوت رکھتے تھے اہل اسلام سے آ آ کر جمع ہونے لگے اور اطاعت کرنے لگے یہانتک کہ جب دیو ہامان سے اور اخضر پریزاد سے نوبت بہ فساد آئی تھی اور مقابلہ شروع ہو گیا تھا اسنے قصد کیا تھا کہ دیو ہامان کی کمک کرون خبر پا کر سب نے منع کیا اور کہا کہ آپ کو کیا ایسی ضرورت ہی کہ آپ ایک دیو جو کہ بادشاہ کا ایک سپہ سالار تھا آپ اُسکی بیٹی پر عاشق ہو کر اُس نے بر سر فساد ہین کمک کرین اُسکو لازم تھا کہ وہ آپ کو اس حال سے آگاہ کرتا اور آپ کو اپنا بادشاہ کرتا اور آپ اُسکی کمک کرتے جب کہ وہ خود سر ہوا اور آپ اُسنے حکومت پر کمر کسی اور آپ کو اس حال سے آگاہ نہ کیا بلکہ آپ کے خلاف اُسنے بھی اپنا لقب شاہ دیوان قرار دیکر مقرر کیا اور بہت سے ملک اُسنے مکر سے اپنے قبضہ مین کر لیے اور چند بدمعاش اُسکے پاس جمع ہو گئے اُنکے بھروسہ پر وہ پھول گیا آپ کو بھول گیا خود بادشاہ بن بیٹھا تو ایسے ذی مرتبہ اور شان و شوکت کو کیا ضرور ہی کہ ایک ادنی کی کمک کرین جب کہ وہ پوچھتے ہی نہین خاموش اپنے مقام پر بیٹھے رہیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوتا ہی اگر دیو ہامان اخضر پریزاد پر غالب آیا تو ہامان سے مقابلہ کر کے اور اُسکو قتل کر کے تمام ان ملکون پر قبضہ کر لیجیے گا جو کہ اُسکے قبضہ مین ہین اگر اخضر پریزاد غالب آیا تو اخضر سے مقابلہ فرمائیے گا اسی پردہ قاف سے لگا لگا دیجیے گا جب تک آپ کے پاس اور سپاہ جمع ہو جائیگی اور پوری نوبت بہم ہو جائیگی یہی راے دیو بلانغ کو پسند آئی تھی مگر چند دیو مقرر کر دیے تھے کہ وہ دمبدم کی خبر دیتے تھے جو کچھ کہ واقعہ دیو ہامان کے مقابلہ مین ہوتا تھا یہانتک کہ یہی خبر دی تھی اُن سب نے کہ اخضر پریزاد جب بہت پریشان ہوا تو اُسنے ایک آدمزاد کو جو کہ پوتا ہی حمزہ کا پردہ دنیا پر سے اُسکو اُٹھوا لیا ہی وہ فقیر بنا ہوا تھا یہان آ کر اُسنے تبدیل لباس کیا دیو ہامان سے مقابلہ کر کے اُسکو شکست دی وہ مجروح ہوا اور بھاگ گیا دوسرا غضب یہ ہوا کہ مفراب پری جو کہ معشوقہ تھی دیو ہامان کی جسکے سبب سے یہ معرکہ واقع ہوا تھا وہ اُس آدمزاد پر عاشق ہوئی اور آدمزاد اُس پر جب دیو ہامان بھاگ گیا تو چشمہ ننگان پر بہت بڑا جلسہ ہوا یہ خبر سنکے ماموں دیو ہامان کا اور فرزند دیو ہامان کے ماموں کا اُس آدمزاد پہ لشکر لے کر گئے اور اُسی مقام پر ہاتھ سے اُس آدمزاد کے جو کہ پوتا ہی حمزہ صاحبقران کا مارے گئے بعدہ جب وہ آدمزاد وہان سے قلعہ یاقوت نگار مین آیا اخضر پریزاد نے بڑی دھوم سے اپنی دختر کو اُسکے ہمراہ کتخدا کر دیا وہ اُس سے حاملہ ہوئی کہ دیو ہامان پھر لشکر کشی کر کے آیا اور مقابلہ ہوا اُس آدمزاد نے اُسکو زیر کر لیا اُسنے مکر سے اطاعت کی اور اُس آدمزاد کے پاس موجود رہا مگر اپنے لشکر کو پراگندہ کر دیا یہانتک کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور بہت جشن ہوا ایک دن موقع پا کر دیو ہامان نے مکر کر کے اُس آدمزاد کو اسیر طلسم چہل چراغ سلیمانی کیا خود پھر لشکر کشی اخضر پریزاد پر کی جب اسکی خبر ہوئی اخضر پریزاد کو تو اُسنے دیو روانہ کر کے اُسی آدمزاد کے بھائی کو یعنی دوسرے پوتے کو حمزہ کے پردہ دنیا پر سے طلب کیا وہ بھی فقیر بنا ہوا تھا یہان ہامان لشکر لے کر قلعہ پر آ گیا اخضر قلعہ بند ہوا کہ اُسی لڑکے نے جو کہ بطن سے مفراب کے پیدا ہوا تھا اُسکا سن کوئی سات برس کا تھا وہ شکار پر گیا ہوا تھا یہ خبر پا کر کہ دیو ہامان نے قلعہ پر لشکر کشی کی ہی وہ طفل شکارگاہ پر سے میدان جنگ مین آیا اور ہامان سے لڑا زخمی ہوا عین وقت پر وہ آدمزاد آ کر پہونچا جسکو اخضر پریزاد نے پردہ دنیا پر سے طلب کیا تھا اُسنے آ کر دیو ہامان سے مقابلہ کیا اور دیو ہامان کو زیر کیا ہامان نے اُسکی بھی اطاعت کی اور غلامی اختیار

کی ہے اب وہ آدم زاد اپنے بھائی کے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کر رہا ہے راوی بیان کرتا ہے جب یہ خبر دیوا بلانغ
بند شاخ نے سُنی تھی تو قصد کیا تھا کہ جا کر مقابلہ کرون اور رندو لبست لشکر کا حکم دیا تھا لشکر مین طیاری ہونے
لگی تھی کہ ایک دیو نے آکر خبر دی کہ دیو ہامان نے اُس آدم زاد کو بھی مکر کرکے اُسی طلسم مین پھنسا دیا اور خود پھر لشکر جمع
کرکے اخضر بر برزاد پر چلا ہے دیوا بلانغ نے یہ خبر سُنکر حکم دیا کہ اب لشکر مین طیاری ہو ہم اس مہم کے بعد دیو ہامان
سے مقابلہ کرینگے اگر وہ اخضر بر برزاد پر غالب آئے گا اگر اخضر دیو ہامان پر غالب آیا تو اخضر سے مقابلہ
کرونگا دیوا بلانغ تو یہ حکم دے کر تہمد انشست سپاہ مین پھر مصروف ہوا تھا کہ خبر پہونچی اُس طفل نے جو کہ بطن
سے مرغزاب پری کے پیدا ہوا تھا جسکا نام سہراب ثانی تھا دیو ہامان کو مع اُسکی اولاد و اقارب کے
قتل کیا کوئی بھی اولاد دیو ہامان سے باقی نہ رہا لشکر نے شکست کھائی لاکھون دیو مارے گئے اور بھاگ
گئے اور لاکھون نے اطاعت کی اب اُسنے اس فتح کی خوشی کا جشن کیا ہے یہ خبر سُنکے ابلانغ کے حواس جاتے
رہے اور اپنے اہل دربار سے کہا کہ مین جا کر اس طفل آدم زاد سے مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا
اخضر بر برزاد کو اپنا مطیع کرونگا سب نے کہا کہ یہ رائے مناسب ہے کیونکہ اگر اخضر بر برزاد مطیع ہوا تو اور
قوت بہم ہو گی کیونکہ وہ اسوقت بادشاہ بزرگ ہے اور بہت سے ملک اُسکے قبضہ مین ہین ایک سردار
نے کہا کہ خیال اس امر کا ہے کہ جب اُسکے نواسہ نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا سنا جاتا ہے کہ اس طور سے قتل کیا
اور سر سے بلند کر لیا کہ جیسے کوئی بڑا پہلوان قوی کسی طفل صغیر کو اُٹھا لیتا ہے یا کوئی پھول کو اُٹھاتا ہے یون اس طفل
نے دیو ہامان کو اُٹھا لیا بس ایسے سے مقابلہ کرنا نادانی ہے ابلانغ نے جواب دیا کہ یہ دیو ہامان کو اُسکی خود سری
و نمک حرامی کی سزا ملی کہ ایک طفل کے ہاتھ سے ذلیل و خوار ہوا اور قتل ہوا ورنہ طفل آدم زاد کی کیا مجال تھی
کہ وہ دیو کو قتل کرے یہ اُسکی خود سری کا نتیجہ تھا وہ طفل میرے ہاتھ سے مارا جائے گا دیکھ لینا تمام قاف مین
میری عملداری ہو گی اور سب پردہ ہائے قاف مین دین خداوند ابلیس جاری ہو گا دین اسلام کا کوئی نام
نہ لیگا راوی نازک خیال بیان کرتا ہے کہ دیوا بلانغ بند شاخ تو اس فکر مین مصروف تھا کہ اخضر بر برزاد
و سہراب ثانی پر لشکر کشی کرون کہ دیو نے آکر خبر دی کہ اے شاہ دیوان اسوقت نواسہ اخضر بر برزاد کا خود
بخود غائب ہو گیا قلعہ یاقوت نگار مین ایک کہرام مچ رہا ہے [illegible] اخضر بر برزاد نے جو دریافت
کیا اہل نجوم سے معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد وہ طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کرکے اور اپنے باپ و چچا کو
رہا کرکے [illegible] قلعہ یاقوت نگار [illegible] راوی لکھتا ہے
کہ ابلانغ نے چند دیو مقرر کیے تھے [illegible] وہ دیو آکر بیان
کرتے تھے یہ خبر سُنکر ابلانغ نے [illegible] اخضر بر برزاد [illegible] لشکر کشی کرے
جاتا تھا تو اُسکے نواسہ کے [illegible] اب وہ برائے فتح طلسم گیا ہے جب وہ آئے گا تو مین لشکر
کشی کرونگا [illegible] اب ان سب کو قتل کرونگا اور یہ خبر تمام مین منتشر ہو گی
کہ نبیرہ اخضر بر برزاد نے [illegible] کو قتل کیا اور قاتل دیو ہامان کو سب [illegible] اطاعت کرینگے اور [illegible]
خوف کرینگے سردار [illegible]
ہین جیسا آپ [illegible] دیوا بلانغ [illegible] لشکر کشی موقوف [illegible]
مین مصروف [illegible]
راوی بیان کرتا ہے [illegible] جمع ہو گئے [illegible] دیو ہامان [illegible] بعد قتل [illegible]
ہامان [illegible] دیوا بلانغ [illegible]

عفریت کا قصد ہے کہ لشکر کشی کرے اخضر پریزاد پر یہ سب جمع ہو کر دیو ابلانع کے پاس آئے اور سب
حالات جنگ و پیکار دیو ہامان و اخضر پریزاد و رستم ثانی و سہراب ثانی و حال قتل دیو ہامان بیان کیا
دیو ابلانع نے اُنکو بہت کچھ تسکین دی اور کہا کہ اطمینان رکھو میں اخضر پریزاد و نیز ان آدم زادوں سے
تمھارے بزرگوں کے خون کا معاوضہ لونگا اسی قصد سے میں نے لشکر کا بندوبست کیا ہے تو اسا اخضر پریزاد
کو طلسم فتح کرکے آلینے دو اگر نہ آیا تو بعد گذرنے چھ ماہ کے میں اخضر پریزاد پر لشکر کشی کرونگا اگر اسنے میری
اطاعت کر لی تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرکے اُس ملک پر قبضہ کرکے مع لشکر و سپاہ قریشیہ ثانی وغیرہ سے معاوضہ خون
بزرگان لونگا اور پردۂ دنیا پر جا کر اولاد حمزہ سے خون بزرگان کا عوض لونگا اب یہ دیکھنا ہے کہ میرے
ہاتھ سے بچ کے کہاں ہیں راوی کہتا ہے کہ دیو ابلانع چھ ماہ تک اسی انتظار میں رہا ساتویں ماہ میں اُسے
مخبروں نے آکر خبر دی کہ وہ طفل طلسم فتح کرکے آیا ہے اپنے چچا و باپ کے اور دادا کو بھی اسنے رہا کیا وہ
کسی سبب سے مدت سے اسیر طلسم تھا اور بہت مال و اسباب و خزانہ اُسکو طلسم سے ملا ہے اخضر پریزاد
نے بہت بڑا جشن خوشی برپا کیا ہے لاکھوں دیو و پریزاد اُسکے ہمراہ طلسم سے آئے ہیں اور بہت سے
بادشاہ دیوزاد و پریزاد اُسسے مطیع ہوئے ہیں بڑا لاؤ لشکر لیکر آیا ہے یہ خبر سُنکے دیو ابلانع نے سرداروں
کو جمع کیا تھا اور باہم صلاح کی تھی کہ اب کیا رائے ہے آیا لشکر کشی کروں یا نہ کروں سب نے جواب دیا تھا
کہ اب لشکر کشی کرنا ضرور ہے کہ سب آدم زاد جمع ہوگئے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ اخضر پریزاد کو ہمراہ لیکر
پردہ ہاے قاف کی تباہی کی فکر کریں اور جو ملک کہ اب ابلیس پرست ہیں اُنکی بدعت سے برباد نہ
ہوں اور وہ اُنکو اسلام آباد نہ کریں اُسوقت میں لشکر کشی لازم ہے کہ اُنکو اور کسی طرف جانے کی مہلت
نہ ملے ابلانع نے کہا کہ تمھاری رائے بہت ٹھیک ہے اور اُسی دن سے تیاری سپاہ میں مصروف ہوا
تھا چنانچہ جو دیو براے خبر دور کیے تھے اُنکو بھی طلب کر لیا اور لشکر تیار کیا جب قریب سات لاکھ
نرہ دیو کے اسکے پاس ہوگئے اسنے سامان سفر کے مہیا کرنے کا حکم دیا تھا جب سب سامان سفر درست
ہوگیا تو اسنے ایک دن براے کوچ مقرر کیا اور اپنے فرزند دیو چیرانغ بلند گردن کو شہر ابلاغیہ کا حاکم
کیا اور دو لاکھ نرہ کا دیو براے حفاظت شہر چھوڑے اور سات لاکھ سے اسنے قصد کیا کہ طرف شہر یاقوت نگر
کے کوچ کروں اب یہ وہ زمانہ ہے کہ رستم ثانی وغیرہ اخضر پریزاد سے رخصت ہوکر طرف پردۂ دنیا کے
چلے ہیں جسدن یہ آکر اُس صحرا میں پہونچے ہیں جو کہ شہر ابلاغیہ کے حوالی میں ہے اور شکارگاہ ہے دیو
ابلانع کی کیفیت کا ذکر ہوچکا ہے کہ یہ شاہزادہ ساتویں دن ایک صحراے پر فضا میں آکر پہونچے تھے
اور ایک کوہ پر خیمے وغیرہ برپا کیے تھے اور قصد کیا تھا کہ دو دن تک یہاں قیام کرینگے تیسرے دن یہاں
سے طرف پردۂ دنیا کے کوچ کرینگے اور بوقت صبح کوہ پر بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے اور اُنھوں نے
چند دیو ایک طرف سے آتے ہوئے دیکھے تھے یہ شاہزادہ آفاق سے قریب شہر ابلاغیہ کے مقیم ہوئے
تھے دیو ابلانع نے اُس صحرا کو جس صحرا میں یہ اُترے تھے اپنا شکارگاہ بنایا تھا اور براے شکار آیا کرتا
تھا مگر جب سے لشکر کشی کے قصد میں مصروف ہوا تھا آنا ترک کیا تھا چند دیو براے پاسبانی مقرر کیے
تھے وہ اُس صحرا کے نگران رہتے تھے جس دن یہ لوگ یہاں آکر اُترے تھے اُسکے ایک دن قبل دیو ابلانع
مع لشکر دیوان خونخوار کے بیرون شہر آکر بہ قصد سفر مقیم ہوا تھا اور اسنے حکم دیا تھا کہ میں پرسوں یہاں
سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے براے مقابلہ اخضر پریزاد کوچ کرونگا یہ یہاں مقیم تھا اور ایک دن
اسکے سفر میں باقی تھا کہ بوقت سحر اسکو خیال آیا کہ کل تو تم یہاں سے براے جنگ و پیکار کوچ کروگے

نہ معلوم کب آنا ہو اس سے آج چل کر شکارگاہ مین شکار کھیل لو اور دل کو بہلا لو نہ معلوم مہلت ملے یا نہ ملے
یہ خیال دل مین کر کے اور چند سردارون کو ہمراہ لیکر لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ کر طرف شکارگاہ کے چلا یا اُس
زن چلا ہو کہ جس زن یہان رستم ثانی و سہراب ثانی کوہ پر بیٹھے ہوئے معروف سیر صحرا ہین یہ تو ادھر سے
برائے شکار آتا ہو اسکو راہ مین رہنے دیجیے اب حال اُن دیوؤن کا ملاحظہ فرمائیے کہ جو برائے نگہبانی یہان مقرر
تھے اور وہ بوقت صبح اپنے اپنے مقام سے اس صحرا کی طرف چلے گئے ہین کو رستم ثانی وغیرہ نے آتے
ہوئے دیکھا تھا اور اُن دیوؤن نے بھی دور سے دیکھا تھا کہ دیوزاد و پریزاد کسی اور اقلیم کے اس صحرا مین آئے
ہین اور یہ ہم کو آتے ہوئے دیکھکر پہاڑ پر چلے گئے ہین وہ اس خیال سے چلے تھے کہ چلکر ان سے دریافت
کرین کہ تم کون ہو اور کس غرض سے اس مقام پر آئے ہو جیساکہ سابق مین ذکر ہوا ہو کہ یہ دیو یہ خیال
کرکے طرف کوہ کے چلے تھے چنانچہ جب بہت قریب پہونچے تو اُن سب نے دیکھا کہ بالائے کوہ کے
خیمے برپا ہین اور بہت سے دیوزاد و پریزاد اُس کوہ پر مقیم ہین تعجب یہ ہو کہ علاوہ دیوزاد و پریزاد کے بہت
سے آدم زاد بھی ہین جو کہ اُس کوہ پر ہین اور چار آدم زاد بہت خوبصورت اور حسین ہین طرفہ یہ ہے اُن کو
یہ ثابت ہوا کہ یہی سب کے افسر ہین کیونکہ ہر ایک دست بستہ کیا دیو کیا پریزاد کیا آدم زاد اُنکے روبرو
کھڑا ہو وہ بالائے کوہ پر کرسی ہائے مرصع کار پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے ہین یہ واقعہ دیکھکر اُنھون نے باہم
صلاح کی کہ ہم سب کیا خوش تقدیر ہین کہ خداوند ابلیس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس قدر آدم زاد ہماری
خوراک کے لیے پردہ دنیا پر سے بھیجدیے چلو انکو اپنا لقمہ بنائین اُن مین سے ایک دیو نے کہا کہ تم نے
دیکھا بھی ہو کہ کس قدر دیو اور پریزاد اُنکے ہمراہ ہین اور مثل غلامون کے حاضر ہین وہ کیون کھانے دینگے
یہ بہت عجب کی بات ہو کہ دیو ہو کر آدم زاد کی اس طور سے اطاعت کرین ضرور یہ آدم زاد بندگان
خاص خداوند سے ہین پہلے چل کر دریافت تو کرو کہ کون لوگ ہین اور یہان کہان سے آگئے ہین اور
کیا اُنکا منشا ہو یا ابھی سے لقمہ کرنے کی فکر کی اُنھون نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہو یہ دیوزادان کو
پردہ دنیا پر سے اُٹھا لائے اور یہان اترے ہین آپ یہان انکے کھانے کی فکر کر رہے ہین یہ اطاعت
بطور خوشامد کے ہو نہ کسی دباؤ کے سبب سے اُنھون نے کہا کہ یہ امر نہین ہو بلکہ ضرور دباؤ کے سبب سے
ہو وہ بولے کہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہو باہم اس طور کی تقریر کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ اُدھر شاہزادون
سے اُن دیو اور پریزاد نے جو کہ خدمت مین موجود تھے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کرین کہ چند دیو ادھر کو
آتے ہین جو کہ اس صحرا کے رہنے والے معلوم ہوتے ہین اُنکی نخوت سے ظاہر ہوتا ہو کہ اُنکا ارادہ فاسد ہو
ہم اُن سے آگاہ نہین ہین کہ یہ کون ہین اور نہ اس مقام سے آگاہ ہین کہ یہ کون مقام ہو ایک زمانہ ہوا
کہ جب ہم یہان آئے تھے تو اس مقام کو ویران دیکھا تھا جب سے یہان آنے کا اتفاق نہین
ہوا آج جو حضور کے ہمراہ آئے تو اس صحرا کو بہتر از گلشن شداد پایا معلوم ہوتا ہو کہ کسی دیوزاد یا پریزاد
بادشاہ نے آباد کیا ہو اور اپنے سیر کا مقام قرار دیا ہو یہ دیو اسی کی طرف سے پہاڑ کے محافظ ہین جو کہ
ادھر کو آتے ہین سہراب ثانی نے فرمایا کہ اگر دیو آتے ہین تو آنے دو کیا خوف ہو اگر قصد فاسد
رکھتے ہین تو اپنے قصد کی سزا پائینگے یہ شاہزادے سے سنکے وہ دیو و پریزاد خاموش ہو رہے کہ
اس عرصہ مین وہ دیو قریب آئے مجمع انسان و دیوزاد و پریزاد کو دیکھکر حیران ہوئے خصوصاً
انسانون کو دیکھکر منھ مین پانی بھر آیا کہ کسی تدبیر سے یہ لقمہ ہو سکتے تو بہتر تھا ایسے ایسے خیال کرتے
ہوئے کوہ پر آئے یہان آکر دیکھا کہ لاکھون صندوق ایک مقام پر رکھے ہوئے ہین اور ایک بارگاہ

تختون پر بر پا ہیں اور بہت سے خیمے ہین اور ہزارون سبے جو یہ ہین تمام سامان شوکت اس مقام پر موجود ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت بڑے بادشاہ کی سواری ہے یہ دیکھکر حیران ہوئے اور قصد کیا کہ آگے بڑھین کہ ناگہان رستم ثانی وغیرہ نے روکا اور کہا کہ کدھر آتے ہو یہان ہمارے آقا فروکش ہین آگے نہ جاؤ [illegible] انھون نے جواب دیا کہ یہ مقام ہمارا مسکن ہے ہم یہان کے مالک ہین البتہ بہتر ہے کہ تم اسوقت یہان سے چلے جاؤ اور ان آدم زادون کو ہمارے حوالہ کر دو کہ ہم انکے کباب لگا کر کھاتے ہین [illegible] مقام عجب ہے کہ تم دیوزاد ہو کر ان آدم زادون کی اطاعت کرتے ہو اور کباب [illegible] اپنے گوشت کے اگر تم کو اپنے گوشت کے کباب کھانے مین عار ہے تو تم چلے جاؤ ہم کھالینگے یہ بھی کوئی بڑی بات ہے یہ تو ہم سب کا کھاجہ ہین پس امر تمھارے حق مین بہتر ہوگا کہ تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ تم بھی ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے آگاہ ہو کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی اس صحرا مین آکر فروکش نہو خواہ دیوزاد ہو خواہ آدم زاد ہو خواہ پریزاد ہو ہم تم کو یہان نہ ٹھہرنے دینگے انھون نے جواب دیا کہ ہم ان بہادرون کے ملازم ہین اور انکے ہمراہ ہین جو کہ تمام پردۂ قاف کے مالک ہین جنکے نزدیک دیو کو قتل کرنا کوئی بات نہین ہے کسی کا اجارہ نہین ہے یہ صحرا تمھارا اجارہ ہے ہم ٹھہرے ہم تو یہان سے کبھی نہ جائینگے اور یہ جو تم نے کہا کہ ان آدم زادون کو ہمارے حوالہ کر دو کہ ہم کباب لگا کر کھائین یہ تمھارا خیال خام ہے یہ وہ آدم زاد ہین کہ جنکے نام سے دیوزادون کو تپ آتی ہے اور جو کہ [illegible] ہین وہ زیر زمین انکا نام سنکے کانپ جاتے ہین انھین کے خوف سے رستم و اسفندیار نے گوشۂ قبر اختیار کیا اور دامن کفن سے منھ کو پوشیدہ کر کے زیر زمین جا کر چھپ رہے تمھاری کیا لیاقت ہے جو تم انکی طرف آنکھ بھی اٹھا کر دیکھ سکو بس بہتریت اسی مین ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ ہم ایک نہ سنینگے ہم کیا جانین کہ تمھارا کون بادشاہ گیدی ہے کہ جس کا یہ حکم ہے ہم اپنے آقا کے حکم سے یہان فروکش ہوئے ہین ہمارا آقا دلوکش ہے یہ جواب انھون نے سنا کہا کہ تم بڑے زبان دراز دلدیدہ دہن معلوم ہوتے ہو معلوم ہوا کہ تم سب کو قضا یہان لائی ہے اگر یہان کے حاکم کو اس حال سے خبر ہو جائیگی کہ دیوزاد و پریزاد و آدم زاد میری سرحد مین آکر مع مال و اسباب کے اترے ہین تو بڑا غضب ہوگا وہ ابھی آکر تم سب کو قتل کریگا اور ان آدم زادون کو اسکے اہل لشکر کھا جائینگے اور اس سب مال و اسباب پر قبضہ کر لے گا وہ سب ولایت قاف کا بادشاہ ہے ہم نے آگاہ کیا تم کو اختیار ہے مگر اب ہم تم کو یہان سے ہٹا دینگے صرف اسقدر ہم کو بتا دو کہ تم آئے کہان سے ہو اور کدھر کا قصد ہے ان سب نے جواب دیا کہ کیا تمھارا اجارہ ہے جدھر سے ہمارا جی چاہا آتے ہین اور جدھر ہمارا جی چاہیگا جائینگے کوئی تم ہمارے اتالیق ہو جو ہم [illegible] وہ بولے کہ تم کو بتانا ہوگا انھون نے کہا کہ ہم تو کبھی نہ بتائینگے باہم تکرار ہونے لگی یہ خبر [illegible] رستم ثانی وغیرہ کو ہوئی کہ آپ کے ملازمون سے اور ان دیوون سے جو کہ اس صحرا مین رہتے ہین تکرار ہو رہی ہے وہ یہ قصد کرتے ہین کہ ہم بالاے کوہ آکر حال دریافت کرین آپ کے غلام انکو آنے نہین دیتے ہین نہ حال بیان کرتے ہین یہ جو سہراب ثانی نے سنا اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ اور ہمارے ہمراہی کے دیو و پریزاد کو منع کرو اور کہو کہ تمھارے آقا کہتے ہین کہ فساد نہ کرو بلکہ ان کو ہمارے پاس لے آؤ کہ ہم بھی سنین کہ انکا منشا کیا ہے بیکار فساد کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے ہم [illegible] جب حکم کے اس مقام پر آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ باہم تکرار ہو رہی ہے قریب ہے کہ [illegible] تو بنت آئے اسوقت ان دیوون نے آکر منع کیا اور کہا کہ آقا فرماتے ہین

کہ اُن سب کو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اُنکا منشا تو دریافت کریں بیکار فساد کرنے سے کیا فائدہ ہے
یہ تو اُنھون نے کہا یہ سنکے سب خاموش ہو رہے اور کہا کہ ہم حکم سے آقا کے ناچار ہین ورنہ اسکا فراہم کو
دکھاتے کیا تمھاری مجال تھی کہ تم قدم آگے رکھتے مگر آقا کے نامدار کے حکم سے ناچار ہین کہ اُنھون نے
منع فرمایا ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ اب اُنکے ہمراہ ہمارے آقا کے پاس جاؤ اور جو وہ فرمائین بجا لاؤ ورنہ
یہ جان لو کہ تم سب کا یہان سے زندہ جانا دشوار ہے وہ دیو یہ سنکے اُن دیوون کے ہمراہ اُدھر کو چلے
کہ جدھر شاہزادہ جلوہ فرما تھے وہ دیو اُن سب کو اپنے ساتھ لے کر آئے جب سامنے پہونچے
کہا کہ سلام کرو اُنھون نے بہ مجبوری سلام کیا وہ دیو منتی محافظان صحرائے ابلق غیرہ اُن شاہزادون
کو دیکھکر دنگ ہو گئے حسن وجمال کی اپنے دل مین تعریف کرنے لگے اور خیال کرنے لگے کہ یہ
دیو اور پریزاد جو اُنکے تابع ہوئے ہین اُنکے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر یہی سبب ہے جو اذیت
نہین پہونچاتے ہین ہم نے آج تک اِس حسن وجمال کے انسان نہین دیکھے جیسے یہ ہین یا تو
زلزلہ قاف کو دیکھا تھا یا اِنکو دیکھا اُنکے حسن وجمال کے روبرو تو پریزادان مانسی کی بھی حقیقت
نہین ہے افسوس یہ آدم زاد مفت مین ہمارے آقا کے ہاتھ سے مارے جائینگے نہ معلوم یہ
کہان سے آئے ہین یہ یہان کیون مقیم ہوئے اگر یہ ہمارے کہنے پر عمل کرین اور یہان سے چلے
جائین تو بہتر ہے ہم اُنکو یہان سے نکالدینگے کسی قسم سے مزاحم نہ ہونگے یہ مکار تو اپنے دلون
مین یہ باتین کر رہے ہین اور حیران حیران دیکھ رہے ہین کہ سہراب ثانی نے ایک دیو سے فرمایا کہ ان
سے دریافت کرو کہ تمھارا دین و مذہب کیا ہے اور تم کس کے ملازم ہو اور یہ کیا مقام ہے اور ہمارے
پاس کس غرض سے آئے ہو اور کیون ہمارے ملازمون سے فساد پر آمادہ ہوئے تھے ہم یہان رہنے
کو نہین آئے ہین بلکہ مسافر ہین جاتے تھے یہ صحرا ہم کو اچھا معلوم ہوا ہم نے یہان قیام کیا تمھارا
کیا نقصان ہے ہم دو ایک دن یہان رہ کر چلے جائینگے کوئی ہم زمین کو سر پر نہ اُٹھا لیجائینگے
رہا میوہ وغیرہ یہ کوئی ایسی شئے نہین ہے صحرائی ثمر ہین اگر ہمارے ملازم وغیرہ کچھ توڑ لینگے تو کوئی
نقصان نہین ہے کیونکہ کوئی بندوبست نہین ہے قدرتی یہ درخت لگے ہوئے ہین جس کا جی چاہے
کھائے ہان اگر کچھ حد بنی ہوتی اور اُسکے اندر جا کر ہمارے ملازم کچھ نقصان پہونچاتے تو البتہ جائے
شکایت ہوتی بیکار فساد سے کوئی فائدہ نہین ہے اس امر کا خیال رہے کہ ہم کسی صورت سے
دبکر یہ کلام نہین کرتے ہین بلکہ اس خیال سے کہ فساد نہ ہو نہ ہم فساد سے ڈرتے ہین جو کوئی ہم
سے فساد کریگا ہم موجود ہین مگر یہ چاہتے ہین کہ ہماری طرف سے کچھ زیادتی نہ ہو ہم نے سنا ہے کہ
تم ہمارے ملازمون سے کہہ رہے تھے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی وہ بیچارے کیا
جواب دیتے ہان ہم سے بیان کرو کیا خرابی ہوگی اور تمھارا یہ قول تھا کہ اس امر سے آگاہ کرو
کہ کدھر سے آتے ہو اور کدھر جاؤگے اور کون لوگ ہو تاکہ ہم اپنے مالک سے خبر کرین آگاہ ہو کہ
نہ ہم تمھارے تابعدار ہین نہ تمھارے مالک کے جو یہ حال بیان کرین مسافر ہین جدھر جانے
کا قصد ہے چلے جائینگے اگر تم کو اس امر کا اصرار ہے تو پہلے تم یہ بیان کرو کہ تمھارے مالک کا کیا نام
ہے تو پھر ہم بھی اپنے حال سے آگاہ کرینگے یہ بھی ہم نے سنا ہے کہ تم نے کہا تھا تم دیو ہو تم چلے جاؤ
اور اِن آدم زادون کو چھوڑ دو ہم اِنکے گوشت سے کباب لگا کر کھائینگے ہم ان سب کو منع کیے
دیتے ہین کہ ہم مین سے کوئی تم سے نہ بولے گا اور نہ ہم تمھارے سامنے موجود ہین ا مین ستے

جس کے گوشت کے کباب لگا کر تم کو کھانا ہوں اُسکے گوشت کے کباب لگاؤ ہم بھی تو دیکھیں کہ تم کیونکر کباب لگاتے ہو ہم نے بچشم خود ایسے زبردست دیوؤں کو دیکھا کہ انھوں نے جب ہم سے فساد کیا وہ ہمارے ہاتھ سے مارے گئے یہ حسرت دل ہی میں لے کر گئے کہ ہم کباب لگا کر کھائیں صحرا میں کسی کا اختیار نہیں ہے جو اپنا فرق بتلائے یہ دشت مثل ہے جو ادھر سے گذرے گا ضرور مقام راحت پاکر قیام کرے گا اگر ایسا ہی تھا تو تم نے پہلے ہی مالک سے اسکا بندوبست کیا ہوتا تاکہ کوئی نہ آسکتا اس سے کیا حاصل ہے بیکار کی تقریر کرتے ہو کہ یہاں سے چلے جاؤ ہمارے مالک کا حکم نہیں ہے کوئی حکم نامہ دکھاؤ کہ جس میں یہ تحریر ہو کہ کوئی یہاں نہ ٹھہرے صلاح کی تو یہ بات ہے اگر فساد منظور ہے تو ہم تم سے کیا فساد کریں تم اپنے مالک کو جا کر خبر کر دو کہ آکر ہم کو یہاں سے ہٹا دے تو شاید ہم یہاں سے ہٹیں ورنہ تمھاری کیا لیاقت ہے جو تم ہمارے ایک ادنی ملازم کو بھی ہٹا سکو وہ مہرے اس امر کا خیال ہے کہ تم کہ ہو اور ہمارے ملازم بہت ہیں کیا تم سے بولیں یہاں سے جاؤ اور اپنے ہمراہ اور دیوزادوں کو بیزار کرتے ہو اگر اس وقت قصد کرو تو بات طریقہ کی ہے ذرا ہم ہم کو بھی معلوم ہو اور تم کو بھی خبر ہو جائے جو شاہزادہ نے فرمایا وہ دیو صورت ہی دیکھ کر حیران ہو رہے تھے تقریر دلیرانہ سنکے اور ششدر ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو پہلے ہی یہ چاہا تھا کہ تم آپ سب کو اس حال سے آگاہ کریں اور کہہ دیں کہ آپ یہاں سے چلے جائیں مگر جب آپ کے ملازموں نے ہم کو دیوہ پر آنے سے روکا تو ہم نے ضرور ان سے کہا کہ تم سب چلے جاؤ ہم ان آدمیزادوں کے گوشت کے کباب لگا کر کھائینگے اور ضرور کہا کہ اگر ہمارے مالک کو خبر ہوگی تو وہ آکر تم کو قتل کرے گا اور ضرور کہا کہ ہم تم کو ہٹا دینگے مگر اس سبب سے تامل کیا کہ نام و نشان معلوم ہو جائے ورنہ اب تک ہم سب کے خبر اپنے مالک و آقا کو کر چکے ہوتے ہم کو صرف نام و نشان دریافت کرنے کے لیئے آئے تھے اور اس امر سے آگاہ کرنے کے لیئے کہ یہاں سے چلے جاؤ یہ سب فساد پر آمادہ ہوئے ہم بھی برسر فساد ہوئے صرف یہ خیال تھا اور ہے کہ اگر ہمارے بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو بڑا غضب ہوگا وہ ضرور آکر فساد کرے گا اور سوائے قتل و غارت کے دوسرا انجام نہ ہوگا آگاہ ہو کہ یہاں سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہے کہ اسکو بلاغیہ کہتے ہیں وہ بہت بڑا شہر ہے اور اس شہر کا بھی نام بلاغیہ ہے اسکے حوالی میں ہے وہاں کا حاکم و بادشاہ دیو آتش چنار شاخ ہے جو کہ نبیرہ ہے دیو عفریت کا اور یہ صحرا اس دیو کا شکارگاہ ہے اور ہم اسکے ملازم ہیں اور ہم کو یہاں مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ کسی کو یہاں آنے نہ دینا ہمارا آقا بہت زبردست دیو ہے ثانی عفریت ہی شکل اسکے دادا کے زبردست اور قوی ہے ہم سب خداوند ابلیس کو سجدہ کرتے ہیں ہمارے آقا کے پاس وہ دیوزاد اکثر جمع ہوئے ہیں کہ جنکے بزرگوں کو حمزہ عرب نے قتل کیا ہے اور سب نے ہمارے آقا کی اطاعت کی ہے ہمارے آقا نے ان سے اقرار کیا ہے کہ میں اولاد حمزہ سے جو کہ پردہ قاف میں ہے خون تم سب کے بزرگوں کا لونگا اور نیز اپنے بزرگوں کا اور تمام قاف میں دین ابلیسی کو جاری کرونگا قریب بیت شاہی قتل کرونگا اور معاوضہ خون بزرگان لونگا اگر چند روز اسی سبب سے انھوں نے لشکر کشی نہیں کی اس سبب سے لڑائی نہیں ہوئی ورنہ اب تک یہاں سے دین اسلام اٹھ جاتا سوائے خداوند ابلیس کے کسی کا دین نہ ہوتا اہل اسلام کا نام تک کوئی نہ لیتا انھوں نے لشکر خوب آراستہ کر لیا ہے وہ دیوان خدا پرست کے

جانی دشمن ہین ہم کو یہ خوف ہوا جب آپ سب کو دیکھا کہا ایسا نہ ہو کہ کوئی انکو خبر کر دے اور وہ لشکر لیکر آپہنچین تو خرابی ہو کیونکہ انکے پاس لشکر اسوقت قریب نو لاکھ کے موجود ہی اور وہ یہ قصد کر رہے ہین کہ قلعہ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرین اور اخضر پریزاد سے معرکہ پڑے کیونکہ اسکے ملک مین چار آدم زاد خاندان حمزہ سے اسوقت موجود ہین ان سے لڑنے کے لیے ادھر لشکر لیکر جاتے ہین ورنہ وہ پہلے فرشتیہ ثانی سے مقابلہ کرتے مگر یہ خبر جو سنی کہ ان آدم زادون نے بڑا سر اٹھایا ہی دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا ہی کوئی طلسم اس حوالی مین تھا اسکو فتح کیا ہی بہت مال و اسباب ہاتھ آیا ہی خیال ہوا کہ اس ملک کو بھی فتح کریے اور ان آدم زادون کو قتل کرکے اخضر کو اپنا مطیع کرو اور سب مال و اسباب پر قبضہ کرو پھر فرشتیہ ثانی سے مقابلہ کرو اس سبب سے ادھر کو لشکر کشی کا قصد ہی لشکر طیار ہو چکا ہی دو ایک دن مین روانہ ہونگے اب ہم سب کے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ لوگ یہان سے چلے جایئے تم اس امر سے بھی راز آگے کہ آپ لوگون کے کیا باب کھاتے ہین کیونکہ ہم کو آپ کی صورت دیکھکر رحم آگیا ورنہ کب ممکن تھا کہ یہان سے کوئی زندہ بچ کر جا سکتا آیندہ آپ کو اختیار ہی اگر دیو ابلاغ کو خبر ہوگی تو پھر بچنا دشوار ہوگا یہ سب دیکھا گئے جائینگے اسکی صورت دیکھکر آپ اسکے لشکر کے دیوون کا لقمہ ہو جاینگے انکا تو یہ قصد ہی کہ مین پردہ قاف کو اولاد حمزہ سے پاک و صاف کرلون اور دین اسلام کو مٹا لون تو لشکر دیوان لیکر پردۂ دنیا پر جاؤن اور وہان اولاد حمزہ سے مقابلہ کرون انکو وہان بھی قتل کرکے تمام دنیا کو اپنے قبضہ مین کرون اور ایک مذہب از پردۂ قاف تا پردۂ دنیا ہو جائے اب آدم زادون کا بچنا انکے ہاتھ سے دشوار ہی خیر جو ان کی زندگی ہی وہ دن کی ہی ورنہ سب قتل ہونگے یہ جو ان دیوون نے بیان کیا شاہزادہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ دیو ابلیس پرست ہین فرمایا کہ بس خیریت اسی مین ہی کہ دین ابلیس پرستی کو ترک کرو اور دین اسلام اختیار کرو ورنہ تمہاری جان کی خیر نہین ہی آگاہ ہو کہ ہم وہی آدم زاد ہین کہ جنہون نے دیو ہامان کو قتل کیا ہی اور طلسم فتح کیا ہی اور جو مال و اسباب تم کوہ پر دیکھتے ہو یہ سب مال طلسمی ہی پردۂ دنیا کو یہ سب مال لیکر جاتے ہین آگاہ ہو کہ ہم ہی لوگون نے دیو ہامان کو قتل کیا اور طلسم کو فتح کیا ہمارے ہی بزرگ پردہ قاف مین آئے تھے حمزہ صاحبقران کہ جنکا سبب پردۂ قاف مین زلزلہ قاف کو دیک سلیمان ہوا ہی ہمارے ہی دادا ہین ہم حمزہ صاحبقران کی اولاد سے ہین وہ دیو ابلاغ کیا کیا چیز ہی جو ہم سے مقابلہ کرے گا یا اخضر پریزاد پر لشکر کشی کرے گا مثل اپنے دادا کے ہمارے ہاتھ سے مارا جائے گا اس کے دادا کو ہمارے دادا نے قتل کیا ہم اسکو قتل کرینگے اس سے کہدو کہ وہ زیادہ تکلیف نہ کرے جنکی تلاش مین وہ لشکر لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتا تھا اب کیون جائے بیکار راہ کی تکلیف کیون اٹھائے اسی مقام پر ہم کو وہ اپنے جوہر دکھائے اسکے پاس نو لاکھ لشکر دیو ہین وہ ان کو لیکر آئے اور ہم سے مقابلہ کرے اخضر پریزاد نے اسکا کیا بگاڑا ہی زیادہ تر اسکو ہم سے تمنا ہی سو ہم موجود ہین وہ بچہ شیطان کیا مقابلہ کرے گا ہمارے ہاتھ سے کتے کی موت مارا جائے گا اسکی بھی قضا ہی مثل دیو ہامان کے ہم وہ لوگ ہین کہ جنہون نے پردہ دنیا سے یہان آکر اپنے نام کے جھنڈے گاڑ دیے اور سب دیوان زبردست

تو پست کیا عفریت ہمارا کیا کر سکا جو اُسکا پوتا کرے گا اپنے کردار کی سزا پائے گا تم نے بڑی مہربانی کی
جو ہم کو اس حال سے آگاہ کیا ورنہ بڑی ہم کو تکلیف ہوتی پھر پردۂ دنیا پر سے اسکی سرکوبی کو آنا
پڑتا اب ہم اسکو سزا دے کر اپنا مطیع کر کے پردۂ دنیا کو جائینگے یہ شکار خوب ہاتھ لگا ہم تو
اسی امر کے ہر وقت جویان رہتے ہین کہ کوئی تو مقابلہ کرے وہ گیدی کیا مقابلہ کرے گا اور کیا
دین اسلام کو مٹائے گا اُسکا خدا کیا حقیقت رکھتا ہے ہم صبح و شام اُس پر لعنت کرتے ہین یہ
کہکر ہزارون دشنام شیطان و دیو ابلانع کو دین اور ان سے کہا کہ اگر تم کو یہ امر منظور رہی کہ
دین اسلام قبول کرو تو خیر ورنہ یہان سے چلے جاؤ اور اپنے بادشاہ نطفہ حرام کو خبر کر دو کہ وہ
آکر یہ سب مال و اسباب ہم سے لے لے اور ہم کو اس مقام سے ہٹا دے اگر کچھ تقریر کرو گے
تو بچ پاؤ گے آیندہ تم کو اختیار ہے اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ تم ابلیس پرست ہو تو ہم تم کو اپنے
روبرو طلب بھی نہ کرتے اپنے ملازمون کو حکم دیتے کہ انکو نکالدو یہ نہ آنے پائین خیر تمھارے
آنے سے یہ حال تو معلوم ہوا کہ ابلانع نطفہ حرام کا یہ قصد ہے اس طرز سے جو شاہزادہ نے
فرمایا انکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ او انسان سر سیاہ دندان سفید تو شان خداوند مین کیا کلمہ
کہتا ہے ہماری ہزار جانین ہر ایک ناخن پائے خداوند پر نثار ہین اور تو ہمارے روبرو ہمارے
بادشاہ کو جو کہ شاہ دیوان قاف ہے کلمات نا سزا کہتا ہے اب تو ہم تجھکو یہان سے ہٹا کر جائینگے
بلکہ تیرے گوشت کے کباب لگائینگے تو اپنے دل مین سوچا کیا ہے کیا اس سرزمین کو بھی
تو نے قلعہ یاقوت نگار خیال کیا ہے کیا ہم سب کو بھی تو نے لشکر دیو ہامان تصور کیا ہے وہ سب
نامرد تھے جو آدم زاد کے ہاتھ سے مارے گئے اور بھاگے ہم سب تو تم لوگون کے خون کے پیاسے
ہین اب ہم زندہ بھی چھوڑتے ہین ان دیو زادون و پریزادون پر نہ بھولنا ایک حملہ مین سب کو
خاک سیاہ کر دینگے یہ ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم ہر چند دیوان سب کے لیے اور تم سب کے لیے
کافی ہین اسی مین خیریت ہے کہ اُٹھو اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو اور ہمارے بادشاہ کی غلامی اختیار
کرو ورنہ تم سب کی قضا ہے اور ہمارے لقمہ ہوگے اب معلوم ہوا کہ تم اولاد حمزہ سے ہو اور
خدا پرست ہو اب تو تمھارا قتل ہم پر لازم ہوا دیکھین کہ اب تم یہان سے کیونکر نہین جاتے
ہو ہم کو بھی دیو ہامان بنایا ہے ہم اس شخص کے ملازم ہین جو کہ تمام دیوان قاف کا افسر اور حاکم
ہے تم سب کو خداوند ابلیس نے اپنی قدرت سے یہان پہونچا دیا راہ کی زحمت سے بچایا بڑی
تکلیف اور زحمت سے ہمارا بادشاہ بچا ورنہ تکلیف راہ بہت گوارا کرتے تیرے بادشاہ
کے آنے کی کیا ضرورت ہے ہم ہی کافی ہین لو اب تم ہم کو روک لو دیکھو ہم تمھارا لقمہ کرتے ہین
یا نہین یہ کہکر اُن مین سے ایک نے قصد کیا کہ ہاتھ بڑھا کر شاہزادہ کو اُٹھا کر منہ مین رکھ لون
اُسکا ہاتھ اُٹھا ہی تھا اور ہاتھ کا قریب پہونچنا تھا کہ شاہزادہ اُسی طور سے بے خوف
بیٹھا رہا اپنے مقام سے حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب پہونچا شاہزادہ نے اپنا دست
خورشید نما بڑھا کر اُسکا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ اوندھے منہ سامنے گرا جیسے زمین پر گرا
اپنے ہاتھ سے اُس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا کہ تڑاخے کی صدا پیدا ہوئی وہ بے ہوش
ہو گیا اگر پورا طمانچہ پڑتا تو سر چنبر گردن سے اُتر جاتا اُسکا گرنا تھا کہ اُسکے ہمراہی لے دلہ لینا
لینا کہکر چلے رستم ثانی و شہریار وایرج نامدار نے ان سب کو روکا اور قصد کیا کہ ہلاک

کرین مگر سہراب نے کہا کہ ای والد بزرگوار و جد نامدار و عم عالی وقار ان حرامزادون کو ہلاک نہ کرنا
درست کچھ سزا دیجیے کہ یہ یاد کرین اور اپنی حرکت سے نادم ہون انکا قتل کرنا کیا مشکل ہے پس
جو شاہزادہ نے کہا ان صاحبون نے ان دیوون کو ایک ہی حملہ مین زیر کر لیا اور سر سے بلند کر کے
زمین پر دے مارا اور حکم دیا کہ انکے ناک و کان کاٹ کر پہاڑ پر سے نکالدو بس یہی سزا کافی ہے
دیوان ہمراہی شاہزادگان نے ایسا ہی کیا کہ اُنکے ناک و کان کاٹ کر نیچے پہاڑ کے ڈالدیا اس
دیو کی جو آنکھ کھلی کہ جس نے سہراب ثانی پر حملہ کیا اور ضرب طپانچہ سے بے ہوش ہو گیا
تھا شاہزادہ کو سامنے بیٹھا ہوا پایا یا ملک الموت کو سر پر دیکھا جلدی سے آنکھ بند کر لی شاہزادہ
نے حکم دیا کہ اسکو بھی زیر کوہ ڈالدو پریزادون نے اُسکو بھی اُسی حالت سے کہ کان و ناک
کاٹ کر زیر کوہ ڈالدیا یہان وہ دیو سب ناک و کان لٹے ہوئے پڑے تھے جب دیو اسکو
بھی اُسی حالت سے زیر کوہ ڈال کر چلے گئے اُن سب نے اُسکی بھی حالت اپنی سی پائی
اُسکو پکارا گو وہ ہوشیار تھا مگر اُسنے جواب نہ دیا خاموش پڑا رہا جب ان دیوون نے کہا کہ
خوف نہ کر ہم ہین تمھارے ساتھی ہوشیار ہو دیکھ کہ ہماری کیا حالت ہے اور کیا صورت ہے
چلو چل کر دیوابلانع اپنے بادشاہ سے سب حال کی خبر کرین کہ وہ تشریف لاکر ان سب کو سزا
دے یہ جو اُن سب نے کہا اب اُسنے آنکھ کھولی اپنے ساتھ کے دیوون کو دیکھا کہ سب کے
ناک و کان کٹے ہوئے ہین خون جاری ہے یہ دیکھکر وہ اُٹھا اور کہا کہ تم نے مفت مین اپنی
یہ حالت کرائی بیکار تکرار کی خاموش چلے آتے اور بادشاہ سے خبر کرتے وہ آکر سمجھ لیتا تم کو
جانا ہی نہ تھا جیسے دیکھا تھا فوراً جاکر اطلاع کرتے یہ کیا تقدیر خداوند ابلیس نے کی کہ نکٹے ہو گئے
اب سب دیکھکر طعنہ زنی کرینگے اور کیا صورت نحس جاکر بادشاہ کو دکھائین وہ جو دریافت
کرے کہ یہ کیا صورت بنائی ہے تو کیا جواب دین اُن مین سے ایک نے کہا کہ اب تو جو ہونا
تھا وہ ہوا مگر تم بڑے نادان ہو ذرا سی تو بات ہے کہ یہان سے فریاد کرتے ہوئے بادشاہ کے
پاس چلو اور اس طور سے فریاد کرو کہ ہم کو سینکڑون دیو اور پریزادون نے پیٹکر اس حالت
کو پہونچایا آج صبح کو جو ہم صحرا مین برائے نگرانی گئے تو ہزارہا دیو و پریزاد دیکھے کہ وہ صحرا
مین پھر رہے ہین اور دیکھا کہ بہت سے آدمزاد بالائے کوہ بیٹھے ہوئے ہین مگر قرینہ سے
ثابت ہوا کہ اُن آدمزادون مین چار آدمزاد جو کہ سب سے زیادہ حسین و خوبصورت ہین
وہ ان سب کے حاکم ہین ہم نے اس خیال سے اُن دیوزاد و پریزاد کو منع کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ
سب اس صحرا کو برباد کرین اور آپ کے جانوران شکار ہی کا شکار کرین تو آپ ہم سے
ناراض ہون اور خفا ہون ہم نے اُن سے کہا کہ اس صحرا سے چلے جاؤ یہ شاہ دیوان قاف
نبیرہ عفریت دیوابلانع بلند شاخ کی شکارگاہ ہے یہان نہ قیام کرو ورنہ بادشاہ خفا ہوگا
اُنھون نے آپ کا نام بھی سنا مگر کچھ پروا نہ کی ہم نے دوبارہ پھر کہا پھر وہ کچھ خبر نہ ہوئے
جب ہم نے تیسری مرتبہ کہا تو وہ برہم ہو کر بولے کہ وہ کیا ہے اور تم کیا ہو جو ہم سے
کرین بس ہم کو تاب نہ رہی ہم نے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ ہم نکالدینگے ہم سے
یہ کلمہ برہم ہو کر کہا یہ ہمارا کہنا تھا کہ وہ ہم سے لپٹ گئے وہ بہت سے تھے
بلکہ سب نے پکڑ لیا اور اُن آدمزادون کے پاس لے گئے

ہم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو تب ہم نے سب حال آپ کا بیان کیا اور آپ کا نام ظاہر کیا کہ
ہم اُنکے ملازم ہین مذہب کا حال دریافت کیا ہم نے کہا کہ ہم ابلیس پرست ہین ہم نے یہ
بھی ظاہر کیا کہ وہ لشکر لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے ہین اُنھون نے وجہ دریافت
کی ہم نے کہدیا کہ براے قتل اولاد حمزہ کے کہ وہ وہان موجود ہین کسی سبب سے اخفر پریزاد
نے پردۂ دنیا سے اولاد حمزہ کو طلب کیا ہی یہ سننا تھا کہ وہ لوگ بہت برہم ہوئے انھین
ایک طفل ہی کہ اُسکا سن کوئی گیارہ بارہ برس کا ہی بہت برہم ہوا ہزارون دشنام آپ کو
دین اور خداوند کو اور کہا کہ جا کر اُس دیوا بلانغ سے کہدو کہ تو جنکی تلاش مین طرف قلعہ یاقوت نگار
کے لشکر لیکر جاتا ہی ہم وہی ہین یہان آکر اترے ہین طرف پردۂ دنیا کے جاتے تھے مگر اب
ہم کو لازم ہوا کہ جب تک تجکو مسلمان نہ کر لینگے نہ جائینگے یا قتل اور حکم دیا کہ ان سب کے
ناک و کان کاٹ لو ہم ناچار تھے جو اُنھون نے بدعت ہم پر کی ہم کو گوارا کرنا پڑی ہماری
فریاد رسی فرمائیے اور اُن سب ظالمون کو اسکی سزا دیجیے جب اس طور سے بیان کروگے تو بادشاہ
کو بھی رحم آئے گا اگر صاف صاف حال کہدوگے تو وہ ناراض ہونگے اور فرمائینگے کہ
جب کہ تم تھوڑے سے تھے تو کیون گئے اور کیون تکرار کی اگر تم نے منع کیا تھا اُنھون نے
نہین سُنا تھا تو چلے آئے ہوتے ہم سے خبر کی ہوتی ہم اُسکا کچھ بندوبست کرتے جیسا کیا
ویسی سزا پائی جب یہ کہوگے کہ ہم نے تین مرتبہ منع کیا اور اُنھون نے جواب سخت دیا اور
آپ کو بُرا کہا ہم کو تاب نہ رہی صرف اس قدر کہنے پر کہ ہم تم کو یہان سے نکالدینگے ہزارون لپٹ
گئے اور پکڑ لیا بس اس بات پر بادشاہ ناراض نہ ہونگے بلکہ اُنکے اوپر بہت غصہ آئے گا
اور اُسیوقت براے سرکوبی تشریف لائینگے سب نے کہا کہ یہ رائے خوب ہی اُسی حالت
سے باہم یہ صلاح کرکے طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوئے ادھر سے یہ چلے اُدھر سے دیوا بلانغ
براے شکار چند سردارون سے لشکر کو بیرون شہر قیام پذیر کرا کے آیا تھا اور حکم دے چکا
تھا کہ پرسون ہم یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے سفر کرینگے دو دن شکار کھیل لین
یہ حرامزادہ طرف صحرا کے شکار کو آتا تھا اور یہ سب مکار بحال خراب و بیقرار اُسکے پاس
فریادی جاتے تھے تھوڑی راہ طی کی تھی کوئی کوس بھر اُس صحرا سے چلے تھے کہ دیکھا شہر
کی طرف سے گرد بلند ہوئی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گئے دیکھنے لگے کہ گرد کیسی ہی کون شہر کی طرف سے
آتا ہی دیکھ رہے تھے کہ دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا ان سب نے دیکھا کہ اُس گرد سے بادشاہ مع چند
سردارون کے ظاہر ہوا کل سامان شکار ہمراہ لیے ہوئے اسی طرف کو چلا آتا ہی یہ دیکھ کر وہ سب
فریاد کرتے ہوئے دیوا بلانغ کی طرف پہنچے اُدھر دیوا بلانغ نے دیکھا کہ چند دیو عجب حالت سے کہ
لباس اُنکے خون مین تر بہ تر ناک و کان ندارد بحال پریشان میری طرف آتے ہین سردارون سے کہا کہ
نہ معلوم ان بیچارون پر کس نے ستم کیا ہی یہ فریادی ضرور ہین میرے پاس فریاد لیکر جاتے ہین مگر
تعجب اس امر کا ہی کہ میرے شکار گاہ کی طرف سے آتے ہین کیا میرے ملازمون نے ان پر ستم کیا
ہی اگر اُنھون نے ان پر بیجا ستم کیا ہی تو ضرور اُن کو سزا دونگا ابلانغ سردارون سے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ
آخر یہ پہونچے اب سب نے پہچانا کہ یہ تو وہ دیو ہین جو کہ براے حفاظت شکارگاہ مقرر تھے یہ کیا
انکی حالت ہی کون ایسا زبردست آیا ہی کہ جس نے یہ حال ان سب کا کیا ہی دریافت کرو کہ

تم پر کیا بلا نازل ہوئی جو یہ تمھاری حالت ہوئی ایک دیو نے اُن سے پوچھا انھون نے وہی تقریر مکر آمیز بیان کی اور کہا کہ ہم پر یہ مصیبت پڑی اور اس طور سے یہ ہم پر بلا نازل ہوئی وہی آدم زاد کہ جنکو اخضر پریزاد نے دنیا سے بلا مانگا تھا اور اپنا داماد بنایا تھا اب مع اپنے فرزند کے طلسم وغیرہ فتح کرکے اور دیوہا مان کو قتل کرکے مع کل مال و اسباب طلسمی کے طرف پردۂ دنیا کے جاتا تھا راہ مین اُسکو آپ کی شکارگاہ ملی وہ اُس مین اترا ہم نے منع کیا نہ مانا بہت سے دیو ہم سے لپٹ گئے ہم کو پکڑ لیا اور یہ حالت کی نواسہ اخضر پریزاد نے آپکو بہت سخت و سست کہا ہے اور جب ہم سے سُنا کہ آپ مع لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے جانے والے ہین تو پیام دیا ہے کہ او ناہنجار تو کیون اُدھر کو جاتا ہے مین تیری سرکوبی کو یہان آیا ہون تاکہ تکلیف راہ تجکو نہ ہو اور کیا عرض کرین کہ جو کلمات مہمل اور بیہودہ آپ کی شان و خداوندی کی شان مین کہے ہین یہ جو ابلانغ نے سُنا دنگ ہو گیا اور کہا کہ کیا اُن آدم زادون کے ہمراہ لشکر بھی ہے اُنھون نے عرض کیا کہ جی لشکر تو نہین معلوم ہوتا ہے مگر مال و اسباب بہت ہے خزانہ طلسمی ہے کرورون روپیہ ہے ابلانغ نے کہا کہ وہ آدم زاد نہ ہونگے پریزاد کوئی اور ہونگے اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین وہی ہین اُنھون نے خود اپنی زبان سے کہا کہ کہدینا کہ وہی آدم زاد ہین یہ جو اُن سب نے بیان کیا دیو ابلانغ کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ قضا اس کو کہتے ہین کہ کہان قلعہ یاقوت نگار اور کہان تمھارا بلا غیبہ قضا جو تھی تو یہان آکر مقیم ہوئے یا تو دنیا کو جاتے تھے یا قضا نے روک لیا قربان ہو جاؤن مین اپنے خداوند کے کہ جس نے زحمت سفر کی مجکو بچایا اور میری خواہش کے موافق اُن آدم زادون کو یہان پہونچا دیا چلو چل کر دیکھین کہ وہی آدم زاد ہین یا اور ہین تم مین سے کوئی انکو پہچانتا بھی ہے چند دیوؤن نے عرض کیا کہ ہم بخوبی پہچانتے ہین کیونکہ ہم تو برسون اُن سے لڑے ہین جب کہ دیوہا مان کے لشکر مین ہم تھے تو ہم نے بارہا اُن آدم زادون کو دیکھا ہے ہان اُس آدم زاد کو نہین پہچانتے ہین کہ جس کو نواسہ اخضر پریزاد کا طلسم سے رہا کرکے لایا ہے کہ وہ کون ہے دیو ابلانغ نے کہا کہ اور سب کو تو پہچانتے ہو گے کہ بخوبی کو دیو ابلانغ اُن مین سے ایک دیو کو ساتھ لے کر چلا جن کے کہ ناک و کان کٹے تھے اور باقی کو حکم دیا کہ بیرون شہر ہمارا لشکر فرودگش ہے تم وہان جاؤ اور شفاخانہ مین جاکر اپنا علاج کراؤ ہم ابھی اُن آدم زادون کو اُس جسارت کی سزا دے کر آتے ہین وہ سب نکٹے اُسی حالت سے لشکر مین آئے اور شفاخانہ مین داخل ہو کر اپنے علاج مین مصروف ہوئے اُدھر وہ دیو دیو ابلانغ کو لے کر شکارگاہ مین آیا اور دور سے کھڑے ہو کر بتانے لگا کہ وہ سامنے جو پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر وہ سب آدم زاد ہین امتی مین اور دیو بھی اور پریزاد بھی ہین اور سب مال و اسباب بھی ہے دیو ابلانغ بانند مشاق نے اُس سے کہا کہ قریب چل کر بتا دے اُسنے کہا کہ غلام نہ جائے گا غلام کو اُنکی صورت دیکھ کر غصہ آئے گا غلام اُن پر جا پڑے گا وہ بہت سے ہین غلام کی جان مفت جائے گی اگر آپ کو یہ منظور ہو کہ مین قتل ہو جاؤن تو کیا نقصان ہے مین چلتا ہون اُس دیو نے اس طور سے کہا کہ دیو ابلانغ نے جواب دیا کہ اچھا تو نہ چل ہم کو معلوم ہو گیا دیو ابلانغ اُسکو اسی مقام پر چھوڑ کر وہان سے مع ہمرہیون کے طرف اُس پہاڑ کے چلا جب قریب پہاڑ پہونچا دیکھا کہ پہاڑ پر خیمے وغیرہ بہت سے

بر پا ہین دیو و پریزاد ہزارون پھر رہے ہین قلۂ کوہ پر چار آدم زاد بہ لباس زرنگار بیٹھے ہوئے ہین
کرسی طلا ہاے مرصع نگار پر اور ہزارون آدم زاد انکی خدمت مین حاضر ہین ان سب کو دیکھکر دیوا بلانغ
و نیز اُسکے ہمراہیون کے منھ مین پانی بھر آیا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا ہی ہم خوش ہوتے اگر خداوند
ابلیس ان سب کو ہمارا لقمہ کرا دیتا کیونکہ ان سب کا گوشت لطیف اور بالذائقہ و مرغن ہوگا
اس لیے کہ جوان ہین تازہ و فربہ اور صاحب تن و توش اور حسین ہین سنا گیا ہی کہ خوبصورت
انسان کا گوشت نمکین ہوتا ہی یہ جو ابلانغ نے کہا سب نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
خداوندا ایسا کرین انکی صورتین دیکھکر ہمارے بھی دل بھر بھر آتے ہین کیا بیان کرین کہ جو دل کا
حال ہی یہ دل مین آتا ہی کہ جا پڑین نگران ہین وہ شخص ہین کہ جنھون نے دیو بابان کو قتل
کیا ہی اسی خوف سے قصد نہین کرتے ہین ورنہ اگر اور کوئی ہوتا تو ضرور جا پڑتے اور لقمہ کرتے
نگران لوگون سے خوف معلوم ہوتا ہی ابلانغ نے کہا کہ تامل کرو مین ان سب کو اسیر کرکے تم
سب کے حوالہ کرتا ہون ہان یہ چار جو ہین یہ میرا حصہ ہین ان مین سے کسی کو نہ دونگا سب
نے جواب دیا کہ آپ ہم سب کے مالک ہین جو دیجیے گا ہم قبول کرینگے یہان تو یہ باتین ہو رہی
ہین اور سب دیو طرف کوہ کے دیکھ رہے ہین وہان کوہ پر سب نے دیکھا کہ ایک سمت سے کئی
سو دیو بہت قوی اور زبردست نمودار ہوئے انکے آگے آگے ایک دیو بہت زبردست ہی
تاج سر پر رکھے ہوئے اژدہا پشت نہنگ دوش ہر طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ان سب کا بادشاہ
ہی اور یہ سب سردار ہین وہ سب زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے اور ہماری طرف دیکھ رہے ہین ان
سبھون نے شاہزادون سے عرض کیا کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ کس قدر دیو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے
ہین نہ معلوم یہ کون ہین اور کس مطلب سے آئے ہین شاہزادون نے فرمایا کہ آگے ہین تو آنے
دو اگر ہم سے کچھ تعرض کرینگے تو دیکھا جائے گا ورنہ کیا ضرورت ہی جو ہم اُن سے کسی قسم کا تعرض کرین
یہ ہمارے مذہب مین جائز نہین ہی کہ اپنی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کرین یہ فرماکر حکم دیا کہ ہمارے
واسطے سامان شکار مہیا کیا جائے ہم شکار کو جائینگے خالی بیٹھے ہوئے کیا کرین دل پریشان
ہوتا ہی آج تو یہان ضرور قیام رہے گا کل یہان سے روانہ ہونگے یہ سنکے پریزاد وغیرہ سامان شکار
درست کرنے لگے یہان سامان شکار کا بندوبست ہو رہا ہی اُدھر دیوا بلانغ نے چند سردارون
سے کہا کہ تم ان لوگون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمارا بادشاہ دیوان تاکت دیوا بلانغ بلند شاخ
فرماتا ہی کہ آپ لوگ جو یہان آکر فروکش ہوئے ہین تو کس غرض سے یہ میری شکارگاہ ہی یہان
کسی کو حکم اُترنے کا نہین ہی مین نے سنا ہی کہ میرے ملازمون نے جو آپ کو منع کیا تو آپ نے
اُن پر بدعت کی اور اُنکے ناک و کان کاٹ کر یہان سے نکال دیا یہ بھی کوئی طریقہ ہی کہ دوسرے
کے مقام پر زبردستی قبضہ مخالفانہ کیا اور مین نے یہ بھی سنا ہی کہ آپ لوگ خدا پرست ہین یہ امر ہم کو
بہت ناگوار ہوا اور بہت ہم کو غصہ آیا لہذا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین کہ خیریت اسی مین ہی کہ ہماری
اطاعت کرو اور دین ابلیس پرستی اختیار کرو تو ہم تمھاری اس خطا سے درگذر کرینگے کو ہمارے
تمھارے خصومت قلبی اور عداوت دلی ہی کیونکہ تمھارے بزرگون نے ہمارے بزرگون کو
قتل کیا ہی ہم کو اُنکے خون کا عوض اُنکی اولاد سے لینا ضرور ہی مگر اس شرط سے ہم سب سے
باز آئینگے اگر ہماری اطاعت کرینگے اور دین ابلیس پرستی اختیار کرینگے تو ہم معاف خون

سے باز آئین گے اسی سبب سے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین ابلیس پرستی قبول
کرو تو جان بچیگی یاد رہے کہ ہمی صورت جان بری کی یہ ہے کہ جو کچھ مال و اسباب و خزانہ وغیرہ تم نے طلسم
کو فتح کرکے حاصل کیا ہے وہ تمام میرے حوالہ کرو اور یہان سے چلے جاؤ جب مین پردہ قاف کے انتظام سے
مہلت پاکر پردہ دنیا پر برائے مقابلہ اولاد حمزہ آونگا اُس وقت تم سے بھی سمجھ لونگا مین نے اُن اپنے
ملازمون کے منھ سے یہ سُنا ہے کہ جن کے تم نے ناک و کان کاٹ کر اور اُن پر ظلم و بدعت کرکے یہان
سے نکال دیا ہے کہ تم وہ لوگ ہو جو کہ پردہ دنیا پر سے برائے کمک اخفر پریزاد بموجب طلب
اخفر پریزاد کے آئے تھے جب کہ اُس پر دیو ہامان اُسکے سپہ سالار نے اُسکی دختر پر عاشق ہو کر لشکر
کشی کی تھی اُسنے عاجز ہو کر تم کو ابو العلم نقیری پردہ دنیا پر سے اُٹھوا منگایا تھا تم نے یہان آکر اسکی کمک
کی اور دیو ہامان کو شکست دی اُسکے معاوضہ مین اخفر نے تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اپنی دختر کی
تمھارے ساتھ شادی کردی کہ جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ تمھارے ہمراہ ہے اُسی نے دیو
ہامان کو قتل کیا اور طلسم کو فتح کیا دیو ابلاغ نے کل حالات جنگ و پیکار دیو ہامان اول سے آخر
تک کہے اور کہا کہ کہنا کہ وہ زمانہ گذر گیا کہ آدم زادون نے یہان آکر دیوزادون کو قتل کیا یا دیو ہامان
تمھارے ہاتھ سے مارا گیا اب میرا دور ہی ہین وہ دیو ہون کہ میرا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے مین
یہ قصد کر چکا تھا اور بلکہ لشکر لے کر بیرون شہر آچکا ہون اور یہ میرا قصد تھا اور اب بھی ہے کہ مع لشکر
قلعہ یاقوت نگار پر جاتا اور وہان تم لوگون سے مقابلہ کرکے خواہ قتل کرتا خواہ اپنا مطیع کرتا
اور سب مال و اسباب طلسمی پر قبضہ کرتا جب سے مین نے یہ سُنا تھا کہ تم نے طلسم فتح کیا اور
بہت مال و اسباب پایا اُس وقت سے مجکو اس امر کی ضرور کوشش ہوئی کہ قلعہ یاقوت نگار
پر لشکر کشی کردن اور تم سے اپنے بزرگون کے خون کا عوض لون اگر تم میری اطاعت نہ کرو گو پہلے
ہی سے یہ قصد میرا تھا مگر طلسم کی فتح کی حالت سُنکے زیادہ ولولہ ہوا اور لشکر تیار کرکے شہر سے کوچ کیا
بیرون شہر آکر اترا قصد تھا کہ پرسون یہان سے سفر کرون طرف قلعہ یاقوت نگار کے اسوقت بارگاہ
مین بیٹھا ہوا تھا کہ دل نے کہا کہ چل کر شکار کھیل لو نہ معلوم پھر کب آنا ہو یہ سوچ کر مع چند سردارون کے
ادھر کو روانہ ہوا راہ مین وہ دیو ملے جن پر تم نے بدعت کی تھی اُنسے سب حال معلوم ہوا مین نے خیال کیا
کہ جنکے لیے تم تکلیف کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے جاتے تھے وہ لوگ بقدرت خداوند سے اسی مقام
پر آگئے زحمت راہ اور تکلیف سفر سے فراغ ہوا اُنکو چل کر نصیحت کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ اُنکو اس گستاخی
کی سزا دو جو کہ سرزد ہوئی تھی تم ان پری زادون اور دیوزادون پر بھروسہ نہ کرنا جو کہ تمھارے ہمراہ ہین یہ
سب ایک حملہ مین میرے لشکر کے بھاگ جائینگے اُسوقت تم کو سوائے قتل ہونے کے چارہ نہ ہوگا اس
امر کا خیال رہے کہ میرے ہمراہ اسوقت سات لاکھ نبرد دیو ہین اور یہ وہ ہین کہ جنکے باپ دادا تمھارے
باپ دادا کے ہاتھ سے مارے گئے ہین سب تمھارے خون کے پیاسے ہین اور اسی وقت طلب گار ہین
کہ تم سے اپنے خون کا معاوضہ لین لہذا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے مین تو اس قصد سے
چل ہی چکا ہون تم سے اسی مقام پر سمجھ لونگا بعدہ تمام لشکر ہمراہ لے کر قلعہ یاقوت نگار پر جاکر اخفر پریزاد
کو اپنا مطیع کرونگا اُسکے بعد اور ممالک کی طرف رخ کرونگا قریشیہ شاہ قاف وغیرہ سے مقابلہ کرکے اور اُن
سب کو اپنے بزرگون کے خون کے معاوضہ مین قتل کرکے اور دین ابلیس کو تمام پردہ ہائے قاف مین جاری
کرکے پردہ دنیا پر جاؤنگا اور وہان اولاد حمزہ سے جسکو پاؤنگا قتل کرونگا بلکہ قوم انسان سے کسی کو

زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اسی قوم کے ہاتھ سے میرے بزرگ قتل ہوئے ہین اور وہان دیو کی بستی آباد کرونگا انسان کا نام تک باقی نہ رکھونگا اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ یاد رکھو کہ میرے لشکر کے دیو تم سب کی اس طور سے بوٹیان اُڑائینگے اور کھائینگے کہ جیسے زاغ و زغن کھاتے ہین کیونکہ اب مجکو اس امر کا خیال آیا ہے اور مین نے معاوضہ خون بزرگان پر کمر کسی ہے بدون اُس کا معاوضہ لیے ہوئے مجکو چین نہ آئیگا ہان اس سے معاوضہ نہ لونگا جو کہ میری اطاعت و فرمانبرداری کریگا اور دین خداوند ابلیس کو قبول کریگا اور سجدہ کریگا تم سے جو یہ مین نے کہا کہ تم مال و اسباب طلسمی مجکو دے کر چلے جاؤ پردۂ دنیا پر اس سے میرا یہ منشا تھا کہ اگر تم وہان بھی پہنچ جاؤ گے تو بعد مہم قاف مین پردۂ دنیا پر آکر سمجھ لونگا اتنے دنون اور زندگی بسر کر لو اور اپنے بزرگون اور عزیزون سے اس حال کو کہدو اور سب کو آگاہ کردو تاکہ وہ آگاہ ہو کر میرے آنے سے خوف کرین اور اپنی جان بچانے کی فکر کرین اور جب مین وہان آؤن تو میری اطاعت کرین اگر نہ کرین تو تم سب ایک ہی مقام پر مارے جاؤ تاکہ ایک دوسرے کی حالت دیکھکر تاسف کرے اور یہ خیال دل مین لائے کہ ہم نے اسی طور سے انکے بزرگون کو قتل کیا تھا یہ اُسکا معاوضہ ہے ان مصلحتون سے مین تم سے یہ کہتا ہون اور تم کو امان دیتا ہون کہ تم سب مال و اسباب طلسمی میرے حوالہ کر کے چلے جاؤ اگر ان دونون امرون مین کسی پر عمل نہ کرو گے تو یاد رکھو بہت پچتاؤ گے آیندہ تم کو اختیار ہے مجکو دیو یا انسان نہ تصور کرنا مین پوتا ہون دیو عفریت کا جو کہ تمام پردہ ہائے قاف مین ایک دیو تھا بلکہ اُس سے بھی قوت مین زیادہ ہون مین نے تم کو اپنے قصد سے آگاہ کردیا اب تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے یہ کہکر دیو ابلانغ نے چند سردار طرف کوہ کے روانہ کیے اور کہا کہ میرے اس پیام کا جواب لے آؤ تم کو اجازت دی جاتی ہے کہ اگر وہ لوگ کچھ سخت کلامی یا کچھ الفاظ نامزا میری شان مین یا خداوند کی شان مین زبان پر لائین تو تم اس امر کا پاس نہ کرنا کہ یہ لوگ بہت ہین فوراً آمادہ فساد ہونا اور جو ایسی حرکت کرے اُسکو سزا دینا اور قتل کرنا مین یہان موجود ہون تمھاری کمک کرونگا بلکہ تم پر اُن سب کا گوشت حلال ہے اگر وہ میرے کسی کہنے پر عمل نہ کرین اُس حالت مین جو تم سے ہوسکے وہ کرنا تم کو اجازت ہے میری طرف سے مین نے اُن سب کا گوشت و خون تم پر حلال کردیا ہے کیونکہ وہ میرے حکم سے نافرمانی کرتے ہین یہ جو دیو ابلانغ نے کہا وہ سردار خوش ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہماری آرزو کے موافق ہم کو حکم دیا اگر وہ لوگ آپ کی نافرمانی کرینگے اور ان دونون امرون مین سے کسی کو قبول نہ کرینگے تو ضرور ہم آپ کے فرمانے کے بموجب اُنکو قتل و غارت کرینگے اس امر سے ہم بالکل بے خوف ہین کہ یہ جو دیو و پریزاد اُنکے ہمراہ ہین یہ حالات جنگ و پیکار سے آگاہ نہین ہین بلکہ حمال اور مزدور ہین یہ قواعد جنگ کیا جانین ایک ہی حملہ مین فرار کر جائینگے گو بہت ہین مگر ان سے خوف کرنا بالکل نامردی اور خلاف شجاعت ہے ایسے ایسے مزدورون سے کیا ہوگا یہ سب اس لیے ہمراہ آئے ہین کہ انکو پردۂ دنیا پر مع مال و اسباب کے پہونچا دین کوئی ان مین لشکر اخضر پریزاد سے نہین ہے دیو ابلانغ نے جواب دیا کہ یہ سب ہمارے مقصد کا اثر ہے اور یہ سب عنایت خداوند ہے کہ ہم کو زحمت نہ کرنا پڑی بدون تکلیف و زحمت کے مال و اسباب ہاتھ آگیا اگر یہ لوگ یہان نہ آتے اور قلعہ یاقوت نگار مین ہوتے تو ضرور اخضر پریزاد مع لشکر لے انکے ہمراہ نکل کر مقابلہ کرتا جنگ و پیکار ہوتی دونون طرف کے لشکر کے دیو کام آتے گو فتح میری ہی ہوتی مگر مشکل پڑتی زحمت سے یہ سب مال و اسباب ہاتھ آتا اب بدون دردسری کے اور لاکھون کی جان بچ کر ہاتھ آیا ضرور یہ لوگ میرے خوف سے سب مال و اسباب حوالہ کر دینگے اور اپنی جان کو غنیمت جان کر طرف پردۂ دنیا کے چلے جائینگے جب وہ یہ کہہ چکا وہ دیو یہ پیام لے کر طرف کوہ کے چلے ادھر

شاہزادون سے چند دیوون نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائین کہ وہ دیو جو زیر کوہ آکر کھڑے ہوئے تھے اُن مین
سے چند دیو ادھر کو آتے ہین وہ جو اُن سب کا افسر ہی اُسی نے بھیجا ہی بہ ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ آپ کی خدمت
مین کچھ پیام بھیجا ہی شاہزادون نے فرمایا کہ آتے ہین تو آنے دو جو کچھ پیام لائینگے اُس کا جواب پائین گے
ہم سنین تو کیا پیام لائے ہین کوئی روکے نہین بلکہ ہمارے پاس باعزاز لے آئے شاہزادون نے جب یہ
حکم دیا اُن دیوون نے سب کو منع کر دیا کہ یہ جو دیو آتے ہین اُن کو کوئی روکے نہین آنے دے آقا کا یہی
حکم ہی سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم بجا لائین گے اگر روکنے کی ممانعت نہین ہی تو ہم کیون روکنے
لگے ایہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر وہ دیو چلے آتے ہین باہم صلاح کی ہی کہ اگر یہ آدم زاد کچھ سخت کلامی
کرین بس مل کر حملہ کرنا اور ان پر قبضہ کر لینا اور جب ان پر قبضہ کر لینگے تو پھر کسی کو تم سے جرأت
بولنے کی نہ ہوگی دوسرے یہ امر ہی کہ اگر کوئی منع کرے کہ کوہ پر نہ آؤ مثلاً اُس سے کہنا کہ ہم پیام لے کر آئے
ہین ہم کو چلنے دو یا ہماری خبر کرو اگر وہ اس پر بھی نہ مانے تو مقابلہ کرنا کوئی خوف نہ کرنا کیونکہ یہ دیو ہم سے
لڑ نہین سکتے ہین اس سبب سے کہ یہ سب کے سب فنون جنگ سے ماہر نہین ہین یہ اسی کام کے
لیے ہین کہ جو کچھ بار ہو اُسکو اُٹھا کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہونچا دین اور اگر فنون جنگ سے
ماہر بھی ہین اور مقابلہ بھی کرینگے تو یہ ہمارا کیا کر سکتے ہین ہم کسی طور سے ان لوگون سے نہ طاقت مین کم ہین اور نہ
فن سپہ گری مین کیونکہ آبا و اجداد سے فن سپہ گری چلی آتی ہی اور خداوند کے فضل و کرم سے ہمیشہ فتح پاتے رہے
ہین کوئی مقام خوف نہین ہی علاوہ اسکے ہم بہت ہین اور یہ کم ہین ابھی لشکر مین خبر ہو جائے گی تمام لشکر
آ پڑے گا بادشاہ خود زیر کوہ کھڑا ہی جب غوغا اور ہنگامہ ملاحظہ کرے گا اگر ہماری کمک کرے گا ان سب کا
مار لینا کتنی بڑی بات ہی ہم کو یقین کامل ہی کہ ان لوگون کی موت ہمارے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہی اور یہ کسی
طرح سے اب یہان سے زندہ و سلامت نہین جا سکتے ہین اور ان کا گوشت زاغ و زغن مزے سے کھائینگے
یہ باہم صلاح کر کے چلے ہین یہ ابھی راہ مین تھے کہ شاہزادگان والا تبار اُس مقام پر سے اُٹھ کر خیمون مین آ کر
بیٹھے اُن خیمون مین دربار آراستہ کیا جو کہ طریقہ دربار کا ہوتا ہی جو دیو اور پریزادون مین اعلیٰ مرتبہ کے تھے
اُن کو علیٰ قدر مراتب جگہ ملی اور جو انسان ہمراہ تھے اور لائق دربار تھے اُن کو بھی دنگل و کرسی پر رحمت
فرمائے اور خوب عمدہ معقول چھوٹا سا دربار آراستہ کیا اس خیال سے کہ پیام بر آتا ہی تاکہ وہ کچھ ہماری شوکت
کو دیکھے اور خیال کرے بہ سبب سفر کے مجبور ہین ورنہ شوکت دکھاتے اس خیال سے دربار آراستہ کیا
ہی اس امر کا خیال رہے کہ خیمے وغیرہ جو برپا ہوئے ہین اور دربار آراستہ ہی تو اس طور سے آراستہ ہوا
ہی کہ وہ دیو جو زیر کوہ کھڑے ہوئے ہین سب دیکھ رہے ہین اور اُن کا سامنا ہی بالکل اُنھون نے سب
حالت دیکھی اور قہقہے لگائے دیو ابلانع سے کہا کہ آپ کے سردارون کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر
اس خیال سے دربار آراستہ کیا ہی تاکہ ہماری طرف سے کچھ خوف ہو اور خیال ہو کہ یہ بھی بادشاہ ہین یہ
انسان کیسے نادان ہوتے ہین دیو کو ڈراتے ہین ہم اُن مین کے نہین ہین کہ اُن سے ڈر جائین ابلانع
نے جواب دیا کہ یہ سب غرور و تکبر نکل جائے گا جب میرا نام سنین گے اور میرے قصد سے آگاہ ہون گے
راوی بیان کرتا ہی کہ دیو ابلانع یہ باتین کر رہا تھا کہ چند دیوون نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم حضور کو
شناخت کرا دین کہ کس نے دیو ہامان کو زخمی کیا اور کون داماد ہی اخضر پریزاد کا اور کون نواسہ
ہی حضور وہ جو طفل برس بارہ ایک کا بیچ مین کرسی پر بیٹھا ہوا ہی جس کے چہرہ سے تمام خیمہ روشن ہی
وہ نواسہ ہی اخضر پریزاد کا اور بیٹا ہی مضراب پری کا اُسی نے دیو ہامان کو قتل کیا اور اُسکے

عزیزون اور بیگانون کو تہ تیغ کیا ہے اُسی کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگے ہین اور یہ جو برابر اس جوان کے
جوان بیٹھا ہے ہم اُس سے آگاہ نہین ہین یہ جب تک انکے ہمراہ نہ تھا شائد طلسم سے اسی جوان کو رہا کرکے
لائے ہین جس کا ذکر اُن دیوون نے کیا تھا کہ جن کو حضور نے خبر کے لیے مقرر فرمایا تھا اُنھون نے آکر عرض
کیا تھا کہ نواسہ اخضر پریزاد کا علاوہ اسپندیار کے ایک آدم زاد کو اور رہا کرکے لایا ہے جو کہ
بالکل شبیہ ہے ان سب کے اور یہ جو سب آدم زاد ہین یہ سب طلسم سے رہا ہوئے ہین کیونکہ جب تک
ہمارے لشکر سے مقابلے ہوتے تھے ان مین سے کوئی نہ تھا اور حضور وہ جو برابر اُس جوان کے کہ جسے کہ ہم
نہین پہچانتے ہین دنگل پر بیٹھا ہے یہی ہے داماد اخضر پریزاد کا اور شوہر ہے مضراب پری کا اور رقیب ہے
دیو ہامان کا اسی کے صلب سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جس کو مین نے پہلے حضور کو دکھایا ہے اس لڑکے کا نام
سہراب ثانی ہے اور اس کے باپ کا نام رستم ثانی ہے کہ جو برابر اس جوان کے دنگل پر بیٹھا ہے اور جو برابر
داماد اخضر پریزاد کے دنگل پر بیٹھا ہے یہ بچہ ہے نواسہ اخضر پریزاد کا اسی کا نام شہریار ہے اور یہ ثانی
ہے رستم ثانی کہ پہلے رستم ثانی کو اخضر پریزاد نے پردۂ دنیا پر سے اٹھوا منگایا تھا رستم ثانی نے آکر
دیو ہامان کو زخمی اور مجروح کیا تھا اور لشکر کو شکست دی تھی اسی کو دیو ہامان نے آکر سے مبتلائے
طلسم چہل چراغ سلیمانی کیا تھا اور جب دوبارہ لشکر کشی دیو ہامان نے کی تھی تو اخضر پریزاد
نے اس جوان کو پردۂ دنیا پر سے اٹھوا منگایا تھا اس نے آتے ہی دیو ہامان کو زیر کیا تھا اور لشکر کو شکست
دی تھی اس کو بھی دیو ہامان نے گرفتار اسیر طلسم کیا تھا جب تیسری مرتبہ اخضر پریزاد
پر لشکر کشی کی تو اس طفل نے دیو ہامان کو قتل کیا ہے یہ بہت بڑا جری اور بہادر ہے اسنے کبھی کسی کے ہاتھ سے
شکست نہین کھائی ہے بلکہ ہمیشہ فتح یاب رہا ہے میدان جنگ و قتال مین اسکا ڈنکا بجتا رہا ہے اسنے کبھی لڑائی
کے میدان سے منھ نہین موڑا ہے بلکہ اپنے زور و طاقت پر اسکو ناز ہے مین نے آپ کو ان سب کے شناخت
کرا دی حضور نے پہچان لیا اور شناخت کر لی مین نے حضور سے عرض کیا تھا کہ مین حضور کو شناخت کرا دونگا
مین واقف ہون لہو جب اپنے عرض کرنے کے مین نے شناخت کرا دی ہے دیو ابلاغ نے یہ سُنکے کہا کہ اسی طفل نے
دیو ہامان کو قتل کیا ہے یہ کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو دیو کو قتل کرے یا یہ جوان جو کہ اسکے برابر بیٹھا ہے یہ بھی کوئی
حقیقت نہین رکھتا ہے یہ داماد اخضر پریزاد کی کیا لیاقت ہے جو دیو کو قتل کر سکے یا اُس کے بھائی کی یہ اصل ہے
کہ وہ دیو سے لڑ سکے مین جانتا تھا کہ جنھون نے دیو ہامان کو قتل کیا ہے اور لشکر دیو کو شکست دی ہے
بڑے قد کے جوان ہونگے اور مثل ہمارے تن و توش رکھتے ہون گے یہ تو ایسے ہین کہ اگر مین چاہون تو پھونک
دون تو اُڑ جائین واہ کیا خوب شائد تو بھول گیا ہے اُسنے قسم کھا کر کہا کہ مجکو قسم ہے سر خداوندی کی یہ ویسے ہی
جوان ہین تب دیو ابلاغ نے قہقہہ لگا کر ہنسا اسکے ہنسنے سے یہ تھا کہ زمین ہل گئی صحرا کانپ اُٹھا جانور ہر طرف کے قہقہے
سُنکے ڈر کر بھاگے صدائے قہقہہ کا ہے کو تھی رعد کی گرج تھی اور کہا کہ واہ ان سے مین ٹکڑون دبوچ کر مار
ڈالونگا مین دیو ہامان کے قد و قامت کی بہت تعریف سنتا تھا اور قوت کی مگر معلوم ہوا کہ وہ
بھی کچھ نہ تھا اسی طرح مشہور کر دیا تھا جو ایسے لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوا خوب ہوا جو مین اُسکی
کمک کے لیے نہین گیا ورنہ مجکو بڑی خفت حاصل ہوتی یہان یہ باتین ہو رہی ہین راوی بیان کرتا ہے کہ
ایرج نامدار نے دربار کو اس طور سے آراستہ کیا تھا کہ داہنی طرف سہراب ثانی کے خود بیٹھے تھے اور اپنے برابر رستم ثانی
کو بٹھایا تھا اور رستم ثانی کے برابر شہریار عالیہ تبار کو جگہ دی گئی تھی داہنی طرف سب سردار قوم انسان کے تھے اور
بائین طرف سہراب ثانی کے سب پریزاد اور دیوزاد تھے اور سہراب ثانی کو کیون اس قدر عزت

دی تھی کہ خود اسکو وسط میں بٹھایا تھا سبب اسکا [illegible] یہ قصد ہو کہ [illegible] دنیا پر جا کر [illegible] سہراب ثانی
صاحبقران بنائینگے اور ہم سب [illegible] الملک [illegible] ان سے مقابلہ کر [illegible]
سبب یہ ہے کہ جو کوئی صاحبقران ہوتا ہے خواہ خورد ہو خواہ بزرگ اسکی عزت کیا [illegible]
کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران مقرر کیا اور کل لشکر پر حاکم مقرر کیا [illegible]
بھی ہیں [illegible] زبان [illegible] وغیرہ کے [illegible] عزت کرتے [illegible]
[illegible] سہراب ثانی [illegible] صاحبقران [illegible] یہ عزت کرتے ہیں [illegible]
[illegible] سہراب ثانی [illegible] جگہ پانے کی [illegible] مطلب سب [illegible] دیو [illegible]
[illegible] پیام [illegible] سے انتظار میں مع [illegible]
راہ [illegible] سب حال [illegible] کو دیکھتے ہوئے یہاں
آئے [illegible] ایک دیو [illegible] کہ جا کر خبر کرو کہ [illegible] کا پیام لیکر
آئے ہیں چونکہ اس حویلی کا بادشاہ اور حاکم ہے اندر [illegible] پیام [illegible]
[illegible] سے ان آدم زادوں پاس بھیجا ہے وہ پیام ہم لیکر آئے ہیں [illegible]
[illegible] کرنا ہے [illegible] نے کہا کہ جاؤ یہاں پہلے سے خبر آگئی تھی تمہارے جانے کی [illegible]
پہنچکر [illegible] کے آئے [illegible] دربار آراستہ ہے [illegible]
[illegible] کسی نے جواب نہ دیا انکو بہت ناگوار گذرا [illegible]
قریب پہونچے تو جو کیا ان [illegible] بیٹھنے کو [illegible] اب [illegible]
کہ تم کس غرض سے آئے ہو بیان کرو دیو [illegible]
پیام [illegible] پہونچ سکے ہیں جگہ بیٹھنے کو [illegible]
[illegible] ہوتا تو [illegible] ان سب کو جگہ بیٹھنے کو [illegible]
کہ یہ ان سب خدا پرستوں کا طریقہ ہے کہ جو کوئی [illegible] پیام [illegible] اسکی عزت [illegible]
[illegible] پیام سنکے اسکا جواب دیتے ہیں اگر اسنے کوئی حرکت [illegible] تو پھر اسکو
سزا دیتے ہیں اپنی طرف سے زیادتی نہیں کرتے ہیں [illegible] نے جوابدیا کہ جو امر
ہونیوالا ہے وہ ظاہر ہو جائیگا دیکھے جاؤ یہاں جب اسنے سوال کیا گیا کہ [illegible] آئے ہو
بیان کرو تب انہیں سے ایک نے کل پیام جو کہ دیو الملائغ سے [illegible]
کر چکا ہوں دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہیں ہے بیان کیا بلکہ کچھ اپنی طرف سے [illegible]
کہ جو لایق تحریر نہیں ہیں بیان کیں جب [illegible] تقریر تمام کر چکا تو [illegible]
سمجھ بوجھ کر دیا جائے کیونکہ [illegible] حکم ہے کہ اگر خلاف [illegible]
[illegible] گوشت [illegible] حلال [illegible] اگر کچھ بھی خلاف کیا [illegible]
[illegible] ایک کو زندہ نہ [illegible]
[illegible] آگاہ کر دیا اور ہم خلاف [illegible]
خیال [illegible] کہا سہراب ثانی کو بہت غصہ آیا [illegible]
[illegible] لگے مگر [illegible] نامدار نے جوابدیا کہ [illegible] پیام [illegible]
کو زیبا نہیں ہے جو پیام لیکر آئے ہو تو خاموش بیٹھو ہمنے اسکا پیام سن لیا اور [illegible]

نزدیک مناسب ہوگا جواب دینگے تم یا تمہارا بادشاہ ہمارا اتالیق یا حاکم نہین ہی کہ ہم خواہ نخواہ اسکے
کہنے پر عمل کرین یہ دربار بہادرونکا ہی بودونکا نہین ہی کہ تمہارے اس خوف دلانے سے ہم ڈرجائین
کیا کرین کہ پیامبر بیتہذیب اور ہر ملت مین بیگناہ ہوتے ہین انکو کسی قسم کی تنبیہہ دینا جائز نہین ہی
ورنہ اس سخت کلامی کی تمکو سزا دیجاتی اگر پیام لیکر نہ آئے ہوتے تو اسکی سزا پاتے تمکو خود زیبا ہی
کہ خاموشی کو اختیار کرو کیونکہ پیام بیان کرچکے ہو جو ہم جواب دین اسکو اپنے آقا سے جاکر
بیان کرو اور اس مہمل تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا سوائے ذلت اور خواری کے ہم لوگ ایسے ویسے
نہین ہین کہ جو تمہارا جی چاہے کہو اور ہم برداشت کرین ہمارے گوش ایسی باتون کے خوگر
نہین ہین آئندہ تمکو اختیار ہی اسنے جواب دیا کہ چاہے خوگر ہون چاہے نہون مین اسی پر
عمل کرونگا اور ویسی ہی تقریر کرونگا کہ جسکی میرے مالک نے اجازت دی ہی ایرج نامدار نے
کہا کہ اچھا جو کچھ تمکو بیان کرنا ہو کرلو ہم سب باتونکا تمکو ایک مرتبہ جواب دینگے بعد ہمارے جواب کے
پھر تمکو اختیار ہی تم اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا ابھی سے بدون جواب پائے گرم ہونا کونسی
بہادری ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ پیش از مرگ واویلا کا تم نقشہ کرتے ہو ابھی جواب نہین ملا
مگر گرم ہوے جاتے ہو یہ تیزی وگرمی یہان کچھ کام نہ آئیگی سب ایکدم مین نکل جائیگی کسی سے
ابھی تک سامنا نہین ہوا ہی کہ معلوم ہوتا تمہاری تو وہ مثل ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے
نیچے نہین آتا ہی بہت بلبلایا کرتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مجھ سے بلند کوئی نہین ہی جہان پہاڑ کے
نیچے آیا سب بلبلاہٹ نکل جاتی ہی اور دب جاتا ہی یہ امر ضرور ہی کہ جتنے قوم کے پاجی ہوتے ہین
اور انکی اصل ونسل مین فرق ہوتا ہی جہان انکی ذرا بھی عزت کی وہ اپنے تئین بھول جاتے
ہین اپنے جامے سے باہر ہوجاتے ہین یہ خیال کرکے کہ ہم بھی کچھ ہین جو ہماری عزت کیجاتی ہی
پھر یہ ہی قصد کرتے ہین کہ سر پر چڑھکر پیشاب کرو کیا سبب ہی کہ انھون نے ہماری عزت کی
کیونکہ وہ اپنی عادت اور خصلت کے خلاف پاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے خوف
سے ہماری عزت کرتا ہی یہ نہین خیال ہوتا ہی کہ یہ نہ معلوم کس سبب سے ایسی حرکت ہمارے
ساتھ کرتے ہین اپنی شرافت و لیاقت کو کام مین لاتے ہین خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب
تم بیان کرچکے ہمکو تمہارے سوالات کا جواب دینا چاہیے جو کہ تم دوسرے کی طرف سے
لیکر آئے ہو اور نیز ان باتونکا جو کہ تمنے کہین ہین یا ابھی اور کچھ بیان کرنا ہی وہ بھی بیان کرلو تاکہ
تمہارے دلمین کوئی حسرت نرہ جائے کہ ہمنے یہ تقریر نہ کی اس دیو کو یہ تقریر ایرج نوجوان کی
از حد ناگوار ہوئی مگر کچھ جواب نہ دیا صرف برہم ہوکر اسقدر تو ضرور کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ بدون
گوشمالی کے اپنی حرکت سے باز نہ آؤگے مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا جلد جو کچھ جواب دینا ہو دو کیونکہ میرا
مالک دو آغاز پر کوہ کھڑا ہی تاکہ پیام کا جواب سنکے بند وبست کرے جیسا کہ تم جواب دو اسکے
موافق ایرج نوجوان نے کہا کہ خیر معلوم ہوا آپ اپنی تقریر تمام کرچکے آپ جواب کے خواستگار
ہین لہذا زیادہ طولانی تقریر سے تو کچھ مطلب نہین ہی مختصر طور سے جواب دیا جاتا ہی چند فقرے نہین
اس سب تقریر مہمل اور بیہودہ کا ہماری طرف سے یہ جواب ہی کہ دیو ابلاغ سے جو کہ تمہارا مالک ہی اور جسنے تمکو پیام
لیکر روانہ کیا ہی کہدینا کہ تو بڑا نامرد اور بیہودہ ہی کہ ایسے نالائقون کو پیامبر مقرر کیا ہی جو کہ
بالکل قواعد تہذیب سے واقف نہ تھے اور نہ ہین معلوم ہوگیا کہ تو بھی مثل ان سبکے بیہودہ

اور نالائق ہی تیری بیہودہ تقریر کا اسیقدر جواب دیا جاتا ہی کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تونے وہ واقعات نہین سُنے جو کہ تیرے بزرگون پر ہمارے بزرگون کے ہاتھ سے گذر گئے اور نہ وہ واقعات سُنے جو کہ ابھی دیو ہامان پر ہمارے ہی ہاتھ سے گذر رہے ہین ابھی کچھ عرصہ ایسا نہین ہوا ہی اور نہ گذرا ہی تھوڑے ہی عرصے کی بات ہی کہ دیوان قاف کی یہ نوبت تھی کہ جہان ہم مین سے کسی کا نام سن لیا تو مارے خوف کے رعشہ اندام پڑجاتا تھا عالم خواب مین چونک چونک اُٹھتے تھے یا ایسے دلیر ہوگئے کہ ہمسے مقابلے کی خواہش کرتے ہین اسقدر جلد بھول گئے اسقدر غرور نہ کرو یہ غرور و تکبر کام نہ آئیگا مثل اپنے بزرگون کے تباہ و برباد ہوگے اور کچھ نہ حاصل ہوگا اس نخل غرور و تکبر سے سوائے ذلت و خواری کے دوسرا ثمر نہ پاؤگے دیکھو دیو ہامان و دیو عفریت و شمندہ دون ہزار دست وغیرہ نے کیا ثمرہ پایا ہمسے مقابلہ کرکے سوائے ذلت و خواری کے جاے امن تلاش کرتے تھے مگر نہ ملتی تھی ہزار مرتبہ بھاگے مگر بے غیرت ایسے تھے کہ پھر آکر لڑے آخر کو مثل سگ و خوک کے مارے گئے مکر بھی کیا اور فریب بھی مگر کچھ نہ چلا اس سے کیا فائدہ تو بھی مثل اُن کے اپنی جان بچا کر بھاگے گا یا قتل ہوگا کوئی مکر کریگا کیونکہ تو بھی تو انھین بھگوڑون کا نطفہ اور بیر و ہی اور تیرے پاس سب وہی بھگوڑے آکر جمع ہوئے ہین جو کہ انکے ہمراہ تھے تو کیا ہمسے انکے خون کا معاوضہ لیگا جب وہ ہمارا کچھ نہ کرسکے تو تو کیا کرسکیگا تھوڑی سی چشم نمائی کافی ہوگی یہ جو تونے کہا کہ مین لشکر لیکر قلعۂ یاقوت نگار پر آتا تھا کہ تمسے مقابلہ کرون اور سب مال و اسباب طلسمی پر تمکو قتل کرکے قبضہ کرون اگر وہان آتا تو اتنی جوتیان کھاتا کہ پہچانا نہ جاتا اور سوائے فرار کرنے کے دوسرا امر تجھسے سرزد نہ ہوتا وہ سب مال و اسباب طلسمی اس مقام پر موجود ہی ہم خود تیری تکلیف کے خیال سے اسکو لیکر یہان آگئے ہین تو ہمسے لیلے دیکھین تو کیسا بہادر ہی اور یہ جو تونے کہا ہی کہ مین پردۂ قاف کا بندوبست کرکے پردۂ دنیا پر آؤنگا اور وہان سب اولاد حمزہ کو آکر قتل کرونگا یہ تیرا خیال خام ہی او نادان کہین ایسی حرکت بھی نہ کرنا ورنہ پچھتائیگا ایک دیو بھی زندہ پھر کر نہ آئیگا وہ سب دیو کش و دیو خوار ہین انکی تلوارین خون دیوان کی مشتاق ہین ایک ایک طفل انمین سے ہزار ہزار دیو کو قتل کریگا جب وہ لوگ یہان آکر اپنا سکہ بٹھا گئے تو وہ تو انکا مقام ہی یہ تیرے سر مین کیا خیال خام ہی اسی کو غنیمت جان لے کہ وہ لوگ یہان آکر اس قدر کے دری نہین ہوئے ہین کہ یہان کل قاف مین دین اسلام کو رواج دین ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ اگر وہ ایسا قصد کرتے اور پھر یہان ابلیس پرستی کا نام باقی رہتا کیون ہم سب کو ہوشیار کرتا ہی کیون سوتی بھیڑون کو جگاتا ہی اسی کو غنیمت جان کہ ہم یہان سے چلے جاتے ہین ورنہ یاد رکھ کہ اگر ہمکو خیال آگیا تو پھر تلاش بھی کریگا تو جائے پناہ سوائے قبر کے نہ ملیگی اُن لوگون سے تو مقابلہ کرنا بہت محال ہی ہم چار شخص یہان موجود ہین پہلے انھین کو قتل و غارت کرلے اور انکے ہاتھ سے اپنی جان بچالے پھر پردۂ قاف کا بندوبست کرکے پردۂ دنیا پر جاکر اُن بہادرون سے مقابلہ کرنا یاد رکھ اگر تونے ایسا کیا تو وہ بہادر تجکو قتل کرتے ہوئے پردۂ دنیا سے بھگاتے ہوئے پردۂ قاف مین لاکر قتل کرینگے اور پردۂ قاف کو خون سے بھر دینگے اور یہان نشان دین اسلام نصب کرینگے کیا تو ہم لوگون سے مقابلہ کرنا آسان خیال کرتا ہی اور ...

ہاں یہ ہے کہ راتوں کی نیند اڑ جائیگی جب خیال آجائیگا یا نام اُسکا سنیگا سوتے میں سے چونک اُٹھیگا اپنے بھلے کو سمجھ اس سودائے خام کو دل سے دور کر اور اپنی جان کو غنیمت جان آمادہ تجھکو اختیار ہی اور تو نے یہ جو پیام بھیجا ہی کہ میری آکر اطاعت کرو تو میں درگذر کرتا ہوں ورنہ سزا دونگا اُس گستاخی کی جو کہ تمنے میرے ملازموں کے ساتھ کی ہی اور اپنی عدول حکمی کی اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو دین اسلام کو ترک کرو تو میرے ہاتھ سے امان پاؤ گے اسکا جواب یہ ہی کہ کیوں قضا آئی ہی تو خود آکر ہماری اطاعت کر اور دین باطل پرستی ترک کر اتنی بھی نہ غنیمت ہی کہ ہم تیری آکر اطاعت کریں او نطفۂ حرام تیرے باپ دادا ہمیشہ ہمسے بھاگا کیے ہیں انکو تو کبھی یہ جرأت نہوئی جو ہمسے سر تکھوید کر مقابلہ کرتے یا یہ امر کہتے کہ ہم امان نہ دینگے جب تک ہماری اطاعت نہ کروگے جبکہ ہمنے انکی کسی بات کو اگر انھوں نے کہا خیال نہ کیا تو تو کیا ہی جو ہم تجھسے خوف کریں اور تیری اطاعت کریں تو کیا گیدی ہی اور وہ تیرا خداوند کیا الو ہی اور شیطان ہی جو ہم اسکو سجدہ کریں ہم اسکو سجدہ کرنے کی جگہ رات دن لعنت کرتے ہیں اور اسکو سزا دیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں وہ ہمارا کچھ نہیں کرسکتا ہی ہمپر کیا منحصر ہی جو خدا پرست ہیں وہ ایساہی کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسا ہی کرینگے تا زمانہ قیامت ابلیس پر تلبیس پر لعنت کیا کرینگے جبکہ وہ ہمارا کچھ نہیں کرسکتا ہی جو کہ تمہارا خداوند ہی اور ہماری لعنت سنا کرتا ہی جو کہ ہم اسپر کرتے ہیں بلکہ وہ ہمارے پاس سے بھاگتا ہی ہماری شمشیر زبان کی تاب نہیں لاتا ہی تو تو کیا ہی تو بھی مثل اپنے خداوند کے بھاگے گا اور ہماری تلوار کی آنچ کی تاب نہ لائیگا تجھکو یہ زیبا ہی کہ رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو ہماری اطاعت کر دین اسلام قبول کر شیطان پر لعنت کر جسنے تجھ کو بہکا رکھا ہی اور اگر یہ نہیں منظور ہی تو جو تیرے جی میں آئے وہ کر تجکو قسم ہی سر اس الشیاطین کی جو تو ہمکو سزا نہ دے ہم قسم دیتے ہیں تجکو تیرے خداوند کی تو ہمپر رحم نہ کھا یہ جو تونے لکھا کہ تمنے ہمارے ملازموں پر بدعت کی اسکا جواب یہ ہی کہ انھوں نے جیسی گستاخی کی ویسی سزا پائی انپر تو رحم اس سبب سے کیا گیا کہ وہ کم تھے اور ہم بہت تھے ورنہ یہ نہی ممکن تھا کہ وہ زندہ جانے پاتے یہ صرف گوشمالی دیگئی کہ پھر کبھی کسی کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرینگے اگر خیال بھی آئیگا تو جب اپنی ناک و کان کی طرف خیال کرینگے تو فوراً خوف کھا کر اس حرکت سے باز آئینگے دوسرے یہ ہماری نشانی ہی جو دیکھیگا وہ خیال کریگا کہ ان دیووں نے آدمزاد سے مقابلہ کیا تھا یہ اُسکی سزا ہی ہر ایک ہمارے مقابلے سے خوف کریگا اور یہ جو تونے پیام دیا ہی کہ سب مال و اسباب طلسمی ہمکو دیکر تم پردۂ دنیا پر چلے جاؤ جب ہم پردۂ دنیا پر لشکر لیکر آئینگے تو تمسے پھر سمجھ لینگے اسکا جواب یہ ہی کہ اگر تجھ میں قوت و طاقت ہو تو مال و اسباب ہمسے لیلے بہادر کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو دھمکی سے نہیں دیتے ہیں جب تک اُسکا امتحان نہیں کر لیتے ہیں تو کیا ہمسے لے گا ہم تو یوں نہ دینگے بدون مقابلہ کیے ہوے تو کیوں اسوقت اس امر کو موقوف رکھو کہ ہم تجکو یہ سب مال و اسباب دیکر چلے جائیں پردۂ دنیا پر جب تو وہاں آئے تو ہمسے سمجھ لے جبکہ ہم موجود ہیں یہ ہی گو ہی یہ ہی میدان تو پھر اتنی بڑی زحمت گوارا کرنے سے کیا حاصل اگر ہم وہاں تجکو نہ ملیں تو تیرے دل میں ہمارے مقابلے کی حسرت رہ جائے یہ تو ممکن نہیں ہی کہ ہم مال و اسباب تجکو تیرے خوف سے دیدیں ہاں اگر تو بہادر اور زبردست ہی تو لیلے ہم موجود ہیں ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اب

تجکو پردۂ دنیا پر جانا نصیب نہوگا بلکہ یہ حسرت دل ہی مین رہ جائیگی کہ نہ مین پردۂ دنیا پر جا سکا نہ مین قاف ہی مین رہن الملیس پر لعنتی کو رنج دے سکا یہ حسرت ہی رہ جائیگی اور تو مارا جائیگا جیسے دیو ہامان اور دیو عفر بینت دیو سفید یہ ہزارون حسرت کو لیکر گئے اور کوئی آرزو انکی پوری ہوئی اسی طور سے تو بھی یہ حسرت دل مین لیجائیگا اور تو نے جو یہ کہا کہ میرے خداوند نے اپنی قدرت سے تم سبکو یہان پہونچایا ہر مصیبت راہ سے بچایا یہ امر ضرور ہی کہ ہمارے خداوند کریم نے ہمکو تیری سرکوبی کے لیے یہان پہونچایا اس سبب سے کہ خون ناپاک و نجس اس سر زمین پر نہ گرے وہ زمین تیرے خون سے نجس ہو اور تیرے ہاتھ سے اور بندگان خدا کو اذیت پہونچے اگر تو وہان جاکر مقابلہ کرتا تو ہزارون خدا پرست دیو تیرے ہاتھ سے اور تیرے لشکر کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے انکا ہلاک ہونا خداوند کریم کو منظور نہ تھا اب ہم تجکو مع دیو زادگان طرف پردۂ دنیا کے جائینگے تاکہ تیرے ہاتھ سے اور سبکو تجھ سے نہ کچھ پہونچے بس اسیقدر جواب کافی ہی بعد اسکے جواب کا یہ ہی کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ دین اسلام ترک کرینگے نہ مال و اسباب اپنا دینگے ہم دونون مقابلہ کیے ہوئے ہین جان تیری جا ان ہنگی یہ ضرور منظور ہی کہ تو آکر ہماری اطاعت کر مع اپنے لشکر کے ورنہ آمادۂ پیکار ہو ہم سب مال و اسباب لیکر یہان یہ پستہ اترے ہین اور تمہارے مقابلے مین فرو کش ہوئے ہین تم طبل جنگ بجاؤ اور مقابلے کو آؤ ہم دونون مقابلہ ہمارا اطاعت کرنا اور دین اسلام ترک کرنا اور یہ سب مال و اسباب دنیا اسی امر پر موقوف ہی کہ اگر تم ہمپر مقابلہ مین غالب آئے اور ہم مغلوب ہوئے تو اسوقت مین تمکو اختیار ہی جو چاہنا سو کرنا خواہ ہمکو قتل کرنا خواہ ہمسے اطاعت کرانا اسوقت اگر ان سب امور تمکو کہوگے تو ہم قبول کرینگے اسوقت تو ناممکن ہی اور تمہاری تقریر کا یہ جواب ہی کہ ہم نہ اس مرتد ولد الزنا بچہ شیطان کی اطاعت نکرینگے اور یہ کہکر ہزارون دشنام شیطان اور دیو ابلاغ کو دین اور کہا کہ اسنے اگر تمکو یہ حکم دیا ہی کہ اگر ہماری نافرمانی کرین اور ہمارے کہنے پر عمل نہ کرین تو انکا گوشت تمپر حلال ہی بسم اللہ ہم موجود ہین جو چیز تمپر تمہارے مالک نے حلال کر دی ہی تم اسکو حرام قرار نہ دو بلکہ خادم وہ ہی نمک حلال ہی کہ جو مالک کے حکم کو بجا لائے اور اسکے حکم سے سرتابی نہ کرے اب ہم جواب دے چکے جو تمکو کہنا ہو کہو مگر اس امر مین اب کچھ نہ کہنا کہ اطاعت کرو یا مال و اسباب دو اسکا ہم جواب تمکو دے چکے ہین ہان ایک امر کا اور جواب ہے آقا کو دینا کہ اسنے یہ جو کہا ہی کہ میرے پاس وہ دیوزاد جمع ہوئے ہین کہ جنکے بزرگون کو تمہارے بزرگون نے قتل کیا ہی وہ سب تمہارے خون کے پیاسے ہین اگر میرے کہنے کے خلاف کروگے تو وہ سب مثل زاغ و زغن کے تمہارے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھا جائینگے اگر ایک دیو کو حکم دونگا وہ ہی کافی ہی جو کہ تمہارے ہمراہ ہین سب بھاگ جائینگے تم ہی سب پر آفت آئیگی تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر وہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہین تو ہم سبکی تلوار اور تیر و نیزے ان سبکے خون کے پیاسے ہین اور انکے خون کے ذائقے کے مشتاق ہین اگر وہ ہمارے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھا جائینگے یہ انکا خیال خام اور تمہارا تصور نا تمام ہی میرے نزدیک یہ ہوگا کہ انکے گوشت کو خود زاغ و زغن کھا جائینگے کیونکہ انکا گوشت کے ایک مدت سے جانوران صحرائی مشتاق ہین اور اس اشتیاق مین یہان آکر بیٹھے ہین اور انھون نے اپنے آشیانے بنائے ہین تم سبکے گوشت

ہوان سے کہ یہ بھی سب مشتاق ہیں ہاں ان سے [illegible] ہیں [illegible] کو ان سے [illegible]
سے مشتاق ہیں اور وہ سب اسکا اشتیاق رکھتے ہیں اور [illegible] مشتاق [illegible]
ہم انکی روحیں قبض کرینگے [illegible] ان سبکو اپنے پنجہ قدرت میں لا کر [illegible] ہیں [illegible]
مالک دوزخ کو بہت ان سبکے دیکھنے کی [illegible] سے شعلہ اپنے [illegible] جہنم [illegible]
مشتاق ہیں تو لبیک لبیک کرتا انکی پیشوائی کو دوزخ سے نکل آئے ہیں [illegible]
بھڑک بھڑک کر باہر آئے ہیں یہ اسکا خیال خام ہے کہ ہمیں ایک [illegible] وان سبکو شکست دیگا
ہماری نظر میں تو کوئی ایسا نہیں نظر آتا ہے کہ جو ایک حملہ میں ان سبکو بھگا دیگا یہ سب مثل تم
سبکے بودے نامرد نہیں ہیں انمیں ایک ایک ایسا ہے کہ جو لاکھوں سے نہ بھاگے فرض کیا جاوے
ایسا بھی ہوا تو ہم سب انکے بھروسے پر مقابلہ نہیں [illegible] اپنے خدا کی قوت پر تکیہ کرتے [illegible]
قوت و طاقت پر بھروسہ کرکے حریف سے [illegible] ہیں اگر تمہارے ہمراہ ساٹھ لاکھ [illegible]
ہیں تو کچھ خوف نہیں ہے اگر ساٹھ لاکھ یا ساٹھ کروڑ ہوتے تو بھی ہم بندہ [illegible] مقابلہ کرتے
سے بس اب انکو حکم دو کہ جو ہمارے خون کے پیاسے ہیں کہ وہ ہمارا خون بہا کر اپنی پیاس
کو فرو کریں اور ہمارے گوشت کو مثل زاغ و زغن کے کھائیں یہ جواب برج نامدار نے
فرمایا ان دیوان نابکار کو بہت غصہ آیا انمیں سے ایک بولا کہ او آدم زاد تو بہت چرب زبان
معلوم ہوتا ہے کہ شاہان خداوند اور رستان شاہ دیوان قاف میں ایسے کلمات سخت و شست
جاری کرتا ہے شرط کہ اس سخت زبانی و شست گوئی کی سزا دوں مجکو میرے آقا کی طرف
سے حکم ہے میں صرف پیامبر نہیں ہوں بلکہ تجسے مقابلہ بھی کرنے آیا ہوں یہ جو اس نامرد دیو
نے کہا سہراب ثانی کو اب تاب نہ رہی برہم ہوکر فرمایا کہ او نابکار جا اپنی راہ لے ورنہ تو بھی
مثل انکے یہاں سے نکما ہو کر جاویگا اور اپنے آقا کے حکم کے بجالانے کی سزا پاویگا معلوم ہوا
کہ تیری قضا آئی ہے یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا اسکو اور غصہ آیا اور کہا کہ او طفل [illegible]
تیرے منہ سے ابھی دودھ کی بو نہیں گئی ہے تو دیوان قاف کی شان میں ایسا کلمہ کہتا ہے کہ
قضا آئی ہے ابھی طمانچہ ماردوں تو ہلکر پانی نہ مانگے اس سن و سال پر یہ باتیں کیوں اپنی
قضا بلاتا ہے جبکہ میں ان لوگوں کی حقیقت نہیں جانتا ہوں تو تجھ ایسے بچے سے کب دبونگا انکو
تو میں برابر جواب دے رہا ہوں اور میرا کچھ نہیں کرسکتے ہیں تو تو کیا ہے یہ جو اسنے کہا تو سہراب ثانی
نے آنکھ ملا کر فرمایا کہ اپنی زبان کو بند کر اور سمجھ بوجھکر کلام کر ورنہ ابھی حکم دونگا تیری زبان
گدی کی طرف سے کھینچ لی جائیگی سخت زبانی کی سزا مل جائیگی یہ سہراب ثانی کا کہنا تھا کہ وہ دیو آگ
ہو گیا اور یہ خیال کرکے لپکا کہ یہ بچہ تو ہے پہلے اسے دبوچ کر مار ڈالوں اور اسکا لقمہ کر جاؤں پھر اوروں کی
طرف رخ کرنا یہ تصور دلمیں کرکے سہراب ثانی کیطرف لپکا اور قریب جاتے ہی ہاتھ بڑھا کر قصد کیا کہ اٹھا کر لقمہ
کر جاؤں وہاں دیو ابلاغ و سب سردار دیکھ رہے ہیں کہ سرداروں نے دیو ابلاغ سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے
کہ آپکے پیامبر سے اور آدم زادوں سے بگڑ گئی اور نوبت بجنگ و پیکار آئی دیکھیے وہ دیو سراغ
اس طفل کی طرف لپکا ہے جو کہ نواسا ہے اخضر پریزاد کا ابلاغ نے جواب دیا کہ بگڑ جانے دو یہ ہی سب جو
[illegible] آئے ہیں ان سبکو کافی ہیں تم سب یہاں سے تماشہ دیکھو جب دیکھنا کہ ایک پر دس دس پانچ پانچ
[illegible] جا کر مدد کرنا ابھی کیا ضرورت ہے دیو ابلاغ تو یہ کہ رہا تھا ادھر جیسے اس دیو نے اس قصد سے

طرف سہراب ثانی کے ہاتھ دراز کیا تھا کہ اٹھا کر کھا لوں جیسے وہ قریب پہونچا ویسا ہی قریب آیا
شاہزادہ اسی طور سے اپنے ذنگل پر بیٹھا رہا حرکت تک نہ کی جیسے ہاتھ قریب آیا انہیں ہاتھ سے
پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ منہ کے بل آرہا جیسے زمین پر پہونچا ایک گھونسا جو مارا ہاتھ تا بہ کہنی سر میں
گھس گیا مغز سر بغل آیا تڑپکر رہ ہی ناک فنا ہوا تا یک نے لپک کر اسکے کان لیے اور داخل دوزخ
کیا اسکا بھائی دیو ایاغ جو کہ اسکے ہمراہ آیا تھا اسنے جو اپنے بھائی کو مردہ دیکھا تاب نہ رہی ایک
مرتبہ اپنے مقام سے یہ کہتا ہوا اٹھا کہ او طفل تو نے غضب کیا کہ میرے روبرو میرے بھائی کو
جان سے مار ڈالا میں کب تجکو زندہ چھوڑتا ہوں وہ دھوکے میں آگئے تیرے ہاتھ سے قتل
ہوئے انکا پاؤں پھسل گیا فرش پر وہ گر پڑے تو نے تلوار ماردی ورنہ تیری کبھی یہ لیاقت
نہ تھی کہ تو انکو قتل کر سکتا یہ کہکر قریب پہونچا اور اژدہ پشت نہنگ کا وار کیا شاہزادہ اسی
طور سے ذنگل پر بیٹھا رہا جیسے اژدہ پشت نہنگ قریب آیا ذرا سا جو کترا دیا تھا ہی وار خالی
گیا زمین پر پڑا فرش کو چاک کر کے زمین میں در آیا شاہزادے نے بڑھکر اسپر پاؤں رکھدیا
اسنے لاکھ زور کیا کچھ بھی نہو سکا عاجز ہوکر رہ گیا اژدہ کو چھوڑ کر لپٹ پڑا شاہزادہ اسی طور سے
بیٹھا رہا جیسے وہ لپٹا شاہزادے نے پیچ باندھکر اب جو جھٹکا مارا وہ چار دان شانہ چت
سامنے گرا شاہزادے نے بیٹھے بیٹھے دونوں پاؤں اٹھا کر اسکے پاؤں پر رکھے اور جھک کر
دونوں ہاتھ لیکے دوسرا پاؤں پکڑ اب جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر کر اسکو پھینکدیا
شاہزادے نے ان دونوں دیوؤں کو جب قتل کرنے کا قصد کیا تھا تو یہ کہا تھا کہ شناخت
میں پروردگار عالم کی کیا کہتے ہو ہر ایک نے خلاف جوابدیا تھا بس ایک کو گھونسا مارکر اور
دوسرے کو چیر کر پھینکدیا ادھر اور دیو جو ان دونوں کے ہمراہ آئے تھے انمیں سے جو ذرا منچلے
تھے وہ تو طرف رستم ثانی و ایرج نوجوان و شہریار عالی نشان کے لپک پڑے سے باقی
اپنی جان بچا کر اور یہ معرکا دیکھکر باہر کو بھاگے شاہزادوں کے ہمراہی کے دیووں اور پریزادوں
نے قصد کیا کہ اٹھکر ان سبکو روکیں مگر شاہزادہ سہراب ثانی نے منع فرمایا کہ کیا حرکت
ہی بھاگے ہوئے کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہی جبکہ وہ بھاگے تو کیا ضرور ہی کہ انکو روکا جائے
دوسرے وہ پیامبر ہیں پیامبر کا قتل کرنا بھی خلاف ہی مگر یہ جو میرے ہاتھ سے مارے گئے
انھوں نے جانکر اپنی جان دی ورنہ میں کبھی نہ انکو قتل کرتا یہ حرامزادے خود مجھ سے آمادۂ
پیکار ہوئے اور میرے اوپر آ پڑے میں نے قتل کیا ادھر وہ دیو جو کہ ایرج وغیرہ کی طرف
پہونچے تھے انکے قریب پہونچے حملہ کیا ان شاہزادوں نے بھی انکو پکڑ لیا اور قصد کیا کہ ہلاک
کریں کہ سہراب ثانی نے منع کیا اور کہا کہ انکی یہ سزا ہی کہ مثل ان کے جو کہ قبل میں آئے تھے ناک
کان کاٹ کر نکال دیجیے رستم ثانی وغیرہ نے کہا کہ جو تمہاری مرضی مگر یہ بڑے مکار اور دغاباز
ہیں شاہزادے نے کہا کہ انکی مکاری اور دغابازی سے کیا خوف ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ان دونوں کی لاشیں زیر
کوہ پھینکدیجائیں اور انکے ناک و کان کاٹکر زیر کوہ ڈالدو اور ہمارے خیمے وغیرہ مع کل مال و اسباب کے
زیر کوہ لیجاکر برپا کرو یہ جو حکم دیا دیووں نے وہ دونوں لاشیں اٹھا کر زیر کوہ پھینکدیں اور انکے ناک و کان
کاٹکر زیر کوہ اتار دیا اور کہا کہ اب ادھر کا رخ نکرنا ورنہ ایکی زندہ نہ بچوگے اس امر کو غنیمت جانو کہ جان بچی ہی ورنہ
مثل ان دونوں کے تم بھی قتل ہوتے وہ یہ سنکے بھاگے خون بہتا ہوا ادھر وہ دیو جو یہ واقعہ دیکھکر بھاگے تھے

پھر وہان نہ ٹھہرے نہ پلٹ کر دیکھا کہ ہمارے ہمراہیون پر کیا واقعہ گذرا ایسے بھاگے کہ زیر کوہ آکر دم لیا جب زیر کوہ آ گئے تب حواس درست ہوئے یہان آکر دیو سرانغ و ایانغ کی لاشین پائین انکو اٹھا کر طرف دیو ابلاغ کے چلے وہ دیو بھی ہمراہ ہو لیے جنکے ناک و کان کٹے تھے یہ سب تو ادھر کو چلے دیو ابلاغ زیر کوہ سے یہ سب واقعہ دیکھ رہا تھا مع اپنے سردار دیکھا اسنے جو اس طور سے ان سبکی حالت دیکھی کہ اس طفل نے جو کہ نواسا ہی اخضر کا دیو سرانغ و ایانغ کو اسنے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی مرد قوی طفل صغیر کو قتل کرتا ہی دوسرے آدم زادون نے جو کہ اولاد حمزہ سے ہین دوسرے دیوون کو بیٹھے بیٹھے زیر کر لیا حواس جاتے رہے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ آدم زاد بڑے صاحب قوت و طاقت معلوم ہوتے ہین دیکھو اس طفل نے دیو سرانغ کو ایک گھونسا مار کر ہلاک کیا جیسے اسنے ہاتھ بڑھایا اسنے ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا وہ منھ کے بل آیا گھونسا مارا کہ اسکا کام تمام ہوا اسکا بھائی ایانغ بہت آیل کر چلا آرہ پشت نہنگ مارا اسنے بیٹھے بیٹھے خالی دی آرہ زمین پر پڑا وہ آرہ کو چھوڑ کر لپٹنے کے قصد سے چلا جیسے لپٹا ایک ہکا جو اس طفل نے دبا وہ چارون شانہ چت گرا اپنے زور مین اب اسنے ایانغ کے کان مین جھک کے کہا نہ معلوم اسنے کیا جوا بدیا کہ اسنے چیر کر پھینکدیا اسی طور سے ان سب نے جو کہ اسکے چچا و باپ و دادا ہین جو دیو انکی طرف گیا ہمنے دیکھا کہ انھون نے ایک چشم زدن مین پکڑ لیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سب سے کچھ نہ کچھ گناہ خداوندکا ہوا تھا کہ جسکی یہ سزا پائی اب ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ بہت سرکش ہین بدون گوشمالی مناسب کے نہ مانینگے اب انکو ان حرکات کی سزا دینا لازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ مین زیر کوہ موجود ہون میرے پیام برون کے ساتھ یہ حرکت کی تم مین سے ایک دیو میرے لشکر مین جائے اور یہ حکم میرے افسران لشکر سے کہدے کہ دیو ابلاغ تمھارے بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ اسیوقت کل لشکر لیکر شکارگاہ مین آؤ یہان ایک حریف سے مقابلہ ہونے کو ہی اس سے نوبت بجنگ و پیکار آگئی ہی اور ایک دیو یہ نامہ لیکر میرے نور نظر پارۂ جگر دیو چراغ بلند گردن کے پاس شہر ابلاغیہ مین جائے اور اس سے کہے کہ جن لوگون کے مقابلے کے لینے مین طرف قلعۂ یاقوت نگار کے جاتا تھا وہ لوگ اتفاق چندسے میری شکارگاہ مین آکر اترے ہین طرف پردۂ دنیا کے یہ خبر پاکر جاتے تھے کہ دیو ابلاغ بلند شاخ نے لشکر کشی کا ہمیر قصد کیا ہی گو اس خوف سے جاتے تھے مگر ایک حرکت انھون نے یہان پہونچکر بہت بیجا کی کہ جسکے سبب سے مجکو انپر نہایت غصہ آیا اور مین نے انکو پیام بھیجا کہ یہ کون حرکت تھی اسپر بھی وہ کچھ متنبہ نہوے بلکہ آمادۂ مقابلہ ہوے ہین لہذا تم کسی کو اپنی طرف سے حاکم شہر کرکے اور کچھ لشکر برائے حفاظت شہر وہان چھوڑ کر میرے پاس آؤ تاکہ ہم اور تم ملکر انکو سزا دین بڑے سرکش اور مغرور معلوم ہوتے ہین کیونکہ نہ کچھ لشکر ہمراہ ہی نہ سپاہ صرف تھوڑے سے دیو زاد و پریزاد اور چند آدم زاد ہمراہ ہین اسپر مجھ ایسے بادشاہ زبردست سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین اور بر سر فساد ہین ہان ایک امر ضرور ہی کہ مال و اسباب بہت ہمراہ ہی بس اگر ہم اور تم ملکر ان سبکو مار لینگے اول تو گوشت انسان جو کہ باذائقہ ہوتا ہی وہ کھانے کو ملیگا ایک مدت کے بعد یہ غذا نصیب ہوگی قدرت خداوندا کی ہیبت سے دوسرے مال و اسباب جو کہ نادر زمانہ ہی دوران آدم زادون نے اکثر فتح کرکے حاصل کیا ہی اسپر قبضہ ہوگا تیسرے کتنا بڑا نام ہوگا کہ خبیرۂ دیو عفریت سے خروج کرکے اولاد حمزہ کو قتل کیا اور اپنے بزرگون کے خون کا معاوضہ لیا جو جو دیو و پریزاد و بادشاہ اس خوف سے مقابلہ نہین کرتے ہین کہ ہم ان لوگون سے نہین مقابلہ کر سکتے ہین یہ لوگ دیو کش ہین انکو یہ خبر پاکر جرأت ہوگی اور ہر ایک

اگر ہمارا شریک ہوگا مع نشکے کے جو جوان لوگونسے کینہ رکھتے ہین اور بسبب خوف کے ظاہر نہین کرسکتے ہین
وہ ایسے وقت بین ضرور اُس کینہ دیرینہ کو اپنے ظاہر کرینگے لہذا تم بہت جلد آؤ یہ جو دیو ابلاغ نے کہا اور
ایک نامہ بھی اسی مضمون کا لکھکر اپنے ہاتھونسے اپنے فرزند کے پاس روانہ کیا جسجگہ سب سامان ہمراہ
تھا ایک دیو وہ نامہ لیکر طرف شہر ابلاغیہ کے روانہ ہوا اور ایک دیو طرف لشکر کے دیو ابلاغ
زیر کوہ سے ہٹکر دور جاکر کھڑا ہوا کہ وہ دیواد ولاشین دیو سراغ و دیو ایاغ کی مع اُن سبکے آکر
پہونچے اور لاشین سامنے دیو ابلاغ کے پھینک کر رونے لگے اور فریاد کرنے لگے خصوصاً وہ دیوکہ جنکے
ناک وکان کٹے تھے رو رو کر سب جواب پیام بیان کیا اور سب حالت بیان کی دیو ابلاغ
کو جواب پیام سُنکے بہت غصہ آیا اُسنے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین آدم زاد ونسے اس حرکت کا
عیوض لیتا ہون اور اس ناشائستہ حرکت کی سزا دیتا ہون اب یہ میرے ہاتھ سے بچکر جاتے
کہان ہین یہ کہکر اُنکو حکم دیا کہ ان لاشونکو لیجاکر موافق مذہب ابلیس پرستی کے جلاؤ وہ لاشین لیکر
سامنے سے چلے گئے اور جنکے ناک وکان کٹے ہوے تھے اُنسے کہا کہ تم ٹھہرو لشکر کو مین نے طلب
کیا ہی وہ آتا ہی تمکو شفا خانہ مین بھیجکر تمھارا علاج کراؤنگا اور تمکو بہت کچھ انعام دیا جائیگا مین یہانسے
سب حال دیکھ رہا تھا مجکو بہت اسوقت غصہ ہی اور جب سے مین نے اپنے سردارونکی لاشین دیکھی ہین
اُسوقت سے میری آنکھونمین خون اُترا ہوا ہی جب تک مین ان سبکو مثل انکے قتل نہین کرتا ہون اسوقت تک
مجکو چین نہین آتا ہی یہ کہکر سردارونسے کہا کہ مجکو اس امر مین بڑی فکر تھی کہ وہ لوگ بالائے کوہ ہین
ایسی حالت مین مشکل مین فتح حاصل ہوگی کیونکہ جب وہ سب راہین کوہ کی روک لینگے تو کوہ پر جانا
مشکل ہوگا کیونکہ یہ کوہ مثل قلعہ کے ہی اور مین نے اسکو اسی طریقہ سے آراستہ کیا ہی مگر جب سے
یہ امر سُنا انکی زبانی کہ وہ سب مال و اسباب لیکر زیر کوہ آتے ہین تو وہ فکر دفع ہوگئی اب انکا مار لینا
کتنی بڑی بات ہی یہ تھوڑی سے ہین میرے ہمراہ سات لاکھ دیو ہین دوسرے مین نے اپنے فرزند کو طلب
کیا ہی وہ بھی لشکر لیکر آئیگا سردارون نے عرض کیا کہ اسیقدر سپاہ کافی تھی آپ نے بیکار شاہزادے کو
زحمت دی خیر اُنکو زیر کوہ تو آنے دیجیے پھر ملاحظہ فرمائیگا جب مقابلہ ہوگا کہ ہم جان نثار کیونکر لڑتے اور کیسے
معرکے پڑے زمانہ سلف سے آج تک اس طریقے سے دیو نہ لڑے ہونگے جسطور سے ہم لڑینگے اس معرکے
سے اب نہ بھاگین اب یہ قصد کر لیا ہی کہ یا حریف نہین یا ہم نہین دیو ابلاغ نے کہا کہ اگر اس طور کی
ثابت قدمی دکھاؤگے تو ضرور فتح پاؤگے یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر بالائے کوہ سے بموجب
حکم شاہزادوں سب اہلکارون نے تمام مال و اسباب مع بارگاہ و خزانہ وغیرہ کے لیکر زیر کوہ جانیکا قصد
کیا کہ اِدھر شاہزادون نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اُٹھکر ہمراہ شاہزادونکے باہر خیمون کے
آئے شاہزادے قبل سے اُن سبکو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ وہ حرام زادے
مہلت پاکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرلین کیونکہ زیر کوہ کھڑے ہوے ہین جب شاہزادے زیر کوہ آئے
ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا حکم فرمایا اور کل مال و اسباب کو وسط مین قریب اپنے
خیمونکے احتیاط سے رکھنے کا حکم دیا اُسپر دیو و پریزاد کا پہرہ مقرر کیا دیکھا کہ دیو ابلاغ سامنے مع سردارونکے
کھڑا ہوا ہی یہ شاہزادے دیو ابلاغ کو دیکھکر داخل خیمہ ہوے اور بیخوف و خطر زیر کوہ آکر مقیم
ہوے اب ایک دیو اور ایک پریزاد بھی بالائے کوہ نرہا ذرا سا بھی سامان کوہ پر نہ چھوڑا سب زیر کوہ لے آئے اور سب
بموجب حکم شاہزادگان عالی تبار آکر بیخوف مقیم ہوے اُدھر وہ دیو جو کہ ابلاغ نے طرف لشکر اور شہر ابلاغیہ کے

روانہ کیے تھے اُنمین سے جو دیو لشکر کو اس حال سے آگاہ کرنے اور کہنے گیا تھا وہ لشکر مین پہونچا اور افسرونکو حکم دیو ابلاغ سے آگاہ کیا اُسیوقت لشکر مین تیاری ہوئی چونکہ لشکر ہمہ وقت آمادۂ سفر رہتا تھا یہ حکم پاتے ہی سب موجود ہوگئے نقارۂ کوچ بجا اور کل لشکر طرف شکارگاہ کے حسب الطلب دیو ابلاغ کے چلا اُدھر دوسرے دیو نے شہر مین جاکر دیو چراغ دراز گردن پسر دیو ابلاغ کو دربار مین نامہ دیا دربار اُسکا آراستہ تھا سب سردار موجود تھے دیو ابلاغ کا ذکر ہو رہا تھا کہ ابھی کیا وہ نہین ہوئینگے کہ اس دیو نے جاکر نامہ دیا اور زبانی بھی پیام کہا دیو چراغ نے نامہ دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا وہ ہی مضمون تھا کہ جو تحریر ہو چکا ہی جب سب مضمون سے اہل دربار آگاہ ہوے دیو چراغ نے اہل دربار سے کہا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے مین اسیوقت خدمت والد بزرگوار مین مع لشکر کے جاؤنگا کیونکہ انھون نے بہت جلد طلب فرمایا ہی یہ حکم دیکر اپنی طرف سے اپنے وزیر کو یہانکا حاکم کیا اور پچاس ہزار دیو کو یہان رہنے کا حکم دیا لشکر سے اور ایک لاکھ پچاس ہزار کو تیاری کا حکم دیا اور خود دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا اور یہ حکم دیا کہ جب مین محل سے تیار ہوکر نکلون سب تیار رہون عدم نہو ورنہ سزا دیجائیگی سردارون نے دربار سے آکر اور چھاونی مین پہونچکر حکم سے آگاہ کیا اُسیوقت ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر تیار ہوگیا اور مسلح و مکمل ہوکر در دولت پر حاضر ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام سے سامان سفر سے آراستہ ہوکر آگئے کہ دیو چراغ محل سے سامان سفر سے درست ہوکر نکلا لشکر کو آراستہ پایا اُسیوقت تخت پر سوار ہوکر مع لشکر کے طرف شکارگاہ کے روانہ ہوا یہان دیو ابلاغ لشکر کا اور اپنے فرزند کا منتظر کھڑا تھا اور سردارونسے کہ رہا تھا کہ نہ ابھی تک لشکر آیا نہ وہ دیو واپس آئے سب صید و شکار بھول گیا ہی خود وہ صیاد فکر کا شکار ہوا ہی کہ سامنے سے گرد اُڑی دیو ابلاغ نے کہا کہ لشکر میرا آپہونچا کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس گرد سے نشان لشکر نمایان ہوا سیاہ پھریرے اُنپر تعریف خداوند ابلیس ہر قوم دیو بڑے بڑے قدآور اور زبردست ہاتھون مین اُنکو لیے ہوے نقارے بجتے ہوے کہ جسکی صدا سے زمین ہلی جاتی تھی عقب مین سات لاکھ نرۂ دیو چلے آتے ہین نقارونکی صدا جو کان مین شاہزادونکے پہونچی فرمایا کہ ذرا باہر نکلکر خبر تو دریافت کرو کہ یہ نقارے کیسے بجتے ہین سیارۂ ثانی بیرون خیمہ تھے وہ یہ سب واقعہ دیکھکر اندر خیمے کے آئے اور ایرج نامدار و رستم ثانی سے عرض کیا کہ سنا آپنے اُس حرامزادے دیو ابلاغ نے اپنا لشکر طلب کیا ہی وہ لشکر آرہا ہی یہ نقارے اُسی کے لشکر مین بج رہے ہین بڑا لشکر ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سوائے دیوزادونکے دوسری شئے نظر نہین آتی ہی جسقدر جلدی کی تھی کہ پردۂ دنیا پر ہوکر اپنے عزیزون دیگانونسے ملین اُسیقدر عرصہ ہوتا ہی دیکھیے اس جنگ کا کیا انجام ہوتا ہی اور کب فتح ہوتی ہی لشکر تو بہت ہی شاہزادون نے جواب دیا کوئی مقام فکر نہین ہی جو مصلحت خداوند اُسکے حکم کے ایک پتہ نہین ہل سکتا ہی بموجب این آیہ کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُونٌ بِاَوْقَاتِهَا کل کام وقت پر موقوف ہین دوسرے جب یہانکا آب و دانہ ساتھ چھوڑیگا جب جانا ہوگا ابھی یہانکی اور ہوا کھانا مقدر مین ہی پھر کیونکر جا سکتے ہین کچھ مقام فکر و تردد نہین جو اُسکی مشیت یہ کہکر اور اُٹھکر بیرون خیمہ آئے اور اپنے لشکر کے جو کہ ہمراہ ہی برائے حفاظت مال و اسباب اور زبردستی اخضر یہ بزاد نے ساتھ کر دیا ہی اُسکے کنارے پر آکر کھڑے ہوے برائے ملاحظہ آمد لشکر دیو ابلاغ ملاحظہ فرمایا کہ ہزارہا علم سیاہ آکر ایک طرف قائم ہوے سب نے دیو ابلاغ کو جھککر سلام کیا اُسکے بعد لشکر آنے لگا تھوڑے عرصے مین تمام صحرا دیوزادونسے بھر گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب اس صحرا سے اُگے ہین یہ ثابت ہوتا تھا کہ

بجاے گیاہ و اشجار وغیرہ کے دیو زمین سے روئیدہ ہوے ہین لشکر کے عقب مین خیمہ و خرگاہ وغیرہ دکھائی دیے حکم دیو ابلاغ مقام مناسب پر بارگاہ دیو ابلاغ کی برپا کی گئی اور سردارونکے خیمے برپا ہوے لشکر اترا اہل لشکر ابلاغ نے دیکھا کہ سامنے کچھ آدم زاد و دیوزاد و پریزاد اترے ہوے ہین باہم کہنے لگے کہ ان لوگونکے مقابلے کے لیے ہمسبکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہم اپنے مقام پر خیال کرتے تھے کہ معلوم ہوتا ہی کسی بادشاہ زبردست و صاحب لشکر سے سامنا ہو گیا ہی جو بادشاہ نے ہمسبکو یاد فرمایا یہ نہ معلوم تھا کہ ان چند آدم زادون اور دیوزادون و پریزادون کے لیے طلب کیا ہی اس لشکر مین جوان سب سے آگاہ تھے اور دیو ہامان کے مقابلے مین انکی جنگ دیکھ چکے تھے انکا حال دیکھ چکے تھے بولے انکو حقیر و کمزور نہ خیال کرنا یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے دیو ہامان ایسے دیو کو قتل کیا اور اسکے لشکر کو جو کہ قریب پندرہ لاکھ کے تھا کئی مرتبہ شکست دی آخر یہ انجام ہوا کہ سب بھاگے اور متفرق ہو گئے تمنے آکر یہان پناہ لی انھین کے بزرگون نے دیو عفریت و دیو سمند و ہزار دست کو قتل کیا یہ وہ لوگ ہین کہ یکہ و تنہا لاکھون دیوون سے مقابلہ کرتے ہین خداوند خیر کرین کہ ان لوگون سے کہان سامنا ہوا کہان بادشاہ قلعۂ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے جاتے تھے ہمکو یہی خوف تھا کہ یہ لوگ وہان موجود ہین جب مقابلہ ہوگا بڑی خرابی ہوگی با وہان جانے کی نوبت بھی نہ آئی وہ لوگ اسی مقام پر آگئے دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خداوند انکے ہاتھ سے جانین ہم سبکی بچائین یہ جو ان سب نے کہا انہو ہر ایک کو فکر ہوئی مگر ناچار کیا کر سکتے ہین سب اپنے اپنے مقام پر آکر اترے دیو ابلاغ داخل بارگاہ ہوا ابھی سب لشکر اترنے نہ پایا تھا شاہزادے اپنے لشکر سے کنارے پر کھڑے ہوے دیوون کی آمد کا تماشہ ملاحظہ فرما رہے تھے اور انکے مسخرے پن کی باتون پر ہنس رہے تھے کہ پھر گرد ایک طرف سے بلند ہوئی اور غبار کثیر اٹھا کہ جسنے روے آفتاب کو پوشیدہ کر لیا جب وہ گرد شق ہوئی اس گرد سے دیکھا کہ نشان لشکر نمودار ہوے سیاہ اور انپر تعریف شیطان تحریر تھی اسکے عقب مین لشکر تھا قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے اور ایک دیو زبردست مثل دیو ابلاغ کے بادۂ کبر و نخوت سے مست تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوے عقب مین لشکر چلا آتا ہی لشکر دیو ابلاغ نے جو اپنے شاہزادے کو مع لشکر کے آتے ہوے دیکھا دیو ابلاغ کو خبر کی اسنے چند سردار براے استقبال فرزند بد افعال روانہ کیے کہ وہ لشکر سے باہر آئے اور اس لشکر مین داخل ہو کر دیو چراغ سے ملے سلام کیا اسکے لشکر کو لاکر شامل لشکر کیا وہ لشکر بھی اترا وہ دیو دیو چراغ کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین آئے باپ بیٹے ملے ایک تخت پر دونون بیٹھے دربار آراستہ ہوا ادھر شاہزادے اس لشکر کو بھی ملاحظہ فرما کر اپنے خیمے مین تشریف لائے سیارۂ ثانی سے فرمایا کہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ کون دیو آیا ہی کمک کو دیو ابلاغ کی سیارۂ ثانی نے چند دیو اپنے شاگرد کیے تھے اور ان انسانونمین سے چند کو فنون عیاری سے ماہر کیا تھا جو کہ طلسم سے رہا ہوے تھے انھین سے جو کہ اسکے شاگرد تھے حکم دیا کہ جا کر لشکر کفار کی خبر لاؤ بس وہ صورت تبدیل کرکے داخل لشکر کفار ہوے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جو لشکر لیکر آیا ہی یہ فرزند ہی دیو ابلاغ کا کہ بادشاہ نے اپنے فرزند کو بھی طلب کیا ہی یہ دریافت کرکے بصورت مبدل وہ دیو داخل بارگاہ کفار ہوے یہان جب سب آچکے اور دربار آراستہ ہو چکا اسوقت دیو ابلاغ نے سب اہل دربار و اپنے فرزند کو کل واقعات سے آگاہ کیا اور کہا کہ تمنے دیکھا ہوگا کہ وہ لوگ تھوڑے سے دیو اور پریزاد سے میرے لشکر کے سامنے بقصد جنگ فرد کش ہین انھون نے یہ ظلم کیے اسپر مجھکو غصہ آیا مین نے

اُنکے مقابلے کے لیے اپنا لشکر بھی طلب کیا اور تمکو بھی بلا بھیجا ہی اب انکو سزا دینا واجب ولازم ہی انھون نے کچھ بھی میرا پاس ولحاظ نہ کیا اور میری موجودگی مین سرکشی کی اُسکے فرزند نے کہا کہ واقعی وہ لوگ لائق گوشمالی ہین مگر میرے نزدیک ایک امر ضرور ہی کہ پھر اُنکے پاس پیام روانہ فرمایئے شاید کثرت لشکر سے خوف کھا کر اطاعت کرلین تو کیون بیکار کشت وخون ہو اہل دربار نے یہ سُنکے کہا کہ آپکی راے بہت نیک ہی مگر چند دیوون نے کہا کہ وہ لوگ کبھی نہ مانینگے بڑے سرکش ہین دیوہامان نے کس کس طور سے ان لوگون سے چاہا کہ صلح ہوجائے اور یہ لوگ اطاعت کرلین مگر یہ لوگ راہ راست پر نہ آئے آخر وہ مارے گئے انکی فتح ہوئی یہ ہرگز ہرگز کبھی آپکے کہنے کو قبول نہ کرینگے دیوابلاغ نے جوابدیا کہ مجکو بھی اس امر کا یقین ہی مگر مین اپنے فرزند کا کہنا کرتا ہون ایک دیو سے کہا کہ تم جاکر ان آدم زادون سے پیام دو کہ ابھی کچھ نہین نقصان ہوا ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو ہماری اگر اطاعت کرو ہم تمھارے دونون قصور معاف کردینگے اس شرط سے کہ اگر اطاعت کروگے اور خداوند ابلیس کو سجدہ کروگے یا اس امر پر عمل کروگے کہ تمام مال واسباب ہمکو دیدو اور تم پردۂ دنیا پر چلے جاؤ تو ہم تمھاری خطا کو معاف کردینگے اور رستے مزاحمت نہ کرینگے اگر ان سب امرون کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ یہ لشکر کثیر تمکو امان نہ دیگا اور سب ملکر تمکو قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی اور اُس دیو سے کہا کہ اگر وہ کچھ سخت وسست کہین تو تو خاموش سُنا کرنا اور کچھ جواب نہ دینا جواب پیام لیکر چلا آنا ہم میدان جنگ مین سمجھ لینگے کیونکہ یہ مثل سُنی ہوگی کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو پر نکلتے ہین اور جب انسان کی قضا آتی ہی تو اُسکی زبان دراز ہوتی ہی اُنکی قضا ضرور آئی ہی وہ کبھی اس میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے اور مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے خیر مین ناچار ہون وہ دیو یہ پیام لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور طرف شاہزادونکے چلا ادھر وہ دیو جو کہ یہان صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے یہ حال دریافت کرکے اُسکے آنے کے قبل یہان آکر پہونچے سیارۂ ثانی سے سب حال بیان کیا سیارۂ ثانی نے اندر خیمے کے جاکر شاہزادون سے بیان کیا انھون نے حکم دیا کہ آنے دو دربار اُسی طریقے سے آراستہ کیا کہ وہ دیو راہ طی کرکے یہان آیا اور داخل خیمہ ہوکر دربار کو آراستہ دیکھکر حیران ہوا اسلام کرکے جو جگہ بیٹھنے کو مرحمت ہوئی تھی بیٹھ گیا دیوابلاغ کا پیام دیا رستم ثانی نے پیام سُنکے جوابدیا کہ اُس سے کہدینا کہ تو بیکار ہمکو بار بار لشکر سے خوف دلاتا ہی اُنکی طرف اسی قدر مہربانی کافی ہی کہ اب اگر ہماری اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین ورنہ آمادۂ پیکار رہون ہم نہ اطاعت کرینگے نہ یہ کرینگے کہ اپنا مال واسباب دیدین اور چلے جائین ہمکو تمسے بالکل خوف نہین ہی ہماری تلوارونکو دیوون کے خون پینے کا بہت اشتیاق ہی بس تم آمادۂ پیکار رہین جو تمھارا جی چاہے وہ کرو ہمکو بالکل کثرت لشکر سے خوف نہین ہی یہ جواب دیکر اُس دیو کو رخصت کیا وہ جواب پیام لیکر اپنے لشکر مین آیا اور دیوابلاغ سے بیان کیا دیوابلاغ نے برہم ہوکر طبل جنگ بجوا دیا یہان خبر آئی یہان بھی نقارہ بجا رات بھر دونون لشکرونمین تیاری جنگ ہوا کی طبل جنگ بجا کیا یہان وہ نقارہ بجا جو کہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کے ساتھ ہی اُس نقارے کی بھی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ رات بھر نقارہ بجا کیا لشکر مین تیاری رہی بوقت صبح دیوابلاغ و دیو چہراغ کل لشکر لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا ادھر سہراب ثانی و رستم ثانی وغیرہ اُن دیوزادون و پریزادون و انسانونکو لیکر میدان مین آکے اپنے لشکر کو صف آرا کیا چھوٹا سا لشکر تھا مگر

سب بہادر و جری تھے تو لشکر کم تھا عرض کرچکا ہون اخضر پریزاد نے زبردستی برائے حفاظت تھوڑا سا لشکر
ہمراہ کردیا تھا اور باقی پانچہزار انسان تھے اور وہ دیوزاد و پریزاد تھے جو کہ بارگاہ و خزانہ وغیرہ کو لیکر ہمراہ
ہوئے تھے اور حامل تخت تھے مگر وہ سب بھی فنون جنگ سے ماہر تھے لہذا کل شاہزادونکے ہمراہ بیس ہزار
دیو و پریزاد تھے اور پانچہزار انسان شاہزادون نے صرف سپاہ دکھانے کے لیے اُس لشکر کو آراستہ کیا تھا
ورنہ اُس لشکر کے روبرو کیا حقیقت تھی وہ قریب نو لاکھ پچیس ہزار جنمین کل سپاہ دس ہزار تھی جو کہ آلات
حرب و ضرب سے آراستہ تھی شاہزادونکو ذات خدا پر بھروسہ تھا اُسیکا اور تکیہ کرکے اتنے بڑے لشکر دیوزاد
سے مقابلے پر آمادہ ہوئے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صف آرائی دونون طرف ہوچکی تو لشکر ابلاغ
سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو اژدر تھا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر میدان مین آیا شاہزادونکی طرف
دیکھکر پکارا کہ میری خواہش یہ ہے کہ نہ کوئی دیو میرے مقابلے کو آئے نہ کوئی پریزاد سوائے ان چار
آدم زادونکے کہ مین انکے مقابلے کا مشتاق ہون کہ مین نے ان لوگونکے زور و طاقت کا بہت شہرہ
سُنا ہے اور سُنا ہے کہ دیو سرانغ و دیو ایانغ کو انھون نے قتل کیا ذرا مین بھی تو دیکھون کہ کیونکر قتل کیا
یہ کلام جیسے اُسکی زبان سے نکلا شہریار والیوقار نے ایرج نامدار سے کہا کہ مجکو اجازت ملے کہ مین
جاکر اس نابکار سے مقابلہ کرون ایرج نامدار نے اجازت دی شاہزادہ ایک دیو کے دوش پر
سوار ہوکر میدان مین آیا اُسنے کہا کہ کیون بیکار اپنی جان کو برباد کرتے ہو کیون نہین بادشاہ کے
کہنے پر عمل کرتے ہو شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ تو برائے مقابلہ آیا ہے یا مجکو پند و نصیحت کرنے آیا ہے
اگر برائے پند و نصیحت آیا ہے تو واپس جا یہ مقام رزم ہے نہ جائے بزم یا نصیحت و پند اور کسیکو بھیج کہ وہ
آکر مقابلہ کرے یہ جو شاہزادے نے کہا اُسکو بہت غصہ آیا اُسنے وار شمشاد اٹھا کر ماری شاہزادے نے
کود کر اُسکو خالی دیا وہ دیو بھی جو کہ انکو دوش پر سوار کرکے لایا تھا وہ بھی اپنے کو بچا لیگیا اُس دیو
نے وار کرکے ایک قہقہہ مارا کیونکہ اُسکی وار جو زمین پر پڑی تو غبار بلند ہوا تھا شاہزادہ اُس غبار
مین پوشیدہ ہوگیا تھا اُسنے اسی سبب سے وار کرکے قہقہہ لگایا اور بہت خوش ہوا آواز دی زدم و
بستم کردم اے آدم زاد افسوس ہے تو نے کہنا نہ سُنا مفت اپنی جان دی اب تو تیرا گوشت بھی گر گرا
ہوگیا ہے کیا ذائقہ رہا ہوگا یہ جو دیو اژدر نے کہا ایک مرتبہ شاہزادے نے پہلو مین آکر آواز دی
کہ کیا بیہودہ بکتا رہا ہے کسکو مارا اور کس کا کام تمام کیا مین تیرا حریف موجود ہون ادھر وہ غبار
بھی برطرف ہوا اب سب نے دیکھا کہ وہ آدمزاد زندہ موجود ہے اور وہ دیو ہے کہ جسکے دوش پر
سوار ہوکر آیا تھا دیو اژدر نے قصد کیا کہ پھر وار کرے دن شاہزادے نے کہا کہ خبردار ہوجا
اب مین وار کرتا ہون یہ کہکر تلوار نیام سے لیکر دیو پر وار کیا اُسنے وار شمشاد کو سپناہ کیا
تلوار جو پڑی مثل خیار تر کے دیو کے دو ٹکڑے ہوئے وہ نابکار مر کر گرا یہ صفائی دست دیکھکر
دیو ابلاغ کے ہوش جاتے رہے دوسرا دیو ابلاغ سے اجازت لیکر مقابلے مین آیا آتے ہی
اُسنے وار کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اب جو تلوار کا وار کیا اُسکے بھی دو پرکالے ہوئے
اسی طور سے تا بہ شام پندرہ دیو شاہزادے نے تلوار سے قتل کیے اور دو کو چیر کر پھینکدیا
اور دس کو مجروح کیا جب شام ہوئی دیو ابلاغ طبل بازگشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر
آیا مگر مغموم ان دیوون کے مارے جانے سے اب دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار
سے کہنے لگا کہ یہ انسان بڑا زبردست تھا کہ جسنے بہت سے دیو میرے لشکر کے ہلاک کیے اور

بہت سے مجروح کیے مین ایسا زبردست نہ جانتا تھا خبر میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین دو ایک دیو بول اٹھے کہ ایسا زبردست ہی کہ جب یہ پردۂ دنیا سے آیا تھا راہ کا تھکا ہوا تھا مگر عین گرمی جنگ مین آکر پہونچا تھا دیو ہامان سے اسوقت مقابلہ کیا تھا۔ وہیں کی کشتی مین اسنے دیو ہامان ایسے دیو کو زیر کرلیا تھا اور تنہا پانسو دیو قتل کیے تھے آج تو کچھ بھی نہین قتل کیے بیستگے ابلاغ نے طبل جنگ بجوایا یہان جب طبل جنگ بج چکا وہان بھی طبل جنگ بجا کیونکہ جب ابلاغ واپس گیا تھا تو شاہزادے بھی مع لشکر کے واپس آئے تھے اپنے مقام پر رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو دونون لشکر آکر صف آرا ہوے لشکر ابلاغ سے ایک دیو کہ جسکا نام دیو چہار آدم خوار تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا ادھر رستم ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر وحش دیو پر سوار ہوکر اسکے مقابلے مین آئے اسنے زاغنول کا وار کیا رستم ثانی نے خالی دیا بعد اسکے اپنا وار کیا اسکو قتل کیا اور دیو نکلا اسی طور سے شام تک ستره دیو تلوار سے ہلاک کیے اور تین کو چیر کر پھینکدیا اور بارہ کو مجروح کیا شام کو دیو ابلاغ طبل بازگشت بجواکر واپس گیا یہ اپنے مقام پر واپس آئے اسنے جاکر پھر طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا گیا یہان بھی کوس رزمی بجا جب صبح ہوئی دونون لشکر صف آرا ہوے بعد صف بندی کے لشکر ابلاغ سے دیو سمندر میدان مین آیا یہ بہت زبردست دیو تھا اسنے آتے ہی مبارز طلب کیا ادھر سے سہراب ثانی ایرج نامدار سے اجازت لیکر میدان مین آئے اسنے آرہ کا وار کیا شاہزادے کی آنکھ آرے سے لڑی رہی جیسے آرہ قریب سر آیا پینترہ بدلکر اب جو تھپکی دی آرہ ہٹ پڑا قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اسنے یہ حال دیکھکر آرہ چھوڑدیا اور ہٹ گیا شاہزادے نے تھوڑے ہی عرصے مین کولے پر لادکر زمین پر مارا اور سینے پر سوار ہوکر کہا کہ شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی اسنے کلمۂ سخت کہا شاہزادے کو غصہ آگیا سینے پر سے اترکر اور مثل کرباس کہنہ کے اسکو چیر کر پھینکدیا اسی طور سے تا بہ شام پچاس دیو شاہزادے نے چیر کر پھینکدیے شام کو دیو ابلاغ طبل بازگشت بجواکر واپس گیا یہ بھی واپس آئے پھر اسنے طبل جنگ بجوایا دوسرے دن میدان مین آکر صف آرا ہوا جب دونون لشکر صف آرا ہوچکے لشکر ابلاغ سے دیو نداق دراز شاخ میدان مین مبارز خواہ ہوا آج ایرج نامدار خود میدان مین آئے اور اسکو قتل کیا تلوار سے تا بہ شام بیس دیو ایرج نامدار نے تلوار سے ہلاک کیے اور پانچ کو چیر کے پھینکدیا اور پندرہ کو مجروح کیا اس امر کا ناظرین اعتراض نہ کرین کہ ایرج نامدار دادا تھے اور رستم ثانی باپ اور شہریار چچا تھے یہ کیا بات تھی کہ سب سے زیادہ جرأت سہراب ثانی نے کی اور سب سے زیادہ دیو سہراب ثانی نے ہلاک کیے اسکا سبب یہ ہی کہ یہ صاحبقرانی کرنیوالا ہی اس سبب سے اسکی شوکت زیادہ ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسدن بھی دیو ابلاغ واپس گیا شام کو طبل بازگشت بجواکر اسی طور سے پندرہ میدان داریان ہوئین ان پندرہ میدان داریون مین جسقدر دیو لشکر ابلاغ مین زبردست اور قوی تھے وہ ان شیرون کے ہاتھ سے ہلاک و مجروح ہوے سواے اب دیو ابلاغ اور اسکے فرزند کے اور اہل لشکر کوئی باقی نرہا کہ جو مقابلہ کرے سولھوین دن جب لشکر صف آرا ہوے اور صف بندی ہوچکی تو دیو ابلاغ کا فرزند جو کہ مثل اپنے باپ کے قوی تھا باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکار کر کہا کہ مین اس طفل کا مشتاق ہون کہ جسکا نام سہراب ثانی ہی سواے اسکے اور کسی سے

مقابلہ نہ کرونگا یہ جو پکار کر کہا سہراب ثانی سب سے اجازت لیکر اسکے مقابلے مین آئے اُسنے جیسے ہی انکو قریب پایا وار شمشاد کا وار کیا انھون نے خالی دی وار زمین پر پڑی کہ پانی نکل آیا یہ غبار مین پنہان ہوگئے اُسنے آواز دی کہ زدم و بست کردم یہ غبار سے یہ کہتے ہوئے نکلے گرا زدی و کرا بست کردی یہ معلوم ہوا کہ سحاب سے آفتاب طالع ہوا اُسنے انکو زندہ پاکر پھر وار کا کیا انھون نے خالی دی وار زمین پر آئی انھون نے بیترہ بدلکر اُسپر پانون رکھ دیا اُسنے زور کیا مگر وہ زمین سے نہ اُٹھی برہم ہوکر اُسنے جھٹکا مارا وہ درمیان سے ٹوٹ گئی اُسنے دستہ کھینچکر مارا انھون نے خالی دیا وہ الگ جاکر گرا یہ حرامزادہ دوڑکر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی داؤن پیچ بند شنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے تا بہ شام کشتی رہی قریب شام دیو چراغ شاہزادے کو لیکر دوڑا اور چند قدم بر لاکر اُسنے جھٹکا مارا انکا گھٹنہ جب آشنا بزمین ہوا تڑپکر لنگر مارا اب اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا کچھ نہ کرسکا اب وہ عاجز ہوا شاہزادہ اُسکو لے دوڑا یہ کہتا ہوا کہ او دیو چراغ سنبھل ورنہ تیرے چراغ ہستی کو صرصر اجل گل کردے گی ہوائے موت بجھا دیگی یہ کہتے ہوئے اُسکو پندرہ قدم تک ریل لائے اور پندرہ قدم بر لاکر اب جو ہکا مارا اُسکے دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون بھلا یہ کب قائم کرنے دیتے ہین اُسکی کمر زنجیر کو پکڑ کے نے اُٹھے پہلے ہی زور زمین اُس دیو کو سر سے بلند کرکے زمین پر مارا اور کود کر سینے پر سوار ہوے اور کہا کہ شناخت خداوند کریم مین کیا کہتا ہی اُسنے جواب دیا کہ میری لاکھ جانین ہون تو مین ہر ایک موے تن ابلیس پر نثار کرون بس شاہزادے کو غصہ آیا اُس خود سر کا سر خنجر گردن سے کھینچکر سامنے دیو ابلاغ کے پھینکدیا اور کہا کہ دیکھ ہمنے تیرے چراغ خانہ کو گل کردیا اسی طور سے تجکو بھی قتل کرینگے ادھر وہ تڑپکر مرگیا دیو ابلاغ کو تاب نرہی فرزند کو جو کشتہ پایا تڑپ گیا چلا کر رونے لگا سر پر خاک اُڑانے لگا بہت اپنی حالت خراب کی دوڑ کر وہ سر اُٹھا لیا کبھی اُسکے بوسے لیتا تھا کبھی سینے سے لگاتا تھا کبھی پیار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای فرزند تم ہمسے پہلے چلے گئے ہمکو ساتھ نہ لیا دیو ابلاغ کے اس حال کو دیکھکر کل اہل لشکر کو تاب نرہی سب رونے لگے سب نے گریبان چاک کیا خاک سر پر ڈالی عجب حالت کی مگر دیو ابلاغ کی زبان پر یہ کلمہ تھا کہ ای فرزند تو پریشان ہو نا جب تک تیرے قاتل سے مین تیرے خون کا معاوضہ نہ لے لونگا اُسوقت تک مجکو چین نہ آئیگا کیا کرون اسوقت ناچار ہون کیونکہ شام ہوگئی ہی ورنہ ابھی عیوض لیتا خیر یہ ہی رات درمیان مین ہی شب بھر تمھاری تجہیز و تکفین مین مصروف رہونگا صبح کو تمھارے قاتل سے لڑونگا اور تمھارے خون کا عیوض لونگا یہ کہکر رونے لگا اور طبل بازگشت بجوایا اپنے فرزند کی لاش اُٹھاکر مع لشکر کے فرودگاہ پر آیا آتے ہی طبل جنگ بجوادیا اُدھر جب لشکر دیو ابلاغ واپس گیا رستم ثانی شاہزادے پر زر نثار کرتے ہوے فرودگاہ پر آئے بہت تعریف کی کہ خبر آئی کفار نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی طبل جنگ بجا دونون لشکر و نمین تیاری رہی دیو ابلاغ نے اپنے فرزند کی لاش کو موافق طریقۂ ابلیس پرستی کے جلایا اس طور سے روتا تھا کہ جیسے کوئی عورت روتی ہی اور وہ عورت کہ جسکا جوان فرزند مرجاتا ہی رات بھر اسنے رو رو کر بسر کی صبح کو کل لشکر کو لیکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوا ادھر سے شاہزادے اپنا مختصر لشکر لیکر میدان مین پہونچے دیو ابلاغ کی آنکھو نمین اندھیر

تھا اپنے چراغ کے گل ہوجانے سے اُسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا گو دن تھا جب اُسنے دیکھا کہ آدم زاد دو
لشکر آخر ضعف آرا ہوگیا فوراً اپنے لشکر سے تخت کو ترک کرکے اور سب اہل لشکر سے یہ کہکر چلا کہ
اب مین مقابلے کو جاتا ہون اگر قتل ہوجاؤن تو جنگ مغلوبہ ضرور کرنا یا اسیر ہون تو اُس حالت
مین بھی پہلے اُسنے بہت چاہا تھا کہ کوئی دوسرا میرے لشکر سے مقابلے کو جائے جب کوئی نہ نکلا
تو یہ خود سبکو رخصت کرکے اور سمجھا بجھا کر میدان مین آیا خوب چلایا اور اپنے کو گرمایا اُسکے بعد
پکار کر کہا کہ سوائے میرے فرزند کے قاتل کے کوئی دوسرا میرے مقابلے کو نہ آئے مین بھی اُسکے
باپ دادا کو اُسکے غم مین گریان کرونگا جیسے اُسنے میرے فرزند کو قتل کیا ہی مین اُسے قتل کرونگا یہ
جو پکار کر کہا فوراً سہراب ثانی اجازت لیکر ایرج نامدار سے دیو ابلاغ کے مقابلے مین آئے
اُسنے سہراب ثانی کو دیکھکر کہا کہ او طفل آدم زاد تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے فرزند کو
قتل کیا وہ بچہ تھا تو نے مار لیا ارے ظالم تجکو اُسکے اوپر رحم نہ آیا وہ لائق رحم تھا دیکھ تو
سہی مین تجکو قتل کرتا ہون اور تیرے خون مین ہاتھ بھرتا ہون تیرے غم مین تیرے عزیزونکو
رلاتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ کیون اسقدر بیہودہ بکتا ہی دیکھ مین کوئی دم مین تجکو بھی
اُسکے پاس پہونچاتا ہون بس اپنی زبان کو بند کرو ورنہ اس تقریر کی سزا پائیگا زبان کھینچ لی جائیگی
کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تجکو تیرے فرزند کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ جو شاہزادے
نے کہا دیو ابلاغ کو بہت غصہ آیا اور پیچھے ہٹکر ایک میل آہنی اُسکے ہاتھ مین تھا اُسکا وار
کیا شاہزادے نے بفنون سپہ گری اُس وار کو خالی دیا وہ میل زمین پر پڑا پانی نکل آیا
غبار بلند ہوا وہ مکار پکارا کہ کیون اسکی سزا پائی جو تو نے میرے فرزند کو قتل کیا تھا
کوئی ہی کہ آکر اسکے استخوان کو خاک مین تلاش کرے یہ کہکر وہ مردود پیچھے ہٹا اودھر وہ پیچھے
ہٹا ادھر شاہزادہ اُس گرد کے اندر سے مثل آفتاب تابان کے نکلا یہ کہتا ہوا کہ دیکھ بچا لیا
میرے پروردگار عالم نے اُسنے شاہزادے کو زندہ دیکھکر بہت حیرت کی اور پھر اُسی میل کا
وار کیا ابکی مرتبہ شاہزادے نے تلوار نیام سے لیکر میل کو اُسپر روکا جب روک چکے اپنا وار کیا
اُسنے بھی میل پر روکا تلوار جو میل پر پڑی اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُسنے قبضہ ہاتھ سے پھینکدیا اور
دوڑ کر لپٹ گیا بڑے زور و شور کی کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان وہ قد آور اور یہ
قصیر القامت مگر برابر سے لڑ رہے ہین جب وہ پکڑ لاتا ہی یہ نکل جاتے ہین جب یہ پکڑ
لاتے ہین تو اُسکو نکلنا دشوار ہوتا ہی تا بہ شام برابر کشتی ہوا کی یہان تک کہ جب شام
ہوئی تو دیو نے شاہزادے سے کہا کہ ای آدم زاد اب تو رات ہوگئی دن واسطے جنگ
و پیکار کے ہی اور شب برائے راحت و آرام لہذا اب تو بھی جا کر آرام کر اور مین بھی جاتا ہون
کل پھر آکر مقابلہ کرونگا شاہزادے نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی بدون فیصلہ کیے ہوے ہم
میدان جنگ سے نہین جاتے ہین اگر ایسا ہی ہی تو تو جا کر کچھ دیر استراحت کرلے پھر آکر مقابلہ
کرنا مین یہان موجود ہون اُسنے کہا کہ واہ مین کیون جانے لگا مین بھی موجود ہون اچھا
یہ تو بتاؤ کہ میرے اور تمھارے مقابلے کا تماشا اہل لشکر کیونکر دیکھینگے کیونکہ رات ہی شاہزادے
نے فرمایا کہ بادشاہون کے نزدیک رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہی تو اپنے لشکر سے
روشنی طلب کر مین اپنی طرف سے روشنی طلب کرتا ہون ابھی دن ہوجائیگا سب بخوبی دیکھینگے

یہ سنکے اُسنے کہا کہ اچھا اور اپنے لشکر سے روشنی طلب کی دونوں طرف سے روشنی آئی واقعی دن ہوگیا
دونوں لشکر سمٹ کر قریب آگئے پھر کشتی ہونے لگی رات بھر کشتی رہی صبح تک اُسی طور سے لڑا کیے
یہانتک کہ جب کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا اُسوقت دیو ابلاغ شاہزادے کو لے دوڑا کوئی تین قدم پر
لاکر ہکا مارا کہ شاہزادے کا بایاں گھٹنا آشنا بزمین ہوا شاہزادے نے تڑپکر لنگر قائم کیا اب اسنے
لاکھ زور کیا کچھ نہوا آخر عاجز آکر ہٹ گیا اب شاہزادہ لیکر چلا اور دس قدم پر لاکر جو ہکا مارا دونوں
گھٹنے آشنا بزمین ہوے اسنے بھی قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کروں مگر شاہزادہ کب لنگر قائم کرنے
دیتا ہی کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر اور للکارا اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کیا زمین سے لے اُٹھے
پہلے زور میں تا بہ کمر لائے دوسرے زور میں تا بہ سینہ تیسرے زور میں سر سے بلند کرکے مثل
لٹو کس آتشبازی کے گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر ماروں اسکے لشکر نے جو یہ حال
دیکھا ایک مرتبہ سب دار شمشاد و اژدہ پشت نہنگ لیکر اور حملہ کرکے شاہزادے کی
طرف چلے شاہزادے نے اُنکو اپنی طرف آتے ہوے جو دیکھا دیو ابلاغ کو فوراً زمین پر مارا
اور سکو دکر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور اُسکی کمر زنجیر سے اُسکی مشکیں باندھکر سیارہ کے حوالے
کیا اور خود تلوار لیکر طرف لشکر ابلاغ کے چلے سیارہ دیو ابلاغ کو لیکر فرودگاہ پر آیا جب
رستم ثانی وغیرہ نے دیکھا کہ کل لشکر کفار نے حملہ کیا یہ سب بھی تلواریں لیکر جا پڑے اور جو
لشکر ہمراہ دیو و پریزاد کا تھا وہ بھی کفار سے ملگیا تلوار چلنے لگی ان چاروں شاہزادوں نے
آفت برپا کر دی ہزاروں دیو قتل کیے کسیکو امان نہ ملتی تھی گو بہت تھے لاکھوں تھے مگر ایسے
بدحواس تھے کہ اپنے لشکر کو آپ قتل کرتے تھے خون کے دریا بہ رہے تھے لاشے تڑپ رہے تھے
بسمل خاک پر لوٹ رہے تھے بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحیں قبض کرتے پھرتے تھے سروتن
کا خاک پر انبار تھا اسلحہ پڑے ہوے تھے زخموں سے یہ معلوم ہوتا تھا صحرا میں کہ لالے کا کھیت ہی
مگر شاہزادونکا یہ عالم تھا کہ تلواریں ہاتھوں میں تھیں آستین اُلٹے ہوے ہیں خون کے قطرے ٹپک
رہے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ دو پہر کامل جنگ مغلوبہ رہی جو سردار و افسر قتل و زخمی ہونے سے
بچے تھے وہ اس جنگ مغلوبہ میں گرفتار ہوے اور مارے گئے اور بہت سے اہل لشکر بھی لشکر نے سردار
کہانتک لڑے آخر پاؤں اُکھڑ گئے سات لاکھ ان سب سے شکست کھا کر بھاگے ان شیران بیشہ ہیجا جعفرانی
نے مار تلواروں کے لشکر کا ستھراؤ کر دیا آخر سب بھاگ کھڑے ہوے پڑاؤ پر جا کر دم لیا انھوں نے
وہاں بھی پہونچکر قتل کرنا شروع کیا جب وہاں بھی تاب نہ لاسکے وہاں سے بھی بھاگے اب ادھر اُدھر صحراؤں
و پہاڑوں میں بھاگ کر پوشیدہ ہو گئے بہت سے اسیر ہوے بہتوں نے اطاعت کر لی امان طلب کی دین اسلام
اختیار کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا جب یہ فتح ان شاہزادونکو اس لشکر کثیر پر حاصل ہوئی سب سجدۂ شکر
خدا بجا لائے مال حریف کو لوٹ لیا خیموں میں آگ لگا دی چونکہ اس جنگ مغلوبہ کے فتح ہونے میں
شام ہوگئی تھی یہ سب اپنے مقام پر آئے لباس رزم تبدیل کرکے کچھ نوش فرما کر آرام پذیر ہوے شب
باستراحت بسر کی دوسرے دن دربار کیا حکم دیا کہ لاؤ دیو ابلاغ و دیگر قیدیان بلا کو پس دیوان سب
اسیرونکے لینے کو چلے یہ دیو تو اُنکے لینے کو چلے اُدھر دیو ابلاغ نے اپنے مقام پر جو خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اسکو
اسکی عقل نے یہ رائے دی کہ مکر سے اطاعت کر جب تو اطاعت کریگا یہ آدم زاد مطمئن تیری طرف سے
ہو جائینگے تجھکو یہاں چھوڑ کر طرف پردۂ دنیا کے چلے جائینگے پس بعد انکے جانیکے تو لشکر جمع کرکے پھر خروج کرنا اور

سبب خداپرستونکو جو کہ قاف مین ہین قتل کرنا اور اپنا سکہ جاری کرنا بدون اس مکر وحیلہ کے جان نہ بچیگی اور اسی مکر وحیلہ سے خداپرستونکی عملداری یہان سے جائیگی اور ابلیس پرستون کی عملداری ہوگی یہ آدمزاد بڑے زبردست ہین مین انکو ایسا نہ خیال کرتا تھا انسے کوئی دیو یا پریزاد مقابلہ نہین کرسکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ دیو ابلاغ نے یہ خیال اپنے دلمین اور اپنے مقام پر یہ تجویز کرلیا تھا کہ جب وہ آدمزاد مجکو طلب کرینگے اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہینگے تو مین مکر سے انکا دین اختیار کرونگا مثل دیو ہامان کے اگر میرا قبضہ ہوگیا تو مکر سے اسیر کرکے ان سبکو قتل کرونگا اور اس قلعہ کو پاک کردونگا اور اگر قبضہ نہوا اور یہ لوگ چلے گئے صرف میرے اس کہنے پر کہ مین نے انکی اطاعت کی بعد جانے ان سبکے خروج کرکے پہلے قلعہ یاقوت نگار کو تباہ کردونگا یہ حرامزادہ یہ امر تجویز کرکے خاموش ہو کر بیٹھ رہا بلکہ جو سردار اسکے ہمراہ اسیر ہوے تھے اور اسی مقام پر قید تھے انکو بھی اپنے اس راز سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم سب بھی مکر سے انکی اطاعت کرلینا سب نے اسکی اس راے کو پسند کیا اور کہا کہ آپکی یہ راے بہت عمدہ اور اچھی ہی ہم سب آپکے فرمانے پر عمل کرینگے یہان تو سب مین یہ راے قرار پاگئی اور سب ایک راے ہوگئے اس انتظار مین بیٹھے ہوے ہین کہ ہمکو طلب کرکے دربار بھیجا جائے تو ہم مکر سے اطاعت کرین راوی بیان کرچکا ہی کہ چند دیو بحکم سہراب ثانی دیو ابلاغ و دیگر اسیرونکے لینے کو چلے تھے طرف خیمۂ زندان کے کہ وہ آکر پہونچے داروغۂ زندان سے کہا کہ آقا نے قیدیونکو طلب فرمایا ہی بہت جلد لیکر چلو یہ حکم سنتا تھا کہ داروغۂ زندان اندر اس خیمہ کے آیا کہ جہان دیو ابلاغ وغیرہ قید تھے دیکھا کہ سب قیدی مسلسل و مطوق بیٹھے ہوے ہین زانوے غم پر سر جھکائے ہوے اسنے خیمہ مین آکر بصداے بلند کہا کہ ای اسیران بلا آگاہ ہو کہ تمکو ہمارے آقا نے طلب فرمایا ہی تمہارا دربار بھیجا جائیگا اگر شاہزادے کے کہنے پر عمل کیا تو زندہ بچے ورنہ قتل کیے جاؤگے ہر ایک نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا مگر کچھ جواب نہ دیا داروغۂ زندان نے سرا زنجیر کا ہر ایک کی مع زنجیر دیو ابلاغ کے ہاتھ مین لیا اور انکو لیکر باہر آیا ہر ایک دیو خاموش چلا آیا جب اسنے سرا زنجیر کا پکڑا اور لیکر چلنے کا قصد کیا ہر ایک اٹھ کھڑا ہوا تھا اور خاموش اسی طور سے ہمراہ ہو لیا تھا یہان تک کہ داروغہ ان سبکو لیکر دربارگاہ پر پہونچا شاہزادون کو خبر ہوئی کہ داروغہ سب اسیرون کو لیکر بموجب حکم والا در دولت پر حاضر ہی فرمایا اس سے کہو کہ اندر حاضر ہو مع سب اسیرون کے یہ سنتے داروغہ مع سب قیدیون کے اندر بارگاہ کے آیا یہان دربار آراستہ تھا ایک طرف سب آدمزاد جو کہ طلسم سے رہا ہوے تھے قریب پانچ چھ ہزار کے تھے کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے ایک سمت سب دیو اور پریزاد جو کہ ہمراہ تھے وہ بیٹھے ہوے تھے وسط بارگاہ مین یہ چارون شاہزادے جلوہ فرما تھے کہ داروغہ پہونچا مجرا گاہ سے آداب و مجرا بجالایا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہین حکم ہوا کہ ان سبکے لیے کرسیان لاؤ چنانچہ بموجب حکم کرسیان حاضر کی گئین قریب آٹھ نو سو کے قیدی تھے سبکے بیچ مین کرسی دیو ابلاغ کی بچھائی گئی اور ادھر ادھر سبکے لیے شاہزادون نے حکم دیا ان سبکو کہ کرسیون پر بیٹھ جاؤ وہ سب مع دیو ابلاغ کے سلام کرکے بیٹھ گئے چونکہ یہ امر قرار پاچکا تھا بدین سبب سب نے سلام کیا کہ مکر سے اطاعت کرینگے ورنہ کبھی سلام نہ کرتے بڑے سنگدل اور سیاہ قلب تھے جب سب بیٹھ چکے وہ سب اس دربار کو دیکھکر حیران ہو رہے تھے کہ کیا خوب دربار ہی ہر ایک پر رعب شاہی طاری تھا کوئی آنکھ سے سر نہ اٹھا سکتا تھا بند بند کانپ رہا تھا

سب سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے جب کچھ عرصہ گذرا اُسوقت سہراب ثانی نے دیو ابلاغ و دیگر سرداران سے کہ جنکو اسیر کیا تھا فرمایا کہ اب تم سب کیا کہتے ہو میری اطاعت قبول کرنے مین اور دین اسلام کے اختیار کرنے مین و ابلیس پرستی کے ترک کرنے مین کیونکہ یہ امر ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہی کہ مین نے تم سبکو بہ مکر و دغا نہین اسیر کیا ہی بلکہ بجوانمردی و بہادری اسیر کیا ہی جبکہ تم مقابلہ کرنے آئے اور تمھارے لشکر کو بھی میرے تھوڑے سے لشکر نے شکست دی بہت سے تمھارے لشکر کے لشکری میرے لشکر کے ہاتھ سے مارے گئے جو باقی بچے وہ بھاگ گئے ایسی حالت مین تمکو لازم ہی کہ تم دین اسلام کو قبول کرو اور ابلیس پرستی سے باز آؤ ابلیس پر لعنت کرو اور میری اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے تمکو پند و نصیحت کر دی یہ فرما کر چند کلمے وحدانیت خدا وند کریم مین بیان فرمائے اور ان سبکو طرف دین اسلام کے رغبت دلائی اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تم سب میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو یاد رکھو کہ بہت پچتاؤگے میرے ہاتھ سے بڑی ذلت سے مارے جاؤگے یہ اُس غرور کا ثمرہ ہی جو کہ تم سب نے کہا تھا کہ ہم تمکو قتل کر کے قلعۂ یاقوت نگار کو تباہ کرینگے اور تمام پردہ ہائے قاف مین دین ابلیس پرستی کو رواج دینگے اُسکے بعد پردۂ دنیا پر جا کر تمام اولاد حمزۂ صاحبقران کو قتل کرینگے کیونکہ حمزۂ صاحبقران نے ہمارے بزرگونکو قتل کیا ہی اور جو اولاد اُنکی یہان ہی اُسکو بھی قتل کرینگے از پردۂ قاف تا پردۂ دنیا ایک دین رائج کرینگے یعنی ابلیس پرستی یہ تو اُسکے خلاف ہوا یعنی تمنے جو غرور کیا اُسکا یہ عیوض ہوا کہ تم خود اسیر ہوگئے خداوند کریم کو غرور تمھارا پسند نہوا ہمارا عجز و انکسار پسند آیا ہمکو تمپر غالب فرمایا اور وہ کلمہ تمھارے آگے آیا کہ تمنے یہ جو کہا تھا کہ ہم تمپر رحم کھاتے ہین تم سب مال و اسباب ہمکو دیدو اور خود چلے جاؤ ورنہ ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے دیکھا تمنے ہمارے خدا نے کیسی ہماری مدد کی کہ نو لاکھ پر تھوڑے سے لشکر سے ہمکو مظفر و منصور فرمایا اور تمکو مغلوب اور تمھارے خدا نے تمھاری کچھ بھی کمک نہ کی یہ کیسا تمھارا خدا ہی بس لائق لعنت ہی یا نہین یہ جو شاہزادے نے فرمایا گو اُن سبکو ان کلمات پر بہت غصہ آیا مگر دل مین تاؤ پیچ کھا کر رہ گئے کچھ جواب نہ دیا اور سوا سہرے کر بھی کرنا تھا سوائے خاموشی کے دوسرا امر نہ تھا جب شاہزادہ اپنی تقریر کو تمام کر چکا اُسوقت دیو ابلاغ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای شاہزادۂ عالم آگاہ ہو کہ واقعی جو آپنے ارشاد فرمایا وہ بہت درست اور بجا ہی آپنے ہم سبکو بمردی و مردانگی زیر کیا ہی اور ہم سب آپسے اور آپکے لشکر سے لڑ نہین سکتے ہین آپکا دین برحق ہی اور ہم سب باطل پر تھے ہمنے بخوشی دل آپکی اطاعت اختیار کی اور دین اسلام قبول کیا ابلیس پرستی کو ترک کیا واقعی ابلیس اسی قابل ہی کہ اُسپر رات دن لعن کیجائے آپکا مذہب صادق ہی اور سب مذہب باطل ہین مین نے رات کو ایک بزرگ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین کہ او دیو ابلاغ کیون اپنی جان دیتا ہی دین اسلام قبول کر کیونکہ یہ دین برحق ہی اگر دین اسلام قبول نکریگا تو بوقت صبح تجکو سہراب ثانی قتل کریگا اور تو آتش دوزخ مین جلایا جائیگا یہ فرما کر وہ مجکو ایک ایسے مقام پر لیگئے کہ جہان سوائے آگ کے دوسری شئے نہ تھی اور شعلے نکل رہے تھے ہزارون مہیب صورتونکے لوگ گرز آتشین لیے ہوئے کھڑے ہوئے تھے وہ مجکو دیکھکر دوڑے اور قصد کیا کہ مجپر وہ گرز ماریں کہ اُن بزرگ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکو تکلیف ابھی نہ دو شاید یہ دین اسلام قبول کرے ہان اگر یہ دین اسلام نہ قبول کرے اور یہ مر کر یہان آئے اُسوقت تکلیف دینا مین اُن سبکو دیکھکر ایسا خائف اور ہراسان ہوا کہ میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجب حالت ہوئی مین نے اُن بزرگوار سے عرض کیا کہ یہ کیا مقام ہی انھون نے فرمایا کہ یہ جہنم ہی جو کہ کافر مرتا ہی وہ اسی آگ مین ڈالدیا جاتا

ہی بس اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگا اور اہلیسپ پرست رہیگا اور قتل کیا جائیگا تو اسی آگ مین ڈالا جائیگا اور یہ جو صورتین تو دیکھ رہا ہی یہ سب فرشتگان عذاب ہین تجکو ان گرزہاے آتشین سے تکلیف دینگے یہ جو مین نے اُنسے اُس عالم خواب مین سُنا اور وہ مقام دیکھا مین ایسا خوف زدہ ہوا کہ رونے لگا اور مین نے عرض کیا کہ اب مین کیا کرون مجھ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی جو مین نے اہل اسلام سے مقابلہ کیا اب میری خطا کیونکر معاف ہوگی فرمایا کہ بوقت صبح تجکو میرا فرزند سہراب ثانی جو کہ اس زمانیکا صاحبقران ہی اور اُسکے برابر کوئی بہادر نہین ہی تجکو اپنے دربار مین طلب کریگا اور تجکو نصیحت کریگا اپنی اطاعت کو کہے گا اور دین اسلام کے قبول کرنیکو کہے گا بس تو دین اسلام قبول کرنا اور اُسکی اطاعت کرنا وہ تیری خطا کو معاف کردیگا اور اُن شاہزادے اُنھون نے بہت کچھ کلمات نصیحت وپند فرمائے اور یہ ہی سب کلمے فرمائے جو کہ ابھی آپنے اپنی زبان پر جاری کیے تھے اور فرمایا کہ اے نواب اپنے مقام پر جا مین نے اُنسے عرض کیا کہ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے تو آگاہ فرمایئے فرمایا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا غرض ابھی ہم اپنا نام نہین بتا سکتے ہین جب تک تو اسلام نہین اختیار کرتا ہی مین اور کچھ دریافت کرنے کو تھا کہ وہ بزرگ غائب ہو گئے مجھپر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ مین اُس عالم خواب مین رونے لگا اُسی حالت گریہ مین میری آنکھ کھل گئی تو وقت صبح تھا اب جو خواب کا خیال آیا تو میرا بند بند کانپنے لگا مین لاکھ لاکھ قلب کو تسکین دیتا ہون مگر کسی طور سے قلب کو قرار ہوتا ہی نہین چونکہ وہ بزرگ فرما گئے تھے کہ تو صبح کو جا کر دین اسلام قبول کرنا تیرے سب گناہ عفو ہو جائینگے اس سبب سے کسیقدر اطمینان تھا بس مین نے اُن سب سے یہ حال بیان کیا اور کہا کہ مین تو دین اسلام قبول کرونگا مین نے تو یہ خواب دیکھا ہی ان سب نے بھی یہ ہی بیان کیا کہ ہم سب نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی چاہیے آپ دین اسلام قبول کرین چاہے نہ کرین ہم سب تو جب وہ آدم زاد ہمکو طلب کرے گا اور دین اسلام کے قبول کرنے کو کہے گا ہم تو ضرور قبول کرلینگے اور اطاعت کرینگے کیونکہ ہمپر بزرگی دین اسلام کی ظاہر ہو گئی ہی اور ہمکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ یہ دین برحق اور سب دین باطل ہین ہم دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب مین مبتلا نہ کرینگے جبکہ ہم آگاہ ہو چکے ہین کوئی جان بوجھکر زندہ مکھی نہین کھا لیتا ہی جو ہم اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالین یہ جو ان سب نے کہا مین بہت خوش ہوا اور مین نے ان سب سے کہا کہ ٹھہرو وہ وقت کوئی دم مین آتا ہی کیونکہ آج ضرور ہمارا دربار سجھا جائیگا جب وہ ہمکو طلب کرکے ہمسے اطاعت وغیرہ کو کہینگے ہم بلا عذر قبول کرلینگے یہ ہی امر منظور ہی اور تم سب اپنی آنکھون سے کافرونکی حالت دیکھ چکے ہو تو واقعی دین اسلام سے انکار کرنے مین بڑی خرابی ہی جان بوجھکر اپنے کو مبتلاے آلام کرتا ہی یہ امر بالکل خلاف ہی عقلمندونکے نزدیک حضور مین ان سب سے یہ ہی کلام کر رہا تھا کہ آپکا حکم پہونچا اور داروغۂ زندان بموجب آپکے حکم کے ہم سبکو لیکر ادھر کو روانہ ہوا ہم حاضر ہوے جو کچھ آپنے ارشاد کیا ہمنے بخوشی اور بخواہش دلی قبول کیا اب آپ ہمکو وہ کلمہ تعلیم فرمایئے کہ جسکے سبب سے کافر ومسلم مین فرق ہو جاتا ہی جس کلمے کے پڑھنے سے کافر خداپرست ہوتا ہی اور جسکی برکت سے پھر اُسپر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہی واقعی اس دین مین بڑی بڑی کرامتین اور بہت اعجاز ہین یہ جو دیو ابلاغ نے مکر کی تقریر شاہزادونکے روبرو کی اور اپنا ایسا خلوص ظاہر کیا اور ایک جھوٹا اور دروغ خواب دل سے بنا کر بیان کیا ان شیردلونکو اُسکی اس تقریر مکر آمیز کا یقین ہو گیا اور اُسپر مع اُسکے کل سرداروںکے رحم آگیا حکم فرمایا کہ ان سب کو قید سے رہا کردو کیونکہ یہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دین اسلام قبول کرینگے اور ایک دلیل لاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو خواب

مین ہدایت ہوئی ضرور انکا قول درست ہی بس انپر اب رحم لازم ہی چونکہ یہ اپنی خوشی سے اس امر کی خواہش کرتے ہین کہ ہم ابلیس پرستی ترک کرتے ہین اور دین اسلام کو قبول کرتے ہین اور آپکی اطاعت بس اب کوئی مقام حجت نہین اور یہ کوئی ایسی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ یہ خواہش انکی قبول نکیجائے اور ایسے ہی قید رکھے جائین بھی انکے جسمون پر سے انکی قید کو دفع کر دے جو حکم شاہزادے کا یہ ہی فوراً آہنگر حاضر کیے گئے انکو حکم ہوا کہ انکے جسمون پر سے قید دور کرو وہ اسکو مصروف ہوے قید کے کاٹنے مین ادھر سیارۂ ثانی نے رستم ثانی سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے آقا شاہزادے کو منع فرمائیے کہ انکو رہا نکرین یہ سب حرام زادے ہین انھون نے دیکھا کہ اب کسی تدبیر سے جان نہین بچتی ہی بس مکر کیا یہ سب تقریر مکر سے بھری ہوئی ہی کوئی حرف اس تقریر مین راست نہین ہی سوائے دروغ کے یہ ضرور فریب کرینگے یہ سب مکر سے مسلمان ہوتے ہین یہ ساری فریب بازی و مکاری دیو ابلاغ کی ہی میرے نزدیک تو یہ امر ہی کہ اسنے اپنے نزدیک یہ امر قرار دیا ہی کہ اسنے اسوقت تو مکر کرکے اپنی جان بچا لے اگر موقع ملجائے تو ان سبکو قتل کرو اور اپنے دل کی آگ کو بجھاؤ اور اگر یہ لوگ چلے گئے اور انپر کسی قسم کا دسترس نہوا تو بھی اپنا مطلب حاصل ہی کہ انکے جانیکے بعد یہان پھر خروج کرینگے اور جو مسلمان ہین انکو قتل کرینگے اے آقا انکے باطن صاف نہین ہین یہ مکر سے اطاعت کرتے ہین ملاحظہ فرمائیے انکی پیشانی نورانی نہین ہی اسی طور سے سیاہ ہی جیسے کافر کی ہوتی ہی نور اسلام انکے چہرون سے ہویدا نہین ہی دیکھیے دھوکا ہی آئندہ آپکو اختیار ہی جو امر میرے نزدیک تھا اور میری راے نے مجکو خبر دی تھی مین نے عرض کردیا تاکہ آئندہ مجکو الزام ندیا جائے رستم ثانی نے جواب دیا کہ تم تو اسی طور سے کہا کرتے ہو تمھارے نزدیک کوئی صدق دل سے اسلام نہین قبول کرتا ہی ہمیشہ سب مکر کیا کرتے ہین کسی کا چہرہ نہین روشن ہوتا ہی اے سیارۂ ثانی ہماری شرع ظاہر پرست ہی جو امر ظاہر ہوتا ہی ہم اسپر عمل کرتے ہین ہم کسیکے دل کے حال سے آگاہ نہین ہوتے ہین نہ ہمکو علم غیب ہی ہر ایک کے باطنی حال سے خدا آگاہ ہی وہ عالم الغیب ہی بس جو جیسا کریگا اسکی سزا پائیگا وہ خداے دانا و بینا ضرور سزا دیگا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ تو اس امر کا اقرار کرین کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین ہمکو خواب مین ہدایت ہوئی ہی اور ہم اس سے انکار کرین اور انپر بدعت کرین آپ اپنی خیر خواہی کو رہنے دیجیے آپکی یہ راے ہی کہ ان سبکو قتل کیا جائے یہ بالکل خلاف ہی سیارۂ ثانی یہ سنکے خاموش ہو رہا پھر کچھ نہ کہا ادھر آہنگرون نے انکی قید کو دفع کیا بس جیسے دیو ابلاغ قید سے رہا ہوا ہاتھ جوڑکر اور یہ کہتا ہوا طرف سہراب ثانی کے چلا کہ اے آقا جو آپکے دین مین آئے اور مذہب اسلام قبول کیسے وہ کیا کہے یہ کہکر سہراب ثانی کے قدمون پر گرا بس شاہزادے نے اسکے سر کو قدم پر سے اٹھاکر سینے سے لگایا اور شفقت فرمائی کہ مین تجھسے صاف ہون خداوند کریم تیرے سب گناہ بخش دیگا تو پریشان نہو یہ فرماکر اسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ طوطے کی طرح کلمہ پڑھکر اور کینہ دل مین رکھکر بظاہر تو مسلمان ہوا مگر باطن اسکا صاف نہوا خلاصہ یہ کہ دیو ابلاغ مکر سے مسلمان ہوا جب کلمہ پڑھ چکا ادھر شاہزادے نے حکم دیا کہ دیو ابلاغ کے لیے کرسی حاضر کیجائے ادھر دیو ابلاغ کلمہ پڑھکر اور شاہزادے کے قدمونکو بوسہ دیکر ایرج نامدار کے قدمون پر گرا انھون نے بھی سر اسکا سینے سے لگایا بہت مہربانی فرمائی بعد اسکے دیو ابلاغ رستم ثانی و شہریار نسل طرف آیا ہر ایک کی قدمبوسی حاصل کی اور ہر ایک بمحبت پیش آیا جب دیو ابلاغ سب سے مل چکا تو سلام کرکے اس کرسی پر بیٹھ گیا صف مین دیوزادونکی ادھر وہ جسقدر سردار تھے سب نے قدمبوسی ہر ایک کی حاصل کی اور نسل دیو ابلاغ کے مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان

ہوسے کیونکہ یہ امر تو قید خانے مین طی ہو گیا تھا کہ مکر سے مسلمان ہونا بس سب مکر سے مسلمان ہوے ہر ایک کو موافق مرتبہ اور قدر کے کرسی مرحمت ہوئی وہ سب سلام کر کے اُس دربار زرنگار مین بیٹھے مگر وہانکی شان و شوکت دیکھ دیکھکر جلے جاتے ہین آتش کینہ و فساد و بغض و عناد گھڑی گھڑی مشتعل ہوتی جاتی ہے مگر ناچار ہین کیا کرین کہ کسی قسم کا بس نہین ہے کیونکہ اپنے جسمونمین مقابلے کی طاقت نہین پاتے ہین ایک مرتبہ مقابلہ کر کے زک اُٹھا چکے ہین تو اب خاموش ہین وقت کے منتظر ہین اپنا موقع تاکتے رہتے ہین جب یہ سب بظاہر مسلمان ہو چکے اُسوقت شاہزادون نے حکم دیا کہ ہان اُن سبکو لاؤ جو کہ اہل لشکر مین اُنکا بھی دربار کیا جائے تاکہ اُنکے بھی معاملہ سے فرصت ہو جائے تو ہم یہان سے طرف بردہ دنیا کے جائین کیونکہ ہمکو یہان ایک منٹ قیام کرنا ناگوار ہے خداوند کریم نے اس مہم سے بہت جلد فراغت دی نہ معلوم وہان کیا حال ہوگا ہمارا جو آنا ادھر کو ہوا اُسکی مشیت مین یہ جاری ہو چکا تھا کہ یہ شہر بھی ہمارے ہاتھ سے اسلام آباد ہو بس اُسنے اپنی قدرت سے ہمکو یہان پہونچا دیا اور ہمارے ہاتھ سے اسکو اسلام آباد بھی کرا دیا جلد اُن سبکو حاضر کرو اور سب ہمارے ہمراہیونکو آگاہ کرو کہ وہ سامان سفر کرین ہم بعد اس فیصلہ کے اور دیو ابلاغ کو سب طریقہ دین اسلام کی تعلیم کر کے اور اُسکو یہ حکم دیکر کہ تم جا کر اپنے شہر کو اسلام آباد کرو اور ہم طرف بردہ دنیا کے جاتے ہین اُسکو اُدھر روانہ کرینگے اور ہم مع کل سامان کے طرف بردہ دنیا کے کوچ کرینگے بموجب حکم شاہزادے نے اُسیوقت سے سب سامان کرنے لگے سامان سب تیار تھا صرف حکم کی دیر تھی اُدھر داروغہ اُن سب قیدیونکو بھی لیکر حاضر ہوا جو کہ اہل لشکر تھے انھون دربار کو خوب آراستہ پایا اور اپنے آقا و مالک اور اپنے کل لشکر کے افسرونکو جو کہ قتل ہونے سے بچے تھے اُس دربار مین بیٹھے دیکھا بہت حیران ہوے اور عقل سے دریافت کر لیا کہ ان سب نے دین اسلام قبول کر لیا اور اطاعت کی خیر وہ اطاعت کرینگے ہم تو نہ کرینگے ہر اسوقت مکر کرینگے اور مکر سے کام لینگے ہمسے تو نہوگا کہ ہم اپنے دین آبائی کو ترک کرینگے اور آبا و اجداد کے طریقے سے انحراف کرین بس اسوقت مکر کرنا زیبا ہے مکر کر کے دین اسلام قبول کر لو اور جان بچاؤ جب رہا ہو جاؤ اور یہ سب آدم زاد یہانسے چلے جائین اور موقع ملجائے تو دیو ابلاغ کو بھی قتل کر دو انکو اس حرکت کی سزا دو جیسے اسنے اپنے آبائی اجداد کے طریقے کو ترک کیا اسکو یہ بھی نہ خیال ہوا کہ ہمارے باپ دادا نے جان کا دینا گوارہ کیا مگر اپنا مذہب نہ ترک کیا یہ کیسا بہادر ہے کہ اسنے جان کے خوف سے اپنا مذہب ترک کیا اور اپنے ساتھ دوسرونکو بھی گمراہ کیا ہم تو اسکو جری و بہادر خیال کرتے تھے اور یہی خیال کر کے ہمنے اسکا ساتھ دیا تھا مفت مین ہمنے یہ زحمت گوارہ کی اور اسکے ساتھ ہو کر لڑے یہ تو اول درجہ کا بودا نکلا ہامان ہے جسے لاکھ درجہ بہادر تھا اُسنے جان دی مگر اسلام نہ قبول کیا مکر و فریب سے بظاہر قبول کیا بھی مگر اپنے دین پر قائم رہا ہمکو لازم ہے کہ اس مقام پر مکر کرین اور کیون اپنی جان دین انکار کر کے ہان اگر یہ انکار کرتا اور قتل کیا جاتا تو ہم کبھی مکر کر کے اپنی جان نہ بچاتے ضرور اسکے ساتھ قتل ہوتے اور انکار کرتے اس مقام پر یہی امر بہتر ہے کہ مکر سے اطاعت کر لو اور مسلمان ہو اور دیو ابلاغ سے ملو اور موقع پا کر اسکو قتل کر دو ایسے ایسے خیالات ہر ایک بدکردار نے اپنے مقام پر اپنے دلمین تجویز کیے اور مکر کرنے پر آمادہ ہوے اُن نابکارونکو دیو ابلاغ وغیرہ پر بہت غصہ آیا ایسے سیاہ قلب تھے کہ نور اسلام کی چمک اُنکے قلبونپر اثر بھی نکرتی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ وہ سب آکر روبرو کھڑے ہوے قریب دس بارہ ہزار کے تھے مگر یہانکی حالت دیکھکر دلمین تاؤ پیچ کھا رہے ہین مگر خاموش کھڑے ہین کہ شاہزادے نے اُن سبکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ امر تو تمکو بخوبی معلوم ہے کہ مین نے اور میرے اہل لشکر نے تمکو بجوانمردی اسیر کیا ہے نہ کسی مکر و حیلہ سے بس تمکو لازم ہے کہ اپنی اپنی زندگی کو غنیمت جانو اور ابلیس پرستی کو ترک کرو

اور دین اسلام اختیار کرو میری اطاعت پر کمر باندھو اور اپنے آقا کے ساتھ نہ ہو دیکھو تمھارے آقا و مالک
نے مع اپنے کل افسران سپاہ کے دین اسلام قبول کیا اور میری اطاعت منظور کی کیسا مرتبہ پایا اگر ایسا
نہ کرتے تو میرے ہاتھ سے قتل ہوتے یہ کہکر چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان کیے وہ ایسے تیرہ درون وسیاہ
قلب تھے کہ اُنکے دلونپر اس تقریر نے اثر نہ کیا وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے یعنی یہ ہوتا کہ وہ صاف نیت
اور بصفائی قلب سے مسلمان ہوتے اور مکر و دغا سے باز آتے نہ بلکہ اسی امر پر قائم رہے خاموش سُنا کیے
جب شاہزادہ اپنی تقریر کو ختم کر چکا اُسوقت دیوابلاغ نے سبکی طرف دیکھکر کہا کہ اپنی جانون کو مفت برباد
نکرو اور مثل ہمارے تم بھی اطاعت کرو ورنہ عدم تعمیل حکم مین جان کا خوف ہے ناحق قتل کیے جاؤگے
اور میں سفارش بھی نہ کر سکونگا آئندہ تمکو اختیار ہے اور بہت کچھ مکر و فریب کی تقریر کی بظاہر تو وہ تقریر خوب
تھی مگر نہایت مکر کی وہ تقریر تھی صرف اسکو یہ منظور تھا کہ یہ سب اسوقت بچ جائین اور قتل نہون اگر صاف
دل سے بھی مسلمان ہونگے تو جب یہ لوگ یہانسے چلے جائینگے تو مین ان سب پر اس امر کو ظاہر کرکے کہ مین نے
بسبب خوف جان کے مکر سے اسلام قبول کیا تھا صرف اس غرض سے کہ بلا کسی صورت سے یہان سے
نکل جائے اور ہمکو انکے ہاتھ سے امان ملجائے پھر دیکھا جائیگا بس وہ ہی کیا لہذا تم اپنا دین آبائی ترک نکرو
اگر ترک بھی کیا ہو تو اُس سے دست بردار ہو اور خداوند ابلیس کو سجدہ کرو کسی نہ کسی صورت سے
ان سبکو پھر دین اصلی کی طرف لے آؤنگا اسوقت تو یہ زندہ رہ جائین اس سبب سے دیوابلاغ نے
انکی طرف مخاطب ہوکر کہا تھا کہ تم بھی مثل میرے اطاعت کرو اُن سب نے دیوابلاغ کی تقریر سنکے کچھ
جواب نہ دیا مگر ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ رہو تو جاؤ ہم تمکو اس حرکت کی سزا دینگے یہ اپنے دلمین خیال کرکے
شاہزادے کو جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہمنے بدل وجان قبول کیا اور ہمنے دین اسلام اختیار کیا اور
آپکی اطاعت بھی کی جو آپکے دین کو قبول کرے وہ کیا کہے یہ جو انھون نے عرض کیا فوراً شاہزادے نے
حکم دیا کہ انکی قید کو کاٹ ڈو یہ حکم دینا تھا کہ آہنگرون نے ہر ایک کی قید کو کاٹ دیا اُن نابکارون نے
ظاہر کرکے قید سے رہائی پائی شاہزادے کے قدمونکو ہر ایک نے بوسہ دیا اور مکر سے کلمہ پڑھا اور
سلام کرکے ہر ایک بارگاہ کے باہر آیا اور طرف اپنے مقام کے شاہزادے سے رخصت ہوکر چلا گیا راہ
مین ایک نے دوسرے سے اپنے دل کا حال ظاہر کیا اور کہا ہمنے مکر سے قتل ہونے سے امان پائی بس
ایک کا راز دوسرے پر ظاہر ہوا اور سب خوش ہوئے اور اس فکر مین کوہ وصحرا مین جاکر مقیم ہوئے کہ
یہ آدمزاد یہانسے چلے جائین اور دیوابلاغ یہانسے طرف اپنے شہر کے جائے تو راہ مین اُس سے مقابلہ
کرینگے اور اسکی سزا دینگے یہ دیو تو کوہ وصحرا مین مقیم ہین کیونکہ ان سب نے مکر سے اسلام قبول کرکے
شاہزادون سے عرض کیا تھا کہ ہمکو اجازت ملے کہ ہم ابھی جاکر اُن سبکو آپکی خدمت مین حاضر کرین جو کہ
آپکے ہاتھ سے شکست کھاکر کوہ وصحرا مین پراگندہ ہوگئے ہین تلاش کرکے لائین تاکہ وہ بھی دین اسلام
سے مشرف ہون اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرین کہ تمھارے آقا و مالک نے بھی دین اسلام قبول کرلیا ہے
اور اس شاہزادے کی اطاعت کرلی ہے راوی کہتا ہے کہ یہ مکر کرکے وہ سب چلے آئے تھے اور پوشیدہ ہوکر
کمینگاہ مین دیوابلاغ کے انتظار مین بیٹھے تھے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا جلد چہارم یا دفتر تہیر نگلت قاف
مین اگر اسکے ترجمہ کی اجازت ملی ورنہ مین لاچار ہون آپ لوگونسے معافی کا خواستگار ہون ناظرین میری خطا
کو معاف فرمائین کیونکہ مین مجبور ہون آمدم بر سر مطلب راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ سب دیو مکر سے
مسلمان ہوکر اور شاہزادے سے اجازت لیکر کوہ وصحرا مین پراگندہ ہوگئے اُسکے بعد شاہزادے نے

دیو ابلاغ غول سے فرمایا کہ ای دیو ابلاغ اب تم اپنے ملک کو جاؤ اور جا کر اہل شہر کو مسلمان کرو ہم طرف پردۂ دنیا کے
جاتے ہین کیونکہ ہمکو وہان جانا ضرور ہی ہم اسی قصد سے چلے تھے کہ راہ مین تمسے مقابلہ ہو گیا پھر خداوند کریم نے اپنا
فضل کیا کہ بہت جلد اس مہم سے فراغت ہوئی اور تم سب دائرۂ اسلام مین آئے دیو ابلاغ نے یہ تقریر سنکے اپنے دلمین
کہا کہ او آدمزاد تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ مجھی اور تو نصیحت کر کہ وہ جا کر اہل شہر کو مسلمان کرے یہان مسلمان کون ہوا ہی
صرف تجکو دھوکا دیا ہی تو یہان سے جانے تو دیکھ کیسی سرکشی کرتا ہون اور پہلے تیرے ہی پرستارون اور عزیزون یعنی
اخضر پری‌زاد وغیرہ کو قتل کرتا ہون اور تمام پردۂ قاف مین دین ابلیس پرستی کو جاری کرتا ہون تو ابھی طفل
ہی مجھ جیسا نامور سے کیا مقابلہ کر سکتا تھا اور نہ کر سکتا ہی سپاہی کے جتنے فن ہین ایک یہ بھی فن تھا کہ اپنی جان بچالی
یہ باتین دل سے کر کے شاہزادے سے عرض کیا کہ ای آقا میرا یہ مرضی تھی کہ آپ مع کل اپنے ہمراہیون کے میرے ملک مین
تشریف لیجلیے اور اپنے سامنے سب اہل شہر کو مسلمان کیجیے مین آپکی دعوت کرتا اور جو کچھ مجھسے ہو سکتا مین خدمت بجالاتا
مین امیدوار ہون کہ میری یہ عرض قبول ہو اور مین سرفراز فرمایا جاؤن اور جو مجکو نان و نمک میسر ہو وہ حضور
آشام فرمائین تا کہ میرا سر افتخار بلند ہو اور سب میرے مرتبہ سے آگاہ ہون آئندہ حضور مالک ہین مین زیادہ جبر نہین کر سکتا
ہون کیونکہ مین خادم ہون اور آپ آقا ہین شاہزادے نے جواب مین فرمایا کہ نہین بھائی یہ کوئی بات نہین ہی بلکہ
تم ہمارے برادر دینی ہو ہم کبھی تمہاری درخواست کو نامنظور نکرتے اور نہ انکار کرتے مگر سبب یہ ہی کہ ہمکو پردۂ دنیا پر
جانیکی بہت شدید ضرورت ہی اور ایسی ضرورت ہی کہ اپنے نانا اور مان کو آزردہ کر کے آئے ہین اگر اب ہم یہان قیام
کرینگے اول تو دوہانکا نقصان ہوگا دوسرے وہ سب ناراض ہونگے تیسرے ہمکو یہان قیام کرنا منظور نہین ہی اگر
ہم قیام کرینگے تو ہمارے ہمچشم ہمپر طعنہ زنی کرینگے تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب کی مرتبہ جو ہم پردۂ قاف مین آئینگے
تو تمہارے ضرور مہمان ہونگے اور تمہارے یہان دعوت ضرور کھائینگے ابھی ہمکو جانے دو زیادہ روکنے مین اصرار
نکرو یہ جو شاہزادے نے کہا اسکو خود بھی منظور نہ تھا صرف دنیاسازی کی تھی خاموش ہو رہا صرف اسقدر تو کہا کہ آپکو
اختیار ہی دیر ابھی جو تشریف لائیگا تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائیگا شاہزادون نے فرمایا ضرور بظاہر تو دیو ابلاغ نے یہ
کہا کہ ابھی جو تشریف لائے تو غلام کو ضرور سرفراز فرمائیگا اور دلمین کہا کہ اب تمہارا یہان آنا محال ہی کچھ عجب
مین یہان سب ابلیس پرستی کی عملداری ہو جائیگی اور جو ابلیس پرستی سے انکار کرے گا میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا دیکھو تو یہان کیا رنگ کیا ہوتا ہی یہ تو دل سے باتین کر رہا تھا ادھر جب شاہزادون نے دیکھا
کہ دیو ابلاغ رضامند ہو گیا پس اسکو تمام قواعد اسلام تعلیم فرمائے اور فرمایا کہ اس طور سے مساجد
بنا تیار کرانا اور اس طریقے کے مدرسے بنوانا اور موذن نوکر رکھنا اور سکہ وغیرہ بنام اخضر پری‌زاد
جاری کرنا جو کچھ شاہزادون نے فرمایا سبکا یہی جواب دیو ابلاغ نے دیا کہ جیسا غلام کو حکم ملا ہی
ایسا ہی کریگا اور دلمین کہتا ہی کہ نہ معلوم یہ بک کیا رہے ہین کچھ دیوانے ہو گئے ہین نہ معلوم انکا خیال
کدھر ہی کون مسلمان ہوا ہی جو یہ سب تدبیرین کریگا کیا کوئی مین احمق تھا کہ اپنے آبائی دین کو ترک کرتا
صرف جان بچانیکے لیے اور تمکو یہانسے دفع کرنیکے لیے مین نے یہ فقرہ کیا یہ سب باتین کسی احمق کو تعلیم کرو
دیکھو تو تمہارے جانیکے بعد مین اہل اسلام سے کس طور سے پیش آتا ہون اگر ایک بھی خداپرست تمام پردہ ہاے
قاف مین باقی رہے تو مین اپنا نام بدل ڈالون چن چنکر قتل کرونگا تمام قاف مین ابلیس پرستی کو رواج دونگا
جب یہان بالکل میری عملداری ہو جائیگی اور سپاہ بھی کثیر بہم ہو جائیگی اور اس امر سے مجکو اطمینان ہو جائیگا کہ
اب کوئی دیو و پری‌زاد آدمزاد کی کمک نکریگا تو لشکر کثیر ہمراہ لیکر پردۂ دنیا پر جا کر سب آدمزادون کو قتل کرونگا
دنیا کو نسل انسان سے خالی کر دونگا وہان بھی دیوزادون کو آباد کرونگا خداوند ابلیس نے اپنا بڑا کرم کیا کہ تم

میرے مکر و فریب مین آگئے اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہان ہو تم اس امر سے خوش ہو کہ ہمنے ابلاغ کو مسلمان
کیا مین اس امر سے خوش ہون کہ مین نے تمکو دھوکا دیا اور اپنی جان بچائی دیو ابلاغ تو یہ دل سے باتین کر رہا
تھا اودھر جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کے منھ سے یہ سُنا کہ جیسا حکم ہوا ہی اسیر غلام عمل کریگا فرمایا کہ اچھا
اب تم مع سردارونکے طرف اپنے ملک کے جاؤ ہم بھی طرف بردہ دنیا کے جاتے ہین نیکو کسی بات مین فرق نہو
جسقدر ہمنے کہدیا ہی اسی پر عمل کرنا وہ تو اس امر کا خواستگار تھا کہ کسی صورت سے مین یہانسے چلا جاؤن یہ سننا
تھا کہ وہ مع کل سردارونکے اٹھ کھڑا ہوا یہ بھی نہ کہا کہ جب آپ تشریف لیجائینگے تو غلام جائیگا بس یہ سُنا کہ
تم اپنے شہر کو جاؤ فوراً کھڑا ہو گیا اور کہا کہ کیا مجال جو غلام حکم عالی کے خلاف کرے یہ کہکر مجرا کرکے مع کل
سردارونکے بیرون بارگاہ آیا اور اُس مقام سے طرف اپنے شہر کے چلا چونکہ لشکر تو شکست کھا کر تباہ ہو گیا
تھا جو قید و قتل سے بچے تھے ادھر اودھر صحرا مین پراگندہ تھے کچھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اور اہل شہر کو اس
حال سے آگاہ کیا تھا اور قلعہ کا سب نے بند و بست کیا تھا کہ شاید حریف ادھر کو آجائے اور شہر پر قبضہ کرلے
اسکا حال جب داستان دیو ابلاغ کی تحریر ہو گی تو بیان کیا جائیگا اب دیو ابلاغ کی حالت سُنیے کہ جب تک
یہ لشکر اسلام کی حد مین رہا اسوقت تک یہ خاموش چلا آیا پڑاؤ پر کیا جاتا وہ تو لُٹ چکا تھا وہان کیا تھا
سیدھا شہر کو چلا جب کوئی کوس بھر اُس لشکر سے دور نکل آیا تو سردارون سے بولا کہ کیون کیسا دھوکا
دیا اور کیا فریب کیا اور کس خوبصورتی سے تم سبکی اور اپنی اور کل اہل شہر کی جان بچائی اور آبرو اور
ایمان بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی وہ تو خوش ہین کہ دیو ابلاغ مسلمان ہو گیا ہی اب جاکر اہل شہر کو مسلمان
کریگا اسکی خبر نہین ہی کہ ابلاغ نے دھوکا دیا اور اپنی جان بچا کر نکل گیا اور کیسی اب آفت برپا
کرتا ہی کہ یاد کروگے خدا پرستونکو جائے پناہ نہ ملیگی اس ذلت اور خواری کا مزا پاؤگے جو مجکو دی ہی
اور جو کلمے اور باتین میرے روبرو خداوند کی شان مین کہی ہین مین اسکا عوض لونگا ای بھائیو وہ تو
مجکو پند و نصیحت کرتا تھا مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ نہ معلوم کیا بک رہا ہی مجکو وہان بیٹھنا ناگوار تھا
مگر ناچار تھا خداوند نے فضل کیا کہ اُن کمبختون کی صحبت سے رہائی ملی خیر اسقدر صبر کرو کہ یہ لوگ چلے
جائین اور لشکر میرے پاس جمع ہو جائے تو پھر تم دیکھنا کہ مین کیسا قصاص ان سب کا اونکا خضر برزاد
سے لیتا ہون کہ یہ آفت یہان اُسی کی بلائی ہوئی تھی اگر اُسکی بوٹیان کاٹ کر اور کباب لگا کر
نہ کھائے ہون اور اسکے ناموس کی آبرو نہ لی ہو تو اپنا نام دیو ابلاغ نرکھون خواہ انہین جوان
ہون خواہ پیر ہون ایک ایک پری پر دس دس دیو چھوڑونگا تاکہ اُن سب کا ان ضربات اور
اس صدمہ سے دم نکل جائے اور پری مضراب کو جو کہ بہت پارسا اور نیک ہین انکو اپنے تصرف
مین لاؤنگا آدمزاد کا تو مزہ چکھ چکے ہین دیوزاد کا تو مزہ ذرا چکھین تم دیکھنا کہ کیسی ذلتین
دیتا ہون ذرا میرے حواس درست ہو لین سب سردارون نے جواب دیا کہ واقعی حضور نے خوب
تدبیر کی ہم بہت خوش ہوئے بس اسی طور کی باتین کرتا ہوا دیو ابلاغ اپنے سردارون کو
لیکر طرف اپنے شہر کے جاتا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اسکا حال آئندہ جلد چہارم
مین تحریر ہوگا اگر اُسکی اجازت ملی موقع پر اور اگر اجازت جلد چہارم کی نہ ملی تو یہ حقیر
ناچار ہی آپ لوگ معاف فرمائین اور میرے قصور کو اپنی رحم دلی سے معاف کرین کیونکہ
مین ناچار ہون اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ترک کرتا ہون اور حال سہراب ثانی کا
تحریر کرتا ہون

اب شمہ حال سہراب ثانی کو ملاحظہ فرمائیے سہراب ثانی کا مع بارگاہ طلسمی و دیگر اسباب طلسمی سے پردۂ دنیا پر آنا و دیگر حالات اُسکے قلم بند ہوتے ہیں ملاحظہ ہون

راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی اور یون روایت کی ہی کہ جب شاہزادون نے دیو ابلاغ کو طرف اُسکے شہر کے مسلمان کر کے رخصت کیا اور وہ حرام زادہ مکر سے مسلمان ہو کر مع اپنے سردارون کے طرف شہر ابلاغیہ کے چلا گیا تو سہراب ثانی نے حکم فرمایا کہ سب اسباب بار ہو ہم اسی وقت یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سب دیوزادون و پریزادون نے اسباب بار کیا اول تو کل اسباب ہمہ وقت بار رہتا تھا جو دو ایک خیمے برپا تھے وہ بھی بار کیے اور سب کو تختون پر سوار کر کے اور تخت دوش پر اُٹھا کر طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوئے ایک تخت طلائی پر یہ چارون شاہزادے مع سیارۂ ثانی کے سوار تھے اور تختون پر اور سب آدم زاد تھے راوی بیان کرتا ہی کہ اب جو دیو ان سب کو لیکر وہان سے چلے تو تیسرے دن قریب پردۂ دنیا کے پہونچے راہ مین کسی مقام پر نہ قیام کیا برابر رات دن چلے آئے تیسرے دن جب قریب پردۂ دنیا کے پہونچے تو ایک پہاڑ پر شب کو آتارا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم یہان دم لے لین کیونکہ اب پردۂ دنیا بہت قریب ہی انشاء اللہ تعالے کل آپ داخل ہو جائینگے شاہزادون نے فرمایا کہ بہتر ہی بس شاہزادون کے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ بالائے کوہ برپا کر دیا گیا اور باقی سب دیو و پریزاد و انسان زیر درخت جو کہ اُس کوہ پر لگے ہوئے تھے قیام پذیر ہوئے سب مال و اسباب و بارگاہ و خزانہ وغیرہ کو بیچ مین رکھ لیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا ہر ایک نے اپنی راحت کا سامان کیا میوہ وغیرہ توڑ کر لائے اُسکو کھایا پانی سرد لا کر خود بھی پیا شاہزادون کی بھی خدمت مین حاضر کیا وہ رات اُسی پہاڑ پر بسر کی بوقت صبح آ کر عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین آج دوپہر کو آپ پردۂ دنیا پر پہونچ جائینگے یہ جو عرض کیا اور جب یہ امر رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کو معلوم ہوا بس ان شاہزادون نے اپنے منھ پر نقابین یاقوت رنگ ڈالین اور سیارۂ ثانی کو بھی نقاب پوش ہونے کا حکم دیا اُسنے بھی نقاب سرخ رنگ منھ پر ڈالی اور کوئی نقاب پوش نہوا سوائے ان چار آدمیون کے جب اس کام سے فراغت ہوئی تخت پر سوار ہوئے دیو تخت لیکر روانہ ہوئے کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ سرحد قاف تمام ہوئی عمارات پردۂ دنیا نظر آنے لگی یہ سب پردۂ دنیا کو دیکھکر بہت خوش ہوئے وہان کی ہوا جو لگی غنچۂ دل جو پژمردہ تھے کھل گئے مارے مسرت کے کوئی اپنے جامے مین نہ سماتا تھا ہر ایک کا چہرہ فرط خوشی سے بحال تھا خصوصاً رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کا تو عجب حال تھا سہراب ثانی سے فرماتے تھے کہ ای فرزند دیکھو وہ پردۂ دنیا کی عمارت بلند نظر آتی ہی تم تو ای فرزند پہلے پہل آئے ہو تمکو یہان کیا لطف ملے گا تم قاف کے رہنے والے ہو وہان کے عجائبات دیکھے ہوئے ہو قاف گو ہمہ وقت مثل گلزار کے پر بہار رہتا ہی کبھی قاف مین خزان نہین آتی ہی ہر قسم کے پھول اور ہر قسم کا میوہ ہمہ وقت موجود ہی وہان خزان کو کبھی دخل نہین ہوتا ہی مگر برابر پردۂ دنیا کے نہین ہی جب یہان فروکش ہوگے اور یہان کے حالات دیکھوگے تو بہت خوش ہوگے یقین ہی کہ پردۂ قاف کو بھول جاؤگے سہراب ثانی جواب مین عرض کرتے ہین کہ جو کچھ حضور ارشاد فرماتے ہین بہت بجا ہی پردۂ دنیا کے روبرو پردۂ قاف کی کیا اصل ہی خصوصاً جہان بزرگ آپ ایسے

ہون اُس مقام کا کیا کہنا ہی یہ سرزمین اپنا مسکن و ماوا ہی وہ مقام یعنی قاف دیو و پریزاد کے
رہنے کا مقام ہی وہان سواے غیر جنس کے ہمجنس کی صورت نظر نہین آتی ہی اسی قسم کی باتین کرتے
ہوے اور خوش ہوتے ہوے تخت پر سوار وہ تخت دو وحشی دیوزاد پریہ بالا لئے ہوا پہ لوگ نہایت
خوش و خرم ہین کہ اب پردہ دنیا پر پہونچگئے قاف ہمسے ترک ہوا اب اپنے عزیزون ویگانون سے ملینگے
ہمچشمون سے معرکے پڑینگے راہ خدا مین جہاد کرینگے ہماری صاحبقرانی کے عالم مین سکّے پڑینگے ہم نشان
دین اسلام کو بلند کرینگے تاریکی کفر کو چراغ ہدایت سے برطرف کرینگے ضلالت کفر پرستی کو آب
تیغ ہدایت سے صاف و پاک کرینگے ہر ایک کو راہ ضلالت سے نکالکر چشمۂ ہدایت پر پہونچا ئینگے فرزندان
دیندار و مجاہدان مشہور شعار مین نام تحریر ہوگا فضل خداوند کریم سے بعید نہین ہی کہ مثل آبا و اجداد
کے ہمارا بھی نام ہو اور ہم سب بھی غازی مشہور ہون ایسے ایسے خیالات کرتے ہوے اور سیر دیکھتے
ہوے چلے آتے ہین یہانتک کہ حد قاف تمام ہوئی کوئی دو پہر دن آیا ہوگا کہ یہ لوگ داخل پردۂ دنیا
ہوے دیوزادون نے عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو کہ باقبال و حشم و بخیر و عافیت آپ داخل
پردۂ دنیا ہوے قاف کی حد تمام ہوئی پردۂ دنیا کی سرحد شروع ہوئی اور اب حضور داخل
حد پردۂ دنیا ہوے ان چارون شاہزادون نے ہاتھ اٹھا کر بدرگاہ رب کریم بہت عجز و
انکسار کے ساتھ اپنے خیر و عافیت سے پردۂ دنیا مین پہونچنے کا شکریہ ادا کیا اور سجدۂ شکر
بجا لائے سر اٹھا کر جو دیکھا تو ہر طرف صحراے وسیع و پر فضا نظر آتے ہین کوسون سواے
سبزہ زار کے اور گلہاے رنگارنگ اور میوہ ہاے گوناگون کے دوسری شی کا نام نہین
ہی چشمہ آب شیرین و خوشگوار کے لہرین مار رہے ہین جانوران صحرائی پھر رہے ہین کسی سمت کوہ
فلک شکوہ واقع ہوے ہین کہ از قلہ کوہ تا پائین کوہ سبزہ لگا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا
پہاڑ عروس بنا ہوا کھڑا ہی کسی نوشاہ کے اشتیاق مین اور گلہاے رنگ برنگ یعنی سرخ
و زرد وغیرہ جو کھلے ہوے ہین تو عجب بہار ہی ہر طرف قدرت پروردگار آشکار ہی صنعت باغبان
قضا و قدر پیدا ہی ہر برگ و گل سے صنعت خالق حقیقی ہویدا ہی یہ بہار دیکھکر سہراب ثانی
نے رستم ثانی سے عرض کیا کہ واقعی پردۂ دنیا کے سامنے پردۂ قاف کی کوئی حقیقت
نہین ہی پردۂ دنیا کو اگر فردوس برین کہا جائے تو بجا ہی یہ مقام بہت پر بہار اور بافضا
معلوم ہوتا ہی پردۂ دنیا کا کیا کہنا رستم ثانی نے جواب دیا کہ ای فرزند یہ وہ مقام ہی کہ
جہان ہمیشہ بہار رہتی ہی یہان کی آب و ہوا سے دل کو فرحت قلب کو مسرت حاصل ہوتی ہی
خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے پھر اُس مقام بہشت آئین کو دکھایا ہمکو تو اسے اپنی
زندگی مین یہان کے آنے کی امید نہ تھی مگر اُسنے اپنا فضل شامل حال کیا کہ پھر یہان کی سیر
نصیب ہوئی اور تقدیر نے یاوری کی کہ ہم یہان آئے ہمکو تو خواب مین بھی یہان کا خیال
رہتا تھا ای فرزند ابھی کیا تمنے دیکھا ہی جب یہان کی سیر کروگے اور ملکون اور شہرون کو
دیکھوگے اور یہان کے باشندون سے ملوگے تو تمکو یہان کی قدر ہوگی کیونکہ تم پردۂ قاف
مین پیدا ہوے ہو اُسی مقام پر پرورش پائی ہی دیو و پریزاد کی صحبت اٹھائی ہی تمھین
یہان کی کیفیت کیا معلوم اور یہان کی حالت سے کس طور سے آگاہ ہو سکتے ہو ہان جب
یہان رہوگے نہ واقف ہوگے اسوقت تمکو لطف حاصل ہوگا ابھی تمنے دیکھا کیا ہی ہان

جب یہان سکونت اختیار کروگے اُسوقت لطف ملے گا ای فرزند یہ ادنے نمونہ ہی اس سے زیادہ
زیادہ پُربہار اور فرحت افزا یہان مقام ہین یہان کے باشندے سب خوش کلام ہین
سہراب ثانی نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا رستم ثانی نے فرمایا کہ ای فرزند بہت سی
باتین ایسی ہین جو کہ پردۂ قاف مین نہ تھین جبکہ ہمارے جد امجد تشریف لے گئے اُنھون نے
رواج دین اہل قاف طرز جنگ و پیکار سے واقف نہ تھے اب جو طریقے تمنے وہان دیکھے یہ
سب ہمارے جد امجد کے جاری کیے ہوے ہین خداوند کریم نے انسان کو اشرف مخلوقات
فرمایا ہی اور سب خلقت پر شرف بخشا ہی اسی سبب سے ہر قسم کی خلقت انسان کی اطاعت کرتی
ہی اپنی قدرت کاملہ اور حقیقت بالغہ سے وہ عقل انسان کو عطا فرمائی جو کہ کسی کو نہین عطا
کی یہ ہی سبب ہی کہ جن و پری و دیو و ملک تابع انسان ہوتے ہین یہ کس قدر شرف ہی کہ جو
نبی یا وصی نبی خلق فرمایا وہ قوم انسان سے خلق فرمایا اور سب قومون کو اُسکی اطاعت کا حکم
فرمایا یہ ہی شرف کافی ہی اسکے سوا خیال توکرو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کہ قوم انسان
سے تھے مگر کیا شرف درگاہ خداوند کریم سے ملا تھا کہ سب قومون پر حاکم تھے یعنی چرند پرند
وغیرہ بھی انکے تابع حکم تھے دیو و پری و جن پر آپ حکمرانی فرماتے تھے ہوا و ابر پر بھی انکا حکم جاری
ہوتا تھا بس ایسے ایسے شرف اور کسی قوم کو مرحمت ہوے ہین پھر کیون نہ اُنکے بود و باش کا
مقام ہر قوم کے مقام سے عمدہ اور نایاب ہو ہم سب کو فخر و افتخار کرنا زیبا ہی کہ اُسنے ہم سب کو
اپنے عنایت و کرم سے ہر قوم پر شرف دیا اور اشرف مخلوقات فرمایا جہان تک ہم فخر
و مباہات کرین وہ سب ہمپر زیبا ہی یہ ہی امر کیا کم ہی اور تمام عمر اسی امر کا شکریہ نہین کوئی ادا
کر سکتا ہی کہ انسان کو اسقدر زور و طاقت عطا فرمایا ہی کہ وہ دیو و جن و پری پر غالب آتا ہی
اور یہ سب انسان کی اطاعت و بندگی کو اپنے اوپر واجب جانتے ہین ورنہ یہ ممکن تھا کہ انسان
دیو پر غالب آتا یہ صرف اُسکی عنایت اور رحمت ہی ورنہ اگر ایسا نہوتا تو یہ دیو و پریزاد وغیرہ
نسل انسان کو عالم ایجاد سے مٹا دیتے اور سوائے انکے کوئی نہوتا مگر وہ کیسا حکیم مطلق ہی کہ اُسنے
اس مرض کی دوا کے لیے ہمکو ایسی طاقت مرحمت فرمائی کہ ہم دیو وغیرہ پر غالب آئے اور
اُنکے شر سے بچے اور لقمہ ہونے سے محفوظ ہوے یہ جو تقریر رستم ثانی نے کی سہراب ثانی نے
جواب مین عرض کیا کہ جو کچھ فرمائیے وہ سب بجا ہی واقعی ہم اُسکے ایسے بندۂ گنہگار ہین کہ کسیوقت
سر نہین اٹھا سکتے ہین اور ہمسے اُسکی بندگی پورے طور سے نہین ادا کیجاتی ہی اگر ہم اُسکی نعمتون کا
تمام عمر اپنی شکریہ ادا کرین اور اسی حالت مین مر جائین اور پھر وہ ہمکو زندہ کرے اور ہم
پھر ادائے شکریہ مین مصروف ہون اگر اسی طور سے ہزار ہزار مرتبہ واقع ہو مگر ہم اُسپر بھی
نہین ادا کر سکتے ہین دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہی کہ ہمسے تو اُسکی اطاعت و بندگی اُس
طریقے سے نہین ہو سکتی ہی کہ جس طریقے سے اُسنے ہمکو حکم فرمایا ہی ہمارا بال بال گنہگار ہی مگر وہ ایسا
کریم کارساز ہی کہ ہماری طرف سے باوجود ایسے ایسے گناہ کے کہ وہ ملاحظہ فرماتا ہی مگر اسپر
کچھ چشم پوشی کرتا ہی کیا عرض کیا جائے کیسا خالق برحق اور رازق مطلق ہی کہ جو اُسکو
مانتے ہین اُنپر بھی وہ ہی نظر اور مرحمت ہی اور جو نہین مانتے ہین بلکہ اُسکے قائل نہین ہین
دوسرون کو سجدہ کرتے ہین اور اُسکے ساتھ شامل کرتے ہین اور ایسے ایسے کلمات بکتے

ہین کہ جس سے وہ بالکل بری ہی وہ کیسا کریم و رحیم ہی کہ کسی قسم کا اُسنے تعرض نہین کرتا ہی برابر دشمن و دوست کو رکھتا ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی رباعی ای کریمے کہ از خزانہ غیب ؛ گبر و ترسا وظیفہ خور داری ؛ دوستان را کجا کنی محروم ؛ تو کہ با دشمنان نظر داری ؛ خیال کرنیکا مقام ہی جو لوگ کہ صاحب شوکت اور مرتبت اور صاحب اختیار ہین یا جو کہ صاحب مال ہین اگر اُنکی نسبت کوئی کلام بیہودہ یا اُنکی شان کے خلاف کہتا ہی یا اُنکے نوکر و خادم عدول حکمی کرتے ہین تو وہ کیسے ناخوش ہوتے ہین اگر صاحب اختیار ہین اور کسی سے اس قسم کا فعل سرزد ہوتا ہی کہ وہ لائق قتل ہی تو قتل کرتے ہین یا جس قسم کی چاہتے ہین سزا دیتے ہین جو اس قابل نہین ہین یعنی صاحب اختیار نہین ہین تو وہ ملازم وغیرہ کو عدول حکمی مین ملازمت سے چھوڑا دیتے ہین بس مین خیال کرتا ہون کہ اگر اُنکے اختیار مین رزق ہوتا تو وہ بند کر دیتے مگر خیال تو فرمائیے کہ وہ کیسا کریم ہی باوجودیکہ کل اختیار رکھتا ہی اگر چاہے تو ایک دم مین سب کو فنا کر دے چاہے تو رزق نہ دے ایسا عادل ہی اور ایسا مالک ہی کہ اُسکے اختیار مین موت و زیست سب کچھ ہی مگر کوئی اُس سے نہین خوف کرتا ہی اور اُسکی اطاعت نہین کرتا ہی بلکہ جو زبان مین آتا ہی اُسکی شان مین کہتا ہی حتی کہ اُسکو سجدہ بھی نہین کرتا پتھر یا شیطان یا اُسکے پیدا کیے ہوئے بندے کو یا اُسکی بنائی ہوئی چیزونکو سجدہ کرتے ہین اور اپنا خدا کہتے اور جو جی چاہتا ہی خدائے برتر کی شان مین کہتے ہین مگر واہ رے عدل و رحم کہ وہ کسی قسم کی سزا نہین دیتا ہی اور ہر ایک کو اُسکے مقدر کے موافق رزق مرحمت فرماتا ہی وہ خالق بے نیاز و رب کارساز ہی کیا اُسکی تعریف کیجائے بموجب شعر برابر نظر دشمن و دوست پر ؛ نہین منحصر مغز پر پوست پر ؛ یہ کتنی بڑی رحمت و کرم ہی کہ اُسنے ہم سبکے لیے نبی خلق فرمائے تاکہ ہمکو ہدایت کرین تاکہ ہم راہ نیک و بد سے آگاہ ہون تاکہ یہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ ہمکو کب معلوم تھا کہ یہ راہ نیک ہی یا بد جو ہماری عقل نے راے دی ہمنے اُسپر عمل کیا ہم مستحق سزا کے نہین ہین اب کوئی اس امر کا عذر نہین کر سکتا ہی کیونکہ پیغمبرونکے ذریعے سے ہمکو سب حالات سے آگاہ کر دیا اب یہ ہماری بدقسمتی ہی کہ اُنکے فرمانے پر عمل نکرین اور جو ہماری راے ہمکو راے دے اور ہمارا نفس ہمکو راہ بتائے اُسپر ہم عمل کرین اب ہم ضرور مستحق سزا کے ہین مگر وہ ایسا رحیم ہی کہ ہمسے سراسر گناہ سرزد ہوتے ہین وہ دیکھتا ہی اور اُسکی سزا نہین دیتا صرف اس خیال سے کہ شاید میرا بندہ اپنے اس گناہ سے نادم ہو اور میری طرف رجوع کرے یہ کتنا بڑا رحم ہی کہ اُسنے در توبہ کھول دیا ہی اور حکم دیا ہی کہ توبہ کرو ہم قبول کرینگے یہانتک حکم ہی کہ مرنے کی ایک ساعت قبل تک جو توبہ اپنے گناہونسے کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی مگر ہماری آنکھونپر ایسے غفلت کے پردے پڑے ہین کہ ہم یہ سب جانتے ہین اُسپر بھی اپنے فعلونسے باز نہین آتے ہین یہ کتنی بڑی اُسکی پرورش اور عدالت ہی کہ اُسنے ہر فعل بد کی سزا بروز قیامت مقرر فرمائی ہی صرف اس غرض سے کہ شاید بندہ اب بھی اپنے حرکات سے باز آئے بس انھین سب امرون سے تو وہ پہچانا جاتا ہی اور خالق کہا جاتا ہی خلاصہ میری تقریر کا یہ ہی کہ وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بہت مہربان ہی اُسکی مہربانیون اور رحمونکا شکریہ ادا نہین کیا جا سکتا ہی بموجب شعر اگر ہر موئے تن گردد زبانے ؛ نہ آید شکر او ہرگز بیانے ؛ یہ جو تقریر سہراب ثانی سنے کی رستم ثانی وغیرہ نے جواب مین فرمایا کہ ای فرزند تمنے اسوقت وہ تقریر کی ہی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی واقعی وہ ایسا ہی خالق ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی قسم کی تقریر کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ یکایک شہر دن کی آبادی نظر آئی

دیکھا کہ تمام لوگ پھر رہے ہین بازار ایسی آراستہ ہین خرید و فروخت ہو رہی ہی کٹورہ کھنک رہا ہی ہر مقام پر میلا لگا ہوا ہی کہین ناچ و رنگ ہی کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی دو چار دوست جمع ہین کوئی باغ کی سیر کر رہا ہی کہین دربار آراستہ ہی کوئی بادشاہ شکار مین مصروف ہی کیونکہ یہ لوگ بلندی پر تھے بہت دور تک کا انکو حال نظر آتا تھا یہ اسی طور سے سیر کرتے ہوے چلے جاتے تھے کہ سہراب ثانی نے دیکھا کہ ایک صحرا بہت وسیع ہی اور نہایت درجہ پر بہار اور مقام فرحت افزا ہی سبزہ مثل زمرد کے چمک رہا ہی کوسون تک یہ معلوم ہوتا ہی کہ مخمل سبز کا فرش کیا ہوا ہی چشم کو اسکے دیکھنے سے طراوت حاصل ہوتی ہی روح کو راحت قلب کو فرحت کئی چشمے اسمین آب صاف و شفاف سے لبریز پانی انکا ایسا صاف ہی اور ایسی آب ہی کہ آب گوہر شرم سے غرق آب خجالت ہوتی ہی وہ چشمے مثل چشمۂ سلسبیل کے پاک و صاف ہین مثل آب کوثر کے اسکا پانی چمک رہا ہی ہر موج اسکی رشک دہ زلف حور ہی حباب جو اسمین پیدا ہوتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا پستان حور ہین یا مقمۂ نور پانی پر روشن ہین کیونکہ اسپر عکس آفتاب کا جو پڑتا ہی اور آفتاب قریب غروب ہونے کے ہو درخت میوہ دار اسقدر اس صحرا مین قرینے سے لگے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہشت شدادی ہی شاخین بار اثمار سے زمین کے بوسے لے رہی ہین طائران خوشرنگ و خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہین طاؤسان صحرا ادھر ادھر پھر رہے ہین کبک قہقہہ زنی مین مصروف ہین بلبل ہزار داستان گلہاے رنگارنگ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین گل خود رو ایک سمت کو کھلے ہوے ہین لالے کا تختہ الگ ہی یہ معلوم ہوتا ہی صحرا مین آگ لگی ہی اور دیگر قسم کے پھول مثل کوڑیالا و بیلا و موتیا وغیرہ کے کھلا ہوا ہی ہر ایک کا تختہ الگ ہی گل مہندی و گل شبو و گل داؤدی کی ایک طرف کو بہار ہی وہ صحرا رشک دہ گلزار شدادی ہی اس صحرا کو دیکھکر شاہزادے کے دل مین شوق اسکی سیر کا پیدا ہوا دیکھا کہ آہو و چیتل و نیل گاؤ ایک طرف کو خوش فعلیان کر رہے ہین جست و خیز مین مصروف ہین بالکل خوف صیاد نہین ہی یہ سب واقعات دیکھکر دل کو جو اسکی سیر کا اشتیاق ہوا تو رستم ثانی اور ایرج نامدار سے عرض کیا کہ اگر آپ لوگون کی راے ہو اور آپ اجازت فرمائین تو اس صحرا مین دو ایک دن قیام کرین اور یہان کے حالات آیندو روند سے دریافت کرین تاکہ معلوم ہو کہ آجکل بدیع الملک کس مقام پر ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور یہان کا کیا رنگ ہی بس اسی سمت کو ہمراہ آپکے کوچ کرین یہان کی خبرین دریافت کرنا بہت ضرور ہی میرے نزدیک تو یہ امر بہتر ہی کہ اس مقام سے بڑھکر کوئی مقام پرفضا اور راحت افزا نہوگا یہان کی ہوا جو کھائینگے جو کچھ کسل راہ ہی برطرف ہوجائیگا تازہ دم ہوکر یہان سے کوچ کرینگے شاید خداوند کریم کوئی ایسا سبب پیدا کر دے کہ کچھ لشکر بھی جمع ہو جائے اور اسی مقام پر اتر کر یہ جو دیو و پریزاد کا لشکر ہمراہ آیا ہی پہونچانے کو اسکو بھی رخصت کر دین طرف پردۂ قاف کے صرف انکو رہنے دین کہ جو محافظ بارگاہ و دیگر اسباب طلسمی ہین کیونکہ بدون انکے بارگاہ برپا ہونا محال ہی اس سبب سے کہ یہ بارگاہ طلسمی ہی یہ جو شاہزادے نے کہا سب نے جواب دیا کہ بہتر تو ہی تمھاری راے بہت نیک ہی بلکہ رستم ثانی اور شہریار نے فرمایا کہ یہان قیام کرنے سے ایک فائدہ اور ہوگا کہ تاجرون اور سوداگرون وغیرہ سے ہمارے لشکر کا بھی حال معلوم ہو گا کہ وہ لوگ کہان ہین اور

کس فکر مین ہین اور آنکا کیا حال ہوا ہماری جدائی کے رنج و غم مین اور واقعی یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ بدیع الملک آجکل کس مقام پر ہین اور کس سے مقابلہ کر رہے ہین اور آنکی صاحبقرانی کو کچھ عروج بھی ہوا یا نہین اور کون کون آنکا شریک ہوا اور کسقدر ملک انھون نے اسلام آباد کیے کیونکہ بہت سے ملک ابھی کفر آباد تھے اور کس ملک پر آنسے اور کفار سے معرکہ پڑا ہی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ کسی نے کفار اولاد سے خروج تو نہین کیا کیونکہ جب ہم یہان تھے تو سُنا گیا تھا کہ پسر زمرد ثانی یعنی اژدر زنگ نے خروج کیا ہی اسکے ہمراہ لشکر ہی اور ایک لڑکا بختگان کا یعنی منجگان ثانی ہی وہ اژدر زنگ کو ترغیب دلا رہا ہی کہ تم دعوی خدائی کرو کیونکہ تمھارے باپ دادا خدا تھے اور دو لڑکے لوزج بدرگ حرامی کے بھی پیدا ہوے تھے بطن سے دختر فرعون ثانی سے کے سُنا گیا تھا انمین ایک ساحر ہی اور ایک پہلوان انکا بھی قصد تھا کہ خروج کرین آیا انمین سے کسی نے خروج کیا یا نہین اگر خروج کیا تو کہان ہین یا ہاتھ سے بدیع الملک کے مارے گئے بلکہ مجکو خوب یاد ہی کہ جب مین اپنے لشکر سے فقیر ہوکر نکلا تھا اور شہر زرین حصار مین پہونچا تھا تو اُسدن وہان ایک جلسہ تھا اور کشتی کا سامان ہو رہا تھا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا تھا کہ ایک پہلوان اژدر زنگ کی طرف سے آیا ہی اور اسکے پاس ایک فرمان ہی وہ ہر ایک ملک مین جاتا ہی اور وہان کے بادشاہ و حاکم سے کہتا ہی کہ اگر کوئی پہلوان ایسا ہو کہ جو مجکو زیر کرلے اور مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین اسکو زیر کرلون تو جو اُسکا دین ہو مین قبول کرونگا ورنہ وہ مع اپنے بادشاہ کے اژدر زنگ پرست ہو اور اس فرمان پر مہر کردے کہ ہمارے یہان کا پہلوان آپکے پہلوان سے لڑا اور زیر ہوا اب کوئی پہلوان باقی نہین ہی جو لڑے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا اور اس فرمان پر مہر کی یا جسکے یہان پہلوان نہو وہ یہ تحریر کرکے مہر کردے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی جو آپکے پہلوان سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے آپکا دین قبول کیا بخوشی اور مہر کردے بس مین نے دیکھا تھا کہ کئی ملکون سے وہ مہر کرا لایا تھا کسی مقام پر تو اُس سے مقابلہ ہوا تھا کسی مقام پر نہین ہوا تھا وہ اسی غرض سے زرین حصار مین بھی آیا تھا زرومان تاجدار نے یہ اقرار کیا تھا کہ میرا جو سپہ سالار ثقیل دیو پرور ہی اگر یہ زیر ہو جائیگا تو مین اژدر زنگ پرستی اختیار کرونگا چنانچہ اُس سے اور پہلوان اژدر زنگ سے کشتی کا دن قرار ہوا تھا جسدن مین پہونچا تھا وہ دن کشتی کا تھا مین بھی اُسی حالت سے یعنی درویشی کی حالت سے اُس مقام پر گیا کہ جہان کشتی ہو رہی تھی مین نے دیکھا کہ اژدر زنگ کے پہلوان نے زرومان کے پہلوان کو کشتی مین زیر کر لیا اور زیر کرکے لاف گذاف کرنے لگا مجکو غصہ آگیا مین نے اکھاڑے مین جاکر اُسکو زیر کرکے چیر کر پھینکدیا سب نے میری بہت تعریف کی اور سب میرے مرید ہوے میری بڑی خاطر و مدارات کی مین نے زرومان کے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائے میرے لیے تکیہ آراستہ کیا گیا بیرون شہر مین وہان رہتا تھا مین نے چند دن مین مع بادشاہ کے سب اہل شہر کو مسلمان کیا وہ لوگ میرے تابع فرمان تھے کہ مجکو دیو اُٹھا کر پردہ قاف کو لیگئے بس اس سبب سے مین یقین کرتا ہون کہ اُس مرتد یعنی اژدر زنگ نے ضرور خروج کیا ہوگا کیونکہ اُسکے ہمراہ ایک بچہ شیطان ہی وہ ضرور اُسکو ورغلان کرکے نکلا ہوگا اُسکا بھی حال معلوم ہوگا شہریار نے زرنگار اور خورشید تاج گیر کا حال بیان کیا کہ ان لوگون نے زرومان پر اُنکی کشتی کی تھی مین نے

اُنکو مسلمان کیا تھا جبکہ مین اپنے لشکر سے بھائی صاحب کے فقیر ہو کر نکل جانیکی خبر پاکر اور خود فقیر ہو کر نکلا تھا تو قدرت خدا سے مین زرین حصار پر پہونچ گیا اور مین نے زرد مان کو اُس آفت مین مبتلا پاکر اُسکی مدد کی آن دونون بادشاہونکو مسلمان کیا زرد مان نے میری بڑی خاطر و مدارات کی اُسی تکیہ پر لاکر مجکو مقیم کیا باقی حالات تو مین بیان کر چکا ہون نہ معلوم وہ دونون بادشاہ مسلمان رہے یا پھر کافر ہوگئے اور زرد مان سے بعد میرے گم ہو جانے کے کس طور سے پیش آئے اُنکی بھی حالت دریافت کرنا ضرور ہی لہذا میرے بھی نزدیک مناسب ہی کہ اسی صحرا مین قیام کیا جائے اور یہ سب حالات دریافت کیے جائین بعدہ پھر یہان سے کوچ کیا جائے جسطرف مناسب وقت جانا جائے یہ جو رستم ثانی و شہریار نے فرمایا سہراب ثانی نے اُن دیوون سے فرمایا کہ جو تخت دوش پر اُٹھائے ہوئے تھے کہ ہمکو اس صحرا مین اُتار دو اور ہمارے خیمے و بارگاہین اس صحرا مین برپا کرو اور تم سب جو کہ ہمکو پہونچانے آئے ہو ہم سے رسید لیکر طرف پردۂ قاف کے واپس جاؤ سوائے اُن پریزادون وجن و دیو وغیرہ کے جو کہ مہتمم خزانہ و بارگاہ وغیرہ ہین کیونکہ بدون اُنکے ان سب چیزونکا انتظام غیر ممکن ہی ہم اس صحرا مین دس بارہ دن قیام کرینگے اور حالات یہان کے دریافت کرکے مدھر مناسب ہوگا کوچ کرینگے اب تم سبکی ہمراہی کی ضرورت نہین ہی کیونکہ یہان کے حالات سے ہم بخوبی آگاہ ہین کہ یہ مسکن و ماوا ہمارا ہی ہم یہان کی راہون سے کامل طور سے واقف ہین اب تمہاری ہمراہی مین ہماری بدنامی ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا وہ امرا یہ کہکے فوراً بالائے ہوا سے مع تخت کے طرف زمین کے متوجہ ہوئے اور ایک آن مین سب نے مع کل اسباب وغیرہ کے شاہزادونکو اُس صحرا مین اُتارا مین اُس صحرا کی کیفیت بہار وغیرہ عرض کر چکا ہون اب تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی جیسا کہ سہراب ثانی نے بالائے ہوا سے اُسکی حالت کو ملاحظہ فرمایا تھا اُس سے دوچند یہان آکر دیکھا پس تخت پر سے اُتر کر حکم دیا کہ مقام مناسب دیکھکر بارگاہ و خیمے وغیرہ برپا کرو اور آپ مع رستم ثانی وغیرہ کے سیر صحرا مین مصروف ہوئے وہ پانچ ہزار آدمزاد بھی تختون پر سے اُترے پردۂ دنیا کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ہر ایک سجدۂ شکر بجا لایا اور گلگشت صحرا مین مصروف ہوئے اُدھر دیو و پریزادون وغیرہ نے خیمے برپا کیے ایک خیمے مین تمام مال و اسباب طلسمی یعنی خزانہ اور وہ صندوق جسمین اسّی ہزار اسلحہ طلسمی مع خفتان شب چراغی کے تھے اُنپر مہرہ مقرر کیا اور باقی خیمے اور لوگونکے لیے برپا کیے بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کو برپا کیا اُسکی تعریف کیا تحریر کرون اگر بتفصیل تعریف تحریر کرون تو ایک جلد اُسکی تعریف کے لیے درکار ہو مجملاً تحریر کرتا ہون کہ اُس بارگاہ مین پانچ ہزار ستون یاقوتی و زمردی و آسمانی تھے کہ جنپر گوہر شب چراغ نصب تھے اور تمام بارگاہ مین کارچوبی کام کیا ہوا تھا اور فرش مخملی سے بارگاہ آراستہ تھی اُسپر بھی کارچوبی کام تھا نہایت تکلف سے بارگاہ چھت و پردون و شیشہ آلات سے آراستہ تھی اور ایسا سامان تھا کہ جو کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا بلکہ پیرانہ سالی سے اُس بارگاہ کے شوق دید مین پیر فلک کی کمر مین خم آگیا ہی سات جلوخانہ تھے ہر جلوخانہ جواہر نگار تھا جس رنگ کے جواہر کا جلوخانہ تھا اُس رنگ کا اُسمین فرش مخملی کا تھا اُسپر کارچوب کیا ہوا تھا دونون طرف جواہرات کے درخت ہر جلوخانہ مین لگے ہوئے تھے جس قسم کا پھول جس درخت مین لگا ہوا تھا اُسی پھول کا عطر بھرا ہوا تھا تمام بارگاہ خوشبو سے بسی ہوئی تھی اُس بارگاہ مین ہزارون کرسیان جواہر نگار و زنگل الماس تراش آراستہ تھے چار مندلیان بہت عمدہ نہایت نادر و نگار آراستہ تھین آئینہ و غاشیے پڑے ہوئے تھے ایک تخت طاؤسی وسط بارگاہ مین آراستہ تھا

اکیس زینے کا اُسپر جبۂ الماس نگار لگا ہوا تھا صحن بارگاہ مین تمام مخمل کاشانی کا فرش کیا ہوا تھا اُسپر حاشیہ زردوزی
بنا ہوا ہر قسم کے بیل بوٹے تھے اور جا بجا جواہرات کے چمن بنائے تھے طلائی گملونمین جواہرات کے چھوٹے چھوٹے
درخت لگے ہوے تھے اُنمین عطر ہر قسم کے پھولونکا بھرا ہوا تھا تختے دخنین سے عود و عنبر کی خوشبو آرہی
تھی اندرون بارگاہ تو یہ سامان تھا بیرون بارگاہ پر لال پردہ کارچوبی پڑا ہوا تھا ایک پریزاد بعہدہ
درگہ سالاری صندلی زرنگار پر بیٹھا ہوا تھا بارگاہ اسقدر وسیع تھی کہ کئی ہزار کرسیان اُسمین آراستہ تھین
اور تمام بارگاہ مین گوہر شب چراغ نصب تھے مثل ستارونکے چمک رہے تھے اور ضو دے رہے تھے
ایک بہت بڑا گوہر شب چراغ قبۂ بارگاہ مین نصب تھا آفتاب کی ضو دے رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا
آفتاب طالع ہے وہ بارگاہ مثل آسمان کے معلوم ہوتی تھی کہ گویا تارے نکلے ہوے ہین اور ماہ تابان
طلوع کر رہا تھا بارگاہ اسقدر بلند اور رفیع تھی کہ اُسکی رفعت بلندی کے آگے چرخ برین کی بلندی پست
تھی اُسکے کلس سے آفتاب کسب ضو کرتا تھا کلس اس بارگاہ کا طلائی تھا ایک طاؤس الماس کا اُسپر
بنا ہوا تھا اُسکے سر پر ایک گوہر شب چراغ بہت بڑا لگا ہوا تھا کہ جسکی ضیا باری سے تمام صحرا روشن
و منور تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلندی بارگاہ پر آفتاب طالع ہے اور تمام صحرا مین دھوپ پھیلی ہوئی
ہے صفت یہ تھی کہ دن کو وہ گوہر ایسی ضو دیتا ہے کہ جیسے آفتاب اور شب کو مثل ماہتاب کے جو گوہر شب چراغ
اُس بارگاہ مین نصب ہین وہ مثل ستارونکے شب کو معلوم ہوتے ہین اور دنکو مثل ذرونکے باہر سے بارگاہ
مخمل سرخ کی ہے اور تمام اُسپر اسطرف بھی کارچوب کا کام بنا ہوا ہے کیسی کیسی شکارگاہین اور میدان جنگ کی
تصویرین صناعان چابکدست نے بنائی ہین کہ جنکو دیکھکر عالم حیرت طاری ہوتا ہے نظارہ کرنیوالا متحیر ہوکر
ساکت ہوجاتا ہے کسی قسم کی خواہش نہین رہتی ہے بھوک و پیاس جاتی رہتی ہے اُسکے نظارے سے
طبیعت کو سیری نہین ہوتی ہے اس بارگاہ کے ہمراہ چار بازار ہین کہ جو ہر ایک رشک دہ بازار
چین و ختن ہے صفت یہ ہے کہ بارگاہ سے لیکر برابر بازار تک ایک بہت وسیع سڑک ہے کہ جسمین
بجائے سرخی کے یاقوت کے سنگ ریزے پڑے ہوے ہین اور دونون طرف اُس سڑک کے
چمنبندی کی ہوئی ہے وہ بازار ہین جواہر کی ہین اُسمین سب دوکاندار پریزاد و قوم جن سے ہین
ہر ایک قسم کا سوداگر موجود ہے دوکانین خوب آراستہ ہین یہ دوسری صفت ہے کہ جدھر سے قصد کرو بازار
مین پہونچنے یا دربارگاہ پر ہر طرف سے بارگاہ کو راستہ گیا ہے باغ روان ہر طرف تیار ہے خوشبو
گلہائے رنگارنگ سے بازارین معطر ہین نشان بازارونکے بلند ہین ہوا سے پھریرے اُڑ رہے
ہین اُنسے مشک و عنبر کی خوشبو پیدا ہوتی ہے چارون طرف بازارون کے بیچ کئی کوس کے
حلقے مین طلائی ٹٹیان لگی ہوئی ہین کہ جن پر بلوری و الماسی گلاس جڑے ہوے ہین ایک علم
قریب بارگاہ کے نصب ہے کہ جسکو نشان چہل چراغ سلیمانی کہتے ہین اُسکا پنجہ پنجۂ آفتاب کو
شرمندہ کرتا ہے اسقدر بلند ہے کہ سر اُسکا آسمان سے ملا ہوا ہے اُسمین بھی گوہر شب چراغ نصب
ہین جب ہوا سے اُسکو حرکت ہوتی ہے تو اس سے صداے یا صاحبقران یا صاحبقران کی
آتی ہے پرشقۂ علم سے مشک و عنبر کی خوشبو کے بھپکے نکلتے ہین ان سب اشیا کے منتظم و مہتمم پریزاد ہین
خزانہ طلسمی کے مالک کندران جنی و معادن جنی و مخزن جنی ہین کہ یہ خزانہ دار ہین اور انھین سے خزانے
تمام صنادیق اسلحہ وغیرہ بھی ہین اور منتظمان بارگاہ اصرار پریزاد و ابرار پریزاد و تیرہ تار پریزاد
بارہ ستون پریزاد ہین اور وہ ہی مہتمم بازارون کے بھی ہین اور یہ جو کہ نشان طلسمی کو اُٹھاتا ہے اُسکا

نام ہر خادم پریزاد ہے جامل نشان جہل چراغی ہے نقارخانہ طلسمی بھی ایک طرف آراستہ کیا گیا ہے کہ
جسکے منتظم جلاجل پریزاد و شہنا نوازہ جلاجل پریزاد و دیگر دیو پریزاد ہین اسی طور سے کئی سو دیو و
پریزاد و جن اس سب اسباب طلسمی وغیرہ کے مہتمم و منتظم ہین انکو حکم ہے کہ تمکو سوا اپنے کامون کے
دوسرے کامونسے غرض نہین ہے ہماری جنگ دیکھا کرین بھولے سے بھی نہ شریک ہونا اگر ہم حریف کے
ہاتھ سے مغلوب ہون اور وہ آکر اس مال و اسباب پر قبضہ کرے تو مثل ہمارے اسکی اطاعت کرنا اس سے
لڑنا نہین کیونکہ تم قوم جن و پری و دیو سے ہو وہ تمپر غالب نہ آئیگا ہماری بدنامی ہوگی اسی اقرار سے ان سبکو ہمراہ
لائے ہین ورنہ سب مال و اسباب قاف ہی مین چھوڑ آتے تھے خلاصہ یہ کہ عجب عجب نیرنجات و نیرنگ عجائبات
نادرات اس بارگاہ اور بازار و شے ظاہر ہوتے ہین جو کہ منشا ہر دیے علاقہ رکھتے ہین تمام عجائبات قاف و نیرنجات
طلسم تھے کیون نہوتے کیونکہ یہ بارگاہ وغیرہ طلسمی تھی جو کہ اس شیر کے لیے ایک مدت مدید سے طلسم مین امانت
رکھے تھے سہراب ثانی مثل حمزۂ صاحبقران کے با اقبال ہے سب اولاد حمزہ نے طلسم فتح کیے ہزارون
بلکہ لاکھون بارگاہین بھی طلسمونسے ملین مگر ایسی بارگاہ کسی کو نہ ملی بانہ جو دیکہ بدیع الملک نے ہزارون
طلسم فتح کیے اور مثل انکے بہادر بھی کوئی نہ تھا اور ایسے جری و بہادر تھے کہ صاحبقران ثانی انکو صاحبقران
کرگئے مگر انکو بھی یہ سامان و یہ شوکت نہین دستیاب ہوا جو کہ سہراب ثانی کو ہوا بارگاہ ہم پلہ بارگاہ سلیمانی
کے ملی اگر اس بارگاہ کا نام بارگاہ سلیمانی ہے تو اسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہے اگر لشکر حمزۂ صاحبقران
کا نشان علم اژدہا پیکر کے نام سے مشہور تھا تو اس شیر کے لشکر کے علم کا بھی نام نشان چہل چراغ سلیمانی
ہے جس طور سے اس علم کے ہر شقہ سے بوے مشک و عنبر آتی تھی اس علم سے بھی ہر شقہ سے اسی طور کی
خوشبو آتی ہے اگر اس علم سے صدائے یا صاحبقران یا صاحبقران آتی تھی تو اس سے بھی
آتی ہے اگر بارگاہ سلیمانی کے ساتھ نقارخانہ سلیمانی و کوس سکندری تھا اور مثل قلابۂ چینی و کبابۂ
چینی کے شہنا نوازتے تو اس بارگاہ کے بھی ساتھ نقارخانہ چہل چراغ سلیمانی اور کوس شہنشاہانی
ہے کہ جسکی صدا مثل طبل سکندری کے دور تک جاتی ہے مثل کبابۂ چینی و قلابۂ چینی کے
یہان بھی شہنا نوازہ خلبیل پریزاد و جلجل پریزاد ہین بارگاہ سلیمانی کے ہمراہ بازارین ہین تو اسکے بھی
ہمراہ بازار ہین خلاصہ یہ ہے کہ یہ شیر مثل اپنے جد امجد حمزۂ صاحبقران کے بردۂ قاف سے شوکت
پیدا کرکے آیا ہے اور اس قسم کا اقبال رکھتا ہے ایسی شان و شوکت کسی اولاد حمزہ نے نہین بہم کی ہے
اس سے زیادہ شوکت بہم پہنچائی ہے اس قدر ہم پلہ کوئی حمزۂ صاحبقران کا نہین ہوا کہ
مثل انکے بارگاہ بھی ملی ہو اور سب سامان بھی اگر حمزۂ صاحبقران کے پاس تیغۂ عقرب سلیمانی تھا تو
اس بہادر کو بھی طلسم سے تیغۂ شب چراغ سلیمانی ملا ہے جو کہ مثل عقرب سلیمانی کے ہے حمزۂ صاحبقران کے پاس
اشقر دیوزاد سا مرکب تھا اور اب بھی ہے اس جری کو طلسم سے وہ مثل بیعدیل مرکب ملا ہے جو کہ مانند اشقر دیوزاد
کے ہے اسکا نام اشہب سلیمانی ہے اسی ہزار خفتان گوہر نشب چراغی طلسم سے دستیاب ہوئین ہین کہ جنکو اپنے ہمراہ
لائے ہین اور اتنا بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہے طلسم سے کہ خزانۂ قارون کی کیا اصل ہین خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون کہ ناظرین
اسوقت اس شیر بیشۂ صاحبقرانی و نہنگ دریاے شجاعت و گل گلشن ایرج نوجوان و ثمر باغ مراد رستم ثانی کی
شوکت کو ملاحظہ کرینگے جب یہ لشکر جمع کرکے کسی طرف کو کوچ کرینگے اور یہ حقیر شوکت و شان لشکر تحریر کریگا اگر قلم نے
بھی مدد کی اور ذہن نے بھی کمک کی یہ شیر مثل صاحبقران کے بہادر و جری اور با اقبال ہے خیر آمدم بر سر مطلب جب
سب بارگاہین و خیمے وغیرہ و بازارین آراستہ ہوچکین کوسون تک اس جنگل مین خیمے وغیرہ برپا ہوگئے ایک تو وہ صحرا

پر بہار تھا ان سب خیمون اور بارگاہون کے برپا ہونے اور بازارونکے آراستہ ہونے سے وہ صحرا وادی ایمن بن گیا یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا جنگل کے دن جاگ گئے ہین ہر طرف پریزاد وجن و دیوزاد بالباس زرنگار بصورت انسان انتظام کرتے ہوئے پھر رہے تھے اور وہ لوگ بھی کہ جنکو ہمیشہ رہنا تھا اور بہار تھے سب خوشی خوشی بند و بست مین مصروف تھے وہ دیوزاد اور پریزاد جو کہ پہونچانے آئے تھے وہ واپس جانیکے انتظام مین تھے یہان جب سب سامان درست ہوگیا طریقہ اور قاعدہ سے تو سیارۂ ثانی نے جاکر شاہزادہ کو آگاہ کیا وہ شیران دشت وغا سیر صحرا کر رہے تھے یہ سنتے ہی ادھر سے واپس آئے یہان آکر سامان درست پایا ان سبکی کاربردازی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے حکم فرمایا کہ کرسیان حاضر کرو ہم تھوڑی دیر بیرون بارگاہ بیٹھکر یہان کی سیر کرینگے ایک شگبرہ کارچوبی کہ جسمین موتیونکی جھالر لگی ہوئی تھی ستون اسکے الماس کے تھے برپا کیا گیا کرسیان جواہرنگار آراستہ کی گئین اُنپر یہ شاہزادے جلوہ فرما ہوئے حکم دیا کہ وہ افسر حاضر ہون جو کہ ہمارے ہمراہ قاف سے ہمکو پہونچانے آئے ہین یہ حکم دینا تھا کہ وہ افسر فوراً حاضر خدمت ہوئے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری طرف سے خدمتمین اخضر پریزاد بادشاہ پردۂ پنجم قاف کے تحریر کرو اسکا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ ہملوگ آپکے اقبال وعنایت ذوالجلال سے بخیر وعافیت بلا کسی زحمت اور تکلیف کے صحیح و سلامت پردۂ دنیا پر پہونچے اور ہمنے اپنی خوشی سے ان سب دیو اور پریزادونکو رخصت کیا کیونکہ اب انکی ضرورت نہ تھی اور اپنے پہونچنے کی رسید بھی انکو دی تاکہ آپکو اطمینان ہو اگر خدانخواستہ کبھی کوئی غنیم لشکر کشی کرے یا کوئی خود سر سرکشی پر کمر کسے ہمکو فوراً آگاہ فرمائیگا ہم حاضر خدمت ہوکر اُسکو اُسکے اعمال بد کی سزا دینگے اس امر کا ہر وقت خیال رہے اکثر دیو و پریزاد ہمارے وہان سے چلے آنے کی خبر پاکر ضرور سرکشی پر کمر کسینگے لہذا انکا اس طور سے بند و بست فرمائیگا کہ ہمکو طلب فرمائیگا زیادہ حد ادب آپ اطمینان رکھین ہم آپکی طرف سے کسی وقت مین غافل نہین ہین سب بزرگونکو آداب و تسلیمات پہونچے اور خوردونکو دعاے درازی عمر و ترقی درجات فوراً اسی مضمون کا نامہ بعد القاب و آداب کے تحریر کرکے سہراب ثانی کی طرف سے بنام اخضر پریزاد کے پیش کیا شاہزادے نے ملاحظہ فرماکے دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ مین بند کرکے اور مہر کرکے دوبارہ پیش کیا اب شاہزادے نے وہ نامہ اُن افسرونکو دیا اور فرمایا کہ اسیوقت مع کل لشکر دیو و پریزاد کے جو کہ ہمکو پہونچانے آیا تھا لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہو اور کہنا کہ یہ نامہ بادشاہ کو دینا اور ہم سبکی طرف سے بہت بہت سلام و بندگی کہدینا اور کہدینا کہ زبانی ہمسے سہراب ثانی نے کہدیا تھا کہ عرض کردینا میری طرف سے کہ اگر کسی قسم کی حضور کو ضرورت ہو تو فوراً فرمائیگا اور بذریعہ تحریر کے اطلاع دیجیگا مین فوراً حاضر ہونگا اور بہت بہت آپکی خدمت مین اور والدہ صاحبہ کی خدمت مین اور ملکۂ عالیہ کی خدمت مین تسلیم عرض کی ہے بس اب دیر نہ کرو یہ حکم دیکر حکم دیا کہ تمام لشکر کو جو کہ ہمراہ آیا ہے انعام دیا جائے اور انکو رخصت کا خلعت مرحمت ہو فوراً بموجب حکم سب دیوان پریزادونکو علے قدر مراتب انعام دیا گیا اور افسرونکو خلعت وہ سب سلام رخصت کرکے اور کل دیو و پریزاد کو ہمراہ لیکر طرف پردۂ قاف کے روانہ ہوئے کیونکہ سب سامان درست تھا ٹھہرنا مناسب نہ جانا بدین سبب کہ عدول حکمی ہوتی سوائے اُن پریزادون و دیوزادون وجنون کے جو مہتمم بارگاہ وخزانہ وغیرہ تھے کوئی دیو و پریزاد نہ رہا اب راوی ان سبکو راہ مین طرف پردۂ قاف کے روانہ رکھتا ہے اسکا حال آئندہ جلد چہارم مین تحریر کریگا کہ جب یہ پردۂ قاف مین پہونچے اور انھون نے یہ خبر اخضر پریزاد کو دی

اور نامہ و پیام اُسوقت کیا گذری اور جو معرکہ اور واقعات بعد ان شاہزادونکے تشریف لیجانیکے گذرے ہین
اور معرکے اخضر پریزاد و دیگر دیوان خونخوار سے ہوے ہین اور یہ شاہزادے حسب الطلب اخضر پریزاد
کے پردۂ قاف مین تشریف لیگئے ہین اور اُن معرکونکو سر کیا ہی آئندہ تحریر کریگا اگر جلد چہارم کے
ترجمہ کرنیکی صاحبان مطبع کی طرف سے اجازت ملی اگر نہ ملی تو یہ حقیر ناچار ہی خاموش ہو رہیگا اسقدر
ضرور عرض کردونگا یہ سب مقامات جو کہ رہ گئے ہین سب بمثل اور نادرات ہین اگر یہ تحریر ہوے تو
یقین کرتا ہون اور فضل خالق سے امید رکھتا ہون کہ ناظرین اور دفترونکو فراموش فرما دینگے اسکے
ندو یہ و یہ حقیر معاف فرمایا جاے ناچار ہی ورنہ کبھی نہ ختم کرتا مگر کیا کرون کہ یہ حکم ہی کہ اسی جلد مین سب
واقعات تمام ہون اور یہ دفتر اسی جلد پر ختم ہو جاے ناظرین نکتہ بین کی خدمت مین دست بستہ التماس
ہی کہ میری عرق ریزی کو خیال فرماکر مجکو داد عنایت فرمائین شاید کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اسکو معاف فرمائین
واجب بود عرض نمود آمدم برسر مطلب حسب شاہزادہ سہراب ثانی اُن سب پریزادون وغیرہ کو رخصت
فرمایئگے اور وہ بموجب حکم کے روانہ ہوگئے اب اُس مقام پر سواے پندرہ سولہ سو پریزادون و دیوزادون
و جنون کے جو کہ مہتمم و منتظم بارگاہ وغیرہ کے تھے اور کوئی دیو و پری نہین رہا انکو حکم ہی کہ بصورت انسان یہان
قیام کرو اور کبھی ہمارے ساتھ میدان جنگ مین نہ جانا اور نہ کبھی کسی انسان کو تکلیف و اذیت دینا
اور نہ ستانا ورنہ سزا پاوگے اگر کوئی انسان تمکو ستاے تو اسکو بجاے خود نہ سزا دینا ہمسے شکایت کرنا ہم
دریافت کرکے اُسکو سزا دینگے اگر خدانخواستہ کسی حریف سے ہم مغلوب ہون اور وہ اس بارگاہ وغیرہ
پر قبضہ کرے تو اُسکی اطاعت مثل ہمارے کرنا اُس سے برسر پرخاش نہونا بجاے ہمارے اُسکو خیال
کرنا اگر اسکے خلاف کیا تو سزا ملیگی سب نے بسر و چشم قبول کیا اب اُن سب لوگونکو طلب کرکے کہ جنکو طلسم
سے رہا کیا تھا فرمایا کہ مین آپ لوگونسے بخوشی دل کہتا ہون اور گذارش کرتا ہون کہ آپ لوگونمین جو جس
ملک کا رہنے والا ہو وہ اپنے اپنے وطن کو تشریف لیجاے مین اُسے زاد راہ بھی دونگا اپنے عزیزون و یگانون سے
ملے کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ میرے ہمراہ رہے اپنے عزیز و وطنسے نہ ملے بس جوجسکی خوشی ہو مجھ سے صاف
طور سے بیان کردے یہ جو شاہزادے نے فرمایا سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم تو آپکے قدمونکو نہ ترک
کرینگے ایسا آقا و مالک ہمکو کہان ملیگا آپنے ہمپر بڑا احسان فرمایا کہ ہمکو قید سے نجات دی ہماری جانین
بچائین ورنہ ہم اُسی مقام پر تڑپ تڑپ کر مرجاتے اور ہمکو تو برسون ہوگئے ہین کہ ہم قید تھے ہمکو اپنے ملک
بھی نہین یاد ہین کہ جہان رہتے تھے ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارے عزیز وغیرہ سب مرگئے ہونگے کوئی بھی زندہ نہوگا
اگر ہونگے بھی تو وہ ہمکو بھول گئے ہونگے بس ہم جاکر کیا کرین آپکو چھوڑین یہ ہمسے گوارہ نہوگا تب شاہزادے
نے فرمایا کہ مین منع نہین کرتا ہون تمکو اختیار ہی اور یہ جو تمنے کہا کہ آپنے ہم سب پر بڑا احسان کیا اور
جانین بچائین تو یہ گمان تمہارا بالکل غلط ہی نہ مین اس قابل ہون کہ کسی پر احسان کرون نہ مجھ مین یہ قدرت
ہی کہ کسی کی جان بچاؤن سبکا زندہ رکھنے والا اور مارنے والا وہ ہی خداوند کریم ہی کہ جسکے قبضۂ قدرت
مین ہر ایک کی جان ہی اور جسکے اختیار مین عزت و آبرو ہی وہ ہی جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی وہ ہر شی پر قادر و
توانا ہی اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو اس امر کی ہدایت کی کہ مین نے جاکر اُس طلسم کو فتح کیا وہ بروز ازل
یہ تحریر کرچکا تھا کیونکہ یہ پیش آنا لہذا وہ سب کا مالک و آقا ہی جو آپ لوگونکی مرضی یہ فرماکر جو جس مرتبہ اور
عہدہ کے لائق تھا اُسکو وہ مرتبہ اور عہدہ دیا جو افسری کے قابل تھا اُسکو افسر کیا جو سرداری کے لائق تھا
اُسکو سردار کیا چند چوبدار اور رسالدار بھی مقرر ہوے تھوڑا سا قریب چار ہزار کے لشکر بھی تیار کیا کیونکہ

پانچ ہزار لوگ طلسم سے رہا کر کے لائے تھے انہیں سبکو طریقے سے آراستہ کیا چونکہ ایرج ایسے جہاندیدہ کار آزمودہ ہمراہ تھے سب سامان انہون نے درست کر لیا لشکر بھی مختصر براے حفاظت مال و اسباب کے تیار کر لیا جب یہ بند و بست ہو گیا اور وہ مختصر لشکر بھی طریقہ سے آ چکا اب شاہزادے وہان سے آ کر بارگاہ مین آئے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا ایسی بارگاہ دیکھی کہ کبھی نہ دیکھی تھی یہ سب سامان دیکھ کے سجدہ شکر بجا لائے پس جو جو افسر و سردار تھے انکو اس بارگاہ مین مرتبہ کے موافق جگہ مرحمت فرمائی آن کر سب نے مرتبے نشستے اٹھلے لگ گئے ہر سردار آن کر ہر ایک مرتبہ پر بیٹھ چکے دنگل پایہ تخت اول کے قریب تھا اسپر ایرج نامدار نے سہراب ثانی کو بمرتبہ صاحبقرانی بٹھایا اور دوسرے دنگل پر آپ رونق افروز ہوے اپنے بعد رستم ثانی کو جگہ مرحمت کی اسکے بعد شہریار کو تاکہ بزرگی اور خوردی کا خیال رہے اور مرتبے مین فرق نہ آئے سہراب ثانی کو جو سب سے بالا بٹھایا وہ تو سب سے خورد تھے اسکا سبب راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ انکو لشکر کا صاحبقران کیا تھا بس صاحبقران کا مرتبہ سب سے زیادہ ہوتا ہے خواہ وہ خورد ہو خواہ بزرگ ہو بس بدین سبب سب سے اول جگہ ملی سہراب ثانی کی مقرر کی اس طور سے اس دربار کو آراستہ کیا اور سہراب ثانی وغیرہ سے فرمایا کہ ابھی تخت پر نماشیہ پڑا رہنے دو جب کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرنا اور جو لائق بادشاہت ہو اسکو تخت پر بٹھانا اور اسکے زیر حکومت کل لشکر ہوگا اسوقت تخت پر سے نماشیہ اٹھایا جائیگا لشکر مین بادشاہ کا ہونا پر ضرور ہے بدون بادشاہ کے سپاہ بیکار ہوتی ہے خیر ابھی تو کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ نہ ابھی لشکر ہے نہ سپاہ ہے جو بادشاہ کی ضرورت ہو جب لشکر وغیرہ جمع ہو جائیگا اسوقت کسی کو تجویز کر کے بادشاہ کیا جائیگا جو کہ لائق بادشاہت ہو اور یہان یہی ہو بس کوئی شخص تجویز کر کے مقرر کیا جائیگا جب اسکا وقت آئیگا ابھی کیا فکر ہے یہ کہکر دنگل پر جلوہ گر ہوے سب سردار و افسر قرینے سے بیٹھے چھوٹا سا ایک دربار آراستہ ہوا اور ہر مطبخ گرم تھا اسی بند و بست مین شام ہو گئی تھی لشکر مین روشنی ہوئی ہر طرف چراغان تھا ایک گوہر شب چراغ کی روشنی دو دوسرے چراغون کی روشنی طلسمی روشنی الگ تھی چونکہ وہ بارگاہ طلسمی تھی تو ہر طرف اس بارگاہ کے گرد یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون مشعلین روشن ہین گھڑے بجاتے ظاہر ہوتے تھے کبھی گانے کی صدا آتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون پریان گا رہی ہین کبھی رقص کی صدا آتی تھی کہ کوئی معشوق طناز بصد ناز و انداز گت ناچ رہی ہے ہر مرتبہ ایک نیا باغ خود بخود گرد بارگاہ کے تیار ہو جاتا تھا عجب عجب نیرنگ پیدا ہوتے تھے اس صحرا مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے کیا تعریف ہو اس بارگاہ کی اور اسکے سامان کی عرض کر چکا ہون کہ اگر تعریف اسکی تحریر کرون تو ایک دفتر تیار ہو جائے اب مین اصل قصہ کو بیان کرتا ہون کہ سہراب ثانی وغیرہ نے خاصہ نوش فرما کے خیمہ خوابگاہ مین جا کر آرام فرمایا خلاصہ یہ کہ وہ شب بصد عیش و طرب بسر ہوئی آخر کو سحر ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت کر کے بارگاہ مین تشریف لائے سراپردے اٹھا دیے گئے صبح کا وقت تھا صحرا کی سیر فرمانے لگے کچھ سردار و افسر جو کہ مقرر فرمائے تھے وہ آ کر حاضر دربار ہوے اپنے اپنے مقام پر آداب و تسلیم بجا لا کر بیٹھ گئے دربار آراستہ ہوا اسوقت رستم ثانی نے سیارہ ثانی کو اپنے روبرو طلب فرما کر فرمایا کہ تم یہان سے شہر زرین حصار کی طرف جاؤ اور زرندہ مان تاجدار کو ہمارے آنے سے آگاہ کرو مگر اس طور سے آگاہ کرنا کہ سوائے اسکے اور کسی کو نہ معلوم ہو یہ راز اور کسی پر نہ ظاہر ہو اور اسکو مع لشکر کے لے آؤ سیارہ نے عرض کیا بہت خوب اسوقت شہریار عالیوقار نے فرمایا سیارہ ثانی سے

کہ اس امر کو ضرور دریافت کرنا کہ زرنگار شاہ و برادر زردمان شاہ و خورشید تاج گیر جنکو مین نے مسلمان کیا تھا مع لشکر کے وہ سب دائرہ اسلام مین ہین یا پھر کافر ہو گئے ہین اگر دائرۂ اسلام مین ہون تو اُنکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لانا زردمان سے کہنا کہ وہ کسی تدبیر سے ہمراہ لائے مگر راز کا افشا نہو یکا بہت خیال رہے یہ کہکر ایرج نامدار و سہراب سے شہریار نے کہا کہ مین تو فرنگستان سے اپنے لشکر کو اور پریسیما فرنگی کو طلب کرتا مگر اُنکے آنے مین یہان یہ راز افشا ہو جائیگا اور جو مطلب ہمارا اس پردہ مین ہی وہ فوت ہو جائیگا اسمین دو سبب ہین اول تو ہر ایک یہ خیال کریگا کہ یہ وہ لوگ خیر خواہ ہین کہ جو سوائے اپنے مالک کے کسی دوسرے کی اطاعت نہین کرتے ہین ضرور یہ نقابدار انکے آقا ہین اسی سبب سے تو یہ سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے مطیع ہین دوسری یہ وجہ ہی کہ جب اُن سبکو یہ معلوم ہوگا کہ ہمارا آقا و مالک جو کہ ہم سب سے پوشیدہ فقیر ہو کر کسی طرف چلا گیا تھا اور اب تشریف لایا ہی تو ضرور وہ لوگ خوش ہونگے اور ہر ایک سے بیان کرینگے اُنکو عالم خوشی و مسرت مین بالکل اس امر کا خیال نہ رہے گا کہ ہم کسی سے نہ کہین اسی مصلحت سے مین نے انکو نہین طلب کیا ورنہ ممکن تھا کہ مین سیارہ کو اُنکے پاس بھی روانہ کرتا یا خود جاتا ہان جب موقع ہوگا اُسوقت دیکھا جائیگا ایرج نامدار و سہراب ثانی نے جواب دیا کہ آپکی رائے بہت ٹھیک ہی رستم ثانی نے یہ تقریر سُنکے کہا کہ مین نے بھی انھین سببون سے اپنے لشکر کو خبر نہ کی نیسرے یہ بہت بڑی وجہ تھی کہ یہ ہی نہین معلوم کہ میرا لشکر ہی کہان یہ تو مجکو آپکی زبانی معلوم ہوا تھا کہ جب آپ حسب الطلب برائے کمک حاکم قلعہ قمر بخش آئے تھے تو اسی زمانے مین وہ لوگ آپکے پاس جاتے تھے کیونکہ میرا حکم تھا کہ تم بعد میرے میرے بھائی کے پاس فرنگستان مین چلے جانا چنانچہ سہراب بن لندھور حسب الحکم میرے اُدھر کو مع لشکر چلا تھا کہ آپسے راہ مین ملاقات ہوئی اور جب آپکو میرا حال معلوم ہوا تو آپ بھی متغیر ہو کر چل کھڑے ہوئے بس نہ معلوم وہ لوگ کہان گئے اور کسطرف میری تلاش مین سرگردان ہین جبکہ کچھ پتہ و نشان نہین معلوم تو ایسی حالت مین کیونکر انکو طلب کیا جائے مین نے اُن سبکو خدا پر چھوڑ دیا اگر اُسکی مرضی ہوگی تو وہ مجھ سے ملجائینگے ایرج و شہریار و سہراب ثانی نے جواب مین کہا کہ ہمکو یقین ہی کہ یہ سب لوگ ہمسے اُسوقت ملینگے کہ جب بدیع الملک کے مقابلہ سے فراغت پاکر اپنے کو ظاہر کرینگے اُسوقت ان سب سے ملاقات ہوگی کیونکہ جب یہ ہمارے حالات سے آگاہ ہونگے ابھی ان سب سے اس امر کا پوشیدہ رہنا اچھا ہی زردمان وغیرہ کو جو طلب کیا ہی انکو مین خود بھی سمجھا دونگا اور یہ لوگ نئے نئے مطیع ہوئے ہین جو انسے کہا جائیگا وہ یہ قبول کرینگے اور اطاعت بھی خوب کرینگے دوسرے یہ اور حالات سے ہمارے اور ہمچشمون سے واقف بھی نہین ہین خوبی دیگر لڑینگے اور وہ لوگ بدین سبب پاس بھی کرینگے کیونکہ اُنکے نزدیک جیسے ہملوگ ویسے وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ سب ایک ہین اسوقت کسی سبب سے باہم نزاع ہی کل پھر باہم میل ہو جائیگا بس ایسی حالت مین ہم کیون وہ کام کرین جو کہ ہماری طرف سے ان سبکو خیال بد ہو اور یہ خیال اُن سب کا درست ہی یہ لوگ اس حال سے آگاہ نہین ہین انکا ہمراہ ہونا اس سبب سے اچھا ہی یہ کہکر سیارۂ ثانی سے فرمایا کہ اب تم جاؤ عرصہ نہ لگاؤ بس سیارۂ ثانی اسباب سفر سے آراستہ ہو کر نقاب ڈالے ہوئے طرف شہر زرین حصار کے روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ ایک نامہ بھی رستم ثانی نے اس مضمون کا بنام زردمان تاجدار تحریر کیا تھا کہ ای زردمان تاجدار بادشاہ زرین حصار آگاہ ہو کہ وہ جو درویش تمھارے شہر مین آیا تھا جسنے پہلوان اژدر نگ کو ہلاک کیا تھا اور تمھارے سپہ سالار ثقیل دیو پر دور کو زیر کیا تھا اور تمھارے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہ گری تعلیم کیے تھے جسکے لیے تمنے بیرون شہر تکیہ آراستہ کیا تھا اور آٹھوین

دن میلا ہوتا تھا جسنے تمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر پہونچایا تھا یعنی تمکو خدا پرست کیا تھا تمکو شیطان کے وسوسوں سے نجات دی تھی تم بخوبی اس حال سے آگاہ ہو اُسی زمانہ میں ایک دیو مجھکو پردۂ قاف کو اٹھالیگیا تھا کیونکہ قاف میں ایک بادشاہ تھا کہ اُسکا نام اخضر پریزاد ہے اُسکے سپہ سالار نے امیر لشکر کشی کی تھی بس اُسنے مجکو ایک دیو بھیجکر اٹھوا منگایا تھا میں نے جا کر اُس دیو کو کہ جسکا نام ہامان تھا شکست دی اُسکو زیر کیا اُس صلہ میں اخضر پریزاد نے اپنی دختر مضراب پری کے ہمراہ میرا عقد کیا ایک مدت میں میرے خاندان اور میری قوت اور بہا حالت سے واقف تھا میں اتنے زمانہ تک وہان رہا اُس پری کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا کہ جسکا نام سہراب ثانی رکھا تھا اُس دیو ہامان نے مکر سے مجکو ایک طلسم اُس مقام پر جہان چراغ سلیمانی نام تھا اُسمین پھنسا دیا اور پھر لشکر کشی کر کے اپنے بادشاہ پر آیا اُسی زمانے میں میرے برادر بجان برابر میری فقیر ہونیکی حالت سُنکے اور فقیر ہو کر اپنے لشکر سے جُدا ہوئے کہ وہ تمھارے ملک پر اُسوقت آکر پہونچے کہ جب تم تمھارے بھائی زرنگار شاہ نے لشکر کشی کی تھی اور تم اُنکے ہاتھ سے پریشان ہو کر قلعہ بند ہوئے تھے میرے بھائی نے کہ جنکا نام شہریار ہے تمکو مسلمان اور اسکو گرفتار کر کے تمھاری کمک کی اُسکے لشکر کو شکست دیکر اُسکو مع اُسکے لشکر کے مسلمان کیا اور تمنے اُنکی بہت عزت و آبرو کی درویش خیال کر کے اور اُسی تکیے کو انھون نے بھی آباد کیا کہ جہان میں مسکن گزین ہوا تھا چنانچہ بعد کچھ عرصے کے اخضر پریزاد نے اُنکو بھی طلب کر لیا بذریعہ دیو کے کیونکہ اہل نجوم نے اُسکو خبر دی تھی کہ جہان سے تینے اُن شاہ صاحب کو اٹھوا منگایا تھا اُسی تکیے پر اور ایک درویش آئے ہین جو کہ اُسی خاندان سے ہین بس جب تک وہ نہ آئینگے یہ دیو شکست نہ کھائیگا چنانچہ وہ بھی پردۂ قاف کو چلے گئے تھے انھون نے جا کر دیو ہامان کو زیر کیا اور میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیے دیو ہامان نے اُنکے ساتھ بھی مکر کیا اُنکو بھی بعد ایک عرصۂ دراز کے اُسی طلسم میں پھنسایا پھر لشکر کشی کر کے اخضر پریزاد پر چلا میرا فرزند سہراب ثانی جوان ہو چکا تھا اُسنے میدان میں آ کر دیو ہامان کو قتل کیا مع اُسکے قبیلے کے اور طلسم کو فتح کر کے ہم سبکو رہا کیا بہت کچھ مال و اسباب ملا آگاہ ہو کہ وہ اسوقت کا صاحبقران ہے تمکو ترغیب ہوتا ہے کہ فوراً مع لشکر کے حاضر خدمت ہو اور رہبان آتشکدہ کو بوسہ دو اور اگر زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہون تو اُنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آؤ ہم اب پردۂ دنیا پر آئے ہین اور اس امر سے بھی آگاہ ہو کہ ہم سب خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہین اُنکے پوتے پڑپوتے ہین اُنکے زور و طاقت کے وارث دار ہین ہم فقیر نہین ہین نہ ہمارے بھائی فقیر تھے ہم دونوں بھائی پڑپوتے ہین حمزۂ صاحبقران کے کہ جنکی تمنے زور و طاقت کی حالت سُنی ہوگی کہ جنھون نے تمام عالم میں نشان اسلام کو بلند کیا اور جنکے نام سے شیران بیشت کے اندام میں رعشہ پڑتا ہے جنکی تلوار کے ڈر سے دیوان قاف فرار کرتے ہین جنکے نعرے کی صدا سُنکے بند بند پہلوانان جہان کے کانپ جاتے ہین جنکے خوف سے بہرام لب گور ہوا جنکے ڈر سے اسفندیار و سام و نریمان و رستم و زال نے گوشۂ قبر کو اختیار کیا اور دامن کفن میں منہ کو پوشیدہ کر لیا ہے حالت پراگندگی یہ حالت ہوتی ہے جب نعرے کی صدا سُنتے ہین تو کفن میں کانپ جاتے ہین ہم اُس شیر اور جوانمرد کے پوتے ہین کہ جسکا لقب نامدار رستم پیل تن و پیل افگن کشندہ کپتانان فرنگی برہم زن تخت مرزوق شاہ فرنگی ہلاک شاہ رومی جس شیر نے فیل سمیت لندھور ایسے بہادر کو اٹھا لیا تھا ہم اُس بہادر کے پوتے ہین کہ جسکا نام مالک قاسم ابلق خفتان خونریز خاوندی ہے جس بہادر نے سات برس کے سن میں طلسم افراسیابی کو فتح کیا اور اٹھارہ دن تعاقب کر کے ترک نوسن یلطاقی کو بارگاہ خسروی میں ایک ضرب تیغ بیدریغ سے زیر کا سلے تیغ ایک کا بھی منھ نہ پڑا کہ اُنکو روکے وہ دلیرانہ و نہنگانہ اُسکو قتل کر کے بیرون بارگاہ تشریف لائے اسی طور سے جا کر شب خون لشکر لقا پر کیا وہ تنہا مارے لشکر کا ستھراؤ

گر دیا اسکی دختر نیک اختر کو نکال لائے کہ جنکے بطن سے ہمارے پدر بزرگوار ایرج نامدار پیدا ہوئے آگاہ
ہو کہ مین ایرج نامدار کا فرزند ہون میرا نام رستم ثانی اور میرے بھائی کا نام شہریار بما لیوقار ہی
اس زمانے مین مین اپنے خاندان کا کیا حال تحریر کرون اور اپنے بزرگونکی شجاعتونکا کیا ذکر کرون میرے
باپ نے وہ وہ معرکے سر کیے ہین کہ جو بڑے بڑے بہادر نہین سر کر سکتے ہین خلاصہ جبکا یہ ہی کہ صاحبقران
کے لقب سے مشہور ہوئے چونکہ حمزہ صاحبقران اسوقت مین صاحبقران تھے اور وہ میرے باپ کے
بزرگ اور دادا تھے بدین سبب یہ صاحبقرانی سے دستبردار ہوئے مگر ہر مقام پر اور لوگونسے یہ زبردست
رہے تمکو آگاہ کیا جاتا ہی کہ ہم اس خاندان بزرگ سے ہین اُس زمانے مین ہم اپنے حال کو ظاہر کرنا
مناسب نہ سمجھے تھے اور کچھ باہم جنگ بھی تھی جس سبب سے فقیر ہو کر نکلے تھے مگر اس خیال مین بھی خداوند کریم
کے فضل سے ہم کسی سے کم نہ تھے اور اُسکی راہ مین جہاد کیا کیے چونکہ ہمنے اور ہمارے عزیزوں سے کچھ فساد تھا
بس ہم یہ خیال کرکے فقیر ہوئے تھے کہ جبتک اب ہم اور لشکر اپنے قوت بازو سے نہ پیدا کرینگے اور اُسکی
راہ مین جہاد کرکے ملکونکو فتح نہ کرینگے اسوقت تک کسی پر ہم اپنے حال کو ظاہر نہ کرینگے چنانچہ
خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے حسب دلخواہ ہماری خواہش کو پورا کیا پس ہمنے
اپنے کو ظاہر کیا اور میرے برادر بجان برابر میری فقیری کی حالت سُنکے میری تلاش مین نکلے تھے چنانچہ
رب اکبر نے اُنکو بھی ہمسے ملا دیا اب ہم سب اُس رب کریم کے فضل و الطاف سے ایک جا ہو گئے لہذا
تمکو لکھا جاتا ہی اور خبردار کیا جاتا ہی کہ وہ عبد ذلیل رب جلیل مین ہی ہون جو کہ درویش بنکر
تمہارے ملک مین آیا تھا اور تمکو مسلمان کیا تھا پس تم بلا فقیر دیکھتے اس نامہ کے مع لشکر کے
میرے پاس آؤ میرے عیار کے ہمراہ یہ تمکو میرے پاس لے آئیگا اور زرنگار شاہ اور زلفرود کو
بھی لیتے آؤ کیونکہ اُنکے آقا بھی یہان موجود ہین مگر اس امر کا ضرور خیال رہے کہ یہ حال کسی پر
نہ ظاہر ہو کہ ہم یہان آئے ہین اور کوئی ہماری سلامتی سے آگاہ نہو یہ راز کسی پر منکشف نہو ورنہ بڑی
خرابی ہو گی ہمنے تمکو اپنا رازدار خیال کرکے تمپر اس امر کو ظاہر کیا ہی اس امر کے پوشیدہ رکھنے
کی ایک وجہ ہی جب تم یہان آ گئے تو تمکو بھی اس امر سے آگاہ کیا جائیگا نامہ مین تحریر کرنا مصلحت
نہ تھا دوسرے اس امر کا ضرور خیال رہے کہ اس نامہ کو تخلیہ مین پڑھنا اور بعد پڑھنے کے چاک
کر ڈالنا تاکہ کسی پر ظاہر نہو اس راز کے پوشیدہ رکھنے کی بہت کوشش کرنا تھوڑی تحریر کو بہت
خیال کرنا اگر نامے کی تحریر پر عمل نہ کروگے تو پچتاؤگے آئندہ تمکو اختیار ہی ثواب آخرت سے محروم
رہ جاؤگے سعادت جہاد سے مایوس ہونا پڑیگا آئندہ تمکو اختیار ہی زیادہ والسلام
راوی بیان کرتا ہی کہ یہ نامہ تحریر کرکے سیارہ ثانی کو دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ نامہ زردہان
کو تخلیہ مین دینا اور سب حال سے آگاہ کرنا اور اس امر کو پوشیدہ کرکے بہت تاکید زبانی کرنا
بلکہ نامہ اپنے سامنے چاک کروا ڈالنا راوی کا قول ہی کہ سیارہ ثانی نامہ لیکر طرف شہر زرین حصار
کے روانہ ہوا ہی اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب یہان کا حال
رقم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب رستم ثانی وغیرہ سیارہ ثانی کو طرف زرین حصار
کے روانہ کر چکے بعد جانے سیارہ ثانی کے سراپردہ بارگاہ اٹھوا کر سیر صحرا کرنے لگے یہ سیر
کر رہے ہین اب یہان کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جہان یہ لوگ فروکش ہین کہ یہ کون مقام ہی
اور یہ صحرا کسکی عملداری مین ہی اور یہان کا بادشاہ کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور اسکا مذہب

کیا ہوا اور کسقدر سپاہ و لشکر اُسکے پاس ہی ناظرین عالی فہم نازک خیال پر واضح ہو کہ راوی نے یون بیان کیا ہی کہ جس صحرا مین رستم ثانی وغیرہ فرد کش ہوئے ہین اُس صحرا کا نام دشت مصروقیہ ہی اور بیشہ مصروقیہ بھی کہتے ہین اس بیشہ مین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ اُسکا نام مصروقیہ دیوانہ ہی ایسا زبردست اور بہادر ہی مثل دیو کے قوی ہیکل ہی چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین ایسا بہادر ہی کہ شیر صحرائی کو ایک ضرب مشت سے ہلاک کرتا ہی پیل مست کو مثل کبوتر کے اُٹھا کر جب زمین پر دے مارتا ہی تو اُسکے استخوان سرمہ سا ہو جاتے ہین کوئی درندہ وغیرہ اُس بیشہ مین اُسکے خوف سے نہین رہتا ہی شیران دشت نے اُس دشت کا رہنا ترک کر دیا ہی کوئی انسان یا حیوان اُس طرف نہین آتا ہی وہ دیوانہ ہمیشہ وہان رہتا ہی وہان کا جو بادشاہ ہی اُسکی طرف سے وظیفہ مقرر ہی جب کوئی مہم بادشاہ کو درپیش ہوتی ہی تو دیوانے کو اُس مہم پر روانہ کرتا ہی دیوانہ اُس جنگ کو سر کر کے چلا آتا ہی گویا وہان کے بادشاہ کا وہ سپہ سالار ہی اس دیوانے کے خوف سے کوئی بادشاہ وہان کے بادشاہ پر لشکر کشی نہین کرتا ہی حالت اُس دیوانے کی یہ ہی کہ جس مقابلہ پر گیا بدون فتح و ظفر کے واپس نہ آیا آج تک کسی مقابلہ مین اُسنے شکست نہین پائی ظفر سر دست ہاتھ آئی اُس دیوانے نے اپنا مسکن اُس بیشہ کو مقرر کیا ہی نہ وہ کوئی حربہ رکھتا ہی نہ خود و زرہ پہنتا ہی صرف ایک چوب دست اُسکے پاس ہی آہنی جو کہ تیرہ سو من کی ہی وہی چوب دست لیکر سر دشت مقابلہ کرتا ہی وہ حربہ اُسکا بے پناہ ہی جسپر پڑا پھر ہلکر اُسنے پانی نہ طلب کیا اُس سے پناہ پانا دشوار ہی اسقدر وہ دیوانہ قوی ہی کہ اُس چوب دست کو ایک ہاتھ سے اُٹھا کر اور گردش دیکر حریف پر لگاتا ہی دوسرے ہاتھ کے شرکت کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وہ سب زبردست اُس دیوانے کے ہین اُنمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی دیو کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین اُنکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُنھون نے سنا کہ کوئی لشکر یا سوداگر ادھر سے جاتا ہی بس اُنمین سے سو دو سو گئے اُس قافلہ کو خواہ لشکر کو غارت کیا مال و اسباب پر قبضہ کیا اپنے مقام پر لے آئے حصہ بانٹ کر لیا بس اس طور سے وہ اپنی بسر کرتے ہین اسی سبب سے نہ اُدھر سے کوئی سوداگر جاتا ہی نہ قافلہ مگر اس امر کا خیال رہے کہ کبھی اُس اقلیم کے بادشاہ کے لشکر کو نہین غارت کیا ہی جب سے باہم عہد و پیمان ہو گیا ہی اسکا قصہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین یہ دیوانہ جب یہان آکر مقیم ہوا تھا تو اسنے اس صحرا کو بہت ویران دیکھا بس یکہ و تنہا چوب دست لیکر اُس صحرا سے جو شہر کے قریب سے چلا گیا جسکا ذکر مین آئندہ حوالہ قلم کرونگا اور اہل شہر کو قتل کرنا شروع کیا تمام شہر مین غدر مچ گیا لوگ بھاگنے لگے یہ خبر بادشاہ شہر کو ہوئی اُسنے اس دیوانے کی گرفتاری کے لیے حکم دیا بڑی بڑی کوششین کی مگر دیوانہ اسیر نہوا نہ قتل بلکہ بہت سا لشکر بادشاہ کا کام آیا سپہ سالار جو کہ بہت زبردست تھا اور بادشاہ اُسکو بہت عزیز رکھتا تھا اُس دیوانے کے ہاتھ سے مارا گیا جب بادشاہ بہت پریشان ہوا تو وزیرون سے صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے اُنھون نے صلاح دی تھی کہ اس سے دریافت کیا جائے کہ اسکی مرضی کیا ہی جب دیوانہ سے دریافت کیا گیا تو اُسنے بیان کیا کہ اپنے بادشاہ سے کہدو کہ اس صحرا کو میرے لیے گلزار بنا دے مین اُسمین رہونگا اپنا مسکن بناؤنگا اور میرے واسطے دس ہزار روپیہ ماہواری مقرر کرے تو مین اس شہر کے غارت سے دست بردار ہوتا ہون ورنہ تمام شہر کو غارت کر دونگا اور بادشاہ کو قتل کرکے خود حکومت کرونگا جب یہ اُسنے اپنی خواہش ظاہر کی تھی تو جو لوگ دریافت کرنے کو اُسکے پاس آئے تھے اُنھون نے جا کر بادشاہ سے اُس دیوانے کی خواہش کو بیان کیا تب بادشاہ نے وزیران و مشیرون سے رائے لی

که اب آمین کیا کرنا چاہیے سب نے راے دی که جو دیوانه کہتا ہی اسکو قبول فرمائیے مگر اس شرط کے ساتھ
که اُس سے کہیے که وہ اس امر کا اقرار کرے که ہمارے سپاه ولشکر کو اور شہر کو اب کبھی نه تباه کرے
بلکه جو کوئی غنیم ہمپر لشکر کشی کرکے آئے اُس سے مقابله کرے ہماری طرف سے اس سے یه ہوگا که ای
بادشاه کوئی آپ پر لشکر کشی نه کرے گا اگر کرے گا اس دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوگا کیونکه یه بہت زبردست
ہی یه آپکو سپه سالار خوب ہاتھ آیا ہی اسکے ذریعه سے بہت سے ملک آپکے ہاتھ آئینگے آپکی حکومت کو
ترقی ہوگی آپکے سپه سالار سے یه بہادر ہی جو که مارا گیا ہی اسکے ہاتھ سے یه راے بادشاه کو بھی پسند آئی
دیوانه کے پاس پیام اسی طور سے بھیجا دیوانه نے سُنکے جواب دیا که مین نے قبول کیا مگر ایک شرط کے ساتھ
که جو کوئی اس شہر پر لشکر کشی کرکے آئیگا اُس سے مقابله کرونگا اگر بادشاه یه چاہے که مجکو ہمراه لیکر خود اور
ملکون پر لشکر کشی کرے اُس حالت مین مین شراکت نه کرونگا مین اپنے مقام سے حرکت نه کرونگا ہان
شہر کی حفاظت میرے تعلق ہی اگر اس طور سے بادشاه کو منظور ہو تو مین موجود ہون خلاصه یه که اسی طور سے
باہم عہد وپیمان ہوے تھے بادشاه نے اُس صحرا کو مثل باغ کے تیار کرا دیا تھا جہان که دیوانه مسکن گزین
ہوا جسکی تعریف مین سابق مین تحریر کرچکا ہون جہان رستم ثانی وغیره فروکش ہین یه سب شاہزادے
مع مال واسباب کے فروکش ہین اُس مقام سے اور جہان دیوانه رہتا ہی دو کوس کا فاصله ہی
اُسدن سے دیوانه اس صحرا مین رہنے لگا تباہی شہر سے دست بردار ہوگیا دس ہزار روپیه ماہواری خزانه
شاہی سے اُسکے پاس جانے لگا چنانچه جب سے اُسی عہد وپیمان پر عمل ہوتا چلا آتا ہی جو بادشاه اجل رسیده
ادھر لشکر کشی کرکے آیا وه ہاتھ سے دیوانے کے مارا گیا اُس ملک پر بھی یہان کے بادشاه کا قبضه ہوا اس
صحرا کو صحراے مصروفیه کہتے تھے جب سے دیوانه مسکن گزین ہوا تھا اُسدن سے بیشه مصروفیه نام رکھا گیا
خلاصه یه که مصروف دیوانه جو که بہت زبردست مثل پیل مست کے ہی حرام کے لقمے کھا کھا کر
قوی تن ہوا ہی اس صحرا مین رہتا ہی جہان که سہراب ثانی نے اپنا خیمه وغیره برپا کرایا ہی انشاء الله
دیوانے کا حال آئنده تحریر ہوگا اب مین حال وہان کے بادشاه کا حوالۂ قلم کرتا ہون اس امر کا بھی
خیال رہے که دیوانے کا کوئی مذہب نہین ہی لا مذہب ہی اور جو دیوانے اُسکے پاس ہین وه سب
بھی لامذہب ہین اور ایسونکا مذہب کیا ہو جو که اپنے آپ مین نہون جنکے حواس خمسه بجا نہون
جسوقت جو جی مین آیا وه کر گذرے اُنکے نزدیک سب امر یکسان ہین اب ناظرین وہان کے
بادشاه کا حال ملاحظه فرمائین که وہان بادشاه کون ہی اور کیا ملت رکھتا ہی اور کے ملک اُسکے
قبضے مین ہین یه امر بھی ناظرین پر واضح طور سے ظاہر کردینا مجھپر فرض ہی تاکه کوئی امر ره نجائے
راوی کا قول یه ہی که اُس دشت وصحرا کے قریب پانچ کوس کے فاصلے پر ایک شہر نہایت وسیع وآباد
ہی که نام اُسکا شہر مصروفیه ہی اور بادشاه شہر کا نام مصروف کج کلاه ہی یه بادشاه خود بھی بہت
زبردست ہی اور اسکے سردار ولشکر وافسر سپاہی نہایت قوی اور زبردست ہین
شہر نہایت آباد ہی رعایا دلشاد ہی ہر وقت ہر گلی کوچه مین مجمع اہل شہر کا رہتا ہی کٹوره
ہمه وقت بجا کرتا ہی اہل شہر سب حسین ہین خوش پوشاک ہین گو حاکم شہر مسلمان نہین ہی
مگر رعایا پرور منصف عادل سپاه بھی تین لاکھ رکھتا ہی بڑے بڑے افسر وسردار ہین
فقیر کا نام اُس شہر مین نہین ہی ہر ایک خوش ہی رات دن چہچہے رہتے ہین جلسے آراسته رہتے
ہین ناچ وگانا ہوا کرتا ہی بادشاه جو انصاف پرور ہی تو سب رعایا خوش ہی ہر ایک اپنے

بادشاہ کی سلامتی کی دعا کرتا ہی اپنے مذہب کے موافق راوی بیان کرتا ہی کہ شہر مصر و فیہ کے متعلق سات شہر ہین ہر شہر کی رعایا دل شاد و آباد ہی مصر و فیہ اُن سبکا دار السلطنت ہی اُنکے نام یہ ہین صفدریہ منصوریہ حضوریہ مسروریہ جمہوریہ جمالیہ شمالیہ ہر شہر مین قریب دو لاکھ کے سپاہ ہی ہر ملک زر ریز ہی آبادی کی کثرت ہی عمارت بہت عمدہ اور پختہ ہی مصروف شاہ جو کہ حاکم مصر و فیہ ہی وہ ان سب ملکونکا حاکم اعلیٰ ہی مصروف شاہ کے تین فرزند ہین اور ایک بھائی اُنکے نام راوی نے یہ بیان کیے ہین حضور کج کلاہ منصور کج کلاہ جمہور کج کلاہ برادر مصروف شاہ کا نام صفدر کج کلاہ ہی مصروف شاہ نے یہ طریقہ ایجاد کیا ہی کہ اپنے بھائی صفدر کج کلاہ کو تو شہر صفدریہ و شمالیہ کا حاکم کیا ہی اسنے دو ملک اپنے بھائی کو دیے ہین وہ حکومت کرتا ہی بہت بڑا عادل و منصف و رعایا پرور ہی ہر سال بھائی کے پاس برابر خراج بھیجا کرتا ہی چار لاکھ سپاہ جنگی ہر وقت دونون ملکونمین موجود رہتی ہی یعنی دو دو لاکھ ہر ملک مین صفدر کج کلاہ برادر مصروف کج کلاہ بڑا بہادر و جوانمرد ہی واقعی اپنے وقت کا رستم ہی دوسرے بہادر دوست ہی اسکی جو فوج کے افسر و سردار ہین وہ بہت اس سے خوش ہین یہ ایسا بہادر ہی کہ شیر کو زندہ بوقت شکار اسیر کرتا ہی بس جب کوئی وقت پڑتا ہی یعنی کوئی لشکر کشی کرکے آتا ہی تو یہ آتا ہی یہ خود لشکر مقابلہ کرتا ہی بھائی سے کمک کا خواستگار نہین ہوتا ہی اور حریف شکست دیکر بھگا دیتا ہی ہان اگر کوئی مصروف شاہ پر لشکر کشی کرکے آتا ہی تو یہ ضرور براے کمک بلا دریافت جاتا ہی اور شریک ہوتا ہی بلکہ مصروف شاہ خود طلب کرتا ہی یہ اپنے بھائی کو شہنشاہ کرکے نامہ و پیام مین یاد کرتا ہی یہ تو برادر مصروف شاہ کی حالت تحریر ہوئی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ یہ دونون ملک مصر و فیہ کے ماتحت ہین فرزند کلان جو مصروف شاہ کا ہی جسکا نام جمہور کج کلاہ ہی اسکو مصروف شاہ نے شہر جمہوریہ و جمالیہ کا حاکم کیا ہی یہ بھی مثل اپنے چچا کے عادل اور رعایا دوست ہی اسکے پاس بھی چار لاکھ سپاہی ہمہ وقت مسلح و مکمل موجود رہتی ہی اُسی طریقے سے کہ دو دو لاکھ ہر ملک مین یہ مثل صفدر کج کلاہ کے کسی حریف سے بدون کسیکی امداد کے مقابلہ کرتا ہی بڑا جری و شجاع ہی اسکی شجاعت کی دھاک ہی یہ بھی ہر سال خراج دونون ملکونکا باپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہی اور جب کوئی غنیم مصر و فیہ پر لشکر کشی کرکے آتا ہی تو یہ بھی باپ کی جاکر کمک کرتا ہی باپ کو یہ بھی شہنشاہ کہتا ہی اور مصروف شاہ کے تابع حکم ہی اور جو مذہب مصروف شاہ کا ہی وہی اسکا ہی اور تمام اہل شہر کا ہی اور وہی مذہب برادر مصروف شاہ کا ہی خلاصہ یہ کہ یہ آٹھون شہر کے بادشاہ اور اہل شہر کا ایک مذہب ہی دوسرا فرزند جو مصروف شاہ کا ہی جسکا نام منصور کج کلاہ ہی یہ اپنے چچا اور بھائی سے بہت بہادر ہی اور شجاع اور حسین بھی ہی اُن دونون سے اسکو مصروف شاہ زیادہ چاہتا ہی شہر منصوریہ و مسروریہ کا بادشاہ کیا ہی دو ملک اسکے زیر حکومت ہین بہت زر ریز ہین چار لاکھ سپاہ اُسی طریقے سے اسکے بھی زیر حکم ہی رعایا اس سے بھی بہت خوش و خرم ہی یہ بھی مثل اپنے بھائی اور چچا کے حکومت کرتا ہی اُسی طریقے سے یہ بھی خراج روانہ کیا کرتا ہی اور جب ضرورت ہوتی ہی تو یہ بھی اپنے باپ کی مع لشکر کے کمک کرتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُن ملکونمین کچھ ایک ملک دوسرے ملک سے بہت دور نہین ہی اور نہ زیادہ فاصلہ ہی صرف پانچ پانچ کوس کا فاصلہ ہی یعنی یہ سب ملک مصر و فیہ سے پانچ کوس کے فاصلے پر واقع ہوے ہین شہر صفدریہ و شمالیہ جہانکا بادشاہ صفدر کج کلاہ ہی شہر مصر و فیہ کے شمال کی طرف ہی پانچ کوس کے فاصلے پر مگر یہ

دونون شہر باہم ملے ہوئے ہین اسی طرح سے جمہوریہ وجمالیہ جنوب کی طرف مصروفیہ کے واقع ہوا ہی وہی فاصلہ پانچ کوس کا ہی یہ دونون ملک بھی باہم ملے ہوئے ہین منصوریہ و مسعودیہ یہ دونون ملک مصروفیہ کے مغرب کی سمت واقع ہوئے ہین اسی پانچ کوس کے فاصلہ پر مگر باہم ملک ملے ہوئے ہین انمین کچھ فاصلہ نہین ہی رہا ملک حضوریہ یہ ملک مصروفیہ سے ملا ہوا اور ان سب ملکونکے بیچ مین واقع ہوا ہی اور اسی طور سے مصروفیہ اور ملک حضوریہ بہت وسیع ملک ہی اور زرریز بھی ہی چنانچہ مصروف شاہ نے اپنے چھوٹے فرزند حضور کیلائو کو وہ ملک دیا ہی اور مصروفیہ بھی وہ ابھی حکومت نہین کرتا ہی بلکہ مصروف شاہ خود ان دونون شہرونکی حکومت کرتا ہی چھوٹے فرزند سے الفت زیادہ رکھتا ہی کیونکہ یہ بہت حسین اور خوبصورت بھی اپنے بھائیونسے اور چچا سے ہی اور ان سب سے زیادہ تر جری و شجاع و خلیق و لئیق ہی ایسا بہادر ہی کہ سب اسکو رستم مصروفیہ کے نام سے ملقب کرتے ہین اسنے اکثر صحرا مین جاکر فیلان صحرائی کو یکہ و تنہا ہلاک کیا ہی اسی سبب سے اسکا لقب رستم مصروفیہ ہوا ہی تمام سپاہ اسکے ماتحت ہی دونون ملکونکی ایسا بہادر ہی کہ باوجود اسکے کہ اسکے بھائی اور چچا خود بہادر ہین مگر اسکی قدر کرتے ہین کیونکہ باپ نے اسکو وہ ملک دیے ہین کہ جو دار الحکومت ہی اور بہت زرریز ہی مگر کسی نے کچھ اعتراض نہین کیا سب خوش ہین بس حاکم مصروفیہ مع اپنے فرزند خورد کے شہر مصروفیہ مین رہتا ہی اور بادشاہت کرتا ہی فرزند خورد ہمہ وقت اسکی خدمت مین حاضر رہتا ہی باپ کا تابع فرمان ہی مصروف شاہ بھی اس سے محبت رکھتا ہی کسی وقت پاس سے دور ہونا گوارہ نہین کرتا ہی یہ پدر و پسر ایک روح و دو قالب ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ بہت خوبصورت ہی اور خلیق اور نہایت دلیر ہی اور خلقت آدم سے ابتک یہ ہی طریقہ چلا آتا ہی کہ والدین چھوٹے لڑکے سے ہمیشہ محبت کرتے ہین بس اسی طریقے سے مصروف شاہ کو یہ فرزند بہت عزیز ہی دوسرے حسین ہونے سے اور زیادہ انس ہوگیا ہی تیسرے اسکی اطاعت کرنے سے بھی عزیز ہوا ہی ان سب وجوہات سے مصروف شاہ اس فرزند کو عزیز رکھتا ہی اور دار السلطنت اسکے لیے مقرر کیا ہی کہ بعد میرے یہ یہانکا حاکم ہو اور حکومت کرے اور سب اسکے تابع فرمان ہون شہر حضوریہ و مصروفیہ اسکے پائے نام کیا ہی یہ ملک اس فرزند کے نام سے آباد کیا ہی کیونکہ یہ جب پیدا ہوا ہی تو اس ملک پر مصروف شاہ نے فتح پائی ہی بس اسی کے نام سے مشہور کیا ہی دو لاکھ سپاہ حضوریہ مین بھی ہی اور چار لاکھ مصروفیہ مین جملہ چھ لاکھ سپاہ ہی اور حضوریہ سمت مشرق مصروفیہ کے واقع ہوا ہی یہ ان سب ملکونسے زیادہ آباد ہی خلاصہ یہ کہ مصروف شاہ مع اپنے فرزند خورد کے بعیش و عشرت حکومت کرتا ہی اب رہا یہ امر کہ ان سب کا دین و مذہب کیا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے عرصے سے یہ سب آفتاب پرست ہوگئے ہین ورنہ یہ سب پہلے لقا پرست تھے لقاے بے بقا کو ابن خدا جانتے تھے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ سب ہمیشہ سے لقا پرست تھے انکو کل حال لقا کی جنگ و بیکار کا بذریعہ پرچہ اخبار کے معلوم ہوتا رہتا تھا چنانچہ کئی مرتبہ مصروف شاہ کے بھائی اور اسکے فرزندون نے جبکہ لقا سے اور حضرت صاحبقران سے معرکے پڑے ہوئے تھے مصروف شاہ سے کہا کہ چلکر خداوند کی کمک فرمائیے مصروف شاہ نے انکو یہی جواب دیا تھا کہ اول تو خداوند نے ہمکو برائے کمک طلب نہین کیا باوجودیکہ خداوند ہمسے واقف ہین کہ ہم اُنکے خاص بندے ہین اسپر انھون نے ادھر کو توجہ نہ فرمائی اور ملکو نہین جا کر قدم رنجہ کیا اگر ادھر تشریف آتے بس ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم بلا طلب خداوند کے جائین ہم انکی یہان بندگی کرتے ہین بخدائی مانتے ہین ہان جب وہ ہمکو یاد کرینگے اسوقت ضرور جائینگے دوسرے یہ امر ہی کہ ہمکو کیا ضرور ہی کہ بیکار کا دردسر مول لین اور ایسے لوگونسے مقابلہ کرین کہ جنکے ہاتھ سے

خداوند پریشان ہین اور ہر ملک مین پناہ گزین ہوتے ہین اور پناہ نہین ملتی ہی اور وہ لوگ ملکونکو فتح کرتے جاتے ہین
جبکہ خداوند انکا کچھ نہین کر سکتے ہین جو کہ پیدا کرنیوالے ہین تو دوسرے کی کیا حقیقت ہی گو مین خدا پرستونسے ڈرتا
نہین ہون اگر مقابلہ پڑے تو میرے ہی سردار غالب ہون اور میرا ہی لشکر ظفر پائے وہ لوگ مغلوب
ہون مگر مجھے کیا ضرور ہی کہ بیکار کو مین دوسرونکا قصہ اپنے سر مول لون ہان اگر خداوند کی کبھی خواہش
ہوگی تو ایسا ہوگا راوی کہتا ہی کہ یہ بہت مغرور ہی بلکہ اسکو لقا کا نہ طلب کرنا اور اسکے ملک مین نہ آنا
بہت ناگوار ہوا اسی سبب سے یہ لقا کی کمک کو نہ آیا اور اپنے ملک مین رہا اور نہ اپنے کسی فرزند کو
آنے دیا نہ بھائی کو یہ سبکے سب اپنے اپنے ملک مین بعیش و راحت حکومت کرتے رہے اور اب بھی کر رہے
ہین یہانتک کہ انکو بر چۂ اخبار سے معلوم ہوا کہ خداوند لقا چولہ بدلکر اور خدا پرستونکے ہاتھ سے پریشان ہوکر
بالائے آسمان تشریف لیگئے اور اپنے فرزند زمرد ثانی کو اپنی طرف سے خدا کر گئے اب وہ خدائی کرتے
ہین بس انھون نے اسدن سے لقا پرستی کو ترک کیا اور زمرد پرست ہوگئے ان سب ملکونکی رعایا
بھی بموجب حکم اپنے اپنے بادشاہ کے زمرد پرست ہوگئی زمرد ثانی کی بندگی کرنے لگی اسکو خدائی
مانتی تھی مگر اسپر بھی کمک نہ کی اسی خیال مین رہے کہ جب تک خداوند نہ طلب کرینگے ہم برائے کمک
نہ جائینگے یہانتک کہ بر چۂ اخبار سے مصروف شاہ وغیرہ کو معلوم ہوا کہ خداوند زمرد بھی مسلمانونکے
ہاتھ سے پریشان ہوکر اور چولہ بدلکر بالائے آسمان اپنے والد کے پاس تشریف لیگئے اب کوئی خدا زمین پر
نہین ہی یہ لوگ اور جو کچھ زمرد پرست تھے سب زمرد پرست رہے یہانتک کہ اژ زنگ ابن زمرد اور
چتر زنگ بن زمرد کے خروج کا حال بر چۂ اخبار سے معلوم ہوا ان سب نے یعنی مصروف شاہ اور
اسکے بھائی و فرزندون نے اور دیگر اہل شہرہا اور تمام ملکونکے باشندون نے جو ان سبکی زیر حکومت
تھے اژ زنگ پرستی اختیار کی اژ زنگ کو بخدائی ماننے لگے اور اپنا خدا جاننے لگے یہ اژ زنگ پرستی
مین مصروف تھے ادھر اژ زنگ خروج کرکے خاور گیا اور وہان سے ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہوکر
شہر آفتاب نما کو مع لشکر کے گیا اور برجیس سے مقابلہ ہوا آخر کو عاجز ہوکر برجیس کی اطاعت کی
اور اسکو لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام شہر آفتاب نما سے کوچ کیا اور ممالک اہل اسلام کو تباہ کرتا
ہوا سمندریہ پر پہونچا اور اب سمندریہ پر مقیم ہی یہ داستان بتفصیل سابق مین تحریر ہوچکی ہی ناظرین
کی نگاہ کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی مگر یہ لوگ یعنی مصروف شاہ وغیرہ اپنے مقام سے نہ چلے اسی
خیال مین رہے کہ جب تک خداوند برائے کمک نہ طلب کرینگے ہم نہ جائینگے سب حالات معلوم
ہوتے رہتے تھے مگر اژ زنگ پرستی نہ ترک کی اژ زنگ کو خدا جانتے تھے بعد لقا و زمرد ثانی کے
مین سابق مین تحریر کرچکا ہون کہ برجیس نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اور ملک راہ مین نہ ملے اور اسکو منظور
ہوا تھا کہ جو ملک رہ گئے ہین وہ بھی آفتاب پرست ہون تو اسنے نامے ان ملکونکی طرف روانہ
کیے تھے جو جو کہ کافر تھے اہل اسلام کے ملکونکو تو یہ تباہ کر رہا تھا چونکہ اسکو اہل اسلام سے مقابلہ
منظور تھا بدین سبب اسنے ان ملکونکی طرف نامے روانہ کیے تھے دوسرے یہ بھی ہوا تھا کہ اژ زنگ
و چتر زنگ نے بھی ان نامون کے ہمراہ اپنی اپنی طرف سے بھی اپنے پرستارونکو تحریر کیا تھا کہ ہمنے
برجیس کی اطاعت کی ہی لہذا تم لوگ بھی اطاعت کرو اور دین آفتاب پرستی اختیار کرو
چنانچہ جہان جہان وہ نامے پہونچے سب آفتاب پرست ہوئے خصوصاً اژ زنگ و چتر زنگ
کی تحریر کو دیکھکر یہ اسنے یعنی اژ زنگ و چتر زنگ نے بصلاح سختگان ایسا کیا تھا

سنگتگان نے صلاح دی تھی کہ تم اسوقت اپنے پرستارونکو یہ تحریر کردو کہ وہ آفتاب پرستی اختیار کرلین اس امر مین یہ فائدہ ہی کہ جب برجلیس کو یہ معلوم ہوگا کہ ارژنگ و چترنگ نے ہماری اطاعت بدل سے کم کسی ہی کیونکہ اپنے ماننے والونکو ہماری بندگی کرنے پر رغبت دلائی ہی تو وہ بہت جوانمردی اور ثابت قدمی سے اور بخواہش دلی اور تمہاری خوشنودی کے لیے اہل اسلام سے مقابلہ کریگا اور اُنکے تباہ کرنیکی بہت سرگرمی کے ساتھ کوشش کریگا اُسکی خوشی بھی ہوگی کیا عجب ہی کہ اس حرکت سے تمہاری خوشی ہو کر وہ اپنی ہمشیر کے ہمراہ تمھارا عقد کردے تمھارا کیا نقصان ہی بس اس امر کے ہونے سے سوائے فائدہ کے کوئی صورت نقصان کی نظر نہین آتی ہی اور اُسکی خوشی بھی ہوتی ہی کہ بدون میری خواہش کے انھون نے اپنے پرستارونکو جوکہ انکو اپنا خدا جانتے تھے آفتاب پرستی کی طرف رغبت دلائی اور سب کو آفتاب پرست بنایا یہ میرے سچے دوست ہین اور خیرخواہ ہین بلکہ اس بات کے ہونے سے اُسکو ایک قسم کا خیال پیدا ہوگا کہ معلوم ہوتا ہی کہ صرف انھون نے اسوقت عاجز ہوکر میری اطاعت کی ہی ورنہ صدق دل سے اطاعت نہین کی ہی یہ کینہ رکھتے ہین اتنی سی بات مین یہ امر اُسکے دل سے نکل جائیگا اور جو کچھ خیال بھی ہوگا وہ دفع ہوجائیگا اور یہ یاد رکھو کہ یہ ضرور اہل اسلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا پس جب یہ مارا گیا اور تمام لشکر پر تم قابض ہوے اُسوقت پھر اپنے کو خدا کہنا اور سب کو اپنی پرستش کی رغبت دلانا جو انکار کرے اُسکو قتل کرنا اور جو اقبال کرے اُسکو خلعت وغیرہ سے سرفراز کرنا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اُنکو بھی غارت کرنا اس امر کے کرنے مین یہ فائدے ہین آئندہ تمکو اختیار ہی پس ان دونون نے ایسا ہی کیا تھا کہ اُن ملکونکی طرف نامے روانہ کردیے جو کہ اُنکے قبضے مین تھے اور اُن ملکونکی طرف بھی نامے روانہ کیے تھے اپنی طرف سے لکھکر ہمراہ نامہ ہاے برجلیس کے کہ جو ملک انکو معلوم تھے کہ یہان کے بادشاہ و اہل شہر ہمکو بخدائی مانتے ہین اور اُن سبکو آفتاب پرستی کی طرف رغبت دلائی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جہان نامہ برجلیس کا پہونچا اُسکے ساتھ خواہ نامہ ارژنگ کا یا خواہ چترنگ کا پس اُس ملک کے بادشاہ نے اُس نامے کو پڑھکر اُسدن سے ارژنگ و چترنگ پرستی ترک کرکے آفتاب پرستی اختیار کرلی چنانچہ جو ارژنگ پرست یا چترنگ پرست یا لقا پرست یا زمرد پرست تھے اُن لوگون نے آفتاب پرستی کو اختیار کیا ورنہ جو کہ اور مذہب رکھتے تھے مثل شجر پرست یا اور دیگر خداؤن کو مانتے تھے اُنھون نے ایسا نہین کیا مگر اب آفتاب پرست بہت ہوگئے زمرد پرستی لقا پرستی وغیرہ جاتی رہی چنانچہ انھین نامہ برون مین سے ایک نامہ بر یہان بھی آیا تھا یعنی شہر منصر و فیہ مین اُسنے ایک نامہ مصروف شاہ کو مع نامہ ارژنگ کے دیا تھا اسنے پڑھکر اور یہ خیال کرکے کہ اس امر مین کوئی خداوند کی مصلحت ہوگی کیونکہ وہ تو خدا ہین ہر حال سے آگاہ ہین کسی مصلحت سے اُنھون نے اس امر کی بابت ہمکو تحریر کیا ہی ہمپر فرض ہی کہ ہم اُنکا حکم بجا لائین پس اسنے جواب مین عرضی لکھی تھی کہ مجھکو آپکا فرمانا بسروچشم قبول ہی لہذا مین نے آج سے اپنے تمام ممالک مین آپکی بندگی موقوف کراکے آفتاب پرستی کو رواج دیا یہ عرضی لکھکر اُسنے نامہ برکو انعام وغیرہ دیکر رخصت کردیا تھا اور اُسیدن تمام اہل شہر کو جمع کرکے اور اپنے بھائی اور دونون فرزندونکو اُنکے ملک سے طلب کرکے انکو یہ حکم دیا کہ میرے پاس نامہ خداوند کا آیا ہی اُسمین یہ تحریر ہی کہ چندے کے لیے تم ہماری بندگی کو ترک کرکے آفتاب پرستی اختیار کرو اسمین ایک بہت بڑا فائدہ ہی لہذا مین تمکو حکم دیتا ہون

کہ تم بھی اپنی اپنی عملداری مین اسی دین کو رائج کرو سوائے آفتاب پرستی کے کوئی دوسرے کی پرستش نہ کرے ورنہ سزا پائیگا مصروف شاہ کے بھائی اور فرزندون نے عرض کیا تھا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ آبائی دین ترک کرنا پڑتا ہی اور آبائی دین کا ترک کرنا گناہ ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم اپنے خدا کو چھوڑ کر اور ایک اُسکی بنائی ہوئی شئی کو یعنی آفتاب ہی یہ تو ہین آپکا خیال کدھر ہی ایسا تو نہین ہی کہ کسی نے مکر کیا ہو اور آپکو دھوکا دیا ہو صرف اس خیال سے کہ خداوند آپسے اور زیادہ ناخوش ہون اس امر کا ہمکو یقین ہی کہ خداوند ناراض تو ضرور ہونگے کیونکہ اُنکو اس امر کا ضرور خیال ہوا ہوگا کہ خداوند اول یعنی لقا کی سب نے کمک کی مگر مصروف شاہ نہ آیا باوجودیکہ لشکر کثیر رکھتا تھا نہ اپنے کسی بیٹے کو روانہ کیا نہ بھائی کو یہان تک کہ خداوند اول عاجز ہوکر بالائے آسمان تشریف لیگئے خداوند دوم یعنی زمرد ثانی سے اور اہل اسلام سے برسون مقابلے ہوا کیے اُنکی بھی کمک کو نہ آیا وہ بھی بالائے آسمان چلے گئے اب مین نے خروج کیا میری بھی زیارت کو نہ آیا نہ کمک کی نہ معلوم یہ کیسا بندہ ہی اسکے حال پر رحم و کرم کرنا بیکار ہی اُسپر آپ یہ طرہ فرماتے ہین کہ اُنکی بندگی ترک کرکے دوسرے کی بندگی پر آمادہ ہوے اب تو وہ بالکل ناراض ہوجائینگے ایسا نہو کہ خاک سیاہ کردین آئندہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع فرمان ہین مصروف شاہ نے جوابدیا تھا کہ میرے پاس خود خداوند کا نامہ آیا ہی جسپر خداوند کی مہر ہی جسوقت خداوند اس امر کا اعتراض کرینگے کہ تمنے ہماری بندگی ترک کی مین یہ نامہ پیش کردونگا کہ مین نے آپکی مہر دیکھکر ایسا کیا کوئی مقام خوف نہین ہی ہمکو لازم ہی کہ جیسا اس نامہ مین تحریر ہی ہم اُسپر عمل کرین دوسرے یہ امر ہی کہ گو یہ دین و مذہب آبائی ہی مگر ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا جو کہ بندون کے ہاتھ سے پریشان ہو اور بھاگا بھاگا پھرے جسکو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو اُنکو غارت نہ کرسکے برادر مصروف شاہ و فرزندان مصروف شاہ نے کہا کہ خداوند اول و ثانی کا یہ قول تھا خداپرستون کی نسبت ہمنے پرچہ اخبار مین دیکھا ہی کہ ہمنے ان بندون کو عالم خواب مین خلق کیا ہی اور حد سے زیادہ انمین قوت و طاقت پیدا کی ہی اُسی عالم خواب مین انکی موت خلق کرنا بھول گئے بدین سبب یہ نہین مرسکتے ہین اور نہ انپر کوئی غالب آسکتا ہی چونکہ انپر یہ امر ظاہر ہوگیا ہی بس یہ مجھسے پھر گئے ہین اور انھون نے دوسرا خدا پیدا کرلیا اور مجکو بھی انسے الفت ہی بسبب انکے جری ہونے کے اور حسین ہونے کے اس سبب سے مین انکی ہر ایک حرکت کو جائز رکھتا ہون اور انپر اپنا عذاب نہین نازل کرتا ہون صرف تنبیہ کے لیے کبھی کبھی اسیر کرا دیتا ہون اور پھر تقدیر کرکے رہا کر دیتا ہون یہ بندے میرے بہت اچھے ہین بس جبکہ یہ آن دونون خداؤن کا قول تھا اور وہ بسبب الفت اور محبت کے انپر اپنا قہر نہ نازل کرسکے اور ہمیشہ انکے ہاتھ سے عاجز رہے تو خداوند از رنگ کیونکر اپنے بزرگون کے خلاف کرین یہ بھی اُسی طریقے پر عمل کرتے ہین یہ کوئی مقام اعتراض نہین ہی یہ سب خدا ہین اور خدا کی جو مصلحت ہوگی وہ کیا اور جو مصلحت ہوگی وہ کرینگے یہ خیال کرکے کہ یہ کیسے خدا ہین کہ جو اپنے بندون کے ہاتھ سے عاجز ہوکر بھاگتے پھرتے ہین تبدیل مذہب کرنا یا صرف ایک تحریر پر جو کہ نہ معلوم کسکی ہی عمل کرنا جبکہ ہمکو بالکل اسکا یقین کامل نہو کہ یہ خداوند کی تحریر ہی کیونکہ نہ ہم مہر خداوندی سے آگاہ ہین نہ اُنکے دستخط سے پھر ہم کیونکر باور کرلین کہ یہ اُنکی تحریر ہی بالکل خلاف ہی جب تک کامل طور سے یقین نہو آئندہ آپکو اختیار ہی مصروف شاہ نے جوابدیا کہ یہ قول

تم سب کا درست ہی مگر خیال تو کرو کہ اگر اُن لوگون کی قضا کو خلق کرنا خداوند اول یعنی لقا فراموش کر گئے
ان سبکو عالم غفلت مین خلق کیا تو کیا خداوند ثانی نے بھی فراموش کیا جب وہ خداوند ہوے تھے
تو انھون نے خداپرستونکی موت کو خلق کرکے قہر نازل کیا ہوتا اگر یہ کوئی کہے کہ وہ کیونکر نئے طریقونکو
ایجاد کرتے اُسی قانون کی پابندی کی جو کہ خداوند لقا جاری کر گئے اور اُسی پر عمل کیا کیونکر ایک بزرگ
کے طریقو نمین دخل دیا جاتا اور اسی طور سے خداوند اژدر رنگ بھی عمل کرتے ہین جبکہ باپ نے
کسی طریقے کو اپنے باپ کے نہ بدلا تو یہ کیونکر بدلتے ہمنے مان لیا مگر یہ بتاؤ کہ خداپرستون کی قضا
تو خلق بھی نہین ہوئی اور یہ سب ہمارے بندے ہین خداوند ونکے اس سبب سے جو وہ برتاؤ کرتے
ہین خداوند اُسکو جائز رکھتے ہین اور اُنپر عذاب نہین نازل کرتے ہین علاوہ انکے اور جو بندے
ہین اُنپر کیون نہین عذاب نازل کیا جاتا ہی کیا اُنکی بھی موت خلق کرنا فراموش ہوئی ہی کہ وہ
جو کچھ بدعت کرتے ہین اُسپر کچھ اعتراض نہین کیا جاتا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہی چنانچہ برجیس
وغیرہ کے مقابلے کو دیکھو کہ پرچۂ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند اژدر رنگ کس شد ومد سے
اُسپر لشکر کشی کر کے گئے صرف اس غرض سے کہ اُسکو اس امر کی تنبیہہ دون کہ تو بندہ ہوکر دعوی
خدائی کرتا ہی باوجودیکہ مین تیرا خدا موجود ہون دوسرے اُسکی ہمشیر کے ساتھ اپنا عقد کرون
مگر کچھ نہوسکا کئی معرکے پڑے آخر کو خداوند عاجز آئے اور اُسکی شراکت کی اور اطاعت اور اُسکو
اپنے ہمراہ لیکر برائے تنبیہہ اہل اسلام کے کوچ کیا بس معلوم ہوگیا ان سب واقعات سے
کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور رہ جاتا ہی جو کچھ ہوا تو مین ضرور بموجب تحریر نامۂ خداوند ترک مذہب کرکے
آفتاب پرستی کرونگا اس امر کا یقین ہی کہ یہ نامہ خداوند کا ہی اور یہ مہر بھی خداوندکی ہی اُسی
سبب امرون کے خیال کرنے سے میرے مذہب مین ضرور ضعف آگیا ہی اور یہی سبب
ہوا ہی کہ کروڑون بندے جو خداوند سے پھر گئے اور خداپرست ہوگئے مین انھین واقعات
سے بس اب تمکو بھی لازم ہی کہ جیسا مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو اور تبدیل مذہب کرو مصروف شاہ
نے اس طور سے کہا کہ بھائی اور فرزندون نے قبول کیا اور اُسی دن رخصت ہوکر
اپنے اپنے ملک کو چلے گئے تھے اور جا کر اُن سب نے اہل شہر کو جمع کرکے حکم دیا تھا کہ
آج سے آفتاب پرستی اختیار کرو ہمنے دین آفتاب پرستی کو قبول کیا ہمکو کتابون سے
ثابت ہوگیا کہ اصل خدا اور سب کا پیدا کرنیوالا آفتاب ہی اور لقا وغیرہ اُسکے نائب تھے یہ خدا
نہ تھے مگر خود خداوند آفتاب نے اُنکو حکم دیا تھا کہ تم زمین پر جا کر خدائی کرو بس اُنھون نے
یہان آکر خدائی کی جب خداوند آفتاب کو منظور ہوا لقا کو بالائے آسمان طلب کرلیا
اُسکے بعد زمرد ثانی اپنے دوسرے نائب کو طلب کرلیا تیسرا نائب یعنی اژدر رنگ کو حکم
دیا کہ اب جو ہمنے اپنا نیا نائب یعنی برجیس کو زمین پر بھیجا ہی تم اسکی اطاعت کرو اور سب
بندونکو ہمارے حکم دو کہ اب سب ہماری بندگی کرین کیونکہ اب ہمکو منظور ہی کہ ایک مذہب
ہو جائے اور سب دین مٹ جائین لہذا ہمنے برجیس کو اپنا نائب کیا ہی وہ سب کو قتل کرکے ایک
مذہب کرونگا یہ ہمارا فرزند بھی ہی اور نائب بھی لہذا اب ہمنے تبدیل مذہب کیا یہ جو حکم دیا
تھا ہر ایک ملک کے باشندون نے بموجب اپنے حاکمون کے فرمانے کے دین آفتاب پرستی کو
اختیار کیا لہذا شہر صفدریہ و شمالیہ مین جو کہ صفدر کجکلاہ برادر مصروف کج کلاہ کی زیر حکومت ہی

آفتاب پرستی جاری ہوئی دونون ملکونکے اہل شہر آفتاب پرست ہوے گو سے نکلکر موبت مین اوندھے منھ گرے کافر ہے کافر رہے اسی طور سے شہر جمہوریہ وجمالیہ مین بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوا جو کہ زیر حکومت جمہور کج کلاہ ہی اور ان دونون ملکونمین بھی یعنی شہر منصوریہ ومسروریہ مین بھی آفتاب پرستی کو سب نے قبول کیا مثل ان چارون ملکونکے باشندونکے بحکم منصور کج کلاہ فرزند مصروف کج کلاہ کے ادھر شہر مصروفیہ وحضوریہ کے باشندونکو مصروف شاہ کج کلاہ نے جمع کر کے آفتاب پرستی کا حکم فرمایا سب نے بسر وچشم قبول کیا تھا خلاصہ یہ کہ اس اقلیم مین آفتاب پرستی جاری ہو گئی تھی سب یہانکے باشندے آفتاب پرست ہو گئے لقا پرستی وغیرہ سے تارک ہو گئے اب یہان آفتاب پرستی ہوتی ہی آمدم برسر مطلب خلاصہ یہ کہ یہانکا بادشاہ اعلیٰ وحاکم زبردست مصروف کج کلاہ ہی اور جنکے نام مین نے تحریر کیے ہین یہ سب اسکے باج گزار ہین اور ماتحت ہین یہ شہر مصروفیہ مین حکومت کرتا ہی ساتھ عدل وانصاف کے دشت مصروفیہ وبیشہ مصروفیہ شہر مصروفیہ کی حوالی مین واقع ہوا ہی جہانکہ شاہزادگان والا مقام فروکش ہوے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اس شہر کا طریقہ ہی کہ ہر صبح کو چند رئیس شہر براے سیر شہر سے نکلکر اس صحرا مین آتے ہین اور صحرا کی سیر کرتے ہین اور سرکاری فوج کے گیاہ فروش یہان سے گھانس لیجاتے ہین چنانچہ حسب قاعدہ وہ رئیس مع اپنے چند ملازمون کے براے سیر آئے اور گاہ فروش بھی آئے یہان آکر یہ واقعہ دیکھا کہ صحرا مین بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ بہت بڑی ہی کہ جسکی رفعت کے روبرو رفعت چرخ چنبری گرد ہی اسپر تمام کارچوبی کام کیا ہوا ہی کلس اسکا مثل آفتاب کے ضو دے رہا ہی تمام دشت اسکی ضو سے روشن ہی بازارین آراستہ ہین کچھ لشکر اترا ہوا ہی جھنڈے لفضب ہین بازارونکے یہ دیکھکر وہ رئیس حیران ہوے کہ یہ نیا واقعہ ہی ہمکو یہان آتے ہوے ایک زمانہ گذرا ہمنے یہان کبھی ایسا واقعہ نہین دیکھا اگر کوئی قافلہ یا سوداگر آتا بھی ہی تو وہ یہان نہین اترتا ہی بخوف دیوانہ یہ کون لوگ ہین جو اس سامان سے خیمے وبارگاہین برپا کیے ہوے فروکش ہین اور ساتھ اس اطمینان کے کہ بازارین بھی برپا ہین لوگ پھر رہے ہین کیا یہ کوئی تاجر جلیل القدر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین کہ براے شکار ادھر آئے ہین مگر ہمنے یہ سامان جو کہ انکے ہمراہ ہی آجتک نہین دیکھا نہ ایسی بارگاہ دیکھی مقام عجب ہی کہ یہ لوگ یہان کہانسے آگئے افسوس اگر دیوانے کو خبر ہو گئی تو وہ آکر ان سبکو قتل کریگا اور تمام مال واسباب لوٹ لیگا کیا کیا جائے باہم راے کرنے لگے ادھر کاہ فروشون نے جو یہ واقعہ دیکھا وہ بھی حیران ہوے اور وہ گھانس کاٹنا بھول گئے حیران ہوکر اس سامان کو دیکھنے لگے اور باہم کہتے تھے کہ کوئی بہت بڑا تاجر ہی واہ کیا عمدہ سامان اسکے ہمراہ ہی اسکی خبر اپنے افسر کو کرنا چاہیے وہ گھسیارے تو بدون گھانس کے وہانسے طرف شہر کے واپس گئے اس خیال سے کہ کوتوال شہر کو اور اپنے افسر کو آگاہ کرین ایسا نہو کہ کوئی آفت اس شہر پر آئے یا یہ تاجر ہاتھ سے دیوانے کے تباہ ہو جائیگا تو ہمارے شہر کا اور بادشاہ کا نام بدنام ہوگا گھسیارے تو ادھر کو جاتے ہین ادھر ان رئیسون نے باہم صلاح کر کے اپنے چند ملازم اس طرف کو روانہ کیے اور انسے کہا کہ اس لشکر مین جاکر دریافت کرو کہ یہ کون لوگ ہین آیا تاجر ہین یا کسی ملک کے شاہزادے ہین ہمارے خیال مین تو تاجر نہین معلوم ہوتے ہین ضرور کسی ملک کے شاہزادے ہین کیونکہ یہ سامان تاجر کہانسے لائیگا اور اگر تاجر ہین تو بہت بڑے تاجر اور مالدار ہین انکی حفاظت کی بادشاہ سے کہکر تدبیر کرائی جائے ورنہ دیوانہ انکو لوٹ لیگا وہ ملازم اپنے مالکونسے یہ سنکے ادھر کو روانہ ہوے یہ امیران شہر اسی مقام پر انکے انتظار مین ٹھیرے رہے وہ ملازم جو راہ طی کر کے اس لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ بہت سے خیمے اور اسپکین بیچوبے تنبو برپا ہین ایک بہت بڑا خیمہ ہی کہ گرد

اُسکے سواران جنگی کا پہرہ ہی اُدھر کوئی جانے نہین پاتا ہی سب انسان ہین مگر بہت حسین اور خوبصورت لوگ ہین چہرون سے آثار شجاعت و بہادری آشکار ہین گرد اُس لشکر کے طلائی و نقرئی ٹٹیان لگی ہوئی ہین حد لشکر قرار دی ہی سڑکین بنی ہوئی ہین ادھر اُدھر ہر سڑک کے چمن لگے ہوے ہین بازارین چارون طرف آراستہ ہین ہر قسم کا مال اور ہر قسم کی شی موجود مگر سناٹا تھا افراط کے کٹورہ بج رہا ہی اہل لشکر پھر رہے ہین اُنکا ندار بھی سب حسین ہین لباس نفیس سے آراستہ ہین کوئی اُنمین کم پایہ نہین معلوم ہوتا ہی سب مرفہ حال ہین بڑے صاحب جمال ہین ایک نوبت خانہ بھی ہی ایک بہت عمدہ نشان نصب ہی کہ اُس سے خوشبو آتی ہی جب ہوا کا جھونکا آتا ہی تھوڑا سا لشکر بھی ہی وسط مین ایک بارگاہ ہی کہ جسکے روبرو بارگاہ فلک بالکل بے قدر معلوم ہوتی ہی ہر کلس اُسکا طلائی ہی وہ تمام بارگاہ کارچوبی ہی جواہرات نصب ہین خیمہ گوہر شب چراغ کی تو کچھ حد و انتہا نہین ہی حد شمار سے زیادہ نصب ہین دربارگاہ پر چوبدار ایسادہ ہوے طلائی عصا ہر ایک کے ہاتھ مین کھڑے ہوے ہین ایک [illegible] ڈنگل پر بیٹھا ہی سردار ڈنگی سواری کے مرکب با ساز و لجام مرصع کار جا کر لیے ہوے ٹہل رہے ہین معلوم ہوتا ہی [illegible] ذوالفقار کا دربار ہی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین اندر ایسا دربار پُرتجمل آراستہ ہی [illegible] دیکھا کہ ایک تخت وسط بارگاہ مین آراستہ ہی اُسپر غاشیہ پڑا ہوا ہی چار ڈنگل برابر تخت کے قرینے سے بچھے ہوے ہین تین ڈنگلونپر تو تین نقابدار بیٹھے ہوے ہین اور ایک ڈنگل پر ایک جوان بصد شوکت و شان متمکن ہی باقی گرد و پیش بہت سے ڈنگل مرصع کار و کرسیان الماس نگار آراستہ ہین کچھ ڈنگلون و کرسیون پر تو سردار ہین باقی پر غاشیے پڑے ہوے ہین بارگاہ نہایت آراستہ ہی ہزارون قسم کے چمن صحن بارگاہ مین لگے ہوے ہین خوشبو اُنسے چلی آتی ہی تمام صحرا مہکا ہوا ہی اب جو غور سے سامان بارگاہ کو دیکھا ہوش جاتے رہے وہ سامان دیکھا جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر ایک حیران ہو کر دیکھنے لگا اہل لشکر و سرداران اور اُن شاہزادونکو جو دیکھا حواس خمسہ پران ہوے ایسے لوگ کبھی نگاہ سے نہ گذرے تھے نہ یہ سامان کبھی دیکھا تھا وہ سب خیال کرنے لگے کہ ہمارا بادشاہ باوجودیکہ آٹھ ملکونکا حاکم ہی اور ہر ملک زر ریز اور آباد ہی باشندے بھی حسین ہین مگر یہ سامان اُسکی بھی سرکار مین نہین ہی نہ یہ رعب و داب نہ معلوم یہ کون صاحب اقبال ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین اور یہ سب سامان جو کہ شاہان اولوالعزم کو بھی نہین نصیب ہی انکو ملا ہی نیا واقعہ ہی ہمارے تو حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ تمنے یہ سب سامان دیکھا اُسنے جواب دیا کہ کیا بیان کرون کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی اور یہ کون لوگ ہین ایسا اس مقام پر رعب و داب ہی کہ کلام نہین کیا جاتا کس سے دریافت کرین یہ کہکر وہان سے چلے جدھر کو جاتے ہین ایسا کچھ سامان نظر آتا ہی کہ حواس جاتے رہتے ہین آخر کو ایک مقام پر چند آدمی کھڑے ہوے تھے یہ اُنکے قریب جا کر کھڑے ہوے باتین سُننے لگے وہ لوگ باہم کلام کر رہے تھے کہ واقعی کیا عمدہ مقام ہی ہمارے آقا نے خوب کیا جو یہان قیام فرمایا یہان کی ہوا سے دل کو فرحت ہوتی ہی جیسا کہ ہمنے سُنا تھا پردہ دنیا پر بہت عمدہ عمدہ مقام ہین ویسا ہی پایا بہتر ہو گا جو ہمیشہ اسی مقام پر رہنا ہو ای بھائی نہ معلوم یہان سے کوئی ملک بھی قریب ہی یا نہین اور اگر ہی تو اُس

ملک کا بادشاہ کون ہی اور اُسکا کیا نام ہی میری تو یہ راے ہی خواہ اس صحرا کے قریب ملک ہو خواہ نہو ہمارے آقا کو لازم ہی کہ ایک بہت بڑا شہر اس مقام پر بنوائین اور اُسکو آباد کرین اُنکو فضل خدا سے کسی بات کی ضرورت نہوگی وہ بڑے صاحب اقبال ہین دوسرے نے یہ سُنکے جواب دیا کہ یہ محال ہی کیونکہ یہ لوگ ایک مقام پر قیام کرنیوالے نہین ہین انکو ہمیشہ سفر درپیش رہتے ہین کبھی یہان کبھی وہان پھر کیا ضرورت ہی جو ملک آباد کرین انھون نے جس مقام پر جا کر قیام کیا وہ مقام شہر سے زیادہ تر آباد ہوگیا اب دیکھیے یہان سے کس سمت کو کوچ فرمائین اور یہ جو تم نے کہا کہ نہ معلوم یہان سے قریب کوئی شہر بھی ہی یا نہین اور وہان کا بادشاہ کون ہی یہ امر بھی دریافت ہو جائیگا اور شہسوار شہر پہونچیگا ہمارے آقا نے یہان جو قیام فرمایا ہی صرف اسی غرض سے کہ سب حالات دریافت کرین اسکے بعد جدھر کو مناسب ہوگا کوچ فرمائینگے وہ جنگل خاموش ہو رہا اور قسم کی باتین کرنے لگے یہ لوگ سُناکیے جو کہ براے دریافت گئے تھے جب انھون نے دیکھا کہ اب اور قسم کی باتین ہوتی ہین تب انھون نے دلونکو قوی کرکے اور سامنے آکے پوچھا کہ کیا آپ لوگ تاجر ہین اور یہ جو بارگاہ مین تشریف فرما ہین یہ آپکے افسر ہین اور آپ لوگونکا کس طرف سے تشریف لانا ہوا کیونکہ کل تک یا تو یہان یہ سامان نہ تھا ہم اسی وقت پر آئے تھے کل پر کیا موقوف ہی ہم روز یہان اسوقت براے سیر آتے ہین آج جو آکر یہ سامان دیکھا تو ہمکو غرض ہوا کہ ہم دریافت کرین لہذا آپ اپنے حالات اور اپنے ملک کی کیفیت سے ہمکو آگاہ فرمائیے تا کہ ہم اپنے بادشاہ کو جنکی سرحد مین یہ صحرا ہی خبر کرین اور آپکے آنے سے آگاہ کرین یہ جو اُن لوگون نے سُنا پہلے تو اُنکو نگاہ اُٹھا کر سر سے پانون تک دیکھا اُسکے بعد کہا کہ یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ کل تک یہان یہ سامان نہ تھا ضرور ایسا تھا اگر بادشاہون کے نزدیک جنگل کو آباد کرنے مین کیا عرصہ ہوتا ہی ہم لوگ کل دوپہر کو یہان آئے ہمارے آقا کو یہ مقام پسند آیا انھون نے قیام فرمایا یہ تو کچھ بھی سامان نہین ہی اگر ہمارے آقا چاہین تو اس سے زیادہ سامان بہم کرین آپ لوگ بیکار کو حیران ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ شاہزادون نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی دریافت کرے تو اُس سے ہمارے نام نہ ظاہر کرنا یہ کہنا کہ نقاب دار نام ہی اور سہراب شاہ کا نام ظاہر کرنا اگر یہ دریافت کرے کہ کدھر سے آنا ہوا تو کہنا کہ برد قاف سے مگر اُس سے بھی سب حال دریافت کر لینا اگر نہ بتائے تو تم بھی نہ بتانا جب تک وہ اپنا حال نہ بتائے بس ملازمان شاہزادگان نے اُن لوگون سے کہا کہ پہلے یہ آپ بتائیے کہ آپکے اس دریافت کرنے سے غرض کیا ہی کہ جو آپ دریافت کرتے ہین آپنے سب مقام کی سیر کی بس اب چلے جائیے خواہ ہم تاجر ہین خواہ بادشاہ ہین کسی مقام سے آئے ہین جب تک ہمارا جی چاہیگا یہان قیام کرینگے اسکے بعد جدھر آقا کا حکم ہوگا چلے جائینگے بلکہ آپ ہمکو یہ خود بتائین کہ آپ کہان سے آئے ہین اور کس ملک کے رہنے والے ہین اور آپکا بادشاہ کون ہی ہمکو یہ حکم ہی کہ جو کوئی تمھارے حال کو دریافت کرے پہلے تم اُس سے دریافت کرنا اگر وہ اپنا حال بیان کرے تو اُس سے تم بھی حال بیان کرنا ورنہ کچھ نہ بیان کرنا لہذا پہلے آپ اپنے حال سے ہمکو آگاہ فرمائیے تو ہم بیان کرینگے اور سب حال آپ پر ظاہر کرینگے ورنہ آپکا تقریر کرنا بیکار ہی اس طور سے جو انھون نے تقریر کی یہ لوگ جو کہ براے دریافت حال آئے تھے ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آپ لوگ خفا نہون ہم آپسے تقریر نہین کرسکتے ہین نہ ہم آپکو اپنے حال سے آگاہ کرسکتے ہین آپکی اگر مہربانی ہو تو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ورنہ ہمکو اجازت

ہو ہم جاکر اپنے مالک سے بیان کرین وہ خود آکر اپنے حال سے آپکو آگاہ کرین اور آپکے حال سے آگاہ ہون کیونکہ انکا ہمکو حکم تھا کہ تم جاکر اس لشکر کا حال دریافت کرو ملازمان شاہزادگان نے جواب دیا کہ آپ لوگونکو منع کون کرتا ہی جائیے اپنے مالک کو لے آئیے وہی آکر دریافت کرین ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین یہ سنکے وہ ملازم وہانسے واپس آئے اپنے مالکونکے پاس وہ اس انتظار مین تھے کہ دیکھیے ہمارے ملازم کیا خبر لاتے ہین یہ جو آکر پہونچے انھون نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے پہلے تو انھون نے تمام حال خیمونکا اور بارگاہ کا اور بازارونکا جو جو دیکھا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ سب لوگ حسین اور مرفہ حال ہین کوئی انمین غریب نہین معلوم ہوتا ہی حضور یہ شان وشوکت مصروف کج کلاہ کے بھی دربار کی نہین ہی جو اس قافلہ کے مالک کی ہی ہمنے باہر سے دیکھا تھا کہ وہ اندر بارگاہ کے بیٹھا ہوا ہی چار شخصونمین تین نقاب پوش ہین اور ایک نقاب پوش نہین ہی مگر کیا رعب وداب ہی کہ ہم بیرون بارگاہ تھے اور دور رہتے تھے مگر نگاہ اٹھاکر ادھر دیکھا نہ جاتا تھا بارگاہ کے پردے اٹھے ہوئے ہین بارگاہ کی کیا تعریف کرین دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی ہمارے بادشاہ کو تو ایسی بارگاہ نصیب بھی نہین باوجودیکہ آٹھ شہرونکے مالک ہین ہمارے ایسے جو اس یہ سب سامان دیکھکر پراگندہ ہوئے اور ہم ایسے محو ہوئے کہ کچھ دریافت نہ کرسکے چند آدمی باہم کھڑے ہوئے باتین کر رہے تھے ہمنے بھی سنا بس یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کل کسی طرف سے آئے ہین اور ابھی یہان قیام کرینگے انکی تقریر یہ تھی کہ کیا اچھی بات ہو جو آقا اس مقام پر ایک شہر آباد کرین یہ کہکر ان ملازمون نے سب تقریر بیان کی جو کہ ملازمان سہراب ثانی وغیرہ نے باہم کی تھی اور انسے ہوئی تھی اور کہا کہ جب انھون نے یہ کہا تو ہم واپس آئے اس خیال سے ہمنے اپنے بادشاہ کا نام بیان کیا نہ ملک کا پتہ دیا کہ شاید یہ کوئی غنیم ہو اور بدون اطلاع لشکر لیکر شہر پر نرغہ کرے ہمارا بادشاہ بےخبر ہی کسی قسم کی خرابی پیدا ہو کیونکہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ ساحر ہین سوائے ساحرونکے یہ سامان کوئی بہم نہین کرسکتا ہی وہ ایک اسم مین ہر قسم کا سامان موجود کرسکتے ہین یہ قدرت انھین کو حاصل ہی کیونکہ نہ تو ایسا لشکر ہمراہ ہی کہ لاکھونکا ہو نہ وہ حفاظت کرتا ہو اس سبب سے یہ مال واسباب و یہ سامان بچتا ہو نہ ایسے کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین جو اس مال واسباب کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتے ہون خیال تو فرمائیے کہ کل سہ پہر تک یہان کچھ بھی نہ تھا ایک رات مین ایسا سامان مہیا ہوگیا ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی ہمنے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے ملک کے نام ونشان سے آگاہ کرتے ہین ایسا نہو کہ یہ سحر کرکے ملک کو تباہ کردین انکو کون جواب دیگا یہان تو کوئی ساحر بھی نہین ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ وہ سحر کے ذریعہ سے دریافت کرسکتے ہین انپر پوشیدہ نرہیگا مگر ہم تو اس امر کے بانی نہونگے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ اس حال سے بادشاہ کو آگاہ فرمائیے تاکہ وہ کسی تدبیر سے اس واقعے کو دریافت کرین یا یہ امر ہی کہ یہ لوگ قوم دیو یا پری یا جن سے ہین کہ یہ سب سامان انھون نے ایک رات بھر مین یہان لاکر آراستہ کردیا ایسی قدرت انھین قومونکو حاصل ہی یا ساحر کو یا جن وغیرہ کو بشر کا یہ کام نہین ہی بہرطور ہمنے اسی مین اچھائی دیکھی کہ نہ انکا حال دریافت کرین نہ اپنا حال بیان کرین یہان سے چلے جائین بس ہم چلے آئے یہ جو انھون نے بیان کیا ان امیرون کے یہ سب سامان اور انکی باتین سنکے ہوش جاتے رہے اور بڑا ہم کہا کہ جو یہ کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسکی خبر کرنا بادشاہ کو ضرور ہی کہ اسیوقت خبر کرین بس

وہ امیر چونکہ دربار ہیں تھے اُسیوقت اُس صحرا سے روانہ ہوئے طرف شہر کے سیر بھی نہ کی اور داخل شہر ہوکر طرف دربار کے چلے اُدھر ملازمان شاہزادگان نے جیسی تقریر ہوئی تھی اُن ملازموں نے جو کہ دریافت حال کے لیے آئے تھے اپنے افسر سے جاکر سب حال بیان کیا وہ اُسیوقت اپنے افسر اعلیٰ کے پاس گیا اور جو اپنے ماتحتوں سے سُنا تھا اُس سے بیان کیا اُسنے حاضر دربار ہوکر سہراب ثانی وغیرہ کی خدمت مین آداب و مجرا بجا لاکر عرض کیا حکم ہوا کہ اب جو کوئی برائے دریافت آئے اُسکو ہمارے پاس لے آنا ہم اُسکو سب حال سے آگاہ کر دینگے اور اس سے بھی حال دریافت کر لینگے وہ جو اس حکم مین فرق نہو اُسکے موافق اُسکی تعمیل کیجائے وہ بہت خوب کہکر اور مجرا کر کے اپنے مقام پر آیا اور اپنے ماتحتونکو حکم شاہی سے آگاہ کیا اُنھون نے اپنے ماتحتونکو آگاہ کیا یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ رئیس داخل شہر ہوئے اور راہ طے کر کے دربار مین پہونچے مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لائے اور آداب و تسلیمات کے قاعدونکو بجا لاکر مصروف کج کلاہ کو سلام کر کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے اُدھر وہ کاہ زردشتی جب شہر مین آئے اُنھون نے اپنے افسر کے پاس جاکر سب حال اُس سے کہا اور کہا کہ ہمنے صحرا مین یہ نیا واقعہ دیکھا صاحب ہمارے خیال مین یہ لوگ قوم جن سے معلوم ہوتے ہین کیونکہ ہم کل سہ پہر تک اُس صحرا مین رہے تھے اُسوقت تک کوئی نہ تھا آج صبح کو جو گئے تو ہمنے یہ سامان دیکھا بس ہم بخوف جان وہان سے بھاگ آئے گھاس بھی نہ لائے یہ خیال کیا کہ آپکو آگاہ کرین آپ صاحب کوتوال سے اس حال کی خبر کرین افسر نے جو سُنا وہ اُسیوقت اُن سبکو ہمراہ لیکر کوتوال کے پاس آیا یہان کوتوال کوتوالی مین بیٹھا ہوا تھا پیادے گرد و پیش جمع تھے درباری لباس پہنے ہوے تھا دربار مین جانے کا قصد تھا کہ افسر کاہ فروشان مع اُن سبکے پہونچا کوتوال کو سلام کر کے بیٹھ گیا کوتوال نے پوچھا کہ کدھر آنا ہوا تب اُسنے تمام کیفیت جو اپنے ماتحتون سے سُنی تھی کوتوال کے روبرو بیان کی کوتوال نے کہا کہ مین ابھی جاکر خدمت بادشاہ مین عرض کرتا ہون بادشاہ اسکا بندوبست فرمائینگے مین بدون اُنکے حکم کے کوئی تدبیر نہین کر سکتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف دربار کے چلا یہ طرف دربار کے جاتا ہی ناظرین کی خدمت مین ایک واقعہ اور عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مصروف کج کلاہ کا حکم ہے چند ہرکارونکو کہ ہر روز بوقت سحر و بوقت سہ پہر بیرون شہر برائے بالا دوی جایا کرو چنانچہ آج جو صبح کو ہرکارے بالا دوی کو نکلے جب اُس دشت مین پہونچے اُنھون نے بھی وہ سب سامان دیکھا بہت حیران ہوے باہم صلاح کی کہ یہ کیا واقعہ ہے کل سہ پہر تک تو یہان کچھ نہ تھا آج یہ سب سامان اور بازار و خیمے و بارگاہین کہان سے آگئین اور یہ لشکر کیسا ہی جنگل مین منگل ہو گیا اگر برائے دریافت حال اس لشکر مین جاتے ہین لیکن ایسا نہو کہ اسیر ہو جائین کیونکہ ہمارے خیال مین تو وہ امر دو سے خالی نہین ہے یا تو یہ لوگ جو کہ آکر فروکش ہوے ہین ساحر ہین اور ہمارے بادشاہ پر لشکر کشی کر کے آئے ہین کیونکہ اسقدر جلدی ایکرات کے عرصے مین اس سامان کا یہان موجود ہونا خالی از علت نہین ہے سواے ساحر کے کہ وہ سحر سے اس سے زیادہ سامان کر سکتے ہین اس سے کم عرصے مین یا یہ لوگ جن کی قوم سے ہین یا دیو و پریزاد کہ وہ یہ سامان کر سکتے ہین اور کم بھی ہین بس صلاح نہین ہے کہ اس لشکر مین جاکر دریافت کرو صرف اسیقدر چلکر بادشاہ سے عرض کرو وہ جیسا حکم دین اُسپر عمل کرو اگر اُس لشکر مین گئے اور اسیر ہو گئے پھر بادشاہ کو کیونکر خبر ہو گی ایسا نہو کہ ہم اسیر ہو جائین اور بادشاہ کو خبر نہو وہ تو غافل رہے یہ لوگ یلغار کر کے شہر پر چلے جائین اور شہر پر قبضہ کر لین تو ہم پر الزام ہو کہ تمنے جب یہ لشکر دیکھا تھا تو ہمکو آکر خبر کیون نہ کی بدون ہمارے

حکم سے کیون گئے ہمکو اگر خبر ہی ہوتی اگر یہ حکم دیتے کہ جا کر دریافت کرو تو جاتے اگر نہ حکم دیتے ہم اور
کوئی تدبیر کرتے اس سے بہتر یہ ہی کہ جا کر خبر کرو اگر بادشاہ فرمائین کہ حال دریافت کرو تو پھر اگر دریافت
کرین ورنہ جو انکو منظور ہو وہ کرین تاہم تو اپنے منصب سے ادا ہو جاینگے ہمارا منصب یہ ہی کہ ہم جو
واقعہ دیکھین اُس سے اپنے حاکم کو آگاہ کر دین بس یہ صلاح کر کے وہ ہرکارے بدون دریافت حال
کے بارگاہ وخیمے وغیرہ برپا دیکھ کر […] زرونگش پا کر طرف شہر کے روانہ ہوے اُسوقت اگر پہونچے کہ
جب وہ رئیسان شہر بھی آکر سلام مجرا کر کے کرسیون پر بیٹھ چکے تھے ابھی ہرکارون نے دعا وثناے شاہی
ادا کی تھی کہ کوتوال شہر مع پیادون […] آکر پہنچا مصروف کج کلاہ کو سلام کر کے اپنے دنگل پر بیٹھ
گیا مصروف کج کلاہ کا دربار اس طور پر آراستہ ہی کہ دہنی طرف اُسکے اسکا فرزند منصور کج کلاہ
رستم وقت اپنے دنگل شوکت پر […] رہا ہی قبضۂ شمشیر کو چوم رہا ہی بعدہ دونون طرف
افسران سپاہ وسرداران کج کلاہ دنگلون کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین مشیران سلطنت و
وزیران امبت وارکین دولت حاضر ہین دربار خوب آراستہ ہی جب کوتوال آچکا اسکی آمد کی
وجہ سے ہرکارون نے خاموشی اختیار کی تھی جب کوتوال سلام کر کے بیٹھ چکا اُسوقت ہرکارون نے
ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو خداوند آفتاب ونائب خداوند برجیس کا
آپ بر بیار رہے ہم جو براے بالادوی آج صحرا مین گئے ہمنے دیکھا کہ دشت مصروفیہ مین قریب بیشۂ
مصروف دیوانہ کے بہت سے خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت بلند کارچوبی برپا ہی جسکا کلس پنجۂ
خورشید پر چشمک کر رہا ہی تمام بارگاہ پر ہر شب چراغ نصب ہین کئی کوس تک گرد اُس لشکر کے
نقرئی وطلائی ٹٹیان لگی ہوئی ہین بازار بین آراستہ ہین تمام لشکر مین علاوہ اشجار صحرا کے
چمنبندی کی ہوئی ہی نہ ہمنے ایسی بارگاہ دیکھی نہ ایسے لوگ دیکھے نہ ایسا لشکر دیکھا ہمنے دور سے
جو دیکھا ہر ایک کو اُنمین خوبصورت پایا گو بظاہر تو انسان معلوم ہوتے ہین مگر حسن وجمال مین
حورون وپریزادون سے دو چند ہین اگر حورین وپریزادین وغلمان آئین تو یہ انسان اُنکے اوپر فوق
لیجائین ہمارے خیال مین یہ لوگ یا تو ساحر ہین کیونکہ جب ہم کل سہ پہر کو گئے تھے بالادوی کو
تو ہمنے یہ کچھ سامان اُس صحرا مین نہ دیکھا تھا رات بھر مین یہ سب سامان مہیا ہو گیا یہ کام ساحرونکا ہی
یا دیو وپریزادونکا یا جن کا انسان تو اسقدر جلد ایسا سامان مہیا نہین کر سکتا ہی اگر ساحر ہین تو
انھون نے یہ صورتین اور یہ سب سامان سحر سے مہیا کیا ہی اگر دیو ہین تو قاف سے لائے ہین
اور ضرور ان تین حالتون سے خالی نہین ہی ہمنے جو یہ سامان دیکھا ہم براے خبر اس خوف سے
لشکر مین نہ گئے کہ ایسا نہو کہ ہمکو اسیر کر لین بجبر یہ خیال کر کے ہمنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ آپکو
اس حال سے آگاہ کر دین کیونکہ آپ تو اس حال سے غافل ہین باہم صلاح کر کے آپ کی
خدمت مین حاضر ہوے تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کرین باقی خیریت ہی حضور اسکی بہت جلد تدبیر
فرمائین یا جیسا حکم ہم غلامونکو فرمائین ہم اُسکو بجا لائین یہ سب اُن ہرکارون کی زبانی سُنکے بادشاہ
واہل دربار کو حیرت ہوئی فرمایا کہ تمنے جا کر دریافت تو کیا ہوتا شاید کوئی تاجر نہ آکر فرودکش
ہوا ہو جبکہ تم کل چلے آئے ہو اُسکے بعد ایسا ہوا ہو ممکن ہی یہ خیال کرنا کہ یہ ساحر ہین یا قوم جن
سے ہین بالکل خلاف عقل ہی تمکو دریافت کرنا ضرور تھا انھون نے عرض کیا کہ حضور
بھلا یہ سامان اور یہ شوکت تاجر کہان سے لائیگا یہ سامان اور یہ شوکت شاہان جلیل القدر

و ہفت کشور کو بھی میسر نہوگا تاجر بیچارے کی کیا حقیقت ہی جو اُسکو ممکن ہو حضور یہ ضرور ساحر ہین یا
توہم حق سے ہین یون جو حضور کی رائے ہو ہم غلام ابھی جا کر دریافت کرتے ہین مصروف کج کلاہ
نے کہا کہ ٹھہر جاؤ یہ کہکر اہل دربار کی طرف دیکھا سب نے عرض کیا کہ حضور ہمارے قیاس مین
نہین آتا ہی کہ یہ ہرکارے کیا بیان کرتے ہین ہمارے نزدیک یہ جو کچھ انھون نے بیان کیا بالکل خلاف
عقل ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کل اُسطرف جانا بھول گئے تھے انکو یہ یاد نہ رہا کہ ہم ہو آئے ہین اب جو گئے
تو یہ سامان دیکھا حضور انکے بیان سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ سامان ہی کہ جو اسوقت بادشاہ
ہفت اقلیم کو بھی میسر نہوگا ایسے سامان کا بہم ہونا غیر ممکن ہی حضور نے برچۂ اخبار کو ملاحظہ فرمایا
ہوگا اور آئین شان و شوکت نوشیروانی کو دیکھا ہوگا یہ اُس سے بھی تو زیادہ بیان کرتے ہین
خلقت آدم سے اسوقت تک جو شوکت و شان و رعب و داب نوشیروان کا تھا کسی بادشاہ کو
میسر نہوا تھا ان بعد نوشیروان حمزۂ صاحبقران کو ممکن ہوا وہ بھی اس سبب سے کہ وہ بردۂ
قاف گئے وہانسے عجائبات لائے اور جو اسباب اور سامان اُنکو میسر ہوا وہ نوشیروان کو بھی
نہ ممکن ہوا اگر پھر بھی نوشیروان کی شوکت سے کمی نہ کی باجو جو شوکت و شان اولاد حمزہ نے پیدا کی
نہ کسی کو ممکن نہوئی مگر کیونکر پیدا کی جب تمام عالم کو درہم و برہم کر لیا تب ممکن ہوئی انکے
قوال سے تو شوکت نوشیروانی و شوکت حمزۂ صاحبقران و اولاد حمزۂ صاحبقران بالکل ہیچ
معلوم ہوتی ہی بس بالکل خلاف قیاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے کبھی کسی بادشاہ کی
شوکت نہین دیکھی تھی اب جو دیکھی تو انکے ہوش جاتے رہے انھون نے خیال کر لیا کہ یہ سامان سوائے
جنات یا دیوزاد یا پریزاد یا ساحر کے دوسرے کو میسر نہین ہو سکتا ہی کیا بیان کرین انکے بیان سے
ہم خیال کرتے ہین کہ خداوند لقا و زمرد ثانی و ارژنگ بن زمرد ثانی و برجیس آفتاب پرست
نائب خداوند آفتاب کی بھی کچھ شوکت نہین ہی جو اس لشکر کے افسر کی ہی باوجود دیکھ یہ لوگ خدا
نہین ہین ہمارے نزدیک یہ لوگ ڈر گئے اس سبب سے کہ یہ سامان نہ دیکھا تھا اسی امر پر اکتفا کی
بسبب خوف کے کہ آپکو آگاہ کر دین ہمارے نزدیک ان لوگونکو برائے خبر روانہ کرنا بیکار ہی انسے کچھ
مطلب نہ حاصل ہوگا یہ جو اہل دربار نے بیان کیا مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ تملوگ درست کہتے ہو تم
لوگونکا قیاس درست ہی مین خود حیران ہون کہ جو خدا تھے انکو تو یہ سامان ممکن نہ تھا باوصفیکہ تمام عالم کے پیدا
کرنیوالے تھے اور بندونکو کہانسے ممکن ہوا بالقول تم سبکے انھون نے یہ سامان کبھی نہین دیکھا آج جو دیکھا تو اسکو
بہت خیال کیا دوسرے تمھاری رائے کے موافق یہ لوگ کل اسطرف نہین گئے تھے آج جو گئے تو وہان ان
لوگونکو یہ سامان نظر آیا اب جو انھون نے خیال کیا تو یہ اس امر کو فراموش کر گئے کہ ہم کل کیون نہین آئے
تھے اسکا خیال ہوا کہ ہم کل آئے تھے ہمنے یہ سامان تو کل یہان نہ دیکھا تھا آج کہانسے آگیا ضرور یہ کارخانہ
یا تو سحر کا ہی یا جنات و دیوزاد و پریزاد کا ہی بس اس خوف سے یہ برائے دریافت حال نہ گئے وہانسے
چلے آئے خیر اور کسی کو برائے دریافت حال روانہ کیا جائیگا وہ ہرکارے خاموش یہ تقریرین اہل دربار
و بادشاہ کی سنا کیے جب مصروف کج کلاہ یہ کہکر ساکت ہوا کہ آپ لوگ اب یہ رائے دین کہ کون برائے
دریافت حال جائے ابھی اہل دربار نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ وہ امیر جو برائے سیر ہمراہ ہرمز طرف دشت مصر وغیرہ
گئے ہوئے تھے اور آج بھی گئے تھے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی کہ انھون نے یہ سب سامان دیکھا اپنے ملازمونکو برائے
دریافت حال بھیجے روانہ کیا تھا اور وہ تقریر پیش آئی تھی ملازمونسے سنکے وہ رئیس اس خیال سے

دربار مین آئے تھے کہ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہرکارے اگر موجود ہوئے تھے یہ بیان نہ کرنے پائے تھے کہ کوتوال آگیا بس جب سب آچکے اُسوقت ہرکارون نے بیان کیا تھا اُنکے بیان کے بعد یہ واقعات ہوئے جو کہ تحریر ہوئے ہین اُن امیرون نے جو دیکھا کہ ہرکارون نے وہ ہی سب حال بیان کیا جو کہ ہم بھی دیکھ آئے ہین اسی حال کے بیان کرنیکے لیے یہان آئے ہین مگر بادشاہ کو و اہل دربار کو ہرکارونکے قول کا یقین نہ آیا یہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ باندھکر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور جو کچھ ہرکارون نے بیان کیا ہے وہ سب درست ہے اور سچ بیان کیا ہے ہم سب غلامون نے بھی یہ ہی واقعہ دیکھا ہے اور اسی حال کے خبر کرنے کو حاضر دربار ہوئے ہین ہم کہنے نہ پائے تھے کہ ہرکارون نے بیان کیا حضور جو کچھ انھون نے بیان کیا ایک سر مو جھوٹ نہین ہے یہ ہی سب حال ہمنے بھی دیکھا ہے آپکے یہ غلام ہمیشہ ہر روز واسطے سیر کے اُدھر کو جاتے تھے کل تک گئے تھے تو کچھ بھی نہ تھا آج جو گئے حسب قاعدہ تو یہ ہی سامان پایا جو کہ ہرکارون نے عرض کیا بلکہ اس سے زیادہ تھا ہمنے اپنے ملازمونکو برائے خبر کے روانہ کیا اُنسے یہ تقریر ہوئی یہ کہکر انھون نے سب تقریر اور سب حال بیان کیا اور بقسم بیان کیا اتبو بادشاہ و اہل دربار کو یقین ہوا اور زیادہ تر حیرت ہوئی کیونکہ اُن سب نے اُس سے زیادہ شوکت و شان بیان کی تھی اور حالت جو کہ ہرکارون نے بیان کی تھی اتبو یہ نوبت ہوئی کہ کل اہل دربار مع بادشاہ کے ساکت ہو کر رہ گئے عالم حیرت اُن سب پر طاری ہوا حواس باختہ ہو گئے ہر ایک خیال کرنیلگا دلمین کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ جسکو سُنکے حیرت ہوتی ہے کچھ قیاس کام نہین کرتا ہے ہرکارونکے قول کو غلط سمجھے تھے مگر ان لوگونکے قول کو کیونکر غلط خیال کرین انکے بیان سے ہرکارون کا قول سچ ہوتا ہے ان لوگون کو جھوٹا کہنے سے کیا فائدہ ضرور اس امر کے دریافت کی کوشش کرنا چاہیئے معروف کج کلاہ اپنے دلمین یہ خیال کر رہا تھا ابھی کچھ کسی سے بیان نہ کیا تھا جیسے وہ امیر ساکت ہوئے یہ کہکر اور سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُسوقت کوتوال اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کرنے لگا کہ حضور یہ ہے دربار مین حاضر ہونیکو تھا لباس پہن چکا تھا کہ افسر کاہ فروشون کا میرے پاس آیا اُسکے ہمراہ کاہ فروش بھی تھے مین نے اُس سے دریافت کیا کہ تم اسوقت کہان آئے اُسنے کہا کہ مین ایک نیا واقعہ بیان کرنے آیا ہون جو کہ ان سب نے آج دشت شہر و قصبہ مین دیکھا ہے ہر روز وہان گھانس لینے جاتے تھے کبھی ایسا واقعہ انہین پیش نہ آیا یہ ایسے اس واقعہ کو دیکھکر بدحواس ہو گئے کہ گھانس تک نہ لائے مین نے کہا کہ بیان کرو تب اُس افسر نے یہ بیان کیا کہ یہ کاہ فروش جو آج حسب معمول قدیم گھانس لینے گئے تو انھون نے ایک لشکر مختصر اُس صحرا مین فروکش پایا اور یہ بیان کیا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے یہ سامان دیکھا یہ سامان دیکھا بس کوتوال نے وہ ہی کل حال بیان کیا جو کہ کاہ فروشونکے افسر سے سُنا تھا اور ہرکارون اور رئیسان شہر نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا کوتوال نے عرض کیا کہ مجھ سے کاہ فروشونکے افسر نے بیان کیا جب مجھ سے یہ سب حال اُن سب نے بیان کیا تو مین نے خیال کیا کہ مین کوتوال سے عرض کرون تاکہ وہ بادشاہ سے عرض کرین بادشاہ اسکی تدبیر کرین بس مین حاضر ہوا اور بیان کیا آپ دربار تشریف لیجاتے ہین بادشاہ سے عرض کر دیجیئے گا لہذا مین جو یہان آکر پہونچا مین نے ہرکارونکو عرض کرتے پایا اس سبب سے نہین عرض کیا جب وہ عرض کر چکے اور حضور کو اور دیگر اہل دربار کو یقین نہ آیا اور ان امیران شہر نے ہرکارونکے قول کی تصدیق کی اور انھون نے اپنا بچشم دید واقعہ بیان کیا تو مجکو بھی فرض ہوا کہ مین عرض کرون بس مین نے بھی عرض کیا جو کچھ کہ سُنا تھا یہ جو کوتوال نے بیان کیا تو سبکو بالکل یقین ہو گیا ہر ایک فکر کرنے لگا کہ آیا یہ کون لوگ ہین اگر یہ خیال کیا جائے کہ تاجر ہین تو بقول ہرکارونکے تاجر کے باپ کو بھی تو یہ سامان ممکن نہین ہو سکتا ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ کسی ملک کے بادشاہ ہین تو بادشاہ کے پاس ایسا سامان ہونا تھوڑی سی حکومت پر ممکن نہین ہے اگر کوئی بادشاہ جلیل القدر ہوتا تو لشکر کثیر بھی ہمراہ ہوتا دوسرے نقاب پوش ہونے کی اُسکو کیا ضرورت تھی ضرور

اسمین کچھ نہ کچھ اسرار ہی مصروف کج کلاہ نے اپنے دلمین یہ خیال کرکے اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگون نے سنا جو کچھ ان امیرون وکوتوال نے بیان کیا ہر کارونکے قول کا تو باور نہوتا تھا مگر اب جو موافق اُنکے قول کے ان سب نے بیان کیا تو یقین ہوا اب اس امر مین آپ لوگونکی کیا راے ہی کہ یہ کون لوگ ہین کیونکر دریافت کیا جائے یہ جو مصروف کج کلاہ نے سوال کیا اُسوقت سب اہل دربار نے عرض کیا کہ ہماری عقل کام نہین کرتی ہی سواے اس امر کے کہ ہم یہ کہین کہ وہ لوگ جو کہ آکے دشت مصروفیہ مین فروکش ہوے ہین یا تو تاجر جلیل القدر ہین کیونکہ خداوند کے رحم وکرم سے کیا بعید ہی کہ انھون نے یہ سامان اپنی قدرت سے عطا فرمایا ہو کوئی عبادت انکی اچھی معلوم ہوئی ہو اُسکے صلے مین کچھ عجب نہین ہی یا کسی ملک کا بادشاہ ہی براے شکار ادھر آنکلا ہی یہ خیال کرنا کہ قوم جن یا پریزاد ہے ہین بالکل نادانی ہی بہرطور خواہ تاجر ہون خواہ کسی ملک کے شاہزادے انکا حال دریافت کرنا بر ضرور ہی کیونکہ ایسا نہو کہ دیوانہ مصروف کو معلوم ہو جائے وہ آکر لوٹ لے تو بڑی خرابی ہو سراسر بدنامی ہو کہ یہ کیسے بادشاہ ہین کہ انکی سرحد مین قزاق رہتے ہین قافلونکو لوٹ لیتے ہین اور یہ اُسکا بند وبست نہین کرتے ہین کوئی ایسا شخص جائے جو بحسن وخوبی سمجھائے تاکہ وہ لوگ مان جائین اگر تاجر ہون تو شہر مین آکر فروکش ہون یا جسطرف کا قصد رکھتے ہون کوچ کر جائین اگر تاجر نہین ہین کسی ملک کے شاہزادے ہین اور براے شکار ادھر آئے ہین تو کسی اور صحرا مین جاکر صید افگنی مین مصروف ہون اپنی جانین دیوانہ کے ہاتھ سے بچائین ہم سبکو بھی بدنامی سے محفوظ رکھین مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ راے تم سبکی بہت ٹھیک ہی میرے نزدیک ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جو رعب وداب وصولت وشوکت ودبدبہ رکھتا ہو ایسے ویسونکے کہنے سے وہ لوگ کچھ بھی خیال نہ کرینگے ٹال دینگے بس کون جائے اہل دربار نے عرض کیا کہ جسکو حکم سرکار کا ہو وہ جائے ہم سب غلامان جان نثار موجود ہین مصروف کج کلاہ نے کہا کہ ایسے شخص کو جانا چاہیے کہ جسکے جانے سے اُنکی عزت وآبرو مین فرق نہو اور اُنکے قریب اُسکو جگہ ملے اور باہم کلمہ وکلام کی نوبت آئے سب نے عرض کیا کہ پھر حضور تجویز فرمائین یہ سُنکے مصروف شاہ نے اپنے فرزند حضور کج کلاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای فرزند میرے نزدیک مناسب ہی کہ تم کچھ لوگ لیکر جاؤ اور دریافت کرو کہ کون لوگ ہین اگر تاجر ہین تو اُنسے کہنا کہ یا تو اندرون شہر آکر فروکش ہو بازارین ودکان وغیرہ آراستہ کرو تم جو جنگل مین آکر اُترے ہو ایسا نہو کہ کوئی لوٹ لے تو ہم بدنام ہون یہ بھی کہنا کہ ہمکو زیادہ تر خوف ہی اپنے سپہ سالار مصروف دیوانہ کا کہ وہ اس صحرا مین رہتا ہی اُسکا حکم ہی کہ کوئی یہان آکر نہ اُترے کیونکہ یہ صحرا اُسنے اپنی سیرگاہ مقرر کیا ہی جو کوئی یہان آتا ہی اُسکو خبر ہو جاتی ہی وہ آکر اہل قافلہ کو قتل کرتا ہی مال واسباب اُسکے ہمراہی لوٹ لیتے ہین چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین وہ بڑا بہادر ہی آجتک کوئی اُسپر غالب نہین آیا ہی بڑے بڑے شجاع وبہادر مقابلے کو آئے سب زیر ہوے بس مناسب ہی کہ آپ لوگ یہانسے چلے جائین کیون اُسکے ہاتھ سے اپنے کو زحمت مین ڈالین آئندہ آپکو اختیار ہی اگر ای فرزند وہ تاجر نہین ہین کوئی شاہزادہ ہی تو یہ دریافت کرنا کہ آپکا ادھر کو کس قصد سے آنا ہوا اور کدھر سے تشریف لائے ہین جب سب حال معلوم ہولے تو اُنسے بیان کرنا کہ مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لیجائین ورنہ دیوانہ کے ہاتھ سے پریشان ہوجیے گا اگر دیکھنا کہ بقصد مقابلہ ادھر کو آئے ہین

تو کہنے آنا کہ آپ آمادۂ جنگ ہون ہم لشکر لیکر آتے ہین اور آپ سے مقابلہ کرتے ہین یہ بھی دریافت
کرنا کہ دین و مذہب کیا ہی حضور کج کلاہ نے اپنے باپ کی تقریر سُنکے عرض کیا کہ مجکو تعمیل حکم عالی
مین کچھ عذر نہین ہی مگر میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہوگا کہ پہلے کوئی اور جائے اور دریافت
کرے اور اُنکو بعد دریافت کے سمجھائے اگر وہ ہان جائین تو خیر ورنہ مین جاکر سمجھاونگا آئندہ
جو آپکی مرضی تاکہ یہ تو معلوم ہو کہ یہ کیسے لوگ ہین بعد اس معلوم ہونگے جس قسم کے وہ لوگ
ہون اُسی قسم سے اُنکے ساتھ برتاؤ کیا جائے مصروف کج کلاہ نے کہا کہ تمھاری رائے بہت
ٹھیک ہی پس اُسیوقت بادشاہ نے کوتوال سے کہا کہ تم جاؤ اور دریافت کرو اُسکے بعد ہمارے
پاس آؤ جو کچھ معاملہ پیش آئے ہمسے بیان کرو تاکہ ہم اُسکا بندوبست کرین یہ جو حکم دیا کوتوال اُسیوقت
اپنی کرسی پرسے اُٹھا اور سلام کرکے باہر آیا اور مرکب پر سوار ہوکر اور چند پیادون کو ہمراہ لیکر چلا
مصروف شاہ یہان دربار مین کوتوال کے انتظار مین بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی کوتوال کا حال
آئندہ تحریر ہوگا اب اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ یہان بارگاہ مین سہراب ثانی وغیرہ بیٹھے ہوے
ہین سرِ چشمہ بارگاہ کے اُٹھے ہوے ہین تماشائے گل وصنوبر ملاحظہ فرما رہے ہین دربار آراستہ ہی کہ
ایک طرف سے گرد بلند ہوئی شاہزادے نے جو اُس گرد کو ملاحظہ فرمایا شاگردان سیارۂ ثانی سے فرمایا
کہ خبر لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی شاگردان سیارۂ ثانی یہ حکم پاکر اُس گرد کی طرف چلے بارگاہ سے
نکلکر جب قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک تاجر مع مال واسباب کے چلا جاتا ہی قریب پانچسو آدمی
کے اُسکے ہمراہ ہین اُدھر اُس سوداگر نے دیکھا کہ ایک لشکر دشت مصروفیہ مین اُترا ہوا ہی خیمے برپا ہین
یہ حیران ہوا کہ مین کئی مرتبہ اس طرف سے گذرا مگر مین نے کبھی یہان کسی تاجر یا بادشاہ کو اُترے ہوے
نہین دیکھا بسبب دیوانہ کے خوف کے آج نئی بات ہی کہ اس صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہین چلکر دیکھنا چاہیے
اگر کوئی بادشاہ ہو تو اُسکی بارگاہ مین جاکر کچھ مال واسباب فروخت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ
وہ ہی دیوانہ ہو تو مفت مین نقصان ہو سب مال واسباب لوٹ لے یہ قصد جو تونے کیا ہی یہ نقصان
رسان ہی اپنی راہ لے اُدھر اُن ہرکارون نے جو کہ بحکم شاہزادہ آئے تھے سوداگر کو جو دیکھا فوراً واپس گئے
خدمت مین شاہزادے کی اور عرض کیا کہ یہ جو گرد بلند ہوئی تھی اور آپنے دریافت کے لیے روانہ فرمایا تھا
ایک سوداگر مع اپنے ہمراہیون کے جاتا ہی اُسکے ہمراہ جو مرکب وغیرہ ہین یہ اُنکے سمون سے گرد بلند ہوئی
تھی شاہزادے نے ایک سردار سے کہا کہ تم جاکر اُس سوداگر کو ہمارے پاس لے آؤ ہم اُس سے
حالات دنیا دریافت کرینگے تاکہ معلوم ہو کہ بدیع الملک وغیرہ کی کیا کیفیت ہی اور کہان
ہین پس وہ سردار اُن ہرکارون کو لیکر چلا اُس تاجر کی طرف چونکہ وہ سوداگر شہر
مصروفیہ کو آتا تھا یہ مقام مصروفیہ سے قریب تھا اسنے تھوڑے عرصے کے لیے وہان
قیام کیا تھا سب مال واسباب اُسی طور سے بار تھا لوگ اُترے تھے دم لے رہے تھے کہ یہ
سردار اور ہرکارے اُس قافلہ مین پہونچے اہل قافلہ سے پوچھا کہ تمھارا قافلہ سالار کون ہی
ہمکو اُس سے ایک کام ہی اہل قافلہ نے جو معقول آدمی دیکھے کچھ خوف نہ کیا فوراً بتادیا کہ وہ
جو سامنے کرسی پر بیٹھے ہوے ہین ہمارے افسر اعلیٰ ہین ہم سب اُنکے ملازم ہین خواجہ تاج الدین
نام ہی شوق سے اُنکے پاس تشریف لیجائیے جو کچھ کام ہو اُنسے دریافت فرمائیے یہ سردار
اُنسے یہ تقریر سُنکے خواجہ بازرگان کے پاس آیا یہان خواجہ بازرگان کرسی پر بیٹھے ہوے ۱۴۰

تھے اور چند رفیق بھی کرسیوں پر متمکن تھے کیونکہ جب خواجہ نے یہ حکم دیا تھا کہ تھوڑی دیر یہان قیام
کرو اور دم لیلو کیونکہ اب تو شہر قریب ہی ابکی جو یہانسے کوچ کرینگے تو شہر مین جا کر قیام کرینگے مگر گھوڑونکو
دانے گھانس سے سیر و سیراب کر لو یہ حکم سنکے ملازمون نے کرسیان بچھا دی تھین باقی سب اسباب
بار تھا مگر گھوڑونکو دانہ گھانس پانی سے سیر و سیراب کر رہے تھے اہل قافلہ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے
بدین سبب خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوے تھے صحرا کی طرف دیکھ رہے تھے کبھی لشکر رستم ثانی وغیرہ کی طرف دیکھتے تھے
اور حیران ہوکر اپنے رفیقونسے کہتے تھے کہ نہ معلوم یہ کسکا لشکر ہی دیوانے کا تو لشکر معلوم نہین ہوتا ہی اس
لشکر مین جو بارگاہ برپا ہی بہت عمدہ ہی دور سے کلس اُسکا مثل خورشید کے ضو دے رہا ہی اگر یہ خوف نہوتا
کہ دیوانہ لوٹ لیگا تو مین ضرور اس لشکر مین جاکر آج شب بھر قیام کرتا کیفیت دریافت کرتا صاحب لشکر سے
ملتا خواجہ یہ کہ رہے تھے کہ وہ سردار پہونچا خواجہ نے اُسکو مرد معقول دیکھکر صاحب سلامت کی بلکہ اپنی
طرف سے سلام مین سبقت کی مگر حیران ہی کہ یہ کون شخص ہی براے تعظیم کھڑا ہوگیا کہا کہ آئیے تشریف لائیے
یہ سردار بعد صاحب سلامت کے کرسی پر بیٹھے خواجہ نے ملازمونکو اشارہ کیا انھون نے الائچی وغیرہ
خاصدان مین رکھکر پیش کین خواجہ تاج الدین بہت تعظیم و تواضع سے پیش آیا اور دریافت کیا کہ آپکا
مجھ ادنے کمترین کے پاس کیونکر آنا ہوا اُس سردار نے جواب دیا کہ وہ جو تم سامنے خیمے وغیرہ برپا دیکھتے ہو
مین اس لشکر سے آیا ہون وہان پر لشکر ایک بادشاہ جلیل القدر کا فروکش ہی بلکہ جس شخص نے مجھکو
آپکے پاس بھیجا ہی وہ اپنے وقت کا صاحبقران ہی یہ لشکر اُسی صاحبقران کا ہی اہل اسلام سے ہی اُسنے
مجکو آپکے پاس بھیجا ہی کہ خواجہ بازرگان قافلہ سالار کو ہمارے پاس لے آؤ کیونکہ ہم اُنسے کچھ دنیا کا حال
دریافت کرینگے تاکہ ہم حالات سے آگاہ ہون اور یہ دریافت کرنا ہی کہ آجکل لشکر اسلام کس مقام
ہی اور اُس لشکر کا کون صاحبقران ہی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین صاحبقران کے پاس کچھ خوف
نہ کرین خواجہ تاج الدین نے یہ سنکے کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی قدر فکر کرنے لگے کہ اُس سردار نے کہا
کہ شاید آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ ہمکو دھوکا دیا جاتا ہی یہ جو خیمے وغیرہ برپا ہین انھین قزاقونکے
ہین ہمکو جو صاحب مال دیکھا تو دھوکا دیتے ہین ہم اُدھر گئے اور لوٹ لیے گئے بخدا ایسا امر نہین ہی
بلکہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی کوئی مقام خوف نہین ہی اس لشکر کی موجودگی مین کوئی تمپر ظلم نہین کرسکتا ہی اس امر
سے اطمینان رکھو جب قسم کھا کر کہا تو خواجہ نے جواب دیا کہ اب مجکو یقین ہوا حقیقت یہ ہی مجکو شک گذرا تھا
اب مین آپکی خدمت مین صاف صاف گذارش کرتا ہون کہ جب مین یہان آکر پہونچا مین نے یہان
خیمے وغیرہ برپا پائے خیال ہوا کہ چلکر اس لشکر کا حال دریافت کرنا ضرور ہی آج کا دن و رات اسی
مقام پر بسر کرو صبح کو طرف شہر کے جانا ساتھی اسکے یہ خیال ہوا کہ شاید یہ لشکر قزاقونکا ہو تو مفت مین
سب مال و اسباب تباہ ہوگا اپنے قصد کو فسخ کیا اس مقام پر تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گیا ملاحظہ
فرمائیے سب مال و اسباب بار ہی آپکے تشریف لانے سے اور وہ تقریر کرنے سے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ
قزاقون نے ہمکو دیکھ لیا اور دھوکا دیکر طلب کرتے ہین مین اپنے اوپر نفرین کر رہا تھا کہ کیون یہان ٹھہرا
مگر اب جو آپنے قسم کھا کر کہا اور مین نے بھی خیال کیا کہ اے تاج الدین تیری عقل کدھر ہی بھلا قزاق اسطور سے
کیون اُترنے لگے کہ سب دیکھ لین اُنکا تو یہ کام ہی کہ وہ پوشیدہ طور سے قافلہ تکا کرتے ہین یہ خیال تو برطرف ہوگیا
مگر ایک خوف ابھی باقی ہی وہ یہ ہی کہ جہان آپکے آقا کہ جنکو آپ صاحبقران کہتے ہین اُنکے خیمے وغیرہ برپا ہین اسی دشت
کے قریب ایک بیشہ ہی کہ اسکو بیشہ مصروفیہ کہتے ہین اُسمین ایک دیوانہ رہتا ہی کہ جسکا نام ضمیر دیوانہ

ہی چالیس ہزار دیوانے اُسکے ہمراہ ہین وہ بہت زبردست ہی یہانکا بادشاہ جو ہی اُسکی طرف سے اُسکیے دس ہزار روپیہ ماہواری دیوانے کے مقرر ہین باوجودیکہ لشکر کثیر رکھتا ہی مگر دیوانہ کا کچھ نہ کرسکا اُسکے ہاتھ سے پریشان ہوکر یہ صحرا اُسکے مسکن کے لیے مقرر کیا اور دس ہزار روپیہ ماہانہ مقرر کیا اُسکا طریقہ یہ ہی کہ جہان اُسنے سُنا کہ کسی نے بادشاہ پر لشکر کشی کی تو وہ اپنے بیشہ سے مع اپنے ہمراہیون کے نکلا اور لشکر حریف پر جا گرا اور حریف کے لشکر کو شکست دی سب مال و اسباب لوٹ لیا اور اپنے بیشہ کو چلا گیا یا کوئی قافلہ آفت کا مارا ناواقف بھولے سے ادھر آگیا اُسکی بھی شامت آگئی دیوانے نے آکر لوٹ لیا اسی خوف سے یہان کوئی قیام نہین کرتا ہی ورنہ یہ صحرا لائق قیام کرنیکے ہی اسی سبب سے تو مین باہر باہر اس صحرا کے اپنا قافلہ لیکر چلا تھا مین حیران تھا کہ کیا سبب ہی کہ لوگ یہان فروکش ہین انکو دیوانے کا خوف نہین ہی میری رائے مین آتا ہی کہ ابھی اُسکو اس حال کی خبر نہین ہوئی ورنہ وہ ضرور آتا مین یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا مین آپکے ہمراہ چلون اور وہ دیوانہ آپڑے تو بالکل تباہ ہو جاؤنگا کسی طرف کا نہ ہونگا دوسرے مجکو یہ بھی خیال ہوا تھا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بھی اُسی دیوانے کے ہمراہی ہین جو یون بخوف اُترے ہوے ہین بدین سبب مجکو آپکے ہمراہ چلنے مین تامل ہی مجکو معاف فرمائیے یہ جو خواجہ نے کہا اُس سردار نے کہا کہ اے خواجہ تم بالکل خوف نہ کرو نہ ہم قزاق ہین نہ ہمراہی دیوانہ مین سے ہین نہ ہمکو دیوانہ کا خوف ہی نہ تم دیوانہ سے خوف کرو اس دیوانہ کی کیا مجال جو تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے ہمارا آقا و صاحبقران وہ بہادر و جوانمرد ہی کہ جسکے روبرو دیو کا دم نکلتا ہی وہ دیو قوی کو مثل مور ضعیف کے خیال کرتا ہی صاحبقران زمانہ ہی اُسکے روبرو دیوانہ کی کیا اصل ہی دیوانے کی بھی یہ لیاقت ہی کہ جبکہ تم اُسکے لشکر مین ہو وہ آکر تمپر بدعت کرسکے ایک ڈانٹ مین تو دانت نکالکر رہ جائیگا ایک طمانچہ مین سارا دیوانہ پن بھول جائیگا تم بلا خوف و خطر چلو اگر تمکو ایسا ہی خوف ہی تو اپنا سب مال و اسباب اسی مقام پر رہنے دو اسی طور سے بار اور سب ملازمونکو چھوڑ جاؤ صرف تم چند آدمیونسے میرے ہمراہ میرے آقا کی خدمت مین چلو صاحبقران سے کلام کرکے چلے آنا جو کچھ وہ دریافت فرمائین وہ اُنسے بیان کر دینا بعدہ رخصت حاصل کرکے چلے آنا تمکو ہمارے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا خواجہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ بہت خوب یہ تو فرمائیے کہ آپکے آقا اور صاحبقران کا اسم شریف کیا ہی کیونکہ یہان ایک اور صاحبقران ہین جو کہ خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہین جنکا لقب صاحبقران ثالث ہی مین سمجھون توسہی شاید وہ ہی ہون کیونکہ مین اُنسے بخوبی واقف ہون کئی مرتبہ اُنکی خدمت مین حاضر ہو چکا ہون وہ تو بڑے بہادر اور جری ہین انھون نے تو بڑے بڑے معرکے سر کیے ہین وہ پوتے ہین حمزۂ صاحبقران کے فرزند ہین نور الدہر عالیشان کے پوتے ہین بدیع الزمان کے بدیع الملک انکا اسم مبارک ہی وہ ہی آجکل لشکر اسلام کے صاحبقران ہین کیونکہ اُنکو صاحبقران ثانی اپنی طرف سے صاحبقران فرما گئے ہین اور خود مع ایکسو چالیس سردارون و عزیزونکی طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیگئے جب سے بدیع الملک کفار سے مقابلہ فرما رہے ہین مین حیران ہون کہ وہ یہان کہان سے تشریف لائے کیونکہ اُنسے تو اور سمندر شاہ سے شہر سمندریہ پر معرکہ پڑا ہوا ہی سب اہل اسلام جہان جہان حکومت کرتے ہین اُنکی کمک کو مع لشکر کے چلے جاتے ہین سُنا گیا ہی کہ کوئی مقام نہ طاق ہی وہان بڑا معرکہ پڑیگا سب کو صاحبقران نے طلب کیا ہی جلد اسم مبارک سے آگاہ کرو تاکہ یہ خدشہ میرے دل سے دفع ہو کیا خدانخواستہ صاحبقران نے سمندر شاہ سے شکست کھائی کہ اتنے سے لشکر سے یہان آکر فروکش ہوے اُنکے ہمراہ تو لشکر کثیر ہی کہ جسکی

ہمدرد تھا نہیں ہو مگر یہ قلیل لشکر کہان سے آگیا ایسا تھا انکو اسنے سب مارے گئے جب خواجہ نے یہ کہا اُس وقت اُس سردار نے جواب دیا کہ ای خواجہ یہ وہ صاحبقران نہیں ہیں بلکہ یہ صاحبقران اصلی ہین انکا کیا کہنا جنکا تم ذکر کرتے ہو وہ بنے ہوئے صاحبقران ہین اور یہ اصلی صاحبقران ہین یا تو صاحبقران اصلی حمزہ تھے یا یہ ہین بھلا انکا بدیع الملک اور کیا یہ تیغے بھی غضب کیا ہے نسبت خاک را با عالم پاک یہ آفتاب وہ ایک ذرہ یہ نور وہ خاک انکے آگے کیا نسبت جو سامان رشد و برکت انکو حق تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوئی ہے اور جو قوت و طاقت انمین ہے وہ بھلا بدیع الملک مین کہان ہے کہ بدیع الملک انکے ایک ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہین کر سکتے ہین تین نقابدار ہمارے صاحبقران کے ہمراہ ایسے ہین جو کہ اپنے وقت کے صاحبقران ہین اُنمین سے ایک سے بھی بدیع الملک نہ لڑ سکینگے جنکا تم ذکر کرتے ہو اور معلوم ہوا انکی صاحبقرانی کا حال ہمپر ظاہر ہو گیا کہ ایک ملک انکے ہاتھ نہ فتح ہو سکا ہمارے صاحبقران نے پردہ قاف مین دو دو معرکے سر کیے ہین کہ جنکا ذکر کرنا اور سننا باعث خوف و جرات ہوتا ہے دیو پہلوان ایسے دیو کو سر سے بلند کر کے مثل طفل مکتب کے زمین پر مار کر مثل کرباس کشتہ کے چیر ڈالا چہل چراغ سلیمانی کو کس شد و مد سے اس کمسنی مین فتح کیا جب ہمارے صاحبقران نے یہ سنا کہ آجکل پردہ دنیا پر کفار کا زغہ ہے اور رعیت سے ملک کفر آباد ہو گئے ہین اور بدیع الملک سے کچھ نہین ہو سکتا ہے وہ صرف ایک ہی ملک پر بیٹھے ہوئے ہین انھون نے پردہ قاف سے دنیا کا قصد فرمایا راہ مین ذوالجناح بلند شاخ سے معرکہ ہوا جو کہ عفریت ثانی ہے اور یہ سمندر دو ہزار دست سے زبردست ہے مگر ہمارے صاحبقران نے اُسکو بھی شکست دی مثل پھول کے اُٹھا لیا آپنے اطاعت کی ہمارے صاحبقران اس قصد سے پردہ دنیا پر تشریف لائے ہین کہ جن جن کافرون نے سر اٹھایا ہے انکو سزا دیونگے اور تمام دنیا مین دین اسلام کو رواج دین ای خواجہ ہمارے صاحبقران صاحبقران با خصر ہین تم سن لینا کہ بدیع الملک نے بھی انکی اطاعت کی اور انکے ہاتھ سے سب کفار ہلاک ہوئے اُس سردار نے بہت کچھ تعریفین کی اور کہا کہ ہمارے صاحبقران کا اسم مبارک سہراب ثانی صاحبقران زمان ہے ہمارے صاحبقران کے ہمراہ ایک بارگاہ ایسی ہے جو کہ بدیع الملک کو نصیب نہو گی جسکا نام بارگاہ چہل چراغ سلیمانی ہے علم چہل چراغ سلیمانی ہے کہ جسکے ہر شقہ سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا آتی ہے یہ شے ہمارے صاحبقران کی صاحبقران ہونے کی گواہی دیتی ہے تم بھی کس سے شباہت دیتے ہوئے بس چلو غرضکہ جو اُس سردار نے جو اس طور سے تقریر کی ابتو خواجہ تاج الدین کو اشتیاق ہوا کہ ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون بزرگوار ہین کہ جنھون نے پردہ قاف سے آکر یہان علم صاحبقرانی کو بلند کیا ہے کیونکہ سوائے خاندان حمزہ صاحبقران کے اور کسی خاندان مین صاحبقران نہین ہوا ہے یہ نئے صاحبقران کہان سے پیدا ہوئے ہین کہ جنکی یہ اسقدر تعریف کرتا ہے اور نقابدار کون بزرگوار ہین ذرا بارگاہ وغیرہ کو بھی دیکھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ لشکر کسقدر ہمراہ ہے اُس سردار نے کہا کہ ایک بات اور بیان کرتا ہون یہ بات بڑے تعجب کی ہے وہ یہ ہے کہ اسوقت ہمارے صاحبقران مین یہ قدرت ہے اور یہ مرتبہ انکو حاصل ہے کہ وہ ابھی چاہین تو قاف سے لشکر دیوزاد و پریزاد کو طلب کر کے تمام عالم کو مسخر کر لین اور سب ابھی حاضر ہوتے ہین مگر وہ اس امر کو خلاف شجاعت خیال فرماتے ہین بلکہ جو دیو و پریزاد انکو پہونچانے آئے تھے صاحبقران نے انکو بھی رخصت کر دیا ایک بھی انمین سے لشکر مین نہ رہا گو لشکر قلیل ہے مگر یہ ہی لشکر تمام عالم کی تسخیر کو کافی ہے انمین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہے ای خواجہ

ہیں تمہیں صاحبقران [illegible] جب تمہارا انکا سامنا ہوگا تو تمہیں خود ہی حال ظاہر
ہو جائیگا خواجہ نے کہا میں ابھی چلتا ہوں [illegible] شرف قدمبوسی حاصل کرتا ہوں یہ کہکر سب اہل قافلہ سے کہا
کہ تم لوگ اسی مقام پر مع مال و اسباب کے ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں ذرا انکے ہمراہ جاتا ہوں وہ جو سامنے
خیمے وغیرہ برپا ہیں وہان تک ۔ سب نے کہا کہ بہت خوب خواجہ تاج الدین نے چند رفیقونکو ہمراہ لیکر اور
کچھ جواہرات جو کہ پاس تھا ساتھ اسباب کے بار نہ تھا بیش قیمت واسطے نذر کے لیکر انہیں سرداروں کے ہمراہ
چلا اب جو راہ طے کرکے اس لشکر مختصر کی حد میں پہونچا وہ سامان دیکھا کہ جو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا تھا
دنگ ہوگیا حیران حیران ادھر ادھر دیکھنے لگا ہر قدم پر نیا سامان نظر آتا تھا بازار میں خوب آراستہ پائیں
چمنبندی ہر مقام پر [illegible] سبزگیں معقول نظر آئیں خیمے ایسے پر تکلف برپا تھے کہ جو بادشاہ ہفت کشور کو
بھی نہ نصیب ہونگے خواجہ کو وہ سامان اور وہ لشکر دیکھکر لشکر حمزۂ صاحبقران کی شوکت یاد آگئی دل میں
کہا کہ یہ ہی شوکت اور یہ [illegible] کسی زمانے میں لشکر اسلام کا تھا جبکہ حمزۂ صاحبقران صاحبقران تھے گو اب بھی
کم نہیں ہے مگر یہ شوکت [illegible] نہیں رکھتا ہے نہ معلوم یہ کون ہیں اور یہ سامان کہاں سے [illegible] کیا ہے وہ ہی سب
سامان میری نگاہ میں پھر رہا ہے اسی طور سے بازار میں آراستہ ہوتی تھیں خواجہ سیر کرتے ہوئے
[illegible] ہیں یہانتک کہ ایک نقارخانہ مثل نقارخانہ سلیمانی کے آراستہ دیکھا آگے جو بڑھے تو ایک نشان
مثل علم اژدہا پیکر کے نصب پایا جسکے پھریرے سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا آرہی تھی جب ہوا کا
جھونکا آتا تھا [illegible] ہو جاتا تھا گو لشکر مختصر پایا مگر بہت ہی شوکت کے ساتھ پایا یہانتک کہ قریب بارگاہ
کے پہونچے بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگئے بارگاہ کو مانند بارگاہ سلیمانی کے کسی طور سے کم نہ پایا بہت
حیران ہوئے دل میں کہا کہ [illegible] کل سامان یہان مثل سامان حمزۂ صاحبقران کے لشکر کے ہے
سرمو فرق نہیں ہے [illegible] لشکر اسلام معلوم ہوتا ہے لطف یہ ہے کہ یہ لوگ بھی مسلمان اور
خدا پرست ہیں آپس [illegible] جوان [illegible] اسکا نام سہراب ثانی سنا جاتا ہے گو میں نے ابھی اسکو دیکھا نہیں
ہے نہ معلوم یہ سب سامان کہاں سے پیدا کیا اور کہاں سے پایا بڑا صاحب اقبال معلوم ہوتا ہے ضرور
یہ صاحبقران ہے اور اسکی صاحبقرانی کو ضرور عروج ہوگا کیونکہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تائید یافتۂ
بزرگان دین ہے میری رائے میں یہ امر آتا ہے کہ یہ سب سامان پردۂ قاف سے لایا ہے کیونکہ اسکا
ملازم کہتا تھا کہ ہمارے صاحبقران قاف سے تشریف لائے ہیں ایسے ایسے خیال خواجہ بازرگان
دل میں کرتے ہوئے قریب بارگاہ کے پہونچے دربارگاہ پر درگہ سالار کو بیٹھے ہوئے دیکھا بڑی شان
و شوکت سے خواجہ نے اسکو سلام کیا وہ سردار پردہ اٹھاکر خواجہ کو ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوا خواجہ بازرگان
نے ایک جلوخانہ کو دوسرے جلوخانہ سے زیادہ تر وسیع اور آراستہ پایا دو طرف چمن جواہرات کے بنے ہوئے
دیکھے فرش مخمل سے آراستہ تھا یہانتک کہ صحن میں بارگاہ کے پہونچے وہان ایسے ایسے عجائبات دیکھے جو کہ کبھی
نہ دیکھے تھے بہت حیران ہوئے مثل آئینہ ششدر ہوکر رہ گئے یہانتک کہ ایوان میں پہونچکر دربار کو دیکھا کہ
ہزاروں کرسیان و دنگل مرصع کار بچھے ہوئے ہیں انپر غاشیے پڑے ہوئے ہیں تھوڑی تھوڑی کرسیوں اور دنگلونپر
سردار بیٹھے ہوئے ہیں بارگاہ کے جسقدر ستون ہیں سب الماس تراش ہیں انپر گوہر شبچراغ نصب ہیں
وسط بارگاہ میں ایک تخت طاؤسی آراستہ ہے اسپر بھی غاشیہ پڑا ہے چار دنگل الماس نگار آراستہ ہیں
تین دنگلونپر تین نقابدار با قوت پوشش [illegible] اسلحہ الماس نگار لگائے ہوئے جلوہ فرما ہیں
گو نقابیں پڑی ہوئی ہیں مگر چہروں سے اسقدر رعب و داب پیدا ہے کہ کوئی نگاہ اٹھاکر نہیں دیکھ سکتا

ہی ظہور شجاعت آشکار ہی ایک بادنگل پر جو کہ سب سے بالادست ہی اُسپر ایک جوان رعنا چہرہ مثل آفتاب کے روشن گیسوے دوش بر پڑے ہوئے خال سبز رنگ ہاشمی نمایان بصد شوکت و شان کمسن کوئی برس بارہ ایک کا ہوگا مگر بہت خوبصورت بھرے بھرے بازو سینہ چوڑا کشادہ پیشانی حمزۂ ثانی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حمزۂ صاحبقران تشریف فرما ہین بالکل اُنسے مشابہ چہرے سے آثار شجاعت و جوانمردی آشکار مثل شیر غرا کے جلوہ گر ہی آلات مرصع کار جسم پر آراستہ اسقدر رعب و دبدبہ ہی کہ یہ ممکن نہین جو کوئی نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکے نور جمال بمثال سے تمام بارگاہ روشن و منور ہی یہ واقعہ دیکھکر خواجہ بازرگان کے حواس جاتے رہے یہ شوکت و شان جو دیکھی سکتہ ہوگیا تصویر صاحبقران نگاہ مین پھر گئی دل مین کہا کہ یہی شوکت و یہی شان تھی جبکہ حمزۂ صاحبقران جوان تھے یہ جوان حمزۂ ثانی ہی اگر اسکو امیر ثانی کہا جائے تو بہت بجا ہی معلوم ہوتا ہی قرینے سے کہ اسی خاندان سے ہی کوئی بیٹا یا پوتا یا پروتا حمزۂ صاحبقران کا ہی کہ پردۂ قاف مین تھا اب یہان آیا ہی خیر معلوم ہو جائیگا خواجہ یہ خیال دلمین کر رہے تھے کہ اس سردار نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور خواجہ بازرگان جنکو طلب فرمایا تھا اور یہ غلام لینے کو گیا تھا حاضر ہین کہ اُس جوان و اُن نقابداروں نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے جھک کر سلام کیا اور بڑھکر وہ جواہرات نذر گذرانا نذر کو قبول فرما کر حکم دیا کہ خواجہ کے لیے کرسی حاضر کرو فوراً خادموں نے نقرئی کرسی حاضر کی اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ ہمکو اُنسے کچھ دریافت کرنا ہی خواجہ سلام کرکے بیٹھ گئے مگر خواجہ نے باین شان و شوکت و رعب و دبدبہ کے وہ فروتنی و انکسار اُن سب مین پایا کہ جسکے بیان کی ضرورت نہین ہی خواجہ نے دیکھا کہ باوجودیکہ یہ سامان یہ شوکت اور یہ مرتبہ و اختیار حاصل ہی مگر کبر و غرور کا نام تک نہین ہی کہ ذرا بھی ہو جو اہل اسلام و خاندان حمزۂ صاحبقران کا شعار ہی وہی ہی سرمو فرق نہین ہی خواجہ کو ان سب حالات کے مشاہدہ کرنے سے یقین کا درجہ ہوتا جاتا ہی کہ یہ جوان ضرور خاندان حمزۂ صاحبقران سے ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا پھر حمزۂ صاحبقران جوان ہوگئے ہین جب خواجہ کرسی پر بیٹھ چکے اسوقت سردار نے جو کہ خواجہ کو لینے گیا تھا اپنا جانا خواجہ کے پاس خواجہ کا تعظیم و تواضع کرنا اپنا خواجہ سے مطلب ظاہر کرنا خواجہ کا جواب دینا جو کچھ کہ پیش آیا تھا اور اپنا خواجہ کا سمجھا کر لانا بیان کیا وہ جوان و نقابدار یہ سب تقریر سنکے متبسم ہوئے اور خواجہ کی طرف ملاحظہ فرما کر خواجہ سے مخاطب ہوکر سہراب ثانی نے فرمایا کہ واہ خواجہ آپنے ہم اہل اسلام کو قزاق تصور فرمایا یہ آپکی بزرگی اور دانائی سے بعید تھا بھلا قزاق یون کھلے میدان مین اُترتے ہین اُنکا تو پیشہ دزدی و مکاری ہی خیر ہمکو اسکا کچھ گلا نہین ہی واقعی یہ امر ہی کہ انسان کو نیک و بد کا خیال کرنا بہت عمدہ بات ہی خصوصاً اُس مقام پر کہ جہانکی حالت مخدوش ہو اُس مقام پر ہوشیاری کرنا بڑی دانائی کی بات ہی اب آپ یہ فرمائیے کہ آپ کہانسے تشریف لائے ہین اور کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کچھ آپکو پردۂ دنیا کی بھی حالت معلوم ہی کہ آجکل یہان کسنے کسنے خروج کیا اور کسقدر ملک اہل کنارے کے ہین جو کہ کافرونسے آباد ہین اور لشکر اسلام کس مقام پر ہی اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور سب ممالک اہل اسلام کی کیا حالت ہی اور لشکر اسلام کا بادشاہ کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور حمزۂ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اُنکے سردار کہان ہین ممالک مفتوح حمزۂ صاحبقران و حمزۂ ثانی کی کیا کیفیت ہی اور جن جن ملکونکو حمزۂ صاحبقران نے اسلام آباد کیا تھا اور اُنکے سرداران و فرزندان و صاحبقران ثانی وغیرہ نے وہ اسلام آباد ہین یا نہین اور جو جو کافران سب کے ہاتھ سے

واصل جہنم ہوئے تھے انکی اولاد نے خروج تو نہین کیا اور یہ بیان کرو کہ یہ دونے حمزۂ صاحبقران یا کہ ایرج نامدار
اور انکے فرزند رستم ثانی و شہریار و ابو الفوارس مع اپنے لشکر کے کہان تشریف فرما ہین وہ بھی کسی کافر سے بر سر مقابلہ
ہین یا اپنے ملکو نہین ہین یہ سب حالات ہمسے بیان کرو ہمنے تمکو اسی سبب حال کے دریافت کرنیکے لیے تکلیف
دی ہے کیونکہ ہم کل پردۂ قاف سے یہان آئے ہین ہمکو یہانکے حالات سے بالکل آگاہی نہین ہے یہان اسیوقت بزرگوار انکے
اسم نامی وہان سنا کرتے تھے اب ہمکو بھی اشتیاق ان سبکی ملاقات کا ہے اور سرے یہ سنا کہ اب پھر دنیا پر کفر و کافری کو
ترقی ہوگئی ہے لہذا ہمارے پاس سب سامان صاحبقرانی جمع ہوگیا ہے دوسرے بزرگان دین نے ہمسے فرمایا کہ تم اپنے
وقت کے صاحبقران ہو لہذا دنیا پر جاکر اپنی صاحبقرانی کو ترقی دو اور امتحان کرو کہ وہ کسوٹی ہے اس امر کی اور
وہان بدیع الملک صاحبقران ہین انسے مقابلہ کرو تمکو حال معلوم ہو کہ کون صاحبقران ہے اور راہ خدا مین
جہاد کرو کفار کشی پر کمر کو کسو تا کہ مرتبہ اعلی ملے بس مین انکے فرمانے سے یہان آیا ہون اب میرا قصد ہے کہ پہلے تم
حالات دریافت کرکے جسطرف کو مناسب جانون کوچ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر اسکی مدد شامل حال
ہے تو کفار کو قتل کرکے تمام عالم مین دین خدا کو رواج دون اور اپنی صاحبقرانی کے ڈنکے بجاؤن آئندہ جو اسکی
مرضی بندہ ہر امر مین مجبور و ناچار ہے وہ مالک و مختار ہے بندہ کچھ خیال کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے میرے نزدیک
یہان آکر دعوی صاحبقرانی کرنا بیجا امر دشوار ہے کیونکہ یہان حمزۂ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد ہے اور
صاحبقران و سرداران ہر دو صاحبقران ایسے نام کے سکے بڑہ گئے ہین انکی قوت و طاقت کے ڈنکے بجے
نصیب ہوئے لوگ دل پر انکے نام کے سکے بڑے ہوئے ہین زر و طاقت کے ڈنکے بجے ہوئے ہین بھلا پھر
مجھ ایسے حقیر کی کیا لیاقت ہے کہ ان لوگون پر سبقت لیجاؤن اور نام پیدا کرون مگر بقول کسی
ہمت مردان مدد خدا وہ جسکو چاہتا ہے سر بلند فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے بندے
کی کیا حقیقت ہے کہ نام پیدا کرسکے اگر اسکو منظور ہے تو انشاء اللہ ہمارا بھی نام مثل ان سبکے ہوگا
اسکو اختیار ہے بموجب اس آیۂ کریمہ کے تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک
علی کل شیء قدیر ترجمہ وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے
اسکے ہاتھ خیر ہے اور تحقیق کہ وہی کل شیء پر قادر ہے لہذا تمکو تکلیف دی ہے اب تمکو لازم ہے
کہ ان سب حالات سے مجھکو آگاہ کرو جب سہراب ثانی اپنی اسقدر تقریر تمام
فرما چکے اسوقت خواجہ تاج الدین نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین بھی ایک امر کا امیدوار
ہون اور اس امر مین میرے حواس بجا نہین ہین نہ معلوم کیا کیا خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین
حضور پہلے اپنے حال سے اس حقیر سراپا تقصیر کو آگاہ فرمائین کہ آپ کس خاندان عالی دودمان
متعالی سے ہین پھر مجھسے سب حالات سماعت فرمائین جو کہ مجھکو معلوم ہین گو مین کسیقدر
تو حضور کے حال سے عقلیہ آگاہ ہوگیا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون اور اگر میرا
خیال درست ہو تو حضور فرمادین کہ تونے بہت درست خیال کیا سہراب ثانی نے
فرمایا کہ تم بیان کرو اگر درست ہوگا تو مین ضرور بیان کردونگا تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین بھی
تمکو اپنے حال سے آگاہ کرونگا یہ سنکے خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ آپ خاندان حمزۂ صاحبقران
سے ہین کیونکہ جسقدر علامات و آثار و نشانیان انکے خاندان کی ہین وہ سب مین آپ مین پاتا ہون
شاید میرا قیاس غلطی پر ہو مگر مین یہ یقین کرسکتا ہون کہ یہ نشانیان سوائے اس خاندان
کے کسی دوسرے خاندان مین نہین ہین یہ نشانیان اولاد ہاشم کی ہین بھلا اور کوئی کہاں سے لائے مین نے جو خیال کیا

سنا خدمت مین عرض کیا اب آپ بیان کرین یہ درست ہی یا غلطی پر ہون شاہزادے نے فرمایا کہ ہمنے
تمسے کہا ہی کہ ہم اپنے حال سے تمکو آگاہ کرین گے اور اب ہم تمھارے اس سوال کا جواب اُسوقت
دینگے کہ جب تم ہمسے سب حالات بیان کروگے جو جو تمنے دریافت کیے ہین اطمینان رکھو ہم تمھارا
پورے طور سے اطمینان کر دینگے مگر اسنے دل مین کہا کہ اسنے خوب شناخت کی اور رستم ثانی
وغیرہ کی طرف دیکھا اُنھون نے اشارہ سے کہا کہ خاموش رہو دیکھا جایگا اور اُس سے حال
دریافت کرو شاہزادے نے فرمایا کہ ہان خواجہ بازرگان بیان کرو تب خواجہ نے یون عرض کرنا
شروع کیا کہ پہلے حمزہ صاحبقران نے مدائن سے لیکر ہزارون ملک فتح کیے قاف مین
دیو زادون سے لڑے جسقدر خدائیان ملعون اور خدائے باطل تھے سبکو قتل کیا نوشیروان کو
جا سے پناہ نہ ملی آخر کو عاجز ہوکر بیٹھ رہا لقا سے اور حمزہ سے مقابلون کی نوبت آئی پسران نوشیروان
نے خروج کیا خلاصہ یہ کہ ہزارون ملک اسلام آباد ہوئے سب خدائے باطل حمزہ صاحبقران
اور اولاد حمزہ صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب حمزہ صاحبقران نے لقا کو قتل فرمایا تو اپنے مقام پر
اپنے فرزند حمزہ ثانی کو صاحبقران فرمایا اور خود خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے اُنھون نے
بھی ہزارون ملک اسلام آباد کیے لقا کے لڑکے زمرد ثانی نے خروج کیا تھا وہ خوب
خوب لڑا آخر کار وہ ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے مع تورج بدرگ حرامی مارا گیا چونکہ
صاحبقران ثانی نے قسم کھائی تھی کہ مین بعد قتل زمرد ثانی کے خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا چنانچہ
وہ بھی بعد قتل زمرد ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے اُنکے ہمراہ ایک سو چالیس
سردار و عزیز گئے اُنمین ایرج نامدار و نور الدہر عالی وقار بھی تھے اور باقی سب سردار و
صاحبقران ثانی نے ملک تقسیم فرمائے بعدہ بدیع الملک پسر نور الدہر کو جو کہ بہت بہادر
اور جری تھے صاحبقران کیا اور لقب صاحبقران ثالث سے ملقب کیا چونکہ آئینہ انداز
جادو حاکم طلسم آئینہ اپنے طلسم سے بھاگ کر طرف نہ طاق کے چلا گیا تھا صاحبقران ثانی
نے بدیع الملک سے نصیحت فرمائی کہ تم بعد قتل آئینہ انداز و دیگر اسلام آباد کرنا ان شہرون
جو کہ کفر آباد ہین اور تمام عالم کو اسلام آباد کرکے اور کافرون کو قتل کرکے خانہ کعبہ مین آنا
اور حضور صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے پھر اسکے بعد غلام کو اُنکے حال سے آگاہی
نہین ہی مگر اسقدر ضرور آگاہ ہون کہ وہ خانہ کعبہ مین پہونچے راہ مین اُنپر ایک واقعہ سخت گذرا
کہ کسی مقام پر وہ تشریف فرما تھے ہزارون دشمنون نے اُن بزرگوارون کو غافل پاکر اُس صحرا
مین آگ لگادی چنانچہ بہت سے عزیز و سردار جل گئے کل تہتر آدمی بچے اُنسے وہ خانہ کعبہ کو
گئے اب وہ وہان تشریف فرما ہین صاحبقران اول بھی ہین و ثانی بھی راحت و آرام سے
ہین یہ حال کیونکر معلوم ہوا کہ آگ لگادی اُن سردارون و عزیزون مین سے صاحبقران کے
ایک اسد ثانی قدرت خدا سے بچکر لشکر بدیع الملک مین تشریف لائے ہین مین اُس زمانہ
مین اُسی لشکر مین تھا جب وہ تشریف لائے تھے اُنھون نے بیان کیا تھا مین نے بھی سنا
راوی کہتا ہی کہ صاحب دفتر نے اس طور سے تحریر کیا ہی کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کہ اول
جو کہ نوشیروان نامہ و ہرمز نامہ و بالا باختر و کوچک باختر و ایرج نامہ و صندلی نامہ و تورج نامہ
و لعل نامہ مین ان دونون صاحبقرانون کا اور اُنکی اولو العزمیان او نیز حال اُنکے سردارون کا اور اولاد کا تھا سنا

سہراب ثانی کے بیان کیا ذرا سا بھی نہ چھوڑا اور سہراب ثانی سُنا کیے اور تعریف کیا کیے ایرج نامدار و رستم ثانی و شہریار اپنی واقعات پر جھوم جاتے تھے اب اُسنے دفتر آفتاب شجاعت مین جو حال تحریر ہوا ہی اُسکا بیان کرنا شروع کیا اُسنے بیان کیا کہ جب صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے تو صاحبقران ثالث نے چھ ماہ تک طلسم آئینہ مین قیام فرمایا اور خزانہ طلسم کو نکلوایا جب سب خزانہ نکل چکا تو لوح کو ملاحظہ فرمایا حسب ہدایت لوح مع لشکر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوئے یہان تک کہ ایک مقام پر پہونچے کہ وہان ایک دریا تھا کہ نام اُسکا دریاے سبز رنگ تھا وہ دریا سحر کا تھا اُسکے کنارے اُترے کیونکہ وہی راستہ نہ طاق کا تھا وہان اُترکر جشن کیا اور اپنے لشکر کا بادشاہ داراب جمشید کو کیا وہ اب لشکر اسلام کے بادشاہ ہین حضور پرنور بڑے بڑے معرکے دریاے سبز رنگ پر پڑے آخر کو خواجہ جعفران بن عمر ثانی نے عیاری کرکے فتح کیا بعد اُسکے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا شہر یقینیہ ملا اُسکے بعد جنگ بسیار فتح کیا محرابیہ پر معرکہ پڑا وہ بھی فتح ہوا یہان تک اقبالیہ و امثالیہ و حیرتیہ و مرادیہ کو فتح کرکے سمندریہ پر پہونچے اب سمندر شاہ سے مقابلہ ہونے لگا پہلے اُسکے سردار آکر لڑے وہان سحر و ساحری کا کارخانہ ہی بڑے بڑے معرکے رہے اب خود سمندر شاہ لشکر لیکر براے مقابلہ نکلا ہی خلاصہ یہ کہ بدیع الملک صاحبقران ہین اور آج کل سمندریہ پر لشکر ہی اور سمندر شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی خواجہ بازرگان نے سب حال جنگ و پیکار دریاے سبز رنگ و یقینیہ و محرابیہ و سمندریہ وغیرہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا مین نے بسبب طول کے نہین لکھا دوسرے کہان تک لکھتا دو جلدین تھین جسقدر معرکہ بدیع الملک سے بعد صاحبقران ثانی کے جانے کے کفار سے ہوئے ہین سب بیان کیے ہین جو کہ مین دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر کر چکا ہون خواجہ نے بیان کیا کہ یہ تو مین نے لشکر اسلام کی حالت بیان کی اب آپ اُن ممالک کی حالت سماعت فرمائیے کہ جو اسلام آباد تھے حضور آجکل تمام ملک اہل اسلام کے برباد ہو گئے ہین بہت سے تو ایسے برباد ہوگئے ہین کہ وہان آدمی کا نام تک نہین ہی خاک اُڑ رہی ہی جا بجا خاک وحشت کے آثار ہین جہان جہان عمارت بلند تھی وہان اونچے اونچے ٹیلے ہین جہان جہان حسینان جہان و مہ جبینان مہر تمکین و شہریاران اسلام حکومت فرماتے ہین اور جلوہ گر ہوتے تھے وہان اب زاغ و زغن کے مسکن ہین جن مقامات پر صداے اذان بلند ہوتی تھی وہان پر صداے بوم سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی ہی یہ اتفاقات زمانہ ہی حضور فرنگوشیہ و سنجان وغیرہ تو ایسا برباد ہوا ہی کہ یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان کوئی شہر کبھی آباد تھا بہت سے ملکون کے حاکمون نے جو کہ مسلمان تھے کافر پرستی اختیار کی بخوف جان مین کیا بیان کرون اب جدھر جاتا ہون سواے آفتاب پرستی کے دوسرے مذہب کا ذکر نہین سنتا ہون یا ایک زمانہ وہ تھا کہ چند ملک ایسے تھے کہ جہان کافر آباد تھے ورنہ سواے اہل اسلام کے دوسرے کی صورت نہ دکھائی دیتی تھی ہر طرف سے صداے اذان آتی ہی کیا دل خوش ہوتا تھا اب سواے گھنٹہ و ناقوس کے دوسری صدا کان مین نہین آتی ہی جو ملک اہل اسلام کے اس بدعت سے بچے ہین وہان کے حاکم بخوف جان اپنے کو ظاہر نہین کر سکتے ہین تقیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین مین کیا حالت عرض کرون ایک گردش فلکی مین کیا ہو گیا آجکل تو آفتاب پرستی

کو اور بھی بڑا زور شور ہی سوا سے اس مذہب کے اور سب کی خرابی تھی ان حالات کی خبر
بدیع الملک کو بالکل نہین ہی کہ اہل اسلام پر یہ بدعت ہو رہی ہی اگر خبر بھی ہو تو کیا کر سکتے ہین
وہ خود ایک بہت بڑے معرکے مین مبتلا ہین اگر اُسکو چھوڑ کر ادھر کو آتے ہین تو سارے
سالہاسال کی محنت برباد ہوتی ہی وہ کافر اور بگڑتے ہین نہین آتے ہین تو یہان خرابی ہو رہی ہی
دوسرے انکو یہ بھی خیال ہی کہ جو جو اہل اسلام کے بادشاہ ہین اور جو جو حاکم شہر ہین وہ مالک ملک
ہین اور سب خوب جری اور بہادر ہین حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی کے ہمراہ معرکے لڑے
ہوئے ہین ان پر کون ظفر پا سکتا ہی اور کون اُن ملکون پر قبضہ کر سکتا ہی جو کوئی سر اُٹھائیگا اپنی مونہہ
کی کھائیگا مگر مشیت خدا مین کسی کو کیا دخل ہی آجکل اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی انپر
تباہی آئی ہوئی ہی کفار کا زور ہی ستارہ کفار کا ترقی پر ہی بس یہ حالت ہی کہ لائق بیان کے
نہین ہی گلشن اسلام مین ہواے خزان کے جھونکے آرہے ہین ہر برگ وثمر شجر اسلام کے سبب
ہواے کفر کے خشک ہو ہو کر گر رہے ہین بڑی خرابی تو یہ ہی کہ بدیع الملک تو مقابلہ سمندر
جادو مین مبتلا ہین اور کوئی دوسرا ہی نہین جو کہ ان حالات کی خبر لے جو کہ عزیز اور سردار زبردست
ہین وہ بھی اُنکے ہمراہ نہین ہین سوا دو صاحبون کے کہ وہ دونون ہمراہی مین ہین مگر انکا ہونا
نہ ہونا سب برابر ہی کیونکہ وہ مفقود الخبر ہین اگر وہ دونون صاحب ہوتے تو یہ حالت اہل اسلام کی
نہوتی حضور اہل اسلام پر آجکل ہزارون مصائب ہین کیا عرض کرون سوا سے بدیع الملک
کے کوئی خبر لینے والا نہین ہی حمزہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ مین تشریف فرما ہین اُنکو ان حالات
سے بالکل آگاہی نہین ہی رہے بدیع الملک وہ سمندر پر سمندر شاہ سے مصروف جنگ
ہین اُنکو بھی خبر نہین ہی دوسری خرابی کی بات یہ ہی اور کفار کو اس سبب سے اور زور ہوا ہی
کہ جسقدر ممالک اسلام کے بادشاہ تھے کیا ہندوستان کیا ترکستان کیا سبخان کیا فرنگستان
کل ممالک اہل اسلام کے بادشاہ جو جو کہ حمزہ صاحبقران واولاد حمزہ صاحبقران وصاحبقران ثانی
وانکے سردارون نے ملک فتح کیے ہین اُن سب کے حاکم یہ فرماتے گئے کہ بدیع الملک جو کہ ہمارے
صاحبقران ہین اُنسے اور سمندر شاہ سے بہت بڑا معرکہ پڑا ہے اور زیر نہ طاق بہت
بڑی جنگ ہوگی چنانچہ ہر ایک لشکر لیکر اپنی طرف سے نائب کرکے طرف نہ طاق کے روانہ ہوگیا
کفارون نے جو ان ملکون کو ان بہادرون سے خالی پایا اور دیکھا کہ لشکر بھی کم ہی اسوجہ سے
اُنھون نے دباو ڈالا جسنے اُنکی اطاعت کی اُنکو چھوڑ دیا جسنے اطاعت نہ کی اُسکو مع ملک کے تباہ کیا
چنانچہ لندھور ثانی کو مین نے خود دیکھا تھا راہ مین کہ وہ مع لشکر کے براے کمک بدیع الملک
طرف نہ طاق کے چلے جاتے تھے اسی طور سے بہت بادشاہون اور سردارون سے راہ مین
ملاقات ہوئی اور اُنسے بھی معلوم ہوا کہ کل بادشاہ صاحب اسلام وکل سردار اپنے اپنے مقام
سے لشکر لیکر چلے ہین ہر ایک ملک خالی ہین کیا عرض کرون کہ آجکل یہان کیسا غدر مچا ہوا ہی کہ لائق
بیان کے نہین ہی اہل اسلام کے حال پر آجکل رحم کھانے کا مقام ہی ایک زحمت ہو تو بیان کیجا
یہ ایک آفت ہی کہ بنی جو کہ انکی سرپرست اور آقا ہین اُنہین سے بہت سے تو کفار سے مقابلہ مین مصروف ہین اور
کچھ ایک ایسے غائب ہوئے ہین کہ اُنکی خبر تک نہین ہی چنانچہ اُنکے لشکر اپنے آقا کے غم والم مین ایسے
تباہ اور برباد ہین کہ جسکو بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اُنکی حالت کو دیکھکر رونا آتا ہی حضور آپنے

جو فرمایا کہ کچھ حال رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار کا جو معلوم ہو بیان کرو تو حضور ایرج نامدار کا تو یہ حال ہے کہ ہمراہ صاحبقران ثانی تشریف لے گئے ہیں نہ معلوم وہ بہادر زندہ ہیں یا اس آگ میں جل گئے انکی تو خبر کچھ نہیں معلوم ہے اب رہے رستم ثانی وہ بھی ایک مدت سے غائب ہیں جب صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہے تو وہ شکار پر تھے پھر شکار پر سے واپس نہ آئے نہ معلوم کدھر چلے گئے عرصہ ہوا کہ قلعہ مرتعش پر برائے تجارت گیا تھا تو مین نے انکے لشکر کو بیرون شہر فردکش پایا تھا کہ شہراب بن لندھور کے لشکر کے سیاہ پوش فردکش ہیں مین نے جو سبب دریافت کیا تو انھون نے بیان کیا ہمارا آقا و ہم سب سبکو آفت و بلا مین اپنی مفارقت کے مبتلا کر کے بیشہ شیران سے شب کو فقیر ہو کر کسی طرف نکل گیا ہے ہمکو حکم دے گیا تھا کہ تم ہمارے برادر عزیز القدر شہریار عالیوقار کے پاس چلے جانا مع ہمارے ناموس کے وہ تم سبکو بہت اچھی طرح رکھینگے چنانچہ ہم بہت دن تک اُسی مقام پر مقیم رہے اور تلاش کیا تو نشان نہ ملا تو وہان سے مع ناموس آقا و کل لشکر کی طرف فرنگستان کے چلے جب یہان آکر پہونچے تو ہمنے شہریار کو ایک لشکر سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا اُنکے شریک ہو کر لڑے آخر کو لشکر نے کفار کے شکست کھائی جب لوٹ وغیرہ سے مہلت ملی انھون نے ہمسے ہمارے آقا کے حالات دریافت کیے ہمنے سب حالت بیان کی انکو بہت صدمہ ہوا اور اُنکا بھی لشکر آگیا تھا دونون لشکر اُترے وہ اپنی بھاوج سے جاکر ملے حاکم قلعہ نے آکر قدم بوسی حاصل کی انھون نے ہمارے آقا کے ناموس کو قلعہ مین اُتارا خود لشکر مین رہے شب کو وہ بھی فقیر ہو کر کسی طرف نکل گئے انکو بھی بہت تلاش کیا اُنکا بھی کہین پتہ نہ ملا آخر کو ہمارے آقا کا عیار ستارہ ثانی فقیر ہو کر دونون شہزادون کی تلاش مین نکلا ہے شہریار عالیوقار کا لشکر تو پرسیسائے فرنگی کے پاس فرنگستان کو چلا گیا ہے ہم یہان مقیم ہین تھوڑے دنون اور انتظار کرتے ہین اسکے بعد اگر آقا نہ آئے تو اُنکے ناموس کو لیکر بدیع الملک کے پاس چلے جائینگے کیا کرین یہ حال ہے حضور رستم ثانی و شہریار کا کہ انکا پتہ نہین ہے افسوس کا مقام ہے کہ اہل اسلام پر کیسی تباہی آئی ہے یہ جو خواجہ نے بیان کیا سہراب ثانی نے فرمایا کہ تمنے سب حال بیان اور تباہی کا حال بیان کیا مگر سبب نہ بیان کیا کہ کس کے ہاتھون سے یہ تباہی ہوئی اور اب لشکر رستم ثانی و شہریار کا کہان ہے خواجہ نے بیان کیا کہ یہ بھی عرض کرتا ہون کہ لشکر رستم ثانی و شہریار کا حال سماعت فرمایئے مین اُسطرف آتا تھا طلسمات سے تو وہ دونون لشکر مجکو راہ مین ملے تھے پہلے مجکو لشکر شہریار ملا تھا کہ اُسکا بادشاہ پرسیسائے فرنگی تھا مین اُس لشکر مین گیا پرسیسائے فرنگی سے ملا مین نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ آپ مع لشکر کے کہان تشریف لیے جاتے ہین انھون نے فرمایا کہ ایک نامہ رستم خان بن گنجاب کا آیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اب لوگون کو یہ لازم ہے کہ اسوقت اہل اسلام کی کمک فرمایئے کیونکہ آپ لوگ خدا پرست ہین پس آپ کو لازم ہے کہ مع لشکر کے طرف نہ طاق کے تشریف لایئے کیونکہ وہان جو کہ آپ کے صاحبقران ہین اونسے اور کفار سے معرکہ پڑا ہے پس بھائی مین اس نامہ کو پڑھکر مع لشکر کے اپنی طرف سے شہر مین نائب کر کے اور اپنے آقا کے ناموس کو طرف قلعہ فیروزہ حصار کے روانہ کر کے طرف نہ طاق کے جاتا ہون مقام افسوس ہے کہ ہمارے آقا کا پتہ نہ ملا حضور چونکہ ہملوگ تاجر ہین اسی سبب سے کل بادشاہ ہمسے اپنا کل حال بیان کر دیتے ہین تاکہ یہ دوسرون سے بیان کرین جب تک وہ لشکر اس مقام پر قیام پذیر رہا مین بھی مقیم رہا لشکر طرف نہ طاق کے چلا گیا مین اپنی منزل کی طرف چلا دو منزل مین

ٹی کین بھین کہ لشکر رستم ثانی کا ملا عجب حالت خراب سے کیا عرض کرون مین نے لشکر مین جاکر
سہراب بن لندھور سے ملاقات کی اور شاہزادہ رستم ثانی کا حال دریافت کیا سہراب
بن لندھور نے بیان کیا کہ کچھ پتہ نہ ملا آخر کو ہم عاجز ہوکر اب مع ناموس لشکر سمرانند طاق کے جاتے
ہین سنا ہی کہ بدیع الملک ننہ طاق کی طرف گئے ہین اب انکی اطاعت کرینگے ہمسے غیر کی
اطاعت نہین کی جائیگی وہ بھی عزیز ہمارے آقا کے ہین اور آجکل ہمارے بھی وہی عالیوقار
صاحبقران ہین ای حضور یہ کہکر سہراب بن لندھور خوب چیخین مار مار کر رونے لگے مین بھی
اُنکے ہمراہ رونے لگا دو دن تک اُنھون نے مع لشکر کے وہان قیام کیا تیسرے دن دونون ننہ طاق
کی طرف چلے گئے مین اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا اب خلاصہ یہ کہ اُن دونون شاہزادونکا لشکر نہ ملنے
سے اپنے آقاؤن کے تباہ رہا اور آخر کو پریشان ہوکر بدیع الملک کے پاس چلا گیا ہی راوی بیان
کرتا ہی کہ جب شہریار عالیوقار فقیر ہوکر لشکر سے نکل گئے تھے اور انکا لشکر اپنے مقام پر پہنچے
فرنگستان کو چلا گیا تھا تو سہراب بن لندھور بیرون قلعہ قمر بخش مع لشکر کے فروکش رہا اور ناموس
رستم ثانی یعنی ملکہ ذوبان اندرون قلعہ تشریف فرما تھین سہراب بن لندھور ہر روز ایک مرتبہ
ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا اور ملکہ جو کچھ حکم دیتی تھین اُسکو بجا لاتا تھا یہان تک کہ سیارہ
ثانی بھی فقیر ہوکر رستم ثانی کے تلاش مین چلا گیا تھا کہ جسکی داستان تحریر ہو چکی ہی اور وہ رستم
ثانی وغیرہ سے مل بھی گیا ہی اور انکے ہمراہ ہی اور سہراب بن لندھور کی داستان جلد اول
مین اسی مقام پر ترک کی گئی تھی کہ وہ بیرون قلعہ مع لشکر کے اُترا ہوا ہی اور رستم ثانی و شہریار
کے غم مین مبتلا ہی اور ملکہ اندرون قلعہ فروکش ہی اور شوہر کے رنج والم مین رات دن رویا کرتی ہی چنانچہ
سہراب بن لندھور ہر روز ملکہ کی خدمت جاکر ملکہ کی تسکین کرتا تھا اور جو ملکہ اس سے فرماتی تھین اُسکو بجا
لاتا تھا جب بہت عرصہ گذر گیا کئی برس ہوگئے اور کچھ خبر رستم ثانی کی نہ ملی ایک دن سہراب بن لندھور
نے ملکہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ای ملکہ عالم اگر حکم ہو تو جو امر غلام کی رای مین آیا ہی اور جس سے یہ امید ہی کہ آقا کی
خبر بھی ملے گی مین عرض کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو تب سہراب بن لندھور نے بیان کیا کہ میرے
نزدیک یہ خوب ہوگا کہ اگر حضور اجازت دین تو مین مع حضور اور کل لشکر کے طرف ننہ طاق کے
روانہ ہون پاس بدیع الملک کے کیونکہ سُنا گیا ہی کہ وہان بدیع الملک سے اور کفار
سے بہت بڑی جنگ ہو رہی ہی اور ہر ملک کے بادشاہ لشکر لیکر بدیع الملک کے واسطے
کمک کے آرہے ہین جو کہ خدا پرست ہین اور جو کہ کافر ہین وہ بادشاہ کافر کی کمک کو آرہے
ہین ایک نامہ بر پاس فیروز بخت حاکم قلعہ کے نامہ رستم خان بن لنجاب کا لیکر آیا تھا مین نے
بھی نامہ دیکھا تھا اُسمین تحریر تھا کہ تمکو لازم ہے کہ بدیع الملک کی کمک کرو وہ تمھارے
صاحبقران ہین بس فیروز بخت بھی مع لشکر کے جائیگا حضور یقین ہی کہ وہان کچھ خبر آقا کی
ملے کیونکہ وہان ہر طرف سے لوگ آئینگے کسی نہ کسی کی زبانی حال معلوم ہوگا اور رمال بھی یہی کہتے
ہین کہ ننہ طاق پر خبر ملیگی ملکہ نے جو یہ سُنا تو فرمایا کہ ضرور چلو سہراب بن لندھور ملکہ کے پاس سے لشکر
مین آیا تھا سبکو جمع کیا تھا سلیمان زرنگاری وغیرہ کو اور اپنی رائے بیان کی اور کہا تھا کہ ملکہ
کی بھی رائے ہی سبھون نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا جب یہ رائے ہو گئی تھی تو پہلے سہراب بن لندھور
ملکہ کو لیکر مع لشکر کے طرف ننہ طاق کے روانہ ہوا تھا اُسکے بعد حاکم قلعہ قمر بخش اسی سبب سے خواجہ تاج الدین

ہمین نے روبرو سہراب ثانی کے بیان کیا ہے کہ مجکو لشکر رستم ثانی راہ مین ملا تھا وہ طرف نہ طاق کے جاتا تھا اُسکا واقعہ یہ ہوا تھا ورنہ یہ ناظرین کو خیال ہوتا کہ رستم ثانی کا لشکر تو قلعہ قمر بخش پر مقیم تھا یہ خواجہ تاج الدین نے کیون بیان کیا کہ نہ طاق کو جاتا تھا لہذا ناظرین کی خدمت مین خلاصہ طور سے عرض کر دیا کہ یہ سبب ہوا اور اسوجہ سے لشکر ملا آمدم بر سر مطلب جب خواجہ دونون لشکرونکا حال بیان کر چکا رستم ثانی کو اپنے لشکر کی حالت سنکے افسوس ہوا شہریار کو اپنے لشکر کی حالت سنکے تاسف ہوا اور خیال کیا کہ ہم بھی تو نہ طاق پر جاینگے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو وہان ملاقات ہو جایگی خاموش بیٹھے سنا کئے اب خواجہ نے عرض کیا کہ حضور یہان سے اہل اسلام کا سب حال سماعت فرمایئے کہ یہ تباہی ان لوگون پر کیونکر آئی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب بدیع الملک طرف نہ طاق کے کوچ کر گئے تو انکے تشریف لیجانے کے بعد کئی برس کے ارزنگ بن زمرد ثانی نے کہ یہ اُس بچہ شیطان کا نطفہ ناتحقیق ہے شہر خورشید نگار سے خروج کیا اُسکے پاس کفار ادھر ادھر سے جو بھاگے کر شکست خوردہ ہو گئے تھے سب جمع ہوئے اور آتشکدہ نذر کا مختگر ان کا سختگان نامی اُسکے ہمراہ ہے اُسنے اس مرتد کو ورغلایا کہ اپنے باپ دادا کے خون کا عوض اہل اسلام سے لو تم خدا ہو کے فرزند ہو دعوی خدائی کرو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا بہت سے لوگ اُسکو سجدہ کرنے لگے پانچ لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا دو فرزند تورج حرامی کے بطن سے دختر فرعون ثانی کے پیدا ہوئے تھے انہین ایک ساختہ ہے اور ایک پہلوان بڑا نامی وگرامی مثل رستم واسفندیار طاقت رکھتا ہے ان دونون نے بھی لشکر جمع کیا اور جب سنا کہ ارزنگ نے خروج کیا یہ جاکر اُسکے شریک ہوئے اور اُسکو لشکر کا بادشاہ کیا اور آپ سپہ سالار ہوئے اور سات لاکھ کا لشکر لیکر طرف نہ طاق کے اس قصد سے چلے کہ بدیع الملک سے مقابلہ کرین اور اپنے بزرگون کے خون کا عوض لین یہ مع لشکر کے خاور پر پہونچے حاکم خاور نے شہر سے نکلکر مقابلہ کیا کیونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آچکا تھا حاکم خاور نے شکست کھائی اسیر ہو گیا ارزنگ کا قبضہ خاور پر ہوا مگر فرزند حاکم خاور ناموس اور کل خزانہ لیکر شہر کے دوسرے دروازے سے نکل گیا عیار نے عیاری کرکے اپنے آقا سے حاکم خاور کو رہا کرالیا اور اپنے آقا کو رہا کرکے نکال لیگیا یہ سب ترکستان کی طرف گئے یہان شہر پر ارزنگ کا قبضہ ہوا اہل شہر سے اور ارزنگ سے عہد و پیمان ہوا عہد نامہ لکھا گیا جب باہم عہد و پیمان ہو چکا تب پورے طور سے عملداری ہوئی اتفاق سے ایک دن وہ مرتد یعنے ارزنگ شہر کی سیر کو نکلا اور اُسکا گذر طرف ملک قاسم کے مقبرہ کے ہوا اُسنے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ملک قاسم کا مقبرہ ہے اور یہ مقبرہ اسی کا ہے جو کہ لقا کی دختر نیک اختر گیتی افروز کو نکال لیگیا تھا یہ سنکے بہت غصہ آیا اور اس مقبرہ کو منہدم کرنے کا حکم دیا سختگان نے اور ورغلایا وہ مرتد آمادہ ہو گیا اہل شہر یہ خبر سنکر ادنی اعلے شریف رذیل صاحب پیشہ و اہل حرفہ سب اپنے گھر دن سے جان دینے پر آمادہ ہو کر گرد مقبرہ کے جمع ہوئے لاکھون آدمیون کا مجمع ہو گیا خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُس مقبرہ کو بچایا اور اہل شہر کو بھی ارزنگ نے تو کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا مگر جو کچھ خدا کو منظور تھا وہی ہوا کوئی کیا کر سکتا ہے اُسنے ایک ایسا سبب پیدا کر دیا کہ مقبرہ منہدم ہونے سے بچ گیا مین مقبرہ کے منہدم نہ ہونیکا واقعہ پھر عرض کرونگا پہلے حضور کی خدمت مین ایک حملہ اور عرض کرون جس سے کہ خود حضور کو ظاہر ہو جائیگا کہ مقبرہ

کیونکر بچا وہ واقعہ یہ ہے کہ ارژنگ نے تو خروج کیا ہی تھا اور وہ اہل اسلام پر ظلم و ستم کر رہا
تھا کہ وہ کافر اور پیدا ہوئے ایک چترنگ بن زمرد کہ جو شہر گلنار یہ مین پیدا ہوا تھا ایک
ساحرہ کے بطن سے جسکا نام جمود جادو تھا شہزادہ شاہ حاکم گلنار یہ نے چترنگ کو پرورش
کیا ثمود جادو ہمشیرہ جمود جادو چترنگ پر عاشق ہوئی چترنگ اپنی سگی خالہ کو اپنے تصرف
لایا خوب مزے کیے اور خوب اُسکو راضی کیا اُسنے اسکی خدائی کو درست کیا بہت بادشاہونکو
اسکا مطیع کیا اور پندرہ سولہ لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر چترنگ نے شہر گلنار یہ سے خروج کیا اس قصد
سے کہ پہلے ارژنگ سے مقابلہ کرکے اُسکو قتل کرون اور اسکی خدائی کو ترقی دون اُسکے بعد
اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور یہ مشہور کیا کہ مین خدا ہے برحق ہون اور اصلی فرزند ہون زمرد
ثانی کا ارژنگ زمرد کا غلام تھا اسنے جھوٹا دعوے کیا ہے کہ مین فرزند ہون زمرد کا خواجہ
بازرگان نے تمام حالات چترنگ کے خروج کے بیان کیے روبرو سہراب شاہ ثانی کے جو کہ مین
تحریر کر چکا ہون اُسکے بعد بیان کیا کہ یہ دونون کافر کچھ اصل نہین رکھتے ہین مگر ہان ایک
ان سب سے زیادہ دشمن قوی اور عدوے جانی اہل اسلام کا پیدا ہوا ہے کہ جو ان سب سے
زبردست ہے اور جسکے ہاتھ سے ہزارون اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے بیگناہ اور یہ
ساری خرابیان اُسکی ڈالی ہوئی ہین اور یہ سب ملک اُسی کے تباہ کیے ہوئے ہین خداوند کریم
اُسکے شر سے سب اہل اسلام کو بچائے اُسنے دین آفتاب پرستی کو رواج دیا ہے وہ مرتد کافر ازلی کہتا ہے کہ مین
فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب ہون مجھکو سجدہ کرو اور لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین نہ معلوم
کیا خاصیت ہے اُسکے چہرے مین جہان اُسنے نقاب اُٹھائی خود بخود لوگ سجدہ کرنے لگتے ہین بظاہر
کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی ہے کہ جسکے سبب سے سجدہ کرین کہ کوئی چیز سحر کی ہو کہ مسحور ہوکر سجدہ
کرین جیسے کہ زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا جسکو ساحر مشمش بنایا تھا اُسکے سبب سے لوگ
اُسکو سجدہ کرتے تھے اسکے پاس نہ لعل ہے نہ کوئی اور شے ہے صرف نقاب کے اُٹھانے سے یہ اثر
ظاہر ہوتا ہے حضور اس کافر نے شہر آفتاب نما سے خروج کیا ہے اور تمام عالم کو درہم و برہم کیا ہے
اسکا واقعہ یون ہے کہ مشرق کی طرف ایک اقلیم ظاہر ہوئی ہے کہ جسکا نام اقلیم خورشید یہ ہے
اسمین تیرہ ملک بہت بڑے بڑے ہین اور ہر ملک مین ایک بادشاہ ہے اور سب کا بادشاہ اہلی
افریق شاہ تھا جو کہ اب برجیس کا پیغمبر بنا ہوا ہے شہر افریقیہ کا دوسرا ملک ہین اسوقت نام فراموش
کر گیا ہون اس اقلیم کا دار الحکومت تھا اب شہر آفتاب نما ہے اور ہر ملک کے باشندے علیحدہ
علیحدہ دین و مذہب رکھتے تھے اب تو سب آفتاب پرست ہین کوئی شجر پرست تھا کوئی بحر پرست
اسی طور سے سب دین باطل رکھتے تھے انھین ملکون مین ایک ملک ہے کہ نام اُسکا شہر آفتاب نما
ہے اُسکا بادشاہ خورشید شاہ تھا مذہب آفتاب پرستی رکھتا تھا اُسکی ایک دختر ناکتخدا الملکہ سیمتن
نامے بہت حسین تھی اُسکے مثل کوئی عورت اُسکی اقوام مین خوبصورت نہ تھی اُسکے دل مین یہ بات
پیدا ہوئی کہ خداوند آفتاب مجھ پر عاشق ہین اُسی قصد سے دل مین آفتاب کا عشق پیدا ہوا اب جو اُس
کہا کہ تم اپنی شادی کرو اُسنے صاف جواب دیا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین معشوقہ خداوند ہوکر بندہ کو
قبول کرون اور بندہ کے تصرف مین جاؤن خداوند میرے اوپر عاشق ہین اور مین خدا پر شیدا ہون
پہرون کھڑی ہوئی آفتاب کی طرف مونہہ کیے ہوئے راز و نیاز کی باتین کیا کرتی تھی اور کہتی تھی کہ

خداوند اتنا اپنے فراق مین اپنے عاشق کو نہ تڑپائیے اور میرے پاس تشریف لائیے اپنے وصل سے شاد فرمائیے مین آپکی جدائی مین رات دن تڑپا کرتی ہون کہانتک تڑپائیگا کیا تشریف نہ لائیگا اگر کسی اتفاق سے ابر آگیا تو بیقرار ہو کر کہتی تھی کہ آپ نے کیون اپنے روے زیبا کو نقاب مین پوشیدہ کرلیا ہی کیا آپ کچھ مجھسے خفا ہین مین تو یہ خیال اپنے دل مین کرتی ہون ؎ مصرعہ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ؎ آپ کے روے زیبا کو دیکھا [illegible] مین دیتی ہون ای خداوند اسی طور سے ایک مدت گذری ایک دن جو وہ سیر باغ کو گئی تو کوئی ساحر اسیر عاشق تھا وہ ایک جوان حسین بنکر باغ مین آیا اُسدن اتفاق سے ابر تھا اُسنے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ تیرا عاشق خداوند آفتاب جسکو تو ہمیشہ طلب کیا کرتی تھی یہ سنتا تھا کہ وہ خوش ہو گئی باہم دونون بعد عقد کے ہم بستر ہوے خوب مزے اُڑے اُسنے اُسکا قفل سربستہ اپنی کلید سے کھولا شیشہ عصمت اور عفت کو توڑا وہ شیطان کی خالہ اُسکے وصل سے شاد ہوئی حمل رہگیا اب وہ ہر روز آنے لگا دن بھر تو آتا نہین ہے جب آفتاب غروب ہوتا ہے تب آتا ہی اسکو ایک زمانہ گذرا آثار حمل ظاہر ہونے لگے اتنو چرچا ہوا باپ کو خبر ہوئی وہ قتل پر آمادہ ہوا اُسنے بیان کیا کہ مین خداوند سے حاملہ ہون مجکو خداوند کا حمل ہی خداوند نے مجھسے عقد کیا آسمان پر سے تشریف لاکر آخر کو قرار پایا کہ یہ قسم کھانے آگ مین گر پڑے اگر سچی ہی تو زندہ رہیگی ورنہ جل جائیگی اُسنے قسم کھائی زندہ رہی سب کو یقین ہوا کہ یہ سچی ہی اُسدن سے اُسکی بڑی عزت ہوئی اور بعد گذرنے ایام حمل کے لڑکا پیدا ہوا اسکا خورشید شاہ نے برجیس نام رکھا اب وہ لڑکا پرورش پانے لگا اُسکے پیدا ہونے کے بعد ایک دختر پیدا ہوئی کہ جسکا نام ملکہ ثریاے سیمتن رکھا گیا وہ لڑکی نہایت حسین اور خوبصورت پیدا ہوئی اُسکی تعریف کیا کرون خواجہ نے ملکہ ثریاے سیمتن کی بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ امر ہی کہ وہ حوران جنت سے اور پریزادان قاف سے حسین ہی وہ چیز ہی تمام حسینان جہان [illegible] اُسکی کنیزین ہین اگر شیرین و لیلے ہوتین تو اُسکے کف پا کے برابری نہ کرسکتین وہ بلقیس ثانی ہی پریزادان قاف اُسکی لونڈیان معلوم ہوتی ہین اُس ماہ پارہ کا اب سن کوئی بارہ برس کا ہوگا مگر سچ تو یہ ہی کہ اُسکو خود خداوند کریم نے اپنے ید قدرت سے بنایا ہی اُسکو نور کے سانچے مین ڈھالا ہی نہایت برجیس جوان ہوا اب اسکو خدا نے ترقی دی ایک قلعہ طیار کیا ہی کہ اُسکا نام قلعہ آفتاب نما ہے اُسکے بڑے بڑے سامان ہین خواجہ نے سب سامان اور سب کیفیت برجیس کی خدائی اور تمام اقلیم کے لوگونکا اور اطراف وجوانب کے لوگون کا آکر آفتاب پرست ہونا اور لشکر کا اور سردارونکا جمع ہونا خواجہ حسین کا جانا شہر آفتاب نما مین اور ملکہ ثریاے سیمتن کی تصویرون کا بنانا اور خاور مین آکر ازرنگ کو تصویر دینا ازرنگ کا عاشق ہونا اور مقبرہ کے کھودنے سے باز آنا اور ازرنگ کا نامہ پاس برجیس کے روانہ کرنا اور سہیل شیر صولت کا مطیع ازرنگ ہونا ہزار سوارونکا وہ چاک شدہ نامہ لیکر آنا ازرنگ کا برہم ہو کر سولہ لاکھ سے برجیس پر لشکر کشی کرنا راہ مین قراسنب پسر غز ماسے مقابلہ ہونا اُسکا مطیع ازرنگ ہونا ازرنگ کا اقلیم خورشیدیہ مین پہونچکر قریب شہر آفتاب نما مین فروکش ہونا برجیس کا اپنے ہمشیرہ خونخوار شاہ کو بتیس لاکھ سے براے مقابلہ روانہ کرنا چترنگ کا قریب خاور پہونچکر خبر پانا کہ ازرنگ شہر آفتاب نما کو گیا ہی ہمشیرہ برجیس پر عاشق ہوکر چترنگ کا بھی مع لشکر کے یہ خبر پاکر اُسی طرف جانا اور وہان پہونچکر ازرنگ و چترنگ مین جنگ و

تیار کا ہونا حیرناٹ ارزنگ سے تاجز ہونا باہم صلح کرنا دونونکا شریک ہو کر لشکر برجیس سے مقابلہ کرنا اور طریقہ جنگ لشکر برجیس سے آفتاب کا ظاہر ہو کر جلانا اور گرا کر حریف کو قتل کرنا بہت سے ساحران لشکر ارزناٹ حیرنگ کا مارا جانا اور شہتاد وہ علم مین تورج کا ہیئے اژدر جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا آفتاب کے سحر سے قتل ہونا بصلاح سحنگان ارزنگ و حیرناٹ کا برجیس سے صلح کرنا اور برجیس کا قبول کرنا ارزنگ وغیرہ کا برجیس کو ورغلان کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام لشکر کشی کرانا برجیس کا لشکر کثیر ہمراہ لیکر شہر آفتاب نما سے خروج کرنا بڑی شان و شوکت سے فرنگوشیہ پر پہونچکر نامہ لکھنا برجیس کا حاکم فرنگوشیہ کا مقابلہ کرنا اور شہر فرنگوشیہ کا ہاتھ سے برجیس کے لشکر کے تباہ ہونا حاکم فرنگوشیہ کا فرار ہونا زرنگوشیہ پر جانا برجیس کا وہان سے پہونچنا حاکم زرنگوشیہ کا شرطیہ اطاعت کرنا اسی طور سے برجیس کا ممالک اہل اسلام کو تباہ و برباد کرتے ہوئے دین آفتاب پرستی کو رواج دیتے ہوئے نہ طاق کی طرف روانہ ہونا سب بیان کیا راوی سہراب ثانی کا اور بیان کیا کہ طریقہ جنگ برجیس یہ ہی کہ اسکے لشکر پر ایک آسمان نیلگون یا سوسنی رنگ کا محیط رہتا ہی جہان حریف کے پہلوان نے لشکر برجیس کے پہلوان پر غلبہ ہوا ادھر آسمان شق ہوا اُس سے آفتاب پیدا ہوا آفتاب کا ظاہر ہونا تھا کہ ایسی گرمی پیدا ہوئی کہ ہر ذی روح بیقرار ہو گیا اور اسقدر عطش ہوئی کہ زبانین نکل آئین ہر شجر و حجر سے زمین سے شعلہ نکلنے لگے ذرے مثل اخگر کے جلنے لگے پانی کھولنے لگا مگر یہ سارے آفات حریف کے لشکر مین ہوتی ہین لشکر برجیس پر نہین ہوتے اُنکو معلوم بھی نہین ہوتا ہی ادھر وہ آفتاب بلند ہو کر اُس پہلوان کے مقابلہ مین آیا کہ جو پہلوان لشکر برجیس سے ہم نبرد ہی ادھر عکس آفتاب کا عکس پہلوان حریف پر پڑا اُسکی جسم سے خود بخود دھوان نکلا اس طور سے کہ جیسے شمع کو روشن کیجیے اور اُس سے دھوان بلند ہوتا ہی بعد تھوڑی دیر کے پہلوان مقابل ہو کر لشکر برجیس کے پہلوان سے لڑا وہ خاک ہو کر گر پڑا یا یہ ہوا کہ وہ آفتاب ٹوٹ کر اُسپر گرا اور اُسکو جلا کر خاک کر دیا اس طور سے مقابلہ ہوتا تھا غرض اس حربہ سے کون بچ سکتا ہی اور اور اسکے روکنے کی کیا تدبیر ہی خدا ہی بچائے اور اپنا فضل کرے اور اسکے شر سے کل اہل اسلام کو بچائے اور اُسکے ظلم و بدعت سے پناہ دے برجیس نے جو شہر پناہ کی رکھی ہی اُسکا یہ طریقہ ہی کہ جس بادشاہ نے اطاعت کی وہ تو مع شہر و اہل شہر کے محفوظ رہا ورنہ جہان قلعہ بند ہوا وہ آفتاب طالع ہوا اور مقابل اُس شہر کے آیا اُسکا طالع ہونا اور مقابل مین آنا غضب تھا کہ ہر در و دیوار و زمین سے شعلے نکلنے لگے اور شہر جلنے لگا اہل شہر ہلاک ہونے لگے عمارت شہر کی گرنے لگی دم بھر مین یہ حالت ہو گئی کہ یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان کبھی شہر آباد تھا حضور ارشاد فرمائین کہ اس سے کون بچ سکتا ہی خدا ہی اپنا فضل و کرم کرے تو شاید اہل اسلام کی جان و آبرو بچے اسی خوف سے تو ہزارون بادشاہان اسلام نے برجیس کی اطاعت کر لی اور دیگر مذہب کے لوگون نے کون اپنے کو اس آفت مین مبتلا کرے یہ آفتین سر پر اہل اسلام کے نازل ہوئی ہین جنکا مین نے روبرو حضور کے ذکر کیا اور اہل اسلام آجکل ان مصائب مین مبتلا ہین خداوند کریم اُنکے حال پر اپنا رحم فرمائے واسطہ بزرگان دین کا اور اُنکو اس آفت سے نجات دے دیکھیے یہ بلا کیونکر اہل اسلام کے سر پر سے دفع ہوتی ہی ابھی تو اُنکا ستارہ گردش مین ہی اور کب اُنکو راحت ملتی ہی ہر ایک کی یہ حالت ہی کہ جان بلب ہی میسر ہی اور زندگی سے مایوس ہی اب ایسا ہی کہ وہ کافر اسی طور سے قتل و غارت کرتا ہوا طرف سمندریہ کے گیا ہی حضور ہزارون اہل اسلام بیگناہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے دیکھیے اُنکا خون کب رنگ لاتا ہی اور کون عوض لیتا ہی یقین ہی کہ صاحبقران

ثالث کے ہاتھ سے یہ اس ظلم و بدعت کی سزا پائیگا یہ سب حال بیان کرکے خواجہ بازرگان خاموش ہو رہا سہراب ثانی نے جو یہ واقعات آفت خیز سُنے اور اہل اسلام کے تباہی کی حالت سماعت فرمائی بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ واقعی بہت سخت آفت اور بلا نازل ہوئی ہے خیر دیکھا جائیگا اب ہم آگئے ہین ان سب کا فوراً بندوبست ہو جائیگا اُس ازرنگ کی کیا لیاقت ہے اور خیرنگ کی کیا حقیقت ہے اور برجلیس کیا چیز ہے سب اپنے اعمال کی سزا پائینگے اب تمام عالم مین دین اسلام رواج پائیگا ہم دیکھنا ہے کیونکر برجلیس میرے ہاتھ سے قتل ہوتا ہے فضل خدا سے اُسکی اس شان و شوکت کو مٹاتا ہون میرے بھی لایق دید ہونگے یہ کہکر سہراب ثانی خاموش ہوگئے اب یہ حقیر ناظرین کی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہے کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے کل حالات خروج ازرنگ و خیرنگ و خروج برجلیس مفصل روبرو رستم ثانی وغیرہ کی بیان کیے تھے مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیے اُسپر بھی بعض واقعات کو تحریر کیا گو یہ خیال ضرور رہا کہ طبع ناظرین کو گران گذریگا اس خیال سے تحریر کیا گو مکرر ہوے گئے ہے شاید ناظرین نے فراموش فرمایا ہو اور بدون اسکے چارہ بھی نہ تھا کیونکہ سلسلہ عبارت کا نہ ملتا تھا میری اس خطا کو ناظرین معاف کرین یہ خیال کرکے داستان دوہرانا ہوگی اور طول کا بھی خیال ہوا مین نے پھر نہ تحریر کیا وہ سب واقعات خواجہ نے بیان کیے جو کہ مین جلد اول و دوم و جلد سوم کے بعض مقامات پر تحریر کر چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے آمدم برسر مطلب سہراب ثانی نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ اب تم کدھر سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اور تمہارے پاس کوئی تصویر ہے اُس ملکہ کی کہ جسکی تمنے بہت تعریف کی ہے ذرا ہم بھی دیکھین خواجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور ایک تصویر ملکہ ثریا سیمتن کی میرے پاس موجود ہے وہ مجکو خواجہ حسین نے بطور تحفہ کے دی تھی یہ کہکر کہ ای بھائی یہ تحفہ مجکو اقلیم خورشید سے ہاتھ آیا تھا وہ مین تمکو دیتا ہون بحفاظت رکھنا یہ آیندہ تمہارے کام آئیگا حضور جب سے وہ تصویر میرے پاس ہے اگر حضور کو اُسکے ملاحظہ کی خواہش ہے تو بسم اللہ مین حاضر کرتا ہون اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو یہ غلام فی الحال ظلمات سے آتا ہے جواہرات کی تلاش مین گیا تھا اور اب شہر مصروفیہ کو جاتا ہے جو یہان سے بہت قریب ہے اور یہ صحرا بھی اُسی کی سرحد مین ہے یہان کا بادشاہ مصروف کج کلاہ کے نام سے مشہور ہے اُسکے تین فرزند ہین جمہور کج کلاہ منصور کج کلاہ حضور کج کلاہ اور ایک بھائی ہے صفدر کج کلاہ اور آٹھ ملک اُسکے زیر حکومت ہین اور بہت زرریز ہین چنانچہ مصروف نے یہ تدبیر کی کہ شہر صفدریہ و شمالیہ اپنے بھائی کو دیدیا ہے وہ اُن دونون ملکون مین حکومت کرتا ہے اور بہت بہادر ہے اور جمہوریہ و جمالیہ اپنے بڑے فرزند کو دیا ہے وہ اُن ملکون کا حاکم ہے اور نہایت شجاع ہے اور شہر منصوریہ اور منوریہ اپنے منجھلے فرزند کو مرحمت کیا وہ وہانکا بادشاہ ہے اور بہت زبردست ہے شہر مصروفیہ اور حضوریہ اپنے فرزند خُرد کو دیا ہے وہ وہان کا حاکم ہے مگر ابھی خود حکومت کرتا ہے حضور کجکلاہ فرزند خُرد ان سب مین بہادر اور جری ہے شہر مصروفیہ ان سب ملکون کا دارالحکومت ہے یہ سب مصروف شاہ کو باج دیتے ہین حضور اول تو یہ سب لقا پرست رہے ہے بعد اُسکے زہرہ پرستی اختیار کی اُسکے بعد جب ازرنگ نے خروج کیا ازرنگ پرست ہوگئے مگر اب تھوڑے زمانہ سے آفتاب پرست ہوگئے ہین جب سے برجلیس نے خروج کیا اور برجلیس کا نامہ ان کے پاس آیا لشکر بھی بیشمار ہے ساتھ عدل و انصاف کے حکومت کرتے ہین مگر حضور ایک بڑی خرابی ہے

اسی سبب سے کوئی تاجر اُدھر نہین آتا ہے وہ خرابی یہ ہے کہ جہان آپ فروکش ہین یہان سے تھوڑے
فاصلے پر ایک بیشہ ہے کہ اُسکا نام بیشہ معروفیہ ہے اُسمین ایک دیوانہ رہتا ہے کہ جسکا نام مشرف دیوانہ
ہے نہایت زبردست ہے بادشاہ کی طرف سے اُسکا مشاہرہ مقرر ہے اُسی کے بھروسہ پر مصروف
شاہ حکومت کرتا ہے جو کوئی لشکر کشی کرکے آتا ہے دیوانہ نکلکر مقابلہ کرتا ہے اور لشکر کو شکست دیتا ہے
اور مصروف کجکلاہ کی اُسکے سبب سے ہر طرف دھاک بندھی ہوئی ہے کبھی کوئی لشکر کشی نہین
کرسکتا ہے دوسری خرابی یہ ہے کہ جو کوئی قافلہ آتا ہے وہ چڑھکر آتا ہے لوٹ لیجاتا ہے اُس دیوانہ کے
سبب سے بہت پریشانی ہے جری اتنا بڑا ہے کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہے مجکو اس امر کا خوف ہے
کہ ایسا نہو کہ وہ حضور کے فروکش ہونے کی خبر پاکے اور آکر پریشان کرے تو بڑی خرابی ہو یا مصروف
کجکلاہ کو حال معلوم ہوا اور وہ دیوانہ کو براے مقابلہ حضور روانہ کرے اُسکے ساتھ چالیس ہزار
دیوانے ہین میرے نزدیک مناسب ہوگا کہ جو حضور یہان سے کسی اور طرف تشریف لیجائین اور کسی
مقام پر قیام فرمائین تاکہ دیوانے کی شر سے محفوظ ہو جائین یہ کلام سُنکے خواجہ کا سہراب ثانی نے
ابرو پر بل ڈال کے فرمایا کہ اُس دیوانے کی بھی یہ حقیقت ہے کہ ہم اُسکے خوف سے کہین اور
چلے جائین یہ تمنے کیا کہا ایسا خیال بھی نہ کرنا انشاء اللہ تعالے اُن ملکون کو ہم اسلام آباد کرینگے
منصرف کجکلاہ کی ساری بچکانہ ہی نکل جائیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا اُس دیوانے کی کس بل کو ہم کم کرینگے
اُس موذی کا ہم سر ذلیل کرینگے اب یہ بھی ممکن ہے کہ یہ شہر اسلام آباد نہون اب یہان سکہ اسلام رائج
ہوگا نشان دین یہان بلند ہوگا ہمارے خداوند کریم نے ہمکو ان لوگون کی ہدایت کے لیے یہان بھیجا
ہے وہ دیوانہ یہان آئے تو دیکھنا اپنے کردار کی کیسی سزا پاتا ہے ہم دیوون سے تو خوف نہین کرتے
ہین دیوانہ کیا چیز ہے خیر معلوم ہوا اب تم وہ تصویر ہمکو دو تاکہ ہم دیکھین ہمپر یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ہم
شہر آفتاب پرستون کے قریب اُترے ہین آتے ہی ہمارے قبضہ مین آئے ملک فضل خدا سے
آئے یہ شگون نیک ہے خواجہ نے کہا کہ خدا ہم چنین کند کسی طور سے تو کفار کا زور کم ہو خداوند
کریم آپ کو سلامت وبا کرامت رکھے کہ آپ نے ہم لوگون کی سرپرستی کی ہے یہ کہکر ایک صندوقچی کمر
سے چھوٹی سی نکالی اُسکو کھولا اور ایک ورق تصویر کا نکالا اُسکو دونون ہاتھون پر رکھکر روبرو
سہراب ثانی کے پیش کیا شاہزادہ نے وہ تصویر لیکر جب اُسکو دیکھا اور بلاحظہ فرمایا کہ اُس
پارچہ حریر پر بہت سی تصویرین ہین پیشانی پر تحریر ہے کہ اس ورق پر تصویر ملکہ ثریا سے سیمتن ہمشیرہ
برجیس آفتاب پرست ہے اب جو شاہزادہ نے غور سے دیکھا تو ایک آفت جان آرام دل مشتاقان
کو جھرمٹ مین خواصون کے پایا دیکھا کہ از سر تا پا دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہے
مگر یہ عالم ہے کہ اُس تصویر سے نور ساطع ولامع ہے دیکھا کہ ایک حسین مہ جبین مہر تمکین حسینان جہان
کے سر کا تاج بصد ناز و انداز لباس سبز پہنے ہوئے ہاتھ مین یاقوت نگار کی چھڑی لیے ہوئے
کھڑی ہے مصور نے وہ تصویر اس خوبی سے بنائی ہے کہ کوئی مقام باقی نہین رہا ایک حور بہشتی ہے کہ
کھڑی ہے اُسکے حسن وجمال کی کیا تعریف ہو تصویر سے اُسکے حسن وجمال کی خوبی ظاہر ہوتی ہے
زلفین عنبرین کس ناز کے ساتھ دوش پر پڑی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناگنین ڈسنے کو موجود ہین
آنکھین ایسی کہ جو غزالان ختن کو شرمندہ کرین ابرو ایسے معلوم ہوتے ہین کہ دو ائی ہوئی تلوارین
رکھین ہین پیشانی ماہ کو شرمندہ کرتی ہے عارض گل خورشید کو خجل کرتے ہین گردن صراحی دار

دندان مثل گوہر نایاب کے لب نازک مثل گل سوسن کے نازک یا مثل برگ گل سرخ سینے پر جوبن کا
ابھار جو کہ عاشقون کے پامال کرنے کو کافی ہے اور گرفتار مشتاقون کے شکار دل کو بہو وافی ہے بموجب شعر
بجائے دیدار حد بشر دور + نہ دیدہ از پری نہ شنیدہ از حور + گو تصویر تھی اصلی صورت نہ دیکھی
تھی مگر شاہزادہ کی یہ حالت ہوئی کہ ایک تیر دلدوز تھا کہ پار گذر گیا تصویر کو دیکھکر شاہزادہ
اسکندر پایہ سمجھتے تھے عاشق ہو گیا اُسکے دام گیسو مین پھنس گیا خیال کیا کہ جسکی تصویر میں یہ حسن جمال
پیدا ہے اُسکی اصلی صورت کیسی ہوگی دوسرے زبانی خواجہ تاج الدین یمنی کے سن چکا ہے کہ بہت
حسین ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد
مین ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ مین نے بسبب طول کے بالکل سراپا ملکہ کا نہین تحریر کیا ہان
جہان ملکہ اور شاہزادہ سے عشق ہوگا وہان سراپا تحریر ہوگا یہان کوئی ضرورت نہ تھی صرف مختصر طور سے
کچھ تحریر کیا کہ جسکو دیکھکر شاہزادہ عاشق ہوا یہ حالت شاہزادہ کی اُس تصویر کو دیکھکر ہوئی کہ مونہہ سے
بیساختہ آہ نکل گیا مگر فوراً نقابداران کا خیال آگیا تصویر کو ہاتھ سے رکھدیا اپنے دل کو سنبھالا
اور صبر کیا مگر دل کی یہ حالت تھی کہ مثل ماہی بے آب کے بیقرار ہو رہا ہے یہی طپش دل کا تقاضا ہے کہ کسی طور
سے صاحب تصویر کو دیکھین اور اُس سے ملاقی ہون اُس حور جمال کا فراق گوارا نہوگا مگر شاہزادہ
نے ضبط کرکے اور خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ اگر تمھارا نقصان نہو تو یہ تصویر ہمارے
ہاتھ فروخت کرو جو تم کہو ہم اسکی قیمت تمکو دین خواجہ بازرگان چونکہ مرد جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ تھا
سمجھ گیا کہ یہ جوان رعنا ملکہ پر عاشق ہو گیا اب ضرور برجیس کی شامت آئی ہے یہ شہریار سے ہیکل ہے
عشق مین اُدھر کو جائیگا برجیس سے ملکہ کو طلب کریگا وہ انکار کریگا معرکہ پڑیگا خداوند کریم اسکو
اُسکے شر سے بچاسکے یہ اپنے دل مین خیال کرکے شاہزادہ سے عرض کیا کہ حضور کے کس کام کی
یہ تصویر ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو بہت پسند آئی ہے کیسی کاریگری سے بنائی ہے ہم
ضرور اسکو خرید کرینگے تب خواجہ نے عرض کیا اگر پسند آئی ہے تو یہ حاضر ہے کوئی قیمت کی ضرورت
نہین ہے مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہون اس پرچہ کاغذ کی کیا اصل ہے کہ مین آپ سے قیمت لون
شاہزادہ نے فرمایا کہ معلوم ہوا تمکو یہ تصویر دینا منظور نہین ہے جو تم ایسی تقریر کرتے ہو خواجہ نے
عرض کیا کہ بھلا میری بھی مجال ہے کہ مین حضور سے ایک پرچہ کاغذ کو عزیز کرونگا جو حضور کے مزاج
مین آئے وہ قیمت مرحمت فرمائین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ حضور غلام سے ناراض ہون شاہزادہ نے یہ سنکے حکم
دیا کہ دس ہزار زر سرخ بابت قیمت تصویر کے اور ایک خلعت بیش قیمت و بیس ہزار زر سرخ
بابت اس کام کے کہ خواجہ نے اپنا حرج کرکے ہمارے روبرو تمام دنیا کا حال بیان کیا خواجہ کو دیا جائے
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت ملازمون نے بغیر مہر و نشانی کے موافق حکم کے سب روپیہ وغیرہ لاکر خواجہ
تاج الدین کو دیا خواجہ نے اُٹھکر سلام کیا اور وہ خلعت پہن لیا اور روپیہ وغیرہ اپنے ملازمون
سے کہا کہ اسکو قافلہ مین پہنچاؤ اور بہت صفت و ثنا شاہزادہ کی کی اور دست بستہ عرض کیا کہ مین خیر خواہانہ
طور سے عرض کرتا ہون کہ حضور یہان سے تشریف لیجائین ایسا نہو کہ خدانخواستہ دیوانہ کے ہاتھ سے
کچھ بندگان عالی کو زحمت ہو سکے یہ عرض کرکے سب احوال دیوانے کا بیان کیا جو کہ مین نے سابق
مین انھین جزون مین تحریر کیا تھا شاہزادہ نے فرمایا کہ خواجہ تمکو کیا ہوا ہے کہ تم ایک مرتبہ کہہ چکے ہو
کہ وہ دیوانہ کیا چیز ہے کہ جسکے خوف سے ہم چلے جائین خدا ایسا کرے کہ وہ دیوانہ اسوقت آجائے تو

تمھارے سامنے تو سارا اُسکا دیوانہ پن نکالدون ساری دیوانگی بھول جائے خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند کریم آپ کی ہمت اور طاقت مین زیادتی فرمائے ضرور ایسا ہوگا در اصل آپ کے روبرو اُسکی کیا مجال ہی اور کیا اصل ہی ہان حضور اب آپ بھی اپنے حالات سے غلام کو آگاہ فرمائین کہ آپ خاندان حمزہ صاحبقران سے ہین یا نہین اور آپکا کہان سے تشریف لانا ہوا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای خواجہ تاج الدین یمنی تم اس امر مین اصرار نہ کرو سن لو کہ مین پردہ قاف سے آیا ہون یہ فرما کر اپنا طلسم کو فتح کرنا اور سب واسباب لیکر طرف دنیا کے روانہ ہونا راہ مین دیو ابلاغ سے مقابلہ ہونا اُسکا اطاعت کرنا اور اپنا پردہ دنیا پر آنا اور اس مقام پر فروکش ہونا بارگاہ وغیرہ برپا کرانے جو لشکر دیو و پریزاد ہمراہ آیا تھا اُسکو رخصت کرنا دیو ہامان سے مقابلہ کا حال سب بیان کیا اور فرمایا کہ یہ نقابدار بھی نہایت بہادر و جری ہین مین ایک انکا ادنا غلام ہون یہ سب عزت انکی دی ہوئی ہی یا خداوند کریم کی ای خواجہ تم اس امر مین اصرار نہ کرو کہ مین کون ہون اور کس خاندان سے ہون اور یہ نقابدار کون بزرگوار ہین اس امر کے نہ ظاہر کرنے مین ایک مصلحت ہی اور ایک راز پوشیدہ ہی جب اُسکا وقت آئیگا ظاہر ہوگا ابھی وقت نہین آیا صرف اسیقدر کافی ہی کہ مین ایک عبد ذلیل خداوند جلیل ہون اگر تم اس امر کے ظاہر کرنے کی زیادہ کوشش کروگے اور اصرار کروگے تو صدمہ ہوگا ہم اس امر کو بیان نہین کرینگے جسوقت اسکے ظاہر ہونے کا وقت آئیگا خود ظاہر ہو جائیگا تمپر کیا منحصر ہی ایک عالم پر ظاہر ہوگا اسوقت کے ظاہر ہونے مین نقصان ہی یہ جو سہراب ثانی نے فرمایا خواجہ نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ کیا ضرور ہی کہ جو اتنے بڑے شخص کو ذرا سی بات کے لیے ناخوش کرو ہان کوئی مصلحت ہوگی یہ تو ہمارا دل گواہی دے چکا ہی اور ہمپر ظاہر ہو چکا ہی کہ یہ جوان خاندان حمزہ صاحبقران مین سے ہی کبھی نہ کبھی حال ظاہر ہوگا دل مین خیال کرکے خواجہ تاج الدین یمنی ساکت ہوگئے پھر نہ اصرار کیا تھوڑی دیر کے بعد عرض کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی اجازت ہی سہراب نے یہ فرمایا کہ ای خواجہ تم ہم سے ناخوش تو نہین ہوا اور یہ بتاؤ کہ پھر کبھی آؤگے یا نہین خواجہ نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ غلام بھی کہین آقا سے ناخوش ہوتے ہین بھلا میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین ایسے مالک اور آقا سے ناخوش ہون آپنے میری وہ عزت اور آبرو فرمائی کہ کوئی اعلے مرتبہ کا بادشاہ نفرماتا وہ عزت کی ہی جو کہ بڑے بڑے بادشاہون کی ہوتی ہی اور یہ جو حضور نے فرمایا کہ پھر کبھی آؤگے کیون نہ حاضر ہونگا جب شہر مصر قدیمہ سے واپس ہونگا اور حضور کا لشکر یہان فروکش ہوگا ضرور حاضر ہونگا یا جس مقام پر لشکر ہوگا حضور سے ضرور ملاقی ہونگا اور خدمت مین حاضر ہونگا ایسے قدردان کہان ملتے ہین یہ کہکر خواجہ نے قصد کیا کہ اُٹھون کہ شاہزادے نے فرمایا کہ خواجہ ابھی اور ٹھہرو اور کچھ خبرین بیان کرو خواجہ تاج الدین حالات ظلم و بدعت برجیس بیان کرنے لگا یہ تو بیان حالات برجیس بیان کر رہا ہی شاہزادہ مع نقابدارون و اہل دربار کے سن رہا ہی ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین عرض کر چکا ہون کہ کوتوال شہر مصر قدیمہ بحکم اپنے بادشاہ کے برای دریافت حال چل چکا ہی وہ یہان آکر پہونچا لشکر مین تمام عجائبات و نادرات قاف دیکھتا ہوا اور سیر کرتا ہوا افتان خیزان قریب دربارگاہ کے پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار بیٹھا ہوا ہی اسنے قصد کیا کہ اندر جاؤن کہ درگہ سالار نے پکار کر کہا کہ یہ کون سے ادب ہی کہ بدون اجازت جانے کا قصد رکھتا ہی کیا کبھی کسی بادشاہ کی دربار مین جانے کا اتفاق نہین ہوا ہی جو یون بیباکانہ جانے کا قصد رکھتا ہی کیا یہ نہین معلوم کہ

کہ دربار لگا ہے یہ دربار نقابداران قاعد ونہنگان دریاے صفاعت شیران دشت شجاعت و ہژبران بادیہ جرات وصاحبقران زمان کا ہے یہاں بدون اجازت کے دیو قدم نہیں رکھ سکتا ہے انسان کی کیا اصل ہے یہ جو کچھ انشاء گر کہا کوتوال نے کہ گیا اور کہا بھائی خفا کیوں ہوتے ہو میں نے یہ خیال کیا تھا کہ یہاں کوئی سوداگر اترا ہے یہ خیمہ وغیرہ آپکے برپا ہیں مگر طرز طریقہ اور قاعدہ سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی بادشاہ جلیل القدر بزرگ ہے اندر بھاری توقیر سے بھی ظاہر ہوا لہذا میں مہربانی کا خواستگار ہوں تم جا کر اپنے آقا سے میری طرف سے عرض کرو کہ شہر مصر وغیرہ سے ایک کوتوال شہر اپنے بادشاہ کے حکم سے آپکی زیارت کو بغرض اسکے کہ حاضر ہوا ہے اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے میں قاعدہ دربار سے بخوبی آگاہ ہوں بسبب ناواقفی کے یہ حرکت وقوع میں آئی اس خیال سے کہ یہ بارگاہ تاجر کی ہے ورنہ کبھی ایسا نہ کرتا میں اسسے عرض کرتا اگر اجازت ملتی تو جاتا ورنہ واپس جاتا یہ جو کوتوال نے کہا درگہ سالار اسنے نقاب منہ سے اٹھا اور اسکو ٹھہرا کر اندر بارگاہ کے آیا عرض کیا اسکے بعد عرض کیا کہ کوتوال شہر مصر وغیرہ دروازہ پر حاضر ہے بموجب اپنے بادشاہ کے حکم اجازت باریابی کی چاہتا ہے کیا حکم صادر ہوتا ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دیگئی بمجرد درگہ سالار سلام کر کے باہر آیا خواجہ تاج الدین جو بیٹھا ہوا ہے دل میں کہنے لگا کہ خدا خیر کرے کوتوال کا آنا بے سبب نہیں ہے ... معلوم ہوتا ہے کوئی پیام سخت بھیجا ہے ... ذرا سننا چاہیے کہ کیا پیام لایا ہے اور یہاں سے کیا جواب ملتا ہے تو یہ دل میں خیال کر رہا ادھر درگہ سالار نے جا کر کوتوال سے ... کہ شوق سے جاؤ تمکو طلب فرمایا کوتوال پردہ اٹھا کر اندر آیا تو اس سامان خارج از عقل دیکھتا ہوا جو کہ خواب میں بھی نہ دیکھا تھا قریب بار پہونچا ہوا نگاہ پردے سے جا کر ... آیا دیکھا کہ نقابدار بیٹھے ہوئے ہیں زنگولہ سر اور ایک جوان سے زیادہ سب بیٹھا ہوا ہے اور بہت سے سردار ہیں باقی کرسیوں اور زنگولہ خاصہ پڑے ہیں اور تخت بھی خاصہ پڑا ہے اس سامان سے زیادہ تر پایا جو ہرکاروں وغیرہ نے بیان کیا تھا اور وہ رعب وداب ہے کہ کسی نے دربار میں نہ دیکھا ... کوتوال سلام کر کے بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادہ نے خود فرمایا کہ اے کوتوال صاحب ... آنا ہوا اور آپ کے بادشاہ نے کس غرض سے آپ کو بھیجا ہے فرمائیے تب کوتوال نے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ کو ہرکاروں نے جا کر خبر دی کہ ایک قافلہ شہر مصر وغیرہ میں اترا ہوا ہے اور یہاں کے سب حالات بیان کیے تب بادشاہ نے مجھسے فرمایا کہ تم جا کر خبر لاؤ کہ وہ کون لوگ ہیں اور کس غرض سے یہاں آئے ہیں اور کیا مذہب رکھتے ہیں کیا آپکو نہیں معلوم ہے کہ یہ صحرا میری عملداری میں ہے اور یہاں ایک دیوانہ رہتا ہے جو کہ قافلوں کو لوٹ لیتا ہے اور لشکر کو تباہ اور برباد کرتا ہے تم اسسے دریافت کر کے انکو دیوانے کے حال سے واقف اور آگاہ کر دو اور کہدو کہ وہ یہاں سے چلے جائیں ایسا نہو کہ دیوانہ انکو لوٹ لے اور وہ ہمسے شکایت کریں سو میں اس غرض سے آیا ہوں تاکہ آپکو اس حال سے آگاہ کروں میری یہ عرض ہے کہ آپ اسوقت یہاں سے تشریف لیجائیں ایسا نہو کہ وہ دیوانہ خبر پا کر آجاوے اور آپکو تکلیف دے اسوقت بڑی خرابی ہوگی یہ جو کوتوال نے بیان کیا شاہزادہ نے برہم ہو کر فرمایا کہ ہم ... لیکن اب آپ پہلے اپنے بادشاہ کے حالات سے ہمکو آگاہ کریں پھر ہم ان سب باتوں کا جواب دینگے کوتوال نے کل حال جو کہ سابق میں تحریر ہو چکا ہے بیان کیا اور بہت کچھ شان وشوکت مصر ... کا اور اسکے بھائی و فرزندوں کی بہادری کی اور جوانمردی اور شجاعت دیو اسنے کی تب شاہزادہ نے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے ہماری طرف سے

کہا کہ آپکی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا ہم آپکا شکریہ ادا نہیں کر سکتے
ہیں مگر ہم آپکو آگاہ کرتے ہیں آپ آگاہ ہوں کہ ہم تاجر نہیں ہیں بلکہ صاحبقران لشکر اسلام ہیں ہم پردہ
قاف میں لشکر دیو و پریزاد سے مصروف جنگ تھے جب ہمکو انکے معرکہ سے مہلت ملی اور انہوں نے
ہماری اطاعت کی تب ہمنے سیر دنیا کا قصد کیا یہاں کی خرابی کی ہمارے کان تک خبر پہونچی کہ
کافرون نے بہت سر اٹھایا ہے لہذا ہم وہان سے یہان آئے یہ صحرا ہمکو اچھا معلوم ہوا ہمنے یہان
قیام کیا اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس صحرا سے قریب تمہارا ملک ہے اور تم آفتاب پرست ہو لہذا تمکو آگاہ
کیا جاتا ہے کہ تم اگر ہماری اطاعت کرو اور دین اسلام کو قبول کرو اور آفتاب پرستی کو چھوڑو اور توبہ کرو
ہر دین باطل ہے ورنہ یاد رکھو کہ اس مصدوق حکمی کی وہ سزا پاؤگے کہ تمام عمر یاد کروگے تم ہمکو دیوانہ
سے خیال سے بیکار خوف دلاتے ہو ہم دلوانے سے ڈرنے والے نہیں ہیں اگر وہ اس صحرا کے قریب
رہتا ہے تو رہے اگر ہمارے آنے کی خبر پاکر آئیگا تو اپنے آنے کی سزا پائیگا یا تو ہماری اطاعت کریگا
یا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا ہمکو جو کہنا تھا ہمنے کہدیا اب ہم تمکو نصیحت کرتے ہیں آئندہ تمکو اختیار
ہے اور بہت کچھ فرمایا کوتوال ساکت کھڑا سنا کیا اور دل میں اپنے کہا کیا کہ یہ جوان کچھ دیوانہ معلوم
ہوتا ہے تھوڑا سا تو لشکر ہمراہ ہے اسپر اتنے بڑے بادشاہ کی نسبت ایسے کلمات ناشائستہ کہہ رہا
ہے کیا کہوں کہ مجکو بادشاہ کی طرف سے تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہے ورنہ میں اس تقریر کا جواب دیتا
یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ خدا پرست ہے انکو قضا ادھر لائی ہے ذرا میں یہ غرور نکل جائیگا لو اور سنو یہاں
بھی دین اسلام کو رواج دینے کے قصد سے آئے ہیں ان لوگون کو بھی وہی ملک خیال کیا ہے کہ جسکو
انہوں نے اسلام آباد کیا ہے اور یہان کے بادشاہوں کو انہی طور کے بادشاہ خیال کیے ہیں یہ اپنے
دل میں سمجھا کیا ہے اپنے تئیں صاحبقران کہتا ہے یہاں سب صاحبقرانی نکل جائیگی بھاگنے کو راستہ نہ ملیگا یہ تو
خیال کیا اور دل میں کہا ادھر شاہزادہ نے اپنی تقریر ختم کرکے فرمایا کہ تم اپنے بادشاہ سے اسی
طور سے کہدینا جب شاہزادہ تقریر کو ختم کر چکا کوتوال نے کہا کہ میں رخصت ہوتا ہوں تاکہ اپنے بادشاہ کو
آپ کے حال سے آگاہ کروں اور جو آپنے فرمایا ہے وہ عرض کروں اسنے جلدی اسوجہ سے کی کہ مسلمانوں میں
بیٹھنا نہ چاہیئے کہ یہ لوگ نجس ہوتے ہیں ایسا نہو کہ انکا سایہ پڑے جب یہ کوتوال نے عرض کیا شاہزادے
نے فرمایا کہ شوق سے جاکر تم اپنے بادشاہ سے عرض کرو کوتوال رخصت ہو کر باہر آیا اور اپنے پیادوں کو
ہمراہ لیکر اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا راہ میں یہ خیال اپنے دل میں کرتا جاتا تھا کہ مسلمان کسقدر مغرور
ہوتے ہیں دو سپاہی انکے دماغ بھی خراب ہوتے ہیں راوی کہتا ہے کہ چند ہرکارے لشکر سہراب
ثانی کی صورت تبدیل کرکے اسکے ہمراہ ہو لیے تھے کوتوال تو ادھر روانہ ہوا بعد جانے کوتوال کے
خواجہ تاج الدین بھی رخصت حاصل کرکے اپنے قافلہ میں سب مال و اسباب لیکر طرف شہر کے
روانہ ہوا یہاں سہراب ثانی وغیرہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے
شاہزادوں نے خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سہراب ثانی تصویر ملکہ کو لیکر تخلیہ میں آیا اور تصویر کو
مخاطب کرکے شعر عاشقانہ پڑھنے لگا شعر الہی کونسا دن ہو وہ سوئیں آپکے پہلو میں * یہی ستی
ہیں باتیں رات کو دو دو پہر دل سے * یہاں تک وقت سحر کے رستم ثانی وغیرہ نے سہراب ثانی میں تشریف لائے
اور باہم [illegible] کہا کہ اے ای فرزند کیا ارادہ ہے آیا کس طرف کوچ کروگے ہمنے سب [illegible]
خرابی دنیا کے سنے اور کافرون کا خروج بھی سنا اور یہ بھی سنا کہ تمام لشکر طرف سمندر [illegible]

سے گئے ہین اور کافر بھی اُسی طرف شہرون کو برباد کرتے ہوئے گئے ہین اب اسمین تمھاری کیا راے ہی سہراب ثانی نے عرض کیا کہ میری راے یہ ہی کہ سیارۂ ثانی زرین حصار سے آے دیکھیے زر دمان وغیرہ آتے ہین یا نہین اور یہ ملک بھی جو کہ اس مقام پر ہین اس عرصے مین آباد ہوجاینگے وہ لشکر بھی آجائیگا یہان سے طرف نہ طاق کے کوچ فرمائیے کیونکہ یہ تو بخوبی معلوم ہوگیا ہی کہ بدیع الملک نہ طاق پر ہین اور وہان تمام لشکرون کا جماو ہی زور کافرونکا ہی اُسی طرف ملکون کو تباہ کرتے ہوئے جاتے ہین لہذا آپ بھی بعد آنے سیارۂ ثانی کے اُسی طرف کو کوچ فرمائیے اُس مقام پر تمام لشکرون سے روبرو امتحان ہوجائیگا اور برجلیس کو بھی اس ظلم و بدعت کی سزا دیجئگا اگر وہ راہ مین ملگیا تو اُس سے سمجھ لینگے میری یہ راے ہی کہ جن ملکون کو برجلیس نے برباد کیا ہی اُنکو آپ آباد کرتے ہوئے اور اپنی اطاعت اُنسے کراتے ہوئے اور جو جو آفتاب پرست ہوگئے ہین انکو دائرۂ اسلام مین لاتے ہوئے اور دین صاحبقرانی کو ترقی دیتے ہوئے تشریف لیچلیے آپ کی سب اطاعت کرینگے آیندہ جو آپ کی مرضی ہو سب نے جواب دیا کہ ای فرزند تمھاری راے بہت نیک ہی ہمنے پسند کی یہ قرار پایا کہ تا آنے سیارۂ ثانی کے یہان قیام کیا جاے اگر اس عرصے مین ان ملکونکا فیصلہ ہوجائے تو خیر ورنہ ہی جب سیارہ آے تو پہلے یہان سے فرصت کی جاے انکو اسلام آباد کرکے پھر یہان سے کوچ کیا جاے طرف نہ طاق کے جب یہ راے قرار ہوگئی چار دن شاہزادے باہر تشریف لائے تھوڑی دیر تک دربار کیا جب رات ہوگئی دربار برخاست کرکے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے خاصہ نوش فرماکر اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے سہراب ثانی نے تصویر کو سینہ پر رکھ لیا اور یہ تصور کرکے کہ ملکہ سامنے موجود ہی باتین بیقراری کی کرنے لگا ہین اُسکے عشق کی حالت ابھی نہین بیان کرونگا آیندہ کی جلدون مین تحریر کرونگا مگر یہ خیال رہے کہ یہ بیقرار ملکہ کے عشق مین بہت ہین اور یہ شعر پڑھا شعر دن تو تیرے ہی تصور مین گذر جاتا ہی ٭ رات کو خواب مین تو ہمکو نظر آتا ہی ٭ اب راتین فراق کی بہت مشکل سے بسر ہوتی ہین تمام رات اختر شماری اور بیقراری مین گذرتی ہی رخسار زرد ہوگئے ہین خیر آمدم بر سر مطلب خلاصہ یہ کہ انھون نے وہ رات تڑپ تڑپ کے بسر کی جب صبح ہوئی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے بارگاہ مین آگئے اور نقیدار اور سردار بھی آئے دربار آراستہ ہوا انکو تو انتظار سیارۂ ثانی مین رکھا جاتا ہی اب حال کوتوال کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو خدمت شاہزادہ سے رخصت ہوکر چلا تھا اور اپنے شہر مین پہونچا سیدھا طرف دربار کے گیا ہمر دوف کجکلاہ اسکا انتظار کر رہا تھا یہ جاکر پہونچا اور سلام کیا کرسی پر بٹھا گیا پہلے تو تمام حال لشکر و بارگاہ وغیرہ کا بیان کیا بہت سبکو تعجب ہوا اُسکے بعد دربار مین اپنا جانا اور پیام دینا شاہزادے کا حالات ملک وغیرہ دریافت کرنا اور اپنا بیان کرنا اُسکے بعد سب حال بیان کیا کہ یہ لوگ پردۂ قاف سے آئے ہین اور خدا پرست ہین اور کہتے ہین کہ ہم صاحبقران ہین مگر مجکو دیو اسنے معلوم ہوتے ہین لشکر تو کم ہی اور آپ سے مقابلہ کرنے کا قصد رکھتے ہین یہ کہکر تمام و کمال جو شاہزادہ نے جواب دیا تھا بیان کیا ہمر دوف کجکلاہ و جشنور کجکلاہ و سب اہل دربار یہ جواب سنکے مسکرائے اور ہمر دوف کجکلاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کوتوال کا قیاس بہت ٹھیک ہی کہ یہ لوگ دیوانے ہین بھلا انسان کہا اور دیو کی ہمسری یہ ہوگا شاہزادے تو ہمسے کہ تم اگر دین اسلام قبول کرو اگر نہ قبول کروگے تو ہم زبردستی قبول کرائینگے اور یہ کہا کہ دیوانہ کیا چیز ہی جو ہمکو آکر لوٹ لیگا اگر یہان آئیگا سزا پائیگا بڑے بڑے

دیو تو دیوانہ سے لڑ نہیں سکتے ہیں انکی کیا اصل ہی کیونکر کوتوال کیا وہ لوگ بہت قوی تن ہیں مثل دیو کے قد آور ہیں کوتوال نے کہا کہ جی مثل ہمارے آپ کے ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہیں نہ قد ہی بلکہ ہم سے نازک زیادہ ہیں معروف کجکلاہ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس کا مقام ہی کہ یہ لوگ مفت میں دیوانے کے ہاتھ سے مارے گئے اور سب مال و اسباب بھی غارت ہوا ہمنے تو بطور خیر خواہی کے کہلا بھیجا وہ اُسنے لئے ہمسے لڑنے پر آمادہ ہوئے کیا تدبیر کروں اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک مناسب یہ ہی کہ کوئی ذی عزت شخص جائے اگر وہ ایسا ہو کہ کچھ رعب و داب بھی رکھتا ہو اور طرز تقریر سے بھی بخوبی آگاہ ہو بہادر بھی ہو جو وہ تقریر کریں انکو بخوبی جواب دے تو شاید وہ مان جائیں اور دیوانے کے ہاتھ سے نجات پائیں ایسا لائق ہو کہ جو اسنے آب تقریر سے انکی آتش کبر و غرور کو فرو کرے کچھ غصہ کرے خوف دلائے کچھ منت و سماجت کرے تو شاید کام نکلے اور آپ اس بدنامی سے بچیں کہ فلان بادشاہ کی قلمرو میں فلان بادشاہ کا گذرا تھا وہاں ایسی بدانتظامی ہی کہ اسکو قزاقون نے لوٹ لیا بادشاہ نے خبر نہ لی دوسرے ہم سبکا جی چاہتا ہی کہ کسی طور سے خواہ بنرمی خواہ بسختی یہ سب سامان ہاتھ آجائے کچھ ایسا اُنسے کہا جائے وہ یہ سب سامان ہمکو دیدیں معروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی کہ سامان اپکو دیدیں مگر یہ ضرور ہونا چاہیے کہ وہ یہان سے چلے جائیں اول تو وہ دیوانے کے ہاتھ سے مفت مارے جائینگے دوسرے اس امر سے کہ اُنھون نے یہ جو قصد کیا ہی کہ مجھسے مقابلہ کریں اور دین اسلام کو یہان بھی رواج دین میں یہ نہیں چاہتا ہون کہ میرے ہاتھ سے اہل اسلام کو تکلیف پہونچے اگر یہ لوگ یہان میرے ہاتھ سے مارے گئے اور اس سرزمین پر اہل اسلام کی خونریزی ہوئی تو پھر غلغلہ پیدا ہوگا فاقہ کشی کی نوبت ہوگی دوسرے بدنامی بھی ہوگی کہ تھوڑے سے خدا پرست شہر مفروفیہ کی طرف گئے تھے اہل مفروفیہ ایسے بودے ہیں کہ اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ لوگ کم ہیں لاکھون نے ملکر قتل کیا میں چاہتا ہون کہ ان سب باتون سے محفوظ رہون یہ تم سبکی راے بہت ٹھیک ہی کہ کوئی بہادر اور زبان آور جائے تو یہ کام نکلے اہل دربار سے کہکر اپنے فرزند کی طرف دیکھا اور متوجہ ہوا اور کہا کہ ای فرزند تم جاؤ میں نے پہلے بھی تمسے کہا تھا کہ تم جاؤ تمھاری راے ہوئی کہ کوتوال کو پہلے روانہ فرمائیے شاید کچھ کام کوتوال سے نکلے کچھ کام کوتوال سے نہ نکلا ہان یہ معلوم ہوگیا کہ فلان قوم قاف سے آئے ہیں اب بدون تمھارے جائے یہ مشکل حل نہ ہوگی حضور کجکلاہ فرزند خسرو معروف کجکلاہ نے عرض کیا کہ میں ابھی جاتا ہون یہ کہکر ملازمون کو حکم دیا کہ سامان سواری تیار کرو ملازمون نے فوراً سامان سواری تیار کیا حضور کجکلاہ اپنے باپ سے رخصت حاصل کرکے اور چند سردارون اور کچھ لشکر کو ہمراہ لیکر اسدن بیرون شہر آکر مقیم ہوا یہان معروف کجکلاہ نے دربار برخاست کیا وہ دن باقی اور رات انتظار میں بسر کی بوقت صبح معروف کجکلاہ فرزند کا انتظار کر رہا ہی اُدھر جب صبح ہوئی بس حضور کجکلاہ کا ذکر ہونے لگا کہ وہ آج ضرور جواب حسب دلخواہ لیکر آئینگے یہان یہ ذکر ہو رہا ہی معروف کجکلاہ فرزند کا انتظار کر رہا ہی اُدھر جب صبح ہوئی بس حضور کجکلاہ سبکو ہمراہ لیکر طرف سہراب ثانی وغیرہ کی فرودگاہ سے چلا میں عرض کر چکا ہون کہ چند سرکارے کوتوال کے ہمراہ لشکر اسلام کے آئے تھے اُنھون نے داخل دربار ہو کر سب تقریر سنی تھی اور حضور کجکلاہ چلا تھا تو اُسکے ہمراہ بیرون شہر آئے تھے اُنھی

رات بیرون شہر بسر کی یہ بھی اسی لشکر مین رہے جب وہ بوقت صبح اُدھر کو چلا تو یہ پہلے سے چلے کہ چلکر شاہزادہ کو اسکے آنے سے آگاہ کرین راوی اب ان بیکارون در حضور کج کلاہ کو راہ مین دیکھتا ہے اور سہراب ثانی وغیرہ کو سیارہ ثانی کے انتظار مین اور مصروفنی کج کلاہ کو حضور کج کلاہ کے انتظار مین اور اب کچھ حال سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہے اور شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ کا کہ انکا حال بھی تحریر کرنا ضرور ہے اور ان سب کا لشکر لیکر طرف دشت مصروفنیہ کے روانہ ہونا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی

اب دو کلمہ داستان سیارہ ثانی و شہر زرین حصار و زرومان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ کی ملاحظہ فرمایئے دیگر حالات متعلق داستان ہذا بعدہ اسکے یہ فقیر حال حضور کج کلاہ و زرومان تاجدار کا مع لشکر کے خدمت سہراب ثانی وغیرہ مین اور مقابلہ ہونا مصروفنی کج کلاہ کے لشکر سے زیر ہونا مصروف دیوانے کا مع لشکر کے اور کوچ کرنا سہراب ثانی کا بعد ان واقعات کے طرف منطاق کے و دیگر حالات قلم بند ہونگے ناظرین ملاحظہ فرمائین

راوی بیان کرتا ہے کہ زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر کی داستان جلد اول مین بیان ہوئی تھی کہ جبکہ شہریار نے شہر زرین حصار کو زیر کیا تھا اور یہ مسلمان ہوئے تھے صدق دل سے کلمہ پڑھکر اور زرومان سے رخصت ہو کر مع اپنے سرداروں کے روانہ ہوئے تھے اپنے ملک کی طرف راہ مین ان دونون بادشاہون کو اور انکا لشکر شکست خوردہ جو کہ کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو کر پوشیدہ ہوگیا تھا ملا زرنگار شاہ مع اپنے لشکر کے اپنے شہر زرنگاریہ مین آیا اور داخل شہر ہوا اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ آتا ہے جو سردار و امیر شہر تھے وہ استقبال کر کے لیگئے لشکر کی حالت تباہ پائی دریافت سے معلوم ہوا کہ لشکر نے شکست کھائی ہے لشکر آکر چھاونی مین اترا جو لوگ تباہ تھے انہون نے اپنے مقابلہ کا حال بیان کیا اور شکست کھانے کا اور درویش کے آنے کا اور زرنگار شاہ وغیرہ کے اسیر ہونے کا اور اپنا کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہونا اور شکست کھا کر پھر بادشاہ سے ملنا بیان کیا ادھر زرنگار شاہ داخل محل ہوا اُسدن دربار نہ کیا کیونکہ کسل راہ کے سبب سے طبیعت سست تھی دوسرے دن دربار کیا سب سردار و اہل دربار جو کہ یہان باقی رہتے تھے وہ حاضر ہوئے اور جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے اور قتل ہونے سے بچے تھے وہ حاضر ہوئے جو سردار قتل ہوگئے تھے انکی جگہ خالی رہی دنگل سپہ سالار کا خالی تھا اب وہ رنگ دربار کا نہ تھا دوسرے وہ کبر و نخوت بھی سر سے اُسکے بالکل نکل گئی تھی چونکہ خدا پرست ہوچکا ہے جب دربار آراستہ ہوچکا تب خود زرنگار شاہ نے حالات جنگ و پیکار بیان کرنا شروع کئے یہان تک زرومان کا قلعہ بند ہونا اور اپنا خورشید ملک گیر کا قلعہ پر حملہ کرنا اسد ثانی کا لشکر پڑا کر کرنا اور اپنا واپس جانا تدبیر سے اسد کو اسیر کرنا اسکے بعد قلعہ پر حملہ کرنا سپہ سالار کا لب خندق

پہونچنا عقب سے اہل قلعہ کی کمک ہونا درویش کا آنا سپہ سالار کو زیر کرکے خندق میں ڈالدینا
لشکر سے لڑنا اہل قلعہ کا کمک کرنا اپنا اور خورشید کا اسیر ہونا و دیگر سرداروں کا قتل و اسیر ہونا
زرومان تاجدار اہل دربار کو سمجھانا اپنا شرط کرنا درویش کا اس شرط کو پورا کرنا اپنا و خورشید
کا مسلمان ہونا اور ادھر کو آنا بیان کیا کہ جسقدر سردار میرے ہمراہ آئے ہیں اور قتل ہونے
سے بچے ہیں سب خدا پرست ہیں لہذا میں تمہیں سبکو ہدایت کرتا ہوں کہ دین اسلام قبول کرو
اور بہت کچھ تعریف دین اسلام کی اور حمد باری بہت کلمے بیان کیے جو کہ زرومان وغیرہ کی زبانی
سنے تھے بیان کیے اس طور سے بیان کیا کہ سبنے بصدق دل دین اسلام قبول کیا کل اہل دربار
جو کہ کافر تھے اسوقت دائرہ اسلام میں آئے جب سب اہل دربار مسلمان ہوچکے زرنگار شاہ
نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل لشکر ہمارا اور کل اہل لشکر آکر در دولت پر جمع ہوں ہم کچھ
بیان کرینگے چنانچہ منادی نے ندا دی سب آکر جمع ہوئے زرنگار شاہ نے سب اہل شہر
و اہل لشکر سے یہ واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو دین اسلام اختیار کرلیا لہذا تم لوگوں کو بھی لازم
ہے کہ باطل پرستی سے باز آؤ اور دین حق کی اطاعت کرو سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ الناس علی
دین ملوکہم جو طرنیستہ و مذہب آپنے اختیار کیا ہمنے بھی قبول کیا زرنگار شاہ نے سبکو کلمہ تعلیم کیا
سب صدق دل سے مسلمان ہوئے مساجدوں کی بنا ڈالی گئی اذان ہر طرف ہونے لگی جسقدر
ملک زرنگار شاہ کے زیر حکومت تھے سب میں اسلام رائج ہوا اب زرنگار شاہ نے
فوج کی بھرتی شروع کردی پھر قریب چار لاکھ کے سپاہ بہم کرلی زرومان تاجدار سے بذریعہ نامہ و
پیام کے حالت دریافت کرتا رہتا تھا یہ بھی دریافت ہوگیا تھا کہ جس شاہ صاحب نے مجکو زیر کیا ہے
وہ زرومان کے مہمان ہیں اور بیرون شہر مقیم ہیں انکی سلامتی کی اور اہل اسلام کی ترقی کی
دعا کرتا تھا یہانتک کہ اسکو زرومان کے نامہ سے معلوم ہوا کہ وہ شاہ صاحب غائب ہوگئے زرنگار
شاہ کو بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرسکتا تھا سوائے رنج و صدمہ کے راوی کہتا ہے کہ یہ زرنگار شاہ اپنے
ملک میں براحت و آرام ساتھ دین اسلام کے حکومت کرتا ہے بہت خوش ہے مگر اب چندے سے جو اسنے
اہل اسلام کی تباہی کی حالت سنی ہے اور خروج برعلیس کی تو بہت متفکر ہے ہر روز خداوند کریم سے یہی
دعا کرتا ہے کہ اے میرے کریم کارساز و رب بے نیاز تو ہم سب پر رحم فرما اس کافر کو ادھر نہ بھیجنا کیونکہ
ہم تازہ مسلمان ہیں ایک زمانہ تک تو عالم کفر میں مبتلا رہے اب تو ایک رہنمائی ہدایت سے راہ
راست کو اختیار کیا ہے اگر وہ کافر ادھر آئیگا اور ہمسے ترک اسلام کو کہیگا اور اپنی اطاعت کو ہم ترک
اسلام کرینگے نہ اسکی اطاعت اپنی جان دیدینگے مگر اب اس امر کو گوارا نہ کرینگے زرنگار شاہ
یہ دعا کیا کرتا ہے اور یہ اسکی دینداری و ایمان کی حالت ہی میں زرنگار شاہ کو اسی حالت میں چھوڑتا
ہوں اب خورشید ملک گیر کی حالت تحریر کرتا ہوں کہ یہ بھی مسلمان ہوکر مع اپنے سرداروں
کے شہر زرین حصار سے چلا راہ میں اسکو بھی اسکا لشکر پراگندہ ملا جب سب جمع ہوگئے اسنے
ایک مقام پر قیام کیا اور سبکو جمع کرکے بہت کچھ پند و نصیحت کی اور کہا کہ میں نے تو دین اسلام
قبول کیا اب تم لوگ بھی اس مذہب حق کو قبول کرو سب اہل لشکر نے قبول کیا جب یہ سب
مسلمان ہوچکے یہ اس لشکر کو جمع کرکے بصد خدم و حشم طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا جب
قریب شہر ستوخیریہ کے پہونچا اسکے باپ کو خبر ہوئی کہ میرا فرزند آتا ہے اسنے سرداروں کو بہیجے

استقبال روانہ کیا ادھر خورشید نے بیرون شہر خیمے برپا کرائے اپنے لشکر کو فرودگش کیا اور اہل لشکر سے کہا کہ میرے والد منوچہر شاہ زہرہ پرست ہین اور مین خدا پرست ہون اگر وہ میرے کہنے پر عمل کرینگے اور دین اسلام قبول کرینگے تو خیر ورنہ مین اُنسے مقابلہ کرونگا اسی سبب سے مین نے اپنے لشکر کو یہان اُتارا ہی تم لوگ میرا ساتھ دوگے سب نے جواب دیا کہ ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین ہمکو اُنسے کیا غرض ہی غرض کہ خورشید مع لشکر کے بیرون شہر فرودگش ہوا ادھر سرداروں کو اسکے باپ نے استقبال کے لیے روانہ کیا تھا آنکے آنے کی خبر خورشید کو ہوئی انکو طلب کیا انھون نے آکر مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو ملی انھون نے عرض کیا کہ ہمکو بادشاہ نے آپ سے استقبال کے لیے بھیجا ہی تشریف لے چلیے آپکا بادشاہ کو انتظار ہی خورشید نے کہا کہ مین چلتا ہون یہ کہکر مع چند سردارون کے اُنکے ہمراہ ہو لیا انھون نے عرض کیا کہ لشکر کو بھی حکم فرمائیے کہ وہ بھی داخل شہر ہو انھون نے کہا کہ یہ لشکر ابھی داخل نہو گا اسکے یہان مقیم رہنے مین ایک مطلب ہی وہ زیادہ نہ کہہ سکے کیونکہ مزاج سے آگاہ ہین شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے سب اہل شہر خوش ہوئے کہ ہمارا شاہزادہ آگیا اور تماشا دیکھنے کو نکلے جب خورشید داخل دربار ہوا اپنے باپ کو سلام تک نہ کیا اس خیال سے کہ یہ کافر ہین اور مین مسلمان ہون بس مجکو زیبا نہین ہی کہ مین سلام کرون چاہے باپ ہو چاہے دادا ہو حسب سنے سلام نہ کیا اور اُسی طور سے اپنے دنگل پر جو کہ اسکے لیے دربار مین مقرر ہی اور جہان یہ ہمیشہ بیٹھتا تھا بیٹھ گیا اسکے باپ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اپنے دلمین خیال کیا کہ یہ ایسا مغرور ہو گیا ہی کہ سلام تک نہین کرتا ہی یہ بہت بے تہذیب ہو گیا ہی کہ اسنے مجکو سلام تک نہین کیا اپنی قوت اور طاقت پر اسکو بڑا غرور ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آجکل کیا زمانہ مین انقلاب ہوا ہی کہ خُرد بزرگون کی کچھ بھی عزت نہین کرتے ہین ایسی بدتہذیبی کو ترقی ہو گئی ہی باپ کی بیٹے کے روبرو کچھ بھی عزت اور وقعت نہین ہی یہ جو منوچہر بادشاہ نے کہا اہل دربار حیران ہوئے کہ بادشاہ یہ کیا کہتے ہین مگر ساتھ ہی خیال آیا کہ شاہزادہ جو آیا ہی اور اُسنے سلام نہین کیا یہ اُسکی طرف اشارہ ہی اہل دربار ساکت ہو گئے ادھر خورشید سمجھ گیا کہ یہ میرے اوپر طعن ہی بادشاہ کی طرف مونہہ کرکے کہا کہ یہ امر ضرور ہی کہ آپ میرے پدر بزرگوار ہین اور مین آپکا فرزند ہون مجپر آپ کی عزت کرنا واجب و لازم ہی آپکے قدر کرنے سے میری بے مرتبہ افتخار حاصل ہی آپ کی فرمانبرداری میرے اوپر واجب ہی اور باعث میری نجات کا ہی اور ضرور مجھسے گستاخی ہوئی مگر اس گستاخی کا ایک سبب ہی اور مجھمین اور آپ مین اب بہت فرق ہی اُس فرق کے سبب سے مجبور ہون نہین ہی کہ مین آپ کو سلام کرون جب تک وہ فرق درمیان سے دفع نہوگا وہ فرق یہ ہی کہ میرے اور آپکے دین و مذہب مین فرق ہی اور جب تک فرق نہ تھا مین نے کبھی ایسی حرکت نہین کی یہ جو خورشید نے کہا اسکو سب اہل دربار کے و بادشاہ کے کان کھڑے ہوئے اور سب خورشید کی طرف متوجہ ہوئے اور دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا جملہ ہی ذرا اسکو غور سے سننا چاہیے یہ یہ فرق مذہب کیسا ادھر بادشاہ نے خورشید سے کہا کہ یہ تمنے کیا کہا جو تمھارا دین ہی وہ میرا دین ہی جو تمھارا خدا ہی وہ میرا خدا ہی کچھ تمھارے دماغ مین خلل واقع ہوا ہی جو ایسی تقریر کرتے ہو سوا ہی خداوند زمرد کے کوئی دوسرا بھی خدا ہی وہی سبکا خالق ہی ہم سب اُسی کے بندے ہین وہ جاگتی جوت کا خدا ہی یہ جو بادشاہ نے کہا خورشید نے جواب دیا کہ انھین خیالات نے تو

تم سبکو گمراہ کر رکھا ہی وہ کیا کیا ہی جو کسیکو پیدا کر سکے اُنکو اپنے پہلے دن کی تو خبر نہ تھی خدا پرست
اُنکے بیٹون کو نکال لیگئے مزے سے کیے انکو خبر نہ ہوئی یہ خدا کی صفت نہین ہی کہ وہ ہمارے مثل کھائے
اور پیے اور سوئے اور لباس پہنے خواہشات نفسانی مین مبتلا ہو تزویج کرے عورتون سے مثل
ہمارے ہم بستر ہو خدا ان سب باتون سے مبرا ہی اُسکے نہ اولاد ہی نہ ماں ہی نہ باپ ہی نہ وہ کسی سے پیدا
ہوا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی اُسنے یہ سب خلق کیا ہی اور آسمان و زمین وغیرہ اپنی قدرت سے پیدا
کیں ہین وہ ایک لطیف نور ہی وہ ہمہ وقت ہر جگہ موجود ہی اور پھر کہین نہین ہی وہ کسیکو دکھائی نہین
دیتا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ لقا و زرقا وغیرہ اُسیکے بندے تھے شیطان کے بہکانے سے
خدا بن بیٹھے یہ اور انکے پرستار سب دوزخ مین جائینگے واقعی خدا مسلمانون کا ہی جسکی مین نے
بندگی اختیار کی ہی خدا پرست ہوا ہون اور آپ کافر ہین لیکن میرے اوپر واجب نہین ہے
کہ جب تک آپ کافر ہین مین آپکو مسلمان کرون میرے اور آپکے دین و مذہب کا فرق ہی مین
اسی لیے یہان آیا ہون کہ آپکو تلقین دین اسلام کرون اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرین تو
بہتر ورنہ آپ سے مقابلہ کرون راہ خدا مین جہاد کرون اگر غالب آؤن تو یہ تمام شہر میری بدولت
راہ راست پر آئے سب عذاب قیامت و نار دوزخ سے نجات پائین اگر مارا جاؤن تو مجکو مرتبہ شہادت
ملے مین آپکو ہدایت کرتا ہون کہ اس دین باطل کو ترک فرمائیے اور دین اسلام قبول فرمائیے کیونکہ
یہی دین برحق ہی اور یہی مذہب و ملت حق ہی اور سب باطل ہین اور اُنکے ماننے والے کافر ہین اگر یہ امر
قبول نہین ہی تو مجسے مقابلہ فرمائیے میرا خدا میرا مالک ہی وہ جسکو چاہے ظفر دے مین نے اسی سبب
سے اپنے لشکر کو بیرون شہر اُتارا کہ شاید مقابلہ کی نوبت آئے اور مین حاضر خدمت ہوا یہ خورشید
نے کہا اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ سب دنگ ہوگئے چہرے زرد ہوگئے رخون پر ہوائیان اُڑنے
لگین اور خیال کرنے لگے کہ بادشاہ کا خیال درست ہی کہ شاہزادہ دیوانہ ہوگیا لو اور سنو کہ خدا پرست
ہوگیا ہی کسنے شاہزادے کو بہکایا جو شاہزادہ نے اپنا مذہب ترک کیا بڑی خرابی ہوئی اہل
دربار تو یہ دلون مین خیال کر رہے ہین اور باہم اشارہ کر رہے ہین مگر منوچہر شاہ کو خورشید
کی تقریر پر بہت غصہ آیا برہم ہو کر کہا کہ تو بہت بدتہذیب ہوا ہی میرے روبرو خداوندون کو برا
کہتا ہی دیکھ ایسا نہو کہ وہ تجھپر قہر نازل کرین اور تو غارت ہو جائے تو خداوندون کے غضب سے خوف
نہین کرتا ہی خورشید نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ اپنے کو تو ہاتھ سے اہل اسلام کے بچا نہ سکے
مجھپر وہ کیا قہر نازل کرینگے اُنسے کیا ہو سکتا ہی اپنے دشمنون کو تو ہٹا نہ سکے اُنکی تو پشم کندہ کر نہ سکے
وہ میرا کیا کرینگے وہ ہین ہی اسی لائق کہ اُنپر مثل ابلیس کے رات دن لعنت و ملامت کیجائے اور
بہت سی دلیلین بیان کین خورشید نے اور کہا کہ اس امر سے کیا مطلب ہی اور کیا ہوگا اگر آپکو
دین اسلام قبول کرنا ہو تو خیر ورنہ مین جاتا ہون لشکر لیکر اور آپ باہر آئیے میرے آپکے مقابلہ ہو
بادشاہ نے جواب دیا کہ تجکو لگا سودا ہوگیا ہی مین کوئی دیوانہ نہین ہون تو اپنے سودے کا علاج
کر کیون اپنے کو ورطہ ہلاکت مین مبتلا کرتا ہی اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا دیکھ پچھتائیگا دین اسلام کو ترک
کر اگر قبول بھی کر لیا ہی ہم کچھ بھلا بلا کر اپنے دین مین شامل کر لینگے خورشید نے برہم ہو کر جواب دیا
کہ مین تو دیوانہ نہین ہون جو مجکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہی یہ کہکر بہت کچھ کلمے وحدانیت
خدا مین بیان کیے اُسکے بعد کیفیت جنگ و پیکار بیان کی اور اپنے مسلمان ہونے کی حالت

بیان کی اور کہا کہ صاف صاف مجکو جواب دیجیے آیا دین اسلام قبول کیجیےگا یا نہین اگر نہ قبول کیجیے تو
کہدیجیے مین جاؤن اور آپ لشکر لیکر بیرون شہر آئیے اور مجھسے مقابلہ فرمائیے منوچہر شاہ نے کہا کہ مین
آتا ہون لشکر لیکر مقابلہ کرونگا یہ سننا تھا کہ خورشید اُٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہا بھلا تم لوگ کیا دین اسلام
قبول کروگے تمہارے قلب بسبب تاریکی کفر کے سیاہ ہو رہے ہین یہ کہکر اور اپنے سردارون کو لیکر بیرون
دربار آیا اور مرکب پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین آیا سب سردارون سے حال بیان کیا اُنھون نے خورشید
کی بہت تعریف کی وہان بعد چلے آنے خورشید کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خورشید
ملچھ ہو گیا کسی ملچھ کی صحبت مین بیٹھا وہان اسکا ذکر ہوا اُس ملچھ نے بہکا کر ملچھ بنایا اُسکو سزا
دینا لازم ہوا ہمارے لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان جنگ و پیکار کرے یہ حکم دیکر دربار برخاست
کیا محل مین آیا مان نے خورشید کے شوہر سے پوچھا کہ مین سنتی ہون کہ میرا فرزند خورشید آیا ہے
کیا سبب ہے کہ جو یہان نہ آیا بادشاہ نے برہم ہو کر کہا کہ جی ہان تشریف تو لائے ہین اور دربار
مین بھی آئے تھے مگر ملچھ ہو کر آئے ہین خدا پرست ہو گئے ہین مجکو خدا پرست کرنے آئے ہین یہ کہکر
سب واقعہ زوجہ سے بیان کیا اُسنے کہا کہ پھر کیا آپ اُس سے مقابلہ کرینگے کہا کہ کیون نہ کرونگا وہ آوارہ
ہو گیا ہے تو مین بھی آوارہ ہو جاؤن مین نہ مقابلہ کرونگا وہ لشکر لیکر شہر مین چلا آئیگا سب کو قتل کریگا
اُسوقت مقابلہ کرنا پڑیگا ملکہ یہ تقریر بادشاہ سے سنکے خاموش ہو رہی مگر بڑا صدمہ ہوا بادشاہ کو بھی
صدمہ ہے یہان تک یہ سب رنج و صدمہ مین مبتلا ہین اُدھر سردارون نے لشکر کو سامان جنگ کرنے کا حکم
دیا اب ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہے کہ شاہزادہ ملچھ ہو گیا بادشاہ اُس سے مقابلہ کرینگے اسی ذکر مین وہ دن
تمام ہوا کوئی مقام اُس شہر مین ایسا نہ تھا کہ جہان یہ ذکر نہو کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکی زبان پر یہ ذکر
نہو جب رات ہوئی سب اہل شہر و بادشاہ سو رہے اُسدن بادشاہ نے کھانا تک نہ کھایا مارے صدمہ
کے اب جو سوتا ہے دیدۂ ظاہری تو بند ہو گئے عالم خواب مین ایک میدان وسیع دیکھا اور دیکھا کہ میدان
مین تمام میرا لشکر ہے اور سب اہل شہر ہین اور چارون طرف آگ روشن ہے ادھر مین اور یہ سب لوگ بیچ مین
ہین یہ دیکھکر منوچہر شاہ بہت حیران ہوا اور اہل لشکر و اہل شہر سے دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا مقام
ہے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس مقام سے خود ہی آگاہ نہین ہین آپکو کیا بتائین یہ باتین ہو رہی تھین کہ
ایک طرف سے بہت سے انسان مہیب شکل پیدا ہوئے کہ اُنکے تمام جسم ہیزم خشک کی طرح جل
رہے ہین اُنکے عقب مین کچھ عجب صورت کے لوگ ہین کہ جو انسان نہین معلوم ہوتے تھے یہ سب
منوچہر شاہ خواب دیکھ رہا تھا دیکھا کہ جو کہ اُنکے عقب مین ہین اُنکے ہاتھون مین آگ کے گرز ہین اُنکو
مارتے ہوئے چلے آتے ہین یہ چلاتے ہین توبہ ہوئی توبہ ہوئی ہمنے بڑا قصور کیا کہ جو دنیا پر اپنے کو خدا
کہلوایا ہم اپنی سزا کو پہونچے اسی طور سے وہ ایک طرف چلے گئے اب منوچہر شاہ نے دیکھا کہ
ہزارون اُس صورت کے لوگ پیدا ہوئے کہ اُنکے ہاتھ مین گرز مین آگ کے اور اُن سبکی طرف چلے اور
منوچہر شاہ و اہل شہر و اہل لشکر کی طرف پکار کر کہا کہ کیون تمنے دنیا پر اپنی عمر کفر مین بسر کی اور اب
خدا کو نہ پہچانا اُسکے بندون کو سجدہ کیا یہ حال دیکھکر منوچہر شاہ اُسی عالم خواب مین ایک طرف کو بھاگا
اُسکے عقب مین اور سب بھاگے وہ فرشتگان عذاب اُنکے پیچھے پیچھے چلے اب بدحواس یہ سب جاتے ہین وہ
آگ اگر سد راہ ہوتی ہے راہ نہین ملتی ہے ایک طرف جو بھاگکر گئے دیکھا کہ بیرون آگ ایک باغیچہ ہے
اُسمین خورشید اپنے فرزند کو منوچہر شاہ نے دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا ہے ملازم خدمت مین حاضر ہین

منوچہر شاہ نے جو اپنے فرزند کو دیکھا پکارا کہ اے فرزند مجکو اور اہل شہر کو و اہل لشکر کو اس آفت سے بچا کر اسنے سماعت نہ کی جب کئی مرتبہ پکارا تو خورشید نے پکار کر کہا کہ لقا و زرد مرد کو بچاے جو کو بلا دو کہ جسکی تم پرستش کرتے تھے اور اپنا خدا جانتے تھے مین نے لاکھ لاکھ سمجھایا تمنے نہ سُنا آخر کو اسکی سزا پائی اب تمھارے خدا تمکو نہین بچاتے ہین پکار مجسے فریاد کرتے ہو دیکھو یہ مرتبہ ہی اہل اسلام کا اور یہ حالت ہی کفار کی جو کہ تمھاری ہی اور مجکو یہ مرتبہ دین اسلام کو قبول کرنے سے ملا یہ جو خورشید نے پکار کر کہا اب تو منوچہر شاہ مایوس ہوا اور وہ سب فرشتہ گرز لیکر قریب آ گئے اب تو سب توبہ توبہ کرنے لگے اسقدر توبہ توبہ کی اُس خواب مین منوچہر شاہ نے اور ایسا خالف ہوا کہ آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر دل کا یہ عالم تھا کہ ہاتھون اُچھل رہا تھا اسکو اُسوقت خیال آیا کہ مجکو لازم ہی کہ دین اسلام قبول کر تو نے عالم خواب مین سب حالت دیکھ لی دین اسلام برحق ہی اور سب باطل ہی اسی خیال مین اسکو نیند نہ آئی جاگ کر سحر کی فوراً سب سے پہلے دربار مین آیا وہان سب اہل شہر و سب سردار وان و اہل لشکر نے بھی یہی خواب دیکھا ہر ایک نے قصد کر لیا کہ دین اسلام قبول کرنا چاہیے سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے مگر عجب حالت سے کہ سبکے رخون کا رنگ فق تھا اپنے اپنے مقام پر آ کر سر جھکا کر بیٹھ گئے کہ منوچہر شاہ نے جب سب دربار جمع ہو گیا اُسوقت اُنکی طرف خطاب کر کے کہا کہ مین نے رات کو خواب مین عجب واقعہ دیکھا آپ لوگ سنین یہ کہکر تمام خواب بیان کیا اور کہا کہ اُس عالم مین جب میری آنکھ کھلی تو مین نے یہ دلمین خیال کیا کہ دین اسلام برحق ہی مین بوقت صبح خورشید کو طلب کر کے اُس طریقہ اسلام کو یاد کرونگا اور اپنے اس مذہب کو ترک کرونگا تب وہ دل کی حالت کم ہوئی لہذا آپ لوگ کیا کہتے ہین سب نے کہا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا اور جب یہ قصد کر لیا کہ بادشاہ سے عرض کرینگے کہ آپ دین اسلام قبول کر لین تو وہ حالت کم ہوئی لہذا ضرور شاہزادہ کو طلب فرما کر اُنسے طریقہ اسلام یاد کیجیے اور اور اس مذہب کو ترک فرمایئے جب یہ سب نے کہا اُسوقت بادشاہ چند سردار خورشید کے پاس روانہ کیے اور اُنسے کہا کہ خورشید سے کہنا کہ تم دم بھر کے واسطے میرے پاس آؤ مجھے تمسے کچھ بابت دین و مذہب کے سب اہل دربار کے روبرو بحث کرنا ہی اگر تم میرے سوالون کا پورے طور سے جواب دو گے اور مجکو قائل کر دو گے تو مین دین اسلام قبول کرونگا مع اہل شہر و اہل لشکر کے ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا وہ سردار روانہ ہوئے یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ منادی تمام شہر مین ندا کر دے کہ سب اہل شہر جمع ہون اور ہمارا کل لشکر بھی در دولت پر حاضر ہو ہم کچھ سب سے سوال کرینگے منادی نے ندا کر دی سب اہل شہر آ کر جمع ہوئے کل لشکر بھی آیا اُدھر بیرون شہر خورشید ملک گیر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اُسکے لشکر کے حاضر تھے کہ خبر پہونچی آپکے والد کے پاس سے چند سردار آئے ہین کہا کہ آنے دو وہ سردار داخل بارگاہ ہوئے خورشید کو سلام کیا اور بادشاہ کا پیام دیا خورشید فوراً کھڑا ہو گیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہرے رہین مین ابھی اُنکو قائل کر کے آتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ آپ کے اُنکے فساد ہو وہ آپکو اکیلا پا کر فساد کرین خورشید نے جواب دیا کہ خدا میرا مالک و حافظ ہی اُسکا فضل شامل حال ہی وہ کافر میرا کیا کر سکتے ہین مین اُسکو کافی ہون یہ کہکر سب سردار وہان ٹھہرا کر اور آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو کر اُن سردارون کے ہمراہ ہو لیا اور داخل

شہر ہوا جب قریب پہونچا دیکھا کہ ایک طرف تمام لشکر جمع ہی اور ایک طرف تمام اہل شہر کا مجمع ہی یہ حال
دیکھکر خورشید کو خیال ہوا کہ آج بہت بڑا جشن ہی جیسے ضرور کچھ فساد ہوگا منوچہر شاہ نے دھوکا
دیا خیر ابھو جو کچھ ہو نظر بخدا کرکے ان سرداروں کے ساتھ جو کہ لینے کو گئے تھے داخل دربار ہوا مانند شیر
غران کے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی جیسے سب اہل دربار نے خورشید
کو آتے دیکھا برائے تعظیم کھڑے ہوئے خورشید اپنے مقام پر آکر بیٹھ گیا اور باپ کی طرف مونہہ
کرکے بولا کہ آپ نے کیوں مجھکو طلب کیا ہی کیا بحث کرتا ہی جلد فرمایئے تب منوچہر شاہ نے کہا کہ مین نے
ایک خواب دیکھا ہی اور میرے سب اہل درباری و اہل شہر و اہل لشکر نے اسکی تعبیر دی اگر تم تعبیر میرے
خیال کے موافق تعبیر دوگے تو مین ضرور دین اسلام قبول کرونگا ورنہ تمسے مقابلہ کرونگا خورشید نے
کہا کہ وہ خواب آپ بیان کرین تب بادشاہ نے اپنا خواب بیان کیا اول سے آخر تک اور کہا یہی خواب
سب اہل شہر و اہل دربار نے دیکھا اسکی تعبیر کیا ہی خورشید نے کہا کہ وہ جو میدان وسیع سب نے دیکھا
ہی وہ میدان حشر ہی وہ جو آگ اس میدان مین مشتعل دیکھی ہی وہ آتش دوزخ ہی اور وہ جو لوگ جلتے
ہوئے نظر آئے ہین جنکے پیچھے لوگ گرز آتشین لیے ہوئے وہ بھی خداے باطل ہین جنکی آپ لوگ بندگی
کرتے ہین اور فرشتگان عذاب ہین جو انکو گرز آتشین سے اذیت دے رہے تھے اور جو لوگ
آپکے عقب مین گرز لیکر چلے ہین وہ بھی فرشتہ عذاب کے ہین کہ گنہگاروں کو گرز آتشین سے اذیت
دیتے ہین اور وہ جو باغ دیکھا کہ جہان مین وہ باغ جنت تھا کہ مین نے اسلام قبول کیا مجھکو باغ رہنے
ملا آپ کافر رہے آپکو آگ مین جلانے کا حکم ملا اور آپ پر فرشتہ عذاب کے مقرر کیے گئے خیال
کر لیجیے بروز قیامت یہی حال آپکا ہوگا جو کہ آپنے خواب مین دیکھا یہ سنا تھا کہ منوچہر شاہ کانپ
اٹھے اور کہا کہ ای فرزند مین نے دین اسلام قبول کیا اور مین نے توبہ کی مجھکو کلمہ تعلیم کرو خورشید
نے باپ کو کلمہ تعلیم کیا اسکے بعد سب اہل دربار کو منوچہر شاہ مع کل اہل دربار کے صدق دل
سے مسلمان ہوا خورشید کو لیکر بیرون دربار آیا یہان سبکا مجمع تھا سبکو مخاطب کرکے کہا کہ
مین نے تو دین اسلام قبول کیا جو دین اسلام قبول کرے وہ میرے شہر مین رہے ورنہ چلا جاے
مین نے شب کو یہ خواب دیکھا اور وہ خواب بیان کیا اور جو تعبیر خورشید نے دی تھی وہ بیان کی سب
اہل شہر و اہل لشکر نے بیان کیا کہ ہمنے بھی یہی خواب دیکھا ہی پس ہمنے بھی دین اسلام قبول کیا
اور باطل پرستی کو ترک کیا اسوقت خورشید نے سبکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کلمہ پڑھکر بصدق دل
سے مسلمان ہوگئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے خورشید کو بڑی خوشی ہوئی اپنے باپ سے
ملا اور انکے قدمونپر گرا اور کہا کہ میری خطا کو معاف فرمایئے بادشاہ نے گلے سے لگایا اسیوقت حکم
دیا کہ جسقدر بتکدے ہون سب منہدم کیے جائین انکے مقام پر مساجد بنائی جائین ہر طرف اذان
کی صدا بلند ہوئی کوئی دوسرے مذہب کا آدمی تو یہان نہ رہنے پائے اگر رہے تو اسکا گھر بار لوٹ
لیا جائے وہان کوئی دوسرے مذہب کا نہ تھا سوائے خدا پرست کے بادشاہ ان سبکو
رخصت کرکے داخل محل ہوا سب اہل محل کو مسلمان کیا خورشید اپنی مان سے ملا اسنے گلے
سے لگایا تھوڑی دیر محل مین رہا اسکے بعد باپ سے اجازت لیکر اپنے لشکر مین آیا اپنے سردارون
سے سب حال بیان کیا یہان سب پریشان ہو رہے تھے خلاصہ یہ کہ لشکر کو لیکر داخل شہر ہوا لشکر نے
چھاونی مین قیام کیا آپ داخل محل ہوا وہ پدر و پسر عیش و راحت بسر کرنے لگے جسقدر ملک تھا

حکومت منوچہر شاہ اُن سب مین دین اسلام کو رواج دیا گیا اور جو ملک خورشید کے قبضے
کیے ہوئے تھے وہان بھی سواے دین اسلام کے دوسرا دین نہ تھا یہ دین اسلام کی ترقی مین مصروف
تھے انکو خرابی ممالک اسلام و تاراج برجیس کی پرچہ اخبار کے ذریعہ سے خبر معلوم ہوئی انہون نے اسیوقت
سے اس قصد سے فوج کی بھرتی شروع کردی کہ شاید برجیس ادھر بھی آئے اور ہمسے بھی ترک
مذہب کے لیے کہے تو ہم ترک مذہب نہین کرینگے اور اُس سے مقابلہ کرینگے راوی خورشید و منوچہر شاہ
کو فوج کی بھرتی مین مصروف رکھتا ہی اب حال زردمان تاجدار کا تحریر کرتا ہی کہ اسکی داستان جلد
اول مین یہانتک تحریر ہوئی ہی کہ یہ خدمت گذاری مین شاہ صاحب کے مصروف ہی اب اسکا بھی
بہت بڑا دربار ہوتا ہی اسکے پاس لشکر بھی کثیر ہو گیا ہی اسکا فرزند تومان تاجدار بہت زبردست ہی
شاہ صاحب بیرون شہر تکیہ پر ذکر و کشف مین یہ آخر وقت دن بروقت صبح جاتا ہی اسی طور سے زمانہ گذرا وہ
وقت آیا کہ دیوطہران شہریار کو بحکم اختصار برزاد تکیہ پر سے اٹھا لیگیا اور سیارہ ثانی بھی چلا
گیا ایک طرف ان دونون صاحبون کی داستان تو تحریر ہو چکی ہی ہان زردمان تاجدار کا حال
نہین تحریر ہوا تھا اب تحریر ہوتا ہی کہ اسکا دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہین کہ وہ ملازم اور محافظ حاضر دربار ہوئے
جو کہ اسنے براے خدمت و حفاظت شاہ صاحب مقرر کیے تھے اُنکو شاہ صاحب کا حکم تھا کہ تم ہمسے دور
رہنا جب ہمکو ضرورت ہوا کریگی ہم طلب کر لیا کرینگے اور جو روزمرہ کے کام ہین انکے کچھ کہنے کی ضرورت
نہین تم درست کر جایا کرو چنانچہ وہ سب لوگ اُس صحرا مین تکیہ سے دور رہتے تھے جو کام جسکے متعلق
تھا وہ آکر کر جاتا تھا پھر اپنے مقام پر چلا جاتا تھا شاہ صاحب کو دیکھتا تھا کہ بیٹھے ہوئے ہین وہ بھی سب
ملازم حاضر دربار ہوئے اور یون بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ حضور بڑا غضب ہوا آج شاہ صاحب
غائب ہو گئے ہم جو بوقت صبح اُٹھے اور تکیہ پر سلام کو گئے تو ہمنے بستر شاہ صاحب کو خالی پایا لطف یہ ہی
کہ دوسرے شاہ صاحب بھی نہین ہین لاکھ تلاش کیا کہین دونون کا پتہ نہ لگا آخر کو پریشان ہوکر
حاضر خدمت عالی ہوئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ سننا تھا کہ بادشاہ و کل اہل دربار کو بہت صدمہ ہوا سبکے
چہرے اُتر گئے خصوصاً تومان تاجدار کو تو اسقدر رنج ہوا کہ سب اہل دربار کے آنسو نکل پڑے
اور بادشاہ بھی آبدیدہ ہوئے اُسوقت بادشاہ نے حکم دیا کہ سانڈنی سوار جائین اور تلاش کرین سانڈنی سوار
براے تلاش روانہ ہوئے مگر کہین پتہ نہ ملا وہ یہان ہون تو پتہ ملے دونون بردہ قاف مین دیوزادون
مقابلہ کر رہے ہین پریزادون سے عیش و راحت مین مصروف ہین گانے سن رہے ہین یہان یہ لوگ
اُنکے غم و الم مین مبتلا ہین زردمان نے یہ اپنا طریقہ مقرر کیا ہی کہ ہر صبح کو سوار ہوکر تکیہ پر جاتا ہی اور اسکو
دیکھ آتا ہی اس خیال سے کہ شاید شاہ صاحب آگئے ہون لوگ مقرر کر دیے ہین انکو حکم ہی کہ تم یہان ٹھہرو
جب شاہ صاحب تشریف لائین ہمکو فوراً خبر کرنا خلاصہ یہ کہ بہت تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا تومان تاجدار کا
تو یہ حال ہوا ہی کہ اُسنے کھانا وغیرہ ترک کر دیا جب پتہ نہ چلا بادشاہ نے فرزند کو سمجھانا شروع کیا اور
کہنا شروع کیا کہ وہ مثل سابق کے کسی طرف چلے گئے ہین پھر جب جی چاہیگا تشریف لائینگے تم صدمہ
نکرو آخر کو یہ ہوا کہ وہ حالت کم ہو گئی مثل سابق کے سب رہتے تھے مگر گاہے گاہے شاہ صاحب کا
خیال آجاتا تھا راوی بیان کرتا ہی کہ اب زردمان کے قبضہ مین بہت سے ملک آگئے ہین اور حکومت
نے ترقی کی ہی یہ اسلام کی برکت ہی ہمکو بھی پرچہ اخبار سے ممالک اسلام کی خرابیان معلوم ہوئی ہین افسوس
کرتا ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ اگر برجیس ادھر آئیگا تو مین اُس سے ضرور مقابلہ کرونگا چاہے قتل ہو

اس وقت تو ذکر نہ کرونگا اب راوی زردمان تاجدار کو اُسکے ملک مین بند و بست حکومت مین مصروف رکھتا ہو اور احوال
سیارہ ثانی کا تحریر کرتا ہو کہ سیارہ ثانی جو نامہ رستم ثانی کا لیکر بیشہ ہمرونیہ سے طرف زرین حصار
کے چلا تھا راہ طی کرکے دو منزلہ سہ منزلہ کرکے بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب زرین حصار کے پہنچا
اور اُس تکیہ پر آیا جہان شہریار وغیرہ نے قیام کیا تھا اسکو اُسی طور سے پایا اور فقیر ہوکر بیٹھا یاد آیا صورت
بدلکر داخل شہر ہوا اب شہر کو پہلے سے زیادہ آباد دیکھا اور رعایا کو دلشاد وہ دن زردمان کے
سوار ہونے کا تھا یہ شہر کی سیر کر رہا تھا کہ بادشاہ کی سواری بڑی دھوم سے نکلی اسنے پہلے سے
زیادہ جاہ و حشم زردمان کا دیکھا اور زرین حصار مین لسنے ہزارون مسجد مین پائین بہت خوش ہوا ایک سرا
مین اُترا اسنے یہ خیال کیا کہ زردمان کو عیاری سے محل سے نکال لاؤن اور اُس تکیہ پر لیجا کر نامہ
آقا کا دون یہ خیال اپنے دل مین کرکے سرا مین اُترا جب شب ہوئی قریب نصف شب کے اُسوقت
سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوکر سرا سے نکلا اور محلات شاہی کی طرف آیا کمند مار کر محل پر گیا
زیر قصر آیا خوابگاہ زردمان و تومان کو دریافت کیا ایک خواص کی صورت بنکر وہان پہونچکر بیہوشی
اُڑا کر سبکو جو کہ پہرے پر بیٹھی ہوئین تھین بیہوش کیا زردمان کا پشتارہ باندھکر پشت پر لادا اور کمند کے
ذریعہ سے بالاے بام آیا اور اُسی کے ذریعہ سے زیر بام آکر ایک مقام پر پشتارہ لیکر پھر قصر مین آیا اور تومان
کو بھی اسی طریقہ سے لیگیا بعدہ دونون پشتارے دوش پر اُٹھا کر سب کی نگاہون سے بچکر بیرون شہر آیا
اُسی تکیہ پر اور اُس بنگلہ مین فرش آراستہ کرکے روشنی کرکے فتیلہ رفع بیہوشی روشن کیا کہ زردمان
و تومان کو ہوش آیا اپنے کو ان دونون نے محل مین نہ پایا بہت حیران ہوئے کہ یہ کون مقام ہی خیال
کیا کہ خواب دیکھ رہے ہین کہ زردمان کی نگاہ تومان پر پڑی اتنے مین گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ اے فرزند
ہم تم یہان کہان یہ کیا واقعہ ہی مجھکو تو ہم تم اپنے مقام پر محل مین سو رہے تھے یہان کہان
سے آگئے یہ تو وہ مقام ہی اور وہ بنگلہ ہی کہ جہان شاہ صاحب تشریف فرما تھے تومان نے عرض کیا کہ
اے والی قدردان مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہی پہلے تو مین نے خواب تصور کیا تھا مگر جب آپ نے صدا
دی تو ہوشیار ہوا میری عقل کام نہین کرتی ہو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک طرف سے سیارہ
آئینہ بردار تھا بیٹھا اسے ہوئے ظاہر ہوا یہ دونون تاجدار کو دیکھکر خیال کرنے لگے کہ شاید یہ کوئی
ہمارا دشمن ہی یہی وہان سے یہ ہے آیا ہو اب ہمارے قتل کی فکر مین آیا ہی ہمارا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا یہ
ملک الموت ہی یہ خیال دل مین کرکے پریشان ہوئے سیارہ دست بستہ پریشان دیکھا کہا کہ آپ
دونون صاحب پریشان نہون مین آپکا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون ایک ضرورت سے آپ کو
یہان لایا ہون لہذا اُسکے خبر ہو سنتا ہو ونگا آپ اطمینان رکھین یہ کہتا ہوا قریب آیا اور بیٹھ گیا انکی تھی
پریشانی اس تقریر کے ہونے سے کم ہوئی جب سیارہ بیٹھ چکا اُسنے کہا کہ اب آپ دونون صاحب
گوش ہوش سے سنین جو مین بات آپکی خدمت مین عرض کرتا ہون یہ ایک راز ہی سوا ے آپ کے
یا آپ کے فرزند تومان تاجدار کے جو یہان اسوقت موجود ہین یا مین ہون یا نہ رہنگا شاہ عالم
رہیگا یا خورشید ملک گیر شاہزادہ منوچہر کے اور کسیکو معلوم نہ ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی
اس راز کے افشا ہونے مین بہت بڑے نقصان ہین بلکہ کچھ لوگ جو کہ آپکے سرپرست اور محسن
ہین وہ ناراض ہونگے اور انکی ناراضی آپکی خرابی کا سبب ہی آپ دونون صاحب اس امر کا اقرار
کرین کہ ہم اس راز کو افشا نہ کرینگے تو مین بیان کرون اور آپ قسم کھائین یہ تقریر سنکے

زردمان و تومان حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے ہمارے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور زرنگار شاہ و خورشید کے نام سے کیونکر واقف ہوا اور یہ کون شخص ہے یہ دل میں خیال کرکے زردمان نے کہا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو راز آپ مجھسے بیان کرینگے وہ میں کسی پر ظاہر نکرونگا اسکو اپنے حجاب دل و سینہ میں مثل عروس کے رکھونگا اور مثل محبت کے قلب میں اور مثل بوئے گل کے دل میں کہ جیسے خوشبو غنچہ میں پوشیدہ رہتی ہے جب تک وہ شگفتہ نہیں ہوتا ہے اور مثل دل کے سینہ میں اسی طور سے تومان نے قسم کھا کر کہا اور کہا کہ آپ بیان کریں ہمکو بڑی حیرت ہے اور پریشانی ہے کہ یہ کیا معما ہے تب سیارہ نے کہا کہ آپ زیادہ فکرمند نہوں میں بیان کرتا ہوں پہلے یہ بیان فرمائیے کہ زرنگار شاہ و خورشید جو خدا پرست ہوئے تھے وہ ابھی تک خدا پرست ہیں یا کافر ہوگئے مجھکو اس راز سے آگاہ فرمائیے پھر میں وہ راز بیان کرونگا زردمان تاجدار نے کہا کہ وہ ابھی تک خدا پرست ہیں اور انکو خدا پرستی کی طرف بہت غلو ہے انکے مثل کوئی خدا پرست صاحب اعتقاد نہوگا انہیں نے ہر ایک اپنے ملک میں براحت و آرام حکومت کرتا ہے یہ کہکر تمام واقعات زرنگار شاہ و خورشید کے زردمان و تومان نے بیان کئے سیارہ نے سنکے شکر خدا کیا اور کہا کہ اب میں راز بیان کرتا ہوں سنئیے وہ راز یہ ہے کہ آپکو یاد ہوگا کہ ایک شاہ صاحب آپکے ملک میں آئے تھے انھوں نے یہاں آکر ارژنگ پہلوان کو میں کشتی میں قتل کیا تھا آپکے سپہ سالار کو زیر کیا تھا آپنے انکی بڑی عزت و آبرو کی تھی انکے واسطے یہ تکیہ اور بنگلہ آراستہ کیا تھا آٹھویں دن میلہ ہوتا تھا انھوں نے آپکے سپہ سالار و آپکے فرزند تومان تاجدار کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائے تھے آپکو الحمد للہ اسلام تعلیم کیا تھا راہ ضلالت سے نکالا تھا نار دوزخ سے بچایا آپ انکی بہت خاطر کرتے تھے کہ وہ غائب ہوگئے آپکو انکا بڑا صدمہ ہوا مگر آپ دین اسلام پر قائم رہے آپکے بھائی زرنگار شاہ آپ پر لشکر کشی کرکے آئے خورشید ملک گیر بھی آیا وہ دونوں شریک ہوکر آپسے لڑے اور آپنے مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی کیونکہ وہ لشکر کثیر رکھتے تھے دوسرے وہ جنگ دوسرے طور سے ہونے والی تھی انھوں نے قلعہ پر کئی مرتبہ یورش کیا ایک جوان نے ہر مرتبہ کمک کی اور اسنے یورش سے آپکو بچایا آخر کو زرنگار کے عیار نے عیاری کرکے اسکو اسیر کیا صبح کو قلعہ پر زرنگار شاہ نے حملہ کیا آپکے سپہ سالار نے گولوں کو رد کرکے لیتے ہوئے لب خندق پہونچایا ان کو ان نے خدا سے رجوع ہوکر دعا کی قدرت خدا سے اُس صحرا سے ایک درویش پیدا ہوئے کہ مثل درویش سابق کے ان سے ہمشکل تھے انھوں نے آپکی کمک کی اور سپہ سالار زرنگار شاہ کو زیر کرکے خندق میں ڈالدیا لشکر کو شکست دی زرنگار شاہ و خورشید کو اسیر کرلیا اب لوگوں نے درویش سابق خیال کرکے انکی بھی عزت آبرو کی زرنگار شاہ وغیرہ مسلمان ہوئے اپنے اپنے ملک کو گئے وہ درویش اُس مقام پر جہان پہلے درویش مقیم ہوئے تھے اقامت پذیر ہوئے تھے وہ جوان جو کہ قید زرنگار شاہ میں تھا وہ مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو چلا گیا ان درویش کے پاس اور ایک درویش آکے مقیم ہوا بعد چند روز کے وہ دونوں درویش غائب ہوگئے پھر انکا پتا نہ چلا آگاہ ہو جئے کہ وہ درویش سابق و درویش ثانی دونوں بھائی ہیں اور تیسرا درویش انکا عیار تھا اب ان درویشوں کا حال سنئیے جو کہ عیار تھا وہ بھی چند روز وہاں قیام پذیر ہوا اور تھوڑے دن کے وہ بھی چلا گیا

درویش اول کا نام رستم ثانی دوم کا نام شہریار ثانی وقار اور تیسرے درویش کا نام جو کہ
روبرو بیٹھا ہوا ہے سیارہ ثانی ہے جو سیارہ نے کہا دمان و زردمان حیران ہوئے کہ یہ تو
نقابدار ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم درویش ہیں اور کوئی انکے سوا یہاں ہے نہیں مگر ساکت
رہے سنا کیے سیارہ ثانی نے کہا کہ یقین ہے کہ آپ پہچان تو لینگے ان سب صاحبون کو
جب دیکھیں گے خیر وہ دونوں درویش جو کہ تشریف لائے تھے وہ بولے ہیں حمزہ صاحبقران کے
وہ سر دفتر صاحبقران زیب بارگاہ سلیمانی تھے ایرج نامدار کے فرزند تھے پوتے تھے
ملک قاسم کے وہ دونوں شیر بیشہ صاحبقرانی تھے ان لوگوں سے دین اسلام قائم ہے انھیں کی
شمشیر صاعقہ بار نے سکہ اسلام کو رواج دیا ہے انھیں کے نام سے شیروں کو تپ آتی ہے آگاہ
ہو کہ وہ دونوں پوتے ہیں صاحبقران کے وہ دونوں تمھارے محسن و آقا ہیں ایک نے دولت
ایمان سے ہمکو سرفراز کیا دوسرے نے اکثر تمھاری جان و آبرو بچائی ہاتھ سے زرنگار شاہ
اگر یہ دونوں شیر نہ آتے تو ہمکو کبھی یہ مرتبہ نہ حاصل ہوتے ای زردمان تاجدار آگاہ ہو کہ اسوقت
مصلحت اس امر کی ظاہر کرنے کی نہ تھی اب اسکا وقت آیا تم پر ظاہر کیا جاتا ہے اور لوگوں پر ابھی
ظاہر کرنے کی مصلحت نہیں ہے یہ امر کسی سے نہ کہنا اور فقیر ہونے کا انکے سبب سے یہ ہوا کہ صاحبقران
ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران لشکر کیا یہ امر ہمارے آقا رستم ثانی کو ناگوار ہوا وہ لشکر سے
فقیر ہو کر نکل آئے یہاں آکر پہونچے تمکو مسلمان کیا دوسرے یہ امر شب باری میں جاری ہو چکا تھا
کہ یہاں کے باشندے دائرہ اسلام میں آئیں وہ کیونکر ہوتا جب انکے بھائی کو انکے فقیر ہو جانیکا
حال معلوم ہوا اور خبر پہونچی وہ بھی تلاش برادر میں فقیر ہو کر اپنے لشکر سے نکلے وہ اسوقت آکر پہونچے
کہ جب تم اس بلا میں مبتلا تھے انکے ہاتھ سے زرنگار شاہ و غیرہ کا مسلمان ہونا مشیت خدا میں جاری
ہوا تھا کیونکر ہوتا اسکے بعد میں دونوں شاہزادوں کی تلاش میں نکلا اور یہاں آکر پہونچا ایک شاہزادہ
سے ملاقات ہوئی انکے پاس رہا اب سنو یہ دونوں شاہزادے غائب ہو گئے اسکا سبب یہ ہے کہ پردہ قاف
تشریف لیگئے ہیں سنیے بعد دیگرے ہاں کے بادشاہ اخضر پریزاد پر اسکے سپہ سالار نے خروج
کیا تھا اسکی بیٹی پر عاشق ہوا کہلا بھیجا کیونکر ہو سکتا تھا کہ دختر شاہ ملازم کے ساتھ منسوب کیجائے
دوسرے کجا دیو کجا پری زمین آسمان کا فرق رمالوں نے بادشاہ سے کہا کہ جب تک خاندان
حمزہ سے یہاں کوئی نہ آئیگا اسوقت تک یہ دیو نہ قتل ہوگا زائچہ کر کے ہمارے آقا کا پتہ دیا اخضر
نے دیو روانہ کرکے اٹھوا لیا یہ سبب ہوا غائب ہونے کا آقا خوب خوب لڑے اخضر نے اپنی
دختر کے ساتھ عقد کر دیا ایک لڑکا بطن ملکہ سے پیدا ہوا کہ نہایت جری و صف شکن ہے ہمارے
شاہزادہ نے دیو ہامان کو زیر کیا اسنے مکر کیا آقا کو طلسم میں دھوکے سے اسیر کیا خود لشکر کشی کر کے
اخضر پر آیا جب کہ اسکو آقا کی طرف سے اطمینان ہوا پھر اخضر پریزاد پریشان ہوا پھر رمالوں سے
زائچہ کرایا انھوں نے بتایا کہ جہاں یہ درویش مقیم ہے وہاں دو درویش اور مقیم ہیں ان میں
ایک درویش بہت خوبصورت ہے اگر وہ آسکے تو یہ جنگ سر ہو کیونکہ وہ بھی اسی خاندان سے ہے
چنانچہ دیو آکر شہریار کو بھی لیگیا جب صبح کو میں نے آقا کو نہ پایا تو میں بھی تلاش میں نکلا قدرت خدا
سے میں بھی قاف میں پہونچ گیا شہریار نے جاکر دیو ہامان کو زیر کیا فرزند رستم ثانی نے عرصہ
تک آپ کے فرزندوں کو فنون سپہ گری تعلیم فرمائی انکو بھی دیو ہامان نے مکر کرکے اسی طلسم میں

گرفتار کیا اور خود لشکر لیکر اخضر بیر زاد پر چڑھ آیا یہان فرزند آقا نے یعنی سہراب ثانی نے نکلکر اوس سے
مقابلہ کیا اوس دیو کو سات برس گئے تین مین قتل کیا اور طلسم کو فتح کر سکے اب وہ چچا و دادا کو رہا کیا دادا
کو ان ایرج نوجوان کو کہ ہمراہ صاحبقران ثانی کی طرف خانہ کعبہ کے جاتے تھے راہ سے ایک
ساحرہ اوس طلسم کی رہنے والی فولاد اور کسی مقام کی انکو اوٹھا لیگئی اور اوس طلسم مین قید کیا
جب طلسم فتح ہوا وہ بھی رہا ہوئے سہراب ثانی مع باپ و چچا و دادا کے کل مال و اسباب طلسمی
لیکر نانا کے پاس آئے سب کو خوشی حاصل ہوئی ایک مدت تک وہان رہے کہ یکایک یہان کا
خیال آیا چنانچہ کل مال و اسباب طلسمی لیکر اوس قصد سے تشریف لائے ہین کہ دنیا پر جاکر کافرون کو
قتل کرین بدیع الملک جو کہ اب صاحبقران ہین انسے مقابلہ کرین اور انتقام صاحبقرانی کا کرین
کیونکہ انکی ہی صاحبقرانی تو باعث آوارگی ہوئی تھی وہ میرے ان سب واقعات کا باعث ہوا لہذا
رستم ثانی و شہریار و ایرج نامدار نے یہ قصد کیا کہ ہم تینون آدمی نقاب والے ہین اور سہراب
ثانی کو صاحبقران قرار دین اور جاکر مقابلہ کرین الیاس کی سبب انتقامدار سنے اور رفاقت سے
بے چلے یہان سے پندرہ فرسنگ پر ایک … کہ وہ بہت … وہان آکر فروکش ہوئے
خیمے و بارگاہین و غیرہ جو طلسم سے دستیاب ہوئین تھین بر پا ہوئین اور وہ لوگ کہ جنکو طلسم سے رہا
کیا تھا اونھون نے غلامی اختیار کی وہ ہمراہ ہین جب یہان آکر مقیم ہوئے تو مجھے فرمایا کہ تم شہر
زرین حصار کو جاؤ اور زرد … اور اگر زرنگار شاہ خورشید پیکر ہون تو آگاہ کرکے
مع لشکر ہمارے پاس لاؤ مگر یہ نہ ہو کہ یہ راز کسی پر ظاہر ہو اوسوقت تک کہ جب تک ہمارے اور
بدیع الملک کے باہم مقابلہ ہوکر صفائی نہو جاوے اور ایک نامہ بھی مجھکو دیا ہے کہ یہ زرد دہان کو
دینا وہ نامہ بھی میرے پاس ہے یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے بیان کیا اب مین تاکید سے کہتا ہون کہ
یہ راز افشا نہو آئندہ آپ کو اختیار ہے یہ کہکر اپنے مونہہ پر سے نقاب اوٹھائی اور کہا کہ پہچانئے کہ مین
وہی درویش ہون یا نہین اب جو زرد دہان نے دیکھا پہچانا کل باتونکا یقین ہوا سیارہ
کو گلے سے لگایا اور کہا کہ ہم لوگ کیا خوش نصیب تھے کہ ایسے خاندان کے شاہزادون نے
ہم پر احسان کیا ہم خود حیران تھے کہ درویش کیسے ہین یہ طاقت و قوت و صورت ہم نے کسی درویش
کی نہین دیکھی اور نہ خواب مین بھی دیکھی ضرور کسی عالی خاندان سے ہین اور شاہزادے ہین کسی
سبب سے درویشی اختیار کی ہے خیر ہمارا قیاس بہت ٹھیک نکلا خداوند کریم ان دونون بزرگوارونکو
ہمارے سر پر سلامت رکھے کہ جنکے سبب سے ہم دولت دین سے بہرہ مند ہوئے اور رجان … آبرو
بھی بچی کیا مجال ہماری ہے جو ہم اس راز کو زبان سے بھی نکالین بیان کرنا تو شے دیگر ہے جو ہمارے آقا
کی مرضی ہوگی ہم اوسپر عمل کرینگے اے مہتر جی وہ نامہ لاؤ جو کہ آقا نے تحریر فرمایا ہے ہم دیکھین
کہ کیا غلامون کو تحریر کیا ہے اوسپر عمل کرین سیارہ نے وہ نامہ نکال کر کمر سے زرد دہان کو دیا
زرد دہان نے پہلے سر پر رکھا اور آنکھون سے لگایا لفافہ پر بوسہ دیا اوسکے بعد لفافہ کو چاک
کیا نامہ کو پڑھنا شروع کیا کل مضمون نامہ سے آگاہ ہوا وہی حال تحریر تھا جو سیارہ نے
بیان کیا تھا ہر مقام پر راز کے پوشیدہ کرنے کی تاکید لکھی تھی جب نامہ پڑھ چکا تو اوٹھا کے اپنے
پاس باحتیاط رکھا سیارہ نے کہا کہ اسکو چاک فرمائیے کہا کہ گو اس نامہ مین بھی تاکید لکھی ہے کہ
پڑھکر چاک کر ڈالنا مگر مین ابھی کیونکر چاک کر دون یہ نامہ تو نذر … شاہ … کو دکھانا ہوگا

تب تو انکو یقین آئیگا سیارہ نے جواب دیا کہ واقعی تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط سے
رکھنا کوئی دوسرا دیکھنے نہ پائے یہ کہکر سیارہ نے کل حالات قاف و جنگ و پیکار ابتدا سے
انتہا تک بیان کیے جو کہ مین ان جلدون مین لکھ چکا ہون ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین خلاصہ یہ کہ جب
زردمان و تومان آگاہ ہوا تو اُسنے سیارہ سے کہا کہ ای بہتر صاحب اب آپ تدبیر بتلائیے
کہ مین کیونکر لشکر لیکر خدمت مین آقا کے چلون کیونکہ اس راز کو ظاہر نہین کر سکتا ہون کہ وہ فقیر جو کہ
تشریف لائے تھے فلان خاندان سے ہین اب انھون نے مجکو طلب کیا ہی مین جاتا ہون اگر یہ ظاہر
کرتا ہون تو خلاف حکم ہوتا ہی پھر کیا تدبیر کرون سیارہ نے کہا کہ سہل تدبیر ہی کہ مین آپکو آپکے
محل مین پہونچائے دیتا ہون صبح کو آپ دربار آراستہ کرین موافق قاعدہ کے صورت تبدیل کرکے مین
دربار مین آؤنگا اور آپ سے فریاد کرونگا کہ مین فلان ملک سے بھاگ کر آیا ہون وہان خدا پرستون پر
یہ ظلم و ستم ہو رہا ہی کہ برجیس انکو قتل کر رہا ہی انکی زبانی سُن چکا ہون کہ برجیس نے خروج کیا ہی یکونگار
اب کیسے مسلمان ہین کہ دینی بھائیون پر کفار کا نرغہ ہی اور یہ ستم ہی کہ آفتاب پرستی کردہ آفت مین مبتلا
ہین اور آپ یہان چین سے بیٹھے ہوئے ہین انکی کمک نہین کرتے ہین حمیت اسلام کیا ہوئی جس مین
یہ فریاد کرون اُسوقت آپ یہ ارشاد کرین ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا اب معلوم ہوا لہذا ہم ضرور کمک
کرینگے اگر مر گئے تو خیر ورنہ درجہ شہادت پایا زندہ بچے تو غازی کہلائے یہ فرماکر تیاری لشکر کا حکم فرمائیگا اور
لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اپنی طرف سے یہان کسیکو حاکم کرکے طرف زرنگار شاہ کے چلیےگا انکو
بھی تخلیہ مین اس امر سے آگاہ کرکے اور ہمراہ لیکر خورشید پاس چلیےگا زرنگار شاہ بھی نہ ظاہر
کرین کہ میرے بھائی زردمان نے سنا ہی کہ اہل اسلام پر کفار کا نرغہ ہی اس سبب سے انھون نے
اپنے ملک سے لشکر ہمراہ لیکر قصد کیا ہی کہ ظلم کفار سے اہل اسلام کو نجات دین میرے پاس آئے
ہین کہ آپ بھی شرکت کرین لہذا مجپر فرض ہی کہ مین شرکت کرون اور اہل اسلام کی کمک کرون میرا لشکر
تیار ہی بلکہ اب سر دربار اُنسے اس امر کو ظاہر فرمائیگا کہ میرا یہ قصد ہی انکو ہمراہ لیکر خورشید تاجگیر
کے پاس پہونچیے بظاہر تو یہ ظاہر فرمائیے اور تخلیہ مین کل حال سے آگاہ فرمائیے وہ بھی یہی حیلہ کرین
کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون پس آپ تینون صاحب مع لشکر کے میرے ہمراہ ہو لین مین آپکو
اُس مقام پر پہونچا دونگا کہ جہان آقا فروکش ہین انکو جاکر خبر کرونگا اب رہا یہ امر کہ اہل اسلام کی کمک کو جاتے ہین جبکہ آپ
انکی اطاعت کرینگے یہ آپنے کہا کہ اہل اسلام یہ اعتراض کرینگے کہ آپ تو ان نقابدارون کی اطاعت کی یہ کون ہین
اسکی تدبیر یہ ہی کہ مین جاکر انکو خبر کرونگا کہ زرنگار شاہ وغیرہ مع لشکر کے آگئے ہین فلان مقام پر
فروکش ہین اور یہ صلاح دونگا کہ آپ جاکر انکی بارگاہ مین زردمان شاہ وغیرہ سے یہ فرمائیے گا
کہ ہم بھی مسلمان ہین اور تم بھی مسلمان ہو اور ہمارا قصد ہی کہ ہم کفار پر لشکر کشی کرین لہذا تم ہماری
اطاعت کرو آپ یہ جواب دین کہ ہم کیونکر اطاعت کرین کیا ہم کوئی آپ سے کم ہین ہان اس حالت مین اطاعت
کرینگے کہ ہم تینون بادشاہ ہین اور مسلمان ہین ہمکو یقین ہی کہ جب ہم اطاعت نہ کرینگے دونون طرف خداپرست
ہین مگر ان سبکا خون ہوگا اور یہ خون ہمارے اور آپکے سر پر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ ہمسے مقابلہ
کرین اگر آپ ہم تینون کو زیر کرلین تو ہم آپکی مع لشکرون کے اطاعت کرین ورنہ آپ ہماری اطاعت
کرین وہ اسکو قبول کرلینگے آپ تینون صاحب یکے بعد دیگرے مقابلہ کرین یقین کامل ہی کہ وہ زیر کرلینگے
بس آپ اطاعت کرین اور جدھر وہ کوچ کرین انکے ہمراہ تشریف لیجائیے اگر اہل لشکر اعتراض کرین

جواب دیجیے کہ ہمکو زیر کیا پھر کیونکہ اطاعت نہ کرتے سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہیں ہے زردمان و تومان نے کہا کہ واقعی خوب تدبیر ہے آپ صبح کو تشریف لائیں مین پرسون یہان سے زرنگار کی طرف مع لشکر کے کوچ کرونگا خلاصہ یہ کہ سیارہ نے اس تدبیر سے زردمان و تومان کو محل مین پہونچایا جس تدبیر سے لایا تھا اور خود اسوقت بیرون شہر آکر ایک مقام پر ٹھہر گیا تھوڑی دیر مین صبح ہوئی سیارہ نے نماز سحر ادا کر کے اپنی صورت فریادیون کی سی بناکر طرف دربار کے رخ کیا اور چلے ادھر زردمان و تومان بیدار ہوے نماز سحر سے فراغت کرکے دربار مین آئے سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا زردمان نے اہل دربار سے کہا کہ اگر کوئی وقت اہل اسلام پر بہت سخت پڑے تو اسوقت ہمکو انکی کمک لازم ہے کہ نہین جبکہ ہم بھی خدا پرست ہین سبھون نے کہا کہ حضور بادشاہ نے کہا کہ کل مین نے پرچہ اخبار مین دیکھا ہے پرچہ نویس و خفیہ نویس نے تحریر کیا ہے کہ کوئی کافر برجیس ہے اسکا مذہب آفتاب پرستی ہے اسنے خروج کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ سب اہل اسلام کو آفتاب پرست کرون اگر ایسا ہی ہے تو ضرور ہے کہ ہم اہل اسلام کی کمک کرین انکی شرکت کرین سبھون نے جواب دیا کہ ضرور لازم ہے بلکہ واجب ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سیارہ ثانی فریادیون کی صورت بنے ہوے پہونچے اور فریاد کرنے لگے کہ برجیس نے اہل اسلام پر خروج کیا فلان ملک تباہ کیا فلان ملک برباد کیا مین فرنگوشیہ سے بھاگ کر آیا ہون وہ تقریر مرقومہ بالا جو کہ شب کو باہم قرار پائی تھی بیان کی اور بہت کچھ داد و بیداد کی یہ سنکے زردمان نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ اب مجھکو کیا کرنا لازم ہے سب نے کہا کہ اہل اسلام کی کمک کیجیے یہ سننا تھا کہ اسوقت زردمان نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم کل یہان سے براے کمک اہل اسلام کوچ کرینگے پہلے اپنے بھائی زرنگار شاہ کے پاس جائینگے پھر انکو ہمراہ لیکر خورشید ملک گیر کے پاس جائینگے انکو بھی اس سے آگاہ کرینگے وہ بھی خدا پرست ہین انکو بھی مع لشکر کے ہمراہ لینگے تینون صاحب ملکر اور باہم شریک ہوکر کفار سے مقابلہ کرینگے اور اہل اسلام کی کمک کرینگے اور حکم دیا کہ انکو لیجاؤ اور براحت و آرام رکھو یہی تو ہمارے رہبر ہونگے سیارہ کو بہت کچھ انعام و اکرام و خلعت دیا بعدہ دربار برخاست کیا زردمان نے اہل لشکر کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا بارگاہین خیمے وغیرہ توشک خانہ سے نکالے گئے اونٹون پر بار کیے گئے اہل لشکر نے سامان سفر درست کیا غلہ لاکھون من ہمراہ لیا گیا خزانے سے روپیہ صندوقون مین بھر کر ہمراہ لیجانے کے لیے بار کیا گیا اسقدر دن اور رات مین سب سامان درست ہو گیا دوسرے دن بوقت سحر قریب بیس لاکھ کے لشکر ہمراہ سفر ہو کر بیرون شہر جاکر مقیم ہوا خیمے وغیرہ و خزانہ کارخانے وسط لشکر مین کر لیے گئے دوکاندار ہمراہ لشکر ہوئے کیونکہ طریقہ ہے کہ جہان لشکر فرودگش ہوتا ہے بازار ضرور آراستہ ہوتا ہے کیونکہ اہل لشکر کو کسی شئی کی ضرورت ہو تو صحرا مین کہان سے بہم ہو اس سبب سے لشکر کے ہمراہ بازار ضرور ہوتے ہین یہان سب بیرون شہر بادشاہ کے آنے کا انتظار کر رہے ہین وہان در دولت پر سب سردار موجود ہین جو کہ ہمراہ جائینگے وہ بھی اور جو شہر مین رہینگے وہ بھی سواری بادشاہ کی آراستہ ہے کہ زردمان تاجدار و تومان تاجدار اہل محل کو رخصت کرکے برآمد ہوئے سردارون نے مجرا کیا سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے باپ بیٹے دربار مین آئے زردمان نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو اپنے شہر کا حاکم کیا اور عدل و داد کرنے کی تاکید کرکے اور ایک سپاہ و چند سردار براے حفاظت شہر چھوڑ کر اور سبکو وزیر کی اطاعت کا حکم دیکر سبکو رخصت کیا اور آپ مع اپنے فرزند

تو مان وسپہ سالار تیغ آرا بہ معہ سرداران کے سوار ہوکر سبکو رخصت کرکے بیرون شہر
آیا اور لشکر بھی آیا جب لشکر سب آچکا کوس رحیل پر چوب پڑی یہان سیارہ برابر تخت زرد مان
کے ایک مرکب پر سوار ہین زرد مان سے باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین جب کوس پر چوب
پڑی لشکر روانہ ہوا صداے الرحیل بلند ہوئی ہر سمت سے صداے الحذر قوا از نہی
نہی بڑے خدم وحشم سے زرد مان تاجدار قطع منازل و مراحل طی کرکے بعد چار روز کے
قریب زرنگار یہ پہونچا ہرکارے زرنگار شاہ کے لشکر کے تلاش کو نکلے تھے انھون نے جو لشکر
کی آمد دیکھی آگے بڑھکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے معلوم ہوا کہ زرد مان تاجدار برادر زرنگار
شاہ کا وہ اپنے بھائی کے پاس آئے ہین دریافت کیا کہ کیون آئے ہین معلوم ہوا کہ ایک جادوگر
نے آکر فریاد کی کہ برجیس نے خروج کیا اور اہل اسلام پر ظلم کر رہا ہے کئی ملک تباہ ہو گئے ہین مین
فرنگوشیہ سے بھاگ کر آیا ہون آپ لوگ کیسے مسلمان ہین کہ اپنے دینی برادرون کی کمک نہین کرتے
ہین انپر ظلم و ستم ہو رہے ہین یہ سنکے بادشاہ فوراً لشکر کو لیکر ادھر کو روانہ ہوئے کہ بھائی
صاحب کو بھی ہمراہ لے لون کیونکہ یہ بہت بڑا امر ہے وہ ہرکارے یہ سنکے شہر مین آکے
داخل دربار ہوئے یہان زرنگار شاہ کا دربار آراستہ ہے سب حاضر دربار ہین کہ ہرکارون نے
آکر مجرا کیا اور سب واقعہ لشکر کی آمد کا اور اسکے دریافت کرنے کا اور اسکے بیان کرنے کا عرض کیا
زرنگار شاہ نے سنکے سردارون کو حکم دیا کہ زرد مان تاجدار کا استقبال کرکے لاؤ اسکا بڑا مرتبہ
ہے اور انکی قدر و عزت کرنا چاہئے کہ انھون نے ہم سے پہلے دین اسلام کو قبول کیا ہے اگر انھون نے
امداد اہل اسلام کا قصد کیا ہے تو مین انکا شریک ہون یہ حکم پاکر سردار براے استقبال روانہ ہوئے
ادھر زرد مان تاجدار مع لشکر کے بیرون شہر فروکش ہوئے خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب
لشکر اترا بادشاہ بارگاہ مین آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا زرد مان نے چند ہرکارے طرف شہر
کے روانہ کیے تھے کہ تم جاکر خبر لاؤ کہ بھائی صاحب کن خیالون مین مصروف ہین وہ ہرکارے گئے اور
یہ خبر سنکر روانہ ہوئے تھے کہ سردار براے استقبال آتے ہین فوراً اپنے لشکر مین آکے بادشاہ کو
سلام کرکے عرض کیا کہ آپکے برادر صاحب نے آپکے آنے کی خبر پاکر سردار براے استقبال
روانہ کیے ہین وہ آتے ہین زرد مان نے یہ خبر پاکر اپنے چند سردارون کو استقبال کو روانہ
کیا یہ بارگاہ سے نکلکر چلے راہ مین ملاقات ہوئی سرداران زرنگار شاہ اور زرد مان تاجدار
باہم بغلگیر ہوئے سرداران زرد مان ان سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے انھون نے سلام کیا
کرسیون پر بیٹھے بادشاہ نے مزاج پرسی کی خیر و عافیت پوچھی اپنے بھائی کے مزاج کی کیفیت
دریافت کی آنے کا سبب دریافت کیا انھون نے عرض کیا کہ سب کیفیت اچھی ہے سب بخیر و عافیت
ہین آپ کی تشریف آوری کی جو خبر بادشاہ نے پائی حکم ہوا کہ استقبال کو جاؤ اور انکو ہمارے پاس
لے آؤ لہذا ہم حاضر ہوئے ہین تشریف لے چلیے یہ سنکے زرد مان نے سواری طلب کی مع اپنے
فرزند و سپہ سالار و چند سردارون کے انکے ہمراہ ہو لیا اور باقی سردارون لشکر کو اسی مقام پر
ٹھہرنے کا حکم دیا وہ سب ٹھہرے یہ انکے ہمراہ داخل شہر ہوا شہر کو سابق سے زیادہ آباد پایا
سردارون سے کہا کہ یہ سب رونق بہ برکت دین اسلام کے ہے یہان تک قریب دربار کے پہونچے بادشاہ کو
خبر ہوئی کہ آپکے بھائی آتے ہین بادشاہ خود تخت پر سے اٹھکر تا لب فرش براے استقبال

آیا اب کس کی مجال تھی کہ جو استقبال نہ کرتا زردمان مع توبان و اپنے سرداروں کے داخل دربار ہوا اُن سرداروں کے ہمراہ جو کہ لینے کو گئے تھے دیکھا کہ زرنگار شاہ خود قریب لب فرش کھڑے ہوئے ہین زردمان نے بھائی کو سلام کیا توبان نے چچا کو سلام کیا اور سب سرداروں نے مجرا کیا سرداران زرنگار شاہ نے زردمان کو مجرا کیا دونون بھائی بغلگیر ہوئے بھتیجے کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا زردمان نے عرض کیا کہ آپنے اسقدر زحمت کیون گوارا کی ہین تو آپکا خورد ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ زحمت کیسی تم میرے بزرگ ہو یہ مین نے دین اسلام کی عزت کی کیونکہ تمنے مجھسے پہلے دین حق کو قبول کیا ہی تمھارا احترام بہ ہی یہ کہکر اور لا کر تخت پر اپنے دہنی طرف بھائی کو بائین طرف بھتیجے کو بٹھایا اور سب سرداروں کو جگہ بقدر مراتب دی جب سب بیٹھ چکے مزاج پرسی کی اسکے بعد سبب آنے کا دریافت کیا زردمان کے ہمراہ سیارہ بھی تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ انہنے آکر فریاد کی کہ کفار نے خروج کیا ہی اہل اسلام پر رجعت کر رہے ہین ہزارون خداپرست مارے گئے ہین آپ کیسے مسلمان ہین جو انکی امداد نہین کرتے ہین یہ وقت امداد کرنے کا ہی پرچہ اخبار مین دیکھا کرتا تھا کہ واقعی بہت ظلم و ستم ہو رہا ہی مگر چند سبب ایسے تھے کہ وہ مانع اس امر کے تھے کہ مین کمک کو جاؤن اب جو انھون نے اگر فریاد کی اور ایک ایسا سبب پیدا ہوا کہ جسکے سبب سے واجب ہوا کہ اب تامل نہ کیا جاے اور ایک جوش بھی پیدا ہوا مین نے قصد کر دیا اور جو سبب پیدا ہوا ہی اُسکو مین تخلیہ مین عرض کرونگا خلاصہ یہ کہ مین نے اُسی حالت جوش مین تیاری لشکر کا حکم دیا ساتھ ہی خیال دل مین آیا کہ آپکا بھی ہمراہ ہونا اور آپکی شرکت مین اہل اسلام کی کمک لازم ہی کیونکہ آپ بزرگ ہین اور ان معاملات مین بزرگ کا ہونا ضرور ہی اور یہ وہ کام ہی کہ جس سے عقبا درست ہو اور سعادت نیک حاصل ہو لہذا اس طرف کو روانہ ہوا اور حاضر ہوا ہون کہ آپ بھی میرے ہمراہ تشریف لے چلین اور اہل اسلام کی کمک کرین کافرونکو دفع کرنے کی کوشش فرمائین لہٰذا مناسب ہوگا کہ اگر خورشید ملکست گیر کو اُنکے ملک سے ہمراہ لیلیجیے یہ سنکے زرنگار شاہ جواب دیا کہ تمنے خوب کیا کہ جو میرے پاس آئے اگر تم اکیلے چلے جاتے تو مجھکو صدمہ ہوتا اور خورشید کو ضرور ہمراہ لینگے آپ تم دو ایک ہفتہ قیام کرو مین خورشید کو نامہ لکھکر طلب کرتا ہون جب وہ آلین تو پھر یہان سے سب لشکر کوچ کرین اس عرصہ مین تمھاری دعوت کرونگا زردمان نے کہا کہ آپ اب جلدی کرین نامہ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ لشکر کو تیاری کا حکم دین اور مین اور آپ دونون خورشید کے ملک پر چلین انکو بھی ہمراہ لیکر روانہ ہون نامہ و پیام مین عرصہ ہوگا یہان اہل اسلام تباہ ہونگے اور نہ میری دعوت کی ضرورت ہی یہان بھی آپکا ہی اور وہان بھی آپکا ہی مین تو آپ کا خورد ہون زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تو ممکن نہین ہی کیونکہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میرے یہان آئے نہین اب آئے ہو تو مین دعوت ضرور کرونگا زردمان نے بہت اصرار کیا بادشاہ نے کہا کہ اچھا جسقدر عرصہ مین لشکر تیار ہو اُتنے دن تو میرے مہمان رہو زردمان خاموش ہو رہا بادشاہ نے سرداران کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور کہا کہ غلہ جمع کرو تب خیمے وغیرہ نکالے جائین خزانہ بار ہو اور اسکے ساتھ سامان دعوت کا حکم دیا بعد اسکے دربار برخاست کیا صحبت تخلیہ آراستہ ہوئی اُس صحبت مین زرنگار شاہ و زردمان و توبان و سیارہ کے سوا کوئی نہین تھا زردمان نے سب واقعہ جو کہ سیارہ سے سنا تھا زرنگار شاہ سے بیان کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ مین آنا کی

خدمت مین جاتا ہون اور آپکو بھی طلب کیا ہی اور خورشید کو مع لشکر کے اس امر کی پوشیدگی کی
تاکید فرمائی تھی اس سبب سے مین نے یہ ظاہر کیا کہ مین اہل اسلام کی کمک کو جاتا ہون یہ راے مہتر
صاحب نے بتائی ہی بس تعجیل فرمائیے ایسا نہو کہ آقا ناراض ہون گو آپ نے حالت فقیری مین نیاز حاصل
ہوا تھا جبکہ وہ فقیر تھے مگر ہمارے محسن ضرور ہین ہمیں اُنکی اطاعت فرض ہی ہمکو اُنکی زیارت کا از حد اشتیاق
ہی زرنگار شاہ یہ سنکے بہت خوش ہوا مثل گل کے شگفتہ ہو گیا نامہ پڑھا سر پر رکھا بعد اُسکے سوار
کو بہت کچھ انعام دیا وہ صحبت برخاست ہوئی تین دن تک زردمان مہمان رہا چوتھے دن سب لشکر
زرنگار شاہ قریب تین لاکھ کے آمادہ سفر ہوا سب سامان درست ہو گیا بادشاہ کو خبر کی زرنگار
شاہ نے زردمان سے کہا کہ تم جا کر اپنے لشکر کو تیار کرو مین لشکر لیکر آتا ہون آج ہی شہر منوچہر
کی طرف کو کوچ کر جاؤ زردمان لشکر مین آیا سب سردارون سے ملا حکم سفر کا دیا لشکر تیار ہوا
اُدھر زرنگار شاہ نے اپنی طرف سے اپنے ماموں زاد بھائی کو حاکم کیا سبکو اُسکی اطاعت کا حکم
دیکر دو لاکھ سپاہ و چند سردار شہر مین چھوڑ کر مع تین لاکھ سپاہ کے اور کل سردارون کے کوچ کیا بیرون
شہر آیا شریک لشکر زردمان ہوا دونون لشکر باہم ملگئے کوس سفری بجا دونون لشکر طرف منوچہریہ
کے روانہ ہوئے سیارہ بھی ہمراہ ہی یہان تک کہ بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب منوچہریہ کے
پہونچے یہان باپ بیٹے یعنی منوچہر شاہ و خورشید کج کلاہ بعیش و عشرت حکومت کرتے ہین ہر روز
دربار آراستہ ہوتا ہی ہرکارون نے زرنگار شاہ و زردمان کے مع لشکر آنے کی خبر دی اور وہ
ہی سبب بیان کیا کہ براے امداد اہل اسلام جاتے ہین یہ خبر سنکے خود خورشید براے استقبال
آیا یہان لشکر اُترا دونون بھائی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین کہ خبر آئی کہ خورشید آپ کے استقبال کو
آتے ہین اُنھون نے سردار روانہ کیے وہ استقبال کر کے بارگاہ مین اُنکو لاے صاحب سلامت
ہوئی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا خورشید کو بٹھایا مزاج پرسی کی بعدہ گفتگو شروع ہوئی زردمان
نے وہی تقریر شروع کی حرف اسقدر زائد کہا کہ مین نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو اور آپکو ہمراہ لے لون
پہلے مین بھائی صاحب کی خدمت حاضر ہوا وہ بموجب میری عرض کے مع لشکر کے میرے ہمراہ ہو لیے
اب آپ کے پاس حاضر ہوا ہون کہ آپ بھی شرکت فرمائیے خورشید نے کہا کہ بسر و چشم آپ کے
حکم کی تعمیل کرنے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ مین آپ صاحبون کی دعوت کرلون پھر مجکو کوئی
عذر نہوگا زرنگار شاہ و زردمان نے کہا کہ دعوت کی کوئی ضرورت نہین ہی اب آپ تعجیل فرمائیے
اس مہم کی واپسی کے بعد دعوت فرمائیگا خورشید نے کہا اچھا مگر اسقدر تو مہلت دیجیے کہ مین لشکر تیار
کرلون جب تک لشکر تیار ہو آپ شہر مین چلکر مقیم ہون اور والد صاحب سے ملاقات فرمائیے اُنکو بھی آپکی
ملاقات کا بہت اشتیاق ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ بہتر ہی خورشید نے زردمان سے کہا کہ وہ امر کیا
ہوگا کہ جو تخلیہ مین ارشاد کرنا ہی زردمان نے کہا کہ ابھی یہ کہکر حکم دیا کہ تخلیہ ہو جائے بس اُس مقام
پہ پانچ شخص ہین سیارہ اور خورشید و زرنگار شاہ و زردمان و توامان تب سیارہ نے و زردمان
نے سب حالات رستم ثانی و شہریار بیان کیے اور کہا کہ مجکو اور بھائی کو اور آپکو مع لشکر طلب کیا
ہی اور اس راز کے پوشیدہ رکھنے کا حکم فرمایا ہی اس سبب سے یہ تدبیر کی ہی اور یہ طریقہ اطاعت کرنیکا
مہتر صاحب نے تجویز کیا ہی وہ نامہ رستم ثانی و شہریار کا خورشید کو دکھایا خورشید بھی بہت
خوش ہوا اور ان سب امرون کو قبول کیا اور کہا کہ اب مجکو یہان دم بھر ٹھہرنا دشوار ہی مین بہت جلد

تیاری لشکر کر کے روانہ ہوتا ہوں ان بزرگواروں کی قدمبوسی کا ازحد اشتیاق ہے یہ کہکر اُٹھا اب وہ نامہ
جاک کیا گیا خورشید و زرنگار شاہ و زردمان تاجدار کو اپنے ہمراہ لیکر شہر منوچہر میں آیا دونوں
بیرون شہر فردکش رہے تمام شہر کی سیر کی اور داخل دربار ہوئے منوچہر شاہ نے تا لب فرش استقبال
کیا بہت تعظیم و تواضع سے پیش آیا بڑی خاطر و مدارات کی سبب آنے کا دریافت کیا زردمان نے وہی
سب تقریر بیان کی ادھر خورشید نے لشکر کی تیاری کا حکم دیا سرداروں کو دو دن میں دو لاکھ
سپاہ تیار ہوگئی دو دن تک زردمان و زرنگار شاہ مہمان رہے تیسرے دن خورشید ملک گیر
اپنے باپ منوچہر سے رخصت حاصل کرکے مع دو لاکھ سپاہ کے شہر سے کوچ کرکے بیرون شہر آیا
یہاں دونوں لشکر آمادہ سفر تھے لیس یہ سب باہم ایک ہوکر تینوں لشکر شریک ہوکر کوس سفری بجاتے
ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے طرف بلیتہ مصروفیہ برہنائی سیارہ ثانی روانہ ہوئے
انکو راہ میں رکھا جاتا ہے اب میں عنان قلم کو طرف حالات سہراب ثانی و حضور کج کلاہ کے
پھیرتا ہوں صاحب دفتر بیان کرتا ہے کہ بلیتہ مصروفیہ میں سہراب ثانی فردکش ہیں بارگاہ میں جلوہ فرما
ہیں دربار آراستہ ہے اور یہ عرض کرچکا ہوں کہ حضور کج کلاہ فرزند معروف کجکلاہ بموجب
حکم اپنے باپ کے اس طرف کو چل چکا ہے برائے پند و نصیحت کی کہ ہرکاروں نے سہراب ثانی
و نقابداروں کو آکر خبر دی کہ فرزند معروف کجکلاہ یعنی حضور کجکلاہ آپ لوگونکی پند و نصیحت کو آتا
ہے ہم دربار میں سنتے کہ وہ بموجب حکم اپنے باپ کے وہاں سے روانہ ہوا ہے ہم بھی ہمراہ آئے جب وہ
ادھر کو چلا ہم سبقت کرکے چلے آئے کہ آپ کو خبر کریں یہ سنکے نقابداروں و شاہزادہ نے حکم دیا کہ کوئی
نزدیک آنے دو بلکہ چند سردار برائے استقبال روانہ کیے وہ جاکر حضور کجکلاہ سے ملے بیان
کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کے لیے روانہ کیا ہے آپ کی تشریف آوری کی خبر پاکر
اسنے اپنے دل میں کہا کہ یہ لوگ بظاہر تو بہت معقول معلوم ہوتے ہیں نہ معلوم کوتوال نے کیا تقریر
جاکر کی جو ایسے جوابات پائے ایسے ایسے خیالات دل میں کرتا ہوا ان سرداروں کے ہمراہ داخل
لشکر فیروزی اثر ہوا وہ سامان دیکھا [illegible] کہ ہوش اُڑ گئے شاہزادے کا حکم تھا کہ سردار دور دور
سب مقامات کی سیر کراتے ہوئے لائیں یہانتک کہ تمام عجائبات قاف اُسکو دکھائے بعد اُسکے
لیکر داخل بارگاہ ہوئے اسنے وہ بارگاہ دیکھی کہ جو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی تھی باوجودیکہ اسکے باپ
کی بہت بڑی حکومت ہے مگر ایسی بارگاہ نصیب نہیں ہے بیساختہ اس بارگاہ کو دیکھکر اُسکے مونہہ سے
یہ شعر نکل گیا شعر عجب بارگاہ دنجب گیر و دار * کہ گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار * یہانتک
اُن سرداروں نے اُسکو لاکر داخل دربار کیا اسنے دربار کو خوب طور سے آراستہ پایا ہی سب
سامان دیکھا جو کہ کوتوال نے بیان کیا تھا بلکہ اُس سے زیادہ اُس طور سے نقابداروں کو جلوہ کرتا پایا
اور اُس جوان کو اور دیگر سرداروں کو اسنے بطور آفتاب پرستان سلام کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا
اُن سرداروں نے اُسکو لاکر روبرو نقابداروں کرسی مرصع کار پر بٹھادیا اور خود اپنے اپنے
مقام پر بیٹھ گئے شاہزادہ و نقابدار بہت تعظیم و تواضع سے پیش آئے سبب آنے کا دریافت کیا اسنے
پہلے تو بہت کچھ تعریف [illegible] اسکے چچا کی [illegible] بھائیوں کی اُسکے بعد دلوانے کی کی اور بیان
کیا کہ والد بزرگوار [illegible] نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ میں آپ کو یہاں کے حالات سے
آگاہ کردوں [illegible] شہر کو روانہ کیا تھا نہ معلوم اسنے کیسی تقریر کی کہ جسکا آپنے

اسکو اسکی تقریر کے موافق جواب دیا جب مطلب نہ حاصل ہوا تو انھون نے مجھسے فرمایا کہ تو جا اور ان لوگون کو سمجھا آ کہ وہ یہان سے چلے جائین اور کسی مقام پر جا کر قیام کرین کیونکہ مجکو اسکا خوف ہے کہ ایسا نہو کہ دیوانہ آپ لوگون کے حال سے آگاہ ہو اور اگر آپ لوگون کو قتل کرے اور سب مال و اسباب لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی اول تو ہم بدنام ہونگے دوسرے یہ خرابی کی بات ہوگی کہ ہمارے بزرگونکا قول ہے کہ جہان پر خدا پرستون کا خون گرتا ہے اُس زمین پر غلہ نہین پیدا ہوتا ہے پس اگر دیوانے نے آپ لوگون کو قتل کیا اور یہان خونریزی ہوئی تو یہان غلہ نہ پیدا ہوگا تو ہماری رعایا فاقہ کر کے مرجائیگی تو ہمکو یہ امر منظور نہین ہے لہذا آپ چلے جائین کیونکہ اپنے ساتھ دوسرون کو معرض ہلاکت مین ڈالیئے دوسرے ہمنے یہ بھی زبانی کوتوال کے سنا ہے کہ آپکا قصد ہے کہ ان مقامات کو بھی اسلام آباد کرین تو یہ امر محال ہے یہان کسی کی مجال نہین ہے کہ ان مقامات کو اسلام آباد کر سکے کیونکہ یہ وہ مقامات نہین ہین کہ جو کہ اسلام آباد ہو گئے نہ یہان کے لوگ ویسے نامرد ہین جیسے وہ لوگ نامرد تھے یہان سب شیران دشت نبرد ہین یہان دین اسلام کا رائج ہونا اور فروغ پانا بسا دشوار ہے اس امر پر آپ لوگون کی کوشش بیکار ہے آئندہ آپکو اختیار ہے مگر اس بات کا خیال رہے کہ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کیجیگا اور یہان سے نہ جائیگا تو نوبت پچتانیکی بجز کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا دیوانہ اگر لوٹ لیجائیگا والسلام خیر اختتام جب حضور کجکلاہ یہ تقریر تمام کر چکا اسوقت سہراب ثانی نے برہم ہو کر جواب دیا کہ بیکار آپ نے تکلیف کی ہم کوتوال کو جواب صاف دے چکے ہین یہ آپکی عنایت بیجا تھی کہ آپ نے ہمکو اس حال سے آگاہ کیا وہ دیوانہ کیا اصل رکھتا ہے ہم وہ لوگ ہین کہ جہان جم جاتے ہین اور جس امر کا قصد کرتے ہین بدون اسکو پورا کیے ہوئے نہین چھوڑتے ہین اب یہ بھی ممکن ہے کہ ہم یہان سے بدون ان ملکون کے اسلام آباد کیے ہوئے چلے جائین خواہ آپ لوگ بخوشی دین اسلام قبول کرین خواہ بزور شمشیر دیوانے کی تو یہ اصل نہین ہے کہ وہ ہمکو اگر لوٹ لے یا ہمکو اذیت پہونچائے ہم وہ لوگ ہین کہ ہمارے نام سے دیوان قاف کانپ جاتے ہین ہمارے نام سنکے بہادران کے بدن مین رعشہ پڑجاتا ہے ہاتھون سے قبضۂ شمشیر چھوٹ جاتے ہین ہماری نعرون کی صدا سے شیران دشت کے کلیجے شق ہو جاتے ہین ہمارے قدم جہان جس معرکہ مین گڑ گئے پھر اگر آسمان بھی سر پر گرے تو نہین ہٹتے ہین اب تو کسی کی مجال نہین ہے کہ ہمکو یہان سے ہٹا دے ابھی اس صحرا کو خون سے مثل لالہ کے لعل کر دینگے لاشون سے بھر دینگے دیوانہ ہمارا کیا بنا لیگا اب بدون اسلام آباد کیے ہوئے جانے نہین ہین ہم ابھی بردۂ قاف سے دیوزادون سے مقابلہ کیے ہوئے چلے آتے ہین ہزارون دیو کو مثل طفل مکتب کے قتل کیا ہے آپ اپنے والد سے کہہ دیجئےگا کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ شہر تباہی سے بچے کسی قسم کی خرابی نہو تو غاشیۂ اطاعت کو دوش پر رکھکر رومال سے ہاتھ باندھکر ہماری خدمت مین حاضر ہو دین اسلام کو قبول کرو اور سب کو بھی دائرۂ اسلام مین لاؤ ورنہ یاد رکھو کہ ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہان ابتو ضرور دین اسلام کا جھنڈا گڑیگا آئندہ تمکو اختیار ہے یہ جو انھون نے ہماری نسبت کہا ہے کہ اگر یہان سے نہ جاؤگے تو پچتاؤگے انھیں کہہ دینا کہ ہم تو نہ پچتائینگے ہان اگر تم نہ اطاعت کروگے تو تم ضرور پچتاؤگے کہ تمام عمر یاد کروگے سوائے حسرت و رنج کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کف افسوس ملکر پچھتاؤگے بدون دین اسلام قبول کیے امان نہ پاؤگے یہ جو تقریر سہراب ثانی نے برہم ہو کر کی تو حضور کجکلاہ کو بہت ناگوار گذرا دیکھا تو لشکر قلیل ہمراہ ہے ایک مرتبہ برہم ہو کر بولا کہ اچھا لوگ بہت

مغرور معلوم ہوتے ہین یہ جو تقریر آپ کرتے ہین تو کس بھروسے پر ایسا تو لشکر بھی آپ کے ہمراہ نہین ہی کہ شہر مصر وفیہ کو تباہ فرمائیگا اس لاف و گزاف بکنے سے کیا فائدہ معلوم ہوا کہ آپ بہت یاوہ گو ہین قصور معاف ابھی آپکا کیا سن ہی کہ جو بڑے بڑے معرکہ آپنے سر کیے ہین ہر مرتبہ جو دیو کا نام زبان پر آتا ہی مین خیال کرتا ہون کہ کسی قصہ کہانی مین سنا ہی دیو کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی صاحبزادے دیو وہ ظالم ہی کہ بڑے بڑے بہادر اسکو دیکھکر خوف کھاتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ابھی کوئی آپ کو ڈانٹ بتائے تو پوری بات مونہہ سے نہ نکل سکے اس تقریر طولانی سے کیا حاصل خیال تو فرمائیے کہ آپ کے ہمراہ تو لشکر قلیل ہی اسپر آپ کو یہ دعوے ہی ہان اگر لشکر بھی ہوتا تو اسکے بھروسہ پر ایسا دعوے کرتے تو بجا تھا بھلا ہمارے لشکر کثیر کے حملہ کی یہ لشکر تاب لا سکتا ہی تمہارے مرکان لشکر سے پامال ہو جائیگا ایک ہی حملے مین پتہ بھی نہ معلوم ہوگا ہمارے پاس وہ لشکر کثیر ہی کہ گاو زمین اسکا بار نہین اٹھا سکتی ہی کیون ان سبکو بھی اپنے ہمراہ قتل کرانا چاہتے ہو بہتر ہی کہ کام نہ دو چلے جاؤ بہت سرکشی اچھی نہین ہوتی ہی یہ جو حضور کجکلاہ نے برہم ہوکر کہا اور زیادہ تر غصہ آیا شاہزادہ کو فرمایا کہ ای حضور تو اپنے باپ سے کہدینا کہ جہان تک ممکن ہو سکے لشکر جمع کرکے لائے ہم لشکر کے بھروسہ پر نہین لڑتے ہین بلکہ اپنی قوت بازو پر ناز کرتے ہین ہم انھین ہاتھون سے لاکھون کو قتل کرتے ہین اپنے فضل سے وقت جنگ و پیکار کے ہمارا خدا ہماری کمک کرتا ہی ہم اپنے خدا کی ذات پر تکیہ کرکے مقابلہ کرتے ہین وہ ایک کو لاکھون پر ظفر دیتا ہی تو اسقدر اپنے لشکر پر ناز کرتا ہی وہ بڑا بودا ہی جو سپاہ کے بھروسہ پر مقابلہ کرے ہمارا یہ دستور نہین ہی یہ جو تو نے کہا کہ ابھی تمہارا سن کیا ہی کوئی ڈانٹ دے تو پوری بات مونہہ سے نہ نکل سکے شیر کی بھی تو مجال نہین ہی کہ ہماری طرف آنکھ اٹھاکر دیکھ سکے ہمارے گھرانے کے چار برس کے لڑکے شیر کا اکیلے شکار کرتے ہین مین نے تو دیو کے نام کو قصہ کہانی مین نہین سنا ہی بلکہ مقابلہ کیا ہی دیو ہامان تو نے سنا ہوگا تو اپنی حالت بیان کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ بیکار کی تقریر سے کچھ فائدہ نہین ہی ہم موجود ہین تم اگر مقابلہ کرو یا نہ کرو ہم ان ملکون کو اسلام آباد کیے ہوئے اور دیوانے کا دیوانہ پن نکالے ہوئے یہان سے نہ جائینگے اگر تم مقابلہ کو نہ آوگے تو ہم خود شہر پر آجائینگے اسوقت امان پانا دشوار ہوگا ہم اسی مقام پر تمہارے لشکر کا انتظار کرینگے ہمنے صاف طور سے کہدیا اب کچھ کلام کرنے کی ضرورت نہین ہی بیکار تقریر کرکے ہمارا دماغ نہ کھاؤ یہ جو شاہزادے فرمایا حضور کجکلاہ کو بہت غصہ آیا اور اٹھ کھڑا ہوا یہ کہکر کہ اچھا ٹھہر جائیے آپ کے مقابلہ کو لشکر بھی آتا ہی اور وہ دیوانہ بھی ہمکو دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر اس دیوانے کو سزا دیتے ہین اور لشکر کو شکست کیونکر دیتے ہین اور اس شہر کو اسلام آباد کیونکر کرتے ہین یہ کہکر بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان بعد جانے حضور کجکلاہ کے سہراسب ثانی نے نقابدارون کیطرف دیکھکر کہا کیون مین نے کیسی تقریر کی اسکو لشکر لیکر آنے دیجیے اور دیوانے کو بھی انشاء اللہ تعالی سے ہماری ظفر ہوگی خداوند کریم نے غیب سے یہ سامان بہم کر دیا اور یہ سلسلہ نکالا لشکر کے جمع ہونے کا اگر یہ اطاعت کرلین بظاہر تو بہادر معلوم ہوتے ہین اور لشکر بھی خوب معقول ہوگا نقابدارون نے جواب دیا کہ تمہارا خیال بہت ٹھیک ہی اس جوان کے بشرہ سے آثار شجاعت پائے جاتے ہین اور یہ بھی ثابت ہوتا تھا کہ یہ منچلا ہی کیونکہ ہر مرتبہ تلوار کے قبضہ پر ہاتھ پڑتا تھا مگر پھر سوچ کر رہجاتا تھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی ادھر حضور کجکلاہ راہ طی کرکے مونہہ بنائے ہوئے تھوڑی دیر مین

داخل شہر ہوا دربار مین آیا دربار کو آراستہ پایا مصروف کج کلاہ اسکا انتظار کر رہا تھا اہل دربار سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک میرا فرزند نہین آیا کیا سبب ہی کہ اتنے مین شاہزادہ لطف آیا اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ تشریف لاتا ہی مگر کچھ مزاج برہم معلوم ہوتا ہی ابرو پر بل ہین مونھ بنائے ہوئے آتے ہین بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ کچھ سخت کلامی کی نوبت آگئی اہل دربار کہہ رہے تھے کہ حضور کج کلاہ نے آکر باپ کو سلام کیا اپنے دنگل پر بیٹھ گیا مصروف کجکلاہ نے بعد تھوڑی دیر کے مزاج کی کیفیت دریافت کی کہا کہ اچھا ہون جی کچھ نہین بادشاہ نے کہا کہ کیا وہان نوبت تکرار آئی کہا کہ جی نہین یہ کہکر تمام حال بیان کیا اپنا جانا اور باہم تقریر ہونا اور یہ بھی کہا کہ دیوانے کو طلب فرمایئے وہی اکیلا کافی ہی گو میرا قصد تھا کہ مین خود جاؤن اور مقابلہ کرون مگر مجکو عار معلوم ہوتی ہی کہ کس کون سے لڑون دیوانہ کان پکڑ کر گوشمالی کر دیگا سارا بل نکل جائیگا سب ترب زبانی بھول جائیگا مگر ایک کام ضرور کیجے گا کہ آپ بھی مع لشکر کے دیوانے کے ہمراہ چلیے گا بلکہ عمو جان و بڑے بھائی و منجھلے بھائی کو مع لشکر کے طلب فرمائیگا صرف کثرت لشکر دکھلانے کے لیے مجکو یقین ہی کہ اول تو کثرت لشکر ہی دیکھکر وہ لوگ بھاگ جائینگے اور اگر جی داری کی کثرت سپاہ دیکھکر نہ بھاگے تو دیوانہ سب کا بل نکال دیگا ہم آپ سب کھڑے تماشہ دیکھا کرینگے جب دیوانہ زیر کر لیگا گوشمالی دیگا تب ہم اُنسے دریافت کرینگے کہ یہ کیا ہوا اسوقت تو مین طرح دیکر چلا آیا گو ہر مرتبہ یہ قصد ہوا کہ تلوار پکڑ کر کھڑا ہو جاؤن اور کہون کہ آ مجھسے مقابلہ کر مگر بچہ خیال کرکے طرح دی مجکو بڑا غصہ ہی یہ جو حضور کجکلاہ نے کہا مصروف کجکلاہ نے اُسیوقت سردارون کو تیاری لشکر کا حکم دیا اور دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام دیوانہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ایک خداپرست مع چند شخصون کے جو کہ نقابدار ہین اور کچھ سپاہ بھی ہی وہ دشت مصروفیہ مین فروکش ہوا ہی ہمنے لاکھ لاکھ اسکو پند و نصیحت کی مگر اسنے کچھ نہ سنا وہ آمادۂ جنگ ہی لہذا اسکو اگر کامل طور سے گوشمالی کی سزا دو اور ہم بھی لشکر لیکر اُسکے مقابلہ کو جاتے ہین صرف تمہارے مقابلہ کا تماشا دیکھنے کو زیادہ والسلام اور تین نامے بنام صفدر کجکلاہ و منصور کج کلاہ و جمہور کجکلاہ کو تحریر کرو انمین یہ مضمون ہو کہ تھوڑے سے خداپرست کسی طرف سے ادھر آگئے ہین اور کہین سے اُنکے ہاتھ کچھ مال و اسباب بھی عمدہ و نادرات سے آگیا ہی اُنکو اُسپر بہت غرور ہی وہ دشت مصروفیہ مین اُترے ہین ہمنے بہت بہت کہلا بھیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ مگر اُنھون نے نہ مانا یہی جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے لہذا مین خود برائے تماشہ کے جنگ جانے والا ہون کیونکہ مین نے دیوانے کو طلب کیا وہ ان خداپرستون سے لڑیگا اہل اسلام کے زور و طاقت و نیز فنون سپہ گری کی بہت تعریف سنی ہی اور اُنکے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا اور ہی اتفاق سے یہ امر نصیب ہوا ہی لہذا تمکو لکھا جاتا ہی کہ یہ معرکہ لائق دید ہی تم لوگ بھی لشکر لیکر آؤ مین تمہارا انتظار کر رہا ہون تم آؤ تو مین جاؤن مگر بہت جلد آنا ایسا نہو کہ دیوانہ پہنچ جاے اور مقابلہ شروع ہو جاے تو پھر کیا فائدہ ہوگا اور کچھ لطف بھی حاصل نہوگا آئندہ اختیار ہی دبیر نے چارون نامے لکھکر تیار کرکے پیش کیے مصروف کجکلاہ نے چار سانڈنی سوار طلب کرکے وہ نامے روانہ کیے ایک تو طرف صفدریہ کے گیا ایک طرف جمہوریہ کے گیا ایک طرف منصوریہ کے ایک طرف بیشہ مصروفیہ کے جب نامے روانہ کر چکا دربار برخاست کیا اُدھر سردارون نے اہل لشکر کو سامان جنگ و سفر تیار کرنے کا حکم دیا یہان سامان جنگ

ہونے لگا مصروف کجکلاہ اس انتظار مین ہے کہ دونون فرزند الین اور بھائی بھی آجائین اور
دیوانے پاس سے نامے کا جواب آسلے تو کوچ کرون اسکو تو اس انتظار مین رکھنا چاہیے ادھر وہ
سانڈنی سوار جو کہ نامے لیکر روانہ ہوئے تھے شہر صفدریہ و منصوریہ و جمہوریہ مین پہونچے صفدر کجکلاہ و
جمہور کجکلاہ و منصور کجکلاہ کی خدمت مین بادشاہ کا ہر ایک کو نامہ دیا یہ تینون بادشاہ اپنے اپنے
ملکون مین حکومت کر رہے تھے دربار آراستہ تھے کہ انھون نے پہونچکر نامے دئیے ہر ایک نے دبیر
سے نامے کو پڑھوایا مضمون نامہ سے ہر ایک نے آگاہ ہوکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ سامان سفر ہو
ہم جائینگے اور خدا پرستون کی جنگ کا تماشہ دیکھینگے ہمکو بہت اشتیاق تھا بادشاہ کے حکم سے ہم
ناچار ہین ورنہ ہم انکے ملکون پر جاکر خود مقابلہ کرتے ہماری خوبی تقدیر سے یہ لوگ ادھر آگئے ہین و انکا
یہ جنگ و پیکار لائق دید ہی ہے شہرت سننے مین آئی ہے انکی قوت و طاقت کی بہت جلد سامان کرو
ہم پرسون یہان سے روانہ ہونگے ہر ایک نے نامہ بر کو انعام دیکر رخصت کیا اور نامہ بر جلد
حاضر ہوتے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک کے سرداروں نے سامان سفر درست کیا اور یہ تینون اپنے اپنے
ملک سے دو دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوئے اور خدمت مصروف کجکلاہ مین آکر پہونچے فرزند
باپ سے ملا بھائی بھائی سے ملا انکے لشکر اترے وہان مصروف کجکلاہ کے بھی بہانے بھی اب مصروف
نے کہا کہ دیوانے کے نامے کا جواب آسے تو کوچ کرین یہ تو انتظار جواب مین ہین ادھر دیوانے کا حال
سماعت فرمائیے کہ یہ کچھ ماندہ ہو گیا تھا اب اسنے صحت پائی تھی اور اسنے اپنی صحت کا جشن خوشی
اثر اسنے کیا تھا ہر ایک دیوانے کو حکم دیا تھا کہ تا اختتام جشن کوئی اس بیشہ سے باہر نہ جائے اس
سبب سے اسکو سہراب ثانی کے یہان فروکش ہونے کی خبر نہ ہوئی تھی ورنہ دم ہردم کی اسکو خبر
ہوتی تھی یہ جشن مین مصروف تھا سات روز گذر چکے تھے گیارہ روز کا اسنے جشن قرار دیا تھا کہ سانڈنی
سوار نامہ لیکر پہونچا دیوانے کو خبر ہوئی کہ بادشاہ کے پاس سے نامہ آیا ہے اسنے نامہ بر کو جلسہ مین طلب
کر لیا نامہ بر نے نامہ لیکر پڑھا جب نامہ پڑھ چکا قہقہہ لگا کر ہنسا پشت نامہ پر لکھدیا کہ آپ لشکر
لیکر آسکے مقابلہ مین فروکش ہوئے ہین پانچ دن کے بعد آؤنگا اپنا لشکر لیکر جلسہ تمام ہونے کے بعد
مجکو خدا پرستون سے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا خداوند آفتاب نے اپنی قدرت سے ان لوگون کو ادھر
پہونچا دیا یہ لکھکر سانڈنی سوار کو دیا وہ جواب نامہ لیکر وہان سے روانہ ہوا جب سانڈنی سوار چلا گیا دیوانے
نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کیا قدرت خداوندی ہے اور خداوند آفتاب نے میری دعا قبول کی مجکو اہل
اسلام سے مقابلہ کا بہت شوق تھا کہ انسے مقابلہ کرون کیونکہ سنتا تھا کہ وہ بہت بہادر ہین گو یہ ممکن
تھا کہ انکے شہر پر کشتی کر کے جاتا اور مصروف کج کلاہ کو لے جاتا مگر مین نے دل مین یہ عہد کیا تھا کہ
وہ لوگ جب تک یہان نہ آئینگے مین اسوقت تک مقابلہ نہ کرونگا خداوند آفتاب سے یہی دعا مانگتا تھا
وہ دعا میری قبول ہوئی کہ خدا پرست یہان آگئے ہین بادشاہ نے اپنے نامے مین لکھا ہے کہ چند
خدا پرست کچھ لشکر لیکر آئے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے سو بادشاہ نے
مجکو انکے مقابلہ کے لیے طلب کیا ہے مین نے لکھدیا ہے کہ پانچ روز کے بعد آؤنگا یہ سنکے سب لوگ
خوش ہوئے یہان پھر گانا وغیرہ ہونے لگا یہ مین تحریر کر چکا ہون کہ دیوانہ کا کچھ مذہب نہین ہے جسوقت
جو جی مین آیا کہنے لگتا ہے اسوقت یہی خیال آگیا کہ میرا خدا آفتاب ہے جو اسنے ایسی تقریر کی ورنہ یہ
لامذہب ہے یہ تو یہان جشن مین مصروف ہے ادھر نامہ بر نے جاکر بادشاہ کو جواب نامہ دیا جشن کی حالت

بیان کی بادشاہ نے جواب پڑھکر کہا کہ اُسنے پانچ دن کے بعد آنے کا اقرار کیا ہی مین جاکر کیا کرون پرسون یہان سے روانہ ہونگا اُسکے آنے سے قبل پہونچ جاؤنگا خلاصہ یہ کہ اُدھر تو دیوانے کے یہان کا جلسہ تمام ہوا اور پانچ دن گذر گئے وہ اپنے چالیس ہزار دیوانون کو لیکر طرف دشت مصر وغیرہ کے روانہ ہوا ادھر سے مصروف کجکلاہ مع اپنے تینون لڑکون اور بھائی کے نو لاکھ سپاہ لیکر چلا انکو راہ مین رکھا جاتا ہی انکا حال پھر تحریر ہوگا

اب شمہ حال سہراب ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ اُسی دشت مین بخوف وخطر فروکش ہین سیپارہ کا انتظار فرما رہے ہین یہ خیال ہی کہ سیپارہ زرین حصار سے لے تو بندوبست کیا جاے دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ شاید مصروف کجکلاہ برائے مقابلہ آئے ہین عرض کر چکا ہون کہ یہ ملکہ ثریا سیمتن کی تصویر کو دیکھکر عاشق ہو چکے ہین رات دن اُسکے تصور مین مبتلا رہتے ہین راتین تڑپ تڑپ کر بسر ہوتی ہین یہی فکر ہی کہ کسی طور سے کوئی محبوب تک پہونچ جاؤن. مگر بسبب شرم ولحاظ کے کسی پر ظاہر نہین کرتے ہین دل پر جبر کرتے ہین اور آتش فراق مین جلا کرتے ہین قاعدہ یہ ہی کہ صبح کو دربار آراستہ ہوتا ہی. دن بھر دربار آراستہ رہتا ہی شب کو ہر ایک جاکر اپنے اپنے مقام پر آرام کرتا ہی یہ دل سے باتین کرتے ہین دن بھر دربار مین خاموش بیٹھے رہتے ہین اگر کسی نے کچھ بات کی جواب دیدیا ورنہ معشوق کے تصور مین بیٹھے ہوئے دل سے باتین کیا کرتے ہین جب دو دن گذرے اور کوئی مصر وغیرہ سے نہ آیا اور یہان یہ خیال تھا کہ لشکر ضرور مقابلہ کو آئیگا جب نہ آیا تو خیال کیا کہ وہ لوگ نہ آئینگے ہم ہی کو جانا پڑیگا یہ دلمین خیال کرکے نقابدارون سے کہا کہ آپنے دیکھا وہ کافر کسقدر برہم ہوگیا تھا مجکو یقین تھا کہ لشکر لیکر آئیگا وہ دن گذر گئے کوئی بھی نہ آیا صرف دھمکیان تھین خیر اگر آپ کی رائے ہو تو کچھ بندوبست کیا جاے نقابدارون نے فرمایا کہ سیپارہ کو آلینے دیجیے پھر دیکھا جائیگا سہراب ثانی خاموش ہو رہے بارگاہ مین بیٹھے ہین اور کچھ ذکر ہو رہا تھا کہ ابر اُٹھا کچھ بوچھار سی پڑنے لگی اندھیرا سا چھا گیا بقول شاعر: تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد * بیکستان شدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد * انکے قلب مین حضرت عشق تو قیام کر چکے ہین اِس ابر کو دیکھکر انکو وحشت ہوئی جنون عشق نے زور کیا ملکہ کا تصور اور زیادہ ہوا آخر یہ خیال آیا کہ اے سہراب نقابدارون سے اجازت لیکر صحرا کو چلو اور شکار کھیلو شاید کچھ دل بہلے اور تسکین ہو طبیعت جو گھبرا رہی ہی کچھ بہل جاے یہ دل مین سوچکر نقابدارون سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین دم بھر کے لیے ذرا شکار کھیل آؤن ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا ابر آیا ہی یہ وقت شکار کھیلنے کا ہی کیونکہ دھوپ بھی نہین ہی اور دل بھی گھبرا رہا ہی بہل جائیگا کہین دور نہ جاؤنگا تھوڑی دور جاکر کچھ ہرن وغیرہ شکار کرکے واپس آؤنگا نقابدارون نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی سرحد غیر ہی تمام لوگ دشمن ہو رہے ہین خدانخواستہ کچھ افتاد نہ پڑے یہ ہی صحرا کیا کم ہی سیر کرنے کو جو شکار کو جاؤگے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین دور نہ جاؤنگا دو تین گھنٹے مین واپس آؤنگا یہ کہکر اصرار جو کیا نقابدارون نے اجازت دی خوش ہو گئے سلام کرکے اُٹھکھڑے ہوئے اسلحہ تو لگائے ہوئے تھے زرہ بہت نایاب پہنے ہوئے تھے سلام کیا اور چلنے کا قصد کیا کہ ایک نقابدار نے فرمایا کہ کچھ لوگ بھی ہمراہ لیلو کہا کہ کیا ضرورت ہی ایک جاکر کافی ہی مین ابھی تو آتا ہون وہ زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھے کیونکہ مزاج سے واقف ہین یہ بارگاہ سے

باہر آئے مرکب طلب کیا خادم نے مرکب حاضر کیا زین و لگام سے آراستہ اُسپر سوار ہوکے یودھا باگ کا لیا ایک چاکر ہمراہ لے لیا طرف صحرا کے شکار کو چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک آہو کو شکار کیا اُسکو ذبح کرکے اُس چاکر سے فرمایا کہ اسکو لشکر مین پہونچا آمین یہان تیرا انتظار کرتا ہون وہ آہو کو اُٹھاکر طرف لشکر کے چلا وہ تو اُدھر کو گیا یہان ایک آہو اور نکلا اُنھون نے اُسکو بھی شکار کیا اسی طور سے چار آہو اور صید کیے کہ ایک آہو ایک جھنڈی مین سے نکلا اور جست کرکے سامنے آیا اُنھون نے اُسپر تیر نشانہ تاک کر مارا تیر جو گرا اُس ہرن کے کان مین جو صدا پہونچی وہ جست و خیز کرکے بھاگا تیر خالی گیا تیر کا خالی جانا تھا کہ غصہ آگیا اس طور سے کہ جیسے شیر کو شکار کے ہاتھ سے نکل جانے سے غصہ آتا ہے بس مرکب کو کڑکا دیا اُسکے عقب مین آگے آگے وہ آہو جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہے عقب مین یہ مرکب اُٹھائے چلے جاتے ہین یہ غصہ ہے کہ جہان پر برزد پر آئیگا اسکو ضرور صید کرینگا بدون اسکے صید کیے ہوئے واپس نہ جاؤنگا چاہے ہلاک ہوجاؤن اب کئی کوس نکل گئے اسکے عقب مین لشکر سے یہان وہ چاکر آہو پہونچا کر آیا تو اس مقام پر شاہزادہ کو نہ پایا اور کئی آہو شکار کیے ہوئے پڑے تھے اسنے جب شاہزادے کو نہ پایا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا تمام صحرا مین تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا تو بہ پریشان ہوا آگے بڑھا دیکھا کہ چند کسان کھیت کی حفاظت کر رہے ہین اُنسے اسنے پوچھا کہ ادھر کوئی سوار تو نہین آیا اُنھون نے کہا ہان ایک جوان بہت خوبصورت مرکب پر سوار ایک ہرن کے عقب مین مرکب ڈالے ہوئے جدھر سے تم آئے ہو آیا تھا اور سامنے چلا گیا بڑا غصہ ہوا ہی نہ معلوم کہان نکل گیا ہوگا یہ سنکے وہ چاکر یہ خیال کرکے واپس ہوا لشکر کی طرف کہ اب میرا تلاش کرنا بیکار ہے چلکر خبر کرون تاکہ سوار وغیرہ براے تلاش روانہ کیے جائین یہ لشکر مین آیا یہان نقابدار بارگاہ مین بیٹھے تھے آگے اسنے سب حال بیان کیا ہر ایک بہت پریشان ہوا خصوصاً رستم ثانی بہت بیقرار ہوئے مگر خداوند کریم کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ چند سوار براے تلاش روانہ ہون اُسیوقت سوار روانہ ہوئے یہان نقابدار تو فکر مین مبتلا ہین سوار براے تلاش چلے ہین اُدھر شاہزادہ مرکب کو اُٹھائے ہوئے عقب مین آہو کے چلا جاتا ہے حالت یہ ہوگئی تھی کہ آپ بھی از سر تا پا پسینے مین غرق ہے پیاس کی شدت ہے مرکب ہانپ رہا ہے اُسکی بھی زبان نکلی ہوئی ہے پسینہ بہ رہا ہے مگر آہو کا تعاقب نہین چھوڑتے ہین جو جو وہ بھاگتا ہے اُنکو اور غصہ آتا ہے اور مرکب کو تیز کرتے ہین کوئی دوپہر کامل وہ آہو بھاگا کیا یہ اُسکے عقب مین چلے گئے دس بارہ کوس لشکر سے دور نکل آئے تو اب آہو تھک گیا ایک صحرا مین پہونچا ایک چشمہ اُس صحرا مین تھا آہو اُس چشمہ پر آکر ٹھہرا اور اِدھر اُدھر دیکھا جب عقب مین صیاد کو نہ پایا پانی پینے لگا آہو پانی پی رہا تھا قضا بھی آگئی تھی کہ یہ مرکب کو دوڑا کر اُس صحرا مین پہونچے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ آہو کدھر گیا کہ اُنکی نگاہ پڑی کہ چشمہ پر پانی پی رہا ہے اُنھون نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کر اور نشانہ تاک کر اب جو رہا کیا تیر کی آہٹ سے آہو نے سر اُٹھاکر دیکھا تیر کی صدا کو سُنکے صیاد کو اپنے سر پر پایا اب جست و خیز بھول گیا تیر آکر پیشانی پر بیٹھا اور توڑ کر پار گذر گیا چرخ کھاکر گرا یہ بھی ساتھ ہی مرکب پر سے کود پڑے کمر سے قرولی نکال کر اسکو بہ تکبیر پہونچایا جب اُسکو شکار کر چکے تو بہت خوش ہوئے مرکب کو چھوڑ دیا وہ گھاس چرنے لگا پانی اُسنے چشمہ سے پیا اُنھون نے ہاتھ مونہہ دھویا خود بھی پانی پیا اب جو دیکھا تو کوئی دو پہر دن گذرا تھا کہ اُنھون نے مرکب کی شکار بند سے اُس آہو کو اُٹھا کر باندھا اور سوار ہوکر یودھا باگ کا لیا اور طرف لشکر کے چلے

ایک طرف کو مونھ اُٹھا کر کیونکہ راہ سے واقف نہ تھے یہ اُسی صورت سے چلے جاتے تھے کہ سامنے ایک درہ کوہ نظر آیا اُسکی طرف چلے جیسے قریب پہونچے انھون نے دیکھا کہ اُس درۂ کوہ سے کچھ آدمی چلے آتے ہین مگر عجیب حالت سے کہ کچھ تو اُنمین زخمی ہین کچھ پریشان حال ہین جسمون پر خاک پڑی ہوئی ہے کہ انکو دیکھکر اور مرکب کو ایک درخت کے سایہ مین روک کر کھڑے ہو گئے اُدھر اُن لوگون نے جو انکو دیکھا یا تو وہ ادھر کو آتے تھے یا اسی مقام پر کھڑے ہو گئے اُن لوگون نے دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت مرکب پر سوار آہو شکار کردہ شکار بند سے بندھا ہوا ہے مسلح اور مکمل مگر لباس بہت عمدہ پہنے ہوئے ادھر کو آتا تھا ہمکو جو دیکھا تو مرکب کو روک کر درخت کے سایہ مین کھڑا ہو گیا انکو یہ گمان ہوا کہ یہ بھی کوئی قزاق ہے کیونکہ وہ لوگ اہل قافلہ تھے ایک سوداگر نسیم بازرگان نامے پانسو آدمیون کی جمعیت سے بہت سا مال و اسباب لیے ہوئے برائے تجارت جاتا تھا جب یہان آکر پہونچا تو اس کوہ کے اُس طرف ایک میدان ہے اسمین ایک قلعہ ہے اُسمین فولاد آہن خوار ایک قزاق رہتا ہے بارہ ہزار قزاق اُسکے ہمراہ ہین وہ ایسا زبردست ہے کہ شاہون کے ارسال و خزانہ لوٹ لیتا ہے اکثر اُسپر لشکر کشی کی مگر اُسکا کچھ نہ کوئی بنا سکا لشکر نے بیل مقصود واپس آیا نسیم تاجر جو اُدھر سے مع قافلہ کے گذرا اُسنے خبر پائی اُسنے سب مال و اسباب لوٹ لیا انھون قافلہ کے دینے مین جو انکار کیا تلوار چلی وہ بہت سے تھے یہ لوگ کم تھے کچھ مجروح ہوئے کچھ جان سے مارے گئے جب اہل قافلہ نے دیکھا کہ مال بھی لٹ گیا اور ہمراہی بھی مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے بس اپنی جانین بچا کر بھاگے ادھر کو تو قافلہ کے لوگ ہین انھین نسیم تاجر بھی ہے اُدھر ہر دو قزاق سب مال و اسباب لیکر قلعہ کو پہونچے باہم حصہ بانٹ ہونے لگا نسیم تاجر اور اُسکے ہمراہیون نے جو شاہزادہ کو دیکھا تو اُنھین قزاق کا شریک دار سے خیال کیا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ای بھائی مرگ تو مبارک ہو ایک بلا سے ابھی نجات نہ ملی تھی کہ دوسری آفت مین مبتلا ہوئے یہ جو سوار زیر درخت کھڑا ہے ہمکو دیکھکر اُسنے مرکب روک لیا ہے یہ بھی اُنھین قزاقون مین سے ہے اب یہ مال طلب کریگا ہمارے پاس کیا ہے جو ہم دینگے انکار کرینگے یہ ہمکو قتل کرنے پر آمادہ ہوگا بڑی خرابی ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی ضرورت سے گیا تھا جو ادھر سے آتا ہے ایک نے کہا کہ ضرورت کیسی شکار کو گیا تھا دیکھتے نہین ہو کہ آہو شکار بند سے بندھا ہوا ہے اُسنے کہا کہ بھائی میرے حواس درست نہین ہین تم سچ کہتے ہو یہان یہ لوگ درۂ کوہ مین کھڑے ہوئے یہ باتین کر رہے ہین شاہزادہ وہان انکا انتظار کر رہا ہے کہ یہ درہ سے باہر آلین تو انسے راہ دریافت کرون اور انکا حال بھی دریافت کرون تھوڑی دیر تک یہ کھڑے انتظار کیا کیے وہ لوگ وہان کھڑے رہے اور چارون طرف دیکھا کیے اور سوچا کیے کہ اب کیا تدبیر کرین کیونکر اپنی جان اس جوان سے بچائین جب شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ لوگ درہ کوہ سے باہر نہین آتے ہین اُنھون نے خیال اپنے دل مین کیا کہ چلکر انسے اُسی مقام پر حال دریافت کرو یہ کیا سبب ہے کہ یا تو یہ باہر کو آتے تھے یا مجکو دیکھکر اُسی مقام پر کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے دوسرے اشارہ کرتا ہے یہ خیال کرکے دل مین کہا اور مرکب کو اُٹھا کر چلے جب خواجہ نسیم نے شاہزادہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بڑھ کر اور پکار کر کہا کہ ای بھائی بیکار تم ہمکو ستانے کو آئے ہو ہمارے پاس اب کچھ بھی نہین ہے ایک حبہ بھی نہین ہے سب تمھارے ساتھیون نے لوٹ لیا بلکہ بہت سے ہمارے ہمراہیون کو قتل بھی کیا اور جو کہ باقی رہے ہے وہ مجروح ہین ہم مصیبت زدون کے ستانے سے

تمکو کچھ نہ حاصل ہوگا سوائے ان کپڑون کے جو کہ ہمارے جسم مین ہین اور کچھ ہمارے پاس نہین ہی اگر تمھاری مرضی ہو کہ ہم برہنہ ہو جائین تو ہم سے کہدو کہ ہم کپڑے بھی اُتار کر تمکو دیدین مگر ہماری جان کو چھوڑ دو ہم تو خود فلک ناہنجار کے ستائے ہوئے ہین اُسکے ہاتھون سے تباہ ہو رہے ہین ہمارے اوپر ترس کھاؤ رحم کرو زیادہ ظلم و ستم اچھا نہین ہوتا ہی پکار کر کہا اور آنسو بھر لایا تھا قریب پہونچ چکا تھا سب تقریر سنی جواب دیا کہ مین نہ سمجھا کہ تمنے کیا بیان کیا کیسا بتانا اور کیسا تھا اور کیسے کپڑے لینا میرے قریب آکر بیان کرو تاکہ مین سنون تو کہ تم کیا کہتے ہو نسیم نے جواب دیا کہ بہت درست کہا مین تمھارے قریب آؤن تم ایک تلوار کا ہاتھ لگا دو میرا سر اُڑ جائے ای جوان تو اپنی راہ لے ہمکو پریشان نہ کر تیرے ہمراہی اور شریک دار تو ہمکو لوٹ چکے ہین انھون نے میرے پاس ایک خرمہرہ نہین چھوڑا سوائے ان کپڑون کے کیون ہم بیکسون کو ستاتا ہی مقام ترس و رحم ہی ہم سبکے حال پر دیکھ ہمارے ہمراہی سب زخمی اور مجروح ہین شاہزادہ نے یہ سنکے فرمایا کہ تم صاف طور سے بیان کرو تاکہ مین سمجھون تو تمھارا مطلب کیا ہی خواجہ نسیم نے کہا کہ کیا خوب تم تو ایسے ہی ہو کہ میرے مطلب کو نہین سمجھتے ہو ہان ایسی باتین کیون سمجھنے لگے انھین تمھارا تو مطلب ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ ای شخص تو کچھ دیوانہ ہی جو بیہودہ جواب دیتا ہی بیان تو کر کہ تو نے مجکو کیا خیال کیا ہی اور کیا مجسے کہتا ہی مین ایک مرد مسافر ہون شکار کو نکلا تھا اپنے قافلہ سے دور نکل آیا ہون راہ تلاش کر رہا ہون تو اپنا مفصل حال بیان کر یہ کیا تیرے اوپر آفت پڑی ہی اور یہ کیا تیری حالت ہی اگر میرے امکان مین ہوگا تیری کمک کرونگا تم سبکی حالت دیکھکر مجکو تم سب پر ترس آتا ہی یہ جو شاہزادہ نے فرمایا خواجہ نے کہا کیون ہمکو فقرہ دیتا ہی جبکہ ہم یہ کہتے ہین کہ یہ کپڑے موجود ہین اگر مرضی ہو تو ہم تیرے حوالہ کردین پھر ان تقریرون سے کیا فائدہ تم لوگ کیا ترس کھاؤ گے اور کیا کمک کروگے تمھارا تو یہ پیشہ ہی کہ جو قافلہ آیا لوٹ لیا اب شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ یہ مجکو قزاق خیال کرتے ہین ہنسے اور فرمایا کہ ای شخص قسم بخدا مین قزاق نہین ہون تم مجسے خوف نہ کرو اپنا حال بیان کرو تمھاری ضرور کمک کرونگا جسنے تمپر ظلم و ستم کیا ہی تمھارا مال و اسباب لوٹ لیا ہی مین اُسکو سزا دونگا اور تمھارا مال و اسباب دلا دونگا ہملوگونکا یہی کام ہی کہ بیکسون کی وقت مصیبت پر کمک کرین ظالمون کو سزا دین تم لوگ بیکار خوف کرتے ہو ہم قزاقی پر لعنت کرتے ہین تم بلا خوف و خطر اپنا حال بیان کرو جب شاہزادے نے قسم کھا کر بیان کیا چونکہ خواجہ نسیم مرد خدا پرست تھا اسکو یقین ہوا کہ یہ قزاقین سے نہین ہی بلکہ مسافر ہی اس سے خوف کرنا بیکار ہی اپنا حال بیان کرو اور دریافت کرو کہ یہ کون ہی اور ادھر کیونکر آیا ہی بلکہ اسکو آگاہ کرو اور منع کرو کہ ادھر کو نہ جائے ایسا نہو کہ یہ بھی مثل ہمارے اسی آفت مین مبتلا ہو تو کیا فائدہ ہوگا خدا پرست معلوم ہوتا ہی یہ دل مین خیال کر کے کہا کہ ای جوان مین تمسے اپنی حالت بیان کرون ایک آفت کا مارا مبتلائے صد رنج و بلا ہون مین تاجر پیشہ ہون مال تجارت پر میری اوقات ہی اس ملک سے اس ملک مین مال لیجاکر فروخت کرتا ہون نسیم تاجر میرا نام ہی اہل اسلام سے ہون اور جسقدر میرے ہمراہی مین ہین سب خدا پرست ہین چونکہ آجکل اہل اسلام کا تسلط گرد و نواح مین ہی اُنپر بلا نازل ہوئی ہی کوئی خدا پرست ایسا نہین ہی کہ جو مبتلائے بلا نہو جو صاحب ملک و مال ہین اُنپر اور قسم کی بلا نازل ہی کافرون کا زرغہ ہی جو صاحب پیشہ ہین وہ اس بلا مین مبتلا ہین کہ مال لوٹ لیا جاتا ہی قزاق ستاتے ہین رہزن راہزنی کرتے ہین تمام عالم مین غدر مچا ہوا ہے

خدا پرستون پر آفت آئی ہوئی ہی کہیا بیان کرون جو کہ آجکل حالت ہی چونکہ تمنے قسم کھائی ہی خدا کی
بس معلوم ہوا کہ تم بھی خدا پرست ہو اس سبب سے بیان کرتا ہون ورنہ پہلے مین نے اور
میرے ہمراہیون نے تمکو قزاق تصور کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ جسکے ہاتھ سے ہم ستائے اور تباہ
کیے گئے ہوئے ہین اُنھین مین کے تم بھی ہو یہ دیکھکر کہ تمنے مرکب کو روکا ہی جو کہ اُنکے پاس ہی لوٹے تو
وہی تو مین نے کہا تھا کہ ہمارے پاس کیا ہی تمہارے ہمراہی لوٹ چکے ہین یہ لباس ہی اگر مرضی ہو
تو دیدین مگر شکر ہی خداوند کریم کا کہ تم اُنھین سے نہین ہو بلکہ ایک مرد مومن اور خدا پرست و خدا ترس
معلوم ہوتے ہو از برائے خدا ادھر کو نہ جاؤ ورنہ آفت مین مبتلا ہو گے مثل ہم سبکے اس درہ کوہ کے
باہر ایک بڑا ظالم و زبردست رہتا ہی کہ جسکے ہاتھ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہی وہی تمکو بھی لوٹ لیگا
یہ سب لباس و ہتیار و مرکب لیلیگا اپنے کو دیدہ و دانستہ آفت مین نہ ڈالو ہم آپ مبتلائے بلا ہو چکے
ہین لاکھون روپیہ کا مال کھو چکے ہین بہت جانین تو ضایع کر چکے ہین جو باقی رہ گئے ہین وہ تیرے سامنے کھڑے
ہین اور زخمی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان کرو کہ وہ کون ہی اور کیا تم پر آفت نازل ہوئی خواجہ نسیم
نے کہا کہ اے جوان آجکل خدا پرستونکا یہ حال ہی کہ تمام کنارون سے گھیر لیا ہی زبر جبین ارزنگ نے
خروج کیا ہی تمام ممالک اسلام تباہ ہو رہے ہین دین آفتاب پرستی کو رواج ہو رہا ہی فرنگستان وغیرہ
ایسے برباد ہوئے ہین کہ جسکا ذکر کرنا باعث ملال ہوتا ہی خلاصہ جسکا یہ ہی کہ اہل اسلام کی تباہی کی صورت ہی
اُنپر نازل مصیبت ہی مین تاجر ہون مال تجارت لیے ہوئے شہر مصر و فیہ کو جاتا تھا کیونکہ مین ہمیشہ
ممالک اہل اسلام مین تجارت کرتا تھا کافرون کے ملک مین کبھی نہ جاتا تھا اب جو اہل اسلام کی تباہی کی نوبت آئی
اور وہ لوگ مبتلائے بلا ہو گئے اب کل مال کا فروخت ہونا موقوف ہوا کیونکہ مال فروخت ہو وہ
تو آفت مین مبتلا ہین جو کہ خرید کرنے والے ہین مین نے خیال کیا کہ بڑی مشکل ہوئی چلو اس مال کو کفار
کے ملکون مین فروخت کر دو دوسرے مجھسے اہل اسلام کی مصیبت دیکھی بھی نہ گئی تیسرے یہ خیال ہوا کہ اگر تم
ان ممالک مین رہوگے تو تمکو بھی سب مسلمان خیال کرکے اذیت و تکلیف دینگے اس سے مل جاؤ بس
مین برائے تجارت چل کھڑا ہوا اور قصد کیا کہ شہر مصر و فیہ مین جاکر تجارت کرون اس آفت کی خبر نہ تھی
یہ نہ معلوم تھا کہ مقدر برگشتہ ہی اہل اسلام پر تباہی ہی جہان جاوگے آفت مین مبتلا ہوگے یہ معلوم ہوتا
تو کیون ادھر آتا اُسی مقام پر رہتا صرف ایمان مین خلل آتا تقیہ کر لیتا یہ تو نہ ہوتا کہ جانین بھی ضایع
ہوتین اور مال بھی برباد ہوتا مگر مقدر سے کیا زور کسیکا تقدیر مین تو یہ سب آفتین بدی ہوئی تھین کیونکر
نازل نہ ہوتین اور کیونکر مین اُس مقام پر رہتا خیر اس بحث سے تو کچھ مطلب نہین ہی واقعہ یہ ہوا کہ مین مصر و فیہ
کو جاتا تھا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک جنگل ہی وہان قافلہ آکر ٹھہر گیا یہ نہ معلوم تھا کہ یہان قزاق کا
مسکن ہی اور قلعہ ہی ورنہ ادھر نہ آتا اور راستہ سے جاتا جیسے یہان آکر ٹھہرا اس حال سے غافل تھا
ایک مرتبہ قزاق آگرے اور سب مال لوٹ لیا جو کہ میرے ہمراہی تھے سنبھلے اور بہادر تھے انھون نے ذرا
انکار کیا ہم لوگ کم تھے وہ زیادہ تھے وہ لوگ مارے گئے یہ لوگ جو کہ ہمراہ تھے وہ زخمی ہوئے قزاقون
نے اُنکو قتل کیا اور سب مال لوٹ لیا جب مین نے یہ حال دیکھا تو بھاگا ان سبکو لیکر اپنی جان کو غنیمت
جان کر بھاگا چلا آتا تھا کہ تمکو دیکھا چونکہ جب کوئی کسی آفت مین مبتلا ہوتا ہی اور کسی دوسرے کو دیکھتا
ہی بسبب بدحواسی کے اُسکو وہی سامان نظر آتا ہی کہ جسمین وہ مبتلا ہو چکا ہی بقول کسی کے کہ ساون کے
اندھے کو ہرا ہرا دکھائی دیتا ہی بس مین نے تمکو بھی قزاق خیال کیا اور تمسے بھی وہ تقریر کی اس خیال سے

کہ شاید تمکو رحم آجاے اور اس خیال سے کہ تمھارے ہمراہی لوٹ چکے ہین تم چھوڑ دو پہلے یہ خیال کیا تھا جب تمکو دیکھا تھا کہ بھاگ جاوٗن پھر یہ خیال ہوا کہ کدھر جاوٗن اگر ادھر کو بھاگتا ہون کہ جدھر سے آیا ہون تو وہ ظالم قتل کرتا ہے آگے بڑھتا ہون تو یہ جوان سد راہ ہوتا ہے اس خیال مین مبتلا ہو کر بقول کسی کے دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہے یا یہ کہ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد عاجز ہو کر منت کرنے لگا خدا نے فضل کیا کہ تم انھین سے نہ نکلے بلکہ رحمدل اور خدا ترس نکلے اب مین تمسے بہ منت کہتا ہون کہ جدھر سے آے ہو اُسی طرف واپس جاوٗ اپنی جان کو اُن ظالمون کے ہاتھ سے بچاوٗ وہ بڑا سفاک اور لوٹ لینے مین بیباک ہے اس ظالم کا نام فولاد آہن خوار ہے ایک قلعہ کوہ پر بنایا ہے اُس مین رہتا ہے بارہ ہزار قزاق اُسکے ہمراہ ہین مین تو ادھر آکر تباہ ہو چکا ہون اہل اسلام کی تباہی ہے اُسکے سارے گرد مین ہین یہ کہکر کل حال برجلیس کے ظلم و ستم کا جو کہ اہل اسلام پر ہو رہا تھا بیان کیا اور بھی سب واقعات تھے جو کہ خواجہ تاج الدین یمنی نے شاہزادہ سے بیان کیے تھے اور خواجہ نسیم نے کہا کہ اے جوان اپنے حال سے ہمکو آگاہ کر تو کون ہے اور کدھر سے آیا ہے اور کدھر جانے کا قصد ہے تجھ مین تو تمام نشانیان خاندان حمزہ صاحبقران کی ہین تو اُسی خاندان سے معلوم ہوتا ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ گمان تمھارا سچا ہے کیا ایک سے انسان نہین ہوتے یہ کوئی فرض نہین ہے کہ سواے خاندان حمزہ کے یہ نشانیان دوسرے خاندان مین نہون مین پردہٗ قاف سے آیا ہون یہان سے تھوڑی دور پر میرے ہمراہی اترے ہوے ہین مین شکار کو نکلا تھا ایک ہرن کے عقب مین چلا آیا ہون اُسکو یہان آکر شکار کیا اب لشکر لیے جاتا تھا کہ تمسے ملاقات ہوئی مین راہ سے آگاہ نہ تھا تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگون سے راہ دریافت کرون تمھاری یہ حالت دیکھی کہ تباہی مین پڑے ہوے ہو بہت افسوس ہوا یہ فرما کر سب حال پردہٗ قاف کا اور اپنے آنے کا بیان کیا اور فرمایا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرے رہو مین اُس قزاق قرمساق کو سزا دیتا ہون اور تمھارا مال اُس سے دلاے دیتا ہون ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جو مظلوم ہو اُسکی امداد کرین ظالم کو سزا دین معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے بہت سر اُٹھایا ہے وہ میرے ہاتھ سے کہان بچکر جاتا ہے ابھی تو اُسکو سزا دیکر تمھارا مال لاتا ہون تم اطمینان رکھو کیا وہ دیو سے قوت مین زیادہ ہے جب مین دیو کی حقیقت خدا کے فضل سے نہین سمجھتا ہون تو یہ قزاق کیا مال ہے خواجہ نسیم نے کہا کہ اے جوان خداوند کریم تیری ہمت اور حوصلہ مین برکت دے اور زیادہ قوت و طاقت عنایت فرماے کہ تو نے یہ کہکر میرے دل کو خوش کر دیا مگر ہم یہ نہین چاہتے ہین کہ اپنے سبب سے کسیکو بلا مین مبتلا کرائین اور ایک بندہٗ خدا کا ناحق خون کرائین وہ بڑا ظالم ہے اکثر اُسنے لشکر لوٹ لیے ہین خزانہ شاہی پر قبضہ کر لیا ہے اور سالکین لوٹ لین ہین بڑے بڑے بادشاہ اُسکا کچھ نہ کر سکے لاکھون کا لشکر لیکر آے بے نیل مرام واپس گئے تو خدا پرست ہے ہمکو یہ امر کسی طور سے گوارا نہین ہے اور نہ ہوگا کہ ہمارے سبب سے ایک خدا پرست کا خون ہو تو اکیلا ہزارون سے کیونکر مقابلہ کریگا ہم کبھی نہ جانے دینگے شاہزادے نے فرمایا کہ اے خواجہ نسیم ہم جو قصد کرتے ہین وہ پورا ضرور کرتے ہین موت سے کوئی بھاگ کر نہین جا سکتا اگر میری موت اُسی ظالم کے ہاتھ سے ہے تو ضرور قتل ہونگا ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے یہ ہمارا طریقہ اور آئین شجاعت و بہادری و جوانمردی و دلاوری کے بالکل خلاف ہے ہم مظلوم کی دادرسی کے لیے اور حل مشکل کے لیے خلق کیے گئے ہین ہمارا طریقہ یہ نہین ہے کہ جو کوئی بلا مین مبتلا ہو اُسکو اُس بلا سے نجات نہ دین مظلوم کو ظالم کے پنجے سے نہ چھڑائین دین اسلام کی ترقی کی کوشش نہ کرین

اب یہ غیر ممکن ہی کہ تمکو اِس بلا مین مبتلا چھوڑ کر چلے جاوین اور اُس قزاق کو اِس ظلم و بدعت کی سزا ندین اگر تم اسکو سزا نہ دینگے تو وہ مثل تمھارے اور لوگون پر ستم کریگا اور بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا مین بروز قیامت و روز محشر کو کیا جواب دونگا جب وہ یہ سوال کریگا کہ ہمنے تمکو برائے دادرسی مظلومان و بیکسان خلق فرمایا تھا اور رکھتے دادرسی نہ کی مظلومون کو مبتلای بلا رہنے دیا ظالمون کو سزا نہ دی اُسوقت کیا جواب ہوگا ای خواجہ یہی فریادرسی اور دردرسی ہمارے کام آئیگی جبکہ خداوند کریم نے ہمکو اِس امر کی ہمت عطا کی ہی اور یہی تو ہمکو مرتبۂ اعلے پر پہونچائیگی ایک تمھاری فریادرسی سے اور اِس ظالم کی سزا دینے سے اور بندگان خدا کی جانین اور مال بچتا ہی اب یہ امر خارج از امکان ہے ہی کہ مین بچاؤن اور تمھارا مال اُس قزاق سے نہ پھیر دون اور اُسکو سزا نہ دون یہ ہمارا طریقہ نہین ہی جو زبان سے کہا ہی اُسکو پورا کرینگے اب تم میرے ہمراہ کسیکو کر دو تاکہ وہ اُسکی جاے سکونت کا پتہ دیکر چلا آوے اور تم اُسی مقام پر ٹھہرے رہو نہ چلو کیونکہ تمکو اُسکا بہت خوف ہی یہ جو شاہزادے نے فرمایا خواجہ نے خیال کیا کہ یہ جوان نہ مانے گا مفت اُسکی جوانی برباد ہوئی اور جان گئی کیون لونے اپنا حال بیان کیا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ بیان کرتا خواجہ نسیم بہت اپنے دل مین نادم ہوا اور سوچنے لگا کہ کیا تدبیر کیجاے کہ یہ جوان اِس فعل سے باز آئے یہ سوچ رہا تھا کہ شاہزادہ نے فرمایا کہ عرصہ نہ کرو کسی کو ہمراہ کر دو ایسا نہو کہ وہ قزاق اور کسی طرف چلا جاے تو پھر میرا جانا بیکار ہو تم بیکار فکر کرتے ہو اِس امر سے کسی طور سے باز نہ آؤنگا بخدا ے لم یزل اور مجکو دستہنے ہاتھ کا کھانا دینا حرام ہی جب تک کہ مین اُس قزاق کو سزا نہ دے لونگا اور تمھارا مال اُس سے نہ لے لونگا اِس طور سے جو شاہزادے نے فرمایا اور قسم کھائی اب خواجہ ناچار ہوا اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا اور تھوڑی دیر سوچا کیا اور بار بار دل مین اپنے کہتا تھا اِس خیال سے کہ تم مین سے کون اُسکے ہمراہ برائے نشان دہی جائیگا وہ لوگ خواجہ کا مطلب سمجھ گئے وہ پہلے ہی سے باہم مشورون مین کر رہے تھے کہ یہ جوان گو خدا پرست ہی مگر دیوانہ ہی جب ہم پانچ چھ سو آدمی اُن سے قزاق تو نکالچھ نکر سکے تو یہ اکیلا کیا کر سکیگا اِسکی قضا آئی ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی حد سے بات کرے بڑے خداترس بنے ہین خواجہ صاحب کیا باتون مین مصروف ہوئے ہین آپ اپنی راہ لین وہ نہین سنتا ہی جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا ہمنے آگاہ کر دیا اگر اُدھر جائیگا تو معلوم ہوگا ایسا نہو کہ یہ یہان باتون مین مصروف ہون اُدھر سے وہ قزاق آجائین جو کچھ مال بچ گیا ہی اور یہ کپڑے جسم مین ہین انکو بھی لوٹ لیجائین مرد بزرگ ہوکر یہ ایسے غافل ہوئے ہین اور باتون مین مصروف ہوئے ہین ہمارے خیال مین تو یہ آتا ہی کہ یہ بھی انھین مین کا ہی یہان سے نکالکر لیجائے گا ہم سبکو یہان ٹھہرا کر اور لوگون کو لاکر یہ سب بھی لوٹ لیگا یہ ساری تقریر مکر اور مکاری کی ہی صرف فقرہ ہی اور دھوکا دیتا ہی یہ لوگ باہم یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نسیم نے دیکھا انکی طرف اور یہ خواجہ کی بنیت سے آگاہ ہوگئے کہنے لگے کہ ای خواجہ ہمکو اپنی جانین دوبھر نہین ہین کہ دیدہ و دانستہ دہان اژدر مین جاکر گرین ابھی تو اچھے طور سے نجات نہین ملی ہی اگر آپ کی یہ مرضی ہو کہ ہم سب مارے جائین اور یہ کپڑے جو تن پر ہین وہ بھی لٹ جائین تو آپ ہمکو اپنے ہاتھ سے اسی مقام پر قتل کرین مگر ہمسے کس طرح جانے کو نہ فرمائین تو آپ جو چاہیے کہین نہین مگر ہم آپ کا منشا سمجھ گئے ہین بھلا یہ کیونکر یقین کیا جاسے کہ ایک جوان ہزارون کو قتل کریگا کیونکہ وہ ہزارون ہین اگر تو ہو تا کہ ایک جوان حسنہ اورن پر بھاری ہی جنھون نے ہزارون خزانے برکاری اور ارسا لنین

لین ہونگی اور بڑے بڑے بادشاہ اُنکا کچھ نکر سکے ہونگے اُنپر ایک جوان جا کر فتح پائیگا بھلا خیال تو فرمایئے کہ جب ہم پانچ چھ سو اُنکا کچھ نکر سکے تو یہ کیا کر سکینگے آپ اپنی راہ لیجیے اسی مین بہتری ہے آپ کو مین نے سمجھا دیا مانیے نہ مانیے آپ کو اختیار ہے جیسا آپ کرینگے اُسکی سزا پائینگے ہم تو اُدھر نہ جائینگے چاہین آپ ہمسے ناراض ہون چاہین خوش ہون ہم مین سے ایک بھی نہ جائیگا ہمکو اپنی جان دوبھر نہین ہے ان اِس جوان کو اپنی زندگی دوبھر ہے یہ جو ہمراہیون نے کہا خواجہ نسیم نے دل مین کہا کہ مین نے ان سے کچھ کہا نہ تھا اُسپر تو انھون نے انکار کیا بس انمین سے کوئی نہ جائیگا اور یہ امر ہمت کے خلاف ہے کہ ایک شخص تو ہمارے سبب سے اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالے اور ہم اُسکا ساتھ ندین گو اِس امر کا یقین ہے کہ یہ بھی مارا جائیگا اور جو اِسکے ہمراہ جائیگا وہ بھی مارا جائیگا مگر پھر بھی جو اپنے ساتھ نیکی کرنے پر آمادہ ہو اور ہمارے سبب سے ایک بلا سر پر اپنے اُٹھائے تو یہ تقاضا حمیت و شرافت کا نہین ہے کہ اُسکا ساتھ ندین اتو جو کچھ ہو سو ہو مین جاؤنگا یہ دل مین سوچکر شاہزادے سے کہا کہ آپ چلین مین بھی چلتا ہون انمین سے کوئی نہ جائیگا یہ سب ڈرتے ہین شاہزادے سے یہ کہکر اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم لوگ بالکل بے حمیت ہو جو کہ غیر کے لیے ایک بلا مین اپنے کو مبتلا کرے تو اُسکو لازم ہے کہ جسکے لیے وہ بلا اپنے سر پر مول لے وہ ساتھ نہ دے یہ تو مجھے گوارا نہ ہوگا مین خود جاؤنگا گو یہ امر ضرور ہے کہ وہان جانے مین سوائے ہلاکت کے دوسرا امر نہین ہے مگر یہ بھی ضرور ہے کہ خداوند کریم بڑا قادر و توانا ہے شاید اس جوان کے سبب سے کوئی مطلب حاصل ہو یہ اکیلا اُن سب پر غالب آئے تو کیا بعید ہے قدرت خدا سے وہ لوگ بولے کہ اسکا یقین آپکو ہوگا جو امر پیش یا افتادہ ہے اُسکو دیکھنا چاہیے یا جو کہ خلاف عقل ہو اُسپر عمل کرنا چاہیے آپ تشریف لیجائین ہم آپ کو منع نہین کرتے ہین ایک آپ کو اور ایک اس جوان کو اپنی زندگی دوبھر ہے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم زندہ ہین تو اِس سے زیادہ مال و اسباب پیدا کر لینگے اگر مر گئے تو پھر یہ مال و اسباب کس کام آئیگا ہم تھوڑے سے مال کے لیے اپنی جان کو برباد کرنا نہین چاہتے ہین زندہ ہین تو مال اور ہو جائیگا اگر مر گئے تو یہ مال کس کام آئیگا خلاف عقل کام نہین کر سکتے گو خدا مین ہر طرح کی قدرت ہے مگر اُسنے ہمکو عقل بھی دی ہے کہ ہم نیک و بد کو خیال کرین اور اپنے کو ہلاکت اور سختی سے بچائین ہماری عقل ایسی نہین ہے کہ ہم جان بوجھکر اپنے کو ہلاکت مین ڈالین خواجہ نسیم نے کہا کہ اچھا اس تقریر سے کیا فائدہ ہے اب یہ بتاؤ تم یہان ٹھہروگے یا نہین صاف صاف کہدو انھون نے کہا کہ گو جی تو نہین چاہتا ہے مگر خیر قہر درویش بر جان درویش کا نقشہ ہے خیر تھوڑے عرصہ تک آپکا انتظار کرینگے اگر آپ تشریف لائے تو خیر ورنہ ہم چلے جائینگے زیادہ نہ ٹھہرینگے اب آپ انکو دور سے بتا کر چلے آئیگا خواجہ نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مگر دل مین کہا کہ جبتک کل واقعہ دیکھ نہ لونگا اُسوقت تک نہ آؤنگا چاہے یہ لوگ ٹھہرین چاہے نہ ٹھہرین اُسنے یہ خیال کیا اور اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ اے جوان چلو مین ہمراہ ہون شاہزادے نے خواجہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا تمھارے ہمراہی نہایت بزدل ہین اِسی سبب قافلہ تمھارا برباد اور تباہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہے بلکہ زخمی جو ہو گئے ہین اِس سبب سے حیلہ و حجت کرتے ہین آپ چلین مین تو ہمراہ ہون یہ سنکے اُن لوگون نے شاہزادہ کو جواب دیا کہ جی ہان ہم تو ضرور بزدل ہین مگر آپ بڑے جوانمرد ہین ہم دیکھتے ہین کہ تم اُن قزاقون کو قتل کرکے مال دلا دوگے شاہزادے نے فرمایا کہ ہین تمھاری طرح بزدل نہین ہون خداوند کریم مالک ہے وہ ضرور مجھکو فتح دیگا اِس طور سے کہ تم سبکو حیرت ہوگی یہ فرماکر خواجہ نسیم سے کہا کہ چلو بس آگئے اسے

خواجہ نسیم بھاگا عقب ہین یہ مرکب اُٹھا کر چلے جب اُس درہ سے نکل گئے تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ واقعی یہ جوان سپاہی ہی اور اُسکے ساتھ خواجہ بھی سپاہی ہو گئے ہین دیکھ لینا کہ یہ مارا جائیگا اُنمین سے دو ایک نے کہا کہ ذرا چلکر دور سے دیکھو تو سہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی ہمارا آقا و سردار گیا ہی ایسا نہو کہ کوئی آفت اُسپر آئے اگر یہ جوان واقعی جیسا کہ کہتا ہی اسپر غالب آیا تو خیر اور اگر کوئی دوسرا واقعہ ہوا تو ہم دور ہونگے چلے آئینگے باہم یہ صلاح کر کے وہ لوگ درہ کوہ پر پوشیدہ ہو کر کھڑے ہوئے اُدھر کا حال سنیے خواجہ نسیم جو شاہزادہ کو لیکر باہر نکلا اُس طرف پہنچا کہ جدھر قزاقون کا قلعہ تھا عرض کر چکا ہون کہ قزاق قلعہ کوہ پر بیٹھے ہوئے مال و اسباب کی آپسمین تقسیم کر رہے تھے کہ ایک کی نگاہ پڑ گئی اُسنے دیکھا کہ خواجہ نسیم ایک جوان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ادھر کو آتا ہی وہ جوان بہت خوبصورت ہی اسلحہ مرصع کار لگائے ہوئے لباس پر تکلف پہنے ہوئے زرہ یاقوت نگار پہنے ہوئے مرکب پری پیکر تہ ران ہی بڑا مالدار معلوم ہوتا ہی اور قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ نسیم اپنی کمک کے لیے لایا ہی یہ دیکھکر اُسنے ہنسکر فولاد آہن خوار سے کہا کہ مبارک ہو این گل دیگر شگفت آج کسی اچھے کا مونہہ دیکھا تھا کہ پہلے قافلہ کو لوٹا بہت مال اور اسباب ہاتھ آیا اب ایک اور سونے کی چڑیا چلی آتی ہی ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مرکب اور کیا جوان ہی اسلحہ بھی سب جواہر نگار ہین کسی ملک کا شاہزادہ ہی قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ میان نسیم اپنی حمایت کو لائے ہین بڑا دھوکا دیا ہی اسکی قضا لائی ہی کیا اچھی بات ہو جو اسکا مال و اسباب ہاتھ آئے ابکی اس نسیم کو بھی قتل فرمائیگا نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہی جو یہ اسکو حمایتی بناکر لایا ہی یہ جوان ہمارا کیا کریگا یہ جو کہنے کہا سب نے سر اُٹھا کر دیکھا فولاد نے بھی دیکھا کہ واقعی ایک جوان خواجہ نسیم کے ساتھ ادھر ہی کو آتا ہی فی الواقع سونے کی چڑیا ہی فولاد نے دیکھکر کہا کہ آج بڑی عنایت ہی خداوند تعالی کی کہ مال پر مال مرحمت فرما رہے ہین تم مین سے دو شخص جائین اور خواجہ سے کہین کہ ای خواجہ تم چلے جاؤ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالتے ہو خوب کیا تمنے کہ اس جوان کو ادھر لگا کر لائے ہم تمکو اس معاوضہ مین چھوڑے دیتے ہین کہ تمنے ہمارا فائدہ کیا گو یہ امر ہمپر ثابت ہو گیا ہی کہ تم اسکو اپنا حمایتی بناکر لائے ہو تمھاری بھی کیا عقل ہی کہ جب کہ ہمنے قافلہ لوٹ لیا اور کچھ خوف نہ کیا اگر بادشاہ کا خزانہ لوٹا ہمپر کوئی ہمارا کچھ نہ کر سکے تو یہ جوان جو کہ تمھارا حمایتی بنکر آیا ہی یہ کیا کر سکے گا اسکا مال ہماری قسمت مین تھا جو یہ تمھارے ساتھ ادھر آیا اگر تم یہ فائدہ ہمارا نہ کراتے تو ہم ضرور تمکو اس خطا پر قتل کرتے کہ ہم پہ تم حمایتی لیکر آئے ہو مگر ترس کھا کر چھوڑ دیا چلے جاؤ اگر خواجہ چلے جائین تو خیر ورنہ اس جوان کے ساتھ خواجہ کو بھی قتل کرنا خواجہ سے یہ کہکر خواہ وہ تمھارے کہنے پر عمل کرین خواہ نہ کرین اس جوان سے کہنا کہ ای جوان تو جو اکیلا خواجہ کے کہنے سے حمایتی بنکر آیا ہی کیا تجکو نہ معلوم تھا کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان جو آیا ہی وہ لوٹ لیا جاتا ہی باوجود کہ خواجہ نسیم کی حالت سن چکا تھا اُسپر ادھر آیا خیر ترا مال ہمارے قبضے مین آنا تھا کیونکر نہ آتا بس خیریت اسی مین ہی اور اگر زندگی درکار ہی تو یہ سب لباس و ہتھیار و مرکب ہمکو دیدے اور جدھر جی چاہے چلا جا ہم تری جوانی پر رحم کھا کر چھوڑے دیتے ہین ورنہ قتل ضرور کرتے تو حمایتی بنکر آیا ہی اگر نہ دیگا تو ہم زبردستی سے لینگے تو جو حمایتی بنکر آیا ہی تو کچھ اسکا اثر دیکھا اگر وہ بخوشی دے تو خیر ورنہ زبردستی سے لینا یہ سنکے دو قزاق بہت زبردست اپنے مقام سے اُٹھے اور زیر کوہ آئے اِدھر خواجہ نسیم شاہزادے کو لیے ہوئے چلا آتا تھا کہتا جاتا تھا کہ دمسکے سب

بالاے کوہ بیٹھے ہوئے ہین دیکھو اسی طرف دیکھ رہے ہین شاہزادہ کہتا تھا کہ اب تم چلے جاؤ مین
جاتا ہون انکو سزا دیتا ہون اگر خدا نے چاہا تو تمھارا مال دلوا دیتا ہون انکو اپنا مطیع کرتا ہون جب وہ
دونون قزاق بحکم فولاد قزمساق آگے چلے خواجہ نے کہا کہ دیکھیے اُسنے مجکو اور آپ کو دیکھکر دو قزاقون کو
اپنے ہمراہیون مین سے روانہ کیا ہی اب بھی واپس چلیے وہ ابھی آئے نہین ہین شاہزادہ نے برہم
ہوکر فرمایا کہ اے خواجہ نسیم یہ تمنے کیا کہا کہ واپس چلیے بہادر جو قصد کرتے ہین بدون اُسکو پورا کیے
ہوئے واپس نہین جاتے یہ قزاق بھی یہ حقیقت رکھتے ہین کہ مین انکے خوف سے واپس چلون اب
بدون انکو راہ راست پر لائے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا اگر تمکو خوف اپنی جانکا ہی تو تم واپس جاؤ
مین تو نہ جاؤنگا خواجہ نسیم ساکت ہو رہا خدا سے دعا کرنے لگا کہ اے کریم کارساز و اے رحیم بے نیاز
تو اس جوان کو ان حرامزادون پر مظفر و منصور فرما کیونکہ اسنے ہم سبھون کی کمک کا قصد کیا ہی اور
ہمارے حال پر رحم کھایا ہی یہ تو یہ دعا کرتا ہی اُدھر وہ لوگ یعنی ہمراہیان خواجہ نسیم پوشیدہ کھڑے ہوئے
سب واقعہ دیکھ رہے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون دیوانہ ہو گئے ہین اُن قزاقون کو دیکھا ہی اور وہان
دو قزاق چلے ہین مگر اُسپر بھی واپس نہین آتے ہین کچھ بولے کہ یہ جوان واقعی بڑا ہی جگر دار ہی دیکھو کچھ خوف نہین
ہی یہان یہ تدبیر ہو رہی تھی اُدھر جیسے شاہزادہ و خواجہ نسیم زیر کوہ پہونچے وہ قزاق چل چکے تھے
وہ بھی زیر کوہ آگئے اور پکارے کہ اے خواجہ نسیم و اے جوان ٹھہر جاؤ کدھر جاتے ہو ہمارے آقا کا پیام
سن لو شاہزادہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو ہم سن رہے ہین خواجہ نسیم نے تو کچھ نہ کہا
ساکت ہو کر رہگیا دم نکل گیا دل مین کہنے لگا کہ دیکھیے کیا پیام لائے ہین کہ اُنمین سے ایک نے فولاد کا پیام
خواجہ نسیم سے دیا خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا سنا کیا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ ہمسے کلام کرو ہم ضرور جاتے ہی
ہنگے آئے ہین اور ضرور تم سبکو زیر کرکے اور فولاد کو نرم کرکے اس بیچارے کا مال دلا دینگے یہ کیا
مردم آزاری حرام خواری اختیار کی ہی کہ لوگون کو پریشان کرکے مال لوٹ لیتے ہو بیچارے مسافرون کو پریشان
کرتے ہو تم سب حرام خور ہو اور ظالم ہو یہ ظلم و ستم اچھا نہین ہی انسان کو لازم ہی کہ مسافرون پر رحم کرے
مسافر نوازی کرے نہ یہ کہ انکا مال لوٹ لے یہ جو شاہزادے نے فرمایا دوسرے نے کہا کہ اے جوان تجکو ہمارے
آقا نے پیام دیا ہی ہم بیان کرتے ہین تو بیکار برہم ہوتا ہی کسیکا زور نہین چل سکتا ہی یہ بیشہ شیران ہی
اور تو کوئی ہمارا اتالیق نہین ہی جو ہمکو نصیحت کرتا ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین فولاد نے یہ پیام
تجکو دیا ہی ذرا سن یہ کہکر شاہزادے سے بھی پیام فولاد دیا شاہزادہ نے پیام سنکے فرمایا کہ تمھاری
کیا طاقت ہی جو تم ہمسے لباس وغیرہ لے لوگے ہمارا مالک خدا ہی تو نہین لے سکتا ہی یہ مال خواجہ نسیم کا
نہ خیال کرو کہ اُس بیچارے کو لوٹ لیا اس مال کا پانا بہت دشوار ہی بلکہ تمکو خواجہ نسیم کا بھی مال
واپس کرنا ہوگا اسی مین خیریت ہی کہ خواجہ نسیم کا کل مال اُسکو دیدو اور قزاقی سے توبہ کرو اب کسیکو
تکلیف نہ دینا اگر تم یا تمھارا مالک اس میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا مین یہ زبردستی
مال لے لونگا اور انکی ظلم و بدعت کی سزا دونگا یہ جو اسنے کہا ہی کہ یہ بیشہ شیران ہی یہان تو کیون آیا اگر آیا
ہی تو سب مال اپنا ہمکو دے میرے نزدیک یہ بیشہ شیران نہین ہی بلکہ بیشہ روباہ ہی میرا مال تو تم کیا لوگے
مین خود تمھارے مال پر قبضہ کرونگا اگر اپنی بہتری چاہتا ہی تو ہمارے کہنے پر عمل کر انھون نے کہا کہ واہ
کیا خوب آپ اکیلے سب مال نہ دینگے ہم تو زبردستی لے لینگے دیکھین کیونکر نہین دیتا ہی ہمکو معلوم ہوا کہ تیری
قضا آئی ہی سنے اگر دینا ہو تو دے کیون ہمکو تکلیف ہو ورنہ ہم زبردستی کرتے ہین شاہزادے نے

نے برہم ہوکر فرمایا کہ تم تو کیا لے سکتے ہو اپنے باپ کو بلاؤ شاید وہ آکر لے سکے تو لے لے ورنہ مجال نہین ہے اُسکا بھی جو لے لیتا یہ جو انھون نے سنا انمین سے ایک طرف شاہزادے کے چلا شاہزادے نے فرمایا کہ کیون ادھر آتا ہے اُسی مقام پر ٹھہر ورنہ پچھتائے گا اپنے مالک کو بلاؤ کہ وہ آکر لے تو کیون اپنی جان کو مفت رائیگان کرنا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ مین ہی کافی ہون تجھ ایسے بچون کے لیے میرا آقا بڑے بڑے معرکون مین آتا ہے اُسکو ننگ و عار ہے اور اُسکے مرتبہ کے خلاف ہے کہ وہ بچے سے آکر مال لے جبکہ اُسکے خادم موجود ہین ہان اگر مین نہ لے سکون تو وہ آئے یہ کہکر شاہزادے کی طرف ہاتھ بڑھایا بالاے کوہ سے سب قزاق مع فولاد کے دیکھ رہے ہین اور تقریرین سن رہے ہین اُدھر اُس درہ کوہ کے ہمراہیان خواجہ نسیم دیکھ رہے ہین اور خواجہ نسیم ایک طرف عالم حیرت مین کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے اور دعاے فتح و ظفر شاہزادہ کی کر رہا ہے جیسے اُسنے اِس قصد سے شاہزادہ کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ مرکب پر سے اُٹھا لون جیسے ہی سکا ہاتھ قریب آیا شاہزادہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک جھٹکا دیا کہ وہ مونھ کے بھل آرہا اُسکا مونھ کے بھل آنا تھا مرکب پر سے جھک کر ایک طمانچہ ایسا مارا کہ اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا تن زمین پر گرا اور تڑپنے لگا یہ حال جو دوسرے نے دیکھا یہ کہکر جھپٹا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ ملازم فولاد کو اور میرے ہمراہی کو مارا ایک تو مال نہین دیتا ہے دوسرے اُسپر یہ سرزوری یہ کہکر شاہزادہ پر تلوار کا وار کیا شاہزادہ نے یہ فرمایا کہ تجھ ایسے بزدل کے وار کو کیا روکون تیرے لیے بھی یہی طمانچہ کافی ہے جیسے تیرا ہمراہی ایک طمانچہ مین ہلاک ہوا اُسی طور سے تو بھی ہلاک ہوگا یہ فرما کر اُسی طور سے مرکب پر بیٹھے رہے جیسے اُسکی تلوار قریب آئی ٹھیکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی بعد دست پر ہاتھ ڈالدیا اُسکی کلائی پکڑکر جو بائین ہاتھ سے طمانچہ مارا بھرپور پڑا مثل اول کے اسکا بھی سر اُڑ گیا یہ بھی گرکر تڑپنے لگا یہ واقعہ فولاد اور دیگر قزاقون نے دیکھا اتنے پریشان ہوئے فولاد فوراً اُن سبکو لیکر زیر کوہ آیا اور روبرو شاہزادہ کے صف باندھکر کھڑا ہوگیا خواجہ نسیم نے جو یہ قوت اور طاقت دیکھی بہت خوش ہوئے انکو بلک بلک کر دعا کرنے لگے ادھر وہ لوگ جو درہ کوہ سے دیکھ رہے تھے یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تمنے دیکھا اُسنے جواب دیا کہ کوئی امر عجیب نہین ہے یہ کمزور ہونگے مارے گئے کہان تک قتل کریگا ایک نہ ایک کے ہاتھ سے مارا جائیگا اگر انمین سے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا گیا فولاد کے ہاتھ سے تو ضرور قتل ہوگا ادھر یہ لوگ یہ باتین کر رہے ہین اُدھر جب سب قزاق زیر کوہ آگئے اور صف باندھ چکے اُسوقت قزاقون نے فولاد سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم جاکر اِس سے سب مال و اسباب بھی لے لین اور اپنے ہمراہیون کے خون کا عوض بھی لین فولاد نے کہا کہ جاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک قزاق اُنمین سے قریب شاہزادہ کے آیا پہلے بہت کچھ سمجھایا آخر کو جب شاہزادہ نے نہ مانا تو تلوار نیام سے لیکر شاہزادہ پر وار کیا شاہزادہ نے تلوار اُسکی بھی چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا طائر روح قفس جسم سے پھڑک کر نکل گیا اسکا تڑپنا تھا کہ دوسرا اور لپک کر آیا اُسکو بھی شاہزادہ نے قتل کیا مگر بدون تلوار اور نیزہ کے اِسی طور سے پانچ قزاق اور قتل کیے اِکی مرتبہ دو اور آئے شاہزادہ نے اُن دونون کو باہم ٹکرا کر ہلاک کیا انمین سے کسیکو کسی حربہ سے نہ ہلاک کیا یہ حال جو فولاد نے دیکھا بہت ہی پریشان ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے کہ جو اسکے پاس گیا وہ ہلاک ہوا بدون میرے جائے کچھ نہو گا تم لوگون سے

زیر نہو گا یہ کہکر اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور سامنے شاہزادے کے آیا اور پکارا کہ او جوان تو بہت شوریدہ پشت ہی میرے کیسے ملازمون کو تو نے ہلاک کیا اور اپنا مال و اسباب نہ دیا آگاہ ہو کہ میرا نام فولاد آہن خوار ہی قزاقی میرا ہمیشہ سے پیشہ ہی میرے اس صحرا سے کوئی اپنا مال بچا کر نہین جا سکتا ہی خیریت اسیمین ہی کہ اپنا مال و اسباب مجھکو دیدے اور میری اطاعت کر گو تو نے میرے بڑے بڑے زبردست ملازم ہلاک کیے ہین چونکہ تو بہادر ہی اس سبب سے مین یہ چاہتا ہون کہ تو بھی میرا شریک ہو ورنہ یاد رکھنا کہ مال و اسباب بھی لے لونگا اور زبردستی تجکو زیر بھی کرونگا اور اُن سبکے خون کے عوض قتل بھی کرونگا کیا خوب خواجہ نسیم کا حمایتی بنکر آیا ہی ہمسے مال دلانے کو ہمنے آج تک کسی کا مال نہین دیا یہ لیسے ہی ہین کہ ہمسے مال دلائینگے کبس اب ساری تیری شورہ پشتی نکلی جاتی ہی شاہزادہ نے جواب مین فرمایا کہ زیادہ بیہودہ نہ بک یہ میدان رزم ہی نہ جاے بزم جو تو تقریر کر رہا ہی بھلا خیال تو کر کوئی بھی ایسا ہوگا جو کہ بہادر ہو اور وہ اپنا مال کسیکو اپنی خوشی سے دیدے جبتک اسکے دم مین دم ہو انھون نے چاہا زبردستی لین میرے ہاتھ پانون مین طاقت تھی مین نے اُنسے مقابلہ کیا وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے نہایت بودے تھے اور تو بھی بودا ہی اے فولاد تو نے یہ نام اپنا بیجا رکھا ہی یہ نام تو اُن لوگون کو لائق ہی کہ جو جوانمرد و بہادر ہون وہ یہ نام رکھین تو زیبا ہی اے فولاد تجھ ایسے بزدل کو یہ نام زیبا نہین ہی تیری تو عجب حرکت نالائق ہی اور بودے پن کی ہی جو کہ قزاقی اور چوری کرے اور پوشیدہ ہو کر قافلون کو لوٹے وہ بہادر کب ہی بہادر وہ ہی جو کہ سر میدان سرنگ ہو کر مقابلہ کرے خیر معلوم ہوا کہ تو بڑا بودا ہی یا بہادر ہی مین دیکھتا ہون کہ یہ سب مال و اسباب مجھسے تو زبردستی لیلیگا تو آیا ہی سخت بنکر اگر مین نے تجکو مثل موم کے نرم نہ کیا تو اپنا نام نہ پایا اور بہادر نہین ہون نہ کبھی بہادری کا نام لونگا مین تو ضرور حمایتی بنکر آیا ہون اور ضرور تجکو زیر کر کے خواجہ نسیم کا مال و اسباب دلا دونگا زبان بند کر اور مقابلہ کر بقول شاعر

زبان در کش و تیغ برکش غلاف + کہ جاے سخن نیست اندر مصاف +

یہ سنکے فولاد نے نیزہ سنبھالا اور سینہ بے کینہ شاہزادہ کو تاک کر وار کیا اس بہادر نے نیزہ کو نیزہ پر لیا اور خود سے الگ ہوا جیسے ہی سنان قریب پہونچی ایک مرتبہ دست زبردست دراز کر کے اس کس بل سے سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالا کہ سنان کو پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ نیزہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا نیزہ کو الگ پھینکدیا اور کہا کہ اسی پر بل کرتا تھا دیکھا تو نے کہ ہمنے تیرے حربہ کو کیونکر رد کیا اُسکے ہاتھ سے نیزہ جو چھوٹا اُسکو بہت غصہ آیا اور نہایت شرمندہ ہوا گرز فولادی کو اٹھا لیا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا شاہزادہ نے گرز کو گرز پر روکا جیسے گرز قریب سر آیا فوراً کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا معاذ اللہ کلۂ عمود پر ہاتھ ڈالنا اسی بہادر کا کام تھا اور خوب مضبوط پکڑ کر اب جو زور کیا گرز کو بھی اُسکے ہاتھ سے چھینکر پھینکدیا اور فرمایا کہ اسی زور و طاقت پر فولاد نام رکھا ہی دیکھ کیسا ہمنے تجکو نرم کیا ہی کہ ہمارے روبرو مثل موم خام کے ہو گیا وہ اور شرمندہ ہوا اُسکے ہمراہی یہ واقعہ دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ جوان فولاد کا بنا ہوا ہی اُن تینون قزاقون کو مارا اور حربہ کے ہمارے آقا و افسر کے بھی حربون کو بدون حربہ پر روکے ہوئے چھین لیا خداوند تعالی سے خیر ہو ایسا ہمکو کچھ دگرگون طور معلوم ہوتا ہے آجتک بڑے بڑے بہادر لشکر لیکر آئے اُنکے ہمیشہ ہمارے آقا کی ظفر ہوئی لاکھونکا لشکر لوٹ لیا ہزارون قافلہ غارت کیے مگر کبھی ایسا واقعہ پیش نہین آیا یہ لوگ تو یہ تقریر کر رہے ہین اُدھر ہمراہیان خواجہ نسیم نے جو یہ رنگ دیکھا ایک نے [illegible] جوان نے فولاد کے ہاتھ سے نیزہ بھی چھین لیا اور گرز بھی واقعی جیسا وہ کہتا تھا ویسا ہی نکلا اب [illegible]

ہمکو یقین ہوتا ہی کہ یہ غالب آئیگا ادھر یہ کلام کر رہے ہین خواجہ نسیم یہ حالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوگیا ہی اور کہتا ہی کہ خداوند کریم اس جوان کو ہر آفت سے بچائے بڑا بہادر ہی ادھر فولاد نے جب دیکھا کہ میرے ہاتھ سے گرز بھی چھین لیا بہت غضب ناک ہوکر تلوار میان سے لی یہ معلوم ہوا کہ غار سے اژدر خونخوار نکل آیا دہان نیام پر اژدر کا گمان ہونے لگا خبردار کہکر وار کیا شاہزادہ کی آنکھ دھار تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر پہونچی دستانہ مارا کہ تلوار ریٹ پڑی تلوار کا ہیٹ پڑنا تھا کہ کلائی پکڑ کر ہاتھ قبضہ پر ڈالدیا اور قبضہ پر اپنا قبضہ کیا جیسے ہی قبضہ پر ہاتھ پڑا چالاکی کو کام فرمایا دوسرا ہاتھ کمر زنجیر مین ڈالا اور خوب مستحکم پکڑ کر زنجیر کو زور کیا وہ تو تلوار کے چھڑانے مین مصروف تھا انھون نے زور کر کے اسکو صدر زین سے اٹھا لیا ادھر تلوار بھی اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی بس مرکب پر سے اٹھا کر سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیا کہ ساری فولاد خواری فراموش ہوگئی نشیب و فراز عالم نظر آنے لگا ظالم نے سرکشی و قزاقی کی خوب سزا پائی شاہزادہ نے گرد سر چرخ دیکر قصد کیا کہ زمین پر مار دین کہ اسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوجائین ادھر اسکے ہمراہی کے قزاقون نے جو یہ واقعہ دیکھا سبکے سب تلوارین لیکر چلے شاہزادہ نے انکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اگر کسی نے ادھر قدم اٹھایا مین نے فولاد کو اس طور سے زمین پر مارا کہ پھر یہ سانس بھی نہ لیگا فوراً ہلاک ہوجائیگا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارا آقا ہلاک ہو اور زندہ نہ بچے تو شوق سے میری طرف آؤ مین تم سے بھی لڑنے کو موجود ہون یہ سننا تھا کہ وہ تھم گئے اس خیال سے کہ باعث ہلاکت اپنے آقا کے ہم ہونگے ادھر ہمراہیون خواجہ نسیم نے جو یہ واقعہ دور سے دیکھا سبکے سب خوش ہوگئے اور تعریف کرتے ہوتے دوڑے خواجہ نسیم نے اسی مقام پر سجدۂ شکر ادا کیا فولاد نے جو دیکھا کہ یہ جوان اب مجھکو زمین پر ماریگا میرا دم نکل جائیگا سوائے موت کے اسکو دوسری شے نظر نہ آئی نہ کوئی صورت مفر دکھائی دی اسنے اپنی حالت مین خیال کیا کہ ایسے بہادر کی اطاعت کرنا باعث نام آوری ہی واقعی یہ جوان بڑا بہادر ہی یہ دل مین خیال کر کے فولاد نے کہا کہ اے جوان امان دے مین نے تیری اطاعت کی جسکو بہادر سر سے بلند کرتے ہین پھر اسکو خاک مذلت پر نہین پٹکتے ہین عزت دیکر ذلت نہین دیتے ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ امان دو شرطون سے ملیگی اول تو باطل پرستی ترک کر خداوند کریم کو پہچان تیرا پیدا کرنے والا لقا کیا گیدی تھا جو وہ خدا بن بیٹھا تھا وہ بھی بندہ تھا اپنی کو خدا کہلوایا اور شیطان کے بہکانے سے مرتد ہوگیا خدائی کا دعوی کیا شرک اختیار کیا دوسری شرط یہ ہی خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹ لیا ہی دیدے اور قزاقی سے توبہ کر تو مین امان دیتا ہون ورنہ امان پانا محال ہی بیکار اس امر مین قیل و قال کر رہے فولاد نے عرض کیا کہ مین نے آپکا فرمانا قبول کیا مجھے جوانمرد اور بہادر کی مجھکو تلاش تھی مین نے ویسا ہی آپکو پایا میری خواہش دلی پوری ہوئی مین نے لقا پرستی ترک کی دین اسلام قبول کیا خواجہ کا کل مال و اسباب بھی دونگا قزاقی سے توبہ کی شاہزادہ نے سماعت فرما کر فولاد کو آہستہ زمین پر رکھدیا وہ اٹھکر اور دوڑ کر قدمون پر گر کر رکاب کو بوسہ دیا شاہزادہ نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر مسلمان بصدق دل ہوا اسکے بعد اسنے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین نے اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا لقا پرستی ترک کی اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو مجھکو زیر کریگا مین اسکی اطاعت کرونگا میرے عہد کے موافق ہوا لہذا تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اس جوان کی اطاعت کرو اگر اسکے خلاف ہو تو یہانسے چلے جاؤ میرے پاس تمھارا کچھ کام نہین ہی مین نے قزاقی سے توبہ کی یہ جو فولاد نے کہا سب نے پکار کے کہا کہ متفقہ اس جوان کی اطاعت اختیار کی دین اسلام قبول کیا قزاقی سے توبہ کی ہم آپکا ساتھ نہین

سکتے ہین شاہزادہ سے غرض اُن سبکو بھی کلمہ پڑھایا وہ بھی از سر صدق مسلمان ہوگئے خواجہ نسیم دوڑکر قدمون پر گرا شاہزادے نے گلے سے لگایا اُسنے نہایت تعریف کی لاکھون دعائین دین سب ہمراہیان خواجہ نسیم بھی حاضر ہوکے عذر کرنے لگے شاہزادے نے اُنپر بھی مہربانی فرمائی فولاد شاہزادہ و خواجہ نسیم و اُسکے ہمراہیون کو لیکر مع اپنے ہمراہیون کے بالاے کوہ آیا شاہزادہ کو مقام صدر پر بٹھایا نام و نشان دریافت کیا شاہزادے نے سب واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مین شکار کو نکلا تھا ایک ہرن کے تعاقب مین ادھر آنکلا چونکہ تم لوگون کے مقدر مین خداپرست ہونا تھا مین کیونکر نہ آتا شکر ہے اُسکا کہ تم لوگ دائرۂ اسلام مین آگئے اب خواجہ نسیم کا مال و اسباب دو اور اُسکو رخصت کرو تاکہ وہ اپنی راہ لے اور مین اپنے لشکر کو جاؤن فولاد نے عرض کیا کہ اب مین آپکے قدم مبارک کو ترک نکرونگا آج آپکی اور خواجہ کی دعوت کرون توکل خواجہ کو رخصت کرونگا اور مین آپکی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ مع اپنے ہمراہیون کے آپکے لشکر فیروزی اثر مین چلونگا اور ہمیشہ آپکی خدمت مین مثل ادنیٰ خادمون کے اپنی بسر کرونگا ایسا آقا و سرپرست کہان ملیگا شاہزادے نے بہت انکار کیا فولاد نے اصرار کیا آخر فولاد نے عرض کیا کہ آپکے مذہب مین رد دعوت نہین کرتے ہین پھر آپ کیون انکار فرماتے ہین یہ سنکے شاہزادہ ناچار ہوگیا فولاد نے دعوت کا سامان کیا بڑے تکلف سے شاہزادہ کی مع خواجہ نسیم و اُسکے ہمراہیون کے دعوت کی رات بھر جلسۂ رقص و سرود کا آراستہ رہا دوسرے دن فولاد نے خواجہ نسیم کا کل مال و اسباب جو کہ لوٹا تھا بلکہ اُسمین کچھ اپنی طرف سے اضافہ کر دیا اور خواجہ سے کہا کہ اب تو آپ خوش ہوگئے آپنے بڑا کام کیا آپ میرے محسن ہین مہر اور آپ نے احسان کیا کہ مجھکو عذاب آخرت سے نجات دلائی راہ ہدایت پر مین آپکی بدولت آیا نہ آپ آقا کو ادھر حمایتی بناکر لاتے نہ مجھکو یہ دولت کونین حاصل ہوتی اسی طور سے مبتلاے ضلالت رہتا مرجاتا مقام میرا جہنم ہوتا مین آپکی اس مہربانی و عنایت کا شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون خواجہ نسیم نے جواب دیا کہ یہ میرا کام نہین ہے بلکہ تمھارے مقدر مین دائرۂ اسلام مین آنا تھا وہ ظہور مین آیا اور مین تم سے بہت خوش ہون یہ کہکر شاہزادے سے رخصت ہوکر مع اپنے کل مال و اسباب کے و ہمراہیون کے شاہزادے کو دعائین دیتا ہوا طرف اپنی منزل مقصود کے روانہ ہوا بعد جانے خواجہ نسیم کے شاہزادے نے فولاد سے فرمایا کہ اے فولاد اب تم بھی سامان چلنے کا کرو کیونکہ وہان میرے لشکر مین تمام میرے عزیز و رفقا میرے لیے پریشان ہونگے اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور آج اور توقف فرمائیے کل یہ غلام ضرور آپکے ہمراہ چلیگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا اُسدن بھی فولاد نے دعوت کی اور اپنے ہمراہیون کو سامان سفر درست کرنے کا حکم دیا وہ لوگ سامان سفر درست کرنے لگے وہ دن اور رات تمام ہوئی صبح کو شاہزادے نے فولاد سے فرمایا کہ آج ضرور چلنا اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام آج سہ پہر کو ہمراہ رکاب ضرور چلیگا حضور اطمینان رکھین یہ عرض کرکے سامان سفر کرنے لگا شاہزادہ بالاے قلعہ آکر بیٹھا فولاد بھی موجود ہے ملازم سامان سفر کر رہے ہین فولاد کے ہرکارے بہت سے ادھر اُدھر پھیلے رہتے ہین جدھر جدھر سے لشکر وغیرہ و قافلے آتے ہین وہ آکر خبر دیتے ہین یہ جاکر لوٹ لاتا ہے یہ بیٹھا ہوا شاہزادے سے کلام کر رہا تھا کہ چند ہرکارے حاضر ہوئے اُنھون نے آکر خبر دی کہ ایک لشکر بہت بڑا قریب نولاکھ کے مشرق کی طرف سے آتا ہے بادشاہ اُس لشکر کے ہمراہ ہے بڑا مال و اسباب ہے چلیے اُس لشکر کو لوٹیے بہت کچھ ہاتھ آئیگا فولاد نے یہ سنکر شاہزادے کی طرف دیکھا اور اُسنے کہا

کہ ہمنے اس عمل کو ترک کیا اور توبہ کی مردم آزاری سے اور آپکی قدمون کی برکت سے ہاتھ اُٹھایا آپ نے اگر ہمکو مسلمان فرمایا اب ہمکو کیا لشکر آتا ہی تو آنے دو وہ ہرکارے یہ سنکے چلے گئے فولاد نے شاہزادے سے عرض کیا کہ اگر حضور نہ توبہ کرا لیتے تو مین ضرور جاکر اس لشکر کو تباہ کرتا ہرکارے بیان کرتے تھے کہ بڑا مال و اسباب ہی کئی خزانے بھی ہمراہ ہین غلہ بھی ہی مگر مجبور ہون یہ سنکے شاہزادے نے فرمایا کہ ای فولاد جس طور سے تم لوٹتے تھے اور قزاقی کرتے تھے یہ طریقہ بالکل نامردی اور بودے پنے کا تھا اگر تم کہو تو تمکو تماشا لشکر کے لوٹنے کا دکھا دین مین نے سنا ہی کہ جو لشکر آتا ہی خداپرستونکا ہی نہ معلوم کدھر جاتا ہی اور کدھر سے آتا ہی میرا جی چاہتا ہی کہ ان لوگون کو اپنا مطیع کرون بس تم اپنے ہمراہیون کو حکم دو کہ وہ آراستہ ہون اور ایک نقاب مجکو لا دو کہ مین مونہہ پر ڈال کر لشکر پر گرون مگر اس امر کا خیال رہے کہ نہ تو کوئی اہل لشکر سے قتل ہو نہ اُنکا مال ضائع ہو صرف اُنکو سر جنگ دیکر اپنا مطیع کرتا ہی بلکہ تم مین سے کوئی مقابلہ کو نہ نکلے مین خود میدان مین جا کر جو افسر و سردار ہونگے اُنکو زیر کرونگا تمھاری ضرورت بھی نہوگی یہ بھی تم اپنے ہمراہیون سے کہدو فولاد نے اُسیوقت سبکو طلب کیا اور حکم سے شاہزادے کے آگاہ کیا اور کہا کہ سب مسلح و مکمل ہوا ادھر فولاد نے ایک نقاب سبز لا کر حاضر کی شاہزادے نے وہ نقاب مونہہ پر ڈالی اس خیال سے کہ وہ بھی مسلمان ہین اور مین بھی مسلمان ہون ایسا نہو کہ وہ مجکو مسلمان دیکھکر مقابلہ نہ کرین تو پھر کچھ نہوگا یہی شاہزادے نے دل مین خیال کیا تھا کہ یہ لشکر خداپرستونکا ہی ضرور کمک بدیع الملک کو جاتا ہی اُسکو راہ مین روک کر اپنا مطیع کرو کیونکہ تمھارے پاس اور سب تو سامان صاحبقرانی ہی لشکر نہین ہی لشکر جمع ہو جائے تو پھر برسر بدیع الملک چلو اور بدیع الملک سے مقابلہ کرو تاکہ کچھ تو لطف بہادری کا اُٹھے اور بدیع الملک کو معلوم ہو کہ دست جیب والون نے یہ شوکت بہم کی جو کہ میرے پاس نہین ہی اور دست جیب بہادر ہین اور لائق صاحبقرانی ہین جامہ صاحبقرانی انھین پر زیبا ہی ایسے ایسے امر خیال کر کے یہ قصد کیا بس نقاب ڈالکر اور مسلح اور مکمل ہو کر مرکب پر سوار ہوئے اُدھر فولاد بھی اور اُسکے ہمراہی بھی سب تیار ہو گئے شاہزادے نے اُن ہرکارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ چلو ہمکو بتا دو کہ وہ لشکر کدھر سے آتا ہی وہ یہ سنکے آگے ہو لئے شاہزادے نے بود اباک کا لیا روانہ ہوئے جدھر سے لشکر آتا تھا ناظرین آگاہ ہون کہ وہ تینون لشکر ہین کہ جنکے بادشاہ زر دمان تاجدار و زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر ہین جنکو سیارہ ثانی لیکر طرف بیشہ مصروفیہ کے جاتا تھا مین عرض کر چکا ہون کہ یہ تینون بادشاہ بہم ہو کر حسب الطلب رستم ثانی وغیرہ کے چلے ہین چونکہ راستہ دشت مصروفیہ کا ادھر ہی سے ہی اُسی طرف جاتے تھے کہ ہرکارون نے دیکھا فولاد کو خبر کی فولاد مسلمان ہو چکا تھا توبہ کر چکا تھا خاموش ہو رہا تھا مگر شاہزادے نے وہ خیال کر کے اور فولاد سے یہ کہکر کہ چلو تمکو لوٹنے کا تماشا دکھا دین اُسکو ہمراہ لیکر اُس لشکر کی طرف چلا وہ لشکر بلا خوف و خطر قطع منازل و طی مراحل کرتا ہوا چلا آتا ہی جہان پر منزل کرنے کا موقع ہوا منزل کی ورنہ منزل نہ کی تعجیل اسقدر ہی کہ دو منزلہ و سہ منزلہ کرتا ہوا آتا ہی اُدھر سے یہ لشکر چلا آتا ہی ادھر سے شاہزادہ بارہ ہزار قزاقون کو لئے ہوئے اُس لشکر کی طرف جاتا ہی تھوڑی کاٹ کی تھی کہ ایک میدان وسیع مین پہونچے کہ گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادے نے اُس گرد کو دیکھکر فولاد سے فرمایا کہ اسی مقام پر صف بندی کرو دیکھو وہ لشکر آتا ہی یہ گرد اُسی لشکر کی ہی فولاد نے اس طور سے اپنے قزاقون کو کھڑا کیا کہ جو راستہ لشکر کے جانے کا تھا وہ روک لیا سب نے تلوارین برہنہ کر لین اُسی طور سے کھڑے ہوئے کہ جیسے لوٹنے کا طریقہ ہوتا ہی فولاد لشکر کو آراستہ کر کے پاس شاہزادے کے آکر کھڑا ہوا جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا

اُس سے نشان لشکر پیدا ہوئے کہ جنپر تعریف خداوند کریم مرقوم تھی وہ نشان لشکر فیلان مست پیچھے
اُنکے عقب مین جلوس سواری تھا پیش روان لشکر نے دیکھا کہ جدھر ہم جاتے ہین جو ہماری راہ ہے
اُسیطرف قزاق راہ روکے کھڑے ہین برہنہ تلوارین لیے ہوئے ایک نقابدار اُن قزاقون مین ہے کہ وہ
سبکے آگے مرکب پر سوار کھڑا ہے اور ایک پہلوان قوی ہیکل اُسکے پہلو مین ہے یہ واقعہ دیکھکر پیش روان
لشکر اُسی مقام پر تھم گئے اس خیال سے کہ اگر ہم آگے جائینگے تو مقابلہ ہوگا کشت وخون کی نوبت آئیگی
اپنے بادشاہون کو اس حال سے آگاہ کرین اگر وہ حکم آگے بڑھنے کا دین تو بڑھین ورنہ جیسا وہ حکم فرماوین
اُسپر عمل کرین مگر یہ لوگ طریقہ سے کھڑے ہوئے تھے کہ میدان جنگ کا فاصلہ درمیان چھوڑکر جو کہ پیش روان
لشکر تھا اور سبکا افسر تھا اُسنے ہرکارون کو طلب کیا اور کہا کہ خبر تو لاؤ ان لوگون نے کیون ہماری راہ
روکی ہے اور یہ لوگ کون ہین اُنکا منشا کیا ہے وہ ہرکارے اس لشکر مین آئے اور قریب لشکر پہونچکر دریافت
کیا کہ تم سبکا افسر کون ہے اہل لشکر فولاد نے کہا کہ ہمارا افسر و آقا جو کہ نقابدار ہو منہ پر نقاب ڈالے
ہے وہ ہے اور ہم سب سے آگے کھڑا ہے وہ ہرکارے شاہزادے کے قریب آئے اور کہا کہ ہمارے افسر نے دریافت
کیا ہے کہ آپ کون لوگ ہین اور آپ نے جو ہماری راہ روکی ہے اس سے کیا منشا ہے شاہزادے نے فرمایا
کہ ہم لوگ قزاق ہین اور ہمنے راہ اس منشا سے روکی ہے کہ ہمکو ہمارے مخبرون نے خبر دی ہے ایک
لشکر کثیر آتا ہے اہل اسلام کا قریب نو لاکھ کے ہے مال واسباب و غلہ و خزانہ بھی بہت ہمراہ ہے ہم اسکے
لوٹنے کو آئے ہین اس سبب سے راہ روکی ہے کہ ہم لوٹینگے جاکر اپنے افسر سے کہدو کہ خیریت اسی مین
ہے کہ سب مال واسباب ہمارے حوالے کرے اور خود جدھر چاہے چلا جائے ورنہ ہم ضرور لشکر کو لوٹ
لینگے وہ ہرکارے یہ سنکے اپنے افسر کے پاس آئے اور سب حال بیان کیا اسنے کہا کہ جاکر کہو کہ ہم
مالک لشکر نہین ہین بلکہ ہراول لشکر ہین جو کہ مالک لشکر ہین وہ عقب مین آتے ہین اسقدر تامل کرو کہ
وہ آجائین چاہے وہ مال واسباب تمکو بخوشی دیدین چاہے وہ مقابلہ کرین اور تم لوگ لوٹ لو ہرکارون نے
یہ آکر کہا شاہزادے نے جواب دیا کہ اچھا مگر یہ بھی اُسنے کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو راہ دیدو تاکہ ہم نکلجائین
اسکا یہ جواب دیا کہ یہ ممکن نہین ہے کہ ہم تمکو جانے دین ہرکارون نے جاکر کہا اُسنے کیا تدبیر کی کہ ایک مقام
معقول دیکھکر ماہی مراتب وغیرہ اور فیلان نشان کو قرینہ سے قائم کیا اور جلوس سواری آتا گیا اُسیطرف
وہ قرینے سے قائم کرتا گیا یہان تک کہ آمد لشکر کی شروع ہوئی شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا کہ ہزارون
سوار و پیادے زرد وزی وردیان پہنے ہوئے چلے آتے ہین اُنھون نے یہ جو دیکھا کہ ہمارے
پیش روان لشکر ایک طرف صف بستہ کھڑے ہین اور جدھر کو جانے والے ہین اُدھر قزاق راہ روکے
کھڑے ہین اُن سوارون اور پیادون نے جو افسر پیش روان لشکر سے دریافت کیا تو اسنے سب حال بیان
کیا وہ سوار و پیادے اُسی میدان مین طریقہ سے صف بستہ ہوگئے اب لشکر آنے لگا یہان تک کہ
شاہزادے نے دیکھا کہ ایک تخت پر تین بادشاہ سوار ہین وہ تخت قلب لشکر مین ہے گرد و پیش اُس تخت
تخت کے سرداران تمامی مرکبون پر سوار اسلحہ مین از سرتا پا غرق عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہے عقب
لشکر اور سامان وغیرہ بار برداری بازارین اور خزانہ بھی وسط لشکر مین ہے شاہزادہ دیکھ رہا ہے اُدھر جب اُن
بادشاہون نے دیکھا ایک طرف تمام جلوس سواری کھڑا ہے اور ہمارے لشکر کے سوار و پیادے
صف بستہ کھڑے ہین حکم دیا کہ تخت روک لیا جائے اب جو نگاہ دوڑا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ جابجا سے
لشکر کے مقابلہ مین ایک مختصر لشکر قزاقون کا تلوارین علم کیے ہوئے کھڑا ہے اور ایک جوان نقابدار پیش

اور ایک پہلوان قوی تن اُسکے برابر اور اُن سبکے آگے مسلح ومکمل کھڑا ہی مرکب پر سوار جب سواری قریب پہونچی تو ایک بادشاہ نے دوسرے بادشاہ سے کہا کہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے لشکر کی راہ قزاقون نے روکی ہی اس غرض سے کہ خزانہ وغیرہ لوٹ لین خیر یہ جاسکے آگے کہان ہین انکو اس راہ کے روکنے کا حال معلوم ہوجائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ افسر پیش روان لشکر کو حاضر کرو اور کل لشکر کو اس مقام پر صف بندی کا حکم فرمایا وہ تمام لشکر اُسی میدان مین صف بستہ ہوگیا لشکر تھا کہ سمندر امنڈ آیا تھا صفون پر لشکر کی موجہاے دریا کا گمان ہوتا تھا کوسون تک وہ لشکر صف بستہ ہوا تھا جب صف بندی ہوچکی چوبدارون نے بڑھکر افسر پیش روان لشکر سے کہا کہ تمکو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ خود حاضر ہونے کا قصد کرچکا تھا یہ حکم سنتے ہی خدمت بادشاہون مین حاضر ہوا اُدھر شاہزادے نے لشکر کو جو دیکھا تو مثل مور و ملخ کے پایا مگر کچھ بھی ہراس نہ کیا دو سبب تھے ایک تو یہ تھا کہ یہ شاہزادہ کو معلوم ہوچکا تھا کہ یہ لوگ مسلمان ہین انکا قتل خود شاہزادے کو منظور نہ تھا جو کثرت کا خیال ہوتا صرف جنگ مد نظر تھی دوسرے دیوان قاف کے لشکرون سے مقابلہ یکہ و تنہا کرچکا تھا کیا خوف ہوتا شاہزادے نے جو نگاہ اٹھاکر دیکھا تو لشکر مین ہر جوان کو بہادر اور منچلا دیکھا کہ جو ہی وہ بہادر معلوم ہوتا ہی اور بادشاہونکو بھی بہادر و جری پایا آثار شجاعت اُنکے رخ پر تھا اور دیکھا کہ جو سردار اور افسر گرد و پیش تخت ہین وہ سب جری و بہادر معلوم ہوتے ہین چہرون سے اُنکے شجاعت آشکار ہی خصوصاً ایک جوان کم سن خود پہنے ہوے طرف تخت شاہی کے ہی تاج سر پر رکھے ہوئے تمام آلات حرب و ضرب سے آراستہ وہ بہت منچلا معلوم ہوا ہر مرتبہ شاہزادے کی نگاہ اُسپر پڑتی تھی یہ دیکھکر شاہزادے نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ لوگ میرے مطیع ہون تو کیا معقول لشکر ہی اور کیا جوان ہین انھین بادشاہون مین سے کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا شاہزادہ تو یہ خیال فرمارہا ہی اُدھر اُن بادشاہون نے جب وہ افسر حاضر ہوا اُس سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین کہ جو راہ روکے کھڑے ہوئے ہین اُسنے عرض کیا کہ مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ قزاق ہین اور انھون نے اس قصد سے راہ روکی ہی کہ ہم خزانہ وغیرہ سرکاری لوٹ لین مین نے پیام بھیجا تھا کہ ہمکو جانے دو راہ نہ روکو تو جواب دیا کہ سب خزانہ و غلہ و مال و اسباب ہمکو دیدو اور تم چلے جاؤ اگر نہ دوگے تو ہم زبردستی تم سبکو قتل کرکے لوٹ لینگے جب مین نے یہ سُنا تو کہلا بھیجا کہ اسقدر ٹھہر جاؤ کہ ہمارے بادشاہ ابھی تشریف نہین لائے جسوقت وہ آجائین تمکو اختیار ہی یہ سنتا تھا کہ اُن بادشاہون کو بہت غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ اِن قزاقون کی یہ جرأت و لیاقت و حقیقت ہی کہ ہمسے خزانہ طلب کرتے ہین اور لشکر کے غارت کرنے کا قصد رکھتے ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسکو رخصت کیا اور زردبان تاجدار نے تومان تاجدار سے کہا کہ اے فرزند تم اِن قزاقون کے افسر کے پاس جاؤ اور اُنکو ہمارے حال سے آگاہ کرو اگر مان جائین تو خیر ورنہ اُنکو اس حرکت کی سزا دیجائے یہ سُنکے تومان تاجدار نے اپنے پری پیکر کو مہمیز کرکے صف سے نکلا اور اپنے لشکر کو طی کرکے طرف لشکر شاہزادے کے چلا شاہزادے نے دیکھا کہ وہی جوان جو دہنی طرف تخت کے مرکب پری پیکر پر سوار کھڑا تھا اپنے لشکر سے نکل کر میری طرف آتا ہی جوان وضعدار معلوم ہوتا ہی یہ فولاد سے فرمایا فولاد نے عرض کیا کہ مین خیال کرتا ہون کہ کچھ پیام لاتا ہی شاہزادے اور فولاد مین یہ باتین ہورہی تھین کہ تومان آگے پہونچا تومان نے جو نقاب دار سبز پوش کی طرف نگاہ کی باوجودیکہ نقاب رخ انور پر پڑی ہوئی تھی مگر الیسار رعب و داب ساطع و لامع تھا اور وہ دبدبہ تھا کہ بیساختہ تومان کا ہاتھ سلام کو اٹھ گیا

بے اختیار

نقابدار نے بھی جواب سلام دیا توماں مقابلہ مین نقابدار کے مرکب روک کر کھڑا ہوگیا اور بڑے
عرصہ تک دیکھا کیا بعد اسکے کہا کہ ای نقابدار مین آپکے پاس اس غرض سے بھیجا ہوا بادشاہان لشکر کا آیا ہون
اُنھون نے دریافت کیا ہے کہ آپ نے ہمارے لشکر کی راہ کیون روکی ہی کیا سبب ہی بیکار
آپ ہمکو پریشان کرتے ہین ہمکو راہ دیجیے کہ ہم چلے جائین ایک ضرورت سے جاتے ہین ہمکو
اس روکنے کا انجام خراب معلوم ہوتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ پہلے تم بتاؤ کہ کہان جاتے ہو اور یہ لشکر
کدھر سے آتا ہی اور تمھارا کیا نام ہی اور ان بادشاہون کا کیا نام ہی توماں نے جواب دیا کہ مین نے
سوال کچھ کیا آپ نے جواب کچھ دیا نقابدار نے جواب دیا کہ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گے اسوقت تک
ہم اپنا نشانہ ظاہر کرینگے توماں مجبور ہوا اُسنے کہا کہ ہم لوگ شہر زرین حصار و زرنگار و منوچہریہ سے
آتے ہین انمین ایک بادشاہ زرین حصار کا ہی اُسکا نام زردمان تاجدار ہی اور ایک بادشاہ زرنگار
کا ہی اُسکا نام زرنگار شاہ ہی اور ایک بادشاہ کا نام خورشید ملک گیر ہی وہ ہی فرزند منوچہر شاہ کا
بادشاہ منوچہریہ کا اور میرا نام توماں تاجدار بن زردمان تاجدار ہی ہم سب طرف دشت مقرونیہ
کے جاتے ہین اب آپ اپنا منشا ظاہر فرمائیے کہ آپ نے کیون راہ روکی ہی شاہزادے نے یہ جو
سُنا اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو وہ لشکر ہی اور وہ بادشاہ ہین کہ جنکو عمو جان و والد بزرگوار نے
بذریعہ سیارہ ثانی کے طلب کیا تھا بڑی خرابی ہوئی ہی کہ یہ لشکر تو ہمارے ہی پاس جاتا ہی
اور ہم اس لشکر سے مقابلہ کو آمادہ ہوے ہین خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اچھا ہی کہ ان لوگون پر بھی اپنی
شوکت و قوت ظاہر ہو جائیگی یہ دل مین سوچکر کہا کہ ای جوانان ہم لوگ قزاق پیشہ ہین ہمارا یہ طریقہ ہی
جو قافلہ یا لشکر ادھر سے جاتا ہی اُسپر آ کر گرتے ہین اور راہ روکتے ہین اگر اُسنے ہمارے کہنے سے اپنا
مال و اسباب ہمکو دیدیا تو خیر ورنہ ہم اُسکو قتل کرکے سب مال و اسباب لوٹ لیتے ہین چنانچہ ہمنے
اس لشکر کی آمد سُنی اور یہ سُنا کہ خزانہ وغیرہ بہت ہی بس ہمنے آکر راہ روکی خیریت اسی مین ہی کہ سب
مال و خزانہ و غلہ ہمکو دیدو اور تم مع لشکر جدھر جاتے ہو چلے جاو ہم کچھ تعرض نہ کرینگے اگر یون نہ دوگے
تو ہم زبردستی چھین لینگے بیکار اہل لشکر کا خون تم سب کے سر پر ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو نقابدار
نے کہا توماں نے سُنا بہت ناگوار ہوا اور برہم ہوکر کہا کہ ای نقابدار یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام
ہی اس لشکر کی طرف کوئی کج نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی اگر رستم و اسفندیار بھی قبر سے اُٹھکر آئین
اور وہ قصد کرین تو وہ بھی غارت ہو جائین تم قزاقون و مکارون کی کیا مجال اور کیا لیاقت ہی کہ
تم اس لشکر کو لوٹ سکو یا اس لشکر کے مال و خزانہ کو ہاتھ لگا سکو یہ لشکر اُن شیران دشت وغا
و ہژبران میدان ہیجا کا ہی کہ جو گل گلشن صاحبقرانی اور ثمر شجر صاحبقرانی رونق لشکر مسلمانان زینت لشکر
خدا پرستان روح و جان صاحبقران زینت مسند شہریاری فروغ لشکر صاحبقرانی زیب بارگاہ
سلیمانی ہین جن لوگون کی ذات نیک صفات سے دین اسلام کو ترقی ہوئی ہی جن شیران دشت وغا
کے زور و طاقت کی سکے پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک دلون پر بہادرون کے پڑے ہوے ہین جنکے نام
سے شیران دشت وغا کو تپ ولرزہ چڑھتا ہی جنکے نام سنکے بہادرون کے ہاتھ سے تلوارون کے قبضے
چھوٹ جاتے ہین شیرون کے جگر نعرون کی صدا سے شق ہو جاتے ہین جن بہادرون کے زور و طاقت
کی جھنڈے از پردہ دنیا تا پردہ قاف گڑے ہوے ہین جن شجاعون کی نہیب شمشیر سے آئینہ اسلام کو
جلا ہوئی جن بہادرون کے آئینہ تلوار مین ہمیشہ فتح و ظفر کی صورت دکھائی دیتی تھی جنکی ظفر ایک ادنی

کنیز و نصرت ایک خادمۂ شجاعت خانہ زاد لونڈی ہی جنکی رکاب سعادت انتساب کو اقبال و جلال ہاتھون سے
تھامے ہوئے مثل ادنی غلامون کے دوڑتا ہی جو کہ سرتاج شجاعان جہان ہین جو کہ شیران دشت شجاعت
و نہنگان دریاے سطوت و صولت ہین ای قزاق آگاہ ہو کہ یہ لشکر صاحبقران قاف و نقابداران قاف
کا ہی اور اُنکی خدمت مین جاتا ہی کیون اپنی قضا بلاتے ہو کیون شامت آئی ہی جو اس لشکر کے روکنے اور
لوٹ لینے کا ارادہ رکھتے ہو اگر اُن شیران وغا کو خبر ہو جائیگی تو وہ آکر تمھاری قوم تک کو قتل کر ڈالینگے
ایک کو زندہ نچھوڑینگے تمھارے قلعہ تک کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر خاک سیاہ کر دینگے سم بادپایان
سے تمھارے قلعہ کی خاک تک اُڑا دینگے اور قلعہ کو منہدم کرا کے اُسپر خر دنکا ہل چلوا دینگے تم اس لشکر
سے مقابلہ کرنا اور اس لشکر کا لوٹنا اور روکنا آسان خیال کرتے ہو بہت مشکل ہی کیون اپنے کو ورطۂ
ہلاکت مین ڈالتے ہو کیون اپنے کو دریاے مصیبت مین مبتلا کرتے ہو تمھاری کشتی حیات اس خشکی مین
غرق ہو جائیگی کیا تمنے اس لشکر کو بھی اور کسی بادشاہ کا لشکر خیال کیا ہی یا کسی تاجر کا قافلہ تصور کیا ہی
جو لوٹ لینے کا قصد کیا ہی اپنی اس حرکت سے باز آؤ اپنی راہ لو ورنہ یاد رکھو کہ سواے ندامت
اور پچھتانے کے دوسری بات نہ ہوگی اور سواے کف افسوس ملنے کے دوسرا امر نہ ہوگا میرے کہنے پر عمل
کرو اور راہ چھوڑ کر چلے جاؤ اپنی شامت نہ بلاؤ جب اسطور سے تومان تاجدار نے کہا
نقابدار نے جواب دیا کہ ای تومان آگاہ ہو کہ جو کچھ ہو ہم کسی سے خوف نہین کرتے ہین اس لشکر کی
کیا اصل ہی اگر دیو بھی آسے ادھر سے مال لیکر جانے کا قصد کرے تو ہم لوٹ لین یہ لشکر کیا ہی
میرا نام نقابدار ہی اور یہ جو میرے برابر کھڑا ہی اسکا نام فولاد آہن خوار ہی اس صحرا مین شیران صحرائی
کو آتے ہوئے تپ آتی ہی ہمارے خوف سے رستم و اسفندیار گوشۂ قبر مین جا کر دامان کفن سے
مونہہ ڈھانپ کر پوشیدہ ہوئے ہین خیریت اسی مین ہی کہ خزانہ وغیرہ ہمارے حوالہ کرو اور تم اپنی راہ لو
تومان نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہی نقابدار نے کہا کہ تمکو لشکر پر غرور ہی مین اس لشکر کو مور و ملخ سے کم
تصور کرتا ہون مگر صرف خیال اس امر کا ہی کہ بیکاران بے گناہ ناحق خون ہونگا مال و اسباب پر تو مین
قبضہ کر لونگا تومان نے جواب دیا کہ اب اسکا خیال نہ کرین یہ لوگ اسی لیے ہین شاہزادہ نے جواب دیا
کہ اگر تم بھی اور تمھارے بادشاہ منظور کرین تو مین نے ایک تدبیر سوچی ہی وہ یہ ہی کہ مین اپنے لشکر
سے نکلون اور تمھارے لشکر مین جسقدر پہلوان زبردست اور بہادر دلیران اور جسقدر سردار جری اور دلاور
ہون مع بادشاہون کے مجھ سے مقابلہ کرین اگر انمین سے کوئی مجکو زیر کر لے تو مین یہ پیشہ ترک کر کے
اُسکی اطاعت کرون اور اگر مین اُنکو زیر کر لون تو آپ سب مع کل لشکر کے میری اطاعت کرین اس
امر سے یہ فائدہ ہوگا کہ دونون طرف کے اہل لشکر ہلاکت سے محفوظ رہینگے اور مطلب حاصل ہو جائیگا
اگر مین غالب آیا تو آپ سب میرے مطیع ہون مال و اسباب پر میرا قبضہ ہو اگر مین زیر ہو گیا تو مین
کل اپنے ہمراہیون کے مطیع ہو جاونگا یہ جو نقابدار نے کہا تومان نے جواب دیا کہ ای نقابدار
مین نے یہ تیرا کہنا بدل قبول کیا جو تمنے کہا وہ ہمکو منظور ہی کیونکہ تمنے یہ بات معقول کہی اب مین اپنے
لشکر مین جاتا ہون اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون تم نکل کر مقابلہ کرنا نقابدار نے کہا کہ ضرور مگر تمنے
یہان قبول کر لیا اگر تمھارے بادشاہ رضامند نہوئے تو کیا ہوگا تومان نے جواب دیا کہ جو مین طی
کر جاؤنگا وہ سب منظور کرینگے اسی سبب سے تو مجکو سب نے روانہ کیا ہی کوئی سبب تو ایسا ہی کہ
مین نے بدون اُنسے دریافت کیے قبول کر لیا نقابدار نے کہا کہ پھر جا کے اور کسی پہلوان کو

براے مقابلہ روانہ کیجیے یہ سنکے تومان وہان سے چلا اور اپنے لشکر مین آیا اور زرد مان وغیرہ سے سب تقریر بیان کی اور جو کچھ اقرار کر آیا تھا وہ بیان کیا اور کہا کہ اس سبب سے مین نے یہ اقرار کرلیا ہی کہ کوئی نہ کوئی ضرور اس نقابدار کو زیر کر لیگا جب یہ زیر ہوجائیگا اور لشکر زیادہ ہوجائیگا زرنگار شاہ وغیرہ نے جواب دیا کہ تمنے بڑی عقلمندی کی اور بڑی دانائی کی اب کسیکو براے مقابلہ روانہ کرو تومان نے اُسوقت ایک سردار کہ نہایت زبردست تھا اُسکا نام شہرزاد تھا اُسکو حکم دیا کہ اس نقابدار قزاق کو گرفتار کر لاو زرد مان تاجدار کے لشکر کا پتا دیا شہرزاد یہ حکم پاکر مرکب کو اُڑا کر میدان مین آیا اور سر باد دکھا کر پکارا کہ او نقابدار میرے مقابلہ کو آ تاکہ مین تجکو باندھکر لیجاؤن یہ صدا اسنکے نقابدار نے بودھا مرکب کی باگ کا لیا اور قصد کیا کہ جاکر مقابلہ کرے فولاد نے عرض کیا کہ ہم غلام کس لیے ہین ہمکو اجازت ملے کہ ہم جاکر مقابلہ کرین نقابدار نے فرمایا کہ مین اُس سے اقرار کر چکا ہون خلاف وعدہ نہ کرونگا مقابلہ کو مین خود جاؤنگا فولاد مجبور ہوگیا نقابدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آیا ہم تگاور ہوا شہرزاد کا مرکب گرد برد ہوگیا مرکب نقابدار اُسی مقام پر قائم رہا شہرزاد نے مرکب سنبھال کر نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ بفنون سپہ گری رد کیا اُسنے تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی دیکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر شہرزاد کو صدر زین سے اُٹھا لیا اور فولاد کے حوالہ کیا کہ اسکو قید کرو اور مبارز طلب کیا شہرزاد کو اسیر کرتے گرگ زاد مقابلہ کو آیا اُسکو بھی اسیر کرلیا تھوڑی دیر کے عرصہ مین جسقدر پہلوان و سرداران نامی لشکر زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر و زرد مان تاجدار کے تھے سب نقابدار نے زیر کرلیے اب سواے سپہ سالار زرد مان ثقیل دیو پرور و سپہ سالار زرنگار شاہ حسام اژدر گیر و سپہ سالار خورشید ملک گیر یعنے تہمتن شیر سوار و تومان تاجدار پسر زرد مان تاجدار و زرد مان تاجدار و زرنگار شاہ و خورشید کے اور اہل لشکر سے کوئی باقی نہین رہا جب یہ واقعہ دیکھا سب نے کہ سب سردار نامی و گرامی نقابدار نے زیر کرلیے ہین اب چند سردار اور بادشاہ باقی رہے ہین اور اسیر کرلیے ہین اسوقت ثقیل دیو پرور زرد مان تاجدار سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ او نقابدار قزاق تو فنون جنگ مین بہت مشاق ہی کہ تمام سردارون کو زیر کرلیا اب میرے ہاتھ سے بچنا دشوار ہی میرا نام ثقیل دیو پرور ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین تجکو بھی مثل اُس حرف ثقیل کے کہ جو اہل عرب گرا دیتے ہین اسیر کرلونگا یہ بھی تقاضت ظاہر ہی ثقیل مرکب اوڑا کر ہم تگاور ہوا ایک قدم مرکب نقابدار کا پسپا ہوا اور دس قدم مرکب ثقیل کا اسنے مرکب کو سنبھال کر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ پر نیزہ کو گانٹھ کر دسوین طعن مین نیزہ ثقیل کا ہوائی کیا قزاقون مین صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی ثقیل نیزہ پھرا کر خجالت مین غرق ہوا برہم ہوکر تلوار کا وار کیا نقابدار نے تلوار کو خالی دیکر اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر ثقیل کو تاش زین سے اُٹھا لیا اور فولاد کے حوالہ کیا اسی ثقیل کو رستم ثانی نے پہر بھر کی کشتی مین زیر کیا تھا کہ سہراب ثانی نے چشم زدن مین زیر کرلیا ثقیل کا زیر ہونا تھا کہ حسام اژدر گیر سپہ سالار زرنگار شاہ بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہم تگاور ہوا حسام اژدر گیر کا بھی یہی حال اسنے گرز کا وار کیا نقابدار نے گرز کے وار کو رد کرکے اسکو بھی مرکب سے اُٹھا لیا اور فولاد کے حوالہ کیا تہمتن شیر سوار سپہ سالار خورشید سے اجازت لیکر نکلا اُسی طور سے مثل ثقیل و حسام کے زیر ہوا اب تومان تاجدار کو تاب نرہی اپنا مرکب تیز کرکے آپڑا آتے ہی تگاور ہوا اسکا بھی

مرکب ساٹھ قدم لب ہوا اُسنے برہم ہو کر نیزہ کا وار کیا نیدر حوین طعن مین اُسکا نیزہ ہوائی کر دیا
تلوار ماری تلوار کو خالی دیکر قاش زین سے اُٹھا لیا نقابدار نے اور فولاد کی حوالہ کیا اُسکو فولاد نے بھی طوق و
زنجیر مین اسیر کیا اُسکا اسیر ہونا تھا کہ زردمان کو تاب نہ آئی فوراً تخت کو خالی کر کے مرکب پر سوار
ہو کر میدان مین آیا آتے ہی گرز کا وار کیا نقابدار نے خالی دیکر اور جھپٹ کر کمر زنجیر تھام کر مثل
توامان کے مرکب پر سے اُٹھا لیا اور فولاد کے حوالہ کیا اُسنے اُسے بھی اسیر کیا یہان ستارہ یہ
واقعہ دیکھ رہے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ یہ نقابدار بلاے بیدرمان آفت جان معلوم ہوتا ہے یہ قوت
وطاقت تو نے آجتک کسی مین نہین دیکھی جو گیا چشم زدن مین گرفتار ہو گیا یہ وہ سردار ہین کہ سنا جاتا ہے انکو
رستم ثانی وغیرہ نے دو دو پہر کے عرصہ مین زیر کیا ہے یا اس نقابدار نے ہر ایک کو چشم زدن مین زیر کیا
نہ معلوم کون ہے یہ لشکر کدھر جاتا تھا بخوشی اور کس بلا مین مبتلا ہو گیا شاہزادون کو اس حال کی خبر کرنا
چاہیے تا کہ وہ اگر کچھ تدارک کرین پھر خیال مین آیا کہ اس معرکہ کا انجام دیکھ لو کہ کیا ہوتا ہے اب کون مقابلہ
کو جاتا ہے اب تو سواے زرنگار شاہ و خورشید کے کوئی سردار باقی نہین ہے جب ایسے ایسے نامی
وگرامی اسیر ہو گئے تو اہل لشکر کی کیا اصل ہے ستارہ یہ دل سے باتین کر رہا تھا کہ خورشید
نے مرکب طلب کیا زرنگار شاہ نے کہا کہ مین مقابلہ کو جاونگا خورشید بولا کہ مین جاونگا بعد تکرار بسیار
کے یہ قرار پایا کہ دونون مل کر مقابلہ کرینگے کیون بیکار کی دیر ہو یہ تو یقین ہے کہ یہ جوان ہم دونون
کو زیر لیگا جب یہ امر قرار پا چکا دونون بادشاہ ایک ایک مرکب پر سوار ہو کر چلے اسنے اپنے اہل لشکر
سے و زردمان کے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اگر ہم بھی اسیر ہو جائین تو تم مقابلہ نہ کرنا نہ جنگ مغلوبہ
کرنا اس نقابدار کی اطاعت کرنا سب مال و اسباب و خزانہ اسکے سپرد کر دینا کیونکہ کیا فائدہ کہ بیکار
خون ناحق ہون اور ستارہ کی طرف مونھہ کر کے کہا کہ اے پیک آفاقے من تم جا کر ہمارے آقا کو اس
واقعہ کی خبر کرنا کہ وہ غلام مع لشکر کے آتے تھے کہ راہ مین یہ واردات ہوئی مجبور ہو گئے غلامون کی خبر گیری
لازم ہے لشکر مین ایک تلاطم برپا ہو گیا کہرام پڑا ہوا ہے مگر یہ دونون اہل لشکر کو اسی حالت مین چھوڑ کر مرکب
اڑا کر مقابلہ مین نقابدار کے آئے نقابدار سے فولاد نے عرض کیا کہ اے آقا ابکی دونون ملکر آتے
ہین نقابدار نے جواب دیا کہ آنے دو کیا اندیشہ ہے ادھر زرنگار شاہ و خورشید نے مقابلہ مین آکر
اور پکار کر کہا کہ ہم جب جانین کہ ہم دونون کو اے نقابدار تو ایک مرتبہ زیر کر لے نقابدار نے جواب دیا
کہ تم دونون ایک مرتبہ وار کرو بس زرنگار شاہ نے دہنی طرف سے اور خورشید نے بائین
طرف سے نقابدار پر تلوار کا وار کیا نقابدار نے دونون کے وارون کو دست چپ و دست راست سے رد
کر کے ایک کی کمر زنجیر دہنے ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے کی بائین ہاتھ سے پکڑ کر اب جو زور کیا برابر
دونون کو قاش زین مرصع مرکب پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر فولاد کے حوالہ
کیا اور کہا کہ اے فولاد انکو بھی گرفتار کر اور ان سب قیدیون کو قلعہ مین لیچلو ہم بھی چلتے ہین اب اس لشکر
مین کون نامی ہے سواے اہل لشکر کے تینون بادشاہ تک تو گرفتار ہو گئے ہین اب یہ بیچارے اہل
لشکر کیا مقابلہ کرینگے جب ایسے جوانمرد اور بہادر جو کہ اپنے کو وحید عصر خیال کرتے تھے میرے ہاتھ
سے اسیر ہو گئے تو انکی کیا اصل ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ لشکر بھی بغیر سردار کے کچھ نہین کر سکتا ہے دوسرے
اب شام بھی ہو گئی ہے نہین تو اسیوقت تمام مال و اسباب و خزانہ پر قبضہ کر لیتے اب کل صبح کو آکر قبضہ
کر لینگے یہ کہکر اور اہل لشکر کی طرف مونھہ کر کے کہا کہ تم لوگ اطمینان رکھو کہ ہم تمھارے سردارون

و بادشاہون کو تکلیف نہ دینگے اگر وہ ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکو رہا کر دینگے ورنہ قید رکھینگے یقین ہی کہ وہ ضرور ہماری اطاعت کرینگے کیونکہ ہمارے اُنکے اقرار ہو چکا تھا دوسرے یہ امر ہی کہ تم بھی خدا پرست ہین اور اہل اسلام کے دوست ہین ہم کو یہ نہین منظور ہی کہ خدا پرست بیکار کو تباہ ہون گو قزاق ہم ضرور ہین مگر اہل اسلام کی تباہی کے خواستگار نہین ہین اسی سبب سے تو ہم تم پر ایک مرتبہ نہین گرے اس طور سے لڑے اب تم یہان باطمینان تمام فرو کش ہو ہم صبح کو آکر سب اہل و اسباب پر قبضہ کرینگے اور تمھارے مالکون سے زیادہ تمکو راحت دینگے یہ کہکر مرکب کی باگ پھیری اہل لشکر اور ہر سہ بادشاہ سالت سنا ہی کہ نقابدار اُن سب اسیرون اور اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہان ہر سہ بادشاہ کے لشکر نے کچھ خیمے باہم صلاح کر کے برپا کیے اس خیال سے اور یہ سوچکر اور باہم رائے کر کے کہ دیکھین انجام کیا ہوتا ہی اور اگر بھاگ جائین تو کہان جائین سوائے اسکے کہ اس نقابدار کی اطاعت کرین دوسرے ہمارے سردارون کا حکم بھی یہی ہی ۔ جب قرار ہو گئی اپنے سردارون اور بادشاہون کے رنج و الم مین وہ لشکر اُسی مقام پر اُترا اگرچہ حال تھا کہ جیسے لوٹا ہوا لشکر ہوتا ہی یہ تو یہان اُترے اُدھر نقابدار اُن سبکو لیکر بالائے قلعہ پہونچا حکم دیا کہ ان سبکو قید کرو مگر کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے طعام لذیذ و آب سرد سے انکی خاطر کرنا بہت راحت دینا کیونکہ یہ سب خدا پرست ہین اور عالی مرتبہ ہین شاہزادے و شہریار زادہ اور خود بادشاہ ہین کبھی یہ اسیر نہین ہوے تھے آج نئی بلا اپر نازل ہوئی ہی یہ فرماکر نقابدار داخل ایوان ہوا فولاد نے اُن سبکو بہت راحت و آرام سے قید کیا کسی امر کی تکلیف نہ دی راوی نے بیان کیا ہی کہ رات ہو گئی تھی نقابدار نے نماز وغیرہ پڑھکر اور خاصہ نوش فرماکر آرام کیا راوی اُن سب کو اسیر اور نقابدار کو خواب راحت مین مبتلا رکھتا ہی اور اہل لشکر ہر سہ شاہ کو اُسی صحرا مین اپنے بادشاہون کے رنج و الم مین مبتلا رکھتا ہی اب سیارہ و نقابداران سبز پوش کا حال تحریر کرتا ہی کہ جب زر نگار شاہ و خورشید ملک گیر کو نقابدار سبز پوش نے اسیر کر لیا یہ واقعہ دیکھکر سیارہ ثانی فوراً طرف بیشہ معروفیہ کے روانہ ہوا کہ رستم ثانی و شہراب ثانی و شہریار و ایرج نامدار کو اس حال سے آگاہ کرون کہ آپکا لشکر حسب الطلب زر دندان و زر نگار وغیرہ لیے آتے تھے کہ راہ مین ایک قلعہ قزاقون کا ملا وہ سد راہ ہوئے اُنمین ایک نقابدار بہت زبردست تھا اُسنے سب کو زیر کر لیا جبکہ مقابلہ کی نوبت آئی اور سب خزانہ وغیرہ لوٹ لیا لشکر اُن بادشاہون کا اُسی صحرا مین مقیم ہی چلکر اُنکی مدد فرمائیے اور اُنکو رہا فرمائیے یقین ہی کہ وہ آکر اس نقابدار کو سزا سزا دینگے اور سب کو رہا کر لینگے سیارہ ثانی ایسے ایسے دل سے خیالات کرتا ہوا پائے شاطر مارتا ہوا چلا جاتا تھا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ رات ہو گئی اس خیال سے کہ راستہ نہ بھول جاؤن اُسی صحرا مین قیام کیا ایک شجر کے اوپر رات بسر کی صبح کو نماز سحر پڑھ طرف بیشہ کے روانہ ہوا یہ اُدھر جاتا ہی اب نامدارون یعنی رستم ثانی وغیرہ کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ گم ہو جانے سے سہراب ثانی کے بہت پریشان تھے ہر مرتبہ قصد کرتے تھے کہ تلاش کو جائین مگر پھر خیال کرتے تھے کہ کدھر جائین چند سوار برائے تلاش روانہ کیے تھے وہ بھی واپس آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ ہم بڑی بڑی دور تلاش کر آئے مگر کہین پتہ نہ ملا یہ سنکے رستم ثانی وغیرہ پریشان ہوئے

اب صلاح ہونے لگی کہ کیا کیا جاوے یہ راے قرار پائی کہ سوا اسکے کہ صبر کیا جاوے اور سپرد خداوند
کریم کیا جاوے وہ اکیلا ہی جامع المتفرقین ہی کوئی صورت پیدا کر دیگا یہ لوگ یہ راے کر کے
اور سوچ کے خاموش ہو رہے اور انتظار کر رہے ہین دربار اُسی طور سے آراستہ ہوتا ہی آج جو تھا
دن ہی شاہزادے کو گم ہوئے کو کہ سیارہ ثانی نے یہ تدبیر کی کہ قریب لشکر آکر پہونچا اپنی اصلی صورت
بنا کے نقاب منہ پر ڈالکے داخل لشکر ہوا یہان بارگاہ مین نقابدار بیٹھے ہوئے ہین ذکر سہراب ثانی
کا ہو رہا ہے ادھر اہل لشکر نے جو سیارہ کو دیکھا کہا کہ مہتر صاحب آپ آگئے سیارہ سبکی تقریر
سنتا ہوا جواب سلام دیتا ہوا بارگاہ مین آیا نقابدارون کو سلام کیا نقابدار سیارہ کو دیکھکر خوش
ہوگئے اس خیال سے کہ سیارہ آگیا ہی اب یہ تلاش کر کے پتہ لگائیگا سیارہ قریب رستم ثانی وغیرہ
آیا اور دیکھا کہ یہ لوگ بھی کچھ متفکر اور سر در پیش بیٹھے ہوئے ہین و تخت سہراب ثانی کا خالی ہی اُسپر غاشیہ
پڑا ہوا ہی اسکو یہ خیال ہوا کہ شاید کچھ طبیعت سست ہوگئی اس سبب سے بارگاہ مین نہین آئے ہین
اپنے خیمہ خاص مین ہونگے قریب نقابدار آکے اگر دریافت کیا کہ سب خیریت ہی شاہزادے کا مزاج کیسا ہی آپ
لوگ سر در و متفکر کیون ہین نقابدارون نے فرمایا کہ ای بھائی کیا بیان کرین بڑی سخت مصیبت مین مبتلا
ہوئے ہین پرسون سے سہراب ثانی کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی سواران لشکر بڑی بڑی دور تلاش کر آئے
کچھ پتہ نہ ملا نہ معلوم کہان ہین شکار سے لیے گئے تھے یہ سنا جاتا ہی کہ آہو کے تعاقب مین مرکب کو ڈالکر
کسی طرف چلے گئے ہین ہم اس تردد مین ہین اب تم آگئے ہو پتہ لگاؤ گے تم اپنی خیریت بیان کرو
اور یہ بیان کرو کہ زرد مان وغیرہ آسکے یا نہین آئے تو کیا جواب دیا سیارہ ثانی نے یہ سنکے کہا
پہلے تو آپ نے میرے حواس گم کر دیے شاہزادے کی خبر سنکے مین تو بدحواس ہوگیا مین نے جو
بارگاہ کو آپسے خالی پایا تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ اپنے خیمہ خاص مین ہونگے یا کسی ضرورت مین ہونگے
اس سبب سے تشریف نہین لائے مگر اب معلوم ہوا کہ اُنکا پتہ بھی نہین ہی مین تو اُنکے پاس اور آپ
لوگون کے پاس ضرورت سے آیا تھا مین بھی تو ایک نئی آفت مین مبتلا ہوگیا ہون مجھ کیا منحصر ہی
زرد مان و زر نگار و خورشید و آپ کے سب سردار اور کل لشکر مگر اہل لشکر پر کسی قسم کی
تکلیف نہین ہی جو ان لوگون پر گذری اور جس آفت مین وہ لوگ مبتلا ہین کیا بیان کرون مین اُسکی خبر دینے
کو آیا تھا کہ آپ لوگ اُنکی کمک کرین اور اُنکو اس آفت سے رہا کرین جسمین وہ مبتلا ہین یہان آکر
دوسرا واقعہ سنا جو اس جاسے رہے واقعی بجل اہل اسلام کا ستارہ گردش مین ہی نقابدارون
نے فرمایا کہ جلدی بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی تب سیارہ ثانی نے اپنا شہر زرین حصار مین جانا شبگیر
عیاری کر کے زرد مان و توتان کو محل سے نکال لانا اور تکیہ مین لیجا کر اُنکو سب حال سے آگاہ
کرنا اقرار چلنے کا کرنا اپنی تدبیر بتانا کہ اس طور سے چلو اُنکا سب حال برجلیس بیان کرنا دوسرے
دن اسی تدبیر سے لشکر آراستہ کر کے زر نگار یہ پر پھر جانا زر نگار شاہ کا عزت و حرمت سے پیش
آنا اپنا مہمان کرنا کل حال سنکے زر نگار شاہ کا مع لشکر ہمراہ ہونا زرد مان کے ان دونون
بادشاہون کا ملک منوچہر یہ پر جانا خورشید کا خبر پا کر استقبال کو آنا باہم باتین ہونا اور سب حال
سے آگاہ ہو کر بعد مہمان ہونے کے مع لشکر کے ہمراہ ہونا سب کا اس طرف کو روانہ ہونا دو منزلہ
سہ منزلہ کرتے ہوئے صحراے فولاد مین پہونچنا قزاقون کے لینے فولاد آہن خوار و نقابدار کا آگر
راہ روکنا باہم گفتگو ہونا نوبت بجنگ و پیکار آنا سب سرداران و بادشاہون کا اسیر ہونا

نقابدار کے ہاتھ سے اپنا ادہر ہرا سے خبر روانہ ہونا اور وہ حالات جو تباہی ممالک اسلام و خروج
برجلیس کے زر دمان وغیرہ سے سنے تھے سب لفظاً لفظاً بیان کیے اور کہا کہ وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہیں
ورنہ ابتک تو کب کے آچکے ہوتے میرے ہمراہ آپ لوگون کے شرف قدم بوسی سے مشرف بھی ہو چکے
ہوتے تم انکی خبر لینا مناسب ہی مگر کیا کیا جاسے آپ خود مبتلاے رنج و غم ہو رہے ہین کہ نقابدار اٹھکھڑے
ہوئے اور کہا کہ ہم چلکر اُس نقابدار کو سزا ہو پہنچاتے ہین وہ اپنے دل مین کیا سمجھا ہی ساری قزاقی بھول
جائیگا ایسی سزا پائیگا اُسنے اس لشکر کو بھی لاوارث خیال کیا ہی ابھی ہم اُس لشکر کے وارث
اور سرپرست موجود ہین ہماری موجودگی مین یہ بھلا ہو سکتا ہی کہ کوئی ہمارے خیر خواہون اور فرمان برداروں کو
تکلیف دے سکے جب تک ہم زندہ ہین خدا پرستون کو کوئی ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی یہ جو
تباہی و بربادی و ظلم و ستم اہل اسلام پر ہوئی ہی ہمارے یہان نہ ہونے سے ہوئی اگر ہم ہوتے تو
برجلیس کی یہ لیاقت و طاقت تھی کہ وہ بدعت کرتا وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اے سیارہ
ہمارے ہمراہ چلو ہمکو اُسکے مقام کا پتہ بتادو تاکہ ہم اُس نقابدار کو سزا دیکر زر دمان تاجدار وغیرہ
کو رہا کرین سیارہ نے عرض کیا کہ اے آقاے من مین اُس نقابدار کی بہادری و شجاعت و زور و
طاقت کا کیا حال عرض کرون ایسا بہادر و جری تو میری نگاہ سے نہین گذرا مین نے حمزہ صاحبقران
و صاحبقران ثانی و بدیع الملک و آپ کے والد یعنے شاہزادہ ایرج نوجوان و ملک قاسم و
علمشاہ عالیشان و دیگر سرداران اسلام و اولاد حمزہ صاحبقران کو اور آپکو اور شہریار عالی وقار
کو دیکھا اور انکی جنگ دیکار بھی دیکھی اور زور و طاقت بھی مگر یہ زور و طاقت کسی مین نہین پایا جو کہ
اُس نقابدار سبز پوش کا دیکھا کہ دن بھر کے عرصہ مین اُسنے چھ سات سو سردار زبردست زیر
کر لیے اور جو گیا اُسکو قاش زین سے اُسکا حربہ رد کر کے اُٹھا لیا اور اپنے رفیق کے حوالہ کیا اب
سواے اہل لشکر کے کوئی سردار زبردست ہرسہ بادشاہ کے لشکر مین نہین رہا بلکہ تینون بادشاہ
تک اسیر ہو گئے ہین یہ واقعہ دیکھکر مین ادہر کو آیا اے آقا گو مین آپ کے ہمراہ نہ تھا جب آپ فقیر ہوکر
زرین حصار مین گئے تھے اور آپنے ثقیل وغیرہ کو زیر کیا تھا بادشاہزادہ شہریار نے حالت
درویشی مین زرنگار شاہ وغیرہ کو اُٹھا لیا مین نہ موجود تھا مگر سنا گیا ہی کہ آپ نے ثقیل کو دوپہر کے
عرصہ مین زیر کیا تھا اسی طور سے شہریار کی حالت سُنی گئی ہی مگر اُس نقابدار نے کل کو پانچ پانچ یا چھ
منٹ کے عرصہ مین زیر کر لیا ہی حربہ تک کرنے کی مہلت نہ دی سواے ایک ایک وار کے مین
اُسکی چالاکی اور پھرتی کا کیا حال عرض کرون نقابدارون نے فرمایا کہ سب حال معلوم ہو جائیگا جب ہمسے
سامنا ہوگا لے بس اب چلو دیر نہ کرو سیارہ نے کہا بسم اللہ تشریف لے چلیے وہ نقابدار تھے
سردارون سے یہ کہکر باہر آئے کہ آپ لوگ لشکر سے ہوشیار رہیگا ہم ابھی آتے ہین اپنے
رفیقون کو رہا کرنے جاتے ہین انکو رہا کر کے فوراً واپس آتے ہین کیونکہ ہمکو براے تلاش شہزادے
ثانی سیارہ کو روانہ کرنا ہی دوسرے یہ بھی خیال ہی کہ ایسا نہو کہ متصروف کجکلاہ لشکر لیکر برآئے
مقابلہ آجاے اور ہمکو یہان نہ پاکر کچھ فساد برپا کرے اور لشکر کو پریشانی ہو اُن سب نے عرض
کیا کہ ہمکو بھی حکم ہو کہ ہم بھی چلین کہا کہ پھر لشکر مین کون رہیگا دوسرے زیادہ مجمع کی کیا ضرورت
ہی ہمین تین آدمی کافی ہین یہ کہا ایک نقابدار نے اُن دونون نقابدارون کی طرف دیکھکر کہا کہ میرے
نزدیک مناسب ہوگا کہ آپ بھی یہان تشریف فرما رہین مین جاتا ہون اُسکو سزا دیکر آتا ہون اور

سب کو رہا کر کے لاتا ہون اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور جائینگے بلکہ تم یہان پر ٹھہر جاؤ اُنھون نے
کہا کہ یہ ممکن نہین ہی خلاصہ یہ کہ وہ تینون نقابدار سردارون کو لشکر مین چھوڑ کر بیرون بارگاہ آئے
اور مرکبون پر سوار ہو کر طرف دشت فولادیہ کے سیارہ کو لیکر روانہ ہوئے ایک نقابدار نے
دوسرے نقابدار سے کہا کہ کہین ایسا تو نہین ہی کہ سہراب ثانی نے نقابدار بنکر ان سبکو زیر کیا
ہو جواب دیا کہ اُنکو کیا ضرورت تھی جبکہ یہ انکو معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ہمارے خیرخواہ ہین اور خدا پرست ہین اور ہمارے
عیار کے ہمراہ حسب الطلب ہمارے آئے ہین نہ کوئی دشمنی تھی نہ عداوت تھی کہ اُسکا بدلا لیا اُسنے
جواب دیا میری راے تو یہ ہی کہتی ہی خیر چلیے حال کھل جائیگا یہ نقابدار تو ادھر سے جاتے ہین وہان سُنئے
جب کہ صبح ہوئی شاہزادہ خواب راحت سے بیدار ہو قلعہ کے دیوان خانہ مین آکر تشریف فرما ہوا
سب قزاق جو کہ اعلے مرتبہ کے تھے آکر حاضر ہوئے فولاد بھی آیا سلام کر کے اپنے مقام پر بیٹھ گیا اُسوقت
شاہزادے نے فرمایا کہ لاؤ اُن سب قیدیون کو پہلے تینون بادشاہون توّمان تاجدار و سپہ سالارون
و دیگر سرداران معزز کو لانا مین انکا دیوان سمجھونگا یہ حکم دینا تھا کہ خود فولاد اُٹھا اور زندان خانہ مین گیا یہان
یہ لوگ براحت و آرام بیٹھے ہوئے نقابدار سبزپوش کی تعریف کر رہے ہین کہ ہی تو قزاق مگر بہت بامروت و خلیق
معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے کسی قسم کی ہمکو تکلیف نہین دی بلکہ راحت ملی یہ آرام و راحت بلا قید خانہ مین کہان
واقعی بڑا صاحب خلق و مروت و بہادر و شجاع ہی یقین ہی کہ ہمکو براے اطاعت طلب کریگا اور کہیگا کہ اطاعت
کرو ہم یہی جواب دینگے کہ ہم جسکے خادم ہین اور جو لوگ ہمارے محسن ہین آپ اُنسے مقابلہ کرین اگر آپ اُنکو بھی
زیر کر لیجیے اور وہ آپ کی اطاعت کرینگے تو ہمکو بھی کوئی عذر نہوگا اس امر کا ہمکو یقین ہی کہ یہ نقابدار انپر
غالب نہ آئیگا بلکہ یہ مغلوب ہوگا جبکہ اُنھون نے بڑے بڑے دیو قاف مین قتل کیے ہین تو یہ نقابدار
کیا ہی ضرور زیر ہوگا اگر خدانخواستہ وہ بھی زیر ہو گئے تو مجبوری ہی یہی باتین باہم ہو رہی تھین کہ فولاد
پہونچا اور کہا کہ تشریف لے چلیے آپ لوگون کو ہمارے آقاے نعمت طلب فرمایا ہی یہ لوگ اُسی
طور سے مطوق و مسلسل اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ فولاد کے وہان آئے کہ جہان نقابدار تھے
اِن سبکو دیکھتے ہی حکم دیا کہ قید ان سب کے جسمون سے دور کرو اور سبکو کرسیان بیٹھنے کو
دو مین یہ کیونکر گوارا کرون کہ جبکہ مین خداپرست ہون تو اہل اسلام میرے روبرو مقید بیٹھے ہون
یہ حکم دینا تھا کہ سب کے جسمون پر سے قید دور کی گئی تینون بادشاہ و توّمان بیچ مین تھے اور
سب سردار گرد تھے یہ مروت و خلق دیکھکر یہ لوگ اور حیران ہوئے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت
نقابدار نے توّمان سے کہا کہ اب آپ اپنے وعدہ کے موافق میری اطاعت کرین کیونکہ مین نے
آپ کو زیر کیا ہی پہلے تو یہ فرمائیے کہ مین نے آپکو بمردی زیر کیا یا کوئی مکر کیا سب نے کہا نہین آپنے
ہمکو بمردی زیر کیا ہم یہ کیونکر کہین کہ ہمکو زیر کیا اور ہم سب آپکی اطاعت کرنے پر بدل رضامند
ہین اور ہم اپنے قول و اقرار کے پابند ہین مگر ایک شرط ہی ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہین کہ ہم
سب نقابداران قاف کے محکوم ہین اور فرمان بردار ہین ہم سب اپنے اپنے ملک مین تھے کہ وہ
بردۂ قاف سے تشریف لا کے فلان حجرہ مین فروکش ہوئے ہین ہمکو طلب فرمایا ہی گو ہم سب نے
اپنے اہل لشکر سے یہ ظاہر کیا ہی کہ ہم براے امداد اہل اسلام جاتے ہین کیونکہ کفار نے اہل اسلام
پر خروج کیا ہی بہت سے ملک تباہ کیے ہین وہ سب ہمارے دینی بھائی ہین اُنکی امداد پر ضرور ہی اور
یہ امر ایک مصلحت سے ہمنے اپنے اہل لشکر سے بیان کیا ہی مگر اصل یہ ہی جو کہ ہمنے آپ سے کہا کہ ہم اپنے

آقاؤن کے حسب الطلب مع لشکر کے اُنکی خدمت مین جاتے تھے کہ آپ سے مقابلہ ہوا اور ہم زیر ہوگئے
اور جس مصلحت سے یہ امر ہمنے پوشیدہ کیا تھا اور پوشیدہ کرینگے وہ ہم بیان نہین کرسکتے ہین نہ آپ
ہمسے دریافت فرمائین ہمنے جو کہا ہی کہ ایک شرط سے اطاعت کرتے ہین وہ شرط یہ ہی کہ آپ مع اپنے
لشکر کے ہمارے ہمراہ تشریف لے چلین اور اُن نقابداران قاف و صاحبقران قاف سے مقابلہ کرین
اگر آپ اُنکو زیر کرلین گے تو ہم ضرور آپکی مع اُنکے اطاعت کرینگے یقین ہی کہ وہ بھی آپکے مطیع ہونگے
اور اگر آپ زیر ہوگئے تو آپکو اُطاعت کرنا ہوگی اُنکی نقابدار کو آپ پیشہ قزاقی کا کرتے ہین مگر ہمکو یہ یقین
ہوتا ہی کہ آپ کسی خاندان بزرگ سے ہین اور کسی مصلحت سے یہ پیشہ اختیار کیا ہی بھلا قزاقون مین
یہ خلق و مروت کہان اُنکو اپنے کام سے کام ہی لوٹا مارا چلتے ہوئے یہ آپ ہی کا طریقہ ہوگا جو کہ شریف
اور عالی خاندان ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آپ خداپرست بھی ہین ہان اگر خدانخواستہ کافر ہوتے
تو ہم پر ستم کرتے ہم آپکی ان حرکات سے بہت نادم ہوئے ہین اور اپنے کو نفرین کرتے ہین کہ ہم
کیون لڑے یہی عذر پیشتر کیون نہ پیش کیا ہمکو یقین ہی کہ آپ اُسوقت بھی قبول کرتے اور اب بھی یہ
فرمائیگا کیونکہ آپ مجکو بہت صاحب مروت و صاحب خلق نظر آتے ہین بھلا کوئی کبھی اپنے دشمن کو
بدون اطاعت کیے ہوئے قید سے رہا کردیتا ہی جیسا کہ آپ نے کیا یہ اُسی عالی خاندانی کا اثر
ہی گو یہ پیشہ بہت رکیک ہی مگر بمصلحت وقت سی آپکو یہی تدبیر بن پڑی کہ کوئی نہ کوئی اسمین بھید اور اسرار ضرور
ہی یہ جو تقریر زرد مان و تومان وغیرہ نے کی نقابدار نے مسکرا کر جواب دیا کہ یہ سب آپ لوگون کی
قدردانی اور عزت افزائی ہی ورنہ مین لائق ہون جو پیشہ و طریقہ میرا ہی یہ کوئی عالی خاندان نہ کریگا صرف
خداپرست ہونے کا سبب ہی مین یہ چاہتا ہون کہ میرے ہاتھ سے کوئی خداپرست ہلاک نہو اور کافرونکی
جان کا دشمن ہون اسقدر مال و دولت رکھتا نہین ہون کہ سپاہ و لشکر جمع کرکے کافرون سے مقابلہ کرون
اور جہاد کرون یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو کافر ادھر سے مال و اسباب لیکر نکلا اُسکو لوٹ لیا اگر خداپرستون کا
قافلہ یا لشکر آیا اُسنے مال و اسباب طلب کیا اگر اُنھون نے بخوشی دیا تو نصف لے لیا اور نصف واپس
کردیا اگر وہ آمادہ فساد ہوئے جو اُنکا افسر اعلے ہوا اُسکو میدان مین نکلکر اُس سے مقابلہ کیا اور اُس
سے یہ اقرار کرلیا کہ اگر مین زیر کرلونگا تو نصف مال لے لونگا اگر تم زیر کرلینا تو جو کچھ میرے قلعہ مین ہی تم
لے لینا بلکہ مین تمھاری مثل اور نے خادمون کی اطاعت کرونگا یہ قول و اقرار کرکے مقابلہ کیا خداوند
کریم کے فضل سے کوئی آجتک غالب ہی نہین آیا سوائے زیر ہونے کے نہ ادھر کو کسی خداپرست
کا قافلہ آیا نہ لشکر سوائے آپ کے یا ایک اور لشکر آیا تھا یا چند قافلہ شاہزادے نے یہ تقریر
بمصلحت کی ہے انکو یہ منظور نہین ہی کہ مین اپنے کو ظاہر کرون ان لوگو نپر پردہ رکھا ہی گو ظاہر
ہوجاینگے مگر آپ نے ابھی ظاہر کرنا مصلحت نہین جانا خیر اس سے تو کوئی غرض نہین ہی آپ یہ فرماتے
ہین مجکو یہ بھی بدل منظور ہی آپ یہان قیام کرین صرف آج کل مین آپ کے ہمراہ چلونگا اور قسمت
آزمائی کرونگا وہ سب خوش ہوگئے اُدھر نقابدار نے اُن سب سردارون کو جو کہ قید خانے
مین باقی تھے طلب کرکے رہا کیا اور کرسیان بیٹھنے کو مرحمت کین فولاد کو حکم دیا کہ سب کی
دعوت کا سامان کرو فولاد سامان دعوت مین مصروف ہوا یہ لوگ یہان بخوشی بیٹھے ہوئے مین راوی بیان
کرتا ہی کہ ان بادشاہون کے لشکر کے ہرکارے صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے اس
خیال سے کہ دیکھین قزاق ہمارے شاہون اور سردارون کے ساتھ کیونکر پیش آتے ہین

اُنھون نے یہ حال دیکھا اور ابھی یہان زیر کوہ تینون لشکر مسلح و مکمل اس قصد سے فروکش ہین کہ اِدھر ہرکارون نے ہمکو آکر خبر دی کہ قزاق ہمارے بادشاہون اور سردارون کے ہمراہ یہ بدی پیش آئے ہم قلعہ پر جا پڑینگے اور تمام قزاقون کو مع اپنے نقابدار کے قتل کرینگے خواہ ہم سب ہلاک ہوجائین یہان سے زندہ نہ جائینگے خواہ اُنکو قتل کرین اور اگر ہرکارون نے یہ کہا کہ ساتھ عزت و حرمت کے پیش آئے اور کوئی تکلیف نہ دی تو جو ہمارے افسرون و بادشاہون کی راے وہ ہماری راے یہ تو اس قصد سے یہان فروکش ہین وہان اور سب نے نقابدار سے کہا کہ اگر ہمکو اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین ہو آئین تاکہ اہل لشکر کو اطمینان ہوجائے کہ ہمارے افسر و بادشاہ رہا ہوگئے کیونکہ وہ لوگ بہت متفکر ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ آپ ایک ایک فرمان اپنا دستخطی لکھ بھیجیے کہ تم سب اطمینان رکھو ہم سب اچھی طرح سے ہین اور نقابدار نے ہمکو اپنا مہمان کیا ہی ہم رہا ہوگئے مقام فکر و تردد نہین ہی تم فروکش رہو ہم کل آئینگے آپ لوگ زحمت کیون کرین ان سب نے کہا کہ بہت اچھا اُسوقت زرنگار شاہ نے فرزدمان و خورشید سے اس مضمون کا فرمان اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے اور ہر ایک ذ اپنے اپنے دستخط کرکے ایک اپنے سردار کو دیا کہ یہ فرمان جاکر اہل لشکر کو دینا سب حال اُنسے کہنا وہ ابھی جانا نہ تھا فرمان لیکر قصد چلنے کا کیا تھا ہرکارے جو موجود تھے اُنھون نے بھی یہ حال دیکھا قصد چلنے کا کیا تھا مگر یہ سب یہان آئے تو ہین اُدھر زیر کوہ سیارہ ثانی اُن نقابدارون کو لیکر پہونچا دیکھا نقابدارون نے کہ ایک لشکر فروکش ہی کوسون لشکر پڑا ہوا ہی مگر سب مسلح و مکمل ہی سیارہ نے کہا کہ یہی لشکر ہی اُن بادشاہون کا نقابدارون نے کہا کہ وہ قزاق و نقابدار کہان ہین سیارہ نے کہا کہ جب مین آپکی طرف روانہ ہوا تھا تو اُنکو اُسی میدان مین چھوڑ گیا تھا وہ قلعہ سامنے اُنھین کا ہی یقین ہی کہ قلعہ مین ہونگے آپ ٹھہر جائین مین اِن اہل لشکر سے دریافت کرتا ہون اگر وہ قلعہ مین ہین تو آپ قلعہ مین تشریف لے چلین اور اُنکو رہا کرین نقابدارون نے فرمایا کہ بہت جلد دریافت کرو سیارہ نے مونہہ پر سے نقاب دورکی اور روغن عیاری نکال کر پھر اپنی صورت وہی بنائی کہ جس صورت سے اِن لوگون کے ہمراہ آیا تھا اس خیال سے کہ اگر مین نقاب ڈالے ہوئے اُنکے پاس جاؤنگا اور دریافت کرونگا تو کوئی نہ بتاسکیگا یہ خیال کریگا کہ یہ بھی اُنھین مین ہی وہی پہلی صورت بناکر جاؤنگا تو سب بتادینگے نقابدارون نے فرمایا کہ یہ کیا حرکت ہی سیارہ نے اپنا خیال ظاہر کیا اور کہا کہ مین اسی صورت سے آپ کے ہمراہ آنکے شہرون سے آیا ہون یہ کہکر اور نقابدارون کو ایک درخت کے سایہ مین کھڑا کرکے شاطری مارکر لشکر مین آیا اہل لشکر نے جو اُسکو دیکھا تو کہنے لگے کہ بھائی تم کہان چلے گئے تھے ہم پر تو یہ بلا نازل ہوئی اور سب حال بیان کیا سیارہ نے کہا کہ مین نے سب واقعہ دیکھا تھا مین تمھارے بادشاہون و سردارونکی رہائی کی فکر مین گیا تھا مجکو یاد آگیا کہ یہان سے قریب ایک جنگل ہی وہ بہت سرسبز ہی اُسمین نقابدار خداپرست مومن رہتے ہین اور کچھ تھوڑا سا لشکر بھی اُنکے ہمراہ ہی مگر خیمے وغیرہ اور مال اور اسباب بہت ہی وہ ایسے بہادر ہین کہ اسقدر مال و اسباب لیکر صحرا مین رہتے ہین کوئی اُنکا کچھ نہین بنا سکتا ہی پہلے تو بہادری اُنکی دیکھئے دو ہی سے مین نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہی کہ وہ دیو کو اِس طور سے قتل کرتے ہین کہ جیسے کوئی پشہ کو مل ڈالتا ہی ہزارون دیو قتل کیے ہین اور جب کبھی اہل اسلام پر وقت سخت پڑا اور اُنکو خبر ہوئی وہ جاکر پہونچے اور کمک کی اور اُس لڑائی کو فتح کیا

اور کفار کو شکست دیکر اپنے مقام پر پھر واپس آئے اگر حمزہ صاحبقران و صاحبقران ثانی و اولاد حمزہ کی کمک کی ہر بڑے بہادر ہین انکو چاہئے کہ اس واقعہ کی خبر کرون وہ شاید آکر ان قزاقون و نقابدارون کو زیر کرین اور اس حرکت کی سزا دین لیس انھین کے لینے کو گیا تھا سب کی قسمت سے وہ مل گئے اگر مین نہ جاتا تو وہ آج صبح کو طرف ممالک اسلام کے کوچ کر جاتے کیونکہ انکو خرابی اہل اسلام کی خبر ہو گئی تھی سب سامان درست کر چکے تھے صرف صبح کا انتظار تھا مین نے انکو اس حال سے آگاہ کر دیا اور سب واقعہ بیان کیا انھون نے جواب دیا کہ ان قزاقون و نقابدار کی بھی یہ لیاقت ہے کہ وہ خدا پرستونکو ہماری زندگی مین اذیت دین اور قید کرین اور انکے مال کو لوٹ لین ہم صبح کو ادھر نہ جاینگے تمھارے ساتھ چلین گے اور پہلے ان بادشاہون کی کمک کرینگے جو کہ قزاقون کے ہاتھ سے پریشان ہوئے ہین کیونکہ وہ خدا پرست ہین دوسرے تمھارے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ لشکر لیکر اہل اسلام کی کمک کو چلے تھے مگر اتنی امر مین دو شرطین ہین اور دو شرطون سے ہم انکو رہا کرنے پر موجود ہین ایک شرط تو یہ ہے کہ جب ہم انکو رہا کرین تو وہ مع اپنے کل لشکر و سردارون کے ہماری اطاعت کرین اور ہمکو اپنا آقا تصور کرین اور ہم جس طور سے کہین اسی طور سے لشکر کو آراستہ کر کے چلین دوسری شرط یہ ہے کہ تمسے اس امر کی درخواست کرین کہ آپ نقاب اپنے مونہہ پر سے دور کرین اور نہ کسی سردار سے ہمارے حال کے مستفسر ہون اور ہم لشکر کا آئین سے ایک کو بادشاہ کرینگے ہم خود حکومت نہ کرینگے اور وہ بادشاہ جو ہین جب تک ہم لشکر مین رہین اور وہ ہماری راے سے بادشاہ کی اطاعت کرین اور جب اپنے اپنے ملک کو جاین پھر اختیار ہے اور ہر ایک خود بادشاہ و صاحب تاج و تخت ہے اگر یہ شرائط انکو قبول ہون تو ہم چلتے ہین مین نے کہا کہ آپ تشریف لے چلین وہ ضرور قبول کرینگے تو بھائیون مین انکو لایا ہون وہ سامنے زیر درخت مرکبون پر سوار کھڑے ہین اسی امر سے انکی جراءت بھی ظاہر ہے کہ مین نے کہدیا تھا کہ انھین نقابدار نے بڑے بڑے سردارون کو جو کہ قریب سات آٹھ سو کے تھے ایک دن مین اسیر کر لیا انھون نے کچھ اسکا بھی خیال نہ کیا صرف آپ ہی تینون صاحب میرے ہمراہ چلے آئے کہ لشکر بھی نہ لائے اب جو تمھاری راے ہو وہ کرو اور یہ بتاؤ کہ وہ قزاق اور نقابدار انکو سب کو لیکر کہان گیا ہے تاکہ پتہ معلوم ہو تو یہ نقابدار جا کر انکو رہا کرین یہ تقریر سنکے اہل لشکر نے جواب دیا کہ اے بھائی جو تمنے بیان کیا ہمنے سب سنا اور ہمکو قبول ہے مگر اس شرط سے کہ اگر یہ نقابدار ہمارے بادشاہون و سردارون کو بدون ہماری کمک کے رہا کرینگے تو اس حالت مین ہمین قبول ہے اگر ہم سے کمک کی خواہش کی اور ہم بھی شریک مقابلہ ہوئے تو ہمکو قبول نہین ہے گو یہ امر ہم بدون اپنے بادشاہون اور سردارون کے قبول کرتے ہین مگر ہمارے افسر و بادشاہ ہمکو اسقدر دوست رکھتے ہین کہ جو ہم عرض کرینگے وہ اسکو منظور فرمالینگے اگر ان نقابدارون نے بدون ہماری شرکت کے ان سب قزاقونکی قید سے رہا کر لیا تو ہمارے بادشاہ و سردار اور ہم سب ضرور اطاعت انکی کرینگے اور اپنا آقا و مولا جانینگے اور اپنا محسن و سرپرست خیال کرینگے اور آپکے حکم پر بسر و چشم عمل کرینگے اور آپکے وقت پر اپنی جانین نثار کرینگے اے بھائی تمنے ہم سب پر بڑا احسان کیا ہم اسکا شکریہ ادا نہین کر سکتے ہین خداوند کریم تمکو اور ان نقابدارون کو جزائے خیر دے اور ان قزاقون پر ظفر دے اور مراد دلی پوری فرمائے کہ انھون نے اس وقت سخت و مصیبت مین ہماری کمک کی اور ہمارے بادشاہون کی رہائی کے لیے آگئے ہین اے بھائی جو تمنے پوچھا کہ

قزاق اُن سبکو لیکر کدھر گئے ای بھائی جب وہ نقابدار ہمارے بادشاہون کو اسیر کر چکا تو
اُن سب کو لیکر اندر قلعہ کے چلا گیا اور ہمسے یہ کہہ گیا کہ تم لوگ یہان مقیم رہو مین بوقت صبح آکر
سب مال واسباب پر قبضہ کرونگا وہ چلا گیا ہم یہان مقیم ہوے تمام رات رنج والم مین بسر
کی جب سحر ہوئی ہم سب مسلح ومکمل اس غرض سے ہوئے اور ہمنے ہرکارون کو طرف قلعہ
کے یہ کہکر روانہ کیا کہ خبر لاؤ اگر قزاق ہمارے بادشاہون کے ساتھ یہ نیکی پیش آئے تو خیر
جو اُنکی مرضی وہ ہماری مرضی اور اگر یہ بدی پیش آئینگے تو ہم خبر پاکر اندر قلعہ کے گھس جاینگے اور
قزاقون کو قتل کرکے اپنے سردارون کا عوض لینگے خواہ ہم ہلاک ہون خواہ قزاق وہ ہرکارے
ابھی تک نہین آئے ہین ہم اُنکا انتظار کر رہے ہین اور اسی قصد سے مسلح ومکمل ہوئے
ہین اور زیر قلعہ آکر ٹھہرے ہین سیارہ نے کہا کہ اب تم اطمینان رکھو یہ نقابدار اکیلے جاکر
رہا کیے لاتے ہین تمکو شرکت نہ کرنا پڑیگی وہ لوگ خوش ہوگئے اور باہم کہنے لگے کہ واقعی
یہ نقابدار بڑے بہادر ہین اور بڑے خداپرست ہین کہ اہل اسلام کے اسیری کی خبر پاکر بدون
جانے بوجھے چلے آئے باوجودیکہ اُس نقابدار کے بہادری کی حالت سُن چکے ہین اور زور
وطاقت کی بھی حالت سے آگاہ ہو چکے ہین اُسپر جرأت کی یہ تو یہ باتین کر رہے ہین اُدھر سیارہ
نے جاکر نقابدارون سے سب حال کہا اور اپنی تقریر بیان کی اور کہا کہ وہ قلعہ مین لیکر چلا گیا ہی یہ سننا تھا
کہ انمین سے ایک نقابدار نے برہم ہوکر مرکب اُٹھایا اور کہا کہ مین ابھی جاکر قزاقون کو مع اُس نقابدار کے
سزا دیتا ہون اور اُن سب کو رہا کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین اندر قلعہ کے گھس
جاونگا مرکب کو مہمیز کیا مرکب نقابدار کا مہمیز کرنا تھا کہ سیارہ ثانی اُسی صورت سے باے شاطری
مارکر آگے نقابدار کے چلا اس قصد سے کہ مین جاکر وہان کی حالت دیکھون کہ قزاق ان سب کے ساتھ
کیونکر پیش آئے اُدھر اُن دونون نقابدارون نے بھی اپنے اپنے مرکب طرف قلعہ کے مہمیز کیے
اور چلے وہان قلعہ مین فرمان تیار ہو چکا ہی اور سردار کو دیا جا چکا ہی اُسنے قصد چلنے کا کیا کہ سیارہ
ثانی در قلعہ پر پہونچا اور داخل قلعہ ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے نقابدار کے
پاس سیارہ نے دیکھا کہ ایک طرف سردار اور تینون بادشاہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا
ہین ایک کے بھی جسم پر قید کا نام نہین ہی اور ہنس ہنس کر باتین کر رہے ہین اُنکے سامنے صدر مین وہ
نقابدار دنگل پر مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہی اور سب قزاق گرد وپیش موجود ہین اور فولاد بھی
کرسی پر بیٹھا ہوا ہی یہ واقعہ دیکھکر سیارہ حیران ہوا کہ یہ لوگ کیونکر رہا ہوئے کیا اسکی اطاعت
کرلی جیسے سیارہ وہان پہونچا اور سب کی نگاہ پڑی غل ہوا کہ یہ کون ہی جو بدون اجازت کے اندر آیا
اب اُن سردارون و بادشاہون نے بھی پلٹ کر دیکھا اور نقابدار سبزپوش نے بھی زرد مان تاجدار وغیرہ
اور اُسکے سردارون نے پہچانا کہ یہ تو وہی ہین جو کہ ہمارے آقا کے پردہ غائب سے آنے کی خبر لائے
تھے اور ہمارے ہمراہ تھے نقابدار سبزپوش نے جو دیکھا تو اپنے ملازمون سے کہا کہ یہ کون ہی جو یون
بے ادب یہان چلا آیا زرد مان نے جو یہ کلام نقابدار کا سنا کہا کہ ای نقابدار انکے اسیری کا حکم نہ دیجیے
یہ ہمارے لشکر سے ہمارے پاس آئے ہین ہمارے حال کے دریافت کرنے کے لیے یہ سُنکے نقابدار
نے منع کیا اپنے ملازمون کو وہ رُک گئے ورنہ چاہتے ہی تھے کہ قید کرلین اُدھر سیارہ ثانی قریب
زرد مان و زرنگار شاہ وغیرہ کے پہونچا اور جھک کر کان مین کہا کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور تم کیونکر

رہا ہوئے زردمان نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ نقابدار نے ہماری دعوت کی ہی تم کیون آئے تمھارے آنے کا کیا سبب ہوا ہم تو آتے تھے مگر نقابدار نے روک لیا ہمنے تم سب کے اطمینان کے لیے فرمان لکھا تھا فلان سردار کو دیا تھا وہ لیکر آتا اُسنے قصد کیا تھا کہ تم آ گئے خراب تم جاکر سب کو مطمئن کر دینا سیارہ نے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ہمارے آقا تمھارے رہا کرنے کو آتے ہین دیکھنا کیسی سزا اس نقابدار و قزاق و فولاد کو دیتے ہین تمام قلعہ خون سے لعل کر دینگے زردمان تاجدار و زرنگار شاہ نے کہا کہ کہان ہین اور کب تشریف لائینگے اور کیونکر اُنکو اس حال سے آگاہی ہوئی سیارہ نے کہا کہ جب اس نقابدار نے اسیر کر لیا تو مین اُسوقت لشکر سے نکلکیا اور جاکر اُنکو اس حال سے آگاہ کیا وہ سنتے ہی فوراً روانہ ہوئے بھلا اب اُنکو تاب تھی کہ اُنکے سردار و ہوا خواہ قید ہون اور وہ صبر کرین اُنکی رہائی کو نہ آئین اب اس نقابدار کو معلوم ہوگا زردمان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ یہ سنکے خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہم سب یہان ہین سیارہ نے سب حال انکا نقابدارون کو لیکر آنا اور لشکر مین جاکر وہ تقریر کرنا اور اہل لشکر سے معلوم ہونا کہ قلعہ مین ہین اپنا سب حال نقابدارون سے بیان کرنا اُنکا ادھر کو روانہ ہونا اپنا اُنسے پہلے یہان آنا اس خیال سے کہ جاکر دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا حالت ہی سب بیان کیا یہ سنتا تھا کہ زردمان تاجدار وغیرہ نے پلٹ کر دیکھا کہ آقا آتو گئے دیکھا کہ ابھی تو نہین آئے سیارہ سے کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ آقا تشریف لاتے ہین کہان ہین سیارہ نے کہا کہ مین نے یہ نہین کہا کہ چل سکے ہین مین عیار ہون پاے شاطری بار کر چلا آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر نقابدار آکر قلعہ کو طی کرکے اس دربار کے قریب پہونچا کہ جہان یہ سب بیٹھے تھے کیونکہ اہل قلعہ سے دریافت کر لیا تھا کہ ہمارا آقا و نقابدار کہان ہی اُنھون نے کہا کہ وہ سامنے جو عمارت ہی وہان سب تشریف فرما ہین یہ مرکب کو ڈپٹ کر وہان آئے در ایوان پر ایک قزاق بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو نقابدار کو دیکھا کہ یہ قصد رکھتا ہی کہ اندر مع مرکب کے جائیے کہا کہ ای نقابدار مرکب سے اُترئے ہمکو اپنے نام سے آگاہ فرمائیے تاکہ ہم خبر کرین اجازت ملے تو جائیے نقابدار نے فرمایا کہ ہمکو اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم بدون اجازت کے جائینگے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دون کہ دیکھا وہ نقابدار آ پہونچے اتنے مین گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ آپ کو اختیار ہی مین منع نہین کرتا ہون اُدھر جو گئے ایک مرتبہ زردمان نے پلٹ کر دیکھا اور سیارہ سے کہا کہ ابھی تک آقا نہین آئے نقابدار سبز پوش نے زردمان سے کہا کہ تم پلٹ پلٹ کر کیا بار بار دیکھتے ہو اُس شخص نے کیا تمسے کہا ہی کہ تم اُسکو سنکے بہت خوش ہو زردمان نے کہا کہ یہ خبر لائے ہین کہ تمھارے آقا آتے ہین تمھارے رہا کرنے کو جنکا مین نے آپ سے ذکر کیا ہی کہ ہم نقابداران قاف کے غلام ہین ہم سبکے اسیری کی خبر پاکر تشریف لاتے ہین خوب ہوا آپ اسی مقام پر ٹھہر جائیے آپکے اور اُنکے فیصلہ ہو جائیگا یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ زہے میرے نصیب کہ وہ لوگ خود یہان تشریف لائے یہ میری کب لیاقت تھی مین تو خود اُنکی خدمت مین چلتا اور اپنی تقدیر آزمائی کرتا اُنھون نے کیون تکلیف کی یہ کہکر اپنے ملازمون کی طرف دیکھکر کہا کہ اُس قزاق جو کو جاکر منع کر دو کہ اگر نقابدار آئین آنے دو کہ جائین آتے دو وادھر سے ملازم نقابدار چلے تھے منع کرنے کو اور اُدھر تینون نقابدار اُس قزاق کو ڈانٹ کر اور مع مرکب کے اندر گئے ایک نقابدار کو بہت غصہ ہوا اور وہ سب سے آگے ہین مرکب کو چمکا کر صحن مین پہونچے دیکھا کہ ایک نقابدار دنگل پر بیٹھا ہوا ہی اور گرد اُسکے اور بہت سے لوگ ہین ایک بہت زبردست پہلوان قد آور

برابر اُسکے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور زرد مان تاجدار و توبان تاجدار اور اُسکے سردار کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین اور دو بادشاہ اور اُنکے سردار بھی بیٹھے ہوئے ہین مگر سب رہا ہین اور اسی طرف دیکھ رہے ہین جیسے یہ نقابدار صحن مین پہونچے اور سیارہ نے دیکھا کہا زرد مان سے کہ لو آقا آ گئے ادھر نقابدار نے ان سبکو دیکھکر نعرہ کیا کہ او نقابدار سبزپوش قزاق یہ کیا تیری حرکت تھی کہ تو نے ہمارے لشکر کے سردارون کو اسیر کیا کیا تو آگاہ نہ تھا کہ یہ سب ہمارے پاس جاتے ہین بس خیریت اسی مین ہی کہ آ ہماری اطاعت کر اور ہمکو اپنا آقا تصور کر ورنہ اس قلعہ کو خون سے لعل کر دونگا ایک زندہ نرکھونگا تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو ہمارے بہادرون کے لشکر کو لوٹے ہم لشکر مین نہ تھے ورنہ تجکو حال معلوم ہوتا جیسے ہمنے خبر پائی ہم فوراً تیری سرکوبی کو آئے معلوم ہوتا ہی کہ تو نے ہمارے آنے کی خبر سن لی تھی کہ جو ان سبکو رہا کر دیا ہم تجپر اس سبب سے رحم کرتے ہین کہ تو نے انکو رہا کر دیا ورنہ ضرور قتل کرتے بس خیریت اسی مین ہی کہ اُٹھ اور رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور ہماری رکاب کو بوسہ دے یہ جو نعرہ کیا اور اُدھر سیارہ نے کہا کہ لو آقا آ گئے سب نے صداے نعرہ سنکے پلٹکر دیکھا اور نقابدار سبز نے سنا بھی دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش مع کمسب کے چلے آتے ہین زرد مان تاجدار و زرنگار شاہ و توبان و خورشید بھی ہین نقابدار سبزپوش تو سمجھ گیا مگر اور سب حیران ہوئے کہ یہ کون ہین اور یہ تو اس نقابدار سے بھی بہادر اور زبردست معلوم ہوتے ہین کہ پرائے قلعہ مین گھس آئے اور ہمارے بادشاہون کی حمایت کرتے ہین وہ انکو اپنا سردار کہتے ہین یہ کیا واقعہ ہی بیان اگرچہ یہ واقعہ پیش آئے ایک نقابدار نے ہم سبکو زیر کر لیا یہ اسیر حکومت جتاتے ہوئے آئے فولاد قزاق نے نقابدار سے کہا کہ حضور یہ کیا واقعہ ہی اور یہ کون بے ادب ہی جو یون بے ادبانہ بلا آتا ہی اور کلمات بیہودہ بکے جا رہا ہی مجکو اجازت فرمائیے کہ مین اسکو ادب سکھا دون اور قزاق بھی تلوار کی دستے لگے نقابدار سبز نے اشارہ کیا تم ٹھہر جاؤ تم مین سے کوئی نہ بولے اور فولاد سے کہا کہ خاموش رہو وہ سب ساکت ہو گئے فولاد بھی خاموش ہو گیا ابھی یہ سرخ پوش صحن مین تھا کہ سب نے دیکھا دو نقابدار سرخ پوش اور آ گئے وہ بھی بہت برہم ہو کر پکارے کہ او نقابدار سبزپوش قضا تو نہین آئی جو ہمارے بادشاہون سے الجھا اور ہم سبکی اطاعت کر راوی بیان کرتا ہی کہ جب زرد مان و زرنگار و خورشید وغیرہ نے ان نقابدارون کو دیکھا سب کے سب کھڑے ہو گئے ان بادشاہون کا کھڑا ہونا تھا کہ سب سردار کھڑے ہو گئے اُدھر وہ نقابدار سبزپوش مع اپنے سردارون کے کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑکر یہ کہتا ہوا اُن نقابدارون کی طرف چلا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے قدم رنجہ فرمائیے اسقدر خفا نہ ہو جائیے یہ سب موجود ہین انسے دریافت فرمائیے کہ مین نے انکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی ہی یہ کہتا ہوا چلا اُدھر اُن نقابدارون نے جو نقابدار سبزپوش کو دیکھا ہر ایک کے دل مین محبت پیدا ہوئی اور خون عزیزی نے جوش مارا ادھر زرد مان و توبان و زرنگار و سیارہ و دیگر سردارون نے یہ حال دیکھا اور فولاد و کل قزاق حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ یہ نقابدار اُن نقابدار کو دیکھکر اسقدر خائف ہوا کہ ہاتھ باندھکر اور کلام عاجزانہ کرتا ہوا اُدھر کو جاتا ہی اُنھون نے کچھ بات بھی نہ کی تھی اور نہ کچھ کہا نہ سنا صرف نعرہ کیا اُسپر یہ حال ہوا اُدھر اُن نقابدارون نے جو دیکھا اور جوش محبت پیدا ہوا یہ حیران ہوئے کہ یہ کیا سبب کہ اس نقابدار کو دیکھکر ہمارے دل مین اسکی محبت پیدا ہوئی اور ہر رگ و پے مین خون عزیزی جوش مارنے لگا یہ نئی بات ہی یہ نقابدار یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے ہین اُدھر سے وہ نقابدار چلا آتا ہی جیسے نقابدار سبزپوش قریب اُن نقابدارون کے پہونچا سر کو جھکا دیا اور کہا کہ مجسے خطا تو ہوئی معاف

فرمائیے یہ سر حاضر ہی قلم فرمائیے یہ سنتا تھا کہ اُدھر دل مین جوش محبت پیدا ہوا دل مین خیال کیا یہ کیا سبب ہی اس
نقابدار کو نقاب اُلٹکر دیکھنا چاہیے جیسے نقابدار نے سر جھکایا نقابدار سرخ پوش نے فوراً نقاب کو
اُلٹ دیا پردۂ نقاب سے ایک آفتاب طالع ہوا نقابدار نے دیکھا کہ ابر نقاب سے خورشید آسمان
صاحبقرانی نے طلوع کیا یعنے یہ نقابدار باوقار ہمارا سرور قلب ہی اور صبر دل ناصبور ہی یعنی سہراب
ثانی ہی جو کہ آہو کے عقب مین مرکب کو ڈالکر نکل گیا تھا پتہ نہ ملا تھا بہت تلاش کیا جسکے لیے کئی دن
سے بیقرار تھے یہ دیکھنا تھا کہ نقابدار سرخ پوش نے گلے سے لگالیا اور کہا کہ ای فرزند یہ کیا حرکت
تھی ہم تمھارے لیے کئی دن سے بیقرار تھے اور سوار برائے تلاش روانہ کیے تمھارا پتہ نہ ملا شکر
ہی اُس خداوند کریم کا کہ اُسنے تمسے ملاقات کرادی ہم بہت پریشان تھے کہ تم کہان چلے گئے ہو
خداوند کارساز نے بڑا اپنا فضل کیا کہ تم ہموار نہ کیا ان واقعات کو سُنکے بہت غصہ آیا تھا یہی
دل مین تھا کہ جیسے نقابدار کو دیکھنا وار کرنا بڑا فضل ہوا کہ تم اس حرکت سے باز رہے یہ جوان سب
سرداروں اور بادشاہوں نے دیکھا کہ نقابدار سرخ پوش نے نقابدار سبز پوش کی نقاب اُلٹ دی
اور گلے سے لگالیا جبکہ اُسنے سر کو جھکایا اُدھر اُن دونون نقابدارون نے بھی دیکھا اور پہچانا آگے
بڑھے اور قریب آکر کہا کہ ماشاء اللہ بس سہراب ثانی نے سلام کیا اور چاہا کہ قدمون کو چومون کہ
کہ اُن نقابدارون نے بھی سینہ سے لگایا اُدھر سیارہ نے زردمان تاجدار و زرنگار شاہ
و خورشید سے کہا کہ تم اس امر سے آگاہ ہوئے کہ یہ جوان کون ہی یہی روح تن نقابداران و سرد
قالب نقابداران زینت بارگاہ سلیمانی فرزند رستم ثانی سہراب ثانی ہی اسی جوان نے طلسم جمیل
چراغ سلیمانی کو فتح کرکے باب وچچا و دادا کو رہا کیا ہی اور سب سامان شوکت مہیا کیا ہی اسی جوان
کو خداوند کریم کی طرف سے مرتبہ صاحبقرانی مرحمت ہوا یہی کل لشکر کا افسر ہی اور ہوگا مین جوان سے ملانے
اور خبر کرنے کو گیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ شیر کئی دن سے غائب ہی ہرن کے عقب مین گیا تھا پھر واپس
نہین آیا یہ نقابدار بہت پریشان تھے مگر تمھاری حالت سنکے ادھر کو چلے آئے خداوند کریم نے یہان باہم
ملاقات کرادی معلوم ہوا کہ اس شیر نے ادھر آکر پہلے ان قزاقون کو زیر کیا اُسکے بعد تمھارے لشکر کو کلو
اور تمھارے سردارون کو زیر کیا یہ سب باتین سیارہ نے چپکے سے زردمان سے کہین
وہ اور خوش ہوئے سیارہ نے پلٹکر فولاد سے کہا کہ ای فولاد آگاہ ہو کہ یہ نقابدار جو کہ ان لوگون کو رہا
کرنے آتے تھے تمھارے نقابدار کے عزیز قریب ہین اور بزرگ ہین تم بھی قدم بوسی حاصل کرو
فولاد خود حیران ہے کہ یہ کیا امر ہی اُدھر سہراب ثانی اُن نقابدارون کو لیکر ایوان مین آیا اور
جائے صدر پر بٹھایا آپ بھی بیٹھا اور سب بیٹھے اُسوقت سہراب ثانی سے نقابدارون نے
دریافت کیا کہ ای فرزند نقاب پوشی اور اس واقعہ کا کیا سبب ہوا سہراب ثانی نے جواب
دیا کہ سبب نقاب پوشی کا یہ ہوا اور اب مین بھی نقاب پوش رہونگا کہ جو مجکو دیکھتا ہی وہ یہ کہتا ہی
کہ تم خاندان حمزہ صاحبقران سے ہو بس اگر مین نقاب پوش نہونگا تو ہر ایک پہچان لیگا آپ کا
مطلب اور میرا انشا فوت ہوجایگا اس سے بہتر ہی کہ مین بھی نقاب پوش ہون دوسرے قزاقی
کے لیے نقاب پوش ہوا تھا جب مجکو مخبرون نے خبر دی کہ ایک بہت بڑا لشکر خدا پرستو نکا
آتا ہی مین نے فولاد سے کہا کہ چلو ہم تمکو قزاقی اور لوٹ کا تماشا دکھلادین کہ یون لوٹتے ہین
بس مین نے آکر اس لشکر کو روکا دوسرے یہ بھی خیال مین آیا کہ کچھ تو شوکت نمائی ہو مین آپکا

لشکر نہ سمجھا تھا نہ مین نے یہ جانا تھا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو آپ نے طلب کیا ہی ورنہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتا جب مین مقابلہ مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر ہی کہ جسکو طلب کیا تھا بس اب مقابلہ سے بدون مقابلہ کے واپس جانا مناسب نہ جانا مقابلہ کیا اور سبکو زیر کر لیا اس شرط کے ساتھ کہ اطاعت کرنا اور انکو یہان لا کر رہا کر دیا کہ آپ تشریف لائے یہ سب موجود ہین اور مین بھی حاضر ہون نقابدارون نے فرمایا کہ تمنے خوب کیا تم بیان کرو کہ یہان کیونکر پہونچے یہ لشکر بھی تو تمھارا ہی اور ہم بھی تمھارے ہین اب ہمارا زمانہ پیرانہ سالی کا ہی ہم قوت اور طاقت آزمائی کر چکے اب تمھاری شوکت کو دیکھکر خوش ہونگے ہم تو صرف برائے خدمت تمھارے ہمراہ ہین اور اگر تمھاری یہ رائے ہی کہ ہم نقاب پوش ہون تو بہتر ہی مگر نقاب یاقوت رنگ ہو تو اچھا ہی سہراب نے قبول کیا اور تمام واقعہ خواجہ نسیم کے ملنے کا اور آسکے ال کے دلانے کو ادھر آنے کا فولاد سے مقابلہ ہونے کا اور زیر کرنے کا بیان کیا نقابدار بہت خوش ہوئے سہراب ثانی نے فولاد سے کہا کہ آپکے قدمون کو بوسہ دو یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم انھین کے ہمراہ پر وہ قاف سے یہان آئے ہین یہ ساری عزت و آبرو انھین سب صاحبون کی دی ہوئی ہی یہ سنتا تھا فولاد نے اٹھکر نقابدارون کے قدمون کو بوسہ دیا انھون نے دست شفقت پشت و سر پر رکھا اور سب قزاق آداب شاہی بجا لائے ادھر سیارہ ثانی زردمان وغیرہ سے کہا کہ تم بھی اٹھکر قدم بوسی حاصل کرو یہ لوگ کھڑے ہوئے تھے قدم بوسی کے لیے آگے بڑھے اور چاہا کہ قدمون کو بوسہ دین نقابدارون نے زردمان وغیرہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ ہمارے فرزند سہراب ثانی کی اطاعت کرو انھون نے عرض کیا کہ ہمکو قبول ہی اور ہمنے اقرار کیا تھا کہ ہم جنکے تابع فرمان ہین اگر انکو اب زیر فرمائیگا تو ہم اطاعت کرینگے اب یہ آپکے نور بصر راحت قلب و جگر نکلے تو ہمکو اس امر کی از حد خوشی ہوئی کہ ہم تو اپنے آقا اور سرپرست کے ہاتھ سے زیر ہوئے کوئی مقام رنج و افسوس نہین ہی نقابدارون نے فرمایا کہ انکے قدمون کو بوسہ دو کہ یہی تمھارے لشکر کے مالک و افسر ہین اور یہی صاحبقران ہین زردمان وغیرہ نے چاہا کہ سہراب ثانی کے قدم چومین کہ سہراب ثانی نے ان سبکو سینہ سے لگایا سب مہربانی سے پیش آئے وہ سب کے سب بہت خوش ہوئے سب سردارون سے کہا کہ تم لوگ بھی قدم بوسی حاصل کرو وہ سب بھی قدم بوس ہوئے جب یہ سب امر ہو چکے نقابدارون نے سہراب ثانی سے فرمایا کہ اب لشکر کو چلو کیونکہ ایسا نہو کہ معروف کجکلاہ آ جائے اور نہ ہمکو نہ پاکر لشکر کو پریشان کرے تو خرابی ہو سہراب ثانی نے جواب دیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر فولاد سے کہا کہ سامان سفر کرو فولاد تو سامان سفر مین مصروف ہوا اور اپنا لشکر درست کرنے لگا زردمان وغیرہ نے عرض کیا کہ جب تک سامان سفر درست ہو حضور ہمارے لشکر مین چلین تاکہ ہم اپنے اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کرین کہ ہمنے ان نقابدارون کی اطاعت کی اور انکے ہمراہ جاکر اہل اسلام کی کمک کرینگے کیونکہ انکا بھی تو قصد اسی طرف کا ہی فرمایا کہ چلو بس زردمان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ ان نقابدارون کو اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے کل سردارون کے طرف اپنے لشکر کے چلے سہراب ثانی کے بھی مونہ پر نقاب سرخ پڑی تھی ادھر ہرکارون نے اہل لشکر زردمان وغیرہ کو خبر دی کہ خوش ہو تمھارے سردار رہا ہوئے اور بادشاہ اور ان نقابدارون اپنے ہمراہ لیکر آتے ہین وہ نقابدار بھی انکا فرزند نکلا جو نقابدار ہمارے آقا کی کمک کو آئے ہین سردارون

و بادشاہون نے اُن نقابدارون کی اطاعت قبول کرلی ہی اور خوشی خوشی اُنکو لیکر آتے ہین خیمے وغیرہ
برپا کرد او رکل واقعہ بیان کیا اہل لشکر یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے اور فوراً ایک بارگاہ برپا کی اُدھر
زردمان وغیرہ نقابدارون کو لیکر زیرکوہ آئے سہراب ثانی فولاد سے یہ کہکر چلے آئے کہ ہم سبکو
لیکر زیرکوہ آتا ہین آج ہی طرف اپنے مقام کے کوچ کرینگے جب زیرکوہ پہونچے دیکھا کہ کل لشکر زردمان جدا
فروکش ہی اور ایک بارگاہ برپا ہی سب اہل لشکر نے اپنے بادشاہون اور سردارون و نقابدارون کو
جو دیکھا آتے ہوئے استقبال کیا اور قواعد شاہی بجالائے زردمان وغیرہ نے اپنے اہل لشکر سے پکارکر
کہا کہ ہمنے اُن نقابدارون کی اطاعت کی کیونکہ یہ بھی خداپرست ہین اور ہم بھی انھون نے
ہمپر احسان کیا ہی اور ہم احسان فراموش نہین ہین ہمنے اُسکے عوض مین اطاعت کی آپ ہمارے بادشاہ
اور آقا ہین اور ہم آپکے ادنی غلام ہین کبھی آپکے حکم سے سرتابی نہ کرینگے نہ تم لوگ کرنا یہ
نقابدار بڑے عالی خاندان ہین نقابداری کا سبب بھی انشاءاللہ تمپر ظاہر ہو جائیگا یہ سنکے کل اہل
لشکر نے جوابدیا کہ ہمکو آپکے حکم سے کوئی عذر وانکار نہین ہی ہم آپکے تابع فرمان ہین جو آپ نے
فرمایا وہ ہمنے قبول کیا اور جو آپکا فعل ہی وہ عمدہ ہی ہم بھلا اسمین دخل دیسکتے ہین ہماری کیا مجال غرض بادشاہ
اہل لشکر سے سنکے نقابدارون کو لیکر بارگاہ مین آئے صحبت جلسہ آراستہ کی اب اس مقام پر چند سردار
مثل لقیل دلوپرور حسام اژدر گر و بہتر شہسوار و زردمان تاجدار و تومان تاجدار و زرنگار
شاہ و خورشید و سیارہ اور نقابدارون کے سوا کوئی نہ تھا ان بادشاہون نے عرض کیا کہ ہم
امیدوار ہین کہ آپ ہمکو روے زیبا اپنا دکھادین تاکہ ہم زیارت کرلین یہ سننا تھا کہ اُن نقابدارون نے
اپنے موہنہ سے نقاب اُٹھا لی زرنگار شاہ وغیرہ نے شہریار کو پہچانا زردمان نے رستم ثانی
کو اُن شیرون کو دیکھکے ایرج نامدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ ہم سب کے بزرگ ہین اور والد نامدار
ہین پھر دوبارہ یہ لوگ اُٹھکر قدمبوس ہوئے سہراب ثانی نے بھی قدمبوسی کی شہریار وغیرہ نے
پھر نقاب موہنہ پر ڈالی زردمان نے نذر پیش کی نقابدارون نے اشارہ کیا کہ سہراب ثانی کی خدمت
مین پیش کرو کہ ہمارے آقا اور افسر ہین اُن سب نے سہراب کی خدمت مین نذر گذرانی جب اس سے
فرصت پائی اور سبکو اطمینان ہوگیا سب بہت خوش ہوئے رستم ثانی و شہریار نے سب اپنا
اپنا واقعہ بیان کیا وہ سنکے بہت مسرور ہوئے سہراب ثانی نے فرمایا کہ لشکر کو تیاری کا حکم دیا جائے
تاکہ اپنے مقام کی طرف کوچ کرین ان سب نے سردارون کو [illegible] لشکر کی تیاری کا حکم دیا
لشکر تیار ہونے لگا اتنے عرصہ مین فولاد اپنے لشکر کو تیار کرکے حاضر ہوا زردمان بھی لشکر تیار ہو چکا
چھتالیس قزاق کو ہراول لشکر کرکے طرف بیشہ سفرنیفہ کے روانہ کیا اُسکے بعد زردمان وغیرہ کو
تخت پر سوار کرکے سب نقابدار مرکبون پر سوار ہوئے گو زردمان وغیرہ نے عذر کیا جواب دیا کہ ہم
لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تمھاری تخت تمکو مبارک رہے اُنکو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ملا
خلاصہ یہ کہ لشکر کو درست کرکے نقابدار طرف بیشہ سفرنیفہ کے روانہ ہوئے اب کہان وہ کہ سردار در
وہ مختصر لشکر سہراب ثانی وغیرہ کا اس انتظار مین تھا کہ ابھی تک نقابدار نہین تشریف لائے
سب اسی فکر مین تھے اُدھر لشکر چل چکا تھا بعد قطع راہ کے قریب بیشہ سفرنیفہ کے پہونچا سیارہ ثانی
نے بڑھکر سردارون کو خبر کی کہ تمھارے آقا بعد شان و شوکت تشریف لائے ہین سہراب ثانی
سے بھی ملاقات ہوئی وہ نقابدار سبزپوش کہ جنسے کل سرداران لشکر زردمان وغیرہ کو اسیر کیا تھا

مع بادشاہون کے اور مین خبر دینے آیا تھا اور آقا اسکی خبر پاکر سزا دینے کو گئے تھے وہ شاہزادہ تھا یہ سنکے خوش ہوئے سب فکر و تشویش دور ہوئی کہ نشان لشکر نمودار ہوئے آمد لشکر شروع ہوگئی سیارہ نے فولاد سے کہا کہ لشکر کو روک لو یہی مقام سکونت آقا کا ہی اب جو سب نے دیکھا تو ہزارون خیمے برپا ہین اور ایک بارگاہ نہایت پر تکلف برپا ہی بازار بھی آراستہ ہین پس لشکر طریقہ سے اترنے لگا یہان تک کہ سب لشکر آکر پہونچا نقابدار قریب بارگاہ آکر اترے سردار استقبال کرنے لگے نقابدار داخل بارگاہ ہوئے اُدھر زرنگار شاہ وغیرہ کے لشکرون کے خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی فولاد نے اپنے خیمے برپا کیے اور سب خیمے برپا ہوگئے زردمان وغیرہ اپنے خیمون مین اترے نقابدار اپنے بارگاہ مین اور سب سرداران بادشاہون کے اپنے اپنے خیمے مین اترے فولاد اپنے خیمے مین اُترا کوسون تک لشکر کا پڑاو پڑا اب وہ حد جو کہ لشکر کی بنائی گئی تھی اُسی طور سے کل لشکر کے گرد بنائی گئی قریب آٹھ نو لاکھ کے یہ لشکر تھا بڑا اجماو ہوگیا نقابدارون نے اُسدن دربار نہ کیا کیونکہ شام ہوگئی تھی آتے ہی اب سب لشکر ایک ہوگئے ہین زردمان تاجدار وغیرہ عجائبات قاف دیکھکر سب حیران ہوئے اور شان و شوکت دیکھکر بہت خوش ہوئے اور یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ لوگ واقعی بڑے صاحب اقبال ہین کہ یکہ و تنہا فقیر ہوکر اپنے لشکر سے نکلے تھے اور یہ سامان بہم پہونچا لیا بھلا انسے کون مقابلہ کرسکتا ہی اور اہل لشکر ان بادشاہون کے باہم کہ رہے تھے کہ یہ نقابدار بڑے صاحب اقبال اور صاحب حشمت ہین وہ سامان اور شوکت بہم کی ہی کہ جو کہ ہمنے کبھی خواب مین بھی نہین دیکھے انکی اطاعت اور فرمانبرداری مین ضرور عزت و توقیر ہی اور یہ قدردان بھی ہین سب خوش ہین چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر براحت و آرام خواب مین مصروف ہوا لشکر مین روشنی ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اُدھر نقابدارون مین باہم صلاح ہوئی کہ زردمان کو بادشاہ لشکر کرنا چاہیے کیونکہ لشکر مین بادشاہ کے ہونے کی بہت ضرورت ہوتی ہی بدون بادشاہ کے لشکر بیکار ہی بادشاہ کے ہونے سے لشکر کی شان و شوکت اور ہو جاتی ہی اور بادشاہ نہونے سے کوئی شوکت نہین ہوتی ہی بس زردمان کو بادشاہ لشکر کرین کیونکہ وہ سب سے پہلے دین اسلام سے مشرف ہوا ہی سب نے کہا کہ یہ راے بہت خوب ہی جب راے قرار پاچکی ہر ایک نقابدار اپنے خیمۂ خاص مین جاکر آرام پذیر ہوا سہراب ثانی جو اپنے خیمہ مین گئے یاد ملکہ فرہا سیمتن مین بیقرار ہوئے تڑپنے لگے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ وہ رات شاہزادے نے اُسی بیقراری مین بسر کی کہ سحر ہوئی نماز سے فراغت کرکے لباس سے آراستہ ہوکر طرف بارگاہ کے چلے ادھر سب سردار نقابدارون کے اور فولاد و زردمان و زرنگار شاہ وغیرہ مع اپنے کل سردارون و سپہ سالارون کے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے حاضر بارگاہ ہوئے کہ نقابدار چارون آکر پہونچے پس سب کو علے قدر مرتبہ جگہ مرحمت فرمائی سیکڑون کرسیان دو دنگل سردارون سے مملو ہوگئے اب دربار خوب طریقہ سے آراستہ ہوا یہ تینون بادشاہ نیم تخت زر سلام کرکے بیٹھ گئے سب سردار بھی بموجب حکم سلام کرکے بیٹھے نقابدار اپنے اپنے دنگلون پر جلوہ فرما ہوئے اُسی طریقہ سے کہ سہراب ثانی کو سب سے بالادست بٹھایا اب جیب و آستین سب بیٹھے اس دربار کی کیا شان و شوکت بیان کیجاے جب دربار آراستہ ہوچکا سہراب ثانی نے فرمایا کہ ذرا پردے بارگاہ کے اُٹھا دئے جائین ہم سیر صحرا کرینگے راوی بیان کرتا ہی

عہدہ درگہ سالاری فولاد آہن خوار کو مرحمت ہوا بس یہ داروغہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی مقرر کیا گیا ہی ماتحت ہی اُن سب کا جو کہ اُسکے منتظم ہین اور رقاف سے آئے ہین دربارگاہ پر آلات حرب و ضرب سے آراستہ مثل شیر غران کے بیٹھا ہوا ہی بموجب الحکم بارگاہ کے پردے اُٹھا دئے گئے سب بارگاہ مین بیٹھے ہوئے صحرا کی سیر کر رہے ہین کہ یکایک صحرا سے گرد و غبار کا تتق بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اُس گرد کو بلند دیکھکر نقابداروں نے اپنے عیار نقابدار سے فرمایا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ گرد کیسے بلند ہوئی ہی فوراً عیار نے ہرکارے براے خبر روانہ کیے وہ ہرکارے بہت جلد طرف گرد کے روانہ ہوئے اور داخل گرد ہو کر دیکھا کہ ایک لشکر کثیر چلا آتا ہی نشانہاے لشکر کے پھریرون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہے اور آفتاب و برجیس کی تعریف تحریر ہے یہ دیکھکر اُن ہرکارون نے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر معروف کجکلاہ کا ہی شہر معروفیہ سے آتا ہی براے گوشمالی اُن لوگون کے جو کہ دشت معروفیہ مین اُترے ہوئے ہین معروف کجکلاہ مع اپنے بھائی اور تینون فرزندون اور سرداروں اور نو لاکھ سپاہ کے آیا ہی یہ وہی لشکر ہی اور معروف دیوانہ بھی آتا ہی جسپر ہمارے بادشاہ کو بھروسہ ہی وہ بھی اگر ان سبکو گوشمالی دیگا یہ دریافت کر کے وہ ہرکارے واپس آئے اور داخل بارگاہ ہو کر قواعد شاہی بجا لا کر عرض کیا کہ یہ گرد جو بلند ہوئی ہی یہ آمد لشکر معروف کجکلاہ کی ہی کہ وہ مع اپنے بھائی صفدر کجکلاہ اور اپنے تینون فرزندون اور کل سرداروں اور نو لاکھ سپاہ کے آپکے مقابلہ کے لیے آیا ہی اور خبر ہی کہ دیوانہ بھی آتا ہوگا یہ اُسکے لشکر کی آمد کی گرد ہی یہ سُنکے نقابداروں نے فرمایا کہ خوب ہوا کہ آگیا ورنہ ہم خود اُس طرف کا قصد کرنے والے تھے اب خود آیا ہی اسی مقام پر تصفیہ ہو جائیگا اپنے کردار کی سزا اکبار ہین پائیگا یہ فرما کر فرمایا کہ چلو حد لشکر پر کھڑے ہو کر آمد لشکر آفتاب پرستان دیکھین سب نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک نقابدار یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکا اُٹھنا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہو گئے نقابدار بیرون بارگاہ آئے مع کل اہل دربار کے حد لشکر پر آکر کھڑے ہوئے کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامن گرد شگافتہ ہوا اُس سے نو سو نشان نو لاکھ سپاہ کے آثار ظاہر ہوئے اور قریب اُس صحرا کے میدان جنگ کو چھوڑ کر ایک طرف صف بستہ ہوئے کہ آمد جلوس سواری کی شروع ہوئی جب جلوس سواری بھی آچکا اب آمد لشکر شروع ہوئی ہزاروں و لاکھون سوار و پیادے آکر قائم ہوئے دیکھا کہ قلب لشکر مین ایک بادشاہ تخت پر سوار اور برابر اُسکے مین نیم تختون پر تین بادشاہ تاج سرون پر رکھے ہوئے گرد و پیش افسران سپاہ و سرداران فوج مرکبون پر حرب و ضرب سے آراستہ چلے آتے ہین اور وہ جوان یعنے حضور کجکلاہ جو کہ براے تقریر آیا تھا ایک مرکب پری پیکر پر سوار ہمراہ ہی عقب مین کل سپاہ ہی کہ وہ لشکر آکر ٹھہرا بادشاہ نے لشکر اُترنے کا حکم دیا اب جو دشت معروفیہ کیطرف دیکھا تو تمام دشت کو لشکر سے بھرا ہوا پایا اور دیکھا کہ چار نقابدار اور ہین بادشاہ اور بہت سے سردار حد لشکر پر کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین ہمارے لشکر کی آمد کو اور راستہ در خیمے و بارگاہین برپا ہین کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی اور بہت بڑا لشکر کثیر اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر معروف کجکلاہ نے حضور کجکلاہ اپنے فرزند سے کہا کہ ای فرزند تم تو کہتے تھے کہ مختصر لشکر ہی یہ لشکر تو بہت بڑا معلوم ہوتا ہی اور یہی نقابدار ہین جو کہ حد پر کھڑے ہوئے ہین حضور کجکلاہ نے جواب دیا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ لشکر کہان سے آگیا آپکے سر کی قسم جب مین آیا تھا تو لشکر کچھ بھی نہ تھا اسنے عرصہ مین نہ معلوم

کیونکر بہم ہو گیا اے حضور آپ کو خوف کیا ہی سب ہمارے شکار ہین مصروف نے جواب دیا کہ کچھ پروا
نہین ہی دیوانہ ان سب کو تہ تیغ کریگا یہ جائے کہان ہین واقعی مجھکو یہ ساحر معلوم ہوتے ہین انہون نے
یہ لشکر سحر کرکے بہم کیا ہی کوئی جا کر خبر لائے یہ کہ حکم پاکر ہرکارے فوراً طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
یہان مصروف کجکلاہ نے لشکر کے اُترنے کا حکم فرمایا اور بارگاہین برپا کرنے کا حکم دیا فوراً لشکر
اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے اور بارگاہین بھی بازارین آراستہ ہونے لگین تھوڑے عرصہ مین سب
لشکر اُترا پڑاو ہوا بادشاہ مع سردارون کے بارگاہ مین آکر بیٹھا دربار آراستہ ہوا اپنے فرزندون
اور بھائی سے کہا کہ دیوانہ آجائے تو طبل جنگ بجواؤن جب مصروف کجکلاہ کا لشکر اُترچکا
نقابدار تماشا لشکر کی آمد کا دیکھکر بارگاہ مین تشریف لائے یہان بھی دربار آراستہ ہوا [illegible]
نے فرمایا کہ مصروف کجکلاہ اپنے نزدیک ہمارے مقابلہ کے لیے بہت لشکر لایا ہی یہان اُس
لشکر مین کوئی جوان ایسا نظر نہین آتا کہ جو لائق مقابلہ ہو نہ لشکر نگاہون مین سمایا بے خبر آیا ہی تو معلوم ہوجائیگا
جب مقابلہ ہوگا سب اہل لشکر بھاگتے ہوئے نظر آئینگے جب یہان کے بہادرون کی تلوارین بلند
ہونگی سب اہل دربار عرض کررہے ہین کہ اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا تو حضور ملاحظہ فرمالین گے
کہ ہم جان نثار کیونکر کفارون کو قتل کرتے ہین اور اُسکے [illegible] بھرتے ہین یہان یہ تقریر
ہورہی تھی اُدھروہ ہرکارے داخل لشکر اسلام ہوئے حال دریافت کیا [illegible] تو یہان یہ لشکر نہ تھا
صرف تھوڑا سا لشکر تھا آج یہ لشکر کہان سے آگیا ان لوگون سے کل حال بیان کیا کہ ہم براے مدد
اہل اسلام جاتے تھے کہ ایک نقابدار نے ہمارے بادشاہ [illegible] اور [illegible] کو راہ مین روکا اور
زیر کیا یہ نقابدار ہمارے خبر اسیر ہونے کی پاکر ہمراہ کمک گئے وہ نقابدار آپکا فرزند تھا سب کو
چھوڑ دیا ہمارے بادشاہ نے اطاعت کی چونکہ ہم بھی خدا پرست تھے ہماری آنکھ ایک جائی ہوگئی
یہ وہی لشکر ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر [illegible] داخل بارگاہ
مصروف کجکلاہ کو سب حال سے آگاہ کیا جو کہ دریافت کیا تھا مصروف نے اپنے بھائی اور فرزندون اہل دربار سے کہا
کہ یہ نقابدار مجھکو بڑے صاحب اقبال معلوم ہوتے ہین کہ لشکر انکو بدون مشقت کے [illegible]
اسکے صاحب اقبال ہونے مین شک نہین ہی سب نے عرض کیا کہ آپکے اقبال [illegible] کے آگے
اُنکا اقبال کچھ کام نہ دیگا ملاحظہ فرمایئےگا مصروف کجکلاہ نے کہا کہ ابھی تک دیوانہ نہین آیا کیا کیا
جائے حضور کجکلاہ [illegible] کجکلاہ [illegible] سے
مصروف کجکلاہ سے عرض کیا کہ آپ طبل جنگ بجوائیے ہم غلامان [illegible] مقابلہ کرینگے اور ان
سب کو قتل کرینگے دیوانہ نہین آیا نہ آئے کیا ہم سب دیوانے کے بھروسہ پر سلطنت کرتے اور
اپنے قوت بازو و اپنی زور و طاقت پر بھروسہ رکھتے ہین اگر دیوانہ نہ آئے تو ہم [illegible]
نہ کرین اور مغلوب ہوجائین یہ ممکن نہین ہی چاہیے دیوانہ آئے چاہیے نہ آئے ہم مقابلہ کرینگے آپ
طبل جنگ بجوائیے مصروف کجکلاہ نے کہا کہ مجکو تو بھروسہ دیوانہ پر ہی اور آپکے بھروسہ مین تو
حکومت کرتا ہون میرا سارا دارومدار دیوانہ پر ہی اگر وہ نہ آئے تو ضرور ہی مین مقابلہ نہ کرون اور حریف
کی اطاعت کرلون اگر تم سب کی یہ رائے ہی اور مجکو بھی ذات پر بھروسہ ہی تو مین طبل جنگ بجواتا ہون لیکن
مقابلہ کرنا سب نے جواب دیا کہ آپ ضرور طبل جنگ بجوائین ہم مقابلہ کرینگے مصروف کجکلاہ نے
کہا کہ اگر آپ لوگون کی رائے اور مرضی ہو تو مین ان لوگون کو نامہ لکھکر پھر آگاہ کرون کو ایک مرتبہ

کوتوال اور اپنے فرزند کو روانہ کرکے اور بہت کچھ پند ونصیحت کر چکا ہون وہ لوگ یہان سے جانے سے
انکار کر چکے اور کہہ چکے ہین کہ ہم مقابلہ کرینگے اور اِن ملکون کو اسلام آباد کرینگے مگر تحریری گفتگو زبانی
گفتگو سے اچھی ہوتی ہی سند رہے سب نے جواب دیا کہ مناسب ہی اُسوقت مصروف کجکلاہ نے
دبیر سے کہا کہ ایک نامہ اِس مضمون کا تحریر کرو بنام نقابداران کہ آپ لوگ آگاہ ہون کہ ہمنے کوتوال کو
پہلے آپکے پاس روانہ کیا اور آپ سے کہلا بھیجا کہ آپ یہان سے اور کسی طرف چلے جائین کہین ایسا نہو
کہ دیوانہ آپکے آنے کی خبر پاکر آپڑے اور آپ کو لوٹ لے اور اذیت دے آپ نے کچھ نہ سُنا
بلکہ یہ جواب دیا کہ ہم ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے یہ سُنکے ہمنے پھر اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو روانہ کیا اور
وہی کہلا بھیجا آپ نے وہی جواب دیا جسپر ہم لشکر برائے مقابلہ آئے ہین اب ہم پھر آپکو تحریر کرتے
ہین کہ اسی مین بہتری ہی اور اچھا ہی کہ آپ یہان سے تشریف لیجائین اور کسی طرف اور اِن خیالون سے
باز آئین کہ ہم ان ملکونکو اسلام آباد کرینگے اور اُس دیوانہ کے ہاتھ سے اپنی جان بچائین ورنہ بڑی خرابی ہوگی
گو ہم لوگ زحمت کرکے آئے ہین اور لشکر لائے ہین مگر ہمکو اِسکا کچھ خیال نہین ہی آپ لوگون کے جان ومال کا
بہت خیال ہی اور یہ امر بہت مشکل ہی کہ یہ ملک اسلام آباد ہون بس مناسب یہ ہی کہ ابھی دیوانہ نہین
آیا ہی آپ چلے جائین تو بہتر ہوگا اپنے کو زحمت مین نہ ڈالین آیندہ آپکو اختیار ہی اطلاعاً تحریر کیا
یہ مضمون مصروف کجکلاہ نے دبیر سے لکھوا کر اُسپر اپنی مہر کرکے ایک سردار کے ہاتھ روانہ کیا کہ جسکا
نام ہزبر مصروفیہ تھا اور کہا کہ جواب لاؤ وہ سردار نامہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان
لشکر کفار مین ہرکارے ابنورست مبدل موجود تھے یہ خبر پاکر اور نامہ بر کو اُدھر روانہ ہوتے
جب قریب پہونچے تو خوب سیر کی اور بازارین دوکانین آراستہ دیکھکر لشکر مین آئے داخل بارگاہ
ہوکر زمین ادب کو لب عجز وعقیدت سے بوسہ دیا اور دعا وثنا کرکے عرض کیا کہ مصروف کجکلاہ نے
بخدمت حضور نامہ روانہ کیا ہی ہزبر مصروفیہ ایک سردار ہی وہ نامہ لیکر آیا ہی نقابدارون نے فرمایا
کہ اُسے بُدو اور فولاد کو حکم بھیجا کہ جب نامہ بر آئے تو اندر آنے دینا یہان دربار خوب آراستہ ہی کہ
ہزبر مصروفیہ سب ملاحظہ کرکے اور سیر لشکر کرتا ہوا دربارگاہ پر پہونچا اور فولاد سے کہا کہ خبر کرو
کہ ایک نامہ بر مصروف کجکلاہ کا نامہ لیکر آیا ہی فولاد نے کہا کہ یہان پہلے ہی خبر ہو چکی ہی اندر جاؤ
ہی جاؤ وہ نامہ بر دروازہ کھلا کر اندر گیا اب جو دیکھا تو وہ نیرنگ قاف دیکھے کہ حواس جاتے رہے
یہانتک ایوان مین پہونچا وہ دربار آراستہ پایا اور دیکھا کہ ہزارون شیر غران کرسیون پر دنگلون پر
بیٹھے ہوئے ہین دربار مثل دربار شاہان جلیل کے آراستہ ہی نامہ بر نے سبکو درجہ بدرجہ سلام کیا
کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی سلام کرکے بیٹھا دریافت کیا نقابدارون نے کہ تم کدھر سے آئے ہو
جواب دیا کہ نامہ لیکر اپنے بادشاہ کا آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے کمر سے نامہ نکال کر پیش کیا
نقابدار نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ لیکر پڑھا اور نقابدار و سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ
ہوئے نقابدارون نے دبیر سے کہا کہ نامہ کی پشت پر لکھدو کہ ہمکو مقابلہ منظور ہی اور یہان سے
جانا منظور نہین ہی ہم ضرور ان ملکون کو اسلام آباد کرینگے اور وہ دیوانہ کیا حقیقت رکھتا ہی کہ ہمکو
سزا دیگا اِس نامہ کا بھیجنا اور تحریر بھیجنا بے فائدہ نہین ہی اور دیر ہوتی ہی تم آ گئے ورنہ ہم خود لشکر لیکر
آتے اور اِن ملکونکو اسلام آباد کرتے تمکو لازم یہ ہی کہ مع اپنے اہل لشکر و سردارون کے آکر ہماری
اطاعت کرو اور دین اسلام قبول کرو ورنہ پچھتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہی زیادہ کیا تحریر کیا جائے

یہ لکھوا کر اُس نامہ بر کو دیا وہ سلام کر کے کرسی پر سے اُٹھ کر بیرون بارگاہ آیا اور اپنے مرکب پر سوار ہو کر لشکر اسلام کو طے کر کے اپنے لشکر میں آیا داخل بارگاہ ہو کر بادشاہ کو جواب نامہ دیا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا مصروف کجکلاہ نے دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب یہ معلوم ہوا کہ اُنکو سوائے جنگ و پیکار کے دوسری بات منظور نہیں ہے مصروف نے سرداروں و فرزندوں کی طرف دیکھا کہ طبل جنگ بجے اُنہیں ہم مقابلہ کرینگے مصروف نے اُنکا ایما اور منشا پا کر حکم دیا کہ طبل جنگ ہمارے لشکر میں بجے صبح کو ہم ان خدا پرستوں سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ نقارہ پر چوب پڑی تمام اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ طبل جنگ بجا صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ میں مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے اُدھر ہرکاروں نے جا کر نقابداروں کو خبر دی کہ لشکر کفار میں طبل جنگ بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ صبح کو نکلکر میدان جنگ میں غلامان حضور سے مقابلہ کریں باقی خیریت ہے یہ خبر سنکے نقابداروں نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بھی کوس رزمی بجے ہم کل میدان جنگ میں جا کر اُن کافروں کو سزا دینگے اور خدا پرست کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ سیارہ ثانی نے نقارخانہ میں آکر طبل جہل چراغ سلیمانی پر چوٹ لگائی صدائے طبل مثل طبل سکندری بلند ہوئی یہاں بھی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا یہاں بھی سامان جنگ و پیکار ہونے لگا نقابداروں نے دربار برخاست کیا اور ہمراہیوں نے آداب بجا لائے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے زرد مان تا جدار وغیرہ اپنی اپنی بارگاہ میں آئے سرداروں کو سامان جنگ کا حکم دیا نقابدار اپنے اپنے خیمے میں آکر بیٹھے اُدھر مصروف کجکلاہ نے ہر بر سے نقابداروں کے لشکر اور دربار کا حال پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا جو کچھ دیکھا تھا بعد اس دریافت کرنے کے مصروف کجکلاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار اور فرزند کجکلاہ آکر سامان جنگ کرنے لگے وہ دن دونوں لشکروں کو سامان جنگ میں گذرا شب بھر سب مصروف سامان جنگ میں رہے طبل جنگ ہیدر نگ بجا کیا طلایہ دونوں طرف پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش کی بلند ہوئی وہ شب اُسی سامان میں بسر ہوئی سحر ہوئی نور سحری نے ظاہر ہو کر تمام عالم کو روشن کیا ماہتاب مع ستاروں کے مغرب میں پنہان ہو گیا خورشید خاور نے ظہور کیا تمام عالم کو نور سے معمور کیا طائر زمزمہ سنجی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل لالہ و صنوبر شگفتہ ہو کر خوشبو دینے لگے لشکر اسلام میں صدائے اذان بلند ہوئی سب نے بیدار ہو کر نماز سحر سے فراغت کر کے آلات حرب و ضرب سے اپنے کو درست کیا در دولت پر آکر حاضر ہوئے نقابدار بھی برآمد ہوئے سب کا مجرا و سلام ہوا بعد سلام و مجرے کے مرکبوں پر سوار ہو کر سرداروں و کل اہل لشکر کو لیکر میدان کی طرف روانہ ہوئے اُدھر سے مصروف شاہ و اُسکے کل سردار و کل لشکر پرستش آفتاب تابان سے فراغت کر کے مسلح و مکمل ہو کر طرف جنگاہ کے چلے ادھر یہ آکر پہونچے اُدھر لشکر اسلام صف آرا ہونے لگا صفیں دونوں لشکروں کی آراستہ ہو گئیں نقابداروں نے سہراب ثانی کو مرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے لشکر کے زیر سایہ علم چہل چراغی کھڑا کیا سب صفیں درست ہو گئیں جب لشکر کفار میں بھی صف بندی ہو چکی نقیبوں نے نکلکر نقابت کی گرگیتوں نے کڑکا کہا مذمت دنیا کی بیان کی نقیب نقابت کر کے اپنے لشکر میں آئے جب نقیب داخل لشکر ہوئے اُسوقت سر بر نیزہ باز مصروف کجکلاہ سے اجازت لیکر میدان میں آیا اور ہر پا دکھا کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار نقابداروں

اجازت لیکر میدان مین آیا ہزبر سے مقابلہ کیا وہ سردار گمنام اہل اسلام ہاتھ سے ہزبر کے مارا گیا اور ایک سردار نکلا وہ بھی درجہ شہادت پر فائز ہوا دو سردار جو اہل اسلام کے ہزبر کے ہاتھ سے مارے گئے تقبل دیوپرور اپنے بادشاہ اور نقابداروں سے اجازت لیکر آیا ہزبر سے مقابلہ کیا اُسکے ہاتھ سے مارا گیا اور کئی سردار کفار کے لشکر سے نکلے وہ سب مارے گئے اور اسیر ہوئے یہ رنگ جو اہل اسلام کی جنگ کا معروف نے دیکھا حضور کجکلاہ اور اپنے بھائی صفدر کجکلاہ سے کہا کہ تمنے دیکھا کہ کیونکر یہ لوگ ہمارے سرداروں پر غالب آئے اگر یہی رنگ جنگ رہا تو تمام لشکر کا خاتمہ ہوجائیگا اُدھر کے دو مارے گئے ادھر کے ایک سو دس قتل کیے اور پانچ اسیر ہوئے دو پہر دن باقی ہے یہ تقریر معروف کی سنکے صفدر نے اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور میدان کا قصد کیا اپنے بھائی سے اجازت لیکر میدان مین آیا تقبل سے مقابلہ کیا تقبل کا اُسکے ہاتھ سے مجروح ہونا تھا کہ حسام اژدر گیر اجازت لیکر آیا خوب لڑا وہ بھی صفدر کے ہاتھ سے مجروح ہوا خود خورشید نقابداروں سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مقابلہ کیا یہ بھی مجروح ہوا اب اُن نقابداروں مین سے ایک نقابدار نے مرکب کو مہمیز کیا اور دونوں نقابداروں سے اجازت لیکر میدان مین آیا صفدر سے مقابلہ کیا نگاوران ہوا مرکب صفدر کا ساتھ قدم پسپا ہوا اور مرکب نقابدار کا ایک قدم صفدر نے برہم ہوکر نیزہ مارا نقابدار نے صفدر کا نیزہ ہوائی کیا اُسنے گرز مارا گرز کو گرز پر روکا اور رد کیا اب باہم تلوار چلنے لگی نقابدار نے اُسکے وار کو رد کر رہا ہے ایک مقام پر موقع پاکر قبضہ تلوار پر قبضہ کرلیا اور قصد کیا کہ تلوار چھین لوں صفدر نے بھی بہت زور کیا اسی کشمکش مین نقابدار نے کمر زنجیر مین صفدر کے ہاتھ ڈالکر پایا اور زور کیا صفدر بھی لپٹ پڑا مرکبوں پر زور ہونے لگے آخر کو دونوں مرکبوں پر سے کود پڑے کشتی ہونے لگی نقابدار نے پھر صفدر کے کشتی مین زیر کیا اور مشکین باندھ لین چونکہ شام ہوگئی تھی اور معروف کجکلاہ کو بھائی کا زیر ہونا بہت ناگوار ہوا اور بڑا صدمہ ہوا طبل بازگشت بجوادیا نقابدار اُس نقابدار پر زر نثار کرتے ہوئے مع لشکر کے فرودگاہ پر واپس آئے صفدر کو اسیر کیا دربار آراستہ ہوا معروف مشتعل ہو کر اپنی فرودگاہ پر واپس آیا لشکر سے نکلکر معروف نے دربار کیا اہل دربار و فرزندوں سے کہا کہ تمنے واقعہ دیکھا یہ لوگ بدون دیوانہ کے زیر نہونگے حضور کجکلاہ وغیرہ نے کہا کہ طبل جنگ بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے عمو جان کا عوض لینگے معروف نے ان سب کی رائے سے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونوں لشکروں مین طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا رات تمام ہوئی صبح کو دونوں لشکر آکر صف آرا ہوئے لشکر کفار سے جمہور کجکلاہ اپنے باپ سے اجازت لیکر آیا آج لشکر زرنگار شاہ کے کئی گمنام سردار زخمی و مجروح و شہید ہوئے زرنگار شاہ نے خود نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی مجروح ہوا آج دوسرا نقابدار میدان مین اجازت لیکر آیا نگاوران ہوا جمہور کے مرکب کو گرد برد کردیا نیزہ ہوائی کیا تلوار کی نوبت آئی آخرکار مرکبوں پر سے اُتر کر کشتی لڑنے لگے مہینہ کے قریب نقابدار نے جمہور کو کشتی مین زیر کیا اور باندھکر عیار کے حوالے کیا یہ حال دیکھ معروف کو صدمہ ہوا طبل باز بجوادیا دونوں لشکر فرودگاہ پر واپس آئے دونوں آراستہ ہوا معروف نے بصلاح فرزندان خود پھر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی

رات بھر دونون لشکرون مین سامان جنگ ہوا کیا اور طبل بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیبون نے نقابت کی بعد صف آرائی و نقابت کے منصور کجکلاہ باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اہل اسلام کے لشکر سے ہم نبرد طلب کیا آج لشکر خورشید سے کئی سردار مجروح ہوئے اور شہید ہوئے آج تیسرا نقابدار میدان مین آیا اور آکر منصور سے ہم نبرد ہوا منصور نے مرکب کو گرد برد کر دیا منصور نے مرکب سنبھال کر نقابدار پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے نیزہ ہوائی کیا اسنے تلوار کا وار کیا تلوار کے وار کو سپر پر رد کر کے اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا اگے جو وار کیا نقابدار نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا وہ بھی لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی انجام کار نقابدار نے منصور کو بھی زیر کیا اور مشکین باندھکر عیار کے حوالے کیا چونکہ منصور جو زیر ہوا مصروف کجکلاہ کو بڑا صدمہ ہوا اسی رنج و صدمہ مین طبل باز بجوا کر اپنے لشکر کو لیکر بڑا او پر واپس آیا لشکر اسلام بھی بخوشی و خرمی واپس آیا دونون لشکرون نے کمرین کھولین دربار دونون طرف آراستہ ہوئے مصروف کو بڑا صدمہ تھا اور اسکا قصد تھا کہ آج طبل جنگ نہ بجواوٴن مگر حضور کجکلاہ نے ضد کر کے طبل جنگ بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین سامان جنگ ہونے لگا دربار برخاست ہوئے رات سامان جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوئے بعد صف آرائی و نقابت کے حضور کجکلاہ اپنے باپ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا مبارز طلب کیا آج لشکر زردمان تاجدار کے اہل لشکر کے ہاتھ سے اسکے کئی سردار زخمی ہوئے اور دو شہید ہوئے نقابدارون نے قصد نکلنے کا کیا تھا مگر ابھی نکلنے نہ تھے کہ نقابدار چہارم نے جو بمرتبہ صاحبقرانی آگے لشکر کے کھڑا تھا اپنے مرکب کی باگ لے اور نقابدارون کی خدمت مین پہونچکر یون اجازت لی کہ آپ لوگ اپنے مقابلہ کے ہنر دکھا چکے اب غلام کی باری ہی نقابدارون نے اجازت دی مرکب مہمیز کیا اور میدان مین آیا ہمتگاور ہوا حضور کا مرکب دس قدم پسپا ہوا اور مرکب نقابدار جو بے حرکت کر کے رکھا حضور کو بڑا غصہ آیا مرکب کو رانون مین فشل کر آتے ہی خبردار کہکر نقابدار پر نیزہ کا وار کیا نقابدار نے بچالا کی سنان نیزہ کو بچا کر نیزہ پر ہاتھ ڈالدیا اور ایسا جھٹکا دیا نیزہ ہاتھ سے حضور کے چھوٹ گیا یہ نیزہ بحر آب خجالت مین غرق ہو گیا نقابدار نے نیزہ کو دور پھینکدیا لشکر اسلام سے نعرہ تکبیر بلند ہوا اور نقابدارون نے بہت تعریف کی نقابدار نے سلام کیا حضور نے برہم ہو کر اپنے بہر سے گرز اٹھا کر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے اس ترکیب سے خالی دیا کہ حضور لرزے لشکرین خود زمین کی طرف چلا نبس نقابدار نے بچالا کی مرکب کو بچا کر گرز بجبرین حضور کے ہاتھ ڈالدیا اور مستحکم پکڑ کر اب جو زور کیا حضور کجکلاہ کو مع گرز وقاش زین سے اٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا اور عیار کے حوالے کیا عیار مشکین باندھ گیا یہ حال دیکھکر مصروف کجکلاہ کو بہت غصہ آیا قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کرون کہ ادھر نقابدار نے مبارز طلب کیا اب مصروف نے خود قصد کیا تھا کہ نقابدار کے مقابلہ کو جاوٴن کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی اور اسقدر گرد بلند ہوئی کہ روئے آفتاب پوشیدہ ہو گیا دونون لشکرون نے جو گرد کو دیکھا سب اسی طرف متوجہ ہو گئے مصروف بھی دیکھنے لگا

اور نقابدار بھی کہنے لگا کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی مصروف کو یہ گمان ہوا کہ شاید اہل اسلام کی کمک آئی اور اہل اسلام نے یہ خیال کیا کہ کفار کی کمک آئی مگر وہ گرد آمد دیوانہ کی بلند ہوئی تھی کہ وہ مصروف کجکلاہ کی کمک کو حسب الطلب اُسکے چل چکا تھا اب آیا ہی مصروف نے جو غور کیا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ گرد طرف بیشہ مصروفیہ کے بلند ہوئی ہی اُسکو یقین ہوا کہ دیوانہ میری کمک کو آیا ہی مگر اس پر بھی ہرکارون کو برائے خبر کے روانہ کیا اور لشکر اسلام سے بھی ہرکارہ روانہ ہوئے جب دونون لشکرون کے ہرکارے روانہ ہوئے وہ ہرکارے بہت جلد جب قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک دیوانہ مرکب پر سوار آلات حرب وضرب سے آراستہ بال سر کے بکھرے ہوئے ہوا سے اڑتے ہوئے لال لال آنکھیں آستینیں چاک گریبان چاک سر و مونہہ پر راہ کی خاک ایک چوب دست ہاتھ مین لیے ہوئے آگے آگے چلا آتا ہی مگر وحشت دیوانہ پن کی چہرہ سے ظاہر ہی عقب مین اور بہت سے دیوانے قریب چالیس ہزار کے آتے ہین یہی حالت دیوانہ پن کی کبھی تلوارین برہنہ کرتے ہین اُنمین جو اُنکی صورت اُنکو خود نظر آتی ہی تو قہقہہ لگاتے ہین قلقاریان مارتے ہین پھر تلوارون کو نیام مین کر لیتے ہین اُس دیوانہ کا یہ عالم ہی کہ کثرت وحشت سے کبھی مرکب کو دوڑا کر ادھر چلا گیا کبھی اُدھر کبھی اپنے ہمراہیون کے غول مین گھس گیا اُس صورت سے اور اسی ترکیب سے لشکر کو لیے چلا آتا ہی ہرکاران لشکر مصروف کجکلاہ نے پہچانا کہ یہ تو دیوانہ مصروف ہی ہماری کمک کو آتا ہی وہ ہرکارے یہ حال دیکھکر پلٹے اور ہرکاران لشکر اسلام بھی اُس دیوانے کی آمد کو دیکھکر اپنے لشکر کی طرف واپس آئے ادھر مصروف کجکلاہ کو ہرکارون نے خبر دی کہ مبارک ہو کہ آپکا سپہ سالار حسب الطلب آپ کے آتا ہی یعنی مصروف دیوانہ مع اپنے ہمراہیون کے یہ اُسی کے آنے کی گرد ہی مصروف کجکلاہ یہ خبر ہرکارون کی زبانی سنکے خوش ہوا چہرے پر ایک رونق سی آگئی وہ جو ملال و رنج بھائی و بیٹون کے اسیر ہوجانے کا دل پر تھا وہ دفع ہو گیا قوت آگئی کہ دیوانہ آگیا اسی کی ذات پر بھروسہ تھا گرد کی طرف دیکھنے لگا بلکہ جو سردار تھے اُنکو ہمراہ لیکر طرف گرد کے چلا اُدھر عمرو نے لشکر اسلام کے نقابدارون سے کہا کہ حضور ایک دیوانہ اس صورت کا مع چالیس ہزار دیوانون کے ادھر کو آتا ہی باقی خیریت ہی یہ غبار اُسکے آنے سے بلند ہوا ہی نقابدارون نے فوراً خیال کر لیا کہ وہی مصروف دیوانہ ہوگا کہ جسکا خوف ہمکو ہر مرتبہ مصروف کجکلاہ دلاتا ہی اور ڈراتا آتا ہی تو کیا خوف ہی نقابدار چہارم صاحبقران ہی اور میدان مین حضور کجکلاہ کو زیر کیا ہی مرکب پر سوار کھڑا ہوا گرد کی طرف دیکھ رہا ہی اور لشکر اسلام بھی اُسی طرف دیکھ رہا ہی سب نے دیکھا کہ ہرکارون نے مصروف کجکلاہ سے ملکر کچھ کہا مصروف کجکلاہ مع چند سردارون کے خود اُس گرد کی طرف چلا یہ سب اُسطرف متوجہ ہین کہ دامنہ گرد کا پھٹا اور اُس سے ایک دیوانہ مع لشکر دیوانون کے پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ سب برہنہ سر ہین آستینین و گریبان چاک ہین بال سرون کے ہوا سے اڑ رہے ہین آنکھون مین لال لال ڈورے پڑے ہوئے ہین وحشیانہ حرکتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقابدار صاحبقران و دیگر نقابدار و لشکر اسلام نے دیوانہ کو دیکھکر خیال کیا کہ یہی دیوانہ مصروف ہی دیوانہ نے قریب ہوکر اور ایک مرتبہ ٹھہر کر ادھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو لشکر صف آرا ہین لشکر مصروف کجکلاہ کو دیوانے نے پہچان لیا اسلام کے لشکر کو حریف خیال کر کے ایک چیخ اس زور سے ماری کہ تمام صحرا ہل گیا اُسکا چیخ مارنا تھا کہ سب

دیوانون نے چیخین مارنا شروع کیا تلوارین کھینچ لین دیوانے نے پلٹکر دیکھا تو اُسنے دیکھا کہ معروف
کج کلاہ مع چند سردارون کے میری طرف آتا ہی اُدھر دیوانے کی نظر نقابدار پر جا پڑی دیکھا کہ
ایک جوان مرکب پر سوار نقاب مونہہ پر ڈالے میدان مین کھڑا ہوا ہی اور میری طرف دیکھکر مسکرا
ہی اسنے پھر چیخ ماری اور قصد کیا کہ نقابدار پر جا پڑے دن دیوانون نے قصد کیا کہ ہم لشکر پر جا پڑین
یہ منشا دیوانے کا معروف کجکلاہ سمجھ گیا مرکب کو بڑھاکر دیوانہ کے قریب آیا معروف کو سلام کیا معروف نے جواب سلام
دیکر دیوانے کو منع کیا کہ اسوقت مقابلہ کو نہ جاو کل جانا آج تم تھکے ہوے ہو دیوانہ یہ کلام
سنکے خاموش ہو رہا معروف کجکلاہ دیوانے کو مع اسکے ہمراہیون کے لیکر لشکر مین آیا اور
طبل باز بجوا کر اُسیوقت فرودگاہ پر واپس آیا نقابدار بھی اپنے لشکر مین آیا اور مع لشکر کے
قیام گاہ پر واپس آیا اہل لشکر نے کمرین کھولین دربار آراستہ ہوا اُدھر دیوانے نے قریب لشکر معروف
کجکلاہ کمپ تانکر اُترے معروف کا لشکر بھی پڑاو پر اُترا معروف نے دربار کیا سب سردار
حاضر ہوئے دیوانہ بھی دنگل پر آکر بیٹھا معروف کجکلاہ نے غصہ کا سبب دریافت کیا دیوانے
نے جواب دیا کہ مین نے اپنی صحت پانے کا جلسہ کیا تھا جب اُس سے فراغت ہوئی تو مین آیا
تم اپنی حالت بیان کرو کہ یہ کون لوگ ہین معروف کجکلاہ نے کہا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین
اور قاف سے آئے ہین اور یہان آکر اُترے ہین اپنے کو صاحبقران و نقابداران قاف کہتے ہین
مجکو انکے آنے کی خبر ہوئی پہلے مین نے کوتوال کو انکے پاس بھیجا اُسنے اُنکو بہت کچھ سمجھایا اور ڈرایا اور
دھمکایا اور بہت خوف دلایا اُنھون نے کچھ نہ سنا یہی جواب دیا کہ ہم اِن ملکون کو اسلام آباد کرینگے
پھر مین نے اپنے فرزند حضور کجکلاہ کو بھیجا اُسنے بہت کچھ کہا سنا مگر اُنھون نے نہ مانا اور وہی جواب دیا
تب مجکو غصہ آیا مین نے تمکو طلب کیا اور اپنے دونون فرزندون اور بھائی کو طلب کیا جب وہ آئے
تو مین لشکر لیکر یہان آیا اب جو آکر دیکھا تو یہ لشکر کثیر فروکش پایا پہلے اسقدر لشکر نہ تھا یہ سمجھکر پند و نصیحت
کی جب جواب جنگ آیا تو طبل جنگ بجوایا مقابلہ ہوا بہت سے سردار میرے لشکر کے زخمی ہوئے
اور مارے گئے میرے بھائی اور فرزندون نے مقابلہ کیا وہ سب نقابدارون کے ہاتھ سے
زیر ہوئے اور گرفتار ہو گئے جس نقابدار کو تمنے میدان مین کھڑا ہوا دیکھا تھا اُسنے آج میرے
فرزند حضور کجکلاہ کو زیر کیا ہی میرا قصد مقابلہ کو جانے کا تھا کہ تمھارے آمد کی خبر پاکر ٹھہر گیا یہ
واقعہ ہی تمھاری آمد کے غصہ نے یہ سانحہ پیش کیا اگر تم آجاتے تو کبھی یہ واقعہ پیش نہ آتا وہ لوگ
سزا پاچکے ہوتے معروف کجکلاہ نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا دیوانہ ساکت
بیٹھا سُنا کیا جب معروف بیان کر چکا دیوانہ نے کہا کہ بجواو طبل جنگ مین کل ان سبکو
قتل کرونگا اور جو جو اسیر ہو گئے ہین انکو رہا کرونگا آپ اطمینان رکھین معروف کجکلاہ نے
یہ سنکے حکم دیا کہ طبل جنگ بنام ہمارے سپہ سالار معروف دیوانہ کے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً
نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین مصروف ہوئے
اُدھر سرکاران لشکر اسلام نے طبل جنگ کے بجنے کی خبر لشکر اسلام مین پہونچائی عرض کیا کہ جو دیوانہ آیا ہی
وہ کل نکلکر مقابلہ کریگا اُسکے نام پر طبل بجا ہی یہان بھی بموجب حکم نقابداران کوس رزمی پر چوب
پڑی طبل جبل چراغ سلیمانی گرگرایا سبکو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ مین
مصروف ہوئے دونون طرف کے دربار برخاست ہوئے دیوانہ اپنے مقام پر آیا رات بھر دونون

طرف طبل بجا کیا سامان ہوا کیا یہان تک کہ سفیدہ سحری نے ظہور کیا اہل لشکر اسلام نماز وغیرہ
سے فراغت کرکے مسلح و مکمل ہوکر میدانمین آئے اُدھر سے معروف کجکلاہ دیوانہ کو ہمراہ لیکر
اور مع کل لشکر کے صف آرا ہوا اس طرف سے نقابدار پہونچے کفار نے صف آرائی کی دیوانہ
ایک طرف صف بستہ ہوئے ادھر لشکر اسلام بصد احتشام صف آرا ہوا نقابدار چہارم بمرتبہ صاحبقران
زیر سایہ علم جبل چراغ سلیمانی چالیس قدم آگے مرکب پر سوار کھڑا ہوا جب صف آرائی ہو چکی
دونون طرف سے نقیب نکلے نقابت کی نقیب نقابت کرکے جب چلے گئے صفون پر سناٹا
سا چھا گیا مثل عین فرزگان تنے کہ یکایک معروف کجکلاہ سے اجازت لیکر معروف دیوانہ اپنے
صف سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور میدان مین آیا سرا پا میدان کا دیکھا یا جب خود بھی غرق
غرق ہوا اور مرکب بھی اسوقت اہل اسلام کی طرف دیکھکر پکارا کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے
زبردستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے تمنے یہان آکر بہت فساد برپا کیا
اور معروف کجکلاہ میرے بادشاہ کو بہت پریشان کیا تھا شاہزادون کو اسیر کر لیا چونکہ تمھاری قضا
نہ تھی اسوقت تک اس سبب سے مجکو خبر نہ ہوئی ورنہ اب تک کبکا تمھارا خاتمہ ہو گیا ہوتا گو بادشاہ
نے تمکو بہت سمجھایا اور پند و نصیحت کی اور میرا خوف بھی دلایا اسپر بھی تمکو خیال نہ آیا اور تمنے یہی جواب
دیا کہ ہم ان ملکون کو بھی اسلام آباد کرینگے یہ امر بالکل ناممکن ہے تمکو میرا خوف نہین ہے جب تک مین نہ تھا
جو چاہا تمنے کیا اسی مین بہتری ہے اور اچھائی ہے کہ جنکو جنکو تمنے اسیر کیا ہے انکو رہا کردو اور اگر بادشاہ
کی اطاعت کرو اور جو دین و مذہب بادشاہ کا ہے اسکو قبول کرو یا یہان سے چلے جاؤ اور سب مال و
اسباب ہمکو دیدو ورنہ بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو اختیار ہے یہ جو دیوانہ نے کہا سب اہل اسلام نے
جواب دیا کہ کیا بیہودہ بک رہا ہے بڑے بڑے تو اس مال و اسباب کو لے نہین سکتے ہین تیری کیا
مجال ہے دیوانہ بولا کہ بعد مقابلہ کو آؤ معلوم ہوا کہ تم سبکی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہے مین میدان
مین موجود ہون یہ کلام اُسکا تمام نہ ہوا تھا کہ نقابدار اول نے جسنے صفدر کجکلاہ کو زیر کیا تھا
بانگ دی اور مرکب کو مہمیز کرکے نقابدارون سے اجازت لیکر میدان مین آیا سب دیکھ رہے ہین
کہ آتے ہی ہنگامہ برپا ہوا دس قدم مرکب دیوانہ نے کا لیا ہوا اور چار قدم مرکب نقابدار کا ہٹا دونون
مرکبون کو زانون سے مسل کر مقابل ہوئے دیوانہ نے نیزہ اُٹھا کر مارا نقابدار نے نیزے کو
نیزے پر رد کا کئی نیزہ بازی ہوئی نقابدار نے چالیسوین طعن مین نیزہ دیوانہ کا ہوائی کیا دیوانہ کو بہت
غصہ آیا اور کھینچکر تیغ آبدار نقابدار پر وار کیا نقابدار نے وار کو دیوانہ کے سپر پر رد کیا اور اپنا
وار کیا تلوار چاٹنے لگی ایک مقام پر جو دیوانہ نے وار کیا نقابدار نے سپر کو پناہ کرکے یہ قصد کیا
کہ مرکب کو بڑھا کر تلوار قبض پر لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی نقابدار مرکب کو سنبھالنے
لگے خود سر پر سے گر پڑا اسپر یٹ کی وہ وار کر چکا تھا تلوار سر پر آگر بیٹھی تا دو ابرو اتر آئی نقابدار
نے دستانہ مارا تلوار چھٹ کر نکل گئی چادر خون کی مونہہ پر آگئی اُدھر دیوانہ نے قصد کیا کہ دوسرا وار کر ون
کہ دوسرے نقابدار نے پکار کر کہا کہ دست خود را نگہدار مین تیرا حریف آپہونچا ادھر نقابدار
نے زخم سر کو چٹکی سے پکڑ کر قصد کیا کہ دیوانہ پر وار کرون چونکہ خون بہت نکلا تھا سنبھل
نہ سکا غش آنے لگا کہ دوسرا نقابدار اجازت لیکر آپہونچا نقابدار کو واپس کیا طرف لشکر کے
خود مقابلہ کیا دیوانہ اسسے بھی ہنگامہ در ہوا بیس قدم مرکب دیوانہ کا ہٹا اور چار قدم مرکب

نقابدار کا دیوانہ نے دوسرا نیزہ ہاتھ میں لیا نقابدار پر نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا پینتالیس
طعن میں ہوائی کیا دیوانہ نے برہم ہوکر اُسی تیغہ کا وار کیا کہ جس سے نقابدار اول کو مجروح
کیا تھا نقابدار دوم نے بھی تلوار کو سپر پر روکا وار سپر چلنے لگے نقابدار دوم کے مرکب کا پاؤن
وہان پر ایک موش خانہ تھا جاتا رہا اسنے بھی سکندری کھائی کہ یہ تو مرکب کے سنبھالنے میں مصروف
ہوئے دیوانہ نے موقع پاکر وار کیا تیغہ سر پر پڑا تا دو ابرو اُتر آیا نقابدار نے برہم ہوکر داستانہ مارا کہ تلوار تو
نکل گئی مگر چادر خون مونہ پر آئی نقابدار نے رومال سے خون پاک کرکے اور زخم سر کو باندھکر
وار کیا دیوانہ نے خالی دی جھٹکا جو ہو بچا زخم سر کھل گیا نقابدار جھنجھلا کر اپنے دوسرا وار
کیا موقع دیکھکر زخم سر جو پارا ہوا یہ واقعہ دیکھکر اگر نقابدار کو دیوانہ نے مبارز طلب
کیا ایکی مرتبہ تیسرا نقابدار نکلا جسنے منصور جگبلاہ کو زیر کیا تھا دیوانہ گرد اسپر کا اُٹھا کر ہمتگام
ہوا نکا در سے چلے مرکب نقابدار کا تین قدم پسپا ہوا اور مرکب دیوانہ کا بارہ قدم دیوانہ نے مرکب
کو سنبھال کر کہا کہ او نقابدار تو دیکھ چکا ہے کہ میں دو نقابدارون کو مجروح کر چکا ہون پھر تو میرے
مقابلہ کو آیا نقابدار نے فرمایا کہ تو وار کر اس تقریر سے کیا حاصل دیوانہ نے تیسرا نیزہ طلب کیا
اور نقابدار کے مارا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگی تیسری طعن میں نیزہ نقابدار نے
دیوانہ کے ہاتھ سے نکالدیا دیوانہ کو غصہ آگیا برہم ہوکر ہون آگاہ سے لیے تیغہ کا وار کیا جیسے چمک
نقابدار نے دیکھی سپر کو پناہ کیا وار کو رد کیا اور رد و بدل ہونے لگی نقابدار سوم نے بھی یہی
قصد کیا کہ تلوار کلائی مروڑ کر چھین لون مرکب کو جو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی تیغہ سر پر پڑا تا
دو ابرو اتر آیا زخم کاری لگا نقابدار نے داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا مگر خون اسقدر جاری ہوا
کہ تمام نقابدار کا جسم ڈوب گیا نقابدار نے جرأت کرکے زخم سر کو پکڑ کر اپنا وار کیا دیوانہ ہٹا
مگر تلوار مرکب پر پڑی کہ اسکی گردن قلم ہوگئی مرکب گر کر گرنے لگا دیوانہ کو ڈیڑا اور اس قصد سے
چلا کہ نقابدار کو مرکب کو بے گردن ادھر لشکان جو پہونچی زخم سر نقابدار سے خون جاری ہوا اہل اسلام
دوڑ پڑے نقابدار کو مع مرکب کے بچاکر لشکر میں لے آئے یہان لاکر ٹانکے تینون نقابدارون کے سر مین
دیکے مرہم کی پٹیان چڑھائین چونکہ نقابدار بہادر و جری تھے جب ٹانکے وغیرہ لگ چکے اُٹھ بیٹھے
اُدھر یہ واقعہ صاحبقران نے دیکھا کہ اس دیوانہ نے تینون نقابدارون کو مجروح کیا تاب نہ رہی مرکب
کو مہمیز کرکے اب اجازت کس سے لین میدان کی طرف چلے ادھر یہ خبر نقابدارون کو پہونچی وہ بیقرار
ہوکر انھ اپنے مقام پر آکے اور کھڑے ہوگئے ایسی حالت زخمداری مین اور دیکھنے لگے نقابدار کو ادھر
سے چلا ادھر مصروف کجکلاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار چہارم دیوانہ سے لڑنے کو آتا ہے فوراً نیزہ مرکب
دیوانہ کے لیے روانہ کیا خادم نے لاکر حاضر کیا دیوانہ مرکب پر سوار ہوا کہ نقابدار آ پہنچا دیوانہ
نے مرکب کو اپنے قریب لگا اور آگے بڑھایا نقابدار نے بھی مرکب کو بقصد لگا ور زنی مہمیز کیا تھا ور چلے سب نے
دیکھا کہ مرکب نقابدار ایک قدم اور مرکب دیوانہ پندرہ (۱۵) قدم پسپا ہوا دیوانہ نے کہا کہ تو بھی میرے
ہاتھ سے مجروح ہوگا یہ کہکر نیزہ سینہ سے کینہ نقابدار چہارم پر مارا نقابدار نے سنان نیزہ کو سنان
نیزہ پر روکا تھا نیزہ بازی ہونے لگی پچیسوین (۲۵) طعن مین نقابدار نے نیزہ دیوانہ کا ہوائی کردیا اور ایک
[illegible] سے یون بیان کیا ہے کہ نقابدار نے ایک مقام پر موقع پاکر سنان نیزہ پر ہاتھ ڈالا
اور جھٹکا دیکر نیزہ دیوانہ کے ہاتھ سے چھین لیا یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین

بلند ہوئی نقابداروں نے بہت تعریف کی دیوانہ بہت خجل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تلوار تم نقابداروں کا خون چاٹ چکی ہے خبردار ہو جاؤ مین وار کرتا ہون یہ کہکر وار کیا نقابدار نے وار کو تلوار کے تلوار پر روکا اپنا وار کیا لگی تلوار چلنے اب جو نقابدار نے کئی وار روکے دیوانہ نے یہ کہکر کہ او نقابدار اس وار سے بچ وار کیا بس نقابدار نے بھرپور جو تلوار تلوار پر ماری تلوار نقابدار سے تلوار دیوانہ کی ٹوٹ کر گری ہر غریو لشکر اسلام سے نعرہ تعریف کا بلند ہوا اب دیوانہ کو تاب نہ رہی ارابہ اسکے قریب تھا اسپر اسکی چوبدست رکھی ہوئی تھی تیرہ سو من کی اسکو اٹھا کر اور خبردار کہکر وار کیا اور کہا کہ اس وار سے بچ تو جانوں سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہے نقابدار نے گرز پر اس چوب دست کے وار کو روکا تراقہ کی صدا بلند ہوئی شرارے نکل کر بالاے ہوا گئے جگر زمین شق ہو گیا گاو زمین کانپ گئی غبار بلند ہوا نقابدار تہ گرد مین پوشیدہ ہو گیا ادھر نقابداروں نے کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور سیارہ ثانی کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لاؤ وہ چھاگل آب لے کر طرف گرد کے چلا ادھر دیوانہ نے صدا دی کہ زدم و بست کردم یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک سب کو یہ معلوم ہوا کہ برج خاکی سے آفتاب طالع ہوا سیارہ قریب گرد نہ پہونچا تھا کہ نقابدار دل گرد سے پیدا ہوا نقابداروں نے جو نقابدار کو دیکھا کہ صحیح و سلامت دل گرد سے نکلا ادھر نقابدار نے نکل کر فرمایا کہ کرا زدی و کرا بست کردی مین تیرا حریف موجود ہون دیوانہ نے جو نقابدار کو زندہ و سلامت دیکھا اور دیکھا کہ اسی طور سے گرز ہاتھ مین علم ہے بہت حیران ہوا اور جھپٹ کر وار کیا چوب دست کا وار نقابدار نے گرز پر روکا ایکی مرتبہ غبار وغیرہ نہ بلند ہوا نقابدار نے اسکے وار کو رد کر کے کہا کہ او دیوانے تو دو وار کر چکا اب مین وار کرون دیوانے نے کہا کہ شوق سے وار کر نقابدار نے اپنے گرز کو ایک ہاتھ سے چرخ دے کر جو دیوانہ پر مارا دیوانے نے چوبدست پر روکا تراقا پیدا ہوا دیوانہ گرد مین پوشیدہ ہو گیا اور اسکی آنکھین بند ہو گئین از سر تا پا پسینہ مین غرق ہو گیا یہ واقعہ دیکھکر معروف کج کلاہ نے عیاروں کو حکم دیا کہ جا کر خبر لو عیار دوڑ کر اور جھپٹ کر قریب گرد آئے پانی کا چھینٹا مارا گرد کو ہٹا کر اندر گئے دیکھا کہ دونون ہاتھ تو مثل ستون کے بلند ہین مگر دیوانہ از سر تا پا غرق عرق ہے ہر بن مو سے پسینہ جاری ہے غشی طاری ہے مرکب غرق زمین ہے آواز دی کئی مرتبہ پکارا اگر صدا نہ آئی پانی کا چھینٹا دیا تب اسنے آنکھ کھولی اور آنکھ کھول کر کہا کہ کیون خیریت ہے عیار نے کہا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے حریف لاف زنی کر رہا ہے دیوانہ نے یہ سنکے کہا کہ قیامت کی ضرب تھی مجکو اپنی قوت بازو نے بچایا اگر کوئی میرے مقام پر ہوتا تو استخوان اسکے سرمہ سا ہو جاتے یہ کہکر مرکب کو جو مہمیز کیا اسکو مردہ پایا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مرکب گیا یہ واقعہ دیکھکر دیوانہ کو بہت غصہ آیا وہی چوبدست لے کر اس گرد سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ او نقابدار تو نے غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین تیرے مرکب کو کب زندہ چھوڑتا ہون نقابدار نے جو دیکھا کہ دیوانہ اور قصد سے آتا ہے فوراً مرکب پر سے کود پڑے ادھر دیوانہ قریب آ گیا یہ دیکھا کہ نقابدار مرکب پر سے کود پڑا کہنے لگا کہ تو نے چالاکی کر کے خوب اپنے مرکب کو بچایا یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ مرکب مر گیا اس طور سے پڑی کرتا نقابدار نے فرمایا کہ او ظالم تو بکتا کیا ہے اس کلام پر دیوانہ کو اور غصہ آیا اور برہم ہو کر بولا کہ بے روکی تو اس چوبدست کو ایکی مرتبہ یہ کہکر نقابدار پر وار کیا دونون پیدل ہین جیسے نقابدار نے دیکھا کہ دیوانے نے چوب دست کا وار کیا بس پینترا بدل کر خالی دیا چوب دست زمین پر پڑی کہ غرق زمین ہو گئی ادھر نقابدار نے پینترا بدل کر اور چستی و چالاکی کمر زنجیر دیوانہ کو پنجہ زبر دست سے پکڑا اور جب تک دیوانہ چوب دست کو سنبھالے جگر نے نعرہ اللہ اکبر

کھینچ کر یا حیدر کرار مدد کہکر اب جو زور کیا دیوانہ کو مع چوب دست کے اُٹھا لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر دے مارا اور چھاتی پر سوار ہوے اُسکو دبا کر کہا کہ بتا شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہی یہ زور و طاقت دیکھ کر معروف تاج کلاہ کے توحواس جاتے رہے رنگ روفق ہو گیا منھ پر ہوا ئیان اُڑنے لگین چہرے اہل لشکر معروف کج کلاہ کے مثل آفتاب کے زرد ہو گئے دیوانون نے اپنے افسر کو زیر دیکھ کر قصد کیا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین معروف نے منع کیا اور کہا کہ اے دیوانو اگر تم حملہ کروگے تو وہ ظالم تمھارے آقا کو مار ڈالے گا کیونکہ وہ اُسکے قبضہ مین ہی دیکھو مین جا کر رہا کیے لاتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ دیوانہ کے زیر ہونے سے معروف کے چھکے چھوٹ گئے سارا کس بل جاتا رہا اس نے خیال کیا کہ اب ان لوگون سے لڑنا بیکار ہی ان سے کوئی مکر و شر کرنا زیبا ہی کہ جسکو یہ پورا نہ کر سکین اگر واقعی یہ لوگ صاحب اقبال ہین اور اور جسکی خبر میرے مرشد نے دی تھی یہ وہی لوگ ہین تو پھر انکی اطاعت کرنا اور انکا دین قبول کرنا ضرور ہی یہ امر دل مین سوچ کر اسکے اہل لشکر نے بھی جنگ مغلوبہ کا قصد کیا تھا اُن کو بھی منع کیا اور آپ مرکب کو مہمیز کر کے طرف نقابدار کے چلا اُن نقابدارون نے جو معروف کو آتے ہوے دیکھا گو مجروح تھے وہ اُدھر سے چلے نقابدار کی تعریف کرتے ہوے اُدھر لشکر اسلام مین ہر طرف سے تحسین کی صدا بلند تھی ہر ایک نقابدار چہارم کے زور و طاقت کی تعریف کر رہا تھا ادھر نقابدار نے جو دیوانہ سے کہا کہ دین اسلام قبول کر یہ کلام سننا تھا کہ دیوانہ رونے لگا جب وہ چیخین مار کر رونے لگا تو نقابدار اُسکی چھاتی پر سے اُتر پڑا مگر دیوانہ اُسی طور سے پڑا ہوا ہی اور رو رہا ہی کہ معروف تاج کلاہ آکر پہونچا یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا کہ دیوانہ رو رہا ہی اور نقابدار اُسکے قریب کھڑا ہی ادھر سے معروف پہونچا اُدھر سے نقابدار آ گئے نقابدار بھی یہ واقعہ ملاحظہ کر کے حیران ہوے کہ معروف کج کلاہ نے بڑھکر دیوانہ سے کہا کہ او دیوانے تو روتا کیون ہی کیا تجھ سے نقابدار نے کہا کہ تو رونے لگا دیوانہ نے گریہ کو ضبط کر کے کہا کہ اے بادشاہ مجھ سے نقابدار کہتا ہی کہ دین اسلام قبول کر اور مین منصف ہون نقابدار مجکو زیر کر چکا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ انکار کرون خلاف انصاف و شجاعت ہوتا ہی رونا اس امر پر آیا کہ میرا خواب جھوٹا ہوتا ہی اور جو مجھ سے خواب مین ایک بزرگ نے فرمایا تھا اُسکے خلاف پیش آیا مین کیونکر کہون کہ میرا خواب جھوٹا تھا اسوقت تک تو جو فرمایا تھا وہ پیش آیا اور جس قدر کہا تھا اُسکے خلاف نہ ہوا مگر اب خلاف ہوتا ہی مین روتا اس سبب سے ہون کہ یہ کیا ہوا اب کیا کرون روؤن نہ تو کیا کرون حیران ہون مین کیونکر اس امر کو یقین کر لون کہ میرا خواب دروغ ہی ایسے خواب جھوٹے نہین ہوتے ہین معروف نے کہا کہ او دیوانے کچھ بیان تو کر کہ کیا دیکھا ہی ہم لوگ بھی تو سنین دیوانہ نے کہا کہ مین نے قبل مین خواب دیکھا تھا کہ ایک مقام ہی وہان آتش روشن ہی لوگ مجکو اُس آگ کی طرف لے چلے گرفتار کر کے اور قصد کیا کہ اُس آگ مین ڈال دین کہ ایک بزرگ نورانی صورت تشریف لائے اور فرمایا کہ اسکو آگ مین نہ ڈالو یہ قابل آگ نہین ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یہ کافر ہی اسکے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہین ہی فرمایا کہ یہ کافر نہین ہی اسکے ایمان کا ٹھکانا تب ہے آخر مین خدا پرست ہوگا راہ خدا مین جہاد کرے گا یہ جو فرمایا اُن لوگون نے مجکو چھوڑ دیا اُنھون نے اُن لوگون سے فرمایا کہ یہ ایک جوان خدا پرست و عالی خاندان و صاحبقران زمانہ کا رفیق ہوگا اور اُسکے رکاب سعادت انتساب مین رہ کر کفار کشی کرے گا یہ جو فرمایا وہ لوگ مہیب صورت مجکو چھوڑ کر چلے گئے جب وہ چلے گئے تو اُن بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ اے معروف دیوانہ آگاہ ہو کہ تو ایک شاہزادے کا رفیق ہوگا وہ شاہزادہ قاف مین پیدا ہو چکا ہی تو اُسکی صورت دیکھے گا جو کہ تجکو زیر کرے گا اور تو سوا اُسکے

اُس جوان کے کہ وہ میرے سے زیر نہ ہوگا یہ فرما کر اشارہ کیا مین نے دیکھا کہ ایک مہ جبین لباس زرنگار پہنے ہوئے چلی آتی ہے وہ مہ جبین قریب اُس مرد بزرگ کے آکر کھڑی ہوئی اُنھون نے اُس مہ جبین سے فرمایا کہ اس دیوانے کو اُس شاہزادے کو دکھا دو جو کہ اس دیوانے کو زیر کرے گا جسکا یہ رفیق ہوگا اُس نازنین نے مجکو ایک طفل کو دکھایا کہ عجب حسن رکھتا تھا اور اُس عالم طفلی مین وہ رعب و داب تھا کہ مین دیکھکر کانپ گیا میرے اندام مین رعشہ پڑ گیا مین کانپنے لگا اس قدر خوف طاری ہوا کہ مین نے کہا کہ اے مرد بزرگ مین نے دیکھ لیا فرمایا کہ خوب پہچان لے یہی لڑکا سرکشان قاف کو قتل کرے گا اور تمام قاف کو اُن کے جسم نجس سے پاک کرکے پردۂ دنیا پر جائے گا اور تجکو زیر کرے گا تو اسکا رفیق ہوگا اور سوائے اُسکے آج سے کوئی تیری پشت زمین سے نہ لگائیگا تو سب پر غالب ہوگا مین نے قصد کیا کہ اُس طفل کا اور اُنکا نام دریافت کرون کہ وہ میری نگاہون سے غائب ہوگئے میری آنکھ جو کھلی تو اپنے کو بستر خواب پر پایا مگر وہ سب سامان میری آنکھون کے نیچے تھا اور میرے اندام مین رعشہ تھا اُس دن سے آج تک کسی نے مجکو زیر نہ کیا مین ہی سب پر غالب آیا اور جب اُس طفل کی صورت کا خیال کیا میرے روبرو تصویر اُسکی پھر گئی اور وہی حال ہوگیا جو کہ خواب مین ہوا تھا مین اپنے بیشہ سے آکر اس مقام پر مسکن گزین ہوا اور آپ نے میرا مشاہرہ مقرر فرمایا مین بسر کرنے لگا مگر مجکو اُس خواب کا خیال تھا جب مین بیشہ معروفیہ مین مقیم ہوا ایک دن خواب مین وہ مرد بزرگ پھر تشریف لائے اُن کے ہمراہ ایک نقابدار تھا مگر کم سن مین نے اُن کے قدم چومے اور اُنھون نے فرمایا کہ اے معروف دیوانہ آگاہ ہو کہ اُس شاہزادے نے جوان ہوکر طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کیا اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا تمام دیوان قاف کو پست کیا اب اُس نے قصد کیا ہے طرف پردۂ دنیا کے اُسکے ہمراہ تین نقابدار ہون گے اور وہ خود بھی نقابدار ہوگا اور وہ صاحبقران زمان ہی تمام عالم کو کفر سے پاک کرے گا جب وہ نقابدار با وقار پردۂ دنیا پر تشریف لائے گا تو اُس زمانہ مین آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی تمام ممالک اسلام تباہ ہون گے وہ صاحب اقبال آکر سب کو اسلام آباد کرے گا بڑے بڑے زبردستون کو زیر کرے گا دینی صاحبقرانی کا ڈنکا بجائیگا دین اسلام کو ازسرنو اُسکے قدم کی برکت سے ترقی ہوگی بڑے بڑے بادشاہ اُسکی غلامی اختیار کرینگے اسی مقام پر یعنی بیشہ معروفیہ پر وہ آکر اترے گا تجکو زیر کرے گا تجکو لازم ہے کہ اُسکی اطاعت اور غلامی اختیار کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اگر اُسکے کہنے کے خلاف کرے گا تو ذلیل ہوگا بلکہ معروف تاج کلاہ سے بھی کہنا کہ وہ بھی اطاعت کرین اور دین اسلام قبول کرین وہ عنقریب آنے والا ہے اے معروف دیوانہ اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچان لے مین نے عرض کیا کہ ضرور آپ مجکو اُس بلند اقبال کو عالم طفلی مین دکھا چکے ہین جب تو وہ بالکل طفل صغیر تھا مگر اُسکی صورت میرے صفحہ دل پر اس طور سے نقش ہوگئی تھی کہ کبھی فراموش نہ ہوگی اگر ہزار برس کے بعد دیکھون تب بھی پہچان لون یہ سماعت فرما کر نقابدار کی طرف اشارہ کیا نقابدار نے اپنے منھ پر سے نقاب کو دور کیا مین نے جو غور کرکے دیکھا اُسکو تو اُسی طفل کو پایا کہ سبزہ آغاز تھا اور وہ رعب و داب اور جاہ و جلال تھا کہ مین کانپنے لگا رعشہ پڑ گیا تمام جسم مین سکتے کی سی حالت ہوگئی فرط رعب و داب سے تمام اندام مین لرزہ تھا یہ قدرت نہ تھی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکون اور وہ حسن و جمال تھا کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی جب مین دیکھ چکا اشارہ کیا کہ نقاب ڈال لو اُنھون نے

نقاب ڈال لی مجھ سے فرمایا کہ یہ وہی طفل ہی اور یہی تجکو زیر کرے گا اسکے مین نے اوصاف بیان کیے ہین پس جب یہ تجکو زیر کرے تو ضرور اطاعت کرنا اور اس کے کہنے کے بموجب دین اسلام قبول کرنا یہ فرماکر مع نقابدار کے غائب ہوگئے اب جو میری آنکھ کھلی اپنے بستر پر تھا وہ صورت پیش نگاہ تھی آج تک مین اُن نقابدارون کے انتظار مین ہون یہ امر ضرور ہی کہ جو کچھ اُن بزرگون نے فرمایا تھا وہ سب پیش آیا اُسکے خلاف نہ ہوا نہ مین کسی سے آج تک زیر ہوا سب پر غالب آیا اب وہی زمانہ ہی کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہی مگر اس قدر خلاف ہوا کہ اُنھون نے فرمایا تھا کہ نقابداران قاف کے ہاتھ سے تو زیر ہوگا بلکہ اُس نقابدار کے ہاتھ سے زیر ہوگا جو کہ صاحبقران ہوگا گو مین وہی سب سامان پاتا ہون اور وہی زمانہ ہی مگر اب جو خیال کرتا ہون تو یہ وہ نقابدار نہین ہی بھلا کیونکر مین اسکی اطاعت کرون اسی سبب سے رکتا ہون کہ یہ کیا ہوا اُنھون نے تو فرمایا تھا کہ تو کسی سے زیر نہو گا سواے نقابدار قاف کے پھر مین کیون اس نقابدار سے زیر ہوا بس غم اسی امر کا ہی یہ جو دیوانہ نے کہا اُسی وقت معروف کج کلاہ نے کہا کہ تیرا خواب سچا ہی یہ نقابدار بھی کہتے ہین کہ ہم قاف سے آئے ہین یہ سب مال و اسباب طلسمی بیان کرتے ہین یہ تیرا قول ہی کہ جب آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی تو اُنھون نے فرمایا تھا کہ وہ نقابدار بنیتہ معروفیہ مین آکر پہونچین گے اور قاف سے آئینگے اور تجکو نقابدار زیر کرے گا تو اب وہی زمانہ ہی کہ آفتاب پرستی کو ترقی ہوئی ہی یہان تک کہ مین آفتاب پرست ہوا ہون اور یہ نقابدار قاف سے آئے ہین اور نقابدار ہی نے تجکو زیر کیا ہی اور یہ بھی تو کہتا ہی کہ فرمایا تھا کہ وہ صاحبقران زمان مومن موحد ہوگا یہ بھی اپنے کو صاحبقران کہتے ہین پھر کیون نہین اطاعت کرتا ہی دیوانہ نے جو یہ سُنا معروف کج کلاہ کی طرف سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ مین ان سے دریافت کرتا ہون اگر یہ سب اسی واقعہ کو بیان کرینگے تو یقین آئے گا اور اُس جوان کو مین بخوبی پہچانتا ہون جہان دیکھون پہچان لون جس نے مجکو زیر کیا ہی اگر وہ اپنی صورت نقاب اُلٹ کر دکھا دے اور مین اُسی کو دیکھون تو البتہ اطاعت کرون یہ کہکر معروف کج کلاہ سے منھ پھیر کر اُن نقابدارون کی طرف متوجہ ہوکر اُن سے سب حال دریافت کرنے کا کیا تب نقابدارون نے کل حال قاف کا اور طلسم کے فتح کرنے کا اور اُدھر سے ادھر آنے کا یعنی قاف سے دنیا پر سب بیان کیا تب دیوانے نے کہا کہ اچھا آپ اپنی صورت دکھائین نقابدارون نے نقابدار چہارم سے کہا کہ اے صاحبقران آپ دیوانے کو نقاب اُلٹ کر صورت دکھا دین تاکہ یہ ایمان لائے اور اسکا شک دفع ہو آپ کی صاحبقرانی اور تشریف آوری کی اور اس کے زیر ہونے کی آپ کے ہاتھ سے مرد بزرگ اسکو خبر خواب مین دے چکے ہین آپ ضرور وہی صاحبقران ہین تائید یافتہ بزرگان ہین یہ جو نقابدارون نے کہا نقابدار نے اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھا دی یہ معلوم ہوا کہ ابر سے آفتاب نکل آیا حجاب نقاب کا دور ہونا تھا کہ برق چمک گئی سب کی نگاہین جھپک گئین دیوانے نے جو غور کر کے دیکھا اُسی جوان اور صاحبقران کو اپنے سامنے جلوہ گر پایا کہ جسکو خواب مین دیکھا تھا اور مرد بزرگ نے دکھایا تھا یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ اُٹھکر اور دوڑ کر قدمون پر گرا یہ کہکر یہی تو میرا آقا ہی اسی کی بابت فرمایا تھا کہ یہ صاحبقران زمان ہی نقابدار قاف ہی یہی تجکو آکر زیر کرے گا میرا خواب سچا نکلا مین نے اسکی اطاعت کی اور غلامی یہ میرے آقا ہین میرا خواب سچا تھا مین حیران تھا کہ خواب جھوٹا ہوتا اور قول مرد بزرگ کیونکر دروغ ہوتا خداوند کریم نے

میری مراد پوری کی اسی سبب سے مین نے آج تک کوئی دین اختیار نہ کیا تھا لا مذہب رہا اور لامذہبی مین اپنی
زندگی بسر کی اب مین صاحبقران اور اپنے آقا کی بدولت راہ راست پر آیا آتش دوزخ سے نجات پائی
یہ کہکر قدمون کو بوسہ دیا آنکھین ملین اور کہا کہ ای آقا مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے شاہزادے نے اُسکے سر کو
اُٹھاکر گلے سے لگایا بہت شفقت فرمائی کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا نقابدارون
کو اسکے مسلمان ہونے کی بہت خوشی ہوئی جب مصروف دیوانہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہو چکا تب اُس نے
مصروف کج کلاہ سے کہا کہ ای بادشاہ تم بھی دین اسلام قبول کرو مع اپنے کل لشکر کے اور صاحبقران میرے
آقا کی اطاعت کرو ورنہ بہت خراب ہوگے مجکو مرد بزرگ کا حکم تھا کہ مصروف کج کلاہ سے بھی کہنا کہ وہ کفر
سے توبہ کرے دین اسلام قبول کرے اور صاحبقران و نقابداران قاف کی اطاعت کرے مصروف
کج کلاہ نے جواب دیا کہ تیرا کہنا بہت درست اور سچا ہی اور مجکو تیرے کہنے کا یقین ہی مگر مین اُس وقت
تک دین اسلام و انکی اطاعت قبول نہ کرونگا جب تک کہ میری شرط یہ نہ پوری کرینگے ہان اگر میری شرط پوری
کرین تو مین بھی مع لشکر و اپنے فرزندون و بھائی و سردارون کے و کل اہل شہر بلکہ اپنے ملکون کی رعایا سمیت
مسلمان ہونگا عذر نہ کرونگا ای مصروف دیوانہ تمھاری شرط پوری ہوئی تم نے تو اپنے خواب کے موافق
پایا اس سبب سے دین اسلام قبول کیا مجکو کیونکر یقین ہو کہ یہ وہی نقابدار ہین اور وہی صاحبقران یہ
جوان ہی کہ جسکی مجکو خبر دی گئی ہی ہان اگر یہ وہی نقابدار ہین اور وہی صاحبقران ہین تو میری شرط کو
بھی پورا کرینگے مین بھی ایمان لاؤنگا ورنہ مین تو نہ قبول کرونگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی تم میرے اوپر
زیادتی نہین کرسکتے ہو نہ زبردستی کرسکتے ہو تم نے جو خواب مین دیکھا تھا اور تم سے مرد بزرگ نے کہا تھا تم نے
مجھ سے بیان کردیا اب تم بری ہوگئے اب مجکو اختیار ہی دیوانہ یہ سُنکے ساکت ہوا مگر از حد غصہ آیا یہ ہی جی
چاہا کہ مصروف کج کلاہ کو مار ڈالے اُسکے طریقہ کو نقابدار سمجھ گئے کہ سہراب ثانی نے اشارہ کیا
اور منع کیا ساکت ہو کر رہ گیا کچھ حرکت نہ کرسکا اُدھر نقابدارون نے مصروف کج کلاہ سے دریافت کیا کہ
تمھاری کیا شرط ہی بیان کرو اگر خداوند کریم نے اپنا فضل کیا اور یہ بھی منظور ہوا کہ تم مسلمان ہو تو ہم بمدد
خدا اُسکو بھی پورا کرینگے مصروف کج کلاہ نے جواب دیا کہ آپ اسوقت اپنی فرودگاہ پر تشریف
لیجائین مین بوقت سحر حاضر ہو کر اپنی شرط کو بیان کرونگا آپ کوشش فرمائین کیونکہ اس وقت آپ
بھی دن بھر کے تھکے ہوے ہین اور مین بھی تھکا ہوا ہون آپ بھی شب بھر آرام کرین مین بھی آرام کرونگا صبح
کو حاضر ہو کر عرض کرونگا نقابدارون نے فرمایا کہ بہتر ہی تم جاؤ صبح کو ضرور آنا مصروف کج کلاہ نے جواب
دیا کہ ضرور حاضر ہونگا دیوانہ بولا کہ یہ مکار ہی مکر کرتا ہی بھاگ جائیگا اب پھر نہ آئیگا اسکو جانے نہ دیجیے
مجکو حکم فرمائیے کہ مین اسکی مشکین باندھ لون یہ کہکر قصد کیا کہ مصروف کو اسیر کرلون کہ پھر نقابدار نے
آنکھ دکھائی اور فرمایا کہ ہم منع کرتے ہین تم نہین سُنتے ہو دیوانہ کانپ کر رہ گیا مصروف کج کلاہ
سلام کرکے اپنے لشکر کی طرف چلا اُدھر دیوانہ و اہل لشکر مصروف کج کلاہ دیکھ رہے تھے کہ ناگاہ نقابدار
نے زمین پر دیوانہ کو دے مارا کہ سینہ پر سوار ہوا تھا یا خود اُتر پڑا جب کہ بادشاہ پہونچا اور اُدھر سے
نقابدار آئے نقابدار دیوانہ کے سینہ پر سے اُتر پڑا اور کچھ باتین ہونے لگین یہ لوگ حیران تھے کہ
دیوانہ قدم پر نقابدار کے گرا اور یہ لوگ حیران ہوے مگر کھڑے ہوے ہین اس خیال سے کہ بادشاہ
سے سب حال معلوم ہوگا اہل اسلام بھی یہ سب واقعہ دیکھا کیے اور خوش ہوا کیے جب دیوانہ نے
دیکھا کہ مصروف کج کلاہ چلا گیا اُس نے اپنے دیوانون کی طرف دیکھ کر اور پکار کر کہا کہ ای بھائیو مین

رس نقابدار کی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے پاس لشکر معروف
کج کلاہ سے جدا ہو کر چلے آئے مین نے کل مذہبون کی پرستش ترک کی یہ جو دیوانہ نے کہا اُسی وقت
چالیس ہزار دیوانے لشکر معروف کج کلاہ سے علیحدہ ہو کر دیوانہ کے پاس چلے آئے دیوانہ نے
اُن سب کو قدمون پر نقابدارون کے گرایا کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق سب کے سب مسلمان
ہوگئے اُدھر معروف کج کلاہ جو اپنے لشکر مین پہونچا اُسی وقت طبل بازگشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر
آیا لشکر نے کمر کھولی اُس دن معروف شاہ نے بسبب رنج وصدمہ کے دربار نہ کیا اپنے خیمہ مین جا کر
بیٹھ رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ادھر جب معروف طبل باز بجوا کر چلا گیا اور دیوانہ
مع اپنے ہمراہی دیوانون کے دین اسلام سے مشرف ہوا نقابدار اُسکو اپنے ہمراہ لے کر طبل باز
بجوا کر نقابدار چہارم یعنے صاحبقران زمان پر زر نثار کرتے ہوئے قیام گاہ پر آئے اور دیوانہ
اور اُسکے ہمراہیون کے لیے مقام معقول مقرر فرمایا کل دیوانے وہان اُترے لشکر اسلام نے کمر کھولی
ادھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے معروف دیوانہ کو دست چپ مین دنگل مرحمت ہوا اور
جو دیوانے معزز تھے اُنکو بارگاہ مین جگہ ملی وہ سب بیٹھے مگر حکم دیا گیا کہ انسانیت سے بیٹھنا وحشت نہ کرنا
اور نہ کسی اہل لشکر کو اذیت دینا ورنہ سزا پاؤ گے ہر ایک کا دم نکلا دیوانون مین سے کوئی کسی اہل لشکر کو
ستاتا نہ تھا اگر کوئی لشکری اُنکی طرف سے نکل گیا یہ اُسکو دیکھکر اور مارے خوف کے دانت نکال کر رہ
گئے بول نہ سکے ادھر تو دربار آراستہ ہوا سب کو دیوانہ کے زیر ہونے کی بہت خوشی ہی نقابدارون نے
حکم فرمایا کہ ارباب نشاط حاضر ہون ارباب نشاط حاضر ہوئے ناچ وگانا شروع ہوا تا نصف شب جلسہ عیش و
عشرت برپا رہا سب معروف تماشائے ناچ و رنگ رہے جب دو پہر رات آئی نقابدارون نے برخاست
جلسہ کا حکم فرمایا خیمہ خاص مین تشریف لائے نقابدار چہارم یعنے سہراب ثانی فراق ملکہ ثریا سے
سیمین تن مین تڑپا کیے ادھر سب سردار اور بادشاہ اپنے اپنے مقام پر آئے دیوانہ کے لیے جو
خیمہ برپا کیا گیا تھا دیوانہ اُس خیمہ مین آیا رفیق اپنے مقام پر آئے جو کہ اُن کے لیے مقرر کیے گئے تھے
حاصل یہ کہ وہ رات بآرام و راحت بسر کی صبح طالع ہوئی سب سردار نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر داخل بارگاہ
ہوئے چراغ سلیمانی ہوئے نقابدار بھی اپنے خیمہ سے فراغت کرکے آئے سب نے تعظیم کی اپنے اپنے
دنگل پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیوانہ بھی آیا اُدھر جب معروف کج کلاہ بیدار ہوا لباس وغیرہ سے آراستہ
ہو کر چند سردارون وعزیزون کو اپنے ہمراہ لے کر مثل مبارک کج کلاہ محارب کج کلاہ وحارب کج کلاہ
دخار کج کلاہ ومصارب کج کلاہ وبہمن کج کلاہ کے طرف لشکر اسلام کے چلا نقابدارون کو
ہرکارون نے خبر دی کہ معروف کج کلاہ آتا ہی نقابدارون نے ان چند سردارون کو حکم فرمایا کہ
برائے استقبال جاؤ یعنے عنتر کوہ بازو منعف تیغ زن قارب شمشیر باز مقارب گرز زن دست فلف
زرنگار ہی مظفر زرین حصار سی ومحاسن منوچہری یہ سردار جن کے نام تحریر ہوئے ہین آداب
بجا لاکر بیرون بارگاہ آئے اور طرف معروف کج کلاہ کے چلے راہ مین ملاقات کی صاحب سلامت باہم
ہوئی ایک نے دوسرے کا مزاج پوچھا سرداران اسلام نے کہا کہ ہم کو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کو
بھیجا ہی آپ تشریف لے چلین چنانچہ معروف کج کلاہ ہمراہ سرداران اسلام کے مع اپنے سردارون کے
داخل لشکر ہوا وہ اُسکو سیر کراتے ہوئے سب عجائبات دکھاتے ہوئے بارگاہ کی طرف لے چلے وہ وہ نیرنجات
اُسنے دیکھے جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے تھے لشکر کثیر پایا اور اس قاعدہ سے لشکر اُترا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ

شہر آباد ہی ایک سمت بازارین آراستہ ہین ایک طرف نقارخانہ ایک جانب دیکھا کہ دیوانے اُترے ہوے ہین
سب دیوانے مصروف کج کلاہ کو دیکھکر قہقہہ لگانے لگے طعن کرنے لگے مصروف کج کلاہ اُن سردارون
کے ہمراہ دیوانون کی حرکتون پر ہنستا ہوا قریب بارگاہ آیا مرکب پر سے اُتر کر مع سردارون کے داخل بارگاہ
ہوا وہ بارگاہ دیکھی کہ جسکی عظمت و رفعت کے روبرو بارگاہ فلکی گرد تھی جب دربار مین آیا ایسا دربار آراستہ
پایا کہ شاہان ہفت کشور کا بھی نہ ہوگا مصروف نے دیکھا کہ دربار نہین ہی بلکہ بیشہ شیران ہی ایک شیر اپنے
مقام پر بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی جوش شجاعت مین بس مصروف کج کلاہ نے بطریق آفتاب پرستان سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے مگر دیوانہ کو غصہ آگیا تیوری چڑھا کر بولا کہ ا د
مصروف یہ کونسی حرکت ہی یہان کون آفتاب پرست ہی جو تو نے اس طریقے سے سلام کیا ہی کیا اسکی
سزا دون مصروف نے قصد کیا تھا کہ سزا دون کہ نقابدار چہارم نے جو کہ صاحبقران ہی بنگاہ تند دیوانہ
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو تم کو منع بھی کر دیا پھر وہی حرکت کیے جاتے ہو خاموش
بیٹھے نہین رہتے ہو سزا دیجایے گی دیوانہ کانپ کر رہ گیا مصروف کج کلاہ کے لیے کرسیان سامنے
آراستہ کی گئین تھین صاحبقران نے فرمایا کہ آپ تشریف لائیے اسکی باتون پر نہ خیال فرمائیے یہ تو
دیوانہ ہی مصروف سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور سب سردار بھی اسکے ہمراہی بیٹھ گیے اُس وقت
نقابدارون نے حکم دیا کہ لاؤ قیدیون کو یعنے صفدر کج کلاہ منصور کج کلاہ وغیرہ کو مگر قید کو دور کرکے لانا
چوبدار نے جاکر داروغہ زندان کو حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغہ اُسوقت طرف زندان کے چلا وہان باہم
منصور کج کلاہ وغیرہ یہ کلام کر رہے تھے یہ سن چکے تھے کہ دیوانہ زیر ہوکر مطیع ہوا اور مسلمان ہو گیا بادشاہ
سے بھی کہا تھا انھون نے جواب دیا کہ مین ایک شرط رکھتا ہون جب وہ پوری ہوگی تب دین اسلام قبول
کر دونگا اور آفتاب پرستی ترک کرونگا اور آج آنے کا اقرار کیا ہی تب یہ باہم رائے ہوئی تھی کہ اگر
نقابدار ہم کو بھی طلب کرکے واسطے ترک مذہب کے اور اطاعت کرنے کو کہین گے تو یہ جواب دین گے
کہ اگر بادشاہ کی آپ شرط پوری کرینگے اور بادشاہ اطاعت قبول کرینگے آفتاب پرستی ترک کرکے اسلام قبول
کرینگے تو ہم بھی مسلمان ہون گے ورنہ ہم کو معاف فرمایا جائے وہ ضرور اس امر کو قبول کر لین گے یہان یہ
رائے ہو رہی ہی کہ داروغہ زندان مع آہن گرون کے پہونچا اور اُن سب سے کہا کہ آپ کو صاحبقران نے
طلب فرمایا ہی اور حکم دیا ہی کہ رہا کرکے لانا لہذا یہ آہن گر حاضر ہین ان سے قید کو دفع کرائیے وہ سب
خوش ہوگئے اور ہر ایک نے نقابدارون کے خلق و مروت کی بہت تعریف اپنے دل مین کی آہن گرون
نے قید کو دفع کیا وہ سب ہی بہادر اور شجاع تھے ممکن تھا کہ جب قید دور ہو گئی تھی بھاگ جاتے نہین ہمراہ
داروغہ زندان کے دربار مین آئے دربار کو شیرون سے بھرا ہوا پایا دیوانہ کو ایک طرف بیٹھے ہوے دیکھا دیکھا کہ
مصروف کج کلاہ سامنے نقابدارون کے مع سردارون کے بعزت و حرمت کرسی پر بیٹھا ہوا ہی انھون
نے بھی آکر بطور آفتاب پرستان سلام کیا مصروف کج کلاہ نے جواب سلام دیا مصروف دیوانہ
تا و پیچ کھا کر رہ گیا بخوف نقابدار نہ بول سکا اشارہ ہوا کہ ان سب کو بھی مصروف کج کلاہ کی صف
مین جگہ دو وہ سب بھی سلام کرکے بیٹھ گئے تب نقابدارون نے مصروف کج کلاہ سے کہا کہ تم کو دین
اسلام کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی جو عذر ہو بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین کل ہی عرض کر چکا ہون کہ ایک
شرط رکھتا ہون اگر وہ آپ ادا فرمایئے اور مین امتحان بھی کر لون تب مجکو کوئی عذر نہ ہوگا اور یقین کرونگا کہ آپ
وہی نقابدار ہین اور وہی صاحبقران ہین کہ جسکی مجکو میرے مرشد نے خبر دی تھی نقابدار نے فرمایا کہ ذ

وہ شرط بیان کرو معروف نے عرض کیا کہ عرض کرتا ہون نقابدار نے جب معروف سے یہ جواب پایا
تو اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے صفدر رنج کلاہ و منصور رنج کلاہ و جمہور رنج کلاہ و
حضور رنج کلاہ آپ لوگون کو تو کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ آپ کو تو مردی و مردانگی سر میدان زیر کیا ہے اور
آپ لوگ بہادر بھی ہین اُنھون نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا اگو مقام عذر نہین ہے مگر جب کہ ہمارے
بزرگ نے ایک شرط کی ہے اور آپ اُسکے پورا کرنے پر بھی آمادہ ہین تو ہم یہی عرض کرتے ہین کہ اگر آپ نے
وہ شرط پوری کی اور یہ مع اہل لشکر و اہل شہر کے مسلمان ہوے اور آپ کی اطاعت کی تو ہم کو بھی کچھ عذر نہین ہے
اُس وقت ہم سب بھی مسلمان ہون گے اور آپ کی غلامی اختیار کرینگے سوا اسکے کوئی عذر نہین ہے کیونکہ
یہ ہمارے بزرگ ہین اور ہم ان کے تابع ہین اگر یہ نہ اسلام قبول کرینگے تو ہم بھی نہ قبول کرینگے اُس حالت
مین معاف فرماتے جائین نقابدار نے فرمایا کہ معلوم ہوا آپ لوگ بھی معروف رنج کلاہ کے ساتھ مسلمان
ہون گے بعد پوری ہونے شرط کے خیر یہ فرماکر معروف رنج کلاہ سے کہا کہ ہان اُس شرط کو بیان کرو تب
معروف نے یون تقریر کو آغاز کیا اور اس طور سے سخن سرائی شروع کی کہ اے نقابداران ذی وقار
جس قدر لوگ یہان ان ملکون کے رہنے والے حاضر ہین وہ کوئی اُس راز سے آگاہ نہین ہے حتی کہ میرے
فرزند و بھائی تک واقف نہین ہین گو مین حضور رنج کلاہ کو جو کہ میرا چھوٹا فرزند ہے بہت ہی خلیق ہے بہت
عزیز رکھتا ہون مگر وہ بھی اُس امر سے آگاہ نہین ہے مگر اس وقت سب کے روبرو بیان کرتا ہون آپ صاحب
خوب غور سے سماعت کرین وہ شرط یہ ہے کہ اسکو بہت زمانہ ہوا قریب چالیس برس کے بیتے کہ میرے والد نے
انتقال کیا اور یہ حکومت میرے زیر نگین ہوئی اور مین بادشاہ مستقل ہوا تو مین ایک دن مع وزرا و امرا
کے برائے شکار گیا کیونکہ مجکو شکار کا بہت شوق تھا یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا تھا وہان جاکر مقیم
ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی اُس دن شکار کے لیے نہ گیا بوقت صبح رفیقون کو ہمراہ لے کر برائے شکار روانہ گیا
ہرن تیر سے شکار کیے ایک آہو بہت خوبصورت سامنے سے پیدا ہوا میرے دل مین یہ سمائی کہ اسکو زندہ
پکڑ لون اُسکے عقب مین مرکب کو مہمیز کیا وہ جست کرکے نکل گیا مجکو غصہ آیا مین نے مرکب ڈال دیا اتفاق یہ
یہ کہ سب ہمراہی پیچھے رہ گئے مین اُسکے عقب مین اکیلا نکلا چلا گیا ہمراہی تو میری تلاش مین مصروف
ہوے مین اُس آہو کے تعاقب مین کوئی دس بارہ کوس پر پہونچا گو وہ مقام بھی میری عملداری مین
ہے مگر مین اُس سے آگاہ نہ تھا وہان پر جاکر مین نے اُس آہو کو کھو دیا اور آہو بھی نکل گیا لے کر چلا راہ
بھول گیا اور کسی طرف چلا گیا تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک پہاڑ نظر پڑا وہ کوہ نہایت شکوہ سے بلند تھا
اور سبزہ اور گلون سے از قلہ کوہ تا پائین مملو تھا آبشار جاری تھے مین پیاسا زمین پر تھا مرکب پر سے
اُترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ چرا مین سیر وقت ہوا مین نے منہ ہاتھ دھویا پانی پیا قریب بھی سیر و سیراب ہوا اب مین
طرف مرکب کے چلا یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہان کچھار بھی ہے اور اُس مین شیر بھی رہتا ہے جب مین مرکب کے
قریب پہونچا مین نے سُنا کہ ایک طرف سے شیر کے بولنے کی آواز آئی مین نے خیال کیا دل مین کہ جنگل تو
ہے شیر کا نہ ہونا عجب ہے ہونا کوئی مقام عجب نہین ہے یہان سے چلو ایسا نہ ہو کہ شیر آپڑے تو خرابی ہو
صحرائی جانور سے جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچالے یہ دل مین خیال کرکے قصد کیا کہ مرکب پر سوار ہون
ابھی سوار نہ ہوا تھا کہ میری نگاہ کوہ کے اوپر جا پڑی مین نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید بالائے کوہ بیٹھے
ہوے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہے مگر وضع فقیرانہ ہے اُنکو جو مین نے دیکھا دل مین خیال کیا
کہ کوئی شاہ صاحب ہون گے اُن کے رہنے کا یہ مقام ہے ایسے لوگ تو ایسے مقام پر رہتے ہین کہ جہان

آبادی نہ ہو اب شیر کا خیال بالکل جاتا رہا مین اُنکو دیکھ رہا ہون اور قصد کرتا ہون کہ اُن کی خدمت مین جاؤن دریافت کرون پھر خیال کرتا ہون کہ ضرورت ہی کیا ہی ایسا نہ ہو کہ خفا ہون اور دعاے بد دین تو خرابی ہو اون ان لوگون کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہی اسی فکر و تشویش مین تھا کہ ایکی مرتبہ صداے شیر قریب سے آئی اب جو پھر کر دیکھا تو مین نے دیکھا کہ ایک شیر اور شیرنی دونون میری طرف غراتے ہوے چلے آتے ہین شیر دہنی طرف ہی اور شیرنی بائین طرف ہی یہ دیکھ کر میری روح پرواز کر گئی مین نے خیال کیا کہ بُرے پھنسے شکار کو آئے تھے خود شکار ہو گئے اب ان دونون سے جان کا بچنا دشوار ہی مین نے خیال کیا کہ اگر شیر کو مارتا ہون شیرنی ہلاک کرے گی شیرنی پر حملہ کرتا ہون تو شیر ہلاک کرتا ہی عجب مخمسہ مین مین اُسوقت مبتلا تھا اور امید زیست قطع ہو چکی تھی اسی فکر مین تھا کہ کیا کرون اور یہی دیکھ رہا ہون کہ وہ مرد بزرگ بالاے کوہ بیٹھے ہوے اسی طرف دیکھ رہے ہین مین تو اسی فکر و خیال مین تھا کہ ان دونون سے کیونکر اپنے کو بچاؤن کہ وہ نر و مادہ بالکل قریب آ گئے اب مجکو امید زیست بالکل قطع ہو گئی اور اپنی ہلاکت کی امید قوی ہو گئی مین نے خیال کر لیا کہ اب بچنا دشوار ہی تم ہی حملہ کرو ایک پر ایک کو تو مار لو یہ قصد کر کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا تھا مگر میری یہ حالت تھی کہ کانپ رہا تھا چہرے کا رنگ فق تھا کبھی ایسا اتفاق پڑا نہ تھا کہ پہلو سے آواز آئی کہ ای **معروف کج کلاہ** خوف نہ کر اس قدر بدحواس نہ ہو اپنے حواسون کو درست کر یہ جنگلی کتے تیرا کیا کر سکتے ہین اپنے کو سنبھال کیسا مرد ہی یہ جو صدا آئی اس آواز کا ایسا کچھ اثر میرے دلپر ہوا کہ وہ بدحواسی جاتی رہی اب جو دہنی طرف پلٹ کر دیکھا تو اُن مرد بزرگ کو اپنے برابر کھڑا پایا اُنکو دیکھنا تھا کہ میرا دل قوی ہو گیا بس مین نے قصد کیا کہ شیرون پر حملہ کرون فرمایا کہ کیا ضرورت ہی یہ ابھی چلے جاتے ہین یہ فرما کر پکارے کہ او کتو کیا تم اس سے آگاہ نہین ہو کہ یہ کون ہی یہ بادشاہ ہی تم اسی کی عملداری مین رہتے ہو اسی کی رعایا ہو اور اسی کی ہلاکت کا قصد کرتے ہو بڑے نمکحرام ہو جاؤ اپنے مقام پر جا کر بیٹھو اس سے نہ بولو ورنہ بڑی خرابی ہو گی یہ جو فرمایا تو وہ میری طرف آتے تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر اُن کے قدم پر دونون نر و مادہ گر پڑے اُن مرد بزرگ نے اُنکی سر و پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ کوئی اپنے بادشاہ سے ایسی حرکت کرتا ہی یہ تمہارا بادشاہ ہی لے اپنے مقام کی طرف چلے جاؤ اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی انسان سے کلام کرتا ہی اُنھون نے بھی اس طور سے اطاعت کی کہ جیسے غلام آقا کی اطاعت کرتا ہی قدمون پر سے سر اُٹھا کر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب یہ واقعہ پیش آیا اور میری جان اُن شیرون سے بچی تو مین دوڑ کر اُن مرد بزرگ کے قدمون پر گرا مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ بہت بڑے اوتار ہین کہ جنکی اطاعت جانور اس طور سے کرتے ہین یا تو یہ بالاے کوہ تشریف فرما تھے یا یہان تشریف لے آئے صاحب کرامات بھی ہین مین عرض کرنے لگا کہ آپ نے بڑی مہربانی میرے حال پر فرمائی اور میری جان بچائی آپ بندگان خاص خداوند بقا سے ہین آپ ہی لوگون کے قدم کی برکت سے دنیا قائم ہی یہ شیر مجکو ہلاک کیے لیتے تھے اب اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے آپ میرے مرشد اور میرے مالک ہین یہ دن جو مین نے عرض کیا اور قدم چومے میرا سر قدمون پر سے اُٹھا کر فرمایا کہ ای **معروف کج کلاہ** مین کیا کسی کی جان بچاؤنگا سب کا بچانے والا اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور رزق دینے والا خداوند کریم رب کبریا ہی جس نے زمین و آسمان شجر و حجر بہشت و دوزخ کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا اور ہم سب اُسکے بندے ہین وہ ہمارا خالق ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا نقابھی اُنکا ایک بندہ ہی مگر وہ بسبب بہکانے ابلیس کے مرتد ہو گیا خدائی کا دعوے کیا اب میرے سامنے اُسکا نام نہ لینا ورنہ

مین نارض ہونگا یہ جو فرمایا مین کانپنے لگا اور ڈر گیا مین نے عرض کیا کہ کیا آپ خدا پرست ہین فرمایا کہ فقط
ہم اپنے خالق کی عبادت کرتے ہین سوائے اُسکے اور بھی کوئی خدا ہی چونکہ مین نے یہ کرامات و بزرگی اُنکی
دیکھی تھی مین اُنکا مرید ہوگیا مین نے اُسوقت عرض کیا کہ مجکو بھی مسلمان فرمایئے فرمایا کہ ای مصروف
کج کلاہ مین ایک فقیر گوشہ نشین ہون اس جنگل مین رات دن اُسکی بندگی کرتا ہون اسکا ایک
عبد گنہگار ہون مجکو اس سے مطلب نہین ہی کہ کسی کو مسلمان کرون یا ملک بملک پھرا کرون ہر ایک
کو مسلمان کرتا رہون یہ کام غازیون اور بہادرون کا ہی جو کہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اُسکی راہ مین
اپنے کو ہلاک کرتے ہین کافرون کو قتل کرتے ہین یہ کام ہمارا نہین ہی اور نہ ابھی تیرے خدا پرست ہونے کا
زمانہ آیا ہی اگر تو خدا پرست ہوا اور تیری قوم کو معلوم ہوا تو سب تجکو قتل کر ڈالینگے میرے سبب
سے تیری جان جائیگی انشاء اللہ تیرا خدا پرست کرنے اور دین اسلام مین لانے والا عنقریب آنے
والا ہی کہ جسکے قدم کی برکت سے یہ سب سرزمین اسلام آباد ہوگی وہ صاحبقران زمان ہوگا وہ
تجکو مسلمان کرےگا تو ابھی جلدی نہ کر اور مین تجکو مسلمان نہین کرسکتا ہون یہ خدمت میرے تعلق
نہین ہی یہ انھین لوگون کا حصہ ہی جو کہ راہ خدا مین دن رات جہاد کرتے ہین اور اپنے مال کو صرف
کرتے ہین صاحب لشکر و سپاہ ہین اور ہم لوگ تو عبادت کے لیے خلق فرمائے گئے ہین ہم کو عبادت
و بندگی کا حکم دیا گیا ہی ہم یہ کام نہین کرسکتے ہین بس تو اپنے ملک کو جا ہم کو نہ ستا ہم کو عرصہ ہوتا ہی
ہمارا وقت عبادت ہی تب مین نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ دو امرون کا امیدوار ہون اُسکی اجازت
ملے اور آگاہ ہون فرمایا کہ بہت جلد بیان کر عرض کیا مین نے کہ ایک تو اپنے اسم نامی سے آگاہ فرمایئے
دوسرے مقام سکونت سے تاکہ مین دوسرے تیسرے حاضر ہوکر قدم بوسی حاصل کیا کرون شرف
زیارت سے مشرف ہوا کرون کیونکہ یہ امر میری عزت و برکت کا سبب ہوگا فرمایا کہ جا تجکو ان باتون
سے کیا مطلب تو حکومت کر تو ایسے امرون مین نہ پڑ مین نے عرض کیا کہ بدون دریافت و اجازت
کے یہان سے نہ جاؤنگا نہ حضور کو جانے دونگا فرمایا کہ ہم ایک اُسکے ذلیل بندے ہین ہمارا کیا نام
گمنام بندے ہین اور ہمارا جائے قیام کہان جہان حکم ملا اُتر رہے اُسکے در کے کتّے ہین نہ مال و دولت
ہی کہ جس کے لیے مکان و محل بنا ہو نہ کوئی نامی ہین کہ ہر ایک کو اپنے نام سے آگاہ کرین نہ کوئی کمال
رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے ہمارے پاس لوگ آئین اور کچھ نفع اُٹھائین ایسے لوگون کے مقام و
سکونت و نام کے دریافت کرنے اور اُن کے پاس آنے سے کیا حاصل مین نے عرض کیا کہ مین تو
بدون اس امر کے طے کیے ہوے نہ جاؤنگا مین نے تو کچھ نفع اپنا تجویز کرلیا ہی جب مین بہت مصر
ہوا اُس وقت فرمایا کہ اس عبد ذلیل رب جلیل کو درویش دریدہ گریبان کہتے ہین ابے اب تو تیری
خوشی ہوگئی مین نے عرض کیا کہ مقام سکونت سے بھی آگاہ فرمایئے پہلے تو بہت انکار کیا مگر مین
نے نہ مانا تو فرمایا کہ یہی صحرا مدت سے اس گنہگار کا مسکن ہی اور یہی مدفن ہی اسی صحرا مین بیٹھا
ہوا اُسکی یاد کیا کرتا ہون اور قدرے عبادت کرتا ہون اگر قبول ہوئی اور مجکو میرا خالق بروز
قیامت بخش دیوے تو کیا بعید ہی اُسکی رحمت ہی مجکو تو امید نہین ہی وہ بڑا کریم کارساز ہی ای
مصروف کج کلاہ ایک مدت سے مین اسی جنگل مین قیام پذیر ہون وہ سامنے کوہ ہی اُسیر میرا
جھونپڑا ہی اُسی مین رہتا ہون اسی صحرا کے برگ و ثمر کھا کر زندگی بسر کرتا ہون اور یہی ہم لوگون کی
خوراک ہی آج تک مجکو کسی نے نہین دیکھا نہ کوئی میرے حال سے آگاہ ہی پندرہ برس کا عرصہ

ہونے کو آیا ہی جب سے مین یہان ہون ہزارون قافلہ ادہر سے گئے لاکھون مسافر مگر کسی نے نہ دیکھا
نہ مین نے اپنے کو دکھایا کیونکہ مین اس لائق نہ تھا آج حسن اتفاق سے مین بالاے کوہ آکر کھڑا ہوا ہوا
جو لگی اور اچھی معلوم ہوئی بیٹھ گیا سیر کرنے لگا کہ تو آہو کے عقب مین مرکب ڈالے ہوے ادہر آیا اور
تو نے آہو کو اسیر کیا مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا مگر تو نے کچھ ادھر خیال نہ کیا جب تو آہو کو اسیر کرکے چلا
اُدھر کو آنکلا تو پیاسا تھا اور تیرا مرکب تو نے اتر کر پانی پیا پانی پی کر چلا تھا کہ شیر نے آکر گھیر لیا تو پریشان
ہوا مجکو تیرے حال پر رحم آیا مین نے آکر اُنکو ہنکا دیا وہ چلے گئے کوئی نہین نے کمال کیا تیری تھانہ تھی بے
اب تو تیرا مطلب ہو گیا مگر ایک امر کا بہت خیال رہے کہ اس حال سے کسی کو آگاہ نہ کرنا ورنہ ہم بہت
ناراض ہون گے اور تیری بھی جان نہ بچے گی ہم تو یہان سے چلے جائین گے مگر تو ہلاک کر ڈالا جائے گا
مین نے اُسی وقت اُن کے سر کی قسم کھائی اور فرمایا کہ کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرونگا بلکہ اپنے فرزند
تک کو نہ آگاہ کرونگا فرمایا کہ ہان اسکا بہت خیال رہے مین نے عرض کیا کہ ضرور مگر مین اس کوہ پر کیونکر
آؤنگا کیونکہ مجکو تو نہ اسکا راستہ معلوم ہی نہ اسکا زینہ فرمایا کہ آنے کی کیا ضرورت ہی مین نے عرض کیا کہ
حضور یہ نہ فرمائین یہ جو مین نے عرض کیا فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ چل بس مجکو درہ کوہ مین لے گئے وہان
ایک سہ دری تھی اُسمین تشریف لائے ایک زینہ لگا ہوا تھا فرمایا کہ اسی پر سے آنا تو میرے پاس پہونچ جائیگا
لے اب اپنے مقام کو جا میرے وقت عبادت مین ہرج ہوتا ہی یہ فرماکر غائب ہو گئے مین چوتھے دن
درہ آیا تو مین نے دیکھا کہ بالاے کوہ تشریف فرما ہین مین نے سلام کیا اور مرکب پر سوار ہوکر چلا جب
اُس صحرا سے تھوڑی دور چلا اور اُسکی حد سے نکلا مجکو سیدھی راہ مل گئی مین اُسی راہ سے چلا تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ میرے ہمراہی ملے مجکو تلاش کر رہے تھے میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ
کہان تشریف لے گئے تھے ہم بڑے عرصہ سے تلاش کر رہے ہین اور پریشان تھے مین نے جواب دیا
کہ اس آہو کے تعاقب مین گیا تھا اسنے بڑی دور پر جاکر چوٹ کھائی مین نے اسے اسیر کیا ادر نکل کر
ادھر کو چلا آیا چلو اب مقام فرودگاہ پر مین اُن سب کو لے کر اپنے فرودگاہ پر آیا مگر کسی سے کچھ حال نہ
کہا وہان سے شہر مین آیا حکومت کرنے لگا یہان تک کہ مین نے اس حال کو اپنی زوجہ تک سے
اور فرزندون تک سے نہ کہا اب مین نے کیا طریقہ اختیار کیا کہ چوتھے روز شکار کے بہانے جاتا ہون
اکیلا اور اُسی صحرا مین پہونچ کر اُسی زینہ کے ذریعہ سے خدمت مین شاہ صاحب کے جاتا ہون بالاے
کوہ ایک چھپر پڑا ہوا تھا اُسکے گرد ٹٹیان لگی ہوئی تھین ایک بوریا بچھا ہوا تھا اُسپر وہ مرد خدا جلوہ فرما
تھا عبادت خدا کرتا تھا مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین سامان درست کر دون نہ قبول کیا کئی مرتبہ جواہر و روپیہ
لے کر گیا نہ لیا مین جب جاتا تھا وہ تھوڑی دیر تک مجکو پند و نصیحت بابت رعایا پروری و انصاف
کے اور وحدانیت خدا مین کچھ کلمہ اپنی زبان سے فرمایا کرتے تھے مین جب عرض کرتا تھا کہ مین دین اسلام
قبول کر لون تو فرماتے تھے کہ عنقریب تمہارا عقدا درست کرنے والا آتا ہی وہ صاحبقران ہی تم اُسکے
ہاتھ سے مسلمان ہو گے اور وہی گفتگوے سابق فرماتے تھے مین اپنے ہمراہیون کو منع کر جاتا تھا اور قسم
دے جاتا تھا کہ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے اگر کسی نے عدول حکمی کی اور میرے بعد اُدھر آیا تو راہ بھول گیا
شاہ صاحب مجکو خبر دیتے تھے کہ فلان سردار تمہارا یا فلان ملازم ادھر کو تمہارے عقب مین آتا تھا
مگر راہ بھول گیا اسکو سزا دینا کسی اور علت مین اس جرم پر سزا نہ دینا ایک گھنٹہ سے زیادہ قیام
نہ کرنے دیتے تھے جہان گھنٹہ بھر گذرا فرمایا کہ لے اب جا فوراً مین بھی چلا آتا تھا مین اُنکا از حد مرید ہو گیا تھا

اسی طور سے پندرہ برس گذرے پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہی کہ ایک دن جو مین خدمت مین گیا مجھکو دیکھکر فرمایا
کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین ترک دنیا کرتے ہین اور تم کو خبر دیتے ہین کہ اب عنقریب وہ بہادر اور دلاور
و صاحبقران تشریف لائے گا جو کہ اس سرزمین کو اسلام آباد کرے گا وہ صاحبقران زمان ہی وہ
بڑا صاحب اقبال ہی آج کل پردۂ قاف مین دیوان قاف سے مقابلہ کر رہا ہی اُس نے طلسم چہل
چراغ سلیمانی فتح کیا ہی اپنے باپ و دادا و چچا کو رہا کیا ہی دیو ہامان ایسے دیو کو مارا ہی وہی
صاحب اقبال یہان تشریف لائے گا اور ان ملکون کو اسلام آباد کرے گا اور ہم کو لازم ہی کہ اُسکی
اطاعت کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے مین نے عرض کیا کہ یہ تو فرمائیے کہ کیا مجھسے کوئی خطا ہوئی جو آپ
تشریف لیے جاتے ہین یہان سے اور اُس کے آنے کی علامت کیا ہی فرمایا کہ ای مصروف کج کلاہ
آگاہ ہو کہ ایک کافر ہی برجلیس نامے اُس نے خروج کیا ہی وہ آفتاب پرست ہی ارزنگ جنگ
وغیرہ بھی اُس کے شریک ہو گئے ہین جن کو تو اپنا خدا کہتا ہی اب تمام دنیا مین کفر بہت پھیل گیا ہی
آفتاب پرستی کو ترقی ہو رہی ہی ہر طرف کفر و کافری کا رواج ہی گو یہ باتین تجھکو ناگوار ہوتی ہونگی
مگر مین تو حق حق کہونگا برجلیس نے بہت سے ملک اہل اسلام کے برباد کیے ہین اب ہر طرف
آفتاب پرستی کو ترقی ہی اسی سبب سے مین جاتا ہون کہ کفرستان مین رہکر کیا کرون اب میرا
رہنا اچھا نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان بھی آفتاب پرستی کو رواج ہوگا تو بھی آفتاب پرست
ہوگا تیرے پاس اُسکا نامہ آنے والا ہی بس مین اُس درہ مین جاکر عبادت خدا کرونگا جہان سب
کی نگاہون سے پوشیدہ رہونگا اب تم نہ آنا اگر آؤ گے تو بہت خراب ہو گے مین تم کو خبر دیتا ہون
اب مین اُسوقت ظاہر ہونگا کہ جب وہ صاحبقران یہان تشریف لائے گا اور مجھکو اس درہ
کوہ سے نکالے گا تب مین اُسکے ہمراہ یہان سے نکلونگا اس امر سے اطمینان رکھو کہ مین یہان سے
نہین جاؤنگا اسی درہ کوہ مین ہون اُسکے آنے کی علامت تم کو بتائے دیتا ہون وہ یہ ہی کہ تمھارے
زیر نگین جس قدر ملک ہین سب لوگ آفتاب پرست ہون گے اور تمام عالم مین آفتاب پرستی
کی ترقی اب سے زیادہ ہوگی جب اسکو چار برس کا عرصہ ہوگا بس وہ صاحبقران تشریف
لائے گا اُسکے ہمراہ تین نقابدار سرخ پوش ہون گے وہ خود بھی نقاب پوش ہوگا اُس کے ہمراہ
ہزارون خیمے اور بارگاہین و مال اسباب بے شمار اور ایک علم زرنگار ہوگا اور لشکر مختصر ہوگا اور
یہ سب سامان طلسمی ہوگا دیو و پری اُسکے تابع ہون گے نزدیک معمورہ فیہ کے قریب دشت معمورہ فیہ
مین فرودگش ہوگا تم کو خبر ہوگی کہ ایک شخص لشکر مختصر لیکر آیا پہلے تم کو توال کو روانہ کرو گے وہ
جواب صاف دے گا پھر اپنے فرزند کو اُسکو بھی وہی جواب ملے گا تم لشکر کشی کرکے جاؤ گے وہ
نقابدار تمھارے بھائی و فرزندون کو گرفتار کرین گے اُس کے بعد دیوانہ مقابلہ کرے گا وہ اُن
نقابدارون کو مجروح کرے گا صاحبقران اُس دیوانہ کو زیر کرے گا اور دین اسلام قبول کرنے کو
کہے گا دیوانہ رونے لگے گا تم بھی اُس مقام پر موجود ہو گے جب دریافت کرو گے وہ خواب
بیان کرے گا اور اُسی صاحبقران کی بابت وہ خواب ہون گے صورت دیکھکر وہ مسلمان ہوگا تم سے
کہے گا تم کو لازم ہی کہ اُسکی اطاعت کرنا اور دین اسلام قبول کرنا اور اگر امتحان تم کو منظور ہو تو اُس
صاحبقران سے میرا حال بیان کرنا اور اس درہ کوہ کا پتہ دینا اور کہنا کہ مجھکو تب آپ کا یقین ہوگا
کہ آپ وہی ہین اُن شاہ صاحب سے جاکر ملاقات فرمائیے اور اُنکو باہر لائیے وہ قبول کرے گا اور

میرے پاس آئے گا اور مین اُسکے ہمراہ باہر آؤنگا اور وہی زمانہ میرے ظاہر ہونے کا ہی اور دین اسلام کی ترقی پانے کا اور سب کافرون کے مارے جانے کا ہی آپ ہی کے ہاتھ سے برجلیس آفتاب پرست دارزر تاک وزیر زنگ وغیرہ قتل ہون گے اور مصروف شہ کج کلاہ جو کوئی سوائے اُسکے آج سے اس درہ کوہ مین قدم رکھے گا وہ اس طور سے اُٹھاکر زمین پر دے مارا جائے گا کہ اُسکے استخوان چور چور ہو جائینگے اور روح قالب سے نکل جائے گی اب تم نہ آنا اور اُسکی آمد کا انتظار کرنا یہ بھی کہے دیتا ہون کہ تم یہ سب باتین فراموش کر دوگے تم کو بالکل یاد نہ رہے گی جب وہ آئے گا اور دیوانہ کو زیر کرے گا اُس وقت تم کو یاد آئینگی ہے اب جاؤ جو گذرنے والا تھا وہ سب بیان کر دیا مین وہان سے رخصت ہو کر چلا آیا اُنھون نے منع کر دیا تھا مین اُس دن سے نہ گیا مگر بطور امتحان کے کئی آدمی مین نے اُس درہ کی طرف روانہ کیے واقعی وہ اس طور سے پھینکے گئے کہ اُن کے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے اور طائر روح قفس جسم سے نکل کر پرواز کر گئی اور مین تموجب اُن کے فرمانے کے تمام حال بھول گیا اُسی زمانہ مین پرچہ اخبار سے برجلیس کی حالت معلوم ہوئی نامہ آیا مین آفتاب پرست ہوا عرصہ چار برس کا ہوا ہی آفتاب پرست ہوے کہ آپ کے آنے کی خبر پہونچی کو توال کو بھیجا آپ سے وہی پیام سُنا جو کہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا فرزند کو بھیجا وہی جواب پایا لشکر لے کر برائے مقابلہ آیا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا وہی سب سامان نظر سے گذرا وہی چار نقابدار تھے مگر مجکو شک رہا اور سب حال فراموش تھا میرا بھائی اور فرزند زیر ہوے دیوانے نے مقابلہ کیا نقابدارون کو زخمی کیا ابھی تک وہ واقعہ یاد نہ آیا جب آپ نے دیوانہ کو زیر کیا اور مین قریب آیا دیوانہ نے خواب بیان کیا اور صورت دیکھ کر مسلمان ہوا اور مجھ سے مسلمان ہونے کو کہا تو سب حال یاد آیا اور کُل امرون کی صداقت ہوئی خیال آیا کہ سچ فرمایا تھا میرے مرشد نے گو مین نے پہلے ہی قصد کیا تھا کہ کوئی شرط کر دون آپ سے جو کہ مشکل ہو اور مکر کرون مگر جب یہ واقعہ یاد آیا تو مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر میری شرط ادا فرمائیے گا تو مین مسلمان ہونگا بس میری یہ خواہش ہی کہ اگر آپ وہی نقابداران قاف اور صاحبقران ہین تو درہ کوہ مین جاکر اُن شاہ صاحب سے ملیے اور اُنکو باہر لائیے تاکہ میرا اشتباہ دفع ہو اور مین مسلمان ہون ورنہ غیر ممکن ہی نقابدارون نے فرمایا کہ ہم تمھاری شرط کو ضرور پورا کرینگے اور امتحان کرینگے تم ہمارے ہمراہ چلو یہ فرماکر حکم دیا کہ سواری حاضر کی جائین ہم اسی وقت جاکر اُنکی شرط کو ادا کرینگے مصروف کج کلاہ نے عرض کیا کہ جب ہی مجکو اطمینان ہوگا نقابدارون نے فرمایا کہ چلو دیر نہ کرو یہ فرماکر اُٹھ کھڑے ہوے زرنگار شاہ وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے فرمایا کہ چلو بس زرنگار شاہ اور زردمان تاجدار وغیرہ اور چند سرداران اسلام و مصروف دیوانہ و مصروف کج کلاہ مع بھائی و فرزندون کے دسرداران کے نقابدارون کے بیرون بارگاہ آئے یہان مرکب حاضر تھے سب مرکبون پر سوار ہوے مصروف کج کلاہ نقابدارون کو ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور لشکر سے نکل کر اُس طرف کو کہ جہان درویش دیدہ گریبان غائب ہو گئے تھے طرف مشرق کی راہ لی دیوانہ نے نقابدارون سے عرض کیا کہ یہ بڑا مکار ہی مکر کرتا ہی آپ کو مبتلائے عذاب کرنے کے لیے جاتا ہی ایسا نہ ہو کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہو جائین تو بڑی خرابی ہو آپ نہ تشریف لے جائین اگر یہ ایمان نہین قبول کرتا ہی تو مین اسے ابھی قتل کرتا ہون فرمایا کہ خاموش رہو ہم سے یہ کیا مکر کرے گا ہم

ضرور جائینگے ہمارا اور طریقہ یہی ہے کہ جو ہم سے شرط کرتا ہے بدون اسکی شرط پوری کیے ہوے اُسپر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالتے ہیں دیوانہ نے معروف کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر میرے آقا کا ایک بال بیکا ہوگا تو میں تجکو مع تیرے لشکر کے قتل کرونگا تو نے نکر تو کیا ہی نقابداروں نے منع کیا یہاں تک اسی طور سے باتیں کرتے ہوے ایک صحرا میں پہونچے جو کہ بہت وسیع اور نہایت سرسبز تھا ہر قسم کے گلدان کے درخت لگے ہوے تھے طائر بول رہے تھے کہ معروف نے کہا یہی وہ جنگل ہے یہ قریب اُس کوہ کے ہے کہ جہاں شاہ صاحب تشریف رکھتے تھے عرض کیا کہ یہی کوہ فلک شکوہ ہے سب نے اُس کوہ فلک شکوہ کو دیکھا بہت ہی بلند اور ہر قسم کے گلدان سے اور سبزہ سے آراستہ میں کوہ تا بہ کوہ اسکو ملتا پایا آبشاریں جاری دیکھیں معروف نے بتایا کہ اسی مقام پر آکر شیروں نے گھیرا تھا اور اسی مقام پر آکر ان بزرگوار نے بچایا وہ سامنے کوہ پر تشریف فرما تھے یہی درہ ہے کہ اسی کے ذریعہ سے کوہ پر میں جاتا تھا اور اب اسی درہ میں کوئی نہیں جا سکتا ہے سب تشریف لے چلیں نقابداروں نے فرمایا کہ ایک قیدی واجب القتل کو طلب کرو ہم اُسکو بھیجکر دیکھ تو لیں اور تم کو بھی دکھا دیں کہ ابھی تک وہ اثر باقی ہے اور لوگ بھی دیکھ لیں تاکہ کوئی اعتراض نہ کرے کہ اب وہ امر دفع ہو گیا ہوگا اس سبب سے چلے گئے دوسرے یہ بھی تو معلوم ہو جائے ہر ایک کو کہ یہ وہی درہ کوہ ہے اور جو علامت بادشاہ نے بیان کی اسوقت تک موجود ہے اُس وقت معروف نے ایک قیدی کو طلب کیا فوراً حاضر کیا گیا جب قیدی آیا اُسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ گو تو واجب القتل ضرور ہے مگر ہم نے تجکو اس شرط سے چھوڑ دیا کہ تو اس درہ کے اندر سے ہو کر چلد تیرا جدھر جی چاہے جا کوئی منع نہ کرے گا چونکہ اسکی قضا آ چکی تھی اور وہ کافر بھی تھا یہ جو اُس سے کہا وہ بہت خوش ہوا اور فوراً قدم اُٹھا کر چلا جیسے ہی قریب درہ کوہ پہونچا اور قصد کیا کہ اندر درہ کے جاؤں کسی نے اس طور سے اُٹھا کر پھینکا کہ تمام استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے پس کر چور ہو گیا طائر روح قفس جسم نجس کو چھوڑ کر بھاگی یہ جو واقعہ گذرا سب نقابداروں نے سب کی طرف دیکھکر فرمایا کہ سب صاحبوں نے ملاحظہ کیا اب تو کوئی شک نہیں رہا یہ کیا ہے سب نے جواب دیا کہ جب شک تھا نہ اب شک ہے نقابداروں نے نقابدار چہارم یعنے صاحبقران سے اس طور سے فرمایا کہ اے فرزند بسم اللہ کرو تشریف لے جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ کام تمہارے ہاتھ سے پورا ہوگا کیونکہ تم ماشاء اللہ جوان ہو سات برس کے سن میں طلسم فتح کیا دیوزادان کو مارا ہم لوگ اب ضعیف ہوے جو ہمارا زمانہ جرأت کا تھا وہ گذر گیا ہم نے بھی بڑے بڑے کام کیے اب تمہاری نام آوری اور بہادری کا زمانہ ہے ہم تو پیر ہو گئے ہیں صرف تمہارے ہمراہ تمہاری خدمت کے لیے آئے ہیں اب ہم سے یہ کام نہ ہوگا دوسرے تم نے سن بھی لیا کہ خواب میں کسی مرد بزرگ نے دیوانہ سے کہا کہ تجکو سواے صاحبقران کے اور کوئی زیر نہ کرے گا اور تمہاری صورت عالم رویا میں اسکو دکھائی اور فرمایا کہ یہی زیر کرے گا تم نے اُسے زیر کیا وہ تمہاری صورت دیکھکر ایمان لایا تیسرے معروف نے بھی بیان کیا کہ شاہ صاحب نے خبر دی تھی کہ وہ صاحبقران قاف سے آئے گا اور معروف دیوانہ کو زیر کرے گا اسکے ہمراہی میں نقابدار ہونگے بس اب تم ضرور صاحبقران زمان ہو اسمیں کوئی شک نہیں ہے اب تم تامل نہ کرو شوق سے درہ کوہ میں جاؤ اسکی شرط کو ادا کر دو یہ جو نقابداروں نے فرمایا صاحبقران مرکب پرے کو دڑے آداب بجا لائے اور کہا کہ غلام جاتا ہے فرمایا کہ تم صاحبقران ہو مدد من اللہ و تائید بزرگان ہو اب دیر نہ کرو صاحبقران نے سبکو سلام کیا اور وہاں سے رخصت ہونے لگے تب سب نے رخصت ہو چلے اُسوقت معروف فتح کلاہ سے کہا کہ لے اب ہم تمہاری شرط پوری کرتے چلتے ہیں ابھی اپنے قول پر قائم رہنا

اُس وقت انکار نہ کرنا کہ جب ہم شرط ادا کر دین اگر اُسوقت انکار کیا تو خرابی ہوگی معروف کج کلاہ نے
ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اب آپ تشریف نہ لے جائین ایسا نہ ہو کہ کچھ بسبب دشمنان آپ کو تکلیف ہو مین بدل تمام شرطین
ادا کیے ہوے مع اپنے فرزندون و سردارون داخل لشکر و اپنے ملکون کے باشندون کے مسلمان ہوتا ہون
آپ کی اطاعت کرتا ہون اور اِس امر کا اقرار کرتا ہون کہ آپ وہی صاحبقران اور وہی نقابدار ہین
کہ جسکی خبر شاہ صاحب نے دی مگر مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ ایسا جوان ضائع ہو فرمایا کہ اب تو یہ غیر ممکن
ہے کہ ہم اِس شرط کو ادا نہ کرین اور اندر درہ کے جا کر اُنسے ملاقات کرین وہ ہمارے منتظر ہون گے اور انکو باہر
نہ لائین جب کہ انکا تشریف لانا ضرور ہے اور ہمارے ہی جانے پر منحصر ہے ہم کو خود انکی زیارت اور قدم بوسی
کا اشتیاق ہے ایسے صاحب کمال سے ملنا بڑی عمدہ بات ہے ہم کو خود ان کے پاس اب جانا ضرور ہے یہ
فرما کر اور سب سے رخصت ہو کر قدم اُٹھا کر چلے نقابدارون نے فرمایا کہ خداوند کریم تمہاری مراد پوری کرے
اور تم کو اِس مہم پر بھی فتح دے سب نے آمین کہا صاحبقران قدم اُٹھا کر بادہ سر در راہ طے کر کے قریب
درہ پہونچے سب نے دیکھا کہ کچھ دیر ٹھہر کر داخل درہ ہوے فقط اس قدر تو سب نے دیکھا کہ جب صاحبقران
نے اندر درہ کے قدم رکھا تو ایک چمک سی ہوئی مگر یہ کسی نے دیکھا کہ صاحبقران کو اُٹھا کر پھینک دے مارا یہ
دیکھ کر سب خداپرست سجدہ شکر بجا لائے خصوصاً نقابدار دیوانہ کو بہت خوشی ہوئی یہان سب
انتظار صاحبقران مین بیرون درہ کھڑے ہین اُدھر سنیے صاحبقران قریب درہ پہونچ گئے تھے اور کچھ
دیر ٹھہر کر اندر درہ کے قدم رکھا ایک برق چمکی کہ جس سے کسی قدر آنکھون مین صاحبقران کے خیرگی سی
ہوئی فوراً وہ چمک برطرف ہو گئی اُدھر آواز آئی کہ السلام علیک یا صاحبقران زمان و تائید یافتہ
بزرگان مؤید من اللہ تعالیٰ کافران خوش آمدی و صفا آوردی فوراً صاحبقران نے جواب دیا کہ
علیک السلام اے مرد بزرگ جواب سلام دے کر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پتلا میرے روبرو کھڑا ہے اُس
پتلے نے کہا کہ یا صاحبقران آپ میرے ہمراہ چلیے مین آپ کو اپنے آقا کے پاس پہونچا دون کیونکہ انہون
نے مجکو اسی لیے یہان مقرر فرمایا تھا اور آپ کی سب نشانیان بتا دی تھین اور کہہ دیا تھا کہ جسمین یہ نشانیان نہ پاوے اسکو
ہلاک کرنا اور جو ان علامات اور نشانیون کے موافق ہو وہی صاحبقران ہے اُسکو ہمارے پاس لے آنا
پس اُس دن سے یہ غلام بموجب حکم یہان موجود تھا جو کوئی غیر آیا وہ ہلاک ہوا یہانتک کہ حضور تشریف لائے
اب آپ تشریف لے چلین یہ سنتا تھا کہ صاحبقران سجدہ شکر بجا لائے اور ہمراہ اُس پتلے کے چلے
اب صاحبقران نے دیکھا کہ آگے آگے ایک سایہ چلا جاتا ہے یہانتک کہ وہ سایہ ایک سہ درے کے قریب
پہونچا اور داخل سہ درہ ہوا اُسمین ایک دروازہ تھا وہ فوراً کھل گیا وہ سایہ اندر دروازہ کے گیا صاحبقران
بھی بلا خوف چلے گئے کچھ تاریکی سی ہو گئی ایک زینہ لگا ہوا تھا اُس زینہ کی راہ سے وہ سایہ ایک اور دروازہ کے
پاس پہونچا وہ دروازہ بھی کھل گیا اب بخوبی روشنی ہوئی صاحبقران عقب سایہ مین اُس دروازہ مین بھی داخل
ہوے جب اندر پہونچے تو دیکھا کہ ایک مختصر سا باغچہ لگا ہوا ہے ہر قسم کے میوے کے درخت بھی ہین پھولون کے بھی
تختے بنے ہوے ہین نہر بھی جاری ہے طائرون کے نغمے آمیز ان مین ایک مختصر بارہ دری بنی ہے اُس کے آگے
چبوترہ ہے صاحبقران سب باغچہ کی سیر کرتے ہوے اُس سایہ کے ہمراہ عقب مین چلے جاتے ہین
یہانتک کہ وہ سایہ اندر بارہ دری کے آیا اور ایک سہ درہ کی طرف چلا جب قریب سہ درہ کے پہونچے
تو صاحبقران نے ایک مرد بزرگ کو اُس سہ درہ مین ایک بوریے پر جلوہ گر دیکھا کہ تہمت باندھے ہوے کرتا
پہنے ہوے سر کے بال و ریش تک سفید ہے مگر اس قدر نور پیشانی سے ساطع اور لامع ہے کہ تمام بارہ دری

روشن ہی بوریے پر ایک سجادہ بچھا ہوا ہی اُسپر جلوہ فرما ہین سامنے رحل پر صحیفہ ابراہیمی کھلا ہوا ہے
اُسکی تلاوت فرما رہے ہین چہرے سے نشان بزرگی وکمال پیدا ہی ایک طرف ایک آفتابہ و سبوچہ گلی و
آبخورہ رکھا ہی سوا اسکے اور کوئی شی نہین ہی صاحبقران نے دیکھا کہ وہ سایہ قریب اسی درہ پہونچ کر
غائب ہو گیا یہ پس نشیت آکر کھڑے ہو گئے یہ بوریے کے قریب کھڑے نہ ہونے پائے تھے کہ جیسے کسی نے اُن
مرد بزرگ سے کہدیا کہ کوئی تمھارے پس نشیت آیا ہی یا تو مصروف تلاوت و عبادت تھے یا ایک مرتبہ پلٹ کر دیکھا
آنکھ اُٹھا کے دیکھنا تھا کہ صاحبقران نے جھک کر سلام کیا جواب دیا کہ علیک السلام ای صاحبقران انام و ای
برباد کنندہ کافران بد انجام ای آباد کرنے والے دین اسلام سے ملکون کے خوش آمدی و صفا آوردی
یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے صاحبقران نے دوڑ کر قدم کو بوسہ دیا اُنھون نے سر کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا
صاحبقران نے ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے منہ انکا چوما اُن مرد بزرگ نے لا کر صاحبقران کو اپنے
برابر بٹھایا صاحبقران مودب بیٹھے درویش نے تمام حالات دریافت فرمائے صاحبقران نے سب
حالات واقعات کے بیان کیے اور حال بر خلیس کے خروج کا جو کہ تاجرون کی زبانی سُنا تھا بیان کیا شاہ
صاحب نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام ملکون کو برباد کر کے سمندریہ کی طرف گیا ہی انشاء اللہ وہ تمھارے
ہاتھ سے مارا جائیگا اور ان سب ملکون کو جو جو اُس نے برباد کیے ہین تم آباد کروگے اور یہ کفرستان تمھارے
قدم کی برکت سے اسلام آباد ہوگا صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب آپ بزرگون کی دعا کا اثر ہی اور خداوند
کریم کی عنایت ہے کیون نہ ہو وے کیونکر نہ معزز و ممتاز ہو کہ جس کے آپ ایسے سرپرست موجود ہون بے
حضور آپ کے تشریف لیچلیین ہیر دن درہ وہان سب منتظر ہین اور آپ کی زیارت و قدم بوسی کا ہر ایک کو اشتیاق
ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا چلتا ہون ابھی جلدی کس امر کی ہی آئے ہو تو ٹھہرو کھانا و نمک تو فقیرون
کے یہان کا کھا لو گو مین اس لائق نہین ہون کہ تم ایسے باعزتون اور صاحب خلق سے امید ہی کہ میرے
کہنے کو قبول کر لیے صاحبقران نے فرمایا کہ اس امر کی کیا ضرورت ہی وہان بھی حضرت ہی کا ہی اور یہان
بھی ہین تو آپ کا ایک ادنی خادم ہون جواب دیا کہ ہماری یہی خوشی ہی اور تم تو ہمارے نور نظر قوت بصیر
طاقت قلب و جگر ہمارے مالک و آقا ہو تمھارے تشریف لانے سے ہماری عزت ہی یہ فرما کر اور کچھ پڑھ کر
دستک دی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ چند لوگ بصورت نورانی ظاہر ہوے اور ہاتھ باندھ کر کھڑے
ہوے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ موکل ہین جو کہ تابع کیے ہین زور عملیات کے جب وہ حاضر ہوے فرمایا
کہ یہ صاحبقران زمان ہین ہمارے مہمان ہین ہم نے ان کی دعوت کی ہی تو کچھ سامان کرنا چاہیے مگر
بہت جلد وہ یہ سُنکے اور یہ کہکر کہ بہت خوب غائب ہو گئے یہان شاہ صاحب نے صاحبقران سے
فرمایا کہ جب مین نے دیکھا کہ اب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی اور ظلمت کفر نور اسلام پر غلبہ کرنے لگی
تب مین شہر و قصبۂ کج کلاہ کو ان سب حالات سے آگاہ کر کے غائب ہو گیا اور اس درۂ کوہ مین
چلا آیا اور ایک موکل زینہ کوہ پر مقرر کیا اور کہدیا کہ جو کوئی آئے اُسکو دے مارنا اور جسمین یہ نشان ہون
اُسکو ہمارے پاس لے آنا کہ وہ صاحبقران ہی اور نشان بتا دیے تھے اُسنے ایسا ہی کیا یہ باتین
ہو رہی تھین کہ وہ موکل چند خوان لیکر حاضر ہوے سامنے رکھ دیے اُسمین ہر قسم کا نفیس و لذیذ طعام
تھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ ای صاحبقران بسم اللہ کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ حضرت
بھی تو شریک ہون یہ سُنکے شاہ صاحب نے بھی تبرکاً کی ہاتھ دھو کے دونون بزرگوار طعام نوش
کرنے لگے اس ذائقہ کا کھانا تھا کہ سہراب ثانی نے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ کھایا تھا باوجودیکہ قاف ۲۸

گئے رہنے والے تھے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب کھا چکے ہاتھ منھ دھو کر فراغت ہوئی تب شاہ صاحب نے
فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر شاہ صاحب نے دستک دی کہ ایک تخت آکر موجود ہوا شاہ صاحب
نے بسم اللہ کہہ کر اس تخت پر قدم رکھا اور صاحبقران سے اشارہ کیا کہ آؤ بس صاحبقران بھی تخت پر
تشریف لائے شاہ صاحب نے اپنے برابر بٹھا لیا وہ تخت بلند ہو کر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ تو ادھر سے آتے ہیں
یہاں بیرون درہ سب انتظار کر رہے ہیں اور جو جو عرصہ ہوتا ہے انتشار زیادہ ہوتا جاتا ہے خصوصاً نقابداران
در زرنگار شاہ و نیز سرداران اسلام و دیوانہ بہت بیقرار تھے سب کی نگاہ طرف درہ کوہ کے تھی دیوانہ
ہر مرتبہ مصروف کج کلاہ کی طرف دیکھ کر کہتا ہے کہ او مصروف تو نے مکر سے میرے آقا کو بھیجا تو ہے اگر
خدا نخواستہ کوئی زحمت انکو پہونچی اور وہ کسی بلا میں مبتلا ہوے تو یاد رکھ کہ میں تجکو مع تیرے فرزند و
بھائی و سرداروں کے قتل کرونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا تو بڑا مکار و دغا باز ہے میں تو آقا سے پہلے ہی
عرض کرتا تھا کہ یہ مکاری کرتا ہے انھوں نے میری عرض کو سماعت نہ فرمایا خیر تو میرے ہاتھ سے جاتا کہاں ہے
دیوانہ یہ کہہ رہا ہے اور شمشیر برہنہ ہاتھ میں ہے بنگاہ قہر طرف مصروف کے کبھی دیکھتا ہے کبھی درہ کی طرف یہاں
یہ حالت تھی کہ یکایک صاحبقران مع شاہ صاحب بر تخت پرسوار پہلوے کوہ سے نمودار ہوے پہلے
نگاہ دیوانہ کی پڑی اسنے دیکھا کہ ایک تخت بالاے ہوا چلا آتا ہے اسپر ایک مرد پیر باریش سفید بیٹھا ہے چہرہ
سے آثار بزرگی و جلالت آشکار ہیں صاحب کمال فقیرانہ وضع ہے نور رخ سے پیدا ہے کمال ہویدا ہے کہ تخت
خود بخود چلا آتا ہے دہنی طرف شاہ صاحب کے نقاب در یعنی صاحبقران جلوہ فرما ہیں یہ دیکھتے ہی دیوانہ
چلا اٹھا کہ وہ میرے آقا سے نامدار مع شاہ صاحب کے تشریف لائے مصروف کج کلاہ کی شرط کو ادا
کیا یہ اسکا کہنا تھا کہ سب نے پلٹ کر دیوانہ کی طرف دیکھا کیونکہ سب درہ کوہ کی طرف دیکھ رہے تھے
جیسے ادھر کو دیکھا تو وہی سب سامان نظر آیا صاحبقران و شاہ صاحب کو ایک تخت پر پایا مصروف
کج کلاہ تو پہچان گیا مگر اور کسی نے نہ پہچانا کیونکہ کسی نے دیکھا نہ تھا مصروف دیکھ چکا تھا مگر طریقہ سے اور
وضع سے ہر ایک سمجھ گیا کہ یہی شاہ صاحب ہیں کیونکہ کرتہ پہنے ہوے تھے تہمت باندھے ہوے تھے تخت پر
بیٹھے ہوے تھے برابر اُن کے صاحبقران تھے مگر چہرہ شاہ صاحب سے آثار کمال ظاہر تھے دیوانہ
تو یہ کہکر فرط خوشی سے اُسی طرف چلا تھا نقابداروں نے شاہ صاحب و صاحبقران کو آتے ہوے
دیکھا نقابدار بھی مع سرداروں کے براے استقبال بڑھے اور یہ خیال کیا کہ استقبال لازم ہے کیونکہ
خداوند کریم نے جب کہ صاحبقران کیا اور یہ مرتبہ عطا کیا تو ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم عزت و توقیر کریں یہ سب
ادھر سے چلے ادھر جو شاہ صاحب و صاحبقران نے انکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا تخت کو ہوا
سے طرف زمین کے مایل کیا تخت زمین پر آکر پہونچا یہ سب بھی قریب پہونچ گئے اب ہر ایک یہ چاہتا ہے
کہ پہلے ہم صاحبقران و شاہ صاحب سے ملیں اور قدم بوسی و دست بوسی حاصل کریں ایک
دوسرے پر سبقت کا قصد رکھتا ہے ادھر جیسے ہی تخت زمین پر آیا شاہ صاحب نے اتر کر تخت
پر سے فرمایا کہ وہ بزرگوار کون ہیں جو کہ ان سب کے بزرگ اور صاحب شوکت ہیں اور جنھوں نے برسوں
راہ خدا میں جہاد کیا اور اٹھارہ برس صاحبقرانی کی پہلے میں اُن سے ملونگا کیونکہ انکا مرا اچھا ہے دوسرے
وہ بزرگ خاندان اور سب کے بزرگ ہیں جو کہ اسوقت یہاں موجود ہیں اور بہادر و جری و شجاع بھی
بہت ہیں اُن کے معرکے مجکو بخوبی معلوم ہیں اور جو جو انھوں نے کام کیے ہیں وہ بھی معلوم ہیں جب اُن سے
مل لونگا اسکے بعد اور بزرگواروں سے ملونگا یہ کہنا تھا کہ نقابدار سوم کے اپنے کو طرف شاہ صاحب

کے بڑھایا اور قریب پہونچ کر قصد کیا کہ قدموں کو بوسہ دین کہ شاہ صاحب نے گلے سے لگایا اُنھون نے
ہاتھ چومے مصافحہ کیا شاہ صاحب بہت شفقت سے پیش آئے بہت تعریف فرمائی اور کہا کہ تم سا بہادر
اور مجاہد در راہ خدا کوئی نہین ہی یہ فرما کر اپنے پہلو مین کھڑا کیا اب رستم ثانی کی طرف مخاطب ہوے
اور فرمایا کہ آپ نے بھی وہ وہ کام فرمائے ہین کہ کوئی کیا کرے گا رستم ثانی یعنے نقابدار دوم نے بھی یہی
قصد کیا تھا کہ قدمون کو بوسہ دون کہ درویش نے گلے سے لگایا انھون نے ہاتھ چومے انکی بھی بہت تعریف کی
شاہ صاحب نے انکو اپنے بائین طرف کھڑا کیا اسی طرح سے نقابدار اول سے ملے اور تعریف کر کے برابر
رستم ثانی کے کھڑا کیا اب زرد مان تاجدار و زرنگار شاہ وغیرہ و سرداران اسلام سے ملے ہر ایک
نے شاہ صاحب کے ہاتھون کو بوسہ دیا قدم چومے شاہ صاحب نے شفقت کلام کیا اور مہربانی سے
پیش آئے دیوانہ سے ملے اور فرمایا کہ شاباش دومرحبا تو نے بڑا کام کیا تو نظر کردہ ہی بزرگان دین کا تو نے
خوب مطابق خواب کے عمل کیا دیوانہ قدمون پر گرا شاہ صاحب نے اُسکا سر سینہ سے لگایا اب متوجہ ہوے
طرف مصروف وغیرہ کے اور فرمایا کہ ابھی تم کو کچھ شک وشبہہ ہی جو ایمان نہین لاتے ہو اب تو لازم ہی کہ ایمان
لاؤ اور اپنے کل اہل لشکر و کل ملکون کے باشندون کو مسلمان کرو مصروف نے دست بستہ عرض کیا کہ
اب کوئی مجکو عذر نہین ہی مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے مین تو قبل ہی سے کئی مرتبہ آپ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون
کہ مجکو حکم ہو تو دین اسلام قبول کرون آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی وہ زمانہ نہین آیا تمھارا مسلمان کرنے والا آئیگا
وہ تم کو مسلمان کرے گا مجکو نہ جب عذر تھا نہ اب یہ سب امور مین نے آپ کے ارشاد کے موافق کیے ہین شاہ
صاحب نے فرمایا کہ اب مین کہتا ہون کہ دین اسلام قبول کرو عرض کیا کہ کلمہ تعلیم ہو شاہ صاحب نے
صاحبقران سے فرمایا کہ ان سب کو بھی کلمہ تعلیم فرمائیے صاحبقران نے مصروف کج کلاہ وغیرہ کو
کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا مصروف کج کلاہ مع اپنے فرزندون و بھائیون و سردارون کے جو کہ اُس کے ہمراہ
یہان آئے تھے کلمہ پڑھکر از سر صدق دائرۂ اسلام مین آئے ملت حنیفا اختیار کی مسلمان ہوے اب
قدم پر شاہ صاحب و نقابدارون کے گرے یہ سب شفقت پیش آئے جب یہ سب مسلمان ہو چکے
اُس وقت نقابدارون نے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ ہماری فرودگاہ پر تشریف لے چلیے وہان بھی
لوگون کو آپ کی زیارت کا اشتیاق ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بسم اللہ چلیے نقابدار شاہ صاحب
و کل سردارون و بادشاہون کو ہمراہ لیکر قیامگاہ پر آئے لشکر مین غل پڑ گیا کہ صاحبقران نے
مصروف کج کلاہ کی شرط پوری کی شاہ صاحب کی خدمت مین جاکر اُن سے ملاقات کی اُنکو بیرون درہ
لائے مصروف کج کلاہ مع اپنے فرزندون و بھائی و سردارون وغیرہ کے مسلمان ہوا سب اہل لشکر نے
ان سب کا استقبال کیا ہر ایک نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی یہان تک کہ بارگاہ مین آئے
یہان جو سردار تھے وہ بھی زیارت سے مشرف ہوے قدم لو شاہ صاحب کے ہر ایک نے بوسہ دیا تخت شاہ
صاحب کا برابر تخت شاہی کے بچھایا گیا شاہ صاحب تخت پر جلوہ فرما ہوے نقابدار اپنے اپنے
دنگل پر زرد مان و زرنگار شاہ وغیرہ اپنے اپنے مقام پر مع کل سرداران اسلام کے بیٹھے اصل مصروف
کج کلاہ وغیرہ کو مع سردارون کے بجکم شاہ صاحب دست چپ کی طرف جگہ ملی تب سب بیٹھ چکے
اُس وقت شاہ صاحب نے صاحبقران سے فرمایا کہ تم کو صاحبقرانی مبارک ہو اور ان تینون
نقابدارون سے فرمایا کہ آپ انکے بزرگ ہین چونکہ یہ صاحبقران تائید خدا سے ہوے ہین آپکو لازم ہی
کہ انکی اطاعت کیجیے اور بموجب ان کے حکم کے عمل فرمائیے گا یہ آپ سب کے افسر ہین اُنھون نے

جواب دیا کہ ہم کو کوئی عذر نہین ہی ہم نے خود ہی قبل سے انکو اپنا افسر مقرر کیا تھا اب شاہ صاحب سب اہل
دربار کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ ای اہل دربار مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون کہ آپ لوگ
بھی صاحبقران کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھیے گا اور جو انکی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا وہ
مرتبہ اعلیٰ پائیگا اور جو خلاف حکم عمل کرے گا ذلیل و خوار ہوگا سب نے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ
ہم نے بدل و جان انکی اطاعت قبول کی ہم کو کوئی عذر نہین ہی یہ ہمارے آقا اور سرپرست ہین ہم ان
کے ادنی غلام و خادم سے بدتر ہین جب یہ سب جواب دے چکے اُس وقت شاہ صاحب نے بنظر ترحم
صاحبقران کی کمر کھلوائی اور تمام ہتھیار اپنے دست مبارک سے صاحبقران کے لگائے اور
کمر باندھی فرمایا کہ اب تم کو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی گو قبل مین بھی تم پر کوئی غالب نہ آتا مگر اب کسی طرح
غالب آئیگا حتی کہ بدیع الملک نوجوان اسوقت صاحبقران ثالث ہین وہ بھی تم پر غالب
نہ آئینگے یہ فرماکر کچھ اسماے الٰہی بازو بکر کرا اور کچھ دعائین پڑھکر دم کین اور ایک تعویذ بازو پر باندھکر
فرمایا کہ یہ تعویذ کسی وقت اپنے پاس سے جدا نہ کرنا حتی کہ وقت غسل کے بھی جدا نہ ہو اسکی بڑی احتیاط
کرنا کیونکہ بڑی مشقت سے تیار ہوا ہی اسکی بڑے بڑے فائدے ہین اور یہ بہت نفع بخشے گا ہر بلا و
آفت سے بچائیگا شر سے کافرون کے بسبب اسکے تم کو امان رہیگی یہ کہکر فرمایا کہ ای صاحبقران
تم کو مبارک ہو کہ تم قاتل ہو اور قتل کرنے والے برجیس آفتاب پرست اور مٹانے والے ہو دین
آفتاب پرستی کے اور برباد کرنے والے ہو کافرون کے اور قتل کرنے والے ارزنگ وغیرہ کے اور
قائم کرنے والے ہو دین اسلام کے تمام عالم مین تمھارے دست زبردست سے بڑے بڑے بہادر و جری
زیر ہون گے اور تمھاری اطاعت کرینگے اور لاکھون کافر مارے جائینگے اور واصل جہنم ہونگے تم آب تیغ سے
کثافت کفر کو پاک کروگے نور اسلام کو جلا دوگے ظلمت کفر کو مٹاؤگے یہ جو آج کل آفتاب پرستی کا
چرچا ہی اور کافرون نے سر اٹھایا ہی تم پست کروگے تمھارے قدم کی برکت سے کفر دور ہوگا دین اسلام
پھیلیگا تم سا بہادر اور جری اور مجاہد کوئی نہین ہی تم مثل اپنے دادا و پردادا وغیرہ کے کوس صاحبقرانی
بجاؤگے ای صاحبقران اب تمکو لازم یہ ہی کہ یہان سے بہت جلد مع لشکر فیروزی اثر کے طرف نہ طاق
کے کوچ کرو کہ وہان سب کافر جمع ہین کافرون کو قتل کرو بدیع الملک سے مقابلہ کرکے اپنی
صاحبقرانی کا امتحان کرلو اُسی سرزمین پر لاکھون کافر تمھاری شمشیر آبدار کے لقمہ ہون گے تم فتح
کرنے والے ہو شہر آفتاب نما و اقلیم خورشیدیہ کے تم فاتح ہو طلسمات کے تم کو لازم ہی
کہ بہت جلد یہان سے کوچ کرو اور جن ملکون کو برجیس نطفہ حرام نے برباد کیا ہی انکو پھر سے آباد
کرتے ہوے اور دین اسلام کو رواج دیتے ہوے صاحبقرانی کے ڈنکے بجاتے ہوے نشان
اسلام کے بلند کرتے ہوے اور اُن ملکون کو اسلام آباد کرتے ہوے کہ جو جو آفتاب پرستی کرنے
لگے ہین اور اُن سے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار لیتے ہوے اور جو ملک کافرون کے
راہ مین ملین اُنکو فتح کرتے ہوے زیر نہ طاق پہونچو کہ وہان بڑے معرکہ رہین گے یہ کہکر فرمایا کہ
تم کو لازم ہی کہ تم کسی کو اپنے لشکر کا بادشاہ کردو کہ بدون بادشاہ کے لشکر بیکار ہی صاحبقران نے
عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا مین اُس کے موافق عمل کرونگا اور بابت بادشاہ کے جو آپ نے
فرمایا تو آپ تجویز فرمائین کس کو بادشاہ کرون شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو بہتر ہی آپ کے ہمراہ ہین
ان مین جو بزرگ ہو اُن کو بادشاہ فرمائیے تب یہ شاہ صاحب نے فرمایا اسوقت تو بہتر اور ولی

نقابداروں نے جواب دیا کہ حضور ہم نے آج تک کبھی حکومت نہیں کی سوائے جناب دیکار کے ہم لوگ تاج بخش ہیں تاج گیر نہیں ہیں یہ مرتبہ اور کسی کو مرحمت فرمائیے اُستاد جو کہ ہمیشہ سے حکومت کرتے آئے ہیں ہم سے یہ بار نہ اُٹھے گا ہم لوگ لائق لڑنے اور قتل کرنے اور قتل ہونے کے ہیں دوسرے امر کے قابل نہیں ہیں بس اور کسی کو تجویز فرمائیے نقابداروں نے جو یہ جواب دیا تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ زردمان تاجدار کو بادشاہ فرمائیے کیونکہ یہ مرد جہاں دیدہ و بہادر و جری ہے دوسرے یہ امر ہے کہ بد دن معرکہ جنگ دیکار کے اسلام لایا ہے اور اس طرف کے بادشاہوں میں سابق الاسلام ہے اور سب دباؤ اور خوف جان سے مسلمان ہوئے ہیں جب کہ معرکہ پڑا اور زیر ہوئے زردمان تاجدار نے بد دن ان سب امروں کے بخوشی خاطر اسلام قبول کیا یہ جو شاہ صاحب نے فرمایا تب نقابداروں نے جواب دیا کہ ہم نے قبل ہی اس امر کے لیے زردمان کو تجویز کیا تھا اور ہمارا قصد تھا کہ انکو بادشاہ کریں مگر جس دن ہم نے اس امر کے لیے مقرر کیا تھا اس دن مصروف کج کلاہ مع لشکر کے آگئے جنگ دیکار کی ٹھہر گئی سو جس سے وہ تجویز معطل ہو گئی اب آپ نے فرمایا ہے ہم اسکو بسر و چشم بجا لاوینگے یہ سماعت کر کے فقیر صاحب نے زردمان تاجدار سے فرمایا کہ آپ کو صاحبقران نے اپنے لشکر کا بادشاہ فرمایا یہ سب آپ کی اطاعت کرینگے آپ کو بادشاہت لشکر اسلام کی مبارک ہو اور یہ مرتبہ آپ کو خداوند کریم نصیب کرے اور آپ کو لازم ہے کہ اسکو قبول فرمائیے زردمان تاجدار نے کہا کہ میں اس امر سے معاف فرمایا جاؤں کیونکہ میں اس منصب جلیل و امر عظیم کے لائق نہیں ہوں میں اس بار کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں میں کجا اور یہ حکومت کجا یہ ذرہ بے مقدار بھلا آفتاب جہاں تاب کی کہاں برابری کر سکتا ہے میں خاک پائے اہل اسلام ہوں یہ مرتبہ کیونکر قبول کروں کہ آسمان شوکت و اجلال پر قدم رکھوں بھلا میرا یہ مقدور ہے کہ ایسے مرتبہ عالی کی خواہش کروں اور اسکے موافق عمل کروں میں تو اپنے میں اس امر کی لیاقت و طاقت نہیں پاتا ہوں یہ سب آپ کی قدردانی اور مہربانی و عزت افزائی ہے کہ مجھ ایسے بندہ ناچیز و حقیر کو اس مرتبہ کے لیے تجویز فرماتے ہیں میں تو اپنے میں یہ لیاقت نہیں پاتا ہوں اور کسی کو تجویز فرمائیے فقیر صاحب نے فرمایا کہ اے زردمان تاجدار تم کو یہ مرتبہ قبول کرنا ہوگا انکار نہ کرو راوی کہتا ہے کہ زردمان نے انکار میں بہت کچھ اصرار کیا مگر نہ نقابداروں نے مانا نہ فقیر صاحب نے تب زردمان نے کہا یہ سب آپ کی عنایت و غلام نوازی و مہربانی ہے کہ مجھ ایسے ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت کیا میں کسی طور سے انکار نہیں کر سکتا ہوں آپ کے فرمانے کو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ سنکے فقیر صاحب نے زردمان تاجدار کو بہت کچھ بابت انصاف پروری و عدل گستری و رعایا پروری کی پند و نصیحت فرمائی اسکے بعد نقابداروں سے فرمایا کہ ان کی تخت نشینی کا جلسہ قرار دیجیے اور انکو بادشاہ کر کے یہاں سے کوچ فرمائیے انھوں نے جواب دیا کہ بہت بہتر تب شاہ صاحب نے اہل دربار و کل سرداروں و زرنگار شاہ و خورشید ملک گیر و مصروف کج کلاہ وغیرہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ آپ لوگ آج سے زردمان کو اپنا بادشاہ و مالک بعد نقابداروں کے سمجھیے گا اور زردمان کے حکم سے باہر قدم نہ رکھیے گا اور اطاعت سے باہر نہ ہوجیے گا سب نے جواب دیا کہ ہم کبھی نہ ان کے حکم سے سرتابی نہ کرینگے یہ ہمارے پیر و مرشد اور آقا ہیں اور ہم ان کے ادنیٰ غلام ہیں اسوقت فقیر صاحب نے نقابداروں سے فرمایا کہ لشکر میں منادی کی جائے کہ ہم نے زردمان تاجدار کو کل لشکر کا بادشاہ کیا اب سب اہل لشکر انکو اپنا بادشاہ تصور کریں اور اب میں تم سے

رخصت ہوکر اپنے عبادت خانہ کی طرف جاتا ہون کیونکہ میری عبادت مین فرق ہوتا ہی لو یہ تعویذ جب
تم کو کوئی ضرورت ہو اور کوئی مشکل پیش آئے اس تعویذ کو بکرامت جناکر اور غسل کرکے کھولنا اور جو دعا
اسمین تحریر ہی اسکو پانچ مرتبہ پڑھنا مین تمھارے پاس آؤنگا اور جیسی مشکل ہوگی اُسکے حل ہونے کی
تدبیر بتاؤنگا جب تم طلب کروگے فوراً حاضر ہونگا لے اب مجکو رخصت کرو وہ تعویذ تو صاحبقران
نے تسلیم کرکے لے لیا مگر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ جہان حضور نے اس قدر زحمت فرمائی ہی میری خواہش
یہ ہی کہ پانچ روز کی تکلیف اور زحمت فرمائین اور جو نان و نمک مجکو میسر ہے مین حاضر کرون اُسکو نوش
فرمائین تاکہ برکت کا سبب ہو اور مین سب مین سرفراز ہون مین یہ چاہتا ہون کہ حضور کی دعوت کرلون
اور خوب زیارت سے بہرہ یاب ہولون نہ معلوم اب کب زیارت نصیب ہو اور آپکے روبرو زردمان
کو بادشاہ بھی کردون فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی اور تم نے وہ بات کہی کہ جو میرے امکان
سے خارج ہی نہ تو مین ٹھہر سکتا ہون نہ دعوت سے انکار کرسکتا ہون عجب مخمصہ مین گرفتار ہوا ہون اگر یہ
جانتا تو کبھی نہ آتا تم نے بہت زحمت مین اپنے کو بھی ڈالا اور مجکو بھی بابا میرا کھانا کیا ہی نان جو و آب گرم
یہ کافی ہی لاؤ مجکو دے دو مین اپنے مقام پر کھالونگا مگر مجکو جانے دو صاحبقران و دیگر نقابدارون
نے عرض کیا کہ یہ تو ناممکن ہی کہ ہم آپکو تشریف لے جانے دین آپکی مہربانی و ذرہ پروری سے
یہ امر بعید ہی جب سب نے بہت اصرار کیا اُس وقت فرمایا کہ پانچ روز تو بہت ہین مین اتنے زمانہ
تک نہین ٹھہر سکتا ہون ہان دو روز کا مضایقہ نہین ہی گو یہ بھی میرے اوپر جبر ہی مگر تمھاری خوشی منظور
ہی تم لوگون کا ناراض کرنا منظور نہین ہی پرسون بوقت سحر مین چلا جاؤنگا تب سب نے عرض کیا کہ
بہت خوب ہم بھی آپکو زیادہ تکلیف نہین دے سکتے ہین نہ آپکو ناخوش کرسکتے ہین آپکے تابع حکم ہین
یہ کہکر اُسی وقت صاحبقران و نقابدارون نے سردارون سے فرمایا کہ منادی ندا کردے کہ ہم نے
اپنے لشکر کا بادشاہ زردمان تاجدار کو کیا سب اُسکی اطاعت کرین اور کارپردازان شاہی کو
طلب فرماکر حکم دیا کہ سامان تخت نشینی و دعوت بہت جلد تیار کیا جائے یہ جو حکم فرمایا اُسیوقت منادی
نے تمام لشکر مین منادی کردی سب اہل لشکر کو معلوم ہوگیا کہ کل اہل لشکر کے مالک نقابدار تھے اُنھون
نے اپنی طرف سے زردمان کو بادشاہ کیا سب بہت خوش ہوے ادھر اہلکارون نے سامان دعوت
و تخت نشینی کرنا شروع کیا مصروف تاج کلاہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو جو لشکر قریب نو لاکھ
کے ہمارے ہمراہ آیا ہی اسمین جو سردار ہین وہ ابھی تک مسلمان نہین ہوے ہین ہم لوگ جاکر اُنکو مسلمان
کرین اور یہان لاکر اسی لشکر مین شامل کرین بعدہ بعد ختم دعوت و جلسہ اپنے اپنے ملک مین جاکر
سب اہل شہر اور جو لشکر وہان ہی اسکو بھی مسلمان کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے
جاؤ یہ حکم پاکر مصروف تاج کلاہ وغیرہ دربار سے اُٹھکر بیرون بارگاہ آئے اور مرکبون پر سوار ہوکر چلے
راہ مین نقابدارون کے اقبال و جرات و مروت و شان و شوکت و اسباب طلسم کی تعریف کرتے
ہوے اپنے لشکر مین آئے اہل لشکر نے جو بادشاہ اور حضور تاج کلاہ وغیرہ کو آتے ہوے دیکھا استقبال
کیا یہ داخل بارگاہ ہوے سب سردار آکر حاضر ہوے اور کیفیت دریافت کی انھون نے سب کیفیت بیان کی اور یہ
کہا کہ ہم نے اطاعت کرلی اور دین اسلام قبول کرلیا تم مین سے جسکو یہ امر منظور ہو کہ دین اسلام اختیار
کرین تو ہمارے ساتھ رہو ورنہ ہمارے لشکر سے نکل جاؤ اور یہان نہ ٹھہرو کیونکہ ہمارے پاس کافرون
کا کام نہین ہی جب یہ سب نے سُنا تو جواب دیا کہ اگر آپ نے دین اسلام اختیار کیا تو ہم نے بھی اختیار

کیا ہم آپ کے تابع فرمان ہین ہم کو کلمہ تعلیم فرمائیے جسکو آپ پڑھکر مسلمان ہوئے ہین تب معروف
نے سُنکے کلمہ تعلیم فرمایا کل اہل دربار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہو گئے اُس وقت جب کہ نو لاکھ
لشکر کے افسر مسلمان ہو چکے ان بادشاہون نے حکم دیا کہ کل لشکر جمع ہو جب حکم سب لشکر جمع ہوا
اہل لشکر سے بھی سب کیفیت مسلمان ہونے کی ان بادشاہون نے بیان کی اور وہی تقریر اہل لشکر
سے بھی کی جو کہ سردارون سے کی تھی اُنھون نے وہی جواب دیا یہان تک کہ کل لشکر کلمہ پڑھکر از سر صدق و
صفا مسلمان ہوا اُس وقت معروف کج کلاہ لشکر کو مع سردارون و خیمے و بارگاہون وغیرہ کے
لے کر چلا آیا اور شریک لشکر اسلام ہوا ایک طرف اسکا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے یہ سب
سردارن کو لیکر داخل دربار ہوا نقابدارون کے قدمون پر گرایا نقابدارون نے بہت مہربانی فرمائی اُن
سب نے شاہ صاحب کی قدم بوسی حاصل کی اُنکو جگہ دست چپ مین علی قدر مراتب مرحمت ہوئی راوی
بیان کرتا ہے کہ اب لشکر قریب ستترہ لاکھ ستتر ہزار کے ہوا اور قریب دو ہزار سردارون کے دربار مین بیٹھے
ہوے ہین کوسون تک سوا سواد لشکر کے دوسری شی نظر نہین آتی تھی ہزارون خیمے برپا ہین یہان
تک کہ اہلکارون نے سامان دعوت و تخت نشینی بہت جلد تیار کر لیا جلسہ آراستہ ہوا بڑے دھوم
سے نقابدارون نے درویش دریدہ گریبان کی دعوت کی تمام اہل لشکر کو ہر قسم کا کھانا تقسیم کیا گیا
وردیان زرنگار مرحمت ہوئین ہر طرف جلسۂ رقص و سرود برپا ہوا سوائے اُس بارگاہ کے کہ
جہان شاہ صاحب جلوہ فرما تھے دو دن اور شب بعیش و عشرت بسر کی بوقت سحر نقابدارون نے
بموجب حکم شاہ صاحب زردبان تاجدار کو غسل کرایا داروغۂ خزانہ کو طلب کر کے صندوق
اسلحۂ طلسمی و پوشاک طلسمی طلب فرمایا داروغۂ خزانہ و توشک خانہ و سلحہ خانہ نے سب اشیا لاکر
حاضر کین خود صاحبقران و نقابدارون نے زردبان کو پوشاک طلسمی اسلحہ طلسمی سے آراستہ
کیا تاج طلسمی سر پر رکھا بصد شان و شوکت آراستہ و پیراستہ کیا خود صاحبقران نے
بھی زرۂ طلسمی و خود طلسمی و کل اسلحہ طلسمی اپنے جسم پر آراستہ کیے تیغۂ چہل چراغ سلیمانی کمر سے
لگایا نقابدار بھی اسلحہ و لباس طلسمی سے آراستہ ہوئے اسکے بعد صاحبقران نے تومان
تاجدار و تقبل دیو برور وغیرہ کو مع دس ہزار سپاہ کے سپاہ زردبان سے انتخاب کر کے
اپنے قریب طلب کیا اسی طور سے لشکر زرنگار شاہ حسام آزر گر بہرام ماہی صورت وغیرہ کو
مع آٹھ ہزار سپاہ کے کل لشکر زرنگار سے انتخاب کر لیا بعدہ لشکر خورشید ملک گیر سے تہمتن
شیر سوار غضنفر نیزہ باز جودہ سردارون کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا لشکر معروف
کج کلاہ وغیرہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے منتخب کیا اور طلب فرمایا حشمو کج کلاہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ
منتخب شدہ کے اپنے سامنے طلب کیا صفدر کج کلاہ سے محارب کج کلاہ کو مع آٹھ ہزار سپاہ کے
اسی طور سے انتخاب کر کے طلب کیا جمہور کج کلاہ کے لشکر سے حارب کج کلاہ کو مع سات ہزار
کے انتخاب فرمایا منصور کج کلاہ کے لشکر سے غضاب کج کلاہ کو مع سات ہزار سپاہ کے منتخب
فرمایا اور معروف دیوانے کے لشکر سے مع معروف دیوانے کے آٹھ ہزار دیو اسنے منتخب فرمائے
فولاد آتش خوار کو مع تین ہزار کے انتخاب کیا اور ان پانچ ہزار لوگون کو اپنے قریب طلب فرمایا کہ
جنکو پردۂ قاف سے رہا کر کے لائے تھے یہ سب [illegible] ہزار ہوئے علاوہ سردارون کے اُن
سب کو خفتان طلسمی و گوہر شب چراغ مرحمت فرمائے اور مرکب طلسمی و اسلحہ طلسمی یہ سب آداب

وتسلیمات بجا لائے اور اپنے اپنے مرتبہ پر ناز کرنے لگے حکم فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لے کر قریب تخت شاہی ہمیشہ رہا کیجیے گا اور متصل علم چہل چراغ سلیمانی کے سب نے عرض کیا بہت خوب وہ لوگ اپنا پوشاکون و اسلحہ کو لگا کر جو کھڑے ہوئے تمام صحرا مین نور پھیل گیا اسوقت کی کیا کیفیت تحریر کی جائے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزار در ہزار آفتاب زمین پر لٹکے ہوئے ہین عجب سمان تھا کیا عرض کرون ناچار ہون ورنہ اس تخت نشینی کے جلسہ کو بہت عمدہ طور سے تحریر کرتا خیر اور کسی مقام پر جلد چہارم مین لشکر کی شان و شوکت تحریر کرونگا اگر اجازت ملی جب صاحبقران یہ بند و بست کر چکے اسوقت زردمان کو تخت پر سوار کر کے مع ان اسی ہزار سواران خفتان پوش کے وہ خود مرکب پر سوار ہو کر بڑے شان و شوکت سے بارگاہ مین لائے سب جلوس طلسمی آگے آگے چلا آتا تھا لشکر کل صف بستہ کھڑا تھا کوس طلسمی پر چوب پڑ رہی تھی شہنا نواز مبارکباد گا رہے تھے سب سردار و بادشاہ دربارگاہ پر آ کے استقبال موجود تھے اور سب خوشنود تھے نقیب بولتے جاتے تھے یہان تک قریب بارگاہ لا کر تخت پر سے اتارا لشکر مین سلامی ہوئی علمون کو جلوہ ملا باجے بجنے لگے سب سردار و بادشاہ و صاحبقران و نقابداران زردمان کو ہاتھون ہاتھ تخت کے قریب لائے درویش صاحب نے اپنے ہاتھ سے خاتمہ تخت کا الٹا اور زردمان کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا فقط نذر دیا شاہ صاحب کا نذر دینا تھا کہ صاحبقران نے شمشیر نذر دی اور نقابدارون نے نذر دی اب تو نذرین گذرنے لگین ہر ادنا و اعلی نے نذر دی اب کسی کی یہ بھی طاقت تھی کہ نذر نہ دیتا ادھر سلامی کے باجے بجنے لگے توپین فیر ہونے لگین ایک سو ایک ضرب سلامی کی فیر ہوئی مبارکباد گائی جانے لگی انعام تقسیم ہونے لگا جاگیر و منصب سب کو مرحمت ہونے لگے در خزانہ وا کیا گیا فقرا و مساکین کو زر کثیر مرحمت ہوا صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوئے نقابدار اپنے اپنے دنگل پر اور بادشاہ گرد تخت نیم تختون پر بیٹھے سردار اپنے اپنے مقام پر سیارہ تامی نقاب ڈالے ہوئے اپنے شاگردون کو لیے ہوئے سامنے کرسی زرنگار پر بیٹھا ہوا ہی اور سب تختہائے طلائی پر بیٹھے ہین درگہ سالار لباس طلسمی پہنے ہوئے ہتھیار لگائے ہوئے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی وہ اسی ہزار خفتان پوش سواری بادشاہ کی پہونچا کر اپنے مقام پر آگئے سرداران کے دربار مین موجود ہین سر پر زردمان تاجدار کے چتر گردش کر رہا ہی مرچھل بال ہما کا ہو رہا ہی تخت طاؤسی کو اسوقت خود ناز تھا کہ میرے اوپر بادشاہ اسلام نے جلوہ فرمایا جب دربان چوبدار عرض بیگی سب حاضر ہین ناچ ہو رہا ہی اس دن کی خوشی کا کیا حال تحریر ہو ہر طرف جلسہ برپا تھا سب خوش ہو رہے تھے درویش صاحب بھی تشریف فرما تھے کہ یکایک اٹھ کھڑے ہوئے اور سب اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین دوبارہ آپ سب صاحبون سے پھر کہتا ہون کہ اول آقا و مالک آپ سب لوگون کے صاحبقران و نقابداران عالیشان ہین انکی اطاعت سے باہر نہ ہونا اور بعد انکے آپ کے بادشاہ و فرمانروا و ظل اللہ و جہان پناہ زردمان شاہ تاجدار ہین انکے بھی حکم سے سرتابی نہ فرمائیے گا ہر ایک بادشاہ جو کہ یہان موجود ہی اسکو لازم ہی کہ اپنے اپنے ملکون مین ان کے نام کا سکہ جاری کرے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا یہ فرما کر وہان سے اٹھ کر اپنے خیمے مین تشریف لائے اب یہان ناچ و رنگ ہونے لگا طائفے آتے ہین اور مجرا کرتے ہین انعام پاتے ہین اور چلے جاتے ہین یہان تک کہ دن بھر یہی کرشمہ رہا شب ہوئی آتشبازی چھوٹی سب کو کھانا تقسیم ہوا شب بھر یہی جلسہ برپا رہا صبح ہوئی دوپہر دن تک جلسہ برپا رہا بعد دوپہر کے جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آگئے

تھوڑی دیر آرام کیا کہ سہ پہر کا وقت ہوا اُس وقت پھر سب آکر جمع ہوئے تب شاہ صاحب نے صاحبقران
و نقابداروں و بادشاہ اسلام زرد مان تاجدار و زرنگار شاہ و معروف کج کلاہ و کل اہل دربار
و سرداروں سے فرمایا کہ ہم رخصت ہوتے ہیں ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ جی تو نہیں چاہتا ہے مگر مجبور ہیں
اُسوقت سب کو پھر تیسری مرتبہ نصیحت و پند کیا اور زرد مان کو بہت کچھ سمجھایا اور صاحبقران اور
نقابداروں کو بہت پند و نصیحت فرمائی بعدہ سب سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے تعویذ اپنے تشریف
لانے کا صاحبقران کو دے چکے یہ سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران کے تا در بارگاہ آئے
یہاں آکر پھر سب کو شاہ صاحب نے پند و نصیحت کی اور ہر ایک سے رخصت ہوکر اپنے تخت پر سوار ہوئے
وہ تخت بالائے ہوا روانہ ہوا شاہ صاحب وہاں سے اپنے عبادت خانہ میں آئے اور مصروف عبادت
پروردگار ہوئے انشاء اللہ تعالے اسکا حال آئندہ وقت پر تحریر ہوگا اور جو کار نمایاں انکی ذات شریف
آیات سے سرزد ہوں گے وہ بھی جلد چہارم میں تحریر ہوں گے اگر اجازت ملی القصہ جب شاہ صاحب
تشریف لے گئے صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سب کوئے کر بارگاہ میں واپس آئے پھر دربار آراستہ
ہوا ہر ایک شاہ صاحب کی تعریف کر رہا تھا یہاں تک کہ صاحبقران نے بادشاہ سے کہا اب حکم دیتا
ہوں کہ سامان سفر درست کیا جائے کیونکہ شاہ صاحب فرما گئے ہیں کہ بہت جلد یہاں سے کوچ کرو فرمایا
کہ بہت بجا ارشاد ہوا حکم فرمایئے اُسوقت صاحبقران نے زرنگار شاہ و خورشید و
معروف کج کلاہ وغیرہ و دیگر سرداروں سے فرمایا کہ اہل لشکر کو آگاہ کر دو کہ سب سامان سفر مہیا کریں
اب ہم یہاں سے کوچ طرف نہ طاق کے کریں گے اُسوقت معروف کج کلاہ وغیرہ نے عرض
کیا کہ ہم کو اس قدر اجازت ملے کہ ہم اپنے اپنے ملک میں جاکر اہل شہر و دیگر عزیزوں و بیگانوں و اُن سرداروں
و اہل لشکر کو مسلمان کرائیں جو کہ وہاں ہیں اور بادشاہ اسلام کے نام کا گز و سکہ جاری کریں اور
مساجد کی تعمیر کا حکم دیں فرمایا کہ بہتر ہے مگر بہت جلد آنا سب سامان تیار رہے گا ادھر تم آئے اور کوچ
کر دیا عرض کیا کہ بہت خوب بس معروف کج کلاہ و حصور کج کلاہ و صفدر و جمہور و منصور
مع تھوڑے سرداروں کے لشکر سے رخصت ہوکر بیرون لشکر آئے بعد جانے انکے خورشید و
زرنگار شاہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم بھی ایک ایک نامہ اپنے اپنے ملک کی طرف روانہ کر دیں اور
یہ تحریر کر دیں کہ اب آج سے گز و سکہ سے ہمارا نام نکال کر زرد مان کا نام درج کیا جائے اور اُن کے
نام سے گز و سکہ جاری کیا جائے فرمایا بہتر ہوگا اُن دونوں نے بھی ایک ایک نامہ اسی مضمون کا جو کہ
بیان ہوا تحریر کرکے سانڈنی سوار کے ہاتھ روانہ کیا جب نامہ شہر زرنگاریہ و منوچہریہ میں پہونچا تب
زرنگار شاہ نے اُسی دن سے جس قدر ملک زیر حکومت زرنگار شاہ تھے اُن میں زرنگار شاہ
کے نام کا گز و سکہ موقوف کرکے زرد مان شاہ کے نام کا جاری کیا اسی طرح سے منوچہر شاہ نے
بموجب اپنے فرزند کی تحریر کے اپنا نام گز و سکہ سے نکال کر زرد مان شاہ کے نام کا گز و سکہ جاری کیا
المختصر جب یہ نامہ جا چکے اُس وقت صاحبقران و بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے سرداروں و دیگر بادشاہوں نے اپنے اپنے اہل لشکر کو حکم صاحبقرانی و شاہی سے
آگاہ کیا اُسیوقت سے سامان سفر ہونے لگا یہاں سامان سفر ہو رہا ہے اور صاحبقران معروف
کج کلاہ کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئے تو روانہ ہوں طرف نہ طاق کے ادھر معروف نے لشکر سے
نکل کر حصور کج کلاہ کو طرف حضوریہ کے روانہ کیا اور کہا کہ تم جاکر اس ملک کو اسلام آباد کرکے اور گز و سکہ

بنام بادشاہ جاری کرکے اور سب بندوبست کرکے کچھ لشکر لیکر بہت جلد لشکر اسلام میں آؤں مصر وقیہ میں سب بندوبست کرکے آتا ہوں حضور اُدھر کو روانہ ہوا صفار کو بھی کہا کہ اسکے ملکوں کی طرف جمہور کو اسکے ملکوں کی طرف منصور کو اسکے ملکوں کی طرف روانہ کیا اور خود مصر و قیہ کی طرف روانہ ہوا خلاصہ یہ کہ حضور کج کلاہ نے جاتے ہی اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کرکے سب واقعہ بیان کیا اور سب سے یہی کہا کہ ہم نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا جو اسلام قبول کرے وہ ہمارے ملک میں رہے ورنہ چلا جائے سب اہل شہر و اہل لشکر نے دین اسلام قبول کیا اسنے آفتاب کدے منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈالی اور گزو سکہ بنام بادشاہ جاری کرکے ایک لاکھ سپاہ شہر میں چھوڑکر ایک لاکھ ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اسی طور سے مصروف نے بھی شہر کو مع کل اہل شہر و اہل لشکر و عزیزوں کو مسلمان کرکے اور گزو سکہ جاری کرکے اور اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے ایک لاکھ سپاہ لے کر اور ایک لاکھ واسطے حفاظت شہر چھوڑکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا صفار نے بھی یہی بندوبست کرکے اور ایک لاکھ لشکر اپنے نائب سے لے کر چلا اور جمہور و منصور بھی اپنے اپنے ملکوں کو اسلام آباد کرکے اور ایک ایک لاکھ سپاہ ہمراہ لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے خلاصہ یہ کہ شہر مصر و قیہ و حضوریہ و صفاریہ و شمالیہ و جمہوریہ و جمالیہ و مسروریہ و منصوریہ آٹھوں ملک اسلام آباد ہوئے اور یہاں بھی گزو سکہ بنام زرد بان تاجدار بادشاہ لشکر اسلام جاری ہوا یہ سب تو ادھر لشکر اسلام سے کر آتے ہیں اپنے اپنے ملکوں کا بندوبست کرکے وہاں لشکر اسلام میں جب سامان سفر درست ہو گیا خزانے وغیرہ بار ہو گئے یہ بادشاہ جو آئے ہیں ان کے ہمراہ بھی خزانے ہیں اور سب خیمہ وغیرہ اونٹوں پر بار ہیں ضروری ضروری چند خیمے برپا ہیں اور بارگاہیں اور کل اہل لشکر کا مال و اسباب بھی بندھا ہوا تیار ہے صرف اب صاحبقران کو مصروف کج کلاہ وغیرہ کا انتظار ہے ایک دن بوقت سحر دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران و نقابداران اپنے اپنے دنگل پر رونق افروز تھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے تھے کہ ہرکاروں نے آکر زمین ادب کو بوسہ دے کر بعد دعا و ثنا کے عرض کیا کہ شہریار کی عمر دراز ہو حضور کج کلاہ و مصروف کج کلاہ وغیرہ اپنے اپنے ملکوں کو اسلام آباد کرکے مع سپاہ و لشکر کے آتے ہیں قریب پہونچ چلے ہیں یہ سنکے صاحبقران و بادشاہ نے چند سرداروں کو حکم فرمایا کہ انکا استقبال کرکے لاؤ اور کہہ دینا کہ لشکر کو یہ حکم دے دیں کہ وہ اسباب جو کہ بار ہے اسکو نہ اتاریں اسی طور سے بار رہنے دیں کیونکہ یہاں سب سامان درست ہے صرف تم ہی لوگوں کا انتظار تھا کل کوچ کر دیا جائے گا وہ سردار بموجب حکم بیرون بارگاہ آئے اور طرف مصروف کج کلاہ وغیرہ کے چلے ادھر سے وہ چلے آتے تھے راہ میں ملاقات ہوئی یہ پانچوں بادشاہ اپنے شہر سے علیحدہ علیحدہ چلے تھے مگر راہ میں سب ایک ہو گئے تھے اسی وجہ سے باہم ہو کر آتے یہ سردار جا کر پہونچے ملاقات ہوئی ایک دوسرے سے ملا ان سرداروں نے بادشاہوں کو صاحبقران کا حکم سنایا انہوں نے کہا کہ بہت خوب یہاں تک کہ وہ لشکر بھی پانچ لاکھ کا اسی لشکر میں آکر شامل ہوا اور اسی طور سے سب اسباب بار رہا لشکر اترا یہ پانچوں بادشاہ اور ان کے سردار ہمراہ ان سرداروں کے بارگاہ میں آئے سب نے بادشاہ و صاحبقران و نقابداروں کو سلام و مجرا کیا اور یہ پانچوں بادشاہ اپنے نیم تختوں پر بیٹھے جو سردار تازہ آئے تھے انکو بھی کرسیاں مرحمت ہوئیں راوی بیان کرتا ہے کہ سب اہل لشکر ہمراہ ان نقابداروں کے بائیس لاکھ سترہ ہزار کا ہے اور دو ہزار پانسو سردار و افسر

پہلوان بارگاہ مین علاوہ بادشاہون و نقابداردن و دیگر مغز سرداروں کے کرسیون و دنگلون پر
بیٹھے ہین اب دربار خوب رونق کا ہوتا ہی تب یہ پانچون بادشاہ آچکے تو اُسی دن صاحبقران
نے بصلاح نقابداران سلسل دیو پرور و مختار سب کج کلاہ ضیغام شیر پیکر مغفر تیغ زن کو
ہراول لشکر کرکے اثاثہ بارگاہ چہل چراغ سلیمانی کا مع کل اسباب طلسمی و بازاروں کے و مع اُنکے
منتظمون اور مہتممون کے دولاکھ سپاہ سے روانہ فرمایا سرداران مذکور اثاثہ لے کر اُسی دن روانہ ہوے
بعد انکے روانہ کرنے کے حکم دیا کہ کل صبح کو کل لشکر تیار ہو کر آمادہ سفر رہے یہ حکم دے کر دربار برخاست
کیا سرداروں نے لشکر کو اس حکم سے آگاہ کیا لشکر مین بندوبست ہونے لگا باقی سب اپنے اپنے
مقام پر آئے ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ صاحبقران فراق ملکہ ثریا سیما مین شب
و روز بیقرار رہتے ہین کسی وقت ملکہ کا خیال دل سے دور نہین ہوتا ہی یہان تک کہ وہ رات بھی اسی عالم
مین تمام ہوئی سحر ہوئی سب سردار اور بادشاہ سامان سفر سے درست ہو کر اور کل لشکر تیار ہو کر صفین
باندھ کر کھڑا ہوا بعد فراغت نماز کے کہ نقابدار ابھی نماز سے فراغت کر کے برآمد ہوے سب کا مجرا ہوا
کہ صاحبقران تشریف لائے اُنکو بھی سب نے سلام کیا کہ آمد بادشاہ کی شروع ہوئی بادشاہ برآمد
ہوے سب کا مجرا ہوا سب سے پہلے صاحبقران و نقابداروں کا مجرا ہوا ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ
لوگوں کی جگہ میرے دل مین ہی پھر اور بادشاہون اور مغز سرداروں کا مجرا ہوا پھر تو سلام کل لشکر نے
کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے اب صاحبقران نے بندوبست کیا کہ منصور کج کلاہ کو مع دو
لاکھ سپاہ کے اور اُن کے سرداروں کے روانہ کیا اُسکے بعد جمہور کج کلاہ کو بھی مع دولاکھ سپاہ اور
ایک علم کے روانہ کیا اُسکے عقب مین صفدر کج کلاہ کو مع دولاکھ سپاہ اور ایک علم اور خزانہ کے
روانہ فرمایا اسکے عقب مین خورشید ملک گیر کو مع دولاکھ پچاس ہزار سپاہ اور خزانہ و علم اور
سرداروں کے روانہ کیا انکے عقب مین معروف کج کلاہ کو مع دولاکھ سپاہ اور خزانہ اور سرداروں اور
ایک علم کے روانہ کیا معروف کے بعد زرنگار شاہ کو مع سرداروں و خزانہ و علم اور دولاکھ پچی(س)
ہزار سپاہ کے روانہ فرمایا جب یہ سب روانہ ہوگئے اور ہر ایک کو حکم دیا تھا کہ ایسے مقام پر اُترنا اگر کوئی ملک
کافر کا یا اسلام آباد کا ملے کہ جہان کل لشکر فروکش ہوسکے اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو خصوصاً پانی لشکر کو
ملے جائے کیونکہ لشکر کثیر ہی ایسا نہ ہو کہ قلت آب ہو تو بڑی زحمت ہو جب ان سب کو روانہ کر چکے تو
تو یہ بندوبست کیا کہ بادشاہ کو تخت پر سوار کیا وہ اسّی ہزار سوار جو کہ لباس طلسمی سے آراستہ تھے اُنکو
گرد تخت مقرر فرمایا مع اُن کے افسرون کے اور نقابداروں کے اُن کے مرتبہ کے موافق آپ زیر سایہ
علم شیر پیکر چہل چراغ سلیمانی آکر قائم ہوا علمدار نے پھریرا کھول دیا یا صاحبقران یا صاحبقران کی صدا
آنے لگی جلوس سواری بڑھا صاحبقران ساٹھ لاکھ ستر ہزار سپاہ کو اپنے ہمراہ لے کر مع بادشاہ
و نقابداروں کے روانہ ہوے کوس طلسمی پر چوب پڑی جلوس سواری بڑھا اس تزک و احتشام
سے سواری صاحبقرانی طرف نہ طاق کے روانہ ہوئی اب یہ طرف نہ طاق کے براے مقابلہ اس
بندوبست سے تشریف لیے جاتے ہین راوی ان سب کو راہ مین رکھتا ہی انشاءاللہ انکی داستان
جلد چہارم مین تحریر کرونگا بشرط حیات مستعار و بشرط اجازت سننے کے اب دیکھیے یہ لشکر کہان پہونچتا ہی
اور کب ان کے مقابلے بیان ہوتے ہین اور پہلے کس ملک پر پہونچتا ہی اور کیا واقعہ گذرتا ہی یہ سب
حالات جلد چہارم مین انشاءاللہ تعالے تحریر ہونگے اب راوی اس مقام پر اس داستان جلا کتا

عنوان کو ترک کرتا ہی اور دوسری داستان تحریر ہوتی ہی مین آپ لوگون کی خدمت مین دست بستہ التماس
کرتا ہون کہ اس امر سے ناچار و مجبور ہو گیا ہون کہ اجازت و حکم یہ ہی کہ اسی جلد مین تمام کر دین سنے اسی
سبب سے ہر مقام پر اختصار کے ساتھ تحریر کیا ورنہ اسی داستان کو کہ تیکو دس بارہ جزون مین لکھا ہی
کم سے کم پچیس جزون مین تحریر کرتا ہر مقام پر تیزی طبع اور اپنی عرق ریزی کا نتیجہ دکھاتا یہ دفتر اسے
شاہزادے کے نام سے ملقب کیا گر مین ناچار ہو گیا پردہ نشانت سے آنا ہی اختصار کے ساتھ تحریر کیا اور جو
جو عجائبات ہمراہ لائے ہین انکا کچھ ذکر نہین کیا مقابلے جو ہوے وہ بھی بہت مختصر طور سے ہوے اس
امر کی حسرت رہ گئی کہ کسی دن لشکر کا میدان مین پہونچنا نہ تحریر کر سکا نہ مقابلہ کو مفصل طور سے ورنہ ان
نقابدارون کے مقابلے لشکر معروف کج کلاہ سے اور سردارون کو زیر کرنا انکا اگر تحریر کرتا تو یہ جلد
تمام و کمال اسی حالات سے مملو ہو جاتی مگر بسبب خوف اہل مطبع کے مجملاً تحریر کیا یا مقابلہ نقابدارون کا
معروف دیوانے سے بالکل مجملاً تحریر کیا ہی یا مقابلہ صاحبقران یعنی نقابدار چہارم کا معروف دیوانے
سے بالکل مختصر حالت سے لکھا اور حالات معروف کج کلاہ کے مسلمان ہونے کے اور درویش دریدہ
گریبان کی تشریف لانے کے ساتھ اختصار کے تحریر ہوے یا یہان جشن تخت نشینی و دعوت شاہ صاحب
کو کچھ بھی نہ تحریر کر سکا بسبب اختصار کے اور اس خوف کے ہر چند بار خبر دے گئے ہین اور ابھی بہت کچھ تحریر
کرنا ہی یا روانگی لشکر نقابداران طرف نہ طاق بالکل مختصر طور سے تحریر کیا ہی ہان اگر یہ امر نہ ہوتا اور یہ
حکم نہ ملا ہوتا تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ مین ان سب واقعات کو کس طور سے تحریر کرتا وہ عبارت اور
وہ سامان دکھاتا کہ سمان بندھ جاتا اور یہ معلوم ہوتا کہ لشکر سامنے چلا جاتا ہی یا مقابلہ ہو رہا ہی یا جشن
برپا ہی مگر حکم سے ناچار ہو گیا ناظرین کو کچھ بھی نہ دکھا سکا افسوس اسکا ہی کہ آپ لوگ ناراض ہون گے
خیر میری خطا کو معاف فرمائین یہ قصور مجھ سے عالم مجبوری مین سرزد ہوا ہی آپکی ذات مجمع الصفات
سے امید قوی اس عاصی کو ہی کہ میرا قصور معاف ہوگا آپ لوگ اطمینان رکھین انشاء اللہ تعالے
اگر حیات نے وفا کی اور مطبع سے اجازت بھی ملی اور آپ لوگون نے بھی خواہش کی تو جلد چہارم مین
شان و شوکت اس لشکر ظفر اثر کی اور آمد لشکر او صف آرائی اور مقابلہ نقابدارون کا اور ملکون کو
اسلام آباد کرنا اور آنا درویش کا اور مقابلہ برجیس سے او عشق ملکہ ثریا سے سیمتن ساتھ صاحبقران
کے تحریر ہوگا جب یہ سب حالات تحریر ہو کر نظر ناظرین والاتمکین سے گذرین گے اسوقت ناظرین میری
عرق ریزی کی یقین ہی کہ داد عنایت فرمائین اور جو کوئی غلطی یا سہو ہو گیا ہوگا اسکو معاف کرینگے
کیونکہ آپ لوگون کی ذات ستودہ صفات عیب پوش ہی کسی کے عیب کو آپ لوگ ظاہر نہین فرماتے
ہین اسکو حجاب سینہ مین مثل دل کے پوشیدہ فرماتے ہین اور یہ بھی امید ہی کہ اگر شاید کوئی غلطی یا سہو
یا کسی مقام پر عبارت بے ربط یا کوئی مقام رہ گیا ہو اسکو بھی معاف فرمایئے گا اور خطا سمجھ کر اور عیب
خیال کر کے دل کے مانند حجاب سینہ مین پوشیدہ فرمایئے گا کیونکہ انسان ہون اور سہو و خطا انسان کی آب
و گل مین ہی زیادہ کیا عرض کرون الہی آپ لوگون کو اپنی قدرت کاملہ سے مرتبہ اعلیٰ پر فائز فرمائے اور
ترقی جاہ و جلال مرحمت فرمائے اب مین اس داستان کو اسی مقام پر ختم کرتا ہون اور داستان
سمندر شاہ جادو و صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان و حالات طلسم گنجورہ سلیمانی اور
واقعات فتح طلسم تحریر کرتا ہون اور پیشکش ناظرین کرتا ہون تاکہ نظر کیمیا اثر ناظرین سے گذرے اور آپ لوگ مجکو خلعت
تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین زیادہ والسلام

اب دو کلمہ داستان سمندر جادو اُسکا طلسم میں پہونچنا و دیگر واقعات و داستان صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک نوجوان کا داخل طلسم ہونا اور فتح کرنا طلسم کو و دیگر حالات جلالت عنوان قلم بند ہو کر پیشکش ناظرین ہوتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں اور مجکو میری عرقریزی و جانکاہی کی داد عنایت فرماکر میرے غنچہ دل کو شگفتہ فرمائیں اب شمہ حال سمندر جادو قلم بند ہوتا ہی اُس کے بعد حال صاحبقران ثالث حوالہ قلم عجلت رقم ہوگا و باقی دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجا

ساقی نامہ غزل

ہمیں ہیں نہیں عاشق ہوں جانی — رہا ہوں ہے کبھی یہ لن ترانی
سلیمان ہم ہیں ای محبوب جانی — سمجھتے ہیں تجھے بلقیس ثانی
کھلا سودے میں ان زلفوں کا ہرگز — پریشاں ہو اب تھی یہ زندگانی
یہ [illegible] ان سے قسمت کی کو — ترستے [illegible] ہیں سرو بوستانی
وہی دے گا کباب نرگسی کی — [illegible] شراب ارغوانی
ترستے کیا ہے مشتاقوں کے آگے — [illegible] آسمانی
وہ مہوش ہوں دیا ہے قابلہ نے — [illegible] شراب ارغوانی
یقیں ہے دیدۂ ارباب بیں کو — کرے [illegible] ناتوانی
وہ خط ہے یادگار حسن رفتہ — وہ سبزہ ہے گلستان کی نشانی
نکلتی [illegible] نہیں بات — نظر لایا ہے پیغام زبانی
یہ منت خاک ہو مقبول درگاہ — صبا کی [illegible] مہربانی
لیے ہیں بوسے [illegible] — پایا ہے ہم نے آئینہ کا پانی
[illegible] ہو گا فور چند — گنوا بیٹھا ہے یہ داغ جوانی
جلاتی ہے دل آتش [illegible] کی طرح — کسی پردہ نشیں کی لن ترانی

[illegible] مثنوا [illegible] داستان [illegible] کہ باز آمدم بر سر داستان [illegible] طلسم بند [illegible] راہ پیمایان مرحلہ [illegible] کشایان طلسم فصاحت اس داستان جلالت عنوان کو اس طرح صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہیں کہ [illegible] کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہاں تک بیان ہوئی ہی کہ سمندر جادو ہاتھ سے صاحبقران ثالث [illegible] بدیع الملک نوجوان [illegible] شکست کھا کر بھاگا تھا اور ایک صحرا میں آکر مقیم ہوا تھا لشکر شکست خوردہ اُسکے پاس [illegible] سمندر جادو نے [illegible] لشکر کو جو کہ اُسکے پاس جمع ہوا تھا [illegible] طاق [illegible] سرداروں و عیاروں و ناموس کو لے کر [illegible] سوار ہو کر روانہ ہوا تھا اُدھر صاحبقران ثالث نے سمندر [illegible] پر قبضہ کیا تھا تمام ملک اسلام آباد کیا تھا ملکہ نسیم دختر سمندر کا عقد ہمراہ سہراب جادو کے کیا تھا نسیم کو وہاں کا

بادشاہ مقرر کیا تھا ہرکارے برائے خبر کے روانہ کیے تھے کہ خبر لائین کہ سمندر کدھر بھاگ گیا ہی ہرکارون نے آکر خبر دی تھی کہ سمندر نے لشکر کو توطرف صحرائے نہ طاق کے روانہ کیا ہی اور خود مع چند ناموس و سرداروں کے طرف گنجورۂ سلیمانی کے بھاگ گیا ہی یہ خبر پاکر صاحبقران ثالث کل لشکر کو لے کر عقب سمندر شاہ مین روانہ ہوئے تھے اب راوی حال سمندر جادو کو قلمبند کرتا ہی کہ یہ جو لشکر کو روانہ کرکے اور تخت سحر پر سوار ہو کر مع ناموس و سرداروں کے چلا برابر تخت سحر اڑتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین اسکے اور سب تخت ہین اس نے کسی مقام پر قیام نہ کیا برابر چلا جاتا ہی یہان تک کہ قریب سرحد طلسم کے پہونچ گیا صحرائے لالہ زار نظر آیا اور وہ گنبد جو کہ اُس طرف غار کے تھا اُسوقت آفتاب نکلا ہوا تھا کیونکہ دن تھا عکس آفتاب سے زمین طلائی ہو رہی تھی لالہ پھولا ہوا تھا یہ جب وہان پہونچا اس تخت کو روکا سحر کیا تخت ہوا پر سے زمین پر آیا اور سب تخت بھی اُترے جب سب تخت اتر چکے پس سمندر ان سب کو اپنے ہمراہ لے کر طرف غار کے چلا جیسے قریب غار آیا ایک آندھی اُٹھی کہ تاریکی ہوئی اس نے سحر کیا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب سب نے دیکھا کہ دو برقین تڑپ کر غار سے ظاہر ہوئین اور تڑپ کر بالائے ہوا گئین کہ سمندر نے ایک تعویذ بازو پر سے کھولا اور اُسکو کھول کر کچھ پڑھا اور اُن برقون کی طرف دم کیا دم کرنا تھا کہ وہ برقین قائم ہو گئین اور درمیان اُن برقون کے دروازہ پیدا ہوا آواز آئی کہ کون ہی اور کس نے بزبان عقب کو روکا ہی جلد بیان کرے سمندر جادو نے کہا کہ مین ہون سمندر شاہ حاکم شہر سمندر یہ مین اس قصد سے آیا ہون کہ بادشاہ طلسم کی پاس جاؤن یہ جو سمندر نے کہا دروازہ کھل گیا سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے اندر دروازہ کے آیا جیسے سب نے قدم اندر دروازہ کے رکھا اور سمندر مع سب کے اندر آیا فوراً دروازہ بند ہو گیا اُدھر برقین تڑپ کر غار مین گرین اب جو سب نے دیکھا تو نہ دروازہ تھا نہ وہ غار تھا نہ برقین تھین نہ وہ لالہ زار تھا نہ گنبد تھا ایک صحرائے لق ودق مین سب نے اپنے کو پایا یہ واقعہ دیکھ کر سب حیران ہوئے سمندر نے کہا کہ آپ لوگ حیران کیون ہوتے ہین یہ کارخانہ طلسم کا ہی مین آپ سب کو لے کر طلسم مین آیا ہون یہ میدان طلسمی ہی یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ خاموش چلے آئین اب کسی امر کا خوف نہین ہی اب مین خدمت بادشاہ مین پہونچکر کمک کرونگا اور اپنے ہمراہ لیکر بیرون طلسم جاکر مقابلہ اہل اسلام سے کرونگا اور اُنکو شکست دونگا یہ لوگ میرے ہاتھ سے بچ کر جانے کہان ہین اور اگر بادشاہ طلسم نے کمک سے انکار کیا تو اسی مقام سے ایک عرضی خدمت خداوند مین روانہ کرونگا اور وہان سے کمک طلب کرونگا جب کمک آئے گی تو بیرون طلسم جاکر مقابلہ کرونگا تا آنے کمک کے اسی مقام پر قیام پذیر رہونگا یہ باتین سمندر سرداروں سے کرتا ہوا مع ناموس کے چلا جاتا ہی کہ سامنے سے ایک در باغ نمودار ہوا سمندر نے سرداروں سے کہا کہ یہی باغ ہی دبیر طلسم مشاق جادو کا اب اسکے ذریعہ سے بادشاہ کے پاس جائینگے ناموس بھی ہمراہ ہی یہان تک کہ یہ داخل باغ ہوا اُدھر مشاق جادو دبیر طلسم اپنے کام مین مصروف ہی عرض کر چکا ہون کہ ایک بارہ دری ہی اسمین یہ رہتا ہی بیچ کے در مین ایک منبر لگی ہوئی ہی اُس پر گلدستہ وغیرہ رکھے ہوئے ہین اور ہزارون کتابین اور ایک گھنٹہ بالائے سر اسکے آویزان ہی یہ کرسی پر بیٹھا ہی یہ ہمہ وقت لکھے جاتا ہی کسی وقت قلم رکتا ہی نہین ہی سابق مین تحریر کر چکا ہون کہ جہان کسی نے اندر باغ کے قدم رکھا گھنٹہ نے خود بخود صدا دی اس نے سر اُٹھایا کہ طائر آیا اُس نے کہا کہ فلان شخص داخل طلسم ہوا ہی اور آتا ہی باغ مین آ چکا ہی یہ صدا دے کر وہ طائر جل کر خاک ہو گیا چنانچہ اُدھر سمندر نے مع سرداروں کے اندر باغ کے قدم رکھا اُدھر گھنٹہ نے صدا

دی اپنے سر اُٹھایا تھا سب سردار بیٹھے ہوے تھے اسکا سر اُٹھانا تھا کہ طائر پیدا ہوا سامنے زرخسیہ
پر آکر بیٹھا آواز دی کہ اے دبیر طلسم منشی طلسم مشتاق جادو آگاہ ہو کہ سمندر جادو حاکم شہر
سمندریہ مع اپنے ناموس اور چند سرداروں معزز کے داخل طلسم ہو کر آپ کی خدمت مین آتا ہے
داخل باب ہوچکا ہے یہ کہکر وہ طائر جل کر خاک ہوگیا اُسکے جسم سے شعلہ نکلا اُسنے جلا دیا ادھر تو وہ
طائر جل کر گرا اُدھر سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے دربار منشی طلسم کے پہونچا چونکہ منشی
طلسم نے اُسکے سردار سمندر کو پہچانتے تھے سب نے پہچانا اور سرداروں کو دیکھا اس سبب سے کچھ نہ کہا
کیونکہ طائر خبر دے چکا تھا مگر اب سردار مشتاق سے روبرو نیز لگی ہوئی تھی وہ اپنے اپنے مقام مین
مصروف تھے مشتاق نے سمندر سے کچھ بھی نہ کہا صرف سمندر کی طرف دیکھکر اپنا سر جھکا لیا اور
مصروف [illegible] ہوا سمندر جادو سامنے کھڑا ہے یہاں کے طریقہ سے بخوبی آگاہ ہے سابق مین
تحریر کر [illegible] کہ جتنا حشمت آن آلیف نے حالات طلسم دریافت کیے تھے تو اُلوان نے
بیان کیا تھا کہ جو کوئی سامنے مشتاق منشی کے جاتا ہے کھڑا رہتا ہے وہ اُسوقت اُس شخص کے
آنے کی خبر کرتا ہے جیسا حکم ہوتا ہے اُسپر عمل کرتا ہے ان تحریرون سے سمندر آگاہ ہے سامنے کھڑا ہوا ہے اُدھر
منشی نے تحریر کیا کہ سمندر جادو مع سرداروں و ناموس کے آئے ہین اُن کے بارے مین کیا حکم
ہوتا ہے یہ تحریر کاغذ میز پر رکھا ایک چھناکا ہوا کاغذ اُڑ گیا بعد تھوڑی دیر کے وہ کاغذ
میز پر نمودار ہوا منشی نے وہ اُٹھا کر دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ سمندر جادو کو مع سرداروں و ناموس
کے ہمارے پاس بھیجدو راوی بیان کرتا ہے کہ جب منشی طلسم کاغذ لکھکر میز پر رکھتا ہے اور سحر کرتا ہے کہ ہوا
چلتی ہے وہ کاغذ اُڑ کر بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دیکھکر اُسی کاغذ پر جیسا مناسب ہوتا ہے حکم تحریر
کرتا ہے اسی طور سے اسوقت بھی ہوا کہ جب اُسنے کاغذ لکھکر رکھا اور سحر کیا وہ کاغذ اُڑ کر چلا گیا وہان
گنجور شاہ اپنے ایوان مین بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا سب سردار حاضر تھے کہ اُسکی عرضی پاس
گنجور شاہ کے پہونچی گنجور شاہ نے اُس عرضی کو دیکھا لکھا ہوا تھا کہ سمندر جادو کو مع سرداروں و
ناموس کے روانہ کر دو وہ کاغذ اُسی طور سے اُڑا اور یہان پہونچا اُدھر جب گنجور شاہ یہ حکم لکھکر روانہ
کر چکا اُسوقت اپنے سرداروں سے کہنے لگا کہ بڑا تعجب ہے کہ سمندر جادو نے اہل اسلام کے ہاتھ
سے سمندریہ پر شکست کھائی اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا سمندر وہان سے بھاگا آپ لوگون کو یاد
ہوگا کہ تھوڑا زمانہ گذرا ہوگا کہ سمندر جادو کا میرے پاس نامہ آیا تھا اور اُسمین یہ تحریر تھا کہ میری کمک
کرو مین نے انکار کیا تھا اور اسی سبب سے کہ کیا ضرورت ہے کہ مین بیکار اہل اسلام کو اپنا دشمن بناؤن
اور اس خیال سے مین نے اُن کو گون اور اُن عزیزون اور دوستون کو اپنے منع کر دیا تھا اور اُن کے
پاس سے اُن پروانون کو لے لیا کہ جسکے ذریعہ سے وہ یہان آتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام کا عیار
اُن لوگون کے ہمراہ یہان چلا آئے اور کوئی خرابی طلسم مین واقع ہو مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ ضرور اس
طلسم مین بھی خرابی ہوگی کیونکہ سمندر جادو اہل اسلام سے شکست کھا کر اور بھاگ کر یہان آتا ہے
جب اہل اسلام کو یہ معلوم ہوگا کہ سمندر جادو بھاگ کر طلسم سمندریہ مین گیا ہے اور حاکم طلسم
نے دامن پناہ دیا ہے یقین ہے کہ وہ ضرور ادھر کو اُسکی ذات مین آئینگے اور یہ تدبیر کرینگے کہ اس طلسم
کو فتح کرکے سمندر کو قتل کرین اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین تو اس
طلسم کی کیا اصل ہے انکا اقبال ایسا ہے کہ کوئی ان کے اقبال کی برابری نہین کر سکتا ہے معلوم ہوا کہ

اب عمر طلسم تمام ہو گئی ہی جب تو یہان سمندر بھاگ کر آیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے یہان سب کے پاس سے پروانے یہان کے آنے کے لیے تھے تو سمندر نے بھی اب لیا ہوتا اُن کے پاس آنا کیون رہنے دیا جو وہ یہان آئے اور بربادی طلسم کی صورت پیدا ہونے سے سامان ہوے بادشاہ نے فرمایا کہ سمندر رجادو کے پاس میرا دیا ہوا پروانہ نہین ہی انکو خود ایوان تاجدار بانی طلسم نے دیا ہی اور بانی طلسم نے تسلیم کیا ہی وہ مین کیونکر لے سکتا تھا اور کیونکر سمندر کو منع کرتا اگر میرا دیا ہوا ہوتا تو ضرور منع کرتا اور پروانہ لے لیتا مگر وہ نہ سکتا مگر مین یہ تم سے کہے دیتا ہون کہ جانے سمندر خوشتن ہی چاہے کہ اذر رضی وہ اگر مجھ سے کمک طلب کریگا اور کہے گا کہ میری کمک کرو تو مین صاف انکار کرونگا اور یہ کہونگا کہ آپ یہان تشریف رکھین جب اہل اسلام یہان آئینگے اور ہم سے آپکو طلب کرینگے اُس وقت جہان تک ممکن ہوگا ہم مقابلہ کرینگے اور نہ آپکو دینگے جب وہ بہت پریشان کرینگے تو یہ امر تو امکان سے خارج ہی کہ ہم آپ کو اُن کے حوالہ کرین اُسوقت مین مقابلہ کرینگے اور کوشش کرین گے اور جہان تک ممکن ہوگا اُنکو قتل کرین آیندہ جو مرضی خداوند مگر مین بیرون طلسم جا کر اُن سے مقابلہ کرونگا کسی اور مقام پر نہ آپ کے ہمراہ لشکر دونگا اگر یہ منظور ہو تو قیام فرمائیے ورنہ آپ کو اختیار ہی اور یہی مین نے تجویز کر لیا ہی اسکے خلاف کبھی نہ کرونگا سرداروں نے عرض کیا کہ یہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی یہان یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر وہان باغ تماشی طلسم مین سمندر جادو وغیرہ کھڑے ہین کہ وہ حکم پہونچا اُس حکم کا پہونچنا تھا ماشی طلسم جو آگاہ ہوا اُس نے سر ہلا کر دستک دی کہ بڑے زور سے آندھی چلی اور اس شدت سے ہوا چلی اور خاک اُڑی کہ سمندر مع سرداروں و ناموس کے اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا اور سب کی آنکھین خود بخود بند ہو گئین اور قدم اُٹھ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر قدم زمین پر پہونچے لوگون کے بولنے کی صدا ان لوگون کے کان مین آئی اب جو خیال کیا تو نہ وہ ہوا تھی نہ کچھ شور و غل تھا آنکھین کھولین تو اپنے کو ایک دربار مین پایا دیکھا کہ ایک بہت وسیع ایوان ہی بہت خوشنما بنا ہوا ہی حاجب و دربان لباس دل فریب پہنے موجود ہین ایک بادشاہ تاج سر پر رکھے ہوے تخت پر بیٹھا ہوا ہی گرد و پیش ارکین دولت و مشیران سلطنت کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین وزیر پشت کھڑا ہوا ہی یہ سردار و ناموس جو کہ سمندر کے ہمراہ آئے تھے ان مین سے کسی نے نہ پہچانا مگر سمندر شاہ کئی مرتبہ آچکا ہی وہ بخوبی پہچانتا ہی اُس نے پہچان لیا کہ مین دربار گنجور شاہ مین کھڑا ہوا ہون سمندر کو وہ جاہ و حشم دیکھ کر اپنا جاہ و حشم و شان و شوکت یاد آ گئی ایک مرتبہ آہ سرد بھر کر آسمان کی طرف دیکھا اور دل مین خیال کیا کہ ایک دن وہ تھا کہ مین اسی طور سے تخت پر بیٹھا تھا اور سب سردار حاضر رہتے تھے خوب دربار آراستہ ہوتا تھا جب یہان کبھی انکی ملاقات کو آتا تھا تو یہ بھی بسبب اُس حکومت کے عزت کرتے تھے یا آج یہ نوبت پہونچی کہ نہ تخت رہا نہ ملک رہا نہ سردار رہے یکہ و تنہا مع چند سرداروں کے بھاگ کر یہان آئے ہین بامید کمک کوئی خبر بھی نہین لیتا ہی کہ تم کون ہو سمندر تو یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا اُدھر گنجور شاہ کی نگاہ سمندر پر اور اُسکے سرداروں پر پڑی ناموس بھی سمندر کے سمندر کے ہمراہ تھے چونکہ کافرون مین پردہ دستور تو ہی نہین سب انکی عورتین باہر نکلتی ہین خصوصا ساحرون مین اسی سبب سے سمندر نے اپنے ناموس کو ہمراہ لیا تھا اور ہر مقام پر ہمراہ تھا یہان بھی موجود ہی جیسے گنجور شاہ نے سمندر کو دیکھا گو دل نہ چاہتا تھا کہ استقبال کرون مگر دو سببون سے دل تو یہ خیال کیا کہ یہ بہت بڑا بادشاہ تھا اسوقت اسپر یہ مصیبت پڑی ہی کہ بھاگ کر ہمارے پاس آیا ہی اور ہم سے کمک کا خواستگار ہی ضرور عزت کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ سلطنت مین آتا تھا جب کہ حاکم تھا تو ہم عزت کرتے تھے

زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہیں رہتا ہے گا ہے چنین و گاہے چنان پھر خداوند اسکے دن پھیر دین اور
حکومت نصیب ہو تو یہ ضرور شکایت کرینگے کہ جب ہم بھاگ کر گئے تھے تو آپ نے ہماری کچھ عزت
نہ کی وہ سبب یہ کہ ایسا نہ ہو کہ بے مروتی سے پیش آؤن اور عزت نہ کرون یہ خداوند کو تحریر کرین
اور خداوند یہ حال سُنکے مجھسے ناراض ہون تو بڑی خرابی ہو یہ خیال کر کے اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف
سمندر جادو کے چلا اسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار اُٹھے اور ہمراہ چلے ادھر سے گنجور شاہ
چلا اُدھر سے سمندر جادو مع اپنے سرداروں کے طرف ایوان کے چلا کہ راہ مین دونون سے باہم ملاقات
ہوئی اور صاحب سلامت ہوئی گنجور شاہ نے دوڑ کر سمندر جادو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کا
مزاج کیسا ہے سمندر نے اپنے سرداروں سے کہدیا تھا کہ یہ جو تخت پر بیٹھا ہے یہی گنجور شاہ حاکم طلسم ہے
اور یہ سب اسکے اہل دربار ہین گنجور شاہ کے اہل دربار تو سمندر کو بخوبی پہچانتے تھے جب بادشاہون
مین صاحب سلامت ہو چکی گنجور شاہ کے سرداروں نے سمندر کو مجرا کیا اور سلام اسی طور سے سمندر
جادو کے سرداروں نے گنجور شاہ کو گنجور شاہ سمندر جادو کو اپنے ہمراہ لے کر مع سرداروں کے
ایوان مین آیا سمندر کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی اور سرداروں ذی ناموس کو کرسیاں مرحمت کین جو
کنیزین غلام تھے وہ اپنے اپنے آقا کی و مالک کی پس پشت کھڑے ہوے جب سب سردار گنجور شاہ و
سمندر کے بیٹھ چکے اُسوقت گنجور شاہ نے داروغہ محلات کو طلب فرما کر حکم دیا کہ چند محل لایق
شاہون کے رہنے کے آراستہ و پیراستہ کرو برائے سمندر شاہ کہ آپ ہمارے مہمان ہین اور تشریف
لائے ہین ہم کو انکی خاطر و مدارات کرنا زیبا ہے اور انکے سرداروں ذی ناموس کے قیام کے لائق ہون
اور کسی شی کی تکلیف نہ ہو اور نہ کسی شی کی احتیاج ہو سب موجود رہے ہر ایک کارخانہ کے داروغہ کو طلب
کر کے اس حکم محکم سے آگاہ کیا اُن سب نے فوراً بندوبست کیا کئی محل عالی شان برائے سمندر جادو
کل سامان سے آراستہ کیے خادم و خدمتگار وغیرہ مقرر کیے اُدھر گنجور شاہ نے بعد مزاج پرسی کے سبب
اس طور سے آنے کا سمندر جادو سے دریافت کیا سمندر شاہ نے ایک آہ سرد بھر کر اور آب دیدہ
ہو کر جواب دیا کہ مین اپنی آوارگی دنیا ہی کا کیا حال بیان کرون اس فلک ناہنجار و زمانہ غدار
کے ہاتھون سے تباہ ہو کر ادھر آیا ہون اس خیال سے کہ شاید تم میرے حال پر رحم کھا کر میری کمک و
مدد کرو گنجور شاہ نے جواب دیا کہ واقعہ تو بیان فرمائیے کہ کیا سانحہ گذرا تب سمندر شاہ نے
بھاگ کر آنا آئینہ اندام جادو کا نہ طاق مین ودامن پناہ دینا ایوان نامدار کا آئینہ اندام جادو
حاکم طلسم اثنر کو برائے تعلیم سحر روانہ کرنا طرف بیابان ہولناک کے آئینہ اندام کے عقب مین روانہ
ہونا بدیع الملک کا بحکم صاحبقران ثانی و صاحبقران ثانی کا بدیع الملک کو صاحبقران
ثالث مقرر کر کے طرف خانہ کعبہ کے جانا پہونچنا بدیع الملک کا کنارے دریائے سبز رنگ کے دشت
بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا آنا صنوبر شاہ کا شہر صنوبر یہ سے اور دعوت کرنا دیوانون کا
یعنی دیوانہ ہوت و مبہوت کا اور زیر ہونا بدیع الملک سے اور ان سب کا مسلمان ہونا یہ خبر ہونا
ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ملکہ ماہیان طوفان کش اُسکا حباب جادو و سہراب جادو
کو روانہ کرنا برائے اسیری بدیع الملک وغیرہ مارا جانا حباب جادو اور شریک ہونا سہراب
کا اور مسلمان ہونا اور مکر سے آنا پاس سحران کے سحران کا مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے اپنا یہ فرما کر روانہ
کرنا سحاب جادو و سحر تاب جادو کو صنوبر یہ پر انکا سب اہل ... صنوبر شاہ کو مع

سرداروں ذاموسس کو اسیر کرکے لانا آفتاب جادو اپنے سپہ سالار کو مع اسیروں کے خدمت
ملکہ سحران میں روانہ کرنا بر دے اک برہان خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی و دیگر عیاروں کا دریا کے اس
پار آکر عیاری کرکے آفتاب جادو کو قتل کرنا بعد اُسکے سحران کو خواجہ ثالث کا شہرانگت سہراب
جادو عیاری سے قتل کرنا ماہیان طوفان کش کا اپنی بہن کے مرنے سے بہت برہم ہونا اور جو عیار
اس پار آئے تھے اُنکو مبتلائے سحر کرکے برائے شکار ماہی جانا اس خیال سے کہ جو ستارے خراب آگئے ہیں
اُنکی نحوست دفع ہو جائے خواجہ ثالث کا عیاری کرکے ماہیان طوفان کش کو قتل کرنا ٹھنا دریائے
سبز رنگ کا اور آنا لشکر اسلام کا شہر یقینیہ پر اور مقابلہ یقین خود پرست سے اور یقین کا خدا
پرست ہونا اور اپنا ملکہ غزالان آہو چشم و دیگر ساحروں کو برائے کمک یقین خود پرست روانہ
کرنا ملکہ غزالان وغیرہ کا مسلمان ہونا اہل اسلام کا محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ و مرادیہ و حسرتیہ پر
آنا اور ان سب کا دین اسلام قبول کرنا اور سمندریہ پر آنا اور اپنے سرداروں کو برائے مقابلہ روانہ
کرنا قسیم و جسیم وغیرہ کے مقابلے و ادراک وغیرہ کے معرکے اور ان سب کا ہاتھ سے فدا پرستوں کے
مارا جانا اور ملکہ تو کبہ روشن تن کا مسلمان ہونا کوہ زمرد کا تباہ ہونا آفاق شاہ کا شریک اہل اسلام
ہونا آنا عشاق نہ طاقی کا اُسکا مقابلہ کرنا اور اُسکے ابر سحر کا غنام اُسکا لامکان بنانا خواجہ ثالث
کا اُسکو مٹانا اور قتل کرنا و عیاریان خواجہ ثالث و دیگر عیاران لشکر اسلام کی آنا ملکہ ایوان نہ طاقی
کا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرنا آخرکار اُسکا بھی عاجز ہو کر چلا جانا بسبب عیاری خواجہ ثالث کے
اپنا خود لشکر کشی کرنا اپنا نامہ وغیرہ لکھ کر سب کو طلب کرنا ملکہ ایوان کا شریک لشکر اسلام ہونا اور
اپنا نامہ لکھنا گنجور شاہ کو برائے کمک و اُسکا جواب آنا بعد جواب آنے کے لشکر لیکر مقابلہ اہل اسلام
میں جانا مقابلہ ہونا عشاق حجرہ نشین کا سب ساحران اسلام کو اسیر کرنا آنا ایوان کا عین وقت
پر اور لڑنا عشاق سے آنا سوبائی برق فراج کا مع نیچہ عشاق کش کے مارا جانا عشاق کا
جنگ مغلوبہ کا واقع ہونا اور اپنا شکست کھانا اہل اسلام سے و لشکر کا تباہ ہونا اور اپنا بھاگ کر صحرا میں
آنا وہاں لشکر کا جمع ہونا لشکر کو طرف صحرائے نہ طاق کے روانہ کرکے اپنا ادھر کو آنا بیان کیا اور یہ بھی
بیان کیا کہ میرے پاس ایک صندوقچہ عطا کیا ہوا خداوند کا تھا اُسمیں یہ خاصیت تھی کہ ایک تلوار تھی
جہاں اُس صندوقچہ کو کھولا وہ تلوار حرکت کرکے بالائے آسمان گئی اور وہاں سے حریف پر گری اُسکے دو ٹکڑے
کیے وہ صندوقچہ میری دختر نے مجھ سے لیکر اپنے یار و آشنا سہراب کو دیا اور اُسی طور کا ایک
اور صندوقچہ وہاں رکھ دیا میں نے اصلی صندوقچہ جان کر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا تھا کہ اسکے ذریعہ
سے لشکر اسلام کو غارت کرنا سہراب نے آکر اُس ساحر کو قتل کیا میں نے اُس بیہودہ بردہ پر جب بہت
ظلم و ستم کیا تو میری دایہ کسی مکاری سے سہراب سے وہ صندوقچہ حاصل کیا راہ میں ملکہ خفر ناہی سے
ملاقات ہوئی اُس سے سب حال بیان کیا وہ رایہ کو قتل کرکے وہی صندوقچہ لے کر اپنے ملک کی طرف
روانہ ہوئی اے بھائی یہ یہ خرابیاں واقع ہوئیں یہ یہ آفتیں نازل ہوئیں اپنے ہاتھ پاؤں اپنے دشمن ہوگئے
عزیزوں نے ساتھ چھوڑ دیا دوستوں کا کیا ذکر ہے اپنے بیگانوں نے منھ موڑ لیا سب نے دشمنی پر کمر کسی
جب کہ اولاد نے یہ حرکت کی تو پھر اوروں کا ذکر بیکار ہے مگر مجھکو آپ سے بڑی امید تھی کہ آپ میری ہر حال میں
شہرانگت کرینگے مگر بسبب گردش تقدیر کے آپ کو نامہ لکھا اور کمک طلب کی آپ نے بھی جواب صاف
دیا اس امر کی آپ کی ذات سے امید نہ تھی خیر وہ تو جو کچھ ہونا تھا ہوا اب میں آپکے پاس اس غرض

سے آیا ہون کہ میری کمک فرمایئے میرے ہمراہ لشکر لیکر بیرون طلسم تشریف لے چلیے اور اہل اسلام سے
مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیجیے اور میرا تمام ملک اُن کے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ فرمایئے راوی
بیان کرتا ہی کہ سمندر شاہ نے کل حال اہل اسلام کا اور اپنا جو کہ ان تینون جلدون مین تحریر ہوا ہی ابتدا
سے آخر تک بیان کیا جب سب حال گنجور شاہ سن چکا اُسوقت جواب دیا کہ آپ کا نامہ ضرور آیا اور
مین نے وہ جواب ضرور تحریر کیا اور اِس وقت پھر آپ سے کہتا ہون کہ یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین لشکر لے کر
آپ کے ہمراہ بیرون طلسم چلون اور آپ کی کمک کرون مجکو کیا ضرورت ہی کہ بیکار درد سر مول لون اور اہل
اسلام کو اپنا دشمن بناؤن اور اِس مقام اور طلسم کی خرابی اُن کے ہاتھون سے کراؤن یہ تو بالکل خلاف
عقل ہی آپ تشریف لائے ہین تو تشریف رکھیے یہان آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی نہ یہان آپ کو
کوئی ستا سکتا ہی نہ یہان اہل اسلام آسکتے ہین فرض کردم کہ وہ لشکر کشی کرکے آئے تو کسے مقابلہ کیا جائیگا
یہ ممکن نہین ہی کہ وہ آپ کو یہان سے لے جا سکین یا قتل کرسکین نہ یہ ممکن ہی کہ مین آپ کے ہمراہ چلون
اور بیرون طلسم جاکر اُن سے مقابلہ کرون مجکو اس قسم کی مدد سے معاف فرمایئے مین اپنے مقام سے
حرکت نہ کرونگا یہان جو آئیگا اُس سے لڑونگا یہ جو گنجور شاہ نے جواب دیا سمندر جادو کی امید
قطع ہوگئی وہ جو امید تھی کہ گنجور شاہ میری کمک کریگا اور لشکر لیکر میرے ہمراہ آئیگا اِس جواب سے
بالکل امید جاتی رہی صرف اِس قدر تو سمندر نے جواب دیا کہ اب کیا کرین یہ زمانہ کی خوبی اور تقدیر کی
خوبی ہی آج کل کوئی کسی کا بُرے وقت مین ساتھ نہین دیتا ہی جب وقت سخت ہوتا ہی تو عزیز ساتھ
چھوڑ دیتے ہین ہاتھ پاؤن جواب دیتے ہین دشمن ہوجاتے ہین دوستون کا کیا ذکر ہی خیر اب تو جو پڑی ہی
اُسکو اُٹھائینگے یہ کہکر سمندر شاہ ساکت ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر گنجور شاہ کے سردار آئے سمندر شاہ کو لوگون نے لاکر اُن مکانون مین
اُتارا جو کہ اُنکے لیے آراستہ کیے گئے تھے سب سردارون کو الگ الگ مقام دیے سمندر شاہ کے لیے
نہایت عمدہ محل مقرر کیا سب سردار سمندر شاہ کے اُن مقامون مین آکر ساکن گزین ہوے سمندر
شاہ مع ناموس کے اُس محل مین آکر اُترا سب سامان سے آراستہ پایا بعد تھوڑی دیر کے سرکار
گنجور شاہ سے ہر ایک کے لیے کھانا آیا سب نے کھانا کھایا جب سب اطمینان سے بیٹھے اور ناموس
سمندر شاہ اور خود سمندر کو راحت ملی اور اطمینان اِس امر سے ہوا کہ اب حریف یہان نہین
آسکتا ہی جب تک طلسم فتح نہ ہو اُسوقت سمندر نے اپنے وزیرون امراق و شملاق و دیگر سردارون
کو طلب کیا اور کہا کہ تمنے گنجور شاہ کی بے اعتنائی اور کج خلقی دیکھی کس طور سے جواب صاف دیا
اب یہ امید تو قطع ہوگئی کہ یہ ہماری کمک کرین لشکر لے کر خود یا کسی سردار کو ہمراہ کرین کہ وہ اہل اسلام سے
بیرون طلسم مقابلہ کرے رہا یہ امر کہ اگر اہل اسلام یہان آئے تو اُسوقت مین یہ امر ضرور ہوگا کہ یہ
اُنکے دفع کرنے کی کوشش کرینگے صرف طلسم کے بچانے کی غرض سے نہ میرے سبب سے اس حالت
مین یہان رہنا اور اِنکی روٹیان توڑنا اور نگاہون مین حقیر ہونا کیا ضرور ہی یہان سے اور کسی طرف چلو
یا جو تم لوگون کی راے ہو وہ بیان کرو میری تو عقل آج کل بالکل خراب ہو رہی ہی شملاق و امراق
و دیگر سردارون نے جواب دیا کہ ہم نے سب حال دیکھا اب آپ کو یہ لازم ہی کہ جیسی گنجور شاہ نے
بے اعتنائی اور بے مروتی کی ہی اور اپنے کو زحمت سے بچایا ہی تو آپ بھی یہان سے نہ جایئے اسی مقام
پر تشریف رکھیے اہل اسلام ضرور آپ کے تعاقب مین آئینگے اُسوقت یہ ضرور بقول آپکے طلسم کے

بچانے کی کوشش کرینگے بس انکو زحمت ہوگی اگر یہ غالب آئے تو آپ کی مراد حاصل ہوئی آپ یہانسے جاکر اپنے ملک پر قبضہ فرمائیے گا اگر وہ لوگ غالب آئے تو یہ ملک بھی مثل آپ کے ملک کے تباہ ہوگا گنجور شاہ بھی بے دست و پا ہوگا اسوقت کی بے مروتی کی سزا پائے گا اگر آپ یہانسے چلے جائیگا تو یہ ضرور ہوگا یہ طلسم فتح ہو جائے گا لازم ہی کہ اس طلسم کو بھی برباد کرا دیجئے جسمین وہ لعین گنجور شاہ کو اس امر پر غرور ہی کہ ہم صاحب طلسم ہین کیون کسی کی کمک کرینا یہ غرور ہی کہ ہم بھی اس لائق ہوے کہ ہمارے پاس لوگ آکر پناہ لیتے ہین اور ہمسے کمک کے خواستگار ہوتے ہین دوسرے یہ امر ہی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر گنجور شاہ کمک نہ کرے گا تو مین عرضی بخدمت خداوندین روانہ کرونگا اور اُن سے کمک کا خواستگار ہونگا لہذا عرضی کل واقعات کی بخدمت خداوندین روانہ فرمائیے وہان سے ضرور کمک آئے گی یا گنجور شاہ کو حکم ہوگا کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اسوقت یہ ناچار ہو کر ضرور کمک کرینگے آپ کا مطلب حاصل ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ راے تمہاری بہت درست ہی تا جواب عرضی مین ضرور یہان قیام کرونگا اور ضرور کوئی نہ کوئی نتیجہ پیدا ہوگا یا تو کمک آئے گی یا گنجور شاہ کو حکم ملے گا مین کل ہی عرضی روانہ کرونگا اور موافق تمہاری راے کے عمل کرونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک خادم نے آکر عرض کیا کہ وزیر اعظم گنجور شاہ آپ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ تشریف لائین اور اپنے سرداروں سے کہا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پیام گنجور شاہ نے بھیجا ہی اس پیام کو بھی سننا چاہیے راوی بیان کرتا ہی کہ وزیر گنجور شاہ کہ اسکا نام سمینار روس جادو ہی بڑا کافر و سیاہ قلب ہی اہل اسلام کا دشمن جانی ہی اور نمک حرام بھی ہی جب اسنے دیکھا کہ بادشاہ نے سمندر شاہ کی کمک سے انکار کیا تو اسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے گھر پر آیا اور خیال کیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ کو قتل کر کے سمندر کو تخت حکومت پر بٹھائیے اسی راے کے لیے سمندر کے پاس آیا ہی جب سمندر نے طلب کیا تو یہ اندر آیا سمندر نے اسکی تعظیم کی اپنے برابر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کی سبب آنے کا دریافت کیا اس مکار و نمک حرام نے کہا کہ مین عرض کرتا ہون مگر تخلیہ چاہتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین ان مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو آپ بیان کرین اُسکو کسی سے بیان کرین تب اُسنے کہا کہ آپ نے بادشاہ کی حالت کو ملاحظہ فرمایا آپ تو بامید کمک اور امداد اپنا خیال کر کے اور دوستی سابق پر بھروسہ کر کے تشریف لائے اُنھون نے آپ کے ساتھ یہ بے مروتی فرمائی پہلے جواب نامہ اُس طور کا تحریر کیا مگر آپ نے اُسکا بھی خیال نہ کیا تشریف لائے اُسپر یہ واقعہ گذرا مجکو بڑا صدمہ ہوا اصل امر یہ ہی کہ ان کے دل مین محبت خدا پرستون کی ہی اسی سبب سے یہ مقابلہ سے انکار کرتے ہین اور مین آپ سے کہے دیتا ہون کہ ادھر اہل اسلام نے اگر اس طلسم پر لشکر کشی کی اور مقابلہ کی نوبت آئی یہ شراکت کر لین گے اور شریک ہو کر طلسم کو فتح کرا دینگے اور یہ ملک بھی قبضہ خدا پرستان مین ہو جائے گا بس مین اس لیے حاضر ہوا ہون کہ مین مدت سے بادشاہ سے ناراض ہون اور اس امر کا خواہان ہون کہ اگر کوئی اس امر کو قبول کرے کہ ہم یہان کی حکومت کرینگے تو مین بادشاہ کو اسیر کر کے اُسکو حاکم کر دون مین خود حکومت کرتا مگر سبب یہ ہی کہ یہان کی حکومت مین شرط ہی کہ جو بادشاہ ہو وہ حاکم یہان کا ہو سکتا ہی خواہ اسی طلسم کا بادشاہ ہو خواہ بیرون طلسم کا یا جسکو الوان تاجدار بادشاہ کرے اگر بادشاہ نہ ہوگا کوئی سردار یا وزیر ہوگا وہ نہین حاکم ہو سکتا ہی اگر وہ کسی طریقہ سے حاکم بنایا جائے گا اور تخت پر

بغرض حکمرانی قدم رکھے گا فوراً ہلاک ہوگا سو بسبب خوف ہلاکت کے مین بھی اور سب سردار اس امر سے باز ہین اور خوف کرتے ہین اور آپ بادشاہ بھی ہین اور ایوان تاجداری کی طرف سے شہر سمندریہ کے بادشاہ تھے اگر آپ اس امر کو قبول کرین تو مین بادشاہ کے قتل کی فکر کرون اور اس قصہ کو یون پاک کرون کہ اُنکو قتل کر کے آپ کو یہان کا بادشاہ کرون آپ لشکر کثیر ہمراہ لے کر بیرون طلسم جا کر خداپرستون سے مقابلہ کرین اور انکو شکست دے کر شہر سمندریہ کو بھی اسی طلسم مین شریک فرماین عنایت خداوندی سے آپ ساحر زبردست ہین اور آپ کے ہمراہ ساحران زبردست بھی ہین ان سب کامون کا خوب بندوبست ہوگا مین اس وقت اسی غرض سے حاضر ہوا ہون کہ آپکا منشا دریافت کر کے اس امر مین کوشش کرون کیونکہ بادشاہ کا قتل ہونا امر آسان نہین ہے وہ حاکم طلسم ہے اور تحفہ جات طلسمی کا مالک ہے جب تک وہ پاس ہونگے کسی کا دسترس نہ ہوگا ماسوا اسکے فاتح طلسم کے کسی کے ہاتھ سے نہ مارا جائیگا اگر فاتح طلسم کی اطاعت نہ کرے گا اور اگر اطاعت کرے گا تو کبھی نہ ہوگا بس بہت کوشش کرنا ہوگی تب یہ کام ہوگا سمندر یہ سنتے ہی بہت خوش ہوگیا اور جامہ جسم مین نہ سماتا ہوگیا سمندروس کو جواب دیا کہ اگر تم ایسا کروگے تو کیا اچھی بات ہے مین تمہارا ممنون و مشکور ہونگا اور وہ مرتبہ اعلے دونگا کہ تم تمام عمر یاد کروگے اور مین اس امر کو بخوشی خاطر قبول کرتا ہون تم دیکھنا کہ جو تم نے تدبیر سوچی ہے اگر پوری ہوئی اور مین حاکم طلسم ہوا تو کس طور سے ان خداپرستون کو قتل کرتا ہون کہ ماہیان دریا در عذاب ہون ان کے حال پر رحم کھائین اور مجھکو رحم نہ آئے سمندروس نمک حرام نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مین ضرور اس کام کو انجام دونگا تب سمندر نے وہ راے جو سردارون نے اسکو دی تھی اپنا دوست سمندروس کو جان کر بیان کی اور کہا کہ مین عرضی خدمت خداوندی مین روانہ کرتا ہون دیکھون وہان سے کیا جواب آتا ہے جب تک جواب آئے وہان سے تم اس عرصہ مین یہان یہ تدبیر کرو سمندروس نے جواب دیا کہ یہ راے آپ کی بہت عمدہ ہے شوق سے عرضی تحریر فرمایے مین یہان آپکی تدبیر کرتا ہون جو مین نے گذارش کیا ہے اب کیا بھلا مین گنجور شاہ کو زندہ بھی چھوڑتا ہون اگر قتل نہ کر سکا تو اسیر ضرور کر لونگا اور سب تحفہ جات لے کر اور آپ کے حوالہ کر کے آپ کو یہان کا بادشاہ کرونگا اسی قسم کی باتین بڑے عرصہ تک ہوا کین اور باہم مشورہ کیے قتل گنجور شاہ و عرضی روانہ کرنے کی آخیر راے یہ قرار پائی کہ سمندر شاہ گنجور شاہ سے یہ فرمائین کہ مین ایک عرضی خدمت خداوندی مین روانہ کرنا چاہتا ہون براے طلب کمک آپ اسقدر مہربانی فرمایے کہ میری عرضی روانہ فرما دیجیے اگر آپ کمک سے انکار فرماتے ہین تو یہ کام ترک دیجیے اسمین کوئی آپ کا نقصان نہین ہے وہ ضرور اسکو قبول کرینگے سواے اُن کے دوسرے کی یہ طاقت نہین ہے کہ یہان سے عرضی روانہ کر سکے ہان وہ روانہ کر سکتے ہین سمندر شاہ نے کہا کہ کل مین کہکر اور عرضی لکھکر روانہ کرا دونگا جب یہ راے قرار پا چکی سب اپنے اپنے مقام پر آئے وزیر گنجور شاہ بھی اپنے مقام پر آیا اور اس فکر مین مبتلا ہوا کہ کس تدبیر سے بادشاہ کو قتل کرون یا اسیر کرون اور کسی تدبیر سے تحفہ جات طلسمی لے لون کہ جسکے لینے سے بادشاہ پر دست رس ہو اگر بدون اسکے کہ تحفہ جات نہ لیے جائین فکر قتل یا گرفتاری کی جائے گی تو مشکل ہوگی اور دسترس نہ ہوگا یہ تو شب بھر اپنے مقام پر اسی فکر مین مبتلا رہا نہ نیند آئی [illegible] ادھر سمندر نے بعد جانے سمندروس کے اپنے وزیرون و سردارون سے کہا کہ واقعی خداوند نے [illegible] دوست پیدا کر دیا اور ایک حکومت اگر ہاتھ سے جاتی رہی تو دوسری سلطنت اُس [illegible] ملنے کی تدبیر کر دی کہ جسکی قدر بڑے بڑے بادشاہون کو آرزو تھی اور یہ میری خوش تقدیری اور [illegible]

کہ خود گنجور شاہ کے دوست دشمن ہوگئے اور میری ہمراہی پر کمر کسی واقعی گنجور شاہ نے بڑی بے مروتی اور کج خلقی
کو کام فرمایا تھا ایسی بات گنجور شاہ کو میرے ساتھ زیبا نہ تھی بقول اُسکے وزیر کے ضرور اُسکے دل مین اہل اسلام
کی الفت ہے اسی سبب سے اسنے جواب نامہ مین بھی انکار کمک سے تحریر کیا اور جب مین یہان آیا اور مین نے
کمک کی خواہش کی اُسنے اُسی الفت کے سبب سے انکار کیا ضرور ایسا ہوگا کہ یہ شریک اہل اسلام ہو جائیگا
اور اُنکا قبضہ طلسم پر کرادیگا ایسے شخص کا قتل یا اسیر کرنا لازم ہے یہ اُسی بے مروتی اور کج خلقی کی سزا ہے جو
اُسکے دوست اور خیر خواہ و ملازم دشمن ہوگئے میرا کیا نقصان ہے جو مین انکار کرتا وہی لوگ اسکا بندوبست
کرینگے مجکو بلا زحمت و بلا مشقت ایک حکومت وسیع ملیگی مین کیون انکار کرون سب نے جواب دیا کہ
واقعی بہت عمدہ بات ہے جیسا آپ کا گمان ہے اور جو سندروس نے کہا ہے اگر ایسا ہو تو کیا خوب ہو کیسی
حکومت ملے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ قدرت خداوند ہے کہ بدون خواہش کے لوگون نے ہم سے خواہش کی
اگر ایسا ہو تو کیا عجب ہے مین عرضی تو کل ضرور تحریر کرکے روانہ کرونگا تا آنکہ جواب عرضی آئے اگر یہان
سندروس نے جو تدبیر ہم سے کہی ہے اُسکا بندوبست کردیا اور مین بادشاہ ہوگیا تو پھر کیا ہے دیکھنا کہ پھر کیونکر ان اہل اسلام کا مقابلہ کرتا
ہون اور کیونکر شکست دیتا ہون اور اگر اس عرصہ مین کچھ بندوبست نہ ہوا اور وہان سے کمک آگئی تو اُسکو ہمراہ لیکر جاؤنگا اور
مقابلہ کرونگا اب مجکو ہر طرح سے اطمینان ہے ان دو کامون مین سے ایک ضرور میری خواہش کے موافق ہوگا کل ضرور
گنجور شاہ کے ذریعہ سے عرضی روانہ کرونگا یہ کہکر اور سردارون کو رخصت کرکے داخل محل ہوا سردار اپنے مقام پر
آئے وہ رات تمام ہوئی صبح کو گنجور شاہ نے دربار کیا سب سردار گنجور شاہ حاضر دربار ہوئے سندروس وزیر بھی آیا مگر وہ اور فکر مین ہے کہ سمندر شاہ
مع اپنے سردارون کے آیا گنجور شاہ نے استقبال کرکے لا اپنے برابر بٹھایا جب دربار آراستہ ہوچکا اُس وقت
سمندر شاہ نے گنجور شاہ سے کہا کہ آپ نے کمک سے انکار فرمایا اور واقعی آپ کا خیال بہت درست
ہے لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک عرضی بخدمت خداوند نہ طاق روانہ کرون اور اُس مین اپنی حالت تحریر
کرون اور خداوند سے کمک کا خواستگار رہون تا جواب عرضی یہان مقیم رہون اگر کمک آجائے تو اُسکے
ذریعہ سے بیرون طلسم جاکر جہان خداپرست ہون اُن سے مقابلہ کرون بھلا فرشتگان قدرت سے کون
لڑسکتا ہے خداپرست مغلوب ہونگے اور مین غالب ہونگا میرا ملک مجکو مل جائیگا اہل اسلام کے قبضہ
سے نکل آئیگا اور اگر کمک نہ آئی اور کچھ جواب نہ آیا تو جیسا حکم ہوگا اُس پر عمل کرونگا یقین ہے کہ اس مین
تو کوئی آپ کا نقصان نہ ہوا اور آپ میری خواہش کے موافق عرضی بذریعہ اپنے روانہ کردین گنجور شاہ
نے جواب دیا کہ میرا کوئی نقصان نہین ہے آپ عرضی تحریر فرمائین مین اُسے روانہ کردونگا اور جواب منگا
دونگا یہ سُنکے سمندر شاہ نے شمطاق کی طرف دیکھا وہ دوات و قلم لیکر سامنے آیا سمندر نے کہا
کہ ایک عرضی ہماری طرف سے بخدمت خداوند تحریر کرو اُس مین کل حالت ہو اور تحریر کرو کہ یا خداوند
مین نے قبل بھی ایک عرضی بذریعہ فرخ ستارہ پیشانی اپنے دوست کے روانہ کی ہے وہ مجکو ایک آفت
سے بچانے کو آئے تھے اور یہی کہدیا ہے کہ میری تمام حالت جو کہ آپ نے اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرمائی
اور مین نے بیان کی ہے خدمت خداوند مین عرض کردیجیے گا یقین ہے کہ وہ عرضی بخدمت عالی پہونچی ہو
اب مین دوسری عرضی نذر اور تحریر کرتا ہون میرے حال پر از راہ خداوندی رحم فرمائیے دشمنون کے
شر سے بچا دیجیے میری کمک فرمائیے کسی فرشتہ مقرب بارگاہ کو حکم فرمائیے کہ وہ آکر میری کمک کرے
اور خداپرستون کو تباہ و غارت کرکے میرا ملک اُسکے قبضہ سے نکال کر میرے حوالہ کرے آپ اُن پر اپنا
عذاب نازل فرمائیے اب اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہے اور آپ کے بندگان خاص کو بہت ستایا ہے

آپ کے خاص نمہارے اُنکے ہاتھ سے بہت عاجز و پریشان ہو رہے ہین اُنکا یہ قصد ہی کہ وہ طرف خداوند کے
بھی رخ کرین مین بھاگ کر اُنکے ہاتھ سے شکست کھا کر طلسم گنجورۂ سلیمانی مین پاس گنجور شاہ کے اس
امید سے آیا تھا اور اب یہان اُن خداپرستونکے خوف سے پوشیدہ بیٹھا ہون آپکی مہربانی اور کرم خداوندی
کا منتظر ہون مجکو گنجور شاہ کے پاس آنے سے یہ امید تھی کہ وہ میری کمک کرینگے اور میرا ملک قبضۂ مسلمانان
سے مقابلہ کرکے نکال کر میرے حوالہ کرینگے اُنھون نے اس امر سے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ تم یہان قیام کرو
جب خداپرست یہان اگر تم کو مجھ سے طلب کرینگے اور طلسم پر لشکرکشی کرینگے تو اُس حالت مین مین اُنسے
مقابلہ کرونگا اور اُنکو شکست دونگا یہان تم سے کوئی نہین لے سکتا ہی اطمینان رکھو لہذا مین نے پریشان
ہوکر اپنی کل حالت آپکی خدمت مین بذریعہ عرضی ہذا کے گذارش کی ہی امیدوار کرم خداوندی ہون اور
یہ چاہتا ہون کہ میری کمک فرمائی جاوے اور اہل اسلام پر قہر نازل فرمایا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ اس طلسم
کو بھی آکر درہم و برہم کرین اور آپکے بندگان کو قتل و غارت کرین کیونکہ اُنھون نے اب بہت سر
کشی پر کمر کسی ہی میری بہت جلد خبر لیجیے اور کمک فرمایئے ورنہ مین ہلاک ہو جاؤنگا یہ مضمون جو سمندر شاہ
نے شملاق سے کہا بس شملاق نے پہلے تو بہت کچھ القاب و آداب بڑے شد و مد سے تحریر کیا اُسکے بعد
ابتدا اس واقعہ کی کہ آنا بدیع الملک کا دشمن بہار افزا مین اور مقابلہ دیوانون سے اور مسلمان ہونا
صنوبر شاہ وغیرہ کا اور مارا جانا حباب جادو کا اور مقابلہ سحران با لشکر اسلام و مارا جانا آفتاب جادو
و سحران و ماہیان کا اور دریائے سبز رنگ کا اور مسلمان ہونا سہراب و غزالان و دیگر ساحرون
کا و لشکرکشی اہل اسلام کیطرف لقانیہ و محرابیہ کے بقین خودپرست و محراب شاہ کا بعد مقابلہ مسلمان
ہونا اقبال شاہ و اشتیاک شاہ وغیرہ کا بدون مقابلہ مسلمان ہونا اور لشکر اسلام کا قریب سمندریہ آنا اور
یہان کے کل مقابلہ مع دیگر واقعات کے و آفاق شاہ وغیرہ کا شریک اہل اسلام ہوکر سمندر شاہ سے
مقابلہ کرنا بعد ہا کئی معرکون کے خود سمندر شاہ کا لشکر لے کر مقابلہ اہل اسلام مین جانا اور جنگ و پیکار کا آغاز
ہونا اور مارا جانا عشاق و جہد نشین کا شکست کھانا سمندر شاہ کا بھاگ کر آنا طلسم گنجورہ مین
گنجور شاہ سے کمک کی خواہش کرنا انکا انکار کرنا سب تحریر کیا ساتھ تفصیل کے کوئی واقعہ فروگذاشت
نہین کیا جو کچھ ان چند دن مین تحریر ہو چکا ہی ناظرین کو یاد ہو گا جب یہ سب حالات لکھ چکا اُسکو قسمت و
مضمون جو سمندر شاہ نے بتایا تھا وہ لکھا یہ سب لکھ کر عرضی طیار کر کے بخدمت سمندر شاہ پیش کی
سمندر شاہ نے عرضی کو دیکھا بہت پسند کیا شملاق نے اُسکو صاف کر کے اُس پر مہر سمندر شاہ
کی کی لفافہ میں بند کرکے اُس پر بھی مہر کر کے پیش کی اب سمندر شاہ نے وہ عرضی وزیر سے لے کر گنجور شاہ
کو دی اور کہا کہ اسکو مہربانی کر کے روانہ فرمایئے اور بہت جلد اور تاکید کر دیجیے گا لے جانے والے سے
کہ اسکا جواب بہت جلد لے کر آئے راوی کہتا ہی کہ گنجور شاہ نے وہ عرضی سمندر کے ہاتھ سے لے کر اپنے
پاس رکھی وزیر گنجور شاہ دیکھ رہا ہی اور جل رہا ہی اس فکر مین ہی کہ کیا تدبیر کرون کیونکر بادشاہ کو قتل
یا اسیر کرون اور سمندر کو بادشاہ کرون یہ نمک حرام تو اس فکر مین ہی ادھر گنجور شاہ نے دبیر سے کہا کہ
ایک عرضی ہماری طرف سے بھی تم اس مضمون کے بعد القاب و آداب خداوندی کے تحریر کرو کہ مین
بخدمت خداوند مین دست بستہ عرض پرداز ہون کہ مین بہ حکم خداوند اس طلسم کا بادشاہ چلا آتا ہون
اور ہمیشہ پابند حکم خداوندی رہا ہون میرے حال پر ہمیشہ عنایت و مہربانی مبذول رہتی ہی آج کل بھی
وہی مہربانی ہی مین نے جو کمک سمندر شاہ سے انکار کیا اسکا سبب یہ ہی کہ اول تو مجھ کو یہ حکم خداوند

تھا اور ہی کہ تم اپنے طلسم کو چھوڑ کر کبھی باہر نہ جانا اور نہ کسی پر لشکر کشی کرنا جب تک وہ تمھارے طلسم کی طرف نہ آئے اور تم پر لشکر کشی نہ کرے اُسوقت تک کسی سے مقابلہ نہ کرنا لہذا مین اُسی حکم پر پابند رہا اسی سبب سے مین نے انکار کیا نہ خود برائے کمک لشکر لے کر گیا نہ کسی کو روانہ کیا جب نامہ سمندر شاہ کا دربارۂ طلب کمک آیا صاف انکار کیا اب سمندر شاہ خود اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست کھا کر اور بھاگ کر بحالت خراب طلسم مین تشریف لائے مین نے اُنکو مہمان کیا اور بہت کچھ اطمینان اُنکا کیا جب اُنھون نے کمک کی خواہش کی مین نے انکار کیا اور کہدیا کہ جب کوئی اِدھر لشکر کشی کر کے آئے گا تو مقابلہ کرونگا واقعی یہ امر ہی کہ اُنکی حالت بہت خراب ہی اُن پر رحم واجب ہی اور اُنکی کمک کرنا بھی لازم ہی وہ اسوقت واجب الرحم ہین بس جب مین نے کمک کرنے سے انکار فرمایا تو اُنھون نے مجھ سے فرمایا کہ مین ایک عرضی بہ خدمت خداوند اپنے کل حالات کی تحریر کرتا ہون گو خداوند عالم الغیب ہین وہ سب حالات سے آگاہ ہونگے مگر مجکو بھی فرض ہی کہ مین آگاہ کر کے کمک طلب کرون لہذا تم وہ عرضی میری اپنے ذریعہ سے بخدمت خداوند بھیجدو مین نے منظور کر کے اُنکی عرضی مع اپنی عرضی کے روانہ کی ہی امیدوار ہون کہ جواب سے سرفراز ہون مین بھی اور سمندر شاہ بھی وہ یہان تشریف فرما ہین اور جواب کے منتظر ہین دوسرے سبب انکار کمک کا یہ بھی ہی اور تھا کہ کوئی حکم خداوند کا میرے نام نہین آیا تھا اور نہ آیا ہی کہ تم سمندر شاہ کی کمک کرو بس مین کیونکر بدون حکم عالی کمک کرتا خلاف حکم کر کے مورد قہر خداوندی ہوتا جیسے سمندر شاہ نے خلاف حکم بدون اجازت خداوند اہل اسلام سے مقابلہ کر کے اپنی حالت کی کہ ایک ایک کے پاس دامن پناہ لیتا ہی اور کمک کی خواہش کرتا ہی یہ اُس عدول حکمی کا سبب ہی لہذا مین یہ عرضی پیش کر کے مع عرضی سمندر شاہ کے امیدوار ہون کہ جیسا میرے نام حکم صادر ہو اُس پر عمل کرون اور سمندر شاہ کی دست بستہ سفارش بھی کرتا ہون کہ خداوند اُسکی کمک فرمائین وہ بہت پریشان ہی زیادہ حد ادب جب یہ سب عبارت گنجور شاہ نے بیان کی دبیر نے بہت عمدہ طور سے تحریر کر کے پیش کی گنجور شاہ نے دیکھکر دبیر کو دیا اور کہا کہ صاف کرو دبیر نے قرطاس طلائی پر بخط طغرا لکھا اور لکھ کر لفافہ مین بند کر کے مہر کی تب گنجور شاہ نے دبیر کو عرضی سمندر شاہ کی دی اور کہا کہ اسکو بھی اسی کے ساتھ ملفوف کرو اُسنے دونون عرضیان ایک لفافہ مین ملفوف کر کے اور اُس پر مہر کر کے گنجور شاہ کے روبرو پیش کین اُسوقت گنجور شاہ نے وہ عرضیان لے کر سامنے رکھین اور ایک کتاب جو سامنے رکھی تھی اُسکو اُٹھایا اور کھولا اُسمین سے کچھ دیکھکر پڑھا اور دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ تمام دربار کی زمین کو زلزلہ سا ہوا سب نے دیکھا کہ برابر تخت گنجور شاہ کے زمین شق ہوئی اور ایک ساحر بہت قوی ہیکل بدشکل تمام جسم سے اُسکے شعلہ نکلتے ہوئے پیدا ہوا اور آتے ہی گنجور شاہ کو سلام کیا سب اہل دربار کو بغور اُس نے دیکھا گنجور شاہ نے اشارہ کیا ایک کرسی خالی تھی کہ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کر کے بیٹھ گیا اور کہا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہی گنجور شاہ نے کہا کہ بیان کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ انکو شراب پلاؤ اور خلعت دو ساقی نے شراب پلائی خلعت مرحمت ہوا جب وہ شراب پی چکا اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت گنجور شاہ نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ عرضی میری بخدمت خداوند پہونچا دو اور اسکا جواب لا دو بہت ضروری عرضی ہی بہت جلد جواب لانا یہ کہکر وہ اُسکو دی اُسنے عرضی ہاتھ مین لے کر کہا کہ آپ واقف ہین کہ وہان سے جواب عرصہ مین آتا ہی مین اپنے امکان بھر کوشش کرونگا کہ جہان تک ممکن ہوگا بہت جلد آؤنگا اگر عرصہ ہو تو متردد نہ ہوجیے گا

گنجور شاہ نے کہا کہ تم کوشش اس امر کی ضرور کرنا کہ جواب جلد ملے اگر جلدی نہ ملے تو خیر جب ملے تب آنا مگر خالی نہ آنا جواب لے کر آنا اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر اُس ساحر نے دستک دی کہ دو پر اُسکے دونون شانون پر پیدا ہوئے اور وہ عرضی لے کر بیرون ایوان آیا اور ایک طرف کو اُڑ کر چلا یہ ساحر تو عرضی سمندر شاہ و گنجور شاہ کی لے کر طرف فہ طاق کے جاتا ہی دیکھیے اب کیا جواب لے کر آتا ہی اور کیا جواب آتا ہی بعد جانے ساحر کے گنجور شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین انتظار جواب عرضی کرنے لگا وزیر گنجور شاہ اپنے مقام پر آیا اور اس فکر مین مصروف ہوا کہ کس طور سے بادشاہ کو قتل یا اسیر کرون سمندر شاہ مع اپنے سردارون کے اپنے مقام پر آیا اور جواب عرضی کا منتظر ہوا اب ان سبکو اپنی اپنی فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی یعنی ساحر کو طرف فہ طاق کے روان چھوڑا جاتا ہی کہ وہ عرضیان لے کر جاتا ہی سمندر شاہ کو طلسم مین مقیم رکھا جاتا ہی انتظار جواب عرضی مین اور وزیر بدتدبیر گنجور شاہ کو فکر قتل گنجور شاہ مین اور مین اس کتاب کو اسی مقام پر تمام کرتا ہون انشاء اللہ تعالے بشرط حیات دیکھا جائے گا والسلام خیر الختام تمام شد کتاب ہذا فقط

تقریظ از جانب مصنف کتاب ہذا

ہزار ہزار شکر اُس خدا ے برتر کا کہ جس نے تمام عالم کو خلق فرمایا اور انسان کو اشرف مخلوقات بنایا اور مجھ ایسے ناچیز و حقیر کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ اہل فہم و اہل سخن قدر فرماتے ہین ورنہ مین اس لائق نہ تھا کہ یہ میری قدر ہوتی اور میرے کلام کو لوگ پسند فرماتے یہ اسی کی عنایت و بندہ نوازی ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اور مجکو خداوند کریم نے اس بار سے سبکدوش فرمایا اب میری دعا خداوند تعالے سے یہ ہی کہ پسند خاطر ناظرین نکتہ فہم دقیقہ رس ہو اور شائقین و ناظرین ملاحظہ فرما کر مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین مین حقیر و ناچیز بخدمت شائقین و ناظرین دست بستہ عرض پرداز ہون کہ اگر کوئی غلطی یا بے ربطی عبارت یا کوئی مقام پر کسی قسم کا نقصان واقع ہوا ہو تو اُسکو معاف فرمائیے گا کیونکہ انسان سہو و نسیان سے مرکب ہی اُسکے آب و گل مین نسیان ہی اور آپ لوگ پردہ پوش و عیب پوش ہین مجکو امید قوی ہی آپ لوگون کی ذات والاصفات سے کہ ضرور اگر کوئی غلطی یا کوئی نقص نظر کیمیا اثر سے گذرے گا اُسکو خیال نفرمائیگا بلکہ پردہ دل مین پوشیدہ فرما کر میری عرق ریزی کی طرف خیال فرما کر خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائیے گا میری رب العالمین سے یہ دعا ہی کہ وہ تا صد و بیست سال جناب معلی القاب حاتم وقت دستگیر بیکسان غربا پرور شریف نواز یعنی جناب منشی پراگ نراین صاحب بہادر مدظلہ العالی کو سلامت مع باکرامت رکھے کہ جو میری قدر فرماتے ہین اور آپ لوگون کو بھی کہ آپ بھی قدر فرماتے ہین الٰہی آمین یا رب العالمین تمام شد والسلام فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنۃ کہ جلد سوم دفتر آفتاب شجاعت بخیر و خوبی اختتام کو پہونچی اور منظور نظار نظارگیان ہنرپرور ہوئی اور بکمال حُسن و خوبی سے بہ عرق ریزی مہتممان سلیقہ شعار و تصحیح مولوی محمد اسمٰعیل قدیم کار پرداز مطبع ہذا بہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء انجام پذیر ہوئی

قیمت	نام کتاب
عہ/ ۸ر پ	طلسم نوخیز جمشیدی - جلد اول
عہ/ ۸ر	ایضاً جلد دوم
عکا ر	ایضاً جلد سوم
عہ/ ۲ر پ	قصۂ ٹھگ در سہ حصہ - مطبوعۂ غیر -
۱۲ ر پ	" حصۂ چہارم "
عہ پ	پیرنابالغ دردوحصہ - "
عہ/ ۸ر پ	سوانح عمری عمرو عیار - "
سے پ	سیرت محمدیہ - "
۸ر پ	تاج کامیابی - "
عہ/ ۸ر پ	سوانح عمری شیطان - "
عکا پ ۱۲ر	الف لیلہ دنیازاد - بطرز ناول
عکا پ ۸ر	الف لیلہ نثر - بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت -
۱/ ر پ	پھول والون کی سیر - مطبوعۂ غیر -
عہ پ ۸ر	اخوان الصفا - اُردو چھاپہ ٹیپ مطبوعۂ غیر -
۱۱ ر پ	ترجمۂ اُردو ابن سن کروسو - چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے مطبوعۂ غیر -
عہ ۶ ۸ر	ترجمۂ داستان امیر حمزہ بالتصویر - ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمۂ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین -
	بوستان خیال - مصنفۂ محمد تقی خان ان کو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات - یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا اُنکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے آخر انھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کر کے اُس محفل مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلآویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ

قیمت	نام کتاب
	سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلے کے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ فارسی کا رواج کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے اُنکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی بزبان فارسی اٹھارہ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین :-
للعہ پ	۱ - جلد مہدی نامہ -
للعہ پ	۲ - جلد دوحۃ الابصار - موسوم بہ معز الدین نامہ
سے پ ۸ر	۳ - جلد ضیاء الابصار - موسوم بہ جمشید نامہ -
معہ پ	۴ - جلد شمس النہار - ترجمۂ خورشید نامہ -
سے پ	۵ - جلد مطلع الانوار -
عہ ر پ	۶ - جلد خزینۃ الاسرار -
عہ ر پ	۷ - جلد نور الانوار - ترجمۂ خورشید نامہ -
عہ ر پ	۸ - جلد مشرق الآثار - ترجمۂ خورشید نامہ -
سے پ ۸ر	۹ - جلد تفریح الاحرار - ترجمۂ معز الدین نامہ
عہ پ	الف لیلہ بالتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اُسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی جناب مولوی محمد حامد علی خان متخلص بہ حامد کاغذ سفید صفائی -
۲ ر	قصۂ اگرگل - قصۂ مشہور

نام کتاب	قیمت
فسانۂ عجائب جلی قلم بالتصویر۔ بعبارت رنگین ونمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ۔	۹رب
ایضاً۔ کاغذ خاکی گندہ۔	۷رب
الف لیلہ بالتصویر۔ کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علی خان صاحب مطبوعہ ۱۸۹۴ء	
۱۔ کاغذ سفید چکنا۔	۱۵رب
۲۔ کاغذ رسمی سفید۔	۱۴رب
قصۂ سندباد جہازی۔ ماخوذ از قصۂ الف لیلہ	۲رب
کامروپ کا جادو۔ اردو کاغذ سفید۔	۲رب
جادۂ تسخیر۔ قصہ دلچسپ از نواب محمد حیدر علی خانصاحب۔	۴ر ب
فسانۂ عجائب متوسط قلم۔ مصنفۂ مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم۔	۶ر
ایضاً۔ بلاتصویر خفی قلم حسب مراتب بالا۔	۳ر
سروش سخن بالتصویر۔ بجواب فسانۂ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی۔	۵ر۳
ایضاً۔ بلاتصویر حسب مراتب بالا۔	۴ر۲
طلسم حیرت۔ افسانہ دلچسپ از منشی جعفر علی تخلص بہ شیون۔	۵ر
باغ وبہار۔ معروف بہ قصۂ چہار درویش بالتصویر	۳ر
ایضاً۔ بلاتصویر حسب مراتب بالا۔	۳ر۲
لطائف الظرفا۔ مرتبۂ منشی دیبی پرشاد صاحب جس مین ڈیڑھ سو سے زیادہ عمدہ عمدہ تڑاق پڑاق لطیفے ہین۔	۳رب
تفریح الطلبا۔ مرتبۂ منشی دیبی پرشاد صاحب جس مین ۱۵ نتیجہ خیز حکایات مع نتائج وفوائد ہین اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی حکایت فرضی وخیالی نہین ہے۔	۲رب

نام کتاب	قیمت
قصہ جات نظم	
الف لیلہ منظوم۔ کی متفرق جلدین حسب ذیل فروخت ہوتی ہین۔ کامل مجلد۔	۲رب
جلد اول از منشی طوطارام شایان۔	۱۲رب
ایضاً۔ جلد دوم " کاغذ سفید	۱۰رب
ایضاً۔ جلد سوم "	۶رب
ایضاً۔ جلد چہارم۔ از منشی شادی لال صاحب کاغذ خاکی وسفید۔	۱۳رب
بحر دانش۔ مطبوعۂ غیر۔	۰ر
آہ وحشی۔ ترجمۂ ہنس جواہر از منشی محمد احسن بلگرامی۔	۸رب
قصۂ ماہی گیر۔	۶
ناٹک ہمت عالی۔ معروف بگل بکاؤلی حصۂ اول مولفۂ مولوی الٰہی بخش صاحب۔	۲ر
قصۂ ماہ رمضان۔ از عبداللہ خان۔	۳ پائی
قصہ قاضی جونپور۔ حمق وعقل کا امتحان۔	۹ پائی
قصہ جمجمہ۔	۶ پائی
قصہ شاہ روم۔ بالتصویر۔	۶ پائی
قصۂ شیخ منصور۔ از شیخ احمد متخلص بہ رسا	۹ پائی
سنگاسن بتیسی۔ از منشی لچھمن لال۔	۳ر
گلزار ابراہیم۔ قصۂ حضرت ابراہیم ادہم۔	۲ر۳
چشمۂ شیرین۔ قصۂ شیرین وفرہاد۔	۱ر۳
جوگن نامہ۔ از میان باطن اکبرآبادی۔	۹ پائی
ایجاد رنگین۔ حکایات نصائح از رنگین دہلوی۔	۱ر
مجموعہ۔ چوہے نامہ وبلی نامہ وافیونی نامہ از منشی بینی رام۔	۱ر
پدماوت اردو۔ از عبرت وعشرت۔	۳ر
فسانۂ عجائب منظوم۔ از منشی بھولاناتھ	۱ر